بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۴ | جمعہ ۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۱۹۷۱ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۱

شذرات

احمد حسین کمال

پاکستان کی وحدت و سالمیت کا ضامن رشتہ صرف اسلام ہے

انتخابی مہم ہمیشہ بہت سی وقتی تلخیوں کو جنم دے دیا کرتی ہے۔ پاکستان کے حالیہ انتخابات تو حقیقت میں ۲۳ سال کے طویل انتظار اور بار بار کی مایوسیوں کے بعد منعقد ہوئے تھے، اس لئے ان کے انعقاد کے دوران بہت سی گوارا تلخیوں کا پیدا ہو جانا فطری بات تھی۔

لیکن انتخابات کا مرحلہ بخیر و خوبی گذر جانے کے بعد اور متعدد جشن ہائے کامیابی منا لینے کے بعد اب وقت آگیا ہے کہ کامیاب ہونے والی جماعتیں ملت و وطن کے وسیع تر مفادات کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے

سنجیدگی کے ساتھ اپنے اپنے پروگراموں کو عملی شکل دینے کی مناسب راہیں تلاش کریں۔ ملک کو الیکشن کی مہم سے پیدا ہونے والی تلخیوں سے پاک و صاف کریں۔ وسعت قلبی کا مظاہرہ کریں اور اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو اپنی نیک نیتی کا یقین دلائیں۔

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل کی پیچیدگیاں ایسی ہیں کہ ان کے حل کے لئے کسی ایک یا دو پارٹیوں کا بہت بڑی اکثریت سے کامیاب ہو جانا کافی نہیں ہے بلکہ اب پہلے سے زیادہ..... اس امر کی ضرورت ہے کہ پوری قوم و ملت کو مکمل اعتماد میں لے کر اگلا قدم اٹھایا جائے۔

ایسی ہیں جن پر پوری قوم متفق ہے۔ (۱) ملک میں آئین سازی اسلام کے کسی عقیدہ، حکم اور ضابطے کے خلاف نہ ہو۔ یعنی قرآن و سنت کے خلاف کوئی دستور نہ بنایا جائے۔

(۲) پاکستان کی سالمیت کسی اعتبار سے مجروح نہ ہونے پائے

(۳) ملک کی انتظامی مشینری کو انگریزوں کے صد سالہ

۲۳ سال کے ظالمانہ نوکر شاہی و افسر گردی کے اثرات سے پاک کیا جائے۔

(۴) پاکستان کے عوام کو فی الفور معاشی لوٹ کھسوٹ سے نجات دلائی

اور ملک سے جاگیردارانہ، سرمایہ دارانہ اور بین الاقوامی سرمایہ پرستانہ

ختم کر دیا جائے۔

داخلی مسائل کے یہ چار امور ایسے ہیں۔ جن کی فوری تکمیل پاکستان کا ہر فرد چاہتا

اور ان چار نکات پر پاکستان کی ہر جماعت متفق ہو سکتی ہے۔

خارجی مسائل میں سرفہرست پاکستان کی آزاد پالیسی کا تعین ہے۔ جس سے

کو انکار نہیں ہو سکتا۔

یہ وہ کم سے کم متفقہ اور مشترکہ پروگرام ہے۔ جسے بہ ضرورت

بروئے کار لے آنا چاہیئے اور اسی محور پر دستور سازی کا آغاز ہونا چاہیئے

اس فارمولہ کے ساتھ عوامی لیگ کے ۶ نکات اور پیپلز پارٹی کے عوامی و

کو ہم آہنگ بنانے کی کوشش کی جائے تو تعارض و تضاد کے ان

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

حد تک ازالہ کیا جا سکتا ہے، جو ان دو کامیاب ہونے والی پارٹیوں کے تعاون محسوس کئے جا رہے ہیں۔

بے شک مشرقی پاکستان کے عوام نے عوامی لیگ کے پانکات کے حق میں اپنی اکثریت رائے کا اظہار کر دیا ہے اور پنجاب و سندھ کے عوام کے ایک بڑے حصہ نے پیپلز پارٹی کے پروگرام کے لئے اپنی پسندیدگی ظاہر کر دی ہے

اس اظہار رائے اور پسند کا اصل مدعا صرف یہ ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام سیاسی، اقتصادی، معاشی انتظامی اور دفاعی معاملات میں مغربی پاکستان کے دست نگر نہیں رہنا چاہتے۔ اور پنجاب و سندھ کے عوام جاگیردار، ڈویژنل، ڈیرات، مسندوں اور ماضی کی جابر نوکر شاہی کے چوسے ہوئے وہ نہیں رہنے پر رضامند نہیں ہیں۔

پارٹی انتخابات سے قطع نظر سرحد و بلوچستان کے عوام نے بھی اسی انداز کا اظہار رائے کیا ہے۔

دونوں بازوؤں کے عوام کی یہ خواہش و پسند کسی رنگ بھی اسلامی نظام کے قیام اور پاکستان کی سالمیت کی بقاء کے مخالف نہیں کہی جا سکتی۔

[illegible] اسلام پر مبنی تعاون و اشتراک کی بات [illegible] اور مغربی پاکستان کے مختلف [illegible] کے عوام کو دوسرے علاقوں کے عوام پر قطعی اپنی من مانی ٹھونسنے یا من مانی تسلیم کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور ہر حصہ کے عوام کو یہ حق ہے کہ وہ خاص معاملات میں بھی خود مختار ہوں اور مشترکہ امور میں محدود مختاری کے احساسات کے ساتھ شامل ہوں۔

[illegible] کے اس عوامی رجحان کو پیش نظر رکھ کر ہی مسائل [illegible] چاہئے ہیں۔

ان رجحانات اور عوامی اظہار رائے کی موجودہ صورت [illegible] رکھتے ہوئے یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہیئے کہ پاکستان [illegible] مربوط اور سالم رکھنے کے لئے اب ایک ہی رشتہ [illegible] رہ گیا ہے اور وہ اسلام کا رشتہ ہے۔

[illegible] کے دونوں حصوں اور تمام صوبوں کے مسائل [illegible] اور مختلف ہوں، اور ان کے حل [illegible] اختیارات الگ الگ اور مختلف [illegible] انتظام کا رشتہ جس کی [illegible] عقیدہ اور [illegible] کا اشتراک ہے، پاکستان کے عوام کو متحد اور مشترک رکھنے والا ثابت ہو سکتا ہے۔

چنانچہ موجودہ حالات اور انتخابات کے نتائج نے [illegible] کر دیا ہے کہ پاکستان کی وحدت و سالمیت کا واحد [illegible] اسلامی نظام کا نفاذ ہے۔ اس نظام کے رشتہ [illegible] مشرقی پاکستان کے عوام، سندھ، پنجاب، سرحد اور بلوچستان کے عوام سب کے سب یکجا ہو سکتے ہیں اور یکجا رکھے جا سکتے ہیں۔

اگر آج سے پہلے اسلامی نظام محض ایک مطالبہ تھا تو اب موجودہ الیکشن کے نتائج کے بعد ملک کی سب سے بڑی سیاسی ضرورت ہے، جس پر پاکستان کی بقاء کا دار و مدار ہے

اس لئے موجودہ آئین سازی میں اسلامی نظام کے رشتہ کو اولیت دینا اور بنیاد بنانا پاکستان کی سالمیت و بقاء کا پہلا تقاضا ہے، جسے نظر انداز کر کے نہ عوامی لیگ کچھ حاصل کر سکتی ہے، نہ پیپلز پارٹی اور نہ دوسری جماعتیں۔

اسلام کے قانونی رابطہ کی زنجیر ہی اب پاکستان کی سالمیت کی ضامن ہے۔

۲۱ دسمبر ۱۹۷۰ء

ذمہ داریاں

انتخابات کے موجودہ نتائج نے بہت بڑی ذمہ داری عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی پر ڈال دی ہے۔ ان جماعتوں کے مستقبل کے رویہ پر ملک کے مستقبل کا دار و مدار ہے۔

پاکستان کے مسلمان عوام اپنی اسلامی روایات و اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے عدل و انصاف اور مساوات پر مبنی نظم و انتظام چاہتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے مقامی و علاقائی مسائل کا حل بھی ناگزیر ہے اور نظام و انتظام کے پرانے ڈھانچوں میں تبدیلی لانا بھی لازمی ہے

لیکن اس کے لئے ملک کو کسی سامراجی یا بین الاقوامی آویزش کا آماجگاہ بننے سے بچانا بھی نہایت ضروری ہے

پاکستان میں جو بھی تبدیلیاں لائی جائیں۔ اسلامی احکام کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر لائی جائیں۔ پاکستان کے عوام کو مکمل اعتماد میں لے کر تبدیلیاں لائی جائیں اور کسی قسم کی بین الاقوامی آویزش کا بیج بو کر تبدیلیاں لانے کی کوشش ہرگز نہ کی جائے۔

عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کی کامیابی نے ملک میں دائیں اور بائیں بازو کی کشمکش کو فکری گوشوں سے نکال کر عوامی میدان میں پہنچا دیا ہے۔

لیکن گزشتہ چند سال سے دائیں اور بائیں بازوؤں کی کشمکش کا بین الاقوامی رشتہ بہت حد تک سامراجی طاقتوں سے وابستہ چلا آ رہا ہے اور مشرقی ملکوں میں اس کشمکش نے انتشار پیدا کیا ہے اور انتشار کو بڑھایا ہے

اس پیچیدگی سے پاکستان کو بچانا نہایت ضروری ہے۔ بیشک پاکستان میں دور رس سیاسی تبدیلیاں لائی جائیں۔ معاشی اور اقتصادی پیمانے بدلے جائیں۔ ماضی سے چلی آنے والی مفاد پرستیاں ختم کی جائیں۔ ایک طبقہ کی بالادستی کی روایت کا خاتمہ کیا جائے۔ طبقاتی تفریق مٹائی جائے۔ غریب و امیر کا تفاوت کم سے کم کیا جائے۔

لیکن یہ سب کچھ اسلامی اقدار کو برقرار رکھ کر اور دائیں و بائیں بازوؤں کی نام نہاد کشمکش سے بچ کر کیا .... جائے۔ ورنہ اگر ایک مرتبہ تخریب کا بازار اس ملک میں گرم ہو گیا تو اس کی زد ملک کی سلامتی پر بھی پڑ سکتی ہے۔ اور ملک کو اس خطرہ سے محفوظ رکھنے کے ذمہ داری اب بہت بڑی حد تک کامیاب ہونے والی دو بڑی پارٹیوں عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی پر ہے مغربی پاکستان میں اس کی ذمہ داری دونوں پر ہے۔

یہاں ایک دوسرے سے متصل چار صوبے ہیں۔ اور یہ چاروں صوبے کم از کم تین مختلف قیادتوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ پیپلز پارٹی بجا طور پر دو صوبوں کی قیادت کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ اسی مناسبت سے اس علاقہ کے صوبوں کے درمیان یک جہتی قائم کرنے کی ذمہ داری بھی اس پر زیادہ عائد ہوتی ہے اور اس ذمہ داری سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہونے کے لئے نہایت درجہ رواداری اور مفاہمت کے جذبہ کی ضرورت ہے۔

اسلام کے بارے میں ہر پارٹی کو مخلص و بے ریا ہو جانا چاہیئے اور باہمی علاقائی مسائل کا حل نہایت خوشگوار ماحول پیدا کر کے کرنا چاہیئے۔ کسی بھی علاقہ کے عوام کو دائیں اور بائیں بازوؤں میں تقسیم کرنے سے باز رہنا چاہیئے۔ اسلامی اخوت کے رشتہ کو بڑھانے پر زور دینا چاہیئے۔ اور استحصال کے تمام دروازے بند کر دینا چاہئیں۔

بہرحال مغربی پاکستان میں مستقبل کی سیاسی صورت حال کے بننے، بگڑنے اور نئے رخ اختیار کرنے کا بہت بڑا انحصار پیپلز پارٹی کے رویہ پر ہے اور پورے پاکستان کا صحیح یا غلط سیاسی رخ عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کے باہمی تعلقات، خوشی حکومت کے آئندہ رویہ اور اسلام کے بارے میں ان کی آئندہ روش و پالیسی پر منحصر ہے

(۲۱ دسمبر ۱۹۷۰ء)

بھٹو صاحب اور مشرقی پاکستان

بھٹو صاحب نے لاہور کے حالیہ دور [illegible] اپنی تقریروں میں بعض باتیں ایسی کہی ہیں [illegible] پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان [illegible] کے مختلف صوبوں کے درمیان [illegible]

بھٹو صاحب کا یہ فرمانا کہ "عوامی لیگ کا بنایا ہوا آئین پورے ملک کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا" "مغربی پاکستان پر مشرقی پاکستان کا حکم نہیں چلنے دیا جائے گا" "پیپلز پارٹی کو اقتدار سے الگ نہیں رکھا جا سکتا" "مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان کشیدگی پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

بھٹو صاحب انتخابات کے نتائج کی دلیل کے زور پر بہ شکست خوردہ جماعتوں سے یہ توقع کرتے ہیں۔ کہ وہ الیکشن کے نتیجہ کو تسلیم کر کے انہیں اور ان کی پارٹی کے پروگرام کو کامیاب تسلیم کریں۔ تو اس طرح بھٹو صاحب کو بھی انتخابات کا یہ نتیجہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ ایک آدمی ایک ووٹ کے جمہوری اصولی کی بنیاد پر عوامی لیگ کو موجودہ غالب اکثریت میں کامیاب ہو جانے کے بعد پورے ملک کے لئے آئین بنانے اور حکومت سازی کا حق حاصل ہو گیا ہے۔

اگر بھٹو صاحب پاکستان کی سالمیت پر یقین رکھتے ہیں۔ اور ملک کے دونوں بازوؤں کو ایک ہی جسد کے حصے تصور کرتے ہیں تو انہیں عوامی لیگ کے آئین سازی کے حق اور حکومت سازی کے اختیار کو ہرگز چیلنج نہیں کرنا چاہیئے۔

جس جمہوری اصول اور ضابطے کی اساس پہ انہوں نے الیکشن لڑا ہے۔ اس کا یہ منطقی تقاضا ہے۔

ورنہ ان کی اس تقریر کا بالواسطہ نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ پاکستان کی وحدت و سالمیت کو بعض باتوں کے ساتھ مشروط قرار دے کر نظرانداز کر رہے ہیں۔

بھٹو صاحب عوامی لیگ سے آئین سازی میں یہ مطالبہ تو ترک کر سکتے ہیں کہ وہ پاکستان کی سالمیت کو قائم رکھے۔ وہ سرمایہ داری اور جاگیرداری کے نظام کا خاتمہ کرے۔ وہ ملک کی خارجہ پالیسی آزادانہ بنائے وہ اسلامی نظریہ اور نظام کو فوقیت دے۔ وہ مغربی پاکستان کے مفادات کا پاس و لحاظ کرے۔ وہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے رشتوں کو مضبوط تر بنائے۔ لیکن جمہوری اساس پر غالب اکثریت سے کامیاب ہونے والی ایک جماعت سے اس حق کو وہ مسترد نہیں کر سکتے کہ اس کا بنایا ہوا آئین پورے ملک کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا اور اسے مغربی پاکستان پر حکومت کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

اگر بھٹو صاحب یہ باتیں رواداری میں بے سوچے سمجھے کہہ گئے ہیں تو بات دوسری ہے۔ ورنہ اگر سوچ سمجھ کر انہوں نے یہ سب کچھ کہا ہے تو ان کی یہ تقریر مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان علیحدگی پسندی کے احساس میں اضافہ کا موجب بنے گی۔

عوامی لیگ اور مشرقی پاکستان کے عوام کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ پورے پاکستان کے لئے آئین بھی تجویز کریں، اور حکومت کا نظام بھی۔ اس بارے میں ان کے ساتھ اسلامی اصول اور جمہوری ضابطوں کی اساس پر تو بحث و گفتگو کی جا سکتی ہے، امید کی جائے گی۔ لیکن ان کے جمہوری حق آئین سازی اور حق حکومت سازی کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تو پاکستان کی وحدت و سالمیت مطلوب ہے۔ ورنہ یہ ہاشانی صاحب کے "السلام علیکم" کی تائید و حمایت ہوگی۔

(۲۱ دسمبر ۱۹۷۰ء)

جمعیۃ علماء اسلام کا بروقت اقدام

۲۳ دسمبر کے اخبارات کی اطلاع کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے بتایا ہے کہ جمعیۃ نے ملک کے لئے دستور کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک پانچ رکنی کمیٹی مقرر کر دی ہے پاکستان کے مسلمان عوام کے لئے یہ اطلاع یقیناً اطمینان کا باعث ہوئی ہوگی۔

بدلتے ہوئے حالات میں یہ وقت کا سب سے بڑا تقاضا تھا، جسے جمعیۃ نے پورا کیا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ جمعیۃ فوراً ان ارکان کو ایک جگہ جمع کر کے دستور کا مسودہ جلد سے جلد مرتب و مکمل کرا لے گی۔ تاکہ دستور ساز اسمبلی کے اولین اجلاسوں میں ہی وہ اسے پیش کر کے حجت قائم کر دے۔

جمعیۃ کے اہل الرائے حضرات سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام اور مغربی پاکستان کے عوام کن مسائل میں گھرے ہوئے ہیں اور کن عناصر نے یہ مسائل پیدا کر کے ملک میں اسلام کی بالادستی کو معرض خطر میں ڈالا ہے۔ پاکستان کے عوام اسلام کے بارے میں ابھی تک متفق الرائے ہیں۔ اور اسلامی آئین کا ایک ایسا ڈھانچہ جس میں مشرقی پاکستان کے عوام کے مسائل کا حل اور مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں کے مسائل کا حل ان کے تقاضوں کے مطابق سمویا جا سکے۔ کسی کے لئے بھی ناقابل قبول نہیں ہو سکتا۔

آئین سازی کے سلسلہ میں کامیاب ہونے والی پارٹیوں کی باہمی چپقلش اور ناکام ہونے والی پارٹیوں کے ردعمل کے اثرات سے علیحدہ رہتے ہوئے اگر جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے خالص اسلامی احکام و اصول پر مبنی ایک دستوری

جمعیۃ علماء اسلام کی صوبائی اسمبلیوں میں کامیابی

پنجاب

شیخ محمد اقبال صاحب	جھنگ
جناب رب نواز صاحب	ضلع ملتان

سرحد

حق نواز ایڈووکیٹ	ہزارہ
مولانا حبیب گل	کوہاٹ
مولانا عبدالصمد	بنوں
مولانا محمد یعقوب خاں	بنوں

بلوچستان

مولانا سید محمد حسن شاہ صاحب

مولانا صالح محمد صاحب

مولانا شمس الدین صاحب

صوبہ سرحد سے دو آزاد منتخب ممبران نے بھی جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ اس طرح صوبہ سرحد میں جمعیۃ کی صوبائی نشستیں چھ ہو گئی ہیں۔

۴ خاکہ اور آئینی فارمولا بروقت پیش کر دیا گیا تو یہ نہ صرف یہ کہ ملک کو مستقبل کے دستوری بحران کے خدشات سے بچا لے گی بلکہ ملک کو تاریخ لادینیت کی طرف مڑ جانے سے روک دے گی۔

انشاء اللہ تعالیٰ

(۲۲ دسمبر ۱۹۷۰ء)

عرب اتحاد کا نیا دور

مشرق وسطیٰ کی سیاست اب جن نئے مراحل میں داخل ہو رہی ہے۔ ان میں سب سے زیادہ خوش آئند امر اسکا قیام ہے۔ جس کے بانی ارکان متحدہ عرب جمہوریہ سوڈان اور لیبیا ہیں اور جس میں اب شام بھی شامل ہو گیا ہے۔

اس وفاق کے قیام نے ایک بار پھر عرب اتحاد کی ٹھوس بنیادیں فراہم کی ہیں۔ ان بنیادوں کی استواری اور استحکام، عالم عرب کو نئے جوش عمل سے سرشار کر دینے والی ثابت ہو سکتی ہے ـــــ صدر جمال عبدالناصر کی

سامان کی کاوشوں نے عرب عوام کو ملوک، شیوخ اور امراء کی قیادت سے نجات دلا کر عوامی، اجتماعی قیادت فراہم کرنے کی راہ پر ڈال دیا تھا۔ اور شاید وہ وقت آن پہنچا ہے کہ عرب عوام کے درمیان سے ایک زبردست اجتماعی لیڈرشپ نمودار ہو، اور عرب کے مسائل کو دوٹوک و فیصلہ کن راہ پر ڈال دے۔

حالات و واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عرب دنیا کے جسد سے اسرائیل کا پھوڑا جب ہی قطع کیا جا سکتا ہے جبکہ پورا عرب ملوک و شیوخ کی گرفت سے آزاد ہو کر ان کی عالمی سرپرست طاقتوں امریکہ اور مغربی سامراج کے تسلط و دباؤ سے نجات حاصل کر لے۔ اور معاشی بائیکاٹ ڈور امریکی استعمار کے ہاتھوں سے عرب عوام کے ہاتھوں میں آجائے۔

جیسے ہی عرب کی عیاشت اور تیل مغربی سوداگروں کے چنگل سے نجات حاصل کرے گی۔ اسرائیل کا وجود اسی وقت متزلزل ہو کر رہ جائے گا۔

اس کے ساتھ عرب دنیا میں قرن اولیٰ کی وہ اسلامی روح بھی عود کر آئے گی جس نے ایک ہزار سال سے زیادہ تک دنیا کی امامت و قیادت کی۔

خدا کرے کہ نیا عرب اتحاد دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہ کر مضبوط اور وسیع تر ہو اور عالم اسلام کے حقیقی و پائدار اتحاد کا نقطۂ آغاز ثابت ہو۔

جمعیۃ کا پیش کردہ فارمولا لیگ اور نیپ دونوں نے قبول کر لیا

پشاور ۲۲ دسمبر (پاکستان مسلم لیگ (قیوم گروپ) اور نیپ (ولی گروپ) نے جمعیۃ علماء اسلام کو یقین دلایا ہے کہ وہ پانچ نکاتی فارمولے پر علمدرآمد کے لئے اس کے ساتھ مکمل تعاون کریں گی۔ یہ فارمولا جمعیۃ نے سرحد میں مخلوط حکومت بنانے کے لئے پیش کیا تھا۔ اس بات کا انکشاف آج مفتی صاحب نے کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دونوں جماعتوں کے نمائندے گذشتہ رات ان سے ملے تھے۔ ان کے سامنے جب جمعیۃ کا فارمولا رکھا گیا تو انہوں نے اسے منظور کر لیا۔

انہوں نے کہا کہ اب اس بات کا فیصلہ جمعیۃ کی سب کمیٹی کرے گی کہ کس جماعت کی حمایت کی جائے۔ کمیٹی کا اجلاس آئندہ آٹھ دس روز میں ہوگا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ کمیٹی کا فیصلہ کی صوبائی، اور جمعیۃ کے مفاد کے مطابق ہوگا۔ یاد رہے کہ سرحد میں حکومت بنانے کے لئے نیپ اور قیوم لیگ ہر ایک کو جمعیۃ کی حمایت کی ضرورت ہے۔

اخبارات کے آئینے میں

عالمی خبریں

مصری افواج کو جہاد کے لئے تیار رہنے کا حکم

متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیراعظم ڈاکٹر محمود فوزی اور چیف آف سٹاف جنرل احمد صادق نے اعلان کیا ہے کہ جہاد کے بغیر مقبوضہ عرب علاقوں کو آزاد نہیں کرایا جا سکتا۔ انہوں نے مصری افواج کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے ڈاکٹر محمود فوزی نے کہا ہے کہ ہر قسم کے دباؤ کے باوجود ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے اور اپنے علاقے آزاد کرانے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینگے۔

مصری وزیر خارجہ ماسکو میں

مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود ریاض ایک اعلیٰ سطح کے وفد کے ہمراہ قاہرہ سے ماسکو پہنچ گئے۔ وہ روسی رہنماؤں کو مشرق اوسط کی موجودہ صورت حال سے آگاہ کریں گے۔ بعد میں یہ وفد فرانس جائے گا۔ مصر کے دو اور وفد یوگوسلاویہ اور رومانیہ اسی مشن پر گئے ہیں۔

امریکیوں کو ہند چینی سے نکال دیا جائیگا

چین کے سربراہ ماؤزے تنگ نے کہا ہے کہ ہم امریکی سامراجیوں کو ہر حالت میں ہند چینی سے نکال کر رہیں گے جس طرح سورج کا طلوع ہونا یقینی ہے اسی طرح امریکیوں کا کوچ لازمی ہے۔

پرتگال کی فوج گنی کی سرحد پر جمع ہونا شروع ہو گئی

گنی نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے کہ پرتگال کی فوجیں بھاری تعداد میں گنی کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں اور کسی بھی وقت حملہ ہونے والا ہے۔

پولینڈ کے عوام اور فوج میں تصادم

پولینڈ کے متعدد شہروں میں زبردست مظاہروں کے بعد عوام اور فوج کے درمیان جگہ جگہ تصادم کی اطلاعات ہیں۔ جن میں تین سو سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں حکومت کی طرف سے معاشی اصلاحات کے نام سے کئے جانے والے اقدامات کے بعد مظاہرے شروع ہوئے ہیں۔

پولینڈ کی حکومت اور کمیونسٹ پارٹی میں تبدیلیاں

پولینڈ میں خونریز ہنگاموں کے بعد حکومت اور کمیونسٹ پارٹی میں وسیع پیمانے پر ردوبدل کیا گیا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ گومولکا کو معزول کر دیا گیا۔ پولینڈ کے صدر مارشل میریال سہالی خالسکی بھی پارٹی کے پولٹ بیورو سے الگ کر دیئے گئے

عوامی لیگ کے منتخب ممبر اسمبلی کا قتل

عوامی لیگ کے نو منتخب ممبر اسمبلی احمد رفیق کو قتل کر دیا گیا وہ کچھ عرصہ پہلے طالب علم لیڈر تھے۔ پولیس نے چار افراد کو گرفتار کر لیا۔ شہر میں ماتمی جلوس نکلے۔ پولیس نے بتایا کہ ماتمی جلوس میں شریک لوگوں نے مولانا بھاشانی کے بیٹے عوامی لیڈر کے مکان پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس واقعہ کے بعد دو اور افراد بھی قاتلانہ حملوں میں زخمی ہوئے

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن نواں جنڈانوالہ

میں ابتدائی کتب کی تدریس کا مکمل انتظام ہے۔ ماہ شوال سے پندرہ ذیقعدہ تک شعبہ عربی و فارسی کا داخلہ رہے گا بیرونی طلباء کے جملہ اخراجات کا کفیل مدرسہ ہے۔

حافظ محمد عباس مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن
نواں جنڈانوالہ (میانوالی)

اعلان داخلہ

امسال مدرسہ عربیہ قادریہ تکیہ ضلع ملتان میں درجہ فارسی، عربی میں داخلہ ۱۰ شوال سے جاری ہے کتب قیام و طعام و ضروریات طلباء کا معقول انتظام ہوگا۔ شائقین حضرات جلدی تشریف لائیں۔

سید نیاز احمد شاہ گیلانی
مہتمم مدرسہ عربیہ قادریہ تکیہ
ضلع ملتان

صوبجات سرحد و بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کی قابل تحسین کامیابیاں

طاقت کا توازن جمعیۃ کا مرہون منت ہے

از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی۔ اے (آنرز)

نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ) کے نائب صدر ارباب سکندر خاں صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کی پارٹی نے دیگر جماعتوں سے گفت و شنید کا آغاز کر دیا ہے تاکہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں مخلوط وزارتیں قائم کی جاسکیں۔ انہوں نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ وہ مسلم لیگ قیوم گروپ سے کسی صورت میں اشتراک عمل نہیں کرینگے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ اگر ہم نے استحصال کرنے والوں کا ساتھ دینا ہے تو بہتر ہے کہ حکومت نہ بنائیں۔

بہرحال ارباب سکندر خاں صاحب نے وزارتی جوڑ توڑ کے ڈنکے پر چوٹ لگادی ہے اور منتخب اراکین کے ساتھ رابطہ قائم کر کے نیشنل عوامی پارٹی کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں۔ تاکہ حریف پارٹی یعنی مسلم لیگ کو برسر اقتدار آنے کا سد باب کر سکیں۔

قبائلی علاقہ اور صوبجات سرحد و بلوچستان سے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لئے منتخب اراکین کی نوعیت سے مختلف جماعتوں کی طاقت واضح ہو جاتی ہے۔ ظاہر کردہ ذیل تین جماعتیں قابل ذکر طاقت سے ابھری ہیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام	۲۳
(۲) مسلم لیگ قیوم گروپ	۲۰
(۳) نیشنل عوامی پارٹی	۲۷

باقی پارٹیوں کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ کسی بھی پارٹی کے چار سے زائد صوبائی و قومی اسمبلی کے ممبران منتخب نہیں ہوئے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ طاقت کا توازن جمعیۃ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن جمعیۃ ایک با اصول جماعت ہے جو اسلامی اقدار کو بلند کرنے اور آئین شریعت کے نفاذ کے لئے میدان میں آئی ہے۔ اراکین جمعیۃ کے پیش نظر وزارت یا صدارت کا سوال نہیں ہے۔ لہٰذا جو گروپ بھی جمعیۃ کا تعاون چاہتا ہے اسے جمعیۃ کے نصب العین کو اپنانا ہوگا۔ تاکہ استحصالی قوتوں کا خاتمہ کیا جاسکے اور وطن عزیز میں ترقی پسند اسلامی معاشرہ قائم کیا جاسکے۔ جو ہر قسم کے استحصال سے پاک ہو، اور انجام کار اسلام کی سربلندی پر منتج ہو۔

ترجمان اسلام کا آئندہ شمارہ ۲۰ × ۳۰/۴ سائز پر شائع ہوگا

(۱) اس دفعہ کاغذ کی نایابی کی وجہ کم صفحات پر ترجمان اسلام شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت حسب معمول ۴۰ پیسے ہوگی۔

(۲) جن حضرات نے ترجمان اسلام کے گذشتہ بل ادا نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد بل ادا کریں

سب کمیٹی کا اجلاس ۲ جنوری کو پشاور میں ہوگا

جمعیۃ علماء اسلام نے جو پانچ نکاتی فارمولا تیار کیا ہے اس کو قیوم لیگ اور ولی گروپ دونوں نے قبول کر لیا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اس کا فیصلہ سب کمیٹی کے سپرد کیا ہے جس کا اجلاس ۲ جنوری کو پشاور میں ہوگا۔ جس میں حضرت مفتی صاحب حضرت مولانا ہزاروی حضرت مولانا سید گل بادشاہ اور دیگر ارکان کمیٹی شامل ہونگے کمیٹی میں فیصلہ کیا جائیگا کہ کس جماعت سے تعاون کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۰ جنوری کو ہوگا

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۰ جنوری ۱۹۷۱ء بروز اتوار لاہور میں ہو رہا ہے۔ اجلاس ۱۰ بجے صبح شروع ہو جائے گا تمام ممبران مجلس شوریٰ کی خدمت میں دعوت نامہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ نہ ملنے کی صورت میں اخباری اطلاع کو کافی تصور فرماتے ہوئے اجلاس میں بروقت پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

نوٹ:۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں

احمد حنیف سہارنپوری حسب الحکم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

مدرسہ رشیدیہ لاہور کا داخلہ

مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور میں درس نظامی کے طلباء کا داخلہ آخر شوال تک جاری رہے گا۔ مدرسہ میں خورد و نوش اور مستحق طلباء کے لئے وظیفہ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء کرام جلد ہی رابطہ قائم فرمانے کی کوشش کریں۔

(محمد ...) مہتمم مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد پٹولیاں

چوک لوہاری منڈی ـــ لاہور

مودودی مذہب، مع اضافات

مؤلفہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر خدام السنۃ والجماعۃ ضلع جہلم۔ تیسری بار شدید انتظار کے بعد منظر عام پر آگئی ہے صفحات ۱۷۶ ـــ کتابت طباعت آفسٹ ملٹی کلر ٹائٹل رنگین۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار تاجران کتب براہ راست رابطہ قائم کریں۔ ناشر مکتبہ اہلسنت والجماعت مدنی جامع مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور۔ لاہور میں ملنے کا پتہ: حضرت مولانا محمد الیاس صاحب مہتمم مدرسہ رشیدیہ اندرون لوہاری منڈی ـــ لاہور شہر

عبدالرحمٰن لدھیانوی شیخوپورہ

اسلام کا نظامِ سلطنت

(قسط نمبر ۳)

ساتھ ہی اس بات کو بھی لازمی قرار دیا کہ ہر خلیفہ تمام بڑے بڑے امور میں اقدام سے پیشتر لوگوں سے مشورہ ضرور کرے۔ اور ایک مجلس شوریٰ ہمیشہ امور سلطنت میں خلیفہ کو امداد پہنچاتی رہے۔ خلفائے راشدین کو جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو وہ منادی کو حکم دیتے کہ "الصلوٰۃ جامعۃ" کی آواز بلند کرتا ہوا گلی کوچوں سے گذر جائے۔ اس اعلان کو سنتے ہی تمام لوگ مسجد نبوی میں جمع ہو جاتے خلیفہ منبر پر چڑھ کر حمد و نعت کے بعد حاضرین کے سامنے ایک مختصر اور جامع تقریر میں وہ مسئلہ پیش کر دیتا۔ سمجھدار لوگ باری باری سے تقریریں اس مسئلہ کے متعلق کرتے اور آخر میں کثرت رائے سے فیصلہ ہو جاتا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اپنی سب سے پہلی تقریر میں فرمایا کہ "اے لوگو! میں تمہارا خلیفہ مقرر ہوا ہوں۔ حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں ٹھیک کام کروں تو مجھے مدد دو اور اگر میں غلط روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو"۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد خلافت میں ایک مرتبہ مجلس شوریٰ منعقد ہوئی اور اختلاف آراء ہوا تو فاروق اعظم نے اس موقعہ پر تقریر کی جس میں فرمایا کہ میں بھی تم میں سے ایک کے برابر ہوں۔ میرا منشاء نہیں کہ میں جو چاہتا ہوں وہ آپ بھی مان لیں۔

بہرحال اسلام نے سب سے پہلے باقاعدہ اور مؤثر طریقہ سے شخصی وراثتی سلطنت کو مٹانے میں کوشش کی۔ اگرچہ کچھ دنوں کے بعد مسلمانوں کی غفلت اور بدنصیبی سے خود مسلمانوں کے اندر موروثی سلطنت کا سلسلہ جاری ہو گیا، پھر بھی مسلمانوں میں اسلامی نظام سلطنت کے اصول نمایاں رہے۔ مسلمانوں ہی کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ ہسپانیہ کے ہمسایہ ملک فرانس میں جمہوری سلطنت کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بعد امریکہ میں جمہوریت، اور اسلامی نظام سلطنت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس مروجہ سلطنت میں اس قسم کی خرابیوں میں سے ایک بھی ثابت نہیں کی جاتی۔ مسلمان اپنے حکمران کو اگر وہ خدا و رسول کے حکم کی مخالفت میں کوئی حرکت کرے تو فوراً روکنے اور ٹوکنے کا قانونی حق رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے ہر حکم کی تعمیل کو جو قرآن اور سنت کے خلاف نہ ہو ضروری سمجھتے اور اس کے بغاوت اور سرکشی کے خیال تک کو دل میں نہیں آنے دیتے۔ مسلمانوں کو جب یہ حق حاصل ہے کہ وہ خدا اور رسول کے احکام کی خلاف ورزی پر اپنے خلیفہ کو معزول کر سکتے ہیں تو پھر اس سے بڑھ کر اور کیا حماقت ہو سکتی ہے کہ ایک تجربہ کار مفید ملک و قوم نیک طینت اور نیک نیت اور قیمتی شخص کو جو اپنے فرائض عمدگی سے بجا لاتا رہا ہے محض اس لئے کہ اس کو تین یا پانچ سال کی مدت گذر چکی ہے معزول کر کے نئے انتخابات کی زحمت گوارا کریں۔ اور کسی نئے تجربہ کی مصیبت میں اپنے آپ کو مبتلا کریں۔

عیسائیت نے مال و دولت کا مرتبہ مذہباً اس قدر ذلیل ٹھہرایا ہے کہ دولت مندوں کو آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے سے روکا ہے۔ بودھ مذہب نے پیشوایان مذہب کو گداگر بننے کی اجازت دی ہے۔ مگر اسلام نے مال کو سامان معیشت قرار دے کر اس کا اصلی مرتبہ ظاہر فرما دیا ہے۔ ملک کے تمام باشندوں یا تمام بنی نوع انسان کے اندر مالی مساوات محال اور عقلاً اشتراکیت اور بالشویت کے اصول ناقابل عمل ہیں مگر ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے یہ ماننا ضروری ہے کہ جس قدر مال و دولت افراد کے قبضہ میں ہے۔ وہ تمام مجموعی طور پر ملک و قوم کی دولت ہے۔ اور اسی لئے قوم کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ دوسرے شخص کی دولت کو برباد اور تلف ہونے سے بچائے۔ تاکہ ملک و قوم کی دولت میں کمی واقع نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص اپنی دولت خود اپنے ہاتھ سے برباد کر رہا ہو، تو دوسرے کا فرض ہو کہ وہ اس کو اس غلطی سے روک دے اسلام نے اس حقیقت کو مدنظر رکھ کر حکم دیا ہے۔

"اپنے اموال بیوقوفوں کے سپرد نہ کرو"۔ اسی طرح انسان جو کچھ کوشش کرتا ہے وہی اسی کے لئے ہے فرما کر ہر شخص کو کسب معاش کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ رشوت کو جو انسان کے لئے بلا استحقاق آمدنی ہے۔ اسلام نے ناجائز قرار دیا ہے۔ تجارت کی تو اسلام نے ترغیب دی ہے لیکن سود خوری کو اس لئے ممنوع قرار دیا ہے کہ اس میں بہت سی اخلاقی اور اقتصادی مذمتیں مضمر ہیں۔ سود خوری سے انسان کی باہمی محبت و مہربانی اور ہمدردی کی صفت حسنہ معدوم ہو جاتی ہے۔ بے محنت دولت کمانے سے انسان آرام طلب اور بزدل ہو جاتا ہے۔ سود خوری کے رواج سے ملک کی تمام دولت بتدریج سمٹ کر ایک محدود گروہ کے قبضہ میں آ جاتی ہے۔ اور باقی لوگوں کو مظلومانہ طور پر مفلسی میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ غلہ یا دوسری ضروریات زندگی کی چیزوں کو گرانی کے انتظار میں فروخت کرنے اور روکے رکھنے کو اسلام نے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اگرچہ اس سے ایک شخص کو فائدہ پہنچتا ہے لیکن تمام لوگوں کو اس سے اذیت ہوتی ہے۔ قمار بازی اور شراب خوری کو بھی اسلام نے منع کیا ہے کہ اس سے فتنے اور فسادات برپا ہوتے ہیں۔

آج کل کے یورپی ملکوں کو اپنی تہذیب اور ترقی یافتہ حالت پر بڑا غرور اور گھمنڈ ہے۔ لیکن ان ہی ملکوں میں آئے دن ان کے نظام سلطنت کو ظالمانہ قرار دینے والے گروہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ای بلفورٹ خلاصہ کا قول ہے۔

"وہ وقت قریب ہے جبکہ کسی انسان کو محب وطن یا وطن پرست کہہ دینا اس کی انتہائی توہین ہوگی۔ کیونکہ ہم اتفاق سے ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جس میں مخصوص نظام حکومت اور ممتاز طبقہ کے افراد کے مفاد کی خاطر غارت گری کا بازار گرم ہے۔ اس غارت گری کو حب الوطن کہا جاتا ہے"۔

اس قول کے قابل بلفورٹ نے آج کل کی مہذب عیسائی سلطنتوں اور جمہوریتوں کی بداعمالی سے تنگ آ کر مندرجہ بالا الفاظ کہے ہیں۔ روس کا سب سے بڑا مدبر ٹالسٹائی کہتا ہے کہ نوع انسانی میں سے ہر قسم کی ملکی، قومی و خاندانی امتیازات بکلی مٹا دینے چاہئیں۔ ان لوگوں نے یورپی عیسائیوں کے مفاسد کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد یہ باتیں زبان سے نکالی ہیں۔ لیکن اسلام ملکی اور قومی امتیازات کو تسلیم کرتا ہوا وہ تمام نظام سلطنت اور وہ اخلاقی تعلیم پیش کرتا ہے کہ بلفورٹ اور ٹالسٹائی کو اس قسم کی خلاف فطرت انسانی تجاویز پیش کرنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ اور ہر قسم کے مفاسد اور مظالم کا پورے طور پر سدباب ہو جاتا ہے اور انسان نہایت آسانی سے سعادت انسانی تک پہنچنے کی سہولت پاتا ہے۔

ملکی خبریں اخبارات کے آئینے میں

ضمنی انتخابات

چیف الیکشن کمشنر عبدالستار نے کہا ہے کہ جنوری کے تیسرے ہفتے تک ضمنی انتخابات مکمل ہو جائیں گے۔ ضمنی انتخابات مسٹر بھٹو کی پانچ، عبدالقیوم خاں کی دو اور مجیب الرحمٰن کی خالی کردہ ایک سیٹ پر ہوگا۔

چابیاں مسٹر بھٹو کی جیب میں

پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے تعاون کے بغیر مرکز میں کوئی حکومت نہیں بن سکتی کیونکہ پنجاب اور سندھ کی چابیاں میری جیب میں ہیں۔

مجیب مشورہ کے بغیر مسودہ پیش نہیں کرینگے

عوامی لیگ کے ذمہ دار حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ شیخ مجیب الرحمٰن آئین کا کوئی ایسا مسودہ پیش نہیں کرینگے جس کی منظوری مغربی پاکستان عوامی لیگ کے لیڈر نہیں کریں گے۔

پاکستانی کھلاڑیوں کی جیت

پاکستانی کھلاڑیوں نے بھارتی کھلاڑیوں کو ایک گول سے ہرا کر ایشیا کے ہاکی چیمپئن شپ کا اعزاز واپس لے لیا۔

مجیب کو پروفیسر اعظم کا نار

جماعت مودودی مشرقی پاکستان کے امیر پروفیسر غلام اعظم نے شیخ مجیب الرحمٰن کو صوبائی انتخابات میں کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔

ہم کمیونزم مسلط کرنے سے بھی دریغ نہیں کرینگے

نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ مولانا عبدالحمید بھاشانی نے کہا ہے کہ ہم وقت آنے پر کمیونزم مسلط کرنے سے بھی دریغ نہیں کرینگے۔ مولانا بھاشانی نے کہا، بنگالیوں نے مغربی پاکستان کے پنجے سے آزادی کا فیصلہ دیدیا ہے

کشمیر کے بغیر مضبوط پاکستان کا تصور نہیں کیا جا سکتا

حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم خاں نے کہا ہے کہ کشمیر کے بغیر مضبوط پاکستان کا تصور ناقابل فہم ہے۔ پاکستان کے عوام اور نئی نسل کا فرض ہے کہ وہ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کے لئے پوری طرح کمربستہ ہوں

پاکستان میں منشیات کا استعمال

پاکستان میں ہر سال تقریباً چھ کروڑ روپے مالیت کی غیر ملکی نشہ آور ادویہ استعمال ہوتی ہیں۔ صرف مغربی پاکستان میں سرکاری اور غیر سرکاری طور پر ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے سے زائد افیون استعمال کی جاتی ہے۔

مولانا غلام ربانی پھر گرفتار

رحیم یار خاں کی مقامی پولیس نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی امیر حضرت مولانا غلام ربانی صاحب کو مارشل لاء کی دفعہ ۱۶ اے کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ مولانا ابھی چند ماہ پیشتر رہا ہو کر آئے تھے۔

بائیں بازو کی نئی سیاسی جماعت بنیگی

لاہور میں بائیں بازو کے کارکنوں کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں ایک نئی سیاسی جماعت بنانے پر غور ہوا خیال ہے کہ عنقریب ہی بائیں بازو کی ایک نئی سیاسی اور انقلابی جماعت معرض وجود میں آجائے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام قومی اسمبلی میں آئین کا مسودہ پیش کرے گی

پشاور ۱۲ دسمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ میری جماعت آئین ساز اسمبلی میں آئین کا مسودہ پیش کرے گی۔ انہوں نے مجلس شوریٰ کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی میں آئین کا مسودہ پیش کرنے کے لئے پانچ ارکان کی کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

مفتی محمود نے کہا کہ آئندہ ڈیڑھ ماہ کے اندر قومی اسمبلی کے اجلاس سے پہلے میری جماعت آئین کے ڈھانچہ اور شکل کے بارے میں بات چیت نہیں کرے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پارٹی کو قبائلی علاقہ سے منتخب ہونے والے قومی اسمبلی کے سات ارکان کی حمایت بھی حاصل ہے اور انہوں نے ایک تحریری معاہدہ میں وعدہ کیا ہے کہ وہ قومی اسمبلی میں جمعیۃ کو ووٹ دینگے۔ انہوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا۔ کہ وہ جمعیۃ علماء پاکستان کے سیاسی گروپ کے سات ارکان کی بھی حمایت حاصل کر سکیں گے۔ مفتی محمود نے کہا کہ قومی اسمبلی کے اندر ہم خیال جماعتوں کے متحدہ محاذ کی تشکیل خارج از امکان نہیں۔ جمعیۃ نے جن لوگوں کو آئین کمیٹی کا رکن بنایا ہے ان میں مولانا شمس الحق افغانی۔ مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود، قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ لاہور اور چوہدری مراد علی ایڈووکیٹ (راولپنڈی) شامل ہیں۔

مشرقی پاکستان سے جمعیۃ کا کوئی نمائندہ کمیٹی میں شامل نہیں ہے۔ تاہم مفتی محمود نے کہا کہ میری جماعت کو مشرقی پاکستان کی جمعیۃ کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا قومی اسمبلی میں آپ کا پیش کیا ہوا مسودہ آئین منظور کرے گی تو انہوں نے جواب دیا کہ قومی اسمبلی میں اسی پر بحث ہوگی اور اس میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔ جب ان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی کہ کئی دوسری جماعتوں نے بھی آئین کے مسودے پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کے لئے مقررہ مدت میں آئین کی تشکیل ناممکن نہیں ہوگی۔

مفتی محمود نے کہا کہ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ اور ولی گروپ کے نمائندوں نے اسمبلی میں ہم سے تعاون کی اپیل کی ہے۔ اس مسئلہ پر مجلس شوریٰ نے غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ جمعیۃ ایک بااصول جماعت ہے اس لئے ہم اپنے اصولوں اور منشور کو مدنظر رکھ کر ہی اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ ہمیں کس جماعت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ مجلس شوریٰ نے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بھی قائم کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دوسری جماعتوں کے ساتھ اشتراک کے بنیادی نکات مرتب کر لئے ہیں جس پارٹی کو ہمارے بنیادی نکات منظور ہوں گے۔ ہم اس کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اگر نیشنل عوامی پارٹی اور مسلم لیگ دونوں نے ہمارے نکات کو تسلیم کر لیا تو ہم نظریات کی بنیاد پر دونوں میں سے کسی ایک پارٹی کے ساتھ تعاون کریں گے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ ہمارے تعاون کی شرائط یہ ہوں گی (۱) ہر سرا قتدار پارٹی اسلام کی بنیاد پر آئین سازی کے کام میں جمعیۃ سے تعاون کرے (۲) صوبائی قوانین کو اسلامی ضابطوں

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح

(از مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری خلیفہ مجاز شیخ الاسلام مولانا مدنی رح)

(۴)

مولوی صاحب ایسے جفاکش تھے کہ رات میں جب ضرورت نہانے کی ہوتی تو مسجد میں گرم پانی ہوتا تھا اور تہجد کے وقت نہاتے مگر شرم کے سبب تالاب میں جاکر نہاتے یہ کڑکڑاہٹ کا جاڑا اور پالا اور مولوی صاحب تالاب میں نہائیں۔ مولوی صاحب نے ریاضتیں ایسی کی ہیں کہ کیا کوئی کرے گا۔ اشغال دشوار جیسے حبس دم اور سہ پایہ مدت تک کئے ہیں۔ اور بارہ تسبیح اور ذکر ارہ کا دوام تھا ہی سر کے بال شدت حرارت کے سبب اڑ گئے تھے الخ ص۱۱

جس زمانہ میں مولوی صاحب میرے پاس رہتے تھے مولوی صاحب کی صورت پر جذب کی حالت برستی تھی۔ بال سر کے بڑھ گئے تھے نہ دھونا نہ کنگھی نہ تیل نہ کترتے نہ درست کرتے عجیب صورت تھی۔ مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہیبت عنایت کی تھی۔ ان کے سامنے بولنے کا ہر کسی کا حوصلہ نہ تھا۔ باوجودیکہ نہایت خوش مزاج اور عمدہ اخلاق تھے۔ اس لئے میں تو کچھ کہہ نہ سکا۔ ایک اور دوست سے کہلوایا تب بمشکل بال کتروا کر درست کئے۔ الخ ص۷۔

آپ کی تواضع انکساری اور فنائیت کا یہ عالم تھا کہ مولوی صاحب کو اول عمر سے اللہ تعالیٰ نے یہ بات عنایت فرمائی تھی کہ اکثر ساکت رہتے تھے۔ اس لئے ہر کسی کو کچھ کہنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا الخ۔ مدتوں یہ لطیفہ رہا کہ لوگ مولوی صاحب کہہ کر پکارتے تھے اور آپ بولتے نہیں۔ کوئی نام لے کر پکارتا آپ خوش ہوتے تعظیم سے نہایت گھبراتے۔ الخ

علماء کی وضع عمامہ یا کرتہ کچھ نہ رکھتے۔ ایک دن آپ فرماتے تھے کہ اس علم نے خراب کر دیا۔ ورنہ اپنی وضع کو ایسی خاک میں ملاتا۔ کوئی بھی نہ جانتا۔ میں کہتا ہوں کہ اس شہرت پر بھی کسی نے کیا جانا۔ جو کمالات تھے وہ کس قدر تھے کیا ان میں سے ظاہر ہوئے، سب کو خاک ہی میں ملا دیا اپنا کہا کر دکھایا۔ الخ

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح ارشاد فرماتے ہیں حضرت مولانا نانوتوی رح کی شان نہ عالمانہ تھی نہ درویشانہ تھی بلکہ عاشقانہ شان تھی۔ اور آپ کی مجلس دوستانہ ہوتی تھی۔ گاڑھے کے کپڑے پہنتے تھے۔ ایک مرتبہ دیوبند سے نانوتہ تشریف لے جاتے تھے۔ ایک جولاہا نے بوجہ سادگی کے اپنا ہم قوم سمجھ کر پوچھا کہ سوت کا آج کیا بھاؤ ہے۔ مولانا نے جواب دیا کہ بھائی آج بازار جانا نہیں ہوا۔

(قصص الاکابر ص۲۸ جلد ۲)

آپ کو سرزمین عرب سے ایسا تعلق تھا کہ جس کی مثال امام مالک کے علاوہ دوسری جگہ باید و شاید ملتی ہے چنانچہ جب حج کو تشریف لے گئے تو۔

جب بیر علی کے پاس سواری پر آپ گذر رہے تھے کہ سواری پر سے آپ اچھل پڑے۔ اپنا جوتا اتار لیا۔ فرمانے لگے۔ جس زمین اور جن گلی کوچوں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوں وہاں جوتے سمیت چلا چلوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی وجہ سے وہ مکانات باعظمت ہو گئے۔ وہاں کے اشخاص باعظمت ہو گئے۔ عربوں سے بغض وعناد رکھنا نفاق کی علامت ہے اور ان سے الفت اور محبت کی پینگیں بڑھانا ایمان کی علامت اھ

(رسالہ دارالعلوم فروری ۱۹۵۶ء)

بزرگوں اور اولیاء اللہ کا احترام اللہ اللہ اعلیٰحضرت حاجی صاحب رح سے جو تعلق آپ کو تھا۔ وہ گزشتہ سطور میں ظاہر ہو چکا ہے مزید برآں یہ کہ

مولانا نے ایک مسودہ حضرت حاجی صاحب کا دیا ہوا نقل کیا۔ اس میں ایک لفظ سہواً غلط لکھا گیا تھا اس کو مولانا نے صحیح نہیں کیا بلکہ ادب کی وجہ سے وہاں جگہ چھوڑ دی۔ حضرت حاجی صاحب نے پھر درست فرما دیا۔

(قصص الاکابر ص۳۰ ج ۲)

یہی وجہ تھی کہ آپ روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ مولانا محمد یعقوب صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

مولانا صاحب نے میرٹھ میں مثنوی مولانا روم پڑھانا شروع کیا۔ دو چار شعر ہوتے۔ اور عجیب وغریب مضمون بیان ہوتے۔ ایک صاحب کچھ رنگ باطنی رکھتے تھے سن کر یوں سمجھے کہ یہ رنگ تبحر علمی کا ہے اور چاہا کہ کچھ مولانا کو فیض باطنی دیا جائے۔ درخواست کی کہ کبھی تنہا ملئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کار چھاپہ خانہ کا اور پڑھانا طلباء کا رہتا ہے تنہائی کہاں۔ آپ جب چاہیں تشریف لائیں۔ وہ صاحب ایک روز تشریف لائے اور کہا کہ آپ ذرا میری طرف متوجہ ہوں اور خود آنکھ بند کر کے مراقب ہوئے۔ مولانا سبق پڑھا رہے تھے، البتہ پڑھانا موقوف کر دیا۔ مگر کبھی آنکھ کھلی اور کبھی قدرے بند۔ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان کا یہ حال ہوتا کہ کبھی قریب گرنے کے ہو جاتے اور پھر سنبھل کر بیٹھتے تھے۔ کچھ دیر یہ معاملہ رہا۔ پھر وہ اٹھ کر نیچی نگاہ کئے چلے گئے الخ ص۱۲

ان ہی کمالات کے باعث حضرت حاجی نے فرمایا تھا ایسے لوگ کبھی پہلے زمانہ میں ہوا کرتے تھے۔ اب مدتوں سے نہیں ہوتے۔

ضیاء القلوب میں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ اس کا مکرر ذکر کرنا ہمارے اختصار کے خلاف ہے۔ وہاں ملاحظہ فرما لیا جائے۔

بقیہ ـــــ مفتی محمود

کے مطابق ڈھالنے کے لئے علماء اور ماہرین قانون کے ایک بورڈ کے قیام کی حمایت کی جائے (۳) اسلامی تعلیمات رائج کرنے کے لئے ایک بورڈ کے قیام کی حمایت کی جائے گی

(۴) اسلامی قوانین کے مطابق جاگیرداری اور سرمایہ داری کے نظام کے ذریعے ہونے والے استحصال کے خاتمہ کی تجاویز پیش کرنے کے لئے ایک اور بورڈ کے قیام کی حمایت کی جائے

(۵) صوبہ میں پانی، بجلی اور جنگلات کے وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے گا تاکہ عام آدمی کی حالت بہتر بنائی جائے۔

(۶) عوام کی اخلاقی حالت سدھارنے کے لئے ایک صوبائی محکمہ قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دو آزاد امیدوار جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں اور اب اس کے ارکان کی تعداد چھ ہو گئی ہے جبکہ مسلم لیگ کے ارکان کی تعداد گیارہ اور نیپ کے ارکان کی تعداد تیرہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر کسی پارٹی نے وعدہ کرنے کے بعد ان نکات پر عمل نہ کیا تو ہم اس کی مخلوط حکومت کو فوراً توڑ دیں گے۔

تقریر ختمِ بخاری شریف

از حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۸۲ھ بمطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک
مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور میں ختم بخاری شریف کے مبارک سلسلہ میں

اب تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید پر قائم رکھے حضرت دین پوریؒ کی جماعت کو صحیح عقیدے پر قائم رکھے ان کے خاندان کو دین کے ساتھ نوازے۔

آج کل چور پھیل گیے ہیں کوئی ایمان کے چور ہیں، کوئی مال کے چور ہیں، سب فکر مند ہیں کہ مال نہ اجڑ جائے دین کی حفاظت تمہیں کوئی فکر نہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دین کے چوروں سے محفوظ رکھے، اسی طرح مال کے چوروں سے محفوظ رکھے آمین،

حدیث شریف میں فرمایا:۔

کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن :۔

دو کلمے رحمٰن کو پیارے ہیں"

رحمٰن کی تخصیص کیوں فرمائی؟ اللہ تعالیٰ کے تو اور اسماء بھی ہیں یہ اس لیے کہ ان رحمتی سبقت غضبی (میری غضب پر سابق ہے) میرے نام اور بھی بہت سے ہیں مگر رحمٰن میں ایک خاص شان ہے۔

رحمٰن نام بھی پسندیدہ اس کلمے کو پڑھنے والے بھی پسندیدہ ہو جاویں گے۔ اب محبت تیز ہو گئی اوپر سے بھی کشش ہوئی محبت خدا کی شوق انسان کا، زبان خود بخود تیز چلنے لگی۔ اس لیے فرمایا۔

خفیفتان علی اللسان الخ (زبان پر ہلکے ہیں)

اس طرف حضرت مجدد الف ثانی نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

" واقعہ معراج میں براق کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نظر پڑتی تھی جبرئیلؑ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ، خدا نے بلایا ہے، کشش ہوئی، کشش نے براق کو ٹھہرنے نہ دیا اس کشش کی یہ تاثیر ہے کہ آسمانوں میں چین نہ آیا، سیدھا منزل مقصود پہنچ کر ٹھہرے :۔ اور رکے،

آخر میں :۔

ثقیلتان فی المیزان (یہ دو کلمے میزان میں بھاری ہیں)

یہ اس لیے کہ بخاری کی ابتداء میں یہ حدیث ہے :۔

انما الاعمال بالنیات : (اعمال کا دارومدار نیات پر ہے) نیت خالص ہونی چاہیئے، آخر میں فرمایا کہ اگر اعمال کی ثقالت چاہتے ہیں تو کس حاصل ہوگی پڑھا کرو،

سبحٰن اللہ و بحمدہٖ سبحٰن اللہ العظیم :۔

یہ دونوں وظیفے ہیں :۔

سبحان اللہ اور الحمد للہ، سبحان اللہ کا معنی ہے کہ ہم اپنے خدا کو پاک سمجھتے ہیں ان چیزوں سے جو اس کی شان کے مناسب نہ ہوں مگر یہ کلمے بھاری تب ہوں گے جب دل میں یقین ہو، ہمارا رب عیب سے پاک ہے اس کی نظیر نہیں ہے ـــــ لم یزل ولا یزال ہے۔

سبحان اللہ :۔

الحمد للہ ہم ملتبس ہیں تیری حمد کے ساتھ، پاک سمجھتے ہیں نقائص سے، عیوب سے شریک سے اور عظیم بھی سمجھو،

دل میں عظمت باری تعالیٰ کا خیال ہو وہ عظیم الشان ہے اس کی قدرت کے ساتھ کسی کی قدرت نہیں اس کے تصرف میں کسی کو دخل نہیں، اس کی شاہی میں کسی کا حصہ نہیں اس کے خزانے میں کسی کا حصہ نہیں اور اس کے علم کے ساتھ کسی کا علم برابر نہیں۔

جو کچھ علم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ملا ہے، سب بواسطہ جبرئیل اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور آخر میں ہمارے ہادی و مرشد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم ملا ان سب سے زیادہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :۔

وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً :۔

جو کچھ میں نے علم سے دیا ہے وہ میرے مقابلے میں تھوڑا ہے۔

اگر دریا سب کا سب سیاہی بن جائے اور سب درخت بن جائیں تو اللہ تعالیٰ کی معلومات ختم نہیں ہو سکتیں :۔

رات کو آیت الکرسی پڑھ کر سو رہیں تو شر سے محفوظ رہیں مگر پڑھے بھی صحیح، عقیدہ بھی صحیح رکھے :۔

اللہ تعالیٰ کے علم کا کوئی اندازہ نہیں کسی کو جتلائے تو مالک ہے نہ جتلائے تو مالک ہے۔ دینے پر آئے تو دیر نہیں لینے پر آئے تو دیر نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوقات میں سب سے زیادہ علم ملتا رہا اب گنبد خضریٰ میں بھی مل رہا ہے قیامت کے دن بھی ملے گا۔ نہ خدا کا دینا ختم ہوگا۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لینا ختم ہوگا قیامت کے دن جب تمام انبیاء نفسی نفسی پکاریں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرماویں گے۔

آخر

میں ایک دعوت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ سب جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان سے مل جاویں کیونکہ اس کا نصب العین دینی معاشرہ و اسلامی نظام قانون ہے ؎

زندگی کچھ بھی نہیں تیری محبت کے بغیر،
اور بے روح محبت ہے اطاعت کے بغیر۔

لوگ صرف نعرے لگا رہے ہیں صرف جسم ہے روح مفقود ہے جمعیۃ علماء اسلام جو کہتی ہے وہی کرتی ہے۔ روح جسم دونوں قائم اللہ تعالیٰ ہمیں فہم صحیح عطا فرمائے آمین :۔

جمعیۃ علماء اسلام کہتی ہے :

"جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا آئین نافذ نہ ہو۔ دستور مکمل نہیں ہو سکتا کوئی ملک ہو، پاکستان، ترکستان، عرب کوئی دستور کوئی نظم قابل قبول نہیں۔ جب تک قرآن و سنت کے مطابق نہ ہو"

کیا ان باتوں سے تم لوگوں کو اتفاق ہے؟ اب تو ماشاء اللہ سب جمعیت میں داخل ہو گئے اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلائے جمعیت کے اندر جامعیت ہے۔ ہر مسلمان کو شامل ہونے کی اجازت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سواد اعظم کے راہ پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت سفیان ثوریؒ سے پوچھا گیا کہ سواد اعظم کون ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ :

" اہل السنت والجماعت جو حق پر ہوں " قرآن و حدیث پر چلنے والے ہوں "

پھر پوچھا کہ حضرت اگر وہ کم ہوں ـــ تو سفیان ثوریؒ

" اگرچہ ایک ہی ہو "

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن و حدیث پڑھنے کا شوق نصیب فرمائے زبان پر ذکر اللہ جاری رہے۔ خاتمہ بالایمان ہو۔ آمین :۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین،

No. 67715 সপ্তাহিক
WEEKLY
REGD.L. No 7130
তরজুমানে ইসলাম
TARJUMANE ISLAM
লাহোর
AHORE
price ۴۰ paise

جمعیۃ علماء اسلام کے کامیاب امیدواروں کے حضور میں

نذرانۂ عقیدت ؟

(اختر کاشمیری)

(۱) قائد جمعیۃ مفتی محمود مدظلہ

کھیلے ہیں راہ عشق میں ہر دم قضا کیساتھ
لڑتے رہے ہیں آپ ہر بیوفا کے ساتھ

آئے شکست دینے مگر منہ کی کھا گئے
گرتے رہیں گے یونہی تیری ادا کیساتھ

(۲) مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ

الجھے تھے راہ زن تیری سادہ قبا کیساتھ
اٹھے مگر ہیں آپ بھی سایہ ہما کے ساتھ

زندہ رہیں زمین پہ کفر کانپتا رہے
تعلق رہے حضور کا اپنے خدا کے ساتھ

(۳) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مدظلہ

آئے تھے تجھ پر زاغ وہ رنگ حنا کیساتھ
بھاگے شکست خوردہ مگر رنگیں قبا کے ساتھ

اونچا ہوا مقام ترا ہر حریف سے
درخواستی کے فیض نظر اور دعا کے ساتھ

(۴) مولانا نعمت اللہ صاحب مدظلہ

بھاگے ہیں بت فروش وہ تیری نوا کیساتھ
جیسے اڑے ہوں خوف سے تنکے ہوا کیساتھ

تجھ پر خدا کی ذات کا سایہ سدا رہے
الجھے نہ کوئی خار بھی تیری ردا کیساتھ

(۵) مولانا صدر الشہید، صاحب مدظلہ

آگے بڑھے ہیں آپ بھی حکم خدا کیساتھ
چلتے رہیں محمود سے، اب رہنما کے ساتھ

اب ہر زبان پہ اختر نوائے سروش ہے
رشتہ رہے یہ قائم راہ بقا کے ساتھ

حضرت مفتی محمود کی کامیابی پر

(حافظ نور محمد انور)

ہو مبارک باد تجھکو مفتی محمود آج
فضل حق سے ہو گیا لاریب ہے تو کامران

منصب عالی پہ حق نے تجھ کو فائز کر دیا
ہوں نہ کیوں مسرور اس پہ دین حق کے پاسباں

ہے یقیں واثق ہمیں تو ہے مرد حق پرست
تیری سیرت سے ہوئے ظاہر حقیقت کے نشان

تو جہاں ہو گا وہاں آئین قرآن کیخلاف
کر نہیں سکتا بغاوت کوئی بھی پیر و جواں

اک مجاہد صف شکن اور غازی دوراں ہے تو
تیری رگ رگ میں ہے عشق سرور ہر دو جہاں

ہے یہ ناممکن ترے ہوئے اجلاس میں
دے خلاف سنت نبوی کوئی اپنا بیان ،

تجھ پہ نازاں قوم ہے اور تو ہے نازاں قوم پر
ذرہ ذرہ کیوں نہو خاک وطن کا شادماں

ہو نہ کیوں شیدائی ہر اک تجھ سے حق آگاہ کا
تیرا ذکر خیر کرتے ہیں وطن کے پاسباں

تو سراپا اتقا و پیکر ایثار ہے
تیرے سینے میں نہاں ہے درد ملت بے گماں

ہے دعا شام و سحر انور کی تجھکو دہر میں
خدمت اسلام کی توفیق دے رب جہاں

38

ترجمان اسلام

لاہور

پاکستان

العلماء ورثۃ الانبیاء

ایک اہم اپیل

حضرت درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا ہزاروی اور دیگر مشائخ و علماء

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ یہاں خالص اسلامی دستور اور نظام نافذ ہو اور اس دستور و نظام کو چلانے والے وہ لوگ ہوں جو قرآن، حدیث اور اسلامی قانون و فقہ پر عبور رکھتے ہوں۔ جب تک ایسا نہیں ہو جاتا، پاکستان کا مستقبل ہی خطرات کی زد میں رہے گا۔

پاکستان کی وحدت، سالمیت، بقا، استحکام کے لئے اور دشمنوں کی سازشوں داخلی شرپسندوں، علیحدگی چاہنے والوں اور غیر اسلامی نظریات کے حامیوں سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کو پاکستان کی دستوری، قانونی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اساس مقرر کیا جائے۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ان مقاصد کے حصول کے لئے ہی برابر جدوجہد کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور آج جب کہ پاکستان کے لئے اور پاکستان میں اسلام کی بقا کے لئے فیصلہ کن وقت آ پہنچا ہے۔ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیوں کو تیز تر ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ اسلامی مطالبات کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

لیکن اس کا انحصار مسلمان عوام و خواص کے تعاون پر ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان جمعیت علماء اسلام کی اس جدوجہد میں شریک ہو جائے۔ اور دامے، درمے، قدمے، سخنے اس جدوجہد میں حصہ لے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل دین اور اسلام کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر قسم کے عطیات، زکوٰۃ، خیرات، صدقات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء اسلام کے بیت المال میں جمع کرائی جائیں۔ جنہیں، شرعی احکام کے مطابق صرف میں لا کر پاکستان کی سلامتی اور پاکستان میں اسلام کی سربلندی کے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل اسلام اور اپنے سے وابستہ افراد سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وقت کی سب سے بڑی اس اسلامی خدمت میں حصہ لے کر دنیا اور آخرت کا بہترین اجر اور خدا اور رسول کی خوشنودگی حاصل کریں۔"

اللہ تعالیٰ ہی تمام کاموں کے کارساز ہیں،

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (مدظلہ، امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام)۔ (حضرت مولانا) عبیداللہ انور (مدظلہ، امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب)۔ (حضرت مولانا مفتی) محمود (مدظلہ، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام)۔ (حضرت مولانا) غلام غوث ہزاروی (مدظلہ، ناظم کل پاکستان جمعیت علماء اسلام)۔ (حضرت مولانا) خان محمد صاحب (سجادہ نشین کندیاں شریف)۔ (حضرت مولانا) عبدالہادی صاحب (سجادہ نشین دین پور شریف) (حضرت مولانا) اسعد صاحب (ہالیجی شریف سکھر) حضرت مولانا عبدالکریم صاحب (بیر والی لاڑکانہ) حضرت مولانا عبداللہ صاحب (بہلی والے شجاع آباد) حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب (مدظلہ، قصبہ عبدالحکیم) (حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ، رائے پوری خلیفہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے مشائخ عظام نیز حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ، اکوڑہ خٹک اور اس پایہ کے دیگر جلیل القدر علماء کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے وابستگان، تلامذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام کی معاونت کے لئے اپنے اپنے حلقہ اثر کو آمادہ کریں گے۔

نوٹ: امداد، عطیات زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء کے

مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ● مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام پیر ان لوہاری دروازہ ملتان شہر

نوٹ حضرت امیر اور حضرت ناظم عمومی کی جانب سے ملک بھر میں جمعیت کے کارکنوں عہدہ داروں اور جمعیت سے وابستہ افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے اپنے اپنے حلقوں میں مرکز کے لئے امداد، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ کی وصولی اور فراہمی کے کام میں لگ جائیں اور یہ مہم پورے ماہ شعبان، ماہ رمضان زبردست سرگرمی کے ساتھ جاری رہے۔

۱۳۳۶۷۷

تلک الایام نداولہا بین الناس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ

مطابق

یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۳۸
فی پرچہ	۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۱۳/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر
آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ
شعبۂ ادارت ترجمان اسلام
چوک رنگ محل لاہور

• — جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

صراحت

احمد حسین کمال

پاکستانی کرنسی کا اسٹرلنگ سے ڈالر کی طرف کوچ

حکومت پاکستان نے ۱۷ ستمبر ۱۹۷۱ء سے اپنے سکہ کا اسٹرلنگ پونڈ (برطانوی سکہ) سے تعلق ختم کر دیا ہے اور ڈالر (امریکی سکہ) کے ساتھ تعلق وابستہ کر لیا ہے۔

عام لوگوں کے لئے یہ تبدیلی غالباً ایک خبر سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ ان کے لئے مشرقی پاکستان سے متعلق برطانیہ کے مخالفِ پاکستان رویہ کے پس منظر میں یہ خبر خوش آئند بھی ہے اور اس امید کی حامل بھی کہ جلد ہی برطانیہ اور اس کی دولت مشترکہ سے پاکستان علیحدہ ہو جائیگا۔

لیکن اقتصادی مسائل کے طالب علموں کے لئے پاکستانی سکہ کے بارے میں یہ خبر نہایت اہم اور دور رس نتائج رکھنے والی ہے اور ..... بہت بڑی خبر ہے۔

اس تبدیلی کے مضمرات کو اس وقت تک سمجھنا نہایت مشکل ہے۔ جب تک آدمی کرنسی کے رائج الوقت عالمی نظام کی پیچیدگیوں اور باریکیوں سے کماحقہٗ واقف نہ ہو۔ اور اس کی عہد بہ عہد تبدیلیوں کے حالات پر گہری نظر نہ رکھتا ہو۔

یوں تو عالمی سیاست اقتصادی اثرات سے کبھی بھی پاک نہیں رہی ہے اور ہر سیاسی تبدیلی کی تہ میں ایک نہ ایک اقتصادی عامل ضرور کار فرما رہا کرتا ہے۔ لیکن گذشتہ تین سو سال کی دنیا کی سیاسی تاریخ بیشتر اقتصادی عوامل کی ہی پرورش کردہ ہے۔ اور دنیا کی دو بڑی جنگوں کا حقیقی پس منظر ایک فریق کا عالمی اقتصادی غلبہ اور دوسرے فریق کی عالمی اقتصادی ... محرومی ہی ہے۔

یورپ میں جمہوری دور سے اشتراکی دور تک کی تمام تاریخ اقتصادی عوامل سے بھری پڑی ہے پوپ کی آسمانی اور الٰہی بادشاہت کے نظریہ سے لے کر قوم پرستی، جمہوریت اور اشتراکیت کے نظریات تک ہر نظریہ کے پیچھے اقتصادی مسائل و تقاضوں کی ایک طویل صف کام کرتی رہی ہے یورپ کے جاگیردارانہ اقتصادی تقاضوں نے پوپ کی حکومت الٰہیہ کے نظریہ کو جنم دیا تو یورپ کے تاجرانہ اقتصادی مفادات نے پارلیمانی جمہوریت کا دروازہ کھولا۔ نسلی اور علاقائی اقتصادی تقاضوں نے نیشنلزم کو ہوا دی تو غریب عوام کے معاشی مطالبات نے سوشلزم کو پروان چڑھایا۔ اور صنعت کاروں کے تاجرانہ اقتصادی مفادات نے سرمایہ داری کے نظام کو جنم دیا، تو کسانوں اور مزدوروں کے معاشی تقاضوں نے اشتراکیت کے نظام کی تشکیل کر ڈالی۔

اس طرح عصر حاضر کے تمام سیاسی نظریات اور نظام، اقتصادی مسائل کے تقاضوں کا بوجھ اٹھا کر نمودار ہوئے۔ اور اس بوجھ کے شکم سے کرنسی کا موجودہ نظام برآمد ہوا ہے کرنسی کا موجودہ نظام خالص مصنوعی ہے۔ اور چند بڑے ملکوں کی درآمدات و برآمدات کی پالیسی پر انحصار رکھتا ہے۔

انیسویں صدی کے آخر تک سکہ، سونے یا چاندی کی قیمت کے مطابق ہوا کرتا تھا۔ سکہ جاری کرنے والی حکومت یہ ضمانت دیتی تھی کہ اس کے خزانہ سے سکہ کی قیمت کے برابر سونا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پہلی عالمی جنگ میں افراط زر شروع ہوا۔ اور اسی مناسبت سے سونے کی قیمت میں اضافہ ہونے لگا۔

اس وقت دنیا بھر میں برطانیہ کا پونڈ مضبوط ترین سکہ تھا، اور اس کے بعد جاپان کا سکہ

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ین تھا۔

ہندوستان (پاک وہند) برطانیہ کے زیر حکومت تھا اس لئے یہاں کا روپیہ بھی پونڈ کے ساتھ نتھی تھا، اور اس کے لئے غیر ملکی زرمبادلہ کا کاروبار پونڈ کے ذریعہ ہی کیا جاتا تھا۔

دوسری عالمی جنگ نے برطانیہ کی کمر توڑ دی..... اور اسے اپنی اقتصادی حیثیت مضبوط کرنے کے لئے محکوم ممالک کے ایسے تعاون کی ضرورت پڑی جس کے ذریعہ وہ پونڈ کی گرتی ہوئی ساکھ بحال کر سکے۔

دوسری عالمی جنگ نے امریکی ڈالر کا پھیلاؤ بہت کر دیا تھا اور پونڈ پر وہ حاوی ہو گیا تھا۔

برطانیہ نے محکوم ملکوں کو آزادی دیتے وقت اپنے لئے اقتصادی رعایات کا تحفظ کیا اور ان ملکوں کے نظام زر کے محفوظ ذخائر بنک آف انگلینڈ کی تحویل میں رکھ لئے جس پر کہنے کو تو ۵ء۶ فیصد منافع یا سود دیا جانے لگا، لیکن مبادلۂ زر کا کمیشن اور تجارت میں ترجیحات کی رعائت حاصل کر لی۔ جس سے اسے بیس سے تیس فیصد تک منافع ملتا رہا۔

اس صورت حال کو سب سے پہلے صدر ناصر کی سربراہی میں مصر نے ختم کیا اور اپنی کرنسی کو اسٹرلنگ پونڈ سے آزاد کرا لیا۔

صدر ناصر نے مصری سکہ کو برطانوی پونڈ سے آزاد کرا کے اسے کسی دوسرے ملک کی کرنسی سے وابستہ نہیں کیا۔

امریکہ سے مصر کے بگاڑ کا پہلا سبب مصر کا یہی طرز عمل تھا۔ امریکہ کو امید تھی کہ برطانوی پونڈ سے مصری سکہ علیحدہ ہو کر ڈالر سے وابستہ ہو جائے گا۔ لیکن صدر ناصر نے ایسا نہیں کیا حالانکہ موجودہ دور میں سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ اقتصادی نظام کا یہ ضروری جزو ہے کہ چھوٹے ملکوں کی کرنسیاں یا تو برطانوی اسٹرلنگ سے وابستہ ہوں یا امریکی ڈالر یا فرانسیسی فرانک یا جرمنی کے مارک سے تعلق رکھیں۔

لیکن اس مجبوری سے جب ہی چھٹکارا مل سکتا ہے کہ ملک میں سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ کر دیا جائے مصر نے یہ دونوں اقدام پہلے کر لئے تھے۔ اس لئے اسے اپنے سکہ کو برطانوی اسٹرلنگ سے آزاد کرانے کے بعد امریکی ڈالر کے تابع نہیں کرنا پڑا۔ اور وہ اس اقدام کے بعد سکہ کے بحران سے محفوظ رہا۔

امریکی ڈالر آج کل شدید بحران سے گذر رہا ہے، اور اس کی افراط اتنی ہو چکی ہے، کہ اس کے عوض سونے کی ادائیگی کے حق کو کچھ عرصہ کے لئے معطل کرنا پڑ گیا ہے۔

اس مرحلہ پر پاکستان کا اپنے سکہ کو اسٹرلنگ سے علیحدہ کر کے امریکی ڈالر کے ساتھ وابستہ کرنا امریکی معیشت و اقتصادیات کے لئے ایک بڑا سہارا ثابت ہو سکتا ہے۔

آئندہ ۳ء۴ ارب روپیہ کی سالانہ درآمد و برآمد کا امریکی ڈالر کے ذریعہ انجام پانا، امریکی سکہ کو تقویت پہنچانے کا موجب بن سکتا ہے۔ اور وہ فائدہ جو اب تک برطانیہ اٹھاتا تھا امریکہ کو منتقل ہو جائے گا۔

دوسری طرف پاکستان کے لئے امریکی ڈالر وسیع تر عالمی منڈی فراہم کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

لیکن یہ جب ممکن ..... ہے کہ پاکستان کی برآمد غیر امریکی ملکوں سے ڈالر کمائیں، اور درآمدات صرف یا زیادہ تر امریکہ سے ہوں۔

ورنہ ظاہر ہے کہ اس وقت امریکی ڈالر کی نسبت جاپان، جرمنی، فرانس، بلجیم اور برطانیہ کے سکے زیادہ قیمت رکھتے ہیں۔ اس لئے ڈالر کے ذریعہ ان سے مال کی خرید گراں ہوگی امریکہ سے خرید ڈالر کی قیمت میں کمی کی وجہ سے ارزاں ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن امریکہ میں درآمدات پر جو دس فیصد سرچارج لگایا گیا ہے۔ اس سے درآمد کی پالیسی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

پاکستان برطانوی پونڈ سے کٹ کر امریکی ڈالر کے ساتھ جڑنے پر یوں مجبور ہے کہ اندرون ملک برطانوی دور کا سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ اقتصادی نظام برسرکار ہے اور ملک بیرونی قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے۔

اس پر جب تک قابو نہیں پایا جاتا، ڈالر کے تعلق سے آزاد نہیں ہوا جا سکتا۔

ڈالر کے ساتھ وابستگی کا منشاء یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ ڈالر زیادہ سے زیادہ کمانے کا موقعہ ملے اور قرضوں کے بوجھ سے نجات حاصل ہو۔

لیکن اگر حکومت ملک کے اندر اقتصادی نظام میں انقلابی تبدیلیاں کرے۔ نجی سرمایہ داری کو ختم یا محدود تر کروائے اور جاگیردارانہ زرعی معیشت کو کسان زرعی معیشت میں بدل دے اور تجارت اسلامی احکام کے مطابق ہو، تو یہ اندرون ملک اقتصادی توازن قائم ہو سکتا ہے اور جلد ہی بیرونی قرضوں سے بھی نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

ملک میں اس وقت عوامی معیشت پر دوہرے تہرے بوجھ لدے ہوئے ہیں۔ ایک طرف ملک میں زمینوں کی بڑی بڑی ملکیتیں اور کارخانوں اور تجارت کی اجارہ داریوں کے مفادات ہیں۔ جن کے لئے عوامی معیشت کا ۷۵ فیصد حصہ چلا جاتا ہے۔ ۱۵ فیصد بیرونی قرضوں کا بوجھ عوامی معیشت کو اٹھانا پڑتا ہے۔ پھر بیوروکریسی کے موجودہ نظام کا بہت بڑا بوجھ بھی ہے۔ اس صورت میں امریکی ڈالر سے وابستگی ایک قید سے رہائی اور دوسری قید میں گرفتاری کا مرقع ہے۔ تاہم تبدیلی کی طرف یہ بڑا قدم ہے جس کے بہتر نتائج بھی برآمد ہو سکتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے!

اکابر جمعیۃ کی مشترکہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام خاص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔

* ملک میں موجود الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔
* معاشرتی نظام میں بے حیائی، فحاشی، عریانی اور مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں
* معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے
* عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر امداد فرمائیں۔ اپنے عطیات اور رجب، شعبان و رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ، صدقات، خیرات مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام	خانپور
محمود عفاء اللہ ناظم عمومی " " "	ملتان
عبیداللہ انور نائب امیر " " "	لاہور
غلام غوث ہزاروی ناظم " " "	راولپنڈی

جملہ رقوم ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان فون نمبر ۲۱۱۹ کے پتہ پر ارسال کریں

ماضی کی روشنی

احمد حسین کمال

(۱)

اورنگ زیب عالمگیر کا انتقال ۱۷۰۷ء میں ہوا۔ اگرچہ انگریز ۱۶۰۸ء میں ہندوستان پہنچ گئے تھے لیکن اورنگ زیب کی وفات تک وہ ایک نہایت غیر اہم عنصر رہے اور سورت کے ساحل تک ان کی تجارتی سرگرمیاں محدود رہیں۔ بلکہ ایک بار کسی شرارت کی بنا پر اورنگ زیب نے انہیں سورت سے بھی نکلوا دیا تھا۔ اور بعد میں معافی مانگ کر انہوں نے سورت میں اپنے قیام کو بحال کرایا۔

سلطنت مغلیہ کو گھن تو اورنگ زیب کے زمانہ میں ہی اس کے بھائیوں کی سرکشی سے لگ چکا تھا۔ شیعوں کی ریشہ دوانیوں نے بھی سلطنت کا اندرون کھوکھلا کر دیا تھا نیز شمالی ہند، جنوبی ہند اور وسط ہند میں سرکش افراد جتھے بنا کر نظم و امن کو تہ و بالا کرنے لگے تھے۔ تاہم اورنگ زیب نے ایک عظیم طالیشیان کی طرح اس وسیع و عظیم سلطنت کو اپنی موت تک سنبھالے رکھا۔

اس کی آنکھیں بند ہوتے ہی مغلیہ عہد کا شیرازہ بکھرنا شروع ہو گیا۔ اور پھر اس خلا کو پُر کرنے والی کوئی طاقت ۱۸۵۷ء تک نہیں ابھر سکی۔ جزوی، انفرادی اور محدود جدوجہد، اس وسیع خلاء کو پُر نہیں کر سکتی تھی

اس پر مستزاد دہلی پر وہ حملے تھے۔ جو درانیوں اور ابدالیوں نے کئے۔

اگر یہ طاقتیں دہلی کو اپنا مستقر بنا کر اپنی قوت کو پورے ہندوستان پر پھیلا لیتیں تو شاید اورنگ زیب کے بعد پیدا ہونے والے خلاء کو وہ پُر کر لیتیں۔

لیکن وہ تو آندھی کی طرح آئیں اور طوفان کی طرح گزر گئیں۔ ہندوستان کے مختلف عناصر باہم اتنے مختلف تھے کہ وہ متفق ہو کر اس خلاء کو پُر کر ہی نہیں سکتے تھے۔

علماء دین نے اسلامی تحریک اور جہاد کے ذریعہ اس خلاء پر قابو پانا چاہا۔ لیکن مسلمان امراء و رؤسا اور نواب ان نے اس قسم کی کسی بھی عوامی تحریک کا ساتھ نہیں دیا بلکہ شدید مخالفت کی۔ اس لئے علماء اپنی مسلسل سعی و کاوش کے باوجود اس خلا کو پُر کرنے کے قابل نہیں ہو سکے

بیرونی طاقت کے غلبہ کے امکانات

اس کا انجام آخر کار کسی نہ کسی بیرونی طاقت کے غلبہ کی صورت میں ہی نمودار ہونا تھا، سو تقدیر کا فیصلہ انگریز ولی کے حق میں ہوا اور وہ پورے ہندوستان کے مالک بن گئے۔

علماء نے مسلمان عوام کو ساتھ لے کر اس سلسلے میں کیا کیا کارنامے انجام دیئے۔ ان کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے۔ اور یہ بھی اندازہ فرمائیے کہ عوامی مسائل سے علماء سلف کو کتنا گہرا شغف تھا۔

کسانوں میں ہیجان

بنگال میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارندوں یعنی انگریزوں نے ایک قانون کے ذریعہ جس کا نام زرعی اصلاحات کا قانون تھا، کاشتکاروں پر ایک زمیندار کلاس مسلط کی، تو اس کے خلاف بنگال کے کاشتکاروں میں جو ۸۰ فیصد مسلمان تھے سخت ہیجان برپا ہو گیا۔ یہ واقعہ ۱۸۲۷ء کا ہے۔ اس سے پہلے ۱۷۹۳ء میں بھی انگریزوں نے مستقل بندوبست کا نظام نافذ کر کے کاشتکاروں پر کارندوں کا ایک طبقہ مسلط کر دیا تھا۔ اب ۱۸۲۷ کے قانون کے ذریعہ اس طبقہ کو زمینوں کا مالک بنا دیا گیا اور کاشتکار اس کی رعیت قرار دیئے گئے۔

ٹیٹو میر

چنانچہ کسانوں نے اس کے خلاف زبردست علم بغاوت بلند کیا۔ اس بغاوت کے سربراہ میر ناصر علی عرف ٹیٹو میر تھے۔ جو انگریزوں سے لڑتے ہوئے گرفتار ہوئے اور ۱۹ نومبر ۱۸۳۱ء کو شہید کر دیئے گئے۔

ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ خود کاشت کرنے والوں کے سوا، دوسروں کو زمینوں کا مالک بنایا گیا اور زمیندار و مزارع یا مالک زمین اور کسان کا ایک نیا ظالمانہ نظام وجود میں آیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایران و روم کی فتح کے بعد ان ملکوں میں رائج اس ظالمانہ زرعی نظام کو ختم کیا تھا۔ ہندوستان میں یہ نظام ابتدا سے ہی موجود نہیں تھا۔ انگریزوں نے روم و ایران کے اس ظالمانہ زرعی نظام کی تجدید ۱۸۲۷ء میں بنگال میں کی، اور اس کے بعد پورے ہندوستان میں بلکہ تمام ایشیائی و مسلمان ملکوں میں بھی جن پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تھا، اس نظام کی تجدید کی گئی۔

ٹیٹو میاں کے بعد

ٹیٹو میاں کی شہادت کے بعد اگرچہ یہ تحریک دب گئی تھی تاہم جاری رہی۔ فرائضی تحریک کے بانی حاجی شریعت اللہ صاحب کا ۱۸۴۰ء میں انتقال ہوا، دودو میاں ان کے جانشین بنے۔ اور ۱۸۴۹ء میں بنجھا چھ نامی مقام پر جہاں انگریزوں نے نیل کی کوٹھی بنائی تھی اور جو ان کا ایک ضلع گڑھ تھا۔ دودو میاں کی سربراہی میں ان کی جماعت نے زبردست حملہ کیا۔

اس کے علاوہ کرم شاہ اور منجو شاہ نامی دو دلیر آدمیوں نے بھی جتھے بنا کر بنگال کے مختلف مقامات پر انگریزوں کے ٹھکانوں پر حملے کئے اور کسانوں کی تحریک بغاوت کو جاری رکھا۔

آزادی کی تحریکوں کے روح رواں علماء تھے

غرضیکہ جون ۱۷۵۷ سے انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریکیں شروع ہوئیں۔ آزادی کی جنگیں لڑی گئیں۔ جن میں پلاسی کی جنگ اور میسور کی جنگیں حکمرانوں نے لڑیں، اور بنگال کی فرائضی تحریک ٹیٹو میاں کی کسان تحریک۔ سید احمد شہید اور مولانا اسماعیل شہید کی تحریک جہاد اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی عوام کی جنگیں تھیں۔ جن کی رہنمائی اور پیشوائی علماء نے کی۔

۱۸۵۷ء سے پہلے کے واقعات ۱۸۵۷ء کے واقعات اور ۱۸۵۷ سے خلافت تحریک تک کے واقعات کو سامنے رکھ کر کون اس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں سیاسی انقلاب کی جدوجہد کے روح رواں اور سالار کارواں علماء دین تھے۔

علماء اور جدید طبقہ کی سیاست کا فرق

علماء دین کی سیاست شروع دن سے آخر دن تک یعنی انگریزوں کے تسلط کی ابتدا سے ۱۹۴۷ء تک انگریزی اقتدار اور انگریزی تہذیب و ثقافت کے خلاف تھی جبکہ سرسید سے لے کر مسلم لیگ کے آخری دور تک جدید تعلیم یافتہ اور مسلمان امراء و رؤسا کی سیاست، انگریز کے ساتھ تعاون و وفاداری کی تھی۔

تحریک پاکستان کا معاملہ اس سے علیحدہ ہے۔

اس مابہ الامتیاز تاریخی و واقعاتی فرق کے ساتھ جب تک تاریخ کا مطالعہ نہ کیا جائے حقائق سامنے نہیں آسکتے۔

آج مسلمانوں میں سیاسی انتشار کا واحد سبب یہ ہے کہ وہ ان حقائق سے بے خبر ہو کر سیاست پیمائی کر رہے ہیں اس لئے کبھی مغربی جمہوریت سے اپنی تنگ دامنی کا جوڑ ملاتے ہیں تو کبھی سوشلزم کے ساتھ اپنے تعلق کو تلاش کرتے ہیں۔

حالانکہ ان کی ماضی کی تاریخ کا سرچشمہ علماء کی وہ جدوجہد ہے۔ جس کا آغاز حضرت مجدد کے وقت سے ہی ہو گیا تھا۔ اور جس کی فکری آبیاری حضرت شاہ ولی اللہ نے فرمادی تھی۔ لیکن جسے باقاعدہ جدوجہد کی شکل اور مقاصد کے تعین کی صورت علماء کی ان تحریکوں نے دی جن کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔

(۲)

ہندوستان میں یورپین قوموں کی آمد

انگریز ۱۶۰۸ء میں ہندوستان پہنچے تھے اور ۱۹۴۷ء تک جبکہ اس ملک کو پاک و ہند میں تقسیم کیا گیا۔ انہوں نے ۳۳۹ سال اس ملک میں گذارے۔

انگریزوں سے پہلے واسکوڈی گاما نامی ایک پرتگیزی

ملاح ایک سال کا بحری سفر طے کرتا ہوا سراس امید، افریقہ کے جنوب مشرقی ساحل موزمبیق اور ملندہ (زنجبار کے شمال میں دو سو میل واقع بندرگاہ) سے گذر کر جون ۱۴۹۸ء میں کالی کٹ (مالابار) سے ۴ میل دور شمال میں واقع ایک چھوٹی سی گمنام بستی کے قریب لنگر انداز ہوا تھا۔

یہ پہلا یورپین تھا جو ہندوستان کے جنوبی ساحل پر پہنچا۔ جہاں اب تک صرف عرب تاجروں کی آمد و رفت رہتی تھی

ایشیا اور افریقہ کی تجارت پر عرب حاوی تھے

اب تک صرف عرب تاجر ہی بری اور بحری راستوں سے ایشیا، افریقہ اور یورپ تک سامان تجارت لاتے اور لے جاتے تھے

اٹھویں صدی عیسوی میں یہ تاجر مالابار کی بندرگاہ سے سامان لاد کر قاہرہ اور تیونس تک لے جاتے اور پھر وہاں سے یہ مال یورپ کے ملکوں تک جاتا تھا۔

خشکی کے رستہ سے یہ تاجر ہندوستان کا مال ایران سے ہوتے ہوئے حلب تک لے جاتے۔ جہاں سے اٹلی کی بندرگاہ تک یہ مال پہنچا دیا جاتا تھا، اور پھر یورپ کے اندرونی ملکوں تک اس مال کو لے جایا جاتا تھا۔

بعد میں یہ مال خلیج فارس کے راستہ سے بھی لے جایا جانے لگا۔ خلیج فارس سے حلب تک اس مال کو پہنچایا جاتا، بحر احمر کی راہ سے سویز تک لے جایا جاتا تھا اور پھر وہاں سے یہ مال قاہرہ پہنچا دیا جاتا۔ جہاں سے تجارتی قافلے اسکندریہ تک لے جاتے۔ اور جہازوں میں لاد کر یورپ کے مختلف ملکوں بالخصوص اٹلی کی بندرگاہ وینس پر اتار دیا جاتا تھا۔

ان پورے تجارتی راستوں پر جو خواہ خشکی سے گذرتے، خواہ کچھ فاصلہ خشکی سے اور کچھ آبی شاہراہ سے طے کرتے، اور خواہ مالابار سے براہ راست بحری راستے کے ذریعے جاتے، سب پر مسلمان عرب تاجروں کا ہی تصرف تھا۔

آبی راستوں پر عربوں کا تصرف خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے عہد سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ ان کے زمانہ میں دریائے نیل کو بحر قلزم کے ساتھ ایک نہر کے ذریعہ ملایا گیا اور اس کے زمانہ میں یہ سکیم ہی سامنے آئی، کہ خلیج فارس اور سویز میں سے ایک نہر کاٹ کر بحر قلزم اور بحر روم کو باہم ملا دیا جائے جسے حضرت عمرؓ نے سیاسی خطرات کی بنا پر منظور نہیں فرمایا تھا۔

اس وقت سے ہی عرب تاجروں کی باقاعدہ آمد و رفت سندھ گجرات (سورت) نالابار اور کارومنڈل (گوا) کی بندرگاہوں تک ہونے لگی تھی۔

سراندیپ، مالدیپ اور مالابار اس کے تجارتی مرکز بن گئے تھے۔

کالی کٹ بھی ہندوستان کا ایک بڑا ساحلی تجارتی مرکز تھا۔ جہاں مسلمان عرب تاجروں کی بڑی آبادی تھی۔ شہر میں ۴۰ مسجدیں اور جمعہ کی نماز ادا کی جاتی تھی۔

شہر کا ہندو راجہ نہایت منصف اور امن پسند تھا اور بیرونی تاجروں کے لئے اس کے دروازے کھلے رہتے تھے

عربوں کی تاجرانہ برتری کے زوال کا آغاز

عربوں کی تجارت میں زوال کا آغاز، چنگیز و ہلاکو تاتاری حملہ آوروں کے وقت سے ہوا۔ خشکی کے راستے ان حملہ آوروں کی وجہ سے پرامن نہیں رہے۔

اور بحری تجارت کا زوال اندلس میں عربوں کی حکومت کے خاتمہ اور یورپ کے عیسائیوں کے غلبہ حاصل کر لینے سے شروع ہوا۔ عرب تاجروں کے لئے کوئی مرکزی قوت محافظ نہیں رہی۔

ادھر یورپ سے ہندوستان تک پہنچنے کا ایک نیا بحری راستہ اب واسکوڈی گاما نے دریافت کر لیا اور یورپ کے ملکوں کے تاجروں کے قافلے کے قافلے ادھر روانہ ہونا شروع ہو گئے۔

ہندوستان کے ساحلوں پر کشمکش کا آغاز

پرتگیزی تاجروں کے قافلوں نے رفتہ رفتہ کالی کٹ اور اس کے گرد و نواح میں اتنا اثر و رسوخ قائم کر لیا اور طاقت بڑھا لی کہ وہ عرب تاجروں کے مقابلہ میں جارحانہ طور پر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں فریقوں کے درمیان کئی ایک جھڑپیں ہوئیں۔ اور پھر یہ سلسلہ قتل و غارت گری تک پہنچ گیا۔ پرتگیزی تاجروں کو برابر پرتگال سے کمک پہنچتی رہی۔ چنانچہ وہ مغلوب ہونے لگے۔ عربوں کی پشت پر کوئی مرکزی قوت نہیں رہی تھی۔ عالم اسلام میں فانہ جنگیاں برپا تھیں اور کسی کو پتہ نہیں تھا کہ ہندوستان کے جنوبی ساحل پر ایشیا کے مستقبل کا کیا فیصلہ ہو رہا ہے۔

زیمورن کا راجہ جس کی عملداری میں کالی کٹ تھا، عرب تاجروں کا حامی تھا۔ اکتوبر ۱۵۰۲ء میں واسکوڈی گاما نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ تمام عربوں اور مورلوں کو اپنی ریاست سے نکال دے۔ راجہ نے انکار کیا بلکہ پرتگیزیوں سے کہا کہ وہ کالی کٹ خالی کر دیں۔ لیکن انہوں نے جواباً عرب تاجروں کے چاول کے جہازوں کے ۸ سو ملاحوں کو قتل کر دیا اور زیمورن کے راجہ سے جنگ شروع کر دی

پرتگیزی تجارت پر غالب آ گئے

اور یہ جنگ بڑھتے بڑھتے پورے جنوب مغربی ساحلوں تک پھیل گئی۔ مارچ ۱۵۳۹ء تک پرتگیزی غالب آ گئے اور ۱۵۹۵ء تک مشرق کی تجارت پر پرتگیزیوں کا ہی قبضہ رہا۔ اس دوران ترکی کے سلطان اور گجرات کے بادشاہ بہادر شاہ نے پرتگیزیوں کو بحر ہند سے نکالنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ لیکن ہندوستان میں ہمایوں کے غلبہ نے بہادر شاہ کی قوت توڑ دی اور بہادر شاہ کی مدد کے بغیر ترکی بیڑا پرتگیزیوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے کے قابل نہیں رہا۔

اس دوران پرتگال میں ایسے سیاسی حالات رونما ہوئے کہ پرتگالیوں کی بیرونی مہم کمزور پڑنے لگی، اور ولندیزی و انگریز آگے بڑھنے لگے۔ شاہ جہان نے ۱۶۲۹ء میں ہگلی پر قبضہ کر کے پرتگالیوں کی بحری قوت کو زبردست دھکا پہنچایا۔

ہندوستان کے ساحلوں پر انگریزوں کی مداخلت

ولندیزیوں اور انگریزوں نے رفتہ رفتہ ہندوستان کے تمام ساحلوں سے انہیں ہٹانا شروع کر دیا اور آخر میں صرف "گوا"، "دمن" اور "دیو" کے ساحلی مقامات ان کے قبضہ میں رہ گئے تھے۔ جنہیں مصلحتاً انگریزوں نے باقی رہنے دیا اور جن پر ۱۹۴۷ء کے بعد بھارت کی آزاد حکومت نے قبضہ کیا اور پرتگالیوں کو یہاں سے نکالا۔

چابی، کمرہ، بوتل، الماری، بالٹی، گرجا، پیپا گودام ایسے الفاظ ہیں، جو ہندوستانی زبانوں اردو، ہندی، بنگالی، مدراسی، گجراتی وغیرہ میں پرتگال کی یادگار رہ گئے ہیں۔ اور بولنے والوں کو شاید یہ پتہ بھی نہیں ہے کہ یہ الفاظ پرتگالی زبان کے ہیں

تمباکو کی [illegible] ہندوستان اور ایشیا و افریقہ میں پرتگالیوں کے ذریعہ ہی آئی ہے۔

ہندوستان میں انگریزوں کی تجارتی آمد کے وقت انگلستان پر ملکہ الزبتھ کی حکومت تھی۔

انگریزوں نے اسی ملکہ کے حکم سے ایک تجارتی کمپنی ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے قائم کی اور اس کمپنی کی صورت میں وہ ہندوستان کے ساحلوں تک پہنچے۔

فرانسیسیوں اور انگریزوں کی حریفانہ کشمکش

فرانس نے بھی ۱۶۶۴ء میں فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے ایک تجارتی کمپنی بنا کر ہندوستان کے ساتھ تجارت کا سلسلہ شروع کیا۔ لیکن وہ انگریزوں کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے کرناٹک کی مشہور تین لڑائیاں فرانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان اٹھارویں صدی کے وسط میں ہوئیں، اور بالآخر ہندوستان میں فرانسیسیوں کی سیاسی حیثیت ختم ہو گئی۔ پانڈیچری، چندر نگر اور ماہی وغیرہ چند چھوٹی چھوٹی ساحلی بستیاں فرانسیسیوں کے قبضہ میں رہ گئیں۔ آزادی کے کچھ عرصہ بعد بھارت کی حکومت نے قبضہ کیا اور فرانسیسیوں سے خالی کرا لیا۔

ولندیزی جنوب ایشیا کے سمندر میں اور آگے بڑھ گئے اور انہوں نے انڈونیشی جزائر پر قبضہ جما لیا۔ جنہیں ۳ سو سال کے بعد ڈاکٹر احمد سوئیکارنو مرحوم نے انڈونیشیا سے نکالا اور آزادی حاصل کی۔

انگریزوں کی جیت

ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ ہوا اور ایشیا و افریقہ کے معاملات و سیاسیات میں انگریزوں کو ہی کلیدی حیثیت حاصل رہی۔ جو دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ یعنی برصغیر پاک و ہند کی آزادی تک قائم رہی۔

کالے پانی سے واپس آ کر حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا تھا۔ ہندوستان سے انگریزوں کو نکال دو۔ ایشیا اور

(باقی صفحہ پر)

بقیہ ——— ماضی کی روشنی

اور افریقہ کے تمام مسلمان ملک آزاد ہو جائیں گے اور مشرق کی کنجی انگریز کے ہاتھ سے چھن جائے گی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد تاریخ نے اس حقیقت بیان کی تصدیق کر دی ہے۔

(۳)

ایسٹ انڈیا کمپنی کے تین دور

انگریزوں کے تجارتی ادارے ایسٹ انڈیا کمپنی کے تین دور ہیں۔ پہلا تجارتی دور ہے۔ جو ۱۶۰۰ء سے ۱۷۵۷ء تک رہا۔ اور پلاسی کی جنگ میں انگریزوں کی کامیابی پر ختم ہوا اس دور کی مدت ڈیڑھ سو سال ہے۔

دوسرا تجارت و حکومت کا ملا جلا دور ہے۔ جو ۱۷۵۷ء سے ۱۸۳۲ء تک رہا۔ اس دور کی مدت پچھتر سال ہے۔ ۱۸۳۲ء میں برطانوی حکومت نے کمپنی کا تجارتی حق ختم کر دیا اور اس کے بعد

تیسرا خالص حکومت کا دور شروع ہوا جو ۱۸۳۳ء سے ۱۸۵۷ء تک ۲۵ سال جاری رہا۔

۱۸۵۷ء میں کمپنی ختم کر دی گئی اور ہندوستان کو تاج برطانیہ کے ماتحت کر دیا گیا۔ جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ختم ہوا۔

تین سو چالیس سال کی مدت پر پھیلا ہوا یہ زمانہ ایسا ہے۔ جس کا تفصیلی مطالعہ ہر پڑھے لکھے مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

تاتاریوں کے حملوں اور اندلس میں مسلمان حکومت کے خاتمہ کے باوجود ابھی تک علمی، تہذیبی، ثقافتی، فنی، تجارتی اور سیاسی اعتبار سے مسلمان ایک غالب قوت کے طور پر دنیا میں باقی تھے۔

اس عہد کی تاریخ کے تفصیلی مطالعہ کی ضرورت

مسلمانوں کا یہ ہمہ جہتی زوال انگریزوں کے ہمہ جہتی تغلب اور عروج سے ہوا۔ اس لئے اسلامی تاریخ کے طالب علم سے اس پورے عہد کا کوئی واقعہ نظروں سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے۔ ورنہ وہ صحیح نتائج اخذ کرنے سے قاصر رہے گا۔

آج اگرچہ بظاہر بہت سے مسلمان ملک سیاسی اعتبار سے آزاد نظر آتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو آج بھی نماز، روزہ کے سوا اور کسی قسم کی آزادی میسر نہیں ہے۔ اور آج بھی عام مسلمان انگریزوں اور مغربی طاقتوں کے فراہم کردہ تہ در تہ طوق و سلاسل میں جکڑے ہوئے ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے المناک صورت یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان قائدین کے ذریعہ اسلام کے نام سے مغربی افکار اور مغربی طاقتوں کی غلامی میں گرفتار ہوتے جا رہے ہیں۔

یہ غلامی بظاہر آزادی کا ایسا روپ دھارے ہوئے ہے۔ جس کا احساس ہر کس و ناکس کو نہیں ہو سکتا ہے لیکن جس کے اثرات کو ذرا سی گہری توجہ سے ہر شخص محسوس کر سکتا ہے

اس لئے عالم اسلام پر سب سے زیادہ نازک و پر خطر مرحلہ آج کا مرحلہ ہے۔ جبکہ عام مسلمانوں کی قوت حیات اور صلاحیت زیست ایسے امور میں صرف کرائی جا رہی ہے۔ جن کا انجام کسی قوم و ملت کی معنوی ہلاکت پر ہوتا ہے۔

مسلمان جب تک اسلام دشمن تاریخی عوامل کو پوری طرح نہیں سمجھ لیتے۔ جو انگریزوں کے عہد تسلط سے جاری و ساری ہیں۔ ان سے نہ تو نمٹا جا سکتا ہے اور نہ ان سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

نفسیاتی طور سے مسلمان شدید بداعتمادی اور خود فروگی کے حالات سے گذر رہے ہیں اور اسی راہ سے ان کی ہلاکت کا سامان کیا جا رہا ہے۔

ان حالات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے وسیع و عمیق فکر و نظر کی ضرورت ہے۔ اور یہ فکر و نظر ماضی کے حالات کے بغور مطالعہ سے ہی پیدا ہو سکتی ہے بالخصوص اس ماضی کا مطالعہ جس نے ساڑھے تین سو سال تک ایک قوم کو ہر پہلو سے تہی دامن کر دیا اور جس کی مکر فریبیوں سے ایک پوری قوم پارہ پارہ ہو کر رہ گئی ہے۔ بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

حکمت افرنگ سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

اور اس گاز میں ملت اسلامیہ آج بھی ڈوبی ہوئی ہے

سماجی انتشار

کسی قوم کے لئے سیاسی زوال اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا کہ سماجی انتشار اور اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آج مسلمانوں سے زیادہ کوئی اور قوم سماجی انتشار کی زد میں نہیں ہے۔

ایسا سماجی انتشار جس کی سرحدیں مذہب و معاش دونوں اطراف تک پھیلی ہوئی ہیں۔

انگریزوں نے ساڑھے تین سو سال میں مسلمانوں کو سیاسی اعتبار سے ہی کمزور نہیں بنایا اور اقتصادی حیثیت سے تہی دست نہیں کیا۔ بلکہ ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان سے علیحدہ اور بداعتماد و بیزار بھی بنا دیا۔

اس کے لئے انگریزوں نے بڑی گہری چالیں چلیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کی ساڑھے تین سو سالہ تاریخ ان چالوں ہی کی تاریخ ہے۔ اور یہ ان چالوں کا ہی اثر ہے کہ ایک شخص اپنی زندگی اور بود و باش کے پورے ڈھانچے میں اسلام کے احکام سے مکمل بغاوت کرتا ہے۔ سر سے پیر تک کسی جگہ اپنے اوپر اسلامی طرز زندگی کا سایہ تک نہیں پڑنے دیتا۔ اور انگریزی طرز زندگی کا پورا پورا مرقع اور نمونہ ہے لیکن مسلمانوں کو اسلام کے نام سے جس طرف چاہتا ہے ہانک دیتا ہے اور ہانکتا رہتا ہے۔ اور پوری مسلمان قوم میں ہر جگہ ہیرو ازم کا یہ ہی معیار بن گیا ہے۔

کیا اسلام کے باب میں اس سے بڑا کوئی دجل اور

بعض ایجنسیوں کے بنڈل روک دیئے گئے ہیں
اور بعض کے روکے جانے والے ہیں
ایجنٹ حضرات نوٹ کر لیں

—— (۱) جن ایجنسیوں نے اپریل ۱۹۷۱ء سے ستمبر ۱۹۷۱ء تک کوئی ادائیگی نہیں کی ہے۔ اور ان کے ذمہ رقم یکصد روپیہ یا اس سے تجاوز کر گئی ہے۔ ان ایجنسیوں کے بنڈل روک دیئے گئے ہیں۔

اگر انہوں نے اکتوبر میں ادائیگی کر دی تو بنڈلوں کی ترسیل شروع کر دی جائے گی۔ ورنہ ان کے نام دیئے ہوئے رقوم کے نومبر میں شائع کر دیئے جائینگے۔

—— (۲) بعض ایجنسیاں ایسی ہیں۔ جنہوں نے اس دوران ادائیگی تو کی ہے۔ لیکن ان کے ذمہ بقایا رقم سینکڑوں روپے ہے۔

وہ بھی اکتوبر، نومبر اور دسمبر تک اپنے تمام بقایا جات ادا کر دیں۔ ورنہ ان کے بنڈل بھی روک دیئے جائینگے۔

اور آئندہ سال جنوری میں ان ذمہ حسابات شائع کر دیئے جائینگے۔

—— (۳) ایسی ایجنسیاں جو بند ہو چکی ہیں اور ان کے ذمہ کافی بقایا جات چلے آ رہے ہیں۔

ان کے نام دیئے ہوئے کی اشاعت اور دوسری قانونی کارروائیاں اکابر جمعیۃ کے حکم پر روک دی گئی تھیں۔

لیکن

اس سال کے آخر تک انہوں نے واجبات ادا نہیں کئے۔ تو ادارہ ان کے خلاف کارروائیاں کرنے میں حق بجانب ہوگا۔

(مینیجر ترجمان اسلام لاہور)

سلہٹ میں امن کمیٹی اور رضاکاروں کی سرگرمیاں

مولانا اشرف علی صاحب سیکرٹری تھانہ امن کمیٹی بسوا ناتھ سلہٹ نے ایک تار کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ۹ ستمبر کو تھانہ کے رضاکاروں نے دو بھارتی تخریب کار اور نام نہاد مکتی فوج کے کارکن گرفتار کر کے مارشل لاء اتھارٹی کے حوالے کر دیئے ہیں۔ جن سے کافی اسلحہ بھی دستیاب ہوا ہے۔

مقامی مارشل لاء افسر بریگیڈیر افتخار رانا صاحب نے رضاکاروں کو پچاس روپے انعام دیا اور حوصلہ افزائی کی۔

انحراف ہو سکتا ہے؟

ملت اسلامیہ آج اسی دجل و انحراف کے دور میں داخل ہے۔ جس سے نجات، ماضی سے حاصل کردہ روشنی سے ہی ہو سکتی ہے۔

ضروری اعلانات، منجانب صوبائی جمعیۃ پنجاب

جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی کنوینر توجہ فرمائیں

جمعیۃ علماء اسلام کا تنظیمی وفد جو حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب پر مشتمل تھا جماعت کی تنظیم نو کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اضلاع کا دورہ مکمل کر کے واپس آ گیا ہے۔ وہاں کنوینر مقرر کر دیئے ہیں۔

(۱) ضلع ساہیوال
(۲) ضلع ملتان
(۳) ضلع مظفر گڑھ
(۴) ضلع ڈیرہ غازی خاں
(۵) ضلع میانوالی
(۶) ضلع کیمل پور
(۷) ضلع راولپنڈی
(۸) ضلع شیخوپورہ

کنوینر حضرات سے گذارش ہے کہ پندرہ دن تک ضلع کا دورہ کر کے مکمل رپورٹ صوبائی دفتر میں بھیجیں۔

غلام اکبر سلیمانی
بحکم حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ضلعی ناظم متوجہ ہوں

جلد از جلد اپنے ضلعی امیر اور ناظم ضلع کے مختصر حالات زندگی لکھ کر صوبائی دفتر ارسال کریں۔ ان حضرات کا مکمل ایڈریس بھی تحریر ہو۔ تاکہ صوبائی رپورٹ میں ان کا تعارف اور تذکرہ آ سکے اور ترجمان اسلام میں بھی شائع کرایا جا سکے

ترجمان اسلام آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانے میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لی جائے۔ حالات لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ضلعی امیر یا ناظم نے اسلامی تحریکوں میں کوئی نمایاں حصہ لیا ہو۔ اور اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہوں تو ان کی تفصیل لکھی جائے۔

(محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ پنجاب)

مزدوروں اور کسانوں کے مسائل میں گہری دلچسپی لی جائے

ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی ہدایت

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے صوبہ میں جمعیۃ کی تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں مزدوروں اور کسانوں کے مسائل میں گہری دلچسپی لیں۔ ان کے مسائل حل کرنے میں ان کے ساتھ تعاون کریں۔ اور ان کے ساتھ مستقل رابطہ رکھنے کے لئے رابطہ کمیٹیاں قائم کریں۔

مولانا احمد سعید لدھیانوی کو اس سلسلہ میں صوبہ پنجاب کے لئے کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔

چنانچہ اس مقصد کے لئے پتہ ذیل پر رابطہ قائم کیا جائے۔

مولانا احمد سعید لدھیانوی مزدور کسان رابطہ کمیٹی
صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک دالگراں لاہور

درس قرآن

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار ۸½ بجے صبح دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بالمقابل شاہ محمد غوث بیرون دہلی دروازہ لاہور میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر درس قرآن دیں گے۔ اور بعد نماز عشاء چاہ میراں مدرسہ رحمانیہ لاہور میں درس قرآن دیں گے۔

(ناظم دفتر عبدالعزیز شاہ جالندھری)

مدرسہ خدام الدین سلیم خاں (چھچھ)

حضرت قطب زماں مولانا لاہوری نور اللہ مرقدہ کے خصوصی تعلق کے پیش نظر قرآنی علوم کی اشاعت کے لئے ۱۹۶۲ء میں خدام الدین کے نام سے اس مدرسہ کا اجراء ہوا۔ مختصر عرصہ میں ۲۵ طلباء قرآن حفظ کر چکے ہیں جبکہ دوسرے زائد طلباء نے ناظرہ قرآن پڑھا۔ جامع مسجد سلیم خاں سے متصل تنگ سی عمارت میں ۵ مدرسین کی زیر نگرانی ۲۰۰ طلباء اس وقت زیر تعلیم ہیں۔ جن میں سے ستر درجہ حفظ کے ہیں باقی ناظرہ خوان حسن کارکردگی کا سہرا حافظ غلام سرور صاحب مہتمم مدرسہ اور عملہ کے سر ہے۔ امسال یکم اکتوبر کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب ایم۔ این۔ اے۔ مولانا قاری محمد امین صاحب امیر شہری جمعیۃ راولپنڈی اور مولانا سعید الرحمٰن علوی خطیب حضرو شرکت کریں گے۔

(محمد ایوب یاسینوی ناظم مدرسہ)

کراچی میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مدنی مسجد مدرسہ فرقانیہ چاکیواڑہ میوشاہ روڈ جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ کا افتتاح ہوا۔

صدر حاجی دل مراد صاحب۔ نائب صدر حافظ محمد مراد صاحب۔ ناظم مولوی عبدالقادر صاحب۔ نائب ناظم عبدالعزیز صاحب۔ خازن جناب مولوی محمد اسحاق صاحب۔

ممبران: مستری محمد اسحاق۔ عبدالرشید عبدالقیوم۔ حسین احمد۔ حمل صاحب۔ جنید صاحب شیخ محمد صاحب۔ عبدالصمد صاحب۔ اللہ بخش صاحب کریم داد صاحب۔ داد کریم صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت محمد اشرف عثمانی۔ لعل احمد صاحب۔ عبدالمجید صاحب جلال الدین بروہی۔

آئندہ شمارہ مشرق وسطیٰ نمبر ہوگا

سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۳۲ قیمت ۸۰ پیسے

چند لکھنے والے

- قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے
- جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال
- حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے
- حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ پنجاب
- جناب محمد اسفاق خان صاحب
- سید امین گیلانی
- جناب نازمرنا

و دیگر حضرات

- حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب شیخ الادب مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بھارت کے قادیانیوں نے "بنگلہ دیش" کی حمایت کر دی

نئی دہلی، ۱۱ ستمبر، آل انڈیا ریڈیو نے آج رات اردو خبروں کے بلیٹن میں کہا ہے کہ بھارت کے قادیانی فرقہ کے لوگ "بنگلہ دیش" کے حامی ہیں اور وہ اس سلسلہ میں حکومت سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ ریڈیو کے مطابق گذشتہ روز قادیان میں اس فرقہ کا ایک جلسہ ہوا، جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کی حمایت اور مشرقی پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کے لئے امداد دینے کا اعلان کیا گیا۔

(مشرق لاہور — ۱۱ ستمبر ۱۹۷۱ء)

کمشنر خیرپور ڈویژن سے رستم کے وفد کی ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام رستم تحصیل سکھر کے ناظم عمومی مولانا عبدالحق صاحب نے ۲ ستمبر کو وفد کی صورت میں کمشنر خیرپور ڈویژن سے ملاقات کی، یہ ملاقات قصبہ رستم و گردونواح رستم تحصیل سکھر کے تیس ہزار پبلک، کو جو راستوں وغیرہ کی تکالیف ہیں۔ ان کے سلسلہ میں تھی۔ اس سے پہلے کمشنر صاحب مسٹر عبدالمسیح قریشی سے تین مرتبہ وفدوں کی ملاقات ہو چکی ہے۔ پہلی ملاقات میں کمشنر صاحب نے شکارپور کے ایس ڈی ایم کو حکم دیا کہ رستم کے راستوں وغیرہ کے مسائل کا معائنہ کرکے مجھے رپورٹ بھیجیں۔ چنانچہ ایس ڈی ایم شکارپور دورے قصبہ رستم میں آکر عوام سے ملے اور رستم و گردونواح رستم کے ضروری مسائل کی رپورٹ جناب کمشنر صاحب کو بھیج دی۔ اس کے بعد وفد برابر کمشنر صاحب سے ملتا رہا۔ کمشنر صاحب نے ہر بار وفد کو یقین دلایا کہ رستم کی سڑکوں کو جون ۷۱-۱۹۷۰ء کے بجٹ میں اولیت دی جائے گی۔ کمشنر صاحب نے وفد کو کہا تھا۔ کہ ڈی سی صاحب سکھر سے بھی ملاقات کرو۔ کیونکہ یہ راستے ڈسٹرکٹ کونسل سکھر کی تحویل میں ہیں۔ چنانچہ وفد چار مرتبہ تیس میل کا سفر کرکے ڈی سی سکھر سے ملاقات کے لئے گئے مگر ملاقات صرف مرتبہ ہوئی۔ ملاقات میں وفد کے ایک درخواست ڈی سی صاحب کو دی مگر ڈی سی صاحب نے نہ تو درخواست پڑھی اور نہ وفد سے حال پوچھا درخواست کو نیچے پھینک دیا اور وفد کو کہا تم چلو میں نے سب کچھ کر دیا۔ وفد نے یہی شکایت جناب کمشنر صاحب کو سنائی۔ حقیقت یہ ہے کہ رستم کے علاقہ کی جتنی سڑکیں ہیں وہ نہ صرف کچی ہیں بلکہ بارش میں کیچڑ بن جاتی ہیں۔ پھر کئی کئی دن آمدورفت معطل ہو جاتی ہے۔ شکارپور سے رستم ۱۰ میل، چک سے رستم ۷ میل، فیضو بنگلہ سے رستم تین میل۔ محمد آباغ سے رستم ۵ میل۔ رستم درمیان میں ہے جو کم سے کم ۴۲ گاؤں کا مرکزی قصبہ ہے۔ مگر ہر سہولت سے محروم ہے۔ مذکورہ سڑکوں سے غریب عوام کا گذر ہوتا ہے۔ جب کہ بڑے بڑے وڈیرے اور حکام سندھ نہر کے کنارے سے آتے جاتے ہیں۔ وفد نے جناب کمشنر صاحب سے پرزور مطالبہ کیا کہ فی الحال بہت ٹریفک والی زیون سڑک شکارپور سے چک و ایہ رستم ۱۷ میل کی ڈسٹرکٹ کونسل سکھر کی تحویل سے نکال کر روڈ بلڈنگ کی تحویل میں دی جائے تاکہ ہزاروں غریب عوام کا پرانا مطالبہ پورا ہو سکے۔ اگر یہ سڑک ڈسٹرکٹ کونسل سکھر کی تحویل میں رہی تو قیامت تک پختہ نہ بن سکے گی۔ جناب کمشنر صاحب نے وفد کے مطالبہ پر ایک لیٹر روڈ بلڈنگ کو لکھا اور درخواست پر سفارش کی کہ یہ سڑک روڈ بلڈنگ کی تحویل میں دی جائے قصبہ رستم کے عوام ہر کمشنر اور ہر ڈی سی سے ملاقاتیں کی ہیں اور بار بار راستوں کی طرف توجہ دلائی ہے مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اب عوام کی نظریں جناب کمشنر صاحب عبدالمسیح قریشی کے رحم و کرم پر ہیں۔ شکارپور سے رستم والی سڑک اس وقت بہت سی جگہوں زیر آب ہے اس لئے ٹریفک معطل ہے۔ اخباروں میں صوبہ سندھ کے راستوں کے لئے ۵۵ کروڑ روپے منظور ہوئے ہیں تو رستم کے لئے کچھ حصہ مقرر ہونا چاہیئے

اسلامی اقدار کی بحالی ملکی سالمیت کی ضامن ہیں

عرفان قادری

ٹنڈو آدم۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولانا محمد عرفان قادری نے ایک بیان میں مشرقی پاکستان کے گورنر ڈاکٹر ایم۔ اے۔ ملک کے تقرر کا خیر مقدم کرتے ہوئے مشرقی پاکستان کے بحران کو دور کرنے کی ایک اہم کڑی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں قومی رضاکاروں کی بھرتی بھی نہایت مستحسن اقدام ہے۔ قادری صاحب نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کو قومی رضاکاروں میں بھرتی ہو کر پاکستان کی بہادر افواج کے حوصلے مزید بلند کرنے کا کردار ادا کرنا چاہیئے۔

قادری صاحب نے کہا کہ اصل میں تو "اسلامی اقدار کی بحالی ہی ملک کی سالمیت کی ضامن ہے"!

کھیوڑہ

جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ کا اجلاس ہوا۔ فیصلہ ہوا کہ رمضان شریف میں جمعیۃ کی طرف سے شبینہ محفلوں کا انعقاد کیا جائے۔ جمعیۃ کے حفاظ ایسے کسی شبینہ میں شرکت نہیں کریں گے جو صحابہؓ کے مخالف اور ان کے معیار حق کو تسلیم نہ کریں۔ دین محمد امیر جمعیۃ کھیوڑہ

چوہرکانہ میں عظیم الشان جلسہ

چوہرکانہ ضلع شیخوپورہ میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ کی جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ لاہور ڈویژن کے ناظم مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ علماء حق نے ہر دور میں باطل قوتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ علماء حق اس ملک میں فلسفہ شاہ ولی اللہ کے نقیب ہیں مولانا نے علماء حق کے گذشتہ کارناموں اور تاریخ آزادی پر مفصل روشنی ڈالی۔ مولانا کی تقریر کے بعد مولانا عبیدالرحمٰن صاحب نے تقریر کی اور ان کے بعد مولانا سید عبدالمجید رشاد صاحب ندیم نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالی۔ مولانا ندیم نے کہا کہ حضورؐ کی سیرت اتنی جامع ہے اگر ہم اس کو اپنالیں تو اس سے ہماری زندگی میں پیش آنے والی تمام مشکلات اور الجھنوں کا مداوا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس ہے کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور جس کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے قربانیاں دیں آج وہ اسلام کے قانون سے خالی ہے مولانا نے کہا کہ جب تک یہاں اسلام کا قانون جاری نہیں ہوگا علماء اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ جلسہ رات کے ۲ بجے تک جاری رہا۔ جلسہ سے مدرسہ عربیہ اسلام چوہرکانہ کے طلباء نے بھی خطاب کیا۔

ضرورت باورچی

جامعہ حسینیہ برائے مغل ضلع لاہور میں طلباء کے کھانا پکانے کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے مندرجہ ذیل پتہ پر خود میں یا درخواست بھیج دیں۔

شیر احمد چوہان، معرفت ہلال انجینئرنگ کمپنی ملتان روڈ۔ لاہور

پچھیچھ میں علم و عرفان کی بارش

۳۰ اگست اور ۳ ستمبر کے دن اہالیان پچھیچھ کے لئے بے پایاں مسرتیں لے کر آئے۔ ۳۰ اگست کو بھیرہ دی میں مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ یہ مدرسہ حضرت محدث کبیر مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی یاد میں ایک مدت سے معروف کار ہے۔ اس وقت مدرسہ کے مہتمم حضرت مرحوم کے فرزند ارجمند مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب ہیں جبکہ نظامت کے فرائض حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ ضلع کیمبل پور سرانجام دے رہے ہیں۔

اس جلسہ میں بابائے جمعیت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبدالحکیم اور مولانا ضیاء القاسمی نے تقریریں کیں۔ صدر جلسہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث اکوڑہ خٹک تھے۔

عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے سامنے رات ۲ بجے تک حضرات مقررین علم و عرفان کے موتی بکھیرتے رہے مولانا عبدالحکیم نے مرحوم مسلم لیگ کا کچا چٹھا عوام کے سامنے رکھا اور خان عبدالقیوم کی لن ترانیوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ مولانا قاسمی نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر پر ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اور اس ضمن میں دوسرے مسائل پر بھی سیر حاصل تبصرہ کیا۔

آخر میں مولانا ہزاروی نے غیر ملکی دورہ کے اثرات بیان فرمائے۔ اس ضمن میں بالخصوص آپ نے سفارتی عملہ کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار فرماتے ہوئے اس محاذ کو مضبوط بنانے کی کوشش کی۔

۴ ستمبر کو حضرت شیخ الحدیث استاذ العلماء مولانا نظام الدین غورغشتوی کے مدرسہ فقیریہ میں مدرسہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب کی صدارت میں اجلاس عام ہوا۔ یاد رہے کہ مولانا عبدالقدیر ایک عظیم مدرس و محدث ہیں۔ گذشتہ گیارہ سال ضلع بہاولنگر کے ایک مدرسہ میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے قیام پذیر رہے۔ لیکن گذشتہ اتنی بات میں ذمہ داران مدرسہ کے غلط رویہ کے پیش نظر علیحدگی اختیار فرمالی۔ بعد ازاں راولپنڈی کے ایک صاحب نے انھیں معقول مشاہرہ پر اپنے یہاں بہ حیثیت شیخ الحدیث رکھنے کی سرتوڑ کوشش کی۔ لیکن یہ صاحب الیکشن میں کونسل مسلم لیگ کے پرچارک تھے اس لئے حضرت مولانا نے ان کی دعوت کو مسترد کر دیا۔

جلسہ میں مولانا شیر علی شاہ اکوڑہ اور اور مولانا قاری محمد حنیف ملتانی نے ۲ گھنٹے تک مفصل خطاب میں ملکی و ملی مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔

ہر دو مقام پر قراردادیں منظور ہوئیں جن میں سینما کی تعمیر پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے۔ سڑکوں کی تعمیر۔ بجلی کی فراہمی اور تعلیم و صحت کے مسائل حل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

محمد سعید الرحمٰن علوی جامع مسجد حضرو۔

جمعیۃ طلباء اسلام

ساہی وال میں درس قرآن

جمعیۃ طلباء اسلام ساہی وال کے زیر اہتمام مرکز کی ہدایات کے مطابق ہفتہ وار درس قرآن باقاعدگی سے جاری ہے۔ گذشتہ نشست میں جناب منظور احسن محمودی صاحب نے "حفاظت قرآن" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ان کے بعد قاری خالد صدیق نے نئے آنے والے طلباء کو اپنی تنظیم کا پروگرام بتایا۔ صدر ساہی وال نے بھی خطاب کیا۔

فری کوچنگ کلاسز

جمعیۃ طلباء اسلام صادق آباد کے زیر اہتمام ۲۹ ستمبر سے میٹرک کے سائنس اور آرٹس کے طلباء کے لئے "فری کوچنگ کلاسز" شروع ہو رہی ہیں۔ صادق آباد کے سابق صدر حافظ عبدالستار صاحب (حال متعلم لا کالج لاہور) نے صادق آباد میں تنظیمی امور کا جائزہ لیا اور یہ کلاس شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کندہ کوٹ کا اجتماع

محمد اقبال شیخ رکن مجلس شوریٰ صوبہ سندھ محمود الحسن کنوینر سکھر اور محمد یونس بھٹی سکھر نے پچھلے دنوں کندہ کوٹ کا تنظیمی دورہ کیا۔ ان حضرات نے تنظیم کے کارکنوں سے ملاقات کی اور معززین شہر سے مل کر انہیں تنظیم کے پروگرام کی اہمیت و افادیت سے آگاہ کیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول کندہ کوٹ کے ہوسٹل میں طلبہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ طلباء کی یہ واحد تنظیم ہے۔ جو کہ طلباء کے مسائل کو حل کرنے اور اس ملک میں اسلامی نظام تعلیم کی ترویج کے لئے کوشاں ہے۔ اس وفد نے شکارپور کا بھی دورہ کیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام جیکب آباد کا جدید انتخاب

صدر	عطاء اللہ
نائب صدر	محمد رحیم
ناظم اعلیٰ	حافظ عبدالرشید
ناظم	حافظ میر محمد
ناظم نشر و اشاعت	عبدالحلیم
خازن	عبداللہ

جمعیۃ طلباء اسلام سکھر کی کارکردگی

محمود الحسن صاحب کو سکھر کے لئے کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔ کنوینگ باڈی میں محمد الطاف، عبدالغفار، محمد رمضان اور شفیع محمد شامل ہیں۔ اس کمیٹی نے پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ سکھر میں طلبہ کے ایک اجتماع سے خطاب کیا اور تنظیمی پروگرام سے آگاہ کیا۔ محمد یاسین صاحب کو جو کہ سال دوم مکینکل کے طالب علم ہیں پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ کا کنوینر مقرر کیا گیا اور ابوسفیان (سال دوم میکینکل) محمد اسلم (سال دوم میکینکل) محمد الیاس (سال دوم الیکٹریکل) اور حاکم علی سال دوم مکینکل پر مشتمل ایک کنوینگ باڈی بنائی گئی۔

خوازہ خیلہ میں سیرت النبیؐ کے موقع پر

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا خطاب

حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد ۹/۷۱ کو جمعیۃ کے تنظیمی دورہ پر خوازہ خیلہ تشریف لائے۔ چنار بابا کی مسجد میں بعد نماز عشاء سیرت النبیؐ کے ایک بڑے مجمع سے خطاب فرمایا۔ صدارت حضرت مولانا غلام احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام علاقہ عزیخیل نے کی۔ حافظ غلام محمد نے تلاوت کلام پاک کی۔ مولانا حافظ خیر محمد صاحب نے مختصر خطبہ استقبالیہ پیش کیا حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے "قرآن مقدس کی رو سے انسانیت کی معراج اسلام ہے" کے عنوان سے تقریر فرمائی۔

آپ نے کہا کہ ہماری سرگرمیاں صرف سیاسی میدان تک محدود نہیں رہنی چاہئیں۔ بلکہ دینی سیاست کے داعی ہونے کی حیثیت سے ہمیں تبلیغی، اخلاقی اور خدمت خلق کے میدان میں بھی اپنے شعبوں کو منظم کرنا چاہیئے جلسہ ختم ہونے کے بعد دعائیں کی گئیں۔ آپ کو ایک کاغذ پیش کیا گیا۔ جس میں عوام کے مندرجہ ذیل مطالبے درج تھے۔

مطالبے

(۱) ہم باشندگان عزیخیل مطالبہ کرتے ہیں کہ سرکاری و غیر سرکاری محکموں اور تعلیمی اداروں میں اتوار کے بجائے جمعۃ المبارک کو چھٹی ہو۔

(۲) شالفین ایک کثیر آبادی والا گاؤں ہے جس کے آس پاس پہاڑی علاقہ بہت زیادہ ہے۔ اس علاقہ کی پسماندگی دور کرنے میں حکومت ہاتھ بٹائے۔ خوازہ خیلہ سے شالفین روڈ پختہ کیا جائے۔ طلباء اور تجارت پیشہ اور مزدور طبقہ کی عام سہولت کے لئے ایک گورنمنٹ ٹرانسپورٹ مقرر کی جائے۔

عوام کی سہولیت کے لئے ایک ڈسپنسری کھول دی جائے۔

شالفین گاؤں میں ایک پوسٹ آفس برانچ بھی مقرر کی جائے۔

(۳) ضلع سوات میں سالانہ ڈرائیونگ لائسنس فیس دس روپے وصول کرتے ہیں جبکہ اس ضلع کے علاوہ ہر جگہ سالانہ لائسنس فیس پانچ روپے ہے۔ حکومت جلد تحقیق کرے۔ جن سے دس روپے وصول کئے ہیں ان کو پانچ روپے واپس دیئے جائیں۔

(۴) اس سال برسات سے فصلوں کو جو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس سلسلے میں مزارعین کی مدد کی جائے زمینداروں کو زیادہ غلہ اگانے کے لئے اعلیٰ قسم کا بیج مہیا کیا جائے۔ فصلوں کے ہر قسم کے امراض کے لئے دوائیاں مہیا کی جائیں۔ اور کیمیائی کھاد کافی مقدار میں فراہم کی جائے

(۵) علاقہ عزیخیل خصوصاً شالفین کے پہاڑی علاقہ میں محکمہ ملیریا نے نہایت ناقص دوائی استعمال کی ہے جس سے ملیریا کا روک تھام نہیں ہوا۔ لوگ مچھروں اور دیگر ضرر رساں اشیاء سے تنگ ہو چکے ہیں۔ ملیریا، ہیضہ اور دوسری قسم کی وبا علاقہ میں پھیلی۔ لہٰذا دوبارہ اعلیٰ طریقہ پر سپرے کرائی جائے۔

(۶) ضلع کے اکثر حکام نے رشوت اور دیگر فحش حرکات کا جو بازار گرم کر رکھا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ جلد از جلد ان کی تحقیق کریں۔

(۷) ضلع سوات کے ہر جگہ عوام کو فوجی تربیت دینے کے لئے سول ڈیفنس آرگنائزیشن مقرر کی جائے

(۸) عوام کے ساتھ جنگلوں کے بارے میں جو ناروا سلوک اختیار کیا ہے۔ عوام اس سے بہت تنگ ہو چکے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ عوام کی ضروریات کو معلوم کر کے ان کو آبادی کی لکڑی بغیر کسی رکاوٹ کے دی جائے۔

(۹) خوانین غریب طبقہ پر جو ظلم کرتے ہیں اس کی تحقیق کرے۔ خوانین کو جو سابق حکمران سوات نے مہاجب دیا کرتا تھا یہ غریبوں کا حق ہے آیندہ غریبوں کو دیا جائے۔

(۱۰) ضلع سوات کے حکام بالا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ناچ گانوں پر مکمل پابندی عاید کی جائے اور اس طرح کے اوراڈوں کو ختم کیا جائے۔ جس سے معاشرہ پر برا اثر پڑتا ہو۔

مدرسہ قاسم العلوم سارو کی

میں مکمل طور پر درس نظامی، قرأت، حفظ ناظرہ باقاعدہ طور پر عرصہ پانچ سال سے جاری ہے۔ امسال مدرسہ کے نظام تعلیم میں تبدیلی کی گئی ہے۔ انشاء اللہ علوم شرقیہ کی ابتداء سے انتہا تک تمام درجوں کی تیاری باقاعدہ طور پر کرائی جائے گی۔ مدرسہ ہی تمام قسم کے اخراجات کا کفیل ہے۔ لہٰذا تمام مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس غریب ادارہ کی سرپرستی فرمائیں اور تمام طلباء کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ داخلہ ابھی سے شروع ہے اور جلد از جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں

(حافظ محمد شفیع جالندھری مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم سارو کی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

ایجنٹ حضرات و خریداران
خط و کتابت کرتے وقت
ایجنسی نمبر اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

غازی جمال عبدالناصرؒ سے ایک یادگار ملاقات

محسن بونی

یہ سب ملک آپس میں برادری قائم کریں اور تجارت اور صنعت وحرفت میں برابر کے شریک ہوں اور خوشحالی صرف چند افراد یا پھر چند ملکوں میں نہ ہو بلکہ ہر فرد کو نصیب ہو۔۔۔۔ جب ہم نے اقتصادی ترقی پر کمر باندھی تو مغربی اقوام نے ہماری کمر توڑنے کی کوشش کی۔ اور جب ہم نے ثابت قدم رہنے کی ابتدا کی تو خوش حال مغربی ملکوں نے نفرت کا اظہار کیا آپ کے سوال کا جواب ان لفظوں میں دیتا ہوں کہ مجھے اپنوں سے پُرخلوص محبت ہے اور اس خلوص کے خلاف غیروں کو ہم سے نفرت ہے۔"

میں نے کہا۔ "نفرت بری چیز ہے۔ لیکن یہ قدرتی طور پر انسان میں پائی جاتی ہے۔ آپ کے دل میں کس قسم کے واقعے سے سب سے زیادہ نفرت پیدا ہوئی ہے۔

"جب میں یہاں، قاہرہ میں بیٹھ کر غزہ میں دو لاکھ پینسٹھ ہزار عرب پناہ گزینوں کی بے بسی کی زندگی کے متعلق سوچتا ہوں تو مجھ میں اسرائیل کے خلاف زبردست نفرت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔" جمال ناصر نے کہا۔ "میں اس وقت بھی جب کہ آپ سے گفتگو کر رہا ہوں۔ یہ نفرت میرے دل اور دماغ پر چھائی ہوئی ہے۔ میں بھی ایک عام انسان کی طرح اپنے خیالات کو ظاہر کرنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتا خصوصاً حال ہی میں اسرائیل کے فوجیوں نے عربوں کو ذلیل کرنے کا نیا طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ کم سن لڑکیوں اور عورتوں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ ان کو اذیتیں دیتے ہیں۔ انہیں بھوکا رکھتے ہیں۔ کسی کو معلوم نہیں کہ اس وقت کتنی عرب عورتیں اسرائیلیوں کے قید خانوں میں مر چکی ہیں یا پڑی گل سڑ رہی ہیں۔"

ناصر کے پُروقار چہرے پر دکھ اور عتاب کے ملے جلے تاثرات پیدا ہو گئے۔ انہوں نے کہا۔ "بیویوں کے سامنے شوہروں کے منہ پر تھوکا اور طمانچے مارے جاتے ہیں۔ اسرائیل ان سے بیگار لیتے ہیں۔ اسرائیل کی کوشش ہے کہ ان لوگوں کو اتنا پریشان کر دیا جائے کہ وہ اس علاقے کو چھوڑ کر چلے جائیں یا بھوک اور بیماری کا شکار ہو کر اس دنیا سے اٹھ جائیں۔ مجھے اسرائیل کی ان ظالمانہ حرکتوں سے نفرت ہے مظلوم فلسطین کے خانماں برباد باشندوں کے حقوق کی پامالی کے خلاف جب میں نے آواز اٹھائی تو اسرائیل کو مصر سے نفرت ہو گئی۔ میری نفرت کا نصب العین حق اور انصاف ہے اسرائیل کی نفرت ظلم و تشدد اور نسل کشی پر مبنی ہے۔

میں نے بات کاٹتے ہوئے صدر ناصر کو یاد دلایا۔ "آپ مصری فوج میں افسر رہ چکے ہیں اور ۱۲ مئی ۱۹۴۸ء کا واقعہ ہے کہ آپ مصری فوج کے ساتھ فلسطین کی حدود میں داخل ہوئے اور اسرائیل کے خلاف لڑے اور غالباً زخمی بھی ہو گئے تھے۔ ہو سکتا ہے آپ کے اوپر اس لڑائی کا اثر اتنا ہوا ہو کہ آپ آج بھی فلسطین کے مسئلہ کو محض فوجی طاقت سے حل کرنا چاہتے ہوں؟"

میں ابھی اپنی بات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ صدر ناصر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی اور بولے۔ "یہ سچ ہے کہ میں زخمی ہو گیا تھا اور فلسطین کی آزادی کی خاطر مصری فوج نے ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے خلاف جنگ لڑی تھی۔ یہ جنگ اس وقت شروع ہوئی ہے جب اسرائیل کے مظالم انتہا پر تھے۔ میں نے زخم کھا کر یہی کچھ حاصل کیا ہے کہ ظالم کے ہتھیار معصوم انسانوں کو برباد نہ کر سکیں۔ فلسطین کے بے گناہ عربوں کی مدد ہمارا فرض تھا اور تاحیات رہے گا۔ لبنان، اردن اور شام میں فلسطین کے پناہ گزین اب بھی کیمپوں میں اپنی بے بسی کا رونا رو رہے ہیں۔ جون ۱۹۶۷ء کی لڑائی کے بعد ساڑھے تین لاکھ مزید عرب باشندے مہاجر بن گئے۔ یہ تعداد ان ساڑھے تین لاکھ عربوں کے علاوہ ہے جو اس سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔ اقوام متحدہ کی امدادی کمیٹی کے اعداد و شمار کے مطابق اس وقت ۱۲ لاکھ ۴۵ ہزار پناہ گزین روزانہ کھانا اقوام متحدہ کی امدادی کمیٹی سے حاصل کرتے ہیں۔ ۲ لاکھ ۸۴ ہزار بچے ایسے ہیں جنہیں پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں آتا۔ یہ بچے بھوک اور بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔"

گفتگو کے انداز کو بدلنے کے لئے میں نے صدر ناصر کو یاد دلایا "۱۹۱۸ء کا دور مصر کے لئے تباہ کن تھا۔ اس وقت پہلی جنگ عظیم کے اثرات مصر کی داخلی پالیسی پر بے پناہ تھے اور اسی زمانے میں، یعنی ۱۵ جنوری ۱۹۱۸ء کو مصر کے صوبہ عالیت میں آپ پیدا ہوئے یعنی پیدائش سے لے کر اب تک آپ کی زندگی ایک جدوجہد کے ماحول میں گزرتی رہی۔ کیا آپ اپنی ذاتی زندگی پر کچھ روشنی ڈالنا پسند کریں گے؟"

"کون جانتا ہے کہ انسان کی زندگی میں تغیر کب اور کس طرح آتا ہے۔" ناصر نے جواب دیا۔ "میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک زمانہ تھا کہ میں ایک معمولی گھرانے میں پیدا ہوا۔ میرے والد پوسٹ آفس میں ملازم تھے۔ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے فوجی اکیڈیمی میں داخلے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی لیکن ۱۹۳۷ء میں ایک سال قانونی تعلیم کے ادارے میں گزارنے کے بعد مجھے فوج میں داخلہ مل گیا اور پھر میں سوڈان میں فوجی کی حیثیت سے لڑا اور بعد میں ۱۹۴۸ء میں فلسطین کے محاذ پر اسرائیل کے خلاف لڑائی میں حصہ لیا۔"

"آپ کی زندگی کا ایک سال بہت اہم ہے اور وہ ۱۹۵۴ء کا زمانہ تھا۔ اس سال آپ نے نئی زندگی پائی۔ کیا آپ اس کے بارے میں کچھ فرمائیں گے؟"

"آپ کا مطلب اسی واقعہ سے ہے جو سکندریہ میں پیش آیا" انہوں نے کہا۔ "ایک شخص نے مجھ پر پانچ گولیاں چلائیں، جن سے سوڈان کے وزیر مواصلات اور ایک افسر زخمی ہوئے اور میں بال بال بچ گیا۔ اس شخص کا تعلق ایک سیاسی جماعت سے تھا۔۔۔۔۔۔

"اسی سال کا واقعہ ہے کہ مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ اب نظام حکومت قائم کرنے کے لئے تبدیلی ضروری ہے جنرل نجیب کو اپنے عہدے سے دست بردار ہونا پڑا اور یہ واقعہ ۴ نومبر ۱۹۵۴ء کا ہے۔ میں نے وقتی طور پر حکومت کا سارا نظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔"

اس دوران قہوہ آ گیا اور کچھ دیر کے لئے گفتگو کا تسلسل ختم ہو گیا۔ جب میں قہوہ پی رہا تھا اس وقت میں ناصر کی شخصیت کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ میری ان سے آخری ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب کہ وہ ۵۲ سال کے ہو چکے تھے اور اٹھارہ سال سے مشرق وسطیٰ کے بحران میں ایک غیر معمولی سیاسی شخصیت کی حیثیت رکھتے تھے وہ خوبرو تھے اور کہیں بھی گفتگو میں تیزی نظر نہ آتی تھی بلکہ ہمیشہ ہلکی آواز میں بڑے پیارے انداز میں گفتگو کرتے تھے۔ ان کا انداز گفتگو اتنا جاذب اور سادہ تھا کہ وہ دوسروں پر جلد اثر قائم کر جاتے تھے میرے خیال میں ان کی اس خوبی ہی وجہ سے دوسرے عرب ممالک کے حکمران جنہیں مصر سے اختلاف تھے۔ جب آمنے سامنے ناصر سے گفتگو کرنے بیٹھے تو اختلاف دور ہو گئے اور جب اٹھے تو گلے مل کر گئے۔

جب مجھے گفتگو جاری کرنے کا موقع ملا تو میں نے اپنا پچھلا سوال دہرایا "ابھی تک میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ فلسطین کا تنازعہ آپ کس طرح حل کرنا چاہتے ہیں؟"

"دوسری جنگ عظیم کے بعد سے مشرق وسطیٰ میں امن قائم نہ ہو سکا ۱۹۴۸ء سے لے کر آج تک فلسطین اور اس کے گرد و نواح میں ہزاروں عرب خانماں برباد ہو چکے ہیں۔" صدر ناصر نے جواب دیا۔ "انسان کی یہ بربادی محض ایک قوم کی غلط پالیسی کی وجہ سے ہو رہی ہے اگر آج امریکہ اسرائیل کو صاف طور پر بتا دے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ فیصلہ امن اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے ۲۱ نومبر ۱۹۶۷ء کے ریزولیوشن کے تحت ہو گا اور اگر اسرائیل اس بات پر آمادہ نہیں ہے تو پھر اس کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائے گا تو اسرائیل کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہمیں سیکورٹی کونسل کا احترام ہے اگر کوئی تصفیہ ہوتا ہے تو آئینی اصولوں پر سیکورٹی کونسل کے تحت ہونا چاہیئے لیکن مجھے اس کی فی الحال کوئی امید نظر نہیں آتی۔

"کیا یہ ممکن ہے کہ اسرائیل اور عرب ممالک کے درمیان براہ راست بات چیت ہو؟"

"ایک طرف یہ نظریہ پیش کیا گیا کہ ہم اسرائیل سے براہ راست بات چیت پر آمادہ ہو جائیں اور دوسری طرف اسرائیل کی وزیر اعظم گولڈا میئر کا یہ بیان ہے کہ بیت المقدس پر اردن کا جھنڈا کبھی نہیں لہرائے گا۔" ناصر نے کہا۔ "گولان کی پہاڑیاں کبھی بھی شام کی نذر نہ ہوں گی۔ جب اسرائیل نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے تو پھر ایسے لوگوں سے بات چیت کرنے سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جنگی سرگرمیاں اور امریکہ کی پشت پناہی عرب ممالک کو اور بھی مضبوط باہمت اور باوقار بنا دے گی۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارا دشمن ہم سے بہتر طور پر لڑنے کی تیاری میں مشغول ہے تو پھر ہم سے یہ توقع کرنا کہ ہم خاموش بیٹھے رہیں گے، بہت بڑی بھول ہے۔ امریکہ کی غلط پالیسی ایک نہ ایک دن اس ملک کو کہیں کا بھی نہ رکھے گی۔ عوام میں اس کے خلاف نفرت ہی نہیں بلکہ زبردست جوش ہے اور وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ عرب ممالک میں سماجی، اخلاقی اور مالی ترقی ہو جس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہماری قوم میں ہمت بہادری اور خود اعتمادی پیدا ہو جائے گی۔"

ناصر نے بولتے بولتے ذرا دم لیا۔ جیسے تھکے ہوئے ہوں۔ پھر کہنے لگے۔ "اسرائیل اصل واقعات کو چھپا رہا ہے اور اسرائیلیوں کا یہ کہنا کہ ہم مشرق وسطیٰ میں امن نہیں چاہتے ہیں بے بنیاد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ۲۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو میں نے یہ بیان دیا تھا کہ میں امریکن پلان برائے امن مشرق وسطیٰ کا حامی ہوں اور نوے دن کے لئے نہر سویز پر جنگ بندی کر دی لیکن مجھے اس جنگ بندی سے کوئی نتیجہ حاصل نظر نہیں آتا اور اگر اب بھی اسرائیل اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہنا چاہتا ہے تو پھر کسی دن بھی اور کسی وقت بھی دوبارہ جنگ شروع ہو جائے گی اور اس کی ذمہ داری براہ راست اسرائیل پر ہو گی۔

میں نے گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے سوال کیا۔ "آپ عرب ممالک کو متحد کرنا چاہتے ہیں لیکن اس سلسلے میں آپ کو ۱۹۶۱ء میں ناکامی ہوئی ۱۹۵۸ء میں شام اور مصر کا الحاق ہوا مگر تین سال کے بعد مملکت متحدہ عربیہ صرف مصر کی حدود تک رہ گئی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عرب ممالک یکجا رہ سکتے ہیں؟" (باقی صفحہ آخر پر)

F No. 67715 ہفت روزہ WEEKLY REGD. No. 7132
ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE

بقیہ:- جمال عبدالناصر سے مُلاقات

یہ صحیح ہے کہ ۱۹۶۱ء میں شام نے مصر سے علیحدگی اختیار کر لی لیکن اس سے ہماری اور قربت ہو گئی۔ یہ واقعہ ۱۹۶۷ء میں ہوا۔ اسرائیل نے جب بھی شکست دے کر عرب علاقوں پر قبضہ کر لیا تو اس کا اثر مصر اور اردن اور شام پر بہت بُرا ہوا۔ اقتصادی بحران پیدا ہو گیا تھا۔ اس وقت دوسرے عرب ممالک نے اپنے خزانے کھول دیئے اس میں خصوصی طور پر سعودی عرب، کویت اور لیبیا نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اس اقتصادی امداد نے ہمارے حوصلے بلند کر دیئے اور اب عرب ممالک اتنے قریب ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے مغربی ممالک اور امریکہ اس بات پر مجبور ہیں کہ وہ ہماری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے آپس کے جھگڑے کچھ بھی نہیں ہیں اور ہماری کوشش یہ ہے کہ اتحاد قائم رہے"۔

میں نے کہا:- "یہ درست ہے کہ اسرائیل اور ۱۹۶۷ء کی لڑائی کے اثرات کو ختم کرنے میں سب عرب ممالک یکجان ہیں لیکن سیاسی حیثیت سے آپ کا ملک غالباً سوشلسٹ خیالات کا حامل ہے جس کی وجہ سے مصر کی سرزمین پر مذہب اسلام آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا جائے گا؟"

انہوں نے جواب دیا:- "حکومت کرنے کے لئے میں نے صرف ایک سیاسی جماعت بنائی ہے وہ مصر کے لئے ضروری ہے لیکن اس کے آئین میں کہیں بھی اسلام کے خلاف ایک نکتہ بھی نظر نہیں آتا۔ ایک جماعت کا قیام صرف اس لئے ہے کہ ابھی ہمیں اسرائیل کے خلاف جدوجہد جاری رکھنی ہے اور اگر بہت سی جماعتیں وجود میں آگئیں تو ہمارا وقت محض جماعتوں کی تنظیم اور باہمی مخالفت میں ضائع ہو گا۔ اس وقت ہماری بنیادی ضرورت یہ ہے کہ ہمارا سیاسی نظریہ ایک ہو۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے تو میں خود مذہب اسلام کا زبردست ماننے والا ہوں۔ میں خدا کی عبادت اور نماز کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ محض سیاسی چال ہے جو مغربی اداروں میں نظر آتی ہے اور مغرب کے لوگ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ میرے ملک میں مذہب پر پابندی عائد ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ میں جوں جوں گزرتے جاتے ہیں میرا ایمان اور پختہ ہوتا جا رہا ہے اور میری ایمانی طاقت کوئی نہیں چھین سکتا"۔

اب ناصر جذباتی ہو گئے تھے۔ میں نے ان سے آخری سوال کیا:- "آپ کے دور میں مصر کے عوام کو کیا فائدہ پہنچا ہے؟"

مجھے ایک بات محسوس ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ اب مصر میں خود اعتمادی آگئی ہے۔ میں نے جو اصلاحات رائج کی ہیں ان میں نمایاں حفظانِ صحت کے تحت ہر جگہ ہر خاص و عام کے لئے ہسپتال کھولے گئے ہیں۔ یہاں پر علاج مفت ہوتا ہے دوسری طرف صنعت و حرفت پر زور دیا جا رہا ہے تیسرے اسوان بند کی تیاری کے لئے بعد ایسے علاقے جہاں پانی اور بجلی کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی وہاں غریب کسانوں کو کھیتوں کی ہریالی کے لئے پانی ملے گا بجلی کی روشنی اور بجلی کی قوت اقتصادی زندگی میں نمایاں کارکردگی پیش کرے گی"۔

اتنی طویل اور دلچسپ گفتگو کے بعد جب میں ناصر کو خدا حافظ کہہ کے چلا تو اس وقت مجھے اپنے طور پر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی اپنی عزیز ترین شے کو پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہو۔ اس لئے کہ یہ میرے تاثرات محض ایک ملاقات پر مبنی نہ تھے بلکہ یہ مجموعی طور پر بہت سی پرانی ملاقاتوں کا ایک مجموعہ تھے اور جب میں نے آخری بار ان کی آنکھوں میں جھانکا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے ان کی آنکھوں میں محبت و خلوص کی بہت ساری قندیلیں روشن ہوں۔ ایسی قندیلیں کہ جن سے قوتِ اعتماد کی کرنیں پھوٹ رہی ہوں اور مصری قوم ان کرنوں یا روشنیوں کی رہنمائی میں ایک عظیم قوم بننے کے لئے ایک کٹھن فاصلہ طے کر رہی ہوں۔

اور جب میں ناصر سے رخصت ہو گیا تو نہ جانے میرے دل میں یہ وسوسہ کیوں پیدا ہوا کہ شاید یہ ناصر سے میری آخری ملاقات ہے۔

اور پھر ہوا بھی ایسا ہی کہ ناصر اچانک انتقال کر گئے اور وہ آنکھیں بجھ گئیں جن میں خلوص اور اعتماد کی قندیلیں روشن ہوا کرتی تھیں مگر جب میں ان کی موت کے بعد ایک مرتبہ پھر قاہرہ گیا اور انہی راستوں سے گزر ا جن سے ناصر گزرے تھے اور جہاں ناصر بستے تھے تو مجھے دکھ ہوا کہ کاش ناصر زندہ ہوتے اور میں ان کی کالی چمکتی آنکھوں میں خلوص کی قندیلیں جلتی دیکھتا۔ مگر ناصر اس دنیا میں نہیں تھے۔ ان کی پُرجلال آنکھوں کی قندیلیں بجھ گئی تھیں مگر ان قندیلوں سے ایسے لاکھوں دیئے جل اٹھے ہیں جنہیں آپ مصری کہہ سکتے ہیں۔ وہ مصری جنہوں نے ناصر کی آنکھوں سے ایک ایسی چمک حاصل کی تھی جس چمک نے مشرقِ وسطیٰ کی ساری قوموں کو خیرہ کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ قندیل جو ناصر کی آنکھ میں تھی ایسی ہی لاکھوں قندیلیں مصریوں کی آنکھوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہاں۔ ناصر کی آنکھیں اب لاکھوں مصریوں کی آنکھیں بن گئی ہیں۔ اب میں جب کبھی قاہرہ جاتا ہوں تو مجھے لاکھوں ناصر ادھر ادھر چلتے نظر آتے ہیں۔ اور اس طرح ناصر کی موت کا دُکھ دور ہو جاتا ہے۔

فوری توجہ کی ضرورت

ملک بھر کی شاخوں اور جمعیۃ کے ہمدردوں سے ایک ضروری اپیل

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی دفتر اپنے بیشتر اخراجات کتابوں کی فروخت اور ہمدردوں کے عطیہ جات وغیرہ سے پورے کرتا ہے۔ گذشتہ سال انتخابی مہم کی وجہ سے جمعیۃ کی مقامی شاخوں و اضلاع کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے اور معاونین و مخیر حضرات اپنے اپنے مقامی حلقوں کے ان اخراجات کی تکمیل میں لگے رہے

مرکزی دفتر کی باقاعدہ اعانت و عطیہ جات کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اس دوران مرکزی دفتر کے اخراجات کا بار زیادہ تر کتابوں کی فروخت پر ہی رہا۔ لیکن عام انتخابات کے بعد یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے اور نہ تو نئی کتابیں طبع کرانے کیلئے سرمایہ ہے اور نہ مرکزی دفتر کے ضروری اخراجات جو کم و بیش ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہیں پورا کرنے کیلئے کسی مد میں رقم موجود ہے

اس حالت میں آئندہ مرکزی دفتر کے اخراجات کس طرح پورے ہوں۔

:- اس کے لئے :-

ملک بھر کی جمعیۃ کی شاخوں، مخیر حضرات اور معاونین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے

جاری کردہ

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ، ملتان فون نمبر ۲۱۱۹

جاری کردہ

شاہ عبدالعزیز

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

جمعہ

۵ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ

۲ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء

قیمت

قیمت

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

قرآن عزیز کی شان

محمد ظریف بی اے موضع دلوخیل (بنوں)

بندہ کے نزدیک یہ حدیث شریف باعتبار اکثر افراد کے ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کی ایک جماعت سے اس سے (یعنی تین دن سے) کم میں پڑھنا بھی ثابت ہے اسی طرح زیادتی میں بھی جمہور کے نزدیک تحدید نہیں جتنے ایام میں بسہولت ہو سکے کلام مجید ختم کرے۔ مگر بعض علماء کا مذہب ہے کہ چالیس دن سے زائد ایک قرآن شریف میں خرچ نہ ہوں۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کم از کم تین یا ۴ روزانہ پڑھنا ضروری ہے۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ پہلے گزر چکا ہے کہ سال میں دو مرتبہ ختم کرنا قرآن شریف کا حق ہے لہذا اس سے کم کسی طرح نہ ہونا چاہیئے۔ (احقر راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ رب جلیل کا بے حد و حساب شکر ہے کہ اس نے ہم کو انسان پیدا کیا۔ حیوان نہیں بنایا۔ اگر وہ ہم کو سور، خنزیر، کتا یا بھیڑیا وغیرہ پیدا فرماتا تو یقیناً ہمارا کوئی بس نہیں تھا۔ پھر انسانوں میں بھی مسلمان پیدا فرمایا۔ اگر وہ ہم کو کسی ہندو، سکھ، عیسائی یا یہودی کے گھر پیدا فرماتا، تو کیا ہمارا کوئی زور چل سکتا تھا۔ پھر مسلمانوں میں بھی امام الانبیاء جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ جس کے لئے بڑے بڑے اولوالعزم پیغمبروں نے دعائیں کیں۔ اور پھر ایسے زمانے میں پیدا فرمایا کہ اس میں ایک سنت کو زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے ..... حق سبحانہ وتقدس کے اتنے بڑے انعامات خاصہ کے ہوتے ہوئے بھی اگر ہم اطاعت و فرمانبرداری کے بجائے سرکشی و نافرمانی اختیار کریں۔ شکر گذاری و قدردانی کی جگہ ناسپاسی اور ناقدری اختیار کریں تو بے حد درجہ کی حماقت اور بدقسمتی ہوگی۔ خدائے پاک نے ہم کو ہر طرح کی عافیت و خیریت نصیب فرمائی ہے۔ سانس بغیر تکلیف کے آتا رہتا ہے رزق بغیر مشقت کے ملتا ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر ہم اپنے اوقات کو قیمتی نہ بنائیں۔ نیک اعمال کی کوشش نہ [illegible] کی فکر نہ کریں۔ خدائے پاک کے راضی [illegible] تو ہماری عقلوں پر افسوس صد افسوس۔ [illegible] نیک اعمال ہیں ان سکوں کے کمانے اور حاصل [illegible] خدائے پاک نے اسی وقت دیا ہے۔

حضرت ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر تابعی کا ملفوظ شریف ہے۔ "آج آخرت کا سودا بڑا سستا اور اس کا سکہ بے قیمت ہے۔ اس لئے سستے زمانے میں آخرت کا سامان زیادہ سے زیادہ بھر لو۔ خدا کی قسم کل جب آخرت کا سکہ چلے گا تو وہ کسی بھی قیمت پر دستیاب نہیں ہوگا۔

قرآن عزیز کے تو ایک ایک حرف پر اللہ پاک دس دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔ قرآن شریف کے کل حروف ۳۲۲۶۷۰ (تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو ستر) ہیں۔ اس حساب سے ایک ختم پر بتیس لاکھ چھبیس ہزار سات سو نیکیاں ملتی ہیں۔ اب بھی اگر ہم زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کی کوشش نہ کریں تو اپنا ہی نقصان ہے۔ ادنیٰ درجہ یہ ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ قرآن عزیز کو سال میں دو دفعہ ختم کیا جائے۔ ہم سب کو اس کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمت مرداں مدد خدا)

اس سلسلے میں راقم حقیر اپنے قارئین کرام کی خیرخواہی کے ساتھ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل مواعظ حسنہ کے مطالعہ کا مشورہ دیتا ہے۔

(۱) حقوق القرآن
(۲) الفاظ القرآن
(۳) التعظیم والتعلیم القرآن الکریم

نفع کی امید پر ان مواعظ سے چند اقتباسات نقل کئے دیتا ہوں۔

"اہل قرآن کی عظمت نہ کرنے کا راز یہ ہے کہ لوگ جن کو اہل اللہ سمجھتے ہیں۔ انہی کی قدر کرتے ہیں۔ چنانچہ درویشوں کی بہت قدر ہے گو وہ لنگوٹی ہی باندھے ہوئے ہوں۔ کیونکہ ان کو اللہ والا سمجھا جاتا ہے۔ اور قرآن والوں (علمائے کرام، حفاظ، قراء و طلباء) کو اللہ والا ہی نہیں سمجھتے۔ اور یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ قرآن کا تعلق خدا تعالیٰ سے ایسا ہے کہ اتنا تعلق کسی چیز کو خدا تعالیٰ سے نہیں۔ ہر چیز کا تعلق خدا تعالیٰ سے بواسطہ ہے اور قرآن کا تعلق بلا واسطہ ہے۔ کیونکہ قرآن کلام اللہ ہے۔ اور کلام کو متکلم سے بلا واسطہ تعلق ہوتا ہے۔ گو الفاظ قرآنیہ کلام لفظی کی قسم سے ہیں۔ مگر کلام نفسی کے ساتھ اس کو بہت قرب اور تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ اس کی تفصیل اس وقت نہیں ہو سکتی۔ اور اس تعلق کی وجہ سے اس کلام لفظی کا بھی قریب قریب وہی حکم ہے۔ ادب اور تعظیم میں جو کلام نفسی کا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کلام لفظی کا اتنا ادب کرتے تھے۔ کہ کسی چیز کا اتنا ادب نہ کرتے تھے۔ بیت اللہ کو بلا اظہار کے ہاتھ لگانا جائز ہے گو ادب کے خلاف ہو۔ مگر قرآن کی یہ شان ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون (اس کو بلا وضو نہ چھوؤ) کہ اس کو بدون وضو کے چھونا جائز نہیں۔ اس فرق ہی سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ بیت اللہ کا درجہ کلام اللہ کے برابر ہے۔ اور عقل کا بھی یہی مقتضا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ لامکان سے منزہ ہیں۔ پس بیت اللہ کو خدا کا گھر محض تشریفاً کہہ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ جس چیز کا مالک کوئی آدمی نہ ہو، اور وہ خدا کے نام پر وقف ہو، اس کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف تشریفاً منسوب کر دیتے ہیں چنانچہ وقف کی زمین کو بھی خدا کی زمین اسی بنا پر کہہ دیتے ہیں، پس بیت اللہ کی نسبت خدا کی طرف محض تشریفی ہے اور کلام اللہ کی نسبت محض تشریفی نہیں ہے بلکہ تعلق خاص کی بنا پر ہے کہ اس کلام کو کلام نفسی سے تعلق ہے اور کلام نفسی خدا تعالیٰ کی صفت ہے اور صفت کو موصوف سے جو کچھ علاقہ ہوتا ہے ظاہر ہے۔ مگر اس پر بھی ہماری غفلت ہے کہ اگر کوئی شخص حج کر کے آوے اس کی تو تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ اور حاجی بننے کو بڑی بات سمجھتے ہیں اور جو لوگ قرآن کی تلاوت اور اس کی تعلیم وغیرہ میں مشغول ہیں۔ ان کی عظمت حاجی کے برابر بھی نہیں کرتے، زیادہ تو کیا کرتے۔ اسی طرح جو لڑکا حفظ قرآن سے فارغ ہو اس کو حج کرنے والے کے برابر نہیں سمجھتے۔ حالانکہ قرآن کا درجہ بیت اللہ سے یقیناً بڑھا ہوا ہے)

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت قرآن سے بجز جنابت کے کوئی امر مانع نہ ہوتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت قرآن کا بہت اہتمام تھا۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوق ہیں۔ پس جس چیز کا آپ کو اتنا اہتمام ہو، اس کی عظمت کا کیا ٹھکانا ہے (بعض کلام لفظی)

اس وقت میں اس مسئلہ کی تفصیل نہیں کرنا چاہتا مگر احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کلام لفظی کا بھی وہی ادب کرتے تھے۔ جو کلام نفسی کا ادب ہے۔ یعنی اس کے ساتھ بھی آپ کا وہی برتاؤ تھا جو کلام نفسی کے ساتھ ہو۔ غیر قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تفاضل میں خواہ کچھ کلام ہو۔ مگر اس میں شک نہیں کہ بیت اللہ سے (قرآن شریف) ضرور افضل ہے، اور اس سے خدا کی رحمت کا اندازہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن عطا فرما کر ہم پر کتنا بڑا احسان و فضل فرمایا ہے کہ بیت اللہ جس کے مشتاقین میں ہم ہمیشہ رہتے ہیں۔ اس سے بھی افضل چیز ہمارے گھر میں ہر وقت رہتی ہے (قرآن عزیز) مگر افسوس ہے کہ ہم کو اس نعمت کی قدر نہیں۔ لوگوں کے ذہن میں قرآن کی عظمت کا درجہ ابھی تک نہیں آیا، ورنہ وہ قرآن کو گھر میں دیکھ کر ایسے خوش ہوا کرتے جیسے کہ کسی کے گھر میں آگیا (بلکہ اس سے بھی زیادہ) اب ہماری یہ حالت ہے کہ گھر میں قرآن رکھا ہوا ہے۔ کسی کے دل پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ کہ یہاں کیا چیز رکھی ہوئی ہے۔ کبھی اس کی طرف پیر کر دیتے ہیں۔ کبھی اس کے اوپر کوئی چیز رکھ دیتے ہیں

صاحبو! خدا سے ڈرو۔ بتلاؤ اگر تم بیت اللہ کو دیکھ کر کیا اس کی طرف پیر کر سکتے ہو، ہرگز ایسی ہمت نہ ہوگی پھر کیا قرآن کو کعبہ سے بھی کم سمجھ لیا ہے؟ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۵ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ ۲ اپریل ۱۹۷۱ء

شذرات

★ ——— احمد حسین کمال

کمبوڈیا میں امریکی منصوبہ کی ناکامی

کمبوڈیا میں فوج کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنے کی امریکی سازش کو ایک سال کی مدت گذر چکی ہے۔ لیکن امریکہ نے جن مقاصد کے حصول کے لئے یہ ناجائز اقدام کیا تھا، اس میں نہ صرف شدید ناکامی ہوئی ہے بلکہ کمبوڈیا میں برسر اقتدار آنے والی فوجی حکومت باوجود جنوبی ویت نام اور امریکہ کی فوجی و مالی اعانت کے ابھی تک پورے ملک میں اپنے پیر نہیں جما سکی۔ اور کمبوڈیا کا شمالی علاقہ پوری طرح اس کے تسلط سے آزاد ہے۔ اس کے علاوہ کمبوڈیا کا دارالحکومت اور دوسرے صنعتی شہر و اڈے ہر وقت حریت پسندوں کی زد میں آئے رہتے ہیں۔

لاؤس میں امریکہ کی فوجی مداخلت کا اثر

آخرکار شمالی لاؤس پر امریکہ اور جنوبی ویٹ نام کی فوجوں کے بری و ہوائی حملے پسپا ہونے شروع ہو گئے ہیں اور شاہراہِ ہوچی منہ کے تمام اطراف سے یہ حملہ آور تیزی کے ساتھ بھاگنا شروع ہو گئے ہیں۔

امریکہ نے اپنے اس گھناؤنے اقدام کے ذریعہ ہزارہا انسانوں کو ہلاکت و بربادی کے غار میں دھکیلا اور منہ کی کھائی۔

شاہراہ ہوچی منہ پر یہ یلغار اتنی شدید تھی کہ ہزاروں ہوائی جہازوں اور ہیلی کاپٹروں نے بار بار اور لگاتار حملے کئے۔ جنوبی ویٹ نام کی فوجوں کو زیادہ سے زیادہ فضائی تحفظ فراہم کیا۔ اور شاہراہ ہوچی منہ و شمالی لاؤس کی نہتی آبادیوں پر آگ اور بم برسا کر جنوبی ویٹ نام کی فوجوں کو آگے بڑھنے کے لئے صاف میدان فراہم کئے۔

لیکن کئی ہفتوں کی اس خونریز جد و جہد کے بعد جنوبی ویت نام کے ٹڈی دل سپاہ صرف چند میل آگے بڑھ سکے۔ اور اب بری طرح پیچھے کی طرف بھاگ رہے ہیں۔

تاہم نہیں کہا جا سکتا کہ امریکہ کی طرف سے یہ ظالمانہ تاخت و تاراج اس کے بعد ختم ہو جائے گی۔ ممکن ہے کہ آئندہ وہ اور زیادہ شدید حملے کا آغاز کرے۔

لیکن ایک بات بالکل واضح ہے کہ وہ اپنی ان مکروہ کارروائیوں میں انجام کار خائب و خاسر ہی ہو کر رہے گا۔

مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کا نیا موڑ

اسرائیل کھلم کھلا امریکہ کا پروردہ ہے اور اس یہودی ریاست کا وجود تمام تر برطانیہ اور امریکہ کا رہین منت ہے۔ ابھی تک عرب دنیا میں اسرائیل کی کامیابیاں صرف اس بنا پر تھیں کہ اس کے ساتھ عربوں کا نزاع بظاہر تمام عرب ملکوں سے متعلق تھا جبکہ ان عرب ملکوں کے درمیان اسرائیل سے مقابلہ کا کوئی مشترکہ پلان موجود نہ تھا۔

جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد مصر نے اس مسئلہ کی پیچیدگیوں پر از سر نو غور کیا، اور ایک نئی پالیسی وضع کی۔

ایک طرف فلسطینی مہاجروں کو حریت پسند محاذ میں منظم ہونے کے مواقع فراہم کئے۔

دوسری طرف ان عرب ملکوں کو جو اسرائیل کے خلاف بلند بانگ ارادوں کا اعلان تو کرتے رہتے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسرائیل کے پشت پناہ ملکوں امریکہ و برطانیہ کے ساتھ مضبوط سیاسی و اقتصادی تعلقات بھی برقرار رکھے ہوئے تھے، اور اسرائیل کی زد میں آنے والے عرب ملکوں کی عملی مدد کو کسی وقت بھی نہیں پہنچتے تھے۔ آئندہ کے لئے واضح رویہ یا خاموشی اختیار کرنے پر مجبور کیا۔

تیسری طرف دنیا کی رائے عامہ کو جسے اسرائیل اور اس کے جلی و خفی ہمنواؤں نے عربوں بالخصوص مصر کو جارحیت پسند کہہ کہہ کر گمراہ کر رکھا تھا۔ اس مسئلہ کے حقائق اور اسرائیل کے مکارانہ جارح رویہ سے آشنا کیا اور یہ ثابت کیا کہ عرب اس علاقہ میں قطعی امن چاہتے ہیں۔ اور صرف اسرائیل کی ہٹ دھرمی نے اس مسئلہ کو الجھایا ہوا ہے۔

چنانچہ اب اس پالیسی کے بہتر نتائج سامنے آنے لگے ہیں، اور گذشتہ ہفتہ امریکہ کے وزیر خارجہ کو بھی یہ اعتراف کرنا پڑا ہے کہ اسرائیل کا رویہ و موقف صحیح نہیں ہے۔

پچھلے دنوں صدر سادات نے صاف صاف کہا ہے کہ ہمارا موقف دو باتوں پر مبنی ہے۔

—— اسرائیل جون ۱۹۶۷ء کے سرحدوں پر واپس جائے۔

—— اور فلسطینی مہاجروں کو ان کا قانونی حق دیا جائے۔ ورنہ اسرائیل کے ساتھ ہماری جنگ جاری رہے گی۔

یہ دونوں مطالبے بتدریج یکے بعد دیگرے اسرائیل کے وجود کو محدود و ناپید کر دینے کی راہ بنانے والے ہیں۔

اس احساس نے ہی اسرائیلی رہنماؤں کو بوکھلا رکھا ہے اور وہ اب "محفوظ سرحدوں" کی رٹ لگا رہے ہیں۔

سیلون کے ہنگامے

سیلون (لنکا) جنوبی ہند کے سمندر میں واقع ایک قدیم جزیرہ ہے جسے پاک و ہند کے ساتھ ہی آزادی ملی اور جو چھوٹا سا ملک ہونے کے باوجود اپنی آزادی کا تحفظ کر رہا ہے۔

سیلون کے عوام میں امریکہ کے جارحانہ اقدامات کے خلاف سخت جذبات پائے جاتے ہیں، اور جنوب ایشیا میں امریکی جارحیت کے خلاف سیلون کے عوام وقتاً فوقتاً اپنے تلخ جذبات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

لاؤس میں امریکی کارروائیوں پر سیلون میں امریکہ کے خلاف زبردست

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

مظاہرہ ہوا جس کی بنا پر اب وہاں ہنگامی حالات نافذ کر دیئے گئے ہیں۔

سیلون کی پارلیمنٹ میں اسے جمہوریہ قرار دینے کی تجویز بھی پیش ہے۔ جسے موجودہ حکومت نے ایوان کے سامنے رکھا ہے۔

سیلون میں برپا بے چینی کے پس منظر میں ایک بات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ سیلون سے ذرا فاصلہ پر واقع ایک جزیرہ "گریشیا" میں امریکہ ایک بہت بڑا فوجی مرکز تعمیر کر رہا ہے۔ جسے برطانیہ کی منظوری بھی حاصل ہے۔ یہ تعمیر جنوب ایشیا کے سمندر میں امریکہ کے جارحانہ منصوبوں کی ایک کڑی ہے۔ اور مستقبل میں اس کے پرخطر اثرات سے سیلون محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

شام اور مصر کا وفاق

ایک بار پھر شام کی حکومت نے مملکت شام اور مملکت مصر کے درمیان اتحاد و وفاق کے اقدامات کا آغاز کر دیا ہے۔

دونوں ملکوں کی فوجوں کو ایک ہی کمان کے تحت دے دیا گیا ہے۔ اور شام کے نئے صدر حافظ الاسد نے اعلان کیا ہے کہ جلد ہی دونوں ملکوں کے نظام کو ایک وحدت میں پرو دیا جائے گا۔

مصر و شام کا وفاق جو ایک مرتبہ پہلے بھی قائم ہو کر ناکام بنایا جا چکا ہے۔ اب دوسری بار تشکیل پا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس بار اس وفاق میں ان مشکلات پر قابو پا لیا جائے گا۔ جن کی وجہ سے ماضی میں ناکامی ہوئی تھی۔

اسرائیل کے ساتھ جن عرب ملکوں کو آئے دن مقابلہ پیش آتا رہتا ہے۔ اور جن کی سرحدیں براہ راست اسرائیل کی زد میں رہتی ہیں۔ وہ شام، اردن، لبنان اور مصر ہیں

اسرائیل کی آج تک کی جارحانہ کامیابیوں و جہات میں سے ایک بڑی وجہ اسرائیل کی سرحدوں سے ملحقہ ان عرب ملکوں کے درمیان عدم اشتراک ہے۔

اسرائیل ان میں سے ہر ایک کو تاخت و تاراج کا نشانہ بناتے رہتا ہے۔ اگر یہ ممالک ایک ہی نظام سے منسلک دفاعی منصوبہ بنا سکتے۔ تو اسرائیل کو جارحیت کی جرأت مشکل ہوتی۔ اور وہ علیحدہ علیحدہ ان ملکوں کو داخلی و خارجی مشکلات کا نشانہ بنائے رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

لیکن اس بارے میں اردن کا رویہ ہمیشہ مایوس کن اور اسرائیل کے سرپرست برطانیہ و امریکہ کے حق میں رہا۔

اردن کے بغیر مصر و شام کا وفاق نامکمل رہتا ہے اس لئے کہ دونوں کے درمیان جغرافیائی ربط قائم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اردن کی شمولیت سے یہ سلسلہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

اسرائیل آج ۶۷ء کی قرارداد کے مطابق تمام مقبوضہ علاقے خالی کرنے سے صرف اس لئے ہی گریز کر رہا ہے کہ عرب عوام مختلف ملکوں میں تقسیم ہیں ہر ملک کی پالیسی، سرحدیں، نظام اور مفادات علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور وہ ایک ایک کر کے ان میں ہر ایک کو مغلوب کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ متحدہ عرب جمہوریہ کو مکمل طور پر سیاسی اور فوجی شکست دے دے اور عرب معاملات سے الگ تھلگ کر دے۔ لیکن اگر تمام عرب ممالک یا کم از کم اسرائیل کی سرحدوں سے ملحق عرب ملکوں کے درمیان وفاق قائم ہو جاتا ہے۔ اور وہ جدا جدا فریقوں کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ہی فریق کی حیثیت سے اسرائیل کے ساتھ نمٹنے کا منصوبہ بنا لیتے ہیں تو اسرائیل کو اپنے جارحانہ عزائم سے دست کش ہونا پڑے گا۔

مصر و شام کا حالیہ وفاقی اتحاد، اس مقصد کے حصول کی طرف پہلا قدم ہے اور خدا کرے کہ اردن کے حکمرانوں کو بھی یہ توفیق حاصل ہو جائے۔ (۲۲ مارچ ۱۹۷۱ء)

گردش ایام

احمد حسین کمال

روزنامچہ

۱۵ مارچ ۱۹۷۱ء سے ۲۱ مارچ ۱۹۷۱ء تک

● — ۱۵ مارچ :-

آج صدر یحییٰ خاں ڈھاکہ تشریف لے گئے اور اب پاکستان کے موجودہ بحران کے حل کی کوئی تدبیر ممکن نظر آنے لگی ہے۔

• شیخ مجیب الرحمٰن نے مشرقی پاکستان میں اپنی عدم تعاون کی تحریک جاری رکھنے کے لئے نیا پروگرام اور نئی ہدایات دی ہیں۔ اور مارشل لاء کے نئے حکم کو تسلیم نہ کرنے کا متعلقہ لوگوں کو مشورہ دیا ہے۔

• شیخ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کے نظم و نسق کو مکمل طور سے اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں

• بھٹو صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں اپنی کل کی تقریر کی وضاحت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ مرکزی حکومت ایک رکھنا چاہتے ہیں۔ اور عوامی لیگ و پیپلز پارٹی کی مشترکہ حکومت کا قیام چاہتے ہیں۔ ان کی پارٹی اس حکومت میں بلوچستان اور سرحد کو بھی نمائندگی دے گی۔

• مفتی محمود صاحب نے بھٹو صاحب کی کل کی تقریر پر لاہور میں ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ سخت نکتہ چینی کی ہے۔ مفتی صاحب نے کہا ہے۔ بھٹو "مغربی پاکستان کی غلط اصطلاح استعمال کر رہے ہیں۔ اور عوامی لیگ و پیپلز پارٹی کو مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان میں علی الترتیب اقتدار کے دیئے جانے کا ان کا مطالبہ غلط ہے۔ وہ مغربی پاکستان میں واقع چاروں صوبوں کے ہرگز نمائندے نہیں ہیں۔ پنجاب اور سندھ کی نمائندگی کی اساس پر وہ مرکزی حکومت میں شرکت ضرور کر سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے علیحدہ علیحدہ اقتدار دیئے جانے کا مطالبہ کیا، جو پاکستان کی تقسیم کے مترادف ہے۔ تو جمعیۃ علماء اسلام اس کی مخالفت کرے گی۔

مفتی صاحب نے مطالبہ کیا ہے کہ ایک نمائندہ مخلوط عبوری حکومت اور صوبوں میں نمائندہ عبوری حکومتیں فوراً قائم کر دی جائیں۔ اس طرح بحران حل کرنے میں آسانی پیدا ہو جائے گی

— ترکی میں سلیمان دیمرل اور عصمت انونو نے فوج کی حالیہ تنبیہی مداخلت پر شدید تنقید کی ہے۔

عصمت انونو نے مطالبہ کیا ہے کہ نئے انتخابات کرائے جائیں۔

— متحدہ عرب جمہوریہ نے خبردار کیا ہے کہ ہمارے امن پسندانہ رویہ کو کمزوری پر محمول کر کے اسرائیل و اس کے حامیوں کو ہم پر دباؤ ڈالنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے

متحدہ عرب جمہوریہ عرب علاقوں سے اسرائیل کی مکمل واپسی سے کم کسی بات کو تسلیم نہیں کرے گا۔

ہم ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اپنے منصفانہ حقوق سے ہرگز دستبردار نہیں ہونگے

● — ۱۶ مارچ

— لنکا نے اپنی پارلیمنٹ میں ملک کو جمہوریہ (ڈومینین) بنانے کی تجویز پیش کر دی ہے۔

— لنکا میں تخریبی ہنگامے پھوٹ پڑنے اور مخالف امریکی محاذ کی سرگرمیاں تیز ہو جانے کی وجہ سے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

— لاؤس میں امریکی امداد سے کئے جانے والے جنوبی ویٹ نام کے جارحانہ حملے اب پسپا ہونا شروع ہو گئے ہیں

— شام کے نئے صدر حافظ الاسد نے اعلان کیا ہے کہ مصر و شام کی مسلح افواج کو ایک کمان میں دے دیا گیا ہے۔ اور شام و مصر جلد ہی ایک مملکت کی شکل میں متحد ہو جائیں گے۔

• شیخ مجیب الرحمٰن نے آج صدر یحییٰ خاں سے ڈھائی گھنٹے تک گفتگو کی۔ اطلاع ہے کہ کل بھی گفتگو ہو گی۔

● — ۱۷ مارچ :-

— ترکی میں فوج کے ۵ جنرلوں اور بہت سے افسران کو جبریہ طور پر ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ (باقی ص۵ پر)

—— لاؤس سے جو خبریں آرہی ہیں ان کے مطابق ہر محاذ سے جنوبی ویٹ نام کی فوجیں اور ان کی مددگار امریکی فوجیں پیچھے ہٹتی جارہی ہیں۔

• آج بھی شیخ مجیب الرحمٰن نے صدر یحییٰ خاں سے ایک گھنٹہ گفتگو کی۔

• فوجی کارروائیوں کی تحقیقات کے لئے شیخ مجیب الرحمٰن کا مطالبہ مان لیا گیا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے۔ جس کے سربراہ مشرقی پاکستان ہائیکورٹ کے جج ہوں گے۔

• مفتی محمود صاحب نے جمعہ کو ڈھاکہ جانے کا اعلان کیا۔

• —— ۱۸ مارچ :۔

• شیخ مجیب الرحمٰن نے مارشل لاء زون بی کے مقررکردہ تحقیقاتی کمیشن کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

• انہوں نے اس کے دائرہ کار کو محدود اور اس کی تحقیقات کو سبوتاژ و گمراہ کن بتایا۔

• شیخ صاحب نے اپنے مطالبات پورے ہونے تک عدم تعاون کی تحریک جاری رہنے کے عزم کا پھر اعادہ کیا۔

• بھٹو صاحب نے کل کراچی میں بتایا کہ صدر یحییٰ نے انہیں ۱۹ مارچ کو ڈھاکہ آنے کو کہا ہے، لیکن وہ فی الحال (اپنے وہاں جانے کو) مفید خیال نہیں کرتے۔

—— بھارت میں نئی کانگریسی حکومت اندرا گاندھی کے زیر قیادت مرکز میں قائم ہوگئی ہے۔

• شیخ مجیب الرحمٰن صدر سے کل پھر تیسری ملاقات کریں گے۔

• مولانا بھاشانی نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کی آزادی فیصلہ شدہ مسئلہ ہے۔ شیخ مجیب کی عبوری حکومت دونوں حصوں میں اثاثوں کی تقسیم کا کام کرے

• —— ۱۹ مارچ :۔

• ڈھاکہ سے ۲۲ میل دور تنجے ویونپور میں عوام اور فوج کے درمیان تصادم کی اطلاع ملی ہے۔ جس میں متعدد افراد ہلاک ہوئے۔ اس علاقہ میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

شیخ مجیب الرحمٰن نے فوج کی خاموشی پر احتجاج کیا ہے۔

• آج صبح شیخ مجیب الرحمٰن نے صدر یحییٰ خاں سے ملاقات کی۔ شام شیخ مجیب کے مشیروں اور صدر یحییٰ کے مشیروں کے درمیان ملاقات ہوئی۔

کل صبح دونوں فریقین اپنے اپنے مشیروں کے ساتھ ملاقات کریں گے۔ اس طرح شیخ مجیب اور صدر یحییٰ کے درمیان گفتگو میں طے شدہ امور کو قانونی دستاویز کا روپ دینے کی کوشش کی جائے گی۔

• ملتان میں ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خاں کے خلاف سخت مظاہرہ کیا گیا اور انہیں بار روم میں خطاب نہیں کرنے دیا گیا۔

اصغر خاں، شیخ مجیب کے نکات کی آج کل زبردست حمایت کر رہے ہیں۔ اور عوامی لیگ کو اقتدار منتقل کرنے پر زور دے رہے ہیں۔

—— ترکی کے صدر نے ایک سابقہ نائب وزیر اعظم اور ری پبلکن پارٹی کے رکن نہدارم کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔

—— بحیرہ طبریہ کے علاقہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کی بحریہ اور اسرائیل بحریہ کے درمیان تصادم ہوا۔ مصر کی بحریہ نے اسرائیل کی متعدد آبدوزیں غرق کر دیں۔

• جنگ بندی کے خاتمہ کے بعد سمندری فضا میں اسرائیل کے ساتھ مصر کا یہ پہلا تصادم تھا۔ جس میں مصر نے کامیابی حاصل کی ہے۔

—— پورٹ فواد کے قریب اسرائیل کے دو طیاروں نے مصر کی فضائی حدود میں داخل ہونے کی کوشش کی، جسے مصری توپ خانے نے ناکام بنا دیا اور اسرائیلی طیارے فرار ہوگئے۔

—— لاؤس کی سرحدوں پر جنوبی ویٹ نام اور امریکہ کی امدادی فوجیں بری طرح پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

• —— ۲۰ مارچ :۔

• مارچ کے آخر تک نئی نمائندہ حکومت بن جانے کی قیاس آرائی کی گئی ہے۔

• ڈھاکہ مذاکرات میں شرکت کے لئے جناب بھٹو اپنے مشیروں کے ساتھ کل جارہے ہیں۔ انہیں صدر کی طرف سے دعوت اور مطلوبہ وضاحت مل گئی۔

• —— ۲۱ مارچ ۱۹۷۱

—— اسرائیل کے جنگی طیاروں نے پھر مصر کی فضا میں داخل ہونے کی حرکت کی۔ جنہیں مصر کی طیارہ شکن توپوں نے مار بھگایا۔

—— لاؤس میں ہوچی منہ سٹرک پر جنوبی ویٹ نام اور امریکہ کی مشترکہ جارحانہ کارروائی بری طرح ناکام ہوگئی ہے۔ اور اب حملہ آور فوروں کو بھاگتے وجان بچانے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا ہے۔

• مسٹر بھٹو بھی آج ڈھاکہ پہنچ گئے۔ ان کے ہمراہ ۱۵ مشیروں کی جماعت گئی ہے۔

داخلہ

جامعہ ربانیہ معصوم شاہ روڈ ملتان میں ۲۰ اپریل ۷۱ء سے چھٹی جماعت میں داخلہ شروع ہے

جہاں میٹرک کے ساتھ ساتھ عربی صرف نحو، فقہ، حدیث، تجوید اور ترجمہ قرآن مجید بھی پڑھایا جاتا ہے۔ (مہتمم)

صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں کی نشری تقریر

عزیز ہموطنو! السلام علیکم!

۱۶ مارچ کو اپنی تقریر میں میں نے قومی اسمبلی کے اجلاس کے لئے ۲۵ مارچ کی تاریخ مقرر کی تھی۔ مجھے توقع تھی کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ جن میں اسمبلی کا اجلاس مقررہ وقت پر شروع ہو سکے گا۔ لیکن اس توقع کے برعکس حالات بگڑتے ہی چلے گئے اور قوم ایک سنگین بحران سے دوچار ہوگئی۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ نے عدم تعاون اور سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی اور حالات نے انتہائی سنگین صورت اختیار کر لی۔ معاملات جس تیزی سے بگڑ رہے تھے۔ اس کا تقاضا تھا کہ ملک کو خطرات سے بچانے کے لئے جلد از جلد موثر کارروائی کی جائے۔ اس مقصد کے تحت میں نے مغربی پاکستان میں سیاسی لیڈروں کے ساتھ تفصیل کے ساتھ بات چیت کی۔

مغربی پاکستان میں صلاح مشوروں کے بعد میں ۱۵ مارچ کو ڈھاکہ گیا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے سیاسی بحران کو ختم کرنے کی غرض سے شیخ مجیب الرحمٰن سے کئی ملاقاتیں کیں۔ مغربی پاکستان میں سیاسی لیڈروں سے بات چیت کے بعد ضروری تھا کہ اختلافات کو ختم کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے مشرقی پاکستان کے لیڈروں کا نقطۂ نظر بھی معلوم کیا جائے۔ جیسا کہ اخبارات میں تفصیل سے شائع ہو چکا ہے۔ ابتدا میں شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ ہماری بات چیت میں کچھ کامیابی ہوئی۔

شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ کسی حد تک اتفاق رائے حاصل ہو جانے کے بعد میں نے مغربی پاکستان کے لیڈروں سے ایک بار پھر آخری صلاح مشورہ ضروری سمجھا۔

مسٹر زیڈ اے بھٹو ۲۱ مارچ کو ڈھاکہ پہنچ گئے، اور میں نے ان سے متعدد ملاقاتیں کیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں عوامی لیگ کے رہنما نے مطالبہ کیا تھا کہ قومی اسمبلی کے اجلاس سے قبل مارشل لاء ختم کر دیا جائے اور اقتدار منتقل کر دیا جائے۔ ہماری بات چیت کے دوران انہوں نے تجویز پیش کی کہ میں اس عبوری دور میں ایک اعلان جاری کر دوں۔ جس کے تحت مارشل لاء ہٹا لیا جائے۔ صوبائی حکومتیں قائم کی جائیں اور قومی اسمبلی کا اجلاس دو کمیٹیوں کی صورت میں منعقد ہو۔ ایک کمیٹی مشرقی پاکستان اور دوسری مغربی پاکستان کے ارکان پر مشتمل ہو۔ اس سکیم کے قانونی اور دوسرے پہلوؤں میں سنگین نوعیت کی خامیاں تھیں۔ لیکن اس کے باوجود میں اقتدار کی پرامن منتقلی کے لئے اس منصوبے سے اصولی طور پر متفق ہوگیا۔ لیکن میں ایک شرط پر اس منصوبے سے متفق ہوا تھا۔ وہ شرط جس کو میں نے شیخ مجیب الرحمٰن پر واضح کر دیا تھا یہ تھی کہ اس سکیم پر تمام سیاسی رہنماؤں کو متفق ہونا چاہیئے۔

میں نے اس مقصد کے لئے دوسرے سیاسی رہنماؤں سے

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء اسلام

ایک اجمالی تذکرہ

تحریر: حافظ محمد حنیف، سہارن پور

ملک میں بہت سی جماعتیں موجود ہیں۔ بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جنہوں نے بظاہر اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور اپنے خیالات باللہ سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ ایسی جماعتوں کے پیش نظر صرف ایک ہی مقصد ہے، وہ یہ کہ مسلمانوں کو جو اپنے اکابر اور اسلاف علماء امت پر اعتماد ہے۔ اسے کسی نہ کسی حیلے بہانے سے کمزور کر دیا جائے۔ تجدید احیائے دین کے نام پر اٹھنے والی ایک تحریک نے سوائے حضرت عثمانؓ، حضرت عمرو بن عاص، حضرت سعد بن عبادہ، حضرت امیر معاویہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ائمہ اربعہ اور دیگر علماء امت رحمہم اللہ علیہم اجمعین پر تنقید اور تنقیص کے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں ایک ایسی جماعت ہے جو نہ تو اسلام میں کسی قسم کی تحریف کی قائل ہے اور نہ کسی کو تحریف کرنے کی اجازت دیتی ہے اور نہ ہی صحابہ کرام اور بزرگان دین پر تنقید و تنقیص کو برداشت کرتی ہے۔ جمعیۃ کا نصب العین محض اسلام کی سربلندی ہے اور یہ اسی اسلام کی دعوت دیتی ہے۔ جسے محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا اور جس کے لئے انہیں اپنوں اور پرایوں کی مخالفت مول لینا پڑی تھی۔ اور جس اسلام کی تبلیغ و اشاعت خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد زریں میں ہوتی رہی۔ جس کی دعوت امام بخاریؒ اور امام مسلم جیسے ائمہ محدثین دیتے رہے۔ جسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے پیش کیا جس کے لئے امام احمد بن حنبلؒ نے وقت کی حکومت سے ٹکر لی، جیلیں گئے اور کوڑے کھائے جس کا سبق امام شافعی اور امام مالک رحمہما دیتے رہے اسلاف سے یہ امانت سینہ بسینہ منتقل ہوتی رہی اور ہر دور کے علمائے حق اس عظیم امانت کو بحفاظت اپنے قابل اور اہل ترین شاگردوں کو پہنچاتے رہے۔ پاک و ہند میں یہ امانت امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہوئی۔ جن کے فیض صحبت سے شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالقادرؒ شاہ عبدالغنیؒ، شاہ محمد اسحاق جیسے عظیم مفسر و محدث اور سید احمد شہید بریلویؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ جیسے مجاہد پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اسلام کی وہ خدمات انجام دیں کہ رہتی دنیا تک یاد گار رہیں گی۔ خاندان ولی اللہ کا امت مسلمہ بالخصوص پاک و ہند کے مسلمانوں پر عظیم احسان ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

خاندان ولی اللہی کی کوششوں اور محنتوں کا ثمر ہمارے سامنے دارالعلوم دیوبند کی صورت میں موجود ہے جسے اسی خاندان کے فیض یافتہ جمعۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیا۔ یہ اس وقت قائم ہوا۔ اس وقت ہندوستان کی جو حالت تھی، وہ کسی سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔ انگریز کا اقتدار پورے جوبن پر تھا۔ ہندوستان میں جو کچھ وہ کرنا چاہتے تھے۔ اس پر کوئی روک ٹوک کرنے والا موجود نہیں تھا فرنگی کی یہ کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طریقے سے اسلام کو ختم کر دیا جائے۔ وقت کے علماء کرام نے ان کے اس منصوبے کو بھانپ لیا۔ پاک و ہند کو انگریز کے چنگل سے آزاد کرانے، اسلام کے خلاف ان کے پھیلائے ہوئے جراثیم کے اثرات کو زائل کرنے اور صحیح اسلام پیش کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی۔ دیوبند کے اس مدرسہ نے بین الاقوامی شہرت اور ایک عظیم اسلامی یونیورسٹی کی صورت اختیار کر لی۔ یہ مدرسہ صرف قرآن و حدیث کی تعلیم کا مرکز ہی نہیں تھا۔ بلکہ یہ اسلام کی حفاظت کا بہت بڑا قلعہ تھا۔ جس سے فراغت حاصل کرنے والے علماء کرام صرف مفسر، محدث اور فقیہ ہی نہیں ہوتے تھے بلکہ ان میں انگریز کے خلاف نفرت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا جاتا تھا۔ دارالعلوم دیوبند میں سب سے پہلے فراغت حاصل کرنے والوں میں حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو بعد میں شیخ الہند کے لقب سے مشہور ہوئے۔

جمعیۃ علماء کا قیام

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے اور بہت سی خوبیوں کا مالک بنایا تھا۔ وہ مفسر و محدث ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے مجاہد اور عظیم انقلابی رہنما تھے۔ شیخ الہندؒ کی دور رس نگاہوں نے بھانپ لیا کہ جب تک مسلمانوں کی کوئی تنظیم نہیں ہوگی۔ اس وقت تک مسلمان انگریز کی شر انگیز کارروائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ انگریز مسلمانوں پر اسی طرح ظلم و ستم ڈھاتے اور انہیں اپنا غلام بنائے رکھیں گے۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر حضرت شیخ الہند نے علماء کرام کو متحد کرنا شروع کر دیا۔ اور جمعیۃ علماء ہند کے نام سے ایک جماعت کی داغ بیل ڈالی جس کا نصب العین اسلام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کرنا تھا۔ اس جماعت میں مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مشہور انقلابی رہنما مولانا عبید اللہ سندھی، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مفسر قرآن حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم جیسے بلند پایہ علماء کرام شامل ہوئے۔

ادھر مشیت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ حضرت شیخ الہندؒ جو جماعت کے بانی تھے۔ انتقال فرما گئے۔ ان کے انتقال پر ملال سے پاک و ہند کے مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ آپ کی وفات کے بعد جماعت کی قیادت کا بار فقیہہ اعظم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمہما اللہ پر آ پڑا۔ اور ان حضرات نے دوسرے علماء کرام کے تعاون سے انگریز کو ملک سے نکالنے اور ملک کو آزاد کرانے کے لئے سرتوڑ کوشش کی۔ الحمد للہ کہ علماء کی یہ کوششیں بار آور ہوئیں اور انگریز کو اپنا بوریا بستر لپیٹ کر برصغیر سے رخصت ہونا پڑا

جمعیۃ علماء اسلام

آزادی سے بہت پہلے دو قومی نظریہ کا نعرہ بلند ہوا۔ اور یہ کہا گیا کہ مسلمان اور ہندو دو علیحدہ قومیں ہیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر گذارا نہیں کر سکتے۔ اس لئے برصغیر کی تقسیم ضروری ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت مسلم لیگ نے بہت جدوجہد کی۔ جمعیۃ علماء اسلام نے جس کے امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تھے، علیحدہ مملکت کے قیام کے مطالبہ کی تائید کی مسلمانوں کی کوششیں کامیاب ہوئیں اور کرۂ ارضی پر پاکستان کے نام سے مسلمانوں کی ایک علیحدہ مملکت قائم ہوگئی۔

قیام پاکستان کے مقاصد

پاکستان جن مقاصد کے لئے معرض وجود میں آیا، وہ اظہر من الشمس ہیں۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کا نعرہ آج بھی قیام پاکستان کے مقاصد کی یاد دلاتے ہیں۔ یہی وہ کلمہ تھا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کی ایک علیحدہ مملکت قائم ہوگئی۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے پہلے امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نے تقسیم ملک کے بعد اپنی تمام توجہ ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے مرکوز کر دی۔ اور اس سلسلہ میں قرارداد مقاصد منظور کرانے میں نمایاں حصہ لیا جس کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے اس میں کتاب و سنت کے مطابق خالص اسلامی نظام رائج ہونا چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ حضرت مولانا کی یہ آرزو پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی اور ملک میں جو بھی کرسیٔ اقتدار پر براجمان ہوا۔ اس نے اسلام سے بے اعتنائی برتی۔ بجائے اسلام کے بقاء اور شعائر اللہ کے تحفظ کے بے دینی اور بے حیائی کو فروغ دیا۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

قرارداد مقاصد کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا اور مولانا شبیر احمد عثمانی اور کچھ دوسرے رہنما جو ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے علمبردار تھے۔ ایک ایک کر کے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ حضرت شیخ الاسلام کے بعد فقیہہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو امیر منتخب کر لیا گیا۔ (باقی صفحہ پر)

نیا دور

بعد ازاں حضرت مفتی صاحب مرحوم کی زندگی ہی میں ان کی اجازت سے ملتان کنونشن میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو امیر اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ناظم اعلیٰ مقرر کر دیا گیا۔

حضرت شیخ التفسیر ایک بلند پایہ عالم دین اپنے دور کے قطب اور بہت بڑے مجاہد تھے۔ جنگ آزادی میں حضرت نے ملک و ملت کی خاطر بے شمار قربانیاں دیں۔ حضرت کی امارت اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی نظامت میں جمعیۃ علماء اسلام ترقی کی منازل طے کرنے لگی۔ یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں صرف مغربی پاکستان کے اندر ایک ہزار شاخیں قائم ہو گئیں۔

جب ملک کا صاحب اقتدار طبقہ نشۂ اقتدار میں مست ہو گیا۔ اور انہوں نے ملک میں من مانی کارروائیاں شروع کر دیں تو ۵۸ء میں ملک میں مارشل لاء نافذ ہو گیا۔ ملک کی باگ ڈور فوج کے ہاتھ میں چلی گئی۔ اس دور میں جب ملک کی مختلف جماعتوں پر پابندی لگائی گئی تو جمعیۃ علماء اسلام بھی اس کی لپیٹ میں آ گئی۔ اس موقع پر ملک کے علماء کرام پھر سر جوڑ کر بیٹھے اور نظام العلماء کے نام سے ایک نئی جماعت کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ اس نئی جماعت کی امارت بھی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کی گئی۔

جب ملک میں تمام جماعتوں کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔ تو حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے بعد اہالیان پاکستان کو جو تحفہ پیش کیا۔ وہ عائلی قوانین ہیں۔ مارشل لاء کے دور میں خلاف قانون جماعتوں کے کسی سربراہ کو اس کے خلاف کسی پبلک جلسے میں آواز اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکی۔ یہ نظام العلماء ہی تھے جس نے دہلی دروازہ لاہور کے پبلک جلسے میں عائلی قوانین کے نفاذ پر حکومت کو متوجہ کیا۔ جس کی پاداش میں حضرت امیر مرکزیہ اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی کو چھ ماہ کے لئے لاہور میں نظر بند کر دیا گیا۔ علماء کرام نے اس کے خلاف ملک گیر مہم چلائی اور قراردادیں پاس کرائیں اور اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور بہت سے علماء کو اس کی پاداش میں پابند بھی کیا گیا۔ ۶۲ء میں مارشل لاء ختم ہوا۔ ادھر حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت کی وفات سے جمعیۃ علماء اسلام ہی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ حضرت کی وفات حسرت آیات کے بعد ملک کے سربرآوردہ علماء کرام نے حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ مخزن العلوم والفیوض خان پور کو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا بالاتفاق امیر منتخب کر لیا۔

اسمبلیوں میں جمعیۃ کی آواز

جب ملک سے مارشل لاء اٹھا دیا گیا اور عام انتخابات کا اعلان ہوا تو جمعیۃ علماء اسلام کے دو رہنما شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ڈیرہ اسماعیل خان سے قومی اسمبلی کے اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ضلع ہزارہ سے صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ الحمد للہ ہر دو اصحاب نے اسمبلیوں میں جہاں ملکی اور علاقائی مسائل پر آواز اٹھائی۔ وہاں عائلی قوانین کے خلاف بھی صدائے احتجاج بلند کی اور انہیں خلاف اسلام ثابت کیا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی صوبائی اسمبلی کی تقریر اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قومی اسمبلی کی ستر منٹ تک مدلل اور مفسر تقریر آج بھی کتابی صورت میں پڑھی اور دیکھی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جمعیۃ کی طرف سے ان قوانین کو ختم کرنے کے لئے ملک میں باقاعدہ جلسے کئے گئے اور قراردادوں اور محضر ناموں کے ذریعہ حکمران طبقہ کو عوام کے خیالات سے آگاہ کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت نے ترمیم کا وعدہ کر لیا۔ لیکن یہ وعدہ آج تک وفا نہیں ہوا اور عائلی قوانین میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی۔

کل پاکستان انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام کی اس سے قبل صرف صوبائی شاخیں مغربی اور مشرقی پاکستان میں تھیں مرکزی انتخاب اب تک عمل میں نہیں لایا گیا تھا۔ یکم و ۲ مئی ۱۹۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام مشرقی و مغربی پاکستان کے نمائندگان کا اجلاس شیرانوالہ میں منعقد ہوا۔ جہاں جمعیۃ کا مرکزی انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا امیر اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کو ناظم عمومی منتخب کیا گیا۔ اس موقعہ پر جمعیۃ کی طرف سے ایک تاریخی کانفرنس باغ بیرون موچی گیٹ میں منعقد ہوئی جس میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے رہنماؤں نے جمعیۃ کی پالیسی اور نصب العین کو واشگاف الفاظ میں واضح کیا۔ اس موقع پر آخری دن ایک عظیم الشان تاریخی جلوس نکالا گیا۔ جو لاہور کی اہم شاہراہوں سے ہوتا ہوا واپس موچی گیٹ میں اختتام پذیر ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام کو ملک گیر شہرت ہی حاصل نہیں بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی اس کی سرگرمیوں کی اہمیت کا احساس کیا جاتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ملکی اور ملی مسائل اسلام کی روشنی میں حل کرنا چاہتی ہے۔ جمعیۃ کے ارکان اس وقت تک اطمینان سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک اس ملک میں کتاب و سنت کے مطابق اسلام کا قانون رائج نہیں ہوگا

بقیہ صدر مملکت کی نشری تقریر

اس تجویز پر بات چیت کی۔ انہوں نے متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کیا کہ میری طرف سے مجوزہ اعلان کا کوئی قانونی جواز نہیں ہوگا۔ اس اعلان کو مارشل لاء کا تحفظ حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ عوام کی خواہشات پر مبنی ہو سکتا ہے۔ اس طرح ایک خلاء پیدا ہو جائے گا اور افراتفری و انتشار پھیلے گا

انہوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ اعلان کے ذریعے قومی اسمبلی کو دو حصوں میں تقسیم کرنے سے علیحدگی کے رجحانات کو فروغ حاصل ہوگا اور ان کی حوصلہ افزائی ہوگی جو پہلے سے موجود ہیں۔ لہٰذا انہوں نے رائے ظاہر کی کہ اگر عبوری دور میں مارشل لاء ہٹانا اور اقتدار کی منتقلی مقصود ہے تو اسمبلی کا اجلاس ہونا چاہیئے جو مناسب عبوری آئین کا بل منظور کر کے توثیق کے لئے مجھے پیش کرے۔ میں نے ان خیالات سے مکمل اتفاق کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ شیخ مجیب الرحمٰن سے کہیں کہ اس مسئلہ پر معقول رویہ اختیار کریں۔

میں نے ان لیڈروں سے کہا کہ وہ اپنے اس نقطہ نظر سے شیخ مجیب الرحمٰن کو آگاہ کریں کہ ایسی سکیم سے جس کے تحت آپ اقتدار کے موجودہ منبع یعنی مارشل لاء کو ختم کر دیں اور قومی اسمبلی کے ایک باقاعدہ اجلاس کے ذریعہ اس خلا کو پُر بھی نہ کریں ملک میں افراتفری پھیل جائے گی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ شیخ صاحب سے مل کر اس صورت حال کی وضاحت کریں گے اور ان کو اس بات پر راضی کرنے کی کوشش کریں گے کہ قومی اسمبلی کے اجلاس اور اس کے فیصلہ کے ذریعہ انتقال اقتدار کے سلسلہ میں عبوری انتظام پر سمجھوتہ ہونا چاہیئے۔

سیاسی لیڈر شیخ صاحب کی اس تجویز پر سخت پریشان تھے۔ کہ آغاز ہی سے قومی اسمبلی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے ان کے خیال میں یہ تجویز پاکستان کے اتحاد اور سالمیت کے منافی تھی۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین نے بھی میرے اور شیخ مجیب الرحمان کے ساتھ مشترکہ ملاقات میں اس خیال کا اظہار کیا تھا اور شیخ صاحب کو اپنی رائے سے آگاہ کر دیا تھا مغربی پاکستان کے سیاسی لیڈروں نے اس مسئلہ پر شیخ مجیب الرحمٰن سے بات چیت کے بعد ۲۳ مارچ کو مجھ سے ملاقات کی اور بتایا کہ شیخ صاحب اپنی سکیم میں کسی ترمیم کے لئے تیار نہیں۔ انہیں صرف یہ فکر تھی کہ میں ایک اعلان جاری کروں جس کے ذریعہ مارشل لاء اٹھا لیا جائے اور اقتدار ان کو منتقل کر دیا جائے۔

شیخ مجیب الرحمان نے عدم تعاون کی جو تحریک شروع کی تھی وہ ایک کھلی ہوئی باغیانہ کارروائی تھی۔ انہوں نے اور ان کی پارٹی نے تین ہفتہ تک ملک کی قانونی حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ انہوں نے پاکستانی پرچم کی توہین کی۔ بابائے قوم کی تصاویر کو پھاڑ دیا اور ایک متوازی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مشرقی پاکستان میں فتنہ و فساد، خوف و ہراس اور عدم تحفظ کی کیفیت پیدا کر دی تحریک کے نام پر متعدد افراد کو قتل کیا گیا۔ ہمارے کروڑوں بنگالی بھائی اور دوسرے لوگ جو مشرقی پاکستان میں آباد ہیں خوف و ہراس کی فضا میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور لاتعداد لوگ جان بچانے کے لئے مشرقی پاکستان سے ترک سکونت پر مجبور ہو گئے۔

مشرقی پاکستان میں متعین افواج کا تمسخر اڑایا گیا اور طرح طرح سے ان کی توہین کی گئی۔ انہوں نے انتہائی اشتعال کے باوجود جس صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ اس پر میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان کا نظم و ضبط قابل داد ہے اور میں اس

(باقی صفحہ ۸ پر)

ہدایاتِ ربانی

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر (۱۶ - ۹۰)

اللہ حکم دیتا ہے کہ عدل کرو، ہر تمام نیک باتوں اور ہر طرح کی راست بازیوں کو اختیار کرو اور اس طرح فحشا اور ظلم و معصیت سے بچو۔

لاتتبعوا خطوات الشیطان فانہ یأمر بالفحشاء والمنکر (۲۴ - ۲۱)

شیطانی وسوسوں کی پیروی مت کرو، کیونکہ وہ فواحش اور ظلم و عصیاں کا حکم دیتا ہے

پس اللہ کا دوست اور ولی وہی ہو سکتا ہے۔ جو اس کے حکم کا پیرو اور داعی ہو۔ اللہ کا یہ حکم ہے کہ یامر بالعدل والاحسان۔ اس لئے کہ سفیر اور اس کی حکومت کے خلیفہ ہیں اور سفیر وہی جو اپنے بادشاہ کے حکموں کا ترجمان ہے یہ ہی سبب ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر جا بجا زور دیا گیا اور اسے مومنوں کے تمام اعمال حسنہ کی بنیاد اور اساس بتلایا

الذین مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وأمروا بالمعروف ونھوا عن المنکر ولله عاقبۃ الامور (۲۲ : ۴۱)

وہ مسلمان کہ اگر ہم انہیں دنیا میں قائم کر دیں، تو ان کا کام یہ ہوگا کہ صلوٰۃ الٰہی کو قائم کر دینگے۔ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کریں گے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت ہوگی اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

وربک الغنی ذو الرحمۃ ان یشا یذھبکم ویستخلف من بعدکم ما یشاء کما انشاکم من ذریۃ قوم اٰخرین (۶ : ۱۳۴)

اور تمہارا پروردگار بے پروا اور فیاض ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ دے گا اور تمہارے بعد کسی دوسری جماعت کو کھڑا کر دے گا جس طرح کہ خود تم کو دوسروں میں سے اس نے منتخب کیا تھا (القرآن العظیم)

اگر تم کو اپنا مال و متاع خدا سے زیادہ محبوب ہے کہ اسے نہ دو گے اور اپنی جانوں کو اس کی محبت سے بھی زیادہ پیارا سمجھتے ہو کہ اس کے لئے دکھ میں نہ ڈالو گے۔ اور اگر تمہارے دلوں کی آہیں، تمہاری آنکھوں کے آنسو اب اس کے لئے نہیں رہے بلکہ دوسروں کا مال ہو گئے تو یقین کرو کہ وہ بھی تمہارا محتاج نہیں۔

وہ اگر چاہے گا تو اپنے کلمۂ حق کی خدمت کے لئے درختوں کو چلا دے گا۔ پہاڑوں کو متحرک کر دے گا۔ کنکروں اور خاک کے ذروں کے اندر سے صدائیں اٹھنے لگیں گی۔ پر وہ فاسق اور نافرمان انسانوں سے کبھی بھی کام نہ لے گا۔ اور اپنے کام کی عزت کو ناپاکوں کی گندگی سے کبھی آلودہ نہ ہونے دیگا۔ وہ فرماتا ہے:۔

"اے مسلمانو! تم میں سے جو شخص دینِ حق کی راہ سے پھر جائے گا، سو اسے یقین کرنا چاہیئے کہ خدا اپنے کلمۂ حق کے لئے اس کا محتاج نہیں ہے۔ قریب ہے کہ وہ ایک دوسری قوم کو نمایاں کرے جو اللہ کو چاہنے والی ہوگی اور اللہ اسے پیار کرے گا۔ وہ مومنوں کے آگے نہایت عاجز و نرم ہوں گے پر دشمنانِ حق کے لئے نہایت معزز و سرکش، اللہ کی راہ میں بے خوف مجاہد ہوں گے۔ اور کسی الزام دینے والے کے الزام کی پرواہ نہ کریں گے۔ یہ اللہ کا بڑا ہی فضل ہے۔ جس کو چاہے اپنے فضل کے لئے چن لے۔ وہ اپنے فضل میں بڑی ہی وسعت رکھنے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے (القرآن العظیم)

(از مولانا ابوالکلام آزاد)

معذرت

ترجمان اسلام کی دو کاپیاں چھپ چکی تھیں اور دوسری دو کاپیاں طباعت کے لئے بھیجی جا رہی تھیں کہ اچانک صدر یحییٰ خاں صاحب نے اپنی نشری تقریر میں پاکستان میں تمام سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ نئے حالات کے پیش نظر ہم مجبور ہیں ترجمان اسلام کی ایک کاپی اشاعت سے روک رہے ہیں آئندہ حسب معمول ۱۶ صفحات پر شائع ہوگا۔ ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ (محمد حنیف)

ہم میں اپنے ہم وطنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ صورت حال کی نزاکت کا احساس کریں۔ جس کی تمام تر ذمہ داری پاکستان دشمن اور علیحدگی پسند عناصر پر عائد ہوتی ہے اور ملک کے ذمہ دار شہریوں کا طرز عمل اختیار کریں کیونکہ اس پر ملک کی بقا اور سلامتی کا انحصار ہے۔

خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد

بقیہ ——— نشری تقریر

فخر کرتا ہوں مجھے ایک ہفتہ قبل ہی شیخ مجیب الرحمٰن اور ان کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن میں اس طریقہ سے حالات پر قابو پانے کی انتہائی کوشش میں مصروف رہا جس سے میرے پر امن طور پر انتقال اقتدار کے مقصد اور مقصد کے حصول میں کوئی خلل واقع نہ ہونے پائے۔ اپنے مقصد کے حصول کی اس لگن کی خاطر میں یکے بعد دیگرے ان غیر قانونی اقدامات کو برداشت کرتا رہا اور ساتھ ہی ساتھ اس کوشش میں مصروف رہا کہ اس بحران کا کوئی معقول حل نکل آئے۔ میں نے اور دوسرے لیڈروں نے شیخ مجیب الرحمٰن کو قائل کرنے کے لئے جو کوششیں کی ہیں۔ ان کی تفصیلات سے آپ کو ابھی آگاہ کر چکا ہوں۔ ہم نے انہیں سمجھانے بجھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن وہ کسی بھی تعمیری تجویز کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ دوسری طرف وہ اور ان کے ساتھی حکومت کے احکامات کی خلاف ورزی میں مصروف رہے اور میری ڈھاکہ میں موجودگی کے دوران میں ان واقعات کا سلسلہ جاری رہا۔ انہوں نے مجھے عبوری حکومت کے لئے جو اعلان جاری کرنے کا مشورہ دیا تھا وہ درحقیقت ایک طرح کی چال تھی۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اس اعلان کی وقعت اس کاغذ جتنی بھی نہ ہوگی جس پر اسے تحریر کیا جائے گا اور مارشل لاء اٹھنے کے بعد جو خلا پیدا ہوگا۔ اس میں وہ کسی روک ٹوک کے بغیر جو چاہیں گے کرتے رہیں گے۔ معقول بات کو قبول کرنے سے ان کے مسلسل انکار، ضد اور ہٹ دھرمی سے صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ شخص اور اس کے ساتھی پاکستان کے دشمن ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ مشرقی پاکستان مستقل طور پر ملک سے علیحدہ ہو جائے شیخ مجیب الرحمٰن نے اس ملک کی سالمیت اور اتحاد پر حملہ کیا ہے اور اس جرم کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ ہم اقتدار کے چند بھوکے اور وطن دشمن لوگوں کو ملک کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے اور ان کو بارہ کروڑ عوام کی قسمت سے کھیلنے کا ہرگز موقع نہیں دیا جائے گا۔

میں نے ۲۶ مارچ کو اپنی تقریر میں بتلایا تھا کہ پاکستان کی سالمیت اتحاد اور استحکام کا تحفظ مسلح افواج کا مقدس فریضہ ہے اور میں نے انہیں حکم دے دیا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں حکومت کی عملداری کو بحال کرنے کے لئے اپنا فرض انجام دیں۔ میں نے ملک میں اس سنگین صورت حال کے پیش نظر ملک بھر میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں تک عوامی لیگ کا تعلق ہے سیاسی پارٹی کی حیثیت سے اسے خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ میں نے پریس پر مکمل سنسر لگانے کا بھی فیصلہ کیا ہے ان فیصلوں کے مطابق مارشل لاء کے ضابطے جلد جاری کر دیئے جائیں گے میں آخر میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میرا اصل اور سب سے بڑا مقصد اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کو منتقل کرنا ہے۔ جیسے ہی حالات اجازت دیں گے اس مقصد کے حصول کے لئے تازہ اقدامات کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ مشرقی پاکستان میں امن و امان کی صورت صورت حال بہت جلد معمول پر آ جائے گی اور ہم دوبارہ اپنی منزل کی طرف قدم بڑھا سکیں گے۔

ص (باقی کالم ۲ میں)

فکر و نظر

احمد حسین کمال

تبدیلیٔ حالات کا تقاضا

پاکستان کا وجود برصغیر پاک و ہند میں برطانوی تسلط سے نجات حاصل کرنے کی اس تاریخی جدوجہد کا حاصل ہے۔ جو ڈیڑھ سو سال کے عرصہ میں، وقتاً فوقتاً مسلمانانِ ہند نے انجام دی۔

اٹھارویں صدی کے آخر میں پلاسی اور مرشد آباد کی جنگیں جن کی قیادت سراج الدولہ اور اس کے کمسن ساتھیوں نے کی۔ میسور کی لڑائیاں جو حیدر علی اور سلطان ٹیپو شہیدؒ کی سربراہی میں لڑی گئیں۔ انیسویں صدی کے اوائل میں بنگال کی باغیانہ فرائضی تحریک جس کی رہنمائی مولانا شریعت اللہ اور ان کے بعد نثار علی ٹیٹو میاں شہیدؒ نے کی۔ شمالی ہند میں بالاکوٹ کے شہید مجاہدین کی معرکہ آرائیاں جن کے امیر و رہبر تحریک ولی اللہی کے تربیت یافتہ سید احمد شہیدؒ، مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کے رفقاء تھے۔ انیسویں صدی کے وسط کا جہادِ آزادی جس کے پیشوا اور رہنما ایک طرف امداد اللہ شاہ مہاجر مکیؒ اور مولانا لیاقت علیؒ الہ آبادی جیسے صوفیاء اور عالمان دین تھے۔ دوسری طرف مولانا امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ، مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ اور مولانا قاسم نانوتویؒ جیسے بزرگانِ دین اور فاضلین عصر تھے۔ تیسری طرف بخت خاں جیسے جرنیل اور سپاہی تھے اور چوتھی طرف پشاور سے بنگال تک مقامی مسلمان جانبازوں کے دستے تھے۔ انیسویں صدی کے آخر کی خفیہ تحریک مہاجرین جس کے سرکردہ کارکنان "انبالہ سازش کیس" کے ماخوذین تھے۔ بیسویں صدی کے اوائل کی تحریک انقلاب جس کے بانی و سرپرست اسیر مالٹا شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور ان کے بلند پایہ رفقاء تھے۔ ۱۹۲۰ء کی تحریک خلافت جس میں قدیم و جدید حلقوں کے اکابر مسلمان، مولانا ابوالکلامؒ، مولانا حسین احمدؒ، مولانا کفایت اللہؒ، مولانا محمد علیؒ، مولانا شوکت علیؒ، حکیم اجمل خاںؒ، ڈاکٹر انصاریؒ اور اسی پایہ کے بے شمار افراد شامل تھے۔ اور ۱۹۴۰ء کی تحریک پاکستان جس کے نقاش اعظم علامہ اقبالؒ، جس کے قائد اعظم محمد علی جناحؒ اور جس کے روح رواں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ جیسے حضرات تھے۔

ان سب تحریکوں اور کوششوں کا ثمر پاکستان کی صورت میں حاصل ہوا۔ اور پاکستان کے وجود میں آنے کا یہ تاریخی پس منظر کسی بھی قوم کے لئے سرمایۂ افتخار اور وجہ عزت و سربلندی کے لئے کافی ہے۔

ڈیڑھ سو سال کی اس مسلسل جدوجہد میں جان و مال، عزت و آبرو اور قید و بند کی ہر وہ قربانی جو ایک قوم اپنے وجود کے بقاء کے لئے دے سکتی ہے، پاک و ہند کے مسلمانوں نے دیں۔

بلا مبالغہ اس طویل مدت کے دوران لاکھوں جانیں قربان ہوئیں۔ لاکھوں افراد بے گھر ہوئے۔ بے شمار خاندان اجڑے۔ ہزاروں افراد جلاوطن کئے گئے۔ لاکھوں انسانوں کو قید و بند کی سختیوں سے گذرنا پڑا اور کروڑوں افراد کی پوری مسلمان قوم مختلف آزمائشوں اور مصیبتوں سے گذرتی رہی۔ حکومت و سیاسی اقتدار کی پامالی ہی نہیں، بلکہ برطانوی حکومت کی غلامی میں پاک و ہند کے مسلمانوں کو اپنے ماضی کے تمام تہذیبی ورثوں علم و فضل، تہذیب و ثقافت، اقتصاد و معیشت اور اتحاد و یک جہتی وغیرہ سے محروم ہو جانا پڑا۔ اور ان کے بدلے میں جہل و افلاس اور بے ہنری کے طویل اور گہرے سائے ملے۔ جو غلام انگریز پرست طبقوں کی بالادستی کی وجہ سے تاریک تر ہوتے چلے گئے۔

بارہ کروڑ کی مسلمان قوم نے ڈیڑھ سو سال کی طویل جدوجہد میں اپنا سب کچھ لٹا کر آزاد پاکستان کی نعمت حاصل کی۔ جس کے اقتدار اور معیشت کی باگ ڈور پھر انگریز حکمرانوں کی پروردہ انتظامیہ اور انگریز حاکموں کے وفادار جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور آلۂ کار طبقہ کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔

اس طبقہ نے سب سے پہلے اس مسلم لیگ کو پاکستان میں بے اثر، ناکارہ اور بے دخل بنایا۔ جس کی سربراہی میں قوم نے پاکستان حاصل کیا تھا اور مسلم لیگ کے نہایت مخلص اکابر و کارکنان کو بے بس حتیٰ کہ قتل کے میدان تک پہنچا دیا۔

اس کے باوجود پاکستان کے عوام اپنی اس نعمت کے تحفظ و استحکام کے لئے ہمیشہ سرگرم رہے۔ اور ان غاصبین کے دعووں پر بھی اعتماد کرتے رہے کہ کہیں ان کے محبوب وطن پر کوئی آنچ نہ آ جائے۔

لیکن ستمبر ۱۹۶۵ء میں بھارت کی اچانک جارحیت نے انہیں چونکا دیا۔ اور انہوں نے محسوس کیا کہ اگر پاکستان کے موجودہ سیاسی و معاشی حالات کو عوام کے حق میں موڑا نہیں گیا تو کسی وقت بھی بھارتی جارحیت کا خطرہ جس کی پشت پناہی امریکہ اور برطانیہ کے سیاسی عزائم کر رہے ہیں، پاکستان کے وجود کو خطرہ میں ڈال دیگا۔

چنانچہ یہ ہی موڑ تھا جہاں سے پاکستان کے عوام نے، مزدوروں نے، طالب علموں نے، دانشوروں نے، وکیلوں نے، استادوں نے، کسانوں نے اور عام شہریوں نے، سیاسی گروہ بندیوں کی محفل آرائیوں سے ہٹ کر عوامی جدوجہد کا خود آغاز کیا۔

کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ ۱۹۶۸ء کی عوامی تحریکات کے آغاز کا علم فلاں سیاسی فرد یا فلاں سیاسی جماعت نے بلند کیا تھا۔ ایوب خاں کے دس سالہ جشن ترقی کے خلاف جو دراصل دس سالہ جشن آمریت تھا، یہ صرف پاکستان کے جیالے عوام تھے۔ جو کسی کی رہنمائی کا انتظار کئے بغیر سڑکوں پر نکل آئے۔ اور کراچی، ملتان، لاہور، راولپنڈی، پشاور، ڈھاکہ، چاٹگام، جیسور اور سلہٹ میں اپنے سینہ پر گولیاں کھانے کے لئے بڑھتے رہے چنانچہ اس خوں فشاں مہم کے لئے نوجوان طلب علم ہی اپنا سر پیش کر رہے تھے۔ اور کوئی سیاسی جماعت اپنے کسی ایک بھی ایسے کارکن کا حوالہ نہیں دے سکتی۔ جس کا خون ۱۹۶۸ء کی عوامی تحریک میں بہا ہو، اور جس نے اپنی جان پر کھیل کر ایوبی آمریت کو چیلنج کیا ہو۔

یہ صرف پاکستان کے عوام تھے اور پاکستان کے جیالے فرزند طالب علم تھے۔ جنہوں نے ملک کے دور دراز پر، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے گراؤنڈ میں اور شہروں کی سڑکوں اور بازاروں میں ایوبی آمریت کی سنگینوں اور گولیوں کے سامنے اپنے سینے سپر بنا دیئے۔

اور جب وہ ایک آمر کے تخت کو ہلا چکے تو پھر سیاسی جماعتیں اور شخصیتیں بھی اپنے اپنے جلوس بنا کر میدان میں اتر آئیں۔

غرضیکہ پاکستان میں عوامی جدوجہد اور عوامی تحریک تمام تر عوام کے جوش و ولولہ کی رہین منت ہے۔ اور شاید اس صدی کے سیاسی واقعات میں اس اعتبار سے منفرد مقام رکھتی ہے کہ جب ملک کی سیاسی جماعتیں بند کمروں میں اپنے اجتماعات منعقد کیا کرتی تھیں۔ عوام سروں سے کفن باندھ کر اپنے سیاسی حقوق کی بازیابی کے لئے ایک ظالم آمریت کے خلاف میدان میں نکل آئے تھے۔

یہ جدوجہد یقیناً کامیابی کی منزل تک پہنچنے والی تھی لیکن سیاسی جماعتوں کی مداخلت اور سودے بازی نے حالات کا رخ موڑ دیا۔

ایوب خاں کی گول میز کانفرنس نے عوامی جدوجہد کو سبوتاج کر دیا اور دوسرے مارشل لاء کے لئے راستہ کھول دیا۔

سیاسی جماعتوں کی باہمی آویزش نے عوام کی متحدہ جدوجہد میں رخنہ ڈالا۔ ملک میں خطرات کو ہوا دی۔ اور فوج کو ملک کے تحفظ کے لئے مارشل لاء نافذ کرنا پڑا۔

اب عوام کی طرف اقتدار کی منتقلی تمام تر مارشل لاء حکومت کی صوابدید پر رہ گئی۔ مارشل لاء حکومت نے اقتدار عوام کی طرف منتقل کرنے کا اعلان کیا اور سیاسی جماعتوں کو دعوت دی کہ وہ عوامی انتخاب میں حصہ لیکر حکومت کے انتقال اقتدار کے پروگرام کو کامیاب بنائیں لیکن وہ عناصر جو قیام پاکستان سے عہد ایوبی کے

اختتام تک ملک کے دروبست اور سیاست و معیشت پر قابض چلے آرہے تھے، مکمل عوامی اقتدار میں اپنی موت دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ ان عناصر کی سرگرمیاں زور پکڑ گئیں انہوں نے اپنے تمام اثر و رسوخ کو کام میں لانا شروع کر دیا ملک میں سیاسی انتشار برپا کر دیا۔ نظریات کی جنگ چھیڑی پاکستان کے مسلمان عوام کو کفر و اسلام کی نام نہاد حدود میں تقسیم کرنے کی کوشش کی۔ علاقائی تعصبات کو ہوا دی۔ اسلام کو سرمایہ داری اور جاگیرداری کا حلیف باور کرانے کا پروپیگنڈا کیا۔ عوام کا افلاس دور کرنے کی کوششوں کو کفر کا نام دیا۔ اور اپنی باہمی سیاسی رقابتوں کو کفر و اسلام کی جنگ میں تبدیل کر دینا چاہا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں جانبدارانہ رویوں نے عوام سے ہر سچی بات کو چھپایا۔ اور انہیں ملک کے بنیادی معاملات کے متعلق اب تک اندھیروں میں رکھا گیا۔

پاکستان کی ۹۹ فیصد آبادی کسانوں، مزدوروں محنت کاروں اور دماغی کام کرنے والوں کی محنتوں و کاوشوں کا مسلسل اور بھرپور استحصال بیسویں صدی کے آخر کا ایک ایسا المیہ ہے جسے اب نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ملک مسلمان عوام کا ہے۔ مسلمان عوام کی ڈیڑھ سو قربانیوں کا حاصل ہے۔ اس لئے یہاں اسلام ہرگز مابہ النزاع مسئلہ نہیں ہے۔ اسلامی اصول و ضابطے یہاں کے معاشرے کا ایسا حق ہیں جسے کوئی بھی تبدیل کرنے اور مٹانے کی جراءت نہیں کر سکتا۔

اسلام کو اگر خطرہ ہو سکتا ہے تو صرف اس کے بلند بانگ مدعیوں سے جو عوام کے بنیادی حقوق اور بنیادی مسائل سے صرف نظر کر کے اسلام کی من مانی تعبیرات کے ذریعہ اپنے گروہی اور حلقہ جاتی مفادات حاصل کرنے کے درپے ہیں۔

پاکستان میں کسی ایک مسلمان نے بھی آج تک یہ نہیں کہا کہ یہاں قرآن کے احکام نافذ نہیں کئے جائیں۔ یہاں رسول کی سنت کو آئین سازی کا ماخذ و معیار نہ بنایا جائے۔

اصل مسئلہ تو یہاں مسلمان عوام کا ہے جو ملک کی ۹۹ فیصد سے زیادہ آبادی ہے۔

ان کو ملک کے نظم و انتظام میں کیا حیثیت حاصل ہونی چاہیئے۔ اور پاکستان کا سیاسی معاشی اور اقتصادی ڈھانچہ اپنی موجودہ صورت سے کون سی ایسی صورت میں منتقل ہونا چاہیئے۔ جس کے نتیجہ میں ایک کسان، ایک مزدور، ایک عام آدمی بھی وہی کچھ حاصل کر سکتا ہو، اور حاصل کرے جو ملک کے امیر ترین طبقہ کے چند ہزار اور چند لاکھ افراد کو حاصل ہے۔

اگر ملک کے کروڑوں کسان، کروڑوں مزدور، اور کروڑوں عوام اس قابل نہیں ہو سکتے کہ اپنے ہی جیسے اور اپنی ہی سطح کے لوگوں کو اپنا نمائندہ بنا کر ایوان حکومت میں بھیجیں۔ اگر یہ کروڑوں افراد کھیتوں، کارخانوں اور بازاروں میں انجام دی جانے والی اپنی محنتوں اور مشقتوں کے پورے کے پورے مالک نہیں بن سکتے۔ اگر اس ملک کے زرعی، صنعتی اور مالی وسائل میں جو قدرت کا عطیہ ہیں۔ اور جن پر آج ایک محدود طبقہ کی اجارہ داری قائم ہے۔ ملک کے کروڑوں انسانوں کو برابر کے حقوق حاصل نہیں ہو جاتے تو یہاں کی سیاست اور اس کے نظام میں کسی قسم کی بھی تبدیلی لے آئی جائے۔ اسے کسی حالت میں بھی اسلامی اور منصفانہ نہیں کہا جا سکتا

پس آج کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہی ہے کہ ملک کے غریب عوام کو سیاسی اور معاشی دائرے میں برابر کے حقوق ملنا چاہیئے۔

اس ملک میں قرآن و سنت کے احکام و قوانین کی بالادستی قائم کرنے اور قائم رکھنے کا واضح راستہ صرف یہ ہے کہ پاکستان کے غریب عوام یعنی ۹۹ فیصد سے زیادہ آبادی کو بھی وہی مقام حاصل ہو جانا چاہیئے جو چند ہزار اور ان کے چند لاکھ گماشتوں کو حاصل ہے

یہ بات قطعی ناممکن ہے کہ ملک کا سیاسی نظام تو ایسا ہو۔ جس میں دولت کی ریل پیل اور قوت کے بل پر ایسے لوگوں کو اقتدار ملے جو مفاد پرست طبقے کے نمائندے ہوں۔ اور پھر اسلام کے سیاسی اصول کا ملک میں صحیح طور پر نفاذ بھی ہو جائے۔ نیز یہ کہ ملک کی معیشت پر تو چند ہزار جاگیردار و سرمایہ دار قابض و مسلط ہوں اور اسلام کے عطا کردہ معاشی و اقتصادی حقوق سے عوام بہرہ ور ہو سکیں۔

سوال یہ ہے کہ اسلام کے پاکیزہ سیاسی اصول اور منصفانہ معاشی ضابطے کس طرح نافذ ہو سکتے ہیں اور نافذ ہو کر کامیاب بنائے جا سکتے ہیں۔ جبکہ اقتدار چند دولت مند خاندانوں کے نمائندوں اور کارندوں کے ہاتھوں میں ہو۔ ملک کے ۹۹ فیصد عوام محض غربت کی وجہ سے سیاسی نظام میں اپنی حقیقی نمائندگی سے محروم کر دیئے گئے ہوں اور دیہات سے شہروں تک چند جاگیردار اور سرمایہ دار خاندانوں کی جاگیرداری اور سرمایہ داری کی وہ تلوار ان کے سروں پر معلق ہو۔ جس کو جابر و بدعنوان نوکر شاہی اور افسر شاہی کی حمایت و مدد حاصل ہو۔

کسی بھی نظام، کسی بھی ضابطے، کسی بھی قانون اور کسی بھی اصول کی کامیابی کا انحصار، اس ڈھانچے پر اور ان افراد پر ہوتا ہے۔ جو اس نظام، ضابطے، قانون اور اصول کے نفاذ کے ذمہ دار بنتے ہیں اور اس ماحول پر منحصر ہوتا ہے۔ جس میں انہیں نافذ کیا جاتا ہے۔

جب تک ملک کا ماحول سرمایہ دارانہ سامراجی نظام معیشت میں جکڑا ہوا ہے اور سیاسی باگ ڈور سرمایہ کے زیر اثر ہے۔ کوئی بھی نظام اور قانون نافذ اور کامیاب نہیں بنایا جا سکتا۔ آج بھی ہمارے ملک میں بہت سے قانون اور ڈھانچے نافذ ہیں۔ جو حق و انصاف کے مدعی ہیں۔ لیکن وہ سب کے سب جاگیرداری اور سرمایہ داری کے اثر و رسوخ کے آگے ناکام نظر آتے ہیں۔ یہ منظر دیہات اور شہروں کی غریب آبادیوں ہر وقت دیکھا جا سکتا ہے۔ پس اسلامی نظام، اسلامی عدل اسلامی اصول کا نفاذ بھی اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب ماحول کو سرمایہ داری اور جاگیرداری کے اثرات سے پاک کر لیا جائے۔ اور نفاذ کی قوت براہ راست کسانوں اور مزدوروں کے حقیقی نمائندوں کے ہاتھوں میں آجائے جو مسلمان بھی ہیں اور ملک کی آبادی کا ۹۹ فیصد سے زیادہ حصہ بھی ہیں۔

اگر یہ بات صحیح ہے کہ مسلمان اسلامی نظام کی برکتوں سے خلافت راشدہ کے بعد محروم ہوتے چلے گئے تو اس کی بڑی وجہ جس کی تاریخ تصدیق کرتی ہے صرف یہ ہوئی کہ حکومت اور معیشت کے دائرے میں عوام کا دخل کم سے کم ہوتا چلا گیا۔

خلافت راشدہ کے دور کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت یہ ہی تھی کہ اس دور کا ماحول جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ کے تسلط سے پاک تھا۔ اور ایک معمولی بڑھیا کا ہاتھ بھی حکمران وقت کے دامن تک پہنچ جاتا تھا

ماحول کی یہ خصوصیت اور عوام کے دخل کی یہ حیثیت ختم ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد صدیوں تک مسلمان حکومتیں قائم ہوتی رہیں۔ لیکن اسلام کی برکات کم ہوتی چلی گئیں۔ بالآخر عوام اسلام کفر کے نرغہ میں آگیا۔

اسلام نے انسانیت کو عدل و انصاف کے اصول دیئے ہیں۔ انسانوں کے درمیان عدل و انصاف کا قیام اسلام کا مقصود ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں عدل و انصاف کا دور دورہ ہو۔ یہ ہی اسلام کا مدعا ہے اور عدل و انصاف اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک مدعی اور مدعا علیہ عدالت میں مساوی حیثیت سے پیش نہ ہوں۔ عدالت کے سامنے مساوی درجہ نہ رکھتے ہوں۔ اس لئے کہ مساوات سے ہی عدل و انصاف کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں۔ فریقین میں امتیاز برقرار رکھ کر اور برتر و کمتر کا فرق قائم رکھتے ہوئے ہرگز عدل و انصاف نہیں کیا جا سکتا۔ پس مساوات عدل و انصاف کی اولین شرط ہے۔ مساوات کے بغیر عدل و انصاف کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔

اگر پاکستان میں واقعی اسلام کا نظام انصاف و عدل مطلوب ہے تو اس کا پہلا اور لازمی تقاضا یہ ہے کہ پاکستان کے باشندوں کے درمیان سے تمام وہ معاشرتی، سیاسی، اقتصادی اور معاشی تفریقات ختم کر دی جائیں۔ جو انگریزوں کی حاکمیت اور غیر اسلامی ماحول کے دور کی پیدا کردہ ہیں۔ اور پھر اسلام کے عدل و انصاف کی ترازو کو قائم کیا جائے۔

یقیناً حق و باطل کا صحیح فیصلہ صرف اسی طرح ہو سکے گا۔

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

دلوں کی بادشاہت

ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم
سابق صدر ہندوستان

جس دربار میں اس وقت حاضر ہوں اس کے آداب میں کم خوری اور کم خوابی کے ساتھ کم گوئی بھی ایک ادب ہے یہاں عقیدت اور محبت کے مضامین بہ رنگین نگاہ شوق یا چشم نم سے ادا ہوں تو اچھا ہوتا ہے۔ لیکن صاحب سجادہ کا ارشاد ہے کہ کچھ کہو۔ اس لئے عقیدت کے دو پھول لفظوں کے روپ میں اس معلم و مرشد اعظم کی آرام گاہ پر چڑھاتا ہوں، جس کے فیض تربیت کے اثرات آج بھی ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ملتے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے یہ دیس چھ صدیوں سے مستفیض ہو رہا ہے اور آج بھی اس فیضان کا چشمہ کافی جاری ہے۔ آج بھی بے گنتی انسانوں کے دل سے آستانہ کی طرف جھکتے اور اس سے تسکین اور راحت پاتے ہیں:

محبت، خدمت اور اقدار روحانی کی چاکری کر کے جس پیغام کی اشاعت کا کام حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ چشتیہ ہندیہ کے سپرد فرمایا تھا وہ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ اور شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کے ہاتھوں اور منظم ہو کر حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کے ہاتھوں اپنے درجہ کمال کو پہنچا۔ آغاز کار کی دقتوں، کلفتوں اور صعوبتوں کا ذکر کیا کروں کہ شاید ایسے مقدس کام کی شرائط لازمی اور اس اہم ذمہ داری کے وسائل تربیت میں سے ہیں۔ اور پھر اس وسعت اور کثرت فتوح کا ذکر کروں کہ گویا سونا برستا تھا اور ہزاروں آدمی اس درویش سلطان صفت کے لنگر سے روزانہ کھاتے تھے۔ دلی کے تخت پر اچھے بڑے بادشاہ بھی آتے جاتے رہے۔ مگر اس درویش صفت خدا پرست کی حکومت کا حلقہ دن بدن بڑھتا ہی گیا۔ بگرد حکمرانی جس کا سکہ جان و دل پر تھا، عسر کی استقامت اور یسر میں رضا جوئی الٰہی اور خلق اللہ پر شفقت تامہ کی ایسی مثالیں تاریخ میں کم ملتی ہیں۔ اور جو اثر اور قبول عام آپ کو قدرت نے بخشا وہ کم اور کسی کے حصہ میں آتا ہے

تاریخ کی کتابوں میں پڑھیئے کہ امیر و غریب، عارف و عاصی، بوڑھے، جوان، جاہل و عالم۔ غرض ایک بے شمار مخلوق کا کیسا تانتا دہلی اور غیاث پور کے درمیان اس ذات گرامی کی وجہ سے بندھا رہتا تھا۔ سارے راستہ میں آنے والوں کی سہولت کے لئے لوگوں نے ہی کنوئیں کھدوائے تھے۔ راستے میں پینے کے ٹھنڈے پانی کا کیا اہتمام رہتا تھا سستانے اور عبادت کرنے کے لئے جگہ جگہ چبوترے بنا دیئے گئے تھے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس مرد درویش نے کس طرح انسانوں کے دلوں کی بادشاہت پالی تھی۔

اس کا راز کیا تھا۔ اس کا راز ایک کھلا راز تھا، اپنی ذات کا کلیتہً اقدار عالیہ مطلقہ کا خادم بنا دینا۔ ان سے اس درجہ وابستہ ہو جانا کہ قدر اور اس کے حامل کا فرق دشوار ہو جائے۔ لیکن سچائی، اچھائی، عدل، محبت، شفقت، خدمت خلق کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ یہی آپ نے کیا تھا اصطلاح مذہب میں ان اقدار عالیہ ان اسمائے حسنیٰ کے مجموعہ کو خدا کہتے ہیں۔

وہی آپ کی زندگی کا مقصود تھا۔ وہی معبود۔ اور آپ نے اپنے شیخ کی زبان سے ایک خاص حالت وجد میں جو الفاظ سنے تھے۔ وہ عمر بھر کانوں میں گونجے اور سینے میں دبے رہے اور انہیں نے یہ حال کر دیا ع

جاناں ما را و جاناں ما جاناں را

جو آدمی ان اقدار مطلقہ کا عالم بن جاتا ہے: اس کے دل کی وسعتوں کا کیا پوچھنا۔ وہ ساری مخلوق کو خدا کا کنبہ جاننے ماننے لگ جاتا ہے اور اسے خواجہ اجمیری کے لفظوں میں قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ بس یہ نظر آنے لگتا ہے۔

درماندگان را فریاد رسیدن و حاجت بیچارگان روا کردن و گرسنگان را سیر گردانیدن۔

"درماندوں کی فریاد سننا۔ بے بسوں کی حاجت پوری کرنا۔ بھوکوں کا پیٹ بھرنا۔ خواجہ اجمیری ہی نے ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ خدا ترس کے لئے تین چیزیں درکار ہیں:

اول: سخاوتے چوں سخاوت دریا
دوم: شفقتے چوں شفقت آفتاب
سوم: تواضعے چوں تواضع زمین

سخاوت دریا جیسی۔ شفقت آفتاب جیسی۔ مہمان نوازی زمین کی سی۔ اور کون نہیں دیکھتا کہ اور سمجھتا کہ دریا اپنی سخاوت میں۔ آفتاب اپنی شفقت میں اور زمین اپنی تواضع میں ذات پات مذہب و مشرب نسل و زبان کی تمیز نہیں کرتے۔

خواجہ اجمیریؒ کے یہ مطالبے حضرت محبوب الٰہی کی زندگی میں پورے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

پھر کون نہیں جانتا اور کس نے نہیں دیکھا ہے، کہ سخاوت، شفقت اور تواضع کی صفتوں کے موجود ہوتے ہوئے بھی دین اور مذہب کا فرق لوگوں کے دلوں کو ایک دوسرے کی طرف سے بند کر دیتا ہے۔ مذہب چھوڑنے کی جگہ توڑنے ملانے کی جگہ جدا کرنے لگتا ہے۔ لیکن ان نفوس قدسی کا حال یہ نہیں ہوتا۔ حضرت نظام الدین اولیاء کی ذات گرامی میں جمالی شان کا مظہر اتم نظر آتا ہے۔ آپ کا دل انسانی ہمدردی سے لبریز تھا۔ آپ کی تعلیم اور ارشاد کی خصوصیت تو روحانی قدروں کا تحفظ، ہمدردی اور انسان دوستی تھی جب آپ نے ارشاد فرمایا:

ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے

اور آپ کے عاشق اور چہیتے محبوب خسروؒ نے (ان کی روح پاک پر خدا کی رحمتیں ہوں) فوراً دوسرا مصرعہ عرض کیا کہ ع ما قبلہ راست کردیم بر طرف کجکلاہے

تو یہ خالی مصرعہ لگانا نہ تھا۔ اس میں شاعر کے اس یقین و ایمان کا اعلان تھا۔ جو بات آپ نے فرمائی ہے۔ جس رواداری کی طرف آپ کا تیقن و اشارہ ہے آپ کی ذات اقدس خود اس کا علم ہے۔ اس لئے مرشد دلنواز کجکلاہ کی پیروی ہی اس قدر تکمیل کی ضامن ہے

پھر یہ بھی بسا اوقات ہوتا ہے کہ آدمی وسیع القلب بھی ہے۔ مذہبی رواداری بھی رکھتا ہے۔ مگر جب کسی سے ذاتی پرخاش ہو جائے۔ کوئی شخص بغض و عناد سے برسر پیکار ہو تو اس وقت شفقت کا دروازہ بند ہونے لگتا ہے۔ اور قلب کی وسعت میں لگتی کی گنجائش نکلنے لگتی ہے۔ اس باب میں بھی حضرت محبوب الٰہی کا مسلک خاص طور سے قابل توجہ ہے کسی مصرعہ موزوں کرنے والے کی نہیں۔ ایک صدق و خلوص مجسم کی دلی دعا ہے۔ جس کے پورے وزن کو سمجھنا چاہیئے۔ فرماتے ہیں:

ہر کہ ما را یار نہ بود ایزد او را یار باد
و آنکہ ما را رنجہ دارد راحتش بسیار باد
ہر کہ او در راہ ما خارے نہد از دشمنی
ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد

ہاں آخر میں ایک اور بات عرض کر دوں۔ یہ اقدار عالیہ کی غیر مشروط چاکری، یہ وسعت مشرب، یہ دشمن کو دعائیں دے کر دوست بنا سکنے کا ہنر، یہ سب کسی صاحب کمال میں ہوں۔ مگر ہو سکتا ہے کہ سب اس کے ساتھ ختم ہو جائیں کمال شخص کے لئے لازم تو نہیں کہ متعدی بھی ہو۔ دوسرے تک بھی پہنچے۔ لیکن خدمت خلق میں سچے دل سے لگنے والے جانتے ہیں کہ یہ سب کام کسی ایک زمانہ میں ختم نہیں ہو جاتا یہ ہمیشہ کئے جانے اور ہوتے رہنے کا کام ہے۔ اس کے لئے دوسرے کام کرنے والے تیار رہتے ہیں۔ اپنے جیسی شخصیتیں بنانی ہوتی ہیں۔ میں نے اپنی جیسی شخصیتیں ذرا ٹھیک نہیں کہا۔ اس لئے کہ شخصیتیں کوئی دو بالکل ایک سی نہیں ہوتیں۔ ہر شخصیت اپنی ایک سوا انفرادیت کی اساس پر ہی اپنی گوناگوں صلاحیتوں اور استعدادوں سے مطمئن ہوتی ہے۔ لیکن سب اخلاقی شخصیتیں چاہے استعداد اور صلاحیت میں کتنی مختلف ہوں رخ ایک ہی رکھتی ہیں۔

کس قدر اخلاق کی امٹ لگن شخصیت کی تعمیر کے اس کام کو جس خوبی اور یکسوئی سے اکابر صوفیہ نے انجام دیا ہے۔ اس کی مثال تاریخ میں کم ملے گی۔ ہر آنے والی نسل کو

(باقی آخری صفحہ پر)

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ "
سہ ماہی ۶/۰ "

رجسٹرڈ ایل نمبر — ۷۱۳۲

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

مرتب و انچارج: حافظ محمد حنیف سہارنپوری

خط و کتابت کا پتہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

فون نمبر — ۶۷۷۱۵

جلد ۱۴ | جمعہ ۵ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۷۱ء - قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۱۳

سوشلزم یا فاشزم؟

لاہور کے ایک اخبار نے یہ خبر شائع کی ہے کہ پیپلز پارٹی نے ملک میں ہنگامے اور جلسے خراب کرنے کا پروگرام تیار کرلیا ہے۔ اس اخبار نے چند نام بھی گنوائے ہیں جن کے جلسے خراب کئے جائیں گے۔

ان میں دونوں ایر مارشل اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا نام بھی شامل ہے۔

اس کی تصدیق کراچی میں پیپلز پارٹی کی مرکزی کونسل کے اجلاس کی کارروائی سے بھی ہوتی ہے۔

مسٹر بھٹو کے اس نئے پروگرام سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر بھٹو ملک کو فاشزم کی طرف دھکیلنا چاہتے ہیں۔

مسٹر بھٹو کو معلوم ہونا چاہیے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بہادر کارکن بھٹو کے فاشزم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جمعیۃ کے کارکن پاکستان میں نہ سوشلزم چلنے دینگے نہ فاشزم۔ (محمد اسلام کارکن جمعیۃ علماء اسلام — لاہور)

جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ کی طرف سے صوبائی دفتر کی امداد

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی اپیل پر صوبائی دفتر لاہور کی امداد کے لئے شاہ کوٹ کے اراکین جمعیۃ کی طرف سے مبلغ ۵۰۰/- روپے حافظ محمد حنیف سہارنپوری کی معرفت دیئے۔

بقیہ — دلوں کی بادشاہت

اگر وہ اقدار اخلاقی کے خادموں سے اپنے کو بے نیاز سمجھنے لگی ہو تو یہ کام کرنا ہے، ہمیں بھی کرنا ہے۔ اس میں ہم بزرگوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ محبوب الٰہی کی زندگی سے جنہوں نے سینکڑوں اخلاقی شخصیتوں کو گڑھ کر کاڑھ کر ملک کے کونے کونے میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اور اخلاقی اور روحانی زندگی کے احیاء کا ایک ایسا نظام قائم کردیا کہ حیرت ہوتی ہے۔

خویشکی پایاں میں جدید تشکیل

جمعیۃ خویشکی پایاں کا اجلاس قاضی شفیع اللہ صاحب کی صدارت میں قاری عبدالرؤف کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مولانا محمد شعیب نے ایجنڈا پیش کیا۔ مندرجہ ذیل تشکیل جدید عمل میں لائی گئی۔ امیر مولانا فقیر محمد صاحب عرف خاؤ استاد۔ نائب امیر قاضی شفیع اللہ صاحب نائب امیر مولانا عبدالرؤف۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد شعیب صاحب۔ ناظم میرزادہ صاحب۔ ناظم ۲ علی اکبر صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت ڈاکٹر عین السلام صاحب۔ خازن غنچہ خاں۔ سالار اعلیٰ نور اسلام۔ نائب سالار حاجی دوران ملک شمیر حسین، حیاگل صاحب۔ ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ رشکئی تا دوسرہ براستہ بانڈہ چھیل (پرانا نہر) سڑک کو پختہ کیا جائے۔

خوشخبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کردی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہوگئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کردیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کرسکتے ہیں مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہوگئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزاء سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کردی ہیں۔ ضرورت مند حضرات فائدہ اٹھا سکتے ہیں

حب مقوی ۲۵ روپے فی سینکڑہ۔ جسمانی طاقت معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کیلئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے

اصلی سلاجیت مصفیٰ دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲۰/- روپے

سلاجیت گرنے پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں ہی سے مل سکتی ہے

نزلہ عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے

اسقاط ہوجائے یا بچے پیدا ہوکر کچھ عرصہ میں مرجائیں۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں اس کی مجرب دوا قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے

نرینہ اولاد کی دوا حمل سے ۲½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/- روپے

بواسیر کی دوا تین قسم کی مجموعی قیمت ۱۵/- روپے

چنبل کی دوا قیمت ۱۵/- روپے

دمہ کی دوا۔ کمل کورس ۲۵/- روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے پچاس روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت سو گولی ۱۵/- روپے

ہیضہ۔ جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان۔ قیمت سو گولی ۵۰/- روپے

سرمہ مقوی بصر فی شیشی ایک روپیہ، دھند کمزوری نگاہ وغیرہ بارہ شیشی ۹/- روپے

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کیلئے کتابچہ طلب کیجئے علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۵/- روپے۔

حب عنبری مقوی اعصاب مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں، پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے۔

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے، امساک پیدا کرتا ہے کورس ۱۰/- روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ میں دو روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس

مدرسہ حنفیہ انوار القرآن منڈی واربرٹن کے زیر اہتمام ۲، ۳ اپریل ۷۱ء ۵، ۶ صفر ۱۳۹۱ھ بروز جمعہ ہفتہ بعد عشاء دو روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد یحییٰ حافظ آبادی، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن لائلپوری مولانا قاری عبدالحمید دین پوری مولانا محمد احمد میاں علی مولانا حافظ اورنگ زیب توحیدی راولپنڈی اور شاعر اسلام مرزا غلام نبی جانباز لاہور و دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

حسین عفی عنہ مہتمم مدرسہ حنفیہ انوار القرآن و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام منڈی واربرٹن

ترجمانِ اسلام

لاہور

18673
19

جلد 14 مش 25 تا 48

ملتان مرکز کیلئے

ایک اسلامی حکمران کا لائحہ عمل

"لوگو! تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ اس کتاب کے بعد، جو تم پر نازل کی گئی ہے، کوئی کتاب ہے، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے حلال ٹھہرا دیں وہ قیامت تک حلال رہیں گی، اور جن چیزوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حرام قرار دیا وہ قیامت تک حرام رہیں گی۔

خوب سمجھ لو! میں فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں، میں تو بس اللہ و رسول کے فیصلوں کو اللہ کی خاطر نافذ کرنے والا ہوں، میں کوئی نیا راستہ نہیں نکالوں گا، بلکہ پہلوں کے راستے پر چلوں گا۔ سن رکھو! اللہ کی نافرمانی کی صورت میں کسی کی فرمانبرداری جائز نہیں، میں تم سے بہتر نہیں ہوں، بلکہ تمہیں میں کا ایک فرد ہوں۔ البتہ میری ذمہ داریوں کا بار تم سب سے گراں ہے۔ لوگو! سب سے افضل عبادت فرائض کا ادا کرنا اور محرمات سے بچنا ہے، بس مجھے یہ عرض کرنا تھا، میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ کے حضور میں استغفار کرتا ہوں۔"

(امیر المومنین عمر بن عبد العزیز ؒ)

کتاب و حکمت

آیات بینات

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ..... تا ..... اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ

انجیر اور زیتون اور طور سینا اور مکہ معظمہ شاہد ہیں کہ بلاشبہ ہم نے انسان کو بہترین حالت عدل پر پیدا کیا۔ پھر اسے بد سے بدتر حالت میں پھینک دیا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے تو ان کے اعمال کے نتائج صرف بہتری کے لئے ہیں۔ ان کے عمل صالحہ کا بدلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا ہمیشہ پھل دے گا۔ پس اس حقیقت کے سمجھ لینے کے بعد کون ہے جو اعمال کے نتائج سے انکار کرے گا۔ اور اس بارے میں رسولؐ کی تعلیم کو جھٹلائے گا؟ کیا سب سے بڑا حکم کرنے والا خدا ہی نہیں جس کے قانون جزا و سزا میں کبھی تبدیلی نہیں ہو سکتی؟ (البلاغ ۳/۱ مارچ ص ۱۴، ۱۵)

قرآن کریم کی ہر سورت کا ایک موضوع ہے اور وہ سورت اول سے آخر تک اسی پر مبنی ہے (سورہ "تین" کا موضوع انسانی فطرت کی اصلیت ہے اس بارے میں پہلے تین مذہب تھے،

(۱) انسان کی اصل جبلت و فطرت بدی ہے۔ لیکن باہر کی اسے عارضی طور پر خوشنما کر دیتی ہے۔ یہ مذہب شر یا مذہب "یاس" ہے۔ یونان میں دیوجانس کلبی اسی فلسفہ و اخلاق کا پیشوا گزرا ہے۔

(۲) دوسرا مذہب ان لوگوں کا ہے جو انسان کی فطرت کو بالکل ایک سادہ حالت میں دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں نہ نیکی ہے نہ بدی ہے۔ وہ محض ایک منفعل، اثر پذیر اور نقش انگیز وجوہ ہے، جو کچھ اس پر بنایا جائے گا۔ بن جائے گا۔

(۳) تیسرا مذہب جامع "خیر و شر" کا ہے یعنی نیکی اور بدی دونوں، انسان کی فطرت میں موجود ہیں ارسطو کا بھی یہی مذہب تھا، قرآن مجید کی فطرت کو خالص نیکی قرار دیتا ہے۔ یہی فطرت صالحہ "قلب سلیم" اور فطرت اسلام ہے سورہ "تین" نے اسی حقیقت کو بیان کیا ہے اور اس پر شہادت پیش کی ہے بیان "بمنزلہ دعوے کے" ہے اور شہادت اس کی دلیل ہے۔ حضرت نوحؑ کے بعد دین الٰہی کا سلسلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور ظہور اسلام اسی کا آخری مکمل ظہور ہے۔

(اس سلسلے کی تین دعوتیں خاص اہمیت رکھتی ہیں:

(۱) دین الٰہی کی وہ بنیاد جو بیابان حجاز میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی۔

(۲) دعوت موسوی جس کی روشنی طور سینا پر چمکی۔

(۳) دعوت مسیحی کا ظہور جو سلسلہ اسرائیلی کا آخری ظہور تھا۔

پس سورہ التین میں سعادت انسانی کے ان تین ظہوروں سے انسان کی فطرت صالحہ اور عظمت و شرف پر شہادت لائی گئی ہے "تین" اور "زیتون" سے مقصود سرزمین شام ہے۔ جہاں، حضرت عیسیٰ کا ظہور ہوا: "طور سینین" سے اشارہ دعوت موسوی کی طرف ہے اور بلد امین میں اشارہ دعوت موسسہ ابراہیمیہ اور اس کے نتائج کی طرف ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ..... تا ..... مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ہم نے اسلام کو بصورت قرآن لیلۃ القدر میں نازل کیا اور تم جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ وہ ایک ایسی رات ہے، جو ہزار مہینوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ اس رات ملائکہ اور روح کا نزول ہوتا ہے جو اپنے پروردگار کے حکم سے نظم روحانی کے، تمام امور انجام دینے کے لئے آتے ہیں۔ وہ رات امن اور سلامتی کی رات ہے طلوع صبح تک

اِنَّ الَّذِيْنَ ..... تا ..... خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے سو وہ دنیا کی بہترین ہستی ہیں۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ ..... تا ..... فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝

قسم ہے مجاہدوں کے ان گھوڑوں کی جو میدان جہاد میں دوڑتے دوڑتے ہانپ جاتے ہیں پھر پتھروں پر اپنی ٹاپوں کے مارنے سے چنگاریاں نکالتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت دشمنوں پر چھاپے مارتے ہیں۔ اپنی تیز گامی سے غبار بلند کرتے ہیں اور دشمنوں کی صفوں میں در آتے ہیں۔

ارشادات حکیمانہ

● تم باہمی الفت و محبت، شفقت و عنایت اور رحم و کرم میں تمام مسلمانوں کو ایک مانند دیکھو گے، اگر جسم کے ایک حصہ میں کوئی تکلیف ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا

● مومنوں کی مثال ایک آدمی کی ہے، اگر اس کی آنکھ کو تکلیف تو سارا جسم بے تاب ہے اور اگر سر میں تکلیف ہو تب بھی سارا بدن بے چین ہو جاتا ہے۔

● ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایسا ہے جیسے ایک عمارت کی مختلف اینٹیں، کہ دوسرے کی مضبوطی کا باعث ہیں آپؐ نے پھر انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں۔

● مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کر سکتا ہے، نہ اسے بے سہارا چھوڑ سکتا ہے اور شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام بنا دے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی دور کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کر دے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

● مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے مدد چھوڑتا ہے، نہ اس بے ادبی کرتا ہے ..... ایک مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام اس کا خون بھی، اس کا مال بھی، اور اس کی عزت بھی۔

● اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں کا کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے، جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

● مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

● اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے عرض کیا یا رسول وہ مظلوم ہو تب تو اس کی مدد کر سکتا ہوں، لیکن اگر وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کروں؟ فرمایا: ظلم سے روک دو۔ بس یہی اس کی مدد ہے۔

● اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں کرتا جو انسانوں پر رحم نہ کرے۔

● رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

● بخدا! وہ مومن نہیں، بخدا! وہ مومن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں ..... عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا: جس کے ہمسائے اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔

● جس شخص نے میرے کسی امتی کو خوش کرنے کے لئے اس کی کسی ضرورت کو پورا کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ رب العزت کو خوش کیا اور جس نے اللہ رب العزت کو خوش کیا۔ اللہ رب العزت اسے جنت میں داخل کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۸ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ

مطابق

۲ جولائی ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۲۵

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "

ششماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فی پرچہ ۴۰ پیسے

(ہوائی ڈاک سے)

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

(شعبہ ادارت ترجمان اسلام)

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ ملتان

احمد حسین کمال

• — جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۴۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

ایک عالم دین کا دن دہاڑے قتل

"آسماں را حق بود گر خوں بہ بارد برزمیں"

اداریہ کے صفحہ پر آج ہم صراحات کے بجائے ٹھیڑی ضلع خیرپور میں ہونے والے اس اندوہناک قتل پر مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی مرتبہ رپورٹ پیش کر رہے ہیں۔ جس نے ملک کے دینی و سماجی حلقوں کے دلوں کو تڑپا دیا ہے۔ اور شدید تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہمیں یہ رپورٹ ۱۸ جون کی ڈاک میں موصول ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت میں تاخیر ناگزیر تھا۔ اس میں واقعہ کے متعلق معلومات ۱۸ جون سے پہلے تک کی ہیں

(کمال)

شہید جنت کی ان نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے جو آپ کے تصور میں بھی نہیں آسکتیں

ٹھیڑی (خیرپور سندھ) کے تعزیتی جلسہ میں حضرت درخواستی کا خطاب

قاتلوں کی گرفتاری کیوں نہیں ہو پاتی؟

مولانا محمد ضیاء القاسمی کا اظہار تشویش

ٹھیڑی خیرپور ڈویژن سندھ کا ایک مشہور قصبہ ہے۔ دارالہدیٰ کے نام سے وہاں ایک مشہور دارالعلوم ہے۔ جہاں قرآن و حدیث فقہ اور دیگر علوم اسلامیہ کی تعلیم دارالعلوم دیوبند کے طرز پر دی جاتی ہے۔ دارالعلوم کے پاکیزہ ماحول نے علاقہ کے عوام و خواص میں دینی غیرت اور اسلام سے والہانہ عقیدت پیدا کر رکھی ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے بعض شر پسند عناصر نے اس ماحول کو مسموم کر رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات قتل و غارت تک نوبت جا پہنچی ہے ابھی اہل ٹھیڑی کے پرانے زخم مندمل نہیں ہونے پائے تھے کہ چند شر پسند غنڈوں نے علاقہ کے مشہور نوجوان عالم مولانا قاضی فضل اللہ کو دن دہاڑے خیرپور جاتے ہوئے مین روڈ پر شہید کر دیا۔ یہ قتل پورے سندھ کے مسلمانوں کے لئے ایک زبردست سانحہ تھا۔ علاقہ بھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ قتل تو ایک ادنیٰ مسلمان کا بھی زمین و آسمان میں ایک بدترین جرم تصور کیا جاتا ہے۔ پھر ایک عالم دین کا قتل اور دن دہاڑے مین روڈ پر یہ جرم کو اور بھی سنگین بنا دیتا ہے۔

قاتل گرفتار نہیں ہوئے عوام تو اس صدمہ ہی سے نڈھال تھے کہ ان کے محبوب عالم شہید کر دیئے گئے ہیں۔ مگر ان کے قاتلوں کا گرفتار نہ ہونا اور بھی تشویشناک تھا۔ مختلف قیاس آرائیاں عوام میں پھیل رہی ہیں۔ پندرہ روز تک قتل کے اس سانحہ میں ملوث غنڈوں کا گرفتار نہ ہونا اور بھی زخموں پر نمک پاشی تھی۔ سکھر کے مولانا عبدالمجید صاحب ناظم جمعیۃ اور مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ ختم نبوت نے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کو اس سانحہ پر آنے کی دعوت دی۔

حضرت درخواستی کی آمد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی ملک کی عظیم جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے صدر ہونے کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ ایک محدث اور جلیل القدر روحانی پیشوا ہونے کی وجہ سے بھی عوام و خواص کے لئے مرجع عقیدت و محبت ہیں۔ یہ خبر سن کر وہ فوراً سکھر تشریف لے آئے۔ آپ کو مولانا فضل اللہ کے قتل کا بہت صدمہ تھا۔ آپ نے سکھر آتے ہی تمام مذہبی جماعتوں کے نمائندہ حضرات اور درد دل رکھنے والے شہریوں کو بلا کر ان کے

ملک نورالٰہی نے تفسیر کریمی، ترجمہ شیخ الہند اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع کیا

سامنے تعزیت اور صدمے کا اظہار فرمایا۔ احباب سے ٹھیٹری کے اس المناک واقعہ کی تفصیلات سنی اور پھر ٹھیٹری تعزیت کے لئے روانہ ہو گئے۔ راقم جو تقریر کے سلسلہ میں پہلے پہنچا ہوا تھا حضرت کی معیت ہی میں ٹھیٹری روانہ ہو گیا۔ حضرت درخواستی کو دیکھتے ہی ٹھیٹری کے علماء، طلباء، شہری جمع ہو گئے۔ آپ نے بہت مؤثر انداز میں تعزیتی تقریر فرمائی علماء و طلباء اور عوام کے آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے۔ حضرت نے سب کو تسلی دی اور فرمایا کہ تم کیوں روتے ہو۔ شہید ہونے والا تو اپنے بلند درجات حاصل کر چکا ہے۔ شہید جنت کی ان نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔ جو آپ کے تصور میں بھی نہیں آسکتیں۔ مولانا فضل اللہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور وہ بفضلہ تعالیٰ فردوس بریں میں اپنی شہادت کے انعامات حاصل کر رہے ہونگے حضرت کے بیان سے زخمی دلوں کو سکون ملا۔ اور دردمند قلوب تسکین محسوس کرنے لگے۔ آپ نے مولانا کے یتیم بچوں کو بلایا۔ ان میں دو یتیم بچیاں اور ایک دس ماہ کا یتیم بچہ تھا۔ بچوں کو دیکھتے ہی مجمع کی کیفیت بدل گئی، اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا۔ آپ نے بچیوں کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ایک بچی کو پانچ روپے کا نوٹ نکال کر دیا، اور فرمایا کہ دیکھو ان یتیموں کو کوئی دکھ نہ دینا۔ یہ تم سب کے لئے امانت ہیں۔ قیامت کے دن یتیموں کی پرورش کرنیوالوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہوگی۔

حضرت درخواستی نے اہل ٹھیٹری اور مولانا فضل اللہ کے رشتہ دار اور حقیقی بھائی کو یقین دلایا کہ جمعیۃ علماء اسلام آپ کے ساتھ ہے۔ آپ جس طرح کا تعاون چاہیں بلا تکلف مجھے آدمی بھیج دیا کریں۔ میں انشاء اللہ آپ کی پوری پوری اس سانحہ میں مدد کروں گا۔ اہل ٹھیٹری حضرت کے اس مشفقانہ رویہ سے اس قدر خوش نظر آتے تھے۔ گویا کہ انہیں اپنا حقیقی غمخوار اور مونس مل گیا ہے۔ راقم نے مولانا فضل اللہ کے چچا اور رشتہ داروں اور احباب کو جمعیۃ پنجاب کی طرف سے یقین دلایا کہ جمعیۃ ہر طرح سے آپ سے تعاون کرے گی۔ انشاء اللہ۔ اس کے بعد نماز عصر ہوئی۔ حضرت نے نماز کے بعد طلباء اور عوام کو خطاب فرمایا۔ جس میں صبر کی تلقین اور رضائے الٰہی کے حصول کی طرف متوجہ فرمایا۔

دو جلسے

رات کو سکھر اور خیرپور میں جلسے تھے۔ خیرپور میں مجھے اور مولانا عبدالشکور دین پوری کو خطاب کرنا تھا اور سکھر میں حضرت درخواستی نے خطاب فرمانا تھا۔ سکھر کے احباب ساتھ تھے۔ اس لئے حضرت کو لے کر سکھر روانہ ہو گئے۔ سکھر کے جلسہ میں حضرت درخواستی نے نہایت ذمہ داری سے فرمایا کہ مولانا فضل اللہ کے قتل کے سلسلہ میں ابھی تک جو سستی کی جا رہی ہے۔ اسے ہم کبھی برداشت نہیں کرینگے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ اور اس قتل کے پس منظر تک پہنچا جائے۔ آپ نے عوام سے ہاتھ اٹھوائے اور فرمایا کہ تم ہر طرح اس مسئلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دو۔ خیرپور کے جلسے میں بھی میں نے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ سکھر سے مولانا بشیر احمد صاحب کار لے کر رات خیرپور پہنچ گئے۔ کہ تم تقریر ختم کر کے سکھر چلو، اور حضرت کے ساتھ وہاں بھی بیان کرو۔ چنانچہ خیرپور کے بعد پھر سکھر پہنچا اور رات ساڑھے بارہ بجے تقریر شروع کی۔ جس میں حضرت کی تائید میں اس کیس کے سلسلہ میں بیان کیا حضرت درخواستی کا یہ سفر وہاں کے عوام و خواص کے لئے آب حیات ثابت ہوا۔

قاتل گرفتار کیوں نہیں ہوئے؟

سوال یہ ہے کہ آج تک قاتل کیوں گرفتار نہیں ہو سکے گورنر سندھ جو ایک نیک دل مسلمان ہیں۔ میں ان سے نہایت ہی ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ ذاتی طور پر اس قتل کے معاملہ میں مداخلت فرمائیں۔ اور اس بات کی تحقیقات فرمادیں کہ پولیس ابھی تک ان قاتلوں کو کیوں گرفتار نہیں کر سکی۔ سنا ہے کہ پولیس کا ایک ذمہ دار افسر اس معاملہ میں سستی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ یہ معاملہ وہاں کی انتظامیہ کی عزت اور وقار کا مسئلہ ہے۔ کمشنر صاحب اور ڈپٹی کمشنر صاحب سنا ہے۔ نیک دل افسر ہیں۔ وہ اس معاملہ کو جلد سے جلد حل کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کرے کہ وہ ایسا کر سکیں۔ ورنہ پھر مارشل لاء اتھارٹی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ (محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب)

تصریح

یاد رہے کہ مولانا فضل اللہ صاحب کے قتل کے دوسرے دن اطلاع ملتے ہی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ملتان سے پریس کے نام ایک بیان میں اظہار رنج و غم کے ساتھ حکومت سے فوری تحقیقات اور قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سندھ کے گورنر صاحب کو اور آئی جی پولیس کو بھی بذریعہ تار اپنے جذبات سے مطلع کر کے فوری گرفتاری کی درخواست کر دی تھی۔

حضرت مفتی صاحب کے اس بیان کو روزنامہ امروز ملتان نے تو نہایت مختصر صورت میں شائع کر دیا۔ لیکن دوسرے اخبارات و پریس ایجنسیوں نے جنہیں اس بیان کا متن مہیا کر دیا گیا تھا۔ اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔

(ترجمان اسلام)

سکھر کی تمام دینی جماعتوں اور مدارس کے علماء کا احتجاجی اجتماع

ضلع سکھر کے دینی مدارس کے راہنماؤں اور اساتذہ کا یہ نمائندہ اجتماع سندھ کی ممتاز دینی درسگاہ کے مہتمم جناب قاضی فضل اللہ صاحب کے بے دردانہ قتل کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

قاضی فضل اللہ صاحب ایک عالم دین تھے۔ برس ہا برس کی محنت سے ان کے والد محترم نے یہ درسگاہ قائم کی تھی جس کی روشنی سے سندھ کے ریگزار جگمگا رہے تھے۔ قاضی فضل اللہ صاحب اس درسگاہ کے مہتمم تھے۔ وہ سماجی کارکن بھی تھے۔ ان کی شخصیت سندھ کے ممتاز لوگوں میں شمار کی جاتی تھی۔

یہ دینی درسگاہ کچھ تنگ نظر لوگوں کے دلوں میں ایک عرصہ سے کھٹک رہی تھی۔ اور وہ لوگ اس کے خلاف نت نئی سازش کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ یہ سازشی عناصر اس درسگاہ کو جو علم کی شمع روشن کئے ہوئے ہے سبوتاژ کرنے کے درپے تھا۔ بالآخر مولانا محترم اس سازش کا شکار ہو گئے اور دن کے اجالے میں انہیں نہایت سفاکی سے قتل کر دیا گیا۔ موت العالم موت العالم کی طرح یہ قتل العالم قتل العالم ہے۔ یہ محض ایک فضل اللہ کا قتل نہیں بلکہ ایک جماعت علماء کا قتل ہے۔ طلباء کا قتل ہے۔ درسگاہ کا قتل ہے عوام الناس کی آرزوؤں کا قتل ہے۔ دین کی ان اقدار کا قتل ہے۔ جو اس درسگاہ سے وابستہ تھی۔

مولانا محترم سے کسی کی ذاتی مخاصمت نہ تھی، نہ ان کا کسی سے زمین کا تنازعہ تھا۔ نہ مکان کا جھگڑا، نہ وراثت کے بٹوارے کا قضیہ تھا، اور نہ کوئی بیوپاری لین دین تھا۔

پھر یہ قتل کیوں ہوا؟

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ یہ قتل محض ایک فرد کا قتل نہیں ایک نظریہ کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک درسگاہ کو قتل کرنے کی سازش کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغض و حسد کی طاقتیں عرصہ سے سازش میں مصروف تھیں ان طاقتوں کا سراغ لگانا انتظامیہ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ یہ نمائندہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قتل کے پیچھے جو سازشیں کام کر رہی ہیں اور جو ہاتھ اس کے پشت پناہ ہیں انہیں بے نقاب کیا جائے اور انہیں عبرت ناک سزا دی جائے۔ تاکہ اس سازش کا قلع قمع ہو سکے اور اس علاقہ کے امن کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کی کسی قدر تلافی ہو سکے۔ (محمد ضیاء القاسمی ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب)

(نوٹ) معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ایک شخص کو مولانا کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے اور مزید کے گرفتار ہو جانے کی توقع ہے۔

(۱۸ جون ۱۹۷۱ء، ترجمان اسلام)

پولیس کے ناروا رویہ کے خلاف احتجاج

حضرت مفتی محمود صاحب کا بیان

گذشتہ دنوں ضلع خیرپور میں ٹھیٹری کے مقام پر سندھ کے عظیم عالم دین اور ایک مشہور دینی مدرسہ کے مہتمم جناب مولانا فضل اللہ صاحب کو دن دہاڑے سر راہ قتل کر دیا گیا۔ مجھے دوسرے دن اس سانحہ کی اطلاع ملی۔ اور میں نے سندھ کے گورنر اور آئی جی پولیس کو اس واقعہ کی فوری تحقیقات اور قاتلوں کی گرفتاری کے لئے تار دیئے اور اخبارات میں ایک بیان کے ذریعہ حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔

بعد میں جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا درخواستی صاحب اور پنجاب جمعیۃ کے ناظم مولانا ضیاء القاسمی ٹھیٹری اور سکھر گئے۔ اور جمعیۃ کے کارکنوں کی معیت میں مطالبہ کیا

ں کا پتہ چلایا جائے اور انہیں گرفتار کیا جائے لیکن
ی گرفتاری میں زبردست تاخیر ہوتی رہی۔ اور پرسوں
ر کے ذریعہ پتہ چلا کہ پولیس نے اب جا کے صرف ایک
کو اس قتل کے سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔ ابھی اس قتل
ے میں تشویش باقی ہی تھی کہ مجھے سکھر سے یہ اطلاع
ہ کی مشہور روحانی خانقاہ امروٹ شریف کے سجادہ
اور جمعیۃ علماء سندھ کے امیر مولانا محمد شاہ امروٹی کو
ٹ تھانہ کے ایک اے، ایس، آئی نے بلا وجہ
لیا۔ ان کی تذلیل کی اور ایک دن انہیں پابند رکھ
یاں دے کر چھوڑ دیا۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ اس
کے اشارہ پر ہوا ہے۔ جو گذشتہ انتخابات میں
احریف تھا۔ پولیس کے اس طرز عمل نے سندھ کے
ں، دینی حلقوں اور علماء میں شدید بے چینی پیدا کر
ے۔

وجودہ نازک حالات میں پولیس کا یہ رویہ اور بھی قابل
بن جاتا ہے۔ میں نے سندھ کے گورنر صاحب اور
پولیس کو بھی اس نئے واقعہ کی طرف تار کے ذریعہ
ائی ہے۔ اور میں مطالبہ کرتا ہوں کہ کندہ کوٹ کے
یس افسر کو فوراً معطل کر کے واقعہ کی چھان بین
ئے اور مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی کے ساتھ کی
وتی کا ازالہ کیا جائے۔ نیز آئندہ کے لئے ایسے غیر ذمہ دارانہ
ت کی روک تھام کی جائے۔ تاکہ عوام اور شہریوں کا
پولیس اور سرکاری عملے پر سے کلیتہً زائل نہ ہو جائے
کوہستان میں یہ اطلاع آئی ہے کہ جھنگ میں جمعیۃ
سلام کے مولانا دوست محمد فاضل دیوبند کو قتل
یا ہے۔

بتایا جائے کہ علماء کے قتل اور بدسلوکی کے ان
ت کو کس زمرہ میں شمار کیا جائے۔ کہیں یہ جمعیۃ اور
کے خلاف کسی ناپاک سازش کی ابتدائی کڑیاں تو
ہیں؟

مفتی محمود ایم، این، اے
جنرل سیکرٹری کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ملتان

۱۹ جون ۱۹۷۱ء کو ۱۱ بجے دن مرکزی دفتر جمعیۃ
علماء اسلام میں ایک پریس کانفرنس میں مفتی محمود
صاحب نے مندرجہ بالا بیان دیا)

...ان کے ایک جلیل القدر عالم دین کی وفات

شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین
بڑے ہی اندوہ و غم کے ساتھ سنی جائے گی کہ ملتان
بزرگ، کہنہ سال اور حضرت مدنی کے عاشق زار
ن جناب مولانا خدا بخش صاحب ملتانی ۱۶ جون ۱۹۷۱ء
فات پا گئے۔

مولانا ملتان کے دینی حلقے کی پرانی یادگار اور اس
ں دارالعلوم دیوبند و سلسلۂ قاسمیہ محمودیہ و مدنیہ
غ تھے۔

ملتان کے مشہور دینی مدرسہ قاسم العلوم کے بانیوں
ے تھے اور ہمیشہ جمعیۃ علماء کے ساتھ وابستہ رہے
یران سالی اور فالج زدگی میں بھی دینی اجتماعات و مہمات
میں برابر حصہ لیتے رہے۔ صاحب ذکر و فکر تھے۔

مختصر سی اطلاع پر اسی شام کو خاص عام باغ ملتان
میں نماز جنازہ ہوئی۔ جس میں ملتان کے تمام دینی حلقوں
کے افراد نے شرکت کی۔ اور اپنی مسجد کے صحن میں سپرد
خاک کر دیئے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ مفتی عبداللہ صاحب نے پڑھائی۔ مفتی محمود
صاحب نے بھی شرکت کی۔ جانشین امیر شریعت حضرت
مولانا عطاء المنعم بھی نماز جنازہ میں تشریف لائے۔

دوسرے دن مدرسہ قاسم العلوم میں طلباء و اساتذہ
اور شہریوں کا ایک تعزیتی اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا عبدالقادر
صاحب قاسمی، مولانا محمد موسیٰ صاحب۔ مولانا محمود اختر صاحب
اور مہتمم مدرسہ مولانا محمد شفیع صاحب نے مرحوم کو خراج
عقیدت پیش کیا۔

اکابر علماء حق کے ہاتھوں دارالعلوم انوار القرآن نوشہرہ کی سنگ بنیاد رکھدی گئی

انجمن خدام الدین نوشہرہ صدر ضلع پشاور کے تعلیمی و
تربیتی شعبہ دارالعلوم انوار القرآن نزد پیر پیائی ریلوے
اسٹیشن کا سنگ بنیاد جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ
انور مدظلہ العالی نے مورخہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ بمعیت
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ و پیر طریقت حضرت
مولانا مفتی بشیر احمد پسروری مدظلہ و دیگر اکابر علماء حق
رکھا۔ اور پیر پیائی کے مخیر حضرات کے (۹) کنال عطیہ
زمین پر ایک مسجد اور دو منزلہ دارالعلوم انوار القرآن
کی عمارت عنقریب نقشہ مکمل ہوتے ہی شروع ہو جائے گی۔
اس دارالعلوم کا مقصد قرآن حکیم کی تعلیمات کو ترجمہ و تفسیر
حفظ و قرأت اور تحریری طور پر عام اشاعت کرنے کے علاوہ
مذہبی اسلامی تعلیمات کو فروغ دینا ہے۔ اس مقصد کے لئے
تمام اہل خیر مسلمانوں سے گرانقدر عطیات کی درخواست کی
جاتی ہے۔

حکومت پاکستان نے ادارہ ہذا کے جملہ عطیات کو انکم
ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور پھر حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ارشاد عالی کے مطابق اخلاص سے مساجد
کی تعمیر میں حصہ لینے پر جنت کی بشارت بھی ہے۔ حضرت
اقدس مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے بھی تمام مسلمانوں سے
عموماً اور اپنے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین سے خصوصاً
اپیل تحریری طور پر کی ہے۔

یاد رہے کہ انجمن کے حسابات باقاعدہ چارٹرڈ
اکاؤنٹنٹ آڈٹ کرتے ہیں۔

پتہ

(مولانا) احمد عبدالرحمٰن صدیقی ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین
رجسٹرڈ نوشہرہ صدر ضلع پشاور صوبہ سرحد
فون نمبر ۸۸۷

مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ
ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ایم این اے)

ماہنامہ تبصرہ مئی، جون ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں
ہمارے پرانے رفیق کار محترم دوست مرزا غلام نبی صاحب
جانباز نے مولانا محمد علیؒ کی جانشینی کے عنوان سے مجلس
تحفظ ختم نبوت کو مشورہ دیا ہے۔ جس میں انتظامی ضروریات
کے تحت مجلس کے نظام نو کو جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی
میں دینے کا ذکر ہے۔

میں اس سلسلہ میں یہ گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں
کہ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر نہ صرف مبلغ اسلام
ہیں۔ بلکہ پہلے عرصہ تک مرزائی رہنے پھر مجاہد مبلغ اسلام
بن جانے اور عرصہ دراز تک لندن، افریقہ اور ہند و
پاکستان میں کام کرنے سے ان کو ہر طرح کے حالات
سے نمٹنے کا تجربہ ہے۔ یہ ان کی سعادت تھی کہ حضرت
مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی موجودگی میں انہوں نے کبھی
آگے آنے کی آرزو نہیں کی۔ مگر اب جبکہ جماعت اور
بزرگوں نے یہ بار ان کے کندھوں پر ڈال دیا ہے، تو اللہ
تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اس کو اچھی طرح نبھائیں گے
باقی جمعیۃ علماء اسلام پہلے کی طرح ہر وقت مناسب تعاون
کے لئے تیار ہے۔ جمعیۃ بغیر رسمی اعلان کے بھی مجلس تحفظ
ختم نبوت کے کام و انتظام سے پوری پوری دلچسپی رکھیگی
ہم مجلس کے نوجوان مبلغین سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ
حضرت مولانا اختر صاحب کی رہنمائی میں پہلے سے زیادہ
جوش و خروش سے کام کریں گے۔ اور محترم مرزا جانباز
صاحب کے مشورہ کے مطابق حکام بالا کو بھی مسئلہ کی حقیقت
سمجھانے اور اسلامی تبلیغ کرنے کی طرف بھی توجہ دینگے
انشاء اللہ تعالیٰ اس ادارے کو اللہ تعالیٰ باہمی
آویزش سے بچائیں گے۔ اور کسی بیرونی شر پسند کو بھی
مداخلت کی جرأت نہ ہوگی۔

باقی جمعیۃ علماء اسلام ہر تعاون ہر مشورہ اور ہر
تجویز سے اتفاق کرے گی۔ جو مجلس کے ذمہ دار ارکان
کریں گے۔

سرگودھا میں چھٹی سالانہ سیرت کانفرنس کے لئے مجلس استقبالیہ کا قیام

سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام
امسال سالانہ سیرت کانفرنس بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶
ستمبر ۱۹۷۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار نہایت تزک و
احتشام سے کمپنی باغ سرگودھا میں ہوگی۔ کانفرنس کے انتظامات
کے لئے مجلس انتظامیہ قائم کر دی گئی ہے جس کے عہدیدار مندرجہ
ذیل ہیں۔ صدر شیخ حبیب احمد۔ ناظم شیخ نسیم احمد۔ نائب ناظم
چودھری عبدالرحمٰن۔ ناظم شیخ محمد رفیق۔ خازن شیخ محمد شریف۔
کانفرنس میں اکابر علماء اسلام و مشائخ عظام اور رہنمایان
قوم کو دعوت دی گئی ہے۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

جماعتی کوائف

نائب امیر صوبہ سرحد مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا خطاب

۶ جون ۱۹۷۱ء جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے کارکنوں کے عظیم اجتماع سے امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی تقریر سے قبل حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر سرحد نے جماعتی تنظیم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ عجیب بات ہے کہ حدیث پاک اور تفسیر پاک کا پڑھنا پڑھانا اور اس کے لئے کوشش کرنا اور اس کے لئے چندہ دینا تو ثواب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن قرآن پاک اور حدیث شریف میں بتلائے ہوئے واجب التعمیل آئین اور قوانین کو نافذ کرانے کی جدوجہد کرنے کو نہ عبادت سمجھا جاتا ہے نہ اس میں سعی اور کوشش کرنے کو جہاد کہا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں چندہ دینے کو کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت واضح ہے کہ اگر قرآن و حدیث کا پڑھنا پڑھانا عبادت ثواب اور نیکی ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے تو قرآن و حدیث میں بتلائے گئے قوانین کو جاری کرنے کی کوشش کرنا بھی یقیناً عبادت اور کار ثواب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ ذہن انگریز کا پیدا کردہ ہے کہ ملک میں اسلامی آئین اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی کوشش ایک سیاسی اور دنیوی کاروبار ہے اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ نہ صرف عوام بلکہ اچھے بھلے نمازی، صوفی، حاجی، دیندار مسلمان بلکہ بہت سے علماء و مشائخ بھی اس غلط فہمی کا شکار ہیں۔

آپ نے کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام بحمد اللہ اس فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے سرگرم عمل ہے اور انتہائی مشکلات کے باوجود وہ بفضلہ تعالیٰ آگے بڑھ رہی ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ آپ ہی لوگوں کی دینی غیرت کی وجہ سے انتہائی غربت اور مسکنت کے باوجود آپ کے صوبہ سے بارہ ممبر قومی اور صوبائی اسمبلی کے لئے منتخب ہو چکے ہیں۔ جمعیۃ کی تنظیم کی جتنی پہلے ضرورت تھی۔ اب اس سے کئی گنا زیادہ اس کی ضرورت ہے اور اسلامی آئین اور شرعی قوانین کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنے والی اس جماعت کی تنظیم کو مضبوط بنانا بلاشبہ ایک اہم دینی فریضہ ہے اور اس کی دامے درمے قدمے سخنے شرکتے اعانت کرنا بہت بڑی عبادت اور کار ثواب ہے۔ قاضی صاحب نے امیر سرحد کی دینی اور ملکی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے صوبہ کے امیر جناب سید صاحب ہی وہ تاریخی شخصیت ہیں جنہوں نے سات سال قید کی سزا تو منظور کی۔ مگر اسلامی وقار پر کوئی حرف آنے نہیں دیا۔

محترم قاضی صاحب نے فرمایا۔ میرے خیال میں حضرت مدنی اور حضرت مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحبؒ جیسے شاہبازان سیاست کے ساتھ مجالس شوریٰ میں شرکت بھی ہمارے سید صاحب کو حاصل ہے۔ آپ نے سید صاحب کو یقین دلایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ جمعیۃ کے یہ سینکڑوں کارکن ہر وقت آپ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں

قاضی صاحب نے فرمایا۔ گذشتہ دنوں ملک میں جو خطرناک حالات رونما ہوئے۔ بحمد اللہ آپ کی جمعیۃ نے اس میں بہت بلند کردار ادا کیا۔ اور ملک کو انتشار سے بچانے کے لئے بڑی جدوجہد کی۔ یہی وجہ ہے کہ صدر مملکت نے ان کی کوششوں پر اعتماد کیا۔ اسلام دشمن طاقتوں کو چونکہ صحیح اسلام سے بڑا خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے حواریین اور اذناب کے ذریعہ ایک بار پھر حضرت مفتی صاحب کے خلاف بوکھلا کر تہمت و افتراء کا بازار گرم کر دیا۔ اسلام سے ناواقف زر پرست جتنا بھی آپ کے اکابرین کے خلاف چیختے رہیں۔ آپ اتنا ہی یقین کرتے رہیں۔ کہ ان اکابرین کا تیر نشانہ پر لگ رہا ہے۔ اگر خدانخواستہ حضرت مفتی صاحب یا مولانا ہزاروی آج ہی کچھ مداہنت کر کے حق گوئی سے خاموش ہیں تو آپ دیکھیں گے سب اعتراضات ختم ہو جائیں گے۔ مفتی محمود کو ولی بنا دیا جائے گا۔ اور مولانا ہزاروی بہت بڑے بزرگ مانے جائیں گے۔ لیکن جب تک یہ صحیح موقف پر ڈٹے ہوئے ملک و ملت کی خدمت کرتے رہیں گے۔ اسلام سے ناواقف زر پرست انہیں کبھی معاف نہیں کریں گے بہرحال اپنے بزرگوں پر مکمل اعتماد رکھتے ہوئے توکل بر خدا آپ ملک میں اسلام کے نفاذ کی جدوجہد کو تیز تر کر دیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

(محمد زمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

گذشتہ انتخابات نے ثابت کر دیا کہ صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام ہی اکثریت کی حقیقی نمائندہ ہے

امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی تقریر

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے کلاچی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا، افسوس ہے کہ طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود وہ اب تک حاصل نہیں ہو سکا۔ غریب کی فریاد نہیں سنی جاتی، اور اسلامی قوانین کا نفاذ نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارا یہ غیر متزلزل ایمان ہے کہ اس ملک کا استحکام اور ہماری تمام مشکلات کا حل اللہ کو راضی کرنے میں ہے۔ جس کی واحد صورت یہ ہے کہ غریب کو اپنا صحیح مقام دیا جائے اور اسلامی قوانین کا نفاذ ہو۔

آپ نے فرمایا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ الیکشن کے دوران صوبہ سرحد میں سب سے زیادہ ووٹ جمعیۃ علماء اسلام کے حق میں استعمال کئے گئے ہیں جس سے اس صوبہ کے مسلمانوں کی اسلام دوستی اور یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ جمہوری اصول سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام ہی اکثریت کی ...

آپ نے ملک میں حالیہ انتشار کا ذکر ... خدا کا شکر ہے۔ ہماری فرض شناس اور ... ایک بار پھر کینہ پرور پڑوسی بھارت کے ... کر دیئے۔ اور شرپسندوں کے مذموم ارادے ... دیئے۔ آپ نے فرمایا۔ اس دوران جمعیۃ ... اکابرین کا کردار نہایت بلند رہا۔ انہوں ... راہ راست پر لانے کی ہر ممکن سعی کی۔ جو ... تقاضا تھا۔ لیکن جب ہی مجیب نے علیحدگی ... دیتے ہوئے دو کمیٹیوں کی تجویز پیش کی تو ... نے اس کو سختی سے رد کر دیا۔ اور صدر مملکت ... حال سے آگاہ کر دیا۔

نیز محترم سید صاحب نے اراکین ... سے اسی قسم کے خطابات موضع درابن کلاں ... شریف میں بھی کئے۔ کلاچی اور درابن کے ... میں تحصیل کلاچی کی مشکلات کا ذکر کرتے ... قرارداد کے ذریعہ حکومت پاکستان سے ... کیا کہ وہ تحصیل کلاچی میں آبنوشی اور آبپاشی ... کرے۔ نیز کلاچی کے سب ڈویژن ہونے ... تحصیل کلاچی کے ایک وسیع و عریض علاقہ ... جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس ... یہ ضروری ہے کہ کلاچی اور درابن کے درمیان ... تعمیر کیا جائے۔

مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا ڈیرہ اور بنوں کا کامیاب ...

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ ... سرحد ۵ جون پشاور سے ٹانک پہنچے۔ رات ... کا اجلاس ہوا۔ ۶ جون صبح ارکان جمعیۃ کو ... سے کلاچی گئے۔ ۳ بجے ظہر درس قرآن ہوا ... بجے نجم المدارس کے عظیم الشان اجتماع سے ... قریب خطاب فرمایا۔ ۷ جون کی خصوصی ... کا جائزہ لیا گیا۔ پھر ڈیرہ روانہ ہو گئے۔ ڈیرہ ... گئے۔ رات کو درابن میں قاضی خدام الدین ... اجتماع ہوا۔ ۸ جون صبح موسیٰ زئی تشریف ... زئی سے ڈیرہ واپسی ہوئی۔ ڈیرہ میں رفقاء ... جس میں امیر محترم نے خطاب کیا۔

ڈیرہ سے بنوں روانہ ہوئے۔ رات کو ... میں مولانا علی اکبر کی صدارت میں عظیم الشان ... میں امیر محترم نے خطاب فرمایا۔ ۹ جون کو ...

معراج العلوم میں ضلع کی مجلس عمومی کا اجتماع ہوا۔ ۴ بجے امیر محترم شمالی وزیرستان روانہ ہوئے۔ صوبہ سرحد کے قبائلی علاقہ میں شمالی وزیرستان وہ خطہ ہے۔ جہاں ہر جگہ مکانات دکانیں، مساجد پر جمعیۃ علماء اسلام کے سفید اور سیاہ دھاریدار جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ رات کو مقام حسوحیل میں مولانا حبیب الرحمٰن اور شمالی وزیرستان کی قیام گاہ پر عظیم الشان اجتماع سے امیر محترم نے خطاب کیا۔

حکومت سے اپیل

ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور تحصیل لکی کی حالت انتہائی قابل رحم ہے۔ قطرہ قطرہ پینے کے پانی کے لئے ترس رہے ہیں۔ گاؤں کے گاؤں خالی ہو رہے ہیں۔ مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ گورنر سرحد سے خصوصی طور پر اپیل ہے کہ صوبہ سرحد میں تمام تعمیری کاموں سے پہلے ڈیرہ اسمٰعیل دبنوں میں انسانوں کے لئے پینے کے پانی کا انتظام کیا جائے۔

— کلاچی سب ڈویژن ہیڈ کوارٹر ہے۔ اے سی کا تعین ہوا ہے۔ کلاچی سب ڈویژن کا اکثر علاقہ درابن، چودھواں موسیٰ زئی شریف و ملحقات کلاچی سے سڑک نہ ہونے کی وجہ سے بالکل منقطع ہیں۔ مذکورہ علاقوں سے سو میل کا فاصلہ طے کر کے سب ڈویژن کو آنا پڑتا ہے۔ حالانکہ کلاچی اور مذکورہ مقامات کا فاصلہ صرف پندرہ میل کا ہے۔ اگر کلاچی اور درابن کے درمیان سڑک تعمیر کی جائے تو علاقہ تجارت کے لحاظ سے بھی ترقی کرے گا۔

— درابن اور چودھواں اور موسیٰ زئی اور مضافات میں بجلی بھی سپلائی کی جائے۔

— درابن اور موسیٰ زئی کے درمیان پانی کا ذخیرہ موجود ہے۔ اگر ٹیوب ویل لگائے جائیں تو کافی علاقہ کو پانی مہیا کیا جا سکتا ہے۔ (رپورٹ از عنایت گل معتمد دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد)

قاضی فضل اللہ صاحب کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ

مولانا عبدالحق صاحب حقانی مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر کراچی اور حافظ محمد شریف صاحب نے قاضی فضل اللہ صاحب کے قتل پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کا انتخاب

امیر — حضرت مولانا حافظ الحاج عبدالمجید صاحب
نائب امیر اول " " امیر سلطان صاحب
" " دوم " " محمد مراد صاحب
ناظم عمومی — جناب محمد عمر صاحب ایڈووکیٹ
" اول " محمد اسلام صاحب زبیری ایم، ایس، سی
" دوم — منشی نظام الدین صاحب
خازن — حاجی فرزند علی صاحب
محمد ایوب بندھانی
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر

شاخہائے جمعیۃ سے

ترجمان اسلام میں اشاعت کے لئے لاہور دفتر کے پتہ پر خبریں نہ بھیجئے شائع نہیں ہوں گی۔ خبریں مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔

ڈاکٹر احمد حسین کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام
مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
بیرون لوہاری گیٹ ملتان) فون نمبر ۲۱۱۹

مولانا منظور احمد چنیوٹی بری ہو گئے

حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ جن کے خلاف شیخوپورہ شہر کی پولیس نے شیخوپورہ کے اندر داخلہ کی ممانعت کی خلاف ورزی کا ناجائز مقدمہ بنا رکھا تھا ۲۷/۵/۷۱ کو مجسٹریٹ درجہ اول جناب سید منوچہر صاحب نے مولانا کے وکلاء (جناب حفیظ الرحمٰن خاں صاحب رانا فضل الرحمٰن صاحب محمود اور چوہدری نذیر احمد صاحب ورک) کی مدلل بحث کو سننے کے بعد باعزت طور پر بری کر دیا ہے۔

واقعات کے مطابق قبل ازیں اسی مقدمہ میں حضرت استاذ محترم کو بغیر کسی اطلاع کے پبلک مینٹیننس آرڈیننس دفعہ ۱۳ کے تحت وارنٹ گرفتاری نکالے اور اشتہاری ملزم قرار دیا گیا۔

جلسہ بمقام چک مجاہد اسلامی

مورخہ ۳ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء تحصیل پنڈ دادنخاں بمقام چک مجاہد شمالی میں حضرت مولانا نور محمد کی یاد میں سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم خطاب فرمائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام منگ کے سہ روزہ اجلاس

کے آخری دن بروز جمعۃ المبارک ۱۱/۶/۷۱ کو ایک عظیم الشان اجتماع میں مندرجہ ذیل قرارداد مولانا محمد اشرف ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر ناظم اعلیٰ مدرسہ اشاعت العلوم منگ نے پیش کی جو باتفاق رائے پاس کی گئی ہیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کا یہ اجلاس صدر حکومت آزاد کشمیر کے اسلامی قوانین کے نفاذ کے اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اور اس بارہ میں جن ضروری اصلاحات کو عملی طور پر نافذ کیا ہے، مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ صدر حکومت اپنے اعلانات کے مطابق اسلامی قوانین کا بہت جلد عملی نفاذ کر کے نیک نامی کا باعث بنیں۔

(۲) یہ اجلاس صدر حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ شیخ محمود کے نظریات پر علماء کرام سے لئے گئے فتووں کے مطابق عمل کیا جائے اور ان فتووں کو کتابی شکل میں شائع کرایا جائے۔ اور شیخ محمود کو برطرف کر کے توہین مذہب کا مقدمہ چلایا جائے۔

(۳) اجلاس ہذا آزاد کشمیر کے ان ممبران اسمبلی کے اس بیان اور یادداشت کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جس میں انہوں نے علماء کرام کے فتووں کے باوجود ایک ملحد اور بے دین پرویزی نظریات کے حامل شیخ محمود کی حمایت کی ہے۔ اور اس کو اپنے عہدے پر بحال رکھنے کی سفارش کی ہے۔ اجلاس ہذا ان ممبران اسمبلی سے احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ انہوں نے اپنے اختیارات میں تجاوز کی ہے۔ اس لئے اس بیان کی تردید کرتے ہوئے رجوع کریں۔ (محمد ادریس ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام حلقہ منگ پونچھ آزاد کشمیر)

مولانا منظور احمد سعودی عرب روانہ ہو گئے

حضرت مولانا منظور احمد صاحب پرنسپل جامعہ عربیہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو گئے۔ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز سعودی عرب مکہ معظمہ روانہ ہوں گے۔ وہاں عمرہ کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں مدینہ یونیورسٹی کے طلباء کو مسئلہ ختم نبوت اور فرق باطلہ، مرزائیت، بہائیت اور عیسائیت کی تیاری کرائیں گے۔

اسٹیشن چنیوٹ پر جامعہ عربیہ کے طلباء منتظمین جامعہ عربیہ، اساتذہ کرام اور عہدیداران جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ نے اپنے محبوب رہنما حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کو الوداع کہا۔

(عبدالقیوم شاہد ناظم دفتر پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ)

شکر گڑھ میں اظہار تعزیت

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کے درجات کو بلند کرے۔

عبدالرحیم غفرلہ ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ)

دعائے صحت

دارالعلوم محمدیہ روجھان کے طالب علم قاری محمد راشد کو عرصہ دراز سے جوڑوں میں درد اور کمزوری وغیرہ کی تکلیف رہتی ہے۔ باوجود اس کے اسباق جاری رکھے ہوئے ہے بہت علاج معالجہ کے باوجود پوری طرح آرام نہیں ہوتا لہٰذا بزرگان دین اور احباب قارئین کی خدمت میں دعائے صحت کی اپیل ہے۔

چکوال میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ حافظ عبدالرحمٰن قاسمی ناظم اعلیٰ دارالعلوم حنفیہ سے حاصل کریں۔ پرچہ مکان دکان پر پہنچانے کا باقاعدہ بندوبست ہے۔

کارروائی ضلعی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان

ملتان۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا اجلاس منعقد ہوا جس میں درج ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا یہ نمائندہ اجلاس حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائیں آمین! اور پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائیں۔

(۲) یہ اجتماع کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی موجودہ قیادت اور ان کی سیاسی پالیسیوں پر مکمل اعتماد کا اعلان کرتا ہے اور اس بات کا عہد کرتا ہے کہ جمعیۃ کا ہر رکن ان کے حکم پر ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہے۔

(۳) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے موجودہ اقتصادی بحران کے پیش نظر سامان تعیش شراب، سامان زیبائش، آرائش، اخلاق سوز لٹریچر غیر ملکی فلم اور فلموں کا سامان غیر ملکی غیر ضروری اشیاء یا ایسی اشیاء جو زر مبادلہ کے خرچ سے آئیں اور جنہیں آدمیوں کے لئے ہوں، فوری طور پر بند کر دی جائیں۔ اور ان کی درآمد کی اجازت نہ دی جائے۔

(۴) نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ہماری اس مملکت خداداد پاکستان میں بسنے والوں کے لئے ایک لباس مقرر کیا جائے۔ اور ایسے حیا سوز اور غیر اخلاقی لباس پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے کہ جن کے پہننے سے ہماری تہذیب اور نسل کا اخلاقی وقار گھٹ رہا ہے۔ اور سامراج کی پھیلائی ہوئی دیا ہیپی ازم اور ٹیڈی ازم پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے۔ نیز اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے والے فحش اور غیر فحش اشتہارات اور تصاویر پر پابندی کے قانون پر سختی سے عمل کرے۔

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ہمارے درسی نصاب پر نظر ثانی کرے۔ خاص طور پر کالج کے نصاب تعلیم کو یکسر بدلنے کی ضرورت کے پیش نظر مطالبہ کرتا ہے کہ کالجوں کا نصاب دین اسلام اور ملکی ضروریات کے مطابق بنایا جائے۔

(۶) یہ اجلاس ملک کے موجودہ سیاسی بحران کو تشویشناک قرار دیتا ہے اور اس سیاسی بحران کا حل فوری طور پر صرف اسلامی قوانین کے نفاذ میں سمجھتا ہے لہٰذا یہ اجلاس حکومت پاکستان کو ملکی اور ملی مفاد کے پیش نظر فوراً اسلامی قوانین کے نفاذ کا مشورہ دیتا ہے تاکہ ملک اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ ہو اور نظریہ پاکستان کی تکمیل ہو۔

(۷) بڑے بڑے زمیندار سیاسی و انتخابی رنجش اور ذاتی مفاد کی وجہ سے بلا وجہ کاشتکاروں کو پریشان کر رہے ہیں۔ راستہ روکے جاتے ہیں تحصیل کبیر والہ خانیوال اور ملتان میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ان مسائل پر توجہ دے کر کاشتکاروں اور مزارعوں کو زمینداروں کے تشدد سے نجات دلائی جائے۔

فیصلے

خانیوال کے سیاسی و سماجی کارکن شیخ محمد شریف کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ ضلع ملتان کے سابق ناظم اعلیٰ کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے ضلع ملتان کے لئے ایک مستعد مبلغ رکھنے کا بھی فیصلہ ہوا۔

(حکیم محمد عالم جاوید آفس ناظم ضلعی دفتر خانیوال)

حضرت مفتی محمود صاحب کا خطاب

ضلع ملتان کے ارکان جمعیۃ سے خطاب کرتے ہوئے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام ہی واحد جماعت ہے جو اسلامی نظام کے قیام کی مخلصانہ سعی کر رہی ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ لوگ دریافت کرتے ہیں کہ کیا پاکستان میں اسلامی نظام جاری ہو بھی سکتا ہے۔ اور کیا یہ ممکن بھی ہے۔ ارکان جمعیۃ کو متوجہ کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا کہ اللہ نے پیغمبروں کو بھی ہدایت کا مکلف نہیں بنایا۔ ہدایت اپنے لئے خاص رکھی ہے۔ صرف تبلیغ و اشاعت دین ہماری ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہم سب کا ملی فریضہ ہے۔ آپ حضرات خلوص نیت سے اسلامی نظام کے قیام کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کریں اور جمعیۃ کو منظم و مضبوط بنائیں۔ بغیر تنظیم کے کوئی جماعت نہ زندہ رکھی جا سکتی ہے اور نہ کوئی مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے وسائل کی کمی کے باوجود قومی انتخابات میں حصہ لیا۔ اور اپنے وسائل کے مطابق جگہ جگہ اپنے نمائندے کھڑے کئے۔ بہت سے نمائندے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لئے منتخب بھی ہوئے۔ اقلیت میں ہونے کے باوجود ہم مایوس یا بے دل نہیں۔ اکثر و قعہ قلیل جماعت بڑی جماعت پر غالب رہتی ہے۔ اگر پارلیمنٹ کا اجلاس ہوتا۔ تو ہم اسلامی نظام اور قوانین کے لئے پوری کوشش کرتے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اس مقصد کے لئے ایک دستور بھی مرتب کیا تھا۔ تاکہ دستور ساز اسمبلی میں اسے پیش کیا جا سکے۔

اسلام سے اپروائی اور عدم خلوص کی وجہ سے ملک کو دینی تحریفات سے متاثر ہو گیا تھا۔ مغربی پاکستان میں سوشلزم اور مشرقی پاکستان میں نیشنلزم کی تحریکیں اس قدر مضبوط ہو گئیں کہ قومی و صوبائی اسمبلیوں میں نمائندے اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے کے بعد جو صورت حال پیدا ہو گئی۔ وہ بہت اندوہناک تشویشناک ہے۔ قومیت کے جذبہ سے مغلوب ہو کر نے مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ املاک کو تباہ کیا۔ اور ملک امن و امان تہ و بالا ہو گیا۔ ضرورت ہے کہ مانعی کی خطیر اور کوتاہیوں کی تلافی کی جائے۔ سوشلزم، نیشنلزم اور دوسرے لادینی رجحانات کی جگہ ملی جذبہ کو ابھارا جائے

مفتی صاحب نے پاکستان کے اندرونی معاملات بھارت کی مداخلت پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہ بھارت نے ۱۹۶۵ء میں منہ کی کھانے کے بعد براہ پاکستان میں مسلح مداخلت کی جرأت کی تو پاک افواج کی بروقت کارروائی نے اب بھی بھارتی مداخلت کو ناکام بنا دیا۔ اس محاذ پر شکست کے بعد اس نے سفارتی محاذ قائم کیا اور پاکستان کی امداد رکوانے کی بھرپور کوشش شروع کر دی۔ بھارت اس میں بھی ناکام رہا۔ اب اس نے پناہ گزینوں کے نام پر شور مچانا شروع کیا ہے۔ اور پاکستان کی اقتصادی امداد رکوانے کے لئے کوشاں ہے۔

پاکستان کے صدر محمد یحییٰ خاں نے پناہ گزینوں کو واپس آنے کی دعوت دے کر اور سرحدوں پر استقبالیہ کیمپ قائم کر کے بھارت کی اس سازش کو بھی ناکام بنا دیا ہے۔ اب دنیا کا کوئی ملک بھی بھارت کے فریب میں آنے کے لئے تیار نہیں۔

مفتی صاحب نے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد جو بیس ارکان پر مشتمل ہوگا، عنقریب مشرقی پاکستان کا دورہ کرے گا۔ اور اپنے بھائیوں کا اعتماد بحال کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گا۔ ہم مشرقی پاکستان کے مطالبات کو پورا کرنے میں حکومت اور عوام کی امداد کریں گے تاکہ ملک کے حالات پرسکون اور پرامن ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام ایک بڑے مقصد کے لئے کام کر رہی ہے۔ اور وہ مقصد پاکستان میں اسلامی قوانین کا اجراء ہے۔ اس مقصد کے لئے جس قدر بھی قربانی کی ضرورت ہوگی اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور پاکستان میں اسلامی نظام جاری کر کے عوام کو بیشمار مسائل حل کر دیں گے۔ ہمارے مسائل کا حل صرف یہ ہے کہ پاکستان جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا۔ اسے پورا کیا جائے۔ اور ملک کے قانون تعلیم اور تہذیب و تمدن کو اسلام کے مطابق بنا لیا جائے۔ مفتی صاحب نے امید ظاہر کی کہ ہم اخلاص اور للہیت کے ساتھ اس عظیم مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

ریکارڈنگ پر پابندی عائد کی جائے

گڑھا موڑ کے امیر جمعیۃ حضرت مولانا غلام محمد چک نے گورنر پنجاب سے اپیل کی ہے کہ دیہی آبادی کو ریکارڈنگ سے نجات دلائیں۔ شادیوں کے موقع پر دیہاتوں میں بے ریکارڈنگ کی جاتی ہے۔ نہ نماز کا خیال رکھا جاتا ہے اور اذان اور درس قرآن کا۔ لوگوں کی عید حرام کی جاتی ہے اور بیمار لوگوں کا بھی خیال نہیں کیا جاتا۔ علاقہ میں ریکارڈنگ سے تنگ آ کر ۸۵ آدمیوں نے ایک درخواست کے ذریعہ گورنر صاحب سے ریکارڈنگ پر پابندی عائد کرنے کی درخواست کی ہے

مسائل و افکار — ہماری ملّی اور قومی زبان عربی ہے

قسط نمبر ۳

اصرار کی وجہ

باقی رہا یہ سوال کہ اردو پر ڈاکٹر صاحب کے بقول اتنا اصرار کیوں کیا جاتا ہے پیشتر اس کے کہ اس سوال کا جواب عرض کیا جائے، میں یہ عرض کروں گا کہ اردو کے بارے میں اتنا اصرار کہاں ہو رہا ہے؟ کیا کراچی کے علماء اور لاہور کے ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کی قیادت میں نکالے جانے والے چند ایک جلوسوں سے ہم یہ سمجھ لیں کہ ساری قوم اردو کو قومی زبان بنانے کے لئے تڑپ رہی ہے۔ حالانکہ ماسوائے کراچی کے پاکستان کے کسی علاقے میں اردو معاشرے کی عام اور کاروباری زبان نہیں ہے۔ مشرقی پاکستان سے تو اردو کو ویسے ہی دیس نکالا مل چکا ہے۔ رہے مغربی پاکستان کی پانچ ساڑھے پانچ کروڑ کی آبادی میں سے کتنی آبادی اردو بولتی ہے۔ اس کا جواب تو ڈاکٹر صاحب ہی دے سکتے ہیں۔ باقی اتنا ہم ضرور جانتے ہیں کہ پیدائش وطن سے لے کر تا نیک معدودے چند حلقوں کی طرف سے ہی مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اردو کو اپنایا جائے۔ اپنایا تو کیا جاتا۔ جہاں ایک طرف ڈاکٹر صاحب اپنے متعدد جلوسوں کے باوجود صرف مال روڈ کی دکانوں کے انگریزی بورڈ بھی اردو میں نہ کروا سکے، دوسری طرف پاکستان کی تمام علاقائی اور صوبائی زبانوں کے حامیوں کی طرف سے سارھی، پنجابی، بلوچی، براہوی، بنگلہ اور پشتو کو ذریعۂ تعلیم بنانے کی تحریکیں شروع ہو گئی ہیں اور مذکورہ بالا زبانوں کے حامیوں میں سے کسی ایک زبان کے حامی بھی اس بات پر آمادہ نظر نہیں آتے کہ ان کی علاقائی زبان چھوڑ کر اردو کو ان پر ٹھونسا جائے۔ ان لوگوں کے جذبات کی شدت کا کیا عالم ہے۔ اس کا منہ بولتا ثبوت سندھ اور کراچی کی یونیورسٹیوں میں ہونے والے حالیہ ہنگامے ہیں۔ سرحد علاقوں میں اردو اور سندھی کی حمایت اور دوسری زبان کی مخالفت کی گئی۔ اس طرح کے دیگر زبانوں کے حامیوں کے جذبات بھی ہیں۔ لہٰذا اگر اس سلسلے میں کسی غیر علاقائی زبان یا انگلش زبان کو کسی پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو اندیشہ ہے کہ وحدت تو میت پاکستان کا آبگینہ کہیں چکنا چور نہ ہو جائے۔ چونکہ ہر فریق کو اپنی زبان سے جو جذباتی لگاؤ ہے دوسری زبانوں سے نہیں ہے

عوام اور عربی زبان

ڈاکٹر صاحب نے اپنے فاضلانہ مقالے میں فرمایا ہے کہ میانوالی، مظفر گڑھ، کاغان اور چٹاگانگ کے عام دیہاتی پر عربی اپنانے پر کیا گذرے گی؟ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ تو دور کی بات ہے۔ آپ لاہور، ملتان، راولپنڈی اور لائلپور کے نواحی علاقوں میں چلے جائیے۔ کیا وہاں اردو مافی الضمیر بیان کرنے پر دیہاتی لوگ بغلیں نہیں جھانکتے؟ ملک کے بڑے بڑے مقابلے کے امتحانوں میں وسیلۂ اظہار اب بھی انگریزی ہے۔ یونیورسٹیوں، دفاتر میں زبان انگریزی ہے۔ عدالتی کارروائیاں انگریزی میں ہوتی ہیں جب ایک ایسی غیر ملکی زبان جس سے ہمیں قطعاً کوئی ملی یا دینی وابستگی نہیں ہے۔ ایک صدی قبل جس کو جاننے والوں کی تعداد شاید دہائی کے ہندسے پر بھی نہ پہنچتی ہو (صرف ایک سو سال کا عرصہ میرے نزدیک اس لئے مختصر ہے کہ قوموں کی زندگیوں میں یہ مدت بہت ہی مختصر ہوتی ہے) اس زبان میں اچھے لکھنے، بولنے اور جاننے والے سینکڑوں اشخاص نہیں بلکہ ہزاروں مل جائیں گے۔ تو کیا ایسی زبان جس سے ہر مسلمان دلی وابستگی، عقیدت اور محبت ہی نہیں رکھتا بلکہ کسی حد تک اس کی سند بدھ رکھنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں سے کم نہ ہو۔ اور ساتھ ہی اس ملک میں پہلے ہی ہزاروں عربی مدارس اور تلامذہ بھی موجود ہوں۔ تو اس لحاظ سے ہمیں پختہ یقین ہے کہ سو سال تو درکنار پچاس سال سے بھی کم عرصے میں یہاں عربی رائج ہی نہیں بلکہ ہماری رگوں میں سما جائے گی۔ اتنی گذارش کے بعد ڈاکٹر صاحب کے سوال کے جواب میں اب میں یہ عرض کرتا ہوں، کہ اردو پر اصرار کی بجائے ہم عربی پر اصرار کیوں کرتے ہیں؟ اردو اہل پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد کی مادری زبان ہے نہ علاقائی۔ چونکہ پاکستان کی دو قومی زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ اس لئے حب وطنی کے ماسوا اس سے متذکرہ بالا علاقوں کے باشندگان کو کوئی دیگر وابستگی یا عقیدت نہیں ہے۔ لیکن دوسری طرف ملی وابستگی عربی سے ہے۔ جس کے سامنے وطنی وابستگی یا عقیدت کی حیثیت ہیچ ہوتی ہے۔ چونکہ برائے ڈو قومی نظریۂ وطنی وفاداری ہر حال مقدم ہوتی ہے۔ جب ملی وفاداری اس امر کی متقاضی ہے کہ عربی سے براہ راست رابطہ اور رشتہ رکھا جائے۔ تو پھر ڈاکٹر صاحب خود ہی فرمائیں کہ اردو کو مقدم رکھا جائے کہ عربی کو۔ اب اسی مقدمہ کو ذرا اور آگے بڑھائیے۔ اہل سندھ، پنجاب، سرحد بلوچستان اور بنگال کو اردو سے کیا لگاؤ ہو سکتا ہے جب عام دنیا والوں کی طرح دینی علاقہ یا ربط و رشتہ کے بغیر کسی پر دوسری زبان ٹھونسی جائے تو پھر لازماً لسانی قضیہ کو جنم دے گا اور یگانگت کو فروغ ملنے کی بجائے متعلقہ زبانوں کے اہل لسان کے دلوں میں کدورتوں کے بادل امنڈ آئیں گے۔ نفرت و مغائرت کو ہوا ملے گی۔ چونکہ اہل سندھ، پنجاب، بلوچستان، سرحد اور بنگال کو اپنی اپنی زبانوں سے اتنا ہی انس و تعلق بلکہ عقیدت ہوتی ہے۔ جس قدر اردو والوں کو اردو سے ہوتی ہے۔ تو اس صورت میں وہ اپنی زبان کو کیوں چھوڑیں۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب بات عقیدت سے کسی زبان کا کوئی خاص رشتہ یا علاقہ نہیں ہوتا، تو پھر اپنی مادری اور علاقائی زبان چھوڑ کر غیر زبان کیوں تسلیم کریں۔ بلکہ اس کے برعکس تو ان کا یہ مطالبہ برحق ہوگا کہ جو اردو والے سندھ میں رہتے ہیں، ان کو سندھی، جو پنجاب، سرحد، بلوچستان اور بنگال میں آباد ہو گئے ہوں ان کو بالترتیب پنجابی، پشتو، بلوچی، براہوی اور بنگلہ اختیار کرنی چاہیئے۔ چونکہ ویسے بھی اکثر دانشوران قوم کا یہ اصول مسلمہ ہے کہ جیسا دیس، ویسا بھیس۔ بلکہ اگر یہ بھی کہہ دیا جائے۔ کہ جب ملی زبان عربی کو نہیں اپنایا جا سکتا، تو پھر ان کے لئے اردو اور انگریزی میں کوئی فرق نہیں۔ حالانکہ اگر فی الوقت افادی لحاظ سے کسی زبان کی اہمیت کو پرکھا جائے۔ تو یقیناً انگریزی اردو سے بدرجہا مفید تر ہوگی۔ لیکن اگر یہ مقدمہ پیش کر دیا جائے تو اہل درد پکار اٹھیں گے کہ ہیہات ہیہات، کافروں کی زبان کی مکالمت کی جا رہی ہے۔ ہمیں اپنی زبان ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ تو پھر بصد عجز و انکسار عرض کیا جائے گا کہ آیئے ایک بار پھر کامنہ کے لال کی آغوش میں پناہ لے لیں۔ جہاں پر ہر قسم کے غیر اسلامی تعصبات و تفاخر ہیچ نظر آتے ہیں۔

زبان کے استحقاق کا معاملہ

خیر بات طویل ہو گئی۔ عرض کیا جا رہا تھا کہ متذکرہ بالا دلائل کی روشنی میں جہاں استحقاق اردو کو دوسری زبانوں پر مسلط ہونے کا حاصل ہے وہیں اردو کے خلاف بھی جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسی اساس پر پنجابی والے کہیں گے کہ سارے پاکستان کی زبان پنجابی ہونی چاہیئے۔ اور اسی طرح بلوچی، پشتو، سندھی اور بنگال والوں کا بھی یہی استحقاق قرار پائے گا۔ اور ہر زبان کے حامیوں کی طرف سے اپنی اپنی زبان کی حمایت میں دلائل کا انبار لگ جائے گا۔ اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس مطالبہ میں ہو سکتا ہے انگریزی کے حامیوں کو بھی موقعہ مل جائے کہ وہ بھی انگریزی کی افادیت بگھارنے لگیں۔ چونکہ پاکستان میں ابھی تک فی الواقعہ انہیں کو اقتدار حاصل ہے۔ اور جتنی اردو کے پرجوش حامیوں کی تعداد ہے، اس سے انگریزی کے پرستاروں کی تعداد شاید کم بھی نہ ہو۔ لہٰذا اگر کسی طبقہ نے اردو کو زبردستی دوسری زبانوں پر ٹھونسنے کی کوشش کی، تو ہو سکتا ہے۔ بنگال کے لسانی فسادات کے ڈرامے پھر سے شروع ہو جائیں۔ بنگال سے تو اردو کو دیس نکالا مل ہی چکا ہے۔ اگر مغربی پاکستان میں بھی ویسے ہی وبا پھیل جائے۔ جو کچھ دن پیشتر سندھ میں پھوٹی تھی، تو پھر ہر ذی بصیرت نتائج کا اندازہ کر سکتا ہے۔ بہرحال مسئلہ پاکستان کی وحدت و یگانگت کا جو حشر ہوگا۔ اس کا اندازہ کسی بھی ذی شعور فرد کے لئے بعید از قیاس نہیں ہوگا۔ ان حقائق، اندیشوں اور خطرات کے پیش نظر ہم یہ عرض کریں گے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

قریب آیا ہے روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر

حضرت مولانا دوست محمد صاحب کی شہادت

ابھی ٹھیڑی کے بلند پایہ عالم دین حضرت مولانا محمد فضل اللہ مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ کے خون شہادت کی سرخی خشک نہ ہونے پائی تھی۔ کہ چند شقی القلب بدبختوں نے جمعیۃ علماء اسلام روڈ سلطان ضلع جھنگ کے ایک جید عالم دین کو گولی مار کر شہید کر دیا اور اس طرح کروڑوں پاکستانی مسلمانوں کے زخمی دلوں پر نمک پاشی کا سامان مہیا کیا۔

مولانا دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے شہید کیا اور کیوں شہید کیا۔ اس بحث میں پڑے بغیر مولانا مرحوم کے جو حالات ہمیں اس سلسلہ میں موصول ہوئے ہیں وہ قارئین کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

مولانا دوست محمد صاحب ایک صوفی و صافی بزرگ عالم دین تھے۔ سیاسی طور پر اگرچہ مولانا کا تعلق پاکستان میں علماء اسلام کی سب سے بڑی تنظیم جمعیۃ علماء اسلام سے تھا لیکن زیادہ تر وہ درس و تدریس میں مشغول رہتے تھے اور نہ ہی وہ فرقہ وارانہ چپقلش میں الجھنے کی کوشش کرتے تھے۔ البتہ سیرت صحابہ کرامؓ ان کی زندگی کا خاص مشن تھا۔

موضع روڈ سلطان جھنگ سے ۲۰ میل دور ہے اور اس سے چند میل کے فاصلے پر مشہور قصبہ حسو بلیل واقع ہے۔ جہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہت عرصہ پہلے پتلا بنا کر جلایا گیا تھا۔ وہاں پر دو زمیندار ہیں جو اچھے اثر و رسوخ کے مالک ہیں اور سنا ہے کہ حسو بلیل کے واقعہ میں وہ حسو بلیل کیس کے مدعی تھے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک ہفتہ پہلے ان کی طرف سے مولانا مرحوم کے نام ایک خط موصول ہوا تھا۔ جس میں مولانا کو قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔ چنانچہ ٹھیک ایک ہفتہ بعد جب مولانا مرحوم نماز عشاء پڑھانے کے لئے مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ تو چند شقی القلب افراد نے جو گھات لگائے بیٹھے تھے، بندوق سے مولانا پر حملہ کر دیا۔ جس سے مولانا مرحوم اسی وقت شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

معلوم ہوا ہے کہ جھنگ کی انتظامیہ خصوصاً ایس۔ پی صاحب اس معاملہ میں دلچسپی لے رہے ہیں اور ان کی کوششوں سے دو ملزم گرفتار ہو چکے ہیں۔

جیسا کہ وہاں کے حالات سے معلوم ہوا ہے اصل ملزم وہ لوگ ہیں جنہوں نے قاتلوں کو مولانا کے قتل پر اکسایا۔

اس سلسلہ میں ہماری صدر پاکستان جناب آغا محمد یحییٰ خاں سے صرف اتنی گذارش ہے کہ اس کیس کو مارشل لاء حکام کے سپرد کیا جائے اور اصل مجرموں کو جو اس واقعہ کے محرک اور سرپرست ہیں گرفتار کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دے کر پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے دکھیا دلوں کو مطمئن کیا جائے۔ (محمد حنیف سہارنپوری)

محترم صدر پاکستان سے اپیل

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم۔ این۔ اے سیکرٹری کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام)

۲۰ جون۔ گذشتہ عرصہ میں خاص جھنگ شہر میں ایک مسلمان کو رات کے وقت ذبح کر ڈالا گیا ابھی چند دن ہوئے۔ موضع ٹھیڑی ضلع خیرپور سندھ میں مدرسہ دارالہدیٰ کے مہتمم کو شہید کر دیا گیا۔ اور اب ضلع جھنگ میں روڈ سلطان میں ایک خطیب جامع مسجد مولانا دوست محمد صاحب کو رات کے وقت بندوقوں سے شہید کر دیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کسی بھی سنی یا شیعہ یا مرزائی یا عیسائی کے انفرادی مفاد یا ذاتی خواہش یا فرقہ وارانہ اعمال سے پاکستان کی بقا اور اس میں اسلامی احکام کے تحت عدل و انصاف کا قیام مقدم سمجھتی ہے۔ اگر قتل و غارت کا یہ سلسلہ جاری رہا تو یہ سلسلہ خطرناک طول پکڑ سکتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر پاکستان دشمنی اور کیا ہو سکتی ہے۔ میں محترم صدر پاکستان اور ذمہ دار احکام سے درخواست کروں گا کہ ان کیسوں کو مارشل لاء حکام کے سپرد کر کے کماحقہ انکوائری کے بعد ملزموں کو اور ان کے اصل محرکوں اور سرپرستوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

خوشخبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزاء سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حب مقوی — ۲۵ روپے فی سینکڑہ، جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت — دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲۰/۰ روپے۔ سلاجیت گر پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں ہی سے مل سکتی ہے۔

نزلہ — عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں۔ دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/۰ روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کا مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/۰ روپے

نرینہ اولاد کی دوا — حمل سے ۲½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/۰ روپے۔

بواسیر کی دوا — تین قسم کی۔ مجموعی قیمت ۱۵/۰ روپے

چنبل کی دوا — قیمت ۱۵/۰ روپے

دمہ کی دوا — مکمل کورس ۲۵/۰ روپے

دل کی کمزوری — اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے ۵۰/۰ روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا — قیمت سو گولی ۱۵/۰ روپے

ہیضہ، جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان — قیمت سو گولی ۵۰/۰ روپے

سرمہ مقوی بصر — فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ بارہ شیشی ۱۰/۰

مقوی دماغ — یہ دوا ایک قیمتی بوٹی اور بادام وغیرہ سے مرکب ہے۔ دماغ کے لئے مجرب ہے۔ تین تین ماشہ صبح سویرے پانی میں رگڑ کر چھان کر پی جائیں۔ یا دو دو ماشہ لے کر پانی کے ساتھ کھا لیں۔ پہلا طریقہ زیادہ مفید ہے۔ دوا کی قیمت دس روپے۔

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب چوک رنگ محل لاہور

اور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی

دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

تذکارِ اسلاف

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدّث سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

طلباء کے لئے

نسب نامہ

مولانا شاہ خلیل احمد بن شاہ مجید علی بن شاہ احمد علی بن شاہ قطب علی نامحضرت ایوب خالد انصاری رضی اللہ عنہ

ولادت باسعادت

صفر ۱۲۶۹ھ بمطابق دسمبر ۱۸۵۲ء میں اپنے نانہال قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے

تعلیم

پانچویں سال میں آپ کو مکتب میں بٹھانے کی تجویز ہوئی تو خود آپ کے نانا حضرت مولانا مملوک علیؒ صاحب نے تبرکاً بسم اللہ شریف پڑھا کر اس کے بعد حضرت نے قرآن اور ابتدائی کتب اردو، فارسی کی تعلیم انبہٹھ اور نانوتہ میں مختلف اساتذہ سے پائی۔ آپ کے چچا مولوی انصار علی صاحب جو کہ ریاست گوالیار میں بعہدہ صدر الصدور فائز تھے۔ رخصت کے دوران وطن تشریف لائے تو بھتیجے کا شوق اور ذکاوت اور ذہن دیکھ کر خود اتنہند ہوئے کہ اپنے ساتھ گوالیار لے جائیں اور وہاں خود پڑھائیں۔ چنانچہ آپ اپنے چچا کے ساتھ گوالیار تشریف لے گئے۔ اسی زمانہ میں حضرت کے والد ماجد شاہ مجید علی صاحب جن کی عمر کا اکثر حصہ ریاستوں کی ملازمت میں باہر گذرا تھا۔ اب ملازمت ترک کر کے وطن تشریف لے آئے اور مستقل قیام فرمایا، تو حضرت کو گوالیار سے وطن واپس بلا لیا۔ پھر آپ نے اپنے والد ین کی خدمت میں رہتے ہوئے اپنے قصبہ کے مشہور استاذ مولوی سخاوت علی صاحب سے کافیہ تک پڑھا۔ پھر آپ اور آپ کے چچازاد بھائی مولانا صدیق احمد صاحب قصبہ کے انگریزی اسکول میں داخل ہو گئے۔ کافیہ تک بخوبی استعداد ہونے کی وجہ سے چھ ماہ میں دونوں صاحبوں نے اتنی انگریزی پڑھ لی کہ دو سال سے پڑھنے والی جماعت کا مقابلہ کرنے لگے۔ لیکن انگریزی پڑھنے کی طرف دل راغب نہیں تھا۔ اور اس کا خواہشمند تھا کہ علوم دین کی تعلیم کا کوئی بہترین انتظام ہو جائے تو یہاں سے چھٹکارا نصیب ہو۔ دفعتہً محرم ۱۲۸۳ھ میں دار العلوم دیوبند کی خبر آپ کے کانوں میں پڑی۔ یہ بھی سنا کہ صدر مدرس آپ کے ماموں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب قرار پائے لہٰذا آپ کی طلب میں جوش آیا۔ والدین سے اجازت چاہی کہ دیوبند بھیج دیں۔ چنانچہ آپ دیوبند تشریف لائے تو مولانا محمد یعقوب صاحب نے آپ کے لئے کافیہ کی جماعت تجویز فرما کر اس میں شریک کر دیا۔ دار العلوم دیوبند کے چھ ماہ بعد رجب ۱۲۸۴ھ میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں قائم ہوا۔ اور وہاں مولانا مظہر صاحب نانوتوی صدر مدرس مقرر ہوئے۔ یہ بھی مولانا خلیل احمد صاحب کے ماموں تھے۔ ہر چند کہ دیوبند کی تعلیم کے بہترین نظم کے ساتھ حقیقی ماموں کی شفقت بھی تھی۔ مگر قدرت کو منظور یہ تھا کہ مظاہر العلوم کی ترقی ان کے ہاتھوں سے ہونے والی تھی اسی لئے آپ سہارنپور چلے آئے۔ وہاں آکر آپ نے مختصر المعانی شروع کی۔ اس کے بعد پھر آپ ہمہ تن تحصیل علم میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے اکثر کتابیں خصوصاً کتب حدیث و فقہ و اصول و تفسیر مولانا مظہر صاحب سے پڑھیں۔ اور باقی منطق و فلسفہ و ہیئت و ریاضی دیگر مدرسین سے مدرسہ کی روداد قدیم سے پتہ چلتا ہے کہ حدیث کی پہلی کتاب مشکوٰۃ شریف حضرت نے ۱۲۸۵ھ میں پڑھی سالانہ امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کر کے مختصر المعانی و شرح عقائد انعام میں پائیں۔ اور ۱۲۸۶ھ میں بخاری شریف و ہدایہ آخرین کا امتحان دیا۔ جامع ترمذی انعام میں ملی، الحاصل اسی طرح پر ۱۲۸۸ھ میں جبکہ آپ کی عمر شریف ۱۹ سال کی تھی۔ آپ نے درس نظامیہ ختم کر لیا۔ اس کے بعد آپ کو علوم ادبیہ میں محامت کا شوق پیدا ہوا تو علم ہوا کہ ہندوستان کے مشہور ادیب مولانا فیض الحسن انبیٹھی کالج لاہور کے پروفیسر اور علوم شرقیہ کے ماہر ہیں۔ باوجودیکہ آپ کو مدرسہ میں معین المدرسین مقرر کر دیا گیا۔ مگر حصول علم کے شوق نے آپ کو سفر پر مجبور کیا۔ اور آپ نے لاہور پہنچ کر مولانا فیض الحسن سے علوم ادبیہ کی خاطر خواہ تکمیل کی

تدریس

جب لاہور سے واپسی ہوئی تو آپ کے ماموں مولانا محمد یعقوبؒ نے آپ کو دس روپیہ ماہوار پر قاموس کا ترجمہ کرنے کے لئے منصوری پہاڑ پر بھیج دیا منصوری پہاڑ پر آپ کو چند ماہ گذرے تھے کہ منگلور کے مدرسہ عربیہ میں ایک مدرس کی ضرورت تھی۔ وہاں آپ کو مدرس اول بنا کر بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد آپ بھوپال، بہاولپور، بریلی اور دار العلوم دیوبند میں درس رہے۔ آخر کار ۱۳۱۱ھ میں جب آپ کی عمر بیالیس سال کی تھی۔ چالیس روپیہ مشاہرہ پر صدر مدرس بن کر مظاہر علوم سہارنپور میں تشریف لے آئے

طرز تعلیم

حضرت کا طرز تعلیم بہت ہی پیارا تھا۔ طلباء کو ڈانٹتے نہ جھڑکتے تھے اور نہ اتنی مشکل تقریر فرماتے تھے، جو طالب علموں کو سمجھ نہ آتی جو اور نہ ہی نفس مطلب سے زیادہ تقریر کرتے تھے۔ خندہ روئی اور مسکراہٹ کے ساتھ پڑھاتے۔ طالب علموں کو مطالعہ کی بہت تاکید فرماتے تھے اور عبارت پڑھتے وقت صرف نحو کی خصوصی رعایت فرماتے اور اگر کوئی غلط اعراب پڑھتا تو قاموس پھینک دیتے تھے۔ کہ خود ہی طالب علم صحیح کرے تاکہ قاعدہ کا عملی اجراء ہوتا رہے اور پڑھانے کے ساتھ ساتھ طلباء کی صورت و وضع اور عملی حالت پر بھی نظر رکھتے تھے اور خلاف شرع بات پر سختی سے ٹوکتے تھے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ ابھی آزاد پھرتے ہو پڑھ کر خود بھی ڈوبو گے اور دوسروں کو بھی ڈبوؤ گے۔

بیعت

عبادت کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایک طریق عبادت سے واقفیت جس کا نام علم ہے۔ دوم عبادت سے دلچسپی اور شوق اور رغبت جس کا نام تزکیہ باطن اور عشق اور محبت ہے۔ پس اول کا حصول بواسطہ درس تدریس مدارس علمیہ میں ہوگا۔ اس کا نام شریعت ہے دوسرے کی تحصیل اہل اللہ کی جوتیاں اٹھانے سے خانقاہ میں ہوگی۔ جس کو طریقت کہتے ہیں۔ اصل میں یہی شریعت روح اور مغز اور اصل الاصول ہے۔ اس کے بغیر باقی علم کے عمل ہی نہ ہو سکے گا۔ اگر ہو گا تو بادآور اور مضر ہوگا۔ اور اگر بار آور بھی ہوا تو بے مزہ اور عارضی و فانی ہوگا۔ جس کا ماحصل یہ ہوا کہ علم بلکہ انسانی زندگی کا مقصود بھی یہی تعلق مع اللہ ہے جو محرک ہوتا ہے۔ علم، عمل اور احکام کی اطاعت و عبادت کا آپ نے اس مقصود کو حاصل کرنے کے لئے منبع برکات سلطان العارفین امام حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کے ہاتھ میں اپنی باگ ڈور سپرد کر دی۔ جس طرح آپ نے تکمیل علوم شریعت کی دستار فضیلت حاصل کی تھی۔ اسی طرح طریق سلوک طے فرما کر روحانی باپ کے ہاتھ سے دستار خلافت حاصل کی۔

خلفاء

آپ کے متعدد خلفاء ہیں۔ جن میں معروف تر مولانا محمد الیاس صاحب مرحوم اور مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپوری ہیں۔

تصانیف

(۱) بذل المجہود، یہ شرح آپ نے ۱۳۲۵ھ کو شروع فرمائی اور ۲۱ شعبان ۱۳۴۵ھ پورے دس برس پانچ ماہ دس دن میں یہ شرح اختتام پذیر ہوئی۔ اثنائے میں حضرت کا یہ معمول بڑے اہتمام سے رہا کہ جب کوئی نئی تحریر فرماتے تو حساب و خدام کو خاص طور پر پاس کے دیکھنے کی تاکید فرماتے اور اصلاح و اشکال کا تقاضا کرتے۔ حبیب الرحمٰن صاحب صدر مدرس مدرسہ کو بھی نظر ثانی کا حکم فرمایا۔ مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت رائپوریؒ، حضرت تھانوی، مولانا شبیر احمدؒ، علامہ انور شاہؒ، مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا حفیظ صاحب وغیرہم جو صاحب بھی تشریف لاتے تو حضرت بڑے اہتمام سے مسودہ دکھاتے اور تقاضا کرتے کہ غور کے ساتھ ناقدانہ نگاہ کے ساتھ دیکھیں (۲) ہدایہ الرشید (۳) مطولہ (۴) اتمام النعم (۵) تنشیط الاذان (۶) المنبر و المحراب

آپ کو حق تعالیٰ نے سات دختر نصیب فرمائے

(محمد اکبر صادقی متعلم جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

Guarantee By Diamond WF4316

مسائل و احکام

قاری فیوض الرحمٰن صاحب ایم اے
ایبٹ آباد

آدابِ طہارت

(۴)

"تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت نہ کرے (بلکہ اس سے پانی نکال کر غسل کرے" (مسلم)

"تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب کرکے پھر اس میں نہ نہائے (مسلم) ہماری تھوڑی سی سہل انگاری اور غفلت کی وجہ سے وہ پانی دوسروں کے لئے ناپاک یا قابل کراہت بلکہ عام حالت میں خود اس کے لئے گھن پیدا کرے گا۔

ہفتے میں ایک دن یعنی جمعہ کو تمام جسم کی طہارت و پاکیزگی کا حکم دیا اور فرمایا۔ لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو۔ اور ہر شخص کو جو بہتر سے بہتر تیل اور خوشبو میسر ہو، اس کو لگائے۔"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی ہے کہ عرب کے لوگ تنگدست پشمینہ پوش اور خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے والے تھے۔ ان کی مسجد تنگ اور اس کی چھت پست تھی۔ ایک روز گرم دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں شریک ہوئے تو لوگوں کو پسینہ آیا، اور ان کے کپڑوں سے بو پھیلی جس سے سب کو تکلیف ہوئی۔ آپؐ نے اس کی ناگواری محسوس کی تو یہ حکم دیا۔ (ابوداؤد کتاب الطہارت)

جمعہ کے علاوہ عام حالات میں بھی صفائی اور پاکیزگی کا حکم دیا۔ چنانچہ ایک بار ایک شخص کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے تو فرمایا "کیا اس کو بال ہموار کرنے کا سامان میسر نہیں آتا" دوسرے شخص کے میلے کچیلے کپڑے دیکھے، تو ارشاد فرمایا "کیا اس کو پانی نہیں ملتا جس سے وہ اپنے کپڑے دھولے"۔ (ابوداؤد)

عرب میں سب سے زیادہ گندی اور نجس قوم یہودیوں کی تھی۔ آپؐ نے مسلمانوں کو ان کی طرز معاشرت کی مخالفت کا حکم دیا اور فرمایا "خدا پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ تم اپنے صحنوں کو پاک صاف رکھو۔ اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو"۔

(ترمذی کتاب الاستیذان باب ماجاء فی النظافۃ)

یاد رہے کہ اسلام بہت زیادہ ترفہ اور عیش پسندی کی بھی تعلیم نہیں دیتا۔ اور اسی لئے بعض حدیثیں اس کے مخالف بھی آگئی ہیں۔ مثلاً آپ کے سامنے ایک بار صحابہ کرامؓ نے دنیوی ساز و سامان کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا "پھٹے حال میں رہنا ایمان سے ہے پھٹے حال میں رہنا ایمان سے ہے"۔

ایک بار فضالہ بن عبیدؓ گورنر مصر پراگندہ مو نظر آئے۔ ایک شخص نے اس کی وجہ پوچھی تو بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بہت زیادہ عیش پسندی سے منع فرماتے تھے"۔ ان کے پاؤں میں جوتا بھی نہ تھا۔ اس نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو کبھی کبھی برہنہ پا رہنے کا بھی حکم دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

ان حدیثوں میں کوئی تعارض

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جن حدیثوں میں صاف ستھرے کپڑے پہننے کا حکم ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ بدوؤں اور وحشیوں کی عادتوں کو چھوڑ کر صفائی اور ستھرائی اختیار کرنی چاہیئے۔ اور جو حدیثیں اس کے مخالف ہیں۔ ان سے بہت زیادہ تکلف نمائش اور فخر و غرور کا روکنا مقصود ہے۔ اس لئے ان میں کوئی تعارض نہیں۔

* "عام راستوں اور درختوں کے سایہ میں قضائے حاجت نہیں کرنا چاہیئے"۔ (ابوداؤد) یہ اس لئے کہ راستہ چلنے والوں اور درختوں کے سایہ میں بیٹھنے والے مسافروں کو اس نجاست اور گندگی سے تکلیف نہ ہو۔

* پیشاب نرم زمین پر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سخت زمین سے پیشاب کے چھینٹے اڑ کر جسم پر پڑ سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

خواتین کیلئے شرعی احکام

عبداللطیف صاحب پریالو
ضلع خیرپور سندھ

بیوی پر شوہر کے حقوق

حدیث ۱۔ عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فقلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فانت احق بان یسجد لک فقال فی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من حق رواہ ابوداؤد ورواہ احمد عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(مشکوٰۃ شریف جلد ثانی ص ۲۸۲ طبع اصح المطابع کراچی)

ترجمہ:۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حیرہ (کوفہ کے نزدیک ایک پرانا شہر ہے) میں آیا۔ پس میں نے حیرہ والوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ پس میں نے کہا (اپنے دل میں) کہ ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لائق ہیں (اس بات میں) کہ ان کے لئے سجدہ کیا جائے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں حیرہ آیا پس میں نے اہل حیرہ کو اپنے سردار کی طرف سجدہ کرتے ہوئے دیکھا پس تو زیادہ حقدار ہے کہ تیرے لئے سجدہ کیا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خبر دے کہ اگر تو میری قبر کے پاس گذرے کیا تو قبر کو سجدہ کرے گا۔ میں نے کہا۔ پس فرمایا۔ یہ کام مت کرو (مجھ کو سجدہ مت کرو) اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کے لئے حکم کرتا، تو میں عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے مردوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے عورتوں پر بہت سے حقوق مقرر کئے ہیں

حدیث ۲۔ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نفرۃ من المھاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد لہ فقال اصحابہ یارسول اللہ تسجد لک البھائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم ولو کنت امر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا ولو امرھا ان تنقل من جبل اصفر الی جبل اسود ومن جبل اسود الی جبل ابیض کان ینبغی لھا ان تفعلہ رواہ احمد

مشکوٰۃ شریف جز ثانی ص ۲۸۳ طبع اصح المطابع کراچی

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین اور انصار کے ساتھ تھے پس ایک اونٹ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ تجھ کو جو پائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں (باوجودیکہ ان کا فہم ناقص ہے اور کسی حکم کے مکلف بھی نہیں) تو ہم زیادہ لائق ہیں کہ تجھ کو سجدہ کریں۔ پس فرمایا۔ اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم کرتا۔ تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اور اگر مرد اپنی بیوی کو حکم کرے کہ زرد جبل سے کالے جبل تک اور کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ تک (پتھر) منتقل کرے تو عورت کے لئے یہ سزاوار ہے کہ یہ کام کرلے۔

تشریح:۔ اونٹ کے سجدہ کرنے کے متعلق مواہب میں بحوالہ امام احمد اور النسائی حضرت انس سے روایت منقول ہے کہ انصار میں سے ایک کنبہ کے لئے ایک اونٹ تھا جس پر (اپنے کھیت اور باغ کو پانی پلاتے تھے) اور تحقیق وہ اونٹ (کام لینے میں) دشوار ہو گیا۔ اور اپنی پیٹھ کے (استعمال کو) ان کو روک دیا۔ اور انصار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا، کہ ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی پلاتے تھے۔ اور وہ اب ہم پر (کام لینے میں) مشکل

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

کھیوڑہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل

۱۱ جون ۱۹۷۱ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ میں
لاری دین محمد صاحب امیر مقامی جمعیۃ کی زیر صدارت جمعیۃ
طلباء اسلام کا اجلاس ہوا۔ اور نیا انتخاب کیا گیا۔

روزنامہ کوہستان راولپنڈی کے
ایک مضمون پر نکتہ چینی

مردان، صوفی محمد کریم صاحب ناظم
جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے اپنے ایک
تقاریری بیان میں مقامی مودودی جماعت کے
منزل سیکرٹری غلام رحمانی کے اس بیان پر شدید
رقم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ جو ۱۴ جون کو
روزنامہ کوہستان راولپنڈی میں شائع
ہوا۔ اور جس میں علماء حق کے خلاف صاحب
مضمون نے سوقیانہ اور بے بنیاد الزامات
عائد کئے ہیں۔

درس قرآن

۴ جولائی بروز اتوار ۸½ بجے صبح امیر
مرکزیہ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ
دفتر ختم نبوت لاہور بالمقابل شاہ محمد غوث لاہور
میں درس قرآن پاک دینگے۔

مجموعہ تقاریر مولانا محمد علی جالندھری
ترتیب سید منظور احمد شاہ کہروڑی

یہ کتاب مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
کی بیس مفصل اور مکمل تقریروں کا شاندار مجموعہ ہے
ان میں بعض تقریروں پر حضرت مولانا مرحوم نے
نظر ثانی بھی کر لی تھی عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے
دیگر عرض ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس
حضرت مرحوم کی کوئی تقریر ٹیپ شدہ یا قلمی
تحریر ہو تو شکریہ کے ساتھ اسے بھی اس
کتاب میں شامل اشاعت کیا جائے گا۔

عقیدت کے چند آنسو
سید منظور احمد شاہ کہروڑی

اس کتاب میں حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح
کی وفات حسرت آیات پر پاکستان بھر کے علماء کرام
مشائخ عظام دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین
ممتاز اہل قلم حضرات نے حضرت مولانا مرحوم کی
علمی، مذہبی اور مجاہدانہ زندگی کے بارے میں جو
اہم معلومات افزا مضامین سپرد قلم کئے ہیں وہ
جمع کر دیئے گئے ہیں۔ بہت جلد شائع ہو رہی ہے
خواہشمند حضرات جلدی رابطہ قائم کریں۔

احقر سید منظور احمد شاہ کہروڑی خطیب جامع مسجد
بلاک ۱۲ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ستمبر ۷۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مطابق
۳، ۴، ۵ شعبان ۱۳۹۱ھ ہونا قرار پایا ہے۔ لہٰذا تمام اہل اسلام
سے التماس ہے کہ جلسہ میں قدمے درے شرکت فرما کر اسلام دوستی کا
ثبوت دیں۔ (محمد شفیع غفرلہ مہتمم مدرسہ ہذا)

داستانِ درد و الم
ترجمانِ اسلام کو خطرۂ مرگ سے بچائیے

آج ہمیں یہ دل خراش اطلاع بالآخر قلم بند کرنا پڑ رہی ہے کہ ترجمان اسلام کی پندرہ ہزار سے زیادہ کی رقم مختلف ایجنسیوں کے ذمے واجب الادا ہے اور وہ کسی صورت اس رقم کی ادائیگی پر آمادہ نہیں ہیں۔

ہوا یہ کہ ملکی انتخابات کے دوران اکثر ایجنٹوں نے ترجمان اسلام کی رقوم ادا کرنے میں تاخیر برتی اور انتخابی کاموں کی مصروفیت و عدم وصولی کا عذر پیش کرتے رہے۔

دفتر نے اس لئے ترسیل جاری رکھی کہ جمعیۃ کی انتخابی مہم پر کسی جگہ غلط اثر نہ پڑے اور وہاں کے عوام کا وہاں کی جمعیۃ سے رابطہ منقطع نہ ہو۔

انتخابات گذر جانے کے بعد جب رقوم کا مطالبہ کیا گیا، تو ایجنٹوں نے ٹالنا شروع کر دیا۔ بعض نے بلوں کے غلط ہونے کا عذر کیا۔ ان سے کہا گیا۔ کہ آپ کی دانست میں جتنا حساب صحیح ہو، اتنا ہی روانہ کر دیں تو پھر بہت سوں نے چپ سادھ لی۔

جب ترجمان اسلام کی کافی رقم رک گئی۔ تو اخبار کا طباعتی معیار قائم رکھنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ صفحات میں بھی کمی کرنا پڑی اور طباعت میں بھی تبدیلی لانا پڑی۔ اس پر بعض ایجنٹوں نے نادہندگی کے لئے یہ بہانہ تراشا کہ اخبار کا معیار گر گیا ہے۔ حالانکہ اخبار کا معیار اس لئے گرا کہ انہوں نے بروقت رقوم روانہ نہیں کیں۔

غرضیکہ ایجنٹوں کی اس نادہندگی کی وجہ سے پرچہ کی مالی حالت اس قدر سقیم ہو گئی کہ مئی میں ترجمان کو قرض لے لے کر طبع کرانے کا سلسلہ شروع کیا گیا اور اس کے معیار کو بھی ذرا بہتر بنایا گیا ـــــ اس کے ساتھ ہی ان ایجنٹ حضرات سے پھر گذارش کی گئی اور انفرادی خطوط لکھے گئے کہ خدارا پرچہ کو موت کے منہ میں نہ دھکیلئے اور جلد رقوم ادا کیجئے تاکہ یہ قرض بھی ادا کیا جائے اور پرچہ کو جاری رکھا جا سکے۔

امید تھی کہ اب یہ ایجنٹ حضرات اس فریاد کو ضرور سنیں گے۔ لیکن افسوس کہ جون کا پورا مہینہ گذر گیا، اور چند ایجنٹوں کے سوا جن کے ذمہ بہت تھوڑی رقمیں تھیں کسی نے بھی توجہ نہیں کی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ مزید قرض بھی نہیں مل رہا۔ جمعیۃ کے مرکزی دفتر میں بھی کوئی فنڈ نہیں ہے اور نہ آمدنی ہو رہی ہے کہ وہاں سے لے کر پرچہ کو جاری رکھا جا سکے۔ اور ان ایجنٹ حضرات نے جن میں اکثریت مقامی طور پر جمعیۃ سے متعلق افراد اور مساجد و مدارس کے کارکنوں کی ہے، شاید رقم ادا نہ کرنے کی قسم کھا لی ہے۔

چنانچہ ترجمان اسلام کو کچھ مدت اور جاری رکھنے کی یہ صورت رہ گئی ہے کہ اس کے سارے عملے کو چھٹی دے دی جائے اور علامتی طور پر صرف چار صفحے کا پرچہ شائع کر دیا جائے لیکن اس طرح بھی بغیر رقم کے کب تک جاری رکھا جا سکے گا۔

بہر حال آخری مرتبہ پھر گذارش ہے کہ اگر ان ایجنٹوں کے دل میں دیانتداری کی ذرا بھی رمق ہے اور وہ جمعیۃ کے ساتھ تعلق کا کچھ بھی احساس رکھتے ہیں تو پرچہ کو موت کے منہ سے نکالنے کے لئے انہیں ادائیگیاں کر دینا چاہیئے۔ ورنہ مجبوراً ان کے نام و پتے لکھ کر قوم کو بتانا پڑے گا کہ ان ان حضرات کی کرم فرمائی سے ترجمان اسلام موت کے منہ میں جا رہا ہے۔

دردمندانہ اپیل۔ علاوہ ازیں اکابرین جمعیۃ، عہدیداران جمعیۃ اور ہمدردان جمعیۃ سے بھی ۴۴

قرارداد تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

(محمد یوسف سرحدی ناظم دفتر)

سندھ کے ایک قدیم و مخلص
ملی خادم وفات ہو گئے

سکرنڈ ضلع نواب شاہ سے مولانا محمد شریف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ جناب حاجی محمد خاں صاحب مختصر سی علالت کے بعد یکم جون ۱۹۷۱ء بروز منگل انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حاجی صاحب مرحوم نہایت نیک نفس، خادم خلق اور انسان دوست شخص تھے حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کے ایک اہم رکن اور خدام میں سے تھے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے تھے۔ علماء حق کے عقیدت مند اور ہر آدمی کے دکھ درد میں کام آنے والے مخلص سندھی مسلمان تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(کمال)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

۴۴ درخواست ہے کہ وہ ترجمان اسلام کی معاونت کی طرف خصوصی توجہ فرما کر اس کی موجودہ مشکلات حل کریں اور آئندہ کے لئے یہ اصول طے فرما دیں کہ کسی بھی ایجنٹ کو دو روپیہ فی پرچہ زر ضمانت جمع کرائے بغیر ایجنسی نہیں دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ کا کوئی بھی ذمہ دار شخص کسی کی بھی سفارش نہیں کرے گا۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

(ادارہ کی طرف سے
شائع کیا گیا)

تمام امور کے لئے پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں

(شعبۂ ادارت ترجمان اسلام
مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام
بیرون لوہاری دروازہ ملتان

بقیہ ـــــ مسائل و افکار

کہ آیئے ملت مسلمہ کی وحدت و یگانگت، اسلام اور قرآن و سنت کی تعلیمات سے قریبی تعلق کی خاطر سے متعدد زبانوں کے دروں سے منہ موڑ کر رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیاری اور افصح اللسان زبان کی ایک ہی چوکھٹ پر جھک جائیں۔ اس سے ہم پاکستان سے نکل کر عالم اسلامی کے مابین رابطے کی ایک ایسی عظیم زبان کی آغوش میں چلے جائیں گے۔ جس سے اب بھی دنیا کی کوئی بھی ترقی یافتہ زبان آنکھیں چار نہیں کر سکتی۔

فوائد ـــــ دینی فائدوں کے علاوہ پاکستان میں عربی زبان کو اپنانے سے بے شمار دیگر سیاسی اور اقتصادی مفادات بھی حاصل ہوں گے۔ پاکستان میں اس وقت ہنر یافتہ اور غیر ہنر یافتہ افراد کی بہت بڑی تعداد بیروزگاری کا شکار ہے۔ ادھر عرب ممالک میں ہنر یافتہ اور غیر ہنر یافتہ افرادی قوت کی بے پناہ ضرورت ہے۔ لہٰذا پاکستان کی بہت زیادہ بیروزگار آبادی کے لئے ترقی پذیر عرب ممالک میں روزگار کے مواقع ملنے کے امکانات ہیں۔ عالم عرب کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قدرتی وسائل اور دولتوں سے مالا مال کیا ہے۔ جن کو بروئے کار اور زیر استعمال لانے کے لئے عربوں کو غیر مسلم یورپی ممالک کی خدمات سے فائدہ اٹھانا پڑتا ہے۔ پاکستان عالم عرب میں غیر مسلم ممالک کی جگہ بخوبی لے سکتا ہے۔ فوجی میدان میں عربوں کو روس امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کی خدمات حاصل کرنی پڑتی ہیں۔ پاکستان عربوں کو فوجی میدان میں بھی تربیتی سہولتیں مہیا کر سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سارا عالم عرب تیار شدہ مال اور صنعتی اشیاء کی بہت بڑی منڈی ہے۔ جاپان، امریکہ، روس، چین، برطانیہ، جرمنی، ہندوستان اور اٹلی وغیرہ سے تیار شدہ مال آکر یہاں کھپتا ہے۔ عربی کو پاکستان میں اپنانے سے چونکہ زبان ایک ہوگی۔ مذہبی وحدت و یگانگت بھی ہوگی۔ جغرافیائی لحاظ سے بھی پاکستان عرب خطے کے قریب ہے۔ اس لئے مغائرت و بیگانگیت کے احساسات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ میرا یہ پختہ یقین ہے، کہ افرادی قوت، ہنرمندی، آبادی اور حمیت دینی کی بنا پر عالم عرب بلکہ عالم اسلام کی قیادت اس کے ہاتھ میں آجائے گی۔ اور آخر میں سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلامی تعلیمات سے بیگانگی کی وجہ سے اہل اسلام کی نئی نسلیں اسلام سے محض اس بنا پر بیزار، برگشتہ یا مایوس ہو کر جو دور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ کہ اسلامی تعلیمات میں عصر حاضر اور ان کے موجودہ مسائل کا حل نہیں ہے۔ اسلامی تعلیمات سے براہ راست استفادہ کر کے ان مسائل کو بھی جدید علوم کی روشنی میں نپٹا سکیں گی۔

اور اس سے بڑھ کر سب سے اہم ملی مقصد یہ حاصل ہو جائے گا کہ تعلیم کے جو دو متضاد دھارے بہہ رہے ہیں وہ باہم مل کر ملت و ملک کی خدمت انجام دے سکیں گے یعنی تعلیم میں جدید و قدیم کی دوئی مٹ جائے گی۔ ان وجوہ کی بنا پر ہمارا بحیثیت مسلمان اس پر ایمان ہے کہ [illegible] بالا نقطہ نظر سے جب عربی کو قومی زبان قرار دے کر اس پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا۔ تو انشاء اللہ العزیز کوئی پاکستانی مسلمان خواہ وہ کوئی بھی زبان بولتا ہو۔ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زبان کو اپنانے میں اپنی دینی و اخروی سعادت محسوس کرے گا۔ ورنہ آپ نے حال ہی میں بخوبی مشاہدہ فرما لیا ہوگا۔ کہ دنیا میں اکثر اوقات ایسے مواقع بھی آئے ہیں کہ اختلاف دین تو برداشت کر لیا جاتا ہے لیکن اختلاف زبان سے جو ستم و مظالم ڈھائے جاتے ہیں ان کو سن کر دل کانپ کر رہ جاتا ہے۔ اور ہم نے حال ہی میں مشرقی پاکستان میں ایسے جذبات کے بھوت کے نتائج کا تجربہ کر لیا ہے۔ کہ کس طرح غیر بنگالی مسلمان پر غیر مسلم بنگالی کو ترجیح دی گئی۔ اور لسانی بھائی کو دینی بھائی پر فوقیت دی گئی۔ اس طرح آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ اہل فلسطین کی آزادی کی تنظیموں میں غیر مسلم فلسطینیوں نے کس طرح مسلمان فلسطینیوں کا ساتھ دیا۔

آخر میں میں اپنی معروضات کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کرتا ہوں کہ اسلام کو ماننے والی کرہ ارض کی تمام انسانیت ملت واحدہ ہے۔ وحدت ملی اور استحکام پاکستان و عالم اسلام کی فلاح و بہبود کے تقاضے کی تکمیل اور مدینہ کے پاور ہاؤس سے ملت مسلمہ کا کنکشن قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پاکستان میں عربی کو سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ کیونکہ ملت مسلمہ کی وحدت کا تقاضا یہی ہے کہ اس کی زبان بھی ایک ہو۔

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۲۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبعی امساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/- روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ
۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

بقیہ ـــــ بیوی پر شوہر [illegible]

ہو گیا ہے اور ہم سے اپنی پیٹھ کو روک دیا ہے [illegible] کے درخت سوکھ گئے ہیں۔ تو سرور کائنات [illegible] اپنے اصحابؓ کو فرمایا۔ اٹھو! تو صحابہ اٹھے [illegible] پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہوئے [illegible] طرف تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی [illegible] تو انصار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یا رسول اللہ [illegible] کتے جیسا ہو گیا ہے۔ اور ہم کو خوف ہے کہ [illegible] نہ کرے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] کوئی خوف نہیں۔ جب اونٹ کی نظر سرور [illegible] علیہ وسلم پر پڑی تو اخود بخود حضور صلی اللہ [illegible] آنے لگا۔ حتیٰ کہ آپ کے آگے سجدہ میں گر گیا [illegible] وسلم نے اونٹ کی پیشانی کے بالوں کو پکڑ لیا [illegible] میں سے اس وقت زیادہ فرمانبردار ہو گیا [illegible] اس کو کام میں لگا دیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ [illegible] جانور ہے اور آپ کو سجدہ کرتا ہے تو ہم عقل [illegible] ہیں کہ تجھ کو سجدہ کریں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ [illegible] حدیث جس کا ترجمہ گذر چکا ہے بیان فرما دی۔ [illegible] شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۲۷۵ طبع ملتان [illegible]

اونٹ نے سجدہ بامر اللہ تعالیٰ کیا تھا [illegible] کا معجزہ تھا۔ اور اونٹ مامور من اللہ تعالیٰ [illegible] سے معذور تھا۔ جیسے ملائکہ حضرت آدم علیہ [illegible] کرنے پر مامور تھے۔

فرمایا۔ اپنے رب کی عبادت کرو، اور [illegible] عزت کرو۔ یعنی سجدہ عبادت ہے۔ اور عبادت [illegible] ہی کا حق ہے۔ میں تمہارا بھائی آدم علیہ السلام [illegible] ہوں، جیسے کہ تم اور میری عزت رسول من اللہ [illegible] حیثیت سے کرو (وہ میرا اتباع ہے) پھر فرمایا [illegible] بیوی کو یہ حکم کرے کہ زرد جبل سے سیاہ جبل تک پتھر [illegible] تو عورت کو چاہیئے کہ یہ کام کرے۔

سلانوالی کی طرف سے جمعیۃ کی [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی نے مولانا حکیم شریف [illegible] وساطت سے مبلغ تین صد روپے جمعیۃ کی امداد کی [illegible] گذشتہ شمارے میں نہ کی جا سکی۔ مولانا حکیم شریف [illegible] ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کا ٹیلیفون نمبر [illegible]

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارامیرا، مونگی، موٹھ [illegible]
گوارہ، باجرا، ایسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی، غرضیکہ
ہر قسم کی اجناس کی تھوک و ساور کیلئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے
خدمت کا موقع دیں
پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ فون نمبر [illegible]

قسط نمبر ۲

اسلامی معاشرت

شیخ الاسلام مولینا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مسلمانوں کے لئے اسلامی وضع قطع ضروری ہے

...سی یا نوے فی صدی الفاظ سنسکرت یا بھاشا کے ...ولتا ہے، مگر یہ چیز اس کی قوم اس کو بنظر استحسان ہی دیکھتی ہے ...ڑے بڑے گرو کل اور ودیا پیٹھ اس زبان مردہ کو زندہ ...رنے کے لئے جاری کئے جا رہے ہیں، حالانکہ روئے زمین ...ر کوئی قوم یا ملک اس زبان کا بولنے والا موجود نہیں ہے، ...ور غالباً پہلے کسی زمانہ میں بھی یہ زبان عام پبلک کی زبان نہ ...تھی وہ انتہائی کوشش کر رہا ہے کہ دھوتی باندھنا نہ چھوڑے ...س کا ایم، ایل، سی، ایم، ایل، اے اسمبلی کے پریسیڈنٹ ...ونسل کا پریسیڈنٹ، اس کی قوم کا جج، ڈپٹی کلکٹر وغیرہ وغیرہ ...ھوتی باندھ کر سر کھول کر، قمیض پہن کر برسر اجلاس آتا ہے ...الانکہ [illegible] بہا زائد کپڑا خرچ ہوتا ہے، ...وہ بھی پورا نہیں ہوتا، سردی اور گرمی سے بھی پوری حفاظت ...یں ہوتی، باوجود ان سب امور کے پائجامہ پہننا اختیار نہیں کرتا ...ٹی سر پر رکھنا، جنیو لگانا ضروری سمجھتا ہے، یہ کیا چیزیں ہیں؟ ...یا یہ قومی شعار قومی یونیفارم نہیں ہے، تو کیا ہے، کیا اسی وجہ ...ے وہ اپنی ہستی کی حفاظت کی صورت نہیں نکال رہا ہے۔

سکھ قوم

گرو نانک اور اس کے اتباع کرنے والوں نے چاہا کہ ...پنے تابعداروں کی مستقل ہستی قائم کریں تو بال اور سر کا نہ منڈانا، ...ڑھی کا نہ کتروانا منڈانا لوہے کے کڑے کا پہننا، کرپان کا ...ھنا قومی یونیفارم بنا دیا، آج اس اشعار پر سکھ قوم مری جاتی ...ے، اس گرم ملک میں طرح طرح کی تکلیف سہتی ہے۔ مگر بالوں ...منڈوانا یا کتروانا قبول نہیں کرتی، اگر وہ ان چیزوں کو چھوڑ ...ے، دنیا سے اس کی امتیازی ہستی اور قومی موجودیت فنا کے ...اٹ اتر جاوے گی، مذکورہ بالا معروضات سے بخوبی واضح ہے ...سی قوم اور مذہب کا دنیا میں مستقل وجود جب ہی قائم ہو سکتا ...ے اور باقی بھی جب ہی رہ سکتا ہے جب کہ وہ اپنے لئے خصوصیات ...تع قطع میں تہذیب و کلچر میں، بود و باش میں، زبان اور ...ں میں قائم کرے۔

اہل اسلام کا معاملہ

اس لئے ضروری تھا کہ مذہب اسلام جو کہ اپنے عقائد ...لاق، اعمال وغیرہ کی حیثیت سے تمام مذاہب دنیاویہ اور تمام ...ام عالم سے بالاتر تھا اور ہے، خصوصیات اور یونیفارم قائم کرے اور ان کے تحفظ کو قومی اور مذہبی تحفظ سمجھتا ہو ان کے لئے جان اڑا دے اس کی وہ خصوصیات اور یونیفارم خداوندی تابعداروں اور الٰہی بندوں کی یونیفارم ہوں، جن سے وہ اللہ کے سرکشوں اور دشمنوں سے متمیز ہوں اور علیحدہ ہو جائے، ان کی بنا پر باغیان اور بندگان بارگاہ الوہیت میں تمیز ہوا کرے چنانچہ یہی راز "من تشبہ بقوم فھو منھم" کا ہے جس پر بسا اوقات نوجوانوں کو بہت غصہ آتا ہے، اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تابعداروں کے لئے خاص خاص یونیفارم تجویز فرمایا ہے، کہیں فرمایا جاتا ہے "ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے سے ہوتا ہے"

فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس او کما قال۔

اسی بنا پر مخالفت اہل کتاب سے مانگ نکالنے میں اختیار کی گئی، اسی بنا پر ازار اور پائجامہ میں ٹخنے کھولنے کا حکم کیا گیا تاکہ اہل تکبر سے تمیز ہو جائے۔

اس باب میں اسلامی احکام کی ایک جھلک

اسی طرح بہت سے احکام اسلام میں پائے جاتے ہیں، جن کے بیان میں بہت طول ہے، اور جن میں یہودیوں سے نصاریٰ سے، مجوسیوں سے، مشرکوں سے امتیاز و علیحدگی کا حکم کیا گیا ہے، اور ان کو ذریعہ امتیاز بنایا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مردوں کو عورتوں سے بھی علیحدہ علیحدہ یونیفارم میں دیکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے، عورتوں کے یونیفارم میں رہنے والے مرد، اور مردوں کے یونیفارم میں رہنے والی عورت کو لعنت کی گئی ہے، انہی امور میں عربی میں خطبہ رائج کرنا بھی ہے، انہی امور میں سے مونچھ کا منڈوانا اور کتروانا اور ڈاڑھی کو بڑھانا بھی ہے۔

خالفوا المشرکین وفروا اللحی احفوا الشوارب (مسلم۔ بخاری) جزوا الشوارب ارخوا اللحی و خالفوا المجوس (مسلم جلد ۱ ص ۳۳) من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا (احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

ان روایات کے مثل اور بہت سی روایتیں کتب حدیث کے اندر موجود ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مشرکین اور مجوسی ڈاڑھی منڈاتے تھے، اور مونچھیں بڑھاتے تھے جیسا کہ آج عیسائی اور ہندو قوم کر رہی ہے اور یہ امر ان کے مخصوص یونیفارم میں سے تھے، بنا بریں ضروری تھا کہ مسلمانوں کو دوسرے یونیفارم کے خلاف حکم کیا جاوے، نیز یہ بھی معلوم ہو گیا کہ لوگوں کا ڈاڑھی منڈانے کے متعلق یہ کہنا کہ یہ عمل اس زمانہ میں عرب کے رواج کی وجہ سے ہے، جو کہ ان میں جاری تھا کہ ڈاڑھیاں بڑھاتے تھے اور مونچھیں کٹاتے تھے، غلط ہے، بلکہ اس زمانہ میں بھی... مخالفین اسلام کا یہ شعار تھا، جس طرح اس قسم کی روایات مذکورہ بالا سے یہ معلوم ہوا کہ یہ یونیفارم مشرکین اور مجوس کا تھا، اس لئے ضروری ہوا کہ مسلمانوں کو ان کے خلاف یونیفارم دیا جائے، تاکہ تمیز کامل ہو، اسی طرح حدیث عشرۃ من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ و الاستیاک الخ ابوداؤد وغیرہ بتلا رہی ہے کہ بارگاہ خداوندی کے خاص خاص مقربین اور ندیموں و انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کے یونیفارم میں سے مونچھوں کا کتروانا ڈاڑھی کا نہ منڈانا ہے، کیونکہ فطرت انہیں امور کو اس جگہ میں کہا گیا ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کے شعار میں سے تھے، جیسا کہ بعض روایتوں میں لفظ فطرۃ کے "من سنن المرسلین" یا اس کے ہم معنی موجود ہے، خلاصہ یہ نکلا کہ یہ ایک خاص یونیفارم اور شعار ہے، جو کہ مقربان بارگاہ الوہیت کا ہمیشہ سے یونیفارم رہا ہے، اور پھر دوسری قومیں اس کے خلاف کو اپنا یونیفارم بنائے ہوئے بھی ہیں جو کہ اللہ کے قانون کو توڑنے والی اور اس سے بغاوت کرنے والی ہیں، اس لئے دو وجہ سے اس یونیفارم کو اختیار کرنا ضروری ہوا۔

فطرت ملی کا تقاضا

علاوہ ازیں ایک محمدی کو حسب اقتضائے فطرت اور عقل لازم ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے آقا کا سا رنگ ڈھنگ، چال چلن، صورت، سیرت، فیشن، کلچر وغیرہ بنائے اور اپنے محبوب آقا کے دشمنوں کے فیشن اور کلچر سے پرہیز کرے۔ ہمیشہ عقل اور فطرت کا تقاضہ یہی رہا ہے، اور یہی ہر قوم اور ملک میں پایا جاتا ہے، آج یورپ سے بڑھ کر روئے زمین پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا دشمن کون ہے واقعات کو دیکھئے اس بنا پر بھی جو ان کے خصوصی شعار اور فیشن ہیں، ہم کو اس سے انتہائی متنفر ہونا چاہیئے، خواہ وہ کرزن فیشن ہو یا گلیڈسٹون فیشن خواہ وہ فرنچ فیشن ہو یا امریکن، خواہ وہ لباس سے تعلق رکھتا ہو یا بدن سے، خواہ وہ زبان سے یا تہذیب و عادت سے، ہر جگہ اور ہر ملک میں یہی امر طبعی اور فطری شمار کیا گیا ہے، کہ دوست کی سب چیزیں پیاری معلوم ہوتی ہیں، اور دشمن کی سب چیزیں مبغوض اور اوپری، بالخصوص جو چیزیں دشمن کی خصوصی شعار ہو جائیں اس لئے ہماری جد و جہد اس میں ہونی چاہیئے کہ ہم غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے فدائی بنیں نہ کہ غلامان کرزن و ہارڈنگ و فرانس و امریکہ وغیرہ۔

یاد رکھیئے

خط و کتابت کرتے وقت یا منی آرڈر ارسال کرتے وقت خریداری نمبر اور ایجنسی نمبر ضرور لکھیئے۔

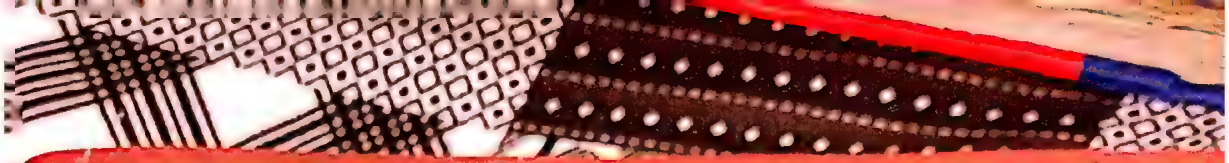

WEEKLY

RNI No. 7127

সাপ্তাহিক

রজুমানেইসলাম

TARJUMANE ISLAM

LAHORE

زاویہ

ایک اندازے کے مطابق ایک کروڑ سے زائد بچے، مخصوص حالات، ناگفتہ بہ سرپرستی اور والدین کی بے توجہی، غربت و افلاس کی بنا پر تعلیم کی بنیادی سہولتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

اگر اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ ہمارے بچے آوارہ گردی کیوں کرتے ہیں یا اس کے کیا اسباب ہیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ آوارہ گردی کرنے والے بچوں کی اکثریت غریب اور متوسط طبقوں سے تعلق رکھتی ہے جن کے والدین گھریلو کام کاج اور روزمرہ کی ضروریات مہیا کرنے کے چکر میں اس حد تک پھنس جاتے ہیں کہ انہیں بچے بھول جاتے ہیں اور مسائل ابھر کر سامنے آ جاتے ہیں۔ ایسے بچوں میں زیادہ تر ۱۲ سال سے ۱۶ سال تک کے بچے شامل ہوتے ہیں جو گھروں سے بازاروں میں نکل آتے ہیں۔ کوئی کچھ دیکھتا ہے تو کوئی کچھ۔ کوئی کھیتا ہے تو کوئی ناچ گانے سے جی بہلاتا ہے۔ اسی طرح کوئی گندی نالیوں میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ غرض یہ خاک کی گڑیاں بچپن کے ذہنوں پر جو اخلاق کی مہر ثبت کر دیتی ہیں، ان کی زبانوں پر گالیاں ہوتی ہیں یہ وہ عمر جہاں بچوں کی تعلیمی، اخلاقی، قومی ذمہ داری قبول کرنے کی صلاحیتوں کو سلب کرتا ہے وہاں بعض دفعہ یہیں بھی ہوتا ہے کہ کوئی بچہ اغوا ہو جاتا ہے یا کسی تیز رفتار گاڑی کی زد میں آ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گھر سے دور چلا جاتا ہے۔

محنت کار بچے

پاکستانی بچوں کی دوسری قسم ایسے بچوں کی ہے جو اسکولوں کا رخ کرنے کی بجائے محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے خاندان کا پیٹ پالتے ہیں۔ ایسے بچے ۷ سال سے ۱۴ سال کی عمر کے ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی ہوٹل پر کام کرتا ہے، ریڑھی یا چھابا لگاتا ہے تو کوئی پھول بیچتے، جوتوں کی پالش، اخبار فروشی کی دکانوں یا عام گھریلو ملازمتوں کی حیثیت سے کام کرتے ہیں جبکہ والدین اپنی کم آمدنی حالات کی بنا پر روزمرہ کے اخراجات میں ہاتھ بٹانے کے لئے تیار کرتے ہیں۔

یہ بچے ہوٹلوں میں، ریڑھیوں کے علاوہ پٹرول پمپوں، دکانوں میں بطور شاگرد، چپڑاسی کام کرتے ہیں۔ ان میں بعض جانوں کے ساتھ انتہائی غیر انسانی سلوک کرتے ہیں۔ اور بچوں کو کام کھلانے کے وقت میں کئی کئی سال تک تنخواہ یا مزدوری نہیں دی جاتی حالانکہ یہ بچے ایک آدھ سال بعد اپنے کام کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں۔ محنت کش بچوں کو کم مزدوری بھی دی جاتی ہے تو وہ بھی ان کے والدین کو پہنچ جاتی ہے۔ اور والدین ان بچوں کو گھریلو کام بھی بلا معاوضہ کرانے لگتے ہیں۔ اور ان کو کوئی اپنی [illegible] دیتا۔ بعض جگہوں پر تو ان بچوں کو مار پیٹ، گالی گلوچ کے علاوہ جنسی تشدد کا بھی نشانہ بننا پڑتا ہے۔ ان کو ان کے گھر والوں سے ملنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ان کو تعلیم کے حصول کے لئے کسی سرکاری یا نجی ادارے میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ان کو کم از کم تعلیم کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن یہ بدنصیب ہیں کہ ان بچوں کے والدین بھی اپنے

اہم مسائل اور معلومات

بچوں کا تاریک مستقبل

اور والدین کی مشکلات

کسی سرپرستی کی اجازت لئے کام کرتے ہیں اور یہاں سستی مزدوری کے لالچ میں بنیادی تعلیم سے بچوں کو پامال کرتے رہتے ہیں۔

بچے جرائم پیشہ لوگوں کے نرغے میں

ہوٹلوں اور دکانوں میں کام کرنے والے بچوں کے سلسلہ میں اندازہ لگایا ہے کہ ہوٹل والے اور دوسرے دکاندار ان بچوں سے سولہ سولہ گھنٹے کام لیتے ہیں اور ذرا سی غلطی پر ان کو مارتے پیٹتے اور دہشت زدہ کرتے ہیں۔ بعض ہوٹل مالکان یا ان کے بالغ ملازمین ان کا جنسی تشدد کے ساتھ ساتھ غیر اخلاقی فعل بھی کرتے ہیں جس کا ذکر اگر کھلے لفظوں میں کیا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ یہ ننھے مزدور کئی کئی وقت کے بھوکے ہوتے ہیں اور ان کو دیکھا جائے تو شاذ ہی کوئی ایسا صحت مند اور رونق چہرہ نظر آئے گا جبکہ ڈھانچا نما کھوپڑی کے ڈھیر پر دکھائی دیتا ہے ان کے چہرے کالے زرد ہو چکے ہیں اور ان کے چہروں پر اداسی و پریشانی کی لکیریں واضح نظر آتی ہیں۔ جیسے یہ ننھے بچے کئی نسلوں کے مصائب کا بوجھ اپنے کمزور شانوں کا ندھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں۔ ایک سماجی ادارے نے اپنی سالانہ رپورٹ میں اس پہلو پر بھی توجہ دلائی ہے۔ کہ اگر ان ہوٹلوں یا دکانوں کا سروے کیا جائے تو اغلب ہے کہ ایسے بچے مل جائیں گے جو اپنے گھروں سے بھاگ نکلے ہیں یا جن کو اغوا کر کے فروخت کر دیا جاتا ہے۔

گھر کے جابرانہ ماحول کا نتیجہ

اس طرح بعض بچے والدین کی عدم دلچسپی، مار پیٹ، سکول میں ناسازگار ماحول یا کوئی اور کام کرنے کے شوق میں یا اغوا ہو کر یا بری صحبت کے نتیجے میں گھروں سے نکل بھاگتے ہیں اور بڑے شہروں میں آ کر سماج دشمن عناصر کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ جو انہیں جیب کاٹنے یا چوری اور رقوم وصول کرنے کے گر سکھا کر ان کے ذہن کے سادہ، صاف اور ان پر جرائم کی سیاہ لکیریں کھینچ دیتے ہیں اور جب یہ بچے جوان ہوتے ہیں تو ان میں تمام برائیاں جڑ پکڑ چکی ہوتی ہیں اور یہی معصوم بچے سماج دشمن کے یہ جرائم پیشہ افراد کی فہرست میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچے بس سٹاپوں، اوسٹی بسوں، سینما ہاؤس کے باہر اور دوسری عام دلچسپی کی جگہوں پر پائے جاتے ہیں۔

اب سے کچھ برس پہلے گھر ایک کل کی حیثیت رکھتا تھا جس میں ہر فرد کو ایک مخصوص مقام اور اہمیت حاصل تھی بچوں کا اخلاق سکھایا جاتا تھا۔ ان کو صحت و صفائی کے اصول اور آداب مجلس بھی سکھائے جاتے تھے۔ گویا بچوں پر پوری توجہ صرف کی جاتی تھی۔ اب یہ عالم ہے کہ والدین کے مسائل بے پناہ ہیں اور والدین کی بچوں کے علاوہ دوسرے امور میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی ہے یہ احساس محرومی کو جنم دیتی ہے جو گھریلو محبت کی کمی محسوس کرتا ہے گھر اس کو ایک ویران جزیرہ دکھائی دیتا ہے، جہاں پر اس سے محبت کرنے والا، ان میں دلچسپی لینے والا کوئی نہیں ہوتا۔

سکول ہو یا گھر محبت یا شفقت ایک جنسیاتی جذبہ ہے جو بچوں کو کسی راہ پر چلانے کے لئے کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں محبت کی بجائے بچوں میں خوف یا ڈر پیدا کر کے انہیں راہ راست پر چلانے کی سعی کی جاتی ہے۔ (باقی صفحہ)

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

وقت کا مطالبہ

○ جب یہ آواز ہر طرف سے بلند ہونے لگی ہے کہ پاکستان کی بقاء و سلامتی کا دارومدار اسلام کے نظام کو مکمل طور سے برپا کر دینے پر منحصر ہے۔

○ تو پھر اسلام کی دعوت کے علمبرداروں کیلئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس آواز کی پذیرائی کریں۔

○ اور اسلامی نظام کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر کرنے میں تاخیر نہ کریں۔

○ اسلام کو اس کے حقیقی و اصل رنگ میں صرف علمار امت ہی نافذ کر سکتے ہیں۔

○ اور علمار امت کی سب سے زیادہ قابلِ اعتماد اور مسلمان عوام [illegible] جماعت، جمعیۃ علمار اسلام ہے۔

○ چنانچہ اس وقت جمعیۃ علمار اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے جس [illegible] اسلام کے نفاذ کے لئے پاکستان کے مسلمانوں کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں

○ لیکن اس کیلئے جمعیۃ کی تنظیمی سرگرمیوں کو [illegible] ضرورت ہے۔

○ اس لئے ہر مسلمان [illegible] جاتا ہے [illegible] اوقات کا تمام حصہ جمعیۃ کے پیغام اور تنظیم کو [illegible] تر کرے

○ ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کیلئے تیار رہے ○ آج پاکستان کے ہر سچے مسلمان سے وقت کا مطالبہ یہی ہے

حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ
شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مسئلہ ختم نبوت

ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک

پر

ایک محققانہ نظر

مشاہیر امت پر مرزائیوں کی افترا کی حقیقت

ختم نبوت اور اجماع امت :-

ابن خلدون لکھتے ہیں کہ اس امت میں پہلا اجماع دعویٰ نبوت کی وجہ سے مسیلمہ کذاب کے کفر و قتل پر ہوا اور اس کی دیگر برائیاں صحابہ کو اس کے قتل کے بعد معلوم ہوئیں اور اسی طرح کا اجماع بلا فصل قرناً بعد قرن مدعی نبوت کے کفر و ارتداد اور قتل پر جاری رہا اور تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کی کوئی تفصیل نہیں پوچھی گئی۔ خاتم النبیین للشیخ الانور ص۳۳ و ص۳۴ علامہ قاری شرح فقہ اکبر مجتبائی صفحہ ۲۰۴ میں لکھتے ہیں۔ دعوی النبوۃ بعد نبینا کفر بالاجماع۔ اسی طرح عام کتب تفسیر و شروح حدیث و کتب کلام میں مدعی نبوت کے کفر پر اجماع امت کی تصریح کی گئی ہے۔

ختم نبوت اور داریت

اللہ کے سوا ہر چیز کے لئے ابتداء اور انتہا ہوتی ہے۔ نبوت کے لئے بھی ابتداء اور انتہا کا ہونا ضروری ہے۔ انسانی زندگی کا ابتدائی زمانہ طفولیت کا تھا۔ بہ تدریج انسانی عقل میں ترقی ہوتی گئی۔ تو جس طرح عہد طفولیت کا لباس طفل کی بدنی ترقی کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے اسی طرح عقل و شعور انسان کی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی لباس یعنی شریعت کا بدل جانا بھی ضروری تھا اس لئے مختلف نبوتیں اور شریعتیں آتی رہیں۔ حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کے زمانے تک عقل و شعور انسان کی نشو و نما مکمل ہوئی۔ تو ضرورت تھی کہ اس وقت انسان کو کامل شریعت اور نبوت کی نعمت عطا کی جاتی جس کا قرآن نے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کا اعلان کر کے شریعت کاملہ کی عطا کردگی کا اعلان کیا اور اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ میں حفاظت دین و شریعت کا بھی اعلان ہوا تاکہ مستقبل میں نوع انسانی کسی جدید نبی کی آمد سے بے نیاز ہو کر اس کے انتظار میں نہ رہے کہ نبی کے آنے کا مقصد یا تکمیل دین ہے یا حفاظت دین۔ وہ دونوں مکمل ہو چکے باقی تبلیغ تو یہ امت اور علماء کا کام ہے جس کے لئے نبی کی ضرورت نہیں جیسے قرآن میں ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اور وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ اور یہی فریضہ تبلیغ امت سے صرف شیخ معین الدین رح نے بقول ڈاکٹر اسمتھ نوے لاکھ ہندوؤں کو مسلمان کیا۔ ملاحظہ ہو نقش حیات اور تاریخ اسلام بھی اس کی شاہد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کے بعد تقریباً لاکھ سوا لاکھ مسلمان چھوڑے لیکن آج ستر کروڑ مسلمان ہیں جو امت کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے ہیں۔ یہ کس قدر نامعقول امر ہے کہ امت کی کوششوں سے جو ستر کروڑ مسلمان پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ایک ایسے نبی کی آمد ضروری ہے جو ان ستر کروڑ مسلمانوں کی تکفیر کر کے صرف اپنے چند مریدوں میں اسلام کی وسعت کو منحصر کر دے گویا اس کی آمد کفار کو مسلمان بنانے کی بجائے مسلمانوں کو کافر بنانے کے لئے تھی۔

مرزائی وساس کا جواب

نبوت جیسا بنیادی مسئلہ جو کفر و ایمان کے درمیان ایک حد فاصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مرزائیوں نے جب اجراء نبوت کو قرآن، احادیث، اجماع امت، صحابہ، تابعین، فقہاء، متکلمین، محدثین کے خلاف پایا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے تحت چند مصنفین کی مبہم عبارات کا سہارا لینا شروع کیا۔ اگرچہ دوسری جگہ ان حضرات کی صریح عبارات نے قادیانی استدلال کا بھانڈا پھوڑ دیا تاہم مرتا کیا نہ کرتا کے تحت جو کچھ اسی قسم کے دلائل یا وساس ان کے ہیں۔ ہم ان کا جواب بھی دینا چاہتے ہیں۔

حضرت عائشہ رض پر مرزائی افتراء

مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے فرمایا قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ یہ درمنثور تحت آیت خاتم النبیین اور تکملہ مجمع البحار ص۸۰ پر ہے یہاں تلبیس کر کے باقی عبارت کو انہوں نے کاٹ دیا یہ لفظ صدیقہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا: اَصْلُھَا فِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی اَنَّہٗ یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیُکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَزِیْدُ فِی الْحَلَالِ اَیْ یَزِیْدُ فِیْ حَلَالِ نَفْسِہٖ بِاَنْ یَّتَزَوَّجَ وَیُوْلَدَ لَہٗ وَکَانَ لَمْ یَتَزَوَّجْ قَبْلَ رَفْعِہٖ اِلَی السَّمَاءِ فَزَادَ فِی الْھُبُوْطِ فِی الْحَلَالِ فَحِیْنَئِذٍ یُؤْمِنُ کُلُّ اَحَدٍ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَیَتَیَقَّنُ اَنَّہٗ بَشَرٌ وَّعَنْ عَائِشَۃَ قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اس پوری عبارت سے معلوم ہوا ہے کہ صدیقہ رض نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل نکاح نہیں کیا تھا۔ آسمان سے اترنے کے بعد نکاح کریں گے اور اولاد بھی ہوگی۔ یہی حلال میں اضافہ ہے۔ خنزیر خوری اور صلیب پرستی کا خاتمہ کریں گے اور سب اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے۔ اس لئے حضور علیہ السلام کو خاتم الانبیاء کہو لیکن لا نبی بعدہٗ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے انکار کی بنیاد پر نہ کہو آپ کا مقصد لا نبی بعدہٗ کی نفی سے فقط یہ ہے کہ اس لفظ کو نزول عیسیٰ کی نفی کے معنی میں استعمال کر کے مت کہو باقی جدید نبوت کی نفی میں حضرت صدیقہ رض خود نفی کی قائلہ ہیں۔ کہ مسند احمد جلد ۶ ص۱۲۹ میں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے لَا یَبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّۃِ الْمُبَشِّرَاتُ وَاَیِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ، نیز روایت عائشہ رض مجہول السناد بھی ہے۔

حضرت علی پر افتراء

آپ نے ابو عبدالرحمٰن السلمی استاذ حسنین کو کہا کہ ان کو خاتم بالفتح پڑھاؤ۔ جواب ظاہر ہے کہ آپ کے ہاں یہی قرارت راجح تھی اور ہم نے مدلل بیان کیا ہے کہ معنی کے لحاظ سے قرارت فتح و کسرہ میں فرق نہیں خود حضرت علی بندش نبوت کی حدیث کے راوی ہیں۔ بخاری و مسلم میں اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

شیخ اکبر پر افتراء

شیخ اکبر نے ولی کے لئے نبوت ثابت کی ہے الجواب صوفیہ کی اصطلاح میں نبوت بمعنی لغوی یعنی انباء عن الغیب مطلقاً وحیاً او الہاماً مراد ہے وحی کو وہ شرح اور الہام کو غیر شرح کہتے ہیں ورنہ شیخ نبوت شرعی کے دروازے کو بند تسلیم کرتے ہیں۔ شیخ فتوحات مکیہ ج ۲ ص۴۹۵ میں لکھتے ہیں: اِنَّ الرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ فَبَقِیَ لِلنَّاسِ فِی النُّبُوَّۃِ ھٰذَا وَغَیْرُہٗ وَمَعَ ھٰذَا لَا یُطْلَقُ اِسْمُ النُّبُوَّۃِ وَلَا النَّبِیُّ اِلَّا عَلَی الْمُشَرِّعِ (اَیْ صَاحِبِ الْوَحْیِ) خَاصَّۃً اور ص۵۶۸ میں لکھتے ہیں۔ فَمَا تُطْلَقُ النُّبُوَّۃُ اِلَّا لِمَنِ اتَّصَفَ بِالْمَجْمُوْعِ فَذَالِکَ النَّبِیُّ وَتِلْکَ النُّبُوَّۃُ حُجِرَتْ عَلَیْنَا وَانْقَطَعَتْ: (نقل عنہ فی الیواقیت ج ۲ ص۳۷ طبع معہ ھٰذا باب اغلق بعد موت محمد لا یفتح لاحد الی یوم القیامۃ لکن بقی للاولیاء وحی الالہام الذی لا تشریع فیہ۔

امام راغب پر افتراء

بحر المحیط ج ۳ ص۲۸۷ پر امام راغب کی طرف منسوب ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ارباب اطاعت میں نبی نبیوں کے ساتھ شامل ہوں گے۔ مراد انبیاء سابقین ہیں کیونکہ امام موصوف نے ختم نبوت کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ معنی ختم نبوت کے تحت لکھتے ہیں: اَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لِاَنَّہٗ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ اَیْ تَمَّمَھَا بِمَجِیْئِہٖ۔

جلال الدین رومی پر افتراء

فکر کن در راہ نیکو خدمتے — تا نبوت یابی اندر امتے

اس سے مقصود وہ قرب الٰہی ہے جو فیض نبوت سے حاصل ہوتا ہے۔ خود نبوت مراد نہیں کیونکہ رومی خود ختم نبوت کے قائل ہیں۔ دفتر پنجم میں ہے ؎

یا رسول اللہ رسالت را تمام — تو نمودی ہمچو شمس بے غمام

دفتر چہارم میں ہے ؎

ایں ہمہ افکار کفران زادشان — چون درآمد سید آخر زمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۱ رجب ۱۳۹۱ھ
مطابق
۳ ستمبر ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴
شمارہ ۳۴
فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "
شش ماہی ۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیلِ زر
آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ
شعبہ ادارت ترجمان اسلام
چوک رنگ محل لاہور

• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحت ——— احمد حسین کمال

مشکلات اور پیچیدگیوں کا صحیح اور مناسب حل

پاکستان میں اس وقت سیاسی جماعتوں کا رول کچھ عجیب قسم کا ہو کر رہ گیا ہے۔ وہ جماعتیں جو انتخابات میں قریب قریب ناکام ہو کر رہ گئی تھیں، وہ برملا اس امر کا اظہار کر رہی ہیں کہ انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا جائے اور جب حالات معمول پر آ جائیں، تو از سرِ نو جاگانہ طریق پر انتخابات کرا کے اقتدار کی منتقلی کا کام عمل میں لایا جائے۔

جن جماعتوں کو انتخاب میں اکثریت حاصل ہوئی ہے، ان کا اصرار ہے کہ اقتدار جلد سے جلد منتخب نمائندوں کو منتقل کر دیا جائے کہ یہ ان کا جمہوری حق اور استحقاق ہے۔ لیکن یہ جماعتیں جو صرف دو پارٹیوں پر مشتمل تھیں۔ ان میں سے ایک، تو (یعنی عوامی لیگ) کالعدم قرار دی جا چکی ہے اور بغاوت کی مجرم ٹھہرائی گئی ہے۔ جبکہ دوسری (یعنی پیپلز پارٹی) اس میدان میں اقتدار کی منتقلی کی تنہا دعویدار رہ گئی ہے۔ چنانچہ جس استحقاق کی بناء پر وہ اقتدار کی طالب ہے۔ کالعدم عوامی لیگ کے ساتھ اس استحقاق کی اہمیت ختم ہو چکی ہے۔

اور جو جماعتیں جزوی طور پر کامیاب ہوئی ہیں (جن میں (۱) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، (۲) جمعیۃ علماء پاکستان (۳) مسلم لیگ کے دو دھڑے (۴) نیشنل عوامی پارٹی اور (۵) آزاد ارکان شامل ہیں) ان کی یہ فطری خواہش ہو سکتی ہے کہ اگر اقتدار منتقل ہو، تو انہیں ایسی مؤثر پوزیشن حاصل ہونی چاہیئے۔ جس کے ذریعہ وہ اپنے پروگراموں اور منشوروں کو روبہ عمل لا سکیں۔

در اصل اس وقت ملک کو جس سیاسی بحران کا سامنا ہے، اس کے حل کے لئے جزوی طور پر کامیاب ہونے والی جماعتیں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان دونوں جگہ موثر رول انجام دے سکتی ہیں۔ عوامی سطح پر اتحاد و استحکام کا مقصد بھی ان جماعتوں کی مشترکہ سرگرمیوں سے بخوبی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اگر حکومت حالیہ انتخابات کے نتائج کو برقرار رکھنا چاہتی ہے، اور ایک پاکستان کی اساس پر اقتدار کی پُر امن انتقال کی خواہاں ہے تو یہ مقصد جزوی طور پر کامیاب ہونے والی جماعتوں کو اعتماد میں لے کر اور آگے لا کر پورا کیا جا سکتا ہے۔

مشرقی پاکستان کے وہ ارکان اسمبلی جنہیں حکومت نے مشرقی پاکستان کے حالیہ بحران میں غیر ملوث قرار دے کر بحال رکھا ہے۔ ان کا اشتراک بھی جزوی طور پر کامیاب ہونے والی جماعتوں کا محاذ ہی حل کر سکتا ہے۔

پیپلز پارٹی بھی اگر چاہے تو اس محاذ میں آ کر فعال کردار ادا کر سکتی ہے۔ سیاسی بحالی کے لئے اس وقت معتدل اور موثر راہ یہ ہی ہے کہ جزوی طور پر کامیاب ہونے والی جماعتوں کو بنیادی حیثیت دی جائے۔ اور اسی نقطہ سے اقتدار کی منتقلی اور سیاست کی بحالی کا آغاز کیا جائے اس طرح ان تمام پیچیدگیوں سے بھی بخوبی عہدہ برآ ہوا جا سکتا ہے، جو موجودہ حالات میں اقتدار کی منتقلی سے پیدا ہو سکتی ہیں۔

مسئلہ اس وقت صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ اقتدار منتخب نمائندوں کو سونپ دیا جائے۔

بلکہ اصل مسئلہ اب یہ ہے کہ پاکستان کو بھارت کی طرف سے پیدا ہونے والے گوناگوں خطرات سے کیسے محفوظ کیا جائے۔

پاکستان بھارت کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ بھی کر سکتا ہے۔ اچانک بھرپور فوجی حملے کا مرتکب

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بھی ہو سکتا ہے اور مشرقی پاکستان پر سرحدی حملوں میں تو وہ اب بھی مصروف ہے۔ علاوہ ازیں تخریب کاروں کو تربیت دے کر اور مسلح کر کے وہ اب بھی مشرقی پاکستان کی سرحدوں میں داخل کرتا رہتا ہے۔

اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے ملک کی مسلح افواج اور ملک کی مکمل عوامی طاقت دونوں کی ہم آہنگی اور یکساں حرکت و عمل کی ضرورت ہے۔

پھر یہ کہ مشرقی پاکستان کی گڑبڑ سے پاکستان کی اقتصادیات کو زبردست ضرب پہنچی ہے صنعت، تجارت، کرنسی وغیرہ سب ہی کچھ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ دفاعی اور فوجی اخراجات کا بار بڑھ گیا ہے۔ غیر ملکی امداد میں بہت کچھ کمی آ چکی ہے۔ اس لئے بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ جلد سے جلد اقتصادی صورت حال کو بہتر و مضبوط بنایا جائے۔

ملک میں خوراک کی صورت حال بھی سنگین ہے۔ مشرقی پاکستان میں گڑبڑ سے خوراک کی پیداوار اور اس کی حمل و نقل پر گہرا اثر پڑنا ضروری تھا۔ یہ مسئلہ بھی فوری حل کا متقاضی ہے۔

صنعت و سرمایہ کاری پر بھی موجودہ حالات کا عمیق اثر پڑا ہے۔

بے روزگاری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کو بھی فوری طور پر کنٹرول کرنا سب سے بڑی ضرورت ہے۔

دشمن بین الاقوامی حالات کو زیادہ سے زیادہ پاکستان کے مخالف یا کم از کم غیر موافق بنا دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کے سدباب کے لئے بھی فوراً تدابیر عمل میں لانا نہایت ضروری ہے۔ یہ تدابیر زبردست سفارتی سرگرمیوں، وسیع تر جوابی پروپیگنڈا مہم اور بیرونی ممالک میں یکے بعد دیگرے اہل ترین افراد پر مشتمل وفود کی ترسیل کی متقاضی ہیں۔ فی الوقت تو یحییٰ حکومت نہایت تن دہی کے ساتھ ان تمام مسائل سے عہدہ برآ ہونے میں مصروف ہے لیکن ظاہر ہے کہ اقتدار کی منتقلی کے بعد یہ ذمہ داری مقتدر ہونے والی جماعت یا گروہ کی ہو جائے گی۔ چنانچہ انتقال اقتدار سے پہلے یہ اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ جس گروہ یا جن لوگوں کو اقتدار منتقل کیا جا رہا ہے۔ وہ پوری دل جمعی غیر جانبداری اور سرگرمی کے ساتھ ملک کی خدمت کے ان شدید تقاضوں کی تکمیل کر بھی سکیں گے۔ نیز سیاسی بحالی اور اقتدار کی منتقلی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس سیاسی خلا کو پُر کیا جائے جو عوامی لیگ کے کالعدم قرار دیئے جانے سے پیدا ہوا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس خلا کو کس طرح اور کون پُر کر سکتا ہے۔ یہ بات بہرحال غلط نہیں ہے کہ ان تمام مسائل کا بوجھ زیادہ دیر تک فوج پر نہیں لادے رکھنا چاہیئے اور اسے ملک کے دفاع اور بیرونی دشمن سے نمٹنے کے لئے داخلی معاملات و انتظامات سے فراغت مہیا ہونی چاہیئے۔

پس اقتدار کی منتقلی اور سول حکومت کا قیام محض انتخابی استحقاق اور انتخابات میں کامیابی یا ناکامیابی کے نقطۂ نظر سے نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ مذکورہ بالا ملکی تقاضوں کو سامنے رکھ کر کیا جانا چاہیئے۔

ملک میں سیاسی بحالی اس طرح عمل میں آنا چاہیئے کہ جس سے سیاسی رقابتوں کی سابقہ کشمکش کا آغاز نہ ہو، اور جو مغربی و مشرقی پاکستان میں یکساں طور پر اپنی جگہ بنا سکے۔

ملک میں سول حکومت بھی ایسی قائم ہونی چاہیئے۔ جو ان کارروائیوں میں تسلسل جاری رکھ سکے۔ جن کا آغاز موجودہ حکومت کر چکی ہے۔

ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد بہتر، پُرامید اور قابل عمل صورت یہی نظر آتی ہے کہ جزوی طور پر کامیاب ہونے والی جماعتیں ہی ان ذمہ داریوں سے بہ احسن وجوہ عہدہ برآ ہو سکیں گی۔

— وہ وطن کی سلامتی، دفاع اور تحفظ کے لئے کئے گئے حالیہ اقدامات کے ساتھ ہم آہنگی بھی جاری رکھ سکتی ہیں۔
— وہ ماضی کی سیاسی رقابتوں کو دوبارہ سر اٹھانے سے بھی روک سکتی ہیں۔
— وہ مشرقی پاکستان میں واقع سیاسی خلاء کو بھی پُر سکتی ہیں۔
— وہ پاکستان کے دونوں بازوؤں میں یکساں طور پر اعتماد کی فضا بھی بحال کر سکتی ہیں۔
— وہ ملکی اور قومی اتحاد کے لئے مرکزی نقطہ کا کام بھی انجام دے سکتی ہیں۔
— اور جب ان جزوی طور پر کامیاب ہونے والی جماعتوں میں پیش پیش جمعیۃ علماء اسلام ہے تو پاکستان میں اسلامی نظریہ اور نظام کی بالادستی کو یقینی بنا سکتی ہیں
— اس کے ساتھ ہی پاکستان کے غریب عوام کسانوں و مزدوروں کی مشکلات کو بھی وہی آسان بنا سکیں گی۔

غرضیکہ مستقبل کی مشکلات اور پیچیدگیوں کے اندیشے سے محفوظ رہ کر موجودہ حالات میں پاکستان کے تمام مسائل کا یہ ہی ایک مناسب حل ہے۔ جس سے دفاعی، انتظامی، اقتصادی، معاشی، سیاسی، مذہبی اور قومی وحدت کے تمام تقاضوں کو بھی پورا کیا جا سکتا ہے۔ جمہوریت کا احیاء عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اور انتقال اقتدار کا ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے۔

(۱۷ اگست ۱۹۷۱ء)

حالیہ بھارت روس معاہدہ کے مضمرات

روس اور بھارت کے حالیہ معاہدے کا ایک پہلو تو وہ ہے جو پاکستان کے لئے خطرہ کا موجب بن سکتا ہے۔ اس پہلو کو متعدد اخبارات نے اور بہت سے اہل قلم نے کافی نمایاں کر دیا ہے۔

اور ایک پہلو وہ ہے۔ جو امریکہ اور چین کے درمیان دوستی کے حالیہ امکانات کے ظہور کا پس منظر رکھتا ہے۔

اس معاہدے سے پاکستان کے لئے جہاں بعض خطرات کے اندیشے پیدا ہوئے ہیں وہاں یہ بھی امکان پایا جاتا ہے کہ بھارت پاکستان پر اچانک حملہ کرنے اور نام نہاد بنگلہ دیش کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے میں اب روس کی رضامندی کا محتاج بن گیا ہے۔

تاہم موجودہ بین الاقوامی صورت حال کے پس منظر میں یہ معاہدہ اس سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جسے ابھی تک محسوس کیا گیا ہے۔

درحقیقت امریکہ اور چین کے درمیان حال ہی میں دوستی اور تعلق کے جو امکانات سامنے آئے ہیں۔ ان کا پس منظر بھی جنوب مشرقی ایشیا کی موجودہ صورت حال ہے۔ اور اس صورت حال کے ساتھ روس اور بھارت کا یہ معاہدہ بھی وابستہ ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ ہانگ کانگ سے ملایا، بورنیو، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ تک بحرالکاہل (PACIFIC OCEAN) کا تمام شمالی اور جنوبی حصہ دو سو سال سے زیادہ تک برطانیہ کی واحد اجارہ داری اور تسلط میں رہا ہے۔ گویا جنوبی چین کے ساحل سے ایک طرف بحر ہند تک اور دوسری طرف بحر قسمان تک جو نیوزی لینڈ تک پھیلا ہوا ہے ہزارہا مربع میل سمندر پر برطانوی بحری بیڑے کی حکمرانی چلی آ رہی تھی۔

یہ حکمرانی بحیرۂ عرب اور خلیج فارس سے گذرتی ہوئی بحر قلزم (RED SEA) کے راستے بحر روم کے پانیوں تک جا پہنچتی تھی۔ اور پھر آبنائے جبرالٹر سے گذر کر بحر اوقیانوس (ATLANTIC SEA) تک پہنچ جاتی تھی۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد تاریخ کا یہ انقلاب ملاحظہ کیجئے کہ برطانیہ کی یہ عظیم بحری طاقت سکڑنا شروع ہوئی اور سمٹتے سمٹتے یورپ کے سمندروں تک واپس ہو رہی ہے۔

اتنے وسیع اور عریض خطے سے دو تین سو سال کی عظیم ترین بحری طاقت کے انخلاء نے ۱۹۷۳، ۱۹۷۴ تک مکمل ہو جائے گا۔ اس علاقہ میں طاقت کا زبردست خلاء پیدا کر دیا ہے۔ اور اس خلاء کی جانب ایک طرف چین اور بھارت کی نظر ہے تو دوسری طرف امریکہ اور روس کی۔

چین اور بھارت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ تنہا اپنے اپنے طور پر اس خلاء کو پُر کر لیں۔ امریکہ کی حالت یہ ہے کہ وہ جنوب ایشیا میں ویت نام سے لاؤس تک کے اس خلاء کو ہی گذشتہ ۱۶، ۱۷ سال میں پُر نہیں کر سکا۔ جو اس علاقہ میں فرانس کے انخلاء سے پیدا ہوا تھا، مزید کی توقع اس سے کیا کی جا سکتی ہے۔ نیز اس کی اسرائیل نواز اور سامراج پرست پالیسی کے نتیجہ میں بحر روم کا وہ خلاء بھی اس کے لئے خاص نہ ہو سکا جو نہر سویز کے بحران اور برطانیہ کے انخلاء سے پیدا ہوا تھا۔ آج بحر روم میں عرب افریقہ کے تمام ساحلوں کے نزدیک روس کا زبردست بحری بیڑہ دندناتا ہے۔

اس کے علاوہ ایشیا کے نو آزاد ملکوں کے بارے میں امریکہ کی پالیسی باوجود وسیع تر

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

کوئی عرب بھی پاکستان کی کمزوری و تقسیم کو پسند نہیں کرتا

بھارت مسلمانوں سے جنگ مول لیکر اپنی تباہی کا سامان نہ کرے

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ایم۔ این۔ اے مدظلہ کا

انٹرویو

(انٹرویو نگار: محمد حنیف سہارنپوری)

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم ممبر قومی اسمبلی متحدہ عرب جمہوریہ، لیبیا اور سعودی عرب کا کامیاب دورہ کرنے کے بعد وطن واپس پہنچے تو کراچی سے ہی سندھ کے مختلف مقامات حیدر آباد، نواب شاہ وغیرہ کے تنظیمی دورہ پر روانہ ہو گئے۔ آج بروز جمعہ ۲۷ اگست کو مشرقی وسطیٰ کے دورہ سے واپسی کے بعد پہلی مرتبہ لاہور تشریف لائے۔ دن بھر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے کارکن حضرت مولانا سے ملاقات کرتے رہے بعد نماز مغرب ایک پریس رپورٹر حضرت مولانا سے انٹرویو لینے دفتر آیا۔ اس وقت مولانا دامت برکاتہم اور پریس رپورٹر کے درمیان جو سوال جواب ہوئے وہ احقر نے قلمبند کر لئے تھے جو قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

اگر مسلم لیگ اپنی قیادت کسی ایسے شخص کے سپرد کرے جس کا ماضی داغدار اور کردار خراب ہو تو وہ اپنے رہے سہے وقار کو تباہ کر دے گی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے ایک پریس رپورٹر کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد زیر سرپرستی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، محکمہ اوقاف مصر کی دعوت پر متحدہ عرب جمہوریہ کے دورہ پر گیا۔ ہم مصر میں ۱۸ دن رہے۔ وہاں وزیر اوقاف رئیس الجامعہ ازہر اور عرب لیگ کے سیکرٹری جناب عبد الخالق حسونہ وغیرہ حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ہم نے زبانی اور تحریری طور پر مشرقی پاکستان کے حالات اور پاکستان گورنمنٹ کے موقف کی وضاحت کی۔

عرب لیگ کے سیکرٹری کے مکان پر ایک پریس کانفرنس ہوئی جس سے حضرت مفتی صاحب نے خطاب کیا۔ وہاں کے پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن نے اس کو نشر کیا بعد ازاں ہم لیبیا کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ طرابلس میں مفتی اعظم لیبیا، گورنر طرابلس اور سعودی عرب کے سفیر اور دیگر اہم شخصیتوں سے ملاقات کی۔ وہاں بھی ریڈیو ٹیلی ویژن اور پریس کانفرنس میں ہم نے مفصل بیان دیا حضرت مفتی صاحب نے مشرقی پاکستان کے واقعات کی حقیقت کھولی۔ ہم ان دونوں جگہوں پر سرکاری مہمان ہوئے

سکندریہ میں تہتر ملکوں کے طلباء کا اجتماع

اس ضمن میں سکندریہ میں تہتر ملکوں کے طلباء کے اجتماع میں جو اسی غرض (مفتی صاحب کے خطاب کے لئے) منعقد ہوا ہو، حضرت مفتی صاحب نے فصیح عربی زبان میں طلباء سے خطاب کیا۔ اس کے بعد ہم نے سعودی عرب کا دورہ کیا اہم مذہبی لوگوں اور گورنر مدینہ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں پر موجود بنگالی عناصر سے بھی مفصل تبادلہ خیالات کیا گیا۔

عرب عوام کی پاکستان سے گہری ہمدردی

عام عرب لوگ پاکستان سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں اور بلا استثناء کوئی عرب بھی پاکستان کی کمزوری اور تقسیم کو پسند نہیں کرتا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انور السادات نے قاہرہ میں اپنا تاریخی تقریر میں پاکستان کا نام لے کر شکریہ ادا کیا۔ جو یہودیوں کے خلاف عرب پالیسی کی حمایت کرتا رہتا ہے۔

پاکستان کی دفتری زبان عربی ہونی چاہیئے

مولانا نے فرمایا کہ تمام عرب ممالک کی دلی خواہش ہے اور جمعیۃ علماء اسلام نے عرصہ سے یہ مطالبہ بھی کر رکھا ہے کہ پاکستان کے سکوں اور کالجوں میں عربی زبان کو لازمی قرار دیا جانا چاہیئے۔ انگریزی زبان ڈیڑھ سو سال سے ہماری دفتری زبان بن سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ عربی زبان ہماری دفتری زبان نہ ہو۔ اس سے ہمارے پانچوں صوبوں کی دفتری زبان کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ اور تمام عرب ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات میں مزید استحکام اور محبت پیدا ہو گی۔ اس کے لئے عرب ممالک مدرسین بھیجنے کو تیار ہیں۔ جامعہ ازہر کے ذمہ دار حضرات سے اس سلسلہ میں ہماری بات چیت بھی ہوئی ہے۔

بھارت کو انتباہ

مولانا ہزاروی دامت برکاتہم نے فرمایا۔ پاکستان آکر معلوم ہوا کہ بھارت نے یہاں جنگ کی سی صورت پیدا کر رکھی ہے۔ اگر پاکستان عالمی امن کا دلی خواہشمند نہ ہوتا تو اب تک برصغیر میں کشت و خون کا بازار گرم ہو گیا ہوتا۔ جمعیۃ علماء اسلام بھارت کو متنبہ کرتی ہے کہ جو مسلمان موت کو زندگی پر ترجیح دینے والے ہوں ان سے جنگ مول لیکر اپنی تباہی کا سامان نہ کرے۔

انتقال اقتدار

مولانا نے انتقال اقتدار کے مسئلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انتقال اقتدار کے سلسلہ میں حالات معمول پر آنے کے بعد ہم کسی تاخیر کو پسند نہیں کرتے لیکن اس سلسلہ میں زیادہ اعتماد سرکاری ذرائع پر ہی کیا جا سکتا ہے۔

لیگوں کا اتحاد

بعض دوست لیگوں کے اتحاد کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ہم پاکستان کے اندر سیاسی پارٹیوں کی زیادہ سے زیادہ یکجہتی، قرب اور نزدیکی کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن اگر مسلم لیگ اپنی قیادت کسی ایسے شخص کے حوالے کرے جس کا ماضی داغدار اور کردار خراب ہو، تو وہ اپنے رہے سہے وقار کو تباہ کر دے گی۔ محبوب کے چھ نکات کے بارے میں میں نے بیان دیا تھا کہ خان عبد القیوم خان نے ۲۲ مارچ کو ڈھاکہ روانگی سے قبل جغرافیائی حالات کے تحت چھ نکات کو تسلیم کر لیا تھا۔ اس کی تردید خان صاحب

(باقی صفحہ 9 پر)

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے دو روزہ سالانہ کنونشن

کے موقع پر اتفاق رائے سے پاس ہونے والی قراردادیں

سیالکوٹ (آزاد کشمیر) جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے دو روزہ سالانہ کنونشن کے آخری اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے پیش ہو کر پاس ہوئیں۔ یہ قراردادیں جمعیۃ کے مرکزی ناظم مولانا محمد اسحاق خان خلندری نے پہلے شوریٰ کے خصوصی اجلاس اور پھر اجلاس عامہ میں پڑھ کر سنائیں۔ ان کے حق میں مندرجہ ذیل خصوصی نمائندگان اور مندوبین کرام نے تقریریں کیں۔ نیلم ویلی سے مولانا محمد ادریس ضیاءی۔ الحمقام سے قاری مطیع الرحمٰن صاحب مظفر آباد سے مولانا فضل کریم۔ ہٹیاں مظفر آباد سے مولانا حکیم غلام مرتضیٰ صاحب۔ میرپور سے مولانا محمد عبدہ صاحب۔ پلندری سے مولانا محمد صدیق صاحب۔ شرقی باغ سے مولانا محمد خان صاحب۔ غربی باغ سے قاری محمد شریف صاحب۔ باغ خاص سے حافظ عبدالرحمٰن صاحب۔ عباسپور سے حافظ بشیر احمد صاحب۔ ہجیرہ سے مفتی عبدالمجید صاحب قاسمی۔ راولپنڈی سے مولانا محمد اشرف صاحب پشاور سے مولانا فتح عالم صاحب۔ ایبٹ آباد سے مولانا محمد امین صاحب اور لاہور سے مولانا علی اکبر قیصر

• یہ کنونشن پاکستان اور آزاد کشمیر کے ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام فروعی قسم کے اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے مکمل اسلامی نظام حیات کے قیام کے لئے اجتماعی کوشش کریں۔

• ملک سے بیروزگاری ختم کرنے کے لئے ایسے ترقیاتی منصوبے بنائے جائیں جس سے ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہو سکے۔

• آزاد کشمیر میں قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی آئین کی ترتیب و تدوین کے لئے جملہ علماء کرام و مفتاء و وکلاء پر مشتمل بورڈ بنایا جائے۔

• یہ اجلاس مشرقی پاکستان میں بھارت کی جارحانہ مداخلت ناپاک عزائم اور ملت اسلامیہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف سامراجیوں کی ناپاک سازشوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت آزاد کشمیر اور پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کی سالمیت حفاظت اور مقبوضہ کشمیر کی بھارت کے غاصبانہ قبضہ سے آزادی کی خاطر مسلمانوں کو جہاد کے لئے منظم کیا جائے۔

• یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر کے صدر جناب سردار عبدالقیوم صاحب سے آزاد کشمیر میں مکمل اسلامی آئین کے نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے اور مبنی بر انصاف انتخابات کروانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نیز اسلامی آئین کے نفاذ کی جانب کئے گئے اب تک اقدامات پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور پاکستان کے ۳۲ علماء کرام کے منظور کردہ ۲۲ نکات کو دستور میں شامل کرنے کا مطالبہ کرتا ہے

• یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ سابق ناظم تعلیمات شیخ محمود نے اپنے ملحدانہ نظریات کی اشاعت سے امت مسلمہ کی جو دل آزاری کی ہے اس کی پاداش میں اسے ملازمت سے فوری برطرف کیا جائے اور ۳۲ جید علماء کرام کے فتاویٰ کی روشنی میں اس کے خلاف توہین اسلام کا مقدمہ چلایا جائے۔ اور ابتدائی ملازمت سے ہی ہر ملازم سے عقیدہ ختم نبوت کا حلف لیا جائے۔

• یہ نمائندہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ اوقاف کو اسلامی اصولوں کے مطابق تشکیل دے کر اس کی آمدن دینی مدارس پر صرف کی جائے اور تجوید القرآن ٹرسٹ کے تحت کام کرنے والے مدرسین کی پوری تنخواہیں اوقاف فنڈ سے دی جائیں۔ نیز اوقاف کے امور کی نگرانی و انتظام تینوں اضلاع کے علماء کرام کے ایک بورڈ کے سپرد کی جائے۔

• یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ قضاء کے قیام کے وقت اس کے جو بنیادی اصول مرتب کئے گئے تھے۔ ان کی بنیادوں پر تمام تخفیف شدہ آسامیوں کو بحال کر کے محکمہ قضاء کو بااختیار بنایا جائے۔ نیز قاضیان کرام کے فتاویٰ کو قابل اوخال شہادت قرار دیا جائے

• تمام مڈل اور ہائی سکولوں اور کالجوں میں عربی اور اسلامیات کے لئے مستند علماء اور قراء کا تقرر کیا جائے۔ اور غیر مستند افراد کو محض خانہ پری کے لئے تعینات نہ کیا جائے۔ نیز فاضل انٹرمیڈیٹ اور السنہ شرقیہ کے فضلاء کو ٹرینڈ گریجویٹ کے مساوی سکیل میں تنخواہ دی جائے۔ جو انہیں آزادی سے پہلے حاصل تھے۔

• آزاد کشمیر کے غیر جدید علاقہ جات کو مغربی پاکستان کے برابر تمام مراعات اور حقوق غیر مشروط اور بلا استثناء دیئے جائیں۔

• یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں دینی تعلیم کے فروغ و ترویج اور تبلیغ کے لئے علیحدہ بجٹ مختص کیا جائے۔

• یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے ناقابل واقعات بے بنیاد سے محلہ آباد کرائے اور ان کے ملازمین کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کرے۔ جو ان واقعات کی تشہیر سے پہلو تہی کرتے ہیں۔

• یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آزاد کشمیر کے عوام کی تعلیمی و معاشی پسماندگی کی طرف توجہ دے اور تینوں اضلاع کے دور افتادہ علاقوں میں رسل و رسائل کی سہولتیں مہیا کرے۔ نیز ضلع پونچھ میں بجلی کی فراہمی، نالہ لائی پر پل اور ضلع میرپور میں دریائے پونچھ پر باگ کے مقام پر پل کی تعمیر جہلم پینے کے پانی کے منصوبہ بست کے لئے اقدامات کرے اسی طرح واہی نیلم روڈ کو جلد وسعت دے کر اس کا کل کیا جائے۔

• یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا علماء الٰہیین خلف الرشید امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے ساتھیوں کی سزا معاف کر کے انہیں رہا کیا جائے۔

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن بیادگار قطب عالم حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ جس کا مسلک اہلسنت والجماعت حنفی اور فکر و عمل اکابر علماء دیوبند کے مطابق ہے۔ اس کے سرپرست جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم امیر انجمن خدام الدین لاہور ہیں۔ مدرسہ میں اکابر علماء دیوبند تشریف لاتے رہتے ہیں۔ مدرسہ رجسٹرڈ اور حساب ہر سال آڈٹ ہوتا ہے۔

امسال مدرسہ تعمیرات اور دوسری ضروریات کی وجہ سے متروض ہے۔ اہل خیر سے التماس ہے کہ وہ زکوٰۃ، صدقات اور دیگر عطیات کے ذریعہ بھرپور امداد فرما کر مشکور ہوں۔ ترسیل زر مندرجہ ذیل پتہ پر نیشنل بنک شکر گڑھ کے اکاؤنٹ نمبر ۱۹۱۸ میں جمع کرائیں۔

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ چک بخاری
شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا اجلاس

مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی کا سالانہ جلسہ ۱۰۔ ۱۱ ستمبر کو ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کے کارکنوں کا اجلاس بھی ہوگا۔ اجلاس ۱۱ ستمبر کو صبح نو بجے مسجد زندگراں میں شروع ہو جائے گا۔ کارکن حضرات وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور ضلع نے بھی حاضری کا وعدہ فرمایا ہے

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا فون نمبر

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم میں فون لگ گیا ہے۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے احباب متعلق فون ۲۳۵ پر رابطہ قائم کریں۔

(عماد الدین احمد)

انشاء اللہ وہ دن جلد آئے گا جب پاکستان میں اسلامی نظام کا سورج طلوع ہوگا

حضرت مولانا سید پیر محمد شاہ صاحب امروٹی امیر صوبہ سندھ کا خطاب

سکھر (شیخ محمد اویس کے قلم سے) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ صاحب امروٹی نے ۳ اگست کے موضع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔ جمعیۃ علماء اسلام ایک ایسی جماعت ہے جو اپنے موقف سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتی۔ بلکہ اس کی پالیسی اس طرح ہے جو اس کی تاسیس کے وقت تھی۔ اسی طرح اس کے کارکن دھن کے پکے اور مضبوط ارادوں کے مالک ہیں۔ وہ اپنی جان قربان کر سکتے ہیں۔ مگر جماعتی نظریہ سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ اس لئے جو شخص اور جو گروہ جماعت میں شامل ہوتا ہے وہ پھر اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کے لئے کام کرتا ہے اور پوری طرح جماعت کا وفادار رہتا ہے بالنسبت ملک کی دوسری جماعتوں کے کہ وہ ابتلاء کے وقت ان کی پالیسی دوسری ہوتی ہے اور امن کے وقت پالیسی دوسری۔ اسی طرح دیگر جماعتوں کے کارکنوں کا حال ہے کہ وہ ابتلاء کے وقت قوگھونسلوں میں اور امن کے زمانے میں زندہ باد کے نعرے لگاتے دکھائی دیتے ہیں جمعیۃ علماء اسلام کو قائدین بھی بحمد اللہ مخلص اور اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں بلکہ یوں کہیئے۔ کہ اسلاف کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے ہیں یہی وجہ ہے کہ پارٹی کے کارکن بھی اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پارٹی پروگرام کو دور دور تک پہنچاتے ہیں۔ ہمارے اکابر کی یہ شان ہے کہ وہ کارکنوں کو ہر کام میں آگے بڑھاتے ہیں۔ کسی شہر میں ہوں ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ کارکن کی بات کو پوری توجہ سے سنیں گے۔ اور ان کے مفید مشوروں کو قبول کریں گے جمعیۃ علماء اسلام کے تمام کارکن انتہائی مخلص ہیں۔ سرفروش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ انتخابات میں جماعتی کارکنوں کی ہمت اور ان کی دلیری نے جمعیۃ علماء اسلام کو ملک کی تیسری مضبوط پارٹی کی صف میں کھڑا کر دیا حالانکہ ملک کی دیگر جماعتیں جن کے پاس لاکھوں، کروڑوں روپیہ فنڈ ہے انہوں نے انتخابات میں وافر روپیہ خرچ کیا ہے۔ مگر اس کا نتیجہ ڈھاک کے تین پات جبکہ جمعیۃ کے بزرگوں نے معمولی پیسے خرچ کئے۔ اور انتخابات میں بھاری اکثریت حاصل کی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اور کارکنوں کی ہمت ——

بعض صوبوں میں جمعیۃ خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکی، مگر مقابلہ اس کے امیدواروں نے ڈٹ کر کیا اور مخالفوں سے فرمایا کہ علماء اسلام اس ملک کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔ اس لئے جن علاقوں میں جمعیۃ نے مثالی کامیابی حاصل نہیں کی۔ اس علاقے کے علماء کرام اور بالخصوص کارکنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ہمت نہ ہاریں بلکہ پہلے کی طرح انتھک کام کریں اور عوام تک اپنے پروگرام کو پہنچائیں اگر آپ دل شکستہ ہوں گے تو پھر اسلامی نظام کی منزل دور ہوتی جائے گی۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ باہمت ہو کر جماعتی کام میں مشغول رہیں اور جماعت کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے اپنے قرب وجوار کے دورے کریں۔ آپس میں محبت یگانگت پیدا کریں اور ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی رہیں۔ عوام کی تکالیف کا ازالہ کریں۔ اور ان کی مصیبت میں ان کے کام آئیں۔ یہی اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ اور یہی آپ کی جماعت کا نصب ہے۔ یاد رکھیں یہ وقتی ناکامی ہے۔ انشاء اللہ وہ دن جلد آئے گا۔ جب اس ملک میں آپ حضرات کی جدوجہد سے اسلامی نظام کا سورج طلوع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ محنت کا پھل ضرور عطا کرتا ہے۔ اس لئے اٹھیئے اور جماعت کے پروگرام کو قریہ قریہ گاؤں گاؤں پہنچادیں۔ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔ اللہ آپ کا اور ہمارا حامی وناصر ہو گے۔

خان قیوم نے قیام پاکستان سے قبل "گولڈن اینڈ گن" نامی کتاب لکھ کر پاکستان اور بانی پاکستان کی توہین کی تھی

محمد عمر ایڈووکیٹ

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے سیکرٹری جنرل جناب محمد عمر ایڈوکیٹ نے خان قیوم کی پاکٹ مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل ضیاء عباس کے اس بیان پر نکتہ چینی کی ہے جس میں وہ مولانا غلام غوث ہزاروی کے بیان پر برسے ہیں۔ جناب محمد عمر ایڈوکیٹ نے کہا۔ ضیا عباس کا جمعیۃ کے رہنماؤں پر نکتہ چینی ایسے ہے جیسے کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ جناب محمد عمر ایڈوکیٹ نے کہا۔ خان قیوم پاکستان کے وہ واحد مسلم لیگی لیڈر ہیں۔ جنہوں نے حالیہ بحران میں ملت میں انتشار و افتراق کی بنیاد رکھی۔ جبکہ قوم کو متحد و منظم کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ انہوں نے ایسے وقت میں پاکستان کے مقبول سیاسی رہنماؤں پر کیچڑ اچھالا، کیا قیوم لیگ کے سیکرٹری صاحب اپنے خان اعظم کے اس کردار سے واقف ہیں جو انہوں نے قیام پاکستان سے پہلے گولڈن اینڈ گن" نامی کتاب لکھ کر پاکستان اور بانی پاکستان کی توہین کی تھی۔ کیا خان اعظم کے سیکرٹری صاحب اس بات سے واقف ہیں کہ ان کے خان اعظم نے سرحد کانگرس اسمبلی کے ڈپٹی لیڈر کی حیثیت سے تحریک پاکستان کی زبردست مخالفت کی۔ کیا خان اعظم کے سیکرٹری جنرل اس بات کو بھول گئے کہ یہ وہی خان اعظم ہیں جو لیاقت وزارت کی خاطر ڈاکٹر خان جیسے کٹر کانگرسی کے قدموں پر گر پڑے تھے اور مسلم لیگ کو چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے تھے اور جہاں تک جمعیۃ علماء اسلام کا مجیب سے سمجھوتے کا تعلق ہے تو اس کا جواب صدر پاکستان کی نشری تقریر ہے۔ جو ۲۸ مارچ کو تمام ریڈیو سٹیشنوں سے ریلے کی گئی۔

ایک نومسلم کے اعزاز میں استقبالیہ

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ قاسم العلوم گھوٹکی ضلع سکھر سندھ نے ایک نومسلم نوجوان کو ایک تقریب میں مدعو کیا جس کا نام امان اللہ ہے۔ جس نے حال ہی میں ہندو دھرم کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہے۔ ہندوؤں کے ساتھ بعض نام نہاد مسلمانوں نے گٹھ جوڑ کر کے اس کو مرتد کرنے کی سعی ناتمام کی ہے لیکن خداوند قدوس نے اس نوجوان کو استقلال سے نوازا ہے۔ مجلس میں مدرسہ کے مفتی محمود مولانا عبدالحق صاحب نے اسلام کی حقانیت پر مختصراً اور واضح الفاظ میں تقریر فرمائی اور قاری حافظ عبدالحضور نے تلاوت قرآن پاک کی۔

پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی (مولانا عرفان قادری)

ٹنڈو آدم۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ مولانا محمد عرفان قادری نے ایک بیان میں، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان کے بیان پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ کالعدم عوامی لیگ اور اس کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن کے متعلق غور وفکر کرنا یا کوئی فیصلہ دینا مرکزی حکومت کے ذمہ ہے اور پاکستان کی بقاء وسالمیت اور اس کی خود مختاری کو برقرار رکھنے کے ذمہ دار صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں کے علاوہ ملک کے خیر خواہ لیڈران اور عوام پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جسے انشاء اللہ ہم ہر قیمت پر برقرار رکھیں گے۔ اور اقوام متحدہ یا کسی ملک کے سربراہ کو پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

امیر شریعتؒ کا شہر ملتان تکبیر کے نعروں

جمعیۃ علماء اسلام کے تنظیمی وفد نے اہل ملتان کو نیا ولولہ عطا کیا

جمعیۃ کا تنظیمی وفد ملتان میں

از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب

۸ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام کا تنظیمی وفد ساہیوال سے ملتان کے لئے سویرے روانہ ہونا تھا۔ آہوں کمپریس پر روانگی کا پروگرام بن چکا تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام میاں چنوں کے نوجوان راہنما مولانا محمد یوسف صاحب نے فون پر مطلع کیا کہ کاروان جمعیۃ بجائے گاڑی کے اگر جیپ پر سفر کرے تو اس طرح میاں چنوں کے جماعتی احباب بھی حضرت امیر اور ارکان وفد کی زیارت سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ آپ نے میاں اللہ بخش صاحب سہو کو ساہیوال کے لئے بذریعہ جیپ روانہ کر دیا۔ مگر خدا کی قدرت جیپ کو راستہ میں حادثہ پیش آگیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میاں صاحب اور ان کے ساتھی بچ گئے اور قدرے زخمی حالت میں ساہیوال پہنچے۔ خون سے کپڑے رنگین تھے۔ یہ پہلا خون تھا جو اسلامی اقدار کے احیاء کے لئے نکلے ہوئے اس قافلے کے ایک فرد نے بطور نذر عقیدت بارگاہ قدس میں پیش کیا۔ ایسے حادثات اور تکلیفیں اس راستہ میں ناگزیر ہیں۔ مبارکباد کے مستحق ہیں میاں صاحب کہ اللہ کے راستہ میں انہیں اس سعادت سے نوازا گیا۔ مولا کریم قبول فرمائیں۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور اور ارکان وفد ان کی اس حالت کو دیکھ کر نہایت ہی پریشان ہوئے۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے میاں صاحب کو اپنا ایک کرتہ عنایت فرمایا۔ اس طرح ولی ابن ولی نے اس اللہ کے راستہ میں زخمی ہونے والے کی دل جوئی فرمائی اور مولانا مقبول احمد صاحب نے فوراً میاں صاحب کو ڈاکٹر کے ہاں پہنچانے کا انتظام فرما دیا۔ اس درد انگیز ماحول میں کاروان جمعیۃ ساہیوال سے ملتان کے لئے روانہ ہوا۔ جامعہ رشیدیہ کے اساتذہ اور طلباء نے نہایت محبت اور عقیدت سے کاروان جمعیۃ کو الوداع کہا۔ مولانا مقبول احمد صاحب دور تک ساتھ تشریف لائے۔ ساہیوال سے بذریعہ بس میاں چنوں کے لئے روانہ ہوئے۔ ملک کی عظیم دینی اور سیاسی جماعت کا یہ قافلہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور کی قیادت میں اپنے وسائل نہ ہونے کی وجہ سے بس کا سفر کرنے پر مجبور ہے وہ وقت نہایت ہی رقت انگیز تھا۔ جب ایک بڑھیا حضرت مولانا انور کو کہہ رہی تھی کہ "مولبی پیچھے ہو کے کھڑا ہو"۔ اے کاش اس ملک کے متمول حضرات اپنی اس دینی جماعت کے فنڈ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے ان اکابر کے لئے ایک جماعتی گاڑی کا ہی بندوبست کر دیتے۔ جس سے اس قسم کے دینی سفر آسان ہو جاتے۔ اور وقت بچا کر دین کا کام زیادہ سے زیادہ کیا جا سکتا۔

کاروانِ جمعیۃ میاں چنوں میں

میاں چنوں اور علاقہ کے ارکان جمعیۃ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب کے حسب الارشاد صبح ہی سے کاروانِ جمعیۃ کے منتظر تھے۔ مگر راستہ کی مشکلات اور سفر کی دشواریوں نے ان کے تمام پروگرام کو درہم برہم کر دیا۔ اور احباب کی امیدیں یاس سے بدل دیں۔ اکثر دوست پروگرام میں بے حد تاخیر کی وجہ سے مایوس ہو کر واپس ہو چکے تھے۔ اور کچھ احباب امید و رجاء کے عالم میں اڈے کا چکر لگاتے رہے۔

بارہ بجے کے قریب یہ قافلہ میاں چنوں پہنچا۔ دوستوں کے مرجھائے ہوئے چہرے حضرت مولانا عبید اللہ انور اور ارکان وفد کو دیکھ کر وفور مسرت سے چمک اٹھے۔ مکی مسجد میں انتظام تھا۔ وہاں مختصر خطاب ہوا۔ اور راقم کی اپیل پر احباب نے صوبائی دفتر کی کچھ مالی اعانت بھی فرمائی۔ حضرت کی دعا کے بعد کاروانِ جمعیۃ میاں چنوں سے بذریعہ کار ملتان کے لئے روانہ ہو گیا۔ اب اس کاروان میں ملک کے نامور مجاہد عالم اور جمعیۃ علماء اسلام کے بے باک راہنما حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب امیر ضلع ملتان بھی شریک ہو چکے تھے۔ راستہ میں حضرت شاہ صاحب امیر کاروان کو ضلع کے تنظیمی امور کی رپورٹ پیش کرتے رہے اور علاقہ بھر میں جمعیۃ کے کام اور اس کی مقبولیت سے حضرت والا کو آگاہ فرمایا۔ راستہ میں وہاڑی موڑ کے مدرسہ، کچا کھوہ کے احباب جماعت حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

خانیوال پہنچ کر کاروان جمعیۃ سیدھا جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی دفتر میں پہنچا۔ مگر معلوم ہوا کہ دوست وقت کی تاخیر کی وجہ سے ملتان پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے بلا تاخیر کاروان جمعیۃ خانیوال سے ملتان کے لئے روانہ ہو گیا۔

کاروان جمعیۃ کبیر والہ میں

دار العلوم کبیر والہ پاکستان بھر میں ایک عظیم اسلامی درسگاہ ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الخالق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مقدس ہاتھوں سے اس کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ حضرت کے خلوص اور دعائے سحر گاہی کا نتیجہ ہے کہ دار العلوم عمر میں کم سن اور رتبے میں عمر رسیدہ مدارس سے بھی کہیں آگے ہے۔ اس کا تعلیمی اور اخلاقی ماحول بے مثال اور قابل تقلید ہے۔ حضرت مولانا منظور الحق صاحب کا اہتمام سونے پر سہاگہ کا کام کر رہا ہے۔ آپ کی خداداد تنظیمی صلاحیتوں نے دار العلوم کو ایک عظیم درسگاہ بنا دیا ہے۔ مدرسہ کی ممارات اور طلباء کا ہجوم آپ کے خلوص اور مقناطیسی شخصیت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اساتذہ اور طلباء جمعیۃ علماء اسلام سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا علی محمد صاحب زید مجدہٗ، حضرت مولانا ظہور الحق صاحب، حضرت مولانا فیض علی شاہ صاحب، صوفی باصفا حضرت مولانا عبد المجید صاحب ایسے اساتذہ کرام جہاں تدریسی اعتبار سے ملک کے ممتاز اور جید اساتذہ میں شامل ہیں۔ اور طلباء کی تعلیمی اور اخلاقی تربیت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ وہیں جمعیۃ علماء اسلام کے دینی اور سیاسی موقف کے لئے طلباء میں عظیم جذبہ پیدا کر رکھا ہے۔ کوئی طالب علم ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ جو جمعیۃ علماء اسلام کا جانثار سپاہی نہ ہو۔ انتخاب میں علاقہ بھر میں حضرت مولانا پیر خورشید احمد شاہ صاحب کے لئے اور اپنے اپنے علاقوں میں جمعیۃ کے اکابر کے لئے ان حضرات اساتذہ، طلباء اور علماء نے بہت ہی کام کیا۔ حضرت مولانا ظہور الحق صاحب نے تو تحصیل کبیر والہ میں جمعیۃ کے لئے جان کھپا دی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور تمام مدارس کو اس اسلامی دینی درسگاہ کی ریس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مہتمم صاحب اور اساتذہ کو کاروان جمعیۃ کے پہنچنے کی خبر دی جا چکی تھی۔ مگر راستہ میں تاخیر کی وجہ سے ان کا تمام پروگرام درہم برہم ہو گیا۔ یہ حضرات مایوس ہو کر میٹھی نیند کر رہے تھے کہ اچانک مدرسہ میں یہ قافلہ پہنچ گیا۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور اور مولانا عبد الحکیم صاحب کی آمد کی خبر آناً فاناً مدرسہ میں پھیل گئی طلباء پروانہ وار کمروں سے نکل آئے۔ کوئی حضرت امیر سے مصافحہ کر رہا ہے اور کوئی مولانا عبد الحکیم صاحب کو نذرانہ عقیدت پیش کر رہا ہے اور کوئی قاری نور الحق صاحب سے والہانہ انداز میں لپٹ رہا ہے۔ یہ محبت و خلوص کا ایک عجیب سماں تھا۔ مہتمم صاحب نے مہمان نوازی کی حد کر دی۔ نماز کا وقت قریب تھا اور تین بجے ملتان پہنچنا بھی ضروری تھا۔ اس لئے مسجد میں سب سے پہلے حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نے طلباء کو خطاب کیا اور پھر حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب ایم این اے نے طلباء کو اکابر کے نقش قدم پر چلنے اور جمعیۃ کے کام کی طرف متوجہ فرمایا۔

نماز کے فوراً بعد یہ کاروان طلباء و اساتذہ کی بھرپور دعاؤں کے جلو میں ملتان روانہ ہو گیا۔ جب تک ہماری گاڑی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔ طلباء محبت اور عقیدت سے اس کاروان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اور اس ملک میں اسلامی نظام حیات کی داعی جماعت کے راہنماؤں کو خراج محبت و عقیدت پیش کرتے رہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(باقی آئندہ)

بقیہ - انٹرویو

تو کرتے نہیں، لیکن بعض دوسرے مسلم لیگی دوست خاں صاحب کی طرف تردید منسوب کرتے ہیں۔ اگر خاں صاحب یہ اعلان کر دیں کہ ۲۴ مارچ کو جنگ کراچی اور دوسرے اخبارات نے چھ نکات تسلیم کر لینے کے بارے میں میرا جو بیان شائع کیا ہے وہ اخباری رپورٹروں کی غلط بیانی کا نتیجہ ہے تو پھر مجھے یہ الزام لگانے میں کوئی خوشی محسوس نہیں ہوگی۔ لیکن یہ بات بالکل صحیح ہے کہ عبد القیوم خاں نے نہایت دلسوزی کے ساتھ دار العلوم سرحد (پشاور) میں علماء کے سامنے یہ بیان فرمایا تھا کہ

"کشمیر ہمیں دے دیا جائے تو ہم سارا مشرقی پاکستان چھوڑ دینگے"۔

علماء کو دعوت اتحاد

اس وقت بعض لوگ ایک طرف تو علماء کو دعوت اتحاد دے رہے ہیں اور دوسری طرف وہ خود ہی ملک کے مقبول ترین لیڈروں پر کیچڑ اچھال کر ملک کی فضا کو مکدر کر رہے ہیں۔ علماء حق ہر اس جماعت یا پارٹی سے اتحاد کر سکتے ہیں۔ جو استحکام پاکستان اور نفاذ آئین شریعت کے سلسلے میں یقین دلا سکے۔ لیکن صحابہ کرامؓ کے دشمنوں مرزائیوں کے نکاح خوانوں اور پیغمبران عظام علیہم السلام پر تنقید کرنے والوں سے ہمارا اتحاد کبھی نہیں ہو سکتا۔

جمعیۃ کے وفد کی مشرقی پاکستان روانگی

مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ کا ایک وفد عنقریب مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی میں مشرقی پاکستان کے دورہ پر روانہ ہوگا۔ جو تین یا چار افراد پر مشتمل ہوگا۔ وفد مشرقی پاکستان جا کر ضمنی انتخابات میں حصہ لینے کے متعلق جائزہ لے گا۔ اور ساتھ ہی وہاں کے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو علاقائی تعصب کے خلاف جہاد کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تیار کرے گا۔

...یت کا شہر ملتان تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھا

جمعیۃ علماء اسلام کے تنظیمی وفد نے اہل ملتان کو نیا ولولہ عطا کیا

جمعیۃ کا تنظیمی وفد ملتان میں

از حضرت مولانا
محمد ضیاء القاسمی صاحب
ناظم عمومی
جمعیۃ علماء
اسلام
صوبہ پنجاب

میں شامل ہیں۔ اہل طلباء کی تعلیمی اور اخلاقی تربیت میں بڑا دخل رکھتے ہیں۔ وہیں جمعیۃ علماء اسلام کے دینی اور سیاسی موقف کے لئے طلباء میں عظیم جذبہ پیدا کر رکھا ہے۔ کوئی طالب علم ایسا دیکھنے میں نہیں آیا، جو جمعیۃ علماء اسلام کا جانثار سپاہی نہ ہو۔ انتخاب میں علاقہ بھر میں حضرت مولانا پیر خورشید احمد شاہ صاحب کے لئے اور اپنے اپنے علاقوں میں جمعیۃ کے اکابر کے لئے ان حضرات اساتذہ، طلباء اور علماء نے بہت ہی کام کیا۔ حضرت مولانا ظہور الحق صاحب نے تو تحصیل کبیر والہ میں جمعیۃ کے لئے جان کھپادی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور تمام مدارس کو اس اسلامی دینی درسگاہ کی رسید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مہتمم صاحب اور اساتذہ کو کاروان جمعیۃ کے پہنچنے کی خبر دی جا چکی تھی۔ مگر راستہ میں تاخیر کی وجہ سے ان کا تمام پروگرام درہم برہم ہو گیا۔ یہ حضرات ایک بس کر کے سیدھے کبیر والہ پہنچ گئے کہ ایک مدرسہ میں یہ قافلہ پہنچ گیا۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور اور مولانا عبد الحکیم صاحب کی آمد کی خبر آناً فاناً مدرسہ میں پھیل گئی طلباء پروانہ وار کمروں سے نکل آئے۔ کوئی حضرت امیر سے مصافحہ کر رہا ہے اور کوئی مولانا عبد الحکیم صاحب کو نذرانہ عقیدت پیش کر رہا ہے اور کوئی قاری نور الحق صاحب سے والہانہ انداز میں لپٹ رہا ہے یہ محبت و خلوص کا ایک عجیب سماں تھا۔ مہتمم صاحب نے مہمان نوازی کی حد کر دی۔ نماز کا وقت قریب تھا اور تین بجے ملتان پہنچنا بھی ضروری تھا۔ اس لئے مسجد میں سب سے پہلے حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نے طلباء کو خطاب کیا اور پھر حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب ایم این اے نے طلباء کو اکابر کے نقش قدم پر چلنے اور جمعیۃ کے کام کو طرف متوجہ فرمایا۔

نماز کے فوراً بعد یہ کاروان طلباء و اساتذہ کی بھرپور دعاؤں کے جلو میں ملتان روانہ ہو گیا۔ جب تک ہماری گاڑی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔ طلباء محبت اور عقیدت سے اس کاروان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اور اس ملک میں اسلامی نظام حیات کی داعی جماعت کے راہنماؤں کو خراج محبت و عقیدت پیش کرتے رہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(باقی آئندہ)

بقیہ - انٹرویو

تو کہتے نہیں، لیکن بعض دوسرے مسلم لیگی دوست خاں صاحب کی طرف تردید منسوب کرتے ہیں۔ اگر خاں صاحب یہ اعلان کر دیں کہ ۲۳ مارچ کو جنگ کراچی اور دوسرے اخبارات نے جو نکات تسلیم کر لینے کے بارے میں میرا جو بیان شائع کیا ہے وہ اخباری رپورٹروں کی غلط بیانی کا نتیجہ ہے تو پھر مجھے یہ الزام لگانے میں کوئی خوشی محسوس نہیں ہوگی۔ لیکن یہ بات بالکل صحیح ہے کہ عبد القیوم خاں نے نہایت دلسوزی کے ساتھ دار العلوم سرحد (پشاور) میں علماء کے سامنے یہ بیان فرمایا تھا کہ

"کشمیر ہمیں دے دیا جائے تو ہم سارا مشرقی پاکستان چھوڑ دینگے"۔

علماء کو دعوت اتحاد

اس وقت بعض لوگ ایک طرف تو علماء کو دعوت اتحاد دے رہے ہیں اور دوسری طرف وہ خود ہی ملک کے مقبول ترین لیڈروں پر کیچڑ اچھال کر ملک کی فضا کو مکدر کر رہے ہیں۔ علماء حق ہر اس جماعت یا پارٹی سے اتحاد کر سکتے ہیں۔ جو استحکام پاکستان اور نفاذ آئین شریعت کے سلسلے میں یقین دلا سکے۔ لیکن صحابہ کرامؓ کے دشمنوں مرزائیوں کے نکاح خوانوں اور بیغیران علیہم السلام پر تنقید کرنے والوں سے ہمارا اتحاد کبھی نہیں ہو سکتا۔

جمعیۃ کے وفد کی مشرقی پاکستان روانگی

مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ کا ایک وفد عنقریب مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی میں مشرقی پاکستان کے دورہ پر روانہ ہوگا۔ جو تین یا چار افراد پر مشتمل ہوگا۔ وفد مشرقی پاکستان کا کر ضمنی انتخابات میں حصہ لینے کے متعلق جائزہ لے گا۔ اور ساتھ ہی وہاں کے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو فرقہ وارانہ تعصب کے خلاف جہاد کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تیار کرے گا۔

پریس رپورٹر کا سوال

پریس رپورٹر نے مولانا سے سوال کیا کہ یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ ڈاکٹر ایم لے ملک کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کیا جا رہا ہے۔ نیز یہ بھی سنا گیا ہے کہ مارشل لاء حکومت مارشل لاء کے تحت ایک سول حکومت بنانا چاہتی ہے کیا یہ درست ہے؟

مولانا نے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

گذشتہ ۲۲-۲۳ سالوں میں جو لوگ برسر اقتدار رہے ہیں۔ انہوں نے بے دینی کو اتنا فروغ دیا کہ اسلامی نظریہ اوجھل ہو کر رہ گیا۔ علاقائی تعصبات کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا، یہاں تک کہ فوجی قوت کے بغیر ملکی وحدت و سالمیت کا بچاؤ ناممکن ہو گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام ملکی وحدت و سالمیت کی ضمانت کے ساتھ ساتھ اقتدار عوامی نمائندوں کے سپرد کرنا فطرت اور عالمی قانون کے مطابق سمجھتی ہے اور اگر ان افواہوں کے مطابق ڈاکٹر ایم لے کسی اور بنگالی محب وطن کو وہاں کا گورنر بنا دیا جائے تو جمعیۃ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن۔ بہرحال بچیدہ ہو گیا ہے کہ پاکستان کی اندرونی سیاست پر مارشل لاء مسلط رہے یا نہ رہے۔ مگر مغربی پاکستان کو مشرقی پاکستان کے کسی عمل کی سزا نہ ملنی چاہیئے۔ اگر کارخانہ داروں نے مشرقی پاکستان کو لوٹا ہے تو انہوں نے مغربی پاکستان کو بھی لوٹا ہے۔ عوام دونوں جگہ مظلوم ہیں۔ مشرقی پاکستان کی جمعیۃ ان لوگوں کی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتی جو صدر یحییٰ صاحب کے منتخب کئے ہوئے ممبروں پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔ یہ بات قطعی ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام کو دھوکہ سے استعمال کیا گیا تھا۔ اسی لئے ضمنی انتخابات کے بعد اگر وہاں کے محب وطن عناصر اور مغربی پاکستان کے منتخب نمائندوں کو ملا کر حکومت تشکیل کی جائے تو ملک و مذہب کے مفاد میں بہتر ہوگا۔ اگر حالات معمول پر آ جائیں۔ اور ذمہ دار حکومت ذمہ داری قبول کرے تو پھر مارشل لاء کے تحفظ کی بھی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

اندرا گاندھی

اندرا گاندھی اپنے بیانات میں یہ کہہ رہی ہے کہ ہم آزادی کی ہر تحریک کی حمایت کریں گے۔ چاہے وہ بنگلہ دیش ہی کیوں نہ ہو۔ اس بات کا وزن اس وقت معلوم ہوگا جب ہر مسلہ قومی، مذہبی قوم اور سکھ قوم اپنی اپنی آزادی کا نعرہ بلند کریں گی۔

عوامی لیگ کے ۸۸ ارکان اسمبلی کی بحالی

مولانا سے سوال کیا گیا کہ حکومت نے کالعدم عوامی لیگ ۸۸ ارکان اسمبلی کو بحال کر دیا ہے۔ اگر ان کو مشرقی پاکستان

۳ ستمبر ۱۹۷۱ء

کا واقعہ ازل گیا، تو وہاں کے عوام میں یہ اعتماد اور خوف و ہراس کی فضا پیدا ہوگی۔ کیا ان کو بحال رہنا چاہیئے۔ یا دوبارہ انتخاب کرایا جانا چاہیئے؟ مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ:۔

اس سلسلہ میں ہمیں زیادہ سے زیادہ اعتماد سازی کے ذرائع پیدا کرنا چاہیئے۔ اگر حکومت ۸۸ ممبران اسمبلی کو قابل اعتماد اور محب وطن قرار دیتی ہے تو ان سے ملک دشمن حرکات کا خطرہ محسوس کرنا صحیح نہیں۔ اتنے بڑے علاقے میں عدم اعتماد کی فضا کو مستقل طور پر قائم رکھنا کسی طرح بھی قرین مصلحت نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ اپنے عدم تحفظ کا خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں بہت سے لوگ ایسے ہوں جو کارخانہ داروں سے مل کر عوام کا خون چوسنے والے ان کارخانہ داروں کے ایجنٹ ہوں۔ اگر ایسا ہے تو حکومت کو چاہیئے کہ وہ قیام امن کی مساعی میں ایسے لوگوں کو آگے نہ آنے دے۔

عقلمندی کا تقاضا

مولانا نے فرمایا کہ عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ دشمن کو حقیر نہ سمجھا جائے۔ خاصکر جبکہ لاکھوں ہندو غنڈے شرنارتھی بن کر بھارت میں بیٹھے جنگی ٹریننگ حاصل کریں۔ اور جارحیت ان کو ہر موزوں موقع پر استعمال کرے اور ملک کے اندر بھی کچھ نہ کچھ عناصر ان کے ہم خیال موجود ہوں۔ اور ایک عظیم دو طرفہ متشددانہ کارروائی بھی عمل میں آ چکی ہو۔ ان حالات میں یہ امید کرنا کہ نقص امن یا دہشت انگیزی کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوگا غلط ہے۔ اس کے لئے ہمیں جدوجہد کی ضرورت پڑے گی اور یہ کام صرف حکومت بھی انجام دے سکتی ہے البتہ مسلح پولیس کی تعداد میں اضافہ کرنا پڑے گا۔

امریکہ کا چین کی طرف جھکاؤ

اس وقت ایک بڑی عالمی تبدیلی یہ ہوئی ہے کہ امریکہ چین کی طرف جھک گیا۔ امریکہ پر سست عناصر بھی اب چین چین کرنے لگے ہیں۔ اس سے بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ اب امریکہ بھی پاکستان میں قیام اسلام کے لئے نعرے بلند کرنا ہے۔ خدا کرے یہ نعرہ امریکی اسلام کے لئے نہ ہو۔

حضرت درخواستی مدظلہ کی پرنگ آباد میں آمد

حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا درخواستی دامت برکاتہم امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام جمعۃ المبارک مدرسہ عربیہ منبع العلوم متصل جامع مسجد پرنگ آباد سٹاپ گنگ روڈ تشریف لائے۔ عقیدت مندوں کا ہجوم تھا۔ بعد نماز جمعہ حافظ محمد اکبر خارانی مدرسہ مذکور جناب استاد القراء قاری غلام النبی صاحب کی تلاوت کے بعد حضرت درخواستی صاحب مدظلہ العالی نے تقریر فرمائی اور اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو محظوظ فرمایا۔ مجمع نے ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔

کراچی میں اکابر جمعیۃ کا استقبال و سیرت کانفرنس

کراچی کے بازاروں، گلی کوچوں سے گذرنے والے لوگوں کی زبان پر ایک ہی آواز سنائی دیتا تھا کہ بروز جمعرات بعد نماز عشاء ۲۶ جمادی الاخریٰ کو ملک کی عظیم دینی و سیاسی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ ڈرگ روڈ عیدگاہ میدان میں ایک عظیم الشان سیرت کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے۔ بالآخر وہ وقت آپہنچا۔ یہ علم و عرفان کے تابندہ و درخشندہ ستارے عرب ممالک مصر، لیبیا، سعودی عرب اور دیگر دوسرے ممالک کے حکمران و عوام کو اپنے زریں خیالات سے مالا مال کرتے ہوئے ۲۳ جمادی الثانی کو واپس تشریف لائے اور پاک وطن کی سرزمین پر جونہی قدم رکھے تو سینکڑوں طالب علموں اور دوسرے لوگوں نے اپنے محبوب قائدین پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے اور پرجوش استقبال کیا آخر جمعہ کی وہ مبارک رات آئی۔ جس کا سبھی اشتیاق سے انتظار کر رہے تھے۔ ہر شخص دیوانہ وار جلسہ گاہ کی طرف جانے لگا۔ میدان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہو چکے تھے۔ میدان میں ہر طرف سیاہ و سفید دھاریوں والے پرچم نبوی لہرا رہے تھے۔ رات کی تاریکی میں قمقموں کی روشنی عجیب منظر پیش کر رہی تھی ماحول پر سناٹا طاری تھا۔

باوجودیکہ ڈرگ روڈ شہر کی گنجان آبادی سے کافی مسافت پر تھا لیکن لوگ جوق در جوق آرہے تھے۔ دفعتہً ایک طرف سے وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ نمودار ہوا جس کی زندگی کا ظاہر و باطن دیکھ کر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا تخیل سامنے آگیا۔ وہ مرد مجاہد سرتاپا سنت نبوی کا نمونہ اور انہیں لوگوں میں سے ایک فرد جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجاتا ہے انہیں دیکھتے ہی آنکھیں فرط عقیدت سے جھک گئیں، اچانک مجمع سے نعرۂ تکبیر کی صدا بلند ہوئی تو جواب میں اللہ اکبر کی صدائے پرسوز سے سرزمین کراچی گونج اٹھی ایک اور نعرہ بلند ہوا جو ایک سن رسیدہ آدمی کا تھا لیکن آواز میں بلا کا سوز اور بلندی تھی کہ "مفتی اعظم مفتی محمود"۔ تو جواب میں زندہ دلان کراچی نے زندہ باد اس بلند آواز سے کہا جس سے آس پاس کے در و دیوار گونجنے لگے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، اور صدارت کے لئے کراچی کی نامور شخصیت اور رئیس القلم حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ کا نام نامی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد وہ مرد درویش جس نے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا تھا اور عیش پرست لوگوں کو جو صرف شہرت اور نام و نمود کے لئے میدان میں اترے تھے بے نقاب کیا، مائیک پر تشریف لائے اور خطبہ مسنونہ کے بعد سیرت کے پہلوؤں پر جامع طریقے سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آج ہماری اور اس ملک کی بقاء و ترقی اسلامی آئین نافذ کرنے میں ہے۔ اور اگر اب بھی اس ملک میں اسلامی آئین نافذ نہ کیا گیا تو یہ ملک قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اس مملکت کی بنیاد ہی اسلام کے نام پر رکھی گئی تھی اور اس کی خاطر لوگوں نے ایسی ایسی قربانیاں دی ہیں۔ جن کا تصور کرنے سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

آپ نے ارباب اختیار سے فرمایا کہ خدا کے لئے تم ایک دفعہ ہی اسلامی تعزیرات اور اسلامی آئین نافذ کر کے آزما کے ہی دیکھ لو۔ اور پھر اس کی برکات کو دیکھو کہ وہ ملک اور عوام کو کس طرح اوج ثریا تک پہنچاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو، تو چاہے مجھے سزا دینا مجھے پھانسی پر لٹکا دینا لیکن خدا کے لئے تم ایک دفعہ نافذ تو کرو۔ ان الفاظ کو سن کر لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور انہوں نے ہاتھ اٹھا کر عہد کیا کہ ہم ہر ممکن طریقے سے اسلامی آئین نافذ کروانے میں کوشش کریں گے۔ (محمد اکرم عتیق رکن ندوۃ الطلبہ کراچی)

ایک مراسلہ

گورنر پنجاب کی خدمت میں

مکرمی ایڈیٹر صاحب

سلام مسنون!

ہفت روزہ کارکن ناگپور ۲۹ جولائی ۱۹۷۱ء میں ایک چٹھی محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی طرف سے نمبر ایس۔ او (ایس ای) ۲۲-۷۱ مجریہ ۱۶ نظر سے گذری جس کا عنوان ہے۔ محکمہ تعلیم میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹرز مدارس اے، ڈی، آئی، ایس کی آسامیوں پر تاحکم ثانی رہنے کی مدت کا تعین۔

یہ امر قابل مسرت ہے کہ محکمہ تعلیم نے عرصہ بعد چٹھی ہذا کے ذریعہ اساتذہ کے مطالبات کو منظور فرما کے ان مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کی عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔

عنوان بالا سے یہ بات ضرور کھٹکتی ہے کہ مدت کا تعین صرف ان دو آسامیوں تک ہی کیوں محدود کر دیا گیا ہے۔ کیا محکمہ میں صرف یہ دو پوسٹیں ہی ایسی ہیں۔ جہاں سے بدعنوانیاں پرورش پاتی ہیں۔ یا آپس میں انتشار پیدا ہوتا ہے یا تعلیمی صلاحیتیں یا عدم صلاحیتیں اسی پر منحصر ہیں میں عرض کروں گا کہ بدعنوانیاں مدت پر منحصر نہیں ہیں۔ بلکہ طبائع ہی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کرنے والے چار سال سے پہلے ہی سب کچھ کر جائیں۔ اور نہ کرنے والے ساری عمر بھی نہ کریں۔ آخر با اختیار ہو کر بھی جب اس کے اندیشے زیادہ ہوتے ہیں تو مذکورہ دو عہدوں کی تخصیص ہی کیا ضروری ہے۔ اوپر سے لے کر نیچے تک ہو سکتا ہے۔ اور اس کی مثالیں آئے دن ہمارے سامنے ہیں عہدوں کی مدت کا تعین سب ہی با اختیار اداروں میں ہونا چاہیئے نہ کہ صرف مذکورہ دو عہدے۔ رہا تعلیمی صلاحیتوں کے ماند پڑ جانے کے امکان، جیسا کہ چٹھی مذکور میں ذکر ہے۔ تو یہ قرائن اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح سینئر اساتذہ صاحبان ترقی یافتہ ہو کر ہیڈ ماسٹر بنائے جاتے ہیں اور اس کی بنیاد سنیارٹی ہی ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سینئر انگلش ٹیچرز کو ہی ترقی دے کر ڈی آئی ایس بنا دیا جائے۔ اور جب وہ ترقی یافتہ ہو کر ہیڈ ماسٹر بن جائیں۔ تو ان کی جگہ سینئر اساتذہ کو ہی لگا دیا جائے۔ دونوں عہدوں پر کام کی صلاحیتیں اس طرح بھی باقی رہ سکتی ہیں۔

یا سینئر انگلش ٹیچرز کو دس سال ثانوی مدارس میں رکھ کر مڈل سکولوں میں ہیڈ ماسٹر بنایا جائے۔ تاکہ اس طرح وہ تعلیمی اور انتظامی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہو سکیں اور کم از کم پانچ سال مڈل سکولوں میں ہیڈ ماسٹر کو لے۔ ڈی آئی ایس بنا دیا جائے۔

دو عہدوں کے لئے مدت کا تعین ایک خاص تعلیمی طبقہ میں پریشانی اور بد اعتمادی کا باعث بنتا ہے۔ اور اس سے انتقامی کارروائی کا شبہ بھی ہو سکتا ہے۔ جس کی تازہ مثال جون ۱۹۷۱ء کا واقعہ ہے کہ ۲۴ اے ڈی۔ آئی ایس صاحبان کو صرف سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی دے کر ہیڈ ماسٹری کی پوسٹ پر لگا دیا گیا۔ اور چند دن بعد پھر انہیں وجہ بتلائے بغیر واپس اپنے عہدوں پر بھیج دیا گیا۔ جس کا مقدمہ بھی عدالت عالیہ پنجاب میں زیر سماعت ہے۔

میں اپنے صوبہ کے گورنر جناب عتیق الرحمٰن صاحب سے گذارش کروں گا۔ کہ وہ اس تعلیمی طبقہ میں موجودہ بیجا کو روکنے کی فوری کارروائی عمل میں لا کر حق رسی فرمائیں اور عدالت عالیہ کے فیصلہ تک چٹھی ہذا کی کارروائی کو عملاً روک دیں۔

(سراج الدین کاچھیلی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

سالار جمعیۃ علماء اسلام چکوال کو صدمہ

چکوال۔ سالار جمعیۃ علماء اسلام چکوال شیخ محمد اسحاق صاحب کے والد بزرگوار جناب میاں شمس دین سہگل اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(عبد الرحمٰن قاسمی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام چکوال)

جمعیۃ طلبائے اسلام کی خبریں

جمعیۃ صوبہ سندھ کے ناظم عمومی کا دورۂ حیدرآباد ڈویژن

صوبہ سندھ جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم عمومی جناب بحرالدین ہزاروی نے حیدرآباد ڈویژن کا تین روزہ دورہ کیا۔ سب سے پہلے ناظم عمومی صاحب میرپور خاص پہنچے۔ معززین شہر اور جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین سے ملاقاتیں کیں تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ رات کو ایک جلسۂ عام سے خطاب کیا اس جلسہ میں قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ اور مولانا وسیم محمد صاحب نے بھی شرکت کی۔ اگلے روز صبح جناب ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام نے جمعیۃ کے ایک خصوصی اجلاس سے خطاب کیا۔ بعد ازاں وہ صوبہ سندھ کے سیکرٹری جناب مقصود احمد صاحب کے ہمراہ ڈگری روانہ ہوگئے۔ وہاں جمعیۃ کے اراکین جمع تھے، ان سے خطاب کیا اور تنظیمی امور پر تفصیلی بات ہوئی۔ ڈگری میں انہوں نے معززین شہر سے ملاقات کر کے جمعیۃ طلباء کے ساتھ تعاون پر آمادہ کیا اس کے بعد یہ دورکنی وفد حیدرآباد گیا۔ مدرسہ مفتاح العلوم میں طلباء سے ملاقاتیں کیں۔ دوران اقامت صوبہ سندھ جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر حافظ خورشید حسن سے ملاقات کر کے ستمبر میں نواب شاہ، سانگھڑ وغیرہ کے دورہ کا پروگرام بنایا۔ حیدرآباد میں صوبہ سندھ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں حکیم نواب دین اور حاجی کرامت اللہ صاحب سے جمعیۃ طلباء کے اغراض و مقاصد پر بات چیت ہوئی تیسرے روز یہ دورکنی وفد اپنا تنظیمی دورہ مکمل کر کے اپنے اپنے مقام پر واپس روانہ ہوگیا۔

(عبدالواحد ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے راہنماؤں کا دورۂ ملتان ڈویژن

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی خازن سید مطلوب علی زیدی اور صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی عبدالمتین چوہدری پر مشتمل دورکنی وفد نے ملتان ڈویژن کا تنظیمی دورہ کیا۔ سب سے پہلے یہ وفد ملتان پہنچا۔ حافظ خورشید احمد گورنمنٹ طیبہ کالج، حافظ محمد طارق ایف اے اور حفیظ الدین جھنگوی نے استقبال کیا۔ رات ملتان قیام کر کے وفد اگلے روز کوٹ ادو پہنچا۔ جمعیۃ کے اراکین نے ان کا استقبال کیا۔ وہاں جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین سے ملاقات کی اور رات کو جامعہ مدنیہ میں عوام سے خطاب اور اس کے بعد دفتر میں جمعیۃ کے اراکین سے خطاب کیا۔ وفد کی موجودگی میں جدید سال کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست محمد یعقوب وسیم چوہدری (سابق صدر جمعیۃ طلباء اسلام کوٹ ادو۔ صدر حافظ نصیر احمد، نائب صدر عبدالحمید، ناظم عمومی محمد اسلم جاوید، ناظم نشریات محمد ظفر اقبال اور خازن رحیم الدین مقرر ہوئے۔ عہدہ داران حضرات سے حلف وفاداری بھی لیا گیا۔ جمعہ کے دن وفد حافظ نصیر احمد صدر جمعیۃ کوٹ ادو کے ہمراہ ڈیرہ غازیخاں گیا۔ نماز جمعہ کے بعد مدرسہ قاسم العلوم میں عوام اور طلباء سے خطاب کیا۔ اس کے بعد جمعیۃ کے اراکین سے تنظیمی امور پر گفتگو ہوئی۔ وفد نے جمعیۃ کے کام کو تیز تر کرنے کی تلقین کی (عبدالرحیم ناظم اعلیٰ ڈیرہ غازی خاں)

اس کے بعد وفد تونسہ شریف روانہ ہوگیا۔ رات جامعہ عثمانیہ میں قیام کیا۔ اور ہفتہ کی صبح کو جمعیۃ اراکین و معاونین سے خطاب کیا اور نئے سال کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر محمد عبدالرؤف صدیقی ایف اے، نائب صدر محمد بخش، ناظم عمومی محمد رمضان بھٹی، ناظم نشریات عبدالغفور خازن سلطان محمود مقرر ہوئے۔ وفد نے حلف وفاداری لیا اور سیار کیا دی۔ ہفتہ کے دن ظفر گڑھ روانہ ہوگئے محمد شفیع خازن جمعیۃ طلباء کے ہاں قیام کیا۔ شام کو طلباء سے ملاقاتیں ہوئیں۔ رات کو نماز عشاء کے بعد برسر حضرات نے خطاب کیا۔ اتوار کو وفد شہر سلطان روانہ ہوگیا۔ وفد میں خازن پنجاب محمد شفیع صاحب بھی شامل تھے۔ وہاں طلباء سے ملاقاتیں اور خطاب کے بعد وفد علی پور روانہ ہوگیا۔ شام کو جمعیۃ کے اراکین سے ملاقاتیں ہوئیں اور جمعیۃ کے کام کو تیز تر کرنے کی تلقین کی۔

(عبدالرحیم ساقی ناظم اعلیٰ علی پور)

اتوار کو ہی وفد خان گڑھ پہنچ گیا۔ دینی درسگاہ خان گڑھ میں قیام کیا۔ طلباء اور اساتذہ سے ملاقات کر کے وفد ملتان روانہ ہوگیا۔ مدرسہ قاسم العلوم میں قیام کیا اور شام کو شہری جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے ہوٹل گئے استقبالیہ میں شرکت کی۔ استقبالیہ کی صدارت معروف دیندار تاجر حاجی ہدایت اللہ صاحب نے کی۔ اس میں معززین شہر، علماء طلباء کے علاوہ قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ حافظ خورشید احمد اور حفیظ الدین جھنگوی نے بھی خطاب کیا۔ منگل کے روز وفد شجاع آباد گیا۔ وہاں جمعیۃ کے اراکین سے خطاب کیا اور مقامی دفتر کی کارروائی دیکھی نیز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرنے کے بعد وفد نے خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی مرحوم کے مزار اقدس پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ اس دورہ میں مقامی جمعیۃ کا جدید انتخاب بھی عمل میں آیا۔

سرپرست نصیر الدین احمار (سابق صدر) صدر شیر محمد ناظم عمومی علی شیر صدر یونین گورنمنٹ ہائی سکول، ناظم نشریات حق نواز، خازن عمر فاروق اختر ایف اے، منگل کی شام کو وفد کہروڑ پکا روانہ ہوگیا۔ نماز مغرب کے بعد کارکنوں سے خطاب اور اس کے بعد دفتر کی کارروائی دیکھی۔ حافظ میں حافظ خورشید احمد صدر جمعیۃ ملتان بھی شامل تھے۔ (محمد سعید ناظم اعلیٰ کہروڑ پکا)

وفد بروز جمعرات دارالعلوم کبیر والہ پہنچا۔ وفد میں حفیظ الدین اور عبدالرحیم نیازی بھی شامل تھے۔ نماز ظہر کے بعد عبدالمتین چوہدری نے ڈھائی تین سو طلباء سے خطاب کیا اور ان کو جمعیۃ طلباء اسلام کے مقاصد سے آگاہ کیا بعد میں دارالعلوم کبیر والہ کے مہتمم حضرت مولانا منظور الحق اور حضرت مولانا عبدالمجید (مدرس) نے عصرانہ دیا اور مدرسہ دارالعلوم کی معلومات سے آگاہ کیا۔

وفد خانیوال پہنچا۔ شام کو طلباء سے گفتگو ہوئی۔ اور تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات ہوا

بروز جمعۃ المبارک وفد میاں چنوں آیا۔ جامعہ کی مسجد میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی صدارت میں طلباء سے خطاب کیا تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف نے جماعت کی سرپرستی قبول فرمائی۔ وہاں سے وفد تلمبہ پہنچا۔ نماز جمعہ کے بعد طلباء سے گفتگو کی۔ اور جماعت کو اور زیادہ تیز کرنے کی ہدایات فرمائیں۔

بروز ہفتہ جمعیۃ طلباء کے راہنما جمیعہ وطنی تشریف لائے۔ نماز مغرب کے بعد طلباء کے اجتماع سے خطاب کیا۔ بروز اتوار صبح وفد ملکہ ہانس تشریف لایا اور دفتر میں طلباء کے اجتماع میں سید مطلوب علی زیدی اور عبدالمتین چوہدری نے خطاب کیا اور جماعت کو اور زیادہ تیز کرنے کی ہدایات دیں۔

بروز اتوار دوپہر کو سید مطلوب علی زیدی، عبدالمتین چوہدری پر مشتمل دورکنی وفد پاکپتن تشریف لائے اور کارکنوں سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔

شام کو جمعیۃ طلباء اسلام کے راہنما بورے والہ تشریف لائے اور رات کو بعد از نماز عشاء طلباء سے خطاب کیا

بروز سوموار جمعیۃ کے راہنما اوکاڑہ پہنچے اور کارکنوں سے خطاب کیا۔ شام کو ساہی وال دفتر جمعیۃ طلباء اسلام میں مجلس عاملہ اور کارکنوں سے خطاب کیا۔ بعد میں ناظم اعلیٰ محمد طارق سمیت وفد جمعیۃ طلباء اسلام محمد لطیف احسن اور منیر احمد گوہر نائب صدر نے دفتر کی کارروائی دیکھی اور بتایا کہ دفتر میں ہر جمعۃ المبارک کو درس قرآن ہوتا ہے اور جمعیۃ طلباء اسلام کے تبلیغی شعبہ تحفظ ختم نبوت سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن گورنمنٹ کالج کی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی اور تمام کارروائی دکھائی۔

ہر ہر مقامات پر مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) حکومت پنجاب نے جو نصاب تعلیم کو تبدیل کرنے کے لئے کمیٹی بنائی ہے۔ ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ تین تعلیمی پالیسی (ایس، ایم شریف، جسٹس حمود الرحمٰن، ایئر مارشل نور خاں) کی ناکامی کے اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی بنیادوں پر استوار کیا جائے۔ نیز اس نصاب تعلیم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری

سوانح حیات خلفائے راشدین کا مکمل باب اور اکابر اسلام کی تاریخ شامل کی جائے۔ غیر ملکی تاریخ کو نصاب سے خارج کیا جائے۔

(۲) تعلیمی اداروں میں اتوار کی بجائے جمعۃ المبارک کی تعطیل کی جائے۔

(۳) یونیورسٹی کی فیس جو دس فیصدی بڑھا دی گئی ہے اس کو کم کیا جائے۔

(۴) تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد روزگار کا بندوبست کیا جائے۔

(۵) میٹرک تک تعلیم کو مفت قرار دیا جائے اور یونیورسٹی تک تعلیم کو سستا بنایا جائے۔

(۶) سرمایہ داروں اور جاگیرداروں پر تعلیمی ٹیکس لگایا جائے۔

(۷) مشنری اداروں کو گورنمنٹ اپنی تحویل میں فوراً لے لے تاکہ ایف سی کالج لاہور، گارڈن کالج راولپنڈی، مرے کالج سیالکوٹ اور بہاولپور کے مشنری ادارے جو سی آئی اے کا کام دے رہے ہیں۔ ان کی نگرانی کی جائے اور فوراً ان کی خفیہ سرگرمیوں کو بند کیا جائے۔

(۸) تونسہ شریف میں انٹرمیڈیٹ کالج قائم کیا جائے بجلی کا انتظام کیا جائے۔ پل کی تعمیر کی جائے۔ پانی کے ناقص انتظام کو دور کیا جائے۔

(۹) شجاع آباد میں بھی ایک انٹرمیڈیٹ کالج قائم کیا جائے

(۱۰) کچہرو ڑپکا میں بجلی پہنچائی جائے۔

(۱۱) دفاتر المدارس کے سند یافتہ طلباء کو بی اے کی ڈگری دی جائے۔ اور حکومت کے مختلف شعبوں میں لیا جائے۔

شمولیت

اسلامی جمعیۃ طلباء محراب پور کے ناظم اعلیٰ جناب محمد رفیق صاحب نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ جناب محمد رفیق صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام کے رہنماؤں محمد اسلوب قریشی، عبدالمتین چوہدری پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

• کچہرو ڑپکا میں جمعیۃ طلباء اسلام کا اجتماع ہوا۔ جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر محمد اسماعیل کچہروڑی، نائب صدر شیخ محمد صدیق، ناظم اعلیٰ محمد سعید سومرو مدرس مدرسہ باب العلوم۔ ناظم نشر و اشاعت ضیاء الدین خازن عبدالواحد صاحب۔

• کندھ کوٹ میں جمعیۃ طلباء اسلام کے دفتر کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقعہ پر مولانا مظہر الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ دارالفیض نے خطاب کیا۔ اس موقع پر کالج اور دینی مدارس کے طلباء نے شمولیت کی۔

(عبدالسمیع ناظم نشر و اشاعت)

• سید اصغر علی شاہ کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام پرگوٹھ ایک روزہ دورہ پر گمبٹ پہنچے۔ اس موقعہ پر جمعیۃ کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ صدر دین محمد شیخ۔ نائب صدر محمد اکرم شیخ۔ ناظم عمومی محمد ایوب شیخ خازن غلام سرور شیخ۔ اگلے روز ڈب مہر شاہ کا دورہ کیا۔ طلباء کے اجتماع سے خطاب کیا۔ ذیل کا انتخاب ہوا:

صدر غلام شبیر شیخ۔ نائب صدر واحد بخش شیخ، ناظم عمومی عبدالستار شیخ۔

جمعہ کے دن پیر گوٹھ جمعیۃ طلباء اسلام کا ہفتہ وار اجلاس ہوا جس میں اسکول اور دینی مدارس کے طلباء نے شرکت کی۔ حافظ محمد حسن نے طلباء سے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر سید اصغر علی شاہ نے بھی خطاب کیا۔

اعتذار

جمعیۃ طلباء اسلام کی خبریں چند روز سے شائع نہیں ہو سکیں۔ اکثر مقامات سے مجھے شکایات موصول ہوتی ہیں۔ اب میں نے انتظامات صحیح کر لئے ہیں۔ تمام شاخیں اپنی خبریں مرکزی دفتر کو روانہ کر دیں، آئندہ شکایت پیدا نہیں ہوگی۔

(محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر)

کنونشن

سندھ، بلوچستان کے عظیم الشان کامیاب کنونشن کے بعد اب تربیتی پروگرام کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ۴ر ۵ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ملتان میں تربیتی کورس ہو رہا ہے۔ ملتان ڈویژن کی تمام شاخیں عبدالمتین چوہدری سے رابطہ رکھ کر اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔

جاوید پراچہ
ناظم اعلیٰ

یہودی، ہندو، انگریز مسلمانوں کے مشترکہ دشمن ہیں

جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کے استقبالیہ سے مولانا ہزاروی کا خطاب

جمعیۃ طلباء اسلام کراچی نے مولانا ہزاروی کے اعزاز میں ۲۰ر اگست بروز جمعہ ۴ بجے دن بمقام کتب خانہ مظہر العلوم ایک استقبالیہ دیا۔ شیخ سیکرٹری کے فرائض عبداللہ داؤد کالج کے بی کے کام فاضل طالب علم جناب عبدالستار عمین نے انجام دیئے۔

صوبہ سندھ جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم عمومی بحراللہ ہزاروی نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے تمام وفد کے لئے مولانا ہزاروی کی خدمات کو سراہا۔ اور کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام جو پیغام لے کر اٹھی ہے۔ انشاء اللہ وہ اس پیغام کو اس وقت تک پہنچائیں گے۔ جب تک اس ملک سے لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کا خاتمہ نہ ہو جائے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی ایم این اے نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آج آپ طلباء صحیح معنوں میں کل کے حکمران ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اسلامی نظام کے تحت تعلیم حاصل کریں۔ طلباء کا فرض ہے کہ وہ مذہبی اختلافات میں نہ پڑیں۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے میں علماء کرام نے جو خدمات انجام دی ہیں۔ انہیں سراہتے ہوئے مولانا نے کہا کہ انہی کی بدولت آج ملک میں اسلام کے نام لیوا موجود ہیں۔

مولانا نے متحدہ عرب جمہوریہ، لیبیا، سعودی عرب کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان ممالک میں پاکستان سے محبت کے زبردست جذبات پائے جاتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ برطانیہ اور بھارت اسلام اور مسلمانوں کے مشترکہ دشمن ہیں۔

آخر میں استقبالیہ کے صدر جناب محمد عثمان صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جہاد کانفرنس

مرکزی جامع مسجد کمہار پورہ لاہور میں ۳ر ۴ر ۵ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار عظیم الشان جہاد کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے علاوہ ملک کے دور دراز علاقوں سے جید علماء شرکت کر رہے ہیں۔

عبدالحی عابد
خطیب مرکزی مسجد کمہار پورہ
لاہور

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی

بمقام جامع مسجد حضرت حاجی بہادر بتاریخ ۲۰ر ۲۱ر ۲۲ ستمبر مطابق ۲۹ر ۳۰ر رجب و یکم شعبان بروز پیر منگل، بدھ منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ۔ مولانا محمد اجمل صاحب مولانا عبدالشکور دین پوری۔ مولانا عبدالمجید ندیم۔ مولانا محمد امیر بجلی گھر اور شعراء میں سے شریعت خان سائل سلیمان گیلانی نے دعوت شرکت قبول فرمائی ہے۔

الحاج میاں محمد ابراہیم پراچہ جنرل سیکرٹری دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ۔ فون نمبر ۶۱۷

بقیہ ـــــ صراحات

اقتصادی و فوجی امداد دینے کے ہمیشہ مشتہر رہی ہے جس میں سی آئی اے کے خفیہ و تباہ کن کارناموں کا زبردست ہاتھ ہے اور رفتہ رفتہ ایشیا کی رائے عامہ امریکہ کے قطعی خلاف ہوگئی ہے۔

اس دوران روس کی بحری طاقت میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ آج دنیا میں سب سے بڑا بحری بیڑا روس کا ہے، جو جدید ترین اور طاقتور ترین جنگی ساز و سامان و آلات سے لیس ہے۔

روس کی یہ بحری طاقت یکساں طور پر امریکہ و چین کے لئے تشویشناک ہے۔ اور یہی وہ نقطہ ہے۔ جہاں سے امریکہ اور چین کے درمیان مفاہمت کی ضرورت نے جنم لیا ہے۔

بحرالکاہل، بحر ہند، بحر عرب اور خلیج فارس کے پانیوں میں برطانوی انخلاء سے جو خلاء واقع ہو رہا ہے، اس میں روس کے دَر آنے کے امکانات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے بھارت ہی وہ طاقت ہے جو روس کے کام آسکتی ہے

چنانچہ اس خطرہ سے نمٹنے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا تھا کہ امریکہ اور چین جلد سے جلد اپنے اختلافات ختم کریں۔ پاکستان کا مشرقی بازو جنوب ایشیا کی اس صورت حال میں زبردست اہمیت رکھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مشرقی پاکستان کے حالیہ بحران میں امریکی حکومت کو، بھارت، روس اور برطانیہ سے کسی قدر مختلف رویہ اختیار کرنا پڑا اور پاکستان کے ذریعہ چین کی طرف دوستی کا ہاتھ فوراً بڑھانا پڑ گیا۔

پاکستان کے حالیہ انتخاب میں کالعدم عوامی لیگ کی زبردست کامیابی سے یہ خطرہ بڑھ گیا تھا۔

اس سے نہ صرف پاکستان کی مرکزی طاقت پر اثر پڑتا بلکہ خلیج بنگال سے سیلون کے ساحل تک بھارت کی وساطت سے روس کو کھلا میدان مل جاتا۔

کالعدم عوامی لیگ کی غیر مشروط بھارت دوستی کی پالیسی کے پس پردہ یہ خدشات بھی موجود تھے۔

غالباً منصوبہ یہ تھا کہ پاکستان میں کالعدم عوامی لیگ کی حکومت بن جائے۔ سیلون میں منتخب حکومت جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دے۔ اور بھارت میں اندرا حکومت نیا اقتدار سنبھال لے۔ اس کے بعد تینوں حکومتیں بیک وقت روس کے ساتھ معاہدہ کریں اور جنوب ایشیا کے خلاء کو روسی بحریہ پُر کرنا شروع کر دے۔

اگر ایسا ہو جاتا تو ایک طرف چین کے لئے اور دوسری طرف امریکہ کے لئے زبردست مشکلات رونما ہو جاتیں۔ اور پاکستان کی سالمیت بھی خطرہ میں پڑ جاتی۔

تاہم بات ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ اور روس اور بھارت نے معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ گویا اس منصوبہ کو وہ پروان چڑھانا چاہتے ہیں۔ لیکن اب یہ امریکہ اور چین کا کام ہے کہ اس روس بھارت گٹھ جوڑ کو ناکام بنائیں۔

مشرقی پاکستان کی حالیہ گڑبڑ میں حکومت پاکستان کے مقتضیہ اقدام نے جہاں اپنے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچایا ہے اور ملک کی سلامتی کا تحفظ کیا ہے۔ وہاں اس کے اس اقدام اور تعاون سے ہی یہ ممکن ہو سکا ہے کہ جنوب ایشیا کا یہ بحری علاقہ، روسی بھارتی تسلط کے منصوبے سے فی الحال بچ گیا ہے۔ کالعدم عوامی لیگ کے برسر اقتدار آجانے سے اس علاقہ میں بھارت اور روس کے اثر کے اضافہ کا کھلا امکان موجود تھا۔

اور یہ بات بھی امریکہ اور چین کے لئے کم خوشی آئینہ نہیں ہے کہ عرب دنیا کے روس دوست ممالک۔ مصر، سوڈان، لیبیا وغیرہ میں بھی روس کے اشتراکی اثرات کے خلاف محاذ بننا شروع ہو گیا ہے۔ اب یہ امریکہ کی معاملہ فہمی اور خلوص کے امتحان کا وقت ہے کہ وہ عرب دنیا میں اسرائیل کی بے جا حمایت سے دست کش ہو کر ان عرب ملکوں کو اپنے اعتماد میں لے۔ اور بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کی کھل کر و بھرپور امداد کرے، تاکہ بحر روم سے بحر ہند تک روس کے بحری اثر کو فائق ہونے سے روکا جا سکے۔ اور چین کے ساتھ باقاعدہ تعلق قائم کر کے ویٹ نام، کمبوڈیا، کوریا و لاؤس میں جنگ ختم کرے۔ فارموسا پر چین کا حق تسلیم کرے۔ اور اس طرح بحرالکاہل سے بحیرۂ ہند تک روس کا راستہ روک دے۔

ان اقدامات سے جاپان سے انڈونیشیا تک کے ایشیائی ملکوں میں تحفظ کا احساس پیدا ہوگا۔ وہ امریکہ پر اعتماد کر سکیں گے۔ اور روس و بھارت کے اثر سے بچ جائیں گے۔ لیکن اگر امریکہ نے اپنی روائتی مغربی دوستی پالیسی پر عمل کیا اور پاکستان، چین و عرب ملکوں کے بارے میں مخاصمانہ و منصفانہ اور دوستانہ رویہ اختیار نہیں کیا، تو بھارت اور روس کا یہ معاہدہ مستقبل میں رنگ لائے بغیر نہیں رہے گا۔

امریکہ کی دوغلی اور غلط پالیسیاں روس اور بھارت کو یہ موقعہ بہم پہنچائیں گی کہ وہ ایشیا کے چھوٹے ملکوں کو ورغلا سکیں۔ وہاں کی عوامی تحریکوں کو بھڑکا سکیں۔ اور اپنے منصوبہ کی کامیابی کا دائرہ وسیع تر کرتے چلے جائیں

امریکہ اگر اپنی بیس سالہ ایشیائی پالیسیوں کا جائزہ لے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس نے نقصان، زک اور رسوائی اٹھانے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں کیا

اسرائیل کی بے جا حمایت نے اسے عرب دنیا میں قابل نفرت بنا دیا۔ بھارت کی نازبرداری نے پاکستان میں مشتعل ٹھہرا دیا اور فارموسا کی سرپرستی نے اسے چین کی نظر میں قابل ملامت قرار دے دیا

اب ان تمام باتوں کی تلافی کا موقعہ ہے اور صرف اس طرح ہی بھارت روس کے حالیہ معاہدہ سے مستقبل میں پیدا ہونے والے خطرات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ورنہ یہ معاہدہ ایشیا میں روس کو ناقابل تسخیر بنائے گا اور امریکہ

کے لئے انجام کار ذلت اور پسپائی کے کچھ نہیں رہے گا

(۱۵ اگست ۱۹۷۱ء)

ڈالر کے تحفظ کے حالیہ امریکی اقدام کے اثرات پر ایک نظر

دوسری عالمی جنگ کے بعد دنیا بھر کی اقتصادیات اور معیشت پر امریکی سرمایہ داری کو جو زبردست غلبہ حاصل ہوا، اس کا یہ فطری نتیجہ تھا کہ تمام دنیا کے بازاروں میں امریکی ڈالر (سکہ) کی مانگ بے حد بڑھ گئی۔ اور جب امریکہ نے مغربی یورپ کے جنگ زدہ ملکوں اور ایشیا و افریقہ کے نوآزاد پسماندہ ملکوں کو اقتصادی و فوجی امداد مہیا کرنے کا سلسلہ شروع کیا تو امریکی سکہ (ڈالر) کا حصول ان تمام ملکوں کی بنیادی ضرورت بن گیا۔

اس دوران جرمنی اور جاپان جیسے پرانے صنعتی ملکوں نے تو اپنی معیشت کے ڈھانچے کو اتنا استوار کر لیا ہے کہ وہ امریکی ڈالر کے زیادہ دباؤ میں نہیں رہے۔

برطانیہ اور فرانس نے بھی اپنے بہت زیادہ نوآبادیاتی اخراجات کے بوجھ اتار کر پھینک دیئے۔ اور ایک حد تک معیشت کو متوازن بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

چنانچہ ان ملکوں کے اپنے سکوں (اسٹرلنگ، مارک، فرانک) کی ساکھ قائم ہو گئی۔ اور انہوں نے دنیا کی منڈیوں میں امریکی ڈالر کے متبادل سکوں کی حیثیت اختیار کر لی۔

سوشلسٹ ملکوں کی معیشت منصوبہ بندی اور اقتصادی امور کا دار و مدار تمام تر پیداواری عوامل پر ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے واسطے سکہ کے افراط و تفریط کے مسائل سرے سے کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتے۔ چنانچہ عالمی منڈیوں میں کرنسی کے بحرانوں کا ان پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا۔

لیکن وہ ممالک جو امریکی اور مغربی ملکوں کی اقتصادی اور فوجی امداد کے ساتھ برسہا برس سے منسلک چلے آ رہے ہیں اور جن کے بیشتر معاشی منصوبے اسی امداد سے چل رہے ہیں۔ ان کے لئے امریکی ڈالر شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔

وہ اپنی تمام اقتصادی، مالی اور دوسری معیشتی منصوبہ بندیوں میں کم و بیش ڈالر کے مبادلہ پر انحصار رکھتے ہیں ان کی درآمد و برآمد اور بیرونی ادائیگیوں کا توازن زیادہ تر ڈالر کمانے پر ہی ہے۔

ڈالر کی اس اہمیت کا نتیجہ رفتہ رفتہ امریکہ کی بین الاقوامی تجارت میں سنگین ثابت ہونے لگا۔ اور اس ملک کی کرنسی کی مانگ اندرون ملک سے کہیں زیادہ بیرون ملک بڑھ گئی چنانچہ اتنا شدید افراط زر پیدا ہو گیا کہ ڈالر کی موجودہ شرح اور تعداد میں متبادل طور پر سونا مہیا کرنے کی اہلیت سے قاصر ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ امریکہ کی غیر ملکی ادائیگیوں کا توازن بھی اس سال ۶ ارب ڈالر کے قریب خسارہ میں آ گیا۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے امریکی صدر نے اچانک امریکی ڈالر کی سونے اور دوسرے اثاثوں میں تبدیلی پر فوری پابندی عائد کر دی جو اگرچہ عارضی ہے اور اس کے ساتھ ہی درآمدات پر دس فیصد سرچارج اور بیرونی امداد میں دس فیصد کمی کا بھی اعلان کر دیا۔

اس طرح ایشیا، افریقہ اور یورپ کے ان ملکوں کے لئے جن کی کرنسیاں بین الاقوامی رسوخ نہیں رکھتیں جن کی تجارت و صنعت کا زیادہ تر دارومدار امریکی ڈالر کمانے پر ہے۔ اور جو امریکہ کی اقتصادی و فوجی امداد پر زیادہ تر انحصار رکھتے ہیں، چند در چند اقتصادی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ چنانچہ ان کی برآمدات متاثر ہوں گی۔ ان کی ادائیگیوں پر اثر پڑے گا۔ اور ان کو قرضوں کی واپسی اور سود ادا کرنے کے لئے زیادہ شرح پر اور زیادہ تعداد میں ڈالر حاصل کرنا پڑیں گے۔ انہیں ڈالر ہی نہیں بلکہ جرمنی کا مارک، فرانس کا فرانک، جاپان کا ین اور برطانیہ کا اسٹرلنگ بھی زیادہ شرح پر خریدنا پڑا کرے گا۔

یہ ہے امریکہ کی اقتصادی محتاجی کا مآل جس سے اچانک یہ تمام ملک دوچار ہوتے نظر آ رہے ہیں۔

بے شک بعض اقدامات سے ان حالات کی لیپا پوتی کر لی جائے گی، لیکن دور رس اثرات کے نتیجے میں ان ملکوں کے اندر معیشت اور زیادہ تنگی اختیار کرے گی۔ ان ملکوں میں افراط زر بڑھے گا۔ قیمتوں میں اضافہ ہوگا، محنت کی اجرت میں کمی آئے گی، اور بیروزگاری بڑھنے لگے گی۔

امریکی معیشت چونکہ تمام تر سرمایہ دارانہ ہے اور دنیا بھر کے ملکوں سے استحصال پر اس کی ساکھ اور عظمت قائم ہے۔ اس لئے اس میں آئندہ ایسی تبدیلیوں کی تو توقع ہی نہیں کی جا سکتی جن سے چھوٹے ملکوں کی معیشت کو سہارا مل سکے۔

پاکستان جیسے ترقی پذیر اور امریکہ و مغربی ملکوں کی کرنسیوں پر انحصار رکھنے والے ملکوں کے لئے یہ زبردست اقتصادی آزمائش ہے۔ جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انہیں بڑی ہی سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے۔

امریکہ نے اپنے سکہ کے بحران کو روکنے کے لئے ان ملکوں کی معیشت پر بے خبری میں زبردست بوجھ ڈال دیا ہے۔ اگر یہ بحران اس کے باوجود ختم نہ ہو سکا اور ڈالر میں استحکام و استقرار نہ آ سکا تو خطرہ ہے کہ امریکہ آئندہ دفعتاً ایسے اقدامات نہ کر ڈالے۔ جن سے ان ملکوں کی معیشت بالکل ہی تلپٹ ہو کر رہ جائے۔

دیکھئے ان ملکوں کے ناہنجار معیشت اور ارباب کار ڈالر کی پیدا کردہ اور امریکہ کی عنایت فرمودہ ایسی اقتصادی افتاد سے پنجہ نکلنے کے لئے کیا تدبیر اختیار کرتے ہیں۔ آیا عوام کو بہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ یا مزید اقتصادی شکنجے میں انہیں جکڑتے ہیں۔

(۱۷ اگست ۱۹۷۱ء)

مہینۂ دفاع منایا جائے

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا عبیداللہ انور ناظم عمومی مولانا محمد ضیاء القاسمی اور ناظم نشریات مولانا قاری نور الحق قریشی نے ایک مشترکہ بیان میں ملک بھر کے تمام خطباء علماء اور سیاسی کارکنوں و جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ یکم ستمبر سے پورے ملک میں "مہینۂ دفاع" منایا جائے جمعۃ المبارک کے خطبات، قومی پریس اور ابلاغ عامہ کے تمام تر ذرائع سے ملکی دفاع کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اور تمام سیاسی و فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بھارتی جارحیت کے مقابلے میں قوم کو پوری طرح منظم و متحد کیا جائے۔

مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو ملک کی نازک صورت حال کے پیش نظر سول ڈیفنس کی تربیت کی سکیم کو بہت جلد اور وسیع پیمانہ پر عملی جامہ پہنانا چاہئے اور عوام کو دشمن کی جارحانہ سازشوں سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار کرنا چاہیئے۔

مولانا انور نے پنجاب میں جمعیۃ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ "مہینۂ دفاع" کو پوری طرح کامیاب بنائیں۔ شہری دفاع کے حکام سے غیر مشروط تعاون کریں۔ عوام کو شہری دفاع کے طریقوں سے روشناس کرانے اور جذبۂ جہاد کی بیداری کے لئے مختلف تقریبات کا اہتمام کریں۔ اور جن مقامات پر متعلقہ حکام اجازت دیں "دفاع کانفرنسوں" کا انعقاد عمل میں لائیں۔

مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس وقت ملک عملی طور پر میدان جنگ میں ہے اور مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع اور مسلسل چھیڑ چھاڑ کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم سب کام چھوڑ کر دفاعی محاذ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں جمعیۃ کے راہنماؤں نے توقع ظاہر کی ہے کہ ملک کی تمام دینی و سیاسی جماعتیں "مہینۂ دفاع" منانے میں پورا تعاون کریں گی۔ (زاہد الراشدی)

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں۔ علاوہ محمود لڈاک

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور مسکن ہیں پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی مساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ قیمت ۲۵ تولے ۲۵ روپے

نمبرہ امام طب سید ہتم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ
۹ ر ای شاہ عالم مارکیٹ زنگ محل لاہور

مدرسہ عربیہ دار العلوم (رجسٹرڈ) کوٹ ادو

اس مدرسہ میں قرآن پاک اور حدیث شریف، فقہ حنفیہ کے علاوہ متداول علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کی بنیاد بحکم شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۹ میں چند مخلص اور دینی جذبہ رکھنے والے احباب نے رکھی۔ اس مدرسہ نے حضرت العلامہ مولانا محمد مسعود صاحب کے زیر اہتمام جو ترقی کی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ چنانچہ اس سال ہی ابتدائی فارسی سے لے کر ہدایہ اخیرین اور مشکوٰۃ شریف مختصر معانی شرح عقائد تک پینتیس طلباء فیض حاصل کر رہے ہیں۔ ۴۰ طلباء درجہ قرآن مجید میں حفظ و ناظرہ کی صورت میں سیراب ہو رہے ہیں۔ دار الافتاء کے اہم کام کو حضرت مہتمم مولانا محمد مسعود صاحب بذات خود ایسی سنجیدگی کے ساتھ فی سبیل اللہ سرانجام دیتے ہیں، جس کی بدولت ضلع بھر کے فتاوے یہاں سرانجام پاتے ہیں۔ مدارس عربیہ کے دستور کے مطابق ادارہ چلانے کے لئے دو مجالس قائم ہیں (۱) مجلس انتظامیہ (۲) مجلس شوریٰ۔ مجلس انتظامیہ کو مدرسہ ہذا کے سرمایہ املاک اور نظم و نسق کے اختیارات حاصل ہیں، اور مجلس شوریٰ مدرسہ ہذا کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور انتظام کو بحال رکھنے کے لئے مہتمم ناظم اعلیٰ جیسے اہم ارکان کو منتخب کرتی ہے۔ مدرسہ کا مسلک و مشرب عقائد اہلسنت والجماعت فقہ حنفی کے مطابق اور فکر و عمل وہی ہے۔ جو اکابر دیوبند کا ہے۔

مدرسہ عالیہ دار العلوم مدینہ دین کا ایک اہم ترین مرکزی ادارہ ہے۔ جس میں نہایت خلوص اور دیانت کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین، امسال اہل خیر حضرات کے تعاون سے مدرسہ کے واسطے بائیس مرلے زمین بقیمت ساڑھے تیرہ ہزار روپے خرید کر کے قبضہ لے لیا ہے۔ ساڑھے چھ ہزار روپیہ نقد دے دیا ہے اور سات ہزار روپے کا مدرسہ عالیہ مقروض ہے۔ لہٰذا دینی جذبہ رکھنے والے حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس سال بڑھ چڑھ کر اس قرض کے اتارنے میں تعاون کر کے صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرمائیں۔ نیز اطلاع دی جاتی ہے کہ اس زمین میں سنگ بنیاد حضرت شیخ التفسیر و حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی پانچ رجب بروز جمعہ اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے

زمین کے واسطے جو حضرات رقم بھیجنا چاہیں۔ اس کو زمین پر ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ تاکہ تعاون کرنے والے حضرات کا دائمی ثواب کا مقصد پورا ہو سکے۔ اپنے عطیات و صدقات واجبہ، زکوٰۃ و چرم ہائے قربانی مدرسہ میں بھیج کر دوہرا ثواب حاصل کریں۔ (از عبدالقادر تونسوی)

ترسیل زر کا پتہ

محمد مسعود مہتمم مدرسہ دار العلوم مدنیہ کوٹ ادو

علامہ قاری پر افترا

مرقات ج ۵ ص میں حدیث ولو عاش ابراھیم لکان نبیا قلت مع ھذا الوضع الشدید ولو عاش ابراھیم وصار نبیا ولذا الصحابہ عمر یا ... ولو عاش عیسی علیہ السلام فلا یقولون ولا یقال ... النبیین اذ المعنی لو بقی حیا لکان نبیا ولم یتغیر ملتہ ولم یکن من جملۃ امتہ اس کا جواب دیتے ہوئے کہ ابراہیم اور عمر کی نبوت اگر ہوتی تو بعد نبوت میں ہوتی نہ ابعد زمانے میں اور عیسیٰ و خضر و الیاس علیہم السلام اگر آئیں تو وہ پرانے نبی ہیں۔ لہٰذا وہ بعد نبوت امتی آئیں گے۔ خود علامہ قاری نے شرح شمائل باب اول ص۱۳ میں فرمایا ہے انا انتظرھم ای جاء لم یجدھم فلا ینافی بعدہ ای لا نبی احد بعدہ فلا ینافی نزول عیسیٰ متابعا لشریعتہ مستمدا من القرآن والسنۃ وقال فی المرقات (ج ۵ ص ۲۷۶) المقصود امن فقا اشرہ اذا بعثوا ان احدا الانبیاء الاتی علی الا لہ لا نبی بعدہ وقال فی شرح النقایہ للقاری ص۲۰۳ ج ۱ ... نبیا ... الاجماع۔ یہ لو عاش ابراھیم صدیقا نبیا ابن ماجہ کی روایت ... ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان ساقط راوی ہے۔ (تہذیب التہذیب) صحیح حدیث بخاری کی یہ ہے لو قضی ان یکون بعد محمد نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ۔

امام ربانی مجدد الف ثانی پر افترا

امام ربانی کے مکتوبات ج ۱ مکتوب ۲۷۱ میں حصول کمالات نبوت مرتبانہ را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل سید ولد آدم جمیع الانبیاء والرسل الصلوۃ والتحیات مناقی خاتمیت او نیست فانہ من المتبرین۔ اس عبارت سے مرزائیوں نے امام ربانی کی طرف اجراء کو منسوب کیا۔ حالانکہ آپ کا مقصد حصول کمالات بعض افراد نبوت سے اور بعض کا حصول کل کے حصول کو مستلزم نہیں۔ امام موصوف خود دفتر دوم ص۴۲۲ حصہ ہفتم مکتوب ۶۱ میں اعتقاد اہل السنت کے متعلق لکھتے ہیں۔ وخاتم الانبیاء و محمد رسول اللہ و پیغمبر ما علیہ السلام کہ از زبان خود ... موجب شریعت او خواہد کرد بعنوان امت او خواہد بود۔ اور دفتر سوم حصہ ششم ص۱۰۳ مکتوب ۱۲۳ معروض داشتہ کلاں میں لکھتے ہیں۔ اول انبیاء آدم علیہ السلام و آخر ایشان خاتمہ نبوت شان حضرت محمد رسول اللہ است و عیسیٰ علیہ السلام ... فرود خواہد آمد ... متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود۔ یہ تمام بیان مرزائیت کے خلاف ختم نبوت کے علاوہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول من السماء مذکور ہے اور مجدد کے متعلق مرزا شہادت القرآن پر لکھتے ہیں۔ یہ کہنا کہ مجدد پر ایمان لانا فرض نہیں اخوان سے ... کیونکہ الف ذالک ... فرض ہے ...

شاہ ولی اللہ پر افترا

تفہیمات الہیہ ج ۲ ص۷۰ تفہیم ۵۵ پر شاہ صاحب لکھتے ہیں ختم بہ النبیون لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس جس سے مرزائیوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ حضور علیہ السلام کے بعد صرف شرعی نبوت بند ہے۔ حالانکہ اس کی تشریح خود شاہ صاحب نے تفہیمات ج ۲ ص۷۰ میں کی ہے۔ فرماتے ہیں ... لا یبعث احد بعدہ بحیث ... اور حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص۱۲۵ میں فرماتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لا نبی بعدہ ... عامۃ الجمیع الانس والجن وکونہ افضل ... بما ... وجہ ... قولہ فی حدیث ... ھذا الامر بدء ... اقول فالنبوۃ القضت لوفاۃ النبی علیہ السلام والخلافۃ لا سیف فیما یعقل عثمانی والخلافۃ بضعا عشرۃ ... اللہ وجمعہ وجمع الجمعۃ۔ اور فارسی ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ آیت خاتم النبیین کے متعلق نیست محمد پدر ہیچ کس از مردان شما ولیکن پیغمبر خدا و مہر پیغمبران یعنے بجائے وے ہیچ پیغمبر نباشد۔

مولانا محمد قاسم پر افترا

ان کی طرف ختم زمانی کا انکار منسوب کیا گیا حالانکہ آپ فرماتے ہیں الرا الطلاق اور عموم ہے تو خاتمیت زمانی ثابت ہے ... یہ تقیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے ادھر تصریحات نبوی انت مني بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی جو اجزاء ذکرہ لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون تو اتر کو پہنچا ہوا اس پر اجماع بھی منعقد ہے۔ کو الفاظ لا نبی بعدی بسند تواتر منقول نہ ہوں پس یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی ایسا ہوگا، جیسے تواتر صدور رکعات فرائض وغیرہ۔ جیسے اس کا منکر کافر ہے ویسا اس کا (لا نبی بعدی) منکر بھی کافر ہے۔ تحذیر الناس ص۱ کتب خانہ امدادیہ مناظر عجیبہ ص۳۰ میں لکھتے ہیں خاتمیت زمانی اپنا دین ایمان ہے، ناحق کی تہمت کا البتہ کوئی علاج نہیں۔

مولانا عبدالحی پر افترا

مولانا موصوف نے دافع الوسواس فی اثر ابن عباس ص۳۷ پر لکھا ہے علماء اہل السنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت کے عہد میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا جو نبی آپ کا ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا۔ پس بہر تقدیر بعثت محمدیہ عام ہے۔ حالانکہ یہ مضمون زمین کے دیگر طبقات اور ان کے انبیاء کے متعلق ہے جس کی وضاحت تحذیر الناس ص۳ پر آپ نے کی ہے ... بالنسبۃ الی انبیاء جمیع الطبقات یعنی ان لغیر البشر لا حاجۃ فی طبقۃ۔ اور مجموع الفتاوی ج ۱ ص۹۲ میں مولانا موصوف لکھتے ہیں قال ابو شکور فی التمہید اعلم ان الواجب علی کل عاقل ان یعتقد ان محمدا کان رسول اللہ و الان ھو رسول اللہ وکان خاتم الانبیاء ولا یجوز بعدہ ان یکون احد نبیا ومن ادعی النبوۃ فی زماننا یکون کافرا۔ ان تصریحات سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ ختم نبوت کے منکر تھے۔

جمعیت علماء اسلام ایریا کھلی شنکیاری کا اجلاس

مالنہرہ دار العلوم تعلیم السلام شنکیاری میں جمعیت علماء اسلام علاقہ ایریا کھلی کا ایک نمائندہ اجلاس زیر صدارت جناب مولانا خالد صاحب امیر جمعیت ڈھوڈیال منعقد ہوا علاقہ بھر کے ۱۴ نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلع ہزارہ مولانا محمد یوسف صاحب ناظم ضلع۔ مولانا عبداللہ خالد۔ جناب سید القیوم ناظم جمعیتہ مالنہرہ اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح نے بھی شرکت کی۔ مذکورہ بالا حضرات اور خطیب شنکیاری مولانا قاضی سید نواب حسین شاہ صاحب نے خطاب فرمایا اور جمعیت کی تنظیم کو مضبوط بنانے کی ترغیب دی تمام حاضرین نے جانفشانی اور محنت کے ساتھ کام کرنے کا وعدہ کیا مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح نے چند عوامی مطالبات پیش کئے اور حکومت سے مطالبات کی منظوری پر زور دیا۔ اجلاس میں بفہ۔ بجنہ۔ ٹانڈہ۔ اچھڑیاں۔ کوٹلی۔ جگبوڑی۔ ڈھوڈیال شنکیاری بیدادی۔ مکڑہا۔ عباۃ۔ دھڑیال۔ ڈاڈور۔ کلیگاہ۔ ترکنال۔ سم۔ مالنہرہ۔ جھنڈوال۔ نہری مالنہرہ اور ایبٹ آباد کے نمائندے شریک ہوئے۔ شنکیاری پورے علاقہ کا مرکزی مقام ہے مگر باوجود اس کے ہائی سکول سے محروم ہے۔ وہاں ہائی اور مڈل سکول کا انتظام کیا جائے۔ شنکیاری میں دریائے سرن پر عوام نے پل تعمیر کیا تھا۔ جو کہ بوسیدہ ہو کر گر گیا ہے آمد و رفت میں شدید تکالیف کے پیش نظر شنکیاری میں مجوزہ پل جس کی رقم بھی منظور ہو چکی ہے جلد تعمیر کر کے عوام کی پریشانی دور کی جائے شنکیاری اہم کاروباری مرکز ہے اس لئے یہاں ٹیلیفون ایکس چینج قائم کیا جائے علاقہ کا یہ مرکزی مقام ہسپتال سے محروم ہے ایک چھوٹی سی ڈسپنسری علاقہ کی ضرورت پوری نہیں کر سکتی لہٰذا شنکیاری میں جدید ترین سامان سے لیس ایک ہسپتال قائم کیا جائے اور ریڈی ڈاکٹر کا تقرر بھی کیا جائے۔ بجنیں مالنہرہ کا علاقہ نہایت پسماندہ علاقہ ہے اس لئے اسے ہر سال کیلئے پسماندہ علاقہ قرار دے کر اس کی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے اور یہاں کے خام مال چرہ۔ لکڑی اور جڑی بوٹیوں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے کاغذ۔ گتہ اور ردو سازی کے کارخانے قائم کئے جائیں۔ شنکیاری اور ملحقہ جات کے مالکان جنگلات کو ان کے زمین کا معاوضہ نہیں دیا اس کی ادائیگی کو فوری انتظام کیا جائے عوام پر اپنے لکھتی رقبہ جات میں سے لکڑی کاٹنے پر ۷ر فٹ اور تعمیر مکان کیلئے لکڑی پر ۷۵ر فٹ ٹیکس عائد کیا جاتا ہے جو سراسر ناانصافی ہے۔ یہ دور کیا جائے۔ ایک قرارداد میں گورنر سرحد کے نام اور منصور ملک اور ان کے خاندان کی ہلاکت پر اظہار افسوس کیا گیا۔

حافظ تاج محمد شنکیاری ہزارہ

F No. 6/215 সপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর
WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
LAHORE
Price 20 Paise

فوری توجہ کی ضرورت

ملک بھر کی شاخوں اور جمعیۃ کے ہمدردوں سے ایک ضروری اپیل

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی دفتر اپنے بیشتر اخراجات کتابوں کی فروخت اور ہمدردوں کے عطیہ جات وغیرہ سے پورے کرتا ہے۔ گذشتہ سال انتخابی مہم کی وجہ سے جمعیۃ کی مقامی شاخوں و اضلاع کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے اور معاونین و مخیر حضرات اپنے اپنے مقامی حلقوں کے ان اخراجات کی تکمیل میں لگے رہے مرکزی دفتر کی باقاعدہ اعانت و عطیہ جات کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اس دوران مرکزی دفتر کے اخراجات کا بار زیادہ تر کتابوں کی فروخت پر ہی رہا۔ لیکن عام انتخابات کے بعد یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے اور نہ تو نئی کتابیں طبع کرانے کیلئے سرمایہ ہے اور نہ مرکزی دفتر کے ضروری اخراجات جو کم و بیش ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہیں پورا کرنے کیلئے کسی مد میں رقم موجود ہے۔ اس حالت میں آئندہ مرکزی دفتر کے اخراجات کس طرح پورے ہوں۔

:- اس کے لئے :-

ملک بھر کی جمعیۃ کی شاخوں، مخیر حضرات اور معاونین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے،

جاری کردہ

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان
فون نمبر ۲۱۱۹

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا
علمبردار

مُلک میں ہنگامی حالات کا اعلان

راولپنڈی سے سرکاری طور پر ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے، سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ:

"صدر یحییٰ خاں یہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان کو شدید نوعیت کے ہنگامی حالات کا سامنا ہے جس میں پاکستان کو بیرونی حملہ کا خطرہ درپیش ہے۔ چنانچہ صدر نے اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔"

ایک سرکاری ترجمان نے ہنگامی حالات کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

"اس سے صدر صاحب کا انتقالِ اقتدار کا پروگرام متاثر نہیں ہوگا۔"

ترجمان نے بتایا کہ:

"مشرقی پاکستان پر بھارت کے حملہ کا بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں انتقالِ اقتدار کے جس پروگرام پر صدر یحییٰ خان نے عمل درآمد شروع کیا ہے اس میں رکاوٹ ڈال دی جائے۔"

از امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

ظہورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت

انبیاء علیہم السلام کی زبان سے

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام انبیاء علیہم السلام نے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں خبر دی۔

سورہ شعراء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ اور تمام انبیاءِ عالم نے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی تصدیق کی اور ان سے عہد لیا گیا۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الخ

مذکورہ بالا دعوے کی تصدیق میں چند ایک پیش گوئیاں توریت اور انجیل سے آنحضرت فخرِ بنی آدم کے متعلق ہیں۔

کتاب پیدائش باب ۱۷ آیت ۲۰ میں آتا ہے کہ:۔

اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیری دعا سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا۔ اور اسے برومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے دوبارہ سردار ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا۔

اس برکت کا وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے تھے، تمام دنیا کے لیے ختم ہونے تک نبی مقبول مقرر کیے گئے۔

اور یہ وہ برکت ہے جو موسےٰ کے خدا نے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے ان پر جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی (استثناء باب ۳۳ آیت ۲)

مذکورہ بالا آیت سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں تین نبیوں کی نبوت کا ذکر ہے۔

اوّل خدا کا سینا سے آنا۔ کوہ سینا پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کا خدا سے ہم کلام ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بشارت حضرت موسےٰ کلیم اللہ کے حق میں ہے۔

دوم۔ وہ شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کی دلیل ہے کیونکہ شعیر بیت المقدس کی زمین میں واقع ہے۔

سوم۔ اور فاران کے پہاڑ سے ان پر جلوہ گر ہوا۔ فاران مکہ کے پہاڑوں کے نام ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد فاران کی وادی سے جنہوں نے دعوتِ توحید کا اعلان کیا وہ جناب حبیب پاک نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ چنانچہ اس کی تصدیق بائبل سے اس طرح ہوتی ہے۔

کتاب حبقوق باب ۳، آیت ۳۔ خدا وہ قدوس ہے جو کوہ فاران سے آیا اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔

وہ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی۔ اس کے متعلق تاریخ زبان حال سے پکار کر کہہ رہی ہے کہ صلح حدیبیہ کے دوسرے سال جب آپ مکہ معظمہ میں کامل فتح اور نصرت کے ساتھ حج کو آئے تو دس ہزار قدسی آپ کے ہم رکاب تھے اور آتشی شریعت وہی ہے جو اب تک شریعتِ بیضا کے نام سے مشہور ہے اور جو حضرت نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے اور قرآن مجید کے نازل ہونے سے پوری ہوئی۔

(۳) عرب کی بابت الہامی کلام۔ عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے۔ اے دوانیوں کے قافلو! پانی کے لیے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی کے لیے بھاگنے والے کے لیے نکلو کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔

(یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۱۳ تا ۱۵)

یہ اشارہ واقعہ ہجرت کی طرف ہے، جبکہ کفار آپ کے مکان کا محاصرہ ننگی تلواروں سے کر رہے تھے اور آپ کا بھاگنا ایک ایسا عظیم الشان واقعہ ہے کہ اس سے سن ہجری شروع ہوا اور آپ کا استقبال جس شان سے مدینہ میں ہوا وہ آدم کی اولاد میں سے نہ کسی کو میسر آیا اور نہ ہی آسکتا ہے۔

تاریخ عالم اس امر کی شاہد ہے کہ کوئی اور نبی اس طرح ننگی تلواروں میں سے بھاگ کر نہیں نکلا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

ترجمہ۔ جب عیسےٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل تحقیق میں پیغمبر خدا ہوں جو بھیجا گیا ہوں طرف تمہارے۔ تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہے توریت میں اور بشارت دیتا ہوں میں ایک پیغمبر کی جو میرے بعد آتا ہے اور اس کا نام احمد ہوگا۔

مذکورہ بالا بشارت انجیل یوحنا میں اس طرح پر درج ہے:۔

(الف) اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار (یہ ترجمہ اب فارقلیط کا کیا گیا ہے) بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی سچائی کی روح جسے دنیا نہیں حاصل کر سکتی۔

(یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۱۵ تا ۱۷)

(ب) میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار (فارقلیط جس کے اصل معنی احمد یا محمد ہیں) یعنی جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ تمہیں باتیں یاد دلا دے گا۔

(یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۲۵۔ ۲۶)

عیسائی مورخوں یعنی مسٹر گاڈ ڈی ہیگن اور سر ولیم میور نے اپنی کتابوں میں فارقلیط (جس کی جگہ موجودہ انجیلوں میں مددگار، شفیع، وکیل اور تسلی دینے والا روح القدس) کا ترجمہ احمد اور محمد کیا ہے۔

ابد تک ساتھ رہنا۔ یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا کیونکہ ایک نبی کے آنے سے پہلے نبی کی نبوت کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ دنیا اسے نہیں دیکھتی یعنی اس کی عظمت اور اس کے رتبہ کو نہیں جانتی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کہتے تھے کہ ہمارے جیسا انسان ہے۔ وہی تمہیں سب باتیں سکھا دے گا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سب باتیں نہ سکھا سکے۔ سب باتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائیں اور اللہ تعالیٰ نے اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ الآیۃ سے اس کی تصدیق کی۔

اس پیش گوئی سے روح القدس مراد نہیں ہے کیونکہ روح القدس پہلے بھی آیا کرتے تھے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام روح القدس سے پیدا ہوئے۔ یہ کبوتر کی شکل میں ان پر اترا پھر اس کے کیا معنی کہ جب تک میں نہ جاؤں۔ روح القدس نہ آئے گا۔

لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۶۔ آیت ۷)

و۔ وہ تمہیں سب باتیں یاد دلا دے گا۔ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اس وقت کا ذکر فرمایا ہے جبکہ ان کی تعلیم کو لوگ بھلا دیں گے۔ اس وقت وہ نبی تشریف لا کر سب کچھ یاد دلا دے گا۔ چنانچہ آپ کی تشریف آوری کے وقت عیسائیت کی جو حالت تھی وہ مسٹر جان ڈیون اپنی کتاب المحمد والقرآن کے اردو ترجمہ کے صفحہ سو پر لکھتے ہیں کہ:۔

اس زمانہ میں کوئی چیز بالتعریح خواب نہ تھی الخ

اور اس کے متعلق حاشیہ کتاب مذکور میں یوں لکھتے ہیں کہ:۔

اس زمانہ کے پادری لوگوں کی بد دینی سے عند الناس بہت دل برداشتہ ہو گئے تھے۔ ان کی دروغ گوئی اور صنعوی روایات اور جھوٹے اولیاء اور معجزات اور پادریوں کی چلتی اور عہدوں کی فروخت نے ان لوگوں کی آنکھوں میں مذہب عیسوی کو کم قدر کر دیا تھا۔

عیسائیت کی حالت مذکورہ بالا تھی۔ اب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم یاد دلانے کا موقعہ تھا۔ اور دیگر دنیا بھی بت پرستی سے چھٹکارا پانے کے لیے ایک سچے ہادی کی محتاج تھی۔

قرآن شریف میں خدائے قادر نے اپنے نبی کی زبانی [illegible] وقت کی حالت یوں بیان فرمائی ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی [illegible] خدا کی توحید دنیا میں مٹ چکی تھی۔ حضرت محمد رسول [illegible] علیہ وسلم کی بعثت نے توحید کا راز آشکارا کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۴ شوال المکرم ۱۳۹۱ھ

۳ دسمبر ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۴۵

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰ روپے
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے	۲۵ "
ششماہی	۱۰ "
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے	۱۳ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

مرتب و انچارج

محمد حنیف سہارنپوری

ترسیل زر، آرڈر، شکایات و دیگر امور کیلئے پتہ

ترجمانِ اسلام

چوک رنگ محل لاہور

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحات

متحدہ مخلوط اتحاد کا مستقبل

سات جماعتوں کا پارلیمانی اتحاد پاکستان کے موجودہ سیاسی حالات کے پس منظر میں ایک ایسا تجربہ ہے جس کے نتائج کی پیش گوئی اگرچہ مشکل نہیں، لیکن فی الحال خاموشی کے ساتھ اس کے انجام کا انتظار کرنا زیادہ مناسب ہے۔ پاکستان کو اس وقت جس مکمل قومی اتحاد کی ضرورت ہے۔ سات جماعتوں کا یہ اشتراک اس ضرورت کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا داخلی کشمکش میں ایک نئے اضافہ کا موجب بنتا ہے۔ اس کا انتظار ہر محب وطن پاکستانی کو رہے گا۔

ملک اس وقت دو قسم کے بحرانوں میں مبتلا ہے۔

ایک قسم کا وجود تو اسے خارج سے پیش آرہا ہے جو اس کے وجود و بقاء کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔ بھارت کے جارحانہ عزائم، علیحدگی پسندوں کی سرگرمیاں، پاک بھارت کشیدگی کے بارے میں بڑی طاقتوں کا پراسرار رویہ، اس کشیدگی پر دوسرے ایشیائی و افریقی ملکوں کی بے تعلقانہ روش اور چین کی طرف سے ابھی تک بھارتی جارحیت کی علانیہ مذمت سے گریز ایسے معاملات ہیں جن کی وجہ سے پاکستان کو اپنا جائز موقف تسلیم کرانے میں روز افزوں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اور ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے زبردست تیاریوں اور زبردست سفارتی سرگرمیوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔

دوسری قسم کا بحران وہ ہے جو پاکستان کو اندرونی طور پر درپیش ہے۔ یہ بحران ملک کی تمام سیاسی زندگی پر چھایا ہوا ہے۔

آئینی تعطل سے لے کر جماعتی کشمکش و نظریاتی تصادم تک اس بحران کی سرحدیں پھیلتی چلی گئی ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال خارجی بحران سے بھی کہیں زیادہ بدتر ہے۔

ان دونوں قسم کے بحرانوں سے کس طرح نمٹا جائے اور کس طرح پاکستان کو خارجی خطرات و داخلی انتشار سے بچایا جائے۔ یہ ہے وہ فریضہ جو آج مادر وطن کے ہر فرزند پر عائد ہوتا ہے۔

کیا سات جماعتوں کا یہ اتحاد، ملک کو درپیش اس سب سے بڑے چیلنج کا جواب مہیا کر سکتا ہے اور وقت کے اہم تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے؟

کوئی بھی صاحب نظر آدمی شاید ہی اس کا جواب اثبات میں دے سکے گا۔ فی الحال اس پر تفصیلی گفتگو کرنا مناسب نہیں ہے اور ایک تجربہ کو موقعہ دیا جانا چاہیئے کہ وہ اپنے مبنی بر صواب ہونے کا عملی ثبوت مہیا کرے ورنہ اس اتحاد میں جتنے تضادات جمع کئے گئے ہیں۔ شاید ہی سیاسی تاریخ میں اس کی کوئی مثال مل سکے اور ان پر سیر حاصل گفتگو کی جا سکتی ہے۔

کوئی بھی اتحاد، اگر عوام کو مکمل اعتماد میں لے کر نہ کیا گیا ہو، کبھی بھی مثبت طور پر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے منفی مضمرات روز بروز نمایاں تر ہونے سے روکے نہیں جا سکتے۔

جہاں تک اسلامی مقاصد کو تقویت پہنچنے کا تعلق ہے، افسوس کہ اس اتحاد سے یہ مقصد بھی پورا ہوتا نظر نہیں آتا اس میں ایک ہی جماعت ہے جو صحیح اور اسلاف سے منقول اسلام کے لئے کوشاں ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ ساتویں درجے پر ہے اور سب سے آخر میں شامل کی گئی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ اپنی موجودہ حیثیت میں کسی قسم کا بھی موثر رول ادا نہیں کر سکتی بلاشبہ یہ پارلیمانی اتحاد مستقبل میں وزارت سازی کی تیاریوں کے لئے ہے اور اس مقصد کے لئے وہ یا تو کالعدم عوامی لیگ کے جائز قرار دادہ ارکان اسمبلی سے سودا کرے گا۔ یا بدرجۂ آخر پیپلز پارٹی کے ساتھ۔ تو چاہے ان میں سے کوئی بھی صورت اس نے اختیار کی۔ اس کا اصلی مقصد پاکستان کے عوام کے سامنے اسی دن واشگاف ہو جائے گا۔

اس کے بعد کیا ہوگا؟ یہ ہے وہ تشویشناک اور اندیشناک سوال جو اس کے بعد اچانک سامنے آجائیگا۔

ایک اور پہلو جو سب سے زیادہ خطرناک ہے وہ یہ ہے کہ ماضی قریب میں دو متقابل پارٹیوں پیپلز پارٹی اور کالعدم عوامی لیگ کی کشمکش و مخاصمت نے پاکستان کے مشرقی بازو میں جو حشر برپا کرنے کا راستہ ہموار کیا وہ ہنوز جاری ہے اور پاکستان بھر کے عوام اس کے اندوہناک نتائج کی لپیٹ سے ہنوز نجات نہیں پا سکے ہیں۔

اب نوزائیدہ یونائیٹڈ کولیشن پارٹی (U. C. P.) اور پیپلز پارٹی ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑی ہو گئی ہیں۔ اس کا کیا نتیجہ پاکستان کے مغربی بازو اور پاکستان کے غریب عوام کو بھگتنا ہوگا۔ یہ امر ہر محب وطن اور دردمند شہری کے لئے موجب اضطراب ہے۔

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف شور و غوغا کی حقیقت

"اسلام پسندوں" کے نمائندہ اخبارات بشمول "چٹان" جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف چھچھورے اور اوباش بننے کا ہر ہتھیار لے کر میدان میں نکل آئے ہیں۔ اور مشرقی پاکستان کے ضمنی انتخابات میں جوں جوں ان کے من پسند افراد بلا مقابلہ منتخب کرائے جا رہے ہیں۔ ان کے تضحیکی تیروں کا رخ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر بالخصوص حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی طرف زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کے متعلق ایک افسانہ گھڑا جاتا ہے۔ اور اگر وہ نوائے وقت میں شائع ہوتا ہے تو پھر اس پر رنگ برنگے حاشیے یکے بعد دیگرے کوہستان، جاوداں، جسارت اور پانچویں سوار "چٹان" میں شائع کرنے کی سعادت میں ہر فریق ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا ہر ممکن جتن کرتا ہے یہ تماشا آئے دن دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اور یہ خلاف توقع بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ جن لوگوں کی نظر قیام پاکستان سے اب تک کے اس قسم کی صحافت کے کارناموں پر ہوگی، ان لوگوں کے لئے یہ سمجھنا چنداں مشکل نہیں کہ یہ صحافتی گروہ پہلے کیا کچھ کرتا رہا ہے اور اب کیا کچھ کر رہا ہے۔

پاکستان اپنی پیدائش کے اول دن سے آج تک جس سیاسی انتشار سے دوچار رہا، اور جن جن بحرانوں سے گذرا، اس کی بہت بڑی ذمہ داری صرف اس قسم کی صحافت ہی پر ہے۔

اس صحافت کے ناوک سے نہ لیاقت علی خاں مرحوم بچے۔ نہ خواجہ ناظم الدین مرحوم محفوظ رہے۔ نہ محمد علی بوگرہ اور سہروردی مرحوم کو امان ملی۔

اس صحافت نے ہی مسلم لیگ میں مختلف گروہ پیدا کئے اور انہیں ایک دوسرے سے خوب لڑا کر غلام محمد کے آمرانہ اقدام کا راستہ صاف کیا۔

اس صحافت نے ہی سہروردی مرحوم کے راستہ میں کانٹے بچھائے اور سکندر مرزا کی صدارت کا دروازہ کھولا۔

یہ ہی صحافت تھی جس نے ایک بار قیوم خاں کو آگے لا کر مسلم لیگ کے مردہ کا ہوا کھڑا کیا تھا اور ایوب خاں کی فوجی حکومت کے لئے راہ کھول دی۔ لیکن جب طلباء اور عوام کی قربانیوں نے ایوب خاں کا سنگھاسن ہلا دیا، تو صحافت کی یہ قسم بڑی گھن گرج کے ساتھ میدان میں نمودار ہو گئی اور ابھرتی ہوئی عوامی قوتوں کو ایک دوسرے سے برسرپیکار کر کے دوسرے مارشل لاء کے لئے راہ ہموار کر دی۔

اس صحافت نے عجیب بھٹو قضیہ اس ملک میں پیدا کیا۔ اور ان قیادتوں کو آگے لانے والی اور بڑھاوا دینے والی بھی یہ ہی صحافت تھی۔ پھر انہیں ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرنے والی بھی یہ ہی صحافت تھی۔ اور اب ان دونوں کو کوسنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنے والی بھی یہ ہی صحافت ہے۔

غرضیکہ یہ سارے کل اسی قسم کی صحافت کے کھلائے ہوئے ہیں۔

ہاں اس صحافت کا یہ انداز خاص ہے۔ کہ جب تک حکمران شخصیت مضبوط ہے۔ یہ اس کے گن گاتی رہیگی اور اس کی آڑ میں دوسروں پر کلوخ اندازی کرتی رہیگی جہاں وہ حکمران شخصیت کمزور ہوئی، تو یہ اس پر بھی وار کرنے سے نہیں چوکتی۔

ایوب خاں کے دور اول میں جب وہ مضبوط تھے اس قسم کی صحافت نے یہ ہی کردار ادا کیا۔ اور ان کے دور آخر میں جب وہ کمزور ہو گئے تو پھر اس صحافت کا خاص نشانہ بن گئے۔ آج یحییٰ خاں طاقتور ہیں تو یہ صحافت ان کے سامنے بھی سرنگوں ہے۔

جب اس قسم کی صحافت کا یہ دوغلا طرز عمل اپنے ملک اور اس کی قسمت کے ساتھ ہو، تو جمعیۃ علماء اسلام کی اس کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ اور مفتی محمود اور مولانا غلام غوث اس کے کیا لگتے ہیں۔

جھوٹ تراشنا اور اس پر رنگ برنگے حاشیے چڑھانا اس صحافت کا معمول اور پیشہ ہے۔ بلکہ اس کی صحافت کا سارا بھرم ہی جھوٹ تراشنے اور جھوٹ پر حاشیے چڑھانے پر قائم ہے۔

ملک و ملت ڈوبتے ہیں تو ڈوبیں، بس اس صحافت کا دھندا جاری رہے۔

اسے اس ملک کے بنانے اور اس ملک کی آزادی حاصل کرنے میں کسی جدوجہد اور قربانی سے تو گذرنا نہیں پڑا تھا۔ صحافت پیشہ کے طور پر اختیار کی اور اس کے ذریعہ دوسروں کی پگڑیاں اچھال اچھال کر جائدادیں بنانے اور شہرت حاصل کرنے کی راہ ہموار کرنی یہ ہی اس صحافت کا اعلیٰ ترین مقصد ہے، تو وہ اب اس سے کیسے باز رہ سکتی ہے۔

آج ملک جن خطرات سے گذر رہا ہے۔ اس موقعہ پر قومی یکجہتی وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ملک کو دشمن کے ان عزائم سے بچانے کا مرحلہ ہے۔ جن کا مقصد پاکستان کو ختم کر دینا ہے۔ لیکن اس صحافت کا مشغلہ آج بھی صرف یہ ہے کہ اس ملت کے درمیان زیادہ سے زیادہ افتراق اور نفرت پیدا کرے۔ چنانچہ وہ اس پر گامزن ہے۔

بلاشبہ جمعیۃ سے وابستہ مخلص و بے لوث عوام کو اس صحافت کے ایسے رویہ پر دکھ ہوتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جمعیۃ کے خلاف بکواس و ہذیان کا منہ توڑ جواب دیا جائے۔

اگرچہ یہ بات ہمارے لئے چنداں مشکل نہیں ہے لیکن ہمارے نزدیک اس وقت سب سے اہم کام ملک کو مستحکم بنانا ہے۔ دشمن کے ناپاک عزائم کا مقابلہ کرنا ہے پاکستان کو عوام کو ہر قیمت پر متحد رکھنا ہے اور حکومت کی راہ میں مشکلات کھڑی نہ کرنا ہے۔

اس لئے ہم اس وقت تک ان کی ہرزہ سرائیوں سے صرف نظر کرتے رہیں گے۔ جب تک پاکستان کے حال و مستقبل کو دشمن کے خطرہ سے محفوظ نہیں کر لیتے۔

آج صحافت کی اس قسم کا عوام میں کوئی وزن و احترام نہیں رہا ہے۔ اگر ان کی باتوں میں ذرا سی بھی صداقت اور شرافت ہوتی، تو ان کے ممدوحین گذشتہ سال کے عام انتخابات میں عوام کے ہاتھوں تاریخی شکست فاش نہ کھاتے اور اب مشرقی پاکستان سے بلا مقابلہ منتخب ہونے کا جتن نہ کرتے۔ انہیں نہ عوام پر اعتماد ہے اور نہ عوام کے اندر ان کو کوئی پذیرائی حاصل ہے

جمعیۃ کے کارکنان کو ان کی ہرزہ سرائیوں، تہمت تراشیوں، کذب سازیوں اور افسانہ سرائیوں سے بے پروا ہو کر پاکستان کے لئے، پاکستان کے عوام کے لئے اور پاکستان میں اسلام کی سربلندی کے لئے مصروف عمل رہنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے رہنماؤں کا یہ ہی مقصود ہے۔ اور الحمد للہ وہ نہایت استقامت اور پامردی کے ساتھ اپنے اس مقصود پر ڈٹے ہوئے ہیں

ان کا جینا اور ان کا مرنا صرف اللہ کے دین کے لئے ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے اراکین و اعوان و انصار کو بھی اپنے سامنے صرف یہ ہی مقصود رکھنا چاہیئے اور کسی بھی مخالف آواز پر تشویش محسوس نہیں کرنا چاہیئے کہ حق و باطل کی کشمکش ہمیشہ سے دنیا میں جاری چلی آ رہی ہے۔ اور آخری و کامل فتح ہمیشہ حق کی ہی ہوتی ہے۔ یہ مخالفین کا قلبی مرض ہے۔ جس کے بارے میں قرآن حکیم نے بہت پہلے بتا دیا ہے۔ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا۔ اقبال مرحوم سچ کہہ گئے ہیں ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں اور عربوں کے خلاف سازشوں کا مرکز

"بیروت" گذشتہ ایک صدی سے زیادہ سے مغربی طاقتوں بالخصوص برطانیہ، فرانس اور امریکہ کا مشرق وسطیٰ اور عرب دنیا میں ایک ایسا سازشی مرکز بنا چلا آ رہا ہے جہاں سے مسلمانوں اور عربوں کی سیاست و معاشرت کو قدم قدم پر سخت خطرات میں ڈالا گیا۔ اور ان کے مستقبل کو بار بار تباہ کیا جاتا رہا۔

یہ داستان بڑی ہی تلخ اور طویل ہے اور افسوس یہ ہے کہ بیروت آج بھی اس قسم کی سازشوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور ایسے تمام ذہنی تار آج بھی وہاں اپنا سرچشمہ بنائے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ مسلمانوں میں اور عربوں میں انتشار، مایوسی، بداعتمادی، بددلی اور تصادم کو ہوا ملتی رہتی ہے اور ستم ظریفی یہ ہے کہ اب اس ذہنی

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مقالۂ خصوصی

ایک ہو جاؤ! اور حق کی خاطر باطل پر ٹوٹ پڑو!

اب وہ مرحلہ آ ہی گیا ہے جب قومیں صرف اپنا خون دے کر ہی اپنی قومی زندگی کا تحفظ کر سکتی ہیں۔ پاکستان کے خلاف بھارت نے کھل کر جنگ شروع کر دی ہے، اور وہ مشرقی پاکستان کی سرحدوں میں کئی اطراف سے آگ برساتا ہوا داخل ہونے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے۔ اس کی طرف سے مشرقی پاکستان میں داخلی تخریب کاری کا سلسلہ تو عرصہ سے جاری ہے۔ لیکن اس کے حالیہ زبردست جارحانہ اقدام اور حملے نے اس کے سوا اور کوئی راہ باقی نہیں چھوڑی ہے کہ پاکستان جوابی قدم اٹھائے اور آئے دن کی اس کشیدہ صورت حال کو فیصلہ کن موڑ پر لے آئے۔

اور اب یہ موڑ غالباً آ ہی گیا ہے۔

پاکستان کے ایک ایک فرد کے لئے یہ وقت جاں سپاری و سرفروشی کا ہے اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہو گیا کہ اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑا دینے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

"یُقْتَلُوْنَ وَیُقْتُلُوْنَ" کے منظر سے دنیا کو دکھا دیں کہ جب مسلمان جہاد کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے تو پھر اس کے لئے شہر اور ویرانے، صحرا اور سمندر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

وہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے خشکی میں بھی لڑتا ہے، تری میں بھی لڑتا ہے اور ہواؤں میں بھی لڑتا ہے۔

وہ مرتا اور مارتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کی زمین شر و فساد سے پاک و صاف ہو جائے۔

بھارت کے ہندو حکمرانوں کے خلاف اب پاکستان کے مسلمانوں کا یہ ہی معاملہ ہے۔

ہمیں حق و باطل کی فیصلہ کن جنگ لڑنی ہے۔

اس کے لئے اب ہمارے درمیان کوئی اختلاف، کوئی نزاع اور کوئی کشمکش باقی نہیں رہنی چاہیئے۔

ہمیں اپنے تمام امتیازات و تفریقات مٹا کر میدان میں نکل آنا چاہیئے۔

دولت مندوں کو اپنی تمام دولت، وطن عزیز کی حفاظت کے لئے وقف کر دینا چاہیئے تاکہ اس دولت کے ذریعہ جہاد کی تیاریاں کی جا سکیں اور غریب عوام اپنی معاش سے بے نیاز ہو کر وطن کی خاطر کٹ مرنے کے لئے چل پڑیں

تمام مسلمان یک جان ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں۔ یہ وقت ہے کہ پاکستان میں اسلامی اخوت اور اسلامی مساوات کو عملی جامہ پہنا کر دشمن کے شر کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔

وقت، تاریخ، قوم، ملّت، دین اور وطن سب کا آج سے ہم سے یہ ہی مطالبہ ہے۔

"ایک ہو جاؤ! اور حق کی خاطر باطل پر ٹوٹ پڑو!"

اللہ تمہارا حامی و ناصر ہے۔

(کمال)

۲۳ نومبر ۱۹۷۱ء

جمعیۃ گارڈز قائم کیجئے!

پیپلز گارڈ، نیشنل گارڈ، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے نوجوان ورکروں کی ملک میں دو تنظیمیں پہلے سے کام کر رہی ہیں۔ سیاسی طور پر ہر جماعت کا یہ حق ہے کہ وہ قانون کی حدود میں رہتے ہوئے اپنی جماعت کی زیادہ سے زیادہ تنظیم کرے اور یہ حق کسی سے سلب نہیں کیا جا سکتا۔ اب مودودی پارٹی نے مسلم گارڈ قائم کرنے کی دھمکی دی ہے۔ اگر وہ دھمکی آمیز لہجہ سے اس خبر کو نہ بھی لاتے اور مسلم گارڈ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیتے تو انہیں اس سے کون روک سکتا تھا۔ ماضی قریب میں انہوں نے اس قسم کی دہشت پسند پارٹی ڈیموکریٹک پوتھ کے نام سے قائم کر رکھی تھی جس کا مقصد سوائے غنڈہ گردی اور تخریب و انتشار کے کچھ نہیں تھا۔ اس وقت انہیں انصاف اور قانون کا کوئی ہاتھ نہ روک سکا۔ تو اب جبکہ ان کی اندرون خانہ بعض بااختیار لوگوں سے بات چیت ہو چکی ہے۔ ان کا راستہ کون روک سکتا ہے البتہ ہمیں اپنے ہاں یہ ضرور سوچنا ہے کہ ملک کی سب جماعتیں جب روز بروز اپنے حلقے مضبوط بنا رہی ہیں اور اپنے ارد گرد مضبوط آہنی دیواریں قائم کر رہی ہیں۔ اور اپنے نظریات کو فروغ دینے کے لئے نوجوان خون کو آگے لا رہی ہیں اور انہیں اپنے نظریات پر مر مٹنے کا سبق دے رہی ہیں اور یہ سب کچھ اپنے ان نظریات کے تحفظ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ جن کو انہوں نے خود وضع کیا ہے۔ جو ان کے اقتدار اور ذاتی اغراض کے لئے راہ ہموار کرتے ہیں۔ جو انہیں ملک میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے نہیں بلکہ اپنے اقتدار اور ذاتی وقار کے لئے عزیز ہیں۔ اگر باطل پرست اور اقتدار پسند اور جعلی اسلام کے نام لیوا اپنے ان منظم ہو سکتے ہیں۔ اور ان پارٹیوں کے نوجوان اپنے لیڈروں کے فارمولے کامیاب کرانے کے لئے خون سے تحریریں لکھ کر جان کی بازی لگانے کا یقین دلا سکتے ہیں، تو اے اسلام کے فرزندو اٹھو! اسلام آپ کو پکار رہا ہے۔ مدینہ سے آپ کو صدا آ رہی ہے کہ میرے ماننے والے میری عزت اور میرے صحابہ کی ناموس اور ختم نبوت اور دین قیم کے لئے کوئی قربانی اور ایثار کی مثال نہیں قائم کر سکتے؟

جمعیۃ کے نوجوانو!

آپ کے اکابر جس مشن کے علمبردار ہیں یہ وہی تو ہے جس کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں صحابہ کرام کی قربانیاں پیش کر کے ختم نبوت کے علم کو سربلند و سرفراز کیا تھا۔ یہ وہی مشن تو ہے جسے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیصر و کسریٰ کے در و دیوار تک پہنچا کر ان کے باطل ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا تھا۔ یہ وہی مشن تو ہے۔ جسے عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے چار دانگ عالم میں پھیلا کر اسلام کی قوت کا سکہ جما دیا تھا۔

آپ کے اکابر نے سامراجی نظام کے خاتمے کے لئے وہ قربانیاں دی ہیں کہ تاریخ انہیں آج بھی خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ ۱۸۵۷ء کے واقعات اور علماء ربانی کے مجاہدانہ کارنامے۔ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کی بے مثال قربانی آپ سے پھر قربانی اور ایثار کا مطالبہ کرتی ہے حضرت شیخ الہندؒ اور شیخ مدنیؒ کی مالٹا میں گذاری ہوئی جیل کی راتیں آپ کو پھر اسلام کی عزت و آبرو کے لئے بیداری کا سبق دیتی ہیں۔ مولانا احمد سعیدؒ، مفتی کفایت اللہؒ اور حضرت لاہوریؒ رحمہم اللہ اجمعین کی سعید روحیں پھر آپ کو اسلامی نظام حیات کے فروغ کے لئے میدان عمل میں نکلنے کا درس دیتی ہیں۔ روح بخاریؒ آپ سے پھر پوچھتی ہے کہ کیا تم اسلام کے لئے تھوڑا سا جذبۂ حمیت بھی نہیں رکھتے؟ کیا تم نے اپنے اسلاف کے ماضی کو بھلا دیا ہے۔ کیا تمہاری نظر سے بالاکوٹ اوجھل ہو گیا ہے کیا تم مالٹا کے قیدیوں کی اسارٹ کی روداد غم بھول چکے ہو۔ کیا تمہیں اسلام کی عزت عزیز نہیں ہے۔ کیا تمہارے اسلاف اس سرزمین پاکستان کی صداقت و امانت کے امین نہیں تھے؟ اگر تھے اور یقیناً تھے تو میں آپ کو جمعیت اسلاف اور غیرت اکابر کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اٹھو اور اپنی تنظیم کرو۔ اگر مسلم گارڈ اپنے مذموم عزائم بروئے کار لانے کے لئے قائم ہو سکتی ہے تو جمعیۃ گارڈ بھی اسلامی نظام حیات برپا کرنے کے لئے قائم ہو سکتی ہے۔ اگر مسلم گارڈ عثمان غنیؓ کی پگڑی پر ہاتھ ڈالنے والوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے قائم ہو سکتی ہے۔ تو جمعیۃ گارڈ بھی عثمانیؓ پرچم لے کر داماد مصطفیٰؐ کی پاسبانی اور علم و رضا سے دنیائے اسلام کو منور کر سکتی ہے۔ اگر مسلم گارڈ اپنے جعلی اسلام کے لئے غرور کا سر بلند کر سکتی ہے تو جمعیۃ گارڈ بھی اسلام دشمنوں اور اسلاف کے باغیوں اور نظام اسلام سے باغی بتوں کو پاش پاش کر کے اس ملک میں لنا مولیٰ ولا مولیٰ لکم کا نعرہ مستانہ لگا سکتی ہے۔

ساتھیو! اٹھو۔ ہر شہر، ہر قصبہ، ہر بستی میں پھیل جاؤ۔ ہر جگہ جمعیۃ گارڈ قائم کرو۔ نوجوانوں کو منظم کرو، اسلام کی آبرو، پاکستان کی سالمیت اور نظریہ پاکستان جو اسلام ہی ہے۔ اس کی عظمت و بقاء کے لئے ہر جگہ جمعیۃ گارڈ قائم کیجئے۔ اگر آپ نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا۔ اور نوجوان کھیپ کو جمعیۃ گارڈ کے جھنڈے تلے لا جمع کیا۔ تو یہ آپ کا ملت اسلامیہ پر احسان ہوگا۔ اور مستقبل کا مؤرخ آپ کو اسلام کے مجاہد اور جلیل القدر سپوت قرار دے گا۔ میری آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو بلکہ اپنے عمل سے اسے اس سال کا قابل فخر کارنامہ بنا دو۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

اگر آپ اس آواز کو پسند کرتے ہیں تو آج ہی تنظیم شروع کر دیجئے۔ تاکہ پاکستان کے کسی مرکزی شہر میں جمعیۃ گارڈ کا وسیع پیمانہ پر کنونشن بلایا جا سکے۔ شاباش! اپنے نام اپنے ضلعی امیر اور مقامی ناظم کو دیجئے۔ تاکہ اس کام کو باقاعدگی سے آگے بڑھایا جا سکے۔

آپ کا رضاکار بھائی

(محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

جمعیۃ دھرمپورہ لاہور کی جدید تشکیل

حاجی عبدالمجید صاحب امیر۔ جناب نورا حمد صاحب نیز آئس کو شرفیکٹری، جناب عبدالحمید صاحب نائب امیر، محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد رحمانیہ دھرمپورہ ناظم عمومی، مستری عبداللطیف و محمد یونس ناظم۔ فقیر اللہ، محمد سعید ولد مستری برکت علی سالار۔ خازن محمد ابراہیم عبداللطیف

مجلس مشاورت

جناب حافظ قاری سراج الدین خطیب مسجد رحمانیہ قاری محمد انوار صاحب۔ مولوی منظور احمد صاحب۔ مستری محمد یوسف۔ حاجی بشیر احمد، جناب محمد اسلم۔ شیخ نواب دین ٹھیکیدار محمد عمر۔ محمد عبدالوحید۔ مولوی تاج دین۔ حاجی محمد علی جناب محمد یوسف ولد علی بخش گلستان کالونی۔ چوہدری نذیر احمد ولد کریم الٰہی۔

(محمد ابراہیم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرمپورہ لاہور)

جمعیۃ کا ہر کارکن جانباز فورس میں شامل ہو جائے

پاکستان کی سالمیت و تحفظ کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان جہاد کے لئے تیار رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اول دن سے یہ مطالبہ کرتی چلی آ رہی ہے کہ پاکستان کے ہر مسلمان کو ملک و ملت کے دفاع کے لئے خوبی تربیت دی جائے۔

موجودہ حالات میں اس کی ضرورت بالکل واضح ہے یہ بات قابل اطمینان ہے کہ صوبہ پنجاب کے گورنر نے جانباز فورس کے قیام کا اعلان کر دیا ہے۔

میں جمعیۃ کے کارکنان و ارکان اور وابستگان سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ بوجوہ در بوجوہ اس فورس میں شامل ہو کر قوم و وطن کی حفاظت کے لئے خود کو تیار کریں اور ہر جگہ کی جمعیۃ کی شاخیں اس سلسلہ میں پوری دلچسپی لیں

(مولانا) محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

اظہار تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم حکیم نواب دین بعد تمام اراکین نے حضرت مولانا عرض محمد صاحبؒ کوئٹہ اور حضرت مولانا رسول خانؒ (ہزارہ) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

دستور کیسا ہو؟

احمد حسین کمال

پاکستان میں اس کے قیام کے وقت سے لے کر آج تک سب سے زیادہ سنگین اور پیچیدہ مسئلہ دستور سازی کا رہا ہے۔

دستور سازی کے مسئلہ کی پیچیدگیوں کی آڑ لیکر ہی یہاں اقتدار طلبی اور سامراج پرستی کا برے سے برا کھیل کھیلا جاتا رہا ہے۔ آج بھی اس مسئلہ کی سنگینی و پیچیدگی حسب سابق ہے۔

اس دوران کئی دستور یہاں بنے اور فائلوں میں بند پڑے رہ گئے۔ ایک دستور نافذ ہوا، لیکن ختم کر دیا گیا۔ دوسرا چند سال نافذ رہا، لیکن صاحب دستور کے ساتھ ہی ایوان اقتدار سے نکال دیا گیا۔

اب دسمبر ۱۹۷۱ء کے آخری عشرے میں صدر یحییٰ خاں صاحب ایک دستور ملک و قوم کو دے رہے ہیں جو قومی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

یہ دستور کیسا ہوگا اور ملک و ملت کے دستوری و آئینی تقاضوں کو پورا کر سکے گا یا نہیں، دستور کے سامنے آنے، اس کے منظر عام پر ہونے اور نافذ کئے جانے کے بعد ہی اندازہ لگایا جا سکے گا۔

تاہم پاکستان کے ماضی کا جو تلخ و طویل تجربہ سامنے موجود ہے۔ اس کی روشنی میں چند حقیقتیں بالکل واضح ہیں

* ایک یہ کہ دستور اور اس کے تحت قائم ہونے والا نظام ایسا ہونا چاہیئے جو اقتدار طلبی کی کشمکش سے پاک ہو۔
* دوسرے یہ کہ دستور کے نفاذ سے پارٹی تعصبات کے لئے کوئی گنجائش باقی رہے۔
* تیسرے یہ کہ دستور کے ذریعہ نمائندگی یکسر عوامی اور علاقائی بنیادوں پر ہو۔
* چوتھے یہ کہ استظامی اور سیاسی بدعنوانیوں کی ہر راہ دستور میں مسدود کر دی گئی ہو
* پانچویں یہ کہ اقتدار اعلیٰ نہ سروسز کے ہاتھوں میں ہو نہ افراد کے ہاتھوں میں ہو، نہ سیاسی جماعتوں کے ہاتھوں میں ہو، بلکہ صرف عوام کے منتخب ادارے کے ہاتھ میں ہو۔
* چھٹے یہ کہ انتظامی اختیارات زیادہ سے زیادہ نچلی اور علاقائی سطحوں پر تقسیم کر دیئے گئے ہوں۔
* ساتویں یہ کہ تمام انتظامی شعبے براہ راست عوام سے مربوط ہوں حتیٰ کہ عدلیہ بھی عوام سے بلا واسطہ رابطہ رکھنے والی ہو۔
* آٹھویں یہ کہ ملک میں قانون سازی اور عدلیہ کی بنیاد قرآن و حدیث کے احکام پر رکھی گئی ہو۔

پاکستان کے آئندہ دستور میں اگر ان آٹھ نکات کو مکمل طور سے ملحوظ رکھ لیا گیا۔ تو نہ صرف اس کی کامیابی کی پختہ امید کی جا سکتی ہے بلکہ بہت سے ناقابل حل پیچیدگیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور ملک کو سیاسی و سماجی استحکام اور انتظامی عدل و انصاف میسر آ سکتا ہے۔ نیز وسیع تر قومی اتحاد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان کے لئے نہ تو امریکہ کا دستور، نہ برطانیہ کا نظام، نہ روس و چین کا آئین، نہ فرانس، جرمنی، آسٹریلیا وغیرہ کے قوانین کی نقل مفید کارآمد ہو سکتی ہے اور نہ ان بنیادوں پر دستور سازی ماضی کی پیچیدگیوں سے نجات دلا سکتی ہے۔ اس باب میں اگر کسی دستور سے استفادہ کیا جا سکتا ہے تو وہ سوئٹزرلینڈ کا دستور ہے۔

سوئٹزرلینڈ کا دستور دنیا کا واحد دستور ہے جو وفاقی طرز کا ہے، اور اس میں کسی فرد یا جماعت کے اقتدار کی کوئی گنجائش نہیں۔

دنیا بھر میں رائج موجودہ دساتیر میں سے اگر کسی دستور میں مساوات و جمہوریت صحیح معنیٰ میں پائی جاتی ہے تو وہ سوئٹزرلینڈ کا دستور ہے۔

یہ دستور ایسا ہے۔ جس میں نہ حزب اقتدار کا تصور ہے اور نہ حزب اختلاف کا۔ حکومت پورے درجہ کی قومی حکومت ہوتی ہے کسی پارٹی یا فرد کی حکومت نہیں ہوتی۔ اسی لئے ایوان میں کوئی مخالف پارٹی بھی نہیں ہوتی۔

سوئٹزرلینڈ کے دستور کی ان خصوصیات کا یہ نتیجہ ہے کہ یہاں سیاسی پارٹیوں کے درمیان کوئی کشمکش نہیں پائی جاتی۔ سیاست میں مالی منفعت اور عہدوں کا کوئی لالچ موجود نہیں ہے۔ انتخابات کے موقعہ پر کوئی زیادہ خرچ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ نہ ہنگامے برپا کرنے اور نعرے بازیاں کرنے کی نوبت آتی ہے۔ انتخابات میں کسی قسم کی بدامنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بغیر کسی اختلاف، کشمکش اور وقت کے سوئٹزرلینڈ میں تین سرکاری زبانیں رائج ہیں۔ جرمن، فرانسیسی اور اطالوی

سوئٹزرلینڈ کے دستور کی موٹی موٹی باتیں یہ ہیں:۔

(۱) ۲۲ علاقائی حکومتوں کے اشتمال سے سوئٹزرلینڈ کی وفاقی مملکت تشکیل پاتی ہے۔

(۲) ہر علاقہ سے آبادی اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہو کر آنے والے نمائندوں کی تعداد ۱۹۶ ہوتی ہے۔ جو چار سال کے لئے انتخاب کئے جاتے ہیں اس ایوان کو نیشنل کونسل کہا جاتا ہے

(۳) ہر علاقہ سے علاقائی اساس پر دو دو کی تعداد میں ۴۴ ممبر منتخب کئے جاتے ہیں اور یہ دوسرا ایوان کونسل آف اسٹیٹ کہلاتا ہے۔

(۴) یہ دونوں ایوان باہم مل کر فیڈرل اسمبلی کہلاتے ہیں

(۵) یہ اسمبلی ۷ افراد پر مشتمل فیڈرل کونسل کا انتخاب کرتی ہے۔

(۶) فیڈرل کونسل ہر سال باری باری سے اپنا صدر منتخب کرتی رہتی ہے اور یہ فیڈرل کونسل ہی تمام کاروبار چلاتی ہے۔

اس طرح اس نظام میں نہ صدارت کے اللے تللے ہیں، نہ بے پناہ اختیارات کا استعمال، نہ صوابدیدی آمریتیں۔ ایک سال کے لئے فیڈرل کونسل کا صدر دوسرا رکن بن جاتا ہے۔

وفاق کا مکمل اقتدار فیڈرل اسمبلی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

(۷) قانون سازی یہاں براہ راست عوام کی منظوری سے ہوتی ہے۔ اس مقصد کے استصواب عام کیا جاتا ہے۔

(۸) اقتدار کا استعمال نہ تو کوئی فرد واحد کرتا ہے۔ نہ کسی پارٹی کا نمائندہ، بلکہ فیڈرل کونسل کی نیشنل کی ہے۔ جو فیڈرل اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہے۔

اس قسم کی متعدد خصوصیات اس دستور میں موجود ہیں پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی ضرورت استحکام ہے۔ اور یہ استحکام ایسے ہی کسی دستور سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اگر اسلام کے احکام و قوانین کو اساس بنا کر دستوری ڈھانچہ ایسے طرز پر تیار کر لیا جائے۔ تو ملک میں صحت مند سیاست نشو و نما پا سکتی ہے۔ بدترین قسم کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ آمریت کا خطرہ مٹ سکتا ہے اور عوامی اتحاد و استحکام فروغ پا سکتے ہیں۔

گورنمنٹ ہائی سکول سکھر میں یونٹ کا قیام

جمعیۃ طلباء اسلام سکھر کا ایک وفد گورنمنٹ ہائی سکول سکھر جہاں پر طلباء سے ملاقات کی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے طلباء کو آگاہ کیا۔ طلباء نے تعاون کا وعدہ کیا۔ آخر میں جناب غلام حسین شیخ (دہم اے) کو کنوینر مقرر کیا گیا اور چار افراد پر مشتمل کنوینگ کمیٹی بنا دی گئی۔ کنوینگ باڈی میں مندرجہ ذیل طلباء شامل ہیں (۱) جناب ثناء اللہ شیخ (دہم اے) (۲) نجم الدین (دہم اے) (۳) عبد الرشید قریشی (دہم اے) (۴) مشتاق احمد منگریو (دہم سی)

جمعیۃ علماء اسلام کے پانچ ہزار مستند اکابر علماء نے جہاد کا

دستور سے متعلق جمعیۃ علماء اسلام کا دس نکاتی فارمو

کنونشن میں صوبہ سرحد، بلوچستان، سندھ، پنجاب

اور مشرقی پاکستان کے پانچ ہزار علماء نے شرکت کی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے پانچ ہزار علماء کا کنونشن ۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار صبح ۹ بجے مدرسہ "قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں امیر مرکزیہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کی پاس کردہ مندرجہ ذیل قراردادوں کی توثیق کی۔ کنونشن سے مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام نے بھی خطاب کیا۔

جہاد کا شرعی فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر گاہ کہ مملکت خداداد ایک خود مختار اور آزاد ریاست ہے اور دنیا کے نقشہ پر مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اسلامی نظام کا عملی قیام اس کا سنگ بنیاد ہے۔ قرارداد مقاصد پاس کر کے قوم نے پاکستان کی منزل مقصود بھی متعین کر لی ہے۔ ایسی صورت میں پاکستان کی حفاظت اسلام کے نظام عدل کے قیام کی غرض سے ہر مسلمان کا اہم ترین فرض ہو جاتا ہے۔

آج جبکہ ہندوستان کی مسلح افواج نے جارحانہ اقدام کر کے بین الاقوامی معاہدات اور اصول کو توڑ کر تسلیم شدہ سرحدوں کو عبور کر لیا ہے۔ ہوائی جہازوں، ٹینکوں اور توپوں سے پاکستان کی سرزمین پر حملہ ہو چکا ہے۔ پاکستان کے وقار، استحکام اور سالمیت کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ پاکستان کے شہریوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ پاکستان کے ہوائی اڈوں، فوجی ٹھکانوں، مکانات اور فصلوں کو نذر آتش کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کو دفاعی جنگ کے لئے مجبور کر دیا گیا ہے۔ اس صورت حال میں پاکستان کے مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر پاکستانی مسلمان کو میدان جہاد میں کود کر ہر طرح کی قربانی دینا فرض ہے۔ یہ دفاعی جنگ بغیر کسی شرط کے جہاد کا حکم رکھتی ہے۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید ومن قتل دون عرضہ فھو شھید۔

اپنی جان و مال اور عزت آبرو کے بچاؤ میں قتل ہو جانے والا شہید ہے

اور ارشاد ربانی ہے:۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا

جن پر ظلم کیا جاتا ہے انہیں ان کی مظلومیت کی وجہ سے ظالم کے خلاف قتال و جہاد کی کھلی اجازت ہے۔

غزوۂ احد میں مشرکین مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دفاع فرمایا اور مسلمانوں کو مقابلہ کے لئے صف آرا کیا۔ کچھ منافقین نے اس وقت اس کی مخالفت کی اور دفاع کے اس غزوہ میں شرکت سے انکار کیا۔ ان منافقین نے قتال سے گریز کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا

لو نعلم قتالا لاتبعناکم اگر ہم اس کو لڑائی جانتے تو ضرور آپ کے ساتھ چلتے

اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کی مذمت کی اور ارشاد فرمایا

ھم للکفر یومئذ اقرب منھم للایمان

وہ لوگ آج ایمان سے زیادہ کفر کے قریب ہیں

ان آیات و احادیث کی روشنی میں ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین کا یہ عظیم کنونشن اور اس میں شریک ہزاروں مسلمہ علماء کرام مسلمانان پاکستان کے سامنے یہ

شرعی فتویٰ صادر فرماتے ہیں

کہ موجودہ کشمکش میں ہندوستان جارح ہے اور ہندوستانی جارحیت کے مقابلہ میں پاکستان کی حفاظت اور مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کی حفاظت "مقدس جہاد" ہے۔ اس جہاد میں شریک ہونے والے غازی اور اس میں کام آ جانے والے شہید ہیں۔ افواج ہوں یا شہری عوام سب کا فرض ہے کہ وہ حسب استطاعت پوری جدوجہد کریں اور ملکی ضرورت کے مطابق کسی قسم کی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ شہری دفاع کے اصول پر عمل کرنا، رضاکار بھرتی کرانا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا جہاد کے جذبہ کو مسلمانوں کے دلوں میں ابھارنا اور اجاگر کرنا یہ سب خدمات جہاد کے زمرہ میں شامل ہیں جمعیۃ علماء اسلام اس سلسلہ میں تمام پاکستانیوں کے اتحاد کو ضروری خیال کرتی ہے اور خود جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن دوسرے پاکستانیوں کے دوش بدوش بلکہ ان سے بھی آگے ملک کی حفاظت کے لئے ہر مضبوط قدم اٹھانے کو تیار ہیں۔

دستوری نکات

ملکی آئین کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل مطالبہ صدر مملکت کی خدمت میں پیش کرتی ہے اور ان سے پرزور استدعا کرتی ہے کہ وہ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آئین کے جس مسودہ کو پروگرام کے مطابق قوم کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس میں ان نکات کو لازماً شامل کر دیں۔

(۱) ملک کا قانون کتاب و سنت پر مبنی ہوگا، اور کوئی ایسا قانون یا آرڈیننس نافذ نہیں کیا جائے گا جو کتاب و سنت کے خلاف ہو، اور موجودہ قوانین کو زیادہ سے زیادہ ایک سال کی مدت میں کتاب و سنت کے مطابق تبدیل کر دیا جائے گا۔

(۲) اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ کتاب و سنت کے بتائے ہوئے معروفات کو قائم کرے، منکرات کو مٹائے اسلامی معاشرہ کے قیام۔ شعائر اسلام کے احیاء اور دینی اقدار کو فروغ دینے کے لئے ضروری اسلامی تعلیم و تربیت کا موثر انتظام کرے۔

(۳) مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل و لسان و علاقائیت کے ایسے لوگوں کی ضروریات زندگی (مثلاً خوراک، لباس رہائش، علاج، تعلیم وغیرہ) کی کفالت کرے گی۔ جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں اور ملک بھر میں مزدوروں کسانوں اور محنت کش طبقوں کے ناجائز استحصال کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا۔

(۴) باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہونگے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ یعنی حدود قانون شریعت کے اندر تحفظ جان و مال، آزادئ مذہب آزادئ عبادت، آزادئ رائے، آزادئ فعل و حرکت آزادئ اجتماع، آزادئ تحریر و تقریر، آزادئ اکتساب رزق وغیرہ بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور مندرجہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کی سند جواز کے بغیر سلب نہیں کیا جائے گا، اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو صفائی کا موقع دیئے بغیر اور عدالتی فیصلہ سے قبل کوئی سزا نہیں دی جائیگی۔

(۵) مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ ہر ایک فرقہ کے شخصی معاملات ان کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے، اور یہ فیصلے انہی کے قاضی کریں گے۔

(۶) رئیس مملکت کا مسلمان ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صالحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔ دستور میں مسلمان کی ایسی جامع مانع تعریف کی جائے گی۔ جس کے تحت اسلام کے بنیادی عقائد۔ توحید رسالت، ختم نبوت اور آخرت پر ایمان وغیرہ کو پورا تحفظ حاصل ہو سکے۔

(۷) جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی۔ وہ اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

(۸) عدلیہ کو انتظامیہ کے اثرات سے مکمل آزاد رکھا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

(۹) ایسے نظریات و افکار کی تبلیغ و اشاعت و تعلیم ممنوع ہوگی جو مملکت کے اساسی اصول و مبادی کے منافی ہوں اور جس سے اسلام کے بنیادی عقائد توحید رسالت، ختم نبوت وغیرہ مجروح ہوں۔

(۱۰) دستور کی کوئی دفعہ جو قرآن و سنت سے متصادم ہوگی کالعدم ہوگی اور کتاب و سنت کے احکام کو ایسی تمام دفعات پر برتری اور فوقیت حاصل ہوگی۔

مالک عشرۃ کاملۃ

دیگر قراردادیں

(۱) یہ اجلاس حکومت لیبیا کا اس کے اس اقدام پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے کہ اس نے اپنے ملک میں قرآنی قوانین اور اسلامی شریعت کا نفاذ کر کے عالم اسلام کے لئے بہترین مثال قائم کی ہے۔ نیز یہ

...ستند اکابر علماء نے جہاد کا شرعی فتویٰ دے دیا!

...لق جمعیۃ علماء اسلام کا دس نکاتی فارمولا اور دیگر قراردادیں

کنونشن میں صوبہ سرحد، بلوچستان، سندھ، پنجاب اور مشرقی پاکستان کے پانچ ہزار علماء نے شرکت کی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے پانچ ہزار علماء کا کنونشن ۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار صبح ۹ بجے مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں امیر مرکزیہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کی پاس کردہ مندرجہ ذیل قراردادوں کی توثیق کی۔ کنونشن سے مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام نے بھی خطاب کیا۔

اسلامی معاشرہ کے قیام۔ شعائر اسلام کے احیاء اور دینی اقدار کو فروغ دینے کے لئے ضروری اسلامی تعلیم و تربیت کا مؤثر انتظام کرے۔

(۳) مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل و لسان و علاقائیت کے ایسے لوگوں کی ضروریات زندگی (مثلاً خوراک، لباس رہائش، علاج، تعلیم وغیرہ) کی کفالت کرے گی۔ جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں اور ملک بھر میں مزدوروں کسانوں اور محنت کش طبقوں کے ناجائز استحصال کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا۔

(۴) باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہونگے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ یعنی حدود قانون شریعت کے اندر تحفظ جان و مال، آزادی مذہب آزادی عبادت، آزادی رائے، آزادی نقل و حرکت آزادی اجتماع، آزادی تحریر و تقریر، آزادی اکتساب رزق وغیرہ بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور مندرجہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کی سند جواز کے بغیر سلب نہیں کیا جائے گا۔ اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو صفائی کا موقع دیئے بغیر اور عدالتی فیصلہ سے قبل کوئی سزا نہیں دی جائیگی۔

(۵) مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ ہر ایک فرقہ کے شخصی معاملات ان کے اپنے فقہی مذہب کے موافق ہوں گے، اور یہ فیصلے انہی کے قاضی کرینگے۔

(۶) رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمایندوں کو اعتماد ہو۔ دستور میں مسلمان کی ایسی جامع مانع تعریف کی جائے گی۔ جس کے تحت اسلام کے بنیادی عقائد، توحید رسالت، ختم نبوت اور آخرت پر ایمان وغیرہ کو پورا تحفظ حاصل ہو سکے۔

(۷) جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی۔ وہ اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

(۸) عدلیہ کو انتظامیہ کے اثرات سے مکمل آزاد رکھا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

(۹) ایسے نظریات و افکار کی تبلیغ و اشاعت و تعلیم ممنوع ہوگی جو مملکت کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا سبب ہوں اور جس سے اسلام کے بنیادی عقائد توحید رسالت، ختم نبوت وغیرہ مجروح ہوں۔

(۱۰) دستور کی کوئی دفعہ جو قرآن و سنت سے متصادم ہوگی کالعدم ہوگی اور کتاب و سنت کے احکام کو ایسی تمام دفعات پر برتری اور فوقیت حاصل ہوگی۔

تلک عشرۃ کاملۃ

دیگر قراردادیں

(۱) یہ اجلاس حکومت لیبیا کو اس کے اس اقدام پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے کہ اس نے اپنے ملک میں قرآنی قوانین اور اسلامی شریعت کا نفاذ کر کے عالم اسلام کے لئے بہترین مثال قائم کی ہے۔ نیز یہ اجلاس تمام مسلم ممالک سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حکومت لیبیا کی طرح اپنے اپنے ملکوں میں دینی نصرت کو اپنا نصب العین قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی حقیقی نصرت حاصل کرنے کی سعی کریں۔

(۲) یہ اجلاس حکومت چین کی حسب سابق ہمدردی اور پاکستان کی بھرپور امداد نیز تمام مسلم و غیر مسلم ممالک کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ پاکستان کی طرف سے امن کی بحالی کے تمام وسائل اختیار کرنے کے باوجود بھارت کی ضد، ہٹ دھرمی اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بھارت کو مہنگی پڑے گی۔

(۳) یہ اجلاس اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ ہنگامی حالات کے اعلان کے بعد بعض تاجروں نے ذخیرہ اندوزی شروع کر دی ہے جس سے ضروریات زندگی کی قیمتوں پر اثر پڑ رہا ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے، کہ جس طرح ۶۵ء میں اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان نے نرخوں کو پرانے معیار پر قائم رکھا تھا، اور ملک میں اس سلسلہ میں گڑبڑ نہیں ہونے دی تھی۔ اسی طرح اب بھی اقدامات کئے جائیں۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا فضل اللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم ٹھیڑی سندھ کے بیرحمانہ دن دہاڑے قتل کے مقدمہ کی کارروائی مارشل لاء عدالت میں کی جائے۔ اور غیر معمولی تاخیر سے مقدمہ کو بچاتے ہوئے جلد از جلد انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا دوست محمد صاحب شہید روڈ سلطان جھنگ کے قتل کے مقدمہ کو مارشل لاء کے سپرد کر کے جلدی انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔

(۵) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا یہ نمائندہ اجلاس ملک کے جلیل القدر علماء کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ جو روشنی کے مینار اور ملک و ملت کے لئے بہترین سرمایہ تھے۔ ان میں حضرت استاذ العلماء حضرت مولانا رسول خاں صاحب، حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب ہزارہ، حضرت مولانا عرض محمد صاحب بلوچستان، حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتانی اور حضرت مولانا نذیر احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چکر کی وفات حسرت آیات خاص طور پر ملک و ملت کے عظیم نقصان کا سبب ہوتی ہے۔ یہ اجلاس دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور دوسرے علماء کرام کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ کنونشن صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ۲۰ دسمبر کو آئین کو کسی فرمان کے ذریعہ سے نافذ نہ کریں۔

بلکہ آئین کا مسودہ اسمبلی کے سامنے منظوری کی غرض سے پیش کریں۔ تاکہ اسمبلی کے اراکین سادہ اکثریت سے آئین کو آخری منظوری دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور لیگل فریم ورک آرڈر کے عین مطابق قوم سے اسلامی آئین سازی کے وعدوں کی تکمیل کر سکیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان جہاد کانفرنسیں

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل مقامات پر جہاد کانفرنسیں منعقد کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل اکابر جمعیۃ اور عہدہ داران اور مقامی علماء شرکت فرمائیں گے۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے مدظلہ۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے مدظلہ۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی مدظلہ خطیب جمعیۃ حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب مدظلہ۔ خطیب شعلہ بیان حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری۔ قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پروگرام حسب ذیل ہے (۱) ۷ دسمبر بروز منگل سرگودھا شہر (۲) ۹ دسمبر بروز جمعرات ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں (۳) ۱۰ دسمبر بروز جمعہ پشاور شہر (۴) ۱۱ دسمبر بروز ہفتہ راولپنڈی (۵) ۱۲ دسمبر بروز اتوار سیالکوٹ (۶) ۱۳ دسمبر بروز پیر ملتان (۷) ۱۴ دسمبر منگل بہاولنگر (۸) ۱۵ دسمبر بدھ سکھر (۹) ۱۶ دسمبر بروز جمعرات کراچی (۱۰) ۱۷ دسمبر بروز جمعہ کوئٹہ۔

حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ سے

ایک ہمدردانہ اپیل

حال ہی میں حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ نے محکمہ ایریگیشن پی ڈبلیو ڈی کے چار ڈویژنوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) وزیرستان ایریگیشن ڈویژن ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خاں
(۲) مردت کینال ایریگیشن ڈویژن بنوں
(۳) میکینیکل ایریگیشن ڈویژن پشاور
(۴) پیڈالوجی ڈویژن ملتان

اس تخفیف سے تقریباً ۲۰۰ ملازمین کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا۔ یعنی ۲۰۰ گھرانے بیروزگار ہو جائیں گے۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں روز افزیش سے نہایت پسماندہ علاقہ ہے اور اس سے پسماندگی میں اور اضافہ ہو گیا۔ صرف وزیرستان ایریگیشن ڈویژن ڈیرہ اسماعیل خاں کے ختم ہونے سے قریباً ۷۰ ملازمین بیروزگار ہو جائیں گے ان ملازمین میں اکثریت ایسے ملازمین کی ہے کہ جن کی سروس قریباً بارہ سال سے کم نہیں ہے۔ جبکہ دوسرے محکموں کے چار پانچ سال سروس والے ملازم کو کنفرم کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ستم ظریفی اور کمبختی ڈیرہ اسماعیل خاں کے عوام کے ورثہ میں آئی ہے کہ یہاں ۱۲ سال سروس والے ملازمین نکالے جا رہے ہیں۔ ہم جملہ ملازمین ایریگیشن حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ان دفتروں کو ختم نہ کیا جائے۔ اور ان ملازمین کو بیروزگاری سے بچایا جائے حالانکہ ہمارے صدر محترم نے اپنی نشری تقریر میں فرمایا تھا کہ ون یونٹ کے توڑنے سے ملازمین میں نہ تخفیف کی جائے گی اور نہ انہیں برطرف کیا جائے گا۔ اگر تخفیف ضروری ہے تو اس طرح کی جائے کہ تخفیف سرکل کیڈر پر نہیں ہونی چاہیئے بلکہ ریجنل لیول پر کرنی چاہیئے۔ اگر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں تخفیف سرکل کیڈر کے مطابق کی گئی تو یہ سدرن سرکل والے ملازمین کے لئے ناانصافی اور ظلم عظیم ہوگا۔ اور برطرف ہونے والے ملازمین کی سروس کا جلد از جلد بندوبست کیا جائے۔

از ملازمین درجہ سوم اور چہارم وزیرستان
ایریگیشن ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خاں

مولانا منظور احمد چنیوٹی کا دورہ گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تین دن گوجرانوالہ میں قیام فرمایا اور اس دوران جامع مسجد شیرانوالہ باغ مدرسہ اشرف العلوم۔ جامع مسجد جڑ محلہ۔ جامع مسجد فاروقیہ گلی نمبر ۱۴ کرشنا نگر۔ جامع مسجد گلی لانگریاں والی۔ جامع مسجد حنفیہ ایمن آباد اور جامع مسجد لوہاروں والی تلونڈی راہ والی (گوجرانوالہ چھاؤنی) میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس دورہ میں مولانا زاہد الراشدی اور مولانا ممتاز الرحمٰن بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

قنوتِ نازلہ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ملک بھر کے تمام خطباء و ائمہ مساجد سے اپیل کی ہے کہ ہر نماز کے بعد ملکی سالمیت کے تحفظ اور بہادر افواج کی نصرت کے لئے خصوصی دعائیں مانگیں اور نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قومہ کی حالت میں قنوت نازلہ پابندی کے ساتھ پڑھیں۔ قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام بلند آواز سے ایک ایک جملہ کہے اور مقتدی آمین کہیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَانْصُرْ عَسَاكِرَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَاكِسْتَانَ وَفِلَسْطِيْنَ وَسَائِرِ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْكَفَرَةَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْهُنُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَزَمِّرْ دِيَارَهُمْ وَخَرِّبْ بُنْيَانَهُمْ وَقَلِّبْ تَدَابِيْرَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَخُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ وَصَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

ضروری ہدایت

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں اور عام اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس مضمون کے محضرنامے تیار کر کے ان پر ہر ہر جگہ کے معتبر اور ہو سکے تو عام لوگوں نیز اداروں کے ذمہ دار حضرات کے دستخط لے کر جناب صدر محترم پاکستان جناب آغا محمد یحییٰ خاں صاحب راولپنڈی کے پتہ پر ارسال کریں۔ محضرنامے انہی کے نام پر ہوں۔ (محضرنامے کی عبارت یہ ہو)

عالی جناب صدر محترم پاکستان آغا محمد یحییٰ خاں صاحب زید کرمہٗ!

السلام علیکم!

جناب عالی!

پاکستان کی بقاء و استحکام کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد اور پاکستانیوں کو توفیق جہاد دینے اور اپنی نصرت سے نوازنے پر ہے۔

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی مدد کرنا فرض قرار دیا اور دین کی مدد کرنے والوں کی امداد کا قطعی وعدہ فرمایا ہے۔ دین کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ۲۴ سال سے ہمارا وطن عزیز پاکستان جس اسلامی آئین سے محروم ہے، وہ اسلامی آئین نافذ فرما کر زندہ جاوید ہونے کی سند حاصل فرمائیں۔

یہ آئین کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبہ کے مطابق تمام اسلامی فرقوں کے علماء کے متفقہ بائیس نکات پر مشتمل ہو جس میں مسلمان کی صحیح اور جامع و مانع تعریف بھی شامل ہو اور جس کی وضاحت و تشریح جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے عظیم کنونشن منعقدہ لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء میں کر دی ہے۔ یہ جناب کا تاریخی کارنامہ ہوگا۔ فقط

العبد العبد العبد

ضروری نوٹ

اگر ہو سکے تو صدر محترم کے نام اس مضمون کے تار ارسال کئے جائیں۔

"مہربانی کر کے اسلامی قانون نافذ فرما دیں"

مفت

اگر وقت سے پہلے بڑھاپا محسوس کرتے ہوں یا مختلف جنسی امراض نے آپ کو گھیر لیا ہو تو گھبرائیں نہیں بلکہ از سر نو جوانی واپس لانے کے لئے ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر رسالہ شباب صحت باتصویر مفت طلب کریں جس کے مطالعہ سے لاکھوں حضرات خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کر رہے ہیں

حکیم حنیف اختر پوسٹ بکس ۱۰۵ ملتان مغربی پاکستان

پردہ اٹھتا ہے

آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں

چند انتہائی تلخ حقائق و واقعات

از
مولوی محمد اسحاق خاں
ناظم جمعیۃ علماء
آزاد کشمیر

(آخری قسط)

بہرکیف ایڈوکیٹ جنرل نے جب قانونی مواد پیش کیا تو صدر حکومت نے ارشاد فرمایا کہ اچھا آپ مجھے یہ سب کچھ لکھ دیں، تاکہ میں اسے اپنے پاس رکھ کر ملزم کے خلاف ایکشن لے سکوں۔

رہبر کمیٹی کی پریس کانفرنس

کم وبیش کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کی اس طویل ملاقات اور صدر موصوف کے اس اطمینان بخش جواب کے بعد ہم نے گیلانی ہوٹل مظفرآباد میں ایک پریس کانفرنس بلالی جس میں آزاد کشمیر کے علاوہ پاکستان کے ان بہت سے پریس کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جو اسمبلی سیشن کی وجہ سے یہاں بطور خاص آئے ہوئے تھے۔ ہم نے اپنی ملاقات کی یہ تمام تفصیلات ان کے سامنے رکھیں۔ چنانچہ پریس میں یہ خبر شائع ہوئی کہ شیخ محمود کے خلاف ایکشن لینے کے لئے صدر آزاد کشمیر نے ایڈوکیٹ جنرل کو ۲۷۔ اپریل تک قانونی مواد پیش کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اس خبر سے ملک کی مضطرب فضا میں قدرے سکون آیا اور عوام کو قدرے اطمینان ہوا کہ صدر حکومت شاتم اسلام کو سزا دینگے۔

خبروں پر سنسر اور صدر حکومت کا عجیب و غریب رویہ

مگر اس کے کچھ ہی دن بعد اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی، کہ صدر حکومت نے کہا ہے کہ میں نے کسی وفد سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم شیخ محمود کے خلاف ایکشن لیں گے۔ اور مجھے دکھ ہوتا ہے کہ مجھ سے وہ بات کیوں منسوب کی جاتی ہے جو میں نے نہیں کہی۔ لہٰذا آئندہ صدر حکومت سے متعلق کوئی بھی خبر اس وقت تک شائع نہیں ہوگی۔ جب تک کہ ڈائرکٹر انفارمیشن اس کی تصدیق نہیں کرینگے۔ آزاد کشمیر کی جو بیس سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ خبروں پر سنسر عائد کردی گئی۔ اور اس طرح عوامی ووٹوں سے منتخب ہوکر برسر اقتدار آنے والی پہلی جمہوری حکومت نے جمہوری قدروں پر بھی جمہوریت کی دعویدار اس حکومت نے خود پہلا وار کیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

آزاد کشمیر میں مرزائیت

دوسری طرف نئی حکومت کے مکمل ہوجانے کے بعد کچھ مرزائیوں اور قصہ دامان کے خلاف یہ افواہ عام چل رہی ہے کہ ان کا تعلق مرزا غلام احمد قادیانی کی امت سے ہے مگر موجودہ حکومت ان کی طرف سے برابر زبردست دفاع کر رہی ہے کہ وہ مرزائی نہیں مسلمان ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ فی الواقعہ صحیح مسلمان ہیں تو ان کے خلاف یہ افواہ بلاوجہ کیوں پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرے وزراء اور ذمہ داروں کے خلاف یہ بات کیوں نہیں کہی جاتی۔ آخر ان ہی سے کیا عناد ہے۔ کیا زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو کے مطابق یہ افواہ درست نہیں ہے۔ اور پھر اگر یہ لوگ سچے مسلمان ہیں تو پھر وہ جمہور مسلمین کی طرح علی الاعلان کیوں نہیں کہتے کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج سمجھتے ہیں کہ ان وجوہ کے پیش نظر یہ کہنا بجا ہوگا کہ ان لوگوں کے خلاف مرزائیت کے الزامات بالکل بے بنیاد نہیں ہیں۔

ایک حیرت انگیز انکشاف

اسلامی نظام حیات کی داعی آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت کے بارے میں ایک ایسے مسلم کانفرنسی اخبار کے ایک انکشاف سے ہم انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ جو ہمیشہ سے جماعتی بالیسیوں اور اس کے پروگرام کا زبردست مویدا اور مبلغ رہا ہے۔ مسلم کانفرنس کا مشہور و معروف ترجمان ہفت روزہ "جہاد" سیالکوٹ اپنی ۲۱ر مارچ ۷۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ "حکومت آزاد کشمیر کے صدر نے اپنے اردگرد مرزائیوں کا اس قدر ہجوم کرلیا ہے کہ مظفرآباد گویا ربوہ ثانی بن چکا ہے"۔

اب سوال یہ ہے کہ کم وبیش تین ماہ کی غیر معمولی مدت کے گذرنے کے باوجود اب تک حکومت نے اس کی صفائی کیوں نہیں کی؟ کیا حکومت کی اس خاموشی سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ یہ الزام درست ہے۔ اگر یہ الزام درست ہے کہ اسلامی نظام کی آڑ میں مرزائیت مسلط کی جارہی ہے تو اس سے بڑا المیہ بھی کوئی ہوسکتا ہے۔ اور اگر اس قدر بڑا الزام غلط ہے تو حکومت نے کیا تردید کی اور اس کے ایڈیٹر سے کیا باز پرس کی؟ آخر حکومت کا محکمہ سی آئی ڈی اور محکمہ اطلاعات کس مرض کی دوا ہیں؟

ایک عظیم طوفان کے آثار

ان حالات سے کیا یہ بات عیاں نہیں ہوجاتی کہ کم وبیش نصف صدی سے مرزائیوں کی جو کوششیں ایک مرزائی سٹیٹ بنانے کے لئے ہو رہی تھیں۔ وہ اب کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہیں اور آزاد کشمیر کو مرزائی سٹیٹ بنانے کی داغ بیل سردار عبدالقیوم خاں کی حکومت میں پڑ چکی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ حکومت اتنے بڑے الزام کی کوئی تردید نہیں کرتی اور ایک ایسے شخص کے خلاف ایکشن لینے میں مصلحت کوشی کا شکار ہے جس نے اپنی کفریات کا کھلے بندوں انکشاف کیا۔ اور اس کے خلاف سارا ملک چیخ اٹھا۔

آزاد کشمیر اسمبلی کا کردار

آزاد کشمیر کی حکومت کے علاوہ اس کی آئین ساز اسمبلی نے اس سے بھی شرمناک کردار ادا کیا۔ کہ اسمبلی میں اس حکمران جماعت سے تعلق رکھنے والے دس ممبران اسمبلی نے جو اسلامی نظام حیات کی دعویدار ہے۔ اس سب احتجاج اور شور کے باوجود اپوزیشن کے بھی کچھ ممبران کو اپنے ساتھ ملاکر مسٹر شیخ محمود کی حمایت میں حکومت کو ایک مشترکہ یادداشت پیش کی ہے اگرچہ بعض ممبران نے اس سے اپنی لاتعلقی اور برأت کا اظہار کردیا ہے۔ مگر کچھ اب تک بدستور خاموش ہیں جس پر عوام نے بجا طور پر یہ احتجاج کیا ہے کہ صدر حکومت اپنے ان خصوصی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلامی آئین و دستور کی دعویدار و ذمہ دار اس کفر نواز اسمبلی کو فوری طور پر توڑ دیں جو انہیں ایکٹ ۱۹۷۰ء کے مطابق حاصل ہیں۔ کیونکہ دستور ساز اسمبلی کے ان ممبروں نے کھلم کھلا کفر کا ساتھ دے کر اسلامیان ریاست کے دل مجروح کئے ہیں۔

علماء کی گرفتاری

دوسری جانب الٹا قصہ یہ ہوا کہ کفر کی مخالفت کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے دو راہنماؤں کو اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت نے گرفتار کرلیا۔ اس موقع پر شیخ سعدی شیرازیؒ کی بات بڑی موزوں نظر آتی ہے کہ وہ ایک دفعہ کہیں جارہے تھے کہ راستے میں کسی جگہ کتے ان کے پیچھے پڑ گئے انہوں نے جان بچانے کے لئے جب انہیں مارنے کے لئے نیچے پڑے ہوئے پتھر اٹھانا چاہے تو وہ کوسے میں منجمد ہونے کے، اٹھ نہ اٹھ سکے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ یہ کیسے لوگ ہیں کہ کتوں کو تو کھول رکھا ہے اور پتھروں کو باندھ رکھا ہے۔ تقریباً یہی قصہ یہاں بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملحد اور دین دشمن عناصر کو تو دین دشمنی اور مسلمانوں کی دل آزاری کی کھلی چھٹی

دے دی جائے اور اس کے برعکس کفر کے خلاف آواز بلند کرنے کی پاداش میں اہل حق کو پابند طوق و سلاسل کر دیا جائے۔ تجربہ بالآخر عوام کے شدید احتجاج پر کوئی دو ہفتے بعد حکومت کو کہنا پڑا کہ علماء زیر حراست نہیں ہیں اور اس طرح کسی نہ کسی حد تک اسے رائے عامہ کے سامنے جھکنا پڑا۔

تاریخی المیہ

اگر ذرا سا تامل کیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ شیخ محمود والا معاملہ ہماری تاریخ کا ایک ایسا افسوسناک المیہ ہے۔ جس کی مثال ہماری تاریخ میں نہیں ملتی۔ کیونکہ آزاد کشمیر اور پاکستان کی تاریخ کے علاوہ دور غلامی میں بھی کبھی ایسے نہیں ہوا کہ کسی بھی ذمہ دار افسر نے اسلام کے خلاف علی الاعلان اور برسر عام اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف اس قسم کی دریدہ دہنی اور ہرزہ سرائی سے کام لیا ہو۔ اول تو کسی کو اس کی جرأت ہی نہیں ہوئی ہوگی۔ اور اگر کبھی کسی نے اس طرح کی حماقت کی بھی ہوگی تو اسے اتنی نوبت پہنچنے سے قبل ہی کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا ہوگا۔ اور پھر موجودہ صورت حال میں تو یہ مسئلہ اس لحاظ سے اور بھی زیادہ افسوسناک قرار پاتا ہے کہ اس میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے ہر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے بیالیس علماء کرام کے فتاویٰ حاصل کر کے انہیں ردی کی ٹوکری کے حوالے کر کے علماء کے وقار کو بھی زبردست ٹھیس پہنچائی گئی۔ جس کا مطلب تو یہ ہوا کہ شیخ محمود سے توہین اسلام کے سلسلہ میں جو کسر رہ گئی تھی وہ حکومت نے اپنے طور پر پوری کر دی۔ اور پھر اتنا ہمہ گیر احتجاج ہوا کہ اس کی بھی مثال نہیں، اور پھر اس کے تحفظ کے لئے حکومت کی جانب سے جواز یہ پیش کیا گیا کہ چونکہ توہین اسلام ہمارے قانون میں کوئی جرم نہیں۔ اس لئے ہم مجبور ہیں۔ اور پھر یہ سب کچھ اس حکومت کے ہاں ہو رہا ہے۔ جو ساری دنیا میں اسلام اسلام کا ڈھنڈورہ اس قدر زور شور سے پیٹ رہی ہے کہ کانوں پڑی آواز بھی نہیں سنائی دیتی۔ اور اس کے نتیجے میں نادانستہ و خوش فہم مسلمانوں کی طرف سے داد و تحسین کے ڈونگرے بجائے جا رہے ہیں۔

ارباب فکر کے لئے لمحہ فکریہ

اب دردمندان ملت اور اصحاب فکر و بصیرت کے سامنے موجودہ صورت ایک سوالیہ نشان بن کے رہ جاتی ہے کہ انہیں کیا کرنا چاہیے۔ اور وہ اپنے ملی فرائض سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ کیا اس موقع پر انہیں چپ سادھ لینی چاہیے۔ یا اس سے بڑھ کر بھی کچھ کرنا ہوگا۔ اگر خاموشی ہو تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ہم نے تسلیم کر لیا کہ

(الف) پچھلی چودہ صدیوں میں بشمول تمام محدثین مفسرین، ائمہ مجتہدین، قرآن عزیز کی صحیح تفسیر اور اس کا صحیح مفہوم کوئی بھی نہیں سمجھ سکا۔

(ب) بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ خود پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام (نعوذ باللہ من ذالک) بھی قرآن کی صحیح تفسیر نہیں سمجھ سکے۔ جن کی بعثت کا مقصد ہی تعلیم کتاب و حکمت ہے۔ اور یہ کہ صحیح تعبیر و تشریح اسلام کی اور اصل تفسیر قرآن کی وہ ہے۔ جو ۱۹ جنوری ۱۹۸۶ء کو مظفر آباد کالج میں بیان کی گئی۔ کیا اس صورت میں ہمیں اپنے آپ کو مسلمان اور مومن کہلانے کا کوئی حق پہنچتا ہے اور کیا اس کے بعد ہم سب نے مجموعی طور پر اپنی ملی موت کے پروانے پر دستخط ثبت نہیں کر دیئے۔ کیا اسلام کی ناموس کی خاطر مرمٹنے کا اس سے بھی بڑا کوئی موقع ہو سکتا ہے؟ قطعاً نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس میں ارباب ملت سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ ہم کیا کریں۔ اور کس طرح اپنے اس اہم اور نازک ترین ملی فریضہ سے عہدہ برآ ہوں مجھے دردمندان ملت کے جوابات کی شدید انتظار رہے گی

ضلع حیدر آباد کے امیر جمعیۃ علماء اسلام کا صدر پاکستان کو مشورہ

حیدر آباد: پاکستان کے لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ پاکستان کے خلاف بھارت کی بڑھتی ہوئی جارحیت کا خاتمہ کرنے کے لئے بھارت کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔ یہ مشورہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدر آباد کے امیر شیخ الحدیث پیر سید عبد القدوس نے صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان کو دیا ہے۔

پیر صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بھارت نے پہلے مشرقی پاکستان میں مداخلت کی اور اب وہ بین الاقوامی قوانین کی پرواہ کئے بغیر پاکستان کی سرحدوں پر اپنی افواج کا اجتماع کر چکا ہے۔ اور وہ مشرقی پاکستان پر باقاعدہ حملے بھی کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں گزشتہ چند ماہ سے پاک و ہند کے درمیان جو "سرد جنگ" اور دباؤ کی سیاست (پریشر پالٹیکس) چل رہی ہے۔ وہ وقت گذرنے کے ساتھ پاکستان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ کیونکہ بھارت کے ناپاک عزائم جنگ کے بغیر ہی پورے ہو رہے ہیں لیکن پاکستان کے وجود کی بقاء آزادی کے تحفظ اور معاشی و سیاسی استحکام کے لئے یہ ضروری ہے کہ پاکستان اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے بھارت کو اس کی جارحیت کا بھرپور جواب دے۔ اور یہ جارحانہ حملہ نہیں بلکہ دفاعی جنگ ہوگی۔ جس کے لئے پاکستان حق بجانب ہوگا۔ کیونکہ بھارت کی مسلسل مداخلت اور ناقابل برداشت جارحیت کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ بھارت کو طاقت سے کچل دیا جائے۔ کیونکہ وہ دلائل و حقائق یا ڈپلومیسی کی زبان نہیں سمجھتا۔

مدرسہ عربیہ دار العلوم امینیہ کا داخلہ

جڑانوالہ کی قدیم و عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ دار العلوم امینیہ رجسٹرڈ کا جدید داخلہ دشمن شوال سے لیکر ۲۵ شوال تک جاری رہے گا۔ عربی و فارسی اور تجوید و حفظ و ناظرہ تعلیم القرآن کے درجات میں داخلہ کے خواہشمند طلباء مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

مہتمم محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد جڑانوالہ ضلع لائلپور

رستم تحصیل سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسۂ عام

رستم تحصیل سکھر میں جمعیۃ کا جلسہ مدرسہ دار الفیوض میں منعقد ہوا۔ جلسے کی کارروائی ظہر سے شروع ہوئی۔ بیرونی حضرات کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ بعد نماز مغرب ہزاروں عوام کو کھانا کھلایا گیا۔ ٹھیک آٹھ نماز عشاء شروع کی گئی۔ پھر نماز کے بعد باقاعدہ جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ نعت خوانی و تلاوت کے بعد حضرت مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ملتان والے نے اپنی ڈیڑھ گھنٹہ تقریر میں عوام و خواص کو اٹھارویں صدی سے لے کر موجودہ وقت تک علماء ربانی کے مجاہدانہ کارناموں سے روشناس کرایا اور مولانا نے عوام کو خبردار کیا کہ سرمایہ دار اور وڈیروں سے ہوشیار رہو۔

اس کے بعد حضرت مولانا پیر طریقت مولانا عبد الکریم صاحب قریشی بیر شریف والے نے ڈیڑھ گھنٹہ ایمان افروز تقریر فرمائی۔ حضرت نے عبادت و عدالت پر تقریر فرمائی آخر میں جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت عوام کے سامنے رکھی سارے مجمع نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر نعرۂ تکبیر سے وعدہ کیا اس کے بعد مولانا عبد القادر بلوچ روہتی والے نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ پورے ایک بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(احقر عبد الحق ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام رستم ضلع سکھر)

مرکزی وفد سے معاونت کا شکریہ

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے ترجمان اسلام میں شائع ہونے والی اپیل پر توجہ دلانے کے لئے مولانا عبد القادر قاسمی اور شیخ محمد یعقوب پر مشتمل وفد دورہ صوبہ سندھ کے لئے متعین کیا تھا۔ وفد نے اپنا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے وفد سے تعاون کیا اور پرخلوص خیر مقدم کیا۔ خاص طور پر ان حضرات کے نام قابل ذکر ہیں۔ سکھر سے حافظ عبد المجید حاجی عبد اللہ خیرپور میرس سے محمد خان عزیز۔ نواب شاہ سے ڈاکٹر فوزانی مولانا قائم الدین۔ حیدر آباد سے مولانا عبد المتین صاحب حاجی کرامت اللہ۔ میرپور خاص سے حاجی عبد الغفور کراچی سے مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب۔ مولانا مصباح اللہ شاہ۔ قاری جان محمد صاحب۔ حاجی محمد یوسف۔ شیخ محمد سعید حاجی عبد الرشید۔ مولانا نور الہدیٰ۔ مولانا عبد الواحد، مولانا اسفندیار۔ حافظ عبد الستار، مولانا محمد عثمان الوری جن بزرگوں نے مالی معاونت کی ہے۔ ان کی مکمل فہرست ترجمان اسلام میں شائع ہوگی۔ جن لوگوں نے وعدے کئے ہیں ان کا انتظار ہے۔ تاکہ مکمل فہرست شائع کر دی جائے۔

(محمد یعقوب شیخ)
معاون ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان

پاکستان کی عظیم اسلامی یونیورسٹی

دارالعلوم کبیر والہ کا سالانہ جلسہ

زیر سرپرستی جامع الشریعت والطریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سراجیہ مجددیہ کندیاں۔

بتاریخ ۸، ۹، ۱۰ دسمبر بروز بدھ، جمعرات، جمعہ بمقام عیدگاہ کبیر والا منعقد ہوگا جس میں پاکستان بھر کے اکابر علماء و خطباء اور شعلہ بیان مقررین خصوصاً حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ایم این اے۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے پیر طریقت حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد صاحب مدظلہ۔ فقیہہ اعظم شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ۔ ندوۃ السالکین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی مدظلہ۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبدالصمد صاحب مدظلہ۔ حضرت مولانا لال حسین اختر امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ حضرت مولانا علامہ دوست محمد قریشی صدر مرکزیہ تنظیم اہلسنت پاکستان حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری حضرت علامہ مولانا عبدالستار تونسوی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا عبدالمجید ندیم۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ مولانا قاری محمد حنیف صاحب وغیرہ وغیرہ شرکت کر رہے ہیں۔

(مولانا) محمد منظور الحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم کبیر والہ

جہاد کانفرنس رشیدیہ

- جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے اکیسویں سالانہ اجتماع کی تقریب جہاد کانفرنس کے عنوان پر ۳، ۴، ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء جمعہ، ہفتہ، اتوار بہ شان و شوکت منعقد ہو رہی ہے۔
- جامعہ رشیدیہ کے داخلے ۵ شوال تا ۱۰ شوال ہونگے جامعہ میں جملہ علوم و فنون کی تعلیمات کے جملہ انتظامات ہیں

(فاضل حبیب اللہ مدیر الجامعہ و ناظم اعلیٰ مدارس جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

ولادت باسعادت

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے رکن اور میرے برادر عزیز قاری محمد شریف تصوری کے ہاں اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام محمد عثمان غنی رکھا گیا ہے۔ جمیع علماء کرام و قراء حضرات سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ بچے کے لئے عمر و صحت میں برکت کی دعا فرمائیں۔

(حکیم محمد عالم جاوید خانیوال شہر)

مولانا عبداللطیف جہلم کا خطاب

مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم نے عید الفطر کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دشمن ہمارے ملک، اسلام اور ہمیں ختم کرنے کی تاک میں ہے۔ اگر ہم نے آپس کے جھگڑے ختم نہ کئے اور اسلام کو پورے ملک میں نافذ نہ کیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ ہماری ہوا اکھڑ جائے۔ اور ہمیں تباہی و بربادی کا منہ دیکھنا پڑے

انہوں نے مزید کہا کہ مسلمانو اگر تم مجاہد و غازی بننا چاہتے ہو، تو اسلام کو پوری طرح اپنا لو۔ انہوں نے کہا کہ میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر صدر یحییٰ خاں ہماری فوج اور پوری قوم قرآن و سنت کا قانون ملک میں اپنا لے۔ تمام شراب خانے، سینما گھر اور قحاشی کے اڈے ختم کر ڈالیں تو بڑی سے بڑی طاقت ہمیں شکست نہیں دے سکتی۔

ایک نوجوان کا قابل تقلید جذبہ

مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے جامع مسجد فاروقیہ گلی نمبر ۴ کرشنا نگر گوجرانوالہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جب یہ بتایا کہ قادیانی گروہ کے ہزاروں افراد نے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنی آمدنی اور جائداد کا دسواں حصہ وقف کر رکھا ہے۔ لیکن مسلمانوں میں ابھی اس قسم کی کوئی تحریک نہیں ہے۔

اس پر کیمپ نمبر ۲ میں رہائش پذیر ایک نوجوان کشمیری مہاجر محمد تسلیم قریشی نے اعلان کیا کہ میں اپنی آمدنی کا دسواں حصہ تاعمر عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے دیتا رہوں گا

اس نوجوان کا یہ جذبہ قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس کی تقلید کرنے کی توفیق بخشے۔

(حافظ فقیر اللہ منتظم جامعہ فاروقیہ)

ایک اہم اطلاع

قراء حضرات کے لئے بیش بہا و تحفہ رسالہ عدد آیات بنام ھدیۃ طاھریۃ جس کو سید القراء حضرت قاری محمد طاہر نے ترتیب دے کر احسان عظیم کیا۔

یہ رسالہ پورے قرآن شریف کی آیات کی تفصیل اور ان کے اختلافات و اعداد کا مکمل خلاصہ ہے۔ اس کی اصل قدر دانی مطالعہ سے ہوگی۔ آج ہی طلب کریں۔

یہ رسالہ ۳۲ صفحات کا ہے۔ قیمت ۵۰/ پیسے۔

ہمارے ہاں بذل المجہود کامل عکسی طبع ہو رہی ہے۔ اس کی جلد اول چھپ چکی ہے۔ جلد ثانی عربی رسم الخط میں شائع ہونے والی ہے۔ ہماری فہرست مفت طلب کریں۔

پتہ:- (۱) مکتبہ قاسمیہ سول ہسپتال ملتان

(۲) مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی واحد دینی درسگاہ

دارالعلوم مدنیہ

دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بیادگار شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ

دارالعلوم کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہوگا۔ درس نظامی کے علاوہ ادب، تاریخ کی مزید کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ طلباء کی رہائش کا انتظام دارالعلوم کے دارالاقامہ اور خوراک دارالعلوم کے مطبخ سے مہیا کی جاتی ہے۔ بڑی کتابیں پڑھنے والے طلباء کو ۵ روپے وظیفہ اور چھوٹی کتابوں والوں کو ۴ روپے ملتا ہے۔

- سال میں دو جوڑے کپڑے اور مستحق طلباء کو جوتے بھی ملتے ہیں۔
- سردیوں میں لحاف، چارپائی اور بیماری کی صورت میں علاج بھی کیا جاتا ہے۔
- دارالعلوم میں محنتی اور لائق اساتذہ تعلیمی فرائض انجام دیتے ہیں۔
- حفظ و ناظرہ کے لئے دو عدد قاری موجود ہیں
- شعبہ عربی میں بجز دورہ حدیث کے تمام کتب پڑھائی جاتی ہیں۔

(ناظم مدرسہ ہذا)

بقیہ۔ صراحات

شر و فساد کو ہوا دینے کے لئے بیروت میں وہ ہاتھ برسرکار ہیں، جن کے نام اسلامی ہیں۔

یہ بیروت تھا، جہاں ایک صدی قبل ایک امریکی یونیورسٹی قائم ہوئی، جہاں سے عربی زبان میں ایسا لٹریچر شائع ہونا شروع ہوا، جس کے ذریعہ ترکوں سے متنفر کرنے کے لئے عرب قومیت کا ایک نیا وطن پرستانہ نظریہ فروغ دیا گیا عربی زبان پر عیسائی عربوں کی اجارہ داری قائم کرنے کی کوشش کی گئی، حتیٰ کہ "المنجد" کے نام سے عربی زبان کی جدید و ضخیم لغت بھی ایک عیسائی عالم لسانیات کے قلم سے شائع کرائی گئی۔

یہ بیروت کا تصنیفی مرکز تھا۔ جہاں سے عربی زبان کے مشہور عیسائی انشاء پرداز اور ادیب جرجی زیدان نے عرب تاریخ، عرب تمدن اور عرب ثقافت پر ایسی کتابیں و ناول لکھے۔ جن میں عرب جاہلیت کے دور کی عظمت کو نمایاں کیا گیا۔ اسلامی تاریخ میں بنو امیہ اور بنو ہاشم کو ایک دوسرے کا حریف ثابت کرنے کی کوشش کی گئی اور یہ تاثر دیا گیا کہ حضرت معاویہؓ اور بنو امیہ غاصب، ظالم اور جابر تھے۔ اس موضوع پر جرجی زیدان نے متعدد تاریخی ناول اور مقالے لکھے۔

یہ تو خدا بھلا کرے مصر و شام کے اہل قلم کا جنہوں نے اسلامی تاریخ کو مسخ ہونے سے بچانے کی کوشش شروع کر دی تھی۔

بیروت کے عربی مرکز سے جو ذہن پھیلایا گیا۔ اس کے خاص خاص پہلو یہ تھے۔

(۱) عرب قومیت کا وطن پرست نظریہ جس کے ذریعہ عربوں کو ترکوں سے شدید متنفر بنایا گیا۔

(۲) تاریخ اسلام میں حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ حضرت عمرو بن عاصؓ وغیرہ اموی اکابر کے بارے میں یہ تصور کہ وہ خالص دنیاوی حکمران تھے۔ بڑے قابل و مدبر مگر جابر، ظالم، غاصب اور مطلق العنان تھے۔

(۳) عرب قومیت کے وطن پرستانہ نظریہ پر مبنی سیاسی تحریکوں کے لئے فکری و ذہنی مواد۔

ان مقاصد کے لئے ابتداء میں عیسائی و یہودی عربی زبان کے عالموں، ادیبوں، مفکروں سے کام لیا گیا اور سیاسی تنظیمات کے لئے بھی بیشتر عیسائی افراد ہی منتخب کئے گئے۔ مثلاً بعث پارٹی کے بانی میشل وغیرہ

بیروت سے ترکوں کے جدید قائدین مصطفیٰ کمال پاشا، خالدہ ادیب خانم، جمال پاشا وغیرہ کے بارے میں بھی ایسا مواد فراہم کیا گیا۔ جس سے یہ تاثر پھیلا کہ یہ لوگ ملحد تھے اور اسلام کے خلاف تھے۔ مگر اپنی قوم کے زبردست معمار۔

اس سے دو فائدے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک تو یہ کہ مسلمان ان سے متنفر اور بیزار رہیں، اور دوسرے یہ کہ ترقی کے خواہشمند افراد یہ ضروری جانیں کہ اسلام سے انحراف کئے بغیر ترقی کی ہی نہیں جا سکتی۔

عربوں کی جدید نوجی تنظیم کے لئے بھی مغربی طاقتوں نے ایک انگریز مسٹر گلب کو غالب پاشا کے نام سے اردنی قبائل میں متعین کیا۔

بیروت سے کی جانے والی ان سازشوں کا توڑ اکثر مصر و شام کے اہل قلم کرتے رہے۔

لیکن اس کا مکمل جواب صدر ناصر مرحوم نے دیا، انہوں نے عرب قومیت کے وطن پرستانہ نظریہ کے بجائے عرب قومیت کا سادہ اور مثبت نظریہ عام کیا۔ جو اسلام کے تقاضوں کے خلاف جانے والا نہ تھا۔

انہوں نے ایسے عرب انشاء پردازوں اور ادیبوں کی زبردست حوصلہ افزائی کی، جنہوں نے عربوں کی تاریخ کے اسلامی پہلوؤں کو مکمل طور سے واضح کیا اور آج عصر سے عربی زبان میں اسلامی تاریخ کا اتنا عظیم و جلیل لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ جس کے سامنے مستشرقین کا چراغ گل ہو رہا ہے۔

صدر ناصر نے سیاسی تحریکوں کا رخ بجائے وطن پرستانہ قومی نظریات کے عوامی اور اقتصادی مساوی کی طرف پھیر دیا۔

لیکن بیروت کا سازشی مرکز آج بھی برسرعمل ہے تاہم مرحوم کے زمانہ میں اس کی سرگرمیاں، ناصر اور مصر کے خلاف رخ اختیار کر گئی تھیں۔ تاہم وہ عرب رائے عامہ کو صدر ناصر کے خلاف نہیں کر سکیں۔ گمان کی موت کے بعد اب ان سرگرمیوں کا رخ از سر نو مرحوم صدر کی طرف ہو گیا ہے

آج مسلمان نام کا ایک طائفہ بھی بیروت کو میسر ہے جو صدر ناصر اور مصر و شام و لیبیا وغیرہ کے سربراہوں کے خلاف مضامین و ڈائریاں لکھ لکھ کر پاک و ہند کے بعض اخبارات میں شائع کراتا رہتا ہے۔ اور گھڑ گھڑ کر ایسی باتیں ان سے منسوب کرتا رہتا ہے۔ جنہیں پڑھ کر سادہ لوح افراد سخت بدظن ہو جائیں۔

آج کل بیروت مغربی ایشیا میں سی، آئی، اے کا سب سے بڑا سازشی مرکز ہے۔

اس چھوٹے سے شہر میں سینکڑوں اخبارات و رسائل نکلتے ہیں۔ جن کی طباعت دیدہ زیب اور کاغذ بہترین ہوتا ہے۔ جن کے کالم نگار، ایڈیٹروں سے زیادہ سہولتوں کے حامل ہیں۔

ان اخبارات و رسائل کا بیشتر حصہ ایسے مضامین و خود ساختہ خبروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس میں عربوں و ترکوں کے ماضی کے اکابر کے خلاف بہتان تراشیاں ہوتی ہیں ان کے کردار کو سخت گھناؤنا ظاہر کیا جاتا ہے اور انہیں دوسروں کا آلہ کار بتایا جاتا ہے۔

یہ مہم خاص طور سے عربوں کے جدید رہنماؤں اور جمال عبدالناصر مرحوم کے خلاف کثرت کے ساتھ جاری رہتی ہے

آج کل اس مہم کی سربراہی اقبال سہیل نامی کوئی صاحب فرما رہے ہیں۔

امینِ سرّ الست است مفتیٔ محمود

(از ابو معاویہ سعید علی ضیاء مدرس جامعہ عبیدیہ رحمانیہ ملتان شہر)

مغنّیِ روزِ ازل نغمہ سرمدی چوں محمود
نوائش آمدہ پنہاں بصورتِ محمود
شدہ بہ بتکدہ گیہاں صدائے ابراہیم
پئے اذیّتِ او ارچہ ہست نقدِ نمرود
اسیرِ دامِ محبّت شدند اہلِ وفا
زخلقِ حضرتِ مولانا مفتیٔ محمود
فقیہہ و مفتیِ اعظم محدّث و قاری
مثالِ او نہ کسے دیدہ زیرِ چرخِ کبود
شدہ است ظلِ عبیداللہ[1] جانشینِ مدنی[2]
امینِ سرّ الست است مفتیٔ محمود
اور سنائے کہ سرخیلِ وارثانِ رسول
عظیم شخصے کہ نامش پیامِ مرگِ حسود
برائے معترضانش ضیاء عجب گفتہ
کسے کہ عقل نبودش تولّدش بے سود

[1] مراد حضرت امام انقلاب مولانا سندھیؒ
[2] مراد حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ

صادق آباد میں جمعیۃ گارڈ کا قیام

صادق آباد۔ گذشتہ روز اسلام کے جیالے نوجوانوں کا اجتماع ہوا۔ جس میں جمعیۃ گارڈ کا قیام عمل میں لایا گیا اور یہ عزم کیا گیا کہ وطن عزیز اور اسلام کے دشمنوں کی سازشوں کا پورا پورا نوٹس لیا جائے گا۔

سالار اعظم خطیب اہلسنت مولانا محمد نواز صاحب رضا کار چوہدری اصغر علی صاحب، منور حسین ضیاء، مولوی ثناء اللہ صاحب۔ چوہدری علی شیر صاحب کانتھ مرچنٹ، چوہدری محمد حنیف صاحب کریانہ مرچنٹ۔ صوفی عبدالکریم مجاہد۔ چوہدری محمد بشیر مجاہد کریانہ مرچنٹ چوہدری منیر احمد صاحب مجاہد کانتھ مرچنٹ۔ چوہدری ریاست علی خاں صاحب، محمد رفیق صاحب، محمد لطاف صاحب صابن والے، فیض اللہ خاں چٹائیوں والے۔

جمعیۃ گارڈ میں بھرتی زوروں پر ہے۔ جو حضرات اپنے نام درج کرانا چاہتے ہوں وہ فرنیچر کارپوریشن سکول صادق آباد میں درج کرا سکتے ہیں (منور حسین ضیاء ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحصیل صادق آباد)

نذرانۂ عقیدت بحضور اکابرِ جمعیتہ

محمد سعید اختر شجاع آباد

①

قاطعِ شرک و بدعت ہیں درخواستی
مخزنِ علم و حکمت ہیں درخواستی
آفتابِ طریقت ہیں درخواستی
افتخارِ جمعیّت ہیں درخواستی

②

گوہرِ نایاب ہیں حضرت ہزاروی
صورتِ سیماب ہیں حضرت ہزاروی
دینِ احمدؐ کی بلندی کے لیے
ہر گھڑی بے تاب ہیں حضرت ہزاروی

③

سامراجی بتوں کو توڑ دیا
فاتحِ سومنات ہیں محمودؒ
ہے بھروسہ ہمیں قیادت پر
واقفِ دینیات ہیں محمودؒ

④

منبعِ علم و دیں ہیں حضرتِ انورؒ
بہت دل نشیں ہیں حضرتِ انورؒ
کیا معاف دشمنِ کوئل بھرے ہیں،
مالکِ طبعِ مستیں ہیں حضرتِ انورؒ

تمنّا

تمنّا ہے کہ پھر گلزارِ ملّت میں بہار آئے
صحابہؓ کے زمانے کی ہوائے مشکبار آئے
وہی خیر القروں ایّام، عالمتاب خوش منظر
وہی شام و سحر آئے، وہی لیل و نہار آئے
پہنچ جائیں مسلماں کاش معراجِ ترقی پر
عروجِ رفتہ پھر، کالشمس فی نصفِ النہار آئے
مثالِ مومنینِ بدر دل میں نورِ ایماں ہو
مدد کرنے کو میری پھر فرشتوں کی قطار آئے
نگاہیں لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی پر ہوں
میری تدبیر پر تقدیر بھی پروانہ وار آئے
دعائے ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِذْ لَاقَیْنَا لب پر ہو
قدم لینے کو میرے رحمتِ پروردگار آئے
مرے ذوقِ یقیں پر روحِ ابراہیمؑ جھوم اُٹھے
مرے حسنِ عمل پر رحمتِ باری کو پیار آئے
جمیلؔ اس ناتواں بازو میں میرے زورِ حیدر ہو
مرے ٹوٹے ہوئے خنجر میں روحِ ذوالفقار آئے

جمیل احمد سیالوی

F. 6275 সপ্তাহিক WEEKLY
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE

کوہِ اُحد پر

اِک پیمبر ایک صدیق اور باقی دو شہید

ایک دن کوہِ اُحد کے واسطے تھا یوم عید
ہو گیا اس کا تفوق طور پر بھی جب مزید

یعنی اس پر اتفاقاً جلوہ فرما ہو گئے
سیدِ عالم امینِ وحیِ قرآن مجید

دو وزیرانِ رسالت یعنے بوبکر و عمر
جن کی عظمت پر ہے شاہد نطقِ فرقانِ حمید

تیسرے عثمان غنیؓ وہ چشمۂ جود و کرم!
لی تھی جس نے بئرِ رومہ کے عوض جنت خرید

تھے یہ اصحابِ ثلاثہ بھی جلو میں ہم رکاب
ہو رہے تھے فیضِ انوارِ نبی سے مستفید

کانپ اٹھا اس مقدمِ اجلال سے کوہِ اُحد
وانچناں لرزید کز صرصر بلرزد شاخِ بید

دیکھ کر یہ حال فرمایا رسولِ پاک نے
اے اُحد! تجھ کو مبارک ہو یہ تاریخِ سعید

لرزہ بر اندام کیوں ہے آج تو تیرے لیے
یومِ تمکین و شرف ہے روزِ تبریک و نشید

کر رہے ہیں تجھ کو آج اپنے قدم سے سرفراز
اک پیمبر ایک صدیق اور باقی دو شہید

ہیں انہیں کے واسطے تو نعمتیں اللہ کی
ہے انہیں کی منقبت تو باغِ رضواں کی کلید

خود سیہ نامہ سہی لیکن انہیں کا ہے غلام
پھر سہیلِ زار کیوں ہو مغفرت سے نا اُمید

علامہ اقبال احمد سہیل

ایجنٹ حضرات اپنے بقایاجات فوراً ادا کریں

ہفت روزہ ترجمان اسلام جمعیت علماء اسلام کے موقف کو پیش کرنے کا واحد ذریعہ ہے، لیکن بعض ایجنٹ حضرات اس ذریعہ کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔

ترجمان اسلام کے ایجنٹ حضرات کے ذمہ ہزاروں روپے واجب الادا ہیں۔ وہ بار بار تنبیہ کے باوجود روک رہے ہیں۔ بعض ایجنٹ حضرات نے یہ رویہ اختیار کر رکھا ہے کہ دو تین مہینہ کے بعد رقم کا کچھ حصہ، یا صرف ایک مہینہ کا بل ادا کر دیا اور باقی روک دیا۔

اس سے ترجمان اسلام جیسے مذہبی اور دینی رسالے کو جس کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے اور نہ ہی اسے اشتہارات ملتے ہیں، سخت مشکلات کا سامنا ہے۔

ادارہ ترجمان اسلام ان کے نام شائع کرنے سے ہمیشہ گریز کرتا رہا تاکہ ان کی رسوائی اور ذلت نہ ہو۔ افسوس ہے کہ وہ بار بار کی تنبیہ کے باوجود بھی اس طرف توجہ نہیں دے رہے۔

بعض ایجنٹوں نے رقم زیادہ کر کے ایجنسی بند کرا دی ہے اور رقم روک لی ہے۔

اب ادارہ ایک آدمی کو رقم کی فراہمی کے لیے ایسے ایجنٹ حضرات کے پاس بھیج رہا ہے جس کی آمد و رفت کا کرایہ نادہندہ ایجنٹ حضرات کے ذمہ ہوگا۔ (ادارہ)

ترجمان اسلام لاہور

پاکستان میں
حفاظت اسلام کا
علمبردار

16/45

ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان

○

راولپنڈی سے سرکاری طور پر ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے، سرکاری اعلان میں کہا گیا

"صدر یحییٰ خان یہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان کو شدید نوعیت کے ہنگامی حالات کا سامنا ہے جس میں پاکستان کو بیرونی حملہ کا خطرہ درپیش ہے۔ چنانچہ صدر نے اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔"

سرکاری ترجمان نے ہنگامی حالات کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

"اس سے صدر صاحب کا انتقالِ اقتدار کا پروگرام متاثر نہیں ہوگا۔"

اس نے بتایا کہ:

"مشرقی پاکستان پر بھارت کے حملہ کا بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں انتقالِ اقتدار کے جس پروگرام پر صدر یحییٰ خان نے عمل درآمد شروع کیا ہے اس میں رکاوٹ ڈال دی جائے۔"

◎

از امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

ظہورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت

انبیاء علیہم السلام کی زبان سے

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام انبیاء علیہم السلام نے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں خبر دی۔

سورہ شعراء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ اور تمام انبیاء عالم نے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی تصدیق کی اور ان سے عہد لیا گیا:۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الخ

مذکورہ بالا دعوے کی تصدیق میں چند ایک پیش گوئیاں توریت اور انجیل سے آنحضرت فخر بنی آدم کے متعلق ہیں۔

کتاب پیدائش باب ۱۷ آیت ۲۰ میں آتا ہے کہ:۔

"اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیری دعا سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا۔ اور اسے برومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے دوبارہ سردار ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا۔

اس برکت کا وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے تھے، تمام دنیا کے لیے ختم ہونے تک نبی مقبول مقرر کیے گئے۔

اور یہ وہ برکت ہے جو موسےٰ کے خدا نے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے ان پر جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی" (استثناء باب ۳۳ آیت ۲)

مذکورہ بالا آیت سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں تین نبیوں کی نبوت کا ذکر ہے۔

اوّل خدا کا سینا سے آنا۔ کوہ سینا پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کا خدا سے ہم کلام ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بشارت حضرت موسےٰ کلیم اللہ کے حق میں ہے۔

دوم۔ وہ شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کی دلیل ہے کیونکہ شعیر بیت المقدس کی زمین میں واقع ہے۔

سوم۔ اور فاران کے پہاڑ سے ان پر جلوہ گر ہوا۔ فاران مکہ کے پہاڑوں کے نام ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد فاران کی وادی سے جنہوں نے دعوت توحید کا اعلان کیا وہ جناب حبیب پاک نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ چنانچہ اس کی تصدیق بائیبل سے اس طرح ہوتی ہے۔

کتاب حبقوق باب ۳، آیت ۳۔ خدا وہ قدوس ہے جو کوہ فاران سے آیا اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔

وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی۔ اس کے متعلق تاریخ زبان حال سے پکار کر کہہ رہی ہے کہ صلح حدیبیہ کے دوسرے سال جب آپ مکہ معظمہ میں کامل فتح اور نصرت کے ساتھ حج کو آئے تو دس ہزار قدسی آپ کے ہم رکاب تھے اور آتشی شریعت وہی ہے جو اب تک شریعت بیضا کے نام سے مشہور ہے اور جو حضرت نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے اور قرآن مجید کے نازل ہونے سے پوری ہوئی۔

(۳) عرب کی بابت الہامی کلام۔ عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے۔ اے دوانیوں کے قافلو! پانی کے لیے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی کے لیے بھاگنے والے کے لیے نکلو کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔

(یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۱۳ تا ۱۵)

یہ اشارہ واقعہ ہجرت کی طرف ہے، جبکہ کفار آپ کے مکان کا محاصرہ ننگی تلواروں سے کر رہے تھے اور آپ کا بھاگنا ایک ایسا عظیم الشان واقعہ ہے کہ اس سے سن ہجری شروع ہوا اور آپ کا استقبال جس شان سے مدینہ میں ہوا وہ آدم کی اولاد میں سے نہ کسی کو میسر آیا اور نہ ہی آسکتا ہے۔

تاریخ عالم اس امر کی شاہد ہے کہ کوئی اور نبی اس طرح ننگی تلواروں میں سے بھاگ کر نہیں نکلا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ

ترجمہ۔ جب عیسےٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل تحقیق میں پیغمبر خدا ہوں جو بھیجا گیا ہوں طرف تمہارے۔ تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہے توریت میں اور بشارت دیتا ہوں میں ایک پیغمبر کی جو میرے بعد آنا ہے اور اس کا نام احمد ہوگا۔

مذکورہ بالا بشارات انجیل یوحنا میں اس طرح پر درج ہے:۔

(الف) اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار (یہ ترجمہ اب فارقلیط کا کیا گیا ہے) بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی سچائی کی روح جسے دنیا نہیں حاصل کر سکتی۔

(یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۱۵ تا ۱۷)

(ب) میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار (فارقلیط جس کے اصل معنی احمد یا محمد ہیں) یعنی جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ تمہیں باتیں یاد دلا دے گا۔

(یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۲۵، ۲۶)

عیسائی مورخوں یعنی مسٹر گاڈ ڈی ہیگن اور مسٹر میور نے اپنی کتابوں میں فارقلیط (جس کی جگہ موجودہ انجیل میں مددگار، شفیع، وکیل اور تسلی دینے والا رہ گیا ہے) کا احمد اور محمد کیا ہے۔

ابد تک ساتھ رہنا۔ یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا کیونکہ ایک نبی کے آنے سے پہلے نبی کی نبوت کا ذکر ہو جاتا ہے۔ دنیا اسے نہیں دیکھتی یعنی اس کی عظمت اور اس کے رتبہ کو نہیں جانتی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کہتے تھے کہ ہمارے جیسا انسان ہے۔ وہی تمہیں سب باتیں سکھا دے گا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سب باتیں نہ سکھا سکے۔ سب باتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائیں اور اللہ تعالیٰ نے اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ الآیۃ سے اس کی تصدیق کی۔

اس پیش گوئی سے روح القدس مراد نہیں ہے کہ روح القدس پہلے بھی آیا کرتے تھے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام روح القدس سے پیدا ہوئے۔ یہ کبوتر کی شکل میں ان پر پھر اس کے کیا معنی کہ جب تک میں نہ جاؤں۔ روح القدس نہ آئے گا۔

لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۶۔ آیت ۱۷)

وہ تمہیں سب باتیں یاد دلا دے گا۔ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اس وقت کا ذکر فرمایا ہے جبکہ ان کی تعلیم کو لوگ بھلا دیں گے۔ اس وقت وہ نبی تشریف لا کر سب باتیں یاد دلا دے گا۔ چنانچہ آپ کی تشریف آوری کے وقت کی جو حالت تھی وہ مسٹر جان ڈیون اپنی کتاب المحمد والدین اردو ترجمہ کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"اس زمانہ میں کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تھی" الخ اور اس کے متعلق حاشیہ کتاب مذکور میں یوں لکھتے ہیں کہ

اس زمانہ کے پادری لوگوں کی بد وضعی سے عنقریب بہت دل برداشتہ ہو گئے تھے۔ ان کی دروغ گوئی اور روایات اور جھوٹے اولیاء اور معجزات اور پادریوں کی عہدوں کی فروخت نے ان لوگوں کی آنکھوں میں مذہب کو کم قدر کر دیا تھا۔

عیسائیت کی حالت مذکورہ بالا تھی۔ اب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم یاد دلانے کا موقعہ تھا۔ اور دیگر دنیا پرستی سے چھٹکارا پانے کے لیے ایک سچے ہادی کی تمنا تھی۔ قرآن شریف میں خدائے قادر نے اپنے نبی کی زندگی کے وقت کی حالت یوں بیان فرمائی ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِیْ خدا کی توحید دنیا میں مٹ چکی تھی۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نے توحید کا راز آشکارا کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۴ شوال المکرم ۱۳۹۱ھ

۳ دسمبر سنہ ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۴۵

فی پرچہ ۲۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰ روپے

برائے پاکستان ہوائی ڈاک سے ۲۵ "

مستاہی ۱۰ "

برائے پاکستان ہوائی ڈاک سے ۱۲ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

مرتب و انچارج

محمد حنیف سہارنپوری

مراسلہ زر، آرڈر، شکایات

دیگر امور کیلئے پتہ

ترجمانِ اسلام

چوک رنگ محل لاہور

جواب طلب امور

کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے

ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحات

متحدہ مخلوط اتحاد کا مستقبل

سات جماعتوں کا پارلیمانی اتحاد پاکستان کے موجودہ سیاسی حالات کے پس منظر میں ایک ایسا تجربہ ہے جس کے نتائج کی پیش گوئی اگرچہ مشکل نہیں، لیکن فی الحال خاموشی کے ساتھ اس کے انجام کا انتظار کرنا زیادہ مناسب ہے۔

پاکستان کو اس وقت جس مکمل قومی اتحاد کی ضرورت ہے۔ سات جماعتوں کا یہ اشتراک اس ضرورت کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا داخلی کشمکش میں ایک نئے اضافہ کا موجب بنتا ہے۔ اس کا انتظار ہر محب وطن پاکستانی کو رہے گا۔

ملک اس وقت دو قسم کے بحرانوں میں مبتلا ہے۔

ایک قسم کا وجود تو اسے خارج سے پیش آرہا ہے جو اس کے وجود و بقاء کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔ بھارت کے جارحانہ عزائم، علیحدگی پسندوں کی سرگرمیاں۔ پاک بھارت کشیدگی کے بارے میں بڑی طاقتوں کا پراسرار رویہ، اس کشیدگی پر دوسرے ایشیائی و افریقی ملکوں کی بے تعلقانہ روش اور چین کی طرف سے ابھی تک بھارتی جارحیت کی علانیہ مذمت سے گریز ایسے معاملات ہیں۔ جن کی وجہ سے پاکستان کو اپنا جائز موقف تسلیم کرانے میں روز افزوں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اور ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے زبردست تیاریوں اور زبردست سفارتی سرگرمیوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔

دوسری قسم کا بحران وہ ہے جو پاکستان کو اندرونی طور پر درپیش ہے۔ یہ بحران ملک کی تمام سیاسی زندگی پر چھایا ہوا ہے۔

آئینی تعطل سے لے کر جماعتی کشمکش و نظریاتی تصادم تک اس بحران کی سرحدیں پھیلتی چلی گئی ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال خارجی بحران سے بھی کہیں زیادہ بدتر ہے۔

ان دونوں قسم کے بحرانوں سے کس طرح نمٹا جائے اور کس طرح پاکستان کو خارجی خطرات و داخلی انتشار سے بچایا جائے۔ یہ ہے وہ فریضہ جو آج مادر وطن کے ہر فرزند پر عائد ہوتا ہے۔

کیا سات جماعتوں کا یہ اتحاد، ملک کو درپیش اس سب سے بڑے چیلنج کا جواب مہیا کرسکتا ہے اور وقت کے اہم تقاضوں کو پورا کرسکتا ہے؟

کوئی بھی صاحب نظر آدمی شاید ہی اس کا جواب اثبات میں دے سکے گا۔ فی الحال اس پر تفصیلی گفتگو کرنا مناسب نہیں ہے اور ایک تجربہ کو موقعہ دیا جانا چاہیئے کہ وہ اپنے مبنی بر صواب ہونے کا عملی ثبوت مہیا کرے ورنہ اس اتحاد میں جتنے تضادات جمع کئے گئے ہیں۔ شاید ہی سیاسی تاریخ میں اس کی کوئی مثال مل سکے اور ان جو سیر حاصل گفتگو کی جاسکتی ہے۔

کوئی بھی اتحاد، اگر عوام کو مکمل اعتماد میں لے کر نہ کیا گیا ہو، کبھی بھی مثبت طور پر نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا۔ اور اس کے منفی مضمرات روز بروز نمایاں تر ہونے سے روکے نہیں جاسکتے۔

جہاں تک اسلامی مقاصد کو تقویت پہنچنے کا تعلق ہے، افسوس کہ اس اتحاد سے یہ مقصد بھی پورا ہوتا نظر نہیں آتا اس میں ایک ہی جماعت ہے جو صحیح اور اسلاف سے منقول اسلام کے لئے کوشاں ہوسکتی ہے۔ لیکن وہ ساتویں درجے پر ہے اور سب سے آخر میں شامل کی گئی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ اپنی موجودہ حیثیت میں کسی قسم کا بھی موثر رول ادا نہیں کرسکتی بلاشبہ یہ پارلیمانی اتحاد مستقبل میں وزارت سازی کی تیاریوں کے لئے ہے اور اس مقصد کے لئے وہ یا تو کالعدم عوامی لیگ کے جائز قرار دادہ ارکان اسمبلی سے سودا کرے گا۔ یا بدرجۂ آخر پیپلز پارٹی کے ساتھ۔ تو جا ہے ان میں سے کوئی بھی صورت اس نے اختیار کی۔ اس کا اصلی مقصد پاکستان کے عوام کے سامنے اسی دن واشگاف ہوجائے گا۔

اس کے بعد کیا ہوگا؟ یہ ہے وہ تشویشناک اور اندیشناک سوال جو اس کے بعد اچانک سامنے آجائیگا۔

ایک اور پہلو جو سب سے زیادہ خطرناک ہے وہ یہ ہے کہ ماضی قریب میں دو متقابل پارٹیوں پیپلز پارٹی اور کالعدم عوامی لیگ کی کشمکش و مخاصمت نے پاکستان کے مشرقی بازو میں جو حشر برپا کرنے کا راستہ ہموار کیا وہ ہنوز جاری ہے اور پاکستان بھر کے عوام اس کے اندوہناک نتائج کی لپیٹ سے ہنوز نجات نہیں پاسکے ہیں۔

اب نو زائیدہ یونائیٹڈ کولیشن پارٹی (م ق) اور پیپلز پارٹی ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑی ہوگئی ہیں۔ اس کا کیا نتیجہ پاکستان کے مغربی بازو اور پاکستان کے غریب عوام کو بھگتنا ہوگا۔ یہ امر ہر محب وطن اور دردمند شہری کے لئے موجب اضطراب ہے۔

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف
شور و غوغا کی حقیقت

"اسلام پسندوں" کے نمائندہ اخبارات بشمول "چٹان" جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف چھوٹے اور اوباش بچے کا ہر ہتھیار لے کر میدان میں نکل آئے ہیں۔ اور مشرقی پاکستان کے ضمنی انتخابات میں جوں جوں ان کے من پسند افراد بلا مقابلہ منتخب کرائے جا رہے ہیں۔ ان کے تضحیکی تیروں کا رخ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر بالخصوص حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی طرف زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کے متعلق ایک افسانہ گھڑا جاتا ہے۔ اور اگر وہ نوائے وقت میں شائع ہوتا ہے تو پھر اس پر رنگ برنگے حاشیے یکے بعد دیگرے کوہستان، جاوداں، جسارت اور پانچویں سوار "چٹان" میں شائع کرنے کی سعادت میں ہر فریق ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا ہر ممکن جتن کرتا ہے یہ تماشا آئے دن دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اور یہ خلاف توقع بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ جن لوگوں کی نظر قیام پاکستان سے اب تک کے اس قسم کی صحافت کے کارناموں پر ہوگی، ان لوگوں کے لئے یہ سمجھنا چنداں مشکل نہیں کہ یہ ضمیر فروش گروہ پہلے کیا کچھ کرتا رہا ہے اور اب کیا کچھ کر رہا ہے۔

پاکستان اپنی پیدائش کے اول دن سے آج تک جس سیاسی انتشار سے دوچار رہا، اور جن جن بحرانوں سے گذرا، اس کی بہت بڑی ذمہ داری صرف اس قسم کی صحافت ہی پر ہے۔

اس صحافت کے ناوک سے نہ لیاقت علی خاں مرحوم بچے۔ نہ خواجہ ناظم الدین مرحوم محفوظ رہے۔ نہ محمد علی بوگرہ اور سہروردی مرحوم کو امان ملی۔

اس صحافت نے ہی مسلم لیگ میں مختلف گروہ پیدا کئے اور انہیں ایک دوسرے سے خوب لڑا کر غلام محمد کے آمرانہ اقدام کا راستہ صاف کیا۔

اس صحافت نے ہی سہروردی مرحوم کے راستہ میں کانٹے بچھائے اور سکندر مرزا کی صدارت کا دروازہ کھولا۔

یہ ہی صحافت تھی جس نے ایک بار قیوم خاں کو آگے لا کر مسلم لیگ کے مردہ کا ہوا کھڑا کیا تھا اور ایوب خاں کی فوجی حکومت کے لئے راہ کھول دی۔ لیکن جب طلباء اور عوام کی قربانیوں نے ایوب خاں کا شکنجہ ہلا دیا، تو صحافت کی یہ قسم بڑی گھن گرج کے ساتھ میدان میں نمودار ہوگئی اور ابھرتی ہوئی عوامی قوتوں کو ایک دوسرے سے برسرپیکار کر کے دوسرے مارشل لاء کے لئے راہ ہموار کر دی۔

اس صحافت نے مجیب، بھٹو قضیہ اس ملک میں پیدا کیا۔ اور ان قیادتوں کو آگے لانے والی اور بڑھاوا دینے والی بھی یہ ہی صحافت تھی۔ پھر انہیں ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرنے والی بھی یہ ہی صحافت تھی۔ اور اب ان دونوں کو کوسنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنے والی بھی یہ ہی صحافت ہے۔

غرضیکہ یہ سارے گل اسی قسم کی صحافت کے کھلائے ہوئے ہیں۔

ہاں اس صحافت کا یہ انداز خاص ہے۔ کہ جب تک حکمران شخصیت مضبوط ہے۔ یہ اس کے گن گاتی رہیگی اور اس کی آڑ میں دوسروں پر کلوخ اندازی کرتی رہیگی جہاں وہ حکمران شخصیت کمزور ہوئی، تو یہ اس پر بھی وار کرنے سے نہیں چوکتی۔

ایوب خاں کے دور اول میں جب وہ مضبوط تھے اس قسم کی صحافت نے یہ ہی کردار ادا کیا۔ اور ان کے دور آخر میں جب وہ کمزور ہو گئے تو پھر اس صحافت کا خاص نشانہ بن گئے۔ آج یحییٰ خاں طاقتور ہیں تو یہ صحافت ان کے سامنے بھی سرنگوں ہے۔

جب اس قسم کی صحافت کا یہ دوغلا طرز عمل اپنے ملک اور اس کی قسمت کے ساتھ ہو، تو جمعیۃ علماء اسلام کی اس کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ اور مفتی محمود اور مولانا غلام غوث اس کے کیا لگتے ہیں۔

جھوٹ تراشنا اور اس پر رنگ برنگے حاشیے چڑھانا اس صحافت کا معمول اور پیشہ ہے۔ بلکہ اس کی صحافت کا سارا بھرم ہی جھوٹ تراشنے اور جھوٹ پر حاشیے چڑھانے پر قائم ہے۔

ملک و ملت ڈوبتے ہیں تو ڈوبیں، بس اس صحافت کا دھندا جاری رہے۔

اسے اس ملک کے بنانے اور اس ملک کی آزادی حاصل کرنے میں کسی جدوجہد اور قربانی سے تو گذرنا نہیں پڑا تھا، صحافت پیشے کے طور پر اختیار کی اور اس کے ذریعہ دوسروں کی پگڑیاں اچھال اچھال کر جائدادیں بنانے اور شہرت حاصل کرنے کی راہ ہموار کرنی یہ ہی اس صحافت کا اعلیٰ ترین مقصد ہے، تو وہ اب اس سے کیسے باز رہ سکتی ہے۔

آج ملک جن خطرات سے گذر رہا ہے۔ اس موقعہ پر قومی یک جہتی وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ملک کو دشمن کے ان عزائم سے بچانے کا مرحلہ ہے۔ جن کا مقصد پاکستان کو ختم کر دینا ہے۔ لیکن اس صحافت کا مشغلہ آج بھی صرف یہ ہے کہ اس ملت کے درمیان زیادہ سے زیادہ افتراق اور نفرت پیدا کرے۔ چنانچہ وہ اس پر گامزن ہے۔

بلاشبہ جمعیۃ سے وابستہ مخلص و بے لوث عوام کو اس صحافت کے ایسے رویہ پر دکھ ہوتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جمعیۃ کے خلاف بکواس و ہذیان کا منہ توڑ جواب دیا جائے۔

اگرچہ یہ بات ہمارے لئے چنداں مشکل نہیں ہے لیکن ہمارے نزدیک اس وقت سب سے اہم کام ملک کو مستحکم بنانا ہے۔ دشمن کے ناپاک عزائم کا مقابلہ کرنا ہے پاکستان کو عوام کو ہر قیمت پر متحد رکھنا ہے اور حکومت کی راہ میں مشکلات کھڑی نہ کرنا ہے۔

اس لئے ہم اس وقت تک ان کی ہرزہ سرائیوں سے صرف نظر کرتے رہیں گے۔ جب تک پاکستان کے حال و مستقبل کو دشمن کے خطرہ سے محفوظ نہیں کر لیتے۔

آج صحافت کی اس قسم کا عوام میں کوئی وزن و احترام نہیں رہا ہے۔ اگر ان کی باتوں میں ذرا سی بھی صداقت اور شرافت ہوتی، تو ان کے ممدوحین گذشتہ سال کے عام انتخابات میں عوام کے ہاتھوں تاریخی شکست فاش نہ کھاتے اور اب مشرقی پاکستان سے بلا مقابلہ منتخب ہونے کا جتن نہ کرتے۔ انہیں نہ عوام پر اعتماد ہے اور نہ عوام کے اندر ان کو کوئی پذیرائی حاصل ہے

جمعیۃ کے کارکنان کو ان کی ہرزہ سرائیوں، تہمت تراشیوں، کذب سازیوں اور افسانہ سرائیوں سے بے پروا ہو کر پاکستان کے لئے، پاکستان کے عوام کے لئے اور پاکستان میں اسلام کی سربلندی کے لئے مصروف عمل رہنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے رہنماؤں کا یہ ہی مقصود ہے۔ اور الحمد للہ وہ نہایت استقامت اور مردی کے ساتھ اپنے اس مقصود پر ڈٹے ہوئے ہیں

ان کا جینا اور ان کا مرنا صرف اللہ کے دین کے لئے ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے اراکین و اعوان و انصار کو بھی اپنے سامنے صرف یہ ہی مقصود رکھنا چاہیئے اور کسی بھی مخالف آواز پر تشویش محسوس نہیں کرنا چاہیئے کہ حق و باطل کی کشمکش ہمیشہ سے دنیا میں جاری چلی آ رہی ہے۔ اور آخری و کامل فتح ہمیشہ حق کی ہی ہوتی ہے۔ یہ مخالفین کا قلبی مرض ہے۔ جس کے بارے میں قرآن حکیم نے بہت پہلے بتا دیا ہے۔ فِی قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا۔ اقبال مرحوم سچ کہہ گئے ہیں ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں اور
عربوں کے خلاف سازشوں کا مرکز

"بیروت" گذشتہ ایک صدی سے زیادہ سے مغربی طاقتوں بالخصوص برطانیہ، فرانس اور امریکہ کا مشرق وسطیٰ اور عرب دنیا میں ایک ایسا سازشی مرکز بنا چلا آ رہا ہے جہاں سے مسلمانوں اور عربوں کی سیاست و معاشرت کو قدم قدم پر سخت خطرات میں ڈالا گیا۔ اور ان کے مستقبل کو بار بار تباہ کیا جاتا رہا۔

یہ داستان بڑی ہی تلخ اور طویل ہے اور افسوس یہ ہے کہ بیروت آج بھی اس قسم کی سازشوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور ایسے تمام ذہنی تار آج بھی وہاں اپنا سرچشمہ بنائے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ مسلمانوں میں اور عربوں میں انتشار، مایوسی، بداعتمادی، بددلی اور تصادم کو ہوا ملتی رہتی ہے اور ستم ظریفی یہ ہے کہ اب اس ذہنی

(باقی صفحہ پر)

مقالۂ خصوصی

ایک ہو جاؤ! اور حق کی خاطر باطل پر ٹوٹ پڑو!

اب وہ مرحلہ آ ہی گیا ہے جب قومیں صرف اپنا خون دے کر ہی اپنی قومی زندگی کا تحفظ کر سکتی ہیں۔ پاکستان کے خلاف بھارت نے کھل کر جنگ شروع کر دی ہے، اور وہ مشرقی پاکستان کی سرحدوں میں کئی اطراف سے آگ برساتا ہوا داخل ہونے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے۔ اس کی طرف سے مشرقی پاکستان میں داخلی تخریب کاری کا سلسلہ تو عرصہ سے جاری ہے۔ لیکن اس کے حالیہ زبردست جارحانہ اقدام اور حملے نے اس کے سوا اور کوئی راہ باقی نہیں چھوڑی ہے کہ پاکستان جوابی قدم اٹھائے اور آئے دن کی اس کشیدہ صورت حال کو فیصلہ کن موڑ پر لے آئے۔

افسوس یہ موڑ غالباً آ ہی گیا ہے۔

پاکستان کے ایک ایک فرد کے لئے یہ وقت جاں سپاری و سرفروشی کا ہے اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہو گیا کہ اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑا دینے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

"یُقْتَلُوْنَ وَیُقْتُلُوْنَ" کے منظر سے دنیا کو دکھا دیں کہ جب مسلمان جہاد کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے تو پھر اس کے لئے شہر اور ویرانے، صحرا اور سمندر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

وہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے خشکی میں بھی لڑتا ہے، تری میں بھی لڑتا ہے اور ہواؤں میں بھی لڑتا ہے۔

وہ مرتا اور مارتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کی زمین شر و فساد سے پاک و صاف ہو جائے۔

بھارت کے ہندو حکمرانوں کے خلاف اب پاکستان کے مسلمانوں کا یہی معاملہ ہے۔

ہمیں حق و باطل کی فیصلہ کن جنگ لڑنی ہے۔

اس کے لئے اب ہمارے درمیان کوئی اختلاف، کوئی نزاع اور کوئی کشمکش باقی نہیں رہنی چاہیئے۔

ہمیں اپنے تمام امتیازات و تفریقات مٹا کر میدان میں نکل آنا چاہیئے۔

دولت مندوں کو اپنی تمام دولت، وطن عزیز کی حفاظت کے لئے وقف کر دینا چاہیئے تاکہ اس دولت کے ذریعہ جہاد کی تیاریاں کی جا سکیں اور غریب عوام اپنی معاش سے بے نیاز ہو کر وطن کی خاطر کٹ مرنے کے لئے چل پڑیں

تمام مسلمان یک جان ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں۔ یہ وقت ہے کہ پاکستان میں اسلامی اخوت اور اسلامی مساوات کو عملی جامہ پہنا کر دشمن کے شر کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔

وقت، تاریخ، قوم، ملت، دین اور وطن سب کا آج سے ہم سے یہی مطالبہ ہے۔

"ایک ہو جاؤ! اور حق کی خاطر باطل پر ٹوٹ پڑو!"

اللہ تمہارا حامی و ناصر ہے۔

(کمال)

۲۳ نومبر ۱۹۷۱ء

جمعیۃ گارڈز قائم کیجئے!

پیپلز گارڈ، نیشنل گارڈ، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے نوجوان ورکروں کی ملک میں دو تنظیمیں پہلے سے کام کر رہی ہیں۔ سیاسی طور پر ہر جماعت کا یہ حق ہے کہ وہ قانون کی حدود میں رہتے ہوئے اپنی جماعت کی زیادہ سے زیادہ تنظیم کرے اور یہ حق کسی سے سلب نہیں کیا جا سکتا۔ اب مودودی پارٹی نے مسلم گارڈ قائم کرنے کی دھمکی دی ہے۔ اگر وہ دھمکی آمیز لہجہ سے اس خبر کو نہ بھی لاتے اور مسلم گارڈ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیتے تو انہیں اس سے کون روک سکتا تھا۔ ماضی قریب میں انہوں نے اس قسم کی دہشت پسند پارٹی ڈیموکریٹک یوتھ کے نام سے قائم کر رکھی تھی جس کا مقصد سوائے غنڈہ گردی اور تخریب و انتشار کے کچھ نہیں تھا۔ اس وقت انہیں انصاف اور قانون کا کوئی ہاتھ نہ روک سکا۔ تو اب جبکہ ان کی "اندرون خانہ" بعض با اختیار لوگوں سے بات چیت ہو چکی ہے۔ ان کا راستہ کون روک سکتا ہے البتہ ہمیں اپنے ہاں یہ ضرور سوچنا ہے کہ ملک کی سب جماعتیں جب روز بروز اپنے حلقے مضبوط بنا رہی ہیں اور اپنے اردگرد مضبوط آہنی دیواریں قائم کر رہی ہیں۔ اور اپنے نظریات کو فروغ دینے کے لئے نوجوان خون کو آگے لا رہی ہیں اور انہیں اپنے نظریات پر مرمٹنے کا سبق دے رہی ہیں اور یہ سب کچھ اپنے ان نظریات کے تحفظ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ جن کو انہوں نے خود وضع کیا ہے۔ جو ان کے اقتدار اور ذاتی اغراض کے لئے راہ ہموار کرتے ہیں۔ جو انہیں ملک میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے نہیں بلکہ اپنے اقتدار اور ذاتی وقار کے لئے عزیز ہیں۔ اگر باطل پرست اور اقتدار پسند اور جعلی اسلام کے نام لیوا اپنے ہاں منظم ہو سکتے ہیں۔ اور ان پارٹیوں کے نوجوان اپنے لیڈروں کے فارمولے کامیاب کرانے کے لئے خون سے تحریریں لکھ کر جان کی بازی لگانے کا یقین دلا سکتے ہیں، تو اے اسلام کے فرزندو اٹھو! اسلام آپ کو پکار رہا ہے۔ مدینہ سے آپ کو صدا آ رہی ہے کہ میرے ماننے والے میری عزت اور میرے صحابہ کی ناموس اور ختم نبوت اور دین قیم کے لئے کوئی قربانی اور ایثار کی مثال نہیں قائم کر سکتے؟

جمعیۃ کے نوجوانو!

آپ کے اکابر جس مشن کے علمبردار ہیں یہ وہی تو ہے جس کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں صحابہ کرام کی قربانیاں پیش کر کے ختم نبوت کے علم کو سربلند و سرفراز کیا تھا۔ یہ وہی مشن تو ہے جسے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیصر و کسریٰ کے در و دیوار تک پہنچا کر ان کے باطل ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا تھا۔ یہ وہی مشن تو ہے۔ جسے عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے چار دانگ عالم میں پھیلا کر اسلام کی قوت کا سکہ جما دیا تھا۔

آپ کے اکابر نے سامراجی نظام کے خاتمے کے لئے وہ قربانیاں دی ہیں کہ تاریخ انہیں آج بھی خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ ۱۸۵۷ء کے واقعات اور علماء ربانی کے مجاہدانہ کارنامے۔ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کی بے مثال قربانی آپ سے پھر قربانی اور ایثار کا مطالبہ کرتی ہے حضرت شیخ الہندؒ اور شیخ مدنیؒ کی مالٹا میں گذاری ہوئی جیل کی راتیں آپ کو پھر اسلام کی عزت و آبرو کے لئے بیداری کا سبق دیتی ہیں۔ مولانا احمد سعیدؒ، مفتی کفایت اللہؒ اور حضرت لاہوریؒ رحمہم اللہ اجمعین کی سعید روحیں پھر آپ کو اسلامی نظام حیات کے فروغ کے لئے میدان عمل میں نکلنے کا درس دیتی ہیں۔ روح بخاریؒ آپ سے پھر پوچھتی ہے کہ کیا تم اسلام کے لئے تھوڑا سا جذبۂ حمیت بھی نہیں رکھتے؟ کیا تم نے اپنے اسلاف کے ماضی کو بھلا دیا ہے۔ کیا تمہاری نظر سے بالاکوٹ اوجھل ہو گیا ہے کیا تم مالٹا کے قیدیوں کی اسارٹ کی روداد غم بھول چکے ہو۔ کیا تمہیں اسلام کی عزت عزیز نہیں ہے۔ کیا تمہارے اسلاف اس سرزمین پر اسلام کی صداقت و امانت کے امین نہیں تھے؟ اگر تھے اور یقیناً تھے تو میں آپ کو حمیت اسلاف اور غیرت اکابر کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اٹھو اور اپنی تنظیم کرو۔ اگر مسلم گارڈ اپنے مذموم عزائم بروئے کار لانے کے لئے قائم ہو سکتی ہے تو جمعیۃ گارڈ بھی اسلامی نظام حیات برپا کرنے کے لئے قائم ہو سکتی ہے۔ اگر مسلم گارڈ عثمان غنیؓ کی پگڑی پر ہاتھ ڈالنے والوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے قائم ہو سکتی ہے۔ تو جمعیۃ گارڈ بھی عثمانیؓ پرچم لے کر داماد مصطفیٰؐ کی پاسبانی اور علم و رضا سے دنیائے اسلام کو مستنیر کر سکتی ہے۔ اگر مسلم گارڈ اپنے جعلی اسلام کے لئے غرور کا سر بلند کر سکتی ہے تو جمعیۃ گارڈ بھی اسلام دشمنوں اور اسلاف کے باغیوں اور نظام اسلام سے باغی بتوں کو پاش پاش کر کے اس ملک میں لنا مولیٰ ولا مولیٰ لکم کا نعرہ مستانہ لگا سکتی ہے۔

ساتھیو! اٹھو۔ ہر شہر، ہر قصبہ، ہر بستی میں پھیل جاؤ۔ ہر جگہ جمعیۃ گارڈ قائم کرو۔ نوجوانوں کو منظم کرو، اسلام کی آبرو، پاکستان کی سالمیت اور نظریہ پاکستان جو اسلام ہی ہے۔ اس کی عظمت و بقاء کے لئے ہر جگہ جمعیۃ گارڈ قائم کیجئے۔ اگر آپ نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا۔ اور نوجوان کھیپ کو جمعیۃ گارڈ کے جھنڈے تلے لا جمع کیا۔ تو یہ آپ کا ملت اسلامیہ پر احسان ہوگا۔ اور مستقبل کا مورخ آپ کو اسلام کے مجاہد اور جلیل القدر سپوت قرار دے گا۔ میری آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو بلکہ اپنے عمل سے اسے اس سال کا قابل فخر کارنامہ بنا دو۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

اگر آپ اس آواز کو پسند کرتے ہیں تو آج ہی تنظیم شروع کر دیجئے۔ تاکہ پاکستان کے کسی مرکزی شہر میں جمعیۃ گارڈ کا وسیع پیمانہ پر کنونشن بلایا جا سکے۔ شاباش! اپنے نام اپنے ضلعی امیر اور مقامی ناظم کو دیجئے۔ تاکہ اس کام کو باقاعدگی سے آگے بڑھایا جا سکے۔

آپ کا رضاکار بھائی

(محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

جمعیۃ دھرمپورہ لاہور کی جدید تشکیل

حاجی عبدالمجید صاحب امیر۔ جناب نور احمد صاحب نیو آئس کوثر فیکٹری، جناب عبدالحمید صاحب نائب امیر محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد رحمانیہ دھرمپورہ ناظم عمومی، مستری عبداللطیف و محمد یونس ناظم۔ فقیر اللہ، محمد سعید ولد مستری برکت علی سالار۔ خازن محمد ابراہیم عبداللطیف

مجلس شوریٰ

جناب حافظ قاری سراج الدین خطیب مسجد رحمانیہ قاری محمد انوار صاحب۔ مولوی منظور احمد صاحب۔ مستری محمد یوسف۔ حاجی بشیر احمد، جناب محمد اسلم۔ شیخ نواب دین ٹھیکیدار محمد عمر۔ محمد عبدالوحید۔ مولوی تاج دین۔ حاجی محمد علی جناب محمد یوسف ولد علی بخش گلستان کالونی۔ چوہدری نذیر احمد ولد کریم الٰہی۔ (محمد ابراہیم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرمپورہ لاہور)

جمعیۃ کا ہر کارکن جانباز فورس میں شامل ہو جائے

پاکستان کی سالمیت و تحفظ کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان جہاد کے لئے تیار رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اول دن سے یہ مطالبہ کرتی چلی آ رہی ہے کہ پاکستان کے ہر مسلمان کو ملک و ملت کے دفاع کے لئے فوجی تربیت دی جائے۔

موجودہ حالات میں اس کی ضرورت بالکل واضح ہے یہ بات قابل اطمینان ہے کہ صوبہ پنجاب کے گورنر نے جانباز فورس کے قیام کا اعلان کر دیا ہے۔

میں جمعیۃ کے کارکنان و ارکان اور وابستگان سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ جوق در جوق اس فورس میں شامل ہو کر قوم و وطن کی حفاظت کے لئے خود کو تیار کریں اور ہر جگہ کی جمعیۃ کی شاخیں اس سلسلہ میں پوری دلچسپی لیں

(مولانا) محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

اظہار تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم حکیم نواب دین بمعہ تمام اراکین نے حضرت مولانا عرض محمد صاحبؒ کوئٹہ اور حضرت مولانا رسول خانؒ (ہزارہ) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

دستور کیسا ہو؟

احمد حسین کمال

پاکستان میں اس کے قیام کے وقت سے لے کر آج تک سب سے زیادہ سنگین اور پیچیدہ مسئلہ دستور سازی کا

دستور سازی کے مسئلہ کی پیچیدگیوں کی آڑ لیکر ہی یہاں اقتدار طلبی اور سامراج پرستی کا برے سے برا
یا جاتا رہا ہے۔ آج بھی اس مسئلہ کی سنگینی و پیچیدگی حسب سابق ہے۔
دوران کئی دستور یہاں بنے اور فائلوں میں بند پڑے رہ گئے۔ ایک دستور نافذ ہوا، لیکن ختم کر دیا گیا۔
سال نافذ رہا، لیکن صاحب دستور کے ساتھ ہی ایوان اقتدار سے نکال دیا گیا۔
دسمبر ۱۹۶۱ء کے آخری عشرے میں صدر یحییٰ خاں صاحب ایک دستور ملک و قوم کو دے رہے ہیں جو قومی
نے پیش کیا جائے گا۔
ستور کیسا ہوگا اور ملک و ملت کے دستوری و آئینی تقاضوں کو پورا کر سکے گا یا نہیں، دستور کے سامنے
کے منظر ہونے اور نافذ کئے جانے کے بعد ہی اندازہ لگایا جا سکے گا۔
پاکستان کے ماضی کا جو تلخ و طویل تجربہ سامنے موجود ہے۔ اس کی روشنی میں چند حقیقتیں بالکل واضح ہیں
کہ دستور اور اس کے تحت قائم ہونے والا نظام ایسا ہونا چاہیئے جو اقتدار طلبی کی کشمکش سے پاک ہو۔
ہے یہ کہ دستور کے نفاذ سے پارٹی تعصبات کے لئے کوئی گنجائش باقی رہے۔
ہے یہ کہ دستور کے ذریعہ نمائندگی بکسر عوامی اور علاقائی بنیادوں پر ہو۔
نے یہ کہ انتظامی اور سیاسی بدعنوانیوں کی ہر راہ دستور میں مسدود کر دی گئی ہو
یں یہ کہ اقتدار اعلیٰ نہ سربراہ کے ہاتھوں میں ہو نہ افراد کے ہاتھوں میں ہو، نہ سیاسی جماعتوں کے ہاتھوں
، بلکہ صرف عوام کے منتخب ادارے کے ہاتھ میں ہو۔
یہ کہ انتظامی اختیارات زیادہ سے زیادہ بنچلی اور علاقائی سطحوں پر تقسیم کر دیئے گئے ہوں۔
یں یہ کہ تمام انتظامی شعبے براہ راست عوام سے مربوط ہوں، حتیٰ کہ عدلیہ بھی عوام سے بلا واسطہ رابطہ
نے والی ہو۔
یں یہ کہ ملک میں قانون سازی اور عدلیہ کی بنیاد قرآن و حدیث کے احکام پر رکھی گئی ہو۔
ان کے آئندہ دستور میں اگر ان آٹھ نکات کو مکمل طور سے ملحوظ رکھ لیا گیا، تو نہ صرف اس کی کامیابی کی
سکتی ہے بلکہ بہت سے ناقابل حل پیچیدگیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور ملک کو سیاسی و سماجی
انتظامی عدل و انصاف میسر آ سکتا ہے۔ نیز وسیع تر قومی اتحاد حاصل کیا جا سکتا ہے۔
ان کے لئے نہ تو امریکہ کا دستور، نہ برطانیہ کا نظام، نہ روس و چین کا آئین، نہ فرانس، جرمنی، آسٹریلیا
ان کی نقل مفید و کارآمد ہو سکتی ہے اور نہ ان بنیادوں پر دستور سازی ماضی کی پیچیدگیوں سے نجات
اس باب میں اگر کسی دستور سے استفادہ کیا جا سکتا ہے تو وہ سوئٹزرلینڈ کا دستور ہے۔
یلینڈ کا دستور دنیا کا واحد دستور ہے جو وفاقی طرز کا ہے، اور اس میں کسی فرد یا جماعت کے اقتدار
ں نہیں۔
ر میں رائج موجودہ دساتیر میں سے اگر کسی دستور میں مساوات و جمہوریت صحیح معنیٰ میں پائی جاتی ہے۔
یلینڈ کا دستور ہے۔
لا ایسا ہے۔ جس میں نہ حزب اقتدار کا تصور ہے اور نہ حزب اختلاف کا۔ حکومت پورے درجہ کی
لائی ہے۔ کسی پارٹی یا فرد کی حکومت نہیں ہوتی۔ اسی لئے ایوان میں کوئی مخالف پارٹی بھی نہیں ہوتی۔
یلینڈ کے دستور کی ان خصوصیات کا یہ نتیجہ ہے کہ یہاں سیاسی پارٹیوں کے درمیان کوئی کشمکش نہیں پائی
ں مالی منفعت اور عہدوں کا کوئی لالچ موجود نہیں ہے۔ انتخابات کے موقعہ پر کوئی زیادہ خرچ کی ضرورت
لکے برپا کرنے اور نعرے بازیاں کرنے کی نوبت آتی ہے۔ انتخابات میں کسی قسم کی بدامنی کا سوال
ہوتا۔
اختلاف، کشمکش اور وقت کے سوئٹزرلینڈ میں تین سرکاری زبانیں، انگریزی، جرمن، فرانسیسی اور اطالوی
ینڈ کے دستور کی موٹی موٹی باتیں یہ ہیں:

(۱) ۲۲ علاقائی حکومتوں کے اشتمال سے سوئٹزرلینڈ کی وفاقی مملکت تشکیل پاتی ہے۔

(۲) ہر علاقہ سے آبادی اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہو کر آنے والے نمائندوں کی تعداد ۱۹۶ ہوتی ہے۔ جو چار سال کے لئے انتخاب کئے جاتے ہیں، اس ایوان کو نیشنل کونسل کہا جاتا ہے

(۳) ہر علاقہ سے علاقائی اساس پر دو دو کی تعداد میں ۴۴ ممبر منتخب کئے جاتے ہیں اور یہ دوسرا ایوان کونسل آف اسٹیٹ کہلاتا ہے۔

(۴) یہ دونوں ایوان باہم مل کر فیڈرل اسمبلی کہلاتے ہیں

(۵) یہ اسمبلی ۷ افراد پر مشتمل فیڈرل کونسل کا انتخاب کرتی ہے۔

(۶) فیڈرل کونسل ہر سال باری باری سے اپنا صدر منتخب کرتی رہتی ہے اور یہ فیڈرل کونسل ہی تمام کاروبار چلاتی ہے۔

اس طرح اس نظام میں نہ صدارت کے المیے تلے ہیں، نہ بے پناہ اختیارات کا استعمال، نہ حوادثاً آویزشیں۔ ایک سال کے لئے فیڈرل کونسل کا صدر دوسرا رکن بن جاتا ہے۔

وفاق کا مکمل اقتدار فیڈرل اسمبلی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

(۷) قانون سازی یہاں براہ راست عوام کی منظوری سے ہوتی ہے۔ اس مقصد کے استصواب عام کیا جاتا ہے۔

(۸) اقتدار کا استعمال نہ تو کوئی فرد واحد کرتا ہے۔ نہ کسی پارٹی کا نمائندہ، بلکہ فیڈرل کونسل کی ذمہ داری ہے۔ جو فیڈرل اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہے۔

اس قسم کی متعدد خصوصیات اس دستور میں موجود ہیں

پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی ضرورت استحکام ہے۔ اور یہ استحکام ایسے ہی کسی دستور سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اگر اسلام کے احکام و قوانین کو اساس بنا کر دستوری ڈھانچہ ایسے طرز پر تیار کر لیا جائے۔ تو ملک میں صحت مند سیاست نشوونما پا سکتی ہے۔ بدترین قسم کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ آمریت کا خطرہ مٹ سکتا ہے اور عوامی اتحاد و استحکام فروغ پا سکتے ہیں۔

گورنمنٹ ہائی سکول سکھر میں یونٹ کا قیام

جمعیۃ طلباء اسلام سکھر کا ایک وفد گورنمنٹ ہائی سکول گیا جہاں پر طلباء سے ملاقات کی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے طلباء کو آگاہ کیا۔ طلباء نے تعاون کا وعدہ کیا۔ آخر میں جناب غلام حسین شیخ (دہم اے) کو کنوینر مقرر کیا گیا اور چار افراد پر مشتمل کنونشن تشکیل دی گئی۔ کنونشن باڈی میں مندرجہ ذیل طلباء شامل ہیں (۱) جناب ثناء اللہ شیخ (دہم اے)
(۲) نجم الدین (دہم اے) (۳) عبد الرشید قریشی (دہم اے)
(۴) مشتاق احمد منگریو (دہم سی)

جمعیۃ علماء اسلام کے پانچ ہزار مستند اکابر علماء

دستور سے متعلق جمعیۃ علماء اسلام کا

کنونشن میں صوبہ سرحد، ان، سندھ، پنجاب

اور مشرقی پاکستان کے علماء نے شرکت کی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے پانچ ہزار مستند اکابر علماء کا ۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار صبح ۹ بجے مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ میں مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی پیش کردہ مندرجہ ذیل قراردادوں کی توثیق کی۔ کنونشن سے مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام نے بھی خطاب کیا۔

جہاد کا شرعی فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہرگاہ کہ مملکت خداداد ایک خود مختار اور آزاد ریاست ہے اور دنیا کے نقشہ پر مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اسلامی نظام کا عملی قیام اس کا سنگ بنیاد ہے۔ قرارداد مقاصد پاس کر کے قوم نے پاکستان کی منزل مقصود بھی متعین کر لی ہے۔ ایسی صورت میں پاکستان کی حفاظت اسلام کے نظام عدل کے قیام کی غرض سے ہر مسلمان کا اہم ترین فرض ہو جاتا ہے۔

آج جبکہ ہندوستان کی مسلح افواج نے جارحانہ اقدام کر کے بین الاقوامی معاہدات اور اصول کو توڑ کر تسلیم شدہ سرحدوں کو عبور کر لیا ہے۔ ہوائی جہازوں، ٹینکوں اور توپوں سے پاکستان کی سرزمین پر حملہ ہو چکا ہے۔ پاکستان کے وقار، استحکام اور سالمیت کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ پاکستان کے شہریوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ پاکستان کے ہوائی اڈوں، فوجی ٹھکانوں، مکانات اور فصلوں کو نذر آتش کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کو دفاعی جنگ کے لئے مجبور کر دیا گیا ہے۔ اس صورت حال میں پاکستان کے مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر پاکستانی مسلمان کو میدان جہاد میں کود کر ہر طرح کی قربانی دینا فرض ہے۔ یہ دفاعی جنگ بغیر کسی شرط کے جہاد کا حکم رکھتی ہے۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ من قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون عرضہ فھو شھید۔ اپنی جان و مال اور عزت آبرو کے بچاؤ میں قتل ہو جانے والا شہید ہے

اور ارشاد ربانی ہے:۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا جن پر ظلم کیا جاتا ہے انہیں ان کی مظلومیت کی وجہ سے ظالم کے خلاف قتال و جہاد کی کھلی اجازت ہے۔

غزوۂ احد میں مشرکین مکہ نے مدینہ طیبہ جا کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دفاع فرمایا اور مسلمانوں کو مقابلہ کے لئے صف آرا کیا۔ کچھ منافقین نے اس وقت اس کی مخالفت کی اور دفاع کے اس غزوہ میں شرکت سے انکار کیا۔ ان منافقین نے قتال سے گریز کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا لو نعلم قتالا لاتبعناکم اگر ہم اس کو لڑائی جانتے تو ضرور آپ کے ساتھ چلتے

اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کی مذمت کی اور ارشاد فرمایا:

ھم للکفر یومئذ اقرب منھم للایمان وہ لوگ آج ایمان سے زیادہ کفر کے قریب ہیں

ان آیات و احادیث کی روشنی میں ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں کا یہ عظیم کنونشن اور اس میں شریک ہزاروں مستند علماء کرام مسلمانان پاکستان کے سامنے یہ

شرعی فتویٰ صادر فرماتے ہیں

کہ موجودہ کشمکش میں ہندوستان جارح ہے اور ہندوستانی جارحیت کے مقابلہ میں پاکستان کی حفاظت اور مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کی حفاظت "مقدس جہاد" ہے۔ اس جہاد میں شریک ہونے والے غازی اور اس میں کام آ جانے والے شہید ہیں۔ افواج ہوں یا شہری عوام سب کا فرض ہے کہ وہ حسب استطاعت پوری جدوجہد کریں اور ملکی ضرورت کے مطابق کسی قسم کی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ شہری دفاع کے اصول پر عمل کرنا، رضاکار بھرتی کرانا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا جہاد کے جذبہ کو مسلمانوں کے دلوں میں ابھارنا اور اجاگر کرنا یہ سب خدمات جہاد کے زمرہ میں شامل ہیں جمعیۃ علماء اسلام اس سلسلہ میں تمام پاکستانیوں کے اتحاد کو ضروری خیال کرتی ہے اور خود جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن دوسرے پاکستانیوں کے دوش بدوش بلکہ ان سے بھی آگے ملک کی حفاظت کے لئے ہر مضبوط قدم اٹھانے کو تیار ہیں۔

دستوری نکات

ملکی آئین کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل مطالبہ صدر مملکت کی خدمت میں پیش کرتی ہے اور ان سے پرزور استدعا کرتی ہے کہ وہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آئین کے جس مسودہ کو پروگرام کے مطابق قوم کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس میں ان نکات کو لازماً شامل کر دیں۔

(۱) ملک کا قانون کتاب و سنت پر مبنی ہوگا، اور کوئی ایسا قانون یا آرڈیننس نافذ نہیں کیا جائے گا جو کتاب و سنت کے خلاف ہو، اور موجودہ قوانین کو زیادہ سے زیادہ ایک سال کی مدت میں کتاب و سنت کے مطابق تبدیل کر دیا جائے گا۔

(۲) اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ کتاب و سنت کے بتائے ہوئے معروفات کو قائم کرے، منکرات کو مٹائے اسلامی معاشرہ کے قیام، شعائر اسلام کے احیاء اور اقدار کو فروغ دینے کے لئے ضروری اسلامی تعلیم و تربیت کا مؤثر انتظام کرے۔

(۳) مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل و لسان و علاقہ کے ایسے لوگوں کی ضروریات زندگی (مثلاً خوراک، لباس، رہائش، علاج، تعلیم وغیرہ) کی کفالت کرے گی۔ اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں اور ملک بھر میں مزدوروں، کسانوں اور محنت کش طبقوں کے ناجائز استحصال کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

(۴) باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ یعنی مندرجہ قانون شریعت کے اندر تحفظ جان و مال، آزادی مذہب، آزادی عبادت، آزادی رائے، آزادی نقل و حرکت، آزادی اجتماع، آزادی تحریر و تقریر، آزادی اکتساب رزق وغیرہ بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی۔ مندرجہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق بھی قانون کی سند جواز کے بغیر سلب نہیں کیا جائے گا اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو صفائی کا موقع دیئے اور عدالتی فیصلہ سے قبل کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

(۵) مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود کے اندر مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ ہر ایک فرقہ کے شخصی مسائل ان کے اپنے فقہی مذہب کے موافق ہوں گے۔ یہ فیصلے انہی کے قاضی کریں گے۔

(۶) رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمایندوں کو اعتماد ہو۔ دستور میں مسلمان کی ایسی جامع مانع تعریف کی جائے گی۔ جس کے تحت اسلام کے بنیادی عقائد، توحید رسالت، ختم نبوت اور آخرت پر ایمان وغیرہ کو پورا تحفظ حاصل ہو سکے۔

(۷) جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی۔ وہ اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

(۸) عدلیہ کو انتظامیہ کے اثرات سے مکمل آزاد رکھا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

(۹) ایسے نظریات و افکار کی تبلیغ و اشاعت و تعلیم ممنوع ہوگی جو مملکت کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا سبب ہوں اور جس سے اسلام کے بنیادی عقائد توحید رسالت، ختم نبوت وغیرہ مجروح ہوں۔

(۱۰) دستور کی کوئی دفعہ جو قرآن و سنت سے متصادم ہوگی کالعدم ہوگی اور کتاب و سنت کے احکام کو ایسی تمام دفعات پر برتری اور فوقیت حاصل ہوگی۔

تلک عشرۃ کاملۃ

دیگر قراردادیں

(۱) یہ اجلاس حکومت لیبیا کو اس کے اس اقدام پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے کہ اس نے اپنے ملک میں قرآنی قوانین اور اسلامی شریعت کا نفاذ کر کے عالم اسلام کے لئے بہترین مثال قائم کی ہے۔ نیز یہ

...ستند اکابر علماء ...اد کا شرعی فتویٰ دے دیا!

...تعلق جمعیۃ علماء اس... ...دس نکاتی فارمولا اور دیگر قراردادیں

کنونشن میں صوبہ سرحد ...ان، سندھ، پنجاب

اور مشرقی پاکستان ...علماء نے شرکت کی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے پا... ...ن ۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار صبح ۹ بجے مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ ...لانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی ...کردہ مندرجہ ذیل قراردادوں کی توثیق کی۔ کنونشن سے مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری ...م اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام نے بھی خطاب کیا۔

اسلامی معاشرہ کے قیام۔ شعائر اسلام کے احیاء اور ... اقدار کو فروغ دینے کے لئے ضروری اسلامی تعلیم و تر... کا مؤثر انتظام کرے۔

(۳) مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل و لسان و علاقہ ... کے ایسے لوگوں کی ضروریات زندگی (مثلاً خوراک، لبا... رہائش، علاج، تعلیم وغیرہ) کی کفالت کرے گی۔ ... اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں اور ملک بھر میں مزدو... کسانوں اور محنت کش طبقوں کے ناجائز استحصال کا ... خاتمہ کر دیا جائے گا۔

(۴) باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہو... جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ یعنی حد... قانون شریعت کے اندر تحفظ جان و مال، آزادی مذ... آزادی عبادت، آزادی رائے، آزادی نقل و حرکت، آزادی اجتماع، آزادی تحریر و تقریر، آزادی اکتسا... رزق وغیرہ بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی ا... مندرجہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق ... قانون کی سند جواز کے بغیر سلب نہیں کیا جائے ... اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو صفائی کا موقع دیئے ... اور عدالتی فیصلہ سے قبل کوئی سزا نہیں دی جائیگی۔

(۵) مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود کے اندر ... مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ ہر ایک فرقہ کے شخصی ... ان کے اپنے فقہی مذہب کے موافق ہوں گے، ... فیصلے انہی کے قاضی کرینگے۔

(۶) رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ... جس کے تدین، صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمایندوں کو اعتماد ہو۔ دستور میں مسلمان کی ایسی جامع مانع تعریف کی جائے گی۔ جس کے تحت اسلام کے بنیادی عقائد، توحید رسالت، ختم نبوت اور آخرت پر ایمان وغیرہ کو پورا تحفظ حاصل ہو سکے۔

(۷) جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی۔ وہ اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

(۸) عدلیہ کو انتظامیہ کے اثرات سے مکمل آزاد رکھا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

(۹) ایسے نظریات و افکار کی تبلیغ و اشاعت و تعلیم ممنوع ہوگی جو مملکت کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا سبب ہوں اور جس سے اسلام کے بنیادی عقائد توحید رسالت، ختم نبوت وغیرہ مجروح ہوں۔

(۱۰) دستور کی کوئی دفعہ جو قرآن و سنت سے متصادم ہوگی کالعدم ہوگی اور کتاب و سنت کے احکام کو ایسی تمام دفعات پر برتری اور فوقیت حاصل ہوگی۔

تلک عشرۃ کاملۃ

دیگر قراردادیں

(۱) یہ اجلاس حکومت لیبیا کو اس کے اس اقدام پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے کہ اس نے اپنے ملک میں قرآنی قوانین اور اسلامی شریعت کا نفاذ کر کے عالم اسلام کے لئے بہترین مثال قائم کی ہے۔ نیز یہ اجلاس تمام مسلم ممالک سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حکومت لیبیا کی طرح اپنے اپنے ملکوں میں دینی نصرت کو اپنا نصب العین قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی حقیقی نصرت حاصل کرنے کی سعی کریں۔

(۲) یہ اجلاس حکومت چین کی حسب سابق ہمدردی اور پاکستان کی بھرپور امداد نیز تمام مسلم و غیر مسلم ممالک کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ پاکستان کی طرف سے امن کی بحالی کے تمام وسائل اختیار کرنے کے باوجود بھارت کی ضد، ہٹ دھرمی اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بھارت کو مہنگی پڑے گی۔

(۳) یہ اجلاس اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ ہنگامی حالات کے اعلان کے بعد بعض تاجروں نے ذخیرہ اندوزی شروع کر دی ہے جس سے ضروریات زندگی کی قیمتوں پر اثر پڑ رہا ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جس طرح ۶۵ء میں اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان نے نرخوں کو پرانے معیار پر قائم رکھا تھا، اور ملک میں اس سلسلہ میں گڑبڑ نہیں ہونے دی تھی۔ اسی طرح اب بھی اقدامات کئے جائیں۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا فضل اللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم ٹھیڑی سندھ کے بیرحمانہ دن دہاڑے قتل کے مقدمہ کی کارروائی مارشل لاء عدالت میں کی جائے۔ اور غیر معمولی تاخیر سے مقدمہ کو بچاتے ہوئے جلد از جلد انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا دوست محمد صاحب شہید روڈ سلطان جھنگ کے قتل کے مقدمہ کو مارشل لاء کے سپرد کر کے جلدی انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔

(۵) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا یہ نمائندہ اجلاس ملک کے جلیل القدر علماء کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ جو روشنی کے مینار اور ملک و ملت کے لئے بہترین سرمایہ تھے۔ ان میں حضرت استاذ العلماء حضرت مولانا رسول خاں صاحب، حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب ہزارہ، حضرت مولانا عرض محمد صاحب بلوچستان، حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتانی اور حضرت مولانا نذیر احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چکر کی وفات حسرت آیات خاص طور پر ملک و ملت کے عظیم نقصان کا سبب ہوتی ہے۔ یہ اجلاس دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور دوسرے علماء کرام کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ کنونشن صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ۲۰ دسمبر کو آئین کو کسی فرمان کے ذریعہ سے نافذ نہ کریں۔

بلکہ آئین کا مسودہ اسمبلی کے سامنے منظوری کی غرض سے پیش کریں۔ تاکہ اسمبلی کے اراکین سادہ اکثریت سے آئین کو آخری منظوری دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور لیگل فریم ورک آرڈر کے عین مطابق قوم سے اسلامی آئین سازی کے وعدوں کی تکمیل کر سکیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام

عظیم الشان

جہاد کانفرنسیں

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل مقامات پر جہاد کانفرنسیں منعقد کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل اکابر جمعیۃ اور عہدہ داران اور مقامی علماء شرکت فرمائیں گے۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے مدظلہ۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے مدظلہ۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی مدظلہ۔ خطیب جمعیۃ حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب مدظلہ۔ خطیب شعلہ بیان حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری۔ قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پروگرام حسب ذیل ہے (۱) ۷ دسمبر بروز منگل سرگودھا شہر (۲) ۹ دسمبر بروز جمعرات ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں (۳) ۱۰ دسمبر بروز جمعہ پشاور شہر (۴) ۱۱ دسمبر بروز ہفتہ راولپنڈی (۵) ۱۲ دسمبر بروز اتوار سیالکوٹ (۶) ۱۳ دسمبر بروز پیر ملتان (۷) ۱۴ دسمبر منگل بہاولنگر (۸) ۱۵ دسمبر بدھ سکھر (۹) ۱۶ دسمبر بروز جمعرات کراچی (۱۰) ۱۷ دسمبر بروز جمعہ کوئٹہ۔

حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ سے

ایک ہمدردانہ اپیل

حال ہی میں حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ نے محکمہ ایریگیشن پی ڈبلیو ڈی کے چار ڈویژنوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) وزیرستان ایریگیشن ڈویژن ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خاں
(۲) مروت کینال ایریگیشن ڈویژن بنوں
(۳) میکنیکل ایری گیشن ڈویژن پشاور
(۴) ہیڈ الوجی ڈویژن ملتان

اس تخفیف سے تقریباً ۲۰۰ ملازمین کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا۔ یعنی ۲۰۰ گھرانے بیروزگار ہو جائیں گے۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں روز افزیش سے نہایت پسماندہ علاقہ ہے اور اس سے پسماندگی میں اور اضافہ ہو گیا۔ صرف وزیرستان ایریگیشن ڈویژن ڈیرہ اسماعیل خاں کے ختم ہونے سے قریباً ۷۰ ملازمین بیروزگار ہو جائینگے ان ملازمین میں اکثریت ایسے ملازمین کی ہے کہ جن کی سروس قریباً بارہ سال سے کم نہیں ہے۔ جبکہ دوسرے محکموں کے چار پانچ سالہ سروس والے ملازم کو کنفرم کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ستم ظریفی اور کمبختی ڈیرہ اسماعیل خاں کے عوام کے ورثہ میں آئی ہے کہ یہاں ۱۲ سال سروس والے ملازمین نکالے جا رہے ہیں۔ ہم جملہ ملازمین ایریگیشن حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ان دفتروں کو ختم نہ کیا جائے۔ اور ان ملازمین کو بیروزگاری سے بچایا جائے حالانکہ ہمارے صدر محترم نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ وی پونٹ کے توڑنے سے ملازمین میں نہ تخفیف کی جائے گی اور نہ انہیں برطرف کیا جائے گا۔ اگر تخفیف ضروری ہے تو اس طرح کی جائے کہ تخفیف سرکل کیڈر پر نہیں ہونی چاہیئے بلکہ یہ جنرل لیول پر کرنی چاہیئے۔ اگر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں تخفیف سرکل کیڈر کے مطابق کی گئی تو یہ سروس سرکل والے ملازمین کے لئے ناانصافی اور ظلم عظیم ہوگا۔ اور برطرف ہونے والے ملازمین کی سروس کو جلد از جلد بندوبست کیا جائے۔

از ملازمین درجہ سوم اور چہارم وزیرستان
ایریگیشن ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خاں

مولانا منظور احمد چنیوٹی کا دورہ گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تین دن گوجرانوالہ میں قیام فرمایا اور اس دوران جامع مسجد شیرانوالہ باغ مدرسہ اشرف العلوم۔ جامع مسجد جڑ محلہ۔ جامع مسجد خارقیہ گلی نمبر ۱ کرشنا نگر۔ جامع مسجد گلی لانگریاں والی۔ جامع مسجد حنفیہ امین آباد اور جامع مسجد لوہاری والی ٹوبہ ڈی ڈی (ڈگو جرانوالہ چھاؤنی) میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس دورہ میں مولانا زاہد الراشدی اور مولانا مسعود الرحمٰن بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

قنوتِ نازلہ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ملک بھر کے تمام خطباء و ائمہ مساجد سے اپیل کی ہے کہ ہر نماز کے بعد ملکی سالمیت کے تحفظ اور بہادر افواج کی نصرت کے لئے خصوصی دعائیں مانگیں اور نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قومہ کی حالت میں قنوت نازلہ پابندی کے ساتھ پڑھیں۔ قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام بلند آواز سے ایک ایک جملہ کہے اور مقتدی آمین کہیں۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ وَلَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَانْصُرْ عَسَاکِرَ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ بَاکِسْتَانَ وَفِلَسْطِیْنَ وَسَائِرِ بِلَادِ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکِ الْکَفَرَۃَ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَالْیَھُوْدِ وَالْمُشْرِکِیْنَ اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَرَمِّلْ نِسَاءَھُمْ وَخَرِّبْ بُیُوْتَھُمْ وَثَلِّبْ دِیَارَھُمْ وَخَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ وَصَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ضروری ہدایت

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں اور عام اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس مضمون کے محضرنامے تیار کر کے ان پر ہر ہر جگہ کے معتبر اور ہو سکے تو عام لوگوں نیز اداروں کے ذمہ دار حضرات کے دستخط لے کر جناب صدر محترم پاکستان جناب آغا محمد یحییٰ خاں صاحب راولپنڈی کے پتہ پر ارسال کریں۔ محضرنامے انہی کے نام پر ہوں۔

(محضرنامے کی عبارت یہ ہو)

عالی جناب صدر محترم پاکستان آغا محمد یحییٰ خاں صاحب زید کرمہٗ!

السلام علیکم!

جناب عالی!

پاکستان کی بقاء و استحکام کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد اور پاکستانیوں کو توفیق جہاد دینے اور اپنی نصرت سے نوازنے پر ہے۔

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی مدد کرنا فرض قرار دیا اور دین کی مدد کرنے والوں کی امداد کا قطعی وعدہ فرمایا ہے۔ دین کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ۲۴ سال سے ہمارا وطن عزیز پاکستان جس اسلامی آئین سے محروم ہے، وہ اسلامی آئین نافذ فرما کر زندہ جاوید ہونے کی سند حاصل فرمائیں۔

یہ آئین کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبہ کے مطابق تمام اسلامی فرقوں کے علماء کے متفقہ بائیس نکات پر مشتمل ہو، جس میں مسلمان کی صحیح اور جامع مانع تعریف بھی شامل ہو اور جس کی وضاحت و تشریح جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے عظیم کنونشن منعقدہ لاہور ۲۸، نومبر ۱۹۷۱ء میں کر دی ہے۔ یہ جناب کا تاریخی کارنامہ ہوگا۔ فقط

العبد، العبد، العبد

ضروری نوٹ

اگر ہو سکے تو صدر محترم کے نام اس مضمون کے تار ارسال کئے جائیں۔

دو مہربانی کر کے اسلامی قانون نافذ فرما دیں"

مفت

اگر وقت سے پہلے بڑھاپا محسوس کرتے ہوں یا مختلف جنسی امراض نے آپ کو گھیر لیا ہو تو گھبرائیں نہیں بلکہ از سر نو جوانی واپس لانے کے لئے ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر رسالہ شباب صحت باتصویر مفت طلب کریں جس کے مطالعہ سے لاکھوں حضرات خوشگوار زندگی بسر کر رہے ہیں

حکیم حنیف اختر پوسٹ بکس ۱۰۵ ملتان مغربی پاکستان

آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں

چند انتہائی تلخ حقائق و واقعات

(آخری قسط)

از
مولوی محمد اسحاق خاں
ناظم جمعیۃ علماء
آزاد کشمیر

ایڈوکیٹ جنرل نے جب قانونی مواد پیش کیا
نے ارشاد فرمایا کہ اچھا آپ مجھے یہ سب کچھ لکھ
سے اپنے پاس رکھ کر ملزم کے خلاف ایکشن

کی پریس کانفرنس

کی ڈیڑھ گھنٹہ کی اس طویل ملاقات اور صدر
کے اطمینان بخش جواب کے بعد ہم نے گیلانی
میں ایک پریس کانفرنس بلالی جس میں آزاد
و پاکستان کے ان بہت سے پریس کے نمائندوں
جو اسمبلی سیشن کی وجہ سے یہاں بطور خاص
تھے۔ ہم نے اپنی ملاقات کی یہ تمام تفصیلات ان
کہیں۔ چنانچہ پریس میں یہ خبر شائع ہوئی کہ شیخ
خلاف ایکشن لینے کے لئے صدر آزاد کشمیر نے
ل کو ۲۷۔ اپریل تک قانونی مواد پیش کرنے کا
دیا ہے۔ اس خبر سے ملک کی مضطرب فضا میں
آیا اور عوام کو قدرے اطمینان ہوا کہ صدر
اسلام کو سزا دینگے۔

اور صدر حکومت کا عجیب و غریب رویہ

کے کچھ ہی دن بعد اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ
نے کہا ہے کہ "میں نے کسی وفد سے یہ نہیں
شیخ محمود کے خلاف ایکشن لیں گے۔ اور مجھے دکھ
سے وہ بات کیوں منسوب کی جاتی ہے جو میں نے
آئندہ صدر حکومت سے متعلق کوئی بھی خبر اس
شائع نہیں ہوگی، جب تک کہ ڈائرکٹر انفارمیشن
بیان نہیں کرینگے۔ آزاد کشمیر کی جو بیس سالہ تاریخ
رقم تھا کہ خبروں پر سنسر عائد کر دی گئی۔ اور اس
دنوں سے منتخب ہو کر برسر اقتدار آنے والی
حکومت نے جمہوری قدروں پر بھی جمہوریت کی
حکومت نے خود پہلا وار کیا۔ فانا للہ وانا

میں مرزائیت

طرف نئی حکومت کے مکمل ہو جانے کے بعد کچھ
ذمہ داران کے خلاف یہ افواہ عام چل رہی ہے
کہ ان کا تعلق مرزا غلام احمد قادیانی کی امت سے ہے مگر موجودہ حکومت ان کی طرف سے برابر زبردست دفاع کر رہی ہے کہ وہ مرزائی نہیں مسلمان ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ فی الواقعہ صحیح مسلمان ہیں تو ان کے خلاف یہ افواہ بلاوجہ کیوں پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرے وزراء اور ذمہ داروں کے خلاف یہ بات کیوں نہیں کہی جاتی۔ آخر ان ہی سے کیا ضد ہے۔ کیا زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو کے مطابق یہ افواہ درست نہیں ہے۔ اور پھر اگر یہ لوگ سچے مسلمان ہیں تو پھر وہ جمہور مسلمین کی طرح علی الاعلان کیوں نہیں کہتے کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج سمجھتے ہیں کہ ان وجوہ کے پیش نظر یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ ان لوگوں کے خلاف مرزائیت کے الزامات بالکل بے بنیاد نہیں ہیں۔

ایک حیرت انگیز انکشاف

اسلامی نظام حیات کی داعی آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت کے بارے میں ایک ایسے مسلم کانفرنسی اخبار کے ایک انکشاف سے ہم انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ جو ہمیشہ سے جماعتی بالیسیوں اور اس کے پروگرام کا زبردست موید اور مبلغ رہا ہے۔ مسلم کانفرنس کا مشہور و معروف ترجمان ہفت روزہ "جہاد" سیالکوٹ اپنی ۱۲ مارچ ۷۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ "حکومت آزاد کشمیر کے صدر نے اپنے اردگرد مرزائیوں کا اس قدر ہجوم کر لیا ہے کہ مظفر آباد گویا ربوہ ثانی بن چکا ہے"۔

اب سوال یہ ہے کہ کم و بیش تین ماہ کی غیر معمولی مدت کے گذرنے کے باوجود اب تک حکومت نے اس کی صفائی کیوں نہیں کی؟ کیا حکومت کی اس خاموشی سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ یہ الزام درست ہے۔ اگر یہ الزام درست ہے کہ اسلامی نظام کی آڑ میں مرزائیت مسلط کی جا رہی ہے تو اس سے بڑا المیہ بھی کوئی ہو سکتا ہے، اور اگر اس قدر بڑا الزام غلط ہے تو حکومت نے کیا تردید کی اور اس کے ایڈیٹر سے کیا باز پرس کی؟ آخر حکومت کا محکمہ سی آئی ڈی اور محکمہ اطلاعات کس مرض کی دوا ہیں؟

ایک عظیم طوفان کے آثار

ان حالات سے کیا یہ بات عیاں نہیں ہو جاتی کہ کم و بیش نصف صدی سے مرزائیوں کی جو کوششیں ایک مرزائی سٹیٹ بنانے کے لئے ہو رہی تھیں۔ وہ اب کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہیں اور آزاد کشمیر کو مرزائی سٹیٹ بنانے کی داغ بیل مرزا عبدالقیوم خاں کی حکومت میں پڑ چکی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ حکومت اتنے بڑے الزام کی کوئی تردید نہیں کرتی اور ایک ایسے شخص کے خلاف ایکشن لینے میں مصلحت کوشی کا شکار ہے جس نے اپنی کفریات کا کھلے بندوں انکشاف کیا۔ اور اس کے خلاف سارا ملک چیخ اٹھا۔

آزاد کشمیر اسمبلی کا کردار

آزاد کشمیر کی حکومت کے علاوہ اس کی آئین ساز اسمبلی نے اس سے بھی شرمناک کردار ادا کیا۔ کہ اسمبلی میں اس اکثران جماعت سے تعلق رکھنے والے دس ممبران اسمبلی نے جو اسلامی نظام حیات کی دعویدار ہے۔ اس سب احتجاج اور شور کے باوجود اپوزیشن کے بھی کچھ ممبران کو اپنے ساتھ ملا کر مسٹر شیخ محمود کی حمایت میں حکومت کو ایک مشترکہ یادداشت پیش کی ہے اگرچہ بعض ممبران نے اس سے اپنی لاتعلقی اور برأت کا اظہار کر دیا ہے۔ مگر کچھ اب تک بدستور خاموش ہیں۔ جس پر عوام نے بجا طور پر یہ احتجاج کیا ہے کہ صدر حکومت اپنے ان خصوصی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلامی آئین و دستور کی دعویدار ذمہ دار اس کفر نواز اسمبلی کو فوری طور پر توڑ دیں جو انہیں ایکٹ ۱۹۷۰ء کے مطابق حاصل ہیں۔ کیونکہ دستور ساز اسمبلی کے ان ممبروں نے کھلم کھلا کفر کا ساتھ دے کر اسلامیان ریاست کے دل مجروح کئے ہیں۔

علماء کی گرفتاری

دوسری جانب الٹا قصہ یہ ہوا کہ کفر کی مخالفت کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے دو راہنماؤں کو اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت نے گرفتار کر لیا۔ اس موقع پر شیخ سعدی شیرازی کی بات بڑی موزوں نظر آتی ہے کہ وہ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں کسی جگہ کتے ان کے پیچھے پڑ گئے انہوں نے جان بچانے کے لئے جب انہیں مارنے کے لئے نیچے پڑے ہوئے پتھر اٹھانا چاہے تو وہ کوڑے میں منجمد ہونے کے باعث نہ اٹھ سکے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ یہ کیسے لوگ ہیں کہ کتوں کو تو کھول رکھا ہے اور پتھروں کو باندھ رکھا ہے۔ تقریباً یہی قصہ یہاں بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملحد اور دین دشمن عناصر کو تو دین دشمنی اور مسلمانوں کی دل آزاری کی کھلی چھٹی

دے دی جائے اور اس کے برعکس کفر کے خلاف آواز بند کرنے کی پاداش میں اہل حق کو پابند طوق و سلاسل کر دیا جائے۔ خیر بالآخر عوام کے شدید احتجاج پر کوئی دو ہفتے بعد حکومت کو کہنا پڑا کہ علماء زیر حراست نہیں ہیں اور اس طرح کسی نہ کسی حد تک سے رائے عامہ کے سامنے جھکنا پڑا۔

تاریخی المیہ

اگر ذرا سا تامل کیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ شیخ محمود والا معاملہ ہماری تاریخ کا ایک ایسا افسوسناک المیہ ہے۔ جس کی مثال ہماری تاریخ میں نہیں ملتی۔ کیونکہ آزاد کشمیر اور پاکستان کی تاریخ کے علاوہ دور غلامی میں بھی کبھی ایسے نہیں ہوا کہ کسی بھی ذمہ دار افسر نے اسلام کے خلاف علی الاعلان اور برسر عام اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف اس قسم کی دریدہ دہنی اور ہرزہ سرائی سے کام لیا ہو۔ اول تو کسی کو اس کی جرأت ہی نہیں ہوئی ہوگی۔ اور اگر کبھی کسی نے اس طرح کی حماقت کی بھی ہوگی تو اسے اتنی نوبت پہنچنے سے قبل ہی کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا ہوگا۔ اور پھر موجودہ صورت حال میں تو یہ مسئلہ اس لحاظ سے اور بھی زیادہ افسوسناک قرار پاتا ہے کہ اس میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے ہر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے بیالیس علماء کرام کے فتاویٰ حاصل کر کے انہیں ردی کی ٹوکری کے حوالے کر کے علماء کے وقار کو بھی زبردست ٹھیس پہنچائی گئی۔ جس کا مطلب تو یہ ہوا کہ شیخ محمود سے توہین اسلام کے سلسلہ میں جو کسر رہ گئی تھی وہ حکومت نے اپنے طور پر پوری کر دی۔ اور پھر اتنا ہمہ گیر احتجاج ہوا کہ اس کی بھی مثال نہیں۔ اور پھر اس کے تحفظ کے لئے حکومت کی جانب سے جواز یہ پیش کیا گیا کہ چونکہ توہین اسلام ہمارے قانون میں کوئی جرم نہیں۔ اس لئے ہم مجبور ہیں۔ اور پھر یہ سب کچھ اس حکومت کے یہاں ہو رہا ہے۔ جو ساری دنیا میں اسلام اسلام کا ڈھنڈورہ اس قدر زور شور سے پیٹ رہی ہے کہ کانوں پڑی آواز بھی نہیں سنائی دیتی۔ اور اس کے نتیجے میں ناواقف و خوش فہم مسلمانوں کی طرف سے داد و تحسین کے ڈونگرے بجائے جا رہے ہیں۔

ارباب فکر کے لئے لمحہ فکریہ

اب دردمندان ملت اور اصحاب فکر و بصیرت کے سامنے موجودہ صورت ایک سوالیہ نشان بن کے رہ جاتی ہے کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ اور وہ اپنے ملی فرائض سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ کیا اس موقع پر انہیں چپ سادھ لینی چاہیئے یا اس سے بڑھ کر بھی کچھ کرنا ہوگا۔ اگر خاموش ہو رہیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ہم نے تسلیم کر لیا کہ

(الف) پچھلی چودہ صدیوں میں بشمول تمام محدثین مفسرین، ائمہ مجتہدین، قرآن عزیز کی صحیح تفسیر اور اس کا صحیح مفہوم کوئی بھی نہیں سمجھ سکا۔

(ب) بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ خود پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام (نعوذ باللہ من ذالک) بھی قرآن کی صحیح تفسیر نہیں سمجھ سکے۔ جن کی بعثت کا مقصد ہی تعلیم کتاب و حکمت ہے۔ اور یہ کہ صحیح تعبیر و تشریح اسلام کی اور اصل تفسیر قرآن کی وہ ہے۔ جو ۱۹ جنوری ۷۱ء کو مظفر آباد کالج میں بیان کی گئی۔ کیا اس صورت میں ہمیں اپنے آپ کو مسلمان اور مومن کہلانے کا کوئی حق پہنچتا ہے اور کیا اس کے بعد ہم سب نے مجموعی طور پر اپنی ملی موت کے پروانے پر دستخط ثبت نہیں کر دیئے۔ کیا اسلام کی ناموس کی خاطر مر مٹنے کا اس سے بھی بڑا کوئی موقع ہو سکتا ہے؟ قطعاً نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس میں ارباب ملت سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ ہم کیا کریں۔ اور کس طرح اپنے اس اہم اور نازک ترین ملی فریضہ سے عہدہ برآ ہوں مجھے دردمندان ملت کے جوابات کی شدید انتظار رہے گی

ضلع حیدرآباد کے امیر جمعیۃ علماء اسلام کا صدر پاکستان کو مشورہ

حیدرآباد۔ پاکستان کے لئے اب اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ وہ پاکستان کے خلاف بھارت کی بڑھتی ہوئی جارحیت کا خاتمہ کرنے کے لئے بھارت کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔ یہ مشورہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کے امیر شیخ الحدیث پیر سید عبدالقدوس نے صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خاں کو دیا ہے۔

پیر صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بھارت نے پہلے مشرقی پاکستان میں مداخلت کی اور اب وہ بین الاقوامی قوانین کی پرواہ کئے بغیر پاکستان کی سرحدوں پر اپنی افواج کا اجتماع کر چکا ہے۔ اور وہ مشرقی پاکستان پر باقاعدہ حملے بھی کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں گذشتہ چند ماہ سے پاک و ہند کے درمیان جو "سرد جنگ" اور دباؤ کی سیاست (پریشر پالٹیکس) چل رہی ہے۔ وہ وقت گذرنے کے ساتھ پاکستان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ کیونکہ بھارت کے ناپاک عزائم جنگ کے بغیر ہی پورے ہو رہے ہیں لیکن پاکستان کے وجود کی بقاء آزادی کے تحفظ اور معاشی و سیاسی استحکام کے لئے یہ ضروری ہے کہ پاکستان اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے بھارت کو اس کی جارحیت کا بھرپور جواب دے۔ اور یہ جارحانہ حملہ نہیں بلکہ دفاعی جنگ ہوگی۔ جس کے لئے پاکستان حق بجانب ہوگا۔ کیونکہ بھارت کی مسلسل مداخلت اور ناقابل برداشت جارحیت کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ بھارت کو طاقت سے کچل دیا جائے۔ کیونکہ وہ دلائل و حقائق یا ڈپلومیسی کی زبان نہیں سمجھتا۔

مدرسہ عربیہ دارالعلوم امینیہ کا داخلہ

جڑانوالہ کی قدیم و عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ دارالعلوم امینیہ رجسٹرڈ کا جدید داخلہ دس شوال سے لیکر ۲۵ شوال تک جاری رہے گا۔ عربی و فارسی اور تجوید و حفظ و ناظرہ تعلیم القرآن کے درجات میں داخلہ کے خواہشمند طلباء مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

مہتمم محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد جڑانوالہ ضلع لائلپور

رستم تحصیل سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسۂ عام

رستم تحصیل سکھر میں جمعیۃ کا جلسہ مدرسہ دارالفیوض میں منعقد ہوا۔ جلسے کی کارروائی ظہر سے شروع ہوئی۔ بیرونی حضرات کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ بعد نماز مغرب ہزاروں عوام کو کھانا کھلایا گیا۔ ٹھیک آٹھ نماز عشاء شروع کی گئی۔ پھر نماز کے بعد باقاعدہ جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ نعت خوانی و تلاوت کے بعد حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ملتان والے نے اپنی ڈیڑھ گھنٹہ تقریر میں عوام و خواص کو اٹھارویں صدی سے لے کر موجودہ وقت تک علماء ربانی کے مجاہدانہ کارناموں سے روشناس کرایا اور مولانا نے عوام کو خبردار کیا کہ سرمایہ دار اور وڈیروں سے ہوشیار رہو۔

اس کے بعد حضرت مولانا پیر طریقت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی بیر شریف والے نے ڈیڑھ گھنٹہ ایمان افروز تقریر فرمائی۔ حضرت نے عبادت و عدالت پر تقریر فرمائی آخر میں جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت عوام کے سامنے رکھی سارے مجمع نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر نعرۂ تکبیر سے وعدہ کیا اس کے بعد مولانا عبدالقادر بلوچ رونتی والے نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ پورے ایک بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(احقر عبدالحق ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام رستم ضلع سکھر)

مرکزی وفد سے معاونت کا شکریہ

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے ترجمان اسلام میں شائع ہونے والی اپیل پر توجہ دلانے کے لئے مولانا عبدالقادر قاسمی اور شیخ محمد یعقوب پر مشتمل وفد دورہ صوبہ سندھ کے لئے متعین کیا تھا۔ وفد نے اپنا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے وفد سے تعاون کیا اور پرخلوص خیر مقدم کیا۔ خاص طور پر ان حضرات کے نام قابل ذکر ہیں۔ سکھر سے حافظ عبدالمجید حاجی عبدالرشید خیرپور میرس سے محمد خاں عزیز۔ نواب شاہ سے ڈاکٹر نورانی مولانا قائم الدین۔ حیدرآباد سے مولانا عبدالمتین صاحب حاجی کرامت اللہ۔ میرپور خاص سے حاجی عبدالغفور۔ کراچی سے مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب۔ مولانا مصباح اللہ شاہ۔ قاری جان محمد صاحب۔ حاجی محمد یوسف۔ شیخ محمد سعید حاجی عبدالرشید۔ مولانا نور الہدیٰ۔ مولانا عبدالواحد، مولانا اسفندیار۔ حافظ عبدالستار، مولانا محمد عثمان الوری

جن بزرگوں نے مالی معاونت کی ہے۔ ان کی مکمل فہرست ترجمان اسلام میں شائع ہوگی۔ جن لوگوں نے وعدے کئے ہیں ان کا انتظار ہے۔ تاکہ مکمل فہرست شائع کر دی جائے۔

(محمد یعقوب شیخ)
معاون ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان

پاکستان کی عظیم اسلامی یونیورسٹی

دارالعلوم کبیر والہ کا سالانہ جلسہ

زیر سرپرستی جامع الشریعت والطریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سراجیہ مدرسہ کندیاں۔

بتاریخ ۹، ۱۰ دسمبر بروز بدھ، جمعرات، جمعہ بمقام کبیر والا منعقد ہوگا جس میں پاکستان بھر کے اکابر علماء و خطباء اور شعلہ بیان مقررین خصوصاً حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام، قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ایم این اے، مجاہد اسلام حضرت مولانا خلیفہ غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے پیر طریقت حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد صاحب مدظلہ۔ فقیہہ العصر شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ۔ قدوۃ السالکین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی مدظلہ۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب مدظلہ۔ حضرت مولانا لال حسین اختر امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ حضرت مولانا عبدالدوست محمد قریشی صدر مرکزیہ تنظیم اہلسنت پاکستان حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری حضرت مولانا عبدالستار تونسوی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا عبدالمجید ندیم۔ مولانا عبدالرحمٰن حنیفوٹی۔ مولانا قاری محمد حنیف صاحب وغیرہ وغیرہ شرکت کر رہے ہیں۔

(مولانا) محمد منظور الحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم کبیر والہ

جہاد کانفرنس رشیدیہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے اکیسویں سالانہ اجتماع کی تقریب جہاد کانفرنس کے عنوان پر ۳، ۴، ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء جمعہ، ہفتہ، اتوار بہ شان و شوکت منعقد ہو رہی ہے۔

جامعہ رشیدیہ کے داخلے ۵ شوال تا ۱۰ شوال ہونگے جامعہ میں جملہ علوم و فنون کی تعلیمات کے جملہ انتظامات ہیں

(فاضل حبیب اللہ مدیر الجامعہ و ناظم امور مدارس جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

ولادت باسعادت

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے [illegible] اور میرے برادر عزیز عزیز قاری محمد شریف قصوری [illegible] اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام [illegible] رکھا گیا ہے۔ جمیع علماء کرام و قراء حضرات سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ بچے کے لئے عمر و [illegible] میں برکت کی دعا فرمائیں۔

(حکیم محمد عالم جاوید خانیوال شہر)

مولانا عبداللطیف جہلم کا خطاب

مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم نے عید الفطر کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دشمن ہمارے ملک، اسلام اور ہمیں ختم کرنے کی تاک میں ہے۔ اگر ہم نے آپس کے جھگڑے ختم نہ کئے اور اسلام کو پورے ملک میں نافذ نہ کیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ ہماری ہوا اکھڑ جائے۔ اور ہمیں تباہی و بربادی کا منہ دیکھنا پڑے

انہوں نے مزید کہا کہ مسلمانو اگر تم مجاہد و غازی بننا چاہتے ہو، تو اسلام کو پوری طرح اپنا لو۔ انہوں نے کہا کہ میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر صدر یحییٰ خاں ہماری فوج اور پوری قوم قرآن و سنت کا قانون ملک میں اپنا لے۔ تمام شراب خانے سینما گھر اور فحاشی کے اڈے ختم کر ڈالیں تو بڑی سے بڑی طاقت ہمیں شکست نہیں دے سکتی۔

ایک نوجوان کا قابل تقلید جذبہ

مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے جامع مسجد فاروقیہ گلی نمبر ۴ کرشنا نگر کو جوانوالہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جب یہ بتایا کہ قادیانی گروہ کے ہزاروں افراد نے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنی آمدنی اور جائداد کا دسواں حصہ وقف کر رکھا ہے۔ لیکن مسلمانوں میں ابھی اس قسم کی کوئی تحریک نہیں ہے۔

اس پر کیمپ تک میں رہائش پذیر ایک نوجوان کشمیری مہاجر محمد تسلیم قریشی نے اعلان کیا کہ میں اپنی آمدنی کا دسواں حصہ تا عمر عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے دیتا رہوں گا اس نوجوان کا یہ جذبہ قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس کی تقلید کرنے کی توفیق بخشے۔

(حافظ فقیر اللہ منتظم جامعہ فاروقیہ)

ایک اہم اطلاع

قراء حضرات کے لئے بیش بہا تحفہ رسالہ عدد آیات بنام ھدیۃ طاھر ہدیۃ جس کو سید القراء حضرت قاری محمد طاہر نے ترتیب دے کر احسان عظیم کیا۔

یہ رسالہ پورے قرآن شریف کی آیات کی تفصیل اور ان کے اختلافات و اعداد کا مکمل خلاصہ ہے۔ اس کی اصل قدر دانی مطالعہ سے ہوگی۔ آج ہی طلب کریں۔

یہ رسالہ ۳۲ صفحات کا ہے۔ قیمت ۵۰/ پیسے۔

ہمارے ہاں بذل المجہود کا مکمل مکسی طبع ہو رہی ہے۔ اس کی جلد اول چھپ چکی ہے۔ جلد ثانی عربی رسم الخط میں شائع ہونے والی ہے۔ ہماری فہرست مفت طلب کریں۔

پتہ:۔ (۱) مکتبہ قاسمیہ سول ہسپتال ملتان

(۲) مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی واحد دینی درسگاہ

دارالعلوم مدنیہ

دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بیادگار شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ

دارالعلوم کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہوگا۔ درس نظامی کے علاوہ ادب تاریخ کی مزید کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ طلباء کی رہائش کا انتظام دارالعلوم کے دارالاقامہ اور خوراک دارالعلوم کے مطبخ سے مہیا کی جاتی ہے۔ بڑی کتابیں پڑھنے والے طلباء کو ۵ روپے وظیفہ اور چھوٹی کتابوں والوں کو ۴ روپے ملتا ہے۔

- سال میں دو جوڑے کپڑے اور مستحق طلباء کو جوتے بھی ملتے ہیں۔
- سردیوں میں لحاف، چارپائی اور بیماری کی صورت میں علاج بھی کیا جاتا ہے۔
- دارالعلوم میں محنتی اور لائق اساتذہ تعلیمی فرائض انجام دیتے ہیں۔
- حفظ و ناظرہ کے لئے دو علاحدہ قاری موجود ہیں
- شعبہ عربی میں بجز دورہ حدیث کے تمام کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ (ناظم مدرسہ ہذا)

بقیہ۔ صراحات

شر و فساد کو ہوا دینے کے لئے بیروت میں وہ ہاتھ برسرِ کار ہیں، جن کے نام اسلامی ہیں۔

یہ بیروت تھا، جہاں ایک صدی قبل ایک امریکی یونیورسٹی قائم ہوئی، جہاں سے عربی زبان میں ایسا لٹریچر شائع ہونا شروع ہوا جس کے ذریعہ ترکوں سے متنفر کرنے کے لئے عرب قومیت کا ایک نیا وطن پرستانہ نظریہ فروغ دیا گیا عربی زبان پر عیسائی عربوں کی اجارہ داری قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ "المنجد" کے نام سے عربی زبان کی جدید و ضخیم لغت بھی ایک عیسائی عالم لسانیات کے قلم سے شائع کرائی گئی۔

یہ بیروت کا تصنیفی مرکز تھا۔ جہاں سے عربی زبان کے مشہور عیسائی انشاء پرداز اور ادیب جورجی زیدان نے عرب تاریخ، عرب تمدن اور عرب ثقافت پر ایسی کتابیں و ناول لکھے۔ جن میں عرب جاہلیت کے دور کی عظمت کو نمایاں کیا گیا۔ اسلامی تاریخ میں بنو امیہ اور بنو ہاشم کو ایک دوسرے کا حریف ثابت کرنے کی کوشش کی گئی اور یہ تاثر دیا گیا کہ حضرت معاویہؓ اور بنو امیہ غاصب، ظالم اور جابر تھے۔ اس موضوع پر جورجی زیدان نے متعدد تاریخی ناول اور مقالے لکھے۔

یہ تو خدا بھلا کرے مصر و شام کے اہلِ قلم کا جنہوں نے اسلامی تاریخ کو مسخ ہونے سے بچانے کی کوشش شروع کر دی تھی۔

بیروت کے عربی مرکز سے جو ذہن پھیلایا گیا۔ اس کے خاص خاص پہلو یہ تھے۔

(۱) عرب قومیت کا وطن پرست نظریہ جس کے ذریعہ عربوں کو ترکوں سے شدید متنفر بنایا گیا۔

(۲) تاریخ اسلام میں حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ حضرت عمرو بن عاصؓ وغیرہ اموی اکابر کے بارے میں یہ تصور کہ وہ خالص دنیاوی حکمران تھے۔ بڑے قابل و مدبر مگر جابر، ظالم، غاصب اور مطلق العنان تھے۔

(۳) عرب قومیت کے وطن پرستانہ نظریہ پر مبنی سیاسی تحریکوں کے لئے فکری و ذہنی مواد۔

ان مقاصد کے لئے ابتدا میں عیسائی و یہودی عربی زبان کے عالموں، ادیبوں، مفکروں سے کام لیا گیا اور سیاسی تنظیمات کے لئے بھی بیشتر عیسائی افراد ہی منتخب کئے گئے۔ مثلاً بعث پارٹی کے بانی میخائل وغیرہ

بیروت سے ترکوں کے جدید قائدین مصطفیٰ کمال پاشا، خالدہ ادیب خانم، جمال پاشا وغیرہ کے بارے میں بھی ایسا مواد عام کیا گیا۔ جس سے یہ تاثر پھیلا کہ یہ لوگ ملحد تھے اور اسلام کے خلاف تھے۔ مگر اپنی قوم کے زبردست معمار۔

اس سے دو فائدے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک تو یہ کہ مسلمان ان سے متنفر اور بیزار رہیں، اور دوسرے یہ کہ ترقی کے خواہشمند افراد یہ ضروری جانیں کہ اسلام سے انحراف کئے بغیر ترقی کی ہی نہیں جا سکتی۔

عربوں کی جدید فوجی تنظیم کے لئے بھی مغربی طاقتوں نے ایک انگریز مسٹر گلب کو غالب پاشا کے نام سے اردنی قبائل میں متعین کیا۔

بیروت سے کی جانے والی ان سازشوں کا توڑ اگر مصر و شام کے اہلِ قلم کرتے رہے۔

لیکن اس کا مکمل جواب صدر ناصر مرحوم نے دیا، انہوں نے عرب قومیت کے وطن پرستانہ نظریہ کے بجائے عرب قومیت کا سادہ اور مثبت نظریہ عام کیا۔ جو اسلام کے تقاضوں کے خلاف جانے والا نہ تھا

انہوں نے ایسے عرب انشاء پردازوں اور عالموں کی زبردست حوصلہ افزائی کی، جنہوں نے عربوں کی تاریخ کے اسلامی پہلوؤں کو مکمل طور سے واضح کیا اور آج عصر سے عربی زبان میں اسلامی تاریخ کا اتنا عظیم و جلیل لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ جس کے سامنے مستشرقین کا چراغ گل ہو رہا ہے۔

صدر ناصر نے سیاسی تحریکوں کا رخ بجائے وطن پرستانہ قومی نظریات کے عوامی اور اقتصادی مسائل کی طرف پھیر دیا۔

لیکن بیروت کا سازشی مرکز آج بھی برسرِ عمل ہے تاہم مرحوم کے زمانہ میں اس کی سرگرمیاں، ناصر اور مصر کے خلاف رخ اختیار کر گئی تھیں۔ تاہم وہ عرب رائے عامہ کو صدر ناصر کے خلاف نہیں کر سکیں۔ گو ان کی وفات کے بعد اب ان سرگرمیوں کا رخ از سرِ نو مرحوم صدر کی طرف ہو گیا ہے

آج مسلمان نام کا ایک طائفہ بھی بیروت کو میسر ہے جو صدر ناصر اور مصر و شام و لیبیا وغیرہ کے سربراہوں کے خلاف مضامین و ڈائریاں لکھ لکھ کر پاک و ہند کے بعض اخبارات میں شائع کراتا رہتا ہے۔ اور گھڑ گھڑ کر ایسی باتیں ان سے منسوب کرتا رہتا ہے۔ جنہیں پڑھ کر سادہ لوح افراد سخت بدظن ہو جائیں۔

آج کل بیروت مغربی ایشیا میں سی آئی اے کا سب سے بڑا سازشی مرکز ہے۔

اس چھوٹے سے شہر میں سینکڑوں اخبارات و رسائل نکلتے ہیں۔ جن کی طباعت دیدہ زیب اور کاغذ بہترین ہوتا ہے۔ جن کے کالم نگار ایڈیٹروں سے زیادہ سہولتوں کے حامل ہیں۔

ان اخبارات و رسائل کا بیشتر حصہ ایسے مضامین و خود ساختہ خبروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس میں عربوں و ترکوں کے ماضی کے اکابر کے خلاف بہتان تراشیاں ہوتی ہیں ان کے کردار کو سخت گھناؤنا ظاہر کیا جاتا ہے اور انہیں دوسروں کا آلہ کار بتایا جاتا ہے۔

یہ مہم خاص طور سے عربوں کے جدید رہنماؤں اور جمال عبدالناصر مرحوم کے خلاف کثرت کے ساتھ جاری رہتی ہے

آج کل اس مہم کی سربراہی اقبال سہیل نامی کوئی صاحب فرما رہے ہیں۔

امینِ سرِّ السنت استاذ مفتی محمود

(از ابو معاویہ سعید علی ضیا مدرس جامعہ عبیدیہ رحمانیہ ملتان شہر)

مغنیِ روزِ ازل نغمہ سرمدی چوں محمود
نوائش آمدہ پنہاں بصورتِ محمود
شدہ بہ بتکدہ گیہاں صدائے ابراہیم
پئے اذیتِ او ارچہ ہست شدہ نمرود
اسیرِ دامِ محبت شدند اہلِ وفا
ز خلقِ حضرتِ مولانا مفتی محمود
فقیہہ و مفتیِ اعظم محدث وقاری
مثالِ او نہ کسے دیدہ زیرِ چرخِ کبود
شدہ است ظلِ عبیداللہ جانشینِ مدنی
امینِ سرِّ السنت است مفتیِ محمود
او رہنمائے کہ سرخیلِ وارثانِ رسول
عظیم شخصے کہ نامش پیامِ مرگِ حسود
برائے معترضانش ضیاء عجب گفتہ
کسے کہ عقل نبودش تولدش بے سود

[1] مراد حضرت امام انقلاب مولانا سندھیؒ
[2] مراد حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ

صادق آباد میں جمعیۃ گارڈ کا قیام

صادق آباد۔ گذشتہ روز اسلام کے جیالے نوجوانوں کا اجتماع ہوا۔ جس میں جمعیۃ گارڈ کا قیام عمل میں لایا گیا اور یہ عزم کیا گیا کہ وطن عزیز اور اسلام کے دشمنوں کی سازشوں کا پورا پورا نوٹس لیا جائے گا۔

سالارِ اعظم خطیب اہلسنت مولانا محمد ثناء صاحب رضا کار چوہدری اصغر علی صاحب، منور حسین ضیاء و مولوی ثناء اللہ صاحب۔ چوہدری علی شیر صاحب کلاتھ مرچنٹ، چوہدری محمد حنیف صاحب کمالیہ مرچنٹ۔ صوفی عبدالکریم مجاہد۔ چوہدری محمد بشیر مجاہد کریانہ مرچنٹ چوہدری میر احمد صاحب مجاہد کلاتھ مرچنٹ۔ چوہدری ریاست خاں صاحب، محمد رفیق صاحب، محمد لطاف صاحب صابن والے، فیض اللہ خاں چٹائیوں والے۔

جمعیۃ گارڈ میں بھرتی زوروں پر ہے۔ جو حضرات اپنے نام درج کرانا چاہتے ہوں وہ فرنیئر کارپوریشن سکول صادق آباد میں درج کرا سکتے ہیں (منور حسین ضیا ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحصیل صادق آباد)

نذرانۂ عقیدت بحضورِ اکابرِ جمعیتہ

محمد سعید اختر شجاع آباد

①

قاطعِ شرک و بدعت ہیں درخواستی
مخزنِ علم و حکمت ہیں درخواستی
آفتابِ طریقت ہیں درخواستی
افتخارِ جمعیّت ہیں درخواستی

②

گوہرِ نایاب ہیں حضرت ہزاروی
صورتِ سیماب ہیں حضرت ہزاروی
دینِ احمدؐ کی بلندی کے لیے
ہر گھڑی بے تاب ہیں حضرت ہزاروی

③

شاہِ مراجی بتوں کو توڑ دیا
فاتحِ سومنات ہیں محمود
ہے بھروسہ ہمیں قیادت پر
واقفِ دینیات ہیں محمود

④

منبعِ علم و دیں ہیں حضرتِ انور
بہت دل نشیں ہیں حضرتِ انور
کیا معاف دشمن کو پل بھر میں،
مالکِ طبعِ متیں ہیں حضرتِ انور

تمنا

تمنّا ہے کہ پھر گلزارِ ملّت میں بہار آئے
صحابہؓ کے زمانے کی ہوائے مشکبار آئے
وہی خیر القروں ایّام، عالمتاب خوش منظر
وہی شام و سحر آئے، وہی لیل و نہار آئے
پہنچ جائیں مسلماں کاش معراجِ ترقی پر
عروجِ رفتہ پھر، کالشمس فی نصفِ النہار آئے
مثالِ مومنینِ بدر دل میں نورِ ایماں ہو
مدد کرنے کو میری پھر فرشتوں کی قطار آئے
نگاہیں لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی پر ہوں
میری تدبیر پر تقدیر بھی پروانہ وار آئے
دعائے ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِذْ لَاقَیْنَا لب پر ہو
قدم لینے کو میرے رحمتِ پروردگار آئے
مرے ذوقِ یقیں پر روحِ ابراہیمؑ جھوم اُٹھے
مرے حسنِ عمل پر رحمتِ باری کو پیار آئے

جمیلؔ اس ناتواں بازو میں میرے زورِ حیدر ہو
مرے ٹوٹے ہوئے خنجر میں روحِ ذوالفقار آئے

جمیل احمد صاحب جمیلؔ

F. No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7153
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE

کوہِ اُحد پر

اِک پیمبر ایک صدّیق اور باقی دو شہید

ایک دن کوہِ اُحد کے واسطے تھا یومِ عید
ہوگیا اس کا تفوق طور پر بھی جب مزید

یعنی اس پر اتفاقاً جلوہ فرما ہو گئے
سیّدِ عالم امینِ وحیِ قرآن مجید

دو وزیرانِ رسالت یعنے بوبکرؓ و عمرؓ
جن کی عظمت پر ہے شاہد نطقِ فرقانِ حمید،

تیسرے عثمانِ غنیؓ وہ چشمۂ جود و کرم!
لی تھی جس نے بئرِ رُومہ کے عوض جنت خرید

تھے یہ اصحابِ ثلاثہ بھی جلو میں ہم رکاب
ہو رہے تھے فیضِ انوارِ نبیؐ سے مستفید

کانپ اٹھا اس مقدمِ اجلال سے کوہِ اُحد
وانچناں لرزید کز صرصر بلرزد شاخِ بید

دیکھ کر یہ حال فرمایا رسولِ پاکؐ نے
اے اُحد! تجھ کو مبارک ہو یہ تاریخِ سعید

لرزہ براندام کیوں ہے آج تو تیرے لیے
یومِ تمکین و شرف ہے روزِ تبریک و نشید

کر رہے ہیں تجھ کو آج اپنے قدم سے سرفراز
اک پیمبرؐ ایک صدّیقؓ اور باقی دو شہیدؓ

ہیں انہیں کے واسطے تو نعمتیں اللہ کی
ہے انہیں کی منقبت تو باغِ رضواں کی کلید

خود سیہ نامہ سہی لیکن انہیں کا ہے غلام
پھر سہیلِ زار کیوں ہو مغفرت سے نا اُمید

علامہ اقبال احمد سہیل

ایجنٹ حضرات اپنے بقایاجات فوراً ادا کریں

ہفت روزہ "ترجمان اسلام" جمعیت علماء اسلام کے موقف کو پیش کرنے کا واحد ذریعہ ہے، لیکن بعض ایجنٹ حضرات اس ذریعہ کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔

"ترجمان اسلام" کے ایجنٹ حضرات کے ذمہ ہزاروں روپے واجب الادا ہیں — وہ بار بار تنبیہ کے باوجود روک رہے ہیں۔ بعض ایجنٹ حضرات نے یہ رویہ اختیار کر رکھا ہے کہ دو تین مہینہ کے بعد رقم کا کچھ حصہ، یا صرف ایک مہینہ کا بل ادا کر دیا اور باقی روک دیا۔

اس سے "ترجمان اسلام" جیسے مذہبی اور دینی رسالے کو جس کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے اور نہ ہی اسے اشتہارات ملتے ہیں، سخت مشکلات کا سامنا ہے۔

ادارہ "ترجمان اسلام" ان کے نام شائع کرنے سے ہمیشہ گریز کرتا رہا تاکہ ان کی رسوائی اور ذلت نہ ہو۔ افسوس ہے کہ وہ بار بار کی تنبیہ کے باوجود بھی اس طرف توجہ نہیں دے رہے۔

بعض ایجنٹوں نے رقم زیادہ کر کے ایجنسی بند کرا دی ہے اور رقم روک لی ہے۔

اب ادارہ ایک آدمی کو رقم کی فراہمی کے لیے ایسے ایجنٹ حضرات کے پاس بھیج رہا ہے جس کی آمد و رفت کا کرایہ نادہندہ ایجنٹ حضرات کے ذمہ ہوگا۔ (ادارہ)

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

پاکستان میں صداقت اسلام کا علمبردار

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان

العلماء ورثۃ الانبیاء

ذکر و فکر

خدا کا خوف اور تواضع نفس

اصمعی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رات کو کعبۃ اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا یکایک ایک جوان پر نظر پڑی جو کعبۃ اللہ شریف کے غلاف کو چمٹ کر کہہ رہا تھا:۔

الاشعار

یامن یجیب دعاء المضطرِّ فی الظلم
یاکاشف الضر والبلوے مع السقم

ترجمہ:۔ اے قبول کرنے والا پریشان کی پکار کو اندھیروں میں اے نقصان اور مصیبت اور بیماری کو دور کرنے والا۔

قد نام وفدک حول البیت وانتبھوا
وانت یاحیّ یاقیّوم لم تنم ،

ترجمہ:۔ بے شک تیری بارگاہ پر آنے والے کعبۃ اللہ کے گرد نیند کرکے جاگ اٹھے ہیں۔ اور تو ہمیشہ زندہ رہنے والا! اے مخلوق کا متولی نیند نہیں کرتا ،

ادعوک ربّی حزیناً ھائماً قلقاً
فارحم بکائی بحق البیت والحرم

ترجمہ:۔ اے رب میں تجھ کو غمناک حیران پریشان ہوکر پکارتا ہوں پس میرے رونے پر رحم فرمایا بیت اللہ شریف اور حرم شریف کے واسطے

ان کان لا یرجوہ ذو سفہٍ
فمن یجود علی العاصین بالکرم

ترجمہ:۔ اگر تیری سخا کی جاہل یا گنہگار امید نہ کرے تو پھر نافرمانوں پر احسانِ عفو کون کرے گا

الا ایّھا المقصود فی کل حاجۃٍ
شکوت الیک الضر فارحم

ترجمہ:۔ اے ہر ضرورت میں طلب کیا جانے والا میں تیری طرف نقصان کی شکایت کرتا ہوں پس رحم فرما۔

الایا رجائی انت تکشف کربتی
فھب لی ذنوبی کلھا واقض حاجتی

ترجمہ:۔ اے میری امید (کو پورا کرنے والا) تو ہی میری مصیبت کو دور کر سکتا ہے اس لیے میرے سب گناہوں کو بخش دے اور میری ضرورت پوری کر

اتیت باعمالٍ قباحٍ ردیئۃٍ
وما فی الورٰے عبد جنٰی کجنایتی

ترجمہ:۔ میں نے برے اور خراب کام کئے ہیں۔ اور مخلوقات میں ایسا کوئی بندہ نہیں جس نے مجھ جیسی غلطیاں کی ہوں

اتحرقنی بالنار یا غایۃ المنٰی
فاین رجائی ثم این مخافتی

ترجمہ:۔ کیا تو مجھ کو آگ کے ساتھ جلائے گا اے منتہائے مقصود۔ تو پھر میری امید اور خوف کہاں ہوں گے (یعنی مجھکو جو امید ثواب اور خوف عذاب کی وجہ سے نجات کی توقع ہے وہ کہاں جائے گی)

پھر وہ جوان رونے اور یہ اشعار پڑھنے لگا۔

یہ کہہ کر وہ جوان بے ہوش ہوکر گر پڑا میں نے قریب ہوکر دیکھا معلوم ہوا کہ امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہیں میں ان کا سر اپنی گود میں رکھ کر رونے لگا آنسوؤں میں سے ایک قطرہ ان کے رخسار مبارک پر گرا آنکھیں کھول کر فرمانے لگے یہ کون ہے جو ہمارے پاس ناگہاں آیا ہے میں نے عرض کیا تیرا بندہ اصمعی ہوں اے میرے سردار یہ رونا اور بے صبری کس وجہ سے ہے؟ حالانکہ تم اہل بیت میں سے ہو کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ نہیں فرمایا:۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً:۔ ابتدا پارہ ۲۲ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ یہی ارادہ کرتا ہے کہ تم سے اے اہل بیت (گناہوں کو ختم کرے اور تم کو بالکل پاک کرے:۔ فرمایا بعید ہے یہ تیری بات۔ اے اصمعی تو نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کو اپنے فرمانبرداروں کے لیے پیدا کیا ہے پھر غلام حبشی کیوں نہ ہو اور آگ کو اپنے نافرمان بندوں کے لیے پیدا کیا ہے اگرچہ وہ نافرمان آزاد قریشی کیوں نہ ہو کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:۔ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جھنم خالدون آخر سورۃ المئون ۱۵ ترجمہ: جب صور میں پھونک دی جائے گی تو لوگوں کے درمیان نسب کے تعلقات کام کے نہیں ہیں اور نہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے جس شخص کے (حسنات کے) پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی کامیاب ہوں گے اور جس کے نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہ وہی ہیں جنہوں اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالدیا اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ الطرائف والظرائف حصہ اول صـ۵۳ طبع اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر بحوالہ الذیل الثانی لثمرات الاوراق:۔

بدل اشتراک:۔

قیمت:۔ فی پرچہ مغربی پاکستان سے ۔۔۔ ۴۰ پیسے۔ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۵۰ پیسے۔ سالانہ ۲۰/- روپے شماہی ۱۰/- روپے

(نوٹ) اگر مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے منگوایا جائے تو مزید پانچ روپے ارسال کرنا ہوں گے:۔

ترسیل زر کا پتہ:۔ شعبہ ادارت ترجمان اسلام مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان شہر فون ۲۱۱۹:۔

(احمد حسین کمال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

مطابق

۴ جون ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۲۲

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/۰

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۲۵/۰

ششماہی ۱۰/۰

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۱۳/۰

فی پرچہ ۴۰ پیسے

مشرقی پاکستان ۵۰ ؍؍ (ہوائی ڈاک سے)

جملہ خط و کتابت

ترسیل زر، شکایات، آرڈر وغیرہ کے لئے پتہ

شعبہ ادارت ترجمان اسلام، مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

احمد حسین کمال فون نمبر ۲۱۱۹

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

تلک الایام نداولہا بین الناس — (قرآن الحکیم)

صراحت

احمد حسین کمال

انتظامی بدعنوانیوں اور اقتصادی ناہمواریوں کا خاتمہ ضروری ہے

یہ حقیقت تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ پاکستان اپنے وجود میں آنے کے کچھ عرصہ بعد ہی بدترین قسم کے سیاسی خلفشار کی زد میں آتا چلا گیا، اور اس خلفشار و عدم استحکام کا سبب جن لوگوں کے نزدیک بالغ رائے دہی کی اساس پر انتخابات نہ ہونے اور جمہوریت کا سیاسی عمل جاری نہ کرنے میں تھا۔ ان کا مفروضہ یہ سبب بھی محض خیالی اور بے بنیاد ثابت ہؤا۔ اس لئے کہ بالغ رائے دہی پر مبنی انتخابات اور جمہوریت کے محدود سیاسی عمل نے ایسے عناصر کو آگے بڑھا دیا جن کے بارے میں حکومت کو بتانا پڑا کہ وہ وطن عزیز کے دشمن ہیں۔ اور پاکستان کا مشرقی بازو بدترین بحران کی لپیٹ میں آ گیا۔

پاکستان جس کا وجود برصغیر کے مسلمانوں کے بے مثال اتحاد کا نتیجہ ہے۔ آخر اس خلفشار کی زد میں کیوں آیا، اور کیوں یہاں عام سیاسی و جمہوری صورت حال کی بحالی ایک آزمائش اور خطرہ کا روپ دھار لیتی ہے۔

اگر اس پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو اس کی وجہ بالکل واضح اور صاف ہے۔

پاکستان میں بعض خاص حالات کی بنا پر انتظامی بدعنوانیوں کو کھلی چھٹی ملی۔ اور اقتصادی ناہمواری قدم قدم پر پیدا ہوتی چلی گئی

چنانچہ پاکستان کے تمام سیاسی مسائل اور بحرانوں کے پیچھے انتظامی بدعنوانیوں اور اقتصادی ناہمواریوں کا طویل سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ اور ۲۳ سال کے بعد ملک ایک ایسے مقام پر آ پہنچا ہے کہ اب ان دونوں خرابیوں کا مکمل قلع قمع کر دینا ضروری ہے۔

ان دو خرابیوں نے ہی اندرونِ ملک انتہا پسندانہ اور تصادم خیز سیاست کو جنم دیا اور بیرون ملک دشمن طاقتوں کو پاکستان کے داخلی معاملات میں دخیل ہونے کا موقعہ بہم پہنچایا۔

اگر حکومت وقت پوری توجہ اور جرأت و استقامت کے ساتھ انتظامی بدعنوانیوں کے ازالہ اور اقتصادی ناہمواریوں کے خاتمہ کی مہم شروع کر دیتی ہے۔ اور ان دونوں برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے تو یقیناً پاکستان کے عوام آیندہ ایسے سیاستدانوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں کریں گے۔ جو علاقائی نفرتوں اور تعصبات کو ہوا دینا چاہتے ہیں اور پاکستان میں اسلامی نظریہ و نظام کے سوا کسی دوسرے نظریہ و نظام کی بات کرتے ہیں۔

خطرہ سے نمٹنے کے لئے تیار رہیئے

بھارت کے لیڈروں نے اب ایسے بیانات دینے شروع کر دیئے ہیں۔ جن سے پاکستان کے خلاف ان کے جارحانہ عزائم کی بو صاف صاف نظر آ رہی ہے۔

غالباً بھارت کے ناعاقبت اندیش لیڈر یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ پاکستان اپنی داخلی مشکلات کی وجہ سے بھارتی جارحیت کا بھرپور جواب نہیں دے سکے گا۔ اور بھارت اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

لیکن انشاء اللہ ایسا نہیں ہو سکے گا۔ اور بھارت کا یہ خواب بھی اس کے سابقہ خوابوں کی طرح پریشان ہو جائے گا۔ تاہم دشمن کے ارادوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور فی الفور ایسے اقدامات عمل میں لے آنا چاہیئے کہ دشمن کے کسی بھی جارحانہ قدم کا بروقت منہ توڑ جواب دیا جا سکے۔

ہر پاکستانی کو ایک مکمل فوجی بنا دینا چاہیئے۔ اور تمام اقتصادی وسائل کو پاکستان کے دفاع کے لئے خاص کر دینا چاہیئے۔

پیداوار اور ذرائع پیداوار کو انفرادی تسلط سے نکال کر قومی تعمیر میں لگا دینا نہایت ضروری ہے تاکہ دشمن کی جارحیت کے وقت جوابی اقدامات میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

ترک وطن کرنے والوں کو واپس آنے کی دعوت

مشرقی پاکستان کے حالیہ ہنگاموں میں بے شمار افراد صرف اس لئے ترک وطن پر مجبور ہوئے۔ کہ ان کے سامنے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں رہا تھا۔ اور بدقسمتی سے پاکستان کی سب طرف سرحدیں بھارتی علاقہ سے ملحق ہیں۔ اس لئے ان میں سے بیشتر کو بھارتی علاقوں میں جانا پڑ گیا

ظاہر ہے کہ امن و امان کی بحالی کے بعد ان کا اپنے وطن واپس آ جانا نہ قابل اعتراض ہو سکتا اور نہ لائق بحث۔

بھارت ان ترک وطن کرنے والوں کی تعداد بڑھا چڑھا کر پیش کر رہا ہے۔ اور دنیا بھر سے امداد مانگ رہا ہے۔ لیکن حیرانی کی بات ہے کہ ابھی تک ان تارکین وطن نے خود کوئی اپیل نہیں کی اور نہ اپنی کوئی ایسی کمیٹی تشکیل کی، جو ان کی نمائندگی کرنے والی ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرقی پاکستان سے جانے والے لوگ یہ امر مجبوری گئے ہیں۔ اور وہ اپنے ترک وطن کو بھارت کے جھوٹے دعووں کا ثبوت نہیں بننے دینا چاہتے۔

صدر مملکت کی طرف سے انہیں واپس آنے کی دعوت ان کے لئے اطمینان کا موجب ہوئی ہوگی۔ اور وہ بغیر کسی خوف و خطر کے اب واپس آجائیں گے۔ اور جلد ہی بھارت کا یہ پاکھنڈ بھی ناکام ہو جائے گا۔

ترکی زلزلہ کی زد میں

ترکی کے مشرقی علاقہ میں ہولناک زلزلہ آنے کی اطلاع ملی ہے۔ تقریباً چالیس ہزار مربع میل علاقہ اس سے متاثر ہوا ہے۔

ترکی پر ٹوٹ پڑنے والی اس ناگہانی آفت سے پاکستان کے مسلمان غمگین ہیں اور اپنے ترک بھائیوں کی اس مصیبت میں ان کے ساتھ دلی ہمدردی رکھتے ہیں

زلزلے اگرچہ طبعی ارضیاتی حوادث سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم اس وقت روس، امریکہ برطانیہ، فرانس، چین بعض ایسے مہلک و تباہ کن ہتھیاروں کے تجربات کر رہے ہیں۔ جو وسیع پیمانہ پر زمین، سمندر اور خلا میں غیر معمولی تبدیلی و ارتعاش کا موجب بن سکتے ہیں۔

اور چونکہ یہ تجربات ان سمندروں اور علاقو کی تہہ میں کئے جا رہے ہیں۔ جو ایران ترکی افغانستان وغیرہ ملکوں سے قریب ہیں۔ اس لئے ان علاقوں کا ایسے تجربات کی زد میں آ جانا عین ممکن ہے

حالیہ زلزلوں کے بارے میں ان پہلوؤں کا تجسس ضروری ہے۔

ترکی میں اسرائیلی قونصل جنرل کا قتل

حال ہی میں ترکی میں دہشت پسند گروہ نے اسرائیل کے قونصل جنرل کو اغوا کر کے اپنی شرائط پوری نہ ہونے کی بنا پر .... ہلاک کر دیا ہے۔

اسرائیل کے قونصل جنرل کا اغوا ایسے حالات میں ہوا جبکہ وہاں مارشل لاء نافذ ہے اغوا کے بعد قونصل جنرل کی تلاش کے لئے حکام نے سخت انتظامات کئے۔ لیکن دہشت پسندوں نے اپنا منصوبہ پورا کر ڈالا۔

ترکی حکومت کی موجودہ مشکلات کا احساس ہر شخص کو ہے۔

کاش ترکی نے اسرائیل کو تسلیم نہ کیا ہوتا، تو آج یہ سانحہ رونما نہ ہوتا۔

مسلمان کہیں کے ہوں، یہودی ان کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا موجب بنے ہوئے ہیں اور مسلمان محسوس کرتے ہیں کہ ہر جگہ یہودیوں کی ریشہ دوانیوں نے مسلمان عوام اور ان کے حکمرانوں کے درمیان گہری خلیج پیدا کر رکھی ہے — ہر مسلمان ملک میں صاف دستوری سیاسی زندگی کے دروازے بند کرنے میں بالواسطہ یہودی عناصر کا ہاتھ کارفرما ہے۔ جو امریکہ کے اثرات کے پس پردہ مصروف عمل رہتا ہے۔

غالباً ترکی میں یہودی قونصل جنرل کے اغوا اور قتل میں ایسے ہی محرکات کام کر رہے تھے

اقتدار کی منتقلی کا پروگرام

۲۴۔ مئی کو کراچی میں صدر مملکت جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے پریس کے نمائندوں کو بتایا ہے کہ وہ دو تین ہفتوں کے اندر اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کرنے کا اعلان کرینگے

اس طرح صدر نے اب اس امر کو قابل بحث نہیں رہنے دیا ہے کہ اقتدار عوام کے نمائندوں کو منتقل کیا جانا چاہیئے یا نہیں۔

اگر صدر خود یہ محسوس کرتے ہیں کہ حالات انہیں دو تین ہفتوں کے اندر اقتدار منتقل کرنے کے پروگرام کے اعلان کی اجازت دے رہے ہیں۔ تو یہ اعلان ہر ایک کے لئے خوش آمدید کا باعث بننا چاہیئے۔

صدر نے یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ وہ انتخابات کے نتائج کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ اور قومی اسمبلی کے موجودہ انتخابات کالعدم نہیں ہوں گے۔

چنانچہ اب قومی اسمبلی کے وجود سے متعلق بھی کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔

صدر صاحب کے ان فرمودات کے بعد اقتدار کی خواہاں پارٹیوں کی ذمہ داری ہے، کہ وہ ملک میں حالات کو جلد سے جلد معمول پر لانے میں سرگرم ہوں۔ اور آئندہ کے لئے مثبت و تعمیری اقدامات کا خاکہ تیار کریں۔

ماضی کے منصوبوں اور عزائم پر زور دینے کے بجائے نئے حالات کو مدنظر رکھ کر عوامی فلاح و بہبود کی بات سوچیں اور ایک مستحکم پاکستان جس کی اساس خالص اسلام ہو اس کے لئے اپنی کوششیں صرف کریں۔

نگران کمیٹی کے بجائے مرکز باقاعدہ محاسب کا تقرر کرے گا

لاہور ۱۴۔ مئی ۱۹۷۱ء کے ترجمان اسلام میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کے حساب کتاب کی پڑتال کے لئے جس نگران کمیٹی کے تقرر کا اعلان کیا گیا تھا، اسے منسوخ تصور کیا جائے اور اس مقصد کے لئے اب کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کی ہدایت کے مطابق مرکز ایک ہر وقتی محاسب مقرر کرے گا۔ جو حساب کتاب کے نظام کو درست بنائے گا۔ پتہ ذیل پر رابطہ قائم کیا جائے۔

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
بیرون لوہاری دروازہ ملتان

اخبارات کے ایڈیٹروں کی صدر یحییٰ خاں سے اپیل

کراچی کی ایک دعوت عصرانہ میں شریک مشرقی اور مغربی پاکستان کے اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے ایڈیٹروں نے صدر پاکستان سے اپیل کی ہے کہ لاہور کے چار ایڈیٹروں کے خلاف مارشل لاء کے تحت قائم ہونے والے مقدمات کو واپس لیا جائے

(مساوات ۲۶ مئی ۱۹۷۱ء)

روزنامہ آزاد کے بورڈ آف ایڈیٹرز کے ایک رکن اور مشہور صحافی جناب عبدالله ملک کی سزا منسوخ کرنے کی بھی مختلف حلقوں نے اپیل کی ہے

امید ہے کہ صدر محترم اس درخواست پر ہمدردانہ غور فرماتے ہوئے جناب عبداللہ ملک کی سزا منسوخ کر دینگے اور لاہور کے اخبارات کے ایڈیٹروں کے خلاف مقدمہ واپس لینے کی ہدایت بھی جاری فرما دینگے۔

بلاتبصرہ — تراشے

صحیح منزل

گذشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں اپنا مطمح نظر تفصیل سے بیان کر کے صدر یحییٰ خاں نے ملک کے سیاسی افق پر پھیلے ہوئے گرد و غبار کو کافی حد تک دور کر دیا ہے اور جمہوری نمائندہ نظام حکومت پر ایمان کا اعادہ کر کے پاکستان کے عوام کی جمہوری امنگوں کو نیا سہارا دیا ہے صدر کے اس اعلان کا ملک کی اکثریت خیر مقدم کرے گی کہ وہ چند ہی ہفتوں میں انتقال اقتدار کی تجاویز قوم کے سامنے پیش کریں گے۔ اور یہ کہ پاکستان کے پُرامن انتخابات کے نتائج کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس اعلیٰ مقصد سے انحراف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ صدر نے کہا۔ میرے بعض ہموطن یہ (یعنی عوام کے نمایندوں کو اقتدار کی منتقلی) پسند نہیں کرتے۔ لیکن میں یہ ضرور کروں گا۔ میں ان سے متفق نہیں۔ یہ میرا عقیدہ ہے کہ اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کو منتقل کر دیا جائے"۔ یہ الفاظ صدر یحییٰ خاں کے قابل قدر نظریے کی ہی عکاسی نہیں کرتے بلکہ ان میں پاکستان کی سلامتی اور ترقی کا صحیح نسخہ اور عوام کے بنیادی حقوق کا احترام بھی مضمر ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اس اعلان پر وہ تمام بدبخت عناصر غور کرنے کے قابل ہوں جو مختلف تاویلات کے ذریعے اجتماعی زندگی کی نظمِ اعلیٰ اور جہاز معاشرے کی شرط اولیٰ یعنی جمہوریت سے منہ پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ صدر یحییٰ خاں جلد از جلد اپنا عہد پورا کریں گے۔ کیونکہ یہ حبِ وطن اور عوام دوستی کا تقاضا ہی نہیں۔ تاریخ کے جبر کا فیصلہ بھی ہے۔

(روزنامہ آزاد لاہور ۲۶ مئی ۱۹۷۱ء)

انتقال اقتدار، صدر کی یقین دہانی

..... صدر مملکت کی یہ یقین دہانی ان سیاسی حلقوں کے لئے باعث اطمینان ہونی چاہیئے۔ جو انتقال اقتدار کے بارے میں بے چینی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اب اس بارے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے کہ فوجی قیادت از سر نو انتخابات کرانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی، بلکہ حالیہ انتخابات میں کامیاب ہونے والوں کو اقتدار سے سرفراز کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔ ان اقدامات کی نوعیت کیا ہوگی؟ کیا آئینی ڈھانچے سے متعلقہ صدارتی حکم کے مطابق قومی اسمبلی مقررہ مدت میں قابل قبول آئین بنانے کی پابند ہوگی یا نہیں؟ صوبوں میں وزارتیں آئین سازی سے پہلے ہی معرضِ وجود میں آجائیں گی؟ پرلیمنٹری پارٹیز ایکٹ کی موجودگی میں قومی اسمبلی میں کالعدم عوامی لیگ کے ارکان کی حیثیت کیا ہوگی؟ سیاست کا کیسا نقشہ ابھرے گا؟ یہ تمام سوالات (اور اس نوعیت کے کئی دوسرے سوالات) کے بارے میں سردست کچھ کہنا پیش از وقت ہے۔ ان سوالوں کا جواب اسی وقت مل سکے گا جب صدر مملکت انتقال اقتدار کے بارے میں اپنے تازہ اقدامات کا اعلان کریں گے۔ ہوسکتا ہے وہ منتخب ارکان قومی اسمبلی کو آئین سازی کے عبوری مرحلہ سے دوچار ہی نہ ہونے دیں اور آئینی ڈھانچے کی طرح کسی نئی آئینی دستاویز یا کسی عبوری آئین کے تحت اقتدار منتقل کر دیں۔ کیونکہ آثار و شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فوجی قیادت اقتدار اعلیٰ جلد از جلد عوامی نمائندوں کو منتقل کر دینے کی متمنی ہے۔

(نوائے وقت ۲۶ مئی ۱۹۷۱ء)

انتقال اقتدار کی بات صاف ہوگئی

صدر یحییٰ خاں نے کراچی میں منعقدہ اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں ملک کے اخبار نویسوں کے سامنے پاکستان کے سب سے بڑے مسئلے انتقالِ اقتدار کے بارے میں نہایت سچے تلے انداز سے اظہار خیال کر دیا۔ اس موقع پر صدر یحییٰ خاں نے جو کچھ فرمایا۔ اس کو سن کر ہمیں توقع کرنی چاہیئے۔ کہ ملک کے ہر طبقہ خیال کے لئے سکون و اطمینان کا سامان مہیا ہو جائے گا۔ اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ پیپلز پارٹی والے اقتدار کی فوری منتقلی

اقتدار کی منتقلی اور ملکی اخبارات

کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس مطالبے کے حق میں وہ کچھ دلیلیں بھی پیش کرتے ہیں، مگر ان کے سوا ان دلائل سے کوئی محب وطن قائل نہیں ہوسکا۔ اس کے برعکس دوسرے تمام طبقات کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اقتدار کی منتقلی ضرور ہونی چاہیئے۔ مگر اس کے لئے مناسب اور موزوں حالات کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب تک مشرقی پاکستان کے موجودہ خلفشار پر پوری طرح قابو نہ پا لیا جائے۔ اس وقت تک صرف مغربی پاکستان میں اقتدار کی منتقلی کا مطالبہ نہ صرف غیر موزوں ہے بلکہ سخت بے دردی اور کم فہمی پر مبنی ہے۔

صدر یحییٰ خاں نے اپنی کراچی کی پریس کانفرنس میں اس ساری بحث کو ختم کر دیا ہے انہوں نے صاف الفاظ میں فرما دیا کہ:۔

"مشرقی پاکستان میں حالات معمول پر آتے ہی اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کر دیا جائے گا۔ لیکن اقتدار افراتفری یا گڑبڑ پھیلانے والوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا"۔

صدر مملکت نے فرمایا کہ دو تین ہفتے کے اندر اقتدار کے پُرامن انتقال کے بارے میں اپنے منصوبے کا اعلان کر دیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے تمام سیاسی حلقوں کو اب انتقال اقتدار کی بحث ختم کر دینی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ صدر یحییٰ خاں قوم کے سامنے کیا منصوبہ پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے اس نقطۂ نگاہ کی کیا تعبیر کرتے ہیں کہ اقتدار افراتفری یا گڑبڑ پھیلانے والوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ انتقالِ اقتدار کے منصوبے میں اس تعبیر کو مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے اس لئے کہ جہاں تک افراتفری اور گڑبڑ پھیلانے کا تعلق ہے۔ وہ ایک ذہنی افتاد اور سیرت و کردار کی مخصوص نوعیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اگر اس سے صرف کالعدم عوامی لیگ کی طرف اشارہ مقصود ہو، تو اس کا دائرہ بہت محدود ہوگا

(کوہستان لاہور — ۲۶ مئی ۱۹۷۱ء)

انتقالِ اقتدار

صدر یحییٰ خاں نے کہا ہے کہ وہ دو تین ہفتوں تک عوام کے منتخب نمائندوں کو پُرامن طور پر اقتدار منتقل کرنے کے بارے میں اپنے پروگرام کا اعلان کریں گے انہوں نے کہا کہ میرا اہم مقصد عوام کے نمایندوں کو اقتدار منتقل کرنا ہے۔ میرے اس نصب العین میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تاہم انتشار اور افراتفری کے عالم میں اقتدار منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ مشرقی پاکستان میں جونہی حالات کافی معمول پر آ گئے اقتدار کی منتقلی کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

صدر کا یہ اعلان بے حد خوش آئند، امید افزا اور دور رس ہے۔ اس سے بے یقینی اور شبہات ہی کا ازالہ نہیں ہوا، ان مباحث کا در بھی بند ہو گیا ہے۔ جو (مشرقی پاکستان کے واقعات کے بعد) انتقالِ اقتدار کے موضوع پر چھڑے اور جن کے سبب نظری الجھاؤ اور انتشار کی کیفیت رونما ہوئی اور انتخابات سے پہلے کی فضا کے اعادے کے امکانات پیدا ہو گئے۔ صدر نے سپاہیانہ بے ریائی اور صدقدلی کے ساتھ اپنے معینہ مقصد (انتقال اقتدار) کی تکمیل کا عزم بالجزم ظاہر کر کے امید و ایقان کی لو تیز کر دی ہے۔ اب اس کی روشنی میں قوم کے لئے منزل تک رسائی میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ یقین و اعتماد ہی وہ دولت ہے۔ جو ہر مصیبت اور مشکل میں فرد اور اجتماع کو بلند حوصلہ رکھتی ہے۔ انہیں فکری توانائی بخشتی ہے اور قوتِ عمل سے نوازتی ہے۔ اس دولت سے محروم ہو جانے والے سیدھی راہ سے بھٹک جاتے ہیں اور محرومی و نارسائی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ صدر یحییٰ خاں نے ملک کی تاریخ میں پہلے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرا کے اپنی اصابت فکر و نظر اور خلوص نیت کا ناقابلِ تردید ثبوت فراہم کر دیا تھا۔ اور اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ انتخابات نے قوم کو اک ولولۂ تازہ دیا تھا۔ اور یہ احساس ہر فرد کی رگ رگ میں سما گیا تھا کہ ہم نے اپنی گم گشتہ منزل پا لی ہے۔ اب کچھ ہی دنوں کی بات ہے

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ - تراشے

جب ہم اس منزل پر جا ڈیرے ڈالیں گے اور عوام کی خواہشوں اور امنگوں کے مطابق ایک خوش تر اور تابناک مستقبل کی تعمیر کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں وقف کر دیں گے۔ اور دنیا پر ثابت کر دینگے کہ پاکستانی قوم جینے کا قرینہ جانتی ہے۔ اس کے بیٹے تہذیب انسانی کو نکھارنے کا یارا رکھتے ہیں۔ اور اپنے علم و ہنر سے دامن انسانیت کو نت نئے اور حسین اضافوں سے بھر سکتے ہیں۔ . . . . . .

(روزنامہ امروز ۲۵ مئی ۱۹۷۰ء)

اقتدار کی منتقلی کا عزم

صدر جنرل یحییٰ خاں نے اپنے اس عزم کا ایک بار پھر اعادہ کیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں حالات معمول پر آتے ہی اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کر دیا جائے گا۔ لیکن اقتدار افراتفری یا گڑبڑ پھیلانے والوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ اقتدار کی منتقلی کے لئے صدر نے کسی قطعی تاریخ کا اعلان نہیں کیا ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کے حالات جس رفتار سے روبہ اصلاح ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کی بنا پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ ملک میں بحالی جمہوریت کے خواب کو شرمندۂ تعبیر ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ چنانچہ صدر نے اعلان کیا ہے کہ وہ دو تین ہفتوں میں اپنے لائحہ عمل کا اعلان کر دیں گے۔

صدر نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کے پیش نظر ملک میں اس بحث کی کوئی ضرورت نہیں رہی کہ ملک کے صرف ایک حصہ میں اقتدار منتقل کرنے کے نتائج مفید نکلیں گے یا مضرت رساں؟ یہ درست ہے کہ اپنے وطن میں جمہوریت کی بنیادیں استوار کرنے میں ہم اب تک کامیاب نہیں ہو سکے۔ لیکن اس میں قصور کس کا ہے۔ پہلے ۱۹۶۹ء میں ہم بحالی جمہوریت کے دروازے تک پہنچ گئے تھے۔ لیکن حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ ہم اسی جگہ دوبارہ پہنچ گئے۔ جہاں اس سے دس سال قبل تھے۔ اس کے بعد عام انتخابات سے ۲۵۔ مارچ تک جو واقعات پیش آئے۔ ان کی تلخ یاد ہر شخص کے دل میں اب تک تازہ ہے۔ اور یہاں ان کے دہرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ عوامی لیگ کے علیحدگی پسندوں نے اپنے فسطائی رجحانات اور بہیمانہ اقدامات سے قومی مفادات کو بے اندازہ نقصان پہنچایا ہے۔ اس کی وجہ سے ملک میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے یہ سوچنا شروع کر دیا تھا کہ اب طویل مدت تک جمہوریت کی بحالی کا کوئی سوال ہی پیدا ہوتا۔ لیکن صدر یحییٰ خاں شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اس پُرآشوب زمانے میں بھی ان کی نظریں بحالی جمہوریت کی منزل مقصود سے ہٹتے نہیں پائیں۔ اور حالات سازگار ہوتے ہی وہ اقتدار عوامی نمائندوں کے سپرد کرنے کے عزم پر قائم ہیں۔

(مشرق لاہور - ۲۶ مئی ۱۹۷۰ء)

جمہوریت کی بحالی

صدر یحییٰ خاں نے کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں غیر ملکی نامہ نگاروں کی بھی خاصی تعداد شریک تھی۔ کانفرنس اس اعتبار سے بڑی اہم تھی۔ کہ مشرقی پاکستان میں افواج کی کارروائی کے بعد پہلی بار منعقد ہوئی تھی۔ اور اخبار نویسوں کو پہلی بار صدر پاکستان کی زبان سے، مشرقی پاکستان کے تکلیف دہ حالات پر تبصرے اور جمہوریت کی بحالی کے سلسلے میں ان کے عزائم سے واقف ہونے کا موقع ملا۔ صدر یحییٰ خاں نے ایک بار پھر انتقال اقتدار کے سلسلے میں اپنے اسی عزم کا اظہار کیا جس کا وہ اقتدار سنبھالتے ہوئے اپنی پہلی نشری تقریر میں کر چکے تھے۔ صدر یحییٰ ایک سپاہی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ: "فوجی طریقہ کار کے مطابق مقصد پر نگاہیں جمائے رکھنا جنگ کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور میرے سامنے بھی منتقلی اقتدار کا مقصد بدستور موجود ہے۔ صدر پاکستان نے بتایا کہ وہ اس سلسلے میں پالیسی پر مبنی بیان دو تین ہفتوں کے اندر دینگے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ صدر یحییٰ کی نگاہیں بحالی جمہوریت کے مقصد سے ایک دن کے لئے بھی نہیں ہٹی ہیں بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ صدر یحییٰ ملک کے مقتدر اعلیٰ ہونے اور آمرانہ نظام قائم کرنے کے تمام مواقع رکھنے کے باوجود بحالی جمہوریت کے محاذ پر اس کمانڈر کی طرح لڑتے رہے ہیں جو آخر وقت تک میدان میں ڈٹا رہتا ہے۔

جنگ کراچی - ۲۷ مئی ۱۹۷۰ء

مسائل و احکام

قاری فیوض الرحمٰن صاحب ایم اے
ایبٹ آباد

آداب طہارت

(قسط نمبر ۲)

طہارت کی سب سے جامع تعلیم

طہارت و نظافت کی سب سے زیادہ جامع تعلیم آپؐ نے ان الفاظ میں دی ہے:۔

عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الخ۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھوں کا ترشوانا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا۔ ناخن ترشوانا، انگلیوں کے درمیان کی میل کچیل کو دھونا، بغل کے بال منڈوانا، موئے زیر ناف کو صاف کرنا۔ پانی سے استنجا کرنا۔ حدیث کے راوی زکریا کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مصعب نے بس یہی نو چیزیں ذکر کیں اور فرمایا کہ دسویں چیز بھول گیا ہوں۔ اور میرا گمان یہی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔ (صحیح مسلم باب خصال الفطرت)

تشریح

علماء نے لکھا ہے کہ فطرت سے مراد پیغمبروں کا طریقہ ہے اور وہ فطرت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس تشریح کی بنا پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیائے کرام نے جس طریقہ پر خود زندگی گذاری اور اپنی اپنی امتوں کو جس پر چلنے کی ہدایت کی اس میں یہ دس باتیں شامل تھیں۔ گویا یہ دس چیزیں سب نبیوں کی متفقہ تعلیم اور مشترکہ معمولات سے ہیں۔

بعض شارحین کے نزدیک "فطرت" سے مراد دین فطرت یعنی دین اسلام ہے۔ (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) اور بعض نے الفطرۃ سے انسان کی اصل فطرت و جبلت مراد لی ہے۔ یعنی یہ دس چیزیں انسانی فطرت کا تقاضا ہیں گویا جس طرح انسان کی اصل فطرت یہ ہے کہ وہ ایمان اور نیکی اور طہارت و پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ اور کفر و فواحش، گندگی و ناپاکی کو ناپسند کرتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا دس چیزیں ایسی ہیں کہ انسانی فطرت (اگر کسی بیرونی اور خارجی اثر سے بالکل ماؤف اور فاسد نہ ہو چکی ہو) ان کو پسند ہی کرتی ہے۔ اور حقیقت شناس جانتے ہیں کہ انبیائے کرام جو دین اور زندگی کا طریقہ لے کر آتے ہیں۔ وہ دراصل انسانی فطرت کے تقاضوں ہی کی مستند اور منضبط تشریح ہوتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے "حجۃ اللہ البالغہ" میں اپنے خاص حکیمانہ انداز میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے چند سطریں لکھی ہیں۔ ان کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"یہ دس عملی باتیں جو دراصل طہارت و نظافت کے باب سے تعلق رکھتی ہیں۔ ملت حنفیہ کے مؤسس حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہیں اور ابراہیمی طریقہ پر چلنے والی حنفی امتوں میں عام طور سے ان کا رواج رہا ہے۔ اور ان پر ان کا عقیدہ بھی رہا ہے۔ قرنہا قرن (صدیوں تک) وہ ان اعمال کی پابندی کرتے ہوئے جیتے اور مرتے رہے ہیں۔ اسی لئے ان کو فطرت کہا گیا ہے اور یہ ملت حنیفی کے امتیازی نشانات و شعائر ہیں۔ اور ہر ملت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے کچھ مقرر و معلوم شعائر ہوں اور وہ ایسے علانیہ اور عیاں ہوں کہ جن سے اس ملت والوں کو پہچانا جا سکے۔ اور ان میں کوتاہی کرنے پر ان سے مواخذہ کیا جا سکے۔ تاکہ اس ملت کی فرمانبرداری اور نافرمانی احساس اور مشاہدہ کی گرفت میں آ سکے۔ اور یہ بھی قرین حکمت ہے کہ شعائر ایسی چیزیں ہوں۔ جو نادر الوقوع نہ ہوں۔ اور ان میں گوناگوں فوائد ہوں۔ اور لوگوں کے ذہن ان کو پوری طرح قبول کریں۔ اور ان دس چیزوں میں یہ باتیں موجود ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لئے ان چند باتوں پر غور کرنا چاہیئے۔ (باقی آئندہ)

خواتین کیلئے

اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

حضرت سکران رضی اللہ عنہ آپ کے چچازاد بھائی تھے۔ نہایت نیک اور شریف تھے۔ پہلا نکاح آپ کا انہیں کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ بھی اپنی نیک بی بی کی طرح ابتداء اسلام میں حلقہ بگوشان اسلام میں داخل ہوئے اور میخانۂ وحدت سے خوب سیر ہو کر بادۂ ایمان نوش فرمائی تھی۔ یہ دونوں میاں بیوی تھے اور تکالیف و مصائب کا ایک طوفان کہ امڈا چلا آرہا تھا۔ ان مصیبتوں کو برداشت کرتے کرتے جب ایک عرصہ گذر گیا۔ تو ایک دن ان دونوں نے جناب باری میں نہایت عجز و انکساری سے دعا مانگی کہ "خداوندا ہم کو ان آفتوں سے نجات دلا، اب ہمارے جسم ان تکالیف شاقہ کو برداشت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ دعا بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوئی اور اس کے تھوڑے ہی مدت میں حضرت جبرئیل اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ہجرت حبشہ کر جانے کا پیام لائے۔ اس پیام ربانی کے بموجب یہ لوگ شاہ نجاشی کے یہاں ارض طیبہ کی طرف سے ہجرت کر گئے اور بمصداق دل حکم ربانی کی تکمیل فرمائی۔

وہاں ان کو ایک مدت گذر گئی۔ مگر جب مکہ میں سکون اور اطمینان ہو گیا، اور اسلام و مسلمانوں کو کچھ قوت حاصل ہو گئی تو مہاجرین حبشہ نے واپسی مکہ کا عزم کیا انہیں کے ساتھ یہ بھی معہ اپنے محبوب شوہر حضرت سکرانؓ کے مکہ واپس آئیں۔ یہاں آنے کے بعد چند برسوں کے بعد حضرات سکرانؓ کا انتقال ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کے انتقال کے بعد آپ بہت ہی رنجیدہ اور کبیدہ خاطر رہا کرتی تھیں۔ ہجرت حبشہ کے طویل عرصہ میں ان کے دیگر اعزاء و اقربا بھی جدا ہو گئے تھے۔ جو باقی تھے وہ بھی تبدیلی مذہب کی وجہ سے ان کے سخت ترین دشمن تھے۔ اس لئے آپ کو اب پہلے سے بھی زیادہ تکلیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ مگر الحمد للہ کہ اس بیچارگی اور بے کسی میں بھی آپ اللہ کے بھروسے پر قائم رہیں اور شکر و صبر کر کے کل مصیبتوں کا مقابلہ کرتی رہیں۔ حضور صلعم کو آپ کا حال معلوم ہوا تو بہت ہی افسوس کیا اور آپ کے ساتھ سلوک و احسان کرنے کے لئے متمنی اور خواہشمند رہنے لگے۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ کا جب انتقال ہو گیا، تو نبوت کے چودھویں سال آپ نے بعوض چار سو درہم آپ کے ساتھ نکاح کر لیا

حضرت سودہؓ کی عمر اگرچہ اس وقت بہت زیادہ ہو گئی تھی اور جوانی کے حدود سے گذر کر بوڑھاپے کے عہد میں قدم رکھ چکی تھیں۔ مگر آنحضرتؐ کا رحم و کرم اس قدر وسیع تھا کہ اس نے ان سب کمزوریوں کو ڈھک لیا۔ اور از راہ شفقت و مروت آپ نے ان سے شادی کر لی۔ حضور کے عقد میں آنے کے بعد آپ نے اپنے محترم شوہر کی محبت اور ان کی خدمت و اطاعت کا وہ ثبوت دیا ہے کہ دنیا کی بہت کم عورتوں سے اس کا ظہور ہوا ہوگا۔ چنانچہ ۸ھ میں جب آپ نے ان کو کسی وجہ سے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو آبدیدہ اور دل گرفتہ ہو کر خدمت نبوی میں عرض کیا کہ اے خدا کے سچے رسول دنیا میں اب نہ میرا کوئی حوصلہ ہے اور نہ کوئی خواہش، ہاں ایک خواہش اور رہ گئی ہے کہ جس کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ وہ یہ کہ آپ مجھے طلاق نہ دیں کیونکہ میں چاہتی ہوں کہ دنیا کی طرح آخرت میں بھی آپ کے ساتھ رہوں اور میرا بھی ام المومنین میں شمار ہو۔ آپؐ نے اس درخواست کو سنا تو رونے لگے اور فرمایا۔ کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ اس جواب سے آپ کو اس قدر خوشی ہوئی کہ فرماتی ہیں کہ عمر بھر مجھ کو ایسی خوشی کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ملفوظات

صحابہ کرامؓ و اولیاء اللہؒ

• — سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ فرمایا کرتے تھے۔ "اللہ کے بندو! آپس میں قطع تعلق نہ کرو، بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، اور بھائی ہو کے رہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔"

• — سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا۔ "میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک یہ دونوں چیزیں تم میں رہیں گی۔ اس وقت تک بھلائی رہے گی۔ ایک فیصلہ میں انصاف کرنا، دوسرے تقسیم میں انصاف کرنا۔

• — سیدنا علی المرتضیٰ نے فرمایا۔ ہر انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔ جس کی زبان شیریں ہوگی۔ اس کے بھائی بہت ہوں گے۔

★ — حضرت حسن بصریؒ نے کہا:۔ اگر خدا تیرے ساتھ ہے تو پھر کس سے ڈرتا ہے اور خدا تیرے ساتھ نہیں تو پھر کس سے امید رکھتا ہے؟

★ — حضرت سلطان باہوؒ نے کہا۔

• — یاد الٰہی کے بغیر جو کچھ ہے برباد ہے۔

• — اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو۔

• — موت کے لئے دعا کرنا جائز نہیں

— حضرت محبوب الٰہی دہلویؒ نے کہا۔

• — سالک کو اس راہ میں صبر، رضا اور توکل لازمی چیزیں ہیں۔ بلا و مصیبت کے وقت شکایت نہ کرنا صبر ہے۔ اور بلا و مصیبت کے وقت کراہت کا اظہار نہ ہونے دینا رضا ہے۔ توکل یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے حال کا عالم و دانا سمجھ کر اس سے سوال کرے۔

— امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے اکبر بادشاہ کے مقربین کو بلوا کر ارشاد فرمایا:۔ بادشاہ اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہو گیا ہے، جاؤ میری طرف سے اسے کہہ دو کہ اس کی بادشاہی اس کی طاقت اس کی فوج سب ایک دن مٹ جانے والی ہے۔ وہ توبہ کرے، خدا اور اس کے رسول کا تابعدار بنے۔ ورنہ اللہ کے غضب کا انتظار کرے

— حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کہا:۔

• خدا تعالیٰ نے مشرکین کے رد میں تنبیہ فرمائی کہ حکومت اور قدرت صرف خدا کا ہی خاصہ ہے۔

• خدا کے ساتھ دوسروں کو مت پکارو اور خدا ہی سے مدد طلب کرو، تاکہ وہ حاجت پوری ہو جائے۔

• لوگوں سے نرمی برتو۔ اگر تم سخت دلی سے پیش آؤ گے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جائیں گے۔

— حضرت فضیل بن عیاضؒ نے کہا۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جو دل کو فاسد بناتی ہیں ایک بہت کھانا اور دوسرے بہت سونا۔

★ — حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ (حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد) میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا اور ہم اللہ سے حضرت عمرؓ کے لئے دعا کر رہے تھے۔ اور وہ غسل کے تختہ پر رکھے جا چکے تھے کہ یکایک ایک شخص پیچھے سے میرے پاس آیا۔ اس نے اپنا ہاتھ میرے شانے پر رکھا اور کہا۔ "اے عمر! خدا تم پر رحم کرے میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔ کیونکہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے یہ سنا ہے کہ "میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے۔" "میں نے اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے کہا۔ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ چلے۔"

اور بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تمہیں ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔ پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ علیؓ ابن ابی طالب تھے۔ (بخاری باب مناقب صحابہؓ)

اخبار

پاکستان

• دریائے سندھ کی تقسیم آب کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا

کراچی ۲۴ مئی۔ دریائے سندھ کی تقسیم آب کمیٹی کا اجلاس یہاں پیر کو شروع ہوا تھا اور آج ختم ہوگیا۔ اس کمیٹی کا تیسرا اجلاس لاہور میں ۲۷ مئی سے شروع ہوگا۔ مسٹر جسٹس فضل اکبر کی زیر صدارت منعقد ہونے والی کمیٹی کے ۹ رکنی اجلاس میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کے نمائندوں نے تمام صوبوں کے درمیان پانی کی صحیح اور منصفانہ تقسیم پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کمیٹی کے چاروں اراکین مسٹر الیس کے بلوچ (سندھ) مسٹر یہ حامد (پنجاب) مسٹر مسعود احمد (سرحد) اور مسٹر اطہر حسین (بلوچستان) نے اجلاس میں شرکت کی۔ مسٹر عبدالوہاب پیچ، مسٹر اسماعیل کھتری اور مسٹر فضیل احمد مومند نے صوبہ سندھ کی نمائندگی کی۔ جبکہ مسٹر اظہر علی، مسٹر طارق خاں اور مسٹر عبداللطیف نے پنجاب کی نمائندگی کی اور کیپٹن صلاح محمد اور مسٹر رزاق خاں نے صوبہ بلوچستان کی جانب سے مذاکرات میں حصہ لیا۔

• تقسیم آب کمیٹی کی رپورٹ ستمبر میں پیش کردی جائیگی

کراچی ۲۴ مئی۔ سندھ پنجاب تقسیم آب کمیٹی کے چیئرمین اور سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس فضل اکبر نے کہا ہے کہ تقسیم آب کی رپورٹ اس سال ستمبر میں صدر کو پیش کردی جائے گی۔ کوئٹہ روانگی سے قبل کراچی کے ریلوے اسٹیشن پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں بلوچستان میں قیام کے دوران صوبائی حکومت کے افسران سے تبادلہ خیال کروں گا۔ انہوں نے بتایا کہ کمیٹی کا تیسرا مستقل اجلاس ۲۷ مئی سے لاہور میں ہوگا۔

• صدر یحییٰ کے نام صدر نکسن کا خط

کراچی ۲۴ مئی۔ امریکی صدر نکسن نے صدر یحییٰ کے نام اپنے ایک خط میں مشرقی پاکستان میں امداد اور آبادکاری کے کام کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنی حکومت کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کی ہے۔ صدر یحییٰ نے آج شام یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ صدر نکسن نے اپنے خط میں انتہائی گرمجوشی اور دوستانہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔ صدر نکسن نے اپنے اس مکمل یقین کا بھی اظہار کیا ہے کہ صدر یحییٰ پاکستان کے موجودہ بحران کو حل کرنے میں کامیاب ہوجائینگے

نیویارک ۲۴ مئی۔ اقوام متحدہ میں پاکستان مستقل مندوب مسٹر آغا شاہی نے گزشتہ روز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان سے ملاقات کی اور مشرقی پاکستان کے لئے امداد کی تفصیلات پر غور کیا گیا۔ مسٹر آغا شاہی نے مسٹر اوتھان کو ضروریات کی اشیاء کی فہرست پیش کردی ہے۔

عالم اسلام

• اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم میں امریکہ برابر کا شریک ہے

مصر کے صدر انور سادات نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے اسرائیل کی مسلسل حمایت نہ صرف امن کی کوششوں کو نقصان پہنچا رہی ہے بلکہ یہ حمایت مشرق وسطیٰ کو ایسی صورت حال کی طرف دھکیل رہی ہے جس کے نتائج کا کوئی شخص اندازہ نہیں کرسکتا۔ وہ کل رات روس کے صدر پوڈگورنی کے اعزاز میں دی گئی دعوت عشائیہ سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کے عزائم توسیع پسندانہ ہیں۔ لیکن مصر ان عزائم کو ناکام بنانے کے لئے اس سے دوبارہ جنگ کے لئے پوری طرح تیار ہے۔

صدر سادات نے کہا کہ ہم کسی کو دھمکانا نہیں چاہتے اور نہ ہی یہ برداشت کریں گے کہ کوئی ہمیں دھمکائے۔

روس مصر کی سیاسی اقتصادی اور فوجی امداد جاری رکھے گا

(اخبار الاہرام نے اطلاع دی ہے کہ روس نے مصر کو سیاسی، اقتصادی اور فوجی امداد دینے کے وعدہ کی تجدید کی ہے۔ الاہرام نے کہا ہے کہ روس کے صدر پوڈگورنی اور صدر سادات کے درمیان کل ہونے والی بنیادی بات چیت کے نتیجہ میں جو حقائق سامنے آئے ہیں۔ ان کے مطابق مصر کو روس کی ہر قسم کی امداد جاری رہے گی۔ اس کے علاوہ روس اور مقبوضہ عرب علاقوں کی اسرائیل کے قبضہ سے مکمل آزادی کے لئے بھی ہر ممکن کام کرتے رہیں گے۔

• نکسن سے شاہ فیصل کے مذاکرات

واشنگٹن ۲۴ مئی۔ سعودی عرب کے شاہ فیصل نے آج صدر نکسن سے ملاقات کی اور ان سے ۵ منٹ تک مشرق وسطیٰ اور دوسرے عالمی مسائل پر بات چیت کی۔ شاہ فیصل نے تفصیل سے عرب ملاک کا نظریہ بیان کیا اور بیت المقدس کی حیثیت پر خصوصیت سے تبادلہ خیال کیا

• اردن طیارے اغوا کرنے کے معاہدہ میں شامل ہوگیا

اومان ۲۴ مئی۔ سفیر اردن حسن ابراہیم نے اپنی حکومت کی جانب سے غیر فوجی طیاروں کے اغوا کے خلاف ۱۹۷۰ء دسمبر ۱۹۷۰ء کو ہیگ کی بین الاقوامی کانفرنس میں مرتب کیا گیا تھا۔

و

ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

وطن عزیز	شرق و غرب
ہفتہ	رفتہ
مسلم دنیا	دینی جماعتیں

فرمودات ــــ رہنمایانِ جمعیۃ علماء اسلام

(اخباری رپورٹوں سے ماخوذ)

اسلامی نظام کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا ــ مولانا درخواستی

۲۶ مئی۔ سکھر میں منعقد ہونے والی تین روزہ ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے فرمایا:۔

"اسلامی نظام زندگی نافذ کرنے کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔ اور ملک میں اس وقت تک مستقل امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک قرآن و سنت پر مبنی نظام زندگی نافذ نہیں کیا جاتا"۔

مغربی ثقافت کی تقلید سے عالم اسلام مصائب میں مبتلا ہوا ہے ــ مفتی محمود صاحب

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود صاحب نے سکھر میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آج دنیا بھر کے مسلمان مغربی ثقافت کی تقلید کی بناء پر مصائب سے دوچار ہیں۔ مسلمان ان رجحانات کو قبول کرکے دراصل اپنے احساس کمتری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں کو اسلامی ثقافت کی زریں روایات چھوڑ کر فرسودہ کی ثقافت نہیں اپنانی چاہیئے۔ کیونکہ ہم نے پاکستان اس لئے حاصل کیا تھا کہ پاکستان کو اسلامی تہذیب و ثقافت کا نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ ہمارے تمام مسائل کا حل اسلامی تعلیمات میں موجود ہے۔ جب تک ہم اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق نہیں ڈھالیں گے، ہم دنیوی مشکلات و پریشانیوں سے نجات حاصل نہیں کرسکیں گے۔ ہمیں اسلامی اقدار کا احیاء کرنے کی جدوجہد کرنی چاہیئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔

"قیام پاکستان کے وقت بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچ، پٹھان ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوگئے تھے۔ قوم کو اب پھر اسلام کے پلیٹ فارم پر یک جا اور متحد کیا جاسکتا ہے"۔

ممتاز صحافی جناب عبداللہ ملک کو رہا کرنے کی اپیل

نمائندہ آزاد (۲۷ مئی ۱۹۷۱ء) ملتان کی اطلاع ہے کہ مفتی محمود صاحب نے صدر پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے اپیل کی ہے کہ ملک کے کہنہ مشق صحافی جناب عبداللہ ملک کو بلا تاخیر رہا کردیا جائے۔

صدر کے اعلان کا خیر مقدم

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مفتی محمود صاحب ایم این اے نے اقتدار کی منتقلی سے متعلق صدر پاکستان کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔

ملک کی معاشی حالت بہتر بنانے کیلئے فضول اخراجات کم کئے جائیں ــ مولانا غلام غوث ہزاروی

بالاکوٹ میں سیرت کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام غوث ہزاروی نے فرمایا کہ ملک کی معاشی حالت بہتر بنانے کیلئے فضول اخراجات ختم کئے جائیں

و

ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

وطن عزیز — شرق و غرب
ہفتہ — رفتہ
مسلم دنیا — دینی جماعتیں

فرمودات — رہنمایانِ جمعیۃ علماء اسلام

اخباری رپورٹوں سے ماخوذ

اسلامی نظام کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا — مولانا درخواستی

۲۶ر مئی۔ سکھر میں منعقد ہونے والی تین روزہ ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے فرمایا:۔

"اسلامی نظام زندگی نافذ کرنے کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔ اور ملک میں اس وقت تک مستقل امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک قرآن و سنت پر مبنی نظام زندگی نافذ نہیں کیا جاتا"۔

مغربی ثقافت کی تقلید سے عالم اسلام مصائب میں مبتلا ہوا ہے — مفتی محمود صاحب

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود صاحب نے سکھر میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آج دنیا بھر کے مسلمان مغربی ثقافت کی تقلید کی بدولت مصائب سے دوچار ہیں۔ مسلمان ان مصیبتوں کو قبول کر کے دراصل اپنے احساس کمتری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں کو اسلامی ثقافت کی ذریں روایات چھوڑ کر فرنگیوں کی ثقافت نہیں اپنانی چاہیئے۔ کیونکہ ہم نے پاکستان اس لئے حاصل کیا تھا کہ پاکستان کو اسلامی تہذیب و ثقافت کا نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ ہمارے تمام مسائل کا حل اسلامی تعلیمات میں موجود ہے۔ جب تک ہم اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق نہیں ڈھالیں گے۔ ہم دنیوی فکرات و پریشانیوں سے نجات حاصل نہیں کر سکیں گے۔ ہمیں اسلامی اقدار کو احیاء کرنے کی جدوجہد کرنی چاہیئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر ہم پاکستان کے وقت بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی، پٹھان ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو گئے تھے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اسلام کے پلیٹ فارم پر ایک جا اور متحد کیا جا سکتا ہے"۔

ممتاز صحافی جناب عبداللہ ملک کو رہا کرنے کی اپیل

نمائندہ آزاد (۲۷ر مئی ۱۹۵۲ء) حسان کی اطلاع ہے کہ مفتی محمود صاحب نے صدر پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے اپیل کی ہے کہ ملک کے کہنہ مشق صحافی جناب عبداللہ ملک کو بلا تاخیر طور پر رہا کر دیا جائے۔

صدر کے اعلان کا خیر مقدم

ایک اخباری بیان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مفتی محمود صاحب ایم این اے نے اقتدار کی منتقلی سے متعلق صدر پاکستان کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔

ملک کی معاشی حالت بہتر بنانے کیلئے فضول اخراجات کم کئے جائیں — مولانا غلام غوث ہزاروی

باگوٹ میں پیر ترت کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام غوث ہزاروی نے فرمایا کہ ملک کی معاشی حالت بہتر بنانے کیلئے فضول اخراجات ختم کئے جائیں

احوال

دنیا

• پاکستان میں نئے روسی سفیر کا تقرر

اسلام آباد۔ حکومت پاکستان نے مسٹر اے روڈیونوف کو روس کا سفیر مقرر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ وہ مسٹر واگیتاکی جگہ لیں گے۔ مسٹر روڈیونوف عنقریب اپنے عہدہ کا چارج سنبھال لیں گے۔ اس سے پہلے وہ برما میں روس کے سفیر اور ہندوستان میں روسی سفارت خانہ میں وزیر کے طور پر کام کر چکے ہیں۔ مسٹر روڈیونوف روس کے انتہائی سینیئر سفارتی نمائندوں میں سے ایک ہیں۔ اسلام آباد میں ان کے تقرر سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ یاد رہے کہ دو روز قبل

• صدر پیڈگورنی ماسکو روانہ ہو گئے

قاہرہ ۲۸ر مئی۔ صدر پیڈگورنی مصر کا تین روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج قاہرہ سے ماسکو روانہ ہو گئے۔ جمائی اڈے پر صدر انور سادات اور اعلیٰ مصری حکام نے انہیں رخصت کیا۔ اس سے پہلے کل روس اور مصر کے درمیان دوستی اور تعاون کے معاہدے پر دستخط ہوئے۔

• روس اور مصر کے درمیان طویل المیعاد سمجھوتہ

قاہرہ ۲۸ر مئی۔ روس کے صدر پیڈگورنی اور عرب جمہوریہ کے صدر سادات نے دونوں ملکوں کے درمیان ایک طویل المیعاد سمجھوتے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس سمجھوتہ کے تحت روس مصر کو پندرہ سال تک فوجی امداد دیتا رہے گا۔ تاکہ وہ باجبت تاشیلہ کر سکے۔ اس سمجھوتہ کی ہر پانچ سال بعد تجدید کی جائے گی۔

• چواین لائی سے امریکی دوستوں کی ملاقات

ہانگ کانگ ۵ر مئی۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چواین لائی نے آج اپنے امریکی دوست مسٹر ولیم اپچ ہنٹن اور ان کی اہلیہ اور بیٹی کا استقبال کیا۔ مسٹر ہنٹن کی بیٹی پیکنگ میں زیر تعلیم ہے۔

• روس بحر ہند میں اڈہ قائم کرنا چاہتا ہے

واشنگٹن ۲۶ر مئی۔ بحر الکاہل میں امریکی فوجوں کے کمانڈر ایڈمرل جان ہسکن نے ایوان نمائندگان کی امور خارجہ کمیٹی کو بتایا ہے کہ روس بحر ہند میں اپنا بحری اڈہ قائم کرنے کے لئے جستجو کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ روس نے حال ہی میں اس مقصد کے لئے بحر ہند کے سترہ جزیروں میں سے ایک کا انتخاب کیا ہے۔ انہوں نے تصفیہ کیا کہ اگر روس بحر ہند میں اپنا بحری اڈہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا تو وہ بآسانی بحیرہ احمر پر بھی کنٹرول حاصل کر لے گا۔

جماعتی وقائع

• کالعدم عوامی لیگ کے ارکان اہم انکشاف کرینگے

ڈھاکہ۔ لاہور کے ایک اخبار کی اطلاع کے مطابق مشرقی پاکستان میں قومی و صوبائی اسمبلیوں کے اکثریتی گروپ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس گروپ کو اب تک قومی اسمبلی کے ایک سو اور صوبائی اسمبلی کے ۲۰۰ ارکان کی حمایت حاصل ہو چکی ہے اور ان ارکان کی جانب سے عنقریب مشترکہ بیان جاری کیا جائے گا۔ جس میں وہ کالعدم عوامی لیگ کے بارے میں اہم انکشافات کرینگے۔ ترجمان نے بتایا کہ یہ ارکان صدر مملکت سے بھی ملاقات کرینگے اور انہیں اپنے خیالات سے آگاہ کریں گے۔

• بزنجو نیپ کے آئندہ صدر ہونگے

لاہور ۲۷ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ) کے آئندہ سربراہ بلوچستان سے قومی اسمبلی کے منتخب رکن اور مغربی پاکستان نیپ کے جنرل سیکرٹری مسٹر غوث بخش بزنجو ہوں گے۔ غوث بخش بزنجو پارٹی کے آئندہ انتخابات تک صدر رہیں گے۔ غوث بخش بزنجو کو نئی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے جلد ہی نیپ کی مرکزی کمیٹی کا اجلاس کوئٹہ میں ہو رہا ہے۔ جس میں مغربی پاکستان نیپ کے ارکان شرکت کرینگے کیونکہ مشرقی پاکستان نیپ سے فی الوقت سلسلہ منقطع ہے۔ نیپ کے قریبی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پارٹی کے عہدوں انتخابات کے بعد منعقد ہونے والے کنونشن میں ولی خاں کو دوبارہ پارٹی کا سربراہ منتخب کر لیا جائے گا۔

• مسلم لیگوں کو متحد کرنے کی کوششیں ناکام

پشاور ۲۸ر مئی۔ اس ہفتے کے آخر میں لاہور یا راولپنڈی میں تینوں مسلم لیگوں کے ارکان کی جماعت جمع ہو رہی ہے۔ اس میں کل پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خان کے شریک ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ پاکستان مسلم لیگ کے قریبی حلقوں نے اخبار مسلم پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلم لیگوں کے ارکان کی کوششوں کو ان کی جماعت کو انتشار پھیلانے کی سازش قرار دیا ہے۔ تمام اطلاعوں میں خان عبدالقیوم خان نے دعوٰی کیا تھا کہ مسلم لیگوں میں کیمپ بندی ختم ہو گئی ہے اور تمام دھڑے اور گروپ مل جل کر کام کریں گے۔ اتحاد شروع ہو چکا ہے اور چاروں صوبوں میں صوبائی لیڈر منتخب کرنے کے بعد مشرقی پاکستان کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور سے پاکستان مسلم لیگ حلقوں نے خان عبدالقیوم خان کی اطلاع دی ہے کہ کونسل مسلم لیگ اس تجویز کے حق میں نہیں ہے۔ کونسل مسلم لیگ کی نمائندگی کرتا ہے۔ کہ

امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان جناب پیر محسن الدین صاحب ڈھاکہ تشریف لے گئے

۲۹ مئی ۱۹۷۱ء کو امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان جناب مولانا پیر محسن الدین صاحب مغربی پاکستان میں اپنا پندرہ روزہ قیام مکمل کر کے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی ہوتے ہوئے ڈھاکہ واپس تشریف لے گئے۔

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی طرف سے دو اہم اعلان

(۱) جمعیۃ علماء اسلام پنجاب سے جو امور متعلق ہوں ان کے لئے آپ لاہور دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے پتہ پر میرے نام سے خط و کتابت کریں۔ میں ہفتہ میں ایک دن لاہور دفتر میں قیام کیا کروں گا۔ اور ایسی تمام ڈاک کے جوابات خود تحریر کروں گا۔

(محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب پاکستان)

(۲) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کا اجلاس

۳۰ جون ۱۹۷۱ء بروز بدھ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کا پہلا اجتماع ہو رہا ہے جس میں پنجاب کے تمام اضلاع کے امراء و نظماء اور نمائندے بلائے گئے ہیں۔ دعوت نامے دفتر لاہور سے جاری کئے جا رہے ہیں۔

میٹنگ ۳۰ جون کو صبح ۹ بجے شروع ہو جائے گی۔

داعیان

قاری عبدالسمیع نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب
ضیاء القاسمی، ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب

حاجی تاج الدین صاحب (صادق آباد) کو صدمہ

صادق آباد (ضلع رحیم یار خان) کے مشہور، نیک اور مخیر تاجر حاجی تاج الدین صاحب کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

مرحومہ نہایت عابدہ، تہجد گذار اور غریب نواز تھیں۔ ان کی وہ حاجی صاحب کی تربیت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ان کی تمام اولاد صوم و صلوٰۃ کے ساتھ، معاملات، تجارت اور لین دین میں بھی شرعی احکام پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہے۔ اور موجودہ ماحول کی ہزار گمراہ کن دل فریبیوں کے درمیان اب بھی صرف علماء حق کے ساتھ وابستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تمام قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(کمال)

رقوم جو جمعیۃ مغربی پاکستان کے اخراجات کے لئے وصول ہوئیں

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اخراجات گذشتہ کئی ماہ سے قرض لے کر پورے کئے جا رہے تھے۔ اس کی ادائیگی کے لئے مندرجہ ذیل مقامات سے جو چندہ وصول ہوا تھا اس کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔

(۱)	ضلع ملتان	۲۵۸ — ۰	روپے
(۲)	" شیخوپورہ	۷۸۸ — ۵۰	"
(۳)	" لاہور	۲۵۹ — ۰	"
(۴)	" سیالکوٹ	۲۱۰ — ۰	"
(۵)	" ساہیوال	۹۶۵ — ۰	"
(۶)	" جھنگ	۷۳۲ — ۰	"
(۷)	" راولپنڈی	۳۳۸ — ۰	"
(۸)	" جہلم	۲۰۵ — ۰	"
(۹)	" ٹھٹھہ	۲۰ — ۰	"
(۱۰)	" سرگودھا	۶۵۰ — ۱۰	"
(۱۱)	" بہاولنگر	۲۴۵۱ — ۳۵	"
(۱۲)	" میانوالی	۷۲ — ۰	"
(۱۳)	" نواب شاہ	۲۲۳ — ۰	"
(۱۴)	" لائلپور	۲۹۳ — ۰	"
(۱۵)	" رحیم یار خان	۴۰ — ۰	"
	کل میزان	۷۵۰۴ — ۹۵	"

جن حضرات نے یہ معاونت فرمائی۔ دفتر ان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہے۔

(غلام اکبر سلیمانی۔ ناظم دفتر)

چیچہ وطنی میں سیرت کانفرنس

چیچہ وطنی میں سٹوڈنٹس انصاف پارٹی کے زیر اہتمام ۲۵ ربیع الاول مطابق ۲۱ مئی ۷۱ء بروز جمعۃ المبارک کو جامع مسجد میں سالانہ سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔

انجمن عثمانیہ رجسٹرڈ جھنگ کا اجلاس

انجمن عثمانیہ رجسٹرڈ جامع مسجد میاں عثمان والی ریل بازار جھنگ صدر کی مجلس عاملہ کا اجلاس مورخہ ۲۴ بعد نماز مغرب منعقد ہوا جس میں مسجد ہذا سے متعلق چند تجاویز منظور کی گئیں اور متنبہ کیا گیا کہ کوئی شخص مجلس عاملہ کی رائے کے بغیر کسی فریق یا ادارہ سے کوئی معاہدہ کرنے کا مجاز نہیں۔ اور اس قسم کے معاہدوں کی مجلس عاملہ ہرگز پابند نہ ہوگی۔ اور نہ کسی کو انتظامی معاملات میں دخل دینے یا کسی رکن کو مجلس عاملہ میں نامزد کرنے کا اختیار ہے۔

(بلال زبیری)

الداء والدواء

نہایت قیمتی نسخہ

ایک کہنہ و بوسیدہ فارسی زبان کی قلمی کتاب کے حاشیہ پر مندرجہ ذیل نسخہ میری نظر سے گذرا تھا

سم الفار سفید (سنکھیا سفید) حسب ضرورت خالص آب پیاز میں سو مرتبہ اور خالص آب لہسن میں سو مرتبہ نمٹو یہ دے کر باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک ۲ چاول تک ہے۔ تیار کیا تو ستر کے کے قریب بیماریوں میں مفید ترین پایا۔ بالخصوص سل، دق دمہ، متعدد مردانہ و زنانہ امراض بڑھاپے کی تکالیف اور پیٹ کے گیس کی شکایت میں نہایت کارگر ثابت ہوا ہے۔ افادہ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

اگر کوئی صاحب مزید تفصیلات جاننا چاہیں۔ ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر معلوم کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر حکیم احمد حسین کمال دفتر کل پاکستان
جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

بقیہ وقائع

کاغذ کی قیمتوں میں اضافہ کی چھان بین کی جائے

اے پی این ایس کی اپیل

کراچی ۲۸ مئی۔ آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی کی مجلس عاملہ نے حکومت پاکستان کے قومی امور کے ڈائرکٹر جنرل سے اپیل کی ہے کہ اخباری کاغذ کی کراچی میں موجودہ قیمت کے بارے میں چھان بین کریں اور اس میں اضافہ کے اسباب کا جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ اس وقت جبکہ اخبارات کے صفحات کم ہونے کے باعث ان کی آمدنی کم ہو گئی ہے نیوز پرنٹ کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ اے پی این ایس کے بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ بعض اخبارات کی انتظامیہ کا تاثر یہ ہے کہ ڈائریکٹر جنرل نے اخبارات کے صفحات پر پابندی اور کاغذ کی قیمت کا تعین اے پی این ایس کے مشورہ سے کیا ہے۔ حالانکہ اس سلسلے میں سوسائٹی سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔

مولانا بھاشانی کا پتہ نہیں چل سکا

لاہور ۲۶ مئی۔ جماعت مودودی کے سیکرٹری جنرل چوہدری رحمت الٰہی سے جب ایک اخبار نویس نے دریافت کیا کہ کیا انہوں نے اپنے دورہ مشرقی پاکستان کے دوران مولانا بھاشانی سے ملاقات کی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو مولانا بھاشانی کے لئے اشتہار دیتا رہا ہوں لیکن اس کے باوجود ان کا کچھ اتہ پتہ نہیں ملا۔ اس موقع پر جماعت مودودی کے سیکرٹری مسٹر صفدر علی چوہدری نے کہا کہ معلوم نہیں مولانا بھاشانی کہاں ہیں البتہ ان کا عمل دانی نے ان کا ایک انٹرویو ضرور نشر کیا ہے۔

اس شمارہ میں ۲۹ مئی ۱۹۷۱ء تک کا مواد ہے

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام حلقہ منگ آزاد کشمیر

۲۱ مئی ۷۱ء کو جمعیۃ علماء اسلام منگ آزاد کشمیر کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد نذیر صاحب ہڑا۔ بقای شاخ کی مجلس شوریٰ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) صوبیدار میجر ولایت خاں صاحب (۲) صوبیدار محمد شفیع صاحب (۳) حوالدار علی احمد صاحب (۴) سردار رحمت خاں صاحب (۵) سردار سلطان محمد صاحب (۶) حوالدار قاسم علی خاں صاحب (۷) نمبردار سردار خاں صاحب (۸) حوالدار اشراف صاحب (۹) زرگر محمد اسلم خاں صاحب (۱۰) صوبیدار اللہ دتہ خاں صاحب۔ (۱۱) حوالدار محمد اسلم صاحب (۱۲) نمبردار سوار خاں صاحب (۱۳) نائب صوبیدار پیر محمد (۱۴) سردار حسن علی صاحب (۱۵) صوبیدار مختار خاں صاحب (۱۶) نائب صوبیدار دادن خاں صاحب (۱۷) نائب صوبیدار عبدالرحمان خاں صاحب (۱۸) کیپٹن دوست محمد خاں صاحب (۱۹) حوالدار محمد خورشید صاحب (۲۰) حاجی عقل جنگ صاحب (۲۱) ملک خالد مقصود صاحب

(محمد ادریس ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ حلقہ منگ آزاد کشمیر)

اعلانات

مدرسہ تعلیم القرآن نواں جنڈانوالہ کا چوتھا سالانہ جلسہ ۶ ر ۷ جون مطابق ۱۲ ر ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ بروز اتوار و سوموار ہو رہا ہے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت عبداللطیف صاحب جہلم۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب ساہیوال۔ حضرت مولانا حافظ عطاء اللہ صاحب لیہ۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نواں جنڈانوالہ اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب منکیرہ تشریف لا رہے ہیں۔ (محمد یوسف فیروز پوری جنڈانوالہ)

تعزیت

انجمن سراج البیان مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ بہبودی کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں مختلف مقررین نے حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک وفات پر اظہار افسوس کیا۔

رسالہ شباب صحت مفت حاصل کریں

جو لوگ قبل از وقت نحیف و نزار ہو چکے ہیں تو رسالہ شباب صحت (با تصویر) منگوا کر مطالعہ کریں۔ اس رسالہ کے اندر ایسے ایسے پوشیدہ راز رقم کئے گئے ہیں۔ جن کا جاننا ہر جوان کیلئے ضروری ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے لاکھوں انسان زندگی کے پر لطف لمحات گذار رہے ہیں۔ آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔ طلب کرنے کا پتہ:۔
دفتر پوسٹ بکس ۱۰۵ ملتان شہر

جن ایجنسیوں کے ذمہ کئی ماہ کے بل واجب الادا ہیں وہ یاد رکھیں

چالیس کے قریب ایجنسیوں نے کئی ماہ سے بل ادا نہیں کئے ہیں، اور ہزاروں روپے کی رقم ان کے ذمہ ہو چکی ہے۔ متعدد یاد دہانیوں کے باوجود وہ ادا نہیں کر رہے۔ بعض محض بل کی درستگی یا نادرستگی کا بہانہ لکھ بھیجتے ہیں۔ اتنی زیادہ رقوم کے رک جانے کی وجہ سے ادارہ ان کے لئے پرچہ کی طباعت و ترسیل جاری نہیں رکھ سکتا۔ ایسی ایجنسیوں کو بذریعہ خطوط آخری بار مطلع کر دیا گیا ہے۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر انہوں نے رقوم کی ادائگی نہیں کی اور ادارہ کو مطلع نہیں کیا، تو آئندہ ان ایجنسیوں کے بنڈل نہ طبع کرائے جائینگے نہ ارسال کئے جائیں گے۔ اور رقم کی وصولی کے لئے دوسرے قانونی ذرائع اختیار کئے جائینگے جس کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔

(ادارہ ترجمان اسلام)

مسجد الحرام کی توسیع و تعمیر کی تاریخ

• — سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے تک مسجد الحرام کی حد صرف مطاف تک محدود تھی۔ حالات کے لحاظ سے نہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وسیع کیا اور نہ خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے۔

• — لیکن خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں جبکہ اسلام مختلف ملکوں میں پھیل چکا تھا اور حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے تنگی محسوس ہوئی۔ تو آس پاس کے مکانات کو اس میں شامل کر کے اس کی حد بندی ایک دیوار سے کی گئی۔ جس میں چھوٹے چھوٹے طاق تھے۔ اور ان طاقوں میں دیے روشن کئے جاتے تھے۔ تاکہ شب میں حاجیوں کو تکلیف نہ ہو۔ اسے حریم حرم کا نام دیا گیا۔

• — حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں بارش اور گرمی سے بچاؤ کے لئے اس حصہ پر چھت ڈال کر ڈاٹوں کی تعمیر کی۔

• — ۶۴ھ میں عبداللہ بن زبیرؓ نے کچھ مکانات خرید کر مسجد الحرام کے مشرقی و مغربی جانب کو اور وسعت دی۔

• — عبدالملک بن مروان نے اپنی خلافت کے زمانے میں دالانوں کو منہدم کیا اور از سر نو دیواروں کو بلند کر کے ان پر ساگوان کی چھت ڈالی اور اس کے ستونوں کو سونے کے پتھر سے مطلا کیا۔

• — امویوں میں جب ولید بن عبدالملک تخت نشین ہوا تو اس نے مسجد الحرام کی چھت توڑ کر نئی چھت بنوائی اور اسے میناکاری سے مرصع کیا

• — عباسیوں کے زمانے میں منصور نے اس کو اتنا وسیع کیا کہ اس کی وسعت پہلے سے دگنی ہو گئی۔

مؤرخین نے منصور کے عقیدت مندانہ جذبہ کو کہتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حج کے موقعہ پر وہ عشاء کی نماز کے لئے مسجد حرام میں آیا۔ اس کی نظر حطیم کی زمین پر پڑی۔ جس میں سنگریزے بچھے ہوئے تھے۔ اس نے اسی وقت حکم دیا کہ فجر کی نماز سے قبل یہاں سنگ مرمر کا فرش ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

• — مسجد الحرام کی تعمیر پر دل کھول کر خرچ کرنے کی سعادت سب سے زیادہ مہدی کو میسر آئی۔

• — عمارت کی آماجگی پر اطراف مصر کے بادشاہ متوجہ ہوئے اس کے بعد ترکی کے سلطان سلیمان نے تمام مسجد کو شہید کرا کر از سر نو مسجد الحرام کی تعمیر کرائی۔ جس کی تکمیل اس کے بیٹے مراد نے کی۔ یہ کام مصر کے مشہور انجینیر احمد بک کے زیر نگرانی انجام پایا۔ اگرچہ اس کی تعمیر کا اکثر سامان مصر سے آیا، اس سامان کے علاوہ آٹھ کروڑ پیہ مزید تعمیر پر صرف ہوئے۔

— جمعیۃ علماء اسلام جمیس آباد نے بھی مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات پر تعزیت کی ہے۔

ترجمان اشتہارات ترجمان اسلام لاہور

آخری صفحہ پورا	۳۰۰/- روپے
آخری نصف صفحہ	۱۷۵/- "
صفحہ ۲ ٹائٹل پورا	۲۰۰/- "
نصف صفحہ ٹائٹل ۲	۱۲۵/- "
صفحہ ۳ ٹائٹل پورا	۲۰۰/- "
" " نصف	۱۲۵/- "
عام فی انچ سنگل کالم	۵/- "
اندرونی صفحہ پورا	۱۵۰/- "
" نصف	۸۰/- "

مستقل اشتہارات کے لئے مناسب رعائت دی جائے گی معلومات کے لئے رجوع کریں۔

مدرسوں اور جلسوں کے دو سطری اعلان کے لئے پانچ روپے پیشگی آنا لازمی ہے۔

شعبہ اشتہارات ترجمان اسلام لاہور
دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

عوام کے مسائل

اہل کھیوڑہ کی تکالیف

پانی کی قلت

عرصہ دراز سے کھیوڑہ میں پانی کی سخت قلت ہے گورنر پنجاب گزشتہ جولائی میں یہاں دورے پر آئے تھے تو یہاں کے شہریوں نے ان سے ملاقات کر کے اپنے علاقے کی جہاں اور تکالیف بتائیں تو انہوں نے اس علاقہ کی پانی سے متعلق دیرینہ شکایت بھی ان کے سامنے رکھی لیکن ابھی تک علاقہ کی یہ خواہش پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ موسم گرما میں پانی کی اتنی تکلیف ہوتی ہے جس کا کوئی حساب نہیں۔ ہم حکومت کے اعلیٰ افسران سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس علاقہ میں پانی کی کمی کو جلد پورا کریں

کھیوڑہ ہائی سکول کی تعلیمی حالت

کھیوڑہ ہائی سکول کی تعلیمی حالت یوں تو کئی سالوں سے خراب ہے۔ لیکن اب خراب سے خراب تر ہو گئی ہے ہیڈ ماسٹر جناب ظہور الدین کے بارے میں سخت شکایات ہیں۔ پڑھائی کی طرف بالکل توجہ نہیں فرماتے۔ کوئی ڈسپلن نہیں، کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ اس لئے ہم محکمہ تعلیم سے پرزور اپیل کرتے کہ وہ کھیوڑہ ہائی سکول کی طرف فوراً توجہ دے اور ان برائیوں کا قلع قمع کرے۔ اس سلسلہ میں مقامی جمعیۃ علماء اسلام اور ڈگری کالج پنڈ دادن خان کی اسٹوڈنٹس یونین نے بھی احتجاج کیا ہے۔

بسوں کا کوئی اڈہ نہیں

بسوں کی کثرت ہو گئی ہے اور ہر پندرہ منٹ کے بعد بس آتی ہے۔ اس لئے اب بازار میں بس کا کھڑا ہونا شدید حادثہ کا خطرہ ہے اور خاص طور پر مستورات کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم ٹرانسپورٹ کے اعلیٰ افسران سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ کھیوڑہ میں بسوں کے اڈے کا خاص انتظام کرائے۔

چواسیدن شاہ کے سالانہ میلہ

اور مزار پر گندا لباس پہن کر جانا۔ پھر وہاں مزار پر فلمی گانے گانا، یہ تہذیب اور مذہب کے بالکل برعکس ہے۔ اس لئے ہم محکمہ اوقاف سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آئندہ طوائفوں کو مزار پر فلمی گانے سنانے سے بند کرے۔

بھارت کی مذمت

مولانا محمد اکرم صاحب کی زیر صدارت ایک اجلاس ہوا جس میں [illegible] کے تمام کھیوڑہ کے اراکین نے بھارت کی پاکستان کے داخلی معاملات میں جارحانہ مداخلت کی مذمت کی

بٹگرام کے مسائل

جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کے مطالبات

تعلیمی وظائف

تحصیل بٹگرام ایک پسماندہ علاقہ ہے جس کی آبادی چھ لاکھ سے زائد ہے۔ ایسی صورت میں موجودہ تعلیمی وظائف بالکل ناکافی ہیں۔

(الف) لہٰذا تعلیمی وظائف کم از کم دوسری ایجنسی کے برابر کئے جائیں۔

(ب) وظائف قابلیت کی بنیاد پر تقسیم کئے جائیں

تعلیمی ادارے

تحصیل بٹگرام ہیڈ کوارٹر سب ڈویژن آبادی و رقبہ کے لحاظ سے ایک ضلع کے برابر ہے۔ لیکن اس کے باوجود صرف دو ہائی سکول ہیں۔ اور کوئی کالج نہیں ہے۔ لہٰذا کم از کم ایک کالج تحصیل بٹگرام ہیڈ کوارٹر سب ڈویژن کے لئے منظور فرمائیں۔ اور تھاکوٹ، چوکل، ٹکری، بٹہ موہڑی کے مڈل اسکولز کو ہائی کا درجہ دیا جائے۔ نیز شملائی راشنگ۔ دالائی۔ شنگلی۔ تیکول۔ گجبوڑی میں نئے مڈل سکول کھولے جائیں۔

صحت

سول ہسپتال بٹگرام کو وسعت دی جائے۔ لیڈی ڈاکٹر کی تقرری بھی ضروری ہے۔ کوزہ بانڈہ، شنگلی، بٹہ دالائی میں ہسپتال اور بٹہ موڑی، تیکول میں سول ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔

تعلیم

تحصیل بٹگرام کے لئے اے۔ ڈی۔ آئی اسسٹنٹ ڈی۔ آئی۔ ایس کا ہیڈ کوارٹر ہوگی ہے۔ جہاں سے دور دراز اسکولز کی نگرانی مشکل ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا دفتر بٹگرام ہیڈ کوارٹر سب ڈویژن کی طرف منتقل کیا جائے

تعمیرات

روڈ پی، ڈبلیو، ڈی کے حوالے کی جائے شملائی روڈ کی مارشل لاء حکام نگرانی فرمائیں۔ مندرجہ ذیل مقامات پر پلوں کی اشد ضرورت ہے۔ ہوٹل۔ صوفیاں ٹکڑی۔ جیسول بازار کے نالوں پر اور کلکٹر شک نالہ۔

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

اس کا ضرور مطالعہ کر لیجئے

خبریں، اطلاعات اور مضامین کی اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل باتیں پیش نظر رکھئے

★ مضامین کے لئے

- مختصر، صاف، خوشخط، کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھے گئے ہوں۔
- ایک مکمل مضمون دو صفحوں سے زیادہ نہ ہو۔
- ایک مضمون دو قسطوں سے تجاوز نہ کرے۔
- مضمون کی زبان صاف اور شائستہ ہو۔
- مضمون جمعیۃ علماء اسلام کے نصب العین اور پالیسی کے خلاف نہ ہو۔
- مضمون میں دیئے گئے حوالہ جات مکمل اور صاف و صحیح ہوں۔
- ایڈیٹر مضمون کو مختصر اور اس کی زبان کو درست کرنے کا حق رکھتا ہے۔
- ایڈیٹر کسی بھی مضمون کو ناقابل اشاعت سمجھ کر روک سکتا ہے۔
- ناقابل اشاعت مضمون اور مضمون کے مسودہ کی واپسی کا ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔
- شائع شدہ مضمون کے لئے ترجمان اسلام کی کاپی خود حاصل کی جائے۔
- مضمون میں بیان شدہ مواد کی ذمہ داری صاحب مضمون پر ہوگی۔

★ خبروں و اطلاعات کے لئے

- جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی عہدہ دار، امیر یا ناظم کی تصدیق اور دستخط کے ساتھ بھیجی جائیں۔
- مختصر، صاف، خوشخط، کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھیں۔
- جمعیۃ کے پیڈ پر یا جمعیۃ کی مہر کے ساتھ لکھی جائیں
- خبریں و اطلاعات اگر قابل اشاعت ہوں گی تو رد کی جا سکتی ہیں۔
- خبروں و اطلاعات کی صحت و عدم صحت کی ذمہ داری ترسیل کنندہ پر ہوگی۔

★ اعلانات کے لئے

- مدرسوں اور جلسوں وغیرہ کے مختصر اعلانات کے لئے جو ایک کالم میں پانچ سطروں سے تجاوز نہ کرتے ہوں۔ پیشگی دس روپیہ آنا ضروری ہے۔
- طویل اعلانات کے لئے پہلے خط و کتابت کیجئے

★ کتابوں پر تبصرہ کے لئے

- تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہے

• — فحش اور غیر اسلامی کتابوں و رسالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔

* جواب طلب امور کے لئے واپسی ٹکٹ ضروری ہیں

• — مضامین، خبروں، اطلاعات و اعلانات کی ترسیل اور جملہ خط و کتابت صرف پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔

احمد حسین کمال

(شعبۂ ادارت) مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ — ملتان

مندرجہ بالا ہدایات کی پابندی نہ کرنے کی صورت میں اشاعت نہ ہونے کی شکایت درست نہیں سمجھی جائیگی۔

ایک وضاحت اور گذارش

— اخباری کاغذ کی قلت اور گرانی نے ترجمان اسلام جیسے غیر کاروباری اور دینی پرچے کو شدید مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ اور پرچہ کسی نفع کے بغیر چلایا جا رہا ہے۔

— اس وجہ سے پرچہ کا ظاہری معیار بلند نہیں ہو پا رہا ہے اور نہ صفحات میں اضافہ ممکن ہے

— تاہم اسے سنبھالنے اور بلند معیار پر لے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

— اور سولہ صفحات پر بہترین مضامین و ترتیب کے ساتھ شائع کرتے رہنے کے انتظامات کی تکمیل جاری ہے۔

— جمعیۃ کے کارکنان، دینی حلقوں اور قارئین کا تعاون ضروری ہے کہ:۔

* مستقل خریداروں میں اضافہ کیا جائے
* اشتہارات فراہم کئے جائیں اور
* ایجنسیاں بروقت ادائیگی کرتی رہیں۔

• — اگر ایسا ہوا تو ادارہ جلد ہی صفحات میں اضافہ کرنے اور معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

ایجنٹ حضرات یاد رکھیں

— ایجنسیاں ترجمان اسلام کے بچے ہوئے پرچے رواں ہفتہ کے اختتام پر بھیجدیں۔ جو دوسرے ہفتہ کے اختتام تک دفتر میں موصول ہو جانے چاہئیں۔ تاخیر کی صورت میں پرچے ہرگز واپس نہیں لئے جائیں گے۔ پرچوں کی واپسی ایجنٹ اپنے خرچ پر کرینگے۔ جو ایجنسیاں بچے ہوئے پرچوں کی واپسی کرینگی انہیں ۲۵ فیصد سے زیادہ کمیشن نہیں دیا جائے گا

— ۲۵ فیصد سے زیادہ کمیشن لینے والی ایجنسیوں کے بچے ہوئے پرچے واپس نہیں لئے جائینگے۔

— ایجنٹ حضرات اپنے واجبات ہر ماہ کی بیس تاریخ تک ادا کر دیا کریں ورنہ اخبار کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

— نئی ایجنسیاں دو روپیہ فی پرچہ کے حساب سے زرضمانت جمع کرائیں

— زرضمانت جمع کرائے بغیر کوئی ایجنسی جاری نہیں کی جائیگی

— پرانی ایجنسیاں جن کے حسابات صاف نہیں ہیں وہ بھی زرضمانت جمع کرائیں اور جلد از جلد حسابات صاف کریں۔

مشتہرین حضرات سے

پیشگی اجرت وصول ہونے پر ہی اشتہارات شائع کئے جائینگے

بجلی:۔

بجلی کی سپلائی سکیم میں وادی ٹکری، یونین کونسل شنگلی بالا، تھاہ کوٹ اور وادی نندھاڑ کے تمام بڑے دیہات شامل کئے جائیں۔

ملازمت بیروزگاری اور پسماندگی کے پیش نظر تمام محکموں میں علاقہ کے عوام کو ترجیح دی جائے۔ کوڑہ بانڈہ ہائی سکول میں عربی ٹیچر کی آسامی منظور کی جائے۔ اور تمام پرائمری اور مڈل اسکولز میں اسلامیات کی آسامی لازماً مقرر کی جائے۔

زراعت زرعی ترقی کے لئے ایک انجینئرنگ یونٹ تحصیل بٹگرام ہیڈ کوارٹر سب ڈویژن میں کھولے۔

زرعی ترقیاتی کارپوریشن

بٹگرام میں زرعی ترقیاتی کارپوریشن کا نہ کوئی نمائندہ ہے اور نہ ہی سیل ڈپو ہے۔ اس کا انتظام کیا جائے۔

سمال ڈیمیز گورنمنٹ فوری طور پر اس علاقہ کا سروے کرائے۔ تاکہ مؤثر منصوبے بنائے جا سکیں۔

سمال انڈسٹریز

خام مال، اون، چمڑا اور لکڑی وغیرہ بافراط مہیا ہیں۔ اس لئے ان چیزوں کے کارخانے قائم کئے جائیں

نظم و نسق عوام بٹگول کا مطالبہ ہے کہ بٹگول کا علاقہ چانجل چوٹی کے ساتھ شامل کیا جائے۔

مراعات مزید دس سال تک وہ تمام تحصیل بٹگرام کو بھی دی جائیں۔ جو دیگر پسماندہ قبائلی ایجنسیوں اور پسماندہ علاقوں کو دی جاتی ہیں۔

محکمہ خوراک حکومت اپنی مجوزہ سکیم کے تحت تحصیل بٹگرام میں ایک سستی دوکان کھولے۔

مالیہ فصل خریف ۱۹۷۰ء کا مالیہ معاف فرما دے اور فصل ربیع کا مالیہ بھی نصف وصول کیا جائے۔

جنگلات میرانی بیٹ کو بٹگرام رینج میں شامل کیا جائے

انہار پی، ڈبلیو، ڈی کے ٹھیکیداروں نے سڑک نکالتے وقت نہر اجمیر ابڑے پتھروں سے بند کر رکھا ہے جس سے آبپاشی میں رکاوٹ ہے۔ اس لئے اس نہر کو صاف کیا جائے۔

پوسٹ مارٹم ورثاء کی اجازت کے بغیر مردہ کا پوسٹ مارٹم نہ کیا جائے۔ جیسا کہ ملحقہ سوات میں ایسا طریقہ رائج ہے۔

لائسنس ہائے اسلحہ علاقہ میں جان و مال کے تحفظ اور اسلحہ کو تحریری ریکارڈ میں لانے کے لئے الائی میں غیر محدود لائسنس جاری کرنے کا حکم نافذ کرے۔ اور تحصیل بٹگرام کو کم از کم دو سو ماہنامہ لائسنس جاری کرنے کا حق دیا جائے۔

ڈسٹرکٹ کونسل ڈسٹرکٹ کونسل نے جائداد کی فروخت پر فیس عائد کی ہے۔ اسے منسوخ کیا جائے۔

جرگہ سسٹم جرگہ سسٹم کے ذریعہ فیصلہ کرنا انگریزوں کے وراثت میں ملی ہے۔ عام طور پر جرگہ کے اراکین پارٹی باز خوانین ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی مخالف پارٹی کے لئے انصاف کا حصول مشکل مسئلہ بن جاتا ہے لہذا جرگہ سسٹم کو فوراً ختم کیا جائے۔

ٹرانسپورٹ

اوگی، بٹگرام، بٹل بٹگرام جو لوکل بسیں چلتی ہیں ان کا کرایہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سے دگنا ہے۔ اس لئے ان کا کرایہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے برابر کیا جائے۔ نیز دونوں روٹوں پر جی، ٹی، ایس کی مزید بسیں چلائی جائیں۔ یعنی پشاور سے بٹگرام اور ایبٹ آباد سے پشوڑا تک اضافہ کیا جائے۔

ٹیلیفون ایکس چینج ٹیلیفون ایکس چینج دوسری جگہ کی بجائے ٹیلیگرام ہیڈ کوارٹر سب ڈویژن میں قائم کیا جائے۔ تاکہ چائنا روڈ پر فون کی ضرورت اور حفاظت ہو سکے

سڑکوں کا معاوضہ ضلع کونسل اور محکمہ جنگلات نے جو سڑکیں تعمیر کی ہیں۔ غریب مالکوں کو ان کا معاوضہ ابھی تک ادا نہیں کیا۔ گورنر صاحب حکم صادر کریں کہ غریب عوام کی معاش کا دوسرا کوئی ذریعہ نہیں۔ صرف یہ زمین کے قطعات ہیں لہذا ان کا معاوضہ فوراً ادا کیا جائے۔

سرکاری عملہ کی قلت

بٹگرام سب ڈویژن میں متعین ملازمین کو خاص مراعات دے کر عملہ کی کمی کو دور کرے تاکہ کارکردگی ٹھیک ہو جائے دس دس سال سے مقدمات پڑے ہیں یہ کب ختم ہونگے۔

خط و کتابت

کے وقت خریداری نمبر یا ایجنسی نمبر ضرور لکھئے اور جواب طلب امور کے لئے واپسی ٹکٹ یا کارڈ ارسال کیجئے

آہ!

مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد

(قسط نمبر ۲)

(۱۰) وضاحتی مثالوں سے مسائل کو سمجھانے کا اللہ تعالیٰ نے مولانائے مرحوم و مغفور کو خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ وتلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العالمون کے ماتحت آپ کثرت سے مثالیں دے دے کر مشکل سے مشکل مسئلہ عوام کو سمجھانے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔

مثلاً منکرین سنت کے اس قول پر کہ جو کچھ قرآن مجید میں حرام کیا گیا ہے۔ وہی چیزیں حرام ہیں۔ قرآن مجید کے علاوہ احادیث سے کسی چیز کی حرمت ثابت نہیں ہو سکتی۔ فرمایا کرتے تھے۔ قرآن مجید کی نص صریح سے تو انسان کی بول و براز کی حرمت ثابت نہیں کی جا سکیگی تو کیا ان کے نزدیک یہ حلال ہوں گے۔ پھر فرماتے معلوم ہوا۔ جو احادیث کا انکار کرے گا۔ اسے گندگی کھانی پڑے گی۔

(۱۱) نظم و ضبط اور قاعدہ کی پابندی میں بھی آپ کو خاص امتیاز حاصل تھا۔ سچ یہ ہے کہ آپ بہت سی خوبیوں اور خصوصی اوصاف کے مالک تھے اور ہر خصوصیت پر دل گواہی دیتا تھا کہ

ع کرشمہ دامن میکشد کہ جا ایں جاست

یہ لطیفہ خود ان کی زبان سے سنا تھا۔ فرمایا کہ جب میں ملتان آیا اور غالباً حسین آگاہی میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھنی چاہی۔ میں نے مدرسہ کے لئے ایک اشتہار جاری کیا تو ایک دوکاندار نے مجھ سے پوچھا۔ مولانا یہ اشتہار آپ نے جاری کیا ہے۔ میں نے کہا۔ جی ہاں۔ اس نے کہا۔ میں بھی بچہ بھیجنا چاہتا ہوں۔ کتنے طالب علم آپ کے مدرسہ میں ہیں۔ میں نے کہا۔ کوئی بھی نہیں۔ اس نے کہا۔ استاد کتنے ہیں۔ میں نے کہا۔ ایک بھی نہیں۔ وہ حیران ہوا کہ پھر اشتہار کاہے کا۔ میں نے کہا۔ اس میں مدرسہ بنانے کا اعلان کیا گیا ہے لیکن بچے میں اس وقت لوں گا۔ جب استاد رکھ لوں اور استاد اس وقت رکھوں گا۔ جب اس کے لئے پہلے ہی سے ایک سال تک کی تنخواہ کی رقم میرے جیب میں آ جائے تاکہ کم از کم ایک سال تک اس جانب سے مجھے اطمینان ہو جائے۔ فرماتے ہیں کہ اس وقت کے لحاظ سے میں سمجھا تھا کہ ابتداءً ایک حافظ ناظرہ کے لئے میں دس روپے ماہوار پر رکھ سکتا ہوں۔ اس لئے جب اس نے پوچھا کہ سال کی تنخواہ کے لئے کتنی رقم کی ضرورت ہے تو میں نے کہا۔ ایک سو بیس روپے۔ فرمایا۔ اس دکاندار نے مجھے ایک سو بیس روپے نکال کر دیئے۔ میں نے دوسرے ہی دن حافظ کو مقرر کر لیا۔ اور اس دکاندار سے کہا۔ کہ اب کل سے تم اپنا بچہ بھیجدو۔ سنا ہے، چند سال میں اس مدرسہ کا نام اتنا بڑھا۔ کہ ایک معتدبہ تعداد میں کتابیں فراہم کی گئیں۔ اور پانچ ہزار روپیہ مدرسہ کے خزانہ میں بھی بچ رہا۔ اور جب تقسیم کے بعد آپ کے استاد حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقسیم کے مصائب اٹھاتے ہوئے ملتان پہنچے۔ اور جالندھر میں خیر المدارس کا مدرسہ کتب خانہ اور ایک استاد بھی شہید کر دیئے گئے تو ملتان میں تشریف لے آنے کے بعد سنا یہی ہے کہ والعہدۃ علی الراوی کہ آپ نے وہی مدرسہ اس کی کتابیں اور محفوظ رقم حضرت مولانا کے حوالے کر کے فرمایا۔ اب آپ اسے سنبھالئے اور وہی تخم اب بفضل تعالیٰ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ لیعجب الزراع کا مصداق بن کر خیر المدارس کے نام سے پورے پاکستان میں بساتین دین کے لئے قابل رشک بنا ہوا ہے ؎

کعبہ را ہر دم تجلی مے فزود
ایں ز اخلاصات ابراہیم بود

استاد اور شاگرد کے اس اتحاد نے سبحان اللہ

ع دو دل یک شو بشکند کوہ را

کا منظر پیش کر دیا۔ فرحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔ نظم و ضبط اور باقاعدگی پسند طبیعت ہی کا اثر تھا کہ ایک دفعہ نجم المدارس کلاچی کے سالانہ جلسہ پر تشریف لائے۔ مدرسہ کی روئداد از اول تا آخر پڑھی۔ اور کارروائی کا رجسٹرڈ دیکھ کر فرمایا مجالس شوریٰ کی کارروائیوں پر اکثر اراکین شوریٰ کے دستخط دیکھ کر میں نے اندازہ لگایا کہ کارکن اکثر میٹنگوں میں حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ یہ بات اکثر اداروں میں نہیں پائی جاتی اگر نجم المدارس کے کارکن اسی طرح دلچسپی لیتے رہے۔ تو انشاء اللہ یہ ادارہ بہت جلد ترقی کرے گا۔

(۱۲) زہے سعادت کہ اللہ کے جس پیارے بندے نے ملک کے گوشے گوشے تک ختم نبوت کا پیغام پہنچایا کما تعیشون تموتون کے ماتحت دفتر ختم نبوت ہی میں عمر کی آخری گھڑیاں گذاریں۔ اسی میں جان جان آفریں کے سپرد کی۔ یہیں سے جنازہ اٹھایا گیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بروایت حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ آخری جملہ ختم نبوت اور پھر کلمۂ شہادت آپ کی زبان سے سنا گیا۔ والحمد للہ ثم الحمد للہ

طاب حیاً وطاب میتاً فقدس سرہٗ ونور ضریحہ
اللھم فلا تحرمنا اجرہٗ ولا تفتنا بعدہٗ

(۱۳) راقم الحروف نے خیر المدارس کے زمانہ جالندھر میں حضرت الاستاد مولانا محمد عبداللہ صاحب حال شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے رخصت پر جانے کی وجہ سے دس پندرہ دن ہدایۃ الثالث کا درس حضرت مولانا سے لیا تھا۔ اپنی نالائقی کی وجہ سے آپ کی خدمت و احترام وغیرہ تو کچھ نہ کر سکا لیکن آپ کا خلوص للہیت اور روحانی تصرف ہی تھا کہ اطلاع وصال پر آنکھیں بے قابو ہو گئیں۔ جنازہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور راستہ میں جانے والے رفقاء سفر سے اس درخواست کرنے پر مجبور ہوا۔ کہ حضرت کے ایصال ثواب کے ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھ لیا جائے۔ سوچتا رہا کہ ان اللہ والوں نے بھی کیا غضب کا خلوص پایا ہے کہ ان کی دس روزہ شاگردی نے ہمارے مکدر اور قساوت بھرے قلب پر یہ اثر کیا۔ جبکہ ہم دس سالہ شاگردوں کے دلوں میں اس کا عشر عشیر بھی اپنا مقام بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے ؎

ہم نے پھولوں پر جو رکیا ہاتھ کانٹے ہو گئے
تم نے کانٹوں پر قدم رکھا گلستاں کر دیا

خیر المدارس ملتان میں دار الحدیث کے عقبی حصہ میں بے نظیر مشفق استاد اور بے مثل وفادار شاگرد کو پہلو بہ پہلو صرف دو بدو دیکھ کر بے اختیار یہ دو شعر یاد آئے ؎

چہ خوش است با تو بزمے بہ نہفتہ ساز کردن
در خانہ بند کردن سر شیشہ باز کردن

اور

قریب یار ہم کو دفن کرنا ورنہ محشر تک
صدائے نالۂ شوق آئے گی گور غریباں سے

تاریخ وصال کے لئے ذیل کا قطعہ موزوں ہوا، جو آپ کے عمر بھر کے مبارک شغل کا آئینہ دار اور حسن انجام کے لئے فال نیک ہے۔

شد ز شغلش چوں بہ ہاتف گفتگو
عشق با ختم نبوت گفت او
۴۷۰-۳-۱۰۴۰-۴۵۸
۱۹۷۱

جبکہ حضرت الاستاد مولانا خیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی تاریخ قطعہ ذیل سے معلوم ہو سکتی ہے۔

شد ز تاریخش بہ ہاتف گفتگو
خیر از و خیر المدارس گفت او
۸۱۰ ۱۴ ۸۱۰-۳۳۶
۱۹۷۰

دعا کی درخواست

چوہدری محمد شفیع ناظم نشریات جمعیۃ علماء اسلام شورکوٹ روڈ، دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظم اعلیٰ
شبیر احمد شبیر

وارداتِ کمال

پلا پلا مجھے ساقی جنوں کا پیمانہ
ہوا ہے صلحت اندیش ہر ایک فرزانہ

جلی جلی سی ہیں نظریں تمام رندوں کی
اُداس اُداس ہوئی ہے فضائے میخانہ

خموش پیرِ مغاں ہے، تہی ہیں جام و سبو
یہ رنگ لایا ہے اب انقلاب میخانہ

بدل رہا ہے زمانہ، بدل رہے ہیں مزاج
حریفِ حسن ہوئی ہے نگاہِ مستانہ

جنوں کی شورشِ مستی، خرد کی آفتِ ہوش
منایا دونوں نے انسانیت کا کاشانہ

رہا خلوصِ نہ رندی، نہ پارسائی میں
بھرا ہوا ہے ریاکاریوں سے پیمانہ

فریبِ عقل کی باطل پسندیاں توبہ
بنا دیا ہے حرم کو بھی مثلِ بتخانہ

فریبِ خود سے، خدا سے، خدا کے بندوں سے
خدا کرے مجھے ایسی خرد سے بے گانہ

ان آنسوؤں کی حکایت سے کچھ نہیں حاصل
جو ہو سکے تو لکھو، خونِ دل سے افسانہ

بہت ہی سادہ ہیں، مردانِ حق طلب کی صفات
جلال ان کا امیری، روش فقیرانہ

اگرچہ خوب ہے زاہد کی پاک ... دامانی
مگر کہاں وہ شہادت کا ذوق رندانہ

گنہگار ہوں بے شک خدا معاف کرے
مگر بنا نہ سکا مسجدوں کو بتخانہ

یہ جانتا ہوں کہ برہم ہیں صوفی و واعظ
کروں میں کیا کہ طبیعت مری ہے رندانہ

بہت گراں ہیں مقاماتِ عبدیت اس پر
ہوا جو اپنی حقیقت سے آپ بے گانہ

یقیں کے شعلوں سے دل کا چراغ روشن کر
خدا کو چھوڑ کر اپنے سے ہو نہ بے گانہ

کمالؔ زیست ہے شعلوں کی گود میں جنیا
یہ کیا کہ شمع پہ مر جائیں مثلِ پروانہ

(ترجمان اسلام ۱۳ نومبر ۶۴ء سے ماخوذ ہے)

نہایت ضروری

◎ آئندہ سے ترجمان اسلام کی خریداری کے لیے ایجنسیز کے حسابات کے لیے، رقوم کی ترسیل کے لیے اور جملہ قسم کی شکایات کے ازالہ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر ملتان کے پتہ پر دالبطہ قائم کیا جائے

◎ مضامین، خبریں، اطلاعات، وغیرہ کی اشاعت کے لیے بھی پہلے ملتان کے پتہ پر ہی سارا مواد بھیجا جائے۔

پتہ نوٹ کر لیجیے

شعبہ ادارت ترجمان اسلام مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر فون ۲۱۱۹

◎ رقوم چیک یا ڈرافٹ کے ذریعہ ہرگز نہ بھیجیں اس لیے کہ ترجمان اسلام کا حساب کسی بنک میں نہیں ہے۔

F No. 67715 সাপ্তাহিক
তরজুমানেইসলাম লাহোর
WEEKLY REGD. No. 7132
TARJUMANE ISLAM LAHORE
PRICE 20 Paise

امیر جمعیۃ علمائے اسلام مشرقی پاکستان جناب پیر محسن الدین نے مغربی پاکستان کا دورہ مکمل کر لیا

پیر محسن الدین صاحب جمعیۃ علماء اسلام مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لیے ڈھاکہ سے لاہور ۱۶ مئی کو تشریف لائے ۴ دن لاہور میں قیام کے بعد آپ مولانا غلام غوث صاحب اور مولانا عبدالحکیم صاحب کے ساتھ راولپنڈی تشریف لے گئے۔ اور کئی دن وہاں قیام فرمایا۔

لاہور اور راولپنڈی میں آپ نے متعدد پریس کانفرنسوں سے خطاب کیا اور آپ کے اعزاز میں دی جانے والی تقریبات میں آپ نے شرکت فرمائی۔

ان تمام موقعوں پر آپ نے مشرقی پاکستان کے حالات پر روشنی ڈالی۔ بھارتی تخریب کاروں کی دراندازیوں سے آگاہ کیا اور حکومت کے بروقت اقدام کے بہتر نتائج سے مغربی پاکستان کے عوام کو مطلع فرمایا۔

نیز مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام نے اس نازک مرحلہ پر حالات معمول پر لانے کے لیے جو مؤثر کام کیا اس کی وضاحت فرمائی :-

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کیجئے علاوہ خرچ ڈاک :

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، موتیابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے فی شیشی ۵/- روپے۔

حب عنبری مقوی اعصاب مقوی محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے۔

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک دور کرتا ہے کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ ہے، اعضاء رئیسہ کے لیے اچھا ٹانک ہے قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/- روپے۔

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی دواخانہ ۹ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

خوش خبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے پچاس سال سے طبی شغل رکھے ہوئے ہیں آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام میں مطب شروع کر دیا ہے یوں تو ہر بیماری کے لیے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر چند مشہور ادویہ جو مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جن کے نام و خواص درج ذیل ہیں۔

حب مقوی ۔ جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں، اور مثانہ کی کمزوری کے لیے مجرب اور دردوں کا علاج ہے ۔/۲۵ روپیہ فی سیکڑہ۔

اصلی سلاجیت ۔ دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲/- روپے۔ سلاجیت گرنے پڑنے زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لیے مجرب قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں ہی سے مل سکتی ہے۔

نزلہ ۔ عارضی یا دائمی کے لیے مجرب گولیاں دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے۔

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھا رکھتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے۔

نرینہ اولاد کی دوا ۔ حمل سے ۲ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے شروع کرنا قیمت ۲۰/- روپے۔

بواسیر کی دوا ۔ تین قسم کی۔ مجموعی قیمت ۱۵/- روپے۔

جذیل کی دوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۱۵/- روپے۔

دمہ کی دوا ۔ مکمل کورس قیمت ۲۵/- روپے۔

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لیے ۵۰/- روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت سو گولی ۱۵/- روپے

ہیضہ، جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جاں ۔ قیمت سو گولی ۵۰/- روپے۔

سرمہ مقوی بصر ۔ فی شیشی ایک روپیہ، دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ بارہ شیشی ۹/- روپے۔

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب چوک رنگ محل لاہور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں۔

گندم

چنے، جو، سرسوں، تارا میرا، مونگی، موٹھ، گوارہ باجرہ، ایسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی غرضیکہ ہر قسم کی اجناس کی تھوک و ساور کے لیے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں

پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر

فون ۲۰۹

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ڈیرہ اسماعیل خان کے عوام کا

شکریہ

مفتی اعظم پاکستان قائد جمعیۃ حضرت مولٰنا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ایک بیان میں ڈیرہ اسماعیل خان کے عوام کا شکریہ ادا کیا ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ۲۳ سال کے بعد صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان نے اہل پاکستان کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا موقعہ دیکر ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے، اور اس طرح ۱۷ دسمبر تک دونوں اسمبلیوں کے انتخابات سے فراغت کے بعد قوم نے ایک نازک ترین ذمہ داری اپنے سر سے اتار کر ممبروں کے کندھوں پر ڈال دی ہے میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ذمہ داری سے ہمیں صحیح طور پر سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے، میں اپنے ضلع کے تمام باشندوں کا مشکور ہوں اور تمام کامیاب ممبروں سے اپیل کرتا ہوں کہ اب وسعتِ ظرف کا ثبوت دیتے ہوئے انتخابات کی تلخیوں کو بالائے طاق رکھ کر ملک و ملت کے مفاد کی خاطر متفق ہو کر کمرہ بستہ ہوں، اور میں اپنی طرف سے بلا کسی امتیاز کے ہر فرد کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری ہر ممکن بے لوث خدمات انشاء اللہ ہر کسی کیلئے ہر وقت وقف ہونگی،

مرسلہ:۔ خواجہ محمد زاہد ڈیرہ اسمٰعیل خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید الاضحیٰ کے احکام

(۱) بقر عید کی نماز بھی مثل نماز عید الفطر کے واجب ہے اور ترکیب اس نماز کی وہی ہے جو نماز عید الفطر کی ہے یعنی بعد تکبیر اولیٰ و ثنا اللہ اکبر کہتے ہوئے تین بار رفع یدین کریں۔ یعنی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیے جائیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر امام فاتحہ و سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں۔

دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورۃ رفع یدین کے ساتھ تین بار تکبیر کہیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں اور چوتھی تکبیر پر رکوع کریں۔

وقت اس نماز کا آفتاب بلند ہونے کے بعد سے زوال سے پہلے تک ہے اور جلد پڑھنا اس نماز کا مستحب ہے، تاکہ اس کے بعد قربانی میں مصروف ہوں نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے جس میں قربانی اور تکبیرات تشریق کے احکام بتلائے اس نماز کے لیے بھی باہر عیدگاہ میں جانا سنت مؤکدہ ہے۔

راستے میں بلند آواز سے تکبیر پڑھتا رہے اور دوسرے راستے سے واپس ہو تاکہ دونوں راستے اس کے لیے گواہی دیں۔

(۲) بقر عید کی نماز سے پہلے کچھ کھانا اچھا نہیں، اگرچہ حرام بھی نہیں، بہتر یہ ہے کہ بعد نماز کے قربانی میں سے کھائے۔

(۳) تکبیر تشریق ایک دفعہ ہر ایک نماز فرض کے بعد جہراً کہنا واجب ہے امام اور مقتدی اور منفرد، عورت، مرد سب ایک بار اس طرح تکبیر کہیں۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک۔

(۴) ہر مسلمان آزاد مقیم جو کہ ضروریات زندگی کے علاوہ مقدار نصاب یعنی ۸۷½ گرام) سونا یا ۵۲½ تولہ تقریباً ۶۱۲½ گرام) چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو اس پر قربانی کرنا واجب ہے، قربانی میں بکرا یا بھیڑ، یا دنبہ یا ساتواں حصہ اونٹ، گائے، بیل، بھینس کا ایک آدمی کی طرف سے ہو سکتا ہے، جن جانوروں میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں وہ سات سے کم تعداد کے لیے بھی جائز ہیں بلکہ ایک سال کا ہونا چاہیے اور بھیڑ، بکرا اگر موٹا ہو اور چھ ماہ سے زائد کا ہو تو ہو سکتا ہے اور اونٹ پانچ سال کا ہونا چاہیے باقی بڑے جانور دو سال کے کافی ہیں نر و مادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔

نوٹ: چونکہ بہت سی جگہ گائے اور اس کی نسل پر پابندی لگا رکھی ہے اس لیے ایسے مقامات کے باشندے ان احکام کا لحاظ رکھیں۔

(۵) قربانی کا گوشت وزن سے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم نہ کریں، لیکن اگر کسی طرف پائے کھال بھی لگا دیے جائیں تو اندازہ سے بھی تقسیم کرنا درست ہے۔

(۶) شہر والے قربانی بعد از نماز کریں اور اگر کسی عذر سے اس دن نماز نہیں ہوئی تو جب نماز کا وقت گزر جائے اس وقت قربانی کرنا درست ہے یعنی بعد زوال کے اور دوسرے تیسرے دن نماز سے پہلے بھی قربانی درست ہے یعنی اگر نماز بقر عید کسی عذر سے قضا ہو گئی تو اگلے دن نماز سے پہلے بھی قربانی جائز ہے اسی طرح بارھویں تاریخ کو بھی اور گاؤں والوں کو دسویں تاریخ کی صبح صادق ہونے کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے۔

(۷) قربانی کے تین دن ہیں، دسویں، گیارھویں، بارھویں، ذالحجہ کی مگر پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے، پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن غروب آفتاب سے پہلے قربانی ہو سکتی ہے۔

(۸) رات کو قربانی کرنا جائز ہے پسندیدہ اور بہتر نہیں۔

(۹) اپنی قربانی کو خود ذبح کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کرانے کے وقت خود وہاں کھڑا ہو جانا بہتر ہے۔

(۱۰) قربانی کے وقت کوئی نیت زبان سے پڑھنا ضروری نہیں اگر صرف دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں کہا صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا تب بھی قربانی درست ہے لیکن دعا ماثورہ جو آگے آتی ہے پڑھے گا تو بہتر ہے اور ثواب زیادہ ہے۔

(۱۱) جب قربانی کو قبلہ رخ لٹا دے تو یہ دعا پڑھے، انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ۝ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین ط

(۱۲) [illegible]

(۱۳) [illegible] ایک تہائی اپنے دوستوں کو دے اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل عیال کے لیے رکھ لے، جس شخص کا کنبہ بہت ہو یا کوئی ضرورت ہو تو تمام گوشت خود خرچ کر سکتا ہے البتہ فروخت کرنا منع ہے۔

(۱۴) جس شخص کے ذمہ قربانی نہ تھی مگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور قربانی کا خریدا تو اس کے ذمہ اس قربانی کرنا ضروری اور واجب ہو گیا، اس کو فروخت نہیں کر سکتا اگر قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے اس جانور کو ذبح نہ کیا تو زندہ کو اللہ کے واسطے محتاجوں کو دیدینا چاہیے غنی اور فقیر کو بھی یہی حکم ہے۔

(۱۵) جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے اگر قربانی کے دن گزر جائیں اور قربانی نہ کرے تو اس کے ذمہ قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔

(۱۶) جس جانور کے سینگ پیدائشی نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے اگر بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو تب بھی قربانی درست ہے اگر جڑ سے اکھڑ گیا ہو تو درست نہیں اور بدھیا کی قربانی بھی درست ہے خواہ مل کر بدھیا کیا ہو یا نکال کر۔ اندھے اور کانے کی قربانی درست نہیں۔ اور ایسے دبلے جانور کی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔ اور ایسے لنگڑے کی جو مذبح تک نہ جا سکے اور نہ ایسے جانور کی جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے جانور کی جس کا تہائی سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو، یا تہائی سے زیادہ دم کٹی ہوئی ہو۔ اور نہ ایسے جانور کی جس کے دانت نہ ہوں البتہ تھوڑے سے گر گئے اور زیادہ باقی رہ گئے تو قربانی کرنا جائز ہے۔

(۱۷) چرم قربانی کو بدوں فروخت کرنے کے اپنے کام میں لا سکتا ہے، یعنی ڈول وغیرہ۔ اس سے بنا سکتا ہے خود اس کو فروخت نہیں کرنا چاہیے، لیکن اگر فروخت کر دیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قصاب کی اجرت قربانی میں سے دینا جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ایک روایت ہے کہ چرم قربانی کو صدقہ کرنے کے لیے فروخت کرنا درست ہے۔

(۱۸) چرم قربانی یا اس کی قیمت کسی معاوضہ میں دینا مثلاً امام و مؤذن بسبب اس کی امامت و اذان کے دینا درست نہیں ہے اور طالبان علم دین اس کے بہترین مصرف ہیں کہ اس میں دوہرا ثواب ہے صدقہ کا اور اشاعت علم دین کا طالبان علم دین کی مدارات اور ان کے ساتھ ہر قسم کے سلوک کرنے کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید امر فرمایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ "تمام آدمی تمہارے تابع ہیں اور اطراف عالم سے تمہارے پاس بہت سے آدمی علم دین سیکھنے اور سمجھ حاصل کرنے کے لیے آویں گے سو وہ جب تمہارے پاس آویں تو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا"

(رواہ الترمذی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ

مطابق

۵ فروری سنہ ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۶

قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

مرتب و انچارج

حافظ محمد حنیف سہارنپوری

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ افور شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

دولتِ مشترکہ کے ساتھ وابستگی کے نقصانات

احمد حسین کمال

"برطانوی دولت مشترکہ" کی جو کانفرنس سنگاپور میں منعقد ہو رہی تھی وہ کل ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۷۱ء کو ختم ہو گئی اس کانفرنس کے ذریعہ برطانوی حکومت جو در پردہ مقاصد حاصل کرنا چاہتی تھی، غالباً وہ تو حاصل کر لئے گئے ہیں اور بعض مسائل کو نزاع کی صورت دے کر افریقی اور ایشیائی ملکوں کو اس میں الجھا دیا گیا ہے۔

برطانوی تسلط سے آزادی حاصل کرنے والے ایشیائی و افریقی ملکوں کی یہ بدقسمتی بھی عجیب و غریب ہے کہ وہ آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی "دولت مشترکہ" کے نام پر برطانیہ کے نیم غلام بنے ہوئے ہیں۔ یہ بات آج تک واضح نہیں ہو سکی کہ دولت مشترکہ سے وابستہ ایشیائی و افریقی ملکوں کے وہ کون سے اہم مفادات ہیں جن کا تحفظ دولت مشترکہ کے ذریعہ ہوتا ہے اور وہ کون سے اہم مقاصد ہیں جن کے لئے "دولت مشترکہ" سے وابستگی کی پابندی ان ملکوں نے قبول کر رکھی ہے۔

اس کے برعکس "دولت مشترکہ" کے نام اور رشتہ سے برطانیہ نے وہ تمام اقتصادی، سیاسی حتیٰ کہ فوجی مقاصد حاصل کئے جنہیں اپنے اقتدار اور تسلط کے دوران وہ ایشیائی و افریقی ملکوں سے حاصل کرتا رہا ان ملکوں کے ساتھ تجارت کے معاملہ میں برطانیہ نے بیش بہا رعائتیں حاصل کیں۔ ان ملکوں کے جغرافیائی وسائل سے بڑے بڑے فائدے حاصل کئے۔ فوجی اڈوں سے نفع اٹھایا۔ بحری راستوں پر کنٹرول رکھا۔ سکہ و زر کے معاملہ میں ان ملکوں کو اپنے فیصلوں سے متاثر کیا۔ ان ملکوں کی سیاسی تبدیلیوں پر اپنی کڑی نظر رکھی انہیں اپنے مفادات کے خلاف نہیں جانے دیا۔ حالانکہ اگر یہ افریشیائی ممالک دولت مشترکہ سے وابستہ نہ رہتے تو اپنی ترقی و استحکام کا جداگانہ راستہ اپنا کر اپنے مسائل بخوبی حل کر سکتے تھے اور سازشوں و استحصال کی آماجگاہ بننے سے بچے رہتے۔

سنگاپور میں دولت مشترکہ کی حالیہ کانفرنس کے اصل مدعا پر ہم نے اپنے کسی پچھلے مضمون میں روشنی ڈالی تھی کہ برطانیہ امریکہ کے ساتھ مل کر اور بحر ہند سے ملحقہ ممالک کو اپنے اعتماد میں لیکر جنوب ایشیاء میں ایک نیا جنگی محاذ بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے اس نے باقاعدہ کارروائی شروع بھی کر دی ہے۔ اور اس کے لئے دولت مشترکہ میں شامل ایشیائی ملکوں کی رضامندی حاصل کرنا اس نے ضروری نہیں سمجھا۔ جزیرہ "گریشیا" پر تیزی کے ساتھ اینگلو امریکی مواصلاتی مرکز تعمیر ہو رہا ہے، جو بحر ہند میں امریکی برطانوی بحری مرکز کا کام دے گا۔ اس اقدام کے جواز کے لئے یہ بہانہ گھڑا گیا ہے کہ بحر ہند میں روس کی بحری طاقت بڑھ رہی ہے۔ حالانکہ اس امر کا شدید انکار بھارت سے لے کر جنوبی یمن تک کے بحر ہند سے ملحقہ ایشیائی ممالک کر رہے ہیں۔

دوسری طرف اس کے باوجود کہ ۱۹۶۲ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی یہ طے کر چکی ہے کہ جنوبی افریقہ کی نسل پرست گوروں کی حکومت سے دنیا کے تمام ملک تجارتی تعلقات ختم کر دیں۔ اسلحہ کی سپلائی روک دیں اور اسے مجبور کریں کہ وہ افریقی باشندوں کو آزادی دے۔ لیکن برطانیہ برابر افریقہ کی نسل پرست گوری حکومت

(باقی صفحہ 9 پر)

فضائل و مسائل قربانی

مولانا محمد انور شاہ نائب مفتی
مدرسہ قاسم العلوم ملتان

فضیلت قربانی

قربانی کا بڑا ثواب ہے۔ جناب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ قربانی کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے۔ زمین پر پہنچنے سے پہلے قبول ہو جاتا ہے۔ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

مسائل قربانی

مسئلہ:۔ قربانی ہر مسلمان آزاد مقیم صاحب استطاعت جس پر صدقہ فطر واجب ہو، لازم ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی میں ایک بکرا یا بکری، بھیڑ یا دنبہ یا ساتواں حصہ گائے، بیل، بھینس، اونٹ کا واجب ہے

مسئلہ:۔ ایک گائے، بیل، بھینس، اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ:۔ قربانی کا زمانہ دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے بارھویں ذی الحجہ کی غروب آفتاب تک ہے درمیانی ساتوں میں قربانی جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی کا وقت شہروں والوں کے لئے۔ جہاں نماز جمعہ اور عیدین جائز نہ ہو، صبح صادق سے اور شہر والوں کے لئے نماز عید کے بعد ہے

مسئلہ:۔ شہر والوں کے لئے نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح نہ کر سکتا ہو تو کسی اور کو حکم کرے

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے لئے رو بہ قبلہ لٹا کر یہ دعا پڑھے:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ۔

پھر بسم اللہ اکبر کہہ کے ذبح کرے۔

مسئلہ:۔ ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ

مسئلہ:۔ اگر سات آدمی قربانی میں شریک ہوں اور ان میں سے کوئی غیر مسلم ہو یا کسی کی نیت صرف گوشت کھانے کی ہو۔ تو سب کی قربانی ناجائز ہو گی۔

مسئلہ:۔ قربانی کا گوشت تین حصے کر لیا جائے۔ ایک تہائی غربا و مساکین پر صدقہ کیا جائے۔ ایک تہائی اپنے اعزہ و احباب کو دے اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ لے۔

مسئلہ:۔ قربانی کا گوشت فروخت کرنا منع ہے۔

مسئلہ:۔ قصاب کو گوشت یا کھال اجرت میں دینا منع ہے۔

مسئلہ:۔ چرم قربانی اپنے استعمال میں لایا جا سکتا ہے یعنی ڈول، مصلے وغیرہ بنا سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ چرم قربانی اگر فروخت کرے تو رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ چرم قربانی کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے

مسئلہ:۔ چرم قربانی کی قیمت تعمیر مسجد وغیرہ پر خرچ کرنا یا تنخواہ میں دینا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور کی اون ذبح سے قبل یا بعد اتار لی جائے۔ اگر ذبح سے قبل کاٹ لی گئی تو اس اون کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی کی رسی اور جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کر دینی چاہئے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے اس کی اجازت اور حکم کے بغیر قربانی کر دی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہو گی۔

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور میں اگر کسی غائب حصہ بدوں اس کے کہنے کے تجویز کیا تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہو گی۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے قربانی کے لئے کوئی جانور خریدا اور وہ قربانی سے پہلے گم ہو گیا۔ پھر اس آدمی نے اس کے عوض کوئی اور جانور خرید لیا اور خریدنے کے بعد پہلا جانور بھی مل گیا تو خریدنے والا اگر صاحب نصاب ہے البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف کلہ پائے یا کھال ہو، اس طرف اگر گوشت کم ہو جائے تو درست ہے۔

مسئلہ:۔ اگر سات آدمی قربانی میں شریک ہوں اور ان میں سے کوئی غیر مسلم ہو یا کسی کی نیت صرف گوشت کھانے کی ہو۔ تو سب کی قربانی ناجائز ہو گی۔

مسئلہ:۔ قربانی کا گوشت تین حصے کر لیا جائے۔ ایک تہائی غربا و مساکین پر صدقہ کیا جائے۔ ایک تہائی اپنے اعزہ و احباب کو دے اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ لے۔

مسئلہ:۔ قربانی کا گوشت فروخت کرنا منع ہے۔

مسئلہ:۔ قصاب کو گوشت یا کھال اجرت میں دینا منع ہے۔

مسئلہ:۔ چرم قربانی اپنے استعمال میں لایا جا سکتا ہے یعنی ڈول، مصلے وغیرہ بنا سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ چرم قربانی اگر فروخت کرے تو رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ چرم قربانی کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے

مسئلہ:۔ چرم قربانی کی قیمت تعمیر مسجد وغیرہ پر خرچ کرنا یا تنخواہ میں دینا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور کی اون ذبح سے قبل یا بعد اتار لی جائے۔ اگر ذبح سے قبل کاٹ لی گئی تو اس اون کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی کی رسی اور جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کر دینی چاہئے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے اس کی اجازت اور حکم کے بغیر قربانی کر دی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہو گی۔

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور میں اگر کسی غائب حصہ بدوں اس کے کہنے کے تجویز کیا تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہو گی۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے قربانی کے لئے کوئی جانور خریدا اور وہ قربانی سے پہلے گم ہو گیا۔ پھر اس آدمی نے اس کے عوض کوئی اور جانور خرید لیا اور خریدنے کے بعد پہلا جانور بھی مل گیا تو خریدنے والا اگر صاحب نصاب ہے تو ایک کو ذبح کرے۔ اگر پہلے جانور کو ذبح کیا تو خیر اور اگر دوسرے جانور کو ذبح کیا اور پہلا جانور کی قیمت دوسرے کی قیمت سے زیادہ ہو تو زیادتی کی مقدار رقم صدقہ کرے۔ اگر غنی ہو تو دونوں کو ذبح کرے۔

مسئلہ:۔ حاملہ جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اگر قریب الولادت ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ اگر اپنی خوشی سے کسی میت کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور اس کا گوشت میت کے خود کھانا، کھلانا، بانٹنا مناسب و درست ہے

مسئلہ:۔ کسی پر قربانی واجب تھی اور قربانی کے تین دن گذر گئے۔ لیکن ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر قربانی خرید لی تھی تو وہی بعینہٖ خیرات کر دے۔

مسئلہ:۔ جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی۔ اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اب اس جانور کی قربانی واجب ہو گئی۔

مسئلہ:۔ اگر جانور قربانی کے لئے صحیح سالم خرید لیا پھر اس میں کوئی عیب مانع قربانی پیدا ہو گیا تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرے۔ ہاں اگر غریب آدمی ہو، جس پر قربانی واجب نہیں تو اس کے لئے اسی عیب دار جانور کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ:۔ اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہیں اور وہ سب اپنی رضامندی سے گوشت وغیرہ کو آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ یکجا ہی فقراء و احباب کو تقسیم کرنا یا پکا کر کھلانا چاہیں تو جائز ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں۔ نہ اپنے مال میں سے نہ اس کے مال میں سے۔ اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کر دی تو نفل ہو گئی۔ لیکن اپنے ہی مال سے کرے اس کے مال سے ہرگز نہ کرے۔

جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں

(۱) اندھا (۲) کانا (۳) بہت دبلا جس کا مغز ہڈی میں نہ ہو (۴) لنگڑا (۵) بہت بیمار (۶) جس کا لاغر پن حد سے زیادہ کٹا ہوا ہو (۷) جس کی دم یا چکی حد سے زیادہ کٹ گئی ہو (۸) جس کے دانت تمام یا اکثر گر گئے ہوں (۹) جس کے سرے سے کان یا دانت نہ ہوں (۱۰) جس کے تھنوں کے سرے نہ ہوں (۱۱) جس کے تھن دودھ وغیرہ سے خشک ہو گئے ہوں (۱۲) جس بکری یا بھیڑ کا ایک تھن نہ ہو (۱۳) جس گائے یا اونٹنی کے دو تھن نہ ہوں۔ (۱۴) جس کا ناک کٹ گیا ہو (۱۵) جس کا سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو

جن جانوروں کی قربانی جائز ہے

(۱) جس کے پیدائش ہی سے سینگ نہ ہوں (۲) دیوانہ ہو چارہ کھا لیتا ہو۔ (۳) خصی (۴) خارشی جو موٹا ہو۔

(باقی صفحہ 9 پر)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تمام شاخوں کے نام

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

میں تمام احباب وارکان جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت میں عرصہ کے بعد اخبار کے ذریعہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ گذشتہ ایک سال مسلسل انتخابی سرگرمیوں میں گذرا جمعیۃ علماء اسلام کے تمام کارکنوں نے تمام صوبوں میں قرآنی دستور اور اسلامی نصب العین کے لئے کام کیا۔ نہ ان کی غربت و افلاس ان کا سدِ راہ ہوا، نہ زورداروں کا زور اور زرداروں کے روپوں کی جھنکار ان کو صراط مستقیم سے ہٹا سکی، سرمایہ داروں، کارخانہ داروں، رئیسوں اور لینڈ لارڈوں سے بے نیاز ہو کر دوستوں نے ضمانتوں کا انتظام کیا۔ بعضوں نے ایک آدھ جیپ پیدا کی۔ بعض مقامات کے مخیر مسلمانوں نے موٹر کا بھی انتظام کر دیا اور بہت سے حلقوں میں سینکڑوں میل تک۔ ارکان جمعیۃ نے سائیکلوں پر دورے کئے اور ایسے بھی مقامات ہیں۔ جہاں ہمارے مخلص کارکنوں نے پیدل کام کیا۔

اگر بعض صوبوں میں ہمیں نشستیں نہیں ملیں تو یہ ناکامی نہیں ہے۔

(۱) پہلے تو بے سروسامانی کی حالت میں الیکشن اور اقتدار کے ٹھیکہ داروں کے سامنے خم ٹھونک کر آجانا ہی بڑی کامیابی ہے۔

(۲) پھر قرآن و اسلام کی سربلندی کے لئے جو قدم بھی اٹھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ سرحد و بلوچستان کے جفاکش علماء دین کی محنت کو کیوں ضائع کرینگے اور پنجاب و سندھ کے مخلص کارکنوں کی مستقل مزاجی اور استقامت کا اجر کیوں نہ دینگے۔ ہمارا کام ہے، حکم ماننا۔ نتائج کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے۔ فیصلے وہ اپنی مشیت اور حکمت کے تحت کرتے ہیں اور ان فیصلوں میں ہزاروں حکمتیں مضمر ہوتی ہیں۔

(۳) اس الیکشن میں جمعیۃ علماء اسلام نے عجیب ریکارڈ قائم کیا ہے۔

(ا) پہلی بات تو یہ کی کہ یہ جنگ اسلام کی خاطر لڑی اور اسلامی نظام کی برتری ثابت کرنی چاہی۔

(ب) دوسری بات یہ کی کہ دنیا کو بتا دیا کہ ممبری، حکمرانی، آئین سازی اور انتخاب لڑنا صرف سرمایہ داروں اور نوابوں کا ورثہ نہیں ہے۔ یہ عوام کا حق ہے اور اس کے لئے ہر مسلمان لڑ سکتا اور ملک و مذہب کی خدمت کے لئے سعی و عمل اختیار کر سکتا ہے۔

(ج) تیسری بات یہ کی کہ یہ ریکارڈ قائم کیا کہ الیکشن جھوٹے پروپیگنڈے کے بغیر بھی لڑا جا سکتا ہے۔ لاکھوں روپے خرچ کئے بغیر بھی لڑا جا سکتا ہے۔

(د) چوتھی بات یہ ثابت کر دی کہ ان مقابلوں میں بے زر عالم اور نادار مگر مخلص مسلمان بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔

(ھ) پانچویں بات یہ کی کہ فرنگی دور اقتدار کی نحوست کی وجہ سے جو احساس کہتری قائم ہو چکا تھا اور عام باشندگان ملک یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ علماء کو کون ووٹ دیتا ہے علماء کب جیت سکتے ہیں۔ علماء کب بڑے دنیاداروں کا مقابلہ کر سکتے ہیں وہ احساس کہتری ختم کر دیا اور اب عام اہل اسلام دھڑا دھڑ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم میں داخل ہو رہے ہیں۔

میں ارکان جمعیۃ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے تکلیف اٹھا کر اور قربانی کر کے فرنگی کی پیدا کردہ دو صد سالہ گندی ذہنیت کا خاتمہ کر دیا اور آپ سب کے لئے یہ خوشی کا مقام ہے کہ قومی اسمبلی میں ایسے بزرگوں کی خاصی تعداد پہنچ گئی ہے۔ جن کی وجہ سے دو سو سال کے بعد ایوان حکومت میں حق کی صدا گونجے گی۔

اب کام کا وقت ہے۔ زمین نرم ہو گئی۔ رحمت کی بارش ہو گئی۔ انتخابات کے ہل چلائے گئے۔ اب حق کی تخم ریزی کرنی ضروری ہے۔ اٹھو اور خدا کا نام لے کر ممبر سازی اور تنظیم کا کام نئے ولولے سے شروع کرو، باہمی شکر رنجیوں کو چھوڑ دو۔ اپنے ان بزرگوں کی سرپرستی کو غنیمت سمجھو، جن کے اخلاص اور للہیت میں کوئی شبہ نہیں ہے حضرت صاحب دین پوری، حضرت صاحب درخواستی، حضرت مفتی اعظم مفتی محمود صاحب، حضرت ہالیجی شریف، حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب، حضرت مولانا سید خورشید احمد صاحب، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی، حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف بزرگ اور اللہ والے رہنما کس کو میسر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے ہم کو ان حضرات کی سرپرستی میں اپنے دین کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائی۔

(غلام غوث بقلم خود)

اعلانِ خاص

تمام ارکانِ جمعیۃ اور شاخیں متوجہ ہوں

از مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

۱۹ر ۲۰ر جنوری ۱۹۷۱ء کو لاہور میں صوبائی مجلس شوریٰ کا جو اجلاس ہوا، اس میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مرکزی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے حکم دے دیا ہے کہ یکم ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ سے نئی ممبر سازی کا کام شروع کر دیا جائے۔ تمام جماعتیں ممبر سازی کے فارم مرکزی دفتر ملتان یا صوبائی دفتر لاہور سے منگوالیں۔ ذی الحجہ اور محرم دونوں مہینوں میں پوری عرق ریزی سے یہ کام کیا جائے۔ اس کے بعد انتخابات کی تاریخوں کا اعلان کر دیا جائے گا یاد رہے کہ آج کل جماعتوں کی قوت و مقبولیت نیز اہلیت کار کا دارومدار ممبر شپ پر ہے۔ اس لئے اس میں کوئی غفلت نہ کی جائے۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان بقلم خود)

Scanned with CamScanner

اسلام پسند اور عوام پسند

حافظ خلیل احمد قیصر روڈہ ضلع سرگودھا

اسلام پسندوں نے اپنے دورِ اقتدار میں اسلام کیساتھ اچھا سلوک نہیں کیا

ملک کے حالیہ انتخابات کفر اور اسلام کی بنیاد پر نہیں لڑے گئے بلکہ امیر و غریب کی جنگ کے نام پر ہوئے اور جیتے گئے۔ جیتنے والی جماعتوں نے نمایاں کامیابی اس لئے حاصل کی ہے کہ انہوں نے امیر اور غریب کے موجودہ فرق کو ختم کرنے اور عوام کی اقتصادی و معاشی حالت کو بہتر بنانے کا دعوےٰ کیا تھا ان کا یہ سیاسی دعویٰ کامیاب ثابت ہوا اور عوام نے انہیں اپنے نمائندوں کی حیثیت سے منتخب کر لیا۔ لیکن جن لوگوں نے یہ نعرہ لگایا تھا، بدقسمتی سے ان کا شمار پاکستان کے صف اول کے سرمایہ داروں اور جاگیرداروں میں ہوتا ہے۔ مثلاً پیپلز پارٹی کے مسٹر بھٹو صاحب کو ہی لے لیجئے۔ وہ خود پاکستان کے بہت بڑے جاگیردار ہیں اور ۳۶ ہزار ایکڑ اراضی کے مالک ہیں۔ بھٹو صاحب نے جو نعرہ بلند کیا تھا۔ اس میں انہوں نے صاف طور پر کہا تھا کہ طاقت کے مالک عوام ہیں۔

بہرحال میں اس بحث سے قطع نظر کرتے ہوئے ایک اور بات کی طرف روشنی ڈالنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مسٹر بھٹو کو کامیابی اس وجہ سے بھی ہوئی ہے کہ پاکستان کے عوام اسلام پسندوں سے مایوس ہو چکے تھے۔ کیونکہ ۲۳ سال تک جو جماعتیں برسر اقتدار رہی ہیں وہ اسلام پسند جماعتیں تھیں۔ انہوں نے اسلام کو اپنے دورِ اقتدار میں محض سیاسی نعرہ کے طور پر اپنایا ہوا تھا لیکن اسلام کے ساتھ انہوں نے جو سلوک روا رکھا ہے وہ پاکستان جیسی مسلمان مملکت کی پیشانی پر کلنک کے ٹیکے کی حیثیت رکھتا ہے۔ آنے والی نسلیں ان کو کسی صورت بھی معاف نہیں کریں گی۔ آج تک جو غیر اسلامی نظریات ملک میں نافذ چلے آ رہے ہیں۔ وہ اسلام پسندوں نے اپنے دورِ اقتدار میں اسلام ہی کے نام سے نافذ کئے تھے۔ ملک کے سابقہ حالات کو پیش نظر رکھ کر یہ بات بھی اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ اسلام پسند جو اصطلاح ملک میں رائج ہے۔ وہ بھی محض عوام کو دھوکے اور فریب میں مبتلا کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اس کی حقیقت محض سراب کی سی ہے جس کو دیکھ کر پانی کا متلاشی انسان اس کی پانی تصور کر بیٹھتا ہے۔

ملک کے عوام سابقہ حالات کے پیش نظر اسلام پسندوں سے مایوس ہو چکے تھے۔ جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ موجودہ الیکشن صحیح اسلامی نظام کا راستہ بھی بند ہو کر رہ گیا۔ ملک کا دوسرا طبقہ جو اسلام پسندوں کا مخالف تھا یا یوں سمجھئے کہ دائیں بازو کی بجائے بائیں بازو سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اسلام پسندوں سے عوام کی مایوسی کا فائدہ اٹھایا اور سیاسی نعرہ کے طور پر ایک نیا نعرہ عوام پسندی کا بلند کیا۔ اس کا عوام کو فائدہ ہو کہ نہ ہو، یہ فائدہ ضرور ہوا ہے کہ عوام نے اسلام پسندوں کو رد کر کے عوام پسندوں کو کامیاب کر دیا۔

یہ تو مستقبل ہی بتلائے گا کہ عوام پسند ٹولہ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے کچھ اہم اقدامات کرے گا یا نہیں، لیکن بظاہر حالات ناممکن نظر آتے ہیں اور اس کی وجہ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا یہی ہے کہ عوام پسندی کا جن لوگوں نے نعرہ بلند کیا ہے وہ صف اول کے سرمایہ داروں میں شمار ہوتے ہیں۔

جن لوگوں کی سیاست انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل یا شیش محلوں کے اردگرد گھومتی ہو، ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ عوام کے مفادات کے لئے کچھ اصلاحات کریں گے اور ملک کے معاشی و اقتصادی نظام میں کوئی نمایاں تبدیلی پیدا کریں گے عبث ہے۔ عوام پسندوں کے نعروں اور وعدوں کا حشر بھی اسلام پسندوں کے وعدوں اور نعروں جیسا ہوگا۔ عوام پسندی کا نعرہ بھی محض الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے تھا اور بس۔

> جمعیۃ علماء اسلام اور دائیں بائیں بازو کی اسلام پسند اور عوام پسند جماعتوں کے مابین بہت بڑا بنیادی فرق ہے جس کے دو حصے ہیں
>
> (۱) اسلام
>
> (۲) عوام

جمعیۃ علماء اسلام اور دائیں بائیں کا فرق

جمعیۃ علماء اسلام اور دائیں بائیں بازو کی اسلام پسند اور عوام پسند جماعتوں کے مابین بہت بڑا بنیادی فرق ہے جس کے دو حصے ہیں۔

(۱) اسلام (۲) عوام

جہاں تک اسلام کا معاملہ ہے جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کی زندگیاں کھلی ہوئی کتاب کی طرح سب کے سامنے ہیں وہ بیک وقت بہت سی خصوصیات کے حامل ہیں۔ ان میں مفسر بھی ہیں، محدث بھی ہیں، فقیہہ اور مدبر بھی ہیں۔

اسلام جو کتاب و سنت صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کی تعبیرات و تشریحات پر مشتمل ہے وہ اس کے بڑے سے بڑے مسئلے سے لے کر اس کی جزئیات تک کے ماہر ہیں اور ان کا رات دن کا مشغلہ کتاب و سنت کے درس و تدریس کا ہے جن علماء کرام کا مشغلہ ہی یہ ہو تو اسلام کے قوانین کی بھی صرف الٰہی کو مہارت ہو سکتی ہے اور وہی اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کر سکتے ہیں نہ کہ وہ اسلام پسند جن کی ساری سیاست اقتدار کے اردگرد گھومتی ہے اور ان کا مطمح نظر بھی اقتدار کا حصول ہوتا ہے چاہے وہ جس طریقے سے بھی انہیں حاصل ہو جائے۔ اس معاملہ پر بڑی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی جا سکتی ہے، لیکن اس مرتبہ اسی پر اکتفا کرتے ہوئے دوسرے بنیادی فرق "عوام" پر کچھ روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جہاں تک عوام اور جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے اکابر کا تعلق ہے۔ وہ بھی سب پر روز روشن کی طرح واضح ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ جو علماء وابستہ ہیں وہ سب عوام میں سے ہیں۔ ان کا براہ راست تعلق عوام سے ہے۔ اول تو دن میں پانچ مرتبہ عوام سے ملاقات ہوتی ہے۔ ورنہ جمعہ کے دن تو ضرور ان کا عوام سے واسطہ پڑتا ہے۔ تاہم اگر یہ بھی نہ ہو تو ان کو عوام کے مسائل کا خود اپنے پر قیاس کر کے بھی اندازہ ہے کہ عوام کی معاشی اور اقتصادی حالت کتنی کمزور ہے۔

مثلاً ایک عالم دین اگر دیہات میں رہتا ہے تو اس کا تعلق اہل کے کسانوں سے ہے۔ کسانوں کی زبوں حالی کا وہ خود مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی طرح جو عالم دین شہر میں رہتا ہے شہر کے غریب عوام کی کس مپرسی کا اندازہ لگا لیتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

ایجنٹ حضرات اور خریدار

رقم بھیجتے وقت ایجنسی نمبر اور خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ اس سے تعمیل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ (ادارہ)

Scanned with CamScanner

عالمی خبریں

بھٹو مجیب ملاقات

بھٹو اور مجیب الرحمٰن صاحب کی ملاقاتیں ہوئیں۔ چھ نکات اور گیارہ نکات زیر بحث آئے۔ گرچہ ان پر پوری طرح اتفاق نہیں ہو سکا۔ مگر ابھی آئندہ مکالمات کے بعد اتحاد کا امکان باقی ہے۔ بھٹو صاحب نے مغربی پاکستان آکر مختلف جماعتوں سے مشورے کرنے کی بات بھی کی ہے۔ بعض مودودی زدہ اخباروں نے اس بیان میں مودودی کو بھی بانس پر چڑھانے میں خوشی محسوس کی ہے حالانکہ جو خود ساختہ مجتہد نئے نئے فقہی اور اعتقادی مسائل لکھ لکھ کر ساری امت میں سر پھٹول پیدا کرنے کا مجرم ہو اور اس پر سامراجی حکومتوں سے ساز باز کا بھی الزام ہو اس کو وقعت دینا کوئی ملکی یا ملی خدمت نہیں ہے۔

قومی اسمبلی پاکستان کا اجلاس

حکومت نے شیخ مجیب الرحمٰن کی خواہش کے مطابق ۱۵ فروری کو ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس بلانے کا اعلان کر دیا ہے۔

پاکستانی آئین

اجلاس میں حلفِ وفاداری اور سپیکر کے انتخاب کے بعد سب سے اہم مسئلہ آئین کا ہے اس لئے عوامی لیگ نے یقیناً ایک مسودہ قانون تیار کر لیا ہوگا۔ جمعیۃ العلمائے اسلام نے بھی آئین کا مسودہ تیار کر لیا ہے جس کی امتیازی شان اسلام کے مخصوص مسائل ہوں گے۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام کی مدعی جماعتیں ان کا انکار نہ کریں۔

کشمیر کے حریت پسند

اس ہفتہ کی تازہ اور نہایت اہم خبر یہ ہے کہ بھارتی ہوائی جہاز کو اغوا کر کے مسلح حریت پسند نوجوانوں نے لاہور کے ہوائی اڈے پر اترنے کیلئے مجبور کر دیا ہے۔ یہ جہاد کشمیر کا پہلا انقلابی اقدام ہے۔ اللہ کرے کہ کشمیر کے بہادر مسلمان استقامت سے اپنے ملک کی آزادی کا جہاد جاری رکھیں۔ مسلمانانِ پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان کی حمایت کریں۔

یہودی اور امریکہ

امریکہ نے یہودیوں کو بے پناہ اسلحہ دینے کا فیصلہ کر کے اپنی اسلام دشمنی کا ایک اور ثبوت مہیا کیا ہے امریکہ مسلم حکومتوں کی پرواہ کئے بغیر یہ سب کچھ کر رہا ہے بیچارے متحارب اور ملحق عرب ممالک اپنے دفاع پر سوچنے اور موت سے کھیلنے کیلئے تیار ہو رہے ہیں مگر اسلامی سیکرٹریٹ کے علمبردار اور خاص کر تنکو عبدالرحمٰن (ملائشیا) سیکرٹری اسلامی سیکرٹریٹ صرف قرار دادیں پاس کرنے اور سال سال کے بعد اجلاس منعقد کرنے کا اعلان کرتے رہتے ہیں جس نے پچھلی بھارتی جنگ میں پاکستان کی مخالفت کی تھی اور جو امریکہ کا یارِ غار ہے۔ خدا جانے مسلم ممالک کب امریکہ کی اسلام دشمنی کی کھلم کھلا مخالفت کریں گے۔

اردن شام و عراق

ان تینوں مسلم عرب ممالک نے جنگ کے خطرہ کے پیش نظر انتظامات شروع کر دئے ہیں۔ سوڈان مصر اور لیبیا پہلے سے دفاع ایک کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عربوں کو اس امتحان میں کامیاب کرے۔

ہندوستان

بھارت میں ان دنوں ملکی انتخابات کی چہل پہل ہے۔ سارے جغادری ہندو خم ٹھونک کر اندرا گاندھی کے خلاف میدان میں آ رہے ہیں اب تک ایک عورت نے ان سب سورما بنیوں کو انگلیوں پر نچایا ہے۔

مشرقی پاکستان

مشرقی پاکستان میں امریکی سی آئی اے اور وہاں مقیم امریکی حکام کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ یہ خبر روزنامہ آزاد ۳۱ جنوری نے دیکر استفہامیہ سرخی جمائی ہے کہ "امریکی سفیر فارلینڈ وہاں خفیہ دورے پر کیوں گئے" اگر یہ واقعات و اطلاعات صحیح ہیں تو ہم محترم صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان صاحب سے عرض کریں گے کہ وہ مشرقی پاکستان پر زیادہ گہری نگاہ رکھیں۔

افریقہ میں خطرناک سیلاب

افریقہ میں پرتگالی نوآبادی موزمبیق میں خطرناک سیلاب آیا ایک لاکھ افراد ہلاک اور لاکھوں بے گھر ہوئے۔ سیلاب میں گھرے ہوئے لوگوں کو ہیلی کاپٹروں سے امداد پہنچائی جا رہی ہے۔

اردو اور سندھی

آجکل صوبہ سندھ میں عموماً اور کراچی، سکھر اور حیدرآباد میں خصوصاً اردو اور سندھی کا جھگڑا چل رہا ہے۔ سکولوں میں سندھی کے رواج کے فیصلے کے خلاف اردو کے حامی حضرات نے اردو کے حق میں تحریک شروع کر رکھی ہے۔ جس میں زیادہ حصہ کالجوں اور سکولوں کے طالبعلم لے رہے ہیں۔ فسادات نے خطرناک شکل اختیار کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ اس طرح کے معاملات کو آپس میں بیٹھ کر سلجھائیں۔ ان کو ذاتی وقار کا سوال نہ بنائیں۔ قوم و ملک کے مفادات اور علاقے کی ضرورت کے تحت غور کریں۔

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ

(جمعیۃ علماء اسلام کے تمام شاخوں کے نام)

حضرت امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور حضرت مفتی صاحب ناظم عمومی کے حکم سے یکم ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ سے لیکر محرم الحرام ۱۳۹۱ھ کے آخر تک جمعیت کی ابتدائی ممبر سازی کے لئے دو ماہ کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے۔ تمام کارکنانِ جمعیت سے درخواست ہے کہ وہ جمعیت علمائے اسلام کو مکمل عوامی جماعت بنانے اور ممبر بھرتی کرنے کے کام میں اپنی پوری قوت خرچ کریں جب دوسری جماعتیں دنیوی مقاصد کیلئے سر توڑ کوششیں کرتی ہیں تو آپ حضرات کی کتنی خوش قسمتی ہے کہ آپ دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کے ضامن اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد کریں۔ اس سلسلہ میں ممبر سازی کی کاپیاں راولپنڈی روانہ کر دی گئی ہیں جو ضلع راولپنڈی اور ہزارہ کے لئے ہیں دوسرے دوست مغربی پاکستان کے سابقہ صوبائی دفتر لاہور یا ملتان کے مرکزی دفتر سے کاپیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی کو اپنے طور پر یہ کاپیاں چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

غلام غوث ہزاروی بقلم خود

خوشخبری

کس کو معلوم نہیں کہ مولانا غلام غوث ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ جھڑ ڈاہ رسنہ بافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے **دواخانہ فیض عام** کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر چند مشہور ادویہ قابل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزاء سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں ضرورتمند حضرات فائدہ اٹھائیں۔

(۱) حب مقوی — پچیس روپے فی سینکڑہ۔ جسمانی طاقت معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

(۲) اصلی سلاجیت مصفیٰ — دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ایک سو بیس روپے۔ سلاجیت گرنے پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب ہے۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں سے مل سکتی ہے۔

(۳) نزلہ — عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں دو قسم کی دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے۔

(۴) اسقاط — ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھا سکتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے

(۵) نرینہ اولاد کی دوا — حمل سے ۲½ ماہ کے بعد اور ۳ ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/- روپے

(۶) بواسیر کی دوا — تین قسم کی۔ مجموعی قیمت ۲۵ روپے

(۷) چنبل کی مجرب دوا۔ قیمت پندرہ روپے

(۸) دمہ کی دوا — مکمل کورس کی قیمت ۲۵ روپے

(۹) دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے پچاس روپے

(۱۰) نئی اور پرانی پیچش کی دوا۔ قیمت سو گولی پندرہ روپے

(۱۱) ہیضہ، جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں حب راحت جان۔ قیمت سو گولی پچاس روپے

(۱۲) سرمہ مقوی بصر۔ فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند کمزوری نگاہ وغیرہ۔ بارہ شیشی ۹ روپے

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

اور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دو پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

حالات و واقعات

زاہد الراشدی

- خواتین کے مظالم
- ہوسِ زر کی ستم خیزیاں
- اقتصادی بحران
- انتخابی رنجشیں بھلا دیجئے

خواتین کے مظالم

علاقہ الائی ضلع ہزارہ کے غریب و مظلوم عوام کی چیخ و پکار آخر رنگ لائی اور گورنر سرحد نے الائی کے خواتین کے بے پناہ مظالم کے خلاف تحقیقات کا حکم دے دیا۔ سندھ کے وڈیروں اور پنجاب کے جاگیرداروں کی طرح صوبہ سرحد کے خوانین بھی اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے فرنگی سامراج نے اپنے مخصوص مفادات کے تحت جنم دیا تھا اور جس طبقہ سے جہاد آزادی کو کچلنے کے لئے اس نے بھرپور خدمات حاصل کی تھیں۔ غریب عوام کسانوں، مزارعین اور چھوٹے طبقہ کے لوگوں پر ان وڈیروں، جاگیرداروں اور خوانین کے مظالم کی داستان بڑی طویل اور بے حد دلخراش ہے۔ فرنگی اقتدار میں ان کو کھلی چھٹی تھی کہ وہ غریب عوام کو اپنے تسلط میں رکھنے کے لئے جو حربہ چاہیں استعمال کریں۔ چنانچہ قتل، ڈاکہ عصمت دری، رسہ گیری اور اس قسم کے مکروہ و مذموم ہتھکنڈے ان ظالموں کے لئے مخصوص ہو چکے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد یہ توقع ہو چلی تھی۔ کہ فرنگی سامراج کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ اس کے اقتدار کے کھونٹے پر ناچنے والے ان ظالموں کا محاسبہ بھی ہوگا اور مظلوم و لاچار عوام کو ان کی ستم رانیوں سے نجات ملے گی۔ لیکن اس امید کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ عوام نے حالیہ انتخابات میں اس ظلم و ستم کے خلاف بھرپور نفرت و حقارت کا مظاہرہ کیا۔ اور اس طبقہ کے چیدہ چیدہ نمائندوں کو عبرتناک شکست سے دوچار کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اب وہ کسی قیمت پر جاگیرداروں اور خوانین کا تسلط گوارا نہیں کر سکتے۔ اس فیصلہ کن شکست کے بعد بعض ناعاقبت اندیش افراد نے ظلم و ستم کے جال کو اور زیادہ کسنا شروع کر دیا۔ جن میں علاقہ الائی کے خوانین سرفہرست ہیں۔ اللہ جزائے خیر دے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما اور الائی کے ایک مغرور خان کو شکست دے کر منتخب ہونے والے ممبر قومی اسمبلی حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب کو کہ انہوں نے اس تازہ ظلم کے خلاف مؤثر آواز اٹھائی اور حکام کو دعوت دی کہ وہ خود علاقہ میں جا کر عوام کی مظلومیت کا جائزہ لیں۔ چنانچہ گورنر سرحد نے تحقیقات کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نئی قیادت کو یہ توفیق بخشے۔ کہ وہ اس ظلم کا خاتمہ کر سکے۔

ہوسِ زر کی ستم خیزیاں

ایک اخباری اطلاع کے مطابق حکومت پنجاب نے عوام کو سستا آٹا مہیا کرنے کی خاطر فلور ملوں کو جو سہولتیں اور مراعات مہیا کی ہیں ملکوں نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ حکومت سے ارزاں نرخوں پر گندم خرید کر جو آٹا فلور ملیں تیار کرتی ہیں۔ وہ خفیہ ذرائع سے صوبہ سرحد پہنچا دیا جاتا ہے اور وہاں سے سمگل ہو کر افغانستان پہنچ جاتا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق تادم تحریر اندازاً دس ہزار من آٹا روزانہ سمگل ہو رہا ہے۔ اگر یہ اطلاع درست ہے تو ان مل مالکوں کے "حوصلے" پر انگشت بدنداں ہوئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ جن کے اپنے ملک میں غریب عوام مزدور کسان اور افلاس و فقر کے مارے ہوئے انسان سستے آٹے اور ارزاں ضروریات زندگی کو ترس رہے ہیں۔ اور وہ سنگدل اور بھیڑیا صفت لوگ اپنی تجوریوں میں چند ٹکوں کے اضافہ کی خاطر روزانہ ہزاروں من آٹا دوسرے ملک میں خفیہ طور پر سمگل کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ سخت ترین مذمت کے مستحق ہیں۔ اور صرف مذمت ہی کافی نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ایسے تمام افراد کو بلا لحاظ و استثناء فوری طور پر بے نقاب کرے ان کے خلاف جلد از جلد تحقیقات کرائی جائے۔ ان کی ملوں کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں۔ اور ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی شخص اس قسم کے مذموم جرم کا تصور بھی کر سکے۔

اقتصادی بحران

بالآخر وہ لمحہ بھی آ پہنچا جس کے تصور سے بھی دل و ذہن حال کانپ اٹھتے تھے اور جس کو ٹالنے کے لئے لاکھوں جتن کئے گئے۔ مگر غلطیوں کا منطقی نتیجہ بھی کبھی کسی کے روکے رکتا ہے؟ ملک کی اقتصادی پالیسیاں مرتب کرنے والے دہائیوں سے "قرضوں کے بل پر ترقی" کی جو راہ اختیار کی تھی۔ اس پر چلتے چلتے ملک کی "اقتصادی گاڑی بحران" کی منزل پر پہنچ چکی ہے۔ اور اس خرابی و بحران کا اعتراف ملک کے سب سے بڑے ذمہ دار شخص صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان کو ان الفاظ میں کرنا پڑا ہے کہ "مجھے خراب معیشت ورثہ میں ملی ہے اور میں اسے نئی قیادت کے حوالے کر رہا ہوں"۔ اس وقت حال یہ ہے کہ ملکی غیر ملکی قرضوں میں اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ پاکستان میں جنم لینے والا بچہ بھی ماں کے پیٹ سے قرض کا پٹہ گلے میں ڈالے باہر آتا ہے۔ زرمبادلہ کا نظام شدید بحران کا شکار ہے۔ ملکی سکہ کی قیمت کم کرنے کے اتہامی اقدام کی اطلاعات بھی سننے میں آ رہی ہیں۔ یہ سب کچھ نتیجہ ہے بیوروکریسی کی من مانیوں اور نوکر شاہی کی ہلاکت خیزیوں کا جس نے مسلسل ۴۱ برس تک ملک کو سامراجی ممالک سے درآمد شدہ سازشی مشیروں کے رحم و کرم پر ڈالے رکھا۔ اور ملک و قوم کے مفاد کا خیال کئے بغیر اپنی پالیسیوں کو عملی جامہ پہناتے رہے۔ اب جبکہ صدر یحییٰ ورثہ میں ملی ہوئی خراب معیشت کو نئی قیادت کے حوالے کر رہے ہیں۔ ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں خلوص دل سے دعا گو ہیں کہ نئی قیادت کو خداوند ذوالجلال توفیق دے کہ وہ ملک کو اس خوفناک اقتصادی بحران سے خوش اسلوبی کے ساتھ نکال سکیں۔

انتخابی رنجشیں بھلا دیجئے

عام انتخابات سے پہلے سیاسی رہنماؤں کے لب و لہجہ میں جو تندی اور تلخی پیدا ہو گئی تھی۔ اسے انتخابی مہم کی مجبوری کہہ کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عام انتخابات کے انعقاد اور قوم کی طرف سے نئی قیادت کے حق میں فیصلہ کے بعد اس قسم کی باتوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں حال ہی میں لاہور میں ایک مذاکرہ کے دوران پیپلز پارٹی کے ایک رہنما نے جمعیۃ العلماء پاکستان کے جناب صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے بارہ میں جو لب و لہجہ اختیار کیا اور اس کے ردعمل میں مختلف جماعتوں کا احتجاجی بیانات کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ ہر لحاظ سے غور و فکر کا محتاج ہے۔ سیاسی رہنماؤں کو چاہیئے کہ اب وہ انتخابی رنجشیں بھلا دیں اور مخالفین پر تنقید کے دوران سنجیدگی اور متانت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اعلان تمام جماعتوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ ہم نے انتخابی مہم کے دوران پیدا ہونے والی شکر رنجیوں کو بھلا دیا ہے اور اپنے مخالفین کو معاف کر دیا ہے۔

جمعیۃ کی سابقہ کارکردگی اور منشور کی پابندی کی وضاحت کرتے ہوئے آئندہ پروگرام اور جدید تنظیم کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد چند قراردادوں میں مسلمانان سرحد و بلوچستان اور حضرت مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی اور دیگر حضرات کو کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ نیز میانوالی کے گرد و نواح میں ڈاکہ زنی کی وارداتوں پر انتظامیہ کی سرد مہری کی مذمت اور حکام بالا سے مداخلت کی اپیل کی۔

مدرسہ قاسم العلوم میں جلسہ تقسیم اسناد
مولانا مفتی محمود نے اسناد تقسیم کیں

لاہور۔ گزشتہ جمعہ ۲۲ر جنوری کو جامع مسجد شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ شیرانوالہ دروازہ میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری و ناظم عمومی مولانا مفتی محمود کی صدارت میں مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ کے زیر اہتمام اختتام دورہ تفسیر قرآن پر جلسہ تقسیم اسناد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور نے فضائل قرآن پر تقریر کی۔ بعد میں جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز رہنما مولانا مفتی محمود نے امسال دورہ تفسیر قرآن کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ حافظ محمد صدیق فیضی حاصل رتبہ (اوّل) ابوالفضل سلہٹی (دوم) نصیر الدین (سوم) حمید الرحمٰن۔ محمد جمیل۔ عبدالرزاق، امداد الرحمٰن مولانا نسیم اللہ اور غلام محمد کو اپنے دست مبارک سے اسناد تقسیم کیں۔ آخر میں استاذ العلماء مولینا رسول خاں شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اشرفیہ نے طلبہ کرام کے حق میں دعا فرمائی۔

طلباء اسلام کی خبریں

• — جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان طالب علم رہنما جناب جاوید ابراہیم پراچہ کو بہاولپور میں ڈاکٹر نیہاس کی کتاب کے خلاف مظاہرے میں دفعہ ۱۴۴ ۔ ۱۰ ۔ ۱۲ ۔ ۱۷ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ مارشل لاء کی تین دفعات کے علاوہ ۴ دفعات تعزیرات پاکستان کے تحت لگائی گئی تھیں۔ جاوید ابراہیم پراچہ کو دیگر تمام گرفتار شدہ طالب علموں کے ساتھ بامنانت رہا کر دیا گیا ہے۔ جاوید ابراہیم پراچہ پر الزام تھا۔ کہ انہوں نے دفعہ ۱۴۴ کو توڑ کر تمام تعلیمی اداروں میں ہڑتال کرائی اور جلوس کی قیادت کی۔ ان پر یہ الزام بھی عائد کیا گیا کہ گرجا گھر کو آگ لگائی گئی۔ حالانکہ ان الزام میں ذرہ برابر بھی سچائی نہیں ہے

• — جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ صوبہ سرحد کے تنظیمی دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ عید الاضحیٰ کے چوتھے دن سے دورہ شروع کرینگے۔ سوات، ہزارہ، ڈیرہ اسمٰعیل خاں جمعیۃ طلباء اسلام کے عہدیدار مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

شوکت علی صدر جمعیۃ طلباء اسلام
صوبہ سرحد اندرون پریٹی گیٹ پشاور

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بقیہ — مسائل قربانی

(۵) جس کے کان میں سوراخ یا کچھ شگاف ہو (۶) آنکھ ٹیڑھی ہو۔ (۸) جس کی اون کٹ گئی ہو

وہ منافع جو قربانی کے جانور سے حاصل کرنا مکروہ ہے

(۱) قربانی کی اون کاٹنا (۲) سوار ہونا (۳) اس پر بار رکھنا (۴) اس کو کرایہ پر دینا (۵) ذبح کرنے والے کو گوشت سے مزدوری دینا (۶) اس کے دودھ وغیرہ سے نفع لینا۔

نام و عمر جانور قربانی

(۱) بکرا، بکری ایک سال (۲) دنبہ، دنبی، بھیڑ مینڈھا۔ ایک سال کا ہو یا چھ ماہ کا بشرطیکہ موٹا تازہ ہو (۳) گائے، بھینس دو سال (۴) اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام سرکل لانڈھی کورنگی

امیر مولانا سعید الدین ناٹب امیر حاجی عبید الاسلام
ناٹب امیر مولانا احسان الرحمٰن صاحب

ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالحمید صاحب شجاعیاں
ناٹب	قاری ظہور احمد۔ محمد سعدی
خازن	شوکت علی میو
ناظم نشر و اشاعت	مولانا بشیر احمد صاحب
ناظم دفتر	محمد سعدی
سالار اعظم	مولانا سراج الدین صاحب
مجلس شوریٰ	مجلس عاملہ
مولانا محمد عظیم الدین صاحب	مولانا عبدالحمید صاحب
مولانا محمد فاضل صاحب	حافظ ظہور احمد صاحب
مولانا احسان الرحمٰن،	محمد سعدی
شوکت علی صاحب	
مولانا عبدالمجید صاحب	
حاجی مستقیم	
حاجی فیاض	
نور الاسلام	
محمد سعدی	
	عوامی رابطہ کمیٹی
	مولانا عبدالحمید صاحب
	محمد سعدی

بقیہ اداریہ

کے ساتھ رعائتیں برت رہا ہے۔ اسلحہ سپلائی کر رہا ہے۔ اور سنگاپور کانفرنس میں بھی اس نے اپنے اس رویہ پر اصرار جاری رکھا ہے۔

برطانیہ یورپی مشترکہ منڈی میں بھی یقیناً شریک ہونے والا ہے اور یہ ایک اور ٹھوکر ہو گی جو وہ افریشیائی ملکوں کے مفادات پر لگائے گا۔

سنگاپور کانفرنس کی کارروائی سے ظاہر ہے کہ برطانیہ اب اس نمائشی رکھ رکھاؤ سے بھی دست بردار ہو چکا ہے۔ جو وہ اب تک دولت مشترکہ کے ملکوں سے برتتا چلا آتا تھا۔ اب وہ ایشیا و افریقہ کے لوگوں کو ہر برطانیہ میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور اب وہاں افریشیائی ملکوں کے باشندوں کی تعداد محدود و قلیل تر کی جا رہی ہے۔

اس کے بعد سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کون سی ضرورت باقی رہ گئی ہے جس کی خاطر دولت مشترکہ سے وابستہ ایشیائی افریقی ممالک پاکستان وغیرہ، اس برطانوی سرپرائی کے رشتہ کی پابندیاں اپنے اوپر مسلط رکھے چلے جا رہے ہیں۔ (۲۱ر جنوری ۱۹۷۱ء)

بقیہ — اسلام پسند اور عوام پسند

اس کو ہر لمحہ کے لوگوں سے میل جول کا موقعہ ملتا ہے اس صورت حال کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ:۔

• ملک میں اگر کوئی صحیح اسلامی اور عوامی جماعت موجود ہے تو وہ صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جس کی سیاست اسلام ہے جس کی قیادت علماء حق کے ہاتھ میں ہے جس کا تعلق عوام سے ہے

• جمعیۃ علماء اسلام کا دائیں اور بائیں بازو کی سیاست سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ صراط مستقیم کی طرف بلاتی ہے۔ جو اسلام ہے۔

• عوام کے مسائل کا حل غیر ملکی نظریات کے ذریعے نہیں کرتی۔ اسلام ہی میں عوام کے مسائل کا حل یقین کرتی ہے۔

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب حاذق دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کیلئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی - یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے
فی شیشی ۵/۰ روپے۔

حب عنبری - مقوی اعصاب مقوی و محرک باہ اور مسک ہیں۔ پیکنگ ۲۰ گولی ۱۰/۰ روپے

طلاء عنبری - پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبعی اسہاک پیدا کرتا ہے
کورس ۱۰/۰ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

عالمی سیاست

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (ممبر قومی اسمبلی)

مشرقِ وسطیٰ — عرب ممالک

جنوب مشرقی ایشیا — انتخابات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس وقت دنیا میں دو بڑے دھڑے ہیں، امریکہ اور روس۔ امریکہ نے چین کی ستر کروڑ آبادی والی حکومت کو اقوام متحدہ کا اب تک ممبر بننے نہیں دیا۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اقوام متحدہ کے نام سے اقوام عالم کی سیاست سے کون کھیل رہا ہے۔ اس طرز عمل کا یہ فطری نتیجہ ہے کہ امریکہ جس قوم پر ظلم و تعدی کرے یا کرائے، روس اور چین اس قوم سے ہمدردی کرتے ہیں۔ فلسطین اور عرب ممالک کی مثال سب کے سامنے ہے۔ پاکستان اور بھارت کے معاملہ میں روسی رجحانات بھی امریکی پالیسی کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود روس پاکستان کے امریکہ کی گود میں چلے جانے کو کسی طرح پسند نہیں کر سکتا۔ روس اور امریکہ کی اس رقابت سے کام نہ لینا پرلے درجہ کی سیاسی جہالت بلکہ خودکشی کے مترادف ہے۔

ہاں تو ان دو عالمی دھڑوں کے مقابلہ میں اب چین کا تیسرا دھڑا خود بخود ابھر رہا ہے۔ اور دنیا کی بہت سی حکومتیں اس سے تجارتی تعلقات پیدا کر رہی ہیں۔

ماضی قریب میں انڈونیشیا امریکی سامراج کے خلاف بڑے جوش سے سینہ سپر ہوا تھا۔ مگر ہر شخص صدر ناصر نہیں ہو سکتا۔ بیچارہ سوئیکارنو مرحوم امریکی سی آئی اے سے مار کھا گیا اور آخر کار اقتدار کی محرومی کی حالت میں اس دنیا سے چل بسا۔

مگر اس کی جرأت، بے باکی، سامراج دشمنی اور حریت پروری کی داد ساری دنیا نے دی اور پاکستانیوں نے اس کی موت پر بہت بڑے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور یہ ان کا حق تھا۔ کیونکہ بھارت پاکستان کی لڑائی میں نہایت جرأت سے مسٹر سوئیکارنو نے پاکستان کا ساتھ دیا تھا۔

یہاں ایک ہی بدبخت مودودی تھا جس کو سوئیکارنو کی موت سے کوئی تکلیف اور صدمہ محسوس نہیں ہوا۔

مشرق وسطیٰ

بہرحال مشرق بعید میں ملیشیا اور موجودہ انڈونیشیا ایسے ملک ہیں جو امریکی دھڑے میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں ایران، ٹرکی کا بھی یہی حال ہے۔ پاکستان درمیان میں معلق ہے۔ پاکستان کی رائے عامہ امریکی سامراج کو اسلام کا دشمن اور پاکستانی سیاست کی مخالف سمجھتی ہے اور امریکی سامراج یہاں کے اقتدار کو زیر اثر لانے کی ہوس رکھتا ہے۔

عرب ممالک

عرب ممالک جنہوں نے سامراجی جراثیم سے نجات حاصل کر لی ہے۔ وہ ابتلاء عظیم میں مبتلا ہیں۔ امریکی شہ پا کر یہود نامسعود نے دھوکے سے ان کے بہت سے رقبے ہتھیا لئے ہیں۔ یہود کی اس کامیاب جارحیت کو سعودی حکومت اور شاہ اردن کی قبل از جنگ والی سیاست سے بھی فائدہ پہنچا۔ اور اب بھی انہوں نے نہ امریکی سامراج کو چھوڑا اور نہ اپنی پوزیشن کو پوری طرح صاف کیا۔

بہت سے مسلم ممالک نے اسلامی سیکرٹریٹ قائم کر لیا ہے۔ مگر تنکو عبدالرحمٰن کے سیکرٹری شپ نے اس کی حیثیت کو مشکوک کر رکھا ہے۔ یہ میدان جنگ پر کم سوچتے ہیں اور دفتری امور پر زیادہ۔ اس کو متحارب عرب ممالک بھی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ سیاسی طور پر اس سیکرٹریٹ اور کانفرنس میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ مگر انہوں نے جنگ کے سلسلہ میں اپنا علیحدہ وفاق بنا رکھا ہے۔ چنانچہ مصر، سوڈان، لیبیا اور شام کے وفاق کی خبریں اور خفیہ منصوبوں کی باتیں آپ اخبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ اگرچہ امریکہ اب بھی یہود کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ مگر دوسری طرف عرب ممالک اور روس کا تعاون بڑھ رہا ہے جس سے یہودیوں کے حوصلوں میں پستی اور دعووں میں نمایاں کمی نظر آنے لگی ہے اور عرب بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ مقبوضہ عرب علاقے یہود کو اگلنے پڑینگے۔ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمائے اور اسلام کا بول بالا کرے۔

جنوب مشرقی ایشیا

جنوبی ویٹ نام کی جنگ امریکہ کو مہنگی پڑی ہے نہ نگلتے بنتی ہے نہ اگلتے۔ پٹائی بھی شروع ہے اور پسپائی بھی۔ پھر دھمکیوں اور بمباریوں میں بھی کمی نہیں۔

بہرحال جنوبی ویٹ نام کی حکومت اور امریکی اتحاد ویت کانگ کو شکست نہ دے سکا اور اس سے امریکہ کی جنگی اور سیاسی ساکھ کو بڑا دھکا پہنچا۔

انتخابات

اس وقت بے چینی نے سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ بھارت میں اندرا گاندھی اور اس کے حریفوں میں ٹکر ہے۔ ایک عورت نے کروڑپتی لالوں کو تنگ کر رکھا ہے پاکستان میں پہلے عوامی انتخابات ہو گئے۔ جس کے لئے آغا یحییٰ خاں کی کارگذاری کی تعریف کی جا رہی ہے۔ ملک میں دو نئی پارٹیاں زور سے ابھری ہیں۔ مگر اس ابھار میں زر اور زور کو بڑا دخل رہا ہے۔ کچھ بھی ہو۔ دنیا کی نگاہیں پاکستان کے مستقبل پر لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ یہاں کی سیاست کا اثر ساری دنیا کی سیاست پر پڑے گا۔

پاکستان کی عام ذہنیت اسلامی ہے اور خاص کر بلوچستان، سرحد اور قبائلی علاقے دین پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ ملک کے باشندوں کو جیتنے والوں کے وعدوں کا انتظار ہے۔ اس الیکشن میں بعض صوبوں کے اندر بعض ملکوں کے خیال میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی اسلام دوستی کا بین ثبوت ہے۔ اگرچہ جمعیۃ علماء اسلام کو بھی دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح نمایاں کامیابی نہیں ہوئی مگر مودودی فرقہ کے انتخابی نتائج نے اہل عالم کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور لوگوں نے پہلی بار مودودی دعاوی اور مودودیوں کی جعلی اسلام پسندی کا پردہ چاک ہوتے دیکھ کر اس سے بیزاری شروع کر رکھی ہے۔

اس تاریخی شکست کا چرچا اس لئے زیادہ ہو رہا ہے کہ چوہدری خلیق الزمان صاحب فرماتے ہیں کہ مودودیوں نے سات کروڑ روپے انتخابات میں خرچ کئے۔ پھر تین ہوائی جہازوں سے اشتہارات گرائے۔ اور بلند بانگ دعووں سے گویا اپنی حکومت بنا ہی رکھی تھی۔ امریکہ بھی اسی دھوکہ میں تھا۔ مگر انتخابات کا نتیجہ کھودا پہاڑ نکلا چوہا بلکہ نکلی چوہی دیکھ کر دنیا کو علماء اسلام کی مخلصانہ سعی و عمل کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور اب اخبارات بلکہ خود مودودی اپنی شکست کے اسباب پر مضامین لکھ رہے ہیں۔ مگر عام لوگ اس کے اخباری بیانات پڑھ کر ان کو ڈھیٹ کا خطاب دے رہے ہیں۔

بہرحال ان انتخابات سے جہاں دو نئی سیاسی پارٹیاں ابھری ہیں۔ وہاں ساری دنیا میں پروپیگنڈے کا ڈھول بجانے والی پارٹی کے ڈھول کا پول کھل گیا ہے۔

اب خدا سے دعا ہے کہ وہ دنیا میں حق کا بول بالا کرے۔ عربوں کو فتح دے۔ پاکستان میں اسلامی آئین نافذ ہو، آمین! اس طرح سے پاکستان عالمی امن اور اسلامی اخوت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو سکے گا۔

میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب منعقد ہوا۔ مولانا محمد امیر صاحب نے قرآن پاک کا درس اور مولانا محمد رمضان صاحب نے

* (باقی صفحہ ۱۲ کالم ۳ کے نیچے)

آزاد مملکت پاکستان میں مقامی خوانین کے اختیار اقتدار کے چند ہولناک دائرے

میری ڈائری

احسان بی اے

مولانا مفتی محمود اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے زعماء کی لاہور میں آمد اتنی سنسنی خیز اور تہلکہ مچانے والی تو نہیں کہی جا سکتی جتنی مثلاً پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب ذوالفقار علی بھٹو کی آمد تھی۔ لیکن سیاسی سطح پر اس واقعہ سے جو ہلکی دھیمی لہریں پیدا ہوئیں اور آئندہ دستور ساز اسمبلی میں جس فکری آویزش کے خطوط نمایاں ہوئے۔ وہ توجہ طلب ہیں۔ مثلاً ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود نے اسلامی آئین کے متعلق جمعیۃ کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ "انتظامی امور" کے متعلق (جن میں مرکز اور صوبوں کے تعلقات اور اختیارات وغیرہ شامل ہیں) پورا تعاون کرے گی۔ لیکن ان امور کے متعلق ہرگز کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا جو نصوص قطعی کے خلاف ہوں اور جن کے متعلق اسلام نے واضح امتناع کیا ہو۔ گویا جمعیۃ کے تعاون کا ایک کشادہ راستہ موجود ہے۔ اختلاف جس دائرے میں ہوگا، وہ کتاب وسنت کی تفسیر اور تشریح کا دائرہ ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے اس دائرے میں جمعیۃ کی سوچ پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تک آئینی معاملات کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی جدوجہد سے جو کچھ حاصل ہوا وہ منفی ہے۔ مثلاً کہا گیا کہ کوئی قانون کتاب و سنت کے خلاف نہیں ہوگا۔ یعنی کوئی ایسا قانون نہیں بنے گا جو نماز، روزہ، زکوٰۃ کو ممنوع قرار دے دے۔ لیکن کسی آئین میں مثبت طریقہ اختیار نہیں کیا گیا کہ احکام شریعت کی پابندی کرائی جائے گی۔ مولانا فرماتے ہیں کہ سابقہ ہر آئین میں یہ تو کہا گیا کہ سربراہ مملکت مسلمان ہوگا، لیکن آئین میں مسلمان کی تعریف نہیں کی گئی اور واضح طور پر یہ متعین نہیں کیا گیا کہ مسلمان سے ہماری مراد کیا ہے۔ جمعیۃ ان خامیوں کو دور کرنے کی جدوجہد کرے گی۔ مولانا مفتی محمود یہ کہہ چکے تھے کہ اگر ایسا نہ بنا تو جمعیۃ اسمبلی سے "واک آؤٹ" کر جائے گی۔ اور بارہ کروڑ کی جنرل اسمبلی کے سامنے اس مسئلے کو پیش کرے گی اور اس مقصد کے حصول کے لئے عوامی تحریک چلائے گی۔

ملک کی دونوں اکثریتی پارٹیوں کا اس اہم نظریاتی مسئلے کی طرف جو رویہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ شیخ مجیب الرحمٰن ایک سے زائد مرتبہ اس کا اظہار کر چکے ہیں کہ کتاب وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنے گا۔ پیپلز پارٹی اسلام کو اپنا دین قرار دیتی ہے اور اس کی "انقلابی" تشریح و توضیح کر رہی ہے۔ لفظ "مسلمان" کی تعریف ایک دوسرا گنجلک مسئلہ ہے۔ مثلاً جمعیۃ احمدی فرقہ کو مسلمان کی حیثیت سے قبول کرنے پر تیار نہیں۔ "ختم نبوت" کا مسئلہ پاکستان کی تاریخ میں ایک انتہائی نازک اور جذباتی مسئلے کے طور پر آغاز ہی سے پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے مقابلے میں انتخابات میں پیپلز پارٹی کو احمدی فرقے کی پوری حمایت حاصل رہی تھی۔ اسی طرح انتخابی مہم کے دوران جماعت اسلامی کے سربراہ نے شیعہ فرقے کی آئینی حیثیت کی جو تشریح کی۔ اس نے ہمارے اس نہایت قابل احترام بازو میں اضطراب پیدا کر دیا تھا۔ اس فرقے کی اپنی فقہ اور اپنی تاریخ ہے جو صدیوں سے اہلسنت والجماعت کے پہلو بہ پہلو نہایت محسوس صورت میں موجود رہی ہے۔ اس لئے مولانا غلام غوث ہزاروی کے ارشادات کی روشنی میں یہ

مولانا مفتی محمود کے ارشادات اور ان کے ایک مطالبے کا پس منظر

دائرہ خاصا نزاعی دائرہ نظر آنے لگتا ہے۔ اور دستور اور دستور سازی میں موجود عالم امیدہ بیم میں "بیم" کے پہلو کو نمایاں کر دیتا ہے۔

مولانا مفتی محمود نے جس دائرے میں جمعیۃ کے تعاون کے لئے خاصا کشادہ راستہ پیدا کیا۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں جن کا ذکر خبروں میں ہو چکا ہے۔ مولانا نے دستور سازی سے ہٹ کر "قبل از دستور سازی" کے جس اہم مسئلے کی طرف موجودہ حکومت کو ایک مطالبے کی صورت میں متوجہ کیا، یہ تھا کہ انتخابات میں شکست کھانے والے خوانین، سردار، چودھری زمیندار اور سرمایہ دار عوام کے خلاف انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ مولانا نے مطالبہ کیا کہ ان کے سدباب کے لئے مارشل لاء ریگولیشن نافذ کیا جائے۔

یہ شکایت پیپلز پارٹی کی طرف سے بھی ایک سے زائد مرتبہ کی گئی ہے۔ گو مارشل لاء کا ضابطہ نافذ کرنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔ میرے ذہن میں یہ سوال دیر سے کھٹک رہا تھا کہ یہ انتقامی کارروائیاں کس انداز کی ہونگی۔ جن کا تجربہ شہروں میں رہنے والوں کو نہیں ہو سکا۔ اس لئے شہروں میں ان مطالبات کو سیاسی پارٹیوں کا "عمومی غوغا" سمجھ کر ٹال دیا جاتا ہے۔ میں نے مولانا عبدالحکیم سے رابطہ قائم کیا اور اس مطالبے کی تفصیلات کو سمجھنے کی کوشش کی۔ مولانا عبدالحکیم جمعیۃ کے ٹکٹ پر ہزارہ ۱ سے اپنے علاقے کے بہت بڑے زمیندار اور عمارتی لکڑی کے وسیع جنگلات کے مالک اور تاجر خان ایوب خاں کے مقابلے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے بعض سنسنی خیز واقعات سنائے۔

فرماتے ہیں کہ ہزارہ ۱ کا انتخابی حلقہ کوئی ڈھائی سو مربع میل پر وسیع تھا جس میں یہ علاقے شامل تھے۔ دروبند اور سوات کے درمیان دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر آباد قبائل۔ کوہستان ہزارہ یعنی وہ علاقہ جو گلگت کی چراس ایجنسی سے جا ملتا ہے۔ بٹگرام کا وہ علاقہ جو ۱۹۵۳ء کے نوٹیفکیشن کے مطابق پاکستان میں شامل تھا، اور الائی کا علاقہ جس میں ابھی تک حکومت پاکستان نے انتظام نہیں سنبھالا اور جو تا حال خوانین کے زیر اقتدار ہے۔ ان علاقوں کی آبادی انتہائی غریب اور دور دور تک بکھری ہوئی ہے۔ یہ علاقہ معاشرتی روایات کے اعتبار سے اپنی جگہ پر منفرد ہے۔ ان تمام علاقوں کے معاشرتی حالات تو موجودہ سطور میں پیش نہیں ہو سکیں گے۔ بٹگرام کے حالات بطور مشتے از خروارے سن لیجئے۔

مولانا فرماتے ہیں کہ تحصیل بٹگرام پانچ بڑے بڑے دروں پر مشتمل ہے۔ نام یہ ہیں۔ درہ ٹگری۔ درہ نندھار۔ درہ ریشیان درہ تھاکوٹ اور درہ ہل۔ ان دروں کے معاشرتی حالات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ درہ ریشیان میں آج سے تھوڑی دیر پہلے تک زمین کسی ایک فرد کی ملکیت نہ تھی بلکہ اجتماعی ملکیت سمجھی جاتی تھی۔ بچے کو پیدا ہوتے ہی زمین میں حصہ دار سمجھا جاتا تھا۔ موت کے بعد یہ حصہ خود بخود اجتماعی ملکیت میں چلا جاتا تھا۔ دوسرے دروں میں یہ کیفیت نہ تھی لیکن سب میں یہ صورت مشترک ہے کہ آبادی کے تین میں سے دو حصے مالک زمیندار ہیں۔ تیسرا حصہ بے زمین کاشتکار

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

بقیہ — میری ڈائری

پر مشتمل ہے۔ جو مزارعہ یا ملازم کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے ہیں لیکن اس معاشرتی تقسیم کے باوصف چھوٹے مالک زمیندار اور مزارعہ بڑے بڑے خوانین کے زیر اثر اور زیر اقتدار ہیں۔ خوانین کے اثر و اقتدار کا منبع و سیاسی دباؤ ہے جو جتھہ کی کوکھ سے جنم لیتا ہے۔ بی ڈی سسٹم سے پہلے جرگہ سسٹم کے ذریعہ انتخابات ہوتے تھے۔ یعنی صرف جرگے کے رکن ووٹ دینے پر قادر تھے۔ بی ڈی سسٹم کے ذریعہ یہ صورت معنوی طور پر بحال رہی اور اس کے ذریعہ سیاسی طاقت خوانین کے ہاتھ میں رہی۔ ان لوگوں کا سب سے بڑا حربہ یہ تھا کہ یہ اپنے مخالفوں اور حریفوں پر جھوٹے مقدمات قائم کرتے اور انہیں اپنے سامنے جھکائے رکھتے تھے

اور شاید شہر والے ان جھوٹے مقدمات کی اہمیت کا اندازہ اس تفصیل کے بغیر نہ کر سکیں کہ تحصیل بٹگرام میں کوئی حوالات نہیں ہے۔ یہاں جس مرد یا عورت کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ اسے دوسری جیل یعنی مانسہرہ میں منتقل کیا جاتا ہے بٹگرام سے مانسہرہ قریباً پچاس میل کے فاصلے پر واقع ہے جہاں تک پہنچنے والی سڑک کا آدھا حصہ کچا ہے۔ یعنی بٹگرام سے اگی تک پکی سڑک ہے۔ جس پر جیپوں کے سوا کوئی ذریعہ مواصلات نہیں۔ اکثر جیپوں پر چھت نہیں ہوتی اور انہیں اناج وغیرہ کی بوریوں سے لادا جاتا ہے۔ ان بوریوں کے اوپر سواریاں بیٹھتی ہیں۔ اور اس سفر کا کرایہ عام دنوں میں پانچ روپے فی کس اور بارش کے دنوں میں چھ سات روپے فی کس ہوتا ہے۔ اگی سے آگے مانسہرہ تک پکی سڑک ہے۔ اور بسیں مناسب کرائے پر مانسہرہ تک پہنچا دیتی ہیں۔ گرفتار ہونے والا ملزم اپنے خرچ پر یہاں لایا جاتا ہے اور پیشی کے لئے پھر اپنے ہی خرچ پر واپس بٹگرام پہنچایا جاتا ہے مقدمے کی پیروی کرنے والے لواحقین کا خرچ الگ۔ مولانا کا اندازہ ہے کہ پولیس کے نذرانے وغیرہ شامل کر کے ایک پیشی پر تقریباً پچاس روپے خرچ ہوتے ہیں۔ گویا جھوٹے مقدمے میں گرفتار کرا دینے کا مطلب اس آدمی پر ۵۰ روپے فی پیشی کا اقتصادی بار ڈالنا ہے جس کی آمدنی ڈیڑھ دو روپیہ روزانہ سے زیادہ نہیں۔ اس کے علاوہ قتل اتنا آسان ہے کہ مجرم کی خبر تک نہیں ملتی۔ خان ایوب خاں کا اپنا ایک قلعہ ہے جس پر باقاعدہ توپیں نصب ہیں۔

یہ دباؤ اتنا شدید اور ہولناک ہے کہ لوگ خوانین کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتے۔ عام انتخابات یہ اور اس قسم کے دوسرے لاتعداد بوجھوں کے خلاف بغاوت تھے۔ اور مولانا عبدالحکیم کی کامیابی خوانین کے مقابلے میں اس بغاوت کی کامیابی تھی۔

قدرتی طور پر اپنے اس اقتدار کو بچانے کے لئے قیامت برپا کر دینگے۔ مفتی محمود نے اس قیامت کو روکنے کے لئے مارشل لاء ضابطے کو جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے یہ محض سیاست نہیں ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پھر سبقت لے گئی

علماء کے بائیس اسلامی نکات پر مبنی آئین تشکیل کر لیا گیا

اسلامیانِ پاکستان صرف جمعیۃ کے مجوزہ آئین پر لبیک کہیں گے

از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے آنرز آفس سیکرٹری پارلیمانی امور

جمعیۃ علماء اسلام کی مقرر کردہ آئینی کمیٹی نے علماء کے بائیس اسلامی نکات پر مبنی آئین تیار کر لیا ہے۔ جسے ہر مکتب فکر کے مسلمان کی تائید حاصل ہوگی۔ کیونکہ اس آئین کی اساس قرآن حکیم پر ہے۔ عنقریب جمعیۃ اپنے مجوزہ آئین سے شیخ مجیب الرحمٰن قائد عوامی لیگ کو روشناس کرائے گی تاکہ آئین ساز اسمبلی میں آئین مرتب کرتے وقت اسلامی دفعات کو پیش نظر رکھا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا تجویز کردہ آئین ایک ایسی نوید عام ہے جو فکر و عمل کی دنیا میں حقیقی و تعمیری انقلاب برپا کرنے والی ہے۔ کیونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن ایک ابدی نعمت ہے اور اس کے بتائے ہوئے اصول ہی فلاح کا موجب ہو سکتے ہیں۔ انسان کا بنایا ہوا قانون دنیا میں حقیقی آزادی اور انصاف کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اسلامیان پاکستان صرف اسلامی آئین کو ہی شرف قبولیت بخشیں گے۔

ع کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اسلامی اصول انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں اسلام میں مذہب سیاست سے الگ نہیں بلکہ سیاست مذہب کا جزو لاینفک ہے۔

ع جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

علماء حق اُن سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میدان عمل میں آئے ہیں جو رات مصلوں پر یاد الٰہی میں گذارتے تھے اور دن کو راہ حق میں فریضہ جہاد سرانجام دیتے تھے علماء صرف اس لئے میدان عمل میں آئے ہیں تاکہ غیر اسلامی آئین کو نافذ نہ ہونے دیں۔

؎ یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

جمعیۃ ہر مخلص مسلمان سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ اسلامی آئین کی حمایت میں اپنا فرض ادا کرے گا۔

ع نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کو ایک مثالی اسلامی مملکت بنائے گی اور اس صورت میں ضرورت پڑنے پر "عصاء موسوی" کو بھی استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرے گی ؎

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

اگر اکثریتی پارٹیوں میں سے کسی نے غیر اسلامی آئین بنانے کی جسارت کی تو قوم انہیں معاف نہیں کرے گی، اور ان کا حشر ایوب خاں سے بھی بدتر ہوگا۔ چوبیس برس بیت گئے۔ لیکن ساکنان پاکستان کے حسین سپنوں کی تعبیر نہ ہو سکی۔ کیونکہ پاکستان میں برسر اقتدار آنے والوں نے غیر اسلامی نظام کو مسلط رکھا۔ اور پاکستان جن مقاصد کے لئے معرض وجود میں آیا تھا، حاکمان وقت نے اُن اقدار کو پائمال کیا۔ اسلامیان پاکستان خدا کی زمین پر اسلامی آئین کے نفاذ کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ اب جمعیۃ علماء اسلام کی لائق تحسین سعی سے وہ صبح امید طلوع ہونے والی ہے۔ جس کا برسوں سے انتظار تھا۔ اراکین جمعیۃ علماء اسلام قومی اسمبلی میں ایک جامع آئین پیش کر رہے ہیں۔ دیگر جماعتوں کے اراکین سے قوی توقع ہے کہ وہ دینی حمیت اور حب الوطنی کو بروئے کار لا کر تابندہ اسلامی روایات کا اعادہ کرتے ہوئے جمعیۃ کے مجوزہ آئین کی بھرپور حمایت کرینگے۔ تاکہ اسلام کا عادلانہ معاشرہ استوار ہو سکے ؎

آملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک
یعنی گل کی ہم نفس بادِ صبا ہو جائیگی

اراکین قومی اسمبلی پر یہ امر واضح ہے کہ موجودہ غیر یقینی حالات اتحاد کے بغیر یقینی نہیں بنائے جا سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اللہ تعالیٰ اراکین قومی اسمبلی کا حامی و ناصر ہو اور انہیں اتحاد و اتفاق کی توفیق ارزانی فرمائے ؎

بجا کر دین کا ڈنکا دکھا دو کل زمانے کو
کہ اپنے دین پر قربان سو سو بار ہو جانا

رسالہ شباب صحت مفت حاصل کریں

جو لوگ قبل از وقت خیف و نزار ہو چکے ہیں تو رسالہ شباب صحت (باتصویر) منگوا کر مطالعہ کریں۔ اس رسالہ کے اندر ایسے ایسے پوشیدہ راز مرقوم کئے گئے ہیں۔ جن کا جاننا ہر نوجوان کے لئے ضروری ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے لاکھوں انسان زندگی کے پر لطف لمحات گذار سکتے ہیں آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

طلب کرنے کا پتہ:
دفتر پوسٹ بکس ۱۰۵ ملتان شہر

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

قائد جمعیۃ پر مرزائیوں کے قاتلانہ حملہ کے خلاف

احتجاج

• جمعیۃ علماء اسلام نوآباد کے ہنگامی اجلاس میں جو عبدالرشید صاحب کی صدارت میں ہوا، پرزور احتجاج کیا گیا۔ جمعیۃ کے سرگرم رکن عبداللہ ہارون کالج سٹوڈنٹس یونین کے سابق صدر عبداللہ عمرانی نے اپنی تقریر میں حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

• حیدرآباد کی تمام مساجد میں یوم احتجاج منایا گیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ حملہ آوروں کے خلاف قرار واقعی سزا کا مطالبہ کیا گیا۔

• سلہٹ میں گوہر جامعہ مدرسہ کی جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے ایک احتجاجی جلسہ ہوا۔ حملہ آوروں کی سخت مذمت کی گئی۔ جلسہ سے حافظ عزیز الرحمٰن مولوی زبیر احمد مولوی علی اکبر صدیق مولوی عبدالقدوس مولوی منصور الحسن رائے پوری اور دوسرے طلباء نے تقریریں کیں۔

• جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کے دو رہنماؤں مولانا محمد عرفان قادری حافظ عبدالغفور صاحب نے ایک مشترکہ بیان میں قائد جمعیۃ پر حملہ کی سخت مذمت اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا ہے۔

• جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے سرگرم کارکن قاری محمد شریف نقشبندی نے ایک بیان میں مرزائیوں کی اس پاک جسارت پر سخت قسم کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔

بطانوی مصنف کی دیدہ دلیری کیخلاف احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام محراب پور کی جانب سے برطانوی مصنف ڈاکٹر پنہاس کی کتاب کے خلاف ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جلوس سے جمعیۃ کے مجاہد اور مدرسہ ٹھٹھری کے معلم حضرت مولانا محمد امین نے خطاب کیا۔ ایک قرارداد میں برطانوی مصنف کے خلاف سفارتی سطح پر سخت کارروائی کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا۔

• کلورکوٹ ضلع میانوالی کے طلباء نے ایک احتجاجی جلوس نکالا جس میں ہائی سکول اور پرائمری سکولوں کے بچوں نے شرکت کی۔ شہریوں نے جلوس کا استقبال کیا جلوس میں شریک طلباء نے برطانوی مصنف اور امریکی سامراج کے خلاف پرجوش نعرے لگائے۔ جلوس سے محمد ادریس رانا محمد انور رانا محفوظ علی راؤ محمد یامین رانا اور راؤ نعیم نے مختصر خطاب کیا۔

اکابر جمعیۃ کی کامیابی پر مبارکباد

• مولانا سید غلام رحمانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل اور نیز ائے ضلع دیر مالاکنڈ ڈویژن نے کہا ہے کہ ہمارے ضلع میں اکابر جمعیۃ کی عالیہ انتخابات میں کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا گیا ہے اور علماء کی کامیابی کو عوام کی اور اسلام کی کامیابی قرار دیا ہے۔ میں ضلع دیر کے عوام کی جانب سے اکابر جمعیۃ کو ان کی شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

• حضرت مولانا محکم دین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام فاضل پور نے ایڈیٹر ترجمان اسلام کے نام ایک طویل خط میں علماء حق خصوصاً قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی کامیابی پر مسرت کا اظہار اور اکابر کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کیا ہے۔

• ضلع خیرپور سندھ کے عوام اور جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین نے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد اعظم حضرت مولانا ہزاروی کی شاندار کامیابی پر زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے (منجانب غلام محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع خیرپور)

• کراچی شہر کے ناظم نشر و اشاعت حافظ عبدالستار بروہی صاحب نے اپنے بیان میں جمعیۃ کے قومی و صوبائی اسمبلی کے جمیع کامیاب ممبران کو مبارک پیش کی ہے۔

احتجاجی جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ڈیرہ اسماعیل خان کا احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا علاؤالدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ہوا۔ لیکن ہم یہ بات سمجھنے پر مجبور ہیں کہ مرزائیوں کو قائد جمعیۃ پر کل تک حملہ کرنے کی جرأت کیوں نہ ہوئی۔ آج ان کا یہ اقدام اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ ان کی حوصلہ افزائی کرنے والی کوئی اور جماعت ہے۔ مولانا علاؤالدین صاحب نے فرمایا۔ ہم مرزائیوں اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ جب تک ہماری جان میں جان ہے۔ ہم غداران ختم نبوت کو ملک میں ہرگز برداشت نہیں کرینگے۔ جلسہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حافظ عبدالقیوم صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا ناصر کا بیان شائع ہوا ہے۔ اس نے مرزائیوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں پیپلز پارٹی کی کامیابی احمدیوں کی کامیابی ہے اور یہ بھی دعوے کیا ہے کہ اب دنیا کی کوئی طاقت ہماری تحریک کو دبا نہیں سکتی چونکہ مفتی محمود صاحب پاکستان میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے میں سب سے آگے ہیں۔ یہ حملہ صرف مفتی محمود پر نہیں ہوا بلکہ پاکستان کے ۱۴ کروڑ مسلمانوں کے ایمان پر ہے۔ میں مرزائیوں کو واشگاف الفاظ میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ابھی ہم میں حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری کی گرج حضرت شاہ ولی اللہ کی روحانیت باقی ہے۔ ہم نے شاہ اسمٰعیل شہید کا علم بلند کیا ہوا ہے اور اب بھی ہم میں غازی علم الدین شہید بستے ہیں۔ ہم اپنی گردنیں کٹا دیں گے۔ لیکن غداران ختم نبوت کی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہونے دینگے۔

حافظ عبدالقیوم صاحب نے اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام جمعیۃ طلباء اسلام اور جمعیۃ انصار اسلام کے دس ہزار رضاکار مفتی محمود صاحب کے حکم کے منتظر بیٹھے ہیں۔ جس وقت حضرت مفتی صاحب اشارہ کریں۔ ہم نکلیں گے اور پھر برطانیہ کے خود کاشتہ پودا کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے جلسہ میں حسب ذیل قراردادیں منظور کرائی گئیں۔

(۱) مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود پر چنیوٹ میں قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ غیر جانبدار کمیشن مقرر کرکے اصل مجرموں کو بے نقاب کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۲) یہ عظیم اجتماع حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے پسماندہ ترین ضلع ڈیرہ کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے رائٹ بنک کینال اور گمل زام اسکیم مکمل کرکے عوام کو مطمئن کیا جائے

(۳) یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈیرہ میں سوئی گیس جس کی لائن تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اس کو فوری طور پر مکمل کیا جائے تاکہ ڈیرہ کے عوام اس سے فائدہ اٹھا سکیں

(۴) یہ اجتماع پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ میونسپل کمیٹی ڈیرہ چونگیوں کو ٹھیکہ نیلام کرنے کا اعلان کر رہی ہے۔ اسے عوام کے مفاد کے پیش نظر رد کیا جائے۔

(۵) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ کمر توڑ مہنگائی کو فی الفور ختم کیا جائے اور آٹا کی سپلائی ایک ہزار بوری مقرر کرکے غریب عوام کی تکلیف کو رفع کیا جائے۔ (خواجہ محمد زاہد)

ترجمان اسلام شائع نہیں ہوگا

(۱) عید الاضحیٰ کی تعطیلات کی بنا پر آئندہ ہفتے ترجمان اسلام شائع نہیں ہوگا۔ اس شمارہ میں چار صفحات زائد شائع کئے گئے ہیں قیمت حسب معمول ۴۰ پیسے فی پرچہ ہے۔

(۲) ایجنٹ حضرات کے نام بل ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ترجمان اسلام کی رقم فوری طور پر ارسال کریں۔ (ادارہ)

Scanned with CamScanner

ضروری اعلانات

مدارس عربیہ

۳۰ دسمبر ۱۹۷۰ء مطابق ۲ ذیقعدہ دارالعلوم نصیریہ غورغشتی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر صاحب نے دورۂ حدیث کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحنان صاحب تاجک، مولانا غلام ربانی صاحب، مولانا فضل الرحمٰن صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، مولانا رکن الدین صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب، مولانا سکندر خاں صاحب، مولانا عبدالرؤف صاحب اور دیگر علماء اور معززین علاقہ نے شرکت فرمائی۔

یہ ادارہ حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحبؒ کی یادگار میں قائم کیا گیا ہے۔ حضرت مرحوم کی روایات کو زندہ رکھنے کے لئے ملک کے مشہور عالم و محدث شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر صاحب شاگرد رشید حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ و سابق شیخ الحدیث دارالعلوم فقیر والی تشریف لا چکے ہیں۔ شائقین علوم حدیث کے لئے نادر موقع ہے جن علماء و طلبہ کو شیخ الحدیث غورغشتویؒ سے تلمذ اور تعلق ہے۔ وہ خصوصی توجہ دیں اور حضرت مرحوم کے اس چشمۂ فیض سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہوں۔

دورہ حدیث کے علاوہ دیگر علوم و فنون اور درجہ حفظ و ناظرہ کا بھی انتظام ہے۔ مولانا عبدالرؤف صاحب مولانا رکن الدین صاحب حافظ نواب خاں صاحب تدریس کے فرائض انجام دیں گے۔

(مولانا) محمد ابراہیم مہتمم دارالعلوم نصیریہ غورغشتی)

● — مدرسہ عربیہ امدادیہ اشرف المدارس ہارون آباد میں از ابتداء عربی تا موقوف علیہ دورہ حدیث و علم تجوید و قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے اور بہترین اساتذہ کرام ہیں تعلیم و تربیت کی پوری نگرانی ہے۔ بیرونی طلباء کا داخلہ جاری ہے اور بیرونی طلباء کے خورد و نوش کا پورا انتظام ہے۔

(محمد اشرف مہتمم مدرسہ عربیہ امدادیہ
اشرف المدارس رجسٹرڈ ہارون آباد
ضلع بہاولنگر)

● — مدرسہ عربیہ حسینیہ حنفیہ (بیادگار شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ) سلانوالی میں داخلہ جاری ہے درجہ کتب کے طلباء جلد از جلد تشریف لا کر اپنی تعلیم جاری کریں۔ لباس، خوراک، چارپائی بستر وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہے۔ تعلیم کا معیار بہت بلند ہے۔ طلباء کو نہایت محنت اور توجہ سے تعلیم دی جاتی ہے۔ طلباء کرام رجوع فرمائیں۔

(مولانا) حکیم شریف الدین کرنالی ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ
سلانوالی ضلع سرگودھا)

(نوٹ) سرگودھا نوری گیٹ سے سلانوالی جانے کیلئے ہر وقت تیار بس ملتی ہے۔

● — مدرسہ دارالقرأت اس سال استاد القراء حضرت قاری محمد علی صاحب مدنی نے کھولا ہے۔ مدرسہ ہذا میں تجوید و قرأت کا درس استاد القراء خود دیں گے اور درجہ حفظ و ناظرہ کے لئے دوسرے قابل قاری صاحبان مقرر ہیں۔ باہر کے طلباء حضرات کے لئے رہائش کا انتظام ہے۔ جمیع مسلمانان سے عموماً اور شکارپور کے مسلمانوں سے خصوصاً اپیل ہے کہ اپنے بچوں کو قرآن کریم کی صحیح تعلیم دلانے کے لئے مدرسہ ہذا میں داخل کر کے دارین کی نعمت سے مالامال فرمائیں۔ داخلہ ۳۰ ذی الحجہ تک جاری رہے گا پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔

مہتمم مدرسہ دارالقرأت خلیل منزل شاہی بلاروڈ
شکارپور سندھ ضلع سکھر

تشکیلات تنظیم اہلسنت پاکستان

پنجگرائیں ضلع میانوالی

بذریعہ مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا عبدالستار تونسوی حافظ محمد ابراہیم صاحب صدر، غلام حیدر صاحب ناظم اعلیٰ حافظ عبدالغنی صاحب خازن مقرر ہوئے۔ پچیس کی تعداد میں ممبران بھرتی کئے گئے۔

جلو وارڈ ۳ ضلع مظفر گڑھ

بذریعہ حضرت مولانا علامہ قریشی دوست محمد صاحب مولانا عبدالرحمٰن صاحب ولد نور محمد صاحب کو صدر اللہ دتہ ولد اللہ بخش صاحب کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ پچیس حضرات نے تنظیم اہلسنت کے فارم ممبری پر کئے۔

یوسف آباد لیہ (مظفر گڑھ)

بذریعہ علامہ قریشی دوست محمد صاحب مولانا محمد یوسف صاحب صدر جناب محمد عیسیٰ صاحب ناظم مقرر ہوئے۔ سولہ ممبر بھرتی کئے گئے۔

ڈ شریف علاقہ لیہ

مولانا عبدالعزیز صاحب صدر مولانا اللہ بخش ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ ۹۹ ممبران بھرتی ہوئے۔

وجھ (سرگودھا)

مولانا قطب الدین صاحب صدر، حافظ مختار احمد ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ پچیس ممبران بھرتی ہوئے۔

احتجاجی قرارداد

یکم ذیقعدہ۔ دفتر تنظیم اہلسنت نواں شہر ملتان میں مرکزی مبلغین تنظیم اہلسنت پاکستان کی میٹنگ بصدارت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری منعقد ہوئی جس میں مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پرچنیوٹ میں مرزائیوں کی طرف سے مبینہ حملہ کی پرزور مذمت کی گئی اور انتظامیہ سے مجرمین کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے مطالبہ کیا گیا۔ (غلام قادر سربراہ تنظیم اہلسنت پاکستان
دفتر تنظیم اہلسنت نواں شہر ملتان)

محراب پور میں جمعیۃ کا جدید انتخاب

سرپرست مولانا عظیم اللہ صاحب، امیر اللہ دتہ صاحب ناظم اعلیٰ جناب محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ۔ ناظم محمد صدیق صاحب۔ خازن میاں رجب الدین صاحب مقرر ہوئے۔

نویں ممبر

حکیم محمد اسماعیل عاجز قصور

نویں ممبر و خوشیاں نال اسمبلی وچ جاؤ پھر وعدے اپنے تسیں بھلاونا نہ
تسیں خادم تے ہے قوم مخدوم ساری آکڑ دل دے وچ لیاونا نہ
رل مل بیٹھ کے اک صلاح کریو، قدم کوئی وی غلط اٹھاونا نہ
تے میری گل نوں رکھنا ذہن اندر، خلاف شرع آئین بناونا نہ
ورنہ اسیں سب نوں پھڑاں گے گریبانوں اوتھے ہون گے عالم موجود ساڈے
عاجز اک اک نوں پکڑ کے کرن سدھا صدر الشہید[1] تے مفتی محمود[2] ساڈے

۱ - مولانا صدر الشہید ممبر قومی اسمبلی بنوں
۲ - قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی ڈیرہ اسمٰعیل خاں

تشکیلات بیانات و اعلانات

شوران ضلع کچھی کا انتخاب

بمقام شوران زیر صدارت سید ابام الدین شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کچھی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سید ابام الدین شاہ نے حاضرین سے مخصوص انداز میں خطاب فرمایا حاضرین نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے یقین دلایا کہ ہم باشندگان شوران غیر رقوم رند سے تعلق رکھتے ہیں۔ چونکہ جمعیۃ علماء اسلام واحد جماعت ہے جو دین اسلام کی مردانہ شانہ خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس لئے ہم بھی بحیثیت پکے مسلمان ہونے کے جمعیۃ کے ہر پروگرام پر عمل کرنا فرض سمجھتے ہیں۔

اور یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر دستور ساز اسمبلی نے قرآن و سنت کے خلاف آئین بنایا تو ہماری غیرت ایمانی اور جذبۂ اسلامی کو چیلنج ہوگا۔ اور ہم کبھی اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ مندرجہ ذیل کمیٹی عمل میں آئی۔

امیر: جناب میر غلام رسول صاحب رند۔ نائب امیر قاضی محمد بخش صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی فتح محمد صاحب نائب ناظم: مولانا لقمان صاحب رند۔ ناظم دفتر میر خیر جان صاحب رند۔ خازن ڈاکٹر امیر بخش صاحب۔ سالار محمد عثمان صاحب رند۔

مہانڈری

مہانڈری جمعیۃ علماء اسلام کا جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس کے امیر جناب عبدالرحمٰن صاحب دکاندار بالاکوٹی نائب امیر جناب مستری ولی الرحمٰن صاحب دکاندار۔ ناظم اعلیٰ جناب ماسٹر سائیں محمد صاحب۔ ناظم جناب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دکاندار۔ خازن صوفی اکرام الحق دکاندار۔ ناظم دفتر جناب محمود صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت جناب غلام حسین صاحب دکاندار۔

نیز دفتر شکایات عوام کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے انچارج جناب امیر صاحب ہوں گے۔

تحصیل گڑھی خیرو

مورخہ ۲۲ جنوری بعد نماز جمعہ تحصیل گڑھی خیرو ضلع جیکب آباد سندھ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حاجی نبی داد صاحب منعقد ہوا جس متفقہ طور پر سال ۱۹۷۴ء کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر: حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب صدر مدرس باب الہدیٰ۔ امیر جناب حاجی نبی داد صاحب بدوہی کمیشن ایجنٹ۔ نائب امیر میر اللہ بخش خان بروہی ناظم عمومی۔ غلام رسول صاحب بدوہی کمیشن ایجنٹ۔ نائب ناظم اللہ ورایو صاحب بروہی نائب ناظم اللہ بخش شاہ بروہی خازن عبدالمجید صاحب بروہی: ناظم نشریات۔ عوض محمد صاحب

مستحسن اور مدبرانہ اقدام

حالیہ انتخابات میں ہر پارٹی کے کچھ امیدوار کامیاب اور کچھ ناکام ہوئے ہیں۔ مگر ہر پارٹی اور جماعت کے کچھ نہ کچھ ارکان ضرور ہوئے ہیں۔ ہر جماعت کے کچھ ارکان کو کونسلوں میں جانا پڑے گا۔ ایسی صورت میں ہر جماعت کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ارکان کی کارکردگی کا جائزہ لے اور ان کی کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اس لحاظ سے ہم جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر کے اس اقدام کو بہت ہی مستحسن سمجھتے ہیں کہ ہر ممبر اسمبلی کے لئے ایک نگران مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو اس کی کارکردگی پر نظر رکھے گا۔ اور اس کی رہنمائی کرے گا۔ اس طرح ہر ممبر اسمبلی کو اپنے نگران کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اور اس کی کوتاہیوں کا ازالہ ہو سکے گا۔ ہم اس مدبرانہ اقدام پر مرکزی دفتر کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جھنگ صدر میں مفتی محمود صاحب کا شاندار استقبال

بوقت دس بجے جب قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جھنگ تشریف لائے تو جمعیۃ علماء اسلام کے ہزاروں جانثار اپنی والہانہ عقیدت کی وجہ سے جھنگ صدر سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ملہوانہ موڑ بساستہ شورکوٹ پر جیپوں، کاروں، سکوٹروں سمیت استقبال کے لئے پہنچ گئے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی تشریف آوری پر سب نے خوش آمدید کہا۔ آپ نے اپنی کار سے نکل کر اپنے دست مبارک سے مصافحہ کیا اور پھر جلوس کی شکل میں چل پڑے۔ گاڑیوں کا سکوٹروں پر جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا۔ جب اس روح پرور منظر کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے تو بہت بڑا جلوس شیخ محمد اقبال صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی جمعیۃ علماء اسلام کے ہاؤس پر استقبال کے لئے پہلے سے موجود تھا۔ جلوس بڑی شان و شوکت سے شہید روڈ۔ ریل بازار، جنگ بازار سے ہوتا ہوا جھنگ شہر پہنچا۔ جہاں پر ہزاروں پرانوں نے استقبال کیا۔ جلوس چوک جھنگ سے ہوتا ہوا گیٹ نور شاہ باب صدیق اکبرؓ باب عثمان غنیؓ باب علیؓ پھر باب عمر فاروق اعظم شہداء پر عزت فاروق اعظم پر پانچ شہداء کی ہوئی تھیں گذرتا ہوا حکیم محمد صدیق صاحب شہید کے مکان پر اختتام پذیر ہوا۔ جہاں پر نماز جمعہ اور جلسہ کا انتظام تھا چنانچہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب نے سرانجام دیئے تلاوت و نعت کے بعد جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی طرف سے حضرت مولانا مفتی عبدالکریم صاحب نے قائد جمعیۃ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ بعد ازاں مولانا سید عبدالمجید صاحب ندیم نے مفکر خطاب کیا۔ پھر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے کامیاب عہدیداران صاحبزادہ محمد اقبال صاحب، مولانا حضرت مفتی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور عوام کے اتفاق و اتحاد کو سراہا۔ بعد ازاں قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب نے مفصل خطاب فرمایا۔

مفتی صاحب نے فرمایا۔ محترم حضرات! آج جس اجتماع میں آپ شریک ہوئے ہیں یہ اجتماع محبت، عقیدت، اتفاق و اتحاد کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے میں شکر ہوں آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کے لئے بنا تھا کہ اس میں کلمہ طیبہ کی حکومت، خلفاء راشدین کا نظام نافذ ہوگا۔ اب وہ وقت قریب آ چکا ہے اور الحمد للہ کافی علماء اسمبلیوں میں پہنچ گئے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ دیگر مسلک کے علماء بھی اسلامی قانون کے لئے دو ایک ہو کر اسمبلیوں میں کام کریں گے۔

محترم حضرات! میں اپنی جماعت کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اسمبلیوں میں اسلام کا قانون بنوا کر رہیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنے موقف سے نہیں ہٹا سکتی۔ مسئلہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا۔ مسلمان کی تعریف ایسی کی جائے گی کہ کوئی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے مسلمان نہیں کہلا سکے گا۔

محترم حضرات! ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ ہماری تعداد تھوڑی ہے۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ۔ بسا اوقات تھوڑی جماعت کثیر پر غالب آ جاتی ہے۔

محترم حضرات! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اکثریتی پارٹیوں نے عوام سے کئے ہوئے وعدے پورے نہ کئے۔ قرآن کا اگر بیان ہوگا اور ہمارا ساتھ ہوگا۔ ہم اسمبلیوں میں آئینی جنگ لڑیں گے۔ ہم ایسا آئین بنوا کر رہیں گے۔ کہ جس میں مزدور، کسان، ملکی سالمیت۔ دینی تحفظ اسلامی مساوات، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ، خلفاء راشدین کے نظام کی ضمانت ہوگی۔ کوئی غیر اسلامی آئین نہیں بننے دیں گے۔ خواہ ہمیں قربانیاں دینی پڑیں۔

محترم حضرات! ہم نے اس ملک کے عوام کی خدمت کرنی ہے۔ الیکشن رنجشیں بھلا دینی چاہئیں اور وسعت ظرفی سے کام لینا چاہیئے۔ اور مجھے امید ہے کہ کامیاب ہونے والی جماعتیں ایک دوسرے سے مفاہمت، تعاون کے اصول پر عمل کرتی ہوئی ملک کو اسلامی آئین دے کر اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں گی۔

آخر میں آپ نے پھر عوام کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

محرکین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کی عوامی رابطہ کمیٹی کے سربراہ خطیب پاکستان مولانا ضیاء القاسمی ملک بھر جمعیۃ علماء اسلام کی رضاکار تنظیم "جمعیۃ گارڈز" کے قیام اور صوبہ سندھ اور پنجاب میں جمعیۃ کی تنظیم نو کے لئے عنقریب اپنے دورہ کا آغاز کر رہے ہیں تاکہ دورہ پروگرام کی ترتیب کے لئے جمعیۃ کی قیام شاخیں، جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاڑکانہ گڑھی یاسین سے رابطہ قائم کریں۔ عبدالرشید انصاری پبلسٹی سیکرٹری ضلع جمعیۃ لاڑکانہ

تعزیتی بیانات اور قراردادیں

جہلم ۲۲ جنوری۔ شہر کی مشہور سیاسی شخصیت ختم نبوت کے جانثار اور علماء حق کے قدردان چودھری محمد شریف صاحب جو چودھری محمد انور پاشا سالار انصار الاسلام جہلم کے والد گرامی تھے کا کل یہاں سول ہسپتال میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ آج ان کی نماز جنازہ مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے بعد جمعہ پڑھائی۔ نماز جنازے میں شہر جہلم و گرد و نواح سے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں، علماء اور ہر مکتب خیال کے افراد نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ مرحوم کی آخری خواہش یہ تھی کہ پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کا پیش کردہ مسودہ آئین اسلامی منظور کر لیا جائے اور علماء حق کو کامیابی نصیب ہو۔

مرحوم نے ہر دور کی اسلامی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ ختم نبوت کی تحریک میں مولانا عبداللطیف صاحب، مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور مولانا سید علی شاہ صاحب کے ساتھ قید ہوئے اور دس ماہ جیل رہے۔ ان کی موت سے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو شدید رنج پہنچا ہے۔ چنانچہ جمعۃ المبارک کے موقع پر مولانا عبداللطیف صاحب نے اس کا برملا اظہار کرتے ہوئے ان کی ملی و دینی خدمات کو سراہا۔ اور پسماندگان سے بڑی ہمدردی کا اظہار کیا۔ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے طلباء نے ختم قرآن کر کے ایصال ثواب کیا۔ (عماد الدین عباسی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

• — جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے اجلاس نے نواب شاہ کے حاجی محمد اسماعیل کی وفات پر اپنے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے صحت یابی کی دعا کی ہے۔ قرارداد میں ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

• — کراچی۔ اسلامی کیلنڈر ساز ادارہ کے نگران محمد رمضان نے ایک بیان میں مفتی محمد عثمان بلوچ کی اچانک وفات کو قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ پاک مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

مفتی صاحب مرحوم کے فتاویٰ جس کے لئے انہوں نے اپنی پوری عمر صرف کر دی آج بھی ملک اور بیرون ملک قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

• — کراچی۔ مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر کے ناظم اعلیٰ اور تاج جامع مسجد کے خطیب اور کراچی جمعیۃ علماء اسلام کے رکن شوریٰ مولانا عبدالحق حقانی نے مولانا مفتی محمد عثمان بلوچ کی وفات پر اپنے ایک تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ مفتی صاحب کی وفات سے قوم ایک عظیم علمی اور سیاسی شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ جس کا فیضان ہر ایک کے لئے عام تھا اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

مولانا حقانی نے کہا کہ مفتی صاحب مرحوم برسوں قلات کے وزیر معارف اور بلدیہ کراچی کے کونسلر رہ چکے تھے۔ آپ کے ہزاروں شاگرد ملک بھر میں خدمت دین متین سرانجام دے رہے ہیں۔ مفتی صاحب مرحوم نے استفتاء کے باب میں اہم خدمات سرانجام دیں اور فتاویٰ کے باب میں اہم پیچیدہ مسائل کے فیصلے کئے۔ مفتی صاحب نے اپنی پوری زندگی فتویٰ اور دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دی تھی۔

مولانا حقانی نے کہا کہ مفتی صاحب بہت بڑے مفکر مدبر اور سیاست دان تھے۔ مرحوم کے لئے مدرسہ میں ایصال ثواب کی خاطر قرآن خوانی ہوئی اور عام تعطیل کر دی گئی۔

• — مرنا اس کا ہے جس کا زمانہ کرے ماتم
ورنہ دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

تعلم ما الرزیۃ فقد مال
ولا شاۃ تموت ولا بعیر
ولکن الرزیۃ فقد حر
یموت بموتہ رجل کثیر
موت العالم موت العالم

بتاریخ ۱۱ مطابق ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ صدر جمعیۃ علماء اسلام ظاہر پیر و رکن شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام صدر مدرس و مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر مولانا منظور الٰہی صاحب مرحوم و مغفور کتنے متعلقین کو داغ مفارقت دے کر دار فناء سے دار بقاء کی طرف رخصت ہو گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

بقا بقائے خدائے است
و ملک ملک خدا
کہ نیست قائم و دائم
کسے بجز باری

جمعیۃ علماء اسلام مغربی و مشرقی پاکستان کے رفقاء مدارس عربیہ کے علماء کرام و طلبائے عظام سے درخواست دعا ہے۔ اللھم اجعل قبرہ روضۃ و من ریاض الجنۃ۔

حضرت دین پوری دامت برکاتہم نے شرکت جنازہ فرمائی اور حضرت مولانا گمانوی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

داغ جدائی کا زخم خوردہ
احقر غلام حیدر خادم الاعلیٰ
مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ
خان پور

• — مولوی عبدالمجید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ موضع شہباز پور تحصیل صادق آباد کی اہلیہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۳ جنوری کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام بزرگوں اہل دین اور اہل جمعیۃ کے نام دعا کی گذارش ہے۔

(محمد اسد اللہ۔ شہباز پور تحصیل صادق آباد)

• — میرا چھوٹا بھائی مسمی محمد نذیر مورخہ ۲۵ کو رضا الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ تمام دوستوں سے استدعا ہے کہ اس کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

محمد بشیر
ناظم نشر و اشاعت بشیر بار برشاپ
گول بازار کھیوڑہ

اکابر جمعیۃ اور صدر یحییٰ خاں کی ملاقات

ملکی مسائل پر پونے دو گھنٹے تبادلہ خیالات ہوتا رہا

راولپنڈی۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ صدر یحییٰ خاں ایسا دستور منظور نہیں کریں گے جسے پانچوں صوبوں کے عوام کی مکمل حمایت حاصل نہیں ہوگی آج صبح ایوان صدر راولپنڈی میں صدر یحییٰ خاں سے ملاقات کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا صدر نے تمام سیاسی جماعتوں پر زور دیا ہے کہ وہ قابل عمل دستور بنانے کے لئے تعاون سے کام لیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ جماعتیں دستوری معاملات میں کسی تصفیہ پر نہ پہنچ سکیں تو اس کے نتیجہ میں دستوری بحران پیدا ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ صدر یحییٰ کے ساتھ پونے دو گھنٹے کی اس ملاقات کے دوران دستور سازی سے متعلق مختلف مسائل مثلاً پارلیمنٹ انتخابی طریقہ کار اور ملک کی موجودہ صورت حال وغیرہ زیر بحث آئے۔ جمعیۃ کے دونوں رہنماؤں مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا مفتی محمود نے بتایا کہ صدر نے انسانی بنیادی حقوق سے متعلق دفعات کو بہت سراہا اور کہا کہ وہ دستور میں ایسی دفعات ضرور تجویز کریں۔ مقننہ کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر بھی صدر کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے مستقبل کی حکومت دو ایوانی مقننہ پر زور دیا۔ کیونکہ ایک فیڈریشن میں دو ایوانی پارلیمنٹ ناگزیر ہے تاکہ تمام وفاقی یونٹوں کی نمائندگی ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ کسی صوبے کو دوسرے صوبے کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ دنیا میں ایک بھی ایسا فیڈریشن نہیں ہے جس میں ایک ایوانی مقننہ ہو۔ مفتی محمود نے کہا کہ ہم نے صدر کو تجویز پیش کی تھی کہ مستقبل کے دستور میں یہ دفعہ بھی شامل ہونی چاہیئے کہ ملک کے سربراہ وزیر اعظم فوج کے سربراہ اسمبلی کے سپیکرز اور اہم عہدوں پر متعین افسروں کو مسلمان ہونا چاہیئے۔ اور دستور میں لفظ مسلمان کی بھی تشریح ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ صدر نے اس بات کو بھی صحیح قرار دیا اور اس دفعہ کو پسند کیا کہ آئندہ کے دستور میں لفظ مسلمان کی تشریح ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ جب دستور میں یہ کہا گیا ہے کہ ملک کا سربراہ مسلمان ہونا چاہیئے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو سکے مفتی محمود نے بتایا کہ میری جماعت ملک میں دو ایوانی مقننہ کے قیام کے لئے کوشش کرے گی۔ کیونکہ ایک وفاق کے لئے دو ایوانی مقننہ ناگزیر ہوتی ہے تاکہ وفاقی اکائیوں کے مفادات کی حفاظت ہو سکے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں دو ایوانی مقننہ کا قیام اس لئے ضروری ہے کیونکہ ایک صوبے کی آبادی باقی چاروں صوبوں کی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ ہے۔

د قربانۍ بیان

[illegible]

مسئله: که چرته یو سړی په سفر کښې وي. یا دوه ښځې ناخ نه ولس پرېږدي نو هغه کور نه ورسېږي. یا پخلنۍ ورځې چرته وي نو تکبیر د تشریق نه وکړي. نو اوس قربانی کول واجب شي او دغه چرته کول واجب نه وي. دغه پاڼه قربانی واجبه نه وي. یا دوه ښځې ناخ د ولس پرېږدي نو هغه پاڼه باندې نو قربانی کول واجب دي.

مسئله: که څوک څه پاڼه قربانی کول واجب وي. که څوک څه پاڼه په ذبح کولو کښې بل څوک وکیل کړي.

مسئله: که چرته یو سړی او میرمن ګډ قربانی وي. نو هغه قربانی د هغه ټولو ولسونو نه پاڼه وي چې هغوی ورته وکیل کړي وي. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه.

مسئله: که چرته یو سړی او میرمن ګډ قربانی وي. نو هغه قربانی د هغه ټولو ولسونو نه پاڼه وي چې هغوی ورته وکیل کړي وي. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه.

مسئله: که چرته یو سړی او میرمن ګډ قربانی وي. نو هغه قربانی د هغه ټولو ولسونو نه پاڼه وي چې هغوی ورته وکیل کړي وي. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه.

مسئله: که چرته یو سړی او میرمن ګډ قربانی وي. نو هغه قربانی د هغه ټولو ولسونو نه پاڼه وي چې هغوی ورته وکیل کړي وي. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه.

مسئله: که چرته یو سړی او میرمن ګډ قربانی وي. نو هغه قربانی د هغه ټولو ولسونو نه پاڼه وي چې هغوی ورته وکیل کړي وي. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه.

مسئله: که چرته یو سړی او میرمن ګډ قربانی وي. نو هغه قربانی د هغه ټولو ولسونو نه پاڼه وي چې هغوی ورته وکیل کړي وي. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه. او که هغه یې ټول ولسونه وکیل کړي وي. نو هغه قربانی د ټولو ولسونو نه پاڼه شوه.

کہ امیر سری نه وای اتفاق وړپیش شو. نو ډوار وځناور قربانی ته پرې واجب شی.

مسئله: اوه کسان په یوه میږه کښې شریک شول نو ډغوښو یا ښکلو په خوښه په انکل ډنه ویشی. بلکه سم اوبه برابر ټول ډویشی. اوکه یوه حصه هم کمه یا زیاته پاتې شوه. نو دا به شورشی. اوګناه ډوی.

مسئله: وژه ډیوکال نه کمه دوسته نه وه. چه مکمل دکال وی. نو قربانی دوسته وه اوغوا او میښه ډدوو کالونه کم دوسته نه ده چه پوره ددوو کالو شی نو هغه قربانی دوسته ده اوښه ، پنځو کالونه کم دوسته نه وه. اومتر اوآږه کم دومره خړ به وی. چه پوره دکال معلومیږی. نو دکال نه کم ډ متر اوډاږه قربانی دوسته وه. اوکه دا سے نه وی. نو ډ پوره کال پکار ده.

مسئله: کوم ځناور چه ډ ړوند یا چفر وی. ډیوے سترګے ئے ډ درېمه خړ نظر یا دے نه زیات کم وی. یا ډ یوغوږ ډ درېمه یا له درېمے حصے نه زیات پرې وی یا ډ درېمه حصه لکئی یا له دوو نه زیاته پرے وی نو ډ هغه ځناور قربانی دوسته نه ده.

مسئله: کوم ځناور چه دومره کمزوری چه فقط په ډ دوو پښو تلے شی. او خورمه پښه ئے په ځمکه نه لګی. یا خورما پښه لګوے شی خو پرے تلے نشی. ډ دے ځناور قربانی هم دوسته نه ده. اوکه ډ تاګ سخت دوا ده پښے په ځمکه لګوی او ځی. او په تاګ کښې له دے سهارا صلو میږی. لیکن کود کود ځی. نو دے قربانی دوسته وه.

مسئله: دا سے کمزوره بالکل چیچنر ځناور چه په هډو کو کښې ئی ماغزه نه وی پاتے. ډ هغه قربانی دوسته نه ده. اوکه دومره کمزوره نه وی. نو ډ کمزورتیا هیڅ حرج نشته. ډ هغه قربانی دوسته وه لیکن ډ خړبه اوډ غټ ځناور قربانی کول زیات بهتر دے.

مسئله: ډ کوم ځناور چه غاښونه بالکل نه وی. ډ هغه قربانی دوسته نه وه. اوکه یو غاښونه ئے پریوتی وی. لیکن چه خورمه پریوتی وی. له هغو نه زیاته ئے باقی وی نو هغه قربانی دوسته ده.

مسئله: ډ کوم ځناور چه لږ ایښې نه وی نه وی. نو ډ هغه قربانی هم دوسته ده. اوکه چرے غوږ یا دونه ئے نشته لیکن نکل لږ لږ واړه واړه وی. نو دے هغه کار پوره شو چه ډ کوم پاره منت ئے منلے وی نو اوس قربانی واجبه ده. که چرے مالدار وی اوکه نه وی. اوډ منت د قربانی لپاره غوښے یا فقیرانو ته کښے ډخیرات کړی. نه ده پخپله خوړی اونه ډ امیرانو نه ورکوی. خو مره چه ئے پخپله خورے وی یا ئے امیرانو نه ورکړے وے. دومره به ډ خیرات کوی.

مسئله: که چرے په خپلے خوښی سره چا ډ ثواب دسو لو پاره قربانی کوی. نو په هغو غوښو کښې پخپله خوړل. یا ډ پل خوړل اوویشل نو ټول دوست دی. خو نکه چه ډ خپلے قربانی نکم دے.

مسئله: که چرے مړی وصیت کړے وی چه زما په مال کښې زماله طرفه ډ قربانی اوکړے شی اوډ هغه په وصیت ډ هغه په مال کښې قربانی اوکړه شوه. نو ډ هغے قربانی ټولے غوښے خیرات کول واجب دی.

مسئله: که چرے یو کس دلته موجود نه وی. اوپل سری ډ هغه له طرفه ډ هغه ډ ډیلونه بغیر قربانی اوکړی. نو دا قربانی په صحیح نه وی. اوکه چرے په یو ځناور کښې ډ یو غائب سری حصه بغیر د هغه ډ تجویز اوکړه شوه. نو ډ نورو حصه دارانو قربانی هم صحیح نه شوه.

مسئله: که په یو ځناور کښې خو کسان شریک وی. اوهغه ټولے غوښے په ۲ پسې نه تقسیم کوی. بلکه په یو ځای په فقراء اواحباب کښې تقسیم کول یا پخې خو رول غواړی نو دا هم جایز دی. که تقسیم کوی. نو په دے کښې برابری ضروری ده.

مسئله: ډ قربانی ځرمن قیمت هیڅ ډ اجرت کښې ورکول جایز نه دی. ولے چه دے خیرات کول ئے ضروری دے.

مسئله: ډ قربانی غوښه کاذ ورکول هم جایز دی. بشرطیکه په اجرت کښې ونه ورکوی.

مسئله: ډ خصی وزه اومتر قربانی دوسته وه.

اعلان

ترجمان اسلام کے لئے مضامین اور کلام ارسال کرتے وقت اخبار کی پالیسی کا خاص خیال رکھیں۔ مضامین اور کلام معیاری، اخلاقی، اسلامی، تاریخی اور ادبی ہوں۔ اور کاغذ کے ایک رخ پر صاف تحریر کریں۔

انچارج۔ قاری حضرت گل
خطیب مسجد حق نواز خان بنوں شہر

(نوٹ) مولانا سید حضرت حسین احمد مدنی صاحبؒ کے ارشادات اگلے ہفتہ پھر دیئے جائیں گے۔

Scanned with CamScanner

اسلامی آدابِ گفتگو

حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم۔اے (عربی۔علوم اسلامیہ اردو، فارسی،
صدر شعبہ اسلامیات۔گورنمنٹ کالج۔ ایبٹ آباد،

یعنی بندے نے بات کو بالکل معمولی سمجھا اور لوگوں کو ہنسانے کی خاطر کہہ دی لیکن اللہ کے نزدیک وہ بات اتنی بری تھی کہ وہ شخص زمین و آسمان کے اندازہ دور جا گرا زبان کا پھسلنا قدموں کے پھسلنے سے کہیں زیادہ سخت ہے اس لیے قدم پھسل گئے تو زیادہ سے زیادہ زمین پر گر جائے گا اور اگر زبان پھسل گئی تو اتنی دوری پر جا گرے گا اور آخر کا عذاب الگ ہوگا۔

زبان کے آگے تمام اعضا کی درخواست

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ آپ نے فرمایا:

اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلها تکفر اللسان فتقول: اتق الله فینا نحن بك فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا۔

انسان صبح کو سو کر جب اٹھتا ہے تو بدن کے تمام اعضا زبان کے آگے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں (اے زبان) ہمارے معاملہ میں خدا کا خوف کر کیونکہ ہم تمہارے ساتھ وابستہ ہیں۔

اگر تو ٹھیک رہے گی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تو ٹیڑھا راستہ اختیار کرے گی تو ہم بھی کج رو ہو کر رہ جائیں گے۔

سب سے زیادہ خوفناک چیز

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سب سے زیادہ خوفناک چیز میرے لیے کیا خیال فرماتے ہیں تو آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا "اسکو" یعنی میں سب سے خطرناک زبان کو سمجھتا ہوں۔"

فاخذ بلسان نفسه وقال هذا"

اقوالِ حکماء حضرات

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔ اذا تم العقل نقص الکلام یعنی جب عقل مکمل ہو جاتی ہے تو گفتار میں کمی آجاتی ہے (عاقل بہت کم بولتا ہے)

وقیل:۔ ان الحکمة عشرة اجزاء:۔ تسعة منها فی الصمت والعاشر فی عزلة الناس

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت دانائی کے دس حصے ہیں ان میں سے نو حصے تو خاموشی میں ہیں اور دسواں حصہ لوگوں سے الگ تھلگ رہنا ہے۔

وقیل لرجل! بم سادکم الاحنف؟ فوالله ما کان باکبرکم سنا ولا باکثرکم مالا فقال:۔ بقوة سلطانه علی لسانه"

ایک آدمی سے کہا گیا کہ تم نے احنف کو اپنا سردار کیوں بنالیا۔

بخدا نہ تو وہ عمر میں تم سے بڑا ہے اور نہ مال کی کثرت میں۔ اس شخص نے جواب دیا ہم نے اسے اس وجہ سے سردار چنا ہے کہ اس میں اپنی زبان پر پورا کنٹرول کرنے کی پوری طاقت موجود ہے۔ یعنی اس نے اپنی زبان کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔ اور یہ خوبی اس کے سردار بننے کی کیا کم ہے۔

حضرت عمرؓ بن العاص کا ارشاد ہے۔

الکلام کالدواء ان اقللت منه نفع وان اکثرت منه قتل"

کلام دوا کی مانند ہے اگر دوا تھوڑی مقدار میں استعمال کی جائے تو نفع دیتی ہے اور اگر زیادہ استعمال کی جائے تو ہلاک کر دیتی ہے۔

وقال لقمان لولده: یا بنی اذا افتخرت بحسن کلامهم فافتخر انت بحسن صمتك: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا جب لوگ اپنی کلام کی اچھائی پر فخر کرنے لگیں تو تم اپنی خاموشی کی اچھائی پر فخر کیا کرو۔"

آدابِ گفتگو

بات ٹھہر ٹھہر کرنا چاہیئے"

احباب کہتے ہیں کہ جدید رجحان (Modern Trend) تو یہ ہے کہ بات کرتے وقت ہر لفظ بلکہ ہر حرف کا تلفظ صاف، واضح، (Clearly) اور جدا جدا، (Distinctly) کیا جائے۔

اگر احباب احادیث کا مطالعہ فرماتے تو یہ حقیقت ان پر کھل جاتی کہ اس تلقین آج سے چودہ سو برس پہلے تمام نبیوں کے خاتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی حدیث میں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ہر لفظ جدا جدا ہوتا تھا"

اور آپ گفتگو میں عجلت سے کام نہیں لیتے تھے اسی مفہوم کو حضرت عائشہؓ اس طرح ادا فرماتی ہیں:۔

کان کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم کلاما فصلا یفهمه کل من سمعه" (ابوداؤد شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ایک دوسرے سے جدا جدا یعنی الگ الگ ہوتا تھا اور جو شخص اس کو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا۔ ابوداؤد شریف ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کہتے تھے تو تین بار اس کا اعادہ فرماتے تھے اور گفتگو اتنی جلدی نہیں فرماتے تھے کہ مخاطب ہر ایک لفظ کو اور اس کے مفہوم کو اپنی گرفت میں نہ لا سکے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ کے حجرہ کے پہلو میں بیٹھ کر حضرت ابوہریرہؓ نے بڑی تیزی کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر اعتراض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تیزی کے ساتھ گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ کے الفاظ گننا چاہتا تو بخوبی گن سکتا تھا۔

(رواہ ابوداؤد)

گفتگو مختصر الفاظ میں کی جائے

گفتگو نہایت مختصر الفاظ میں کرنی چاہیئے ایک بار ایک شخص نے نہایت طویل گفتگو کی یا اس نے بہت طویل خطبہ دیا۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ نے سنا تو فرمایا کہ اگر وہ میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اختصار کیا کروں کیونکہ اختصار بہت ہی بہتر ہے (رواہ ابوداؤد)

گفتگو چبا چبا کر نہ کی جائے

گفتگو مسجع و مقفیٰ نہ کی جائے (یعنی تکلف امیر نہیں ہونی چاہیئے۔ چبا چبا کر باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ آپ نے ان تمام باتوں کی ممانعت فرمائی۔ ارشاد فرمایا خدا اس بلیغ دوست نہیں رکھتا جو اپنی زبان کو اس طرح توڑتا موڑتا ہے۔ جس طرح بیل اپنی زبان کو توڑ موڑ کر گھاس کھاتا ہے۔ نیز فرمایا جو شخص اسلوب کلام میں اس لیے ادل بدل کرتا ہے کہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائے خدا تعالیٰ قیامت کے نہ اس کا فدیہ قبول کرے گا نہ توبہ۔ (ابوداؤد بحوالہ سیرۃ النبی جلد ۶ صفحہ ۸۳)

(باقی آئندہ)

No. 67715 প্রশ্নাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7155
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর AHORE Price

الیکشن کے بعد مرزائیت جس نئے انداز سے سامنے آئی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان اپنی تنظیم پر از سر نو غور کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کے شعبۂ تبلیغ کو مضبوط بنائیں تاکہ اس موڑ پر بھی کفر کو شکست دی جا سکے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد کو تیز کیا جا سکے لہٰذا مسلمانانِ پاکستان سے اپیل ہے کہ

چرمہائے قربانی

جمعیۃ علماء اسلام

کو دیکر اسے مالی اعتبار سے مضبوط بنائیں

(حافظ الحدیث حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی

امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(مفکر اسلام حضرت مولانا) مفتی محمود ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

توسیلے زر کا پتہ:-

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری گیٹ ملتان فون ۲۱۱۹

کتبہ حفاظ

ترجمانِ اسلام لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

قطب زماں شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

○

سرپرست و مجدد:

بانی شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

○

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مفتی محمود کی متاعِ جمیلہ!

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ نعیم) معلوم ہوا ہے کہ چیف انجینئر واپڈا نے جناب مفتی محمود کی اپیل پر ریونیو آفس واپڈا پشاور کے افسران اور ان کے ماتحت عملہ کو ایک سرکلر کے ذریعہ یہ حکم دیا ہے کہ وہ ۱۳ فروری کو پشاور میں کام بند کر کے ۱۴ فروری کو ڈیرہ میں کام شروع کر دیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق ریونیو آفس کے پشاور سے ڈیرہ منتقلی میں تاخیر کی وجہ عملہ کی فرائض سے روگردانی تھی۔ اور عملہ کی یہ خواہش تھی کہ دفتر پشاور سے کسی صورت ڈیرہ منتقل نہ ہونے پائے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل متعدد پریس علماء کرام وغیرہ نے بھی کئی بار دفتر کو منتقل کرنے کے مطالبات کیے تھے مگر آخر کار مفتی محمود صاحب کی کاوشیں کامیاب رہیں اور واپڈا کے اہل کاروں کی سازشیں ناکام ہو گئیں۔

(ہفت روزہ "نعیم" ڈیرہ اسماعیل خان)

Scanned with CamScanner

لورالائی بلوچستان کے واصف صاحب کے چند سوالات

اور

کیا جمعیۃ علما اسلام کو پنجاب اور سندھ میں ناکامی ہوئی ہے؟

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی کا مُدلّل جواب

لورالائی (بلوچستان) سے جناب واصف صاحب نے چند روز قبل ایک خط محترم جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے نام لکھا تھا جس میں آپ نے موصوف سے یہ سوال کیا کہ جمعیۃ کی سندھ اور پنجاب میں ظاہری ناکامی کے کیا وجوہ ہیں حالانکہ لاہور کانفرنس سے تو اتنی بڑی توقع تھی کہ جمعیۃ ۷۵ فیصد سیٹیں حاصل کرے گی۔ چنانچہ موصوف نے اس کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل دے دیا عوام کے افادہ کے لیے وہ جواب قدرے ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

کرم ومحترم جناب واصف صاحب سلمہ ربہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخلاص نامہ بروقت ملا۔ بعض مصروفیات کی باعث جواب میں تاخیر ہوئی آپ نے اس بات پر صد مہ اور افسوس ظاہر کیا ہے کہ سندھ اور پنجاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندے انتخابات میں کامیاب نہیں ہوئے اس صدمہ اور پریشانی کی بنا پر آپ کا وہ تعلق ہے جو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ آپ کو ہے۔ اور الحمد للہ یہ حب فی اللہ کا شعبہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ آپ کو اجر عظیم ملے گا۔ (علماء کیوں ناکام رہے)

آپ فرماتے ہیں لاہور آئین شریعت کانفرنس کے موقعہ پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ۷۵ فیصد جمعیۃ کی کامیابی ہے بعض دوسری جماعتوں کا نام ونشان معلوم نہیں ہوتا تھا لیکن یہ کیا ہوا کہ جمعیۃ کے نمائندے کامیاب نہیں ہوئے اور بڑی اکثریت سے کامیاب ہوگئے۔

سوگذارش یہ ہے کہ یہ تو آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ متصرف حقیقی ذات ہے اللہ تعالیٰ جل سلطانہ کی

ع طرفۃ العین جہاں برہم زند
کن نے آرد کہ آنجا دم زند

اس کی شان ہے

ناکامی کے اسباب:۔

(سبب اول) اعجاب بالکثرت انسان کے کسب کو بھی بسا اوقات اس میں دخل ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے گردش احوال کے فلسفہ کی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ:۔

لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ۝

(سورۃ توبہ)

جس چیز یعنی دینی عددی اکثریت کا آپ نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے اور اس وقت موجب تسکین قرار دیا ہے اسی اعجاب کثرت کو قرآن مجید نے گردش حال کا سبب قرار دیا ہے اور حکمۃ اس میں یہ ہے کہ مسلمان کی نظر جب تک سبب کو اسباب پر رہتی ہے رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ مسلمان کی کامیابی کی بنیاد نصرت الٰہی میں ہے وما النصر الا من عند اللہ نص قطعی ہے۔ اور جب مسلمان اسباب کو دیکھ کر مطمئن ہونے لگتا ہے تو اوپر سے نظر ایک حد تک ہٹ جاتی ہے جس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ بھی اپنی نصرت ہٹا لیتے ہیں۔ فاثابکم غماً بغم الخ (ناکامی کے ذمہ دار)

یہ بھی ذہن میں رہے کہ اجتماعی کاموں میں اکابرین اور قائدین کی اقامت کے باوجود عام رفقاء کار کی لغزشوں سے بھی اس طرح کی پریشانیاں پیش آجاتی ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں یہ واقعہ موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز پڑھا کر اسباغ اور اکمال وضو کی تاکید فرمائی وتبلا دیا کہ بعض اوقات بعض مقتدیوں کے نقصان وضو کے باعث میری قرأت خلط ملط ہونے لگتی ہے یا تشابہ لگنے کی نوبت آجاتی ہے۔

احد کا واقعہ بھی اسکی واضح دلیل ہے کہ فوج کی کمان خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے مگر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی اجتہادی لغزش سے میدان جنگ کا نقشہ ہی بدل گیا۔

حنین کے اس واقعہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک موجود ہے۔ اعجاب بالکثرت کی وجہ سے بھی اس معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مبارک پاک ہے۔ مگر خمیازہ سب کو بھگتنا پڑا۔

بہرکیف میرا مقصد یہ ہے کہ عالم اسباب میں ہمارے ساتھیوں کا یہی اعجاب بالکثرۃ ہی اگر حالات بدل دینے کا سبب بن گیا تو کونسی تعجب کی بات ہے

سبب دوم قلت ذرائع:۔

علاوہ ازیں دوسرے بھی اسباب موجود ہیں جس کی وجہ سے علماء حق کو ظاہری کامیابی نہیں ہوئی۔ مثلاً مدت سے انگریزوں کی زبردست چالاکی سے مسلمانوں کو یہ سمجھایا گیا کہ دین کا تعلق صرف نماز روزہ اور اس قسم کی عبادات سے ہے معاملات معاشرات سیاسیات اور اقتصادیات سے اسلام کا کوئی تعلق ہی نہیں دین اسلام کو ناقص قرار دینے کی اس شرارت میں مسلمانوں کا دین سے ناواقف ہونے کی بنا پر انگریز کامیاب ہوگیا۔ اور کثرت سے مسلمانوں میں یہ غلط خیال جم گیا کہ واقعی اسلام اور شریعت کو دنیا کے کاروبار اور حکومت کے طور طریق سے کوئی تعلق نہیں۔ ادھر جمعیۃ کے پاس گھر گھر پہنچنے کے ذرائع نہ صرف قلیل بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے اس کے علاوہ ایسے کارکنوں کی تعداد بھی بالکل قلیل تھی جو عوام کے ہر قسم کے مغالطوں کو دور کر سکیں نہ جیپیں نہ پٹرول کے لیے دولت نہ کارکنوں کے لیے کوئی سہولت ان تمام موانعات کی وجہ سے ان تمام دوتہائی دور دراز علاقوں تک حقیقت حال نہ پہنچائی جا سکی جو ملک کے دور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے پڑے تھے اور جن کی تعداد ان سے بہت زیادہ تھی جن کو آپنے لاہور کی کانفرنس میں دیکھا تھا۔

(سبب سوم) اختلاف ذات البین۔

پھر اسلام ہی کے نام سے آپ جانتے ہیں کہ جمعیت کے مقابلہ میں جماعتیں اٹھیں یا اٹھائی گئیں۔ عوام جن کو عرصہ دراز سے دین اور دینی تعلیمات سے کوسوں دور رکھا گیا ہے ظاہر ہے کہ انکی قوت امتیاز اتنی مضبوط نہیں تھی کہ وہ وقت کی پیداوار دعویداران اسلام اور حقیقی خیر خواہان اسلام میں امتیاز کر لیتے۔ (سبب چہارم مخالفین کا غلط پروپیگنڈہ)

علاوہ ازیں خود مخالفین نے بھی تو عوام کو اسلام ہی کے نام کی دہائی دی:۔

ھذا اللہکم واللہ موسیٰ فنسیٰ۔

کہ اسلام تو یہی ہے جو ہم کہہ رہے ہیں علماء تو اس کو بھول ہی گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے ناآشنا مسلمان دنیاوی تعلقات کے پھندے میں پڑ کر اگر نام اور کام کے اسلام میں فرق نہ کر سکے تو کونسا مقام تعجب ہے

اسی قسم کے دوسرے اسباب ایسے پیدا ہوئے کہ ان علاقوں میں جمعیت کے نمائندے ظاہری کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوئے

حقیقی کامیابی لیکن آپ جانتے ہیں کہ اصل کامیابی صحیح نظریہ کے لیے صحیح طریق کار سے پوری محنت کرنا ہے اور جب کہ پنجاب اور سندھ کے رفقاء نے سخت ترین حالات میں بھی حق کے لیے جدوجہد کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۶ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

مطابق

۵ مارچ ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۹

قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

مرتّب و انچارج

حافظ محمد حنیف سہارنپوری

ملک نورالٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

شذرات

احمد حسین کمال

چیچہ وطنی کا الم ناک سانحہ

چیچہ وطنی میں ایک فرقہ کے مجرم و قاتل افراد کے تحفظ کے لئے ہماری مہربان پولیس نے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ پاکستان کے مسلمانوں کے دلوں پر گہری خراش بن کر نقش ہو گیا ہے۔

امن و امان کے ذمہ داروں کا یہ رویہ ایسا ہے جس پر ہر مسلمان کو ہزار بار غور کرنا چاہیئے اور ارباب اقتدار کو بھی بار بار سوچنا چاہیئے کہ وہ ایک قلیل ترین فرقہ کی دلداری میں اس ملک کی اکثریت کو کب تک اپنے قہر و غضب کا نشانہ بناتے رہیں گے۔

چیچہ وطنی میں جو کچھ ہوا یا کرایا گیا ہے کیا ہم اسے ایک گہری سازش سمجھیں؟

"مرزائیت" برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ایک ایسا ابتلاء ثابت ہوئی ہے جس کے تباہ کن اثرات نے مسلمانوں کو کسی وقت بھی سیاسی استحکام سے ہمکنار نہیں ہونے دیا۔

پاکستان کے قیام کے بعد بھی اسی کشمکش نے یہاں کے مسلمانوں کو آگھیرا۔

اور یہ مرزائیت کے مسئلہ کا ہی طفیل ہے کہ ۱۹۵۳ء سے آج تک ملک ادنیٰ ترین جمہوری حقوق تک سے محروم چلا آرہا ہے۔ چیچہ وطنی کے سانحہ نے پھر ۱۹۵۳ء کی حاکمانہ خون ریزیوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔

اور شاید پنجاب کے مسلمانوں کے لئے پھر کسی نئی آزمائش کا مرحلہ درپیش ہے۔

ہم اس مرحلہ پر مسلمانوں سے صبر و تحمل کی ہی درخواست کریں گے۔ تاہم ختم نبوت کے منکرین پر پھر ایک بار یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ مسلمان اپنے آخری نبی کے ناموس، ختم نبوت کے عقیدہ پر اپنی جانیں نچھاور کر دینا اپنے لئے دین و دنیا کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔

اور انہیں کسی طرح بھی ہراساں کر کے اس تمنائے شہادت سے باز نہیں رکھا جا سکتا۔

جمعیۃ علماء اسلام سے ہی صحیح رہنمائی حاصل ہو سکتی ہے

انتخابات کے بعد ملک و قوم جس نئی صورت حال اور سیاسی نشیب و فراز سے دوچار ہوئے ہیں اس میں تعمیری اور مثبت انداز میں جس جماعت کا کردار ابھر کر سامنے آیا ہے وہ جمعیۃ علماء اسلام ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام اول دن سے ہی تعمیری اور مثبت رویہ پر قائم چلی آرہی ہے۔ اور اس نے ہمیشہ نہایت سختی کے ساتھ ان تحریکوں و شورشوں کا نوٹس لیا ہے۔ جو دین اور سیاست کے نام سے مسلمان ملت کو فریب دینے اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

لیکن یہ واحد جماعت ہے جس نے ماضی میں بھی اسلام کی عظمت اور پاکستان کی سلامتی کو اپنی پالیسی کا محور بنایا اور آج بھی وہ اپنے اس موقف پر قائم ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کو ہر چہار طرف سے جس مکروہ و گمراہ کن پروپیگنڈے کا سامنا کرنا پڑا اور اسلام پسندی

کے نام سے جن تاریکیوں کے حملوں و یورشوں سے اسے ہر دَور آزما ہونا پڑا۔ اس کی وجہ سے وہ انتخابات میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر پائی۔ اگر ایسا ہو جاتا تو یقیناً آج پاکستان کی تاریخ امیدوں کے روشن اور بلند مینار کے سایہ میں آ چکی ہوتی۔ تاہم جتنی کچھ اسے کامیابی ہوئی حاصل ہوئی ہے، اس سے بھی اسلام کے سچے شیدائیوں اور وطن عزیز کے مخلص درد مندوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ اس وقت پاکستان کے مشرقی اور مغربی دونوں بازوؤں کی نگاہیں جناب مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی پر لگی ہوئی ہیں کہ ملک میں پیش بہ وجودہ نازک صورت حال کی گرہوں کو وہی کھول سکیں گے۔ اور جمعیۃ کے یہ دونوں مخلص و عظیم رہنما بھی پوری تگ و دو کے ساتھ عقدہ کشائی کی مہم میں شب و روز مصروف ہیں

ان دو عالمانِ دین کی بے لوث ملی و دینی خدمات پاکستان کی اسلامی، قومی و وطنی تاریخ کے لئے مایۂ ناز ہیں اور ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

یہ بات نہ صرف خوشگوار طور پر حیران کن و مسرت بخش ہے بلکہ ایک ایسی منہ بولتی حقیقت ہے۔ جس سے کوئی کور چشم ہی انکار کر سکتا ہے کہ برصغیر کی تحریک آزادی کے طویل دور سے لے کر پاکستان کے موجودہ سنگین حالات تک جب کبھی بھی صحیح رہنمائی مسلمان قوم کو میسر آئی تو وہ صرف علماء حق سے ہی حاصل ہوئی۔ علماء حق کے اس قافلہ کے علمبردار اور ان کی صحیح یادگار آج جمعیۃ کے یہ دونوں عظیم رہنما محترم مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث ہیں۔ جن سے مشورہ اور رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت کا احساس سیاسی زعماء سے لے کر ایوان صدر تک پھیل چکا ہے۔

اگر سیاسی جماعتوں کے سربراہوں اور حکومت وقت کے ذمہ داروں نے جمعیۃ کے ان اکابر سے اپنے رابطہ کو مضبوط رکھا تو یہ یقینی امر ہے کہ موجودہ سیاسی مشکلات پر بالآخر قابو پا لیا جائے گا۔ اور اگر خدانخواستہ ملک کسی بحران کا شکار ہو گیا۔ تو اس کی وجہ صرف یہ ہو گی کہ علماء حق کی ان باوقار و نمائندہ شخصیتوں سے ہمارے سیاسی زعیموں اور ارباب حکومت نے رابطہ توڑ لیا ہے۔

مشرق و مغرب کی موجودہ کشاکش میں جمعیۃ علماء اسلام ہی قابل اعتماد واسطہ کا کردار انجام دے سکتی ہے۔ اور دے رہی ہے۔

اس کی بات ایسے تمام شکوک و شبہات سے پاک ہو سکتی ہے۔ جو اس وقت مشرق و مغرب کے درمیان پھیلائے جا رہے ہیں۔

مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہی اپنے بے داغ و بے غرض سیاسی کردار کی بنا پر موجودہ سیاسی و دستوری اختلافات میں ذریعہ مفاہمت و اشتراک بن سکتے ہیں۔

انہیں ہی بیک وقت اسلام کی نمائندگی اور عوام کی نمائندگی کا امتیاز حاصل ہے۔

اور کوئی حلقہ و علاقہ جمعیۃ علماء اسلام سے یہ اندیشہ نہیں رکھتا کہ وہ اس کے کسی مفاد پر ضرب لگائے گی۔

اپنی اس حیثیت کے ساتھ جمعیۃ کے رہنما ہی موجودہ اختلافی مسائل میں صحیح رہنمائی بہم پہنچا سکتے ہیں اور ملک کو مستقبل کے خطروں سے بچا سکتے ہیں۔

موجودہ حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ملک کے دونوں حصوں اور تمام صوبوں کے درمیان مضبوط اتحاد قائم کرنے اور پاکستان کے عوام کو وحدت و مرکز کی لڑی میں خوش دلانہ منسلک رکھنے کا کام صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی انجام دے سکتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ہی حال و مستقبل کی امیدوں کا سہارا دیرینہ ہے اور ضرورت ہے کہ پورے ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط تر اور زیادہ سے زیادہ عوامی جماعت بنا دیا جائے۔ تاکہ اس طرح مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جمعیۃ کے دوسرے مقتدر رہنماؤں کے ہاتھ مضبوط ہوں اور وہ ملک کو درپیش حال و مستقبل کے خطرات و بحرانوں کا ازالہ کر سکیں۔

اب پاکستان کی نجات علماء حق اور جمعیۃ علماء اسلام کی رہنمائی و پروگرام میں منحصر ہے۔ اس حقیقت کو جتنی جلد سمجھ لیا جائے، پاکستان کے لئے اتنا ہی اچھا ہے۔

سیاسی بحران و تعطل
پیدا کرنے کی سازش

ملک کی تقسیم کو ۲۴ سال ہو چکے ہیں۔ پاکستان کا قیام اس تقسیم کے ذریعہ عمل میں آیا تھا۔ یہ تقسیم نہ جغرافیائی تھی، نہ نسلی تھی نہ قومی اور وطنی تھی۔ بلکہ اس تقسیم کی اساس برصغیر کے مسلمانوں کے علیحدہ وجود کا احساس تھا۔

برطانوی دور میں انگریز حاکموں کی مسلم دشمن سیاسی حکمت عملی اور ہندوؤں کے فرقہ پرستانہ رویہ نے مسلمانوں کے اپنے علیحدہ وجود کے احساس کو شدید تر بنایا۔ جو بالآخر پاکستان کے قیام اور تقسیم ملک پر منتج ہوا۔

مسلمانوں کا یہ احساس علیحدگی ۱۹۳۵ء میں پوری طرح ظاہر ہو چکا تھا۔ برطانوی حکومت نے لندن گول میز کانفرنس کے بعد ہندوستان کو ۱۹۳۵ء کے انڈیا ایکٹ کی صورت میں آئینی اصلاح و تغیر کا جو فارمولا دیا تھا۔ اس کے خلاف ہندوستان کے مسلمانوں کے ہمہ گیر ناخوشگوار ردعمل نے یہ واضح کر دیا تھا کہ وہ ہر حالت میں اپنے علیحدہ سیاسی وجود کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ مل جل کر رہنا ان کے لئے ناقابل قبول ہو چکا ہے۔

چنانچہ مسلمانوں کے اس احساس سے مختلف سیاسی و گروہی اغراض رکھنے والے گروہوں نے اپنا اپنا مفاد حاصل کرنے کی دوڑ دھوپ شروع کر دی

- مسلمانوں میں جو طبقہ برطانوی نظام حکومت کے نوکر شاہی و افسر شاہی سلسلہ سے منسلک تھا۔ اس نے آئندہ کے نظام حکومت میں ہندوؤں کے غلبہ کے اندیشہ کے پیش نظر اپنے بقاء و استحکام کی اغراض مسلمانوں کی علیحدگی کے احساس سے وابستہ کیں۔
- مسلمانوں کا جو طبقہ انگریزوں کی عطا کردہ جاگیروں زمینداریوں سے مستفید ہو رہا تھا۔ اس نے بھی اپنے معاشی مفادات و غلبہ کو قائم رکھنے کی آس مسلمانوں کے علیحدہ ملی وجود کے احساس سے باندھ لی۔
- مسلمانوں کا وہ طبقہ جسے انگریز حاکموں کی چھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کی پالیسی کی بدولت مسلمان و اسلام کے نام سے سیاسی برتری حاصل ہوئی تھی۔ اسے بھی اپنی سیاسی بالادستی قائم رکھنے کی امیدیں مسلمانوں کی علیحدگی کے احساس میں ہی نظر آئیں۔
- مسلمانوں کے دولت مند طبقہ کو جو اقتصادی میدان میں ہندو سرمایہ داروں سے بہت پیچھے رہ گئے تھے۔ اپنی سرمایہ دارانہ حیثیت بنانے کے لئے مسلمانوں کے علیحدہ وجود کے احساس میں اپنے تابناک مستقبل کی جھلک دکھائی دینے لگی۔
- وہ نام نہاد مذہبی فرقے جنہیں مسلمانوں کا سواد اعظم مسلمان ماننے کے لئے ہی تیار نہیں۔ لیکن ان کے اپنے فرقہ کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں مسلمان تسلیم کیا جائے۔ اور برطانوی حکومت کے طفیل جو بڑے بڑے مفادات انہیں نظام حکومت میں مل گئے ہیں وہ باقی و قائم رہیں۔ ان کو بھی اپنے مستقبل کی کامیابی مسلمانوں کے اس احساس میں ہی دکھائی دی
- مسلمانوں کے اس علیحدگی کے احساس میں بعض عزائم پرست و موقع شناس افراد کو اسلام کے نام سے اپنی خواہشات کے مطابق اپنے عزائم کی تکمیل کی راہ دکھائی دینے لگی۔
- بین الاقوامی سطح پر سامراجی عناصر جو ہمیشہ نو دریافت نو آزاد اور نو زائیدہ قوموں و ملکوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کی تاک میں رہتے ہیں انہیں بھی مسلمانوں کے احساس علیحدگی میں اپنے آئندہ کے مقاصد کی تکمیل کی راہیں تلاش کرنے کا سنہرا موقعہ نظر آیا۔
- البتہ ایک بہت ہی قلیل عنصر تھا۔ جس کی تمام تر تمنائیں اس علیحدگی کے احساس میں خالص اسلامی معاشرہ کے قیام، اسلامی احکام کے نفاذ اور اسلامی نظام کے غلبہ کی تھیں۔

تاہم سیاسی تجربہ رکھنے والے مخلص عنصر کو بجا طور پر یہ اندیشہ لاحق رہا کہ مسلمانوں کے اس علیحدگی کے احساس میں آخر الذکر عنصر کا اثر شاید ہی کام کر سکے۔ البتہ بقیہ اول الذکر عناصر اپنے اپنے مفادات کے حصول و تکمیل میں لگ پڑیں گے۔

چنانچہ پاکستان کے قیام کے بعد ایسا ہی ہوا۔ جلد ہی تین طبقے پاکستان کے اقتدار، سیاست اور معیشت پر چھا گئے۔

برطانوی حکومت کے دور کا نوکر شاہی طبقہ۔ قدیم و جدید جاگیردار و سرمایہ دار طبقہ، بین الاقوامی سامراج کا ایجنٹ طبقہ۔

کم و بیش ۲۴ سال تک پاکستان کے عوام نے ان تین طبقوں کی بالادستی میں مجبوری، محکومی اور محتاجی کی زندگی بسر کی ہے۔

ان تین طبقوں نے پاکستان کی سالمیت بمعنیٰ مرکزیت

(باقی صفحہ ۶ پر)

مقالہ خصوصی ——— احمد حسین کمال

صحیح فیصلہ

عوامی لیگ کے چھ نکات سے اگر پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ان نکتوں کو یقیناً رد کر دینا چاہیئے۔

لیکن انہیں قومی اسمبلی کے اجلاس میں ہی وسیع تر افہام و تفہیم کے بعد رد کیا جا سکتا ہے نہ کہ اجلاس کا بائیکاٹ کر کے۔

قومی اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کر کے ان نکات کو رد نہیں کیا جا سکتا، بلکہ یہ طرز عمل مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان اختلاف و بُعد کی خلیج کو وسیع تر اور گہرا کرنے کے مترادف اور نکات سے بھی بدتر صورت حال کو دعوت دینا ہے۔

اگر مغربی پاکستان کی سب ہی جماعتیں قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کا بائیکاٹ کر دیتی ہیں تو اس کا صریح مقصد یہ ہی اخذ کیا جائے گا کہ مغربی پاکستان نے متفقہ طور پر مشرقی پاکستان سے اپنا تعلق ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ایک طرح سے مشرقی اور مغربی تقسیم کو حقیقت واقعہ میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس وقت زیادہ سے زیادہ خطرہ اگر ہے تو یہ ہے کہ عوامی لیگ قومی اسمبلی میں اپنی واضح اکثریت کے بل پر نکات کو دستور کی اساس بنا ڈالے گی۔ اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ فی الحال ایک کمزور مرکز والی حکومت پاکستان میں قائم ہو گی۔ جسے تھوڑے دن کے تجربہ کے بعد دستور پر نظر ثانی سے مضبوط تر بنایا جا سکتا ہے۔

لیکن مغربی پاکستان کے تمام صوبوں اور جماعتوں کی طرف سے قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے بائیکاٹ کا نتیجہ مشرقی پاکستان کے نمائندوں کے کسی اور زیادہ سخت فیصلہ کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے اور عملاً مشرقی پاکستان سے علیحدگی اختیار کرنے کے مترادف بن سکتا ہے۔

ان حالات میں جمعیۃ علماء اسلام کا قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کا فیصلہ نہ صرف اہم، تاریخی بلکہ پاکستان کی وحدت اور سلامتی کو بچانے والا ہے۔ اور زبردست سیاسی دانش و جرأت کا مظہر ہے۔

پیپلز پارٹی کی طرف سے قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے کی بات ایک حد تک قابل فہم ہے۔ پیپلز پارٹی کی موجودہ پوزیشن ایسی ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرنے پر کسی حد تک مجبور ہے۔ لیکن عبدالقیوم صاحب کی لیگ اور دولتانہ صاحب کی لیگ اور دوسری بعض جماعتوں کی طرف سے بائیکاٹ کا فیصلہ ناقابل فہم ہے۔ ماتوان سب کو کھل کر پیپلز پارٹی کے فیصلہ کی حمایت کرنی چاہیئے تھی اور بھٹو صاحب کے موقف کا ساتھ دینا چاہیئے تھا اپنی اپنی جگہ بائیکاٹ کا فیصلہ نہ مغربی پاکستان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے، نہ متعلقہ جماعتوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ پیپلز پارٹی کے موقف کو مضبوط بنا سکتا ہے۔

اگر اس دوران کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے۔ جس کی بنا پر بھٹو صاحب اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کا فیصلہ کر لیتے ہیں جس کا غالب امکان ہے۔ تو بائیکاٹ کرنے والے یہ گروپ اپنے آپ کو کس مقام پر پائیں گے۔

اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ نکات پاکستان کے کسی صوبہ کے خلاف نہیں جاتے۔ ان نکات کی موجودگی میں پاکستان کا کوئی صوبہ کسی صوبہ پر حاوی نہیں آ سکتا، نہ ان نکات کے ذریعہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان کے صوبوں پر کوئی فوقیت و بالادستی حاصل ہوتی ہے اور نہ مغربی پاکستان کا کوئی صوبہ اپنے برادر صوبوں پر تفوق قائم کر سکتا ہے۔ بلکہ صوبوں کے درمیان طاقت و اختیار کا توازن برقرار رکھنے میں یہ نکات کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان سے جو خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ وہ مجموعی طور پر پاکستان کی مرکزیت کا ہے۔ اور اس میں صرف تین امور ایسے ہیں جنہیں پیچیدہ اور قابل نشوشیں سمجھا جا رہا ہے ایک مرکز کو ٹیکس لگانے کا اختیار، دوسرے بیرونی تجارت میں صوبوں کا علیحدہ علیحدہ دخل اور تیسرے بیرونی امداد کے حصول میں ہر صوبہ کی براہ راست مداخلت لیکن یہ تینوں نزاعی امور بھی اسمبلی کے کھلے اجلاس میں بحث و تمحیص سے طے پا سکتے ہیں اور جو نکات کی تفصیلات میں دفعہ وار ان کی ایسی وضاحت کی جا سکتی ہے جس سے یہ خدشات رفع ہو جائیں۔

بہرحال نکات کو تسلیم کیا جائے۔ ان کی قابل قبول وضاحت کرائی جائے، یا انہیں جزوی طور پر یا کلی طور پر رد کیا جائے۔ یہ تمام باتیں اسمبلی کے اجلاس میں افہام تفہیم کے جذبہ کے ساتھ روادارانہ اسپرٹ میں کی جانا چاہیئے۔ تاکہ پاکستان کی سالمیت کو محفوظ رکھا جا سکے۔

نکات کی منشا دانہ مخالفت میں قومی اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کر کے مغربی پاکستان کی طرف سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا غیر مآل اندیشانہ نقطۂ آغاز نہیں پیدا کر دینا چاہیئے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس خطرہ کا سدباب کرنے اور پاکستان کے وجود، سالمیت اور مرکزیت کو بچانے کے لئے قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہی ہے تاکہ مشرقی پاکستان کے بھائی یہ نہ کہہ سکیں کہ مغربی پاکستان والوں نے بائیکاٹ کر کے ہم سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

۲۶ فروری ۱۹۷۱ء

جمعیۃ علماء اسلام اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہو گی

موجودہ آئینی بحران نے طول پکڑا تو ملک کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائیگی

پشاور۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مجلس شوریٰ کے اجلاس نے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اخباری رپورٹ کے مطابق جمعیۃ کی قرار داد میں کہا گیا ہے کہ اگر قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ اکثریتی پارٹی یک طرفہ کارروائی عمل میں لا رہی ہے تو جمعیۃ اجلاس کا بائیکاٹ کرے گی۔ اجلاس میں موجودہ آئینی تعطل کو دور کرنے کے لئے قومی اسمبلی کے اجلاس سے افہام و تفہیم کے لئے صدر یحییٰ سے گول میز کانفرنس بلانے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں جیکبہ وطنی کے حادثہ پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا کہ جیکبہ وطنی کے حادثہ کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے اور شہداء کے ورثا کو معاوضہ دیا جائے۔ (اخباری رپورٹ)

تصحیح نظم

گزشتہ شمارہ میں مرزا جانباز کی آخری مختصر پر نظم کا پہلا، تیسرا اور آٹھواں مصرعہ غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح اس طرح ہے۔

۱۔ تا عمر زندگی سے گریزاں رہے ہیں ہم ——— یعنی قضا سے دست و گریباں رہے ہیں ہم

۳۔ مرعوب کر سکی نہ چمن میں بہار گل ——— اپنے چمن میں آپ بہاراں رہے ہیں ہم

۸۔ پابندئ قفس کبھی حائل نہ ہو سکی ——— رندان کی اوٹ میں بھی غزلخواں رہے ہیں ہم

(ادارہ)

ماتحت جمعیتیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام کے مجلس شوریٰ کے اجلاس کی مکمل کارروائی، اہم فیصلے، اہم تجاویز، قراردادیں اور جملہ شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ ترجمان اسلام میں صرف قراردادیں شائع ہوئی تھیں کارروائی نہیں آ سکی تھی۔ اس وجہ سے اب وہ مکمل کارروائی کتابچہ کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔

فی سینکڑہ ۱۰/۰۰ روپے بمعہ ڈاک خرچہ ۲۵ سے کم کے لئے آرڈر نہ بھیجیں۔

غلام اکبر سلیمانی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان چوک نگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

بقیہ — شذرات

اور اسلام کے نام کا مسلسل استعمال کرکے عوام کو نہ صرف مغلوب بلکہ بے وقوف بنائے رکھنے کی کوشش کی ہے۔

نیز عوام میں اقلیتی فرقوں نے اور مذہبی تجدید و تجارت کے داعیوں نے ذہنی و عملی انتشار برپا کرنے کا عمل جاری رکھا۔ اور سامراج دوست سیاسی جنگ کا چکر وقفہ وقفہ سے چلایا

حالیہ انتخابات میں دونوں بازوؤں کے عوام نے اپنی پسند کا جس طرح اظہار کیا ہے۔ اس نے تمام مفاد پرستوں کو غمناک حیرت میں ڈال دیا ہے۔

ز کر شاہی طبقہ، سامراج دوست طبقہ اور نو خیز جاگیردار و سرمایہ دار طبقہ نیز مذہب کے نام پر تجدید و تجدد کی تحریکیں برپا کرنے والے گروہ اور بعض نام نہاد مسلمان اقلیتی فرقے انتخابات کے ان غیر متوقع نتائج سے پریشان ہو کر اس کوشش میں مصروف ہیں کہ دستور سازی کے بارے میں ایسے مسائل کھڑے کر دیئے جائیں۔ جن کی وجہ سے بدترین قسم کا تعطل رونما ہو جائے۔

امریکہ ہند چینی میں جنگ لو وسعت دے رہا ہے

امریکہ نے ویٹ نام کی جنگ کو کمبوڈیا اور لاؤس تک وسیع کر دیا ہے اور جنوب ایشیا کا یہ تمام علاقہ جنگ کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ ویٹ نام کی جنگ میں امریکہ کے تمام اندازے غلط اور الٹے ثابت ہوئے ہیں۔ اور اگر صورت حال یوں ہی جاری رہی تو عین ممکن ہے کہ کچھ دنوں بعد تھائی لینڈ اور کوریا سمیت یہ جنگ ایک طرف جاپان تک اور دوسری طرف برما تک پھیل جائے۔ اور اس طرح خونریزی کی سرحدیں بڑھتے بڑھتے مشرق کی تمام سرحدوں کو پھلانگ جائیں۔

امریکہ سالہا سال سے ہند چینی کے تنازعہ میں ایک فریق بنا ہوا ہے اور ابھی تک ایک انچ بھی اپنے منصوبوں کو آگے نہیں بڑھا سکا ہے۔ بلکہ فوجی اور سیاسی اعتبار سے ہمیشہ زک اٹھاتا رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ اس تضیعہ سے نہ تو اپنے آپ کو علیحدہ کرنے پر آمادہ ہوتا ہے اور نہ اس کے مناسب حل کی راہ کے ساتھ اتفاق کرتا ہے۔

امریکہ کی اس نارواں اور جارحانہ قزاقی کی پالیسی نے مشرق کی نو آزاد قوموں میں جوابی جارحیت کا رد عمل پیدا کر دیا ہے اور ہر جگہ گوریلا انقلابیوں کے دستے بن رہے ہیں۔ اور جوابی تخریب کارانہ کارروائیاں زور پکڑتی جا رہی ہیں۔

افریقہ میں سیاسی صورت حال

یوگنڈا میں برطانیہ نواز فوجی انقلاب کی کارروائی نے اس خطہ زمین پر کچھ نئے خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ یوگنڈا میں جس فوجی نے حکومت کا تختہ الٹا ہے۔ اسے مسلمان بتایا جاتا ہے۔

یوگنڈا میں مسلمان بالکل اقلیت میں ہیں اور اس ایک مسلمان جنرل کی اس کارروائی و برطانیہ نوازی کا اثر وہاں کی اکثریت پر یقیناً ناخوشگوار گذرے گا۔

علاوہ ازیں یہ صاحب ہمیشہ سے اسرائیل کے حامی اور مداح رہے ہیں۔ اور عرب اسرائیل تنازعہ میں یہودیوں کی علانیہ حمایت کرتے رہے ہیں۔ افریقہ کے ملکوں میں برطانوی بالادستی کے حق میں ہیں۔ اور وہاں گوری اقلیت کی حکمرانی کو جائز قرار دیتے ہیں۔

سنا ہے کہ ان صاحب نے دنیا کے مسلمانوں کو اپنا حامی بنانے کے لئے اسلام کا نام بھی استعمال فرمایا ہے اور امریکہ دوست نام نہاد اسلامی جماعتوں سے متعلق بعض افراد نے ان صاحب کو مجاہد اسلام کا اعزاز دینا شروع کر دیا ہے۔

تنزانیہ میں منعقد ہونے والی افریقی ملکوں کی حالیہ کانفرنس میں تنزانیہ کے صدر نے کتنی صحیح اور برمحل بات کہی ہے کہ افریقہ کے جن ملکوں کو مغربی سامراجیوں نے آزادی دی ہے۔ یہ آزادی صرف جھنڈے کی آزادی ہے۔ حقیقی آزادی کے لئے ابھی افریقی عوام کو ایک زبردست اور جانگسل جدوجہد سے گذرنا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں امن کے امکانات

مشرق وسطیٰ کے تازہ ترین حالات کی نوعیت یہ ہے کہ اسرائیل کے ساتھ براہ راست تنازعہ میں فریق کی حیثیت سے اب تنہا مصر ہی نظر آرہا ہے۔ باقی عرب ممالک نامؤثر تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

ڈاگ ہمرشولڈ کے مشن کی تمام دوڑ دھوپ صرف اسرائیل اور مصر کے درمیان محدود ہے۔ اور اب مستقبل میں جو کچھ نمودار ہوگا۔ وہ اسرائیل اور مصر کے آئندہ اقدامات کے نتیجہ میں ہی ہو سکے گا۔

مصر اپنے موقف پر بدستور قائم ہے۔ اس کا مطالبہ یہی ہے کہ اسرائیل ۱۹۶۷ء کی سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق مقبوضہ عرب علاقے خالی کرے۔ اور فلسطینی مہاجروں کے قانونی حقوق تسلیم کئے جائیں۔ اس کے بعد ہی کسی قسم کی مفاہمت قابل غور ہو سکتی ہے۔ البتہ مصر نے ایشیائی افریقی ملکوں کی تجارتی مشکلات کے پیش نظر یہ پیشکش ضرور کر دی ہے کہ اگر اسرائیل نہر سویز کے مشرقی کنارے خالی کر دے تو جہازوں کی آمد و رفت کے لئے نہر سویز کو دوبارہ کھولنے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔

اب مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کا انحصار امریکہ کے زیر اثر اسرائیل کا رویہ پر ہے کہ وہ کیا طرز عمل اختیار کرتا ہے۔

مرتبہ
حافظ خلیل احمد قریشی

ہفتہ رفتہ

عالمی خبریں

سندھ کا پانچ لاکھ روپیہ

صوبہ سندھ کے پانچ لاکھ روپے اچھانک سابق مغربی پاکستان کی حکومت کی طرف واجب الادا ہیں۔ اس کا انکشاف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سید قطب علی شاہ نے کیا ہے۔

کابینہ ٹوٹ گئی

صدر یحییٰ خاں نے سیاسی صورت حال کے پیش نظر کابینہ توڑ دی ہے۔ کابینہ توڑنے کے متعلق کئی پارٹیوں نے الیکشن سے پہلے مطالبہ کیا تھا۔ لیکن اس وقت یہ مطالبہ منظور نہیں ہوا تھا۔ کابینہ توڑنے کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ لیکن مجیب اور بھٹو نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھ چھوڑا ہے

شاہ نورانی نے جمعیۃ کے موقف کی حمایت کر دی

جمعیۃ علماء پاکستان کے ایک لیڈر مولانا شاہ نورانی نے کہا ہے کہ دفاع اور امور خارجہ غیر ملکی تجارت اور کرنسی مرکز کے پاس ہونی چاہیئے۔ یاد رہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی ایک عرصہ سے یہی مطالبہ کر رہے ہیں کہ دفاع امور خارجہ تجارت اور کرنسی مرکز کے پاس ہونی چاہیئے

لنکا کا اظہار افسوس

لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرانائیکے نے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کی کشیدگی پر اظہار تشویش کیا ہے۔ صدر یحییٰ خاں اور اندرا گاندھی سے ایک پیغام میں اپیل کی ہے کہ وہ ایشیا میں امن کے مفاد کے لئے باہمی مذاکرات سے موجودہ کشیدگی کو دور کریں۔

قیوم لیگ اور کونسل لیگ کا اعلان

قیوم لیگ نے قومی اسمبلی کے اجلاس کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا ہے جبکہ کونسل لیگ میاں ممتاز دولتانہ نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں قومی اسمبلی کا اجلاس بے سود ہے۔

اندرا گاندھی کا جنگی جنون

بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے الہ آباد کے نزدیک ایک جلسہ میں بھارتی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ سرحدوں پر موجودہ خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

سوات کا خالص شہد
اور سوات کی لوئیاں، چترالی چغے اور کاغانی لوئیاں، کوٹ کی پٹی اور سلاجیت خالص مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں۔ (مولانا) محمد ابراہیم (صاحب) جامع مسجد نئی انارکلی لاہور

تیز تر گامزن منزلِ ما دور نیست

(از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے آنرز سیکرٹری دفتر پارلیمانی امور)

پاکستان اُس دن وجود میں آگیا تھا، جب ہندوستان میں پہلا غیر مسلم مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب مسلمانوں کی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی تھی مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے، وطن نہیں نہ ہی نسل۔ ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا۔ تو پہلی قوم کا فرد نہیں رہا۔ وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد ہوگیا۔ اور اس طرح ہندوستان میں ایک نئی قوم وجود میں آگئی۔

آزاد قوموں کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنا جائزہ لیتی اور محاسبہ کرتی ہیں کہ ہم نے آزادی سے ہمکنار ہونے کے بعد کیا کھویا اور کیا پایا۔ ہم نے اپنے جذبہ، خلوص، ایثار اور مسلسل جدوجہد سے کن کن مشکلات پر قابو پایا اور کیسی کیسی مہمیں سر کیں۔ اور ہماری کون کون سی کوتاہیاں مقاصد کے حصول میں رکاوٹ بن گئیں۔

جب ہم اس نقطہ نظر سے اپنا محاسبہ کرتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ آج سے تیئس برس پہلے جہاں سے چلے تھے وہیں کھڑے ہیں۔ بلکہ ہمارے قدم اس سے بھی کچھ پیچھے ہیں۔ اس صورت حال کے احساس ندامت سے ہماری گردنیں جھک جاتی ہیں۔

برصغیر میں تحریک پاکستان کی مقبولیت اس کے سوا کچھ نہیں تھی کہ مسلمان پاکستان میں اسلام کی سربلندی اور معاشی انصاف کے اسلامی تصورات کی عملداری کے خواہاں تھے۔ اور انہیں یقین تھا کہ پاکستان میں قائم ہونے والی حکومت حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی مملکت ہوگی۔ لیکن یہ حقیقت پاکستان کی تاریخ کا سب سے المناک باب ہے کہ حصول آزادی اور حصول اقتدار کے بعد ہمارے سیاست دان کرسیوں اور وزارتوں کی کشمکش میں ایسے اُلجھے کہ انہیں یاد ہی نہ رہا کہ نظریاتی مملکت نے ان پر کیا فرائض عائد کر دیئے ہیں۔ شاید اس سے زیادہ تلخ بات اور کوئی نہ ہو کہ اسلام کو پاکستان میں ایک سیاسی قوت کی حیثیت سے ختم کرنے کی کوششیں اس جماعت کے دور اقتدار میں شروع ہوئیں۔ جو پاکستان کی خالق ہونے کی ناحق دعویدار ہے۔ اگر ملک میں اسلامی اقدار کی ترویج پر مخلصانہ توجہ دی جاتی تو گذشتہ تیئس برس میں یہاں نت نئے تجربوں کی نوبت نہ آتی اور نہ ہی عوامی مسائل اس طرح پیچ در پیچ ہو جاتے۔ اس پورے عرصہ میں مسلسل اسلام کا نام لیا جاتا رہا۔ مختلف اوقات اسلامی مشاورتی کونسلیں اور کمیٹیاں بھی بنتی رہیں۔ لیکن آج تک عوام یہ نہ جان سکے کہ اوامر و نواہی کے قیام کے لئے ان کونسلوں کی کن سفارشات کو پذیرائی بخشی گئی۔ اور نفاذ کے قابل سمجھا گیا۔ برسر اقتدار طبقہ کے اس تغافل کے باعث ملک میں غیر اسلامی تصورات تیزی کے ساتھ پھیلتے گئے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ بچا، جس میں فاسد عقائد و اعمال راہ نہ پاگئے۔ اسلامی اقدار اور شعائر کی توہین جس اخلاق باختہ معاشرہ کو جنم دے رہی ہے۔ وہ ایک سچے مسلمان کے لئے ایک کوفت کا باعث ہے۔

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

اسلامی ریاست پر سب سے پہلا حملہ سکندر مرزا اور ایوب خاں کی افواج خواہشات نے کیا۔ اور اسلامی دستور یعنی قرارداد مقاصد جسے ہم نے ایک عالم کے سامنے فخر کے ساتھ پیش کیا تھا۔ اس کی رسوائیوں کا سامان فراہم کیا آمریت جمہوریت کو نگل گئی۔ اور ریاست کا غدار گیارہ برس تک اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مذاق اڑاتا رہا۔ گیارہ برس کے اس طویل عرصہ میں وہ اشتراکی ٹیکنیک بے پناہ قوت حاصل کر گئی۔ جس کا مقصد پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کی بیخ کنی تھا۔ دستور کو سیاسی زندگی سے خارج کرنے کا ایک ہی خطرناک نتیجہ نکلا کہ ملک نہ ختم ہونے والے سیاسی بحران میں مبتلا ہوگیا۔ عوام جو سیاسی عدم توازن کے بوجھ سے ہلکان ہوتے جا رہے ہیں۔ حیرت اضطراب کے عالم میں سیاسی دنگل کا تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ تماشہ اب دیر تک نہیں چلے گا۔ اور یہ تماشے کا کون سا وقت ہے۔ قوم آکسیجن ٹینٹ میں پڑی ہے۔ اور سیاسی منچلوں کو کرتب دکھانے کی سوجھی ہے۔ پاکستان کی خاک شدہ سیاست پر ایک بار پھر دستور کی بنیادیں اٹھانے کا مسئلہ درپیش ہے۔ سرزمین پاکستان تشنہ ہے اور اس کی تشنگی صرف اسلامی آئین سے ہی بجھائی جا سکتی ہے۔

قوم کو اسلامی دستور بنانے کا یہ آخری موقع ملا ہے اور اب اسلامی اور غیر اسلامی قوتوں میں آئینی جنگ ناگزیر ہوگئی ہے۔ دستور سازی کا مرحلہ اب دور نہیں ہے اراکین قومی اسمبلی کان کھول کر سن لیں کہ اب پاکستان کے عوام بالغ رائے دہندگی کے اصول کی بنا پر سیاسی اعتبار سے ناقابل تسخیر قوت بن چکے ہیں۔ اب نہ وہ کسی سیاسی سازش کو برداشت کریں گے۔ اور نہ کسی کو ریاست کا بے رحم آمر بننے دیں گے۔ جو اصحاب اس قسم کے عزائم رکھتے ہیں۔ انہیں عوام کے غیظ و غضب سے پناہ مانگنی چاہیئے اور ایوب خاں سے پوچھنا چاہیئے۔ جو خاموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید کے مصداق زبان حال سے پکار رہا ہے

ما نہ کردم شما حذر بکنید

اس صورت حالات کو علماء حق کب برداشت کر سکتے تھے اور وہ میدان عمل میں آگئے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا موقف یہ ہے کہ اگر ہم اسلام کی تعلیمات کو عملی شکل دیں تو پھر کسی مفاد پرست لیڈر کے لئے علیحدگی کا نعرہ لگانے کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اور اسی طرح کشمیر کا مسئلہ جو تیئس برس سے لاینحل ہے۔ اسے بھی ہم صرف مذہب کی بنیاد پر حل کر سکتے ہیں۔ مذہب اور جداگانہ قومیت کے تصور سے دستبردار ہو کر پاکستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ اور خود پاکستان کی حفاظت بھی ہم صحیح معنوں میں اسی وقت کر سکتے ہیں۔ جب ہماری اجتماعی اور انفرادی زندگی کی بنیادیں مذہب پر استوار ہوں۔ حتیٰ کہ ہمارے معاشرہ کو افلاس، بیماری اور بے روزگاری جیسے جو مادی مسائل درپیش ہیں۔ ان کا ٹھوس اور مثبت حل بھی صرف اسلام کے عملی نفاذ میں مضمر ہے۔ اور اسی طرح ہم اپنے وطن عزیز کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام نے جو آئینی کمیٹی تشکیل دی تھی اس نے اسلامی آئین کی تدوین مکمل کر لی ہے۔ اس آئین کی اساس وہی ہے۔ جو ہماری جمعیۃ کے بانی حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی نے قرارداد مقاصد ترتیب دے کر سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اور جس کے خطوط اور حدود کا تعین اکتیس مختلف مکاتیب فکر کے زعماء علماء نے اکیس نکات پر مبنی کیا تھا۔ آئین جمعیۃ علماء اسلام میں مندرجہ ذیل بنیادی باتوں کو خاص طور پر شامل کیا گیا ہے۔

"ساری کائنات کی حاکمیت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے اہل پاکستان کی طرف اقتدار کا استعمال ایک مقدس امانت ہے۔ اسلام کے عادلانہ معاشرہ کے اصول کارفرما ہونے چاہئیں۔ آزادی، مساوات، رواداری اور معاشرتی عدل کے وہ تصورات پیش نظر رکھے جائیں۔ جو تصورات اسلام نے پیش کئے ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اپنی زندگی اسلام کی تعلیمات کو ان تقاضوں کے مطابق ڈھال سکیں۔ جن کی تشریح قرآن و سنت میں کی گئی ہے۔ تاکہ پاکستان کے عوام فلاح پا سکیں۔ اور اقوام عالم میں شایان شان اور باعزت مقام حاصل کر سکیں۔ اور عالمی امن کے حصول اور انسانیت کی ترقی و خوشحالی میں بھرپور حصہ لے سکیں۔

اسلام چند مذہبی معتقدات کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ ایک تہذیب ہے۔ ایک نظام زندگی ہے اور عظیم روایات کی ایک رواں دواں تاریخ ہے۔"

اب پاکستان کے باسیوں کی خوش قسمتی کا دور آپہنچا ہے۔ جادہ مستقیم پر چلنے والے علماء حق بہت جلد اسلامی آئین کو ایوان اسمبلی میں پیش کر دیں گے۔ اور پھر حق و باطل کا معرکہ ہوگا۔ اور باوجود قلت تعداد کے علماء کے کلمہ حق سے ظلمت کافور ہو جائے گی۔ اور اگر عددی برتری کے بل بوتے پر بڑی پارٹیوں نے اسلامی آئین کو مسترد کرنے کی جسارت کی تو پھر اسمبلی میں معرکہ ہو کے رہے گا۔

اگر ایسے ہنگامی حالات پیدا ہوئے تو پاکستان کے بارہ کروڑ فرزندان توحید حمیت دینی سے سرشار ہو کر جمعیۃ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے باطل قوتوں سے ٹکرا کر انہیں پاش پاش کر دیں گے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ

لیبیا میں احیائے اسلام کی تحریک

ماہ رمضان المبارک کے اواخر میں راقم الحروف مدینہ طیبہ میں مقیم تھا کہ مملکت لیبیا کے پاکستانی سفارت خانے کا اسلام آباد سے ایک دعوت نامہ پہنچا کہ حکومت لیبیا کے زیر تحت طرابلس (ٹرپولی) میں ایک اسلامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے، بحیثیت پاکستانی مندوب آپ شرکت کریں۔ یہ دعوت نامہ کراچی مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں آیا تھا۔ یہاں سے بذریعہ ڈاک مجھے مدینہ طیبہ بھیج دیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ ہوائی جہاز کا ٹکٹ بھی بھیج گیا۔ جب سفارت خانے والوں کو معلوم ہوا کہ میں حجاز مقدس میں ہوں تو پتہ معلوم کر کے ایک طویل ٹیلیگرام بھی دیا۔ ایک ٹیلی گرام مدینہ دیا گیا اور ایک مکہ مکرمہ اور پھر تیسرا ٹیلی گرام جدہ دیا گیا کہ بیروت سے تمہاری سیٹ ۱۰ دسمبر ۷۴ء کو برائے طرابلس محفوظ کر دی گئی ہے۔ کچھ عرصہ سے لیبیا میں انقلابی حکومت قائم ہو چکی تھی اور ملک ادریس تخت سلطنت سے محروم ہو گئے تھے۔ غالباً اہلبیت رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی یہ آخری حکومت مغرب میں تھی جو ختم ہو چکی تھی۔ اور یہی خیال تھا کہ جس طرح انقلابی حکومت سوریہ (شام)، سوڈان اور جنوبی یمن کی ہے اسی طرح کی یہ حکومت بھی ہوگی۔ جن کے حالات سامنے آ چکے تھے اس لئے کچھ زیادہ خیر کی توقع نہ تھی۔ لیکن دعوت نامے کا پروگرام اور کانفرنس کا ایجنڈا جب پڑھا، توقع کے خلاف پایا۔ جن اتفاق سے میں مسجد نبوی کے مقدس ترین حصہ ریاض الجنۃ میں بیٹھا تھا۔ جمعہ کا دن اور عصر کے بعد کا وقت تھا۔ اسی مقام مقدس میں دعوت نامہ لانے والے پیغام محمد بنوری سلمہ نے لا کر دیا۔ جو اس سفر میں اصالۃً میرے ساتھ تھا۔ اس لئے دعا اور غور و فکر کا موقع مل گیا۔ پھر دو تین یوم بعد وکیل الوزارات الاستاذ محمد مبارک شامی سے جو آج کل کلیۃ الشریعۃ مکہ مکرمہ کے عمید ہیں ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی مدعو ہیں، اور وکیل الوزارات مصطفیٰ زرقاء شامی جو آج کل کویت کی حکومت کی طرف سے اسلامی کانفرنس میں مدعو ہیں اور جو [illegible] سے وکیل الوزارۃ [illegible] شامی ہوائی جہاز [illegible] میں سعودیہ کی طرف سے سفیر رہ چکے ہیں، وہ بھی اس کانفرنس میں شائقہ کریں گے۔ چونکہ ان حضرات سے براہ راست میں واقف تھا، بلکہ یہ میرے [illegible] تھے۔ اس لئے دل میں بڑے اطمینان ہوا کہ کانفرنس والوں کی نیت اچھی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ شرکت مفید ہوگی۔ اس لئے جدہ آمد کے فوراً بعد لیبی سفارت خانے کو مندوب کی اطلاع دے دی، کہ میں ان شاء اللہ ضرور شرکت کروں گا۔ لیکن بجائے کراچی کے جدہ ہی سے روانہ ہوں گا۔ میری سیٹ کراچی واپسی کے لئے ۳۰ نومبر ۷۴ء کو بک ہو چکی تھی اور مدینہ طیبہ میں نماز عید کے فوراً بعد جدہ روانگی طے ہو چکی تھی۔ ایک دن اس کانفرنس کی شرکت کی غرض سے کراچی کی روانگی ملتوی کرا دی۔ کانفرنس ۱۲ دسمبر سے شروع ہونے والی تھی اس لئے مجھے مزید ایک عشرہ محرمین شریفین میں قیام کا موقع مل گیا۔ کانفرنس کا نام تھا

المؤتمر الاول لدعوۃ الاسلام فی لیبیا

اسلامی دعوت و تبلیغ پروگرام کے سرنامہ پر یہ آیت کریمہ تھی

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال انني من المسلمین

اس شخص سے بہتر بات اور کس کی ہو سکتی ہے جو حق تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور اعلان کرے کہ میں بلاشبہ مسلمان ہوں۔

دعوت نامہ تو طویل تھا، لیکن پروگرام کے ایجنڈے کے الفاظ حسب ذیل تھے۔

(۱) محاربۃ الغزو العقائدی فی البلاد الاسلامیۃ والمناطق المؤھلۃ للاسلام

(۲) تحدید المناطق الاکثر احتیاجا للدعوۃ الاسلامیۃ۔

(۳) بحث شروط الداعیۃ الاسلام ومقوماتہ

(۴) اتیۃ مقترحات اخری

یعنی اسلامی ملکوں میں جو بے عقیدگی اور لادینی کی وبا پھیل رہی ہے۔ اس کی اصلاح اور مقابلہ کی تدبیر کرنا جن مقامات میں اسلامی دعوت کی زیادہ ضرورت ہے ان مقامات کی تعیین کرنا اور جو شخص دعوت دے اس کے لئے کن شرائط کی ضرورت ہے۔ اور اس سلسلہ میں جو تجاویز پیش ہوں۔

بہرحال انتہائی مسرت ہوئی کہ اس پُرآشوب دور دنیا کی مایوس کن فضا میں پہلی مرتبہ اسلامی دعوت و تبلیغ کی آواز سنائی۔ غور کرنے سے پتہ چلا کہ اس کا پس منظر کی سیاست ہے۔ اکثر و بیشتر اسلامی ممالک میں اگر کوئی سیاسی کام ہوتا ہے بھی تو وہ اس انداز سے کہ اسلامی اساسی مسائل پر تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ جاری رہتا ہے یا جدید تہذیب و تمدن کا پیوند لگانے کی کوشش ہوتی ہے۔ اور آخر میں

بھی کہا جاتا ہے

والشحم اکبر من لحم بسما

فائدہ سے نقصان زیادہ ہے۔

بہرحال خلاف توقع یہ کانفرنس جہاں [illegible] کا خیال تھا اور تمام ارباب بصیرت مندوبین کا بھی یہی خیال تھا کہ یہ کانفرنس تمام سیاسی آلائشوں سے پاک و صاف ہے۔ اگر آگے چل کر حکومت کا رخ نہ بدلا اور اسی انداز سے کام آگے بڑھتا چلا گیا تو یہ حکومت اپنی نوعیت کی پہلی حکومت ہوگی۔ حق تعالیٰ سے یہی دعا ہے اور یہی آرزو ہے کہ اسی انداز سے صراط مستقیم پر تمام اسلامی ممالک کو چلنے کی توفیق نصیب ہو۔

کانفرنس میں جیسے اسلامی ممالک کے ساتھ نمائندے شریک ہوئے۔ مقالات مندوبین سے مدعو پڑھے گئے جیسے ہوئے۔ تجویزیں پاس ہوئیں۔ چند قابل ذکر شخصیتیں حسب ذیل تھیں۔

ڈاکٹر عمر بہاء الامیری۔ بیاطہ سے۔ ڈاکٹر عبد الحلیم محمود وکیل الازہر اور ڈاکٹر محمد توفیق محولیہ المجلس الاعلیٰ الشئون الاسلامیہ کے ڈائرکٹر اور الشیخ احمد حسن باقوری اور ڈاکٹر احمد جوفی مصر سے۔ ڈاکٹر مصطفیٰ زرقاء شامی کویت سے۔ ڈاکٹر محمد مبارک شامی سعودیہ عربیہ سے ڈاکٹر عبد الغفار مدکر انڈونیشیا سے۔ ڈاکٹر احمد ڈوڈی امریکہ سے۔ الاستاذ ڈاکٹر محمود شیت خطاب عراق سے الاستاذ صالح مسعود بو لبصیر الشیخ محمود صبحی عبد السلام لیبیا سے۔ الشیخ محمد داود مراکش سے۔ الاستاذ عبد الواحد الیاس نائجیریا سے۔ الشیخ حسین جوزو ریوگوسلاویہ سے۔ عبد الکریم سائیو جاپان سے۔ الاستاذ مالک بن النبی الجزائر سے۔ مختلف کمیٹیاں بنائی گئیں۔

(۱) اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے کامیاب ترین وسائل پر غور۔

(۲) اسلامی دعوت کے لئے اہم ترین مراکز کا انتخاب

(۳) دعوت دینے والے افراد کی شرائط پر غور۔

(۴) تجاویز و قرار دادوں کو درست کرنے کا کام۔

بہت سی اہم قرار دادیں اور تجویزیں منظور ہوئیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ لیبیا میں "اسلامی دعوت" کا مرکز قائم کیا جائے۔ جو بوقت ضرورت کسی دوسرے اسلامی مملکت میں بھی منتقل کیا جا سکے گا۔ تمام اسلامی ملکوں میں اس کی شاخیں قائم ہوں۔ اور ہر ایک اسلامی ملک میں اس مقصد کے لئے امداد و مساعدت (چندہ) کی رقوم جمع کرنے کے صندوق رکھے جائیں۔ اور ان تمام اسلامی ملکوں میں جن کی زبان عربی نہیں ہے۔ عربی زبان سکھانے کے تعلیمی وسائل اختیار کئے جائیں۔ تاکہ قرآن کریم سمجھنے میں آسانی ہو۔ محقق علماء کی ایک جماعت منتخب کی جائے کہ وہ عصری تقاضوں کے پیش نظر قرآن کریم کی تفسیر لکھیں اور تمام زبانوں میں اس کے تراجم نیز احادیث نبویہ کا ایک مجموعہ بھی مرتب کیا جائے اور اس کے بھی تراجم تمام عالم میں پھیلائے جائیں اور اسلامی اصطلاحات سمجھانے کے لئے ایک لغت کی انسائیکلوپیڈیا تیار کی جائے۔

(باقی)

عالمی حالات

محمد حنیف سہارنپوری

- اردن اور مصر کے تعلقات بگڑنے کا خطرہ
- بھارت کے عام انتخابات
- احتشام الحق تھانوی اور چھ نکات کے خلاف مظاہرہ
- عبوری حکومت کے قیام کی تجاویز
- لیڈروں کی انتہا پسندی

اردن اور مصر کے تعلقات بگڑنے کا خطرہ

متحدہ عرب جمہوریہ کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے لکھا ہے کہ اردن کے شاہ حسین نے اپنا مصر کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ کیونکہ مصری حکومت وزیر اعظم "وصفی طل" کا خیر مقدم کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ اس کی وجہ اس نے یہ لکھی ہے کہ یہاں پر وصفی طل کے وزیر اعظم کے عہدہ پر مقرر کرنے کی مخالفت کی گئی تھی۔ کیونکہ اس نے مصر اور چھاپہ ماروں کے بارے میں جارحانہ رویہ اختیار کیا تھا۔ جب شاہ حسین نے مصر کے دورہ کا پروگرام بنایا تو پروگرام میں اپنے ہمراہ وزیر اعظم کو بھی رکھا۔ جس پر حکومت مصر نے لکھ بھیجا کہ مصری حکومت وزیر اعظم مذکور کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

دوسری طرف عمان میں مصری سفیر کو گذشتہ روز طلب کیا گیا اور اسے آگاہ کیا گیا کہ وصفی طل کے بارے مصری حکومت کا جو رویہ ہے اس کے باعث شاہ نے اپنا مصر کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ دوسری خبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ شاہ حسین نے اپنا دورہ اس لئے ملتوی کیا ہے کہ مصری حکومت نے قاہرہ میں اردنی سفیر کی حیثیت سے مسٹر اکرام کی تقرری کی مخالفت کی تھی۔

اگر اخبار مذکور کی ان خبروں کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو ان دونوں عرب ملکوں کے تعلقات پھر سے کشیدہ ہونے کا خطرہ ہے۔

صدر ناصر مرحوم نے اپنے دور میں حتی الامکان حالات کو کشیدہ ہونے سے بچائے رکھا۔ صدر ناصر ہی تھے جنہوں نے اردن کو خانہ جنگی سے بچایا۔ ورنہ فلسطینی مجاہدین اردن میں انقلاب لے آتے۔ اردنی حکومت ذرا ذرا سی باتوں پر بگڑ بیٹھتی ہے۔ جس سے حالات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اردنی فرمانرواؤں نے ایسی ہی صورت حال اب پھر پیدا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ عربوں کو آپس میں اتحاد و اتفاق عطا فرمائے۔ آمین!

بھارت کے عام انتخابات

بھارت میں اس وقت انتخابی مہم زوروں پر ہے اس کے ساتھ ساتھ مغربی بنگال اور بعض شمالی صوبوں میں قتل و غارت اور تشدد آمیز کارروائیوں کی لہر بھی اٹھی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بھارت کا عام انتخاب التواء کی نذر نہ ہو جائے۔ کم از کم مغربی بنگال کے متعلق تو خیال ہے کہ وہاں پر عام انتخابات ملتوی ہو جائیں گے۔ یہ بھی گمان ہے کہ یہ انتخابات انتہائی خونریز ثابت ہوں گے۔ کیونکہ قتل و غارت کا سلسلہ تیز تر ہوتا جا رہا ہے۔ ہندو مسلم فسادات بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ ابھی چند ہی دن کی بات ہے کہ مسز اندرا گاندھی کے متعلق اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ مسز اندرا گاندھی کی کار پر پتھراؤ کیا گیا۔

ہندوستان میں عام انتخابات ۲ مارچ سے ۱۱ مارچ تک ہوں گے۔ مغربی بنگال میں ۱۰ مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ بھارت کے عام انتخابات میں اس دفعہ ۲۷۸۵ امیدواروں نے مرکزی پارلیمنٹ کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ ۱۹۶۷ء کے عام انتخابات کے مقابلہ میں ۳۰۰ زائد ہیں۔

یہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس دفعہ حکمران کانگرس پارٹی کامیابی سے ہمکنار ہوگی کہ نہیں تاہم پاکستان کے عام انتخابات کے نتائج کے پیش نظر خیال ہے کہ اس دفعہ کانگرس پارٹی شکست کھائے گی۔ وہاں کی پرانی بساط سیاست الٹے گی اور نئی قیادت ابھر کر سامنے آئے گی۔ لیکن حکمران کانگرس پارٹی اس انتخاب میں نئے نعروں سے سامنے آئی ہے۔ اس میں جمہوری سوشلزم کا نعرہ بھی ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ جمہوری سوشلزم کے نفاذ کے بعد تمام اہم صنعتوں کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے گا۔ جبکہ بنکوں کو پہلے ہی حکمران کانگرس پارٹی نے قومی ملکیت میں لے لیا ہے۔ اس وجہ سے سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ اس نئے نعرے سے شاید پھر کانگرس پارٹی کامیاب ہو جائے۔ صحیح نتائج ۱۵ مارچ کو ہی معلوم ہو سکیں گے۔

احتشام الحق تھانوی مظاہرہ کی قیادت کرینگے

پاکستان میں اس وقت مجیب اور بھٹو کشمکش زوروں پر ہے۔ شیخ مجیب صاحب چھ نکات پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ مسٹر بھٹو صاحب نے قومی اسمبلی کے اجلاس کا اس وجہ سے بائیکاٹ کر دیا ہے کہ اگر ہم اجلاس میں شریک ہوں تو وہاں ہمارا کام آئین پر صرف انگوٹھا لگانا ہوگا کیونکہ مجیب کی پارلیمنٹ میں اکثریت ہے۔

دوسری طرف کراچی کے ایک اخبار میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نمائندہ کے حوالے سے ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ ۳ مارچ کو ڈھاکہ میں چھ نکات کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا جائے گا جس میں کونسل مسلم لیگ، کنونشن مسلم لیگ، پی ڈی پی کے لیڈر شریک ہوں گے۔ اخبار نے جن لیڈروں کے نام لکھے ہیں۔ ان میں مولانا اظہر علی، عبدالصبور خاں، فضل القادر چودھری، مولوی فرید، نوابزادہ نصر اللہ خاں، خواجہ خیر الدین، چودھری محمد حسین چٹھہ کے نام پیش پیش ہیں۔ جبکہ اس مظاہرہ کی قیادت کرنے والوں میں احتشام الحق تھانوی کا نام لیا جا رہا ہے۔ لیکن سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ احتشام الحق تھانوی اتنی جرأت نہیں کریں گے کہ وہ چھ نکات کے خلاف مظاہرہ کی قیادت کریں اور وہ بھی ڈھاکہ میں جہاں مودودی جماعت پلٹن میدان کے جلسۂ عام میں مار کھا کر بھاگی تھی۔ تھانوی صاحب ایک خاص قسم کے بزرگ ہیں۔ اب وہ سیاست کے خارزار میں اپنا دامن الجھانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ہاں اگر مسٹر بھٹو کی مخالفت کا سجدہ سہو کر کے ان کو راضی کرنا ہے تو امید کی جا سکتی ہے۔ مگر احتشام اور یہ جرأت سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ کوئی مرزائیوں کا نکاح تو نہیں ہے۔

عبوری حکومت کے قیام کی تجاویز

کراچی کے روزنامہ جنگ نے اپنی ۲۵ فروری کی اشاعت میں اپنے راولپنڈی کے نمائندہ خصوصی کے حوالے سے لکھا ہے کہ دارالحکومت کے سیاسی حلقوں میں رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ ملک کے موجودہ سیاسی بحران اور آئینی تعطل کو دور کرنے کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ موجودہ صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے مرکز میں صدر یحییٰ کی زیر قیادت عبوری قومی حکومت تشکیل کی جائے۔ جس میں تمام جماعتوں کو نمائندگی دی جائے اس طرح مرکز میں ۱۴ وزیروں کی ضرورت ہو تو عوامی لیگ کے سات، پیپلز پارٹی کے چار، کونسل لیگ، قیوم لیگ اور جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ایک وزیر ہو سکتا ہے۔ اور اس کابینہ کی مدت ۱۲۰ دن ہو، تاکہ جوں ہی آئین مکمل ہو تو یہ کابینہ خود بخود ختم ہو جائے۔ اس کے بعد آئین کے مطابق اکثریتی جماعت اپنی حکومت بنا لے۔

صدر یحییٰ خاں صاحب نے اپنی کابینہ توڑ دی ہے۔ کابینہ توڑ دینے کے متعلق سیاسی حلقوں میں مختلف خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر اخبار مذکور کی یہ خبر صحیح ثابت ہو جائے تو کابینہ توڑنے کا مقصد عبوری اور قومی حکومت کا قیام ہے۔ اس سلسلہ میں قومی اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ بھی شاید بدل دی جائے۔

عبوری حکومت کے قیام کے سلسلے میں مجیب اور بھٹو

کی کیا رائے ہے، اس کا ابھی انتظار ہے۔

لیڈروں کی انتہا پسندی

ملک میں موجودہ سیاسی بحران دو اکثریتی لیڈروں کی انتہا پسندی ہے۔ ایک طرف شیخ مجیب الرحمٰن ہیں جو چھ نکات سے اِدھر اُدھر ہونے کا نام نہیں لیتے اور اپنی اکثریت کی بنا پر اپنے سارے پاکستان کا واحد نمائندہ سمجھے ہوئے ہیں، اور اس کو جمہوریت کا لازمی نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف مسٹر بھٹو ہیں۔ جو بعض صوبوں میں اکثریت حاصل کرنے کی وجہ سے سارے مغربی پاکستان کے نمائندے بنے بیٹھے ہیں اور کسی اور کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اور جس دلیل کا شیخ صاحب سہارا لیتے ہیں۔ اسی دلیل پر ان کو بھی اعتماد ہے۔ حالانکہ یہاں پر فیصلہ علیحدہ ہے۔ اس کی نمائندگی علیحدہ ہے۔ بھٹو صاحب نے بائیکاٹ کا اعلان کرنے سے پہلے کسی اور پارٹی سے بائیکاٹ کا مشورہ نہیں کیا۔

حیرت ہی حیرت

اخبارات میں یہ سرخی پڑھ کر تعجب ہوتا ہے کہ پیپلز پارٹی جھنگ پراکٹین سازی کو تیار ہے اگر مفاہمت ہو جائے ہم نہیں سمجھتے کہ یہ مفاہمت عہدوں اور اقتدار کی تقسیم میں ہوگی یا کسی اور بات میں۔

صدر یحییٰ خاں

پاکستان کے صدر یحییٰ خاں صاحب دل سے یہ چاہتے ہیں کہ اسمبلی کو توڑنا نہ پڑے۔ اس لئے وہ ڈھیل دیتے چلے جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ ملک میں کسی طرح کی افراتفری پیدا نہ ہو اور نہ بھارت کے متعصب ہندوؤں کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ ہاتھ آجائے۔

ضرورت

ایک مستند عالم دین رکن جمعیۃ علماء اسلام کے لئے صوبہ پنجاب میں جائے تدریس یا جائے خطابت کی ضرورت ہے۔ پتہ ذیل پر بذریعہ خط و کتابت رابطہ قائم کریں۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام راجہ بازار تاج ہوٹل راولپنڈی

نمائندہ امروز کا سفید جھوٹ

۲۳۔ فروری کے "امروز" لاہور میں کھاد کا جو مسئلہ میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ وہ امروز کے شیعہ نامہ نگار کا سفید جھوٹ ہے۔ میں نے کسی اجتماع میں یہ بات نہیں کہی۔

محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ
دارالہدیٰ (بھکر)

مولانا سید منظور احمد شاہ کہروڑی کو رہا کیا جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور نوجوان عالم دین مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب کہروڑی کو چنیوٹ ضلع جھنگ کی پولیس نے مارشل لاء کی دفعہ ۱۶ اے کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ شاہ صاحب موصوف پر الزام ہے انہوں نے چنیوٹ کی ختم نبوت کانفرنس میں ایک قابل اعتراض تقریر کی تھی۔ دراصل یہ گرفتاری اس لئے عمل میں لائی گئی ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک حوالہ مرزائی آرگن "الفضل" سے پیش کیا تھا۔ جس کو بنیاد بنا کر مولانا کو گرفتار کر لیا گیا۔

ہمیں چنیوٹ اور ضلع جھنگ پر افسوس ہے کہ وہ ایک طرفہ کارروائی عمل میں لانے کی عادی ہو چکی ہے جو صرف ان علماء کو قابل گردن زدنی سمجھا جا رہا ہے جو ختم نبوت کے حامی ہیں اور انہی کی تقریریں نوٹ کی جاتی ہیں۔ حالانکہ انہی دنوں ربوہ میں مرزائیوں کی کانفرنس ہوتی ہے۔ اس میں جو کچھ ہوتا ہے اور جو کچھ کہا جاتا ہے اس کی قطعاً کوئی گرفت نہیں ہوتی۔ یہ لازمی بات ہے کہ ربوہ میں کانفرنس کے دوران تقریروں میں مسلمانوں کے مسلمہ عقائد ختم نبوت اور حیات مسیح علیہ السلام کے خلاف زہر بھری تقریریں کی جاتی ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ وہ ان کی اپنی جگہ ہے وہ جس طرح چاہیں کہیں تو پھر چنیوٹ میں مسلمانوں کو بھی اپنے عقیدہ کے اظہار کا حق حاصل ہے۔

نیز اصولاً ہونا یہ چاہیئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جو کتابیں کفریہ باتوں اور انبیاء علیہم السلام کی توہین سے بھری ہوئی ہیں فوراً ضبط کی جانی چاہئیں۔ لیکن رائے عامہ کے مطالبہ کے باوجود بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔

ہم مارشل لاء حکام سے گذارش کرتے ہیں کہ مولانا منظور احمد شاہ صاحب کو فوراً رہا کیا جائے۔ اور ضلع جھنگ کی انتظامیہ سے باز پرس کی جائے اور اس کو نوٹس دیا جائے کہ وہ مسلمان علماء کے خلاف انتقامی کارروائی ختم کرے۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

ضلع ہزارہ کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام بلاک بالا ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا جس میں قاری محمد سلیمان عباسی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ بلاک بالا نے سابقہ سال کی تمام کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اور امیر جمعیۃ کے حکم سے نئے انتخاب کا اعلان کیا۔ عباسی صاحب نے تمام اراکین سے التماس کی کہ نیا انتخاب نئی رکنیت پر کریں۔

ایک قرارداد میں گورنمنٹ سرحد سے مطالبہ کیا گیا کہ ہمارے علاقہ کے عوام اٹھارہ سال سے غلامی کی چکی میں پس رہے ہیں اور اپنے حقوق سے محروم ہیں۔ ہمارے گاؤں میں جو پرائمری سکول قائم ہے اس کی عمارت انتہائی کمزور ہے جس کی طرف حکومت اپنی توجہ کرے۔ نیز کنگڑ کے مقام سے لیکر موڑ بفہ خورد، بانڈی موڑ بفہ تک پختہ سڑک نکالی جائے۔ ان چاروں گاؤں کی آبادی پانچ ہزار تک ہے سڑک نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے عوام کو سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس علاقہ میں بعض ایسے لوگ بھی آباد ہیں جن کو راشن کے لئے ایک چھوٹی پوسٹ تک میسر نہیں۔ اس لئے یہاں کے عوام کے مسائل کی طرف فوری توجہ دے۔ آخر میں بذریعہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب نائب امیر محمد معروف خان صاحب۔ ناظم اعلیٰ قاری محمد سلیمان صاحب عباسی۔ ناظم قاری عبدالماجد صاحب خازن مولانا جمیل خان صاحب

محمد امین، تماشیہ ھڈیاں آزاد کشمیر

مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب کی خدمت عالیہ میں

مفتی اعظم ہمارا صاحب الباب ہے
ڈیرہ والو تم سلامت تم سے روشن باب ہے

السلام اے حضرت محمود مفتی السلام
قائدانہ شان زیب محفل ارباب ہے

ملک و ملت کے محافظ نظم قرآنی کے تاج
ذات تیری مرد مومن گوہر نایاب ہے

ذی نفس کی یہ عقیدت مقبول رب کیوں نہ ہو
جب تفاخر کا علمدار منبر و محراب ہے

کب چھٹے گا ظلم و باطل وقت کا ہے انتظار
کلمہ گو مفلس بیچارہ بے سکوں بیتاب ہے

ہم مسلماں ہیں ہمیں دستور قرآں چاہیئے
کون کہتا ہے زمیں پہ بے گیاہ و آب ہے

ہدیۂ تبریک میرا پیش ہو ان کے جناب
عالمانہ فاضلانہ مومنانہ تاب ہے

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمتہ اللہ علیہ

ابن سباط

جسے شیخ جنید بغدادیؒ نے چور سے ولی بنا دیا

(آخری قسط)

میں اسی مکان میں رہتا ہوں۔ جہاں آج تم سے ملاقات ہوئی تھی اور تم نے میری رفاقت قبول کر لی تھی۔ میری عادت ہے کہ رات کو تھوڑی دیر کے لئے اس کمرے میں جایا کرتا ہوں۔ جہاں تم بیٹھے تھے۔ آج آیا تو دیکھا۔ تم اندھیرے میں بیٹھے ہو۔ اور تکیف اٹھا رہے ہو۔ تم میرے گھر میں عزیز مہمان تھے۔ افسوس میں آج اس سے زیادہ تمہاری تواضع اور خدمت نہ کر سکا۔ تم نے میرا مکان دیکھ لیا ہے۔ آئندہ جب کبھی تمہیں ضرورت ہو۔ تو بلا تکلف اپنے رفیق کے پاس آ سکتے ہو۔ خدا کی سلامتی اور برکت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔

یہ کہا اور آہستگی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر مصافحہ کیا اور تیزی کے ساتھ نکل کر روانہ ہو گیا۔ اجنبی خود تو روانہ ہو گیا لیکن ابن ساباط کو ایک دوسرے ہی عالم میں پہنچا دیا۔ اب وہ مبہوت اور مدہوش تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ اسی طرف تک رہی تھیں جس طرف سے اجنبی رخصت ہوا تھا۔ لیکن معلوم نہیں کہ اسے کچھ سجھائی بھی دیتا تھا یا نہیں دوپہر ڈھل چکی ہے۔ بغداد کی مسجدوں سے جوق در جوق نمازی نکل رہے تھے۔ دوپہر کی گرمی نے امیروں کو تہ خانے میں اور غریبوں کو دیواروں کے سائے میں بٹھا دیا ہے۔

اب دونوں نکل رہے ہیں۔ ایک تفریح کے لئے دوسرا مزدوری کے لئے۔ لیکن ابن ساباط اس وقت تک وہیں بیٹھا ہے۔ جہاں صبح بیٹھا تھا۔ رات والی دونوں گٹھڑیاں سامنے پڑی ہیں اور اس کی نظریں ان پر گڑی ہوئی ہیں۔ گویا ان کی سے تکنوں کے اندر رات والے رفیق کو ڈھونڈ رہا ہے بارہ گھنٹے گذر گئے لیکن جسم اور زندگی کی کوئی ضرورت اسے محسوس نہیں ہوئی۔ وہ بھوک جس کی خاطر اس نے اپنا ایک ہاتھ کٹوا دیا تھا اب اسے نہیں ستاتی۔ وہ خوف جس کی وجہ سے سورج کی روشنی اس کے لئے دنیا کی سب سے زیادہ نفرت انگیز چیز ہو گئی تھی۔ اب اسے محسوس نہیں ہوتا اس کے دماغ کی ساری قوت صرف ایک نقطہ میں سمٹ آئی ہے اور وہ رات والے عجیب و غریب اجنبی کی صورت ہے۔ وہ خود تو اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ مگر اسے کسی اور ہی عالم میں پہنچا گیا۔ ایک مرتبہ حافظہ میں یادگذشت ختم ہو جاتی تو پھر نئے سرے سے یاد کرنا شروع کر دیتا۔ اور آخر تک پہنچ کر پھر ابتدا کی طرف لوٹتا۔ میں جھوٹا تھا۔ میں اب اس کا مال و متاع غارت کرنا چاہتا تھا۔ میرے اسے بھی چور سمجھا، اسے گالیاں دیں۔ بے رحمی سے ٹھوکر لگائی۔ مگر اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہر مرتبہ اس آخری سوال کا جواب سوچتا اور یہی سوال دہراتے لگتا سورج ڈوب رہا تھا۔ بغداد کی مسجدوں کے منارون پر مغرب کی اذان کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

ابن ساباط بھی اپنے غیر آباد گوشہ سے اٹھا۔ چادر جسم پر ڈالی اور بغیر کسی جھجک کے باہر نکل گیا۔ اب اس کے دل میں خوف نہیں تھا۔ کیونکہ خوف کی جگہ ایک دوسرے ہی جذبہ نے لے لی تھی۔ وہ کرخ کے اسی حصہ میں پہنچا۔ جہاں رات گیا تھا رات والے مکان کے پہچاننے میں اسے کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ مکان کے پاس ہی ایک لکڑہارے کا جھونپڑا تھا۔ یہ اس کے پاس گیا اور پوچھا۔ یہ جو سامنے بڑا سا احاطہ ہے اس میں کون تاجر رہتا ہے؟

تاجر؟ بوڑھے لکڑہارے نے تعجب کے ساتھ کہا۔ معلوم ہوتا ہے تم یہاں کے رہنے والے نہیں ہو، یہاں تاجر کہاں سے آیا ——— یہاں تو شیخ جنید بغدادیؒ رہتے ہیں۔

ابن ساباط اس نام کی شہرت سے بے خبر نہ تھا۔ لیکن صورت آشنا نہ تھا۔ ابن ساباط مکان کی طرف چلا۔ رات کی طرح اس وقت بھی دروازہ کھلا تھا۔ یہ بے تامل اندر چلا گیا سامنے وہی رات والا ایوان تھا۔ یہ آہستہ آہستہ بڑھا۔ اور دروازہ کے اندر نگاہ ڈالی۔ وہی رات والی چٹائی بچھی تھی رات والا تکیہ ایک جانب دھرا تھا۔ تکیہ سے سہارا لگائے اجنبی بیٹھا تھا۔ تیس چالیس آدمی سامنے تھے۔ واقعی اجنبی تاجر نہیں تھا

شیخ جنید بغدادیؒ تھے

اتنے میں عشاء کی اذان ہوئی۔ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جب سارے لوگ جا چکے تو شیخ بھی اٹھے۔ جونہی انہوں نے دروازہ کے باہر قدم رکھا۔ ایک شخص بے تابانہ بڑھا اور قدموں میں گر گیا۔ یہ ابن ساباط تھے۔ اس کے دل میں سمندر کا تلاطم بند تھا۔ آنکھوں میں جو کبھی تر نہیں ہوئی تھیں۔ دجلہ کی موجیں بھر گئی تھیں۔ آنسوؤں کا سیلاب آ جائے تو پھر کون سی کثافت ہے جو باقی رہ سکتی ہے۔ شیخ نے شفقت سے اس کا سر اٹھایا یہ کھڑا ہو گیا۔ مگر زبان نہ کھل سکی۔ اور اب اس کی ضرورت بھی کیا تھی؟ جب نگاہوں کی زبان کھل گئی تو منہ کی زبان کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس واقعہ پر کچھ عرصہ گزر چکا ہے۔ شیخ احمد ابن ساباط کا شمار سید الطائفہ کے حلقۂ ارادت کے ان فقراء میں ہے جو سب میں پیش پیش ہیں ——— شیخؒ کہا کرتے تھے ابن ساباط نے وہ راہ لمحوں میں طے کر لی جو دوسرے برسوں میں نہیں طے کر سکتے ——— ابن ساباط کو چالیس سال تک دنیا کی دہشت انگیز سزائیں نہ بدل سکیں۔ مگر محبت اور قربانی کے ایک لمحہ نے چور سے اہل اللہ بنا دیا۔ (ماہنامہ صدائے اسلام پشاور)

ریڈیو پاکستان سے درس قرآن شروع کیا جائے

ایک عرصہ ہوا، ریڈیو پاکستان سے درس قرآن کا مفید ترین نورانی سلسلہ کیسر بند کر دیا گیا ہے اور روزانہ صبح صرف دس منٹ کے لئے قرآن حکیم اور ہماری زندگی کے زیر عنوان مذاکرہ، مباحثہ اور بات چیت کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جو کہ ہر طرح سے غیر مفید ہے۔ وہ اس لئے کہ قرآن اور اسلام کے نام پر اس پروگرام میں علماء کرام کی بجائے ڈاکٹروں، پروفیسروں اور انجینئروں کو بولنے دیا جاتا ہے۔ جو کہ اسلام سے ناواقف ہیں۔ یہ عجیب انصاف ہے کہ ہر علم کے لئے اس کے ماہر کا ہونا ضروری ہے۔ مگر قرآن کے لئے کیا کسی ماہر کی ضرورت ہی نہیں ہے؟ پھر قرآن کو آخر کیوں مشق ستم بنایا جا رہا ہے۔ میں اپنی ہر دلعزیز حکومت اور ریڈیو کے اعلیٰ حکام سے گذارش کروں گا، کہ وہ درس قرآن کا سلسلہ فی الفور دوبارہ شروع کریں۔

(محمد رمضان چمن توحید نگر
کراچی سندھ)

بقیہ ——— منزل ما دور نیست

اراکین قومی اسمبلی کے لئے سب سے زیادہ اہم بات صرف یہی ہے کہ وہ ایمانداری سے اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ اور مجموعی طور پر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے آپ کو ایک اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لئے وقف کر دیں۔ وطن عزیز کے وقار و عزت کو چار چاند لگائیں۔ تاکہ ہمارا ملک اقوام عالم کی صف میں ایک آزاد و خود مختار، خود اعتماد اور باعزت ملک کی حیثیت سے ممتاز ہو سکے۔

گذشتہ دو سال کے دوران میں ملک کو شدید نشیب و فراز سے گذرنا پڑا ہے۔ لیکن عوام نے جرأت و بہادری سے ہر خطرہ کا مقابلہ کیا۔ اب اراکین قومی اسمبلی کو اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ انہیں اپنی منزل یعنی نظریۂ پاکستان پر یقین رکھتے ہوئے جرأت اور عزم کے ساتھ آگے بڑھنا ہے تاکہ یہاں کے لوگ آزادی و خود مختاری کے شیریں ثمرات سے متمتع ہو سکیں۔ اقتصادی آزادی کی فضا میں باوقار زندگی بسر کر سکیں۔ اور اقوام عالم میں اپنا بلند مقام پیدا کر سکیں ؎

گونج اٹھے تھے آسماں جس نعرۂ توحید سے
وہ اخوت آؤ بالائے زمیں تازہ کریں
آؤ سینے میں بسالیں پھر مدینے کی بہار
دل میں حب رحمت اللعالمیں پیدا کریں
ابر رحمت بن کے برسیں کائنات زیست پر
کشت امید بشر کو آؤ پھر تازہ کریں

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

سوات کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سوات کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی شرکت اور خطاب

منگورہ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سوات کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالرحمٰن صاحب برتانہ امیر ضلع سوات، جامع مسجد گنبد میں ہوا۔ اجلاس میں تمام ضلع سے پچاس ارکان نے شرکت کی۔ اجلاس میں خصوصی دعوت پر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے شرکت کی۔ اجلاس سے مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ الحمدللہ مجھے خوشی ہے کہ ضلع سوات میں جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص کارکن موجود ہیں۔ گذشتہ انتخابات میں ولیعہد سوات کے مقابلہ میں ۲۴ ہزار ووٹ حاصل کر لئے تھے اور ہمارے [illegible] نمائندے بھی بہت کم ووٹوں سے رہ گئے تھے۔ باوجودیکہ نہ [illegible] اس پیسہ تھا۔ نہ وسائل۔ تمام ارکان پیادہ اور سائیکلوں پر پھرتے تھے [illegible] سے یہاں کے مسلمانوں میں دینداری ہے۔ علماء اور مذہب سے ان کا بہت لگاؤ ہے۔ آپ حضرات عامۃ المسلمین سے رابطہ قائم کریں۔ اور فارم ممبری کے ذریعہ ممبر سازی کی مہم تیز کر دیں۔

ہم بحمداللہ مسلمان ہیں اور اس دنیا میں مسلمان رہنا چاہتے ہیں۔ اسلامی قانون انسانیت کے لئے رحمت ہے جس طرح اللہ انسان کا خالق ہے۔ اسی طرح انسان کے لئے قانون کا بھی خالق ہے۔ ہمارا قانون قرآن و سنت اور فقہ اسلامی ہے۔ ہم اسلامی قانون کے علاوہ دوسرے قوانین سے برأت کا اعلان کرتے ہیں۔ خدا کی حقیقی بندگی اور انصاف، عدل اور صحیح انسانیت اللہ کے قانون میں۔ ہمارا خدا پاک، ہمارا رسول پاک، ہمارا مذہب پاک اور ہمارا قانون پاک دنیا کے کافر اور خدا سے باغی مادہ پرست طاقتیں سوشلزم کمیونزم، سرمایہ داری، امریکہ، برطانیہ کی جمہوریتیں انسانیت دشمن اور ظالمانہ نظام ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام خدا کے عادلانہ نظام کی داعی ہے۔ ہمارے نزدیک مذہب اور سیاست دو الگ چیزیں نہیں ہیں۔ اسلام میں مذہب سیاست اور سیاست مذہب ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ حاکمیت صرف [illegible] ہے۔ إن الحکم الا للہ۔

امیر محترم نے فرمایا۔ اس وقت پاکستان میں سیاسی لیڈروں نے عجیب کشمکش پیدا کی ہے۔ ہم واضح کرانا چاہتے ہیں کہ پاکستان کی وحدت اور سالمیت کے لئے صرف اور صرف اللہ کا نظام ضامن ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام مرکز کی مضبوطی کی قائل ہے۔ اگر مرکز کمزور رہا تو ملک کو نقصان ہوگا۔ امیر محترم نے ضلع حکام سے عوام کے مسائل کو آسانی سے حل کرنے اور پورا کرنے کی اپیل کی۔

اجلاس میں ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جو عوام کے مسائل کو حکام تک پہنچائے گی۔ اور حکام کو عوام کے مسائل اور مشکلات سے آگاہ کرے گی۔ کمیٹی ان حضرات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر دوستان حافظ خیر محمد، امین الحق۔ مولوی محمد ابراہیم۔ امیر سلطان۔ حاجی شیرزادہ۔ امیر محمد۔

اجلاس میں ذیل کی تجاویز منظور ہوئیں۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جو درخت کسی شخص کی مقبوضہ زمین میں ہیں وہ اسی کی ملکیت قرار دے اور جنگلات میں ریاست کے وقت کی طرح باقاعدہ قبرستان کے تختوں کے لئے اور آبادیوں کے لئے کوٹا مقرر کرے یہ طریقہ قدیم سے علاقہ کے لوگوں کے لئے رائج ہے۔ اس لئے حکومت اس طریقہ کو قائم رکھے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سخرہ اور علاقہ خوازہ خیل کے اردم۔ ٹوپ سین اڈو کے مقامات میں ڈاک خانے قائم کرے۔ عوام کو ان علاقوں میں ڈاک کی بہت تکلیف ہے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ درہ بارگین کے لوگوں کو آمد و رفت کی سخت تکلیف ہے۔ وہاں سڑک بنائے تاکہ عوام کو آسانی ہو۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقام چارباغ اور دیگر مقامات میں ہسپتال قائم کریں۔ اور موجودہ ہسپتالوں میں قطعاً دوائیاں نہیں ہیں ان میں دوائیاں مہیا کریں۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ منگورہ کو مستقل بس جاری کرے اور وہاں بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے لئے مرکز قائم کرے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جگہ جگہ حیوانات کے شفاخانے قائم کریں

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علاقہ تھوڑی کے لوگوں کو ضلع ہیڈ کوارٹر میں آنے کے لئے کیلنڈی کے مقام پر پل تعمیر کرے تاکہ لوگوں کو ضلع مرکز میں آنے کے لئے آسانی ہو۔ (حافظ ڈاکٹر خیر محمد معتمد جمعیۃ علماء اسلام سوات منگورہ)

پشاور کی خبریں

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا اہم اجلاس

پشاور۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا عبدالباری ناظم اعلیٰ سرحد۔ مولانا لطف الرحمٰن امیر ضلع مردان۔ مولانا نعمت اللہ امیر ضلع کوہاٹ و ممبر قومی اسمبلی۔ مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری شیخ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن امیر ضلع پشاور۔ [illegible] عبدالقدوس صاحب مردان، مولانا غلام حبیب صاحب امیر ضلع بنوں، مولانا حمید اللہ صاحب نیازی ناظم اعلیٰ بنوں۔ مولانا عبدالشہید صاحب ممبر قومی اسمبلی۔ جناب حق نواز صاحب ایڈووکیٹ ممبر صوبائی اسمبلی۔ حمید اللہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم سرحد۔ مولوی محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ ضلع پشاور۔ مولانا حبیب گل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی۔ مولانا خیر محمد صاحب امیر سوات و اضلاع اجلاس تھے۔

مولانا پیر مبارک شاہ ناظم نے افتتاح اجلاس کیا مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے اجلاس کے ایجنڈے پر تبصرہ کیا۔ اس کے بعد قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا۔ خدا کے فضل سے کل پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اہم مقام ہے اور جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام کی سربلندی کے لئے جو کوششیں کی ہیں وہ بار آور ثابت ہوئیں۔ خصوصی طور پر صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام نے جو مقام حاصل کیا ہے۔ وہ مسلمانان سرحد کی [illegible] علماء کے ساتھ خصوصی تعلق کا بین ثبوت ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی آئین جاری ہو۔ پاکستان کی سلامتی اور مشرقی اور مغربی پاکستان کا اتحاد اسلامی آئین میں ہے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

یہ اجلاس حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ سرحد میں ڈیرہ، بنوں، کوہاٹ، علاقہ خوازہ تحصیل تو شہر میں آب نوشی کا انتظام کیا جائے۔ [illegible] کے پانی کے لئے لوگ ترس رہے ہیں۔

(۲) حکومت سرحد شوگر ملوں کو مجبور کرے کہ وہ زمینداروں کو گنے کے سلسلے میں مشکلات پیدا نہ کریں اور نہ غریب کاشتکار کو لاکھوں روپے کا نقصان ہوگا۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نئے آئین تک بے دخلیاں ممنوع قرار دے۔

ضلع بہاولپور کی خبریں

مولانا منظور الحق رحمانی نے علاقہ خیرپور [illegible] ضلع بہاولپور کا دورہ کیا۔ لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ مندرجہ ذیل تشکیلات عمل میں لائی گئیں۔

موضع عنائتی۔ امیر میاں محمد حسن صاحب، نائب امیر [illegible] خوشی محمد، ناظم اعلیٰ حکیم فیض محمد، ناظم میاں [illegible] خان محمد میاں اللہ بخش صاحبان، ناظم [illegible] صاحبان۔ سالار خوشی محمد [illegible]۔ موضع محمد [illegible] امیر منشی فضل محمد، نائب امیر منشی فضل محمد، نائب امیر [illegible] فیض محمد، ناظم اعلیٰ حافظ پیر محمد، ناظم [illegible] خازن محمد عاشق دکاندار۔ موضع محمد شریف [illegible] امیر حافظ ظہور احمد شاہ، نائب امیر حافظ غلام محمد، ناظم [illegible] منظور احمد چاہ [illegible] اللہ بخش صاحب چاہ [illegible]۔

Scanned with CamScanner

ترجمان اسلام لاهور

کفر فتوی وایه. وائی حضرت صلی الله علیه ارشاد دے. لا یقبل الله صلوٰة بغیر طهور. لیکن ذکر وایه اوس ضروری نه دے. که اوس وی. او که نه وی. د جنابت غسل نه کړی وی او که موضه وی کړی. نه کړی.

دمانځ وایه شرط دے چه خانه کعبه طرفته مخ کوی. او که چرے مشرق طرفته مخ اوکړی او نمونځ کوی نو دکفر فتوی دے. لیکن ذکر په هر څه کوی شی.

په وخ لغړ حالت نمونځ نشی کیدے. له سره نه تر لیدو پورے نمونځ نه. او نه یم نه ترګوتو د پورے نرانوته پتول ضروری دے. لیکن اړیا وی ذکر وایه واشرط دے. که لغړوی که چاے نه اغوستے وی. والله تعالیٰ ذکر هر وخت مطلوب دے.

حضرت عایشه رضی الله عنها فرمائی.

کان رسول الله صلے الله علیه وسلم یذکر الله علی کل احیانه.

ترجمه:- رسول الله صلی الله علیه وسلم به هر وخت والله ذکر فرمایه.

اوګوری والله د ذکر څومره تائید دے.... اود دے څومره مطالبه ده.

په قرآن شریف داغلی دی.

اُتل ما اوحی الیك من الکتاب واقم الصلوٰة

ترجمه:- ډکوم کتاب چه په تا باندے وحی داځی ډ دے تلاوت کوه. او نمونځ قائموه.

ان الصلوٰة تنهی عن الفحشاء والمنکر ولذکر الله اکبر

بیشکه نمونځ له فحشا او منکر نه بچ کوی. او د الله ذکر ډیره لویه خبره ده..... په دے آیت کښے د دریو عبادتونو ذکر دے.

(۱) تلاوت. د کلام الله شریف ډ تلاوت داد دے ده. چه ارشاد شوید ے. چه په یو یو حرف د لسو لسو نیکیانو ثواب ملاو کیږی..... ولا اقول الٓمٓ حرف. بل الف حرف. ولام حرف. او میم حرف. یعنی آن حضرت صلی الله علیه وسلم داوضاحت هم اوفرمایه. چه حرف نه مثلاً پوره الٓمٓ مراد نه دے. بلکه الف یو حرف دے. په هغه باندے لسل نیکیانے. لام یو حرف دے. په هغه باندے لسل نیکیانے. میم یو حرف دے. په هغه باندے لسل نیکیانے او په الم باندے دیرش نیکیانے. اوس محنت کیږی او نیکیانے کمیږی حئی. لیکن موږ د خپلے بیوتونی نه د قرآن شریف د تلاوت قدر نه کوو. او بعضے بے وقوفان وائی. چه بغیر د پوهیدو د قرآن شریف د تلاوت څه فائده؟

حالانکه آقائے نامدار صلی الله علیه وسلم د پوهیدو اوته پام نه دے کړے. او مزه داده. چه په مثال کښے آنحضرت فرمایلے دے. چه د دے معنی هیڅ ته نه ده معلومه. پس که تاسو په ترجمه پوهیږی. نو نور اعلیٰ نور دے. او که په ترجمه نه پوهیږی. بیا هم آن حضرت صلی الله علیه وسلم د ارشاد مطابق په هر حرف لسل نیکیانے دی.

بل دا چه دا دومره لوی فضیلت پابندی اوکړی. که دوزانه محنت نه یوه سپاره اوایتی. بیا اوګوری چه تاسو ته د الله تعالیٰ څومره انعام حاصلیږی.

افسوس چه سحر لږ پاسیدو سره سمدستی څکوی. په مطالعه شروع شی. په چټکۍ نوشی کښے اخته شی. سر صبا یوه سپاره اوولولی. په دے یوے سپاره کښے څومره ذره حروف نه راځی. نو هره ورځ څومره خزانے په لاس درځی.

(۲) دوهمه نمبر! الله تعالیٰ په خپل ذے ارشاد کښے دویم حکم دا فرمایلے دے — واقم الصلوٰة ..... نه یوازے صلوٰة بلکه تاکید اقم الصلوٰة. یعنی په دے آیت کښے نمونځ کوی نه دی فرمائلی بلکه نمونځ اقامت کښے فرمایلی دی

لږ څه خلق نمونځ کوی. خو اقامت نه کوی. په ترتیب سره د معانی په لحاظ وائی. دے ته خیال کوی چه د شهنشاه عالم په مخ کښے ولاړ یم. کوم چه زما د زړه او دماغ په خیالاتو پوهیږی. او په هر یو حرکت باندے پوهیږی. هغه شهنشاه، هغه رحمان او رحیم، هغه جبار او قهار په مخ کښے ولاړ یم، هر رکوع، سجود قیام او قعود په ترتیب او اطمینان سره ادا کوی. پس که چرے سره د دے تاسو شرطونو نو ټول احکام او د ټولو ادا بو په پابندی سره نمونځ ادا کړے شی. نو د نمانځ اقامت اوشو. او که رکوع، سجده، جلسه کښے سکون او اطمینان نه اوشی. نو نمونځ خو اوشی. لیکن د نمانځ اقامت نه کیږی.

اوګوری یو معمولی افسر مخته راشی. نو موږ ټول خرنګ په سکون او اطمینان سره له هغه سره خبرے کوو. لیکن دیو شهنشاه چه عالم الغیب دے چه د چا له علم نه یوه ذره هم پټه نه ده. د هغه لخوا مخ چه اوږدیږو، نو منه دے وهو، مخ دے کعبه خوا او ذره دے بنځے او بچ طرفته وی. داو منه دے وهلو نمونځ دے. دے ته د نمانځ اقامت نه وائی.

(جاوی)

خواست

طاهر کلاچوی

چشتن ترخپل کوره ما نا توان اُورسوه
تکمیل ته مے د ذیرهٔ دغه ارمان اُورسوه

کارساز، سبب کیږ، اے قادره ما غریبه هم
د خپل حبیبؐ تر در او تر آستان اُورسوه

پنجتن ته، کربلا ته اود بدر تو شهید انه
زما په شانے بے سروسامان اُورسوه

دنیا لوا ما ما لږ ما رت دے په نصیب کړے
او بیا مے پاک دربار ته د لے حُرانؓ اُورسوه

احساس کمتری له هڅه کاره دی ګټلی
عرفانؓ د خپل خان مسلمانان اُورسوه

خاوند شپه تهٔ او د ستار سُول پورے راضی کیږی
هغه کار هغه عمل ته زما توان اُورسوه

قرآن چه هر یو توپکے بحیره سمندر دے
مفهوم ته ئے طاهر غوندے نادان اُورسوه

(دویم قسط)

ارشادات

سید نا شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

رحمته الله علیه

مترجم قاری حضرت گل بنوی

ذکر د آسامه تقریر

ورونړو! دغور کولو متعلق څرنګه شاندار ارشاد فرمایلے دے.

آقائے نامدار صلے الله علیه وسلم فرمائی.

الا انبئکم بخیر اعمالکم لاری ربکم واد فعها درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذهب والفضة وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتقتلوا بعضهم ویقتلوکم ذکر الله آو کما قال صلے الله علیه وسلم.

(ترجمه)

آو کوړی ذه تاسو ته دا سے عمل وښیم. چه دښه تاسو درجے لوړے کړی او تاسو د سپینو زرو او سپینو زرو خرڅ کولو نه هم ډیرات بهتر وے. آو تاسو د دښمن سره په مقابله کولو کښے تاسو هغه قتل کړی. آو هغه تاسو قتل کړی. هغه عمل کوم دے. د الله ذکر (جامع)

لنډه دا چه د الله ذکر له بله هر څه نه افضل او کنړلے. آو دے په هر لوړ تر بالا دے ترجیح درکړے شوه.

ورونړو! د ذکر مونږ دومره قدر نه پوهیږو. چه قیامت په دے قدر دا معدوم شی. په مختلف عنوانونو جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم دے ذکر فرمائی. آو دے ترغیب کړی په قرآن پاک کښے د قیامت یوه دوم یوه الحمزة دے. کما قال الله تعالیٰ ای انذرهم یوم الحسرة. آقائے نامدار صلے الله علیه وسلم نه سوال اوکړے شو چه د قیامت ورځ ډکا فرق په یوم الحسرة دے؟ که د کفار او نفاق په وجه به حسرت کوی. لیکن د مومنین د پاره به یوم الحسرة د چا دعوه کوی مومنانو چه قرآن او حدیث مطابق خپل اعمال سم کړیدی. هغه به د لے افسوس کوی؟ آن حضرت صلے الله علیه وسلم جواب درکړو. بے شک مطیع او فرمانبردار به هم افسوس کوی. د لے چه الله تعالیٰ په خپلو یادو لو آو په هر هر مرتبه ذکر باندے به دومره لوی اجرونه درکوی. نو هر سړے به افسوس کوی. چه ما تلل مرتبه د لے ذکر اوکړو. ما په هزار مرتبه د لے کفایت اوکړو. لاکهه مرتبه یا په کروړ مرتبه د لے قناعت اوکړو. آو د لے نه اوکړو. غرض د اچه هر مطیع او فرمانبردار به هم افسوس کوی چه مے نور ذکر کولے نو غیر معمولی اجر به مے موندلے. د الله په نزد د ذکر هیڅ حد، هیڅ غایت آو هیڅ نهایت نشته.

هر آی کو غافل از وے یک زمان ست ! ہماں دم کافرست ایماں نہاں ہست

دعا

حمزه شنواری

خدایه مونږ ته پاکه برخه د ایمان را — مونږ ته علم غوره پوهه د قرآن را

پل په پل چه مقصود منزل ته ورشو — محبت د محمد آخر زمان را

په تعلیم ذمونږ ژړونه لورانی کړه — په بخره د امتیاز مونږ ته چشمان را

د دنیا په باغ موکړه خندان کلونه — خیال په لئے لیونیم غوندے پریشان را

د پرو جنبو لعنت ذمونږ نه ورک کړه — بښه جذبه د دوړو ولئے د مسلمان را

اسلامی جهان دا غوندے په یو مرکز کړه — نور حیاتان چه کړی دوشان هغه جهان را

ما حمزه ته یو تر لې باده خاونده!

په شاغلے پیمانه کښے د افغان را

د ماورونړو! په اګرایید و، په ولادت ناسته ژیات ذکر کوی. په قرآن پاک کښے ارشاد دے. "الذاکرون الله کثیرا" والذاکرات. په دے کښے هیڅ قید نشته. نجات حاصلولو کښے اعلیٰ درجه د ذکر کونکړه.

ورونړو! بے اوډسه نوښے کونکی باندے به عتاب وی. دا نشته چه بے اوډسه نوښے کونکی باندے د

د ماورونړو! د عبادت په ادا کولو کښے هم ډیر ذکر کوی. د نماز په رکوع کښے سبحان ربی العظیم. په سجده کښے سبحان ربی الاعلیٰ. د تشهد په ځای کښے التحیات لله والصلوات. د نماز نه وروسته سبحان الله، الحمد لله، الله اکبر. د نماز نه بهر هم د ذکر ډیر فضیلتونه بیان شوی دی. د ذکر ډیر فضیلتونه بیان شوی دی. د ذکر ډیر فضیلتونه بیان شوی دی.

بنوں جمعیۃ علماء اسلام کے ممبران اسمبلی کا

تعارف

حضرت مولانا صدر الشہید ممبر قومی اسمبلی

جمعیۃ علماء اسلام نے ضلع بنوں سے قومی اسمبلی کی واحد نشست کے لیے حضرت مولانا صدر الشہید صاحب کو امیدوار نامزد کیا تھا۔ آپ علاقہ سورانی میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی آپ کے والد نے انگریزوں کے خلاف تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس پر آپ کو قید کر لیا گیا آپ کے والد کو قید کرنے کے بعد آپ نے سہارنپور کا رخ کیا اور آپ نے وہاں پر کافی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دار العلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی اس کے بعد آپ بنوں تشریف لائے اور علاقہ طغل خیل میں دس سال تک درس و تدریس میں مشغول رہے پاکستان بننے کے بعد آپ نے بنوں شہر میں حضرت مولانا عجب نور صاحب کے ساتھ مدرسہ معراج العلوم کی بنیاد رکھی آپ اس کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ مولانا عجب نور صاحب کی وفات پر آپ کو مدرسہ کا مہتمم بنایا گیا اور ابھی تک آپ اس عظیم درسگاہ کے مہتمم ہیں یاد رہے کہ مدرسہ معراج العلوم ڈویژن بھر میں بڑی درسگاہ ہے۔ جس سے ہر سال بیسوں طلبا فراغت حاصل کرتے ہیں اسی وجہ سے بنوں میں اکثر علماء اسی مدرسہ کے فارغ شدہ ہیں جس کی وجہ سے جمعیۃ کا کافی اثر ہے اور یہی وجہ ہے کہ مولانا موصوف بھاری اکثریت سے بنوں کے حلقہ سے قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں

حضرت مولانا محمد یعقوب ممبر صوبائی اسمبلی

آپ ایک معزز گھرانا کے فرد ہیں اور آپ علاقہ خوجڑی کے رہنے والے ہیں۔ آپ بھی دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں بنوں کے علاقہ میں جہاں کہیں بھی کسی میں کسی قسم کا تنازعہ پیدا ہو جائے تو شرعی فیصلہ کے لیے آپ کو بلایا جاتا ہے۔ آپ کا علاقہ میں کافی اثر و رسوخ ہے آپ نے انگریز کے خلاف تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے آپ آج کل علاقہ تورڑکی جامع مسجد کے خطیب ہیں وہاں پر آپ کے ساتھ کافی طلباء ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے آپ بھاری اکثریت سے کامیاب ہو چکے ہیں۔

حضرت مولانا عبد الصمد ممبر صوبائی اسمبلی

آپ علاقہ سورانی کے معزز گھرانے کے فرد ہیں۔ آپ میٹرک اور مدرسہ سراج العلوم کے فارغ شدہ ہیں۔ آپ غازی بھی ہیں۔

آپ کے والد حاجی فیض اللہ خان عرف فیصل استاد جی۔ انگریزوں کے خلاف لڑتے ہوئے وزیرستان کے محاذ پر فقیر ایپی کی معیت میں شہید ہوئے تھے۔ انگریز نے آپ کے گھروں کو بمباری کر کے اڑا دیا تھا۔ اور آپ کی ساری جائیداد ضبط کر لی تھی آپ اپنے بچوں کو بھی وزیرستان لے گئے تھے۔ آپ اس علاقہ میں بے حد مقبول ہیں یہی وجہ ہے کہ مولانا بھی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو چکے ہیں۔

بقیہ مدلل جواب

اور نازک ترین صورت حال میں بھی اکابر علماء مقابلہ کے لیے میدان میں نکل آئے تو ہمیں تو سچی بات یہ ہے کہ ان کو کامیاب سمجھنے میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں قال اللہ تعالیٰ ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔ جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مان لیا۔ ان کی اطاعت کر لی وہ بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوا حق کے لیے جدوجہد کی گئی فریضہ ادا ہوا اور ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے نہیں ڈالی اس سے زیادہ اور کیا اطمینان ہو

(وقت کا فریضہ) بہر حال ان حالات سے مایوس اور پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں اللہ تعالیٰ سے مستقبل میں مزید استقامت کی دعا کی جاوے۔ اور اپنے عزائم کو بلند رکھا جاوے۔ کہ

ان اللہ یحب معالی الھمم

ہمت بلند دار کہ پیش خدا و خلق
باشد بقدر ہمت اعتبار تو

۴۴

ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کا مکمل تعارف

ارسال کیجئے

جہاں جہاں جمعیۃ علماء اسلام کے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبر منتخب ہوئے ہیں وہاں کے اہل قلم اور جمعیۃ سے وابستہ حضرات سے گذارش ہے کہ وہ ممبران قومی و صوبائی کا تعارف ترجمان اسلام میں اشاعت کے لیے ارسال فرماویں

(محمد حنیف سہارنپوری)

آئین کے سلسلہ میں اس وقت مشرق و مغرب کو لڑانے بھڑانے کے جو مذموم مساعی شروع ہیں وہ حد درجہ اندوہناک ہیں حضرت حق جل مجدہ سے بوسیلہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ملک کو غیر اسلامی آئین کی لعنت اور انتشار و افتراق کے فتنہ سے محفوظ فرماویں۔ اللہ والے نے موجودہ حالات کے عین مطابق ہی فرمایا ہے:

ای بسراپردۂ یثرب بخواب
خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

علماء حق کی اکثریت دستور ساز اسمبلی میں پہنچ جاتی تو ان فتنوں کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا کیونکہ حقیقی اسلام کے سامنے کوئی فتنہ سر اٹھا ہی نہیں سکتا۔ مگر اس کی ذات یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید ہے۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور حقیقت یہ ہے کہ از ماست کہ بر ماست۔ ان اللہ لا یظلم الناس شیئاً ولکن الناس انفسھم یظلمون

اب تو یہ دعا ہونی چاہیے کہ۔

اللھم فلا تسلط علینا من لا یخافک ولا یرحمنا وکیف ایدی الظالمین عنا اللھم اجعل آمنۃ مطمئنۃ سائر بلدان المسلمین واکتب اللھم الستر والسلامۃ والعافیۃ علینا وعلی عبیدک الحجاج والغزاۃ والمسافرین فی برک وبحرک من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم آمین یا رب العالمین ۔

ای اللہ پس نہ مسلط کر ہمارے اوپر ایسے لوگوں کو جو نہ تو آپ سے ڈریں اور نہ ہمارے اوپر رحم کریں اور ظالموں کے ہاتھوں کو ہم سے روک دے۔ اے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سارے شہروں کو (دشمن و مصائب سے) محفوظ و مامون کر دے اور لکھ دے پردگی اور صحت و سلامتی ہمارے لیے اور اپنے سارے بندوں حاجیوں غازیوں اور مسافروں کے لیے چاہے وہ خشکی میں ہوں یا دریا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے۔ اے اللہ تو امداد کر ان لوگوں کی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی امداد کرتے ہیں۔ (یعنی اس کے لیے کوشش کرتے ہیں) اور ہمیں بھی ان میں سے بنا دے اور نیست و نابود کرے ان لوگوں کو حضور کے دین کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں ان میں سے نہ بنا۔

امید ہے اس ناکارہ کو دعوات صالحہ سے یاد فرماتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بمع متعلقین تا دور زندگی معاصی اور مصائب سے محفوظ فرماتے رہیں اور جب وقت آجائے تو خاتمہ بالایمان کی دولت سے نوازیں

ع ویرحم اللہ عبداً قال آمیناً

ناکارہ عبد الکریم عفی اللہ عنہ از مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۲۰ ذالحجہ سنہ ۹۰ھ
۱۴/۲/۷۱

WEEKLY
সাপ্তাহিক
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
AHORE

بیدار ہے کشمیر

طفیل ہاشمی

اک آہِ سحر خیز ہو، اک نالۂ شب گیر
اک نعرۂ تکبیر کہ بیدار ہو کشمیر

اے میرے رفیقو! کبھی سوچا بھی ہے تم نے
اسلام کے فرزند مہاشوں کے ہیں نخچیر

بھارت کی "پری چہرہ" وزارت سے یہ پوچھو
سلجھے گی کہ ہم کاٹ دیں یہ زلفِ گرہ گیر

تیار ہو، تلوار سے حق چھین لو اپنا
یلغار کرو، کاٹ دو ہر حلقۂ زنجیر

شمشیر بکف دار و رسن چوم کے نکلو
اٹھو کہ بدل جائے گی تدبیر سے تقدیر

گر جو تو ہوں سنگین چٹانوں کے جگر شق
جھپٹو تو کھنچے معرکۂ بدر کی تصویر

ابھرو تو ہو دہلی کے سنگھاسن پہ نمودار
اللہ کے شیروں کی حکومت ہے جہانگیر

پیش آئے اگر معرکۂ کرب و بلا خیز
بے خوف کرو پیروئ سنتِ شبیرؓ

اے ربِّ محمد! تری غیرت کی قسم ہے
ماریں گے یا مر جائیں گے تیور پہ رقم ہے

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

پاکستان میں
حفاظت اسلام کا
علمبردار

غیر مسلموں کے ساتھ تعاون وعدم تعاون

قرآن پاک کی نظر میں

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ ... تا ... هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اللہ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے۔ جو تم سے دین کے بارے میں لڑتے ہوں، اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور تمہارے نکالنے میں مدد کی ہو اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا۔ سو گناہ گار ہوں گے

پارہ نمبر ۲۸ سورہ ممتحنہ رکوع نمبر ۲

صدیق و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ ہیں

از
حضرت مولانا محمد یوسف
صاحب بنوری،
دامت برکاتہم

اس عقیدہ کی حفاظت کرنا بھی جرم بنتا جا رہا ہے

اس حقیقت کا اظہار بار بار کیا گیا کہ مملکت خداداد پاکستان حق تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ جو شدید و مدید ابتلاء کے بعد عطاء ہوئی ہے۔ قانون الٰہی یہ ہے، کہ اگر نعمت کا شکریہ ادا کیا جائے تو نعمت میں روز افزوں ترقی ہوتی ہے اور ناشکری پر زوال کا ہی نہیں بلکہ انتقام کا بھی خطرہ لاحق رہتا ہے۔ جو فرد یا قوم کسی نعمت کے استعمال اور اس کا شکریہ ادا کرنے میں نااہل ثابت ہو اس سے نہ صرف یہ کہ وہ نعمت سلب کر لی جاتی ہے بلکہ اس بے قدری نعمت پر اسے ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

اس نعمت الٰہی کا شکریہ تھا کہ یہاں ایک خدا ترس اور صالح حکومت قائم ہوتی جو ملک و ملت کی بے لوث خدمات انجام دیتی۔ قانون الٰہی کے سایہ رحمت میں یہاں ایک صالح معاشرہ تشکیل پاتا۔ جو اقوام عالم کے سامنے اسلام کے مثالی معاشرہ کا نمونہ پیش کرتا یہاں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو نافذ کیا جاتا جو اس کائنات کے لئے حق تعالیٰ کی آخری نعمت، انتہائی رحمت نجات و فلاح کا آخری پیام اور سعادت دارین کا واحد راستہ ہے ہماری عدالتیں عدالت نبوت سے منور ہوتیں، قانون الٰہی کے سایہ رحمت تلے پوری قوم چین کی زندگی بسر کرتی فوج ہو یا پولیس دفتر ہو یا دکان کارخانہ ہو یا تجارت ہر طرف اسلامی قانون کے انوار جگمگاتے، قلب کو سکون اور دماغ کو راحت میسر آتی، ملعون زندگی ملعون معاشرہ اور ظلم و ستم کی گرم بازاری یک قلم ختم ہو جاتی اور حق تعالیٰ کا ارشاد:

ولو ان اھل القریٰ اٰمنو واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض، ترجمہ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

کے مطابق برکات و تجلیات کا ظہور ہوتا اور ہر طرف اسلام کے روح پرور نظارے سامنے آتے مگر ہم شکر نعمت کے راستہ کو چھوڑ کر خدا فراموش قوموں کے راستے پر چلے، قرارداد مقاصد وغیرہ .....

میں فیصلہ ہوا تھا کہ ملک کا قانون کتاب و سنت مطابق ہوگا۔ کیا آج تک اس وعدہ کے ایفاء کی توفیق ہوئی؟ یہاں حکومتوں پر حکومتیں بدلیں، کئی حکمران آئے اور کئی گئے۔ مگر ان سب میں قدر مشترک یہ تھی کہ ہر حکمران اپنے دور اقتدار میں اس سے پہلو تہی کرتا رہا۔ اور اس کے نتائج ہمارے سامنے آتے رہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ ہمارا ملک تجارت کی لائن میں کچھ آگے بڑھا، زراعت کے شعبہ میں کچھ ترقی ہوئی نادار اور متوسط طبقہ کے کچھ لوگ "مالدار" ہو گئے کچھ جھونپڑوں کے مکیں بنگلہ نشیں ہو گئے۔ کچھ بے روزگار افراد کو نوکری اور روزگار مل گیا۔ مگر کیا کسی "اسلامی حکومت" کا اہم کارنامہ بس یہی ہے جس پر فخر کیا جائے؟

دین کو چھوڑ کر ہمارے یہاں مادی ترقی کے لئے جو راستہ اختیار کیا گیا وہ ہلاکت و بربادی اور فساد و خون ریزی کی مہیب و تاریک وادیوں پر جا کر ختم ہوا، مال و دولت کی اندھی محبت، استحصال کے غلط طریقوں، متمول طبقہ کی ستم رانیوں، دولت کی غیر منصفانہ تقسیم اور ہمارے "بزرجمہروں" کی مصنوعی منصوبہ بندی نے معاشرے میں زمین و آسمان کا معاشی تفاوت پیدا کر دیا۔ اس کے ردعمل میں طبقاتی کشمکش پیدا ہوئی جس نے بالآخر مجیب، بھاشانی اور بھٹو کی شکل اختیار کی اور دیکھتے ہی دیکھتے قوم کے امن و سکون کو نذر آتش اور ملک کو سنگین بحران سے دوچار کر دیا۔ ہماری فہم و فراست کی داد دینی چاہیئے کہ ہم تباہی کے اسی راستے پر اب تک دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ اور کسی کو یہ سوچنے کی توفیق نہیں ہوتی کہ ہماری غلط روئی کا نقطۂ آغاز کیا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا؟

ہم تو یہ سمجھتے ہیں — اور ایسا سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ اگر ہمارے ملک میں موجودہ دنیا کی چہل پہل نہ بھی ہوتی، عصر حاضر کے تمدن کی یہ رعنائیاں اور عقل فریبیاں نہ بھی ہوتیں، یہ بڑے بڑے بینک یہ بڑے بڑے کارخانے اور انڈسٹریاں، یہ دیو قامت محلات یہ حسین و جمیل کاریں نہ بھی ہوتیں بلکہ یہاں صرف صحیح مسلمان ہوتے، صحیح اسلامی معاشرہ ہوتا، رشوت کی گرم بازاری نہ ہوتی قتل و سفاکی کی بے رحمانہ و مجرمانہ وارداتیں نہ ہوتیں آئے دن کے یہ دردناک واقعات نہ ہوتے جن سے نہ کسی کی جان محفوظ، نہ عزت و آبرو، نہ مال و متاع۔ اغواء کے ہولناک حوادث اور تمدن و دولت کی فراوانی و طغیانی کے پیدا کردہ حیاء سوز مناظر نہ ہوتے، یہ لاکھ پتی کروڑ پتی اور ارب پتی نہ ہوتے، یہ بڑے بڑے کاغذی منصوبے نہ بھی ہوتے یہ اربوں کے غیر ملکی قرضے نہ بھی ہوتے صرف اسلامی عدالت کا محکمۂ عدل و انصاف ہوتا۔ مسلمانوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت ہوتی۔ دین محفوظ ہوتا، اخلاق پاکیزہ ہوتے، تقویٰ و طہارت، اخوت و مواسات، ہمدردی و خیر خواہی کا قابل رشک معاشرہ ہوتا۔ سبحان اللہ کیا عجیب منظر ہوتا اگر اسلامی تعلیمات کی صحیح ترویج اور اسلامی معاشرہ کی صحیح تشکیل ہوتی۔ تو نہ صوبائی عصبیت کو سر اٹھانے کا موقع ملتا، نہ بنگلہ دیش کی تحریک کا کہیں نام و نشان ہوتا نہ ملک کی سالمیت کو خطرات لاحق ہوتے یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہماری بدترین مجرمانہ غفلت کے نتائج ہیں جو سامنے آ رہے ہیں۔

اچھا جانے دیجئے نہ یہ ہوا نہ وہ ہوا۔ پاکستان اسلامی ملک کی حیثیت سے کم از کم اتنے دینی تقاضوں کو تو پورا کرتا کہ جو لوگ صحیح مسلمان رہنا چاہتے ہوں وہ آزادی سے زندگی بسر کر سکتے، دین پر الحاد و زہریت کے جو حملے ہر چہار طرف سے ہو رہے ہیں ان کا دفاع کر سکتے اسکولوں اور کالجوں میں نئی پود کی اسلامی تعلیم و تربیت ہوتی اور اسے اخلاقی بگاڑ سے بچایا جا سکتا ہے۔ الغرض ہمارا دین ہر طرح سے محفوظ ہوتا تب بھی غنیمت تھا۔ لیکن صد افسوس کہ اب تو نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ اس اسلامی ملک میں اسلام بھی محفوظ نظر نہیں آتا۔ اہل باطل تو جو چاہیں کریں۔ اور اہل حق کو اتنی بھی اجازت نہیں کہ وہ حق کو حق اور باطل کو باطل کہہ سکیں، ذرا کچھ کہا جائے تو اسے "فرقہ ورانہ اختلاف" کہہ کر جرم قرار دیا جاتا ہے، اور ان حق پرست "مجرموں" کو ان تمام مراحل سے گذرنا پڑتا ہے جس کے مستحق اخلاقی مجرم ہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ مبینہ قتل کے ملزم قابل ضمانت سمجھے جاتے ہیں۔ مگر حق گوئی کا جرم عظیم ناقابل ضمانت قرار دیا جاتا ہے۔

اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے بند کر دیا ہے آپؐ کی امت آخری امت ہے اور قرآن کریم آخری پیغام الٰہی ہے اس کے بعد اور کوئی وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں آئے گی نہ آ سکتی ہے نئی نسل کو اتنا سمجھانا بھی اب جرم ہوتا جا رہا ہے۔ صدیق و عمر اور عثمان و علی (رضی اللہ عنہم اجمعین) امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ ہیں، اس عقیدہ کی حفاظت کرنا بھی جرم بنتا جا رہا ہے خلفائے راشدین

صفحہ نمبر ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

مطابق

۵ نومبر ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۴۲
فی پرچہ	۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۱۲/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

شعبہ ادارت ترجمان اسلام

چوک رنگ محل لاہور

• — جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ ۴ ضروری ہے۔

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحت ——— احمد حسین کمال

مشرقی پاکستان کے ضمنی انتخابات

مشرقی پاکستان میں ضمنی انتخابات کا مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔ جن حالات میں یہ مرحلہ شروع ہوا ہے۔ انہیں عام اور مکمل معنوں کے مطابق نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم یہ ضمنی انتخابات گذشتہ سال کے عام انتخابات سے کہیں زیادہ اہمیت اور دور رس اثرات کے حامل ثابت ہوں گے۔

پاکستان کے بارے میں ہندوستان نے جو عالمگیر رسوا کن مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس کا مکمل بطلان ان انتخابات کے حالات و نتائج پر منحصر ہے۔ نیز ملک کے مستقبل کا بھی بیشتر انحصار ان ضمنی انتخابات کے حاصل پر ہی ہے یہ انتخابات اگر بالکل غیر جانبدارانہ اور آزادانہ ماحول میں ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے نتائج کے مطابق ملک کی سیاسی زندگی کا آغاز ہو جاتا ہے تو اس سے بھارت کا وہ تمام پروپیگنڈہ بھی باطل ہو جائے گا۔ جس کے ذریعہ وہ دنیا بھر کو یہ باور کرا رہا ہے کہ پاکستان کے خونی حکمراں اپنے ملک میں جمہوریت اور عوامی اقتدار کے حق میں نہیں ہیں نیز بیرونی دنیا پر یہ واضح ہو جائے گا۔ کہ مشرقی پاکستان میں حکومت کے اقدامات کا مقصد جمہوریت کی بحالی کو روکنا نہیں تھا۔ بلکہ پاکستان کو تقسیم و تباہی سے بچانا مقصود تھا

آزاد اور غیر جانبدار ضمنی انتخابات کے نتائج اور ان کے مطابق سیاسی عمل کے آگے بڑھنے سے مشرقی پاکستان کے عوام میں مکمل اعتماد پیدا ہو سکے گا۔ اور مغربی پاکستان میں شک و شبہ کی فضا ختم ہو سکے گی۔

اس کے علاوہ علیحدگی پسند اور علاقائی ذہنیت کے حامل افراد و گروہوں کے لئے بھی یہ موقعہ باقی نہیں رہے گا کہ وہ سیاسی آزادی کے حصول کی جد و جہد کے نام پر ملک میں تفریق و کشمکش باقی رکھ سکیں۔

پاکستان کے گذشتہ انتخابات جو ۲۴ سال گذر جانے کے بعد پاکستان کے پہلے عام انتخابات تھے۔ دنیا بھر میں نہایت مثالی و آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تسلیم کئے گئے ہیں۔ مشرقی پاکستان کے ضمنی انتخابات بھی اگر اسی ماحول میں ہوئے تو کسی بھی مخالف اور دشمن کو یہ جرأت نہیں ہو سکے گی کہ وہ انتخابات کے نتائج اور اس کے مطابق ہونے والے سیاسی عمل پر انگلی اٹھا سکے۔ اور دوستوں کے لئے یہ بات قابل فخر اور موجب اطمینان ہو گی۔

پاکستان کو آج دنیا پر یہ ثابت کرنا ہے کہ بھارت نے جمہوریت کشی اور عوام دشمنی کے جو الزامات اس پر عائد کئے ہیں۔ وہ سراسر لغو اور بے بنیاد ہیں۔

اس کے ساتھ ہی مشرقی پاکستان کے عوام کو یہ باور کرانا ہے کہ ان کے تمام حقوق اور پاکستان پر ان کا حق نہ صرف محفوظ ہے بلکہ ان کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ اور وہ بھی اپنے مغربی پاکستان کے بھائیوں کی طرح اپنے وطن کے مالک ہیں۔

نیز پاکستان بھر کے غریب عوام کسانوں و مزدوروں کو یہ یقین دلانا ہے کہ انتخابات کے ذریعہ ان کے مسائل کا حل ممکن ہے۔ وہ اپنی جدوجہد انتخابات کے پرامن راستے اور جمہوریت کے دائرے میں جاری رکھ سکتے ہیں۔

غرضیکہ مشرقی پاکستان میں ہونے والے ضمنی انتخابات خارجی اور داخلی دونوں اعتبار سے پاکستان کے مستقبل کی تشکیل و تعمیر پر بہت گہرا اثر ڈالیں گے۔ اور مستقبل کی واضح راہ عمل ان کے نتائج سے متعین کی جا سکے گی۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ پاکستان کا مستقبل ایک صحیح اور خالص اسلامی دستور و نظام کے تحت عوامی اقتدار کی بحالی پر منحصر ہے۔

اور ضمنی انتخابات کا آزادانہ و غیر جانبدارانہ ماحول اور بے لاگ نتائج ہی اس امر کا فیصلہ کریں گے کہ پاکستان کے مستقبل کی یہ منزل قریب ہے یا دور۔ چنانچہ ساری قوم کی نگاہ ضمنی انتخابات اور ان کے نتائج پر لگی ہوئی ہے۔

(۲۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

کھیل میں شاندار کامیابی

پاکستان کی ہاکی ٹیم نے حالیہ عالمی مقابلہ میں جو شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ اس مقابلہ کے کئی شاندار پہلو ہیں۔ اول یہ کہ پاکستان کی ہاکی ٹیم (باقی صفحہ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر ۲

ماہ رمضان

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت

حضرت شاہ ولی اللہ نے کتاب حجۃ البالغہ میں اسلام کی عبادات و احکام کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ یہ کتاب اتنی مشہور رہے کہ مصر والوں نے اسے اپنے ہاں چھاپا ہے ایک مصری عالم نے لکھا ہے کہ دین اسلام کی حکمتوں پر اس سے بہتر آج تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ یہاں حضرت شاہ صاحب کی اس شہرہ آفاق کتاب حجۃ البالغہ سے روزوں کی حکمتوں کے بارے میں کچھ اقتباسات دیئے جاتے ہیں

روزے صرف ایک مہینے کے لئے کیوں ہیں؟ اور صبح سے لے کر شام تک بجائے صبح سے دوسری صبح تک روزہ کیوں نہیں رکھا جاتا۔ حضرت شاہ صاحب نے اس پر بھی بحث کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

(۱) روزہ ایک تریاق ہے جو انسانی زہروں کے دفعیہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ اس سے تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ روزوں کی تعداد بقدر ضرورت متعین ہو۔

(۲) کھانا پینا کم کرنے کے دو طریقہ ہیں۔ ایک یہ کہ کھانے پینے کی تعداد کم کر دی جائے۔ دوسرا یہ کہ کھانے پینے کے عادی اوقات میں زیادہ وقفہ کر دیا جائے۔ شرائع الٰہیہ میں دوسرے طریقے کو اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ گراں بار بھی نہیں ہے اور نفس کو اس سے اچھی خاصی تکلیف پہنچتی ہے۔ انسان بھوک پیاس کا خوگر سا بھی چکا ہوتا ہے اور وقت بہیمیہ پر ایک قسم کی حیرت و دہشت بھی طاری ہو جاتی ہے۔

پہلے طریقہ میں انسان بتدریج کم ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کا اسے احساس نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۳) اب رہی یہ بات کہ روزے میں کھانے پینے کا وقفہ کتنا ہو۔ ظاہر ہے کہ عرب و عجم اور تمام صحیح المزاج لوگ اس پر متفق ہیں کہ صبح و شام دو وقت کھانا کھایا جائے۔ یا پھر شب و روز میں صرف ایک مرتبہ، بھوک کا مزہ بھی اسی وقت آتا ہے جبکہ صبح سے شام تک کچھ کھایا پیا نہ جائے

(۴) یہ بھی ضروری تھا کہ کھانا پینا ترک کرنے کا موقف بار بار عود کرتا رہے تاکہ نفس کو بار بار آگاہی ہوتی رہے اور اطاعت و انقیاد کے جذبات بار بار ابھرتے رہیں کیونکہ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو پھر ایک دفعہ کی بھوک پیاس گو وہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو، کوئی فائدہ نہیں دیتی۔

سب مسلمان ایک ہی وقت میں سحری کھائیں۔ سب ایک وقت میں افطار کریں اور روئے زمین کے تمام مسلمان رمضان کا چاند دیکھ کر روزے شروع کریں اور شوال کا پہلا چاند دیکھ کر ختم کریں۔ شاہ صاحب اس کی حکمت اور فائدہ یہ بتاتے ہیں۔

مسلمانوں کا اجتماعی مسلمانوں کے اندر اتفاق اور یک جہتی پیدا کر دیتا ہے۔ خواص و عوام کے حق میں ملکوتی برکات کا موجب بن جاتا ہے۔

روزے ماہ رمضان میں کیوں؟

روزے کا مقصد اولین دراصل نفس کی اس طرح اصلاح

اجتماعی عمل کی حیثیت سے

روزے مسلمانوں میں اتفاق

و یک جہتی پیدا کرتے ہیں

کرنا اور تزکیہ ہے کہ اس کے اندر جو قوت بہیمیہ ہے جس کا اپنا مفید مصرف ہے وہ اس نفس کی قوت ملکیہ کے تابع ہو جائے لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روزے کے ذریعہ اصلاح و تزکیہ نفس کا عمل فرداً فرداً افراد پر کیوں نہیں چھوڑا گیا اور اس کے لئے سال کا ایک مہینہ کس لئے مخصوص کیا گیا اور یہ کہ سب ایک معین وقت پر سحری کھائیں اور پھر سارا دن کھانے پینے اور دوسری خواہشات نفس سے دست کش رہیں اور غروب آفتاب پر ایک ہی وقت میں سب افطار کریں۔

اور جب روزوں کے لئے مہینے کا تعین ضروری ہو گیا۔ تو اس تقرر کے لئے اس مہینے سے زیادہ کوئی مہینہ مستحق نہیں جس میں کہ قرآن نازل ہوا ہے۔ جس میں کہ بیت محمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور یہی مہینہ ہے۔ جس میں شب قدر ہونے کا احتمال ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے اس پوری بحث کو ایک جگہ یوں منضبط کیا ہے۔

مذکورہ بالا ملاحظات واجب کر رہے ہیں کہ روزوں کا خلاصہ یہ ہو کہ کامل دن بھر کھانا پینا اور دوسری نفسانی خواہشات ترک کر دی جائیں۔ کامل ایک ماہ کے روزے لازم کر دیئے جائیں۔ کیونکہ ایک ہفتہ دو ہفتہ کی مدت قلیل ہے، جو کسی طرح کا اثر پیدا نہیں کر سکتی۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ دن طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہو۔ کیونکہ عربوں کے ہاں دن کے حساب کا بھی یہی طریقہ تھا۔ یوم عاشورہ کا روزہ وہ اسی طرح رکھتے تھے۔ اسی طرح ان کے ہاں مہینہ ایک چاند سے دوسرے چاند تک ہوتا تھا۔ وہ شمسی مہینوں کا حساب نہیں لگاتے تھے۔

اور جب یہ ضروری ہو گیا کہ انسانوں کے لئے ایک شرعی حکم جاری کیا جائے اور چونکہ ساری دنیا عرب و عجم کی اصلاح منظور تھی۔ اس لئے واجب ہوا کہ مہینے کے تعین میں ہر ایک کو آزاد نہ چھوڑا جائے کہ ہر شخص اپنی اپنی سہولت کے مطابق جس مہینے میں چاہے روزے رکھ لیا کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے عذر و معذرت، حیلے حوالے اور کاہلی و سستی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

نیز یہ کہ مسلمان جب کسی عمل پر ایک وقت اور ایک زمانے میں مجتمع ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو عمل کرتے دیکھتے ہیں تو ہر ایک کو عمل میں مدد ملتی ہے۔ ہر ایک کے لئے عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ اجتماع عمل ہر ایک کو عمل پر آمادہ کرتا ہے اور اس سے مسلمانوں کے اندر اتفاق اور یک جہتی پیدا ہوتی ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کنڈہ کوٹ

جمعیۃ طلباء اسلام کنڈہ کوٹ اجلاس ہوا۔ اجلاس میں عملی کام کا پروگرام بنایا۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔ صدر قمر الدین کھوسہ نائب صدر عبد المجید باجکانی۔ جنرل سیکرٹری حافظ شمس الدین بھٹہ سیکرٹری عبید اللہ کھوسہ ناظم نشریات و کنوینر عبد الرحمٰن سیال۔ خازن امیر احمد ڈوگری۔

زکوٰۃ و دیگر صدقات و عطیات کا بہترین مصرف

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ کوٹ ادو

(۱) اس مدرسہ کی بنیاد شیخ التفسیر و حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے اپنے مبارک ہاتھ سے رکھی۔

(۲) اور حضرت الشیخ ہی کی سرپرستی اس مدرسہ کو حاصل ہے۔

(۳) اس میں مختلف اضلاع کے پینتیس ۳۵ طلبا و قیام پذیر ہو کر عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن کی خوراک، کتب، صابن و حجامت کا انتظام مدرسہ کی طرف سے مفت کیا جاتا ہے۔

شہر کے تقریباً ساٹھ طلباء ان کے علاوہ ہیں۔ مدرسہ ہذا کی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ محض اللہ تبارک و تعالیٰ کے توکل پر چل رہا ہے۔ نیز جو قطعہ زمین مدرسہ کے لئے لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مدرسہ پانچ ہزار روپے کا ابھی مقروض ہے۔

ارسال زکوٰۃ وغیرہ کا پتہ

محمد مسعود مہتمم مدرسہ دار العلوم مدنیہ رجسٹرڈ
کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ

احمد حسین کمال

ماضی — کی — روشنی

ہندوستان میں انگریزوں کی آمد و غلبہ سے پہلے مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اس حکومت کو ملک کے عوام کیسا سمجھتے تھے، اس کا اندازہ اس یادداشت سے کیا جا سکتا ہے۔ جو ۱۸۲۴ء میں مسٹر ایڈمس گورنر جنرل کے نافذ کردہ پریس پر پابندیوں کے قانون کے خلاف عدالت عالیہ اور برطانوی بادشاہ کو ہندوستان کے عوام کی طرف سے بطور احتجاج پیش کی گئی تھی۔

اس یادداشت پر علاوہ دوسرے سرکردہ افراد کے بنگال کے مشہور ہندو رہنما راجہ رام موہن رائے کے بھی دستخط تھے۔ یادداشت میں کہا گیا تھا کہ:۔

> مسلمانوں کی حکومت میں ہر قسم کے لوگوں کو جملہ سیاسی حقوق بڑے بڑے عہدے نوجوں اور صوبوں کی گورنریاں مثل مسلمانوں کے حاصل تھیں۔ اور مذہب یا مقام پیدائش کی بنا پر کوئی شخص ان مراعات سے محروم نہ رکھا جاتا تھا۔ وہ مراعات اگرچہ اب ہمیں حاصل نہیں ہیں۔ تاہم پریس کی آزادی سے اس امر کی تلافی ہو جاتی تھی۔ لیکن اب پریس کی آزادی کے سلب ہو جانے سے تو سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔"
>
> (سوانح راجہ رام موہن رائے
> مطبوعہ مدراس صفحہ ۴۶)

مسلمانوں کی حکومت کے بارے میں یہ تاثر تھا اس زمانہ کے ہندو دانشوروں اور رہنماؤں کا۔

انگریز نے رفتہ رفتہ اس تمام صورت حال کو بدل ڈالا اور اپنے انسانیت کش جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے ایسی کتابیں لکھ کر عام کیں۔ جن سے آنے والی ہندو نسلیں مسلمانوں کی حکومت کے دور کو ظالمانہ اور جابرانہ تصور کرنے لگیں اور انگریزی حکومت کو نجات دہندہ خیال کرنے کی حد تک آ گئیں۔

چنانچہ منافرت کے اس تصور کے پس منظر میں برطانوی دور حکومت کے ہندوستان میں سیاسی، سماجی اور طبقاتی تحریکوں و تنظیموں نے تشکیل پانا شروع کیا۔

ہندوؤں میں علیحدگی پسند ذہنیت داخلی اور خارجی طور پر پہلے سے ہی موجود تھی۔ انگریزوں کے مکارانہ پروپیگنڈا نے اس ذہنیت کو مسلمانوں سے نفرت میں تبدیل کر ڈالا۔ اور مسلمانوں میں بھی اس کا شدید ردعمل ہوا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ برصغیر پاک و ہند کی تمام سیاست ہندو مسلم منافرت و کشمکش کی سیاست بن کر رہ گئی، اور مسلمانوں میں وہی سیاستدان زیادہ کامیاب رہا۔ جس نے سیاست کے اس تازہ رخ کو اختیار کر لیا۔

وہ لوگ جنہوں نے ہندوستان کی سیاست میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت ختم کرنے، انہیں ایک دوسرے سے قریب تر لانے اور سابقہ مسلمان حکومت کے دور کے دوستانہ و برادرانہ حالات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ دراصل انہوں نے وقت کے بہاؤ کے خلاف چلنا چاہا۔ لیکن وہ اس بہاؤ کا رخ نہیں موڑ سکے۔

یہ ہی وجہ ہے کہ جب ہندوؤں اور مسلمانوں میں نئی سماجی و سیاسی تنظیمیں بننا شروع ہوئیں تو ان کی اساس ایک دوسرے کے مقابل رکھی گئی۔

ہندوؤں کی یہ کوشش رہی کہ نئے ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی و سماجی حالات پر ان کا جتنا غلبہ قائم ہو سکے قائم کر لیں۔

مسلمانوں کو بھی جواباً یہ سوچنا پڑا کہ ہندوؤں کے غلبہ سے کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اور کم از کم اپنا حصہ کس حد تک حاصل کیا جا سکتا ہے۔

انگریزی حکومت کی پالیسیوں نے اس کشمکش کو خوب ہوا دی۔ اور ہندوستان و ایشیا میں برطانوی اقتدار کو استحکام و دوام بخشنے کا سب سے بڑا اور بنیادی ذریعہ بنا لیا۔

سر جان میلکم نے صاف طور سے اس پالیسی کے بارے میں کہا کہ:۔

> "اس قدر وسیع سلطنت میں ہماری غیر معمولی قسم کی حکومت کی حفاظت اس امر پر منحصر ہے کہ ہماری عملداری میں جو بڑی جماعتیں ہیں، ان کی عام تقسیم ہو، اور پھر ہر ایک جماعت کے ٹکڑے مختلف ذاتوں اور فرقوں اور قوموں میں ہوں۔ جب تک یہ لوگ اس طریقے سے جدا رکھے جائینگے اس وقت تک غالباً کوئی بغاوت اٹھ کر ہماری قوم کے استحکام کو متزلزل نہ کریگی"
>
> (میجر باسو کی تاریخ صفحہ ۱۴۷)

اور ایک دوسرے انگریز سر جان میلکم نے یہ اعتراف ہے کہ:۔

> "ہندو مسلمانوں کے مابین عام مخالفت برطانیہ کے عہد میں شروع ہوئی۔"

انگریزوں کی پالیسی صرف یہ ہی نہیں تھی، کہ ہندو مسلمانوں کے درمیان نفرت و عناد کی آگ کو بھڑکایا بلکہ مسلمانوں کو تقسیم در تقسیم کرنے کی پالیسی پر ان کا زیادہ زور رہا۔

مسلمانوں میں ایک نبی اور مصنوعی نبوت کا شاخسانہ انہوں نے کھڑا کیا۔

مسلمانوں کے مسلکی اختلافات کو مستقل فرقہ وارانہ اختلافات میں تبدیل کر کے ان میں شدید تفریق پیدا کرنا، سنیوں کے مقابلہ میں شیعہ فرقہ کو ایک مستقل قومی حیثیت دینے کی کوشش کی۔

مسلمانوں میں شامل دوسرے بے شمار چھوٹے چھوٹے فرقوں کے افراد کو علیحدہ علیحدہ اجتماعی حیثیت سے اکثریتی مسلمان فرقہ کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا۔

نیز یہ کہ اسلام اور قرآن کے نام پر متعدد سیاسی فرقہ بندیاں قائم کرنے کی سہولتیں فراہم کیں۔

اس طرح مسلمانوں کے اندر انتشار و تفریق کے بے شمار زاویے بنا ڈالے۔ اور آج مسلمان ملت انہیں زاویوں میں الجھی ہوئی اور بٹی ہوئی ہے۔

حالات کی ستم ظریفی دیکھئے کہ انگریزی حکومت کے خفیہ معاہدات و پالیسیوں کی بدولت مسلمانوں کی ۹۵ فیصد اکثریت اہلسنت سماجی، تعلیمی، اقتصادی اور سیاسی میدان میں دوسرے مسلمان فرقوں کی ۵ فیصد اقلیت سے کہیں پیچھے رہ گئی اور یہ صورت حال آج بھی بدستور موجود بلکہ اضافہ پذیر ہے۔

پھر یہ کہ اکثریت بھی مقلد اور غیر مقلد، موحد اور بدعتی، بریلوی اور دیوبندی، حنفی اور اہلحدیث کی مستقل تفریق میں تقسیم ہے۔ علامہ اقبال نے اسی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے کہا تھا کہ:۔

حکمت افرنگ سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کرتا ہے گداز

انگریزوں نے مسلمانوں میں ہندوؤں کا خوف اس قدر غالب کر دیا تھا کہ دسمبر ۱۹۰۶ء میں جب مسلم لیگ قائم ہوئی اور نواب وقار الملک جو مسلم لیگ کے سیکرٹری مقرر ہوئے تھے، علیگڈھ آئے تو کالج کے طلباء کے سامنے نئی قائم شدہ جماعت مسلم لیگ کی پالیسی اور بنیادی اصول اس طرح بیان کئے:۔

> "ہماری تعداد بمقابلہ دوسری قوموں کے ہندوستان میں ایک خمس ہے۔ اب اگر کسی وقت ہندوستان میں خدانخواستہ انگریزی حکومت نہ رہے تو ہمیں ہندوؤں کا محکوم ہو کر رہنا پڑے گا۔ اور ہماری جان ہمارا مال۔ ہماری آبرو، ہمارا مذہب سب خطرہ میں ہوگا۔ اور اگر کوئی تدبیر ان خطروں سے محفوظ رہنے کی ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے تو وہ یہ ہی ہے کہ انگریزی حکومت ہندوستان میں قائم رہے۔ ہمارے حقوق کی حفاظت تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ

ہم گورنمنٹ کی حفاظت پر کمربستہ رہیں
ہمارا وجود اور گورنمنٹ کا وجود لازم و
ملزوم ہیں۔ انگریزوں کے بغیر ہم عزت
و آسودگی کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔"

(رسالہ نواب وقار الملک کی اسپیچ
مسلمانانِ ہند کی پالٹیکس پر
۲۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو)

اس سے پہلے یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ برصغیر پاک و ہند پر انگریزوں کے غلبہ کے بعد دو قسم کے سیاسی رجحان نمودار ہوئے۔

ایک سیاسی رجحان ماضی کی اس جدوجہد کا حامل و وارث تھا، جو انگریزوں کے بڑھتے ہوئے غلبہ کو روکنے اور ملک میں مسلمان حکومت کے دور کو باقی رکھنے کے لئے گذشتہ ایک صدی سے جاری تھی۔

بنگال میں مولانا شریعت اللہ، نثار علی ٹیٹو میاں اور دھودو میاں نے اس جدوجہد کو پروان چڑھایا تھا شمالی ہند کے سرحدی علاقوں میں مولانا اسماعیل شہیدؒ اور سید احمد شہید کی جماعت نے اسے جہاد کی صورت میں قائم کیا۔ اور پھر یہ تمام جدوجہد ۱۸۵۷ کے عام جہاد آزادی کی شکل میں پورے ہندوستان پر چھا گئی۔

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کی ناکامی کے بعد جب برصغیر کے تمام حصوں پر انگریزوں کی گرفت مکمل ہو گئی تو بھی یہ جدوجہد سرحد کے علاقہ پر جہاد کی شکل میں اور ملک کے اندر خفیہ تیاریوں کی صورت میں جاری رہی؛ اس سلسلہ میں ۱۸۸۷ تک اس جدوجہد کے سربراہ علماء کے خلاف انگریزی حکومت نے بغاوت کے ۵ مقدمات قائم کئے اور سرحد پر تین بار باقاعدہ فوج کشی کی۔

بعد میں یہ ہی جدوجہد شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کی خفیہ انقلاب کی تحریک میں منتقل ہو گئی۔ اور ۱۹۱۴ء میں انگریزوں کو اس تحریک کا علم ہوا تو حجاز میں شیخ الہند اور ان کے رفقاء مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا عزیز گلؒ وغیرہ کو گرفتار کر کے مالٹا (کالا پانی) میں لا کر نظر بند کر دیا۔ اور ہندوستان میں مولانا ابوالکلامؒ وغیرہ حضرات کو گرفتار کر کے محبوس کر دیا۔ مولانا عبید اللہ سندھیؒ وغیرہ جیسے حضرات جلاوطنی پر مجبور ہو گئے۔

حصول آزادی اور غلبہ اسلام کے قیام کی اس جدوجہد کو علماء حق کی جماعت اپنے ماضی کے رشتہ داروں کے ساتھ وابستہ کئے ہوئے جاری رکھے چلی آ رہی تھی۔

دوسرا سیاسی رجحان جدید تعلیم یافتہ اور انگریزی حکومت کے معاون و حامی طبقہ کا تھا۔

اس طبقہ نے انگریزی حکومت کے غلبہ کو تسلیم کر کے اس کے ساتھ اپنی وفاداریاں وابستہ کر لی تھیں اور اس کا محور یہ امر تھا کہ اپنے مفادات و حقوق کا تحفظ ہندوؤں کے مقابلہ میں کرے۔

انگریزی غلبہ کے خلاف علماء کی جدوجہد اس بات سے بے نیاز تھی کہ ان کے ساتھ ہندو یا دوسری قومیں ساتھ دیتی ہیں یا نہیں۔ اور یہ کہ ہندو مسلم اتحاد کا کوئی فارمولا تیار کیا جائے نیز نہ علماء نے ہندو مسلم سوال کو اٹھانا ضروری سمجھا۔

جبکہ مسلمانوں کے جدید طبقہ کی سیاست کا نقطۂ آغاز ہندو مسلم سوال سے ہوا۔ شروع میں کئی سال تک اس طبقہ کی سیاست کا محور یہ بات رہی کہ ہندو اکثریت کے خوف سے محفوظ رہنے کے لئے انگریزی حکومت کے ساتھ مکمل وفاداری قائم رکھی جائے۔

چنانچہ مسلم لیگ کی تشکیل کے بعد اس کے سیکرٹری جناب نواب وقار الملک نے علی گڈھ کالج کے طلباء کے سامنے اس رجحان اور نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے وہ جملے کہے تھے جنہیں اوپر نقل کیا گیا ہے۔

مسلم لیگی رہنماؤں کی یہ سیاست ۱۹۱۱ء تک قائم رہی۔ لیکن دسمبر ۱۹۱۱ء میں جب انگریز بادشاہ نے دہلی آ کر بنگال کی تقسیم کو جسے مسلمانوں کے مفاد کا نام دیا گیا تھا منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا تو یہ تمام رہنما ہکا بکا رہ گئے۔ اور ان پر واضح ہوا کہ اب تک کی وفادارانہ پالیسی نہ صرف غلط بلکہ تباہ کن بھی تھی۔

مسلم لیگ کے بانی ممبر نواب ڈھاکہ اس صدمہ سے انتقال کر گئے۔ نواب وقار الملک بھی انگریزوں سے ناامید ہو گئے۔

۱۳ اگست ۱۹۱۳ء میں انگریزی حکومت نے کانپور کے پچھلی بازار میں واقع مسجد کا ایک حصہ مسمار کر کے سڑک نکالنے کی کوشش کی۔ اور مسلمان مسجد کی اس بے حرمتی سے غمزدہ ہو کر گرے ہوئے حصہ کی اینٹیں جمع کرنے کے لئے وہاں اکٹھے ہوئے تو حکومت نے ان پر گولی چلا دی۔ جس سے سینکڑوں افراد شہید ہو گئے۔

اس حادثہ نے مسلمانوں میں ہلچل پیدا کر دی، اور وفادارانہ سیاست کا محل دھڑام سے زمین پر آ رہا۔

سر آغا خاں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ تو مسلم لیگ کی مستقل صدارت سے علیحدہ ہو گئے۔

اب مسلم لیگ کا نقطہ نظر بدلا۔ لیکن افسوس کہ اس موقعہ پر بھی وہ فاش غلطی عمل میں آئی۔ جس کا خمیازہ آج تک برصغیر کے مسلمانوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ علماء حق کی آواز انقلابی سیاست کے ساتھ یہ طبقہ خود کو وابستہ کر لیتا۔ لیکن اب اس نے کانگرس کے ساتھ مفاہمت کا سلسلہ شروع کر دیا آگرہ میں دسمبر ۱۹۱۳ء میں مسلم لیگ کا اجلاس سر ابراہیم رحمت اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا، اور وہاں یہ طے پایا کہ ہندو مسلم مفاہمت کے نام سے کانگرس کے ساتھ بات چیت کی جائے۔

سوال یہ ہے کہ اس وقت کونسا ہندو مسلم مناقشہ موجود تھا۔ جسے طے کرنے کے لئے یہ مسئلہ اٹھایا گیا بہرحال دسمبر ۱۹۱۶ء میں جبکہ ایک طرف جنگ عظیم چھڑ چکی تھی، شیخ الہندؒ اور ان کے ساتھی مالٹا میں نظر بند کئے جا رہے تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی مولانا شوکت علی، مولانا حسرت موہانی، مولانا ظفر علی خاں ملک میں نظر بند کر دیئے گئے تھے۔ بیرونی دنیا میں مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا برکت اللہ بھوپال تحریک آزادی کی کامیابی و تعارف کے لئے کوشاں تھے۔ پورے ملک کی جدوجہد آزادی کا کاز مجموعی طور پر مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا۔ اور ہندو اس کی غیر مشروط معاونت کی پوزیشن میں تھے۔ لکھنؤ میں مسٹر جناح کی صدارت میں مسلم لیگ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور کانگرس کے سامنے مسلمانوں کی طرف سے مفاہمت کا فارمولا پیش کر دیا گیا۔

(۱) مرکزی اسمبلی میں ۴/۵ منتخب شدہ ممبروں میں ۱/۳ تعداد مسلمان ممبروں کی ہو

(۲) صوبجاتی کونسلوں میں ۴/۵ منتخب شدہ ممبر ہوں اور ۱/۵ نامزد شدہ ممبر ہوں۔

(۳) اگر کسی تجویز پر جماعت کے ۳/۴ ممبر مخالفت کریں۔ تو وہ تجویز کونسل میں پیش نہیں کی جائے گی۔

(۴) مسلم اقلیت کے لئے جداگانہ انتخاب باقی رہے گا اور درج ذیل تناسب کے ساتھ مسلمانوں کی نیابت صوبوں کی کونسلوں میں ہو گی۔

— پنجاب	۵۰ فیصد	حالانکہ آبادی ۵۵ فیصد تھی
— بنگال	۴۰ "	" " ۵۳ " "
— بمبئی	۳۳ "	" " صرف ۲۰ " "
— یو۔پی	۳۰ "	" " " ۱۴ " "
— بہار	۲۹ "	" " " ۱۰ " "
— مدراس	۱۵ "	" " " ۷ " "
— وسط ہند	۱۵ "	" " " ۴ " "

اس فارمولے میں مسلم لیگ نے پنجاب اور بنگال کی مسلمان اکثریت کو اقلیت میں رکھ کر ہندو اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کے لئے چند سیٹیں زیادہ حاصل کرنا چاہی تھیں۔ لیکن ان زیادہ سیٹوں کے باوجود تعداد کے اعتبار سے مسلمان ممبر پھر بھی اقلیت میں رہ جاتے تھے۔ اور سوائے ذاتی مفاد یا انگریز گورنروں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے رہنے کے قومی اعتبار سے عام مسلمانوں کو کوئی بھی سیاسی، مذہبی، اقتصادی، تعلیمی و معاشی فائدہ پہنچانے کی پوزیشن میں نہیں آ سکتے تھے۔ پھر یہ کہ اس فارمولے کے ذریعے مسلم لیگ نے آئینی طور پر ہندوستان میں مسلمانوں کو اقلیت تسلیم کر لیا تھا۔

یہ فارمولا ہندوؤں کے لئے یقیناً نہایت مفید ثابت ہو سکتا تھا۔ کانگرس نے شروع شروع میں اسے ماننے سے گریز کیا۔ لیکن اس کے ہندو ممبروں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ اور کانگرس سے منظوری کا اعلان کرا دیا۔

جنگ عظیم اول ختم ہونے کے بعد جب علماء اور دوسرے مسلمان رہنما آزاد ہو کر میدان میں آئے تو اب ان کے سامنے اس کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ کانگرس کے ساتھ شامل ہوں اور آزادی کی جدوجہد جاری رکھیں۔

وہ اس مفاہمت کو نہ رد کر سکتے تھے نہ پوری طرح قبول کر سکتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ تحریک خلافت کے لئے مجبور ہوئے کہ ہندوؤں کو ساتھ لے کر اس تحریک کو جاری کریں

(باقی صفحہ)

پردہ اُٹھتا ہے

آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں

چند انتہائی تلخ حقائق و واقعات

از
مولوی محمد اسحاق خاں ناظم
جمعیۃ علماء آزاد کشمیر

(قسط نمبر ۲)

حالات کے مطابق خودؔ کی شرح مقرر کر سکتے ہیں (ب) قرآن کے معانی کی مثال بالکل ایسی ہے۔ جیسے آپ کے جسم کا لباس جب آپ کا ایک لباس پرانا ہو جاتا ہے۔ پھٹ جاتا ہے تو آپ نیا لباس بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح ضرورت کے مطابق قرآن کے معانی کو تبدیل کیا جا سکتا ہے (ج) قرآن میں جو قطع ید کا حکم مذکور ہے، اس سے ہاتھ کاٹنا مراد نہیں، بلکہ سوشل بائیکاٹ مراد ہے وغیرہ، اس پر پورے ملک میں زبردست اور مسلسل احتجاج ہوا۔ ایسا ہمہ گیر اور پُرزور احتجاج کہ اس کی مثال اس ملک کی پوری تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ عوام کے احتجاج کو دبانے کے لئے حکومت نے ڈائرکٹر صاحب کو دو ماہ کی رخصت پر بھیج دیا۔

برعکس معاملہ

اس پر ہم نے احتجاج کیا کہ یہ الٹا معاملہ ہے کہ جس شخص کی کفریات کے خلاف پورا ملک چیخ اٹھا، اسے یہ سزا دی گئی۔ کہ پہلے تم حکومت کا کام کر کے تنخواہ لیا کرتے تھے۔ اب فارغ ہو جاؤ۔ فتنری اور سرکاری کام کے بجائے اپنی فضا ہموار کرو، جگہ جگہ پہنچو، لوگوں کو اپنی مظلومیت کے قصے سنا سنا کر ان کی حمایت حاصل کرو۔ مظفر آباد میرپور اور پونچھ کے علاوہ پاکستان کے دور سے پوری فراغت سے کرو۔ فضا سازگار کرنے کی بھرپور سعی کرو، ممبران اسمبلی کو اپنے ساتھ ملانے کی کوششیں کرو، وغیرہ وغیرہ۔ اور اس سب کے باوجود تنخواہ تمہیں حکومت کے خزانے سے پوری کی پوری بدستور ملتی رہے گی۔ مگر اس آہ و بکا کی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ بہرکیف احتجاج و مظاہروں اور جلسوں و جلوسوں کا سلسلہ برابر جاری رہا

صدر حکومت کا رویہ

اس دوران صدر حکومت سے اس بارہ ملک کے مختلف حصوں سے اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل جتھے وفود ملتے رہے۔ ان سے صدر موصوف یہی کہتے رہے کہ جناب مجھے خود اس بات کا پورا پورا احساس و اعتراف ہے کہ اس شخص نے واقعتاً کفر کی باتیں کہی ہیں۔ میں نے اس کی ٹیپ ریکارڈ کی ہوئی تقریر سنی، اس نے فی الواقعہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف باتیں کہی ہیں۔ اور اپنے یہاں ایک مخصوصی دعوت کے دوران جس میں راقم بھی موجود تھا کچھ پاکستانی علماء اور دوسرے معززین کے سامنے ایک دفعہ تو صدر حکومت نے یہاں تک کہا کہ ہم اس پر خوش ہیں کہ شیخ محمود نے کھلم کھلا اپنے اس کفر کا اظہار کیا ہے۔ تاکہ ہم اس کے خلاف ایسا سخت ایکشن لے سکیں جو دوسرے بے دینوں کے لئے عبرت کا سامان ہو، مگر اس سب کے باوجود دو ماہ کی رخصت پوری ہونے پر اسے پھر بحال رکھا گیا۔ البتہ عوام کے اطمینان کے لئے اس کا نام تبدیل کر دیا گیا۔ یعنی اسے ڈائرکٹر کی بجائے آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی (افسر بکار خاص) کہا جانے لگا، جو کوئی مستقل عہدہ نہیں۔ بالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسے کام کرنے کی بجائے مفت تنخواہ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس کے وہ تمام حقوق بحال رکھے گئے، جو اسے بطور ناظم تعلیمات حاصل تھے۔ اس طرح وہ تمام اور ہمہ گیر عوامی احتجاج رائیگاں گیا

علماء کے فتاویٰ

اس سلسلہ میں حکومت نے آزاد کشمیر اور پاکستان کے بیالیس ۴۲ علماء کے فتوے حاصل کئے۔ یہ علماء جن کا تعلق ہر مکتبۂ فکر سے تھا چوٹی کے علماء ہیں۔ ان میں پاکستان کی مشہور و معروف دینی جماعتوں کے سربراہ بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مختلف انداز میں اپنی آراء کا اظہار کرتے ہوئے ان باتوں کو پرویزی کفریات کا جزو قرار دیا اور ایسے بے دین شخص کی برطرفی کا مطالبہ کیا، اور یہ کہ ایسا شخص کسی اسلامی ریاست میں کسی بھی اہم عہدے پر فائز المرام نہیں رہ سکتا۔ صدر حکومت سے جب پوچھا گیا۔ کہ جناب والا جب آپ اسے بطور خود کفر سمجھتے ہیں تو پھر علماء سے فتاویٰ منگوانے کی کیا ضرورت ہے، تو جواباً ارشاد فرمایا کہ اس لئے تاکہ کل کوئی یہ نہ کہے، کہ اس نے ذاتیات پر عمل کیا ہے۔ ہم نے کہا۔ بہت اچھے آپ کی ذات پر بھی خواہ مخواہ حرف نہیں آنا چاہیئے ادھر ڈائرکٹر صاحب موصوف کہہ رہے تھے کہ میں ان مفتیانِ دین کے فتوے تسلیم ہی نہیں کرتا۔ میرے ان تو فلاں فلاں قسم کے لوگوں کے فتاویٰ قابل قبول ہو سکتے ہیں۔ کچھ بے دین قسم کے وکلاء وغیرہ کے نام گنواتے ہوئے کہا۔ بہرکیف بیالیس علماء کرام کے فتاویٰ آئے اور علماء نے شیخ محمود کی اس قابل اعتراض تحریر کو پڑھنے کے بعد دیئے۔ جو ٹیپ ریکارڈ شدہ تین سے نقل کر کے حکومت نے ان کے پاس بغرض افتاء بھیجی گئی

علماء آزاد کشمیر کا کردار

علماء آزاد کشمیر نے ایک طرف اس احتجاج کو جاری رکھا، جو پچھلے طویل عرصہ سے جاری تھا۔ خود راقم الحروف نے کم و بیش تیس صفحات پر مشتمل ایک طویل مقالہ اس بارہ میں سپرد قلم کیا۔ جس میں شیخ محمود کی ان کفریات کا علمی انداز سے جائزہ لیا گیا تھا۔ اور مقالہ بعض کثیر الاشاعت رسائل و جرائد میں قسط وار شائع ہوتا رہا۔ دوسری طرف علماء مختلف وفود کی صورت میں حکومت کے ذمہ داروں سے وقتاً فوقتاً ملتے رہے اور اس طرح ہر ممکن ذریعے سے ان سے تعاون کرتے رہے اور اس کے علاوہ عام جلسوں میں تقریروں کے ذریعے بھی حکومت سے مطالبہ کرتے رہے۔

رہبر کمیٹی کا قیام

پھر ۲۰۔ اپریل کو مظفر آباد میں ہر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کی ایک طویل میٹنگ ہوئی۔ جس میں کچھ دوسرے معززین اور دیندار لوگ بھی شامل ہوئے اس میٹنگ میں صورت حال کے تمام پہلوؤں کا بھرپور جائزہ لینے کے بعد ایک رہبر کمیٹی اس بارہ میں قائم کی گئی یہ میٹنگ راقم نے ہی بلائی تھی۔ اگلے روز ۲۱ اپریل کو رہبر کمیٹی ہی کی طرف سے ایک نمائندہ وفد صدر حکومت اور دوسرے وزراء سے اس بارہ ملا۔ اس سے قبل ۱۵ مارچ کو جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی ایک نمائندہ میٹنگ ہنگامی طور پر راولاکوٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں متفقہ طور پر اس استفتاء کا جواب لکھ کر حکومت کو پیش کیا گیا۔ صدر حکومت کے علاوہ مختلف وفود نے وزراء، دوسرے ذمہ داران حکومت اور برسر اقتدار جماعت کے سرکردہ لیڈروں مثلاً جماعت کے پریزیڈیم کے ممبروں ارکان سابق وزیر سید عبداللہ شاہ اور سابق صدر خاں عبدالحمید خاں وغیرہ سے بھی ملاقات کی۔ اس دوران جو گفت و شنید ہوئی۔ اس کو قارئین کے لئے ذیل میں بطور مکالمہ پیش کیا جاتا ہے

صدر آزاد کشمیر کے فرمودات

جناب صدر۔ آپ نے شیخ محمود جیسے شاتم اسلام اور محرف دین کو کیوں کوئی سزا نہیں دی۔ اور رائے ہمہ گیر احتجاج کا کیا ہوا؟

صدر حکومت:۔ آپ لوگ اس بارہ کیا کرانا چاہتے ہیں؟ آپ کے مطالبات کیا ہیں۔

وفد:۔ جناب ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ (الف) اسے ملازمت سے برطرف کر کے توہین اسلام کے جرم کی سخت ترین سزا دی جائے۔ (باقی صفحہ پر)

خطابات، اعلانات، اور، دورے

مولانا تاج الدین بسمل کو رہا کیا جائے

• رحیم یار خاں۔ مولانا محمد مکی حجازی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں نے بہاولپور کے ایک ہفتہ وار اخبار میں شائع شدہ منظور احمد رحمت کے بیان کی سخت مذمت کی ہے۔ جس میں اس نے اکابر جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی پر بے بنیاد الزامات لگائے ہیں۔

• جٹھہ بٹھہ میں مدرسہ فیض الاسلام کا جلسہ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں ہوا۔ صدر محترم کی فضائل قرآن شریف پر بصیرت افروز تقریر کے بعد قاری حماد اللہ شفیق نے مسئلہ ختم نبوت پر تقریر کی۔ آخر میں انہوں نے مولانا تاج الدین بسمل (پڈعیدن) کی رہائی کا پرزور مطالبہ کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد مکی حجازی صاحب نے سیرت النبیؐ پر خطاب کیا۔ بعد ازاں جمعیۃ کا قافلہ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب کی قیادت میں دین پور شریف حاضر ہوا۔ اور حضرت دین پوری دامت برکاتہم سے درخواست دعا کی۔ حضرت نے فرمایا۔ میں رات دن تمام علماء اور جمعیۃ کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔

مختلف جماعتوں کا متفقہ فیصلہ

ضلع رحیم یار خاں کی مختلف سیاسی جماعتوں و سماجی انجمنوں نے مولانا تاج الدین بسمل امیر جمعیۃ نواب شاہ سندھ کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ متفقہ مطالبہ پر ان جماعتوں کے ذمہ داران کے دستخط ہیں۔

مولانا غلام ربانی امیر، مولانا محمد علی حجازی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام، محمد حنیف نارو ایم، پی، اے سردار احمد خاں ایڈوکیٹ، جناب عظیم اشرف ایڈوکیٹ شیخ عبد العزیز ایڈوکیٹ۔ جناب احمد حفیظ جمال نیشنل عوامی پارٹی ولی گروپ، جناب امام بخش کونسل مسلم لیگ جناب رشید احمد لدھیانوی ناظم اعلیٰ مجلس احرار۔ سید اصغر حسین صاحب نائب صدر پیپلز پارٹی، محمد الیاس خاں نائب صدر مزدور فیڈریشن، جناب گلزار احمد صاحب صدر مجلس احرار، قاری حماد اللہ شفیق جمعیۃ علماء اسلام سردار عبد الخالق ایڈوکیٹ۔

نوشہرہ میں فخر سرحد کا خطاب اور جمعیۃ کا انتخاب

نوشہرہ۔ فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ امیر سرحد نے خطاب کرتے ہوئے اسلام کے عادلانہ نظام پر مفصل روشنی ڈالی۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبد الحق صاحب ایم این اے مدظلہ نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں نوشہرہ جمعیۃ کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر حضرت مولانا قاضی عبد السلام صاحب، نائب امیر حاجی عبد القدوس، احمد رفیع الدین، ناظم عمومی بنارس خاں، ناظم مولوی عبد الستار، کرامت اللہ ناظم عبد الشکور انور۔ خازن صوبیدار حق نواز خاں۔

تحصیل لکی مروت کے لئے رابطہ کمیٹی

حضرت مولانا جان محمد شاہ صاحب صدر، مولانا غلام نبی سیکرٹری۔ مولانا محمد حنیف امیر ضلع، مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم عمومی ضلع۔ مولانا سکندر خاں امیر تحصیل لکی، مولانا لطف اللہ ناظم۔ مولانا شیخ الحدیث محمد نور صاحب سرائے نورنگ۔ مولانا محمد شیر محمد خیل، مولانا سعد اللہ شہباز خیل مولانا ڈاکٹر گل محمد شہباز خیل۔ مولانا احمد جان غزنی خیل اراکین۔

رہنمایان جمعیۃ کا دورۂ گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی، کل پاکستان جمعیۃ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبد الحکیم ایم این اے اور مولانا منظور احمد چنیوٹی ایک دن کے دورے پر گوجرانوالہ تشریف لائے۔ ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں ضلعی جنرل کونسل کا بھرپور اجلاس زیر صدارت امیر ضلع شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صفدر منعقد ہوا جس میں ضلع بھر سے ۲۰۰ کے قریب کونسلروں نے شرکت کی۔ اجلاس سے مولانا عبد الحکیم صاحب نے مفصل خطاب فرمایا۔ اور جمعیۃ کی پالیسی پر روشنی ڈالی۔ آپ کے علاوہ مولانا محمد سرفراز خاں، مولانا احمد سعید ناظم اعلیٰ ضلع اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

اجلاس میں ضلعی جمعیۃ کو از سر نو منظم کرنے کے لئے حسب ذیل تنظیمی کمیٹیاں قائم کر دی گئیں۔

شہر گوجرانوالہ۔ مولانا احمد سعید، علامہ محمد یوسف عثمانی، مولوی حشمت علی،

تحصیل گوجرانوالہ۔ علامہ محمد احمد لدھیانوی۔ مولانا نذیر احمد واہنڈو، مولانا محمد یوسف رحمانی ایمن آباد۔

تحصیل وزیر آباد۔ مولانا محمد اسحاق علی پور۔ مولانا محمد فاضل وزیر آباد۔ چودھری شریف طاہر جامکے چٹھہ ملک اختر گکھڑ۔

تحصیل حافظ آباد کا سلسلہ مولانا محمد الطاف صاحب کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔

نگران کمیٹی، مولانا محمد سرفراز خاں، مولانا مفتی عبد الواحد زاہد الراشدی

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ علماء کے ۲۲ نکات کو دستور کی بنیاد بنایا جائے۔ دوسری قرارداد میں گوجرانوالہ کے مہاجرین کے پلاٹوں کی نیلامی کی منسوخی کرنے اور ان سے مناسب قیمتیں بالاقساط وصول کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور تیسری قرارداد میں ضمنی انتخابات سے قبل مشرقی پاکستان کی کابینہ برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

رات کو مولانا عبد الحکیم ایم، این، اے اور مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے انجمن تحفظ حقوق مہاجرین محلہ رسول پورہ کے زیر اہتمام جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اور مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب اور مولانا زاہد الراشدی نے مدرسہ اشاعت الاسلام کوہاٹ کے زیر اہتمام جلسہ عام سے خطاب کیا

جمعیۃ ضلع بنوں کے رہنماؤں کا دورہ

جمعیۃ ضلع بنوں کے قائد مولانا جان محمد شاہ صاحب کی معیت میں مولانا محمد حنیف، مولانا حمید اللہ جان، شیخ الحدیث مولانا محمد نور، مولانا صاحب جان، مولانا محمد شیر، مولانا گل جنان نے حلقہ تجوڑی سرائے اکرم خاں کا دورہ کیا۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر مولانا عبد الحلیم شاہ۔ ناظم اعلیٰ مولانا امیر اکبر باقی عہدہ داروں کا انتخاب امیر و ناظم عمومی خود کرینگے۔

صوبہ سندھ جمعیۃ کی سرگرمیاں

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مقرر کردہ سہ رکنی انتخابی کمیٹی جو حضرت مولانا پیر عبد القدوس صاحب سید کبیر احمد کاظمی سیکرٹری اطلاعات صوبہ حاجی کرامت اللہ صاحب ناظم صوبہ سندھ پر مشتمل ہے نے متفقہ طور پر جمعیۃ کراچی حلقہ غربی کا انتخاب کرایا۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب ناظم عمومی صوبہ سندھ۔ حضرت مولانا محمد اسفندیار خاں صاحب خازن صوبہ سندھ بھی موجود تھے۔ انتخاب درج ذیل ہے:۔

امیر مولانا محمد عبد الصادق صاحب۔ نائب امیر اول و دوم مولانا علی محمد قصر قندی، جناب عبد الحق صاحب ناظم عمومی محمد عثمان الوری صاحب۔ ناظم اول و دوم مولانا محمد عمر قریشی ڈاکٹر شریف حسین ناظم نشریات عبد الستار پروہی خازن حافظ محمد اشرف۔ سالار صوفی عبد الحنان صاحب

(محمد رمضان ناظم دفتر)

ضلع گوجرانوالہ کی تمام شاخیں توجہ فرمائیں

جمعیۃ کی تنظیم نو کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تمام شاخیں جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں راقم الحروف سے رابطہ قائم کریں۔ اور ممبر سازی کی کاپیاں لے کر تنظیم شروع کر دیں۔

(زاہد الراشدی)
ناظم نگران تنظیمی کمیٹی

بیانات، انتخابات، اور خبریں

جمعیۃ علماء اسلام کیمبلپور شہر کے تبلیغی اجتماعات

جمعیۃ علماء اسلام کیمبلپور شہر کے زیر اہتمام ختم قرآن پاک کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تبلیغی اجتماعات منعقد کئے جائینگے جن کو مولانا محمد اشرف ہدائی اور مولانا سعید الرحمٰن علوی خطاب فرمائیں گے

۱۹ رمضان المبارک بعد از نماز تراویح سنی جامع مسجد کیمبلپور سیداں
۲۳ رمضان المبارک " " " جامع مسجد توحید
۲۷ " " " " مرکزی جامع مسجد
۲۸ " " " " جامع مسجد جمعیۃ علماء اسلام

علاوہ ازیں مولانا محمد اشرف ہدائی مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۷۱ء بروز جمعہ مقام حضرو اور جمعۃ الوداع بمطابق ۱۹ نومبر ۱۹۷۱ء مرکزی جامع مسجد کیمبلپور پڑھائینگے اور سالانہ نماز عید کا اہتمام عیدگاہ کیمبلپور میں ہوگا۔ اس عظیم اجتماع سے بھی مولانا ہدائی خطاب فرمائیں گے۔ (حافظ عبدالستار ناظم نشرو اشاعت کیمبل پور)

تلک نگر میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ کا قیام

تلک نگر میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ لاہور شہر کے ناظم حمید الرحمان عباسی نے حاضرین کے سامنے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پیش کئے اور کہا کہ جمعیۃ کا مقصد ملک میں اقتدار حاصل کرنا نہیں بلکہ موجودہ معاشرہ کی مذہب سے بیگانگی، اخلاقی انحطاط اور معاشی بدحالی دور کرنا مقصود ہے۔ اور چونکہ یہ تینوں چیزیں ہمارے ملک میں دو عیش پرست طبقوں کی طرف سے آئی ہیں، ایک ظالم سرمایہ دار اور دوسرا ظالم حکمران پارٹی۔ جمعیۃ نے گذشتہ انتخابات میں حصہ لے کر ان کو شکست فاش دی ہے۔

بعد میں حاضرین نے بڑی گرمجوشی سے جمعیۃ علماء اسلام کی حمایت کا اعلان کیا اور یقین دلایا کہ چونکہ مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ہمارے سامنے صحیح اسلام پیش کیا ہے۔ اس لئے ہم ان کی ہر بات ماننے اور سننے کو تیار ہیں اور فتوے باز مولویوں کی کسی بات پر کان دھرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں اور حاضرین کے اتفاق رائے سے مہر سازی کے لئے مندرجہ ذیل افراد کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) کنوینر جناب غلام رسول صاحب عمر
(۲) معاون مولانا حکیم عبدالستار صاحب
(۳) معاون۔ جناب محمد افضل صاحب دکاندار

ملک پور اوڈ میں جمعیۃ کا اجلاس

زیر صدارت سید عبدالرزاق شاہ صاحب منعقد ہوا جس میں مولانا حبیب اللہ صاحب سرپرست جمعیۃ جمعیۃ علماء اسلام گڑھی خیرو نے خطاب فرمایا۔ مولانا نے دوران خطاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے مہر سازی کی اہمیت بیان کی۔ آخر میں ملک پور اوڈھ کے شہر میں مولانا صاحب کے زیر نگرانی جدید انتخاب سہ سالہ عمل میں لایا گیا

اسماء گرامی مع پدار

سرپرست	حاجی ملک پریل شاہ صاحب
امیر سید	سید عبدالرزاق شاہ صاحب
نائب امیر	وڈیرا غلام النبی صاحب اوڈھو
ناظم اعلیٰ	حافظ عبدالفتاح صاحب
نائب ناظم	مولانا خیر محمد صاحب جنہ
ناظم شعبہ نشرو اشاعت	عبداللطیف صاحب
خزانچی	محمد علی سومرو صاحب

کراچی ڈویژن کے نئے انتخابات

صوبائی اجلاس منعقدہ ۱۲ ستمبر کراچی کے انتخابات جناب پیر عبدالقدوس صاحب اور حاجی کرامت اللہ صاحب اور کبیر احمد کاظمی صاحب پر مشتمل ایک بورڈ منتخب ہوا تھا۔ یہ حضرات ۱۵ اکتوبر کو کراچی آکر ان کی نگرانی میں کراچی کے تینوں حلقوں کے انتخابات عمل میں آئے۔ علاقہ مشرقی کے عہدیداروں کے نام یہ ہیں:۔

امیر مولانا قطب الدین صاحب۔ نائب مولانا غلام صمدانی صاحب۔ نائب امیر مولانا عبدالرؤف بلوچ۔ ناظم اعلیٰ عبدالباسط مرزا۔ ناظم قاضی عبدالوحید۔ ناظم سید محمد عادق ناظم نشرو اشاعت غلام مصطفیٰ۔ خازن خان محمد۔ سالار سید گل عنایت شاہ۔

علاقہ وسطی:۔

امیر مولانا فرالہدیٰ صاحب۔ نائب امیر حاجی محمد اکبر صاحب۔ نائب امیر معین الدین۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبدالواحد نعمانی۔ ناظم تاج محمد۔ ناظم عبدالرزاق۔ ناظم نشرو اشاعت عطا محمد۔ خازن عابد علی۔ سالار میر عالم۔

علاقہ مغربی:۔

امیر مولانا عبدالصادق صاحب۔ نائب امیر عبدالحق صاحب۔ نائب امیر علی محمد قصر قندی۔ ناظم عثمان الدین ناظم ڈاکٹر شریف حسین۔ ناظم مولانا محمد عمر۔ ناظم نشرو اشاعت عبدالستار بھوی۔ خان محمد اشرف۔

جمعیۃ کراچی کیلئے مولانا محمد اسفندیار کی سرپرستی

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے تینوں مغربی مشرقی وسطی کے امراء اور ناظمین کا مشترکہ اجلاس حضرت مولانا پیر عبدالقدوس صاحب امیر ضلع حیدرآباد کی صدارت میں آج مورخہ ۹ اسکتوبر بوقت ۴ بجے ایک مقامی دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس نے مشترکہ طور پر مولانا اسفندیار کو تینوں علاقوں کے لئے سرپرست منتخب کیا۔ چونکہ مولانا محمد اسفندیار کی کوششوں سے کراچی کی جمعیۃ نے خوب ترقی کی۔

منجانب:۔ پیر عبدالقدوس صاحب امیر ضلع حیدرآباد

جمعیۃ فیروزہ رحیم یار خاں کا انتخاب

سرپرست۔ مولانا سید حامد علی شاہ صاحب۔ امیر جناب عبدالحمید صاحب۔ نائب امیر جناب میر محمد صاحب ناظم عمومی مولانا عزیز الرحمٰن ظفر، ناظم حافظ ظہور الحق صاحب چودھری محمد شفیع صاحب۔ پروپیگنڈا سیکرٹری۔ چوہدری محمد یعقوب صاحب۔ سالار چودھری نور احمد صاحب

مجلس عاملہ

سرپرست و ناظم مال و ناظم عمومی اور راؤ لیاقت علی خاں صاحب پر مشتمل ہے۔

فیروزہ میں جمعیۃ گارڈز کا قیام

صدر۔ عبدالرؤف صاحب۔ سیکرٹری جناب نصیر الدین صاحب عرضی ضلعی صدر خلیل شہزاد۔ جنرل سیکرٹری، جناب محمد نواز صاحب۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی تقریر

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی۔ ۱۰ نومبر بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدیہ نئی آبادی بیاسوسی اسٹیزو پورہ روڈ شاہدرہ میں جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔

ضروری اعلان

گذشتہ سالوں میں مولوی محمد شفیع منظر گڑھی مدرسہ ہذا کی طرف سے سفارت کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ اس سال رجب، شعبان، رمضان میں ان کی جگہ مولوی خدا بخش میانوالی فاضل مدرسہ ہذا سفارت پر مقرر کئے گئے۔ تمام بہی خواہان مدرسہ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ مولوی خدا بخش صاحب کو مدرسہ کے لئے زکوٰۃ خیرات سے امداد دے کر باقاعدہ رسید حاصل کریں

محمد شفیع مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

ایجنٹ حضرات اور خریداران ترجمان اسلام سے

ترجمان اسلام کی جملہ رقوم منی آرڈر وغیرہ ملتان کے بجائے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔

دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

قادیانیوں کو رحیم یار خاں میں مسلمانوں کی مسجد کے قریب ایک مکان کو بطور معبد استعمال کرنے، اذان دینے، نماز پڑھنے اور بطور تبلیغی مرکز قائم کرنے کی ممانعت کر دی گئی

رحیم یار خاں (روزنامہ کائنات بہاولپور، روزنامہ ایام لائلپور کی اطلاع کے مطابق) چوہدری محمد نسیم ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سول جج نے رحیم یار خاں محلہ قاضیاں والہ کی مسجد شیخاں کے قریب قادیانیوں کو ایک نو تعمیر مکان میں اذان نماز، تبلیغی جلسہ اور دوسرے مذہبی امور کی تا فیصلہ حتمی ممانعت کرتے ہوئے اپنے سابقہ حکم امتناعی کی توثیق کر دی ہے اب مرزائی متنازعہ مکان کو بطور معبد استعمال نہیں کر سکیں گے۔

واقعات یوں بیان کئے گئے ہیں کہ رحیم یار خاں کے محلہ قاضیاں والہ مسجد شیخاں کے قریب ہے۔ اور مدعیان کے مکانات کا فاصلہ بھی قادیانی نو تعمیر شدہ مکان سے چار فٹ کے فاصلہ پر ہے۔ رحیم یار خاں کے قادیانیوں نے مسجد کے قریب ہونے کی وجہ سے اس مکان کو اپنا تبلیغی مرکز بنا لیا۔ اور اس میں اپنے عقیدے کے مطابق اذان دی جانے لگی اور نماز کا بھی اہتمام کیا گیا جس پر مسلمانوں کی طرف سے ایڈیشنل سول جج صاحب کی عدالت میں درخواست حکم امتناعی دوامی دائر کر دی

سول جج موصوف نے ۲ر ستمبر کو عارضی حکم امتناعی جاری کر دیا۔ اور ۲ر ستمبر کو اس حکم کی توثیق کر دی۔

عدالتی حکم

مصدرہ جناب چوہدری محمد نسیم صاحب پی سی ایس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سول جج رحیم خاں حسب ذیل ہے:۔

حکم امتناعی عارضی کی یہ درخواست مدعیان کے دعویٰ حکم امتناعی دوامی کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس میں مدعیان نے مدعا علیہان کو اپنے عرضی دعویٰ میں مکمل طور پر ایک مکان کو بحیثیت مسجد استعمال کرنے، اذان دینے، نماز پڑھنے اور تبلیغی مراکز کے طور پر استعمال کرنے سے باز و ممنوع رکھنے کی استدعا کی ہے۔ مدعیان کا موقف ہے کہ وہ محلہ قاضیاں رحیم یار خاں کے رہائشی ہیں اور نماز پنجگانہ جامع مسجد شیخاں والی میں ادا کرتے ہیں جہاں جمعہ نماز میں مسلمانوں کا عظیم اجتماع اکٹھا ہوتا ہے اور یہ کہ مولوی عبدالرحمٰن مدعی نمبر ۱ مسجد کے پیش امام اور خطیب ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ مدعا علیہان احمدی (قادیانی) فرقہ سے متعلق ہیں اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوائے تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور یہ کہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے

سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے سبب غیر مسلم ہیں۔ اور مدعا علیہان اپنے عقائد کے مطابق احمدیہ فرقہ کے سوا تمام لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ اس کے برعکس مدعیان بحیثیت مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ مدعا علیہان اور ان کے فرقہ کے دوسرے اراکین ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کے

دوسرا یا کہ مدعا علیہان ان کے مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کے درپے ہیں۔ اور یہی حکم امتناعی کے اجراء کی درخواستوں میں مدعیان نے بیان کیا ہے کہ وہ بادی النظر میں مضبوط مقدمہ رکھتے ہیں اور توازن سہولت ان کے حق میں ہے۔ اور اگر درخواست زیر تصفیہ منظور نہ کی گئی تو انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ نتیجۃً انہوں نے استدعا کی ہے کہ مدعا علیہ ان کو مکان کے مسجد کی حیثیت سے استعمال کرنے، اذان دینے، نماز پڑھنے اور دیگر تبلیغی مقاصد کے استعمال کرنے سے تا تصفیہ مقدمہ باز و ممنوع رکھا جائے۔

بقیہ آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں

(ب) اس سے متعلق آزاد کشمیر اور پاکستان کے ہر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے بیالیس علماء کرام کے فتاویٰ شائع کئے جائیں، تاکہ عوام کو پتہ چل سکے کہ علماء نے کیا کہا ہے۔

(ج) آئندہ قانون میں پوری صراحت و وضاحت کے ساتھ اس امر کا پختہ یقین دلایا جائے کہ اسلام کے بارے میں اس قسم کی ہرزہ سرائی کوئی نہیں کرے گا۔

صدر حکومت: یہ تو ہمارے لئے مشکل ہے۔ اس لئے کہ توہین اسلام ہمارے قانون میں کوئی جرم ہی نہیں۔

وفد: جناب عالی، اگر یہ بات ہے تو پھر

(د) وہ قانون ہمارا قانون کیسے بن سکتا ہے۔ جو یہ کہے کہ ایک عام شہری کی توہین تو جرم ہے، لیکن قرآن و سنت کی توہین جرم نہیں، اس کو اٹھا کر باہر گندی نالی میں کیوں نہیں پھینک دیتے۔ یہ کوئی صحیفہ آسمانی تھوڑے ہی ہے۔ ہم ڈوگرہ سامراج کی یادگار اس دستاویز کو قطعاً کوئی قانونی تقدس دینے کے لئے قطعاً تیار نہیں جو ہمیں یہ بتائے کہ ایک ہندو کی توہین اسلام قبول کرنے کی پاداش میں تمام جائیداد ضبط کی جا سکتی ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے مرتد ہو جانے پر (العیاذ باللہ)

صدر حکومت: لیکن قانون میں ترمیم کرنا اسمبلی کا کام ہے میرا نہیں۔

وفد: جناب اگر یہ قصہ ہے اور آپ اس میں اس قدر بے بس ہیں تو پھر۔

(ر) آپ اسلامی نظام حیات کے قیام کے بلند بانگ دعاوی کیوں اور کس برتے پر کیا کرتے تھے۔ آپ کو معلوم نہیں تھا کہ آئین و قانون سازی کا کام اسمبلی کا ہوگا، اور اسمبلی کے ہوتے ہوئے ہم کفر کے خلاف کچھ نہیں کر سکیں گے آپ اس وقت مسلمانوں سے کھلم کھلا یوں کہتے کہ ہم وہ قانون ملک میں نافذ کریں گے۔ جو اسمبلی منظور کرے۔ خواہ وہ اسلام کا ہو یا کفر کا۔ تاکہ لوگ دھوکے میں نہ رہتے۔ آپ کو اپنی اس بے بسی کا اظہار انتخابات سے پہلے کر لینا چاہیئے تھا۔ (باقی آئندہ)

باطل کا تعاقب

عبدالشکور انور نوشہرہ

تحریک پاکستان کی مخالف مودودی جماعت

کی نظریۂ پاکستان اور تحریکِ آزادی پر اجارہ داری

جماعت مودودی کے "صالحین" جمعیۃ علماء اسلام اور اکابر جمعیۃ کو بدنام کرنے کے لئے شرمناک حد تک متھکنڈے استعمال کر چکے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ چاند پر تھوک پھینکنے سے اپنا چہرہ ہی خراب ہوتا ہے۔ ان کے جھوٹے پروپیگنڈوں اور بے سروپا ... باتوں نے ان کا رہا سہا وقار بھی ختم کر دیا ہے۔ لیکن سرحد میں جمعیۃ کے نیپ اور پیپلز پارٹی سے اشتراک کے مسئلہ نے تو ان کے حواس کو بالکل مختل کر دیا ہے۔ اور اب جو ان کی زبان سے نکل جائے وہ کم ہے۔ اس سلسلے میں جماعت کے سرحد کے سکرٹری اطلاعات مسٹر عبدالقدوس کا ہی بیان قابل التفات سمجھا ہوں اس لئے ان کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔

موصوف کا یہ بیان روزنامہ مشرق پشاور میں شائع ہوا تھا۔ لیکن صحافت کی دیانت ملاحظہ ہو کہ اس کا جواب اخبار مذکور نے شائع نہیں کیا۔ عبدالقدوس کا بیان انتہائی مضحکہ خیز اور لایعنی ہے اور ان کے بیان کے تضادات کو دیکھتے ہوئے بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ موصوف اپنے لکھے سے بھی مطمئن نظر نہیں آتے۔ اصل میں جماعت کے اکابر و اصاغر (الا ماشاء اللہ) سب اسی زعم فاسدہ میں مبتلا رہتے ہیں کہ دین کا کام تو بس وہی ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ اور اسلام بس وہی ہے۔ جو مودودی صاحب کی زبان و قلم سے نکل جائے۔ اب جبکہ ان میں یہ انانیت جگہ پا گئی ہو۔ تو اب مودودی صاحب سے دلائل کے ذریعہ اختلاف کرنا اور ان کی تحریک کو اسلام کے دین کی بجائے انہدام دین کی تحریک قرار دینا ان کے نزدیک اسلام سے خروج کے مترادف ہے۔ حالانکہ اس اصولی اختلاف میں صرف جمعیۃ ہی نہیں بلکہ ہر طبقہ علماء نے مودودی صاحب کی تحریک کو اسلام کے لئے ضرر رساں قرار دیا ہے۔ جس میں خود جماعت کے پوٹی کے لیڈر بھی شامل ہیں۔ کیا یہ لوگ بھی کانگریسی ہیں۔ مسٹر عبدالقدوس صاحب! دانش مندی کا تقاضا یہ ہے کہ بات کرنے سے پہلے سوچ لیا کریں۔ اور یوں بیچ چوراہے میں اپنا بھانڈا نہ پھوڑا کریں۔

ہمیں کانگریسی کہنے سے پہلے سربار اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیا کریں۔ شاید آپ کا نامۂ اعمال ہی آپ کو اس گندی سیاست سے باز رکھ سکے۔ باقی جماعت مودودی تو تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں اس کے اصل کردار سے آگاہی کے لئے مودودی صاحب کی کتاب سیاسی کشمکش کا حصہ "سوم" ضرور ملاحظہ کریں جماعت اس وقت بھی سامراج کے ساتھ تھی۔ اور آج بھی اس کی امیدوں کا مرکز یہی منحوس سامراج ہے —

— ہم نے پاکستان کے مطالبہ کی مخالفت کی تھی۔ ہم نے اس سے کبھی انکار نہیں کیا۔ لیکن آزادی کے بعد پاکستان کی حفاظت اور خدمت میں ہم کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ اور کوئی فرد واحد بھی ہمارے اس کردار کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ لیکن تاریخ کی کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کی مخالف مودودی جماعت آج نظریہ پاکستان کی واحد اجارہ دار بنی ہوئی ہے۔ بلکہ اس نظریہ کو پیش کرنے میں علامہ اقبال کو بھی اپنا ہمنوا سمجھنے لگی ہے۔

حضرت مفتی محمود کے بارے میں آپ نے جو قلم زنی کی ہے اور ڈھٹائی بھی عبدالقدوس صاحب کی ملاحظہ ہو۔ کہ خود مفتی محمود صاحب کو ہی تائید میں پیش کر رہے ہیں میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ مفتی صاحب کا یہ بیان کہیں دکھا دیجئے۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا — ورنہ پھر آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ورد کیجئے تاکہ حق حقدار تک پہنچ جائے۔

— عبدالقدوس صاحب پہلے تو آپ لوگ اتحاد ثلاثہ کے سلسلے میں جمعیۃ کو ملعون کر رہے تھے۔ اور اب آپ اس بارے میں جمعیۃ کو چھوڑ کر نیپ اور پیپلز پارٹی کو مشورہ دے رہے ہیں کہ انہوں نے جمعیۃ کی قیادت کر کے غلطی کی ہے۔ یہ دوہری چالیں چلنا تو کوئی آپ سے سیکھے۔

یہ اتحاد جمعیۃ کی شرائط پر منحصر ہے۔ اس لئے قیادت جمعیۃ کے ہاتھ میں ہوگی جس کو آپ بھی تسلیم کر رہے ہیں اور یہ شرائط مخفی نہیں۔ ظاہر و باہر ہیں۔ پس اب جبکہ اسلام کی بالادستی کو دونوں جماعتوں نے تسلیم کر لیا ہے تو جمعیۃ کو ملعون کرنے کی اب کیا وجہ باقی رہ سکتی ہے؟

— عبدالقدوس صاحب آپ نے الیکشن کی دھاندلیوں کا بھی رونا رویا ہے۔ محترم! آپ ہماری تردیدوں کی بالکل پرواہ نہ کریں۔ اور جو ثبوت آپ کے پاس ہوں بعد شوق ٹریبونل کے سامنے پیش کر کے ایک قومی فریضہ سے عہدہ برآ ہوں۔ هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين

— مسٹر صاحب! ہم کو اپنے اکابر پر مکمل اعتماد ہے کیونکہ ان کا ہر قدم اللہ کے دین کی خدمت کے جذبے کے تحت اٹھتا ہے۔ گمراہ ہمارے اکابر نہیں بلکہ جماعت مودودی کے امیر اور ان کے عقل و فہم سے عاری مقلدین ہیں۔ جن کے ہاں نہ عصمت انبیاء محفوظ ہے اور نہ جنہیں عظمت صحابہؓ کا احساس ہے۔ جن کی انانیت نے ان کو بڑی سے بڑی شخصیت پر لاف زنی کی اجازت دے رکھی ہے۔ انبیاء کے "گناہوں" کو گنانے والے مودودی صاحب کا نام آتے ہی برہم ہو جاتے ہیں۔ مسٹر صاحب اور نہیں، تو کم سے کم جماعت کے اپنے لیڈروں کی تحریروں کو ہی ملاحظہ کر لیں شاید گمراہی کے گھپ اندھیروں میں روشنی کی کرن نمودار ہو جائے۔

مسٹر عبدالقدوس! ..... کی جنت میں بسیرا نہ کیجئے۔ اور خود سری اور انانیت کو چھوڑ کر صحیح معنوں میں اسلام کی خدمت گذار بن جائیے۔ اگر اس پر آمادہ نہ ہوں تو پھر انتظار کریں۔ وقت ہمیشہ کی طرح اب بھی حق و باطل میں حد فاصل قائم کرے گا۔

اندرونِ خانہ مودودیوں کی سرگرمیاں

ملکہ ہانس ۲۳ اکتوبر (نامہ نگار) ساہیوال کے نواحی گاؤں ملکہ ہانس میں جماعت اسلامی کے ایک سرگرم شیخ عبدالغفور کو اسی گاؤں کی ایک نوجوان لڑکی کے اغوا اور مجرمانہ حملہ کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ بدنصیب لڑکی گھر سے سودا خریدنے کے لئے باہر آئی تھی۔ جسے ملزم بہانے سے اپنی دکان میں لے گیا۔ جہاں اس نے چاقو نکال لیا اور قتل کی دھمکی دے کر نوجوان لڑکی پر مجرمانہ حملہ کیا۔ اسی دوران چند محلہ داروں کو اس واردات کا علم ہو گیا، جنہوں نے ملزم کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف دفعہ ۳۵۴ کے تحت مقدمہ درج کر کے بعد ازاں اسے ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ ملزم عبدالغفور حلوائی جو جماعت اسلامی کا سرگرم رکن ہے۔ گزشتہ شام اپنی دکان پر بیٹھا تھا۔ کہ ایک سولہ سالہ لڑکی سودا خریدنے کے لئے اس کی دکان پر آئی۔ ملزم لڑکی کو بہلا پھسلا کر دکان کے پچھلے حصے میں لے گیا اور دست درازی کی کوشش کی جس پر لڑکی نے شور مچا دیا۔ صورت حال کو بھانپتا دیکھ کر ملزم نے چاقو نکال لیا۔ اور لڑکی کو قتل کی دھمکی دیتے ہوئے خاموش رہنے کو کہا اور خوف سے سہمی ہوئی لڑکی کو وحشت کا نشانہ بنایا اسی اثنا میں تین افراد نور محمد زرگر، بشیر احمد اور منظور احمد شبہ گزرنے پر ملزم غفور کی دکان پر آ گئے اور دکان کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے۔ شور سن کر ملزم غصے کے عالم میں باہر نکلا۔ اور انہیں برا بھلا کہنے لگا۔ تاہم اس وقت سہمی ہوئی لڑکی بھی باہر نکل آئی اور اس نے محلے داروں کو اپنی بپتا سنائی جس پر محلے داروں نے ملزم کو پولیس کے حوالے کر دیا (مساوات لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

جمعیۃ طلبائے اسلام!

ملتان ڈویژن، خیرپور ڈویژن کی کامیاب کنونشن پر مبارکباد کے پیغام

محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان اور جاوید پراچہ ناظم عمومی صوبہ پنجاب نے جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے صدر حافظ محمد حسن عہدیداران سندھ اور مجلس انتظامیہ کنونشن خیرپور ڈویژن کے نام ایک مبارکباد کے پیغام میں کہا ہے کہ خیرپور ڈویژن کی کنونشن انتہائی کامیاب کنونشن ہوئی۔ اور اس کنونشن کے اثرات پورے ڈویژن میں بہت مفید مرتب ہوں گے انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی آپ حضرات کی محنت سے اس قسم کے پروگرام مرتب ہوتے رہیں گے اور پورے صوبہ کے طلباء تک اس تنظیم کا انقلابی پروگرام پہنچتا رہے گا۔ انہوں نے محمد اقبال شیخ۔ محمود الحسن اور دیگر طلباء سکھر کی کارکردگی کو سراہا۔ اور جس خلوص اور محبت سے مہمان طلبہ کا استقبال کیا اور ان کے قیام و طعام اور دیگر پروگرام کا انتظام کیا۔ انہیں کامیاب کنونشن پر مبارکباد پیش کی ہے۔

● جمعیۃ طلباء اسلام خیرپور ڈویژن کی کنونشن ۲۵، ۲۶ ستمبر کو سکھر میں منعقد ہوئی اس کنونشن میں تربیتی پروگرام بھی شامل تھا۔ محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر کل پاکستان اور ناظم عمومی پنجاب جاوید پراچہ نے بھی شرکت کی۔ اس کنونشن میں خیرپور، پیر گوٹھ، محراب پور، پیر شریف، شکارپور، کندھ کوٹ، جیکب آباد، سکھر، پنوعاقل وغیرہ کے طلبہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس کنونشن کے کل پانچ اجلاس ہوئے مختلف اجلاسوں میں مندرجہ ذیل حضرات نے خصوصی خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب (فلسفہ عقل) مولانا بشیر احمد صاحب حامد (اسلامی نظام تعلیم) مولانا جمال اللہ (عقیدہ ختم نبوت) مولانا گل محمد خالد صاحب (مرزائیت کے خدوخال) مولانا نور محمد صاحب۔ محمد اسلوب قریشی، جاوید پراچہ، حافظ محمد حسن۔ بحرالله ہزاروی، عبدالحمید دین اقبال شیخ۔ اس کنونشن میں فیصلہ کیا گیا کہ رمضان المبارک کے بعد خیرپور ڈویژن کے تمام اضلاع میں کنونشن منعقد ہوں گی جس کے لئے کمیٹیاں مقرر کر دی گئیں

آخر میں محمد اسلوب قریشی نے تمام مندوبین اور ہمدردین کو ضروری ہدایات دیں اور تنظیم سے متعلق مختلف سوالات کا تفریباً دو گھنٹہ تک جواب دیا۔

بحرالله ہزاروی کا دورہ تھرپارکر و حیدرآباد

جمعیۃ طلباء اسلام (پاکستان) صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری جناب بحرالله ہزاروی صاحب نے ضلع تھرپارکر و حیدرآباد کا تنظیمی دورہ کیا۔ وہ کراچی سے ۱۵ تاریخ کو سیدھے میرپور خاص پہنچے۔ جمعہ کی نماز کے بعد انہوں نے دفتر جمعیۃ میں تھرپارکر کے جناب شمس الدین صاحب و جناب احمد حسین بی اے و دیگر متعدد طلباء کرام سے مختلف مسائل اور خاص جمعیۃ کے پروگرام کو اور وسیع کرنے کے لئے تفصیلی گفتگو ہوئی۔

عصر کی نماز کے بعد جمعیۃ کے دفتر میں طلباء کے اجلاس سے بحرالله ہزاروی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ طلباء کی یہ واحد جماعت ہے۔ جس نے لارڈ میکالے کے نظام کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں۔ جب اس نظام کو سات سمندر دور پھینکا جائے گا۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ آپ اس وقت اس تنظیم کے پروگرام کو شہر شہر اور قریہ قریہ تک پہنچا دیں۔ ان کی تقریر کے بعد میرپور خاص شہر کے انتخابات عمل میں آئے۔

صدر محمد اسلم شیخ بی ایس سی شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج نائب صدر عبدالرحیم دہم شاہ ولی اللہ پبلک ہائی سکول جنرل سیکرٹری عبدالرحمٰن قریشی دہم جامعہ ہائی سکول جوائنٹ سیکرٹری محمد حسن درجہ ثانیہ مدرسہ ناصر العلوم خانپور امیر الدین درجہ ثانیہ مدرسہ ناصر العلوم ناظم نشر و اشاعت عبدالواحد بی ایس سی گورنمنٹ کالج

یہ اجلاس مغرب تک جاری رہا۔ مغرب کے لئے وقفہ ہوا۔ مغرب کے بعد اجلاس پھر شروع ہوا۔ اس وقت بحرالله ہزاروی صاحب نے مختلف عہدیداروں سے حلف لیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ ان عہدوں کا حق بھی ادا کریں۔ یعنی جمعیۃ کے پروگرام کو آگے بڑھائیں یہ اجلاس رات گئے تک جاری رہا۔

۱۶ اکتوبر کو جناب بحرالله ہزاروی بمعیت مقصود احمد صاحب ناظم صوبہ سندھ ڈگری روانہ ہوئے۔ ان کے ہمراہ محمد حسن اور امیر الدین بھی تھے۔ ایک بجے ڈگری پہنچے ڈگری میں محمد افضل صاحب صدر جمعیۃ ڈگری اور محمد اکمل نے ان کو خوش آمدید کہا۔ اور وہاں مختلف مسائل پر طلبہ سے گفت و شنید ہوئی ڈگری سے محمد اطہر صاحب محمد اکمل صاحب کے ہمراہ میرپور خاص پہنچے۔ پریس کانفرنس سے فارغ ہو کر حیدرآباد روانہ ہوئے۔

۱۷ کو صبح انہوں نے مولانا عبیداللہ سندھی کے خصوصی شاگرد اور الرحیم کے ایڈیٹر مولانا غلام مصطفیٰ صاحب سے ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ مدرسہ قوت الاسلام اور مدرسہ مفتاح العلوم کے طلباء سے ملے۔ اس کے علاوہ انہوں نے حیدرآباد کے متعدد طلباء رہنماؤں سے ملاقات کی۔ انہوں نے محمد عمر سومرو سے بھی ملاقات کی۔ اور ان کے ساتھ دو گھنٹے تک جمعیۃ کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے گفتگو۔ ظہر کے بعد کراچی روانہ ہو گئے۔

(عبدالوحید ولی، ایس سی میرپور خاص)

عبدالمتین چوہدری گورنمنٹ کالج ساہیوال سٹوڈنٹس یونین کے صدر منتخب ہو گئے

ساہیوال۔ جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے ناظم عبدالمتین چوہدری گورنمنٹ کالج ساہیوال سٹوڈنٹس یونین کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے مدمقابل (ڈوڈی) اسلامی جمعیۃ طلباء اور این۔ ایس۔ ایف کے امیدواروں کو بھاری اکثریت سے شکست دی۔ نائب صدر جنرل سیکرٹری کے عہدوں پر کامیاب ہونے والے طلبہ کو بھی جمعیۃ طلباء اسلام کی حمایت حاصل تھی۔

صوبہ سرحد میں گورنمنٹ کالج بنوں سٹوڈنٹس یونین کے انتخابات میں بھی جمعیۃ طلباء اسلام نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے اور اکثر کامیاب امیدواروں کا تعلق جمعیۃ طلباء اسلام سے ہے۔ جمعیۃ طلباء اسلام ملک بھر کے تعلیمی اداروں کی یونینوں کے انتخابات میں حصہ لے رہی ہے

درس قرآن

جمعیۃ طلباء اسلام لائلپور کے زیر اہتمام ہر سوموار کو بعد از نماز عصر "بخاری مسجد" جناح کالونی میں درس قرآن ہوتا ہے۔ مولانا عبدالعلیم صاحب نے سرپرستی قبول فرمائی ہے۔ طلباء سے خصوصاً اور عوام الناس سے عموماً شرکت کی درخواست ہے۔

● جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ہنگامی اجلاس میں حضرت مولانا محمد رسول خانؒ صاحب کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم نے اپنی زندگی دین اسلام کی خدمت میں وقف کر دی تھی۔ اور ہند و پاک کے بڑے بڑے جید علماء مرحوم کے شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک بھی پڑھا گیا۔

استاذ المحدثین شیخ العلماء حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب

انتقال فرما گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ملک بھر کے علمی و دینی حلقوں میں صفِ ماتم بچھ گئی

اچھڑیاں۔ برصغیر کے نامور عالم دین اور ہزاروں علماء کرام کے مشفق استاذ حضرت العلام مولانا محمد رسول خاں صاحب ۲۵ اکتوبر کو اپنے آبائی گاؤں اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم برصغیر کے نامور علماء میں بزرگ ترین شخصیت تھے۔ آپ کی عمر ۱۲۰ برس تھی۔ اور پاکستان و ہندوستان کے بیشتر جید علماء جن میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، شمس العلماء حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور محدث اعظم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ آپ دارالعلوم دیوبند میں بھی مدرس رہے ہیں۔ اور آپ کی ساری زندگی درس و تدریس میں گذری ہے۔ بڑھاپے کے باوجود آخر عمر تک تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔

آپ نے ملکی سیاسیات میں بھی ہمیشہ حق پرست علماء کی حمایت کی۔ گذشتہ انتخابات سے قبل جب چند خود غرض عناصر نے مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بیانات کو توڑ موڑ کر دھوکہ سے حضرت موصوف سے ایک خود ساختہ فتویٰ پر دستخط کرا لئے، تو صورت حال سے واقف ہونے کے بعد آپ نے اپنے دستخطوں سے رجوع فرما لیا۔ اور ایک بیان میں ارشاد فرمایا کہ "میں مولانا ہزاروی کو مجاہد اسلام سمجھتا ہوں"۔

حضرت مولانا کی وفات برصغیر پاک و ہند کے علمی و دینی حلقوں کے لئے ایک المناک سانحہ ہے۔ ادارہ ترجمان اسلام دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور دیگر علماء کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (زاہد الراشدی)

اور بڑھی تاریکی!

مولانا سید عبدالمجید ندیم

استاذ العلماء حضرت مولانا رسول خاں صاحب بھی راہیٔ راہ عدم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی روح کو جنت کی بہاروں اور لطافتوں سے مسرور فرمائے اور ہم سب کو اس جانکاہ صدمہ کی برداشت و تحمل بخشے۔ پچھلے دنوں حضرت مولانا خیر محمد صاحب مرحوم اور حضرت مولانا جالندھری مرحوم ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ ابھی شدت غم سے ہمارے حواس نڈھال تھے کہ ایک اور شفیق سرپرست نے منہ پھیر لیا۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے

سونی ہوتی ہی چلی جاتی ہے بزم ساقی
ایک اک ہو کے سبھی رند اٹھے جاتے ہیں

ایک وہ ہیں کہ جن کا وجود مادر گیتی کے لئے ناقابل برداشت اور ان کی زندگی ملک و ملت کے لئے باعث ننگ ہے مگر کیسی سخت جانی پائی ہے کہ جناب عزرائیل کے مادی معاونین بھی ان کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔ اور ایک وہ ہستیاں جن کے لئے انسانی عظمت دعاگو ہے کہ انہیں عمر نوح ملے مگر کتنی سرعت سے وہ جا رہے ہیں۔ مولانا کی وفات تشنگان علوم دینیہ کے لئے عظیم المیہ ہے۔ ایسی جامع شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔

محمد اشرف خاں ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ ضلع ہزارہ کو صدمہ

حضرت مولانا محمد نعمان صاحب فاضل دیوبند آف بیڈرہ تحصیل مانسہرہ کافی عرصہ سول ہسپتال ایبٹ آباد میں بیمار رہ کر ۱۰ اکتوبر کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم کا نماز جنازہ ۱۱ اکتوبر ۲ بجے تک ان کے آبائی گاؤں بیڈرہ میں حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ نے پڑھایا۔ مولانا مرحوم کے جنازہ میں ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اور اشکبار آنکھوں سے حضرت مولانا کا دیدار کیا۔ مولانا مرحوم جناب محمد اشرف خاں صاحب کے خسر تھے اور علاقہ بھر میں مشہور دینی شخصیت تھے۔ مولانا مرحوم کے ہزاروں شاگرد اور عقیدت مند ملک بھر میں موجود ہیں۔ تمام احباب اور علماء کرام سے استدعا ہے کہ حضرت مولانا کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائیں۔ ۱۲ اکتوبر کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا تعزیتی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر جمعیۃ ہزارہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا کی گئی۔

مولوی محمد امام الدین صاحب کو صدمہ

مولوی محمد امام الدین صاحب اوپریٹر و سیکرٹری ٹیوب ویل یونین سب ڈویژن سرگودھا کی والدہ ماجدہ اور ماموں صاحب شعبان المعظم کے آخری عشرہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولوی محمد امام الدین صاحب نے ۱۹۵۷ء میں حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی۔ ان کی تبلیغ کی برکت سے اس کے سارے خاندان نے اسی سلسلہ سے تعلق جوڑا مرحومہ نے حضرت مولانا محمد شعیب صاحب ہزاروی مدظلہ سے بیعت کی۔ ساری زندگی صوم و صلوٰۃ کی پابندی کی اور ذکر اللہ کے پروگرام کو نبھایا۔ قارئین ترجمان اسلام سے استدعا ہے کہ حق تعالیٰ سے مرحومہ دعائے مغفرت کریں

سرور جہانگیر ایڈوکیٹ کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے سرگرم کارکن سرور جہانگیر جو حال ہی میں وکالت پاس کر کے کراچی سے آئے تھے کے والد شیخ محمد امین دس روز شدید بیمار رہ کر انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک ہنگامی اجلاس میں شیخ صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان کے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

بقیہ - صراحات

غیر متوقع طور پر سیمی فائنل میں پہنچی۔ دوسرے یہ کہ سیمی فائنل میں بھارت سے اس کا مقابلہ ہوا۔ اور پاکستان کی ٹیم نے بھارتی ٹیم کو شکست دی۔ اس طرح فائنل میں پہنچ گئی۔ تیسرے یہ کہ فائنل میں اس نے شاندار کامیابی حاصل کی۔

ٹیم کے کھلاڑیوں نے اپنی کامیابی کو جس طرح اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دے کر سجدۂ شکر ادا کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس جذبۂ صادق کا اظہار، زندگی کے تمام شعبوں میں کیا جائے۔

سیاسی اور غیر سیاسی حتیٰ کہ کھیل تک کے معاملے میں یہ بات بار بار سامنے آرہی ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود پاکستان کو کامیابیاں نصیب ہوئیں اور ہو رہی ہیں کاش اللہ کے اس فضل خاص کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان کے تمام معاملات کو خدا کی رضا کے سانچے میں ڈھال لیا جائے کہ سب سے بڑی کامیابی کا ضامن یہ امر ہوگا۔

آخر میں ہم یہ عرض کریں گے کہ کرکٹ جیسے عیاشانہ اور خالص فرنگی کھیل کے مقابلہ میں، جس میں پاکستان ابھی تک کوئی نمایاں کردار انجام نہیں دے سکا، ہاکی جیسے کھیلوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ کہ یہ ایک طرح کا سپاہیانہ کھیل بھی ہے اور پاکستان کے لئے باوقار بھی۔

بھارتی وزیر اعظم کے موجودہ دورہ کے مضمرات

بھارت کی وزیر اعظم کا مغربی ملکوں کا حالیہ دورہ جبکہ بھارت نے پاکستان کی تمام سرحدوں پر اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں اور وہ اشتعال انگیز کارروائیوں میں مصروف ہیں، نہایت معنی خیز ہے۔

اس اندیشے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ بھارتی وزیر اعظم اس دورہ میں امریکہ سمیت تمام مغربی ملکوں کو پاکستان کے خلاف اپنے بدعزائم میں حامی و معاون بنانے کی کوشش کریں گی۔

اس مرحلہ پر ان کا یہ دورہ سراسر پاکستان کے خلاف مغربی ملکوں کی رائے عامہ اور حکومتوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہے۔

اور اس دورہ سے واپسی پر وہ پاکستان کے لئے بعض نئی مشکلات پیدا کرنے کا سبب بن سکتی ہیں۔

ضرورت ہے کہ اس مرحلہ پر مغربی ملکوں میں پاکستان کے مؤقف کے بارے میں زوردار جوابی مہم جاری کی جائے اور پاکستان کی سرحدوں پر انتظامات کو سخت کر دیا جائے۔

ہمیں بھارت کے تمام داخلی اور خارجی اقدامات پر گہری نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے توڑ کے بروقت انتظامات کرتے رہنا چاہیئے۔

اچھا ہوتا کہ اس موقعہ پر پاکستان کی کوئی نمایاں شخصیت بھی مغربی ملکوں کے دورہ پر جاتی تاکہ بھارتی وزیر اعظم کے دورہ کی زہر افشانی کا ساتھ ہی ساتھ تدارک کرتی چلی جاتی۔

بھٹو صاحب بھی باہر کے دورہ پر گئے ہیں۔ لیکن ان کے دورہ کا مقصد ہنوز واضح نہیں ہوا ہے۔ کاش وہ ہی بھارتی وزیر اعظم کے دورہ کے جواب میں قدم آگے بڑھائیں۔

بقیہ — ماضی کی روشنی

یہ ہی وہ لکھنؤ پیکٹ ہے۔ جو میثاق ملی کے نام سے مشہور ہے اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کو ایک بڑی قوم کے بجائے اقلیت بننا پڑا۔ ہندو مسلم سوال نے ایک مستقل و فیصلہ کن حیثیت اختیار کر لی اور برطانوی ہند کی سیاست میں مسلمان ثانوی درجہ پر رہ گئے

سعودی عرب جانیوالے قادیانیوں کی فوری اطلاع دیجئے

اگر کہیں کوئی قادیانی حج کی قرعہ اندازی میں کامیاب ہو گیا ہو۔ یا قرعہ کے بغیر ہی بیت اللہ شریف جا رہا ہو، تو ان کے نام اور پتوں سے فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

یاد رہے کہ سعودی عرب میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ حال ہی میں بہت سے قادیانی وہاں سے نکالے گئے ہیں۔ چونکہ مرزائی حج کے فارم میں خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اس وجہ سے عین ممکن ہے کہ وہ قرعہ اندازی میں کامیاب ہو کر حج پر چلے جائیں۔ اس لئے ان کے نام اور پتوں سے آگاہ کیا جائے۔

(حضرت مولانا) منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ ضلع جھنگ)

سترہ سال گذر گئے، لیکن ابھی تک سکول کی عمارت نہیں بنی

مدرسہ عربیہ مؤدب چک ۲۱۵ پی تقریباً عرصہ ۱۷ سال سے منظور شدہ ہے۔ مگر اس وقت تک سکول کی عمارت نہیں بن سکی۔ یونین کونسل بنی پھر بگڑی، لیکن سکول کی عمارت جوں کی توں رہی۔ تعداد طلباء اچھی خاصی ہے۔ موجودہ عمارت خام اور غیر مکتفی ہے۔ کیا حکومت کبھی اس طرف توجہ دے گی۔ اس سے قبل اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب مدارس عربیہ جولائی ۱۹۵۸ء میں بلا اطلاع دورہ پر آئے تو کہہ گئے تھے کہ دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ ہے۔ طلباء کے مزید اضافہ پر دوسرا مدرس دیا جائے گا۔ اگر مدرسہ نے ترقی کی تو اس درجہ کو رفیق بنانے کی سفارش کی جائے گی۔ اللہ پاک وہ دن جلد لائے کہ بچے سکول کی پختہ عمارت میں بیٹھ کر اطمینان کے ساتھ تعلیم حاصل کر سکیں۔ جبکہ تمام سکولوں کی عمارتیں تقریباً پختہ بن چکی ہیں۔

معاون مدرسہ حاجی لعل محمد نمبردار چک نمبر ۲۱۵ تحصیل صادق آباد و دیگر اہالیان چک ۲۱۵ پی۔ مولوی محمد عبداللہ محمد ایوب، محمد نواز، رانجھا خاں وغیرہ

مجھ سے خط و کتابت اس پتہ پر کیجئے

سید عبدالمجید ندیم فرید آباد کالونی۔ ڈیرہ غازیخاں

بعض دوست گوجرانوالہ کے پتہ پر ڈاک ارسال کرتے ہیں وہ ارسال نہ کیا کریں۔ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے

(عبدالمجید ندیم)

گوجرانوالہ میں ممبر سازی کی مہم کا آغاز

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے یکم رمضان المبارک کو شہر میں رکن سازی کی مہم کا آغاز محلہ رسول پورہ سے کر دیا۔ اس روز جامع مسجد صدیقی محلہ رسول پورہ میں رکن سازی کی نگران کمیٹی کے ناظم مولانا زاہد الراشدی نے خطبہ جمعہ دیا۔ اور نماز جمعہ کے بعد کارکنوں کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالسمیع نگینوی منعقد ہوا۔ جس میں علامہ غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری اور مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کیا۔ علامہ صاحب نے کارکنوں کو تلقین کی کہ رکن سازی کی مہم کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنا کر اسلامی نظام کی تحریک میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ان کے رفقاء کے ہاتھ مضبوط کریں۔ آپ نے کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام کو منظم کرنا وقت کے اہم تقاضوں میں سے ہے۔ اور کارکنوں کو اس سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

مولانا زاہد الراشدی نے رکن سازی کے پروگرام کی تفاصیل بتائیں۔ آپ نے بعد میں بتایا کہ رمضان المبارک میں شہر کے اندر مہم مکمل کر لی جائے گی اور جمعۃ الوداع کو تمام نئے ارکان کا ایک کنونشن جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں ہوگا۔ جس میں آئندہ تین سال کے لئے عہدیداروں کا چناؤ کیا جائے گا۔ (حماد سواتی)

ترجمان اسلام
میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

سعید بن مسیب جلیل القدر امام، ابو محمد بن حزن مخزومی، طبقۂ تابعین کے امام، مسیب ان کے باپ اور حزن ان کے دادا دونوں صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن دونوں مسلمان ہوئے ہیں۔ اسلام میں اس منفرد شخصیت کے مالک امام کے فضائل و کمالات کی فہرست بہت طویل و عریض اور بڑی شاندار ہے۔ محترم قارئین کے سامنے ہم یہاں ان میں سے صرف ایک شاندار اور سبق آموز کارنامہ یعنی خود اپنی بیٹی کے نکاح اور رخصتی کا واقعہ پیش کرتے ہیں۔

سعید بن المسیب کی صاحبزادی کی شادی

ان کے بیٹے یحییٰ بن سعید نقل کرتے ہیں۔ امام سعید بن المسیب کی مجلس درس کا حاضر باش ایک شخص تھا۔ جس کا نام عبداللہ بن ابی وداعہ تھا وہ چند روز ان کے درس میں نہ آیا تو امام سعید بن المسیب نے (طلباء سے) اس کا حال دریافت کیا تو اس کو بتلایا گیا کہ امام موصوف نے تمہارا حال (اور غیر حاضری کا سبب) دریافت فرمایا تھا۔ تو (یہ سنکر) وہ شخص امام کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کیا۔ اور بیٹھ گیا تو امام موصوف نے اس سے دریافت فرمایا۔ تم اتنے دن سے کہا غائب تھے؟ اس نے عرض کیا میری بیوی بیمار تھی۔ میں اس کی تیمارداری میں لگا رہا۔ پھر (اسی بیماری میں) اس کا انتقال ہوگیا۔ تو اس کی تجہیز و تکفین میں مصروف رہا۔ (اور درس میں حاضر نہ ہوسکا) امام نے فرمایا: اللہ کے بندے! تم نے ہمیں کیوں نہیں بتلایا کہ ہم اس کی مزاج پرسی کرتے یا وفات کی اطلاع دیتے تو ہم اس کے جنازے میں شرکت کرتے اس کے بعد امام موصوف نے اسے صبر و سکون کی تلقین فرمائی اور اس کے اور مرحومہ دونوں کے لئے دعا فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا: اے عبداللہ تم شادی ضرور کرلو، ایسا نہ ہو کہ تم (مرنے کے بعد) اللہ جل جلالہ کے حضور میں غیر شادی شدہ پیش ہو، میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائیں (مجھ جیسے مفلس و قلاش کو اپنی بیٹی کون دے گا؟ خدا کی قسم میرے پاس تو ۴ درم (ایک روپیہ) کے علاوہ ایک کوڑی نہیں" تو امام موصوف نے فرمایا سبحان اللہ۔ کیا ایک مسلمان ۴ درم خرچ کرکے اپنی پاکدامنی کا تحفظ یعنی شادی نہیں کرسکتا؟ اے عبداللہ! میں اپنی بیٹی کی شادی (چار درم) پر تمہارے ساتھ کرنے کے لئے تیار ہوں اگر تم پسند کرو" اس پر میں ان کے احترام اور جلالت قدر کی بنا پر شرم کے مارے چپ ہوگیا۔ تو فرمایا کیا بات ہے تم چپ کیوں ہوگئے؟ کیا تمہیں ہماری پیش کش قبول نہیں؟ میں نے عرض کیا۔ اللہ جل شانہٗ آپ پر بہت بہت رحمت فرمائیں میں آپ کا دامن عاطفت چھوڑ کر کہاں جاسکتا ہوں؟ خدا کی قسم مجھے یقین کامل ہے کہ آپ چاہیں تو چار درم نہیں چار ہزار درم پر اپنی دختر نیک اختر کی شادی کرسکتے ہیں" فرمایا اٹھو اے عبداللہ قبیلہ انصار کے چند معززین کو بلا لاؤ" میں اٹھا اور انصار کے معززین میں سے ایک گروہ کو بلا لایا تو امام موصوف نے ان کو گواہ بنا کر چار درم مہر پر اپنی دختر فرخندہ اختر کا نکاح میرے ساتھ کردیا اور تمام حاضرین اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

عبداللہ کہتے ہیں۔ میں عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر پہنچا ہی تھا۔ کہ اتنے میں دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی میں نے اندر ہی سے دریافت کیا کون صاحب ہیں؟ جواب آیا سعید۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم امام سعید بن المسیب کے علاوہ مدینہ کے ہر سعید نامی شخص کی طرف میرا خیال گیا۔ (مگر امام کی طرف مطلق خیال نہیں گیا) اس لئے کہ امام سعید بن المسیب کو تو آج تک کسی نے مسجد جانے یا جنازے کے ساتھ قبرستان جانے کے علاوہ کبھی گھر سے نکلتے ہی نہیں دیکھا تھا۔ تو میں نے پھر پوچھا: کون سعید؟ جواب آیا سعید بن المسیب یہ سن کر میرے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا۔ اور فوراً مجھے خیال آیا کہ شاید شیخ (کی رائے بدل گئی ہے اور) عقد نکاح فسخ کرنے کے لئے میرے پاس اس وقت تشریف لائے ہیں۔ اس لئے میں ڈھیلے ڈھیلے قدموں کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھولا تو دیکھتا کیا ہوں ایک برقعہ پوش دوشیزہ ہیں۔ باربرداری کے جانوروں پر سامان خانہ داری بندھا ہوا ہے اور ایک خوبصورت کنیز ہے۔ تو امام موصوف نے سلام کیا اور پھر فرمایا: لو عبداللہ یہ تمہاری بیوی ہے" تو میں نے شرم کے مارے پسینہ پسینہ ہوکر عرض کیا، اللہ جل شانہٗ آپ پر رحمت فرمائیں، میرا تو ارادہ تھا کہ یہ رخصتی چند روز بعد ہو" فرمایا: کیوں؟ کیا تم نے بتلایا نہ تھا کہ میرے پاس چار درم ہیں؟ میں نے عرض کیا یہ تو صحیح ہے چار درم تو میرے پاس ہیں لیکن میری خواہش یہی تھی کہ یہ رخصتی چند روز بعد ہوتی فرمایا یہ تمہاری بیوی تو بن ہی چکی اب میں نے یہ گوارہ نہ کیا کہ بیوی کے ہوتے تم ایک رات بھی بغیر بیوی کے بسر کرو۔ اور اس کی مسئولیت اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھ پر عائد ہو یہ تمہاری بیوی ہے یہ تمہارا (جہیز کا) سامان ہے اور یہ کنیز تمہاری خادمہ ہے اس کے پاس ایک ہزار درم تمہارے خرچ کے لئے ہیں۔ تو یہ سنبھالو، اے عبداللہ خدا کی قسم تم اس (میری بیٹی) کو بڑا ہی تہجد گذار اور روزہ دار، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عارف و عالم پاؤ گے اس لئے اس کے ساتھ سلوک کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا مگر دیکھو اگر امور خانہ داری میں اس سے کوئی ناپسندیدہ یا ناگوار بات سرزد ہو تو اس کا مجھ سے تعلق (یعنی میری بیٹی ہونا) تمہارے لئے اس کی اصلاح و تنبیہ کرنے سے ہرگز ہرگز مانع نہ ہونا چاہیئے یہ نصیحت فرمانے کے بعد وہ اپنے لخت جگر کو میرے سپرد کرکے تشریف لے گئے

عبداللہ کہتے ہیں: بخدا میں نے اس سے بڑھ کر کتاب اللہ قاری و حافظ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم و محدث اور اللہ عزوجل سے اس سے زیادہ ڈرنے والی کوئی عورت آج تک نہیں دیکھی۔ بخدا بعض ایسے پیچیدہ اور دشوار فقہی مسائل جن کے حل کرنے سے بڑے بڑے فقہا عاجز رہے ہیں۔ میں نے امام سعید بن المسیب کی صاحبزادی سے دریافت کئے ہیں اور ان کا تسلی بخش حل اور علم ان کے پاس موجود پایا ہے۔ روایت ہے کہ شادی کے بعد ایک دن صبح سویرے عبداللہ کہیں جانے لگے۔ تو ان کی بیوی نے دریافت کیا: آپ کہا جارہے ہیں؟ تو اس پر عبداللہ نے کہا: آپ کے والد امام سعید بن المسیب کے حلقہ درس میں جاتا ہوں" تو کہنے لگیں: بیٹھو بھی! میں خود تمہیں درس دے دیتی ہوں۔ یہی ہیں وہ اخلاق فاضلہ اور علمی کمالات جن کی بدولت امام سعید بن المسیب وسلم چودہ صدیاں گذر جانے کے بعد زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔

ناخوز بینات کراچی

کی سیرت کو نصابی کتابوں سے کھرچ کھرچ کر نکالا جا رہا ہے۔ گویا پاکستان اب ایسی مملکت کا نام بنتا جارہا ہے جہاں ہر عیاشی و فحاشی اور ہر بداخلاقی و بے حیائی تو خوب پھل پھول رہی ہے مگر مسلمانوں کے لئے اپنے اسلامی عقیدے کا اظہار بھی جرم ہے مزید تعجب و افسوس اس پر ہے کہ پاکستان کے دشمن تو پاکستان کے خیر خواہ سمجھے جائیں اور مملکت کے انتظام و انصرام کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہ سمجھا جائے ظاہری و باطنی غداروں کے لئے مسند اقتدار بھی بچھائی جائے مگر ملک کے وہ مخلص مسلمان جو کلمۂ حق نو برملا کہنا جانتے ہیں مگر غداری اور سازش کے مفہوم سے بھی ناآشنا ہیں ان کی مخلصانہ آواز کو ہر ممکن طریق سے دبانے کی کوشش کی جائے ایک حدیث میں علامات قیامت کے ذیل میں فرمایا گیا ہے۔ ویؤتمن الخائن، ویخوّن الامین (خائن کو امین اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حکمرانوں کو اس اسلامی ملک کو ظاہری و باطنی فتنوں سے ہر طرح محفوظ کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ پاکستان کو صحیح طور پر اسم بامسمیٰ بنا کر تمام عالم اسلام کی قیادت کا اسے علمبردار بنائے۔

F No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price

ایک اہم اپیل

حضرت درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا ہوی اور دیگر مشائخ و علماء

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ یہاں خالص اسلامی دستور اور نظام نافذ ہو اور اس دستور و نظام کو چلانے والے وہ لوگ ہوں جو قرآن، حدیث اور اسلامی قانون و فقہ پر عبور رکھتے ہوں۔ جب تک ایسا نہیں ہو جاتا، پاکستان کا مستقبل ہی خطرات کی زد میں رہے گا۔

پاکستان کی وحدت، سالمیت، بقاء، استحکام کے لئے اور دشمنوں کی سازشوں داخلی شرپسندوں، ملحدین کی چابہنے والوں اور غیر اسلامی نظریات کے حامیوں سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کو پاکستان کی دستوری، قانونی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اساس مقرر کیا جائے۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ان مقاصد کے حصول کے لئے ہی برابر جدوجہد کرتی چلی آرہی ہے۔ اور آج جب کہ پاکستان کیلئے اور پاکستان میں اسلام کی بقا کے لئے فیصلہ کن وقت آپہنچا ہے۔ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیوں کو تیز تر ہو جانا چاہیئے تاکہ اسلامی مطالبات کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

لیکن اس کا انحصار مسلمان عوام و خواص کے تعاون پر ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان جمعیت علماء اسلام کی اس جدوجہد میں شریک ہو جائے اور دامے درمے قدمے سخنے اس جدوجہد میں حصہ لے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل دین اور اسلام کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر قسم کے عطیات، زکوٰۃ، خیرات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء اسلام کے بیت المال میں جمع کرائی جائیں۔ جنہیں شرعی احکام کے مطابق صرف میں لاکر پاکستان کی سلامتی اور اسلام کی سربلندی کے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل اسلام اور اپنے سے وابستہ افراد سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وقت کی سب سے بڑی اس اسلامی خدمت میں حصہ لے کر دنیا اور آخرت کا بہترین اجر اور خدا و رسول کی خوشنودگی حاصل کریں۔"

اللہ تعالیٰ ہی تمام کاموں کے کارساز ہیں

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا عبدالنور (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب۔ حضرت مولانا مفتی محمود ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام (حضرت مولانا **غلام غوث ہزاروی** ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا **خان محمد صاحب** سجادہ نشین کندیاں شریف حضرت مولانا **عبدالہادی صاحب** سجادہ نشین دین پور شریف۔ حضرت مولانا **اسعد صاحب** ہالیجی شریف سکھر۔ حضرت مولانا **عبدالکریم صاحب** پیر شریف لاڑکانہ۔ حضرت مولانا **عبداللہ صاحب** بہلی والے شجاع آباد۔ حضرت مولانا پیر **خورشید احمد صاحب** (مدظلہ) قصبہ عبدالحکیم۔ حضرت مولانا **عبدالعزیز صاحب** (مدظلہ) وائے پوری، خلیفہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے مشائخ عظام نیز حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (مدظلہ) حضرت مولانا **عبدالحق صاحب** ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) اکوڑہ خٹک اور اس پایہ کے دیگر جلیل القدر علماء کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے وابستگان، تلامذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام کی معاونت کے لئے اپنے حلقہ اثر کو آمادہ کریں گے۔

امداد عطیات، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کی رقوم بھیجنے کا پتہ

مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام، مرکزی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر

نوٹ

حضرات امیر اور حضرات ناظم عمومی کی جانب سے ملک بھر میں جمعیت کے کارکنوں عہدیداروں اور جمعیت سے وابستہ افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے اپنے اپنے حلقوں میں مرکز کے لئے امداد، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ کی وصولی اور فراہمی کے کام میں لگ جائیں اور یہ مہم پورے ماہ مضان المبارک زبردست سرگرمی کے ساتھ جاری رہے۔

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

برطانوی سامراج اور مسلمان

برطانیہ تاریخی اعتبار سے اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے انگریزوں نے اسلام دشمنی کے صلیبی جنگوں والے کردار کی وراثت سنبھالی تھی اور یرموک سے دمی عیسائیوں نے جس اسلام دشمن جنگ کا آغاز کیا تھا۔ وہ چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود انگریز کے دم سے زندہ ہے۔

گذشتہ تین سو سال سے عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے میں مغربی طاقتوں نے جو شرمناک و بیل کردار ادا کیا ہے۔ ان کا پیش رو اور نمائندہ انگریز تھا۔

راقم الحروف نے کسی وقت یہ لکھا تھا کہ انگریز سامراج کی مسلمان دشمنی اشتراکی ملکوں سے ہزاروں سا زیادہ ہے پاکستان کے خلاف برطانیہ کے موجودہ طرز عمل نے اس دو ٹوک حقیقت کا جیتا جاگتا تازہ ثبوت مہیا کر دیا ہے، موجودہ بحران میں چین جیسا اشتراکی ملک تو پاکستان کا کھلم کھلا حامی ہے لیکن برطانیہ جیسا جمہوریت نواز اور انسانیت و مذہب دوستی کا مدعی ملک پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت کر رہا ہے۔

غرضیکہ ماضی و حال کی تاریخ کے ہر تجربہ نے مسلمانوں کو یہ ہی سبق دیا ہے کہ سب سے زیادہ جس دشمن سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے وہ انگریز اور اس کے اتحادی سامراجی ہیں۔ (کمال)

بشکریہ ماہنامہ بینات کراچی

حضرت عمارؓ کی شہادت

کتاب "خلافت وملوکیت کی حقیقت" کی ایک بحث

از حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی

(قسط نمبر ۳)

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہؓ کے لشکر والوں نے ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ اس کو قتل کرنے والے وہی سبائی تھے جو پہلے صرف شیعہ کہے جاتے تھے اور بعد میں شیعہ اور خارجی دو فرقوں میں بٹ گئے یہ لوگ وہی ہیں جو حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور حضرت عمار کے دوش بدوش اہل شام کے خلاف جنگ کر رہے تھے انہوں نے ایک منصوبے کے ماتحت حضرت معاویہؓ پر بغاوت کا الزام لگانے اور رائے عامہ کو ان کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لئے سیدنا عمارؓ کو دیدہ دانستہ شہید کر کے ان کی لاش پوشیدہ طور پر لشکر اہل شام میں پہنچا دی۔

یہ وہ حقیقت ہے جسے کذب و دروغ کے ڈھیر میں چھپانے کی کوشش شیعہ مورخین شل طبری، واقدی کلبی وغیرہ مسلسل کرتے رہے ہیں مگر وہ ظاہر ہو کر رہی۔

یہ کوئی نیا انکشاف نہیں ہے نہ مخصوص طور پر میری تحقیق ہے بلکہ اہل سنت کے اکابر علماء متقدمین کی ایک جماعت نے اس حقیقت کا ادراک کر لیا تھا اور انہوں نے اس کا اظہار بھی فرمایا۔ دیکھئے علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کرتے ہیں۔

فاجاب ابن بطال عن ذالک	(حضرت معاویہؓ پر بغاوت کا الزام حدیث مذکور
فقال انما یصح هذا فی الخوارج	تقتلک الفئۃ الباغیۃ کی بنا پر کیا گیا ہے اس
الذین بعث الیهم علی	کا جواب علامہ ابن بطالؒ نے یہ دیا ہے کہ اس کے
عمارؓ أیدعوهم الی الجماعۃ	مصداق خوارج ہیں جن کی جانب حضرت علیؓ نے حضرت
	عمارؓ کو جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دینے کیلئے بھیجا تھا۔"

عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ثانی باب التعاون فی المسجد ص۳۹۳

علامہ ابن بطالؒ کی شخصیت علم وفضل وتقویٰ کے اعتبار سے ممتاز اور تعارف سے بے نیاز ہے لیکن وہ بھی اس رائے میں منفرد نہیں ہیں۔ علامہ عینیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ مہلب اور ایک جماعت علماء کی بھی یہی رائے ہے انؒ کے الفاظ یہ ہیں:۔

قلت تبع ابن بطال فی ذالک	میں کہتا ہوں کہ اس رائے میں علامہ مہلبؒ نے بھی
المهلبؒ وتابعه علی ذالک	ابن بطالؒ کی پیروی کی ہے، اور ایک جماعت نے
جماعۃ (حوالہ مذکور)	اس رائے میں ان کی موافقت کی ہے۔

الحاصل سب حضرات کی رائے یہ ہے کہ حدیث نبوی تقتلک الفئۃ الباغیہ میں فئہ باغیہ سے مراد خوارج ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ انہیں لوگوں نے حضرت عمارؓ کو شہید کیا تھا اس تصریح کی ضرورت نہیں ہے کہ گروہ خوارج بھی سبائیہ کی ایک شاخ ہے، دوسری شاخ کا نام شیعہ ہے ابتداً سب کا لقب شیعان علیؓ تھا ان کا جو گروہ حضرت علیؓ کے خلاف ہو گیا اس کا نام خوارج پڑ گیا۔

دونوں کی اصل ایک ہے اور بقول کسے "دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں" اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ علامہ سے قاتلوں کی تعیین میں تسامح ہوا ہو شیعوں کے بجائے انہوں نے خوارج کہہ دیا ہو لیکن حاصل دونوں کا ایک ہی ہے یعنی ان کے قاتل انہیں کے فوج کے لوگ تھے، جو سبائیوں کے علاوہ دوسرے نہیں ہو سکتے خواہ وہ روافض ہوں یا خوارج۔ ان اقوال کے نقل کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ ہم نے کوئی نیا انکشاف نہیں کیا ہے بلکہ صدیوں پہلے کے اکابر علماء کی ایک جماعت بھی اس کی قائل تھی کہ حضرت عمارؓ کے قاتل اہل شام نہیں ہیں بلکہ بقول حضرت معاویہؓ وہی لوگ ہیں جو انہیں میدان جنگ میں لائے تھے اس کے بعد مندرجہ ذیل دلائل کی روشنی میں ہمارے اس دعویٰ کو دیکھ کر فیصلہ کیجئے۔

ہمارے دعوے کے دو جز ہیں:۔

(۱) حضرت عمارؓ کو اہل شام نے نہیں قتل کیا۔

(۲) ان کے قاتل خود سبائی تھے جو انہیں کی فوج میں تھے۔

جز اوّل:۔

اس کی پہلی دلیل تو وہی ہے جسے سب سے پہلے تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں یعنی اقتضائے حدیث پر نظر کرنے سے یہ الزام باطل معلوم ہوتا ہے اگر ایسا ہوتا تو یقیناً غیر جانبدار مسلمانوں خصوصاً صحابہ کرامؓ میں حضرت معاویہؓ کے خلاف ہیجان عظیم پیدا ہو جاتا، حالانکہ اس کا کہیں نام ونشان بھی نہیں ملتا الزام تراشنے والوں کو بھی اپنے مقدمہ کی اس بدیہی کمزوری کا احساس ہوا جس کی تلافی کے لئے انہوں نے خود بین کی مدد سے ایسے صحابہ کو دیکھنے کی کوشش کی جنہوں نے اس واقعہ کے بعد اپنی غیر جانبدارانہ روش تبدیل کر دی ہو مگر پھر بھی کوئی نہ مل سکا۔ حالانکہ اگر دو چار مل بھی جاتے تو اس سے بھی کام نہ چلتا، سوال تو یہ تھا کہ بقول مخالف اس "نص صریح" کے بعد تو پوری دنیائے اسلام میں اہل شام کے خلاف ہیجان پیدا ہونا چاہیئے تھا دو چار اگر مخالف بھی ہو گئے تو اس سے مدعا کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضرت معاویہؓ کے حق میں ان کی نصرت کا کرشمہ دیکھو کہ ایک بھی ایسا نہ مل سکا۔ ناکامی کے بعد سبائیوں نے جعلی روایتیں وضع کرنی شروع کیں مگر اس میں مذبوحی سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا اس قسم کی ایک جعلی وموضوع روایت مودودی صاحب نے بھی نقل کر کے اس کمزوری کو چھپانے کی سعی لاحاصل کی ہے لکھتے ہیں۔

"حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے آخری زمانہ میں کہا مجھے کسی چیز پر اتنا افسوس نہیں ہے جتنا اس بات پر کہ میں نے علیؓ کا ساتھ کیوں نہ دیا ص۱۴۲"

اس کے لئے انہوں نے طبقات ابن سعد اور استیعاب کا حوالہ دیا ہے اس کی سند کا یہ حال ہے کہ اس کے طرق میں عبدالعزیز بن سیاہ اور عبدالجبار بن عباس شیعہ ہیں۔ جن کی روایت قابل قبول نہیں۔ ایک سند میں کوئی شیعہ نہیں نظر آتا مگر اس کی انتہا حبیب بن ثابت پر ہوتی ہے جن کی ثقاہت میں کلام نہیں مگر وہ مدلس ہیں اور عنعنہ کے ساتھ روایت کر رہے ہیں مدلس کی روایت عنعنہ کے ساتھ باتفاق محدثین غیر مقبول ہوتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ سند کے اعتبار سے یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کسی شیعہ کی وضع کی ہوئی ہے سبائی کارخانہ کے اس دروغ بے فروغ کا جھوٹ واقعات سے بھی ظاہر ہے حضرت ابن عمرؓ تو عبدالملک کے زمانہ تک زندہ رہے مگر انہیں اپنی غلطی کا احساس نہ ہوا حالانکہ بقول آپ کے "نص صریح" سے حق وباطل کا حال کھل گیا تھا حالانکہ متعدد مواقع اس غلطی کی تلافی کے آئے اور ہوا تو آخر وقت میں! حالانکہ یہی حضرت ابن عمرؓ بلوے کے وقت حضرت عثمان کی طرف سے جنگ کرنے کے لئے ان کے دولت کدہ پر فوراً پہنچے تھے یہ دوسری بات ہے کہ انہوں نے جنگ کی اجازت نہیں دی اسی سے ظاہر ہے کہ یہ کسی شیعہ کی وضع کی ہوئی جعلی اور جھوٹی روایت ہے انہوں نے کبھی یہ بات نہیں فرمائی۔ مزید یہ کہ بخاری شریف میں ان کے زخمی ہونے اور اس کی وجہ سے وفات پانے کا واقعہ مفصل مذکور ہے مگر اس میں کہیں بھی اس اظہار افسوس کا تذکرہ نہیں ہے۔ علاوہ بریں اگر ہم بالفرض اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیں تو اس سے یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ یہ افسوس حضرت معاویہؓ کے خلاف جنگ نہ کرنے پر تھا خوارج سے جنگ میں بھی تو انہوں نے کسی عذر کی وجہ سے شرکت نہیں فرمائی تھی اسی پر اظہار افسوس فرماتے ہوں گے۔ اسی طرح کی ایک بے سند ساقط الاعتبار روایت حضرت مسروق بن الاجدع کے متعلق نقل کی ہے یہ بھی واضح رہے کہ یہ صاحب کوئی صحابی نہیں ہیں بلکہ تابعی ہیں اگر یہ روایت تسلیم بھی کر لی جائے تو ان کے قول کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ اس کے ساتھ یہاں بھی یہ احتمال نکلتا ہے کہ خوارج کے مقابلہ میں شرکت نہ کرنے کا افسوس ہو، حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کے متعلق یہ لکھنا کہ انہیں جنگ میں حضرت معاویہؓ کا ساتھ دینے پر ندامت رہی بالکل ہی مہمل اور شیعوں کی وضع کی ہوئی جھوٹی روایت ہے بار بار عرض کیا جا چکا ہے کہ استیعاب ہرگز قابل (باقی ص۱۱ پر)

ص۱: علامہ عینیؒ نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ خوارج تو بعد جنگ صفین اُبھرے ہیں اور حضرت عمارؓ اسی جنگ میں شہید ہو چکے تھے لیکن اعتراض صحیح نہیں ہے۔ اولاً اس لئے کہ جنگ صفین میں ان کی شہادت خود مشکوک ہے اس سلسلہ کی روایتوں میں سخت اضطراب ہے جو ان کی صحت کو مشکوک بنا دیتا ہے تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے ثانیاً اس وجہ سے کہ خوارج کے طاقت پکڑنے کا زمانہ بعد کا ہے لیکن وہ موجود تو صفین کے موقع پر بھی تھے ظاہر ہے کہ خوارج سبائیوں ہی کی ایک ٹولی کا نام ہے۔ پوری ٹولی تو یکایک حضرت علیؓ کے خلاف نہ ہو گئی ہو گی یقیناً یہ لوگ پہلے سے اس کیلئے کھچڑی پکا رہے ہوں گے حضرت علیؓ کو اس کی اطلاع ہو گئی ہو گی اور انہوں نے حضرت عمارؓ کو انہیں سمجھانے کے لئے بھیجا ہو گا علامہ ابن بطال کی مراد یہی ٹولی ہے جو صفین کے موقع پر موجود تھی لیکن اس اعتراض وجواب سے قطع نظر اتنی بات تو بہرحال ثابت ہوتی ہے کہ اکابر علماء اہل سنت کی ایک جماعت اہل شام کو حضرت عمارؓ کا قاتل نہیں سمجھتی تھی بلکہ سبائی ٹولہ کو اس جرم کا مرتکب سمجھتی تھی اور حضرت معاویہؓ کے قول کہ "ان کے لانے والوں نے انہیں قتل کیا ہے" کی مؤید تھی ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

مطابق

۶ اگست سنہ ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۳۰

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "

ششماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیلِ زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

(شعبۂ ادارت ترجمان اسلام

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الامثال نضربھا للناس

صراحت ——— احمد حسین کمال

اسلام کے بہی خواہوں کے لئے لمحۂ فکریہ

چین اور امریکہ کے باہمی تعلق کے آغاز کے ساتھ ایشیا کے مطلع سیاست پر نئی تبدیلیوں کا نمودار ہونا ناگزیر ہے۔

یہ تبدیلیاں کس قسم کی ہوں گی۔ فی الحال ان کا تعین کرنا قبل از وقت ہوگا۔ تاہم ایک بات بالکل ظاہر ہے کہ ایشیا میں دوستی اور دشمنی کے سابقہ پیمانے یکسر بدل جائیں گے۔ موجودہ چین نواز اور امریکہ دوست حلقے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ اور گذشتہ بیس سال کی پالیسیوں پر نظرثانی کرنا ہوگی۔

پاکستان میں جمہوریت و سوشلزم وغیرہ کی جتنی آوازیں بھی گذشتہ بیس سال میں بلند ہوئی ہیں۔ وہ امریکہ اور چین کی اثر پذیری سے ہرگز خالی نہیں تھیں۔ اور یہ دونوں آوازیں کسی نہ کسی مقام پر جاکر امریکہ اور چین کی پالیسی سے ہم آہنگ ہو جاتی تھیں۔ بالخصوص ان آخری دو سالوں میں تو ان آوازوں کا یہ پس منظر کافی واضح ہو گیا تھا۔

ابھی تک چین نواز حلقوں کی سوشلسٹ پالیسی کا محور امریکی سامراج کی مخالفت اور امریکی اثرات سے نجات حاصل کرنے کا فقرہ رہا تھا۔ اسی طرح امریکہ دوست حلقوں کا نقطۂ نظر چین کے اشتراکی اثرات کو زائل کرنا تھا۔ اور ان دو مخالف سمتوں میں یہ دونوں حلقے ایسی انتہا تک جا پہنچے تھے۔ کہ آئندہ جب چین اور امریکہ کی دوستی باقاعدہ صورت اختیار کر جائیگی تو ان کے لئے مقامی طور پر اپنی مخالفانہ پالیسیوں کو متوافق بنانا آسان نہیں ہوگا۔ اور یہ حلقے بالآخر شکستگی و انتشار کا شکار بن جائیں گے۔

چنانچہ حالات کے اس نئے رخ نے ایک بار پھر ایسے مواقع پیدا کر دیئے ہیں کہ اسلام کے حقیقی بہی خواہ اپنی منتشر صلاحیتوں اور قوتوں کو جمع کر کے ملت کو دین کی مطلوب منزل تک پہنچانے کا سامان کر سکتے ہیں۔ اور انہیں ایسی راہنمائی بہم پہنچا سکتے ہیں۔ جس کے ذریعہ وہ مغرب کے جمہوری و اشتراکی نظاموں کی جگہ اسلام کے صحیح نظام سے بہرہ ور ہو سکیں۔

اب ان نظاموں کے حامل گروہوں کا سارا طنطنہ چین، امریکہ، روس اور برطانیہ کی موجودہ ڈپلومیسیوں کے نذر ہو جانے والا ہے۔ اور اسلام کی راہ میں پیش آنے والی بیشتر ہنگامی رکاوٹوں کو ہٹا دینا آسان ہو جائے گا۔

بس ضرورت اسلام کے بہی خواہ عناصر کے مخلصانہ اتحاد و اشتراک عمل کی ہے۔ امید ہے کہ وقت کے اس اشارے کو تمام مسلمان حلقے سمجھیں گے اور اس موقعہ کو ضائع نہیں ہونے دینگے۔ (۱۹ جولائی ۱۹۷۱ء)

چیست یارانِ طریقت بعدازیں تدبیرِ ما

امریکی صدر کے مجوزہ دورۂ چین پر امریکہ دوست اور چین نواز حلقے اپنی خوش فہمیاں یہ کہہ کر برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اول الذکر کے نزدیک یہ امریکی پالیسی کی فتح ہے، جو چینی حکومت امریکی صدر کو دعوت دینے پر مجبور ہوئی اور ثانی الذکر کے نزدیک یہ اشتراکی چین کی پالیسیوں کی کامیابی ہے کہ امریکی صدر خود چل کر چین جا رہا ہے۔

اس سلسلے میں اشتراکی حلقوں کے چین نواز اور روس نواز گروہوں کا بھی ردِ عمل خاصا دلچسپ ہے۔

پہلا حلقہ روس نوازوں کو ترمیم پسندی کا طعنہ دے کر اب بھی یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ امریکی صدر کا چین جانا بجائے خود چین کی کامیابی ہے۔ اور اب امریکہ کے ساتھ خوشگوار

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

تعلقات قائم کر کے دنیا میں چین اپنے عالمی انقلاب کی تکمیل کرے گا۔

جبکہ دوسرا حلقہ چین نوازوں کو تنسیخ پسند کہہ کر یہ ثابت کر رہا ہے کہ چین نے سالہا سال خفیہ گٹھ جوڑ اور خفیہ ذرائع سے کام لے کر امریکہ کے ساتھ پینگیں بڑھائیں اور خفیہ طور پر دعوت بھیج کر امریکی صدر کو مدعو کیا۔

ظاہر ہے کہ ان تمام گروہوں کے یہ اندازے محض طفلانہ ہیں۔ اور اگر ان کے اندر تاریخ و سیاست کا تھوڑا بہت بھی ورک موجود ہے تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کے سارے خواب پریشان ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اور ان کے یہ سہارے کالعدم ہونے والے ہیں

وہ وقتی طور پر خود کو کتنی ہی طفل تسلیاں دے لیں، لیکن انہیں جلد ہی تسلیم کرنا پڑے گا کہ وقت کا دھارا ان کے خلاف تبدیل ہو چکا ہے اور بین الاقوامی محاذ کی وہ دیواریں کھسکنے لگی ہیں۔ جن کے سہارے انہوں نے مغربی جمہوریت اور اشتراکی انقلاب کے جھنڈے گاڑ رکھے تھے۔

یقیناً اب وقت آگیا ہے کہ یہ سب گروہ اپنے اپنے انداز فکر کو بدلیں اور ایسے قومی شعور کو پروان چڑھانے کی طرف توجہ دیں جو حالات کے تقاضوں پر پورا اترنے والا ہو۔

بلاشبہ پاکستان کے عوام کو مفاد پرستی کے ہر چنگل سے آزاد کرانا ضروری ہے۔ لیکن اس کے لئے آئندہ نہ امریکی و برطانوی جمہوریت ذریعہ بن سکتی ہے اور نہ روسی یا چینی انقلاب کا سہارا وسیلہ ثابت ہو سکتا ہے۔

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری ابتدائی ملی روایات جو عدل و مساوات اور روح جہاد کا مکمل نمونہ ہیں، ان کی اساس پر ہی نئے عوامی انقلاب کی نیا اٹھائی جا سکتی ہے۔ اور یہ ہی راہ تمام ایشیائی و افریقی عوام کے لئے نجات کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ دیکھئے کون اس نئے عہد کا دروازہ کھولتا ہے۔

۲۰ر جولائی ۱۹۷۱ء

تاریک مستقبل

اردن میں فلسطینی مہاجروں اور فدائیوں کے ساتھ اردن کی فوج اور حکومت نے جو سلوک کیا ہے۔ غالباً فلسطین کی تاریخ کا یہ سب سے زیادہ المناک باب ہے۔

آج مسلمان ملت ہر جگہ ایک ایسے گرداب میں پھنس گئی ہے جو اس کی حیات اجتماعی کا سب سے زیادہ تباہ کن موسم ہے۔

عجیب بات ہے کہ اس کے دشمن خواہ وہ اسرائیل ہو، قبرص ہو، بھارت ہو۔ اپنی دشمنانہ چالوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن مسلمان ہر جگہ خود اپنے داخلی انتشار سے زبوں حال ہو رہے ہیں۔

ان کی حکومتوں اور عوام کے درمیان اعتماد کم سے کم ہوتا جا رہا ہے مسلمان حکومتیں ایک دوسرے کی شدید حریف بنی ہوئی ہیں اور اپنی بقا و داخلی استحکام کے لئے اپنے ہی اندر غداروں کی تلاش و قلع قمع میں منہمک ہیں۔

کوئی مسلمان ملک نہیں ہے۔ جہاں اس قسم کے حالات درپیش نہ ہوں۔ اور ہر جگہ ایسے حالات پیدا کرنے میں پس پردہ دشمن ملکوں کا ہاتھ ہے۔ یہ بھی ہر مسلمان ملک پر ظاہر ہے۔

لیکن اس کے باوجود باہمی کشت و خون اور تصادم و نزاع کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ کچھ عرصہ سے اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ اگر صورت حال اسی طرح خراب ہوتی رہی تو کچھ عرصہ بعد الجزائر سے خلیج فارس تک مسلمان ملکوں کے درمیان اور ان کی حکومتوں و عوام کے درمیان خون خرابہ کا تباہ کن مرحلہ نہ آجائے۔ باطنی اور بے اعتمادی کی فضا گہری ہوتی جا رہی ہے۔ برداشت، رواداری اور افہام و تفہیم و مصالحت پسندی کم سے کم ہو رہی ہے۔

اگر جلد ہی ہمہ گیر طور پر اصلاح احوال کی بھرپور کوششیں عمل میں نہیں لائی گئیں۔ تو خدانہ کرے، ایک تاریک مستقبل کا سنگین و پرخطر مرحلہ دور نہیں ہے۔

نظریۂ پاکستان

پاکستان کی نظریاتی حیثیت کا تعین کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ماضی کے کسی خاص نقطہ سے اس کا تعلق قائم کیا جائے۔ اس لئے کہ یہ خاص نقطہ ہی اس کی نظریاتی حیثیت کی تعریف و تشریح کی بنیاد بن سکتا ہے اور اس نقطہ کو ہی پیش کر کے ہم دنیا پر اپنی منفرد حیثیت ثابت کر سکتے ہیں۔

پس اگر ہم نظریہ پاکستان سے مراد اسلام لیتے ہیں اور خاتم النبیین محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلام لیتے ہیں تو پھر اس نظریاتی حیثیت کے تعین کے لئے ہمیں ختم نبوت کے عقیدہ کو اساس بنانا پڑے گا۔ اس کے بغیر یہ کہنا قطعی غلط ہوگا کہ نظریۂ پاکستان سے مراد اسلام ہے۔

اگر ہم نظریۂ پاکستان اسلام کی اس سیاسی حیثیت کو قرار دینا چاہتے ہیں۔ جس نے عرب کے مشرق و مغرب میں فتوحات کے جھنڈے گاڑے تھے۔ تو پھر ہمیں حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کے طرز عمل اور افکار کو اس نظریہ کی اساس میں شامل کرنا ہوگا۔ اور یہ مقصد بھی ختم نبوت کا عقیدہ قائم کرنے سے ہی حاصل ہو سکیگا

اگر یہ دونوں اہم باتیں شامل نہیں کی جاتیں تو یہ کہنا صحیح نہیں سمجھا جا سکتا کہ نظریہ پاکستان سے مراد اسلام ہے۔

اسلام کی ایمانی حیثیت کا تقاضا ختم نبوت کے عقیدہ کو اساس بناتا ہے۔

اور اسلام کی سیاسی حیثیت کا تقاضا صحابہ و تابعین کے طرز زندگی، طریق کار اور فکر و عمل و روش کو سرچشمۂ قانون قرار دیا جاتا ہے۔

چنانچہ ظاہر ہے کہ ان دونوں کی ترکیب سے ہی جو اکائی میں لازم و ملزوم ہیں وہ قوام و عمود تیار ہوتا ہے۔ جسے اسلام کا نظام کہا جاتا ہے اور جو پاکستان کے نظریہ کا نام اختیار کر سکتا ہے۔

اور اس نظام کے قیام، بقاء اور تحفظ کی ذمہ داری امت مسلمہ کی ہے، جو مسلمان عوام پر مشتمل ہوتی ہے

پاکستان میں اس کے حقدار یہاں کے وہ اکثریتی عوام ہیں جنہیں کسان، مزدور اور غریب طبقہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ ہی اس ملک میں اسلام کے لئے رگ حیات اور پاکستان کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتے ہیں۔

پس پاکستان کا آئین ان تین حقیقتوں کا آئینہ دار ہونا چاہیئے:-

(۱) عقیدۂ ختم نبوت، (۲) نمونۂ صحابہ و تابعین اور (۳) پاکستان کے مسلمان۔

سوڈان کی تازہ ناکام بغاوت

سوڈان میں برطانیہ کی [illegible] میں کی جانیوالی کمیونسٹ بغاوت دو دن کے بعد ہی ختم کر دی گئی۔

اس ناکام کمیونسٹ بغاوت سے برطانیہ کو کس حد تک دلچسپی تھی۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ بغاوت کے دوسرے راہ بغاوت کے وقت لندن میں تھے اور انہوں نے بغاوت کے فوراً بعد لندن میں پریس کانفرنس کی اور پھر ایک برطانوی طیارے میں سوار ہو کر سوڈان کے لئے روانہ ہوئے۔

لیکن جہاز ابھی بحر روم پار کرنے بھی نہ پایا تھا کہ سوڈان کی یہ نام نہاد اشتراکی بغاوت ناکام بنا دی گئی۔ اور برطانیہ سے آنے والے بغاوت کے دونوں سرغنہ لیبیا میں اترنے پر مجبور ہو گئے۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ کو اس سے بڑا صدمہ ہوا، انہوں نے لیبیا کو دھمکی تک دے ڈالی اور اب حکومت سوڈان سے التجا کر رہے ہیں کہ ان دونوں افراد پر جو اب سوڈان لائے جا چکے ہیں، رحم کیا جائے۔

دوسری بڑی لڑائی کے بعد مغربی ملکوں بالخصوص برطانیہ اور امریکہ نے اسلام کے نام پر مسلمانوں میں اور کمیونسٹ انقلاب کے نام پر اشتراکی حلقوں میں اپنے آلۂ کار تلاش کرنے اور انہیں استعمال کرنے کی پالیسی اختیار کی۔

یوگوسلاویہ کی اشتراکی حکومت کو امریکہ نے ۱۹۴۹ء میں ہی اپنی سرپرستی میں لے لیا تھا۔

صدر جمال عبدالناصر مرحوم، اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے، مغربی طاقتوں کی اس خطرناک چال و ریشہ دوانی کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے۔

اور انقلاب کے بعد سب سے پہلا کام انہوں نے یہ کیا تھا کہ ملک میں کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دیا۔ بیرونی ملکوں سے اسلام کے خلاف آنے والے لٹریچر

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

دنیائے اسلام کے دو سب سے بڑے دشمن اسرائیل اور بھارت ہیں

پاکستان ہمیشہ عربوں کا ساتھ دیتا رہے گا ——— مفتی محمود

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ مفتی محمود نے گذشتہ روز سکندریہ میں طلباء کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیائے اسلام کے دو بڑے دشمن اسرائیل اور بھارت ہیں اور یہ دونوں مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے درپے ہیں۔ کنونشن میں ۷۳ ملکوں کے مسلمان طلباء شریک ہوئے ہیں جن میں سے زیادہ مسلم ملکوں کے ہیں۔ اس کی صدارت مصر کے محکمہ امور مذہبی کے سربراہ توفیق عویدہ نے کی مفتی محمود صاحب نے کہا کہ پاکستان نے ہمیشہ عربوں کا ساتھ دیا ہے، اور آئندہ بھی اسرائیل کے خلاف جدوجہد میں وہ عربوں کے ساتھ رہے گا۔ مفتی صاحب نے قاہرہ میں اہم شخصیتوں سے ملاقات کی۔ جس کے بعد وہ لیبیا کے دورے پر روانہ ہو گئے۔

مولانا ضیاء القاسمی کا خان قیوم کو جواب

جمعیۃ علماء اسلام پر الزامات مہمل ہیں

لاہور ۲۴ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک پاکستان پر یقین رکھتی ہے اور پاکستان کے استحکام اور سالمیت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ مولانا ضیاء القاسمی خان عبدالقیوم خاں کے حالیہ بیان پر تبصرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ مجیب الرحمٰن سے ملنا اگر غداری ہے تو خان صاحب سرحد میں وزارت سازی کے لئے کیوں مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی اور جناب ذوالفقار علی بھٹو سے ملے۔

انہوں نے کہا کہ خان قیوم شیخ مجیب الرحمٰن سے ملاقات کے لئے کراچی پہنچے اور چھ نکات کی حمایت میں بیان دیا تاکہ وہ شیخ مجیب کی حمایت حاصل کر سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ خان قیوم جب وقت آل انڈیا کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر تھے تو انہوں نے قائداعظم کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی اور آج اپنے آپ کو قائداعظم کا دوست اور رفیق کار ثابت کر کے محب وطن بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مولانا نے کہا کہ ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر خان صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ سیاسی انتشار کو ہوا نہ دیں بلکہ اتحاد و اتفاق کی راہ ہموار کریں۔ انہوں نے بتایا کہ مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی صدر مملکت کے ایما پر شیخ مجیب سے ملے تھے۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو قید سخت اور جرمانہ کی سزائیں

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہزارہ کی عدالت کا اہم فیصلہ

ایبٹ آباد۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہزارہ مسٹر قماش خان نے جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز لیڈر اور قومی اسمبلی کے ممبر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملے کے جرم میں راولپنڈی کے بشیر احمد ملک، صابر حسین شاہ اور راجہ بشیر نامی تین افراد کو چھ چھ سال قید سخت اور اکیس اکیس سو روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ملزمان کو سولہ سولہ ماہ کی مزید قید بامشقت کاٹنی ہوگی۔

فاضل عدالت کے حکم کے مطابق جرمانے کی رقم میں سے آٹھ سو روپے مولانا ہزاروی کو چار سو روپے ان کے ہمسفر مولانا سعود الرحمٰن کو بطور معاوضہ ادا کئے جائینگے ملزمان کو یہ سزائیں تعزیرات پاکستان کی دفعات ۳۰۷، ۳۲۵ / ۳۴ کے تحت دی گئی ہیں۔

استغاثہ کی کہانی کے مطابق ۲۴ مئی ۱۹۷۱ء کو ملزموں نے حویلیاں کے مقام پر ایک بس میں پستول سے فائر کر کے مولانا ہزاروی کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کشمکش میں مولانا ہزاروی اور ان کے ساتھی مولانا مسعود الرحمٰن زخمی ہو گئے تھے۔ ایبٹ آباد کی خصوصی فوجی عدالت ہی کیس میں ان ملزموں کو مارشل لاء کی دفعہ ۱۶۹ سولہ الف کے تحت ایک سے تین سال قید بامشقت کی سزائیں پہلے ہی دے چکی ہے۔

(عبدالقیوم ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ)

جمعیۃ علماء اسلام بفہ (ہزارہ) کا اجلاس

بفہ۔ جمعیۃ علماء اسلام بفہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا محمد یوسف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کے علاوہ جمعیۃ کے عہدیداروں اور کارکنوں کی بڑی تعداد شامل تھی۔ اجلاس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور پروگرام کی روشنی میں تنظیم نو کا جائزہ لیا گیا اس اجلاس سے اس علاقہ کی ایک ممتاز شخصیت اور صوبائی اسمبلی کے سابق امیدوار عبدالستار خان نے بھی خطاب کیا اور اپنے جمعیۃ میں شامل ہونے کے اسباب بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ پاکستان کی واحد پارٹی ہے۔ جو خلوص دل سے ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ عبدالستار خان گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل وہ قیوم لیگ میں تھے۔

تنظیمی دورے کا پروگرام

مانسہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے نائب امیر اور ضلع ہزارہ کے امیر مولانا عبدالحی، جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یوسف اور دیگر ممتاز رہنما ضلع ہزارہ کا وسیع دورہ کرنے والے ہیں۔ دورے کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے:۔

۳۱ جولائی تحصیل ایبٹ آباد ہمراہ مولانا شفیق الرحمٰن و مولانا عبدالودود صاحب۔ ۳ اگست تحصیل اوگی، ہمراہ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب و مولانا درویش صاحب ۸ اگست لوئر پکھلی (ملک پور) ہمراہ عزیز خان صاحب عبدالقیوم خان صاحب۔ ۱۰ اگست شنکیاری، سید نواب حسین شاہ صاحب، حاجی عبدالحنان صاحب۔ ۱۶ اگست جبوڑی، سید غلام نبی شاہ صاحب۔ ۱۹ اگست ۔ بشل۔ حاجی فیروز خان صاحب، مولانا محمد سعید صاحب خطیب منڈی۔ ۲۳ اگست، بالاکوٹ مولانا قاضی خلیل احمد صاحب۔ شیر افضل خان صاحب (ناظم نشر و اشاعت)

اظہار بریت

بعض حضرات نے میرے بارے میں یہ افواہ اڑائی ہے کہ میں مودودی جماعت کا تنخواہ دار کارکن ہوں۔ یہ افواہ سراسر بے بنیاد ہے۔ میں نے حضرت درخواستی مدظلہ اور مفتی محمود صاحب سے علمی استفادہ کیا ہے اور کسی بھی خیال و مفصل گروہ کے ساتھ میرے ربط و ضبط کا سوال ہی خارج از بحث ہے

الحمد للہ میں اپنے اکابر سے ہی وابستہ ہوں۔

محمد ظفر اللہ خیر پور سندھ

خریدار نمبر ۵۹۳

آزاد کشمیر میں علماء کا کنونشن

چند ضروری گذارشات

مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی طرف سے شائع شدہ ایک پوسٹر کے مطابق ۵ و ۶ اگست ۱۹۷۰ء کو آزاد کشمیر راولاکوٹ میں کشمیری علماء کا ایک نمائندہ کنونشن ہوگا۔ جس میں جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی تنظیم نو کی جائے گی۔ علماء کشمیر کا یہ اقدام وقت مستحسن اور ناگزیر ہے۔ اور ہم اس موقع پر علماء کرام کو اس تبریک پیش کرتے ہوئے چند ضروری گذارشات پیش خدمت کر رہے ہیں۔ جو ہمارے نقطۂ نظر سے کنونشن میں شرکت کرنے والے علماء کرام کے پیش نظر رہنی ضروری ہیں۔ امید ہے کہ علماء آزاد کشمیر ان معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔

(۱) برصغیر میں آزادی کی جنگ لڑنے والے طبقوں میں علماء حق بادو سرے لفظوں میں امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے خانوادۂ علمی کا کردار اور ان کی خدمات و قربانیاں تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے کسی شخص سے مخفی نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ یار لوگ سرفروش اور جانباز علماء کے بے مثال کارناموں کو نئی نسل کی نگاہوں سے اوجھل رکھنے میں ہی مصلحت سمجھے ہوئے ہیں۔ مگر اس حقیقت کے اعتراف سے مفر کسی طرح ممکن نہیں کہ اگر علماء حق کی خدمات اور قربانیوں کو صفحات تاریخ سے کریدڈالا جائے تو تاریخ آزادی کے پلے جدوجہد آزادی کا حصہ بھی نہیں بچتا۔

علماء حق نے سیاسی جدوجہد پر اپنی گرفت اس قدر مضبوط رکھی ہے کہ آج بھی اس گرفت سے یار لوگ خوفزدہ ہیں اور اس کو کمزور کرنے کے لئے سازشوں کے جال بچھا رکھے ہیں۔ کشمیر کی آزادی کی خاطر اور ڈوگرہ سامراج کے مظالم کے خلاف عوامی جدوجہد بھی ایک لحاظ سے اسی طبقہ کی رہین منت ہے جسے علماء حق کی خوشہ چینی کا شرف اور فخر حاصل ہے۔ میری مراد ۱۹۳۱ء میں تحریک کشمیر سے برصغیر کو روشناس کرانے والے ان ہزاروں احرار ورکروں سے ہے جنہوں نے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، چودھری افضل حقؒ اور باسٹر تاج الدین انصاریؒ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو ڈوگرہ سامراج کے قید خانوں کے سپرد کر دیا تھا۔ احرار رضاکاروں اور کارکنوں کی یہ قربانی اور کشمیری بھائیوں کی خاطر ان کا یہ ایثار تحریک کشمیر کا شاندار نقطۂ آغاز ہے نیز کشمیر کے بے شمار علماء حق بھی اس تحریک سے وابستہ رہے ہیں اور حضرت مولانا میر واعظ محمد یوسف مرحوم کا شمار کشمیری قائدین میں شمار اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ تحریک کشمیر میں علماء کی خدمات کا وافر اور فیصلہ کن حصہ موجود ہے۔ اگرچہ علماء کشمیر نے آزادی کی خاطر اپنا مستقل پلیٹ فارم قائم کر کے منظم طور پر اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ لیکن مقبوضہ اور آزاد کشمیر کا کوئی خطہ ایسا نہیں جس کی بستیوں میں آزادی کی خاطر علماء حق کی بے پناہ قربانیوں کی داستانیں نہ بکھری پڑی ہوں۔ آج جبکہ علماء کشمیر اتحاد و تنظیم کی راہ پر گامزن ہونے والے ہیں سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک وسیع اور منظم تبلیغی پروگرام کے ذریعہ نئی نسل کو آزادی کی خاطر علماء حق کی قربانیوں سے روشناس کرایا جائے۔ اور اس کے ذہن و قلب میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ علماء حق صرف مساجد و مدارس کے منتظم ہی نہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر وہ میدان جنگ کے جانباز سپاہی اور راہبر سیاست کے شہسوار بھی ہیں۔

(۲) ہمیں اس خیال سے قطعاً اتفاق نہیں کہ علماء کو عملی سیاسیات میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ ہمارا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ عملی سیاسیات میں قوم کی راہنمائی علماء کرام کی ویسے ہی ذمہ داری ہے جیسے دینی علوم اور عقائد و عبادات کے امور میں قوم کی باگ ڈور سنبھالنا ان کا فرض ہے بالخصوص برصغیر میں، کیونکہ یہاں مسلم سیاست کا محور دین اسلام ہے۔ اور کوئی بھی سیاسی گروہ ایسا نہیں ہے جو اسلام کا سہارا لیکر آگے بڑھنے کے لئے ہاتھ پاؤں نہ مار رہا ہو۔ ایسے حالات میں اگر علماء حق دینی سیاست کا پرچم لے کر میدان عمل میں نہیں آئینگے تو دین اسلام سیاسی بازیگروں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر رہ جائے گا اور عوام کے لئے اس بات کی تمیز مشکل ہو جائے گی کہ اسلام کے نام لیوا متعدد گروہوں میں سے اصل اسلام کس کے پاس ہے؟ اس لئے علماء کشمیر کے لئے یہ امر ناگزیر ہے کہ وہ عملی سیاسیات میں بھرپور حصہ لیں اور سیاسی جدوجہد پر اپنی مضبوط گرفت قائم کریں تاکہ کسی بھی قوت کے لئے مسئلہ کشمیر کے معاملہ میں ان کو نظر انداز کرنا مشکل ہو جائے۔ اور لادینی سیاست کے علمبردار اپنے مذموم مشن کی تکمیل میں مضبوط اور ناقابل شکست رکاوٹ محسوس کر سکیں۔ اتنی بات ضرور ہے کہ آزاد کشمیر کے مخصوص حالات کے پیش نظر حریفانہ سیاست شاید دینی مصالح کے منافی ہو اور منفی بنیادوں کی بجائے مثبت پہلوؤں پر جدوجہد کر کے علماء کشمیر زیادہ دینی منافع اور ملکی فوائد سے قوم کو بہرہ ور کر سکیں۔ کیونکہ اس وقت آزاد کشمیر کی قیادت لادینی سیاست کی بجائے دینی سیاست کی علمبردار ہے اور اسلام کی خاطر محض نعرہ بازی ہی نہیں کرتی بلکہ وہ عملی طور پر اس مقصد کی خاطر قدم بڑھا رہی ہے۔ اس موقع پر اگر بجا طور اول سردار عبدالقیوم خاں صاحب صدر ریاست آزاد کشمیر کے جذبہ صادق کا اعتراف نہ کیا جائے تو یہ انتہائی کم حوصلگی ہوگی۔ جنہوں نے اس دور میں اسلامی اصلاحات کی طرف قدم بڑھا کر ساری دنیا کے مسلمان حکمرانوں کے لئے نمونہ اور مثال پیش کی ہے۔ سردار صاحب کے طرز عمل یا ان کی رائے سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کا خلوص، اسلام کے ساتھ ان کی والہانہ شیفتگی اور بنیادی اسلامی عقائد پر ان کا پختہ اذعان و ایقان شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ اس لئے ہمارے نقطۂ نظر سے علماء کشمیر کو اسلامی اصلاحات کی کامیابی کے لئے سردار صاحب موصوف کے ہاتھ مضبوط کرنے چاہئیں اس سے کم سے کم جو دینی فوائد حاصل ہوں گے وہ یہ ہیں کہ سردار صاحب موصوف مکمل اعتماد اور حوصلے کے ساتھ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اپنے وعدے کی تکمیل کر سکیں گے۔ اور ان کی پشت پر علماء کی مضبوط طاقت ہونے کی وجہ سے وہ سازشی گروہ جو سردار صاحب کے گرد خود غرضوں، مفاد پرستوں اور ملحدین کا آہنی حصار قائم کر کے موصوف کو بے دست و پا کر دینے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اس کے حوصلے پست ہوں گے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے کہ اگر سردار صاحب کے ساتھ علماء نے متحد ہو کر تعاون نہ کیا۔ اور خدانخواستہ اسلامی نظام کا خواب پریشاں ہو گیا تو اس کی ذمہ داری سردار صاحب پر نہیں بلکہ علماء کرام پر ڈالی جائے گی اور سردار صاحب آسانی سے یہ کہہ سکیں گے کہ علماء کے عدم تعاون کی وجہ سے میں اپنے وعدہ کی تکمیل نہیں کر سکا۔ اس صورت حال کے پیش نظر علماء کشمیر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سردار صاحب سے تعاون کریں۔ اس تعاون کی معقول صورت یہ ہے کہ وہ آگے بڑھ کر ان کے دست و بازو بنیں۔ ان سے مسلسل رابطہ رکھیں اور اختلاف برائے اختلاف یا تعریف برائے تعریف کے انتہا پسندانہ طرز عمل کا شکار ہونے کی بجائے ان کی اچھی باتوں میں ان کا ساتھ دیں اور نقائص کی نشان دہی کریں۔ اور انہیں اس حد تک اعتماد میں لے لیں کہ وہ کوئی قدم بھی علماء کے مشورہ کے بغیر نہ اٹھا سکیں۔

(۳) برطانوی سامراج نے اپنے خود کاشتہ پودے کی جڑیں پورے برصغیر میں گہری مقصود بندی کے ساتھ پھیلائی تھیں تاکہ بدیشی حکمرانوں کے چلے جانے کے بعد ان کے مفادات و اغراض کی نگہبانی ہوتی رہے یا کم از کم جس علمی و تہذیبی ورثہ کو وہ تباہ و برباد کر کے گئے ہیں اس کی واپسی میں رکاوٹیں قائم موجود رہیں سامراج کے اس خود کاشتہ پودے کے برگ و بار سے آزاد کشمیر کی سرزمین بھی محفوظ نہیں۔ اور نوکر شاہی کے جس راستہ سے یہ پودا ایوان اقتدار تک رسائی حاصل کرتا ہے وہ بھی موجود ہے۔ اس حقیقت سے علماء کشمیر پوری طرح

(باقی صفحہ پر)

بقیہ — چند ضروری گذارشات

آگاہ ہیں۔ اور یہ امر واقعہ بھی ان کے سامنے ہے کہ پاکستان کی اقتصادی و سیاسی قوت کو ۲۳ برس کی مدت میں یہ سامراجی پودا کس طرح مفلوج کر چکا ہے۔ اس لئے علماء کو اس کی سرگرمیوں پر بھی گہری نظر رکھنی ہوگی اور مثبت بنیادوں پر ٹھوس پروگرام کے تحت عوام، آفیسرز اور ایوان اقتدار کو اس منحوس پودے کے سائے سے بچانا ہوگا، ورنہ آزادی کشمیر اور اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر کوئی منصوبہ بھی پروان نہیں چڑھ سکے گا۔ اور خاکم بدہن آزاد کشمیر سازشوں اور مصائب کے ایسے جال میں پھنس کر رہ جائے گا۔ جس کے نتائج سے عہدہ برآ ہونا آزاد کشمیر جیسی محدود وسائل والی ریاست کے بس کی بات نہیں رہے گی۔

(۴) یہ گذارش ہمیں شروع میں کرنی چاہیئے تھی، لیکن چونکہ اس کا انحصار گذشتہ باتوں پر ہے۔ اس لئے ہم اس کی اہمیت کے باوجود اسے آخر میں عرض کر رہے ہیں۔ علماء کرام سے زیادہ اس عقیدہ کا علمبردار اور کون ہوگا کہ مظلوم مسلمانوں کی امداد اور مقبوضہ علاقہ کی ظالموں سے آزادی کے لئے جہاد کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ کانفرنسیں، مذاکرات، بین الاقوامی دورے اور بیانات عالمی رائے عامہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے تو مفید ہو سکتے ہیں، لیکن ان سے اصل مسئلہ کے حل میں کوئی عملی مدد نہیں ملتی۔ کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل جہاد ہے۔ لیکن جذبۂ جہاد سے لوگوں کو سرشار کرنا اور مجاہدین کی دینی تربیت علماء کرام کا کام ہے۔ ہمارے خیال میں علماء کشمیر کو چاہیئے کہ وہ آزاد کشمیر بلکہ پاکستان کے طول و عرض میں جہاد کی ترغیب، مجاہدین کی بھرتی اور ان کی دینی تربیت کو اپنے منظم تبلیغی پروگرام اور اپنی مستقل ذمہ داریوں میں شامل کر لیں۔ اس کے علاوہ آخری اور دردمندانہ گذارش ہے کہ خدا کے لئے آپ لوگ اپنی صفوں میں تشتت و افتراق کو نہ پنپنے دیں، ہمیں معلوم ہے کہ لادینی طاقتوں اور سامراجی پودے کی یہ سر توڑ کوشش ہوگی کہ علماء کی طاقت کو آپس میں لڑا کر فنا کر دیا جائے۔ اگر علماء کشمیر نے اس راز کو پا لیا، تو ہم یقین و اعتماد کے ساتھ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز دنیا کی کوئی طاقت آزادی کشمیر اور اسلامی نظام کے نفاذ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کشمیری بھائیوں کا حامی و ناصر ہو۔

وما علینا الا البلاغ

خبر و فات

جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کی مجلس شوریٰ کے رکن جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال فرما گئی ہے۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے

(محمد ایوب بندھانی)

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں

امیر جمعیۃ علماء اسلام پنڈ دادنخاں

چکوال۔ جمعیۃ علماء اسلام پنڈ دادنخاں ضلع جہلم کے امیر حضرت مولانا محمد اکرم صاحب گذشتہ دنوں چکوال تشریف لائے اور چکوال میں جمعیۃ کے کارکنوں اور عہدیداروں کو جمعیۃ کے قیام پر مبارکباد دی اور آئندہ کے لئے پوری سرگرمی کے ساتھ کام کرنے کے لئے فرمایا آپ نے اس بات پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا کہ چکوال کی قیادت نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے اور نوجوانوں کو حضرت مولانا غلام حبیب صاحب مدظلہ کی سرپرستی حاصل ہے۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب امیر جمعیۃ تحصیل پنڈ دادنخاں نے جمعیۃ علماء اسلام چکوال کے امیر مولانا مسعود احمد ہزاروی نائب امیر حکیم حافظ غلام نبی خاں صاحب مولانا شمس الدین صاحب اور صاحبزادہ حافظ عبدالرحمٰن قاسمی سے کافی دیر تک جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو ترقی دینے کے لئے تبادلہ خیال کیا۔

مجرموں کو سزا دی جائے

جمعیۃ علماء اسلام سب ڈویژن پنڈ دادنخاں کے امیر مولانا محمد اکرم صاحب نے کھیوڑہ میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ کے مشہور عالم دین مولانا فضل اللہ اور جھنگ کے جید عالم حضرت مولانا دوست محمد صاحب کے قاتلوں کو سخت سزا دی جائے۔ اور ان کے ساتھ کسی نرمی کا سلوک نہ کیا جائے۔ نیز مولانا نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کا دستور ۲۲ اسلامی نکات کی بنیاد پر تیار کیا جائے۔ اور آئین کے سلسلہ میں جو کمیٹی بٹھائی گئی ہے۔ اس میں علماء کو شامل کیا جائے! اجتماع میں ان کتابوں پر پابندی کا مطالبہ کیا۔ جن میں اسلام اور اسلاف و صحابہ کرام کے خلاف تنقید کی گئی ہے۔

مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص سندھ نے اپنی ایک میٹنگ میں جمعیۃ صوبہ سندھ کے صدر اور خانقاہ امروٹ شریف کے سجادہ نشین محمد شاہ صاحب امروٹی کی بلاوجہ گرفتاری اور حبس بیجا میں رکھنے پر سخت احتجاج کیا۔ اور شاہ صاحب پر کی گئی زیادتیوں کی عدالتی تحقیقات اور کندہ کوٹ کے ایس، ایچ، او کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔

پیچیہ وطنی

سٹوڈنٹس انصاف پارٹی کا ایک ہنگامی اجلاس جماعت کے صدر محمد عباس نجمی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ رائے سے مارشل لاء حکومت سے اپیل کی گئی کہ وہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ سید عبدالمہیمن شاہ صاحب بخاری اور ان کے دو اور ساتھیوں کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کے رہنماؤں کا مشترکہ بیان

ٹنڈو آدم۔ مقامی جمعیۃ کے رہنماؤں محمد عرفان قادری حافظ عبدالغفور جعفری نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں حضرت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم ٹھٹھہ اور مولانا دوست محمد صاحب جھنگ کو شہید کرنے اور شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کو بے جا طور پر ایس، ایچ، او پولیس کندہ کوٹ کی جانب سے تنگ و پریشان کرنے اور ان کی توہین کرنے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے گورنر صاحب پنجاب اور گورنر صاحب سندھ و صدر مملکت سے اپیل کی، کہ ان واقعات و حادثات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے ظالموں و قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

مفتی اعظم حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ کے خاص ارشاد کی تعمیل میں

کراچی سے

ماہنامہ **منبر الاسلام** کراچی

کا اجراء ہو رہا ہے۔

"منبر الاسلام" پاکستان کی علمی، دینی، ادبی اور تاریخی سرگرمیوں کا حسین و جمیل مرقع ہوگا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں گوناگوں مسائل اور مشکلات کا حل علماء حق کی بیباک ترجمانی کے لئے اس ماہنامہ کا اجراء کیا جا رہا ہے۔

سالانہ چندہ ۶ روپے

حکومت نے ڈیکلریشن منظور کر لیا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد شائع ہوگا۔ کاغذ پر کنٹرول کی وجہ سے دشواری پیش آ رہی ہے۔ آپ حضرات کی دعاؤں اور تعاون سے یہ مشکل بھی جلد حل ہو جائے گی۔ خود بھی اس کی خریداری قبول فرمائیں۔ اور اپنے احباب کو اس کا خریدار بنائیں، خریداری قبول کرنے کی صورت میں اپنا چندہ آج ہی ارسال فرمائیں تاکہ طباعت و کتابت اور دیگر متعلقہ امور بہ سہولت انجام پا سکیں

حافظ محمد اسمٰعیل ۵ بہلی منزل عیدگاہ شاہ ولی اللہ روڈ کھارادر کراچی ۲

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کے لئے ضلع کیمبل پور کے محدثین

اور علماء کرام میدانِ عمل میں نکل آئے ——— علماء کیمبل پور زندہ باد

(از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

۱۳ جولائی حسن ابدال کے لئے ایک عظیم کیف آور دن تھا۔ جبکہ ضلع کیمبل پور کے دور دراز علاقوں کا سفر کر کے علماء و محدثین کرام کتنے کٹھن کٹھن جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو درخشندہ بنانے کے لئے تشریف لا رہے تھے۔ کارکنان جمعیۃ حسن ابدال اپنے اکابر کی تشریف آوری پر نہایت ہی مسرور نظر آ رہے تھے۔ چہروں پر عجیب رونق اور ولولوں میں ایک خاص کیفیت تھی۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا نور محمد صاحب ملہوالی تشریف لائے تو علمائے سلف کی یاد تازہ ہو گئی۔ آپ اپنی پیرانہ سالی اور نقاہت کے باوجود صرف اس لئے دور دراز کا سفر کر کے تشریف لائے تاکہ یہ ملک اسلامی نظامِ حیات کا گہوارہ بن جائے اسلام کی قدروں کو ملک کے ہر شعبے میں نافذ کر دیا جائے اسلام اس ملک کی قسمت کا ایک درخشندہ ستارہ بن جائے یہ بزرگ جمعیۃ علماء اسلام کو اس ملک میں اسلامی نظام حیات کی صحیح داعی جماعت سمجھتے ہیں۔ اسی لئے اس کی تعمیر و ترقی کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا فیصلہ فرما چکے ہیں۔ ان کی تشریف آوری سے کارکنوں کے دلوں میں ایک عظیم ولولہ ہے اور منزل مقصود کی طرف بڑھنے کا شوق فزوں تر ہو گیا ہے۔ علاقہ چھچھ کے ایک اور عظیم محدث حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بھی تشریف لائے ——— آپ حجۃ الاسلام حضرت العلامہ مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ ارشد ہیں۔ آپ کا آنا گویا کہ ایک نعمت خداوندی ہے۔ جو جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو انعام خداوندی کے طور پر عنایت فرمائی جا رہی ہے۔ آپ کے چہرے پر انوارات کی عجیب بارش تھی جو اجلاس کے شرکاء کے لئے سکون قلب مہیا کر رہی تھی۔

حضرت انور شاہ صاحب کو ان آنکھوں نے تو نہیں دیکھا ہے جو آج میرے ایسے ناکارہ خلق کو اپنی شفقت بھری ہدایات سرفراز فرما رہے ہیں۔ ہر کارکن یہ محسوس کر رہا تھا کہ اگر ان اکابر نے ہماری سرپرستی ہمیشہ قائم رکھی تو وہ دن دور نہیں۔ جب جمعیۃ علماء اسلام اپنے بلند مقاصد میں کامیاب ہو کے رہے گی۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں جمعیۃ ضلع کیمبل پور میں اسلامی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب برصغیر کی سب سے بڑی اسلامی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کے مدرس رہ چکے ہیں۔ آپ کے علم و فضل کے اعلیٰ ہونے کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند جیسی مادرِ علمی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے آپ کی شخصیت علاقہ میں ہی نہیں بلکہ ملک بھر کے علماء میں نہایت ہی احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے آپ ضلع کیمبل پور کی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر ہیں۔ آپ کی صدارت میں اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد راقم الحروف نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور اس کے لئے کام کرنے کی توجہ دلائی۔ اکابر کے کارنامے اور اسلام کے لئے ان کی قربانیاں یاد دلائیں۔ اکابر کی یاد میں سب کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ راقم کی گذارشات کے بعد مولانا سکندر خاں صاحب نے ایجنڈا اور اجلاس کی غرض و غایت نہایت ہی فاضلانہ انداز میں بیان فرمائیں۔ تمام اکابر اور کارکنوں نے ایک تازہ ولولے اور نئے عزم سے کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ متعدد فیصلے اور قراردادیں منظور ہوئیں۔ نوجوان دوست نسیم ہمدانی نے اپنی شبانہ روز محنت سے جمعیۃ کو ایک تازہ کھیپ دی ہے۔ مولانا حامد رحمانی۔ مولانا سعید الرحمٰن کی جماعت کے لئے تڑپ اور قربانیاں نوجوانوں کے حوصلے بلند کر رہی ہیں۔

جمعیۃ کا یہ اجلاس دیر تک جاری رہا۔ اور مختلف حضرات نے اپنی نہایت ہی قیمتی تجاویز سے اجلاس کو تازگی بخشی۔ جن حضرات نے اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

● شرکاء اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبل پور بمقام حسن ابدال

حضرت مولانا نور محمد صاحب ملہوالی۔ حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب مومن پور، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب غورغشتی۔ حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب جلالیہ۔ حضرت حافظ محمد زمرد صاحب سلیم خان۔ محترم حاجی میاں خاں صاحب نگوانی۔ محترم خواجہ غلام نبی بٹ صاحب حضرو، محترم ڈاکٹر نور احمد شاہ صاحب ولیسہ۔ ملک محمد اسلم صاحب ولیسہ۔ محترم حافظ محمد اسحٰق صاحب ولیسہ۔ محترم شمس الرحمٰن صاحب ولیسہ۔ محترم قاری محمد الیاس صاحب تاجک۔ محترم حاجی احمد حسین صاحب تاجک۔ محترم مولانا محمد فائق شاہ صاحب۔ حاجی شاہ۔ محترم نسیم ہمدانی صاحب کیمبل پور۔ محترم مولانا محمد یعقوب صاحب کیمبل پور۔ حضرت مولانا حامد علی رحمانی حسن ابدال۔ محترم مولانا قاضی شمس الدین صاحب حسن ابدال۔ محترم مولانا عبدالقادر صاحب۔ محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب۔ محترم نیاز محمد اختر صاحب محترم مبارک حسین صاحب حسن ابدال۔ محترم مولانا محمد اسحٰق صاحب واہ۔ محترم مولانا محمد اکرم صاحب بھلڑ جوگی، محترم مولانا علی اصغر شاہ بھلڑ جوگی۔ محترم حکیم احمد حسن صاحب بھوئی۔ محترم مولانا عبدالقیوم صاحب حصارہ، محترم خاکی جان صاحب لوسر شرقی۔ محترم عمر حیات صاحب لوسر شرقی۔ محترم مولانا محمد سعید الرحمٰن صاحب علوی حفو محترم مولانا سکندر خاں صاحب برہ زئی۔ محترم قاری محمد داؤد صاحب حسن ابدال۔ محترم میر داد صاحب، سلیم خاں۔ حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب جنڈ۔

● اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبل پور کا یہ اجلاس حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے برادر خورد مولانا سید محمد مدنی مہتمم مدرسۃ الشریعہ مدینہ منورہ اور حضرت کے خادم خصوصی مولانا خدا بخش صاحبؒ ملتانی کے سانحہ وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

ہر دو حضرات نے اپنی زندگی میں جس خلوص، محنت اور تندہی سے دین حق کی خدمت کی ہے۔ وہ اس قافلہ کے ہر فرد کی امتیازی خصوصیت ہے۔ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اللہ رب العزت ہر دو حضرات کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجلاس علاقہ پنڈی گھیب میں پینے کے پانی کی شدید قلت پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ انسانی زندگی میں پانی کی جو اہمیت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن اس اہمیت کے باوجود سات سات میل تک کا فاصلہ طے کر کے پانی مہیا کرنے کی تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اس لئے حکام بالا سے گذارش ہے کہ وہ اس مسئلہ کو فوراً حل کریں۔

(۳) یہ اجلاس سے غورغشتی تک کی سڑک کی جدید تعمیر اور اس کے کشادہ کرنے پر زور دیتا ہے۔ ترجیلہ کی تعمیر سے قبل ٹریفک کی ضروریات کے لئے تو یہ سڑک کافی تھی۔ لیکن اب ٹریفک کی بہتات نے سڑک کو انتہائی ناکارہ کر دیا ہے۔ پوری سڑک ٹوٹ پھوٹ چکی ہے۔ اور حادثات کی آماجگاہ بن چکی ہے۔ بنا بریں اس سڑک کی جدید تعمیر اور وسعت کی طرف فوراً توجہ دی جائے۔

آخر میں جماعت کے تمام حضرات نے صوبائی دفتر کے لئے چندہ جمع کیا۔ علمائے کرام نے تقریباً ایک سو

پانچ روپے صوبائی دفتر کے لئے عنایت فرمائے۔ دعائے خیر کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حسن ابدال کی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور علماء حضرات خصوصاً مولانا قاضی شمس الدین اور مولانا عبدالقادر اور مولانا حامد علی رحمانی نے علماء کرام کو عصرانہ دیا۔ اور ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اور جمعیۃ کی تنظیم کو تیز تر کرنے کا عزم نو کیا۔

زندہ باد علمائے کیمبل پور۔ آپ خدا کرے پورے پنجاب کے لئے پیغام عمل ثابت ہوں۔

محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور میدان عمل میں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مدرسہ جامعہ مدنیہ فاروق چوک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی صاحب کی صدارت اور جناب مولانا ضیاء الدین آزاد کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی نے سابقہ اجلاس کی کارروائی، سابقہ جماعتی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں محمد اکرام ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ لائلپور کی تجویز پر پورے ضلع لائلپور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ (۱) تحصیل ٹوبہ و تحصیل سمندری

(۲) تحصیل لائلپور و جڑانوالہ

ہر دو حصوں کے لئے دو تنظیمی کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں جو کہ چاروں تحصیلوں میں دورہ کر کے تنظیمی کام کو آگے بڑھائیں گی۔

تحصیل لائلپور و جڑانوالہ کے ممبران کمیٹی میں مولانا اعداد الحق چک جھمرو۔ مولانا محمد رفیق انور جڑانوالہ سے حکیم بابا سلطان۔ مولانا مسعود الرحمٰن، قاری محمد امین، مولانا محمد نواز صاحب۔

تحصیل ٹوبہ و سمندری سے مولانا محمد عمر لدھیانوی مولانا محمد لقمان ٹوبہ۔ مولانا محمد اقبال کمالیہ۔ چودھری ضیاء الدین ایڈووکیٹ، مولانا صاحبزادہ قاری احمد شفیع صاحب تاندلیانوالہ۔ مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن صوفی عبدالحمید چک ۲۱۳

مسائل عامہ کمیٹی

یہ کمیٹی جمعیۃ کے کارکنوں مزدوروں کسانوں سے کی جانے والی ناانصافیوں بے دخلیوں وغیرہ کے سلسلہ میں ان کے مسائل کے حل کے لئے کوشش اور ان کو قانونی امداد مہیا کرے گی کمیٹی کے پانچ ارکان میں رائے احمد علی خاں صاحب جڑانوالہ، چوہدری احسان الحق صاحب پھلور حلقہ ٹوبہ، حاجی عبدالرحمٰن سمندری۔ مولانا محمد رفیق انور صاحب لائلپور۔ قانونی مشیر چوہدری ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ کمالیہ ہوں گے۔

تمام مسائل کے حل کے لئے یہ کمیٹی فیصلے کرے گی۔ اور کیس وغیرہ لڑے گی۔

اجلاس میں طے پایا کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ صوبہ پنجاب سے درخواست کی جائے کہ ضلع لائلپور کی چاروں تحصیلوں میں مرکزی دعوتی عہدیداروں سے وقت لے کر اجتماعات کرائے جائیں۔ تاکہ ان علاقوں میں کام کو اور زیادہ تیز کیا جا سکے۔

مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس صدر پاکستان کی نشری تقریر کی اس بات پر صدر صاحب کو مبارکباد دیتا ہے کہ پاکستان کا آئین نظریہ پاکستان کے مطابق اسلامی ہوگا۔ نیز صدر پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ اسلامی آئین بنانے کے لئے علماء کو آئین کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ جو قرآن و سنت کے ماہر ہیں۔

(۲) یہ اجلاس مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑی کے مہتمم حضرت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا دوست محمد صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام قصبہ روڈ سلطان ضلع جھنگ کے بہیمانہ قتل پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اور مارشل لاء حکام سے اپیل کرتا ہے کہ ان کے قاتلوں کو فوراً سخت سزائے دے کر مسلمانوں کو مطمئن کرے۔

(۳) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر اور درگاہ عالیہ امروٹ شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی پر کندہ کوٹ کی پولیس کے تشدد پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنر سندھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ کندہ کوٹ تھانہ کے ایس ایچ او علی گوہر کو فوراً معطل کر دے اور اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروا کر مرتکبین کے خلاف سخت کارروائی کر کے حضرت کے لاکھوں عقیدت مندوں کو مطمئن کرے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت بھارت کی سخت مذمت کرتا ہے۔ جو کہ اپنے ہمسایہ ملک پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر کے جھوٹا اور شرانگیز پروپیگنڈا کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ برطانیہ، کینیڈا اور دیگر سامراجی ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کرے۔ سیٹو اور سینٹو جیسے معاہدوں سے اور دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جائے۔

(۶) یہ اجلاس شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی حضرت مولانا سید محمود احمد صاحب مہاجر مدنی مقیم مدینہ منورہ اور حضرت مدنی کے شاگرد رشید حضرت مولانا خدا بخش ملتانی اور مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی کے والد محترم کے اچانک انتقال پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اور اللہ سے دعا کرتا ہے کہ مرحومین کو اللہ اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین ثم آمین!! اور پسماندگان کو اس عظیم صدمات پر صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۷) یہ اجلاس ضلع لائلپور کے مظلوم مزارعین کسانوں اور ٹیکسٹائل ملوں و کارخانوں کے مزدوروں پر جاگیرداروں و مل مالکان کے ظلم و تشدد پر تشویش کا اظہار کرتا ہے، اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری تحقیقات کر کے تشدد بند کیا جائے۔

(۸) تحصیل ٹوبہ میں بے روزگاری کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے ایک ٹیکسٹائل ملز قائم کی جائے

(۹) ٹوبہ شہر کی سرہند آبادی کے لئے پینے کے پانی کا مناسب بندوبست کیا جائے اور گندے پانی کے نکاس کو بہتر بنایا جائے اور کالونی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

آخر میں اجلاس نے مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے ساتھ مل کر جمعیۃ کی ترقی کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

ہدایت

(۱) کل پاکستان جمعیۃ طلباء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مرکزی دفتر لاہور کو منشور کے مطابق امداد روانہ کریں۔ کیونکہ مرکزی دفتر انتہائی قرضدار ہے۔

(۲) عربی کلاسوں کا اجرا کیا جائے

(۳) بنگالی، سندھی اور بلوچی، پشتو، اردو کی ابتدائی سکھلائی شروع کی جائے۔

(۴) نئے سرے سے تنظیم کر کے مرکز کو اطلاع دیں۔

(جاوید پراچہ)

مجربات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، موتیابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۔/۵ روپے

حب عنبری۔ مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور مسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۔/۱۰ روپے

طلاء عنبری۔ بٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک دور کرتا ہے۔ کورس ۔/۱۰ روپے

لبوب کبیر۔ یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ قیمت ۲۵ تولے ۲۵ روپے

نمبر ۹ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ ۹ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

عوامی ـــــ مسائل

آزاد کشمیر کے مسائل

نعمان پورہ باغ ۔ ۳ جولائی ۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس مولانا امیر الزمان خان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی صدارت میں ہوا اور مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں ۔

• حکومت آزاد کشمیر نے جریدہ ملازمین کی تنخواہوں کے اضافے کے وقت غیر جریدہ ملازمین کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے ۔ جریدہ اور غیر جریدہ ملازمین کی تنخواہوں میں غیر معمولی فرق کو دور کیا جائے ۔

• محکمہ تعلیم آزاد کشمیر نے السنۂ شرقیہ کے اساتذہ سے سوتیلی ماں جیسا سلوک شروع کر رکھا ہے ۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافے کے وقت السنۂ شرقیہ کے اساتذہ کو نظر انداز نہ کیا جائے ۔ السنہ شرقیہ کے اساتذہ کو بھی پوری پوری مراعات دی جائیں ۔

• اوقاف کے فنڈز کو اسلامی اصولوں کے مطابق خرچ کیا جائے ۔

• اسلامی آئین کے نفاذ کے سلسلہ میں حکومت آزاد کشمیر علماء اور ماہر قانون دانوں پر مشتمل ایک بورڈ قائم کرے ۔

• بھارت کی جنگی دھمکیوں کا نوٹس لیا جائے اور ملک کے دفاع اور دشمن کے عزائم خاک میں ملانے کے لئے رضاکاروں کی بھرتی شروع کی جائے ۔

مہاجروں کے مکانات نیلام نہ کئے جائیں

گوجرانوالہ ۔ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی عوامی مسائل کمیٹی کے ایک ممتاز رکن قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ محکمہ بحالیات کے خلاف مہاجرین کی شکایات کا جائزہ لینے کے لئے مولانا مفتی عبدالواحد اور مولانا زاہد الراشدی کی معیت میں مہاجرین کی بستی محلہ رسول پورہ میں تشریف لائے ۔ مہاجرین نے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا محمد یونس انصاری نے سپاسنامہ میں مہاجرین کی شکایات کا ذکر کرتے ہوئے اپیل کی کہ ان کی دادرسی کی جائے ۔

مہاجرین نے شکایات میں کہا ہے کہ بیشتر مہاجرین جو پندرہ پندرہ سال سے یہاں مقیم ہیں اور انہوں نے محنت مزدوری کر کے زمین میں بھرتی ڈالنے اور مکانات کی تعمیر پر بڑی رقم خرچ کی ہے ۔ کچھ عرصہ قبل محکمہ بحالیات نے ان پلاٹوں کی قیمت لگا کر تقاضا کیا کہ ایک متعینہ مدت کے اندر رقم ادا کریں ۔ یہ قیمتیں بہت زیادہ اور غیر متوازن تھیں ۔ چنانچہ بھائیوں کی برابر برابر زمین پر ایک کو ۱۶۶۰/- اور دوسرے کو ۱۱۰۰/- روپے قیمت لگائی گئی ۔ بعض مہاجرین نے قسط وار قیمت ادا کرنی شروع کر دی اور بعض نے محکمہ سے اپیل کی کہ یہ قیمتیں کم کی جائیں ۔ مگر محکمہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا ۔ اور اب بلا امتیاز مہاجروں کے پلاٹ نیلام کر کے انہیں بے دخل کیا جا رہا ہے ۔ اس وقت تک پچاس کے قریب گھرانے نیلامی کی زد میں آ چکے ہیں اور ان میں وہ بھی ہیں جو قیمت کے حصے ادا کر چکے ہیں ۔

قاضی صاحب نے سپاسنامہ کے جواب میں مہاجرین کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ مہاجرین کی آبادکاری حکومت کی ذمہ داری اور مہاجرین کا جائز حق ہے ۔ اور یہ صریحاً زیادتی ہوگی کہ ان کو ان کے مقبوضہ پلاٹوں سے بے دخل کر دیا جائے ۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ وہ مکانات کی تعمیر اور بھرتی وغیرہ پر کافی رقم بھی خرچ کر چکے ہوں ۔ آپ نے کہا ۔ ہم مہاجرین کو ان کا جائز حق دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے ۔ بعد ازاں آپ نے مولانا زاہد الراشدی ، رانا مختار احمد ایڈوکیٹ ، جناب ظفر علی ڈار ، حافظ بشیر احمد اور مولانا شہاب الدین پر مشتمل کمیٹی مقرر کر کے ہدایت کی ہے کہ ضلعی حکام سے رابطہ قائم کر کے ان کو جلد از جلد رپورٹ کی جائے ۔ آپ نے کہا ۔ اگر ضرورت پڑی ، تو وہ اس سلسلہ میں گورنر پنجاب اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے بھی ملیں گے ۔

خوانین الائی کے جبر و تشدد کیخلاف

قوم اخون خیل کا وفد ڈپٹی کمشنر ہزارہ کے پاس

بفہ ضلع ہزارہ ۔ ۲۴ جولائی کو قوم اخون خیل جدید ملحقہ علاقہ الائی کے ایک نمائندہ وفد میاں میر احمد شاہ و میاں زال نے بفہ میں آ کر انجمن مظلومان الائی کے صدر دفتر میں قوم کی طرف سے بیان کیا کہ ہماری جدی ملکیت جنگل جس کا نام سوک گئی ہے ۔ اس پر اچانک خوانین الائی مجرب خاں وغیرہ میراں شاونڑ خاں و پسران اجون خاں ساکنان پوکل الائی (جو ایوب خاں کے چچا زاد بھائی ہیں) نے ہمارے مذکورہ جنگل کی مارکنگ شروع کر دی ہے ۔ اطلاع ملنے پر سب قوم نے متفقہ جا کر مارکنگ کرنے والوں کو متنبہ کیا کہ یہ جنگل قوم اخون خیل کی جدی ملکیت اور مفاد عامہ کے شاملات ہے اس کے ساتھ دیگر قوم سواتی وغیرہ کا کوئی تعلق نہیں کٹائی درختاں اور مارکنگ فوراً بند کرو ۔

انہوں نے کہا کہ جبر اور طاقت کے مقابلہ کے لئے قوم اخون خیل متفق و متحد ہیں ۔ جو اپنی جائداد کی حفاظت انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر چکے ہیں ۔ اس سلسلہ میں ہم دونوں بطور نمائندہ تحصیل بٹگرام میں آئے لیکن خوانین کے اثر و پیشبندی کے ماتحت عرضی نویس بھی ہماری درخواست لکھنے سے گریز کرتا تھا ۔ ہم نے مجبوراً ای ۔ اے ۔ سی بٹگرام کو ذاتی توجہ دلائی جس نے عرضی نویس کو تحریر درخواست کا حکم دیا ۔ درخواست جو لکھی وہ بھی ہمارے مدعا کے مطابق نہ تھی ۔ ای ۔ اے ۔ سی نے درخواست ڈی ۔ ایف ۔ او کو مارک کر دی جس کو ڈی ۔ ایف ۔ او نے پھینک دیا کہ میں اس کے ماتحت نہیں ہوں ۔

اس طرح یہ مقامی قانون انصاف کے حصول سے ناکام ہو کر بفہ میں انجمن مظلومان الائی کے دفتر میں آئے تاکہ ہمارے ساتھ قانونی راہنمائی کریں ۔ اس پر انجمن مظلومان الائی کے اراکین نے ان کے ساتھ تعاون کا اظہار کیا اور بطور وفد صبح کنزرویٹر صاحب محکمہ جنگلات ہزارہ اور ڈپٹی کمشنر ہزارہ کے پاس ان ہر دو قومی نمائندگان کے ساتھ صدر انجمن مولانا فضل الرحمٰن و میاں عبدالقیوم ناظم اعلیٰ و مولوی عبدالقادر ناظم کی خدمت میں پیش ہو کر تمام صورت حال سے مفصل آگاہ کر دیا ۔ جس پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے مکمل اطمینان دلایا ۔ اور وفد و نمائندگان قوم اخون خیل واپس ہوئے ۔

(میاں عبدالقیوم ناظم اعلیٰ انجمن مظلومان الائی صدر دفتر بفہ ضلع ہزارہ)

مشرقی پاکستان سے آنے والے مال کی مہنگائی

جناب عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام لیاقت آباد نے مشرقی پاکستان سے آنے والے مال کی مہنگائی پر تشویش کا اظہار کیا ہے ۔ خام مال بیڑی بنانے کا پتہ ۱۵۰/- روپے کا بورا یہاں تاجر کراچی و حیدرآباد میں ۷۵۰/- روپے کا فروخت کر رہے ہیں ۔ ہم حکومت سے کنٹرول ریٹ پر بیڑی پتہ فروخت کروانے کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ غریب مزدور اپنی روزی کما سکیں ۔ اس مہنگائی کی وجہ سے لاکھوں افراد کی روزی متاثر ہے ۔ ہم گورنر سندھ جناب رحمان گل صاحب کو بھی اطلاع دے چکے ہیں ۔ اخبارات سے بھی کمشنر کراچی و حیدرآباد کو اور اب ہم صدر پاکستان سے بھی اپیل کر رہے ہیں ۔ تاکہ غربا کی تکالیف کا ازالہ ہو سکے ۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانیوال کا اجلاس

خانیوال ۔ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانیوال کا ایک اجلاس بسلسلہ تنظیم نو مورخہ ۱۴ اگست ۷۱ء بروز ہفتہ دفتر جمعیۃ کچہری بازار خانیوال زیر صدارت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب ہو رہا ہے جس میں تحصیل بھر کے نمائندگان شرکت کریں گے ۔

مولانا موصوف اسی دن بعد نماز عشاء لوکوشیڈ خانیوال میں ایک سیرت النبیؐ کے جلسہ سے خطاب فرمائیں گے ۔ تحصیل کے تمام دفاتر کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں ۔ جن احباب کو دعوت نامہ نہ ملے اسی کو دعوت تصور فرمائیں اور اجلاس کو کامیاب بنائیں

محمد عالم جاوید
ناظم دفتر جمعیۃ ضلع ملتان

عوامی مسائل (بقیہ)

ڈیرہ اسماعیل خاں کے کوائف

جناب قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی ڈیرہ اسماعیل خاں نے جناب گورنر شمال مغربی سرحدی صوبہ سے گذشتہ مئی میں ڈیرہ اسماعیل خاں کے عوامی مسائل کے بارہ میں ملاقات کی اور متعدد یادداشتیں جناب گورنر صوبہ سرحد کی خدمت میں پیش کیں۔ جناب گورنر سرحد نے ان یادداشتوں پر غور کیا۔ جناب بشیر الدین احمد سیکرٹری گورنر سرحد نے جناب گورنر صاحب کے بعض فیصلوں سے جناب مولانا مفتی محمود صاحب کو بذریعہ خط (F.No.71/2-A/GH) مورخہ ۵ اگست آگاہ کیا جو حسب ذیل ہیں۔

اپیل

درج ذیل موضوعات کے متعلق جن نکات کا سوال آپ نے اپنی اس یادداشت میں دیا تھا۔ جو آپ نے گورنر صاحب کو بہ نفس نفیس گذشتہ مئی میں پیش کی تھیں اس پر مکمل غور و خوض کیا گیا۔ یہ سلسلہ وار آپ کی اطلاع کے لئے درج ذیل ہے۔

الف۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور بنوں فارسٹ ڈویژن میں فارسٹ گارڈ کی آسامیوں میں تخفیف۔

اس معاملہ پر کافی غور و خوض کیا گیا اور بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ محکمہ جنگلات درج ذیل دو ترقیاتی سکیموں کو ۵/۶۱ء سے ڈیرہ اور بنوں میں مالی مشکلات کی بنا پر ختم کرنا پڑا تھا۔

(ا) ڈیرہ ڈویژن میں جنگلات (شجر کاری) اور تحفظ اراضی۔

(ب) فرنٹیئر ریجن (قبائلی علاقہ جات) میں شجر کاری تحفظ اراضی۔ ریخ (انتظامیہ اور سڑکوں کے ساتھ ساتھ پودے لگانا۔

ان دو سکیموں کے ختم ہو جانے کے نتیجہ کے طور پر ڈیرہ اور بنوں فارسٹ ڈویژن میں درج ذیل آسامیاں تخفیف کی نذر ہوئیں۔

	ڈیرہ	بنوں
فارسٹ ریجرز	۲	۲
فارسٹر	۷	۴
فارسٹ گارڈ	۲۹	۲۵

گورنر (مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر) کی واضح ہدایات کے مطابق (کہ تمام فاضل عملہ کو کھپانے کی ازحد کوشش کی جائے) تمام فارسٹ ریجرز اور فارسٹروں کی تعیناتیاں ہو چکی ہیں۔ اور فارسٹ گارڈوں کی دوبارہ تعیناتی کے لئے ہر ممکن کوشش جاری ہے۔

(ب) صوبائی محکمہ تعلیم کو فرنیچر کی فراہمی

صوبہ میں تعلیمی اداروں کو فرنیچر باڈی بلڈنگ ورکشاپ جی، ٹی، ایس پشاور ہی سے فراہم کرنے کے طریقہ کار کو ختم کر کے ضلعی سطح پر بجٹی فرموں کے حوالہ کرنے کے مطالبہ کو پوری توجہ سے دیکھا گیا۔ اور اس کے فوائد و نقصانات کا جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سررشتہ تعلیم کا یہ کام تعلیمی اداروں کے ضلع / تحصیل میں بجٹی فرموں کے حوالے کیا جائے۔ بشرطیکہ ان کے ٹنڈر معاشی اور مالی طور پر قابل قبول ہوں۔

(ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں)

غلام محمد بیراج کے غریب ملازمین کو بحال کیا جائے

پیر عبدالقدوس امیر جمعیۃ حیدرآباد کا مطالبہ

حیدرآباد ۴ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر حیدرآباد کے امیر جناب پیر سید عبدالقدوس نے ایک تحریری بیان میں صدر یحییٰ سے درخواست کی ہے کہ وہ غلام محمد بیراج اے، ڈی، سی پروجیکٹ میں ملازمتوں سے حالیہ برطرفیوں کے معاملہ میں فوری تحقیقات کا حکم دیں اور پروجیکٹ کے ہزارہا مستقل اور عارضی ملازمین کو ہولناک بیروزگاری اور افلاس سے بچائیں۔

انہوں نے بتایا کہ غلام محمد بیراج اے، ڈی، سی پروجیکٹ سے گذشتہ ہفتہ ایک ہزار سے زائد مستقل ملازمین اور ان سے زیادہ عارضی ملازمین کو برطرف کیا جا چکا ہے جو پروجیکٹ کے مختلف دفاتر اور تعمیری شعبوں میں کام کر رہے تھے۔ ان میں زیادہ تر مستقل ملازمین ایسے بھی ہیں جن کی مدت ملازمت ۱۲ سال سے لے کر ۲۰ سال تک ہے پیر صاحب نے کہا۔ ان برطرفیوں سے حیدرآباد ڈویژن کے ہزارہا خاندان شدید مالی مشکلات، افلاس اور انتشار کا شکار ہو گئے ہیں۔ جو قیام پاکستان سے قبل یا قیام پاکستان کے وقت سے اس علاقہ میں مستقل آباد ہیں اور زیادہ تر غلام محمد بیراج کے مختلف ترقیاتی محکموں میں کام کر کے اپنی روزی حاصل کرتے ہیں۔

پیر عبدالقدوس نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ ایک خبر کے مطابق یہ علیحدگیاں مرکزی وزارت خزانہ کے اس گشت نامے کی تعمیل میں کی گئی ہیں۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان کی صورت حال کے پیش نظر پروجیکٹ کے اخراجات سالانہ میں تقریباً ۲۰ فیصد کمی کی جائے اور نئی بھرتی روک دی جائے۔ اس گشت نامے میں یہ ہدایت بھی کی گئی ہیں کہ کوئی ٹی، ڈی، اے کم سے کم لیا جائے، میڈیکل بلوں کی وصولی کم کی جائے۔ آرام و تفریح الاؤنس کچھ عرصہ کے لئے معطل کر دیئے جائیں اور اتفاقیہ اخراجات بھی کم سے کم کر دیئے جائیں۔ پیر عبدالقدوس نے حکومت کی ہدایات کو سراہتے ہوئے پروجیکٹ کے افسران کی خانیت پر اظہار افسوس کیا اور پیر صاحب موصوف نے کہا کہ یہ افسران

بقیہ۔ صراحات

کی درآمد ممنوع قرار دی اور ایسے نام نہاد اسلامی فرقوں و گروہوں کو بھی غیر قانونی قرار دے دیا۔ جن کی تخلیق اور نشو و نما گذشتہ ایک صدی سے برطانیہ و امریکہ کی رہین منت تھی۔

مصر آج بھی اپنی اس پالیسی پر ثابت قدمی کے ساتھ قائم ہے اور اس نے سوڈان کے انقلابی حکمرانوں کو بھی بار بار خبردار کیا کہ کمیونسٹوں سے ہوشیار رہیں۔ اور ان سے نجات حاصل کریں۔

سوڈان کی حکومت نے رواداری اور درگذر سے کام لیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ در پردہ برطانیہ نے سوڈان کے نام نہاد کمیونسٹوں سے رابطہ استوار کر کے اشتراکیت کے نام پر ایک نیا انقلاب برپا کرنے کی تدبیر کر ڈالی جو الحمد للہ جلد ہی ناکام بنا دی گئی۔ اور امید ہے کہ اب سوڈان کی حکومت اس ناسور سے چھٹکارا حاصل کر لیگی

حقیقت یہ ہے کہ عرب اور مسلمان ملکوں کو انقلاب کے لئے اشتراکیت وغیرہ نظریات کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام بجائے خود ایک مکمل انقلاب کی دعوت دیتا ہے۔ وہ زندگی کے ہر شعبہ سے مفاد پرستی اور ترجیحی مفادات کا مکمل خاتمہ کرتا ہے۔ اور اس کا پروگرام کامل عدل و مساوات کا حامل ہے۔

ضرورت اسلام کو مفاد پرست حلقوں کے اثر سے نکال کر اس کے اصول و قوانین کو عملاً رائج و نافذ کرنے کی ہے۔ (۲۴ جولائی ۱۹۷۱ء)

اسلامی تعلیمات اور مساوات محمدی کے مفہوم سے ناآشنا ہیں۔ اس لئے انہوں نے حکومت کی مفید ہدایات، جو تمام ملازمین (افسران اور چھوٹے ملازمین) کے لئے ہیں کو اپنے لئے نہیں بلکہ صرف چھوٹے ملازمین کے لئے تصور کیا۔ جو پہلے ہی غریب اور خستہ حال ہیں۔ قربانی کے جذبے کا اظہار کرتے اور ان ہدایات پر سختی سے عمل کرتے اور غریب ملازمین کو ملازمتوں سے برطرف کرنے کی بجائے ان ہدایات پر عمل کرنے کے ساتھ اپنی ماہانہ تنخواہوں میں رضاکارانہ تخفیف کا اعلان کرتے۔

پیر عبدالقدوس نے اپنے بیان کے آخر میں صدر یحییٰ سے درخواست کی ہے کہ وہ غلام محمد بیراج اے ڈی سی پروجیکٹ میں ملازمتوں سے حالیہ برطرفیوں کے معاملہ میں فوری تحقیقات کا حکم دیں۔ نیز یہ تحقیقات بھی کی جائے کہ ٹی، اے، ڈی، اے میڈیکل بل، آرام و تفریح الاؤنس اور اتفاقیہ اخراجات کی رقوم، کن افسران نے کن حالات میں وصول کی ہیں۔ اور وہ کہاں تک قانوناً جائز ہیں۔

پیر صاحب نے آخر میں صدر یحییٰ سے اپیل کی ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو سکے، برطرف شدہ ملازمین کو بحال کرنے کے لئے اقدامات کریں اور سالانہ اخراجات کی فراہمی کے لئے متذکرہ بالا حقائق کو بھی پیش نظر رکھیں۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی تمام شاخیں متوجہ ہوں، امیر جماعت صوبہ سندھ کا فرمان

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ امروٹ شریف نے مندرجہ ذیل بیان صوبہ سندھ کی تمام ابتدائی شاخوں کے نام جاری فرمایا۔

سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ نے مرکز کی ہدایت کے مطابق صوبہ سندھ میں جمعیۃ کی ابتدائی ممبر سازی کے لئے ماہ جولائی اور اگست کے دونوں ماہ مقرر کئے ہیں۔ اس لئے پورے صوبہ کی تینوں ڈویژنل تنظیموں کو ختم کر کے مندرجہ ذیل آٹھ حضرات کو محاسب و ناظم انتخابات مقرر کیا ہے۔ اس لئے میں تمام ابتدائی جماعتوں اور کارکنوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ فوری طور پر ممبر سازی کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور اس کے فوری بعد اپنے اپنے علاقوں میں ناظم انتخاب کی موجودگی میں حسب دستور جمعیۃ انتخابات کرا کر رپورٹ دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ اسٹیشن روڈ سکھر کو روانہ کریں۔

مندرجہ ذیل حضرات کو ناظم انتخابات مقرر کیا گیا ہے۔ ر

(۱) کراچی ڈویژن۔ حافظ احسان الرحمٰن صاحب دہلوی برائے علاقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ ڈرگ روڈ۔ ملیر سعود آباد سوسائٹی ایریا، صدر اور اس کے ملحقہ علاقہ جات وغیرہ۔

(۲) مولانا محمد عمر صاحب قریشی۔ برائے علاقہ لیاری ناظم آباد، لیاقت آباد، پٹھان کالونی۔ منگھو پیر روڈ اور بقیہ علاقہ جات۔

حیدر آباد ڈویژن

(۳) جناب بشیر علی صاحب ریواڑی والے برائے علاقہ لطیف آباد و حیدر آباد شہر۔

(۴) جناب حاجی کرامت اللہ خانصاحب۔ برائے اضلاع حیدر آباد، تھرپارکر۔

(۵) حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول والے برائے اضلاع ٹھٹہ۔ دادو، سانگھڑ۔

خیرپور ڈویژن

(۶) مولانا دوست محمد صاحب مدنی۔ برائے اضلاع نواب شاہ۔ خیرپور میرس (؟) مولانا عزیز اللہ صاحب جیکب آباد۔ لاڑکانہ (۸) حاجی والی ڈنہ صاحب، سکھر

ابوالمنیر سید محمد شاہ امروٹی سجادہ نشین خانقاہ امروٹ شریف امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ

المرسل:۔ (مولانا) حافظ محمد ایوب بندھانی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام)

عبدالواحد صاحب کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام سلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے مخلص کارکن سٹر عبدالواحد صاحب کی اہلیہ رحلت فرما گئی ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ (چوہدری محمد علی ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ سلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

اکابر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کا دورۂ ملتان ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ۔ ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، ناظم نشریات و اطلاعات کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے، حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی تلمیذ ناظم عمومی جمعیۃ ملتان ڈویژن، خطیب جمعیۃ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پور۔ مولانا قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ناظم نشریات جمعیۃ پنجاب مندرجہ ذیل تاریخوں میں ملتان ڈویژن کا دورہ فرمائیں گے۔

۷ر اگست بروز ہفتہ		ساہی وال
۸ر " " اتوار		ملتان شہر
۹ر " " سوموار		مظفر گڑھ
۱۰ر " " منگل		ڈیرہ غازیخاں

ضلعی عہدہ داران جمعیۃ سے گذارش ہے کہ وہ اس موقعہ پر فوری طور پر ضلعی اجلاس بلائیں۔

اعلانات

درس قرآن مجید

صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان واقع ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامعہ رحمانیہ بروز اتوار بتاریخ ۸ر اگست ۱۹۷۱ء صبح نو بجے درس قرآن مجید دیں گے (یاد رہے کہ یہ درس قرآن مجید ہر ماہ کے دوسرے اور چوتھے اتوار کو ہوتا ہے)۔

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ لاہور کے زیر اہتمام کالج اور ہائی سکول کے طلبہ میں فہم قرآن پیدا کرنے کے لئے عنقریب مختصر عرصہ کے لئے ایک عربی کلاس کا اجرا ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ملک کے عربی زبان کے مایۂ ناز استاذ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اس کلاس میں شرکت کے خواہشمند طلبہ صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور سے روزانہ شام ۵ تا ۸ بجے تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام ساہیوال کے زیر اہتمام بروز جمعہ دفتر جمعیۃ طلباء اسلام میں درس قرآن کا افتتاح ہوا۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مہتمم جامعہ رشیدیہ ساہیوال نے افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کی اس تنظیم کو اس دور کی ایک اہم ضرورت قرار دیا انہوں نے کہا کہ اگر طلبہ کی ذہنی تربیت اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو گئی۔ تو اس ملک کا مستقبل بہت روشن ہو گا۔ کیونکہ یہی طلباء مستقبل کے معمار ہیں۔ انہوں نے جہاد کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

عبدالمتین چودھری ناظم صوبہ پنجاب نے نظام تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ موجودہ نظام تعلیم انتہائی ناقص اور غیر اسلامی ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ نظام تعلیم کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے تاکہ طلباء میں دینی جذبہ موجزن ہو۔

قاری خالد صدیق ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ طلباء اسلام ساہیوال)

دورۂ راولپنڈی

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم جناب سید مطلوب علی زیدی نے پچھلے دنوں راولپنڈی، مری، ٹیکسلا کا پانچ روزہ دورہ کیا۔ اس دوران کالج اور سکولوں کے طلباء سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ نیز ٹیکسلا میں معاونین کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔

اس دورہ میں جمعیۃ طلباء اسلام راولپنڈی کے صدر جناب محمد سلیم صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔ اس دورہ میں بفضل تعالیٰ کئی سکولوں اور کالجوں میں نئی شاخیں قائم کی گئیں۔

قاضی محمد اشرف
ناظم دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان
۵۶ میکلوڈ روڈ — لاہور

ایک عالم دین کی وفات

تحصیل شکر گڑھ کے مشہور اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالمجید صاحب ٹینڈوی چار ماہ علیل رہنے کے بعد جمعرات کی شام کو اس دار فانی سے انتقال فرما گئے۔ مولانا مقامی مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن کے مہتمم اور جامع مسجد مکی کے خطیب تھے۔ مولانا کی زندگی کا بیشتر حصہ مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے گذرا۔ ان کی وفات کی خبر سن کر ہزاروں سوگوار آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ مولانا کی نماز جنازہ جمعہ کے بعد ادا کی گئی۔ ہزاروں افراد نے نماز میں شرکت کی۔ ان کی تدفین کا انتظام عیدگاہ والے قبرستان میں کیا گیا۔ (محمود الحسن صدیقی شکر گڑھ)

موت العالم موت العالم

مدرسہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی کے صدر مدرس اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد عثمان صاحب گذشتہ دنوں اپنے آبائی گاؤں میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مرحوم جید عالم اور کہنہ مشق مدرس تھے ان کی وفات علمی و جماعتی حلقوں کے لئے بے حد صدمہ کا باعث ہے۔ ادارہ ترجمان اسلام جامعہ فرقانیہ کے کارکنان اور حضرت مولانا مرحوم کے لواحقین کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ رب العزت مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(زاہد الراشدی)

الکفر ملۃ واحدۃ

مولانا سعید الرحمٰن علوی جامع مسجد حضرو

پاکستان اور دنیائے کفر

(قسط نمبر ۲)

یہود و نصاریٰ نے اپنی اس نام نہاد برتری کے پیش نظر جس طرح کا مذموم کردار ادا کیا اور جو جو بیہودہ حرکات کیں۔ ان سے قرآن و حدیث بھرے پڑے ہیں ان کے کردار کی وضاحت اس آیت سے ہوگی۔

ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصریٰ حتیٰ تتبع ملتھم (البقرۃ)

(ترجمہ) اور ہرگز راضی نہ ہوں گے تجھ سے یہود اور نصاریٰ جب تک تو تابع نہ ہو ان کے دین کا۔ (شیخ الہندؒ)

مقصد یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو امر حق سے سروکار نہیں اپنی ضد پر اڑ رہے ہیں وہ کبھی تمہارا دین قبول نہ کریں گے۔

بالفرض اگر تم ہی ان کے تابع ہو جاؤ تو خوش ہو جائینگے اور یہ ممکن نہیں تو اب ان سے موافقت کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ (فوائد شیخ الہندؒ)

یہود و نصاریٰ جاننے کے باوجود ضد و عناد کا شکار تھے۔ اس لئے ان کی شفاعت پر خاص زور دیا گیا ورنہ اس سلسلہ میں ہر کافر برابر ہے۔

لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین۔ (آل عمران)

(ترجمہ) نہ بناویں مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر (شیخ الہندؒ)

یہ حکم عام ہے۔ اس میں کسی کافر کی تخصیص نہیں۔ کیونکہ کافر بہر حال کافر ہے۔ وہ اسلام کا دشمن اور ملت اسلامیہ کا ازلی بدخواہ ہے۔ نیز یہ کہ دنیائے کفر اپنے ہزار اندرونی اختلافات کے باوجود اہل اسلام کے مقابلہ میں ایک ہیں۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔

حضرت محقق عثمانی لکھتے ہیں۔

"یعنی جب حکومت و سلطنت جاہ و عزت اور ہر قسم کے نقلیات و تصرفات کی زمام کے لئے خداوند قدوس کے ہاتھ میں ہوئی تو مسلمانوں کو جو صحیح معنی میں اس پر یقین رکھتے شایاں نہیں کہ اپنے اسلامی بھائیوں کی اخوت و دوستی پر اکتفا نہ کر کے خواہ مخواہ دشمنان خدا کی موالات و مدارات کی طرف قدم بڑھائیں۔ خدا اور رسول کے دشمن ان کے دوست کبھی نہیں بن سکتے۔ ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیئ۔ جو اس خبط میں پڑے گا سمجھ لو کہ خدا کی محبت و موالات سے اسے کچھ سروکار نہیں ایک مسلمان کی سب امیدیں اور خوف خداوند رب العزت سے وابستہ ہونے چاہئیں اور اس کے اعتماد و وثوق اور محبت و مناصرۃ کے مستحق وہی لوگ ہیں۔ جو حق تعالیٰ سے اسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں۔ (ص ۶۸ حاشیہ ۸)

لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت بھی ساتھ ہی واضح کر دی کہ الا ان تتقوا منھم تقاۃ (مگر اس حالت میں کہ کرنا چاہو تم ان سے بچاؤ) یعنی تدبیر و انتظام کے درجہ میں کفار کے ضرر عظیم سے اپنی ضروری بچاؤ کے پہلو اور حفاظت کی صورتیں معقول و مشروع طریقہ پر اختیار کرنا ترک موالات نہیں بلکہ فقط صورت موالات ہے جس کو مدارات کا نام دینا زیادہ انسب ہوگا۔

(محقق عثمانی قدس سرہٗ)

حضرت حق جل و علیٰ مجدہٗ نے پوری تفصیلات کے ساتھ حدود متعین فرما دیں اور واضح فرما دیا کہ کفار سے اس قسم کی دوستی و تعلق پیدا کرنا کہ وہ محرم راز بن کر جماعتی زندگی میں سیاہ و سفید کے مالک بن جائیں قطعاً غلط ہے۔

سورۂ نساء کی ایک آیت میں اس حکم کی مزید وضاحت ہے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم۔ اے ایمان والو نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا۔ (شیخ الہندؒ)

اس آیت کریمہ نے تمام بات واضح کر دی کہ اس قسم کا تعلق نہ ہو کہ وہ محرم راز بن جائیں۔ کیونکہ جب ایک آدمی معمولی سے مسائل میں جن کا تعلق اس کی نجی زندگی سے ہو، ہر کس و ناکس کو شریک راز اور محرم نہیں بناتا، تو قومی زندگی میں ہر کہہ و مہ پر اعتبار کیونکر ممکن ہے، اور بالخصوص ایک ایسا شخص جو نور ایمان سے محروم اطاعت الٰہی سے گریزاں اور باغی ہو، وہ اللہ کی مخلوق کا خیر خواہ کب ہوگا؟

اللہ رب العزت نے اس حکم کے ضمن میں اصل وجہ بھی بیان فرما دی۔

لا یاءلونکم خبالاً (کہ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے) بلکہ ودوا ما عنتم (تمہیں جس قدر تکلیف ہو انہیں خوشی ہے) اور تم ان کی وقتی عیاری و مکاری کا شکار بھی نہ ہو جانا۔ کیونکہ دلوں کا مخفی بغض تمہیں معلوم نہیں۔ تم تو زیادہ سے زیادہ اتنی سی بات سے واقف ہو جاؤ گے جو کبھی کبھی بلا سوچے زبان پر آجاتی ہے۔ لیکن یہ باتیں اندرونی بغض کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔

قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔

دنیائے کفر کے صحیح خدوخال خالق کائنات نے بیان فرما دیئے جو علیم بذات الصدور بھی ہے اور جب کہ ۱۴ سالہ اسلامی تاریخ کے ایک ایک ورق نے صحیفہ خالق میں ثبت شدہ نقوش کی صداقت کا بھی برملا اظہار کر دیا ہے تو پھر بھی مسلمان اس حقیقت کبریٰ کو نہ سمجھیں اور اس طرح دنیائے کفر کی دوستی و محبت میں سرشار ہو کر ان پر اعتماد و اعتبار کی روش سے باز نہ آئیں تو پھر تباہی و بربادی میں شک کی کیا گنجائش؟

ہر چہ شک کرد کافر گردد

فلھذا

خارجہ پالیسی کو بالکل نئے سرے سے مرتب کیا جائے اور قرآنی تصریحات کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ سیٹو سینٹو جیسے کاغذی معاہدے جو ہمارے لئے دردسر بنے ہوئے ہیں ان سے یکسر علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ دنیاء کفر بالخصوص اقوام مغرب اب بلا شرط امداد دینے پر بھی آمادہ ہو جائیں تو اسے ٹھکرا دیا جائے۔ کیونکہ ان کی گندی ذہنیت آشکارا ہو چکی ہے۔ اس کے بالمقابل اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے عملی اقدام کئے جائیں اندرون ملک کوئی بھی کافر کسی اہم اور کلیدی آسامی پر متعین نہ کیا جائے اور جو متعین ہیں انہیں فی الفور علیحدہ کیا جائے۔ کیونکہ ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔

اگر ان معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور فرما کر عملی اقدام کئے جائیں تو کشتی بھنور سے نکل سکتی ہے۔ وگرنہ اس کے بعد کی قیامت کا تصور بھی اتنا ہولناک ہے کہ پناہ بخدا۔

خدا ہمیں صراط مستقیم پر چلائے۔ محمد عربی علیہ التحیۃ والتسلیم کا وفادار امتی بنائے۔

گندم، چنے، جو، سرسوں
تارامیرا، مونگی، موٹھ، گوارہ
باجرا، اسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ
دیسی، مونگ پھلی،
غرضیکہ
ہر قسم کی اجناس کی تھوک و ساور کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقعہ دیں۔
پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی
غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون نمبر ۳۰۹

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا بوریوالہ میں کارکنوں سے خطاب

بوریوالہ۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے بوریوالہ میں کارکنان جمعیۃ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرات نے انتخابی مہم میں جس محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے اس پر آپ سب حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مولانا نے کہا۔ اب ضرورت ہے کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ تیزی اور محنت کے ساتھ جمعیۃ کی تنظیمی رفتار کو آگے بڑھائیں۔ اس وقت جہاں دوسری غیر اسلامی اور غیر ملکی نظریات کی حامل جماعتیں کام کر رہی ہیں آپ حضرات جو خالص اسلام اور کتاب وسنت کے نظام کی سربلندی اور نفاذ چاہتے ہیں میدان عمل میں آکر یہ ثابت کردیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک کی واحد اور فعال جماعت ہے اور یہ کہ اس ملک میں سوائے اسلام کے اور کوئی غیر اسلامی نظریہ ٹھونسنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

مولانا نے کہا کہ الحمد للہ ہمارے حوصلے پہلے بھی بلند تھے اور اب بھی بلند ہیں۔ کیونکہ ہمارا مقصد سب سے بلند ہے۔ ہمارا تعلق اس قافلے سے ہے جس نے آزادی کے پرچم کو بلند کیا اور اس کا پھریرا لہراتے ہوئے بالاکوٹ کی چوٹیوں پر جام شہادت نوش کیا ہمارا تعلق ان علماء سے ہے۔ جن کو ایک دن میں پانچ پانچ سو کی تعداد میں توپوں کے دہانوں پر باندھ کر پوچھا جاتا تھا کہ اے علماء کرام کیا تم اسلام کی اشاعت سے باز آؤ گے کہ نہیں تو ان کا جواب یہی ہوتا تھا کہ اگر تم ہمارے جسموں کے ٹکڑے بھی کردو تو ہمارے خون کے آخری قطرے سے بھی یہی آواز آئے گی کہ اسلام زندہ باد۔ بہرحال آپ حضرات کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگرچہ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی ہے اور ہم یہ صدر یحییٰ سے مطالبہ بھی کرچکے ہیں کہ سیاسی سرگرمیوں سے پابندی اٹھائی جائے۔ سنسر شپ ختم کی جائے لیکن جب تک یہ سلسلہ بحال نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ہمیں دوسرے شعبوں میں کام کرنا چاہیئے۔ مثلاً مزدوروں کسانوں کی مشکلات کا حل۔ ہم نے کسان کمیٹی بھی بنا دی ہے۔ جو کسانوں کی قانونی امداد کرے گی۔ آپ حضرات ممبران کی تعداد بڑھائیں اور اپنی جماعت کو منظم کریں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کی توفیق دے۔

انتہائی افسوسناک بیان

عام انتخابات سے قبل مودودی جماعت نے اپنے منشور میں قادیانی ڈوبہ کے بارہ میں جو گول مول بات کی تھی اس پر اخبارات ورسائل میں اس سے قبل کافی لے دے ہو چکی ہے اور تمام مسلم فرقوں کے علماء اس موقف سے لاتعلقی کا اعلان کرچکے ہیں۔ اب جماعت کے قائمقام امیر میاں طفیل محمد صاحب نے اپنے اس موقف کو ایک بیان میں دہرایا ہے اور روزنامہ امروز ۲۵ جولائی ۷۱ء کے مطابق انہوں نے اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں یہ کہا ہے کہ اگر قادیانی ہمیں مسلمان تسلیم کرلیں تو ہم بھی انہیں مسلمان مان جائیں گے۔

میاں صاحب کی طرف سے اس موقف کو دہرانے اور نئے سرے سے ایک نئی بحث چھیڑ دینے پر محتاط سے محتاط الفاظ میں بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ انتہائی افسوسناک بیان ہے۔ اور ہم اس موقف سے قطعاً اتفاق نہیں کرسکتے۔ ہمارے نزدیک قادیانیوں کو کافر کہنے کی وجہ صرف یہ بات نہیں کہ وہ ہمیں مسلمان نہیں مانتے۔ بلکہ ختم نبوت کا انکار، حیات مسیح علیہ السلام کا انکار اور انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین ان کے ارتداد کی بنیادی وجوہ ہیں۔ جب تک ان بنیادی عقائد میں قادیانی حضرات ملت اسلامیہ سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ ہم انہیں مسلمان تسلیم کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔

(زاہد الراشدی)

مولانا سید عبدالمجید ندیم نے جمعہ کے لئے گوجرانوالہ میں مستقل خطابت کی ذمہ داری قبول کرلی

ملک کے مایۂ ناز خطیب اور جمعیۃ علماء اسلام کے نوجوان راہنما مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم نے احباب گوجرانوالہ کے اصرار پر جامع مسجد مدنیہ پل لکڑوالہ میں مستقل طور پر خطابت کے فرائض سنبھال لئے ہیں۔

جمعہ کے دن کے جو پروگرام مختلف مقامات پر طے ہوئے تھے وہ آئندہ کے لئے منسوخ سمجھے جائیں۔

(زاہد الراشدی)

آئندہ سے ترجمان اسلام کی ڈاک ورقوم وغیرہ

لاہور کے پتہ پر ہی بھیجیں

گذشتہ حسابات کی درستگی اور نئے انتظامات کی خاطر عارضی طور پر تمام ڈاک اور رقوم کی ترسیل مرکزی دفتر ملتان کے پتہ پر منتقل کردی گئی تھی۔

اب تقریباً تمام انتظامات درست ہوگئے ہیں۔ اس لئے اپنے آرڈر، بلوں کی اور خریداری کی رقمیں وغیرہ اور دیگر ڈاک لاہور کے پتہ پر ہی بھیجا کریں، تاکہ اندراج اور تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔

(دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور)

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کراچی کے لئے دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے نائب امیر اور مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے مہتمم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ ایک عرصہ سے بعارضہ بواسیر سخت علیل ہیں۔ بنگل کوبذریعہ طیارہ بسلسلہ علاج لاہور تشریف لائے۔ میو ہسپتال میں معائنہ کرایا گیا۔ شدت مرض کے باعث ڈاکٹروں نے اپریشن سے انکار کر دیا ہے۔ اور ایک ہفتہ مرہم پٹی کرنے کے بعد اپریشن کرنے کو کہا ہے۔ قارئین ترجمان، جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر اور کارکن حضرات سے گذارش ہے کہ وہ حضرت مولانا مدظلہ کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مدظلہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور ان کے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔ آمین!

(محمد حنیف سہارنپوری خادم ترجمان اسلام لاہور)

مولانا قاضی فضل اللہ اور مولانا دوست محمد کے قتل پر اظہار افسوس

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کے ناظم عمومی مولانا محمد عبدالرشید نے مولانا دوست محمد صاحب روڈ سلطان کے قتل پر اظہار افسوس کیا ہے اور قاتلوں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

• — مولانا محمد نعیم صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ نے بھی اظہار رنج وغم کے ساتھ واقعہ قتل کی پوری اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

—— روڈ سلطان ضلع جھنگ میں مولانا دوست محمد شہید کی یاد میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا محمد شفیع کبیر والا اور مولانا ظہور الحق نے خطاب کیا۔

بقیہ:- # حضرت عمارؓ کی شہادت

اعتماد کتاب نہیں ہے صحیح واقعات کے ساتھ سبائی کارخانہ کا جو کوڑا اس کتاب میں ڈھیر کیا گیا ہے اسی کا ایک حصہ یہ روایت بھی ہے روز روشن کی طرح واضح بات ہے کہ وہ آخر دم تک حضرت معاویہؓ کے حامی و معاون رہے۔ آخر وہ اس پر نادم کب ہوئے؟ اور ندامت کے بعد کیوں نہ حضرت علیؓ کے ساتھ ہو گئے؟ حضرت عمارؓ کی شہادت کے بعد تو آپ کے بقول "نص صریح" سے حق واضح ہو گیا تھا۔ پھر انہوں نے حضرت معاویہؓ کا ساتھ کیوں نہ چھوڑ دیا؟ اور حضرت علیؓ سے کیوں نہ مل گئے؟ کوئی احمق ہی زیر بحث روایت کو صحیح سمجھ سکتا ہے[1]

دوسری دلیل:

طبقات ابن سعد کی مندرجہ ذیل روایت ہے اصل عبارت کا میں نے خود ترجمہ نہیں کیا بلکہ دار المصنفین اعظم گڑھ کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ "ھیثمی"، "موسیٰ عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ ابتداءً میں علیؓ کے مقابلہ میں معاویہؓ کے ساتھ تھا معاویہؓ کے ساتھی کہنے لگے کہ واللہ ہم عمارؓ کو کبھی قتل نہ کریں گے اگر ہم ان کو قتل کریں گے تو ہم ویسے ہی ہو جائیں گے جیسا کہ ہمیں لوگ کہتے ہیں یعنی باغی۔ جنگ صفین ہوئی تو میں مقتولین کو دیکھنے گیا اتفاق سے عمار بن یاسر بھی مقتول تھے میں عمروؓ بن العاص کے پاس گیا جو اپنے تخت پر لیٹے ہوئے تھے اور کہا کہ اے ابو عبداللہؓ انہوں نے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا چل کر دیکھ لو تو میں تم سے بات کروں وہ اٹھ کر میری طرف آتے میں نے کہا کہ عمارؓ بن یاسرؓ کے حق میں تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضور نے فرمایا کہ انہیں باغی گروہ قتل کرے گا میں نے کہا وہ یہ ہیں۔ واللہ مقتول ہیں انہوں نے کہا یہ غلط ہے میں نے کہا میری آنکھ نے انہیں مقتول دیکھا ہے انہوں نے کہا چل کر دکھا دیں انہیں لے گیا اور ان کے پاس کھڑا کر دیا تھوڑی دیر تک انہوں نے دیکھا ان کا رنگ بدل گیا پھر انہوں نے ایڑی پہلو اختیار کیا اور کہا کہ انہیں ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو انہیں لے کر آئے تھے"

طبقات ابن سعد طبقہ مہاجرین حصہ دوم جلد ۵ صفحہ ۱۷۹ ترجمہ شائع کردہ
دار المصنفین اعظم گڑھ (بھارت)

اس روایت سے مندرجہ ذیل امور روز روشن کی طرح عیاں ہیں

(۱) حدیث تقتلك الفئة الباغية لشکر اہل شام میں مشہور تھی اور اسی کی وجہ سے حضرت معاویہؓ کے رفقاء اور ان کا پورا لشکر حضرت عمارؓ کے قتل سے احتراز اور پرہیز کرنا چاہتا تھا اس لئے کہ وہ صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ اگر ہم انہیں قتل کر دیں گے تو اس حدیث کی بنا پر ہم باغی قرار پائیں گے وہ خود کو حق پر سمجھتے تھے اور اپنے اقدام کو نہ بغاوت سمجھتے تھے اور نہ اس لقب کے مستحق بننے کے لئے تیار تھے اس لئے انہوں نے قسم کھا کر عزم مصمم کر لیا تھا کہ انہیں قتل نہ کریں گے۔

(۲) حضرت عمروؓ بن العاص کو یقین تھا کہ ان کے لشکر والے ہرگز ہرگز حضرت عمارؓ کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر وہ اس قدر مطمئن تھے کہ انہیں "دیکھنے" کی بات پر اعتبار نہیں ہوا اور ان کی لاش دیکھ کر متحیر و متفکر ہو گئے۔

(۳) حضرت عمروؓ بن العاص کو بھی حدیث مذکور کا علم تھا اس لئے وہ کبھی اس کا قصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ حضرت عمارؓ کو وہ یا ان کے لشکر والے قتل کر دیں۔

(۴) جب انہوں نے ان کی لاش دیکھی تو غور و مشاہدہ سے واقعہ کی حقیقت سمجھ گئے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ حرکت سبائیوں (شیعہ و خوارج) کی ہے انہوں نے حضرت عمارؓ کو قتل کر کے ان کی لاش یہاں لا کر ڈال دی ہے تاکہ الزام ہم پر لگے اور ازروئے حدیث ہم باغی قرار پائیں[2]

(۵) انہوں نے بھی بالکل وہی بات کہی جو حضرت سیدنا معاویہؓ نے فرمائی تھی یعنی اپنے لشکر کی جانب اس قتل کی نسبت کا انکار فرمایا اور اصل قاتلوں کی نشاندہی فرمائی۔

ان امور کا نتیجہ صریح یہ نکلتا کہ اہل شام یعنی حضرت معاویہؓ کے لشکر نے حضرت عمارؓ کو ہرگز قتل نہیں کیا ان پر قتل کا الزام یقیناً افترا اور بہتان ہے۔ کھلی ہوئی بات ہے کہ وہ ایسی حرکت کس طرح کر سکتے تھے جس کے متعلق وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کے سیاسی و حربی مقصد کو خاک میں ملا دے گی اور ان کی پوزیشن پوری دنیائے اسلام میں خراب کر کے انہیں بالکل ناکام بنا دے گی۔

تیسری دلیل:-

ابن جریر طبری کی وہ روایت جو اس نے حوادث ۳۷ھ کے تذکرہ میں مقتل عمار بن یاسر کے ماتحت درج کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمارؓ کی شہادت کے بعد شب کو عبدالرحمٰن سلمی لشکر شام میں گئے تاکہ یہ معلوم کریں کہ اس حادثہ کا ان لوگوں پر کیا اثر ہوا ان کے سامنے حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ نے حدیث مذکور پڑھی اور انہوں نے کہا کہ:-

"قتله الذين جاؤا به" ان کو انہیں لوگوں نے قتل کیا ہے جو انہیں لے کر آئے تھے اس کے بعد عبدالرحمٰن کہتے ہیں:-

فخرج الناس من عند فساطيطهم فاخبلتهم وهم يقولون انما قتل عمارا من جاء به

لوگ لشکر اہل شام اپنے ڈیروں اور خیموں سے یہ کہتے ہوئے نکل آئے کہ یقیناً عمار کو انہیں لوگوں نے قتل کیا ہے جو انہیں لاتے تھے۔ ۱۲

یہ روایت طبری سے البدایہ والنہایہ میں بھی نقل کی گئی ہے اس سے طبقات ابن سعد کی روایت مذکورہ کی تائید ہوتی ہے اور مندرجہ ذیل امور روشن ہو جاتے ہیں۔

(۱) حضرت معاویہؓ نے اپنے لشکر کی جانب اس قتل کی نسبت کو غلط کہا اور فرمایا کہ درحقیقت ان کے قاتل خود ان کے لشکر والے ہیں جو سبائیوں کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے تھے۔

(۲) ان کے پورے لشکر میں یہ بات مشہور ہو گئی تھی اور ہر شخص اس بات کا قائل ہو گیا تھا کہ انہیں خود ان کے ساتھیوں (یعنی سبائیوں) نے قتل کیا ہے۔

(الف) سوال یہ ہے کہ اگر یہ بات محض تاویل تھی جس کا بعید ہونا چودہ سو سال کے بعد مودودی صاحب کو بھی بالکل بدیہی نظر آتا ہے۔ تو خود لشکر اہل شام اور وہاں کی پبلک نے اس رکیک تاویل کو کیسے قبول کر لیا؟ اور اس حادثہ سے ازروئے حدیث اپنے باغی ہونے اور حضرت معاویہؓ کے برسر باطل ہونے کا جو شبہ ان کے دل میں فوراً پیدا ہو گیا تھا اس تاویل بعید سے کیسے دور ہو گیا؟ اور وہ اس سے کس طرح مطمئن ہو گئے؟ کیا لشکر شام بلکہ وہاں کے خواص و عوام سب کے سب اس قدر احمق اور عقل و خرد سے بیگانہ تھے کہ ان کے لانے والوں کو قتل کا سبب بعید سمجھ کر اصل قاتل اور باغی سمجھ لیا اور اصل قاتلوں کو بالکل نظر انداز کر دیا؟ جو شخص اہل شام کو اس قدر بیوقوف سمجھتا ہے اس کی بدفہمی اور بے عقلی میں کسی کلام کی گنجائش نہیں ہے۔ بات مہر نیمروز کی طرح واضح ہے پورا لشکر شام حقیقت حال سے واقف ہو گیا تھا اور حضرت معاویہؓ کے اس قول کے متعلق اس کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ یہ "اویل" ہے، بلکہ اسے اس قتل سے انکار اور اصل حقیقت کا اظہار سمجھتا تھا جس کی وجہ سے ان کا ہر کردہ بالکل مطمئن ہو گیا

(باقی آئندہ)

---

[1] صفحہ ۳۹ کے حاشیہ پر مودودی صاحب نے بحوالہ شرح فقہ اکبر ایک روایت درج کی ہے جس سے ان کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ حضرت علیؓ لشکر شام ہی کو قاتل عمارؓ سمجھتے تھے اور حضرت معاویہؓ کے قول کو انکار نہیں بلکہ تاویل سمجھتے تھے لکھتے ہیں "حضرت علیؓ کو جب معاویہؓ کی اس تاویل کی خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا اس طرح کی تاویل سے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت حمزہ کے قاتل خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے" اس کے متعلق اولاً تو یہ گذارش ہے کہ یہ کسی شیعہ کی وضع کی ہوئی روایت ہے جو کسی شیعہ کاتب نے شرح فقہ اکبر میں ملحق کر دی ہے جس کا قرینہ یہ ہے کہ کتاب کے سب نسخوں میں یہ روایت نہیں ہے میرے پاس آفتاب ہند پریس کی چھپی ہوئی کتاب ہے اس میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جہاں ہے بے سند ہے اس لئے ساقط الاعتبار اور مردود ہے۔ ثانیاً۔ بالفرض اسے صحیح بھی تسلیم کر لیں تو اس سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت علیؓ تو خود فریق ہیں۔ ایک فریق کا قول دوسرے کے خلاف حجت نہیں بنایا جا سکتا۔ اعتبار تو غیر جانبدار حضرات کی رائے کا کیا جا سکتا ہے۔ ثالثاً حضرت علیؓ کو سبائیوں نے جو خبریں دیں اور صورت معاملہ کو ان کے سامنے جس طرح پیش کیا اس کے مطابق انہوں نے رائے قائم فرمائی لیکن سبائیوں کی خبر کو ہی غلط تھیں تو ان کی رائے پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ان کی کوئی غلطی نہ تھی مگر ان کی رائے صحیح نہیں کہی جا سکتی۔ رابعاً: اس روایت کے غلط ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اس معاملہ کی تشہیر نہیں فرمائی کسی موقع پر اس سے استدلال نہیں فرمایا جیسا کہ ہم مفصل بیان کر چکے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ اہل شام کو ان کا قاتل نہیں سمجھتے تھے ۱۲

[2] ممکن ہے کہ کسی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ حضرت عمرو ابن العاص نے لاش دیکھ کر اصل قاتلوں کو کیسے معلوم کر لیا؟ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ یہ نہ کوئی مشکل بات ہے اور نہ تعجب خیز ایک معمولی ذہین آدمی بھی لاش کی ہیئت اور وضع کو دیکھ کر بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے، کہ مقتول کو اسی جگہ قتل کیا گیا ہے یا دوسری جگہ قتل کر کے لاش یہاں لا کر ڈالی گئی ہے؟ بلکہ یہاں تک کہا جا سکتا ہے کہ مقتول پر کس رُخ سے حملہ کیا گیا تھا اور آلہ قتل کیا تھا؟ قتل کرنے والے کس قسم کے افراد تھے۔ ان امور پر غور کر کے قاتلوں کا پتہ لگانا پولیس کا روزمرہ کا کام ہے اور ہزاروں قاتلوں کا اسی طرح پتہ لگتا رہتا ہے حضرت عمروؓ بن العاص تو غیر معمولی طور پر ذہین اور عبقری شخصیت رکھنے والے تھے ان کی ذکاوت و فطانت ضرب المثل تھی انہوں نے لاش دیکھنے کے بعد قاتلوں کو پہچان لیا ہو تو کیا تعجب کی بات ہے۔ ۱۲

F. No. 6770 সাপ্তাহিক WEEKLY
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE

فوری توجہ کی ضرورت

ملک بھر کی شاخوں اور جمعیتہ کے ہمدردوں سے ایک ضروری اپیل

کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کا مرکزی دفتر اپنے بیشتر اخراجات کتابوں کی فروخت اور ہمدردوں کے عطیہ جات وغیرہ سے پورے کرتا ہے۔ گذشتہ سال انتخابی مہم کی وجہ سے جمعیتہ کی مقامی شاخوں و اضلاع کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے اور معاونین و مخیر حضرات اپنے اپنے مقامی حلقوں کے ان اخراجات کی تکمیل میں لگے رہے۔

مرکزی دفتر کی باقاعدہ اعانت و عطیہ جات کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اس دوران مرکزی دفتر کے اخراجات کا بار زیادہ تر کتابوں کی فروخت پر ہی رہا لیکن عام انتخابات کے بعد یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے اور نہ تو نئی کتابیں طبع کرانے کیلئے سرمایہ ہے اور نہ مرکزی دفتر کے ضروری اخراجات جو کم و بیش ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہیں پورا کرنے کیلئے کسی مد میں رقم موجود ہے

اس حالت میں آئندہ مرکزی دفتر کے اخراجات کس طرح پورے ہوں۔

:- اس کے لئے :-

ملک بھر کی جمعیتہ کی شاخوں، مخیر حضرات اور معاونین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

جاری کردہ

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام
بیرون لوہاری دروازہ ملتان
فون نمبر ۲۱۱۹

14/18

ترجمان اسلام

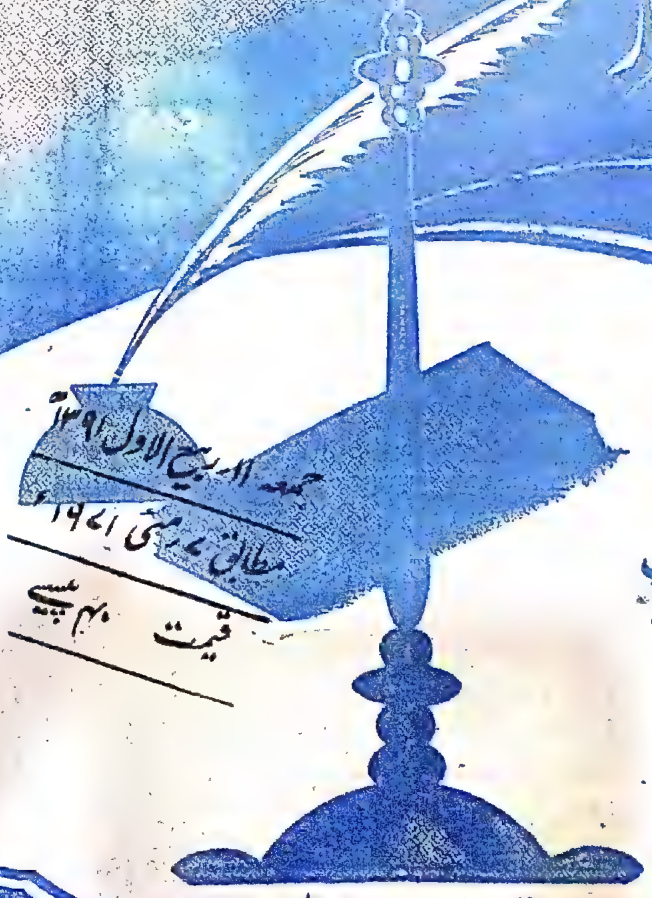

مسلمانوں میں حفاظت اسلام کا علمبردار

جمعہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

مطابق ۷ مئی ۱۹۷۱ء

قیمت ۴۰ پیسے

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

قیمت ۲۰ پیسے

مکرر از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

(ندیم راؤ)

ایک عاشقِ رسولؐ کی نمازِ جنازہ

پچاس ہزار افراد کا عظیم اجتماع

۲ اپریل کو بذریعہ ٹیلیفون دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان میں یہ روح فرسا اور اندوہناک خبر موصول ہوئی کہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان دن کے سوا دو بجے انتقال فرما گئے۔ جس نے یہ خبر سنی وہ دم بخود رہ گیا یقین نہیں آرہا تھا کہ مولانا محمد علی صاحب کا وصال ہو گیا۔ مولانا کی مصروفیات اور کثرت مشاغل کی وجہ سے یہ خیال بار بار گذرتا تھا کہ مولانا کو دل کا دورہ پڑا ہوگا۔ اس وجہ سے پریشانی زیادہ ہوگی۔ جب ملتان رابطہ قائم کیا گیا تو اس وقت یہ خیال یقین میں تبدیل ہوا۔ ہمیں بتایا گیا کہ مولانا کی نماز جنازہ جمعرات کے دن نو بجے ادا کی جائے گی۔ چنانچہ چند ساتھیوں نے راتوں رات جانے کی تیاری کرلی۔ رات بارہ بجے سوار ہوئے اور صبح پونے سات بجے ملتان پہنچ گئے

مولانا کی وفات کی خبر اگرچہ ریڈیو پاکستان سے نشر نہیں ہوئی۔ علامہ اقبال ڈے کی وجہ سے اخبارات کی بھی چھٹی تھی۔ تاہم یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی اور مولانا کے عقیدت مند دیوانہ وار سوئے ملتان روانہ ہوئے۔

ہم جس بس میں سوار ہوئے۔ اس میں رش بہت زیادہ تھا۔ ساہی وال، چیچہ وطنی اور میاں چنوں سے جو دوست سوار ہوئے ملتان تک ان کو بیٹھنے کی جگہ میسر نہ آسکی۔

ملتان پہنچنے والوں کے دو ہی مرکز تھے۔ ایک دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان جہاں مولانا کو آخری غسل دیا جارہا تھا۔ دوسرا دفتر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کچھ لوگ مدرسہ قاسم العلوم کا رخ کررہے تھے۔ اور کچھ ایسے تھے۔ جو نماز جنازہ پڑھنے کے لئے پہلے سے ہی قلعہ کہنہ قاسم باغ میں پہنچے ہوئے تھے۔ تاکہ اگلی صفوں میں جگہ مل سکے۔

ہم نے جب ملتان شہر میں قدم رکھا، تو یوں محسوس ہوا، جیسے ملتان کے در و دیوار، مکانوں اور دکانوں پر اداسی چھائی ہوئی ہے۔ اور حقیقتاً تھا بھی ایسا ہی۔ ہر دل سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ مولانا مرحوم کے عقیدتمندوں کو شگفتہ اور نورانی چہرے مولانا کے غم میں مرجھائے ہوئے نظر آرہے تھے۔ دفتر تحفظ ختم نبوت جہاں مولانا مرحوم اپنے مبلغین کو ہدایات دیا کرتے اور پروگرام تیار کرتے تھے۔ جہاں منکرین ختم نبوت کے چھوٹے دلائل کے تار و پود بکھیرے جاتے اور مبلغین کو عقلی و نقلی دلائل سے باطل کی سرکوبی کے لئے تیار کیا جاتا تھا، آج وہی دفتر ماتم کدے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ نالہ و شیون کا مرکز تھا۔ سسکیاں اور آہیں تھیں۔ مبلغین کی حالت اس یتیم کی مانند تھی جس کا سر اس کے شفیق باپ کے سائے سے محروم ہو گیا ہو۔ علماء کرام جو دور دراز علاقوں سے سفر کرکے وہاں پہنچے ایک دوسرے کو لپٹ کر رونے لگ جاتے۔

کچھ بزرگ تسلیاں دینے میں مصروف تھے۔ ساڑھے آٹھ بجے مولانا کی چارپائی کو اسی دفتر سے اٹھایا گیا۔ جو انہوں نے بڑی محبت کے ساتھ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے تیار کرایا تھا۔

آہ! اگر دفتر کے در و دیوار کو قوت گویائی ملتی تو وہ بھی مولانا کی جدائی کے غم میں دھاڑیں مار مار کر روتے، لیکن اس دنیا میں کسی کو دوام نہیں حاصل نہیں۔ جدا یا ایسے ایک دن جانا بھی ضرور ہے۔ بہرحال مولانا کی میت کو دفتر کے در و دیوار نے حسرت بھری نگاہوں سے الوداع کہا اور ہزاروں عقیدت مند جن کی زبانیں کلمہ شریف اور درود شریف کے ورد میں مشغول تھیں۔ اپنے محبوب راہنما کو ہاتھوں پر اٹھا کر قلعہ کہنہ ابن قاسم باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ مقامی انتظامیہ نے راستے میں چھوٹے کاروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ہجوم کی کثرت کی وجہ سے ٹریفک کا نظام معطل تھا۔ دفتر سے قلعہ تک دو فرلانگ کا راستہ تھا جو پون گھنٹے میں طے کیا گیا۔ مولانا کے جنازے کی خصوصیات میں سے یہ بات بہت اہم ہے کہ اس میں پاکستان کے سرکردہ علماء کرام نے شرکت کی تھی۔ راستے میں چلنے والے مسافر بھی دیوانہ وار ہجوم کو چیرتے ہوئے چارپائی کی طرف بڑھتے اور ہاتھ لگانے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ مکانوں اور دکانوں کی چھتوں پر بچے بوڑھے، جوان، عورتیں ہزاروں کی تعداد میں مولانا کی چارپائی کو ٹکٹکی باندھے عقیدت و محبت سے دیکھ رہے تھے راستے میں

> **مبلغین کی حالت اس یتیم کی مانند تھی جس کا سر اس کے شفیق باپ کے سایہ سے محروم ہو گیا ہو**

بعد یہ ہدایت دی جارہی تھی کہ اب اتنے منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ چنانچہ جب نو بجے تو تمام صفیں سیدھی ہو چکی تھیں انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ جو عقیدت و محبت کے جذبات لئے امڈا چلا آتا تھا۔ اعلان ہوا کہ مولانا کی نماز جنازہ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری (ساہیوال) پڑھائیں گے۔ جب اعلان مولانا نے نماز جنازہ پڑھائی۔

ریڈیو پاکستان کا افسوسناک مظاہرہ

مولانا کی وفات کے بارے میں اعلان کرنے کے لئے ریڈیو پاکستان ملتان کی منتظمہ سے بار بار مطالبہ کیا گیا کہ مولانا مرحوم کے پاکستان میں لاکھوں عقیدتمند ہیں، ریڈیو پاکستان سے مولانا کی وفات کی خبر نشر کی جائے۔ انہوں نے کراچی سے بار بار رابطہ قائم کیا۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مولانا کی وفات کی خبر ریڈیو پاکستان کراچی سے نشر نہیں کی گئی اور اس طرح لاکھوں عقیدتمند جنازے میں شرکت کی سعادت سے محروم رہ گئے۔

دوسری نماز جنازہ

مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی دو نماز جنازہ ادا کی گئی تھیں

(باقی صفحہ پر)

دفتر ختم نبوت

جہاں مولانا محمد علی مرحوم

مبلغین کو ہدایات جاری

کرتے تھے ایک ماتم کدہ

نظر آرہا تھا

جہاں جہاں سے جنازہ گذرا تو لوگ پھولوں کی پتیاں برسا کر عقیدت و محبت کا اظہار کرتے تھے۔

جس وقت جنازہ چوک گھنٹہ گھر پہنچا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ انسانوں کا ایک جم غفیر سمٹ سمٹا کر ملتان میں اکٹھا ہو گیا ہے۔ مولانا کا جنازہ پونے نو بجے کے قریب قلعہ پر پہنچا۔ جہاں پہلے ہی ہزاروں آدمی جمع تھے۔ سب سے آگے لاؤڈ اسپیکر نصب تھا۔ جہاں سے لوگوں کو ہدایات جاری کی جارہی تھیں۔ صبر کی تلقین کے ساتھ ضبط و نظم اور صفوں کو سیدھا کرنے کا اعلان کیا جارہا تھا۔ ٹھیک نو بجے جنازہ پڑھنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اور ہر تین منٹ کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۷۱ء - قیمت ۴۰ پیسے

مرتب و انچارج
محمد حنیف
سہارنپوری

آہ! مولانا محمد علی جالندھریؒ

"ایک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے"

پنجاب کے حریت پسند اور سامراج دشمن مسلمانوں نے ۱۹۲۹ء میں دریائے راوی کے کنارے آزادی کی جدوجہد اور اسلام کی سربلندی کے لئے جانبازوں کا ایک قافلہ "مجلس احرار اسلام" کے نام سے ترتیب دیا تھا۔

اس مجلس کا پہلا جلسہ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو لاہور میں چودھری افضل حق مرحوم کی زیر صدارت منعقد ہوا، اور اس کے پہلے صدر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے تھے۔

اس قافلہ احرار کے ابتدائی کارکنوں میں ایک فعال اور سرگرم شخصیت مولانا محمد علی کی تھی جو مولانا محمد علی کے نام سے مشہور ہوئی یہ عظیم شخصیت جو اپنے معاصرین میں بلند تر مقام کی حامل ہو چکی تھی ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء کو چند دن کی علالت اور دورۂ قلب کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے ؟

احرار کا یہ قافلہ قیام پاکستان کے بعد مختلف حلقوں میں تقسیم ہو کر اپنے اپنے ذوق کے مطابق دینی خدمات کے مختلف شعبوں میں بٹ گیا تھا۔ مولانا محمد علی جالندھری نے اپنے لئے ختم نبوت کا دائرہ پسند کیا اور آخر دم تک اس مقصد کے ساتھ وابستہ رہے۔

مقصد کے ساتھ عشق کی یہ قابل تقلید مثال ہے۔

مولانا کے ساتھ احرار کی تاریخ کا ایک باب ختم ہو گیا ہے اور وہ اس عظیم اور مقدس تحریک کی ایک سنہری داستان اپنے سینہ میں لئے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔

کاش ان کے رفقاء میں سے کوئی ان سے یہ داستان حاصل کر کے صفحۂ قرطاس پر رقم کر لیتا۔

یہ بات ایک حسرت ناک المیہ سے کم نہیں ہے کہ پنجاب کی یہ عظیم تحریک احرار، جس نے بیک وقت حریت و جہاد کا علم بلند کیا، پنجاب کے مسلمانوں کا نام روشن کیا اور ختم نبوت کے منکرین کا آخری حد تک تعاقب کرتی رہی، اس کی تاریخ دھندلکوں میں گم ہوتی جا رہی ہے اس کے قدیم و آزمودہ کار رہنما ایک ایک کر کے دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور اب شاید اس قافلہ کے آخری فرد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رہ گئے ہیں (اللہ تعالیٰ مولانا کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے)

کمال - ۲۲ اپریل ۱۹۷۱ء

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا حبیب اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

احمد حسین کمال

نظر باز گشت

اب جبکہ مشرقی پاکستان میں حالات قریباً کنٹرول میں آچکے ہیں اور علیحدگی پسندوں و بھارتی مداخلت کاروں کا بڑی حد تک صفایا کیا جا چکا ہے، نامناسب نہیں ہوگا اگر چند ایک پچھلی باتوں کا جائزہ لے لیا جائے تاکہ مستقبل میں اٹھائے جانے والے اقدامات صحیح سمت کی جانب اٹھیں۔

سب سے پہلے میں جمعیۃ علماء اسلام کے گذشتہ رویہ کے ان پہلوؤں کا ذکر کروں گا، جنہیں بجا طور پر پاکستان کی وحدت و سالمیت کا ضامن و محافظ اول کہا جا سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام وہ واحد جماعت ہے۔ جس نے انتخابی سرگرمیوں کے آغاز سے ہی انتہا پسندیوں سے اجتناب کرتے ہوئے ملک کی سلامتی و وحدت کے موقف کو اولیت دی اس کا منشور اس امر کا شاہد ہے کہ اس نے سب سے زیادہ زور اسلامی شریعت کے نفاذ اور غریب عوام کسانوں و مزدوروں کے حقوق کے حصول پر دیا کہ پاکستان کی سلامتی و وحدت کی بنیاد اسلام اور غریب عوام پر ہی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے انتخابی کشمکش میں کسی بھی فریق کی طرفداری سے اپنا دامن بچاتے ہوئے اپنی اپیل و دعوت کو صرف اسلام اور عوام کے حقوق کے حصول کی جد و جہد و پروگرام پر مرکوز رکھا۔ تاہم انتخابی سرگرمیوں کے دوران اس نے یہ بات واضح طور پر کہہ دی تھی کہ نہ تو اسلام کے نام کے پردے میں سامراجی مقاصد کو پروان چڑھنے دیا جائے گا۔ نہ اسلام کی جگہ سوشلزم، کمیونزم وغیرہ کسی نظریہ و نظام کو کامیاب ہونے دیا جائے گا اور نہ کسی ایسے انتظام کو قبول کیا جائے گا۔ جس سے پاکستان کی مرکزیت و وحدت مجروح ہوتی ہو۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ انتخابات کے فوراً بعد کامیاب ہونے والے جمعیۃ کے امیدواروں نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ اسلام پر مبنی دستور کے سوا کسی دستور کی حمایت نہیں کریں گے۔ اور خود اس مقصد کے لئے ایک دستوری فارمولا اسمبلی میں پیش کریں گے۔ نیز وہ عوامی لیگ کے ۶ نکات کے پروگرام سے بھی اتفاق نہیں کرتے۔ اس لئے کہ اس میں دو نکتے ایسے ہیں جن سے مرکز کمزور ہو سکتا ہے

انتخابات کے بعد ۶ نکات سے متعلق تنقیدی آواز سب سے پہلے جمعیۃ نے بلند کی۔ اور تمام سیاسی رہنماؤں حتیٰ کہ حکومت سے بھی پہلے قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب نے ۶ نکات کے نقصان دہ پہلوؤں کی نشان دہی کی۔

۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو صوبائی انتخابات مکمل ہوئے اور اس کے ۵ دن بعد ہی یعنی ۲۲ دسمبر کو جبکہ یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ عوامی لیگ کو اکثریت کے ساتھ قومی اسمبلی میں اور غالب اکثریت کے ساتھ مشرقی پاکستان کی صوبائی اسمبلی میں کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ پشاور سے جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی جناب مفتی محمود صاحب نے پریس کے نام اپنا وہ اہم بیان جاری کیا جس میں ۶ نکات سے متعلق جمعیۃ کا واضح موقف بیان کیا گیا تھا۔

مفتی صاحب کے اس بیان کو پیپلز پارٹی کے ترجمان روزنامہ مساوات لاہور نے اپنی ۲۳ دسمبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں آخری صفحہ پر اس سرخی کے ساتھ شائع کیا۔

"جمعیۃ علماء اسلام نے چھ نکاتی پروگرام مسترد کر دیا"

"مرکز مضبوط ہونا چاہیئے"

مفتی صاحب کا پشاور میں بیان"

(روزنامہ مساوات لاہور ۲۳ دسمبر ۱۹۷۰ء)

انتخابات کے بعد اس وقت تک کسی بھی جماعت اور اس کے کسی بھی قائد نے ۶ نکات کے بارے میں اتنا کھل کر بیان نہیں دیا تھا۔ جیسا کہ مفتی محمود صاحب کا ۲۳ دسمبر کا یہ بیان تھا۔ اور ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء تک بھی کسی جماعت نے حتیٰ کہ پیپلز پارٹی کے چیئرمین بھٹو صاحب اور ان کے کسی رفیق نے بھی ۶ نکات کے بارے میں اتنا کھل کر بیان نہیں دیا۔

مفتی صاحب کا یہ بیان جمعیۃ علماء اسلام کی اس پالیسی کی اساس پر اس نے ۲۴ مارچ تک صدر کی کوششوں اور کالعدم عوامی لیگ و پیپلز پارٹی کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی جد و جہد میں اپنا سیاسی کردار انجام دیا

۶ نکات کی وہ مخالفت جو انتخابی مہم کے دوران بعض حلقوں کی طرف سے کی گئی۔ اس کی حیثیت حریفانہ انتخابی کشمکش سے زیادہ نہیں تھی۔

اور انتخابات کے بعد جن گروہوں نے ۶ نکات پر مذاکرات و سمجھوتہ کی کوششیں کیں۔ ان کا رویہ بھی ۶ نکات کے بارے میں واضح ناقدانہ نہیں کہا جا سکتا۔

البتہ مفتی محمود کے ۲۳ دسمبر ۱۹۷۰ء کے بیان کو چھ نکات سے پیدا ہونے والے خطرات کی نشاندہی کرنے والا واضح موقف کہا جائے گا اور مضبوط مرکز کے قیام کی ٹھوس پالیسی قرار دیا جائے گا۔

ذیل میں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کے چند ایک ان بیانات کے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں انہوں نے کالعدم عوامی لیگ کے نکات سے متعلق اپنے موقف و پالیسی کا کھلے الفاظ میں اظہار کیا ہے۔ یہ بیانات انتخابات کے بعد مختلف اوقات میں دیئے گئے۔

۶ نکات مسترد اور مضبوط مرکز

۲۲ دسمبر کا بیان

"مفتی محمود نے آج پشاور میں ایک خصوصی انٹرویو میں مزید کہا کہ آئندہ دستور کو لازمی طور پر قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہیئے اور اس میں مرکز کو کافی اختیار دینے کی ضمانت بھی ہونی چاہیئے۔ تاکہ ملکی سالمیت کو نقصان نہ پہنچے۔

مفتی محمود نے عوامی لیگ کے چھ نکاتی پروگرام کو مسترد کر دیا اور توقع ظاہر کی کہ عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن اپنے چھ نکات میں ترمیم کرنا قبول کر لیں گے۔

انہوں نے چھ نکات کے مطابق دو الگ الگ کرنسیوں کا حوالہ دیا اور کہا کہ اس کو قبول کرنے کا مطلب دو الگ الگ ملکوں کو تسلیم کرنا ہوگا۔

انہوں نے ٹیکس لگانے کے اختیارات بھی مرکز کی تحویل میں رکھنے پر زور دیا۔

انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت بھی سرمایہ داری اور زمینداری کے نظاموں کو ختم کر کے رہے گی"۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۲۳ دسمبر ۱۹۷۰ء)

۶ نکات کو من و عن تسلیم نہیں کیا جا سکتا

۱۸ فروری ۱۹۷۱ء کی تقریر

ملتان میں دیئے گئے ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے مفتی محمود صاحب نے کہا۔

"اس وقت ملکی حالات ۱۹۶۵ء سے بھی زیادہ خطرناک ہیں اور ملک انتہائی نازک موڑ سے گذر رہا ہے۔ اس لئے ہمیں ایک سیاسی کارکن اور محب وطن شہری کی حیثیت سے کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے جس سے ملکی سالمیت کو گزند پہنچنے کا احتمال ہو۔

انہوں نے کہا کہ ملک کے تمام حصوں کو متحد رکھنے کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہیئے اور ہم یہ کوشش آخری وقت تک جاری رکھیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اگرچہ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ بات ظاہر ہے کہ شیخ مجیب الرحمٰن اور مسٹر بھٹو اپنے اپنے موقف پر اڑے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمیں توقع ہے کہ قومی مفادات کے لئے اپنے موقف میں لچک پیدا کر لیں گے اور ملکی سالمیت کو بچا لیں گے۔

انہوں نے کہا کہ شیخ مجیب کے ۶ نکات میں ترمیم کی گنجائش ہے۔

انہوں نے شیخ صاحب اور مسٹر بھٹو سے پھر دردمندانہ اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے موقف پر نظر ثانی کریں۔

انہوں نے کہا کہ تمام منتخب ارکان اسمبلی کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنی چاہیئے تاکہ مل جل کر بیٹھنے سے متنازعہ مسائل کے حل کی راہ نکل سکے۔

انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ عوامی لیگ کے ۶ نکات میں سے دو نکات کا موجودہ صورت میں تسلیم کرنا انتہائی غلط بات ہے۔ کیونکہ یہ دونوں نکات قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر مرکز کے پاس خارجہ پالیسی رہنے دی جائے اور صوبوں کو غیر ممالک سے تجارت کی اجازت دی جائے تو یہ بات انتہائی طور پر ناقابل عمل ہوگی۔ اسی طرح اگر ٹیکس لگانے کے اختیارات اگر مرکز کے پاس ہوں اور ٹیکس وصول کرنے کے اختیارات صوبوں کے پاس رہنے دیئے جائیں تو اس طرح بھی صورت

حل قابل عمل نہیں ہوگی"۔

(روزنامہ امروز ملتان ۱۹ فروری ۱۹۷۱ء)

عوامی لیگ کے رویہ پر اظہار افسوس

مجلس شوریٰ کی قرارداد

۲۵ فروری ۱۹۷۱ء کو پشاور میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے درج ذیل قرارداد منظور کی۔ اجلاس میں جمعیۃ کے منتخب ارکان اسمبلی بھی شریک ہوئے۔

"ایک طویل قرارداد میں جمعیۃ نے صدر یحییٰ سے ملک میں موجودہ آئینی بحران کو ختم کرنے کے لئے سیاسی رہنماؤں، آئینی و اقتصادی ماہروں کی گول میز کانفرنس طلب کئے جانے کی تجویز پیش کی ہے اور کہا ہے کہ اگر اس کانفرنس میں بھی تعطل دور نہ ہو سکے تو قومی اسمبلی کا اجلاس اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے جب تک کہ صاف دلی اور باہمی مشورے سے متفقہ فارمولا تیار نہیں کر لیا جاتا۔ آئین پر اتفاق رائے کے بغیر اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد سے ملک کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تاہم اگر موجودہ حالات میں قومی اسمبلی کے اجلاس کا انعقاد قومی مفاد کے مطابق ہے تو جمعیۃ اسلامی آئین بنانے کی صفات کے لئے اجلاس میں شرکت کریگی۔ موجودہ آئینی تعطل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ نے کہا ہے کہ اگر یہ بحران طویل ہو گیا۔ تو اس سے ملک کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس لئے جمعیۃ نے عوامی نمائندوں سے قوم کو داخلی و خارجی سازشوں سے بچانے کے لئے آگے آنے کی اپیل کی ہے۔ جمعیۃ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ ایک طرف تو اکثریتی پارٹی عوامی لیگ اپنے ۶ نکاتی پروگرام پر آئین بنانے پر مصر ہے اور وہ اس میں کوئی لچک پیدا نہیں کرنا چاہتی اور دوسری طرف مغربی پاکستان کے قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت نے اسمبلی کے اجلاس کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے مسئلہ پیچیدہ ہو گیا ہے۔ جمعیۃ موجودہ حالات میں قومی اسمبلی کے اجلاس سے مطمئن نہیں کیونکہ قانونی ڈھانچہ کے حکم کے تحت اگر دو ایک سو بیس دن میں آئین بنانے میں ناکام رہی تو اسمبلی ٹوٹ جائیگی اگر مغربی پاکستان کے ارکان عوامی لیگ کی طرف سے ۶ نکات پر مبنی آئین مسلط کرنے کی کوشش کے بعد اسمبلی کے اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے یا یہ آئین قانونی ڈھانچے کی دفعات کے مطابق نہ ہوا تو مقررہ میعاد میں آئین سازی ممکن نہیں ہو گی۔ غیر یقینی حالات میں اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد سے زبردست خطرات لاحق ہو سکتے ہیں"۔

(روزنامہ امروز ملتان ۲۶ فروری ۱۹۷۱ء)

۶ نکات میں تبدیلی نہ ہوئی تو ہم اجلاس سے اٹھ کر واپس چلے آئینگے

۱۷ فروری ۷۱ء

کراچی ۱۷ فروری (ریڈیو پاکستان) جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مفتی محمود نے کہا ہے کہ میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے قبل عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمن سے ملاقات کرنے کے لئے ڈھاکہ جاؤں گا۔ اور انہیں اس بات پر رضامند کرنے کی کوشش کروں گا کہ وہ اکثریتی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے ملک کی سالمیت و یکجہتی کی خاطر اپنے ۶ نکات میں ترمیم کریں اور آئین سازی کے لئے کوئی متفقہ فارمولا تلاش کریں۔

انہوں نے کہا کہ اگر میں اپنے مقصد میں ناکام ہو گیا تو ۶ نکات پر مبنی آئین کسی صورت مسلط نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اور ہم قومی اسمبلی کی کارروائی میں شریک نہیں ہوں گے۔

مفتی محمود نے شیخ مجیب الرحمن اور پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے اپیل کی کہ وہ آئین سازی کے لئے کوئی متفقہ فارمولا تلاش کریں۔

انہوں نے کہا کہ عوامی لیگ کے ۶ نکات کو حرف بہ حرف تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ بیرونی تجارت اور ٹیکس کاری کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اگر صوبوں کو غیر ملکی تجارت کا اختیار دے دیا گیا تو اس سے مرکز اور صوبوں کی انتظامیہ کے درمیان کشمکش شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح ٹیکس لگانے کا اختیار مرکز کو نہ ملا، تو وہ بلوچستان اور سرحد ایسے صوبوں کو کوئی مدد نہیں دے سکے گا۔ اس سے مرکز کی دفاعی صلاحیت بھی متاثر ہو گی۔

مفتی محمود نے صدر یحییٰ سے اپیل کی کہ وہ دونوں لیڈروں کے اختلافات ختم کرائیں۔

اے، پی، پی کی اطلاع کے مطابق مفتی محمود نے آج ملتان میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر بھٹو اور شیخ مجیب الرحمن سے اپیل کی کہ وہ قومی اتحاد اور سالمیت کی خاطر اپنے رویہ میں لچک پیدا کریں۔

انہوں نے کہا کہ مسٹر بھٹو کو عوامی لیگ کے ۶ نکات پر جو اعتراضات ہیں۔ میں ان پر مسٹر بھٹو کا حامی ہوں لیکن قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے کے سوال پر ان سے متفق نہیں ہوں"۔

(روزنامہ حریت کراچی ۱۹ فروری ۷۱ء)

تعزیتی بیانات اور قراردادیں

مولانا محمد علی جالندھری کی وفات پر ملک بھر سے اکابر حضرات کے تعزیتی بیانات اور جماعتوں کی قراردادیں اخباری کاغذ کی کمیابی کی بناء پر روک لی گئی ہیں۔ انشاء آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

شذرات

اب کسے رہنما کرے کوئی

مقبوضہ کشمیر سے اغوا کر کے لائے جانے والے بھارتی طیارے اور اغوا کنندگان کے بارے میں تحقیقاتی کمیشن نے جو انکشافات کئے ہیں۔ وہ دشمن کے خفیہ مکائد سے متعلق ایک ایسی دستاویز ہیں، جس کے آئینہ میں ان افراد و گروہوں کی ہنگامہ پرور سرگرمیوں کی اصلیت و حقیقت کو دیکھا و سمجھا جا سکتا ہے۔ جن کے ذریعہ ایسے افراد و گروہ عوام کو گمراہ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

اس طیارے کے اغوا کے بارے میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مفتی محمود صاحب وہ تنہا رہنما ہیں جنہوں نے اس وقت اس امر کی کھل کر نشان دہی کر دی تھی۔ کہ اس طیارے کے اغوا میں خود بھارت کا ہاتھ ہے اور اب مفتی صاحب کی اس پیش قیاسی کی تصدیق و تائید تحقیقاتی کمیشن نے بھی کر دی ہے۔

قومی رہنمائی کے یہ ہی وہ نازک مقامات ہیں، جہاں حقیقت پسندی اور جذبات پرستی کے درمیان فرق کر کے صحیح صورت حال کی نشان دہی کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے بیشتر قائدین اس فہم و دانش سے یکسر عاری ثابت ہوئے ہیں۔

یہ ہی واقعہ جس کی اصلیت تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ میں یہ ظاہر ہوئی ہے کہ بھارت اس طرح پاکستان کو مواصلاتی نقصان پہنچا کر مشرقی پاکستان میں علیحدگی پسند تحریک کو تقویت دینا چاہتا تھا۔ لیکن بھارت کے اس مکر کا شکار ہمارے کیسے رہنما اور جماعتیں بن گئیں جنہوں نے طیارہ اغوا کرنے والے مجرمین کو نہ صرف قومی ہیرو بنا ڈالا بلکہ لاہور و گوجرانوالہ وغیرہ مقامات میں ان کے فاتحانہ جلوس اور جلسے تک منعقد کر ڈالے، اور پیپلز پارٹی کے رہنما جناب بھٹو صاحب بنفس نفیس ان اغوا کنندگان کو مبارکباد دینے اغوا شدہ طیارے تک تشریف لے گئے۔ کیا یہ کوتاہ بینی اور کم اندیشی کی بدترین مثال نہیں ہے۔

۲۲ اپریل ۱۹۷۱ء

چین امریکہ دوستی کا آغاز

بیس سال کے بعد امریکہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہو رہا ہے کہ جمہوریہ چین کے وجود کو تسلیم کرنا نہ صرف ضروری ہے بلکہ امن عالم کے لئے اس کے ساتھ خوشگوار تعلقات کا قیام بھی لازمی ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ بیس سال کے بعد وہ کون سے نئے عوامل پیدا ہو گئے ہیں۔ جس نے امریکہ کو چین کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کے منصوبہ پر مجبور کر دیا ہے

(باقی صفحہ پر)

ختم نبوت کی تحریک قیامت تک اسی طرح جاری رہیگی

حافظ الحدیث حضرت درخواستی

رپورٹ محمد حنیف سہارن پوری

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں بعد نماز عشاء مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کی صدارت قاری عبداللطیف صاحب کی تلاوت اور مولانا محمد شریف ماہی کی نظم سے ایک تعزیتی اجلاس کا آغاز ہوا

سب سے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ملتان کے اہلحدیث عالم دین مولانا عبدالرشید صدیقی نے کہا کہ آج ہم یہاں اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری مرحوم کو خراج عقیدت پیش کریں۔ ہمیں اپنے اس محبوب راہنما کی جدائی کا صدمہ اس لئے ہے کہ مولانا نے ملتان کے اس علاقے میں دین کی اشاعت، ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بہت اہم کارنامے انجام دیئے ہیں۔ مولانا کے کارنامے ہمارے لئے یادگار اور مشعل راہ ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو نبھائیں جو مولانا نے ہمارے سپرد کی ہیں۔ ان کے بعد ثناء اللہ بھٹہ صاحب نے خطاب کیا۔

مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری جامعہ رشیدیہ ساہی وال

مولانا نے پُرنم لہجے میں حاضرین کو یہ شعر سنایا

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بعد ازاں آپ نے کہا کہ مولانا محمد علی صاحب کی زندگی ان کے کارنامے، ان کی سیرت ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہے۔ اصل کام مولانا کا وہ مشن اور نصب العین ہے جو مولانا نے اپنایا۔ اگر ہم نے ان کے مشن کو زندہ و تابندہ رکھا تو یہ مولانا کے لئے ان کی قبر میں راحت کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ ہوگا۔

مولانا نے درد انگیز لہجہ میں کہا کہ سب سے بڑی افسوسناک بات یہ ہے۔ جو اکابر ہم سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں بدقسمتی سے ہم ان کی جگہ کو پُر نہیں کر سکے۔ مولانا ہم سے اس دور میں رخصت ہوئے ہیں۔ جبکہ فتنہ مسیح الدجال پوری قوت سے اپنے لاؤ لشکر سمیت امت مسلمہ کو گمراہ کرنے میں مصروف ہے۔

مولانا محمد علی اس سب سے بڑے فتنہ کے سب سے بڑے مخالفین میں سے تھے۔ جن پر اس فتنہ کی عیاریاں اور مکاریاں پوری طرح عیاں تھیں۔

مولانا حبیب اللہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت مولانا کو بہترین خراج عقیدت پیش کرنے کا طریقہ صرف ایک ہی ہے کہ ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ ہم اس مشن کو زندہ رکھیں گے جو مولانا چھوڑ کر گئے ہیں۔ اور جس کے لئے مولانا نے زندگی کا اکثر حصہ قربان کر دیا ہے۔ مولانا موصوف نے کہا کہ میں آپ سب حضرات کو یقین دلاتا ہوں کہ میں مسئلہ ختم نبوت کیلئے ہر قسم کی قربانی دونگا چاہے مجھے اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتوں اور دار و رسن کی کلفتوں سے ہی کیوں نہ گذرنا پڑے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب

اگرچہ تمام علماء و مبلغین ہی غمگین اور اداس نظر آتے تھے۔ تاہم مولانا قاسمی صاحب کو مولانا سے جو تعلق تھا۔ اس کی وجہ سے مولانا قاسمی بہت زیادہ غمگین تھے۔ وہ بار بار یہ تذکرہ کرتے رہے کہ آج موت نے ہم سے ہماری قیمتی متاع چھین لی۔ آج ہم سب یتیم ہو گئے۔ انہوں نے بھی تذکرہ کیا کہ اب ہم میں صرف دو شخصیتیں باقی رہ گئی ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہمارے اکابر کی یاد تازہ ہو جایا کرے گی اور ہمیں تسکین قلب حاصل ہوگی۔ ایک حضرت درخواستی اور دوسرے حضرت ہزاروی۔ مولانا قاسمی کی تقریر میں درد اور سوز بھی تھا اور عقیدت و محبت کے جذبات بھی اگرچہ مولانا کی اصل تقریر گم ہو گئی تاہم میں مولانا کے خیالات اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

مولانا قاسمی نے کہا کہ:

مولانا محمد علی صاحب کی شخصیت ایک جامع الصفات شخصیت تھی۔ وہ ہمارے اکابر کی ایک زندہ علامت تھے۔ ہمارے اکابر جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان میں اکثر ایسے بزرگ ہیں۔ جن کو نہ ہم نے دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے مستفیض ہونے کا موقعہ مل سکا ہے۔

ہمیں مولانا محمد علی صاحب جالندھری جیسے بزرگ یہ بتایا کرتے تھے کہ بیٹا ہمارے اکابر کی زندگی ایسی تھی ان کا درس و تدریس کا طریقہ اور طرز تبلیغ یہ تھا۔ آہ آج اکابر کی وہ علامت ہم میں نہیں ہے۔ مسائل کی پیچیدگیاں اس انداز سے کون سلجھایا کرے گا۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ مولانا کا صدقہ جاریہ ختم نبوت کی جماعت اور یہ دفتر ہے۔ ہم آج یہ عہد کرتے ہیں کہ مولانا کے اس صدقہ جاریہ کو زندہ رکھا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

انہوں نے کہا کہ مولانا کا دماغ ختم نبوت کے لئے سوچتا اور ان کا دل ختم نبوت کے لئے دھڑکتا تھا۔ انہوں نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت اس کا ثبوت مہیا کر دیا، اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنے دھڑکتے ہوئے دل کا نذرانہ پیش کر دیا۔ دنیا کا قاعدہ یہ ہے کہ یہاں اپنی پیاری محبوب چیز کے حضور مال کا نذرانہ دیا جاتا ہے۔ لیکن مولانا نے اپنے جسم کی سب سے قیمتی چیز دل کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

قاسمی صاحب نے کہا کہ مولانا کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم مولانا کے مشن کو زندہ رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ادنیٰ رضاکار ہوں اور اپنے اکابر حافظ الحدیث حضرت درخواستی اور قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب کی موجودگی میں اعلان کرتا ہوں کہ ختم نبوت کی جماعت مسئلہ ختم نبوت کے لئے جب بھی ہمیں پکارے گی ہم فوراً لبیک کہیں گے۔ اور مسئلہ ختم نبوت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینگے۔

امیر شریعتؒ کے حقیقی جانشین مولانا محمد علی مرحوم ہی تھے

(مولانا محمد لقمان)

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری جو اس ادارہ اور جماعت کے امیر تھے۔ ان کے متعلق صرف ایک ہی بات عرض کرتا ہوں کہ پاکستان میں جب بھی دیوبندی بریلوی یا شیعہ سنی جھگڑا ہوتا تھا تو مولانا کی شخصیت ہی ایسی تھی جو ہم سب کو ایک اسٹیج پر جمع کر دیتی تھی۔

قرارداد تعزیت

مولانا تاج محمود لائلپوری نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی

"اسلامیان ملتان کا یہ عظیم الشان اجتماع مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ اجتماع مولانا مرحوم و مغفور کی ان خدمات کو جو انہوں نے تحریک آزادی، تبلیغ دین اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے سرانجام دیں بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ انہیں اپنے دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ اجتماع حضرت مولانا کی وفات کو ملک اور ملت کا عظیم نقصان یقین کرتا ہے اور آج ان کے اس تعزیتی اجتماع میں اس بات کا عہد کرتا ہے کہ ان کی وفات کے بعد ان کے تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے مشن کو بہرحال جاری و ساری رکھا جائے گا۔

مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ نے فتنہ مسیح الدجال کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا

مولانا حبیب اللہ

یہ اجتماع حضرت مولانا کے صاحبزادگان اور ان کے خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کے لئے دعاگو ہے کہ حق تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے کریں

مولانا تاج محمود صاحب نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ ریڈیو پاکستان سے فلم ایکٹروں کی تو خبریں نشر ہوتی ہیں لیکن جنگ آزادی کے

تقریروں کا اصل مسودہ جو جلسہ گاہ میں تیار کیا گیا۔ ملتان سے آتے وقت بس میں گم ہو گیا تھا۔ میں نے اپنے حافظہ پر زور دے کر یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ نقل کئے ہیں جس میں غلطی کا احتمال ممکن ہے۔ اگر ان تقریروں میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اس کو مقررین حضرات کی بجائے احقر کی طرف منسوب کیا جائے اور ساتھ ہی مجھے مطلع کیا جائے۔

(محمد حنیف سہارن پوری)

...ی جاری رہیگی

حافظ الحدیث حضرت درخواستی

رپورٹ محمد حنیف سہارن پوری

انداز سے کون سلجھایا کرے گا۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ مولانا کا صدقہ جاریہ ختم نبوت کی جماعت اور یہ دفتر ہے۔ ہم آج یہ عہد کرتے ہیں کہ مولانا کے اس صدقہ جاریہ کو زندہ رکھا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

انہوں نے کہا کہ مولانا کا دماغ ختم نبوت کے لئے سوچتا اور ان کا دل ختم نبوت کے لئے دھڑکتا تھا۔ انہوں نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت اس کا ثبوت مہیا کر دیا، اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنے دھڑکتے ہوئے دل کا نذرانہ پیش کر دیا۔ دنیا کا قاعدہ یہ ہے کہ یہاں اپنی پیاری محبوب چیز کے حضور دل کا

نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری جو اس ادارہ اور جماعت کے امیر تھے۔ ان کے متعلق صرف ایک ہی بات عرض کرتا ہوں کہ پاکستان میں جب بھی دیوبندی بریلوی یا شیعہ سنی جھگڑا ہوتا تھا تو مولانا کی شخصیت ہی ایسی تھی جو ہم سب کو ایک اسٹیج پر جمع کر دیتی تھی۔

قرارداد تعزیت

مولانا تاج محمود لائلپوری نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی

"اسلامیان ملتان کا یہ عظیم الشان اجتماع مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ اجتماع مولانا مرحوم و مغفور کی ان خدمات کو جو انہوں نے تحریک آزادی، تبلیغ دین اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے سرانجام دیں بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ انہیں

اس عظیم مجاہد کی وفات کو نشر کرنا ریڈیو پاکستان کے کارپردازان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

ہمیں اس بات کا بھی افسوس ہے کہ ہم مولانا کا تعزیتی جلسہ دفتر میں کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں کی انتظامیہ نے قلعہ کہنہ ابن قاسم باغ میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔

مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری

قرارداد تعزیت کی تائید

مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری جو برسہا برس مولانا کے ساتھ کام کرتے رہے انہوں نے مولانا تاج محمود صاحب کی پیش کردہ قرارداد تعزیت کی مکمل تائید کی۔ اور کہا:۔

مولانا مرحوم تحریک آزادی کے قافلہ کے ایک فرد تھے مولانا جیسی خوبیوں کا مالک انسان صدیوں میں پیدا نہیں ہوگا۔ میں نے پندرہ سال حضرت کی خدمت میں گزارے اور ان کو نزدیک سے دیکھا۔ مولانا جماعتی کام میں شب و

مولانا مرحوم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت دل کا نذرانہ بھی خاتم النبیین کے حضور پیش کر دیا

(مولانا ضیاء القاسمی)

مرحوم کو علی پور آنے کی دعوت دی۔ پروگرام کے مطابق مولانا علی پور کے لئے تیار ہوئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ میں نے مولانا کے لئے راستہ میں ایک تربوز خرید لیا

...یت کے لئے جو قربانیاں دی ہیں وہ تاریخ میں سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہیں

قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب

...نذرانہ دیا جاتا ہے۔ لیکن مولانا نے اپنے جسم کی سب سے ...ستی چیز دل کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

قاسمی صاحب نے کہا کہ مولانا کو خراج عقیدت پیش ...نے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم مولانا کے مشن کو زندہ ...رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ادنیٰ رضاکار

امیر شریعتؒ کے حقیقی جانشین مولانا محمد علی مرحوم ہی تھے

(مولانا محمد لقمان)

...ہوں اور اپنے اکابر حافظ الحدیث حضرت درخواستی اور قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب کی موجودگی میں اعلان ...کرتا ہوں کہ ختم نبوت کی جماعت مسئلہ ختم نبوت کے لئے جب بھی ہمیں پکارے گی ہم فوراً لبیک کہیں گے۔ اور مسئلہ ختم نبوت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینگے۔

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی

...مولانا قاضی ...عبداللطیف ...صاحب اختر ...شجاع آبادی

اپنے دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ اجتماع حضرت مولانا کی وفات کو ملک اور ملت کا عظیم نقصان یقین کرتا ہے اور آج ان کے اس تعزیتی اجتماع میں اس بات کا عہد کرتا ہے کہ ان کی وفات کے بعد ان کے تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے مشن کو بہرحال جاری

مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ نے فتنہ مسیح الدجال کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا

مولانا حبیب اللہ

ساری رکھا جائے گا۔

یہ اجتماع حضرت مولانا کے صاحبزادگان اور ان کے خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کے لئے دعا گو ہے کہ حق تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

مولانا تاج محمود صاحب نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ ریڈیو پاکستان سے فلم ایکٹروں کی تو خبریں نشر ہوتی ہیں لیکن جنگ آزادی کے

روز مصروف رہے۔ عمر کا اکثر حصہ اسی سلسلہ میں گذار دیا، لیکن مولانا نے کبھی ادارے سے تنخواہ وصول نہیں کی۔ جماعت کا سارا حساب کتاب ان کے سپرد تھا کبھی ایک پیسے کا فرق نہیں آنے پایا۔ میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اگر کوئی جانشین تھا تو وہ صرف مولانا محمد علی صاحب جالندھری تھے۔

مولانا محمد علی صاحب کی شاہ صاحب سے عقیدت اور محبت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب ختم نبوت کا دفتر لوہاری دروازہ میں تھا (جہاں اب کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر ہے) میں اپنے تبلیغی دورہ سے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ دفتر کا ایک کمرہ بند ہے اور آہوں اور سسکیوں کی آواز آ رہی ہے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری تھے۔ چونکہ شاہ صاحب مرحوم اس وقت زندہ تھے اور علیل تھے، تو مولانا سجدہ میں پڑے ہوئے شاہ صاحب کی درازیٔ عمر کی دعا مانگ رہے تھے۔ مولانا سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ بھائی میں چاہتا ہوں کہ شاہ صاحب کو میری زندگی لگ جائے۔ کم از کم میری زندگی میں ہمیں وہ داغ مفارقت دے کر نہ جائیں۔ اس لئے اپنے اللہ سے ان کی درازیٔ عمر کی دعا مانگ رہا تھا

سنت رسولؐ سے عشق اور کسر نفسی

مولانا محمد لقمان صاحب نے ہی ایک واقعہ اور سنایا جو مولانا کے سنت رسولؐ سے عشق اور کسر نفسی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک مرتبہ مولانا

جب ہم علی پور اترے تو میں نے تربوز کو اٹھا لیا اور چلنے لگے مولانا نے مجھے کہا تربوز مجھے دے دیجئے۔ مولوی صاحب آپ تو علی پور کے لیڈر ہیں۔ آپ تو سب جانتے ہیں۔ جب چونکہ کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے میرے اٹھانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور نہ ہی کوئی یہ سمجھ سکے گا کہ یہ کوئی مولوی ہے میں انکار کرتا رہا۔ مولانا اصرار کرتے رہے۔ آخر مولانا کا اصرار غالب آ گیا اور میں نے بامر مجبوری تربوز ان کو تھما دیا۔ مولانا میرے گھر تک تربوز اٹھا کر چلے۔ گھر جا کر کہا۔ مولانا بعض دفعہ نفس میں غرور پیدا ہو جاتا ہے۔ میں نے اس کا یہ علاج کیا ہے نیز کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت بھی پوری ہو گئی ہے۔

قائد جمعیۃ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا خطاب

خطبہ مسنونہ ——— کل نفس ذائقۃ الموت الخ

جناب صدر! محترم بھائیو اور بزرگو! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کروں۔ مولانا محمد علیؒ آج ہم میں نہیں ہیں۔ لیکن مولانا کی شخصیت ان کی خدمات مولانا کی جفاکشی، دین کے لئے ان کی محنت، قربانی اور جدوجہد یہ ایک بہت بڑی اور وسیع تاریخ ہے۔ جو یقیناً مولانا کے حسنات میں لکھی جائے گی (باقی صـ ...)

تقریروں کا اصل مسودہ جو جلسہ گاہ میں تیار کیا گیا ملتان سے آتے وقت بس میں گم ہو گیا تھا۔ میں نے اپنے حافظہ پر زور دے کر یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ نقل کئے ہیں جس میں غلطی کا احتمال ممکن ہے۔ اگر ان تقریروں میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اس کو مقررین حضرات کی بجائے احقر کی طرف منسوب کیا جائے اور ساتھ ہی مجھے مطلع کیا جائے۔

(محمد حنیف سہارن پوری)

ان کا صدقہ جاریہ، ان کا مشن جسے آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس کا یہ دفتر ہے جو انہوں نے اس تبلیغی مشن کو کامیاب بنانے کے لئے قائم کیا۔ انہوں نے تحریک آزادی اور جہاد حریت کے لئے جو قربانیاں دی ہیں وہ بھی تاریخ میں سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ہمیں ہر اس شخص سے دلی محبت ہے۔ جس نے ملک کو فرنگی سے آزاد کرانے کے لئے خدمت کی ہے اور جس کے دل میں ایمان کے ساتھ ساتھ انگریز سے ایک رتی بھر بھی نفرت موجود ہے اور انگریز کے بغض کو وہ اپنے سینے میں جگہ دیتا ہے۔ مولانا محمد علی مرحوم ایک مضطرب دل اور دنیا بھر کے مسائل اپنے سینے میں رکھتے تھے۔ مولانا کی طبیعت بہت زیادہ حساس تھی۔ میں نے ایسی حساس طبیعت اپنے رفقاء میں سے کسی کی نہیں دیکھی۔ مولانا بہت بڑے ذہین اور بہترین مشیر تھے۔ مولانا کو فن تقریر میں بھی بہت بڑی مہارت تھی۔ وہ اگر طے کر لیتے کہ لاکھوں کے مجمع میں سے کوئی شخص اٹھ کر نہ جائے تو یقیناً ایسا ہی ہوتا تھا۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ مولانا ملک کے سب سے بڑے خطیب تھے۔

امیر شریعت اور مولانا جالندھری کی خطابت میں فرق

مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں ایک دن حضرت امیر شریعتؒ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے شاہ جیؒ سے کہا آپ کیا خطیب ہیں، خطیب تو مولانا جالندھریؒ ہیں تو شاہ صاحب نے مجھے گھور کر دیکھا اور پوچھا وہ کیسے میں نے کہا۔ شاہ جی! آپ حسب نسب کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و جمال بھی دیا ہے کہ بار بار دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ حسن صورت کے ساتھ حسن صوت بھی دیا اور قرأت کا فن بھی آتا ہے۔ شعراء کے دیوان آپ کو ازبر ہیں۔ جب آپ قرأت کرتے ہیں تو مجمع پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ آپ میں جاذبیت ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں دی ہیں۔ جس میں فن خطابت بھی ہے۔

مولانا محمد علی کو دیکھو، صورت انتہائی سادہ، نہ آواز ہے اور نہ شعر پڑھتے ہیں اور نہ آپ کی طرح حسب نسب کے مالک ہیں۔ قرآنی آیات کو بھی انتہائی سادگی سے تلاوت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک مولانا کا فن خطابت کسبی ہے اور آپ کا وہبی۔ شاہ جی نے میری یہ بات بہت سے لوگوں کو نقل کی اور بہت محظوظ ہوئے۔

مولانا مرحوم بہترین خطیب تھے۔ وہ جلسہ گاہ سے ہی مثالیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر لایا کرتے اور لوگوں کو مسائل سمجھاتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولانا خطابت کے بادشاہ تھے۔ مشکل سے مشکل مسئلہ کو رومنٹ میں سمجھا دیا کرتے تھے۔ یہ تفہیم کا مادہ میں نے مولانا سے زیادہ اور کسی مقرر اور خطیب میں نہیں دیکھا۔

مولانا مرحوم میرے لئے بہت بڑے سہارا اور ستون تھے۔ میں نے جب بھی کسی مشکل سیاسی مسئلہ کے حل کے لئے ان کو پکارا تو مولانا نے مجھے مشورے دیئے، اور میں نے ان کے مشوروں کو قبول کیا۔

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ:۔

میں نے اسی سال چنیوٹ ختم نبوت کانفرنس میں مولانا کو وعدہ دیا تھا اور کہا تھا کہ ختم نبوت کے مسئلہ میں آپ ہمارے امیر ہیں۔ جب آپ ہمیں حکم دیں گے ہم لبیک کہیں گے۔

آج مولانا ہم میں نہیں ہیں۔ میں ان کی روح کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ آج بھی ہم اس وعدہ پر قائم ہیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ ہمارا ایمان ہے۔ اگر تختۂ دار پر بھی ہمیں لٹکا دیا جائے تو ہم اس وقت بھی ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگائیں گے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ آج مولانا کے صاحبزادگان ہی صرف یتیم نہیں ہوئے بلکہ ہم سب یتیم ہیں۔ میں مولانا کے صاحبزادگان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس صدمہ میں ہم سب ایک ہیں۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا خطاب

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم کی طبیعت کی ناسازی اور مولانا محمد علی صاحب کی وفات کا صدمہ یہ دونوں ایک ہی وقت میں اکٹھے ہو گئے۔ حضرت اس کے باوجود دعا کے لئے تشریف لائے۔ دعا سے قبل آپ نے مختصر خطاب بھی فرمایا۔ لیکن آپ نے زیادہ تر توجہ اس طرف دی کہ مولانا کے مشن کے لئے کام کرو۔ آپ نے خاص طور پر قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب، حضرت مولانا لال حسین اختر، مولانا تاج محمود کو مجمع کے سامنے کھڑا کر کے مسئلہ ختم نبوت کے لئے کام کرنے کا عہد لیا۔ حضرت دامت برکاتہم نے مولانا محمد علی صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا مرحوم بہت بڑے صاحب کمال بزرگ تھے۔ صاحب کمال وہ ہوتا ہے، جس میں یہ چار خصوصیات ہوں۔

(۱) علم (۲) عمل (۳) دعوت الی الخیر (۴) استقامت علی الحق — مولانا میں یہ چاروں باتیں پائی جاتی تھیں مزید فرمایا کہ کوئی صاحب حال ہوتا ہے۔ کوئی صاحب قال۔ مولانا صاحب حال بھی تھے اور قال بھی۔ اب یہ دونوں جا رہے ہیں۔ نقال والے آ رہے ہیں۔ فرمایا کہ اگر ہم جانے والوں کی نقل بھی صحیح اتار لیں تو یہ بھی بہت بڑی بات ہے۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے امیر شریعت حضرت شاہ صاحب کی وفات پر بھی کہا تھا۔ اور اب بھی کہتا ہوں کہ یہ نہ سمجھو کہ ختم نبوت کی تحریک چلانے والا چلا گیا۔ اب تحریک ختم ہو جائے گی۔ تحریک چلانے والا خدا ہے۔ یہ تحریک قیامت تک اسی طرح جاری رہے گی۔

آخر میں نہایت رقت انگیز لہجے میں آپ نے مولانا کے لئے مغفرت کی دعا کی۔

جنازے میں شریک علماء کرام کے اسمائے گرامی

- حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ (امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
- شیخ التفسیر حضرت مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ
- قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ (ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
- حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدرسہ قاسم العلوم ملتان
- حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال
- حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتانی مدظلہ
- " " لال حسین صاحب اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان
- حضرت مولانا قریشی ... محمد صاحب تنظیم اہلسنت
- " " عبدالستار تونسوی " "
- " " قائم الدین صاحب علی پوری " "
- " " غلام قادر صاحب " "
- " " عبدالعزیز صاحب خلیفہ حضرت رائے پوریؒ ساہیوال
- حضرت مولانا علی احمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والہ
- حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر ختم نبوت
- " " حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری ساہیوال
- " " مفتی زین العابدین صاحب لائلپور
- " " نیاز احمد شاہ صاحب تلمبہ خلیفہ حضرت رائے پوریؒ
- " " محمد شریف صاحب کاشمیری خیر المدارس ملتان
- " " محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور
- " " محمد لقمان صاحب علی پور
- " " منظور احمد چنیوٹی
- " " عبدالوحید صاحب ڈھڈیاں شریف سرگودھا
- " " محمد حیات صاحب فاتح قادیان
- " " حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی
- " " سراج الدین صاحب ڈیرہ اسماعیل خان
- " " محمد شریف صاحب جالندھری
- " " تاج محمود صاحب مدیر لولاک لائلپور
- " " مجاہد الحسینی صاحب ایڈیٹر خدام الدین
- " " انیس الرحمٰن صاحب
- " " عبیداللہ احرار صاحب
- " " یعقوب احمد بآوا ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت مشرقی پاکستان

دیگر علماء کرام و مبلغین ختم نبوت

— ان بہت سی شخصیتیں بھی جنازے میں شریک ہوئی تھیں لیکن ان کے اسمائے گرامی بسیار کوششوں کے باوجود معلوم نہیں ہو سکے۔

بقیہ ——— نماز جنازہ

مولانا کے متولیوں نے دوسری نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جو مدرسہ خیر المدارس ملتان میں ادا کی گئی۔ جس کی اقتداء حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے کی۔ جو حضرات پہلی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے بھی دوسری نماز جنازہ میں شرکت کی۔

مدرسہ خیر المدارس ملتان میں مولانا کا آخری بار دیدار کرایا گیا۔ جب آپ کے چہرے کو دیکھتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے ابھی غسل کر کے آرام کر رہے ہیں اور اٹھ کر ختم نبوت کی حقانیت پر اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرمائیں گے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق مولانا کی نماز جنازہ میں دونوں مقامات پر پچاس ہزار افراد نے شرکت کی ہے آخری دیدار کے بعد حضرت مولانا مرحوم کو ہزاروں پرنم آنکھوں نے مدرسہ خیر المدارس ہی میں حضرت مولانا خیر محمد صاحب مرحوم کے برابر میں دفن کیا گیا اور اس طرح ختم نبوت کے علمبردار، تحریک آزادی کے عظیم مجاہد، سنت صدیقی کے پیروکار اور لاکھوں بلکہ کروڑوں دلوں کی عقیدت کے مرکز کو قبر نے مسرت و شادمانی کے ساتھ اپنی آغوش رحمت میں لے لیا اور علم و عمل کا وہ آفتاب لاکھوں دلوں کو غم و اندوہ میں مبتلا کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دنیا کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ ورحمۃ واسعۃ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ تحریک آزادی کے بیباک مجاہد تھے

انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں

جنگ آزادی کے نامور سپاہی اور ممتاز عالم دین مولانا محمد علی جالندھری ۲۲ اپریل ۱۹۷۱ء کو ملتان میں انتقال فرما گئے۔ وہ تقریباً ۷۶ سال قبل ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر کے ایک چھوٹے سے قصبے رائے پور آرائیاں میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم ایک نواحی قصبہ رائے پور گجراں کے جامعہ رشیدیہ میں حاصل کی۔ اکثر کتابیں مولانا خیر محمد جالندھری سے پڑھیں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کے شاگرد رشید مفتی فقیر اللہ سے بھی کسب فیض کیا۔ بعد میں آپ دارالعلوم دیوبند چلے گئے۔ جہاں مولانا محمد انور شاہ کشمیری سے حدیث کا دورہ مکمل کیا اور بیس سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو کر واپس جالندھر چلے گئے۔ بعد میں ریاست کپورتھلہ کے مشہور قصبہ سلطان پور لودھی میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ تین سال کے بعد انہوں نے اپنی خدمات حضرت مولانا خیر محمد جالندھری کے سپرد کر دیں۔ اور ان کے ساتھ مل کر مدرسہ خیر المدارس کی بنیاد رکھی۔ اور اس مدرسہ میں استاد مقرر ہوئے۔ انہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز تحریک شہید گنج سے کیا۔ اور مجلس احرار اسلام میں شامل ہو گئے۔ اپنے خلوص اور شاندار کام کی وجہ سے بہت جلد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے معتمد ساتھیوں میں شمار ہونے لگے۔ حضرت بخاریؒ نے ان کے دل میں آزادی وطن کے لئے برطانوی سامراج کے خلاف جہاد کے جذبے اور جوش کو تیز تر کر دیا۔ اور مولانا جالندھری نے ۱۹۳۱ء فوجی بھرتی کے خلاف تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ جس کی پاداش میں جیل بھیج دیئے گئے امرتسر، جالندھر، گجرات اور دوسرے شہروں کی جیلوں میں تین سال تک رہے۔ انہیں اپنے مقصد کے ساتھ اتنی لگن تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب وہ جیل میں تھے۔ ان کے والد اور دو بھائی فوت ہو گئے۔ مولانا ۱۹۴۳ء میں مستقل طور پر ملتان آ گئے اور مسجد سراجاں والی حسین آگاہی میں خطیب مقرر ہوئے۔ انہوں نے ملتان میں جمعہ ادا کرنے کی پابندی اس حد تک کی کہ بعض اوقات وہ دلی اور دوسرے شہروں سے تمام مصروفیات ختم کر کے ملتان پہنچتے تھے۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت میں آپ گرفتار ہوئے اور جیل چلے گئے۔

مولانا جالندھری نے آخری عمر عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دی۔ آپ کئی سال تک مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ رہے۔ مجلس کے پہلے صدر حضرت امیر شریعت تھے اور مولانا جالندھری ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ ۱۹۶۱ء میں امیر شریعت کی وفات کے بعد مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی صدر اور مولانا جالندھری ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی وفات کے بعد ۱۹۶۷ء میں مولانا جالندھری مجلس کے صدر اور مولانا لال حسین اختر ناظم منتخب ہوئے تھے۔ مولانا جالندھری نے عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ اور تحفظ کے لئے ملک میں مبلغین کی ایک بڑی جماعت تیار کی اور ملک سے باہر بھی مشن بھیجے۔ آج انگلستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعدد دفاتر قائم ہیں۔ جن میں سے کئی ایک دفاتر مجلس کی اپنی عمارتوں میں قائم ہیں۔ مولانا جالندھری کے پسماندگان میں تین بیٹے حافظ حبیب الرحمٰن ۳۸ سال مولانا حافظ عزیز الرحمٰن ۳۶ سال اور حافظ حفیظ الرحمٰن ۲۸ سال اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

ریڈیو پاکستان ملتان کے ڈائریکٹر صاحب سے

مورخہ ۲۱ بروز بدھ ریڈیو پاکستان کے فوجی بھائیوں کے پروگرام میں عالم لوہار کی زبان میں ایک نعت نشر ہوئی جس کا ایک مصرع یہ ہے۔

وہابی انہیا ہٹ جا پریرے
تو کی جانے نبی دا نور کیہہ اے

یہ نعت سراسر فرقہ وارانہ ہے اور اس سے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ نعت پہلے بھی گائی جا چکی ہے اس لئے ہم ریڈیو پاکستان ملتان کے ڈائریکٹر صاحب سے گذارش کرتے ہیں کہ ریڈیو پاکستان ملتان سے فرقہ وارانہ نظمیں نشر نہ کی جائیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ پہلے پہل ملتان کے ریڈیو اسٹیشن سے شیخ الادب مولانا محمد موسیٰ صاحب کا درس قرآن پاک ہوا کرتا تھا۔ اب اس کو بند کر دیا گیا ہے۔ ایک تو یہ بھی اچھا نہیں ہوا۔ اور دوسرے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی نظمیں نشر کی جا رہی ہیں۔ جس سے عوام میں ریڈیو پاکستان ملتان پر کسی خاص قسم کے نظریہ کی اجارہ داری کا رجحان پایا جاتا ہے۔

(محمد حنیف)

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تفسیر روح المعانی عربی
کی
تیسری اور چوتھی جلد بھی طبع ہو چکی ہے
طباعت عکسی ٹائپ
کاغذ دو قسم کا ہے (۱) پاکستانی امی ٹیشن آرٹ (۲) سفید گلیز

پہلی جلد	امی ٹیشن آرٹ	۲۰/۰	سفید گلیز ۱۶/۰
دوسری جلد	" "	۱۸/۰	" ۱۴/۰
تیسری جلد	" "	۲۰/۰	" ۱۶/۰
چوتھی جلد	" "	۲۰/۰	" ۱۶/۰

نوٹ:۔ اگر مجلد درکار ہو تو فی جلد ۴/۰
مزید شامل فرمائیں
پانچویں جلد زیر طبع ہے
ملنے کا پتہ
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان (پاکستان)

خواتین کیلئے

اُمّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱)

آپ کا اسم گرامی سودہؓ اور کنیت ام الاسود ہے۔ عرب کے معزز رئیس زمعہ بن قیس کی بیٹی تھیں۔ جو کہ بہت باعظمت اور پرشوکت سردار کہے جاتے تھے۔ اور فیاضی و سرداری میں خاص امتیازی شان رکھتے تھے۔ حضرت سودہؓ نسبی حیثیت سے بہت بلند مرتبہ رکھتی تھیں۔ کیونکہ آپ کا سلسلہ نسب نویں پشت لوئی بن غالب پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل جاتا ہے۔ اسی طرح ننھیالی طرف سے بھی بہت ہی معزز اور شریف تھیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا قبیلہ ان جوئی کے قبائل سے شمار کیا جاتا تھا کہ جن کی شرافت اور نجابت نہ صرف اہل عرب کے نزدیک مسلم اور طے شدہ بلکہ غیر عرب کے یہاں بھی ان کی عظمت و عزت کے ڈنکے بج رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتداء ہی سے فطرت سلیمہ سے نوازا اور اخلاق حمیدہ سے آراستہ و پیراستہ فرمایا تھا جس کی وجہ سے ایام طفولیت سے آپ سے ایسے ایسے افعال اور عادات کا صدور ہوا کرتا تھا کہ جن کو دیکھنے والے دیکھ دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ بڑوں کی اطاعت بچوں سے محبت، بزرگوں کی خدمت یہ روز کا مشغلہ تھا۔ طبیعت اس قدر نیک اور سنجیدہ پائی تھی کہ شور و شر سے ہمیشہ دور دور رہا کرتی تھیں اور باوجود لوگوں کے ورغلانے کے کبھی اس کے قریب نہ جاتی تھیں۔ آپ کا خاندان شرک و کفر کا جیتا جاگتا مرقع تھا۔ آپ نے پرورش بھی اسی ماحول اور اسی فضا میں پائی تھی۔ مگر اس کے باوجود آپ ان چیزوں سے سخت نفرت کیا کرتی تھیں۔ اور اگرچہ اس وقت آپ صراط مستقیم پر نہ تھیں۔ مگر شروع ہی سے آپ کو اس چیز کی ہوس اور حوصلہ تھا کہ کوئی راستہ اختیار کیا جائے جس کے ذریعہ سے شرک اور بت پرستی سے نجات ملے اور وہ راہ نصیب ہو کہ جو دنیا اور آخرت میں حقیقی نجات اور ابدی فلاح کی ضامن اور ذمہ دار ہو۔ اسی کی آپ کو ہر وقت دھن تھی اور اسی کی فکر۔

عبداللہ کے نور نظر اور بی بی آمنہ کے لخت جگر دار دو جہاں محبوب مالک کون و مکاں حضور رحمت عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور عالم کی کل کی کل گوری کالی سرخ اور زرد اقوام کو ضلالت اور گمراہی کے عمیق غاروں سے نکالنے اور ان کو سیدھی راہ دکھلانے کا ذمہ لیا۔ فطرت کے مطابق عالم کا ذرہ ذرہ ان کی مخالفت پر آمادہ اور ان کے خون کا پیاسا ہو گیا مگر اس دور ابتلاء و آزمائش اور اس عہد شر انگیز اور پرفتن میں بھی بعض خوش نصیب طالبان رشد و ہدایت نے اپنے ارادوں اور پاک حوصلوں سے منہ نہ موڑا بلکہ اس بعثت نبوی کی خوشخبری سننے کے ساتھ ہی فوراً آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے دوڑے اور قدموں پر سر رکھ کر آمنا و صدقنا کے فلک شگاف نعرے بلند کئے جس سے عالم کفر میں ایک حیرت انگیز تہلکہ مچ گیا۔

حضرت سودہ اگرچہ ابھی کمسن تھیں مگر ہی حوصلہ اور پاک ارادہ ان کے دل میں بھی کارفرما تھا۔ چنانچہ آپ کے کان میں بھی جب اللہ کے سچے اور آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اور آخری آواز پہنچی تو فوراً آپ دربار نبوت میں حاضر ہوئیں اور سچے دل سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد انّ محمداً عبدہٗ و رسولہ کا اطمینان بخش اور یقین آفریں کلمہ پڑھا اور خلوص نیت سے اللہ اور اس کے رسول کے آگے اپنی گردن اطاعت خم کر دی۔

من اطاع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔

اسلام لانے کے ساتھ ہی اہل قبیلہ نے ان کے ساتھ وہ ظالمانہ برتاؤ کیا کہ الامان والحفیظ مصائب اور آفات کے وہ وہ پہاڑ توڑے کہ خدا کی پناہ۔ مگر اللہ کی اس نیک بندی نے ان سب کو نہایت بے پروائی سے برداشت کیا اور اسلام پر بدستور ثابت قدم رہیں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ شذرات

جہاں تک چین کے وجود کی حقیقت کا تعلق ہے وہ تو بیس سال پہلے بھی واضح تھا اور ۱۹۶۰ء کے بعد تو ہر طرح سے چین ایشیا و افریقہ کی ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کی عظیم ترین طاقت کی حیثیت سے اپنا لوہا منوا چکا تھا۔ لیکن امریکہ نے ۱۹۷۱ کے اوائل تک یہ حقیقت تسلیم کرنے نہیں دی۔

اب اچانک وہ کیا بات واقع ہو گئی ہے کہ تیزی کے ساتھ امریکہ چین کے حق میں اپنا رویہ نرم کرنے پر اتر آیا ہے۔

گزشتہ دس سال کے چھوٹے بڑے عالمی حالات پر جن کی نظر ہے اور نہ صرف ایشیا و افریقہ کے عوام میں ہی بلکہ یورپ اور براعظم امریکہ کے عوام میں بھی آئے دن اضافہ پذیر ہونے والے اضطراب و ہیجان کا جن لوگوں نے گہرا مطالعہ کیا ہے وہ اس حقیقت کو ماننے سے انکار نہیں کریں گے کہ دنیا بھر میں ہر جگہ کے بے چین عوام کی انقلابی امیدیں اشتراکی چین کے ساتھ وابستہ ہیں اور دنیا کی ہر جارحانہ و باغیانہ تحریک اپنا رشتہ سرخ چین سے ظاہر کرتی ہے

چنانچہ اگر آئندہ دس سال تک اور امریکہ و یورپ کے سامراجی ممالک چین کی اہمیت تسلیم کرنے اور اس کے ساتھ معمول کے مطابق تعلقات قائم کرنے پر تیار نہیں ہوتے تو دنیا کے ہر ملک کی انقلابی اور باغیانہ تحریک و تنظیم حقیقتاً چین کے ساتھ اپنے براہ راست روابط قائم کر لیتی اور سرخ چین دس سال کے بعد پوری دنیا میں ان تحریکوں کے ذریعہ ایک عالمی انقلاب برپا کرنے کی موثر کوشش کر سکتا تھا

گزشتہ سال سے اس خطرہ کو بالخصوص امریکہ و برطانیہ نے محسوس کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور انہوں نے اپنے پروردہ مشرقی و لاطینی ملکوں کو اس امر کی اجازت دینا شروع کر دی تھی کہ وہ جمہوریہ چین کے ساتھ سفارتی دوستانہ تعلقات قائم کر لیں اور اب امریکہ نے خود بھی اس جانب پیشقدمی شروع کر دی ہے تاکہ دوستانہ اور سفارتی تعلقات کے حصار میں لے کر چین کو ایشیا، افریقہ، یورپ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کے عوام کی انقلابی تحریکوں سے براہ راست رابطہ قائم کرنے کا آئندہ موقع نہ دیا جائے۔

چین کا داخلی انقلاب گزشتہ دو سال کی ثقافتی انقلاب کی مہم اور لیو شائی کی ناکامی کے بعد مکمل ہوا ہے۔ اس کے بعد امریکہ کی طرف سے چین کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے قیام میں تاخیر کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا نکل سکتا ہے

(باقی صفحہ پر)

علم سب سے بڑی دولت،
تجارت سب سے اچھا پیشہ

بامقصد تجارت

مکتبہ رشیدیہ اشاعت علوم اسلامیہ کی ایک باقاعدہ تحریک ہے، اسمیں حصے دار بن کر تحریک کو تیز تر کیجئے!

تفصیل ۲۳ اپریل کے پرچے میں ملاحظہ فرمائیے

ترجمانِ اسلام کے ایجنٹ حضرات سے دردمندانہ اپیل

اخباری کاغذ کی اس وقت شدید قلت ہے۔ حکومت نے ایک نئے آرڈیننس کے تحت بغیر اجازت کے اشتہارات اور کتابیں چھاپنے پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ ترجمانِ اسلام جمعیۃ علماء اسلام کا آرگن اور علماء حق کی آواز ہے۔ اس کو نہ تو اشتہارات کی آمدنی ہے اور نہ کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ ہے۔ اخباری کاغذ کی قلت جہاں ملک کے دوسرے اخبارات اور رسائل پر اثر انداز ہوئی ہے وہاں اس کا اثر ترجمانِ اسلام پر بھی پڑ رہا ہے۔ اگر ترجمان اسلام کے بقیہ جات کا موجودہ روپیہ جاری رہتا تو اس کا نتیجہ ترجمان اسلام کو بند کرنے کے سوا اور کوئی نہیں نکل سکتا۔ ترجمانِ اسلام کے ایجنٹ حضرات سے دردمندانہ اپیل کی جاتی ہے کہ فوراً اپنے بقایا جات ادا کریں۔ ورنہ نئی صورت حال کے پیش نظر ادارہ کو رقم وصول کرنے کے لئے اپنا نمائندہ بھیجنا پڑے گا جس کے آمد و رفت کے اخراجات کی ذمہ داری ایجنٹ حضرات پر ہوگی۔ اس لئے فوراً دس دن کے اندر اندر اپنے بقایا جات ادا کر دیں (ادارہ)

بقیہ شذرات

کہ چین آئندہ پوری دنیا کی انقلابی تحریکوں کا واحد مرکز و محور بن جائے گا۔

چین اپنے داخلی انقلاب کی تکمیل کے بعد خود بھی عالمی انقلاب کے واحد قائد و داعی کی حیثیت باقی نہیں رکھنا چاہتا۔ اس کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ اسے ایشیا کی عظیم ترین طاقت اور دنیا کی پانچ بڑی طاقتوں کا رکن تسلیم کر لیا جائے۔ وہ یہ مقام ایشیا میں بھارت اور روس کو نہیں دینا چاہتا۔

یقیناً امریکہ اس کی اس خواہش کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تھا۔ اگر دو طرفہ طور پر امریکہ اور چین کے تعلقات خوشگوار اور دوستانہ ہو جاتے ہیں اور چین ایشیا میں امریکی مفادات کو چیلنج نہیں کرتا تو امریکہ اسے ایشیا کی سب سے بڑی طاقت اور دنیا کی پانچ بڑی طاقتوں کا رکن رکین ماننے میں تردد نہیں کرے گا۔

اور یہ ہی وہ امیدیں ہیں جن کی خاطر چین بھی اب امریکہ کے لئے اپنے خوشگوار رویہ کا نگارانہ اظہار کر رہا ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور فرانس وغیرہ نے دوسری عالمی جنگ سے پہلے روس کے انقلاب کو عالمی انقلاب کا مرکز بننے سے روکنے کے لئے اسی قسم کا رویہ اختیار کیا تھا۔ روس کے سابق وزیر اعظم خروشچیف سابقہ باہمی کا نظریہ جو کسی وقت سرخ چین کے لئے شدید طور پر ناقابل قبول تھا اب لائق اعتنا بنتا جا رہا ہے۔

(کمال - ۲۶ اپریل ۷۱ء)

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضا کو قوت پہنچاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کے لئے اچھا ٹانک ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/- روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی
عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

گندم

چنے۔ جو۔ سرسوں، تارامیرا، مونگی، موٹھ، گوارا، باجرہ ایسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی، غرضیکہ ہر قسم کی اجناس تھوک دساور کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں۔

پروپرائیٹر:۔ حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ماڑی آباد ضلع بہاولنگر

خوشخبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں منوخول کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں۔ اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجناس سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حب مقوی ۲۵ روپے فی سینکڑہ۔ جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲۰/- روپے۔ سلاجیت گرنے پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں ہی سے مل سکتی ہے۔

نزلہ۔ عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں۔ دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے۔

نرینہ اولاد کی دوا۔ حمل سے ۲½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا ہے۔ قیمت ۲۰/- روپے

بواسیر کی دوا۔ تین قسم کی۔ مجموعی قیمت ۱۵/- روپے۔

چنبل کی دوا۔ قیمت ۱۵/- روپے

دمہ کی دوا۔ مکمل کورس ۲۵/- روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے ۵۰/- روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا۔ قیمت سو گولی ۱۵/- روپے

ہیضہ، جسریان، اسہال، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان۔ قیمت سو گولی ۵۰/- روپے

سرمہ مقوی بصر۔ فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ بارہ شیشی ۹/- روپے

یہ ۵ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

بدل اشتراک	رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲	خط و کتابت کا پتہ
سالانہ ۲۰/- روپے	ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور	ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
ششماہی ۱۰/-	مرتب و انچارج ـــــ حافظ محمد حنیف سہارنپوری	چوک رنگ محل لاہور
سہ ماہی ۶/-		ٹون نمبر ۶۷۷۱۵

جلد ۱۴ | جمعہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۷۱ء - قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۱۸

مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

شاعرِ اسلام
سید امین گیلانی شیخوپورہ

۲۲/۴/۷۱ کو حضرت مولانا مرحوم کی وفات کی خبر پڑھ کر
یہ اشعار لکھے گئے

چل بسا ختمِ نبوت کا جو دیوانہ تھا — جل مرا، شمعِ رسالت کا جو پروانہ تھا

علم و اخلاص کی دولت سے بھرا تھا دامن — لیکن انداز و مزاج اس کا فقیرانہ تھا

بات جو کرتا تھا، وہ دل میں اتر جاتی تھی — اُس کے سمجھانے کا انداز حکیمانہ تھا

اُس کا ہر قول ہُوا کرتا تھا معقول و بجا — اُس کی ہر بات میں اِک رنگِ فقیہانہ تھا

اُس کے ماتھے پہ اکابر کی حکایت تھی رقم — اُس کی آنکھوں میں گئے دَور کا افسانہ تھا

حفظِ ناموسِ رسالت کی لگن تھی اس کو — داد و بیدادِ زمانہ سے وہ بیگانہ تھا

چل دیا، پاس بخاریؒ کے بخاریؒ کا رفیق — اِن کا آپس میں بہت پیار تھا، یارانہ تھا

دفترِ ختمِ نبوت سے جنازہ نکلا — زندگی جس میں گذاری، یہی کاشانہ تھا

اخترؔ[1] اب تم ہو، عَلَم اُس کا نہ جھکنے پائے
اشعرؔ[2] اب تم ہو، چراغ اُس کا نہ بجھنے پائے

[1] مولانا لال حسین اختر [2] مولانا عبدالرحیم اشعر

ترجمانِ اسلام

جمعیۃ علماءِ اسلام کا پیغام،
ہر مسلمان کے نام،

اسلام ایک عالمگیر عقیدہ و دستور العمل ہے جو انسانیت کی سربلندی اور نجات کا واحد ذریعہ ہے اس کی دعوت تمام زمانوں پر اور عام انسانوں کیلئے ایک ایسی نوید عام ہے جو فکر و عمل کی دنیا میں حقیقی و تعمیری انقلاب برپا کر دینے والی ہے۔ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا ؟ آیئے ہم اسلام کی دعوت کا فریضہ انجام دیکر انسانی برادری کو حق کے زیادہ قریب اور اسے اس خسارہ دنیا و آخرت سے بچانے کی جہد و سعی کریں۔ جس میں وہ آج مبتلا و گرفتا ہے آیئے ہم حق و صداقت سے بھرپور اور صبر و تحمل سے مالا مال زندگیاں ایک دوسرے کے تعاون کے لئے پیش کریں تاکہ فساد و شر سے گھری ہوئی اس دنیا میں رحمت و خیر کا بول بالا ہو اور انسان دنیوی و اخروی راہ پر گامزن ہو جائے

عوامی نمائندوں کو اقتدار جلد سے جلد منتقل کیا جائے

انتخابات کے نتائج نے ایک بات بالکل واضح کر دی ہے کہ پاکستان کے عوام اکثریتی عوامی حکومت چاہتے ہیں جو ان کے سامنے جواب دہ ہو۔ وہ اب کسی ایک فرد، ایک گروہ، ایک طبقہ یا کسی قسم کی عوام سے بالاتر حکومت کے حق میں نہیں ہیں۔

انتخابات کے بعد عوام کا پہلا انتظار یہ ہے کہ جلد سے جلد اقتدار عوام کے نمائندوں کو منتقل کیا جائے۔

اس انتقالِ اقتدار میں جتنی دیر ہوگی سیاسی پیچیدگیوں اور عوام کی بے چینیوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا ملک کے انتظامی امور بھی اس تاخیر سے شدید طور پر متاثر ہوں گے ۲۳ سال کے بعد ملک کا پورا ڈھانچہ بدلنے والا ہے اس تبدیلی کا آغاز فوراً ہو جانا چاہیئے ورنہ انتظار اور گومگو کی کیفیت ملک کے تمام شعبوں کی کارکردگی پر اثر انداز ہو گی۔

اقتدار کا موجودہ بیچ ایک فرد کے احکام کی بجا آوری کا ہے یہ بیچ بہت قدیم ہے اور نظامِ اقتدار سے وابستہ کارکنوں کی پختہ عادت بن چکا ہے جمہوری بیچ میں اس کی تبدیلی اس نظام کے سرکردہ کارکن افراد پر گراں گزر سکتی ہے اور اگر یہ تبدیلی جلد از جلد شروع نہیں کی جاتی تو وہ لوگ یا تو بے عملی کا رویہ اختیار کریں گے یا اس تبدیلی کی آمد کو روکنے کی کوششوں و سازشوں میں استعمال ہونے لگیں گے۔

یہی اندیشے اقتصادی اور معاشی شعبہ جات میں لاحق ہو سکتے ہیں، زرعی پیداوار پر بڑا گہرا اثر پڑ سکتا ہے بڑے بڑے زمیندار، اور جاگیردار اس خطرے کے پیشِ نظر کہ ان سے بیشتر زمینیں واپس لے لی جائیں گی، زمینوں کو بنجر چھوڑ دیں گے اور اس طرح زرعی اجناس کی آئندہ پیداوار قلیل تر ہو جائیں گی۔

کارخانوں میں بڑے بڑے صنعت کار مختلف حیلوں سے مصنوعات کی تیاری بہت زیادہ گھٹا دیں گے۔ درآمدی برآمدی تجارت کی رفتار بھی سست اور مدھم کی جا سکتی ہے۔

پھر ایسی صورت میں جب کہ وہ پارٹیاں انتخاب میں کامیاب ہوئی ہیں جن کے منشور علانیہ، جاگیرداری سرمایہ داری اور اجارہ داری کے خاتمہ کے حامل ہیں، تو اقتدار کی جمہوری عوامی منتقلی میں تاخیر ملک کی معیشت کے بے پناہ کن خطرہ کا موجب بن سکتی ہے۔

ان حالات میں نہایت ضروری ہے کہ دستور سازی سے پہلے ایسے اقدامات کر دیئے جائیں جن سے عوامی نمائندوں کی طرف اقتدار کی منتقلی کا آغاز ہو جائے اور معاشی و اقتصادی شعبوں میں تبدیلیوں کا عمل شروع ہو جائے بڑے بڑے زمیندار و جاگیرداروں کو یہ موقعہ نہ مل سکے کہ وہ زرعی زمینوں کے ایک بڑے حصہ کو بے کار رکھ کر خلا اور دیگر اجناس کی پیداوار کم کر ڈالیں، کارخانہ دار مصنوعات کی تیاری بالکل گھٹا دیں اور اجارہ دار درآمد کا نظام خراب کر کے رکھ دیں۔

اگر خدانخواستہ یہ صورتحال رونما ہو گئی جس کا خطرہ بالکل سامنے نظر آ رہا ہے تو نہ صرف ملک کی معیشت تباہ ہو کر رہ جائے گی، بلکہ ملک ایسے خطرناک بحران کی زد میں آ جائے گا جس کا ازالہ ممکن نہ ہو سکے گا۔

انڈونیشیا اور بیافرا کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

اس لیے نیابت ضروری ہے کہ موجودہ مارشل لا حکومت اور جناب صدر آغا محمد یحییٰ خان نے جس جمہوری سیاسی عمل کی ابتدا کی ہے اس کا سلسلہ جاری رکھیں ایک طرف کسی قسم کی نمائندہ حکومت مرکز اور صوبوں میں قائم کر دی جائے دوسری طرف تمام جماعتوں کے منشوروں کی متفقہ چیزوں پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی دستور سازی کی کارروائی بھی جاری رکھی جائے۔ سیاسی و اقتصادی تبدیلیوں کے عمل کو دستور کی تکمیل تک موخر نہ کیا جائے ورنہ ملک کو متعدد بحرانوں کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے جن کا لاقانونیت تک پھیل سکتی ہے جیسا کہ مشرقی پاکستان کے حالیہ ایک دو واقعات سے ظاہر ہے۔

(۲۸ ستمبر ۱۹۷۰ء)

چنیوٹ کا حادثہ

کم و بیش پچاس ہزار کا جمِ غفیر جلوس کی صورت میں مفتی محمود صاحب کا والہانہ استقبال کرتا ہوا، چنیوٹ کی سڑکوں اور بازار سے گزر رہا تھا کہ اچانک سامنے سے تین کاریں نمودار ہوئیں اور جلوس کو چیرتی اور روندتی اس جیپ کی طرف بڑھیں جس میں جمعیۃ علمائے اسلام کے محبوب قائد اور ملت اسلامیہ پاکستان کے عزیز ترین اسلامی رہنما حضرت مفتی محمود صاحب سوار جلوس کے جلو میں آہستہ آہستہ چل رہے تھے جیپ کے ڈرائیور کی مستعدی اور زیرک نے جیپ کو سامنے سے بڑھی چلی آنے والی کاروں کی زد اور تصادم سے بچا لیا، اور اس طرح نہ صرف حضرت مفتی صاحب محترم کی قیمتی جان بال بال بچ گئی بلکہ چنیوٹ کی سڑکوں پر ایک المناک حادثہ رونما ہوتے ہوتے رہ گیا جس کے اندوہناک نتائج سے سارا پاکستان اور اس کا مستقبل متاثر ہو سکتا تھا۔

بعد میں معلوم ہوا کہ یہ کاریں ربوہ کی تھیں جو قادیانی حضرات کا مرکز ہے۔

اتنے عظیم الشان جلوس پر ان کاروں کا چڑھ دوڑنا ایک زبردست اشتعال انگیز امر تھا تاہم شرکاء جلوس کا صبر قابلِ مثال تھا کہ جلوس کی دھکم پیل سے کاروں کو تھوڑا سا نقصان تو پہنچا لیکن کار نشینوں پر کسی نے جوابی حملہ نہیں کیا اور نہ غصہ و اشتعال کا رویہ اختیار کیا گیا حالانکہ جلوس کے تعدد افراد زخمی ہوئے اور خطرے کا شکار بنے لیکن سینہ زوری کا یہ بدترین پہلو بھی ملاحظہ کیجیے کہ ان کار نشینوں نے اپنے مرکز ربوہ جا کر چنیوٹ کے بعض افراد کے خلاف رپورٹ درج کرائی اور چنیوٹ کی پولیس نے نہایت سعادتمندانہ طور پر حکم ثبوت کانفرنس کے چند متظمین کو گرفتار کر لیا۔

حالانکہ یہ تمام واقعہ چنیوٹ پولیس کی آنکھوں کے سامنے ہوا اور کاروں کے جلو میں اس کی نظروں کے سامنے یہ دیدہ دلیرانہ کارنامہ انجام دیتے رہے کیا یہ سمجھا جائے کہ یہ واقعہ کسی نہایت گہری سازش کی ایک کڑی تھا اگر چہ بحمد اللہ حضرت مفتی صاحب کی جان سلامت رہی۔ لیکن ملک کی فضاء میں تکدر اور کشیدگی پیدا کرنے کی مہم کا آغاز ہے۔ مشرقی پاکستان میں قتل اور دہشت انگیزی کے حالیہ واقعات کے ساتھ چنیوٹ میں اس حادثہ کا رونما ہونا یا رونما کرایا جانا ان تبدیلیوں کو روکنے اور رد عمل نہ آنے دینے کا جواز مہیا کرنے کی پراسرار مجرمانہ کوشش تو نہیں ہے جو تبدیلیاں ملک کی سیاست و معیشت میں حالیہ انتخابات کے نتائج سے متوقع ہو گئی ہے۔

یہ ایک سوالیہ نشان ہے جو مشرقی پاکستان کے حالیہ قتل و خون ریزی کے واقعات اور چنیوٹ کے حادثہ نے نمایاں کیا ہے

(۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء)

اسلامی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر سے گریز

گزشتہ ہفتہ کراچی میں متعدد مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس بڑے دھوم سے منعقد ہوئی اور اس میں مسلمان ملکوں سے متعلق مسائل پر غور و خوض کیا گیا لیکن کتنی حیرانی کی بات ہے کہ کانفرنس کے ایجنڈے سے کشمیر کے مسئلہ کو خارج رکھا گیا۔ آزاد کشمیر کے صدر جناب عبدالقیوم خان صاحب کو اس فروگزاشت پر زبردست افسوس ہوا، اور انہوں نے ایک تار کے ذریعہ جمعیۃ علمائے اسلام جنرل سیکرٹری حضرت مفتی محمود صاحب کو اس طرف توجہ دلائی مفتی صاحب نے جواب میں وہ حقیقت واشگاف فرمائی جسے ہمارے مصلحت پسند قائدین زبان پر لانا نہیں چاہتے، آپ نے فرمایا کہ کشمیر کے مسئلہ کو اس کانفرنس کے ایجنڈے سے خارج رکھنا ایک طرح سے سامراجی سازش کا نتیجہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس نام نہاد اسلامی کانفرنس کے جنرل سیکرٹری ملائشیا کے جناب تنکو عبدالرحمان صاحب ہوں، اس کے ایجنڈے پر کشمیر کا مسئلہ، بھارت کے مظلوم اقلیتی مسلمانوں کا مسئلہ آ ہی نہیں سکتا ہے۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء میں جب بھارت نے اچانک پاکستان پر حملہ کیا اور ساری دنیا کے مسلمان اور امن پسند قومیں اس پر سناٹے میں آ گئیں اور بھارت کے اس جارحانہ رویہ پر ناپسندیدگی اور شدید غم و غصہ کا اظہار کر رہی تھیں۔ (باقی صفحہ آخری پر ملاحظہ فرمائیں)

انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۴ ـــــ شمارہ ۲
جمعہ ۸ جنوری ۱۹۷۱ء - ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ
قیمت ـــــ ۴۰ پیسے

شذرات

احمد حسین کمال

اسلامی نظام کے قیام کی عوامی جدوجہد جاری رہے

انتخابات کے نتائج نے پاکستان کے سیاسی حالات کو جو موڑ دیا ہے اور جن تبدیلیوں کے مواقع پیدا کئے ہیں، ان کے بارے میں ہر محب وطن اور اسلام کے پرستار کو بہت ہی سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہیئے۔

انتخابات کے نتائج سے یہ بات تو بالکل ظاہر ہو چکی ہے کہ پاکستان کے عوام سامراجیت، سرمایہ داریت اور جاگیرداریت کے قطعی خلاف ہیں۔ نیز یہ بھی عیاں ہو چکا ہے کہ پاکستان کے مسلمان اسلام کے نام سے بھی کسی ایسے رجحان کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، جس میں سامراج دوستی اور سرمایہ پرستی کا ذرا سا بھی شائبہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی دو ٹوک طور پر واضح ہو گئی ہے کہ پاکستان کے مسلمان، اسلام کی کسی ایسی تعبیر کو قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں کئے جا سکتے جو سلف صالحین، صحابۂ کرام اور خلفاء راشدین کے مسلک سے ذرا بھی ہٹی ہوئی ہو۔

گویا پاکستان کے مسلمان عوام اپنے ملک کو سامراج کے اثرات سے پاک صاف دیکھنا چاہتے ہیں۔ خود کو سرمایہ داریت اور جاگیرداریت کے ظالمانہ نظام سے آزاد کر لینا چاہتے ہیں اور اسلام کے اس طریق پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں جو جدید تعبیرات کے بجائے صحابۂ کرام اور سلف صالحین کے مسلک کے مطابق ہو۔

پاکستان کے عوام کا یہ رجحان انتخابات کے ذریعہ اسی طرح نکھر کر سامنے آیا ہے کہ جیتنے والی دو پارٹیاں بھی اس کا ہرگز انکار نہیں کر سکتیں۔

چنانچہ اس امر واقعہ کے واضح ہو جانے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ذہناً پاکستان کے مسلمان عوام نے جمعیۃ علماء اسلام کے پیش کردہ مسلک کو قبول کر لیا ہے اور اس پر اپنی تائید و موافقت کی مہر ثبت کر دی ہے۔

سالہا سال سے اور اول دن سے جمعیۃ علماء اسلام کا موقف یہ رہا ہے کہ

- ـــ مسلمان ملت کو سامراج کے اثرات سے کلیتہً نجات دلائی جائے۔
- ـــ مسلمانوں کو سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام کی لعنتوں سے چھٹکارا حاصل کرایا جائے
- ـــ اور مسلمانوں کو اسلام کی اس سیدھی و صاف راہ پر گامزن کیا جائے۔ جسے صحابہ کرام و سلف صالحین نے اختیار کیا تھا۔

یہ ہی وہ بنیادی تبدیلیاں ہیں، جنہیں لا کر پاکستان کو ایک مثالی اسلامی مملکت بنایا جا سکتا ہے۔

اس واضح موقف سے ہٹ کر کسی قسم کا بھی پروگرام، خواہ وہ اسلام پسندی کے کیسے ہی موٹے موٹے عنوانات کے ساتھ پیش کیا جائے۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

پاکستان کی جن دو پارٹیوں کو انتخابات میں سب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے انہوں نے بھی عوام کے سامنے زور شور کے ساتھ سامراجیت و سرمایہ داریت کا مخالف پروگرام رکھا، اور صحیح و حقیقی اسلام کے خلاف کوئی کلمہ نہیں کہا، بلکہ بار بار اعلان کیا کہ وہ کوئی بات کتاب و سنت کے مخالف ہرگز نہیں کریں گے۔

اس طرح ان پارٹیوں نے بھی بہ انداز دگر جمعیۃ علماء اسلام کے قدیم موقف کو ہی منقح کر کے پاکستان کے مسلمانوں کی رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کیا۔

ظاہر ہے کہ اگر کامیاب ہونے والی دونوں بڑی پارٹیاں یا ان میں سے کوئی ایک مذکورہ بالا تینوں باتوں کو بروئے کار لاتی ہیں تو جمعیۃ علماء اسلام ان کے اس اقدام کو خوش آئند قرار دے گی۔

پاکستان سامراجی اثرات سے نجات حاصل کرے۔ ملک کے عوام سرمایہ داری اور جاگیرداری کے ظالمانہ نظام سے نجات پائیں اور ملک میں اسلامی احکام کی حکمرانی قائم ہو جائے۔ خواہ ایسا عوامی لیگ کے ذریعہ ہو، خواہ پیپلز پارٹی کے ذریعہ ہو۔ خواہ دونوں کے اتفاق سے ہو، یہ جمعیۃ علماء اسلام کے مقصد کی ہی تکمیل ہوگی اور جمعیۃ علماء اسلام کو اس پر سب سے زیادہ خوشی حاصل ہوگی۔

لیکن صرف اس امید پر کہ یہ دونوں پارٹیاں اس مقصد کو تکمیل تک پہنچا دیں گی،

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

درانحالیکہ ملک ۔ انتظامی ڈھانچہ نوکرشاہی کے قبضہ میں ہے مارشل لاء کی صرف عبوری حکومت غیر جانبدارانہ طور پر غالب ہے۔ سامراجی گماشتے مختلف بھیسوں میں مصروف عمل ہیں ملک کے وسائل معیشت پر سرمایہ دار و جاگیردار قابض ہیں۔ اور غریب عوام ہنوز اجارہ داروں کے چنگل میں گرفتار ہیں۔ سامراجیت و سرمایہ داریت اور نوکرشاہی، افسرگردی و جاگیرداری کے خلاف عوامی جدوجہد کو ختم نہیں کیا جاسکتا اور نہ مسلمانوں کو اسلامی نظام کی جدوجہد سے باز رکھا جاسکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام یہ دینی اور ملی فریضہ اس وقت تک انجام دیتی رہے گی، جب تک واقعتاً ہماری سرزمین سامراجیت کے اثرات سے بالکل پاک نہ ہوجائے۔ جب تک عوام سرمایہ داری و جاگیرداری کے شکنجے اور نوکرشاہی کے استبداد سے نجات حاصل نہ کرلیں اور جب تک اسلامی احکام مملکت کے بنیادی قوانین نہ بن جائیں۔

اس ملک کا ۲۳ سالہ ماضی اپنے عوام سے اصرار کے ساتھ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اب غفلت سے ہرگز کام نہ لیں یہ ان کی اجتماعی غفلت اور ضرورت سے زیادہ اعتماد کا ہی نتیجہ تھا کہ ماضی میں ان کے ووٹوں سے منتخب ہونیوالوں نے اور ان پر حکمرانی کرنے والوں نے اپنا ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا اور عوام کے کسی ایک دکھ کا بھی مداوا کرنا ضروری نہ سمجھا۔

پاکستان کے حالات میں عوامی بہبود کی خوشگوار تبدیلیاں لانے کے لئے ضروری ہے کہ عوام میں تحریک و تنظیم کی قوت زندہ رہے۔ وہ اجتماعی طور پر کسی ایسی جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں۔ جو اقتدار پر جانے والوں کو ان کے وعدے یاد دلاسکے۔ ان سے وعدوں کا ایفا کراسکے اور انہیں عوام سے بالاتر نہ بننے دیا جائے۔

ماضی میں عوام نے مسلم لیگ کے حکمرانوں پر جو ان کے ووٹ سے، اس ملک کے اقتدار کے مالک بنے تھے، زبردست اعتماد کیا اور خاموش ہوکر بیٹھے رہے۔ اس کا نتیجہ نہ صرف یہ نکلا کہ ان حکمرانوں نے باہمی سازشوں میں سارا وقت گذارا بلکہ ملک کے معاشی وسائل چند خاندانوں کی ملکیت بنادیئے ملک کو سامراجی طاقتوں کا محتاج و پابند بنادیا۔ ملک کے عوام پر نوکرشاہی اور افسرگردی کا غلبہ بڑھایا۔ حتیٰ کہ ملک پر مارشل لاء کی طویل حکومت اور ایک فرد کی آمریت مسلط کرادی۔

۲۳ سال کے بعد پھر انتخاب کے ذریعہ عوام نے جن عناصر کو اپنی قسمتوں کا مالک بنایا ہے، اگر ان پر اپنا احتساب قائم نہ رکھا۔ اگر متبادل جماعتی تنظیم کا مظاہرہ نہیں کیا اور ۔۔۔ خوش اعتمادی میں آکر پھر غفلت کا شکار ہوگئے، تو سامراجی طاقتیں اور سرمایہ دار ٹولہ اس گھات میں ہے۔ کہ پھر ماضی کی تاریخ یہاں دوہرا دے۔ اور ۱۹۵۸ء کے سے حالات پیدا کرکے ہمیشہ کے لئے اسلام اور جمہوریت کا راستہ روک دے۔

اس خطرہ سے عوام صرف اسی طرح عہدہ برآ ہوسکتے ہیں کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام جیسی عوامی دینی تنظیم کے ذریعہ اپنی اجتماعی قوت میں اضافہ کریں اور ہمہ وقت اپنے نمائندوں کا احتساب کرنے کی پوزیشن میں رہیں۔ ایک لمحہ بھی خوش اعتمادی اور غفلت میں نہ گنوائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام اور دوسری عوامی جماعتوں کے کارکنوں کا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ وہ عوام کی تحریکی اور تنظیمی قوت کو نہ صرف برقرار رکھیں بلکہ اسے زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔

سامراج کے خلاف جدوجہد، سرمایہ داری اور جاگیرداری کے خاتمہ کی کوشش اور اسلامی احکام کے نفاذ کی سعی کا کام برابر جاری رہے۔ ان مطالبات سے ملک کی سیاسی فضا گونجتی رہے۔ عوام نہ بھولنے پائیں کہ کن وعدوں اور نعروں پر انہوں نے اپنے نمائندوں کا انتخاب کیا ہے، اور یہ وعدے جلد از جلد عملی شکل اختیار کریں۔

(۲۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

پیپلز پارٹی کے اکابر و اصاغر کی خدمت میں

بھٹو صاحب اور ان کے ہمنواؤں کی تقریروں اور تحریروں کا زیادہ سے زیادہ زور اس امر پر صرف ہو رہا ہے کہ بھٹو صاحب کو اور ان کی پارٹی کو مغربی پاکستان کی واحد نمائندہ شخصیت و جماعت تسلیم کرلیا جائے اور یہ کہ پاکستان کی سیاست میں بھٹو صاحب کو سب سے بڑا مقام دے دیا جائے۔

قائد عوام کا خود اختیار کردہ لقب، پیپلز پارٹی کی اس نفسیات کا غماز ہے۔

اگر بھٹو صاحب اور ان کی جماعت کی واقعی یہ پوزیشن ہوتی تو ہمیں اس پر قطعی اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن انتخابات کے نتائج پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ بھٹو صاحب کو مغربی پنجاب کے عوام کا قائد قرار دینا تو کسی حد تک درست ہوسکتا ہے، لیکن ان کی یہ حیثیت سندھ میں بھی پوری طرح نہیں بن سکی۔ اور سرحد و بلوچستان میں تو اس کی قابل ذکر جھلک بھی نہیں پہنچ پائی۔

مشرقی پاکستان جو پاکستان کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ وہاں سرے سے بھٹو صاحب اور پیپلز پارٹی کی رسائی ہی نہیں ہوسکی ہے۔

اس لئے پیپلز پارٹی کے دوستوں کو حقیقت پسندی سے حالات کا جائزہ لینا چاہیئے۔

ابھی انہیں مشرقی پاکستان کے عوام کو اعتماد میں لینا ہے، سرحد و بلوچستان کے عوام تک اپنے آپ کو پہنچانا ہے اس میں کامیاب ہونے کے بعد ہی وہ بھٹو صاحب کو پاکستان کی سب سے اونچی سیاسی مسند پر فائز کرنے کا دعویٰ کرسکتے ہیں اور انہیں قائد عوام کے لقب سے نواز سکتے ہیں۔ اسی طرح جب تک وہ سرحد و بلوچستان میں نمایاں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوجاتے اور سندھ میں غالب اکثریت حاصل نہیں کرلیتے، پورے مغربی پاکستان کی واحد نمائندگی کا دعویٰ دوسروں کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا۔

پاکستان کے عوام کے لئے انتخابات کے بعد سب سے اہم مرحلہ اس جمہوریت کا صحیح اور مکمل قیام ہے جس کے لئے یہ انتخاب کرائے گئے ہیں۔

اس جمہوریت کا قیام اس ڈھانچہ پر منحصر ہے جو دستور کے نام پر نو منتخب دستور ساز اسمبلی بغیر کسی خلفشار اور تصادم کے وضع کرکے پیش کررہی ہے۔

اس سلسلہ میں نہ تو عوامی لیگ کی طرف سے سب سے بڑی اکثریتی پارٹی ہونے کی حیثیت میں کسی ایسے رجحان کا اظہار ہونا چاہیئے جس سے دوسرے صوبوں کے عوام بددل و مایوس ہوں۔ اور نہ پیپلز پارٹی کی طرف سے دوسری اکثریتی پارٹی ہونے کی حیثیت سے ایسے بیانات آنے چاہئیں۔ جنہیں عوامی لیگ اور مشرقی پاکستان کے منتخب نمائندے اپنے لئے چیلنج تصور کرنے لگیں اور مغربی پاکستان کے صوبہ جات بلوچستان و سرحد کے نمائندے اپنی نمائندہ حیثیت پر دباؤ خیال کرنے لگیں۔

انتخابات نے جس کو جس پوزیشن میں رکھ دیا ہے اس ملک میں جمہوریت کے طلوع اور فروغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ قولاً و فعلاً اس سے آگے قدم بڑھانے کی کوشش نہ کرے تاکہ ۲۳ سال کے بعد ایسے حالات پھر رونما نہ ہونے لگیں۔ جن سے عوامی اور جمہوری حقوق کی بازیابی کی راہیں مسدود ہوجائیں۔

دنیا کی ہر قوم سے زیادہ پاکستانی قوم کے لئے ماضی کا تجربہ عبرت کا سبق رکھتا ہے۔

یہ آنجہانی مسلم لیگ کی بے جا تعلیوں کا ہی نتیجہ تھا کہ ملک میں نوکرشاہی کا غلبہ ہوا۔ ملک غلام محمد کو من مانی کرنے کا موقعہ ملا۔ سکندر مرزا کو اقتدار ہاتھ آیا اور ایوب خاں اپنی آمریت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔

یہ ہی نہیں بلکہ مسلم لیگ کے واحد نمائندہ بننے کی کوششوں نے ملک میں اسلامی، عوامی اور جمہوری اقدار کے فروغ کی راہ بھی مسدود کردی اور اجتماعی قیادت کا دور دور تک خلا پیدا ہوگیا۔

پس جو باتیں ماضی میں جمہوریت کی تباہی اور اسلام کی کمزوری کا باعث بنیں، ان کو پھر عمل میں لانا، حالات کو ماضی کے ناپسندیدہ دھارے کے ہاتھوں میں دے دینا ہے

اگر آئندہ ملک سے مارشل لاء حکومت ختم نہیں ہوتی یا ملک کسی دوسرے فوجی انقلاب کا شکار بنتا ہے یا کسی چھوٹے سے گروہ کو آمریت جمانے کا موقعہ مل جاتا ہے یا سامراجی قوتیں از سر نو یہاں اپنے پیر جمالیتی ہیں۔ یا نوکرشاہی اور افسرگردی میں پھر سے جان پڑجاتی ہے۔ یا ملک کا جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ عوام کی لوٹ کھسوٹ تیز تر کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے اور عوام کی محرومیوں کا ایک نیا دروازہ کھل جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری ایسے بیانات اور اقدامات پر ہوگی۔ جن میں کسی فرد کی شخصیت اور کسی پارٹی کے عزائم کو پورے ملک پر ٹھونس دینے کا جتن کیا گیا ہو۔

پیپلز پارٹی اور اس کے مقتدر رہنما جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو کو اپنے موجودہ رویہ اور بیانات پر، اس صورت حال کو سامنے رکھ کر غور کرنا چاہیئے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

Scanned with CamScanner

مرزائیوں کی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمود کو قتل کرنے کی سازش

ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے، مولانا محمد شریف جالندھری

چنیوٹ ۹ر دسمبر۔ آل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم امور عامہ مولانا محمد شریف جالندھری نے الزام لگایا ہے کہ پیر کی شام بعض مرزائیوں نے جان بوجھ کر جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود کو ایک حادثہ میں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ شام مفتی محمود صاحب ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے بذریعہ جیپ لائلپور سے چنیوٹ پہنچے تو سرگودھا روڈ پر عوام کے ایک بہت بڑے ہجوم نے ان کا استقبال کیا۔ اسی اثناء میں ربوہ کی جانب سے آتی ہوئی ایک تیز رفتار کار عین اس جگہ استقبال کرنے والوں پر چڑھ گئی، جہاں مفتی محمود کی جیپ کھڑی تھی۔ مگر جیپ ڈرائیور نے نہایت ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے جیپ کو کار کی زد سے بچالیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس کار میں بعض مرزائی سوار تھے۔

انہوں نے بتایا کہ کار کی ٹکر سے متعدد افراد زخمی ہوگئے، جنہیں طبی امداد کے لئے سول ہسپتال چنیوٹ پہنچا دیا گیا۔ اس واقعے کے بعد عوام میں زبردست اشتعال پھیل گیا اور انہوں نے مقامی حکام سے مطالبہ کیا کہ اس حادثہ میں ملوث افراد کے خلاف اقدام قتل کے الزام میں مقدمہ درج کیا جائے۔ حکام نے عوام کو یقین دلایا کہ مجرموں سے کوئی مدد مقاطعت نہیں کی جائے گی۔ مولانا محمد شریف نے بتایا کہ اس یقین دہانی کے برعکس آج الٹا مرزائیوں کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے پانچ دوسرے افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ یہ حادثہ سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے اور انہیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرزائیوں نے اس سازش کے پیش نظر حفظ ماتقدم کے طور پر کئی روز پہلے اعلیٰ حکام کو تاریں دی تھیں کہ انہیں ربوہ کے سالانہ اجتماع میں گڑبڑ کا خطرہ ہے۔ یہ تاریں صرف اس مقصد کے پیش نظر دی گئی تھیں کہ اس حادثے کو اتفاقی قرار دینے کا جواز ہو سکے۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس حادثہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے اور ذمہ دار افراد کو سخت سزائیں دی جائیں۔

انتخابات میں امریکی سامراج نے مداخلت کی ہے

امریکہ ڈالر کے نام پر ہمیں لوٹ رہا ہے

(حضرت مولانا مفتی محمود صاحب)

جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری اور قومی اسمبلی کے نئے منتخب رکن مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ ان کی جماعت سامراج کے خلاف بھرپور جدوجہد جاری رکھے گی اور ملک سے امریکی سامراج کے نشانات مٹا کر دم لے گی۔ انہوں نے یہ بات آج شام مدرسہ قاسم العلوم کی طرف سے دیئے گئے ایک استقبالیہ میں کہی۔ مفتی صاحب نے کہا کہ مغربی سامراج اور خاص طور پر امریکی سامراج ہمارے ملک کی اندرونی سیاست اور داخلی معاملات میں مسلسل مداخلت کر رہا ہے۔ آج تک جتنی حکومتیں پاکستان میں بنی یا بگڑیں، ان تمام واقعات کے پس پردہ اسی عالمی سامراج کا ہاتھ ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ حالیہ انتخابات میں بھی امریکی سامراج نے مداخلت کی ہے جس کے واضح ثبوت ان کے پاس موجود ہیں۔ اور وقت آنے پر قوم کو ان تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ مفتی صاحب نے مزید کہا کہ ہم بظاہر آزاد قوم کی حیثیت سے زندہ ہیں جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ کیونکہ ہماری معیشت سیاست اور معاشرت ابھی تک سامراجی اثرات سے آزاد نہیں ہے اور جب تک ہم اپنے ملک سے عالمی امریکی سامراج کے اثرات کو ختم نہیں کر لیتے، ہم صحیح معنوں میں آزاد قوم نہیں کہلا سکتے۔

انہوں نے کہا کہ امریکہ ہمیں امداد کے نام پر لوٹ رہا ہے۔ کاش امریکی امداد کا زہر ہمارے ملک میں نہ آتا۔ اس نے ہمارے دل و دماغ مفلوج کر کے رکھ دیئے ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ سامراج دشمنی ہمیں ورثہ میں ملی ہے۔ ہمارے رہنما حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے انگریز سامراج کے خلاف زبردست جنگ لڑی اور ملک کو ان لٹیروں کے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے بے مثال قربانیاں دیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ حضرت مولانا مدنی کو انگریز سامراج سے اس درجہ نفرت تھی کہ وہ کسی ایسے شخص سے مصافحہ نہیں کرتے تھے جس کے جسم پر ولایتی کپڑے کا لباس ہو۔ اس طرح وہ کسی ایسے مرید کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے جسے ولائتی کپڑے سے کفن دیا گیا ہو۔

انہوں نے کہا کہ مولانا مدنی کی کوششوں اور کاوشوں کے اثرات آج ظاہر ہو رہے ہیں اور حالیہ انتخابات میں عوام نے ان تمام جماعتوں کو گہرے گڑھے میں دفن کر دیا ہے جو امریکی سامراج کے ساتھ معمولی سا رابطہ بھی رکھتی تھیں اور عوام میں اس لعنت کی وجہ سے بدنام تھیں۔

مولانا مفتی صاحب نے کہا کہ ہم اپنی جدوجہد اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کہ امریکی سامراج کو گڑھے میں دفن نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ کہنا قطعی طور پر غلط ہے کہ مشرقی پاکستان، پنجاب، سندھ کے عوام نے اسلام کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ بلکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے عوام اس کے سچے شیدائی ہیں اور انہوں نے مجیب اور مسٹر بھٹو کی طرف سے بار بار اسلام کے نام پر اپیل کی وجہ سے ہی انہیں ووٹ دیئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ان انتخابات نے ایک بات ثابت کر دی ہے کہ ہمارے عوام کو اپنے مسائل کا شعور ہے اور وہ ان مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی غربت اور استحصالی نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے صرف ایسی جماعتوں کو ووٹ دیا ہے جنہوں نے ملک سے جاگیرداری اور سرمایہ داری کو ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اگر کسی جماعت نے عوام سے کئے گئے وعدوں کا پاس نہیں کیا اور عوام کے مسائل حل نہ کئے تو ان کا حشر ایوب خاں سے بھی بدتر ہوگا۔ اسی طرح اگر آنے والی حکمران پارٹیوں نے آزاد خارجہ پالیسی اپنانے کی بجائے امریکی سامراج سے ناطہ جوڑا تو عوام ان جماعتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ عوام دھوکے میں نہیں آئینگے۔ اور اگر کسی جماعت نے سرمایہ داری اور جاگیرداری کو برقرار رکھنے کی سازش کی تو قوم اسے کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جمعیۃ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہر ایسے آئین کو ٹھکرا دیا جائے جو اسلامی نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آئین مرتب کرنے کی ذمہ داری قبول کی ہے اور کوشش کریں گے کہ اکثریتی پارٹیوں کا تعاون بھی اس سلسلے میں حاصل کیا جائے۔ اور اگر کسی طرف سے ہمارے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور ہم نے محسوس کیا کہ اسمبلی میں اسلامی آئین کا منظور ہونا ناممکن ہے تو ہم عوام کی اسمبلی میں چلے آئینگے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح

از مولانا عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری خلیفہ مجاز شیخ الاسلام مولانا مدنی رح

(قسط نمبر ۵)

مجاہدانہ زندگی اور ملک و ملت کی خدمات جلیلہ

مجاہدانہ زندگی کے عنوان کے تحت صرف ان ہی واقعات کا تذکرہ کرنا ہے جو آپ کی زندگی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ ورنہ اس سلسلہ کی بقیہ تمام چیزیں صرف حاجی صاحب اور حضرت امام ربانی قدس اللہ سرہٗ کے تذکرہ کے تحت آچکی ہیں

دیگر خدمات جلیلہ کے تحت ہم حضرت قدس سرہٗ کے مناظرے قیام مدارس اور تصنیف و تالیف کا مختصر تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ دارالعلوم دیوبند حضرت قدس سرہٗ کی حیات طیبہ کا جلی عنوان ہے و نیز دوسرے اکابرین و مشائخ کی مساعی جمیلہ کا بھی اس میں کافی حصہ ہے۔ اس وجہ سے اس کو مستقل عنوان کے تحت ذکر کریں گے تاکہ دارالعلوم کے حالات بھی تفصیل سے آجائیں، اور دوسرے مشائخ کا تذکرہ بھی آجائے۔ امید ہے کہ قارئین کرام کو ہماری اس ترتیب سے اتفاق ہوگا۔

مجاہدانہ زندگی

یوں تو حضرت قدس سرہٗ کی پوری زندگی ہی مجاہدانہ زندگی ہے۔ لیکن ہماری غرض اس سے آپ کی حیات طیبہ کا وہ گوشہ ہے کہ جس میں آپ شمشیر بکف ہو کر حکومت برطانیہ سے ٹکرائے تھے۔ اگرچہ آپ نے فنون حربیہ کی نیادہ مشق نہیں کی تھی۔ لیکن آپ کے تلوار کے ہاتھ اور بندوق کی نشانہ بازی پتہ دیتی تھی کہ آپ کسی باقاعدہ فوج کے کمانڈر ہیں۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رح ارشاد فرماتے ہیں:

"اس وقت (غدر ۱۸۵۷ء) میں راہ چلنا بدوں ہتھیار اور سامان کے دشوار تھا۔ جب احقر وطن پہنچا، چند جنگلے مفسدین کے پیش آئے۔ جس میں مولانا کی کمال ہمت اور جرأت ظاہر ہوئی۔ اسی زمانہ میں ہمارے بھائی ہم عمر اکثر بندوق اور گولی لگانے میں مشق کرتے رہتے تھے، ایک دن آپ مسجد میں سے آئے کہ ہم لوگ گولیاں لگا رہے تھے۔ اور نشانہ کی جائے پر ایک نیم کا پتہ رکھا تھا اور اس کے گرد ایک دائرہ کھینچا تھا، قریب سے بندوق لگاتے تھے، گولیاں مٹی کی تھیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ بندوق کیونکر لگاتے ہیں مجھے بھی دکھلاؤ۔ کسی نے ایک فیر کیا اور قاعدہ نشانہ کا ذکر کیا۔ تب بندوق ہاتھ میں لے کر فیر کیا۔ صاف گولی نشانہ پر لگی اور وہ سب مشاق کتنی دیر سے لگا رہے تھے۔ دائرہ پر لگ جانے کو نشانہ پر پہنچا جانتے تھے۔

اور یہ بات اتفاقی نہ تھی۔ اپنی فہم سے حقیقت نشانہ بازی کی سمجھ کر بدن اسی پر سادھ لیا جو فرق ہو جانے کی وجہ تھی، نہ ہوئی۔ تیر اندازوں کو دیکھا ہے کہ سر سے پا تک ایک خط مستقیم ہو جاتے ہیں۔ الخ صـ ۱۱"

فنون حربیہ کی اسی مہارت کی وجہ سے آپ کو تھانہ بھون اور شاملی کے محاذ کا سپہ سالار فوج بنایا گیا تھا۔ جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ چنانچہ تھانہ بھون اور شاملی کے معرکہ آپ ہی کی حسن تدبیر کی مرہون منت ہیں۔

انقلاب ۱۸۵۷ء کے زمانہ میں جب گورنمنٹ کی طرف سے گرفتاریاں شروع ہوئیں تو آپ صرف تین دن روپوش رہے۔ تین دن کے بعد باہر نکلے کہ تین دن سے زیادہ روپوش رہنا خلاف سنت ہے۔ ایک تبہ دوش کے سپاہیوں سے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ مولانا محمد قاسم صاحب کہاں ہیں۔ آپ نے دو قدم پیچھے ہٹ کر فرمایا۔ "ابھی تو یہیں تھے"۔ بہرحال چونکہ آپ سے اللہ تعالیٰ کو دین کا بہت بڑا کام لینا تھا۔ اس وجہ سے آپ ہاتھ نہ آئے۔

مناظرے

انگریز آئے اور اپنے ساتھ الحاد و بے دینی، نفاق و افتراق کے طوفان کے طوفان لائے۔ ان کی پالیسی ہی یہ تھی کہ لڑاؤ اور حکومت کرو۔ ہندوستانیوں خصوصاً مسلمانوں کو بے دین بناؤ اور اپنا سکہ جماؤ۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جب تک ہندوستان میں مسلمان، مسلمان بن کر رہیں گے۔ ہماری تو کیا دنیا کی کسی طاقت کی مجال نہیں کہ حکومت کر سکے۔ لہٰذا اس نے اس کے لئے دو طریقے ایجاد کئے (۱) انگریزی تعلیم کا اجراء دوسرے پادریوں کو مذہب نصرانیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بڑے بڑے وظیفے دے کر ہندوستان بھیجا۔ انگریزی تعلیم نے کیسا زہر پھیلایا وہ ظاہر ہے۔ الحاد، بے دینی، فسق و فجور، بے حیائی، بے مروتی، دین سے آزادی، بدعقیدگی اس تعلیم کا لازمی نتیجہ ہے۔ جس کے لئے اس زمانہ میں تو کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ عیاں را چہ بیاں اور یہ حقیقت ہے کہ جو قوم بھی اپنی مذہبی تعلیم کو چھوڑ کر دوسری طرف جائے گی۔ اس کا سرانجام یہی ہوگا چہ جائیکہ مغربی تعلیم کہ جس کا اولین منشاء خدا اور مالک کائنات سے بیگانگی اور بدعقیدگی ہے۔ کریلا اور نیم چڑھا کے مترادف ہے

پادریوں نے ہندوستان آکر تبلیغ عیسائیت شروع کی۔ چنانچہ اس سیلاب میں غیر مسلم بہت بری طرح بہہ گئے۔ اور تبدیل دین کر بیٹھے۔ مسلم رہنما نتائج سے بخوبی آگاہ تھے۔ عیسائیوں کے آڑے آئے۔ اور مناظرے شروع ہو گئے چنانچہ ایک مناظرہ جانڈپور ضلع شاہجہان میں ہوا۔ جس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔

سلسلہ خداشناسی یا گفتگوئے مذہبی

نام سے ظاہر ہے کہ یہ مناظرہ ۱۲۹۳ھ میں ہوا ہے جس کے رئیس منشی پیارے لال کیہر پنشنی تھے۔ ان کے یہاں ایک عیسائی ٹیچر تھے جو اپنے مذہب کی اشاعت کیا کرتے تھے۔ حاصل یہ ہے کہ منشی پیارے لال نے تمام مذاہب کے لوگوں کو جمع کیا اور نام میلہ خداشناسی یا گفتگوئے مذہبی رکھا۔ عیسائیوں کی طرف بڑے بڑے پادری جن پر اہل یورپ کو ناز تھا موجود تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے

(۱) مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی رح
(۲) حضرت مولانا محمد الحسن صاحب گنگوہی رح
(۳) حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند رح
(۴) حضرت مولانا حکیم رحیم اللہ صاحب بجنور
(۵) مولانا ابو المنصور صاحب دہلوی رح
(۶) حضرت مولانا احمد علی صاحب دہلوی رح
(۷) حضرت میر حیدر علی صاحب دہلوی رح بھی موجود تھے

اصل مناظرہ اہل اسلام اور نصاریٰ کا تھا۔ ہندو صاحبان تو ویسے ہی پرتھی لئے بیٹھے رہے تھے۔ مناظرہ ہوا اور بفضلہ اہل اسلام غالب آئے اور فریق مخالف کو بھی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رح کے متعلق یہ کہنا پڑا، ملاحظہ فرمایئے:۔

جب میلہ برخاست ہونے لگا اور سب اہل اسلام خاں سے روانہ ہوئے تو میلہ کے ہندو وغیرہ مناظرین اہل اسلام کی طرف اشارہ کر کے اوروں کو بتلاتے تھے کہ یہ، تھوڑی دور چلے تھے کہ گاڑیوں کی قطار سے بیس قدم پر ایک جوگی جارہا تھا۔ پاؤں میں کھڑاویں، سر پر لمبے لمبے بال برہنہ سر ہاتھ میں دست پناہ (چمٹا) دو چار معتقدین اس کے ساتھ۔ مولوی محمد قاسم صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔ جے مولی ہے۔ اتفاقاً مولوی محمد قاسم صاحب نے نظر ادھر پلٹی قوس نے سلام کیا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نے التفات سے ہاتھ اٹھا کر جواب دیا۔ اس نے جو دیکھا۔ مولوی التفات سے جواب دیتا ہے تو وہاں سے دوڑا اور گاڑی کا ڈنڈا پکڑ کر گاڑیوں سے کہا۔ تھام رہے۔ اس نے اوروں کو آواز دے کر کہا، تھم جاؤ۔ الحاصل گاڑیاں تھم گئیں۔ جوگی صاحب بولے۔ تم نے بڑا کام کیا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نے کہا۔ میں نے کیا کیا پرمیشور نے کیا۔ اس نے کہا۔ سچ کہتے ہو۔ پھر جوگی مذکور نے ہاتھ اٹھا کر جار انگشت سے اشارہ کر کے کہا۔ جب تم نے بولی ماری، تو ہم نے دیکھا۔ اس بادری کا اتنا سر پر سو کھ گیا تھا۔ الخ

(جاری ہے)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۱۰ر جنوری کے بجائے ۱۷ر جنوری کو ہوگا

اس سے قبل جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کے اراکین کے نام ۱۰ر جنوری کو اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ بھیجا گیا تھا، لیکن بعض حالات کی بنا پر مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۰ر جنوری کے بجائے ۱۷ر جنوری ۱۹۷۱ء بروز اتوار لاہور میں منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر جمعیۃ علماء اسلام کے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے منتخب ممبران بھی جو سرحد، بلوچستان اور پنجاب سے منتخب ہوئے ہیں، لاہور تشریف لائینگے۔ ان کے اعزاز میں لاہور کے شہریوں کی جانب سے دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

تمام اراکین مجلس شوریٰ اور منتخب ممبران قومی و صوبائی اسمبلی ۱۷ر جنوری کی صبح تک لاہور پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

(نوٹ) موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

پشاور ۲۱ر دسمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اور عظیم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد دارالعلوم سرحد کے دارالحدیث ہال میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں قائد جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود اور مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی صوبہ سرحد کے تمام اضلاع ڈیرہ اسمٰعیل خاں، بنوں، کوہاٹ، پشاور، مردان ہزارہ، سوات، دیر، چترال کے نمائندے شریک اجلاس تھے۔ نمائندگان شوریٰ کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے کامیاب امیدوار بھی شریک اجلاس تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے اس اجلاس کا عجیب منظر تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر رہنماؤں کی ملاقات اور دیدار کے لئے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان آئے ہوئے تھے۔ دارالعلوم سرحد کے تمام باغیچے اور ارد گرد تمام سڑکوں پر عظیم ہجوم تھا شوریٰ کا اجلاس بند کمرے میں تھا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد جمعیۃ نے افتتاح کرتے ہوئے ان تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں جمعیۃ کے نمائندوں کو ووٹ دیئے۔ امیر محترم نے فرمایا۔ صوبہ سرحد کے غیور مسلمانوں نے علماء حق کا ساتھ دے کر اپنی دینداری کا ثبوت دیا۔

اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد میں ہر اس پارٹی کے ساتھ اشتراک کرے گی۔ جو مندرجہ ذیل شرائط تسلیم کرے۔

(۱) مرکزی اسمبلی میں آئین کے مسئلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دے گی۔

(۲) صوبہ سرحد میں ایک کمیٹی تشکیل کی جائے گی، جو قانون سازی میں اس کمیٹی کی سفارشات کو فوراً اسمبلی میں منظور کرائے گی۔ کمیٹی میں تین علماء اور دو دیندار قانون دان ہوں گے۔ کمیٹی کے مصارف گورنمنٹ برداشت کرے گی۔

(۳) ایک تعلیمی کمیٹی بھی مقرر کی جائے گی۔ جو تعلیم کے بارے میں تمام سفارشات فوراً منظور کرائے گی۔

(۴) اقتصادیات، معاشیات کے بارے میں بھی ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔

ایک سب کمیٹی کی تشکیل کی گئی جو تمام پارلیمنٹری مسائل کی نگران ہوگی۔ (محمد یعقوب القاسمی)

جمعیۃ طلباء اسلام کے نام اہم پیغام

جاوید ابراہیم پراچہ نے تمام ممبران جمعیۃ طلباء اسلام کو خبر دی ہے کہ ہمارا مقصد آج سے شروع ہو چکا ہے۔ باطل نظاموں کے خلاف اور تمام تعلیمی اداروں میں مکمل اسلامی نظام تعلیم جاری کرنے کے لئے عظیم تحریک شروع کرنی ہے لہذا رضاکاران جمعیۃ طلباء اسلام اپنی تمام تر توجہ ممبر سازی اور تنظیم پر مرکوز کریں۔ کالج کے انتخابات میں بھرپور حصہ لیں نیز مرکز سے رابطہ قائم کرنے کے لئے اور چیف آرگنائزر محمد اسلوب صاحب قریشی کے مشوروں کو اپنانے کے لئے دفتر مرکزیہ لاہور خط و کتابت جاری رکھیں۔

ترجمان اسلام
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

آرزوئیں بڑھانے کا کیا فائدہ؟

(سید امین گیلانی)

تجھ کو آنسو بہانے کا کیا فائدہ
دشمنوں کو ہنسانے کا کیا فائدہ

مسکراتے ہی جب توڑ لیں شاخ سے
پھول کو مسکرانے کا کیا فائدہ

موت سے کھیل کر زندگی جیت لیں
موت سے جی چرانے کا کیا فائدہ

اہل دنیا کا دل اپنی مٹھی میں لے
ورنہ دنیا میں آنے کا کیا فائدہ

دل ہے جس کا وہ خود دل کی زینت بنے
دل میں دنیا بسانے کا کیا فائدہ

کوئی بگڑی بنائے تو ہم مان لیں
صرف باتیں بنانے کا کیا فائدہ

عمر تو دم بدم ہوتی جاتی ہے کم
آرزوئیں بڑھانے کا کیا فائدہ

جس مسافر کو منزل کی خواہش نہ ہو
اس کو رستہ بتانے کا کیا فائدہ

جب قفس کو سمجھ لے کوئی آشیاں
پھر اسے آشیانے کا کیا فائدہ

مفت ملتی ہو جب چاند کی روشنی
چاند سے خاک لانے کا کیا فائدہ

جب دعائیں زباں کا نہ دل ساتھ دے
اے امیں ہاتھ اٹھانے کا کیا فائدہ

Scanned with CamScanner

علماء حق کی حق گوئی وبیباکی!

(رانا خیرالدین راہی روڑہ)

علماء حق کی صف میں یوں تو علماء سوء بھی خود کو شمار کرتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً علماء حق وہ ہوتے ہیں، جو ہر جابر و ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق بلند کریں۔ خواہ ان کو کتنی ہی آزمائشوں سے گذرنا پڑے۔ ان کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہوتا ہے۔ افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر۔ افضل جہاد ظالم حاکم کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا ہے۔ علماء حق کی جماعت ہر دور میں ہوتی ہے۔ زیر نظر مضمون میں علماء حق کے چند واقعات نقل کئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ مشہور ظالم و جابر حکمران .... حجاج ابن یوسف کو دیکھا کہ وہ جامع مسجد میں خطبہ دے رہا ہے۔ فرمانے لگے۔

"خدا کا دشمن! خدا کی حرام کی ہوئی باتوں کو حلال کر دیا۔ خدا کے گھر کو خراب کر دیا اور خدا کے نیک بندوں کو قتل کیا۔"

حجاج نے جب حضرت عبداللہ کی یہ حق گوئی اور مجمع عام میں اپنی ذلت و رسوائی کو دیکھا، تو فوراً طیش میں آگیا پوچھا یہ کون ہے؟ کسی نے کہا۔ یہ تو عبداللہ ابن عمرؓ ہے یہ سن کر بھڑک اٹھا کہنے لگا۔ بڑے میاں معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تم اپنے حواس کھو بیٹھے ہو۔ دل میں بخار بھرا ہوا تھا۔ منبر سے اترا اور ملازم کو حکم دیا کہ اس کے پاؤں پر یہ ہتھیار مارو۔ وہ ہتھیار زہر آلود تھا۔ ملازم نے حضرت عبداللہ کے پاؤں پر دے مارا، جس کے خطرناک زہر کی وجہ سے آپ بیمار پڑ گئے۔ بیماری کی حالت میں ایک دن حجاج عیادت کے لئے آیا تو آپ نے حجاج سے کوئی سلام نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ظالم کا چہرہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ حجاج اپنا سا منہ لے کر واپس چلا گیا۔

حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے مفسر ہیں۔ ایک مرتبہ خراسان کے بادشاہ خوارزم نے جامع مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ایک خوبصورت تخت تیار کرایا، تاکہ وہ مسجد میں سب سے ممتاز اور منفرد نظر آئے اس کو شاہ کے لئے مسجد میں بچھا دیا گیا۔ حضرت امام کو بادشاہ وقت کی یہ حرکت سخت ناگوار گذری اور مجمع عام میں آپ نے بادشاہ وقت کو ایک سخت ڈانٹ پلائی، اور کہا۔

"یہ شاہی دربار نہیں خدا کا گھر اور عبادت کی جگہ ہے۔ یہاں ادنیٰ و اعلیٰ سب کی یکساں حیثیت ہے۔ اللہ کا مقرب وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔"

پہلے تو بادشاہ حضرت امام کی اس حق گوئی و بیباکی سے چین بہ جبیں ہوا، لیکن جب اس نے مسجد کے نمازیوں کی طرف دیکھا، تو وہ سب امام صاحب کے متبعین میں سے تھے۔ اس وجہ سے اس نے فوراً تخت اٹھوایا اور سب نمازیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنے لگا۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حج کے دنوں میں خلافت عباسیہ کی جانب سے یہ اعلان کر دیا گیا کہ امام مالکؒ اور ابن ابی الذہب کے علاوہ کسی اور کو فتویٰ دینے کی اجازت نہیں۔ لوگ بڑی بڑی طویل مسافت طے کر کے وہاں آتے اور امام صاحب سے فتویٰ لیتے ایک دفعہ امام صاحب نے ایک فتویٰ دیا۔ والی مدینہ نے امام صاحب سے کہا۔ ایسا فتویٰ نہ دیا کرو۔ چونکہ وہ فتویٰ امام صاحب کے نزدیک صحیح تھا۔ اس لئے انہوں نے والی مدینہ کی سطوت کا بھی خیال نہ کیا۔ اور اپنی بات پر اڑے رہے آخر والی مدینہ نے غصہ سے طلب کیا اور حکم دیا کہ ہاتھوں کو کمر کے پیچھے کر کے ہتھکڑیاں ڈال دی جائیں اور اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار کر کے میرے دربار میں حاضر کیا جائے امام صاحبؒ کو اسی ہدایت کے مطابق لایا گیا۔ اونٹ پر بیٹھے ہوئے بھی آپ بلند آواز سے یہ فرماتے جاتے تھے۔ جو مجھے نہیں جانتے وہ جان لیں، میں مالک انس کا بیٹا ہوں۔ اور ساتھ ہی آپ اپنے اس فتوے کا بھی ذکر کرتے رہے۔ سپاہیوں نے آپ کو ایسی سخت مشکلوی لگائی کہ آپ کا کھوا (مونڈھا) اتر گیا۔ والی نے آپ کو ستر کوڑے لگائے۔ مگر اس فتویٰ سے باز نہیں آئے اور صبر و استقامت سے اپنے فیصلے پر ڈٹے رہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے اپنے دور میں روافض کے غلط عقائد پر ایک مدلل کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" لکھی شاہ صاحب کے دور سے اب تک اس کے سینکڑوں کی تعداد میں جواب لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن وہ سب جواب تشنۂ تکمیل ہیں۔ مولوی دلدار علی جاسوسی مجتہد لکھنؤ نے "ذوالفقار" نامی ایک کتاب لکھ، اور نواب آصف الدولہ کی خدمت میں پیش کی نواب نے مرزا قتیل سے پوچھا۔ یہ کتاب کیسی ہے۔ اس نے کہا۔ کتاب تو جیسی ہوگی اپنی جگہ ہے۔ لیکن مولوی صاحب کو نام بھی رکھنا نہ آیا۔ عبدالعزیز تو تحفہ پیش کرے۔ اور مولوی صاحب ان کو ذوالفقار (تلوار) دکھائیں۔ اس بات کو سن کر نواب خاموش ہو گیا۔ مرزا قتیل چونکہ شیعہ تھے بگڑ کر بات کہنا ہی پڑی۔ شاہ صاحب نے تحفہ کیا لکھا۔ تمام روافض میں تہلکہ مچ گیا۔ یہ کتاب نجف خاں کے دور میں لکھی گئی تھی اس نے زہریلی چھپکلی شاہ صاحب کے جسم پر لٹوا دی جس سے ان کا جسم سیاہ مبروص ہو گیا اور آپ کو اور شاہ عبدالقادر کو دہلی سے نکل جانے کا حکم دے دیا اور کہا کہ فیض آباد تک پیدل جائیں۔ جب وہ مر گیا تو پھر دونوں حضرات دہلی تشریف لائے۔ (مخلص علماء حق کی مظلومیت کی داستان)

مولانا محمد شریف کا جیل سے رہا ہونے کے بعد خطاب

سکرنڈ ۲۲۔ دسمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کی جانب سے مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد مدینہ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کو استقبالیہ پارٹی دی گئی جس میں مولانا صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جیل ہمارے لئے کوئی نئی چیز نہیں بلکہ ہمارے عزم کو پختہ کرنے کے لئے ٹریننگ کیمپ ہے۔

آپ نے اکابرین جمعیۃ علماء اسلام کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دی اور ارکان جمعیۃ کو عزم اور تنظیم کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت دی۔ جمعیۃ کے رہنما نے کہا کہ جس طرح ہم نے امریکی سامراج کے ایجنٹوں کو شکست فاش دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ جنگ کفر و اسلام کی نہیں تھی۔ بلکہ ظالم اور مظلوم کی جنگ تھی۔ مولانا نے کہا۔ اسی طرح ہر وہ طاقت جو اسلامی دستور کے راستے میں رکاوٹ ڈالے گی۔ ہم اس کو بھی انشاء اللہ اسی طرح دفن کر کے دین حق کو غالب کر کے دم لیں گے۔ آخر میں دعا مانگی گئی۔

(احمد خان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر سکرنڈ)

مولانا عبدالحق صاحب کی طرف سے عوام کو مبارکباد

مولانا عبدالحق صاحب نے گزشتہ روز دفتر جمعیۃ علماء اسلام لورالائی میں اپنے ساتھیوں سے خطاب کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ عوام نے جمعیۃ علماء اسلام کے مجھے رکن منتخب کر کے لورالائی کے عوام نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمیں اسلام کے سوا کسی قسم کے آئین کی ضرورت نہیں میں اس اپنی کامیابی پر عوام کو از صد مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آخر میں پھر عوام کا دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

داخلہ قاری کلاس

شائقین فن تجوید حضرات بشرطیکہ حافظ قرآن ہوں اور کم از کم پرائمری تک تعلیم ہو (مڈل اور میٹرک کو ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ کے لئے درج ذیل پتہ پر فوراً رجوع فرمائیں۔

(حاجی اللہ دتہ بٹ مہتمم مدرسہ قاری کلاس گھکھڑ ضلع گوجرانوالہ

اسلامی آئین کی تدوین کا مرحلہ آپہنچا

جمعیۃ علماء اسلام دنیائے اسلام کو مایوس نہیں ہونے دیگی

پاکستان انشاء اللہ العزیز عالم اسلام کا مضبوط ترین حصار ثابت ہوگا

(از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے (آنرز) آفس سیکرٹری انتخابات پارلیمانی امور)

چوبیس سالہ سیاسی مدوجزر کے بعد آمرانہ سازشوں کا کاروبار ڈوب کر گیا ہے۔ اور پاکستان کا سیاسی مطلع ہر گرد و غبار سے اٹا پڑا تھا۔ اب ایک روشن اور صاف ستھری سیاست کو دعوت عمل دے رہا ہے۔ آمرانہ نظام، جاگیرداری اور سرمایہ داری کے بت پاش پاش ہو چکے ہیں اور طاغوتی طاقتوں کے گھٹا ٹوپ بادل جو افق پر چھائے ہوئے تھے جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کامیابی سے کافور ہو چکے ہیں

سے یہ شرط ہے رات کے اندھیروں سے اک نیا آفتاب ابھرے

فقط ستاروں کا ڈوب جانا ہی دلیل سحر نہیں ہے

جمعیۃ علماء اسلام ایک روشن مینار کی طرح بھٹکے ہوئے قافلوں کو صراط مستقیم کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اور جمعیۃ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ دل پختون، جیالے بلوچی اور فدائے اسلام قبائلی جوق در جوق جمعیۃ کا اسلامی پرچم تھامے ایک نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ اپنے روشن مستقبل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔

. . . . . .

دستوری کمیٹی

جمعیۃ علماء اسلام نے اسلامی آئین کی تدوین کے لئے ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل کی ہے۔ جو صدر مملکت کے قانونی ڈھانچہ کی روشنی میں ایک جامع اسلامی آئین کو ترتیب دیگی جو سرمایہ داری اور جاگیرداری پر مبنی موجودہ اقتصادی نظام کو یکسر ختم کرے اور اسلامی معاشی نظام کو بروئے کار لائے۔ اس سلسلہ میں عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی سے تعاون کیا جائے گا۔ اور انہیں اپنے موقف سے روشناس کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام آزاد خارجہ پالیسی پر یقین رکھتی ہے۔ پاکستان کو ہر حال امریکی سامراج سے نجات حاصل کرنی ہوگی۔ اسلامی ملکوں کو اتحاد کی لڑی میں پرویا جائیگا۔ معاشی مسائل حل کرنے کے لئے وسیع اور موثر تبدیلیاں عمل میں لائی جائے گی۔ موجودہ عدالتی نظام کو یکسر تبدیل کیا جائے گا۔ اور عدلیہ کو مکمل آزادی دی جائے گی، تاکہ ہر شخص کو بآسانی اور جلد از جلد انصاف مہیا ہو سکے۔

پاکستان میں سوشلزم آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کو عوام نے اس لئے کامیاب ..... بنایا ہے کہ انہوں نے عوام سے اسلام کی حدود کے اندر رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ مجیب الرحمٰن صاحب بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ وہ آئین قرآن و سنت کے مطابق بنائینگے اور ذوالفقار علی صاحب نے بھی مساوات محمدی کا نام لیکر ووٹ حاصل کئے ہیں۔ اگر انہوں نے اسلام کی حدود توڑنے کی کوشش کی، تو عوام انہیں معاف نہیں کریں گے۔ شیخ مجیب الرحمٰن اور ذوالفقار علی بھٹو کو جمعیۃ کی دعوت حق پر کان دھرنے ہوں گے۔ کیونکہ جمعیۃ نے تکفیر کی مشین نہیں چلائی۔ اور ان کو کبھی کافر نہیں کہا جمعیۃ شیخ صاحب اور بھٹو صاحب کو مسلمان سمجھتی ہے اور توقع رکھتی ہے کہ وہ آئین شریعت کے نفاذ میں مدد و معاون ہوں گے۔

یہ نوشتہ دیوار ہے کہ عوام اسلام کی اس غلط شکل کو قبول نہیں کریں گے۔ جس میں سرمایہ داری کے مفاد کا تحفظ دیا جائے۔ پاکستانی مسلمان اسلام کو اس کی حقیقی درخشندہ صورت میں ہی قبول کریں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک خصوصی محکمہ قائم کرے گی اور نئی پود کو اسلام سے روشناس کرانے کے لئے اسلامیات کو سکولوں اور کالجوں میں لازمی مضمون قرار دے گی۔ اور لوگوں کی عام اخلاقی حالت سدھارنے کے لئے وسیع اقدام کرے گی۔

قومی اسمبلی یعنی آئین ساز اسمبلی میں جہاں عوامی لیگ کے ایک سو ساٹھ کے لگ بھگ ممبران ہوں گے اور جہاں پیپلز پارٹی کے ۸۰ کے قریب اراکین ہوں گے۔ خاں ان جماعتوں کا محاسبہ کرنے کے لئے اسلامیات کے ماہرین علماء حق کی ایک مضبوط اور موثر جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے نبی جھنڈے تلے مفتی محمود صاحب کی قیادت میں موجود ہوگی جو غیر اسلامی آئین کو وجود میں نہیں آنے دیگی بلکہ ہر غیر اسلامی حرکت پر قدغن لگائے گی۔

اسلامیان پاکستان کی آرزوؤں اور تمناؤں کا محور اب جمعیۃ علماء اسلام ہے اور انشاء اللہ العزیز جمعیۃ انہیں مایوس نہیں ہونے دیگی اور مسلمانوں کی امنگوں کی تکمیل کی سمت میں بڑھ کر ہو گی

آفتاب نو دمید از بطن گیتی سے ہوا آسماں ڈھونڈے ہے اب تک اس کا نام و نشاں

جمعیۃ علماء اسلام کو ہاٹ کی دینی غیرت اور اسلامی جذبہ پر مبارکباد

(از حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب مہر قومی مجلسی کوہاٹ)

۱۷ دسمبر کو عام انتخابات ہوئے۔ ہر شخص نے اپنے ضمیر کے مطابق اپنا ووٹ استعمال کیا ہے۔ اسلامی ذہنیت والوں نے اپنا ووٹ اسلامی نظام کے حق میں بغیر کسی دباؤ اور لالچ کے استعمال کر کے اپنے مذہبی فرض کو پورا کیا ہے۔

ان میں صوبہ سرحد کے مسلمان انتہائی تحسین اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بھاری اکثریت سے آئین سازی کے لئے علماء حق کو کامیاب کر کے دینی غیرت و اسلامی جذبہ کا ثبوت دے کر دنیا پر واضح کیا ہے کہ مسلمان صرف اسلامی نظام کے سوا کوئی اور نظام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے ان انتخابات میں سرمایہ داری نظام اور اشتراکیت کے خلاف اقدام کر کے تمام اہل اسلام کیلئے ایک مثال قائم کر دی۔

اس سلسلہ میں مسلمان کوہاٹ کا نام جو نمایاں سرخی ہو گیا ہے۔ وہ واضح حقیقت ہے۔ مگر افسوس کہ کوہاٹ میں ایک ہفت روزہ اخبار نے مسلمانان کوہاٹ کے اس جذبہ کو مجروح کر کے لکھا ہے کہ مسلمانان کوہاٹ نے مولانا نعمت اللہ صاحب کو ووٹ دے کر بے حسی کا ثبوت دیا ہے (بریں عقل و فہم بباید گریست) میں اخبار مذکور کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ بے شک نوابوں اور سرمایہ داروں کی مدح سرائی کرتے رہو، اور ان کے حق میں جو بھی چاہے لکھتے رہو مگر ڈھائی لاکھ مسلمانان کوہاٹ کے اس سنہری کارنامہ پر اظہار تشویش نہیں کرنا چاہیئے۔ خدارا غریب کو سرمایہ داری کے پنجہ سے آزادی دلاؤ، اور سرمایہ داروں کو مشورہ دو کہ بقیہ زندگی اسلامی احکام کے ماتحت بسر کر کے اپنا مال اور جائیداد فی سبیل اللہ خرچ کریں، ورنہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

کا مصداق بن کر دونوں جہان میں نقصان اٹھاتا پڑیگا۔

میں آخر میں تمام مسلمانان کوہاٹ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے امیروں کے دباؤ میں نہ آ کر حق پرستی کا ثبوت دیا۔ تمام اہل اسلام کے لئے ایک بہترین مثال قائم کر دی۔

اور ساتھ ساتھ میں صدر یحییٰ خاں اور دیگر افراد اور الیکشن کمشنر و متعلقہ افسران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے پوری آزادی کے ساتھ ووٹ دینے کا موقع فراہم کیا ہے۔

سرحد کے ضمنی انتخابات

سرحد کے ضمنی انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام حصہ لے گی پشاور سیٹ سے مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر اور مردان ہزارہ کی مشترکہ سیٹ سے پیر مبارک شاہ صاحب کو امیدوار نامزد کیا گیا ہے۔ پیر صاحب قیوم خاں کے وزیر رہنے کے بعد خالی ہوئی تھیں

ایم ظریف بی، اے دلوخیل

طائفہ منصورہ

طائفہ منصورہ کی فضیلت اور منقبت جن احادیث و روایات سے ثابت ہے۔ اگر ان کو صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث سے انتخاب کر کے ان کی پوری تخریج و تشریح کی جائے تو اس پر خاصا دفتر تیار ہو سکتا ہے مگر ہم مزید تفصیل میں پڑنے کے بجائے نہایت اختصار کے ساتھ ایک دو صحابہ کرامؓ کی روایتیں ہی عرض کرتے ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (المتوفی ۶۰ھ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

جس شخص کے متعلق اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اللہ دیتا ہے اور میں بانٹتا ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی اور اس کو کوئی مخالف ضرر نہ پہنچا سکے گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) نہ آجائے۔

اس صحیح اور صریح حیثیت سے معلوم اور آشکارا ہوا کہ جو گروہ اور طائفہ تا قیامت حق پر قائم اور دائم رہے گا وہ فقاہت فی الدین کی دولت عظیم اور رضائے الٰہی کی نعمت عظمیٰ سے وافر حصہ رکھتا ہو گا اور اس طائفہ منصورہ کو مٹانے اور بدنام کرنے اور لوگوں کی نگاہوں میں حقیر و ذلیل کرنے کے جتنے بھی قولی و فعلی فرسودہ ہتھیار و اوزار استعمال کئے جائیں گے۔ وہ سب بے کار و رائیگاں ہوں گے اور قیامت تک اس جماعت حقہ کو کسی کا کوئی اختلاف نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی اس بے پایاں نعمت و دولت کو سینے سے لگا کر بدخواہوں سے یہ کہتا ہوا شریفانہ انداز سے منزل مقصود تک بڑھتا چلا جائے گا کہ ؎

ہم کو طوفان حوادث کیا ڈرائے گا حمید
جب سے ہم پیدا ہوئے یہ آندھیاں دیکھا کئے

حافظ ابن حجر عسقلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

اس حدیث میں صاف طور پر علماء (حق) کی سب لوگوں پر اور تفقہ فی الدین کی سب علوم پر فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اور صحیح مسلم میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یوں آتی ہے۔

جس کے متعلق اللہ تعالیٰ خیریت کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی فقاہت عطا فرماتا ہے اور مسلمانوں میں ایک جماعت ناقابل ہمت رہے گی جو حق کی خاطر لڑائی اور جہاد کرے گی اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی۔

حضرت امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں متعدد اقوال نقل کرنے کے بعد یوں ارقام فرماتے ہیں:

احتمال ہے کہ یہ طائفہ مسلمانوں کے مختلف طبقات میں بٹا ہوا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجا لاتا ہو۔ مثلاً مجاہد، محدث، زاہد، امر بالمعروف وغیرہ نیکی کے امور بجا لانے والا، اور اس طبقہ کا ایک جگہ میں ہونا بھی کوئی ضروری نہیں بلکہ جائز ہے کہ یہ طبقہ اور گروہ (دنیا میں) بکھرا ہوا ہو۔

یہ جو کچھ فرمایا بالکل ٹھیک اور صحیح ہے۔ لیکن اس صحیح حدیث کے صریح الفاظ میں غور کرنے سے طائفہ منصورہ اور فرقہ ناجیہ کی دو عمدہ اور اعلیٰ خوبیاں و اشگاف الفاظ میں ثابت ہوتی ہیں کہ وہ فرقہ قیامت تک اسلام پر قائم رہے گا اور مخالفین کے مقابلہ میں سد سکندری ثابت ہوگا وہ فقاہت فی الدین اور قتال علی الحق کی بہترین خصلتوں کے ساتھ متصف ہوگا۔۔۔۔ جب ہم ٹھنڈے دل کے ساتھ اس طائفہ منصورہ کو تاریخ کے سنہری اوراق میں تلاش کرتے ہیں تو دیگر ائمہ دین اور ان کے مقلدین عموماً اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مقلدین خصوصاً ان صفات میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔

(طائفہ منصورہ از حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صاحب مدظلہ العالی)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ اپنی کتاب "مبدأ و معاد" میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

ان بزرگوں کے بزرگ ترین امام، امام اجل پیشوا سے اکمل ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی بلندی شان کے متعلق میں کیا لکھوں کہ وہ تو تمام مجتہدین میں خواہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور یا امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہوں سب سے زیادہ عالم اور تقویٰ اور ورع میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

(سارے فقہاء ابوحنیفہؒ کے پروردہ ہیں) منقول ہے کہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قبر کی زیارت کے لئے جاتے تھے تو اپنے اجتہاد کو چھوڑ دیتے تھے اور اپنی رائے پر عمل نہیں کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ:

"مجھے شرم آتی ہے کہ ان کے سامنے میں اپنی اس رائے پر عمل کروں جو ان کی رائے کے خلاف ہو"

وہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا چھوڑ دیتے تھے اور فجر کی نماز میں قنوت بھی نہیں پڑھتے تھے۔ یقیناً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت شان کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کل کو (آئندہ زمانے میں) جب حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہی عمل فرمائیں گے۔ جیسا کہ خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ (اپنی کتاب "فصول ستہ" میں) فرماتے ہیں۔ ان (امام ابوحنیفہ رح) کے لئے یہی بزرگی بہت کافی ہے کہ ایک اولوالعزم پیغمبر ان کے مذہب پر عمل کرے گا۔ دوسری سینکڑوں بزرگیاں اس ایک بزرگی کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ ہمارے حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ تھوڑے عرصہ تک میں بھی امام کے پیچھے (نماز میں) سورۂ فاتحہ پڑھتا رہا ہوں۔ آخر کار میں نے ایک رات امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک روشن اور شاندار قصیدہ خود اپنی مدح میں پڑھ رہے ہیں اور اس قصیدہ سے یہ مضمون مستفاد ہوتا تھا کہ بے شمار اولیاء میرے مذہب میں ہو چکے ہیں اسی وقت سے میں نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام اسمبلیوں کے اندر اور باہر اسلامی قانون کے نفاذ کیلئے تحریک جاری رکھیگی

(مولانا خیر محمد)

سینگورہ ۱۸ دسمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام اسمبلیوں کے اندر اور باہر اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے تحریک جاری رکھے گی اور اگر اسمبلی میں کوئی غیر اسلامی قانون کا بل پاس کیا گیا تو جمعیۃ علماء اسلام اس کے خلاف پوری قوت سے مزاحمت کریگی۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء اسلام ضلع سوات کے نائب امیر مولانا خیر محمد نے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے ان بھائیوں کا زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کو کامیاب بنانے میں خوب تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اپنی رحمت میں جگہ دے۔ جمعیۃ ان لوگوں کو اپنے بھرپور حمایت کا یقین دلاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے ہمارے حق میں ووٹ استعمال نہیں کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام ان کے بھی جائز حقوق کے لئے جدوجہد کرے گی۔ ان لوگوں نے چند مجبوریوں کے پیش نظر ایسا کیا ہے تاہم انہوں نے سوات بالخصوص شانگلہ پار کے عوام کا بیحد شکریہ ادا کیا اور کہا کہ شانگلہ پار کے عوام نے مولانا عبدالباقی کو کامیاب بنا کر سچے مسلمان اور اسلام دوستی کا ثبوت دیا ہے۔

یاد رہے کہ مولانا عبدالباقی کامیاب ہونے کے بعد جمعیۃ میں شامل ہو گئے تھے۔ آخر میں مولانا حافظ خیر محمد نے پاکستان کی بقاء اور سلامتی کے لئے دعائیں مانگیں۔

بقیہ — شذرات

بھٹو صاحب سامراج پرست اور آمر دوست حلقے سے نکل کر سامراج دشمنی اور عوام دوستی کا پیغام لے کر آئے تھے۔ پنجاب اور سندھ کے عوام کی اکثریت نے انہیں صرف اس لئے ہی خوش آمدید کہا تھا۔

چنانچہ انہیں وقت کی نزاکت کا سب سے زیادہ احساس کرنا چاہیئے۔ ملک میں پہلے سے ہی سامراج دشمن اور عوام دوست تنظیمیں موجود تھیں۔ لیکن بھٹو صاحب کی پذیرائی صرف اس لئے کی گئی کہ وہ پہلے سامراجی حلقے کے نمبر دوست کارکن شخصیت تھے اور وہاں سے بغاوت کر کے عوام دوست بن کر عوام کے پاس آئے تھے۔

اب اگر ان کے حد سے بڑھ کر دعووں اور حیلوں نے سامراج دوست عناصر کو نئے سرے سے ملک کی سیاست و معیشت پر اپنے غلبہ کو مستحکم کرنے کا موقعہ دے دیا اور ملک و ملت پھر سیاسی خلفشار کی نذر ہو گئے۔ تو اس قومی المیہ کی ذمہ داری سراسر ان پر اور ان کی جماعت پر عائد ہوگی۔

ہم اس موقعہ پر یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ پنجاب اور سندھ میں پیپلز پارٹی کا اکثریتی پارٹی بن جانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب یہاں کے عوام کی نمائندگی کی مکمل اجارہ داری اسے حاصل ہو گئی ہے۔ اور اب وہ یہاں کے عوامی کارکنوں کی حمایت سے بے نیاز ہے۔

اسے اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے کہ وہ تنہا سامراجی طاقتوں اور سرمایہ داریت و جاگیرداریت کے عناصر سے نمٹنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

بلکہ درحقیقت پیپلز پارٹی کے لئے یہ خطرات بڑھ گئے ہیں کہ اس کی آئندہ پالیسیوں اور اقدامات پر وہ عناصر شدت کے ساتھ اثر انداز ہوں گے جو ماضی سے سامراجی طاقتوں کے حلقہ بگوش چلے آ رہے ہیں اور جن کے مفادات اب بھی سامراجیت سرمایہ داریت و جاگیرداریت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

بھٹو صاحب اور پیپلز پارٹی کو اگر وہ اپنے سامراج دشمنی اور عوام دوستی کے دعووں میں مخلص ہیں۔ سب سے پہلے ان داخلی خطرات پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ جن کی تنظیم کی تعمیر میں خشت ہائے دیوار کا درجہ رکھتے ہیں۔

جن امریکہ دوست عناصر نے جن سرمایہ دار و جاگیردار طبقہ کے لوگوں نے جن مبینہ قادیانی افراد نے انتخابی مرحلہ پر پیپلز پارٹی کی دامے، درمے، قدمے، سخنے معاونت کی ہے کیا وہ آئندہ کی سیاست میں اس جماعت کو اپنے مقاصد و مفادات کے لئے استعمال کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

ہم پاکستان کے غیر مسلموں اور اقلیتی فرقوں کے اس رجحان سے بے خبر نہیں ہیں کہ وہ اس ملک میں صحیح اور خالص اسلام کے بجائے سوشلزم کو اپنی حفاظت کا بہتر حصار سمجھتے ہیں۔ بالخصوص برطانوی طرز کا سوشلزم جس کی پناہ میں قادیانیوں کو بھی پھلنے پھولنے کے مواقع مہیا رہ سکتے ہیں

یہ عناصر یقیناً کوشش کریں گے کہ بھٹو صاحب کو اور ان کی پارٹی کو اس راہ پر ڈال دیں۔

کیونکہ اسلامی سوشلزم کے حقیقی ہی خواہ اور بھٹو صاحب کے [illegible] ان معروضات پر غور کریں گے اور کیا ملک کو قادیانی کی نئی چال اور سامراجیوں کی کسی نئی گرفت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے۔ ملک میں جمہوریت کے قیام کو آسان بنائیں گے اور اسلام کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بننے کی کوشش نہیں کریں گے۔

۲۸ دسمبر ۱۹۷۱ء

انتخابی شکست کا کوئی جوڑ انبیاء کی دعوتوں کیساتھ نہیں ہے

ہمارے ملک میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو اسلام کی اجارہ داری کا جو غیر مسئول حق بعض افراد و گروہوں کی طرف سے دے دیا گیا تھا اور جماعت اس بارے میں جس شدید غلط فہمی و خوش اعتمادی کا شکار ہو گئی تھی، انتخابات کے نتائج نے اس تار و پود کو بری طرح بکھیر دیا ہے۔

اب جماعت کے محترم امیر اور جماعت کے سرکردہ حامی اپنی انتخابی اور سیاسی شکست کی تاویل جس انداز سے کر رہے ہیں۔ یہ ان کی ایک اور زبردست غلطی ہے۔

وہ محض اپنی انتخابی شکست و ناکامی کا جوڑ بعض انبیاء علیہم السلام کی دعوتوں کی (معاذ اللہ) ناکامی سے ملا رہے ہیں اور اپنے برسر حق ہونے کا ثبوت اللہ کے نبیوں کی تبلیغ کو ناکام ثابت کر کے دینا چاہتے ہیں۔

حالانکہ کہاں انبیاء علیہم السلام کی دعوت حق اور کہاں موجودہ انتخابی سیاست۔

جنگ خواہ میدانی ہو یا انتخابی، دو فریقوں میں سے کسی فریق کی شکست لازمی ہے۔ یہ شکست بسا اوقات حریف مقابل کے مقابلہ میں وسائل کی کمی سے واقع ہوتی ہے لیکن مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے افراد و حامی حضرات کل تک کسی دوسرے کی شکست کو وسائل کی کمی کا باعث قرار نہیں دیتے تھے بلکہ اس کو ان کی گمراہی، بدکرداری کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔

جون ۱۹۶۷ء میں مصر، شام، اردن کی عرب حکومتوں نے اسرائیل کے مقابلہ میں جس کی پشت پناہی دنیا کی سب سے بڑی طاقت امریکی سامراج کر رہا تھا، جب شکست کھائی تو مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا اسلام پسندوں نے اس کی تمام تر ذمہ داری عربوں پر اور مصر و شام پر ڈال دی اور انہیں ہر طرح کی لعنتوں کا مستحق قرار دینے پر زور دیتے رہے حالانکہ یہ عرب ممالک اپنے مدمقابل امریکی سامراج کے مقابلہ میں ایک فیصد طاقت و وسائل نہیں رکھتے تھے اور جبر و سازش کا شکار ہو کر شکست اٹھانے پر مجبور ہوئے اس وقت عربوں کے ہمدردوں نے یہ کہا کہ اس شکست کی عربوں سے زیادہ ذمہ دار سامراجی طاقتیں ہیں۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ مودودی صاحب کی جماعت اور اسلام پسند عربوں کو ہی قصوروار قرار دیتے رہے اور ان پر و ناصر مرحوم پر لعن و طعن کرتے رہے۔

مگر اب جبکہ محض انتخاب میں خود کو شکست فاش ملی ہے تو اب اپنی شکست کو بھی پیغمبروں کی تاریخ کے ساتھ جوڑ دینا چاہتے ہیں اور اپنی شکست کو بھی تقدس کا درجہ دے دینا چاہتے ہیں۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعوتیں خالص دین کے لئے تھیں، سیاسی اقتدار کے لئے نہیں تھیں، اور کسی بھی نبی کی دعوت اس اعتبار سے ہرگز ناکام نہیں ہوئی۔ اللہ کی طرف سے دیا ہوا ایک پیغام دنیا والوں تک پہنچانا ان کا کام تھا، اور انسانوں کو ان کے نیک و بد کاموں کے نتائج و عواقب سے انہیں آگاہ کر دینا تھا۔ یہ فریضہ ہر نبی نے تمام و کمال انجام دیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ مجھے اس کا کوئی اجر مطلوب نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ اس کے بعد انبیاء کی دعوتوں کی ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن وقت کی سیاسی جماعتیں جن کا منتہائے مقصود اقتدار تک پہنچنا ہے۔ خواہ یہ اقتدار اسلام کے نام سے ہی کیوں نہ طلب کیا جائے انبیاء علیہم السلام کی قائم مقام نہیں کہی جا سکتیں۔ اور اپنی سیاسی ناکامیوں کو انبیاء علیہم السلام کی دعوتوں سے جوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ عوام کو دین حق کی کامیابی و سربلندی کی طرف سے مایوس کر دیا جائے۔

سیاسی اور انتخابی جنگ میں بھی شکست و فتح کے اسباب سیاسی اور انتخابی قسم کے ہوتے ہیں۔ جس طرح اسلحہ کی جنگ میں جیت و ہار کے اسباب اسلحہ کی کمی و بیشی اور ان کے صحیح و غلط استعمال پر مبنی ہیں۔

اپنی ناکامی اور کوتاہیوں کا سلسلہ انبیاء علیہم السلام کی دعوتوں سے جوڑ دینا، عوام کے ذہنوں کو غلط راستہ پر ڈال دینا ہے۔

جاوید ابراہیم پراچہ رہا کر دیئے گئے

جمعیۃ طلباء اسلام کے ممتاز طالب علم رہنما جاوید ابراہیم پراچہ کو نیو سنٹرل جیل پشاور سے رہا کر دیا گیا۔ جاوید ابراہیم پراچہ صاحب کو مارشل لاء دفعہ ۱۰ کے تحت تین ماہ قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ صدر پاکستان کے حکم کے مطابق عام معافی کے تحت ان کی رہائی ہوئی ہے۔

جاوید ابراہیم پراچہ بہاولپور میں

جمعیۃ طلباء اسلام کے طالب علم رہنما جاوید ابراہیم پراچہ رہائی کے بعد اسلامی یونیورسٹی بہاولپور تشریف لے آئے ہیں۔ خط و کتابت بہاولپور کے پتہ پر کریں۔ ٹیلیفون دن کو ۲۲۲۸ نمبر پر کریں۔

Scanned with CamScanner

ملکی خبریں، اخبارات کے آئینے میں

آٹے کی راشن بندی کا فیصلہ

حکومت پنجاب نے راشن بندی کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر فرد کو ۱۰ سیر آٹا ملے گا۔ یہ فیصلہ ۱۵ مئی سے نافذ ہوگا۔ اس کے بعد ۱۵ مئی سے ۱۵ جون تک ۱۰ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ جون سے ۱۵ جولائی تک ۹ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ جولائی سے ۱۵ اگست تک ۸ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ اگست سے ۱۵ ستمبر تک ۷ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ ستمبر سے ۱۵ اکتوبر تک ۶ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ اکتوبر سے ۱۵ نومبر تک ۵ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ نومبر سے ۱۵ دسمبر تک ۴ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ دسمبر سے ۱۵ جنوری تک ۳ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ جنوری سے ۱۵ فروری تک ۲ سیر آٹا ملے گا۔ ۱۵ فروری سے ۱۵ مارچ تک ۱ سیر آٹا ملے گا۔

قومی اسمبلی کا اجلاس ڈھاکہ میں ہوگا

[illegible] قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس [illegible] ڈھاکہ میں ہوگا۔

نئی سیاسی جماعت قائم کی جائیگی

[illegible] نئی سیاسی جماعت قائم کی جائے گی۔ [illegible] نئی جماعت قائم کی جائے گی۔ [illegible] نئی جماعت قائم کی جائے گی۔

مزدوروں کی طرف سے ایسٹ اتحاد کی جدوجہد

[illegible] مزدوروں کی طرف سے ایسٹ اتحاد کی جدوجہد [illegible]

پیپلز پارٹی عوامی لیگ سے پراتحاد کرے گی

[illegible] پیپلز پارٹی عوامی لیگ سے پراتحاد کرے گی [illegible]

جماعت اسلامی پر پابندی ختم ہونی چاہئے

[illegible] جماعت اسلامی پر پابندی ختم ہونی چاہئے [illegible]

مشرقی پاکستان میں ہندوؤں کی آبادی

[illegible] مشرقی پاکستان میں ہندوؤں کی آبادی [illegible]

مفتی محمود ——— صفحہ ۵ سے آگے

[illegible] مفتی محمود ——— صفحہ ۵ سے آگے

سپاسنامہ

[illegible] سپاسنامہ

[illegible]

جناب مفتی صاحب!

[illegible]

آخر میں پھر میں اپنے تمام رفقاء مدرسہ، اساتذہ، کارکنان، خادمین اور طلباء سمیت آپ کو آپ کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ہم سب نہایت مسرت کے ساتھ آپ کو خیر مقدم کرتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو اور ہم سب کو خلیفۂ اسلام کے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین!

ہیں جناب آپ کا قدیم رفیق

(محمد طیب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۷ر شوال المکرم ۱۳۹۰ھ)

دمغربی پاکستان پہ انتخاباتو کښے دَ پښتنو کردار

لہ قلمہ دِ قاری حضرت خطیب جامع مسجد حقنواز خان بنوں

دا وُم دسمبر ورځ بہ دپاکستان پہ تاریخ کښے نمایان او غیر معمولی اهمیت لری. دا دِ پاکستان دِ اُوسیدونکو یوہ دیرینہ مطالبہ وہ. کومہ چہ دکافی مودے نہ پس سرتہ اُورسیدہ. دے عظیمے کارنامے پہ کامیابولو کښے دصدرِ مملکت آغا یحیٰی خان پُرخلوص کوششونہ دمبارکباد قابلہ دی. پہ دے انتخاباتو کښے مختلف سیاسی ډلو حصہ واخستہ. او هرے یوے پارټئ خپل نظریات او منشورونہ دپاکستان اُولس تہ وړاندے کړل. دا منلے حقیقت دے لکہ چہ څرنګہ دخلقو طبیعتوں مختلف دی — دغسے دِ دوئی پہ نظریاتو کښے هم فرق دے. تا سو اُولیدل. چہ کوم خلق کامیابہ شول. دهغو کامیابی دهغو همخیالو خلقو دِ نظرِ انتخاب رهینِ منت دہ.

پہ دغو خلقو کښے یوہ ډلہ دِ هغو خلقو دہ. چہ خالصہ اسلامی نظریہ لری. دِ دغے ډلے نوم "جمعیتہ علماء اسلام" دے. ددے ډلے امیدوارانو پہ کامیابولو کښے دمغربی پاکستان پښتنو ورونړو داسلام سرہ دالهانہ مینے پہ وجہ چہ کوم قابلِ قدر کردار ادا کړو. هغہ اظهر من الشمس دے. دپاکستان موجودہ انتخابات یو کران امتحان وُو. او پہ دے امتحان کښے رب العزت دمغربی پاکستان پښتنو تہ پورہ پورہ کامیابی اوبخښلہ. پښتون قوم پہ دُنیا دا ثابتہ کړہ. چہ دِ دوئی پہ زړونو کښے دَ دین دحفاظت هغہ زړہ جذبہ موجودہ دہ. چہ دِ کومے پہ وجہ هغو خپل سر او مال، اولاد او هر څہ قربانولو نہ دریغ نہ کولو. او اوس هم هغہ دینِ اسلام دِ پارہ هر قسم قربانی ورکولو دپارہ تیار دی. "جمعیتہ علماء اسلام" ..... اُمیدواران چہ بالکل مسکینان او نادار وُو. لیکن بیا هم پښتنو داسلامی جذبے لاندے دوئی خپل ووټونہ ورکړل او دوئی یے کامیاب کړل. دے دپارہ زہ دمغربی پاکستان پښتنو تہ سلام کوم. او مبارکبادی ورکوم چہ دوئی هغہ عظیمہ کارنامہ او فریضہ ادا کړہ. چہ دکومے دُنیا مثال نہ شی پیش کولے. او دا ئے هم ثابتہ کړہ. چہ پښتون هغہ قوم دے. چہ پہ اسلام باندے اوس هم خپل هر څہ قربانولے شی.

اعلان

ادارہ "ترجمانِ اسلام" نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ اخبار مذکور میں پشتو زبان کا کچھ حصہ شائع ہوا کرے گا. اس لئے پشتو کے تمام ادیبوں، شاعروں اور علماءِ کرام سے اپیل کی جاتی ہے. کہ اپنے مضامین اور کلام پشتو زبان میں درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں.

(پتہ)

انچارج پشتو حصہ "ترجمانِ اسلام"
قاری حضرت گل خطیب جامع مسجد حقنواز خان بنوں شہر

(ترجمہ)

مغربی پاکستان کے انتخابات میں پشتونو کا کردار

سات دسمبر کا دن پاکستان کی تاریخ میں نمایاں اور غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے. یہ اہلِ پاکستان کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا. جو کافی عرصہ کے بعد پورا ہوا. اس عظیم کارنامہ کو کامیاب بنانے میں صدرِ مملکت آغا یحیٰی خان کی پُرخلوص کوششیں قابلِ مبارکباد ہیں. ان انتخابات میں مختلف سیاسی پارٹیوں نے حصہ لیا. اور ہر ایک پارٹی نے اپنے نظریات اور منشور اہلِ پاکستان کے سامنے پیش کئے. یہ مانی ہوئی حقیقت ہے کہ جیسے لوگوں کی طبائع مختلف ہیں اسی طرح ان کے نظریات میں بھی فرق ہے. آپ نے دیکھ لیا کہ جو لوگ کامیاب ہوئے ہیں، اُنکی کامیابی اُن کے ہمخیال لوگوں کی نظرِ انتخاب کی رہینِ منت ہے. ان لوگوں میں ایک گروہ اُن لوگوں کا ہے جو خالص اسلامی نظریہ رکھتے ہیں. اس گروہ کا نام "جمعیتہ علماءِ اسلام" ہے. اس گروہ کے اُمیدواروں کو کامیاب کرانے میں مغربی پاکستان کے پشتون بھائیوں نے اسلام سے والہانہ محبت کے تحت جو قابلِ تقلید کردار ادا کیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے. پاکستان کے موجودہ انتخابات ایک کٹھن امتحان تھا. اور اس امتحان میں رب العزت نے مغربی پاکستان کے پشتونو کو پوری پوری کامیابی مرحمت فرمائی. پشتون قوم نے دُنیا پر ثابت کر دیا. کہ اُن کے دلوں میں وہی دین کی حفاظت کا پُرانا جذبہ موجود ہے جس کے تحت وہ اپنا سر و مال. اولاد اور اپنا سب کچھ قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے اور اب بھی وہ دینِ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں. "جمعیتہ علماءِ اسلام" کے اُمیدوار اگرچہ بالکل مسکین اور نادار تھے. لیکن پھر بھی پشتونوں نے اسلامی جذبہ کے تحت ان کو ووٹ دیکر کامیاب بنایا. اس لئے مغربی پاکستان کے پشتونوں کو میں سلام کرتا ہوں. اور مبارکباد دیتا ہوں. کہ آپ نے وہ عظیم کارنامہ اور فریضہ ادا کیا ہے. جس کی دُنیا میں مثال نہیں پیش کی جا سکتی. اور یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ پشتون وہ قوم ہے جو اسلام پر اب بھی اپنا سب کچھ قربان کر سکتی ہے.

ضروری اعلان

(۱) صوبہ سرحد کی جمعیۃ طلباء اسلام کی تمام شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بنوں میں صوبائی دفتر قائم کر لیا گیا ہے لہذا تمام طلبہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ فوراً صوبائی دفتر سے رابطہ قائم کر لیں تاکہ انہیں بوقت ضرورت مناسب ہدایات اور لٹریچر بھیجا جا سکے.

(۲) جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کی ضلعی شاخوں کو یہ بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع اور شہر میں جمعیۃ کی ذیلی تنظیمیں قائم کر لیں اور اس کی اطلاع اخبارات اور صوبائی دفتر کو دی جائے.

(۳) صوبہ سرحد کی تمام شاخوں سے التماس ہے کہ وہ دو قابل، با اعتماد اور کارکن طلبا کو صوبائی مجلس عمومی کے لئے منتخب کر کے ان کے نام صوبائی دفتر کو بھیجدیں.

(۴) ماہانہ فنڈ اکٹھا کریں تاکہ بوقت ضرورت ہر شاخ کے پاس کافی رقم موجود ہو (۵) یہ بات تمام طلباء کو ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ جمعیۃ طلباء اسلام انتخابات کی پیداوار نہیں لہذا طلباء کو بدستور اجلاس اور مجالس مذاکرہ منعقد کر کے ذہنی تربیت کا کام جاری رکھنا چاہیئے اور اس کی اطلاع صوبائی دفتر کو دی جائے

پتہ:- شوکت علی خاں صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد
دفتر کا پتہ:- دفتر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد پریٹی گیٹ بنوں

او په دوئ کښے دومره ځواست او پوهه موجوده وه. چه هغه په حق او باطل کښے تمیز کولے شو. یاد لرئ چه پوره توفیق کرښو نه دا مقصد هرگز نه دے. چه خدانخواسته د پنجاب، سندھ او مشرقی پاکستان خلقو له دین څخه لښته. بلکه دا هغه علاقے دی. چه چرته علماء، اولیاء کرام او دنورو ښو مسلمانانو کمی نشته. لیکن لدبدقسمتی نه مودودی او احتشام الحق صاحب له دین نه د ماشومانو لوبه جوړه کړے ده. او د دین په نوم د سرمایه دارانو حمایت او تحفظ کوی. دا دوئ د کردار اکثر مسلمانان له علماءُ نه بدظن کړل. دے زیاده غریب مسلمانان مجبوراً بل طرف ته راغب شول. کنے د قادیانانو خلاف تحریک او دا سے نور مذهبی تحریکونو کښے د پنجاب مسلمانانو زیاتے نه زیاتے قربانی ورکړیدی.

او اوس هم که چرے خدانخواسته چا غیر اسلامی آئین جوړ کړو. نو د پښتو سره پنجابیان، سندهیان او بنګالی مسلمانان اوږه په اوږه ښه ولاړ لیدے شی.

لهذا زه یوځل بیا د مفتی محمود مولانا غلام غوث هزاروی. مولانا عبدالحق اکوړه خټک. مولانا نعمت الله کوهاټ، مولانا صدرالشهید بنوں، مولانا عبدالحکیم هزاروی او د مولانا عبدالحق کوئټه په کامیابی د مغربی پاکستان پښتو ته مبارکبادی ورکوم. او سلام کوم. او دعا کوم چه رب العزت د مونږ د قانون شریعت په جوړولو او جاری کولو کښے کامیاب کړی. او په پښتنو کښے د دین د خدمت زیاده اتحاد پیدا کړی. او د "جمعیته العلماء اسلام" د محمدی جهنډے لاندے ټول مسلمانان جمع کړی. آمین ثم آمین.

ضلع بنوں کے انتظامیہ کی اچھی کارکردگی پر شکریہ!

"جمعیۃ العلماء اسلام" ضلع بنوں سات اور ستراں دسمبر کے دن ضلع بنوں کے انتظامیہ کی اچھی کارکردگی کی تعریف کرتی ہے۔ اور امید رکھتی ہے کہ انتظامیہ آئندہ بھی اسی طرح اپنی اچھی کارکردگی کا معیار برقرار رکھے گی۔

اوان ۱۹۷۱ء

اوان ۱۹۷۱ء

اوان ۱۹۷۱ء

نئی قیادت کو "عہد نو کے رسول" کا خطاب دیکر اسلامی اصطلاحات کا مذاق اڑایا گیا ہے

اسلامی اصطلاح کا ناجائز استعمال خلاف قانون قرار دیا جائے!

مولینا مجاہد الحسینی ایڈیٹر خدام الدین لاہور

ہندوستان میں انگریزی دور اقتدار آنے کے بعد جس وسعت اور تواتر کے ساتھ اسلامی اصطلاحات کا غلط استعمال کرکے ان کا مذاق اڑایا گیا دشمنان اسلام میں سے شاید ہی کسی نے اس طرح کا اہانت آمیز اقدام کیا ہو، انگریزوں کے اشارہ پر نبوت و رسالت کو مراقیوں اور قاتر العقل لوگوں سے وابستہ کرنے کی سعی ناپاک کی گئی۔ (نعوذ باللہ) زانی اور شرابی شخص کو "ولی اللہ" کا خطاب دیا گیا اور جو شخص انگریزوں کا سب سے زیادہ وفادار اور اپنی قوم کا سب سے بڑا غدار ہوتا انگریز حکمرانوں کے ہاں وہی سب سے زیادہ محبوب ہوتا۔

"تمغہ جات" اور دیگر انعام و اکرام اور اعزازات کا مستوجب قرار پاتا۔

انگریز اپنے کافر حکمرانوں کے دور اقتدار میں اس طرح کی مذموم حرکتیں خلاف توقع نہیں ہوتی تھیں کیوں کہ دشمنان اسلام اس نوعیت کی اشتعال انگیز اور کمینہ حرکات کرتے ہی رہتے ہیں اور تاریخ کے صفحات بارہا اس قسم کی سیاہیوں سے داغدار ہو چکے ہیں۔

لیکن حیرت کا مقام تو یہ ہے کہ پاکستان جیسی اسلامی سلطنت میں جس کے بارے میں یہ اعلانات کیے جاتے ہیں۔ کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے یہ بات ہماری سمجھ سے بالا ہے کہ اس ملک میں اسلام کی مسلّمہ اصطلاحات کا مذاق کیوں اڑایا جا رہا ہے اور اس کی آخر کیا وجہ ہے۔

کہ احتجاج اور اصحاب حکومت کو متوجہ کرانے کے بعد بھی ایسی حرکات کا سدباب نہیں ہوتا ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے مسلسل اس طرح کا لٹریچر شائع ہوتا رہا ہے جس میں رحمۃ اللعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات اقدس کے لیے جو چیزیں اور جو اعزازات مخصوص ہیں۔

یا امہات المؤمنین رضی اللہ عنہا حضرت فاطمۃ الزہرا رضہ اور حضرات صحابہ کرام کی ذات گرامی کے لیے جو اصطلاحات مختص ہیں وہ بلا روک ٹوک مرزائی جماعت کے رہنماؤں اور ان کی بیگمات کے نام کے ساتھ استعمال کی جا رہی ہیں۔ اور ان سے کوئی دریافت کرنے والا نہیں۔

آپ دنیا کے کسی بھی نظام حکومت کا جائزہ لیں ہر نظام میں یہ قدر مشترک ہوگی کہ اس ملک کے ارباب اختیار کے لیے جو اصطلاحات مخصوص ہیں وہاں کا عام شہری انہیں استعمال نہیں کر سکتا۔ مثلاً ضلع کے ناظم اعلیٰ کے لیے یا ڈپٹی کمشنر اور منصف کے لیے جج یا جسٹس کی اصطلاح مخصوص ہے عام شہریوں میں سے کوئی شخص اگر یہی اصطلاح اپنے خاص معنی میں استعمال کرتا ہے اور کسی سیاسی جماعت کا۔ مثلاً ضلع کے منتظم اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے نام کے ساتھ "ڈپٹی کمشنر مسلم لیگ" یا کسی دوسری پارٹی کا نام تحریر کرے تو اس کے خلاف تادیبی کاروائی لازم ہے۔

ایسے ہی پنچایت کے چیئرمین اگر چیف جسٹس کہلانا شروع کر دے تو اسے قانون معاف نہیں کرے گا۔

لیکن یہ عجیب طرفہ ہے کہ نبوت و رسالت صحابہ کرام امہات المؤمنین اور سیدۃ النساء ایسی دوسری مقدس اصطلاحات جو نبی آخر الزمان حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور آل و اولاد کے لیے مخصوص ہیں۔ قادیانی حضرات کے لٹریچر میں پورے تواتر اور تسلسل کے ساتھ روزمرہ استعمال میں لائی جا رہی ہیں۔

اور عامۃ المسلمین کی طرف سے نشاندہی کے باوجود اس کا کوئی سدباب نہیں کیا جاتا۔

قادیانیوں کے بعد اب پاکستان کے دیگر اخبارات و رسائل بھی اس مقام پر آگئے ہیں کہ رسول اور پیغمبر کی اصطلاحیں بلا تامل استعمال کی جانے لگی ہیں چنانچہ ہفت روزہ "لیل و نہار" کراچی شمارہ ۲۱ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کے صفحہ ۲ پر جشن بہار کے عنوان سے ایک نظم شائع کی گئی ہے جس کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

"آگ اور جام
کہ آئے ہیں عہد نو کے رسول"

شاعر نے اس نظم میں حالیہ انتخابات میں کامیاب ہونے والی نئی قیادت کا تذکرہ کیا ہے۔ اور فتح مند اصحاب کو "عہد نو کے رسول" کے خطاب سے نوازا ہے۔ اس میں "جام" اور "رسول" کو یکجا کرنے کی جو اہانت آمیز جسارت کی ہے۔

وہ اس پر مستزاد ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کی اصطلاحیں استعمال کرنے والے لوگ مادی چیزوں کا سہارا کیوں نہیں لیتے اور دنیا میں رواج پذیر ان مادی اصطلاحات کو کیوں نہیں استعمال کرتے؟ ظاہر ہے کہ اس کا ارتکاب صرف اس لیے نہیں ہوتا ہے کہ انہیں حکومت کی سخت گیری اور احتساب کا ڈر لاحق ہوتا ہے۔ اگر حکومت نبوت، رسالت، پیغمبر، رسول، صحابہ، سیدۃ النساء اور دوسری وہ تمام اصطلاحات جو ہماری مقدس برگزیدہ شخصیات کے لیے مخصوص ہیں کسی دوسرے شخص یا گروہ کے لیے استعمال کرنے پر پابندی عائد کر دے تو پھر کوئی شخص اس طرح کی اہانت آمیز اقدام کی جرأت نہیں کر سکتا۔

آج جب کہ ملک کی نئی دستور ساز اسمبلی معرض وجود میں آ چکی ہے اور دستور سازی کے مرحلہ کا آغاز ہو چکا ہے ارکین اسمبلی کو ان بنیادی امور کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔

اور ایسی حرکات کا سدباب کے لیے مؤثر اور ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔

WEEKLY
ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور AHORE

عورتوں کی اصلاح کا عملی پہلو

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

تیسری کوتاہی عورتوں کی یہ ہے کہ وہ اخلاق کی بہت خراب ہیں ان کو اپنی اصلاح کی فکر نہیں ہے جس پر اور کچھ نہ خلق کو درست ہونے عبادت اور دین نہیں، حدیث میں ہے کہ رجا یہ بھی نماز بھی ظاہر حکم سے فرض کیا گیا کہ اخلاق عورت بہت عبادت کرتی ہے۔ نوں کو جگاتی ہے لیکن بے حسابوں کو شاتی ہے۔ فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائے گی۔

جس کی وہ بری عادت کی نسبت فرمایا گیا کہ وہ جنت نہیں کرتی مگر ہمسایوں سے حسن سلوک کرتی ہے۔ فرمایا کہ وہ جنت میں جائے گی مگر خاوند کی نافرمانی کا مرتکب ہونے کی وجہ سے وہ فوراً پھنستہ رہ گئی خلق کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں حالانکہ دین کا ایک بھی جزو کم ہوگا تو دین ناتمام ہوگا مگر آج کی دنیا نے جیسے اور چیزوں کا ست نکالا ہے اسی طرح دین کا بھی ست نکالا ہے جس نے نماز، روزہ ہی کو دین

بقیہ خیالات و واقعات

نوٹ نشیں ہیں ان ہی کو عبدالرحمان صاحب کی حکومت تھی۔ جس نے علانیہ پاکستان کے مقابلہ میں جارح بھارت کا ساتھ دیا۔

کیونکہ اس وقت امریکی پروفیسر کا منشاء یہی تھا۔ اور آج بھی سامراجی دجالوں کا منشاء یہی ہے۔

اس واقعی حقیقت کے سامنے آجانے کے بعد ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ اس اسٹنٹ کا نظر اور اس کی کارروائیوں کو کس طرح مسلمان کہنے کے لیے مفید قرار دیا جائے۔ اور اس سے خوش آئند توقعات وابستہ کی جائیں اس کا نظر سے ان ہی عناصر کو خوش فہمیاں ہو سکتی ہیں جن کا ایمان کسی نہ کسی صورت میں مغربی سامراج سے وابستگی کی طرف ہے۔

۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء

کیونکہ یہ سب معاملات اور اخلاق وغیرہ کو چھوڑ دیا اور بعضوں نے صرف اخلاق کو لے لیا۔ اور عبادات اور معاملات کو چھوڑ دیا۔ گو بعض ان مدعیان اخلاق کے اخلاق بھی درست نہیں ہیں۔ لیکن اگر ہوتے بھی تو یہ کافی نہ تھے۔ کیونکہ جو سخت تر وعید ہے کہ ان کے متعلق اعمال و معاملات پر ہے۔ مگر سمجھتے ہیں کہ ہم خوش عقیدہ ہیں۔ اور اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

اور دوسروں کی تحقیر کرتے ہیں تو ان میں اخلاق نہ رہی ہے۔

اسی طرح ہماری عورتوں نے عقائد اور اخلاق نماز کو تو لے لیا مگر اخلاق کو سرے سے چھوڑ دیا صحیح شاتمہ غیبت، حسد، بغض، تکبر میں مبتلا ہیں اور اس پر سمجھتی ہیں کہ ہم بڑے بزرگ ہیں، تو بزرگی عرف یہ نہیں ہے۔ اسی طرح مردوں سے بھی کہا جاتا ہے کہ اخلاق کی ان میں بھی کمی ہے۔ وہ بھی اصلاح کریں بلکہ اخلاق کا بعض جزئیات سے اہتمام زیادہ اہتمام ہونا چاہیے اس لیے کہ اگر اعمال میں کمی ہوگی تو اس کا ضرر اپنی ذات ہی تک محدود رہے گا اور اگر اخلاق خراب ہوئے تو دوسروں کو پہنچے گا۔

کیوں کہ یہ حق تعالیٰ افسوس ترک صلوٰۃ اور دیگر کبائر کو گناہ سمجھا جاتا ہے اور غیبت اور حسد وجیرہ زبور اپنی سوت سے زنا وغیرہ کو گناہ نہیں سمجھتیں۔

وعظ کا خلاصہ

تمام تر وعظ کا خلاصہ یہ ہوا کہ اس حدیث میں تین شر بیان فرمائے گئے ہیں اور یہ تین شر ایسے ہیں کہ تمام شرور کا تعلق ان ہی تین سے ہے۔ بعض شرور کا تعلق تو ان سے ابتدا ہے اور بعض کا انتہا ہے جن شرور ان سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض شرور سے یہ پیدا ہوتے ہیں۔

مثلاً کفران عشیر کا منشا حرص دنیا ہے۔ اکثار لعن سے عیب نمائی وغیرہ ہوتی ہے۔

اذھب عنی یا رجل عاذھم ناقاتی جنگ و جدال آپس کی خانہ جنگیاں اسی طرح غور کرنے سے سب کا تعلق معلوم ہو سکتا ہے۔ پس یہ تینوں واجب الاصلاح ٹھہرے۔

اصلاح کا موثر طریقہ

اب طریقہ اصلاح کو غور سے سمجھو اور سنا چاہیے اور اسی پر بیان ختم ہو جائے گا۔ اور وہ طریقہ اصلاح مرکب ہے۔ علم و عمل سے اور علم یہی نہیں ہے کہ ترجمہ قرآن شریف پڑھ لیا تفسیر سورۂ یوسف پڑھ لی یا نور الایضاح وغیرہ پڑھ لیا۔

بلکہ کتاب وہ پڑھو جس میں تمہارے امراض کا ذکر ہے۔

یہ تو علم ہوا۔

اور عمل یہ کہ اول تو زبان کو روکو تمہاری زبان بہت چلتی ہے تم کو بُرا کہے یا جملہ تم برگزیدہ بولو اس سے کفران عشیر اذھب عنی یا رجل عاذھا اکثار لعن حسد و غیبت وغیرہ جائے رہیں گے اور جب زبان روک لی جائے گی تو امراض کے مبانی بھی قلب سے جاتے رہیں گے، کیونکہ جب اس قوت سے کام ہی نہ لیا جائے گا تو ان امراض کے مبانی بھی ضعیف اور مضمحل ہو جائیں گے اور دوسرے یہ کہ ایک وقت مقرر کر کے یہ سوچا کرو کہ دنیا کیا چیز ہے اور یہ دنیا چھوٹنے والی ہے اور موت کا اور موت کے بعد کا جو امور پیش آنے والے ہیں جیسے قبر اور منکر نکیر کا سوال اس کے بعد قبر سے اٹھنا اور حساب و کتاب اور پل صراط کا چلنا سب کو بالتفصیل روزانہ سوچا کرو اس سے حب جاہ و مال وغیرہ

اسی طرح تکبر حرص اور اس کے فروع غیبت حسد وغیرہ سب کے سب ایک ایک جاتے رہیں گے۔

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

4-

30
12
40) 360 (9
9
360

39

12
9
[illegible]

ارشادات

امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب [illegible]

[illegible]

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

حضرت درخواستی مدظلہم

امین و وارثِ دینِ نبی ہیں — امیرِ اہلِ دل درخواستی ہیں
سلف کی ہیں وہ تابندہ نشانی — ہے عبداللہ ان کا نام نامی
مطیعِ سیدِ خیرالوریٰ ہیں — دل وجان سے فدائے مصطفےٰ ہیں
کریم النفس، مردِ باسخا ہیں — وہ اک سرچشمۂ رُشد وھُدیٰ ہیں
ولی اللہ شیخ باصفا ہیں — وہ عارف مظہرِ لطفِ خدا ہیں
محدث، صاحبِ دل، مردِ دانا — جنیدِ وقت شبلیٔ زمانہ
تکلّم میں بظاہر سادگی ہے — مگر ہر بات حکمت سے بھری ہے
بیاں میں سوز ہے سوزِ نہانی — ہے جس میں دردِ دل کی ترجمانی
گریبان چاک مستانہ ہے صورت — سراپا علم وحکمت خیر و برکت
نبی پاکؐ کے عاشق یگانہ — فریدالدھر ہیں فخرِ زمانہ
رُخِ انور پہ ہیں انوارِ حق بھی — وہ عارف ہیں فنا فی الذاتِ حق بھی
زباں پر بس حدیثِ مصطفےٰ ہے — یہ ان کا خاص شغلِ دلرُبا ہے
شہِ دین پور کے فیضِ نظر سے — وہ بن کر آفتابِ نور چمکے
وجود ان کا سراپا عشق و مستی — کہ جس پر رحمتِ حق ہے برستی

خدا دے انکو عمرِ جاودانی
کریں باغِ نبیؐ کی باغبانی

حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہٗ

حضرت پیر خورشید احمد صاحب (مدظلہ)
ہیں خورشیدِ زماں خورشید احمد
وہ معروفِ جہاں خورشید احمد

حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف
یکے از جاں نثارانِ محمدؐ
وہ ہیں شیخ زمان خان محمد

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب
عبید اللہ انور مردِ دانا
ولی ابن ولی فخرِ زمانہ

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب بلوری مدظلہ
بشیر احمد ہیں اک بحرِ حقیقت
چراغِ اہلِ حق، اہلِ طریقت

حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب مترقی والا کنڈ
مکرم ہیں کریم باصفا بھی
کہ ان کی ذات پر رحمت خدا کی

مولانا پیر محسن الدین صاحب ڈھاکہ
ہیں پیرِ محسنِ دین پاک طینت
دیا حق نے جنہیں نورِ بصیرت

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ
وہ جس پر غلبہ حبِ نبیؐ ہے — غلام غوث وہ مردِ جری ہے
عدوِ دین کا دشمن قوی ہے — ولی ہے بالیقین کامل ولی ہے
مطیعِ رحمۃ للعالمین ہے — محمدؐ کی وہ نسبت کا امیں ہے
وہ باطل کیلئے اک برق سوزاں — مطاعِ اہلِ حق ارباب ایماں
وجاہت ان کے چہرے سے نمایاں
قیادت ہے انہیں کی شان شایاں

مولانا مفتی عبداللہ صاحب ملتان
وہ عبداللہ مفتی نیک دل ہیں
سراپا خلق اخلاص و عمل ہیں

علامہ مولانا شمس الحق صاحب
وہ ہیں شمسِ معارف شمسِ حق بھی
چراغِ اہلِ دانش ان کی ہستی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی
ہیں یوسف مطلعِ انوارِ حکمت
وہ ہیں اک کاشفِ اسرارِ حکمت

حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک
وہ عبدِ حق محدث بے بدل ہیں
جو بحرِ علم میں مثلِ کنول ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

مشرق وسطیٰ نمبر

جاری کردہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ

مطابق

۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۳۹
فی پرچہ	ایک روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان سے (ہوائی ڈاک سے)	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان سے (ہوائی ڈاک سے)	۳/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

چیف ایڈیٹر ـــــ احمد حسین کمال

مرتب و انچارج ـ حافظ محمد حنیف سہارنپوری

• ـــ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحات

احمد حسین کمال

عرب اور عالم اسلام کا اتحاد

حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں لکھا تھا کہ ؎

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ ایک جزیرہ نما تھا

یہ جزیرہ نما، آج دنیا کی سیاست کا سب سے پیچیدہ حصہ ہے، اور دنیا کی نگاہوں کا سب سے بڑا مرکز بنا ہوا ہے اس کی وجہ وہ تیل ہے جو اس سرزمین سے اُبل اُبل کر نکل رہا ہے۔ اور جس کی ضرورت آج ہر ملک میں شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی ہے

آج کے عرب کی سیاست صرف تیل کی سیاست ہے۔ تیل سے قطع نظر کر کے اس مقدس خطہ کی سیاست کو سمجھا ہی نہیں جا سکتا

تیل کی پیداوار سے پہلے عرب دنیا میں صرف مصر کو ہی عالمی اہمیت حاصل تھی اور وہ نہر سویز کی وجہ سے تھی، جو بحر روم کو بحر ہند سے ملانے کا ذریعہ تھا جس سے یورپ اور ایشیا کے درمیان ۵ ہزار میل کا بحری سفر کم ہو جاتا تھا نیز مصر ہزارہا سال سے ایشیا اور یورپ کا سنگم بنا رہا ہے۔ یونان اور روم کی بازنطینی سلطنت کے لئے مصر ایک کلید کی حیثیت رکھتا تھا۔

سو میل کی نہر سویز جو بحر روم اور بحر قلزم کو ملاتی ہے۔ اس کے کھودنے کا خیال سب سے پہلے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آیا تھا۔ اور جب انہوں نے خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی اجازت طلب فرمائی، تو دنیا کے اس سب سے بڑے دیدہ ور اور ماہر سیاست شخص نے جواب دیا کہ اس طرح روم و یورپ کے لوگوں کو سمندری راستے سے عرب اور ایشیا پر آسانی سے در آنے کا موقعہ مل جائے گا۔ ابھی تو رومیوں کا خطرہ صرف شام کی طرف سے ہی ہے (جس کے انسداد کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پورے شام کا والی و محافظ مقرر کیا تھا۔ اور انہوں نے اس راستہ کا ایسا انتظام کیا کہ تیرہ صدیوں تک روم اور یورپ والوں کو شام کے راستہ سے عرب اور ایشیا میں داخل ہونے کا موقعہ نہیں مل سکا) نہر سویز بن جانے سے انہیں دوسرا راستہ مل جائے گا۔ اس جواب اور تنبیہ کے بعد عمرو بن عاصؓ نے اپنے اس پروگرام کو ختم کر دیا۔

حضرت عمرؓ کی دور رس نگاہ اور بصیرت ایمانی نے جس خطرہ کو بھانپا تھا۔ وہ بالآخر سترھویں صدی کے آخر میں اس وقت رونما ہونا شروع ہوا۔ جب مصر کے خدیو کی حماقت سے یورپ کے ملکوں بالخصوص فرانس کو نہر سویز کھودنے اور تیار کرنے کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ یہ نہر بنی اور اس وقت سے نہر سویز کو قومی ملکیت میں لینے کے صدر ناصر کے مجاہدانہ، تاریخی و انقلابی اقدام تک کم و بیش دو سو سال مصر، عرب دنیا اور پورا ایشیاء انگریزوں اور یورپین ملکوں کی تگ و تاز کا میدان بنا رہا۔

عرب کی تاریخ، اسلام کے ظہور سے شروع ہوتی ہے۔ یہ تاریخ اگرچہ اسلام کے ظہور سے پہلے بھی تھی۔ لیکن وہ صرف منتشر قبائل کی تاریخ تھی۔ بعض قدیم آثار سے یہ بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ عرب دنیا میں چند ایک وسیع سلطنتیں اور تہذیبیں ظہور پذیر ہوئیں۔ تاہم ان کی عالمی حیثیت کا ابھی تک ثبوت فراہم نہیں ہو سکا ہے۔

اسلام کے ظہور سے عرب کی تاریخ کا ایک نیا باب شروع ہوا، اور کم و بیش ۶ سو سال تک عرب بلا شرکت غیرے دنیا کی سب سے بڑی طاقت اور دنیا کے روحانی، علمی و تجارتی پیشوا بنے رہے۔

تاتاریوں کے ظہور اور استیلاء کے وقت سے عرب کی یہ حیثیت کمزور ہونا شروع ہوئی۔ اور رفتہ رفتہ ان کے نقوش تاریخ کے صفحات پر مدھم ہونے لگے۔ تاہم اسلام کا دور جاری رہا۔ تاتاریوں کے ایک بڑے حصہ نے اسلام قبول کر لیا۔ ترک خلافت کے منصب پر فائز ہو گئے۔ اور مزید ۶ سو سال اسلام کی سیاسی مرکزیت ترک خلافت کے ذریعہ قائم رہی، تا آنکہ ترک مرد بیمار کی حیثیت اختیار کر گیا اور انجام کار بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں خلافت کی یہ قبا چاک ہو گئی اب دنیا بھر میں برطانوی صلیبی حکومت کا بول بالا ہونے لگا اور یہاں سے مغربی طاقتوں کے خلاف مسلمانان عالم کی دو بدو سیاسی جنگ از سر نو شروع ہوئی۔ (ورق الٹیئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

پہلی عالمی جنگ کے بعد سے دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ تک تمام مسلمان ممالک معہ پاک و ہند ایک طرف برطانیہ کے زیر اثر اور زیر نگین تھے تو دوسری طرف ان ملکوں کے مسلمان عوام و دیگر باشندگان میں سیاسی آزادی حاصل کرنے کے لئے بار بار اضطراب کی لہریں اٹھتی رہیں۔ یہ لہریں بالآخر طوفان کی شکل اختیار کر گئیں اور ... دوسری عالمی جنگ کا خاتمہ ایشیا و افریقہ کی قوموں کی آزادی کے پیغام کے ساتھ ہوا۔ گذشتہ پچیس سال کے دوران افریقہ اور ایشیا کے قریب قریب سب ہی مسلمان ملک مع دوسروں کے آزاد ہو گئے۔

دوسری عالمی جنگ کے نتائج نے واضح طور پر دنیا کے تمام ملکوں کو غیر رسمی طور سے تین گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے:

(۱) سرمایہ دار ممالک جن میں سرفہرست امریکہ ہے۔

(۲) اشتراکی ممالک جن کے سرگروہ روس اور چین ہیں

(۳) وہ ممالک جو نہ سرمایہ دار ہیں نہ اشتراکی، اور ابھی تک جن کے مستقبل کی حیثیت کا عملی تعین نہیں ہو سکا ہے تمام عرب اور مسلمان ممالک ... اس تیسرے گروپ میں ہی شامل ہیں۔

تیسرے گروپ کے ملکوں میں مسلمان ممالک ہی اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ اسلام کو عملاً اختیار کر کے سرمایہ دارانہ اور اشتراکیت کے مقابلہ میں اپنی جداگانہ اسلامی حیثیت کا تعین کر سکتے ہیں۔ اس گروپ کے باقی دوسرے ممالک یا تو سرمایہ دارانہ گروپ کا جزو بنیں گے یا اشتراکی گروپ کا، اور اگر مسلمان ملکوں نے واضح طور پر اور صحیح بنیادوں پر اپنی خالص اسلامی حیثیت کا تعین کر لیا، تو بہت زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ یہ ممالک سرمایہ دار اور اشتراکی گروپ کو چھوڑ کر اسلامی گروپ کی طرف مائل ہو جائیں۔ اس لئے کہ جغرافیائی اور تاریخی عوامل اس کے متقاضی ہیں اور عرب ملکوں کی موجودہ اقتصادی برتری ان کے لئے کشش کا موجب ثابت ہوگی۔

مسلمان ملکوں کے اتحاد کے لئے سب سے پہلے عرب ملکوں کا اتحاد بلکہ عرب وحدت کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ یہ وحدت ہی جغرافیائی، اقتصادی اور سیاسی طور پر دوسرے مسلمان ملکوں کے اتحاد و اشتراک کی بنیاد بن سکتی ہے۔

مصر کے مرحوم جمال عبدالناصر نے بجا طور پر یہ محسوس کیا تھا کہ عالم اسلام کے اتحاد سے پہلے عرب اتحاد کا قیام ضروری ہے جو افریشیائی اتحاد کے ساتھ عالم اسلام کے اتحاد کو قابل امکان اور مستحکم بنا سکے۔

اسلامی اتحاد کا یہ مفہوم قطعی غلط اور بے نتیجہ ہے کہ چند یا تمام مسلمان ممالک باہم چند ایک باتوں پر اتفاق کر کے معاہدے کر لیں اور ایک دوسرے کے معاملات میں دخیل نہ ہوں۔

برطانوی طرز کے اتحاد کا یہ فارمولا کبھی بھی دیرپا ثابت نہیں ہوا ہے۔ یورپ کی تاریخ اس صورت حال کی یورپی شاہد ہے اور خود مسلمانوں کی گذشتہ تاریخ کا ایک تلخ دور اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے۔ درحقیقت یہ اتحاد نہیں بلکہ سودے بازی کا ایک طریقہ ہے۔ جس میں معاہدہ کرنے والے تمام فریق ایک دوسرے کے ساتھ صرف ظاہرداری کے طور پر موافقت کرتے ہیں۔ لیکن اپنے اپنے مفاد کے حصول کی گھات میں لگے رہتے ہیں۔ اور جب معاہدہ کرنے والا ایک فریق دوسرے فریق کو کمزور پاتا ہے تو معاہدے کی تمام باتیں بالائے طاق رکھ کر کمزور فریق پر چڑھ دوڑتا ہے۔ بلکہ "مسیلمنی" کے الفاظ میں یہ جواز پیش کرتا ہے کہ:

"معاہدے مقدس ہوتے ہیں لیکن جن وجوہات سے انہیں توڑا جاتا ہے۔ وہ وجوہات معاہدے سے مقدس تر ہوتی ہیں"۔

آج دنیا کے حالات ایسے مقام پر آ گئے ہیں کہ عرب ملکوں اور مسلمان ملکوں کے درمیان اشتراک عمل کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔

شرق اوسط کے مسلمان ممالک جن میں مغربی ایشیا کے عرب ملک اور وسط ایشیا کے مسلمان ملک نیز جنوب ایشیا کے مسلمان ملک شامل ہیں۔ قریب قریب ایک جغرافیائی وحدت کے حامل ہیں۔ بری، بحری اور فضائی تینوں قسم کی وحدت انہیں ایک دوسرے سے ملاتی ہے گو بعض جگہ درمیان میں کچھ فاصلہ اور رکاوٹ پائی جاتی ہے لیکن اس پر قابو پا لینا زیادہ مشکل نہیں ہے۔

اس جغرافیائی وحدت کو بروئے کار لانے کے لئے ایک اساس مذہبی ہم آہنگی کی بھی ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں مسلمان ملکوں کے درمیان یہ ہم آہنگی اس لئے اتحاد کا موجب نہیں بن سکتی کہ وہ محض برائے نام ہے۔ اور اس سے بعض شدید حالات میں جبکہ سب ہی مسلمان ملکوں کو یکساں طور پر خطرہ لاحق ہو، صرف فضائی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اس مذہبی ہم آہنگی سے مکمل طور پر فائدہ اٹھانے کے لئے مذہب کی مشترکہ قانونی اساس کا قیام لازمی ہے

ماضی میں اسی ایک اساس نے تمام مسلمان نسلوں کو ایک لڑی میں پرو رکھا تھا۔ خلافت راشدہ کا دور تو بہت بلند، سادہ اور پاکیزہ تر تھا۔ لیکن اس کے بعد خلافت امویہ، خلافت مروانیہ، خلافت عباسیہ اور خلافت عثمانیہ ترکیہ کے دور میں بھی مسلمان ملکوں کی وحدت اور خلافتوں کی سیاسی مرکزیت کو برقرار رکھنے والی شریعت کے قانون کی یہ ہی مشترکہ اساس تھی۔

دراصل اسی اساس کو تلاش کرنے اور اسے از سر نو عام کرنے کے لئے مصر کے مرحوم صدر جمال عبدالناصر علیہ الرحمۃ نے المجمع البحوث الاسلامیہ کی بنیاد ڈالی۔ جس میں بلا امتیاز عرب و غیر عرب سب ہی مسلمان ملکوں کے جید علماء دین کو مسلمانوں کو درپیش موجودہ مسائل پر بحث و مذاکرہ کے لئے مدعو کیا جاتا رہا ہے۔

یہ پہلی بنیاد ہے جو مسلمان ملکوں کے حقیقی اتحاد کے لئے ضروری ہے اور ہر مسلمان ملک کے عالم دین و دیندار افراد کو اپنے اپنے ملکوں میں اس بنیاد کو بروئے کار لانا چاہیئے تاکہ تمام مسلمان ملکوں میں ایک ہی قسم کی قانونی وحدت قائم ہو جائے۔ اس طرح جغرافیائی وحدت قانونی وحدت کے رشتہ میں منسلک ہو کر مضبوط تر اور نمایاں تر ہو جائیگی۔

اتحاد کی دوسری بنیاد مسلمان ملکوں کے عوام کا ایک دوسرے سے قریب تر کرنا ہے۔ یہ قرب موجودہ حالات میں علمی، فنی، صنعتی اور تجارتی دوائر میں ہی ممکن ہے۔

مشترک تعلیمی ادارے، مشترک فنی ادارے، مشترک صنعتی ادارے اور مشترک تجارتی ادارے قائم کر کے اس بنیاد کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

اتحاد کی تیسری بنیاد جس کی حیثیت اگرچہ سیاسی ہے لیکن حقیقی اتحاد کو بروئے کار لانے، اسے استحکام بخشنے اور کامیاب و نتیجہ خیز بنانے کا دارومدار اسی پر ہے، وہ عوامی حمایت کو بروئے کار لانا ہے۔

اگر مسلمان ملکوں کے غریب عوام اپنے اپنے ملکوں کے معاملات میں اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنے کا حق و آزادی حاصل کر لیتے ہیں اور اپنے اپنے ملک کے وسائل معیشت سے براہ راست فائدہ حاصل کرنے کی پوزیشن میں آ جاتے ہیں تو مسلمان عالم کا ایک ایسا اتحاد وجود پذیر ہو سکتا ہے۔ جو ہر مسلمان دشمن طاقت کا منہ توڑ جواب دے سکے

بیسویں صدی تیزی کے ساتھ گذر رہی ہے۔ یورپ کے ممالک اپنی بقاء کے لئے ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں برلن جیسا تلخ مسئلہ قابل حل بن گیا ہے۔ امریکہ چین کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا چکا ہے۔ جس کا چند ماہ قبل تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اشتراکی ملکوں کے درمیان اشتراک عمل ترقی کر رہا ہے۔ یورپ، ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی تاریخ ایک نئے موڑ پر آ گئی ہے۔ اور کچھ عجب نہیں کہ بیسویں صدی کے خاتمہ کے ساتھ ہی یہ دنیا ایک نیا روپ اختیار کر لے۔ سائنس نے انسان کو زمین سے اٹھا کر آسمان کی بے نہایت وسعتوں میں پہنچا دیا ہے۔

ان بدلتے ہوئے حالات میں مسلمان ملکوں اور مسلمان عوام کا کیا مقام ہوگا، وہ خود ایک طاقت بن کر نمودار ہو سکیں گے یا کسی طاقت کا محض دم چھلہ بنے رہ کر اپنا مستقبل تاریک بنا لیں گے۔ اس کا انحصار ان کے آج کے فیصلوں پر ہے۔

وہ اگر اپنی موجودہ جغرافیائی وحدت کو غنیمت سمجھ کر اپنی مذہبی اور عوامی ہم آہنگی کو بروئے کار لے آتے ہیں اور اپنے موجودہ وسائل کو عوام کی امانت سمجھ کر عوام کے لئے وقف کر دیتے ہیں تو یقیناً بیسویں صدی کا خاتمہ ان کی عالمی سیادت کے پیغام کے ساتھ ہوگا۔

لیکن اگر صرف اسلام کے نام کو استعمال کر کے وہ اپنی موجودہ روش پر ہی اڑے رہتے ہیں۔ نہ اپنی مذہبی وحدت کو بروئے کار لاتے ہیں اور نہ اپنے عوام کو سربلند ہونے دیتے ہیں۔ تو ان کے انجام پر کسی پیشگوئی کی ضرورت نہیں ہے۔

وقت کے فیصلے بڑے ناطق اور آخری ہوا کرتے ہیں۔

"حضور! اسے چہرہ دستاں سخت ہیں
فطرت کی تعزیریں"

جنرل اسمبلی اور امنِ عالم

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا سالانہ اجلاس حسب معمول شروع ہو چکا ہے۔ اس اجلاس میں بھی ماضی کی طرح ایجنڈے پر موجود عالمی مسائل پر بحث و تمحیص ہو گی۔ اور یہ سلسلہ کئی ہفتے جاری رہ کر حسب سابق ختم ہو جائے گا۔ مندوبین اپنے اپنے ملکوں کو واپس چلے جائیں گے۔ اور دنیا کے مسائل جوں کے توں اپنی طبعی رفتار کے مطابق رواں دواں رہیں گے۔

اس اسمبلی کے ۲۶ سالہ ماضی کی یہ ہی روایات ہیں اور اب بھی اس سے مختلف کسی روایت کی توقع نہیں ہے تاہم یہ اجلاس اس اعتبار سے اہم ہے کہ دنیا کے لئے آئندہ سال ایک نہایت خطرناک سال کی حیثیت سے آرہا ہے۔

بعض عالمی مسائل اب اس خطرناک مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ جن کے بارے میں کسی دو ٹوک فیصلہ سے لیت و لعل پر ہی دنیا کو تیسری اور خوفناک جنگ میں دھکیلنے کا موجب بن سکتا ہے۔ اور اس طرح عالمی ادارہ کا یہ سالانہ چھبیسواں اجلاس آخری اجلاس بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

اسمبلی کے سامنے اس وقت دو سنگین مسائل ہیں۔ اور ان مسائل کے ساتھ دنیا کے امن و جنگ کی قسمت بہت حد تک وابستہ ہے۔

ایک تو اقوام متحدہ میں اشتراکی چین کے داخلہ کا مسئلہ اور دوسرا مشرق وسطیٰ میں اسرائیلی جارحیت کا معاملہ۔

اول الذکر مسئلہ کی پوزیشن یہ ہے کہ چین کو اقوام متحدہ میں نشست کس حیثیت سے دی جاتی ہے۔ اور فارموسا (تائیوان) کی نشست برقرار رکھ کر اشتراکی چین کو نشست دی جاتی ہے یا فارموسا کو جنرل اسمبلی سے نکال دیا جاتا ہے۔

امریکہ اعلانیہ طور پر اس امر کی کوشش کر رہا ہے کہ فارموسا کو برقرار رکھ کر اشتراکی چین کو نشست دی جائے۔ اور اقوام متحدہ میں چین کی حقیقی نشست اسے سمجھا جائے۔ فارموسا (تائیوان) کی نشست ایک علیحدہ ملک کی حیثیت سے ہو۔

یہ پوزیشن اشتراکی چین کے لئے قابل قبول ہے یا نہیں، اگرچہ ابھی تک یہ ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ کمیونسٹ چائنا اس پوزیشن کو قبول نہیں کرے گا۔ تاہم آخر وقت میں کسی خفیہ گفت و شنید کے نتیجہ میں اشتراکی چین اپنا فیصلہ بدل لے۔

لیکن موجودہ آثار میں اس کی توقع نہیں ہے۔ اور امریکی تجویز پر جنرل اسمبلی کا فیصلہ حالات کو بدتر بنا دے گا۔

بہ صورت دیگر یعنی فارموسا کو اقوام متحدہ سے خارج کر دیا جائے تو یہ اقدام بھی کم خطرناکی کا حامل نہیں ہے۔

اول تو جنرل اسمبلی اپنے دائرہ سے کسی ملک کو جبکہ وہ اس کے اصول و ضوابط پر عمل پیرا ہے، خارج کرنے کی مجاز ہی نہیں ہے۔

دوسرے اگر وہ ایسا کرتی ہے تو ایک ایسی روایت کو جنم دیتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہر چھوٹا ملک اسمبلی میں اپنی جگہ کو خطرہ میں محسوس کر سکتا ہے۔ اور اس طرح اقوام متحدہ پر اعتماد کو شدید ضرب پہنچے گی۔

چنانچہ نہ پہلی صورت حال اور نہ دوسری صورت حال جنوب ایشیا اور جنوب مشرق میں امن کی ضامن بن سکتی ہے اور ہر صورت میں اقوام متحدہ کا وقار خاک میں ملت ہے اور عالمی جنگ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

ثانی الذکر یعنی مشرق وسطیٰ کا مسئلہ بھی انہیں اندیشوں کا حامل ہے۔

اسرائیل اگر جون ۱۹۶۷ کی قرارداد کے مطابق مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے پر تیار ہو جائے تب تو اس خطہ کے لئے کچھ عرصہ تک امن کی پیشین گوئی کی جا سکتی ہے لیکن بصورت دیگر اسرائیل اور عربوں کے درمیان بالخصوص مصر کے ساتھ جنگ ناگزیر نظر آرہی ہے۔ یہ جنگ جون ۱۹۶۷ء کی طرح مختصر مدت کے لئے اور محدود نہیں ہو گی اس جنگ میں نہ صرف پورا مشرق وسطیٰ لپیٹ میں آجائے گا بلکہ اب امریکہ اور روس کے براہ راست ملوث ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔

ان دو مسئلوں کے علاوہ بھی ایسے مسائل ہیں۔ جن سے عالمی امن تہ و بالا ہو سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں بھارت اور پاکستان کے درمیان موجودہ کشیدگی بھی کم خطرناک نہیں ہے۔ اور ایک ہولناک طوفان کا پیش خیمہ بنتی جا رہی ہے۔

بھارت ابھی تک پاکستان کے بارے میں اپنے مخالفانہ رویہ سے باز نہیں آرہا ہے۔

اور پاکستان بھی مجبور ہے کہ اپنے دفاع کے لئے تمام تدبیریں بروئے کار لائے۔

عالمی طاقتیں اس معاملہ میں یا تو بھارت کی حامی ہیں یا غیر جانبدار رہنا چاہتی ہیں۔ صرف یہ کہہ دینا کہ مشرقی پاکستان کا معاملہ، پاکستان کا داخلی معاملہ ہے۔ پاکستان کے نقطۂ نظر کی مکمل حمایت نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ عالمی طاقتیں اور بیرونی ممالک، پاکستان کے معاملات میں بھارت کی مسلسل مداخلت کارانہ پالیسی کی کھل کر اور بالوضاحت مخالفت کیوں نہیں کرتے۔

اصل مسئلہ بھارت کو پاکستان کے معاملات میں مداخلت سے روکنا ہے اور غیر مشروط طور پر مشرقی پاکستان کے پناہ گزینوں کو بھارت سے واپس لانا ہے۔

اس کے لئے صرف یہ کہہ دینا کہ مشرقی پاکستان کا معاملہ، پاکستان کا داخلی معاملہ ہے اور بھارت کے رویہ سے چشم پوشی کرنا، پاکستان کے ساتھ انصاف نہیں ہے اس سے جنوب مشرق کے علاقہ میں کشیدگی اور تلخی بڑھ رہی ہے کشمیر کے مسئلہ پر طویل خاموشی بجائے خود پُرخطر ہے لیکن اس سے غفلت کا تو ایسا ریکارڈ قائم ہو چکا ہے۔ جس کی مثال شاید مستقبل میں بھی مہیا نہ ہو سکے۔

یہ ہیں وہ آتشیں عالمی مسائل جو دنیا کے امن کو خاکستر بنانے کے لئے نہ صرف چنگاری کا کام دینے والے ہیں بلکہ شعلے بن چکے ہیں۔ اور کسی وقت بھی آتش فشاں کی طرح پھٹ سکتے ہیں۔

بدقسمتی سے جب تک امریکہ کے سامراجی مقاصد کو لگام نہیں دے دی جاتی اور دنیا سے مغربی سرمایہ دارانہ نظام کا کلیتہً خاتمہ ہو کر سامراجی و اشتراکی بلاکوں کی کشمکش ختم نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک دنیا میں امن و سلامتی کے امکانات مفقود رہیں گے۔

اسلام دنیا کے لئے امن کا پیامبر ثابت ہو سکتا ہے لیکن افسوس کہ مسلمان ملکوں پر سامراجیت کی ایسی گرفت ہے کہ وہ اس دین حق کو غالب کرنے کی کوئی متحدہ سعی کرنے کی پوزیشن میں آنے سے ہنوز قاصر ہیں۔

(کمال)

ملک و ملت کے مستقبل کے ساتھ خطرناک کھیل کھیلنے والے عناصر

نام نہاد "اسلام پسندوں" نے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف پھر صف آرائی شروع کر دی ہے۔ ان کے قلمکار اپنے قلمی تیشے سنبھال کر میدان میں پھر اتر رہے ہیں اور توقع کی جا رہی ہے کہ کفر و اسلام کا ایک نیا معرکہ پھر شروع کرنے والے ہیں جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ان کا یہ شور و شغب اس لئے نہیں کہ دین و ملت کی کوئی اہم ضرورت اس کی متقاضی ہوئی ہے۔

بلکہ درحقیقت انہیں اپنے تازہ کردار پر پردہ ڈالنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف واویلا مچانے پر تیار ہونا پڑا ہے۔

"اسلام پسندوں" نے ہمیشہ خود سچا اور پختہ مسلمان، اسلامی نظریہ کا وفادار، پاکستان کا محب وطن اور نظریہ پاکستان کا مخلص حامی قرار دینے کی کوشش کی ہے۔

اس مقصد کے لئے ان کے پاس اسلام کی، پاکستان اور پاکستان کے عوام کی بے لوث خدمت کی تو کوئی شہادت موجود نہیں ہے، البتہ دوسروں کو اسلام کا، ملک کا، وطن کا غدار بنا کر یہ ثبوت پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

لیکن مشرقی پاکستان کی حالیہ کابینہ میں ان کی شرکت نے ان کے تمام اسلامی اور نظریہ پاکستان کے دعووں کا پول کھول دیا ہے۔ اس کابینہ میں انہوں نے بیک وقت ان افراد کے غیر مشروط شرکت کی ہے۔ جن کے بارے میں وہ برابر غداری، لادینیت، علیحدگی پسندی اور پاکستان دشمنی کا الزام لگاتے رہے ہیں۔

ابھی تک ان کا یہ مظاہرہ رہا ہے کہ انتخابات کالعدم قرار دے کر نئے سرے سے جداگانہ انتخاب کی بنیاد پر نئے انتخابات کرائے جائیں۔ کالعدم عوامی لیگ کے تمام ارکان کو ناقابل اعتماد قرار دیا جائے۔ انہیں علیحدگی پسندی کا مجرم سمجھا جائے اور سوشلزم کے نظریہ پر پابندی لگا کر اس نظریہ کے حامیوں کے خلاف بھی مصریہ پاکستان سے غداری کا جرم عائد کیا جائے۔

(باقی صفحہ ۳۰ پر)

رپورٹ، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب

کاروانِ جمعیۃ ڈیرہ غازی خاں میں

۱۰ ستمبر کاروان جمعیۃ کے دورہ کا آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق ڈیرہ غازیخاں ہماری آخری منزل تھا۔ کوٹ ادو سے صبح کی ٹرین پر سوار ہو کر یہ کارواں (جو مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این اے۔ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب، شیخ محمد یعقوب صاحب، چوہدری شوکت علی صاحب۔ حافظ محمد حنیف سہارنپوری۔ مولوی محمد شفیع صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ) پر مشتمل تھا۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے ڈیرہ غازی خاں ریلوے اسٹیشن پر اترا۔ احباب اسٹیشن پر موجود تھے۔ جن کی قیادت خان غلام قاسم کر رہے تھے۔ کاروان جمعیۃ کو مسجد بیائے والی مدرسہ قاسم العلوم میں ٹھہرایا گیا۔ ضلع بھر کے علماء کرام اور ہمدردان جمعیۃ تشریف لائے ہوئے تھے۔ لباس اور وضع قطع کے اعتبار سے نہایت سادہ اور غریب دکھائی دیتے تھے۔ مگر چہروں پر نور ایمان کی روشنی نمایاں تھی۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جو محض اسلامی اقدار کی سربلندی اور سرخروائی کے لئے دور دراز کا سفر کر کے تشریف لائے تھے۔ مجھے بار بار یہ خیال آرہا تھا کہ اگر اہل پاکستان ان غریب علماء کرام کی طرح اسلام کی تڑپ دلوں میں پیدا کر کے میدان عمل میں نکل آئیں تو ضرور ایک دن ایسا آئے گا جب پاکستان ایک مثالی اسلامی سلطنت بن جائے گا

ضلعی اراکین کا اجلاس

۴ بجے شام ضلع بھر کی جماعتوں کا نمائندہ اجتماع تھا الحمدللہ ضلع کے تمام ذمہ دار حضرات تشریف لائے ہوئے تھے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے زیر صدارت مولانا غلام محمد صاحب شروع ہوئی۔ راقم الحروف نے تنظیمی کاروان کی آمد کا مقصد اور برصغیر میں علماء حق اسلامی شعائر کے لئے قربانیاں اور جمعیۃ علماء کے کارناموں کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور تمام اراکین سے درخواست کی کہ اب آپ حضرات کی ذمہ داریاں پہلے سے دوچند ہو گئی ہیں اس لئے جدوجہد تیز کر دی جائے۔ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب نے تنظیمی کام کو آگے بڑھانے پر زور دیا اور فرمایا کہ جماعتوں کی قوت اور طاقت کا سرچشمہ ان کی تنظیم ہوا کرتی ہے۔ آپ جس قدر زیادہ منظم ہونگے۔ اسی قدر جماعت زیادہ ترقی کرے گی۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے پہلی مرتبہ ڈیرہ غازی خاں تشریف لے گئے تھے۔ آپ کی سادگی اور متواضع شخصیت ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا رہی تھی۔ ملک میں ایم این اے کے جو لوازمات ہیں۔ وہ یہاں بالکل عنقا تھے۔ نہ کار اور نہ ہی ایر کنڈیشنڈ کمرہ اور نہ ہی ظاہری نمائش کے سامان بلکہ ایک سادہ سا علم دعمل کا پیکر اور دین وسیاست کا ماہر اور مزدوروں کسانوں کا حقیقی راہنما ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے اور آنے والے کا دل موہ لیتے۔ آپ اجلاس میں تشریف لائے۔ تو علماء کرام نے نہایت محبت وعقیدت سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس نکتہ پر خاص طور سے زور دیا کہ آپ اپنے آپ کو پنجاب میں شکست خوردہ تصور نہ کریں۔ کیونکہ آپ نے ایک بلند مقصد کے لئے انتخابی جنگ لڑی تھی۔ جماعتیں بننے میں خاصا وقت لگتا ہے۔ آپ نے مختصر عرصہ میں بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ اس سے پہلے آپ کے صرف دو ممبر تھے۔ اب الحمدللہ قومی اسمبلی میں سات ممبر ہیں۔ جو اسلام کی برہنہ شمشیریں ہیں۔ اسمبلی کے اندر ان کی قوت اور باہر آپ کی طاقت اسلام دشمن طاقتوں کے لئے برہان الٰہی ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ حق گو اور مجاہد علماء کی موجودگی میں اسلام کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

آپ کے بعد قاری نورالحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے جماعتی تنظیم اور اسلامی آئین کے لئے جدوجہد تیز کرنے پر زور دیا۔ اور آپ کی تجویز کے مطابق ضلع بھر میں کام کرنے کے لئے کنوینر کمیٹی بنائی گئی۔ شیخ محمد یعقوب صاحب نے ضلع میں کام کرنے کے لئے مختلف تجاویز پیش کیں۔ جنہیں اجلاس کے تمام اراکین نے بے حد پسند کیا۔

رابطہ عوام کمیٹی

ضلع ڈیرہ غازی خاں میں تنظیمی کام کو تحصیل وار تقسیم کیا گیا۔ اس طرح ضلع کی چار تحصیلوں کے چار کنوینر مقرر کئے گئے۔

تحصیل تونسہ	کنوینر	مولانا غلام فرید صاحب
تحصیل ڈیرہ غازیخاں	"	سردار حاجی غلام قاسم خاں صاحب
تحصیل جامپور	"	سید رحیم بخش شاہ صاحب
تحصیل راجن پور	"	مولانا عبدالکریم نیاز روجھان

مولانا عبدالمجید ندیم جو ملک کے شعلہ بیان خطیب ہیں انہوں نے ضلع کے عوام اور علماء کرام کی طرف سے کاروان جمعیۃ کے اراکین کو یقین دلایا کہ انشاء اللہ ڈیرہ غازی خاں کے علماء کرام اور ہمدردان جمعیۃ اسلام کی سربلندی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام سے بھرپور تعاون کریں گے۔ دعائے خیر پر اجلاس نماز عصر کے لئے برخاست ہوا

پریس کانفرنس

پریس کانفرنس عصر کے بعد منعقد ہوئی۔ اس میں راقم الحروف نے مقامی جماعت کے فیصلے اور قراردادیں پڑھ کر سنائیں اور اس کے بعد حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے جماعت کی پالیسی اور ملکی حالات پر طویل بیان دیا اور اخباری نمائندوں کے مختلف سوالوں کے جوابات دیئے۔ پریس کانفرنس کا سلسلہ مغرب تک جاری رہا اور بے حد کامیاب رہا۔

دفتر ختم نبوت میں حاضری

مغرب کے بعد صوفی الدوسایا صاحب مبلغ ختم نبوت نے چائے کے لئے مدعو کر رکھا تھا۔ صوفی اللہ دوسایا صاحب ڈیرہ غازی خاں میں مجلس کے بے باک مبلغ اور جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر سے والہانہ تعلق رکھنے والے نوجوان ہیں۔ مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب کی معیت میں وہاں جانا ہوا۔ الحمدللہ اخلاص ومحبت کی یہ محفل عشاء تک جاری رہی۔

جلسۂ سیرت النبیؐ

رات کو پاکستانی چوک میں سیرت کانفرنس کا انتظام تھا۔ ڈیرہ غازی خاں کے عوام وخواص اس رات کے ہفتوں سے منتظر تھے۔ رات عشاء کے بعد لوگ جوق در جوق جلسہ گاہ میں پہنچ رہے تھے۔ ضلع سے بسیں اور ریل کے ذریعے بڑی تعداد میں لوگ جلسہ میں شرکت کے لئے آرہے تھے۔ پاکستانی چوک میں یوں محسوس ہوتا تھا۔ کہ پورا شہر یہاں سمٹ آیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام جس پروگرام اور مشن کو لے کر پاکستانی عوام کے سامنے آئی ہے۔ آج پاکستانی چوک میں اہل ڈیرہ اس پروگرام کی تائید کے لئے جمع ہوئے تھے۔

سٹیج پر ضلع کے علمائے کرام جلوہ افروز تھے حضرت مولانا غلام محمد صاحب۔ مولانا جندوڈا صاحب، مولانا عبدالحی صاحب جامپوری اور دیگر واجب التعظیم علماء کرام تشریف فرما تھے۔ مولانا عبدالمجید صاحب ندیم سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظموں کے بعد حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب کو تقریر کے لئے پکارا گیا۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنا مجاہدانہ تقریر میں اسلامی آئین کی خوبیوں پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ اور دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ پاکستان میں اسلام کے آئین کے سوا کوئی آئین نہیں برداشت کیا جائے گا۔ آپ کی تقریر کے بعد راقم الحروف نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔

مولانا قاری نورالحق صاحب قریشی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں اہل ڈیرہ کے قلوب کو اسلام کی محبت عظمت کے لئے خوب گرمایا۔ اور ملک کے دونوں حصوں میں جمعیۃ کی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے اسلام کی جامعیت اور اسلامی دستور کی ضرورت کو نہایت احسن پیرایہ سے بیان فرمایا۔

آپ کے بعد حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے خطاب فرمایا۔ آپ نے ڈیرہ غازیخاں کے مسائل کو حل کرنے پر زور دیا اور حکومت سے اپیل کی کہ اس ضلع کے ڈیروں کو غریب مزارعین پر ظلم وستم کرنے سے روکا جائے۔ آپ نے ضلع کے عوام سے اپیل کی کہ آپ کو اپنی آواز حکام بالا تک پہنچانے میں دقت پیش آئے تو آپ مجھے صوبائی دفتر لاہور میں اپنے مطالبات اور شکایات

(باقی ص ۳۰ پر)

احمد حسین کمال

جمال عبدالناصرؒ کا تاریخی اور عہد ساز دور

زندہ جاوید شخصیت

مشرق وسطیٰ ہی نہیں بلکہ ایشیا اور افریقہ کا تذکرہ اس وقت تک ناقص اور نامکمل ہے۔ جب تک مصر کے مرحوم صدر جمال عبدالناصرؒ کا ذکر اس میں سرفہرست نہ آجائے اور ۱۹۵۲ء کے بعد کی عالمی تاریخ کا کوئی باب مکمل نہیں ہو سکتا اگر وہ عبدالناصر مرحوم کے تذکرہ سے خالی ہے۔

سامراجی طاقتوں کی گرفت

دوسری عالمی جنگ کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ ساری دنیا کو بالخصوص ایشیا اور افریقہ کے ممالک کو جنگ کی فاتح قوتوں، امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس نے باہم تقسیم کر لیا ہے۔ یورپ تو عملاً اور ظاہر و باہر اس طرح منقسم ہو چکا تھا کہ مشرقی یورپ کے بیشتر ملک روس کی براہ راست اور بالواسطہ تحویل میں آگئے تھے اور مغربی یورپ کے ملکوں پر بالواسطہ امریکہ کی سیادت قائم ہو گئی تھی۔

لاطینی امریکہ کے ممالک تو تھے ہی امریکہ کے زیر اثر اور اس کے زیر نفوذ۔

ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں برطانیہ، امریکہ اور فرانس کی گہری دلچسپیاں موجود تھیں۔

فرانس دوسری عالمی جنگ کے دوران اتنا نڈھال ہو چکا تھا کہ اس کے لئے اپنے بیرونی مقبوضات کو برقرار رکھنا مشکل ہو رہا تھا، اور اس کی گرفت ڈھیلی پڑتی جا رہی تھی۔

جنگ نے برطانیہ کا کچومر نکال دیا تھا۔ لیکن اس نے اپنے محکوم ملکوں کو برائے نام اور ظاہری سیاسی آزادی دینے کے قریب کے ساتھ اپنی اقتصادی اور فوجی قوت برقرار رکھنے کی سعی شروع کر رکھی تھی۔

اور ان دونوں طاقتوں برطانیہ اور فرانس کی معاونت و سہارا امریکہ بن گیا تھا، جس کا مقصد ان دونوں طاقتوں کے زوال پر اپنے لئے گنجائش پیدا کرنا تھا۔

۱۹۴۸ء میں چین کے اشتراکی انقلاب نے امریکہ کا ایک حصار جنوب مشرق میں توڑا تھا۔

تاہم ساری دنیا میں سیاست و آزادی کا وہی مفہوم معتبر تھا۔ جو امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس کے نزدیک صحیح تھا۔ اور اس طرح ایشیا میں جو جو ایک ملک آزاد ہوئے بھی تو وہ بہر حال ان چار بڑی طاقتوں میں سے کسی نہ کسی کے حلقۂ اثر میں تھے۔

مسلمان ملکوں کا حال زبوں

مشرق وسطیٰ اور مسلمان ملکوں کی حالت عجیب و غریب تھی، وہ دوہرے اور تہرے اثرات کے تلے دبے ہوئے تھے۔ ان ملکوں میں حکمرانی تو مقامی افراد کے پاس تھی، کسی جگہ کوئی بادشاہ تھا تو کسی جگہ کوئی صدر تھا۔ لیکن اندرون ملک اقتصادیات پر امریکہ کا کنٹرول تھا، اور دوسرے شعبوں پر برطانیہ یا فرانس کا اثر تھا۔

مصر اس کی واضح مثال تھا۔ وہاں کا بادشاہ (حکمران) فاروق تھا، لیکن وہاں کی تجارت پر انگریز قابض تھے اور اندرون ملک برطانیہ و فرانس کی جگہ جداگانہ آزاد عدالتیں تک قائم تھیں۔ یہی حال عراق، ایران، الجزائر، مراقش، تیونس وغیرہ اور ان سے ملحقہ مسلمان ملکوں کا تھا۔

مصر میں انقلاب

ان حالات میں دفعتاً مصر کی بادشاہت کا تختہ الٹا شاہ فاروق جلاوطن ہوئے اور فوج کے چند نوجوانوں کی قیادت کی خبریں آئیں۔ جن میں ایک ابھرتی ہوئی شخصیت جمال عبدالناصر کی تھی۔ جس کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا کہ انقلاب کا دل و دماغ یہی شخصیت ہے۔

جمال عبدالناصر اور ان کے ساتھیوں کے سامنے ایک بڑا مشکل کام تھا۔ وہ انقلاب تو لے آئے تھے۔ لیکن امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے جو اثرات مصر میں مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں اور دور دور تک ایشیا و افریقہ میں پھیلے ہوئے تھے، ان سے کس طرح عہدہ برآ ہوں یہ بات دانشمندی کے صریح خلاف تھی بلکہ ہلاکت کو دعوت دینا تھا کہ بیک وقت تینوں طاقتوں کے خلاف چیلنج شروع کر دیا جاتا۔

دشمنوں سے یکے بعد دیگرے نمٹنے کی پالیسی

جمال عبدالناصر نے نہایت زیرکی کے ساتھ ان تینوں میں سے کمزور ترین فریق کا انتخاب کیا، اور اس کے خلاف مہم شروع کی۔ یہ فریق فرانس تھا۔ اس کے قبضہ میں الجزائر، تیونس، مراقش اور ماریطانیہ کے علاقے تھے۔ چنانچہ ان علاقوں میں آزادی کی تحریکوں کو طاقتور بنایا گیا، اور بین الاقوامی سطح پر ان کی آزادی کے سوال کو بلند کیا گیا۔

فرانس اور برطانیہ

فرانس نے شروع شروع میں مقابلہ کی ٹھانی، لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی شکستوں کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ آزادی کی تحریکوں کا دباؤ جب ادھر پڑا تو جنوب مشرق میں انڈوچائنا کا محاذ کمزور پڑنے لگا اور فرانس کو اس علاقہ میں شکست فاش کھانا پڑ گئی۔ انڈوچائنا کا پورا علاقہ ویٹ نام سے لاؤس تک فرانس کے ہاتھ سے نکل گیا۔

فرانس کی کامیاب دباؤ کے بعد مصر کی انقلابی طاقت نے برطانیہ کو بھی چیلنج کرنا شروع کر دیا۔ اور بالآخر یہ کشمکش اتنی بڑھ گئی کہ برطانیہ اور فرانس کھل کر جمال عبدالناصر اور مصر کے خلاف کھڑے ہو گئے۔

برطانیہ اور فرانس کے لئے نہر سویز ایک ایسا ہتھیار تھا جس کے ذریعہ وہ ایشیائی ملکوں پر تصرف تھے جمال عبدالناصر نے ایک اور انقلابی قدم کے ذریعہ نہر سویز کو ان کے تصرف سے نکال لیا۔

اس اقدام نے ان دونوں طاقتوں کو بوکھلا دیا اور انہوں نے اسرائیل کے ساتھ ساز باز کر کے مصر پر علانیہ حملہ کر دیا۔ لیکن یہ حملہ بین الاقوامی دباؤ، روس کے چیلنج اور امریکہ کی تنبیہ کی وجہ سے نتیجہ خیز نہیں رہا۔ اور تینوں شر پسند طاقتوں کو ناکام واپس جانا پڑا۔

غرضیکہ ۱۹۵۷ء تک جمال عبدالناصر کی انقلابی پالیسیوں نے ایک طرف مشرق وسطیٰ کے ملکوں سے، فرانس اور برطانیہ کا اثر و رسوخ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا دوسری طرف ایشیا اور مشرق میں دور دور تک ان کے راستے روک دیئے۔ تیسری طرف عراق سے الجزائر تک مسلمانوں میں مجاہدانہ انقلابی طاقتوں کو فروغ دے دیا اور چوتھی طرف اٹلی کے اثرات سے لیبیا کو خالی کرا لیا

امریکی سامراج سے مقابلہ کا آغاز

یہاں سے جمال عبدالناصر کو ایک نئے دور میں داخل ہونا پڑا۔ یہ دور امریکہ کے اثرات سے مقابلہ کے ساتھ شروع ہوا۔ امریکہ نے ۱۹۵۷ء میں یہ محسوس کر لیا کہ اب ناصر کا رخ اس کی طرف ہو گا۔

امریکہ کے تیل کے مفادات، سعودی عرب سے خلیج فارس کی عرب ریاستوں تک پھیلے ہوئے تھے۔ امریکہ کے لئے عرب ملکوں میں داخلی انقلابات کی تحریک تشویشناک تھی۔ اس تحریک کو بانی مصر اور جمال عبدالناصر سے ہی مل رہا تھا۔

امریکی اثرات کو ختم کرنے کے لئے ضروری تھا، کہ سعودی عرب میں انقلاب برپا ہو، تاکہ وہاں کے تیل کی ملکیت اور اجارہ داری سے امریکہ کو بے دخل کیا جا سکے۔ اس خطرہ کا احساس امریکی صدر آئزن ہاور نے شاہ سعود کو دلایا اور انہیں آمادہ کیا کہ عالم اسلام کے اتحاد کے نام سے ایک جوابی محاذ آپ عرب اور مسلمان ملکوں میں بنائیں، امریکہ

اس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا تمام اثر و رسوخ کام میں لائے گا۔ اس کی تفصیل آئزن ہاور نے اپنی خود نوشت سوانح (MEMORISE) میں درج کی ہے۔

چنانچہ یہ محاذ کھول دیا گیا اور صدر ناصر و مصر کے خلاف مسلمان ملکوں کی رائے عامہ کو متاثر کیا جانے لگا۔

یمن کا انقلاب

جمال عبدالناصر نے یمن میں انقلاب کی کوشش کو کامیاب بنایا۔ اس انقلاب سے سعودی عرب اور امریکہ چراغ پا ہو گئے اور اسے ناکام بنانے کے لئے شاہ فیصل کی حکومت باقاعدہ یمن پر حملہ آور ہو گئی۔

ناصر نے اس انقلاب کو بچانے کے لئے اپنی بہترین فوجی قوت وہاں تعینات کر دی اور یمن کے انقلاب کو بچا لیا اور الجزائر سے کویت و بحرین تک رائے عامہ امریکہ کے شدید خلاف ہوتی چلی گئی۔

۱۹۶۶ء تک رائے عامہ اور عوامی سطح تک ناصر نے امریکہ کے خلاف جنگ جیت لی تھی۔ اور اب امریکہ کے سامنے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ ایک نئی چال چلے۔

امریکی سامراج اسرائیل کی پشت پر

چنانچہ اس نے اسرائیل سے اردن اور شام پر حملے شروع کرا دیئے۔ اگر ناصر اسرائیل کے ان حملوں میں اردن اور شام کی حمایت و اعانت نہیں کرتا ہے تو عرب رائے عامہ دو دو اطرف سے ایک اسلام کے نام پر اور دوسرے اسرائیلی حملوں کے وقت مصر کی خاموشی اور لاتعلقی کے نام پر، مصر اور ناصر کے خلاف ہموار کی جا سکتی ہے۔ اور اگر وہ اردن اور شام کی عملی معاونت کرتا ہے تو ایک بھرپور اچانک فوجی ضرب لگا کر اسے ختم کیا جا سکتا ہے۔

اکتوبر ۱۹۶۶ء سے اسرائیل نے اردن پر حملے شروع کر دیئے۔ اپریل ۱۹۶۷ء سے شام پر بھی اس نے تاخت و تاراج کا آغاز کر دیا۔

ناصر قربانی پیش کرتا ہے

اس مرحلہ پر ناصر کے سامنے قربانی دینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا تھا

اسے براہ راست مقابلہ پر آمادہ ہونا پڑا اور اس سے پہلے آمادہ ہونا پڑا کہ بحر روم میں امریکہ کے مدمقابل کوئی حریف قوت موجود ہو۔ اور بحر روم کے علاقہ میں ترکی سے بحرین تک اور لیبیا سے قبرص تک پھیلے ہوئے امریکہ و برطانیہ کے چالیس سے زیادہ بڑے اور چار سو کے قریب چھوٹے فوجی و ہوائی اڈوں کے مقابلہ کے لئے دوسری طاقت بھی تیار ہو۔ تاکہ وہ حریف طاقت جنگ کی صورت میں امریکہ اور برطانیہ کو خاموش اور غیر جانبدار رہنے پر مجبور کر سکے۔

تاہم اس مرد مجاہد نے ان تمام خطرات و اندیشوں کے باوجود گھٹنے نہیں ٹیکے۔ اور ۵ جون ۱۹۶۷ء تک اس نے سیاسی اور سفارتی سطح پر اپنا لوہا منوا لیا تھا۔

ناصر دشمن عرب ملکوں کی غلط پالیسی کے خوفناک نتائج

کاش شام وفاق سے الگ نہ ہوتا۔ اور اردن و سعودی عرب نے ناصر کے خلاف مہم جوئی نہ کی ہوتی تو اس نازک وقت پر مقابلہ کی کیفیت دوسری ہوتی۔ اردن اور شام علیحدہ علیحدہ، اور مصر کے بہت دور اسرائیل اور امریکی فوجی اڈوں کی زد میں تھے۔ اور مصر کے سامنے شرم الشیخ کے ساحل سے غازہ کی پٹی تک کے آخری سرے تک امریکہ اور برطانیہ کے نوجی رضاکاروں پر مشتمل اسرائیل کی زبردست فوج تیار کھڑی تھی۔ نیز مصر کی پشت پر لیبیا میں واقع امریکی و برطانوی فوجی اڈوں پر بمبار ہوائی جہاز حملہ آور ہونے کے لئے تیار تھے۔

سعودی عرب سے لے کر بحرین تک کا تمام تیل بھی ان حملوں میں استعمال کے لئے امریکہ کے تصرف میں تھا۔ اور لیبیا کا تیل بھی امریکہ کے ہی قبضہ میں تھا

مصر کا محاصرہ اور حملہ

چنانچہ امریکہ نے ..... اپنا آخری داؤں استعمال کیا اور ۶ جون ۱۹۶۷ء کو مصر پر مشرق و مغرب یعنی اسرائیل اور لیبیا سے بیک وقت ہوائی حملے شروع کر دیئے گئے سمندر کی ناکہ بندی امریکہ کی بحریہ نے کر دی۔ اور خلیج فارس کا راستہ، برطانوی دستوں نے بند کر دیا۔

اس کے ساتھ ہی امریکہ کے برٹی ... بحری جہاز نے نئے ریڈیائی "سیفیار الیکٹرونک" کے ذریعہ مصری راڈر کے نظام ناکارہ بنا دیا۔

مصر کا استقلال

لیکن اس کے باوجود امریکہ اور اسرائیل مصر کو ختم نہیں کر سکے۔ جیسا کہ ان کا منصوبہ تھا۔ ان کی ساری قوت مصر نے صحرائے سینا میں صرف کرا دی اور نہر سویز کو بند کر کے ان کے تصرف میں جانے سے بچا لیا۔

نتائج

اس کا نتیجہ یہ تو ضرور ہوا کہ مصر کی طاقت کمزور ہو گئی۔ عوامی انقلاب کی تحریک مدھم پڑ گئی۔ سعودی عرب سے خلیج فارس حایران تک پھیلے ہوئے امریکہ کے تیل کے مفادات کا کچھ عرصہ کے لئے تحفظ ہو گیا۔ مشرق وسطیٰ کی شہنشاہیتیں اور کچھ مدت کے لئے باقی رہ گئیں۔ لیکن نہ تو مصر کو ختم کیا جا سکا اور نہ ہی اس کے انقلاب کو ناکام بنایا جا سکا۔

نیا منصوبہ اور پالیسی

اس کے بعد صدر ناصر کے لئے اپنی پالیسیوں میں چند بنیادی تبدیلیاں کرنا ناگزیر ہو گیا۔

اس خطہ میں امریکی اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کے لئے روس کو سامنے لانا، مصر کے قریبی ملکوں لیبیا وغیرہ میں انقلابی قوتوں کو بروئے کار لانا، فلسطین میں تحریک آزادی کو مضبوط تر بنانا، دنیا کی رائے عامہ کے سامنے اسرائیل کو جارحیت پسند ثابت کرنا اور ایک نئے عرب وفاق کی تشکیل نئی پالیسی کے بنیادی اجزاء تھے۔ چنانچہ دو ہی سال کے اندر اس پالیسی کے کامیاب نتائج رونما ہونے شروع ہو گئے، اور بالآخر امریکہ کو ایک مصالحتی چال کا اعلان کرنا پڑ گیا۔

اردن کا ضرر رساں طرز عمل

صدر ناصر نے اس اعلان کو قبول کر کے اسرائیل کو دنیا بھر کی رائے عامہ کے سامنے ننگا کر دیا اور اسرائیل کو جارح تسلیم کیا جانے لگا۔ ادھر آزادئ فلسطین کی تحریک کا زور بڑھا دیکھا نظر آنے لگا کہ اب یہ مسئلہ حل ہونے کے قریب ہے کہ اردن میں فلسطینی فدائیوں کے خلاف حکومت اردن میدان میں نکل آئی۔ اور عربوں کے ہاتھوں عربوں کا خون بہنے لگا۔

ناصر کے لئے صدمہ شدید تھا، لیکن انہوں نے اس صورت حال پر بھی جلد قابو پا لیا، اور فریقین کو مصالحت پر آمادہ کر لیا۔

عہد ساز انقلابی رہنما

اسی طرح صدر ناصر نے عرب کی، ایشیا کی اور ان کے واسطے سے ساری دنیا کی تاریخ بدلنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

چنانچہ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۰ء تک کا عہد، ناصر کا عہد کہلانے کا مستحق ہے۔ آج عربوں کے سامنے آزادی اور اتحاد کی اتنی بڑی شاہراہ کھلی ہوئی ہے جس کا تصور بھی ۱۹۵۶ء سے پہلے نہیں کیا جا سکتا تھا، اور عالم اسلام کے اتحاد کے لئے ایسی بنیاد پڑ گئی ہے جس کی ماضی میں صرف آرزو ہی کی جا سکتی تھی۔ صدر ناصر ایک عہد ساز شخصیت تھے۔ جنہوں نے دنیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ اور عربوں کو ان کی عظمت دیرینہ کا بھلا ہوا سبق یاد دلا کر مستقبل کی تاریخ کا فیصلہ کن عنصر بنا دیا۔ اتنی بڑی کامیابی عہد حاضر میں کسی بھی رہنما کو نصیب نہیں ہوئی۔

بہترین اور ہر قسم کے جوتے خریدنے
کیلئے
خالد بوٹ ہاؤس
کلیار مارکیٹ مسلم بازار سرگودھا کو
یاد رکھیں
پروپرائٹر محمد صادق اینڈ کمپنی

قائد جمعیۃ مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم سے ایک انٹرویو

مشرق وسطیٰ کے دورہ کے تاثرات

از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب

مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ نہ میں صحافی ہوں اور نہ ہی ادیب، صحافت و ادب کی وادیوں میں بالکل اجنبی، انٹرویو دیئے ہیں، لئے نہیں ..... انٹرویو دیتے وقت اہل فن صحافیوں سے جو تھوڑا بہت تجربہ ہوا۔ اسی کے پیش نظر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے چند سوالات پوچھنے کی جرأت کی۔ اس میں یقیناً کچھ الفاظ و مطالب کی کمزوریاں ہوں گی، وہ میری طرف منسوب کی جائیں۔ حضرت مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے آنکھوں دیکھتے ہی جو عظمت و بصیرت عطا کی ہے وہ محض عطائے الٰہی ہے۔ بہت تھوڑے عرصے میں آپ نے اپنی سیاسی بصیرت اور فکری بلندی کا اہل وطن سے جو لوہا منوایا۔ یہ آپ کی بلندی کردار اور پختگی فکر کا آئینہ دار ہے۔ قدرت ایسے افراد وقتاً فوقتاً پیدا کرتی ..... یہ تاریخ ساز شخصیتیں برسوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ مگر اپنی خداداد صلاحیتوں سے ماحول میں ایک انقلابی اور ایک نظریاتی تحریک پیدا کرکے زمانے کو ایک نیا عزم اور حوصلہ عطا کرتی ہیں۔ مفتی صاحب جہاں ملک بھر میں ایک عالم۔ ایک مدبر اور ایک عظیم سیاسی رہنما کی حیثیت سے معروف ہیں، وہیں اپنی علمی اور فکری خدمات کی وجہ سے ممالک اسلامیہ میں بھی انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف ممالک اسلامیہ کی علمی مجالس آپ کو نہایت اصرار سے اپنے ہاں مدعو کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ جامعہ ازہر مصر جو ملت اسلامیہ کی عظیم علمی اور دینی یونیورسٹی ہے۔ جسے ملت اسلامیہ کا عظیم ملی ادارہ قرار دیا گیا ہے۔ وہاں کے اہل فکر و نظر نے مفتی صاحب کو کئی بار وہاں کے لئے مدعو کیا مگر آپ کی مصروفیات بعض اوقات آڑے آئیں۔ جمال عبدالناصرؒ کی زندگی میں آپ کو مصر کی دینی مجالس کے لئے مدعو کیا گیا، اور آپ تشریف بھی لے گئے۔ وہاں کے اہل علم آپ سے بہت متاثر ہوئے۔ اسی وجہ سے اس مرتبہ مصر کی ایک دینی سوسائٹی جو "المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیہ" کے نام سے مشہور ہے، اس کے سربراہ نے آپ کو اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کو دعوت دی، جسے آپ نے منظور فرمالیا، اور آپ وہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں جو کچھ کیا۔ اور پاکستان کے حالیہ بحران میں اس کے موقف کو جس پیارے انداز سے پیش کیا۔ اہل مصر اس سے بیحد متاثر ہوئے۔ اس انٹرویو میں زیادہ تر انہی واقعات کو پیش کیا گیا ہے جو آپ کو اس سفر میں پیش آئے۔ خیال ہے اس طرح ملک کے زیادہ سے زیادہ احباب آپ کے خیالات سے باخبر ہو سکیں گے۔ اس لئے آپ کی خدمات جلیلہ کو ان سطور میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب)

انٹرویو

سوال: آپ نے مشرق وسطیٰ کا دورہ کس کی دعوت پر کیا؟

جواب: یہ دورہ میں نے "المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیہ" کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد نوفل مدظلہ کی دعوت پر کیا تھا۔ ڈاکٹر موصوف متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر اوقات بھی ہیں اور وہاں کی ممتاز علمی شخصیات میں آپ کا شمار ہوتا ہے آپ پہلی مرتبہ پاکستان بھی تشریف لائے ہیں۔ آپ عالم اسلام کے مسائل پر نہایت درد مندی سے سوچتے ہیں اور ان کے حل کے لئے مختلف اوقات میں اہل علم کے مذاکرات کا اہتمام فرماتے ہیں۔ اس دفعہ انہوں نے ایسی ہی علمی اور فکری مجلس مذاکرہ کے لئے مجھے اور میرے رفیق مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مدعو کیا تھا۔ جسے ہم نے منظور کرکے متحدہ عرب جمہوریہ کا سفر کیا تھا۔ اس دورے سے حکومت پاکستان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ ہم کراچی سے سیدھے پی آئی اے کے ذریعہ قاہرہ کے لئے روانہ ہوئے اور آدھی رات کو قاہرہ پہنچے۔ وہاں ایئرپورٹ پر پاکستانی سفارت خانہ کے نمائندے اور جامعہ ازہر کے نمائندے موجود تھے۔ ان کی معیت میں سیدھے ہوٹل پہنچے۔ کلیوپاترا ہوٹل میں ہمارے قیام کا انتظام تھا۔ ۱۲ جولائی کی صبح کی نماز ہم نے ہوٹل میں باجماعت ادا کی۔ ۱۳ جولائی کو جمال عبدالناصرؒ کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور اس مجاہد جلیل کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اسی روز ہم نے جامع مسجد عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قلعہ محمد علی پاشا اور جامع مسجد محمد علی پاشا کو دیکھا۔ فاتح مصر حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی اور مسجد سیدہ نفیسہ اور مسجد سیدہ زینب بنت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔ جمال عبدالناصرؒ کی قبر پر حاضری کے موقعہ پر بے اختیار آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور دل میں ایک عظیم اضطرابی کیفیت پیدا ہوگئی جس کی

> جمال عبدالناصر کی قبر پر حاضری کے موقعہ پر بے اختیار آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور دل میں ایک عظیم اضطرابی کیفیت پیدا ہوگئی جس کی ایک للکار سے سامراج کے قلعوں میں شگاف پڑ جاتے تھے آج موت کے ہاتھوں بے بس منوں مٹی کے نیچے محو استراحت ہے

ایک للکار سے سامراج کے قلعوں میں شگاف پڑ جاتے تھے آج موت کے ہاتھوں بے بس منوں مٹی کے نیچے محو استراحت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی ـــ جمال عبدالناصر کی آرزوؤں کو پورا فرما اور عالم اسلام کو استعماری طاقتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اتحاد و یگانگت کی نعمتوں سے مالا مال فرما۔

سوال: متحدہ عرب جمہوریہ میں آپ نے کن شخصیات سے ملاقات کی اور ان سے کن عنوانات پر گفتگو ہوئی؟

جواب: کئی ممتاز شخصیتوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا اور ان سے مختلف علمی دینی اور پاکستان کے مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ان میں جن قابل ذکر اور ممتاز شخصیتوں کے نام لئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سرفہرست ان حضرات کے اسمائے گرامی ہیں

(۱) جامع ازہر کے شیخ الازہر ڈاکٹر محمد فہام کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ انہیں امام الاکبر بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) وکیل الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود

(۳) مجمع البحوث الاسلامیہ کے جنرل سیکرٹری شیخ عبدالرحمٰن بیصار۔

(۴) ڈاکٹر محمد حبب اللہ سابق امین مجمع البحوث الاسلامیہ

(۵) عبدالخالق حسونہ جنرل سیکرٹری عرب لیگ

وزیر اوقات سے ملاقات

متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر اوقات سے تقریباً اڑھائی گھنٹے تک ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں ہم نے عالم اسلام کے اتحاد اور استعماری طاقتوں کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کی مختلف صورتوں پر غور کیا۔ پاکستان کے حالیہ بحران میں بھارت نے جس ڈھٹائی اور بے حیائی سے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ہے اور مشرقی پاکستان میں تخریب کاروں کو بھیج کر جس ظالمانہ اور جارحانہ برتاؤ کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کی تفصیلات سے انہیں آگاہ کیا جس سے وہ بے حد متاثر ہوئے۔

عبدالخالق حسونہ جنرل سیکرٹری عرب لیگ

عبدالخالق حسونہ عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ آپ سے ملاقات ان کے دفتر میں ہوئی۔ جو جامعۃ الدول الاسلامیہ میں واقع ہے آپ سے ملاقات خاصی طویل ہوئی۔ جو قاہرہ کے ٹیلیویژن سٹیشن سے نشر کی گئی۔ ان سے گفتگو زیادہ تر اتحاد عالم اسلامی۔ رابطہ عالم اسلام اور پاک بھارت نزاع پر ہوئی۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے تجویز رکھی کہ تمام ممالک اسلامیہ میں عربی زبان کو سرکاری زبان قرار دے دینا چاہیئے اس طرح بہت سے باہمی تنازعات ختم ہو سکتے ہیں اور مسلمان لسانی یک جہتی کی وجہ سے ایک دوسرے کے بہت قریب آسکتے ہیں۔ کیونکہ عربی زبان سے مسلمانوں کو عقیدت بھی ہے یہی زبان ہے۔ جس میں قرآن نازل ہوا۔ اور یہی زبان ہے جو پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ یہی زبان خلفائے راشدین کی تھی۔ اور یہی زبان بالآخر اہل جنت کو عطا ہوگی۔ دوسری زبانوں میں مختلف لسانی دشواریاں بھی ہیں۔ جن کی وجہ سے مختلف خطے مختلف گروہی اور لسانی جھگڑوں کا شکار رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہر جگہ انتشار و اختلافات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے۔ پاکستان کو بالخصوص اس مسئلہ کی طرف توجہ دینا چاہیئے۔ جس کے مختلف صوبے صرف لسانی تعصب کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ عربی زبان کو سرکاری زبان قرار دینے سے مختلف جھگڑوں سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مفتی صاحب قبلہ کی اس تجویز کو جناب عبدالخالق حسونہ نے بہت سراہا۔ اور اس کی مکمل تائید فرمائی۔

مفتی صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں نے بھارت کے تخریب کاروں نے جو مظالم مشرقی پاکستان میں کئے ہیں۔ ان کا تذکرہ بھی تفصیل سے کیا۔ اور انہیں پاکستان کا موقف نہایت تفصیل سے سمجھایا یہ ملاقات بہت کامیاب رہی اور نہایت ہی خوشگوار ثابت ہوئی۔ رات کو ہماری ملاقات اور گفتگو ٹیلیویژن سے ریلے کی گئی۔ اسی شام کو سفیر پاکستان متعینہ قاہرہ کی دعوت پر ان کے مکان پر گئے۔ وہاں بہت سے پاکستانی دوستوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو اطراف و اکناف سے وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔

> **مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے تجویز رکھی کہ تمام ممالک اسلامیہ میں عربی زبان کو سرکاری زبان قرار دے دینا چاہیئے۔ اس طرح بہت سے باہمی تنازعات ختم ہو سکتے ہیں، اور مسلمان لسانی یک جہتی کی وجہ سے ایک دوسرے کے بہت قریب آسکتے ہیں۔**

سوال: شیخ الازہر کی پاکستان کے متعلق کیا رائے ہے؟

جواب: شیخ الازہر محکمہ اوقاف کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے تھے۔ تقریباً ان کا دس ماہ تک پاکستان میں قیام رہا۔ انہیں پاکستان کے تمام حالات کا علم تھا۔ پاکستان کے موقف کے دل سے حامی ہیں۔ اور ان کی دلی خواہش ہے کہ پاکستان پھلے پھولے۔ اور ہر میدان میں ترقی سے ہمکنار ہو۔ پشاور کے مسلمانوں کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ پشاور میں چونکہ انہیں خاصا قیام کا موقعہ ملا۔ اس لئے ان کی مہمان نوازی سے بہت ہی متاثر ہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو شدت جذبات میں یہ بھی فرماتے تھے کہ پشاوری تو جنتی ہیں۔ ان کی تجویز تھی کہ عربی زبان کو عام کرنے کے لئے عالم عرب کے مختلف ممالک میں عرب درسین بھیجے جائیں

جامع مسجد ازہر میں جمعہ کے روز اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جگہ نہیں ملتی۔ اندر جگہ نہ ملنے کی وجہ سے لوگ سڑکوں پر کھڑے ہو کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔

سوال: متحدہ عرب جمہوریہ کے عوام کی مذہبی اور اخلاقی حالت کیسی ہے؟

جواب: مفتی صاحب نے فرمایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے عرب عوام تو اسلامی تہذیب و ثقافت کے پورے دلدادہ ہیں۔ اسلامی شعائر کی تعظیم۔ عبادات و اخلاق میں اسلامی قدروں کی بہت پابندی کرتے ہیں۔ مساجد آباد ہیں۔ بچوں میں قرآنی اور اسلامی تعلیم کا چرچا ہے۔ حفظ قرآن اور قرأت بدرجہ زیادہ رائج ہے۔ مساجد میں قرآن کے مدارس قائم ہیں قرآن و حدیث کی اگر کسی بڑے سے بڑے مغربی عالم کے سامنے بطور دلیل پیش کیا جائے تو فوراً سر تسلیم خم کر دیتے ہیں تلاوت قرآن سے فوراً اشکبار ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ نہایت راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ البتہ قاہرہ شہر میں مغربی تہذیب کے اثرات موجود ہیں۔ لیکن وہاں بھی مساجد میں اژدھام رہتا ہے۔ جامع مسجد ازہر میں جمعہ کے روز اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جگہ نہیں ملتی۔ اندر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ سڑکوں پر کھڑے ہو کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں جامع سیدنا حسین میں دوسرے جمعہ حاضری کا موقعہ ملا۔ تو وہاں بھی نمازیوں کی اسی طرح کثرت تھی۔ پاکستان میں بعض لوگ جو مصری عوام کے الحاد و بے دینی کے تذکرے کرتے نہیں تھکتے۔ انہیں اور کچھ نہیں تو خوف خدا ہی کرنا چاہیئے۔ عرب مسلمان بھائیوں کے متعلق نفرت و عناد کے جذبات پیدا کرنا کونسی اسلام کی خدمت ہے۔

مفتی صاحب قبلہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ گورنمنٹ کی طرف سے وہاں ایک اسلامک ریسرچ کا ادارہ قائم ہے۔ جید علمائے کرام اس کے ممبر ہیں۔ گورنمنٹ کی خواہش کے علی الرغم وہ اسلامی مسائل میں اسی موقف کو سختی سے پیش کرتے ہیں۔ جو اسلام کی ہمنوائی میں ہو۔ تحدید نسل کے مسئلہ میں گورنمنٹ کی رائے وہی ہے جو یہاں کے حکمرانوں کی ہے۔ مگر علماء کرام مذہبی عقائد میں راسخ العقیدہ ہونے کی وجہ سے سختی سے اس کی تردید فرماتے ہیں اور حکومت سے مرعوب ہو کر اسلامی شعائر میں لچک پیدا نہیں کرتے۔ یہ ان کے اسلام کے خدام ہونے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔

سوال: کیا آپ نے متحدہ عرب جمہوریہ میں خطاب بھی فرمایا؟

جواب: حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ المجلس الاعلیٰ للشؤون الاسلامیہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر توفیق عویضہ کی صدارت میں ایک تاریخی اجلاس اسکندریہ میں رکھا گیا تھا۔ اس میں ۷۳ ملکوں کے طلباء شامل تھے۔ یہ اجلاس موتمر ابی بکر نا الصدیق کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں صرف دو تقریریں ہوئیں۔ ایک مقرر السید حافظ محمود تھے۔ جو رئیس التحریر منتخب عرب جمہوریہ ہیں۔ ایک تقریر انہوں نے فرمائی۔ اور دوسری تقریر میں نے کی۔ میں نے اپنی تقریر میں موتمر ابی بکر نا الصدیق کی مناسبت سے پہلے تو سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کئے۔ دین کی حفاظت کے لئے مانعین زکوٰۃ اور مسئلہ ختم نبوت کے سابق اول کے ساتھ جو جہاد کیا۔ اس کا تذکرہ کیا۔ اور اس کے بعد طلباء کو اسلامی جہاد اور اسلامی اقدار کے احیاء کے لئے جد و جہد اور محنت کی تلقین کی۔ اور انہیں بتایا کہ مسلمانوں پر جو مصیبت بھی آتی ہے۔ اس میں مغربی سامراج کا ہاتھ ہوتا ہے۔ مغربی سامراج آپ کا اور ہمارا مشترکہ دشمن ہے۔ ہمیں اپنے اس دشمن کو پہچاننا چاہیئے۔ یہ مغربی سامراج ہی ہے۔ جس نے عربوں کے لئے یہود اور پاکستان کے لئے ہندو کی فتنوں کو جنم دیا ہے۔ جب تک ہم متحد ہو کر ان فتنوں کی سرکوبی نہیں کرتے۔ ہمیں سکون اور امن میسر نہیں آسکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی معمولی رنجشوں کو بھلا کر عالم اسلام میں یک جہتی اور یگانگت پیدا کریں تاکہ مغربی سامراج کے فتنے کا موثر جواب دیا جا سکے۔ آپ کے لئے اسرائیل کا فتنہ ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ مغربی طاقتوں نے اسے صرف عالم اسلام میں یک جہتی کے خاتمہ کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اسی طرح پاکستان کے مسائل کو الجھانے کے لئے مغربی سامراج بھارت کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ پاکستان کی حالیہ بحران میں سامراجی طاقتوں نے جس طرح بھارت کے جارحانہ عزائم کی کھلم کھلا حمایت کی ہے۔ یہ ان کی اسلام دشمنی کی ایک ادنیٰ جھلک ہے۔ آیئے ہم سب مل کر استعمار پسند طاقتوں کو بتا دیں کہ ہمارا اتحاد تمہاری تمام سازشوں کے تار و پود بکھیر کے رکھ دے گا۔

السید جمال عبدالناصرؒ کو خراج تحسین

السید جمال عبدالناصر نے جس بے باکی اور جرات سے سامراج کا مقابلہ کیا، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جمال ناصر آپ کی آرزوؤں اور تمناؤں کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ کی وفات سے صرف آپ ہی سوگوار نہیں ہیں بلکہ عالم اسلام نے اس صدمہ جانکاہ کو شدت سے محسوس کیا ہے۔ ان کی وفات دراصل بہادری اور جرأت کی موت ہے خدا کا فضل ہے کہ ان کے جانشین صدر انور سادات نے نہایت خوش اسلوبی سے ان کے خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کی ہے اور ایک سال کے عرصہ میں اپنی سیاسی بصیرت اور تدبر سے انہوں نے بین الاقوامی سطح پر اپنا سکہ بٹھا دیا ہے۔ خدا کرے کہ آپ ان کی قیادت میں اور آگے بڑھیں۔

مفتی صاحب بولتے جا رہے تھے۔ اور میں حسرت کے عالم میں سوچ رہا تھا کہ اے کاش اس مجلس میں مجھے بھی حاضری کا موقع ملتا اور السید محمود مفتی کے ان خیالات کو عربی میں سنتا مفتی صاحب نے فرمایا کہ وہیں جلسہ میں ہی یہ اطلاع ایک صاحب نے صدر مجلس کے کان میں کہی کہ صدر نمیری پھر سے سوڈان میں برسر اقتدار آگئے ہیں۔ یہ خبر اس قدر خوش کن اور حیرانگی کی تھی کہ پورا پنڈال داد و تحسین کی صداؤں سے گونج اٹھا اور تقریباً بیس منٹ تک کارروائی معطل رہی۔ معمر قذافی نے جس جرأت اور بہادری سے ابوبکر نور کو لیبیا میں زیر حمایت لیا تھا۔ یہ کریڈٹ دراصل ان کو پہنچتا ہے۔ اس طرح یہ مجلس نہایت مسرت اور خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

پاکستان میں بعض حاسد صحافی اس بات کا مذاق اڑاتے رہے کہ مفتی صاحب نے وہاں پشتو میں مقالہ لکھا ہے جسے عربی میں ڈھالنے کے لئے کسی ترجمان کی ضرورت ہے دراصل ان بیچاروں کو "کس نمی پرسد کہ بھیا کیستی" کا درجہ حاصل ہے۔ سوائے زر پرستی اور دنیا کمانے کے اور کوئی شغل ہے نہیں۔ اس لئے مفتی صاحب اور حضرت ہزاروی صاحب کا مذاق اڑانے ہی سے روٹی ملتی ہے۔ اے گروہ حاسدین! تم اپنے حسد اور بغض کی آگ میں جلتے رہو۔ تمہاری قسمت میں یہی لکھا ہوا ہے۔ جس ممدوح کے تم اپنے رسالے اور اخبارات میں قصیدے پڑھتے ہو۔ اس بیچارے کو تو عربی کا مقالہ لکھ کر بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا۔ اے خوکار اعظم تمہارا کام صرف حسد اور بغض کی آگ میں جلنا ہے۔ موقوا بغیضکم۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور رہنمایان جمعیۃ کو چوراہے میں کھڑے ہو کر او، او کے آوازے لگاتے رہو۔ یہ قافلہ اسلامی تحریک کو جس سمت لے جا رہا ہے کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ انشاء اللہ۔

سوال: کیا آپ نے صدر انور سادات سے بھی ملاقات کی ــــ؟

جواب: صدر انور سادات سے باقاعدہ تو کوئی ملاقات نہیں کی۔ البتہ یوم انقلاب کے موقعہ پر اجلاس کو انہوں نے خطاب کیا۔ اس میں شرکت کا موقعہ ملا۔ ہمیں باقاعدہ دعوت نامہ مل چکا تھا۔ ہمیں صدر کے قریب ہی نشستیں دی گئی تھیں صدر انور سادات نے وہاں اڑھائی گھنٹے تقریر کی۔ اپنی اس تقریر میں صدر نے سب سے زور دار جوابات بیان کی وہ اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فیصلہ کن جنگ کے سلسلہ میں تھی آپ نے گرجدار آواز میں کہا کہ لن تنتھی ھٰذہ السنۃ الا و نحسم ھٰذہ القضیۃ اما سیاسیا و اما حربیا۔ یہ سنہ نہیں گذرنے پائے گا کہ ہم بہر صورت اس قضیہ کا حل سیاسی طور پر یا میدان جنگ میں ضرور کر کے رہیں گے۔

صدر انور سادات نے جب اسلامی ممالک کا شکریہ ادا کیا، تو صرف پاکستان ہی ایسا ملک تھا۔ جس کا انہوں نے سرفہرست نام لے کر شکریہ ادا کیا۔

> السید جمال عبدالناصر نے جس بے باکی اور جرأت سے سامراج کا مقابلہ کیا، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جمال عبدالناصر آپ کی آرزوؤں اور تمناؤں کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ کی وفات سے صرف آپ ہی سوگوار نہیں ہیں بلکہ عالم اسلام نے اس صدمہ جانکاہ کو شدت سے محسوس کیا ہے، ان کی وفات دراصل بہادری اور جرأت کی موت ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ ان کے جانشین صدر انور سادات نے نہایت خوش اسلوبی سے ان کے خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کی ہے۔

عرب جمہوریہ کی عوامی تقریبات میں شرکت

سوال: متحدہ عرب جمہوریہ میں آپ نے عوامی تقریبات میں بھی شرکت فرمائی؟

جواب: عوامی تقریبات میں سے سب سے زیادہ دلکش تقریب وہ تھی۔ جس کا اہتمام عالم اسلام کے مشہور قاری الشیخ محمود خلیل حصری نے کیا تھا۔ اس میں انہوں نے قاہرہ کے جلیل القدر علمائے کرام اور قراء عظام کو مدعو کر رکھا تھا اس میں بہت سے فقہی مسائل پر علماء کرام سے مذاکرات رہے۔ خصوصیت سے عائلی قوانین کے عنوان پر بحث رہی قاہرہ کے اہل علم حضرات نے ہمارے موقف کی تائید کی۔ یہ مجلس کوئی تین گھنٹے تک جاری رہی۔ الشیخ محمود خلیل حصری بے حد خوش ہوئے۔ اس کے علاوہ اخبار نویسوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور مختلف عنوانات پر انٹرویو ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں بھارت کی مداخلت اور سامراجی طاقتوں کی مشترکہ دشمنی کے نکتہ پر بالخصوص زور دیا گیا۔

ان مسائل پر الاہرام اور الجمہوریہ اور کئی ایک ہفت روزہ رسائل میں بھی ہم نے پاکستان کے موقف کی وضاحت کی۔ جس کا بہت ہی خوشگوار اثر ہوا۔

بھارتی پروپیگنڈا اور پاکستانی سفارتخانے

سوال: بھارتی پروپیگنڈا کے بارے میں پاکستانی سفارت خانوں کی کارکردگی سے آپ مطمئن ہیں؟

جواب: پاکستان حکومت کو غیر ملکی سفارت خانوں میں سفیر بھیجتے ہوئے اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ہمارے سفیر اپنے اخلاق اور کردار میں مثالی حیثیت رکھتے ہوں۔ ایک مسلم مملکت کا سفیر ایسے پاکیزہ اخلاق کا مالک ہو کہ اس کی بلند اخلاقی بھی ایک نفسیاتی اثر ڈالے۔

ہندوستان نے اسلامی ممالک میں جو سفیر بھیجے ہیں وہ مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ پابند صوم و صلوٰۃ بھی ہیں۔ عرب عوام کو جب یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ ایک کافر مملکت کی سفارت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں، تو وہ نہایت تعجب سے دیکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں، پاکستان کے سفیر تو اکثر غیر شرعی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں حتیٰ کہ نماز تک ادا نہیں کرتے۔ مگر یہ سفیر پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ اس لئے کس طرح باور کیا جائے کہ یہ ایک غیر مسلم مملکت کی ترجمانی کرتے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ مسلم ممالک میں اس طرح کے سفیر بھیجے جائیں جو مستعد بھی ہوں۔ اور اسلامی شعائر کی پابندی بھی کریں تاکہ دوسروں پر اس کا خوشگوار اثر پڑ سکے۔

عرب ممالک میں کام کو زیادہ تیز کرنے کے لئے حکومت کو سفارت خانوں میں بنیادی تبدیلیاں کرنی چاہئیں۔

جو علماء کرام عربی زبان پر عبور رکھتے ہوں۔ ان کے وفود مختلف ممالک میں بھیجے جائیں۔

حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ وہ مختلف اوقات میں بین الاسلامی قسم کی کانفرنسیں منعقد کرے اور مسلم ممالک کے علماء کرام کو ان میں شرکت کی دعوت دی جائے، تاکہ اس طرح ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنے کا موقعہ مل سکے

اسرائیلی جارحیت اور عرب عوام کی جدوجہد

سوال: اسرائیلی جارحیت کے مقابلے میں عرب ممالک کی جدوجہد کی رفتار کیا ہے؟

جواب: اسرائیل کے مقابلے میں عرب ممالک تقریباً متفق ہیں۔ سوائے شاہ حسین کے۔ شاہ حسین جو اس وقت فلسطینی مہاجرین کو قتل کر رہا ہے۔ اس کے خلاف عرب ممالک کی فضا میں بہت نفرت پائی جاتی ہے۔

سوال: متحدہ عرب جمہوریہ، شام، لیبیا کے حالیہ وفاق کے بارہ میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

جواب:

وفاق بن چکا ہے۔ انشاء اللہ اتحاد برقرار رہے گا ان تینوں ممالک کا جھنڈا، قانون اور ڈیفنس ایک ہوگا۔

لیبیا کا دورہ

سوال: لیبیا آپ کس کی دعوت پر تشریف لے گئے تھے اور مختصر حالات سفر کا تذکرہ کریں۔

جواب: لیبیا کی حکومت نے قاہرہ میں اطلاع بھیجی کہ اگر آپ لیبیا تشریف لائیں۔ تو آپ ہمارے مہمان ہوں گے۔ چنانچہ ہم نے ان کی اس اعزازی دعوت کو قبول کر لیا۔ ہم قاہرہ سے بذریعہ ایئر انڈیا العربیہ المتحدہ ۲۹ جولائی کو طرابلس کے لئے روانہ ہوئے۔ شام کی فلائٹ طرابلس میں پہنچی۔ وہاں لیبیا حکومت کے نمائندہ کے علاوہ سفیر پاکستان نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ ہوٹل خندق البحر الابیض المتوسط میں ہمارا قیام ہوا۔ جو سمندر کے کنارہ پر واقع ہے۔

اسی دن مصر کے سادات شام کے حافظ اسد شمالی جمہوریہ یمن کے قاضی عبدالرحمٰن الارياني، عراقی جمہوریہ یمن کے رئیس سالم ربیع علی بھی طرابلس پہنچے۔ صبح جمعہ تھا جمعہ کی نماز مسجد جامع احمد پاشا میں پڑھی۔ شیخ محمود صبحی استاد جامعہ اسلامیہ طرابلس سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ خطیب جامع نے بڑا مہتم بالشان خطبہ پڑھا مسلمانوں کی بدحالت پر زور دیا اور پھر شاہ حسین کے خلاف بہت غصے اور نفرت کا اظہار کیا۔ اسے فلسطین کے مہاجرین کا قاتل قرار دیتے ہوئے بہت قابل ملامت گردانا۔ اسی دن وہاں عرب ممالک کے رئیسوں کی ایک اہم میٹنگ ہو رہی تھی۔ اس میں اہم قرارداد پاس ہونی تھی۔ اردن کے خلاف پورے اتفاق کا اظہار کیا گیا۔ تیسرے دن ہم نے طرابلس کے مختلف تاریخی مقامات کو دیکھا۔ اٹلی کی حکومت جب یہاں مسلط تھی۔ اس وقت انہوں نے وہاں ایک گرجا بنایا تھا۔ بہت عظیم ہے۔ اب لیبیا کی حکومت اس کو مسجد میں تبدیل کرنے کے انتظامات کر رہی ہے۔

لیبیا میں ملاقاتیں

سوال: لیبیا میں آپ نے کن حضرات سے ملاقاتیں کیں اور کیا مصروفیات رہیں؟

جواب: لیبیا میں ہم نے طرابلس کے گورنر سے ملاقات کی۔ انہوں نے یہ ملاقات صدر کے نمائندہ کی حیثیت سے کی تھی۔ ہم نے گورنر کو مختلف مشورے دیئے۔ جن میں سرفہرست لیبیا کے عوام کو فوجی تربیت دینے کا مشورہ تھا اور فنی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے دیہات پر کارواں اور درسگاہیں کھولنے کا مشورہ تھا۔ مشرقی پاکستان میں بھارت کی جارحانہ سرگرمیوں کے بارہ میں ان سے مفصل گفتگو ہوئی جس سے وہ بے حد متاثر ہوئے۔ تقریباً پون گھنٹہ تک ان سے ملاقات جاری رہی۔

الشیخ محمود صبحی سے ان کے دفتر امور اسلامی میں ملاقات ہوئی اور لیبیا کے مفتی اعظم شیخ طاہر الزاوی سے ملاقات ان کے دفتر میں ہوئی۔ دفتر دارالافتاء دیکھا جو اتنا ان کے منصب کی وجہ سے ان کا دفتر نہایت عالیشان تھا۔ جگہ گورنر کے دفتر سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔ بہت محبت اور تپاک سے ملے۔ اور پھر مختلف عنوانات پر گفتگو بھی تشریف لائے۔ انہوں نے اصرار کیا کہ ایک تقریر اپنے خیالات پر مشتمل ہمیں ریکارڈ کرائی جائے۔ تاکہ اسے ملک بھر میں نشر کیا جائے۔ چنانچہ پندرہ منٹ کی ایک تقریر عربی زبان میں انہوں نے ریکارڈ کی اور اسے ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نشر کیا گیا۔ اس تقریر اور پریس کانفرنس میں عالم اسلام کے استحاد، استعماری طاقتوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کو تیز کرنے کی تلقین اور بھارت کی پاکستان کے بارہ میں جارحانہ سرگرمیوں پر بحث رہی۔ جس کے نہایت خوشگوار اثرات ظاہر ہوئے۔

۵ جولائی کو سفیر پاکستان متعینہ لیبیا جناب عبدالرؤف خان صاحب نے ہمارے اعزاز میں دعوت دی۔ وہاں مختلف پاکستانی اور دیگر اہم شخصیت سے ملاقاتیں ہوئیں۔

وہاں سے ہم نے جدہ کا ٹکٹ لیا اور عمرہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ جدہ میں پاکستانی سفیر سے ملاقات کی۔ مکہ مکرمہ میں چار دن قیام رہا۔ اور وہاں سے مدینہ منورہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اس طرح ہمارا یہ سفر مکہ اور مدینہ پر ختم ہوا۔ اور وہاں سے سیدھے کراچی کے لئے عازم سفر ہوئے۔

لیبیا ٹیلیویژن سے خطاب

سوال: آپ نے لیبیا میں کوئی خطاب بھی فرمایا؟

جواب: لیبیا کے اخبارات و رسائل کو ہمارے پہنچنے کی خبر ملی، تو مختلف اخبارات کے نمائندے اور ایڈیٹرز ہمارے ہوٹل میں پہنچ گئے۔ وہاں پریس کانفرنس بھی ہوئی۔ اور اخبارات کو بیان بھی جاری کیا گیا۔ جسے تمام نمائندہ اخبارات نے جلی سرخیوں سے شائع کیا۔ ٹیلیویژن کا عملہ اور نمائندگان

دین کے سالار ہیں دونوں

جانباز مرزا

محمود و غوث دین کے سالار ہیں دونوں — اس دور میں اللہ کی تلوار ہیں دونوں

باطل کی سزاؤں کا انہیں خوف نہیں ہے — آئینِ شریعت میں گرفتار ہیں دونوں

یورپ کی سیاست کے خم و پیچ سے واقف — حرکاتِ فرنگی سے خبردار ہیں دونوں

دونوں کے شب و روز مساوات کے مظہر — اسلام کے کردار میں ہموار ہیں دونوں

قائم ہیں براہیم کے جذبات انہیں سے — یوں آتشِ نمرود میں گلزار ہیں دونوں

جانباز جواں سال ہیں میدانِ وغا میں
لیکن یہ حقیقت ہے کہ بیمار ہیں دونوں
اللہ رکھے ان دونوں کو تا حشر سلامت
جانباز ابھی وقت کو درکار ہیں دونوں

مقالہ خصوصی

صوبہ سرحد اور بلوچستان میں جمعیۃ کا تاریخ ساز اسلامی کردار

جس شخص کو پاکستان کی سالمیت و وحدت اور پاکستان میں اسلام کی سربلندی و کامرانی عزیز ہوگی، وہ جمعیۃ علماء اسلام کے اس موقف و پالیسی کو قدر و استحسان کی نظر سے دیکھے گا کہ پاکستان کی ان سیاسی جماعتوں کو جن کے بارے میں یہ عام شبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسلام سے دور اور لادینیت کی حامی ہیں یا پاکستان کی سالمیت کے حق میں نہیں ہیں۔ اسلام اور پاکستان کی سالمیت کی شرائط پر اشتراک و تعاون کے لئے تیار اور آمادہ کیا جا رہا ہے۔

اس وقت ملک کی اس سے بڑی اور کیا خدمت ہو سکتی ہے کہ مختلف جماعتوں کو بالخصوص جن جماعتوں کو انتخابات میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ انہیں اسلامی نکات ہی کا قائل نہ کر لیا جائے۔ بلکہ حکومت سازی میں بھی اسلامی نظام کے اصول کو تسلیم کرا لیا جائے۔ اور پاکستان کی وحدت و سالمیت کے مواقع کو مضبوط تر بنا دیا جائے۔

جمعیۃ کا ۵ نکاتی فارمولا جس کا نکتۂ اول ہی یہ ہے کہ اشتراک کرنے والی جماعت قومی اسمبلی میں اسلامی دستور یا تزئیم وغیرہ میں جمعیۃ کے موقف کا ساتھ دے گی اور صوبائی سطح پر نکتۂ دوم کی ہمنوا رہے گی، ایک ایسا فارمولا ہے جسے اسلام کا کوئی سچا بہی خواہ اور مخلص مسلمان نظر انداز نہیں کر سکتا۔ پھر یہ کہ اقتصادی اور معاشی تبدیلیوں کے لئے تیسرے نکتہ میں یہ ضمانت حاصل کر لی گئی ہے کہ یہ تبدیلیاں اسلام کے احکام و اصول کے مطابق عمل میں لائی جائیں گی۔

کیا اس کے بعد بھی کوئی بات قابل اعتراض ہو سکتی ہے اور یہ خدشہ کہ یہ نکات محض کاغذی رہیں گے۔ جمعیۃ کی اس شرط سے کلیۃً رفع ہو جاتا ہے کہ صوبہ میں کابینہ کی پالیسی اور سربراہی یا تو کلیۃً جمعیۃ کے ہاتھوں میں ہوگی یا اس کے زیر اثر رہے گی۔

صوبہ سرحد میں اگر نیشنل عوامی پارٹی ان نکات اور شرط کے ساتھ کلی اتفاق کر کے جمعیۃ کے ساتھ اشتراک و تعاون کی پیشکش کرتی ہے اور پیپلز پارٹی ان نکات و شرائط کو مان کر اپنی کوئی شرط رکھے بغیر جمعیۃ کے موقف کی حمایت کرتی ہے اور اسمبلی میں ساتھ رہتی ہے تو سوائے اس کے کہ جس کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بغض معاویہؓ ہے، یا جس کے نزدیک اسلام اور پاکستان پر اپنا ذاتی و گروہی مفاد مقدم ہے، کوئی بھی مسلمان اور سچا پاکستانی جمعیۃ کی اس کوشش کو قابل اعتراض و ملامت قرار نہیں دے سکتا، بلکہ ملک کے موجودہ نازک و سنگین حالات میں اس کوشش کو مایوسی میں امید کی کرن اور تاریکی میں مشعل راہ سمجھے بغیر نہیں رہے گا۔

اور اسے اسلام اور نظریۂ پاکستان کی، اگر اس کے واقعی کچھ معنی ہیں، ایک بہت بڑی کامیابی قرار دے گا۔

یہ بات ان لوگوں کی سخت بیمار ذہنیت اور غالباً شکست خوردہ احساس کی نشان دہی کرتی ہے کہ ایک طرف وہ اسلام، نظریۂ پاکستان اور پاکستان کے اتحاد کی بڑی لمبی اور چوڑی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اسلام اور پاکستان کے حق میں جانے والی جمعیۃ کی کوششوں کو خانہ ساز الزامات اور من گھڑت اعتراضات کے ذریعہ سبوتاژ کرنے کی تگ و دو بھی کر رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ان کا یہ طرز عمل نہ صرف پاکستان کی یک جہتی کو ضرب لگانے والا ہے بلکہ اسلام کے مستقبل کو بھی دھندلا دینے والا ثابت ہو سکتا ہے۔

پھر یہ کہ ان کے اس رویہ سے، جس کا نتیجہ خلفشار، نظریاتی اور سیاسی تصادم اور اضطراب و بے چینی کی صورت میں ہی پہلے بھی ظاہر ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ظاہر ہونے کا اندیشہ ہے، پاکستان کے دشمنوں کو ہی فائدہ پہنچائے گا۔

ان کے اس طرز عمل کے بعد تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے یہ کور دیدہ مخالف اسلام اور نظریۂ پاکستان، حتیٰ کہ پاکستان کی سلامتی و سالمیت کے دعووں کو اس نازک موقعہ پر بھی صرف اور صرف اپنے مفادات کے لئے ہی استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

یہ حضرات ایک طرف تو جمعیۃ کی ان کوششوں کو جن کا بدیہی نتیجہ اسلام کی سربلندی اور پاکستان کی سلامتی و سالمیت کی صورت میں نکلے گا، بیہودہ اور بدباطن تنقیدوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ان کے ممدوح گروہ کے ارکان، مشرقی پاکستان کی اس کابینہ میں شریک ہو کر تعاون کر رہے ہیں۔ جس نے نہ تو یہ اعلان کیا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کی حد تک اپنے محدود اختیارات کے دائرہ میں اسلامی احکام کو نافذ کرے گی۔ اور جس کابینہ میں ہندو نمائندہ بھی موجود ہے جن کے بارے میں وہ ہمیشہ یہ تاثر دیتے رہے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں تمام شر و فساد کی جڑ وہاں کے ہندو ہیں۔ اور کالعدم عوامی لیگ کے بھی دو رکن موجود ہیں، جنہیں ابھی تک یہ حضرات کہتے چلے آ رہے ہیں کہ عوامی لیگ کا کوئی آدمی بھی قابل اعتماد نہیں ہے اور کرشک پارٹی کے وہ سلیمان صاحب بھی ہیں۔ جو علانیہ سرشلسٹ خیالات رکھنے والے ہیں۔ اور ماضی میں علانیہ ۱۹۴۰ء کی لاہور قرارداد کے مطابق مشرقی پاکستان کے حل کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس صورت میں کابینہ میں ان کے ممدوح گروہ کے ارکان کی شرکت سوائے لیلائے وزارت کے اور کیا مقصود و مدعا رکھ سکتی ہے۔

لیکن انہیں اس اتحاد، اشتراک اور رفاقت پر ذرا بھی ندامت نہیں ہے۔ لیکن جمعیۃ جس اشتراک و تعاون کی داعی ہے۔ وہ اول و آخر اسلام کی بنیاد پر اور پاکستان کی سالمیت کے تقاضوں پر مبنی ہے۔ مگر ان کے نزدیک یہ قابل ملامت ہے ——— کیوں؟

اس لئے کہ ان کے لئے یہاں دور دور تک اقتدار کی گنجائش نہیں ہے۔ گویا اگر ان کے طبقہ کے افراد کو اقتدار میں حصہ نہ ملے تو کفر بھی عین اسلام ہے اور اگر ان کے اقتدار کے بغیر اسلام آئے تو وہ کفر سے بھی بدتر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہرحال جمعیۃ علماء اسلام نے۔ ماضی میں اس قسم کے شور و واویلا کو کوئی اہمیت نہیں دی ہے اس کا مقصد پاکستان کی سلامتی اور پاکستان میں اسلام کی سربلندی ہے۔ یہ مقصد اگر حاصل ہو، تو اسے ہر گروہ سے اشتراک منظور ہے۔ خواہ اس کے دشمن اسے کوئی بھی طعنہ دیتے رہیں۔ اور اگر یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا، تو اسے کسی گروہ سے بھی اشتراک منظور نہیں۔ خواہ وہ اس کا کتنا بڑا دوست بن کر ہی کیوں سامنے نہ آئے۔ اور اسلام و نظریۂ پاکستان کے کتنے ہی زبانی دعوے کرتا پھرے۔

جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ، سید احمد شہیدؒ، مولانا اسمٰعیل شہیدؒ، حاجی امداد اللہؒ، مولانا گنگوہیؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا شیخ الہندؒ، مولانا مدنیؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے مشن و تحریک کی امین و وارث ہے۔ وہ آخر دم تک ان بزرگوں کے مقصد و مدعا کی تکمیل کا فریضہ انجام دیتی رہے گی ——— انشاء اللہ تعالیٰ

(کمال)

جمال عبدالناصر مرحوم نے ہر محاذ پر مغربی استعمار کا مقابلہ کیا تھا

صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا مغربی سامراج کی ایک سازش تھی

محمد حنیف سہارنپوری

صدر جمال عبدالناصر مرحوم نے مصر میں اس وقت اقتدار سنبھالا، جب نہ صرف مصر بلکہ پوری دنیائے عرب قعرِ ذلت میں پڑی ہوئی تھی۔ برطانوی، فرانسیسی، یورپی اور امریکی مفادات اور ان کی لوٹ کھسوٹ نے دنیائے عرب کے عوام کو انسانوں کی بجائے حیوانوں کی طرح زندگی گذارنے پر مجبور کر دیا تھا۔

دوسری طرف شیوخ اور شاہوں کی صورت میں چند گنے چنے خاندان پورے عالم عرب کے قدرتی وسائل اور آبی ذرائع کے حاصل پر قابض ہو گئے تھے۔

ان کی حیثیت مٹی کے مادھوؤں سے زیادہ کچھ نہ تھی۔ وہ عربوں کی سرزمین سے اگلنے والی دولت تیل کے سرچشموں کو رات دن سود کر سونا گنتے اور چند ٹکے ان کی ہتھیلی پر رکھ دیتے۔

دنیائے عرب ان شہنشاہوں اور شیوخ کی اس صورت حال سے عاجز آ چکی تھی۔ حکومت، تجارت، صنعت اور زراعت غرضیکہ ہر شعبے میں انگریز اور غیر ملکی اعلیٰ عہدوں پر ان کے دلالوں کی حیثیت سے براجمان تھے۔ فوجوں میں بھی ان کی حیثیت کلیدی تھی۔

اخلاقی، معاشرتی اور عربوں کی ثقافتی اقدار مغربی استعمار کی چمک دمک کے آگے ماند پڑتی جا رہی تھیں، بلکہ مغلوب ہو چکی تھیں۔

اس ساری صورت حال پر عرب قومیت، ثقافت اور اسلامی عظمت و رفعت کے حامل، حساس ذہن کے دانشور برسوں سے کام کر رہے تھے۔ مگر بات بن نہ آتی تھی۔

یہ صدر جمال عبدالناصر ہی تھے جن کی غیرت اسلامی اور عرب حمیت بے چین ہوئی۔ انہوں نے اس ساری الجھن کی کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی اور فوج میں چھوٹے درجے کے افسروں کی ایک خفیہ تنظیم کی داغ بیل ڈال کر اس کے لئے رات دن کام کیا۔ یہاں تک کہ مصر میں شہنشاہیت کا تختہ الٹ دیا اور یوں عربوں کی استعمار سے گلو خلاصی کی طرف پہلا بنیادی قدم اٹھا۔

دور رس اثرات

صدر ناصر نے جو تحریک شروع کی تھی۔ اس کے دور رس اثرات ظاہر ہوئے۔ آج ان کی تحریک کی بدولت پوری دنیائے عرب کا نقشہ بدل چکا ہے۔ لیبیا، سوڈان، عراق الجزائر، شام اور یمن کا نقشہ پلٹ گیا ہے۔ اور وہی عرب بادشاہتیں اور شیوخ کی امارتیں گرتی ہوئی دیواروں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔

استعماری دنیا میں کہرام

صدر ناصر مرحوم کے مصر میں برسر اقتدار آنے کے بعد سے پورے استعماری اور سامراجی دنیا میں تہلکہ مچ گیا اور ان کی حریف طاقتیں میدان میں نکل آئیں۔ صدر ناصرؒ نے ہر محاذ پر ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ وہ محاذ فوجی ہو یا سرد جنگ کا۔ وہ سیاست کا ہو یا صنعت و تجارت کا اور یا وہ تبلیغی میدان ہو۔

سامراج کے زیر اثر اسلامی ممالک میں بھی صدر ناصر کے خلاف طوفان کا اٹھنا لازمی تھا۔ لیکن اس مرد مجاہد نے اپنوں اور غیروں دونوں کا جس طرح مردانہ وار مقابلہ کیا ہے۔ اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ اور مذہب کے لبادے میں نام نہاد سیاسی طالع آزماؤں سے بچ نکلنا مشکل ہی نظر آتا ہے۔

یہ خصوصیت صدر ناصر کے حصے میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد ہے۔ عالم اسلام میں اس پروپیگنڈا کا مقابلہ ہی نہیں کیا گیا۔ بلکہ افریقی دنیا میں مسیحیت کے سیلاب بلا دلوں کو ناصر مرحوم نے اپنی حکمت عملی اور دینی تبلیغ کے عملی جذبے سے معمور کام کے ذریعے چھانٹا۔ اس کی نظیر عرب شہنشاہوں میں ہی نہیں بلکہ کسی بھی مسلمان ملک میں ملنی محال ہے۔

ناصر مرحوم کی تبلیغی مساعی اور استعماری سازشیں

جمال عبدالناصر مرحوم نے جہاں اور بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ وہاں یہودیت اور عیسائیت کے مقابلے میں تبلیغی مساعی ان کی زندگی کا ایک زریں کارنامہ ہے۔ افریقی ممالک میں عیسائی مشنریوں کی جد و جہد پورے عروج پر تھی۔ اس کے مقابلے میں ناصر مرحوم نے بھی مصری حکومت کی طرف سے اسلام کی تبلیغ کے لئے تبلیغی وفود روانہ کئے۔ ناصر مرحوم کی اسلامی مشنری نے عیسائی مشنریوں کی ساکھ ختم کر ڈالی۔ جبکہ بین الاقوامی سطح پر ان کی تنظیم و کار کا سکہ پوری دنیا پر بیٹھا ہوا تھا۔ عیسائی مشنریوں کے ناخداؤں کی چیخیں نکل گئیں اور انہیں پسپا ہونا پڑا۔ عیسائی مشنریاں جب ناصر مرحوم کی تبلیغی جدوجہد سے تنگ آ گئیں تو انہوں نے ناصرؒ کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کیا۔ اور اس کی طرف سے اس قسم کی پوسٹریں اپنے تبلیغی مراکز میں دی جانے لگیں۔

"دنیائے نصرانیت کا اس وقت سب سے بڑا دشمن ناصر ہے۔ اور افریقہ میں ہمارے سیاسی دال کے ساتھ ساتھ اب ہمارے تبلیغی کاموں میں بھی اس کی وجہ سے زبردست رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اب ہم ایک افریقی کو عیسائی بنا لیتے ہیں تو وہ (ناصر) اس وقت تک سو افریقیوں کو مسلمان بنا لیتا ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض اولین ہے کہ ناصر کے خلاف اس قسم کے پروپیگنڈا میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔"

(روزنامہ جنگ ۲۹ ستمبر ۷۱ء)

چنانچہ اس رپورٹ کے ساتھ ہی پوری دنیا میں صدر ناصرؒ کے خلاف زبردست مخالفانہ پروپیگنڈا کیا گیا — وہ پروپیگنڈا کیسا تھا۔ اس کے متعلق اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ

"مغربی سامراج نے ناصرؒ کے خلاف اس قسم کا لٹریچر شائع کرنا شروع کیا کہ وہ اسلام کے خلاف کام کر رہا ہے اور اسلامی تہذیب و تمدن کی جگہ قدیم مصری فراعنہ کی تہذیب و ثقافت کا احیاء کر رہا ہے۔ وہ مصری قوم میں (مسیس تھوتھمث (وغیرہ) کی عظمت قائم کرنا چاہتا ہے"

عیسائی مشنریاں اور مودودی جماعت

پاکستان میں صدر ناصرؒ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا سہرا مودودی جماعت کے سر بندھتا ہے۔ کیونکہ عیسائی مشنریوں نے جو کچھ ناصرؒ کے خلاف لکھا اور کہا تھا اس کو بعینہٖ مودودی مشنری نے پاکستان میں پھیلایا۔ بلکہ مودودی جماعت کے ایک حامی ماہنامہ رسالہ نے تو ناصر مرحوم کو یہودیوں کا ایجنٹ تک قرار دے ڈالا۔

قرآن پاک کے خلاف یہودی سازش اور ناصر مرحوم کا کارنامہ

جب عیسائی مشنریاں ناصرؒ کی تبلیغی مساعی سے دم توڑنے لگیں تو پھر انہوں نے یہود سے سازش کر کے ایک ایسا قرآن شائع کیا۔ جس سے وہ تمام آیتیں حذف کر دی گئیں۔ جن میں یہود اور نصاریٰ کی مذمت تھی اور اس کو خوبصورت اور عمدہ چھاپ کر افریقی ممالک میں

(باقی صفحہ ۲۸ پر)

کاروائی اجلاس مرکزی مجلس مشاورت جمعیۃ علماء اسلام

۲۷ ستمبر ۱۹۷۱ء

۲۷ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ساڑھے دس بجے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس مشاورت کا خصوصی اجلاس مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے ہال میں شروع ہوا۔ مشرقی پاکستان، صوبہ سرحد، صوبہ بلوچستان، صوبہ سندھ اور صوبہ پنجاب سے آئے ہوئے ۳۵ نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی۔

اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں۔ ایک ساڑھے دس بجے سے ۲ بجے دن تک، دوسری ۲½ بجے دن سے عصر کی نماز تک۔

اجلاس کی صدارت امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے فرمائی۔ اجلاس میں مکمل اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام کا نیشنل عوامی پارٹی اور پیپلز پارٹی کے ساتھ پارلیمانی اتحاد کے موضوع پر کافی غور و خوض کے بعد یہ طے ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے پیش کردہ پانچ نکات اور شرائط کی بنیاد پر اتفاق و تعاون کی توثیق کرتی ہے۔

نیشنل عوامی پارٹی نے چونکہ اس کی جماعتی توثیق کر دی ہے۔ اس لئے ان کے تعاون کو جمعیۃ کی مجلس شوریٰ نے قبول کر لیا ہے۔ البتہ پیپلز پارٹی کے ساتھ بات چیت آخری مرحلہ تک پہنچانے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کو اختیار سونپ دیا گیا ہے۔

(۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(۲) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔

(۳) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد

(۴) حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالبادی صاحب

(۵) حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب

(۶) قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

(۲)

جمعیۃ کے پانچ نکات اور چھٹی شرط

(۱) اشتراک کرنے والی پارٹی مرکزی اسمبلی میں آئین کے مسئلہ پر جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دے گی۔

(۲) صوبائی قوانین کو اسلامی ضابطوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے علماء اور ماہرین قانون کے ایک بورڈ کی حمایت کی جائے گی۔

(۳) اسلامی تعلیمات رائج کرنے کے لئے ایک بورڈ قائم کیا جائے گا (طلبہ اور عوامی تربیت کا پروگرام اس میں داخل ہے)

(۴) اسلامی قوانین کے مطابق جاگیرداری اور سرمایہ داری کے نظام کے ذریعہ ہونے والے استحصال کے خاتمہ کی تجاویز پیش کرنے کے لئے ایک اور بورڈ قائم کرنے کی حمایت کی جائے گی۔

(۵) صوبہ میں پانی، بجلی اور جنگلات کے وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا کر عوامی حالت بہتر بنائی جائیگی۔

(شرط ۱ کا بینہ میں پالیسی جمعیۃ کے ہاتھوں میں ہوگی اور اسمبلی میں پارٹی لیڈر اور وزیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کا ہوگا)

(۳)

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے پیش کردہ پانچ نکات پر دوسری پارٹیوں کا اتفاق و تعاون حاصل کرنے کے لئے صوبہ بلوچستان میں بھی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر کے اسے اختیار سونپ دیا ہے

(۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔

(۲) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔

(۳) مولانا عبدالغفور صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان

(۴) مولانا عبدالحق صاحب ایم، این اے صوبہ بلوچستان

(۵) مولانا محمد حسن شاہ صاحب ایم، پی اے " "

(۶) مولانا صالح محمد شاہ صاحب ایم، پی اے " "

(۷) مولانا شمس الدین صاحب " " " "

(۴)

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کی مجلس شوریٰ نے مشرقی پاکستان کے ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں طے کیا ہے کہ وہ ان میں بھرپور حصہ لے گی۔ اور ساتھ ہی اس نے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی پاکستان کی موجودہ سول کابینہ کو توڑ دیا جائے۔ اس لئے کہ یہ کابینہ نہ تو نمائندہ ہے اور نہ غیر جانبدار۔ اس کابینہ کی موجودگی میں انتخابات آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ نہیں ہو سکتے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی راہنما حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جلد ہی مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے۔

(۵)

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس اس امر کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ حال ہی میں بعض اخبارات نے جمعیۃ کے رہنماؤں کے خلاف بے بنیاد اور گمراہ کن خبریں شائع کی ہیں، اور اپنے مضامین میں ان رہنماؤں پر بازاری سب وشتم کے ساتھ غلط باتیں منسوب کی ہیں۔

جمعیۃ پاکستان کے صحافیوں اور اخبارات کو نہایت احترام سے دیکھتی ہے۔ اور ان کی صحافیانہ کاوشوں کی قدر کرتی ہے۔ لیکن جمعیۃ کے بارے میں بعض اخبارات اور صحافیوں کے رویہ کو افسوسناک سمجھتی ہے۔

حال ہی میں ایک اخبار میں احمد پور شرقیہ کے حوالہ سے اور ایک اخبار میں پتوکی کے حوالہ سے حضرت مفتی محمود صاحب سے منسوب تقریر و بیان شائع کیا ہے۔ حالانکہ مفتی صاحب ایک سال ہو رہا ہے احمد پور شرقیہ سرے سے گئے ہی نہیں ہیں اور کسی جلسہ کو خطاب کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور نہ انہوں نے پتوکی میں کوئی بیان دیا، نہ وہ پتوکی گئے۔

سرگودھا کے حوالہ سے ان کے نام یہ بیان منسوب کیا گیا کہ وہ پختونستان کی حمایت کرتے ہیں، حالانکہ مفتی صاحب نے وہاں کے ایک اخبار کے نمائندہ کو یہ سوال کرنے پر صاف صاف روک دیا تھا کہ اس قسم کے سوالات نہ اٹھائے جائیں۔

اسی طرح کی ایک بات مولانا غلام غوث صاحب سے منسوب کی گئی، کہ انہیں شیخ مجیب کی رہائی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ حالانکہ مولانا غلام غوث صاحب نے بھی ایک پریس کے نمائندے کے سوال پر ایسی باتیں پوچھنے سے منع کر دیا تھا۔ اور صاف صاف کہہ دیا تھا کہ جب شیخ مجیب کا مقدمہ ایک عدالت کے سامنے ہے تو رہا کرنے یا نہ کرنے کا اختیار اس کا ہے اور صدر صاحب کا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس طرح کی بے بنیاد اور الزام سازیاں ہمارے معزز صحافیوں کو زیب نہیں دیتیں۔

جمعیۃ کا یہ اجلاس اس طرز عمل پر سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ شاید جمعیۃ کے خلاف کسی خفیہ منصوبے اور اشارے پر یہ مہم شروع کی گئی ہے۔

یہ اجلاس جناب صدر مملکت کو بھی توجہ دلاتا ہے کہ وہ اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ باتوں کی اشاعت کا سخت نوٹس لیں۔ جن سے ملک کی یک جہتی اور ہم آہنگی کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

اسمائے گرامی شرکائے اجلاس

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔
(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔
(۳) حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں
(۴) حضرت مولانا محمد حسن شاہ ایم، پی، اے بلوچستان۔
(۵) مولانا اسفندیار صاحب کراچی
(۶) مولانا فضل الرحمٰن صاحب کیمبل پور
(۷) مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر
(۸) مولانا محمد فاروق صاحب جھنگ
(۹) مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی
(۱۰) مولانا عبدالحلیم صاحب لائلپور
(۱۱) مولانا محمد شمس الدین صاحب بلوچستان
(۱۲) مولانا عبدالغفور صاحب کوئٹہ
(۱۳) مولانا شمس الدین صاحب قاسمی ڈھاکہ مشرقی پاکستان
(۱۴) مولانا نیاز احمد شاہ صاحب تلمبہ، ملتان
(۱۵) مولانا محمد اجمل صاحب لاہور
(۱۶) مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان پشاور
(۱۷) مولانا عبداللطیف صاحب جہلم
(۱۸) مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا
(۱۹) مولانا محمد عبدالقادر صاحب قاسمی ملتان
(۲۰) چوہدری شوکت علی صاحب کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
(۲۱) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کراچی
(۲۲) مولانا محمد شریف صاحب منچن آباد (بہاولنگر)
(۲۳) مولانا نور محمد صاحب سجاول (ضلع ٹھٹھہ)
(۲۴) مولانا احمد شاہ صاحب امروٹی سکھر
(۲۵) مولانا عبدالمجید صاحب سکھر
(۲۶) پیر عبدالقدوس صاحب حیدرآباد
(۲۷) قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور
(۲۸) مولانا صالح محمد صاحب ہندو باغ (بلوچستان)
(۲۹) احمد حسین کمال صاحب
(۳۰) مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائل پور
(۳۱) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
(۳۲) مولانا عبدالرزاق صاحب بلوچستان
(۳۳) مولانا عبدالحق صاحب ایم، این، اے بلوچستان
(۳۴) مولانا محمد مراد صاحب سکھر
(۳۵) حاجی محمد یوسف صاحب ماروں آباد (بہاولنگر)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی جنرل کونسل کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی جنرل کونسل کا دو روزہ اجلاس حیدرآباد سندھ میں زیر صدارت سید محمد شاہ امروٹی منعقد ہوا۔ اجلاس میں صوبے کے مختلف اضلاع کے تقریباً ۵۰ نمائندوں نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا امروٹی نے موجودہ ملکی حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اتحاد، یکجہتی پر زور دیتے ہوئے مولانا نے فرمایا۔ اس وقت ہم سب کو اسلام اور ملکی سالمیت کے لئے ہر قسم کے لسانی، علاقائی، فرقہ وارانہ اختلاف کو ختم کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد صوبہ سندھ کا سہ سالہ انتخاب ہوا، اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب کئے گئے۔

امیر	مولانا سید محمد شاہ امروٹی
نائب امیر اول	مولانا عبدالکریم صاحب قریشی
نائب امیر دوم	مولانا نور محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	حافظ محمد اسماعیل صاحب
ناظم اول	حاجی کرامت اللہ صاحب
ناظم دوم	حکیم نواب دین صاحب
سیکرٹری اطلاعات	سید کبیر احمد کاظمی
خازن	مولانا محمد اسفندیار صاحب
سالار	حافظ محمد شفیع صاحب

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی جنرل کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کا مستقل دفتر سکھر میں رہے گا۔ جس کا پتہ حسب ذیل ہے۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ اسٹیشن روڈ سکھر
تمام متعلقہ شاخیں اور افراد تمام خط و کتابت اور جملہ امور سکھر کے پتے پر ہی کریں۔

قرار دادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس صدر یحییٰ خاں صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے آئین کی تکمیل کے لئے انہوں نے جو کمیٹی نامزد کی ہے۔ اسے مکمل طور پر اسلامی اقدار کا حامل ہونا چاہیئے آئین کی تشکیل کے فوری بعد آئین کے خاص نکات کی فوری طور پر تشہیر کی جائے۔ اور سیاسی جماعتوں کے لیڈروں سے توثیق کرائی جائے۔ اس کے بعد اسمبلی سے پاس کرا کر نافذ کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیاسی پابندیاں ختم کی جائیں۔ عوامی نمائندوں کی مرضی کے مطابق غیر جانبدار رسول گورنر مقرر کئے جائیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایڈی سی و ایڈا اور اسی قسم کے جن دوسرے اداروں سے طلاقوں کو برطرف کیا گیا ہے۔ ان کے لئے فوری طور پر دوسرا بندوبست کیا جائے۔ تاکہ مزدوروں میں بے چینی اور بے یقینی ختم ہو۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سندھ اور خصوصاً گورنر سندھ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ محکمہ اوقاف سندھ کے چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب اور زوال خطیب صاحب کے اس جانبدارانہ رویہ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے محکمہ اوقاف کی بنیادی پالیسی کے خلاف سنہری مسجد میرپور خاص اور جامع مسجد ٹنڈو آدم کے سلسلہ میں اپنایا ہوا ہے۔ گو کہ جمعیۃ علماء اسلام کی یہ پالیسی ہرگز نہیں ہے کہ وہ ایسے کسی فرقہ وارانہ مسئلے میں الجھے۔ مگر ان دو مذکورہ افسران کے جانبدارانہ رویہ سے میرپور خاص اور ٹنڈو آدم کے دین پسند عوام کی شدید تشویش کے باعث یہ دونوں مسجدیں ان کے عقیدے کے لوگوں کے حوالہ کی جائیں۔ اور ان دونوں افسران کا فوری تبادلہ کیا جائے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا ظہور نہ ہو سکے۔

(۵) یہ اجلاس صوبہ سندھ میں وڈیروں اور جاگیرداروں کے ہاریوں پر مظالم اور ان کی بے جا بے دخلی پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سندھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے واقعات کا تدارک کیا جائے۔

(شیخ محمد ادریس ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے جنرل کونسل کے اجلاس میں مندرجہ ذیل امور طے کئے گئے۔

(۱) کراچی کو تین ضلعوں میں تقسیم کیا گیا۔ مشرقی، مغربی اور مرکزی ضلع (۲) اسی طرح ضلع تھرپارکر کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جو اس طرح ہے:۔

(۱) میرپور خاص، ڈگری، جمیس آباد (۲) عمر کوٹ چھاچھرو۔ کنری۔ جھڈو

(۳) ہر ضلع پر ماہانہ رقوم رکھی گئی ہے۔ اسی طرح ہر ممبر شوریٰ پر بھی رقم مقرر کی گئی ہے

(۴) تین کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جو مندرجہ ذیل ہیں مالیاتی کمیٹی۔ اوقاف کمیٹی۔ مصالحاتی کمیٹی مالیاتی کمیٹی۔ مصالحتی کمیٹی کے امیر اور ناظم اعلیٰ صوبہ کے امیر اور ناظم اعلیٰ نگران ہونگے۔

(۵) کراچی کے تین ضلعوں کی حدود مقرر کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی ترتیب دی گئی۔ جس میں پیر عبداللہ قدوسی حاجی کرامت اللہ، سید کبیر احمد کاظمی۔ سید کبیر احمد کاظمی اس کمیٹی کے ناظم بھی ہوں گے۔

(نوٹ) ہر ضلع اپنی مقررہ رقوم صوبہ کے دفتر سکھر کو روانہ کرے۔ جو ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک لازمی پہنچنی چاہیئے۔ کیونکہ صوبہ کا دفتر سکھر میں قائم کر دیا گیا ہے۔ جس کا پتہ یہ ہے۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ اسٹیشن روڈ سکھر نیز ہر ضلع اپنا باقاعدہ دفتر قائم کرے اور اس کا مکمل پتہ صوبہ کے دفتر کو روانہ کرے اور ضلع کے عہدیداروں کے نام اور پتے بھی روانہ کرے۔

(باقی صفحہ ۲۹ پر)

عرب اخبارات کے نام رپورٹ کا عربی متن

ان من فضل الله علينا أن نزور البلاد العربية مرة بعد اخرى : انا وصاحبي في السفر مولانا غلام غوث المحترم ، وتسعد باللقاء مع اخوتنا المسلمين العرب .

ان شعب الامة العربية لاقرب الشعوب الى شعب باكستان ، والروابط الدينية والتاريخية تربطهم في اخوة محكمة غيرالمنقطعة ، وكلا الشعبين قد ابتليا بعدو واحد ، وهو الاستعمارالغربي ، الذي نهب آسيا والبلاد العربية قرونا طويلة وجعلها هدفا للظلم والاستبداد .

واليوم ان كان الاستعمار قد أوجد اسرائيل وربابا في قلب البلاد العربية فايجاد الاستعمار الهندي ايضا من صنع ذالك الاستعمار فالاستعمار هوالذي زرع الاستعمار الهندي وجعله خطرا عظيما لباكستان .

ان بين ظروف باكستان والبلاد العربية تشابها عميقا من جهات مختلفة في تاريخها الماضي والحاضر ، و نتيجتها في المستقبل تكون من نوع واحد .

ولذا أرى من الواجب أن أتحدث الى اخوتي العرب عن حقائق الاحداث الأخيرة في باكستان وأكشف لهم عن المؤامرة التي يستعملها الاستعمار الآن ضد باكستان و ان العزائم الاستعمارية تسعى الى أن تمتد هذه الى آسيا الغربية و الشرق العربي .

الأزمة السياسية الموسفة التي حدثت بعد الانتخابات في باكستان يحتاج الى عرض مختصر لتاريخ باكستان .

كان ورود المسلمين الى القارة الهندية كورود المسلمين العرب المجاهدين الى العراق و سورية و مصرفاصبحت هذه البلاد بلادا اسلامية . كذالك كانت الهند ، وتكونت دولة اسلامية أكثر من سبعة قرون .

ولما وصل التجار الانجليز الى الهند استغلوا تسامح المسلمين و اكرامهم للضيوف فدبروا المؤامرة ضد الدولة الاسلامية في الهند للتغلب عليها ، وتعاقدوامع الطوائف غير المسلمة كا لهندوس والسيخ ، و حرضوهم ضد المسلمين فنجحوا و قضوا على الدولة الاسلامية .

قام المسلمون في الهند بعدة حروب ضد الانجليزللحفاظ على حريتهم ولكنها فشلت لعوامل مختلفة . واهم هذه الحروب اربع .

الاولى : في سنة ۱۷۷۰ م التي وقعت في منطقة بنغال التي يسمى الان القسم الشرق منها " باكستان الشرقية" والقسم الغربي "البنغال الغربية" في الهند الهزم في هذه الحرب حاكم بنغال المسلم سراج الدولة بسبب مؤامرة سرية . فاستحكم في بنغال حكم الإنجليز . فبدأالانجليز بالتشدد على المسلمين في هذه المنطقة و تسلط غير المسلمين على المسلمين واخر ذالك المسلمين سياسيا و اقتصاديا و تعليميا و ثقافيا و عاملوهم بالغلظة إلى يوم الاستقلال .

والحرب الثانية : وقعت في سنة ۱۷۹۰ في جنوب الهند ضد سلطان تيبو ، فقلبوا الحكم الاسلامي بمؤامرة سرية أيضا .

والحرب الثالثة : وقعت في شمال الهند عام ۱۸۳۰ م تحت قيادة علماء الهند من أسرة الشاه ولي الله الدهلوي و خريجي مدرسته . هؤلاء العلما حاربوا الانجليز باسم الجهاد و على اصول الجهاد ، وهذه الحرب فشلت أيضا بعدة أسباب ، ولكنها ايقظت المسلمين في كل أنحاء القارة الهندية وأوجدت فيهم حماس الجهاد للحرية على أساس ديني .

والحرب الرابعة : ظهرت في ۱۸۵۷م في صورة الثورة العامة ضد الحكم البريطاني وكانت القيادة فيها للعلماء أيضا .

و في هذه السنة تمت السيطرة الكاملة لبريطانية على القارة الهندية ، ومع ذالك لم تزل حركة التحرير السرية قائمة وكان مركزها "جامعة ديوبند" وقادتها علماؤها و بعض هؤلاء العلماء معروفون عند العرب و العالم الاسلامي من بينهم الشيخ الحاج امداد الله المهاجر المكي ومولانا محمد قاسم النانوتوي و مولانا رشيد احمد الكنكوهي ومولانا شيخ الهند محمود الحسن و مولانا حسين احمد المدني و مولانا المفتي كفايت الله الدهلوي و مولانا عبيد الله السندي و مولانا احمد علي اللاهوري و مولانا انور شاه الكشميري و مولانا حبيب الرحمن العثماني و مولانا عطاء الله شاه البخاري .

كما ساهم في هذه الحركة الزعماء المسلمون الاخرون أمثال مولانا محمد علي جوهر و مولانا شوكت علي و مولانا ابوالكلام آزاد و مولانا حسرت موهاني و مولانا ظفر علي خان و غيرهم .

و بعد الحركة السرية قام المسلمون بحرب سياسية ضد الانجليز ومن سلسلة الحروب السياسيةالحرب المشهورة باسم "حرب عدم التعاون مع الحكومة البريطانية" عام ۱۹۲۰م . فقام الانجليز بمحاولات خطيرة ضد المسلمين لتعطيلهم واخراجهم من الهند و من أهم هذه المحاولات هي اعداد الهندوس ضد المسلمين علنا .

فبدأ الهندوس يتحدى المسلمين و اضرارهم في الارواح والاموال ، و قام زعماؤهم أمثال غاندي و نهرو ليردوهم عن العدوان ولكن جهودهم فشلت . فقام المسلمون سنة ۱۹۳۰م بحركة استقلال الوطن باسم "باكستان" و في مقدمتهم مسلموا بنغال (باكستان الشرقية) حاليا .

استمرت حركة استقلال الوطن باسم باكستان تحت قيادة زعيم حزب مسلم و هو القائد الاعظم محمد علي جناح و مؤسس حزب "جمعية علماء اسلام" مولانا شبير احمد العثماني .

و عندما أعطى الانجليز الحرية للقارة الهندية قسم البنغال و البنجاب الى شرق و غربي فظهرت باكستان في صورتها الحالية واستقلت ۱۹۴۷م .

و من هذا التقسيم ابتلي مسلمو الهند ابتلاء شديدا و ارادالاستعمار ان تبقى باكستان ضعيفة غير مترابطة . فكانت أول مؤامرة ضد باكستان .

ان تقسيم البنجاب والبنغال و تسليط الهند على معظم أراضي كشمير تسليطا غير شرعي كان من أهم خطط تلك المؤامرة الاستعمارية .

قام شاب هندوس و قتل "غاندي" بتهمة صداقته مع المسلمين . وبعد هذا كثر في الهند الهندوس المعادون للمسلمين . وكان هدفهم اعدام المسلمين في الهند (وعددهم الان بلغ ثمانين مليونا) واستيصال وجود باكستان . وكان هذا هوالغرض الوحيد لتغلبها على كشمير المحتلة ولتكميل هذه الخطة شنت الغارة على باكستان الغربية ۱۹۶۵ م فردها خالية جيش و شعب باكستان بفضل الله و كرمه .

و بعد هذه الهزيمة و جهت الهند عداوتها الى باكستان الشرقية و من تلك الساعة اصبحت باكستان الشرقية هدفا للمؤامرات الهندية .

و من حق شعب باكستان انيفهم ان الاستعمار الغربي لم يد في هذه المؤامرة . و كما انه قام بمؤامرة ضد العرب بايجاد اسرائيل في قلب العرب ، و اشتراكه مع اسرائيل في حرب ۱۹۵۶ ضد مصر كذالك يقوم الان مساندا للهند ضد باكستان محاولا فصل باكستان الشرقية عنها .

ان الدعايات الكاذبة التي تقوم بها الهند ويساعدها الاستعمار الغربي سببها الأحداث الأخيرة في باكستان الشرقية و فشلهما في تلك المؤامرة السرية .

نرجو الله تعالى ان يحفظ المسلمين في بلادهم من كيد الاعداء المستعمرين فالله خير حافظا و هو ارحم الراحمين .

(المفتي محمود)
عضو مجلس الامة
(البرلمان الباكستاني)

والامين العام
لجمعية علماء الاسلام
في باكستان

لیبیا ٹیلیویژن و ریڈیو سے قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب کی نشری تقریر کا عربی متن

نشکراولا الجمهورية العربية الليبية شعبا و حكومة بأن كرمونا اكراما مجيداً بحيث اننا لجد من انفسنا كاننا فى بلدنا و فى بيتنا و ان جئنا من ديار قاصية و بلاد نائية ، جئنا من باكستان ، من دولة اسلامية كبيرة ، وقد اخاً وصداقة وهو امرلا تحول دونه جبال ولا صحراوات ولا سيوات ولا شيء ولا شيء اننا نحب اهل ليبيا لأمرين -

الامرالاول : انهم بحمدالله مؤمنون بالله تعالى ايمانا قويا و مستقيمون على طريقة الشريعة الواضحة لا يضلهم زيغ زائغ ولا كيد كائد بتوفيق الله و نصره -

وهذه الرابطة الدينية القوية انما تقوى الاخوة كما قال الله تعالى (انما المؤمنون اخوة) و قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (المسلم اخوالمسلم) -

الامرالثانى : ان اهل ليبيا و خاصة الحكومة الحالية ، اداسها الله ، تعرف ان الاستعمار الغربي هوالعدوللمسلمين فى جميع انحاء العالم و تعلم يقين ان اية مصيبة تفاجى المسلمين ، هى من يد الاستعمار الامريكى والبريطانى حتى انها تعرف ان العدوان الصيهونى انما رباه الاستعمار فى قلب بلاد العرب لأغراض سياسية استعمارية -

وكنا نحن تحت سيطرة الانجليز منذ قرن و نصف و حاربناهم حروبا عديدة ولكنها فشلت لعوامل مختلفة ولكن على الرغم من ذالك لم تزل حركة التحرير قائمة حتى استقل الوطن فى سنة ۱۹۴۷ (الف وتسعمأة وسبع واربعين ميلادية) وانما تحملنا الشدائد من يد الانجليز كثيرا ، صرنا بحيث نحب كل من يبغض الإنجليز و نبغض كل من يحب الانجليز - ولذالك يا أهل ليبيا بعد الثورة تحبكم حبا كبيرا و نجعل لكم موضعا فى اعماق قلوبنا -

اما قبل الثورة فان مملكة ليبيا ، و ان كان لها استقلال بالجملة ، ولكن حياتها كانت مرهونة بيد المستعمرين وانا كنا نشعر بالاسف وجود هذا القواعد الاجنبية ، قواعد امريكا و بريطانيه على هذه الارض الحبيبة فوالله كنا من ذالك فى قلق شديد حتى جاءنا خبرالثورة و تبعه خبرالجلاء ، جلاء القواعد الاجنبية كلها فحمدنا الله تعالى على ذالك و ارسلنا التهانى للأخ العقيد معمر القذافى ، قائد الثورة ، بواسطة سفارة ليبيا فى باكستان -

وانى اريد ان القى كلمة على سبيل المشورة موجهة الى الحكومة الليبية مشتملة على امور -

الاول : انه ، للحفاظ على حرية الوطن المجيد ، ينبغى ان يكون هنا التدريب العسكرى لازما على كل شاب اذا بلغ من السن الثانية عشر الى خمس و ثلاثين او الاربعين ليكون كل فرد من افراد الشعب قادرا عمليا على الدفاع عن وطنه -

الثانى : انه يلزم على الحكومة ان تنشرالعلوم و الفنون فى الشعب و تنفق فى سبيل العلم ما يلزم من النفقات لفتح الجوامع و الكليات لكل فن ليكون كل فرد على بصيرة و يكون السبيل مفتوحا للتنمية -

الثالث : انه يلزم ان تتوجه الحكومة الى توحيد الدول الاسلامية كلها مثلما توجهت الى توحيد الدول العربية وتستحق التقدير على ذالك - و سبيل التوحيد الان هو ارسال الوفود الى البلاد الاسلامية و عقد مؤتمرات لتحقيق هذا الهدف و نشر اللغة العربية فى البلاد الاسلامية بارسال بعثات من الاساتذه و الشيوخ الى سائر النواحى -

و بعد هذا اقول عن باكستان انها دولة مسلمة قامت على اساس الاسلام و موقفها ان تعاون لمسلمين فى العالم كله -

يا أهل ليبيا ، ان عدونا و عدوكم واحد ، و كونوا على يقين من ان اجسادنا مع اجسادكم و ارواحنا مع ارواحكم فى كل ميادين الحياة ، حتى ان دمائنا تراق مع دمائكم - ولو هجمتم على يهود اسرائيل لتجدونا معكم ان شاءالله ولا نقول ابدا كما قال بنو اسرائيل لسيدنا موسى عليه السلام اذهب انت و ربك فقاتلا انا ههنا قاعدون ، بل نقاتل امامكم و خلفكم و عن ايمانكم و عن شمائلكم -

لقد تعجبت مما جاء فى بعض الصحف عن لبان الاخ الفاضل ياسر عرفات عن اتهامه بعض الضباط الباكستانيين بالتورط فى اضطرابات الاردن ضد الفدائيين الفلسطينيين - ان هذا الخبر لا يرتكز على اى اساس من الصحه و ان كان ولا يزال ياسر عرفات له فى قلبى منزلة كبيرة كمجاهد عربي مسلم ولعل الخبر جاءه برواية غير ثابته - وقد اعلنت الحكومة الباكستانية فى اسلام آباد ، اعلانا رسميا ، ان الخبر غير صحيح ولذا يلزم ان تزول الشبهة فى ذالك -

و اخيرا ابشركم بخبر سار وهو ان حزب جمعية علماء الاسلام الذى انا الامين العام له ، قرر رسمياً بالمطالبة فى المؤتمرات الشعبية ان يقرر فى الدستور الباكستانى ان تكون اللغة العربية هى لغة باكستان الرسميه ، فان نجحنا فى هذا الامر ، تقوى بذالك روابطنا مع اخواننا العرب المسلمين و بعد ذالك اقول عن الاحداث الاخيرة فى باكستان الشرقيه شيئا لتكونوا على بصيرة من هذا الامر -

بسم الله الرحمن الرحيم

حقائق عن الأحداث الأخيرة فى باكستان الشرقية ودورالهند والاستعمار الغربى فيها -

ان الانتخابات العامة فى باكستان كانت قد انتهت فى جو من الامن والحرية - ولا شك ان حكومة الرئيس يحيى خان تستحق الثناء والتقدير على ذالك -

وكنا بدأنا نتوقع الحكم الجمهورى فى المستقبل القريب و ان حزبنا "جمعية علماء اسلام" سعى الى قيام الحكم الجمهورى والى المصالحة مع "حزب عوامى" كما قام الرئيس يحيى خان بعدة محاولات مع رئيس هذا الحزب لتحقيق هذا الهدف - ولكن من سوء الحظ ان "حزب عوامى" لم يتحرك عن مبادئه التى كانت تنتجتها اضعاف الحكومة المركزية الى الغاية - وكانت مبنية على أساس استقلال اقليم الشرق - مثل :—

۱ - أن يكون اسم باكستان الشرقية "بنغله ديش" -

۲ - أن يكون لها علم خاص يختلف عن علم باكستان الرسمى - وقد رفعوه فعلا على المبانى والعربات -

۳ - أن تستقل باخذ المعونات الخارجية -

۴ - أن تستقل أيضا بالتجارة الخارجية -

۵ - أن يجتمع مجلس الامة لاهل الشرق فى الشرق ولا هل الغرب فى الغرب على حدة -

۶ - أن تكون لها عملة مستقلة -

وقد اجتمع جميع ممثلى الاحزاب السياسية فى داكا - وكنت من بينهم - وحاولوا المصالحة مع رئيس حزب عوامى مجيب الرحمن على مبادئ سليمة مشتركة بحيث لا تنافى وحدة باكستان ولا تفرق الكلمة ، ولكنه لم يقبل ورفضها رفضا باتا - ومن هنا بدأت الأزمة -

والهند انتهزت هذه الظروف الحرجه فبدأت تشجع العناصر الانفصالية وتؤيد "بنغله ديش" المزعومة - وساعدها الاستعمار الغربى لان خطة الاستعمار كانت فصل باكستان الشرقية وضمها الى الدويلات المجاورة لتكون سدا منيعا أمام الصين تحت سيطرة الهند -

ماہ شعبان اور شب برأت

از مولانا محمد یوسف صاحب فیروزپوری | نواں جنڈانوالہ

وجہ تسمیہ خاتم الانبیاء، محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کہ اے لوگو تم جانتے ہو، کہ شعبان کا نام شعبان کیوں رکھا گیا ہے، صحابہ کرام نے فرمایا، کہ خدا اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا، اس ماہ کا نام شعبان اس واسطے ہے کہ رمضان کی آمد کی خوشی میں اس مہینہ میں چاروں طرف بشیار بھلائی پھیل جاتی ہے۔ علامہ عبدالرحمٰن شافعی المذہب اپنی کتاب زہۃ المجالس میں فرماتے ہیں، کہ شعبان کے پانچ حرف ہیں، ش، ع، ب، ا، ن، ش شرف سے ماخوذ ہے، عین علم سے بابرکت سے الف الفت سے اور نون نور سے ماخوذ ہے، اس سے اس طرف اشارہ ہے، کہ ہر ماہ شعبان کا احترام کرے۔ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قدر عطیات اور انعامات ملتے ہیں۔

فضائل شعبان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام مہینوں سے زیادہ پیارا اور محبوب شعبان کا مہینہ تھا، اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ اسی عجلت و عظمت کی وجہ سے حدیث میں آتا ہے کہ آپ شعبان المعظم میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں۔ میں نے کہا، اے خدا کے پیارے اور برگزیدہ نبی میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ جس قدر آپ شعبان کے مہینے میں روزے رکھتے ہیں، رمضان کے علاوہ اور مہینہ میں نہیں رکھتے، آپ نے فرمایا اے اسامہ یہ ایک ایسا مبارک مہینہ ہے، جس سے لوگ غفلت میں ہیں، اس مہینہ میں لوگوں کے اعمال آسمان پر چڑھتے ہیں۔ پس میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں، کہ جب میرے اعمال آسمان پر چڑھیں تو میں روزہ سے ہوں، اس لئے اس ماہ میں روزے رکھنا بڑا ثواب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں فرمایا، کہ شعبان کا مہینہ، دوزخ سے ڈھال اور بچاؤ ہے، تو جو شخص قیامت میں مجھ سے ملاقات کرنی چاہئے، وہ اس مہینہ کے روزے رکھے۔

شب برأت یہ رات شعبان المعظم کی پندرہویں رات ہوتی ہے۔ یہ بھی بڑی برکت والی رات ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات کو میرے پاس جبرائیل آئے، میں نے پوچھا، اے جبرائیل یہ کون سی رات ہے، جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ رات ہے، جس سے خدا تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتے ہیں۔ اور مشرک جادوگر، نجومی، زانی، اور شرابی کے علاوہ سب کی بخشش ہو جاتی ہے ایک حدیث میں ہے، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین کا ارشاد ہے، کہ لوگو جب شعبان کی پندرہویں رات ہوا کرے تو رات کو قیام کرو، صبح کو روزہ رکھو، کیوں کہ اس رات کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں، (حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا گویا، اللہ تعالیٰ ہمارے گھر تشریف لے آتے ہیں۔ کیوں کہ یہ جہاں ایک مکان سے زمین فرش ہے، آسمان دنیا چھت ہے اور چھت جزو مکان ہوتی ہے، اور جزو بھی میں داخل ہوتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ ہمارے گھر تشریف لاکر رحمت کی طرف بلاتے ہیں)، اور فرماتے ہیں کیا کوئی بخشش کا طالب ہے، کہ میں بخشش کا تاج اس کے سر پر رکھوں، کیا کوئی مبتلا بلا ہے کہ میں اس کو عافیت دوں کیا کوئی رزق چاہنے والا ہے کہ میں اسے رزق عطا کروں، طلوع فجر تک برابر یہی اعلان ہوتا رہتا ہے۔ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے کیا ٹھکانے اور باری تعالیٰ کی کیا بے انتہا شفقت ہے۔ لیکن ہماری غفلت کی بھی کوئی انتہا نہیں، رحمت عطا کرنے والا، انعام عطا فرمانے والا، مصائب اور پریشانیوں سے مطمئن کرنے والا، تمام رات ہمارے گھر میں آکر ہمیں بلاتا ہے، اور ہم ہیں کہ لذیذ اور عمدہ کھانوں میں شبدیدہ بازی میں یا فسق و فجور میں یا گہری نیند میں مدہوش ہوتے ہیں، خدا کے لئے وقت کو غنیمت شمار کرکے اس کی قدر کرنی چاہئے اور سابقہ گناہوں سے تائب ہو کر بقیہ زندگی کے لمحات کو خدا کی یاد میں صرف کرنا چاہئے، اس رات میں ایک اور کارنامہ واقع ہوتا ہے۔ کہ برأت کی رات میں آئندہ سال کے جمیع معاملات و امور کے فیصلے کئے جاتے ہیں، اور لوگوں کی موتیں اور اجلیں لکھی جاتی ہیں، مثلاً اس کھیت میں اتنا غلہ پیدا ہوگا، جنگ ہوگی، اتنا پانی برسے گا، فلاں فلاں فوت ہوں گے، فلاں فلاں پیدا ہوں گے سوچنے کا مقام ہے، کہ خدا جانے ہمارے متعلق وہاں کیا فیصلہ ہو رہا ہوگا۔ موت کا یا حیات کا اور ہم صدیوں کے پروگراموں کی آرزوؤں میں مست و مخمور ہوتے ہیں،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس شب برأت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا تھا، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب کو میری آنکھ کھلی، تو کیا دیکھتی ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ رہے ہیں، اور آہستہ آہستہ چلے، تاکہ میں جاگ نہ پڑوں، آہستہ سے کواڑ کھول کر باہر تشریف لے گئے، مجھے حیرانی ہوئی، کہ کہیں کسی دوسری بیوی صاحبہ کے ہاں جانے کا ارادہ تو نہیں میں بھی چپکے سے اٹھ کر دبے پاؤں پیچھے ہو لی حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے آگے اور میں پیچھے پیچھے کیا دیکھتی ہوں کہ آپ شہر کے باہر مدینہ کے مشہور قبرستان بقیع میں تشریف لے گئے۔ اور کھڑے ہو کر مردوں کے حق میں دعائیں مانگنے لگے۔ اللہ اللہ خدا کا حبیب، انبیاء کا امام دونوں جہاں کے بادشاہ کائنات سے افضل اپنا بستر چھوڑ کر اندھیری رات میں سفر فرما کر قبرستان میں پہنچ کر اپنی امت کے لئے دعاؤں میں مشغول ہیں۔

برأت کی رات کیا کرنا چاہیئے

خوشی یا ناخوشی کا موقع تو موت یا حیات کا معاملہ ہے راحت یا تکلیف کی بات تو غربت یا امارت کی حالت ہے۔ بہرحال اب امت کو کیا کرنا چاہیئے کہ اس موقع پر ہمارے پیغمبر نے کیا کیا۔ اور کیا فرمایا اور کس سے منع فرمایا شب برأت میں مسلمانوں کو عبادت میں مشغول ہونا چاہئے رات کو تلاوت، قرآن پاک کی جادے خدا کا ذکر ہو، نوافل کثرت سے پڑھے جاویں، دعائیں مانگی جاویں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح قبرستان میں جاکر مردوں کو ایصال ثواب کیا جاوے، دن کو روزہ رکھا جاوے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، صوموا نہارہا وقوموا لیلہا کہ اس کے دن کو روزہ رکھو، اور رات کو قیام کرو بس اتنا کرنا ثابت ہے، اور موجب اجر ہے۔

ہمارا عمل شب برأت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور جو کرنا ثابت ہے معلوم ہو جانے کے بعد اب ذرا ہمیں اپنی حالت کا بھی اندازہ لگانا چاہئے کہ ایسے موقعہ پر ہم کہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔ اول تو شب برأت میں لذیذ کھانوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، جن کے کھانے سے قیام فی اللیل کی توفیق تو کجا مغرب و عشاء اور فجر کی نمازیں بھی نصیب نہیں ہوتیں دوم آتشبازی کی رسم تو، شب برأت کا جزو لاینفک بن چکی ہے جس میں دین اور دنیا دونوں کا نقصان ہے، دین کا تو اس طرح کہ بے فائدہ تضیع مال ہے، جو اسراف ہے اور مسرفین کو اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اخوان الشیاطین فرمایا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ تضیع اوقات بھی ہے، جو لہو و لعب میں داخل ہے، اور دنیا کا نقصان اس طرح ہے کہ آگ کے ساتھ نقصان کا خطرہ رہتا ہے بلکہ ایسے موقعوں میں بے شمار واقعات ہوتے ہیں، کہ معمولی سی آگ سے ہزاروں اور لاکھوں کا نقصان ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | قائد جمعیت مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا | حمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مفتی محمود صاحب کی ٹیلیویژن و ریڈیو لیبیا سے نشری تقریر

کا اردو ترجمہ

سب سے پہلے ہم جمہوریہ عربیہ "لیبیا" کی حکومت بعوام کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارا اس حد تک اعزاز و اکرام کیا، کہ ہم اتنے دور دراز ممالک و دیار سے آنے کے باوجود یہ محسوس کر رہے ہیں کہ گویا ہم اپنے ملک و وطن اور اپنے ہی گھر میں ہیں ہم مملکت پاکستان سے جو کہ ایک بہت بڑی اسلامی حکومت ہے، اخوت و صداقت اور خیر سگالی کا وفد بن کر آئے ہیں، اور یہ ایک ایسا گہرا رشتہ ہے جس سے پہاڑ، صحرا، آسمان اور زمین اور کوئی بڑی سے بڑی چیز حائل نہیں ہو سکتی،

اہالیان لیبیا سے ہماری محبت کی وجوہات

اہالیان لیبیا سے ہماری محبت دو وجہ سے ہے۔

(۱) یہ کہ بحمد اللہ تعالیٰ انہیں خدائے قدوس پر ایمان و یقین مستحکم کی دولت حاصل ہے، اور وہ شریعت مقدسہ کے واضح و روشن راستہ پر گامزن ہیں اور بفضلہ تعالیٰ انہیں کسی نام نہاد کی مجروی اور کسی دغا باز کی فریب کاری راہِ راست سے نہیں ہٹا سکتی، یہ ہمارا دینی رابطہ ایسا پائیدار ہے جو اخوت و محبت کے رشتہ کو نہایت مضبوط بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے انما المؤمنون اخوۃ "مسلمان سب بھائی بھائی ہیں" حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ المسلم اخو المسلم۔ (مسلمان مسلمان کا بھائی ہے)

(۲) یہ کہ باشندگان لیبیا اور بالخصوص موجودہ حکومت (اللہ اس کو دائم قائم رکھے) اس بات سے بخوبی واقف ہے۔ کہ تمام اطرافِ عالم میں مغربی استعمار و سامراج، ہی مسلمانوں کا واحد جانی دشمن ہے اور اس حکومت کا کامل یقین و اعتماد ہے کہ عالم اسلام پر آئے دن جو نت نئے ناگہانی حوادث، نازل ہوتے ہیں ان سب کی ذمہ داری تمام تر امریکی برطانوی سامراج پر ہی عائد ہوتی ہے، حتیٰ کہ حکومت لیبیا اس بات سے بخوبی آشنا ہے۔ کہ بلاد عرب کے عین وسط و قلب میں اسلام دشمن صیہونیت کو یہی سامراج اپنے سیاسی و استعماری اغراض کے پیش نظر پروان چڑھا رہا ہے۔

ہماری جنگ آزادی

ہم بھی قریباً ڈیڑھ صدی سے انگریز ناپاک کے پنجہ ظلم و استبداد میں گرفتار تھے، اور اس دوران میں ان سے چند لڑائیوں کی بھی نوبت آئی، لیکن مختلف اسباب و وجوہ سے یہ لڑائیاں کارگر ثابت نہ ہوئیں مگر ہم نے انگریز کے خلاف جنگ آزادی برابر جاری رکھی۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان ایک خود مختار ملک بن گیا ظالم انگریز کے ہاتھوں ہم نے اس قدر مظالم و مصائب اور سختیاں برداشت کیں کہ جن میں اس کا ہر دشمن اپنا دوست اور اس کا دوست اپنا دشمن نظر آتا ہے۔ اور اہل لیبیا! اسی بنیاد پر انقلاب لیبیا کے بعد ہمیں تم سے ایک خاص قسم کی محبت پیدا ہو گئی اور تمہاری قدر و منزلت ہمارے دلوں میں جاگزین ہو گئی اور گو انقلاب سے پہلے بھی لیبیا کسی حد تک خود مختار مملکت تھی، لیکن اس وقت اس کی زندگی و ہستی سامراج کی مرہون منت تھی اور یقین جانئے ہم اس وقت اس محبوب سرزمین میں امریکہ اور برطانیہ جیسے غیر ملکی فوجی اڈوں کے وجود سے تاسف زدہ تھے۔ اور قسم بخدا اس کی بابت سے ہمیں سخت تشویش لاحق تھی، یہاں تک کہ ہمیں انقلاب کی اور ثانیاً ان تمام غیر ملکی اڈوں کی منسوخی کی خوشخبری ملی پس ہم خدائے وحدہٗ کا شکر بجالائے اور پاکستان میں سفارت لیبیا کی وساطت سے ہم نے محترم و معزز بھائی قائد انقلاب کرنل معمر قذافی کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کی،

حکومت لیبیا کو چند تجاویز

میں اس موقع پر حکومت لیبیا کے سامنے بطور مشورہ کے چند تجاویز پیش کرتا ہوں،

۱۔ یہ کہ وطن عزیز کی حفاظت کے لئے یہاں اٹھارہ سال سے پینتیس یا چالیس برس تک ہر نوجوان پر فوجی تربیت لازم قرار دے دی جائے تاکہ قوم کا ہر فرد عملاً ملکی دفاع پر قادر ہو۔

۲۔ یہ کہ حکومت پر لازم ہے کہ عوام میں علوم و فنون کی نشر و اشاعت کرے اور علم کی راہ میں ہر فن کے کالج اور یونیورسٹیاں قائم کرنے کے لئے ضروری احتیاجات برداشت کرے، تاکہ فرد کو بصیرت و روشن خیالی حاصل ہو اور قوم کے لئے عروج و ترقی کی راہیں کھل جائیں،

۳۔ حکومت لیبیا پر یہ بھی لازم ہے، کہ وہ تمام ممالک اسلامیہ کے متحد کرنے کی طرف توجہ مبذول کرے جس طرح کہ اس نے عرب ممالک کے اتحاد کی طرف توجہ کی ہے اور حکومت کا یہ اقدام یقیناً مستحق آفرین ہے۔ اور اسی وقت اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ اسلامی ممالک میں سے وفود بھیجے جائیں۔ اور اس غرض کے لئے اسلامی کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ ممالک اسلامیہ میں عربی زبان کی ترویج و اشاعت کے لئے تمام اطراف میں اکابر علماء مشائخ اور اساتذہ کے وفود روانہ کئے جائیں۔

اہل لیبیا کے سامنے پاکستان کا موقف

بعد: پاکستان کے متعلق چند کلمات کہہ کر آپ پر واضح کرتا ہوں۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جو اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اس کا موقف یہ ہے کہ عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کی نصرت و اعانت کرے اہالیان لیبیا! حقیقت یہ ہے کہ ہمارا دشمن اور تمہارا دشمن ایک ہے۔ یقین جانو کہ زندگی کے تمام میدانوں میں ہمارے جسم تمہارے جسموں کے ساتھ ہیں اور ہماری روحیں تمہاری روحوں کے ساتھ ہیں۔ حتیٰ کہ جہاں تمہارا خون بہے گا وہاں ہمارا خون بھی تمہارے ساتھ بہے گا۔ اور اگر تمہیں یہود و اسرائیل پر حملہ کرنے کی نوبت آئی تو انشاء اللہ تم ہمیں بھی اپنے ہمراہ پاؤ گے۔ اور ہم ایسی بات کبھی نہیں کہیں گے۔ جو بنی اسرائیل نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی۔ کہ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون ترجمہ آپ اور آپ کے اللہ میاں چلے جائیں اور لڑ بھڑ لیجئے ہم تو یہاں سے سرکتے ہیں۔ (بلکہ ہم آپ کے آگے پیچھے دائیں بائیں لڑتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

یاسر عرفات کے بیان کی تردید

مجھے بعض اخبارات میں فاضل و معزز بھائی یاسر عرفات کا یہ بیان دیکھ کر بہت تعجب ہوا کہ اردن میں فلسطینی فدائین کے قتل عام کا مقصور بہ پاکستان کے ایک فوجی نے بنایا ہے۔ یہ خبر کسی بھی صحیح بنیاد پر ثابت نہیں میرے دل میں یاسر عرفات کے لئے عظیم قدر و منزلت ہے جیسے کہ ہر ایک عربی مسلمان مجاہد کے لئے ہے۔ واقع میں یہ خبر بالکل بے بنیاد اور غیر صحیح ہے اور پاکستانی حکومت نے بھی اسلام آباد میں سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کر دی، بنا بر علیہ عرب عوام کو اس بارے میں لازماً

اہالیان لیبیا حقیقت یہ ہے

کہ ہمارا دشمن اور تمہارا دشمن ایک ہے۔ یقین جانو کہ زندگی کے تمام میدانوں میں ہمارے جسم تمہارے جسموں کے ساتھ ہیں۔ ہماری روحیں تمہاری روحوں کے ساتھ ہیں۔ حتیٰ کہ جہاں تمہارا خون بہے گا۔ وہاں ہمارا خون بھی تمہارے ساتھ بہے گا۔ اور اگر تمہیں یہود اسرائیل پر حملہ کرنے کی نوبت آئی تو انشاء اللہ تم ہمیں بھی اپنے ہمراہ پاؤ گے

مطمئن ہو جانا چاہئے اور کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہیں رہنی چاہئے۔

ایک مسرت آمیز خوش خبری

آخر میں ایک مسرت آمیز خوشخبری سناتا ہوں، کہ پاکستان کی سیاسی و اسلامی پارٹی جمعیت علمائے اسلام نے جس کا میں جنرل سکرٹری ہوں، عوامی کانفرنسوں اور اجلاسوں میں باقاعدہ طور پر ایک قرارداد پاس کی ہے، جس میں حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ دستور پاکستان میں یہ درج کیا جائے کہ پاکستان کی سرکاری زبان عربی ہوگی اگر ہماری کوشش کامیاب ثابت ہوئی تو اس سے انشاء اللہ عرب کے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمارے روابط اور تعلقات اور زیادہ مستحکم و مضبوط ہو جائیں گے۔

مشرقی پاکستان کے حالات

اس کے بعد مشرقی پاکستان کے حالات و واقعات کی آخری خبروں کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ تاکہ اس بارے میں آپ حضرات کو صحیح صورت حال سے آگاہی ہو کہ بھارت اور مغربی سامراج کی سرگرمیاں کیا ہیں۔ پاکستان میں عام انتخابات نہایت خوش گوار اور پرامن ماحول میں ختم پذیر ہوئے، اس بارے میں صدر یحییٰ کی حکومت بلاشبہ تحسین و آفرین کی حقدار ہے ہماری توقع تھی کہ مستقبل قریب میں جمہوری نظام حکومت قائم ہو جائیگا، اور ہماری پارٹی جمعیت علمائے اسلام نے جمہوری نظام کے قیام اور عوامی لیگ سے مصالحت کی کافی کوشش کی اسی طرح صدر یحییٰ خاں نے عوامی لیگ کے سربراہ سے متعدد بار ملاقات اور بات چیت کی، مگر بدقسمتی سے عوامی لیگ اپنے چھ نکاتی پروگرام اور مطالبات سے نہ ہٹی جس کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا کہ مرکزی حکومت انتہائی حد تک کمزور ہو جائے، یہ مطالبات مشرقی حصہ کو خود مختار مملکت بنانے پر مبنی تھے، مثلاً

شیخ مجیب الرحمٰن کے مطالبات

(۱) یہ کہ مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش ہوگا۔

(۲) اس کا ایک خاص پرچم ہوگا، جو پاکستان کے سرکاری پرچم سے مختلف ہوگا، چنانچہ انہوں نے عملی طور پر اس پرچم کو عمارات اور گاڑیوں پر لہرا بھی دیا تھا۔

(۳) غیر ملکی امداد لینے میں مشرقی پاکستان خود مختار ہوگا۔

(۴) اسی طرح غیر ملکی تجارت میں اسے خود مختاری اور آزادی حاصل ہوگی،

(۵) مشرقی اور مغربی دونوں حصوں کی قومی اسمبلی کے ممبروں کے اجلاس الگ الگ ہوں گے،

(۶) اس حصہ کی کرنسی علیحدہ ہوگی،

ڈھاکہ میں مصالحتی کوششیں

اس سلسلہ میں ڈھاکہ میں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے جمع ہوئے جنہیں میں بھی تھا۔ ان سب نے عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن سے بامقصد ٹھوس اور مشترک بنیادی مقاصد و نکات پر مصالحت و موافقت کرنے کی کوشش کی جو وحدت پاکستان کے منافی اور قوم کے شیرازہ کو منتشر کرنے کا سبب نہ بنے لیکن شیخ مجیب الرحمٰن صاحب نے ایک نہ مانی، اور ان مقاصد و نکات پر مصالحت کو قطعی طور پر نظر انداز کر دیا بس یہی بات آئندہ ہونے والے گڑبڑ پیشن کا پیش خیمہ بنی بھارت نے ان سنگین حالات کو غنیمت جانا اور علیحدگی پسند عناصر کو شہہ دینا اور اکسانا شروع کر دیا، اور نام نہاد بنگلہ دیش کی تائید اور حمایت شروع کر دی اور مغربی استعمار نے بھی اس بارے میں بھارت کی موافقت کی تاکہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے علیحدہ کر دے۔ اور قریب کی چھوٹی ریاستوں کو اکٹھا کر کے بھارت کے کنٹرول میں دے کر چین کے خلاف مضبوط دفاع قائم کیا جائے،

مشرقی پاکستان کے نظام میں تعطل

آہستہ آہستہ مشرقی پاکستان میں شہری نظام در برہم ہو گیا اور بنگالی و غیر بنگالی مہاجر اور غیر مہاجر میں شورش اور فساد برپا ہو گیا، اور اسی طرح پاکستان کا مرکز کمزور ہو گیا، پھر بنگالی غیر بنگالی شہریوں کے قتل پر کمر بستہ ہو گئے، اور اسی طرح انہوں نے ہزاروں بے گناہ مردوں عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، اور انہوں نے سخت سزائیں دی، اور ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا، اور ان کے مکانات اور تجارتی اداروں اور دکانوں کو نذر آتش کر دیا، یہ سب کچھ ہوتا رہا لیکن ان سب کے باوجود عوامی لیگ مصالحت پر آمادہ نہ ہوئی، پھر شہروں میں افراتفری اور لاقانونیت پھیل گئی، اور شہری نظام یکسر معطل ہو کر رہ گیا، اور فسادی لوگ تمام مقامات پر پھیل گئے۔

ملکی سالمیت کیلئے صدر یحییٰ کا اقدام

ان بدترین حالات میں صدر یحییٰ خاں اور فوج کے سامنے صرف ایک ہی راستہ باقی رہ گیا، جیسے ہر وہ حکومت اختیار کرتی ہے جو ملکی سالمیت کے لئے خطرہ محسوس کرے۔ اور قومی شیرازہ بکھرتا ہوا دیکھے بسا اوقات اس سے بھی زیادہ سخت اقدامات اختیار کرنے پڑتے ہیں، سوال یہ ہے کہ عوامی لیگ نے اپنی بھاری اکثریت کے باوجود مرکزی حکومت کے قیام کو کیوں قبول نہ کیا، جب کہ صدر یحییٰ خاں نے یہ اعلان کر دیا تھا، کہ مجیب الرحمٰن اس حکومت کے وزیر اعظم ہوں گے یہ راز مشرقی و مغربی دونوں حصوں میں پاکستانی عوام کے لئے انتہائی حیرت انگیز معمہ بنا ہوا ہے جو آج تک حل نہ ہو سکا۔ پاکستانی عوام اور پاکستانی سیاسی پارٹیوں نے مشرقی پاکستان کی اکثریت کا کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ وہ ان کے سیاسی و اقتصادی حقوق کے برابر محترف اور مقرر ہے جن کے وہ اکثریت کے پیش نظر صحیح حقدار تھے اس کے باوجود بھی عوامی لیگ کے سرکردہ حضرات صلح آشتی کی طرف راغب نہ ہوئے۔

بھارت، امریکہ و برطانیہ کی مداخلت

ان سنگین حالات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بھارت و امریکہ و برطانیہ نے اپنے خبر رساں نشریاتی وسائل و ذرائع کو بروئے کار لا کر پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی شروع کر دی۔ اور پاکستان کے خلاف غلط جھوٹا اور گمراہ کن پروپیگنڈہ شروع کیا یہ اس بات کی روشن دلیل ہے، کہ سامراج نے تحریک خود مختاری کو پروان چڑھانے میں کس قدر شرارت عیاری بدمعاشی سے کام لیا ہے۔ پاکستان ملک کی سالمیت کی خاطر فوجی کارروائی کر چکا تو اس کے بعد بھارت اور اس کی تائید میں برطانیہ اور امریکہ نے فوجی کارروائی کے خلاف اعلانات و بیانات دیئے، اس سے پاکستانی عوام کے لئے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی کہ مشرقی پاکستان کے آخری حادثات اور واقعات اور کل پاکستان حالیہ مصائب و تکالیف یہ سب بھارت و مغربی استعمار کی سوچی سمجھی اسکیم کا ثمرہ ہے، جیسا کہ اسرائیل کی تمام اسلام دشمن سرگرمیاں ان دونوں کے بل بوتے پر ہو رہی ہیں

پاکستان کے خلاف غلط افواہیں

واقعہ یہ ہے، کہ اس وقت بھارت پوری دنیا میں پاکستان کے خلاف جو افواہیں بے بنیاد جھوٹی خبریں اپنے سفارت خانوں ڈپلومیسی وفود کے ذریعے پھیلا رہا ہے۔ اور برطانیہ اور امریکہ اس بارے میں انہیں سہولتیں فراہم کر رہے ہیں، یہ سب پاکستان کے خلاف سراسر زیادتی اور ظلم اور اس کے داخلی معاملات میں کھلی مداخلت کے مترادف ہے اور حکومت پاکستان کا اٹل فیصلہ ہے۔ کہ وہ اقتصادی امداد کے حصول کے لئے کسی بھی

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

اسلام اور عالم اسلام

مئے ناب اک ہے، پیمانے ہزاروں — ہے ساقی ایک مستانے ہزاروں
اگر اک شمع ہے دینِ برحق — تو جل مرنے کو پروانے ہزاروں
حرم محمل ہے جس لیلیٰ کا اے دوست — وہ لیلےٰ اک ہے دیوانے ہزاروں
وہی پیرِ مغاں ہے ایک لیکن — زمانے بھر میں میخانے ہزاروں
کتاب اک، ملتِ بیضا کو سمجھو — مگر ہیں اس میں افسانے ہزاروں

غلام اس درسے بن کر شاہ لوٹے
کہاں دو، اک خدا جانے، ہزاروں

اخوت کا سبق دیں، از سرِ نو — کہ ملت میں ہیں فرزانے ہزاروں
پروئیں رشتۂ اسلام میں پھر — جو ہیں بکھرے ہوئے دانے ہزاروں
اگر اک ہو کے ہم اک ہی کے ہو جائیں — تو خم کھائیں گے بیگانے ہزاروں
جب اک جاں تھے، خدا کا نام لیکر — اجاڑے ہم نے بتخانے ہزاروں

جو ملت کی قبا کے چاک سِل جائیں
پھر اقصیٰ، قبرص اور کشمیر مل جائیں

خاص مشرق وسطیٰ نمبر کے لئے

سید امین گیلانی

خارجہ دباؤ اور شر کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں، پاکستانی عوام ہر قیمت پر اپنی آزادی و خود مختاری کی حفاظت کرینگے، اور اگر تمام سامراجی طاقتیں اپنی مالی امدادیں روک لیں گی، تو پاکستان ان تمام امدادوں کو پس پشت ڈال دے گا، اور داخلی وسائل پر انحصار کرے گا۔

پاکستانی عوام کی طرف سے عرب عوام کا شکریہ

پاکستانی عوام اپنے عرب بھائیوں کے شکر گزار ہیں، کہ انہوں نے بھارتی پروپیگنڈوں کو یکسر نظر انداز کر دیا اور وہ بھارت کے ڈپلومیسی دفود سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوئے اور پہلے کی طرح اب بھی ان کا پاکستان سے قوی رشتہ اور گہرا تعلق ہے، اور ہم امید رکھتے ہیں، کہ ان حقائق کے انکشاف کے بعد عرب عوام آئندہ بھی پاکستان کے حالات سے مطمئن اور پُرامن رہیں گے۔ اور بھارت کے جھوٹ اور امریکہ و برطانیہ کے مکر و فریب سے پورے طور پر آشنا رہتے گے، پاکستان کا رشتہ عرب مسلمانوں سے ابدالآباد تک دائم قائم رہیگا، اور ہم متحد اور مضبوط رہیں گے اور ہم اپنے دشمن سامراج کو شکست دیکر دم لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہمارا سب کا حامی اور ناصر ہو۔

مفتی محمود (صاحب مدظلہٗ) رکن قومی اسمبلی پاکستان
و ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام پاکستان

بقیہ منظوم تعارف نامہ

حضرت مولانا گلے بادشاہ صاحب مردان

فدا از جان و دل ختم پیمبرؐ
وہ ہیں گل بادشہ مردِ قلندر

حضرت مولانا صدر الشہید صاحب بنوں

دل و جاں سے طلب گار شہادت
وہ ہیں صدر الشہید باوجاہت

حضرت مولانا محمد حسن صاحب سانگھڑ

خدائے پاک کی جس کو لگن ہے
شہید الفتِ حق وہ حسن ہے

حضرت مولانا حامد میاں صاحب لاہور

وہ حامد ہیں مطاع اہلِ دیں ہیں
حسینؓ احمد کی نسبت کے امیں ہیں

حضرت مولانا اسعد صاحب ہاشمی

وہ اسعد بھی ہیں اسم باسمیٰ
خدا نے جن کو بخشا قلبِ بابینا

حضرت مولانا اجمل صاحب لاہور

وہ اجمل اک خطیبِ خوش بیاں ہیں
وہ مخلص صاحبِ ہمت جواں ہیں

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی

رفیق اہلِ حق، اہلِ ہدیٰ ہیں
وہ اک عبدالحکیم باصفا ہیں

حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور

فدائے اہلِ حق وہ قاسمی ہے
ضیائے اہلِ حق وہ قاسمی ہے

حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودہا

شبیہ کامل ہیں فیضانِ شفیع کی
وہ صورت دیکھئے عبدالسمیع کی

مولانا محی الدین احمد صاحب ڈھاکہ

محی الدین احمد نیک فطرت
رفیق اہلِ حق اہلِ طریقت

یہ ہیں سب رہنمایانِ جمعیت
خدائے پاک کی ان پہ ہے رحمت
ہمیں یارب انہیں کیساتھ رکھنا
انہیں کے ساتھ ہو پس جینا مرنا

الترحیب المنظوم فی سماحۃ الزعیم الکبیر الرحلۃ
مولانا المفتی محمود القائد الجمیعۃ علماء اسلام، پاکستان

از استاذ الحدیث والفنون مولانا محمد موسی روحانی بازی مدرس قاسم العلوم ملتان

دیار عرب کے دورہ سے واپسی کے بعد حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں جمیعۃ علماء کی طرف سے ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ کارکنان جمیعۃ العلماء کی طرف سے بندہ نے یہ منظوم سپاس نامہ پیش کیا۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کی بے نظیر قیادت کی طرح یہ نظم بھی دیار عجم میں بے نظیر ہے۔ اس میں لفظ عین کے تقریباً چالیس معنی جمع کئے گئے ہیں۔ تحت اللفظ کی بجائے مرادی ترجمہ پر اکتفاء کیا گیا۔

لگہ	قتلت الناس، یا سعدی بعین	۱	فلہ ارحمی آعیان عین	سرداران اہل بلد
آنکھ	احوراء العلا ، عیناء عین	۱	و یا ظبی الفلا و شدید عین	الضرب فی العین
	منحت الصب و صلاً بعد بین	۳	و بعد بکالہ المجری لعین	آنسو
	واضنانی الھوی العذری غماً	۴	یسقم در فوق در عین	بادل
	لقد خجلت غصن البان قدا	۵	وبدرا تم یا جلنار عین	چشمہ
	حماہ اللہ دوماً من غزال	۶	حوی نورالجمال بدون عین	عیب
	کہا اس نے مبارک ہو، مبارک	۷	کہ آیا سید و ہم نام عین	شارح بخاری شریف
	شنید ایں مژدہ راطیر بہشتی	۸	برقص و نغمہ آمد مثل [illegible]	مشہور نغمہ خوان
	ھمائے عزوجام جم بدستت	۹	یھنیک الکرام بکل عین	ناحیہ
	کنی درباغ دلھا مشک بیزی	۱۰	ھدیت بہ الوری لطریق عین	جہت قبلہ
	خدیو کشور علم و سیاست	۱۱	کبیر الشان سید کل عین	سید
	سموت الی السماء و نلت مجدا	۱۲	تعوذ آمۃ من قھر عین	ظلم و بے انصافی
	صدعت الخصم صدع الیث ھرا	۱۳	بغی آثرا ورسماً بعد عین	معاینہ
	الا یا باغی الظلمات آقصر	۱۴	وقف یا مطفئاً آنوار عین	آفتاب
	زعمتم ان دین اللہ لاحم	۱۵	علوا و ضم فکفن ، ویل عین	چور
	نور اللہ لا یطفوا بفیکم	۱۶	وکم غلب الکثیر قلیل عین	ساسان
	حکیم ، لمعۃ ، حقان ، صدر	۱۷	وغوث قادھم محمود عین	آزاد انسان
	ورافقھم من الاحرار بعض	۱۸	جزاہ اللہ سنا قصر عین	سونا
	سیوف اللہ خیل اللہ حقاً	۱۹	سموا نحوالثریا یاعمد عین	بجد و اجتہاد
	زعیم لا یجاریہ زعیم	۲۰	حمیدالاسم بل محمود عین	ذات
	وعاینا بہ عیناً معینا	۲۱	جری من فیضہ کلجین عین	پانی
	و لیس الدلو إلامع رشاء	۲۲	ووعد الحر دین مثل عین	نقد
	لنا آری و للاعداء شری	۲۳	شدید للعدی و رحیم عین	اخ ، اپنی جماعت
	لنا عذب لھم ملح أجاج	۲۴	فزد یامجمع البحرین عینی	یقین
	فبشری ثم بشری ثم بشری	۲۵	لقد فزتم بمارمتم بعین	خبار کل شیئی
	وطوبیٰ ثم طوبیٰ ثم طوبیٰ	۲۶	وقیتم دائما من شر عین	نظر بد
	وانک طالما آفرحت وسعا	۲۷	ولبھجت النیام بکل عین	المال ای صرفہ
	و صرت لسنابدار جلا فؤادا	۲۸	و عیناہل لنا انسان عین	آنکھ
	وصرت لناربیعاً بعد شتو	۲۹	و زین الارض من سنۃ کعین	بارش
	اذا سمق الکرام الی علو	۳۰	فانت لھم بلا ریب کعین	کوھان۔ اعلیٰ کل شیئی
	لسبح الوحد ترحیباً نشیدی	۳۱	کباز فاق طیرا کل عین	پرندہ
	فعش عیشا سنا ، ماقال عبد	۳۲	قتلت الناس یا سعدی بعین	رقیب و جاسوس

ترجمہ الترحیب المنظوم

۱۔ اے محبوب عظیم۔ تونے اپنی نگاہ موثر سے لوگوں کو قتل کر دیا۔ برائے خدا۔ سرداران شہر پر رحم فرما۔

۲۔ تونے اپنے دوستوں کو جدائی اور آنسو بہانے والی آہ و بکا کے بعد شرف ملاقات بخشا

(باقی ص۲۴ پر)

بقیہ نشری تقریر

بدأ النظام المدنی فی باکستان الشرقیة یتعطل ونشا الاضطراب بین البنغالیین وغیر البنغالیین من المهاجرین وغیرهم ، ومکانة باکستان المرکزیة صارت تضعف ۔ فقام البنغالیون بقتل غیر البنغالیین المدنیین فقتلوا آلاف فامن الآباء رجالا ونساء وأطفالا ، وأذاقوهم شرالعذاب کما نهبوا اموالهم وحرقوا بیوتهم ومحلاتهم التجاریة ۔ کان بحصل کل هذا ولکن حزب عوامی لم یعمل الی المصالحة ، فعمت الفوضی فی البلاد وتعطلت الحکومةالمرکزیة ، وانتشر المفسدون فی کل مکان ۔

فی هذه الظروف الحرجة لم یبق أمام الرئیس یحییٰ خان والجیش الا الطریق الوحید الذی یسلکه کل من یری خطرا علی وحدة البلاد ویشاهد تلک الکلمة بل ربما یختار أکثر من هذا وأشد ۔

لماذالم یقبل حزب عوامی ۔ قیام الحکم المرکزی ولهم فیه الاغلبیه ؟ وقد اعلن الرئیس یحییٰ خان ان یکون مجیب الرحمن أول رئیس الوزراء للدولة ، هذا السر أصبح اعجوبة عندالشعب الباکستانی فی الشرق و الغرب ولم ینکشف بعد ۔

ان شعب باکستان الغربیة واحزابها السیاسیة لم ینکروا ابدا الاکثریة الاکثریة لباکستان الشرقیة ۔ واقروا لم بحقوقهم السیاسیة والاقتصادیة التی یستحقونها من حیث الاغلبیة ۔ ومع ذالک کله لم یرکن رؤساء حزب عوامی الی المصالحه ۔

و فی هذه الظروف الحرجة بدأت وسائل النشر والاعلام الهندیة والبریطانیة والامریکیة تتدخل فی شئون باکستان الداخلیة ۔ وقامت بنشرالاکاذیب المضللة ۔ وهذا دلیل واضح علی تشلطها فی تدعیم الحرکة الانفصالیه ۔

و بعد العملیة العسکریة للحفاظ علی وحدة باکستان اعلنت الهند مخالفتها ضد باکستان وایدتها بریطانیا والولایاتالمتحدة الامریکیة علنا ۔ وهذا یبرر لشعب باکستان الاعتقاد بأن الاحداث الاخیرة فی باکستان الشرقیة والازمة الحالیة فی باکستان هی نتیجه مؤامرة الهند والاستعمار الغربی

ان الذی تقوم به الهند الان من دعایات کاذبة عالمیه ضد باکستان بسفاراتها وبعثاتها الدبلوماسیة و بریطانیا تقدم لها التسهیلات ، کل هذا عدوان ضد باکستان وتدخل فی شئونها الداخلیة ۔

وقد صممت باکستان علی أنها لن تقبل ای ضغط خارجی و لن تقبل أی شرط سیاسی للحصول علی المعونة الاقتصادیة ۔ و ان شعب باکستان محافظ علی حریته و استقلاله مهما کلفه و ذالک من تضحیات و ولومنعت جمیع قوی الاستعمار معوناتها المالیة لترفضها باکستان و تکتفی بوسائلها داخل البلاد ۔

ان شعب باکستان یشکر اخوته العرب علی أنهم رفضوا الدعایات الهندیة ولم یتأثروا ببعثاتها الدبلوماسیة ۔ و صلتهم بباکستان اقوی صلة کما کانت من قبل ۔ کما ارجو ان یطمئن الشعب الغربی علی مستقبل باکستان بعد کشف الحقائق ، ویعرف کذب الهند ومکر السیاسة البریطانیة والامریکیة ۔

ان صلة باکستان مع العرب لاتزال قائمة و تدوم و تقوی وتتحد ولیهزم اعداءنا والاستعمار ان شاء الله ۔ والله ناصرنا جمیعا ۔

(مفتی محمود)
عضو مجلس الامة
(البرلمان الباکستانی)

والامین العام
لحزب جمعیة علماء اسلام ۔ باکستان
و غلام غوث عضو مجلس الامة

بقیہ الترجیب المنظوم

۳ شدید دینی محبت نے مجھے "قوم کی دینی بیزاری دیکھ کر" کمزور کرکے میرے اوپر غموں کی بارش کر دی ۔
۴ پان کی شاخ کو تیرے قد نے اور بدر کامل کو تیرے حسن نے شرمندہ کر دیا ۔ اے روانی چشمہ کے پھول ۔
۵ الله حفاظت کرے اس حبیب کی ۔ جو بے عیب نور جمال پر مشتمل ہے ۔

۹ ... . ۔ شریف لوگ آپ کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ ملک کے ہر خطے میں ۔
۱۰ ..... آپ نے پیان مشک افشاں سے لوگوں کو خانہ کعبہ اور اسلام کی طرف رہنمائی کی ۔
۱۱ ..... آپ بڑی شان والے ہو ۔ اور رہنماؤں کے رہبر ۔
۱۲ آپ آسمان تک پہنچ کر بزرگی حاصل کر چکے ہو ۔ است کی حفاظت کرتے ہو ظلم و بے انصافی سے ۔
۱۳ آپ نے انتخابات میں مدمقابل کو یوں گرایا جیسے شیر بلی کو گراتا ہے ۔ وہ مقابل معاندحق کے باوجود صرف دلیاوی رسوم کا طالب ہے ۔
۱۴ اے ظلمتوں کے طالب بس کر ۔ اور ٹھہر جا ۔ اے آفتاب کے نور بجھانے والے ۔
۱۵ تمہارا خیال ہے کہ بس خدا کا دین بے یارو مددگار ہے ۔ سو رک جا اس خیال سے ۔ اے چوروں کی تباہی ۔
۱۶ خبر دار الله کا نور پھونکوں سے نہیں بجھ سکتا ۔ کئی بار بے شمار تعداد و سامان والوں کو کم ساز و سامان والے مغلوب کر دیتے ہیں ۔
۱۷ مولانا عبدالحکیم مولانا نعمت الله مولانا عبدالحق اکوڑوی و بلوچستانی ۔ مولانا صدرشہید ۔ اور مولانا غلام غوث ان سب کا قائد حضرت مفتی صاحب ہے شریف آزاد انسان کا ستایش کیا ہؤا ۔
۱۸ بعض آزاد منبر بھی ان کے ہمنوا ہیں ۔ الله تعالیٰ ہماری طرف سے انہیں جنت میں سونے کا محل عنایت کر دے ۔
۱۹ یہ بلاریب الله کی شمشیر ہیں اور فوج ہیں دینی محنت و خدمت کے باعث انکی شان ثریا اتنی بلند ہے ۔
۲۰ حضرت مفتی صاحب وہ رہنما ہے کہ اس کے برابر کوئی رہنما نہیں ۔ لیک نام اور لیک انفس ہے ۔
۲۱ آپ کا وجود جاری چشمہ ہے ۔ جس کے فیض کا پانی جو چاندی کی مانند صاف ہے ۔ جاری ہے ۔
۲۲ کسی بڑے کام میں رفقاء کا ہونا ناگزیر ہے ۔ اور شریف انسان کا وعدہ واجب النقد والا یفاء ہے ۔
۲۳ وہ ہمارے لئے مانند شہد اور دشمنان دین کے لئے مثل حنظل ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے سخت ہے ۔ اور اپنی جماعت اور بھائیوں کے لئے نہایت رحم دل ۔
۲۴ ہمارے لئے میٹھے پانی اور ان کے لئے کھاری پانی کی طرح ہے ۔ اے مجمع بحرین ۔ ہمارے اس اعتقاد و یقین کو مزید بڑھاتے جائیے ۔
۲۵ مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک تم اپنے اعلیٰ مقصد میں کامیاب ہو گئے ۔
۲۶ مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک خدا تمہیں محفوظ رکھے نظر بد کی شر سے ۔
۲۷ آپ بڑی مدت سے اسلام کی سر بلندی کے لئے محنت کرتے ہو ۔ اور لوگوں کو بیدار کرتے رہے مالی تاوان اٹھا کر ۔
۲۸ آپ ملت مسلمہ کے لئے ہاتھ ۔ پاؤں ۔ دل اور آنکھ بلکہ آنکھ کی پتلی بن گئے ۔
۲۹ آپ ہمارے لئے خزاں کی تباہی کے بعد بہار ہو ۔ اور قحط سے تباہ زمین کے لئے بارش کی مانند زینت بخشنے والے ۔
۳۰ جب بزرگ بلندی کی طرف چڑھتے ہیں ۔ تو آپ بلاریب ان سب سے بلند ہو ۔
۳۱ "آپ کی بے نظیر قیادت کی طرح" میرا یہ منظوم سپاس نامہ بے نظیر ہے ۔ جس طرح باز اڑنے میں پرندوں پر فائق ہے ۔
۳۲ "دعا ہے آپ مدت دراز تک سلامت رہو ۔ جب تک انسان یہ کہے ۔ اے حبیب ۔ تو نے رقیب و جاسوس کے ذریعہ لوگوں کو قتل کر دیا ۔

مسائل و افکار

پاک عرب تعلقات بگاڑنے کی ایک کوشش

(رفیع اللہ خاں راولپنڈی)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری دامت برکاتہم نے ماہنامہ "بینات" بابت ماہ نومبر ۱۹۷۰ء میں موجودہ مصر کے بارے میں انتہائی مفید معلومات فراہم کی ہیں۔ مرحوم جمال عبدالناصر کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ امریکہ اور برطانیہ جیسی استعماری قوتوں کے سامنے جمال عبدالناصر ایک آہنی دیوار تھے اور اسلام کے زبردست ستون انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ جامعہ ازہر کے بجٹ میں ہر سال اسلام کی خدمت کے لئے ساڑھے نو سو لاکھ پونڈ یعنی ایک ارب روپے سے زائد رکھی جاتی ہے مدینۃ البحوث یعنی اسلامی تحقیقات کی یونیورسٹی کے کیمپس میں سات ہزار طلبہ کے قیام و طعام کا مفت انتظام ہے جامعہ ازہر کے نصاب تعلیم میں دینی اور دنیاوی علوم کو بڑی جامعیت کے ساتھ مربوط کر دیا گیا ہے۔ جدید مسائل کے اسلامی حل تلاش کرنے کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا تحقیقاتی ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیہ" کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ اسلامی ممالک کو اساتذہ اور قاری بھیجنے کا وسیع انتظام ہے۔ جس سے افریقہ کے ممالک خصوصیت کے ساتھ مستفید ہو رہے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور اشاعت کے لئے اسی طرح کے اور عملی اقدامات بھی کئے گئے ہیں۔ خدا جمال عبدالناصر مرحوم کو ان کی تمام اسلامی خدمات کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔

حال ہی میں جماعت حقہ جمعیۃ علماء اسلام کے جید علماء حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مصر، لیبیا اور دوسرے عرب ممالک کا دورہ کر کے تشریف لائے۔ میں نے ان کے بیانات ملکی اخباروں اور ترجمان اسلام میں پڑھے۔ جن سے مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کے مندرجہ بالا بیان کی تائید ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عربوں کی پاکستان دوستی کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح وہ پاکستان کا اس آڑے وقت میں ساتھ دے رہے ہیں۔

ایک طرف تو علماء حق کے یہ بیانات اور تحریریں ہیں جو ان کے ذاتی مشاہدہ پر مبنی ہیں۔ دوسری طرف مودودی جماعت کے نیم خواندہ صحافیوں کی وہ تحریریں ہیں۔ جن کا بیشتر انحصار بیروت سے شائع ہونے والے امریکی اور صیہونی پروپیگنڈے پر ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ان عرب ممالک میں اسلام کی جگہ کفر نے لے لی ہے۔ جماعت کا یہ پروپیگنڈہ اتنا مضر نہ تھا۔ جتنا کہ پاکستان کے سرکاری حلقوں کی طرف سے اس کی تائید۔ جو ملک ثابت ہو سکتی ہے افسوس کا مقام ہے کہ حال ہی میں سرکاری ادارہ تحقیقات اسلامی نے مودودی جماعت کی تائید پر کمر بستہ ہونے کا بین ثبوت فراہم کیا ہے۔ اس ادارے کے ڈائرکٹر نے ایک بیان سرکاری خرچ پر چھاپ کر سینکڑوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا۔ طلبہ کے جلسہ تقسیم اسناد میں خود پڑھ کر سنایا۔ اور بعد میں اپنے سرکاری رسالہ "فکر و نظر" کے جولائی ۱۹۷۱ء کے شمارے میں شائع کیا ہے۔ اس میں علاوہ اور باتوں کے انہوں نے یہ کہا ہے کہ مصر، شام، لیبیا اور الجیریا کے صاحب اقتدار "نام نہاد مسلمان" اور "انسانیت کی پیشانی پر بدنما دھبہ" ہیں۔

(فکر و نظر جولائی ۱۹۷۱ء صفحات ۷۲، ۷۳)

اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرات مولانا بنوری، مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی وغیرہ علماء حق کے بیانات مبنی بر حق ہیں یا حکومت پاکستان کے سرکاری اسلامی ادارے کے ڈائرکٹر کا یہ مطبوعہ بیان؟

دوسرا سوال میں حکومت پاکستان سے بالعموم اور وزارت خارجہ سے بالخصوص کرتا ہوں کہ اس وقت جبکہ دنیا ہمارا ساتھ چھوڑ گئی ہے۔ مگر ہمارے عرب بھائی پیرس میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی پارلیمانی کانفرنس جیسی اہم کانفرنسوں میں ہماری وکالت کر رہے ہیں۔ کیا اس بے لوث مدد کا حکومت پاکستان کی طرف سے انہیں یہی صلہ ملنا چاہیئے کہ اس کے اسلامی ادارے کا ڈائرکٹر ان کے رہنماؤں کی انسانیت کی پیشانی پر بدنما دھبہ قرار دے؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ڈائرکٹر جماعت مودودی کی نمائندگی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ماہ ستمبر کے تازہ فکر و نظر میں یہ صاحب اپنی آکسفورڈ یونیورسٹی کی ڈگری کے ساتھ ظاہری شرعی شکل کے غرور میں آکر پاکستان کے تمام طبقات پر طعن و تشنیع کے تیر چلاتے ہوئے دینی مدارس کے سند یافتہ علماء کو بھی ہدف ملامت بناتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ "ان میں حلال و حرام کی تمیز باقی رہی ہے نہ حق و ناحق کی تفریق"۔ (فکر و نظر ستمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۲۲۵)

مشہور شعر ہے کہ "ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں" تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں"۔ ان ڈائرکٹر صاحب کے ناوک کا شکار دینی مدارس کے وہ سند یافتہ حضرات ہیں۔ جو فی الحقیقت قبلہ نما ہیں۔ انہی کی ذات سے اہل قبلہ کی نمازیں قائم ہیں، ایمان سلامت ہیں۔

اسلامی تحقیقاتی ادارے کے ڈائرکٹر کے ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس ذہنیت کی بنا پر ان کے نزدیک عرب ممالک کے "راہنما" نام نہاد مسلمان" اور "انسانیت کی پیشانی پر بدنما دھبے" ہیں اسی فاسد ذہنیت کے مطابق ان کو پاکستان کے علماء حرام و حلال کی تمیز اور حق و ناحق کی تفریق سے عاری نظر آتے ہیں۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان صاحب کو عربی کے ایک مخطوطے کی نقل نویسی پر ڈگری ملی ہے۔ اس پر وہ اتنے نازاں ہیں کہ دنیا جہاں کے عالموں کے منہ آنے لگے ہیں

اب آخری سوال یہ ہے کہ حکومت کے سرکاری افسروں کو یہ اختیار کب ملا کہ وہ سرکاری خزانے سے خرچ کر کے دینی مدارس اور جامعات کے سند یافتہ اور تعلیم یافتہ علماء کرام کی توہین کریں؟ آخر علماء کرام کو طعن و تشنیع کا ہدف بنانے کی سازش کے جال کہاں تک بچھے ہوئے ہیں؟

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

علاقہ کمالیہ میں اہلسنت والجماعت کی مشہور دینی درسگاہ

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کا داخلہ

بیرونی طلباء کے لئے خصوصی وظائف

• درجہ کتب مشکوٰۃ تک۔ درجہ حفظ کے لئے ۲۰ رمضان المبارک ۱۹ھ تک طلباء سے درخواستیں مطلوب ہیں • درخواست دہندہ یہ کوائف ضرور بھیجا کرے۔ نام مع ولدیت، عمر، اصل وطن، خط و کتابت کا پتہ۔ اب تک کیا پڑھا۔ کس درجہ میں داخلہ لینا ہے • درخواستیں مہتمم مدرسہ کے نام آنی چاہئیں۔ درخواست دہندگان کا ۱۰ شوال تک مدرسہ پہنچنا لازمی ہے • مدرسہ کے مہتمم مشہور عالم دین، کہنہ مشق مدرس، جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے رہنما مولانا محمد اختر صدیقی ہیں • مدرسہ کا عملہ قابل، محنتی، ماہر اساتذہ پر مشتمل ہے • مدرسہ کی طرف سے بیرونی طلبہ کے لئے قیام طعام، دوا کے علاوہ خصوصی وظائف (عمر ۱۴ سال تک ۲ روپے ۱۸ سال تک ۳ روپے۔ ۱۸ سے زائد اور درجہ مشکوٰۃ کے طلبہ کے لئے ۵ روپے ماہوار • کمالیہ لائلپور، چیچہ وطنی روڈ پر واقع ہے داخلہ چونکہ محدود ہے۔ اس لئے درخواستیں تاریخ مقررہ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

شعبۂ نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ نعمانیہ رجسٹرڈ
کمالیہ ضلع لائلپور

مدرسہ جامعہ امینیہ روشن والا

کا داخلہ

• جامعہ امینیہ نہایت پرسکون ماحول میں زیر سرپرستی صاحبزادہ حافظ عبدالقیوم شاہ صاحب جانشین پیر طریقت حضرت بابا جی روشن والے رحمۃ اللہ علیہ عرصہ تین سال سے علاقہ کی قرآن مجید حفظ و ناظرہ مع اردو دینیات کی تعلیمی ضروریات پوری کر رہا ہے۔

جامعہ ہذا میں بیرونی طلبہ کے طعام و قیام کا بہتر انتظام ہے۔ لہٰذا حفظ و ناظرہ کے طلباء کے لئے داخلہ ہمہ وقت جاری ہے۔

(مولانا) محمد اختر صدیقی مہتمم جامعہ امینیہ
روشن والا بر لب سمندری روڈ لائلپور

بقیہ مسائل و افکار

صدر معمر قذافی لیبیا کو اسلامی فلاحی مملکت بنانا چاہتے ہیں

گذشتہ ایک سال کے دوران ملک میں دُور رس اقتصادی و سیاسی تبدیلیاں کی گئی ہیں

مرغوب صدیقی

لیبیا میں یکم ستمبر ۱۹۶۹ء کو شاہ ادریس السنوسی کی معزولی کے بعد جو حکومت قائم ہوئی۔ وہ کہنے کو تو سوشلسٹ حکومت تھی لیکن اس کا رنگ کلیتاً اسلامی تھا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس انقلاب کے سربراہ کرنل معمر القذافی ایک پکے مسلمان تھے۔ اور ان کا مقصد سوشلسٹ دنیا کی مدد کرنا نہیں بلکہ اسلامی دنیا کے مفاد کو آگے بڑھانا تھا۔ چونکہ انقلابی حکومت نے جس واحد سیاسی جماعت کی بنیاد ڈالی اس کا نام عرب سوشلسٹ یونین تھا۔ لہٰذا مغربی دنیا میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ کہ شاید لیبیا کی نئی حکومت سوشلسٹ ملکوں کی حلقہ بگوش بن جائے گی۔ کچھ اخبار عرب دشمنی کے جذبہ سے بے اختیار ہو کر لیبیا کے نئے راہنماؤں کو بدنام کرنے لگے ان اخبارات میں امریکہ اور برطانیہ کے اخبارات پیش پیش تھے۔ انہوں نے تو یہاں تک لکھنا شروع کر دیا کہ کرنل قذافی امریکہ اور برطانیہ سے ان کے لیبیا میں واقع فوجی اڈے اس لئے خالی کرانا چاہتے ہیں کہ ان اڈوں کو روس کے قبضہ میں دے دیا جائے۔ کرنل قذافی کو اس قسم کی پیشگوئیوں سے سخت تکلیف ہوئی۔ اور انہوں نے گذشتہ سال ۱۱ جون کو وھیلس کے امریکی ہوائی اڈے سے انخلاء کی پہلی سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کہے۔

"امریکی اور مغربی پریس اور ریڈیو یہ غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ امریکیوں اور انگریزوں کے نکلنے کے بعد ان اڈوں پر روسی قابض ہو جائیں گے۔ اس کے جواب میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ اگر لیبیا کے لوگ اپنی آزادی کی حفاظت خود نہیں کر سکتے۔ اور اگر ان کو اپنی آزادی کی جدوجہد میں روسیوں کی سرپرستی کی ضرورت ہے۔ تو ان کا جہنم میں چلا جانا بہتر ہے۔ اگر ہم لوگ امریکہ اور برطانیہ کی مدد اور روس کی سرپرستی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ تو ہم زندہ رہنے کے مستحق بھی نہیں ہیں۔ مگر ہم امریکہ، برطانیہ اور روس کے بغیر جو اپنے آپ کو بڑی طاقتیں کہتے ہیں زندہ رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں زندہ رہنے کا حق ہے۔ لہٰذا ہمیں یا تو آزادی کی زندگی بسر کرنا چاہیئے یا آزادی کی راہ میں جام شہادت نوش کرنا چاہیئے۔ جب یکم ستمبر ۱۹۶۹ء کو انقلاب رونما ہوا تھا۔ تو اس کے راہنماؤں نے تہیہ کر لیا تھا کہ یا تو وہ لیبیا کی آزادی کی حفاظت کریں گے یا اس کی خاطر مر مٹیں گے سامراجی طاقتیں یہ بات جان بوجھ کر نظر انداز کر دیتی ہیں۔ کہ لیبیا کے لوگ ازمنۂ قدیم سے اسلام عالم عرب آزادی اور سربلندی کے لئے قربانیاں دیتے ہوئے چلے آئے ہیں"

کرنل قذافی نے امریکیوں اور انگریزوں سے تمام فوجی اڈے خالی کرا لئے۔ اس سلسلہ میں انہیں بہت سخت رویہ اختیار کرنا پڑا۔ کیونکہ امریکہ اور برطانیہ دونوں کے لئے ان اڈوں کی بڑی اہمیت تھی۔ خاص طور سے وھیلس کا امریکی ہوائی اڈہ دنیا کے عظیم ترین ہوائی اڈوں میں سے تھا اور اس کے ذریعہ امریکہ، یورپ، بحیرہ روم اور افریقہ میں اپنے مفادات کی نگرانی کرتا تھا۔ لیکن عربوں کے لئے یہ اڈے سخت خطرناک تھے۔ کیونکہ برطانیہ نے ۱۹۵۷ء میں مصر پر حملہ کے دوران لیبیا کے اڈوں کو استعمال کیا اور ۱۹۶۸ء کی عرب اسرائیلی جنگ کے دوران بھی ان اڈوں کے استعمال کا ثبوت ملا۔ امریکہ اور برطانیہ نے ان اڈوں کو تو خالی

ملک کو بیرونی اثرات سے آزاد کرنا نئی حکومت کا عظیم کارنامہ ہے

کر دیا لیکن سارا سامان ساتھ لے گئے۔ اور جو چیزیں نہیں لے جا سکتے تھے۔ ان کو شدید نقصان پہنچا دیا۔ لیبیا نے ان اڈوں کو اپنی تحویل میں لے کر ان کی مرمت شروع کر دی کہا جاتا تھا کہ سامراجی ان اڈوں کو خالی کرنے پر جنگ کرنے کو ترجیح دیں گے۔ لیکن کرنل قذافی کی ہمت اور حوصلہ کے باعث ان کو فتح نصیب ہوئی۔ امریکیوں اور انگریزوں کے انخلاء کے بعد کرنل قذافی نے ان اٹھائیس ہزار اطالوی نوآبادکاروں کی طرف توجہ دی۔ جو ۱۹۱۱ء میں اطالوی قبضہ کے دوران یہاں آئے تھے اور لیبیا کی تمام زرخیز زمینوں پر قبضہ کر بیٹھے تھے۔ ان اطالویوں نے اپنے اسکول کھول رکھے تھے۔ اور یہ اپنی ہی زبان بولتے تھے (انہوں نے عربی بالکل نہیں سیکھی) اور اپنے علاقوں کا نظم و نسق بھی خود ہی چلاتے تھے۔ گویا انہوں نے لیبیا کے اندر اپنی ایک خود مختار ریاست بنا رکھی تھی۔ یہ لوگ لیبیا کے سیاسی امور میں دخل دیتے تھے اور لیبیا کے باشندوں کا اقتصادی استحصال بھی کرتے تھے۔ کرنل قذافی نے ان کو فوراً اطالیہ واپس چلے جانے کا حکم دیا۔ اور جب اطالیہ کے صدر نے چند سمجھوتوں اور صلح ناموں کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی تو انہوں نے کہا کہ ایسا کوئی سمجھوتہ یا صلح نامہ قابل توجہ نہیں سمجھا جا سکتا جو لیبیا کے عوام کے بنیادی حقوق کے ساتھ متصادم ہوتا ہو۔ چنانچہ ان نوآبادکاروں کو طوعاً و کرہاً اپنے وطن واپس ہونا پڑا۔ اس دوران میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا، جو کرنل قذافی کے ایک پکے مسلمان ہونے کی شہادت مہیا کرتا ہے ہوا یہ کہ اطالیہ کے صدر نے جھوٹی شکایات پر کان دھر کر کرنل قذافی کو ایک شکایت کا تار بھیج دیا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ لیبیا کے سپاہی اطالوی عورتوں کی بے حرمتی کر رہے تھے۔ کرنل قذافی کو اس تار پر بہت غصہ آیا اور انہوں نے جواباً لکھا کہ لیبیا کے سپاہی اپنے اخلاقی اصول اسلام سے اخذ کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے ہاتھوں عورتوں کی بے حرمتی کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اور یہ ایک بالکل بے معنی اور مہمل شکایت ہے۔

کرنل قذافی کی اسلام کے ساتھ محبت اور جذباتی وابستگی کا ایک ثبوت اس وقت بھی مہیا ہوا۔ جب انہوں نے عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کرنے کے متعلق اپنی ۱۱ جون ۱۹۷۱ء کی تقریر میں کچھ باتیں کہیں۔ اس تقریر میں انہوں نے پہلے تو مغربی ملکوں اور خصوصاً امریکہ کی اس بات پر مذمت کی کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی آبادی والے ملک کو تسلیم کرنے سے گریز کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے لیبیا کی سابق حکومت کی بھی جس کے سربراہ شاہ ادریس تھے۔ اس بات پر مذمت کی کہ اس نے مغربی طاقتوں کا حاشیہ بردار بن جانے کی وجہ سے عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم نہیں کیا اور اس طرح اپنی آزادی کے نام پر بٹہ لگایا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ چین کو تسلیم کرنے کے صرف ایک ہی معنی ہیں کہ لیبیا کے لوگ آزاد ہیں اور وہ نہ تو امریکہ کے دباؤ میں ہیں اور نہ روس کے، اور وہ سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی سے نہیں ڈرتے۔ اس کے بعد انہوں نے خود چین کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ کہے۔

"اگرچہ عوامی چین خدا کو نہیں مانتا، لیکن خدائے بزرگ و برتر کو عوامی چین سے اپنے آپ کو تسلیم کرانے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ دراصل یہ عوامی چین ہے جس کو خدا کی ضرورت ہے۔ اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب چینیوں کی کوئی آئندہ نسل اپنے خالق کی ضرورت محسوس محسوس کرے گی۔ اور یہ سمجھ جائے گی کہ ترحم خداوندی کے بغیر انسان مجبور محض ہے"۔

اس کے بعد کرنل قذافی نے کہا کہ عوامی چین کو تسلیم کرنے کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ لیبیا میں اس کا کوئی عمل دخل شروع ہو جائے گا۔ جیسا کہ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کے اخبارات ہرزہ سرائی کر رہے ہیں اور نہ یہ کہ ہم چین کی منشاء کے مطابق چلیں گے۔ انہوں نے کہا: خدا کے فضل و کرم سے یہ ملک اب ہمیشہ آزاد رہے گا اور یہاں صرف اسلام اور عربیت (ALABISM) کا پرچم

(باقی ص ۲۸ پر)

پرچہ تاخیر سے پہنچنے کی شکایات

بعض ایجنٹ حضرات کی طرف سے پرچہ تاخیر سے پہنچنے کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ گزشتہ دنوں کاغذ کا کوٹہ حاصل کرنے میں بہت زیادہ وقت صرف ہوا، اس وجہ سے پرچہ تاخیر سے پہنچتا رہا ہے۔ یہی وقت مشرق وسطیٰ نمبر کے سلسلے میں پیش آئی۔ شب برات کی تعطیل نے مزید تاخیر پیدا کر دی۔ جس کی وجہ سے نمبر بھی آپ کے پاس تاخیر سے پہنچ رہا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ پرچہ دیر سے پہنچنے کی شکایت جلد از جلد ختم ہو سکے۔ (ادارہ)

پردہ اٹھتا ہے

آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں

چند انتہائی تلخ حقائق و واقعات

جب علماء کے وفد سے صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ ہمارے قانون میں

اسلام کی توہین جرم نہیں

(از قلم مولانا محمد اسحاق خاں ناظم جمعیۃ علماء آزاد کشمیر)

آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے

صدر مبلغ جمعیۃ علماء اسلام

پنجاب کا کامیاب دورہ

مولانا حامد علی خانی صدر مبلغ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے ۲۴ ستمبر سے یکم اکتوبر تک کمیل پور تحصیل کا تبلیغی دورہ کیا جو مجموعی لحاظ سے بیحد کامیاب ثابت ہوا۔ آپ نے کامرہ خورد، بھوئی، غورغشتی پلیسہ تاجک۔ بہبودی سرمدانہ۔ نرٹوپہ کے مقامات پر ارکان جمعیۃ سے خصوصی ملاقات کے علاوہ رات کے عام اجلاس سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کی تنظیمی اہمیت اور مالیاتی ضروریات پر روشنی ڈالی۔

عزیزیہ دواخانہ کا تیار کردہ

روغن آملہ خاص

جڑی بوٹیوں کا جوہر

بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور سیاہی قائم رکھنے کے لئے روغن آملہ کے خاص مسلہ ہیں مقوی دماغ ہونے کے علاوہ خشکی کو دور کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے۔ عمدہ خوشبودار اور باکیزہ تیل ہے۔ قیمت فی سیر ۱۰/- روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

عزیزیہ دواخانہ کشمیری بازار لاہور، ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب چوک رنگ محل لاہور

خوش خبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جامعی اور انتہائی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہو گئے۔ اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر سولانے قیمتی اور اصلی اجزا سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورت مند احباب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حب مقوی۔ ۲۵ روپے فی سینکڑہ، جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت۔ دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲۰/- روپے۔ سلاجیت گرنے پڑنے زور لگنے۔ ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب، قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں سے ہی مل سکتی ہے۔

نزلہ۔ عارضی ماہائی کے لئے مجرب گولیاں۔ دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں۔ اس کو اٹھرکتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے

نرینہ اولاد کی دوا۔ حمل سے ۱½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا ہے۔ قیمت ۲۰/- روپے

بواسیر کی دوا۔ تین قسم کی۔ مجموعی قیمت ۱۵/- روپے

چنبل کی دوا۔ قیمت ۱۵/- روپے

دمہ کی دوا۔ مکمل کورس ۷۵/- روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے ۵۰/- روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا، قیمت سو گولی ۱۵/- روپے

ہیضہ۔ جریان۔ امساک۔ تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان۔ قیمت سو گولی ۵۰/- روپے

سرمہ مقوی بصر۔ فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ بارہ شیشی ۹/- روپے

مقوی دماغ یہ دوا ایک قیمتی جوتی اور بادام وغیرہ سے مرکب ہے۔ دماغ کے لئے مجرب ہے۔ تین تین ماشہ صبح سویرے پانی میں رگڑ چھان کر پی جائیں یا دو دو ماشہ لے کر پانی کے ساتھ کھا لیں۔ پہلا طریقہ زیادہ مفید ہے۔ ۵ تولے کی قیمت دس روپے۔

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب چوک رنگ محل لاہور

اور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی

دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

جمال عبدالناصر ـــــ بقیہ صفحہ ۱۴

تقسیم کرایا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ریڈیو اسٹیشن تعمیر کیا۔ جس سے چوبیس گھنٹے تلاوت قرآن پاک ہونے لگی۔ اور اس طرح آئندہ کے لئے بھی غلط قرآن شائع کرنے کا سامراجی و یہودی منصوبہ ناکام بنا دیا۔

ـــــ آج کا مصر بھی تبلیغی سلسلہ میں صدر ناصر مرحوم کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔

عالمی سیاست اور شرق اوسط

آج شرق اوسط کو عالمی سیاست میں جو زبردست اہمیت حاصل ہے۔ یہ بھی صدر ناصر مرحوم ہی کی کوششوں کی مرہون منت اور ان کی تحریک کی کامیابی کی دلیل ہے مصر و شام لیبیا و سوڈان کے قریبی روابط مستحکم حصار کی شکل میں زیادہ سے زیادہ نمایاں ہونا دراصل تحریک ناصری کی ہر دلعزیزی اور استحکام کی دلیل ہے۔

غرض اس مرد حر و انقلاب کی داستان شجاعت و عزیمت دیرینہ بھی ہے اور لائق تقلید بھی۔ عالم اسلام کے دیگر ممالک کے کروڑوں عوام میں یہ لگن آج بھی دیکھی جاسکتی ہے کہ ہر اسلامی ملک ایک ناصر چاہتا ہے۔

اسرائیل جیسے ناسور کا شکار تیرہ چودہ عرب ممالک کی ناتوانی کو توانائی اور غلامی کو آزادی میں بدلنے والا ناصر گو آج ہم میں موجود نہیں۔ لیکن اس کی روح کروڑوں حریت پسند مسلمانوں کو آج بھی گرما رہی ہے۔ اور آج بھی تازہ دم رکھے ہوئے ہے۔

اللہ تعالیٰ جمال عبدالناصر مرحوم کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

حالات زندگی۔ اجمالی تذکرہ

"صدر جمال عبدالناصر ۱۵ جنوری ۱۹۱۸ء کو شمالی مصر کے ایک چھوٹے سے گاؤں بنی مر میں ایک متوسط الحال مصری گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آٹھ برس کی عمر میں انہیں تحصیل علم کے لئے قاہرہ بھیج دیا گیا۔ جہاں انہوں نے نہضۃ المصر ثانوی سکول میں داخلہ لیا۔ ثانوی تعلیم کی تکمیل کے بعد ۱۹۳۷ء میں جب ان کی عمر ۱۹ برس تھی۔ وہ ملٹری اکیڈمی میں داخل ہوئے جہاں سے تربیت پاکر نکلے تو جولائی ۱۹۳۸ء میں انہیں انفنٹری میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حیثیت سے کمیشن مل گیا بعد ازاں تھرڈ کیولری بٹالین سے منسلک ہوگئے اور ان کا تقرر ملک کے اندر میں ہوا۔ یہیں ان کی ملاقات زکریٰ محی الدین انور السادات اور احمد انور سے ہوئی۔ ان لوگوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ صدر جمال عبدالناصر کی تصنیف "فلسفہ انقلاب" کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ سکول کے زمانے ہی سے مصر کی سیاسی اور اقتصادی صورت حال سے مطمئن نہ تھے۔ اور اسے بدلنے کی خواہش ہمیشہ ان کے دل میں موجزن رہی۔ ۱۹۳۹ء میں دوسری عالمگیر جنگ کے آغاز پر ان کا تبادلہ سکندریہ ہوگیا۔ بعد میں انہیں اسکندریہ کے درمیان ایک فوجی کیمپ میں متعین کر دیا گیا۔ یہاں سے وہ دو برس کے لئے سوڈان بھیج دیئے گئے۔ ۱۹۴۲ء میں انہیں ملٹری اکیڈمی میں انسٹرکٹر مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ جنرل سٹاف کورس میں داخل ہوگئے۔ اور وہاں سے گریجویشن کرنے کے بعد لیکچرر کی حیثیت سے فرائض انجام دینے لگے۔

۱۹۴۸ء میں جنگ فلسطین شروع ہوئی تو ناصر نے فوج سے استعفا دے دیا۔ تاکہ وہ رضاکار کی حیثیت سے جنگ میں شریک ہو سکیں۔ لیکن ان کا استعفا منظور نہ ہوا۔ جب مصر نے جنگ فلسطین میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا، تو انہیں محاذ جنگ پر بھیج دیا گیا۔ جنگ کے دوران وہ شدید زخمی ہوگئے۔ چنانچہ وہ کچھ عرصہ غزہ کے فوجی ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اس جنگ میں انہیں دو مرتبہ فوجی اعزاز "خواد ستار ملا۔ وہیں انہوں نے آزاد خیال افسروں کی تنظیم کا خاکہ مرتب کیا۔ اسی تنظیم نے صدر ناصر کی قیادت میں ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو مصر میں انقلاب بپا کیا تھا۔ ناصر مرحوم کی کوششوں سے مصر میں پہلی مرتبہ خائنین (مزارعوں) کو جو صدیوں سے جاگیرداری نظام میں پستے چلے آئے تھے۔ معاشی آزادی حاصل ہوئی۔

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو مصر سے برطانوی افواج کے انخلاء کے سلسلے میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اور قرار پایا کہ بیس ماہ میں تمام برطانوی افواج مصری علاقے سے نکل جائیں۔ اس طرح مصر کو تین ربع صدی کے غیر ملکی تسلط سے نجات مل گئی۔

جون ۱۹۵۶ء میں جمال عبدالناصر جمہوریہ مصر کے پہلے صدر منتخب ہوئے ـــــ صدر ناصر نے اہل مصر ہی نہیں پوری دنیائے عرب کے عوام کے دلوں پر حکمرانی کی۔ وہ عربوں کی بیداری کا نشان بنے۔ انہوں نے عربوں کو آزادی کی راہ دکھائی۔ اور اس پر ثابت قدم رہنے کا چلن سکھایا۔ ان کا دور اقتدار مسلسل آزمائش میں گذرا۔ نہر سویز پر ۱۹۵۶ء میں اینگلو فرانسیسی اور اسرائیلی حملے نے مصر کو نہایت ہی نازک صورت حال سے دوچار کر دیا۔ لیکن صدر ناصر کے پائے استقلال نے لغزش نہ کی۔ انہوں نے کمال جرأت و بامردی کا مظاہرہ اور اس امتحان سے سرخرو نکلے۔ انہیں دوسری آزمائش کا سامنا جون ۱۹۶۷ء میں اس وقت ہوا۔ جب اسرائیل نے عربوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ اور صحرائے سینائی سمیت کئی عرب علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ نہر سویز بند ہوگئی۔ جس سے مصر کے لئے چند در چند اقتصادی مشکلات پیدا ہوگئیں۔

صدر ناصر نے اسرائیل کے ہاتھوں عربوں کی شکست کی ذمہ داری اپنے سر لے لی اور صدارت کے منصب سے استعفا دے دیا۔ لیکن عرب عوام اور دوست عرب ممالک کے اصرار پر انہوں نے استعفا واپس لے لیا۔"

بقیہ ـــ صدر معمر قذافی

لہرائے گا۔"

کرنل قذافی نے اپنی مذکورہ بالا تقریر میں افسوس ظاہر کیا کہ اگرچہ امریکہ اور برطانیہ کے لوگ عرب مسلمانوں کی طرح اہل کتاب ہیں اور اس طرح وہ مسلمانوں کے بہت قریب ہیں لیکن انہوں نے لادینوں اور یہودیوں سے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ عیسائی لوگ کم سے کم مسلمانوں کے اہل کتاب ہونے کے باعث آگ دوستی کا نہیں تو دشمنی کا برتاؤ بھی نہیں کریں گے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ صہیونی انجیل ایک طرف ہے اور یہ عیسائی لوگ اس کی مخالف سمت میں کھڑے ہوگئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم دیکھو گے کہ یہودی اور کافر تمہارے ایمان والوں کی مخالفت کریں گے۔ اور تم یہ بھی دیکھو گے کہ کچھ لوگ اپنے آپ کو عیسائی کہنے کے باوجود ان سے مل جائیں گے"۔

کرنل قذافی نے امریکیوں اور انگریزوں کو اس بات پر بھی مجبور کیا کہ وہ لیبیا کے تیل کی قیمت میں مناسب اضافہ کریں چنانچہ لیبیا کی تیل کی آمدنی ساڑھے تیئیس کروڑ پونڈ سالانہ سے بڑھ کر اٹھہتر کروڑ پونڈ سالانہ ہوگئی۔ اس طرح ہونے والی آمدنی کو انہوں نے زراعتی اور صنعتی ترقی پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ لیبیا کا بیشتر حصہ ریگستان ہے۔ لیکن تین بڑے سمندوں (GREAT MAN MADE RIVER) کے ذریعہ اس ریگستان کو لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ کنوؤں کو گہرے کھاد، مشینری وغیرہ مہیا کر کے ان کی موجودہ پیداوار میں اضافے کا بھی بندوبست کیا جا رہا ہے۔ وہ صنعتی ترقی کے میدان میں بھی تندہی کے ساتھ کوشاں ہیں اور جگہ جگہ نئے کارخانے ابھر رہے ہیں۔

کرنل قذافی عربوں کے اتحاد کے بہت بڑے حامی ہیں اور لیبیا، شام اور مصر کا وفاق (جس میں سوڈان کی شمولیت کی بھی امید ہے) ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ وہ تمام اسلامی دنیا اور خصوصاً پاکستان کے بہت بڑے ہی خواہ اور دوست ہیں۔ انہوں نے عراق کی طرح لیبیا کے لوگوں کو فوجی تربیت دینے کے لئے بھارت سے انسٹرکٹر نہیں منگوائے، بلکہ پاکستان کے ساتھ معاہدہ کر کے ایک فوجی مشن بلوا لیا۔ جو لیبیا کی فوج کو وسعت اور اس کو ایک جدید طرز کی فوج بنانے میں مدد دینے میں مشغول ہے۔ اس کے علاوہ لیبیا کے بہت سے باشندے پاکستان کی بحریہ، فوج اور دوسرے ٹیکنیکل شعبوں میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

لیبیا بین الاقوامی میدان میں بھی پاکستان کا ساتھ دیتا رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں افریشیائی کانفرنس میں لیبیا کے وفد نے بھارت کے وفد سے سخت ٹکر لی اور اس کو مشرقی پاکستان کا مسئلہ کانفرنس میں پیش کرنے سے باز رکھا۔

ایک اور ضروری امر یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کا کوئی نمایندہ یا مبلغ فی الحال نہیں ہے۔ اس لئے تمام معاونین اور شاخیں اپنی تمام رقومات صوبائی دفتر سکھر کے پتہ پر روانہ کریں اور وہ دفتر ہی واپسی رسید بھیجائے گا تمام ماتحت جماعتیں اپنے اضلاع کے دفتروں سے اور اضلاع کے دفاتر صوبہ سندھ کے دفتر سے رابطہ قائم کریں کیونکہ سابقہ ڈویژنل تنظیمیں اور مبلغین ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب اضلاع باقاعدہ صوبہ سندھ کے ماتحت ہیں۔ اس لئے اب کسی اور فرد سے رابطہ نہ رکھا جائے اور نہ رقومات دی جائیں۔ (سید کبیر احمد کاظمی ناظم اطلاعات صوبہ سندھ)

کراچی شہر میں جمعیۃ کی جدید تشکیل

گذشتہ دنوں کراچی شہر میں مختلف حلقوں میں جمعیۃ علماء اسلام کی جو جدید تشکیل ہوئی ہے۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

(۱) حلقہ مدنی مسجد میوہ شاہ روڈ

حاجی دل مراد امیر — حافظ مراد نائب امیر عبدالرشید ناظم اعلیٰ — عبدالعزیز ناظم۔ مولوی اسحاق خازن۔ مولوی اشرف ثنائی ناظم نشر و اشاعت عبدالقیوم سالار

(۲) حلقہ جونا کلری شیخ محلہ مسان روڈ

مولانا اختر محمد امیر شیخ مقصود نائب امیر غلام محمد نائب امیر دوم۔ عبدالستار ناظم اعلیٰ علی محمد ناظم۔ عباس علی ناظم دوم۔ رضا محمد مجاہد خازن فضل کریم ناظم نشر و اشاعت۔ خان محمد سالار

(۳) حلقہ توحید نگر متصل جامع مسجد توحید چاکیواڑہ

حافظ محمد مراد امیر۔ محمد حسن نائب امیر۔ محمد رمضان ناظم اعلیٰ۔ قاری عبدالمنان ناظم۔ عبدالشکور میمن خازن۔ شیخ مقصود الرحمٰن سالار

(۴) حلقہ کھڈہ مولانا محمد صادقؒ روڈ

حاجی فدا حسین امیر۔ غلام محمد سرپازی نائب امیر، ابو حسین ناظم اعلیٰ۔ عبداللہ ناظم، علی محمد خازن۔ خالد عالیانی سالار

(۵) حلقہ کھڈہ متصل مسجد یوسف خلیفہ

یوسف الیاس امیر۔ عمر گوگانی نائب امیر — حاجی غلام محمد ناظم اعلیٰ۔ ابراہیم بکر ناظم۔ حاجی الیاس خازن حسین طالب سالار۔

(۶) حلقہ حاتم علی علوی روڈ نزد مسجد اقصیٰ

صدیق صالح محمد امیر۔ ابراہیم احمد نائب امیر۔ یوسف احمد ناظم اعلیٰ۔ عمر موسیٰ ناظم۔ محمد ہارون خازن علی محمد غلام سالار۔

(۷) حلقہ گیتی لین ہلٹن روڈ

حافظ محمد قاسم امیر۔ گل محمد نائب امیر۔ محمد یوسف کوچلا ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد انور خازن

صالح محمد — ناظم
محمد حسین — سالار

(۸) حلقہ بندری باڑہ کھڈہ

ابو ماسٹر امیر۔ محمد عثمان نائب امیر۔ محمد ہارون ناظم اعلیٰ۔ اکبر حاجی ایوب ناظم۔ قاسم عمر خازن اسحاق عثمان سالار۔

(۹) حلقہ منگھو پیر گرم چشمہ بستی یعقوب شاہ

سید یعقوب شاہ امیر۔ محمد شریف نائب امیر۔ محمد یوسف ناظم اعلیٰ۔ محمد ابراہیم ناظم۔ جمعہ خان خازن عبدالغنی سالار

(۱۰) حلقہ بنی دلالین حکیم فتح محمد سیوہانی روڈ

مولوی غلام نبی امیر۔ حافظ عبدالستار نائب امیر حافظ محمد شریف ناظم۔ عبدالحق خازن جالح محمد سالار

(۱۱) حلقہ صادو برلین کلاکوٹ

محمد انور امیر۔ ملا حمید نائب امیر۔ غلام نبی بلوچ ناظم اعلیٰ۔ عبدالکریم ناظم۔ دین محمد خازن بیگ محمد سالار

(۱۲) حلقہ حاجی انگارہ باڑہ کلاکوٹ

حافظ غلام محمد امیر۔ محمد بخش نائب امیر۔ یار محمد ناظم اعلیٰ۔ محمد صادق محمد عثمان خازن۔ نظام الدین سالار

(محمد رمضان ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
حمید منزل نزد غریب شاہ نیو کہارواڑہ روڈ
کراچی نمبر ۱)

جمال عبدالناصر کی پیدائش

بطل حریت السید جمال عبدالناصر کی وفات کے ٹھیک ایک سال بعد ہر فرد جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم کارکن ڈاکٹر دین محمد فریدی کے گھر بچہ پیدا ہوا۔ نومولود کا نام جمال عبدالناصر رکھا۔ جس اتفاق سے جمال عبدالناصر کی وفات کو پورا ایک سال ہوا۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو جمال عبدالناصر کا عزم و ہمت عطا کرے

جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں

حضرت دین پوری مدظلہ کا ارشاد گرامی

تمام متعلقین جماعت دین پور شریف کو فقیر اکثر جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کے لئے توجہ دلایا کرتا ہے۔ اب اس وقت جبکہ جمعیۃ کی تنظیم کا کام شروع ہے اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مدظلہ کی زیر قیادت ایک تنظیمی وفد پنجاب کے دورے پر روانہ ہے فقیر اپنے متوسلین سے خصوصاً اس وفد کے ساتھ بھرپور تعاون اور جمعیۃ کی تنظیم نو میں پوری توجہ اور دلچسپی کی درخواست کرتا ہے۔ جمعیۃ کے ساتھ تعاون وقت کا ایک اہم دینی اور سیاسی فریضہ ہے۔ جسے انجام دے کر فلاح دارین حاصل کریں۔

حسب ارشاد حضرت مولانا عبدالہادی صاحب مدظلہ

درگاہ دین پور شریف (خلیل احمد)

حکیم محمد عالم صاحب جاوید کو صدمہ

یہ خبر جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں میں انتہائی رنج و غم کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ محترم حکیم محمد عالم جاوید رکن شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے والد محترم جناب جمال الدین صاحب مورخہ ۱۰ ستمبر بروز پیر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم شہر کے قابل ترین طبیب تھے۔ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کے بانی تھے۔ صاف گوئی طرۂ امتیاز تھا ہزاروں افراد کے علاوہ معززین شہر اور مختلف سیاسی زعماء نے جنازہ میں شرکت کی۔ دعاگو ہوں کہ خداوند قدوس مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد شریف قریشی ناظم عمومی جمعیۃ ضلع ملتان)

— خانیوال۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری نشریات مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے۔ مولانا شمس الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ۔ پیر سید نیاز احمد شاہ گیلانی امیر جمعیۃ ضلع ملتان پر مشتمل وفد مکیم محمد عالم جاوید کے والد حکیم جمال الدین مرحوم کی تعزیت کے لئے ان کے مکان پر تشریف لایا۔ مرحوم کی دینی و ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے گہرے رنج و الم کا اظہار اور دعائے مغفرت کی۔

— جمعیۃ اتحاد النقراء کے جنرل سیکرٹری قاری محمد شریف قصوری نے بھی حکیم صاحب رحمہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار اور دعائے مغفرت کی ہے۔

بقیہ ۔ صراحات

لیکن ان تمام مطالبات اور دعووں کے باوجود وہ آج مشرقی پاکستان کی اس کابینہ میں غیر مشروط طور پر شریک ہوگئے ہیں جس کابینہ میں کالعدم عوامی لیگ کے دو ارکان ہیں۔ کرشک سرامک پارٹی کے سلیمان صاحب ہیں جو ۱۹۴۷ء کی قرارداد کے مطابق مشرقی پاکستان کو ایک علیحدہ ریاست کا الیکشن سے پہلے اور ۲۶۔ مارچ تک پرچار کرتے رہے ہیں اور سوشلزم کے زبردست حامی ہیں۔

گویا مسلمہ سابقہ علیحدگی پسندوں اور سوشلزم کے حامیوں کے ساتھ بغیر کسی شرط کے کابینہ میں ان کی شرکت سے نہ اسلام کو کوئی گزند پہنچتا ہے۔ نہ نظریہ پاکستان پر کوئی حرف آتا ہے، نہ ملک کی سالمیت پر کوئی آنچ آتی ہے۔

لیکن بہرحال عوام کو ہمیشہ کے لئے بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا۔ اسلام پسندوں کے اس دوہرے طرز عمل نے شکوک وشبہات کی ایک لہر دور کرادی۔

چنانچہ اس پر ہی قابو پانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ہم بازی کا آغاز شروع کر دیا اور خرسودہ الزامات کی گردان جاری کی جانے لگی۔

جمعیۃ علماء اسلام جس نے پہلے دن سے پاکستان کی ہر جماعت کے سامنے اشتراک کے لئے ۵ اسلامی نکات کی شرط رکھی ہوئی ہے۔ اور جس نے صوبہ سرحد و بلوچستان میں لادینیت و اشتراکیت کا سیاسی قبرستان بنادیا اور ہر جماعت کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ۵ اسلامی نکات کو قبول کرے۔ اس کے خلاف ان بخت زدہ عناصر کے پاس پچ کا تو کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ البتہ اپنے پیشہ ورانہ جھوٹ سے وہ حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

کتنی ڈھٹائی اور بے شرمی کی بات ہے کہ ایک طرف چند روزہ نمائشی اقتدار کی ہوس نے انہیں اس امر سے بے پروا کر دیا۔ کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ اشتراک کر رہے ہیں۔ جنہیں خود انہوں نے علیحدگی پسند تخریب کار اور نظریہ پاکستان و اسلام کا مخالف بنایا اور دوسری طرف جمعیۃ علماء اسلام کی ان مساعی کو جھوٹے الزامات کا نشانہ بنانے پر تل رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ نظریہ پاکستان کا تحفظ، اسلام کی بالادستی اور ملک کی سلامتی کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔

ایک اشتراک ان کا ہے کہ بغیر کسی شرط کے تمام عوامی لیگ کے ارکان اور سوشلزم و ۱۹۴۷ء کی قرارداد کے مبلغ گروہوں کے نمائندوں کے ساتھ اقتدار میں شرکت کی جارہی ہے، اور ایک اشتراک کا فارمولا جمعیۃ علماء اسلام کا ہے۔ جس میں دوسری پارٹیوں کو مرکز اور صوبوں میں اسلامی نظام کے نفاذ کا وعدہ کرنا پڑتا ہے پاکستان کی وحدت و سالمیت کا پابند ہونا پڑتا ہے، اور پالیسی کنٹرول کرنے کا اختیار اہل دین کو حوالے کرنا پڑتا ہے کیا اس واضح فرق کے باوجود کوئی یقین کر سکتا ہے کہ عناصر واقعی اسلام، نظریہ پاکستان اور ملک کی وحدت و سلامتی کے دعوے میں مخلص ہیں یا فی الحقیقت یہ ہی وہ عناصر ہیں۔ جن کی ان ناپسندیدہ حرکات کا جنازہ قوم وملت کو بھگتنا پڑتا ہے۔ اور یہ اب بھی ملک وملت کو انتشار کی راہ پر ڈالنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ عناصر ملک وملت کے ساتھ خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ اور اسلام دشمن و پاکستان دشمن طاقتوں کی تمام امیدیں ایسے ہی عناصر سے وابستہ ہیں۔ (کمال)

بقیہ ۔ کاروانِ جمعیۃ ڈیرہ غازیخاں میں

لکھ کر بھیجا کریں۔ انشاء اللہ میں آپ کی ہر طرح خدمت کروں گا۔ آپ مجھے صرف ہزارہ کا نمائندہ نہ سمجھیں بلکہ میں ملک بھر کے غریب عوام کا نمائندہ ہوں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے دروازے ہر وقت آپ کے لئے کھلے ہیں۔ مولانا کی تقریر سے جماعتی دوستوں، مزدوروں، کسانوں غریب عوام کے حوصلے بڑھ گئے۔ شہر کی فضا جو نام نہاد اسلام پسندوں کے غلط پروپیگنڈہ سے مختلف شبہات ووساوس کا شکار ہوگئی تھی۔ اس میں ایک عظیم انقلاب آگیا۔ اسلام زندہ باد اور جمعیۃ علماء اسلام اکابر جمعیۃ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ رات کے ڈیڑھ بجے تک جلسہ جاری رہا۔

علماء ڈیرہ غازیخاں زندہ باد

اے غریب علماء کرام! آپ ایسے غیرت مند اور بہادر علماء کرام اس ملک کے عوام کی آنکھ کا تارا ہیں۔ آپ ہی ہیں جو اس گئے گزرے دور میں اسلام کا درد رکھتے ہیں۔ کسی کو پیٹ کا لالچ اور کسی کو ذاتی وجاہت کا ذوق اور کسی کو کرسی کی فکر، مگر آپ کو صرف اور صرف اسلام کے نظام حیات کے نفاذ کی فکر ہے۔ وڈیروں کے ظلم، زمینداروں کی درندگی، نوکرشاہی کی دھونس آپ کے حوصلے پست نہیں کر سکتی۔ آپ کے مقصد کی بلندی کوہ ہمالہ کی بلندیوں سے بھی زیادہ ہے۔ آیئے! خدائے قدوس سے عہد کریں کہ مولانا ہیں شاہ شہیدؒ کا جذبہ شہادت شاہ ولی اللہ کا فکر، حضرت مدنیؒ کا تقویٰ اور جوش جہاد۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سا حوصلہ اور مولانا حفظ الرحمٰنؒ اور احمد سعیدؒ دہلوی سی ہمت اور حضرت لاہوریؒ سا خلوص عطا فرما۔ تاکہ ہم اس علم کو لیکر منزل کی آخری حدوں تک جا پہنچیں۔

آخر میں سردار غلام قاسم خاں صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن کی کوششوں اور جدوجہد سے یہ اجلاس کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

مولانا غلام محمد صاحب اور دیگر علماء کرام قابل تبریک وصد تحسین ہیں۔ جن کی محنت بارآور ثابت ہوئی، اور پھر سے اسلامی اقدار کے احیاء کے لئے عوام وخواص کے قلوب میں عظیم جذبہ پیدا کر دیا۔ زندہ باد۔

قرار دادیں

عوام کی طرف سے پرزور استدعا ہے کہ روجھان میں سنیما کو ختم کر کے اسلامی، عوامی اقدار کو ترجیح دیکر ہمارے مجروح قلوب کا اندمال کیا جائے۔

(۲) عرصہ دراز سے بگٹی اور مزاری کی جنگ جاری ہے۔ جس میں جان ومال کی تباہی ہورہی ہے۔ لہٰذا ضلعی حکام اس سلسلہ میں موثر قدم اٹھا کر امن وامان کی فضا بحال کریں۔

(۳) روجھان سے روڈ تک تین میل کچہ نکلنا پڑتا ہے جس کی پختگی کے لئے غالباً منظوری بھی ہو چکی ہے۔ مگر عملاً خاموشی ہے۔ لہٰذا متعلقہ افسران اس طرف توجہ دے کر عوام کو سفری سہولت میسر کریں۔

(۴) یہ کہ بعض پرائیویٹ بسوں کے روٹ کشمور تک ہیں۔ مگر وہ روجھان سے آگے نہیں جاتیں۔ جس سے دور افتادہ علاقہ والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا حکام بالا سے استدعا ہے کہ ٹرانسپورٹ کو اپنے اپنے روٹ کا پابند کیا جائے۔

(۵) لاریوں کے اڈہ کو پختہ کرنے کے لئے ذمہ دار افسران کو حکم کیا جائے۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ

کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں

ماہنامہ

منبر الاسلام

کا کراچی سے اجرا کیا جارہا ہے

پہلا شمارہ انشاء اللہ العزیز ماہ شعبان ۱۳۹۱ھ میں

شائع ہورہا ہے

یہ ماہنامہ پاکستان میں علماء حق کی ترجمانی، اسلامی نظام کی ترویج، نوجوان ذہن کی اصلاح وتربیت اور علمی تحقیقات، باطل قوتوں کے مقابلہ کے لئے اپنا اعلیٰ کردار ادا کرے گا۔

آپ خود اپنے احباب سمیت اس ماہنامہ کے سالانہ ممبر بنیں۔ تاکہ مندرجہ بالا مقاصد میں آپ بھی معاون ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سالانہ چندہ چھ روپے

فی پرچہ ۵۰ پیسے

مغربی پاکستان کے تمام شہروں میں ایجنسیاں مطلوب ہیں

اس ماہنامہ میں حصہ طلبا بھی ہوگا۔ جس کی نگرانی بحراللہ ہزاروی کریں گے۔

تمام آرڈر

اور رقوم اس پتہ پر ارسال کریں

حافظ محمد اسماعیل منبر الاسلام عیدگاہ شاہ ولی اللہ

روڈ کھڈہ کراچی

ماضی کی روشنی

احمد حسین کمال

گمراہ کن غلط فہمی

بعض حضرات نے محض معمولی سے مذہبی مناقشات اور گروہ بندی کے زیر اثر اور چند جزوی باتوں کا سہارا لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سید احمد شہیدؒ اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ نے جو تحریک جہاد شروع کی تھی، اس کا مقصد صرف سکھوں کی حکومت کو ختم کرنا تھا جنہوں نے مسلمان اکثریت کے اس علاقہ پر قبضہ جما کر اسلامی شعائر پر پابندی عائد کر دی تھی۔ اور مسلمانوں کے ساتھ نہایت توہین آمیز سلوک کرتے تھے۔

بعض لوگوں نے تو یہاں تک اپج دکھلائی ہے کہ یہ تحریک جہاد دراصل انگریزوں کے ایماء پر شروع کی گئی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح شمالی ہند کی مضبوط دیسی سکھ حکومت کمزور کر کے اس پر انگریزی تسلط قائم کر دیں۔

لیکن درحقیقت یہ دونوں ہی باتیں تاریخی حقائق و واقعات کے قطعی برعکس ہیں۔ اور محض مصلحت پسند یا متعصب ذہن کی پیداوار ہیں۔

سکھ حکومت پنجاب میں انگریزوں کی سب سے بڑی معاون تھی

بلاشبہ ان مجاہدین کی پہلی جنگ پنجاب اور شمالی ہند کی سکھ حکومت کے خلاف ہی شروع ہوئی تھی۔ لیکن اس کی وجہ بالکل واضح تھی کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت کے انگریزوں کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے۔ اور جب تک یہ حکومت ختم نہیں کی جاتی۔ شمالی سرحدوں سے ہندوستان کی طرف پیشقدمی ممکن ہی نہیں تھی۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سکھ حکومت کے ساتھ انگریزوں کی دوستی اور روابط کی شہادت میجر بارسو نے اپنی مشہور تاریخ میں دی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"انگریزوں نے سکھوں کو پڑھایا تھا کہ دارا جیسا کا مقابلہ کریں۔ اسی لئے مہاراجہ رنجیت سنگھ ہمیشہ انگریزوں سے ملے رہے اور شکر گذار رہے"۔

(تاریخ میجر بارسو جلد ۳ صفحہ ۲۴۵ طبع اول)

دوسری وجوہات

سکھ سرداروں نے اپنی عملداری میں مسلمانوں کے خلاف بدترین رویہ کا ثبوت دیا تھا۔

مسجدوں کی بے حرمتی کرتے تھے مسلمانوں کو اذان و نماز سے روکتے تھے مسلمان عورتوں کو زبردستی اٹھا کر لے جاتے اور اپنے گھروں میں ڈال لیتے تھے۔

ابھی تک یہ صورت حال انگریزوں کے مقبوضہ علاقوں یا مرہٹوں اور راجپوتوں کے زیر اثر خطوں میں رونما نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ ان علاقوں میں شفیعہ دور کا قانون شریعت نافذ تھا، اور مسلمان قاضی مرہٹہ ہندوؤں اور راجپوت ہندوؤں اور انگریزوں کے زیر تسلط علاقوں میں برقرار تھے اور کام کر رہے تھے۔ اگرچہ اقتدار اعلیٰ مسلمانوں کا نہیں تھا۔

ان حالات میں تحریک جہاد کے سربراہوں کے سامنے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ اپنی جد وجہد کا آغاز سکھ ریاست کے خلاف جہاد سے کریں۔

لیکن اس موقعہ پر بھی سید احمد شہیدؒ نے یہی کہا تھا کہ:۔

"سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے ہیں۔ اور اذان وغیرہ مذہبی فرائض ادا کرنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات سے باز آجائیں۔ تو ہمیں ان سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہوگی"

(سوانح احمدی از مولوی محمد جعفر صاحب)

ایک ناقابل تردید ثبوت

نیز دسمبر ۱۸۲۶ء میں لڑائی کے دوران جب سکھوں کی طرف سے سید صاحب کے نام یہ پیغام صلح آیا۔ کہ دریائے اباسین کے بیرونی کنارے کا سارا حصہ سید صاحب اپنے قبضہ میں رکھیں۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ اس علاقہ پر سید صاحب کا قبضہ تسلیم کر کے ان سے صلح کرنا چاہتے ہیں تو اس کے جواب میں بھی، مجاہدین کی طرف سے یہ کہا گیا کہ:۔

"ہماری غرض ملک گیری نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کے لئے مذہبی آزادی حاصل کرنا ہے"۔

دوسرا ثبوت

مجاہدین کی یہ پالیسی سید احمد شہیدؒ اور مولانا اسماعیل شہیدؒ کی شہادت کے بعد بھی جاری رہی۔ چنانچہ ۱۸۴۰ء میں بھی سردار گلاب سنگھ سے مجاہدین نے یہی کہا تھا کہ اگر وہ مسلم رعایا کو مکمل مذہبی آزادی دے دیں اور ان پر مظالم بند کر دیں تو ان کے علاقہ سے ہم کوئی تعرض نہیں کریں گے بلکہ ان کا جو علاقہ ہمارے قبضہ میں ہے۔ اسے بھی واپس کر دیں گے۔ لیکن سردار گلاب سنگھ نے یہ بات نہیں مانی درحقیقت انگریز یہ سمجھ رہے تھے کہ اس تحریک جہاد کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں اور ہندوؤں سب ہی نے اتفاق کر لیا ہے۔ اگر سکھ بھی متفق ہو گئے تو آگے چل کر یہ تحریک کامیاب ہوگی اور انگریزوں کو ہندوستان سے بھاگنا پڑے گا۔

اس لئے وہ درپردہ سکھ حکومت اور سکھ سرداروں کو مصالحت سے روک رہے تھے اور چاہتے تھے کہ یہ دونوں طاقتیں باہم ٹکراتی رہیں، تاآنکہ انگریز اپنی پوزیشن مضبوط بنالیں۔

بدقسمتی سے سرحد کے خوانین نے مجاہدین کے شاگرد بنا کیں اور تحریک جہاد سکھوں پر غلبہ حاصل نہیں کر سکی۔ تاہم سکھ اتنے کمزور ہو گئے کہ آگے چل کر انگریزوں کو ان سے مصالحت کی ضرورت نہیں رہی اور انہوں نے سکھ رجواڑوں پر یکے بعد دیگرے قبضہ جمانا شروع کر دیا۔

انگریزوں نے سردار گلاب سنگھ سے درپردہ سودا کیا کشمیر کا علاقہ اسے دیا اور پورے پنجاب پر خود قابض ہو گئے۔ اور ۱۸۴۵ میں انگریزی فوج لاہور میں مقیم ہو گئی لیکن سکھ حکومت کے خاتمہ کے باوجود انگریزی حکومت کے خلاف مجاہدین کی تحریک جاری رہی اور یہ تحریک ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کے ناکام ہو جانے کے باوجود جاری رہی۔

انگریزوں کے خلاف جہاد آزادی جاری رہا

انگریزوں نے ۱۸۶۴ء سے ۱۸۷۰ء تک اس تحریک جہاد کے خلاف سرحد کی طرف متعدد فوجی مہمات روانہ کیں، اور ہندوستان میں یکے بعد دیگرے اس دوران تحریک جہاد سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف سازش اور بغاوت کے پانچ مقدمات قائم کئے۔ ان مقدمات میں مامور صادق پور پٹنہ کے مولانا عبدالرحیم، مولانا یحییٰ علی اور مولانا احمد اللہ مشہور شخصیتیں ہیں، جنہیں پہلے سزائے موت کا حکم سنایا گیا اور پھر کالے پانی بھیج دیا گیا۔

علماء کی تحریک جہاد کا اثر کتنا قوی تھا اور برطانوی حکومت کے نزدیک اس کا خطرہ کیا اہمیت رکھتا تھا۔ اس کا اندازہ حکومت ہند کے سیکرٹری مسٹر لیلی کی رپورٹ کے ان جملوں سے کیا جا سکتا ہے کہ:۔

"اب اندیشہ ہے کہ کل مسلمان بہت جلد باغی ہو جائیں گے۔ جن میں ناراض مذہبی مجنون، جہلا اور تنگ نظری کی تعلیم پائے ہوئے علماء شامل ہوں گے جو حکومت سے ناراض ہیں اور مسلمانوں پر بے حد اثر رکھتے ہیں"۔

(مسلمانان ہند۔
از ڈاکٹر ہنٹر)

تاریخ کی شہادت اعظمیٰ

ان حقائق سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ علماء کی اس تحریک جہاد کا مقصد صرف یہ ہی نہیں تھا کہ سکھ حکومت کے خلاف جنگ کی جائے، یا نعوذ باللہ وہ انگریزوں کے ایماء پر سکھ حکومت کے خلاف جہاد پر نکلے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو سکھ حکومت کے خاتمہ کے بعد ان کا جہاد ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔ یا اگر یہ جہاد انگریزوں کے ایما پر کیا گیا تھا، تو انگریزی حکومت کے قیام کے بعد ان کو انعامات، خطابات اور جاگیریں ملنی چاہیئے تھیں۔

لیکن اس کے برعکس جہاد کی تحریک سکھ حکومت کے خاتمہ کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ اور ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد بھی انگریزی حکومت کے خلاف مجاہد صف آرا رہتے ہیں۔ جن کے خلاف انگریزی حکومت جنگی مہمات بھیجتی رہتی ہے۔ اور اندرون ملک ان مجاہدوں سے تعلقات کے شبہ میں سیکڑوں علماء و معزز مسلمانوں کو گرفتار کر کے بار بار سخت سزائیں دی جاتی ہیں لیکن یہ جہاد کسی نہ کسی صورت میں ۱۹۴۷ تک جاری رہا۔

چنانچہ یہ واقعات بجائے خود ہر قسم کے سوء ظن کی تردید کے لئے کافی ہیں۔ علماء کا مقصد پورے ملک کو انگریزوں کی گرفت سے آزاد کرانا تھا۔ اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے مسلمانوں کو پیش پیش لا کر انہیں پورے ہندوستان میں سربلند کر دینا چاہتے تھے۔

انگریزیت کے دلدادگان کا انداز فکر

ہندوستان میں ان مسلمان امراء، رؤسا، نوابان و نواب زادگان کا طرز فکر اور طرز سیاست کیا تھا۔ جن کو ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد انگریزی اقتدار کے ساتھ وفاداری کے صلے میں امارتیں، ریاستیں، جاگیریں اور رعائتیں و امتیازات اور خطابات ملے۔ اس کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جو آزادی کے بعد ان خاندانوں کے بعض پسماندگان نے تحریر کیں۔ بالخصوص میر ٹھلدار بارہہ کے خاندانی رئیس زادے نواب سرتاج خان کی کتاب نامۂ اعمال اور سر فیروز خاں نون کی خود نوشت سوانح وغیرہ وغیرہ۔

اول الذکر کتاب اس باب میں کافی معلومات بہم پہنچاتی ہے کہ یہ انگریز پرست و انگریز دوست طبقہ کس ڈگر پر چلتا تھا۔ اس کا سوچنے کا انداز کیا تھا۔ اس کی پسند و ناپسند کیا تھی۔ یہ اسلام کے سہارے اور مسلمان عوام کے نام سے کن باتوں کا انگریز سے خواہاں تھا۔ کن باتوں پر ہندوؤں سے مخاصمت کا اظہار کرتا تھا۔ اور خود اس کی زندگی کے شب و روز کے مشاغل کیا تھے؟

اس کی نظروں میں مسلمان علماء اور عوامی رہنماؤں کی کیا وقعت تھی۔ اور وہ کن باتوں کو ہوا دے کر مسلمانوں میں اپنی امارت، ریاست اور رسوخ کا بھرم رکھا کرتا تھا

مسلمانوں کی رہنمائی کے مدعی

یہ لوگ سر سے پیر تک انگریزیت میں غرق ہو کر اسلامیت اور مسلمان دوستی کے سب سے بڑے مدعی تھے۔

یہ بات چنداں قابل تعجب نہیں ہے کہ مسلمانوں میں اسلام کا نعرہ لگانے والے اسلام سے قطعی ناآشنا اور انگریزیت میں سرتاپا غرق افراد کیونکر کامیاب ہوئے۔ اور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کے بعد مسلمانوں کے بارے میں انگریز کی پالیسی کا بنیادی نقطہ یہ ہی تھا

انگریز کی پالیسی

انگریزوں نے مسلمانوں کی تاریخ بالخصوص ہندوستان میں مسلمانوں کی ہزار سالہ تاریخ کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد یہ پالیسی بنائی تھی۔ کہ مسلمان عوام کو اسلام کے نام پر ایسے افراد کی رہنمائی میں دے دیا جائے۔ جن پر انگریزی تہذیب و ثقافت کی مکمل چھاپ لگ چکی ہو۔ اور علماء دین کی رہنمایانہ قوت سے انہیں ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا جائے۔

عوامی تحریکوں سے نئی مسلمان لیڈرشپ کا بعد

انگریزوں نے ہندوستان میں علماء حق اور صوفیاء کی تاریخ میں یہ دیکھا تھا کہ ان کا دائرہ اثر غریب عوام تک زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ ہر موقعہ پر اس عوامی طاقت سے ہی کام لیتے ہیں۔ بنگال میں مولانا شریعت اللہ نثار علی ٹیٹو میاں اور دھودو میاں کی تحریکیں غریب مسلمان عوام کسانوں اور مزدوروں کے ذریعہ ہی برپا ہوئی تھیں مولانا اسماعیل شہیدؒ کی تحریک جہاد میں بھی مزدور پیشہ مسلمان عوام نے بہت زیادہ حصہ لیا تھا۔ انگریزوں کو معلوم تھا کہ ان کی فیکٹریوں میں کام کرنے والے مسلمان مزدور چھٹیاں لے کر اس تحریک جہاد میں شریک ہونے کے لئے گئے۔

ماضی کے ان واقعات اور تجربات کی روشنی میں ہی انہوں نے یہ پالیسی بنائی تھی کہ آئندہ مسلمانوں کی سیاست کی باگ ڈور صرف انگریزیت پسند مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو اور یہ صرف اسلام کے نام سے ہی ممکن تھا۔

انگریزوں کی وضع کردہ

نام نہاد اسلامی سیاست

چنانچہ شہروں کی میونسپل کمیٹیوں کی ممبریوں سے لیکر ڈسٹرکٹ کونسل کی ممبریوں تک کے مسائل کو ان انگریز دوست مسلمان رہنماؤں نے اسلام کے مسائل بنا ڈالا، حالانکہ قابل غور بات یہ ہے کہ جو ادارے پوری طرح انگریزوں کی ماتحتی میں تھے۔ ان کی ممبریاں اور انگریز کی نوکریاں اسلام کا مسئلہ کس طرح کہی جا سکتی تھیں۔

لیکن انگریز ان معاملات کو کفر و اسلام کی بحث بنا کر مسلمان عوام کے سامنے اس لئے لانا چاہتا تھا کہ آئندہ مسلمانوں کی سیاست میں یہ باتیں ہی اسلام کا مدار بن جائیں۔ اور ان معاملات کو اٹھانے والے ان کے قائد بنیں۔ اسلام کا تیرہ سو سال کا سیاسی نقطۂ نظر نابود ہو جائے اور علماء کی رہنمائی "مسلمان غیر ضروری بلکہ مضرت رساں سمجھے جانے لگ جائیں۔ حتیٰ کہ ایسا وقت آ جائے کہ علماء مسلمانوں کی آخری صف میں جا کر ہمیشہ کے لئے بیٹھ جائیں۔

۱۸۵۷ کے بعد سے ۱۹۴۰ تک جبکہ تحریک پاکستان شروع ہوئی، انگریز پرست مسلمانوں کی اسلام کے نام پر سیاست ان ممبریوں کے حصول کے اردگرد گھومتی رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے حقوق طلبی کی ان کی تمام جدوجہد اور ہندو کے ساتھ جنگ ان ممبریوں کی کمی بیشی کے مسئلہ پر رہی ہے۔ یا انگریزی حکومت میں چند اعلیٰ ملازمتوں کے مسئلہ پر رہی ہے۔

انگریزوں نے ہندو مسلم سیاست کا

نیا زاویہ بنایا

چونکہ انگریز نے ملک میں ایک نیا جاگیردارانہ زرعی نظام سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام اور برطانوی طرز کا عدالتی و قانونی نظام رائج کر دیا تھا جن میں انگریزوں کی ظاہر شدہ اعلیٰ حیثیت رکھنے والے اور انگریزی تعلیم حاصل کرنے والے مسلمان و ہندو ہی حصہ لے سکتے تھے۔ اس لئے ان اعلیٰ طبقوں کی سیاست ان ہی دائروں میں چکر کاٹتی رہی اور ان ہی دائروں میں ہندوؤں کا اونچا طبقہ اپنے لئے اور مسلمانوں کا اونچا طبقہ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ مفاد و رعایت حاصل کرنے کی تگ و دو و کشمکش میں لگا رہا۔

چنانچہ انگریزوں کے پورے دور میں ہندو سیاست اور مسلمان سیاست اس کا نام تھا۔

عوام کے مسائل سے صرف نظر

غریب عوام، کسانوں اور مزدوروں کے مسائل، بدحالی ناخواندگی اور پسماندگی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

اسلام کا نام لے کر میونسپل کمیٹیوں اور کونسل کی ممبریوں چند اعلیٰ ملازمتوں اور اس قسم کی باتوں کے لئے لڑائیاں لڑی جاتی رہیں۔

یہ ذہن ایسا بنا کہ آزادی کے بعد بھی مسلمانوں میں ہم ان ہی امور پر اسلام و کفر کی جنگ جاری ہے۔ اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خلاف آج بھی الیکشن اسی نعرہ پر لڑتا ہے۔

علماء اور جدید لیڈرشپ

کے مقاصد کا فرق

کہاں علماء کی ایک ہزار سالہ سیاست کا یہ مقصود کہ برصغیر ایک اسلامی مملکت میں تبدیل ہو جائے اور یہاں انگریز دوستوں کی سیاست کا یہ مقصود کہ کونسلوں میں چند زائد ممبریاں اور حقوق مل جائیں۔

اس کے باوجود علماء کو سیاست غیر اسلامی اور ان کی سیاست اسلامی ہے۔ شاید اسی موقعہ کیلئے کہا گیا ہے کہ ؎

(باقی صفحہ ۳۳ پر)

مشرق وسطیٰ اور جمعیۃ علماء اسلام

(از جناب ــــ محمد اشفاق خان صاحب)

پہلی عالمی شہرت

پیغمبر انسانیت اور رسول خالق کون و مکان، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور ظہور جسمانی کے لئے منتخب کردہ خطہ ارضی اور اس کے اردگرد ہزاروں بلکہ لاکھوں مربع میل کا پھیلا ہوا رقبہ کروڑوں عربی بولنے والے انسانوں کی سرزمین حجاز و عرب، جو آج مصر، شام، لیبیا، سوڈان، الجزائر، عراق، سعودی عرب، مراکش، تیونس، اردن، فلسطین، یمن، جنوبی و شمالی قطر، دوبئی، کویت اور خلیج فارس کی دیگر ریاستوں کی شکل میں بٹا ہوا ہے۔ آج سے تیرہ سو برس قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے باعث دنیائے انسانیت کے لئے قدسی صفات، کریمانہ اخلاق، روحانی تعلیمات، اقدار انسانیت کی پرورش اور عدل و انصاف کے اعمال حسنہ اور کارہائے نمایاں کی عملی شکلوں کی دید و شنید کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہوا۔ ساری دنیائے تہذیب و تمدن اس خطہ عربی کی طرف متوجہ ہوئی اور علم و عمل کی روشنی سے مستنیر ہوئی۔ رسول کریم کا پیغام انسانیت پرور ساری دنیا میں پھیلا، اس دور کی مادی ساز و سامان کی علمبردار قوتیں قیصر و کسریٰ اور رومی تہذیب و تمدن کی چمک دمک اس کے سامنے ماند پڑ گئی اور بعد انسانی سرنگوں ہوئی۔ یہ شرق اوسط کی پہلی عالمی شہرت تھی۔

رسول اللہ کے اس پیغام اور دعوت کے بعد آپ کے اصحاب کرام نے خطۂ عرب کے اس اتحاد و شہرہ اور دعوت اسلام کے اس اجلال عالمی کو ایک عرصہ تک چار چاند لگائے رکھا، مگر بعد کو تاریخ کے ناگزیر تشیب فراز اور ارتقاء مادی و سماجی عوامل کے باعث اور قیصر و کسریٰ کی ہلاکت و فلاکت کے بعد بدقسمتی سے خلفاء اسلام کا دور سلاطین اسلام سے تدریجاً اور غیر محسوس انداز میں بدلتا گیا۔ دیکھنے اور سمجھنے والی آنکھیں دیکھتی اور ٹوکتی رہیں۔ مگر مادی اور ظاہری جاہ و جلال کے تقاضے غالب آتے رہے اور خطہ عرب انتشار و خلفشار کا شکار ہو کر مختلف بادشاہتوں اور ریاستوں کی صورت میں بیرونی تقسیم میں بٹ گیا۔ اور اس طرح وہ خصوصیت جو پوری دنیا کی حکومتوں، بادشاہتوں اور ریاستوں میں اسے نعمت نبوی کے باعث حاصل ہوئی تھی، ختم ہو گئی۔ اور وہ کشش جس نے پوری دنیا کو اس طرف متوجہ کیا تھا، باقی نہ رہی۔ نتیجۃً عالمی سطح پر اس کی شہرت کا غلغلہ بھی اس سطح سے عام نہ رہا۔

دوسری عالمی شہرت

شرق اوسط کا عالمی شہرت کا دور اور دور اصل آج کا دور ہے۔ آج کی بڑی عالمی طاقتیں امریکہ، سوویت یونین، مغربی جرمنی، فرانس، برطانیہ اور چین سے پوچھئے کہ شرق اوسط کو آج عالمی امن کے مسئلے میں اور تیل کی فراوانی کے باب میں کیا مقام حاصل ہے۔ قسام ازل نے پہلے دور میں اسے روحانی اور اخلاقی قدروں کا عالمی سرچشمہ بنایا۔ اور اب اسے مادی و معدنی دولت کی دنیا میں تیل کا عالمی سرچشمہ ٹھہرایا۔ وہ تیل جس کے باعث یورپ و امریکہ اور دنیا بھر کی ستر بہتر فیصدی صنعتی، زرعی تجارتی اور فوجی ترقی کا انحصار اور اس طرح سیاسی برتری کا دارومدار ہے۔ شرق اوسط کا وہ تیل جس کی بدولت فرانس جرمنی اور برطانیہ نے دنیا بھر کو اپنا غلام بنایا۔ اور اب امریکہ ایک عالمی سامراج اور استعمار کا روپ دھارے ہوئے ہے۔ بدقسمتی سے عرب سلاطین، شیوخ اور امراء کے لئے کسی خاص اہمیت کا حامل نہ تھا۔ وہ اسے کوڑیوں کے مول غیر عرب طاقتوں کے ہاتھ فروخت کرتے رہے اور اس طرح پوری اقوام کو خطہ عرب میں اپنے تجارتی مفادات قائم کرنے میں بے پناہ سہولت و رعایت حاصل ہوئی۔ مغربی اقوام کی تجارت کے ساتھ ساتھ، ساتھ ان کی تہذیب و ثقافت نے بھی عرب کلچر و تمدن پر تریب قریب اسلامی کلچر و تمدن تھا، شدید مقابلہ بلکہ غلبہ پا کیا

عرب اور غیر عرب

ایک طویل مدت کے بعد ۱۹۵۶ء میں عربوں کی خود اختیاری، خود اعتمادی، خودداری اور خود نگری نے صدر ناصر مرحوم کی قیادت میں اپنا لوہا منوایا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب فرانس، برطانیہ، مغربی جرمنی اور اسرائیل نے مل کر مصر پر حملہ کیا اور سوویت یونین کی حمایت اور پوری ترقی پذیر اور استعمار دشمن دنیا عربوں کے حق میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ امریکہ نے اس جنگ میں نیم دلی کا مظاہرہ اپنے مخصوص مفادات کے باعث کیا۔ وہ چاہتا تھا کہ تیل پر فرانس اور برطانیہ و دیگر ممالک کا اجارہ ختم ہو جائے اور بعد کو وہ خود اس پر پوری طرح قابض ہو جائے گا۔ اسرائیل کی صورت میں ایک سرنگ پہلے ہی سے امریکہ کے مفادات کے لئے کافی، شافی تھی۔ یہ جنگ تیل کے سرچشموں اور آبی وسائل سویز و عقبہ پر عربوں کی خود اختیاری کی جنگ تھی۔ بقول صدر ناصر مرحوم عرب اتحاد اور غیر عرب استعماری طاقتوں سے عربوں کی آزادی کی تحریک اگرچہ بہت پہلے سے عربوں میں موجود تھی۔ مگر اس قابل نہ ہوئی تھی۔ کہ استعمار سے ٹکر لے سکے۔ یہ اعزاز مرحوم صدر ناصر کے حصے میں آیا کہ انہوں نے ان برسوں کی سلگتی چنگاریوں کو جمع کیا۔ منظم کیا اور نہایت حوصلہ اور بامردی سے اسے شعلہ بنایا۔ اور استعمار کے خرمن استحصال میں پہلی چنگاری پھینکی۔ نہر سویز قومی ملکیت میں لے لی گئی اور بیشتر تیل کمپنیاں عرب مفادات کے تابع بنا دی گئیں۔

یہ پہلی حوصلہ مندانہ فتح تھی۔ جس نے اردگرد کے عرب ممالک میں ایک عزم اور ولولہ تازہ بخشا۔ صدر ناصر مرحوم نے ممالک عربیہ کی موجودہ حدود و قیود سے ماورا پورے عالم عرب کی بنیاد پر اپنی تحریک کو منظم کیا۔ اس سلسلے میں اپنوں اور دشمنوں دونوں نے مل کر کیا کیا سب و ستم کیا۔ اور کفر و الحاد کے کیسے کیسے فتوے ان کے خلاف دیئے گئے۔ یہ ایک المناک داستان اور مظلومیت کا ایک ورق رنگین ہے۔ جو قیامت میں صدر ناصر کے لئے سرخروئی اور مخالفین کے لئے ذلت و رسوائی کا باعث ہوگا۔

عرب اتحاد کی تحریک

عرب حریت پرستوں اور عرب اتحاد کے علمبرداروں کا یہ موقف آج دنیا سے اپنی سچائی منوا چکا ہے کہ عرب اتحاد کی تحریک کی کامیابی ہی در اصل عالم اسلام کے اتحاد کی ضمانت ہو سکتی ہے۔ عرب اگر خود نگر و خود مختار ہونگے تو باقی عالم اسلام میں زبردست سہارا ثابت ہونگے عرب جو نوے فیصد مسلمان آبادی پر مشتمل اور متعدد ناموں سے منسوب ممالک میں منقسم ہیں۔ اسلام اور لسانی وحدت کے باعث زیادہ آسانی سے متحد ہو سکتے ہیں۔ جبکہ یہ خصائص دوسرے اسلامی ممالک میں مفقود ہیں۔ عربوں میں سے اگر مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات کو نفی کر دی جائے۔ تو عرب تمدن و ثقافت اپنے اصل روپ میں جلوہ گر ہوگی۔ جو بیشتر اسلامی تہذیب ہوگی۔ عربوں کے تیل اور دیگر ذرائع اور وسائل پر اگر غیر عربوں کی بجائے عربی ملکیت قائم ہو جائے تو یہ عربوں کی مادی آسودگی اور غیر عرب طاقتوں کی احتیاج سے نجات ہوگی اور عالم عرب دنیا میں ایک ایسے طاقتور بلاک کی صورت میں ایک نمایاں مقام کا حامل ہوگا۔ جسے دنیا کی بڑی سے بڑی ایٹمی طاقتیں بھی نظر انداز نہیں کر سکیں گی۔ عرب اپنے اس پروگرام پر کامیابی سے گامزن ہیں۔

سامراج دشمن رویہ

عربوں کی اس تحریک کا لازمی اور اصل سامراج دشمنی کی راہ پر گامزن ہونے میں ہے۔ یہی سامراج دشمنی ہے جو عربوں کو سامراجی مفادات اکھاڑ پھینکنے اور اس کی جگہ عرب مفادات کو تقویت دینے میں آگے بڑھا رہی ہے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ دنیا بھر کی سامراج دشمن طاقتوں سے ناطہ جوڑیں۔ اور دنیا بھر کی سامراج دوست طاقتوں سے ناطہ توڑیں۔ عربوں کی یہی وہ ضرورت ہے جس نے

انہیں سوویت یونین کی طرف ہاتھ بڑھانے اور ضروری امداد حاصل کرنے کی طرف مائل کیا۔ دوسری جانب داخلی طور پر عربوں میں شاہی مفادات سے بھی ضروری تصادم کی صورت پیدا ہوئی۔ کیونکہ شہنشاہوں اور شیوخ کے مفادات آج بھی تیل کی وہی پرانی اور فرسودہ طرز فروخت کے باعث امریکہ اور دوسری سرمایہ دار دنیا سے وابستہ ہیں۔ شاہوں اور عرب عوام کی اس جدوجہد میں شاہوں کی تعداد گھٹ رہی ہے اور عربوں کی متحدہ جدوجہد کامیابی سے آگے بڑھ رہی ہے شاہ کمزور اور عرب عوام روز بروز مضبوط اور منظم ہو رہے ہیں۔ عرب شاہوں کی مختصر ٹولی اپنے ڈوبتے ہوئے اقتدار اور مفادات کو بچانے کے لئے سوویت یونین کے نظریہ سوشلزم کو نشانہ بنانے کے لئے اسلام کا نام لیتی ہیں اور اس طرح وہ اس کشمکش میں سوویت یونین مخالف کیمپ امریکہ برطانیہ اور دیگر سرمایہ دار دنیا کی امداد و اعانت حاصل کر کے عربوں کو دوبارہ غلام بنانے کی طرف لے جاتی ہے۔ اور یہیں صدر ناصر کی تحریک جو عربوں کی سچی آزادی کی تحریک ہے اس کا راستہ روکے کھڑی ہے۔ اور اس تحریک سے ٹکرانے والی ہر عرب اور غیر عرب شہنشاہیت دم توڑ دیتی ہے۔

کمیونسٹوں سے تصادم

عرب اتحاد اور عرب خود اختیاری کی تحریک اپنے ممتاز خصائص میں سرفہرست سامراج دشمن تحریک ہے۔ وہاں یہ کمیونزم کا راستہ بھی روکے کھڑی ہے اور یوں عرب تمدن و ثقافت اور عربوں کی اسلامی، روحانی اور اخلاقی اقدار کی حفاظت کی ضامن ہے۔ وہ بنیادی طور پر غیر عرب تمدن و معاشرت کے غلبہ کے خلاف ہے۔ عرب حریت پسندوں کے مرکز مصر میں اور اس کے زیر اثر دیگر ممالک میں کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ ساتھ مرزائی تحریک خلاف قانون ہے کمیونسٹ رہنماؤں کے ایثار و قربانی سے بھرپور عرب اتحاد کی تحریک میں عملی معاونت کے باوجود جہاں کہیں کمیونسٹ آج کے دور کے تقاضے اور سامراج کی شرق اوسط میں گہری چالوں سے صرف نظر کر کے اپنا غلبہ و اختیار قائم کرنے کے لئے اگر عرب قوم پرستوں پر حملہ کرتے ہیں تو عرب قوم پرست نہ صرف انہیں ناکام بنا دیتے ہیں بلکہ اپنی عوام میں مقبولیت کا ثبوت بھی فراہم کر دیتے ہیں۔ اور اس کی پاداش میں کمیونسٹوں کو شدید اور سنگین سزاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دراصل یہ عرب عوام میں کمیونسٹوں کی غیر مقبولیت اور عرب قوم پرستوں کی مقبولیت کا سبب ہے۔ اگر آج عرب عوام کی تحریک کی قیادت کمیونسٹوں کے ہاتھوں میں آ جائے، تو مٹھی بھر شاہ سامراجی طاقتوں کی مدد سے عربوں کو تیزی سے دوبارہ غلام بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ بات دنیائے عرب اور دنیائے غیر عرب کے کمیونسٹ رہنماؤں کو جتنی جلد سمجھ آ جائے اسی قدر اچھا ہے۔ دنیائے کمیونزم جب تک فکری اور عملی شکلوں میں سرکاری طور پر دنیائے اسلام کو یہ باور نہیں کرا دیتی کہ اس کی جنگ سرمایہ داری لوٹ کھسوٹ کے خلاف ہے۔ اور وہ عالمی طور پر اور قوموں کی سطح پر دنیائے انسانیت کو استحصال، غلامی، غربت، جہالت اور بے چارگی سے نجات دلا رہی ہے۔ اور یہ جنگ کسی صورت میں بھی اور کہیں بھی اسلام کی انسانیت پرور تعلیمات کے خلاف نہیں اس وقت تک مسلم سامراج دشمن طاقتوں کا بھی اس سے یک گونہ تصادم ناگزیر رہے گا۔ اور یہی وہ خطرناک موڑ ہے جہاں سے سامراج دوست طاقتیں، سامراج دشمن طاقتوں میں ایک عارضی اور عبوری تفاوت و خلیج کو ایک وسیع اور دائمی خلیج میں بدل دینے کے لئے کوشاں رہتی ہیں کیونکہ اب وہ عوامی طاقتوں کو نہ گمراہ کر سکتی ہیں اور نہ ہی اپنے مفادات کو شاہوں اور اپنے ایجنٹوں کی صورت میں براہ راست بچا سکتی ہیں۔ بیشتر مسلم ملکوں اور عرب ملکوں کی آزادی کی تحریکوں نے بالخصوص یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اسلام پر یقین کے ساتھ ساتھ سامراج دشمن طاقتیں ہیں اور سامراج کی بیخ کنی میں ثابت قدمی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام

اس طویل پس منظر کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی سامراج دشمنی اور عوام دوستی کی تحریکوں میں دلچسپی پر ذرا ایک نظر ڈالئے۔ اس پس منظر کے بغیر جمعیۃ علماء اسلام کے موقف اور اس کی عملی سیاست کو سمجھنا ذرا دشوار ہے اس لئے قارئین کے سامنے شرق اوسط کی عالمی شہرت کے دو نمایاں اور منفرد ادوار اور اس میں ابھرتی ہوئی عرب اتحاد و عرب اجتماعیت کی تحریک کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا گیا۔ پہلا دور خالصتاً روحانی الوہی اور وحی کے ذریعہ شرق اوسط کے مرجع خلائق بن کر اسلام کی نمود کا بنیادی دور ہے۔ دوسرا دور وحی کا سلسلہ منقطع ہونے اور نبی آخر الزماں کے ظہور کے بعد رسالت و نبوت کے اختتام حتمی و قطعی کے بعد شرق اوسط کا دنیاوی دولتوں میں سے تیل کی معدنی دولت کے ذریعے مرجع خلائق ٹھہرنا ہے اور اس دور میں غیر ملکی ہر قسم کے اثر و نفوذ کی نفی کر کے عرب تہذیب و تمدن کو جاگر کرنا عربوں کو اپنی بنیادی خصوصیات میں خود نگر و خود دار بنانا دراصل عربوں کی کھوئی ہوئی عظمت و حشمت کو پانا ہے عربوں کی آزادی اور خود مختاری دراصل بہت حد تک اسلام کی شوکت و عظمت کا باعث ہے۔ کیونکہ عربوں نے پہلی دفعہ دنیائے انسانیت میں شہرت و عظمت اسلام کے باعث پائی۔ اور یہی شہرت و تعارف ایک وسیع پیمانے پر دنیا میں آج بھی عرب اور اسلام کی لازم و ملزوم حیثیت میں موجود ہے۔ لہٰذا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی نمود بھی یہیں سے ممکن ہے۔ اور اس کے لئے عربوں کا وقار، عربوں کا استحکام اور عربوں کا طاقتور ہونا ایک بنیادی بات ہے اور یہ مقاصد عرب اتحاد کے ذریعے سامراج سے گلو خلاصی میں مضمر ہیں۔ یہ بات صدر ناصر مرحوم سے قبل متعدد عرب اور ایشیا، افریقہ اور برصغیر پاک و ہند کے بیشتر نامور علماء اور دانشوروں نے محسوس کی۔ مگر اسے ایک حقیقت ثابتہ بنانے میں صدر ناصر مرحوم اور ان کے رفقاء نے جس پامردی سے اپنی جانیں کھپائیں وہ سنہری حروف میں لکھے جانے والے کارنامے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں یہ حقیقت سب سے پہلے نامور ان علماء دیوبند نے اجاگر کی۔ اور انتہائی نامساعد حالات میں صدر ناصر مرحوم اور عربوں کی سامراج کے خلاف جدوجہد کی اخلاقی، فکری اور سیاسی امداد و حمایت کی۔ برصغیر پاک و ہند میں آزادی کے بعد بھی امریکی سامراج کی گرفت سخت تھی۔ لہٰذا اسلام کے نام پر عربوں کی شدید مخالفتوں کا سامان سامراج کی شہ پر کھڑا کیا جاتا رہا۔ اور عربوں کے خلاف نفرت اور حقارت کی آگ بھڑکائی جاتی رہی۔ نتیجتہً عربوں کی عوامی حکومتیں جو سامراج دشمن تھیں۔ ہماری مسلم حکومتوں کو سامراج دوست سمجھ کر درخور اعتنا نہ سمجھتی رہیں اور عربوں کی اس حقیقت پسندی کا بھی خوب خوب ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا رہا۔ اور متحدہ عرب جمہوریہ اور شام و عراق کو مسلم ممالک کا دشمن ٹھہرایا جاتا رہا اور یوں عربوں کے خلاف مسلم حکومتوں کے عوام میں سامراجی خوب گل کھلاتے رہے۔ ہمارے مسلم ممالک کے نام نہاد علماء عربوں کی عوامی طاقتوں کے خلاف شاہوں اور شیوخ سے دوستانہ تعلقات بڑھاتے رہے اور سامراجی ریشہ دوانیوں کے اہم ستون بنے رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ملک میں اس صورت حال کے خلاف سب سے پہلے اور زبردست نوٹس لیا ہے۔ ۱۹۶۷ء کے بعد سے ترجمان اسلام کے صفحات پر ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کے قلم نے شرق اوسط کے ملکوں کے سیاسی پیچیدہ اور سامراجی سازشوں کو کھول کھول کر بیان کیا۔ تاریخی حقائق و انکشاف کئے اور ان چہروں سے پردہ ہٹا دیا۔ جو اسلام کے نام سے سامراج دشمن عرب طاقتوں کے خلاف مسلمان ملکوں میں مورچہ لگائے ہوئے تھے۔ جمعیۃ کے قائدین حضرت درخواستی صاحب مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی صاحب نے اس اہم حقیقت کی طرف پاکستان کے مسلمانوں کو متوجہ کیا، جمعیۃ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس نے وقت کی اس ضرورت کو جو پہلے سے بھی اس کی نظر میں تھی، زیادہ زور سے پورا کرنے کی ٹھانی، اور محدود وسائل اور سرکاری مراعات سے محرومی بلکہ اکثر رکاوٹوں کے باعث، عرب عوامی حکومتوں اور عرب عوام سے براہ راست ملاقات کرنے اور پاکستان کے عوام کے جذبات کی صحیح عکاسی کرنے کا فریضہ کامیابی سے انجام دیا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب نے مصر و لیبیا کے دورے کئے۔ صدر ناصر مرحوم سے ملاقاتیں کیں اور پاکستان کے عوام کی سامراج دشمن جدوجہد اور جمعیۃ علماء اسلام کے سیاسی دوٹوک موقف کی وضاحت اور صراحت کی۔ اور سعودی عرب، اردن، اور کویت وغیرہ میں سامراج دوست نام نہاد علماء کے کھوکھلا اور مسخ کو بے نقاب کیا۔ علماء دیوبند اور پاکستان کے علماء حق کی سامراج دشمنی کی زندہ تاریخ کے اوراق صدر ناصر مرحوم کے سامنے پلٹے۔ اور یوں عرب تحریکوں کے مرکز مصر و لیبیا میں پاکستان کے تیرہ کروڑ مسلمانوں کا صحیح تعارف ہوا اور ان حکومتوں کے ساتھ ساتھ بیشتر سامراج دشمن عرب

(باقی صفحہ ۳۵ پر)

مشرقی پاکستان کے علماء و طلباء میدانِ عمل میں

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں پر شرپسندوں کے تشدد کی المناک داستان

تاثرات

مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے
ناظم نشریات و اطلاعات مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

مرشدی و مولائی حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب دامت برکاتہم نائب امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے سیکرٹری اطلاعات و نشریات مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام پر مشتمل ایک وفد نے ۲ر ستمبر سے ۸ر ستمبر تک مشرقی پاکستان کا دورہ کیا۔ وفد کی کارگذاری اور تاثرات پر مشتمل رپورٹ جو مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے دو نشستوں میں قلمبند کرائی ہے۔ قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ (از قلم زاہد الراشدی خطیب جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ)

کارگذاری

۲ر ستمبر۔ ۲ر ستمبر کو صبح ڈھاکہ ایئرپورٹ پر طیارہ سے اترے۔ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے ناظم عمومی مولانا عبدالجبار صاحب مولانا عبدالشاکر صاحب اور دیگر حضرات نے خیر مقدم کیا۔ ایئرپورٹ سے خواجہ انیس اللہ صاحب کی رہائش گاہ "احسن منزل" پہنچے۔ یہ وہ مبارک منزل ہے۔ جہاں شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ اور حکیم الامت حضرت تھانویؒ قیام فرمایا کرتے تھے۔ دن بھر معززین شہر کے وفود سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ عصر کی نماز کے بعد امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب مدظلہ کی عیادت کے لئے ان کی قیامگاہ پر حاضری دی۔ عشاء کے بعد بھی کارکنوں اور معززین سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

۳ر ستمبر۔ کو حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے نواب باڑی کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی۔ مغرب کے بعد مولانا عبدالحکیم صاحب نے درس کلام پاک دیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں رنگ و نسل کے فتنوں پر مفصل گفتگو فرمائی۔ عشاء کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

۴ر ستمبر۔ صبح مدرسہ اشرف العلوم میں مولانا عبدالحکیم صاحب نے اساتذہ و طلباء سے خطاب کیا۔ اکابر علماء دیوبند کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور اسلاف کے مشن کو زندہ رکھنے کی تلقین کی۔ ظہر کی نماز کے بعد احسن منزل میں کارکنوں کا عمومی اجتماع ہوا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے ملکی حالات اور جمعیۃ کے موقف پر وضاحت سے خطاب فرمایا۔

عصر کی نماز کے بعد مولانا بذل الرحمٰن صاحب کی دعوت پر مدرسہ امداد العلوم میں حاضر ہوئے۔ ارکان وفد کے علاوہ مولانا شمس الدین قاسمی، خواجہ انیس اللہ صاحب اور دیگر رفقاء جمعیۃ بھی ہمراہ تھے۔ مدرسہ کے اجاب نے استقبالیہ تقریب کا اہتمام کر رکھا تھا۔ اس موقع پر مولانا عبدالحکیم صاحب نے دینی و سیاسی فتنوں کی نشاندہی پر گفتگو کی۔ مغرب کے بعد ہیڈ کوارٹر واپسی ہوئی اور رات ۱۲ بجے تک مختلف وفود سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

۵ر ستمبر۔ صبح ۹½ بجے محمود خاں چوہدری آئی جی پولیس سے ملاقات ہوئی۔ مولانا شمس الدین قاسمی بھی ہمراہ تھے چوہدری صاحب شریف النفس اور خوددستم کے انسان ہیں ان سے ایک گھنٹہ کی ملاقات میں صوبہ کے مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اور مولانا شمس الدین قاسمی کا تعارف بھی کرایا گیا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے آئی جی صاحب کو پیشکش کی کہ اگر امن و امان کی بحالی کے لئے رضاکار فورس کے سلسلہ میں بھرتی کی ضرورت ہو، تو جمعیۃ علماء اسلام ۱۰۰۰۰ رضاکار پیش کرے گی۔ آئی جی صاحب نے اس پیشکش کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جب ضرورت پڑے گی۔ آپ سے اس بارہ میں کہا جائے گا۔

اس کے بعد جامعہ مدنیہ گئے۔ یہ مدرسہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام شیخ العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں قائم ہے۔ وہاں طلبہ اساتذہ کارکنوں اور دیگر معززین شہر پر مشتمل ایک اجتماع مولانا عبدالحکیم صاحب نے خطاب کیا اور دینی مدارس کی اہمیت تحریک آزادی میں مدارس کے روشن کردار اور علاقائی و صوبائی فتنوں سے بچنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ۵ بجے شام خواجہ محمد مشرف صاحب کی کوٹھی پر مستورات کا اجتماع تھا جس سے مولانا عبدالحکیم صاحب نے خطاب فرمایا۔ رات کو صوبہ کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے کارکنوں سے ملاقات ہوئی اور ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

۶ر ستمبر۔ نماز فجر کے بعد جامعہ مدنیہ میں شہدائے ستمبر ۶۵ء کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی تقریب میں شریک ہوئے۔ ۱۰ بجے حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر فرما کر درس قرآن پاک کا افتتاح کیا بعد میں مولانا عبدالحکیم صاحب نے علم کی ضرورت اور علماء کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ ۱½ بجے امپائر ہوٹل میں مولانا عبدالحکیم صاحب نے اخباری نمائندوں کو لنچ دیا۔ اور پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ظہر اور عشاء کے بعد کارکنوں سے ملاقاتیں حسب معمول ہوتی رہیں۔

۷ر ستمبر۔ مشرقی پاکستان کے معمر سیاستدان جناب نورالامین سے ملاقات اور صوبہ کی صورت حال پر تبادلہ خیالات کیا۔ ظہر کے بعد احسن منزل نواب باڑی میں جمعیۃ کا اجلاس ہوا۔ تنظیمی امور نئی ممبر سازی، مجاہد فورس میں عوام کی بھرتی اور امن و امان کی بحالی میں انتظامیہ کا ہاتھ بٹانے کے سلسلے میں غور کیا گیا، اور متعدد فیصلے طے پائے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے اجلاس میں شرکت کی۔

۸ر ستمبر۔ سفر کی تیاری کے ساتھ ساتھ مختلف وفود سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ صبح خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کے ہاں ناشتہ کی دعوت میں شریک ہوئے۔ ½ ۱۰ بجے گورنر مشرقی پاکستان جناب ڈاکٹر اے۔ ایم مالک سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب، مولانا شمس الدین صاحب قاسمی اور حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ بھی ہمراہ تھے۔ وفد نے اپنے تاثرات اور تجاویز گورنر کو پیش کیں۔ آپ نے بڑی ہمدردی اور توجہ سے ساری باتیں سنیں اور تجاویز پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد خواجہ محمد اشرف صاحب کے ہاں ظہرانہ میں شرکت کی اور پھر ایئرپورٹ پہنچے۔ وفد کی طرف سے منع کرنے کے باوجود کثیر تعداد میں ایئرپورٹ پر آئے۔ اور پرنم آنکھوں سے وفد کو الوداع کیا۔ کراچی پہنچے اطلاع کی جا چکی تھی بسندھ صوبائی جمعیۃ کے ناظم عمومی مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت مولانا بنوری مدظلہ کے نمائندہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب بھائی مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کے مفتی احمد الرحمٰن صاحب۔ حافظ محمد سعید صاحب، حاجی محمد سلیم صاحب اور دیگر حضرات نے ایئرپورٹ پر خیر مقدم کیا۔ دعا اور ملاقاتوں سے فارغ ہو کر مدرسہ عربیہ پہنچے۔

۹ر ستمبر کو صبح پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ کارکنوں سے ملاقاتیں ہوئیں اور پونے تین بجے بذریعہ طیارہ لاہور روانہ ہو گئے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ لاہور میں اتر گئے اور مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی روانہ ہو گئے

(باقی اگلے صفحہ پر)

تاثرات

سیلاب نے اس وقت مشرقی پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ہوائی جہاز سے جس طرف نگاہ پڑتی پانی ہی پانی دکھائی دیتا۔ ڈھاکہ شہر بھی نصف کے قریب سیلاب کی زد میں ہے۔ ہم نے مختلف سواریوں پر سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اور سیلاب زدگان کو جمعیۃ کی طرف سے حتی المقدور مالی امداد بھی دی۔ سیلاب کی اس صورت حال سے بھارتی مداخلت کار، ملک میں بسنے والے ہندو، جیلوں سے بھاگے ہوئے اخلاقی قیدی، سابقہ عوامی لیگ کے رضاکار اور کمیونسٹ تخریب کار ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور جہاں سیلاب کی وجہ سے انتظامیہ پوری طرح مؤثر نہیں۔ وہاں ان کی تخریبی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور وہ تخریبی کارروائیوں کے علاوہ دیہات میں افواج پاکستان کے خلاف طرح طرح کی منافرت پھیلاتے رہتے ہیں۔ ہم نے اس صورت حال کے تدارک کے لئے پریس کے ذریعہ اور گورنر ملک سے ملاقات کے وقت بھی یہ تجویز پیش کی کہ تخریب کاروں کا مقابلہ کرنے والے مخلص دیہاتی عوام کو مسلح کیا جائے۔ اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کی جائیں کہ وہ آسانی سے تخریب کاروں کی مدد کو سرگرمیوں کی روک تھام کر سکیں اور پولیس تھانوں کے ساتھ ان کا مسلسل رابطہ رہے۔ گورنر نے ہماری تجویز کو قبول کر لیا اور عملدرآمد کا وعدہ کیا۔

یہ بات ہمارے علم میں آئی کہ بعض پولیس والے اور ملازمین دو رنگی چال چل رہے ہیں۔ ہم نے گورنر سے اس کے متبادل انتظام کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے قبول کر لی۔ ہم نے رائے دی کہ ایک زبان بولنے والے کسی ایک ہی خطہ کے لوگوں کو ایک جگہ جمع نہ رہنے دیا جائے کیونکہ فسادی عناصر مخلص عوام کو بہکانے کے لئے افواج کے خلاف نفرت پھیلاتے رہتے ہیں۔ اس کے سدباب کی بھی ضرورت ہے۔ ہم نے وہاں محسوس کیا کہ امن کمیٹیوں میں جو لوگ عہدہ دار ہیں۔ وہ سیاسی انتظام اور معاندت کے جذبہ کے تحت دوسری پارٹیوں کو نظرانداز کر رہے ہیں اور سیاسی ورکروں میں یہ شکایت عام ہے۔

گورنر صاحب سے ملاقات کے دوران ہم نے ان کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ صوبائی سطح سے یونین کونسل کی سطح تک ہر جگہ امن کمیٹیوں میں ہر پارٹی کو مساوی نمائندگی دی جائے تاکہ کوئی پارٹی اس صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دوسری پارٹیوں کو انتقام کا نشانہ نہ بنا سکے۔

بھارتی مداخلت کاروں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف افواج پاکستان کی مہم میں دینی مدارس کے طلبہ اور علماء کرام نے بھی بھرپور تعاون کیا ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ رضاکار فورس اور مجاہد فورس میں بھرتی ہو کر دفاعی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ صرف ضلع سلہٹ کے چھ سو طلبہ باقاعدہ تربیت حاصل کر کے بھارتی ایجنٹوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے بھارتی فوج کی کارروائی کے جواب میں بھارت کی سرحد کے اندر ایک پل کو اڑا دیا ہے ان خدمات کے علاوہ علماء کرام کے خطبات اور مواعظ میں اسلامی وحدت اور ملکی سالمیت پر زور دیا جاتا ہے اور وہ علاقائی، صوبائی، قومی اور نسلی فتنوں کے خلاف پرجوش تقاریر کرتے ہیں اور عوام کو فوج سے تعاون کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی کوشش سے اس وقت تک چھ ہزار سے زائد آدمی مجاہد فورس میں بھرتی ہو کر باقاعدہ ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں۔ علماء و طلباء کی ان ملی خدمات کا اعتراف گورنر لے، ایم مالک اور آئی جی پولیس نے ملاقات کے دوران الفاظ میں کیا ہے کہ،

"مولانا! آپ کے کیمپ سے ہمیں بڑی مدد ملی ہے"۔

علماء و طلباء کو ان خدمات کے نتیجہ میں تخریب کاروں اور شرپسندوں کی انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بننا پڑا۔ آٹھ دینی مدارس پر حملہ کیا گیا۔ جامعہ مدینہ ڈھاکہ میں بستی بم گرائے گئے۔ ایک مدرس زخمی ہوا۔ مولانا ابوالحسن جسری نائب امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان کے مدرسہ پر حملہ ہوا۔ ایک مدرس اور پانچ طلبا شہید ہو گئے۔ مولانا پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ مگر وہ بحمداللہ بچ رہے۔ ان کے مدرسہ میں تقریباً دو سو بیوہ اور مصیبت زدہ عورتیں پناہ گزیں ہیں اور مدرسہ کا ایک حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ جمعیۃ کے مرکزی ناظم اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے نائب حضرت مولانا عارف ربانی پر بار بار حملے ہوئے اور بالآخر وہ دیگر بیسیوں علماء کی طرح علاقہ بدر ہونے پر مجبور ہو گئے۔ جمعیۃ کے ایک اور راہنما مولانا معتصم باللہ کے مکان کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔ برہمن باڑیہ میں مولانا مدراس صاحب کو اذیت پہنچائی گئی۔ ضلع مومن شاہی میں اب تک ۲۶ علماء کرام شہید کئے جا چکے ہیں۔ دارالعلوم تعلوی کو جلا دیا گیا اور دوسرے مدارس کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ مجموعی طور پر اس وقت تک چھ سو سے زائد علماء و طلباء شرپسندوں کی درندگی کا شکار ہو چکے ہیں۔ ممتاز عالم دین مولانا مصطفیٰ محمود المدنی بھی ان میں شامل ہیں۔ اس درندگی اور تشدد کے باوجود علماء و طلباء مردانگی اور ایثار کے ساتھ اپنے مشن پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ دارالعلوم تعلوی اشرف العلوم بالیہ۔ مدرسہ باڑی گرام، مدرسہ فاضل دارالعلوم مومن شاہی۔ جامعہ ملیہ غفارگاؤں اور مدرسہ حسینیہ درگاچپیہ کے پانچ ہزار طلبہ ٹریننگ کر کے فوج کی نگرانی میں دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہم نے گورنر سے درخواست کی ہے اور ان کی وساطت سے صدر محترم سے بھی اپیل کی ہے کہ شہید ہونے والے علماء و طلباء کے ورثا اور تباہ شدہ دینی مدارس کی خصوصی طور پر امداد کی جائے۔

ایک اور بات جو ہم نے اپنے قیام کے دوران محسوس کی وہ یہ تھی کہ غیر ملکی لوگ مبصرین اور امداد کی آڑ میں مشرقی پاکستان میں آ کر جاسوسی سرگرمیاں جاری رکھتے ہیں گورنر ملک سے ملاقات کے دوران ہم نے اس خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے درخواست کی کہ غیر ملکیوں کو پوری طرح نظر کئے بغیر مشرقی پاکستان نہ آنے دیا جائے اور ان پر کڑی نگرانی رکھی جائے۔ بعد میں ہمارا یہ خدشہ درست ثابت ہوا اور خبر آئی کہ چار انگریز جاسوسی سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے ہیں۔ مسلسل ۹ ماہ سے کاروبار اور پیداوار بند ہو جانے کی وجہ سے صوبہ کی اقتصادیات بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ صنعتی اور زرعی محاذ پر کام کو دوبارہ چالو کرنے اور بیروزگار دکانوں نیز دیگر غیر بنگالی طبقوں اور سرمایہ کاروں میں بے یقینی کی کیفیت ختم کر کے اعتماد کی بحالی وقت کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔ صدر مملکت کی طرف سے معافی کے اعلان کے بعد رہا ہونے والے حضرات کا فرض ہے کہ وہ اپنے عمل سے دوسرے طبقوں کو مطمئن کریں۔ غرضیکہ اقتصادی ڈھانچہ کی بحالی کے لئے خوف اور دہشت کی فضا ختم کر کے جلد از جلد امن اور اعتماد کی فضا بحال کرنی چاہیئے۔

ان تاثرات کے علاوہ مشرقی پاکستان کی صورت حال نے ہمارے اس یقین کو اور زیادہ پختہ کر دیا ہے کہ رنگ و نسل اور زبان کے فتنوں سے نجات دلا کر پاکستانی قوم کو متحد کرنے اور متحد رکھنے کے لئے اسلام کے عادلانہ نظام کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ملک کے دونوں بازوؤں کو متحد نہیں رکھا جا سکتا۔ اور علاقائیت اور زبان کے نام پر افتراق و انتشار کے جذبات کی سختی کے ساتھ حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے۔ ساتھ ہی ساتھ برطانیہ اور بھارت کے معاندانہ پروپیگنڈا کا بھی مؤثر جواب دیا جانا چاہیئے بیرونی ممالک میں پاکستانی سفارتخانوں کی کارکردگی کو فعال مربوط اور ٹھوس بنانا چاہیئے۔ خصوصاً عرب ممالک کے عوام کو پاکستان کے صحیح حالات سے آگاہ کرنے کے لئے مضبوط ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب کر کے عربی زبان میں نشری پروگرام ہونا چاہیئے۔

آئندہ شمارہ

شائع نہیں ہوگا

کاغذ کی قلت کے پیش نظر ادارہ ترجمان اسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا مشرق وسطیٰ نمبر کے صفحات ۳۲ کی بجائے ۴۸ کر دیئے گئے ہیں جس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔

(ادارہ)

جملہ بدو داخلہ

مدرسہ عربیہ تعلیم الدین بھیرہ میں درس نظامی کے لئے جدید داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہوگا۔ خواہشمند طلبہ رمضان المبارک میں خط کے ذریعہ معلومات حاصل کریں

(احقر عبدالرشید ناظم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین بھیرہ ضلع سرگودھا)

بقیہ - شرق اوسط

حکومتوں کے رویے میں پاکستان کے لئے صحت مند تبدیلی آئی پاکستان کا وقار ایک اسلامی اور سامراج دشمن ملک کی حیثیت سے بلاد عربیہ اسلامیہ میں بحال ہوا۔ آج پاکستان کے بارے میں مصر، لیبیا، شام، سوڈان، الجزائر اور عراق کا مثبت اور ہمدردانہ رویہ فقط اور فقط جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی جس کے باعث ہے۔ ورنہ سفارتی ذرائع کی زبوں حالی اور ناکامی کا حال ہر دردمند پاکستانی پر روشن ہے۔ اور پاکستان کے عوام ان سامراج دوست سیاسی جماعتوں اور نام نہاد علماء اور ان کی تنظیموں سے بھی باخبر ہیں۔ جنہوں نے سامراج کے مفادات کے تحفظ کی خاطر عربوں کی آزادی کی جدوجہد کو اسلام کے خلاف گردانا اور بادشاہوں اور عیاش شیوخ کو اسلام کا محافظ ٹھہرایا۔ اور عرب عوام کے عظیم رہنماؤں کو پانی پی پی کر کوسا ہے۔ صدر ناصر تو اپنی زندگی میں ان نام نہاد اسلام دوستوں سے کبھی کلمہ خیر نہ سن سکے، مگر ان کی وفات کے بعد دس بارہ سال سے ناصر دشمنی میں رطب اللسان زبانیں یک قلم ان کی مدح و ستائش پر مجبور ہو گئیں۔ کیونکہ عالم عرب نے خصوصاً اور عالم اسلام نے عموماً بالاتفاق ناصر کی موت کو عالم اسلام و عرب کے لئے زبردست المیہ قرار دیا۔ لیکن لیبیا کے کرنل قذافی اور سوڈان کے جنرل نمیری اور الجزائر کے بومدین نے تو ان کے دانت کھٹے کر دیئے اور اسلام کی آڑ میں عرب دشمن پروپیگنڈے کا صفایا کر دیا۔ آج ناصر کے یہ جیالے سپوت داخلی طور پر شاہوں اور شیوخ کے خلاف کامیابی کے ساتھ عوام کے دلوں میں اتر رہے ہیں، تو دوسری طرف وہ اسرائیل جو امریکہ کی ایک فوجی چھاؤنی ہے۔ اس کے خلاف اپنے سیاسی، اخلاقی اور فوجی حصار کو کامیابی کے ساتھ عوام کے دلوں میں اتار رہے ہیں۔ تو دوسری طرف وہ اسرائیل جو امریکہ کی ایک فوجی چھاؤنی ہے اس کے خلاف اپنے سیاسی اخلاقی اور فوجی حصار کو کامیابی سے مکمل اور مضبوط بنا رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی طرح دنیا کے حق پرستوں اور حریت پسندوں کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں اور فتح عربوں اور بالآخر اسلام کا مقدر ہے۔

---

۴۴ فی سبیل اللہ جدوجہد جاری رکھیں۔ موتمر اپنے اس ایمان کا اعلان کرتی ہے کہ عالم اسلام کے لئے اس کے سوا کوئی مفر نہیں ہے اور انسانیت کی نجات اس کے سوا ممکن نہیں ہے کہ خلافت اسلامیہ علیٰ منہاج النبوت محمدیہ کی عالمگیر سلطنت و دستور اساسی دنیا میں قائم کیا جائے۔"

اس طرح کی قرارداد اور اعلان سوائے جمعیۃ علماء اور اس سے مستفاد جماعتوں کے اور کسی مسلمان جماعت مسلم لیگ مسلم کانفرنس وغیرہ کے پلیٹ فارم سے مسلمانوں کے سامنے نہیں رکھی گئی۔

علماء حق کا پسندانہ موقف

پس جن علماء نے تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کا ساتھ

(باقی صفحہ ۳۸ پر)

بقیہ ـــــ ماضی کی روشنی

؎ خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تبدیلی کا دور

تحریک خلافت نے انگریز دوست سیاسی نقطۂ نظر کو پہلی بار تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ اور اسلامی جذبے سے بھرپور حصول آزادی کی جدوجہد کا ولولہ دیا۔ لیکن افسوس کہ یہ تحریک بعض بیرونی اور اندرونی عوامل کی وجہ سے جن میں سرفہرست ترکی میں منصب خلافت کا خاتمہ تھا جاری نہیں رہ سکی۔

اس کے بعد تحریک پاکستان نے ایک نیا سیاسی رجحان پیدا کیا لیکن اس تحریک کو ۶، ۷ سال تک ہندو کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور وہ انگریزیت کے خلاف مسلمان عوام کے رجحانات کو ٹھوس شکل نہ دے سکی۔ چنانچہ تحریک پاکستان کے آخری دور میں جب وہ کامیابی سے قریب نظر آنے لگی تو تمام انگریزیت پسند مسلمان سیاسی افراد اس کے پلیٹ فارم پر آ گئے۔ اور پاکستان کے قیام سے لیکر اب تک وہی سیاسی کرتا دھرتا بنے ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہنوز صحیح اسلامی نظام کے قیام و نفاذ سے یہ خطۂ زمین خالی ہے اور سیاست کا بادنما اسلام کی سمت سے منحرف چلا آ رہا ہے۔

ہندوستان قدیم اور ہندوستان جدید کا فرق

ہندوستان قدیم اور ہندوستان جدید کی تاریخ پر جن لوگوں کی نظر ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اس وسیع و عریض خطۂ زمین کو اگرچہ ایک ملک ضرور کہا جاتا تھا۔ لیکن ایک مرکزی نظام کی صورت میں برطانوی دور کے سوا یہ کبھی ایک ملک نہیں رہا۔ البتہ ایک مرکزی قوت ضرور کارفرما رہی۔ جسے ہندوستان کے اقتدار اعلیٰ کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ لیکن مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے اکثر علاقے اپنے اپنے جداگانہ نظاموں کے حامل تھے۔ جن پر مرکزی قوت کی صرف رسمی سیادت ہوتی تھی

انگریزوں نے جب پورے ہندوستان پر اپنا تسلط جمایا تو اسے ایک مرکزی قوت کے زیر نگین، ایک مرکزی نظام کی لڑی میں پرو لیا۔ اور سوائے چند دیسی ریاستوں کے جن میں ظاہرا طور پر نظم و نسق ان کا اپنا تھا۔ پالیسی کے نظام میں وہ بھی اسی لڑی سے منسلک تھیں

پھر اس نظام کے مختلف شعبے یورپ کے طرز حکمرانی کے مطابق ترتیب دیئے گئے اور ان کی روح سامراجی اور نوکر شاہی رکھی گئی۔

جدید ہندوستان کے تبدیل شدہ مسائل

اس طرح ہندوستان میں جدید سیاسی تقاضے پیدا ہونے شروع ہوئے اور یہاں کے بسنے والے کروڑوں انسانوں کے مسائل کی نوعیت بدلنے لگی۔

مسائل کی بدلتی ہوئی نوعیت کا سب سے اہم پہلو یہ تھا کہ یہاں کی ہیئت اجتماعیہ کی نقش گری کیسے ہو۔

نئی حکومت خالصتاً غیر ملکی تھی، اور مکر و جبر سے غالب آئی تھی۔ اس لئے اس کے ساتھ وفاداری میں خلوص اور جذبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نئی حکومت کے ساتھ وفاداری و تعاون میں ہر شخص اور ہر گروہ کے سامنے اپنے مفادات کا تحفظ تھا۔

چنانچہ جدید تعلیم کی تحریکوں سے حقوق طلبی اور میونسپلٹیوں و کونسل کی ممبریوں تک تمام مطالبات میں معاشی و مجلسی مفادات کے تحفظ کا ہی احساس کارفرما تھا۔

اور آئندہ چل کر بڑھتے بڑھتے تحفظ مفادات کے تقاضوں نے ہی ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، اینگلو انڈین وغیرہ فرقوں کے جداگانہ اجتماعی مطالبات کی شکل اختیار کی۔

ہندوستانی قومیت، ہندو قومیت، مسلم قومیت، سکھ قومیت، عیسائی قومیت، اچھوت قومیت کے احساسات نے ان ہی تقاضوں سے تراوش پائی تھی۔

علماء کی مخلصانہ جدوجہد کا دائرہ

البتہ علماء، صلحاء اور مشائخ کی ایک جماعت نے تحفظ مفادات کے وقتی محرکات سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنی سرگرمیاں خالص دینی و ملی خدمات کے لئے جاری رکھیں اور ان کا سیاسی نقطۂ نگاہ صرف ایک اصول کی کامیابی کے لئے وقف رہا۔

یہ اصول تھا برصغیر میں ذاتی و گروہی مفادات سے بلند رہ کر خالص اسلام کا بول بالا اور تمام ہندوستان کو اسلام کے آغوش میں سمو لینا۔

یہی وجہ ہے کہ پورے برطانوی دور میں علماء کا سیاسی موقف جدید تعلیم یافتہ اور انگریزی نظام سے متاثر مسلمانوں سے مختلف رہا۔ اور ہر قسم کی سودے بازانہ سیاست سے بیزار اور دور تھا۔

چنانچہ جب علماء کے ایک گروہ نے حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی سربراہی، تحریک پاکستان کی حمایت ضروری سمجھی تو انہوں نے کلکتہ میں منعقد ہونیوالے کل ہند جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں ۲۸ اکتوبر ۵ء کو مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے ساتھ اپنی حمایت اعلان کے ساتھ ایک قرارداد کی صورت میں یہ وضاحت کر دی کہ:۔

قرارداد

"مؤتمر کل ہند جمعیۃ علماء اسلام (آل انڈیا جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس) کا یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ ملت اسلامیہ کا سیاسی و دینی نصب العین عالمگیر خلافت اسلامی علیٰ منہاج نبوت نبوی کی تاسیس اور شریعت اسلامیہ کے نظام کا قیام ہے۔ اور لازم و ضروری ہے کہ مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر اس نصب العین کو حاصل کرنے اور تاسیس خلافت کے ذریعے عالم اسلام کی مرکزیت قائم کرنے کے لئے ۴۴

(باقی کالم اول میں)

بقیہ ـــــ ماضی کی روشنی

دیا، اور جو علماء یہ ساتھ نہ دے سکے وہ بھی اس خدشہ کے پیش نظر کہ یہ مقصد اس راہ سے حاصل نہیں ہو سکے گا لیکن دونوں طرف کے علماء کا بنیادی سیاسی موقف یہ ہی تھا جس کا ذکر مذکورہ بالا قرارداد میں کیا گیا ہے۔

چنانچہ پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام و نفاذ کی جدوجہد میں وہ علماء بھی سرگرمی کے ساتھ شریک ہیں۔ بلکہ اس جدوجہد میں پیش پیش ہیں۔ جنہیں تحریک پاکستان کے دوران مسلم لیگ کی بعض پالیسیوں کے ساتھ اتفاق نہیں تھا، اس لئے کہ اسلامی نظام کا نفاذ ہی تو ان کی سیاست کا اصل مقصود ہے۔ کاش تحریک پاکستان کے دوران مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے بھی ایسی ہی قرارداد منظور ہو جاتی تو نہ صرف برصغیر کے تمام علماء کی متحدہ طاقت اس کی پشت پر ہوتا بلکہ قیام پاکستان کے بعد لادین، انگریز پرست اور تفرقہ پرور افراد پاکستان پر قبضہ جما کر نہ بیٹھ جاتے اور پاکستان کے وجود میں آتے ہی یہاں اسلامی نظام نافذ ہو جاتا

جامعہ قاسمیہ لائلپور

کیلئے

بارہ ۱۲ مخیر حضرات کی ضرورت

- جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد لائل پور طویل عرصہ سے قرآن و حدیث، فقہ و تفسیر، فلسفہ و منطق اور دیگر اسلامی علوم و فنون کی خدمت باحسن وجوہ انجام دے رہا ہے۔
- مدرسہ سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ کر مسلک حقہ اہل سنت والجماعت کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں۔
- مدرسہ میں رہائش اختیار کرنے والے طلباء کے جملہ اخراجات مخیر حضرات کے تعاون سے پورے کئے جاتے ہیں۔
- اس وقت طلباء کے رہائشی کمرے، اور درسگاہیں زیر تعمیر ہیں۔ لیکن سب سے اہم مسئلہ آئندہ کے لئے طلباء کے اخراجات کا ہے۔ جو مخیر اور دین کا درد رکھنے والے حضرات کی امداد از قسم زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور فطرانہ وغیرہ سے ہی پورا ہو سکتا ہے

لہٰذا

جامعہ قاسمیہ لائلپور کو بارہ ۱۲ ایسے مخیر حضرات کی ضرورت ہے جو ایک ایک ہزار روپیہ زکوٰۃ فنڈ سے امداد کریں تاکہ بندہ طلباء کے اخراجات کے معاملہ میں بے فکر ہو جائے اور اپنے تبلیغی و جماعتی پروگرام آزادی سے انجام دے سکے۔

والسلام!

(حضرت مولانا)

محمد ضیاء القاسمی (صاحب) مہتمم مدرسہ جامعہ قاسمیہ

غلام محمد آباد کالونی ـــ لائل پور

مدرسہ عربیہ جامعہ مدنیہ رجسٹرڈ ملتان روڈ مظفر گڑھ

کا مختصر تعارف

جامعہ بیادگار شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ

سرپرست۔ حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا الحاج محمد عبداللہ صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

سنگ بنیاد۔ مفتی اعظم قائد جمعیۃ محدث جلیل حضرت مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔

شعبہ علوم عربی۔ جامعہ میں حفظ و ناظرہ، قرأت و تجوید۔

شعبۂ علوم جدیدہ۔ عنقریب اسلامیہ محمود کالج کا اجراء ہونے والا ہے۔

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی

اپیل

تمام مخیر حضرات بالخصوص کارکنان و معاونین و متعلقین جمعیۃ مدرسہ عربیہ جامعہ مدنیہ توجہ کا زیادہ سے مستحق ہے۔

اس ادارے کی دل کھول کر امداد فرمائیں تاکہ ادارہ اپنے تشنۂ تکمیل پروگرام کو عملی شکل دے سکے۔ اس دور پرفتن میں مدارس عربیہ کی بقاء از حد ضروری ہے۔

نوٹ:۔ جامعہ ڈی جی خاں روڈ سے بحکم حضرت قائد جمعیۃ منتقل ہو کر ملتان روڈ میں قائم ہے۔

مجلس شوریٰ

(۱) حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی (۲) مفتی اعظم قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (۳) خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب (۴) سید احمد حسین کمال صاحب مدیر ترجمان اسلام (۵) مولانا قائم الدین صاحب عباسی (۶) خواجہ عبدالمجید صاحب خان گڑھ (۷) جناب الٰہی بخش صاحب مالک ٹمبر ورکس مظفر گڑھ (۸) جناب الحاج نصیر الدین صاحب مظفر گڑھ (۹) جناب قاری عبدالغفور صاحب مظفر گڑھ (۱۰) جناب مولانا شفیع صاحب مہتمم مدرسہ مظفر گڑھ (۱۱) خواجہ محمد افضل حق صاحب ملتان

ترسیل زر کا پتہ

محمد شفیع مہتمم مدرسہ عربیہ جامعہ مدنیہ رجسٹرڈ

ملتان روڈ مظفر گڑھ)

ترجمان اسلام میں

اشتہار دے کر اپنے کاروبار سے فائدہ

اٹھائیں

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی (پاکستان)

اپیل

F. No. 8775 সাপ্তাহিক WEEKLY
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE price 1/- 4pm

ایک اہم اپیل

ایک اہم اپیل

حضرت درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا لاہوری اور دیگر مشائخ و علماء

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ یہاں خالص اسلامی دستور اور نظام نافذ ہو اور اس دستور و نظام کو چلانے والے وہ لوگ ہوں جو قرآن، حدیث اور اسلامی قانون و فقہ پر عبور رکھتے ہوں جو یہ جانتے ہوں کہ پاکستان کا مستقبل ہی حقارت کی نذر ہو رہے گا۔

پاکستان کی وحدت، سالمیت، بقاء، استحکام کے لئے اور دشمنوں کی سازشوں، داخلی شرانگیزیوں، تخریبی کارروائیوں اور ہر قسم کی نظریاتی کے حملوں سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کو پاکستان کی دستوری، قانونی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اساس مؤثر کیا جائے۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ان مقاصد کے حصول کے لئے ہی برابر جدوجہد کرتی چلی آرہی ہے۔ اور آج جب کہ پاکستان کیلئے اور پاکستان میں اسلام کی بقاء کے لئے فیصلہ کن وقت آپہنچا ہے۔ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیوں کو تیز تر ہو جانا چاہیئے تاکہ اسلامی مطالبات کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

لیکن اس کا انحصار مسلمان عوام و خواص کے تعاون پر ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان جمعیت علماء اسلام کی اس جدوجہد میں شریک ہو جائے اور دامے درمے قدمے سخنے اس جدوجہد میں حصہ لے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل دین اور اسلام کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر قسم کے عطیات، زکوٰۃ، خیرات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء اسلام کے بیت المال میں جمع کرائی جائیں، جنہیں شرعی احکام کے مطابق صرف میں لاکر پاکستان کی سلامتی اور اسلام کی سربلندی کے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل اسلام اور اپنے سے وابستہ افراد سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وقت کی سب سے بڑی اس اسلامی خدمت میں حصہ لے کر دنیا اور آخرت کا بہترین اجر اور خدا اور رسول کی خوشنودی حاصل کریں۔"

اللہ تعالیٰ ہی تمام کاموں کے کارساز ہیں

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (مدظلہ) امیر مرکزی پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا علیالسید انور (مدظلہ) امیر مرکزی پاکستان جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب۔ حضرت مولانا مفتی محمود ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم عمومی مرکزی پاکستان جمعیت علماء اسلام (حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم مرکزی پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف حضرت مولانا عبدالہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف۔ حضرت مولانا اسعد صاحب ہالیجی شریف سکھر۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب پیر شریف لاڑکانہ۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی، اے شجاع آباد۔ حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب (مدظلہ) قبلہ عبدالحکیم حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (مدظلہ) رائے پوری، خلیفہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے مشائخ عظام نیز حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (مدظلہ) حضرت مولانا عبدالمتین صاحب ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) اکوڑہ خٹک اور اس پایہ کے دیگر جلیل القدر علماء کرام پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے وابستگان، تلامذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام کی معاونت کے لئے اپنے اپنے حلقہ اثر کو آمادہ کریں گے۔

امداد عطیات، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کی رقوم بھیجنے کا پتہ

مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام، مرکزی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر

نوٹ

حضرات امیر اور حضرات ناظم عمومی کی جانب سے ملک بھر میں جمعیت کے کارکنوں، عہدیداروں اور جمعیت سے وابستہ افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے اپنے اپنے حلقوں میں مرکز کے لئے امداد، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ کی وصولی اور فراہمی کے کام میں لگ جائیں اور یہ مہم پورے ماہ شعبان تک ہمہ تن مصروف اور سرگرمی کے ساتھ جاری رہے۔

ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

قیمت ۱ پیسے

ـــ لو

جاتا ہے کہ وہ ترجمانِ اسلام

یں، خصوصاً کراچی کے ایجنٹ

ہ دیں۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

دار الاشاعت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

میرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

قرآن عزیز کی شان

محمد ظریف بی اے موضع ولو خیل بنوں

بعضے لوگوں کو مہینے گزر جاتے ہیں کہ قرآن کھول کر ایک دن بھی نہیں پڑھتے (یہ شخص ایسا ہی محروم القسمت ہے جیسے کوئی مکہ میں جاکر نہ بیت اللہ کو دیکھے اور نہ اس کا طواف کرے) میں کہتا ہوں کہ اگر بالفرض تلاوت قرآن کی بھی کسی کو فرصت نہ ہو تو وہ روزانہ قرآن (عزیز) کو کھول کر عظمت و محبت کے ساتھ ایک نظر ہی اس کو دیکھ لیا کرے اور پھر عظمت و محبت سے بند کر کے رکھ دیا کرے تو امید ہے کہ انشاء اللہ یہ شخص بھی برکات قرآن سے محروم نہ رہے گا (اس لئے کہ قرآن پاک کو دیکھنا بھی عبادت ہے)

"واللہ میں بقسم کہتا ہوں کہ جو لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ جب ہم سمجھتے نہیں تو قرآن کے پڑھنے سے کیا فائدہ، یہ محض حظ نفس کے بندے ہیں۔ ان کو عقل سے ذرا مس نہیں۔"

"صاحبو! الفاظ قرآن کو اس کی حفاظت میں بہت بڑا دخل ہے۔ کیونکہ الفاظ قرآن کا یہ معجزہ ہے کہ وہ نہایت سہولت سے حفظ ہو جاتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ خدانخواستہ یہ لکھے ہوئے مصاحف گم ہو جائیں تو ایک بچہ حافظ قرآن اپنی یاد سے اس کو دوبارہ لکھوا سکتا ہے۔ بڑوں کا تو کیا ذکر۔"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے الفاظ کا اس قدر عشق تھا کہ آپ خود تلاوت کرتے ہی تھے۔ ایک دفعہ آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ۔ انہوں نے عرض کیا۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں سناؤں، حالانکہ آپ ہی تو قرآن اترا ہے۔ فرمایا ہاں میں دوسرے کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔ آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی سے یہ درخواست کیوں کی حالانکہ سارا قرآن آپ کو حفظ تھا۔ اور اس کے معانی بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذہن میں حاضر تھے صرف اسی لئے کہ قرآن کے الفاظ سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عشق تھا اور دوسرے کی زبان سے سننے میں بوجہ یکسوئی کے مزہ زیادہ آتا ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ صرف الفاظ قرآن [illegible] معنی کے مطلوب و مقصود ہیں۔"

[illegible] اور تلاوت قرآن کا پابندی [illegible] قرآن مقصود ہو گئے [illegible] ہے۔ کیونکہ جب [illegible] اس وقت تک وہ [illegible] کے بعد اگر عربی [illegible] (اس سے [illegible]

صفات و مخارج کی پوری رعایت ہو۔ گو بلا قصد طبیعت کی موزونیت سے کسی لحن غنا پر منطبق بھی ہو جائے بقصد تطبیق) چنانچہ آج کل انگریزی میں بڑا قابل وہ شمار ہوتا ہے جس کا لہجہ بھی انگریزوں سے ملتا جلتا ہو۔ اور انگریزی لب و لہجہ حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی جاتی ہے.....

پھر دین میں اس کو (یعنی لب و لہجہ کو) بیکار و فضول کیوں کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس میں کلام کرتے ہیں کہ تجوید کی ضرورت کس دلیل سے ہے۔ اس کا جواب فقہ و حدیث سے ہے ہی جن میں اس کے وجوب و استحباب کے دلائل بالاستیعاب مذکور ہیں (یعنی ایک درجہ قرأت کا واجب ہے۔ اور وہ حروف کی تصحیح اور مخارج سے صحیح ادا کرنا ہے دوسرا درجہ مستحب ہے کہ صفات الفاظ و لہجہ ادا بھی حاصل کیا جائے)..... مگر میں سختی کے ساتھ کہتا ہوں کہ شرعاً علم قرأت کی تحصیل ضروری ہے۔ پس اس کو اعتقاداً تو ضرور ہی واجب سمجھو، پھر جس کا جی چاہے عمل بھی کرے اگر عمل نہ کرے گا تو محض گناہ ہی ہوگا۔ اعتقاد تو سلامت رہے گا۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر قرأت نہ آئے تو قرآن کی تعلیم ہی حاصل نہ کی جائے۔ نہیں بلکہ اگر قاری میسر نہ ہو، قرآن کو اول بلا قرأت ہی پڑھ لو۔ پھر جب کوئی قاری مل جائے۔ اس سے تصحیح حروف بھی کرا لو۔

(احقر راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ جب تجوید سیکھنا اور پڑھنا واجب ہے۔ تو پھر اس کا حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے اشد ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے سیکھے بغیر نہ تو آدمی قرآن عزیز صحیح پڑھ سکتا ہے اور نہ نماز صحیح پڑھ سکتا ہے اور ظاہر ہے یہ بہت خسارے کی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تجوید سے واقف امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے بڑی روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے اور اس سے ناواقف امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے بڑی کوفت ہوتی ہے۔ الحمد للہ آج کل ہر چھوٹے بڑے شہروں میں تجوید القرآن کے عربی مدارس موجود ہیں۔ جو کہ بہترین دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ کوئٹہ شہر میں مدرسہ عربیہ تجوید القرآن عیدگاہ توغی روڈ عرصہ دس سال سے قائم ہے اور اس کا مہتمم استاذ القراء جناب قاری غلام نبی صاحب ہے۔ اب تک تقریباً چار سو حفاظ و قراء اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں جو کہ اندرون ملک و بیرون ملک اشاعت دین، درس و تدریس وغیرہ میں مشغول ہیں۔ تقریباً چار صد مہمان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وقت بھی اس چشمۂ فیض سے اپنی علمی پیاس کو بجھا رہے ہیں۔ بغیر کسی غرض کے خالصتاً لوجہ اللہ تمام مخیر حضرات کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عطیات و صدقات سے ضرور اس مدرسہ کی اعانت فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ نیز قوم کوئٹہ بالخصوص ملازمین حضرات کی خدمت میں خیر خواہی کے ساتھ عرض کریں کہ وہ ضرور آج ہی سے جناب قاری غلام نبی صاحب کے ساتھ رابطہ قائم کریں اور ان سے تجوید سیکھیں تاکہ قرآن کریم اور نماز وغیرہ کو صحیح پڑھ سکیں۔ ملازمین حضرات کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ جامع مسجد سنہری کوئٹہ کے خطیب حضرت مولانا جناب محمد ضیاء الدین صاحب دامت برکاتہم (جو کہ جامع شریعت و طریقت ہیں) نے دین کی اشاعت بالخصوص قرآن عزیز کی خدمت کے لئے اپنی علمی و عملی صلاحیتوں کو بالکل وقف کر دیا ہے۔ ملازمین حضرات کی سہولت کا خیال فرماتے ہوئے ہفتہ میں دو دفعہ یعنی اتوار اور جمعہ شریف کو ظہر کی نماز کے بعد ان کو قرآن کریم معنوں اور تجوید کے ساتھ نہایت محنت اور شفقت کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ چونکہ حضرت مولانا خود نہایت عامل بکتاب اللہ و متبع سنت رسول اللہ کثیر الاوراد والوظائف ہیں۔ اس لئے خدائے پاک نے ان کے درس قرآن میں عجیب برکت و تاثیر رکھی ہے۔ سب حضرات عموماً اور ملازمین حضرات خصوصاً ضرور ان سے قرآن کریم معنوں اور تجوید کے ساتھ پڑھیں اور ان کی صحبت سے برکت اور فیض حاصل کریں)

اس خیال کے لوگوں نے ایک قرآن حرف اردو ترجمہ کی صورت میں بدون متن قرآن کے شائع کیا ہے خوب سن لیجئے کہ اس کا خریدنا حرام و ناجائز ہے۔ کیونکہ اس کا منشاء وہی ہے کہ یہ لوگ الفاظ قرآن کو (نعوذ باللہ) بیکار سمجھتے ہیں۔ دوسرے اس میں بڑی خرابی یہ ہے کہ اگر یہ صورت شائع ہو گئی تو اندیشہ ہے کہ کبھی یہود و نصاریٰ کی طرح مسلمانوں کے پاس بھی قرآن کا ترجمہ ہی رہ جائے اور اصل غائب ہو جائے۔ جیسا کہ تورات و انجیل کے تراجم ہی آج کل دنیا میں رہ گئے ہیں۔ اور اصلی کتاب معدوم ہو گئی۔ پھر ترجمہ کے اندر ہر شخص کو آسانی سے تحریف کا موقعہ مل جائے گا۔ اور جب اصل کتاب بھی ترجمہ کے ساتھ ہوگا۔ تو کسی کی تحریف چل نہیں سکتی۔

پس اب کسی کو تلاوت قرآن اور تصحیح حروف میں بہانہ کرنے کا کوئی موقع نہیں۔ بحمد للہ اس وقت میں نے دلائل سے بھی اور امثال سے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ قرآن کے صورت اور معنی دونوں کی ضرورت ہے، اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بدون سمجھے قرآن پڑھنے سے کیا نفع، وہ سخت بات زبان سے نکالتے ہیں جس سے ایمان سلب ہونے کا اندیشہ ہے۔

خلاصہ بیان کا یہ ہے کہ نہ محض الفاظ کو مقصود سمجھو اور معانی کو بیکار، نہ محض معانی کو مقصود سمجھو اور الفاظ کو بیکار بلکہ قرآن کے الفاظ و معانی دونوں مقصود ہیں۔

Scanned with CamScanner

مرتب و اشاعت
محمد حنیف سہارنپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۱۲ر صفر المظفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۹ر اپریل ۱۹۷۱ء

"خدا کا شکر ہے تو خدا کی طرف رجوع بھی کیجئے"

(احمد حسین کمال)

صدر مملکت کی ۲۶ر مارچ ۱۹۷۱ء کی نشری تقریر کے بعد ان وجوہات و اسباب کے ذکر کی ضرورت نہیں رہتی جن کی وجہ سے موجودہ غیر معمولی حالات پیدا ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں جو کمی محسوس کی جا سکتی تھی اسے مسٹر بھٹو کی ۲۷ر مارچ کی پریس کانفرنس نے پورا کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ اب تک اس بارے میں بہت سی تفصیلات اور آراء کا اظہار ملک کے مختلف اخبارات میں ہو چکا ہے۔

ہمارے نزدیک آئندہ کے لئے ملک کو اس قسم کے خطرات سے بچانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ملک کی نظریاتی بنیاد اسلام کو، قرآن و سنت کے احکام کا نفاذ کر کے مضبوط کیا جائے، ملک کے غریب عوام، کسانوں اور مزدوروں کو جاگیرداریت و سرمایہ داریت کے شکنجے سے نجات دلا کر خوشحال و مطمئن بنایا جائے اور ملک کے نظم و نسق کو بد عنوانیوں سے بالکل پاک کر دیا جائے تاکہ عوام کے اندر شکایت کی لہر پیدا ہی نہ ہو۔

اگر یہ تینوں باتیں انجام دے دی جائیں تو خواہ وہ مشرقی پاکستان کے عوام ہوں یا مغربی پاکستان کے عوام، انہیں کوئی شخص اور گروہ سیاسی طور پر گمراہ کرنے میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

اور ان باتوں کی انجام دہی موجودہ مارشل لاء حکومت و صدر صاحب کے لئے ہرگز مشکل نہیں ہے۔

اگر وہ مارشل لاء کی طاقت اور اختیار کے ذریعہ ملک کو افراتفری سے بچا سکتے ہیں اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے روک سکتے ہیں، تو ملک میں اسلامی احکام و قانون کا نفاذ اور معاشی لوٹ کھسوٹ اقتصادی ناہمواری اور انتظامی بد عنوانی کا خاتمہ بھی مارشل لاء کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔

جمہوری سیاست کے اس ناکام و تلخ ترین تجربہ کے بعد تو یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ایسا جلد سے جلد کر دیا جائے۔

اگر ملک کے نظام اور انتظام میں پوری طرح سے اسلامی احکام و قوانین کی نظریاتی اساس شامل کر دی جائے اور حد سے بڑھتی ہوئی غربت اور نوکر شاہی کی بد عنوانیوں کا خاتمہ کر دیا جائے، تو نہ صرف یہ کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے عوام کے بھائی چارہ کو آئندہ کوئی شخص مجروح کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے علاقہ پرستی، باہمی بے اعتمادی اور سیاسی عزائم کی کا خاتمہ بھی ہو جائے گا۔

ہم امید کرتے ہیں، صدر محترم آغا محمد یحییٰ خاں موجودہ خطرہ کا مکمل سدباب کر کے، ان باتوں کی طرف بھی توجہ دیں گے، کہ پاکستان کا حقیقی تحفظ اسی میں مضمر ہے۔

پاکستان کے مسلمان عوام اسلام چاہتے ہیں۔ اقتصادی خوشحالی چاہتے ہیں اور اپنی شہری زندگی میں عزت و آزادی کے خواہاں ہیں۔

بھٹو صاحب نے خدا کا شکر ادا کیا ہے کہ پاکستان کو بچا لیا گیا ہے۔ بے شک پاکستان کو ابھی تک اس کے دشمنوں سے خدا کا خاص فضل و کرم ہی بچاتا چلا آ رہا ہے۔ لیکن زبان سے شکر ادا کر دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس تجربہ کے بعد اب پورے خلوص کے ساتھ خدا کی طرف مکمل رجوع بھی کر لینا چاہیئے ہم ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی اس دعوت کو دہراتے ہیں کہ پاکستان کی وحدت کے لئے، پاکستان کی سالمیت کے لئے، پاکستان کے مسلمان عوام کی یک جہتی کے لئے، مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان کبھی نہ ٹوٹ سکنے والے اتحاد و اشتراک کے لئے اور پاکستان کی عظمت و سربلندی کے لئے اسلام کو اختیار کیجئے۔ اسلامی احکام و قوانین کو نافذ کیجئے اور اللہ کی اس رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیجئے۔ انشاء اللہ پاکستان ہمیشہ کے لئے بحرانوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

پاکستان کے مسلمان عوام کو سیاست سے، جمہوریت سے، نیشنلزم اور سوشلزم وغیرہ سب سے زیادہ عزیز صرف اسلام اور اسلام ہے۔ صحیح اسلام، اللہ کا اسلام، اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام، اللہ کے رسول کے اصحاب کرام کا اسلام ہی مسلمانوں مسلمان ملکوں اور پاکستان کے لئے عزت و استحکام اور سربلندی کا موجب بن سکتا ہے۔

(۲۷ر مارچ ۱۹۷۱ء)

ایجنٹ حضرات کو

اس مرتبہ پھر آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ ترجمان اسلام کے بقایا جات فوراً ادا کریں، خصوصاً کراچی کے ایجنٹ حضرات فوری طور پر توجہ دیں۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

فریدہ مسلم

فاتح نے مفتوح کے دین کو قبول کر لیا

ماضی کی تاریخ کا ایک صفحہ جو حال کے لئے ہماری رہنمائی کرتا ہے

چھٹی صدی ہجری کے آغاز (تیرھویں صدی عیسوی کے وسط) میں تاتاری اپنے علاقوں سے نکل کر ترکستان سے لے کر سارے وسط ایشیا اور روس تک چھا گئے تھے۔ منگولیا کے یہ وحشی قبائل جو جنگلی جانوروں کا گوشت کھاتے اور لباس کے طور پر انہیں کی کھال اوڑھ لیتے تھے اسلامی دنیا پر اس طرح ٹوٹ پڑے کہ بے شمار مسلمانوں کو بھیڑ بکری کی طرح ذبح کر ڈالا، اور بڑے بڑے متمدن شہروں کو خاکستر بنا ڈالا۔ اس زمانہ میں تاتاریوں کا رعب اس قدر غالب تھا کہ ایک نہتا تاتاری راستہ میں ایک مسلمان کو پکڑتا اور کہتا کہ یہیں ٹھہرو، میں گھر سے تلوار لے کر آتا ہوں تو تم کو قتل کروں گا۔ وہ تلوار لینے چلا جاتا اور مسلمان کو اتنی ہمت نہ ہوتی تھی کہ وہاں سے بھاگ جائے۔ ان کی قوت اس قدر ناقابل تسخیر سمجھی جانے لگی تھی کہ یہ مقولہ ضرب المثل ہو گیا

اذا قیل لک ان التتر انھزموا
فلا تصدق

(اگر تم سنو کہ تاتاری شکست کھا گئے تو اس خبر پر یقین نہ کرنا)

مگر یہی ناقابل تسخیر سیلاب صرف ایک کلمۂ ایمان سے فرو ہو گیا۔

تاتاریوں نے علماء و محدثین کی ایک جماعت کو قراقرم میں جلاوطن کر دیا تھا۔ انہیں میں ایک باخدا بزرگ شیخ جمال الدین بھی تھے۔ یہ بزرگ کاشغر سے تین سو میل بجانب مشرق آق سو کی آبادی کے قریب سفر کر رہے تھے۔ انہی دنوں اتفاق سے ایک تاتاری شہزادہ تغلق تیمور خاں یہاں شکار کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس کا حکم تھا کہ رعیت کے تمام لوگ اس کے ساتھ شکار میں شریک ہوں۔ چنانچہ علاقہ کی پوری آبادی اس کے ہمرکاب تھی۔ یکایک اس کی نظر شیخ جمال الدین اور ان کے رفیق پر پڑی جو ایک گوشہ میں بیٹھے آرام کر رہے تھے۔ خان (تاتاری شہزادہ) نے حکم دیا کہ انہیں اس کے سامنے حاضر کیا جائے۔

"میرا حکم ہے کہ ساری رعایا میرے ساتھ چلے۔ پھر میرے حکم کے خلاف تم یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو"۔ خان نے غصہ میں کہا۔

"ہم پردیسی لوگ ہیں اور ہمیں آپ کے حکم کا بالکل علم نہ تھا"۔ شیخ نے جواب دیا۔

اس عذر کو سننے کے بعد خان نے انہیں چھوڑ دیا، مگر [illegible] شکاری کتے کی طرف، جسے وہ خنزیر کا گوشت [illegible] کرنے لگا۔

"[illegible] اس کتے سے اچھا ہے یا یہ [illegible]؟"

شیخ نے جواب دیا۔ "اگر مجھ میں ایمان ہے تو میں اچھا ہوں ورنہ کتا مجھ سے اچھا ہے"۔

یہ جواب تاتاری شہزادے کے دل پر اثر کر گیا، اور اس نے ایک امیر کو حکم دیا کہ اس شخص کو میرے گھوڑے پر سوار کر کے میرے خیمہ میں لے آؤ۔

شیخ جمال الدین جب تغلق تیمور خاں کے خیمے میں آئے تو اس نے پوچھا۔ وہ کیا چیز ہے جو انسان کو کتے سے بہتر بناتی ہے۔ شیخ نے جواب دیا۔

"اسلام"۔ اور پھر اسلام کی حقیقت اس طرح بیان کی کہ خان بے اختیار رونے لگا۔ آخر میں اس نے کہا "ابھی میرے اختیارات محدود ہیں۔ جب میں تخت پر بیٹھوں اس وقت ضرور میرے پاس آنا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس وقت میں مسلمان ہو جاؤں گا"۔

شیخ جمال الدین نے واپس آ کر اپنے بیٹے ارشد الدین کو سارا قصہ سنایا اور ان کو وصیت کی کہ اگر میں تغلق تیمور خاں کی مسند نشینی سے پہلے مر جاؤں تو تم اس سے مل کر قبول اسلام کا وعدہ ضرور یاد دلانا۔ اس وصیت کے کچھ ہی دن بعد شیخ جمال الدین کا انتقال ہو گیا۔

۱۳۴۷ء میں امرائے دولت کے متفقہ فیصلہ کے تحت تغلق تیمور خاں کو مغولستان (منگولیا) کا خاقان تجویز کیا گیا اور وہ بڑے کروفر کے ساتھ حکومت کے تخت پر بیٹھا۔ شیخ ارشد الدین یہ خبر سنتے ہی پایۂ تخت کی طرف روانہ ہو گئے مگر کئی روز تک خاقان کے دربار میں رسائی نہ ہو سکی۔ آپ ہر روز صبح کے وقت خاقان کے خیمہ کے قریب پہنچ جاتے اور پو پھٹتے ہی اس قوت سے اذان دیتے کہ ساری وادی گونج اٹھتی۔ آخر ایک دن جبکہ خاقان کی نیند ان کی اذان کی آواز سے اچاٹ ہو گئی تھی، اس نے حکم دیا کہ اس بے ادب شخص کو ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔

"تم کون ہو جو ہر روز منہ اندھیرے آ کر ہمارے خیمہ کے پاس چلانے لگتے ہو"۔

"میں اس شخص کا بیٹا ہوں"۔ شیخ ارشد الدین نے کہنا شروع کیا۔ "جسے آپ نے ایک موقع پر اسلام قبول کرنے کا قول دیا تھا میرے باپ کا انتقال ہو چکا ہے اور اب میں مرحوم کی نصیحت کے مطابق اس کو یاد دلانے کیلئے حاضر ہوا ہوں"۔

تغلق تیمور خاں کو اپنا وعدہ یاد آ گیا۔ بستر سے اٹھ کر مسند پر آ بیٹھا اور شیخ کو پوری عقیدت کے ساتھ اپنے پہلو میں جگہ دی۔ اس کے بعد کہا۔

"میں تخت نشینی کے وقت سے آپ کا منتظر تھا۔ اب آپ آ گئے ہیں تو بتلائیے کہ میں کیا کروں"۔

شیخ نے تغلق تیمور خاں کو غسل کرنے کے لئے کہا، پھر کلمہ پڑھا کر اس کو مسلمان کیا۔ اب شیخ کے مشورہ کے مطابق خاقان نے مغولستان میں اسلام کی اشاعت شروع کی۔ پہلے اس نے ایک ایک امیر کو الگ الگ بلا کر دین حق کی دعوت دی۔ اس طرح بہت سے امیر مسلمان ہو گئے۔ آخر میں جب امیر جراس کو دعوت دی گئی تو اس نے بڑی نازک صورت پیدا کر دی۔ اس نے یہ شرط پیش کی کہ اگر شیخ ارشد الدین میرے پہلوان ساتغنی بقا کو کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں اسلام قبول کر لوں گا۔ خاقان نے ہر چند اس شرط کو ختم کرنا چاہا۔ مگر امیر راضی نہ ہوتا تھا۔ اس اثناء شیخ ارشد الدین کھڑے ہو گئے اور کہا "مجھے امیر کی شرط منظور ہے"۔

ان الفاظ کو سنتے ہی خاقان کے دربار میں سناٹا چھا گیا۔ امیر جراس خوشی سے اچھل پڑا۔ دوسری طرف خاقان کا دل بجھ گیا۔ ساتغنی بقا ایک انتہائی قوی اور زور آور پہلوان تھا۔ خاقان نے سوچا کہ شیخ کو چونکہ اس کی بابت کچھ علم نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے شرط منظور کر لی ہے حالانکہ ان کے جیسا کمزور آدمی کبھی بھی اس دیو ہیکل پہلوان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکے گا۔ اور اس طرح ان کی شکست سے اسلام کو شکست ہو جائے گی۔

مگر شیخ ارشد الدین بھری مجلس میں الفاظ ہار چکے تھے۔ اب خاقان کے لئے رضامندی کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تھا۔ ملک کے طول و عرض میں ساتغنی بقا اور شیخ ارشد الدین کی کشتی کا اعلان کر دیا گیا۔ امیر جراس نے اس دنگل کے [illegible] میں اپنی زیادہ سے زیادہ طاقت صرف کر دی [illegible] بڑا میدان اس کشتی کے لئے تجویز ہوا۔ کشتی [illegible] پہلے خاقان کا صدر مقام ہجوم خلائق سے بھر گیا۔ تمام امراء آئے۔ تمام گورنر آئے۔ تمام عہدیدار آئے۔ مغلوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ جمع ہو گئے اور خود امیر جراس بڑی شان کے ساتھ

(باقی ۱۴۰ پر)

وحشی تاتاریوں کو فوج شکست نہ دے سکی تھی مگر اسلام کی قوت نے انہیں جیت لیا

مقالہ خصوصی

صرف اسلام کو اساس بنایئے!

یکم اپریل ۱۹۷۱ء کے اخبارات میں مودودی صاحب کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے تجویز کیا ہے کہ نئی صورت حال کے پیش نظر ۱۹۵۴ء کا آئینی مسودہ ترمیمات کے ساتھ نافذ کیا جائے اور نئی مردم شماری کے تحت جداگانہ انتخاب کی بنیاد پر ازسر نو انتخابات کرائے جائیں۔

اس سے ملتی جلتی تجویز دو روز قبل پاکستان ٹائمز کے ایڈیٹر سلہری صاحب نے بھی پیش کی ہے۔

مجوزین نے یہ تجویز حالیہ سیاسی بحران کو پیش نظر رکھتے ہوئے پیش کی ہے — لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ ادھورا علاج اور ناکام شدہ آزمودہ نسخہ ہے۔ حالانکہ اتنے بڑے تلخ تجربہ کے بعد تو بغیر کسی تردد و تذبذب کے خالص و کامل اسلامی نظام کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ ہی صائب اور درست ہو سکتا ہے۔

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے اور مغربی سیاست کے تمام طور طریق یہاں ناکام اور نامقبول ہو چکے ہیں اب صرف اسلامی نمائندگی کا واحد طریق رہ جاتا ہے، جو روشن مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ خالص اسلامی لیجسلیچر اور اسلامی انتخاب کی تجویز پیش کرنے سے اب بھی گریز کیا گیا ہے۔

جداگانہ انتخاب اور ۱۹۵۴ء یا ۱۹۵۶ء یا ۱۹۶۲ء کے دستوروں میں سے کسی کو زندہ کرنے کی بات کسی طرح بھی مسائل کا حل ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔

علماء کے متفقہ ۲۲ نکات اور اسلامی لیجسلیچر کا قیام وہ طریقہ ہے جس سے یہاں اسلام کی بالادستی اور ملک کی ناقابل چیلنج سلامتی و وحدت کو ہمیشہ کے لئے بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

جداگانہ انتخاب میں صرف دو ٹکڑوں تک تو مسلمان اور غیر مسلمان کی تقسیم ہو جاتی ہے۔ لیکن آگے اسمبلی کی کارروائیوں اور قانون سازی میں مخلوط صورت جاری رہتی ہے بلکہ غیر مسلم نمائندگی اپنی تعداد کے مطابق بھرپور اور مکمل ہوتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ پاسنگ بن جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے مختلف گروپوں کے درمیان طاقت کے توازن کا رول ادا کرنے کی پوزیشن میں آجاتے ہیں

پاکستان میں غیر مسلم اثرات سے تحفظ خالص اسلامی لیجسلیچر اور خالص اسلامی طریق انتخاب و نظام سے ہی ممکن ہے جسے پاکستان کے ہر مکتب خیال کے علماء نے متفقہ طور پر آج سے بیس سال پہلے ۲۲ نکات کی صورت میں پیش کر دیا تھا۔

ہمارے نزدیک اس مرحلہ پر اول تو ایسے بیانات جاری کرنا درست نہیں ہے، جس سے ذہنی انتشار کو ہوا ملے اور متنازعہ فیہ مسائل کی طرف توجہ مبذول ہونے لگے۔

اس وقت تو ضروری ہے کہ ملک کو اس کے دشمنوں کی سازشوں سے بچانے کے لئے ان بحثوں میں پڑے بغیر تمام معاملات میں ہم آہنگی اختیار کی جائے اور بھارت کی شر انگیز روش کی طرف پوری توجہ دی جائے۔

علاوہ ازیں پوری قوم کو اس موقعہ پر اسلام سے وابستہ ہو جانے کی زیادہ سے زیادہ تلقین کی جائے اور پورا رجحان اسلامی بنا دینے کی کوشش کی جائے۔

جداگانہ انتخاب اور مخلوط انتخاب کی بحثیں اور ۱۹۵۴ء یا ۱۹۵۶ء وغیرہ کے دستوروں پر رد و کد خواہ غیر سیاسی باتوں کی ذیل میں ہی آتے ہوں۔ لیکن ان سے خواہ مخواہ کا ذہنی انتشار رونما ہوگا۔

اب تو پورا زور ۲۲ نکات اسلامی، خالص اسلامی دستور ساز مجلس اور اسلامی طریق شوریٰ و نمائندگی پر ہونا چاہیئے اور بھارت کے موجودہ چیلنج کے مقابلہ میں پورے ملک کو متحد و مضبوط رکھنے کی مہم کو تیز تر کر دینا چاہیئے۔

احمد حسین کمال ——— ۲- اپریل ۱۹۷۱ء

دین کی خدمت — وطن کی حفاظت — اور قوم مسلم کی عظمت

ہر پاکستانی مسلمان کا فرض ہے

جمعیۃ علماء اسلام اس فرض کی ادائیگی کی طرف آپ کو توجہ دلاتی ہے۔ اس فرض کی باحسن وجوہ ادائیگی کا راز اسلامی نظام کے قیام میں مضمر ہے۔ اور صحیح اسلامی نظام (مطابق کتاب و سنت طریق سلف صالحین) کا قیام و فروغ ہی جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت ہے۔

Scanned with CamScanner

بھارت کو ۶۵ء کی جنگ سے زیادہ عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑے گا

لاکھوں مسلح قبائلی وطنِ پاک کی حفاظت کے لئے تیار کھڑے ہیں

مفتی محمود صاحب کا اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے مشرقی پاکستان میں مسلح بھارتیوں کے ناجائز طور پر گھس آنے کی شدید مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بھارت کی یہ سرگرمیاں پاکستان کے خلاف اعلان جنگ کے مترادف ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے پشاور پہنچنے پر ایک اخباری بیان میں حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ مسلح بھارتیوں کے مشرقی پاکستان میں ناجائز داخلے کی خبریں انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہیں۔ حکومت کو اس مسلح مداخلت کے خلاف کارروائی کرنی چاہیئے۔

مفتی صاحب نے بھارتی پارلیمنٹ میں منظور ہونے والی قرارداد کو پاکستان کے داخلی معاملات میں کھلی مداخلت قرار دیا اور کہا کہ پاکستان کو اقوام عالم کے سامنے یہ مسئلہ پیش کرنا چاہیئے تاکہ بین الاقوامی ضابطوں کے خلاف دوسروں کے معاملات میں مداخلت کی یہ دیدہ دلیری ہمیشہ کے لئے روکی جائے۔ بھارت کے خبیث ذرائع تمام اخلاقی اور روایتی اصولوں کو پامال کرکے شر انگیز خبریں گھڑ رہے ہیں۔

مجیب نے عبوری آئین کی تجویز قبول نہیں کی تھی

دریں اثنا حضرت مفتی صاحب نے پشاور میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ڈھاکہ میں مغربی پاکستان کی تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے شیخ مجیب الرحمٰن کی دو کمیٹیوں والی تجویز کو مسترد کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جناب صدر یحییٰ خاں صاحب نے شیخ مجیب کی دو کمیٹیوں والی تجویز کو اس شرط کے ساتھ تسلیم کر لیا تھا کہ اگر مغربی پاکستان کے تمام لیڈروں نے اسے متفقہ طور پر منظور کر لیا تو اس پر عملدرآمد ہو سکتا ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ شیخ مجیب کا فارمولا تسلیم کر لینے کا مطلب پاکستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بغیر کسی عبوری آئین کے اقتدار اٹھانے سے خلا پیدا ہو جاتا۔ کیونکہ صوبوں پر کنٹرول کے لئے کسی مرکزی حکومت کا وجود ضروری ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ میں نے ایک تجویز پیش کی تھی کہ قومی اسمبلی کا اجلاس بلا کر اس میں ایک عبوری آئین منظور کیا جائے اور صدر صاحب اس کی توثیق کر دیں۔ صدر صاحب نے ہمیں اس تجویز پر شیخ مجیب کی رضامندی حاصل کرنے کو کہا۔ جب ہم شیخ مجیب سے ملنے گئے تو انہوں نے اسے مسترد کر دیا۔ چنانچہ ہم صدر صاحب کو مجیب کے فیصلے سے مطلع کرنے کے بعد کراچی چلے آئے۔

پشاور میں ہزاروں فرزندانِ توحید کے ایک عظیم اجتماع میں بھارت کو انتباہ کیا گیا ہے کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں اپنی مداخلت کو فوراً بند کر دے ورنہ ملک کے بارہ کروڑ متحد مسلمان اسے اس کی حرکتوں پر (باقی صفحہ ۱۲ پر)

بھارت اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آیا تو اعلان جہاد کر دیا جائیگا، شیخ مجیب نے اپنے مؤقف سے ایک انچ بھی ہٹنے سے انکار کر دیا تھا

(حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی)

پشاور۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا ہے کہ صدر مملکت کے لئے مشرقی پاکستان میں موجودہ اقدامات کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا تھا۔ کیونکہ شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے موقف سے ایک انچ بھی ہٹنے سے انکار کر دیا تھا۔ ایک اخباری بیان میں انہوں نے ان واقعات و ملاقات کا ذکر کیا، جنہوں نے مشرقی پاکستان میں موجودہ صورت اختیار کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر نے یہ اقدام تعطل کو ختم کرنے کے لئے طویل مذاکرات کے بعد کیا۔ کیونکہ ملکی سالمیت کو برقرار رکھنے کی اور کوئی صورت نہیں تھی۔

مولانا ہزاروی نے کہا کہ صدر نے ملک کی سیاسی پارٹیوں میں مصالحت کرانے کی حتی المقدور کوشش کی انہوں نے مولانا مفتی محمود اور مجھے ڈھاکہ بلایا تاکہ سیاسی پارٹیوں میں سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا ہو۔ ہم نے شیخ مجیب الرحمٰن کو طویل مذاکرات میں بتایا کہ جب وہ مرکزی حکومت پر قابض ہو گئے تو وہ مرکز کو کمزور کرنے کی کوششیں کیوں کر رہے ہیں۔ لیکن ہماری تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ مجیب نے کوئی بات نہ مانی۔ واپسی پر ہم نے صدر سے کہا کہ وہ گول میز کانفرنس بلائیں۔ لیکن ہم کامیاب نہ ہوئے۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ ہم نے سمجھ لیا تھا کہ اگر اسمبلی میں کوئی بات پاکستان یا اسلام کے خلاف ہوئی تو ہم اس کی مخالفت کریں گے اور اسمبلی سے واک آؤٹ کر جائیں گے مولانا ہزاروی نے کہا کہ ہم نے لاہور میں اقلیتی پارٹیوں کا کنونشن بلا کر شیخ مجیب الرحمٰن کے چاروں مطالبات تسلیم کر لئے تھے۔ صدر یحییٰ خاں نے بھی عبوری حکومت کا مطالبہ تسلیم کر لیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جب عبوری حکومت آئین تیار کرے گی مارشل لاء ختم کر دیا جائے گا۔ بعد میں مسٹر بھٹو نے بھی یہ مطالبات تسلیم کر لئے تھے۔ لیکن شیخ مجیب نے یہ تجویز قبول نہ کی۔ اور مطالبہ کیا کہ پہلے مارشل لاء ختم کیا جائے۔ اس کا مطلب تو مرکزی حکومت کی عدم موجودگی ہوتا۔

مولانا ہزاروی نے کہا۔ ہم نے شیخ مجیب الرحمٰن سے کہا تھا کہ وہ صدر کی بات پر اعتماد کریں۔ صدر مملکت کی بات نہ ماننے کا جواز ہی نہ تھا۔ جبکہ انہوں نے ریڈیو پر بھی اعلان کر دیا تھا۔ لیکن شیخ مجیب الرحمٰن اپنی بات پر اڑے رہے تو صدر مملکت کو موجودہ اقدامات کرنے پڑے۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اور مغربی پاکستان کے رہنماؤں نے ایسے اجلاس میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا جس میں دو اسمبلیوں، دو آئینوں اور دو پاکستانوں کے بارے میں مذاکرات ہونے تھے۔ صدر یحییٰ خاں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ شیخ مجیب الرحمٰن کے مطالبات تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوتے اگر مغربی پاکستان کے رہنما بھی متفقہ طور پر ان کی حمایت کرتے۔ ان حالات سے واضح ہوتا ہے کہ صدر مملکت نے یہ اقدامات تمام کوششیں ناکام ہونے پر کئے ہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے بی بی سی اور آل انڈیا ریڈیو کے گمراہ کن پروپیگنڈا کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت قرار دیا انہوں نے کہا کہ آل انڈیا ریڈیو اور بی بی سی کے گمراہ کن پروپیگنڈا اور من گھڑت افواہوں سے ایک طرف تو ان کا شیخ مجیب الرحمٰن سے رابطہ معلوم ہوتا ہے اور دوسری طرف وہ بے خوف و خطر بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

خواتین کیلئے

(مولانا عبدالمومن فاروقی لکھنوی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات نے بھی میدانِ جہاد میں

مردوں کے شانہ بشانہ جہاد کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت اور فیض تربیت نے جہاں ہمہ وقت حاضر رہنے والے اور ہر رزم و بزم اور سرد و گرم مواقع میں آپ کے ساتھ شریک رہنے والے صحابہؓ کے مقدس گروہ کو مجمع حسنات و خیرات بنا کر مذہب اسلام کی ترویج و اشاعت اور حق تعالیٰ کے سب سے آخری پیغام کی حفاظت و صیانت کے لئے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ کنار عاطفت میں بیٹھنے والی طاہرات صحابیاتؓ کو بھی مجسمۂ محاسن اور مرقع محامد بنا کر عالم کے سامنے پیش کیا تاکہ آئندہ آنے والی تمام نسلیں اور دنیا کی بسنے والی کل قومیں عمومی حیثیت سے اور عالم نسواں اور پردہ میں بیٹھنے والی خواتین خصوصی حیثیت سے ان سے اور ان کے عظیم الشان اور فقید المثال دائرہ عمل سے درس عبرت حاصل کریں۔ ہم آج کی صحبت میں صحابیاتؓ کے صرف انہیں کارناموں کا تذکرہ کرینگے جن کو انہوں نے دین و مذہب اور قوم و ملت کے خاطر اپنے نازک نفوس کو مخاطر و مہالک میں ڈال کر انجام فرمایا تھا اور دنیا کو یہ ثابت کر کے دکھا دیا تھا کہ دربار رسالت سے کسب فیض کرنے والی خواتین کے علاوہ یہ عدیم المثال کارنامے اور کہیں نہ دیکھے جائینگے۔

شجاعت سرزمین عرب کا خاصہ تھا ہی، اسلام آیا تو اس نے اپنی ہمہ گیر خوبیوں کی بنا پر اس وصف کو بہت زیادہ ابھرنے کا موقع دیا۔ مردوں کا تذکرہ چھوڑیئے خود عورتیں چند دنوں کے بعد پیکر شجاعت اور مجسمۂ شہامت نظر آنے لگیں۔ اور انہوں نے اپنی خداداد شجاعت سے وہ وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ دنیا میں ہلچل مچ گئی۔ اور دین و ملت کی حفاظت و صیانت میں وہ وہ قربانیاں کیں کہ مرکز عالم جنبش میں آگیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

حضرت ام عمارہؓ ایک بزرگ صحابیہ تھیں۔ آپ کی شجاعت اور قوت ایمانی کا یہ عالم تھا کہ عین اس وقت جبکہ کفار غزوۂ احد میں مسلمانوں کا قتل کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتے چلے آرہے تھے۔ اس وقت آپ نے جو فدویانہ اور جاں نثارانہ کارنامہ دکھایا۔ دنیا کی تاریخ اس کے بکسر خالی ہے۔ آپ ان لوہے سے ڈوبے ہوئے سنگدل اور جفا شعار کفاروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں اس قدر لڑیں کہ آپ کے شانے پر ایک کاری ضرب لگا مگر لڑائی سے منہ نہ موڑنے کا نام نہ لیا۔ یہی خاتون بیعت الرضوان میں بھی شریک تھیں، جہاں کفار کے مقابلہ میں جان دینے کی بیعت لی گئی تھی۔

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں جنگ مسیلمہ ہوئی تھی۔ اس میں بھی آپ شریک تھیں اور اس قدر پامردی سے مقابلہ کیا تھا کہ بارہ زخم لگے اور ایک ہاتھ شہید ہو گیا تھا اور اس طرح پر اپنی ایمانی قوت کا مظاہرہ کیا تھا۔

حضرت ام سلیمؓ ایک مشہور صحابیہ ہیں۔ تاریخ کے صفحات آپ کے عظیم الشان کارناموں سے پر ہیں۔ غزوۂ حنین میں کفار کے لشکر نے مسلمانوں پر اس زور کا حملہ کیا تھا کہ بڑے بڑے بہادروں کے پیر ثابت قدم نہ رہ سکے تھے۔ اس وقت ہمت اور حمیت دینی کا یہ حال تھا کہ ہاتھ میں خنجر لئے ہوئے پھر رہی تھیں کہ کوئی کافر ادھر سے گذرے کہ اس کے پیٹ میں خنجر بھونک کر مار ڈالیں۔

کیا ہم اسماء بنت یزید کے حیرت انگیز کارناموں کو فراموش کر دیں گے۔ جبکہ انہوں نے جنگ یرموک میں کئی رومی بہادروں کو خیمہ کی ایک میخ سے ہلاک کر دیا اور اس طرح پر مذہبی جوش و ولولہ کا ثبوت دیا۔

جنگ قادسیہ اسلام کی ایک بہت مشہور اور تاریخی جنگ ہے جو حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت میں ایرانیوں کے مقابلہ میں پیش آئی تھی۔ حضرت سعد بن وقاصؓ جو کہ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں مسلمانوں کے جرنیل تھے۔ اس میں عورتیں بھی کافی تعداد میں شریک تھیں۔

معیاری دواخانہ کی مجرب اور آزمودہ دوائیں

پھلبہری (برص) کے مکمل خاتمہ کے لئے چالیس دن کا کورس ہے۔ اس دوا کے استعمال سے بے شمار لوگ پھلبہری کے مرض سے نجات پا چکے ہیں۔ مکمل کورس ۲۵/- روپے

جریان و احتلام کے موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرب دوا۔ مکمل کورس ۱۵/- روپے

سیلان الرحم (لیکوریا) کے لئے مکمل کورس قیمت ۱۵/- روپے

(نوٹ) آپ اپنے حالات مرض لکھ کر بذریعہ خط و کتابت مشورہ بھی کر سکتے ہیں۔

حکیم مختار احمد الحسینی گولڈ میڈلسٹ ناظم معیاری دواخانہ پانی والا تالاب لاہور

صوبائی دفتر کی امداد

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی اپیل پر سیالکوٹ، چوہڑکانہ، ساہی وال، سرگودھا وغیرہ سے صوبائی دفتر کی امداد کے لئے کچھ رقم وصول ہوئی ہے۔ جن کی تفصیل آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز کلورکوٹ، بھکر، جنڈانوالہ اور فوتک ضلع میانوالی نے امدادی رقوم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ گوجرانوالہ اور گجرات جمعیۃ نے بھی وعدہ کیا ہے۔

بقیہ — اسلام اور پیغمبر اسلام

بتلایا تھا اور اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ یہ یقیناً معجزہ ہے"

(MOHAMMAD, BUDDHA AND CHRAST)

ایک دوسرا مستشرق ڈسورتھ اسمتھ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبۂ عمل اور بلندیٔ کردار کا اس طرح ذکر کرتا ہے:۔

انہوں (آنحضرتؐ) نے کبھی معجزہ دکھانے کا وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے جو کرنے کا وعدہ کیا۔ ان کے ماننے والوں نے کرتے ہوئے دیکھا۔ اس سے زیادہ ان کے خلوص کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک لقب کا دعویٰ کیا۔ جسے ایک بلند ترین فلسفہ اور مسیحی عیسائیت کبھی نہ نہ کبھی ضرور تسلیم کر لیگی کہ وہ رسول تھے اور اللہ کے خاص رسول"

(MOHAMMAD AND MOHAMDANISM)

نامور مورخ مسٹر گبن قرآن کی انقلابی خصوصیت اور اس کی تاثیرات کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے:۔

"ہر انصاف پسند آدمی اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ قرآن ایک بے نظیر قانون ہدایت ہے۔ اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق ہیں اور وہ اپنے اثر کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز پوزیشن رکھتا ہے۔ اس نے وحشی عربوں کی زبردست اصلاح کی، اور ہمدردی و محبت کے جذبات سے ان کے دلوں کو معمور کر دیا۔ قتل و خونریزی کو ممنوع قرار دیکر اس نے ایک بڑا کارنامہ انجام دیا ہے"

(HISTORY OF THE WORLD. P. 288)

ڈاکٹر لائنز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین کے منزل من اللہ ہونے کی تائید اس طرح کرتا ہے:۔

"میں نہایت انکساری کے ساتھ یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اگر قربانی، دیانت اپنے مقصد پر غیر متزلزل عقیدہ بدی کے متعلق غیر معمولی معلومات اور اس کے دور کرنے کے بہترین طریقوں پر گہری نظر، یہ سب الہام کی نمایاں علامتیں ہیں تو یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام الہامی تھا"

(ماخوذ جمعیۃ

نظر و اثر

ترکی کے حالیہ بحر

ترکی کے ساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں بالخصوص پاک و ہند کے مسلمانوں کو جو دیرینہ قلبی لگاؤ ہے وہ ایک تاریخی ورثہ ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے نہ صرف ترکوں کو اپنا سمجھا ہے بلکہ ان کی ہر مشکل کو اپنی مشکل جانا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ترکی معاملات اور تغیر و تبدل میں یہاں کے مسلمانوں نے ہمیشہ گہری دلچسپی لی ہے۔

ہندوستان میں ترکوں کی حمائت کی ہمہ گیر تحریک

بلکہ برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلی ہمہ گیر سیاسی تحریک جس نے ایک طرف اس خطے کے مسلمانوں اور ہندوؤں کو بے مثال اتحاد کی لڑی میں پرو دیا تھا اور دنیا کی سب سے بڑی سلطنت برطانیہ عظمیٰ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ ترکوں کی حمائت میں ہی "خلافت تحریک" کے نام سے شروع کی گئی تھی۔

ترکوں کے ساتھ ماضی کے اس گہرے تعلق و رشتہ کا ہی سبب ہے کہ آج بھی جب ترکی میں کوئی اہم واقعہ رونما ہوتا ہے تو یہاں کے عوام میں دلچسپی اور اضطراب کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

ترکی اور پاکستان کے تعلقات

ترکی کے ساتھ پاکستان کے اب بھی برادرانہ قریبی تعلقات ہیں۔ دونوں ملک مغربی طاقتوں کے عطا کردہ "میثاق سینٹو" کے رشتہ میں منسلک ہیں اور آر، سی، ڈی کے معاہدہ میں بھی بندھے ہوئے ہیں تاہم ترکی اور پاکستان کے عوامی رشتہ کی اساس گذشتہ تاریخ کے ہی بندھن پر ہے۔

ترکی کا موجودہ بحران

حال میں ترک فوجوں کے سربراہوں کے الٹی میٹم کی وجہ سے جو سیاسی بحران اس ملک میں رونما ہوا اس نے پاکستان میں بھی تشویش کی لہر دوڑا دی اور اس کے جلد و مناسب حل کا انتظار یہاں کے عوام کو بھی ہونے لگا۔

ترکی کا موجودہ بحران، فوج کا چیلنج، سیاسی جماعتوں کی کشمکش، اناؤں اور بائیں بازو کا نزاع، طلبہ کی تحریکیں اور مظاہرے اور بیرونی اثرات کا عمل و دخل ان سب کے اسباب و علل کو سمجھنے کے ضروری ہے۔ گذشتہ نصف صدی کا وہ پس منظر سامنے لایا جائے جس کے نتیجہ میں یہ تغیرات و ہنگامے رونما ہوئے ہیں۔ ابھی بحرانوں کا سلسلہ جاری ہے۔

یورپ کی عیسائی حکومتوں کا ترکی کے خلاف معاندانہ رویہ

ترکی کے خلاف یورپ کی صلیبی عیسائی طاقتیں کبھی خفیہ اور کبھی علانیہ ہمیشہ جارحانہ سرگرمیوں میں لگی رہی ہیں۔ یہ سرگرمیاں بیسویں صدی کے اوائل میں عروج پر پہنچ گئی تھیں اور ایک سازش کے تحت ترکی کو پہلی عالمی جنگ میں الجھا کر، اتحادی طاقتوں برطانیہ فرانس اور امریکہ نے کم و بیش بالکل ہی مغلوب و مجبور بنا ڈالا تھا۔ ترکی کا خلیفہ عرصہ سے برطانوی اثرات میں محصور چلا آ رہا تھا اور ترکوں کو عرب دنیا و عالم اسلام سے کاٹ دینے کی دو سو سالہ کوششیں بار آور ہو چکی تھیں۔

دوسری جنگ عظیم میں شکست کے بعد اتحادی طاقتوں، برطانیہ و فرانس نے ترکی کا تمام ترک علاقہ جو ایشیا، افریقہ و یورپ میں واقع تھا ہتھیا لیا اور اس پر اپنا مکمل قبضہ جما لیا۔ اور خاص ترکی کو بھی اپنے تسلط میں لے لیا۔ قسطنطنیہ میں اتحادی فوجوں کا بیڑہ پہنچ گیا اور قصر خلافت کو اس نے اپنے گھیرے میں لے لیا۔

ترکی کے لئے نازک ترین مرحلہ اور نوجوان قیادت

ترک قوم کے لئے یہ موقعہ اس کی تاریخ کا سب سے زیادہ نازک پر خطر اور موت و زیست کی آخری گھڑیوں کا تھا

اس مرحلہ پر نوجوان ترک قیادت آگے بڑھی، اس نے اپنے سروں سے کفن باندھا اور دنیا کی سب سے بڑی فاتح اور ساری دنیا و عالم اسلام پر غالب و غالب طاقتوں، برطانیہ، امریکہ و فرانس کی متحدہ قوت کے خلاف اپنی حریت کوشش مہم کا سلسلہ شروع کر دیا۔

مصطفیٰ کمال پاشا اور ان کے ساتھی عصمت انونو جمال پاشا اور خالدہ ادیب خانم جیسے افراد اس سرفروشانہ مہم کے پیشرو تھے۔

جہاد حریت

انگورہ کی پہاڑیوں میں نوجوان ترک مجاہدوں نے اپنے خفیہ مراکز قائم کئے اور اپنے ملک کو اتحادیوں کے پنجے سے چھڑانے کی تدبیروں اور کوششوں میں لگ پڑے۔

پہلے ایک زبردست حملے سے "سمرنا" کو یونانیوں کی گرفت سے آزاد کرایا۔ اور بڑھتے ہوئے قسطنطنیہ تک پہنچ گئے اور اپنی بے مثال جانبازیوں کے ذریعہ ترک علاقہ کو غاصبوں کے پنجہ سے آزاد کرانے میں تاریخی کامیابی حاصل کی۔

ہندوستان میں تحریک خلافت

اس دوران ایک طرف ان مجاہدوں کو برصغیر کی تحریک خلافت کی اعانت حاصل رہی جس نے برطانوی حکومت کی چولیں ہلا ڈالی تھیں۔ اس تحریک کے ہندوستان کے عظیم ترین رہنماؤں کی سرپرستی حاصل تھی۔ محمد علی، شوکت علی، ظفر علی خاں، ابوالکلام، شیخ الہند، شیخ الاسلام، حسرت موہانی، عبدالغفار خاں، علامہ اقبال اور مسٹر جناح کے ساتھ گاندھی، موتی لال نہرو، سی آر داس، شنکر آچاریہ وغیرہ ہندو اکابر بھی شریک کار رہے۔

ترکی کے خلاف یورپ کے ملکوں کی سازش کا انکشاف

دوسری طرف روس میں زار شاہی کے خلاف زبردست انقلاب برپا ہو گیا تھا اور روس کی انقلابی حکومت نے اتحادیوں سے علیحدگی اختیار کر کے ترکوں کی آزادی کی جد و جہد کی حمائت کا اعلان کر دیا تھا نیز وہ خفیہ معاہدے بھی ظاہر کر دیئے گئے۔ جو برطانیہ فرانس اور روس کے اتحادیوں کے درمیان ترکی کو شکست دینے کے بعد اس کے حصے بخرے تقسیم کرنے کے لئے کئے گئے تھے۔

ترک عوام اپنے مجاہدوں کی پشت پر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فاتحانہ کامیابی عطا فرمائی اور وہ اپنی سرزمین کو دشمن کی گرفت سے نجات دلانے میں کامیاب ہو گئے۔

آزاد ترکی کے خلاف یورپ کی کشور انگیز پروپیگنڈا مہم

مصطفیٰ کمال پاشا کی سرکردگی میں نئی حکومت قائم ہوئی۔ اس نئی حکومت کو طوعاً و کرہاً برطانیہ، فرانس امریکہ وغیرہ کو تسلیم کرنا پڑا۔ لیکن مغربی طاقتوں نے اپنی شاطرانہ چالوں سے ایک نیا دروازہ کھول دیا۔

اب انہوں نے اپنی پروپیگنڈا مہم کا رخ نئے ترکی کے خلاف مسلمان ملکوں کی طرف موڑ دیا اور کوشش شروع کر دی کہ دوسرے مسلمان ملکوں کے ساتھ نئے ترکی کے تعلقات قائم نہ ہونے چاہئیں۔ ہر ملک کے مسلمان عوام ترکوں سے بدظن ہو جائیں۔ چنانچہ ترکوں کو بے دین ثابت کرنے کے لئے لندن و پیرس سے پروپیگنڈا مہم کا سیلاب بہہ نکلا۔ جو دوسری عالمی جنگ کے وسط تک جاری رہا۔

نئی ترکی حکومت کی بعض غلطیاں

ادھر ترکی میں بھی نئی حکومت نے بعض مجبوریوں کے پیش نظر خلافت کا ادارہ توڑ ڈالا۔ جس سے دوسرے

...ران کا پس منظر

(احمد حسین کمال)

ملکوں کے مسلمانوں میں بے دلی پیدا ہوئی۔ اس کے علاوہ بعض معاشرتی اور روائتی تبدیلیوں نے مذہبی حلقوں کو بدظن کر دیا۔ اور اس بدظنی میں اضافہ در اضافہ برطانوی پروپیگنڈا کرتا رہا۔

عالمی سیاست میں آزاد ترکی کی آزادانہ روش

تاہم نئی ترکی حکومت نے اپنی پالیسیوں کی اساس غیر جانبداری پر رکھی۔

پہلی عالمی جنگ کے بعد عالمی سیاست میں جو دھڑے بندیاں شروع ہوئیں۔ ترکی نے ان میں سے ہر ایک سے اپنا دامن بچائے رکھا۔ نہ اس نے برطانوی امریکی سامراج کی حمایت کی۔ نہ اٹلی اور جرمنی کی فسطائیت کا ساتھ دیا۔ نہ روس کی اشتراکیت کی طرف رغبت کا اظہار کیا۔ اس کے برعکس سب سے برابر کے دوستانہ تعلقات برقرار رکھے۔

کامیاب پالیسی

یہ پالیسی اس درجہ کامیاب رہی کہ دوسری عالمی جنگ میں جبکہ یورپ، ایشیا اور افریقہ کے تمام ممالک معہ امریکہ کے جرمنی، اٹلی و جاپان کے خلاف میدان جنگ میں فریق بن کر اتر پڑے تھے۔ تب بھی ترکی غیر جانبدار رہا، اور جنگ کے نقصانات سے بچا رہا۔

حالات میں تبدیلی کا آغاز

دوسری عالمی جنگ کے ۱۹۵۰ء میں جو انتخابات ترکی میں ہوئے۔ اس میں مخالف حکومت پارٹی نے مذہب کے بارے میں حکومت کے بعض اقدامات کو قابل اعتراض قرار دے کر ملامت و تنقید کا نشانہ بنایا۔ اور انتخابات میں زبردست کامیابی حاصل کر لی اس وقت عصمت انونو صدر تھے اور ان کی پارٹی ری پبلکن برسر اقتدار تھی۔ یہ پارٹی انقلاب کے بعد سے ہی برسر اقتدار چلی آ رہی تھی۔ مصطفیٰ کمال اس کے پہلے صدر تھے۔ ان کی وفات کے بعد عصمت انونو صدر ہوئے۔

عام طور سے مسلسل ایک ہی پارٹی کے برسر اقتدار رہتے چلے آنے کی وجہ سے بیرونی دنیا میں یہ تاثر تھا کہ ترکی میں آمرانہ حکومت ہے اور کمال پاشا کے حامیوں نے حکومت پر قبضہ جما رکھا ہے۔ انتخابات محض ڈھونگ ہوتے ہیں کہ ہر بار ری پبلکن پارٹی کامیاب ہوتی رہتی ہے۔ برطانیہ اور فرانس کے مخالفانہ پروپیگنڈے نے اس بات کو بہت ہوا دی اور ترکی سے باہر کے مسلمان بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے۔

نیا اقتدار

لیکن ۱۹۵۰ء کے انتخابات میں جب عصمت انونو کی پارٹی کو شکست ہوئی تو کسی تعرض و تردد کے بغیر انہوں نے صدارت سے استعفا دے دیا اور کسی رکاوٹ کے بغیر کامیاب ہونے والی جماعت نے اقتدار سنبھال لیا۔

ماضی کی پالیسی سے انحراف

نئی حکومت نے جسے انتخابات میں کامیابی مذہب کے نعرے پر ہوئی تھی، کوئی بڑی مذہبی تبدیلی لانے کے بجائے اس اہم پالیسی کو ہی تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ جس نے گذشتہ تیس سال سے ترکی کی آزادی وقار، غیر جانبداری اور سب کے ساتھ دوستی کے رویہ کو کمال دانشمندی اور احتیاط کے ساتھ برقرار رکھا تھا۔

امریکہ سے دوستی

نئی حکومت نے امریکہ کے ساتھ گہرے تعلقات استوار کئے۔ ملک کو دائیں بازو کے رجحانات کی طرف موڑا۔ امریکہ سے اقتصادی و فوجی امداد حاصل کی، امریکہ کو ترکی میں فوجی اڈے قائم کرنے کے کئی اہم مقامات دے دیئے۔ ہزارہا کی تعداد میں امریکی فوج ان اڈوں پر آ گئی۔ امریکہ کے چھٹے بحری بیڑہ کی استنبول کے ساحلوں پر زیادہ سے زیادہ آمد و رفت ہونے لگی

مغربی یورپ کی جارحانہ تنظیم "نیٹو" میں شمولیت اور "سینٹو" کی رکنیت

یورپ کی جارحانہ دفاعی تنظیم "نیٹو" جس کی سرپرستی امریکہ و برطانیہ کرتے ہیں۔ ترکی کو اس کا رکن بنا دیا گیا اور اس تنظیم کی پیدل فوج ترک سپاہ پر مشتمل کر دی گئی ادھر مشرق میں "سینٹو" کے نام سے دفاعی تنظیم کا بھی ترکی کو رکن بنا دیا گیا۔

امریکہ کے ساتھ تعلقات کے نتائج

امریکہ کی اقتصادی امداد نے ترکی کی زرعی معیشت کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔

امریکہ کے عیاشانہ بدعملیوں کو ترکی میں بھی فروغ مل گیا — اور امریکہ کا ڈالر ترکی کی کرنسی کو بے قیمت بنانے میں کامیاب ہو گیا۔

غرضیکہ پالیسی کی اس تبدیلی نے ترکی کو اشتراکی ملکوں کی نظروں میں فریق مخالف بنا دیا۔ عرب ملکوں کے ساتھ تعلقات میں تلخی کا اضافہ کر دیا، اور اقتصادی اعتبار سے بدحال کر کے رکھ دیا۔

بے چینی کا آغاز

ان حالات نے ملک میں بالآخر بے چینی پیدا کی۔ دائیں اور بائیں بازو کے رجحانات پیدا ہوئے۔ بے روزگاری عام ہوئی۔ مفاد پرست طاقتوں نے ہر شعبہ میں اپنے پنجے گاڑ لئے۔

فوجی انقلاب

حالات کا دھارا حکومت کی امریکہ نواز پالیسی کے جب سخت خلاف ہو گیا، تو دفعتاً وہاں بھی امریکہ نے جنرل گرسل کی سرکردگی میں فوجی انقلاب برپا کرا دیا، جس کی المناک کہانی ترکی تاریخ کا بدترین دردناک باب ہے۔

عیاشیاں، قتل، قید و بند اور بے شمار مصائب سے عوام اور ان کے رہنماؤں کو سامنا کرنا پڑا۔

فوج کی سرپرستی میں سول حکومت کا قیام

ایک مدت کی سخت گیریوں کے بعد فوج کی سرپرستی میں ہی ایک سول حکومت بنی تاکہ زیر زمین تحریکوں پر قابو پایا جا سکے۔ جو فوجی حکومت کے تسلط کی بنا پر پھیلتی جا رہی تھیں۔

یہ سول حکومت اپنی سی کرتی رہی۔ لیکن عوام کے مصائب اور امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثرات کا ردعمل شدید ہوتا رہا۔ اور یہ سول و جمہوری حکومت بھی امریکہ اور ترکی افواج کا منشاء پورا کرنے میں ناکام رہی

ناصر پسندی کی لہر

ادھر فوج میں بھی نیچے سے اوپر تک ایک ایسا عنصر ابھرنے لگا۔ جسے "ناصر پسند" کہا جاتا ہے

عرب دنیا میں اور مصر میں ناصر کی پالیسیوں نے جس طرح امریکی سامراج کو بڑھنے سے روکا اور اشتراکی غلبہ کی راہیں مسدود کیں۔ نیز مصر کے عوام کی حالت بدلی اور اقتصادی خوشحالی سے ہمکنار کیا۔ جس کا مشاہدہ ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد ساری دنیا نے کر لیا کہ اتنی زبردست فوجی شکست، تباہی اور مسلسل اسرائیلی جارحیت کے دباؤ کے باوجود مصر کی اقتصادی خوشحالی و سیاسی استحکام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس سے ترکی افواج کے دردمند عناصر بھی متاثر ہوئے۔

ترک عوام نے بھی شدت کے ساتھ امریکہ سے نجات حاصل کرنے کی کارروائیاں شروع کر دیں۔ طلباء کے مظاہرے وسیع تر ہو گئے اور مزدوروں اور کسانوں نے بھی جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ یہ صورت حال امریکہ اور اس کے حامی فوجی عناصر کو خطرہ نظر آنے لگی۔

اور اس سے خائف ہو کر انہوں نے موجودہ حکومت کو معطل کرنے اور اپنی پسند کی نئی حکومت قائم کر کے اپنا معجزہ کا کام علانیہ شروع کر دیا۔

(باقی صفحہ ...)

آزاد کشمیر حکومت کا استفسار اور اُس کا جواب

(از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صدر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ)

استفسار

ایجوکیشن سیکرٹریٹ آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

محترم المقام جناب مولانا محمد سرفراز صاحب خطیب جامع مسجد گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شیخ محمود احمد صاحب ناظم تعلیمات آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مظفر آباد نے (جو آج کل دو ماہ کی رخصت پر ہیں) مورخہ ۱۹ جنوری ۷۱ء سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ ڈگری کالج مظفر آباد کے جلسہ رسم حلف وفاداری میں ایک تقریر کی تھی۔ اس تقریر میں انہوں نے اسلام کے بعض بنیادی اور مسلمہ اصولوں کے بارے میں ایسے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ جن کے خلاف ملک بھر میں شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ شیخ صاحب کے یہ خیالات قرآن کریم کے مفہوم اور معانی اور صحیح اسلامی نظریات سے متصادم ہیں قرآن حکیم کے جن ارشادات کے بارے میں شیخ صاحب نے رائے زنی کی وہ یہ ہیں۔ (۱) زکوٰۃ کی شرح (۲) قطع ید کا مفہوم قرآن اور سنت کی روشنی میں (۳) قرآنی احکامات کے مفہوم اور معانی میں تبدیلی کے امکانات۔ چونکہ ملک میں شیخ صاحب کی تقریر کی بنا پر ہنوز ایک ہیجان برپا ہے۔ اس لئے حکومت نے محسوس کیا ہے کہ اس بارہ میں دین کے مستند اور مسلمہ علماء اور فضلاء سے رجوع کیا جائے کہ وہ قرآن اور سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں کہ آیا شیخ صاحب کے خیالات قرآن و سنت سے متصادم ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کس حد تک متصادم ہیں۔

جناب شیخ صاحب کی اصل تقریر جو ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ ہے ارسال کرتے ہوئے آنجناب سے استدعا ہے کہ براہ کرم عریضہ ہذا ملنے کے سات دن کے اندر اندر اصل تقریر کے اصل متن اور اس کے سیاق و سباق کے پیش نظر قرآن اور سنت کی روشنی میں اپنی رائے سے مستفید فرمائیں تاکہ حکومت اس بارہ میں کسی نتیجہ پر پہنچ سکے۔

محمد یعقوب ہاشمی سیکرٹری تعلیمات

آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مظفر آباد۔

نمبر 65-6-3926/لفافہ/71 مورخہ 6/3/71

جواب

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ منجانب ابی الزاہد

الی محترم المقام جناب ہاشمی صاحب دام مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا طویل نوازش نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کرم فرمائی۔ حسن ظنی اور ذرہ نوازی کا تہ دل سے صد شکریہ۔

آپ نے سات دن کے اندر اندر جناب شیخ محمود احمد صاحب کی ارسال کردہ تقریر کے بارے میں اور خصوصیت سے تین نکات زکوٰۃ کی شرح۔ قطع ید کا مفہوم قرآن و سنت کی روشنی میں اور قرآنی احکامات کے مفہوم اور معانی میں تبدیلی کے امکانات کے متعلق قرآن و سنت کی روشنی میں رائے طلب کی ہے۔ ایک مصروف ترین آدمی کے لئے جو روزانہ مختلف جگہوں میں تین ڈیوٹیاں باقاعدہ دیتا ہو اور علالت اس پر مستزاد ہو یہ تو بہت مشکل ہے کہ وہ باحوالہ ذمہ داری سے کچھ لکھے اور پھر اس پر نظر ثانی کرے اس کو صاف کرے اور اس کی نقل لے اور پھر اس کو ارسال کرے اور سات دن کے اندر وہ منزل مقصود تک پہنچ بھی جائے۔ جب ایک ہی نکتہ پر لکھنا شروع کیا تو کئی صفحات مرتب ہو گئے اور باقی دو امور پر ابھی لکھنا باقی ہے۔ اگر آج یا کل عریضہ نہ لکھا جائے تو آپ کو سات دن کے اندر اندر ملنا مشکل ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ آپ کو فی الحال صرف اپنی حتمی رائے اور آخری فیصلہ سے آگاہ کر دیا جائے۔ اگر آپ کو تفصیل کے ساتھ موصوف کی صریح غلطیوں پر آگاہی درکار ہو تو جمعیۃ علماء اسلام کے سرکاری ترجمان کی کسی قریبی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جناب شیخ محمود احمد کے زکوٰۃ کی شرح۔ قطع ید اور قرآنی احکامات کے مفہوم اور معانی میں تبدیلی کے امکانات کے بارے میں جو کچھ بھی نظریات ہیں وہ سراسر غیر اسلامی اور خالص ملحدانہ ہیں اور قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں بالکل مردود ہیں اور اس قابل ہیں کہ ان کو ع اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں حکومت آزاد کشمیر کا ایسے شخص کو ناظم تعلیمات کے عہدہ پر بایں ہمہ ہیجان برقرار رکھنا شرعاً بھی ناجائز ہے اور سیاسی طور پر بھی بالآخر اس کا وہی حشر ہوگا جو پاکستان میں ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب جیسے ملحد کا ہو چکا ہے۔ اس لئے حکومت آزاد کشمیر غیور مسلمانوں کی اسلامی غیرت کو ہرگز چیلنج نہ کرے اور ان کو فوراً اس عہدہ سے الگ کرے۔

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگفتیم

تو از سخن من پند بگیر و خواہ ملال

والسلام احقر ابو الزاہد محمد سرفراز خطیب جامع مسجد گکھڑ و صدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

۲۲ مارچ ۱۹۷۱ء

۲۴ محرم ۱۳۹۱ھ

نوٹ: حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کا مفصل مضمون ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام

"مضمون نویسی"

کا ایک

انعامی مقابلہ ہو رہا ہے

عنوان "میں نے جمعیت طلباء اسلام میں کیوں شمولیت کی"

مضمون ۲۰ اپریل تک صدر دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اول۔ دوم اور سوم [illegible] مضمون پر انعامات دیئے جائیں گے۔

عبدالمتین چوہدری کو چھ ماہ قید کی سزا

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم اور گورنمنٹ کالج ساہیوال کے مشہور طالب علم رہنما عبدالمتین چوہدری کو فوجی عدالت نے چھ ماہ قید کی سزا دی ہے

[illegible] دنوں چیچہ وطنی میں مرزائیوں نے جو ایک مسلمان کو قتل کیا تھا۔ اس کی کبھی خفیہ اور [illegible] پر ایک احتجاجی ساہیوال کے طلباء نے عبدالمتین چوہدری کی قیادت میں نکالا تھا۔

محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیت طلباء اسلام پاکستان نے مارشل لاء حکام سے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

اغیار اعتراف کرتے ہیں

اسلام اور پیغمبر اسلام
غیر مسلم دانشوروں کی نظر میں

عرب ایک چھوٹے سے شہر مکہ سے سادگی اور بیچارگی کے پیکر میں ایک نوجوان اٹھا جس کو دنیا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی سے جانا اور پہچانا اور جس نے تیئیس ۲۳ برس کے اندر نہ صرف عرب ہی میں ایک انقلاب عظیم برپا کیا بلکہ اپنی رہنمائی میں عرب سے جو تحریک جہاد اٹھی اس نے ایک صدی کے اندر اندر ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ تک دنیا کے ایک بڑے حصہ کو اخلاق، تمدن، معیشت اور سیاست غرض ہر شعبۂ زندگی کو بدل کر رکھ دیا۔ یہ ایک ایسا غیر معمولی واقعہ تھا کہ اغیار بھی اس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے۔

اس سلسلہ میں یہاں میں چند غیر مسلم مفکرین، مؤرخین سیاست دان اور غیر مسلم کے خیالات پیش کروں گا۔

مشہور یورپین ادیب اور مفکر جارج برنارڈ شا نے اپنے ایک مقالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن اور آپ کی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے وہ بڑے جاندار انسان تھے میری رائے میں انہیں انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہئے مجھے یقین ہے کہ اگر ان جیسا انسان موجودہ دنیا کا ڈکٹیٹر بن جاتا تو اس کے پیچیدہ مسائل اس طرح حل کر دیتا کہ یہ انسانی دنیا مطلوبہ امن و راحت اور سکون و اطمینان کی دولت سے مالا مال ہو جاتی۔"

LIGHT : JAN, 1933

مہاتما گاندھی نے اپنے اخبار ہریجن کے صفحات پر ایک جگہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق اپنے جذبات عقیدت کا یوں اظہار کیا ہے:۔

"مغربی دنیا اندھیرے میں غرق تھی کہ ایک روشن ستارہ افق مشرق سے چمکا اور اس نے بے قرار دنیا کو روشنی اور تسلی کا پیغام دیا۔ اسلام جنونی مذہب نہیں ہے ہندوؤں کو کھلے دل سے اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ پھر وہ بھی بیری طرح اس سے محبت کرنے لگیں گے۔"

"میں پیغمبر اسلام کی زندگی کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب کتاب کی آخری جلد ختم ہو گئی تو مجھے سخت افسوس ہوا کہ ایسی عظیم شخصیت کا مطالعہ کرنے کے لئے میرے پاس اور کچھ نہ تھا۔"

اسی سلسلہ میں ایک مشہور مستشرق مسٹر آبجٹ نامٹیریت علیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"ان آنحضرتؐ کی عملی زندگی کی ابتداء کو جب وحی کا کمال کہا جاتا ہے اس میں ایک مصلح، مبلغ اور نبی کی حیثیت کتنے تھے ان میں ایک قسم کا جوش بھرا ہوا تھا اور انہیں اس کام کی کامیابی کا یقین تھا جسے انھوں نے لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ وہ اپنی زندگی کی ابتداء سے انتہا تک ایک مکمل انسان تھے۔"

(LITERARY HISTORY OF THE ARABS-)

عظیم روسی فلاسفر و ادیب کاؤنٹ یونا انسانی قرآن مجید کے بارے میں اپنے خیالات اس طرح پیش کرتا ہے:۔

"قرآن مسلمانوں کی ایک عظیم کتاب ہے جس کی نسبت ان کا خیال ہے کہ اس کو خدا نے نازل کیا ہے۔ یہ کتاب عالم انسانیت کے لئے ایک بہترین رہبر ہے اس میں تہذیب ہے، شائستگی ہے، تمدن ہے معاشرت ہے اور اخلاق کی اصلاح کے لئے ہدایت ہے اگر یہ کتاب دنیا کے سامنے ہوتی اور کوئی انگریز پیدا نہ ہوتا تو یہ عالم انسانی کے لئے کافی تھی ان خامیوں کے ساتھ ساتھ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ یہ کتاب ایک ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی تھی جبکہ ہر طرف آتش فساد کے شرارے بلند تھے۔ خونخواری اور ڈاکہ زنی کی تحریک جاری تھی فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہیں کیا جاتا تھا۔ مگر اس کتاب نے ان تمام گمراہیوں کو ختم کر دیا تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی۔"

(THE LIGHT OF RELIGION-P-193)

اسی طرح مسٹر ہاشمین لین پول اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"قرآن کو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جبکہ ہر طرف تاریکی اور جہالت کی حکمرانی تھی، اخلاقی پستی کی طرح پر مسلط تھی بت پرستی کا ہر طرف دور دورہ تھا۔ قرآن نے ان تمام برائیوں کو مٹا دیا جن کو دنیا پر چھائے ہوئے مسلسل کئی صدیاں گزر چکی تھیں۔ قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی، اصول مدنیت اور علوم حقائق سکھائے غلاموں کو رحم دلی اور حشیوں کو پرہیزگار بنا دیا اگر یہ کتاب دنیا میں نہ ہوتی تو انسانی اخلاق تباہ ہو جاتا اور دنیا کے تمام باشندے برائے نام انسان رہ جاتے۔"

(GARDEN'S OF HOLY QURAN)

مشہور یورپین مصنف مسٹر ہاس کامل اس طرح خراج عقیدت پیش کرتا ہے:۔

"قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی کتاب ہے جس کی نسبت مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس کو خدا نے بھیجا ہے۔ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی جب کہ طرح طرح کی گمراہیاں مشرق سے خرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں۔ انسانیت اور شرافت اور تمدن کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا۔ ہر طرف بے حیائی اور بداخلاقی تاریکی تھی نفس پرستی اور شہوت رانی کا طوفان امڈا ہوا تھا قرآن نے اپنی تعلیمات سے ان پر کیا اور محبت و مروت کے جذبات پیدا کئے بے حیائی کی ظلمتیں کافور ہوئیں۔ بدکاری اور بداخلاقی سے توبہ کی اور راست پر آ گئے اور بے شمار وحشی شائستہ بن گئے اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اس نے جاہل کو دانا، خانہ بدوش کو مہذب، خیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا یہ وہ کتاب ہے جو آج دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں اس کی تعلیم کے اثرات جاری ہیں۔"

(THE POPULAR RELIGION AND THE REALITY-P-115)

مشہور مورخ و ادیب ڈاکٹر ڈریپر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت اپنی تحقیق میں دل کھول کر عقیدت نچھاور کرتا ہے:۔

"وہ (آنحضرتؐ) صفت اور مذہب دونوں کے صدر تھے یعنی وہ پیغمبر بھی تھے اور پوپ بھی۔ ایسے پوپ تھے جن میں پوپ کی سی بناوٹ ہو تصنع نہ تھی۔ وہ قید بھی ہوتے تھے مگر قید کی طرح نہیں ان کے پاس نہ تھیں نہ کوئی باڈی گارڈ اور نہ کوئی عالیشان محل تھا۔ اگر کسی شخص کو یہ کہنے کا حق ہے کہ میں خدا کی طرف سے حکومت کرنے کا حق رکھتا ہوں تو وہ حق حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حاصل ہے اس لئے کہ ان میں حکومت کرنے کی وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جن سے دنیا اور انسانیت کی فلاح ممکن ہو سکتی ہے۔"

"تدریج میں یہ ایک بے مثال ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تین چیزوں کے بانی تھے ملت مذہب اور سلطنت وہ خود ہی تھے مگر پھر بھی وہ ایک کتاب کے مصنف تھے جو ایک نظم ہے اور ایک قانون ہے۔ یہ دعاؤں کی کتاب بھی ہے اور مقدس بھی ہے۔ آج بھی نوع انسانی کا چوتھا حصہ اس کی عزت کرتا ہے اسے فصاحت و بلاغت، حکومت و حکمت اور صداقت کا مجموعہ کہتا ہے۔ محمد (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) نے اس کو پڑھا تھا

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

بقیہ ـــــ ترکی کا بحران

ترکی کا موجودہ بحران ان عوامل کا پیدا کردہ ہے۔ اس تفصیل سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں ترک عوام اور مفاد پرست عناصر میں سخت کشمکش نمودار ہوگی۔ اور نیا انقلاب ترکی کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔

خدا کرے کہ یہ انقلاب ترکی کے عوام کو خوشحال اور دنیا میں بلند مقام عطا کرنے والا ثابت ہو، اور ترکستان ایک بار پھر اسلام کی عظمت کا گہوارہ بنے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق ترکی میں نئی مخلوط کابینہ بن گئی ہے اور بحران پر قابو پانے کی آئینی راہ پیدا کرنے کی کوششیں ایک حد تک بار آور ہوئی ہیں۔

۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء

بقیہ مولانا ہزاروی

مولانا ہزاروی نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام بھارتی پارلیمنٹ میں شیخ مجیب الرحمٰن کے حق میں تقاریر اور قراردادوں کی سخت مذمت کرتی ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر بھارتی حکومت نے پاکستان کے خلاف کوئی کارروائی کی تو ان کی پارٹی جہاد کا اعلان کرے گی اور پھر بھارت کو ہماری طاقت کا اندازہ ہو جائے گا۔

مولانا ہزاروی نے صدر یحییٰ کو اپنی پارٹی کی جانب سے پوری پوری حمایت و تعاون کا یقین دلایا ہے اور تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کے واقعات کو اس انداز سے پیش نہ کریں کہ اشتعال پیدا ہو۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں حالات نارمل الا بکام کے قابو میں ہیں۔ اور اعلان کر دیا گیا ہے کہ شہر چھوڑنے والے لوگ واپس آ جائیں۔ انہوں نے کہا ملک میں امن و امان قائم کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں تاکہ ہر خطرہ سے ملک کی سالمیت و یک جہتی کا تحفظ کیا جا سکے۔

بقیہ ـــــ مولانا مفتی محمود

سخت سزا دیں گے۔ جو جنگ ۱۹۶۵ء سے بھی زیادہ ہولناک ہوگی۔ اجتماع میں جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود نے ایک قرارداد پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مسلمان پاکستان کے معاملات میں بھارت کی مداخلت جو پاکستان کی مقدس سرزمین پر کھلم کھلا جارحانہ حملے کی صورت اختیار کر چکی ہے ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں مسلح بھارتیوں کا داخل ہونا پاکستان کے خلاف اعلان جنگ کے مترادف ہے اور کوئی مسلمان اور پاکستانی اس قومی بحران کو خاموش تماشائی کی حیثیت سے نہیں دیکھ سکتا۔ پاکستان کی مقدس سرزمین کا چپہ چپہ خواہ پاکستان پاکستانی باشندوں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا پیغام

تمام مسلمان جانتے ہیں کہ اس وقت مسلمانان عالم کے لئے عظیم ابتلاء درپیش ہے بھارت ہمارے ملک عزیز پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر کے پاکستان کے اندرونی دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں اسلام نے جہاں مادی طریقے بتلائے ہیں وہاں روحانی علاج بھی بتلایا ہے۔ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں اور تمام مسلمانان پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلام کے روحانی طریقۂ علاج پر عمل کرتے ہوئے صبح کی نماز کے وقت دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد دعائے قنوت نازلہ شروع کر دیں۔

مفتی محمود عفار اللہ عنہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

دعائے قنوت نازلہ یہ ہے۔ اس میں موجودہ حالات کے تحت اضافہ کر لیں (محمد حنیف)

قنوتِ نازلہ

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ فَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَالْحِکْمَۃَ وَثَبِّتْھُمْ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ وَالْمُلْحِدَۃَ وَالْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَفْرِغْ عَلَیْھِمْ شَرَّھُمْ بِمَا شِئْتَ وَاَنْزِلْ عَلَیْھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ۔

کا گھر ہے اور مسلح بھارتیوں کو اس پر قدم رکھنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ قرارداد میں بھارتی حکومت سے کیا گیا ہے کہ ان بھارتی باشندوں کا فوراً محاسبہ کیا جائے جو پاکستان کی بین الاقوامی سرحدیں عبور کر کے مشرقی پاکستان میں داخل ہوئے ہیں۔ اور انہیں عبرتناک سزائیں دی جائیں تاکہ وہ آئندہ ایسی حرکت کرنے کی جسارت نہ کریں اگر ہمارے یہ مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو بھارت کو خبردار کیا جاتا ہے کہ پاکستانی ۱۹۶۵ء کی جنگ کو زیادہ جوش و خروش سے دوہرائیں گے۔ اور جارحیت کے مرتکب بھارتیوں کو ایک اور عبرتناک سبق دیں گے۔ صورت حال سے زیادہ مؤثر طریقہ پر نمٹنے کے لئے حکومت پاکستان کی مکمل حمایت کا اعلان کیا گیا۔

قاسم علی خاں کی جامع مسجد میں نماز جمعہ سے پہلے ایک بھاری اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود نے کہا۔ لاکھوں مسلح قبائلی اور جمعیۃ کے ارکان ملکی دفاع کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی پاکستانی اس صورت حال کا خاموش تماشائی نہیں بن سکتا جو پاکستان پر بھارت کے بھرپور حملے کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری نے تمام لیڈروں پر زور دیا ہے کہ ملکی سالمیت جیسے بھارتی کارروائیوں سے خطرہ درپیش ہے برقرار رکھنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو بھارت کو کھلم کھلا بتا دینا چاہیئے کہ بھارت کی مزید مداخلت برداشت نہیں کی جائیگی اور اپنی حکومت کو یقین دلانا چاہیئے کہ مقدس وطن عزیز کی سالمیت کو جو خطرہ درپیش ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری قوم حکومت کے ساتھ ہے۔

مولانا نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں بہت سی مثالیں پیش کیں کہ پاکستان کے داخلی امور میں بھارت کی مداخلت ناجائز ہے اور تمام بین الاقوامی ضابطوں کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا ہر ملک کو وقتاً فوقتاً اندرونی بحرانوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے لیکن یہ بحران کبھی بیرونی طاقتوں نے حل نہیں کئے۔ مولانا نے کہا کہ انڈونیشیا میں انقلاب میں ہزاروں آدمی مارے گئے۔ اردن میں فدائین سرکاری فوجوں سے لڑتے رہتے ہیں۔ لنکا میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔ لیکن اس تمام کے باوجود ان ملکوں میں کسی بیرونی ملک نے نہ تو مداخلت کی جرأت کی اور نہ ہی اپنی پارلیمنٹ میں ان کے داخلی معاملات زیر غور لائے۔ یہ اعزاز صرف بھارت کو حاصل ہے کہ وہاں ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا گیا اور اب بھارت مشرقی پاکستان میں بھی اپنی مسلح مداخلت سے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنا چاہتا ہے۔

مفتی محمود نے اس مسلح مداخلت کو پاکستان پر براہ راست بھارتی حملہ قرار دیا اور کہا کہ پاکستان کے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ پاک وطن کی حفاظت کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ انہوں نے بتایا کہ قبائلی سرداروں نے یقین دلایا ہے کہ لاکھوں مسلح قبائلی وطن کے دفاع کے لئے تیار ہیں۔

Scanned with CamScanner

زاہد الراشدی

حالات — و — واقعات

- — ضلع ہزارہ کے جنگلات
- — پشاور پانی کی زد میں
- — بیرونی ممالک کو ناقص مال کی سپلائی
- — امیرزادوں کے لئے علیحدہ تعلیمی ادارے
- — انتہائی افسوسناک

ضلع ہزارہ کے جنگلات

کسی اخبار میں ضلع ہزارہ کی کسی ماتحت جمعیۃ علماء اسلام کا یہ مطالبہ نظر سے گذرا ہے کہ ضلع کے وسیع جنگلات کی آمدنی میں سے خواہ مخواہ کروڑوں روپے کے حساب سے جو سالانہ حصہ بلا استحقاق ملتا ہے۔ وہ ان مفت خوروں کو دینے کی بجائے سرکاری خزانہ میں جمع رکھا جائے۔ یہ مطالبہ جائز اور معقول ہے۔ مگر کسی حد تک ادھورا ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ ان خوانین کو لاکھوں روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ ان کے پاس اس کے لئے کوئی معقول استحقاق نہیں۔ اور جابر حکمرانوں کی غلط بخشی کے سوا اس کی کوئی اصل نہیں ہے اس لئے یہ رقم انہیں دینے میں ملک و قوم کا کوئی مفاد نہیں، لیکن اس خطیر رقم کو سرکاری خزانہ میں جمع رکھنے کی بجائے اگر ضلع کی ترقی پر خرچ کیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ مثلاً اس رقم سے علاقہ بٹگرام، کاغان اور پچھلی میں لکڑی کے کارخانے قومی سطح پر قائم کئے جا سکتے ہیں۔ اس سے ایک طرف تو غریب عوام کے روزگار کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ قومی آمدن میں اضافہ ہوگا اور ضلع بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ ہماری رائے میں ضلع ہزارہ کے عوام کو اس سلسلہ میں موثر آواز اٹھانی چاہیئے اور ایک عوامی تحریک کے ذریعہ یہ مطالبہ حکام متعلقہ تک پہنچانا چاہیئے۔ اس کے لئے جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کے مخلص راہنما اور انتھک کارکن خصوصاً حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ممبر قومی اسمبلی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ معاملہ کوتاہی کی نذر نہیں ہو جائے گا۔

پشاور پانی کی زد میں

ایک اخباری اطلاع کے مطابق دارسک ڈیم کا پانی پشاور کی زمین سرایت کر رہا ہے اور پانی کی سطح اس حد تک اوپر آ گئی ہے کہ بعض مقامات پر ایک فٹ زمین کھودنے پر بھی پانی ابلنے لگتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر پانی کے نکاس کا معقول بندوبست نہ کیا گیا تو دس سال کے اندر پشاور شہر جھیل میں تبدیل ہو جائے گا۔ پشاور ملک کے تاریخی شہروں میں شمار ہوتا ہے اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کا صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی لاکھوں سے متجاوز ہے۔ اس لئے یہ خبر بے حد تشویشناک ہے۔ اور نہ صرف پشاور بلکہ جہاں جہاں بھی ڈیم بنے ہیں ان کے قریب آبادیوں کے لئے اسی نوعیت کے خطرہ کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ماہرین کی کمیٹی مقرر کر کے پشاور شہر اور ڈیموں کے قریب دوسری آبادیوں کو پیش آمدہ اس خطرہ کا مکمل جائزہ لے اور جلد از جلد ان خطرات کے سدباب کا معقول انتظام کرے۔

بیرونی ممالک کو ناقص مال کی سپلائی

سیالکوٹ سے ایک اخباری نمائندہ نے خبر دی ہے کہ پاکستانی تاجر بیرونی ممالک کو جو مال سپلائی کرتے ہیں۔ اس کا نوے فیصد حصہ بیرونی کمپنیاں یہ کہہ کر واپس کر رہی ہیں کہ مال نمونہ کے مطابق تیار نہیں کیا گیا، اور ناقص ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی ناقص مال کے بہت سے بنڈل پوسٹ آفسوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

بیرونی تجارت پاکستان کی معیشت میں بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ اور زرمبادلہ کے حصول کا شاید واحد بڑا ذریعہ ہے۔ قومی زندگی کے اس اہم شعبہ کو اس طرح نقصان پہنچانا اور ملک کی صنعتی ساکھ کو بین الاقوامی منڈی میں اس دیدہ دلیری کے ساتھ گرانے کی کوشش انتہائی شرمناک اور ناقابل معافی قومی جرم ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیرونی ممالک ناقص مال کی سپلائی کے اس الزام کے بارہ میں تحقیقات کرائے اور جو کمپنیاں اس سلسلہ میں ملوث ہیں۔ ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ اور بیرونی ممالک کو سپلائی کئے جانے والے مال کی نگرانی کا ایسا معقول اور خودکار طریقہ کار وضع کیا جائے۔ جس کے بعد کوئی کمپنی مال سپلائی کرنے میں اس قسم کی حرکت کی جرأت نہ کر سکے۔

امیرزادوں کے لئے علیحدہ تعلیمی ادارے

لائلپور سے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے کچھ ممبران نے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ امیر لوگوں کی اولاد کے لئے اونچے درجے کے تعلیمی اداروں کے سلسلہ میں جو دو نئے ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان کا پروگرام منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ اتنی رقم سے عوام کے لئے کم از کم آٹھ ہائی سکول جاری کئے جا سکتے ہیں۔ دراصل خرگوش بہادر نے نواب زادوں کے لئے علیحدہ تعلیمی اداروں کا نظام قائم کیا تھا۔ تاکہ نوابوں، جاگیرداروں اور امیروں کی اولاد اپنے مخصوص ماحول ہی میں رہے اور عوام گھل مل نہ سکے۔ بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد اس نظام تعلیم میں کسی ردوبدل کی ضرورت ہمارے حکمرانوں نے محسوس نہیں کی۔ اور ابھی تک سارے معاملات اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ جس پر انگریز چھوڑ کر گیا تھا۔ لائلپور کے ان نمائندوں کا مطالبہ بالکل بجا ہے۔ بلکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ سارے نظام تعلیم میں یکسر تبدیلی کر کے امیروں اور غریبوں کا امتیاز کلیتہً مٹا دیا جائے اور قوم کے تمام طبقوں کے لئے ایک ہی تعلیمی نظام ہو۔

انتہائی افسوسناک

گذشتہ ہفتہ کے ترجمان اسلام میں یہ خبر پڑھ کر بے حد صدمہ ہوا کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی کے اسپیکر منتظر مسعود دار و سردار عبدالقیوم صاحب کی صدارتی کابینہ کے ورکنگ ڈاکٹر سلام الدین نیاز اور شیخ بشارت احمد برطانوی سامراج کے خودکاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں۔ اس ٹولہ نے برصغیر اور کشمیر کی آزادی کی تحریکات میں جو منافقانہ کردار ادا کیا ہے۔ اور کشمیر کے مسلمان کو الجھانے کے لئے جو سازشیں کی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں علی الخصوص پاکستان کے اعلیٰ کلیدی عہدوں پر فائز ہو کر اس گروہ کے افراد نے ملک کو اقتصادی اور سیاسی نقطہ نظر سے خطرناک بحران کا شکار بنایا ہے۔ اس کے پیش نظر ہم اس گروہ کو ملک دشمنی کے لئے مار آستین سے کم نہیں سمجھتے۔ اور سردار عبدالقیوم صاحب اور ان کی مسلم کانفرنس کے دیگر زعماء سے اور خصوصاً آزاد آزاد کشمیر کے بہادر اور غیور علماء سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس فتنہ کو اپنی قومی و حکومتی زندگی پر مسلط نہ ہونے دیں۔ کیونکہ آزادی کی کٹھن راہوں سے گذرنے والی مظلوم کشمیری قوم ایسے سازشیوں کی عیاشیوں کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طب، دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی و محرک باہ اور مسکن ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۲/- روپے

طلاء عنبری بچوں کی ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتا ہے قبض اسہال پیدا کرتا ہے کریں ۲/- روپے

نمبر ۱ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی عباسی دواخانہ
۹۰۱ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

میدان میں آیا۔ مغلولستان کا سب سے بڑا پہلوان ساتغنی بقا بھی اس کے ساتھ تھا۔

شاہی نقارہ پر چوٹ پڑی اور لوگوں نے دیکھا کہ امیر جو اس کا پہلوان میدان میں مست ہاتھی کی طرح کھڑا ہوا ہے دوسری طرف سے ایک کمزور نحیف فقیر نکلا۔ تماش بینوں نے اپنی سانسیں روک لیں۔ مسلمان دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ اب دونوں پہلوان ایک دوسرے سے بالکل قریب آ گئے تھے۔ دفعتہً شیخ ارشد الدین کے جسم میں حرکت ہوئی اور انہوں نے تیزی سے ایک ہاتھ اٹھا کر ساتغنی بقا کو ایک طمانچہ رسید کیا۔ خدا کے حکم سے یہ قضا کا طمانچہ بن گیا۔ ساتغنی بقا اسی وقت زمین پر گر پڑا اور فوراً مر گیا۔ مسلمانوں نے یہ دیکھ کر اس قوت اور شدت سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ دشت و جبل گونج اٹھے۔ کفر و اسلام کی کشتی خدا کے حکم سے ایک ہی منٹ میں ختم ہو گئی۔

اس وقت جتنے بھی لوگ میدان میں جمع تھے سب کے سب خدا کے آگے جھک گئے۔ شام ہوتے ہوتے ایک لاکھ ساٹھ ہزار تاتاریوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اس طرح ایک شخص کی ایمانی قوت نے اس انتہائی مہیب اور عظیم مسئلہ کو حل کر دیا۔ جس کو حل کرنے کے لئے تمام مادی تدبیریں ناکام ہو چکی تھیں۔ جب تاتاری مسلمان ہو گئے تو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی کارروائیاں بھی خود بخود ختم ہو گئیں۔

ہماری خود اپنی تاریخ کا یہ صفحہ ہمیں ایک عظیم سبق دیتا ہے۔ وہ سبق یہ کہ ایک انتہائی کمزور آدمی بھی سخت ترین قوت کے مقابلہ میں بازی جیت سکتا ہے، مگر کب؟ اس وقت جبکہ اس کے اندر ایمان کی طاقت پیدا ہو جائے۔

ایک واقعہ

پورہ معروف (اعظم گڑھ) میں ایک بزرگ مولانا محمد طاہر صاحب گذرے ہیں۔ وہ ۱۲۲۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۹۶ھ میں وفات پائی۔

علمی فضیلت کے ساتھ جسمانی قوت بھی غیر معمولی تھی۔ چنانچہ عوام میں پہلوان کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی شہ زوری کے بہت سے واقعات ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک پہلوان مولانا کی شہرت سن کر مقابلہ کے لئے آیا۔ اتفاق سے اس وقت مولانا محلہ سے متصل ایک باغ میں درخت کی ایک شاخ کو جھکا کر اس کی پتیاں بکری کو کھلا رہے تھے۔ اس پہلوان نے مولانا ہی سے دریافت کیا کہ مولانا محمد طاہر پہلوان کہاں ملیں گے مولانا نے طرز گفتگو سے بھانپ لیا کہ مقصد کیا ہے؟ اور کہا کہ ذرا اس شاخ کو پکڑیئے۔ میں ابھی ان سے آپ کو ملا دیتا ہوں۔ اس نے جوں ہی شاخ پکڑی کہ وہ ایک دم سیدھی ہو کر اپنی جگہ پہنچ گئی۔ اچانک پہلوان صاحب زمین و آسمان کے درمیان معلق ہو گئے۔ بڑی منت سماجت کی کہ مجھے کسی طرح اتار دیجئے۔ میں جن سے ملنے والا تھا مل چکا بالآخر مولانا نے وہ شاخ نیچی کر دی تو انہیں اطمینان کا سانس نصیب ہوا اور جس راستہ سے آئے تھے اسی [illegible] لس ہو گئے۔

مجھے آخرت تک جانا ہے

مولانا اشرف علی تھانوی کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ وہ اعظم گڑھ کے سفر پر جا رہے تھے۔ ایک ہندو گارڈ جو ان کا معتقد تھا، ان سے ملنے آیا۔ اتنے میں ایک غریب آدمی آگے بڑھا اور گنوں کا تحفہ مولانا کو پیش کیا۔ مولانا نے قبول کر لیا اور اپنے کسی ساتھی سے کہا کہ ان گنوں کا وزن کرا کر بک کروا دو۔ اس ہندو گارڈ نے کہا، بک کروانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اعظم گڑھ تک تمام گارڈوں سے کہہ دوں گا کہ وہ گنوں کا خیال رکھیں۔ مولانا نے فرمایا "مجھے تو اس سے بھی آگے جانا ہے"۔ ہندو گارڈ حیرت سے پوچھنے لگا۔ "آپ کہاں تک جائیں گے آپ نے ابھی تو فرمایا تھا کہ آپ اعظم گڑھ جا رہے ہیں"۔ مولانا کی آنکھیں نم ہو گئیں اور فرمایا "مجھے آخرت تک جانا ہے۔ وہاں کونسا گارڈ میرے ساتھ جائے گا"۔

ارشادات

شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جناب باری عز اسمہ کی وہ صفات جو کہ مقتضی معبودیت ہیں۔ ان کا مرجع دو باتوں کی طرف ہوتا ہے۔ اول مالکیت نفع و ضرر، دوئم محبوبیت۔ اول کو جلال سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور ثانی کو جمال سے۔ مگر یہ تعبیر ناقص ہے جلال محض مالکیت ضرر پر متفرع ہوتا ہے جس طرح جمال اسباب محبوبیت میں سے ایک سبب ہے۔ وجوہ محبوبیت علاوہ جمال کے کمال، قرب و احسان بھی ہیں۔ سبب اول سے یعنی مالکیۃ نفع و ضرر کا اقتضاء معبودیت حدود عقل میں رہ کر ہونا ضروری ہے۔ اس معبودیت میں عابد کی ذاتی غرض چونکہ باعث عبادت ہوتی ہے۔ یعنی طمع یا خوف یا دونوں، اس لئے یہ عبادت اس قدر کامل نہ ہوگی جس قدر وہ عبادت جس میں محض رضاء معبودیت مقصود ہو۔ ظاہر ہے کہ محبوب کی جو کچھ طاعت و فرمانبرداری کی جاتی ہے اس سے محض اس کی رضا مطلوب ہوتی ہے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ دونوں قسموں کی عبادتیں دین کامل میں ملحوظ ہوں قسم اول پر متفرع ہونیوالی عبادتوں میں اصل الاصول نماز زکوٰۃ ہیں اور قسم ثانی پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول روزہ اور حج ہیں۔ روزہ محبوبیت کی منزل اول ہے، اور حج منزل ثانی ہے۔

— معشوق حقیقی ہر چیز کو جانتا ہے، ہر چیز کو دیکھتا ہے ہر چیز کو سنتا ہے۔ اس پر کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ شدید الغیرۃ ہے۔ اس کے سامنے بجز خشوع و خضوع اور رازہائے سربستہ کے اخفاء اور اظہار عبودیت کاملہ اور اتباع سید العشاق علیہ السلام کوئی چیز کارآمد نہیں۔

فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً ہ

جاہ طلبی، مال طلبی اس کی سخت غضبناکی کا باعث ہے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ما اشغلک من الحق فھو طاغوتک۔ قرآن فرماتا ہے۔ فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ۔ بہرحال نصب العین فقط اس کی رضا جوئی چاہیئے۔

جہاں تک ممکن ہو اتباع شریعت اور سنن نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی، بعد ازاں ہمیشہ ملحوظ قلب و بصر رکھیے۔ ذکر میں غفلت نہ کیجئے۔ اپنی غفلت و معاصی پر ہمیشہ تائب و مستغفر رہیئے۔ عمر گرانمایہ ضائع مت کیجئے ؎

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است

(ماخوذ از شیخ الاسلام مولانا مدنی رح)

اعلانِ مسرت

بذل المجہود — مکمل عکسی زیر طبع ہے جلد اول بازار میں آ گئی ہے جلد اول قسم اعلیٰ ۳۵/- روپے قسم خاص ۴۰/-

کوثر النبی — از مولانا عبد العزیز ہاروی قیمت ۳/- روپے

صرف گھوٹوی — از مولانا جمال الدین قیمت ۳/۵۰ روپے

بیس بڑے مسلمان — (بیس دیوبندی علماء کے حالات) قیمت ۳۰/- روپے

بہشتی زیور عکسی — اعلیٰ معیاری کتابت قیمت ۲۰/- روپے

مکمل فہرست مفت طلب کریں

مکتبہ قاسمیہ سول ہسپتال — ملتان شہر

حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم اے (عربی علوم اسلامیہ، اردو، فارسی)
صدر شعبۂ اسلامیات، گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عشقِ نماز

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے ساتھ جو دلی تعلق تھا۔ اور آپ کے قلب مبارک کو نماز میں جو خاص کیفیت حاصل ہوتی تھی۔ اس کا بہت کچھ اندازہ آپ کے اس مشہور ارشاد سے کیا جا سکتا ہے۔

قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ

"میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے"

نیز احادیث میں آتا ہے کہ جب نماز کا وقت قریب ہوتا تو آپ حضرت بلالؓ سے ارشاد فرماتے۔ قُمْ يَا بِلَالُ (ارحنی بالصلوٰۃ - بلالؓ اٹھو، نماز کا بندوبست کر کے میرے دل کو راحت و آرام پہنچاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق نماز کا اس سے بھی زیادہ واضح اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ہجرت سے پہلے طائف کے مقام پر اللہ کا دین پہنچانے کے جرم جب آپ کو لرزہ خیز ایذائیں پہنچائی گئیں۔ دوسروں کے درخواست کرنے پر بھی آپ نے ان لوگوں کے حق میں بددعا نہیں فرمائی بلکہ یہ جواب دیا۔

اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا، اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً

میں لوگوں کو اللہ کی رحمت سے دور کرنے کے لئے مبعوث نہیں ہوا، بلکہ مجھے تو مجسمۂ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور اسی طرح غزوۂ اُحد کے موقع پر جب آپ دشمنانِ اسلام کے ہاتھوں شدید زخمی ہوئے تو بھی بددعا نہیں فرمائی۔ بلکہ وہاں بھی ان کے حق میں ہدایت کی دعا مانگی۔ لیکن غزوہ احزاب میں جب دشمنوں نے ایک دن آپ کو عصر کی نماز پڑھنے کی مہلت نہ دی اور آپ کی وہ نماز قضا ہو گئی تو اتنی سخت بددعا زبانِ مبارک سے نکلی کہ ایسی بددعا کسی دوسرے موقع پر کسی بڑے سے بڑے موذی کے حق میں بھی آپ نے نہیں فرمائی ہوگی حدیث میں ہے۔ آپ نے فرمایا:

شَغَلُوْنِي عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا —

ان لوگوں نے مجھے عصر کی نماز نہیں پڑھنے دی۔ اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

آپ کا عشق نماز دیکھئے۔ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ایسی بددعا نکلتی ہے اور ہم ایک چھوڑ پانچ پانچ نمازیں محض غفلت کی وجہ سے از خود قضا کر دیتے ہیں اور احساس بھی نہیں ہوتا۔

حدیث کی متعدد روایات میں آیا ہے کہ آپ رات کو اس قدر نماز میں کھڑے رہتے کہ پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ ظاہر ہے کہ نماز کے ساتھ کسی خاص عشق و شغف ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ اپنے آرام کا کوئی خیال نہیں نیند کی پروا نہیں۔ بس اللہ کے حضور کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور اسی نماز کے ذریعہ سکون پا رہے ہیں کسی شاعر نے اپنے اس شعر میں کیا نقشہ کھینچا ہے۔

؎ مجھ کو جنوں نہیں ہے کہ جاگوں تمام رات
لیکن کسی کی یاد ستائے تو کیا کروں

اور آپ کے نماز میں پوری پوری رات کھڑے رہنے پر اللہ کو بھی یہ فرمانا پڑا۔

يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا

اے کملی والے! رات کو کھڑے تو رہا کریں نماز میں لیکن تھوڑا (اتنا نہیں)

آپ کے صحابہ کرامؓ نے ایک رات آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے پہلی رکعت میں پوری سورہ بقرہ پڑھی اور وہ بھی ٹھہر ٹھہر کر ترتیل سے۔ اسی طرح طویل رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں سورہ آل عمران پڑھی۔ اور پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ پڑھیں۔ گویا اس طرح آپ نے چار رکعتوں میں سوا چھ سیپارے پڑھے اور دورانِ تلاوت رحمت و عذاب کی آیتوں پر ٹھہر ٹھہر کر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے تھے۔ پھر ہر رکعت کے رکوع اور سجدے بھی قیام کی طرح طویل ہوتے تھے۔

آپ کی نماز کی یہ کیفیت دراصل اسی قرۃ عینی فی الصلوٰۃ والی باطنی حالت کا ایک ظاہری کرشمہ تھا، اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو بھی اس کا کوئی ذرہ نصیب فرمائے۔ آمین!

مولوی عبدالستار صاحب کو صدمہ

مولوی عبدالستار صاحب ساکن کرم علی والا تحصیل شجاع آباد کا ہونہار بچہ محمد صدیق طالب ۱۸/۳/۷۱ کو بقضائے الٰہی انتقال کر گیا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

تعزیتی خطوط کا شکریہ

جن بزرگوں اور احباب نے ہمارے والد گرامی حضرت مولانا حافظ محمد شادمان خان صاحب کی وفات پر تعزیتی خطوط ارسال کئے ہیں۔ ہم ان کا بذریعہ ترجمان اسلام دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ان سے درخواست کرتے ہیں کہ والد مرحومؒ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

(مولانا) عبداللطیف خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم
(مولانا) عبدالحلیم خطیب جامع مسجد اسلام آباد
(مولانا) حافظ خالد محمود ٹیچر کے۔ جے اسلامیہ ہائی سکول لاہور
حکیم مختار احمد الحسینی معیاری دواخانہ لاہور
مولوی عبدالحمید کھینگ ممراں کوجر خاں
مولوی عبدالغفور

سید عبدالرزاق شاہ صاحب کو صدمہ

سید عبدالرزاق شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ کے والد ماجد مشہور عالم دین اور ممتاز روحانی بزرگ سید غلام حیدر شاہ صاحب آف بانر شریف (ضلع مظفر گڑھ) مورخہ ۲۰/۳/۷۱ اس عالم فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

مرحوم نے علی الترتیب مولانا غلام حسن صاحب (لعل عیسن کروڑی) مولانا احمد علی صاحبؒ (لاہوری) مولانا عبیداللہ صاحب انور (لاہوری) سے بیعت کی۔

مرحوم نے آزادیٔ وطن کے سلسلہ میں مجلس احرار اسلام اور تحریک خلافت میں پُرزور حصہ لینے کے علاوہ تحریک تحفظ ختم نبوت میں بھی بھرپور حصہ لیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی حالیہ انتخابی جدوجہد میں اس پیرانہ سالی کے باوجود آپ نے جس عرق ریزی سے شب و روز جس مسلسل کوشش و کاوش سے کام کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ اپنے قصبہ بانر شریف میں مدرسہ عربیہ حسینیہ کے ہمیشہ سرپرست رہے۔

(محمد یعقوب)

حکام ضلع میانوالی توجہ فرمائیں

میانوالی مظفر گڑھ روڈ پر جیب تراشوں اور پتہ بازوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے مسافروں میں سخت خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے۔ کوئی مسافر بھی اپنے آپ کو سفر کے دوران محفوظ نہیں سمجھتا۔ غنڈہ عناصر نہایت دلیری سے وارداتیں کر رہے ہیں۔ میں حکام ضلع میانوالی سے درخواست کرتا ہوں کہ اس غنڈہ گردی کو فوراً ختم کرنے کے لئے مہم شروع کریں اور مسافروں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر نولی کراسنگ۔ چاندنی چوک پر پولیس کی ڈیوٹی لازمی قرار دیں۔

(ڈاکٹر دین محمد فریدی ہرنولی ضلع میانوالی)

Scanned with CamScanner

خط و کتابت کا پتہ
ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور
فون نمبر ——— ۶۷۷۱۵

ہفت روزہ رجسٹرڈ ۱۳۲
ترجمان اسلام لاہور

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ "
سہ ماہی ۶/۰ "

جلد ۱۴ | جمعہ ۱۲ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۷۱ء — قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۱۴

مشعلِ راہ

ایک صحابیؓ رسولؐ کا واقعہ

جس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا تھا، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نہایت امن و امان کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ کیونکہ پہلے زمانہ سے انہوں نے ولید بن مغیرہ سے بات چیت کر رکھی تھی اس کے لئے بھی یا ورپڑوسی کی حفاظت پر معاہدہ کر لیا تھا۔ اگر کوئی عثمان بن مظعون کو ستاتا تو ولید بن مغیرہ ان کا دفاع کرتا۔ مگر حضرت عثمان بن مظعون نے جب دیکھا کہ ان کے بہت سے مسلمان بھائی کفار و مشرکین کے ہاتھوں رات دن ستائے جا رہے ہیں تو ان کو اپنے آرام کی زندگی پر خیال آیا کہ میں تو چین سے ہوں اور میرے ساتھی دکھ کی زندگی بسر کریں، یہ اسلامی اخوت و غیرت کے خلاف بات ہے۔ اور دل میں سوچا کہ ایک مشرک آدمی کی حفاظت و جوار میں رہ کر میرا صبح و شام آزادی سے چلنا پھرنا اور میرے ہم مذہبوں اور دوستوں کا رات دن مصیبت برداشت کرنا ضرور میرے اندر کسی بڑے نقص کی وجہ سے ہے۔ یہ سوچ کر ولید بن مغیرہ سے جا کر کہا کہ اے ابو عبید! تم نے اپنی ذمہ داری نباہی اب میں تیرے جوار کو واپس کرتا ہوں اور آئندہ سے تم میری حفاظت کے ذمہ دار نہیں رہے گے پرسوں کرو لید بولا کہ بھتیجے! ایسا کیوں کرتے ہو۔ شاید تم کو میری قوم نے اذیت پہنچائی ہے۔ عثمان نے کہا، نہیں بلکہ میں اللہ عزوجل کے جوار و حفاظت پر راضی اور خوش ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کے سوا کسی اور کی حفاظت پسند کروں۔ تم مسجد حرام میں چلو اور مجمع میں علانیہ اپنی برأت کا اعلان کرو۔ جس طرح میں نے صاف طور سے تم سے اپنی برأت کر لی ہے۔ اس کے بعد حضرت عثمان اور ولید دونوں مسجد حرام میں گئے۔ اور ولید نے مجمع عام کو خطاب کر کے کہا کہ میں تمہاری حفاظت سے الگ ہوں۔ حضرت عثمان نے کہا کہ ہاں بے شک میں بری ہوں۔ تم نے واقعی وفاداری کی۔ مگر اب میں اللہ کے سوا کسی اور کی پناہ لینا نہیں چاہتا اسی لئے میں نے ولید کی پناہ کو اسے واپس کر دیا۔ مجمع عام میں دونوں نے اپنی اپنی برأت کا اعلان کر دیا اور اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ واپسی پر حضرت عثمان نے دیکھا کہ ولید بن ربیعہ شاعر (جو ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے) قریش کی ایک مجلس میں قصیدہ سنا رہے ہیں۔ جب لبید نے کہا کہ

الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل

(ہر چیز اللہ کے سوا باطل ہے) تو عثمان نے کہا کہ تم نے بالکل سچ کہا ہے اور لبید نے جب دوسرا مصرعہ کہا

وکل نعیم لا محالۃ زائل

(اور ہر نعمت لا محالہ زائل ہو گی) تو عثمان نے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا۔ جنت کی نعمت زائل نہیں ہو گی اس پر لبید شاعرانہ طیش میں آیا اور کہا کہ اے قریش والو! تمہاری مجلس میں مجھے تکلیف دہ بات نہیں سنائی دیتی تھی، تم میں کب سے یہ بات پیدا ہو گئی ہے۔

اس پر جماعت سے ایک شخص بول اٹھا کہ یہ ان بیوقوفوں میں سے ہے جنہوں نے ہمارا دین چھوڑ دیا ہے آپ اس کی باتوں کا خیال نہ کریں۔

حضرت عثمانؓ نے اس شخص کا جواب دیا اور بات بڑھ گئی۔ اس آدمی نے اٹھ کر حضرت عثمان کو ایک جما کر تھپڑ مارا جس سے ان کی آنکھ کو سخت تکلیف پہنچی۔ ولید بن مغیرہ قریب سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ بولا اے بدبخت۔ تم سخت قسم کی پناہ میں تھے۔ اور تمہاری آنکھ اس قسم کی چوٹ سے بے پرواہ تھی۔ مگر تم نے خود ہی اسے ختم کر دیا۔

حضرت عثمان نے جواب دیا۔ للہ میری یہ صحیح سالم آنکھ اس تکلیف کی محتاج ہے جو اس کی بہن (دوسری آنکھ) پا رہی ہے۔ اور میں ایسے جوار میں ہوں جو سب سے زیادہ مضبوط اور با قوت ہے۔

بے شک امن اللہ کا امن ہے

سیدنا صدیق اکبر کی نصیحت

خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار اسلامی سپہ سالار حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

یا خالد احرص علی الموت
توھب لک الحیاۃ

اے خالد موت کے شیدائی رہو، تم کو زندگی نصیب ہو گی۔

حضرت خالدؓ کی پوری زندگی اس نصیحت کا عملی نمونہ تھی۔ چنانچہ نتیجہ یہ تھا کہ جب حضرت خالدؓ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ نے فرمایا ———

"میں نے ساڑھے چار سو معرکوں میں شرکت کی اور ہر معرکہ میں شہادت کی تمنا تھی۔ مگر خدا کی مرضی ہے کہ میدانِ جنگ میں کسی کی تلوار مجھے قتل نہ کر سکی اور آج میں بستر پر جان دے رہا ہوں"۔

انسان کی ایک قسم یہ بھی ہے

حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) بیان فرماتے ہیں کہ سانحۂ کربلا کے بعد ایک شخص چھپا کر مجھے اپنے گھر لے گیا اور میری خوب خاطر مدارات کی۔ اس کا حال یہ تھا، کہ ہر وقت مجھے دیکھ دیکھ کر روتا تھا۔ میں اپنی جگہ یہ سمجھتا تھا کہ میرے لئے اگر کسی شخص کے دل کے اندر وفا ہے تو وہ یہ شخص ہے۔ اتنے میں عبید اللہ بن زیاد کی یہ منادی سنی گئی کہ جو کوئی علی بن حسین کو ہمارے پاس پکڑ کر لائیگا اسے تین سو درہم انعام دیا جائے گا۔ یہ اعلان سنتے ہی وہ شخص میرے پاس آیا میرے ہاتھ میری گردن سے باندھتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا۔ اسی حالت میں وہ مجھے ابن زیاد کے پاس لے گیا اور اس سے انعام حاصل کیا۔

طبقات ابن سعد
جلد ۵ — صفحہ ۲۱۲

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

تبرکات

مکاتیبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ روم کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، من محمد عبداللہ ورسولہ.... تا.... بانا مسلمون (ترجمہ)

(یہ عالمی دعوت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے

بادشاہ روم ہرقل کے نام۔ سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیرو ہے، اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت کی

طرف بلاتا ہوں، اسلام لے آؤ، سلامت رہو گے، اللہ تجھ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اگر تم نے نہیں

مانا تو تیری تمام رعایا کا گناہ تیرے اوپر ہو گا،

اے اہل کتاب! آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے (وہ یہ کہ)

ہم خدا کے سوا کسی کو نہ پوجیں اور نہ کسی چیز کو اس کا شریک بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو

رب نہ بنائے۔ اور اگر اس کو نہیں مانیں تو کہدو کہ تم گواہ رہو اس بات کے کہ ہم لوگ

فرمانبردار ہیں یعنی ایک خدا کے ماننے والے ہیں۔

آیات بینات

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ ... تا ... إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۝

قسم ہے ان ہواؤں کی جو ابتدا میں معمولی رفتار سے چلائی جاتی ہیں۔ پھر یکایک زور پکڑ کے تیز ہو جاتی ہیں۔ پھر بادلوں کو چاروں طرف پھیلا دیتی ہیں۔ پھر انہیں پھاڑ کر ایک دوسرے سے الگ کر دیتی ہیں پھر قسم ہے ان کی اس لئے کہ وہ اپنی ان عجیب و غریب مختلف حالتوں سے انسان کے دل میں قدرتِ الٰہی کا خیال پیدا کر دیتی ہیں (۲۹ جنوری ۱۹۱۳ء ص ۳)

عربی زبان میں جس کثرت سے ہوا کی مختلف قسموں اور حالتوں کے لئے اسماء و صفات ہیں شاید ہی کسی زبان میں ہوں اور صرف ہوا پر موقوف نہیں، اس کی وسعت کی مثال کے لئے ہر شے پیش کی جا سکتی ہے سورۃ مرسلات، ذاریات وغیرہ میں مرسلات، عاصفات، ناشرات۔ ذاریات۔ معصرات، صرصر وغیرہ جس قدر الفاظ آتے ہیں مختلف ہواؤں کے نام ہیں جو عرب جاہلیت نے اپنی میدانی اور صحرائی زندگی میں رکھ لئے تھے۔

عربی میں اصل قسمیں جو بہ مزید امہاتِ ریاح سمجھی جاتی ہیں چار ہیں۔ شمال، جنوب، صبا، دبور۔ پھر ان چار قسموں کی بہت سی قسمیں قرار دیں، بعض کی کیفیت یہ ہے۔

۱۔ صبا:۔ ہوا کی معتدل مفرح، آہستہ خرام، رکشت پرور لیکن ابر و باراں کے ساتھ آنے والی اقسام ہوا میں سے ہے۔

۲۔ جنوب:۔ اس سے مخالف ہے۔

۳۔ سموم:۔ گرم ہواؤں کی ایک قسم۔

۴۔ خازم:۔ ٹھنڈی ہواؤں کی قسموں میں سے ایک نہایت سرد قسم۔

۵۔ سہام:۔ نہایت گرم لو کی لپٹ۔

۶۔ شمال۔ نہایت ٹھنڈی اور خشک ہوا، جسے شام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ عبائین کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔

۷۔ نسیم:۔ نہایت ہلکی اور محسوس ہوا۔

أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝

کیا ہم نے طغیان و عصیان کی پاداش میں اگلی قوموں کو ہلاک نہیں کیا۔ پس اسی طرح ہم پچھلی قوموں کو عذاب میں مبتلا کریں گے۔ یہ ہمارا قانون ہے کہ اپنے مجرموں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں، پس اس دن اللہ کی سچائی کو جھٹلانے والوں پر افسوس (الہلال ۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۲)

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ ... تا ... وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝

یہ لوگ ایک دوسرے سے کس بات کا حال دریافت کر رہے ہیں؟ اس بہت بڑے حادثے کا جس کی نسبت یہ مختلف طرح کی رائیں رکھتے ہیں؟ تو خیر بہت جلد انہیں معلوم ہو جائے گا۔ پھر کہتے ہیں کہ بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ کیا ہم نے زمین کو آرام گاہ اور پہاڑ کو اس کا ستون نہیں بنایا؟ کیا ہم نے تم کو جوڑا جوڑا نہیں پیدا کیا اور تمہاری نیند کو ایک غافل کر دینے والی چیز نہیں بنایا۔

نیند کی حقیقت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ زمانۂ قدیم میں اس کی جستجو بیکار رہی کہ وہ خوابِ غفلت کا زمانہ تھا۔ دورِ جدید کے بعض علماء قدیم کا خیال تھا کہ نیند زہر کی اس کثرتِ مقدار کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے انسان کے دماغ میں وقفہ پہنچ جاتی ہے۔ مگر اب علیہ اس خیال کی تائید نہیں کرتے ... کیمسٹری کے اصول و قواعد نے نیند کی جو حقیقت بتائی ہے وہ یہ کہ انسان کا جسم درحقیقت ایک ٹرین ہے، جو ہر وقت چلتی رہتی ہے، لیکن جب کوئلہ ختم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ انجن میں راکھ بھر جاتی ہے تو اسے مجبوراً رک جانا پڑتا ہے، یہی حال انسان کے دماغ کا ہے ..... جب ایندھن ختم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فضلات جمع ہو جاتے ہیں تو انجن کی طرح وہ بھی وقفہ رک جاتا ہے اور اسی کو ہم خوابِ غفلت سے تعبیر کرتے ہیں۔

ارشاداتِ حکیمانہ

بیع و شراء، دھوکا اور حرام کی کمائی

۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں خود بعض لوگوں کے مقابلہ میں مدعی بن کر پیش ہوں گا۔ اور جس کے مقابلہ میں میں مدعی بن گیا پھر اس کا جو حشر ہو گا ظاہر ہے ایک وہ شخص جس نے کسی سے عہد کیا اور پھر اس عہد کے بعد غدر کیا اور عہد کو توڑ دیا۔ دوسرے وہ جس نے کسی آزاد اور حر کو فروخت کر دیا۔ اور اس کی قیمت کھائی۔ تیسرے وہ جس نے کسی مزدور سے مزدوری کمائی اور جب اس نے اس کا کام پورا کر دیا تو اس کی مزدوری نہ دی۔ ان تین قسم کے لوگوں کا میں قیامت میں مقابل اور خصم ہوں گا۔" (بخاری)

۲

حضرت ابوہریرہؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ حالانکہ ان کی حالت یہ ہے کہ کھانا حرام کا، کپڑا حرام کا، پھر ایسے لوگوں کی دعاؤں کو قبول ہو تو کیونکر ہو سکتی ہے" (مسلم، ترمذی)

۳

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے دعا کر دیجئے کہ میں مستجاب الدعوات ہو جاؤں۔ فرمایا اپنے کھانے کو پاک کر۔ خدا کی قسم جب کوئی شخص حرام کا لقمہ پیٹ میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا عمل چالیس دن تک قبول نہیں کرتا۔ جس بندہ کا جسم حرام کے مال سے بڑھا تو اس کا بدلہ بجز دوزخ کے اور کچھ نہیں ہے" (طبرانی)

۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے دس درہم کا لباس خریدا لیکن اس میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک یہ لباس بدن پر رہے گا، نماز قبول نہ ہو گی" (احمد)

۵

حضرت علیؓ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں جس نے حرام کے مال سے گوشت پہنا تو اس کی نماز قبول نہ ہو گی" (بزاز)

۶

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے منہ میں خاک ڈال لینا اس سے بہتر ہے کہ کوئی حرام مال منہ میں ڈالے" (احمد)

۷

حضرت ابوہریرہؓ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر کسی نے حرام کا مال جمع کیا، پھر اس میں زکوٰۃ دی یا صدقہ کیا تو اس کا اجر کچھ نہ ملے گا۔ بلکہ الٹا وبال ہو گا (مسلم، بخاری)

۸

قاسم بن مخیمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے حرام کے ذریعے سے مال جمع کیا پھر اس میں سے صدقہ کیا یا راہِ خدا میں صرف کیا یا قرابت داروں پر صرف کیا یا اس مال سے غلام آزاد کیا تو بجائے اجر کے وبال ہو گا اور یہ شخص جہنم میں ڈالا جائے گا" (ابوداؤد)

۹

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے دور نہیں کرتا اور نہ خبث سے خبث کو مٹاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی حرام مال سے خیرات کرتا ہے تو جہنم میں اپنا ٹھکانا بناتا ہے اور اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی" (احمد)

۱۰

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جس نے حرام مال کمایا پھر خرچ بھی ناجائز راستوں پر کیا تو خدا اس کو ذلت کے گھر میں نازل کریگا" (بیہقی) (باقی آئندہ)

تلک الایام نداولہا بین الناس

صراحات

احمد حسین کمال

عہدِ نو کے تقاضے

۲۶ مارچ سے ۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء تک کی مدت بظاہر تو ۳ ماہ ۲ دن پر مشتمل ہے، لیکن پاکستان کی تاریخ میں یہ مدت ایک عہد سے دوسرے عہد میں منتقل ہو جانے کا وہ درمیانی زمانہ تھا، جس کا ایک ایک لمحہ ہزار اندیشوں اور تشویشناکیوں سے لبریز تھا، اور اس مختصر مدت کی ہر گھڑی ہر پاکستانی کے دل پر امید و بیم اور فکر و اضطراب کا بادل بن کر طاری رہی۔

بے شک پاکستان کا ہر وہ فرزند، جس کے سینہ میں وطن عزیز کے تڑپ کا جذبہ موجود ہے وہ اس سر زمین کو دشمن کے ناپاک عزائم کا نشانہ بننے سے بچانے کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھے تیار کھڑا ہے، اور اس نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ وہ اپنے خون سے اپنے پیارے وطن کی چپہ چپہ زمین کی حفاظت کرے گا۔

تاہم حالات کے اچانک اس طرح رونما ہو جانے نے اس کو اطمینان کا ایک وقفہ بھی اس مدت میں نصیب نہیں ہونے دیا۔

الحمد للہ کہ ملک تاریخ کی سب سے بڑی افتاد سے بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور دشمن کے تمام منصوبے و ارادے ناکام ہو چکے ہیں۔ اور اس کے لئے پاکستان کے دونوں بازوؤں کے عوام ہی مبارکباد کے مستحق ہیں، جنہوں نے تمام تنگیاں برداشت کرتے ہوئے اپنے حکمرانوں کے ساتھ تعاون کیا اور ان کے لئے کسی قسم کا داخلی مسئلہ پیدا نہیں ہونے دیا۔

کسان بدستور اپنے کھیتوں میں سرگرم کار رہے۔ اگرچہ ان پر زمینداروں، جاگیرداروں اور نوکر شاہی کی گرفت و سختی حسب سابق رہی۔

مزدور کارخانوں میں اپنے خون کو پسینہ بنا کر بہاتے رہے، لیکن سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں کے بڑھتے ہوئے جابرانہ سلوک کے خلاف اس دوران وہ ایک حرف شکایت بھی زبان پر نہیں لائے۔

عام شہری ملک کے کاروبار میں شب و روز منہمک رہے۔ باوجودیکہ اجارہ داروں اور بلیک مارکیٹ کرنے والوں نے اشیاء خورد و نوش تک گراں تر کرتے رہنے کا مشغلہ جاری رکھا۔

اور ملک کا ہر غریب باشندہ پاکستان کی سلامتی کی خاطر اپنے وطنی فرائض انجام دینے سے ہرگز غافل نہیں ہوا، خواہ اسے نظم و نسق کے کارندوں اور نوکر شاہی طبقہ کی بدعنوانیوں کا شکار بھی ہونا پڑا۔

اس مدت میں ملک کا ہر مسلمان، ہر دیندار اور ہر عالم دین خدا کے حضور صرف یہ ہی التجا کرتا رہا کہ اس کا عزیز وطن دشمنوں کے شر سے محفوظ و سلامت رہے۔

ہم اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کی اس فرض شناسی کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے، کہ ان میں سے ہر ایک خواہ وہ بڑے سے بڑا عہدہ دار تھا یا ادنیٰ کارکن وطن عزیز کی سالمیت و بقاء کے لئے اپنے اپنے دائرہ میں سرگرمی کے ساتھ کوشاں رہا اور ملکی اتحاد کی خاطر ہر طرح کی قربانی دیتا رہا۔

پاکستان کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا سیاسی بھونچال تھا۔ جس کے طویل اثرات بہت دیر تک باقی رہیں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے لئے اب حیاتِ نو کا آغاز ہوا ہے۔

اور اس حیاتِ نو کے چند در چند تقاضے ہیں۔ جنہیں پورا کئے بغیر ہم اپنے وطن کو مستقبل کے خطرات سے محفوظ قرار نہیں دے سکتے۔

اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ ۲۶ مارچ سے ۲۸ جون تک جو کچھ پیش آیا وہ دو انتہا پسند نقطہ ہائے نگاہ کے تضاد و تصادم کا ناگزیر نتیجہ تھا

پاکستان نہ تو نظریات کی انتہا پسندی برداشت کر سکتا ہے اور نہ علاقائی قومیتوں کا انتہا پسندانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمادی الثانی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۱ھ

مطابق

۹ جولائی سنہ ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۲۶

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "

شش ماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

فی پرچہ ۴۰ پیسے

(ہوائی ڈاک سے)

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

(شعبۂ ادارت ترجمان اسلام)

بیرون لوہاری دروازہ ملتان

احمد حسین کمال

• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

ملک دشمن ایجنٹوں نے نقشین پریس میں چھاپا اور مولانا عبدالرزاق نے نیز انوار الحق نے شائع کیا

یہ اس کے لئے قابل برداشت ہو سکتا ہے۔

پہلی بات جس سے ۲۳ سال تک روگردانی کی گئی اور جسے نظر انداز کر دینے کا نتیجہ تخریبی و انتہا پسندانہ سیاست کا فروغ ہے وہ اس ملک کی اسلامی حیثیت سے روگردانی تھی

پاکستان کی ملی وحدت کا انحصار اسلامی وحدت کے رشتہ پر ہے، جسے پاکستان کے غریب عوام، کسانوں، مزدوروں اور عام شہریوں کے عقیدہ و عمل کی وابستگی کی ضمانت حاصل ہو اور جس کا رشتۂ انتظام عوام کے ہاتھوں میں ہو وقت کے سب سے بڑے اور ناگوار ترین تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کا اتحاد و استحکام نہ تو مغربی جمہوریت کی اساس پر پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے نہ اشتراکیت کے کسی نمونہ کو عام کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے تو صرف عقیدہ و نظریہ کی وحدت ضروری ہے جو پاکستان کے عام و اکثریتی مسلمانوں کی روایت کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کے رشتہ میں بندھی ہوئی عقیدہ و نظریہ کی وحدت اور قرآن و سنت و عمل صحابہ کے احکام کے نفاذ کی ڈوری میں منسلک اتحاد کی لڑی سے ہی پاکستان میں مکمل یکجہتی کی کامیاب اساس رکھی جا سکتی ہے۔ جسے حوادث کی بڑی سے بڑی طوفانی لہر بھی جنبش نہیں دے سکے گی

اور جب اس وحدت و اتحاد کے پاسبان پاکستان کے کروڑہا غریب مسلمان عوام، کسان و مزدور بنا دیئے جائیں گے تو دنیا میں کونسا مائی کا لال ہوگا۔ جو اس قوم و ملت کو چیلنج کر سکے گا۔

پس آج جب قوم ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے ارباب کار کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کا ہر قدم اسلام کی طرف اور عوام کی سربلندی کی جانب اٹھے۔ صرف اسی میں ہی پاکستان کی سلامتی و استحکام کا راز ہے۔

اب اس ملک کے وسائل نہ تو بیرونی سامراج کی لوٹ کھسوٹ کے لئے وقف ہونا چاہیئے نہ اندرونی سرمایہ دار و جاگیردار طبقہ کے دیرینہ مفادات کے لئے محدود کر دینا چاہیئے۔

ہر شخص کی زندگی اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور ملک کو انتہا پسندانہ نظریات و سیاست سے ہر قیمت پر بچائے رکھنا چاہیئے۔

بیرونی امداد

پاکستان کو امداد دینے والے ملکوں کے کنسورشیم نے فی الحال امداد دینے کے پروگرام سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور مشرقی پاکستان کا بہانہ سامنے لا کر پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی بالواسطہ کوشش کی ہے۔

اس سلسلہ میں مختلف افراد و حلقوں نے جو تاثر ظاہر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پاکستان کو مشروط امداد مسترد کر دینی چاہیئے۔

لیکن ہمارے نزدیک مغربی ملکوں اور غیر مسلم ملکوں کی مشروط و غیر مشروط سب ہی قسم کی امدادیں لینا غلط ہے اور ہم ہمیشہ سے بیرونی امداد کے مخالف رہے ہیں۔

بیرونی امداد خواہ قرضوں کی شکل میں ہو یا عطیوں کی شکل میں ہو، ملک کے معاملات پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ چاہے اس کے ساتھ کوئی سی بھی شرط وابستہ نہ کی جائے۔ کم از کم ایک ملک کی خود اعتمادی اور خودداری اس سے مجروح ہو جاتی ہے۔

اور اب حال کے واقعات نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ پاکستان کے لئے ہر قسم کی بیرونی امداد سم قاتل سے کم نہیں ہے۔ اور ہماری تمام الجھنوں کا سبب صرف یہ امداد ہی ہے۔ اسی امداد کے استعمال کے سوال پر مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان نیز مغربی پاکستان کے صوبوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہوئیں جو حالیہ بدترین کشمکش کا موجب بنیں۔

اگر ہم صرف اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی ہی محنت سے اپنے مسائل و مشکلات کو حل کرتے تو اس سے نہ صرف پورے ملک میں خود اعتمادی کو فروغ ملتا۔ بلکہ ملکی و عوامی اتحاد کے مضبوط رشتے قائم ہو جاتے

بیس سال کے تلخ تجربہ کے بعد ہماری آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اور اس مرحلہ پر ہی ہمیں بیرونی امداد کی ہر پیشکش کو شکریہ کے ساتھ واپس کر دینا چاہیئے۔ بیرونی ملکوں سے کہہ دینا چاہیئے کہ اب پاکستان آپ کی مہربانیوں کا ..... متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور فی الفور ملک کے عوام کو اعتماد میں لے کر باہمی محنت و تعاون کے پروگرام شروع کر دینا چاہیئے۔

اس طرح انشاء اللہ ہم کسی امداد کے بغیر اپنی تمام مشکلات پر قابو پانے میں جلد از جلد کامیاب ہو جائیں گے۔ (باقی ص ۱۳)

فوری توجہ کی ضرورت

ملک بھر کی جمعیۃ کی شاخوں اور جمعیۃ کے ہمدردوں سے ایک ضروری اپیل

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی دفتر اپنے بیشتر اخراجات کتابوں کی فروخت اور ہمدردوں کے عطیہ جات وغیرہ سے پورے کرتا ہے۔ گذشتہ سال انتخابی مہم کی وجہ سے جمعیۃ کی مقامی شاخوں و اضلاع کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے اور معاونین و مخیر حضرات اپنے اپنے مقامی حلقوں کے ان اخراجات کی تکمیل میں لگے رہے۔

مرکزی دفتر کی باقاعدہ اعانت و عطیہ جات کا سلسلہ جاری نہیں رہ سکا۔

اس دوران مرکزی دفتر کے اخراجات کا بار زیادہ تر کتابوں پر فروخت پر ہی رہا۔

لیکن عام انتخابات کے بعد یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے، اور نہ تو نئی کتابیں طبع کرانے کے لئے سرمایہ ہے اور نہ مرکزی دفتر کے ضروری اخراجات جو کم و بیش ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہیں، پورا کرنے کے لئے کسی مد میں رقم موجود ہے۔

اس حالت میں آئندہ مرکزی دفتر کے اخراجات کس طرح پورے ہوں

اس کیلئے

ملک بھر کی جمعیۃ کی شاخوں، مخیر حضرات اور معاونین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے

جاری کردہ

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، بیروں لوہاری دروازہ، ملتان

اسلامی نظام کا قیام ہی جمعیۃ علماء اسلام کا واحد مقصد ہے

(مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

مانسہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ضلع ہزارہ میں مختلف مقامات پر سیرت النبیؐ کے جلسوں اور اپنی پارٹی کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری ترقی اور نجات کا راز رسول پاکؐ کی سیرت طیبہ کی پیروی میں مضمر ہے انہوں نے کہا کہ خدا کے آخری نبی نے جو معاشرہ تیار کیا تھا اس میں نہ تو جھوٹ سما سکتا تھا اور نہ ہی بددیانتی کے لئے کوئی گنجائش تھی۔ بلکہ اسلامی احکام میں سستی یا غفلت کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

مولانا ہزاروی نے کہا۔ جب تک موجودہ معاشرے سے بے حیائی، بداخلاقی، رشوت، شراب، سودی کاروبار اور غریبوں پر ظلم و ستم کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ اس وقت تک ملک حقیقی ترقی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنے کا واحد راستہ اسلامی آئین کا نفاذ ہے اور صدر یحییٰ خان کو اس سلسلہ میں ٹھوس قدم اٹھانا چاہیئے

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا سب سے بڑا مقصد اسلامی نظام کا قیام ہے۔ اور ہم انشاء اللہ اس مقصد کے حصول کے لئے اسمبلیوں کے اندر اور باہر اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام میں سیاست کو دین سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ جو لوگ اسے الگ سمجھتے ہیں۔ وہ دراصل اسلام سے واقف نہیں اور اسلام کے عادلانہ نظام میں یقین نہیں رکھتے۔

مولانا ہزاروی نے کہا کہ ملک جس نازک دور سے گزر رہا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسروں پر کیچڑ اچھالنے کے بجائے قومی اتحاد کے لئے کام کیا جائے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ کچھ لیڈروں کو اس کا احساس نہیں بلکہ وہ حالات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنا الو سیدھا کرنے کی فکر میں ہیں۔

مولانا نے کہا کہ عوام کو بیرونی طاقتوں کے ان ایجنٹوں کی سرگرمیوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ جو جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے اور افواہیں پھیلا کر قومی اتحاد کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں ہیں۔ مولانا ہزاروی نے کہا۔ اگرچہ یہ وقت اقتدار کی باتوں کا نہیں۔ لیکن صوبہ سرحد میں وزارت سازی کے امکانات اور اکثریت کے دعوے خوش فہمی پر مبنی ہیں۔ وقت آنے پر جھوٹے اور سچ کی تمیز ہو جائے گی۔ مولانا نے انکشاف کیا۔ سرحد کے ممبروں کی اکثریت نے جمعیۃ کو بلا مشروط حمایت کا یقین دلایا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ سرحد کی مقبول ترین جماعت ہے اس نے قومی اسمبلی کے انتخابات میں سرحد میں سب پارٹیوں سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔ یہ غریب مسلمانوں کی جماعت ہے۔ جس نے بڑی بے سروسامانی کی حالت میں بھی انتخابات میں بڑے بڑے سرمایہ داروں اور اہم شخصیتوں کو شکست دے کر غریبوں میں یہ احساس پیدا کیا ہے کہ انہیں بھی اسمبلیوں میں نمائندگی کا حق حاصل ہے اور الیکشن لڑنا اور ممبر بننا صرف امیروں کی اجارہ داری نہیں۔

مولانا نے بھارت کو خبردار کیا کہ وہ پاکستان کے خلاف جارحانہ سرگرمیوں اور جنگ کی دھمکیوں سے باز آ جائے۔ ورنہ اس کا حشر برا ہوگا۔ پاکستان کی مسلح افواج خدا کے فضل سے اور اپنے عوام کے تعاون سے بڑے سے بڑے دشمن کے دانت کھٹے کر سکتی ہیں۔

مولانا ہزاروی نے کہا۔ جمعیۃ ملک کی سالمیت اور دفاع کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

مولانا نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انور سادات کے اس بیان کا پرجوش خیر مقدم کیا جس میں موجودہ بحران کے سلسلہ میں پاکستان کی حمایت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عرب ممالک پاکستان کے لئے برادرانہ خیر سگالی کے جذبات رکھتے ہیں۔ پاکستان میں امریکی ایجنٹوں نے عربوں کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کی مہم شروع کر کے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ لیکن جمعیۃ نے ہر دفعہ ان کی سازشوں پر پانی پھیر دیا۔

مولانا ہزاروی نے کہا کہ جمعیۃ کے لیڈر عرب ممالک میں بھارتی پروپیگنڈے کا مقابلہ کرنے اور وہاں مشرقی پاکستان کے اصل حالات کی وضاحت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (عبدالقیوم ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ ہزارہ)

---

۴ م جمعیۃ علماء اسلام یہ سمجھتی ہے کہ جب تک اس ملک میں قرآن و سنت پر مبنی اسلامی قانون کا نفاذ نہیں کیا جاتا۔ عوام الناس کی بے چینی ہرگز دور نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے اس ملک کے تمام سیاسی معاشی، اقتصادی مسائل کا حل صرف اسلام ہی سے ہو سکتا ہے چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام ہر قسم کے تعصبات سے بالاتر ملک میں مکمل طور پر امن و امان دیکھنا چاہتی ہے۔ اور جب بھی ملک میں کسی قسم کے فتنوں نے سر اٹھایا۔ تو جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کارکنوں نے اس کی سرکوبی کی اور ہر قسم کے غیر آئینی اقدامات سے گریز کیا۔ بہرحال ہی میں ٹھیڑی ضلع خیرپور کے سیاسی و سماجی کارکن مولانا قاضی فضل اللہ کا دن دہاڑے قتل اور ضلع جھنگ کے مولانا دوست محمد کا قتل اس بات کا ثبوت ہے کہ کچھ لوگ اس قسم کی حرکتیں کر کے ملک میں فرقہ وارانہ فساد کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے ضلع جھنگ میں جمعیۃ کے کارکنوں کا قتل مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی بہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے نتیجے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام ایسے تمام عناصر کی سخت مذمت کرتی ہے کہ وہ مولانا فضل اللہ اور مولانا دوست محمد کے قاتلوں کا سراغ لگا کر ان کو قرار واقعی سزا دے (محمد شعیب آفس سیکرٹری)

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی قرار دادیں

جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس ۱۸ جون بروز جمعہ ۷ بجے شام دفتر جمعیۃ میں زیر صدارت حضرت مولانا حافظ عبدالمجید صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد کے ایس، ایچ، او پولیس مسٹر علی گوہر کی فوری برطرفی کا مطالبہ کرتا ہے۔ کیونکہ علی گوہر نے ۱۵ شام ۷ بجے شہر سکھر بیٹھ محلہ سے امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ امروٹ شریف کو ظلم و تشدد کے ساتھ بلا کسی وجہ کے گرفتار کیا۔ اور ۱۶ رات تین بجے تک کندھ کوٹ تھانہ میں جبس بیجا کے طور پر رکھا۔

(۲) یہ اجلاس دارالہدیٰ ٹھیڑی ضلع خیرپور کے جہنم مولانا قاضی فضل الہدیٰ کی دن دہاڑے شہادت پر اظہار افسوس کرتا ہے یہ اجلاس گورنر سندھ اور حکام بالا سے مطالبہ کرتا ہے کہ قاضی فضل اللہ مرحوم کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دی جائے تاکہ عوام الناس کے دلوں میں پھیلے ہوئے شکوک و شبہات دور ہو سکیں۔ اور صوبہ سندھ میں مکمل طور پر امن و امان برقرار رکھا جا سکے۔

(۳) یہ اجلاس محکمہ اوقاف سندھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اوقاف بورڈ سندھ میں دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء کرام کو مساوی نمائندگی دی جائے۔

(۴) یہ اجلاس بلدیہ سکھر کے ایڈمنسٹریٹر جناب عبدالسلیم خان صاحب کے اس اقدام کو سراہتا ہے کہ موصوف سکھر شہر کو صاف ستھرا بنانے کی سعی میں مصروف ہیں۔

(۵) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز رہنما اور تحریک آزادی کے سپاہی حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتانی کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

(مولانا) حافظ محمد ایوب بندھانی آفس سیکرٹری
جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر)

مندرجہ ذیل بیان جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کے جنرل سیکرٹری جناب محمد عمر صاحب ایڈووکیٹ نے پریس نمائندگان کے سامنے پڑھا۔

جمعیۃ علماء اسلام ربع صدی سے اس ملک میں دینی اور سیاسی کام کر رہی ہے۔ اس میں علماء، مشائخ، تجار، وکلاء اور عام دیندار مسلمان شامل ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستان کے ہر نازک مسئلے میں اپنا دینی اور سیاسی فریضہ سرانجام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ حالیہ انتخابات میں جمعیۃ کے امیدواروں نے سرحد، بلوچستان میں واضح اکثریت حاصل کی، جبکہ سندھ، پنجاب میں جمعیۃ کے امیدواروں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

حالیہ سیاسی بحران میں بھی جمعیۃ نے مثبت کردار ادا کیا

صحابہ کرامؓ کا عشقِ نماز

حافظ قاری فیوض الرحمٰن صاحب ایم اے (السنہ شرقیہ و اسلامیات)
گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

عشق الٰہی اور بندگی حق کے ایمان افروز اور روح پرور مظاہرے

- نماز کے لئے
- دنیا و مافیہا سے بے خبر
- جسم و جان سے بے نیاز
- دنیوی دولت سے لاتعلق
- سولی پر نماز کی ادائیگی

○ نماز کے لئے

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے نواسے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے متعلق منقول ہے کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسے بے حس و بے حرکت ہو جاتے تھے کہ گویا ایک لکڑی ہے جو زمین پر گاڑ دی گئی ہو۔

○ دنیا و مافیہا سے بے خبر

حضرت عمر فاروقؓ کو جب خنجر سے زخمی کیا گیا تو ایک وقت آپ پر کچھ غشی کی کیفیت طاری تھی۔ اس حالت میں کسی نے آپ کو نماز پڑھانا یاد دلایا تو فرمایا، "نَعَمْ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ"۔ (ہاں نماز ضرور پڑھنی ہے، جس نے نماز نہیں پڑھی، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں) پھر آپ نے اسی حالت میں نماز ادا کی۔ اور آپ کے زخم سے خون کا گویا فوارہ جاری تھا۔ اور اسی موقع پر بعض کتابوں میں حضرت فاروق اعظمؓ سے یہ دردانگیز اور حسرت آمیز الفاظ بھی نقل کئے گئے ہیں۔ "لَا حَظَّ فِي الْحَيَاةِ وَقَدْ عَجَزْتُ عَنِ الصَّلَاةِ"۔ (جب میں نماز پڑھنے سے بھی عاجز ہو گیا ہوں تو زندہ رہنے میں کوئی لطف نہیں)

○ جسم و جان سے بے نیاز

ایک غزوہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطرہ کے موقع پر رات کو پہرہ دینے کے لئے دو صحابیوں کو متعین فرمایا۔ ان میں سے ایک مہاجر تھے اور دوسرے انصاری انہوں نے طے کیا کہ ہر ایک آدھی رات پہرہ دے اور دوسرا اس وقت میں سوئے۔ اس تقسیم کے مطابق انصاری صحابیؓ نے رات کے پہلے حصے میں پہرہ دینا شروع کیا اور مہاجر ساتھی سو گئے۔ پھر ان انصاری صحابیؓ نے بجائے خالی جاگنے کے یہ بہتر سمجھا کہ نماز میں مشغول رہ کر یہ وقت گذارا جائے۔ چنانچہ انہوں نے نماز شروع کر دی۔ دشمن کی جانب سے کوئی شخص آیا۔ اور اس نے آدمی کھڑا دیکھ کر تیر مارا اور جب یہاں کوئی حرکت نہ ہوئی اور نہ کوئی آواز نکلی تو یہ سمجھ کر کہ نشانہ خطا ہو گیا۔ اس نے دوسرا اور پھر اسی طرح تیسرا تیر مارا۔ اور یہاں ہر طرح ان کے جسم میں پیوست ہوتا رہا۔ اور جسم سے اس کو نکال نکال کر پھینکتے رہے۔ اور نماز میں مشغول رہے۔ پھر اطمینان سے رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا، اور نماز پوری کر کے مہاجر ساتھی کو جگایا۔ انہوں نے اٹھ کر دیکھا کہ ایک چھوڑ تین جگہ سے خون جاری ہے۔ انہوں نے اجرا پوچھا اور کہا کہ آپ نے مجھے شروع ہی میں کیوں نہیں اٹھا دیا۔ ان انصاری بزرگ نے جواب دیا۔ "میں نے ایک سورۃ (کہف) شروع کر رکھی تھی۔ میرا دل نہ چاہا کہ اس کو ختم کرنے سے پہلے رکوع کروں۔ لیکن پھر مجھے یہ خطرہ ہوا، کہ اگر اسی طرح مسلسل تیر لگتے رہے اور میں مر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ داری کی جو خدمت میرے سپرد کی ہے وہ فوت ہو جائے گی۔ اس خیال سے میں نے رکوع کر دیا۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا، تو میں سورۃ ختم کرنے سے پہلے کبھی رکوع نہ کرتا، اگرچہ مر ہی کیوں نہ جاتا۔

○ دنیوی دولت سے لاتعلقی

ایک دن حضرت ابوطلحہ انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی۔ چونکہ باغ بہت گھنا تھا اور کھجوروں کی شاخیں باہم ملی تھیں۔ یہ ان میں پھنس گئی، اور نکلنے کی راہیں ڈھونڈنے لگی۔ ان کو باغ کی شادابی اور اس کی اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا۔ ان کی نگاہ اس پر پڑی اور اس کے ساتھ ساتھ تیرتی رہی، خیال کے بٹ جانے کی وجہ سے یہ یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟ دل میں کہا کہ اس باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا۔ فوراً رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا، "میری نماز میں یہ خلل اس باغ ہی کی وجہ سے پڑا ہے۔ میں اب اس کو اپنی ملک سے نکالتا ہوں اور راہِ خدا میں دیتا ہوں۔ جہاں آپ مناسب سمجھیں اس کو لگا دیں۔ کتب سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ کا یہ باغ کئی لاکھ درہم کی مالیت کا تھا۔

—— اسی طرح ایک واقعہ ایک دوسرے انصاری صحابیؓ کا بھی ہے۔ جو حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں پیش آیا تھا وہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ فصل کا زمانہ تھا، دیکھا کہ کھجوریں پھل سے لدی ہوئی ہیں۔ اس قدر فریفتہ ہوئے کہ نماز کی رکعتیں یاد نہ رہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں آئے اور کہا، "اس باغ کی وجہ سے میں فتنہ میں مبتلا ہو گیا۔ اس کا سوال صدقہ میں داخل کر لیجئے چنانچہ انہوں نے ۵۰ ہزار پر فروخت کیا۔ اور اسی مناسبت سے اس باغ کا نام "خمسین" پڑ گیا۔ (موطا امام مالکؒ)

○ سولی پر نماز کی ادائیگی

اسی خشوع و خضوع کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرامؓ نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نماز میں اس شدت سے روتے کہ پچھلی صف کے لوگ رونے کی آواز سنتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ "میں باوجودیکہ پچھلی صف میں رہتا تھا، لیکن حضرت کے رونے کی آواز سنتا تھا"۔ (بخاری)

حضرت خبیبؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ جب انہیں کافروں نے گرفتار کر لیا۔ اور ایک مدت تک قید رکھنے کے بعد قتل کرنے کے لئے انہیں مقتل میں لایا گیا۔ سولی پر چڑھنے کے وقت ان سے پوچھا گیا کہ تمہاری اگر کوئی خاص تمنا ہو تو کہو انہوں نے کہا، "ہاں! ایک تمنا ہے اگر تم پوری کر سکو۔ اور وہ صرف یہ ہے کہ دنیا سے جانے کا وقت ہے اور اللہ کے دربار کی حاضری قریب ہے۔ اگر تم مہلت دو تو دو رکعت نماز پڑھ لوں"۔ چنانچہ مہلت دی گئی۔ اور انہوں نے بڑے اطمینان اور کامل خشوع کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ "اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ سمجھو گے کہ موت کے ڈر سے دیر کرنا چاہتا ہے تو دو رکعت اور پڑھتا"۔ اس کے بعد سولی پر لٹکا دیئے گئے۔ (رضی اللہ عنہ و ارضاہ)

—— کتب حدیث و سیر کے یہ مشہور واقعات ہیں۔ انہی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کے ان پہلوٹے فرزندوں کو نماز کے ساتھ کیسا عشق و شغف تھا۔ اور کس طرح انہوں نے "قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ" والی کیفیت کو اپنے باطن میں اتار لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے اس عشق و شغف کا کوئی ذرہ نصیب فرمائے اور نماز کی حقیقت سے آشنا کرے۔ آمین!

ایک ضروری تصحیح

ادارہ کو افسوس ہے کہ ۱۲ مئی کے ترجمان اسلام میں منظفر گڑھ کی ایک اطلاع میں کتابت کی غلطی سے چار ہزار کے بجائے چالیس ہزار درج ہو گیا ہے۔

اطلاع دہندہ نے اس کی اطلاع اسی وقت بھیج دی تھی۔ قارئین سے استدعا ہے کہ وہ چالیس ہزار کی بجائے چار ہزار پڑھیں

(ادارہ)

مسائل و احکام

قاری فیوض الرحمٰن صاحب ایم اے
ایبٹ آباد

آدابِ طہارت

(۵)

بول۔ براز کے بعد استنجا کرنا چاہیئے۔ ڈھیلے یا کسی اور جاذب چیز سے صفائی کے بعد پانی سے طہارت کرنا چاہیئے۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کیا جائے۔ اس میں داہنا ہاتھ نہ لگایا جائے۔ طہارت کے بعد پانی کے علاوہ مٹی سے بھی ہاتھ دھونا چاہیئے۔

یہودیوں کے یہاں یہ بھی دستور تھا کہ جب کوئی عورت ایام سے ہوتی تھی تو اس کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس کو گھر سے بالکل الگ کر دیتے تھے۔ صحابہؓ نے آپؐ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ الخ۔ اور اے پیغمبر! تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تو (ان کو سمجھا دو کہ وہ گندگی ہے۔ حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو۔ اور جب تک پاک نہ ہو لیں، ان سے مقاربت نہ کرو، اور جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ۔ (بقرہ)

اس کے مطابق آپ نے حکم دیا کہ جنسی خواہشات کی تکمیل کے علاوہ ان سے سب کام لے سکتے ہو۔ اور خود اپنے طرزِ عمل سے اس کی مثالیں قائم کر دیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں اس حالت میں آپ کے بالوں میں کنگھی کرتی تھی۔ اور آپؐ کے سر کو دھوتی تھی۔ ایک بار آپؐ نے مجھ سے کوئی چیز اٹھا کر مانگی۔ میں نے معذرت کی تو فرمایا "یہ ناپاکی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے"۔ (صحیح مسلم)

ناپاکی کی حالت میں مقدس مقامات مثلاً مسجد میں نہیں جا سکتے۔ قرآن مجید کو نہیں چھو سکتے۔ اسی اصول کی بناء پر بعض صحابہؓ نے حالتِ جنابت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کیا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا"۔ (ابوداؤد)

اسلام نے اس باب میں سب سے زیادہ جو آسانی پیدا کی۔ وہ یہ تھی کہ تیمم کو غسل اور وضو کا قائم مقام کر دیا۔ (بیماری کی حالت میں یا پانی نہ ملنے کی صورت میں) اور اس کو تمام صحابہؓ نے ایک برکت سمجھا۔

غسل کا طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھو لے۔ پھر استنجا کرے۔ اور بدن پر اگر نجاست ہو تو دھو ڈالے۔ پھر وضو کرے۔ فرض غسل کے وضو میں سوائے "بسملہ" کے کوئی دعا نہ پڑھے۔ پھر تمام بدن کو پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے۔ پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے غسل میں اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے۔ انگوٹھی پہنتے ہو، تو اتار لے۔ اگر ناخنوں میں گندھا ہوا آٹا یا میل جما ہوا ہو، تو صاف کر لینا چاہیئے"۔

غسل کے فرائض

منہ بھر کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، سارے بدن پر پانی بہانا۔

غسل کی سنتیں

نیت کرنا، ہاتھوں کا پونچوں تک دھونا، استنجا کرنا اور بدن سے نجاست کا پہلے صاف کر لینا۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا، برہنہ حالت میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا۔ اور ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی دیکھ نہ سکے"۔ (اسلامی تعلیمات)

ان تمام باتوں سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ صفائی اسلام کا بڑا محبوب مشغلہ ہے۔ اور صاف اور پاک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔ آمین!

الداء والدواء

صحت اور ارشاداتِ نبویؐ

- مسواک انسان کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے
- گوشت میں کدو یعنی لوکی ڈال لیا کرو
- حضورؐ بے چھنے آٹے کی روٹی تناول فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ کے استعمال میں زیادہ جَو رہتا تھا
- سیال غذاؤں میں سب سے بہتر دودھ ہے۔
- پنیر تنہا مضر ہے اس کو جَو کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔
- حضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ زیت (زیتون) کھایا کرو اور اس کا تیل بھی لگایا کرو
- ایک حدیث میں آیا ہے کہ جاری پانی اور سبز چیز کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔
- اپنے دسترخوان کو سبز چیزوں سے زینت دیا کرو۔ اس لئے کہ سبز چیز اللہ کے نام سے شیطان کو ہانک دیتی ہے
- حضورؐ کو شیریں اور ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا۔ ہدایت تھی کہ پانی کے برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ کو بند رکھا کرو۔ اور فرمایا کہ کھلے ہوئے پانی میں بیماری اور بلائیں داخل ہو جاتی ہیں۔
- اگر کسی مریض کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہو جائے، تو اس کو یہ کلمات پڑھنے چاہئیں:۔ بسم اللہ ثقۃً باللہ و توکلا علیہ
- خدا نے معدے سے بڑا کوئی ظرف پیدا نہیں کیا ہے۔ یہ کبھی نہیں بھرتا۔ اس لئے مناسب ہے کہ معدے کے تین حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ غذا کے لئے، ایک حصہ پانی کے لئے، ایک حصہ سانس کی آمد و رفت کے لئے۔
- کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لو، چاہے اس سے کچھ دیر پہلے وضو ہی کیا ہو۔ کھانے کے لئے ہاتھ دھونے کے بعد کپڑے سے مت پونچھو، گرم کھانے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے مت پھونکو۔ پلیٹ میں اپنے سامنے کے حصہ میں ہاتھ ڈالو، بیچ میں سے نہ کھاؤ۔
- بلاشبہ اللہ پاک ہے اور پاک کو دوست رکھتا ہے۔ کریم ہے اور کریم کو دوست رکھتا ہے۔ بخشش کرنے والا ہے، بخشش کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ پس پاک و صاف رکھا کرو اپنے گھروں، صحنوں اور دہلیزوں کو۔
- حضورؐ نے نیند و بیداری، کروٹ لینے، چت اور پٹ لیٹنے حتیٰ کہ ازدواجی زندگی تک کے لئے واضح ہدایات دی ہیں۔ دوپہر کو تھوڑی سی نیند لینے یعنی قیلولہ کی تلقین فرمائی ہے

صحت کے لئے مفید اقوال

- ابتدائی مرض کو حقیر نہ سمجھو، وہ آگ کی چنگاری ہے جو شعلہ بن جاتی ہے۔
- پرہیز طبیعت بدرجہ کامعین و معاون اور امراض و آلام سے شفا دیتا ہے۔
- ہمیشہ ایک ہی قسم کی غذا کھانے سے پرہیز کرو۔
- اپنے جسم کی حرارت (انرجل ہیٹ) کو برقرار رکھنے کے لئے رطوبت (بدن کے سیال و رقیق و مائعی اجزاء) کو محفوظ کرو کیونکہ جسم ایسا چراغ ہے جس کی روشنی (حرارت) کے لئے تیل (رطوبت) کا ہونا لازمی ہے۔
- دن کو کھانے کے بعد سو رہنا بہ نسبت کسی مفید دوا پینے سے بہتر ہے۔
- لوگوں نے حالت صحت میں چارپایوں کی طرح (بہت بہت) کھا کھا کر خود کو بیمار کر لیا تو ہم نے ان کو چڑیوں کی طرح (تھوڑا تھوڑا) کھا کر دوبارہ صحت مند بنایا۔
- غذا کا مقصد زندگی برقرار رکھنا ہے نہ کہ زندگی کا مقصد کھائے چلے جانا۔
- جب تک بھوک بیتاب نہ کر دے اس وقت تک کھانا نہ شروع کرو،
- ہرگز بے ضرورت نہ کھاؤ۔ کیونکہ جب جسم میں کوئی مرض نہ ہوگا تو دوا صحت کو متاثر کرے گی
- ایسی چیز نہ کھاؤ جسے تمہارے دانت چبا نہ سکیں کیونکہ تمہارا معدہ بھی اسے ہضم نہ کر سکے گا۔

آزاد کشمیر میں نئے عہد کا آغاز

اسلامی نظام کے لئے امید کی ایک کرن

مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کے تاثرات

علاقہ پر نو تقسیم باغ سے چند میل آگے بڑھ کر میں تھیں قرآن کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے ۱۰ جون ۱۹۷۴ء کو ہم پہنچے۔ دوسرے حضرات کے علاوہ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے تنظیم رہنما مولانا عبدالعزیز صاحب شعر، اڑی اور محترم شفیع اللہ شاہ صاحب نے بڑا استقبال کیا۔ مرکز دعوت اور مجلس میں تعلیق اجتماعات بہت کامیاب رہے

۱۰ جون کو ہم لوگوں نے پنجال اور پیر کنٹی کے بلند پہاڑوں پر جانے کا پروگرام ترتیب دیا۔ پنجال میں قریبی دیہاتوں سے بھاری تعداد میں لوگ جمع ہو گئے تھے۔ پنجال سے ہم پیدل چلتے کے مقام پر آئے۔ یہاں مولانا عبدالحلیم صاحب کے ہاں ظہرانہ کے بعد ہم نے قریب ہی کے مرکزی دارالتعلیم القرآن میں حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کے ہمراہ پہنچے۔ یہاں کے معزز اور مستند لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ آزاد کشمیر سرحد اور صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ ہم مظفر آباد پہنچ گئے۔ ۱۲ جون کو ۱۰ بجے ملاقات کا وقت تھا۔ اور ٹھیک وقت پر صدر صاحب نے، جن کا ایوان سبز و شیروانی اور قراقلی کیپ سے مزین تھا، صدر مجلس نے ہمیں خوش آمدید کہا

ابھی معمولی بات چیت ہی ہوئی تھی کہ صدر صاحب کے پرسنل سیکرٹری نے آکر کہا۔ کہ سلسلہ وار درس قرآن پاک و صحت کا پروگرام ہے اس میں ہر شعبہ کے لوگ پاکستان سے بلائے ایک جہاں آئے ہیں۔ آج ۱۲ دن ہو گئے۔ سیکرٹری صاحب نے خاتمہ میں کہا کہ آپ کے درس میں ان مضامین پر بات ہوگی۔ صدر صاحب نے فرمایا۔ میں یا پڑھ کر سناؤں۔ تو پھر کہا۔ میں نے مصروفیت پروگرام کے تحت کل آج صبح سے انشاء اللہ پھر کسی موقعہ پر یہ شرف حاصل کروں گا۔ میں تو صرف آپ کی ملاقات کی فرض سے آیا ہوں۔ تاکہ اصلاحات کے جرأت مندانہ اقدامات پر آپ کو ہدیۂ تبریک پیش کروں۔ صدر صاحب نے میری بہار کلمہ حسنہ کہہ کر شکریہ ادا کیا۔ پھر کہا گیا کہ موجودہ حالات میں پاکستان اور آزاد کشمیر کے علماء حق کے عملی تعاون کا میں منتظر ہوں تاکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا فرض ہم بھی حسب وجہ سے پورا کر سکیں۔

میں نے صدر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لئے ہمہ وقت حاضر ہیں۔ انشاء اللہ

آزاد حکومت کے آئین کی ترمیم میں ان ۲۲ نکات ہی کو بنیاد بنایا جائے گا۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ یہ دستوری حل پہلے سے پیش کیا جا چکا ہے۔ اسلام کے معاشی تصور کی جو عملی شکل ہے۔ اس کے لئے بھی جید علماء کرام کی کونسل راہنمائی کی ضرورت ہے۔ میں نے پوچھا۔ کہ اسلامی تجربات و صدارت اور پاکستان کے متفقہ علماء کا ایک

مشروط امداد مسترد کر دینے کے فیصلہ کا خیر مقدم

خدا کرے کہ آئین اسلامی ہو

(مفتی محمود صاحب)

★

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے نے صدر پاکستان کی تقریر پر اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

مشروط امداد کو مسترد کر دینے کا صدر صاحب کا فیصلہ جرأت مندانہ ہے۔ اور پوری قوم اس مسئلہ پر صدر کے ساتھ ہے نئے انتخابات نہ کرانے اور گذشتہ انتخاب کے نتائج کو برقرار رکھنے کا صدر کا فیصلہ بالکل صحیح ہے اور اس سے عوام اطمینان محسوس کریں گے۔

پاکستان کا جو آئین صدر صاحب کی نگرانی میں تیار ہو رہا ہے۔ اللہ کرے کہ وہ حقیقی معنیٰ میں اسلامی ہو اور ملک کے غریب عوام کو سرمایہ دارانہ استحصال سے نجات دلانے والا ثابت ہو سکے۔

(منشور اخبارات)

فیصلہ آئی اور مشاورتی بورڈ تشکیل کر دیں تو اس کام میں بہت ہی آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ صدر صاحب نے فرمایا اس کے لئے ہم سوچ رہے ہیں۔

اس وقت کافی ۴۰ منٹ ہو چکے تھے اور صدر صاحب کو ۱۰ بجے ہونے والے اجلاس کے اجلاس میں بھی شرکت کرنی تھی۔ چنانچہ ہم نے اجازت لی اور رخصت ہوئے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ اصلاحات کا ایک اجمالی خاکہ پیش کر دیا جائے تاکہ آزاد کشمیر میں متوقع تبدیلیوں کو اندازہ ہو سکے۔

(۱) ہر رمضان المبارک کا احترام لازمی قرار دیا گیا ہے۔ خلاف ورزی کرنے پر ایک سو روپیہ جرمانہ اور دو ماہ قید۔ اور ایک روزہ کی قضا عمداً یا احترام رمضان نہ کرنے پر قید کے دو ماہ روزے رکھ کر گذارنے ہونگے۔

(۲) قمار بازیوں پر سو فیصد مستقل طور پر ختم کر دیا گیا۔

(۳) خمر اور شراب کو قطعاً ممنوع قرار دیا گیا۔ (یہ ہیں کہ پینے تو حرام ہے لیکن اگر لائسنس لی جائے تو حلال) اس کی خلاف ورزی پر عبرتناک سزا دی جائیگی

(۴) ہفتہ وار چھٹی دو دن خلافی کی بجائے یکبارگی اتوار کے بجائے جمعہ کو کر دی گئی۔ تاکہ اسلامی زندگی کے اس محترم یوم کی عظمت کو فروغ ملے۔

(۵) سول ملازمین کے لئے دفتری لباس شلوار قمیص اور جناح کیپ تجویز کیا گیا تاکہ انگریزی تہذیب کے اثر و نفوذ کو روکا جا سکے۔ اب تو ۲۱ جون کو شروع ہونے والے اسمبلی کے اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ ایوان کا لباس بھی شلوار، شیروانی اور جناح کیپ پر مشتمل ہوگا۔ اور اس طرح ایوان سے ٹائی اور پتلون کو گیٹ آؤٹ کر دیا گیا۔

(۶) سرکاری ملازمین کے لئے ہر جمعرات کو درس قرآن کا اجراء کیا تاکہ قرآن کریم کے آفاقی تصور سے پڑھا لکھا طبقہ مستفید ہو۔ اور غیر اسلامی نظریات کی روک تھام ہو سکے۔

(۷) تمام ملازمین کے لئے نماز جمعہ اور نماز پنجگانہ میں شریک ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور حکومت کے اعلیٰ افسران کو آزاد کشمیر کی مساجد میں نماز کے انتظامات کی نگرانی پر مامور کیا گیا ہے۔

(۸) اذان لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اذان جمعہ ہوتے ہی تمام تجارتی ادارے اور بازار بند کر دیئے جائیں۔ اور تمام بالغ مسلمان مساجد میں نماز ادا کریں۔ اس دوران میں سینما وغیرہ بھی بند رہیں گے۔

(۹) یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ کسی سینما ہاؤس کی تعمیر کی اجازت نہ دی جائے۔ اور اس سے جو اجازت نامے جاری کئے گئے وہ منسوخ کر دیئے جائیں

(۱۰) تعلیمی اداروں میں عملی اصلاح نماز کا جبری دیا جائے گا۔ اور آخری دو سال سورتیں یاد کرائی جایا کریں گی۔

احوال

اور یہ نعرے لگائے جائینگے۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔ تحریک آزادیٔ کشمیر زندہ باد۔ اور کشمیر بنے گا پاکستان۔

نیز اساتذہ اور معلمین کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن کی تعلیم لازمی ہوگی اور نماز پنجگانہ کی سخت پابندی کرنی ہوگی تاکہ اسکول کے بچے اپنے ٹیچر کے ساتھ نماز باجماعت ادا کریں۔

(۱۱) ایسی بیوہ اور لاوارث خواتین جن کی ضروریات زندگی کے لئے کفالت کرنے والا کوئی نہ ہو۔ ان کی فہرست مرتب ہو رہی ہے تاکہ حکومت ان کی مؤثر امداد کر سکے۔

(۱۲) ایسے بے زمین کاشتکاروں کی بھی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ جن کی ذاتی اراضی نہیں ہے۔ تاکہ ان کو حسب حال اراضی دی جائیں۔ اس طرح کے اور کئی اقدامات زیر غور ہیں۔ جو ایک آزاد قوم کے خالص فلاحی اور صحت مند معاشرہ کی تعمیر کر سکیں اور اسلامی معاشرت کے تقاضوں کو پورا کر سکیں۔ اس موقع پر پاکستان سے بالعموم اور آزاد کشمیر کے علماء کرام بالخصوص میری دردمندانہ اپیل ہے کہ گروہی سیاست سے بالاتر ہو کر اسلام کے عظیم تر مفادات کے لئے اس مرد مجاہد کا ساتھ دیں۔ تاکہ آزاد کشمیر کا خطہ دنیائے اسلام اور پاکستان کے لئے بالخصوص قابل فخر نمونہ بن جائے۔

نیز اسلام دشمن تحریکوں کے ناپسندیدہ عزائم کو بھی خاک میں ملایا جا سکے۔ جو مسلمانوں کے فلاحی مستقبل کو سبوتاژ کرنا چاہتی ہیں۔

(سید عبدالمجید ندیم)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کا اجلاس

کاروائی ـــــ تجویزیں ـــــ قراردادیں ـــــ فیصلے

۳۰ر جون ۱۹۷۱ء بروز بدھ مطابق ۶ر جمادی الاول ۱۳۹۱ھ ۱۰ بجے دن کو بمقام شیرانوالہ لاہور صوبہ پنجاب کی جمعیۃ علماء اسلام کا پہلا اجلاس منعقد ہوا

اجلاس میں صوبہ کے ضلعی امیروں و ناظموں کے علاوہ خصوصی مدعوئین و صوبہ بھر کے کارکنان جمعیۃ کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی

شرکاء کی تعداد تقریباً تین صد تھی۔

اجلاس کی صدارت حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب امیر صوبہ پنجاب نے فرمائی۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ تلاوت قاری عطاء الرحمٰن صاحب ڈسکوی نے کی۔

جناب مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نائب امیر جمعیۃ پنجاب نے ابتدائی تقریر میں اجلاس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کر کے اجتماع کے سامنے ایجنڈا پیش کیا۔ جو درج ذیل امور پر مشتمل تھا۔

(۱) صوبہ میں تنظیمی اور تبلیغی امور کا انتظام
(۲) صوبائی دفتر کا انتظام
(۳) مالیات کی فراہمی کا انتظام
(۴) نشر و اشاعت کے امور کا انتظام
(۵) دیگر امور بہ اجازت صدر صاحب

اجلاس ظہر کی نماز تک جاری رہا۔ ایجنڈے میں مذکور تمام امور پر مفصل بحث و گفتگو کی گئی اور اتفاق رائے سے ان امور پر فیصلے کئے گئے۔

مختلف امور کی انجام دہی کے لئے مختلف کمیٹیاں بنا دی گئیں۔ اور اہم قراردادوں کی منظوری کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہو گیا۔

مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

آئین میں ۲۲ر اسلامی نکات شامل کئے جائیں

۲۸ر جون کی حالیہ تقریر جو صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں صاحب نے کی ہے۔ اس پر جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے، جمعیۃ صوبہ پنجاب اس کی پوری پوری تائید کرتی ہے اور پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ صدر محترم اپنے اعلان کے مطابق پاکستان کے دستور کو اسلامی بنانے کے لئے اختیار استعمال کریں۔ اور کوئی بھی ایسی شق دستور میں نہ آنے پائے جو اسلام سے متصادم ہو۔ نیز دستور ساز کمیٹی کو ہدایت دی جائے کہ دستور علماء کے ۲۲ر اسلامی نکات پر مبنی ہو، اور ملک کے تمام فرقوں کے جید علماء کرام سے پورا پورا تعاون حاصل کیا جائے۔

سندھ اور پنجاب میں دو جید عالموں کی شہادت کے سانحہ پر غم و افسوس کا اظہار

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس سندھ کے نامور عالم دین مولانا قاضی فضل اللہ صاحب اور جھنگ کے جید عالم دین مولانا دوست محمد صاحب فاضل دیوبند کے بہیمانہ قتل پر اظہار تشویش کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قاتلوں کا سراغ لگا کر انہیں قرار واقعی سزا دی جائے اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

اظہار تعزیت

جمعیۃ کا یہ اجلاس ملک کے مشہور عالم دین مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ اور مولانا خدا بخش صاحبؒ ملتانی کی وفات کو ملک کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے، اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

نیز مولانا غلام حیدر صاحب حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

علماء کے متفقہ ۲۲ر اسلامی نکات کو آئین میں شامل کیا جانا چاہیئے

(مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم)

صدر پاکستان کی نشری تقریر پر اظہار رائے کرتے ہوئے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم، این، اے اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم نشریات مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ:

یہ بات خوش آئند ہے کہ صدر پاکستان ملک کا آئندہ دستور اسلام کے مطابق بنانے کے خواہاں ہیں۔

اس مقصد کے لئے صدر محترم کو دستور کی بنیاد علماء کے وہ ۲۲ر نکات بنانے چاہئیں۔ جن پر مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نمائندہ متفق ہیں اور پاکستان کی مسلمان رائے عامہ گذشتہ بیس سال سے جن کے نفاذ و اجراء کا مطالبہ کر رہی ہے۔

ہر دو راہنماؤں نے اس بات کو اطمینان و امید کا مظہر بتایا ہے کہ صدر ملک میں جلد از جلد جمہوریت کی بحالی چاہتے ہیں

(ماخوذ از اخبارات)

کسانوں پر زیادتی بند کرائی جائے

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کا یہ اجلاس اس امر پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہے کہ صوبہ میں بڑے بڑے زمیندار صرف الیکشنی اختلافات کی بنا پر مزارعین کو جو دس دس پندرہ پندرہ سال سے کاشت کرتے چلے آرہے ہیں زبردستی اور مکان سے بے دخل کر رہے ہیں۔ اس کی تازہ مثال پٹی والا داخلی موضع غلاماں تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں ابھی چار پانچ روز ہوئے سامنے آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ دوست محمد خاں ولد خان زمان قوم بچھان جو کہ حسن والا کا ایک بڑا زمیندار ہے اپنے مزارعہ غلام فرید ولد نور محمد کو مکان سے نکال کر چار ایکڑ کماد کو ٹریکٹر سے اجاڑ دیا ہے اور فتح محمد ولد غلام حسن قوم جوئیہ کو زمین سے بے دخل کر دیا اور ۲ ایکڑ کماد جانوروں سے اجڑوا دیا ہے۔

یہ اجلاس گورنر پنجاب جناب عتیق الرحمٰن صاحب اور افسران میانوالی ڈپٹی کمشنر اور ایس پی صاحب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان مظلومین کے اجاڑے ہوئے کماد کا معاوضہ دلوایا اور دوبارہ ان کو واپس کرا کر حق رسی فرمائیں

مجوزہ۔ سراج الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع میانوالی

مختلف کمیٹیوں کا قیام

(۱) شعبۂ نشر و اشاعت کی تنظیم

شعبۂ نشر و اشاعت پنجاب کا ناظم نشریات و اطلاعات مولانا قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ کو مقرر کیا گیا۔ اور ان کی معاونت کے لئے لاہور، ملتان اور راولپنڈی میں اخبارات سے رابطہ قائم رکھنے کے لئے مختلف کمیٹیاں ترتیب دی گئی ہیں

(۱) کمیٹی نشر و اشاعت صفحہ لاہور۔ مولانا محمد اجمل ناہید الراشدی۔ قاری محمد شریف قصوری۔ مولانا مجاہد الحسینی اور حافظ محمد حنیف بہاولپوری۔

(۲) کمیٹی نشر و اشاعت راولپنڈی۔ مولانا عبدالحکیم مولانا حامد علی خانی۔ مولانا سعید الرحمٰن علوی۔

(۳) کمیٹی نشر و اشاعت ملتان۔ شیخ محمد یعقوب حکیم محمد عالم جاوید خانیوال۔

(۲) کمیٹی برائے مسائل عامہ

صوبہ بھر میں جماعتی کارکنوں، مزدوروں، کسانوں اور عوام کو پیش آنے والے مسائل اور مشکلات میں ان کا ہاتھ بٹانے اور حکام بالا سے عوامی مسائل کے سلسلہ میں مسلسل رابطہ قائم رکھنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کے اراکان حسب ذیل ہیں:۔

مولانا محمد اجمل۔ مولانا سید نیاز احمد شاہ۔ آغا قبلہ ضیغم خوشنویس ایڈووکیٹ۔ مولانا قاری نور الحق قریشی۔ خان طاؤس خان۔

تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جہاں اس نوعیت کی کوئی مشکل پیدا ہو۔ حلقہ کے ضلعی امیر یا ناظم عمومی کی وساطت سے اس کے ضلعی کو اطلاع صوبائی دفتر میں ارسال کریں۔ ضلعی عہدہ داروں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسی شکایات کے بارہ میں اپنی ذمہ داری پر مکمل تحقیق کر کے صحیح کوائف کی تصدیق کریں۔

(۳) صوبائی ناظم عمومی مولانا محمد ضیاء القاسمی ہر مکان مستقل طور پر صوبائی دفتر لاہور میں قیام فرمائیں گے۔ جماعتی امور کی نگرانی کے علاوہ احباب کے خطوط کا جواب براہ راست رکھیں گے۔ جماعتی سلسلہ کی تمام خط و کتابت دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر کی جائے

تمام کمیٹیاں امیر صوبہ اور ناظم عمومی صوبہ کو اپنی کارکردگی سے باخبر رکھیں گی۔ اور اپنے فیصلوں میں ان سے مشورہ کرتی رہیں گی۔ (رپورٹ زاہد الراشدی)

ترجمان اسلام کے لئے اپیل

ایم قمر الدین صاحب شاہد کن جمعیۃ علماء اسلام احمد پور شرقیہ نے ایک تحریر میں اپیل کی ہے کہ قارئین ترجمان اسلام مزید کم سے کم ایک ایک خریدار کا اضافہ کریں، اس سلسلے میں شاہد صاحب نے لکھا ہے کہ وہ چار خریدار بنا چکے ہیں۔ جن میں دو ایڈووکیٹ صاحبان ہیں۔

اتحاد عمل

سلیم الدین صاحب جوان رکن جمعیۃ علماء اسلام متصل دار العلوم مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے ایک تحریر میں اس بات پر مسرت کا اظہار کیا ہے کہ گوجرانوالہ میں تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب اور جمعیۃ پنجاب کے ناظم عمومی مولانا ضیاء القاسمی صاحب گذشتہ دنوں گوجرانوالہ آئے اور ہر دو جماعتوں کے نمائندوں نے جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسیوں کے ساتھ اتفاق کا اظہار کیا۔ اور حضرت درخواستی، حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا ہزاروی کی قیادت پر اعتماد ظاہر کیا۔

ہر دو جماعتوں کے کارکنوں نے متحدہ طور پر کام کیا اور کر رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ

۲۶/۷۱ کو جامع مسجد شیخ لاہوری میں جمعیۃ علماء اسلام

جھنگ میں حضرت مفتی محمودؒ کی تشریف آوری اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

۹/۷۱ ۲ ستمبر بروز جمعہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی جھنگ صدر تشریف لا رہے ہیں۔ آپ مدرسہ تعلیم القرآن محلہ مومن پورہ جھنگ صدر میں بعد نماز جمعہ جلسہ دستار بندی سے خطاب فرمائیں گے اور بعد نماز عشاء مدرسہ علوم شرعیہ غلہ منڈی کے سالانہ جلسہ میں خطاب کرینگے ۳ ستمبر بعد نماز عشاء مدرسہ مذکورہ کی دوسری نشست سے مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی و دیگر اکابرین تقاریر فرمائیں گے۔

(محمد یٰسین ناظم مدرسہ تعلیم القرآن مومن پورہ جھنگ۔ صدر)

مطالعہ و تبصرہ

کتاب — چراغ کی روشنی

مصنف — حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

قیمت — ایک روپیہ پچاس پیسے

ناشر — مدرسہ نصرت العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

واقعۂ معراج، اسلام کی تاریخ اور خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا عظیم ترین واقعہ ہے۔ اور اسلامی عقائد میں اسے بنیادی کڑی کی حیثیت حاصل ہے۔

معراج کے واقعہ پر مخالفین سنت اور اسلام کے منکرین نے عجیب و غریب وساوس و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس مختصر کتاب میں بڑے ہی دلنشیں انداز سے اس واقعہ کی دینی و تاریخی حیثیت پر کلام کر کے معراج کی حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔

تعزیتی اجلاس

مانسہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام بلہگ بالا کے ناظم اعلیٰ قاری محمد سلیمان صاحب عباسی نے مولانا دولت محمد صاحب کی شہادت پر ایک تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے گورنر پنجاب اور جنرل یحییٰ سے اپیل کی کہ مولانا کے قاتلوں کو مارشل لاء کے تحت قرار واقعی سزا دی جائے

(قاری محمد سلیمان عباسی ناظم جمعیۃ بلہگ بالا مانسہرہ)

حسن ابدال میں سہ روزہ سیرت کانفرنس

ادارۂ تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ر جولائی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار سہ روزہ "سیرت کانفرنس" منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبدالمجید ندیم مولانا محمد سلیمان طارق۔ مولانا طفیل احمد شاہ۔ مولانا سعید الرحمٰن مولانا محمد عمر اسد حیانوی، جانباز مرزا، سید امین گیلانی احمد بخش چشتی جھنگ۔

تلاش گم شدہ

جون محمد ولد حاجی حبیب خاں عمر ۲۲ سال رنگ گندمی عرصہ دو سال سے لاپتہ ہے۔ اس کی والدہ بہت پریشان ہے کسی صاحب کو اس کے بارے میں علم ہو تو برائے کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں یا خود اس اعلان کو پڑھے تو فوراً گھر آجائے۔

عبدالمجید بروہی ادارہ نشریات اسلامیہ فوارہ چوک حسرت موہانی روڈ۔ کراچی ملہ

جھنگ کا اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا دولت محمد صاحب مرحوم رد و سلطان کے بہیمانہ قتل پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو سخت سزا دی جائے۔ مقدمہ مارشل لاء کے سپرد کیا جائے۔ مرحوم کی روح کو ثواب اور پسماندگان کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی۔

(محمد یٰسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر)

تعزیتی بیانات

مولانا فضل اللہ کے قتل پر اظہار تشویش

انجمن نوجوانان اسلام رانی پور کے ایک اجتماع میں جس میں دو سو کے قریب افراد نے جو طلباء، علماء و کلاء وغیرہ پر مشتمل تھے، شرکت کی۔

مولانا غلام اکبر ایف بلوچ نے پرجوش تقریر کی جس میں مولانا فضل اللہ کے قتل کے واقعہ پر اظہار تشویش کرتے ہوئے ملزمان کی گرفتاری اور قاتلین کو سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ (فاروق احمد مسعودی) ۱۶ ربیع الثانی)

احتجاج

مولانا عبداللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے ایک اخباری بیان میں جمعیۃ علماء اسلام کے رکن مولانا دوست محمد صاحب آف جھنگ کے دردناک قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اس دردناک سانحہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرتے ہوئے حقیقی ملزموں کو مارشل لاء کے تحت سخت ترین سزا دی جائے۔ انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ حیرت کا مقام ہے کہ دینی رہنماؤں پر بار بار قاتلانہ حملے ہوئے ہیں۔ لیکن ملزم یا تو فرار ہو جاتے ہیں یا ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ آج تک مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے کا جو تھا ملزم گرفتار نہیں کیا جا سکا علاوہ ازیں جھنگ کے مولانا محمد شریف صاحب اور ان کے چار رفقاء کو دن دہاڑے مسجد کے اندر شہید کیا گیا۔ لیکن تا حال ملزموں کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ اور نہ مقدمے کا کوئی دو ٹوک فیصلہ ہمارے سامنے آیا ہے۔ اس قسم کے واقعات کرنے والے نہ صرف یہ کہ مذہب و انسانیت کے دشمن ہیں بلکہ ملکی سالمیت کو پارہ پارہ کرنے کا موجب بھی بنتے ہیں۔ اس لئے مارشل لاء حکومت کو اس بارے میں سخت قدم اٹھانا چاہیئے۔

(عمادالدین دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

• — جناب عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع لیاقت آباد کراچی نے مولانا فضل اللہ و مولانا دوست محمد صاحب رکن جھنگ کے قتل پر غم و صدمہ کا اظہار کیا ہے اور ان کے قاتلین کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

• — جھنگ کے ممتاز عالم دین اور جمعیۃ کے کارکن حضرت مولانا دوست محمد صاحب کی شہادت پر گوجرانوالہ کے دینی و سیاسی حلقوں میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں اور دیگر راہنماؤں مولانا محمد الطاف حافظ آبادی، مولانا احمد سعید، مولانا ناہد الراشدی، علامہ محمد احمد لدھیانوی اور مولانا قاری محمد یوسف عثمانی نے ایک بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا مرحوم کی المناک شہادت کے سلسلہ میں مکمل تحقیقات کرا کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے)

• — کہروڑ پکا، انجمن اتحاد المسلمین کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم اور حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتانی مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ (محمد یوسف سرحدی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا، ضلع ملتان

مولانا محمد یوسف صاحب کو صدمہ

مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے مدرس حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کشمیری کا بیٹا غلام نبی تقریباً ۱۳ سال کی عمر میں ۲ جون کو ٹرین کے حادثہ میں جاں بحق ہو گیا۔ شہر کے ممتاز علماء نے اس کے جنازہ میں شرکت کی۔ ادارہ مولانا محمد یوسف کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو لواحقین کے لئے اجر و ذخیرہ بنائے

(ادارہ)

وفات حسرت آیات

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے نائب صدر عبدالرحمٰن نیازی کے والد محترم صوفی بشیر محمد نیازی صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کا تعلق حضرت رائے پوری سے تھا اور انتہائی نیک و خدا ترس انسان تھے۔

صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام میں مرحوم کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام نے ملک بھر کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ مرحوم کے لئے قرآن خوانی کا انتظام کیا جائے

ایک تاریخی سانحہ

مورخہ ۱۲ جون ۱۹۷۱ء کو الحاج مولوی سردار خان صاحب آف سنگھا ہولائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم جمعیۃ علماء اسلام کے ایک قابل قدر کارکن اور شیخ الاسلام علامہ حسین احمد صاحب مدنی کے متوسلین میں سے تھے۔ آزادی کے نڈر سپاہی تھے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے۔ آمین! (مولوی امین گل عفی عنہ)

دارالہدیٰ تھیٹری کے پرنسپل کی طرف سے اظہار تشکر

جامعہ دینیہ دارالہدیٰ تھیٹری کے پرنسپل مولوی قاضی عبداللہ صاحب نے ایک اخباری بیان کے ذریعہ ان تمام افراد، اداروں اور ملک کی مختلف مذہبی اور سیاسی شخصیتوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے مولانا قاضی فضل اللہ مرحوم کی شہادت پر تعزیتی خطوط، ٹیلیگرام اور پیغامات بھیجے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مولانا قاضی فضل اللہ کی شہادت کے سلسلے میں اتنے کثیر تعداد میں ان کے دوستوں، شاگردوں اور دیگر ممتاز شخصیتوں نے خطوط لکھے ہیں کہ فرداً فرداً ان سب کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے میں اخبارات کے ذریعہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور میں بہت ممنون ہوں۔ کہ ان کے ذریعہ میری حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔

میں ان کے دوست اور شاگردوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعائیں مانگیں اور مجھے بھی اس ادارے کے سلسلے میں اپنے مشوروں سے نوازتے رہیں۔

(شعبہ نشر و اشاعت جامعہ دارالہدیٰ تھیٹری خیرپور سندھ)

فوجی عدالت میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ

مدرسہ جامعہ فاروقیہ سیالکوٹ کے طلباء کے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا دوست محمد فاضل دیوبند کے قاتلوں پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا گیا اور مولانا کیلئے دعا مغفرت کی گئی (محمد منیر کریمی)

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، سوتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور مسہل ہیں پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے۔

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ ۲۵ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی عباسی دواخانہ
۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارامیرا، مونگی

موٹھ، گوارا، باجرہ، ایسبغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی، غرضیکہ ہر قسم کی اجناس کی تھوک و سادر کیلئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں

پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر، فون ۳۰۹

۹ جولائی کو پورے سندھ میں یوم شہید منایا جائے

سندھ کے فرزندانِ اسلام سے اپیل

ہم سندھ کے اہل اسلام کو اور خصوصاً جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی کے شاگردوں اور ہمدردوں سے اپیل کرتے ہیں کہ سندھ کی عظیم و قدیم دینی درسگاہ جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی کے مہتمم حضرت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو جس بہیمانہ طریقے سے شہید کیا گیا ہے۔ وہ ہم سب کے لئے ایک عظیم سانحہ اور مدارس عربیہ کی برادری کے لئے زبردست حادثہ ہے۔ اس عظیم حادثہ میں ہم سب برابر کے شریک ہیں اس وقت شدید ضرورت ہے کہ ہم دینی و قومی خلا کو پُر کرنے کے لئے درج ذیل باتوں پر عمل کریں۔

(۱) مرحوم مولانا قاضی فضل اللہ شہیدؒ کے ایصال ثواب اور قرآن خوانی کے لئے ۹ جولائی بروز جمعۃ المبارک پورے سندھ میں یوم شہید منایا جائے۔ قرآن خوانی کے علاوہ خطبات جمعہ میں مولانا مرحوم کی دینی سماجی خدمات پر تقاریر کی جائیں اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے مولانا مرحوم کے قاتلوں اور سازش میں شریک عناصر کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا جائے۔

(۲) مولانا مرحوم کی یادگار جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی کی ترقی کے لئے کوشش کی جائے۔

منجانب اراکین و ابناء جامعہ دینیہ دارالہدیٰ ٹھیڑی ضلع خیرپور (سندھ)

الداعیان

حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب ہالیجوی، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف۔ حضرت مولانا عزیز اللہ صاحب صدر مہتمم جامعہ دارالہدیٰ۔ حضرت مولانا قطب الدین صاحب ہالیجوی۔ حضرت مولانا پیر محمد شاہ صاحب امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ۔ مولانا قاری عزیز احمد ٹھیڑی، مولانا عبدالرحمٰن صاحب دریا خاں مری۔ مولانا عبدالہادی ٹھیڑی۔ مولانا قاضی عبداللہ صاحب مہتمم جامعہ۔ مولانا غلام قادر صاحب ٹھیڑی۔ مولانا غلام محمد صاحب کولاب جیٹل۔ مولانا ور محمد صاحب منگورجا۔ مولانا حافظ محمد رفیق صاحب سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پاکستان سکھر۔ حاجی محمد یونس مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر۔ مولانا محمد امین صاحب ٹھیڑی مولانا امداد اللہ جتوئی بلوچ۔ مولانا مفتی قاضی امداد اللہ صاحب ٹھیڑی۔ مولانا محمد سلیمان طاہر سکھر۔

از ناظم جامعہ دارالہدیٰ

مولانا دوست محمد کے قتل پر افسوس کا اظہار

ڈسکہ کے عوام نے جب اخبار میں یہ خبر پڑھی کہ حضرت مولانا دوست محمد کو کسی نامعلوم شخص نے قتل کر دیا ہے نہایت ہی افسوس کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا کے قاتل کا سراغ لگایا جائے اور قاتل کو عبرتناک سزا دی جائے۔

(مولانا) محمد فیروز خاں نائب امیر جمعیۃ ضلع سیالکوٹ)
سلیم الدین، دین محمد، مولوی فضل الدین اراکین جمعیۃ

جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی کی مجلس اعلیٰ کا اجلاس

ملک کی معروف اور قدیم دینی درسگاہ جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی کی مجلس اعلیٰ کا ایک اجتماع ٹھیڑی میں منعقد ہوا جس میں جامعہ کے پرنسپل مولانا قاضی فضل اللہ مرحوم کی شہادت کے بعد اتفاق رائے سے مولانا قاضی عبداللہ صاحب کو جامعہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ مولانا قاضی عبداللہ صاحب قاضی صاحب کے بھائی ہیں۔ اور تمام خوبیوں اور صلاحیتوں سے متصف اس اہم اجتماع میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے بیس دن گذرنے کے بعد بھی آج تک مولانا قاضی فضل اللہ شہید کے قاتلوں کو گرفتار نہیں کر سکی ہے۔ یہ بات نہ صرف تشویشناک ہے بلکہ باعث شرم بھی ہے۔ مجلس اعلیٰ نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا۔ کہ مولانا کے قاتلوں اور اس سازش میں ملوث تمام افراد کو فوراً گرفتار کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اگر حکومت نے اس معاملہ میں غفلت برتی تو اس کے نتائج خراب بھی نکل سکتے ہیں۔

مجلس اعلیٰ نے قرارداد میں مولانا قاضی فضل اللہ کی دینی سماجی سیاسی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور ان کی یادگار جامعہ دارالہدیٰ کو مزید ترقی نصیب فرمائے۔ اور ان کے خاندان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا

حضرت مولانا السید نیاز احمد شاہ صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان ۲۸۔ ربیع الثانی بروز بدھ ضلعی دورہ کے ماتحت کہروڑ پکا تشریف لائے کارکنان جمعیۃ سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کے کاموں کو تیز تر کرنے کی تاکید فرمائی۔ اجلاس میں چند قراردادیں باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

(۱) مفتی محمود صاحب اور جمعیۃ کے قائدین پر اظہار اعتماد

(۲) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا خدا بخش صاحب ملتانی کی وفات پر رنج و الم کا اظہار

(۳) حضرت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب سکھر اور مولانا دوست محمد صاحب جھنگ کے قتل پر نہایت غم و اندوہ کا اظہار اور قاتلوں کی گرفتاری و سزا دینے کا مطالبہ

محمد یوسف سرحدی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا ضلع ملتان)

حضرت درخواستی مدظلہ کا پروگرام

امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حافظ الحدیث حافظ القرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی ۱۳ جولائی بعد نماز عشاء بروز منگل مدرسہ جامع مدینہ تعلیم القرآن شورکوٹ روڈ میں خطاب فرمائیں گے اور نماز ظہر کے بعد طلباء کی دستار بندی فرمائیں گے۔ (شبیر احمد شورکوٹ)

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر اسلامی آئین کے لئے

حکومت آزاد کشمیر سے تعاون کرے گی

دھیرکوٹ (نامہ نگار) کل جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے ناظم مولانا امیر الزمان خاں نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جمعیۃ کے اکابر نے اسلامی قانون کے نفاذ کے سلسلہ میں صدر حکومت آزاد کشمیر جناب سردار عبدالقیوم خان کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسلامی قانون کے نفاذ کے بارہ میں کئے گئے وعدوں کو پورا کر کے ایک طرف اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہوں اور دوسری طرف اس ملک کو ایک مثالی اور فلاحی ریاست بنا کر مسلم ممالک کے سامنے نمونہ پیش کریں۔ انہوں نے بیان میں اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ نعمان پورہ۔ باغ۔ بیس بگلہ۔ رنگلہ منگ۔ عباس پور، پلندری۔ ہنس چوکی کے دینی اجتماعات میں اکابر جمعیۃ کی طرف سے اس پیشکش کے باوجود بعض بے دین عناصر علماء کو بلاوجہ ہدف مطعن بنائے جا رہے ہیں ہم انہیں متنبہ کرتے ہیں کہ ملک میں صرف اور صرف اسلامی قانون نافذ ہو کر رہے گا۔

تجاویز

آج جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی شاخ ہنس چوکی کا ایک اجلاس منعقد ہو کر بالاتفاق مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں

اجلاس ہذا حکومت آزاد کشمیر کے اس اقدام کی تائید کرتا ہے۔ جو سرکاری دفاتر میں درس قرآن مجید جاری کر کے اسلامی آئین کے نفاذ کی طرف قدم بڑھانا ہے۔

اجلاس ہذا سردار عبدالقیوم خاں صاحب کو اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے اپنے بھرپور تعاون اور اعتماد کا یقین دلاتا ہے۔

اجلاس ہذا بڑے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ محکمہ تعلیم میں السنہ شرقیہ کے فضلاء مدرسین کو ایک پرائمری ٹیچر کے مساوی ۱۰۵/۱۰۰ روپے ماہانہ تنخواہ دی جا رہی ہے۔ اور ایک گریجویٹ ان ٹرینڈ کا سکیل ۳۰۰/- روپے ماہانہ رکھا گیا ہے۔ حالانکہ عہد ڈوگرہ میں ایک فاضل مدرس اور ایک گریجویٹ مدرس کا ایک ہی سکیل ہوتا تھا۔

نیز یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح مڈل پاس مدرسین کو ۱۰ سال سروس کے بعد سپیشل جے وی کی سند دی جاتی ہے۔ اسی طرح السنہ شرقیہ کے فضلاء کو دس سالہ سروس پر سپیشل او، ٹی کی سند دی جائے۔

اس اجلاس میں معززین علاقہ جات کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء کرام نے بھی شرکت کی:۔

قائد جمعیۃ علماء آزاد کشمیر مولانا عبدالحمید صاحب قاسمی فاضل دیوبند۔ مولانا قاری طالب الرحمٰن صاحب مولوی نذیر احمد صاحب۔ مولوی عبدالکریم صاحب، اور صوبیدار میجر محمد لطیف خاں صاحب۔

(امیر الزمان)

بقیہ ـــــ صراحات

نیا بجٹ اور غیر معمولی حالات

صدر کے اقتصادی مشیر نے پاکستان کے آئندہ سال ۱۹۷۱-۷۲ء کا بجٹ پیش کر دیا ہے۔

یہ بجٹ ایک ایسے مرحلہ پر تیار کیا گیا ہے۔ جبکہ ملک کو بعض ایسے مسائل درپیش ہیں جو اس کے لئے مرگ و زیست کی سی سنگینی رکھتے ہیں۔

برطانوی حکومت نے ملک کی تقسیم کے وقت اس مقصد کو خاص طور پر زیر نظر رکھا تھا کہ نئی قائم ہونے والی مملکت پاکستان کبھی بھی اقتصادی اور معاشی طور پر مستحکم نہ ہونے پائے اور بھارت اس کے لئے ہمیشہ ایک خطرہ بنا رہے۔

چنانچہ پاکستان کے تمام معاملات میں برطانوی سازش کا یہ عنصر ہمیشہ کام کرتا رہا ہے۔

آج پاکستان اپنی تاریخ کے سب سے بڑے سیاسی معاشی اور انتظامی بحران سے گذر رہا ہے۔ ماضی کی برطانوی امریکی سازشوں سے ملک کو ہمیشہ کے لئے پاک و صاف کر دینے اور بھارت کے خطرات سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کے لئے ملک میں بہت بڑی اور انقلابی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اور ان تبدیلیوں کی نشاندہی ملک کے بجٹ سے ہی کی جا سکتی ہے۔

کیا موجودہ بجٹ ملک کے حالیہ تقاضوں سے ہم آہنگ ہے؟ کیا اس بجٹ کے ذریعہ وہ مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں جو پاکستان کے وجود کا متصور اور پاکستان کے عوام کو مطلوب ہیں؟ اور کیا یہ بجٹ ہمیں ان سازشوں سے نجات پانے کی راہ دکھاتا ہے۔ جنہیں ماضی میں برطانوی، امریکی اثرات نے پروان چڑھایا تھا۔ اور کیا یہ بجٹ بھارت کی طرف سے پیدا کردہ خطرات سے مکمل تحفظ مہیا کرتا ہے؟

یہ ہیں وہ سوالات جو موجودہ بجٹ کو دیکھ کر ہر پاکستانی کا ذہن محسوس کرے گا۔

ملک جس خاص قسم کی ہنگامی صورت حال سے گذر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم اسے مناسب نہیں سمجھتے۔ کہ بجٹ کا تنقیدی تجزیہ کریں۔ لیکن اس کی کاذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ نظریہ پاکستان کے تحفظ اور بھارت کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے قومی پیمانہ پر مکمل تیاری کے نقطۂ نظر سے بجٹ اب بھی تشنہ ہے۔

حالانکہ اب وقت آ چکا تھا کہ ان تمام مفادات و رعایات کا یک قلم خاتمہ کر دیا جاتا، جن سے صرف ایک خاص طبقہ کو قومی دولت کے بیشتر حصہ پر تصرف حاصل ہے، اور ان تمام وسائل کو قومی استحکام کے لئے وقف کر دیا جاتا۔

ہر فرد کے اندر پاکستان کے تحفظ کا ولولہ جاں گزیں کرنے کے لئے ایسے تمام امتیازات کا خاتمہ ضروری تھا۔ جن سے عوام میں معاشی محرومی کا احساس ابھرتا ہے۔

ہم بھارت کے خطرہ کا مقابلہ، پاکستان کی پوری قوم کو فرد واحد بنا کر ہی کر سکتے ہیں اور اس کے لئے اسلام کی اساس پر قومی وحدت کا قیام اور معاشرتی و معاشی محرومیوں سے قوم کے ہر فرد کو نجات دلانا ضروری تھا۔

موجودہ بجٹ میں مغربی طرز کے مالیاتی نظام کو برقرار رکھتے ہوئے ملک کے آمد و خرچ کو متوازن بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کے کئی پہلو ناقابل تحسین نہیں ہیں۔ لیکن آج ملک کے عوامی تقاضے اور قومی امنگیں بہت آگے بڑھ چکی ہیں۔ کیا موجودہ بجٹ ان کا ساتھ دے سکے گا۔ فی الحال اس کا جواب اثبات میں دینا مشکل ہے۔

مغربی ملکوں بالخصوص امریکہ و برطانیہ کی اقتصادی امداد و قرضوں سے ملک کو کس حد تک بچایا گیا ہے، اور بیرونی ..... انحصار سے خود کو کہاں تک آزاد کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس امر کی وضاحت بھی بجٹ سے نہیں ہو پاتی۔

تاہم بجٹ میں جن تین باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ نہایت اہم ہیں یعنی:۔

- ہر شخص ..... زیادہ سے زیادہ بچت کی کوشش کرے۔
- پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے، اور
- برآمد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کی کوشش کی جائے۔

ان تین باتوں پر مکمل طور سے عمل سب سے پہلے اوپر سے شروع ہونا چاہیئے۔ اور پوری قوم میں اعتماد کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا چاہیئے۔

پاکستان میں غریبی اور معاشی عدم توازن کا خاتمہ اس کی تمام مشکلات کے خاتمہ کا واحد ذریعہ ہے۔

تمام اقتصادی منصوبہ بندیوں میں اسے پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

امید ہے کہ بجٹ کے تجویز کردہ طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس حقیقت کو مدنظر رکھا جائے گا۔

۲۷ جون ۱۹۷۱ء

مستقبل کا پروگرام

۲۸ جون کو پاکستان کے صدر جناب آغا محمد یحییٰ خاں نے اپنی تاریخی تقریر کے ذریعہ مستقبل کا پروگرام قوم کے سامنے رکھ دیا ہے۔

۲۶ مارچ سے ملک میں جو غیر معمولی حالات رونما ہوئے تھے، ان کی وجہ سے ملک کا وہ تمام سیاسی پس منظر بدل گیا۔ جو الیکشن سے پہلے اور الیکشن کے بعد وجود میں آیا تھا۔

موجودہ تبدیلیوں اور غیر معمولی حالات میں نئے اقدامات کی ضرورت تھی اور صدر نے ان اقدامات کا خاکہ پیش کر دیا ہے۔

چونکہ اس وقت صدر اور مسلح افواج پاکستان کے بقاء اور تحفظ کی زبردست مہم میں مصروف ہیں، اور پس پردہ حالات کی صحیح تصویر ان کے سامنے ہی ہے اس لئے جو خاکہ اپنی تقریر میں صدر نے پیش کیا ہے، وہ ان کے مطالعہ و تجربہ کا نتیجہ ہے۔

اور اب قوم اس خاکہ کے روبعمل لائے جانے کی منتظر ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو صحیح اسلامی مملکت کا مقام نصیب فرمائے اور اس کے دشمنوں کے عزائم کو خاک میں ملا دے۔ آمین!

(۲۸ جون ۱۹۷۱ء)

ضلع ملتان میں تنظیمی و تبلیغی دورہ

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا ایک وفد مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب کی امارت اور محترم جناب محمد شریف صاحب قریشی کی نظامت میں ضلعی دورے کے لئے روانہ ہوا۔ ۲۲ جون کو یہ وفد پور یوالہ پہنچا۔ جماعتی احباب سے ملاقات ہوئی۔ اراکین سے جمعیۃ کی ممبر سازی اور تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ انہوں نے پوری سرگرمی اور تندہی سے کام سرانجام دینے کا وعدہ کیا اور جمعیۃ کے آرگن ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے کا بھی عزم کیا۔

اسی دن یہ وفد بوقت مغرب واڑی گیا۔ بعد نماز عشاء کارکنوں سے خطاب کیا جس میں جمعیۃ کی پالیسی، اغراض و مقاصد، ممبر سازی، تنظیمی امور اور ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے سے متعلق روشنی ڈالی۔

۲۳ جون کو یہ وفد میلسی گیا۔ مولانا امان اللہ صاحب موجود نہیں تھے۔ تاہم اراکین جمعیۃ کی توجہ ممبر سازی کی طرف مبذول کرائی گئی۔ وفد اسی دن کہروڑ پکا پہنچا۔ بعد نماز عشاء جماعتی احباب سے خطاب کیا۔ اور ضرورت کے تحت امیر ضلع کی موجودگی میں عبوری انتخاب عمل میں لایا گیا۔

۲۴ جون کو علی الصبح وفد گیلے والا گیا۔ اراکین جمعیۃ سے ملاقات ہوئی۔ احباب کو ابتدائی رکن سازی اور اشاعت ترجمان اسلام بڑھانے کی ترغیب دلائی۔ ظہر کو وفد لودھراں گیا۔ بعد نماز ظہر اراکین سے اڈے والی مسجد میں خطاب کیا جس میں مضافات اور گردونواح میں جمعیۃ کی رکن سازی اور اشاعت ترجمان اسلام بڑھانے کی اہم تیز تر کر دینے کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے پر بھی زور دیا گیا

۲۵ جون کو وفد شجاع آباد آیا۔ اور بوقت مغرب دفتر جمعیۃ کا معائنہ کیا۔ بعد نماز عشاء اراکین سے ملاقات ہوئی جس میں جمعیۃ کے پروگرام کی تشہیر، علاقہ، دیہات اور قصبات کی ابتدائی رکن سازی پر جماعتی احباب کی توجہ دلائی گئی۔ جمعیۃ کے آرگن ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے کا بھی وعدہ لیا۔ اسی رات وفد بخیر و عافیت واپس پہنچا۔ اور اسی پر دورہ اختتام پذیر ہوا۔

دورہ کے دوران جن قابل ذکر لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

مولانا عبدالستار صاحب واڑی۔ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب لودھراں۔ قاری نظام الدین صاحب شجاع آباد۔ حکیم حبیب احمد صاحب کہروڑ پکا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نعمانی پور یوالہ۔ محمد عارف صاحب ڈینٹل سرجن میلسی۔

(رپورٹ از ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان خانیوال)

عوامی مسائل

اہل سنجاوی (بلوچستان) کی تکالیف

پانی کی قلت

عرصہ دراز سے سنجاوی میں پانی کی سخت قلت ہے۔ گورنر بلوچستان گذشتہ مئی یہاں دورے پر آئے تھے تو یہاں کے شہریوں نے ان سے ملاقات کر کے اپنے علاقے کی جہاں اور تکالیف بتائیں تو انہوں نے اس علاقہ کی پانی سے متعلق دیرینہ شکایت بھی ان کے سامنے رکھی۔ لیکن ابھی تک علاقہ کی یہ خواہش پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔

سنجاوی ہائی سکول کی تعلیمی حالت

سنجاوی ہائی سکول کی تعلیمی حالت اتنی خراب ہے کہ سنجاوی سکول کو ہائی درجہ ملنے کی منظوری آگئی ہے۔ لیکن عرصہ سے الیکٹرک سائنس کے لئے ابھی تک کوئی ٹیچر نہیں آئے ہیں۔ اس وجہ سے سارے لڑکے بیکار ہیں

تعلیمی وظائف

تحصیل سنجاوی ایک پسماندہ علاقہ ہے جس کی آبادی ۴ لاکھ سے زائد ہے۔ ایسی صورت میں تعلیمی وظائف بالکل نہیں ہیں۔ لہذا سنجاوی میں تعلیمی وظائف دوسری ایجنسی کے برابر کئے جائیں۔

بسوں کا کوئی اڈہ نہیں

بسوں کی کثرت ہو گئی ہے اور ہر دس منٹ کے بعد بس آتی ہے۔ اس لئے اب بازار میں بس کا کھڑا ہونا شدید خطرہ ہے اور خاص طور پر مستورات کو سخت تکلیف ہے ہم ٹرانسپورٹ کے افسران سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ سنجاوی میں بسوں کے اڈے کا خاص انتظام کرائیں

جرگہ سسٹم

جرگہ سسٹم کے ذریعہ فیصلہ کرنا انگریزوں سے وراثت میں ملی ہے۔ عام طور پر جرگہ کے اراکین پارٹی یا خواہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی مخالف پارٹی کے لئے انصاف کا حصول مشکل مسئلہ بن جاتا ہے۔ لہذا جرگہ سسٹم کو فوراً ختم کیا جائے۔

بجلی

بجلی کی سپلائی سکیم میں سنجاوی، دوکی بغاؤ، بوئی کے تمام بڑے دیہات شامل کئے جائیں۔

سڑکوں کی خرابی

عرصہ سے سنجاوی سے دکی اور سنجاوی سے کوئٹہ جانے والی سڑکوں کی حالت اتنی خراب ہے کہ بارش ہونے سے بس بالکل بند ہو جاتی ہے۔ لہذا ہم محکمہ تعمیرات کے افسروں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سڑکوں کی حالت جلد از جلد اچھی کرائیں۔

سرکاری عملہ کی قلت

سنجاوی سب ڈویژن میں متعین ملازمین کو خاص مراعات دے کر عملہ کی کمی کو دور کیا جائے تاکہ کار کردگی ٹھیک ہو جائے۔ دس دس سال سے مقدمات پڑے ہیں۔ یہ کب ختم ہوں گے۔

عبدالمجید ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ طلباء اسلام سنجاوی

بجلی کے بل بنانیوالوں کی لاپرواہیوں کے خلاف شدید احتجاج

۱۸/۶/۷۱ جامع مسجد کلاچی میں مولانا قاضی عبدالکریم صاحب خطیب جامع مسجد کلاچی نے درج ذیل قرارداد پیش کی، اور عظیم اجتماع نے بہ اتفاق آرا اس کو پاس کیا۔

جامع مسجد کلاچی کا یہ عظیم اجتماع محکمہ بجلی کے بل بنانے والوں کی اس لاپرواہی پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے کلاچی میں صارفین بجلی کو بل مکرر بھیجے جاتے ہیں بلکہ بعض لوگوں سے بل مکرر وصول کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ عظیم اجتماع جناب ڈی سی صاحب اور ایکسین صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں سے وحکام اعلیٰ واپڈا سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ آنجناب پہلی ہی فرصت میں محکمہ متعلقہ کو ہدایت فرمائیں کہ:۔

(۱) جلد از جلد بل مکرر بھیجنے اور مکرر وصول کرنے کی شکایت کو دور کریں۔

(۲) جن کے بل مکرر وصول کئے گئے ہیں ان کی رقم اگلے ماہ کے بل میں مجرا کر دی جائے۔

(۳) میٹر دیکھنے والوں کو تاکید کی جائے کہ وہ ہر ماہ میٹر دیکھ کر بل روانہ کریں۔ تاخیر کی صورت میں کئی ماہ کا بل یک جا ادا کرنے میں غریب صارفین کو پریشانی ہو جاتی ہے۔

(۴) غلط بل بنانے والوں کو سخت تنبیہ کی جائے کہ وہ صارفین بجلی کو خواہ مخواہ پریشان کر کے بجلی کٹوا دینے پر مجبور نہ کریں جس سے نہ صرف پبلک کو تکلیف کا سامنا ہوگا بلکہ خود محکمہ کو بھی عظیم نقصان اٹھانا پڑے گا۔

(۵) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ بجلی کے بل ادا کرنے سے ان مساجد اور اسلامی مدارس کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اور انہیں فری بجلی فراہم کی جائے۔ جن کے ساتھ کرایہ کے کوئی دکان یا مکان نہیں ہے ... وہ عوام کے چندوں سے اپنی ضروریات پورا کر رہے ہیں۔ (محمد زمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

مولانا دوست محمد صاحب مقتول جھنگ کے مختصر کوائف

مولانا حافظ دوست محمد صاحب جامع مسجد روڈ سلطان کے پرانے خطیب اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کے نائب امیر تھے۔

مولانا نے دورہ حدیث مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا تھا۔ اور سلوک و تصوف میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہل والے سے بیعت تھے

آپ نے قصبہ روڈ سلطان میں اپنے استاد مرحوم و مغفور کی یاد میں ایک دینی مدرسہ کفایت الاسلام کے نام سے قائم کیا تھا۔ اور توحید و سنت کی اشاعت، قرآن و حدیث کا درس، ختم نبوت اور مناقب صحابہ کا بیان آپ کا روزمرہ کا مشغلہ تھا۔ آپ جمعیۃ علماء اسلام کے نہایت مخلص ممبر اور پرجوش کارکن تھے۔

بتایا جاتا ہے کہ مولانا دوست محمد صاحب ۷ر جون جمعرات کو عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر حسب معمول اپنے گھر جا رہے تھے۔ کہ راستے میں ملازم حسین و نوازحسین نامی دو شخص جو چھپ کر تاک میں بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک نے بندوق سے دو فائر مولانا پر کئے۔ ایک گولی ان کے بازو پر لگی اور ایک پسلی پر، اور مولانا موقعہ پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ دونوں ملزمین فرار ہو گئے۔

مذکورہ دونوں افراد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ قصبہ ہذا کے دو رئیس ممتاز حسین دارشاد حسین کے ملازمین یا متعلقین ہیں۔ اور یہ دونوں رئیس ہمیشہ مولانا کے دینی موقف کے مخالف رہے اور ان کے خطبات و تقریروں پر غصہ کا اظہار کرتے رہتے تھے۔

بہرحال مولانا کی شہادت کی اطلاع آگ کی طرح پورے علاقہ میں پھیل گئی۔ دوسرے دن صبح ہی سے ہزارہا افراد روڈ سلطان پہنچنا شروع ہو گئے۔ نماز جنازہ عشاء کے بعد پڑھائی گئی۔ اور عوام کے اصرار پر مولانا جامع مسجد کے اسی احاطہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ جہاں وہ آخر وقت تک کلمہ حق بلند کرتے رہے تھے۔

مولانا کے پسماندگان میں ۵ لڑکے اور ۵ لڑکیاں اور ایک بیوہ ہیں۔ ایک لڑکا اور تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں

(غلام محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر
محمد یٰسین ناظم جمعیۃ جھنگ

دعویٰ بابتہ تنسیخ نکاح

پیر بخش ولد کریم بخش ارائیں سکنہ چک ۵۸ تحصیل صادق آباد نے اپنی ایک تحریر میں بتایا ہے کہ ان کی صاحبزادی انیس بی بی کا نکاح لاعلمی میں ایک غیر اسلامی فرقہ کے شخص سے ہو گیا تھا۔ علم ہونے پر سول جج صادق آباد کی عدالت میں انیس بی بی نے تنسیخ نکاح کا مقدمہ دائر کر دیا ہے

مجاہدِ اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ

کی تقریر کا ایک اقتباس

ذیل میں مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم (ایم این اے) مرکزی ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی اس تقریر کا کچھ حصہ من وعن پیش کیا جا رہا ہے جو حضرت محترم نے دارالعلوم حنفیہ چکوال کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر فرمائی۔ یہ تقریر ٹیپ ریکارڈ سے لی گئی ہے۔ بقایا حصہ اگر مہیا ہو گیا تو وہ بھی قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

(از قلم ندیم)

جناب صدر، گرامی قدر، اور معزز حاضرین اجلاس! یہ ایک دینی مدرسے دارالعلوم حنفیہ کا سالانہ جلسہ ہے۔ اس لئے مبارک۔ پھر یہ ربیع الاول میں ہے، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے دن ہیں یہ جلسہ مسجد کے اندر ہے خانہ خدا میں ہے اس لئے بھی مبارک۔ اس جلسہ میں اچھے اچھے علماء آئے۔ گئے اللہ تعالیٰ اس کو اور زیادہ بابرکت بنائے (آمین)

میرے عزیز مولانا عبدالرحمٰن نے فرمایا ہے اگر وقت ہوتا، حالات اجازت دیتے ہم اس کے لئے ایک بڑے جلسہ کا اہتمام کرتے۔ میرے عزیز! آپ کو اسلام کی تاریخ پر مکمل عبور رکھنا چاہیے مجمع کی کمی یا زیادتی سے کچھ نہیں ہوتا ہے بلکہ کردار کی بلندی سے تمام باتیں ہوا کرتی ہیں تھوڑے آدمی ہوں کردار ان کا بلند ہونا چاہیے

جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بلا کر وعظ فرمایا چند آدمی مسلمان تھے ان میں سو پورے نہیں ہوئے تھے بلکہ چالیس بھی پورے نہیں ہوئے تھے۔

لیکن وہ تھوڑے سے آدمی تمام دنیا میں اسلام پھیلانے کی بنیاد تھے۔ تھوڑے تھے لیکن کردار ان کا بلند تھا جس دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوتے ہیں اس دن ان کے مسلمان ہونے سے چالیس آدمی پورے ہوئے تھے۔ آپ سمجھے۔ جب وہ (حضرت عمرؓ) مسلمان ہوئے انہوں نے فرمایا یا حضرت چلئے، باہر نکلیں اور خانہ کعبہ کی مسجد حرام میں نماز پڑھیں آگے آگے حضرت عمرؓ ہیں پیچھے سارے مسلمان ہیں، چالیس کی تعداد ہے کفار بوکھلا گئے کہ یہ کیا ہو گیا عمرؓ مسلمان ہو گئے۔ دعا کرو یہاں عمرؓ تو آج کل ہیں نہیں کوئی تگڑے تگڑے آدمی اسلام کی خدمت کے لئے آگے آ جائیں (آمین) ہمارے مقابلہ میں جلدی جلدی ابلیس کا تخم آ جاتا ہے۔ جانتے ہو نہ ابلیس کا تخم؟ جو صحابہؓ کا مخالف ہو، پیغمبروں کا مخالف ہو خدا کا منکر ہو، اسلام کا مذاق اڑاتا ہو۔ اس کو کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے؟

انگریز نے دو سو سال یہاں گذارے، قوم کے ذہن کو تباہ کر ڈالا میرے پاس ایک طالب علم کا خط آیا جو دفتر میں محفوظ ہے وہ طالب علم خط میں لکھتا ہے کہ میں بی اے کا طالب علم ہوں اور سات سال سے روزگار کا متلاشی ہوں مجھے روزگار نہیں مل رہا۔ آپ لوگوں نے ایک مہینہ کے اندر اندر مجھے روزگار نہ دلایا تو ہندو ہو جاؤں گا۔ یہ نوٹس میرے نام بھی بھیجا، اوروں کے نام بھی۔ میں نے اس کو جواب میں لکھا ہے برخوردار! یہ بات تم نہ کہتے اگر تم اسلام کی قیمت سمجھتے۔ پرانے مسلمانوں کو قینچی سے کترا گیا انہوں نے اسلام نہیں چھوڑا، جوش کھاتے ہوئے تیل میں زندہ ڈال کر ان کا کباب بنایا گیا انہوں نے اسلام کو نہیں چھوڑا، ان کو چونے میں ڈال کر زندہ جلایا گیا اسلام کو نہیں چھوڑا۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ جنت خالہ جی کا گھر ہے؟

اور ابھی تک تمہیں وہ باتیں پیش نہیں آئیں جو پہلے لوگوں کو پیش آتی رہی ہیں مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ مصیبتیں آئیں، تکلیفیں آئیں بھوک آئی ہر طرح کی تکلیفیں آئیں حتّٰی یقول الرسول والذین معہ یہاں تک کہ پیغمبر اور ان کے ساتھی چلا اٹھے متٰی نصر اللہ اے اللہ آپ کی مدد کب آئے گی الا ان نصر اللہ قریب اللہ فرماتے ہیں میری مدد قریب ہے۔

طوفان باد و باراں

مولانا کی تقریر جاری تھی کہ ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا جس سے شامیانے اکھڑنے لگے مجمع میں کچھ ہلچل پیدا ہوئی اس پر آپ نے فرمایا۔ یہ طوفان آیا اور گیا۔ تھوڑا امتحان تھا گذر گیا ممکن ہے پھر آ جائے۔ خدا کسی کے قابو میں نہیں ہم سب خدا کے قابو میں ہیں۔ اللہ، اللہ ہے بندہ، بندہ

میرے دوستو!

میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ اگر تھوڑے مسلمان۔ ان کا کردار بلند ہوتا ان کا کیریکٹر اونچا ہوتا وہ ساری دنیا پر بھاری ہوتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی قومیں مسلمانوں پر ایسی ٹوٹ پڑیں گی جیسے ایک کھانے کے پیالے پر لوگ ٹوٹ پڑتے ہیں (او کما قال) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس وقت ہم تھوڑے ہوں گے؟ فرمایا بہت زیادہ ہو گے تمہاری تعداد بہت ہو گی لیکن تمہارے اندر وہن پیدا ہو جائے گا وہن۔ یہ باتیں سن لو، دلوں کی تختیوں پر لکھ لو، یہ باتیں میری نہیں نہ میں راہنمائی کر سکتا ہوں۔ میں یہی مسئلہ بتاتا ہوں کہ اگر راہنمائی ہو سکتی ہے تو صرف رسول اللہ کے ارشادات کی روشنی سے۔ یاد رکھو! ہم کوئی لیڈر نہیں مانتے، کسی کی راہنمائی نہیں مانتے جو قرآن کے خلاف ہو، جو حدیث کے خلاف ہو جو دین کے خلاف ہو۔

جو شخص سٹیج پر ناچے کودے، تقریر کرے، بڑے بڑے دعوے کرے برا بھلا کہے گھر میں جا کر شراب پیئے، نماز کے قریب نہ آئے اور کہے میں اسلام جاری کروں گا۔ کیا مان لو گے اس کی بات! پہلے ہم اس کے کردار کو دیکھیں گے۔

میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ حضور نے فرمایا اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گی لیکن ان میں وہن آ جائے گا صحابہؓ نے سوال کیا ما الوھن یا رسول اللہ حضرت وہن کیا چیز ہے فرمایا

حُبُّ الدنیا وکراھیۃ الموت دنیا کا خیال اور موت سے نفرت

فرمایا تم موت سے ڈرو گے دنیا سے پیار کرو گے تم مار کھا جاؤ گے اب سمجھے بھئی۔ پہلے مسلمان دنیا سے نفرت اور موت سے پیار کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں کسی نے پوچھا کہ مسلمان کیسے ہیں۔

فرمایا یحبون الموت کحب الاعاجم الخمرۃ

وہ موت سے ایسا پیار اور ایسی محبت کرتے ہیں جیسا کہ عجمی لوگ شراب سے کرتے ہیں۔ موت کو اتنا پسند کرتے ہیں مسلمان۔ بھئی قابل پسند ہے کہ نہیں، بولو پتہ لگ جائے ذرا۔ مشکل بات ہے موت کو پسند کرنا۔ ارے بھائی مسلمان جنگ میں جاتا ہے اس کے لئے میدان جنگ سے بھاگنا حرام ہے اگر بچ جائے تو غازی مر جائے تو سیدھا جنت میں گیا مسلمان کی تو پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں، مسلمان خدا کا سپاہی ہے موت سے نہیں ڈرا کرتا، دنیا سے پیار نہیں کرتا۔

دنیا سے پیار محبت نہ کرنے کا معنی کیا یہ ہے کہ بیوی بچے چھوڑ دو، دکانداری چھوڑ دو، زمینداری تجارت ملازمت نوکری اور کاروبار چھوڑ دو؟ کوئی چیز بھی نہ چھوڑو مگر یاد رکھو دین کو اول نمبر دو دنیا کو دوسرا سمجھ گئے۔ اگر خدا کا اور دنیا کا مقابلہ ہو جائے، خدا کو لے لینا دنیا کو چھوڑ دینا یعنی اگر ایک طرف خدا کا حکم آ جائے دوسری طرف کسی اور کا۔ تو اور کا حکم چھوڑ دو خدا کا حکم مانو۔ یہ ہے دین یہ ہے اسلام ؎

نمے گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

یہ ہے اسلام کا خلاصہ ——— میرے معزز دوستو! پہلے مسلمان تھوڑے تھے لیکن ساری دنیا پر بھاری تھے۔

اب مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔ دین ہے۔ فائدہ پہنچے گا حضرت عمرؓ کا زمانہ ہے۔ میں اپنے کالج کے مسلمان نوجوانوں سے کہوں گا۔ یورپ کو نہ دیکھو امریکہ روس چین کو نہ دیکھو اپنا مستقبل بنانے کے لئے اپنی ماضی کے آئینے کو دیکھو اور تیاری کرو۔ تمہارا ماضی کیا تھا۔ آج تک دنیا اس کا جواب نہیں دے سکی کہ عرب کے شتربان، عرب کے گڈریے (باقی صفحہ آخر پر)

F No. 62715 সপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর
WEEKLY
REGD.L. No 7132
TARJUMANE ISLAM
LAHORE
price 40 paise

بکریاں چرانے والے، اونٹ چرانے والے، جن کے پاس نہ کارخانے تھے نہ فیکٹریاں، نہ ملیں تھیں نہ سکے بنانے کا اپنا ٹکسال تھا، نہ گیہوں تھے نہ چاول، نہ سڑکیں تھیں نہ نہریں اور نہ ہائی کورٹ تھا، ان کے پاس نہ تھا، ریگستان کے رہنے والے تھے اونٹنی کا دودھ پیا دو کھجوریں کھائیں پانی پیا اور وقت ٹالا بلکہ پانی بھی نہیں تھا خانہ بدوش قوم تھی۔ لیکن اس قوم نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک دامن تھاما، قرآن کو اپنی چھاتی سے لگایا وہی شتربان اور گڈریے میدان میں نکلے نہ روم کی حکومت ان کا مقابلہ کر سکتی تھی نہ ایران، مصر اور حبشہ کی تمام دنیا کی حکومتوں سے اسلام کا لوہا منوایا ان شتربانوں نے۔ منوایا کہ نہیں منوایا؟

چکوال میں کوئی پیغمبر پیدا ہوا تھا۔ یہ کوہ ہمالیہ کے دامن چین میں کوئی پیغمبر گیا تھا جو چین کی دیوار سے اسلام ٹکرایا۔ مکہ معظمہ کی پہاڑیوں سے اسلام کا سورج طلوع ہوا، مدینہ منورہ کے پہاڑوں پر چمکا اور وہاں سے اس کا نور مشارق و مغارب تک پھیل گیا۔ بولو! عرب کے شتربانوں نے پھیلایا کہ نہیں؟

آج تک دنیا حیران ہے۔ ہتھیار بھی کم، راشن بھی کم، تعداد بھی کم لیکن دنیا مقابلہ نہیں کر سکتی نوجوانو! اس کا فلسفہ معلوم کرو دنیا کے پاس اس کا جواب نہیں۔

؎ اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا مے روی

ساری دنیا تمہارا تماشا کرنے آتی تھی آج تم اوروں کا تماشہ دیکھتے ہو اور خود تماشا بن کر رہ گئے ہو۔ یہاں یہ حالت ہے کہ کوئی علاج کے لئے امریکہ دوڑتا ہے کوئی چائنا اور روس کو۔ کچھ لندن جاتے ہیں۔ ابا جی سے مشورہ کرنے کو۔ علاج تو بہانہ ہے اصل مقصد تو ابا جی سے مشورہ کرنا ہوتا ہے۔ سمجھے بھئی

؎ اے تماشا گاہ عالم .....

. . . . . .

عجب است گر ہوست کشد کہ بسیر گل و سمن در آ
تو ز غنچہ کم نہ دمیدہ ای در دل کشا بہ چمن در آ

بڑا افسوس ہے کہ چنبیلی اور گلاب کے پھول تمہارے دامن کو کھینچتے ہیں۔ ارے تم دل کا دروازہ تو کھولو ہزاروں بہاریں موجود ہیں۔

تم نے تو وہ بہاریں دیکھی نہیں جو صحابہؓ نے دیکھی تھیں۔ جو ہمارے اسلافؒ نے دیکھی تھیں وہ زندگیوں کو موت پر قربان کرتے تھے۔ بہاریں نہیں دیکھی تم نے۔ تم جھجک تے ہو اللہ تعالیٰ وہ بہاریں ہم کو اور آپ کو نصیب فرمائے (آمین)

؎ عجب است گر ہوست کشد کہ بسیر گل و سمن در آ
تو ز غنچہ کم نہ دمیدہ ای در دل کشا بچمن در آ

دل کا دروازہ کھول کر تو دیکھو اندر کتنی بہاریں ہیں، تمام دنیا سمائی ہوئی ہے۔

۱: حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
۲: پیر طریقت حضرت مولانا میاں عبدالہادی صاحب دین پور شریف
۳: مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ایم این اے)
۴: مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ایم این اے)
۵: جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور امیر جمعیۃ صوبہ پنجاب
۶: پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں
۷: حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان
۸: حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ صوبہ سرحد

رہنمایانِ جمعیت علماء اسلام پاکستان

سید امین گیلانی

مجسم وفا پیکر راستی
میرے شیخ ہیں، شیخ درخواستی[1]

مقام صفا دینپوری[2] سے پوچھ
خدا کی رضا دینپوری سے پوچھ

شریعت ہی مطلوب و مقصود ہے
جسے، بندۂ حق وہ محمود[3] ہے

وہ مرد مجاہد جو بے لوث ہو
وہ اس دور میں کیوں نہ پھر غوث[4] ہو

وہاں سیکھئے جا کے آداب عشق
منور ہے انور[5] سے محراب عشق

وہ خان محمد[6]، خدا آشنا
جو ہے رہبر راہ صدق و صفا

ہمیں محسن[7] الدین سے پیار ہے
کہ وہ دین و ملت کا غم خوار ہے

نہ شہرت کی خواہش، نہ دولت کی چاہ
خدا مست و درویش، گل بادشاہ[8]

سراپا نشان خلوص و وفا
وہ اجمل[9] ہے حق گو، و حق آشنا

وہ باطل کا دشمن، عدوئے لئیم
شجاعت کا پیکر ہے عبدالحکیم[10]

مئے حق سے سرشار ہے قاسمی[11]
جمعیت کی تلوار ہے قاسمی

میں کم ہمتی پر ہوں نادم امین
مگر اہل حق کا ہوں خادم امین

۹: حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم صوبہ پنجاب
۱۰: حضرت مولانا عبدالحکیم ایم این اے ناظم اطلاعات و نشریات کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
۱۱: حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان

العلماء ورثة الانبياء

مشرقی پاکستان میں خانہ جنگی کرانے کیلئے

بھارت کا ناپاک منصوبہ کبھی پورا نہیں ہوگا

جمعیت علمائے اسلام کے رہنما پیر محسن الدین سے انٹرویو

ملاقات: زین العابدین (نمائندہ اخبار جہاں)

پیر محسن الدین کا شمار مشرقی پاکستان کے ممتاز سیاست دانوں میں ہوتا ہے، بڑے باوقار پر گو اور بزلہ سنج ہیں۔ پچھلے دنوں وہ مجھے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں ملے۔ کالعدم عوامی لیگ کے قومی اسمبلی کے رکن الحاج ظہیر الدین نے برطانوی پارلیمنٹ کے وفد کے اعزاز میں جو عشائیہ دیا تھا۔ اس میں میر صاحب بھی مدعو تھے، لابی میں تھوڑے کالعدم قومی اسمبلی کے چند ارکان سے ملک کی صورت حال پر تبادلہ خیال کر رہے تھے، کہ اچانک ان کی نگاہ مجھ پر پڑی پہلے وہ مسکراتے اور لپک کر میرے پاس آئے۔ بڑے پرتپاک انداز میں مجھے بغلگیر کیا۔ پھر شرکائے محفل سے بولے "سبھوں کے گھر جاتے ہو کبھی میرے غریب خانہ پر بھی تو آؤ" میں اپنی شرم پر قابو پاتے ہوئے مولانا سے وعدہ کیا کہ میں ضرور ان کے دولت کدہ پر حاضر ہوں گا۔ دوسرے دن میں ان کے "غریب خانہ" واقع سدھیشوری پہنچا ایک صاحب نے میرا استقبال کیا اور پیر صاحب کے پاس لے گئے۔ جو اپنے ایک مرید سے انہماک کے ساتھ کسی "روحانی" مسئلے پر گفتگو کر رہے تھے۔ لیکن ہمیں دیکھتے ہی مرید سے معذرت چاہی اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس وقت وہ سفید تہبند اور کرتی پہنے ہوئے تھے، میری طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ہاں بھئی سنائیے، لیکن میں ان کے سوال کا جواب دینے کے بجائے ان سے سوال کر بیٹھا پیر صاحب آپ تو بڑے باخبر آدمی ہیں اگرچہ آپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں، مگر آپ کے در گر ملک کی رتی رتی خبریں آپ کو پہنچاتے رہتے ہیں اس پر پیر مسکرائے اور بولے،

بھئی ڈھاکہ اور دوسرے شہروں میں حالات بڑی تیزی سے معمول پر آ رہے ہیں، لیکن گاؤں اور قصبوں میں ایسا نہیں ہے۔ لہٰذا اب حکومت دیہات پر توجہ دینی چاہیئے بالخصوص ان ڈاکوؤں کو دوبارہ گرفتار کرنا چاہیئے، جو ہنگاموں کے دوران جیلوں سے نکل بھاگے تھے، مولانا پیر محسن الدین صاحب نے ابھی اپنی گفتگو کا آغاز کیا تھا، کہ ان کے کوئی خاصے مرید آ گئے وہ مجھ سے معذرت چاہ کر دوسرے کمرے میں چلے گئے، مگر چند لمحے کے بعد وہ واپس آ گئے، اور پھر اپنی گفتگو جاری کی اس بار ان کے چہرے پر متانت اور سنجیدگی طاری تھی شاید ان کے ذہن میں کوئی سوال تھا، کوئی ایسی بات تھی جو اپنی اندر ہی اندر مچل رہی تھی ہو سکتا ہے، کہ شہروں میں بھی چور ڈکیتی اور قتل و غارت گری کے واقعات رونما ہوتے لگیں حکومت کو چاہیئے کہ وہ سول ایڈمنسٹریشن کو منظم کرے، انہوں نے کہا، کہ بھئی زندگی کے معمول پر آنے کے ساتھ ساتھ لوگوں میں اعتماد کا بحال ہونا ضروری ہے، سچ پوچھیئے تو عوام میں ابھی مکمل اعتماد بحال نہیں ہوا ہے، اتنا کہنے کے بعد پیر صاحب ایک لمحہ کے لئے رکے اور طرف دیکھتے ہوئے سلسلہ کلام جاری کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان میں بحران انتشار اور ہنگامے سب اس لئے پیدا ہوئے ہیں، کہ ہم نے خدا کے وجود سے انکار کرنا شروع کر دیا ہے، صراط مستقیم کے راستوں کو اپنانے کے بجائے ان راہوں کو اپنایا جو ہمیں سوائے اندھیرے کے اور کہیں نہیں لے جا سکتے، انہوں نے کہا حالیہ الیکشن میں عوام کے رجحان کو مذہب کی طرف سے ہٹا کر ان مسائل کی طرف مبذول کیا گیا، جو منحصر انتہا پسندی اور تشدد کو جنم دے سکتے تھے یہ درست ہے، کہ مشرقی پاکستان کے عوام کا ہری طرح استحصال کیا گیا ہے، ان کے ساتھ ناانصافیاں کی گئیں ہیں، جنکے لئے میں یہ کہوں گا۔ کہ اس معاشرے کا وہ طبقہ ذمہ دار ہے، جو صرف تجوریوں کو دولت سے بھرنے کے سوا اور کچھ نہیں جانتا، چنانچہ جدوجہد تو اس طبقے کے خلاف ہونی چاہیئے تھی، مگر جدوجہد علی طور پر عوام کے اندر نفرت اور عصبیت کی آگ کو بھڑکانے کے لئے کی گئی تاکہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا رہیں، چونکہ ہمارے قلب ایمان کی روشنی سے فروزاں نہیں تھے، چنانچہ ہم اس آگ میں جلنے لگے اور بنگلہ قوم پرستی کے سہارے ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کے ساتھ خون کی ہولی کھیلنی شروع کر دی۔ پوری انسانیت دیکھتی رہی اور ہمارے نہیں تھکے، ہوش آیا تو اس وقت جب ہماری فوج کو لاقانونیت کو ختم کرنے کے لئے مجبوراً سختی کرنی پڑی۔ اس کے بعد راتوں رات ہم اللہ سے معافی مانگنے لگے۔ اور بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا کر دعائیں مانگیں کہ اے مالک دوجہان ہمارے گناہوں کو معاف کر دے ہم صحیح راستوں سے بھٹک گئے ہیں۔ ہمیں صحیح راہ دکھا،

مولانا کچھ رک کر بولے یہ تھیں وہ وجوہات جن سے ہمیں مجبور ہو کر ہماری فوج کو میدان میں آنا پڑا، اب ہمیں بھارت کی شرارت کی وجہ سے خطرہ ہے، بھارت ہمارے وطن میں "خانہ جنگی" کرانا چاہتا ہے۔ وہ شرپسند اور وطن دشمن عناصر کے ہمراہ بھارتی مداخلت کاروں کو سبوتاژ کے کاموں پر مامور کئے ہوئے ہے لیکن میں بھارت کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کا یہ ناپاک عزم یا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا مشرقی پاکستان کا ہر فرد رفتہ رفتہ سوچنے لگا ہے، کہ ہمارے ساتھ بھارت اتنی ہمدردیاں کیوں جتا رہا ہے۔ وہ ان ہمدردیوں کے عوض ہم سے کیا چاہتا ہے

پیر صاحب نے فرمایا کہ مشرقی پاکستان کے عوام بھارت کے ان ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے وہ بھائیوں کے درمیان نفرت پھیلا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے، ہمیں پایہ سلاسل کر کے ہمیں غلام بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ وہ جذباتی بننے کے بجائے عقل کی روشنی میں حالات کا تجزیہ کریں، بھارت کی ہمدردیوں کا جائزہ لیں، اور معروضی دل سے سوچیں کہ بھارت ہمیں آزادی دلانے کے لائق ہے کہ کیوں پاکستان کا وجود ختم کرنے پر آمادہ ہے، کیوں وہ اسلحہ دے رہا ہے۔ وہ مغربی بنگال کو کیوں نہیں آزاد کرتا؟ کیوں اس نے مغربی بنگال کے عوام کی خواہشات اور امنگوں کا گلا گھونٹ رکھا ہے؟

پیر محسن الدین صاحب نے چائے کا آخری گھونٹ ختم کرتے ہوئے کہا، کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آزادی کے دلانے کے بہانے مشرقی پاکستان کے عوام کو معاشی طور پر غلام بنانا چاہتا ہے اسے اپنے اجناس کے لئے منڈیوں کی ضرورت ہے۔ وہ خام مال در کار ہے جو یہیں ہماری سرزمین مشرقی پاکستان پیدا کرتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج ہمارے کچھ نوجوان اس لئے گمراہ ہو گئے ہیں، کہ ہم نے اس کی ذہنی تربیت اسلام اور نظریہ پاکستان کی روشنی میں نہیں کی اور نہ ہی اپنے ملک میں کسی ایسی ثقافت کو فروغ دیا جو ہمارے اندر جذبہ ایمان اور وطن سے محبت کرنے کا احساس پیدا کرتی، ہم نے اپنے ملک کے اندر ایسی ثقافت کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا جن کی جڑیں ہماری سرزمین میں پیوست نہیں تھیں، ہم نے ٹیگور کی رومانی نظموں پر سر دھنا، بنکم چٹرجی اور سرت چندر چٹرجی اور سرت چندر چٹرجی کی کہانیوں میں اپنے جذبات کی صحیح ترجمانی دیکھی مگر اس نئے دیش، نئی سرزمین پر رہنے والے لوگوں کے دھڑکتے ہوئے دلوں کی آواز کو نہیں سنا،

یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے کچھ نوجوان ذہنی انتشار میں مبتلا ہیں۔ لوٹ گھسوٹ قتل و غارت گری حتیٰ کہ اپنے آپ کو بھارت کے ہاتھوں فروخت کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، چنانچہ ابھی وقت نہیں کیا، والدین چاہیں، تو ان نوجوانوں

باقی صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۸ رجب ۱۳۹۱ھ

مطابق

۱۰ ستمبر ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۳۵

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان سے (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "

ششماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان سے (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

شعبہ ادارت ترجمان اسلام

چوک زنگ محل لاہور

• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحت

احمد حسین کمال

متحد و مضبوط پاکستان

مشرقی پاکستان کے حالیہ بحران کے بعد اندرون ملک اور بیرون ملک جو صورت حال رونما ہو کر سامنے آئی ہے۔ اس سے بعض حقائق بالکل واضح ہو گئے ہیں۔

• ایک یہ کہ جب تک ملک میں اسلامی احکام و قوانین کو یکساں طور پر ہر جگہ نافذ نہیں کر دیا جاتا۔ ملکی وحدت و سلامتی کا مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

دوسرے یہ کہ جب تک انتظامی اور سیاسی امور میں عوام کو براہ راست بالادستی و دخل حاصل نہیں ہو جاتا، بدعنوانیوں اور بے چینیوں کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔

• تیسرے یہ کہ جب تک عوام کے درمیان غربت و امارت کے فاصلے ختم نہیں کر دیئے جاتے ملی وحدت مستحکم نہیں ہو سکتی۔

• چوتھے یہ کہ جب تک بیرونی ملکوں میں عوام دوست اور عالم دین افراد ملکی پالیسی کے ترجمان نہیں بنائے جاتے، پاکستان کے دشمنوں کے مخالفانہ و مکروہ پروپیگنڈا کا سدباب مشکل ہے۔

• پانچویں یہ کہ پاکستان کے بچہ بچہ کو جہاد کے لئے تیار نہیں کر دیا جاتا، اس وقت تک بھارت کے چیلنج کا فیصلہ کن جواب مہیا نہیں ہو سکتا۔

• چھٹے یہ کہ پاکستان جب تک فیصلہ کن طور پر یہ طے نہیں کر لیتا کہ وہ تقسیم ہند کے وقت کی گئی ناانصافیوں اور پاکستان سے ملحق فطری علاقوں کشمیر وغیرہ کو بہ ہر صورت پاکستان میں شامل کر کے رہے گا، اس وقت تک بھارت کی توسیع پسندی کا سر نہیں کچلا جا سکے گا۔

• ساتویں یہ کہ پاکستان کو پیشقدمی کر کے وسیع تر اسلامی ملکوں کے اتحاد کی سعی و اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ برطانیہ و مغربی سامراج کے مسلمان دشمن منصوبوں کو خاک میں ملایا جا سکے۔ جن کا آسرا دار پاکستان پر ہی ہوگا۔

پاکستان کی زندگی کے یہ پچیس سال عوامی اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے ہرگز قابل رشک نہیں کہے جا سکتے۔ اور یہ مدت جس قسم کے سیاسی عدم استحکام اور برطانوی دور کی نوکر شاہی کی من مانی اور جاگیرداری و نودولتی سرمایہ داری کے جابرانہ سلوک میں گذری ہے۔ اس سے ہوتے ہوئے پاکستان کا قائم و باقی رہنا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور عوام کے پختہ عزم کا نتیجہ ہے۔

ورنہ یہ عوام کی مایوسی ہی تھی۔ جس نے بنگال جیسے صوبہ میں جو پاکستان کے قیام کی بنیاد اساس تھا، انتشار کی موجودہ حالت برپا کر دی اور بعض دوسرے صوبوں میں بھی علاقائی عصبیت کا دروازہ کھول دیا۔

ہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہیں گے کہ پاکستان کے مستقبل کو مستحکم و روشن بنانے میں موجودہ وقتی حکومت ہی سے کوئی ہے۔

موجودہ حکومت نے ملک کو بچانے کے لئے جو انتہائی اقدام کیا ہے آئندہ ملک ایسے اقدام کا متحمل نہیں ہو سکے گا۔

اس لئے موجودہ حکومت کے عہد میں ہی ان تمام مشکلات و خطرات پر قابو پا لینا چاہیئے جو کسی بھی درجہ میں ملک کے لئے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ خود یحییٰ حکومت کو بھی ماضی کے تمام غلط طور طریقوں کو خیر باد کہہ کر از سر نو ملکی نظم و نسق اور سیاسی زندگی کی تعمیر کرنا چاہیئے۔ (باقی صـ۱۴ پر)

ملک فرزند الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

امیر شریعت کا شہر ملتان تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھا

جمعیۃ علماء اسلام کے تنظیمی وفد نے

اہل پاکستان کو نیا ولولہ دیا

جمعیۃ کا تنظیمی وفد

ملتان میں

(از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ صوبہ پنجاب)

سلسلہ شمارہ گذشتہ

تین بجے کاروان جمعیۃ ملتان پہنچا۔ قاسم العلوم ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی اجلاس تھا جس میں ضلع بھر کے کارکن اور جمعیۃ کے رہنما تشریف لائے ہوئے تھے۔ کسی آرام کے بغیر ارکان وفد کارکنوں کے اجلاس میں شریک ہو گئے اور باقاعدہ کارروائی شروع ہو گئی۔ سب سے پہلے راقم الحروف نے حضرات اکابر کی تشریف آوری کا مقصد اور جماعت کو ازسرنو منظم کرنے کے لئے دردمندانہ اپیل کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مختصر تاریخ اور برصغیر میں علماء حق کے کارناموں اور ملکی آزادی کے لئے بے مثال قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ تمام جماعتی احباب کو جمعیۃ کے کام کو آگے بڑھانے اور علماء، طلباء، وکلاء اور دانشوروں، مزدوروں کسانوں محنت کشوں میں پھیلانے پر زور دیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے، جو مرزئی ملتان میں پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے۔ آپ نے نہایت ہی ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ جس سے ارکان اور احباب جماعت کے حوصلے بلند ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ کے ساتھیوں کو اب پہلے سے زیادہ کام کرنا ہے۔ کیونکہ اب علم اسلام آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ پہلے اسمبلی میں ہمارے دو ورکر تھے جن کی للکار سے ایوان لرزہ براندام تھا اب تو خدا کے فضل سے ہم سات ساتھی ہو گئے۔ اور اس کے علاوہ مزید افراد بھی اسلامی آئین کے سلسلے میں یقیناً ہمارے ساتھ ہوں گے۔ ہم دیکھیں گے کہ اسلام کے بغیر کونسا آئین نافذ کیا جاتا ہے۔

آپ نے نہایت دردمندانہ لہجہ میں جماعتی تنظیم اور جماعت کے دوستوں کو پوری تندہی و خلوص سے جمعیۃ کے کام کو آگے بڑھانے پر زور دیا۔

مولانا قاری نور الحق صاحب نے جو اس پورے دورہ میں اس وفد کے معزز ارکان میں شریک تھے ضلع کی حیثیت سے یقین دلایا کہ جماعت کے اکابر اسلامی اقدار کے احیاء اور خلافت راشدہ کے نظام عدل کے نفاذ کے لئے جو بھی قدم اٹھائیں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا ہر کارکن اس پر لبیک کہے گا اور یہ ثابت کرے گا کہ ملتان اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے ہر قربانی پیش کر سکتا ہے۔ ضلعی جمعیۃ نے حضرت امیر بھائی کی خدمت میں ایک ہزار روپیہ پیش کیا۔ جو صوبائی دفتر کے اخراجات کے لئے تھا۔ حضرت نے مقامی جمعیۃ اور ضلعی جمعیۃ کا شکریہ ادا کیا، اور تمام شرکائے اجلاس اور ملک بھر کے جمعیۃ کے احباب کے لئے دردمندانہ لہجے میں دعا فرمائی۔ آپ کی دعا کے بعد ضلعی ورکرز کا اجلاس ختم ہو گیا اور تمام حضرات نے قاسم العلوم کی مسجد میں نماز عصر ادا کی۔

باغ لانگے خاں میں استقبالیہ

شہری دوستوں نے لانگے خاں باغ میں تنظیمی وفد کے اعزاز میں استقبالیہ کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ چنانچہ عصر کے بعد ارکان وفد استقبالیہ میں شرکت کے لئے باغ لانگے خاں تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں علماء حق کی ملی اور دینی خدمات کو سراہا گیا تھا۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور نے سپاسنامہ کے جواب میں برصغیر کی تاریخ میں علماء حق کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ فرمایا۔ اور ملکی آزادی کے لئے علماء دیوبند نے جو قربانیاں پیش کیں۔ ان کا تذکرہ فرماتے ہوئے عمائدین سلطنت پر زور دیا کہ ان شہیدوں کے خون کو رائیگاں نہ جانے دیا جائے ان کے خون کا صلہ یہی ہے کہ پاکستان میں اسلام کا آئین نافذ کیا جائے۔

آپ کے بعد حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے تفصیل سے جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد اور اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے محنت پر روشنی ڈالی آپ کی مؤثر تقریر کو عوام و خواص نے نہایت پسند کیا۔

آپ کے بعد جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان نے خطاب فرمایا۔ آپ نے ملکی نشریات خصوصاً ریڈیو اور ٹیلیویژن پر غیر اسلامی اور نہایت ہی غیر شریفانہ ڈراموں اور پروگراموں پر تنقید فرماتے ہوئے انہیں ملک کے نوجوان طبقہ کے لئے تباہ کن قرار دیا۔

آپ نے فرمایا کہ جب میں نے ان غیر شریفانہ نشریات پر ٹیلیویژن کے ڈائرکٹر صاحب سے فون پر احتجاج کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم پروگرام نشر کرنے کے پابند ہیں اصلاح ہمارے ذمہ نہیں ہے۔ ڈائریکٹر کے اس غیر سنجیدہ اور غیر مہذب جواب پر آپ نے شدید احتجاج فرمایا اور آخر میں حادثہ سوات میں شہید ہونے والے ملتان کے طالب علموں کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور اس حادثہ فاجعہ کے متاثرین سے اظہار رنج و غم فرمایا چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ اس لئے استقبالیہ کے مہمانوں کی تواضع کے لئے چائے کا جو انتظام کر رکھا تھا مہمانوں کے شکریہ کے ساتھ ساتھ انہیں بسم اللہ کے ضلعہ عام سے نوازا گیا۔ حضرت امیر صوبائی کی دعا کے بعد استقبالیہ اختتام پذیر ہوا۔

کاروان جمعیۃ امیر شریعتؒ کے مزار پر

جہاد آزادی کے ہیرو اور مسئلہ ختم نبوت کے مجاہد جلیل شہنشاہ خطابت حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہ کی آخری آرامگاہ لانگے خاں باغ کے قریب ہی ایک قبرستان میں واقع ہے۔ استقبالیہ سے فراغت کے بعد حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور کی قیادت میں کاروان جمعیۃ حضرت بخاریؒ صاحب کے مزار پر حاضر ہوا۔ نہایت ہی رقت آمیز ماحول میں ایصال ثواب کیا گیا۔ اور دل ہی دل میں اس مجاہد جلیل کو خراج تحسین و عقیدت پیش کیا گیا۔ میں دل میں سوچ رہا تھا کہ موت بھی کیا چیز ہے، کس قدر فاتح ہے۔ بڑے بڑے علم و فضل کے آفتاب اس کے ہاتھوں زیر زمین چلے گئے۔ جنہیں فرنگی سامراج اپنی پوری قوت اور توانائی کے باوجود ختم نہ کر سکا، موت نے ایک لمحے ہی میں اس کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ جو کل تک اس برصغیر کے لاکھوں عوام کے دلوں میں اسلام اور آزادی کی شمع روشن کئے ہوئے تھے۔ آج نہایت خاموشی سے شہر خاموشاں میں محو استراحت ہیں۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ کاروان جمعیۃ کا ہر فرد اشکبار آنکھوں سے مزار بخاریؒ پر کھڑا خداوند قدوس سے عہد کر رہا تھا کہ اے مولا جس طرح ان اکابر نے آپ کے دین کے لئے بے مثال قربانیاں دے کر اسلام کی آبرو کو قائم رکھا، اسی طرح ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما! بخاریؒ نے اسلام اور مسئلہ ختم نبوت، ملکی آزادی اور غیر ملکی سامراج کو ملک بدر کرنے کے لئے جو خدمات سرانجام دی تھیں۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور درد بھرے لہجے میں دیر تک ان کا تذکرہ فرماتے رہے۔ آخر اس مجاہد خلیل کو قرآن و سنت کے مطابق نذرانہ عقیدت و محبت پیش کر کے واپس آ گئے ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

کاروان جمعیۃ دفتر ختم نبوت میں

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمہ اللہ نے جس محنت اور کاوش سے ملتان میں دفتر ختم نبوت قائم کیا تھا۔ یہ ان کی باقیات الصالحات میں ایک عظیم کارنامہ ہے۔ جہاں سے علماء و صلحاء مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت اور منکرین ختم نبوت کے استیصال کی تدبیریں طے کر کے عوام و خواص تک پھیلانے کے لئے ملک کے دور دراز گوشوں تک لے جاتے ہیں۔ مبلغین ختم نبوت کی عظیم کمیپ حضرت مولانا آل حسین اختر کی قیادت اور حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر کی نظامت میں مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں منکرین ختم نبوت کے لئے

اس دفتر کا وجود اور مبلغین کی عظیم کھیپ، سکندری ہے جو ان کے حوصلے ہر میدان میں پست کر رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ کا ہمیشہ احترام کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا عزیز الرحمٰن جو مولانا محمد علی جالندھریؒ کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے کارکنان جمعیۃ کو دفتر میں چائے کی دعوت دے رکھی تھی جسے مقامی جمعیۃ کے معزز ارکان نے منظور کر لیا تھا۔ لیکن پروگرام میں رد و بدل کی وجہ سے حضرات اکابر بروقت دفتر تشریف نہ لے جا سکے۔ مولانا منظور احمد شاہ صاحب کی کوشش سے ارکان وفد حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور کی معیت میں دفتر ختم نبوت تشریف لے گئے۔ نماز مغرب وہاں ادا کی۔ اور عشاء تک حضرت مولانا انور اور دیگر حضرات وہیں تشریف فرما رہے۔ دفتر ختم نبوت میں حضرت کی آمد سے عجیب بہار کا سماں تھا۔ مولانا عزیز الرحمٰن اور مبلغین حضرات کے چہروں پر مسرت کے آثار اور دلوں میں محبت و تشکر کے جذبات تھے۔ عشاء تک یہ مجلس قائم رہی اور پھر جناب حاجی ہدایت اللہ صاحب کے ہاں کھانے پر حضرات اکابر تشریف لے گئے۔ حاجی ہدایت اللہ صاحب ملتان کے ایک مخلص اور دیندار تاجر ہیں جو دین و دنیا کی دولت سے یکساں مالا مال ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مشن سے انہیں بے حد عشق ہے۔ اس لئے انہوں نے شام کا کھانا اصرار سے اپنے ہاں رکھا تھا۔ حضرات اکابر حاجی صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور ان کو بے حد دعاؤں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ایسے مخلص دوست جمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ عطا فرمائے۔

جلسہ سیرت النبیؐ اور عوام کا سیلاب

رات کو بعد از نماز عشاء باغ لانگے خاں میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ تاحد نگاہ سروں کی ایک فصل دکھائی دیتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ملتان نے پھر سے انگڑائی لی ہے اور اسلامی نظام حیات کو نافذ کرانے کے لئے پھر نواب لانگے خاں باغ میں حاضر ہوئے ہیں۔ ایک تازہ ولولہ اور عزم لے کر گرد و نواح لانگے خاں باغ کی طرف رواں دواں تھے۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تو پنڈال کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ تلاوت قرآن کی حلاوت سے ہر شخص مسرور ہو رہا تھا۔ اور اس نظام مکمل کو دل ہی دل میں اس ملک کے آئین کا درجہ دینے کا متمنی اور آرزومند تھا۔ تلاوت قرآن کے بعد جانباز مرزا کو پکارا گیا۔ آپ نے اپنے تازہ کلام سے اہل ملتان کو اک عزم اک حوصلہ اور ایک نئی حرارت بخشی۔ فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی اور ملتان پھر سے صدائے اسلام کا نشان بن گیا۔ کارروائی جاری تھی کہ مولانا عبد الحکیم صاحب ایم این اے تشریف لے آئے۔ آپ جونہی سٹیج پر تشریف لائے فضا نعرہ ہائے تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ مولانا پہلی مرتبہ ملتان تشریف لائے تھے۔ اس عظیم اجتماع اور عوام کی والہانہ عقیدت و محبت کو دیکھ کر بے حد مسرور ہوئے۔ شیخ محمد یعقوب صاحب جو اس سیرت کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ مولانا عبد الحکیم صاحب سیرت النبیؐ میں مزدوروں کے حقوق پر بیان فرمائیں گے مولانا نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں مزدوروں کے حقوق سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان فرمائے ہزاروں کا یہ اجتماع مولانا کو داد و تحسین پیش کر رہا تھا اور مزدوروں و غریب عوام یہ آرزو میں کر رہے تھے۔ کہ اے کاش یہ نظام عدل و مساوات اس ملک میں نافذ ہو۔ تاکہ غریب عوام بھی سکھ کی زندگی بسر کر سکیں جمعیۃ علماء اسلام جو غریب عوام کی جماعت ہے۔ خدا کرے اس نظام کو لانے میں کامیاب ہو سکے۔

آپ نے دوران تقریر عرب ممالک کو بھی خراج عقیدت پیش کیا اور فرمایا کہ جن ممالک کو آج تک سوشلسٹ اور کمیونسٹ کہہ کر بے دینی کا الزام دیا جاتا رہا ہے۔ انہوں نے ہی بھارت نے ایٹمی پرفاش نہ ہونے کے منہ پر جوتا رسید کیا، جو ان سے بھارت کے جارحانہ عزائم کی تائید حاصل کرنے لگے تھے۔ مولانا نے دردمندانہ انداز میں فرمایا کہ اگر جمعیۃ علماء اسلام کی رائے کے مطابق ان ممالک عربیہ سے مزید تعلقات استوار کئے جاتے تو آج ان کی پاکستان کے ساتھ ہمدردیوں کا رخ اور انداز ہوتا۔

آخر میں آپ نے عوام سے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر اسلامی نظام حیات کے لئے کام کرنے پر زور دیا۔ مولانا کا خطاب نہایت ہی مدلل اور موثر تھا۔ جسے آج تک اہل ملتان فراموش نہیں کر سکے۔

اس کے بعد راقم الحروف نے مختصر سا خطاب کیا۔ اور جمعیۃ کے لئے مالی امداد کی اپیل کی۔ جس پر عوام نے لبیک کہتے ہوئے جماعت کی معقول خدمت کی۔ مولانا عبد الشکور صاحب ورمانوری جو پاکستان کے مشہور خطیب اور جمعیۃ کے اچھے خاصے راہنما ہیں۔ آپ نے عوام کو جماعت کی طرف متوجہ فرمایا۔ اور لوگوں سے جمعیۃ میں کام کرنے کی اپیل کی۔ ان کے بعد جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ تشریف لائے اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ موضوع پر خطاب فرمایا۔

آپ کے خطاب کے بعد حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نے دعا فرمائی۔ اور اس طرح ملتان میں جمعیۃ کی یہ باغ و بہار محفل رات کے دو بجے کے قریب ختم ہوئی۔ لوگ جلسہ گاہ سے واپس آ رہے تھے اور جمعیۃ کے اکابر کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اسلام کے صحیح اور سچے خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے مشن میں کامیابی بخشے

جمعیۃ طلباء اسلام کا استقبالیہ

۹ اگست بروز پیر کو ارکان وفد کے اعزاز میں استقبالیہ ترتیب دے رکھا تھا۔ حاجی ہدایت اللہ صاحب کی صدارت میں کارروائی شروع ہوئی۔ حفیظ الدین صاحب جنرل سیکرٹری نے سپاسنامہ پڑھا۔ طلباء کے مسائل اور مستقبل میں ان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ راقم الحروف نے اپنے پیغام میں طلباء کو اسلامی قانون کے نفاذ کے سلسلے میں علماء سے تعاون کرنے کی اپیل کی۔ اور بالاکوٹ بننے کے ارادے کرنے کے لئے کہا۔

آخر میں مولانا عبد الحکیم صاحب نے طلباء کو سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے اور اپنی تعلیمی اور اخلاقی حالت پر توجہ دینے کے لئے ارشاد فرمایا اور انہیں سامراجی طاقتوں کے بچھائے ہوئے فتنوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین فرمائی۔ یہ مختصر مگر جامع تقریب نہایت خوبصورتی سے اختتام پذیر ہوئی۔

ارکان جمعیۃ علماء اسلام ملتان زندہ باد

یوں تو ملتان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر ہونے کی وجہ سے ملک بھر کی آرزوؤں اور امیدوں کا مرکز ہے لیکن قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب کے قیام پذیر ہونے کی وجہ سے ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام کے مجاہدین اور جانثاروں کی ایک عظیم کھیپ پیدا ہو گئی ہے۔ قاسم العلوم کے اساتذہ اور طلباء جمعیۃ کے کام کو اپنا کام سمجھتے ہوئے ہمیشہ سر دھڑ کی بازی لگا کر اسے سرانجام دیتے ہیں شیخ محمد یعقوب صاحب جو جمعیۃ کے ایک مخلص بیباک اور نڈر کارکن ہیں، رات دن ایک کر کے انہوں نے اس اجلاس کو کامیاب کرانے میں حصہ لیا۔ یہ انہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے تمام پروگرام اور تقریبات نہایت خوش اسلوبی اور خوبصورتی سے اختتام پذیر ہوئے۔ میں شیخ صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں ہدیۂ تشکر و اخلاص پیش کرتا ہوں حاجی ہدایت اللہ صاحب۔ حاجی عبد الحمید صاحب، محمد یعقوب صاحب شیخ، صوفی نواب دین صاحب مولانا عبد القادر صاحب قاسمی۔ مولانا محمد رمضان صاحب ملتانی اور دیگر کارکنان اور جماعتی دوستوں کا میں ممنون ہوں جنہوں نے شبانہ روز کی جدوجہد سے ضلعی اجلاس کو کامیاب بنا کر سرزمین ملتان کو اسلام کی بہاروں سے مالا مال کیا۔ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب، جناب محمد شریف صاحب ناظم، جناب شمس و قمر صاحب اور حکیم محمد عالم صاحب ان حضرات نے جس محنت اور خلوص کا ثبوت دیا۔ اور ملتان ضلع کے دیہات و قصبات میں جمعیۃ کی تنظیم کے لئے دورے کئے۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ انشاء اللہ قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور سرخروئی اور سرفرازی حاصل ہوگی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

عبدہ مدنی اللہ پیل اے علماء ملتان اور اے طلباء کرام! اور اے ہمدران عظام آیئے ہم سب مل کر اسلامی ضابطہ حیات کو نافذ کرانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کر کے اس ملک میں خلافت راشدہ کا نظام عدل نافذ کرائیں۔ کاش ہم زندگی میں اسلام کی بہاریں اس ملک میں دیکھ پائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاسنامہ

بخدمت مفکر اسلام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

چیف جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے اکابر جمعیۃ کی مشرق وسطیٰ سے واپسی کے بعد لاہور میں آمد کے موقعہ پر جمعیۃ لاہور کی جانب سے پیش کیا

معزز مہمانِ محترم اور معزز حاضرین!

اہل لاہور ایک بار پھر اس عزت و سعادت سے ہمکنار ہیں کہ اپنے محبوب ملک کے عظیم ترین اور قابل فخر دینی و ملی راہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کو اپنے تاریخی شہر لاہور میں خوش آمدید کہیں۔

مہمانانِ گرامی قدر!

لاہور میں آپ کی تشریف آوری کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہم اہالیان لاہور نے آپ کو پہلے بھی بارہا خوش آمدید کہا ہے اور آئندہ بھی خوش آمدید کہتے رہیں گے لیکن اس بار آپ کی آمد ہمارے لئے اس واسطے بنسبت درجہ خوشی اور اطمینان کا باعث ہوئی ہے کہ آپ وطن عزیز اور ملت پاکستان کی گراں قدر اور ناقابل فراموش خدمت عرب ممالک میں انجام دے کر آرہے ہیں۔ آج پاکستان جس دوراہے پر اپنے بدترین دشمنوں کے ناپاک عزائم کی زد میں آیا ہوا ہے۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے آپ کا عالمیہ عرب ممالک کا دورہ ایک تاریخ ساز واقعہ ہے۔ اور آپ کے اس دورہ نے دشمن کے عزائم و منصوبوں کے ایک بڑے حصہ کو ناکارہ بنا کر رکھ دیا ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ دشمن کی یہ پروپیگنڈہ مہم کے زہریلے اثرات مشرق و مغرب کے بے شمار ملکوں تک وسیع ہوئے، اور ماضی کی بعض فروگذاشتوں کی بدولت اندیشہ تھا کہ اس پروپیگنڈا کا ہر عرب ملک بالخصوص مصر و لیبیا اور سعودی عرب وغیرہ تک نہ پہنچ جائے۔ بھارت نے اپنے اس مقصد کی تکمیل کے لئے اپنے نمائندوں اور وزراء و سفراء کو خود بھی وہاں بھیجے تھے۔ لیکن آپ کے دورہ نے ایک دم فضا کو بدل دیا۔ پاکستان میں آپ کے دورہ کے حالات کو نہایت دلچسپی اور توجہ سے پڑھا و سنا جاتا رہا۔

آپ نے اپنے مصر کے قیام کے دوران جس خوبی اور قوت کے ساتھ مصر کی رائے عامہ پر پاکستان کے موقف اور بھارت کے عناد کو واضح کیا۔ وہ غیر ملکی دوروں کی تاریخ میں سب سے اہم ترین اور یادگار واقعہ ہے۔ آپ نے وہاں کے عالموں، دانشوروں، استادوں اور طالب علموں کے سامنے برطانوی پریس اور مغربی ممالک کی اسلام دشمن سازشوں کا جس طرح پردہ فاش کیا اور پاکستان و عرب ممالک کے نفع و نقصان کی ہم آہنگی کو جس طرح نمایاں کیا۔ اس نے ان غلط فہمیوں، مغالطہ انگیزیوں اور سیاسی و معاشرتی خصلوں کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ جو پاکستان و عربوں کے دشمنوں نے گذشتہ ۲۵ سال میں ان کے درمیان دور دور تک پھیلا دیئے تھے۔ بھارت اور برطانیہ اپنے حلیفوں سمیت اس کوشش میں ناکام ہو گئے ہیں کہ عرب عوام کو پاکستان کے خلاف بدظن بنا کر مقابلہ پر لے آئیں۔

پس کیا آپ دونوں حضرات کا یہ کارنامہ اس قابل نہیں ہے کہ پاکستان کے مسلمان فخر و انبساط سے اپنا سر اونچا کر لیں۔

یقیناً ایسا ہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج اہل ہنود نہایت گہرے جذبات تشکر کے ساتھ آپ دونوں مہمانوں کا دلی خیر مقدم کر رہے ہیں۔

بلاشبہ آپ کے عالیہ دورۂ عرب نے سینکڑوں سفارتوں کا بدل پورا کیا ہے۔ پھر یہ بات اس لئے اور بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ آپ کا یہ دورہ حکومت پاکستان کی طرف سے نہیں تھا۔ بلکہ مصر و لیبیا کی دعوت پر ہوا تھا۔ اور آپ نے پاکستان کے اسلامی و عوامی نمائندوں کی حیثیت سے وطن عزیز کی جلیل القدر خدمت انجام دی ہے۔

مہمانانِ محترم!

یہاں میں ایک بات اور ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے قیام کے فوراً بعد ہمارے ملک میں سابق حکمرانوں کی پالیسی ایسی رہی تھی جس نے پاکستان اور عرب ممالک کے درمیان وسیع تر خلیج پیدا کی۔ یہ افتراق برطانیہ اور مغربی سامراج کی دیرینہ اسلام دشمنی کی پالیسی کا ایک ضروری جز بھی تھا جس کا شکار بیک وقت پاکستان اور عرب ملک بنے۔ بھارت نے اسی صورت حال سے فائدہ اٹھایا۔ اور عرب ملکوں میں اپنا اثر و رسوخ پھیلا لیا۔ برسہا برس اسی اثر و رسوخ میں اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن جب سے آپ حضرات کو مصر اور عرب ممالک کے دوروں کا اتفاق ہوا۔ تو ہم نے یہ دیکھا کہ عرب ممالک میں بھارت کے اثر و رسوخ میں کمی آنی شروع ہو گئی ہے۔

آپ حضرات کے سابقہ دوروں نے عرب عوام کو کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ تسلط سے آگاہ کیا۔ اسرائیل کے خلاف پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات سے عرب عوام باخبر ہوئے۔ اور پاکستان و عرب ممالک کے درمیان یگانگت کا احساس تیزی سے بڑھنے لگا۔ اور اب آپ کے عالیہ دورہ نے اس قرب کو مزید تقویت پہنچا دی ہے۔ ہم اس سلسلہ میں عرب ممالک بالخصوص مصر و لیبیا کے بھی نہایت شکر گذار ہیں کہ ان دونوں برادر ملکوں نے آپ کے دوروں کا انتظام کر کے پاکستانی مسلمانوں اور عرب مسلمانوں کے درمیان برادرانہ تعلقات کی پختگی کا دروازہ کھول دیا ہے۔

اس موقعہ پر میں اپنے اس رنج و اضطراب کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمارے ملک کے اصحاب اقتدار نے کبھی بھی اس قسم کے دوروں کی ضرورت پر مناسب توجہ نہیں دی۔ ورنہ عرب ممالک اور ایشیاء افریقہ کے مسلمان ملکوں میں پاکستان کے علماء دین کے متواتر دوروں کا انتظام ایک وسیع تر اسلامی اتحاد کی اساس بن سکتا تھا، اور ان ملکوں میں پاکستان دشمنوں کی دال کبھی بھی نہیں گل سکتی تھی۔ شاید آپ حضرات کے اس کامیاب ترین دورہ سے یہ ضرورت ان پر اب واشگاف ہو جائے۔

مہمانانِ عزیز!

آپ دونوں ہمارے دینی اور سیاسی پیشوا ہیں۔ آپ نے اپنے ملک میں دین و ملت کی جو خدمت انجام دی ہے۔ وہ بجائے خود ہمارے لئے موجب فخر ہے۔ باقی صفحہ پر

عوامی مسائل

نورنگ ضلع بنوں کی جمعیۃ کے مطالبات

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ علاقہ مروت میں آزمائشی کنواں ۲ سنہ ۷۱-۷۲ء میں کھود رہے ہیں۔ کیونکہ اس کمپنی نے سویڈش بنک لندن سے اس غرض کے لئے دس لاکھ پونڈ قرضہ لیا ہے۔ لہذا تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ اس کمپنی سے خط و کتابت کی جائے اور ذرائع مواصلات و آب رسانی کے لئے حکومت اور کمپنی باہمی اشتراک سے مستقل منصوبے تیار کرائے (۲) یہی کمپنی مقامی اثر و رسوخ والے لوگوں کو کافی کمیشن دیتی ہے۔ اور وہ صرف بسیں مہیا کرتے ہیں۔ وہ زمین جس پر کیمپ لگایا جاتا ہے یا کنواں کھودا جاتا ہے۔ اکثر شاملات کی ہوتی ہے یا سرکاری ہوتی ہے یا عوام کی ہوتی ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں کمپنی سے رابطہ قائم کر کے حکومت تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اور یہی روپیہ جو کمیشن یا دوسرے ذرائع سے مقامی خوانین کو دیئے جاتے ہیں وہ اس علاقہ کی ترقیاتی سکیموں پر خرچ کیا جائے۔

(۱) لکی اور اباخیل کے درمیان عین راستہ میں پختہ بنا ہوا کنواں ہے۔ جس میں سیرابی کے لئے کافی پانی ہے۔ اس پر ٹیوب ویل لگا کر ارد گرد کافی زمین کی سیرابی کا بندوبست کرے۔

حاجی فضل رحمان اباخیل کو صدمہ

قومی و سماجی کارکن اور جمعیۃ علماء اسلام کے مشیر خاص حاجی فضل رحمان کے چچازاد بھائی غازی مرجان وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ضلع بنوں کا انتخابی اجلاس

۹ اگست ۱۹۷۱ء بمقام سرائے نورنگ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا ضلعی انتخابی اجلاس زیر صدارت مولانا غلام حبیب صاحب سابق امیر منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے علماء کرام۔ صوفیائے عظام۔ خوانین بنوں و مروت ممبران اسمبلی قومی و صوبائی خصوصاً خان بہادر فیض اللہ خاں و خانصاحب محمد عظیم خاں بیگو خیل و خانصاحب عبدالغفار خاں مغل خیل و اراکین شوریٰ نے شرکت فرمائی۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں نے سابقہ چار سالہ روئداد مدات آمدن۔ مدات مصارف تعداد کانفرنس۔ مجاہدین عرب کے لئے امدادی فنڈ، کل جلسے، کل دورے۔ کل قراردادیں۔ کرایہ جات و دفتری خرچ۔ رفاہ عامہ و رابطہ عوام وغیرہ انتخابی مہم کی کارگزاری انتخابات میں کامیابی کی مفصل روئیداد پیش کر کے منظور کی گئی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب جدید عمل میں لایا گیا

امیر — مولانا محمد حنیف سرائے نورنگ
نائب امیر (۱) — مولانا علی اکبر مہتمم انوار العلوم میرا خیل
" (۲) — مولانا صاحبزادہ حمید اللہ جان زکوڑی
ناظم اعلیٰ حسب سابق مولانا حمید اللہ جان نیازی دلو خیل
ناظم (۱) — قاری حضرت گل بنوں
ناظم (۲) — مولانا محمد صدیق شاہ نورنگ
خازن — شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نور صاحب نورنگ
سالار — حسب سابق مولانا غلام نبی عیسیٰ خیل

بعدہٗ فراہمی فنڈ اور مستقبل کے لئے طریقہ کار پر ناظم ضلع نے زور دیا۔ جن کے ۲۲ اگست بمقام لکی اور ۲۳ اگست بمقام بنوں تحصیل وار اجتماعات مقرر کیں۔ ان ہر دو اجتماعات کو امیر ضلع اور ناظم ضلع کی شرکت ضروری ہے تاکہ مستقبل کا طریقہ کار متعین کر سکے۔ نیز ان دونوں اجتماعات میں قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبران بھی شرکت کریں گے۔ یاد رہے کہ ضلع بنوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے قومی اسمبلی کے لئے مولانا صدر الشہید اور صوبائی اسمبلی کے لئے مولانا محمد یعقوب نورار اور مولانا عبدالصمد سلوران کامیاب ہوئے ہیں۔

(منجانب احقر حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں)

جمعیۃ بلہگ بالا کا اجلاس

جمعیۃ بلہگ بالا مانسہرہ کا ایک اجلاس امیر جمعیۃ مولانا قاری غلام رسول کی صدارت میں منعقد ہوا۔ علاقہ بھر کے اراکین نے شرکت کی۔ مولانا قاری محمد سلیمان عباسی صاحب ناظم جمعیۃ نے خطاب کیا۔ قاری صاحب نے اکابر جمعیۃ کے دورۂ مشرق وسطیٰ کی کامیابی پر خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں چند قراردادیں پاس کی گئیں۔

حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ صوبہ پنجاب کی طرح صوبہ سرحد کے غریب عوام میں بھی سرکاری زمینیں تقسیم کی جائیں۔ مانسہرہ سے لوموئر تناول لسان منگلور روڈ کو ہری پور سے ملایا جائے۔ بلہگ بالا کے پرائمری سکول اور گرلز سکول کی تعمیر کے لئے گرانٹ منظور کی جائے۔ نیز بلہگ بالا میں عوام کی سہولیت کے لئے ہسپتال قائم کیا جائے اور یہاں پوسٹ آفس کا انتظام کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا وفد مشرقی پاکستان روانہ ہو گیا

لاہور جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد جس میں جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے نائب امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور اور حضرت مولانا ایم این اے شامل ہیں یکم ستمبر کو لاہور سے ڈھاکہ روانہ ہو گیا۔

بقیہ۔ سپاسنامہ

جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے آپ نے قوم کو خالص اسلامی نظام کے قیام کی دعوت دی۔ آپ نے پاکستان کے کچلے ہوئے عوام کے حق میں آواز بلند کی۔ آپ نے یہاں کے کسانوں، مزدوروں اور غریب عوام کے حقوق کا مطالبہ کیا۔ آپ نے انگریزوں کے دور کی لعنتوں کے خاتمہ پر زور دیا۔ آپ نے عوام کو سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ جبر و تشدد سے نجات دلانے کا سامان کیا۔ اور اس نازک و پرخطر موقعہ پر آپ نے ملک کی سلامتی، وحدت اور استحکام کے لئے بے لوث خدمات انجام دیں۔

اب آپ عرب ملکوں میں پاکستان کے کاز کو کامیاب بنا کر واپس آئے ہیں۔ آپ کی ان خدمات پر ہمارے دل تشکر و امتنان کے جذبات سے پُر ہیں اور ہم خدائے برتر و توانا کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں کہ اس نے آپ حضرات کی بدولت ملک میں دین اور اہل دین کا وقار بلند کیا۔ پاکستان کے مسلمانوں کو حوصلہ و ولولہ عنایت فرمایا۔ اور بیرون ملک پاکستان کے موقف کی صداقت عیاں کی۔

ہم اس موقعہ پر اپنے اس یقین کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ پاکستان کی عظمت کا راز صرف اسلام کی بالادستی میں پنہاں ہے اور اسلام کی بالادستی اہل حق اور آپ جیسے علماء دین کی کوششوں و راہنمائی سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ میں ان کلمات کے ساتھ ہی اپنی معروضات ختم کرتا ہوں۔ تاکہ حاضرین آپ کے فرمودات سے براہ راست مستفید ہو سکیں۔

اسلام زندہ باد! پاکستان پائندہ باد!!
جمعیۃ علماء اسلام تابندہ باد!!!

مورخہ ۷۱-۸-۲۹

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن بیادگار قطب عالم حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ جس کا مسلک اہلسنت والجماعت حنفی اور فکر و عمل اکابر علماء دیوبند کے مطابق ہے۔ اس کے سرپرست جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم امیر انجمن خدام الدین لاہور ہیں۔ مدرسہ میں اکابر علماء دیوبند تشریف لاتے رہتے ہیں۔ مدرسہ رحیمیہ رجسٹرڈ اور حساب ہر سال آڈٹ ہوتا ہے۔

امسال مدرسہ تعمیرات اور دوسری ضروریات کی وجہ سے مقروض ہے۔ اہل خیر سے التماس ہے کہ مدرسہ مذکور کی زکوٰۃ، صدقات اور دیگر مدوں کے ذریعہ بھرپور امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ [illegible] مندرجہ ذیل پتہ پر یا نیشنل بنک شاخ شکر گڑھ کے اکاؤنٹ ۱۹۱۸ میں جمع کرائیں۔

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ چوک بخاری
شکر گڑھ — ضلع سیالکوٹ

پاکستان کو سرد جنگ میں ملوث کرنے کی بجائے ہندوستان سے کھ

ہم سرد جنگ سے گرم جنگ کو بہتر سمجھتے ہیں ہم آزاد ہیں اور آزاد رہ

قائد جمعیۃ، مفتی اعظم، مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمود دامت برکاتہم کا خطاب

(از قلم محمد حنیف سہارنپوری)

لاہور — قائد جمعیۃ، مفتی اعظم، مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ۲۸ اگست بروز اتوار صبح گیارہ بجے جب لاہور تشریف لائے تو انہیں علماء، طلباء جمعیۃ علماء اسلام کے ہزاروں کارکنوں اور مختلف تنظیموں نے لاہور ریلوے اسٹیشن پر خوش آمدید کہا۔ اور شاندار استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں سب سے نمایاں شخصیت پاک و ہند کے مسلمانوں کے عظیم روحانی پیشوا قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین شیخ طریقت حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رائے پوری دامت برکاتہم کی تھی۔ اس کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے ناظم نشر و اشاعت حضرت مولانا عبدالحکیم ایم این اے۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، صوبائی جمعیۃ کے ناظم حضرت مولانا محمد اجمل صاحب، جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اور جمعیۃ طلباء اسلام کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔

جب حضرت قائد جمعیۃ جناب رانا رب نواز صاحب نون ممبر صوبائی اسمبلی کے ہمراہ ۱۱ بجے اسٹیشن پر پہنچے تو لاہور کا ریلوے اسٹیشن نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ بہت سے کارکن پھولوں کے ہار لیکر پہنچے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت مفتی صاحب کو ہار پہنائے۔ اور جو کارکن ہار لے کر نہیں آئے تھے انہوں نے مفتی اعظم زندہ باد، قائد جمعیۃ زندہ باد کے نعرے لگا کر اپنی دلی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے تھوڑی دیر کارکنان اور معزز شہریوں کے اس اجتماع سے خطاب کیا۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے رہنماؤں کے ہمراہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب و ہفت روزہ ترجمان اسلام میں تشریف لائے۔ نماز ظہر تک دفتر میں قیام رہا۔ اس کے بعد قاضی محمد سلیم کے مکان پر تشریف لے گئے۔

نماز عصر کے بعد جامع مسجد شیرانوالہ میں حضرت قائد جمعیۃ کے اعزاز میں مشرق وسطیٰ کے کامیاب دورہ سے واپسی کی خوشی میں جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر نے ایک شاندار استقبالیہ دیا جس میں تقریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کی۔ صدارت کے فرائض جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے انجام دیئے (سٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیۃ طلباء اسلام کے راہنما جاوید ابراہیم پراچہ نے انجام دیئے) بعد ازاں قاری غلام فرید کی تلاوت قرآن پاک اور جناب جانباز مرزا مدیر تبصرہ کی نظم کے بعد صاحب صدر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے حضرت قائد جمعیۃ کو سپاسنامہ پیش کیا (سپاسنامہ دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے)

اس استقبالیہ میں حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ، حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری مدظلہ خلیفہ مجاز قطب زمان حضرت لاہوریؒ، رانا رب نواز ایم پی اے۔ مولانا محمد اجمل صاحب، قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ کے علاوہ لاہور کے ممتاز وکلاء نے بھی شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر مدعوئین حضرات کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود نے مفصل خطاب فرمایا۔ جو درج ذیل ہے

صاحب صدر! معزز دوستو اور محترم بھائیو!

آپ نے جس طرح ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور جس ذرہ نوازی کا ثبوت دیا۔ اس پر میں آپ حضرات کا ممنون ہوں۔ اس وقت کچھ تو میں عرب ممالک کے حالیہ دورہ کے بارے میں اپنے تاثرات پیش کروں گا اور کچھ ملک کے نئے پیش آمدہ مسائل پر اظہار خیال کروں گا۔

میں اپنے دورہ سے متعلق اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے عرب ممالک کے دورے سے حکومت پاکستان کا کوئی دخل اور تعلق نہیں تھا۔ ہم نے ملک کے ایک شہری کی حیثیت سے اور ملکی خدمت کے جذبے کے تحت وہاں جا کر ملک اور قوم کے خلاف بھارت کے غلط اور معاندانہ پروپیگنڈے کا جواب دینا اپنا فرض سمجھا۔ ہمیں مصر کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ ازہر جس میں اس وقت ۴۰،۰۰۰ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سات ہزار طلبا بیرونی مقیم ہیں۔ جن کے تمام اخراجات حکومت ادا کرتی ہے کی طرف سے دعوت دی گئی تھی۔ ہم وہاں جا کر انہی کے مہمان ٹھہرے۔

مصر میں ہمارا ایک ہوٹل میں قیام ہوا۔ جب ہم شہر میں نکلے تو سب سے پہلے جمال عبدالناصر مرحوم کی قبر پر فاتحہ پڑھی وہ جمال عبدالناصرؒ جس کی ذات میں مصر اور عرب کی عظمت نمایاں نظر آتی ہے۔ جمال عبدالناصرؒ جو عظیم شخصیت کا مالک تھا جس نے عرب عوام میں ایسے موقعہ پر آزادی کی روح پھونکی۔ جبکہ وہ اپنے اصل دشمن مغربی سامراج کو فراموش کر چکے تھے۔ اس نے ان کو بتایا تھا کہ دنیائے اسلام کا اصل اور سب سے بڑا دشمن مغربی سامراج ہے بلکہ ناصر مرحوم یہاں تک کہا کرتے تھے کہ اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں باہم دگر برسرپیکار ہوں تو سمجھ لو کہ اس چپقلش میں بھی سیاست افرنگ کی کارفرمائیاں ہوں گی۔

حضرت مفتی صاحب نے جمال عبدالناصر مرحوم کا نام لیا اور ان کی عظیم شخصیت کے بارے میں اپنے خیالات پیش فرمائے تو پورا ہاؤس نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور جمال عبدالناصر زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ سامعین کافی دیر تک ناصر مرحوم کو داد و تحسین پیش کرتے رہے۔

عرب ممالک میں پاکستانی پروپیگنڈا انتہائی کمزور ہے

مفتی صاحب نے عرب ممالک کے دورہ کے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے مقابلے میں پاکستان کا پروپیگنڈا انتہائی کمزور ہے۔ پاکستانی ریڈیو کی آواز اتنی سست ہے کہ ملک سے باہر بڑی مشکل سے سنائی دیتی ہے۔ اکثر ملکوں میں تو سنائی بھی نہیں دیتی۔ ہمارے سفارت خانے اور ان کا عملہ کسی مستعدی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ جبکہ ہندوستان کا پروپیگنڈا انتہائی تیز ہے۔

آپ نے فرمایا۔ جہاں کی نشریات ناقص ہوں۔ جہاں کے سفارت خانے بھی ملک کی خدمت نہ کریں۔ وہاں کے عوام کو متاثر کرنے کے لئے وفود بھی نہ بھیجے جائیں آپ ہی بتائیں، وہاں کے عوام میں ہمارے ملک کے بارے میں کیا رائے ہوگی۔ جب آپ کا دشمن چالاک اور اس کا پروپیگنڈا زیادہ ہے۔ تو پھر ہمیں بھی ملک اور قوم کی خدمت کے جذبے کے تحت بھارت کے غلط پروپیگنڈے کا اسی تیزی اور مستعدی کے ساتھ توڑ پیدا کرنا چاہیئے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ سفیر ایک آئینہ ہوتا ہے جس میں اس ملک کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ہندوستان نے عرب ممالک میں جو سفراء مقرر کئے ہیں۔ وہ سب مسلمان ہیں۔ ہندوستان کا کوئی سفیر کھلے بندوں شراب نہیں پیتا۔ اور جب کسی تقریب میں شرکت کرتے ہیں نماز کا وقت ہوتے ہی وہ مصلیٰ بچھا کر نماز شروع کر دیتے ہیں جبکہ پاکستانی سفراء نماز نہیں پڑھتے۔ رمضان شریف کے مہینے میں اگر ان کو کسی تقریب میں شرکت کا موقعہ ملتا ہے تو وہ یورپین سفیروں کے ساتھ شراب پیتے نظر آتے ہیں۔ لیکن ہندوستانی سفیر روزے رکھتے ہیں۔ اس سے وہاں کے عوام پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ ان حالات کی بنا پر عرب کے عوام یہ سمجھتے تھے کہ پاکستان تو ہندوستان کا ہی ایک حصہ ہے ۶۵ء سے قبل جب ہم وہاں گئے۔ تو اس وقت وہاں پاکستان کا کوئی مقام نہیں تھا۔ جبکہ ہندوستان کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ مجھ سے اس وقت جامعہ ازہر کے شیخ نے ہندوستان کے آنجہانی وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے بارے میں کہا تھا کہ وہ مسلمان ہے۔ ان کو سمجھایا تو بات سمجھ میں آئی۔ اس وقت سکندریہ میں گئے تو میرے سینے پر پاکستانی مندوب کا بیج لگا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر ایک نوجوان میرے پاس آیا۔ اور کہا، کیا آپ کے پاس نہرو کا فوٹو ہے؟ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کو نہرو کے فوٹو کی کیا ضرورت پڑ گئی۔ اس نے کہا۔ مجھے اس سے عقیدت ہے۔ وہ ایک عظیم مسلمان ہے۔ میں نے اس کو بتایا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو جس نے ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرا دیا۔ وہ تو مسلمانوں کا دشمن ہے۔ تم اس کو مسلمان کہہ رہے ہو۔ میں نے اسے تفصیل سے بتایا کہ وہ مسلمان نہیں۔ تب جا کر اس کی سمجھ میں آیا کہ واقعی وہ مسلمان نہیں ہے۔

۶۵ء میں پاکستان کی بہادر افواج کا کارنامہ

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ۱۹۶۵ء میں پاکستان کی بہادر افواج نے بھارت کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا کر عرب ممالک میں پاکستان کے وقار کو بلند کیا ہے۔ ۶۵ء سے قبل ایشیا و افریقہ کے چار لیڈر مانے جاتے تھے۔ صدر جمال عبدالناصرؒ، صدر عبدالرحیم سوئیکارنو، مارشل ٹیٹو اور جواہر لال نہرو، ہماری بہادر افواج نے ہندوستان کو شکست دے کر دنیا سے اپنی بہادری کا لوہا منوایا اور نہرو کی لیڈرشپ ختم کر دی یہ ہماری بہادر افواج کا بہترین کارنامہ ہے۔

ہم نے اپنا فرض پورا کر دکھایا

مفتی صاحب نے فرمایا کہ صدر یحییٰ خان صاحب بھی اس ملک کے شہری ہیں اور ہم بھی۔ شہریت کے لحاظ سے ہم دونوں

...ث کرنے کی بجائے ہندوستان سے کھلی جنگ کی جائے

...ے ہیں ہم آزاد ہیں اور آزاد رہ کر ہی زندہ رہنا چاہتے ہیں!

قائد جمعیۃ، مفتی اعظم، مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمود دامت برکاتہم کا خطاب

(از قلم محمد حنیف سہارنپوری)

کر چکے تھے۔ اس نے ان کو بتایا تھا کہ دنیائے اسلام کا اصل اور سب سے بڑا دشمن مغربی سامراج ہے بلکہ ناصر مرحوم یہاں تک کہا کرتے تھے کہ اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں باہم دگر برسرپیکار ہوں تو سمجھ لو کہ اس چپقلش میں بھی سیاست افرنگ کی کارفرمائیاں ہوں گی۔

حضرت مفتی صاحب نے جمال عبدالناصر مرحوم کا نام لیا اور ان کی عظیم شخصیت کے بارے میں اپنے خیالات پیش فرمائے تو پورا ہاؤس نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور جمال عبدالناصر زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ سامعین کافی دیر تک ناصر مرحوم کو داد و تحسین پیش کرتے رہے۔

عرب ممالک میں پاکستانی پروپیگنڈا انتہائی کمزور ہے

مفتی صاحب نے عرب ممالک کے دورہ کے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے مقابلے میں پاکستان کا پروپیگنڈا انتہائی کمزور ہے۔ پاکستانی ریڈیو کی آواز اتنی سست ہے کہ ملک سے باہر بڑی مشکل سے سنائی دیتی ہے۔ اکثر ملکوں میں تو سنائی بھی نہیں دیتی۔ ہمارے سفارت خانے اور ان کا عملہ کسی مستعدی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ جبکہ ہندوستان کا پروپیگنڈا انتہائی تیز ہے۔

آپ نے فرمایا۔ جہاں کی نشریات ناقص ہوں۔ جہاں کے سفارت خانے بھی ملک کی خدمت نہ کریں۔ وہاں کے عوام کو متاثر کرنے کے لئے وفود بھی نہ بھیجے جائیں آپ ہی بتائیں۔ وہاں کے عوام میں ہمارے ملک کے بارے میں کیا رائے ہوگی۔ جب آپ کا دشمن چالاک اور اس کا پروپیگنڈا زیادہ ہے۔ تو پھر ہمیں بھی ملک اور قوم کی خدمت کے جذبے کے تحت بھارت کے غلط پروپیگنڈے کا اسی تیزی اور مستعدی کے ساتھ توڑ پیدا کرنا چاہیئے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ سفیر ایک آئینہ ہوتا ہے جس میں اس ملک کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ہندوستان نے عرب ممالک میں جو سفراء مقرر کئے ہیں۔ وہ سب مسلمان ہیں۔ ہندوستان کا کوئی سفیر کھلے بندوں شراب نہیں پیتا۔ اور جب کسی تقریب میں شرکت کرتے ہیں نماز کا وقت ہوتے ہی وہ مصلیٰ بچھا کر نماز شروع کر دیتے ہیں جبکہ پاکستانی سفراء نماز نہیں پڑھتے۔ رمضان شریف کے مہینے میں اگر ان کو کسی تقریب میں شرکت کا موقعہ ملتا ہے تو وہ یورپین سفیروں کے ساتھ شراب پیتے نظر آتے ہیں۔ لیکن ہندوستانی سفیر روزے رکھتے ہیں۔ اس سے وہاں کے عوام پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ ان حالات کی بنا پر عرب کے عوام یہ سمجھتے تھے کہ پاکستان تو ہندوستان کا ہی ایک حصہ ہے ۶۵ء سے قبل جب ہم وہاں گئے۔ تو اس وقت وہاں پاکستان کا کوئی مقام نہیں تھا۔ جبکہ ہندوستان کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ مجھ سے اس وقت جامعہ ازہر کے شیخ نے ہندوستان کے آنجہانی وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے بارے میں کہا تھا کہ وہ مسلمان ہے۔ ان کو سمجھایا تو بات سمجھ میں آئی۔ اس وقت سکندریہ میں گئے تو میرے سینے پر پاکستانی مندوب کا "بیج" لگا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر ایک نوجوان میرے پاس آیا۔ اور کہا، کیا آپ کے پاس نہرو کا فوٹو ہے؟ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کو نہرو کے فوٹو کی کیا ضرورت پڑ گئی۔ اس نے کہا۔ مجھے اس سے عقیدت ہے۔ وہ ایک عظیم مسلمان ہے۔ میں نے اس کو بتایا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو جس نے ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرا دیا۔ وہ تو مسلمانوں کا دشمن ہے۔ تم اس کو مسلمان کہہ رہے ہو۔ میں نے اسے تفصیل سے بتایا کہ وہ مسلمان نہیں۔ تب جا کر اس کی سمجھ میں آیا کہ واقعی وہ مسلمان نہیں ہے۔

۶۵ء میں پاکستان کی بہادر افواج کا کارنامہ

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ۱۹۶۵ء میں پاکستان کی بہادر افواج نے بھارت کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا کر عرب ممالک میں پاکستان کے وقار کو بلند کیا ہے۔ ۶۵ء سے قبل ایشیا و افریقہ کے چار لیڈر مانے جاتے تھے۔ صدر جمال عبدالناصر، صدر عبدالرحیم سوئیکارنو، مارشل ٹیٹو اور جواہر لال نہرو، ہماری بہادر افواج نے ہندوستان کو شکست دے کر دنیا سے اپنی بہادری کا لوہا منوایا اور نہرو کی لیڈرشپ ختم کر دی یہ ہماری بہادر افواج کا بہترین کارنامہ ہے۔

ہم نے اپنا فرض پورا کر دکھایا

مفتی صاحب نے فرمایا کہ صدر یحییٰ خاں صاحب بھی اس ملک کے شہری ہیں اور ہم بھی۔ شہریت کے لحاظ سے ہم دونوں پر برابر کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ہم نے اپنی بساط کے مطابق ملک کی خدمت کی اور بھارت کے غلط پروپیگنڈا کے اثرات کو زائل کر کے ..... اپنا فرض پورا کر دکھایا۔ پاکستانی گورنمنٹ کروڑوں روپے خرچ کر کے اتنا کام نہیں کر سکتی جو ہم نے اپنے پیسے خرچ کر کے کیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا۔ کچھ لوگ وہاں کے عوام کو متاثر کرنے کے لئے گئے تھے۔ لیکن وہ لوگ وہاں کے عوام کو متاثر نہ کر سکے۔ کیونکہ وہ انگلش میں بات کرتے تھے وہاں کے عوام کو اس وقت تک کوئی متاثر نہیں کر سکتا جب تک عربی زبان میں ان سے بات نہ کی جائے۔ ہم وہاں کے بڑے بڑے علماء سے ملے۔ وزیروں سے ملاقاتیں کیں مزدوروں میں گئے۔ صدر انور السادات سے ملاقات کی وہاں کے تمام حلقوں میں گشت کیا۔ اور ہم نے عربی زبان میں بھارت کے غلط پروپیگنڈے سے ان کو آگاہ کیا مشرقی پاکستان میں بھارتی مداخلت پر روشنی ڈالی، انہوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا۔ ان سے مل کر ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ عرب ممالک کے عوام پاکستان سے گہری محبت رکھتے ہیں اور پاکستان کو وہ ایک اور صرف ایک دیکھنا چاہتے ہیں۔

عرب عوام کی پاکستان سے گہری دلچسپی

عرب عوام کی پاکستان سے گہری دلچسپی کا تذکرہ کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے تمام طبقوں میں جا کر بات کی۔ وہ دل سے پاکستان کے ساتھ ہیں اور پاکستان و بھارت کے نزاع میں وہ متفقہ طور پر آپ کے حامی ہیں لیکن حالات سے بے خبری کے عالم میں ہی وہ آپ سے اتفاق کرتے ہیں، پاکستان میں دس مہینے رہنے والے ایک بزرگ الدکتور محمد فہام جنہیں وہاں امام الاکبر کہا جاتا ہے جن کو مولانا سید حامد میاں صاحب (مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور) جانتے ہیں اور انہوں نے مولانا سید حامد میاں صاحب کو سلام بھی بھیجا ہے وہ یہاں کے سب حالات سے واقف تھے انہوں نے کہا کہ شیخ مجیب الرحمٰن بہت بڑے عالم ہیں انہیں یہ مغالطہ لفظ شیخ سے لگا۔ ہم نے بتایا کہ ہماری اصطلاح میں شیخ نو مسلم کو بھی کہا جاتا ہے۔ صدیقی شیخ۔ فاروقی شیخ۔ عثمانی شیخ بھی ہمارے ہاں بولے جاتے ہیں۔ آپ کی اصطلاحات دوسری ہیں اور ہماری اصطلاحات دوسری۔ میں نے انہیں بتایا کہ شیخ مجیب نے نہ قرآن پڑھا نہ حدیث، اور نہ ہی وہ علوم اسلامیہ سے واقف ہے اور نہ حافظ قرآن۔ جب انہیں یہ بات سمجھائی گئی تو فرمایا آپ نے ہمارا عقدہ حل کر دیا۔ ہم نے سارے حالات انہیں بتائے اور کہا کہ ہندوستان دراصل پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ حالات کو بگاڑنے میں امریکی و برطانوی سامراج نے برابر کا حصہ لیا ہے۔ بی بی سی لندن اور وائس آف امریکہ پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرنے میں بھارت کے کے ریڈیو سے بھی آگے نکل گئے۔

ہم نے یہ بات ان کے ذہن نشین کرائی کہ پاکستان کی مشکلات بھی عالم اسلام کے اصل دشمن مغربی سامراج کی پیدا کردہ ہیں۔ مغربی سامراجیوں نے بھارت کے زیر قیادت چین کے خلاف محاذ قائم کرنے کے لئے مشرقی پاکستان میں گڑبڑ کرائی ہے۔ اس سلسلہ میں بھارت امریکی سامراج کا آلۂ کار بن کر وہی کردار ادا کر رہا ہے، جو مشرق وسطیٰ میں اسرائیل ادا کرتا ہے۔ مفتی صاحب نے بھارت اور روس کے معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس کا مقصد پاکستان کو طویل سرد جنگ میں الجھا کر سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے نڈھال کرنا ہے۔

سرد اور گرم جنگ

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ۶۵ء میں ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر کے جو جنگ چھیڑی تھی وہ گرم جنگ تھی اور اس میں بھارت کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ وہ دو رنگ بہادر شاستری کا تھا۔ وہ نہیں سمجھ سکا کہ گرم جنگ میں ہمیں شکست اٹھانا پڑے گی۔ لیکن اب اندرا گاندھی سمجھ چکی ہے اور اس نے پاکستان کے خلاف سرد جنگ کا آغاز کر دیا ہے وہاں کے نشریاتی اداروں نے یہ پروپیگنڈا زور شور سے شروع کر رکھا ہے کہ مغربی پاکستان نے مشرقی پاکستان کے حقوق غصب کئے۔ بھارتی ریڈیو نام نہاد بنگلہ دیش کی حمایت کے لئے وقف ہے۔ آپ کے امدادی ملکوں نے امداد روک لی ہے۔ وہ بیرونی طور پر اثر انداز ہو کر آپ کو بھوکوں مارنا چاہتا ہے۔ اور اس طرح سرد جنگ میں الجھا دیا گیا ہے پاکستان سے بچاؤ کے لئے اس نے روس سے معاہدہ بھی کر لیا ہے۔ ان حالات میں میں بتانا چاہتا ہوں اور صدر یحییٰ خاں سے بھی کہوں گا کہ پاکستان کو اس سرد جنگ اور پروپیگنڈا کی جنگ میں ملوث کرنے کی بجائے ہندوستان سے کھلی جنگ کی جائے، یقیناً ہندوستان شکست کھائے گا ہمارے وسائل کم ہیں۔ ہم اس سرد جنگ سے گرم جنگ بہتر سمجھتے ہیں۔ ہم آزاد ہیں اور آزاد رہ کر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس شیخ محمد یوسف صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حسام الدین صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔ اس اجلاس سے محفوظ الٰہی جنرل سیکرٹری، محمد اکرام بھٹی اور محبوب الٰہی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام نے خطاب کیا۔ مقررین نے کام کو تیز کرنے اور طلباء میں اس کام کو پھیلانے کا عہد کیا۔ محمد اکرام بھٹی نے کہا کہ علاوہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نوجوانوں کی تربیت کے لئے میدان عمل میں اتریں اور طلباء کی ذہنی نشوونما کریں۔ اور طلباء سے کہا کہ وہ علماء حق کا پورا پورا ساتھ دیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام چارسدہ کے کنوینر

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے صدر شوکت علی صاحب نے جاوید پراچہ اور ڈاکٹر ہمایوں کی معیت میں تنظیمی دورہ کیا۔ اور چارسدہ میں سیکنڈ ایئر کے طالب علم سعید شاہ کو جمعیۃ طلباء اسلام کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام سوات میدان عمل میں

جمعیۃ طلباء اسلام سرحد کے صدر شوکت علی صاحب نے ڈاکٹر ہمایوں شاہ اور محمد اقبال کی معیت میں سوات کا دورہ کیا۔ اس موقع پر ایک اجلاس زیر صدارت تشہیر علی خاں منعقد ہوا۔ عزیز احمد صاحب نے سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے اور حبیب اللہ صاحب جنرل سیکرٹری نے سیاسی مسائل پیش کیا۔ اس اجلاس سے جناب تشہیر علی خاں، ڈاکٹر ہمایوں شاہ اور شوکت علی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے طلباء کو کام کرنے اور منشور پھیلانے کی تلقین کی

پشاور میں پریس کانفرنس

جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ جاوید ابراہیم پراچہ اور صوبہ سرحد کے صدر شوکت علی نے دفتر جمعیۃ طلباء اسلام چوک نمک منڈی پشاور میں ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کیا جس میں کثیر اخباری نمائندوں نے شرکت کی۔ جاوید پراچہ نے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا جمعیۃ علماء اسلام سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے بلکہ جمعیۃ طلباء اسلام علماء حق کی رہنمائی میں کام کرتی ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام علماء حق ہیں۔

جاوید پراچہ نے مطالبہ کیا کہ سوات کے اندر دو نئے تعمیر شدہ کالجوں میں پڑھائی شروع کی جائے۔ کوہاٹ کالج کے لئے نیو ہوسٹل اور طلباء کی آمد و رفت کے لئے بس کا انتظام کیا جائے۔

پیپلز پارٹی پر پابندی عائد کی جائے

—— گورنمنٹ کالج بنوں کو جدید عمارت مہیا کی جائے۔

—— جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے جوائنٹ آرگنائزر محمد اسلوب قریشی نے حکام بالا سے مطالبہ کیا کہ بنوں کے طلباء کے لئے نیا کالج تعمیر کیا جائے۔

—— جمعیۃ طلباء اسلام ساہیوال کے دفتر میں حضرت مولانا منظور احسن صاحب محمودی نے درس قرآن دیا

—— جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی دفتر سے طلباء کو تلقین کی گئی ہے —— کہ جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام دفاتر میں ترجمان اسلام اور ماہنامہ منبر اسلام اور تبصرہ خریدا جائے۔ تبصرہ لاہور سے اور منبر اسلام کراچی سے مل سکتا ہے۔

صوبہ سرحد کے دفتر کا پتہ

دفتر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد چوک نمک منڈی سرکی روڈ پشاور۔ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے صدر جناب شوکت علی خاں کا ذاتی پتہ بھی ہے اور ان کے ساتھ اسی پتہ پر رابطہ قائم کیا جائے گا۔ یعنی مسلم پین سٹور چوک بازار بنوں۔ صوبہ سرحد جمعیۃ کے تمام کارکن فوراً صوبائی صدر سے رابطہ قائم کریں (از بنوں)

جاوید ابراہیم پراچہ مرکزی دفتر جمعیۃ میں

جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ جاوید ابراہیم پراچہ نے تقریباً مرکزی دفتر لاہور میں گذارا۔ اسی دوران حضرت مفتی محمود، حضرت مولانا عبیداللہ انور اور دیگر اکابر کو دفتر میں دعوت دی گئی۔ انہوں نے جمعیۃ طلباء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ انتخابات کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام کی اکثر شاخوں میں کام کی رفتار سست ہو گئی ہے۔ لہٰذا تمام شاخوں کو چاہیئے۔ کہ از سر نو تنظیم کر کے مرکزی دفتر کو اطلاع دیں

—— جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ جاوید ابراہیم پراچہ اور صوبہ سرحد جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر جناب شوکت علی نے صوبہ سرحد کے بعض اضلاع کا تنظیمی دورہ کیا بنوں میں طلباء اور پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔ پھر ہزارہ کا دورہ بھی کیا۔ ڈاکٹر ہمایوں صاحب بھی ہمراہ تھے۔ پشاور میں پریس کانفرنس اور طلباء سے ملاقاتیں کیں۔

مدرسہ اسلامیہ حنفیہ رجسٹرڈ شاہ نکڈر کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۴ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۱ء مطابق ۲۳ ۲۴ رجب بروز منگل، بدھ منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت علامہ مولانا عبدالستار تونسوی۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر مولانا قاری عبدالسمیع صاحب، مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی۔ مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ احرار، مولانا عبدالعزیز بھٹی خطاب کریں گے۔

محمد رفیق ناظم مدرسہ اسلامیہ حنفیہ رجسٹرڈ
شاہ نکڈر، ضلع سرگودھا

(بقیہ ص ۹)

جمعیۃ طلباء اسلام کو منظم ہونا چاہیئے

مفتی صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ سرمایہ دارانہ سامراجی طاقتیں جو دوسرے ممالک میں مداخلت کرتی ہیں۔ ہماری سب سے بڑی دشمن ہیں مسلمانوں پر کوئی مصیبت بھی آئے گی اس میں مغربی سامراج کا ہاتھ ہوگا۔ ایسے حالات میں جبکہ ہمارے وطن عزیز کو سخت مشکلات کا سامنا ہے اور مغربی طاقتیں پاکستان کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہیں نوجوانوں خصوصاً جمعیۃ طلباء اسلام کو اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے منظم ہو جانا چاہیئے۔

عرب مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا

حضرت مفتی صاحب نے اپنی تقریر میں پاکستان میں عرب مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا اہم کا تذکرہ بھی کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آج یہاں کہا جاتا ہے کہ عرب کافر ہو گئے۔ ہم تو وہاں بھی ان کو مسلمان سمجھتے تھے۔ وہاں جا کر اس کی تصدیق بھی ہو گئی۔ سوڈان میں ہاشم عطا کی زیر قیادت جنرل جعفر النمیری کی حکومت کا تختہ الٹا گیا۔ نیا انقلاب کمیونزم کا انقلاب تھا لیکن لیبیا نے سوڈان کے اس نئے انقلاب کو ناکام بنا دیا۔ ہاشم عطا نے اسی دن ام درمان ریڈیو سے فوج اور عوام کے نام ایک پیغام میں کہا تھا کہ ایک بیرونی ملک حملہ آور ہے۔ اس کی فوجیں ملک میں داخل ہو کر اس انقلاب کو ناکام بنانا چاہتی ہیں۔ اس نے اپنے پیغام میں حالت جنگ کا اعلان کر دیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں اس وقت اسکندریہ میں ۷۲ ملکوں کے ہزاروں طلباء سے خطاب کر رہا تھا کہ ایک آدمی نے مصر کے وزیر اوقاف کے کان میں کوئی بات کی وہ آدمی خوشخبری سنانے آیا تھا۔ کہ سوڈان میں جعفر النمیری پھر برسر اقتدار آ گئے ہیں۔ اور کمیونزم کا انقلاب ناکام ہو گیا ہے اس وقت بیس منٹ تک ہال نعروں اور تالیوں سے گونجتا رہا۔ سوڈانی طلباء کی حالت قابل دید تھی۔ وہ خوشی میں ایک دوسرے سے معانقے کر رہے تھے اور مبارکبادیں دے رہے تھے۔ سوڈان کے اس انقلاب کو مصر اور لیبیا نے متحد ہو کر ناکام بنایا۔ آپ ہی بتائیں۔ اگر عرب کے عوام کمیونسٹ ہوتے تو وہ سوڈان کے کمیونزم انقلاب کی ناکامی پر مسرت اور خوشی کا اظہار کیوں کرتے۔

پاکستانی سیاست پر تبصرہ

آخر میں حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس وقت پاکستانی سیاست میں چند باتیں زیر بحث ہیں۔ خان قیوم نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ قومی اسمبلی توڑ دی جائے اور جداگانہ انتخاب کی بنیاد پر از سر نو انتخاب کرایا جائے۔ اس نے دلیل میں کہا ہے کہ صدر نے آئین بنانے کے لئے چار ماہ کی مدت مقرر کی تھی۔ چونکہ اب چار ماہ سے بھی زائد گذر چکے ہیں۔ اسمبلی ناکام ہو چکی ہے اس لئے اس کو ختم کرنا چاہیئے۔

حالانکہ صدر یحییٰ خاں نے ۲۸ جون کی تقریر میں اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کرنے کے لئے چار ماہ کی میعاد مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اس فیصلہ کا اظہار کیا تھا۔ کہ میں

(باقی ص ۱۱ پر)

مقالہ خصوصی

احمد حسین کمال

۶ ستمبر کا پیغام

۶ ستمبر کا دن پاکستان کی تاریخ کا وہ یادگار دن ہے، جس دن پوری قوم لہو کے غسل سے سرخرو ہو کر نکلی۔

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو برصغیر کی تقسیم پر اس حقیقت کی مہر ثبت ہو گئی تھی کہ پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کے لئے وجود میں آیا ہے اور بھارت کے ہندو شاہراج کی یہ خواہش کبھی بھی پوری نہیں ہو سکتی کہ پاکستان ختم ہو کر اس کا جزء بن جائے۔

یہ بھی ۶ ستمبر کے ہی اثرات تھے، جن کی کارفرمائی نے مشرقی پاکستان پر بھارت کی خفیہ و علانیہ تخریبی یلغار کو شکست فاش دی۔

۶ ستمبر کے لئے پاکستان کی مسلح افواج اور پاکستان کے عوام یکساں طور پر قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے متحدہ طور پر پاکستان کی سلامتی و سالمیت کا علم بلند رکھا اور پاکستان کی سرفرازی پر ایک لمحہ کے لئے آنچ نہیں آنے دی۔

۶ ستمبر کو ہی پاکستان کی قومی یک جہتی اور وحدت کا ناقابل شکست عزم و شعور بیدار ہوا

۶ ستمبر کو ہی پاکستان کے مسلمانوں نے اپنے مقدس مذہب اسلام کی دیرینہ روایت "جہاد" کو از سر نو زندہ کیا۔ اور یہ جہاد کا ہی ولولہ تھا کہ پوری قوم بنیان مرصوص بن کر کھڑی ہو گئی۔

۶ ستمبر نے اس حقیقت کو واشگاف کر دیا تھا کہ مسلمانوں کے قومی و ملی وجود کا ضامن صرف جذبۂ جہاد ہے۔ کاش اس جذبہ کو عام کرنے اور نوجوان نسل کو اس کی تربیت دینے کا سلسلہ جاری رہتا تو آج علیحدگی پسند ذہن کی تخریب کاری کا چرکہ پاکستان کو نہ کھانا پڑتا اور پاکستان کے دشمنوں کو پاکستان کے خلاف شر انگیزیوں کی جسارت نہ ہوتی۔

۶ ستمبر نے ہمیں یہ سبق دیئے تھے کہ۔

— پاکستان کو باقی اور محفوظ رکھنے کے لئے اسلام کو پوری طرح اختیار کیا جائے۔
— ملک کی سیاسی، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی بنیادیں اسلام کے احکام و قوانین پر رکھی جائیں
— ملک کا دستور و نظام خالص قرآن و سنت پر مبنی ہو
— یہ ملک برصغیر کے مسلمان عوام کا مشترکہ وطن ہے، اس میں غیر اسلامی اور سرمایہ داری و جاگیرداری کے امتیازات ختم کر کے اسلامی اخوت کی حامل مساوات قائم کی جائے۔
— اس ملک کا ہر مسلمان مجاہد ہے اور جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہے۔
— اس ملک میں اسلام کی مخالف ہر چیز کو ممنوع قرار دے دیا جائے۔
— اس ملک کو برطانوی دور کے اثرات سے کلیتہً پاک کر دیا جائے۔ تاکہ ہمنی کا مراعات یافتہ طبقہ دوبارہ سازشیں کرنے کے قابل نہ رہ سکے۔
— سامراجی طاقتیں ہوں یا اشتراکی قوتیں، مسلمانوں کے لئے انجام کار کوئی بھی سود مند ثابت نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے اسلامی اتحاد کی اساس پر تعمیر نو کا کام شروع کیا جائے۔
— عوام یعنی کسان و مزدور ہی اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں، انہیں مضبوط اور خوشحال بنا کر ہی اس ملک کو محفوظ اور مستحکم بنایا جا سکتا ہے۔

چنانچہ مستقبل کے خطرات سے نمٹنے کے لئے پاکستان کے عوام کو ملک اور اس کے وسائل کی ذمہ داری سونپی جائے۔

یہ تھے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی آزمائش کے تقاضے اور مطالبات۔ لیکن ایک مبصر اس غفلت و کوتاہی پر ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ گذشتہ ۵ سال میں ان تقاضوں اور مطالبوں کا ایک ادنیٰ جزو بھی پورا نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ مارچ ۱۹۷۱ء میں آزمائش کا دوسرا مرحلہ بھی آ گیا۔

کیا اب بھی غفلت و کوتاہی کی بدمستیوں سے ہوش میں نہیں آیا جائے گا؟

کیا ۲۳ مارچ - ۱۴ اگست اور ۶ ستمبر صرف پرجوش دن منانے کے لئے رہ گئے ہیں؟

حالانکہ یہ دن پوری قوم کے لئے درس عمل کے دن ہیں۔ بالخصوص ۶ ستمبر کا دن تو خطرات سے بروقت چوکنا کر دینے کا درس دینے والا دن ہے۔ اس دن کے تقاضے اور مطالبے ایسے ہیں جنہیں ٹالنا قوم کے لئے موت کا سامان کرنا ہے

اگر مشرقی پاکستان کے حالیہ واقعات اور بحران نے آنکھیں کھول دی ہیں تو ۶ ستمبر کے تقاضوں اور اور مطالبوں کو پورا کرنے میں اب ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

پاکستان کے ارباب کار اور عوام کے لئے ۶ ستمبر کا یہ ہی پیغام ہے۔

(۶ ستمبر ۱۹۷۱ء)

(بقیہ صفحہ)

۱۰ ستمبر ۱۹۷۱ء

گذشتہ انتخابات کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ سات کروڑ روپیہ حکومت کا اس پر خرچ ہو چکا ہے اور قوم کا پتہ نہیں کتنا خرچ ہوا۔ اس لیے ملک اس کا متحمل نہیں۔ قوم نے اسمبلی کو پانچ سال کے لئے منتخب کیا تھا۔ صدر یحییٰ کی جانب سے آئین سازی کی ذمہ داریاں خود سنبھالنے کے بعد اسمبلی متفقہ کی حیثیت سے کام جاری رکھ سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوام قیوم کو نہ معلوم آج کیا سوجھی ہے کہ انہوں نے اس بحث کو دوبارہ چھیڑنے کی کوشش کی ہے۔ شاید وہ قوم کو جمہوریت سے توبہ کرانا چاہتے ہیں۔

مفتی صاحب نے انتقال اقتدار کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا یہ موقف ہے کہ حالات کے مطابق عوامی نمائندوں کو اقتدار جلد منتقل کر دینا چاہیئے۔ لیکن مشرقی پاکستان کو نظر انداز کر کے نئے پاکستان کے صوبوں میں عوامی نمائندوں کو پہلے اقتدار منتقل کرنے سے ملک کے دوسرے حصے کے عوام کا اچھا اثر نہیں ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے اور اس کے بعد تمام صوبوں میں بیک وقت عوامی حکومتیں قائم کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت سول گورنر مقرر کرے گی تو یہ عوامی نمائندوں کو اقتدار منتقل کرنے کی جانب پہلا قدم ہوگا۔

گوجرانوالہ میں قائد جمعیۃ کا استقبال

سوموار کے دن عصر کی نماز سے قبل ایک قافلے کی صورت میں حضرت قائد جمعیۃ گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ صوبائی جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ، صوبائی ناظم مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا احمد سعید صاحب سرگودھا، حاجی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، محمد اسلوب قریشی، حاجی ابراہیم پراچہ تھے۔ راستہ میں ہلکی ہلکی بارش جاری تھی، جس کی وجہ سے گوجرانوالہ پہنچنے میں کچھ تاخیر ہو گئی۔ جس وقت قائد جمعیۃ کی قیادت میں یہ قافلہ گوجرانوالہ میں داخل ہوا، تو گوجرانوالہ کے عوام نے اپنے قائد کو پہچان لیا۔ جب بھی گاڑی جاتی تھی تو وہاں کے عوام ہاتھ ہلا ہلا کر قائد جمعیۃ کو خوش آمدید کہتے تھے۔ جب یہ قافلہ جامع مسجد نور مدرسہ نصرۃ العلوم میں پہنچا تو وہاں ضلع بھر سے آئے ہوئے علماء طلباء اور گوجرانوالہ شہر کے ہزاروں کارکنوں اور معززین شہر نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ نماز عصر ادا کر کے مدرسہ نصرۃ العلوم کی تقریب ختم بخاری شریف میں شرکت فرمائی۔ آپ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پاک کا درس دیا اور ایک بصیرت افروز

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مجیب کے مقدمے میں قیوم کو بھی شریکِ جرم تصور کیا جائے

مشرقی پاکستان میں رونما ہونیوالے واقعات کی ذمہ داری کا اقرار عبدالقیوم نے کرلیا

(مولانا عبدالحکیم ایم این اے)

لاہور۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے اخبارات کے نام بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے خان عبدالقیوم خاں صاحب کی پشاور کی تقریر پر تبصرہ کیا ہے۔ جس میں عبدالقیوم خاں صاحب نے کلب کے ممبروں کے سامنے خود اقرار کیا ہے کہ مجیب کی تحریک کا علم مجھے پہلے سے تھا۔

مولانا عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ جس شخص کو یکم مارچ سے ۲۵ مارچ تک ہونے والی بغاوت کی تحریک کا پہلے سے پتہ تھا۔ اور اندرون خانہ کی تمام باتوں سے وہ باخبر تھا، تو اس نے حکومت اور ملک کے عوام کو پہلے سے کیوں خبردار نہیں کیا۔ نیز عبدالقیوم خاں صاحب کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ مجیب کا رازدان تھا اور پاکستان کے دشمن بھارت کے ساتھ معاہدہ کرنے والے روس کی سکیم کا بھی عبدالقیوم خاں صاحب کو علم تھا۔

مولانا عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ حکومت کو چاہیئے کہ کہ عبدالقیوم خاں صاحب کے تازہ انکشافات کی روشنی میں ان کو بھی مجیب کے ساتھ مقدمے میں شامل کیا جائے۔ اور تحقیقات کے بعد یہ بات صحیح ثابت ہو، تو عبدالقیوم خاں کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے۔ جو مجیب اور اس کی پارٹی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ نیز مولانا عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ آج کل عبدالقیوم خاں بے پر کی اڑانے میں مصروف ہیں۔ جیسے کہ انہوں نے یہ بات غلط کہی ہے کہ گول میز کانفرنس میں اگرتلہ سازش کیس واپس لینے پر زور دیا گیا۔

مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ سراسر غلط ہے اور واقعات کے بالکل مختلف ہے۔ گول میز کانفرنس میں کسی بھی شخص نے اگرتلہ سازش کیس واپس لینے کا مطالبہ نہیں کیا۔ اور عبدالقیوم خاں صاحب یہ بات ثابت کردیں تو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ گول میز کانفرنس کی کارروائی) قاعدہ ریکارڈ کی شکل میں موجود ہے اور اس وقت کے وزیر قانون ایس ایم ظفر صاحب نے باقاعدہ ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ اور گول میز کانفرنس کے شرکاء تنظیمیں سب زندہ موجود ہیں اور ملک کا پریس بھی موجود ہے۔

آخر میں مولانا عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ عبدالقیوم خاں کو اس ۷۵ سالہ بڑھاپے کی عمر میں بے بنیاد اور جھوٹی باتوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

صوبائی امداد کیلئے تحصیل راجن پور کی پہلی قسط

راجن پور۔ شدید گرمی میں جانباز عالم دین مولانا عبدالکریم نیاز کنوینر تحصیل راجن پور تشریف لائے۔ رات کو بعد عشاء اللہ آباد کالونی میں تنظیم نو کی ترغیب دلائی جس سے حاضرین متاثر ہوئے اور مولانا محمد شفیع کی معیت میں چندہ جمع کیا جس کی پہلی قسط ارسال ہے۔ واضح رہے کہ مولانا نیاز اپنے اپنے دارالعلوم روجھان کے مہتمم ہونے کے باعث تنظیمی و تدریسی امور کے ذمہ دار ہونے کے باوجود جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات نہایت مخلصانہ سرانجام دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ ممبر سازی کی کاپیاں آنے کے بعد تحصیل کا کام بہت تیزی سے کیا جائے گا۔ (عارضی سیکرٹری)

محمد مزمل مدرس مرکز العلوم راجن پور شہر

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم خانپور ضلع رحیم یار خاں میں دورۂ تفسیر قرآن مجید

امسال بھی حسب دستور سابق دورۂ تفسیر قرآن مجید بمع ربط آیات یکم شعبان ۱۳۹۱ھ سے ۲۳ رمضان ۱۳۹۱ھ تک یادگار سلف شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان بطریق شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ خود پڑھائیں گے۔ تمام شائقین علوم قرآنیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر مستفیض ہوں۔ مدرسہ کی طرف سے خوراک، رہائش، کاغذ، قلم دوات اور قرآن مجید کا مفت انتظام ہوگا۔

نوٹ:۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(منجانب اراکین مدرسہ ہذا)

بقیہ — قائد جمعیۃ کا گوجرانوالہ میں استقبال

علمی تقریر فرمائی۔ قبل ازیں مدرسہ ہذا کے شیخ الحدیث اور جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے امیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب مدظلہ نے بھی خطاب کیا۔ نماز عشاء کے بعد جامع مسجد نور میں اس تقریب کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام ہوا۔ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی جس کی صدارت حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک اور مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ و سید امین گیلانی کی نظموں کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیۃ جہلم اور حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے خطاب فرمایا۔ اور ان کے بعد حضرت قائد جمعیۃ کا مفصل خطاب ہوا۔

مولانا غلام سرور آف مانسہرہ کو صدمہ

مانسہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کے ممتاز رہنما اور مشہور تاجر مولانا غلام سرور آف مانسہرہ کی والدہ محترمہ ۲۷ اگست بروز جمعہ وفات پاگئیں۔ نماز جنازہ میں بہت بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے مدظلہ نے مرحومہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مولانا غلام سرور اور دیگر پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔ ان کے علاوہ جمعیۃ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم اور جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کے امیر مولانا عبدالحی نے بھی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ دارالعلوم فرقانیہ راولپنڈی میں مرحومہ کے لئے قرآن خوانی بھی کی گئی۔

(ادارہ ترجمان اسلام مولانا غلام سرور صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ قارئین ترجمان اسلام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے)

جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کے امیر کا تنظیمی دورہ

مانسہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے نائب امیر اور ہزارہ شاخ کے سربراہ مولانا عبدالحی نے اپنی پارٹی کے تنظیمی رابطہ کے سلسلہ میں ہری پور، حویلیاں، ایبٹ آباد، جبوڑی اور بٹل کا دورہ کیا۔ انہوں نے ان مقامات پر پارٹی کے کارکنوں سے بھی خطاب کیا۔

(عبدالقیوم ناظم نشر و اشاعت)

وفات

حضرت مولانا محمد شریف صاحب جھوکردی خطیب گلیانہ (گجرات) ۱۵ اگست بروز اتوار رات کو تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد عرصہ تین ماہ بخار اور اسہال کے عارضہ کی وجہ سے صاحب فراش رہنے کے بعد اپنے آبائی گاؤں جھوکر شریف میں اس دار فانی سے رخصت ہوگئے۔ جنازہ میں آپ کے ہزاروں عقیدت مند شریک ہوئے۔ نماز جنازہ آپ کے برادر بزرگ مولانا غلام محمد صاحب نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر و تحمل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

(محمد یوسف مظہری صابری مسجد شمالی محلہ گلیانہ ضلع گجرات)

لاہور میں قائد جمعیۃ کی پریس کانفرنس

لاہور۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے یکم ستمبر بروز بدھ قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں لاہور اور بیرون لاہور کے اخبارات، ریڈیو، ٹیلیویژن کے نمائندوں نے شرکت کی۔ پریس کانفرنس تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ ملکی و عالمی سیاست، آئین سازی، انتقال اقتدار بھارت روس معاہدہ اور مشرقی پاکستان کی صورت حال پر بحث آئی

تحصیل ایبٹ آباد و شہر کا انتخاب

دفتر جمعیۃ علماء اسلام ایبٹ آباد میں تحصیل ایبٹ آباد کی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب جامع شیخ الہاندی منعقد ہوئی۔ میٹنگ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں امیر ضلع حضرت مولانا عبدالحی صاحب نے جماعتی تنظیم، جماعتی پالیسی اور موجودہ حالات پر بصیرت افروز تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد پاکستان میں قانون شریعت نافذ کرنا ہے اور انشاء اللہ ہم آخر دم تک اس مقصد کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے بعد تحصیل ایبٹ آباد کا جدید انتخاب متفقہ طور پر ہوا۔

مولانا عبدالواحد صاحب خطیب جامع مسجد شیخ الہاندی امیر تحصیل ایبٹ آباد، مولانا شفیق الرحمن صاحب خطیب جامع مسجد کہالی نائب امیر۔ مولانا خلیل الرحمن صاحب خطیب مورکلاں نائب امیر۔ مولانا قاضی محمد نواز صاحب خطیب جامع مسجد الیاسی نواں شہر ناظم عمومی تحصیل ایبٹ آباد، مولانا عزیز الرحمن ایبٹ آباد ناظم۔ مولانا محمد اسماعیل ذبیح نواں شہر ناظم۔ مولانا مشتاق حسین صاحب خطیب جامع مسجد کریم پورہ ناظم نشریات۔ مولوی ولی الرحمن کاکول ناظم دفتر۔ جناب عبدالحکیم صاحب خازن

تحصیل ایبٹ آباد کا انتخاب مکمل ہونے کے بعد امیر ضلع نے ایبٹ آباد شہر کا بھی انتخاب کرایا۔ جو درج ذیل ہے:۔

جناب قاری فقیر محمد صاحب خطیب محلہ کنج جدید امیر برائے شہر ایبٹ آباد۔ جناب عبدالواحد کلاتھ مرچنٹ نائب امیر۔ حاجی محمد طفیل صاحب ایبٹ آباد ناظم اعلیٰ ڈاکٹر احمد حسین ناظم۔ صوفی غلام ربانی ناظم نشر و اشاعت حاجی محمد اشرف کلاتھ مرچنٹ خازن و ناظم دفتر۔ خواجہ عبداللطیف نائب خازن۔

دونوں انتخاب کا چناؤ ہونے کے بعد جناب مولانا عبدالواحد صاحب نے دعا فرمائی۔ اور ساتھیوں کو مل کر جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کرنے کی ہدایت فرمائی۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ)

قصبہ ماڑی نزد جنڈ (کیمبل پور) کا انتخاب

جنڈ۔ مولانا عبدالرزاق صاحب خطیب جامع مسجد جنڈ نے تحصیل پنڈی گھیب کا دورہ کیا۔ اس سلسلہ میں قصبہ اٹی میں مندرجہ ذیل حضرات جمعیۃ علماء اسلام کے عہدیدار منتخب ہوئے۔ امیر مولانا محمد عالم صاحب، نائب امیر حافظ محمد صدیق۔ ناظم عمومی ملک غلام جیلانی۔ ناظم جناب غلام قاسم صاحب، غلام رسول، خدا بخش، مولا بخش وغیرہ حضرات عہدان شوریٰ منتخب ہوئے۔

ترجمان اسلام میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت و کاروبار کو فروغ دیں

جمعیۃ علماء اسلام بھاگ ضلع کچھی بلوچستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بھاگ ضلع کچھی صوبہ بلوچستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا سید امام الدین شاہ صاحب امیر جمعیۃ در مدرسہ امام المدارس جمال خان شہر میں ہوا کثیر تعداد میں اراکین جمعیۃ نے شرکت کی۔ مولانا سید امام الدین شاہ صاحب نے اجلاس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ ممبر سازی کو تیز کرنے پر زور دیا۔ اس سلسلہ میں رابطہ کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ علاقہ بھاگ و بیل پیٹ کے لئے مولوی نور محمد، مولوی رحمت اللہ مولوی عبداللہ، مولوی فتح محمد صاحبان۔ علاقہ شوران و گندادہ کے لئے مولوی فتح محمد، قاضی محمد بخش ڈاکٹر امیر بخش میر غلام رسول لہعیانی علاقہ سنی کے لئے مولوی سراج احمد، صوفی الٰہی بخش صوفی فضل قادر و بختیار خاں صاحبان تحصیل حاجی و علاقہ بولان کے لئے۔ مولوی محمد حسین برکت علی، مولوی عبدالکریم مولوی نور محمد صاحبان

قرار دادیں

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

یہ اجلاس حکومت سندھ سے کندھ کوٹ کے ایس ایچ او مسٹر گوہر علی کی فوری برطرفی کا مطالبہ کرتا ہے کیونکہ اس نے صوبہ سندھ جمعیۃ کے امیر جناب مولانا پیر محمد شاہ صاحب امروٹی مدظلہ کو بلاوجہ گرفتار اور زیادتی کر کے ضلع کچھی بلوچستان کے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ ضلع کچھی اکثر باشندوں کا روحانی تعلق درگاہ عالیہ امروٹ شریف سے ہے۔

یہ اجلاس سندھ کے حضرت قاضی فضل اللہ شہید اور پنجاب کے مولانا دوست محمد شہید کے قتل پر اظہار افسوس اور قاتلوں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے

یہ اجلاس صدر یحییٰ خاں سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان ۲۲ نکات کی بنیاد پر بنایا جائے۔ بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (رحمۃ اللہ ناظم جمعیۃ بھاگ)

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی

بمقام جامع مسجد حضرت حاجی بہادر بتاریخ ۲۰ ر ۲۱ ر ۲۲ ستمبر مطابق ۲۹، ۳۰ رجب یکم شعبان۔ بروز پیر، منگل، بدھ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ۔ مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔ مولانا عبدالمجید ندیم۔ مولانا محمد امیر بجلی گھر۔ اور شعراء میں سے شریعت خاں سائل و سلمان گیلانی نے دعوت شرکت قبول فرمائی ہے۔

الحاج میاں محمد ابراہیم پراچہ جنرل سکریٹری دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ۔ فون نمبر ۶۱۷

ڈیرہ اسماعیل خان جمعیۃ کا اجلاس ۱۳ ستمبر کو ہوگا

قائد جمعیۃ بھی شرکت فرمائیں گے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی مجلس عمومی کا اجلاس مورخہ ۱۳ ستمبر بروز سوموار دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ۱۰ بجے صبح ہوگا۔ جس میں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اکابر علماء کرام اور جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اراکین شرکت فرما رہے ہیں۔ جناب قائد جمعیۃ حضرت مولانا علامہ مفتی صاحب ایم این اے مدظلہ العالی بھی اجلاس میں شرکت فرما رہے ہیں۔

(ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

پاکستانی قوم ملک کی سالمیت کیلئے ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے

(حکیم عبدالسلام ہزاروی)

جمعیۃ علماء اسلام کے ایک رہنما مولانا حکیم عبدالسلام ہزاروی نے کہا ہے کہ اسلامی دستور کا نفاذ قوم کے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ہری پور کے مقام پر تحصیل جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارا نصب العین اسلام کی سربلندی ہے۔ اور ہم پاکستان کو ایک اسلامی ریاست بنانے کے حق میں ہیں۔ ہماری تمام تر جدوجہد ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے ہے۔

انہوں نے کہا کہ ملک کا نیا آئین خالص اسلامی ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ آئین بنانے والی کمیٹی میں علماء کو بھی نمائندگی دی جائے۔ کیونکہ اسلامی آئین کی تیاری کے لئے علماء کا تعاون نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے پاکستان کے خلاف بھارت کی جارحانہ سرگرمیوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی قوم ملک کی سالمیت اور تحفظ کے لئے پوری طرح ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کے ناظم نشر و اشاعت مولانا اشرف خاں نے جمعیۃ کے کارکنوں پر زور دیا ہے کہ پارٹی کی تنظیمی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ جمعیۃ عوام سے کئے ہوئے وعدے پورے کرے گی۔

مدرسہ تجوید القرآن بنوں کا سالانہ جلسہ

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی مدرسہ تجوید القرآن بنوں کا سالانہ جلسہ ۲، ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء (۱۱، ۱۲ شعبان ۱۳۹۱ھ) بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا مفتی محمود ایم این اے، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے، مولانا عبدالحکیم ایم این اے۔ مولانا محمد ضیاء اللہ کاکی اور دیگر کئی علماء کرام شرکت کر رہے ہیں۔ (قاری حضرت گل مہتمم مدرسہ تجوید القرآن رجسٹرڈ مسجد حق نواز خاں بنوں)

ترجمانِ اسلام
کا
مشرق وسطیٰ نمبر

اکابر جمعیۃ علماء اسلام قائد جمعیۃ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے مدظلہ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے مدظلہ کی مشرق وسطیٰ سے واپسی پر ادارہ ترجمان اسلام نے ایک ضخیم نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت قائد جمعیۃ سے ایک تفصیلی انٹرویو، ٹیلیویژن لیبیا سے عربی میں نشری تقریر اور اس کا اردو ترجمہ موصول ہو چکا ہے

مزید اعلان کا انتظار فرمائیے

(محمد حنیف سہارن پوری)

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ شہر کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ سٹی کا اجلاس زیر صدارت مولانا احمد گل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کوہاٹ منعقد ہوا۔ جس کا آغاز قاری شبیر حسین سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے تلاوت کلام پاک سے کیا مولانا نعمت اللہ صاحب ممبر قومی اسمبلی و امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ نے اراکین کو تنظیم مضبوط اور ممبر سازی کے سلسلہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ انتخابات کے بعد ہم خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بیدار ہونا چاہیئے۔ اس لئے طے پایا کہ تحصیل کوہاٹ کا اجلاس ۲۷ کو ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں

(۱) یہ اجلاس صدر یحییٰ خان صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق ملک میں اسلامی نظام نافذ کریں۔ اور آئین ساز کمیٹی میں علماء حق کو شامل کر کے اکتیس علماء کے مرتب کردہ بائیس نکات پر آئین مرتب کریں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت صوبہ سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ کوہاٹ ایک پسماندہ ضلع ہے۔ لہٰذا یہاں ترقیاتی سکیموں پر فنڈس خرچ دی جائے، بالخصوص پانی اور سڑکوں کے متعلق ضروری اقدام کرے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اشیائے خوردنی اور دیگر ضروریات زندگی جو روز بروز مہنگی ہو رہی ہیں۔ یہاں تک کہ چینی کا نرخ بازار میں پرانے تین روپے فی سیر پہنچ گیا ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ اس کا فوراً تدارک کر کے عوام کی بے چینی دور کرے۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکام ضلع کوہاٹ بالخصوص ڈپٹی کمشنر صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہر کوہاٹ میں ایک مرزائی مبلغ رفیق احمد سعید جو کہ عام مجلسوں میں اور خصوصاً عربی مدارس کے طلبہ کے ساتھ مناظرے اور تبلیغ کرتا ہے۔ اور جھیڑ چھاڑ کرتا رہتا ہے۔ اس کی اس حرکت سے نقص امن کا خطرہ ہے۔ لہٰذا احکام کو چاہیئے کہ اس کو فوراً ضلع بدر کر کے اس خطرے کا سدباب کیا جائے۔ (زناری شبیر حسین سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ ضلع کوہاٹ

جمعیۃ کراچی کی ممبر سازی زور شور سے جاری ہے

کراچی جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن میں ابتدائی ممبر سازی کا کام زور شور سے جاری ہے۔ تقریباً تمام علاقوں میں رکنیت سازی کی بکیں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ وہ فی الفور ممبر سازی مکمل کر کے دفتر جمعیۃ علماء اسلام نزد غریب شاہ نیو کمہار واڑہ روڈ کراچی ۱ کو مطلع کریں۔ واضح ہو کہ دفتر ہذا سوائے معمولات کے روزانہ عصر تا مغرب کھلا رہتا ہے۔ نیز جن احباب کو مزید بکوں کی ضرورت ہو وہ بھی دفتر سے رجوع کریں۔

(محمد رمضان ناظم دفتر)

مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے کا پروگرام

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے ناظم نشریات مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے ۱۰ ستمبر جمعہ کو راولپنڈی ۱۱ ستمبر کو جمعیۃ میانوالی کے جنرل کونسل کے اجلاس میں شرکت ۱۲ ستمبر کو وزیر آباد ضلعی جمعیۃ کے اجلاس اور پریس کانفرنس سے خطاب۔ رات علی پور چھٹہ ۱۳ راولپنڈی رات گوجرانوالہ ۱۸ ستمبر مدرسہ عربیہ براستہ مرید کے رات ۲۰ ستمبر چشتیاں، ۲۱ ستمبر بہاولنگر، ۲۲ ستمبر رحیم یار خاں ۲۳ ستمبر بہاولپور، ۲۴ ستمبر جمعہ جامع مسجد قاسمیہ لائلپور اور ۲۵۔ ۲۶ ستمبر سرگودھا کی عظیم الشان سیرت کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے اور ۲۷ ستمبر کو واپس راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔

بقیہ ــــ صراحات

برطانوی دور کی میراث سے جب تک نجات حاصل نہیں ہو جاتی۔ اور برطانیہ کے ہر وہ زہروں کو جب تک ملک کے جسم سے الگ نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت تک خطرات کی تاریکیوں کو دور نہیں کیا جا سکتا ہے۔

یحییٰ حکومت کو چاہیئے کہ اہل دین کو اپنے اعتماد میں لے۔ دینی اقدار کو اولیت دے۔ نئی نسل کو اسلامی اور پاکستانی ذہن کے ساتھ تمام امور ملکی میں آگے لائے اور عوام کو خواص کے دباؤ سے نجات دلا کر ملک کے انتظام و انصرام اور سیاست و معیشت میں مؤثر طور پر دخل کا موقعہ دے دے۔

یہ ہی وہ انقلابی قدم ہے جو ملک کو حال و مستقبل کے ہر خطرہ سے محفوظ کرے اور ایک مضبوط و متحد پاکستان کو حقیقت ثانیہ بنا کر اس کے دشمنوں کے عزائم کو ہمیشہ کے لئے ناکام بنا دے گا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے
ایک ضروری اعلان

تمام اراکین مجالس تحفظ ختم نبوت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور کی وفات کے بعد مجلس شوریٰ نے مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر کو چھ ماہ کے لئے امیر مرکزیہ نامزد کیا تھا۔ یہ میعاد ختم ہو رہی ہے جسب دستور امیر مرکزیہ کا انتخاب ۱۰ شعبان بروز جمعہ ۸ بجے بمقام بہاولپور کانفرنس ہوگا۔ چونکہ انتخاب بالاواسطہ ہوگا۔ لہٰذا تمام مقامی مجالس ۱۰ رجب ۱۳۹۱ھ تک اپنے انتخابات مکمل کر لیں اور تمام اراکین امیر مرکزیہ کے انتخابی اجلاس میں شریک ہو کر انتخاب میں حصہ لیں۔ اور رکنیت کا ثبوت ہمراہ لائیں۔ اگر کوئی رکن کسی مجبوری کی بنا پر اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ تو ۱۰ رجب تک اپنی رائے سے دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کو مطلع کرے۔

(عبدالرحیم اشعر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت)

کہروڑ پکا جمعیۃ کا اجلاس

دفتر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس الحاج حکیم حبیب احمد صدیقی کی صدارت میں ہوا۔ تمام ممبران نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے پایا کہ ممبر سازی کی مہم تیز کی جائے۔ اور آئندہ اجلاس میں تمام کوائف پیش کئے جائیں۔

عوامی مسائل کے حل کے لئے سرکاری اہلکاروں سے مل کر کام کرنے کے لئے ایک پانچ رکنی کمیٹی بنائی گئی۔ اجلاس میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود، فخر جمعیۃ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مشرق وسطیٰ سے کامیاب واپسی پر دونوں راہنماؤں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

(محمد شریف سرحدی ناظم عمومی جمعیۃ کہروڑ پکا)

یوم آزادی کا مسلمانوں کے نام اہم پیغام

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم
صاحب نائب امیر جمعیت علماء
اسلام صوبہ سرحد کی ایک اہم
تقریر، مرتبہ۔ محمد نواز فاروقی،

جمعہ کے عظیم اجتماع سے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد نے خطاب کرتے ہوئے کہا ۱۴ اگست کا دن ہماری تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے اس دن ہم نے انگریز کی دو سو سالہ غلامی کی لعنت سے نجات پائی اس دن ہم نے ہندوؤں کی اکثریت سے چھٹکارا پایا۔ یہ ایک حادثہ ہے کہ ہمارے لاکھوں نوجوان پاکستان اور اس کے پس منظر اور نظریہ پاکستان کی تفصیل سے ناواقف ہیں جو لوگ بیس تیس سال کی عمر کے پیٹے میں ہیں۔ انہوں نے نہ تو وہ حالات آنکھوں سے دیکھے اور نہ ان کی صحیح تفصیلات سے ان کو آگاہی ہوئی۔ آپ نے فرمایا اس ملک میں محمد بن قاسم کے زمانے سے لے کر مسلمانوں نے ایک ہزار سال تک جرأت، غیرت اور دیانت کی حکومت کی آپ اپنی تاریخ سے واقف ہوں تو آپ کا سر فخر سے اونچا ہوگا۔ آپ میں ہمیشال جرأت اور بیداری پیدا ہوگی

سلطان عالمگیرؒ کا ایک ایمان افروز واقعہ

سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ جو اس ملک کے بہت بڑے مدبر اور کامیاب بادشاہ گزرے ہیں وہ بہت بڑے محدث، قرآن پاک کو سمجھنے والے اور فقہ میں کتاب فتاویٰ عالمگیری کی ترتیب کا انتظام کرنیوالے بادشاہ تھے۔ آج کی زبان میں گویا وہ بہت بڑے ملا تھے ایک دفعہ ان کو اطلاع ملی کہ فلاں راجہ آپ کے خلاف سازش کر رہا ہے اور بغاوت کی تیاری میں مصروف ہے آپ نے انتہائی بیدار مغزی سے کام لیتے ہوئے ابتدا ہی سے اس فتنہ کو کچلنے کی تجویز سوچی راجہ کو اطلاع کی کہ میں تمہارے علاقہ میں شکار کھیلنے کے لئے آرہا ہوں۔ راجہ نے از راہ خوشامد [illegible] کا انتظام کیا۔ اور جب سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ وہاں پہنچے راجہ بھی شکار کے لئے ساتھ گیا۔ آپ نے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ راجہ اور سلطان اکیلے کسی شکار کے پیچھے دوڑے کسی مقام پر سلطان گھوڑے سے اتر کر راجہ کو آواز دی جلدی آؤ مجھے گرمی لگی ہے میرے کرتہ کے بٹن کھول دو انہوں نے بٹن جان بوجھ کر مضبوط لگائے تھے تاکہ آسانی سے نہ کھل سکیں راجہ بٹن کھولنے لگا تو سلطان اسلام کے خداداد رعب سے مرعوب ہو کر اس کے ہاتھ کانپنے لگے آپ نے اپنی کمر سے چھرا نکال کر دیا کہ اس سے کاٹ لو ساتھ ہی اسے ڈانٹا کہ جلدی کرو بے ایمان ہندو کا ہاتھ کانپا اور چھرا بھی نیچے گرا۔ سلطان نے فرمایا مجھے نرگری لگی۔ نہ میں شکار کے خیال میں آیا۔ میں نے سنا تھا کہ تم میرے خلاف بغاوت کرنے کے لئے سازشیں کر رہے ہو۔ اب میں اکیلا ہوں۔ گلا تمہارے سامنے ہے چھرا میں نے خود تمہارے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اس کے باوجود بے ایمانی کی وجہ سے تمہارا ہاتھ کانپ رہا ہے کیا تم اسی جرأت کی بنا پر میرے خلاف سازشیں کر رہے ہو؟

حضرت قاضی صاحب نے تاریخ کے چند اور بھی عجیب واقعات سنائے جس سے ایمان تازہ ہوتا ہے آپ نے کہا کہ یہ بھی سوچنا چاہیے۔ کہ ہزار سالہ مضبوط سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے کس غفلت اور جرم کے باعث نکل گئی۔

غیر ملکی کفار کو سال سے زیادہ امن دینے کی وجہ سے ہزار سالہ سلطنت کھو دی

آپ نے کہا فقہائے اسلام نے لکھا ہے کہ غیر ذمی کافر کو سال تک اپنے ملک میں رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے اس طرح وہ داخلی ملکی حالات کو گہرائی سے دیکھ کر سازشوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن دہلی کے آخری تاجداروں نے دوسری غلطیوں کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑی غلطی یہ کی۔ کہ انگریز کی تاجر کمپنیوں کو کئی کئی سال تک بیک وقت رہنے اور تجارت کرنے کی آزادی دی جس کے باعث ہزار سالہ مضبوط حکومت سے ہاتھ دھونے پڑے آپ نے کہا ہجرت کا مقام ہے کہ اسلام کے ایک ایسے حکم کی خلاف ورزی کی جو کہ قرآن کریم کی آیت میں منصوص نہیں۔ اور جو کہ غالباً کسی حدیث میں صراحتاً مذکور نہیں۔ بلکہ علمائے اسلام نے قرآن و سنت کی روشنی میں اس سے مستنبط کیا ہے۔ اگر اس کی خلاف ورزی سے بھی مسلمانوں کو ہزار سالہ مستحکم حکومت سے محروم کر دیا جاتا ہے تو ہم لوگ جو کہ مسلسل ۲۴ سال سے پوری آزادی کے باوجود قطعی نصوص کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو کبھی کے خاک بدہن دشمن آزادی کی اس عظیم نعمت سے محروم ہی ہو جاتے آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا انگریز نے ہم پر مسلط ہو کر جو جو مظالم ڈھائے وہ چند گھنٹوں میں بیان کرنے کی چیز نہیں۔ چہ جائیکہ ایک مختصر سی تقریر میں آپ نے کہا ظالم انگریز نے مسلمانوں کی روایتی مذہب پرستی کو ختم کرنا چاہا اس نے اپنے مخصوص نظام اور نصاب تعلیم کے ذریعے نوجوانوں کو مذہب سے بیزار کرنے کی سازش کی۔ انگریز نے ہماری روایتی شرم و حیا اور پردہ کو مٹانے کی کوشش کی۔ انگریز نے دین کی وقعت اور اہل دین کی قدر اور عظمت کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی پاکستان کی بنیاد ان ہی دو چیزوں پر پڑی ہے۔ انگریز سے نفرت اور اسلام سے محبت۔ ہمیں فخر ہے کہ علماء اسلام نے انہی دو نوں جذبات کو قوم میں پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ اور انہیں پر پاکستان کی بنیاد کھڑی ہوئی۔

انگریزوں سے نفرت میں علماء کرام کا کردار

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتلایا۔ بہت سے لوگوں نے انگریزوں کے طور و طریق اختیار کئے ان کی زبان کو فخریہ استعمال کیا۔ ان جیسا لباس پہننا انہیں کا قانون بیلنے سے لگایا ان کی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگے۔ ان کی طرح کھڑے ہو کر کھانا کھانا شروع کیا۔ انہیں کا نظام بنایا۔ انہی کے مصنوعات یعنی ملکی اور بدیشی مال سے عشق کیا۔ اور اسی طرح غلامی کی موت کو طویل کر دیا مگر مجدد الف ثانی اکابر علماء اسلام کا دامن اس سے پاک رہے علماء کرام نے انگریز کی زبان سے نفرت کی۔ انگریز کے تمدن اور معاشرت کو لعنت سمجھا۔ ان کے طور طریق پر عمل کرنے کو حرام کہا۔ ان کی مصنوعات سے بائیکاٹ کیا ترک موالات کی مستقل تحریک چلائی اور بالآخر انگریز کو بستر بوریا پیٹا پڑا۔ آپ نے اس سلسلہ میں چند واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حضرت شیخ الاسلام کا واقعہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے انگریزی مال سے یہاں تک اجتناب و احتراز کیا کہ ایک دفعہ کسی مجلس میں پان کی پیک کو ہاتھ سے صاف کرنے کی ضرورت پڑی۔ سٹیج پر بیٹھے ہوئے لوگوں نے متعدد رومال پیش کئے۔ چونکہ بدیسی کپڑا ہوتا تھا آپ نے ان کو استعمال نہیں فرمایا۔ اور اپنی جیب سے دیسی کپڑے کی ایک جراب نکال کر اس سے صاف فرمایا۔

ترک موالات کے چند واقعات

ترک موالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ۱۹۲۱ء میں چالیس کروڑ کی آبادی میں صرف ۱۶ اشخاص پر بغاوت

F No. 67715 সপ্তাহিক
WEEKLY REGD.L. No 7132
তরজুমানেই সলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE
Price 6 p. Space

وغیرہ کا مقدمہ چلا جو مقدمہ کراچی کے نام سے مشہور ہے جس میں ایک ہندو پانچ مسلمان جن میں ایک پیر طریقت پیر صاحب مجددی سندھی اور تین بزرگ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رح مولانا محمد علی جوہر رح اور مولانا شوکت علی صاحب تھے اور ایک ڈاکٹر سیف الدین کچلو، فوج کے پہرہ میں جب ان کا کیس شروع ہوا، اور جج نے ابتدا میں نام پوچھنا شروع کیا، تو مولانا محمد علی صاحب جوہر نے فرمایا، ہم ترک موالات کے رضاکاروں کی حیثیت سے اس سلسلہ میں عدالت کا تعاون نہیں کر سکتے مثل میں خود دیکھ لیا جاوے،

آپ نے اسی سلسلہ کا ایک واقعہ سنایا کہ غالباً انہی دنوں میں حضرت مولانا محمد محمد نعیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ان دنوں متحدہ پنجاب جمعیت علماء ہند کے ناظم اعلیٰ تھے، ان کو گرفتار کرتے ہوئے ان سے کہا کہ پولیس کی لاری میں چل کر سوار ہوں تو آپ دھرنا مار کر بیٹھ گئے، کہ لاری تک چلنا بھی انگریزی حکومت کا تعاون ہے، اور ہم عدم تعاون کا فیصلہ کر چکے ہیں،

شیخ الاسلام حضرت مدنی رح کا ایک اور اہم واقعہ

جمعیت علماء ہند کے ڈکٹیٹر کی حیثیت سے دہلی میں سول نافرمانی کرنے ایک دفعہ حضرت شیخ تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں افسر متعلقہ نے گرفتاری کا آرڈر پیش کیا آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا، انگریزی میں کیا لکھا ہوا ہے، اس افسر نے اس آرڈر کو اردو میں ترجمہ کرنے کے لئے حضرت سے قلم مانگا، آپ نے فرمایا ترک موالات کے ایک کارکن کی حیثیت سے میں آپ کا تعاون نہیں کر سکتا، بہرحال اسلام دشمن انگریز کے مظالم کا ہمارے اکابر سخت سے سخت حالات میں مقابلہ کرتے رہے، قوم کو انگریزوں اور ان کے کردار سے متنفر کرنے میں خود سب سے آگے رہے، اس طرح بالآخر ملک کو آزاد کرانے میں کامیاب رہے۔

علماء نے قوم میں دینی جذبہ کو برقرار رکھا

پاکستان کے بنیاد میں اینٹ کے ساتھ جس چیز نے چونے گارا کا کام دیا، وہ اسلام اور تحفظ اسلام سے گہری محبت ہے تحفظ اسلام کے جذبہ ہی نے پاکستان کو جنم دیا، اور کون انہیں جانتا کہ ۵۷ء کے جہاد حریت میں ناکام ہو جانے کے بعد حجۃ الاسلام حضرت قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی، اور اسی بحر العلم سے ملک کے گوشہ گوشہ میں ہزاروں نہریں نکلیں، انہیں عربی مدارس نے دین کو سنبھالا دینی فتنوں کا مقابلہ کیا، ختم نبوت کے ڈاکوؤں کا پیچھا کیا، انکار حدیث کے فتنہ کو دبایا، مسجد کی حفاظت اذان کو باقی رکھا، قرآن مجید کے حفظ کا انتظام کیا، تفسیر اور حدیث کا غلغلہ بلند رکھا، اور دین کے ایک ایک حکم کی حفاظت کی، اسلام کے نام سے جتنے غیر اسلامی آئین آئے انہیں ملک بدر کیا، بہرحال انگریز نے ہر چند مسلمانوں سے دینی جذبات نکالنے بے پردگی کو رواج دینے اور عریانی و فحاشی کو پھیلانے کی اور افسوس ہے کہ ہزاروں نوجوانوں کو یہ روگ لگ بھی گیا لیکن علمائے کرام کی بے لوث کوششوں سے بحمد اللہ دشمن کامیاب نہ ہو سکا، اور آج بھی اسلام سے گہری محبت اور قوم کے افراد میں شرم و حیا کی ایسی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں جن کو سن کر ہمارے ترقی یافتہ نوجوان دنگ رہ جاتے ہیں۔

شرم و حیا اور اسلام سے گہری محبت کی چند مثالیں

ابھی پچھلے دنوں یہاں ایک خاتون کا وصال ہوا، عصر کے بعد فوت ہوئیں، پسماندگان نے دوسرے دن تک جنازہ ملتوی کرنے کا ارادہ کیا، تو ان کو سمجھایا گیا، کہ دیر نہیں کرنی چاہئے شرعاً بہتر صورت یہی کہ ابھی تجہیز و تکفین اور تدفین کا انتظام کیا جاوے چنانچہ انہوں نے مشورہ مان لیا اور نماز عشاء کے وقت ان کو دفن کر دیا گیا، بعد میں ان کے گھر والوں سے پتہ چلا کہ اللہ کی اس نیک بندی کی مرض الموت میں بھی یہی دعا ہوتی تھی کہ یا اللہ رات کی قبر ملے تاکہ لاش غیر محرموں سے زیادہ مستور رہے۔ یہ معمولی بات نہیں، انگریز کی دو صد سالہ کوشش کے باوجود بھی شرم و حیا اور باپردگی کی ایسی مثالیں ملتی ہیں، تو یہ ان بوریا نشینوں کی محنت اور کوششوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے ہر قیمت پر دینی جذبات کو قوم میں برقرار رکھنے کی کوشش کی۔

کوئٹہ میں ہمارے ایک دوست ہیں، انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ کا واقعہ سنایا، کہ ایک دفعہ بیمار ہوئیں اور ہم نے ان کو ڈاکٹر سے علاج کرانے پر مجبور کیا، وہ انکار کرتی رہیں، لیکن جب بار بار ہم نے اصرار کیا، تو انہوں نے بادل ناخواستہ اجازت دی ہم نے ڈاکٹر کو بلایا، یہ کپڑوں میں لپٹی ہوئی تھیں ڈاکٹر نے آکر ان کے سر پر دوپٹہ ہوتے ہوئے ہاتھ ہی لگایا تھا، کہ انہوں نے ایک چیخ ماری اور دیر تک بیہوش رہی یہ ہے مشرقی عورت کی حیا اور شرم

اسلام سے گہری محبت کا ایک عجیب واقعہ

گذشتہ انتخابات میں ہمارے ضلع کے علماء نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو قومی اسمبلی میں اسلام کی نمائندگی کے لئے نہایت موزوں ترین شخصیت سمجھتے ہوئے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے مجبور کیا، جہاں سینکڑوں دینداروں نے حضرت مفتی محمود صاحب کو کامیاب کرانے کے لئے رات دن ایک کر دیا تھا۔ اور خوب خوب محنت کی وہاں یہ سن کر آپ حیران ہوں گے کہ ایک ایسی عمر رسیدہ خاتون نے جنہوں نے کبھی بھی نہ حضرت مفتی صاحب کو دیکھا اور ان سے عمر بھر کوئی دنیوی فائدہ حاصل کیا، اسلام اور صرف اسلام سے ہی گہری محبت کی بنا پر نذر مان لی کہ اگر حضرت مفتی کامیاب ہو گئے، تو میں ایک سال بھر روزہ رکھوں گی۔ ہم خود یہ معلوم کر کے حیرت زدہ ہیں کہ اس پاک باز نیک عورت نے ۸ دسمبر ۷۰ء ہی سے اپنی نذر پوری کرنے کی کوشش کی۔ اور آج وہ آٹھ ماہ مکمل روزے رکھ چکی ہیں

۶۵ء میں ذلیل ہندو کے مقابلہ میں جو فوجی نوجوان جان پر کھیل کر ملک و ملت کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچا چکے ہیں۔ کیا یہ صرف ان کا مذہبی جذبہ نہیں تھا بڑا ہی ظلم ہوگا۔ اگر ان جانبازوں پر بدگمانی کی جاوے کہ انہوں نے صرف نام و نمود یا اپنی معمولی تنخواہوں کے لئے اتنا عظیم کردار ادا کیا ہے آخرت کے اجر عظیم جذبہ سے سرشار ہو کر ہی انہوں نے اپنے جسم سے بم باندھے، اور دشمن کے صفوں میں گھسے اور ان کو خائب و خاسر اور نامراد پیچھے دھکیل دیا، ایک مسلمان فوجی سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان الجہاد ماض الی یوم القیامہ پر ایمان رکھنے والے مجاہد پر یقیناً اسی حسن ظن رکھنے کے ہم مامور ہیں۔ اور الحمد للہ کہ اس جذبہ کو باقی رکھنے میں علماء اسلام، دینی مدارس اور اسلامی اداروں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے

بہرحال یہی چیزیں پاکستان کو باقی رکھ سکتے ہیں اور ملک میں امن و امان کی ضامن ہیں، دشمنان اسلام سے نفرت اسلام سے گہری محبت اور اسلامی جہاد کا جذبہ

اور یہی ۱۴ اگست کی ۲۴ سال سے فریاد ہے۔

صحیح اسلامی نظام، تحفظ حقوق عوام اور جہاد کے لئے نفیر عام،

کاش پاکستان کا بچہ بچہ اس فریاد کو سن لے تاکہ دین و دنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاوے،

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

پاکستان میں
حفاظت اسلام کا
علمبردار

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کیجئے

16
46-47

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ
وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ
بَأْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَأْسًا
وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا ○ سورۃ النساء آیت نمبر ۸۴

"پس آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجئے، آپ کو بجز آپ کے
ذاتی فعل کے کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دیجئے،
اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ کافروں کے زورِ جنگ کو روک
دیں گے اور اللہ تعالیٰ زورِ جنگ میں شدید ہیں اور
سخت سزا دیتے ہیں۔"

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

صحابۂ کرامؓ کے مجاہدانہ کارنامے

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی پُرشوکت خلافت کا زمانہ ہے۔ اسلام کی دھاک تمام سلطنتوں کے قلوب میں بیٹھ چکی ہے۔ اسلام کی نیا پامردیاں خطۂ عرب سے نکل کر اکنافِ عالم کو منور کرنا چاہتی ہیں۔ جبر و استبداد کا جنازہ مدینہ کے جانباز مجاہدین کی بے پناہ تلواروں نے نکال دیا اور اب تمام طاغوتی طاقتیں ان مجاہدین کی شمشیرِ خارا شگاف سے لرز رہی ہیں۔ عرب کے صحرائی عرب کی چار دیواری سے نکل کر روما کی سلطنت کو الٹنے میں مصروف ہیں اور ایرانیوں کا ٹمٹماتا ہوا چراغ اب گل ہونے کے قریب ہے۔

اسی زمانہ میں مجاہدینِ اسلام کا ایک عظیم الشان لشکر قادسیہ کی طرف بڑھتا ہے۔ اس لشکر کے سپہ سالار حضرت سعد بن ابی وقاص ہیں جن کی جرأت و شجاعت کے کارناموں پر اسلامی ریاست تک فخر کرے گا اور اس جانباز مجاہد کی بہادری کے ترانے ہمیشہ قوم مسلم گائے گی۔

○

جس وقت یہ لشکر قادسیہ کی طرف شان و شوکت کے ساتھ بڑھا تو یزدگرد کے جاسوسوں نے یہ خبر اس کو بھی پہنچائی۔ یزدگرد یہ خبر سن کر بے حد پریشان اور سراسیمہ ہوا، اور اس نے صلح کی گفتگو کے لیے سپہ سالار لشکر سے ایک وفد کو طلب کیا تاکہ ان سے تبادلۂ خیالات کرے۔

○

حضرت سعد بن ابی وقاص نے ایک مختصر وفد نعمان بن مقرن کی قیادت میں بھیجا۔ یہ جانباز مجاہدین عربی گھوڑوں پر سوار تھے میں چادر ڈالے ہوئے روانہ ہوئے۔ گھوڑے اگرچہ بلازین کے تھے مگر لگامیں سے نکلے پڑے اور اس تزک و احتشام سے رعب برستا تھا کہ جس طرف کو یہ لوگ نکلتے تھے لوگ محوِ حیرت ہو کر ساکت کھڑے رہ جاتے۔

○

جس وقت اس وفد کے آنے کی خبر یزدجرد کو معلوم ہوئی تو اس نے دربار منعقد کیا اور جب یہ وفد دربار میں پہنچا تو بذریعۂ ترجمان یزدگرد اور سفرائے عرب میں گفتگو ہوئی۔

"تم ہمارے ملک میں کیوں آئے ہو؟" یزدگرد نے پوچھا

نعمان بن مقرن نے یزدگرد کے سوال کے جواب میں پہلے تو اسلام کے مختصر حالات و محاسن بیان کیا اور پھر کہا کہ:

"ہم تمام دنیا کے سامنے تین چیزیں پیش کرتے ہیں:

اسلام ــــ جزیہ ــــ تلوار ــــ"

صاف گوئی سے متحیر ہو گیا اور کہنے لگا کہ:

"آج تمہاری جسارت کی یہ حالت ہے کہ تم ہمارے ملک پر چڑھ کر آئے ہو! کیا تم کو وہ حالت یاد نہیں ہے کہ تم سے زیادہ دنیا میں کوئی قوم پست و ذلیل نہ تھی۔ جب تمہاری سرکشی حد سے بڑھ جاتی تھی تو ہم تم پر کسی زیردار کو مسلط کر دیتے تھے جو تم کو سیدھا کر دیتا تھا اور تمہاری سرکشی کے تمام بل نکال دیتا تھا۔"

○

حضرت نعمان اس تقریر کو سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے:

"یہ لوگ (اپنے رفیقوں کی طرف اشارہ کر کے) عرب کے رؤسا ہیں اور ان کا حکم و قرار ایسی باتوں کے جواب سے مانع ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہماری حالت ویسی ہی تھی جیسی تم نے بیان کی ہم بے شک کفر و ضلالت کے قعرِ عمیق میں گر چکے تھے۔ ہمارا تمام وقت خانہ جنگیوں میں گذرتا تھا اور ہماری بداعمالیوں کی انتہا یہ تھی کہ ہم لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے، لیکن پروردگارِ عالم نے ہم پر رحم کیا اور ہم میں ایک برگزیدہ نبی کو مبعوث فرمایا۔ اول اول ہم نے اس کی مخالفت کی لیکن پھر ہم نے اس کی باتوں کو مان لیا اور اس کی سچی تعلیم کو ہم نے اپنے دل میں جگہ دی۔"

آخر میں یہ بھی کہا کہ:

"ہمارا وہ نبی جو کچھ کرتا تھا خدا کے حکم سے کرتا تھا اور جو کچھ کہتا تھا خدا کے حکم سے کہتا تھا۔ اس نے تمام دنیا میں امن پھیلانے اور جبر و استبداد کے آہنی پنجہ سے دنیا کو نکالنے کے لیے ہم کو حکم دیا کہ اس مذہب کو تمام دنیا کے سامنے پیش کر دو! جو لوگ اسلام لائیں، وہ لوگ تمام حقوق میں تمہارے برابر ہیں اور جو کہ اس سے انکار ہو وہ جزیہ دینے پر رضامند ہوں اور وہ اسلام کی حمایت میں ہوں گے اور جو کہ ان دونوں باتوں سے انکار ہو ان کے لیے یہ تلوار ہے۔"

○

یزدگرد یہ بیباکانہ تقریر سن کر بے تاب ہو گیا اور کہا کہ اگر تم سفیروں کا قتل کرنا جائز ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی بچ کر نہ جاتا۔"

یہ کہہ کر اس نے مٹی کا ٹوکرا منگوایا اور کہا کہ تم میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ عاصم بن عمرؓ نے بڑھ کر کہا کہ میں۔ ملازموں نے وہ مٹی کا ٹوکرا ان کے سر پر رکھ دیا۔ انہوں نے بخوشی اس کو قبول کیا اور گھوڑا اٹھاتے ہوئے حضرت سعد کے پاس پہنچے اور کہا:

"فتح مبارک ہو۔ دشمن نے اپنی زمین خود ہم کو دیدی۔"

اس وفد کے جانے کے بعد کچھ دیر تک دربار میں خاموشی طاری رہی۔

○

کچھ دیر کے بعد یزدگرد نے برہم ہو کر توڑا اور اپنے وزیر رستم سے بولا

رستم! تم نے دیکھا کہ اس شخص نے مٹی کا ٹوکرا کیسی خوشی سے اپنے سر پر اٹھایا

رستم نے جواب دیا کہ "حضور! یہ لوگ بڑے فالِ نیک لیتے ہیں۔ اس نے اس سے اپنے لیے فالِ نیک لی ہے کہ ہماری زمین [illegible] ہر حال یزدگرد نے حکم دیا کہ اب اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لیے یہی صورت ہے کہ تم خود ایک جرار لشکر لے کر جاؤ اور ان وحشیوں کا مقابلہ کرو۔ جب تک پوری قوت ان کے مقابلہ میں خرچ نہ کی جائے گی یہ لوگ اپنے ارادوں سے باز نہ آئیں گے۔

○

اب رستم اس تدبیر و مصلحت سے مرعوب ہو گیا تھا کہ اس نے بہت حیلہ کیا، مگر یزدگرد نہ مانا۔ آخر رستم ایک لاکھ بیس ہزار فوج لے کر روانہ ہوا۔ راستہ میں رستم کے لشکریوں نے وہ وہ مظالم کرنا شروع کیے اور ایسی ایسی حیا سوز حرکات کیں جن کے بیان سے زبان عاجز ہے۔ جب رستم اسلامی لشکر کے قریب پہنچا تو پھر اس نے حضرت سعدؓ کے پاس صلح کی گفتگو کے لیے ایک پیام بھیجا کہ کوئی معتمد آدمی ہمارے پاس آجائے تو بہت ممکن ہے کہ صلح ہو جائے۔ اب کی مرتبہ آپ نے اس کام کے لیے ربعی بن عامر کو روانہ فرمایا۔

○

ربعی بن عامر نہایت سادہ لباس میں نکلے۔ ادھر رستم نے دربار کرنے کے لیے بڑے ساز و سامان کے ساتھ دربار سجایا۔ دیبا و حریر بچھایا اور صدر کی جانب ایک مرصع تخت بچھایا کہ اس پر بیٹھے۔ ربعی بن عامرؓ جس وقت فرش کے قریب پہنچے تو فرش کو پھٹا ہوا دیکھا۔ اس میں گھوڑے کی باگ ٹکا دی اور خود رستم کی طرف بڑھے۔

دربانوں کے دستور کے مطابق ہتھیار رکھوانے چاہے تو انہوں نے فرمایا کہ "میں خود نہیں آیا ہوں۔ تم نے بلایا ہے۔ اگر تم کو اس طرح میرا آنا ناگوار ہو تو میں واپس جاتا ہوں۔"

رستم نے درباریوں کو اشارہ سے منع کیا اور آنے کی اجازت دے دی۔ آپ تختِ شاہی کی طرف بڑھے اور اس شان سے کہ نیزہ کی نوک فرش میں چبھوتے جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے فرش جگہ جگہ سے پھٹ کر بیکار ہو گیا۔ آپ تخت کے قریب پہنچ کر زمین پر بیٹھ گئے۔

○

رستم نے پوچھا کہ "تم اس میں کیوں آئے ہو؟"

حضرت ربعیؓ نے کہا کہ "اس لیے کہ بجائے مخلوق کے خالق کی عبادت کی جائے۔"

رستم نے کہا کہ اچھا میں کل اس کا جواب مشورہ لے کر دوں گا۔

دوسرے دن ربعی بن عامرؓ کی جگہ حضرت مغیرہ سفارت کے لیے گئے۔ آپ گھوڑے سے اتر کر سیدھے رستم کی طرف بڑھے اور تخت پر چڑھ کر رستم کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گئے۔ دربار میں سخت برہمی ہوئے اور آپ کو تخت سے اتارنا چاہا۔ آپ نے فرمایا کہ "میں خود نہیں آیا ہوں، تم نے بلایا ہے۔ کیا تمہارے یہاں مہمان کی یہی عزت ہے؟ ہمارے یہاں یہ دستور نہیں ہے کہ ایک شخص کی جگہ خود ان کر بیٹھے اور تمام اس کے سامنے سر جھکائے بیٹھے رہیں۔ ہمارے مذہب میں خلیفہ اور ایک معمولی سپاہی کا ایک ہی رتبہ ہے۔"

○

درباری یہ سن کر سناٹے میں آگئے۔ اس کے بعد اصل مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ آپ نے دو تین چیزیں پیش کیں، رستم نے کسی کو قبول نہ کیا اور سخت برہم ہو کر فوج کی تیاری کا حکم دیا۔

نتیجہ ایک خونریز جنگ کی صورت میں نمودار ہوا اور حق کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۱ شوال المکرم ۱۳۹۱ھ

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۷۱

جلد ۱۴

شمارہ ۴۶، ۴۷

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

۲۰/۰ روپے

پاکستان ہوائی ڈاک سے ۲۵/۰ "

شاہی ۱۰/۰ "

پاکستان ہوائی ڈاک سے ۱۳/ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

مرتب و انچارج

محمد حنیف سہارنپوری

رسید، آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے

ترجمانِ اسلام

چوک رنگ محل لاہور

جواب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

پاکستان کو بچانے اور دشمن کو شکست فاش دینے کی واحد راہ جہاد ہے

پاکستان میں داخلی اعتبار سے حالات خواہ کیسے ہی رہے ہوں اور سیاسی، اقتصادی، معاشی و معاشرتی معاملات میں عوام کو خواہ کتنی ہی شکایات و تکالیف سے واسطہ پڑ رہا ہو، تاہم پاکستان کی بقاء، سلامتی اور سالمیت کے لئے پاکستان کا ایک ایک فرد اپنی جان اور اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

اس لئے کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے اور اس برعظیم میں اسلام کی بقاء و عظمت کا انحصار پاکستان کے قائم و دائم رہنے پر ہی ہے۔

پھر یہ کہ آج دنیا میں صرف یہ ہی ملک ایسا ہے، جس کی نظریاتی اساس صرف اسلام ہے اس کو جوڑنے، متحد رکھنے اور مستحکم بنانے کا واحد رشتہ اسلام کا ہی ہے۔

چنانچہ اس ملک کو اگر بیرونی جارحیت کا کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے تو اپنے تمام داخلی اختلافات کے باوجود ملک کے ہر مسلمان باشندہ کا یہ فریضہ ہو جاتا ہے کہ وہ ملک کو جارحیت سے بچانے کے لئے سر سے کفن باندھ لے اور میدان جنگ میں نکل آئے۔

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے ہزارہا علماء دین کے اتفاق رائے سے بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے جہاد کا فتوے دے دیا ہے۔

الحمد للہ جمعیۃ نے ہمیشہ کی طرح کلمۂ حق کے اظہار میں سبقت سے کام لیا ہے اور یہ اس کی تاریخ کا طرۂ امتیاز ہے۔

اور کیوں نہ ہو کہ جس جماعت کے اسلاف کی سیکڑوں سال کی تاریخ ہی اس حقیقت سے بھری ہوئی ہے کہ دشمنانِ اسلام کے خلاف معرکہ مجاہدہ میں سرگرم عمل اور صف اول میں رہے، اس جماعت کے اخلاف موجودہ وقت کے معرکۂ حق و باطل میں کیسے خاموش رہ سکتے تھے۔ اس کے ساتھ جمعیۃ نے حکومت وقت اور ذمہ دار حضرات کو اس حقیقت کی طرف بھی بروقت متوجہ کر دیا ہے کہ ملک میں اسلامی نظام کے اجراء میں ذرا بھی تاخیر نہ کریں، اور آئندہ دستور، کتاب و سنت کی ہدایات کا حامل ہو۔

یہ ہی وہ راہ حق ہے، جس کا ملک و ملت کو انتظار تھا، اور جس کی طرف کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے کنونشن نے اپنے عظیم قائدین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی رہنمائی میں نشاندہی کر دی ہے۔

جہاد اور اسلامی آئین پاکستان کی بقاء و سلامتی کے ضامن ہیں اور ان ہی کے ذریعے ملت اپنے دشمنوں پر مکمل فتح و غلبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ (کمال)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

پاکستان کی سرحدیں مجروح ہوئیں تو لاکھوں شہداء کا خون رائیگاں چلا جائیگا

اور ہزاروں ماؤں بہنوں کی عصمتیں بارگاہ خداوندی میں ہماری شکایت کرنے لگیں گی

علاقہ گنڈہ پوری کے ایک عظیم اور مشترکہ اجتماع سے قاضی عبدالکریم نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا خطاب

کپاس منڈی کلاچی میں علاقہ گنڈہ پوری کا ایک بہت بڑا اجتماع بھارتی جارحیت کو للکارنے کے لئے منعقد ہوا جس کا اہتمام سردار عنایت اللہ خاں ایم پی اے نے کیا تھا اور جس میں مختلف الخیال حضرات نے تمام اختلافات سے بالاتر ہو کر ہندو کے خلاف متحد ہونے پر زور دیا۔ جلسہ سے قاضی عبدالکریم نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے علاوہ سردار عنایت اللہ خاں ایم پی اے۔ جناب فیض اللہ خاں کنڈی حضرات نے خطاب کیا قاضی صاحب کی تقریر کے ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم ۔ اما بعد!

معزز حاضرین دوستو عزیزو اور بزرگو! ملک اس وقت جن حالات سے گذر رہا ہے۔ ان سے آپ ناواقف اور بے خبر نہیں ہیں۔ چوٹی والے ذلیل ہندو نے مشرقی پاکستان میں تمہارے بھائیوں پر اعلان جنگ کئے بغیر بزدلانہ حملہ کر دیا ہے۔ تمہارے بیسیوں بھائی جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور سینکڑوں مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکالا جا چکا ہے پاکستان کی بہادر فوج اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے بڑی بے جگری اور بہادری سے دشمن کو جہنم رسید کر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی نصرت اور امداد فرمائیں اور دشمن کو ذلیل وخوار کریں۔ ہم نے اگرچہ کلمہ اسلام کی عزت اور حفاظت کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ اور مسلسل چوبیس سال تک کلمہ اسلام کو بلند کرنے میں ہم سے بہت ہی غفلت ہوتی رہی، لیکن دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری کوتاہیوں سے درگذر فرمائے اور کلمہ اسلام کے طفیل سے ہماری غلطیوں کو معاف فرمائیں۔ اور اسلام کا بول بالا فرمائیں۔ آمین!

دوستو! اپنی سرحد کی حفاظت انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ طبعاً وہ کسی جابر اور ظالم کو اپنے مال بالخصوص اپنی زمین پر قبضہ کرنے کو برداشت نہیں کر سکتا۔ پچھلے سالوں میں یہاں آپ کے شہر میں سیلاب آیا، مکانات گر گئے، اور گھروں کی بنیادیں رل مل گئیں۔ جب حالات معمول پر آئے اور آپ لوگ دوبارہ مکانات تعمیر کرنے لگے تو بیسیوں جگہ بنیاد رکھنے پر جھگڑے ہوئے، اٹھا پائی تک نوبت پہنچی۔ مقدمے درج ہوئے۔ کیونکہ کوئی بھی چاہے بہت ہی کمزور تھا۔ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی آدمی فریب یا دھوکہ اور جبر وظلم سے میرے مکان کو ہضم کر لے آپ کے علاقوں میں بیسیوں زمیندار آباد ہیں۔ کیا زمین کی حدود پر سینکڑوں مقدمے نہیں لڑے جا رہے۔ کیا ہمیشہ اسی پر لڑائی جھگڑے نہیں ہو رہے ہیں۔ مقابلہ میں بھی اپنا بھائی ہوتا ہے اور نقصان بھی صرف دنیا کا ہوتا ہے جھگڑا چھوڑ دینے میں ایمان کا نہ صرف یہ کہ نقصان نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات ایمان کا نور بڑھ جاتا ہے کہ باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا چھوڑ دیا گیا۔ لیکن اس وقت جو صورت حال درپیش ہے۔ یعنی ہمارے کمینہ پڑوسی ہندو نے ہمارے ملک کی سرحدوں پر جو حملہ کر دیا ہے۔ اس سے اپنے گھر اور اپنی زمین کے ساتھ مقابلہ کریں تو زمین اور آسمان کے درمیان یہ فرق ہے۔ اس سے بھی زیادہ فرق نمایاں ہے۔

پہلا فرق۔ ہم نے اپنا گھر یا اپنی زمین چند روپے دے کر خریدی ہوئی ہے۔ اس کے چلے جانے سے ہمارے چند روپوں کا نقصان ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ گھر جس کا نام ہم پاکستان رکھتے ہیں۔ یہ چند روپوں سے نہیں خریدا گیا۔ اس کی بہت بڑی قیمت ادا کی گئی ہے۔ ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک پورے نوے سال اس کے عوض کے لئے قربانیاں دی جاتی رہی ہیں۔ اور ۱۹۴۷ء میں بعض تاریخی کتابوں کے بیان کے مطابق دس لاکھ مسلمانوں کو قربانی دینی پڑی۔ پنجاب کے اس حصے میں جو بھارت کے حصہ میں آیا۔ ہزاروں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ دہلی میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا اور ساٹھ ہزار مسلمان عورتوں کی عصمتیں لوٹی گئیں۔ یہ گھر جس کا نام تم پاکستان رکھتے ہو، یہ اتنی بڑی قیمت دے کر خریدا گیا ہے۔ اگر آج اس کی سرحدیں مجروح ہوئیں تو لاکھوں شہداء کا خون رائیگاں چلا جائے گا اور ہزاروں عصمتیں بارگاہ الوہیت میں تمہاری شکایت کریں گی۔

دوسرا فرق۔ یہ ہے کہ اس صورت میں تمہارا گھر ذرا تنگ ہو جائے گا۔ تمہاری زمین دو چار مربعوں کا نقصان آ جائے گا۔ لیکن پاکستان کی جو زمین خدانہ کرے خدانہ کرے کفر کے قبضہ میں آ جائے گی۔ اس میں اسلامی آئین اور اسلامی قوانین کا وہ خواب ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا جس کی خاطر لاکھوں مسلمانوں کا خون گرا اور عصمتیں لٹی گئیں۔

دنیا اپنی فانی خواہشات کی خاطر اپنی سرحدوں کی حفاظت کر رہی ہے۔ آج ویٹ نام میں کیا ہو رہا ہے۔ لاکھوں جانیں اسی دنیائے فانی کی خاطر قربان ہوئیں۔ لیکن مسلمان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ مشکوٰۃ شریف باب الجہاد کا یہ واقعہ سنیئے جس سے آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا۔ کہ ایک شخص کا جنازہ لایا گیا سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ سیدنا عمر فاروقؓ کی طبیعت میں جلالیت ہے۔ وہ شریعت اسلام کی ادنیٰ سی مخالفت کو بھی برداشت نہیں کرتے ہیں جو کی نشاندہی خود سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی۔ امشوا بہ فی امر اللہ عمر۔ عمر اللہ تعالےٰ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ شدید اور سخت کرنے والے ہیں۔ انہوں نے آگے بڑھ کر عرض کیا حضرت آپ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ یہ اچھا آدمی نہیں تھا۔ محبوب دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو بتلاؤ کسی نے اس اللہ کے بندے کو کوئی نیکی کرتے دیکھا ہے یا نہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ حضرت میں نے دیکھا۔ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ، ایک رات مسلمانوں کی چوکیداری کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جنازہ پڑھا۔ پھر خود دست مبارک سے اس کی قبر میں مٹی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اصحابک یظن انک من اھل النار وانا اشھد انک من اھل الجنۃ۔ تیرے ساتھیوں کا گمان ہے کہ تو دوزخ میں جانے کے لائق ہے۔ لیکن میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو جنتی ہے۔

محترم دوستو! جب ہمارا ایمان یہ ہے کہ اللہ کا قرآن ابدی کتاب ہے۔ اس میں زمانہ گذر جائے سینکڑوں نہیں ہزاروں سال گذر جانے سے بھی کوئی تغیر وتبدل نہیں آ سکتا۔ حضور کا ارشاد ہے۔ لا یخلق من کثرۃ الرد یہ کتاب بار بار پڑھنے سے پرانی نہیں ہو سکتی اور جبکہ یہ عقیدہ ہے پختہ عقیدہ ہے اور ایمان کا جزو ہے۔ یہ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ آپ کے لئے قیامت تک کے لئے ہمارے لئے مشعل ہدایت ہیں اگرچہ ہم امن وسکون اور اطمینان کی حالت میں کوتاہی کر رہے ہیں اور قرآن وسنت کو اپنا راہنما بنانے کی جگہ ادھر بھٹک رہے ہیں۔ لیکن اب ایسی مصیبت عظمیٰ اور ایسی داہیہ کبریٰ میں اللہ پاک کی طرف رجوع کر لیں اور سرور

ہیں قرآن پاک کی دی ہوئی ہدایات پر عمل پیرا ہو جائیں جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آجائے گا اور وہ ہمارے گناہوں سے معاف فرما کر اپنی نصرت اور امداد نازل فرمائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حمایت ہمارے ساتھ ہو جائے گی، پھر نہ ہندو فوائد، کوئی کافر تمہارے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اللہ سے صلح کر لی ہے۔ اس رحمان و رحیم نے اپنے پیارے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے سب کچھ معاف کر دیا ہے۔ رانا سانگا کے ساتھ بابر کا مقابلہ ہوا سامان تھوڑا تھا، فوج زیادہ نہیں تھی۔ دشمن طاقتور تھا جب ہر طرف سے مایوسی ہوئی تو شہنشاہ بابر کو ایک ہی دروازہ کھلا ہوا نظر آیا اور وہ اس رحمان و رحیم کا دروازہ تھا، جو ہمیشہ کمزور کی حمایت کرتا ہے وکان حق علینا نصر المومنین۔ شہنشاہ بابر اپنے شاہی خیمہ میں آکر سربسجود ہو جاتا ہے۔ اس مالک الملک کے سامنے روتا ہے۔ یا اللہ اب جنگ نہیں اب جہاد ہے۔ اب ملک گیری کے لئے نہیں تیرے دین کی خاطر لڑنا چاہتا ہوں۔ اپنی شہرت اور ناموری کے لئے نہیں۔ کلمہ اسلام بلند کرنے کے لئے تلوار اٹھاتا ہوں۔ اب تیرا ہی آسرا ہے۔ تجھ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔ سر اٹھاتا ہے اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں شراب کی بوتلیں توڑ دیتا ہے۔ باہر نکل کر فوج میں اعلان کر دیتا ہے۔ اب جنگ نہیں جہاد ہے۔ جو صرف ناموری اور دنیا کے لالچ میں لڑتا ہے۔ اس کو اجازت ہے وہ چلا جائے جو صرف اللہ کے دین کی حمایت میں آگے بڑھتا ہے وہ آجائے۔ ہزاروں فوجی بھاگ جاتے ہیں۔ تھوڑی تعداد رہ جاتی ہے۔ لیکن جس کے قبضہ میں بابر کا دل ہے وہ اس کے دل کو مضبوط کر دیتا ہے۔ ایک ایمانی قوت سے بھرپور حملہ کر دیتا ہے اور دیکھتے دیکھتے رانا سانگا کی لاکھوں فوج کو شکست دے کر صدیوں تک، بابر کی اولاد تخت شاہی پر متمکن ہو جاتی ہے۔

قاضی صاحب نے فرمایا۔ حاصل یہ ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس وقت ہمارا فرض یہ ہے کہ:۔

(۱) دفاع اور حفاظت وطن کے سلسلے میں تمام خدمات مقامی اور مرکزی حکومت کے حوالہ کر دیں۔

(۲) یہ کہ آپس کے تمام سیاسی اختلافات کو بھلا دیں اور مسلمہ اسلامی فرقوں کے درمیان جو مذہبی اختلافات ہیں ان کو ہوا نہ دیں۔

آپ نے فرمایا۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر قرآن و سنت کے عین مطابق صحیح اسلامی آئین کا نفاذ کرتے ہوئے جہاد کا اعلان کرے اور فی الفور پورے ملک میں فواحش و منکرات کے تمام اڈوں کو بند کرنے کا آرڈر جاری کرے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح ہمارے شامل حال ہو کر دشمن کو ذلت اور شکست ہو۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے متحمدی سے ہمکنار ہو۔

المرسل

عزیز الرحمان ناظم دفتر اذکا چی

احمد حسین کمال

بدلتی ہوئی عالمی صورت حال پر ایک نظر

پاکستان انشاء اللہ قائم و دائم رہے گا اور اسے کوئی طاقت فنا نہیں کر سکے گی۔ لیکن اس آزمائش و مصیبت کے کٹھن مرحلہ پر ہم اہل پاکستان کے سامنے دنیا کی بڑی اور چھوٹی طاقتوں و ملکوں کا جو کردار سامنے آیا ہے وہ نہ صرف سبق آموز ہے بلکہ دوستوں اور دشمنوں میں تمیز کرنے اور اپنی آئندہ کی پالیسی متعین کرنے کا ایک ایسا پیمانہ مہیا کر دیتا ہے۔ جس کو کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیئے۔

ہماری ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ پاکستان اور چین دونوں ایسے ملک ہیں۔ جو قابل اعتماد دوستوں کی حیثیت میں ایشیا کو جارح طاقتوں کے بدعزائم سے محفوظ رکھنے کے لئے اہم ترین کردار ادا کر سکتے ہیں اور ہند و بھارت کے سامراجی مقاصد کو بروئے کار آنے سے روک سکتے ہیں

پاکستان کے ساتھ چین کی قابل اعتماد دوستی کا اظہار ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے موقعہ پر بھی ہوا اور موجودہ بھارتی جارحیت کے موقعہ پر بھی ہو رہا ہے۔

اس اظہار کو ایک واضح اور عملی شکل دینے کی ضرورت ہے۔ چین ایک اشتراکی نظام رکھنے والا ملک ہے اور پاکستان نے ابھی تک کسی نظام کو اختیار نہیں کیا ہے لیکن چونکہ وہ اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے اور یہاں کے مسلمان اسلامی نظام کے قیام کے طالب ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ جلد از جلد یہاں اسلام کا نظام نافذ کر کے اپنا ایک واضح راستہ متعین کر لیا جائے۔ اس کے بعد وہ اندیشے بالکل ختم ہو جائیں گے۔ جو پاکستان میں اشتراکیت کے فروغ و غلبہ کے بارے میں محسوس کئے جاتے رہتے ہیں نیز اس طرح پاکستان اور چین کے درمیان دوستی کی واضح حدیں بھی قائم ہو جائیں گی۔

چینی اور پاکستانی ہونے کے اعتبار سے دونوں قوموں اور ملکوں کے درمیان گہری دوستی اور تعاون قائم رہے گا جبکہ چین کی اشتراکیت سے اسلامی پاکستان کو کوئی سروکار نہ ہوگا، اور پاکستان کی اسلامیت اشتراکی چین کے لئے کوئی چیلنج نہیں بنے گی۔

لیکن اگر پاکستان میں اسلامی نظام صحیح معنی میں اور من کل الوجوہ قائم نہیں کیا جاتا تو پھر چین کی اشتراکیت اس خطہ پر ضرور اثر انداز ہوگی۔ اور اس کا اثر چین پاکستان دوستی پر بھی پڑے بغیر نہیں رہے گا۔

یہ بات ارباب اقتدار اور اصحاب فکر دونوں کی ہی توجہ کی مستحق ہے۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے موقعہ پر بھی مسلمان ملکوں نے اپنی بساط اور امکان کے مطابق پاکستان کی حمایت کی اور اس وقت بھی اپنے اپنے رنگ میں وہ حمایت کر رہے ہیں۔ تاہم مسلمان ملکوں کی مشکلات ایسی ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مغربی طاقتوں نے ہماری ہی طرح ان کو بھی دشمنوں اور گوناگوں مسائل کے خار زاروں میں الجھا رکھا ہے۔ اس لئے ان کی مجبوریاں بعض حالات میں ہم سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہیں۔ تاہم اسلامی اخوت کا جذبہ ہر مسلمان ملک میں پایا جاتا ہے اور ان کے ساتھ پاکستان کی وابستگی ہر حالت میں پاکستان کے مفاد میں ہی جاتی ہے۔ مگر بھارتی جارحیت اور روس کے نامناسب رویہ کے سلسلہ میں ہمیں مسلمان ملکوں کی مجبوریوں سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیئے اور جو مسلمان ملک جس حد تک اور جس دائرے میں بھی ہمارا ساتھ دیتا ہے وہ ہمارے لئے غنیمت ہے۔

امریکہ اور مغربی طاقتوں نے ۱۹۶۰ء کے بعد اشتراکیت کا براہ راست مقابلہ کرنے کے بجائے یہ پالیسی اختیار کی کہ اسے دو مستقل مخالف کیمپوں میں تقسیم کر دیا جائے (۱) اس میں کامیاب ہوئے اور اب اشتراکیت کا ایک کیمپ روسی ہے اور دوسرا چینی۔ ان دونوں کے درمیان مخاصمت اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ اقوام متحدہ میں چین کے مندوب نے اپنی تقریروں کا آغاز روس پر نکتہ چینیوں سے ہی کیا ہے۔

امریکہ اور مغربی طاقتوں کی یہ کوشش رہے گی۔ کہ ہر عالمی مسئلہ پر چین اور روس ایک دوسرے کے مدمقابل بنے رہیں۔ اور یہ طاقتیں یورپ و لاطینی امریکہ میں اشتراکی روس کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے چین کے طرز عمل کی ایک حد تک حوصلہ افزائی بھی کرتی رہیں گی۔

اس صورت حال میں روس کا سب سے بڑا ساتھی صرف بھارت ہی ہو سکتا ہے۔ جو چین کا مخالف اور رقیب ہے اور روس بھی بھارت کی حمایت ضروری سمجھے گا۔

چنانچہ صورت حال کے اس پیش منظر میں روس بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کی مخالفت اور بھارت کی حمایت کو اپنی پالیسی کا جزو اعظم بنائے رکھے گا۔ جیسا کہ اس وقت کی اس کی پالیسی سے ظاہر ہے۔

چنانچہ پاکستان اور چین کی دوستی ایک لازمی امر بن جاتی ہے۔ اس صورت حال میں امریکہ، برطانیہ، فرانس اور ان کے اتحادیوں کی پالیسیاں بظاہر غیر جانبدارانہ صورت اختیار کریں گی اور صرف اپنے مفادات کے تحفظ کو اساس بنائیں گی

بین الاقوامی سطح پر یہ صورت حال کب تک جاری رہتی ہے اس کا فی الحال کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن بہرحال امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی کوشش یہ رہے گی، کہ دونوں اشتراکی کیمپ علانیہ جنگ پر آجائیں اور ان کا یہ جنگ یورپ کے بجائے ایشیا اور بالخصوص جنوب ایشیا اور شمال ایشیا کا علاقہ ہو۔ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

مقالہ خصوصی

تمام علماء کرام اور ارکان جمعیۃ سے خطاب

کام کرنے کی ضرورت ہے

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ممبر قومی اسمبلی ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام)

جتنی حرکت اور بیداری آج کل دنیا میں پیدا ہوئی ہے اس سے قبل اتنی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ہر قوم اور ہر ملک آزادی اور اپنی شان باقی رکھنے کے لئے لڑنا اور جد وجہد کرتا ہے۔ تجارتی، معاشرتی، سیاسی اور جنگی سرگرمیاں انتہا کو پہنچ گئی ہیں۔ مادی ترقی عروج پر ہے۔ ہزاروں انسان ہسپتالوں میں لاکھوں انسانوں کی تباہی کا سامان کرتے ہیں۔ انسانی بیماریوں کو ختم کرنے کے وسائل پیدا کئے ہیں۔ چند قومیں بڑی کھلاتی اور اپنے کو بڑا کہتی ہیں۔ مسلم ممالک کی اقتصادی اور عمومی پوزیشن ان کے مقابلہ میں کمزور ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان بڑی غیر مسلم سلطنتوں کے اغراض و مقاصد آپس میں ٹکرا دیئے ہیں ان میں بڑا بننے اور دوسرے کو نیچا دکھانے بلکہ کمزور اقوام پر دوسرے کی بجائے اپنی ریاست و قیادت قائم کرنے کا شوق بلکہ مسابقت جاری ہے۔ اور یہی بات کمزور اقوام اور خاص کر مسلمان ممالک کے بچاؤ اور بقاء کی قدرتی اور غیبی سبب ہے۔

ان اقوام کے سامنے دنیا اور صرف دنیا ہے۔ مگر موت اور یوم حساب کا انکار کوئی معقول آدمی نہیں کر سکتا۔ سوائے ان لوگوں کے جن کے ہاں یہ منظم جہان انتہائی باقاعدہ کارخانہ اور ہزاروں سال سے بغیر ایک سیکنڈ کمی و بیشی کرنے کے پابندی سے چلنے والا خود بخود اتفاقی حادثے کے طور پر نمودار ہو گیا ہے۔ یہ لوگ نہ خدا کو مانیں، نہ خدا کی قدرتوں اور نہ اس کے پیغمبروں کو۔ ان سے بحث ہی نہیں۔ مذہب ماننے والوں میں سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بڑی عزت دی ہے۔ ان کے سینے حقیقت شناسی اور معرفت حقائق کے لئے کھول دیئے ہیں۔ ان کا ماضی بے مثال روحانی و مادی ظاہری اور باطنی کارناموں کا حامل ہے۔ اور وہ اپنی شاہراہوں پر چل کر مستقبل کے صلاح و فلاح اور فوز و کامرانی کی امید رکھ سکتے ہیں۔

بہرحال دنیا کی دوسری اقوام و ملل کے سامنے صرف دنیاوی اغراض و مقاصد ہیں۔ مگر مسلمانوں کے سامنے عالم آخرت کی دائمی زندگی بھی ہے۔ جس کو خوشگوار بنانے کے لئے انبیاء علیہم السلام اور خاص کر سید الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور ان کی ہدایات پر کاربند ہونا ضروری ہے۔

ان مسلمانوں کی جد وجہد کی منزل خدائے برتر کی رضا، اس کے اوامر و نواہی کی پابندی ہے۔ جس پر جبل کردہ فطرت کی جلائیاں حاصل کرتے ہیں اور دنیوی فلاح و کامیابی سے بھی چمکتا رہتے ہیں۔ ہمارے اسلاف کے کارنامے اور ماضی میں بے سروسامانی مسلمانوں کا جاہ و جلال اور سطوت و عظمت اس کی شاہد عدل ہیں۔

مسلمان کا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اور اس کا مقصد ہی اتباع احکام اور جد وجہد کو جاری رکھنا ہے۔ نتائج وہ اللہ کے حوالہ کرتا ہے۔

ان نازک اوقات میں جبکہ دنیا مسلسل عمل میں ہوئی ہے۔ چاہے وہ عمل حیوانی ہو یا انسانی چاہے وہ عمل دنیا کے لئے تباہ کن ہو یا باعث بقاء و ارتقاء، اس وقت مسلمانوں کا جمود و خمود اور صرف دوسروں کا تماشائی بنے رہنا یقیناً خودکشی کے مترادف ہوگا۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انگریز نے اپنے ڈیڑھ سو سال کے زمانہ اقتدار میں مسلمانوں کے نہ صرف جسم کو غلام بنایا، بلکہ اس نے آہستہ آہستہ ان کے معاشرہ احسان کو تہذیب کو غلام بنا کر ان کے خیالات و عقائد اور ذہنیت تک کو متاثر کر دیا۔

اس وقت خود اہل اسلام میں ایسے طبقات موجود ہیں۔ جو دین و علوم دین کو کوئی مقام نہیں دیتے۔ وہ زبان سے تو ایسا کہنے سے ڈرتے ہیں۔ مگر علماء اسلام کی مخالفت ان کے دلی رجحانات اور مسموم فطرتوں کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔

وہ بظاہر اسلام اسلام کرتے ہیں۔ مگر اس طرح وہ اسلام کے نام کو اپنے اغراض میں کامیابی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ وہ اسلام کے مفہوم کو صحابہ کرام اور بزرگان دین کی طرح کا اسلام نہیں سمجھتے۔ انہوں نے اسلام کا اپنا خاص معنی اختیار کیا ہے۔ جس کی رو سے وہ کچھ بھی کہیں۔ کچھ بھی کریں کوئی عقیدہ بھی رکھیں وہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتے۔

بہرحال ان حالات میں اہل علم اور دیندار مسلمانوں کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اور زیادہ اسلام کے سمجھانے اسلام کی اشاعت اسلامی اقدار کی حفاظت اور اسلامی آئین کے نفاذ کی جد وجہد شروع کر دیں۔ مسلمانوں کی فطرت ہے کہ وہ دبنے سے نہیں دبتے۔ ڈرانے سے نہیں ڈرتے اور زور غلانے سے اسلام کو نہیں چھوڑ سکتے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

میں تمام علماء کرام اور خاص کر ارکان جمعیۃ علماء اسلام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ پوری شدت سے اسلام کی خدمت کریں اور آپس میں معمولی باتوں پر الجھنے کی بجائے باطل کے مقابلے میں آہنی دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں۔ جابجا جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کریں مرکز کو مضبوط کریں۔ ڈسپلن اور نظم و ضبط کو قائم رکھیں۔ نرمی سے اہل اسلام کو ساتھ ملائیں اور اسلام و آئین اسلام جیسے بلند و بالا مقصد کے لئے جس قربانی اور جہاد کی ضرورت ہے اس سے ذرا بھی دریغ نہ کریں۔ اس وقت تک وفاع اور جہادی مساعی میں جو قدم بھی اٹھے وہ بھی اسی اعلاء کلمۃ اللہ میں درج ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و عافیت اور دین حق عطا فرمائے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ نوجوان علماء کرام نے سامنے آکر خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے بزرگوں اور دوسرے علماء کرام کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

قاضی عبداللطیف صاحب کراچی کو صدمہ

۱۸ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ کو حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کی اہلیہ محترمہ دار فرحانی ماہ کی علالت راہی ملک بقا ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت پابند صوم و صلوٰۃ آخری رات بھی نماز اور تراویح ادا کیں اور نہایت نیک اخلاق تھیں۔ ایک معصوم بچی اور چار سالہ بچہ عزیز علاؤ الدین سلمہ اپنے پیچھے چھوڑ گئیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بال بال مغفرت فرمائیں۔ بچوں کو صبر اور اطمینان قلب عطا فرمائیں اور حضرت قاضی صاحب کے اس صدمہ عظیم پر اجر و استقامت عطا فرمائیں۔ ناظرین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خمزہ عزیز الرحمٰن از کراچی

مدرسہ عربیہ اشرف المدارس اورنگ آباد میں بیرونی طلباء کا داخلہ

مدرسہ ہذا میں موقوف علیہ دورہ حدیث شریف اور قرآن پاک حفظ و ناظرہ و تجوید اور السنہ شرقیہ کے اسفنات کی تعلیم کا بہترین انتظام ہے۔ قابل اساتذہ موجود ہیں۔ بیرونی طلباء کے خورد و نوش اور رہائش کا انتظام ہے۔ خواہشمند طلباء ۲۰ شوال تک داخلہ کے لئے تشریف لائیں۔

(محمد اشرف مہتمم مدرسہ)

ستان کے بارہ کروڑ مجاہدو تمہیں اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہے

تمہارے دل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہیں

دشمن نے ایک بار پھر ہماری غیرت کو للکارا ہے اور ہم اس پر پہلے سے زیادہ کاری ضرب لگائیں گے

صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں کا قوم کے نام خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے عزیز ہموطنو! السلام علیکم۔ ہمارے دشمن نے ایک بار پھر ہمیں للکارا ہے۔ بھارت کی مسلح افواج نے کئی محاذوں پر پاکستان پر بھرپور حملہ کر دیا ہے۔ پاکستان سے بھارت کی نفرت اور دشمنی دنیا میں مشہور ہے۔ بھارت کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ پاکستان کو کمزور کر کے تباہ کر دیا جائے۔ بھارت کی تازہ ترین اور سنگین جارحیت ہمارے خلاف سب سے بڑا اور آخری وار ہے۔ ہم نے بہت برداشت کیا، لیکن اب وہ گھڑی آن پہنچی ہے کہ ہم دشمن کا منہ توڑ جواب دیں۔

پاکستان کے بارہ کروڑ مجاہدو تمہیں اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہے، تمہارے دل رسول کریمؐ کی محبت سے سرشار ہیں۔ دشمن نے ایک بار پھر ہماری غیرت کو للکارا ہے۔ اپنی بقا و ناموس کے لئے یک جان ہو کر اٹھو اور دشمن کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔ تم حق و انصاف پر ہو۔ اپنے ایمانی جوش اور محکم یقین کے ساتھ دشمن پر قہر خداوندی بن کر ٹوٹ پڑو اور دشمن کو بتا دو کہ ہر پاکستانی اپنے وطن عزیز کی حفاظت کے لئے سربکف ہے۔ ہماری افواج کے جانباز اور سرفروش جوانوں نے بے مثال بہادری اور جرأت سے دشمن کی پیشقدمی روک دی ہے۔ وہ دشمن کی کثیر تعداد سے نادر ہو کر اسلام کے مثالی غازیوں کی مانند ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جنگ میں فتح محض ساز و سامان، تعداد کی کثرت پر نہیں بلکہ ایمانی قوت، اعلیٰ مقاصد اور نصرت خداوندی پر ہوتا ہے۔ ہماری افواج پختہ عزم کر چکی ہیں کہ وہ حملہ آور کو نہ صرف اپنی سرزمین سے مار بھگائیں گی بلکہ پیچھا کر کے دشمن کو اس کے علاقہ میں تہس نہس کر دیں گی، انشاء اللہ! ہمارے شیر دل جوانوں نے ۱۹۶۵ء میں بھارتی حملہ آوروں پر حملہ کر کے ان کے پرخچے اڑا چکے ہیں اور اس دفعہ انشاء اللہ ہم دشمن پر پہلے سے بھی زیادہ کاری ضرب لگائیں گے۔ ہم ایک مکار اور سفاک دشمن سے برسرِ جنگ ہیں۔ ہم ہر قربانی اور ہر قیمت پر وطن کا دفاع کریں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ ہمیں اپنی آزادی، وطن کی سالمیت کی اس جنگ میں ہمیں اپنے دوستوں اور قوموں کی پوری مدد اور ہمدردی حاصل ہو گی جو امن و انصاف کے حامی ہیں۔ وہ بلاشبہ بھارتی جارحیت کی پرزور مذمت کریں گے اور امن و انصاف کی حمایت کریں گے۔

میرے عزیز ہم وطنو!

میرے بری، بحری اور فضائی افواج کے پیارے مجاہدو!

آزمائش کی ایسی گھڑی ہی میں قومیں اپنے مقدر کا ستارہ بن کر چمکتی ہیں اور جوش ایمانی سے اپنی تمام مشکلات پر قابو پا کر منزل کو پا لیتی ہیں آپ بالکل پرسکون رہیں اور ہم میں سے ہر ایک کو ملک کے دفاع کے لئے کام کرنا ہے۔ قومی اتحاد برقرار رکھئے اور اللہ کا وعدہ برقرار رکھئے کہ اگر ہم ثابت قدم رہے تو اللہ تعالیٰ یقینی فتح ہمیں عطا کرے گا۔

آگے بڑھو، دشمن پر اللہ اکبر کی کاری ضرب لگاؤ۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

پاکستان پائندہ باد!

نبی کریم ﷺ

عہدِ اوّل

اسلام کی یہ بے اندازہ ترقی اور سرعت کے ساتھ زمین و آسمان کے درمیان ہر خطۂ آبادی میں پھیل جانے سے غیر مسلم کو جس قدر زبردست رشک و حسد ہوا ہے، وہ آج ان کے اعتراضات کی تفصیل سے بآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جہاں اور بہت سے اس مذہب ربانی اور مسلک الٰہی پر اعتراضات کی بارش کی گئی ہے، وہاں یہ اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے کہ اسلام کی ترقی اور علوئے مرتبت اور اس قدر جلد بڑھوتری کا باعث تلوار ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اسلام کے اصول عدل و مساوات جو اس کی نمایاں خصوصیات سے بیان کئے جاتے ہیں مجروح ہوں اور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ساتھ آپ کے وہ تمام خادم اور فدائی جن کے اخلاص مخلصانہ جذبات و کاوشات اور بے لوث مساعی جمیلہ و اخلاص حسنہ سے بہت جلد غیر مسلموں کے قلوب مسخر ہو کے جبین نیاز اس کے آگے جھکانے پر مجبور ہوئے، ناکارہ اور بالکل بے اثر ثابت ہوں اور صاف یہ الزام عائد ہو جائے کہ مسلمانوں کے پیشوا اور اسلام کے اکابر و عمائد بڑے ظالم جفاکار اور سفاک تھے۔

حالانکہ یہ ہر وقوف اگر ذرا سا بھی اپنے حافظہ پر زور دیتے اور تاریخ اسلام کے ابتدائی صفحات کو تحریری حیثیت سے بھی مطالعہ کی زحمت برداشت کر لیتے، تو دیباچہ ہی میں نہایت جلی حرفوں میں یہ لکھا ہوا انہیں نظر آ جاتا کہ اس وقت جبکہ مسلمانوں کا بانی آپنے منصب نبوت پر فائز ہونے کے فوراً بعد حرا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر کہ تبلیغ رسالت کا فریضہ انجام دینے کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کے ہاتھ خالی تھے۔ نہ تلوار اس کے ساتھ تھی اور نہ تیر و کمان سے اس کا کاندھا گرانبار تھا۔ اس وقت وہ بالکل تنہا تھا نہ کوئی یار تھا اور نہ کوئی غمگسار۔ چنانچہ ختم وعظ کے بعد پہاڑی سے اترتے ہی بلکہ وعظ کے درمیان ہی سے بدکھان ازلی کی زبانیں موسلا دھار بارش کی طرح گالیاں سنانے کے لئے پہاڑی پر گونجنے لگیں۔ ہم سوں نرے ہیں اس وقت کس کی تلوار کی مجال تھی جس نے ان ابن الوقت فرعونوں کے خلیش و غضب کو روکا تھا۔

پھر جب بلالؓ اسلام لائے یا ابوبکر صدیقؓ مسلمان ہوئے یا خدیجۃ الکبریٰ ایمان لائیں تو انہیں کس تلوار کی چمک نے اپنا غلام بنایا اور صف خدام میں اپنا نام لکھنے پر مجبور کیا تھا۔

عمار یاسرؓ اور ان کی والدہؓ کا اسلام، عمر بن خطابؓ کا اسلام علی مرتضیٰؓ کا اسلام۔ عثمان ذوالنورینؓ کا اسلام سعد بن ابی وقاصؓ کا اسلام، زید بن حارثہؓ کا اسلام عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا اسلام، نجیب، کا اسلام، نجاشی بادشاہ حبش کا اسلام غرض تیرہ برس تک بچھوے زمانہ جہنم کی جماعت کو کس جرار کرار فوج کی تلواروں نے خط غلامی لکھنے پر مجبور کیا تھا۔ ان حقائق کا پردہ چاک ہونے کے بعد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام نے جو کچھ بھی عزت و برتری حاصل کی اور جس قدر غیر مسلم اقوام کے ملکوں میں پہنچ کر اسے ہر دلعزیزی عروج و اقبال نصیب ہوا، وہ محض اس کی سچی اور پاک و پاکیزہ تعلیمات جس کو غیر فانی برکات و غیر مرئی تکیفات کا نتیجہ تھا۔ ورنہ آغاز کار سے لے کر اب تک غیر مسلموں نے مسلمانوں کے مٹانے، ان کو ذلیل و خوار کرنے اور حرج حج کی اذیت و مصیبت پہنچانے میں کیا دقیقہ اٹھا رکھا ہے۔ جلتی ہوئی ریگ پر نہیں لٹایا گیا کہ وزنی وزنی پتھروں کے نیچے دبا دبا کے مسل مسل کر کے مارا نہیں گیا۔ قید و بند کی سزا نہیں اٹھانا پڑی ہے۔ تلوار اور نیزوں سے گھائل کر کے پھانسی اور سولی پر نہیں لٹکایا گیا۔ ان غریبوں کے سینہ نکال نکال کر چھائے گئے ہیں۔ مہیب بلا کے بے آب و دانہ شہادت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔ نہ معلوم کتنے ایسے ہیں پہاڑوں اور دیواروں میں زندہ چن کر ان کی شمع حیات گل کر دی گئی ہے۔ اب اس پر بھی کوئی یہ کہتا رہے کہ نہیں اسلام بزور شمشیر پھیلا تو یہ اس کی سراسر دھاندلی اور ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔

سید المجاہدین امام العساکر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک حالات زندگی ملاحظہ فرمائیے تو آپ کو پورے ۶۳ سالہ دور حیات میں ابتدائی چالیس سال تک تو ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے حضورؐ سارے مکہ کے لوگوں کے ہر دلعزیز سردار اور نہایت محبوب رئیس آقا کی حیثیت سے بھی بہت بلند مرتبہ پر فائز نظر آتے ہیں لیکن جونہی آپ بحکم حضرت رب جلیل نبوت کے منصب شریف کے لئے نامزد ہوتے ہیں تو وہ ساری چالیس سالہ خوش اعتقادی اور حسن سلوک و مراعات کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ اور دنیا کا کوئی ظلم و ستم جور و تعدی سزا و آزار جفا اٹھا نہیں رہے۔ جس سے حضورؐ اور حضورؐ کے اصحاب عاصفہ اور مخلص عقیدت گزیدان بے ریا کو دوچار نہیں ہونا پڑا۔

یہ مظلومانہ اور نہایت بیکس زندگی تیرہ سال تک برداشت کی جاتی ہے۔ اور جب پانی بالکل سر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور حلقۂ اصحاب کفار مکہ کے ظلم و ستم کی بے پناہیوں سے چیخ اٹھتا ہے تو مالک عرش و کرسی مکہ سے باہر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیتا ہے بس یہ ہجرت کا آغاز اور مسلمانوں کی فراخی و راحت کی فرخندہ فال زندگی کی خشت اولیں خیال کی جاتی ہے۔ یہیں پہنچ کر دوسرے سال مسلمانوں کو جہاد کی اجازت ملی اور حکم ہوا کہ جن لوگوں نے تم پر ظلم کر کے تمہارے گھروں سے نکال دیا ہے اپنا بدلہ لے سکتے ہیں۔ یہیں سے آپنے وہ سب کچھ کیا ہے۔ جس کو آج ہماری اور تمہاری مرعوب آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔

ہجرت کے بعد حضورؐ تقریباً دس برس دنیا میں اور رہے۔ اتنے قلیل وقفہ میں صرف نو ایسے غزوہ فرمائے جن میں دست بدست فریقین کی جنگ کرنا پڑی ہے اور کفر و اسلام کا کھلا کھلا مظاہرہ دیکھنے میں آیا ہے اور پندرہ غزوہ ایسے واقع ہوئے۔ جن میں لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔ کبھی صلح ہو گئی۔ کبھی فریق مخالف کنائی کاٹ گیا اور کبھی غلط مخبری پر مسلمانوں کو اپنے مرکز سے نکلنا پڑا ہے اور پچاس کے قریب سرایا کی تفصیل بیان کی جاتی ہے جس میں اکثر جگہ حیثیت سے مسلمانوں کو اپنی فریادیانہ پوزیشن کر کے فتح و ظفر حاصل ہوئی ہے۔

مغازی ان جنگوں کو کہتے ہیں جن میں بہ نفس نفیس خود آنحضرتؐ اپنے اصحاب کے ساتھ میدان میں تشریف لے گئے ہیں اور سرایا ان جنگوں کو کہتے ہیں۔ جن میں حضورؐ خود تشریف نہیں لے گئے۔ بلکہ اپنا نائب کسی صحابی کو بنا کر بھیج دیا۔

مغازی کے نام علی الترتیب البیان یہ ہیں:-

(۱) بدر کبریٰ (۲) احد (۳) بنو النضیر (۴) خندق (۵) بنو قریظہ (۶) خیبر (۷) فتح مکہ (۸) حنین (۹) طائف (۱۰) تبوک (۱۱) عشیرہ (۱۲) بواسر (۱۳) بنو قینقاع۔ (۱۴) سویق (۱۵) فرقرہ (۱۶) غطفان (۱۷) حمراء الاسد (۱۸) بدر صغریٰ (۱۹) ذات الرقاع (۲۰) دومۃ الجندل (۲۱) بنو لحیان (۲۲) خابہ (۲۳) فتح خندق (۲۴) بعد کی انتری (۲۵) تبوک۔

سریا کے عنوانات

(۱) سریہ حضرت حمزہؓ (۲) سریہ عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلبؓ (۳) سریہ سعد بن ابی وقاصؓ (۴) سریہ عبداللہ بن جحشؓ (۵) سریہ عمرو بن عدی (۶) سریہ قردہ (۷) سریہ محمد مسلمہ (۸) سریہ بیر معونہ (۹) سریہ رجیع (۱۰) سریہ ابوبکر (۱۱) ابوالعصیر (۱۲) سریہ موتہ (۱۳) سریہ ابوعبیدہ (۱۴) سریہ ابوقتادہ (۱۵) سریہ خالد بن ولیدؓ (دوبارہ) (دوبارہ) (۱۸) سریہ ابوعامر (۱۹) سریہ ذات اطلح بن عمر (۲۰) سریہ علی (۲۱) سریہ عیینہ بن حصین (۲۲) سریہ خالد بن ولید (سہ بارہ) (۲۳) قطبیہ بن عامر (۲۴) سریہ ضحاک بن سفیان (۲۵) سریہ علقمہ (۲۶) سریہ علی (دوبارہ) (۲۷) سریہ خالد بن ولید (چوتھی مرتبہ) (۲۸) سریہ عبداللہ بن عتیک (۲۹) سریہ عبداللہ الخزوی (۳۰) سریہ عبداللہ (۳۱) سریہ محمد بن مسلمہ (۳۲) سریہ محمد مسلم (۳۳) سریہ عکاشہ بن محصن (۳۴) سریہ ابوعبیدہ (۳۵) سریہ زید بن حارثہ (۳۶) سریہ عبدالرحمٰن بن عوف (۳۷) سریہ علی المرتضیٰ (۳۸) سریہ زید بن حارثہ جذام کی طرف (۳۹) سریہ زید بن حارثہ موضع حسمی پر (۴۱) سریہ زید بن حارثہ وادی القریٰ پر دوبارہ (۴۲) سریہ محمد بن مسلمہ

...ڑائیاں

...یانہ زندگی

نجد پر (۴۳) سریہ یسار (۴۴) سریہ کریز بن جابر (۴۵) سریہ زید بن حارثہ موضع عیص پر (۴۶) سریہ عبداللہ بن رواحہ (۴۷) سریہ عمر بن امیہ (۴۸) سریہ ابوبکر صدیق (۴۹) سریہ بشیر بن سعید (۵۰) غالب بن عبداللہ دوبارہ (۵۱) سریہ غالب بن عبداللہ سہ بارہ (۵۲) سریہ غالب بن عبداللہ سہ بارہ (۵۳) سریہ ذات السلاسل (۵۴) سریہ عمرو بن عاص۔

ان پندرہ غزووں اور ۵۴ سریوں میں دو ہزار سے زائد مسلمانوں نے بڑی بہرحمی اور یکسی کے ساتھ شربت شہادت نوش فرمایا اور پانچ ہزار سے زائد مجروح ہوئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ کو چھوڑ کر اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ کیا ان دلچسپ اعداد و شمار کو سن کر بھی دشمنان دین یہ کہتے رہیں گے کہ اسلام بزور تیغ پھیلا ہے؟ کوئی ہمیں بتائے کہ مکہ کی تیرہ برس والی زندگی کس مظلومیت کی تھی اور اس میں کتنے لوگ بزور شمشیر مسلمان ہوئے اور پھر مکہ کے بعد مدینہ میں کتنے لوگ جبر و تشدد کے ساتھ صف اسلام میں داخل ہوئے۔ اگر فطرت کی طرف سے فہم ثاقب اور طبع سلیم حاصل ہو گی۔ تو مجبوراً یہی کہنا پڑیگا کہ اسلام نے اپنے اس تیئیس سالہ دور حیات میں محض اپنی پاکیزہ تعلیمات اور خدائے بزرگ و برتر کی لطف و عنایت کے بھروسہ پر ترقی و عروج حاصل کیا ہے اور جب اس مختصر سے دور میں اس حقیقت کا اعتراف کیا جا چکا تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد خلفائے راشدین کے ازمنۂ مبارک پر اس قسم کے لغو اور خلاف واقع الزامات عائد کر کے ان کی ذات گرامی کو مورد طعن و ملامت بنایا جاتا رہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاں جہاں اور جس جس ملک میں حضورؐ نے اپنے فرامین و دعوت نامے ارسال فرمائے تھے۔ ان کو بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ اور آسان ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دعوت اسلام دیا کرتے اس کے بعد اسلام نہ قبول کرنے کی صورت میں جزیہ اور ٹیکس ادا کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اور جب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی قبول نہیں ہوتی تھی۔ تو سب سے آخر میں جنگ کا چیلنج دیا جاتا تھا۔ یہ ہمیں تسلیم ہے کہ مسلمان کو تلوار کے ساتھ فطرتی تعلق ہے اور ہمیشہ اس کی زندگی تلواروں کے سایہ میں بسر ہوتی رہی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں نے اپنا مذہب و مسلک تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ چونکہ دنیا کی فضا کفر و شرک کی تلوثیات سے بیحد آلودہ و مکدر ہو چکی تھی لوگوں کی طبائع میں سخت گیر اور بولہبی کے جذبات سخت کے ساتھ موجزن تھے۔ خصوصاً عربوں کا فطری غرہ ساد یک طرفہ جہالت بغیر اس کے کبھی مٹ نہیں سکتی تھی جب تک ان پر کسی مادی طاقت کی ہمہ گیری کے ساتھ زجر و توبیخ نہ کی جائے۔ چنانچہ مسلمان ہمیشہ اپنے سے زیادہ طاقت والی فوج اپنے سے زیادہ بہادری میں مشہور افراد اپنے سے زیادہ سلاح و انتظام کے لحاظ سے سجی ہوئی اقوام سے لڑے ہیں نہ کبھی ان کی فقیرانہ اور بے سروسامان زندگیاں اس اعلاء کلمۃ الحق کی تبلیغ سے روک سکیں۔ اور نہ چمکتے چمچماتے نیزوں اور بجلی سی کوند جانے والی تلواروں کی باڑھیں ان کے مستقل قدموں کو جنبش میں لا سکیں۔

صحابۂ کرام کی جماعت میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے بدن پر کافروں کے واروں کے نشان اور ان کی چیرہ دستیوں کے جراحت یا اثرات نہ موجود ہوں، اب ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اقلیت اگر اکثریت پر غالب آجائے اور باوجود بے سروسامان ہونے کے ہزاروں پر بھاری ہو جائے تو اسے کیا کہا جائے؟ اگر اسی کا نام زور شمشیر تو پھر ہم اس فہم ثاقب کی داد دیتے ہیں۔

ترجمانِ اسلام
کے ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

جب سے کاغذ کی قلت پیدا ہونے کی وجہ سے کاغذ کا کوٹہ مقرر ہوا ہے۔ اس وقت سے ترجمان اسلام کے اخراجات میں بھی اضافہ ہو گیا ہے اور ترجمان اسلام کے بعض ایجنٹ حضرات بلوں کی ادائیگی بروقت نہیں کرتے اور بعض ایسے ہیں جو سرے سے ادا ہی نہیں کرتے۔ رقم روکنا، ترجمان اسلام پر بوجھ ڈالنا اور اس کو مالی مشکلات میں مبتلا کرنا ہے۔ ایسے تمام ایجنٹ حضرات سے گذارش ہے کہ وہ ترجمان اسلام کے حال پر رحم فرمائیں اور ترجمان اسلام کے بلوں کی بروقت ادائیگی فرمائیں۔

(ادارہ)

ترجمانِ اسلام کی رقم
ملتان نہ بھیجئے

بعض ایجنٹ اور خریدار اب بھی ملتان دفتر مرکزیہ کے پتہ پر رقم بھیج رہے ہیں۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ رقم لاہور دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل کے پتہ پر ہی ارسال کریں۔ اور کوپن پر اپنا ایجنسی یا خریداری نمبر یا مکمل پتہ ضرور تحریر کریں۔ (ادارہ)

ہمیں اپنے بہادر اور جیالے فوجیوں پر فخر ہے
دشمن کو عبرت ناک شکست ہو گی انشاء اللہ

(حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ)

بھارت نے پہلے تو مشرقی پاکستان پر حملہ کیا اور دنیا کو یہ تاثر دیتا رہا کہ وہاں ہماری فوجیں نہیں بلکہ تمکتی باہنی لڑ رہی ہے لیکن اب اس نے مغربی پاکستان پر حملہ کر کے کھلم کھلا جارحیت کا ارتکاب کیا ہے۔ اب یہ بات دنیا پر آشکارا ہو چکی ہے کہ حملہ آور کون ہے۔ ہندوستان کے بزدل بنیوں نے ۱۹۶۵ء کی طرح پاکستان کی سرحدوں پر حملہ کر کے ایک بار پھر ہماری غیرت ایمانی کو چیلنج کیا ہے، لیکن اس دفعہ اس کو عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑیگا انشاء اللہ، کیونکہ ہمیں اپنے بہادر، جانباز اور جیالے فوجیوں پر فخر ہے۔ اس وقت جہاں ہمارے بہادر فوجی وطن کی حفاظت کے لئے دشمن کی سرحدوں پر برسرپیکار ہیں۔ وہاں ہمارے ملک کے عوام پر بھی وطن عزیز کی حفاظت کے سلسلہ میں بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ شہری دفاع کے لئے خود کو پیش کریں اور شہری دفاع کی تنظیمیں ہوڈیوٹی سپرد کریں اس کو باحسن وجوہ انجام دیں اور یہ کہ صدر پاکستان جناب آغا محمد یحییٰ خان صاحب کے دفاعی فنڈ میں دل کھول کر عطیات دیں نیز پنجوقتہ نمازوں میں وطن عزیز کی فتح اور دشمن کی شکست کے لئے خصوصیت سے دعائیں کی جائیں۔ اس وقت ملکی دفاع کے لئے ہمارا ہر قدم اٹھنے گا وہ جہاد میں شامل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے پانچ ہزار جید اور مستند علماء وطن عزیز کی مقدس سرزمین کی حفاظت و دفاع کے لئے جہاد کا شرعی فتویٰ صادر کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے بہادر فوجیوں کو فتح و کامرانی سے نوازے اور دشمن

بھارت کے نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے بعد یہ بات ساری دنیا پر

واضح ہو گئی ہے کہ پاکستان کے خلاف بھارت کی سازش اور جارحیت

ایک مکمل منصوبے کے تحت ہے

وزیرستان کے بیس لاکھ مسلح مجاہدین بھارتی جارحیت کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قلع قمع کرنے کیلئے تیار ہیں

مولانا مفتی محمود صاحب

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری اور قومی اسمبلی کے ممبر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ریڈیو اور پریس کے نام جاری کردہ ایک بیان میں کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے نام نہاد بنگلہ دیش کے تسلیم کرنے کے اعلان کے بعد یہ بات ساری دنیا پر واضح ہو گئی ہے کہ پاکستان کے خلاف بھارت کی سازش اور جارحیت ایک مکمل منصوبے کے تحت ہے۔ بنگلہ دیش کا نہ کوئی وجود ہے اور نہ اس کا قانونی اور بین الاقوامی جواز ہے۔ پاکستانی حکومت نے بھارت سے سفارتی تعلقات منقطع کر کے بہترین قدم اٹھایا ہے۔

اصل میں وہ ایک مدت سے پاکستان کو ختم کرنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی درپردہ تیاریاں کر رہا تھا۔ سلامتی کونسل میں روس کا ویٹو استعمال کرنا بھی یہ واضح کر دیتا ہے کہ پاکستان کے خلاف بھارت کی سازش میں روس بھی شامل ہے۔ امید ہے کہ اب ساری دنیا اس سٹنٹ کو سمجھ جائیگی۔ پاکستان کے عوام بھارت کی مکاری اور روس کی پاکستان دشمنی کا آخر دم تک مقابلہ کریں گے۔ اس مہم کے سلسلے میں بھارت اور روس دونوں ہی قابل مذمت ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ایک رکن یہ عہد اور عزم کر چکا ہے کہ وہ اپنے وطن کی سالمیت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیگا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ میں اعلان کرتا ہوں کہ وزیرستان کے بیس لاکھ سے زیادہ قبائلی مجاہد (مسلحہ) بھارت کی مذموم جارحیت کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کرنے کے واسطے کفن بردوش تیار ہیں۔ اور وہ انشاء اللہ بھارت کے آخری کونے تک اسلام کا پرچم بلند کریں گے۔

محاذ جنگ کی خبریں

میدانی محاذ ——— ۶ دسمبر

ہمارے جانباز اور بہادر فوجیوں نے چھب اور حسینی والا سیکٹر میں متعدد چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں پر دریائے ستلج کے ہیڈ ورکس اور بعض نئی چوکیوں پر پاکستان کا قبضہ ہے۔ ہماری فوجوں نے مزید پیشقدمی کی ہے۔ ۳۶ فوجی بھی گرفتار کر لئے گئے۔ پاکستان کی بہادر افواج موضع واں تک کے علاقے پر قابض ہیں۔ فاضلکا سیکٹر میں بھی موضع پکا کے شمال میں بھارت کا حملہ پسپا کر دیا گیا ہے۔ اس علاقے پر ہمارا قبضہ ہے۔ سیالکوٹ کے محاذ پر ظفروال میں تین سے فائر تک کر کے دشمن کے وہ طیارے گرائے گئے پائلٹ کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ اسی طرح شکرگڑھ، اوڑی پونچھ سیکٹروں میں دشمن کے حملے کو پسپا کر دیا گیا ہے اور دریائے توی عبور کر لیا گیا ہے۔ البتہ کھوکھراپار گدرا سیکٹر کے ریتلے علاقے میں دشمن کو کچھ غلبہ ہے۔ یہاں دشمن نے ایک ڈویژن فوج سے دو طرفہ حملہ کیا ہے۔

مشرقی پاکستان کے محاذ کے متعلق صوبائی گورنر کے سینیر ایڈوائزر میجر جنرل راؤ فرمان علی نے کہا ہے کہ بعض چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں کو چھوڑ کر پورے مشرقی پاکستان کا تمام علاقہ ہمارے قبضہ میں ہے

فضائی محاذ

پاکستان کی بہادر فضائیہ نے بھی آج بڑا بھرپور حملے جاری رکھے۔ اس وقت بھارت کے جو طیارے تباہ کئے گئے۔ ان کی تعداد بچاسی تک پہنچ گئی ہے۔

اور دو میزائل کے اڈے بھی تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ دو سو ٹن وزنی روسی میزائل بوٹ بھی غرق کر دی گئی ہے۔

بقیہ ——— حالیہ صورت حال پر ایک نظر

حال میں رونما ہونے والے اس علاقہ کے واقعات اسی منصوبہ بندی کی نشان دہی کرتے ہیں اور مستقبل کے ان خدشات و امکانات کے درمیان ہی پاکستان کو حال و مستقبل کی اپنی پالیسیاں تشکیل دینی ہوں گی۔ (کمال) ۱۰ نومبر ۱۹۷۱ء

صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم کا خط مولانا ضیاء القاسمی کے نام

مکرمی و محترمی محمد ضیاء القاسمی صاحب! السلام علیکم

والدہ ام کی وفات حسرت آیات پر آپ کا گراں قدر تعزیت نامہ موصول ہوا۔ آپ نے ان لمحات میں میرے اور دیگر افراد کنبہ کے لئے جن ہمدردانہ احساسات اور نیک جذبات کا اظہار فرمایا ہے وہ میرے لئے حوصلہ افزا ہیں اور ان کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

والسلام ——— نیاز مند محمد عبدالقیوم

میدانِ جہاد

بھارت کا پاکستان پر بزدلانہ حملہ

میدانی محاذ

۳ر دسمبر ۱۹۷۱ء

آج بھارت نے مشرقی پاکستان کے بعد مغربی پاکستان پر بھی بھرپور حملہ کر دیا ہے دوپہر ۱۲ بجے اس کی فوجیں مغربی پاکستان کی مختلف سرحدوں پر آگے بڑھیں۔ ہماری سرحدی رینجرز نے ان کو چیلنج کیا تو انہوں نے توپ خانہ اور چھوٹے ہتھیاروں سے حملہ کر دیا بعد ازاں بھارتی توپخانہ اور فضائیہ نے بھی حصہ لیا۔

● — سرکاری ترجمان کے مطابق بھارتی حملہ کے ساتھ ہی پاکستان کی بہادر افواج پر بھارتی سرحدیں عبور کرنے کی پابندی ختم کر دی گئی۔

● — بری، ہوائی اور بحری افواج کے کمانڈر انچیف نے دشمن پر کاری ضرب لگانے کا حکم دے دیا۔

● — بھارت کے حملہ کے ساتھ ہی ہمارے بہادروں نے دشمن پر پے در پے اور بارڈ توڑ حملے کر کے اسے اس کی اپنی ہی سرحد میں پیچھے دھکیل دیا۔

● — اردن کے شاہ حسین نے اپنے پیغام میں پاکستان کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا

۴ر دسمبر

● — صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں نے آج ۱۲ بجے قوم سے ولولہ انگیز خطاب کیا اور دشمن پر ٹوٹ پڑنے کا حکم دے دیا۔

● — آج ہماری بہادر افواج دشمن کے مقابلہ میں بے جگری اور بہادری سے لڑیں اور بھارتی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا اور پیشقدمی کر کے دشمن کے تین گاؤں کشمیر میں شہر دیوا، سیالکوٹ سیکٹر میں شہر دھرم، فاضلکا سیکٹر میں پکا گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ حسینی والا کے علاقہ میں قصر ہند میموریل پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ ہماری فوجوں کی پیشقدمی جاری رہی۔

● — برصغیر میں جنگ کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے امریکہ کی درخواست پر سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کیا گیا۔ جس کی حمایت ارجنٹائن، بلجیم، برطانیہ، برونی، اٹلی، جاپان، نکارا گوا اور صومالیہ نے کی۔

● — چین نے پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی پرزور مذمت کی اور پاکستان کو بھرپور امداد کا یقین دلایا۔

۵ر دسمبر

● — کھیم کرن سمیت بیس چوکیوں پر قبضہ۔ مشرقی پنجاب اور مقبوضہ کشمیر کے علاقہ میں پاکستانی دستوں کی پیشقدمی برابر جاری ہے اور ہمارے جوان دشمن کی مزاحمت کو کچلتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ آج پاکستانی دستوں نے دشمن کی بیس چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

قبضہ کی تفصیل یہ ہے۔

لاہور سیکٹر۔ اکبر پور، بلول، گوگا، دیرا اور دھسن بند کا علاقہ۔ بھاگی کاموں۔ ٹوٹی والی اور پل کنجری کا درمیانی علاقہ۔

برکی سیکٹر۔ نہر اپر باری دوآب کا اگلا علاقہ۔

قصور سیکٹر۔ کھیم کرن جو کی سمیت چار چوکیاں

حسینی والا سیکٹر۔ دریائے ستلج کے کنارے تک

فاضلکا سیکٹر۔ خان والہ، سوار، پکا اور محمد بیر سمیت تقریباً آٹھ چوکیاں۔

فضائی محاذ

۳ر دسمبر ۱۹۷۱ء

بھارت کے بزدلانہ حملہ کے بعد پاک فضائیہ کے جانباز شاہین بھی حرکت میں آ گئے اور انہوں نے بھارت کے اہم ہوائی اڈوں امرتسر، پٹھانکوٹ، اودھتی پورہ، سرینگر، انبالہ اور آگرہ کے ہوائی اڈوں پر تیاسات خیز بمباری کر کے اس کے ان ہوائی اڈوں کو تہس نہس کر دیا۔ جس سے بھارت کے ہوائی بیڑے کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ ہمارے طیارے صحیح سلامت واپس آ گئے۔ دشمن کو مقابلہ کی جرأت نہیں ہوئی۔

● — ہماری فضائیہ کے حملے کے بعد بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے ریڈیو پر تین منٹ تقریر کی۔ اس میں واویلا کیا کہ پاکستانی طیاروں نے ہمارے ہوائی اڈوں پر حملے کئے ہیں اور یہ کہ پاکستانی فوجیں سیلانکی پونچھ اور کھیم کرن کے محاذ پر بھارتی علاقے میں داخل ہو گئی ہیں۔

● — پاک فضائیہ نے مشرقی پاکستان میں کومیلا اور سلہٹ میں دشمن کے پرخچے اڑا دیئے۔ پاک فضائیہ نے وہاں پیدل دستوں کی مدد اور دشمن کے ٹینکوں، توپ خانوں اور پلوں پر بم برسائے

۴ر دسمبر

● — ہماری فضائی فوجوں نے آج بھی اپنی میدانی فوجوں کی مدد جاری رکھی اور دشمن کی چوکیوں اور اہم ٹھکانوں پر حملے کرتے رہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے دشمن کے ہوائی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا۔

● — سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ آج رات کے آٹھ بجے تک مشرقی اور مغربی پاکستان میں فضائی جھڑپوں کے دوران بھارت کے ۴۹ طیارے تباہ کر دیئے۔ ہندوستانی ہوائی اڈوں پر ہماری فضائیہ نے زمین پر کھڑے ہوئے جہازوں کو بھی تباہ کیا ہے۔ وہ اس میں شامل نہیں۔

● — فضائیہ نے بھارت کے دو ریڈار اسٹیشن بھی تباہ کر دیئے۔

● — بزدل بھارتی ہوابازوں نے بھاگتے ہوئے بدحواسی کے عالم میں غیر آبادیوں پر بم برسائے۔ اس کی وحشیانہ کارروائی سے ۲۵ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ نارووال کے قریب ایک ٹرین پر بھی وحشیانہ بمباری کی۔

● — ڈھاکہ پر دشمن نے پانچ فضائی حملے کئے۔ وہ ہوائی اڈے کو نقصان نہ پہنچا سکے فضائی جھڑپوں میں ۱۶ طیارے تباہ کئے۔

۵ر دسمبر

● — آج تک پاکستانی فضائیہ کے شاہینوں نے ۷۰ طیارے تباہ کر دیئے۔ کچھ بھارتی ہوابازپکڑے گئے۔ اور کچھ کی لاشیں ملی ہیں۔ پاک فضائیہ نے آج دن بھر دشمن کے ہوائی اڈوں پر حملے کئے۔ سرسہ اور امرتسر کا ہوائی اڈہ تہس نہس کر دیا گیا۔ دشمن کے جمگھٹوں اور ٹینکوں پر بھی حملے کئے۔

● — بھارتی طیاروں نے آج دن بھر راوی کے پل پر حملے کی کوشش کی جو بری طرح ناکام ہو گئی۔ دشمن کے دو طیارے تاریخی فضائی معرکے میں تباہ کر دیئے گئے۔

● اسلام آباد کے سول ہوائی اڈہ پر بھارتی فضائیہ نے حملہ کیا۔ اقوام متحدہ کے مبصروں اور امریکہ کے دو طیارے جل گئے ● — بزدل دشمن نے آج بھی شہری آبادیوں پر حملے کئے۔ کراچی سیالکوٹ، سرگودھا، بہاولپور اور پتوکی میں متعدد افراد شہید ہو گئے۔ بہاولپور میں ایک ٹرین پر حملہ کیا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

تنظیمی وفد کا دورہ ضلع شیخوپورہ

(از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب)

ضلع شیخوپورہ میں مولانا عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی جمعیۃ علماء اسلام کے روح رواں اور نوجوان علماء میں امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کی انتھک کوششوں اور شب و روز کی محنت سے جمعیۃ علماء اسلام ضلع کی صف اول کی سیاسی جماعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ تنظیمی وفد کا جب ضلع شیخوپورہ کا دورہ طے ہوا تو آپ نے ضلعی اجلاس شاہ کوٹ میں رکھ لیا ضلع بھر کے ورکرز اور اراکین جمعیۃ کو مدعو کیا گیا۔ تمام تحصیلوں سے اراکین جمعیۃ تشریف لائے ہوئے تھے۔ مولانا قاری محمد امین صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب، اور برٹن سے حاجی صاحب اور دیگر تمام شاخوں کے نمائندے موجود تھے ۴ بجے تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ راقم الحروف نے اکابر جمعیۃ اور علماء ربانی کی دین قیم کے لئے خدمات جلیلہ کا تذکرہ اور تحریک آزادی میں علماء ربانی کی بے مثال قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اراکین کو اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے اور زیادہ سے زیادہ جماعتی تنظیم کو موثر بنانے پر زور دیا۔

مولانا عبداللطیف صاحب کا خطاب

مولانا عبداللطیف صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا، کہ تنظیمی وفد جس مقصد جلیل کے لئے سفر کر رہا ہے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ضلع شیخوپورہ کی جمعیۃ اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے ان سے پورا پورا تعاون کرے گی اور جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر اسلام کی بقا و تحفظ کے لئے ہمیں جہاں کہیں آواز دیں گے ہم انشاء اللہ ہر طرح کی قربانی دیں گے آپ نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وقت غفلت میں سونے کا نہیں بلکہ اسلامی آئین کے لئے جدوجہد تیز کرنے کا وقت ہے۔ اٹھو اور جمعیۃ علماء اسلام کے مشن اور پروگرام کو لے کر بستی بستی اور قریہ قریہ پھیل جاؤ۔ آپ کی تقریر سے نوجوانوں میں ایک ولولہ اور ایک تازہ حوصلہ پیدا ہو گیا

مولانا محمد حسین رشیدی کا خطاب

آپ نے ضلع ساہیوال میں کام کو آگے بڑھانے کے لئے جو خدمات سرانجام دی تھیں ان کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا اور نوجوان علماء پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس ضلع میں نوجوانوں کی کوشش سے چند روز میں ہی جماعت اس قدر ترقی کر سکتی ہے تو آپ حضرات بھی کمر ہمت باندھ لیں انشاء اللہ خداوند قدوس کی نصرت آپ کے شامل حال ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ایسی جماعت ہے جو اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام چاہتی ہے اگر آپ حضرات اس ملک میں اسلام کا حقیقی نظام دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو جمعیۃ علماء اسلام سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے

مولانا عبدالحکیم ایم این اے کا خطاب

مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے اکابر کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ آپ حضرات ہارے نہیں بلکہ آپ تو جیتے ہیں۔ آپ کی جدوجہد اپنے ذاتی اور شخصی وقار کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے نظام کو نافذ کرانے کے لئے تھی۔ پہلے آپ کے دو ممبر تھے۔ ایک صوبائی اسمبلی میں اور دوسرے قومی اسمبلی میں۔ ان دونوں کی للکار سے باطل کو کھل کر کبھی اپنے مذموم مقاصد میں کامیابی نہیں ہوتی تھی۔ آپ تو الحمدللہ آپ کے سات ممبر قومی اسمبلی میں ہیں۔ آپ کے ان علماء ربانی کی موجودگی میں بھلا کون اسلام کے خلاف زبان درازی اور فتنہ انگیزی کر سکتا ہے۔ علماء حق نے جس طرح ماضی میں اپنی جان کی بازی لگا کر دین کی آواز کو سربلند رکھا۔ اسی طرح آپ حضرات کے تعاون سے اب بھی اسلام کے لئے ہم سب کچھ قربان کر کے اس کی آبرو قائم رکھیں گے۔

آپ نے اراکین جمعیۃ اور نوجوانوں پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم پر زیادہ سے زیادہ توجہ اور وقت صرف کیجئے تاکہ یہ جماعت ملک میں اسلامی نظام حیات کے لئے بھرپور جدوجہد کرے۔ اگر اس ملک میں اسلامی قانون نافذ ہو گیا تو ملکی مسائل انشاء اللہ نہایت خوش اسلوبی سے حل ہو جائیں گے۔

رابطہ عوام کمیٹی کا قیام

ضلع میں تنظیمی کام کرنے کے لئے ایک رابطہ عوام کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے کنوینر مولانا عبداللطیف صاحب اور مولانا محمد یعقوب صاحب مقرر ہوئے۔ ان کو اختیار دیا گیا کہ ضلع میں کام کرنے کے لئے آپ جماعتی دوستوں کو ساتھ ملا کر زیادہ سے زیادہ جماعت کی تنظیم کریں۔ سید امین گیلانی صاحب جو اس ملک کے نامور شاعر اور اسلام کا درد رکھنے والے ایک مستعد اور فعال شخصیت کے حامل ہیں، ان کا اجلاس میں تشریف نہ لانا شدت سے محسوس کیا گیا۔ میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے دوستوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو کے سلسلے میں ایک عظیم کردار ادا کریں گے ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جس سے عوام و خواص کی امیدیں وابستہ ہیں۔

علماء شیخوپورہ سے التماس

اے علمائے حق! میں اور میرے رفقاء آپ کی رہنمائی کے لئے بے حد متمنی ہیں۔ آیئے اور ہماری سرپرستی فرمایئے جمعیۃ علماء اسلام کو اپنے بہادرانہ جذبات اور باصلاحیت قیادت سے بہرہ ور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کا صحیح خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

تلاش گمشدہ

ولید اور بیٹا عطا محمد ڈھاٹین بلوچ تحصیل گڑھی خیرو کا سات آٹھ ماہ سے گم ہو گیا ہے جس کے نشانات یہ ہیں۔ قد اندازاً پانچ فٹ، رنگ گندمی عمر تیس ۳۰ سال۔ اس کو علم پڑھنے کا بھی شوق تھا جن حضرات کو علم ہو، درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں

مولانا حبیب اللہ صاحب گڑھی خیرو ضلع جیکب آباد سرپرست جمعیۃ علماء اسلام

انتقال پُر ملال

جمعیۃ علماء اسلام سوہدرہ کے امیر اور قطب الاقطاب حضرت لاہوریؒ کے خصوصی مرید و عاشق جناب حاجی [illegible] صاحب سوہدروی جمعۃ الوداع کے روز انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حاجی صاحب مرحوم جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم [illegible] تھے اور انہوں نے علاقہ بھر میں کافی محنت کے ساتھ [illegible] کو سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کے ساتھ منسلک کرایا۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے امیر حضرت مولانا شیخ [illegible] محمد سرفراز خاں نے فرمایا ہے کہ حاجی صاحب کی وفات سے علاقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کو بیحد نقصان پہنچا ہے اور ہمارے دل اس پر سوگوار ہیں۔

ادارہ مرحوم کے لواحقین کے رنج و غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کے ساتھ حاجی صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (زاہد الراشدی)

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے ناظم نشر و اشاعت جناب حاجی محمد شریف صاحب کے والد جناب حاجی تاج الدین [illegible] ۷ نومبر ۷۱ء بروز اتوار صبح سات بجے انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت سادہ نیک اور خاموش طبع انسان تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک ہنگامی اجلاس میں حاجی صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ (محمد صادق)

ایک عیسائی پادری کا قبول اسلام

میانوالی۔ پادری ولیم وکٹر تبلیغی آفیسر ریجنل سوسائٹی۔ گوجرانوالہ اپنے مشن کے ساتھ میانوالی پہنچا تو حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلعی جمعیۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور حضرت مولانا نے ان کی پسند کے مطابق نیا نام غلام مصطفیٰ تجویز فرمایا قارئین کرام موصوف کے لئے استقامت کی دعا فرمائیں۔

(احمد سعید ناظم عمومی جمعیۃ میانوالی)

آئندہ شمارے سے متعلق اعلان

وطن عزیز پر بھارتی بزدلوں کے حملے، ہنگامی حالات اور بلیک آؤٹ کی وجہ سے شاید آئندہ شمارہ شائع کرنا ممکن نہ ہو سکے۔ کیونکہ پرچہ کی طباعت کے سلسلہ میں جب باہر جانا پڑتا ہے تو خطرات کے سائرن بجنے کی وجہ سے ایک چھوٹے سے کام کے لئے بھی پورا پورا دن ضائع ہو جاتا ہے۔ ہمارے کاتب صاحب بھی بہت دیر سے پہنچتے ہیں اس لئے ہے کہ قارئین محسوس نہیں فرمائیں گے۔ (ادارہ)

تحصیل نوشہرو فیروز کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرو فیروز کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا نظام الدین صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز اللہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع خواب شاہ نے فرمایا کہ اس ملک کو حاصل کئے ۲۴ سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ مگر آج تک اس مقصد کو پورا نہیں کیا گیا جس مقصد کے لئے پاکستان کو بنایا گیا تھا۔

مولانا نے کہا کہ ہم غیر اسلامی آئین کو ملک میں کبھی بھی چلنے نہیں دینگے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرو فیروز کا یہ اجلاس بھارتی فوج کی طرف سے ہونے والے جارحانہ حملوں کی مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کر کے بھارت کو اس کی خرمستیوں کا منہ توڑ جواب دیا جائے۔

(۲) یہ اجتماع اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح تائیوان کو چین کے مقابلہ میں چینی قوم کی نمائندگی سے ہٹایا گیا ہے۔ اسی طرح اسرائیل کو بھی فلسطینی قوم کی نمائندگی کرنے سے ہٹایا جائے۔ بصورت دیگر اقوام متحدہ سے دنیا کی قوموں کا اعتماد ختم ہو جائے گا اور بین الاقوامی مسائل میں اقوام متحدہ کی ثالثی حیثیت ختم ہو جائے گی۔

(۳) یہ اجتماع ملک میں ہنگامی حالات کے باوجود انتظامیہ افسروں کی طرف سے رشوت خوری میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ اور ملک پر خارجی دشمن کے حملہ کے باوجود بھی ملک کے اندر قوم سے افسروں کے مذکورہ رویے کو ملک دشمنی تصور کرتے ہوئے صدر یحییٰ خاں سے ان ملک دشمن افسروں کو معطل کر کے ان کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(رفیق احمد مومن سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ تحصیل نوشہرو فیروز)

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا انتخابی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا انتخابی اجلاس زیر صدارت امیر ضلع حضرت مولانا محمد رمضان صاحب منعقد ہوا۔ درس کلام پاک اور ملکی حالات پر تبصرہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

امیر	صوفی امیر عبداللہ خاں صاحب
نائب امیر	حافظ ریاست علی صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا احمد سعید صاحب
ناظم	ملک نور الحسن صاحب
خازن	حکیم غلام مرتضیٰ صاحب قریشی

اعلان

ہم افسوس سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ملک کے موجودہ ہنگامی حالات اور جمعیۃ علماء اسلام کے کنونشن کے باعث ماہ رواں کا تبصرہ مقررہ تاریخوں پر شائع نہیں ہو سکے گا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ کر لیں۔

(ادارہ تبصرہ لاہور)

مدرسہ سراج العلوم فورٹ عباس

مدرسہ سراج العلوم فورٹ عباس ضلع بہاولنگر علاقہ کی ایک عظیم دینی درسگاہ ہے جس میں علوم عربیہ کی تعلیم کا معقول بندوبست ہے طلبہ کی جملہ ضروریات قیام و طعام وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہے۔ مدرسہ ہذا کا داخلہ شروع ہے۔ خواہشمند طلباء جلد از جلد داخلہ لیں۔

(ناظم مدرسہ سراج العلوم فورٹ عباس)

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس ضلع ساہیوال

مدرسہ ہذا ۱۰ سال سے تعلیم القرآن کی احسن طریق سے خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ کا داخلہ یکم شوال سے ۳۰ شوال تک ہوگا۔ بیرونی طلباء کی جملہ ضروریات طعام، قیام، لباس علاج کا مدرسہ کفیل ہوگا۔ مدرسہ ہذا کی سرپرستی اکابر علماء اسلام فرماتے رہتے ہیں۔ مدرسہ کے جملہ اخراجات عام مسلمانان علاقہ کی امداد از قسم زکوٰۃ، خیرات، چرمہائے قربانی سے پورے ہوتے ہیں۔ کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔

نور حسین ناظم مدرسہ و خطیب ملکہ ہانس

مفت

اگر وقت سے پہلے بڑھاپا محسوس کرتے ہوں یا مختلف جنسی امراض نے آپ کو گھیر لیا ہو تو گھبرائیں نہیں بلکہ از سر نو جوانی واپس لانے کے لئے ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر رسالہ "شباب صحت" بالتصویر مفت طلب کریں۔ جس کے مطالعہ سے لاکھوں حضرات خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پتہ: حکیم حنیف اختر پوسٹ بکس ۱۰۵ ملتان مغربی پاکستان

مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہنگامی اجلاس میں بھارتی جارحیت کی مذمت

ملتان۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین کا حضرت امیر مرکزیہ مولانا لال حسین اختر صاحب کی صدارت میں ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے بھارت کے جارحانہ حملہ کی پرزور مذمت کی۔ آپ نے ملک بھر کے مبلغین ختم نبوت کو حکم دیا کہ وہ کراچی سے درہ خیبر تک کے عوام کو جذبہ جہاد سے سرشار کریں۔ اور عوام کو متحد ہو کر اپنے ازلی دشمن بھارت کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہونے کی تلقین کریں۔

مولانا نے فرمایا کہ اب وقت ہے ہم اپنے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر دشمن کے مقابلہ میں اٹھ کھڑے ہوں اور دشمن کے تمام عزائم مذمومہ کو خاک میں ملا دیں۔ مولانا نے ملک کی بقاء اور سالمیت کو جماعت کا اولین فریضہ قرار دیا اور اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر ملکی سالمیت کو برقرار رکھنے کا عہد کیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ اجلاس نے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ جہاد کے خلاف تمام لٹریچر فی الفور ضبط کیا جائے۔

اعلان داخلہ و خوشخبری

دینی حلقوں میں اس خبر سے مسرت ہوگی کہ سیالکوٹ شہر کے محلہ نیکا پورہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خانصاحب صفدر مدظلہ کی سرپرستی میں مدرسہ "مظاہر العلوم" جامع مسجد خانیوالی کا اجراء کیا گیا ہے۔ مدرسہ حفظ جس میں قرآن مجید با تجوید پڑھانے کا نہایت معقول انتظام کیا گیا ہے کا داخلہ شروع ہے۔ خواہشمند طلباء جلد از جلد رجوع کریں۔ داخلہ محدود ہے۔ بیرونی طلباء کے قیام و طعام وغیرہ کا مدرسہ ہی کفیل ہوگا۔ (عبد الغفور مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم جامع مسجد خانیوالی، نیکا پورہ محلہ خانیوالا سیالکوٹ شہر)

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی واحد دینی درسگاہ

دار العلوم مدنیہ

- دار العلوم مدنیہ رجسٹرڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بیادگار شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ • دار العلوم کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہوگا • درس نظامی کے علاوہ عربی ادب تاریخ کی مزید کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں • طلباء کی رہائش کا انتظام دار العلوم کے دار الاقامہ میں اور خوراک دار العلوم کے مطبخ سے مہیا کی جاتی ہے • بڑی کتابیں پڑھنے والے طلباء کو ۵ روپے وظیفہ اور چھوٹی کتابوں والوں کو ۳ روپے ماہانہ
- سردیوں میں لحاف چارپائی اور بیماری کی صورت میں علاج بھی کیا جاتا ہے۔
- دار العلوم میں محنتی اور لائق اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔
- حفظ و ناظرہ کے لئے دو معلم قاری موجود ہیں
- شعبہ عربی میں بجز معدہ حدیث کے تمام کتب پڑھائی جاتی ہیں

(ناظم مدرسہ ہذا)

جمعیۃ طلباء اسلام

• بھکر ڈگری کالج کے انتخابات میں جناب شیخ محمد یوسف صاحب سرگرم کارکن جمعیۃ طلباء اسلام سائنس سوسائٹی کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ جناب محمد اعجاز صاحب کو بھی سائنس سوسائٹی کا ناظم اعلیٰ چنا گیا ہے۔ محمد اعجاز صاحب بھی جمعیۃ طلباء اسلام کے سرگرم کارکن ہیں۔

• جناب شمس الدین جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام کنڈکوٹ عبدالمجید نائب صدر، جناب امیر حمزہ آزاد، سیکرٹری آفس جمیکن کنڈکوٹ نے غوث پور کا تنظیمی دورہ کیا۔ اس موقع پر ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت جنرل سیکرٹری کنڈکوٹ غوث پور منعقد ہوا جس میں شمس الدین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ طلباء کی یہ واحد تنظیم ہے۔ جو طلباء کے مسائل حل کرنے اور اس ملک میں اسلامی نظام رائج کرانے کے لئے کوشاں ہے بعد ازاں امیر حمزہ آزاد نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کے اختتام کے بعد شیر محمد صابر گورنمنٹ ہائی اسکول غوث پور کو جمعیۃ طلباء اسلام غوث پور کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

• چارسدہ جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل چارسدہ میں ہشت نگر سٹوڈنٹس یونین کا نائب صدر نادر شاہ سیکنڈ ایر منتخب ہو گئے۔ علاوہ ازیں جمعیۃ طلباء اسلام کے ایک سرگرم کارکن جناب سراج الدین سیکنڈ ایر سٹوڈنٹس یونین میں اپنے مدمقابل اسلامی جمعیۃ طلباء مودودی گروپ کے امیدوار رضوان کو بھاری اکثریت سے شکست فاش دے کر جنرل سیکرٹری منتخب ہو گئے۔ اور جوائنٹ سیکرٹری ظہور احمد نشتر فرسٹ ایر بھی منتخب ہو گئے۔

اور تھرڈ ایر کیبنٹ ممبر صدر جمعیۃ طلباء اسلام شجاعت خان تحصیل چارسدہ جناب احمد علی کیبنٹ ممبر بھی بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے۔

• چک ۵ ڈبلیو بی (وہاڑی) کا انتخاب

صدر حفیظ الرحمٰن۔ نائب صدر حافظ محمد اشرف جالندھری۔ ناظم عمومی بشیر احمد۔ ناظم محمد فاروق ظفر۔ ناظم نشر و اشاعت ریاست علی صدیقی۔ خزانچی چوہدری نواب دین

ارکان مجلس شوریٰ۔ امانت علی، غازی، سردار علی ہزاروی۔ بشیر احمد، محمد صدیق حاسد۔ محمد یوسف ساجد۔

• ہارون آباد۔ رضویہ اسلامیہ ڈگری کالج میں یونین کے انتخابات میں جمعیۃ طلباء اسلام کی شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔

صدر	محمد یار کوکا	تھرڈ ایر
نائب صدر	اختر علی خلجی	" "
جنرل سیکرٹری	محمد سعید	سیکنڈ ایر
جوائنٹ سیکرٹری	محمد فاروق	فرسٹ ایر

یہ چاروں طلباء جمعیۃ طلباء اسلام کے سرگرم کارکن ہیں۔

• سٹوڈنٹس یونین طبیہ کالج لاہور میں جمعیۃ طلباء اسلام کی شاندار کامیابی حاصل کر لی ہے۔

جنرل سیکرٹری	عبدالرحیم اشرف
اللہ یار شہباز	جوائنٹ سیکرٹری

عبدالرحیم اشرف اور اللہ یار شہباز صاحب دونوں جمعیۃ طلباء اسلام کے رکن ہیں۔ ان دونوں صاحبان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ فرنگی سامراج نے جہاں مسلمانوں کی اسلامی تہذیب و تمدن کو تہہ و بالا کیا وہاں طب اسلامی کو سخت نقصان پہنچایا۔ ۲۳ سال سے حکومت پاکستان نے نہ ہی اسلامی قانون نافذ ہونے دیا اور نہ ہی طب اسلامی کی سرپرستی کی ہے جو کہ صد باعث افسوس ہے۔ آج ہر طبقہ اسلام اسلام کا نعرہ بلند کر رہا ہے۔ لیکن عملی طور پر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح تعصب سے پاک خود حکومت بالا افسران یہ تجویز پیش کر رہے ہیں۔ اگر طب اسلامی کی صحیح معنوں میں سرپرستی کی جائے تو موجودہ الجھا ہوا مسئلہ صحت بآسانی حل ہو سکتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ یہاں کوئی اسلامی حکومت ہو، اور تمام مسائل حل ہوں۔

آپ نے ایک بیان میں کہا کہ ہماری کوشش ہوگی کہ وقتاً فوقتاً اسلام اور طب نبوی پر تقاریر کرائی جائیں اور ایسے آدمیوں کو مدعو کیا جائے تاکہ اسلام اور طب اسلامی کا رشتہ آپس میں اور گہرا ہوتا جائے۔

• جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم اور سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج ساہیوال کے صدر عبدالمتین چوہدری نے کہا ہے کہ ہمارے نظام تعلیم کو اسلامی نظریات کی بنیاد پر ترتیب دیا جائے۔ جس سے ہمارے نوجوانوں میں اسلامی اقدار کا احترام اور اپنی قوم و ملت کی خدمت کرنے کا صحیح جذبہ پیدا ہو۔ جیسا کہ تمام صوبوں کے گورنروں نے اس موجودہ نظام تعلیم کو فرسودہ قرار دیا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ نظام تعلیم ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان سے ہم آہنگی ہو۔ مگر افسوس اس بات پر ہے کہ ایک طرف تو اسلامی نظام تعلیم کی رٹ لگائی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف (ایف اے کے نصاب میں) تاریخ اسلام سے سیرت النبیؐ، خلافت راشدہ، بنو امیہ اور بنو عباس کے دور کو نکال کر ان کی جگہ مسلمانوں کے زوال کی تاریخ شامل کی گئی ہے۔ جس میں ایران عراق، ترکی، نجد، یمن، لبنان، ملائشیا اور انڈونیشیا وغیرہ کی ۱۸۰۰ء سے ۱۹۱۸ء تک کی تاریخ شامل کی گئی ہے۔ یہ تمام دور مسلمانوں کے زوال کا دور ہے، اور اس میں علاقائی، قومی اور لسانی تعصبات کو ابھارا گیا ہے۔ ان اسلامی ممالک کی تاریخ مکمل طور پر ایم اے کے پرچے میں شامل ہے۔ لیکن ایف اے کے ناپختہ ذہنوں کو صرف ۱۸۰۰ء سے ۱۹۱۸ء تک کی پیچیدہ تاریخ پڑھانا اور انہیں مسلمانوں کے صرف زوال کے دور سے روشناس کرانا نوجوانوں کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کیا گیا ہے۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ جب تک سیرت النبیؐ، خلافت راشدہ، بنو امیہ اور بنو عباس کے دور شامل نہ کیا جائے، تاریخ اسلام مکمل نہیں ہوتی۔

• جمعیۃ طلباء اسلام مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۸، ۲۹ نومبر ۷۱ء کو مرکزی دفتر ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور میں منعقد ہوا جس میں تمام عہدہ داروں نے شرکت کی اور اجلاس بہت ہی کامیاب رہا۔ اس اجلاس میں دیگر اہم فیصلوں کے علاوہ مرکزی کنونشن کے انعقاد کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ پنجاب کے نئے عہدیداروں کا انتخاب بھی کیا گیا اور چند اہم قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔

• جمعیۃ طلباء اسلام کے سالانہ کنونشن کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سال ۱۹۷۲ء ماہ اکتوبر میں ہوگا اس کے انتظامات کے لئے جناب محمد عارف صاحب گوجرانوالہ کو کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔ تمام شاخیں اس سلسلے میں صدر دفتر کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

قراردادیں

(۱) جناب عبدالرحمٰن نیازی (نائب صدر پنجاب) کے والد بزرگوار کے انتقال پر ملال اور جناب نواب دین صاحب (نائب صدر سندھ) کے برادر مکرم کے قتل اور دیگر علماء کرام بالخصوص حضرت مولانا رسول خان صاحب اور مولانا عرض محمد صاحب (کوئٹہ) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا کی گئی۔

(۲) جمعیۃ طلباء اسلام حکومت کو یقین دلاتی ہے کہ علماء کے فتویٰ جہاد کے بعد جمعیۃ کا ہر فرد دفاع پاکستان کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔

(۳) جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ملک میں صحیح اسلامی نظام تعلیم نافذ کر کے طلباء کو مطمئن کرے۔

صوبہ پنجاب کے نئے عہدہ دار

صدر	محمود الحسن صاحب ملتان
نائب صدر	عبدالرحمٰن نیازی خانیوال
" "	مولانا محمد اشفاق صاحب لائلپور
ناظم اعلیٰ	جاوید ابراہیم پراچہ بہاولپور
ناظم	عبدالمتین چوہدری ساہیوال
ناظم	صلاح الدین صاحب لائلپور

(نوٹ) خازن کے فرائض بھی جناب محمود الحسن صاحب عباسی ہی انجام دینگے۔

• جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جھنگ اور ضلع لائلپور کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جناب جاوید ابراہیم پراچہ سے بہاولپور کے پتے پر فوری رابطہ قائم کریں تاکہ دورہ کا پروگرام بنایا جائے۔

پتہ:۔ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مسلمان اپنے دورِ حکومت میں

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز کا طرزِ عمل

اسلامی نظریہ کے مطابق حکومت کے حاکم اور دیگر عناصر
بننے والے پورے سماج پر ربانیت کی چھاپ ہوتی ہے اور
بغض مفادِ خویش سے بالکل دستبردار ہو کر اپنی صلاحیتوں کو،
اپنے جذبات کو، اپنی دولت کو، اپنے آرام کو، اپنی محبتوں کو
اور اپنی ساری دلچسپیوں کو مفادِ عامہ کی خاطر وقف کر دیتا
ہے۔ معاشرہ پُرامن ہوتا ہے، حاکم و افسر، آقا و زیردست
اپنے ماتحتوں کے محافظ، امین، محبوب اور ہر دلعزیز نظر آتے
ہیں۔

پھر یہاں کیوں نہ امن ہو، کیوں نہ خوشحالی ہو، کیوں نہ
اطمینان و سکون ہو، کیوں نہ آزادی ہو، کیوں نہ ضمیر و عقیدہ
کے لیے حقیقی سکون ہو، کیوں نہ اتحاد ہو استحکام ہو، کیوں نہ
ایسا سماج ہو جو دشمنوں کے لیے فولاد سے زیادہ مضبوط،
سیسہ پلایا ہوا قلعہ ہو جو اپنے دفاع میں مضبوط، اپنی حفاظت
میں خود اعتماد، اپنی پالیسی میں مستحکم اور کیوں نہ اس سماج کے
اندر ایسے افراد ہوں جو سماج کی فلاح و بہبود اور اس کے استحکام
و دفاع کے لیے اپنے مال و زر کیا اپنی زندگی آخری رمق تک
قربان کرنے کے لیے مرغِ بسمل کی طرح مضطرب و بے چین
ہوں۔

اس وقت ہم اس ربانی سماج کی چند جھلکیاں پیش کرنا
چاہتے ہیں جو اموی خلیفہ پنجم عمر بن عبدالعزیز کے تیس ماہی
دورِ حکومت میں قائم ہوا تھا جس میں ایثار، ترجیح، امانتداری
انصاف و عدالت، اجتماعی کفالت، شفقت و رافت، لحاظ
احترام وغیرہ تمام اوصاف موجود تھے۔

آپ ایک کنبہ میں پہنچے جہاں لوگوں کی دعوت کا سامان
لیا گیا تھا۔ آپ کے سامنے ایک طشتری لائی گئی جس میں
بادام، چلغوزے جیسے میوے رکھے گئے تھے۔ آپ نے پوچھا
"اسی طرح کی چیزیں اور طشتریوں میں بھی ہیں؟" کہا گیا نہیں
فرمایا، "تو پھر اسے میرے سامنے سے دور کر دو۔"

ابن ابی زکریا آپ کے پاس آئے اور کہا، امیر المومنین
میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہو کیا باتیں ہیں!
ابن ابی زکریا نے کہا، "مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنے اہلکاروں
کو تین تین سو دینار تنخواہ دیتے ہیں۔" فرمایا، "ہاں"۔ ابن ابی
زکریا نے پوچھا، "کیوں؟" فرمایا، اس لیے کہ یہ خباثت نہ کر
سکیں۔

آپ نے گورنروں کے یہاں حکم نامہ بھیجا کہ مقروضوں کے
قرضے ادا کر دیے جائیں۔ آپ کے پاس جوابات موصول ہوئے
کہ ہمیں ایسے مقروض ملتے ہیں جن کے پاس گھر، خادم، گھوڑا اور
اس کے گھر میں اچھا خاصا سامان بھی ہے فرمایا، یہ ایک مسلمان
کے ضروریات کی اشیاء ہیں کہ اس کے پاس ایک گھر ہو جو اس
کی پناہ گاہ ہو۔ ایک نوکر ہو جو اس کے کام میں مددگار ہو۔
ایک گھوڑا ہو جس پر وہ اپنے دشمن کے ساتھ مصروفِ جہاد ہو
اور اس کے گھر میں سامان بھی ہو۔ ایسا شخص ضرور مقروض کے
حکم میں داخل ہے۔ اس کا قرض ادا کر دو۔

ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اسے ۸ درہم دے
کر ایک کمبل خرید لانے کو کہا۔ وہ شخص کمبل لے کر آیا تو آپ نے
اس پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ "ارے کس قدر نرم و نازک اور خوبصورت
ہے۔" اس پر وہ شخص بے تحاشا ہنس پڑا۔ آپ نے فرمایا، "تم
احمق ہو کیوں بلا وجہ ہنس رہے ہو۔" اس شخص نے جواب دیا
بات بس اتنی ہے کہ اس سے پہلے جبکہ آپ امیر المومنین نہیں
تھے تو آپ نے مجھے بازار سے ریشم کی ایک شال خریدنے کو
بھیجا تھا۔ میں یہ شال آٹھ سو درہم میں خرید کر جب آپ کے
پاس حاضر ہوا تھا تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا
تھا کہ "اف کس قدر کھردری ہے۔" اور آج آپ آٹھ درہم کے
کمبل کو نرم و نازک فرما رہے ہیں۔ بس اسی بات پر مجھے ہنسی
آ گئی۔

ایک دفعہ اردن سے کھجوروں کی دو ٹوکریاں آپ کے پاس
آئیں۔ فرمایا، "کیا ہے یہ؟" کہا گیا کہ اردن کے گورنر نے آپ
کے لیے یہ کھجوریں بھیجی ہیں۔ فرمایا، "کس ذریعہ سے یہ کھجوریں یہاں
تک پہنچی ہیں؟" کہا گیا کہ ڈاک کی سواریوں کے ذریعہ۔ فرمایا،
"ڈاک کی سواریاں میرے لیے نہیں ہیں تمام مسلمانوں کے لیے
ہیں۔ میں ذاتی مفاد کے لیے انہیں استعمال نہیں کر سکتا۔
لے جاؤ ان کھجوروں کو اور بیچ کر اس کی قیمت کا چارہ ان
سواریوں کو دے دیا جائے۔" آپ کے بھتیجے نے جو یہاں موجود
تھے۔ ایک شخص کو اشارہ کیا کہ جو کھجوریں لے کر بازار میں جائے
تو اسی قیمت پر انہیں خرید لے۔ دونوں ٹوکریوں کا دام ۱۴ درہم
تک پہنچا۔ چنانچہ اس شخص نے یہ قیمت ادا کی اور کھجوریں واپس
لایا۔ آپ کے بھتیجے نے کہا کہ ایک ٹوکری امیر المومنین کو دیدو
اور ایک ٹوکری میرے لیے چھوڑ دو۔ یہ شخص ٹوکری لے کر آپ
کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ "یہ کیا؟" اس نے کہا کہ آپ
کے بھتیجے نے ان دونوں ٹوکریوں کو خرید لیا ہے۔ ایک اپنے
لیے رکھ چھوڑی اور دوسری آپ کے لیے بھیجی ہے۔ فرمایا،
"ہاں! اب میرے لیے یہ جائز ہے۔"

ایک شب کچھ حضرات اپنی ضرورتوں سے آپ کے پاس
موجود تھے۔ آپ کا چراغ اس اثنا میں ٹمٹمانے لگا تو آپ نے
اٹھ کر اس کی بتی ٹھیک کر دی۔ لوگوں نے کہا، امیر المومنین!
ہمارے ہوتے ہوئے آپ نے یہ زحمت کیوں فرمائی؟ فرمایا،
"کیا فرق ہو گیا، جس وقت میں بتی ٹھیک کرنے کے لیے اٹھا
تھا۔ اس وقت بھی عمر بن عبدالعزیز ہی تھا اور جس وقت واپس
ہوا تو اس وقت بھی وہی عمر بن عبدالعزیز ہی رہا۔"

آپ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنی بچیوں کے پاس آیا کرتے تھے
ایک دفعہ آپ آئے تو یہ بچیاں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر دروازے
کی طرف بھاگیں۔ دایہ سے پوچھا، "کیوں کیا بات ہے؟" اس
نے بتایا کہ آج شام کے کھانے میں صرف مسور اور پیاز تھی۔
چنانچہ انہیں گوارا نہ ہوا کہ اس کی بو آپ تک پہنچے۔ آپ زار
و قطار رونے لگے۔ فرمایا، "بیٹیو! تمہارے لیے اس میں
فائدہ کی کون سی بات تھی کہ تم انواع و اقسام کے کھانے
کھاتیں اور تمہارا باپ جہنم میں بھیجا جاتا۔" اس پر آپ کی
صاحبزادیاں رونے لگیں۔

آپ کے گھر کے اندر باہر سے آئے ہوئے لوگ گفتگو کے
لیے بیٹھے ہوتے اور آپ کسی شدید ضرورت کے تحت لوگوں
کو واپس کرنا چاہتے ہوں تو انہیں چلے جانے کا حکم نہیں فرماتے
تھے بلکہ کہتے "ہاں اگر آپ حضرات چاہیں تو میں یہ کام
کر لوں۔"

آپ نے جبان والیٔ مصر کو لکھا کہ "مجھے معلوم ہوا ہے کہ مصر
میں بار بردار اونٹوں پر ایک ہزار رطل کا بوجھ لادا جاتا ہے
اس خط کے ملنے کے بعد پھر میرے کانوں تک یہ آواز نہ
پہنچے کہ کسی اونٹ پر ۶۰۰ رطل سے زیادہ کا بوجھ لادا گیا ہے۔"

ولید بن ہشام کو قنسرین کا والی اور فرات بن مسلم کو قنسرین
کے خراج کا تحصیلدار مقرر فرمایا۔ ولید کو یہ بات پسند نہیں آئی
کہ فرات یہاں کے تحصیلدار ہیں۔ چنانچہ اس نے چار اشخاص کو
اس شہادت کے لیے آمادہ کیا کہ فرات ترکِ نماز کا مجرم ہے
بحالت اقامت و تندرستی روزہ نہیں رکھتا۔ غسل جنابت کرتا
نہیں ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ بحالت حیض مباشرت
کرتا ہے۔

قنسرین کے یہ چاروں اشخاص آپ کے پاس آ کر مذکورہ
بالا امور کی شہادت پیش کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔
"ترکِ نماز کا جہاں تک تعلق ہے ہو سکتا ہے فرات نے
عمداً یا بھول کر نماز ترک کر دی ہو۔ تم اسے روزہ نہ رکھتے ہوئے
تو دیکھتے ہو لیکن تمہیں کیا علم کہ اسے کوئی بیماری لاحق نہ رہی ہو
باقی غسل جنابت نہ کرنے اور بحالت حیض بیوی کے ساتھ
جماع کرنے کا علم تمہیں کیونکر ہوا؟ بخدا یہ بہت ہی عظیم بہتان ہے

ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
LAHORE

جامعہ اشرفیہ شاہکوٹ کا داخلہ شروع ہے

- جامعہ اشرفیہ شاہکوٹ اپنے علاقہ کی پرانی دینی درسگاہ ہے۔
- جامعہ اشرفیہ اپنی تمام خصوصیات کی بنا پر ترقی کر رہا ہے۔
- جامعہ اشرفیہ میں ہر سال کثیر تعداد میں طلباء وطالبات قرآن مجید حفظ کر کے فارغ ہوتے ہیں
- جامعہ اشرفیہ میں مقامی بچوں کے علاوہ کشمیر، گوجرانوالہ، جھنگ، ہزارہ اور ساہیوال تک کے طلباء کرام زیر تعلیم ہیں۔

شعبۂ تعلیم

★ دو استاد درجہ حفظ میں اور چار استانیاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کے شعبہ میں کام کرتے ہیں جو ہمہ وقت درس و تدریس میں مصروف ہیں

★ درجہ کتب میں حضرت مولانا غلام مرتضیٰ صاحب (مفتی) مصروف عمل ہیں۔ اس درجہ میں فارسی، صرف، نحو، فقہ حنفی اور درس نظامی کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ داخلہ شروع ہے۔ بیرونی تمام طلبہ کے قیام، طعام، ملبوسات، کتب اور دیگر ضروریات کا مدرسہ ہی کفیل ہے

شعبۂ تبلیغ

★ اکابر علماء کرام کی آمد سے جہاں روحانی فیوض و برکات کا سلسلہ جاری ہے وہاں جلسوں کے ذریعہ عوام الناس میں دینی بیداری اور مرزائیت کے باطل فرقوں کا رد، خصوصاً قادیانی فتنے کا سختی سے محاسبہ مدرسہ کی دینی خدمات کا اہم جزو ہے۔

• مدرسہ مندرجہ ذیل علماء کرام کی زیر سرپرستی میں چل رہا ہے:۔

- حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی
- جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور
- حضرت مولانا محمد عبداللہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال

(المشتہر):۔ عبداللطیف انور مہتمم جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ، ضلع شیخوپورہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

23

نبوّت کے ایک جھوٹے مدعی کو

اللہ کے آخری نبی کا فیصلہ کن جواب۔

من محمّد الی مسیلمۃ الکذّاب،

امّا بعد فیلقی کتبُ الکذاب،

الافتراء علی اللہ،

وان الارض للہ یورثھا من یشاءُ من عبادہٖ

والعاقبۃُ للمتقین ◎ (بلاغ مبین)

اللہ کے نبی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے نام،

تیرا خط پہنچا جو خدا پر جھوٹ اور بہتان کا پلندہ ہے۔

یاد رکھو! زمین اللہ کی ملکیت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے زمین کا وارث بنا دیتا ہے، اور حسنِ انجام نیک بندوں کے لیے ہے، سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

کتاب و حکمت

غریبوں کی اِمداد اور اسلام!

ابتدا میں مسلمان کمزور بھی تھے اور غریب بھی مگر اس حالت میں بھی محتاجوں اور غریبوں کی امداد میں اپنی جانیں لڑا دیا کرتے تھے، مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخالف قوم کے یتیموں کی خبر گیری کرتے تھے، محتاجوں کی دستگیری فرماتے تھے، بیواؤں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخالف قوم کے سردار حبشہ کی طرف سے ہجرت کے لیے جاتے ہوئے واپس لے آئے اور عرض کیا آپ جیسا قومی ہمدرد ہم سے دور ہو جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

میدان جنگ سے بدر کے قیدی آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صحابہ کرامؓ میں تقسیم فرما دیا، یہ کل کے دشمن تھے، انہوں نے صحابہ کرام کو ناقابل بیان تکلیفیں دی تھیں، لیکن اس کے باوجود صحابہ کرام نے ان قیدیوں کو اپنے مہمانوں کی طرح رکھا خود بھوکے رہتے انہیں کھلاتے، یہاں تک کہ قرآن پاک نے صحابہ کرام کے جذبہ ہمدردی کی تعریف فرمائی۔

قرآن کریم نے نفلی خیرات میں "جار جنب" اجنبی پڑوسی کا مستقل حصہ رکھا، اجنبی پڑوسی سے علماء کی ایک جماعت کے نزدیک غیر مسلم محتاج ہے، غرضیکہ اسلام نے محتاج اور ضرورت مند کی اعانت میں مسلم اور کافر کا فرق بالکل روا نہیں رکھا، اور پیغمبر اسلام اور آپ کے ساتھیوں نے ظلم و ستم کے دور میں پوری فراخ دلی کا ثبوت دیا لیکن اس سارے عرصہ میں ایک واقعہ بھی ایسا نمودار نہیں ہوا کہ مسلمانوں نے کسی غریب مشرک پر پیسے کا دباؤ ڈال کر اسے اسلام لانے پر مجبور کیا ہو یا کسی وقت مسلمانوں کی یہ نیت رہی ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام کا واقعہ مشہور ہے، عمرؓ جیسے سخت آدمی جو دین کے معاملہ میں ذرہ برابر بھی مداہنت برداشت نہیں کرتے تھے، زندگی بھر اپنے عیسائی غلام پر مذہب حق قبول کرنے کے لیے دباؤ نہ ڈالا عیسائی ہونے کے جرم میں کبھی اس سے آنکھیں نہیں بدلیں اور جب وفات کا وقت قریب آیا تو اسے بلا کر فرمایا۔

میں تجھے آزاد کرتا ہوں، تجھے حق ہے کہ تو میرے بعد جس طرف جانا چاہے چلا جائے۔

اسلام مذہبی آزادی کا حامی، رائے اور ضمیر کی آزادی کا علمبردار وہ کسی طرح مذہب کے معاملہ میں لالچ اور خوف کا قائل نہیں ہو سکتا۔

وہ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے دوست کے ساتھ بھی، اور دشمن کے ساتھ بھی صرف خدا کی رضا کے لیے اپنے مالک کی خوشنودی کے لیے۔ اسلام لالچ کی بات کیوں کرتا اسے اپنی صداقت پر ناز ہے، اپنی حقانیت پر بھروسہ ہے، وہ لوگوں سے صاف صاف کہتا ہے۔ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم (القرآن) ترجمہ۔ مسلمانوں تمہیں تمہارے مالوں اور جانوں کے بارے میں آزمایا جائے گا۔ اور تمہیں مشرکین کی بڑی بڑی باتیں سننی پڑیں گی اور اہل کتاب کے منہ سے تکلیف دہ الزامات سن کر انہیں سہنا پڑے گا۔

درس و عبرت

- ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ آپؐ کی دائیں جانب اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے آپؐ دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا کہ ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھیں گے۔
- حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ کو حضرت صدیقؓ پر فضیلت دے گا اس کی سزا درّے ہیں۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ تقویٰ و طہارت میں اسلام کا مکمل نمونہ، احکام شریعت کی حد درجہ پابند اور دینی لحاظ سے انتہائی درجہ بلند شخص تھے۔ فقہ اور دینی امور میں آپ کو کمال حاصل تھا۔
- ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت علیؓ ایک مسجد میں محراب کے نیچے کھڑے ایک انتہائی غمگین و حزین انسان کی مانند رو رہے تھے، رات کافی بیت چکی تھی۔ ان کے آنکھوں سے آنسو گر گر کر ڈاڑھی کو تر کر رہے تھے ان کی بے قراری کی کوئی حد نہ تھی، آپ زار و قطار رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے "اے دنیا! کیا تو میرے قریب آ سکتی ہے، ہرگز نہیں، میں نے تجھے طلاق دیدی
- ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعوت میں شریک ہونے کے لئے گھر سے نکلے، حسین گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، رسول اللہ نے آگے بڑھ کر ہاتھ پھیلائے بچے نے ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر بھاگنا شروع کیا [illegible] ان کی گدی کے نیچے اور دوسرا ٹھوڑی کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا "حسین مجھ سے ہے اور میں

اس کا ضرور مطالعہ کر لیجئے

خبریں، اطلاعات، اور مضامین کی اشاعت کے لیے مندرجہ ذیل باتیں پیش نظر رکھیے

مضامین کے لئے

- مختصر، صاف، خوش خط، کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھے گئے ہوں۔
- ایک مکمل مضمون دو صفحوں سے زیادہ نہ ہو۔
- ایک مضمون دو قسطوں سے تجاوز نہ کرے۔
- مضمون کی زبان صاف اور شائستہ ہو۔
- مضمون جمعیۃ علماء اسلام کے نصب العین اور پالیسی کے خلاف نہ ہو
- مضمون میں دیئے گئے حوالہ جات مکمل اور صاف و صحیح ہوں۔
- ایڈیٹر مضمون کو مختصر اور اس کی زبان کو درست کرنے کا حق رکھتا ہے۔
- ناقابل اشاعت مضمون اور مضمون کے مسودہ کی واپسی کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔
- ایڈیٹر کسی بھی مضمون کو ناقابل اشاعت سمجھ کر روک سکتا ہے۔
- شائع شدہ مضمون کے لیے ترجمان اسلام کی کاپی خود حاصل کی جائے۔
- مضمون میں بیان شدہ مواد کی ذمہ داری صاحب مضمون پر ہوگی۔

خبروں و اطلاعات کیلئے

- جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی عہدہ دار، امیر یا ناظم کی تصدیق اور دستخط کے ساتھ بھیجی جائیں۔
- مختصر، صاف، خوش خط کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھیں۔
- جمعیۃ کے پیڈ پر یا جمعیت کی مہر کے ساتھ لکھی جائیں۔
- خبریں و اطلاعات اگر ناقابل اشاعت ہوں گی تو رد کی جا سکتی ہیں۔
- خبروں و اطلاعات کی صحت و عدم صحت کی ذمہ داری ترسیل کنندہ پر ہوگی۔

اعلانات کیلئے

- مدرسوں اور جلسوں وغیرہ کے لیے مختصر اعلانات کے لیے جو ایک کالم میں پانچ سطروں سے تجاوز نہ کرتے ہوں، پیشگی دس روپیہ آنا ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

مطابق

۱۱ جون سنہ ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۲۴
فون نمبر	۶۷۷۱۵

بدلِ اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے	۱۲/۰ "

فی پرچہ ۴۰ پیسے

(ہوائی ڈاک سے)

ترسیلِ زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ:

(شعبۂ ادارت ترجمانِ اسلام)

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ ملتان

احمد حسین کمال

• ۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمانا ضروری ہے

مراحات | تلک الایام نداولھا بین الناس | احمد حسین کمال

وقت کا اوّلین اور فوری تقاضا

پاکستان کو پیش آنے والے حالیہ بحران کے بعد اب اس امر میں کسی بحث کی گنجائش باقی نہیں رہی کہ پاکستان کی بقاء اور امن کا دار و مدار مکمل طور سے اسلامی احکام کے نفاذ پر ہے۔

پاکستان کو متحد اور ایک رکھنے والا واحد رشتہ صرف اسلام کا ہے، اور اسلامی ہدایات کو ہر شعبۂ حیات میں رہنما بنا کر ہی علاقائیت و فرقہ واریت کے تعصبات سے پاکستان کو محفوظ و مامون رکھا جا سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی ہر شبہ سے بالا تر ہو چکی ہے۔ کہ بھارت پاکستان کا ایسا دشمن ہے، جس کو کبھی بھی دوست نہیں بنایا جا سکتا ہے اور جو پاکستان کو ختم کرنے کے کسی بھی موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔

اس خطرہ سے محفوظ اور چوکنا رہنے کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان کا ہر فرد مجاہد بنا دیا جائے اور ہر لمحہ پاکستان کے مسلمان جہاد کے لئے تیار رہیں۔

سوال یہ ہے کہ ان دونوں مقصدوں کے حصول کا ذریعہ کیا ہے۔ پاکستان میں ہمہ گیر اسلامی نظام کا نفاذ کس طرح ہو، اور ملک و ملت کو ہر وقت جہاد کے لئے تیار رکھنے کی کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ پاکستان میں غالب اکثریت رکھنے والے مسلمان قرآن و سنت اور صحابۂ کرامؓ کے طریقوں پر یقین رکھنے والے ہیں۔ اور ماضی میں اسلامی ملکوں کا نظام انہی خطوط پر چلتا رہا ہے۔

آج بھی خلافت راشدہ سے خلافت عثمانیہ تک کے دور کی اسلامی حیثیت کو سامنے رکھ کر یہاں اسلامی نظام کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اور یہ نظام بنگالی، سندھی، بلوچ، پنجابی پٹھان اور مقامی و مہاجر سب کو ایک رشتہ میں واحد پاکستانی مسلمان قوم کی شکل دے کر ہمیشہ کے لئے مستحکم اور ناقابل رشک بنا سکتا ہے۔

اسی طرح بھارت دشمنی کا منہ توڑ جواب مہیا کرنے اور پاکستان کے بارے میں اس کے ناپاک عزائم و بد ارادوں کو ناکام بنانے کے لئے پوری مسلمان قوم کو تمام امتیازات و تفریقات سے بلند تر کر کے ایک صف میں کھڑا کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ وہ دشمن کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار (بنیانِ مرصوص) ثابت ہوں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے پاکستان کے ہر فرد کے سماجی، اقتصادی اور معاشی حالات ایسے بنا دیئے جائیں کہ کوئی کسی پر بوجھ نہ ہو۔ کوئی کسی کا محتاج نہ رہے، سب کے سب برابر کے جوش و جذبہ کے ساتھ وطن و قوم اور دین و ملت کی حفاظت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہیں۔

آج ہم جس خطرناک مقام پر کھڑے ہیں اور جن خطرات میں گھر گئے ہیں۔ ان کا اولین اور فوری تقاضا ان دونوں باتوں کی تکمیل ہے۔ (یکم جون ۱۹۷۱ء)

اقتصادی منصوبہ بندی کا انداز بدلئے

مشرقی پاکستان کے حالیہ بحران پر کم و بیش قابو پایا جا چکا ہے اور اب وہاں آغاز ہو رہا ہے۔

لیکن اس حادثہ نے پورے ملک کی معیشت کو دھکا پہنچایا ہے اسلئے اب ترقیاتی منصوبوں پر از سرِ نو غور و خوض ضروری ہے۔

بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس حادثہ سے جو تجربہ سامنے آیا ہے اس

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع

مسائل و افکار

• صاحب مضمون اپنے نقطۂ نظر کے آپ ذمہ دار ہیں
• مضمون صاف، خوش خط، کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان فاصلہ چھوڑ کر لکھنا چاہیئے۔
• مضمون طویل نہیں ہونا چاہیئے
• جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی کے خلاف نہیں ہونا چاہیئے۔
• ایڈیٹر کو مختصر کرنے کا حق حاصل ہے۔
• تمام مضامین پتہ ذیل پر بھیجے جائیں
(شعبۂ ادارت ترجمان اسلام)
مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام
بیرون لوہاری دروازہ ملتان
احمد حسین کمال

ہماری ملی اور قومی زبان عربی ہے

از
حافظ محمد لطیف سلیمی ایم اے - ایل ایل بی

جناب مجیب الرحمٰن شامی مدیر ہفت روزہ زندگی لاہور کے ایک شذرہ (اشاعت ۵ اپریل تا ۱۱ اپریل ۷۱ء) کے جواب میں جو کہ موصوف نے پاکستان میں لسانی مسئلہ کے سلجھاؤ کے سلسلے میں اس نقطہ نظر سے سپرد قلم کیا تھا کہ پاکستان میں دو قومی زبانوں کے وجود سے بہر حال بہتر ہے کہ عربی کو پاکستان کی قومی زبان بنا دیا جائے۔ جناب ڈاکٹر سید عبداللہ نے "زندگی" کی اشاعت ۱۲ اپریل تا ۱۸ اپریل ۷۱ء میں "کیا عربی ہماری قومی زبان بن سکتی ہے؟" کے عنوان سے عربی کو پاکستان کی قومی زبان بنانے کی تجویز کو ایک تشویشناک تجویز قرار دیتے ہوئے چند سوالات اٹھائے ہیں۔ یہ سوالات چونکہ ڈاکٹر صاحب ایسے نامور ادیب اور دانشور کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں جو کہ خود کو عربی کا آدمی بھی سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی چونکہ ڈاکٹر صاحب میں اسلام کا درد، اہل اسلام کی سربلندی اور ملت مسلمہ میں اتحاد و یگانگت کی تڑپ بھی موجود ہے اس لئے ڈاکٹر صاحب کے فاضل مقالے میں اٹھائے ہوئے سوالات کے بارے میں چند معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

زبانوں میں قومیت کی اساس

پیشتر اس کے کہ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے اٹھائے ہوئے سوالات کے بارے میں کچھ عرض کروں، میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ مقالے کے عنوان کے اس حصے کے بارے میں بھی کچھ کہوں جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں شاید قومیت کی اساس وہی ہے جو کہ دیگر مذاہب و اقوام کی اساس ہوتی ہے۔ یعنی کیا اسلام میں آنے کے باوجود ملت مسلمہ قومیت کے لادینی عناصر کی بنا پر مختلف حصوں یا قوموں میں منقسم رہتی ہے؟ یعنی کیا وہ ملت واحدہ نہیں بن جاتی۔

دو قومی نظریہ

ڈاکٹر صاحب نے مضمون میں اہل پاکستان کی قومیت کی کوئی تشریح نہیں فرمائی۔ ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا برصغیر میں دو قومی نظریہ ہماری سیاسی سرگرمیوں میں زیر بحث ہی نہیں رہا بلکہ اس کو تحریک پاکستان کی اساس یا مرکزی نقطہ کی سی حیثیت حاصل رہی ہے۔ مسلمانان برصغیر نے علیحدہ خطۂ زمین کا مطالبہ اس اساس پر کیا تھا کہ ہندوستان میں بسنے والی ایک قوم (مسلمان) کی زبان، معاشرت، سیاست، دین، رہن سہن دوسری قوم (ہندوؤں) سے سراسر مختلف ہے۔ اس لئے ان دونوں اقوام کا ایک ساتھ مل جل کر رہنا ممکن نہیں۔ لہٰذا ان کو علیحدہ خطہ زمین ملنا چاہیئے۔ جہاں وہ اپنے ملی نظام کو اجاگر کر سکیں۔

اس ضمن میں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ قومیت کے مسئلے پر مسلمانوں میں بھی دو آراء ہو گئی تھیں۔ ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ قومیں وطن سے بنتی ہیں۔ قطع نظر عقیدہ و مذہب کے اختلاف کے دوسرے گروہ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ ملت وطن سے نہیں بنتی بلکہ عقیدہ و مذہب سے بنتی ہے۔ لہٰذا مسلمان خواہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں ہوں۔ خواہ وہ کسی بھی رنگ و نسل سے ہوں، اسلام میں آنے کے بعد ملت واحدہ ہی ہو گی۔

زبان کے اثرات

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب سب کچھ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہے تو پھر قوم مسلم کون، مکان، رنگ و نسل اور زبان و لسان اور ملک و وطن کی تمام تر قیود و حدود سے ماورا ہونی چاہیئے اور قوم و ملت کا ملی تشخص وحدت لسان اور دین سے ممیز ہونا چاہیئے۔ یعنی پھر تو چار دانگ عالم میں بسنے والی کلمہ گو پوری نسل انسانی ملت واحدہ سے تعبیر ہونی چاہیئے۔ پس جب اسلام میں آ کر قومیت کی لادینی اساسیات مٹ جاتی ہیں تو پھر کسی غیر زبان کو باقی رکھنے کا کیا جواز؟ لیکن اگر اسلام میں زبانوں کی حیثیت مختلف ہو سکتی ہے۔ یعنی دینی اور قومی تو پھر قومیت کی اساس، وطنیت بھی ہو سکتی ہے لیکن جب ہم یہ تسلیم نہیں کرتے تو پھر لازماً یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ملت مسلمہ کی زبان بھی وطنی حدود و قیود سے ماوراء رہ کر ایک ہی رہتی ہے۔ کسی قوم کا ملی تشخص منفرد و قائم رکھنے کے لئے ایک زبان کا ہونا ناگزیر ہوتا ہے چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ انگریز قوم کو ایک وقت میں دنیا میں اس قدر وسیع علاقے پر اقتدار حاصل ہوا کہ ان کی سلطنت پر کبھی سورج بھی غروب نہ ہوتا تھا۔ اسی طرح فرانسیسیوں نے بھی دنیا کا بہت وسیع علاقہ اپنا محکوم بنا لیا تھا۔ لیکن بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ قومیں جہاں بھی گئیں۔ وہاں کی علاقائی زبانیں تو ان کے ارباب بست و کشاد کو سیکھنی پڑیں۔ جن کو وہاں کے باشندوں سے واسطہ پڑتا تھا۔ لیکن اپنی قومی زبانوں کی حیثیت ویسی ہی برقرار رکھی۔ چنانچہ ان علاقوں میں سرکاری زبانیں انگریزی اور فرانسیسی ہی رکھیں۔ خواہ نظم و نسق میں کتنی ہی مشکلات کے پہاڑ سامنے آ کھڑے ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ انگریز اور فرانسیسی جہاں بھی گئے۔ ان کی تمام حکومتوں اور افراد کی وفاداریاں لندن اور پیرس سے وابستہ رہیں۔ اسی طرح اگر ہمیں اپنی وفاداریاں مدینہ سے برقرار رکھنی ہیں تو پھر لازماً ہمیں عربی زبان کو ہی اپنانا پڑے گا۔

یہودی ریاست کی اساس

اسی طرح اسرائیل کی ریاست ۱۹۴۸ء میں معرض وجود میں لائی گئی۔ خطہ فلسطین کی زبان بھی عربی تھی۔ ریاست کی آبادی دنیا کے کونے کونے سے لائے گئے۔ بھانت بھانت کی بولیاں اور زبانیں بولنے والے افراد پر مشتمل تھی لیکن ہزاروں برس قدیم عبرانی زبان کو قومی اور سرکاری زبان کے طور پر رائج کرنے کا فیصلہ ایسے حالات میں کیا گیا جبکہ پورے ملک میں عبرانی بولنے والوں کی تعداد صرف بارہ نفوس پر مشتمل تھی۔

(ملاحظہ ہو زندگی شمارہ ۸ تا ۱۴ فروری ۷۱ء
ص ۲۷ کالم ۱)

مقصد واضح تھا کہ اس ریاست کی اساس جب صیہونیت پر تھی تو پھر اس کی بقا اور قومی تشخص کے لئے ایسی زبان کا قومی بنانا لازمی تھا۔ جو کہ افراد قوم کو ان کے ملی اور دینی سرمائے سے قریب لے جاتی نہ کہ اس کو دور لے جاتی جس خطہ زمین پر یہ ریاست قائم ہوئی۔ وہاں کی یہودی آبادی کی زبان بھی عربی تھی۔ لیکن کس امر نے ان کو مجبور کیا کہ وہ عبرانی کو قومی اور سرکاری زبان قرار دیتے۔ وہ مقصد محض دینی تھا۔ لہٰذا جب ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام میں آ کر قوم و ملت کی اساس دین رہ جاتی ہے۔ اور اس میں آنے کے بعد مختلف قوموں کے افراد تمام اختلافات رنگ و نسل

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

تراشے

اقتصادی امور

چین سے مشورہ کرلو

یہ خبر ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے کہ سالانہ منصوبہ بندی کی رابطہ کمیٹی نے آئندہ مالی سال کے لئے کسی قدر متوازن اور معتدل پروگرام بنایا ہے۔ جس میں مشرقی پاکستان کی اقتصادی تعمیر اور بحالی کو ترجیحی اہمیت دی گئی ہے۔ جون میں ختم ہونے والے مالی سال کے لئے اخراجات کا تخمینہ سات ارب ستر کروڑ تھا۔ مگر امید نہیں کہ اب پانچ ارب سے بڑھ سکے۔ کمیٹی نے اگلے سال کے لئے جو پروگرام بنایا ہے۔ اس کا اندازہ یہی کیا جاتا ہے کہ "اس میں موجودہ صنعتی استعداد سے مکمل استفادہ کرنے پر زیادہ اور سامراجی سودی قرضوں پر کم انحصار کیا گیا ہے"۔ ہم اسی کو معقولیت سمجھتے ہیں۔ مگر دکھ کی بات یہ ہے کہ ہمارے ماہرین کا "منصوبہ بندی فلسفہ" نہیں بدلا۔ وہ ابھی تک سرمائے کی اصطلاحوں میں سوچ رہے ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق ہمارے کارخانے اپنی استعداد کے چالیس فیصد سے زیادہ کام نہیں کر رہے گذشتہ چند ماہ کی سیاسی اور اقتصادی ابتری، بدحالی بڑی حد تک اس کمی کی ذمہ دار ہے۔ مگر امن کے زمانہ میں بھی یہ استعداد ستر فیصد سے زیادہ نہ تھی۔ اب اگر حکومت یہ فرض کرلے کہ اس کے فیصلے کے بعد کارخانے لازماً سو فیصد استعداد کے مطابق کام کرنے لگیں گے تو یہ تجربات سے کچھ نہ سیکھنے، حقائق کو نظر انداز کرنے اور خود کو فریب دینے کے سوا کچھ اور نہیں۔ لہٰذا منصوبہ بندی کو کامیاب بنانے کے لئے صرف سرمایہ کی فراہمی کافی نہیں۔ سازگار سیاسی اور اقتصادی ماحول بھی ضروری ہے۔

جہاں تک اقتصادی تعمیر اور بحالی کا تعلق ہے، بنیادی نکتہ وہ فلسفہ ہے۔ جس پر ہم نے اپنے ترقیاتی پروگرام استوار کر رکھے ہیں۔ اس فلسفہ میں کوئی تبدیلی نہیں۔ ہم پر ۳۵ ارب روپے کا غیر ملکی قرضہ ہے۔ اب ہم اس کا سود بھی ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ ہم نے جتنی بھی ملیں اور کارخانے لگائے ہیں۔ شاید ان کو فروخت کرنے سے بھی وہ قرضہ ادا نہیں ہو سکتا جو ہم پر واجب الادا ہے۔ مگر کارخانے تیس سیٹھوں کی ذاتی ملکیت ہیں، جو انہیں پوری استعداد کے مطابق اس لئے نہیں چلاتے کہ ان کو "آزاد تجارت" کے نام پر کام کرنے کی آزادی ہے۔ صدر مملکت اپیلیں کرتے ہیں۔ عوام ہاتھ جوڑتے ہیں۔ مگر سرمایہ داروں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور یہ بات جو پاکستان کے دور افتادہ دیہات کا ان پڑھ بھی اچھی طرح جانتا ہے، امریکی یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل کبھی نہیں سمجھیں گے۔

پاکستان کی پیداوار اور برآمدات گھٹ گئی ہیں اس کے ساتھ ہی سامراجی طاقتیں قرضے دینے سے ہاتھ کھینچ رہی ہیں، اور ہمارے ترقیاتی منصوبوں پر جو عملی طور پر ہمارے لئے پنج سالہ تنزلاتی منصوبے ہیں، کیونکہ ہر منصوبے کی تکمیل کے بعد عوام کا معیار زندگی گھٹتا ہے، اس کا اثر پڑنا لازمی ہے۔ کمیٹی نے اچھا کیا کہ ہوا کا رخ دیکھ لیا اور غیر ملکی سامراجی قرضوں پر انحصار کرنے کی بجائے ملکی ذرائع پر تکیہ کرنے کی پالیسی کو تسلیم کیا مگر یہ تسلیم بہت ناکافی اور بے اثر ہے۔ کمیٹی نے غیر ملکی قرضوں کے بغیر ترقیاتی منصوبے تعمیر کرنے کی طرف قدم بڑھانے کی بجائے ان کا پھیلاؤ اور تعداد گھٹانے پر اکتفا کی ہے۔ گویا مرض کی تشخیص کے باوجود علاج سے پہلو تہی کی جا رہی ہے۔ اور یہ ہماری ملکی اور اقتصادی صحت مندی کی دلیل نہیں۔ ہمارا طرز فکر سرمایہ دارانہ ہے اور اس کے تحت ترقیاتی منصوبے اس سرمایہ کے حساب سے اور اس کے اندر ترتیب دیئے جاتے ہیں جو ہمیں ملکی اور غیر ملکی ذرائع سے میسر آسکے۔ مگر گذشتہ بیس سال کے تجربے نے اس طرز طبیعت اور اقتصادی نظام کی تباہ کاریاں اچھی طرح ظاہر کر دی ہیں اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ اپیلیں کرنے اور مزید اصلاحی قوانین بنانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ مگر ترقی کا ایک اور فلسفہ بھی تو ہے۔ جس پر ہمیں اور ہماری طرح کے دوسرے افریشیائی ملکوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اس فلسفے میں سرمائے کی بجائے افرادی قوت کو ترقی کا مرکز بنایا جاتا ہے۔ اور تمام منصوبے اسی حساب سے بنائے جاتے ہیں۔ اس فلسفہ کی کامیابی کی بہترین مثال عوامی چین ہے جو آزادی کے وقت ہم سے بری حالت میں تھا، وہ ہمارے بعد آزاد ہوا مگر آج اس کے ہاں نہ بھوک ہے نہ بیکاری، اور دنیا کی تمام ظالم اور سامراجی طاقتیں اس کے سامنے کانپ رہی ہیں۔ ہم اپنے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے ہمیشہ ہارورڈ یونیورسٹی کے امریکی پروفیسروں سے بنواتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اب ہم چین کے ماہرین سے بھی مشورہ کرلیں۔

۲ مساوات ۳۱ مئی ۱۹۷۱ء

نیا بجٹ — چند تجاویز

پاکستان کے پچاسی فیصد غریب عوام کی آمدنی اور مروجہ بالواسطہ و بلاواسطہ ٹیکسوں کی شرح میں جو غیر معمولی تفاوت ہے۔ اس کی مثال شاید ہی دنیا کا کوئی ملک پیش کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ پہلے ہی ہوشربا گرانی اور بھاری ٹیکسوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ ان میں مزید ٹیکس برداشت کرنے کی بالکل سکت نہیں۔ ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ نئے ٹیکس عاید کرنے کی بجائے خسارہ پورا کرنے کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ آمدنی کے ذرائع کو فروغ دیا جائے۔ صنعت و زراعت کے شعبوں کی پیداواری صلاحیتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ برآمدات بڑھائی جائیں۔ اخراجات میں بچت کی جائے۔ اور اگر ان اقدامات کے باوجود خسارہ پورا نہ ہو، تو ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد روکنے سے گریز نہ کیا جائے۔ بہرکیف غیر ملکی قرضوں کے بوجھ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ ہماری منزل یہ ہونی چاہیئے کہ غیر ملکی قرضوں پر انحصار اور "طفیلی معیشت" کے دام سے نجات حاصل کریں۔ اس ضمن میں قومی حلقوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً مختلف تجاویز منظر عام پر آتی رہی ہیں۔ اگر ان کی روشنی میں سنجیدہ غور و فکر کے بعد کوئی لائحہ عمل مرتب کر کے اسے پوری محنت و جانفشانی سے بروئے کار لایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس اقتصادی بحران پر کامیابی سے قابو نہ پالیں۔ اس سلسلہ میں اگر حسب ذیل تجاویز کو درخور اعتنا سمجھا جائے اور انہیں بروئے عمل لایا جائے تو یقیناً خوشگوار نتائج مرتب ہوں گے۔

• یہ امر محتاج وضاحت نہیں کہ ہمارے یہاں ٹیکس چوری کی لعنت بڑی عام ہے۔ اس میں بعض اوقات انتظامیہ کے ناقص اور حریص پرزے بھی معاون بنتے ہیں۔ اسے روکنے کی اشد ضرورت ہے۔ اگر یہ لعنت ختم ہو جائے اور ٹیکس دہندگان کے ساتھ ساتھ ٹیکس وصول کرنے والے بھی اس نازک موقع پر اپنے قومی فرائض کا احساس کریں تو مروجہ ٹیکسوں ہی سے اتنی رقم حاصل ہو سکتی ہے کہ مزید ٹیکس عائد کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

• سرکاری محکموں میں بچت کی مہمیں چلائی جائیں لیکن ان کا زور کم تنخواہیں پانے والے ملازمین کی چھانٹی پر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ افسروں کے ایرکنڈیشنڈ بیش قیمت قالینوں اور فرنیچر سے مزین کمروں اور سٹاف کاروں کے اخراجات کم کرنے چاہئیں۔ سٹیشنری کے استعمال میں بچت کرنی چاہیئے۔ اور سرکاری دفاتر کے اخراجات میں بچت کے وہی طریقے استعمال کرنے چاہئیں جو دوسری جنگ عالمگیر کے زمانے میں انگریزوں نے اپنے وطن اور تمام مقبوضات میں اختیار کئے تھے۔

• اس وقت ملک و ملت جس اقتصادی بدحالی سے دوچار ہے۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہر شہری محنت و ایثار سے کام لے اور ہر سطح پر سادگی، کفایت شعاری اور محنت کو شعار بنائے، ہماری فوجی قیادت جس طرح محنت و سادگی کو حرز جان بنائے ہوئے ہے۔ اگر دوسرے وابستگان اختیار بھی

(باقی صفحہ ۹ پر)

اخبار و احوال

روز و شب

وطن عزیز — شرق و غرب
مسلم دنیا — جماعتیں

ہفتہ رفتہ

پاکستان

عالمی بنک کے دو اور ماہر کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے

عالمی بنک کا ایک اعلیٰ سطحی وفد مشرقی پاکستان کی صورت حال اور اقتصادی اور مالی ضروریات کا ذاتی طور پر جائزہ لینے کے لئے آج ڈھاکہ پہنچ گیا۔ وفد کے ارکان میں عالمی بنک میں پاکستان ڈویژن کے سربراہ مسٹر ایم وائیہن اور شعبے کے ایک اور اعلیٰ افسر جان روز شامل ہیں۔ دونوں اقتصادی ماہرین مشرقی پاکستان کے بارے میں اپنی جائزہ رپورٹ دس روز میں مکمل کر لیں گے۔

ہر مسجد کے امام کیلئے دو ایکڑ اراضی مختص کرنے کی تجویز

لائلپور۔ صوبہ پنجاب میں بے زمین کاشتکاروں کو سوا لاکھ ایکڑ سرکاری اراضی کی تقسیم کا کام ۱۵ جون تک ختم ہو جائے گا۔ اب تک دو تہائی کام ختم ہو چکا ہے یہ بات ریونیو بورڈ کے رکن مسٹر ایم مسعود نے آج یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ اس زمین کے زیر کاشت آنے سے پیداوار میں سالانہ چار ہزار روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مساجد کے اماموں کی امداد کے لئے ہر مسجد کے ساتھ دو ایکڑ سرکاری اراضی مخصوص کرنے کی ایک تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

روس اقتصادی اور ثقافتی میدان میں پاکستان سے ہر ممکن تعاون کریگا

لاہور۔ پاکستان میں روسی سفیر مسٹر ایم وی وگیتار نے کہا ہے کہ روسی حکومت اور عوام پاکستان سے اقتصادی و ثقافتی میدان میں تعاون کے خواہاں ہیں تاکہ دونوں ملکوں کی درستی کو استحکام حاصل ہو۔ یہ دوستی دونوں ملکوں کے عوام کے باہمی مفاد، امن اور خوشحالی کی ضامن ہوگی۔ انہوں نے یہ بات آج یہاں پاکستان روس فرینڈشپ سوسائٹی کی طرف سے دی گئی الوداعی دعوت میں مسٹر مظہر علی خاں کے سپاسنامہ کے جواب میں کہی۔

صوبائی بجٹوں کا اعلان جون میں کیا جائیگا

سندھ کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل جون میں صوبائی بجٹ کا اعلان کریں گے۔ اس مقصد کے لئے پریس کانفرنس بلائی جائے گی۔ پاکستان کے دوسرے صوبوں مشرقی پاکستان پنجاب، سرحد اور بلوچستان کے بجٹوں کا اعلان بھی جون میں کر دیا جائے گا۔

سندھ کے صوبائی بجٹ کے اجراء کی تاریخ کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

صوبائی گورنر وحدت مغربی پاکستان ختم ہونے کے بعد پہلی مرتبہ اپنے اپنے بجٹوں کا اعلان کرینگے۔

عالم اسلام

روس اور مصر کے مابین دوستی کا معاہدہ

قاہرہ۔ مصر نے مغربی طاقتوں اور دنیا کے دیگر ملکوں کو یقین دلایا ہے کہ روس اور مصر کے مابین دوستی کے نئے پندرہ سالہ معاہدے سے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ذمہ دار سفارتی حلقوں نے آج یہاں بتایا ہے کہ امریکہ سمیت دنیا بھر میں مصری سفارتی اداروں کو اس یقین دہانی پر مبنی مراسلے بھیجے گئے ہیں۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ اس معاہدے کے تحت روس کو مصر میں مزید نئی سہولتیں نہیں دی گئی ہیں

صدر ناصر مرحوم کی مسروقہ دستاویزات

سابق وزیر داخلہ کے گھر سے مل گئیں

قاہرہ۔ مصر کی واحد حکمران جماعت عرب سوشلسٹ یونین کے انتخابات سے متعلق اہم خفیہ دستاویزات سابق وزیر داخلہ سمیع شرف کے گھر سے مل گئی ہیں جو صدر ناصر مرحوم کی وفات کے بعد ان کے ذاتی سیف سے چرائی گئی تھیں۔ روزنامہ الاہرام نے خبر دی ہے کہ صدر سادات کے خلاف سازش تیار کرنے والوں میں سے سمیع شرف اور ان کے تین ساتھیوں کے بیانات گذشتہ روز قلمبند کئے گئے اور سازش میں ملوث دیگر پانچ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں ایک تھیٹر کا ڈائرکٹر ہے مگر سراغرسانی کے ڈائرکٹر جنرل سے پوچھ گچھ کل شروع ہوگی۔

مصر میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

قاہرہ ۲ جون۔ مصر کے وزیر داخلہ جناب ممدوح سالم نے کہا ہے کہ کسی مقدمے کے بغیر مصری جیلوں میں نظر بند سیاسی اور اخلاقی قیدیوں کا گروپ رہا کر دیا گیا ہے۔ صدر انور سادات نے اعلیٰ پولیس افسروں سے کہا ہے کہ اگر نظر بندوں کے خلاف کوئی جرم نہ ہو تو انہیں رہا کر دیا جائے۔ روزنامہ الاہرام کے مطابق ہفتہ وار صباح الخیر کے سابق ایڈیٹر محمود السعدانی بھی صدر کے خلاف سازش کے الزام میں ملوث ہیں۔ الاہرام نے بتایا کہ جمعرات کے روز کابینہ ملک کے سب سے بڑے جنگی بجٹ پر غور کریگی۔

قارئین سے معذرت

ہمیں افسوس ہے کہ ابھی تک ترجمان اسلام کے لئے کاغذ کا کوٹا منظور نہیں ہو سکا، اس لئے مجبوراً ترجمان اسلام بارہ صفحات پر شائع کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے معذرت ہے۔

(ادارہ)

فرمودات — رہنمایان جمعیۃ علماء اسلام

انسان کی نجات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے — مولانا درخواستی

ٹوبہ ٹیک سنگھ یکم جون۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے مطالبہ کیا ہے کہ استحصالی نظام ختم کرنے کے لئے سودی کاروبار پر پابندیاں عائد کی جائیں۔ وہ نواحی چکوک [illegible] ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ میں سیرت النبیؐ کے عام جلسوں سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے مشرقی پاکستان میں غداروں، تخریب [illegible] مداخلت کی مذمت کی اور کہا کہ ہر ملک کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی داخلی اور خارجی سالمیت کے تحفظ کے لئے اقدامات کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما نے کہا کہ سودی کاروبار اسلام کی رو سے قطعی حرام ہے۔ سودی نظام نے غریب سے غریب تر اور امیر سے امیر تر ہونے کے رجحان کو کافی حد تک سہارا دیا ہے۔ یہ نظام استحصال کی بھونڈی تصویر ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کو درپیش بحران سے نجات حاصل کرنے کے لئے تمام شعبوں میں اسلام کا انقلابی آئین نافذ کیا جائے۔ تاکہ قیام پاکستان کے عظیم مقاصد پورے ہو سکیں۔ انہوں نے سیرت النبیؐ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ عصر حاضر کے بھٹکے ہوئے اور سکون کے متلاشی انسان کو اپنی مشکلات کا حل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں مل سکتا ہے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان اسلام کے اٹوٹ رشتوں میں منسلک ہیں

دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کا شیرازہ منتشر نہیں کر سکتی

ملک و ملت کی تعمیر میں ہر شہری کو حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے — غلام غوث ہزاروی

پشاور ۲۱ مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے عوام اسلام کے اٹوٹ رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ان کے اتحاد کو تباہ نہیں کر سکتی۔ مولانا ہزاروی نے اپنی جماعت کے دفتر میں پارٹی کے ورکروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا شیرازہ منتشر کرنے کی توقعات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں اور اسلام کے رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیں ملک میں اسلامی، ہندوستان کے تخریب کاروں اور وطن دشمن عناصر کی سرگرمیوں سے ملکی معیشت کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ہر شہری پر ملک و ملت کی طرف سے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ محنت سے کام کرے۔ اور ملکی معیشت کی تعمیر میں حکومت سے تعاون کرے۔

انہوں نے کہا۔ اس مقصد کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ سامان تعیش کی درآمد مکمل طور پر بند کر دی جائے اور زرمبادلہ صرف ایسی اشیاء کی برآمد پر خرچ کیا جائے جو ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر انتہائی ضروری ہیں۔ انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ خاندانی منصوبہ بندی پر عملدرآمد روک دیا جائے اور اس طرح جو رقم بچے۔ اسے ترقیاتی منصوبوں پر صرف کیا جائے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے بڑے بڑے صنعت کاروں سے اپیل کی کہ وہ ملک و ملت کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور رضاکارانہ طور پر اپنا فالتو روپیہ حکومت کو دے دیں۔ انہوں نے کہا کہ صنعت کاروں اور دوسرے مالدار افراد کا اس قسم کا اقدام

اخبار و احوال

روز و شب

ہفتہ رفتہ

- وطن عزیز
- مسلم دنیا
- شرق و غرب
- جماعتیں

فرمودات ـــــ رہنمایان جمعیۃ علماء اسلام

انسان کی نجات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے ـــ مولانا درخواستی

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۰ جون۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے مطالبہ کیا ہے کہ استحصالی نظام ختم کرنے کے لئے سودی کاروبار پر پابندیاں عائد کی جائیں۔ وہ نواحی چک کلاں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ میں سیرت النبیؐ کے عام جلسوں سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے مشرقی پاکستان میں غداروں، تخریب [illegible] کی مذمت کی اور کہا کہ ہر ملک کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی داخلی اور خارجی سالمیت کے تحفظ کے لئے اقدامات کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما نے کہا کہ سودی کاروبار اسلام کی رو سے قطعی حرام ہے۔ سودی نظام نے غریب سے غریب تر اور امیر سے امیر تر ہونے کے رجحان کو کافی حد تک سہارا دیا ہے۔ یہ نظام استحصال کی بھونڈی تصویر ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کو درپیش بحران سے نجات حاصل کرنے کے لئے تمام شعبوں میں اسلام کا انقلابی آئین نافذ کیا جائے۔ تاکہ قیام پاکستان کے عظیم مقاصد پورے ہو سکیں۔ انہوں نے سیرت النبیؐ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ عصر حاضر کے بھٹکے ہوئے اور سکون کے متلاشی انسان کو اپنی مشکلات کا حل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں مل سکتا ہے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان اسلام کے اٹوٹ رشتوں میں منسلک ہیں

دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کا شیرازہ منتشر نہیں کر سکتی

ملک و ملت کی تعمیر میں ہر شہری کو حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے ـــ غلام غوث ہزاروی

پشاور ۱۰ مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے عوام اسلام کے اٹوٹ رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ان کے اتحاد کو تباہ نہیں کر سکتی۔ مولانا ہزاروی نے اپنی جماعت کے دفتر میں پارٹی کے ورکروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، کہ پاکستان کا شیرازہ منتشر کرنے کی کوششیں کبھی پوری نہیں ہو سکتیں اور اسلام کے رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیں ملک میں اسلامی، ہندوستان کے تخریب کاروں اور وطن دشمن عناصر کی سرگرمیوں سے ملکی صورتحال کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ہر شہری پر ملک و ملت کی طرف سے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ محنت سے کام کرے۔ اور ملکی صورتحال کی تعمیر میں حکومت سے تعاون کرے۔

انہوں نے کہا۔ اس مقصد کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ سامان تعیش کی درآمد مکمل طور پر بند کر دی جائے اور زرمبادلہ صرف ایسی اشیاء کی برآمد پر خرچ کیا جائے۔ جو ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر انتہائی ضروری ہیں۔ انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ خاندانی منصوبہ بندی پر عملدرآمد روک دیا جائے اور اس طرح جو رقم بچے۔ اسے ترقیاتی منصوبوں پر صرف کیا جائے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے بڑے بڑے صنعت کاروں سے اپیل کی کہ وہ ملک و ملت کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور رضاکارانہ طور پر اپنا فالتو روپیہ حکومت کو دے دیں۔ انہوں نے کہا کہ صنعت کاروں اور دوسرے مالدار افراد کا اس قسم کا تعاون

دنیا

اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی سے متعلق امریکی فیصلہ اسی ہفتے کر لیا جائے گا۔ صدر نکسن

واشنگٹن ۱۰ جون۔ صدر نکسن نے کہا ہے کہ وہ دس جون کو چین کے ساتھ امریکہ کی تجارتی پالیسی کا اعلان کریں گے۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ جمہوری چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے سلسلے میں عالمی ادارے کے رکن ممالک کے رویہ میں خاصی تبدیلی آ رہی ہے۔ صدر نکسن نے کہا کہ اس بارے میں قوم پرست چین اور دوسری حکومتوں سے صلاح مشورہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا صلاح مشورہ مکمل ہو جانے پر امریکہ یہ فیصلہ کر سکے گا کہ اسے جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس سوال پر کیا موقف اختیار کرنا چاہیئے۔

امریکی فوجوں میں چرس پینے کا رجحان

واشنگٹن ۱۰ جون۔ صدر نکسن نے کہا ہے کہ امریکی فوجیوں کو چرس پینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مسٹر نکسن نے آج اپنی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ اخباری نمائندوں نے ان سے پوچھا تھا کہ چرس کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر یہ درست نہیں ہو گا کہ امریکی فوجیوں کو چرس پینے کی اجازت دے دی جائے۔ مسٹر نکسن نے جواب دیا کہ چرس کے استعمال کی اجازت دینے کا کوئی جواز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی حکومت اس مسئلہ کو بہت تشویشناک سمجھتی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس لعنت کا سدباب ہونا چاہیئے اور وہ نام سے واپس آنے والے امریکی فوجیوں میں سے جو لوگ چرس کے عادی ہو چکے ہیں۔ انہیں پہچاننے کرنے سے پہلے ان کا علاج کیا جائے اور یہ عادت چھڑا دی جائے

ڈھڈیانوالہ میں درس قرآن

بتاریخ ۱۵ جون بروز منگل قاری سید عبدالکریم شاہ مولانا عبدالمجید ندیم درس قرآن دینگے۔ ڈھڈیانوالہ کلور کوٹ روڈ بذریعہ والہ اڈے سے جنوب کی طرف واقع ہے۔

محمد اقبال نعمانی ڈھڈیانوالہ ضلع میانوالی

ملک کی اقتصادی مشکلات پر قابو پانے میں بہت مفید ثابت ہو گا۔

انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس وقت جبکہ ملک پیچیدہ اقتصادی مسائل سے دوچار ہے بعض اداروں سے مزدوروں کو چھانٹی کیا جا رہا ہے۔ اس سے بیروزگاری بڑھے گی۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ مزدوروں کو چھانٹی کرنے کی بجائے بڑی بڑی تنخواہوں والے افسروں کی تنخواہوں میں کمی کی جائے۔

جماعتیں

آئین بنانے کے لئے کانفرنس بلانے کی تجویز

کراچی ۱۰ جون۔ اے این ایم سلیمان صدر کرشک سرامک پارٹی نے تجویز کی ہے کہ سیاسی پارٹیوں کی گول میز کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ جو ملک کے تمام حصوں کے لئے ایسا قابل قبول آئین مرتب کرے جو عوام کی امنگوں کے مطابق ہو اور نظریہ پاکستان کا تحفظ کرے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ مرکز اور صوبوں کو انتقال اقتدار آئین مرتب ہونے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ کم سے کم مدت میں آئین مرتب کرنے کے اقدامات کرنے چاہئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کا اجلاس ۳۰ جون کو ہو گا

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے تمام ضلعوں کے امراء و نظام کا اجلاس ۳۰ جون کو ہو گا۔ دعوت نامے دفتر سے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جو کسی وجہ سے کسی کو دعوت نامہ موصول نہ ہوا ہو۔ اس لئے وہ اس خبر کو ہی دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں۔

عبدالمجید ـــــ محمد ضیاء الحاقی

نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب ناظم عمومی جمعیۃ صوبہ پنجاب

قیوم مسلم لیگ کا وفد مشرقی پاکستان جائیگا

کراچی ۱۰ جون۔ پاکستان مسلم لیگ قیوم گروپ کا پانچ ارکان کا ایک وفد ۱۲ جون کو کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہو گا

مسلم لیگ کے تینوں گروپوں کا ادغام

کوئٹہ ۱۰ جون۔ پاکستان مسلم لیگ (قیوم گروپ) کے نائب صدر میر غوث بخش نہری نے اپنی پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ مسلم لیگ کے تینوں دھڑوں کو ایک دوسرے میں ضم کر کے واحد مسلم لیگ قائم کرنے کے لئے باہمی افہام و تفہیم کا مرحلہ کامیابی سے طے ہو گیا ہے اور اب ملک بھر میں ایک مسلم لیگ کے وجود کا اعلان کرنے میں صرف ضابطے کی چند کارروائیوں کا تکلف باقی رہ گیا ہے آپ نے کہا کہ مجھے کامل یقین ہے مسلم لیگ کے تینوں دھڑوں کے اتحاد سے مسلم لیگ اپنا کھویا ہوا وقار از سر نو حاصل کر لیگی

بھٹو سے کرشک سرامک پارٹی کے سربراہ کی ملاقات

سکھر ۱۰ جون۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر بھٹو اور کرشک سرامک پارٹی کے صدر ایس ایم سلیمان کے مابین آج "المرتضیٰ" (لاڑکانہ) میں ملاقات ہوئی۔ جو کئی گھنٹے جاری رہی۔ دونوں رہنماؤں نے اپنی بات چیت کو بہت اہم بتایا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد کا مقصد پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ ہے

کارکنوں سے مولانا ہزاروی کا خطاب

راولپنڈی ۲۸ مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی شہر کا عام اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالحکیم صاحب ممبر قومی اسمبلی بعد نماز جمعہ جمعیۃ کے دفتر میں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ ہے۔ یہ ہی ایک ایسا آئین ہے جس میں بنی نوع انسان کی بھلائی ہے۔ اگر ترقی ہی سے پاکستان میں اسلامی آئین نافذ کر دیا جاتا تو آج یہ دن ہمیں نہ دیکھنا پڑتا۔

انہوں نے کارکنوں کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا، آپ یہ نہ سمجھیں کہ انتخابات ختم ہونے کے ساتھ کام ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ کام کرنے کا اب وقت ہے۔ اس لئے جمعیۃ کا پیغام گھر گھر پہنچائیں اور عوام کو اس سے روشناس کرائیں۔

اجلاس میں دو قراردادیں منظور کی گئیں

کوہستان کے جھوٹ کی مذمت

یہ اجلاس اخبار کوہستان راولپنڈی کی اس جھوٹی خبر کی پرزور مذمت کرتا ہے جو اس نے ۲۵ مئی ۱۹۷۱ء کے شمارے میں شائع کی کہ حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ عثمانیہ ورکشاپ محلہ راولپنڈی نے چند طلباء کو ایک سینما کے افتتاح کے لئے قرآن پڑھنے کو بھیجا۔ اخبار مذکور کی غلط بیانی کا یہ پہلا موقعہ نہیں ہے اس نے تین اپریل ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بارہ میں خاکساروں کے اخبار ہفت روزہ الاصلاح کے حوالے سے ایک مضمون شائع کر کے اس کی جلی سرخیوں میں بالکل نرعنی اور جھوٹے الفاظ لکھے۔ جس سے بعض لوگوں کے آقائے ولی نعمت سامراجی قوتیں ہی خوش ہو سکتی ہیں۔ یہ اجلاس عوام پر واضح کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے معزز عہدیداروں کے خلاف اخبار کوہستان یا کسی اور ایسے غیرے کی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے اور اس قسم کی جھوٹی باتوں کو ان کی اخلاقی کم مائیگی پر حمل کریں۔

(۲) قرار پایا کہ جن حضرات نے ممبر سازی کی کاپیاں لی ہیں۔ ان کو بہت جلد بعد از تکمیل واپس کر دینی چاہئیں اور دوسرے احباب جمعیۃ بھی جمعیۃ کا دائرہ عمل وسیع کرنے کی سعی کریں۔

(سلطان احمد ہزاروی ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ راولپنڈی شہر)

مولانا پیر محسن الدین صاحب کی صوبہ سرحد میں آمد و دورہ

۲۲ مئی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے امیر مولانا پیر محسن الدین صاحب بمعیت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث اساتذہ اور طلبہ نے پرجوش خیر مقدم کیا۔ بہ بجے دارالعلوم کے وسیع ہال دارالحدیث میں پیر صاحب نے طلبہ کو خطاب کیا۔ اس کے بعد مولانا پیر مبارک شاہ صاحب کے ہمراہ پشاور پہنچے۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالقیوم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد، حضرت مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد، مولانا محمد حسین صاحب امیر شہر پشاور، ڈاکٹر سید فدا حسین صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد اور سینکڑوں ساتھیوں نے معزز مہمان کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ پشاور شہر کے سینکڑوں وینداز دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد میں یک دم جمع ہوئے۔

۲۳ مئی کو صبح ۸ بجے دارالعلوم سرحد تشریف لے گئے جہاں عظیم استقبال کیا اور دارالحدیث میں عظیم اجتماع ہوا مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری کے استقبال کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مولانا عبدالحکیم صاحب اور پیر محسن الدین صاحب نے تقریریں فرمائیں۔ ۴ بجے دفتر میں شہر کے کارکنوں سے خصوصی خطاب کیا۔ ۵ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔

۲۴ مئی کو مولانا پیر محسن الدین صاحب نوشہرہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں جمعیۃ علماء اسلام کے اجتماع سے خطاب کیا۔

۲۴ مئی کو ایبٹ آباد روانہ ہوئے۔ ایبٹ آباد سے مانسہرہ، مانسہرہ سے بالاکوٹ تشریف لے گئے اور ۲۵ مئی کو بالاکوٹ سے راولپنڈی واپس ہوئے

(عنایت اللہ معتمد دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد
سرکی گیٹ پشاور

ٹرانسپورٹر طلباء کو کرایہ میں رعائت دیں

۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء کو یونین کا اجلاس ہوا جس میں یہ قرارداد پاس کی گئی کہ تحصیل پنڈ دادن خاں کے ٹرانسپورٹر بھی طلباء سے نصف کرایہ وصول کریں۔ یونین تحصیل کے تمام ٹرانسپورٹروں سے رجوع کیا۔ جن میں سے صرف دو کمپنیوں نے ہمارا مطالبہ منظور کر لیا۔ وہ کمپنیاں ظفر اسحاق اینڈ کمپنی حاجی اسمٰعیل شاہ اور چودھری گیبہ خاں بس سروس پنڈ دادن خاں ہیں۔

اعلانات

مولانا سید عبدالکریم شاہ صاحب کا دورہ

مولانا قاری سید عبدالکریم شاہ صاحب (ڈیرہ غازیخان) بتاریخ ۲۵ جون نواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی میں نماز جمعہ پڑھائیں گے۔ رات کو بعد نماز عشاء رنگ پور کنجور ضلع سرگودھا میں تقریر کریں گے۔ ۲۶ جون بروز ہفتہ روڈہ ضلع سرگودھا میں تقریر فرمائیں گے۔

(مولانا خیرالدین راہی ناظم جمعیۃ علماء اسلام
روڈہ ضلع سرگودھا)

نرخنامہ اشتہارات

آخری صفحہ پورا	۳۰۰/- روپے
آخری نصف صفحہ	۱۷۵/- "
صفحہ ۲ ٹائیٹل پورا	۲۰۰/- "
نصف صفحہ ٹائیٹل ۲	۱۲۵/- "
صفحہ ۳ ٹائیٹل پورا	۲۰۰/- "
" " نصف	۱۲۵/- "
عام فی سنگل کالم	۵/- "
اندرونی صفحہ پورا	۱۵۰/- "
" " نصف	۸۰/- "

اجرت پیشگی

مستقل اشتہارات کے لئے مناسب رعایت دی جائیگی معلومات کے لئے رجوع کریں۔

مدارس وغیرہ کے جلسے و اعلانات کی اشاعت کے لئے فی کالم ۵ سطر تک دس روپیہ چیکنگی آنا ضروری ہے۔

مستقل اشتہارات کے لئے خط و کتابت سے معاملہ طے کیجئے۔ پتہ:۔

(شعبہ ادارت ترجمان اسلام)
مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون کوہ ریدروازہ ملتان

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا پچیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

مضامین، خبروں، اطلاعات کیلئے پتہ
مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
بیرون کوہ ریدروازہ ملتان

بقیہ ۔ صراحت

پاکستان کے اقتصادی و معیشتی مسائل کا سنجیدگی سے جائزہ لے کر ایک بالکل نیا اور ہمہ گیر پروگرام مرتب کرنا چاہیئے۔

پرانی اقتصادی منصوبہ بندی میں اولیت سرمایہ کو اور سرمایہ داروں کو حاصل تھی۔

جو لوگ سرمایہ لگا سکتے تھے، سرمایہ جمع کر سکتے تھے، اور سرمایہ پر قابو پا سکتے تھے، وہی ملک کے تمام ترقیاتی منصوبوں میں پیش پیش آکر پورا کا پورا فائدہ سمیٹ لیتے تھے۔ مزدور اور کسان اور عام شہری بمشکل دو وقت کی روٹی ہی حاصل کر پاتا تھا۔

۲۳ سال تک پاکستان کی اقتصادی منصوبہ بندی اسی انداز پر جاری رہی ہے۔ اور اسی ایک بات نے ان تمام حقیقی و غیر حقیقی شکایات کو ہوا دی، جس کے نتیجے میں علاقائیت کا فتنہ پروان چڑھا، اور ملک کا سب سے بڑا حصہ مشرقی بازو ایسے بحران کی لپیٹ میں آ گیا، جس نے پاکستان کے وجود تک کو متاثر کر دیا۔

پس اب آئندہ کے لئے اقتصادی منصوبہ بندی اس انداز پر کی جائے کہ ہر شعبہ میں ترقی کا فائدہ یکساں طور پر عام شہریوں، محنت کرنے والوں، مزدوروں اور کسانوں کو حاصل ہو۔

اور اس کی ابتدا نئے بجٹ سے ہو، جس میں ٹیکسوں کا بوجھ قطعی عوام پر نہ ڈالا جائے اور غریب آدمی گرانی کا شکار نہ بنے۔

اس کے ساتھ ہی ترقیاتی کاموں میں اولیت انفرادی طاقت کو دی جائے تاکہ بیروزگاری کا خاتمہ ہو جائے۔

ملک میں بڑی صنعتوں کے دباؤ سے چھوٹی صنعتیں اور زراعت بری طرح متاثر ہوئی ہے پاکستان جیسا زرعی ملک خوراک میں خود کفیل نہیں رہا ہے، اور اپنی آبادی کو بھوک سے بچانے کے لئے اسے ہر سال لاکھوں ٹن غلہ باہر سے درآمد کرنا پڑ رہا ہے۔

اس بدنصیبی کا خاتمہ ضروری ہے اور اس کے لئے بے زمین کسانوں کو قابل کفالت و لائق کاشت زمین بہم پہنچا کر وسیع پیمانہ پر کاشت کو فروغ دینے کی تدبیریں کرنی چاہئیں۔

نیز ملک بھر میں گھریلو اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو آگے بڑھانا ضروری ہے۔

صرف اس طرح ہی ملک سے بیروزگاری اور غربت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اور ملک کو بیرونی سہاروں سے آزاد و خود کفیل بنایا جا سکتا ہے۔

معاشی امور میں اگر اسلامی احکام کو سختی کے ساتھ نافذ کر دیا جائے۔ اور اوپر سے لیکر نیچے تک ان احکام کی پوری طرح پابندی کی جائے تو یقیناً تمام معاشی مشکلات پر قابو پانا آسان ہو جائے گا۔

(یکم جون ۱۹۷۱ء)

مصر کی پالیسی اب بھی سامراج دشمن ہے

مصر کے حالیہ واقعات اور امریکی وزیر خارجہ کے مشرق وسطیٰ و مصر کے دورے نے امریکی نواز حلقوں میں یہ خوش فہمی پیدا کر دی تھی کہ اب مصر انقلاب پسندی اور سامراج دشمنی کی راہ سے ہٹ کر مغربی طاقتوں کے ساتھ یک طرفہ اور گہری دوستی کے راستہ پر آ رہا ہے

لیکن روس کے صدر کی قاہرہ میں آمد روس کے ساتھ معاہدہ دوستی کی تجدید اور امریکہ کے اسرائیل نواز رویہ کی صاف صاف مذمت کے ساتھ سامراج اور اس کے پٹھوؤں کے خلاف جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کے تازہ اعلان نے سامراج دوست حلقوں کی اس خوش فہمی کا تار و پود بکھیر دیا ہے۔

بلاشبہ مشرق وسطیٰ کی پیچیدہ سیاست کی موجودہ رفتار ان آرزوؤں پر پوری نہیں اتر رہی ہے۔ جن آرزوؤں کو مشرق وسطیٰ سے دور رہنے والے عربوں کے دوست اور مسلمان اپنے سینوں میں جگہ دیئے ہوئے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو ملک کے حالات کی نزاکت اور پیچیدگی کا مکمل اور صحیح صحیح اندازہ ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ صدر سادات نے صورت حال کو نہ صرف امریکہ اور اسرائیل کی منشاء کے مطابق جانے سے روکا ہے بلکہ عرب دشمن طاقتوں پر زبردست اخلاقی فتح بھی حاصل کر لی ہے۔ اور آج دنیا بھر کی رائے عامہ، مشرق وسطیٰ کے مسئلہ پر اسرائیل و امریکہ کو ہی ذمہ دار قرار دے رہی ہے

یہ انقلاب حال کچھ کم اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ اور اسرائیل کے وجود میں آنے سے لیکر اب تک یعنی ۲۲ سال میں پہلی مرتبہ دنیا عربوں کو بے قصور ٹھہرانے اور امریکہ و اسرائیل کو اصل قصوروار سمجھنے پر مجبور ہوئی ہے۔ چنانچہ یہ امر ہی یہ امید بھی دلاتا ہے کہ مستقبل میں اسرائیل اور امریکہ کو عربوں کے موقف کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ خواہ وہ ابھی کتنی ہی ہٹ دھرمی اور خودسری کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور مصر کا انقلاب آج بھی صدر ناصر کے متعین کردہ راستہ پر رواں دواں ہے۔ اس کا رخ تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور نہ اس کی رفتار کو روکا جا سکتا ہے۔

(یکم جون ۱۹۷۱ء)

بقیہ ۔ تراشے

اس کی تقلید کریں تو اس کا زندگی کے دوسرے شعبوں پر بڑا خوشگوار اثر پڑے گا۔ ہم اگر اقتصادی بدحالی کا جنگی بنیادوں پر مقابلہ کریں تو حالات پر قابو پانا مشکل نہیں۔

• ریلوے، واپڈا، ٹرانسپورٹ، تار و ٹیلی فون اور اور اس قسم کے دوسرے محکمے جہاں سرکاری آمدنی میں چوری کی شکایات پائی جاتی ہیں وہاں نگرانی انتہائی سخت کر دی جائے۔

• غیر ملکی زرمبادلہ کے اخراجات میں بہت بے سبب زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے غیر ممالک میں سفارتی دفاتر کے اخراجات کا جائزہ لینا چاہیئے، اور ان کی کارکردگی کی روشنی میں ان کے اخراجات منظور کرنے چاہئیں۔ اس بارے میں یہ جائزہ لینا بھی ضروری ہے کہ سفارتی دفاتر کے مختلف شعبوں میں کس حد تک تخفیف کی جا سکتی ہے۔ اس طرح ان دفاتر کی طرف سے دی جانے والی دعوتوں کے اخراجات میں بھی کمی کرنی چاہیئے۔

• غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت کے ضمن میں یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ غیر ملکی مشیروں، زرمبادلہ میں پنشنوں کی ادائیگیوں اور اس قسم کے دوسرے اخراجات پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سیر و سیاحت کے لئے ملک سے باہر جانے والے لوگوں کو غیر ملکی زرمبادلہ کے ضیاع کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیئے

..... (نوائے وقت ۲۷ مئی ۱۹۷۱ء)

پاکستان اور چین کے اقتصادی تعلقات

..... چین اب تک پاکستان کو نو کروڑ ستر لاکھ ڈالر کی امداد دینے کا وعدہ کر چکا ہے۔ اس میں بیس کروڑ ڈالر کی وہ امداد بھی شامل ہے جو چین نے چوتھے پنجسالہ منصوبے کے لیے پہلی قسط پر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ چین کے قرضے بلاسود ہیں اور ان کی ادائیگی بیس برس کی مدت میں پاکستانی اشیاء کی برآمد کی صورت میں ہوگی۔ اس مدت میں توسیع بھی ممکن ہے۔ تیسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران چین نے دس کروڑ ڈالر کی امداد دی تھی۔ پھر چین نے پاکستان میں بھاری صنعتوں کی ترقی میں بھی گہری دلچسپی لی ہے۔ ٹیکسلا میں بھاری مشینری کے کمپلیکس کا قیام اس کی روشن مثال ہے چین سے سودمند تجارتی اور اقتصادی تعلقات کے تدریجاً فروغ کے لئے جو اقدامات ہو رہے ہیں وہ نہایت پسندیدہ ہیں انہی کے پیش نظر لازم آتا ہے کہ ہم اپنی بیرونی تجارت کے پورے نظام کا ناقدانہ جائزہ لیں اور مغربی ملکوں پر انحصار کو کسی الامکان کم کر کے ایشیائی اور افریقی ملکوں سے تجارت بڑھانے کا اہتمام کریں کہ اسی میں ہماری فلاح ہے۔ (امروز یکم جون ۱۹۷۱ء)

بقیہ — مسائل و افکار

اور قوم و ملک کی حدود سے نکل کر وحدت ملی کی سلک میں پیوستہ ہو جاتے ہیں اور اسلام میں آنے کے بعد اسلام میں دو قومیں نہیں رہ سکتیں تو پھر زبانوں میں دوئی کے چہ معنی؟ پس میرا یہ دعویٰ ہے کہ ملت مسلمہ جب ایک قوم ہے تو پھر اس کی زبان بھی ایک ہے اور وہ عربی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے عنوان کے پہلے جملے یعنی قومی زبان کی تشریح کے بعد اب میں ڈاکٹر صاحب کے دوسرے سوال کا جواب عرض کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے کہ قومی زبان کے وظائف کیا ہونے چاہئیں۔ میرے خیال میں اس مسئلہ کا جواب چنداں عسیر الفہم نہیں ہے۔

وحدت قومی

قومی زبان کا سب سے مقدم اور اول وظیفہ تو وحدت قومی کا فروغ و بقا ہوتا ہے۔ اور وہ اس صورت میں رہتا ہے کہ نہ صرف دو زبان اپنی قوم و ملت کے ماضی کو حال سے پیوست رکھے بلکہ اس میں عصر حاضر کے جدید تقاضوں، سائنسی ایجادات، ادب و فنون کی ترقی و فروغ کے ساتھ قدم ملا کر چلنے کی اہلیت ہو۔ یہی نہیں بلکہ اس کی زبان کا ذخیرۂ الفاظ اس قدر وسیع ہو کہ دیگر زبانوں سے الفاظ کی دریوزہ گری نہ کرنی پڑے۔ ساتھ ہی اس کے قواعد لسان ایسے پختہ قطعی اور اٹل ہونے چاہئیں کہ غیر بھی ان کے اطلاق سے زبان سیکھ سکیں بلکہ جدید الفاظ کو اس طریق پر اپنے اندر سمونے کہ اس پر اس زبان کی مکمل چھاپ لگ جائے۔ یعنی وہ اجنبی الفاظ نہ بن سکیں۔ اور یہ تمام اوصاف عربی میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اس کی وسعت دامنی کا یہ عالم ہے کہ دنیا کی کوئی زبان بھی اس سے لگا نہیں کھاتی۔ اس کے مقابلہ میں اردو ابھی تک اس قدر وسیع ہے۔ نہ ہی وہ مکمل زبان ہے۔ بلکہ وہ کئی زبانوں کا ملغوبہ ہے۔ ابھی تک اس کے دامن میں جدید سائنسی، سیاسی ایجادات و اصطلاحات کے موزوں مترادف الفاظ نہیں ملتے۔ اگر ملتے ہیں تو وہ نہایت ہی غیر مانوس ہوتے ہیں اور اکثر اوقات تو جدید اصطلاحات و ایجادات کے الفاظ ہی کی دریوزہ گری کرنے پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ کیفیت یقیناً کسی کامل زبان کے لئے موصلہ افزا نہیں ہوتی۔ چنانچہ دیگر زبانوں کے الفاظ کی آمیزش و کھچت سے زبان کی انفرادیت و تشخص قائم نہیں رہتا۔ جو کہ زبانوں کی برادری میں احساس کہتری کی نمائندگی کرتا ہے۔ علاوہ بریں غیر ملکی اجنبی الفاظ کی کھچت سے بول چال کے لحاظ سے کم پڑھے لکھے افراد کو بے شمار دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یعنی سلاست و روانی زبان مجروح ہو کر رہ جاتی ہے۔

قومی زبان سے

ڈاکٹر صاحب نے قومی زبان سے مراد وہ زبان لی ہے جس میں ملک کی تعلیم، دفتر، عدالت اور عام کاروبار چلایا جا سکتا ہو۔ اگر یہی معیار رکھا جائے تو کیا ڈاکٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ پنجاب میں دفتری، عدالتی اور عام کاروباری زبان کیا ہے؟ بنگال میں کونسی زبان ہے۔ سندھ، بلوچستان اور سرحد میں ان دائرہ ہائے میں کونسی زبانیں وسیلۂ اظہار کا کام دیتی ہیں؟ دراصل پاکستان میں عام طور پر عدالتی، دفتری اور ذریعہ تعلیم کی زبان تو انگریزی ہے اور اس کے ڈاکٹر صاحب بھی معترف ہیں۔ چونکہ انہوں نے کئی بار اردو کو دفتری اور عدالتی زبان قرار دینے کے مطالبے کے حق میں مضامین و تقاریر فرمائی ہیں۔ باقی رہی کاروبار اور معاشرے کی بول چال کی زبانیں تو بنگال میں عام کاروباری اور بول چال کی زبان بنگلہ ہے۔ سندھ میں سندھی، پنجاب میں پنجابی۔ بلوچستان میں پشتو، بلوچی اور براہوی، اور سرحد میں پشتو اور ہندکو اور پنجابی ہے ماسوائے کراچی کے پاکستان کے کسی علاقے میں بھی کاروبار اور بول چال میں اردو ذریعہ اظہار کے طور پر مستعمل نہیں ہے۔ لہٰذا اس لحاظ سے اردو کو پنجابی، بنگلہ، پشتو، سندھی، گجراتی، بلوچی اور براہوی پر کوئی تفوق و برتری حاصل نہیں ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کے اپنے معیار کے مطابق اردو ہماری قومی زبان نہیں بننی چاہیئے۔

اس کے علاوہ ایک طرف تو ڈاکٹر صاحب وحدت ملت اسلامیہ کے بھی داعی ہیں۔ اور دوسری طرف اس بات کے شاکی بھی ہیں کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اسلامی تعلیمات سے بیگانہ ہونے کی وجہ سے اسلامی اقدار و اخلاقیات سے ہٹ کر الحاد و بے دینی کا شکار ہو رہا ہے۔

اس لحاظ سے پاکستان میں عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کو قومی تسلیم کرنے سے ملت مسلمہ کے لسانی قلعہ میں رخنہ پڑ جائے گا۔ دوسری طرف نوجوان طبقہ عربی اور قرآنی تعلیمات سے بے بہرہ اور دور ہونے کی وجہ سے اسلام سے دور ہوتا چلا جائے گا۔

اس سے آگے چل کر ڈاکٹر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ عربی ہماری مقدس زبان ہے۔ اس لئے ملک بھر میں اس کی تعلیم لازمی ہونی چاہیئے۔ کیا کوئی اہل نظر بتائے گا کہ جب ہمارے بچوں کو بیک وقت کئی زبانیں پڑھنا پڑیں گی۔ تو کیا ان پر زبانوں کا بار اس قدر نہیں بڑھ جائے گا۔ کہ ان دیگر سائنسی اور ضروری مضامین کا پڑھنا محال ہو جائے گا۔ جن کا پڑھنا فی زمانہ ناگزیر ہو گیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک پنجابی یا سندھی بچے کے لئے ابتداءً اردو، انگریزی یا بنگلہ میں تعلیم حاصل کرنا تو ظاہر ہے ممکن نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ان کو لازماً ان کی علاقائی یا مادری زبانوں میں پڑھانا پڑے گا۔ تو کیا کوئی مہربان یہ بتا سکتا ہے کہ جب کسی پنجابی بچے کو بیک وقت پنجابی (علاقائی زبان) اردو اور بنگلہ (قومی زبان) عربی (مقدس زبان) اور انگریزی جس کو مغنیہ زبان کا درجہ حاصل ہے پڑھانا پڑے گا۔ تو معلم و متعلم کی کیا کیا مشکلات ہوں گی۔ یعنی لے دے کہ زبانوں کی ہی تعلیم ہو سکے گی۔ بچوں کے نصاب ہائے تعلیم میں پہلے ہی بے شمار مضامین کی بھرمار ہونے کی وجہ سے معیار تعلیم مزید گر جائے گا

وسیلۂ اظہار

اتنی بے شمار زبانوں کے بجائے کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ اسرائیل، برطانیہ، فرانس کی طرح ہم بھی اپنی دینی اور علمی زبان کو بحیثیت قومی زبان کے اپنا لیں۔ اگرچہ ابتداء میں ممکن ہے کہ چنداں مشکلات سے دوچار ہونا پڑے (حالانکہ اسرائیل کی طرف سے کبھی کوئی ایسی شکایات سننے میں نہیں آئیں۔ باوجود اس کے کہ وہاں جس زبان کو جاننے والوں کی تعداد آج سے پانچ سال پیشتر صرف بارہ نفوس پر مشتمل تھی۔ وہاں اتنی قلیل مدت میں دفاتر سکول، کاروبار، عام بول چال میں عبرانی پڑھی، لکھی اور بولی جانے لگی ہے) لیکن وسیع تر ملی وحدت و مفاد کے پیش نظر پاکستان میں ایسا کیوں نکر ممکن نہیں ہو سکتا

(باقی آئندہ)

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طب حاذق دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کیجئے۔ علاوہ خرچ ڈاک۔

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، مرتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے فی شیشی ۵/ روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور مسک ہے پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/ روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبعی امساک دور کرتا ہے کورس ۱۰/ روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ قیمت ۵ تولہ ۲۵/ روپے

نمبرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی
عباسی دواخانہ ۹، ای شاہ عالم مارکیٹ زنگ محل
لاہور

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارا میرا

مونگی، موٹھ، گوار، باجرہ، ایسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی مونگ پھلی غرضیکہ ہر قسم کی اجناس کی تھوک و سلور کیلئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں

پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد
ضلع بہاولنگر — فون نمبر ۳۰۹

جمال عبدالناصر

سید سلمان شاہد

وہ شخص اٹھ گیا مگر اس کے جمال سے — روشن ہے اب بھی مطلع آزادیٔ حیات
وہ شخص چل بسا ہے مگر اس کی یاد سے — مہکے ہوئے ہیں انفس و آفاق کائنات
وہ شخص جا چکا ہے مگر اس کی موت سے — عہد خرد میں عام ہوئی ہے جنوں کی بات
وہ شخص مر گیا ہے مگر بزم زیست میں — اک اس کی زندگی ہے کہ جسکو ملا ثبات
فتح و ظفر، عزیمت و جرأت ثبات و صبر — اس کی کتاب زیست کی آیات بینات
تنہا وہی تھا فاتح دوراں شکست نے — اس کے قبول عام کو دی فتح ششِ جہات
مشرق کو اس کی فہم و فراست پہ ناز تھا — مغرب نے اس کے حسن تدبر سے کھائی مات
ناصر بھی تھا جمال بھی تھا دل نشین بھی تھا — ہاں اس کی ذات خاص تھی مجموعہ صفات

اس کا وجود، چشم حریفاں میں خار تھا
ملت کی آبرو تھا عرب کا وقار تھا

ترجمان

ایک وضاحت اور گذارش

- اخباری کاغذ کی قلت اور گرانی نے ترجمان اسلام جیسے غیر کاروباری اور دینی پرچے کو شدید مشکلات میں ڈال دیا ہے اور پرچہ کسی نفع کے بغیر چلایا جا رہا ہے۔
- اسی وجہ سے پرچہ کا ظاہری معیار بلند نہیں ہو پا رہا ہے اور نہ صفحات میں اضافہ ممکن ہے۔
- تاہم اسے سنبھالتے اور بلند معیار پر لے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ○ اور ۱۶ صفحات پر بہترین مضامین و ترتیب کے ساتھ پیش کرتے رہنے کے انتظامات کی تکمیل جاری ہے ○ جمعیۃ کے کارکنان، دینی حلقوں اور قارئین کا تعاون ضروری ہے کہ مستقل خریداروں میں اضافہ کیا جائے ○ اشتہارات فراہم کئے جائیں ○ اور ایجنسیاں بروقت ادائیگی کرتی رہیں۔
- اگر ایسا ہوا تو ادارہ جلد ہی صفحات میں اضافہ کرنے اور معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ ○

ایجنٹ حضرات یاد رکھیں

- ایجنسیاں، ترجمان اسلام کے بچے ہوئے پرچے رواں ہفتہ کے اختتام پر بھیج دیں۔ جو دوسرے ہفتہ کے اختتام تک دفتر میں موصول ہو جانے چاہئیں۔
  تاخیر کی صورت میں پرچے ہرگز واپس نہیں لیے جائیں گے۔
  پرچوں کی واپسی ایجنٹ اپنے خرچہ پر کریں گے۔
- جو ایجنسیاں بچے ہوئے پرچوں کی واپسی کریں گی انہیں ۲۵ فی صد سے زیادہ کمیشن نہیں دیا جائے گا۔
  ۲۵ فی صد سے زیادہ کمیشن لینے والی ایجنسیوں کے بچے ہوئے پرچے واپس نہیں لیے جائیں گے۔
- ایجنٹ حضرات اپنے واجبات ہر ماہ کی بیس تاریخ تک ادا کر دیا کریں ورنہ اخبار کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔
- نئی ایجنسیاں دو روپیہ فی پرچہ کے حساب سے زر ضمانت جمع کرائیں۔
- زر ضمانت جمع کرائے بغیر کوئی ایجنسی جاری نہیں کی جائے گی۔
- پرانی ایجنسیاں جن کے حسابات صاف نہیں ہیں وہ بھی زر ضمانت جمع کرائیں اور جلد از جلد حسابات صاف کریں۔

مشتہرین حضرات سے

- پیشگی اجرت وصول ہونے پر ہی اشتہارات شائع کئے جائیں گے۔
- طویل اعلانات کے لیے پہلے خط و کتابت کیجئے۔
- کتابوں پر تبصرہ کے لیے ۲ کتابیں آنا ضروری ہے۔
- تبصرہ کے لیے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہے۔
- فحش اور غیر اسلامی کتابوں اور رسالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی واپسی کا ادارہ ذمہ دار ہوگا۔

جواب طلب امور کے لیے واپسی ٹکٹ ضروری ہیں۔
مضامین، خبریں، اعلانات، اعلانات کی ترسیل اور جملہ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔

احمد حسین کمالی
(شعبہ اشاعت) مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام
بیرون لوہاری دروازہ ملتان

مندرجہ بالا ہدایات کی پابندی نہ کرنے کی صورت میں شکایت درست نہیں سمجھی جائے گی۔

خط و کتابت

کے وقت خریداری نمبر یا ایجنسی نمبر ضرور لکھیے، اور جواب طلب امور کے لیے واپسی ٹکٹ یا کارڈ ارسال کیجیے

F No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE Price 15 Paise

محکمہ بحالیات اور لاکھوں غریب مہاجرین کی محرومیاں

آبادکاری کے کام کی ابتدا

فی الحقیقت مہاجرین کی آبادکاری کا اصل کام ۱۹۵۸ء کے بعد شروع ہوا ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کے بعد حکومت نے نو آبادکاری کا ایکٹ ۱۹۵۸ء لینڈ سٹیلمنٹ ایکٹ ۱۹۵۸ء جاری کیا جس میں آبادکاری کے لیے اولذکر ایکٹ کے تحت ۸ سکیمیں اور مؤخرالذکر کے تحت ۵ سکیمیں تھیں۔ لیکن حکومت کی مہاجرین کی آبادکاری کی کوشش اور حق بہ حق دار رسید کی خواہشیں محکمہ بحالیات بدیانت رشوت خور مفاد پرست اور خود غرض افسروں کی بھینٹ چڑھ گئیں۔

سکیم کے نقائص

حکومت نے بے سہارا مہاجرین کی بحالی کے لیے جو طریق کار اختیار کیا اس میں نقص یہ تھا کہ حکومت نے کسی بھی نو وارد مسلمان سے یہ نہیں پوچھا کہ آیا اس کے پاس اپنی جائیدادوں کا کوئی تحریری ثبوت بھی ہے یا نہیں بس اتنا ہوا کہ ڈپٹی سٹیلمنٹ کمشنر کی موجودگی میں دو آدمی آکر یہ گواہی دے دیتے کہ فلاں آدمی نصف ہندوستان کا مالک ہے تو اس بھی اصولاً تسلیم کرنا پڑتا۔ گویا اس سقم سے ہزاروں لوگ جن کے پاس ہندوستان میں نہ تو زمین تھی اور نہ ہی کوئی باقاعدہ جائیداد تھی۔

انہوں نے ڈپٹی سٹیلمنٹ کمشنر اور ان کے ٹولے کے دوسرے افراد کو کچھ رشوت دے دلا کر جتنا کلیم چاہا منظور کرا لیا۔ حکومت کو ڈپٹی سٹیلمنٹ کمشنروں ان کے دفاتر کے عملوں کی بدیانتیوں نیز نو وارد مسلمانوں کی چالاکی اور ہوشیاری کا پتہ چلا تو حکومت نے کلیمز کی حد مقرر کی اور شہری آبادی کے لیے زیادہ سے زیادہ تین لاکھ روپے کا کلیم اور دیہی آبادی زمینوں پانچ سو ایکڑ نہری اور ایک ہزار غیر نہری زمینوں کے کلیم دینے کی حد مقرر کر لی۔

دھاندلیاں

اس آخر حد کے مقرر ہو جانے کے باوجود بھی زمینوں کی الاٹ منٹ میں دھاندلی شروع ہو گئی اور بعض ایسے علاقے جو زرخیز تھے ان کو کم نمبر دے کر کم زرخیز قرار دے دیا گیا۔ اور جو علاقے اتنے زرخیز نہیں تھے ان کو زیادہ زرخیز قرار دے دیا، نتیجۃً زرخیز علاقوں کے مالکان اپنے حقوق منصفانہ طور پر حاصل نہ کر سکے۔ زمین کے یونٹوں کی الاٹ منٹ کے سلسلے میں پٹواریوں نے بھی خوب ہاتھ رنگے۔ اور انہوں نے زیادہ کلیم دینے والے مہاجرین سے ان کے کل حصے سے نصف زمین پر قبضہ کر لیا اور نصف زمین مہاجر کے قبضے میں دے دی۔

ان دھاندلیوں ملی بھگت کا سب سے زیادہ نقصان یہ ہوا کہ جو لوگ حقدار تھے اور چالاک ہوشیار نہ تھے، یا وہ محکمہ بحالیات کے افسران کی جھولی مال و زر سے نہ بھر سکتے تھے وہ اب تک اپنا حق حاصل کرنے سے محروم ہیں۔ پاکستان میں ایسے افراد سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ہیں جن کے کلیم محکمہ بحالیات کی "نوازشات" کی بنا پر نہیں بن سکے۔ اور ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کی زمینوں اور جائیدادوں کے کلیم ان کے دوسرے مکار ہمسائیوں یا رشتہ داروں نے بنوا لیے ہیں اور وہ خود اس سے محروم ہیں۔

دھاندلیوں کے طریقے

یہ وہ ابتدائی مرحلہ تھا جس میں محکمہ بحالیات پٹواریوں اور چند ایک وکلاء جو ان دنوں محکمہ بحالیات کے رشوت دلانے والے ٹاؤٹ بن چکے تھے) مہاجرین کو جی بھر کر لوٹا۔ جس کو جی چاہا الاٹ کر دیا۔ غریب کو امیر اور امیر کو فقیر بنا کر رکھ دیا۔ اس بدیانتی میں ہر کوئی شریک تھا۔ مہاجرین بھی اور دفتر کے اہل کار بھی۔ لیکن اس مرحلے سے گزرنے کے بعد دفتری دھاندلیوں کا دوسرا دور شروع ہوا جن نو وارد مسلمانوں کے کلیم منظور ہو چکے تھے مگر انہوں نے کچھ جائیدادیں حاصل کر لی تھیں اور اس کے باوجود ان کے پاس کلیم کے کچھ حصے باقی تھے۔ اس لیے حکومت نے "نقد معاوضوں" کی سکیم شروع کر دی۔

اس سلسلے میں حکومت نے کلیمز کو نان کلیمنٹ اور کلیمنٹ کے درمیان "اقرار نامہ" ہو جانے سے کلیمز کو منتقل کرنے کی اجازت بھی دے دی اور اس طریق کار سے جعل سازی اور رشوت خوری کے نئے دروازے کھل گئے۔ محکمہ بحالیات کے اہل کاروں اور افسروں نے ایسے لوگوں کو نقد معاوضے ادا کرنے کی سہولیات دیں۔ جو ان کو کل معاوضے کا ایک معقول حصہ ادا کر دیتے۔ جن لوگوں نے غلط کلیمز بنوائے ہوئے تھے وہ لوگ تو نقد معاوضوں سے محکمہ بحالیات کا حصہ نکال کر ان کو دے دیتے۔ اور جن لوگوں نے صحیح کلیم داخل کئے تھے وہ ایسا نہ کرتے نتیجہ انہیں اپنے حاکموں کے مظالم کا شکار ہونا پڑا اب بھی ایسے سینکڑوں لوگ موجود ہیں جن کو نقد معاوضے محض اسی بنا پر نہیں دیے گئے۔

کلیموں کا ناجائز استعمال

اسی ضمن میں محکمہ بحالیات، اور مہاجرین کی ملی بھگت سے دھاندلی کی دوسری صورت یہ نکلی کہ مہاجر اپنے "معاوضہ بکوں" کو فروخت کر دیتے اور ان کی نقلیں حاصل کر کے کئی کئی جگہ پر الاٹ منٹیں کروا لیتے۔

یہاں اس بات کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ جب کوئی شخص کسی جگہ پر زمین یا مکان یا دوسری جائیداد حاصل کر لیتا تو اس کے لیے ضروری ہوتا کہ وہ اتنے "کلیم" کا جتنا حصہ اس نے استعمال کر لیا محکمہ بحالیات میں اندراج کرائے اور اتنے حصہ کی رقم کو کٹوا ڈالے۔ لیکن اس مقام پر ہوشیار لوگوں نے متعلقہ کلرکوں یا انسپکٹروں کو رشوت دی۔ استعمال شدہ کلیم کا اندراج نہ کروایا۔ اسی طرح ایک کلیم کی کئی کئی نقلیں کئی جگہ پر استعمال ہوئیں۔

عملہ کی کارستانیاں

تیسرا مرحلہ یہ تھا کہ جب مہاجر مکانات و زمینوں پر قبضہ کر لیتے ہیں ان کے ذمہ حکومت کی کچھ رقوم رہتی ہیں۔ تو اس وقت تک اس کو مکان یا دوسری جائیداد کی مستقل منتقلی (P.T.D) کے احکامات نہیں ملتے جب تک کہ وہ بحالیات کی فیس کرایہ اور دیگر واجبات ادا نہیں کر دیتا لیکن کئی دفعہ یوں ہوتا ہے کہ سائل تمام رقوم ادا کر دیتا ہے مگر صرف بحالیات کے چند روپے کی فیس ادا نہیں کر سکتا تو مستقل منتقلی (P.T.D) کے کاغذات اس وقت تک اس کے حوالے نہیں کیے جاتے جب تک کہ وہ پانچ یا دس روپے کا کلیم جمع نہ کرا دے۔ سب سے تکلیف دہ مرحلہ یہ ہے کہ رقوم صرف کلیمز کے ذریعے وصول کی جاتی ہیں نقد روپیہ جمع کرانے کی اجازت نہیں۔ لیکن بسا اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ان کی معاوضہ بکیں گم کر دی گئیں ہیں اور نہ تو ان کی نقلیں ملی اور نہ ہی کوئی اور جواب ملا ہے۔ (ماخوذ)

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

آسان ہجری کیلنڈر

محمدی تقویم ۱۳۹۱ھ

۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۳	۱۰	۱۷	۲۴	-	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۴	۱۱	۱۸	۲۵	-	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۵	۱۲	۱۹	۲۶	-	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر
۶	۱۳	۲۰	۲۷	-	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل
۷	۱۴	۲۱	۲۸	-	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ

جمادی الاول	جمادی الثانی	رجب	شعبان المعظم	رمضان
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ

دن معلوم کرنے کا طریقہ

جس تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو اس ماہ کے نیچے اور تاریخ کے بالمقابل آپکا مطلوبہ دن ہے۔ مثلاً ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ کو کیا دن ہوگا ۱۲ کے ہندسہ کو سامنے اور ربیع الاول کے نیچے دیکھا تو پانچویں خانہ میں ہفتہ ہے اس لیے ۱۲ ربیع الاول کو ہفتہ ہوگا

اُسوۂ ابراہیمیؑ آج بھی ہر انقلابی و مصلح کیلئے مشعلِ راہ

ایک خدا کو ماننے والا دنیا کی باطل قوتوں کو خاطر میں نہیں لاتا

تحریر: مولانا محمد عبدالقادر صاحب آزاد

سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پوری دنیا کیلئے مشعلِ راہ کا کام دیتی ہے آپ کو رب العالمین نے جرأت و بے باکی کی دولت سے نوازا تھا بلاغت اور فن مناظرہ میں بھی آپ کو کمال تام حاصل تھا مہمان نوازی اپ کی پاکیزہ عادت تھی عجز و انکساری کا آپ مرقع تھے انابت الی اللہ اور خریداری آپ کا طرۂ امتیاز تھا ان خصائص کی بنا پر آپ ان تمام امتحانات میں باکمال انداز میں کامیاب ہو کر بارگاہِ ایزدی سے امامت کبریٰ کا خطاب حاصل کر کے رہتی دنیا تک کے لوگوں کے قابلِ تقلید نمونہ بن گئے۔ آج بھی اگر ہم ان کی حیاتِ طیبہ کو سامنے رکھ کر اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو کسی انسانیت کے وجود میں پھر سے جان آ سکتی ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام ۲۱۶۰ قام میں جنوبی عراق کے شہر "اور" میں ایک بت گر آذر کے گھر پیدا ہوئے۔ اور بچپن کی سرحد عبور کرنے کے بعد آپکا والد زمانہ کی رسم کے مطابق آپ کو دربارِ نمرودی میں سجدہ کرانے کے لیے لے گیا۔

ابراہیم علیہ السلام چونکہ پیغمبر تھے اور اس منصب کی شان یہ ہوتی ہے کہ جب عام انسان بے شعور ہوتے ہیں تو پیغمبر باشعور ہوتا ہے پیغمبر کی تعلیم خود خدا کی طرف سے ہوتی ہے آپ شان و استغنا کے ساتھ نمرود کے دربار میں تشریف لے گئے۔ نمرود آپ کو سر بلند کئے سینہ تانے دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا سجدہ کے لائق تو صرف ایک ہی ذات ہے جو میرا اور تمام عالم کا پیدا کرنے والا ہے نمرود نے کہا مارنا زندہ کرنا اگر خدا کی دلیل ہے تو یہ میں بھی کر لیتا ہوں، ایک ایسے قیدی کو جسے دوسرے دن پھانسی ہونی تھی بلوایا اور آزاد کر دیا۔ اور دوسرے قیدی کو بلایا جسے دوسرے دن رہا ہونا تھا اس کو پھانسی کا حکم کر دیا اور کہنے لگا کہ دیکھا میں نے زندہ کو مار دیا اور مردہ کو زندگی دیدی۔ آپ سمجھ گئے نشۂ اقتدار نے نمرود کی عقل پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ یہ پیدا کرنے اور قیدی کو چھوڑنے میں فرق نہیں سمجھتا آپ نے فرمایا میرا رب سورج مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے اگر تیرے دعویٰ خدائی میں ذرا برابر سچائی ہے تو پھر تو سورج کو بجائے مشرق کے مغرب سے نکال کر دکھا۔ نمرود دعوتِ حق کی تاثیر کے سامنے بے بس ہو گیا اور جواب نہ دے سکا۔

ابراہیم علیہ السلام اپنی جوانی کو ہر طرح کے لہو لعب سے الگ تھلگ رکھے ہر وقت ذکرِ خدا اور نورِ توحید کے عام کرنے کی فکر میں مگن تھے۔

ایک رات جب شہر کے لوگ جمع تھے تو آپ نے زہرہ ستارے کو دیکھا اور فرمایا کیا یہ میرا خدا ہے؟ جب وہ ستارہ غائب ہو گیا تو آپ فرمانے لگے میں غائب ہو جانے والے کو خدا نہیں مانتا۔ پھر جب دوسرے دن چاند نکلتے دیکھا تو فرمانے لگے یہ ہمارا خدا ہے؟ پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا میں غائب ہو جانے والے کو خدا نہیں مان سکتا پھر جب صبح کو سورج نکلا تو آپ نے فرمایا یہ تو بڑا ہے یہ خدا ہے کیا؟ اور جب وہ بھی شام کی تاریکیوں روپوش ہو گیا تو آپ فرمانے لگے ای میری قوم میں تمہارے بادشاہ خدا سے لے کر اجرامِ فلکی و اے خداؤں کی حقیقت سمجھ چکا ہوں یہ سب بے کار ہیں، قوم نے یہ سنا تو آپس میں مشورے کرنے لگے۔ کہ کسی طرح اس نوجوان کو تبلیغِ توحید سے باز رکھا جائے بڑی بحث کے بعد طے پایا کہ انہیں میلے میں لے جایا جائے۔

ایسی رنگ رلیاں دکھائی جائیں کہ اس کی چمک اسے اپنے اندر محو کر لے۔ اور ان کا دل توحید کے راستے سے ہٹ جائے اس کام کے لیے چند محلہ دار نوجوان منتخب کئے گئے وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے۔ اور کہا اے ابراہیم چلو تمہیں دنیا کا رنگ ڈھنگ دکھائیں آپ نے دستورِ زمانہ کے مطابق ستاروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں بیمار ہوں وہ نوجوان یہ جواب سن کر کہنے لگے یہ کوئی معمولی میلہ نہیں۔ یہ بتوں کا خاص دن ہے اگر تم آج ہمارے ساتھ نہ گئے تو بت تجھے وہ ایذا پہنچائیں گے جس کا تو اندازہ تک نہیں کر سکتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ظاہراً خاموش ہو گئے لیکن دل ہی دل میں کہنے لگے کہ آج تمہارے بتوں کی خدائی کا بھی آخری دن ہے۔ رسم کے مطابق تمام لوگ اپنے بتوں کے سامنے مٹھائی رکھ گئے تاکہ وہ بابرکت ہو جائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہر اور بت کدہ خالی پایا تو کلہاڑا لیکر سیدھے بت خانے پہنچے اور بتوں سے کہنے لگے مٹھائی کیوں نہیں کھاتے! اس کے بعد آپ نے کسی بت کی ناک، کسی کے کان، ہاتھ اور پیر اڑا ڈالے اور کلہاڑہ بڑے بت کی گردن میں ڈال دیا اور واپس گھر پہنچ گئے جب لوگ میلہ سے فارغ ہو کر مٹھائیاں اٹھانے بت خانے پہنچے تو اپنے خداؤں کو اوندھے سیدھے دیکھ کر ہکے بکے رہ گئے۔

اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ کام اس نوجوان کا ہے خدا کا قائل اور اسی کی توحید کا مبلغ ہے۔ چنانچہ کو قوم کے سامنے پیش کیا گیا اور ان سے پوچھا یہ زیادتی تم نے کی ہے۔ آپ فرمانے لگے کہا کی گردن میں ہے۔ اسی سے پوچھ لو اگر یہ نہیں کیا اتنا بھی نہیں سوچ سکتے جو بول نہ سکتا ہو کلہاڑے سے بچا سکتا ہو وہ تمہاری دستگیر ہے؟

یہ جواب سن کر سارے لوگ لاجو جاہلانہ انداز میں ابراہیم علیہ السلام کی زندگی سوچنے لگے۔ آخر فیصلہ یہ قرار پایا ایک بڑی کر کے ابراہیم علیہ السلام کو اس میں ڈال دیو الٰہی کے حصول کی خاطر اس آتشِ غضب میں جب تعالیٰ نے آگ سے فرمایا کہ اے میرے حکم سے والی ابراہیم کے لیے ٹھنڈی ہو جا۔

خدا تعالیٰ کے فرمان سے آگ کا الاؤ ابراہیم والسلام کے لیے گہوارہ سکون و اطمینان بن گیا آگ بھٹی سے نکل کر سیدھے اپنے والد آذر کے پاس فرمانے لگے " دیکھ لیا آپ نے آپ ایسی چیزوں پوجا کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں اور نفع نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

میں آپ کے پاس رب العالمین کی طرف ہدایت لے کر آیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ تبلیغ کی وجہ سے ہدایت عطا فرما دے۔

لیکن باپ یہ باتیں سن کر اور زیادہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا اے ابراہیم جب پر پتھروں کی بارش کر دونگا۔ اور تجھ کو گھر آپ نے فرمایا "

ابا جان تیری مرضی لیکن میں آخر وقت خدا کی طرف بلاتا رہوں گا آخر باپ نے بیٹے کو دیا اور بیٹے نے خدا کی راہ میں گھر بار کو چھوڑ جب یہ خدا کا خاشق اپنے گھر سے نکلے لگا ماں سے نہ رہا گیا اور کہنے لگی کہ "بیٹا کہاں ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا" "اماں میں اس میں جا رہا ہوں جس نے میری تیرے پیٹ میں تھی اور جو آج تک میری رکھوالی کرتا آیا ہے اور سے فرمایا"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

مطابق

۱۲ مارچ ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۱۰

قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

مرتب و انچارج

حافظ محمد حنیف سہارنپوری

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

شذرات

احمد حسین کمال

امریکہ کی خارجہ پالیسی کا جائزہ

امریکہ کے صدر نکسن کی خارجہ پالیسی کی رپورٹ اس ہفتہ دنیا بھر میں بحث کا موضوع بنی رہی ہے۔ اس رپورٹ پر امریکہ کے اندر تو ملے جلے ردعمل کا اظہار ایک معمول کی بات ہے اور یورپین ملکوں کا ردعمل بھی نیم موافقانہ اور نیم مخالفانہ رہا ہے۔

لیکن ایشیاء اور افریقہ کے ملکوں کے لئے یہ رپورٹ نہایت دور رس اور معنی خیز اثرات کی مظہر ہے۔ دراصل گزشتہ پچیس سال سے امریکہ کی خارجہ پالیسی، ایشیا و افریقہ پر اپنے اقتصادی، سیاسی اور اب فوجی اثر و رسوخ کی متواتر توسیع کی پالیسی ہے۔

صدر امریکہ کی یہ رپورٹ اس پالیسی کی آئینہ دار ہے۔

اس وقت امریکہ، ایشیاء و افریقہ کے معاملات بالخصوص مغربی ایشیاء (مشرق وسطیٰ) اور جنوب ایشیا کے معاملوں کی دلدل میں کچھ اس طرح دھنس کر اور پھنس کر رہ گیا ہے، جس سے نہ تو پوری طرح چھٹکارا ہی پانے پاتا ہے اور نہ ایشیا و افریقہ سے وابستہ اپنے مفادات سے دستبردار ہی ہو سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ نہ صرف یہ ہے کہ امریکہ کے قول و فعل میں روز بروز تضاد بڑھ رہا ہے بلکہ وہ تیزی کے ساتھ تیسری عالمی جنگ کی تخم ریزی کا ذمہ دار بھی بنتا جا رہا ہے۔ یہ رپورٹ ۶۵ ہزار انگریزی الفاظ پر مشتمل ہے اور ریڈیو ٹیلی ویژن پر اسے اچھی طرح نشر کیا گیا ہے۔

رپورٹ میں فضائی و خلائی معاملات سے لے کر امریکہ سے باہر کے چھوٹے چھوٹے معاملات تک کا ذکر موجود ہے اور صدر نکسن کی خارجہ پالیسی کے درست و کامیاب ہونے پر بار بار زور دیا گیا ہے۔

رپورٹ میں امریکہ کی امن پسندی کا ڈھنڈورہ خوب پیٹا گیا ہے، اور اس کے ساتھ ہی ویٹ نام، لاؤس وغیرہ میں امریکہ کے جارحانہ اقدامات کو امن کے قیام کے لئے ناگزیر کارروائی سے تعبیر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس رپورٹ کا بیشتر حصہ جنوب ایشیا، مشرق وسطیٰ اور پاک و ہند کے معاملات پر امریکہ کی پالیسی کی وضاحت میں صرف کیا گیا ہے۔

رپورٹ میں ایک طرف روس کو اور دوسری طرف چین کو امریکی سامراج کے ساتھ مفاہمت قائم کرنے کی پیشکش بھی کی گئی ہے۔ کہ وہ مشرق وسطیٰ میں امریکی پالیسی کے خلاف اقدامات یعنی عربوں بالخصوص مصر کی امداد سے دست کش ہو جائے۔ اور چین سے کہا گیا ہے کہ اگر وہ فارموسا کی امریکہ نواز حکومت کے وجود کو تسلیم کرے اور جنوب ایشیا و برصغیر پاک و ہند میں امریکی مفادات کے ساتھ رعایت سے کام لے تو امریکہ سرخ چین کو تسلیم بھی کر لے گا، اور جنوب ایشیا و برصغیر پاک و ہند سے ملحق چین کے جو مفادات ہو سکتے ہیں۔ امریکہ ان کے آڑے بھی نہیں آئے گا۔

چین کو یہ رشوت پیش کرنے کے ساتھ ہی امریکہ نے روس کو بھی عالمی سامراج میں حصہ دار بننے کی پیشکش

کی ہے بشرطیکہ مشرق وسطیٰ میں خطرناک صورت حال کو ختم کرنے میں وہ امریکہ کا ساتھ دے۔

صدر نکسن کی یہ رپورٹ ایک طرف ایشیاء و افریقہ کے لئے امریکہ کے بدعزائم کی حامل ہے تو دوسری طرف روس و چین کے مقابلہ میں امریکہ کی شکست خوردہ ذہنیت کی بھی ترجمان ہے۔ صدر نکسن کے دل کا سب سے بڑا کانٹا مصر کا طاقتور بنتے چلا جانا ہے۔

چنانچہ نکسن نے اس رپورٹ میں خصوصی طور پر مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کو سب سے زیادہ خطرناک قرار دیا ہے اور روس کی طرف سے مصر کی امداد کو مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن بگاڑنے کے مترادف کہا ہے۔

رپورٹ کشمیر کے تنازعہ کے ذکر سے خالی ہے اور پاک و ہند کا ذکر اس انداز سے کیا گیا ہے جیسے کہ یہ خطہ غیر ملکی اثرات کے لئے مخصوص ہے۔ اور اگر چین و روس امریکہ سے مقابلہ کا رویہ اختیار کریں تو دونوں کو اس خطہ میں کسی قدر اپنا اثر و رسوخ پھیلانے کی امریکہ اجازت دے دے گا۔

پاکستان کے لئے رپورٹ کا شر انگیز حصہ وہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں شدید اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔

یہ رپورٹ ایشیائی و افریقی ملکوں کی آزادی اور خودداری کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ امریکہ کے نزدیک مشرق کی قومیں سودے بازی کا مال ہیں۔

افسوس ہے کہ لیاقت، نہرو، آزاد، ناصر اور سوئیکارنو کے بعد ایشیا و افریقہ کے ملک ایسی قیادت سے خالی ہو گئے ہیں۔ جو مغربی سامراج کے اس چیلنج کا سیاسی و فکری جواب دے سکیں۔

افریشیائی ملکوں کو نکسن کی اس رپورٹ کی روشنی میں اپنے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ ان کو مستقل طور پر سامراجی استحصال کا آماجگاہ بنائے رکھنے کے لئے نیٹو نے روس اور چین کو بھی عالمی سامراج میں حصہ دار بن جانے کی پیشکش کر دی ہے۔

اور امریکہ کی موجودہ خارجہ پالیسی کا یہ وہ خطرناک بنیادی نکتہ ہے جسے کسی قدر کھل کر نکسن نے اپنی خارجہ پالیسی کی اس تازہ ترین رپورٹ میں پہلی مرتبہ پیش کیا ہے اور یقیناً اس کی وجہ ویٹنام میں امریکہ کی جنگی پالیسی کی مسلسل ناکامی ہے۔

اگرچہ فی الوقت چین اسے قبول نہیں کرے گا۔ لیکن امریکہ کی خارجہ پالیسی کا یہ موڑ ایسا نہیں ہے جسے ایشیائی ممالک معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیں۔

اس وقت امریکہ کی خارجہ پالیسی کا نہ تو یورپ میں کوئی ساتھی ہے اور نہ ایشیا و افریقہ میں۔

امریکی امداد کے رہین منت ملک ظاہراً امریکہ کے مخالف نہیں ہیں۔ لیکن کوئی بھی امریکی خارجہ پالیسیوں کا علانیہ اور غیر مشروط حامی نہیں رہا ہے بلکہ ہر ملک کے عوام امریکہ کی پالیسیوں کی علی الاعلان مخالفت کر رہے ہیں۔

اس لئے امریکہ کی خارجہ پالیسی میں اچانک کسی اہم تبدیلی کی ہر وقت توقع کی جا سکتی ہے۔ اور اس کے لئے نکسن کی پیش کردہ اس رپورٹ میں چند ایک اشارات موجود ہیں۔

لیکن یہ تبدیلی روس اور سرخ چین کو پرچانے کی تو ہو سکتی ہے۔ مگر اس کا مقصود ایشیا اور افریقہ کے دوسرے ملکوں کے لئے ایک نئے جال کی تیاری کی ہے۔

یہ جال خاص طور سے ایشیاء و افریقہ کے مسلمان ملکوں کے لئے ہوگا جس میں سرفہرست پاکستان ہو سکتا ہے۔

پاکستان کے ارباب کار اور سیاست دانوں کو چاہیئے کہ وہ نکسن کی اس رپورٹ کا بغور مطالعہ کریں اور اس کے مضمرات کو سمجھنے اور ان کے ازالہ کی تدابیر پر غور کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کسی وقت بھی خطرات بن کر پاکستان کو اچانک پیش آ سکتے ہیں۔

(۲۵ فروری ۱۹۷۱ء)

مودودیت کی جمعیۃ دشمنی جاری ہے

عام طور سے یہ امید کی جاتی تھی کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت انتخابات میں اپنا حشر دیکھ کر اپنی دین فہمی سیاست دانی، طریق کار اور رویہ پر نظر ثانی کریں گے، اور آئندہ کے لئے ایسا انداز اختیار کریں گے۔ جس سے پاکستان کے مسلمان عوام انہیں اسلام کا سچا نمائندہ اور عوام کا مخلص دوست سمجھنے لگ جائیں۔

ایک ایسی جماعت جو اپنے آغاز سے آج تک خود کو خالص اسلام کا ترجمان اور جمہوریت کا نقیب بتاتی چلی آ رہی ہے اور ان دونوں امور میں اپنے سوا کسی دوسرے کو سند تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس کا پاکستان جیسے اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں پہلے جمہوری انتخاب کے مرحلہ پر غیر متوقع شکست سے دوچار ہو جانا ایک عبرت انگیز حادثہ ہے۔ اس صورت حال پر اس جماعت کو نہ صرف اچھی طرح غور کرنا چاہیئے تھا بلکہ اپنے موقف و پالیسی میں بنیادی تبدیلیاں لا کر اور اپنی تمام خامیوں کو رفع کر کے اس حقیقی اسلام اور صحیح جمہوریت سے اپنے آپ کو ہم آہنگ کر لینا چاہیئے تھا۔ جو پاکستان کے مسلمانوں کو عزیز اور مطلوب ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت جس اسلام کو پیش کرتے ہیں۔ وہ پاکستان کی مسلمان اکثریت کے پسندیدہ اسلام سے ذرا بھی ہم آہنگ نہیں ہے اور اس کی تمام تر اساس مودودی صاحب کے انحرافی نظریات و تفہیمات پر ہے۔

اسی طرح ان کی تنظیم و تحریک کی بنیاد بھی علماء خلف و سلف و مسلمانان حال و ماضی کی تغلیط و ابطال پر ہے۔

یہ ہی دونوں باتیں باوجود ۲۰ سالہ تنظیمی مدت، وسیع تر پروپیگنڈے، نوے فیصد صحافت پر تصرف اور پاکستان میں قیادت و تنظیم کے ۱۴ سالہ غلام کا موقعہ، مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو میسر آ جانے کے باوجود، پاکستان کے مسلمان عوام میں انہیں قابل اعتماد نہیں بنا سکیں۔

جماعت کی ان بزعم خود غلط ہر دو خامیوں کی طرف اکثر جماعت کے بہی خواہوں نے بارہا مودودی صاحب اور ان

کے معتقدین کو متوجہ کیا۔ خود ان سطور کے نا
کے اوائل و اواخر میں مودودی صاحب کو ا
کے بعض ذمہ داروں کو نیازمندانہ معروضا
متنبہ کیا تھا۔

بدقسمتی سے ایسے صاف گو اشخاص مو
اور ان کی جماعت کی نظروں میں سخت مبغوض قرا
انہیں کبھی کانگریسیے اور کبھی اشتراکیت کے طع
گیا اور اپنے آپ کو اس خوش فہمی کا شکار بنا
ہی جمہوری انتخابات منعقد ہوئے، مودودی صا
یقیناً کامیاب ہو کر رہے گی۔ اس لئے کہ مسٹر
لیاقت علی خاں کے بعد اب ملک میں نہ تو
کے سوا کوئی بڑا قائد رہا ہے۔ نہ ان کی جماعت
دوسری جماعت عوام کے لئے قابل اعتماد ہی ہ
کوئی شخصیت مودودی صاحب کی مدمقابل بن
وغیرہ وغیرہ۔

بالغ رائے دہی کی اساس پر ہونے وا
نے جو کم از کم مودودی صاحب اور ان کی جماع
بڑی سیاسی پسند تھی۔ جماعت کے تمام مفروضے
اور خوش فہمیاں و خوش امیدیاں غلط ثابت کر دی
اس لئے وقت کے اس تلخ ترین تجربہ کا یہ
یہ تقاضا تھا کہ مودودی صاحب اور ان کے رفقاء
ہوئے بسم اللہ کے طلسمی گنبد سے باہر آ جاتے اور
کو یکسر بدل ڈالتے۔ تاکہ پاکستان کی مستقبل کی
ہی کم از کم وہ مثبت، تعمیری اور اسلام کے لئے مو
انجام دے سکتے۔

لیکن انتخابات کے بعد سے اب تک مودود
کے حلقے سے جن افکار و تحریرات کا تواتر شروع ہوا ہے
دیکھنے سے تو یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ وقت کا یہ سنگین
ان کے لئے کچھ سود مند ثابت نہیں ہو سکا۔

ان کا فکری رجحان، ان کی تحریروں کا دشمن ا
جماعتی پالیسی سابق کی طرح منفی اور سب سے مخالف
علماء اور دینی جماعتوں کے بارے میں ان کے
رویہ میں ابھی تک وہی شدت باقی ہے۔ بلکہ انتخابا
نے اس کی تلخی کو دوچند کر دیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ اپنی پالیسی کا تع
نے مفتی محمود اور غلام غوث دشمنی کو بنایا ہے۔ اس
ہی مجیب دشمنی اور بھٹو دشمنی بھی موقعہ موقعہ سے
ذیلی اجزاء ہیں۔

گذشتہ دو ماہ کے مودودی جماعت کے ترجما
و رسالوں کی تحریروں کو پڑھ جایئے۔ اکثر تحریروں میں
کسی بہانے سے مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام
صاحب کے خلاف ضرور کوئی نہ کوئی غبار جھلکتا نظر
اور سطر سطر سے احساس کی تلخیاں پھوٹتی دکھائی
مودودی صاحب نے جو طویل تقریر اپنی جماعت
ایک اجتماع میں انتخابات میں ناکامی پر تبصرہ کی
کی ہے۔ وہ ان کے شکستہ احساسات کی تلخ اور

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مقالہ خصوصی ——— احمد حسین کمال

موجودہ بحران پر قابو پانے کا صحیح راستہ

یہ بات کہنا غلط نہیں ہوگا کہ پاکستان ۲۴ سال کے بعد ایک بالکل ہی نئے موڑ کی طرف مڑ رہا ہے۔

اس وقت سب سے اہم مسئلہ اس پاکستانیت کو برقرار رکھنے کا ہے جس کی نمود اگست ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی۔

گزشتہ ۲۴ سال سے پاکستان کے وجود کو باقی و قائم رکھنے کی ذمہ داری از خود فوج نے اٹھا رکھی ہے اور کم از کم تین مرحلوں پر تنہا اسے ہی پاکستان کے تحفظ کے لئے پیش قدمی کرنا پڑی تھی۔

صدر محترم کا قومی اسمبلی کے التوا کا فیصلہ بھی اسی نہج پر سوچ کی چوتھی کڑی ہے۔

اس فیصلہ کی اہمیت و ضرورت اور حسن و قبح کے بارے میں تو آئندہ کی تاریخ ہی نمایاں کرے گی اس وقت تو اس اسپرٹ اور نیک جذبہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جس کا اظہار محترم صدر صاحب نے التوا کے اپنے نشری بیان میں کیا ہے۔

ہم ماضی میں بھی اپنے اس یقین کا بارہا ذکر کر چکے ہیں اور اب پھر اسی کا اعادہ کرتے ہیں کہ پاکستان کی وحدت و سالمیت نہ تو جمہوریت کو اولیت دے کر ممکن ہے اور نہ شریعت کو نافذ کرنے میں ہے۔

اس کے لئے اسلامی احکام و قوانین کا مکمل نفاذ اولین ضرورت ہے۔

ایک بار پورے خلوص اور پوری وسعت و طاقت کے ساتھ قرآن و سنت کے احکامات نافذ کر دیجئے اور پھر اس کی اساس پر سیاسی و معاشی نظام مرتب کیجئے، نتیجہ نہایت بہتر نکلے گا وہ تمام کشمکش جو علاقائی مسائل، معاشی تفاوت و عدم توازن اور سیاسی اختلافات سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلامی احکام کے نافذ ہوتے ہی یک لخت کمزور پڑ جائے گی اور اسلامی اخوت و مساوات و وحدت کا ایسا جذبہ ابھر آئے گا کہ تمام مسائل باہمی افہام و تفہیم سے طے ہو جائیں گے اور آسانی کے ساتھ اقتدار عوام کو منتقل کیا جا سکے گا۔

مختلف پروگراموں اور مختلف نہجوں سے ایک دوسرے کو اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور یہ شبہ کیا جا سکتا ہے کہ ان کے ذریعہ ایک حصہ دوسرے حصہ پر غلبہ حاصل کر لے یا اپنے من مانی [illegible] تھوپ دے۔ لیکن قرآن و سنت کے احکام کے نفاذ پر پاکستان کے کسی حصہ کے [illegible] کو ذرا بھی اعتراض نہیں ہوگا۔ بلکہ اس طرح ایک ایسا قانونی و عدالتی نظام خود بخود وجود میں آ جائے گا۔ جو پاکستان کے ہر حصہ کے لئے قابل قبول قابل عمل اور مضبوط ترین رشتہ کا کام دے گا۔

اس نظام کی موجودگی میں کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکے گا کہ ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقہ کے لوگوں کو استحصال کر رہے ہیں یا دوسروں پر اپنا غلبہ قائم کرنا چاہتے ہیں یا ملک کو ٹکڑے کر دینا چاہتے ہیں۔

اسلام کے قانونی و عدالتی نظام کی موجودگی میں ایک مشترکہ اور سب کا پسندیدہ انتظامی و سیاسی دستور و نظام مرتب کرنا ذرا بھی مشکل نہیں رہے گا۔

۲۴ سال تک بھٹکتے رہنے کے بعد کیوں نہ اب براہ راست اسلامی احکام کے نفاذ کے طریقے کو بھی آزما لیا جائے۔ جو یقیناً ہر بحران پر قابو پانے میں مدد دے سکتا ہے۔

اس تلخ حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان کی سلامتی کو برقرار رکھنے کا یہ آخری موقعہ ہے۔

لیکن اس موقعہ کو محض کسی سیاسی تصفیے کی کوشش سے پائدار طور پر سود مند نہیں بنایا جا سکتا۔

اس مقصد کے لئے تو اللہ کی رسی کو ہی مضبوطی کے ساتھ پکڑنا ہوگا۔ اور خالص دین کی اساس مہیا کرنا ہوگی۔ اور شاید اس وقت سے زیادہ بہتر وقت اس کام کے لئے پھر کبھی نہ آئے۔

اس لئے ہم موجودہ ارباب بست و کشاد سے نہایت دل سوزی کے ساتھ التجا کرتے ہیں کہ اس ملک اور اس ملت کو قائم رکھنے کے لئے خدارا اسلام کا سہارا اختیار کیجئے۔ اور اسلام کی اساس پر ملک کی سیاسی جماعتوں و رہنماؤں کو دستور سازی و انتقال اقتدار کے لئے دعوت دیجئے۔

اس طرح دین و دنیا میں سرخرو ہو جائیے اور تاریخ کے دھارے کو اپنے موافق بنا لیجئے

وما علینا الا البلاغ

(۲۴ مارچ ۱۹۷۱ء)

چنیوٹ کے مرزائیوں کی طرف سے چیچہ وطنی کے واقعہ پر پردہ ڈالنے کی کوشش

امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ کے مکان کو آگ لگانے کا خود ساختہ واقعہ دراصل چیچہ وطنی کے بہیمانہ اور دردانگیز واقعہ پر پردہ ڈالنے کی غرض سے ایک نامعلوم کوشش کے طور پر سوچی سمجھی سکیم کے تحت تیار کیا گیا ہے۔

۲۸ فروری کے روزناموں میں یہ خبر پڑھ کر میری حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ پورے قصبہ میں خوف و ہراس ہے اور پولیس گشت کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں کے باسیوں کو اس واقعہ کا علم تک نہیں ہے۔ یہاں نہ تو کسی قسم کا خوف و ہراس ہے اور نہ ہی پولیس گشت کر رہی ہے۔ شہر کے لوگ نہایت اطمینان و سکون سے پرامن طور پر رہ رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں کے علماء و خطباء حضرات نے ملک کی نازک ترین صورت حال آئینی بحران اور دستور سازی کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر چیچہ وطنی کے سانحہ دردناک پر نہایت صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی تھی۔ قادیانی حضرات ملک کی موجودہ صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی خاطر جگہ جگہ ملک میں فرقہ وارانہ تعصب کو ہوا دے کر اشتعال پھیلانے کے درپے ہیں۔

ایسے نازک دور میں وطن دشمن عناصر کے اس قسم کے مذموم ہتھکنڈوں کے خلاف حکومت کو فوری طور پر مؤثر قدم اٹھانا چاہیئے اور اس قسم کی من گھڑت اور اشتعال انگیز خبروں کی اشاعت پر بھی پابندی عائد کر دی جائے۔

(شیخ محمد سلیم جنرل سیکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام چنیوٹ)

خوش خبری برائے طلباء

اس سال مولانا محمد عالم صاحب فاضل دار الہدیٰ بماہ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ مدرسہ احیاء العلوم گوٹھ کمال خاں بلوچ نزد نیو سعید آباد مقرر کئے گئے ہیں وہ محنت کے ساتھ کام انجام دے رہے ہیں۔ طلباء اپنے داخلہ کے لئے توجہ کریں۔ آخر محرم الحرام داخلہ جاری رہے گا۔ بیرونی طلباء کیلئے قیام، طعام وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہوگا پتہ:۔ گوٹھ کمال خاں بلوچ متصل مسجد موری نزد نیو سعید آباد سندھ

تبلیغی نصاب طبع ہو چکا ہے

طباعت عکسی، کاغذ سفید عمدہ۔ ہدیہ مجلد عمدہ ۱۲/۰ روپے۔ غیر مجلد ۱۰/۵۰ روپے۔ تاجرانہ کمیشن معقول

مکتبہ امدادیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان مغربی پاکستان

زرعی اور معاشی مسائل کے سلسلہ میں ایک گذارش

جناب یوسف عزیز صاحب مدنی کے مکتوب کی روشنی میں

احمد حسین کمال

اسلام ایک کامل دین صرف اس اعتبار سے ہی نہیں ہے کہ اس نے انسان کو اخروی زندگی کے حقائق سے باخبر کیا اور اسے آخرت میں نجات حاصل کرنے کا صحیح اور واضح راستہ بتایا بلکہ اسلام اس اعتبار سے بھی کامل و مکمل دین ہے۔ کہ اس نے دنیوی زندگی کے بارے میں بھی وہ ہدایات عطا کی ہیں۔ جن پر پوری طرح عمل کرنے سے انسانی معاشرہ ہر قسم کے فساد سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

جس دین نے انسان کو عنداللہ کی ہر غلامی اور بندگی سے آزاد ہو جانے کی دعوت دی ہو۔ اس دین کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ایسے اقتصادی، معاشی سماجی و سیاسی طریقوں کی حمایت یا تائید کرے گا جس میں ایک انسان دوسرے انسان کا محتاج، دست نگر، غلام اور محکوم بن کر زندگی بسر کرے۔ اور ایک فرد یا چند افراد کسی دوسرے فرد یا افراد کے طبقہ کو اپنا سیاسی، سماجی، معاشی و اقتصادی غلام بنائے رکھیں۔

اسلام کی مجردیہ حیثیت ہی کسی ایسے معاشی و اقتصادی نظام کی نفی کے لئے کافی ہے۔ جس میں کسی فرد یا گروہ کو دوسروں پر کسی قسم کا بھی غلبہ و تفوق حاصل ہوتا ہو۔

اسلام میں اشیا پر انسان کی ملکیت یا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق حق انتفاع مشروط ہے۔ جو یقیناً تحدید ملکیت کے اصول سے کہیں زیادہ اہم بات ہے۔ چنانچہ زمین کی ملکیت یا زمین پر حق انتفاع بھی کسی شخص کو اسلام کی رو سے ہرگز غیر مشروط طور پر حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہی حال سرمایہ و دولت کا بھی ہے۔

اسلام میں حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی شرائط کا معاملہ ایسا ہے۔ جس کی اگر صحیح صحیح تعمیل کرائی جا سکے تو وہ تمام فساد سرے سے رونما ہی نہیں ہو سکتے جو زمینداری اور سرمایہ داری کے موجودہ نظاموں میں پائے جاتے ہیں۔

غیر مشروط ملکیتوں کا نظام، یورپ کی استعمال اور مسلمان دشمن طاقتوں کا وضع کردہ اور فروغ دادہ ہے جو گذشتہ دو ڈھائی سو سال کے عرصہ میں رواج کی بنا پر مسلمانوں میں بھی رائج چلا آرہا ہے۔ اور ہمارے جاگیردار و سرمایہ دار طبقے اس کو اسلام کے نام سے من و عن رکھنے کے خواہاں ہیں۔

وہ یہ تو زور شور کے ساتھ کہتے ہیں کہ اسلام زمین پر سرمایہ پر اور دیگر اشیاء پر ملکیت کا حق و اجازت دیتا ہے۔ لیکن یہ ہرگز نہیں بتاتے اور نہ کسی عالم دین سے پوچھتے ہیں کہ یہ حق و اجازت کن شرائط اور کن حالات کے تحت اسلام دیتا ہے۔

محترم یوسف عزیز صاحب مدنی نے ایڈیٹر ترجمان اسلام کے نام اپنے مکتوب میں جدید زرعی و معاشی مسائل کے مطالعہ سے متعلق جو دعوت علماء کرام کو دی ہے۔ وہ یقیناً بروقت اور اہم ہے۔

لیکن سوال صرف اس کے مطالعہ کا نہیں ہے، بلکہ بنیادی امر یہ ہے کہ قرآن، حدیث اور فقہ اسلامی کی رو سے زمین و سرمایہ کی ملکیت و استعمال کی جو جو شرائط متعین کی گئی ہیں۔ ان کے اعتبار سے یورپ اور انگریز دں کا رائج کردہ زمینداری و سرمایہ داری کا موجودہ نظام صحیح ہے یا غلط؟

اس کا تعین کر لینے کے بعد ہی ان مسائل کی حقیقت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ ہماری رپورٹ پر جناب مسعود صاحب سی، ایس، پی کا لکھا ہوا اختلافی نوٹ لکھے جانے کے بعد بھی مع اپنے تنازعہ کے منظر عام پر آگیا تھا۔ اور اب پھر مغربی پاکستان کے متعدد اخباروں نے اسے قسط وار شائع کیا ہے۔

مسعود صاحب نہایت قابل قدر اور دردمند انسان ہیں ان کا اخلاص اور دردمندی ان کے اس اختلافی نوٹ میں بھی پوری طرح جھلک رہی ہے۔ لیکن زرعی نظام کی خرابیوں کا معاملہ صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ زمینوں پر لامحدود انفرادی ملکیت قائم ہے۔ اور مزارع نہایت بے کسی کی زندگی گذارتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

جس زمانہ میں یہ اختلافی نوٹ لکھا گیا تھا۔ اگر اس زمانہ میں اس کے مندرجات کی روشنی میں زراعت کے نظام میں تبدیلیاں لے آئی جائیں تو یقیناً اب تک ہمارے ملک میں زراعت کا شعبہ اعلیٰ معیار تک پہنچ گیا ہوتا اور اس نظام کی بہت سی خرابیاں رفع ہو گئی ہوتیں۔

لیکن اب تو زرعی نظام کا مسئلہ صرف معاشی مسئلہ ہی نہیں رہ گیا ہے۔ اس وقت یہ ہمارے ملک کے سیاسی مسائل کا سرفہرست مسئلہ بھی ہے اور حالیہ انتخابات میں تمام جماعتوں نے اس مسئلہ کو اپنے اپنے نظریات کے مطابق اپنے انتخابی منشوروں میں اولین مقام دے کر شامل کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی ۲۴ سالہ خرابیوں و محرومیوں کو دور کرنے اور انگریزی دور کے غلط و ظالمانہ اقتصادی نظام سے نجات پانے کے لئے بنیادی طور پر ایک ایسے دستور و انتظام کی ضرورت ہے۔ جس میں کسانوں کا مکمل اثر و دخل موجود ہو۔

مرکز اور صوبوں میں ایسی حکومت کے قیام پر ہی زرعی نظام کے اصلاح و انقلاب کا انحصار ہے۔ جس کی باگ کم پچاس فیصد تک خالص زراعت کار افراد یا ان کے نمائندوں کے ہاتھوں میں ہو۔

مسعود صاحب کے اختلافی نوٹ کی حالیہ اشاعت ان کی اجازت و ایماء سے ہوئی ہے تو خیر ایک تاریخی کے طور پر مناسب ہے۔ لیکن ان کے ایماء و اجازت مختلف روزناموں کے ذریعہ اس کی اشاعت پر یہ ہے کہ یہ ان مفاد پرست طبقوں کی شہ پر نہ ہو۔ جو ہیں متوقع انقلابی تبدیلیوں کے تقاضے سے اب اسے صرف ان تبدیلیوں تک محدود کر دینا جو آج سے بیس سال قبل پیش کی گئی تھیں۔

ملتان کی جماعتوں کا متفقہ مطالبہ

ملتان کی دینی اور سیاسی جماعتوں کا ایک اجلاس مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان دفتر تحفظ ختم نبوت میں منعقد ہوا

عبدالغفور خواجہ، محمد یعقوب شیخ جمعیۃ علماء اسلام محمد اشرف خاں ایڈووکیٹ رکن ادارہ علیہ فاکسار تحریک عبدالرحیم اشعر تحفظ ختم نبوت۔ عزیز الرحمٰن، غلام حیدر شریک ہوئے۔

اجلاس میں متفقہ طور پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ حبیبہ وطنی میں غلام رسول کا قتل انسانیت پر بہیمانہ فعل ہے۔ اس جرم کے اصل مرتکب فصیر احمد کو فوری طور پر گرفتار کر کے مارشل لاء کے تحت مقدمہ چلایا اور احتجاج کرنے والے پرامن عوامی جلوس پر پولیس کی طرف بالکل ناجائز اور سفاکانہ فائرنگ کے ذمہ دار پولیس افسر کو بھی معطل کر کے گرفتار کیا جائے۔

اجلاس کی نظر میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال کا پریس ریلیز غلط ہے اور مسئلہ کی سنگینی کو کم کرنے اور محض فرقہ رنگ دے کر مجرموں کو ناجائز تحفظ دینے کی کوشش اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ غلام رسول کا قتل ایک سفاک شقی القلبی کا فعل ہے۔ اسے کسی طبقہ کی طرف سے طور پر حکومت کے ذمہ دار افراد کی طرف سے فرقہ وار دینا کسی صورت میں بھی درست نہیں۔

اس واقعہ کے کئی روز بعد خاص طور پر سید عطاء گرفتاری بھی اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ ایک خاص تحت اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ رنگ دیا جا رہا ہے۔

اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سنگینی کے پیش نظر تحقیقات کے لئے عدالت عالیہ تقرر کیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں گرفتار کئے افراد کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

ترجمان اسلام
میں
اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ

امریکی سازشیں اور ہتھکنڈے

مسعود حنیف سہارنپوری

گزشتہ دنوں چین کے وزیر مواصلات پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے تھے اور انہوں نے پاکستان اور چین کو ملانے والی شاہراہ قراقرم کا افتتاح کیا۔ اس دوران انہوں نے مختلف تقریبات میں شرکت کی اور پاکستان کے عوام کو چین کے ستر کروڑ عوام کی طرف سے تعاون کا یقین دلایا شاہراہ قراقرم کے افتتاح سے جہاں چینی اور پاکستانی عوام میں اخوت و مروت کے رشتے استوار ہوئے ہیں وہاں بین الاقوامی طور پر پاکستان کو اس کا فائدہ ہوا ہے۔ کیونکہ چین اور پاکستان دوستی سے برصغیر میں امریکی اور سامراجی مفادات پر ضرب کاری لگی ہے جس کی وجہ سے ایک طرف امریکہ پریشان ہے۔ اور دوسری طرف بھارتی جارحیت پسندوں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

امریکہ اب پریشانی کے عالم میں یہ چاہتا ہے کہ پاکستان میں سازشوں کا جال بچھایا جائے اور یہاں خانہ جنگی پیدا کی جائے۔ چنانچہ امریکہ کسی حد تک اس میں کامیاب ہوتا نظر آرہا ہے امریکی سفیر مسٹر فارلینڈ کی سرگرمیاں انتہائی عروج پر پہنچی ہوئی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے سب سے پہلے امریکی سفیر کی خفیہ سرگرمیوں کا نوٹس لیا اور اس کو ملک سے نکالنے کا پرزور مطالبہ کیا لیکن ہوا کیا؟

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ

بجائے اس کے کہ اس بدنام زمانہ امریکی سفیر کو عوامی مطالبے کے پیش نظر ملک بدر کیا جاتا جمعیۃ علمائے اسلام کے محبوب رہنما حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر جب وہ اپنے حلقہ میں انتخابی مہم پر جا رہے تھے حویلیاں میں حملہ کرا دیا گیا۔ مولانا ہزاروی سے خدا نے ابھی بہت سا کام لینا تھا اس لئے مولانا کی مسلح غنڈوں کے مقابلہ میں حفاظت فرمائی بلکہ میں تو اس کو تائید غیبی ہی قرار دوں گا کہ مولانا کو جس ہٹے کٹے غنڈے نے پکڑا تھا وہ مولانا سے آخر وقت تک اپنا ہاتھ نہیں چھڑا سکا۔ اس سلسلہ میں مولانا کی انگلی بھی ٹوٹ گئی۔ اور جس غنڈے نے پستول سے فائر کئے تھے وہ سب خطا گئے۔ تاہم حملہ آور غنڈوں کو تو پکڑ لیا گیا اور ان کو سزا بھی ہو گئی لیکن پس پردہ جو سازشی ذہن کام کر رہا تھا اس کو اب تک بے نقاب نہیں کیا گیا۔ مولانا ہزاروی کی امریکہ دشمنی اور ان کے امریکہ کے خلاف بیانات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولانا پر حملہ کے پس پردہ امریکی سازش کارفرما تھی اور امریکہ کے اشارے پر اس کے پالتو اور تنخواہ خور ایجنٹوں نے یہ حملہ کیا تھا۔

اکابر جمعیۃ کو الیکشن میں ناکام بنانے کا منصوبہ

جب ان کو حملے میں ناکامی ہوئی تو پھر انہوں نے الیکشن میں مولانا ہزاروی اور حضرت مفتی صاحب کو ناکام بنانے کی مہم شروع کر دی چنانچہ امریکی سفیر مسٹر فارلینڈ کی سرگرمیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ اس وقت کے اخبارات میں یہ خبریں آچکی ہیں کہ امریکی سفیر نے مولانا ہزاروی کے حلقے میں دورہ کیا اور حضرت مفتی صاحب کے حلقہ میں اپنے سیکرٹری کو بھیجا۔

جنہوں نے وہاں کے سرمایہ داروں سے ملاقاتیں کیں یہاں تک بھی سنا گیا ہے کہ مولانا ہزاروی کے حلقہ کے پہاڑی علاقے میں امریکی سفیر نے دور تک سفر کیا اور آخر تک گیا یہاں تک کہ اس کو سڑک کے کنارے پر جمعیۃ کے اسلامی منشور کا چارٹ لٹکا ہوا نظر آیا اور وہ مایوس و نامراد واپس لوٹ آیا۔ کیونکہ جمعیۃ علماء اسلام کی آواز دور دور دراز پہاڑی علاقوں تک پہنچی ہوئی تھی۔ مولانا ہزاروی کی کامیابی کا جب اعلان ہوا ہے تو عوامی حلقوں میں مسرت و شادمانی کا اظہار کیا گیا۔ لیکن امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی یہی صورت حال حضرت مفتی صاحب کے ساتھ بھی پیش آئی۔ ان کے ہزاروں ووٹ مسترد کر دیئے گئے۔ یہاں تک ریڈیو پاکستان سے ایک مرتبہ مفتی صاحب کی ناکامی کا اعلان بھی کرایا گیا۔ جس سے پورے ملک میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ جب وہاں کے ذمہ دار حکام کو اس غلطی کی طرف متوجہ کیا گیا تو انہوں نے معذرت کی۔

ان دونوں اکابر جمعیۃ کو ناکام بنانے کے لئے امریکہ کی پوری مشینری حرکت میں آئی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ امریکہ کے عزائم کو ناکام بنانا تھا اور اس کی رسوائی کا سامان مہیا کرنا تھا اس لئے یہ دونوں حضرات کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

حضرت مفتی صاحب کو شہید کرنے کی سازش

چنیوٹ میں ہر سال مسلمانوں کی طرف سے ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ہر مکتب فکر کے علماء کرام کو مدعو کیا جاتا ہے حسب پروگرام امسال بھی یہ کانفرنس ہوئی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب یوں تو تقریباً ہر سال ہی کانفرنس میں شریک ہوتے ہیں لیکن اس دفعہ مفتی صاحب ممبر قومی اسمبلی کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے اور الیکشن میں کامیابی کے بعد پہلی بار تشریف لیجا رہے تھے۔ چنیوٹ جمعیۃ علماء اسلام اور وہاں کے سرکردہ حضرات۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، مولانا عبدالوارث صاحب وغیرہ نے اس موقعہ پر شہر سے باہر استقبال کا پروگرام بنایا جہاں ہزاروں افراد جمع تھے۔ نوجوانوں کا جوش و خروش قابل دید تھا۔ حضرت مفتی صاحب کو ایک جیپ میں سوار کیا ہوا تھا لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ٹریفک کا نظام معطل تھا۔ استقبالیہ جلوس نہایت پرامن طریقے سے شہر کی جانب روانہ ہوا کہ شریف نامی ایک مرزائی اپنی کار کو نہایت تیزی کے ساتھ لایا اور مفتی صاحب کی جیپ سے ٹکرانے کی کوشش کی۔ اگر اس وقت نوجوان آڑے نہ آتے تو مرزائی اپنے خطرناک عزائم میں کامیاب ہو چکے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت اور نوجوانوں کی استقامت نے ان کے بدارادوں کو ناکام بنا دیا۔ الیکشن کے بعد حضرت مفتی صاحب پر حملہ کی مرزائیوں نے جسارت کیوں کی؟

بظاہر اس کی وجوہ دو ہی نظر آتی ہیں (۱) مفتی صاحب اپنی تقریروں اور بیانات میں ایک عرصہ سے یہ بات بار بار دہرا رہے ہیں کہ پاکستان کے آئین میں جہاں صدر مملکت اور دوسرے اہم عہدوں پر مسلمان کا ہونا ضروری قرار دیا جائے وہاں دستور میں ایک دفعہ ایسی بھی شامل کی جائے جس میں مسلمان کی تعریف شامل ہو۔ یہ مرزائیوں کو ناگوار ہے۔ جب مسلمان کی تعریف کی جائے گی تو اس میں مرزائی دائرہ اسلام سے خارج نظر آئیں گے۔ کیونکہ مسئلہ ختم نبوت کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا میرے خیال میں مرزائیوں نے اسی وجہ سے مفتی صاحب کو شہید کرنے کی کوشش کی تھی۔ تاکہ حضرت مفتی صاحب اسمبلی میں جا کر دستور میں مسلمان کی تعریف شامل نہ کرا دیں۔

(۲) مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان انگریز کا مراعات یافتہ اور خود مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ انگریز نے اپنے مفادات کے تحفظ اور مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا کرنے کے لئے اس کو اپنا آلۂ کار بنایا تھا اور اس سے دعویٰ نبوت کرایا تھا (یہ تمام باتیں مرزا قادیانی کی کتب میں موجود ہیں) چونکہ مرزائی جماعت انگریز کی آلۂ کار جماعت ہے۔ اس لئے دینی حلقوں کا خیال ہے کہ حضرت مفتی صاحب کو شہید کرنے کی کوشش امریکی سازش کا ہی ایک حصہ ہے۔ اظہار واقعہ مقصود نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ امریکہ اس ملک میں کس کس ذریعے سے اپنے مخالفوں کو ختم کرنے کی سازشیں کر رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی حوصلہ افزائی

حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد عبدالقیوم خان ایک دیندار شخص مانے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آزاد کشمیر کے حالیہ صدارتی انتخاب میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے تمام دیندار طبقوں نے انکی ہر قسم کی تائید و حمایت کی اور انکے صدر بننے پر پاکستانی مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی تھی لیکن اب یہ دیکھ کر کشمیری اور پاکستانی مسلمانوں کو از حد مایوسی ہوئی کہ سردار قیوم خان نے چھ رکنی کابینہ بنائی ہے اس میں دو مرزائی ہیں ایک ڈاکٹر عبدالسلام نیاز قادیانی مرزائی دوسرا شیخ بشارت احمد لاہوری مرزائی ہیں جبکہ آزاد کشمیر کے سپیکر مظفر مسعود بھی لاہوری مرزائی بتائے جاتے ہیں۔ یہ رویہ نہایت ہی افسوسناک ہے اس لئے سردار صاحب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی کابینہ سے مرزائیوں کو الگ کریں اور انکی جگہ معزز مسلمان شامل کریں ورنہ کشمیری مسلمان ان کے خلاف تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے

محمد یونس میرپور۔ آزاد کشمیر

عالمی حالات

- پاکستان
- ہندوستان کے انتخابات
- امریکہ اور ویت نام
- کشمیر
- عرب اور یہود
- مودودی اور مجیب
- مولوی احتشام الحق
- سوشلزم

(از مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ممبر قومی اسمبلی)

قومی اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کرنے کے باہمی افہام و تفہیم سے کانفرنس بلانے کا مطالبہ جمعیۃ علماء اسلام نے کیا تھا

پاکستان

پاکستان کے چیف ایڈمنسٹریٹر صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان صاحب نے ملک میں پرامن انتخاب کرا کر انتقال اقتدار کو قریب کر دیا۔ مگر اب مسٹر بھٹو صاحب عوامی لیگ پر سرکاری تعاون یا سرمایہ داروں کی امداد کا الزام لگاتے ہیں، اور عوامی لیگ مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی پر یہی الزام دہراتی ہے اس میں شک نہیں کہ شیعہ فرقہ اور مرزائیوں نے مسٹر بھٹو کی حمایت میں اعلانات کئے اور ملک کے اندر کاروباری ہم عقیدہ افراد نے بھی اس کا ساتھ دیا ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ ان کے ہمخیال سرکاری افسروں نے بھی اپنے ضمیر کے مطابق ان کا تعاون کیا ہو مگر اس کو سرکاری تعاون نہیں کہہ سکتے نہ حکومت کا یہ منشا ہو سکتا ہے۔ البتہ بہت سے سرمایہ داروں نے ضرور ان کی پارٹی کو بدنام کیا ہے۔ اور اب لائلپور وغیرہ میں تصادم تک نوبت پہنچ چکی ہے۔

(۲) اب عوام خوش تھے کہ مارشل لاء ختم ہو کر آئینی حکومت قائم ہوگی۔ مگر ادھر شیخ مجیب الرحمٰن کا چھ نکات پر ضد کرنا ادھر مغربی پاکستان کا ان کی مخالفت میں ڈٹ جانا۔ اس بات نے قوم کو عجیب کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔

صدر محترم نے اسمبلی کے اجلاس کے لئے ۳ مارچ کی تاریخ کا اعلان کیا۔ بحث و تمحیص اور بہت سے مشوروں کے بعد مغربی پاکستان کی پارٹیوں نے جا کر شریک ہو کر اندر حق بات کہنے کا فیصلہ کیا جس کے لئے قوم نے ان کو منتخب کیا تھا۔ ان جماعتوں میں سرحدی قبائل، جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ علماء پاکستان، نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ) متحدہ محاذ بہاولپور، مودودیہ، کنونشن مسلم لیگ، نیشنل کونسل لیگ کا بھی یہی فیصلہ تھا۔ مسٹر بھٹو اس سے بہت چڑ گئے۔ ان کو نہ جانے کا یا کسی تحریک چلانے کا حق حاصل تھا۔ مگر جانے والوں کو دھمکیاں دینا کہ جو جائے واپس آئے تو عوام ان سے انتقام لیں گے۔ اور کوئی پیپل والا گیا تو واپسی پر اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی کسی طرح مناسب نہ تھا۔

پھر حکومت پر اثر ڈالنا کہ یا اجلاس ملتوی کر دیا۔ ۱۲ دن کی شرائط اڑاؤ۔ یا ہم تحریک چلائیں گے۔ ملک کے کسی سنجیدہ اور اونچے لیڈر کے شایان شان نہیں ہو سکتا۔

(۳) یہی بات چند دن پہلے جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس مشاورت نے پشاور میں پاس کی تھی کہ موجودہ حالات میں اگر ملک و ملت کے لئے اجلاس بلانا خطرناک ہے تو صاحب صدر اس کو ملتوی کر کے گول میز کانفرنس بلائیں اور مفاہمت کے بعد تاریخ مقرر کریں۔ اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان تمام کے باوجود اجلاس کا بلانا ملک کے تقاضوں کے مطابق ہے تو ہم ان کے حکم کی تعمیل کر کے اجلاس میں شریک ہوں گے اور یہی فیصلہ ملک کی مندرجہ بالا جماعتوں اور افراد نے بھی کیا اس طرح جمعیۃ نے صاحب صدر کے لئے خطرناک حالات میں اجلاس کو ملتوی کرنے کا جواز پیدا کیا۔ بہرحال صدر صاحب نے اب اجلاس کو غیر متعین عرصہ تک مفاہمت کی مساعی کی خاطر ملتوی کر دیا۔

(۴) اب مشرقی پاکستان کے رہنماؤں کا امتحان ہے اگر وہ اشتعال میں آ کر کوئی فوری اور متصادم قدم اٹھائیں گے تو اس کا خمیازہ پورے پاکستان کو بھگتنا پڑے گا۔ اور اگر وہ حوصلے سے کام لے کر نہ صرف مشرقی پاکستان بلکہ سارے پاکستان کے مفادات نیز غیر ملکی سازشوں کو ناکام بنانے کی خاطر مفاہمت کی دعوت کو قبول کریں تو ملک کے ہر بہی خواہ کو ان کی تعریف کرنی پڑے گی۔ خدا کرے کہ صدر محترم کی مساعی سے یہ ڈیڈلاک جلد ختم ہو جائے۔

(۵) اس سلسلہ میں اگر جمعیۃ کے ریزولیوشن کے ساتھ ہی صدر صاحب التواء اجلاس کا اعلان فرما دیتے، تو شاید زیادہ اچھا ہوتا۔ اب بہت سے ممبروں کو لاہور کراچی بلکہ ڈھاکہ تک جانے کی تکلیف ہوئی۔ بعض مستورات بھی الیکشن کی خاطر جا پہنچی تھیں۔ ان کو مالی اور بدنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔

(۶) سب سے بڑی ضرورت اس وقت یہ ہے کہ پاکستان کے اندرونی حالات کے علاوہ بیرونی حالات بھی مخدوش ہیں جن کی طرف صدر محترم نے بھی اشارہ کیا ہے۔ اس وقت جہاں تک ہو سکے قومی یکجہتی کو برقرار رکھنا اور ملکی دفاع و سالمیت کے ہر اقدام کی حمایت کے لئے کمربستہ رہنا اولین فرض ہے۔

امریکہ اور ویٹنام

امریکہ نے ویٹنام کی جنگ کو اور وسیع کر دیا، اس نے لاؤس پر بھی حملہ کر دیا۔ اور اس حصۂ ملک میں جنگ زیادہ پھیل جانے کا خطرہ موجود ہے۔ مگر تازہ جنگ میں امریکہ کے وقار پر بڑی ضرب لگی ہے۔

بیس دن کی لڑائی میں ۲۰۷ امریکی طیارے تباہ اور ایک دن میں حریت پسندوں نے ۷ ایٹنک تباہ کر دیئے اور ویت پسندوں نے ان پہاڑیوں پر پھر قبضہ کر لیا۔ جو ان سے چھینی گئی تھیں۔

عرب اور یہود

عرب اور یہود کی کشمکش پھر تازہ ہو گئی ہے۔ یہودیوں نے دھوکے سے حملہ کر کے امریکی امداد سے عربوں کے بہت سے علاقے ہتھیا لئے جن کی واپسی پر پانچ چھ سال سے بحث ہو رہی ہے۔ یہودی کبھی مائل ہوتے ہیں، کبھی مکر جاتے ہیں عربوں نے ان کی تقریباً تمام باتیں مان کر اتمام حجت کر دیا ہے۔ مگر جب تک امریکی پشت پناہی حاصل ہے۔ یہودی اپنی ضد سے باز نہیں آئیں گے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ عرب یہود آویزش کا خاتمہ ظہور مہدی علیہ السلام پر ہوگا۔ یہ آویزش روس اور امریکہ کو پھر سے ایک دوسرے سے دور کر رہی ہے بعض لوگ مشرقی پاکستان اور مشرق وسطیٰ میں ویٹ نام جیسی صورت حال پیدا ہونے کا خطرہ محسوس کرتے ہیں۔

ہندوستان

ہندوستان میں انتخابات کا چرچا ہے۔ آج یکم مارچ کو وہاں انتخابات شروع ہو گئے۔ اندرا گاندھی (وزیر اعظم) کا سخت مقابلہ ہو رہا ہے۔ ایک بار تو اس کی موٹر کو پتھر پھینک کر چکنا چور کر دیا تھا، مگر وہ فوراً دوسری موٹر پر بیٹھ کر انتخابی دورے پر روانہ ہو گئی تھی۔ ہندوستان میں جب کبھی ہندوؤں کی دو پارٹیوں میں مقابلہ ہو تو اپنے کو سورما بہادر ہندو اور ملک کا سچا وفادار ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کو تختۂ مشق ستم بنایا جاتا ہے۔ اب بھی یہی حال ہے۔ اندرا گاندھی پاکستان کے خلاف پابندیاں عائد کر کے ہیرو بننا چاہتی ہے۔ اور

...لمانوں کو قتل کرکے جیتنا چاہتے ہیں۔ بہرحال وہاں ...مسلمان مستقل ابتلاء میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر ...ے۔ آمین!

...یر

...میر کی جنگ آزادی میں نئے سرے سے جان پڑ گئی ہے ...میر میں دار و گیر جاری ہے۔ شیخ عبداللہ بھی نظر بند ہیں ...بے چینی ہے۔ ویت پسندوں نے کام تیز کیا ہوا ہے ...کے دو ذہن ہیں۔ ایک فریق کشمیر کو پاکستان کا جزو ...ہے۔ اس فریق میں غازی عبدالقیوم صاحب صدر ...شامل ہیں بلکہ اس کے اصلی محرک ہیں۔ دوسرا فریق ...میریوں کے لئے ہے کا نعرہ لگاتا اور ایک آزاد کشمیر ...کا حامی ہے۔ الحمدللہ تعالیٰ کہ اب تک ان کے اندر ...کھینچا تانی نہیں ہوئی۔

...کشمیر میں ناظم تعلیمات کے بارے میں اخبارات میں ...اسلام چند جملے شائع ہوئے تھے۔ انہوں نے ان ...کی تاویل کی۔ مگر عوام نے معاف نہ کیا۔ حکومت آزاد ...نے اس کو اس ڈیوٹی سے علیحدہ کر دیا ...ہم اس بات پر حکومت آزاد کشمیر کو مبارکباد دیتے ہیں۔

...ودی اور مجیب

...مودودیوں کے ساتھ عوامی لیگیوں نے جو سلوک ڈھاکہ ...میدان میں کیا تھا۔ اس نے مشرقی پاکستان سے ...پارٹی کی بیخ کنی کر دی تھی۔ اب پرانی تلخیاں بھلا کر ...صاحب نے نہایت متقیانہ و مقدسانہ شان کے ساتھ ...مجیب کو تار دے کر اچھا خاصا وعظ کیا تھا۔ اس میں ...تھا کہ آپ نے میری مخالفت کی۔ لیکن میں نے کبھی آپ ...ف کچھ نہیں کہا۔ ہم حیران تھے کہ پلٹن میدان سے ایسی ...اور اس سے پہلے بھی جو پروپیگنڈا مودودی پارٹی ...تھی۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔

...بہرحال مودودی صاحب کا یہ تیر بھی نشانے پر نہ بیٹھا ...مجیب نے اس کے تار کا مسکت جواب دے کر خود ...ی کو ملزم گردانا

...وی احتشام الحق

...اس بیچارے کو مولانا کوثر نیازی نے کسی کام کا نہیں ...اب کے انہوں نے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے زمینیں بیچ ...کر چالیس ہزار روپے حاصل کئے۔ اگر یہ خرید و فروخت ...خطرات سے بچنے کے لئے ہے تو تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے ...ال اس اراضی کے حصول کی تحقیقات کریں گے۔

...شلزم

...ہم حیران ہیں کہ جن پیروں، مولویوں اور لیڈروں کی زبان ...شلزم کی مخالفت کرتے کرتے سوکھ جایا کرتی تھی اور کوئی ...سوشلزم کے ذکر سے خالی نہیں ہوتا تھا آج ان کو ایسا ...سونگھ گیا ہے کہ سوشلزم کا نام تک نہیں لیتے۔ نہ ...میں اس کا چرچا ہے۔ بلکہ ایسے لوگ بار بار شیخ مجیب

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

البیان

میں احیائے اسلام کی تحریک

(قسط نمبر ۲)

اسلام ایک جامع ترین نظام حیات ہے۔ وہ عبادات معاملات، اخلاق، سیاست و حکومت کے تمام تقاضے پورا کرتا ہے۔ اس کو اسی انداز سے سمجھایا جائے اور تمام عالم میں اسی انداز سے اس کی اشاعت کی جائے۔ اور اسلام کے مفہومات و مصطلحات میں جو تحریف کرکے غلط معنے لئے جاتے ہیں ان کی تردید کی جائے۔ بلکہ ان کا راستہ بند کیا جائے۔ تمام اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا جائے کہ اپنی جدید نسل کی اسلامی تربیت کریں۔ صحیح اسلامی ثقافت اور صحیح اسلامی دعوت ملکوں میں پھیلائیں۔ اور مستشرقین و معاندین اسلام کی تدبیروں کو خاک میں ملائیں۔ "فقہ اسلامی" تمام مذاہب فقہا کے ساتھ۔ یہ اسلام کی بڑی عظیم الشان دولت ہے۔ تیرہ سو سال کا قدیم ترین سرمایہ ہے۔ اس کی حفاظت کی جائے۔ اور اس کی روشنی میں تمام جدید مسائل حل کئے جائیں۔ یورپ وغیرہ کے قوانین صرف سو یا ڈیڑھ سو سال کی متاع کاسد ہیں۔ نیز ان کا طویل تجربہ بھی نہیں ہو سکا ہے۔ اس لئے اسلامی فقہ کے مقابلہ پر ان کی کوئی حیثیت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا فقہ اسلامی کے مطابق مجموعۂ قوانین تیار کیا جائے۔ اور تمام اسلامی ملکوں میں اس کو رائج کیا جائے اور ہر ملک کا قانون اسی کے مطابق بنایا جائے۔ تاکہ تمام اسلامی ملکوں میں تشریعی یگانگت پیدا ہو۔ اور سیاسی و انتظامی اختلافات مٹ جائیں۔ حق تعالیٰ کی ذات لطیف و خبیر ہے۔ اس نے عالم انسانی کے لئے جو قانون مرتب فرمایا ہے۔ انسانی عقول اس قسم کا ہمہ گیر قانون بنانے سے قطعاً عاجز ہیں۔ اس لئے اس کا بنایا ہوا آسمانی قانون ہی انسانیت کے لئے ذریعہ نجات و سعادت بن سکتا ہے۔ نیز قطعی دلائل سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جو قانون خالق کا بنایا ہوا ہے۔ وہ کامل و اکمل ہے۔ اور جو مخلوق نے بنایا ہے وہ ناقص اور ابتر ہے۔

اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے طلبہ کو اسلامی شعائر اور اسلامی تہذیب کا پابند بنایا جائے۔ تمام اسلامی حکومتیں جو "کلچر اٹاچی" دوسرے ملکوں میں بھیجیں۔ ان کے ذمہ اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا فریضہ ادا کیا جائے۔ مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے سلسلہ وار اسلامی تعلیمات کے سیٹ مرتب کئے جائیں۔ عرب ملکوں میں عربی زبان میں ہوں بقیہ ملکوں کے لئے اس کے تراجم کئے جائیں۔ نیز تمام غیر اسلامی ملکوں میں بھی اسلامی مرکز قائم کرنے چاہئیں جس میں مسجد و کتب خانہ اور ہسپتال اور اسلامی لیکچروں کے لئے ٹاؤن ہال قائم کئے جائیں۔ ایک کمیٹی ایسی بنائی جائے جو عربی کی ان اہم کتابوں کے جو اسلامی دعوت کے لئے مفید ہوں دوسری زبانوں میں تراجم کرے۔ اسی طرح دوسری زبانوں کی اہم کتابوں کے عربی زبان میں تراجم ہوں اسلامی دعوت و ارشاد کے لئے مستقل کالج ہوں۔ اور ان میں علوم دینیہ سے فارغ التحصیل طلبہ کو دعوت و ارشاد کے لئے تیار کیا جائے۔ جس شخص کو اسلامی دعوت دینے کے لئے منتخب کیا جائے۔ وہ حسب ذیل صفات کا مالک ہو

(الف) اس کا ایمان قوی ہو۔

(ب) اسلامی اخلاق و ملکات سے آراستہ ہو۔

(ج) قرآن کریم اور دین اسلام کے لئے ضروری علوم سے پورا واقف ہو۔

(د) اس ملک کی زبان و عادات و رسومات سے واقف ہو۔ بہترین خطیب ہو۔ تفہیم و افہام کا سلیقہ رکھتا ہو۔

(ھ) اس قوم کے غم و خوشی اور سوشل زندگی میں باقاعدہ حصہ لے۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ چند اہم قراردادوں کا خلاصہ ہے جو قارئین کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ بلاشبہ اگر اس انداز سے یہ خدمت انجام دی جائے تو اسلامی دعوت و تبلیغ اور نشر و اشاعت کا فریضہ جس کے ادا کرنے میں عرصہ دراز سے امت تقصیر کر رہی ہے۔ خوش اسلوبی سے پورا ہو جائے گا۔ حق تعالیٰ تمام ممالک اسلامیہ کو اس انداز سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ترجمان اسلام کی
اشاعت بڑھانا
آپ کا قومی فریضہ ہے

کے پاس جانے اور اس کا قرب حاصل کرنے میں مزہ محسوس کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک جو بات کل ناجائز تھی آج بھی ناجائز ہے اور جو کل جائز تھی آج بھی جائز ہے۔ زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ جو لوگ سوشلزم کو اپنی موت کے مترادف سمجھ رہے تھے وہی پیپلز پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ شاید انہوں نے اس فلسفے پر عمل کیا ہو کر تیر چلانے والے کے بغل میں جا کھڑے ہو تو بچ سکو گے یا پھر مسٹر فارلینڈ کا کوئی جادو ہے۔

بقیہ — شذرات

تصویر ہے۔ ۲۸ فروری ۱۹۷۱ء کے "ایشیا" لاہور میں "سیکھو سیاست کے انداز ہم سے" کے عنوان کے تحت مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کے خلاف جس طرح اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے ہیں انہیں قابل رحم لیکن ناقابل علاج بیماری جلن و سوزش سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اب بھی اس جماعت کے کارکن مختلف مقامات پر ایسے کتابچے تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ جن میں علماء دیوبند جمعیۃ علماء اسلام، مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر دین اور رہنمایان جمعیۃ کے خلاف مختلف اسالیب سے ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ حال ہی میں ایسا ایک رسالہ ہمیں رحیم یار خاں کے چند طالب علموں نے بھیجا ہے۔ جس کا نام "تلخ حقائق" ہے اور از اول تا آخر جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کے خلاف تہمتوں اور الزاموں سے پُر ہے۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت و تنخواہ دار کارکنوں کی اسلامیت کا حدود اربعہ صرف اتنا ہے کہ وہ مسلمانوں بالخصوص اہل علم اور رجال دین کے خلاف کوئی نہ کوئی مہم چلاتے رہیں۔

احساس کمتری اور پست ذہنیت کے ان افراد نے کبھی بھی کسی کفر صریح کے خلاف مورچہ نہیں سنبھالا۔

یہ کبھی بھی براہ راست نہ تو عیسائیت کے خلاف سامنے آئیں گے۔ نہ یہودیت کے خلاف، نہ ہندوازم کے خلاف نہ قادیانیت وغیرہ کے خلاف حتیٰ کہ عہد حاضر کی ملحدانہ تحریکات کے خلاف بھی یہ کبھی براہ راست مورچہ نہیں لگائیں گے۔

ان کا نشانہ بیشتر مسلمان افراد، مسلمان اکابر، مسلمان اسلاف اور مسلمان جماعتیں ہی بنتی ہیں۔

ہر قسم کی لادینیت، الحاد، کفر، بے دینی، اشتراکیت وغیرہ انہیں مسلمانوں میں اور اسلام کے مخلص خدام میں نظر آتی ہیں۔ حتیٰ کہ اس کھوج میں ان کی نگاہیں اتنی دور تک چلی جاتی ہیں کہ حضرات صحابہ کرامؓ کے دامن بھی انہیں اسلام کی مخالف باتوں سے آلودہ نظر آنے لگتے ہیں۔ ۴

صوبہ سندھ کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم دفتر جناب شیخ محمد ادریس نے ڈگری میں کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ سامراجی طاقتیں ملک کے حالات خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں تاکہ جمہوریت بحال نہ ہو سکے انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کی سالمیت جمہوریت کی بحالی کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

• — جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر جناب پیر محمد شاہ صاحب امروٹی نے صوبہ کے ڈویژنوں اور ان کی ملحقہ شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جلد از جلد ممبر سازی شروع کریں۔ ممبر سازی کی کاپیاں دفتر جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو یوسف روڈ حیدرآباد سے بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

حیدرآباد

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کے امیر مولانا نور محمد صاحب نے تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مقررہ وقت میں ممبر سازی پوری کریں اور مکمل کر کے دفتر ڈویژن کو اطلاع دیں تاکہ ممبر سازی کے بعد انتخابات کرائے جائیں۔

آپ کی خصوصی توجہ کے لئے

بندہ اپنے ایک بے مکان، مفلس، عیالدار ہمسائے "جو کہ خدمت و تبلیغ اسلام کا والہانہ جذبہ رکھتے ہیں" کے لئے آپ حضرات سے بطور امداد کم از کم دو ہزار ۲۰۰۰ روپیہ جس سے کہ موصوف اپنا کوئی معمولی سا کاروبار چلا سکیں کی پرزور اپیل کرتا ہے۔

محمد علی کارکن جمعیۃ علماء اسلام
نیوز ایجنٹ لودھراں ضلع ملتان

۴ اور اپنی اس روش کو وہ انتخابات سے حاصل شدہ عبرت ناک سبق کے بعد بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

• — جمعیۃ حیدرآباد ڈویژن کے امیر مولانا محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ اور ناظم دفتر نے تھرپارکر ضلع کا دورہ کیا۔ انہوں نے میرپور اور ڈگری میں کارکنوں سے خطاب کیا۔

کوٹ ادو

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا اجلاس ہوا ذیل انتخاب ہوا۔

امیر چودھری شوکت علی صاحب۔ ناظم صاحب۔ نائب امیر صوفی بشیر احمد زرگر۔ ناظم نائب امیر ڈاکٹر نظام الدین صاحب۔ ناظم خازن شیخ محمد اکبر خالد جنرل سٹور۔ ناظم دفتر کلاتھ مرچنٹ۔

جمعیۃ کوٹ ادو کا ہفت روزہ اجلاس ہوا اللہ بخش ناظم اعلیٰ کوٹ ادو نے کی۔ مولانا محمد قرآن دیا۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو قرار دیا جائے اور کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے کے واقعہ کی تحقیق ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے لئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے

حب عنبری مقوی اعصاب مقوی و محرک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری طبعی امساک پیدا کرتا ہے ۱۰/- روپے۔

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی
۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل

خوش خبری } حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ و سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے **دواخانہ فیض عام** کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورت مند حضرات فائدہ اٹھائیں۔

حب مقوی۔ پچیس روپے فی سینکڑہ، جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے

اصلی سلاجیت مصفیٰ۔ دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ایک سو بیس روپے۔ سلاجیت گرنے پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں سے ہی مل سکتی ہے

نزلہ۔ عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں۔ دو قسم کی۔ دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے

نرینہ اولاد کی دوا حمل سے ۲½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/- روپے

بواسیر کی دوا تین قسم کی مجموعی قیمت ۱۵/- روپے

چنبل کی دوا قیمت ۱۵/- روپے **دمہ کی دوا** کی قیمت ۲۵/- روپے **دل کی کمزوری اور دل کی قیمتی دوا** تین ماہ کے لئے پچاس روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت سو گولی

ہیضہ۔ جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان قیمت سو گولی ۵۰/- روپے

سرمہ مقوی بصر۔ فی شیشی ایک روپیہ، دھند، کمزوری بارہ شیشی ۹/- روپے۔ یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور اور (۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

امریکی سفیر کی پراسرار سرگرمیاں

ـــــــ ظہور الراشدی

[illegible] کے دوستوں والے ایڈیشن کے آخری صفحہ کے پہلے کالم میں شائع ہوا ہے اور جس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ فارن ایجنٹ نے مفتی محمود نے بھی خفیہ ملاقات کی ہے۔ ان لوگوں نے شاید یہ سمجھ لیا ہے کہ اس طرح مفتی صاحب کی سیاسی ساکھ کو بھی ہم میں شامل ڈالا جا سکتا ہے۔ مگر واقعہ ان کی یہ جوا سی انہیں کو پیش چکی ہے تو پھر یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ امریکی سامراج اپنی زندگی کے آخری لمحات گن رہا ہے۔

ایم ایم احمد کی خدمات

مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے ایم ایم احمد کے بارے میں عوامی حلقوں میں کبھی اس بات میں شک نہیں رہا کہ وہ اپنی خطوط پر کام کر رہے ہیں جو مرزائی گروہ کے لئے برطانوی سامراج نے وضع کئے تھے۔ نہ صرف ایم ایم احمد بلکہ اس ٹولہ سے متعلق دوسرے افسران بھی انہی کے نقش قدم پر چل کر برطانوی سامراج کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد کے مشن کی تکمیل میں سرگرم ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء میں عوامی تحریک کا مقصد یہی تھا کہ کسی طرح قوم ان "پیران تسمہ پا" سے نجات حاصل کرے۔ مگر افسوس کہ ایوان اقتدار نے آنکھیں بند کر لیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ قوم کی گردن پر ان کے قسموں کی گرفت اور زیادہ سخت ہو گئی۔ اس وقت کسی نے دھیان نہ دیا اور آج جب اس غفلت کے ثمرات خبیثہ اپنی تمام تر ہولناکیوں کے جلو میں نمودار ہو رہے ہیں تو ہر ایک انگشت بدنداں ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ حالیہ انتخابات سے قبل مشرقی پاکستان کے متحدہ سیاسی کارکنوں نے ایک مشترکہ بیان میں مسٹر ایم ایم احمد کو اقتصادی مصلوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین کے عہدہ سے برطرف کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ مانو میں اقتصادی طور پر مشرقی پاکستان کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کے ذمہ دار مسٹر ایم ایم احمد ہیں اور انہوں نے اقتصادی منصوبہ بندی میں مشرقی پاکستان کو ثانوی حیثیت دی ہے اور یہ بات ذکر کرنے کی شاید ضرورت نہیں کہ شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات جو آج سیاسی بحران کا باعث بنے ہوئے ہیں اسی ناانصافی اور ترجیحی سلوک کی صدائے بازگشت ہیں۔ صدر مملکت نے مسٹر ایم ایم احمد کو ڈپٹی چیئرمین کے عہدے سے تو ہٹا دیا مگر اس سے زیادہ اہم پوسٹ ان کو دیر تک اقتصادی مشیر اور وزیر باموزیر اور صدر کے مشیر کی حیثیت سے ان صاحب نے جو خدمات سرانجام دیں وہ پاک خفیہ کے سابق سربراہ آئی اے کے سابق سربراہ سابق ڈپٹی چیف، مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور سابق گورنر مغربی پاکستان جناب نورخان سے دریافت کیجئے جنہوں نے عوامی لیگ کو اپنی ہمنوا پولیس کا اعتراف میں ڈھاکہ میں کے اجلاس کے اقتوا پر تبصرہ کرتے ہوئے اس طرف اشارات کئے ہیں۔ روزنامہ آزاد لاہور ۳ اپریل کے مطابق جناب نورخان نے مشرقی پاکستان کے ساتھ ناانصافیوں کا ذمہ دار ڈاکٹر ہی خصوصاً ایم ایم احمد کو قرار دیا اور اس لابی کو جو صوبہ صدر مملکت کو غلط مشورے دے کر ملک کے دونوں حصوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع کر رہے ہیں جناب نورخان نے یہ بھی بتایا کہ موجودہ سیاسی بحران پیدا کرنے کے لئے مسٹر احمد اور ان کے ساتھی جنرل نے اور بھی خفیہ سازشیں کی ہیں۔

گویا اقتصادی اور سیاسی دونوں میدانوں میں ایم ایم احمد اور ان کا ٹولہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو آپس میں لڑانے کیلئے پوری منصوبہ بندی سے کام کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ منصوبہ بندی کسی منطقی نتیجے تک پہنچے۔ اگر خدانخواستہ خدانخواستہ خدانخواستہ خاکم بدہن ایسا ہوا تو اس کی ذمہ داری نہ صرف لوکل شاہی ایم ایم احمد اور ان کے رفقا پر ہو گی بلکہ وہ افراد بھی اس قومی جرم میں برابر کے شریک ہیں جنہوں نے سنگین عوامی مطالبہ پر قوم کو ان "پیران قسم پا" سے نجات دلانے کی بجائے قوم کے سر پر ان نوآبادیوں کے خون سے پاک سرزمین کو رنگنے

جمعیت رحیم خاں کی طرف سے مزدوروں کی حمایت

ضلع رحیم یار خان کی جمعیت علماء اسلام کی شہری تنظیم کا اجلاس مورخہ ۱۲ فروری کو زیر صدارت مولانا غلام ربانی صاحب ضلعی امیر منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کلام پاک سے شروع ہوئی۔ حاجی حمداللہ صاحب نے تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد مولانا غلام ربانی صاحب نے تنظیم امور پر حاضر اجلاس سے خطاب کیا۔ آخر میں ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ یہ اجلاس عالیہ محسوس کرتا ہے کہ ان مظلوم مزدوروں کی حمایت کرتے اور ان کے حقوق کے لئے آواز بلند کرنے کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جو اپنے حقوق کے لئے پرامن جدوجہد کر رہے ہیں۔ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ان مزدوروں پر گولی چلانے والے افسروں کو گرفتار کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ یہ لوگ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کر سکیں۔ آخر میں مولانا غلام ربانی صاحب نے دعا فرمائی۔

دعائے صحت

جمعیت علماء اسلام تحصیل بھکر کے دو سال سے صدر رہے اور علاقے کی معروف شخصیت حضرت مولانا عبدالحمید صاحب ٹھوکر کھا کر گرنے کی وجہ سے سخت علیل ہو گئے ہیں۔ خصوصاً جمعیت کے حلقوں اور ہمدرد احباب سے ایک ہے کہ وہ مولانا کی صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعائیں فرمائیں۔

تھا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کو دیرینہ خدمات کی جزا دنیا و آخرت میں عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

یہ کیا چکر ہے؟

غالباً مرحوم ملک امیر محمد خان کے دور میں ایک غیر مسلم کو جس کا تعلق سندھ سے تھا صوبائی اسمبلی کے لئے منتخب کرایا گیا اور انہیں اقلیتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے بطور علامتی سیکرٹری بنایا گیا۔ اب تعجب ہے کہ صاحب موصوف سیکرٹری کے عہدہ سمیت ساتھیوں سمیت پاکستان سے فرار ہو کر انڈیا پہنچ گئے ہیں اور اپنے ساتھ بے شمار قیمتی سامان بھی لے گئے ہیں۔ ان کے اس فرار کے بعد جو رپورٹ کے مطابق روزنامہ امروز ملتان، ہفت روزہ پاکستان سے بھاگ فرار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ اقلیتوں کا معاملہ ہے اس لئے ہم پوری طرح حالات سامنے آنے سے پہلے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے۔ البتہ حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر پوری سنجیدگی سے توجہ دے اور کسی نتیجہ پر پہنچنے کے بعد ٹھوس اقدام کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی سر سے گزر جائے اور ہمیں اس وقت خبر ہو جب ہمارے خلاف کوئی سیاسی گیم کھیلا جا چکا ہو۔

ٹوبہ کے ہڑتالی مزدوروں کی حمایت کرتے اور مزدوروں کی معاشیات نہ ماننے پر مذمت کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام ضلع ٹوبہ کے ہڑتالی مزدوروں پر گولی چلانے والے افسروں کو گرفتار کیا جائے اور ان افسروں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ یہ لوگ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کر سکیں۔ آخر میں مولانا غلام ربانی صاحب نے دعا فرمائی۔

جمعیۃ علماء اسلام کی شرانگیز مہم

ملک گیر احتجاج

جھنگ صدر

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کے رہنما حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ، حضرت مولانا سید عبدالحکیم، مولانا اسداللہ صاحب نائب، مولانا قاری غلام محمد، مولانا محمد فاروق نے جمعیۃ وطنی کے ساتھ مل کر گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ واقعہ کی اعلیٰ سطح پر عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔

چکوال

۲۰ فروری۔ مرکزی جامع مسجد میں مسلمان اہلسنت والجماعت کے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب امیر ضلع اہلسنت والجماعت نے جمعیۃ وطنی میں ملک مرزائی کے ہاتھوں ایک مسلمان کے قتل اور پھر مسلمانوں پر پولیس فائرنگ کے خلاف زبردست احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ پولیس فائرنگ اور مسلمان نوجوانوں کے قتل کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے۔ اور مجرموں کو سنگین سزا دی جائے

جہلم

۲۰ فروری۔ آج جہلم و گردونواح کی متعدد جامع مساجد ناظیا نوالہ، جاندہ، ہوا گوجراں، سرائے عالمگیر میں جمعیۃ وطنی سارسال پولیس فائرنگ اور مرزائیوں کے ہاتھوں مظلوم مسلمانوں کے قتل کے خلاف جمعہ کے اجتماعات میں شدید احتجاج کیا گیا۔ ایک قرارداد مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی طرف سے پیش کی گئی۔ جو متفقہ طور پر پاس ہوئی۔ جس میں چنیوٹ میں مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملے، جب ہوٹ فیکٹری جہلم میں مزدوروں پر فائرنگ اور سارسال چیچو وطنی صدر تھانہ کے ایک ہی سلسلہ کی تین کارروائیوں قرار دیا گیا۔ جس کا تعلق براہ راست حکومت پنجاب سے جا ملتا ہے۔

قرارداد میں حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا گیا کہ قتل مسلمان کے قاتل ذیلدار اکبر اور اختر احمد ولد کو فوراً گرفتار کیا جائے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ گرفتار طلباء کو رہا کیا جائے شہداء کے ورثاء کو معاوضہ دیا جائے۔ ان واقعات کی تحقیقات ہائی کورٹ کے کسی جج کے ذریعہ کرائی جائے۔

بھکر

۲۰ فروری۔ نماز جمعہ کے وقت مساجد میں قرارداد پاس ہوئی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ان واقعات کی تحقیقات سارسال ہائیکورٹ کے کسی مسلمان جج کے سپرد کیا جائے اور اس حادثہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے ورثاء کو خوں بہا ادا کیا جائے۔

رحیم یار خاں

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کے امیر حضرت مولانا غلام ربانی صاحب نے ارشل لاء حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ چیچہ وطنی میں مرزائیوں کی شرانگیز مہم اور مسلمانوں کی شہادت کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔ انہوں نے مرزائیوں کی سخت مذمت کی

تشکیلات جمعیۃ لورالائی (بلوچستان)

برڑد

امیر جمعیۃ علماء اسلام مولوی رازمحمد صاحب سکنہ برڑد قوم حمزہ زئی۔ نائب امیر ملا جمال صاحب سکنہ دنگام قوم حمزہ زئی ناظم اعلیٰ مولوی فتح محمد خاں صاحب سکنہ برڑد۔ ناظم مولوی نورالحق صاحب برڑد

علاقہ میختر

امیر ملا عبدالحکیم صاحب سکنہ میختر قوم حمزہ زئی ہیڈ آفس نائب امیر حاجی دوست محمد خان اعظم۔ ناظم اعلیٰ مولوی محمد عثمان زڑہ نالی۔ ناظم محمد زرغون میختر۔ ناظم ملا عبدالتین میختر۔ دونوں مقامات کے سرپرست مولانا فتح خان صاحب سکنہ برڑد ہوئے۔ (حاجی محمد علی ناظم جمعیۃ لورالائی)

رسالہ "اصلاح المسلمین" مفت

موجودہ دور میں رائج خلاف اسلام رسومات کی تردید میں معلوماتی رسالہ اصلاح المسلمین دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں (حافظ محمد شریف، حافظ اسٹور، رحیم فتح محمد سٹریٹ روڈ نئی داد لین کراچی ۱۰ سندھ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ ۲۷ء، ۲۸ء، ۲۹ء، ۳۰ء محرم الحرام ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۷ء، ۱۸ء، ۱۹ء، ۲۰ء فروری ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار و سوموار کے وسیع میدان واقع مدنی محلہ میں ہو رہا ہے۔ جس میں امیر مرکزیہ پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی (ایم این اے) حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری و دیگر جید علماء کرام و زعماء ملت شرکت فرما رہے ہیں۔ (عماد الدین آکاشی)
ناظم دفتر مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم

ہم نجھاور کرتے ہیں۔ اور ہم سب دست بدعا ہیں کہ اللہ میاں نوی اسمبلی کے اجلاس میں اکابر جمعیۃ کی لاج رکھے، اور حق بات کہنے کی جرأت بخشے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

فقط۔ بحبب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت ضلع بنوں

اہالیان عیسک خیل کی [illegible]

مولانا صدرالشہید صاحب ممبر قومی [illegible]

سپاسنامہ

بخدمت جناب حضرت مولانا صدرالشہید صاحب [illegible] دامت برکاتہم۔

جناب والا! ہم اہالیان عیسک خیل [illegible] حضرات کے بہت شکر گذار ہیں کہ آپ [illegible] دور افتادہ علاقہ کو شرف قدم بوسی سے [illegible] استقبال کا شرف بخشا۔

محترم المقام! ہم ممبران جمعیۃ [illegible] ہیں کہ نائب جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب [illegible] جمعیۃ قومی اسمبلی میں جو فیصلہ کریں گے۔ [illegible] عملی جامہ پہنائیں گے۔ خواہ قید و بند [illegible] ہم انشاء اللہ ہر امتحان میں پورا اتریں گے۔ [illegible] عقیدہ ختم نبوت نئے آئین کی اساس ہو [illegible]

علیجاہ! مولانا روم کا شعر ہے ؎

تا نہ گرید ابر کے خندد چمن
تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن

لہٰذا ہم آپ کی وساطت سے حکومت کی خدمت [illegible] کرتے ہیں کہ موجودہ مڈل سکول عیسک خیل کو [illegible] جبکہ ۱۹۶۲ء سے جماعت نہم کا اجراء ہو چکا ہے [illegible] صدی سے مڈل سکول چلا آ رہا ہے۔ علاقہ کا غریب [illegible] کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم کے اخراجات برداشت نہیں [illegible] جماعت نہم کے بعد سینکڑوں طلباء تعلیم کو خیر [illegible] لہٰذا جماعت سب سے اہم اور سرفہرست مطالبہ یہ ہے [illegible] سکول کو ہائی کا درجہ دیا جائے۔

جناب عالی! مکی سے لے کر شاہ جس جنوبی [illegible] تک اس وسیع علاقہ میں علاج معالجہ کی سہولت [illegible] حیوانات کے لئے شفاخانہ ہے لیکن انسانوں کے [illegible] لہٰذا یونین کونسل عیسک خیل کے لئے سول ڈسپنسری [illegible] فرمایا جائے۔

عالی مقام! آبنوشی کا مسئلہ اس علاقے کا [illegible] ایک معمولی کنوئیں سے سینکڑوں دیہات مستفید [illegible] اس سلسلے میں ہماری گذارش ہے کہ موجودہ نیا [illegible] جلد از جلد کھودا جائے۔ جس سے دوسرا کنواں [illegible] تاکہ ہمارے علاقہ کا مسئلہ آبنوشی حل ہو سکے [illegible] کے لئے علیحدہ کنواں کا بندوبست کیا جائے۔

جناب محترم! آپ کو علم ہے کہ ہمارے علاقہ [illegible] مواصلات کا کس قدر فقدان ہے۔ ایک سڑک جو [illegible] تجویز ہے ابھی تک تشنہ تکمیل ہے اور مقامی سیاست [illegible] کی وجہ سے سات لاکھ منظور شدہ روپے سڑک [illegible] ہو رہے ہیں۔ لہٰذا التماس ہے کہ جلد از جلد مجوزہ سڑک [illegible] خیل براہ عیسک خیل و احمد خیل پختہ کی جائے۔

جناب والا! ایک دفعہ پھر ہم سب ممبران جمعیۃ [illegible] کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور جمعیۃ [illegible]

دباقی کالم ۱۵

چترال کے مسائل

جمعیۃ علماء اسلام چترال کی طرف سے چترال کے جن مسائل کی حاجی غلام رحمان صاحب نے پیش کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ چترال کی طرف ذرائع آمد و رفت جس میں ہوائی اڈا اور سڑک بھی شامل ہے کا فوری انتظام کیا جائے یہاں کے غریب عوام تین تین سو میل کا فاصلہ پیدل طے کرتے ہیں اور ابھی تک ان کے لئے نہ تو سڑکوں کا کوئی خاص انتظام ہوا اور نہ ہی پلوں کی حالت بہتر بنائی گئی جس کے باعث وہاں پر بسوں، ٹرکوں وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ اس کے ساتھ ساتھ مواصلات کا انتظام بھی اس طرح سے بنایا جائے کہ ہر گاؤں میں ایک ڈاکخانہ ٹیلیفون اور ہر تحصیل میں تار گھر کا بندوبست کیا جائے۔

۲۔ چترال میں بجلی کا فوری انتظام کیا جائے۔ آج پاکستان کے شہر شہر اور گاؤں گاؤں بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں۔ جبکہ چترالی عوام اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ چترال میں قدرتی آبشاروں کی کوئی کمی نہیں اور بہت ہی آسانی سے بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ چترال میں جلد از جلد مستقل بجلی گھر تعمیر کیا جائے بجلی کی فراہمی کی صورت میں یہاں کی مصنوعات کو ترقی ہونے کے ساتھ ساتھ یہاں کے معدنیات کی کھدائی کے لئے بھی راستہ ہموار ہو جائے گا۔

۳۔ چترال سے غربت کا خاتمہ کیا جائے۔

چترالی عوام کچھ اس طرح غربت کا شکار ہیں کہ اگر بغور دیکھا جائے تو ایک آدمی کی سالانہ آمدنی بمشکل سو روپے تک پہنچتی ہے۔ جس کے باعث یہاں کے عوام کو جن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ہم حکومت سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ حکومت جلد از جلد چترال میں غربت کی وجوہ معلوم کرنے کے بعد اس کے انسداد کا مؤثر بندوبست کرے۔

۴۔ چترال میں بیروزگاروں کو روزگار مہیا کیا جائے۔

چترال میں غربت کی انتہا ہے۔ چنانچہ ہر کبھ نگر کے لوگوں کو روزگار کی تلاش ہوتی ہے۔ اور وہ روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ مگر حکومت نے آج تک اس مسئلے کی طرف کوئی اہمیت نہیں دی۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت یہاں کے بیروزگار عوام کو فوری طور پر روزگار کا بندوبست کرے۔

۵۔ تعلیم

چترال میں تعلیم کا معیار نہ ہونے کے برابر ہے چترال کی پوری آبادی کا بمشکل سے ایک فیصدی تعلیم یافتہ ہوگا۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہاں کے تعلیمی پسماندگی میں دینی تعلیم کو بنیاد بنا کر مزید توسیع کی جائے۔ دینی تعلیم کے لئے جو مدرسے قائم ہیں۔ ان کو وسعت دی جائے اور مزید دینی مدرسے قائم کئے جائیں۔ اگرچہ ۱۹۶۹ء میں چترال میں ہر کالج قائم کیا گیا ہے۔ بدقسمتی سے ابھی تک حکومت نے تحریری طور پر اس کی منظوری نہیں دی ہے جس کے باعث عوام میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت اس کالج کی منظوری دینے کے ساتھ ساتھ اسے ڈگری کالج کا درجہ دے۔ اور عوام کی پسماندگی کے پیش نظر مفت تعلیم کا انتظام کرے۔ اور کالج میں جو اب بھی دینی تعلیم کا بندوبست نہیں ہوا ہے۔ جلد از جلد دینی تعلیم کا بندوبست کرے اور اور ساتھ ہی ساتھ سائنس کی تعلیم کو بھی جاری کرے۔ دینی مدرسوں کو بھی وہی اہمیت دی جائے جو سکولوں کو دی جاتی ہے۔

۶۔ معدنیات

چترال میں معدنیات کا جال بچھا ہوا ہے۔ مگر حکومت نے آج تک ان کی کھدائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ حالانکہ ایک وسیع پروگرام کے تحت ان کی کھدائی کی گئی۔ تو صرف چترال ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کے لئے کافی زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔ چترالی عوام کے زندگی کے معیار کو بلند کرنے کا واحد ذریعہ یہاں کے معدنیات ہیں۔ لہٰذا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت یہاں کی معدنیات کی کھدائی پر ابھی سے عمل کرے۔

۷۔ طبی سہولتیں۔

چترال میں طبی سہولتوں کا نظام ناقص ہے۔ پورے چترال میں صرف دو سول ہسپتال ہیں۔ وہ بھی چترال کے ہیڈ کوارٹر میں واقع ہیں۔ ان کے علاوہ بیس یا تیس میل کے فاصلے پر ڈسپنسریاں قائم ہیں جن میں کمپونڈر کام کرتے ہیں لیکن ان کا ذکر ہی کیا۔ خود ان دو سول ہسپتالوں میں بھی ڈائی یا مریضوں کا علاج نہیں ہوتا۔ جس کے باعث یہاں ہمیشہ مختلف بیماریوں کے حملے جاری رہتے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت چترال کی ہر ایک تحصیل میں ایک ایک سول ہسپتال قائم کرے جس میں مریضوں کو مفت اور فوری بنیاد علاج ہو سکے

دینی مدارس کے طلباء کرام سے

گذارش ہے کہ وہ جمعیۃ طلباء اسلام کا انتخاب براہ راست دفتر ترجمان اسلام میں ارسال نہ کریں ہرگز شائع نہ ہوگا

دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور کے واسطہ سے آمدہ انتخاب ہی شائع کیا جائے گا

(ادارہ)

۱۱ مارچ ۱۹۷۱ء

د پاکستان په سیاست کښے د جمعیتہ علماء اسلام کردار

له قلمه: محمد رحیم نوکراوی، کوهاټ

د پاکستان مالیه انتخاباتو په دیباره اخبار ثابته کړه، چه مسلمان قوم کښه دیانکښه د زوندون ورځ تیروی. خو د اسلام په دښمنانو کښے د څه مند کاروان روان دے، د اسلام تعلیم په دیانکښه یوه داسے دلوا ده، چه انسان که څه پیدا کړیدی عیب خپل عقل نه په موجوده اوهم په نیټ ثنوی او په دانستونکی وخت کښے بیا چه څه کوی. خود اسلام د سائینس نه ډیر پوره کوی. یعنی د اسلام عقل نه فایده اخلی. په دیانکښه چه عقل دے د اوقرآن حکیم برکت دے. نو دو غیر و خلقو د قرآن دبے پرواه العلمونو نه فایده واخلله. د افسوس مقام دے. چه مسلمان خپلے خزانے باوجود دیبل لاس ته کړی.

د پاکستان په سیاسی ډلو کښے صرف د جمعیتہ علماء اسلام ډله په حقه للدوالله ده. په دے وخت کښے د پرخلق دا اوائی چه د ملایانو په سیاست کښے څه کار دے؟ د حکومت کار کونه ملایان نشی کولے. دا سے خلق چه دا دینا کار نے کوی. د دنیا پخپله د اسلام خیرخواهان نه دی. بلکه د غیر ملکی آقا د غیر اسلامی سامراجیانو ایجنټان په دے وطن کښے ځان ساتی.

د غیر ملکونو پیسه په موجوده انتخاباتو کښے د اډو په شان دوانه اوبهیدله، د موټرو او د لاډو د پیکرونو نندارشوه. جمعیتہ علماء اسلام چه څه کامیابی په خپلے غریبی کښے حاصله کړیده. دا کامیابی د عالم اسلام د پاره د اسلام د عمارت اولنی کلنه ده. نو لو مسلمانانو دونو ته د مبارکی مقام دے. که چا په دے الیکشن کښے اسلام نه ووینتلے نه دے وکړے د هغے دا مطلب هرگز نه دے. چه دونی خپل دین او ایمان په دوه ډی او په کپړے پریښود. بلکه نیټو سیاسی ډلو د اسلامی قانون وعدے اول نه کړے دی.

مسلمانانو دونو ته د اداء اوکړی چه خدائے تعالیٰ د دونو د جمعیت مشر جناب مفتی محمود صاحب ته لمبے نه هم دیا همت ورکړی چه د ملک کښے د خدائے لکو د رسول قانون جاری شی. آمین.

ترجمان اسلام لاهور

بسم الله الرحمن الرحیم ؕ

ترجمانِ اسلام لاهور

هفت ——— ددنه

انچارج پښه توحصه :- قاری حضرت گل

مجاهدین کشمیر ته مبارکباد

آزادی د انسان پیدائشی حق دی - او د آزادی د حصول دپاره جدوجهد د دے حق یوه بنیادی حصه ده - غلام قومونه د خپلی آزادی د پاره چه کومه طریقه اختیار کړی هغه جائزه ده - هر قوم ته د آزادی منزل نه رسیدلو دپاره داور او د دښمن درپاښونه عبور کول پکار دی - الجزائیر - ویت نام - فلسطین - انګولا - موزمبیق او نوره کوم کوم حائی کښ چه د آزادی شعله بلنده شوه حریت پسند د پردو انو په شان خپل خانونه قربان کړل - اهل کشمیر هم دے آزمائښ کښ دی - څرنګ چه نورو خاپونو کښ حریت پسند قربانی ورکوی - دوئی هم چه قربانی ورکړی نوهله به آزادی مومی - اشرف قریشی او محمد هاشم خپل مورد وطن کشمیر د آزادی دپاره د بهارت هوائی جهاز (گنګا) ختم کړه - او مقبوضه کشمیر د آزادی جنګ ته په نوے لاس داخل کړو او دا نوے دور به کشمیر د آزادی دپاره انشاء الله آخری دور ثابت شی د بهارتی جهاز د سوزولو نه پس به هرڅوک پاکستان او د هندوستان تعلقات خراب شی او هندوستان خواعلان هم اوکړه چه پاکستانی جهازونه د په هندوستان باندے نه تیریږی - بهر حال داپابندی او نورے اسے خیزونه پاکستان خپل موقف نه نشی لرے کولے او نه به دے د کشمیری حریت پسند و په تحریک کښے څه دوکاوټ پیدا کیدے شی بلکه بهارت به اوس چه څومره سختی کوی دا تحریک به لا ډیر زیاتیږی - موږ خپل حکومت نه اوحریت پسند ونه د مکمل امداد اوتعاون یقین ورکوو او حریت پسندونه په دے خبره مبارکباد ورکوو -

د اکابرینِ جمعیت په حق دعائیه نظم

پورته دنشان د جمعیت العلماء دی — تل د سر بالا وی دا نشان دے

کورکښ د اسلام د بښمنانو دغوغا وی — تل د سر بالا وی دا نشان د حق

پورته په جهان د مشرانِ جمعیت دی ټول — هم دبا مراده کارکنان د جمعیت وی ټول

د دین عمر ډونډی د عالمان د جمعیت دی ټول — سوے د پرښتو د درخواستی غوندِ پاره ساوه

تل د سر بالا وی دا نشان د حق

مړه د عمر د کړے د غلجو بیا ځان محمد جان ته — وایو زنده باد د شاه منصور شیخ القرآن ته

یولاس آسمان دعا هم د ډاکی حمدالله جان ته — سوے په سر حد د پښتو د سید کل بادشاه ته

تل د سر بالا وی دا نشان د حق

پخله د بښمنانو غلام غوث هزاروی کړے ته — هم ټوله محفوظه عبدالحق اکوړوی کړے ته

جوړ مفتی محمود نه هم محمود غزنوی کړے ته — هر څوک په سر د د ساسراج د ده عصاوه

تل د سر بالا وی دا نشان د حق

خدایه سر بلنده پوپلزی او بنوری کاندے — ربه سر خدیه صاحبزاده عبدالباری کاندے

دوئی له برکته اسلامی آئین جاری کاندے — ملک کښ د قانون لا الٰه الا الله وی

تل د سر بالا وی دا نشان د حق

ستوے ځلنده عبدالحکیم هزاروی لوے — تل د دین خدمت له مولانا صاحب د ډهکی لوے

بل نعمت الله صدرالشهید صاحب بنوی لوے — تل د د اکتو فدا حسین مقام اعلیٰ وی

تل د سر بالا وی دا نشان د حق

بهر مند اجمل د هم عبیدالله انور کړے — ربه د اسلام نشانۍ ټوله دنیا برکړے

خدایه د بښمنان د دین همت ټیټ د زبر کړے — د رکښ د هغوش د مجاهد د عقد عاوی

تل د سر بالا وی دا نشان د حق

کل شیر مجاهد ناظم اعلیٰ جمعیت علماءِ اسلام خوشکی تحصیل نوشهره

رباعی

حبیب کل ناظم آباد کراچی

اے مسلمه په ښان خپل خبر شه — ملا د اوتره مضبوطه برابر شه

ستا تاریخ په ټولو جهان کښ خورے — غیر قومونه اندا مونه که ته سر شه

حیدری توره په لاس راځه میدان ته — د خالد بابا په شان د ته زیره ور شه

که میراث د محمد کښے مسلمه — امتی په صداقت د پیغمبر شه

دا خلاق د ټولو ټولو جوړ کړه په دنیا کښ — تن بالا په دے جهان کښ د نمر شه

حبیب کل د ائی کراهی دنیا پریږده — جوړ غلام د محمد خیر البشر شه

بقیہ: اسوۂ ابراہیمی

آپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا وہ آپ جانتے ہیں لیکن میں ہمیشہ آپ کے لیے دعاگو رہوں گا۔ کہ خدا آپ کو شیطان کے پنجہ سے چھڑا کر اپنی توحید سمجھنے اور اس پر عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ یہ کہہ کر آپ گھر سے رخصت ہو گئے۔

آپ نے دو نکاح کیے آپ کی بیویوں کے نام بی بی سارہ، بی بی ہاجرہ تھے جب شادی کیے کافی عرصہ گزر گیا اور اولاد نہ ہوئی تو ایک دن آپ نے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر دعا کی کہ اے آسمان و زمین کے خالق تو مجھے ایک بیٹا عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلیل کی اس دعا پر ارشاد فرمایا"

تمہاری دعا کے مطابق تمہیں ایک صالح بیٹا عطا فرمایا جارہا ہے۔ اس وعدہ الٰہی کے ضمن میں سیدنا اسماعیل علیہ السلام بی بی ہاجرہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ اب بی بی سارہ بڑی پریشان رہتیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک اور امتحان لیا اور حکم دیا کہ اپنی بیوی ہاجرہ اور اس کے نوزائیدہ بچے حضرت اسماعیلؑ کو جبار جبار جنگل میں چھوڑ آؤ۔ آپ حسب الارشاد ربانی اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ رختِ سفر باندھ کر تیار ہو گئے۔ اور انہیں جنگل میں چھوڑ کر رخصت ہونے لگے تو یہ دعا کی "اے میرے رب میں نے اپنی بیوی اور بچے کو ایسے چٹیل میدان میں تیرے حکم کے مطابق چھوڑ دیا ہے جہاں کھیتی تک نہیں ہوتی تیرے قابل احترام گھر کے قریب تاکہ بڑا ہو کر یہ بچہ یہاں امامت کے فرائض انجام دے تو اپنی رحمت سے لوگوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔ یہ دعا کر کے آپ وہاں سے واپسی تشریف لے آئے۔ چٹیل میدان میں جب ان کا آب و دانہ ختم ہو گیا اور معصوم بچے کی بھوک اور پیاس کی شدت دیکھ کر ماں بیچاری پریشانی کے عالم میں کبھی میدان چکر لگاتی اور کبھی صفا اور مروہ کی پہاڑی کا گشت اسی دوران دیکھا کہ بچے کے پاؤں سے پانی کا چشمہ پھوٹ رہا ہے۔

بی بی ہاجرہ ادھر ادھر سے مٹی اکٹھی کر کے لانے لگیں اور پانی کو زمزم کہہ کر۔ رک رک۔ پانی کے چاروں طرف منڈیر بنانے سے پانی کا بہاؤ ختم ہو گیا جب اس پانی کو پیا تو اس میں پیاس اور بھوک دونوں کا مداوا خداوند قدوس نے رکھا ہوا تھا۔

خداوند قدوس کو اس خاتون کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس چکر کاٹنے کو طواف کے طور پر آنے والی مومن اور مسلمان نسلوں کے لیے سنت ٹھہرا دیا اور چشمہ کا نام زمزم رکھ دیا۔

ابراہیم علیہ السلام وقتاً فوقتاً ماں بیٹے کی نگہداشت کے لیے آتے رہے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے تو ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں یہ دیکھا کہ انہیں حکم ہو رہا ہے۔ اپنی پیاری چیز قربان کر۔

آپ سمجھ گئے کہ یہ ایک اور امتحان ہے اور اپنے اکلوتے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بلا کر فرمایا کہ بیٹا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں بتا تیرا کیا ارادہ ہے۔

بیٹے نے فرمانبردارانہ انداز میں کہا آپ کو رب الٰہی سے جو حکم ہوا ہے آپ اس کی تعمیل فرمائیے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ موحد باپ اور مطیع بیٹا اللہ کے اس فرمان کی تعمیل میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے خیال میں مگن تھے بیٹا لیٹ گیا باپ نے چھری بیٹے کی گردن پر رکھ دی کہ آسمان سے آواز آئی اے میرے پاک پیغمبر تو نے اپنے خواب کو پورا کر دکھایا اس آواز کے ساتھ ہی چھری ذبح کر ڈالتی ہے۔

باپ اپنی پٹی کھول کر سامنے کا منظر دیکھتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔ کہ قدرت نے اپنی رحمت کاملہ سے بچہ کو تو بچا لیا اور ایک طرف کھڑا کر دیا اور اس کی جگہ ایک دنبہ ذبح کرا دیا۔

حضرت ابراہیم کی یہ ادا بھی پروردگار کو اتنی پسند آئی رہتی دنیا تک کے لیے قربانی کو واجب قرار دیدیا اب ہر سال اسی دن کروڑوں فرزندانِ توحید آپ کی اس سنت مطہرہ کو انجام دیتے ہیں۔ قربانی کے اس دن کو عید الاضحیٰ کے طور پر امت محمدیہ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا یوم مسرت بنایا گیا۔

ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ بی بی سارہ اپنے گھریلو امور میں مصروف تھے دروازے پر دستک سن کر اپنے باہر آکر دیکھا کہ چند مہمان آئے ہیں آپ نے انہیں مہمان خانے میں بٹھا دیا اور بعجلت تمام بچھڑے کے بھنے ہوئے کا انتظام کیا۔

اور مہمانوں سے کھانے پر ہاتھ بڑھانے کی فرمائش کی۔

مگر مہمان تھے کہ کھانے کو ہاتھ تک نہ لگاتے تھے آپ یہ حالت دیکھ کر دل میں خوف زدہ ہوئے اور آپ کا چہرہ دل کی ترجمانی کرنے لگا تو مہمانوں نے کہا آپ ڈریئے نہیں ہم خدا کے فرشتے ہیں اور قوم لوط کو ان کی بداعمالیوں کی سزا دینے آئے ہیں۔

اس کے بعد فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک فرزند (حضرت اسحٰق) کی پیدائش کی بشارت دی بی بی سارہ کی عمر چونکہ زیادہ ہو چکی تھی اس بات پر وہ متعجب ہو گئیں۔

اور کہنے لگیں کہ اب اس بڑھاپے میں بچہ ہوگا جبکہ جوانی میں نہیں ہوا خاوند بھی بوڑھے اور میرے بال بھی سفید ہو گئے۔

فرشتوں نے کہا کہ اے اللہ کی بندی کیا تو قدرت کے کاموں میں تعجب کرتی ہے؟ پھر فرشتوں نے اس کے بعد اسحٰق علیہ السلام کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت بھی دے دی جب حضرت اسحٰق علیہ السلام جوان ہو گئے تو ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بیت المقدس کی امامت سپرد کر دی۔ اور خود حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس مکہ مکرمہ چلے گئے۔

جب حضرت خلیل باپ اور ذبیح بیٹا اکٹھے ہوئے تو رب العلمین نے اپنا خصوصی کرم فرماتے ہوئے کعبۃ اللہ کی بنیادیں جو مسمار ہو چکی تھیں ان کو دوبارہ تعمیر کرنے کو کہا۔ جب ابراہیم معمار اور اسماعیل مزدور بنے تو عجب نظارہ تھا۔

ہاتھوں سے تعمیر کعبہ ہو رہی تھی اور زبان حمد باری میں مصروف تھی۔

جب یہ مقدس عمارت ہدایت کا مرکز تھی پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی تو باپ بیٹا اس کی صفائی اور طہارت میں مصروف رہے۔ اور ابراہیم علیہ السلام اس شہر کی آبادی اور اس شہر رہنے والے لوگوں کے لیے رزق میں وسعت اور اس شہر کو مقام امن اور مرکز صلح و آشتی بنوانے کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے بھی صبح و شام صالح نیک اور پرہیزگار بننے کی بارگاہِ ایزدی میں دعائیں فرماتے آپ اپنی اولاد کے لیے ہی نہیں بلکہ اپنے دشمنوں اور کافروں کے لیے بھی دعائیں فرماتے تھے قوم لوط جس پر خداوند قدوس نے عذاب کے لیے فرشتے بھیجے جو ابراہیم علیہ السلام کے مہمان بن گئے تھے اور جن کا ذکر پچھلی سطور میں ہو چکا ہے ان کے لیے بھی کافی دیر تک زور دیتے رہے۔ کہ انہیں عذاب نہ دو شاید انہیں توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے آپ اپنا پیٹ اور بچوں کا گزارہ محنت اور مزدوری کر کے فرماتے اور باقی اوقات قوم کی اصلاح اپنے خاندان کی تربیت فرماتے تمام اہل خانہ کو جمع کر کے آپ اس انداز کا وعظ کیا کرتے تھے کہ بچو تمہیں خدا نے اپنی توحید کا ماننے والا بنایا ہے اور توحید کے نور سے دنیا کو منور کرنے والا بنایا ہے زندگی اسلام پر گزارنا اور اسلام پر مرنا ایک دن آپ نے کعبہ میں کھڑے ہو کر دعا کی "اے ہمارے رب بھیج ان پر رسول انہیں کی قوم کا جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں تیری کتاب سکھائے دانائی کی باتیں سکھائے ان کے دلوں کو کفر و شرک سے پاک رکھنے تدبیر بن کرے اور تو زبردست حکمت والا ہے" آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور کعبہ آباد کرنے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ابراہیم علیہ السلام کو بردبار سچا، خدا کی طرف جھکا ہوا، سیدھے راستے والا نبی رسول اور خلیل کے القاب سے نوازا ہے۔

اور گوناگوں خصوصیات کا حامل پیغمبر فرمایا آپ ایک سو پچھتر سال خدا کی زمین پر توحید کا علم بلند کیے رہے اور بالآخر ۲۱۵۰ ق م میں ارض مقدس فلسطین میں وفات پا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور اپنی پاکیزہ سیرت رہتی دنیا تک مصلحین کے لیے بطور اسوہ چھوڑ گئے رب العالمین تمام مسلمانوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور AHORE price 75 paise

انتباہ

جانباز مرزا

وقت سے کہہ دو کہ ہم وقت پہ ٹکرائیں گے
موت آئے گی تو ہم موت سے لڑ جائیں گے

اب یہاں دین نبی لاؤ وگرنہ ہم
گولیاں کھائیں گے یا دار پہ چڑھ جائیں گے

اب بھی بدلا نہ اگر تم نے یہ آئینِ کہن
لوگ پھر کاتب تقدیر نیا لائیں گے

تم اگر آتش نمرود کو بھڑکاؤ گے
ہم براہیم کے جذبات کو دھرائیں گے

ہے توقع کہ شرافت سے سمجھ جاؤ گے تم
ورنہ ہم دوسرے انداز سے سمجھائیں گے

تم نے اللہ کے دستور کو جھٹلایا ہے
تمہی وہ لوگ ہو جو حشر میں شرمائیں گے

ہم ہیں اللہ کے بندوں کی حرارت ٹھہری
ظلم کے سامنے بھی دیکھئے مسکائیں گے

میں تو حالات سے سمجھا ہوں کہ اے اہلِ خرد
اس نئے موڑ پہ ہم زخم نئے کھائیں گے

ہم کو جانباز یہاں جینے کا ڈھنگ آتا ہے
مر گئے پھر بھی شہادت کا مزا پائیں گے

ترجمان اسلام لاہور

ہفت روزہ

پاکستان میں
حفاظت اسلام کا
علمبردار

مسلموں کے ساتھ تعاون وعدم تعاون

قرآن پاک کی نظر میں

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ ... هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اللہ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے
سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم
کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ انصاف کا برتاؤ کرنے
والوں سے محبت رکھتا ہے صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے
سے اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے۔ جو تم سے دین کے بارے میں
لڑتے ہوں، اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور تمہارے
نکالنے میں مدد کی ہو اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے
گا، سو گناہ گار ہوں گے

16/43

پارہ نمبر ۲۸ سورہ ممتحنہ رکوع نمبر ۲

صدیق و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ ہیں

اس عقیدہ کی حفاظت کرنا بھی جرم بنتا جا رہا ہے

از
حضرت مولانا
صاحب مہتمم
دامت برکاتہم

اس حقیقت کا اظہار بار بار کیا گیا کہ مملکت خداداد پاکستان حق تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ جو شدید و مدید ابتلاء کے بعد عطاء ہوئی ہے۔ قانون الٰہی یہ ہے، کہ اگر نعمت کا شکریہ ادا کیا جائے تو نعمت میں روز افزوں ترقی ہوتی ہے اور ناشکری پر زوال کا ہی نہیں بلکہ انتقام کا بھی خطرہ لاحق رہتا ہے۔ جو فرد یا قوم کسی نعمت کے استعمال اور اس کا شکریہ ادا کرنے میں نااہل ثابت ہو اس سے نہ صرف یہ کہ وہ نعمت سلب کر لی جاتی ہے بلکہ اس بے قدری نعمت پر اسے ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

اس نعمت الٰہی کا شکریہ تھا کہ یہاں ایک خدا ترس اور صالح حکومت قائم ہوتی جو ملک و ملت کی بے لوث خدمات انجام دیتی۔ قانون الٰہی کے سایہ رحمت میں یہاں ایک صالح معاشرہ تشکیل پاتا۔ جو اقوام عالم کے سامنے اسلام کے مثالی معاشرہ کا نمونہ پیش کرتا یہاں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو نافذ کیا جاتا جو اس کائنات کے لئے حق تعالیٰ کی آخری نعمت، انتہائی رحمت نجات و فلاح کا آخری پیام اور سعادت دارین کا واحد راستہ ہے ہماری عدالتیں عدالت نبوت سے منور ہوتیں، قانون الٰہی کے سایہ رحمت تلے پوری قوم چین کی زندگی بسر کرتی فوج ہو یا پولیس دفتر ہو یا دکان کارخانہ ہو یا تجارت ہر طرف اسلامی قانون کے انوار جگمگاتے، قلب کو سکون اور دماغ کو راحت میسر آتی، ملعون زندگی ملعون معاشرہ اور ظلم و ستم کی گرم بازاری یک قلم ختم ہو جاتی اور حق تعالیٰ کا ارشاد:

ولو ان اھل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض، ترجمہ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

کے مطابق برکات و تجلیات کا ظہور ہوتا اور ہر طرف اسلام کے روح پرور نظارے سامنے آتے مگر ہم شکر نعمت کے راستہ کو چھوڑ کر خدا فراموش قوموں کے راستے پر چلے، قرارداد مقاصد وغیرہ .....

میں فیصلہ ہوا تھا کہ ملک کا قانون کتاب و سنت کے مطابق ہوگا۔ کیا آج تک اس وعدہ کے ایفاء کی توفیق ہوئی؟ یہاں حکومتوں پر حکومتیں بدلیں، کئی حکمران آئے اور گئے۔ مگر ان سب میں قدر مشترک یہ تھی کہ ہر حکمران اپنے دور اقتدار میں اس سے پہلو تہی کرتا رہا۔ اور اس کے نتائج ہمارے سامنے آتے رہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ ہمارا ملک تجارت کی لائن میں کچھ آگے بڑھا، زراعت کے شعبہ میں کچھ ترقی ہوئی نادار اور متوسط طبقہ کے کچھ لوگ "مالدار" ہو گئے کچھ جھونپڑوں کے مکیں بنگلہ نشیں ہو گئے۔ کچھ بے روزگار افراد کو نوکری اور روزگار مل گیا۔ مگر کیا کسی "اسلامی حکومت" کا اہم کارنامہ بس یہی ہے جس پر فخر کیا جائے؟

دین کو چھوڑ کر ہمارے یہاں مادی ترقی کے لئے جو راستہ اختیار کیا گیا وہ ہلاکت و بربادی اور فساد و خون ریزی کی مہیب و تاریک وادیوں پر جا کر ختم ہوا، مال و دولت کی اندھی محبت، استحصال کے غلط طریقوں، متمول طبقہ کی رسم رائیوں، دولت کی غیر منصفانہ تقسیم اور ہمارے "بڑے جمہوروں" کی مصنوعی منصوبہ بندی نے معاشرے میں زمین و آسمان کا معاشی تفاوت پیدا کر دیا۔ اس کے ردعمل میں طبقاتی کشمکش پیدا ہوئی جس نے بالآخر مجیب، بھاشانی اور بھٹو کی شکل اختیار کی اور دیکھتے ہی دیکھتے قوم کے امن و سکون کو نذر آتش اور ملک کو سنگین بحران سے دوچار کر دیا۔ ہماری فہم و فراست کی داد دینی چاہیئے کہ ہم تباہی کے اسی راستے پر اب تک دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ اور کسی کو یہ سوچنے کی توفیق نہیں ہوتی کہ ہماری غلط روی کا نقطۂ آغاز کیا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا؟

ہم تو یہ سمجھتے ہیں — اور ایسا سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ اگر ہمارے ملک میں موجودہ دنیا کی چہل پہل نہ بھی ہوتی، عصر حاضر کے تمدن کی یہ رعنائیاں اور عقل فریبیاں نہ بھی ہوتیں، یہ بڑے بڑے بنک یہ بڑے بڑے کارخانے اور انڈسٹریاں، یہ دیو قامت محلات یہ حسین و جمیل کاریں نہ بھی ہوتیں بلکہ یہاں صرف صحیح مسلمان ہوتے، صحیح اسلامی معاشرہ ہوتا، رشوت کی گرم بازاری نہ ہوتی قتل و سفاکی کی بے رحمانہ و مجرمانہ وارداتیں نہ ہوتیں آئے دن کے یہ دردناک واقعات نہ ہوتے جن سے نہ کسی کی جان محفوظ، نہ عزت و آبرو، نہ مال و متاع۔ اغوا کے ہولناک حوادث اور تمدن و دولت کی فراوانی و طغیانی کے پیدا کردہ حیا سوز مناظر نہ ہوتے، یہ لاکھ پتی کروڑ پتی اور ارب پتی نہ ہوتے، یہ بڑے بڑے کا غذی منصوبے نہ بھی ہوتے یہ اربوں کے غیر ملکی قرضے نہ بھی ہوتے

صرف اسلامی عدالت کا محکمۂ عدل و انصاف مسلمانوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کی ہوتی۔ دین محفوظ ہوتا، اخلاق پاکیزہ ہوتے طہارت، اخوت و مواسات، ہمدردی و غمخواری قابل رشک معاشرہ ہوتا۔ سبحان اللہ کیا اگر اسلامی تعلیمات کی صحیح ترویج اور اشاعت کی صحیح تشکیل ہوتی۔ تو نہ صوبائی عصبیت کا موقع ملتا، نہ بنگلہ دیش کی تحریک کا کہیں نہ ملک کی سالمیت کو خطرات لاحق ہوتے یہ ہماری بدترین مجرمانہ غفلت کے نتائج ہیں آ رہے ہیں۔

اچھا جانے دیجئے نہ یہ ہوا نہ وہ ہوا اسلامی ملک کی حیثیت سے کم از کم اتنے تو کو تو پورا کرتا کہ جو لوگ صحیح مسلمان رہنا چاہ آسانی سے زندگی بسر کر سکتے اور پورا کر کے جو حملے ہر چہار طرف سے ہو رہے ہیں ان سکتے اسکولوں اور کالجوں میں نئی پود کی تربیت ہوتی اور اسے اخلاقی بگاڑ سے بچا الغرض ہمارا دین ہر طرح سے محفوظ ہوتا تھا۔ لیکن صد افسوس کہ اب تو نوبت یہاں تک کہ اس اسلامی ملک میں اسلام بھی محفوظ نہ اہل باطل تو جو چاہیں کریں۔ اور اہل حق کو اتنی نہیں کہ وہ حق کو حق اور باطل کو باطل کہہ سکے جائے تو اسے "فرقہ وارانہ اختلاف" کہہ کر مجر ہے، اور ان حق پرست "مجرموں" کو ان تمام گذرنا پڑتا ہے جس کے مستحق اخلاقی مجرم ہیں تو یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ مبینہ قتل کے سمجھے جاتے ہیں۔ مگر حق گوئی کا جرم عظیم ناقابل جاتا ہے۔

اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ حضرت علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد ہر کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے بند کر دیا ہے آپ آخری امت ہے اور قرآن کریم آخری اس کے بعد اور کوئی وحی اللہ تعالیٰ کی آئے گی نہ آ سکتی ہے نئی نسل کو اتمام ہوتا جا رہا ہے۔ صدیق و عمر اور عثمان و علی اجمعین) امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ ہیں، حفاظت کرنا بھی جرم بنتا جا رہا ہے

صفحہ نمبر ۱۵ پر ملاحظہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

مطابق

۱۲ نومبر ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۴۱
فی پرچہ	۴۰ پیسے

بدل اشتراک

۲۰/۰ روپے

پاکستان ۲۵/۰ ″

ہی ۱۰/۰ ″

پاکستان ۱۳/۰ ″

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

مکاتبات و دیگر امور کے لئے پتہ

شعبۂ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ

پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولہا بین الناس

صراحت

احمد حسین کمال

تاریخی فیصلہ

۲۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ساری دنیا کے عوام نے یہ خبر نہایت مسرت و اطمینان کے ساتھ سنی کہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چائنا کو چین کی نشست دے دی گئی ہے۔ اور فارموسا کو چین کی نشست سے علیحدہ کر دیا گیا ہے ۲۵ سال کی مدت میں یہ پہلا صحیح فیصلہ ہے۔ جو اقوام متحدہ نے کیا ہے۔ اور بیس سال کے زبردست پس و پیش زبردست رد و کد اور ایک حد تک امریکہ کے راضی ہو جانے اور چین کے ساتھ امریکہ کے تعلقات بحال ہونے کے آغاز کے ساتھ، یہ فیصلہ عمل میں آیا ہے۔

امریکہ نے اپنے حلقے کے ممالک کو اس فیصلہ کے لئے آزادی کے ساتھ رائے دینے کی اجازت اس وقت دی ہے۔ جب کمیونسٹ دنیا دو مستقل مخالف گروپوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ اور چین اور روس کے ایک دوسرے کے قریب آنے کے امکانات بالکل صفر ہو کر رہ گئے ہیں۔ گویا اس طرح اب امریکہ اور اس کے حلیف سامراج دوست ملکوں کو متحدہ عالمی اشتراکی جارحیت کا خطرہ باقی نہیں رہا ہے۔

ایشیا اور افریقہ کے نو آزاد ملکوں کے درمیان بھی مسائل کے اختلافات اتنے شدید اور مستقل حیثیت کے پیدا کر دیئے گئے ہیں کہ چین کے نظریات اثرات کا فروغ اب بہت محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

یہ بات تو مستقبل ہی بتائے گا کہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کی شمولیت سے ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کے عوام کو کتنا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور چین کس حد تک اپنے نظریات کے مطابق وہاں مثبت کردار ادا کرتا ہے یا اقوام متحدہ میں اس کی شمولیت سے چین، روس کشمکش کا ایک نیا باب اقوام متحدہ کے اندر چین کی شمولیت سے یہ ادارہ اپنی زندگی کے ایک نئے موڑ میں داخل ہو گیا ہے۔

اس نئی صورت حال میں ہمارے سامنے عالم اسلام کے مستقبل کا سوال بار بار ابھر کر آ رہا ہے۔

عالم اسلام جو اپنے عقائد، نظریات اور تاریخی روایات کے اعتبار سے ایک اہم ترین اکائی بن سکتا تھا۔ آج بھی اسی جگہ کھڑا ہے، جہاں آج سے پچیس سال قبل تھا۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل جس پر پانچ طاقتوں کا اقتدار اعلیٰ ہے۔ جن میں اب دو طاقتیں کمیونسٹوں کی ہیں (روس اور چین) اور تین طاقتیں سامراجیوں (امریکہ، برطانیہ اور فرانس) کی ہیں۔ مسلمان ملکوں کی طاقت کا کوئی وزن نہیں ہے اگر وہ ایک متحدہ ملت کی صورت اختیار کر چکے ہوتے، تو یقیناً اس مقام کے مستحق قرار دیئے جاتے۔

کمیونسٹ چین اگر بیس سال میں اپنی طاقت و عظمت کا لوہا منوا سکتا ہے، تو اتنا بڑا عالم اسلام جو چالیس سے زیادہ ملکوں پر مشتمل ہے، کیونکہ اپنی فیصلہ کن حیثیت منوانے میں قاصر رہتا۔

کاش سیاست و تاریخ کے اس بدلتے ہوئے موسم کو دیکھ کر ہی مسلمان ملکوں کے زعماء کو جو تمام تر ہر جگہ وہاں کے عوام سے بالاتر ہیں، اس حقیقت کا احساس ہو۔

چین آج صرف اس لئے بلند ہے کہ اس نے اپنے عوام کو بلند کیا۔ اور اپنے حریف (سامراجی طاقت) و رقیب (روسی اشتراکی طاقت) دونوں کو مات دیتا ہوا صف اول میں آ گیا ہے۔

عالم اسلام اس لئے پیچھے ہے کہ اس کے یہاں عوام کو سب سے نیچے رکھا گیا اور خواص نے تمام باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے رکھی۔

کاش اقبال کی اس صدائے دردانگیز کو اب بھی سمجھا جا سکے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بحد کاشغر

فارموسا کی علیحدگی سے ایک مصنوعی ملک جسے اشتراکی چین کے مقابلہ میں امریکہ نے قائم کیا، اپنے انجام کو پہنچ گیا ہے۔ اور اب دوسرا واحد مصنوعی ملک اسرائیل اقوام متحدہ میں باقی رہ گیا۔ جسے بھی صرف امریکہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔

(کمال) ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

امریکی امداد کا طلسم ٹوٹ رہا ہے

امریکی سینٹ نے امریکی صدر کے پیش کردہ بیرونی امداد کے بل کو مسترد کر دیا ہے اور

دوسری عالمی جنگ کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے، کہ امریکہ کی طرف سے بیرونی امداد سے دست کشی کا آغاز ہو رہا ہے۔

اگرچہ ابھی تک امریکی حکومت اصرار کر رہی ہے کہ بیرونی امداد کے بل کی منظوری سینٹ سے دوبارہ کرائے یا کانگریس سے منظوری لے لے اور اغلب خیال یہ ہی ہے کہ عارضی طور پر ہی سہی، بیرونی امداد کسی نہ کسی شکل میں بحال ہو جائے گی۔ لیکن بہرحال عالمی معاملات میں امریکی پالیسی کا ایک نیا موڑ آنے والا ہے۔

تاریخ کے طالب علموں سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہوگا کہ پہلی عالمی جنگ کے بعد بھی جب چند سال گذر گئے تو امریکہ نے اچانک عالمی معاملات سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور ویسے بھی ماضی میں امریکہ کا بیشتر کردار، عالمی معاملات کے سلسلہ میں غیر تعلقی اور علیحدگی کا رہا ہے۔

امریکہ نے دونوں عالمی جنگوں میں جرمنی کے خلاف یورپ کے مغربی ملکوں بالخصوص برطانیہ اور فرانس کی مدد کی اور انہیں ہمیشہ کی موت سے بچایا۔ جب یورپ کے یہ بڑے ملک ہی امریکہ کے ممنون نہیں ہو رہے، تو دوسرے ممالک سے احسان مندی و تشکر کے اظہار کی توقع کرنا حماقت تھا۔

برطانیہ، فرانس اور مغربی یورپ کی فوجی امداد تو بے شک امریکہ نے مخلصانہ طور پر کی ہوگی۔ لیکن ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کی امداد میں امریکی سامراجیت کے مقاصد بھرپور طریقہ پر شامل تھے۔

اس امداد کا پہلا مقصد تو یہ تھا کہ اشتراکیت کا ہوا دکھا کر ان ملکوں میں سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف رائے عامہ کو ابھرنے اور منظم نہ ہونے دیا جائے۔

دوسرا مقصد یہ تھا کہ اپنی پسند کی حکومتیں ان ملکوں میں برسر اقتدار لائی جائیں۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی یہ امداد پہنچی، بیشتر جگہوں پر امریکہ کے حامی عناصر اور فوج برسر اقتدار آ گئی اور امریکہ کو ایک دن بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ یہ ہی کے جمہوریت کے دعووں کے خلاف ہو رہا ہے۔

تیسرا مقصد یہ تھا کہ ان امداد پانے والے ملکوں کو روس و چین کے خلاف بطور اڈوں کے استعمال کیا جائے

چوتھا مقصد یہ تھا کہ ان ملکوں کو امریکی مصنوعات کی تجارتی منڈی اور امریکہ کے فاضل غلہ کی کھپت کا بازار بنا لیا جائے۔

پانچواں مقصد یہ تھا کہ مذہب کے نام پر ان ملکوں میں ایسے حلقے مضبوط بنائے جائیں۔ جو ان ملکوں کے سیاسی ارتقاء اور انقلابی امنگوں کو پورا ہونے سے روکنے رہنے کے لئے کام کرتے رہیں۔

چھٹا مقصد یہ تھا کہ اگر تیسری عالمی جنگ چھڑ جائے تو ان ملکوں کو قربانی کا بکرا بنا کر پیش کر دیا جائے۔

والی امداد ایک سامراجی جال سے سوا کچھ نہیں ہی یعنی مارشل پلان کے آغاز کے بعد (یہ امدادی پلان دوسری عالمی جنگ کے بعد امریکہ نے ۱۹۴۸ء میں شروع کیا تھا اور اس پلان میں امداد کے مذکورہ بالا مقاصد کا باقاعدہ ذکر کر دیا گیا تھا) عالمی حالات میں ایسے تغیرات بھی آئے جو امریکی اندازوں کے خلاف تھے۔

مثلاً چین میں اشتراکی انقلاب انڈونیشیا میں ڈاکٹر سوئیکارنو کا اقتدار، مصر میں صدر ناصر کی سربراہی میں انقلاب، نہر سویز سے مغربی طاقتوں کے کنٹرول کا خاتمہ اور اشتراکی روس کی طرف سے بھی افریشیائی و لاطینی ملکوں کو غیر مشروط فوجی و اقتصادی امداد۔

چنانچہ ان وجوہات کی بنا پر امریکہ کے امدادی پلان کے مقاصد مکمل طور سے حاصل نہیں کئے جا سکے۔ اور دنیا کی رائے عامہ اس امداد کو مخلصانہ نہیں یقین کر سکی۔ خود امداد پانے اور اس سے براہ راست مفاد بٹورنے والے عناصر بھی امریکہ کے ساتھ منافقانہ پالیسی پر گامزن رہے۔ جس کا اظہار اقوام متحدہ میں چین کے داخلے کی مخالفت کے موقعہ پر بے ساختہ ان سے ہو گیا۔

اس طرح امریکی امداد کا سارا بھرم جاتا رہا اور امریکی عوام کے نمائندوں کو پہلی بار احساس ہوا کہ ان کی حکومتیں جو بازی گذشتہ پچیس سال سے لگاتی چلی آ رہی تھیں۔ وہ صرف ہار کی بازی تھی۔

ہمارے نزدیک اگر امریکہ اپنی امداد سے بالکل دستکش ہو جائے اور عالمی معاملات سے خود کو علیحدہ کر لے تو یقیناً یہ دنیا کے لئے امن کا ضامن ہوگا۔ اور پس ماندہ ملکوں کو استعماری لوٹ کھسوٹ سے نجات دلانے کا باعث بھی ثابت ہوگا۔

اس کے ساتھ ہی دنیا میں جمہوری اور عوامی انقلاب جلد سے جلد اپنی تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

مسلمان ملکوں کے لئے تو امریکی امداد سے گلو خلاصی ان کے لئے عظیم نجات کا باعث ہوگی اور وہ اخلاص کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع کرنے کی پوزیشن میں آ جائینگے (کمال)

استاذ المحدثین کے جنازہ

جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کی

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام کے علمی استاذ المحدثین حضرت مولانا رسول خاں علیہ کی وفات کی خبر موصول ہوئی، تو جمعیۃ لاہور سے حضرت مولانا محمد اجمل خاں صا میں ایبٹ آباد ضلع ہزارہ روانہ ہو گیا اور جن میں شرکت کی۔ وہاں پر بھی جمعیۃ کے مبلغ کو بروقت اطلاع مل سکی، شریک تھے۔ میں مولانا محمد اجمل خاں اور دوسرے حضرا مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب انارکلی بھی شریک تھے۔

اس کے علاوہ لا[illegible] روانہ ہو حضرت مولانا اصغر علی صاحب خطیب بھی تشریف لے گئے۔

جمعیۃ راجپوت نگر لاہور کا ا

جمعیۃ راجپوت نگر لاہور کا اجلاس منعقد علاقہ کے اراکین نے شرکت کی۔ مستری اجلاس سے خطاب فرمایا اور تمام جمعیۃ کام کرنے کی ہدایت کی۔

اظہار تعزیت

مانسہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام بلیگ ہزارہ کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ امیر مولانا قاری غلام رسول صاحب نے مر کے لئے دعائے مغفرت کرائی۔

قاری محمد سلیمان عباسی نے کہا کہ مانسہ تناول ایک جید عالم دین اور یادگار سلف ہو گیا ہے۔

سہ سالہ عربی نصاب کا

داخلہ

جو حضرات عربی دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، لیکن وہ اس اہم مقصد کے لئے کسی وجہ آٹھ سال نہیں دے سکتے۔ ان کی سہولت کے پیش نظر تین سالہ عربی نصاب" جاری کیا گیا کے پڑھنے سے قرآن و حدیث کا ترجمہ کرنے اور ان کو سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں بقدر ضرورت صرف، نحو، ادب، منطق، فقہ، اصول فقہ، حدیث اور ترجمہ قرآن کا معتدبہ حصہ رکھا گیا ہے۔ طلبہ کے مصارفِ خوراک مدرسہ کے ذمہ ہوں گے۔ داخلہ شوال ۱۳۹۱ھ کو ہوگا۔

خط و کتابت کا پتہ ——— مہتمم مدرسہ محمودیہ

معرفت مکتبہ امدادیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ ——— ملتان شہر

ماضی کی روشنی

احمد حسین کمال

۱۹۱۱ء میں مسلم لیگ کی طرف سے پیش کردہ ہندو
فارمولے نے پنجاب میں مسلمان اکثریت
مساوی کر دیا اور بنگال میں مسلمان اکثریت
تبدیل کر دیا۔ جبکہ ہندوستان کے باقی
آبادی کی نسبت سے زیادہ سیٹیں مل جانے
جان بے اثر اقلیت ہی رہے۔

خلافت اور تحریک عدم تعاون نے ۱۹۱۹ء
علماء کی سربراہی کی بدولت سیاسی اعتبار
قومی زندگی میں حاوی بنا دیا اور وہی فیصلہ
رہے۔

دوران ہندو مسلم فسادات کی آگ بھی بھڑکی۔
کی سیاسی پوزیشن پر کوئی اثر نہیں پڑا۔
ت میں نہ صرف مسلمانوں کی رہنمائی کی باگ
ے ہندوستان کی سیاسی قیادت جلیل القدر
ں کے ہاتھ میں تھی۔

علماء، خلافت کمیٹی، مسلم لیگ اور کانگریس شانہ
آزادی میں حصہ لینے لگیں۔

ں بمبئی میں ہونے والے کانگریس کے خاص
صدر سید حسن امام تھے۔

ں مسلم لیگ کے صدر حکیم محمد اجمل خاں مرحوم
کے صدر مولانا شوکت علی مرحوم اور جمعیۃ علماء ہند
انا عبدالباری فرنگی محل مرحوم تھے

ں کانگریس کے صدر مولانا محمد علی جوہر مرحوم
ے صدر غلام محمد بھرگری مرحوم۔ خلافت کمیٹی کے
ت علی مرحوم، جمعیۃ علماء کے صدر مولانا حسین احمد

ک ہندوستان میں صف اول کے سیاسی
ں تھے اور ہندو زعماء کی حیثیت ثانوی تھی۔
ر علی جناح اس موقعہ پر کانگرس سے علیحدہ
انگلینڈ چلے گئے۔

روں اور ان کے دوستوں نے، مسلمانوں کی اس
ں کو نقصان پہنچانے کے لئے بڑے بڑے
کھیلے۔

انے محسوس کیا کہ مسلم لیگ کے پیش کردہ ہندو مسلم
ارمولے کی بدولت مسلمان سیاسی اقلیت بن
باوجود سیاسی زندگی میں پیش پیش چلے آ رہے
ملکر قوت بن رہے ہیں۔ اس لئے کسی طرح
ارمولے اثر بنایا جائے۔

سلمانوں کی یہ سیاسی پوزیشن علماء کے میدان
ے قائم ہو رہی تھی۔ اس لئے انگریزی حکومت
ہوا خواہوں نے پہلا حملہ یہ کیا کہ علماء کے خلاف
اڑ کھڑے کر دیئے۔

مسلم لیگ کے انگریز دوست حلقوں پر اثر ڈالا۔ جس
کی وجہ سے ۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۳ء میں مسلم لیگ کے سالانہ
اجلاس نہیں ہو سکے۔

خلافت کمیٹی میں جگہ جگہ پھوٹ ڈلوائی

البتہ علماء پر یہ جادو نہیں چل سکا۔ اور ہر طبقہ خیال
کے علماء جمعیۃ علماء کے ساتھ وابستہ رہے۔ فرنگی محل لکھنؤ
کے مولانا عبدالباری مرحوم، بدایوں کے مولانا عبدالماجد
مرحوم، دیوبند کے مولانا حبیب الرحمٰن مرحوم، مولانا شبیر احمد
عثمانی مرحوم، مولانا سید انور شاہ صاحب مرحوم اور مولانا حسین احمد
مدنی مرحوم ایک ہی پلیٹ فارم پر شانہ بشانہ جہاد آزادی
میں حصہ لیتے رہے۔

شدید قسم کے ہندو مسلم فسادات کا سلسلہ شروع
کیا گیا۔ اور ایک دوسرے کی طرف سے دونوں فریقوں پر
الزامات عائد کر کے ایسی فضا پیدا کرنی چاہی کہ مسلمان ہندوؤں
سے بدظن ہو جائیں اور ہندو مسلمانوں سے۔ تاکہ مسلمان رہنماؤں
کو پورے ہندوستان کی جو مشترکہ قیادت و امامت مل گئی
ہے۔ وہ باقی نہ رہے۔

بے شک انگریزوں اور ان کے ہمنواؤں کے ان
ہتھکنڈوں سے فضا بہت زہر آلود ہو گئی۔ تاہم مسلمانوں
کی اول سیاسی پوزیشن قائم رہی۔

لیکن اچانک شدھی، سنگھٹن کی تحریکوں نے جن کا مقصد
مسلمانوں کو ہندو بنانا تھا۔ اور ہندوؤں کے درمیان اتحاد کو
فروغ دینا تھا، اور تبلیغ کی تحریک جس کا مقصد ہندوؤں
کو مسلمان کرنا تھا، ایک دوسرے کے مقابل سامنے آگئیں

اس سے علماء کے مخالفین کو ان کی مذہبی پوزیشن پر حملہ
کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور علماء کو بھی مذہبی تحفظ کی طرف
متوجہ ہو جانا پڑا۔ پھر بھی علماء شدھی اور سنگھٹن کی تحریکوں
کا بھی مقابلہ کرتے رہے اور سیاسی کاز پر بھی حاوی رہے

اس عرصہ میں ڈاکٹر مختار احمد انصاری مرحوم کی سرکردگی
میں نہرو رپورٹ تیار ہوئی۔ جس سے بوجوہ مولانا محمد علی
اور مولانا شوکت علی کو اختلاف ہو گیا۔ جبکہ مولانا ظفر علی
خاں، راجہ صاحب محمود آباد، چوہدری خلیق الزمان
جیسے حضرات نہرو رپورٹ کے زبردست حامی تھے۔ جمعیۃ
علماء نے بھی ہندو مسلم واحد قومیت کے نظریہ کی بنا پر
نہرو رپورٹ کی مخالفت کی۔ اس سے صف اول کے مسلمان
رہنماؤں کے درمیان پھوٹ پڑ گئی اور فرقہ پرستوں، مفاد
پرستوں اور انگریزی حکومت و انگریز دوستوں کی بن آئی
ملک میں ہندو مسلم بلوے زور پکڑ گئے۔

نہرو رپورٹ پر مسلم لیگ میں بھی دو گروپ بن گئے۔ ایک
مسٹر جناح کا گروپ جو بعض شرائط کے ساتھ نہرو رپورٹ
ماننے کے لئے تیار تھا۔

اور ایک سر شفیع کا گروپ جس میں تمام انگریز دوست
مسلمان زعماء شامل تھے۔

اس دوسرے گروپ کی طرف سے مسلم آل پارٹیز کے
نام سے ایک کانفرنس دہلی میں بلائی گئی جس کی صدارت
کے لئے سر آغا خاں لندن سے آئے تھے۔

یہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۸ء اور یکم جنوری ۱۹۲۹ء دہلی میں منعقد ہوا۔

سر آغا خاں نے اپنے خطبۂ صدارت میں ہندوستان کے
مسلمانوں کو کانگریس بند کر دینے کا مشورہ دیا۔

اس کانفرنس نے بھی اپنی قرارداد میں مرکزی اسمبلی کے
مسلمانوں کی ایک ثلث تعداد مقرر کرنے کا مطالبہ کر کے
مسلمانوں کو ہندوستان کی سیاسی اقلیت تسلیم کر لیا۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کی زبان، تہذیب، مذہب
پرسنل لاء، اوقاف، نیز صوبہ جات میں ان کی مناسب
نیابت اور اسمبلی کے اجلاسوں میں تجاویز کی منظوری
نامنظوری کے لئے بعض شرائط و مطالبات پیش
کئے۔

مسٹر جناح کے گروپ کی مسلم لیگ نے بھی اسی قسم
کا ملتا جلتا فارمولا جو اس نکات کے نام سے مشہور ہے،
پیش کیا۔ لیکن مولانا محمد علی جوہر مسٹر جناح سے سخت ناراض
ہو کر کلکتہ میں ہونے والے اس اجلاس کا بائیکاٹ کر کے
دہلی آ گئے۔ اور سر شفیع کے گروپ کی کانفرنس میں شامل
ہوئے۔

ان قراردادوں کی ایسی قراردادوں اور مطالبات
نے پھر ایک بار مسلمانوں کی غالب سیاسی پوزیشن کو نقصان
پہنچایا۔ اور ہندوؤں میں اکثریتی قوم ہونے کا ایسا زعم
پیدا کر دیا کہ بالآخر ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کو اس سے اگلے
سال ہی یعنی دسمبر ۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کے الٰہ آباد کے اجلاس
میں اپنا یہ خیال پیش کرنا پڑا کہ:۔

"میری تمنا ہے کہ پنجاب، شمال مغربی سرحدی
صوبہ، سندھ اور بلوچستان ملا کر ایک سلطنت
کے قیام کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جسے حکومت
خود اختیاری خواہ سلطنت برطانیہ کے اندر ملے
یا اس سے باہر"

نہیں معلوم اپنی اس تجویز میں علامہ اقبالؒ نے مسلم
اکثریت کے صوبہ بنگال کا ذکر کیوں نہیں کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ علامہ اقبال کا یہ خیال اس منصوبہ
کی کڑی ہے۔ جو تحریک سید احمد شہیدؒ و مولانا اسمٰعیل شہیدؒ
اور تحریک ریشمی رومال مولانا محمود الحسنؒ کا مقصود تھا یعنی
عالم اسلام کی آزادی اور وحدت۔ اس لئے وہ اپنے خطبہ
میں مسلم بنگال کا ذکر نہیں کر سکے۔

علماء کا سیاسی مشن یہ ہی تھا۔ جو گول میز کانفرنس
کے انعقاد پر ختم اور ناممکن العمل ہو گیا۔

کے نمائندوں نے نہ تو ہندوستان کے مسلمانوں کی علیحدہ قومیت کا سوال پیش کیا۔ نہ شمالی ہند میں مسلمانوں کی جداگانہ مملکت کا مسئلہ گول میز کانفرنس کے سامنے رکھا محض چند رعایتوں اور جداگانہ انتخاب وغیرہ پر ہندو نمائندوں سے الجھتے رہے اور ایک طرح سے یہ تسلیم کر لیا کہ ہندوستان کے سیاسی تصفیہ میں مسلمانوں کو سب سے بڑی اقلیت سمجھا جائے۔ اور اسی مناسبت سے انہیں چند خاص رعایتیں دے دی جائیں۔

پہلی گول میز کانفرنس نومبر ۱۹۳۰ء میں لندن میں منعقد ہوئی۔

اس وقت ملک میں سول نافرمانی کی تحریک چل رہی تھی۔ یہ تحریک نمک کے قانون کی خلاف ورزی کر کے شروع کی گئی تھی۔

اس تحریک کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام بڑے بڑے لیڈر ڈاکٹر انصاری، ڈاکٹر سید محمود، مولانا ابوالکلام وغیرہ گرفتار تھے۔ گاندھی جی بھی گرفتار تھے۔ مسلم لیگ سے علیحدہ ہو کر ایک گروپ مسلم پارٹی کے نام سے اس تحریک میں حصہ لے رہا تھا۔ چنانچہ اس پہلی گول میز کانفرنس میں، ان مسلمان لیڈروں میں سے کوئی شامل نہیں کیا گیا اور نہ ہی کانگرس کے نمائندے شامل کئے گئے۔

مولانا محمد علی جوہر اس گول میز کانفرنس میں شامل ہوئے۔ کامل آزادی کے مطالبہ پر مبنی ایک زبردست تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا کا یکم جنوری ۱۹۳۱ کو لندن میں ہی انتقال ہو گیا۔ یہ کانفرنس بے نتیجہ رہی۔

مولانا محمد علی مرحوم کے علاوہ جن مسلمانوں نے اس پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) سر آغا خاں (۲) مسٹر جناح (۳) سر محمد شفیع (۴) سر شاہنواز خاں (۵) سر احمد سعید خاں چھتاری (۶) کیپٹن شیر محمد خاں آف ڈومیلی (۷) مسٹر عبدالحلیم غزنوی (۸) خان بہادر حافظ ہدایت حسین کانپور والے (۹) نواب سر عبدالقیوم سرحد سے (۱۰) سر غلام حسین ہدایت اللہ (۱۱) سر سلطان احمد (۱۲) سر شفاعت احمد خاں (۱۳) چودھری سر ظفر اللہ خاں (۱۴) بیگم شاہنواز۔

یعنی سوائے مسٹر جناح کے تمام مسلمان نمائندے انگریزی حکومت کے خطاب یافتہ تھے۔

ہندوؤں میں سے بھی تقریباً ایسے ہی نمائندے لئے گئے۔ دوسری گول میز کانفرنس نومبر ۱۹۳۱ء میں لندن میں ہوئی۔ مسلمانوں کے نمائندے وہی رہے جو پہلی گول میز کانفرنس میں تھے۔ البتہ کانگرس کی طرف سے تنہا گاندھی جی بلائے گئے۔ اور ہندو نمائندوں میں پنڈت مالویہ کا اضافہ ہو گیا تھا۔

یہ کانفرنس بھی ناکام ہو گئی۔ لیکن اس کانفرنس کے موقعہ پر بھی مسلمان نمائندوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے اقلیت قرار دینے کے نقطۂ نظر سے انحراف نہیں کیا

تیسری گول میز کانفرنس جون، جولائی ۱۹۳۳ میں ہوئی۔ اس کانفرنس میں وہی افراد شریک ہوئے جو

البتہ تحریک آزادی ...

غرضیکہ ۱۸۵۷ سے ۱۹۳۳ تک انگریز دوست مسلمان زعماء کی سیاست چار مرحلوں سے گذری۔

پہلا مرحلہ سر سید یا علیگڑھ کالج کی سیاست کا دور تھا۔ اس مرحلہ میں سوائے انگریزی حکومت کے ساتھ وفاداری کے اظہار اور ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے لئے ملازمتوں اور ممبریوں کے مسئلہ میں رعایت کے مطالبہ کے اور کچھ نہیں کیا گیا۔

دوسرا مرحلہ ۱۹۱۶ کا میثاق ہے۔ جس کی رو سے مسلم لیگ نے ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کے لئے مسلمانوں کو ہندوؤں کے مقابلہ میں سیاسی اقلیت تسلیم کر لیا تھا

تیسرا مرحلہ ۱۹۲۹ کے وہ ۱۴ نکات ہیں، جنہیں مسٹر جناح نے مرتب کیا تھا۔ ان نکات میں بھی مجموعی طور پر مسلمانوں کو ایک فرقہ اور اقلیت میں رکھا گیا۔

لیکن یہ نکات مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر منظور نہیں ہو سکے۔ اور وہ اجلاس جس میں اس پر بحث ہو رہی تھی، جو ۳۰ مارچ ۱۹۲۹ء کو دہلی میں منعقد ہوا، مسلم لیگ کے ہی ایک مخالف گروپ کے شور و شغب کی وجہ سے تتر بتر ہو گیا۔ مسٹر جناح تمام کارروائی کو کالعدم قرار دے کر اجلاس ختم کر کے چلے آئے۔

چوتھا مرحلہ لندن میں گول میز کانفرنسوں کے انعقاد کا تھا۔

اس مرحلہ پر بھی مسلمان نمائندوں کا مطالبہ صرف چند زیادہ سیٹوں تک محدود رہا۔ اور بنیادی طور پر ہندوستان میں مسلمانوں کی حیثیت ایک اقلیتی فرقہ کی ہی رکھی گئی۔

یہ تمام مراحل علماء کی ان مساعی کے واسطے سخت نقصان دہ ثابت ہوئے۔ جن کا منشاء انگریزوں سے ہندوستان کی آزادی خود حاصل کرنا، اور کسی قسم کا فرقہ وارانہ سوال اٹھائے بغیر پورے ہندوستان پر مسلمانوں کو غالب رکھنا تھا۔

تاہم علماء نے اس مرحلہ پر مکمل صوبہ جاتی خود مختاری کا مطالبہ رکھ کر مسلمانوں کی اقلیتی پوزیشن سے پہنچنے والے نقصانات کا ازالہ کرنے کی تدابیر شروع کر دیں۔

اس طرح کم از کم مسلمان اکثریت کے صوبوں پنجاب سرحد، بنگال اور نئے بننے والے صوبہ سندھ میں تو مسلمان اپنی مکمل اکثریت کے ساتھ غالب رہ سکیں۔

مسلمانوں کی جدید لیڈر شپ کے سامنے صرف اسمبلیوں اور کونسلوں کی چند سیٹیں تھیں۔ اور ان کی سیاست ۱۸۹۰ سے ۱۹۳۸ تک صرف اسی محور پر گھومتی رہی۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے زیادہ سے زیادہ زور جداگانہ انتخاب کے طریق پر رکھا۔

علماء کے سامنے ہندوستان کی مکمل آزادی اور اسلام کے غلبہ کا موقف رہا۔ وہ مسلمانوں کو اقلیت ماننے پر رضامند نہیں تھے۔ اس لئے وہ نہ تو جداگانہ انتخاب کے حامی بنے۔ نہ ہندوؤں کے مقابلہ میں حقوق طلبی کی علیحدگی پسند سیاست کے قائل ہوئے۔

... سخت تعلقات تھے مسلمانوں کی ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک اقلیت قرار دینے پر تلی رہی حتیٰ کہ انہوں نے ہندوستان کے لئے ۱۹۳۵ء کا جو دستور بنایا اس میں فرقہ وارانہ فیصلہ کے مطابق مسلمانوں کو اقلیت میں رکھا۔ اور جھگڑا مرکز میں سیٹوں کی کمی کا رہا۔

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال اگر مستقلاً قائم تو پورے ہندوستان میں مسلمان ہمیشہ کے ایک اقلیت بن کر رہ جاتے۔

علماء کے سیاسی طبقہ نے اسے محسوس کر صوبہ جات کی مکمل خود مختاری و فاضل اختیارات کا پیش کر دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی شاخوں کیلئے ضروری ہدایات

(۱) تمام شاخیں فوری طور پر اپنے اضلاعی دفتروں سے رابطہ قائم کر کے ان کو اپنی ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کریں۔ نیز تمام اضلاعی جماعتیں اپنی ماہانہ رپورٹ صوبہ کے دفتر کو روانہ کریں۔

(۲) تمام اضلاعی شاخیں اپنے اپنے دفتروں کے سے صوبائی دفتر کو مطلع کریں۔ نیز ضلع کے امیر اور اعلیٰ کے پتہ بھی دفتر کو بھیجے جائیں۔

(۳) تمام اضلاع اپنے بقایاجات (رقمیں) ... کے اختتام تک صوبائی دفتر کو روانہ کر دیں۔

(۴) تمام ابتدائی اور اضلاعی شاخیں ان تمام ... اور کارروائی کی ایک کاپی صوبائی دفتر کو بھی روانہ کیا کریں جو کہ وہ اخبارات اور ترجمان میں شائع ہونے کے لئے بھیجتے ہیں۔

(۵) ماہانہ رپورٹ فارم صوبائی دفتر سکھر سے ... کئے جا سکتے ہیں۔

سید کبیر احمد کاظمی
سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام ...

اعلان از ادارۂ ترجمان اسلام

حسب ہدایت جناب سید کبیر احمد کاظمی آ... ادارہ ترجمان اسلام صوبہ سندھ جمعیۃ کی شاخوں ... انتخابات سے متعلق کوئی خبر شائع نہیں کرے گا آئندہ وہ خبر ہی شائع کی جائے گی جس پر ... دفتر جمعیۃ سکھر کی تصدیقی مہر ہو گی۔

(ادارہ)

جمعیۃ علماء اسلام کے نامور خطباء کا تاریخی فیصلہ

شعبۂ تبلیغ اور جمعیۃ گارڈز کا قیام

پندرہ پندرہ دن جمعیۃ کی تنظیم کیلئے وقف

از محمد حنیف سہارنپوری

لاہور ۔ ۱۶ رمضان المبارک بروز ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے تحت کے نامور خطباء اور شعلہ بیان مقررین کا عظیم الشان تاریخی کنونشن دفتر جمعیۃ علماء چوک رنگ محل میں حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا کنونشن علماء حضرات نے متفقہ طور پر شعبۂ تبلیغ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور حضرت مولانا لقمان صاحب علی پوری کو اس کا کنوینر بنایا گیا اور ان کو اختیار دیا کہ وہ دوسرے ہیں سے جو کنونشن میں کسی مجبوری کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے بات چیت کر کے کے شعبۂ تبلیغ سے منسلک کیا جائے۔

مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے بتایا مبلغین پورے مغربی پاکستان میں پھیل کر جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے بر جد و جہد کرینگے۔

کانفرنس میں شریک تمام مبلغین اور علماء نے جمعیۃ کے لئے مہینہ میں پندرہ دن وقف نے کا اعلان کیا ہے۔ مبلغین حضرات ہر چاند ماہ کی یکم تاریخ سے پندرہ تاریخ تک سوائے جمعہ) جمعیۃ کے لئے کام کرینگے۔

ہر قمری مہینے کی یکم تاریخ کو شعبۂ تبلیغ کے مبلغین کا باقاعدہ اجلاس ہوا کرے گا کا مستقل دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے دفتر واقع چوک رنگ محل لاہور میں جس کے انچارج حضرت مولانا حامد علی صاحب رحمانی (حسن ابدال) ہوں گے اور حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری اپنی نگرانی میں مبلغین کا پروگرام ترتیب دیا کرینگے۔

مندرجہ ذیل حضرات نے جمعیۃ کے لئے پندرہ دن وقف کرنے کا اعلان کیا ہے۔

مولانا محمد اجمل۔ مولانا ضیاء القاسمی۔ مولانا محمد لقمان۔ مولانا منظور احمد۔ مولانا عبدالمجید مولانا غلام مصطفیٰ۔ قاری نور الحق قریشی۔ مولانا قاضی عبداللطیف اختر۔ مولانا محمد سلیمان ۔ مولانا سید فضل الرحمٰن احرار۔

جمعیۃ گارڈز کا قیام

کسی بھی جماعت کے کام کو ترقی دینے اور اس کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے تنظیم کا ضروری ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جمعیۃ نے باقاعدہ جمعیۃ گارڈز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا سالار اعظم مولانا سید فضل الرحمٰن احرار کو مقرر کیا گیا ہے۔ جو ہر ضلع میں دورہ کر کے زیادہ سے زیادہ رضاکار بھرتی کرینگے۔

رضاکاروں کی بھرتی مکمل ہونے پر لاہور میں جمعیۃ گارڈز کا شاندار کنونشن منعقد ہوگا جس کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

جمعیۃ گارڈز کے رضاکار بھرتی کرنے کے لئے مختلف مقامات کا دورہ

دورہ کرنیوالے مبلغین کے اسماء گرامی	مقامات	تاریخیں
حضرت مولانا محمد سلیمان طارق صاحب	گوجرانوالہ	۳/۴ شوال
حضرت مولانا فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار	سیالکوٹ	۵/۶ " "
سالار اعظم، مولانا زاہد الراشدی صاحب	سارہوال	۱۱ " "
حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی اور سالار اعظم صوبہ پنجاب	سرگودھا	۸ " "
	جھنگ	۹ " "
حضرت مولانا قاضی عبداللطیف اختر شجاع آباد	رحیم یار خاں	۱۵ شوال مطابق ۴ دسمبر بروز ہفتہ
حضرت مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری	بہاولپور	۱۶ " " ۵ " اتوار
اور سالار اعظم پنجاب	بہاولنگر	۱۷ " " ۶ " پیر
حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری	کوٹ ادو	۲۳ " " ۱۲ " "
اور حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار	ڈیرہ غازیخان	۲۴ " " ۱۳ " "

اس دورہ میں یہاں کی جماعتیں عام جلسوں کے علاوہ خصوصی اجلاس بلائیں گی اور زیادہ سے زیادہ رضاکار بھرتی کرنے کی کوشش کرینگی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور اور شیخوپورہ اور مولانا سید عبدالمجید ندیم میانوالی وغیرہ کا دورہ کرینگے۔ تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس پروگرام کا اطلاق یکم ذیقعدہ سے ہوگا۔

حضرت مولانا محمد لقمان کی طرف سے اعلان

حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کنوینر شعبۂ تبلیغ جمعیۃ علماء اسلام نے کہا ہے کہ شعبۂ تبلیغ سے متعلق علماء اور مقررین حضرات کی تاریخیں ہر چاند ماہ کی یکم سے پندرہ تک ماسوائے جمعہ کے حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(حضرت مولانا) محمد لقمان علی پوری کنوینر شعبۂ تبلیغ جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(جہاد کانفرنس کی کارروائی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

خطباء کنونشن کے شرکاء

(۱) حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب
(۲) حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب لاہور
(۳) حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پور (مظفر گڑھ)
(۴) حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ڈیرہ غازی خاں
(۵) حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی (چنیوٹ)
(۶) حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار سلانوالی
(۷) حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی
(۸) حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ملتان
(۹) حضرت مولانا مصطفیٰ صاحب بہاولپور
(۱۰) حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب طارق گوجرہ
(۱۱) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب انور شاہ کوٹ
(۱۲) مولانا زاہد الراشدی صاحب گوجرانوالہ
(۱۳) مرزا غلام نبی صاحب جانباز مدیر تبصرہ لاہور
(۱۴) راقم الحروف

جانشین شیخ التفسیر کا دورہ علی پور

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ ۱۵، ۱۶ شوال مطابق ۴، ۵ دسمبر ۷۱ء کوٹ دتہ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ تشریف لے جائینگے۔ احباب مطلع رہیں (محمد لقمان علی پور)

مولانا محمد لقمان صاحب بری ہو گئے

مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری پر عرصہ چار پانچ سال سے ستونگ (قلات) میں رد مرزائیت اور سابق صدر ایوب خاں کے خلاف تقریر کرنے کے الزام میں ایک مقدمہ چل رہا تھا جس سے مولانا باعزت بری ہو گئے ہیں۔

"اُس بازار" کا صحافی جھوٹ نہ بولے تو...

مودودیے اس کا پرچہ کیسے خریدیں؟

ندیم راؤ

"اس بازار" کے صحافی کا پرچہ ... اشاعت یکم نومبر ایک ہاکر کے پاس دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ جو "اس بازار" کے صحافی کے متعلق مشہور ہے کہ اگر وہ جھوٹ نہ بولے تو اس کا پرچہ مودودیے خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس کی تصدیق مذکورہ پرچہ دیکھ کر ہوئی۔ اس میں اس نے بزعم خود یہ جھوٹ تراشا ہے کہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ تو مولانا رسول خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہی نہیں ہیں۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

اس کا خیال ہے کہ مولانا کے شاگردوں میں ان نام نہاد علماء کو سرفہرست آنا چاہیئے تھا۔ جو اس بازار کے صحافی کی طرح خود بھی جھوٹ تراشنے میں مہارت رکھتے ہوں۔

اس کی وجہات بیان کرتے ہوئے "اس بازار" کے صحافی نے مودودی قسم کا یہ جھوٹ تراشا ... کہ

"مولانا رسول خاں صاحبؒ نے جامعہ اشرفیہ میں مولانا کو بلایا اور ڈانٹ ڈپٹ کی۔ نیز مولانا مرحوم نے مولانا ہزاروی کے خلاف علماء کے متفقہ بیان پر دستخط کئے۔

یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جو کوئی مودودی زدہ مالیخولیا کا مریض ہی بول سکتا ہے۔

مولانا ہزاروی کو کبھی بھی مولانا مرحوم نے نہیں بلایا بلکہ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد جس میں حضرت مولانا محمد اکرم مرحوم، مولانا محمد اجمل اور غازی عبدالرحمٰن چنیوٹی صاحب شامل تھے، حقیقت حال کی وضاحت کرنے کے لئے مولانا مرحوم کے پاس گیا۔ تو مولاناؒ نے اس بیان سے جس پر چند مودودی حاشیہ بردار مولویوں نے مولانا ہزاروی کے خلاف کان بھر کر حضرت مرحوم کے دستخط حاصل کر لئے تھے۔ فوراً رجوع فرمایا اور ڈانٹ ڈپٹ بھی کی، تو ان مولویوں کو جنہوں نے ..... اپنے مربی مودودی صاحب کے اشارے پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی طرف جھوٹ منسوب کر کے دستخط حاصل کر لئے تھے۔

ذیل میں استاذ المحدثین رحمۃ اللہ علیہ کے اس تردیدی بیان کی نقل پیش کی جا رہی ہے۔

"مجھے مولانا ہزاروی کے متعلق غلط اطلاعات دے کر ان کے خلاف بیان پر دستخط لئے گئے تھے۔ اب تحقیق ہونے پر میں اپنے اس بیان سے رجوع کرتا ہوں۔ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے معافی چاہتا ہوں۔

مولانا کے بیان کا مکمل متن یہ ہے:۔

"مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف جو کچھ مجھے بتایا گیا تھا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ سراسر جھوٹ اور سرتاپا غلط ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب نے اکابر دیوبند میں سے کسی کی توہین نہیں کی اور نہ ہی سوشلزم یا کسی غیر اسلامی مسلک کے حامی ہیں۔ یہ خالص اسلام کا احیاء اور اور اسلامی نظام ملک میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ اور مخلص مجاہد اسلام ہیں۔ اس لئے میں اپنے اس بیان سے رجوع کرتا ہوں، جو مجھے غلط اطلاعات دے کر بیان پر دستخط کرائے تھے۔

میں حضرت تھانوی حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ہوں۔ ان کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کسی بیان یا فتوے کے متعلق یہ تحقیق ہو جائے کہ یہ غلط ہے تو فوراً اخبارات اور رسائل کے ذریعہ رجوع فرما لیتے تھے میں بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے اس بیان سے جو مولانا غلام غوث کے خلاف اخبارات میں شائع ہوا ہے رجوع کرتا ہوں۔ اور مولانا غلام غوث سے معافی چاہتا ہوں"۔

دستخط و مہر محمد رسول خاں عفا اللہ عنہ

اس بیان کو بار بار پڑھیں اور "پسندوں" کے جھوٹ کی داد دیں کہ کس طرح پسندوں نے ایک جلیل القدر عالم دین اور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ان کے انتقال کے بعد جھوٹ منسوب کیا ہے۔

حضرت والا کی طرف ایسا صریح جھوٹ جس نے شیطان کے بھی کان کتر لئے منسوب کرنا ایک ایسے انسان کی روح کو دکھ دینے سے کم نہیں۔ جس کی ساری زندگی قرآن و اسلام کی خدمت میں گذری اور جو اللہ کے نیک بندوں میں۔ بلکہ آیۂ ربانی تھا۔

سامراج کے گماشتوں نے جھوٹ گھڑنے کی فیکٹری قائم کر دی

لاہور۔ سامراج کے گماشتوں، سرمایہ داروں اور مل اونروں نے لاہور میں جھوٹ گھڑنے کی باقاعدہ اور منظم طریقے سے ایک فیکٹری قائم کر دی ہے۔ جس کا صدر دفتر ۸۸ میکلوڈ روڈ اور جس کا سرپرست اس بازار کا صحافی ہے۔

باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک لاکھ روپے کا بجٹ منظور کیا گیا ہے تاکہ اس بازار کا صحافی معاشی بدحالی کا شکار نہ ہونے پائے۔

اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے رہنماؤں کی طرف ابتدائی طور پر کچھ جھوٹ تیار کر کے فروخت کے لئے بازار میں پیش کر دیئے ہیں۔

سنا ہے کہ مودودی فرقہ اس سلسلہ میں بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ جب سے یہ نئے نئے جھوٹ اس بازار کے صحافی کے پرچے میں شائع ہوئے ہیں۔ پرچہ کی اشاعت کافی بڑھ گئی ہے۔

اور مودودیے پرچے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ لیکن عوام نے سامراج کے گماشتوں کو ناکام کر دیا ہے۔ جو پرچے مفت میں عوام کے ہاتھ آتے ہیں وہ انہیں پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔

جانباز مرزا مدیر تبصرہ کو قتل کرنے کی دھمکی

"اس بازار" کے صحافی نے اپنے پالتو غنڈے چھوڑ دیئے

لاہور۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس بازار کے مودودی زدہ صحافی نے جمعیۃ علماء اسلام کے فعال کارکن اور مشہور انقلابی شاعر مرزا غلام نبی جانباز کو قتل کرنے کے لئے اپنے پالتو غنڈے چھوڑ دیئے ہیں۔ یہ بات اس بازار کے صحافی کے قریبی حلقوں سے معلوم ہوئی ہے۔ نیز اس بازار کے صحافی نے اپنی ایک کی اشاعت میں ص۲۲ پر ..... اس طرف اشارہ کیا ہے۔

اس بازار کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ اس کی ایک کتاب جو جھوٹ لغویات کا پلندہ ہے، مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ کے تبصرہ کی زد میں ہے۔ چونکہ اس بازار کے صحافی کے متعلق اہم راز منکشف ہونے کی توقع ہے اس لئے مرزا جانباز کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ اسی لئے اس نے اپنے پالتو غنڈے مرزا جانباز کے تعاقب میں چھوڑ دیئے ہیں۔ (ندیم راؤ)

قاری نور الحق ایڈووکیٹ کو صدمہ

کہروڑ پکا۔ قاری نور الحق ایڈووکیٹ ناظم نشریات جمعیۃ پنجاب کے چچا مولانا عبدالحمید صاحب جو علاقہ کی شخصیت تھے۔ ان کا علمی اور تقویٰ کے لحاظ سے بلند تھا۔ وہ چند دن ہوئے انتقال فرما گئے ہیں۔ قارئین سے مغفرت کی درخواست ہے۔ ادارہ قاری صاحب کے غم میں برابر

...یت کے زیر اثر جو صحافت پروان چڑھ رہی ہے

وہ صحافت نہیں تجارت ہے

اخبار نویسی نہیں افسانہ نویسی ہے

...سلام" کی اشاعت مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء
...جناب سید کبیر احمد کاظمی صاحب نے اخبار "جسارت"
...حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے بارہ میں شائع
...پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے اور اس
...زور کی ہے۔

...صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ کس
...کی تردید فرمائیں گے۔

...اخبار افسوس کریں گے۔ اس اخبار کا تو مقصد
...ت کی تشہیر معلوم ہوتا ہے۔ اس اخبار نے اپنے
...ی غالباً اور دوغ گوئی کا باقاعدہ مقابلہ منعقد
...ئے ہیں۔ نمائندگانِ "جسارت" بے پر کی اڑانے
...ستہ سے بازی لے جانے کی فکر میں معلوم
...گزشتہ سال ایک اہم واقعہ اس طرف بھی
...ام جہاد کے جلوس کے سلسلہ میں ملک دملت
...اصر کی سازش کے تحت کچھ گرفتاریاں عمل میں
...ت حال کی وضاحت اور احتجاج کے لئے نمائندگان
...یا گیا، تو ان کی اکثریت "اسلام پسندی" کا شکار ہو
...قصہ کے لئے ملتان میں پریس کانفرنس کا اہتمام
...جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے ناظم اعلیٰ
...علامہ حصاری نے صورت حال کی مفصل وضاحت
...ٹ شائع ہوئی تو "جسارت" میں سب اخبارات
...مختلف خود ساختہ جھوٹ لکھ ڈالا۔ "جسارت" کی
...کے جھوٹا ہونے کی یہی دلیل کافی تھی کہ یہ باتیں دونوں
...میں سے کسی ایک میں بھی نہیں آئیں۔

...دونیوں کی مزید جسارت دیکھئے۔ کہ اس جھوٹ کے
...بنیاد پر ایک مقامی تنخواہ دار کارکن کے نام سے
...تار کیا گیا۔ اس کے ساتھ جسارت کے کٹنگ
...ات اور اخبار کو بھیجے گئے۔ دہائی دی گئی کہ
...جمعیۃ والے کیسی کیسی باتیں کہتے ہیں۔ کسی نے
...اس نہیں ڈالی۔ البتہ اس فرقہ کے تابعدار خصوصی
...ائے ملت" نے "گواہ چست" کا مظاہرہ کرتے
...اداریہ تک لکھ مارا تھا۔ حالانکہ اس اخبار کا
...بھی اس پریس کانفرنس میں تھا۔ اور اس نے
...والی رپورٹ نہیں دی تھی۔

...جناب من! جھوٹ گھڑنے اور اس کو پوری بے شرمی
...بھیلانے میں یہ لوگ تو اس فن کے واحد تھیکیدار
...کو بھی مات کر گئے۔

...ایک جسارت" پر ہی کیا موقوف ہے۔ یہاں تو وہ
معاملہ ہے کہ ؎

ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد

جو بھی ان لوگوں کے قریب آیا، اسی رنگ میں رنگا گیا۔ بیچارہ "وفاق" اچھا بھلا "مسلمان" ہوتا تھا۔ اس کو بیٹھے بٹھائے نہ جانے کیا سوجھی کہ جہت تھقری کر کے یکدم "اسلام پسند" بن گیا۔ پروپیگنڈہ کے طوفانی دور میں وہ یہ بھی بھول گیا کہ "اسلام پسندی" مسلمان ہونے سے پہلا مرحلہ ہے۔ کفر کی حالت میں ہر شخص انصاف اور عقل سلیم سے کام لے وہ اسلام پسند بن جاتا ہے اور پھر اللہ کی توفیق سے اسلام قبول کر کے مسلمان ہو جاتا ہے۔ اسلام پسندی کی بہترین مثال جنسٹس کارنیلیس ہیں۔ عیسائی ہیں مگر اسلام پسند۔ ہمارے ان دوستوں نے اپنے مسلمان ہونے کی قدر ہی نہیں جانی اور تقلابازی کھا کر اسلام پسندی کے مقام پر آ گئے۔ خدا ان لوگوں کو جلد ہی دوبارہ "مسلمان" ہو جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ تو جناب "وفاق" اسلام پسند بنا تو یہ رنگ دیکھنے میں آیا کہ مودودیوں کی جلسی بھی ہو، تو عظیم الشان جلسہ کی رپورٹ۔ اور علماء حق کا حقیقتاً عظیم الشان جلسہ ہو، تو دو سطری خبر تک غائب۔ اور نہ جانے کیا کیا رنگ دیکھے۔ بس اللہ ہی معاف کرے۔

آخر میں عرض ہے کہ آپ ہرگز فکر مند نہ ہوں۔ قرآنی نص کے مطابق جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ ہو گی اللہ کی لعنت کا شکار ہوں۔ ان کے لئے یہی سزا کافی ہے آپ دیکھتے نہیں کہ تمام تر سرمایہ اور زبردست پروپیگنڈے کے باوجود "جسارت" ملتان مرحوم ہو گیا۔ "جسارت" کراچی ڈانواں ڈول ہے۔ "ندائے ملت" بھی ایک حادثہ میں ہلاک ہو گیا۔ "کوہستان" وغیرہ کا حال بتلا ہے۔ بس ان کو اللہ کے سپرد کیجئے۔ سانپ کو آپ نہیں۔ اپنے اللہ سے اپنا معاملہ درست رکھئے اور مطمئن رہئے۔ بہرحال یہ امر واقعہ ہے کہ مودودیت کے زیر اثر جو صحافت پروان چڑھ رہی ہے وہ صحافت نہیں تجارت ہے۔ اخبار نویسی نہیں افسانہ نویسی ہے

(ارشاد علوی (ایم اے) شاہی روڈ رحیم یار خاں)

سید سلیمان شاہ کون ہے؟

۱۸ اکتوبر کی رات شورش کاشمیری کے گھر کیا واقعہ ہوا؟

اس سلسلہ میں عام سی افواہ ہے کہ مدیر چٹان کے گھر سید سلیمان شاہ نامی کوئی لڑکا گیا ہے۔ وہ کیوں گیا، شورش اور اس کے حواریوں نے اس کو کیوں پیٹا۔ مجھے اس واقعہ کی کچھ تفصیلات موصول ہو چکی ہیں اور کچھ کا انتظار ہے۔ وہ کسی آئندہ شمارے میں پیش کی جائیں گی۔

(ندیم راؤ)

گورنمنٹ کالج مری کے پرنسپل نے کلام پاک کی توہین کا

اعتراف کر کے معافی مانگ لی

مولانا ہزاروی کے نام حافظ محمد عبداللہ صاحب کا مکتوب

گزشتہ ہفتہ ترجمان اسلام میں گورنمنٹ کالج مری کے پرنسپل کی طرف سے کلام الٰہی کی توہین کے بارہ میں جو خبر شائع ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کے نام ایک مکتوب میں مطلع کیا ہے کہ پرنسپل موصوف نے اپنی غلطی کا اقرار کر کے کالج کے پروفیسر صاحبان اور طلبہ کے سامنے توبہ کا اعلان کیا ہے اور مسلمانوں سے معافی مانگی ہے۔ ہمیں اس بات پر خوشی ہوئی ہے کہ پرنسپل موصوف نے بروقت اپنی افسوسناک غلطی کا اعتراف کر کے اپنے ایمان کے تحفظ کا سامان کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی معاملات میں غیرت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ (ادارہ)

بہاولپور ۱۵ مارچ (اسٹاف رپورٹر) جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے شیخ التفسیر نے ڈاڑھی اور ایمان کے دان سے متعلق شائع شدہ خبروں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ۱۰ مارچ ۱۹۷۲ء کو جناب گورنر صاحب صوبہ پنجاب پاکستان کی آمد پر ڈاڑھی کے متعلق اخبارات میں جو مضمون شائع ہوا ہے وہ درست نہیں۔ میں خود موجود تھا۔ وہ گفتگو جناب گورنر صاحب کے ساتھ صرف طالب علم نے کی تھی۔ رئیس الجامعہ نے اس وقت ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ بعض مفاد پرست قصداً اس واقعہ کو اچھال رہے ہیں

جمعیۃ علماء اسلام کا تنظیمی دورہ

میانوالی اور شیخوپورہ میں

از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

میانوالی جانے کا بارہا اتفاق ہوا۔ مگر مولانا محمد رمضان صاحب سے کبھی ملاقات نہ ہوئی۔ اس کے مختلف اسباب تھے۔ کبھی کبھار جلسوں میں ملاقات ہوتی۔ مگر طبیعت میں وہی رکھ رکھاؤ اور اجنبیت سی رہتی، کھل کر نہ کبھی بات ہوتی اور نہ ہی اس کا احساس ہوا کہ ایسا کیوں ہوا؟ جب سے مجھے جمعیۃ میں کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا محمد رمضان صاحب ایک مخلص رہنما اور جمعیۃ کے انتھک مبلغ کی حیثیت سے سامنے آئے۔ دل میں کئی بار آیا، کہ ان سے کھل کر باتیں ہونی چاہئیں اور انہیں قریب سے دیکھا جائے۔ ان کے خیالات و نظریات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے۔ انہی خیالات میں دن گذرتے جارہے تھے کہ مولانا کا دعوت نامہ میرے نام پہنچا کہ اس سال مدرسہ تبلیغ الاسلام کے سالانہ جلسہ میں شرکت کرنی ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے فوراً میانوالی جلسہ میں شرکت کا وعدہ کر لیا۔ اور ساتھ ہی لکھ بھیجا کہ ضلع کے اراکین کا تنظیمی اجلاس بھی اسی موقع پر رکھ لیا جائے۔ مولانا محمد رمضان صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی اجلاس بھی اسی موقع پر رکھ دیا۔ اور تمام ضلع کے اراکین اور عہدیداروں کے نام دعوت نامے جاری کر دیئے گئے۔ ضلع کے تمام ذمہ داران جمعیۃ وقت کے مطابق تشریف لے آئے۔

ضلعی اجلاس وقت مقررہ پر تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے فرمائی۔ اور اس میں جمعیۃ کی تاریخ اور علماء حق کے درخشندہ کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اراکین جماعت کو نہایت تندہی اور جانفشانی سے کام کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ آپ کے بعد حافظ سراج دین صاحب نے نہایت دردمندانہ انداز سے جمعیۃ کے کام کو دین کی کی عظیم خدمت قرار دیتے ہوئے کارکنوں کو تلقین فرمائی۔ کہ جماعت کو عوامی جماعت بنایا جائے اور اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے شبانہ روز محنت کرنی چاہیئے۔

ان حضرات کے بعد مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے نہایت تفصیل سے جمعیۃ علماء اسلام کی قربانیوں اور پاکستان میں نظام اسلام کے نفاذ کے لئے جماعت کی جدوجہد کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ جمعیۃ کو انتخابات میں اللہ تعالیٰ نے بے انتہا کامیابی دی ہے۔ پہلے مرکزی اسمبلی میں آپ کا ایک ممبر تھا اور صوبائی میں بھی ایک۔ اب الحمدللہ سندھ کے سوا تمام صوبوں میں جمعیۃ کی نمائندگی موجود ہے۔ جب دو ممبروں کی موجودگی میں ارباب اختیار بے راہ روی پر سو بار سوچا کرتے تھے، تو اب علماء کرام کی ایک کھیپ کی موجودگی میں کسی غیر اسلامی فلسفہ اور نظریہ کو اسلامیان پاکستان پر مسلط نہیں کر سکتی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے بے باک، نڈر اور علماء کلمۃ الحق کے لئے جان کی بازی لگانے والے اکابر کسی طرح بھی غیر اسلامی نظام یا آئین کو قبول نہیں کریں گے۔

مولانا کی تقریر کے بعد اجلاس دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا۔ میں چونکہ دیر سے پہنچا تھا۔ اس لئے اجلاس کی کارروائی کو پورے طور پر ضبط نہ کر سکا۔ جس کا مجھے بیحد افسوس ہے۔

شرکائے اجلاس

پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر۔ مولانا غلام قادر صاحب بھکر۔ حافظ عتاز صاحب بھکر۔ مولانا غلام فرید صاحب دریاخاں۔ حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب جنڈانوالہ۔ مولانا محمد یوسف صاحب جنڈانوالہ۔ ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ہرنولی۔ مولانا نذیر احمد صاحب کندیاں۔ مولانا شیخ غلام یٰسین صاحب۔ صوفی عبدالرحیم صاحب مولانا محمد خالد صاحب موسےٰ خیل۔ ملک سلطان احمد صاحب موسیٰ خیل۔ مولانا بدر عالم صاحب کوٹلی یوسفی۔

رابطہ عوام کمیٹی ضلع میانوالی

مولانا محمد رمضان صاحب۔ خان امیر عبداللہ خان صاحب صوفی عطا محمد صاحب۔

ضلع میں کام کو وسیع کرنے کے لئے تین حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔

حلقہ میانوالی و عیسیٰ خیل کنوینر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب۔ حلقہ کلورکوٹ و دریاخاں کنوینر حافظ سراج دین صاحب۔ حلقہ بھکر، منکیرہ کنوینر مولانا محمد عبدالہ صاحب

پریس کانفرنس میانوالی

سہ پہر کو مولانا عبدالحکیم صاحب ایم۔ این۔ اے نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس پریس کانفرنس میں جمعیۃ کی پالیسی اور ملکی حالات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا

آپ نے عبدالقیوم خاں پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ خاں صاحب اب ہمارے رہنماؤں کو کانگریسی ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ حالانکہ خاں صاحب خود کانگریس کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر رہ چکے ہیں اور بابائے پاکستان محمد علی جناح اور پاکستان کے خلاف گولڈ اینڈ گنز کے نام سے ایک کتاب لکھ چکے ہیں۔ جس کا حوالہ سندھ کے جی ایم سید نے اپنی ایک تصنیف میں دیا ہے۔ مولا... اور مولانا ہزاروی سے سرحد کی وزارت سازی... حاضر ہو کر یہ درخواستیں پیش کرتے رہے... بس تقریر کرتے ہوئے ولی خاں کو اپنا لیڈر... ہوئے کہا تھا کہ اگر سرحد کو پختونستان کا... جائے، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ا... کے خاکی ابھی تک گواہ ہیں۔

آپ نے آخر میں اپیل کی کہ ملک میں اسلا... نافذ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پ... کیا گیا تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام اسلامی آئین کے... لئے جدوجہد کرتی رہے گی۔ اجلاس کے لئے... بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کیا جلسے کا

رات کا جلسہ

رات کو مدرسہ تبلیغ الاسلام... محمد رمضان صاحب کی... چلتا ہے..... کا سالانہ جلسہ تھا جس کی... حضرت مخدوم العلماء شیخ طریقت مولانا خان... مدظلہ نے فرمائی۔ مولانا عبدالحکیم صاحب ایم... اور راقم الحروف نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ... عنوان پر تقریریں کیں۔

میانوالی کا تاریخی حجرہ

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے نہایت... اور خلوص سے مجھے ایسے نوادرات دکھائے... عشق اکابر کی غمازی کرتے تھے۔ آپ جس محلہ... پذیر ہیں۔ وہ محلہ زرگراں کہلاتا ہے۔ وہاں ا... ملحقہ مکان میں اکابر دیوبند نے باسا قیام... اپنی تشریف آوری سے اہل میانوالی اور گرد... سرفراز فرمایا۔ مولانا محمد رمضان صاحب کے... صاحب کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان اکابر کے... کے شرف سے نوازا تھا۔ اس لئے انہوں نے... تفصیل سے عشق و محبت کی عجیب و غمگداز... واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ میاں صاحب نے... مکان اور حجرہ دکھایا۔ جس میں شیخ العرب... وسیدی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی... مخدوم العلماء حضرت مولانا اعزاز علی صاحب... حضرت مولانا داؤد غزنوی اور شہید ملت مولانا... مولانا گل شیر رحمہ اللہ۔ شیخ طریقت حضرت... صاحب خانقاہ سراجیہ۔ حضرت مولانا نانو... شیخ طریقت حضرت مولانا شاہ عبدالقادر...

سامرۃ العزیز نے قیام فرمایا تھا۔ اس مکان اور حجرہ کو
یر تاریخ کا ایک عظیم باب سامنے آگیا۔ اور اکابر کے
ئے نمایاں تصویر بن کر آنکھوں کے سامنے آگئے۔ وہ
کس قدر خوش نصیب ہے۔ جس نے جی بھر کر ان اکابر
ے اس حجرہ کے در و دیوار ایک تاریخی یادگار کی حیثیت
ہیں جنہوں نے تاریخ کی ان عظیم ہستیوں کو دیکھا
جن سے برصغیر کی تاریخ بنتی ہے۔ اور جن کی للکار
برطانیہ متزلزل ہو کر رہ گئے۔

شہید فی سبیل اللہ مولانا گلشیر مرحوم نے تو ہمیشہ کے
سہ حجرہ کو اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ اور رات بھر ذکر اللہ
پر سوز اور دل گداز آواز سے اس حجرہ کو آباد رکھتے تھے
شیر محمد صاحب جن کو حضرت مولانا گل شیر رحمہ اللہ سے
ل دامن کا تعلق تھا، نہایت ہی درد بھری آواز سے
ا شہید کے واقعات سنا رہے تھے۔ اور میں درد کی
یں ڈوبا ہوا سوچ رہا تھا کہ مولا ہمیں بھی کوئی گل شیر
ے دے جس کی قرآن خوانی سے پہاڑوں کے کلیجے
ٹ جائیں اور جس کے لحن داؤدی سے انسانوں کے
ل دماغ تیرے دین کے علم کو بلند کرنے کا عزم لیکر
یاں عمل میں نکل آئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کے قائدین

شیخ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب کی سرپرستی
یں مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا محمد عبداللہ
صاحب بھکر۔ حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ۔ حافظ
ماز صاحب بھکر۔ مولانا محمد رمضان صاحب بھکر۔ یہ
حضرات جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کے روح رواں ہیں۔
افظ نماز صاحب نوجوانوں کے ہیرو اور کسانوں، مزدوروں
ور دیہاتی عوام کی امیدوں کا چراغ ہیں۔ یوں تو ضلع میانوالی
یں جمعیۃ کے کام کے لئے جنڈانوالہ کے نوجوان علماء اور
ہزاروی، ولیوالہ، کلورکوٹ۔ دریاخان۔ منکیرہ۔ بھکر کی
ام جماعتیں ہی مستعد اور فعال ہیں۔ لیکن مذکورۃ الصدر
حضرات کو ان سب کی قیادت کا شرف حاصل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گلشن کو صدا آباد رکھے
ور حضرت شیخ طریقت مولانا خان محمد صاحب کا سایۂ تدبیر
م دوائم رکھے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی زندہ باد
(تنظیمی وفد کا دورہ ضلع شیخوپورہ آئندہ
شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

حضرت مولانا ہزاروی کی سرگودھا میں آمد

مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
یم این اے ناظم مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
تاریخ ۷، دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل سرگودھا میں
یک روزہ دورہ پر تشریف لا رہے ہیں تفصیلی پروگرام
عقریب شائع کر دیا جائے گا۔ (محمد صادق ناظم دفتر)

موت العالِم موت العَالَم

حضرت مولانا عرض محمد صاحب کوئٹہ شہادت پا گئے

ابھی استاذ المحدثین حضرت مولانا رسول خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا زخم تازہ تھا کہ کوئٹہ کے جید عالم دین قطب زمانہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ کے مہتمم حضرت مولانا عرض محمد صاحب ۶۸ سال کی عمر پا کر شہادت پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مرحوم کی شہادت سے جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے کارکنوں اور علماء کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ مرحوم ایک جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ دین کی اشاعت و ترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ آپ نے جہاد آزادی میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ اور اس سلسلہ میں قید و بند کی معصوبتوں سے بھی گذرے

آپ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے صف اول کے رہنماؤں میں سے تھے۔ جمعیۃ کے لئے انتھک جدوجہد کی، اور گذشتہ انتخابات میں جمعیۃ کے ٹکٹ پر صوبائی انتخابات میں حصہ بھی لیا۔

آپ کچھ عرصہ سے علیل تھے۔ چند دنوں سے آپ کی صحت بحال ہو چکی تھی۔ لیکن تبدیلی آب و ہوا کے لئے سبی تشریف لے گئے تھے۔ آپ معمول کے مطابق نماز فجر کے بعد تفریح کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب حسب معمول چہل قدمی کرتے ہوئے ریلوے اسٹیشن کے قریب ریلوے لائن سے گذرے تو کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے آپ ریلوے لائن پر گر گئے۔ اسی اثناء میں شنٹنگ کرنے والی ویگن آپ کے سر مبارک سے گذر گئی۔ جس سے آپ موقعہ پر ہی جام شہادت نوش فرما گئے۔

آپ کو سبی پولیس لائن کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ میں علماء اور عوام نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک لڑکا حسین احمد اور دو بچیاں چھوڑی ہیں۔

ادارہ ترجمان اسلام حضرت مرحوم کے پسماندگان اور جمعیۃ علماء بلوچستان کے کارکنوں اور علماء کے غم میں برابر کا شریک ہے اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(محمد حنیف سہارنپوری)

حضرت مولانا مرحوم کے مختصر حالات زندگی ہمیں جناب فیاض حسین سجاد صاحب نے ارسال کئے ہیں۔ جو آئندہ کسی اشاعت میں پیش کئے جائینگے۔ (ادارہ)

شیخ التفسیر حضرت مولانا رسول خاںؒ

مولانا عرض محمد کی وفات پر صوبہ بھر میں

اظہار افسوس

پاکستان کے نامور عالم دین شیخ التفسیر حضرت مولانا رسول خاںؒ اور حضرت مولانا عرض محمدؒ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان کی وفات حسرت آیات پر صوبہ بھر میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

حضرت مولانا عرض محمد صاحب کی وفات پر حضرت مولانا عبدالغفور امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان، مولانا عبدالحق ایم این اے۔ مولانا محمد حسن شاہ ایم پی اے۔ مولانا صالح محمد ایم پی اے۔ مولانا شمس الدین ایم پی اے۔ مولانا عبدالشکور خطیب کوئٹہ۔ مولانا معز الدین اور دیگر علماء نے مولانا عبدالواحد صاحب سے مل کر اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

فیاض حسین سجاد

مولانا ہزاروی خطاب فرمائینگے

حسن ابدال ۲۹ رمضان المبارک مطابق ۱۸ نومبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مسجد محلہ اندرون حسن ابدال خطاب فرمائیں گے۔

اعلانِ داخلہ

دارالعلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ لودیانوالہ ..... مستند اور تجربہ کار اساتذہ کی نگرانی میں عربی و فارسی کی تعلیم موقوف علیہ دورہ تک ہوتی ہے۔ امتحان داخلہ یا سہ ماہی امتحان میں درجہ کتب کے جو طلباء اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوں گے۔ ان کو خوراک، لباس اور ادویات وغیرہ کے علاوہ نقد وظیفہ بھی حسب استعداد دیا جاتا ہے۔ درجہ کتب یا حفظ و تجوید کا داخلہ ۲۰ شوال تک کھلا ہے گا۔

درخواستیں مہتمم مدرسہ کے نام جلد از جلد بھیجئے۔

المعلن: عبدالرحیم نعمانی مہتمم دارالعلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ (جھنڈی) لودیانوالہ ضلع ملتان

پردہ اُٹھتا ہے

آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں

چند انتہائی تلخ حقائق و واقعات

از مولوی محمد اسحاق خان
ناظم جمعیۃ علماء آزاد کشمیر

قسط نمبر ۳

(ب) اس وقت اسمبلی میں آپ کے جماعتی ممبر اکثریت میں ہیں۔ اگر آپ اپنے منشور کے مطابق اسلامی نظام کے لئے مخلصانہ کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ اپنے ممبران اسمبلی سے اسلام کے لئے یہ ترامیم کرائیں، اور بلکہ یہاں تو قصہ یہ ہے کہ حزب اختلاف کے ممبران بھی اسلامی دستور کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کا بار بار اعلان کر چکے ہیں آپ یہ بل پیش کریں، پھر جو ممبران اسمبلی اسلامی آئین سے متعلق اس بل کی مخالفت کرینگے۔ اس وقت ہم اس سے نبٹیں گے۔

(ج) آپ نے جمعہ کی تعطیل اور تبدیلی لباس سے متعلق جو آرڈیننس کئے ہیں۔ بالخصوص ایکٹ ۱۹۷۰ء جس پر موجودہ حکومت دو بار میں آئی اور اب تک اسی کے مطابق چل رہی ہے۔ اس کے خلاف اپنے لئے ایک مشکوک نوجوان کو معاون رکھنے کی جو گنجائش نکالی ہے اور اس طرح ملک کے خزانہ عامرہ پر ایک زبردست بوجھ ڈالا ہے۔ یہ سب کچھ کونسی اسمبلی نے پیش یا پاس کیا۔ جب آپ اپنی خواہش کے مطابق اس قسم کے آرڈیننس کر سکتے ہیں، تو ایک ملحد و زندیق آفیسر کے خلاف کیوں کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ اس قدر کھلا تضاد کیوں؟

(د) آپ اگر اتنے بے بس تھے۔ تو آپ عوام کے ساتھ اب تک یہ وعدے کیوں کرتے رہے کہ ہم اس سے ضرور ایکشن لیں گے۔ اور پھر آپ نے یہ فتوے کیوں نہ منگوائے آپ شروع سے ہی کہہ دیتے کہ ہم اس سلسلہ میں بے بس ہیں، کچھ نہیں کر سکتے۔ تاکہ اسلامیانِ ریاست کوئی دوسرا راستہ اختیار کرتے۔

(ر) پھر اسلامی احکامات و تعلیمات کے ساتھ تضحیک کا سلسلہ کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ کل کوئی دوسرا ملحد و زندیق اگر اسی قسم کے یا اس سے بھی بدتر خیالات کا اظہار کرے تو کیا اس کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہوگا کہ چونکہ توہین اسلام ہمارے قانون میں کوئی جرم نہیں اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ پھر ایسی صورت میں اسلام کے تحفظ کی ضمانت کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہوا بھی کہ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر آزاد کشمیر ریڈیو کے قاری عبدالمالک کی تلاوت کے سلسلہ میں آزاد حکومت کے قانونی مشیر مسٹر عبدالحفیظ (ایڈووکیٹ جنرل) نے اسی قسم کے گمراہ کن خیالات کا اظہار کیا۔ جس کے بارے میں پریس میں کس قدر مواد آچکا ہے۔

وہ ایک الگ اور مستقل مسئلہ ہے۔ جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

(س) جناب والا اگر یہی بات ہے تو پھر حکومت پاکستان نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف کیسے ایکشن لیا تھا۔ اور اس وقت آپ اپنی تقریروں کے دوران کیسے یہاں تک کہتے تھے کہ اگر حکومت پاکستان اسے برطرف نہ کرتی تو میں نے اسے کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اپنا پستول لوڈ کر لیا تھا۔ اور اس کے سینے سے گولی پار کر دینے کا پروگرام بنایا تھا۔ جیسا کہ آپ نے بعض نجی ملاقاتوں کے علاوہ کمپنی باغ (مری) کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے بھی اس دوران کھلم کھلا اس بات کا اعلان کیا تھا۔

(ش) اگر یہی بات ہے تو پھر ڈوگرہ زمانے میں توہین قرآن کے احتجاج کے سلسلہ میں ڈوگرہ حکومت نے ایک ہندو ملزم ڈاکٹر رام سنگھ کو کیسے سزا دی تھی حالانکہ کے، ایس، آر تو اس وقت بھی یہی تھے۔ اور اس کو ڈوگرہ حکومت نے ملازمت سے برطرف کرنے کے علاوہ اسے ضلع بدر بھی کر دیا تھا۔ اس پر لاہور کی اگار پولیشن سے برآمد کئے جانے والے ایک وزیر مسٹر سلام الدین نیاز جو بدقسمتی سے وزارت قانون کی کرسی پر متمکن ہیں بولے، جناب! وہ تو ڈوگروں کی حکومت تھی۔ گویا مطلب یہ ہوا کہ ڈوگرہ اسلام اور مسلمان دشمن ہونے کے باوجود توہین اسلام کے مرتکب کو سزا دے سکتا ہے، مگر ہم نہیں (فانا للہ وانا الیہ راجعون)

(ع) جناب والا! ایک سابق صدر کے دور حکومت میں ایک ڈائرکٹر تعلیم کو جو کہ قادیانی تھا، کس طرح الگ کر دیا تھا۔ قانون تو اس وقت بھی یہی تھا۔ اس کے جواب میں صدر موصوف نے ارشاد فرمایا کہ وہ صرف اسی لئے نہیں نکالا گیا بلکہ اس کے خلاف بدعنوانیوں کے بہت سے الزامات تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ جناب موصوف کے خلاف یہ الزامات نہیں ہیں۔ یہ ہیں غازی الٰہی بخش جہاد جنگلات کے وزیر جن کے سابقہ حکومت کے دوران شیخ محمود کے خلاف بدعنوانیوں اور دھاندلیوں پر مشتمل بہت لمبے چوڑے بیانات اخبارات میں شائع ہوتے تھے اور اب تو میرپور کے کچھ معززین نے پانچ ہزار نقد بطور ضمانت جمع کرا کر حکومت کو چیلنج کیا ہے کہ اگر وہ شیخ محمود کے خلاف مبینہ طور پر سنگین الزامات نہ کر سکیں

توہین رقم بخی سرکار ضبط کر لی جائے۔ چلو جی! اس کو بھی کو لے لیا جائے، پھر ایسے شخص کو تحفظ دینا کر کے علاوہ دینی لحاظ اور اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے بھی اس قدر بدعنوان، بدکردار اور خائن ہونے جواز رکھتا ہے۔

(ی) جناب والا! کیا دل آزاری فوجداری جرم ہے؟ کیا ایسی بات کرنا جس سے حکومت کے خلاف نفرت پھیلے، قانونی طور پر جرم نہیں ہے؟ کیا یہ جرم نہیں کہ ملازم ایسی تقریر کرے یا کوئی دوسری ایسی حرکت کرے جو عوام میں موضوع بحث بن جائے۔ جب یہ ساری باتیں کے، ایس، آر کے مطابق جرم ہیں اور مسٹر محمود ان کا مرتکب ہے۔ نیز انگریزی قانون کے مطابق بھی توہین جرم ہے۔ کیا اسلام مذہب کی تعریف میں بھی داخل نہیں تو ایسی صورت میں آخر کیا وجہ ہے کہ شیخ محمود کے خلاف مؤثر کارروائی نہیں کی جاتی؟ یہ ہے ان سوالات کی تفصیل جو اس دوران صدر حکومت سے وقتاً فوقتاً کئے جاتے رہے۔ اور آج تک ان کے تشفی بخش جوابات حکومت کی جانب سے نہیں دیئے گئے۔

صدر حکومت کا آخری جواب

۲۴۔ اپریل کو جب متحدہ اسلامی رہبر کمیٹی کا نمائندہ وفد صدر حکومت سے، دوسرے وزراء، قانونی مشیر اور سپیکر اسمبلی کی موجودگی میں ملا۔ تو ڈیڑھ گھنٹہ کی تفصیلی ملاقات اور گفتگو کے بعد بالآخر صدر حکومت کے اس وعدہ پر ملک کے معززین کا یہ نمائندہ وفد علماء کے علاوہ دوسرے بہت سے بااثر دیندار افراد پر مشتمل تھا، واپس ہٹا کہ ہم اس کے خلاف احتجاجی ایکشن لیں گے۔ اور اس سلسلے میں ایڈووکیٹ جنرل کو حکم دیا کہ وہ ۲۷۔ اپریل تک اس بارہ قانونی مسودہ پیش کریں۔ چنانچہ حکم کے مطابق ۲۷۔ اپریل کو ایڈووکیٹ نے قانونی مسودہ پیش کیا۔ شاذ یہ کہ توہین مذہب انگریزی قانون میں بھی جرم ہے۔ دل آزاری خواہ کسی بھی شخص کی ہو، فوجداری جرم ہے، کسی سرکاری ملازم کا کوئی ایسی بات کرنا جو عوام میں موضوع بحث بن جائے قانوناً ممنوع ہے۔ اور یہ کہ کوئی بھی ایسی حرکت کرنا جس سے حکومت کے خلاف منافرت پھیلے جرم ہے۔ وغیرہ۔ اور خود صدر حکومت نے، جن کو راولپنڈی میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ شیخ محمود کی یہ تقریر ناقابل قبول ضرور بن گئی ہے اور کسی بھی سرکاری ملازم کو یہ حق نہیں

چار سو خاندان جمعیۃ میں شامل ہو گئے

اور تشکیلات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سوات کے نائب امیر اور رابطہ عام کمیٹی کے صدر ڈاکٹر بشیر محمد صاحب نے ضلع سوات میں علاقہ غور بند کوروڑہ، ہشام، کانا، بلکانے، ڈھیرے، بیر کوز، بانکوٹ، دندی تختہ کے دیہات کا دورہ کیا اور وہاں جمعیۃ کی تنظیم نو کی گئی۔

ڈاکٹر صاحب نے مختلف جگہوں پر جمعیۃ کے ارکان سے خطاب بھی فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری نجات اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجاآوری اور اطاعت نبویؐ میں ہے اگر اس ملک میں روز اول ہی سے قرآن و سنت کا نظام نافذ کیا جاتا۔ تو آج ملک اس سنگین بحران سے دوچار نہ ہوتا۔ انہوں نے عوام پر واضح کیا کہ اگر پاکستان کے مسلمانوں پر پھر غیر اسلامی آئین مسلط کرنے کی کوشش کی گئی، تو جمعیۃ ایسے آئین کو ٹھکرا کر تحریک چلائے گی۔

آخر میں ملاخیل قبیلہ کے چار سو خاندانوں نے متفقہ طور پر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور علاقہ بلکانے کی تنظیم بنائی گئی۔

(۱) علاقہ بلکانے

سرپرست مولانا محمد حاجی صاحب۔ امیر مولانا خانزادہ صاحب مودود۔ نائب امیر مولانا معتصم باللہ صاحب اور ملک امیر نکان صاحب مودود۔ ناظم اعلیٰ الحاج محمد کامل صاحب۔ ناظم مولانا فصیح الدین صاحب اور مولانا سید رقیب شاہ صاحب۔ ناظم اطلاعات احمد مرزا صاحب سالار جمعیۃ گارڈ بہرمند خان صاحب۔ خزانچی سرانجان خان

(۲) حلقہ کوروڑہ۔

سرپرست مخلونوں مولوی صاحب۔ امیر مولانا عبدالحمید صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد نور صاحب اور مولانا غلام حیدر صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا مطیع الرحمٰن صاحب۔ ناظم مولانا محمد افضل صاحب۔ ناظم اطلاعات مولانا محمد زرین صاحب سالار جمعیۃ گارڈ میاں سید محمد صاحب۔ خزانچی الحاج عبدالرحیم صاحب۔

(۳) حلقہ بشام۔

امیر مولانا محمد مصطفیٰ صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد یوسف صاحب و مولانا عبدالجلیل صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا فضل باری صاحب۔ ناظم مولانا عبدالقیوم صاحب و عطاء اللہ صاحب۔ ناظم اطلاعات مولانا سلطان روم صاحب، خزانچی محمد عبدالقیوم صاحب۔ سالار جمعیۃ گارڈ منیر خان صاحب

(۴) حلقہ غور بند ڈھیرے بنیٹر۔

سرپرست۔ مولانا فرقند صاحب۔ امیر مولانا رحیم داد صاحب۔ نائب امیر پیتو مولوی صاحب و مولانا سید عثمان صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی عبدالمجید صاحب۔ ناظم مولانا محمود صاحب و مولانا محمد مقیم صاحب۔ ناظم اطلاعات دریابی مولوی خزانچی عبدالستار صاحب۔ سالار سرور دین صاحب۔

(۵) حلقہ کوز بانکوٹ۔ سرپرست مولانا عفت شاہ صاحب امیر مولانا فضل وہاب صاحب۔ نائب امیر زندی خان صاحب ناظم اعلیٰ سید الحی صاحب ناظم آفرین خان صاحب و باطور صاحب۔ ناظم اطلاعات مولانا طاوت صاحب۔ خزانچی گل عالم خان صاحب۔ سالار بنعقن ملا صاحب

(۶) حلقہ میرہ

سرپرست حضرت علامہ مفتی صاحب۔ امیر مولانا فضل رؤف صاحب۔ نائب امیر مولانا فضل غفور صاحب و مولانا عبدالغفار صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی محمد ذاکر صاحب۔ ناظم

ناظم فضل قدوس صاحب، مولانا عبدالحسن صاحب۔ ناظم اطلاعات مولوی محمد کریم صاحب خزانچی مولوی عبدالمدد صاحب سالار مولانا یٰسین شاہ

(۷) حلقہ دندی تختہ۔ سرپرست حاجی صاحب تختہ امیر مولانا یحییٰ الدین صاحب۔ نائب امیر عبدالوہاب صاحب استاذ علی حیدر صاحب ناظم اعلیٰ عبدالودود صاحب۔ ناظم مولانا عبدالرب صاحب و قطب الدین صاحب ناظم اطلاعات مولوی سیف الرحمٰن صاحب خزانچی مولانا عبدالمہیمن صاحب سالار شمعون خان صاحب

(۸) حلقہ دندی۔

امیر صوفی میاں گل۔ نائب امیر ملک یحییٰ صاحب فقیر خان صاحب۔ ناظم اعلیٰ رفیق اللہ صاحب۔ ناظم یسمل صاحب۔ سالار دوران خان صاحب

قرارداد

شاہ پور سے اجمیر تک جو سڑک زیر تعمیر ہے اسے فوری طور پر مکمل کیا جائے اور سڑک کی زد میں آئی ہوئی زمین کا معاوضہ دیا جائے

عمارتی لکڑی کا سابقہ کوٹا بحال کیا جائے۔ تاکہ عوام کو پریشانی نہ ہو۔

از طرف عنایت احمد جان ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام سرحد

اعلانِ داخلہ

مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

بحمدہٖ تعالیٰ انجمن خدام الدین لاہور کی روحانی، ملی و قومی خدمات کسی سے مخفی تو نہیں ہیں۔ لیکن اس میں درس نظامی کا شعبہ بعض عوارض کی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا۔ اب پھر انشاء اللہ العزیز یہاں پر ایک ایسا جامع و معیاری ادارہ قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ جس سے فارغ ہونے والے طلبہ قوم کی ہر قسم کی مذہبی رہنمائی کر سکیں۔ چنانچہ سردست ابتدائی طور پر گذشتہ مارچ ۱۹۷۱ء سے اس شعبہ کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ جس کا افتتاح ماہ مذکور کی سات تاریخ کو استاذ الکل فی الکل شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا رسول خاں صاحب مرحوم و مغفور نے مدرسہ قاسم العلوم میں تشریف لا کر فرمایا۔ آپ نے طلبہ کے سامنے پہلے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان فرمائی اور بعد میں مدرسہ کی ترقی کے لئے دعا فرمائی۔ اس سال مدرسہ میں مندرجہ ذیل کتب پڑھائی گئیں۔

ترجمہ قرآن پاک، تفسیر بیضاوی۔ ہدایہ جلد اول و جلد ثالث، مطوّل، مسلّم الثبوت۔ علم النحو، نور الایضاح۔ نحو میر، روضۃ الادب، عربی صفوۃ المصادر، فارسی کا آسان قاعدہ۔

اور الحمد للہ سالانہ امتحان میں طلبہ اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں۔ اور چونکہ ابھی تک مکمل انتظام نہیں ہو سکا۔ اس لئے آئندہ سال مندرجہ ذیل کتب ہی پڑھائی جائیں گی۔

ترجمہ قرآن پاک۔ شرح جامی۔ کنز الدقائق، شرح تہذیب، مقامات حریری۔ مختصر المعانی ہدایہ اولین۔ اصول الشاش۔ ہدایہ النحو۔ نور الایضاح۔ تیسیر المنطق۔ کافیہ قدوری۔ ایساغوجی۔ روضۃ الادب مفید الطالبین۔ فارسی کی ابتدائی کتب۔

باہر سے آنے والے طلبہ کی سکونت و خوراک بذمہ مدرسہ ہوگی۔ اور داخلہ سات شوال سے شروع ہوگا پندرہ کو بند کر دیا جائے گا۔

احقر عبیداللہ انور
امیر انجمن خدام الدین لاہور

مولانا قاسمی کا مضمون "شرم تجھ کو مگر نہیں آتی" کے سلسلہ میں وضاحت

گزشتہ سے پیوستہ شمارہ میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کا مضمون "شرم تجھ کو مگر نہیں آتی" شائع ہوا تھا چونکہ اس مضمون کی کتابت ترجمان اسلام کے اپنے کاتب صاحب نے نہیں کی تھی بلکہ دوسری جگہ سے کتابت کرائی گئی تھی۔ اس وجہ سے اس میں غلطیاں بہت زیادہ آئیں۔ تصحیح کے بعد بھی مضمون میں بعض مقامات پر مفہوم ہی بگڑ گیا۔ اس سلسلہ میں ادارہ اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

ساہیوال

گورنمنٹ کالج ساہیوال کے الیکشن جمعیۃ طلباء اسلام کے مختلف نمائندے کامیاب ہو چکے ہیں۔ مسٹر عبدالمتین چوہدری جو کہ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم بھی ہیں، گورنمنٹ کالج ساہی وال کی سٹوڈنٹس یونین کے صدارتی الیکشن میں بھاری اکثریت حاصل کر کے کامیاب ہو چکے ہیں۔ جمعیۃ کے اس نمائندہ نے پونے تین سو کی فوقیت حاصل کر کے کالج یونین کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ ایس، ایس، ایف اور اسلامی جمعیۃ طلباء کے نمائندے اتنے ووٹ بھی حاصل نہ کر سکے۔ جتنے کہ عبدالمتین کو زائد ملے تھے۔ اس کے علاوہ ہوسٹل یونین میں جنرل سکرٹری مسٹر اصغر علی بسمل بھی کامیاب ہو چکے ہیں جو کہ جمعیۃ طلباء اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیگر عہدہ داران یونین بھی جمعیۃ کے پروگرام کی بہت تعریف کرتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ وہ بھی ہماری جماعت میں شمولیت کا اعلان کریں گے۔

ساہیوال کی جمعیۃ نے ان تمام نومنتخب عہدیداران یونین کے اعزاز میں افطار پارٹی دی۔ اس میں ان نومنتخب عہدہ داران یونین گورنمنٹ کالج ساہی وال کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب محمد اسلوب قریشی۔ حضرت مولانا حبیب الدصاحب جالندھری۔ حضرت مولانا منظور احسن صاحب نے شرکت کی۔ کارروائی کا آغاز قاری خالد صدیق نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ مسٹر محمد لطیف احسن نے جماعت کا تعارف کرایا۔ حضرت مولانا حبیب الدصاحب نے جہاد کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ بعد میں کالج کے نومنتخب صدر مسٹر عبدالمتین نے جماعت کے اغراض و مقاصد اور اس استقبالیہ کا جواب دیا۔ جو کہ ساہیوال کی جمعیۃ کے صدر منیر احمد گوہر نے سنایا۔ آخر میں چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے صدارتی کلمات اور جماعت کا مختصر تعارف کرایا

● — انٹر کالج جہلم میں تمام عہدیداران جو کامیاب ہوئے ہیں وہ بھی تمام جمعیۃ طلباء اسلام سے تعلق رکھتے ہیں

● — گوجرانوالہ ڈگری کالج میں نائب صدر جناب اقبال ندیم صاحب اور جوائنٹ سیکرٹری جناب محمد شوکت صاحب بھی جمعیۃ طلباء اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔

حلقہ پولی ٹیکنیک کالج خیرپور کا انتخاب

کنوینر غلام یاسین تھرڈ ایئر مکینیکل
باڈی ممبر ۱ محمد اسلم " " "
باڈی ممبر ۲ ابوسفیان " " "

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا مکتوب گرامی مولانا قاسمی کے نام

برادر محترم حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب
دام لطفہٗ و کرمہٗ —— السلام علیکم!

آپ کی ملک گیر کامیاب مہم سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اور برکت عطا فرمائیں۔ اب مجھے یہ فکر نہیں کہ مرجائیں تو کون کام کریں گے۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ شبان العلماء اور کچھ ادھیڑ میدان میں نکل آئے ہیں۔ ہمیں اپنے حسن انتخاب پر خدا تعالیٰ کا شکر کرنا ہے۔

فقط والسلام

(غلام غوث ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام سل پاکستان)

حضرت مولانا گلشیر شہیدؒ کے عقیدتمندوں سے

حضرت مولانا محمد گلشیر شہید رحمۃ اللہ علیہ پنجاب کے مشہور خطیب اور واعظ تھے۔ علم و فضل، زہد و تقویٰ سادگی و بےنفسی، خوش آوازی و خوش مزاجی جرأت و استقلال اور استغناء و توکل جیسی ان گنت خوبیاں قدرت نے ودیعت فرمائی تھیں۔ ان کے زمانہ میں پنجاب کا کوئی جلسہ ان کے بغیر نہیں سجتا تھا۔ مجلس احرار اسلام میں آئے تو خطیب اعظم حضرت امیر شریعت رح کے ثانی کہلائے۔ آپ کی ایک تقریر کئی کئی خاندانوں کی کایا پلٹ دیا کرتی تھی۔ بے شمار غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے تھے، انگریز جن خوبی علاقوں کو تحریک آزادی سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔ مولانا مرحوم نے ان ہی علاقوں میں انگریز کے خلاف نفرت و بغاوت کا بیج بو کر انگریزی اقتدار پر کاری ضرب لگائی اور بالآخر ۱۹۴۳ء میں شہید کر دیئے گئے۔

ضرورت ہے کہ نئی پود کو آپ کی سبق آموز زندگی سے روشناس کرایا جائے۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو کہ انہوں نے اس عظیم خدمت کا بیڑا اٹھایا، اور کام کا آغاز کر دیا۔ اب ضرورت ہے کہ مولانا شہید، مرحوم کے عقیدتمند حضرات اپنی اپنی معلومات تفصیل سے قلم بند کر کے مولانا کے نام مدرسہ دارالہدیٰ بھکر ضلع میانوالی کے پتہ پر بھیجیں۔ مولانا کی زندگی کے کسی پہلو سے تعلق رکھنے والا جو واقعہ بھی یاد ہو پوری احتیاط اور تفصیل سے لکھا جائے۔

ملک احمد خان بھکر

خطبات جمعۃ المبارک

در مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم

مرتبہ: مولانا قاری مفتی محمد عبدالحلیم صاحب بانی پتی نقشبندی

پچھلے خطبہ میں آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ اور اکابر امت کے وہ اقوال جمع ہیں۔ جن میں مرتبہ صحابہؓ مقام ضروریہ ختم نبوت حسب عرب اور فضائل درود شریف وغیرہا بیان ہے۔

دوسرے خطبہ میں درج اکابر صحابہؓ کے ناموں کے علاوہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور خال المومنین حضرت امیر معاویہؓ اور پھر سب سے اہم فضائل نیز بشارات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں۔ حواشی پر حوالہ جات درج ہیں۔ اور آخر میں خطبہ کا بامحاورہ اردو ترجمہ معہ اضافہ درج ہے۔

ادارہ سیف الاسلام شیخ لاہور جھنگ صدر نے خطبہ خطباء کرام تک پہنچانے کا بندوبست کیا ہے اگر کسی کارڈ پر ایک یا چند خطباء کا پتہ لکھ کر مندرجہ بالا پتہ پر بھیجا جائے تو انشاء اللہ خطبہ ان کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔ خطبہ اور ڈاک خرچ ادارہ مذکورہ کے ذمہ ہوگا

(ناظم ادارہ سیف الاسلام مسجد شیخ لاہور جھنگ صدر)

مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں ایک نئے درجہ کا اجراء

"تربیت دعوت و ارشاد"

نئے تعلیمی سال سے مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں ایک نئے درجہ کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس درجہ میں دعوت و ارشاد کی تربیت کے علاوہ حجۃ اللہ البالغہ، مقدمہ ابن خلدون الافغان پڑھائی جائیں گی۔ نیز انگریزی زبان کی بھی تعلیم دی جائے گی۔

مستند اور معیاری مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ داخلہ کی درخواستیں ۱۰ شوال تک دفتر تعلیمات مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں پہنچائیں۔ درخواستوں میں اپنی پوری تعلیمی کیفیت درج کی جائے۔ داخلہ کے امیدوار طلبہ کا انٹرویو بھی لیا جائے گا۔ انٹرویو میں کامیاب طلبہ کو داخل کیا جائے گا

کامیاب طلبہ کو مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا جس میں تیس روپے طعام کے وضع کئے جائیں گے۔

واضح رہے کہ اس درجہ میں صرف دس طلبہ داخل کئے جائیں گے۔ نیز مدرسہ میں ابتدائی چار درجوں کا داخلہ بالکل بند ہے۔

المعلن۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن۔ کراچی

ایجنٹ حضرات کو ماہ اکتوبر کے بل ارسال کر دیئے گئے ہوئے۔ لہٰذا جلد از جلد ادائیگی کریں اور بقایا جات بھی ادا کر دیں۔ (ادارہ)

سعید بن مسیب جلیل القدر امام ابو محمد بن حزن مخزومی، طبقۂ تابعین کے امام، مسیب ان کے باپ اور حزن ان کے دادا دونوں صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن دونوں پیدا ہوئے ہیں۔ اسلام میں اس منفرد شخصیت کے مالک امام کے فضائل و کمالات کی فہرست بہت طویل و عریض اور بڑی شاندار ہے۔ قوم قارئین کے سامنے ہم یہاں ان میں سے صرف ایک شاندار اور سبق آموز کارنامہ یعنی خود اپنی بیٹی کے نکاح اور رخصتی کا واقعہ پیش کرتے ہیں۔

سعید بن المسیب کی صاحبزادی کی شادی

ان کے بیٹے یحییٰ بن
عمل کرتے ہیں۔ امام نیل
سیب کی مجلس درس کا
ہمیشہ ایک شخص تھا۔
امام عبداللہ بن ابی وداعہ
دو چار روز ان کے درس

نہ آیا تو امام سعید بن المسیب نے (طلبا سے)
کا حال دریافت کیا تو اس کو بتلایا گیا کہ امام موصوف
تمہارا حال (اور غیر حاضری کا سبب) دریافت فرمایا
تو (یہ شنکر) وہ شخص امام کی خدمت میں حاضر ہوا سلام
ن کیا۔ اور بیٹھ گیا تو امام موصوف نے اس سے دریافت
یا۔ تم اتنے دن سے کہاں غائب تھے؟ اس نے عرض کیا
ی بیوی بیمار تھی۔ میں اس کی تیمارداری میں لگا رہا۔
ری اسی بیماری میں) اس کا انتقال ہوگیا۔ تو اس کی تجہیز و
فین میں مصروف رہا۔ (اور درس میں حاضر نہ ہو سکا)
م نے فرمایا: اللہ کے بندے! تم نے ہمیں کیوں نہیں
لایا کہ ہم اس کی مزاج پرسی کرتے یا وفات کی اطلاع
یتے تو ہم اس کے جنازے میں شرکت کرتے اس کے بعد
ام موصوف نے اسے صبر و سکون کی تلقین فرمائی اور
ں کے اور مرحومہ دونوں کے لئے دعا فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا: اے عبداللہ تم شادی ضرور
کرو ایسا نہ ہو کہ تم (مرنے کے بعد) اللہ جل جلالہٗ کے حضور
میں بغیر شادی شدہ پیش ہو! میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ
آپ پر رحمت فرمائیں (مجھ جیسے مفلس و قلاش کو اپنی
بیٹی کون دے گا؟ خدا کی قسم میرے پاس تو سوا درم (ایک
روپیہ) کے علاوہ ایک کوڑی نہیں۔ تو امام موصوف نے فرمایا
سبحان اللہ کیا ایک مسلمان سوا درم خرچ کرکے اپنی پاکدامنی
کا تحفظ یعنی شادی نہیں کر سکتا؟ اے عبداللہ میں اپنی
بیٹی کی شادی (چار درم) پر تمہارے ساتھ کرنے کے لئے تیار
ہوں اگر تم پسند کرو" اس پر میں ان کے احترام اور جلالت
قدر کی بنا پر شرم کے مارے چپ ہوگیا۔ تو فرمایا کیا بات
ہے تم چپ کیوں ہوگئے؟ کیا تمہیں ہماری پیش کش قبول
نہیں؟ میں نے عرض کیا۔ اللہ جل شانہٗ آپ پر بہت
بہت رحمت فرمائیں میں آپ کا دامن عاطفت
چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں؟ خدا کی قسم مجھے یقین کامل
ہے کہ آپ چاہیں تو چار درم نہیں چار ہزار درم پر اپنی
دختر نیک اختر کی شادی کر سکتے ہیں۔ فرمایا اٹھو اے عبداللہ
قبیلہ انصار کے چند معززین کو بلا لاؤ" میں اٹھا اور انصار
کے معززین میں سے ایک گروہ کو بلا لایا تو امام موصوف
نے ان کو گواہ بنا کر چار درم مہر پر اپنی دختر فرخندہ اختر کا
نکاح میرے ساتھ کر دیا اور تمام حاضرین اپنی اپنی جگہ
چلے گئے۔

عبداللہ کہتے ہیں۔ میں عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے
گھر پہنچا ہی تھا کہ اتنے میں دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز
آئی میں نے اندر ہی سے دریافت کیا کون صاحب ہیں؟
جواب آیا سعید۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم امام سعید بن
المسیب کے علاوہ مدینہ کے ہر سعید نامی شخص کی طرف میرا
خیال گیا۔ (مگر امام کی طرف مطلق خیال نہیں گیا) اس لئے کہ
امام سعید بن المسیب کو تو آج تک کسی نے مسجد جانے یا
جنازے کے ساتھ قبرستان جانے کے علاوہ کبھی گھر سے
نکلتے ہی نہیں دیکھا تھا۔ تو میں نے پھر پوچھا کون سعید؟
جواب آیا سعید بن المسیب یہ سن کر میرے بدن پر لرزہ
طاری ہوگیا۔ اور فوراً مجھے خیال آیا کہ شاید شیخ (کی رائے
بدل گئی ہے اور) عقد نکاح فسخ کرنے کے لئے میرے
پاس اس وقت تشریف لائے ہیں۔ اس لئے میں دھیلے
ڈھیلے قدموں کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا اور
دروازہ کھولا تو دیکھتا کیا ہوں ایک برقعہ پوش دوشیزہ
ہیں۔ باربرداری کے جانوروں پر سامان خانہ داری بندھا ہوا
ہے اور ایک خوبصورت کنیز ہے۔ تو امام موصوف نے سلام کیا
اور پھر فرمایا: لو عبداللہ یہ تمہاری بیوی ہے" تو میں نے شرم کے
مارے پسینہ پسینہ ہو کر عرض کیا! اللہ جل شانہٗ آپ پر رحمت
فرمائیں۔ میرا تو ارادہ تھا کہ یہ رخصتی چند روز بعد ہو" فرمایا:
کیوں؟ کیا تم نے بتلایا نہ تھا کہ میرے پاس چار درم ہیں؟ میں
نے عرض کیا یہ تو صحیح ہے چار درم تو میرے پاس ہیں لیکن
میری خواہش یہی تھی کہ یہ رخصتی چند روز بعد ہوتی فرمایا
یہ تمہاری بیوی تو بن ہی چکی اب میں نے یہ گوارہ نہ کیا کہ بیوی
کے ہوتے تم ایک رات بھی بغیر بیوی کے بسر کرو۔ اور اس
کی مسئولیت اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھ پر عائد ہو یہ تمہاری
بیوی ہے یہ تمہارا (جہیز کا) سامان ہے اور یہ کنیز تمہاری خادمہ
ہے اس کے پاس ایک ہزار درم تمہارے خرچ کے لئے ہیں۔
تو یہ سنبھالو۔ اے عبداللہ خدا کی قسم تم اس (میری بیٹی) کو بڑا
ہی تہجد گذار اور روزہ دار، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عارف و عالم پاؤ گے اس لئے اس کے ساتھ
سلوک کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا مگر دیکھو اگر امور
خانہ داری میں اس سے کوئی ناپسندیدہ یا ناگوار بات سرزد
ہو تو اس کا مجھ سے تعلق (یعنی میری بیٹی ہونا) تمہارے
لئے اس کی اصلاح و تنبیہ کرنے سے ہرگز ہرگز مانع نہ ہونا چاہئے
یہ نصیحت فرمانے کے بعد وہ اپنے لخت جگر کو میرے سپرد کرکے
تشریف لے گئے

عبداللہ کہتے ہیں: بخدا میں نے اس سے بڑھ کر
کتاب اللہ قاری و حافظ، سنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی عالم و محدث اور اللہ عزوجل سے اس سے
زیادہ ڈرنے والی کوئی عورت آج تک نہیں دیکھی
بخدا بعض ایسے پیچیدہ اور دشوار فقہی مسائل جن کے
حل کرنے سے بڑے بڑے فقہا عاجز رہے ہیں۔ میں نے
امام سعید بن المسیب کی صاحبزادی سے دریافت کئے
ہیں اور ان کا تسلی بخش حل اور علم ان کے پاس موجود
پایا ہے۔ روایت ہے کہ شادی کے بعد ایک دن صبح
سویرے عبداللہ کہیں جانے لگے۔ تو ان کی بیوی نے
دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ تو اس پر عبداللہ
نے کہا: آپ کے والد امام سعید بن المسیب کے حلقۂ
درس میں جاتا ہوں" تو کہنے لگیں، بیٹھو بھی! میں خود
تمہیں درس دے دیتی ہوں۔ یہی ہیں وہ اخلاق فاضلہ
اور علمی کمالات جن کی بدولت امام سعید بن المسیب
وسلم چودہ صدیاں گذر جانے کے بعد زندہ ہیں اور
زندہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے
دے۔

ماخوذ بکینات کراچی

کی سیرت کو نصابی کتابوں سے کھرچ کھرچ کر نکالا جا
رہا ہے۔ گویا پاکستان اب ایسی مملکت کا نام بنتا جا رہا
ہے جہاں ہر عیاشی و فحاشی اور ہر بداخلاقی و بے حیائی تو
خوب پھل پھول رہی ہے مگر مسلمانوں کے لئے اپنے اسلامی
عقیدے کا اظہار بھی جرم ہے مزید تعجب و افسوس اس پر
ہے کہ پاکستان کے دشمن تو پاکستان کے خیر خواہ سمجھے جائیں
اور مملکت کے انتظام و انصرام کی باگ ڈور ان کے ہاتھ
میں دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہ سمجھا جائے ظاہری و باطنی
غداروں کے لئے مسند اقتدار بھی بچھائی جائے مگر ملک
کے وہ مخلص مسلمان جو کہ حق تو بر ملا کہنا جانتے ہیں مگر
غداری اور سازش کے مفہوم سے بھی ناآشنا ہیں ان
کی مخلصانہ آواز کو ہر ممکن طریقے سے دبانے کی کوشش کی
جائے ایک حدیث میں علامات قیامت کے ذیل میں فرمایا
گیا ہے۔ وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ (خائن کو امین
اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا) اللہ تعالیٰ مسلمانوں
کو اسلامی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور
حکمرانوں کو اس اسلامی ملک کو ظاہری و باطنی فتنوں
سے ہر طرح محفوظ کرنے کی ہمت عطا فرمائے
اور اللہ تعالیٰ پاکستان کو صحیح طور پر اسلام
کا مسلمان بنا کر تمام عالم اسلام کی قیادت کا
اسے علمبردار بنائے۔

P. No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 4 Kgs

ایک اہم اپیل

حضرت درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا لاہوری اور دیگر مشائخ و علماء

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ یہاں خالص اسلامی دستور اور نظام نافذ ہو اور اس دستور و نظام کو چلانے والے وہ لوگ ہوں جو قرآن، حدیث اور اسلامی قانون و فقہ پر عبور رکھتے ہوں جب تک ایسا نہیں ہو جاتا، پاکستان کا مستقبل ہی خطرات کی زد میں رہے گا۔

پاکستان کی وحدت، سالمیت، بقا، استحکام کے لئے اور دشمنوں کی سازشوں داخلی شرپسندوں، علیحدگی چاہنے والوں اور غیر اسلامی نظریات کے حامیوں سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کو پاکستان کی دستوری، قانونی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اساس مقرر کیا جائے۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ان مقاصد کے حصول کے لئے ہی برابر جدوجہد کرتی چلی آرہی ہے۔ اور آج جب کہ پاکستان کیلئے اور پاکستان میں اسلام کی بقا کے لئے فیصلہ کن وقت آپہنچا ہے۔ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیوں کو تیز تر ہو جانا چاہیئے تاکہ اسلامی مطالبات کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

لیکن اس کا انحصار مسلمان عوام و خواص کے تعاون پر ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان جمعیت علماء اسلام کی اس جدوجہد میں شریک ہو جائے اور دامے درمے قدمے سخنے اس جدوجہد میں حصہ لے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل دین اور اسلام کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر قسم کے عطیات، زکواۃ، خیرات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء اسلام کے بیت المال میں جمع کرائی جائیں۔ جنہیں شرعی احکام کے مطابق صرف میں لاکر پاکستان کی سلامتی اور اسلام کی سربلندی کے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل اسلام اور اپنے سے وابستہ افراد سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وقت کی سب سے بڑی اس اسلامی خدمت میں حصہ لے کر دنیا اور آخرت کا بہترین اجر اور خدا و رسول کی خوشنودگی حاصل کریں۔"

اللہ تعالیٰ ہی تمام کاموں کے کارساز ہیں

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب۔ حضرت مولانا مفتی محمود ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام (حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف حضرت مولانا عبدالہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف۔ حضرت مولانا اسعد صاحب ہالیجی شریف سکھر۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف لاڑکانہ۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلی والے شجاع آباد۔ حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب (مدظلہ) قصبہ عبدالحکیم۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (مدظلہ) رائے پوری، خلیفہ حضرت رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ اور بہت سے مشائخ عظام نیز حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (مدظلہ) حضرت مولانا عبدالحق صاحب ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) اکوڑہ خٹک اور اس پایہ کے دیگر جلیل القدر علماء کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے وابستگان، تلامذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام کی معاونت کے لئے اپنے اپنے حلقہ اثر کو آمادہ کریں گے۔

امداد عطیات، زکواۃ، صدقات وغیرہ کی رقوم بھیجنے کا پتہ

مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام، مرکزی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر

نوٹ

حضرت امیر اور حضرت ناظم عمومی کی جانب سے ملک بھر میں جمعیت کے کارکنوں، عہدیداروں اور جمعیت سے وابستہ افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے اپنے اپنے حلقوں میں مرکز کے لئے امداد، زکواۃ، عطیات وغیرہ کی وصولی اور فراہمی کے کام میں لگ جائیں۔

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور پاکستان

پاکستان کا داخلی اتحاد

اس وقت پاکستان کی سب سے بڑی ضرورت اس کا داخلی اتحاد ہے اور اس اتحاد کے ذریعہ ہی پاکستان کے دشمنوں کے عزائم ناکام بنا سکتا ہے بدقسمتی سے ملک میں بحث و تمحیص کا جو انداز جاری ہے وہ کسی طرح بھی اتحاد کے مقصد کو تقویت پہنچانے والا نہیں ہے ہر جماعت دوسری جماعت کے بارے میں بدگمانیوں کو ہی ہوا دے رہی ہے اور ایک نہایت ہی مایوس کن فضا ملک میں پھیلتی جا رہی ہے ایسے متضاد مطالبات کا اظہار ہو رہا ہے جن سے صاف ظاہر ہے کہ گویا پاکستان میں نہ تو صحیح اسلامی نظام کے قیام کی ضرورت باقی رہی ہے نہ جمہوریت کی بحالی سے کوئی دلچسپی موجود ہے اور نہ عوام کو استحصال سے نجات دلانے کی کارروائیوں کی ضرورت ہے۔

اصل کام صرف یہ ہی رہ گیا ہے کہ اپنے حریفوں کو ناکام بنایئے۔

کیا اس صورت حال کو کسی صورت بھی ملک کے لئے اور خود ان جماعتوں کے مستقبل کے لئے مفید کہا جا سکتا ہے یقیناً اس کا جواب نفی میں ہے۔

سوال یہ ہے کہ پھر اس دل آزار اور ملک و ملت کو نقصان پہنچانے والے اس نازیبا عمل کا تدارک کس طرح ہو؟ ہمارے نزدیک اس کے علاج کے لئے صدر یحییٰ خان کو ہی پیش قدمی کرنا ہو گی۔

(کمال)

بشکریہ ماہنامہ بینات کراچی

حضرت عمارؓ کی شہادت

کتاب "خلافت وملوکیت کی حقیقت" کی ایک بحث

از حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی

(قسط نمبر ۴)

کہ ہمارا کوئی ساتھی حضرت عمارؓ کا قاتل نہیں ہے اور نہ ہم حدیث مذکور کا مصداق ہیں بلکہ ان کے قاتل وہی غدار و مکار سبائی ہیں جنہوں نے سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغاوت کر کے انہیں شہید کیا تھا، منافقوں کی یہی ٹولی حدیث مذکور کی مصداق ہے جو اپنے یوم پیدائش سے "فئہ باغیہ" ہے اور سیدنا عمارؓ کو قتل کرنے کے بعد "ظلمات بعضہا فوق بعض" کا نمونہ بن گئی ہے۔

(ب) ذرا مندرجہ بالا روایت کے عربی الفاظ پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے۔ اہل شام اپنی بات لفظ "انما" سے شروع کرتے ہیں جو عربی میں کلمہ حصر ہے اور اسی وقت بولا جاتا ہے جب متکلم کو اپنی بات پر پورا جزم اور وثوق ہوتا ہے میں نے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کا لحاظ رکھا ہے اور اسی کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس حصہ پر خط کھینچ دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل شام کو یقینی ذرائع اور دلائل سے یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ حضرت عمارؓ کے قاتل وہی لوگ ہیں جن کے دامن شہید اعظم امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون ناحق سے داغدار ہیں۔ ممکن ہے کہ انہیں اس کی قطعی شہادتیں مل گئی ہوں یا ایسے قوی قرائن معلوم ہو گئے ہوں جن کی بنا پر انہیں اس کا اس قدر یقین اور وثوق ہو گیا کہ وہ کلمہ حصر کے ساتھ کہہ رہے ہیں۔ کہ سوا ان لوگوں (یعنی سبائیوں) کے کوئی بھی اس قتل میں حصہ دار نہیں ہے اور ہر شامی کا دامن ان کے خون ناحق کی چھینٹوں سے بالکل پاک ہے اس روایت میں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ راوی کے بیان کے مطابق حضرت معاویہؓ نے مذکورہ جملہ چند آدمیوں کے سامنے فرمایا تھا اور جس جگہ یہ گفتگو ہو رہی تھی وہاں چند آدمیوں کے سوا کسی کی موجودگی کا پتہ نہیں چلتا ہے یہ بات بالکل بعید از قیاس ہے کہ چند لمحوں میں ان کی بات پورے لشکر میں اس طرح پھیل گئی کہ پورے لشکر کے لوگ اپنے اپنے خیموں ڈیروں سے نکل نکل کر اس بات کو دہرانے لگے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لشکر شام میں یہ بات ان کے فرمانے سے پہلے ہی مشہور ہو گئی تھی جس کی صورت اس کے سوا اور کچھ سمجھ میں نہیں آتی کہ اہل لشکر کی ایک معتدبہ جماعت کو خود اپنے ذرائع سے یقینی اور قطعی طور پر سبائیوں کے اس ظالمانہ فریب کی حقیقت معلوم ہو گئی تھی اور انہیں پتہ چل گیا تھا کہ ہمارے ساتھ یہ خبیثانہ چال بازی کی گئی ہے کہ ہمیں باغی ثابت کرنے کے لئے سبائیوں (شیعوں اور خارجیوں) نے خود حضرت عمارؓ کے خون ناحق سے اپنے ہاتھ رنگ کر اس کا الزام ہمارے سر تھوپا ہے۔ اسی غرض سے ان کی لاش ہمارے لشکر میں لا کر ڈال دی ہے خواہ خود اپنی اطلاعات کی بنا پر انہوں نے یہ رائے قائم کی ہو یا حضرت معاویہؓ کی بات سننے کے بعد ان کے اعتماد پر بہرکیف یہ بات آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہے کہ حضرت معاویہؓ نے تاویل نہیں فرمائی تھی بلکہ اظہار واقعہ فرمایا تھا اور وہ بات بالکل صحیح اور حق ہے یعنی یہ قتل شامیوں نے نہیں بلکہ خود سبائیوں نے کیا تھا۔

دلیل چہارم الف:۔

یہ ہے کہ خود حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہونے والے مخلصین کی بھی یہ رائے نہیں تھی کہ حضرت عمارؓ کو حضرت معاویہؓ کے لشکر والوں نے شہید کیا ہے اور اس بنا پر وہ حدیث مذکور کا مصداق ہیں۔ دیکھئے یہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور آخر تک حضرت علیؓ کے طرفدار رہے۔ صفین میں ان کی طرف سے حضرت معاویہؓ کے خلاف جنگ میں شریک رہے لیکن میدان صفین ہی میں جب انہوں نے جنگ سے ہاتھ روک لیا اور بعض خوارج نے اس پر اعتراض کیا[1] تو اس کے جواب میں وہ کیا فرماتے ہیں اسے طبری کی ایسی کسی گھٹیا تاریخی کتاب میں نہیں بلکہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں دیکھئے قال ابو وائل لما قدم سہل بن حنیف من صفین اتیناہ نستخبرہ فقال الہموا الرأی فلقد رأیتنی یوم ابی جندل ولو استطیع ان أرد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ لرددت واللہ ورسولہ اعلم وما وضعنا

[1] اس کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ صفحات میں آئے گی۔

أسیافنا علی عواتقنا لأمر یفضعنا الا اسہلن بنا الی امر نعرفہ قبل ہذا الامر ما سد منہا خضما الا انفجر علینا خضم ما ندری کیف نأتی لہ۔

(بخاری شریف جلد ثانی کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ صفحہ ۶۰۲ مطبوعہ اصح المطابع کراچی)

ترجمہ:۔ ابو وائل کہتے ہیں کہ جب حضرت سہلؓ بن حنیف صفین سے واپس ہوئے تو ہم ان سے احوال معلوم کرنے کے لئے گئے انہوں نے فرمایا خود اپنی رائے پر الزام لگاؤ۔ میرا تو یہ حال ہے کہ یوم ابو جندل (صلح حدیبیہ) کے موقع پر میں اپنے جوش و خروش کی کیفیت ایسی پاتا تھا کہ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی ممکن ہوتی تو یہ بھی کر گزرتا اور اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ جاننے والے[1] اور اس معاملہ (جنگ حضرت معاویہ وعلی) سے پہلے جس پریشان کن کام کے لئے تلوار شانوں پر رکھتے تھے اسے ہماری تلواریں آسان بنا دیتی تھیں اور کسی جانے بوجھے انجام تک پہنچا دیتی تھیں مگر اس کام یعنی اس خانہ جنگی میں یہ حال ہے کہ ہم اس کا ایک دہانہ بند کرتے ہیں تو دوسرا دہانہ پھوٹ پڑتا ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اس سے کس طرح نمٹیں۔

مطلب یہ ہے کہ میرے اندر جنگ صفین میں جو جوش و خروش نہیں پیدا ہوا اور بے باکی کے ساتھ تیغ زنی سے جو میں نے گریز کیا اس کا سبب خدانخواستہ بزدلی نہیں تھی بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ مقابلہ میں بھی مسلمان تھے جن کا باطل پر ہونا واضح اور یقینی نہ تھا اس لئے جنگ میں احتیاط برتنا ناگزیر تھا کیونکہ ایسی صورت میں فطری طور پر ایک متقی انسان کا ہاتھ رُک رُک کر چلتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر انہیں معلوم تھا کہ حضرت عمارؓ کو حضرت معاویہؓ کے لشکر والوں نے شہید کیا ہے اور انہیں حدیث مذکور کا بھی علم تھا تو اس تردد اور پس و پیش کے کیا معنی ہیں؟

اس وقت قریب قول مودودی صاحب نص صریح سے مخالف کا باغی اور برسر باطل ہونا واضح ہو گیا تھا اور باغی سے قتال کا حکم بھی قرآن مجید کی نص صریح سے ثابت ہے پھر تردد کا کیا محل تھا؟ اس کے صاف اور صریح معنی یہ ہیں کہ وہ لشکر شام کو ان کا قاتل ہرگز نہیں سمجھتے تھے۔ پھر یہ بھی ناممکن ہے کہ لشکر مخالف اتنی اہم شخصیت کو قتل کرے اور انہیں اس کا علم نہ ہو باوجودیکہ وہ خود لشکر میں موجود تھے اس سے مہر نیمروز کی طرح یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے کہ حضرت معاویہؓ کے لشکر والوں نے ہرگز حضرت عمارؓ کو قتل نہیں کیا تھا۔

علامہ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ جلد ہفتم احوال جنگ صفین کے ماتحت اشارتاً یہ بحث چھیڑی ہے کہ حضرت علیؓ اور ان کے رفقاء کسی نص صریح کی بنیاد پر خود کو برسر حق سمجھتے تھے یا اجتہاد کی بنا پر؟ اس ذیل میں مسند امام احمد بن حنبلؒ اور مسلم شریف سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمارؓ سے جب حضرت قیسؓ بن عباد نے دریافت کیا تھا کہ آپ جو حضرت علیؓ کا ساتھ دے رہے ہیں یہ آپ کا اجتہاد ہے یا حضور علیہ السلام نے اس کے بارے میں آپ سے کچھ فرمایا تھا؟ جواب میں انہوں نے فرمایا کہ آنحضور نے مجھ سے اس بارے میں مخصوص طور پر کچھ نہیں فرمایا تھا۔ یعنی میرا یہ رویہ میرے اجتہاد پر مبنی ہے نہ کہ کسی نص پر اس کے بعد حضرت علیؓ کے متعلق بھی ایک روایت نقل کی ہے جس کا ماحصل بھی یہی ہے اور حضرت سہلؓ بن حنیف کی مندرجہ بالا روایت بھی ذکر کی ہے ان روایات کو جس طرز پر انہوں نے نقل فرمایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود علامہؒ کی رائے یہی ہے کہ ان حضرات کا اقدام بر بنا اجتہاد تھا نہ کہ بر بنا نص صریح۔ یہاں بھی وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر لشکر شام نے حضرت عمارؓ کو شہید کیا تھا تو نص صریح سے مخالفین کا باغی ہونا ثابت ہو گیا تھا نص کی موجودگی میں اجتہاد کے کیا معنی ہیں؟ کم از کم حضرت عمارؓ کو تو فرما ہی دینا چاہیئے تھا کہ جب یہ لوگ مجھے شہید کر دیں تو انہیں یقینی طور پر باغی سمجھنا اور ان کی شہادت کے بعد تو سب ہی کو اجتہاد کی بجائے نص صریح سے تمسک کرنا چاہیئے تھا اس سے یہ حقیقت الم نشرح ہو جاتی ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی جو خود فریق تھے اور میدان جنگ میں موجود تھے حضرت عمارؓ کو حضرت معاویہؓ کے لشکر والوں نے نہیں شہید کیا تھا اور وہ لشکر اہل شام کو اس الزام سے بری سمجھتے تھے۔

اس کے بعد اس تصریح کی ضرورت نہیں ہے کہ ان حضرات کا جو حضرت معاویہؓ سے برسر پیکار تھے اور جائے وقوعہ پر موجود ہونے کی وجہ سے حقیقت حال سے سب سے زیادہ باخبر ہو سکتے تھے اور ان کے لشکر کو اس الزام سے بری سمجھنا اس بات کی برہان ساطع اور دلیل قاطع ہے کہ واقعتاً ان کا لشکر اس کا ذمہ دار اور کسی طرح بھی حدیث مذکور کا مصداق نہ تھا (باقی آئندہ)

---

[1] مقصد غیرت اسلامی کی شدت کا بیان کرنا ہے جو حضرت ابو جندل کی واپسی کے فیصلہ سے ابھر پڑی تھی۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کا جذبہ پیدا ہوا تھا خود فرما رہے ہیں کہ باوجودیکہ حضرت ابو جندلؓ کا کفار کے ہاتھ میں دوبارہ اسیر ہونا سخت رنجدہ اور رعم انگیز تھا مگر آنحضور علیہ السلام کے حکم پر سر تسلیم خم کر کے خاموش ہو گیا اور یہ سمجھ لیا کہ اس میں مصلحت و حکمت ہو گی اور یہی صحیح ہے اس لئے کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ ۱۲۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

مطابق

۱۳ اگست ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۳۱
فی پرچہ	۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

شعبۂ ادارت ترجمان اسلام

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

صراحات

احمد حسین کمال

۱۴ اگست کا پیغام

برصغیر کی تاریخ میں ۱۴ اگست کا دن تاریخ ساز دن ہے۔ اس دن کو ہی ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی دو سو سالہ سرفروشانہ جد و جہد کا ثمرہ پاکستان کے نام سے حاصل کیا تھا۔

ہندوستان کی اصل تاریخ کے خالق مسلمان ہیں۔ مسلمانوں سے قبل یہ خطۂ زمین وحشت و جہالت میں غرق، بے شمار چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم تھا اور یہاں کے رہنے والے ہزاروں ذاتوں میں بٹے ہوئے ایک دوسرے کے لئے اجنبی تھے۔

وطنی، قومی، تہذیبی اور ثقافتی کوئی وحدت یہاں نہیں پائی جاتی تھی۔

مختلف نسلوں کے راجاؤں نے اس خطۂ زمین کو بانٹ رکھا تھا۔ اور یہ راجے مہاراجے سوئمبر (جس میں عورت اپنے خاوند کا انتخاب کرتی ہے) کی رسمیں رچاتے اور باہم کشت و خون کے بازار گرم کرتے رہتے تھے۔

عوام و خواص برہمنوں کی ذہنی غلامی میں مبتلا تھے اور عوام کی حالت جانوروں سے بھی بدتر تھی

ان حالات میں یہاں مسلمان پہنچے۔ مسلمان حکمرانوں نے اس منتشر خطۂ زمین کو سیاسی وحدت میں پرونے کا سلسلہ شروع کیا، اور علماء صلحاء و صوفیا نے یہاں علم کی، مذہب کی، دین کی اور دانش کی جوت جگائی۔ اوہام و خرافات کے طوق و سلاسل توڑے۔ انسانی اخوت کے زمزمے بکھیرے اور اس سرزمین کو تاریکی سے نکال کر روشنی کے عہد میں لا کھڑا کیا۔

سولھویں صدی عیسوی میں ساری دنیا میں صرف ہندوستان ہی وہ واحد ملک تھا جو اقتصادی معاشی تہذیبی، ثقافتی اور علمی و فنی اعتبار سے سرفہرست تھا، اور دنیا کا ہر ہنرمند، ہر صاحب فن، ہر اہل علم اور ہر اولوالعزم انسان اس سرزمین کی طرف کوچ کرنے کا آرزومند رہتا تھا۔

جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر کا مسلم ہندوستان، کابل و خراسان سے دکن تک اور تبت و کشمیر سے بنگال و برما تک پھیلا ہوا تھا۔

مسلمانوں کی مسلسل جد و جہد اور کاوشوں نے اس خطۂ زمین کی ایک تاریخ بنائی، اور اسے ترقی کی معراج تک پہنچا دیا۔

سولہویں صدی کے شروع میں ہندوستان کے مشرقی، مغربی اور جنوبی ساحلوں پر یورپ کے تاجروں کی ٹولیاں نمودار ہونا شروع ہوئیں۔ اور مسلم ہندوستان کے عروج و اقبال کے قلعہ میں ایک دراڑ پڑنے کا آغاز ہو گیا جسے ایک صدی تک غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کیا جاتا رہا۔ یہ دراڑ پھیلتے پھیلتے آئندہ ایک صدی کے اندر اتنا بڑا شگاف بن گئی کہ اسے نہ تو پلاسی کی جنگ اور سراج الدولہ کی شہادت بھر سکی، نہ سلطان ٹیپو کا لہو اس کو بند کر سکا۔ نہ بالاکوٹ کے شہیدوں کے خون سے اس کی مرمت ہو سکی، اور نہ ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی سے اس کا منہ بند کیا جا سکا

انگریز یہاں غالب آئے اور ان کے جور و ستم اور کینہ توزی کا نشانہ مسلمان بنے۔

انگریز نے مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ اسلام کو بھی مٹانے کی جد و جہد کی۔ اور بے شمار فتنوں کے ذریعہ اس ملک میں اسلام و مسلمانوں کا مستقبل تاریک کرنے کے جتن کئے۔

اس سلسلے میں مسلمانوں کو دو بڑے فتنوں سے گذرنا پڑا۔ ایک جعلی نبوت کا اجراء اور دوسرا اسلام کی جدید تعبیر و تشریح کا فروغ۔

ان دونوں فتنوں نے مسلمان ملت میں تفریق و انتشار کا خطرناک سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی عیسائیت اور ہندویت کا دام فریب بھی مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے جگہ جگہ پھیلا دیا اور اقتصادی، معاشی ضرب اس پر مستزاد تھی۔

مسلمانوں کو مرتد بنانے، ان میں تفریق و انتشار کے بیج بونے، اسلام میں تحریف و تنسیخ کرنے اور اسلام کے جدید ایڈیشن تیار کرنے کے مکروہ ترین برطانوی منصوبے کے خلاف

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

علماء حق بلا امتیاز مکتب فکر اٹھ کھڑے ہوئے اور علماء کی ہی ایک جماعت سروں سے کفن باندھ کر وطن و ملت کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے میدان سیاست میں آگئی۔

اس طرح برصغیر پاک و ہند میں وہ پہلا دفاعی محاذ تیار ہوا۔ جس نے انگریزی حکومت کی اسلام دشمن پالیسیوں کا مقابلہ کرنے کا پروگرام ترتیب دیا۔ اور برصغیر کے مسلمانوں کی وحدت اور علیحدہ وجود کو ایک حقیقت بنا دیا۔ جس کی اساس پر آگے چل کر حصول آزادی کی وہ تحریکیں تعمیر ہوئیں جن کا مقصد ہندوستان میں یا تو صوبائی خود مختاری کے ذریعہ مسلمان اکثریت کے صوبوں کو آزاد کرانا تھا، یا ملک کو ہندو مسلم حصوں میں تقسیم کر کے ایک علیحدہ مسلم مملکت کو وجود میں لانا تھا۔

برصغیر کے مسلمانوں نے آخر میں دوسری تحریک کو ہی اپنے لئے مفید سمجھا، اور ہندوؤں و انگریزوں کی تمام مخالفانہ تدبیروں کے علی الرغم پاکستان حاصل کر لیا۔

۱۴ر اگست اس تاریخی جدوجہد کی کامیابی کا پہلا دن ہے۔ اور بلاشبہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے عظیم دن ہے۔

تاہم یہ عظیم دن برصغیر کے مسلمانوں کی آخری منزل نہیں تھی۔ ۱۴ر اگست کو تو ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی بکھری ہوئی قوتوں کو ایک محاذ پر جمع کیا تھا، تاکہ وہ ایشیا کے اس خطہ میں اپنی اس ایک ہزار سالہ عظمت و میراث کو پھر حاصل کر سکیں، جسے انگریز اور ہندوؤں کی ملی بھگت نے برصغیر کے مسلمانوں سے چھین لیا تھا۔

آئیے! ہم ۱۴ر اگست کے دن کی یاد اس طرح منائیں کہ اپنے تمام اختلافات اور ماضی کی رنجشیں ختم کر دیں اپنے درمیان موجود تمام غیر اسلامی امتیازات کا خاتمہ کر دیں۔ ایک متحد پاکستانی مسلمان قوم کی حیثیت سے اپنی صفیں مضبوط بنائیں اور اپنے دست و بازو کو، اپنے اسلاف کی کھوئی ہوئی میراث و عظمت حاصل کرنے کے لئے قوی تر کریں۔

یاد رکھیئے ایک مضبوط و متحد اور اسلام کے اصولوں پر قائم پاکستان کے ذریعہ ہی ہم اپنے حال کو سنوار سکتے ہیں مستقبل کو شاندار بنا سکتے ہیں۔

اور اس کے ذریعہ ہی ہم اپنے دشمنوں پر غالب آ سکتے ہیں۔

۱۴ر اگست کا حقیقی پیغام صرف یہ ہی ہے۔

مسلمان ملکوں کی مشکلات کا حل صرف اسلام میں ہے

گذشتہ بیس سال کے اندر مسلمان ملکوں میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ، افراتفری اور کشت و خون کے جو واقعات رونما ہوتے رہے۔ اور ان قریبی چند ماہ کے اندر ان ملکوں میں خطرناک قسم کا جو تصادم دیکھنے میں آیا ہے۔ اس سے کسی بھی مسلمان کا دل اندوہ و تشویش محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا پیہم تلخ تجربات نے یہ بات بالکل واضح کر دی ہے کہ مسلمان ملکوں میں نہ تو مغربی طرز کی جمہوریت نفع بخش ثابت ہو سکتی ہے اور نہ کمیونزم ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے ان نظریات سے متاثر ہونے والوں کا طرز عمل ہر مسلمان ملک کو بہت مہنگا پڑتا ہے کہ وہ اگر جمہوریت کے حامی [illegible] ملک کو سامراجی ملکوں امریکہ و برطانیہ وغیرہ سے [illegible] رہتے ہیں۔ اور اگر وہ اشتراکیت کے حا[illegible] ملک کو روس یا چین کے زیر اثر لانے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔

وطنیت کا نظریہ مسلمان ملکوں میں علاقائیت کو ہوا دینے کا موجب بنا ہے۔

ان حالات میں سلامتی کی راہ صرف اسی میں ہے کہ ان تمام نظریات سے دامن بچا کر سب سے پہلے ہر مسلمان ملک اپنے یہاں اسلامی احکام و نظام کو کلیتہً نافذ کرے اور پھر اس کی روشنی و تقاضے کے مطابق بیرونی اور غیر مسلم دنیا سے اپنے تعلقات قائم کرے۔

بے شک گذشتہ دو تین صدیوں کے تاریخی عوامل ایسے ہیں۔ جن کے زیر اثر ہر مسلمان ملک کی نئی نسل، جدید تعلیم کی وجہ سے بیرونی نظریات کا شکار ہوئی۔ اور اپنی ترقی اور خوشحالی کی امیدیں ان خیالات سے وابستہ کر بیٹھی۔ لیکن اگر تجربہ کوئی سبق سکھا سکتا ہے تو مسلمان ملکوں کو اپنے داخلی حالات سے یہ درس عبرت حاصل کر لینا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں نے اپنی قومی زندگی کی اساس مغربی جمہوریت پر رکھنے کی کوشش کی۔ وہ لڑھکتے لڑھکاتے امریکہ و برطانیہ کی گود میں جا گرے۔ اور جن لوگوں نے اپنی حیات ملی کا ڈھانچہ اشتراکیت پر استوار کرنا چاہا۔ وہ روس اور چین کے دست نگر بننے لگے۔ اور ان دو راستوں سے ہی وہ اختلال رونما ہوا جس کی لپیٹ میں ترکی، الجزائر، انڈونیشیا، ایران، مراکش، عراق، سوڈان پاکستان، شام، مصر وغیرہ قریب قریب تمام مسلمان ممالک آتے چلے گئے۔

آج مسلمانوں کو ماضی سے کہیں زیادہ افہام و تفہیم اور صبر و رواداری کی ضرورت ہے۔

پرانی گمراہیوں کو ختم کرنے کا طریقہ، جبر و تشدد اور الزام تراشی نہیں ہے۔ اس سے مایوسی، بددلی اور انتشار میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس کے لئے تو سب سے پہلی اور بنیادی ضرورت اسلامی احکام کے نفاذ کی ہے۔

آج بھی عالم اسلام کے عوام میں شاید ہی کوئی ایسا بدبخت انسان ہوگا۔ جو علانیہ اسلامی احکام کے نفاذ سے انکار کی جرأت کرے۔

اسلامی احکام کے نفاذ سے صورت حال میں زبردست انقلابی تبدیلی رونما ہو جائے گی۔

عہد حاضر کا سب سے بڑا مسئلہ اقتصادی اور معاشی ہے۔ دولت کی ناہموارانہ تقسیم نے اور سرمایہ دارانہ تسلط نے نئی نسل میں اور عوام میں اضطراب کی چنگاریاں بھر دی ہیں۔

اگر اسلام کے جائز و ناجائز و حلال و حرام کے احکام و قوانین کو سختی کے ساتھ نافذ کر دیا جائے۔ اور امیر و غریب و حکام و عوام کے معاشرتی امتیازات کا خاتمہ کر دیا جائے۔ تو نہ صرف اقتصادی ناہمواری کا مسئلہ فوراً حل ہو جائے گا بلکہ ملی اور سیاسی استحکام کی راہ بھی ہموار ہو جائے گی۔ کتاب و سنت (قرآن و حدیث) کے احکام پر مبنی عدل و انصاف کی میزان اس قوم کو تمام بیرونی اثرات و خارجی توقعات سے نجات دلا سکتی ہے۔

اسلام کے مکمل نفاذ کے بغیر اور اسلام کو عملاً اختیار کئے بغیر بیرونی اثرات کا قلع قمع ممکن نہیں ہے۔

عوام بہرحال اپنے مسائل و مشکلات کا حل چاہتے ہیں۔ بھوک، پیاس، غربت و فلاکت، بیماری اور جہالت سے نجات ہر آدمی کا حق اور جائز خواہش ہے۔ اور ہر شخص عزت نفس کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔

اگر اس کے یہ حقوق، یہ ضروریات اسلام کے سایہ میں پوری ہونے لگیں، تو پھر کسی بھی ایسے مسلمان کا تصور نہیں کیا جا سکتا جو اسلام کی بخشی ہوئی آزادیوں اور رحمتوں سے منہ پھیر کر مغربی نظریات کی طرف مائل ہوگا۔

لیکن اگر مسائل و مشکلات جوں کی توں باقی رہیں، عدل و انصاف کا حصول مشکل تر ہوتا رہے۔ اقتصادی ناہمواری بڑھتی رہے۔ حاکمانہ استبداد اور امتیاز برقرار رہے۔ سرمایہ داریت کے تسلط میں اضافہ ہوتا رہے۔ عزت کی زندگی بسر کرنا عوام کے لئے مشکل ہو جائے۔ اور ان سب خرابیوں سے چھٹکارا پانے کے لئے اسلام کے احکام و قوانین کو نافذ نہ کیا جائے۔ تو عوام میں اضطراب کا برپا ہونا غیر متوقع نہیں۔ اور اس اضطراب سے بیرونی نظریات کے فروغ کا امکان بڑھتا ہے۔ بیرونی اثرات کے لئے گنجائش نکلتی ہے۔ اور ایسے رجحانات راہ پانے لگتے ہیں جو کسی ملک و ملت کی سلامتی کے لئے خطرہ کا باعث ہوتے ہیں۔

پس مسلمان ملکوں کے لئے ہر فتنہ سے بچنے اور ہر مشکل سے نجات حاصل کرنے کی واحد راہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا قانونی و دستوری نظام نافذ کر دینا ہے اس سلسلے میں پاکستان ہی پہل کر سکتا ہے۔ پاکستان کا وجود ہی اسلام کے نام پر عمل میں آیا ہے۔ اور آج بھی اسلام کے نام پر ہی اسے قائم رکھا جا رہا ہے۔ مشرقی پاکستان کے حالیہ بحران اور بیرونی مداخلت کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی اسلام کے نام کو ہی سامنے لانا پڑا ہے۔

چنانچہ پاکستان کی زندگی اور بقاء کا رشتہ خاص طور پر اسلام سے وابستہ ہے۔ اور ضرورت ہے کہ اس رشتہ کو عملی صورت دے دی جائے۔

اس طرح پاکستان نہ صرف خود کو درپیش خطرات سے پوری طرح اور ہمیشہ کے لئے نمٹنے کے قابل ہو جائے بلکہ اپنے برادر مسلمان ملکوں کے لئے بھی ایک قابل تقلید

(باقی ص ۱۳ پر)

احمد حسین کمال

جمعیۃ علماء اسلام کا موقف

۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء پاکستان کی تاریخ کا ایسا موڑ ہے، جہاں سے ایک بالکل نئے سفر کا آغاز ہوا ہے۔ ۲۶ مارچ سے پہلے کی تمام سیاسی بساط الٹ چکی ہے اور حالات کے نئے تقاضے واضح طور پر ایک نئی پالیسی کی تشکیل کے متقاضی ہے۔

پاکستان کے لئے اب اولین اور بنیادی ضرورت بھارت کے دشمنانہ عزائم سے اپنا مکمل تحفظ ہے۔ اور

ان عناصر سے ملک کو پاک کرنا ہے جو کسی بھی علاقائی مسئلہ کے ذریعہ ملک کو تقسیم در تقسیم کی راہ پر ڈالنا چاہتے ہیں

چنانچہ موجودہ حالات میں ہر مسئلہ پر اسی زاویۂ نگاہ سے غور کرنا ہوگا۔ اور ان دو مقاصد کی تکمیل کرنے والے ذرائع کو حاصل کرنے کی کوششوں کو ہی اولیت دینا ہوگی بیرونی ملکوں کے ساتھ پاکستان کی دوستی دشمنی اور تعلق کا معیار اب اس حقیقت پر مبنی ہونا چاہیئے کہ کونسا ملک پاکستان کو بھارت کے دشمنانہ رویہ سے محفوظ رکھنے میں مخلص ہے۔ اور کونسا ملک اس سلسلے میں بھارت کے طرز عمل کا بالواسطہ یا بلاواسطہ مؤید ہے۔

آئندہ دوستی اور دشمنی کا یہ معیار پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اولین اصول ہونا چاہیئے۔

اور داخلی نظم و نسق کی اساس اس اصول پر رکھنا چاہیئے کہ پاکستان کی وحدت و سالمیت کو محفوظ تر اور مستحکم تر کرنے کے طریقے کیا کیا ہیں۔

نیا سیاسی دور ان دو حقیقتوں کے ساتھ شروع ہونا چاہیئے اور ہر سیاسی جماعت کا نصب العین اور پالیسی و پروگرام ان دو امور پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

جمہوریت کا قیام اور انتقال اقتدار کا معاملہ بھی ان دو باتوں کے ساتھ مشروط ہونا ضروری ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں عملی طور پر کس طرح حاصل ہوں۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی اور نقطۂ نگاہ کو مشعل راہ بنایا جا سکتا ہے۔

حریفانہ اور معاصرانہ الزام تراشیوں سے قطع نظر، اس صداقت کو جمعیۃ کا بڑے سے بڑا مخالف بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ شروع سے لے کر آج تک جمعیۃ کی پالیسی ان دو امور کی ہی حامل رہی ہے۔ اس نے ہمیشہ اس امر پر زور دیا ہے کہ پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی اپنی سرزمین کے مکمل تحفظ و سلامتی پر تشکیل دینا چاہیئے، اور بھارت کے خطرہ کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ منزل مقصود یہ ہونا چاہیئے کہ برصغیر ماضی میں اسلامی غلبہ کے تحت رہا ہے۔ اس لئے آئندہ بھی اس غلبہ کو بروئے کار لانا ہمارا پروگرام ہے۔

اس مقصد کے لئے قوم کو ہمہ وقت جہاد کے لئے تیار رکھنا چاہیئے۔ نیز داخلی طور پر ملک کو متحد و مضبوط رکھنے کے لئے جمعیۃ نے ہمیشہ اس امر پر زور دیا ہے کہ پورے ملک کا سیاسی، اقتصادی، قانونی اور انتظامی ڈھانچہ خالص اسلام کے اصولوں پر استوار کیا جائے تاکہ علاقائی رجحانات پیدا ہی نہ ہو سکیں۔

اور اس امر کی شہادت جمعیۃ کے مجوزہ منشور سے بخوبی ظاہر ہے۔ سیاسی معاملات میں جمعیۃ کا یہ رویہ کہ پارٹیوں کے باہمی اختلافات میں جانبداری سے علیحدہ رہے اسی حقیقت کے پیش نظر ہے کہ ملک میں داخلی انتشار نہ بڑھے۔

البتہ مذہبی معاملات میں اس کا موقف دو ٹوک ہے۔ اور اس نے قرآن و سنت اور صحابۂ کرام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ کا منہ توڑ جواب دینے سے کبھی بھی کسی مصلحت کی خاطر گریز نہیں کیا۔

ویسے بھی ملک کا اتحاد بھی ان تین باتوں پر منحصر ہے۔ قرآن کی تحریف، سنت سے انحراف اور صحابہؓ کی تعریض کے بعد مسلمانوں کا کوئی اتحاد برقرار ہی نہیں رہ سکتا۔

انتخابات کے دوران اور انتخابات کے بعد ۲۶ مارچ تک جمعیۃ علماء اسلام کا طرز عمل مذکورہ بالا حقائق کا آئینہ دار ہے۔

۲۶ مارچ سے اب تک جمعیۃ اس رویہ پر کاربند رہی ہے کہ پاکستان کے خلاف بھارت کی معاندانہ سازش اور ناپاک کارروائیوں کا قلع قمع کرنے میں فوج اور صدر کا ہاتھ بٹایا جائے۔

جمعیۃ نہ تو اقتدار کی منتقلی کے لئے بے چین ہے اور نہ کسی جائز سیاسی جماعت کو غدار ثابت کرنے کے درپے ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ رواداری اور اتحاد کی فضا قائم رہے اور تمام جماعتیں بھارت کے مقابلہ کے لئے فوج و صدر کے اقدامات کو کامیاب بنانے میں معاون بنیں۔

اس مرحلہ پر ہم افسوس و دکھ کے ساتھ یہ دیکھ رہے ہیں کہ بعض حلقوں کی طرف سے اشارتاً، کنایتاً اور اب علانیہ جمعیۃ کو مختلف حیلوں حوالوں سے مطعون کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

حال ہی میں خان عبدالقیوم خان نے ایک دو مقامات پر جمعیۃ کے خلاف غلط الزام سازی کی ہے۔

ہم جمعیۃ پر طعن کرنے والوں اور خان عبدالقیوم خان کے سیاسی ماضی سے بخوبی واقف ہیں، اور ان کا کردار بھی جانتے ہیں جو انتخابات سے اب تک رہا ہے۔

لیکن ملکی حالات کی نزاکت کے پیش نظر ہم اب بھی خاموش رہنا ہی مناسب سمجھتے ہیں۔ ملک و ملت کا مفاد، جماعتوں اور گروہوں کے مفادات سے بالاتر ہے۔ تاہم یہ خاموشی بھی ایک حد تک ہی ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے یہ مہربان دوست ہمیں زبان کھولنے پر مجبور نہیں کریں گے۔ اور وطن کو درپیش موجودہ بحران کے پیش نظر جمعیۃ کے ساتھ اور علماء کے ساتھ اپنی دیرینہ کینہ توزی کو حالات معمول پر آنے تک ملتوی کر دیں گے۔

ہم جانتے ہیں کہ جمعیۃ کے خلاف یہ سارا غبار اس لئے ہے کہ وہ پاکستان کو ایک خالص اسلامی ریاست بنانا چاہتی ہے۔ نام کی اسلامی ریاست نہیں کہ اسلام کے نام پر ایک گروہ کو حکمرانی کے دائمی حقوق حاصل ہو جائیں۔ بلکہ ایسی اسلامی ریاست، جس کا دستور، قانون اور نظم و نسق، قرآن و سنت کے اصولوں پر مبنی ہو۔ جو ختم نبوت کے عقیدہ کی علمبردار ہو۔ اور جس کا معیار و شعار علی، خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے احترام و پیروی کی اساس پر قائم ہو۔

کیا جمعیۃ کے خلاف دل کی بھڑاس نکالنے والے، پاکستان کو ایسی اسلامی ریاست بنانے کے خواہاں ہیں۔

جمعیۃ اور ان کے درمیان فیصلے کے لئے یہ ہی کسوٹی کافی ہے۔ ورنہ جہاں تک پاکستان کی ۲۴ سالہ تاریخ کی شہادت ہے۔ وہ جمعیۃ کے خلاف اعتراض کرنے والوں کا ایسا نامۂ اعمال ہے۔ جس کا ہر صفحہ پاکستان کے مفاد پر ان کے مفادات کو ترجیح دینے کا منہ بولتا ثبوت مہیا کرتا ہے

الحمد للہ جمعیۃ کا دامن ایسی تمام آلودگیوں سے پاک و صاف ہے اسے ذرہ برابر بھی اقتدار کی ہوس نہیں ہے۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

مدینہ یونیورسٹی
مدینہ منورہ
سے ایک مکتوب

مدینہ منورہ میں بھارت کا غلط پروپیگنڈا

بڑے زور شور سے چل رہا ہے

اسلامی ممالک میں وفود بھیجنے کی اشد ضرورت ہے

از مولانا منظور احمد چنیوٹی
حال مدینہ منورہ

کہاں میں اور کہاں یہ نکہتِ گل
نسیم صبح تیری مہربانی

محترم حافظ محمد حنیف صاحب! زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف!

راقم ۷ رجون کراچی سے سعودی ایئر لائن پر سوار ہو کر عازم مکہ مکرمہ ہشاء رات ہی مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔ عمرہ کیا اور سر کا بوجھ ہلکا کیا۔ تین دن وہاں قیام کر کے چوتھے روز مدینہ منورہ روانہ ہو گیا۔ وہاں پہلے سے انتظار تھا۔ شیخ بن باز صاحب سے ملا، جو مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر ہیں۔ پروگرام طے ہوا۔ دوسرے روز انہوں نے ظہر کے وقت طلباء میں اعلان کیا اور طلباء کو ردِّ قادیانیت کے سلسلہ میں تربیت حاصل کرنے کی خوب ترغیب دی۔ یونیورسٹی میں تعطیلات ہو چکی ہیں۔ اکثر طلباء چلے گئے ہیں۔ کچھ باقی ہیں۔ عصر کو ہمیں بلایا گیا۔ چنانچہ راقم اور مولانا عبد الغفار حسن صاحب (جو کہ یہاں یونیورسٹی میں مدرس ہیں اور بہت اونچے اخلاق کے مالک ہیں) اس کام میں میرے ساتھ پورا پورا تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

پہلے مولانا نے کچھ میرا تعارف اور کچھ قادیانیت کے شدید خطرہ پر روشنی ڈال کر ان کو ترغیب دی۔ بعد میں راقم نے کوئی پون گھنٹہ کے قریب عربی میں ان کے سامنے اس فتنہ کی مزید تفصیلات پیش کیں۔ اور بتایا کہ بیرونی ممالک میں اس نے کس قدر وسیع جال بچھا رکھا ہے اور کس کس طریقہ سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔

میرے پاس ان کی فارن مشن کی مطبوعہ مکمل تفصیلات تھیں۔ جن کی ایک ایک کاپی رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری صاحب جناب سرور صبان کو بھی دے آیا تھا تاکہ وہ بھی ان تفصیلات کو پڑھ کر اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کوئی مؤثر قدم اٹھائیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے تحریری طور پر کچھ تجاویز طلب کی تھیں جو ان کو پیش کر دی گئیں طلباء ہر دو بیانات سے کافی متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے اس فن کو سیکھنے پر اپنی مستعدی اور شوق کا اظہار کیا چنانچہ دوسرے روز یونیورسٹی ہی میں عشاء کی نماز کے بعد درس شروع ہو گیا۔ لیکن کچھ طلباء شہر میں رہتے تھے جن کے لئے یونیورسٹی میں جانا مشکل تھا۔ ان کے اصرار پر مسجد نبوی ہی میں دو وقت درس شروع کر دیا گیا۔ ایک دن کو، دوسرا شام کے بعد مابین صلوٰۃ المغرب والعشاء

الحمد للہ کہ سلسلہ کامیاب رہا۔ آٹھ نو ممالک کے طلباء تیاری کر رہے ہیں۔ زیادہ تر افریقی ممالک کے ہیں۔ ضرورت بھی زیادہ انہیں ہیں کام کرنے کی تھی کیونکہ قادیانیوں نے انہی ممالک میں زیادہ جال بچھا رکھا ہے۔ اور وہ لوگ ان کے عقائد اور دیگر تفصیلات سے بالکل واقف نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس نہ تو قادیانی کی اصلی کتابیں ہیں، اور نہ کوئی ان کے خلاف تردیدی لٹریچر موجود ہے۔ وہ بہت اصرار کرتے ہیں کہ آپ جو کچھ ہمیں سمجھا اور لکھوا رہے ہیں، کاش کہ آپ اسے عربی میں لکھ کر چھپوا دیں تو بہت دنیا کو فائدہ ہوگا۔ ہمیں تو ان باتوں کی ہوا بھی نہیں لگی۔ اور نہ ہی کبھی اساتذہ نے ان باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور جب ہم اپنے ملک میں جاتے ہیں تو وہ لوگ ہم سے ایسے سوالات کرتے ہیں۔ ہمیں کچھ علم نہیں ہوتا۔

حقیقت میں ہمارے ہاں عربی انگلش میں لٹریچر کی بڑی کمی ہے۔ جس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمارا کام صرف اپنے ملک تک محدود ہے۔ اور جو انہوں نے دنیا بھر کو لپیٹ رکھا ہے۔ اس کی طرف ہمیں توجہ ہی نہیں ہے۔ اور اگر قدرے توجہ ہے تو پھر وسائل کی کمی ہے۔

یہی داعیہ تھا جو مجھے یہاں لے آیا کہ بیرونی ممالک میں تو ہم پہنچ نہیں سکتے۔ یہاں مرکز اسلام میں تمام ممالک کے باشندے اور طلباء جمع ہیں۔ ان میں کام کرنا چاہیئے۔ الحمد للہ کہ یہ سکیم بہت کامیاب ہوئی۔

دو مضمون "حیات عیسیٰ علیہ السلام" اور "کذب مرزا" تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ اب تیسرا مضمون "ختم نبوت" شروع کر رکھا ہے۔ تمام سوالات و جوابات باقاعدہ ان کو لکھوائے ہوں۔ ٹکٹ کی میعاد ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے مجبوراً ۱۲ اگست کو انشاء اللہ واپس کراچی پہنچ جاؤں گا۔ ورنہ ابھی کام ختم کرنے کو نہ میرا جی چاہتا ہے اور نہ ہی طلباء میرے جانے پر راضی ہیں۔

الحمد للہ کام کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ دراصل تجربہ یہ ہوا ہے کہ آدمی اگر حج سیزن میں آئے۔ تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ ایک تو طلباء کافی ملیں گے۔ دوسرے مختلف ممالک کے آئے ہوئے حجاج میں عموماً کام کرنے کا خوب موقعہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اگر وسائل مہیا فرما دیئے تو انشاء اللہ حج کے موقعہ پر پروگرام مرتب کریں گے ملکی حالات کچھ ریڈیو اور کچھ آنے والے زائرین کے ذریعہ معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ ملک کے استحکام، حفاظت اور بہتری کے لئے برابر دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ سنا ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمود صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ اگر کچھ تفصیلی پروگرام ہو تو مطلع کریں۔ انڈیا کا غلط پروپیگنڈا بڑے زور شور سے چل رہا ہے ضرورت ہے کہ مختلف اسلامی ممالک میں ہمارے وفود پہنچ کر صحیح صورت حال سے مطلع کریں۔ اور کچھ بیانات بھی جاری کر کے بھیجیں۔ یہاں رہنے والے بنگالی ان خبروں سے بہت متاثر ہیں۔ اور مغربی پاکستانیوں سے سخت نفرت کرنے لگے۔ یہ ایک خطرناک بیماری ہے جو پھیلتی جاتی ہے۔ اس کی اصلاح کی جلد کوشش ہونی چاہیئے۔ تفصیلی حالات انشاء اللہ واپسی پر زبانی عرض کروں گا۔ اجمالاً کچھ تذکرہ کر دیا۔ تمام اہل مجلس اور اکابر کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش کریں۔ فقط والسلام!

منظور احمد عفا اللہ

از مدینہ منورہ

بقیہ — جمعیۃ علماء اسلام کا موقف

اسے سب سے زیادہ خوشی ہوگی اگر یحییٰ خاں اس ملک میں قرآن کا، سنت رسولؐ کا اور خلفاء راشدین کا اسلامی نظام قائم کر دیں۔

ایوب خاں کے دورِ حکومت میں بھی جمعیۃ کا بنیادی مطالبہ ان سے یہ ہی رہا۔

اور ایوب خاں سے پہلے کی مسلم لیگی حکومتوں سے بھی جمعیۃ صرف یہ ہی مطالبہ کرتی رہی ہے۔

سیاسی جوڑ توڑ، اقتدار کے لئے گٹھ جوڑ اور بالغ رائے کی جمعیۃ کے دائرے میں سرے سے گنجائش ہی نہیں ہے

اگر جمعیۃ کے مخالف اپنی الزام بازیوں سے یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ اس طرح جمعیۃ اقتدار طلبی میں ان کی موید بن جائے گی، تو یہ ان کی زبردست بھول ہے۔ جمعیۃ کی تائید پاکستان میں مکمل اسلامی نظام کے قیام اور پاکستان کی وحدت، سالمیت اور تحفظ کے لئے تو حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن ذاتی اور گروہی مفادات کے لئے حاصل نہیں کی جا سکتی۔

(۲۳ جولائی ۱۹۶۹ء)

حیاتِ امیر شریعت

مصنفہ جانباز مرزا

برصغیر کے نامور اور شعلہ بیان خطیب امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مکمل اور مستند سوانح حیات

قیمت ۱۳/۵۰

علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

لاہور کے علمائے کرام سے دردمندانہ اپیل

(از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب)

محترم علمائے کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

لاہور پاکستان کا دل کہلاتا ہے۔ ہر جماعت اور ہر پارٹی یہیں سے اپنے پروگرام کا آغاز کرتی ہے اور یہیں سے اسے توانائی اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ لاہور ہی میں قرارداد پاکستان نے جنم لیا، اور لاہور ہی نے اس کو ایک عظیم تحریک بنایا۔ لاہور ہی سے آزادی کی کئی ایک تحریکوں نے غیر ملکی سامراج کے عزائم کو منزلزل کر کے رکھ دیا۔ لاہور ہی سے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی آواز نے علم الدین شہیدؒ جیسا جانباز اور عاشق رسولؐ پیدا کیا، اور لاہور ہی سے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں جانبازوں اور انگریز دشمن نوجوانوں کو تربیت دے کر سامراج کی قوتوں کو پامال کر کے رکھ دیا۔

لاہور نے بہت سی نامور شخصیات کو جنم دیا اور انہیں ملت اسلامیہ کی آنکھ کا تارا بنا دیا۔ لاہور کی مرکزیت مسلمہ ہے۔ بے باک علماء، مخلص مشائخ، وصوفیاء دانشور، صحافی اور سینکڑوں دین کے لئے جان کی بازی لگانے والے نوجوان لاہور کی سرزمین سے ابھرے اور اپنی صلاحیتوں سے لاکھوں افراد کو اپنا گرویدہ بنا لیا لاہور کی اسی زرخیز اور اسلام دوست آبادی کو دیکھتے ہوئے جمعیۃ علمائے اسلام پنجاب نے بھی اپنا مرکزی دفتر یہیں، قائم کیا، تاکہ علماء حق بھی اس مردم خیز اور بہادر خطہ سے اپنی نحیف آواز کو اسلام اور نظام اسلام کی عظمت کے لئے بلند کر سکیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام اس قدر جامع اور مکمل ہے کہ ہر شخص اسے آسانی سے سمجھ کر اس میں ملکی مسائل کے حل تلاش کر سکتا ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پروگرام کو سمجھانے کے لئے اور لاہور کے گلی کوچہ تک پھیلانے کے لئے آپ ایسے مخلص اور جید علماء کرام کی ضرورت ہے جو اپنی بے باکانہ خطابت اور مجاہدانہ تبلیغ سے عوام وخواص کے قلب وجگر میں ایک ولولہ اور نئی امنگیں پیدا کر دیں۔

ملت اسلامیہ کے رہبرو! پاکستان کے عوام مختلف نعروں اور وعدوں سے دل برداشتہ ہو چکے ہیں۔ ان کی امیدوں پر پانی پھر چکا ہے۔ ان کے دل ٹوٹ چکے ہیں۔ ان کے حوصلے پست ہو چکے ہیں۔ آیئے ان کی حسرتوں کو مسرتوں میں تبدیل کر دیں۔ ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کی دنیا اسلام کی محبت وآشتی سے جوڑ دیں۔ ان کے پست حوصلے اسلام کی سربلندی سے بام ثریا تک پہنچا دیں۔ انہیں اسلام کے نظام حیات کی عملی صداقت سمجھائیں۔ اور انہیں سمجھایا جائے۔ کہ واقعی اسلام زندگی کے تمام مسائل کو حل کرتا ہے۔ اسلام صرف نماز روزہ کا نام ہی نہیں ہے بلکہ اسلام آپ کے اقتصادی مسائل کا پورا پورا حل کرتا ہے۔ اسلام روٹی، کپڑا، مکان بھی دیتا ہے۔ اور جنت کی نعمتوں سے بھی مالا مال کرتا ہے۔

لاہور کے غیور علمائے کرام! آیئے جمعیۃ علماء اسلام آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ ہماری رہنمائی کریں۔ اور ہمیں بتائیں کہ پاکستان کس طرح دنیا کا عظیم ملک بن سکتا ہے۔ اور اسلام کس طرح ہمیں بین الاقوامی سطح پر سربلند و سرفراز کر سکتا ہے۔ پاکستان کا اقتصادی بحران کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔ اور معاشرے کا اخلاق کس طرح بلند ہو سکتا ہے؟ معاشرے سے برائی، زنا، شراب، جوا، غنڈہ گردی، ڈکیتی، رہزنی، قتل وغارت، بے انصافی، رشوت، ظلم وتشدد کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔ ان باتوں کا انسداد آپ کا اولین فریضہ ہے۔ آپ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ آپ کے پاس تبلیغ وارشاد کے مراکز، مساجد موجود ہیں۔ آپ کو اب بھی معاشرے کی گوناگوں خرابیوں کے باوجود عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ کی آواز میں اب بھی ایک جادو کا اثر ہے۔ آپ کی خطابت اب بھی ہزاروں دلوں کو اسلام کے لئے گرما سکتی ہے۔

آیئے! تھوڑی سی قربانی دیجئے۔ تھوڑا سا اپنا قیمتی وقت جمعیۃ علماء اسلام کو عنایت فرمایئے۔ آپ کی ادنیٰ توجہ سے لاہور میں روح پرور مناظر اور اسلام کے گلشن میں عجیب بہاریں آجائیں گی۔ اسلام کی خوشبو سے لاہور معطر ہو جائے گا۔ اور ملت اسلامیہ آپ کی ممنون ومشکور ہوگی۔

شاہ شہیدؒ کے وارثو!

اٹھو! اسلام آپ کو پکار رہا ہے۔ دوڑو! صحابہؓ کی عظمت آپ کو دعوت عمل دے رہی ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ اپنے بقاء واستحکام کے لئے آپ کی توجہ کا مستحق ہے۔ غریب، مزدور، کسان آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کیوں علمائے کرام میدان میں نہیں آتے۔ آیئے ۱۸۵۷ء سے آج تک اپنی تاریخ کو پھر سے زندہ کر دیں۔ آیئے علماء حق کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کا پھریرا پھر سے لہرائیں۔ اس میں آپ کی رگوں کا خون اور جذبۂ جہاد شامل ہو لاہور کی زندگی اور بقاء بھی اسلام ہی سے ہے۔ اور آپ کی عظمت بھی اسلام ہی سے ہے۔ لاہور میں اسلامی نظام حیات کی سب سے بڑی داعی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر موجود ہے۔ اس کے دروازے آپ کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔ اور اس بات کے منتظر ہیں کہ کب علمائے لاہور تشریف لاکر پرچم اسلام کی سربلندی کے لئے نیا عہد کر کے ایک نئے دور کا آغاز کرتے ہیں۔

اے علمائے لاہور

خدا آپ کا حامی وناصر ہو، اور ہم ایسے ناکارہ لوگوں کی رہنمائی کی توفیق ارزانی فرمائے۔

میں ہوں آپ کا ادنیٰ خادم

محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علمائے اسلام پنجاب

(یکم اگست ۱۹۷۱ء)

عوامی مسائل

گورنر صاحب صوبہ سرحد کا دورہ کاغان اور عوام کے مطالبات

جنہیں جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندے مولانا محمد اسماعیل ذبیح نے کاغان کی حجرہ مجلس میں پیش کیا

۱۵ر جولائی ۱۹۷۰ء کو لیفٹیننٹ جنرل خواجہ محمد اظہر خان گورنر صوبہ سرحد کاغان کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ صاحب موصوف نے عوامی شکایات اور مطالبات سے براہ راست واقفیت حاصل کرنے کے لئے حجرہ مجلس کا مفید سلسلہ جاری فرمایا ہوا ہے۔ سال گذشتہ میں آپ نے ناران کے مقام پر حجرہ مجلس کے ذریعہ عوامی شکایات اور مطالبات کو سنا تھا۔ جس سے عوام علاقہ کی کافی حد تک حوصلہ افزائی ہوئی تھی، اور ان کے کئی مطالبات منظور کئے گئے تھے۔

اب کی مرتبہ کاغان کے مقام پر حجرہ مجلس کا انتظام تھا۔ یہ مقام مانسہرہ سے ۷۰ میل اور بالاکوٹ سے چالیس میل کے فاصلہ پر پہاڑوں سے گھرا ہوا سرسبز و شاداب ندی کے کنارے واقع ہے۔ یہاں حجرہ مجلس میں شریک ہونے اور اپنے محبوب اور نیکدل گورنر کے خیالات عالیہ سننے اور انہیں اپنی مشکلات سنانے کے لئے ہزاروں لوگ پہنچے ہوئے تھے۔ بلکہ ایبٹ آباد، مانسہرہ شنکیاری ڈاؤر وغیرہ کے علاقوں سے بھی نمائندہ قسم کے کئی بزرگ تشریف لائے ہوئے تھے اور شریک محفل تھے۔

مورخہ ۱۶ر جولائی ۱۹۷۰ء کو گیارہ بجے قبل دوپہر گورنر صاحب حجرہ مجلس میں تشریف لائے۔ اور آتے ہی حاضرین سے خطاب فرمانا شروع کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں سپاسنامہ پیش کرنے اور تعریف و توصیف کرنے کو تضیع اوقات قرار دیا اور اس سے منع فرما دیا۔ اور صرف ذاتی شکایت یا عوامی مفاد کی بات پیش کرنے کی اجازت دی۔

چونکہ اس اہم اور مفید تقریب میں شامل ہونے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز نمائندوں پر مشتمل وفد بھی آیا ہوا تھا جس کے اراکین مولانا عبدالحکیم ممبر قومی اسمبلی، مولانا محمد اسماعیل ذبیح، مولانا سید نواب حسین شاہ خطیب جامعہ شنکیاری، سید مصطفیٰ شاہ شنکیاری، قاضی خلیل احمد صاحب خطیب جامعہ بالاکوٹ، مولوی خلیل الرحمٰن اور سردار محمد اسماعیل تھے۔ اس لئے گورنر صاحب نے خطاب کے فوراً بعد جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندے مولانا محمد اسماعیل ذبیح نے عوام کی طرف سے درج ذیل مطالبات پیش کئے۔ آپ نے گورنر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

قابل احترام راہنما! اس علاقہ کی زرعی معیشت چونکہ بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ عوام کی اکثریت ناتعلیم یافتہ اور کسب و کار سے عاری ہے۔ اس لئے لوگ اپنی ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے بھیڑ بکریاں بھی پالتے ہیں۔ یہ پیشہ کسی شوق کی تکمیل کے لئے نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ضرورت اور حالات کی مجبوری کے تحت کیا جاتا ہے۔ اور پشت ہا پشت سے چلا آیا ہے۔ لیکن کئی سالوں سے پاکستان میں گوٹ آرڈیننس نافذ ہے۔ جس کے مطابق بکریاں رکھنا اور پالنا قابل دست اندازی پولیس جرم ہے اس آرڈیننس کی رو سے اب تک ہزارہا بکریاں پولیس کے ہاتھوں ضبط ہوئیں۔ ان کا چالان ہوا۔ وہ نیلام کی گئیں بلکہ بکریوں کے چالان کے ساتھ ان کے مالکان کو بھی دھر لیا گیا۔ انہیں عدالتی چکروں سے گذرنا پڑا۔ مزید جرمانے ادا کرنے پڑے۔ اس طرح بکریاں جو مملکت پاکستان کے سرمائے کا ایک حصہ تھیں۔ وہ ضائع ہوئیں۔ اور عوام کی اس معیشت کے ضیاع سے علاقہ کے عوام کی معاشی حالت کو اور زیادہ نقصان پہنچا۔

اس لئے میں عوام علاقہ کی طرف سے آنجناب کی خدمت میں باادب عرض کروں گا کہ گوٹ آرڈیننس کو عوامی مفاد کے پیش نظر ایک عارضی حکم کے ذریعہ اس وقت تک معطل یا ملتوی کر دیا جائے۔ جب تک ملکی پارلیمنٹ کا اجلاس اس بارہ میں کوئی فیصلہ نہ کرے۔

اور اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ بکریوں کا وجود ملک کے لئے نقصان دہ ہے تو بکریاں ختم کرنے سے پہلے ان لوگوں کو معقول معاوضہ دینے اور ان کے لئے متبادل طور پر آمدنی کے وسائل مہیا کرنے کا منصوبہ بنائے کیونکہ سوال اتنا نہیں کہ بکریاں ملک کے لئے غیر مفید ہیں انہیں ختم کر دیا جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ اس ضلع کے پہاڑی کے عوام کا یہ ایک ذریعہ معاش ہے۔ اور ان سے اس پیشہ کو چھڑانے کے بعد متبادل ذریعہ معاش مہیا کرنا ایک قومی ضرورت اور حکومت پاکستان کی ذمہ داری میں داخل ہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس پیشہ سے محروم ہونے کے بعد دوسرا کوئی معقول ذریعہ آمدنی نہ رکھنے کی وجہ سے ان لوگوں کی معاشی حالت نہایت ابتر ہو جائے گی۔ یا روزی کی تلاش میں اس علاقہ کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوں گے۔

عزت مآب! ضلع ہزارہ کے پہاڑی علاقوں کو قدرت نے اپنی کمال فیاضی سے جس طرح حسن و خوبصورتی سے نوازا ہے۔ اسی طرح کھلے میدانوں، کشادہ وادیوں۔ وسیع و عریض چراگاہوں اور سبزہ زاروں کی دولت سے بھی مالا مال کیا ہے۔ اس لئے یہاں کے عوام بکریوں کے علاوہ بھیڑوں اور گائے بھینسوں کی پرورش بھی کرتے ہیں۔ لیکن بھیڑوں اور گائے بھینسوں کی علاقائی نسل اعلیٰ اور بہتر قسم کی نہیں جو ان کی معاشی خوشحالی اور فارغ البالی کی ضامن ہو۔ اس لئے آسٹریلیا اور دیگر ان ممالک سے جہاں کی بھیڑیں عمدہ نسل کی ہیں۔ جن کی اون گھنی، پیداوار کے اعتبار سے زیادہ نرم و ملائم قسم کی اور قیمتی ہو، عوام علاقہ کو مہیا کی جائیں۔ اسی طرح باہر کے ممالک سے ان گائے بھینسوں کو درآمد کر کے اس علاقہ میں پھیلایا جائے۔ جو دافر مقدار میں دودھ دیتی ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ قسم کے سانڈ اور بیل بھی مہیا کئے جائیں۔ تاکہ علاقہ بھر میں دیسیوں کی ناقص نسل اچھی نسل سے بدل جائے۔ اور عوام کی یہ حالی خوشحالی میں تبدیل ہو جائے۔ چونکہ عوام علاقہ کی قوت خرید نہایت کمزور ہے۔ اس لئے عوام کی حالت کے مطابق یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ قوت خرید نہ رکھنے والے لوگوں کو بھیڑوں کی مندرجہ صدر اجناس برآمد کرنے کے بعد مفت اور بلاقیمت تقسیم فرمائی جائے۔

جناب گرامی! اس علاقے کی بدترین دشمن تین چیزیں ہیں۔ جہالت، غربت اور بیماری۔ اس لئے ان تینوں کے خاتمہ کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔

(۱) تحصیل مانسہرہ کو بنگرام کی طرح دس سال کیلئے پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے۔ اور یہاں کے عوام کو تعلیمی سہولتوں اور ملازمتوں کے حصول میں خصوصی سلوک کا مستحق گردانا جائے۔ کم از کم دسویں جماعت تک تعلیم مفت قرار دی جائے اور اس سے آگے پڑھنے والے ذہین طلباء کو خصوصی وظائف عطا فرمائے۔ تاکہ یہ لوگ جو زندگی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں، اپنے ان بھائیوں کے قریب پہنچ سکیں۔ جو زندگی کی دوڑ میں ان سے بہت آگے نکلے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح ایک ملک۔ کی قوم کے افراد میں امارت اور غربت کا اتنا بڑا خلا کسی قدر کم ہو سکے۔

(۲) بالاکوٹ میں ایک انٹرمیڈیٹ کالج اور گرلز ہائی سکول کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور علاقہ کے دوسرے جرید جیسے مرکزی مقامات میں ہائی سکول عطا فرمائے جائیں اور اسی طرح مڈل سکولوں اور پرائمری سکولوں کو دیہات میں عام کر دیا جائے۔

(۳) غربت اور بدحالی دور کرنے کے لئے اس علاقہ میں صنعتوں کا قیام ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ چونکہ علاقہ گھنے جنگلوں کی دولت سے مالا مال ہے۔ اس لئے اس کے مرکزی مقامات گڑھی حبیب اللہ، بالاکوٹ وغیرہ میں پلائی وڈ فیکٹری قائم کی جائے۔ تو لکڑی اس علاقہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ بانڈ پور کی طرح چمڑے کا کارخانہ قائم کیا جائے تو چمڑا اس علاقہ سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ اونی کپڑے کا

کارخانہ لگایا جائے، تو آون اسی علاقہ کی پیداوار ہے گاغذ اور گتہ سازی کا کارخانہ قائم کیا جائے تو اس کے لئے خام مواد اسی علاقے کے جنگلات سے عام اور آسانی میسر آسکتا ہے۔ افسوس ہے کہ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اس علاقہ کے عوام کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یہ مانا کہ حکومت کے وسائل محدود ہیں۔ اور یہ سب کچھ یہ یک نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن حکومت کے وسائل کے اندر رہ کر ہی کچھ نہ کچھ تو کیا جاسکتا ہے فی الحال ایک دو بڑی صنعتیں ہی لگا دی جائیں۔ اور گھریلو صنعتوں اور دستکاریوں کے سلسلہ کو عام کر دیا جائے، تو عوام کی حالت بہت کچھ بدل سکتی ہے۔

بیماریوں سے نجات دلانے کے لئے بالاکوٹ میں ایک ہسپتال قائم فرمایا جائے۔ جس میں ایکسرے پلانٹ نصب ہوں۔ اپریشن کی سہولیات حاصل ہوں۔ مریضوں کے لئے بستر ہے اور رہائشی کوارٹروں کا انتظام ہو۔ مریضوں کو مفت ادویات میسر آسکتی ہوں۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد ڈاکٹروں کے علاوہ لیڈی ڈاکٹروں اور نرسوں کی تقرری کی جائے۔ اس کے علاوہ علاقہ کے دوسرے اہم مقامات مثلاً گھنول۔ کوائی۔ پارس۔ بجریہ۔ مہانڈری۔ کاغان۔ ناراں وغیرہ میں مقامی ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم فرمائی جائیں۔

جناب محترم! اس علاقہ میں آمدورفت کا واحد ذریعہ بالاکوٹ ناراں روڈ ہے۔ اسی پر تمام علاقائی تجارت کا انحصار ہے۔ آنجناب نے سال گذشتہ ناراں کی جمعہ میٹنگ میں کاغان تک پختہ اور ناراں تک ٹرک روڈ بنانے کا حکم دے دیا ہوا ہے۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ کاغان سے ناراں تک کی سڑک کو پختہ اور کشادہ فرمایا جائے۔ اور ناراں سے چلاس تک گاڑیوں کی آمدورفت کے لئے سڑک تعمیر فرما کر عوام کی آمدورفت اور تجارت کو فروغ بخشا جائے۔

جناب والا! اس علاقے کے مسائل میں سب سے اہم اور پیچیدہ مالکان و مزارعین کا مسئلہ ہے۔ مالک اور مزارع دونوں ہمارے معاشرے کے اجزا ہیں۔ لیکن اس مسئلہ کی بدولت یہ دونوں اجزاء باہمی دست و گریباں ہیں اس سے بدترین طبقاتی کشمکش پیدا ہو رہی ہے اور دونوں طبقے مقدمہ بازیوں اور جھگڑوں کا شکار ہیں۔ اس لئے میں آنجناب سے التماس کروں گا کہ اس طبقاتی کشمکش کو دور کرنے کے لئے اس وقت تک جب کہ ملکی پارلیمنٹ اس بارہ میں کوئی قانون مرتب کرے۔ ہر قسم کی بیدخلیوں کو ایک حکم کے ذریعہ عارضی طور پر ممنوع قرار دے دیا جائے تاکہ دونوں طبقوں کے باہمی تعلقات کشیدگی اور بربادی سے بچ سکیں۔

آخر میں ایک ایسی بات کے متعلق عرض کروں گا۔ جو اصولاً طے شدہ ہے۔ صرف عملدرآمد کی ضرورت ہے۔ ضلع ہزارہ میں فیلڈ اسسٹنٹوں کے لئے بھرتی میں بیس اسامیاں مخصوص کی گئی ہوئی ہیں۔ اور بیس ہی آدمی ٹریننگ سے فارغ ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہیں ان اسامیوں پر فوری متعین فرمانے کا حکم بخشا جائے۔ تاکہ یہ منتظر افراد اپنی زرعی صلاحیتوں سے ملک اور عوام کو فائدہ پہنچا سکیں۔ والسلام!

اسلام زندہ باد ــــ پاکستان پائندہ باد

جناب گورنر صاحب نے ان معروضات کو نہایت غور اور توجہ سے سنا، اور بیشتر معروضات کو منظور فرمالیا۔

آپ نے گوٹ آرڈیننس کے بارے میں فرمایا کہ پولیس کو بکریوں کی پکڑ دھکڑ کا اختیار نہیں دیا گیا۔ اس قانون کا مطلب اصالتاً اور از خود بکریوں کے مالکان کو بکریاں نہ رکھنے کی جانب توجہ دلانا ہے۔ تاکہ انہیں بھیڑوں سے بدل دیا جائے۔

بھیڑوں کی اچھی نسل فراہم کرنے کی تجویز کو پسند فرمایا اور کہا کہ قیمتاً عمدہ نسل کی بھیڑیں مہیا کرنے کا انتظام جابہ کے مقام پر حکومت نے کیا ہوا ہے۔ مفت بھیڑیں مہیا کرنے کی جانب بھی توجہ دی جائے گی۔ یہ بھی فرمایا کہ بھیڑوں کی اون کٹائی کے لئے دو تین مقامات پر مشینیں نصب کی جائیں گی۔

چلاس تک سڑک کی تعمیر کے مطالبہ کو منظور فرمایا اور فرمایا کہ جب ناراں تک سڑک کی توسیع ہو جائے گی۔ تو پھر اس سے آگے چلاس تک سڑک تعمیر کر دی جائیگی اور تعمیر کا سلسلہ جاری رہے گا۔

گھریلو صنعتوں اور دستکاریوں کی حوصلہ افزائی کا وعدہ فرمایا۔ اور عوام کو اس جانب زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی ہدایت فرمائی۔

مزارعین کی بیدخلیوں کے متعلق فرمایا کہ کسی بھی مزارع کو غیر قانونی طور پر کوئی مالک بیدخل نہیں کر سکے گا۔

تعلیمی اداروں کے قیام کے متعلق پیش کئے گئے مطالبہ کو تقریباً منظور فرمالیا۔ اور دوسرے مطالبات کے متعلق بھی ہمدردانہ غور کا وعدہ فرمایا۔

بارہ بجے جمعہ میٹنگ کی یہ تقریب ختم ہوئی اور گورنر صاحب ناراں تشریف لے گئے۔ یہ مقام کاغان سے بارہ میل آگے ہے۔ جمعیۃ کا وفد بھی مولانا عبدالحکیم مہر قومی اسمبلی کی سرکردگی میں ناراں گیا۔ مولانا نے ناراں کے مقام پر جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اور جمعہ اور ہفتہ کے دن عوام سے خطاب کیا۔ ہفتہ کے دن درس قرآن بھی دیا۔ اور عوام کو بھارت کے ناپاک عزائم سے خبردار کیا۔ اور پاکستان کی حفاظت، سالمیت اور استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنے کی ہدایت فرمائی۔ مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ ہمارے مشکلات کا واحد حل اسلامی نظام کا قیام ہے۔

جمعیۃ کا یہ وفد ۱۶ جولائی کو جمعہ ناراں سے واپس روانہ ہوا۔ رات بالاکوٹ پہنچا اور ۱۷ جولائی کو مانسہرہ پہنچ گیا۔

گوجرانوالہ کے مسائل

جمعیۃ علماء اسلام کی صوبائی مسائل عامہ کمیٹی کو ضلع گوجرانوالہ کے مختلف مقامات سے مندرجہ ذیل شکایات موصول ہوئی ہیں۔ جو ایک یادداشت کی صورت میں جمعیۃ کے وفد نے علامہ محمد احمد لدھیانوی کی قیادت میں ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو پیش کر دی ہیں۔

(۱) ۱۹ درخواستیں محلہ رسول پورہ گوجرانوالہ کے جاجریہ کی طرف سے ہیں۔ جن میں محکمہ بحالیات کے خلاف متعدد شکایات کی گئی ہیں۔ اور ان کی تفصیل ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔

(۲) ملک عبدالقیوم اختر ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحصیل وزیرآباد سکنہ گکھڑ شکایت کرتے ہیں کہ مقامی پولیس نے ان کے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ گذشتہ دنوں پولیس کی بدعنوانیوں کے خلاف انہوں نے صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ جس پر انہیں انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ملک صاحب پر ہونے والے ایک حملہ کی رپورٹ مقامی پولیس انچارج نے درج کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ الٹا ان کے خلاف کیس بنا دیا ہے اور متعدد شکایات کے باوجود ضلعی حکام ابھی تک خاموش ہیں۔

(۳) مدرسہ قاسم العلوم رجسٹرڈ سادو کی تحصیل وزیرآباد کے مہتمم نے بتایا ہے کہ مدرسہ سے ملحقہ جامع مسجد مدنی کی زیر تعمیر دکانوں کے سامنے ڈسٹرکٹ بورڈ کی جگہ میں شرپسندوں نے شرارتاً چند دکانیں تعمیر کر لی ہیں۔ جس سے مسجد کی دکانوں کی تعمیر میں رکاوٹ پڑ گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے حکام متعدد درخواستوں کے باوجود ابھی تک ان ناجائز تعمیر کردہ دکانوں کو نہیں اٹھوا سکے۔

(۴) موضع بھنگواں تھانہ نوشہرہ ورکاں تحصیل گوجرانوالہ سے نمبردار شاہ محمد کا کہنا ہے کہ موضع کے اشتمال میں مبینہ بدعنوانیاں ہوئی ہیں۔ اور وہ ۱۹۶۶ء سے ان بدعنوانیوں کے خلاف متعلقہ حکام کو متوجہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ہنوز کوئی شنوائی نہیں ہوئی انہوں نے حکام سے درخواست کی ہے کہ کسی ذمہ دار افسر کے ذریعہ ان بدعنوانیوں کی تحقیقات کرائی جائے۔

(۵) اسی موضع بھنگواں کے عبدالعزیز ولد شادی خاں قوم پٹھان کو شکایت ہے کہ اس کے نام ایک پلاٹ الاٹ ہوا تھا۔ جس پر وہ قابض تھا مگر مقامی پٹواری نمبر مختار علی نے پولیس کے ذریعہ ناجائز طور پر مجھے بیدخل کر دیا ہے۔ چونکہ پولیس مختار علی کا ساتھ دے رہی ہے۔ اس لئے مجھ مظلوم کی بات کوئی نہیں سنتا۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ساہیوال کے ایک ہنگامی اجلاس میں ایک قرارداد میں گورنر پنجاب سے درخواست کی گئی ہے کہ صاحبزادہ عبدالمہیمن کو رہا کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کا عرب ملکوں کا دورہ

اور بھارت کی بوکھلاہٹ

اے، پی، پی کے توسط سے موصول خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور سیکرٹری مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا مصر کا دورہ توقع سے زیادہ کامیاب رہا ہے۔

جیسا کہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے، ان دونوں حضرات نے مصر میں قیام کے دوران متعدد اداروں اور انجمنوں کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ جن میں اسکندریہ میں ہونے والی طلباء کی وہ ریلی بھی ہے جو ایشیا و افریقہ کے ستر ملکوں کے طلباء پر مشتمل تھی۔

ان خطابات میں ہر دو حضرات نے پاکستان کے موقف اور مشرقی پاکستان کے صحیح صحیح حالات سے عرب عوام کو آگاہ کیا اور انہیں بھارت کی پاکستان دشمنی نیز بھارت اور اسرائیل گٹھ جوڑ سے بھی خبردار کیا۔

غالباً مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کے ان خطابات کا ہی اثر تھا جس سے بوکھلا کر مصر میں بھارت کے سفارت خانہ نے ایک سازش کے ذریعہ یاسر عرفات صاحب سے منسوب وہ انٹرویو الاہرام میں شائع کرایا۔ جس میں پاکستان پر یہ الزام عائد کرنے کی مکروہ کوشش کی گئی ہے کہ فلسطینی حریت پسندوں کے خلاف اردن کی حکومت کے حالیہ سخت گیر اقدام کا منصوبہ کسی پاکستانی جرنیل نے بنایا تھا۔

ظاہر ہے کہ مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کے دورہ سے عرب رائے عامہ پر بھارت اور اسرائیل کی ملی بھگت کا جو کردار فاش ہوا ہے۔ اس سے عرب عوام کی توجہ پھیرنے کے لئے بھارت کی طرف سے اس قسم کی بے بنیاد الزام تراشی ہی متوقع ہو سکتی تھی۔

لطف یہ ہے کہ یاسر عرفات صاحب کا یہ انٹرویو الاہرام میں بعد میں شائع ہوا۔ لیکن الاہرام کے حوالہ سے بھارت کے ریڈیو نے پہلے ہی نشر کر دیا۔

بہرحال اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کے دورہ سے عرب عوام کی رائے میں زبردست تبدیلی آئی ہے۔ جس کا خطرہ بھارت نے بری طرح محسوس کیا اور بوکھلا کر وہ ایسے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے۔

انشاء اللہ وہ ان ہتھکنڈوں میں بھی ناکام ہوگا۔

۲ر اگست ۱۹۷۱ء

(احمد حسین کمال)

صوبہ سندھ کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا اجلاس

آج مورخہ ۲۷ر جولائی بروز منگل مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد جمعیۃ علماء اسلام کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تین ضلعوں کے (حیدرآباد، میرپور خاص، سانگھڑ) نمائندوں نے شرکت کی۔ حاضری کی تعداد اچھی خاصی تھی۔

سب سے پہلے تلاوت قرآن پاک ہوئی۔ بعد میں حاجی کرامت اللہ صاحب ناظم اعلیٰ حیدرآباد شہر نے انتخاب نو اور رکن سازی پر مختصر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ہمیں نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کرنے کی ضرورت ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو رکن بنایا جائے۔ اگر ہم نے اس وقت کام پر توجہ نہ کی اور پوری تندہی سے کام نہ کیا تو ہمارا اپنا ہی نقصان ہوگا۔ بعد میں مولانا محمد عرفان صاحب نقشبندی (ٹنڈو آدم) نے تائید کی۔ اس کی رکن سازی کی کاپیاں تقسیم ہوئیں اور جو دوست کسی وجہ سے اجلاس میں شریک نہ ہو سکیں وہ رکن سازی کی کاپیاں اور دیگر معلومات حاصل کرنے کے لئے حاجی کرامت اللہ صاحب (ٹنڈو یوسف) سے رجوع کریں۔ آخر میں ایک قرارداد پاس ہوئی جس میں مولانا محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ پر انسپکٹر پولیس کے ناجائز ظلم تشدد پر افسوس کیا اور حکومت سے اپیل کی گئی کہ اس کی تحقیق کرا کر مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(نوٹ) یہ اجلاس بحکم امیر صوبہ سندھ کے بلایا گیا جس میں امیر صاحب نے حکم فرمایا ہے کہ از ۱۵ر جولائی تا ۱۵ر ستمبر تک ممبر سازی کر کے اور انتخاب کرا کر صوبائی دفتر کو رپورٹ دی جائے۔ اور امیر صوبہ سندھ نے ضلع حیدرآباد میرپور خاص سانگھڑ تینوں ضلعوں کے لئے ناظم و محاسب انتخاب حاجی کرامت اللہ صاحب کو مقرر فرمایا ہے

(ناظم دفتر صوبہ سندھ سرفراز حسین)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی کا دورۂ سندھ

۲۱ر اپریل بروز اتوار حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب محراب پور میں مقامی جمعیۃ کی دعوت پر تشریف لائے۔

آپ نے بعد نماز عصر اہالیان محراب پور سے خصوصی خطاب فرمایا۔ موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد نیز پاکستان کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی۔ مولانا موصوف نے خصوصی خطاب کے دوران علماء دیوبند کے پیشواؤں کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ بانی مدرسہ دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ حضرت مولانا شیخ الہند محمود الحسنؒ اور نیز علماء دیوبند کے ہر کام اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے تھا۔

مولانا قاسمی نے یہ بھی فرمایا کہ فرنگی سامراج سے ٹکر لینے والے یہی علماء دیوبند ہی تو ہیں۔

آپ نے فرمایا جمعیۃ علماء اسلام اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اور قرآنی آئین کے نفاذ کے لئے شب و روز کوشاں ہیں۔

آخر میں اہالیان محراب پور سے پرزور اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ کی ممبر سازی میں بھرپور حصہ لیں اور جمعیۃ علماء اسلام سے تن من دھن کا مکمل تعاون فرمائیں۔ رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر خطاب فرمایا اور حاضرین کو اپنے ملفوظات گرامی سے محظوظ فرمایا۔ مجمع کثیر تھا۔

ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ محمد شریف منگی ایڈووکیٹ

ناظم عمومی پنجاب کا ضروری اعلان

میں نے اپنی ذمہ داریوں کے پیش نظر اپنے اوقات کو اس طرح تقسیم کیا ہے۔

ہفتہ		تبلیغی سفر
اتوار		
سوموار		اجلاسوں میں
منگلوار		شرکت
بدھ		صوبائی دفتر لاہور برائے انتظامی امور صوبائی جمعیۃ

جمعرات و جمعہ — اگیسور۔ مزدوری

بدھ، جمعرات، جمعہ کے لئے کوئی صاحب مجھے ہرگز میں شرکت کے لئے مجبور نہ کریں۔ میں قطعاً شرکت نہیں کروں گا۔ جن احباب کو بدھ، جمعرات کے دعوت دیئے ہوئے ہیں۔ وہ منسوخ تصور فرمائیں۔ اور معذرت قبول فرمائیں۔

(محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب)

اسلامی ممالک میں اتحاد کے بغیر مغربی استعمار سے نجات نہیں مل سکتی

مولانا مفتی محمود صاحب
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

عالم اسلام کے تمام مسائل مغربی ممالک خصوصاً امریکی سازشوں کا نتیجہ ہیں

ملتان - یہاں موصول ہونے والے ایک خط کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے قاہرہ میں علماء کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اس ضرورت پر زور دیا ہے کہ جب تک اسلامی ممالک کا باہمی اشتراک نہ ہوگا۔ ہم مغربی استعمار سے نجات نہیں حاصل کر سکتے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام حد بندیوں کی تلقین نہیں کرتا بلکہ ہر مسلمان کو ایک ملت کے رشتے میں مربوط کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک خصوصاً عرب ممالک اور پاکستان کو ملتے جلتے مسائل کا سامنا ہے۔ اور ان مسائل کے پیدا ہونے کی بنیادی وجہ مغربی ممالک اور امریکہ کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ان ممالک کی ریشہ دوانیوں کو ختم کرنے کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے۔

انہوں نے بتایا کہ امریکہ کی یہ شروع ہی سے کوشش رہی ہے کہ وہ ایشیا میں چین کے مدمقابل ایک ایسی طاقت کھڑی کر سکے جو اسے ابھرنے نہ دے۔ اس مقصد کے لئے اس نے بھارت کو ہر طرح کی بھرپور امداد دی۔ اور اس کے اس اقدام سے اگر پاکستان کی سالمیت کو بھی کوئی خطرہ درپیش ہوا تو اس نے چشم پوشی سے کام لیا اور اندرونی طور پر ہندوستان کو اس مقصد کے لئے بھی امداد دی لیکن وہ اس مذموم ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ آج ایشیا میں امریکہ کی ہر محاذ پر شکست اس بات کی غماز ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہندوستان انہی سہاروں کے بل بوتے پر ہمیشہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرتا رہا ہے اور ہر اس غیر قانونی طریقہ کار کو جو پاکستان کی سالمیت اور اس کے استحکام کے خلاف ہوا بناتا رہا ہے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مسلمان قوم اپنے پس منظر میں بہادری اور جواں مردی کی روایات رکھتی ہے۔ اور جب تک ان کے دلوں میں اسلام کی قندیل روشن رہے گی کوئی شخص مٹانے کا حوصلہ نہیں کر سکتا۔

— راولپنڈی ۳ اگست۔ جمعیۃ علماء اسلام کے دو رہنماؤں مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی نے اسلام دشمن طاقتوں کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لئے مسلمان ملکوں کے ٹھوس اتحاد کی ضرورت پر زور دیا ہے انہوں نے لیبیا روانہ ہونے سے قبل عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری جناب عبدالخالق حسونہ سے ملاقات کی انہیں بھارت کی جارحانہ پالیسیوں سے آگاہ کیا اور انہیں بتایا کہ بھارت اور اسرائیل اسلام دشمنی میں ایک ہی راہ اپنائے ہوئے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ یہودیوں کی طرح بھارت نے بھی کشمیر پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے اور کشمیری مسلمانوں کو فوجی قوت کے بل پر اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے واضح کیا کہ عالم اسلام کو درپیش مسائل سامراجیوں کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ برطانیہ نے جس طرح عرب سرزمین پر غیر قانونی طور پر صیہونی ریاست قائم کرنے کی سازش کی۔ اسی طرح برطانیہ نے قیام پاکستان کے وقت مسئلہ کشمیر پیدا کیا اور اب بھی برطانیہ کھلم کھلا بھارتی سازش کی حمایت کر رہا ہے تاکہ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جا سکے۔ انہوں نے عرب لیگ کی [illegible] کو سراہا۔ جن کے ذریعے وہ عالم اسلام کے اتحاد کے لئے کوشاں ہے۔ اس ملاقات میں مصری ریڈیو پریس اور ٹیلی ویژن کے نمائندے بھی موجود تھے۔ دونوں رہنماؤں نے عربی میں چھپے ہوئے پمفلٹ بھی تقسیم کئے جن میں پاکستان کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کا پول کھولا گیا ہے۔

جمعیۃ ضلع ملتان کے عہدہ داروں کا تنظیمی دورہ

• ۱۷/۷/۷۱ - دو رکنی وفد جناب محمد شریف صاحب قریشی ناظم ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی سرکردگی میں براستہ میاں چنوں تلمبہ گیا۔ مقامی جماعت کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اور وہاں پر مولانا محمد یونس صاحب اور مولانا محمد ظفر صاحب کی ممبر سازی کی مہم کی تفصیلات معلوم کیں اور کام اطمینان بخش پایا۔

• ۱۸/۷/۷۱ - یہ وفد تلمبہ سے عبدالحکیم آیا اور دفتر جمعیۃ میں ممبران سے خطاب کیا۔ وہاں سے یہ وفد یاگڑ سرگانہ گیا اور جناب میاں محمود الحسن صاحب سرگانہ۔ جناب محمد حضور اصغر اور مولانا محمد صدیق صاحب خطیب سے ملا۔ پھر یہ وفد کبیر والا آ گیا وہاں پر مفتی علی محمد صاحب مدظلہ شیخ الحدیث دارالعلوم اور امیر جمعیۃ تحصیل کبیر والا حضرت مولانا ظہور الحق صاحب مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد یہ وفد ۸ بجے شام ملتان آ گیا۔ مقامی جمعیۃ اور شہر کے دیگر دفاتر جمعیۃ کے امیر اور ناظم صاحبان دفتر میں موجود تھے، تبادلہ خیالات ہوا۔

• ۱۹/۷/۷۱ - یہ وفد قادر پور راواں گیا۔ اسی دن تقریباً ۱۱ بجے یہ وفد خانیوال پہنچ گیا۔ مقامی دفتر میں ناظم شہر محمد عالم جاوید اور دیگر ساتھیوں سے ملاقات ہوئی۔ پھر اسی دن یہ وفد تقریباً ۳½ بجے کچا کھوہ گیا اور بوقت مغرب یہ وفد میاں چنوں پہنچ گیا۔

• ۲۰/۷/۷۱ کو حضرت الامیر جناب سید نیاز احمد شاہ گیلانی بوریوالہ کے لئے روانہ ہو گئے اور محترم جناب ناظم عمومی جناب محمد شریف وہاڑی گئے۔ اسی دن چونکہ محترم جناب ناظم عمومی صوبہ پنجاب جناب مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب بوریوالہ تشریف لا رہے تھے۔ ان سے ملاقات کے لئے ناظم ضلع بھی بوریوالہ چلے گئے۔ حضرت الامیر پہلے موجود تھے دونوں حضرات نے ناظم صوبہ سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ مزید ہدایات حاصل کیں۔ کچھ مشورے دیئے اس طرح یہ دورہ ۱۷/۷/۷۱ کو شروع ہو کر ۲۰/۷/۷۱ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(محمد عالم جاوید ناظم دفتر)

رستہ محمد ضلع سبی کا انتخاب

سرپرست سید قائم شاہ گورنمنٹ ہائی سکول رستہ محمد۔ امیر وصفی بخش متعلم مدرسہ ضیاء الاسلام۔ نائب [illegible] نائب زین العابدین۔ ناظم اعلیٰ عبدالقادر رند۔ نائب [illegible] نائب شفقت حسین پرائمری سکول رستہ محمد۔ ناظم نشر و اشاعت غلام حسین حق یاہو سکول۔ خازن محمد صالح متعلم مدرسہ مفتاح العلوم مصطفائیہ رستہ محمد۔

مفتی اعظم حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ کے
خاص ارشاد کی تعمیل میں
کراچی سے
ماہنامہ منبر الاسلام کراچی
کا اجرا ہو رہا ہے

"منبر الاسلام" پاکستان کی علمی، دینی، ادبی اور تاریخی سرگرمیوں کا حسین و جمیل مرقع ہوگا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں گوناگوں مسائل اور مشکلات کا حل علماء حق کی بیباک ترجمانی کے لئے اس ماہنامہ کا اجراء کیا جا رہا ہے۔

سالانہ چندہ ۶ روپے

حکومت نے ڈیکلریشن منظور کر لیا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد شائع ہوگا۔ کاغذ پر کنٹرول کی وجہ سے دشواری پیش آ رہی ہے۔ آپ حضرات کی دعاؤں اور تعاون سے یہ مشکل بھی جلد حل ہو جائے گی۔ خود بھی اس کی خریداری قبول فرمائیں اور اپنے احباب کو اس کا خریدار بنائیں۔ خریداری قبول کرنے کی صورت میں اپنا چندہ آج ہی ارسال فرمائیں تاکہ طباعت و کتابت اور دیگر متعلقہ امور بہ سہولت انجام دیئے جائیں۔

حافظ محمد اسماعیل ۵ پہلی منزل عیدگاہ شاہ ولی اللہ روڈ
کھڈہ کراچی ۲

ایک مراسلہ

غلط فہمی کا ازالہ

جناب جعفر قاسمی ڈائرکٹر شعبہ طباعت علماء اکیڈمی دیناناراور خدا پرست آفیسر ہیں۔ ان کے خلاف جو کچھ اخبارات میں چھپا ہے۔ وہ بالکل بے بنیاد اور سراسر غلط ہے۔ اور وقت کی نزاکت کے منافی ہے

مستند علماء اکیڈمی لاہور

(۱) محمد عبداللہ (۲) قاری محمد امین عبدالعزیز
لاہور شیخوپورہ گوجرانوالہ

تبصرہ و مطالعہ

کتاب — قرآنی تعلیمات کا نقطۂ اسکہ، توحید

مصنف — عبدالحمید صاحب۔ فاروقی

ناشر — اسلامک ریسرچ مشن ہانگ (پاکستان)

قیمت — اعلیٰ ایڈیشن ۵۰/۰ علاوہ محصولڈاک

اس کتاب میں توحید سے متعلق قرآنی حکم کی بہت سی آیات کو جمع کیا گیا ہے۔ اسی ضمن میں شرک کے مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور اس مناسبت سے بعض انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ و تعلیم کا قرآن ہی کی آیات سے پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کے دیباچہ اور بعض آیات کے آزاد ترجمہ و تشریح سے یہ معلوم ہوتا ہے، اس مشن کے ارکان اور کتاب کے مولف احادیث و روایات کے قائل نہیں ہیں اور وہ صرف قرآن حکیم کو ہی اپنی فہم کے مطابق کافی سمجھتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ نظریہ گمراہ کن ہے۔ اور اس نظریہ کے پس منظر میں لکھی جانے والی کتابیں ملت کے لئے نہ تو کسی طرح مفید ثابت ہوسکتی ہیں اور نہ اب مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔

اس امر سے قطع نظر کہ کتاب کی ترتیب میں بھی خاصی محنت و کاوش سے کام لیا گیا ہے اور جستجو میں واقع اس اسلامی ریسرچ مشن کے انداز فکر کو سمجھنے کے لئے قابل مطالعہ ہے۔

قصور میں جامعہ حقانیہ کا افتتاح

گزشتہ روز مسجد سید بابا کی علی شاہ مرحوم از رعان کے پلاٹ مزار [illegible] میں جامعہ حقانیہ کا افتتاح ہوا۔ جس میں تجوید و قرأت اور حفظ و ناظرہ قرآنی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر درجہ کتب درس نظامیہ کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ مہتمم جامعہ حضرت مولانا سید احمد علی صاحب اور مولانا حافظ ذوالقرنین صاحب نے حضرات کی بہت بڑی تعداد اس جامعہ کو دی ہے۔

(قاری محمد یحییٰ عدنانی ناظم جامعہ حقانیہ قصور)

طب کے حامی اراکین اسمبلی

حکیم مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر قومی اسمبلی و ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

پاکستان کے قومی اور سیاسی رہنماؤں میں حکیم مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بڑے بلند مقام کے حامل ہیں۔ مولانا غلام غوث بڑے سرگرم کارکن ہیں۔ پاکستان کے اطراف و اکناف ان کی تگ و تاز کا ہدف ہیں۔ مولانا بڑے درویش صفت انسان ہیں۔ عوام میں بے حد مقبول ہیں۔ اس بنا پر عوام نے انہیں اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے۔ مولانا غلام غوث دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں۔ انہوں نے طب کی بھی تحصیل کی اور سالہا سال سے مطب کر رہے ہیں۔ اپنی مصروفیات کے باوجود مریضوں کی چارہ سازی بھی کرتے ہیں۔ مولانا نے طبی تحریک میں ہمیشہ بھرپور حصہ لیا۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا رکن ہونے کی حیثیت سے انہوں نے طب کی سرکاری سرپرستی کا مطالبہ کیا۔ طبی بورڈ کے انتخابات میں انہوں نے طبی کانفرنس کے امیدواروں کی سرگرم حمایت کی۔

مولانا غلام غوث ہزاروی برطانوی سامراج اور اس کے آثار کے شدید مخالف ہیں۔ وہ برطانوی سامراج کی طب دشمنی سے خوب آشنا ہیں۔ مولانا غلام غوث کی رائے میں برطانوی سامراج نے جہاں دیگر اسلامی علوم و فنون پر وار کئے۔ وہاں طب یونانی کو بھی فنا کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو کہ مسلمانوں کا عظیم ثقافتی ورثہ ہے۔ اسلامی علوم و فنون میں دین کے بعد سب سے زیادہ اہمیت طب کو ہے۔ برطانوی سامراج کی ناپاک کوششوں کے باوجود یہ فن افادیت کی بنا پر زندہ رہا۔ اور آج پاکستان میں بڑا معقول فن ہے۔ افسوس یہ ہے کہ مسئلہ صحت کو حل کرنے کے لئے اس فن سے استفادہ نہیں کیا گیا۔ حالانکہ مسئلہ صحت کو حل کرنے کے لئے اس فن سے استفادہ بہت ضروری ہے۔

مولانا غلام غوث نے حکومت پر زور دیا کہ اطباء کی خدمات سے سرکاری سطح پر استفادہ کیا جائے۔ اور اس طرح عوام کو طبی امداد بہم پہنچائے۔ رجسٹرڈ اطباء اور ویدوں کو سرٹیفکیٹ کا حق دیا جائے۔ طب کے مستقل ڈائریکٹوریٹ قائم کئے جائیں۔ طبی بورڈ میں اطباء کے منتخب نمائندے شامل ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں اور ان کی سفارشات کو جلد از جلد منظور کیا جائے۔

(ماہنامہ مجلہ طبیہ لاہور — جولائی ۱۹۷۱ء)

حضرت مولانا دوست محمد شہیدؒ کے برادر مکرم مولانا عبدالکریم کی طرف سے اظہار تشکر

حضرت مولانا دوست محمد شہیدؒ کے برادر مکرم حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ان تمام بزرگوں، علماء کرام، مشائخ عظام اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے آپ کے برادر مرحوم کی شہادت پر تعزیتی خطوط ارسال کئے اور قصر مبارکہ کے لئے روڈ سلطان میں تشریف لے گئے۔ آپ نے کہا میں فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں اس لئے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جمعیۃ تحصیل کبیر والہ کا اجلاس

کبیر والہ۔ یہاں تحصیل کی جمعیۃ علماء اسلام کا ایک نمائندہ اجلاس مولانا ظہور الحق امیر تحصیل ہذا کی صدارت میں ہوا۔ کبیر والہ کے مضافات سے کثیر تعداد میں نمائندگان نے شرکت کی۔ ممبر سازی کی مہم تیزی کے ساتھ شروع کرنے پر زور دیا گیا اور فارم رکنیت تقسیم کئے گئے۔ آخر میں چند تجاویز قرارداد میں منظور ہوئیں۔

(۱) یہ کہ ضلعی جمعیۃ ایک وفد تشکیل دے جو کہ ضلع بھر کے دیہات کا دورہ کرے جمعیۃ کی تنظیم نو کے لئے فضا سازگار بنائے۔ مولانا دوست محمد شہیدؒ مولانا قاضی فضل اللہؒ کے قاتلوں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

ایک قرارداد میں مرکزی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

تحصیل خانیوال جمعیۃ کا اجلاس ۱۲ اگست کو ہوگا

اجلاس کی صدارت علاوہ ازیں ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی فرمائیں گے اور تحصیل بھر سے تقریباً ڈیڑھ صد نمائندے شریک ہوں گے۔ احباب تاریخ نوٹ فرمالیں

(حکیم محمد عالم جاوید ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ)

جامعہ رحیمیہ جھنگ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز سوموار مدرسہ جامعہ رحیمیہ جھنگ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں درجہ حفظ سے فارغ شدہ حفاظ کی دستار بندی اور اسناد تقسیم کی جائیں گی۔ جس میں مہتمم شیخ التفسیر حضرت مولانا الحاج محمد عبید اللہ انور صاحب مدظلہ شرکت فرما رہے ہیں۔

باقی اکابر کے اسماء کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

(قاری) فرخ محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ ہذا)

بقیہ صراحت

مثال مہیا کرے گا، جس پر عمل کر کے تمام مسلمان ممالک اپنی مشکلات پر قابو پا سکیں گے۔ اور یہ ہی چیز عالم اسلام کے اتحاد کی اساس بن جائے گی۔

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کی بھی کچھ تدابیر کیجئے

پاکستان ایک سخت اور نازک قسم کے سیاسی و اقتصادی بحران سے تو گذر ہی رہا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے قتل، اغوا اور ڈکیتی وغیرہ کی وارداتوں میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور دیدہ دلیری کے ساتھ دن دہاڑے و برسر عام ان جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال قوم میں شدید اخلاقی اور انتظامی بحران کا بھی پتہ دیتی ہے۔

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک سیاسی، اقتصادی اور انتظامی بحران کا تعلق ہے۔ اس کی مکمل اصلاح کی ذمہ داری بیشتر حکومت پر عائد ہوتی ہے اور حکومت اپنی بساط کے مطابق اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔

لیکن قوم میں اخلاقی بحران و زوال کی موجودگی اور آئے دن اس میں وسعت یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ قومی رہنما و معلمین اخلاق و مذہب یا تو قوم کے بگڑتے ہوئے اخلاق سے بے پروا ہو گئے ہیں، یا ان کے نزدیک افراد قوم کی اخلاقی اصلاح کا کام بے معنی بن کر رہ گیا ہے۔

دنیا کی تاریخ میں کسی قوم کے بھی اخلاق و کردار کی تعمیر و تزئین کبھی بھی ارباب حکومت و نظام حکومت کے ذریعہ نہیں ہو سکی ہے۔ آدمیت سازی کا یہ کام ان کے مذہبی و ملی رہنماؤں اور معلمین اخلاق نے انجام دیا ہے

خود مسلمانوں کی پوری ماضی کی تاریخ گواہ ہے کہ ان کی اخلاقی و دینی تربیت علماء حق، صلحائے امت اور صوفیائے کرام نے کی اور ہر دور میں اہل حق کی یہ مخلص جماعت لوگوں کو صحیح انسان اور سچا صاحب کردار مسلمان بنانے میں شب و روز منہمک رہی ہے۔ لیکن آج دور دور تک ایک بھیانک اخلاقی خلاء نظر آ رہا ہے! انسانوں کے جان و مال اور عورتوں کی عصمتیں بالکل غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔

بے دھڑک ڈاکے ڈال دیئے جاتے ہیں۔
دن دہاڑے راہ چلتی عورتیں اٹھا لی جاتی ہیں۔
نو عمر بچے اغوا کر لئے جاتے ہیں —— اور
برسر بازار قاتلانہ حملے ہوتے رہتے ہیں۔

مجرموں کے گروہ یہ سب کچھ کر گذرنے کے بعد آزادی کے ساتھ دندناتے پھرتے ہیں۔ ان کی گرفتاریاں مشکل ہو جاتی ہیں۔ انہیں اپنے جرائم کی سزا بھگتنے کا ذرہ برابر بھی خوف و اندیشہ نہیں ہوتا۔ بیشتر کیسوں میں پولیس انتظامیہ اور عدلیہ سب ہی بے بس سے ہو کر رہ جاتے ہیں اور ذمہ دار افراد اکثر احساس ذمہ داری سے عاری پائے جاتے ہیں۔

حیرانی ہوتی ہے کہ ہمارے رہنماؤں اور لیڈروں کے سامنے، سیاست و اقتدار کے معاملات تو ہر وقت رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ بیانات جاری کرنے سے کبھی نہیں چوکتے۔ سیاسی گٹھ جوڑ کی خاطر بھاگ دوڑ سے ذرا بھی گریز نہیں کرتے اور اپنے سیاسی حریف کو نیچا دکھانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

لیکن جہاں تک دن دہاڑے ہونے والے ان جرائم کا تعلق ہے۔ ان کے خاتمہ کے لئے مظلوموں کو انصاف دلانے کے لئے اور روز بروز بگڑتی ہوئی اس اخلاقی حالت کو سنوارنے کے لئے ان میں کوئی جوش و حرکت نمودار نہیں ہوتی۔

کسی کے قتل ہو جانے، لٹ جانے، برباد کر دیئے جانے اور کچل دیئے جانے کے واقعات پر نہ ہمارے بڑے بڑے لیڈر صاحبان کا ضمیر بیدار ہوتا ہے اور نہ ان کی جماعتیں اس صورت حال کو روکنے کے لئے میدان عمل میں آتی ہیں۔

گویا ان کے نزدیک سیاسی اقتدار کی کشمکش کے سوا جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب کچھ ٹھیک ہے۔

حالانکہ اگر یہ رہنما اور یہ جماعتیں اپنے اثر و رسوخ اور تنظیمی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تو جرائم کا قلع قمع کرنے میں انتظامیہ کا بھی ہاتھ بٹا سکتے ہیں اور بدعنوانیوں کا خاتمہ کرنے میں بھی مؤثر کردار انجام دے سکتے ہیں۔

کسانوں، مزدوروں اور غریب شہریوں کے روزمرہ کے بے شمار مسائل ہیں۔ جن کا تعلق محکمہ جات سے ہے تھانوں سے ہے، عدالتوں سے ہے۔ کارخانوں سے ہے۔ شہری زندگی سے ہے۔ معاشی بدحالی سے ہے۔ علاج معالجہ کی کمی سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان مسائل کے حل میں ہمارے تمام عظیم رہنما اور عظیم جماعتیں اہم ترین کردار ادا کر سکتے ہیں اور اخلاقی پستی کے جس عمیق غار میں اس قوم کے گر جانے کے خطرات نمودار ہو رہے ہیں۔ ان پر ایک حد تک قابو پا سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت قوم کو زبردست اخلاقی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام قوم کے راہنما، مذہبی پیشوا، علماء، صلحاء، مشائخ اور استاد صاحبان ہی انجام دے سکتے ہیں۔ جنہیں دعویٰ ہے کہ عوام کی نمائندہ ہیں۔ مذہب و اخلاق کی ترجمان ہیں۔

لیکن ان معاملات پر ان کی خاموشی اور بے حسی سخت مایوسی کا موجب ہے۔

عوام کو جمعیۃ کی مکمل رہنمائی مہیا کیجئے

سیاسی اور سماجی سطح پر پاکستان میں گذشتہ چند ماہ کے اندر جو خلاف توقع حالات رونما ہوئے۔ ان سے یہ حقیقت واشگاف ہو گئی ہے کہ اس ملک اور اس ملت کے لئے صحیح اور فلاح کی راہ وہی ہے، جسے جمعیۃ علماء اسلام پیش کرتی رہی ہے اور اب بھی پیش کر رہی ہے۔

آج قوم میں ہر جگہ یہ احساس پایا جاتا ہے کہ سیاسی انتہا پسندیوں کے جو رویے اختیار کئے گئے تھے۔ وہ قوم و ملت کے لئے سخت مضرت رساں ثابت ہوئے۔ اور امن و سلامتی و استحکام اس معتدل رویہ میں ہی ہے جسے جمعیۃ علماء اسلام نے اختیار کئے رکھا۔

جمعیۃ نے عوام کو درپیش مسائل سے نہ تو اغماض برتا اور نہ ان مسائل کو نظریات کے ساتھ گڈمڈ کر کے کشمکش کی پرخطر اور متصادم راہ ہموار کی۔

جمعیۃ علماء اسلام نے نہایت صاف اور سیدھے طریقہ پر صحیح اسلام کی دعوت پیش کی۔ اسلام کے احکام پر مبنی دستور و نظام کی تدوین و نفاذ کا پروگرام پیش کیا اور پوری قوم کو اسلام کے مضبوط رشتے کے ذریعہ ایک ناقابل شکست ملت بنا دینے کا مقصد و نصب العین ملک کو دیا۔

اس کے ساتھ ہی ملک کے غریب عوام، کسانوں اور مزدوروں کے تمام سیاسی و معاشی حقوق کی تکمیل کا مطالبہ کیا۔

آج واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ملک کے اتحاد و سلامتی اور مسائل کے حل کی راہ وہی ہے جسے ابتداء سے ہی جمعیۃ علماء اسلام پیش کرتی چلی آ رہی ہے۔

آج حکومت کو بھی اور قریب قریب سب جماعتوں کو بھی یہ اعتراف ہے کہ پاکستان کی بقاء و سلامتی صحیح اسلام کو عملاً نافذ کرنے اور یہاں کے غریب عوام کو معاشی و سماجی اعتبار سے خوشحال اور مضبوط بنانے میں ہے۔ نیز انتہا پسندانہ نظریت پرستی اور مغربی جمہوریت و اشتراکیت وغیرہ کے بجائے دین کی معتدل راہ اختیار کر کے ہی پاکستان کا مستقبل محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

پس جبکہ جمعیۃ کا موقف اس طرح نکھر کر واضح ہو چکا ہے اور ہر ایک کو تسلیم بھی کرنا پڑ گیا ہے تو اب یہ جمعیۃ کے کارکنان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی دعوت حق کا دائرہ وسیع کریں اور قوم و ملت کے ایک ایک فرد کو اس منہ بولتی صداقت کا احساس دلائیں۔

اس مقصد کے لئے ضرورت ہے کہ جمعیۃ کے تنظیمی کام کو تیز تر کر دیا جائے۔ اور ملک جن نئی تبدیلیوں کی طرف مڑنے والا ہے۔ اس کے ہر موڑ پر جمعیۃ کی رہنمائی کا سنگ میل نصب کر دیا جائے۔

عوام اب ہر قسم کی انتہا پسندی سے علیحدہ رہنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے عزیز وطن کو متحد و مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور وہ اپنی زندگیوں کو انگریزی دور کے تمام اثرات اور سرمایہ داری و اشتراکیت کے تسلط سے پاک کر لینا چاہتے ہیں۔

انہیں عدل و انصاف اور مساوات کی ضرورت ہے۔ اور وہ اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے جہاد کی تیاری کے آرزومند ہیں۔

یہ تمام مقاصد جمعیۃ علماء اسلام کے دستور و منشور و پروگرام میں شامل ہیں۔ اس لئے انہیں ٹھیک ٹھیک

رہنمائی جمعیۃ علماء اسلام کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے اور اس نازک وقت میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن ہی دین و ملت کی سب سے بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

چنانچہ یہ وقت کا اور تاریخ کا تقاضا ہے کہ جمعیۃ کی آواز اور پروگرام کو ملک کے گوشے گوشے تک پہنچا دیا جائے۔ ایک ایک فرد کو منزل مقصود کی نشان دہی کر دی جائے۔ جمعیۃ کے حلقے کو وسیع تر کیا جائے علما اور عوامی کارکن آگے بڑھ کر قوم کو کھوئی ہوئی قیادت مہیا کریں۔ اور ملک کے بدلتے ہوئے حالات میں ترین اور فیصلہ کن کردار ادا کریں۔

صدر کا جرأت مندانہ اعلان

صدر یحییٰ خاں کے اس دو ٹوک اعلان کو کہ دباؤ سے مشروط امداد کو وہ امداد دینے والے ملک کے منہ پر مار دینگے۔ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار حیثیت حاصل رہے گی۔

صدر نے یہ اعلان ایسے موقعہ پر کیا ہے جبکہ پاکستان کے خلاف بھارت کے پروپیگنڈا سے متاثر مغرب کے بیشتر ملک جن میں برطانیہ، مغربی جرمنی اور امریکہ کی کانگریس سرفہرست ہیں، معاندانہ رویہ کا اظہار کر چکے ہیں اور اپنی امدادیں روک چکے ہیں۔ چنانچہ اس اعلان کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ پاکستان کی سابقہ مسلم لیگی و ایوبی دور کی حکومتیں مغربی دباؤ کے مقابلہ میں ذرا بھی قومی غیرت کا مظاہرہ نہیں کر سکی تھیں بلکہ ان حکومتوں نے از خود پورے ملک کو قرضوں اور امدادوں کی خاطر جن سے صرف انہوں نے اور سرمایہ داروں نے ہی فائدہ اٹھایا اور خوب خوب ہاتھ رنگے، پورے ملک اور قوم کو مغربی طاقتوں کی جھولی میں ڈال دیا تھا۔

کاش وہ صدر یحییٰ خاں کے اس جرأت مندانہ اعلان کے بیسویں حصہ کا بھی مظاہرہ کرتے تو آج ملک اس شدید بحران اور گوناگوں مشکلات میں مبتلا نہ ہوتا۔

اور ستم ظریفی یہ ہے کہ صدر کے ان جرأت مندانہ اقدامات و اعلانات کی آڑ میں یہ خود کو پھر سے قوم و ملک پر مسلط کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں جبکہ ماضی میں انہیں ملت کی عزت نفس کا ذرہ برابر بھی احساس نہیں تھا۔ اور ہر شرط کے ساتھ امریکہ وغیرہ مغربی ملکوں کی امداد برضا و رغبت اپنے عوام سے بالا ہی بالا اور ان کی منظوری کے بغیر قبول کرتے رہے اور ایک مختصر سے طبقے کو عیش کوشی و لوٹ کھسوٹ کے سامان فراہم کرتے رہے۔

صدر کے اس اعلان کو پاکستان کے عوام نے اپنے دل کی آواز محسوس کیا ہے۔ یہ آواز اس ملک کے ہر غریب کسان، مزدور اور محنت پیشہ فرد کی ہے پاکستان کو مستقبل کے بحرانوں سے بچانے کا واحد راستہ ایک جرأت مندانہ اور دو ٹوک پالیسی اختیار کرنے کا ہی ہے صدر یحییٰ خاں نے اس کی شاندار مثال قائم کر دی ہے۔

۳ اگست ۱۹۷۱

قومی اسمبلی ہی اقتدار کی مجاز ہو سکتی ہے

صدر یحییٰ خاں نے ایران کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اقتدار صرف قومی اسمبلی کو ہی منتقل ہو سکتا ہے۔ کسی ایک فرد یا پارٹی کو نہیں ہو سکتا صدر کا یہ نقطۂ نگاہ صحت مند سیاست اور صحیح جمہوریت کے عین مطابق ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مفتی محمود صاحب نے اس نقطۂ نگاہ کا اظہار اسی وقت ہی کر دیا تھا۔ جب بھٹو صاحب شیخ مجیب سے مفاہمت کر کے اقتدار دو پارٹیوں کو منتقل کرانے کی کوشش میں تھے۔ اور یہ ہی نقطۂ نگاہ مفتی صاحب نے اس وقت بھی ظاہر کیا۔ جب شیخ مجیب نے اقتدار منتقل کرنے کا مطالبہ شروع کیا تھا۔

انتخابات کے بعد اگر انتخابات کے نتائج کو برقرار رکھا جاتا ہے تو قومی اسمبلی ہی وہ واحد ادارہ ہے، جسے اقتدار کی منتقلی جائز ہو سکتی ہے اور صحیح معنوں میں عوام کو اقتدار کی منتقلی اسی کا نام ہوگا۔

قومی اسمبلی کے بجائے صرف ایک پارٹی کو اقتدار کی منتقلی، فسطائیت کی راہ کھولنے والی ہوگی، اور قومی اسمبلی کے بغیر اقتدار میں شرکت کا فارمولا بھی عوام میں اعتماد کی فضا بحال نہیں کر سکتا۔

موجودہ حالات میں عوام یا تو یہ چاہیں گے کہ ہندوستان کے خطرہ سے پوری طرح نمٹنے تک موجودہ اقتدار ہی برقرار رہے تاکہ جن غیر معمولی ذمہ داریوں کا بوجھ اس نے اٹھایا ہے۔ وہی اس سے عہدہ برآ ہو۔

یا پھر اس قومی اسمبلی کو مجموعی طور پر اقتدار کی منتقلی کا خیر مقدم کر سکتے ہیں۔ جسے گذشتہ انتخابات میں انہوں نے سند اقتدار دی ہے۔

یہ سند عوام نے کسی ایک پارٹی یا افراد کو نہیں دی ہے بلکہ قومی اسمبلی کے اس ڈھانچہ کو دی ہے جس کے لئے انتخابات کرائے گئے تھے۔

اور اب اسی ڈھانچہ کے واسطے سے تمام پارٹیاں اور منتخب افراد عوام کی نمائندگی کا کام انجام دے سکتے ہیں۔ ع

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

۳ اگست ۱۹۷۱ء

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج [illegible] مجربات کیلئے کتابچہ مفت طلب کریں۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی - یہ سرمہ ضعف بصارت [illegible] اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری - مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری - پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر - یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ قیمت ۲۵ تولے ۲۵ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ ۹ - ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

حقائق کی ایک جھلک - قرطاس ابیض

گذشتہ مارچ میں مشرقی پاکستان کو جن تباہ کن حالات سے اور پورے پاکستان کو جن خطرات سے دوچار ہونا پڑا اس نے ہر پاکستانی اور پاکستان کے بہی خواہ کو چونکا دیا ہے اور ہر شخص یہ جاننا چاہتا ہے۔ کہ واقعات کی اصل تصویر کیا ہے اور یہ سب کچھ کیوں اور کیسے پیش آیا۔

اس دوران پاکستان کے دشمنوں نے جن میں بھارت اول نمبر پر ہے اور برطانیہ و مغربی پریس دوسرے نمبر پر ہیں۔ پاکستان کے خلاف کوئی ایسی رکیک بات نہیں ہے۔ جو نہ کہی ہو۔ اور پاکستان کو مفلوج بلکہ کلیتاً تباہ کر دینے کا کوئی ایسا جتن نہیں جو نہ کر چھوڑا ہو۔

پاکستان کے خلاف ایک وسیع عالمی پروپیگنڈہ کی مہم انتہا تک پہنچا دی گئی۔

اللہ کا شکر ہے کہ پاکستان کے حکمران اس صورت حال سے ڈگمگائے نہیں اور ثبات قدمی کے ساتھ ان معاندانہ حملوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ حتیٰ کہ دنیا کی رائے عامہ میں تبدیلی کا رجحان رونما ہونا شروع ہو گیا۔

اب حکومت پاکستان نے قرطاس ابیض کی صورت میں ان واقعات کی پردہ کشائی کر دی ہے۔ جن کی وجہ سے پاکستان کے مشرقی حصہ میں گڑبڑ پیدا ہوئی اور ملک کو ایک سخت بحران سے گذرنا پڑا۔

اس قرطاس ابیض میں ان حقائق کی ایک جھلک دی گئی ہے۔ جن کی وجہ سے افواج پاکستان کو انسدادی اقدامات کرنا پڑے۔

یہ قرطاس ابیض نہ صرف پاکستان کے عوام کو اصل صورت حال سے پوری طرح واقف کرانے میں ممد ثابت ہوگا۔ بلکہ بیرونی ملکوں کو بھی اصل حقائق سے آگاہی ہو جائے گی۔

(۶ اگست ۱۹۷۱ء)

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ میر حسن کھوسہ کا انتخاب

صدر عبدالحی کھوسہ متعلم مدرسہ دارالقرآن میر حسن کھوسہ تحصیل ٹھل۔ نائب صدر عبدالغفور کھوسہ۔ ناظم عمومی عبدالخالق کھوسہ۔ نائب ناظم حق نواز کھوسہ۔ ناظم نشر و اشاعت حافظ عبدالکریم کھوسہ، خازن شرف الدین کھوسہ۔ مجلس [illegible] کے رکن قمر وفا، غلام رسول و دیگر احباب منتخب [illegible]

مغربی عورت کی تقلید

عبدالحفیظ تبسم - راولپنڈی

ہمارے ملک کو جہاں اور بہت سے مسائل کا سامنا ہے وہاں ایک بڑا مسئلہ اخلاقی بے راہ روی کا بھی ہے۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے ملک میں ایک چھوٹا سا مخصوص طبقہ اس کوشش میں لگا ہوا ہے۔ کہ پاکستان کو "ترقی یافتہ" ممالک کی صف میں کھڑا کر دیا جائے یہ لوگ۔ ترقی سے یہ مراد لیتے ہیں کہ عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کارخانوں سڑکوں اور ہوٹلوں وغیرہ میں کام کریں۔ اور جس طرح یورپ میں وہاں کی عورتیں نیم برہنہ ہو کر آوارہ گردی کرتی ہیں۔ انہیں بھی ایسے مواقع مہیا کئے جائیں۔ لیکن "ملکی مفاد" کے غم میں اس قدر گھلنے والی عورتیں "اسلام" کو نظر انداز کرنے کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی یکسر فراموش کر دیتی ہیں۔ کہ اہل یورپ اپنے کئے پر اب خود پچھتا رہے ہیں اس سلسلے میں مسز ہڈسن کہتی ہیں "ہماری تہذیب کی دیواریں منہدم ہونے کو ہیں۔ اس کی بنیادوں میں ضعف آگیا ہے۔ اور اس کے شہتیر ہل رہے ہیں۔ نہ معلوم یہ ساری عمارت کب پیوند خاک ہو جائے؟ ہم گذشتہ کئی سال سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ نظم و ضبط کی پابندیاں اختیار کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں اس کے بقا کی بس ایک ہی صورت باقی ہے کہ مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول پر پابندی عائد کی جائے۔ کیونکہ اس تہذیب کے لوگوں کی تمام تر توجہات آزاد جنسی تعلقات، فحشہ گری اور عصمت فروشی مختصر یہ کہ جنسی خواہشوں پر مرتکز ہو کر رہ گئی ہیں اس لئے ان کی ساری تعمیری صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس معاملے میں اور بھی طرح طرح کی بے اعتدالیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ انسانی صلاحیتوں کا یہ زیاں بڑا ہی تشویشناک ہے جنسی تعلقات کی یہ نوعیت اور اس کے ان بدترین آثار و نتائج کو دیکھ کر ہمارے ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہے۔ کہ آیا یہ ہماری تہذیب کے علیمیٹ ہونے کے شواہد ہیں یا اسباب۔ میری یہ رائے ہے۔ کہ آثار و شواہد بھی ہیں اور اسباب بھی۔"

قارئین کرام! آپ نے اندازہ لگایا۔ کہ ایک حقیقت پسند انگریز خاتون کس طرح بے باکی سے اپنے گھناؤنے معاشرے پر تنقید کرتی ہے۔ اگر آپ غور کریں۔ تو معلوم ہوگا کہ یورپ میں "عورت" کی اس آزادی نے کس قدر خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ ایک انگریز رقم طراز ہے۔ "امریکہ میں زیادہ سگریٹ پینے والے کی بیوی کو طلاق دے دی جاتی ہے۔ ایسے خاوند سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے بیوی عدالت طلاق کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے جو شراب زیادہ پیتا ہے۔ اور ایسی بیوی بھی خاوند سے طلاق حاصل کر لیتی ہے۔ جس کا خاوند روزانہ گھر لیٹ آتا ہے۔ ایک برطانوی بیوی نے عدالت سے شکایت کی ہے کہ اس کا خاوند اس کے چہرے پر سگریٹ کا دھواں پھینکتا ہے۔ میں کئی بار اسے منع کر چکی ہوں مگر میرے پر وٹسٹ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس لئے مجھے اس سے الگ ہونے کی اجازت دی جائے۔" اسی طرح ایک اور امریکی مصنف نے حقائق پر سے یوں پردہ اٹھایا ہے۔ وہ کہتا ہے "ہم نے اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کو اپنی معاشرتی اور عمرانی زندگی سے بالکل جدا کر دیا ہے۔ دراصل تہذیب جدید نے انسان کو تمام قیود اور پابندیوں سے آزاد کر دیا ہے۔ نیا زندگی کا تصور ہمیں جائز و ناجائز طریقے سے دولت سمیٹنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس تصور نے جنسی آوارگی کا طوفان برپا کر دیا ہے۔ جنسی جذبات کو بھڑکانا، پھر ان کی جائز و ناجائز ذرائع سے تسکین اس تہذیب کا خاص طرہ امتیاز ہے۔"

اگر ہماری یہ ترقی پسند" خواتین تعصب کی عینک اتار کر حقائق کا تجزیہ کریں۔ تو انہیں مغربی عورت کی تقلید فوراً بھول جائے گی "۱۹۵۵ء میں فرانس کے میڈیکل بورڈ نے اس سے بھی آگے بڑھ کر پورے فرانس کے بارے میں اعلان کیا کہ اس کی گودی میں ایک بھی باعصمت عورت نہیں۔ اور اہل فرانس کو اس بات پر فخر ہے۔"

اب ذرا برطانیہ کی طرف چلئے "۱۹۵۶ء میں برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ میں ہر تین عورتوں میں ایک عورت ایسی موجود ہے۔ جسے خود یہ اقرار ہے۔ کہ شادی ہونے سے پہلے اس کے جنسی تعلقات رہ چکے ہیں برطانیہ میں ہر بیس بچوں میں ایک بچہ ناجائز اولاد ہوتا ہے" ذرا اس سے بھی آگے پڑھیئے اور سر دھنتے جایئے "ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کی رپورٹ کے مطابق ہر سال دو لاکھ سے زیادہ تعداد میں ناجائز بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ناجائز پیدائش کی اس رفتار پر قابو پانے کے لئے بعض فرقوں اور اکثر حکام میں یہ تجویز ہے کہ مسلہ ریاستوں سے بے راہ ہونے والی تمام عورتوں کو مکمل طور پر بانجھ بنا دیا جائے۔ بعض حلقوں میں یہ تجویز زیر بحث ہے کہ ایک سے زیادہ ناجائز بچے پیدا کرنے والی ماؤں کی امداد کی رقم بند کر دی جائے۔"

بہر حال ان باتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں رہنے والی ماڈرن عورت نے اخلاق کو مکمل طور پر خارت کر کے رکھ دیا ہے۔ لیکن یہاں کی عورتیں عبرت حاصل کرنے کے بجائے صوفیہ لارین جیکی اونا سس اور سوتیلا بننا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ علمائے حق اور جمعیت العلمائے اسلام کے قائدین خصوصاً اس اہم مسئلے کی طرف توجہ مبذول کراتے ہیں۔ مگر کوئی بھی ان کی بات پر کان دھرنے کو تیار نہیں۔ اور ان کی آواز صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ ہماری مائیں اور بہنیں ان کی آواز کو قبول کر کے اپنے اصل مقام کو پہچانیں۔ وہ پردے میں رہ کر ملک و قوم کی زیادہ خدمت کر سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس "جدید تعلیم" کی رٹ لگانا چھوڑ دیں۔ جس کے متعلق ڈاکٹر الیگزس کیرل یہ لکھنے پر مجبور ہوئے۔

"بہترین ترقی یافتہ قوموں کے اندر افزائش نسل کی رفتار گر رہی ہے۔ اور نئی نسل کے حاصل گھٹیا ہیں۔ عورتیں بر ضاء و رغبت الکوحل اور تمباکو کے ذریعہ اپنے آپ کو گھلا رہی ہیں۔ وہ اپنے بدن کو روایتی نزاکت سے آراستہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو نہایت خطرناک غذائی پابندیوں کے حوالے کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بچے ہونے کے خلاف ہیں۔ یہ مفاسد نتیجہ ہیں ان کی تعلیم کا، تحریک نسواں کی ترقی کا اور کوتاہ نظر خود غرضی کا۔"

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارامیرا، مونگی، موٹھ، گوارہ، باجرا، ایسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی، غرضیکہ
ہر قسم کی اجناس کی تھوک و سادر کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقعہ دیں۔
پروپرائیٹر:- حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی
غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون نمبر ۳۰۹

سرگودہا میں چھٹی سالانہ سیرت کانفرنس

جمعیتہ علماء اسلام سرگودہا کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ سیرت کانفرنس میں شمولیت کے لئے مندرجہ ذیل اکابر علماء کرام نے دعوت منظور کر لی ہے شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے، پیر طریقت حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے، شیخ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر، مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی ایم این اے، مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائل پور، مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی، مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا سید عبدالمجید صاحب ندیم، مولانا محمد سلیمان صاحب طارق، مولانا عبدالشکور صاحب دیوبند، مولانا عبدالقادر صاحب آزاد، مولانا عبدالرحمن صاحب جامی جناب جاوید پراچہ صاحب۔ جناب سید امین گیلانی صاحب، جناب خان محمد صاحب کمتر جناب جانباز مرزا صاحب۔ ان کے علاوہ جناب شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ پی۔ اے بھی شرکت فرمائیں گے۔ جناب سفیر لیبیا اور صدر آزاد کشمیر جناب سردار عبدالقیوم خان کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

نسیم اے شیخ

ناظم:- مجلس استقبالیہ سیرت کانفرنس سرگودہا

F No. 67715 সাপ্তাহিক
WEEKLY REGD.L. No. 7132
ترجمان الاسلام
لاہور
TARJUMANE ISLAM
LAHORE
price

فوری توجہ کی ضرورت

ملک بھر کی شاخوں اور جمعیتہ کے ہمدردوں سے ایک ضروری اپیل

کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کا مرکزی دفتر اپنے بیشتر اخراجات کتابوں کی فروخت اور ہمدردوں کے عطیہ جات وغیرہ سے پورے کرتا ہے۔ گذشتہ سال انتخابی مہم کی وجہ سے جمعیتہ کی مقامی شاخوں و اضلاع کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے اور معاونین و مخیر حضرات اپنے اپنے مقامی حلقوں کے ان اخراجات کی تکمیل میں لگے رہے۔

مرکزی دفتر کی باقاعدہ اعانت و عطیہ جات کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اس دوران مرکزی دفتر کے اخراجات کا بار زیادہ تر کتابوں کی فروخت پر ہی رہا۔ لیکن عام انتخابات کے بعد یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے اور نہ تو نئی کتابیں طبع کرانے کیلئے سرمایہ ہے اور نہ مرکزی دفتر کے ضروری اخراجات جو کم و بیش ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہیں پورا کرنے کیلئے کسی مد میں رقم موجود ہے

اس حالت میں آئندہ مرکزی دفتر کے اخراجات کس طرح پورے ہوں۔

:- اس کے لئے :-

ملک بھر کی جمعیتہ کی شاخوں، مخیر حضرات اور معاونین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

جاری کردہ

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ ملتان

فون نمبر ۲۱۱۹

...عبار اسلام

...میں حفاظت اسلام کا علمبردار

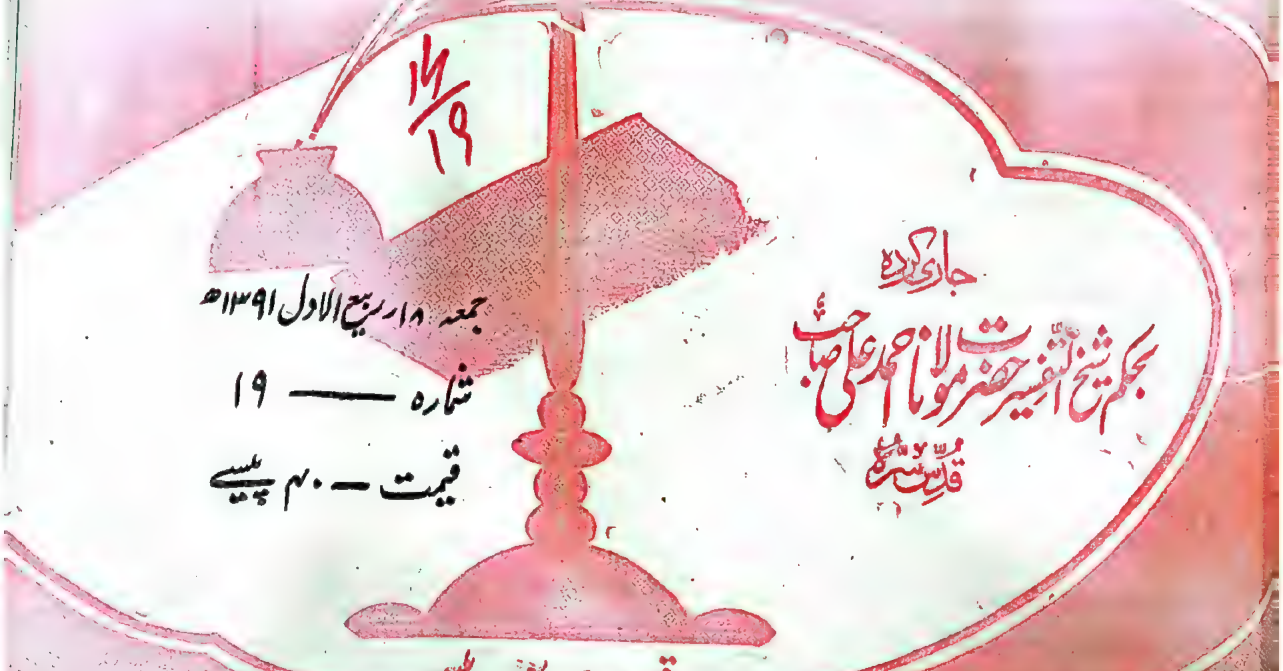

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

جمعہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

شمارہ ——— ۱۹

قیمت — ۴۰ پیسے

قیمت ۴۰ پیسے

...مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

ایک مردِ حق آگاہ

مولانا محمد علی جالندھری

از بلال زبیری

ایک چراغ اور بجھ گیا

مولانا محمد علی جالندھری کی اچانک وفات نے ہر اس شخص کو متاثر کیا جسے برصغیر کی سیاسی و دینی تاریخ سے تھوڑا سا بھی تعلق تھا۔

مولانا کی ذات کئی خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ لیکن ان کی سب سے بڑی خوبی جسے میں خوبی سمجھتا ہوں۔ وہ سیدی و مولائی حضور ختمی مرتبت سے عشق تھا۔ حضورؐ کی ختم نبوت کے رموز و اسرار سے مرحوم کی واقفیت اور رغبت میری نظر میں اتنا بڑا اعزاز ہے کہ اس کے سامنے دنیاوی جاہ و جلال کی کوئی حیثیت نہیں۔

مولانا کی سیاسی زندگی اور ان کے سیاسی نظریات سے ممکن ہے۔ بعض لوگوں کو اختلاف ہوگا، لیکن ان کی دینی بصیرت خاص طور پر مسئلہ ختم نبوت میں ان کی مہارت اور اس خالص دینی عقیدہ کی اشاعت و تبلیغ کے لئے مولانا کی ہمہ وقتی خدمت کا ہر مسلمان معترف ہے۔ مرحوم نے قادیانیت کے خلاف ایسے کٹھن حالات میں محاذ قائم کیا۔ اور پھر اسے اس خوبی سے چلایا کہ اکابر امت ان کی وفات پر بلاشبہ اب ایک خلا محسوس کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت ان کے مشن اور ان کے پروگرام کو اپنے رسول کے طفیل قائم و دائم رکھے اور مسلمانوں کو قادیانیت کے شر سے محفوظ فرمائے۔

میری مولانا مرحوم سے نیازمندی کا آغاز ۱۹۴۲ء میں ہوا۔ جبکہ میں سیاست کی دنیا میں ابھی طفل مکتب تھا۔ بلکہ گھٹنوں چلنا سیکھ رہا تھا۔ مرحوم مجلس احرار اسلام پنجاب کے صدر تھے۔ اور ایک تبلیغی جلسہ میں ان کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا۔ میں نے اپنے چھوٹے سے دماغ میں ان کی باتیں محفوظ کر لیں۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایک دفعہ جھنگ تشریف لائے تو ان کی پیشوائی کے لئے میں بھی حاضر تھا۔ ان بزرگوں کی چند لمحہ مجلس نے مجھے سیاست کی وادی میں لا کھڑا کیا اور پھر انہی بزرگوں کے ساتھ زندگی کا ایک طویل حصہ بسر ہوا۔

مولانا محمد علی مرحوم۔ ماسٹر تاج الدین مرحوم اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو میں ایک ہی درجہ کے بزرگ سمجھتا ہوں اور اس کی وجہ ان تینوں کی سادگی، درویشی اور فاقہ مستی ہے۔ گو اکابر مجلس احرار تمام کے تمام درویش تھے۔ لیکن ان تینوں میں یہ قدر مشترک تھی۔ میں نے ان تینوں کو خلوت و جلوت میں یکساں دیکھا۔ مولانا غلام غوث صاحب کا مزاج جلالی ہے۔ مگر ان دونوں کا مزاج جمالی تھا۔

مولانا محمد علی مرحوم سیاست کے خارزار میں اس وقت آئے۔ جبکہ سیاست کا دوسرا نام قید و بند تھا طویل سزائیں، تنہائی کی قید، جلاوطنی، جائیداد کی ضبطی سیاست کا روزمرہ تھا۔ کانگرس کے علاوہ مسلمانوں میں اس وقت کوئی ایسی شخصیت عملی سیاست میں نظر نہ آتی تھی جس کے پاس دنیاوی تمول ہوتا۔ فقیروں، درویشوں اور فاقہ مستوں کا ایک ٹولہ تھا جسے بلاشبہ سید احمد شہید بریلوی اور مجاہدین ۱۸۵۷ء کے باقیات صالح میں شمار کیا جاتا ہے۔ علماء دیوبند تحریک آزادی کے وارث تھے۔ لہٰذا جو شخص بھی ان اکابر سے منسوب ہوتا وہ سیاست کی وادیٔ پرخار کا مسافر بن جاتا۔

مولانا محمد علی جالندھری ۱۸۹۶ء میں اعوان خاندان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مدرسہ میں پائی۔ پھر مولانا خیر محمد صاحبؒ کے مدرسہ میں داخل ہوئے مولانا خیر محمد مرحوم ان پر بڑی شفقت فرماتے تھے اور مولانا محمد علی بھی ان کا بے پناہ احترام کرتے تھے۔ کئی بار دونوں میں سیاسی مسلک کا اختلاف ہوا۔ کیونکہ مولانا خیر محمد علماء دیوبند کے اس مکتب سے منسلک تھے۔ جن کے قائد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ تھے۔ مگر مولانا محمد علی مرحوم کی سیاسی زندگی کا آغاز ہی مولانا حسین احمد مدنیؒ کے عقیدت مندوں کے ساتھ ہوا تھا۔ لیکن استاد اور شاگرد کے درمیان احترام و الفت کا سلسلہ تا آخر رہا۔

مولانا محمد علی مدرسہ خیر محمد سے فارغ ہونے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ جہاں ان کے ذہن و ادراک نے انگریز دشمنی کا اثر قبول کیا۔ اسی زمانہ میں برطانوی حکومت مسلمانوں کی فکری وحدت میں انتشار پیدا کرنے کے لئے قادیانی نبوت کو فروغ دے رہی تھی۔ آئے دن پیغمبر اسلام کے خلاف دریدہ دہنی کے واقعات ہند اور انگریز کی سازشوں سے قادیانیوں کے ذریعہ ظہور پذیر ہو رہے تھے اور مسلمان عالم بیچارگی میں حالات کا مشاہدہ کر رہے تھے ان کو قیادت کی ضرورت تھی ۱۹۲۹ء میں مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اس جماعت نے عملی طور پر مسلمانوں کے درمیان فکری و سیاسی اتحاد کا اس طرح ثبوت دیا کہ حضرت مولانا محمد داؤد غزنویؒ اہلحدیث، مولانا مظہر علی اظہر شیعہ، صاحبزادہ فیض الحسن بریلوی ایک سٹیج پر جمع ہو گئے۔ مولانا محمد علی جالندھری نے ۱۹۳۰ء میں مجلس احرار کی رکنیت قبول کی۔ اور پھر اسی جماعت کے ہو کر رہ گئے۔

مولانا محمد علی کو پاکستان کے قیام سے قبل پانچ مرتبہ قید و بند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑا۔ پہلی بار ۱۹۳۱ء میں مجلس احرار کی تحریک کشمیر میں گرفتار ہوئے۔ پھر ۱۹۳۸ء میں ان کو جیل ڈال دیا گیا۔ پھر ۱۹۳۹ء میں مدرسہ صحابہ تحریک میں گرفتار ہوئے۔ اور اس کے بعد ۱۹۴۱ء میں نوجی بھرتی کی سول نافرمانی کی بنا پر نظر بند رہے۔ قیام پاکستان سے قبل چار سال دو ماہ قید کاٹی۔ پاکستان بننے کے بعد احرار نے سیاست سے ہاتھ اٹھا لیا۔ تو مولانا اس کے بعد ختم نبوت کے اخبار چٹان میں ۱۹۵۳ء میں قادیانی تحریک ہی کی منصوبہ بندی کے مطابق چلی۔ ان کے خیال میں وقت تھا کہ اگر اس وقت مطالبات پیش نہ کئے جاتے تو قرارداد مقاصد جو آئین کا اہم حصہ تھی عملاً بیکار ہو کر رہ جاتی۔

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت مولانا مرحوم کی زندگی کا مشن بن چکا تھا۔ عملی، سیاسی اور دینی محاذوں پر انہوں نے قادیانیت کا مؤثر تعاقب کر کے ملت اسلامیہ پر جو احسان کیا، وہ ہماری ملی تاریخ کا سنہرا باب ہے۔

مولانا محمد علی جالندھری ایسا انتھک معتدل مزاج صاحب بصیرت دینی حلقوں میں شاید ہی کوئی فرد ہو کی لگن کا یہ عالم تھا کہ کسی جماعت کو جلسہ کا پروگرام بعد حالات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوتے بہر قیمت پہنچنے کرتے تھے۔ راقم الحروف نے متعدد جلسوں میں ان شمولیت کی۔ پیدل بھی پانچ دس میل سفر کرنا پڑا کیا۔ سائیکل مل گیا تو اس پر سوار ہو گئے۔ جو بھی آیا اختیار کیا۔ کھانے پینے میں بھی بڑی احتیاط کرتا سادہ غذا پسند کرتے، سادہ لباس پہنتے۔ عام طور پنجابی زبان کو ذریعہ اظہار بناتے۔ عام فہم مثالیں مسائل کی اہمیت لوگوں کو سمجھاتے۔ اور علماء کی مجلس بیٹھتے تو نکتہ آفرینی ان کا ذوق ہوتا۔ نہایت مخلص اور انسان تھے۔ علماء دیوبند کے مسلک اور عمومی خدمات تھے۔ ان کی بے وقت اور اچانک موت نے جو خلا ہے۔ اس کا پر ہونا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا۔ کیونکہ بھی اس جہان سے اٹھی وہ خلا چھوڑ گئی۔ مولانا مدنیؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مفتی کفایت اللہؒ، مولانا احمد علیؒ، مولانا حسرت موہانی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی، علماء الدشاہ بخاریؒ، مولانا خیر محمدؒ، مولانا قاضی احمد رحمہم اللہ علیہ کے جانے کے بعد ان جیسا پھر امت نہیں کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پندرہ روزہ درس

۱۵ مئی بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد بالمقابل لکڑ منڈی مصطفےٰ آباد (پرانا دھرم پورہ) حضرت مولانا قاری غلام فرید صاحب درس قرآن مجید دیں گے۔

(محمد ابراہیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرم پورہ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرتّب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

محمد حنیف سہارنپوری

جمعہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۷۱ء۔ قیمت ۴۰ پیسے

ایک مشورہ اور ایک تجویز

پاکستان میں جو کچھ ہوا، وہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا حادثہ حادثہ جس نے پاکستان کے وجود، بقا اور سالمیت تک کو یا تھا۔

حادثہ کے گہرے عوامل پر سے تو رفتہ رفتہ ہی پردہ اٹھیگا کی تاریخ ہی بتائے گی کہ کس نے کیا کیا اور کون کون اس حقیقی ذمہ دار ہیں۔

اس حادثہ اور چیلنج پر قابو پانے کے لئے صدر یحییٰ خاں ے مشیروں نے جو کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا انمٹ ہے۔ اور اب مستقبل کے لئے ایسی راہ متعین کرنا جس پر چلتے ندہ پاکستان کو کسی ایسے حادثہ و چیلنج کا سامنا نہ کرنا پڑے خاں اور ان کے مشیروں کا ہی کام ہے۔

طرح صدر یحییٰ خاں نے کسی بھی سیاسی گروہ و حلقے کو شریک اپنی صوابدید کے مطابق بر وقت کارروائی کر کے ملک کو ٹکڑے ہونے سے بچایا ہے۔ اسی طرح انہیں ہی اس بات کا حق ہے کہ وہ آئندہ کے لئے بھی پاکستان کو محفوظ و مستحکم دیکھنے ے واضح لائحہ عمل قوم کو دیں اور اس کو عملی شکل میں ڈھال دیں بات کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہے کہ جمہوریت کے قیام کا جو ں بروئے کار لایا جا رہا تھا وہ قومی سلامتی کے نقطۂ نظر کے آہنگ نہ ہو سکا۔ انتخابات میں غالب اکثریت کے ساتھ کامیاب والی جماعت کا دامن اگر غداری کے داغوں سے آلودہ نکل سکتا دوسری کسی پارٹی کے بارے میں کس طرح اطمینان کیا جاسکتا ہے ریت کے بنیادی عمل، انتخابات کے ذریعہ پاکستان کے اکثریتی عوام ا سکتے ہیں تو اس طریقہ پر کیوں کر آئندہ کے لئے اعتماد کیا ہے۔

الات کا یہ پہلو بجائے خود یہ تقاضا کرتا ہے کہ جب جمہوری انتخابات بھی فوج اور اس کے سربراہ کو ملک کی سلامتی کے لئے غیر اقدامات کرنا پڑے تو کیوں نہ آئندہ کے تحفظ کے لئے بھی انہیں ذمہ داری اطمینان کے ساتھ ادا نہ کرنے دی جائے اور قوم کو کیوں پھر ایسی آزمائش میں ڈالا جائے۔ جس کا اندوہناک تجربہ پاکستان کے حالیہ واقعات کی صورت میں سامنے موجود ہے۔ نہ صرف بے موقعہ بلکہ غیر ذمہ دارانہ ہے کہ کالعدم عوامی لیگ بعد اقتدار کسی پارٹی کو دیا جائے۔ یا ماضی کا کوئی ناکام دستور نافذ کر دیا جائے، یا جداگانہ طریق پر مبنی انتخابات کروائے جائیں، وغیرہ وغیرہ۔

جب تجربہ نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ پاکستان کی سلامتی اور وحدت کے لئے اس قسم کی کوششیں نقصان دہ ثابت ہوئی ہیں تو پھر ان کے دوبارہ اجراء پر اصرار دانستہ یا نادانستہ ملک و ملت کو ہلاکت کی طرف دھکیلنا ہے۔

اگر اس مرحلہ پر کسی پارٹی یا مختلف پارٹیوں کے مجموعہ کو اور چند صوبوں کو اقتدار منتقل کر دیا جاتا ہے، تو کیا مشرقی پاکستان میں کی گئی کارروائیوں کا مقصود و منتہا یہ ہی تھا۔

حالانکہ ان اقدامات کے بعد ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک و ملت کو آئندہ غداری کے ہر امکان سے محفوظ کر دینے کا کوئی جامع منصوبہ بروئے کار لایا جائے۔ جو موجودہ حالات میں صرف فوج کی ذمہ داری ہے۔ اور دوسروں کو اس کے ساتھ غیر مشروط تعاون کرنا چاہیئے۔

۲۵ مارچ کے بعد کئے گئے اقدامات صرف اسی صورت میں آئندہ کے لئے مفید اور نتیجہ خیز بن سکتے ہیں۔

ماضی کا کوئی دستور بھی، اور نئے انتخابات اور انتخابات کا کوئی بھی طریقہ ملک کے لئے استحکام کا موجب نہیں بن سکتا۔

بنیادی امر یہ ہے کہ مشرقی پاکستان کے حالیہ واقعات نے اور ملک کی سب سے بڑی اور انتخابات میں کامیاب ہونے والی سیاسی پارٹی کے غداری کے الزام میں ملوث ہو جانے نے موجودہ جمہوری و سیاسی طریق کار پر سے عوام کا اعتماد اٹھا دیا ہے۔ اور وہ ہر جماعت کو اور ہر ایسے طریقہ کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھنے پر مجبور ہیں اس لئے موجودہ دائرہ میں رہتے ہوئے کوئی بھی تبدیلی کی جائے۔ اس سے ملک و ملت کو کوئی دور رس فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

بات بالکل واضح ہے کہ ہمیں ایک پاکستان اور مضبوط تر پاکستان چاہیئے ——— اس مقصد کے لئے سب سے پہلی ضرورت اس احساس کو مضبوط کرنے کی ہے۔ جو پاکستان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک رکھ سکے۔ اور یہ اساس اسلام کی ہے۔

اس اساس کے لئے کسی جمہوری عمل اور انتخاب کی حاجت نہیں ہے بلکہ خود صدر یحییٰ خاں، ان ہی اختیارات سے کام لے کر جنہیں پاکستان کی سلامتی کے لئے انہوں نے استعمال کیا ہے۔ پاکستان کی غالب مسلمان اکثریت کے اعتقادات و روایات کے مطابق یہاں اسلامی احکام و نظام نافذ کر دیں۔ جن کا بنیادی ڈھانچہ ہر مسلک کے علماء کے متفقہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

مقالہ خصوصی

پاکستانی لیڈروں کی جنگِ اقتدار

بھٹو کے قدم پاکستان سے باہر جا سکتے ہیں

(از حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ ایم این اے ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

آج کل بعض مضامین و بیانات کی اشاعت نے عوام کو عجیب حیرت و استعجاب میں ڈال رکھا ہے۔ ایک طرف محترم عبدالقیوم خاں دھڑلے سے ۲۳ مارچ کے "جنگ" میں اعلان کرتے ہیں کہ جغرافیائی حالات کا تقاضا ہے کہ مشرقی پاکستان کے چھ نکات منظور کر لئے جائیں۔ اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ مجیب کو اسی کی شرطوں اور نکتوں کی روشنی میں وزارت عظمیٰ سپرد کر دی جائے۔ کیونکہ مرکزی حکومت اور قومی اسمبلی کے انعقاد بلکہ آئین سازی میں اختلاف کی بنیاد یہی چھ نکات تھے۔ ان کو تسلیم کرنے کے بعد مجیب کو اختیارات منتقل کرنے کی راہ میں کون سی رکاوٹ رہ جاتی تھی۔ اب یہی خان عبدالقیوم خاں ہیں جو انتقال اقتدار کے حامیوں پر مقدمہ چلانے کی گپ لگاتے ہیں۔

ان سے تو بھٹو ہی ٹھیک رہے جو ساڑھے پانچ نکات تک مانتے تھے مگر مرکزی اقتدار میں اپنی پارٹی کی شرکت کے بغیر کسی سمجھوتے کے لئے تیار نہ تھے۔ چلو اقتدار کی جنگ سہی لیکن مجیب کو غیر مشروط حکومت دینے کے حق میں تو نہ ہوئے۔ ان دونوں کے برخلاف جمعیۃ علماء اسلام کی واضح پالیسی رہی کہ وہ ۶ میں سے دو نکات کو نہیں مانتی تھی اسمبلی کا اجلاس صدر صاحب بلائیں تو شرکت پر آمادہ تھی۔ مگر ملکی سالمیت اور اسلام کے خلاف باتوں کی مخالفت کرتے ہوئے اسمبلی سے واک آؤٹ کا بار بار اعلان کر رہی تھی۔ اب محترم بھٹو صاحب فرماتے ہیں کہ ملکی سیاست پر بیرونی اثرات سے کام لینا ہو تو ہم بھی ملک سے باہر قدم لے جا سکتے ہیں۔

اگر اس سے مراد یہ ہے کہ پاکستانی سیاست میں بیرونی مداخلت برداشت نہیں کی جا سکتی، تو اس حد تک جمعیۃ علماء اسلام اس کی حامی ہے۔ لیکن جمعیۃ کا موقف یہ ہے کہ وہ پاکستانی سیاست داخلہ یا خارجہ میں بیرونی مداخلت گوارا نہیں کرتی۔ نہ امریکہ کی نہ چین کی نہ روس کی اور نہ بھارت کی۔ نہ ہم اس غرض کے لئے بھیک مانگنے کے لئے باہر جانے کو تیار ہیں۔ ہم ایرکنڈیشن چھوڑ سکتے ہیں آرام کو خیرباد کہہ سکتے ہیں۔ گل چھرے اڑانا ترک کر سکتے ہیں۔ یورپ کی تقلید میں عیاشی اور اوباشی کو طلاق دے سکتے بلکہ ضروری سمجھتے ہیں مگر باہر پر بھروسہ کرنا اور باہر سے رشتہ جوڑنا کسی طرح پسند نہیں کرتے۔ ہاں ہم سیاسی معاہدات کے قائل ہیں۔ اس میں ان ملکوں کو ترجیح دی جائے گی جن سے معاہدہ کرنا اسلامی اور ملکی مفادات کے حق میں ہو۔ اور جو طاقتیں بین الاقوامی طور پر اسلام اور اہل اسلام کی تباہی کے درپے نہ ہوں۔ ان معاہدات میں ہر قوم ہم کو سچا، پکا اور وفادار پائے گی۔ مگر ہم سیاسی معاہدات کے حدود سے آگے بڑھ کر کسی ادنیٰ سے اسلامی اصول کو اس کی خاطر خیرباد کہنے کو تیار نہیں ہیں۔

محترم ذوالفقار علی بھٹو سے ہم عرض کریں گے وہ اشاروں میں باتیں نہ کریں بلکہ صاف صاف کہیں کہ کون سے لیڈر پاکستانی سیاسیات میں اپنے اغراض کے لئے باہر پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری سیاست محلات میں پروان نہ چڑھے بلکہ عوام کو پوری طرح آگاہ کیا جائے تاکہ اس کے بعد پوری قوم کے ایک طرح کے مشورے سے فیصلے ہو سکیں ورنہ ذاتی راؤں سے فیصلے کرنے کا آخری نتیجہ سر پھٹول ہوتا ہے۔ میں اقتدار پسند اور اپنے مخالف پر کیچڑ اچھالنے والے لیڈروں کی خدمت میں عرض کروں گا (۱) کہ ایک تو جنگ اقتدار اور جنگ زرگری لڑنا ترک کر دیں۔ لوگوں سے پہلے بھی غلط وعدے کر کے اور کھچڑی بنا کر آپ نے خود اپنا نقصان کیا ہے۔ دوسرے اپنے دل کی پلید بھڑاس نکالنے کے لئے مخالفوں پر مقدمے چلانے کی بک بک سے باز آ جائیں۔ آپ ولی خاں کو یا مسٹر دولتانہ کو گرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں مگر اپنے کردار کو صاف کریں۔ غلیظ قسم کی باتوں میں نہ پڑیں ورنہ نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے نام

ایک پریشان حال طالب علم کا خط

اور اس کا جواب

ایک زمانہ تھا کہ مسلمان آگ میں جلنا، تلوار سے ذبح ہونا، بھوکوں مرنا پسند کرتا تھا مگر اسلام چھوڑنے کا اس کو خیال تک نہیں آتا تھا۔ نہ وہ دائمی جہنم کے لئے تیار ہو سکتا تھا۔ اب زمانے کی نیرنگیاں دیکھیں۔ مندرجہ ذیل خط پڑھیں:۔

از بھلوال (پیپلز کالونی)

۷۱ — ۴ — ۱۱

جناب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ جناب میں سات سال سے بیروزگار ہوں خدا جانے ہم غریبوں نے کون سا گناہ کیا ہے جس کی ہمیں یہ سزا مل رہی ہے اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب برداشت کی کوئی گنجائش نہیں ہے اگر مجھے ایک ماہ کے اندر ملازمت نہ دلوائی گئی، تو مذہب اسلام چھوڑ کر مذہب ہندو قبول کر لوں گا۔ جس کی تمام ذمہ داری آپ لوگوں پر ہوگی۔ امید ہے آپ اس خط پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے اور حوصلہ افزا جواب دیں گے۔

آپ کا۔ محمد اقبال طالب علم بی اے۔

معرفت شمس الدین شمس دواخانہ پیپلز کالونی ۱۱

بھلوال۔ ضلع سرگودھا

اس کا جواب از مولانا غلام غوث ہزاروی

برخوردار خدا آپ کو ہدایت کرے۔ آپ کا خط ملا مسلمانوں کی دین سے جہالت اور اسلام کی اہمیت سے لاعلمی پر افسوس ہوا۔ بیروزگاری کی بیماری صرف آپ کو عارض نہیں بلکہ اس میں ہزاروں لوگ مبتلا ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کو اور خصوصاً حکومت کا ایسے مسلمانوں کی دست گیری کرنی ضروری ہے۔ مگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو سکے تو آپ کے ہاں ایمان کی اتنی ہی قدر ہے کہ اس کو قربانی کر دیں۔ کروڑوں مسلمان جو بی اے نہیں پڑھ رہے۔ وہ بھی تو روزی پیدا کر رہے ہیں۔ اسلام نے حرام کے سوا کون سے طریقے روزی پیدا کرنے کی ممانعت کی ہے۔ برخوردار! اس طرح کہنے یا لکھنے سے آدمی اسلام کافر ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کرنے سے خود کو دوزخ کی آگ کا ایندھن بناتا ہے اگر آپ اتنے بہادر ہیں تو ذرا انگلی آگ میں رکھ کر تجربہ کر لیں۔ برخوردار! توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ روزی رساں اس کی ذات ہے۔ اس کے ہاں کوئی کمی نہیں اور اگر کافر ہونا ہی ہے تو ہندو نہ ہونا۔ یہ ذلیل قوم ہے۔ کہیں تم اپنے کو خطرہ میں نہ ڈال دو۔ یا لوگوں میں جاسوس مشہور نہ ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے اور توبہ کی توفیق عنایت فرمائے آمین! ورنہ تم اپنے مذکورہ ارادے سے خود اپنے کو تباہ کر رہے ہو ممکن ہے اس خط کی اشاعت سے تم کو فائدہ پہنچ جائے۔ فقط

(غلام غوث ہزاروی)

اسلامی کتابوں کا سیٹ نصف قیمت پر

اسلام کا لٹریچر اور پانچ کتابیں محاسبہ مودودی المعروف انکشافات۔ فری میسن تحریک کی حقیقت۔ اسلام میں مزدوروں کے حقوق۔ اشتراکیت اور جمہوریت اسلام کی نظر میں۔ مذاکرہ جمعیۃ اور مفتی محمود صاحب کی معرکۃ الآرا تقریر جن کی مجموعی قیمت ڈھائی روپے بنتی ہے نصف قیمت سوا روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر فوری طلب کریں۔ ڈاک خرچ بھی معاف۔

(محمد رمضان ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام حمیدہ منزل نزد غریب شاہ۔ نیو کمہار واڑہ روڈ کراچی سندھ)

سید الراشدی

حالات ـــ و ـــ واقعات

- پولیس کی کارکردگی
- اساتذہ کی حق تلفی
- ناقص چاولوں کی سپلائی
- نبوت کا دعویدار
- قمار بازی کا بڑھتا ہوا رجحان
- سکولوں کی بوسیدہ عمارتیں

...ں کی کارکردگی

...ب پولیس کے افسر اعلیٰ مسٹر انور آفریدی نے ایک ...رنس میں پولیس کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ...یس کے ضمن میں پولیس کمیشن کی سفارشات کا ذکر ...ور اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ محکمانہ کارکردگی کو بہتر ...نے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

...ل تک پولیس کی کارکردگی پر لوگوں کے شبہات و اعتراضات ...ہے۔ انہیں یکسر جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ بعض باتیں یقیناً ...ں جو پولیس کے کردار کو عوام کی نظروں میں مشکوک بنا ...ں۔ اور خصوصاً کچھ آفیسرز کا رشوت آمیز رویہ جس کا اعتراف ...ر آفریدی نے بھی کیا ہے، پولیس کی کارکردگی کے بہتر ...ں میں رکاوٹ ہے۔ اس کے علاوہ رشوت خوری اور ...پروری کا مرض بھی دوسرے محکموں کی نسبت اس محکمہ ...یدہ بھی پرورش پا گیا ہے۔ اور اس طرح قانون کی ...ت کرنے والا یہ محکمہ عام زندگی پر قانون کی گرفت ...ار رکھنے میں ناکام نظر آ رہا ہے۔

دوسری طرف پولیس سے متعلقہ افراد کو بھی بعض شکایات ...ں کی بھی بعض ضروریات ہیں جنہیں نظر انداز نہیں ...ا چاہیے۔ کیونکہ ان شکایات و ضروریات کو پورا ...یں سے بہتر کارکردگی کی توقع رکھنا فضول ہے۔ ...ر آفریدی نے جس پولیس کمیشن کا ذکر کیا ہے۔ اس کی ...ٹ ابھی تک ہمارے سامنے نہیں آئی۔ ہماری رائے ...ی زندگی کے تمام شعبوں سے اس قدر وسیع تعلق ...نے والے محکمہ کی کارکردگی کے بارہ میں محدود تجزیہ کافی ...ں ہے بلکہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ذرا کھل کر عوامی سطح پر ...ر کا جائزہ لے۔ اس کے لئے اگر ایک سوالنامہ جاری ...ا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے ...ے افراد اس سوالنامہ کے جواب میں پولیس کے بارہ میں ...نی شکایات کا اظہار کریں اور ساتھ ہی ساتھ پولیس کے حکام ...سا ہمیں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی شکایات اور ضروریات ...ا کھل کر ظاہر کریں۔ اور پھر تصویر کے دونوں رخوں کو سامنے ...کر محکمہ پولیس کی کارکردگی کی اصلاح کے لئے کوئی قدم ...ایا جائے۔ ہماری رائے میں اصلاح احوال کا یہ راستہ ...یادہ مفید ثابت ہوگا۔

اساتذہ کی حق تلفی

پنجاب ٹیچرز ایسوسی ایشن کی ضلع میانوالی شاخ نے ایک ...عداد میں انکشاف کیا ہے کہ حالیہ انتخابات میں جن محکموں ...محکمانہ کو ڈیوٹی پر لگایا گیا ہے۔ ان میں سوائے... اساتذہ ...کسب کو ان ڈیوٹیوں کے معاوضے وصول ہو چکے ہیں لیکن بعض اساتذہ ابھی تک اس حق سے محروم ہیں۔ یہ بات انتہائی نامناسب اور افسوسناک ہے۔ اساتذہ کو ان کی ذریعی خدمات کے بدلے ہی کون سے لمبے چوڑے معاوضے ملتے ہیں جو ان کی اضافی ڈیوٹیز کے معاوضوں کو بھی روک لیا گیا ہے عام انتخابات کو مکمل ہوئے تین ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور معاوضوں میں اتنی تاخیر بلاشبہ اساتذہ کی حق تلفی ہے۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اساتذہ کا یہ جائز حق ان کو جلد از جلد ادا کرے۔ امید ہے کہ ہمارے حکام اس گذارش پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔

ناقص چاولوں کی سپلائی

ایک اخباری اطلاع کے مطابق حکومت نے محکمہ خوراک کے بعض ایسے افسروں کے خلاف کارروائی کی ہے جو بڑھیا چاولوں کی قیمت پر سرکاری گوداموں کے لئے ناقص چاول مہیا کرنے میں مصروف تھے۔ ظاہر بات ہے کہ افسر اس طرح کروڑوں روپوں کو خود برد کر رہے تھے۔ حکومت کی یہ کارروائی لائق تحسین ہے۔ دوسرے محکموں میں بھی ایسے افراد کی کمی نہیں جو اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر سرکاری رقوم بٹنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اب سب کے خلاف مناسب کارروائی ہونی چاہیئے۔

نبوّت کا دعویدار

ضلع گجرات میں تھانہ بھالیہ کے کسی گاؤں کے ایک شخص عبدالرحمٰن میمون نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے نبی اور خلیفۃ اللہ ہونے پر کچھ کتابیں بھی شائع کی ہیں۔ پہلے پہل تو لوگوں نے اسے بہت روکا۔ مگر جب وہ اس کار بار سے باز نہ آیا۔ تو عوام کی شکایت پر تھانہ بھالیہ کی پولیس نے اسی نبی صاحب کو حوالات میں بند کر دیا۔ جو غالباً ابھی تک جیل کی ہوا کھا رہے ہیں۔ آقائے نامدار سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ردائے ختم نبوت پر حملہ آور ہونے والے بدبختوں کے بارے میں امت مسلمہ کے حکمرانوں کا خواہ وہ بنی امیہ ہوں یا بنی عباس یا بنی عثمان سب کا رویہ دو ٹوک اور فیصلہ کن رہا ہے۔ اسی لئے ان کے دور میں اس قسم کا کوئی فتنہ پرور امت مسلمہ کو زیادہ دیر تک پریشان نہیں کر سکا۔ فرنگی سامراج کے منحوس دور میں مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کو چھٹی مل گئی اور اس کی فتنہ پردازی نے جو کچھ کھلائے۔ وہ آج ساری امت کے سامنے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارے حکمران اس معاملہ میں فرنگی کی تابعداری کرنے کی بجائے مسلم حکمرانوں کا اسوہ اپناتے۔ گمان کی یا ہماری بدقسمتی تھی کہ وہ اس بات کو سمجھنے میں ناکام رہے۔

بھالیہ پولیس مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے ایک اہم اسلامی عقیدہ کے تحفظ کے لئے جرأت و غیرت سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیرت و جرأت عطا فرمائیں۔

قمار بازی کا بڑھتا ہوا رجحان

لاہور پولیس نے قمار بازی کے کچھ اڈوں پر چھاپے مار کر بعض افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ایک اخباری اطلاع مظہر ہے کہ یہ مرض اب اتنا عام ہوتا جا رہا ہے کہ اچھے بھلے تعلیم یافتہ اور سمجھ بوجھ کے مالک حضرات بھی اس میں ملوث ہیں۔ قمار بازی اسلام میں قطعاً حرام ہے۔ اور ایک مسلمان ملک میں محرمات کا اس قدر وسیع ناقابل برداشت امر ہے۔ سود، شراب، جوا، زنا، فحاشی اور دوسری محرمات کا انسداد کئے بغیر ہم اپنے قومی وجود کو نظریاتی بنیادوں پر پوری طرح استوار نہیں کر سکتے۔ اور اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ اسلام کے منصفانہ، سستا اور سہل الحصول عدالتی نظام اور شرعی حدود کا نفاذ ملک میں کر دیا جائے۔ اس حقیقت کو اپنائے بغیر محض چھاپے سے ان جرائم کا ختم ہونا محال ہے۔

سکولوں کی بوسیدہ عمارتیں

ایک اخباری اطلاع کے مطابق لاہور کے ایک ہائی سکول کی چھت گرنے سے ایک مدرس اور متعدد بچے زخمی ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل بھی وقتاً فوقتاً ایسے سکولوں اور خصوصاً میونسپل کمیٹیوں کے تحت چلائے جانے والے سکولوں کے بارے میں اس قسم کی شکایات سننے میں آتی رہی ہیں مگر ہمارے حکام نے ان عمارتوں کی اصلاح کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ ایک سینما کی عمارت گرنے سے ہمارے نازک مزاج حکام نے ملک کے بیشتر سینما گھروں کی عمارتوں کو درست کرانے کے لئے بڑی تیزی سے عملی اقدامات کئے تھے۔ لیکن شاید سکول ان کی نگاہ میں ابھی تک اتنی اہمیت نہیں پا سکے۔ جبھی وہ نظر عنایت سے ابھی تک محروم ہیں۔

لاہور کے مذکورہ واقعہ کے بعد اس معاملہ میں سستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ محکمہ تعلیم اور میونسپل کمیٹیاں اپنے اپنے دائرہ کار میں سکولوں کی بوسیدہ عمارتوں کی اصلاح کے لئے جلد از جلد کارروائی کریں گے۔

ممتاز عالم دین

آج کل بہت سے نیک لوگ اور علماء دین بڑے اور متبحر عالم کو ممتاز عالم دین لکھ دیتے ہیں اور جس کو وہ مسلمانوں کے دین و دنیا کے لئے بہتر سمجھتے ہیں اس کو عالم دین کہتے ہیں۔ ہم درخواست کرینگے کہ تمام بھائی اس وقت تک یہ اصطلاح چھوڑ دیں جب تک ممتاز عالم دین وہ لوگ کہلاتے ہیں جو اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔

آج کل ممتاز عالم دین وہ ہوتا ہے۔

(۱) جو کم از کم سات مرزائیوں کا نکاح پڑھے

(۲) جو آغا خاں کا خائیانہ جنازہ پڑھے یا اس کے تیجے میں شریک ہو۔

(۳) جو سودی قرضہ حاصل کرنے کے لئے درخواست کرے

(۴) جو امام ضامن باندھا کرے۔

(۵) جو لوگوں کے کرائے ہضم کر جائے۔

(۶) جو حلالے کرائے۔

(۷) جو چھ لاکھ کی زمین بھٹو کے ڈر سے جلدی جلدی بیچ ڈالے۔

(۸) جو اخبارات میں مضمون دینا اور اپنے کو خود ممتاز عالم دین لکھنا ہی کمال سمجھے۔

(۹) جو بے پیندے کا لوٹا ہو کسی ایک جماعت میں ثابت رہ کر کام نہ کر سکے۔ اور مستقل کسی جماعت کا امیر المومنین بننے کا شوق ہر وقت اس کے دل میں چٹکیاں لیتا ہو۔

مشہور مزدور لیڈر طاؤس خاں جمعیۃ میں شامل ہو گئے

لاہور۔ پاکستان لیبر پارٹی کے سابق نائب صدر خان طاؤس خاں جمعیۃ میں شامل ہو گئے۔ یاد رہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ اس وجہ سے کیا ہے کہ پاکستان لیبر پارٹی کو پیپلز پارٹی میں ضم کر دیا گیا ہے۔

خان صاحب جمعیۃ کا خادم رکنیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور ملک کی خدمت کے لئے ملک میں جمعیۃ سے بہتر کوئی جماعت نہیں۔ میرا ہر طرح کا تعاون جمعیۃ کے ساتھ ہے۔

مولانا ہمدانی کو صدمہ

شہر قصور کے ممتاز عالم دین، سادات ہمدانیہ کے چشم و چراغ و جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی کے صاحبزادہ سید محمد زبیر ہمدانی کا چند روز کی مختصر علالت کے بعد گذشتہ روز انتقال ہو گیا ایک ہونہار بیٹے کی وفات بلاشبہ والدین کے لئے تکلیف دہ حادثہ ہے۔ جمیع علماء کرام و جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضرت شاہ صاحب کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں (قاری محمد شریف قصوری)۔ ادارہ ترجمان اسلام حضرت مولانا ہمدانی کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو آخرت میں والدین کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ (ادارہ)

حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی وفات پر مولانا محمد اجمل، مولانا محمد ابراہیم اور قاضی محمد سلیم کا مشترکہ تعزیتی بیان

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم حضرت مولانا محمد اجمل صاحب اور خازن حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب اور جمعیۃ لاہور کے ناظم جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و الم کا اظہار کیا ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مولانا مرحوم نے تحریک آزادی تبلیغ دین اور مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور جس طرح قربانیاں دی ہیں۔ وہ ہماری اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو اکابر بھی اس وقت دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ وہ جگہ بالکل خالی ہو جاتی ہے۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است کے مطابق ہمارے اکابر میں بعض ایسی انفرادی خصوصیات ہوتی تھیں جو کسی دوسرے میں خال خال ہی نظر آتی ہیں۔ مولانا مرحوم بعض اہم خصوصیات کے حامل تھے۔ ان کا دامن عقلی و نقلی سے بھرپور تھا۔ وہ اسلام کے وکیل تھے اور باطل کے لئے تیغ براں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

بھارتی جارحیت کے خلاف غم و غصہ کا

کوٹ ادو۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی کے رکن جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ کے ناظم شوکت علی نے ایک بیان میں بھارت کے مذموم کا اظہار کیا ہے۔ اور پاکستان کے اندرونی معاملات مداخلت قرار دیا ہے۔

چوہدری صاحب نے کہا۔ اس سے پتہ چلتا کہ بھارت نے ابھی تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا نے مشرقی اور مغربی پاکستان کو ایک جسم کے دو حصے جو الگ نہیں کئے جا سکتے۔

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کے ناظم صوفی اللہ بھی اپنے بیان میں بھارت کے خلاف سخت احتجاج اور کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ہر رکن پاکستان و سالمیت کے لئے جان کی بازی لگانے کو تیار نے کہا کہ ۱۹۶۵ء کی طرح اب بھی بھارت کو ذلت ناک کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سلیم مسیح محمد سلیم بن گیا

بروز جمعۃ المبارک حضرت مولانا غلام ربانی جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں کے دفتر درسہ جامعہ حقیقیہ کی موجودگی میں سلیم مسیح ایک عیسائی نوجوان جو پہلے تھا حاضر ہوا اور بہ سلامتی ہوش و حواس بعد اور کہ مولانا اس دور ظلمت میں خداوند کریم کے فضل و کرم دل میں اسلام کی عظمت و حقانیت راسخ ہو چکی ہے حق پرست پر بیعت اسلام سے نوازیں۔ حضرت مولا صاحب نے بطریقہ اسلام شرائط پڑھائیں۔ اس کا نام ہوا۔ بعد میں حضرت مولانا نے دعا فرمائی کہ خداوند

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب حکیم رضوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کتابچہ مفت طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

کحل فریدی۔ یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے فی شیشی ۱/

حب عنبری۔ مقوی اعصاب، مقوی و محرک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/ روپے۔

طلاء عنبری۔ پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔ گورس ۱۰/ روپے

لبوب کبیر۔ یہ لبوب قوت باہ، دل و دماغ اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ امعائے رئیسہ کے ٹانک ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/ روپے

ملنے کا پتہ

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی

۹ سای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارا میرا

مونگی، موٹھ، گوارہ، باجرا، اسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی غرضیکہ ہر قسم اجناس کی تھوک و ساور کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیے خدمت کا موقعہ دیں۔

پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ فون نمبر ۳۰۹

مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات پر تعزیتی بیانات اور قراردادیں

مولانا محمد علی صاحب جالندھری مرحوم کی وفات ... گوشے سے تعزیتی بیانات اور قراردادیں ... ہیں۔ اگر وہ تمام شائع کی جائیں تو پرچہ میں جگہ ... اس لئے ہم ان مقامات اور ان حضرات کے ... رہے ہیں۔ جن کی طرف سے بیانات بھیجے گئے۔

... مولانا حافظ محمد رب نواز صاحب فاروقی ... مسجد حنفیہ فتح پور مظفر گڑھ • حکیم حاجی رشید احمد ... لیہ • محمد علی ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت چک ... ب • دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کی ... ہنگامی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے قومی اسمبلی ... ممبر شیخ الحدیث حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب ... صاحب نے مولانا مرحوم کو ایک ہنگامی اجلاس ... تحسین پیش کیا • اتراء متصل قائد آباد سے مستری ... صاحب حاجی محکم دین صاحب، میاں نظام الدین ... مولانا سلطان احمد، حاجی ملک غلام محمد ... محمد وارث ملک کرم الٰہی۔ ملک ... امیر، میاں مظفر دین، میاں عبدالحمید ... رشید احمد مہاجر، محمد اکرم، محمد جمیل ... الستار متعلم عطاء اللہ۔

آزاد کشمیر سے مولانا امیر الزمان صاحب ... قاسم العلوم نعمانپورہ باغ نے ایک ... بیان دیا۔ مدرسہ ہذا میں مولانا مرحوم ... ثواب کے لئے قرآن خوانی بھی ... اور تعزیتی جلسہ ہوا • حافظ شبیر احمد ... خطیب جامع مسجد انٹر محلہ ٹنڈو الہ یار ... • جمعہ خاں صدر انجمن نوجوانان اسلام ... روڈ رحیم یار خاں • انجمن دوکانداران ... روڈ رحیم یار خاں کے صدر صلاح الدین ... حضرت مولانا غلام ربانی صاحب امیر ... علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں • قاری ... اللہ صاحب ناظم اعلیٰ شہری جمعیۃ ... یار خاں • طلبہ مدرسہ جامعہ حسینیہ مکی ... رحیم یار خاں نے قرآن خوانی کی۔ ایک تعزیتی جلسہ ہوا ... غلام ربانی صاحب نے خطاب کیا • جمعیۃ علماء اسلام ... یار خاں کا ہنگامی اجلاس ہوا۔ مولانا کے لئے مغفرت ... کی گئی۔

مدرسہ دارالرحمت چنیوٹ شہر میں قرآن خوانی ہوئی ... شیر زمان صاحب نے مولانا کی خدمات کو سراہا ... کے مولانا محمد حسین نے ایک بیان میں مولانا کی خدمات ... ڈالی۔ ارکان جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص سندھ ... مولانا کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ... آزاد کشمیر جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولانا محمد عبید ... فاروقی نے ایک بیان میں مولانا کو زبردست خراج تحسین ... کی غلط تفسیر سے پاک ہے۔ کیا ایسے "باطل فرقہ" کے ساتھ سیاسی یا مذہبی گٹھ جوڑ اور اشتراک عمل جائز ہو سکتا ہے؟ . . . . . .

ایم مسعود الرحمٰن — راولپنڈی

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجتماع ۱۶ مئی ۱۷ مئی کو لاہور میں ہونا قرار پایا ہے۔ پہلا اجلاس ۱۶ مئی بروز اتوار بعد نماز ظہر ۴ بجے منعقد ہوگا۔

احمد حسین کمال، بحکم حضرت مفتی محمود صاحب
ناظم عمومی مرکزی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(نوٹ) اجلاس کے آغاز پر ایجنڈا پیش کیا جائیگا

میانوالی

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مرحوم کی وفات حسرت آیات کی افسوسناک خبر پڑھ کر مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی کے مہتمم مولانا محمد رمضان صاحب و اساتذہ کرام و دیگر جماعتی دوستوں اور متعلقین نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر

مولانا محمد علی صاحب جالندھری مرحوم کی وفات پر مولانا سید گل بادشاہ

امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا اظہار تعزیت

مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات پر مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے فرمایا۔ موصوف ایک مجاہد، مبلغ اسلام، عالم حقانی تھے۔ انہوں نے اپنی تمام عمر اعلاء کلمۃ اللہ اور تبلیغ دین میں گذار دی۔ مجلس احرار اسلام اور اس کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذریعہ مسلمانوں کی دینی خدمت کی۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عظیم جہاد کیا۔ موصوف کی وفات سے مسلمان ایک عظیم دینی مذہبی راہنما کی راہنمائی سے محروم ہو گئے۔ خدائے ذوالجلال مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل۔ میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ کی طرف سے مرحوم کے پسماندگان اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ ارکان کے ساتھ اظہار تعزیت کرتا ہوں۔ (ناظم دفتر)

مولانا کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ اور مولانا کی مذہبی تبلیغی خصوصاً ختم نبوت کے سلسلہ میں کی جانے والی خدمات کو سراہا۔ مرحوم کے لئے متعدد مساجد جمعہ کے اجتماعات میں دعاء مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو جوار رحمت میں بلند مقام نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عنایت فرمائے۔ (احمد سعید ناظم مدرسہ ہذا ناظم جمعیۃ میانوالی شہر)

اخبار "تعمیر" راولپنڈی کے نوافل

انگریز کے زمانہ میں بعض مسلمان اپنی ڈیوٹی ادا کر کے تنخواہ حلال کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ بعض اپنے فرائض منصبی سے زیادہ نفلی کام کر کے آقائے ولی نعمت کو راضی رکھنے میں ساعی رہتے تھے۔ ہم رپورٹروں سے کہتے تھے کہ تم صحیح صحیح رپورٹ بے شک لکھو۔ مگر اپنی طرف سے نوافل نہ پڑھو۔

آج کل اخبار تعمیر راولپنڈی کا یہی حال ہے۔ اس نے پہلے مجھے سوشلزم کا حامی قسم کا آدمی ظاہر کر کے میرے پیچھے کتے بھونکا دیئے۔ ان کتوں سے جان چھوٹی تو اب ۴ مئی ۱۹۷۱ء کے تعمیر میں ایک قسمیہ سرخی جما کر پیپل پارٹی کے حق میں گویا نوافل ادا کئے ہیں۔ آج کل ہر شخص سب کچھ کہنے لکھنے اور عقیدہ رکھنے میں آزاد ہے۔ مگر دوسروں کے مونڈھے پر بندوق رکھ کر چلانا کوئی اچھا کام نہیں ہے۔ اخبار مذکور نے ایبٹ آباد سے میرا ایک بیان نقل کیا ہے۔ بیان میں یہ کہیں نہیں ہے جو سرخی میں مدیر صاحب نے حق نوافل ادا کیا ہے۔ سرخی یہ ہے

"خدا گواہ ہے مشرقی پاکستان کے واقعات کی ذمہ داری پیپلز پارٹی پر نہیں ہے"۔

اس سرخی کے نیچے ایبٹ آباد کی خبر میں پیپلز پارٹی کی صفائی کی غلط بات تو درج ہے مگر خدا کی گواہی اور حلف وہاں بھی نہیں ہے۔

خدا جانے ان لوگوں کو ایسا لکھنے میں کیوں مزہ آتا ہے۔ لیجئے اب سن لیجئے۔ مشرقی پاکستان کے ذکر میں ہم مجیب کو بڑا بھائی اور بھٹو کو چھوٹا بھائی سمجھتے ہیں یہ اس لئے لکھا کہ آئندہ اس طرح کا غلط فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

(غلام غوث ہزاروی)

اہلحدیث اور مودودی

چند یوم قبل ایک پوسٹر شائع ہوا جس میں علامہ حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا محمد اسمٰعیل سلفی، مولانا حافظ محمد گوندلوی ایسے ممتاز علماء نے مودودیت کے استیصال کو فرض قرار دیا اور اسے ایک باطل اور گمراہ کن فرقہ گردانا۔ لیکن آج اہلحدیث حضرات مودودی کی گود کو اپنی آماجگاہ اور ظل مودودیت ہی کو اپنی بقا اور ارتقاء کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ کیا مودودی نے اپنے نظریات سے توبہ کر لی ہے؟ یا انہوں نے اپنی غلط اور گندی تحریرات کو کتابوں سے نکال دیا یا ان کی تصحیح کر دی ہے؟

اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اہلحدیث حضرات کس شیخی پر مودودی کے چراغ محفل بنے ہوئے ہیں۔ مذکورہ علماء کے ارشادات صحیح ہیں یا جماعت کا موجودہ طرز عمل؟ عوام آپ سے پوچھتے ہیں کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟

آپ واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیں کہ مودودی کا دامن توہین انبیاء، تنقیص صحابہ کرام، حدیث کے متعلق گمراہ کن ریمارکس اور بعض قرآنی آیات ص (باقی کالم ۲)

میاں طفیل محمد کا کیا ہوا کشف المحجوب کا

ایک نرالہ ترجمہ

"علمی دنیا میں اسے امانت میں خیانت کہتے ہیں"

لاہور نامہ

انتظار حسین

میاں طفیل محمد جو اس وقت مودودی صاحب کے قائمقام ہیں۔ انہوں نے حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب "کشف المحجوب" کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ میں میاں صاحب نے کیا گل کھلائے اور کس طرح علمی خیانت کی ہے۔ اس پر روزنامہ "مشرق" لاہور کے کالم نویس اور مشہور صحافی جناب انتظار حسین صاحب پردہ اٹھاتے ہیں، اس کو پڑھ کر قارئین ہی فیصلہ کریں۔ جب چھوٹے میاں کا یہ حال ہے، تو بڑے میاں کا کیا ہوگا (چنانچہ بڑے میاں یعنی مودودی صاحب نے قرآن و حدیث میں ہیرا پھیری کر کے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کی شان مقدس میں جو خرافات کہی ہیں وہ تمام فرقوں کے نزدیک قابل مواخذہ ہیں) (ادارہ)

اب کے برس داتا صاحبؒ کے عرس سے ہم آئے تھے کہ ایک بزرگ نے دو ٹوک سوال کیا کہ عرس میں آئے ہو، مگر کبھی "کشف المحجوب" بھی پڑھی ہے؟ ہم نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ اس طرح نہیں پڑھی جس طرح پڑھنے کا حق ہے۔

وہ بزرگ ہم پر مہربان تھے بولے کہ لو نہیں ہم کشف المحجوب کا ایک ترجمہ دیتے ہیں اسے ذرا پڑھنا اور انصاف کرنا۔

اس ترجمہ کو ہم نے پڑھنا شروع کیا تو ہماری تو آنکھیں کھل گئیں۔ ہمارے زمانے میں مترجموں میں ایک نیا رجحان یہ پیدا ہوا ہے کہ وہ دخل در معقولات کرتے ہیں۔ مصنف کے بیان کا ترجمہ کرنے پر قناعت نہیں کرتے بلکہ بیچ بیچ میں بولتے جاتے ہیں۔ خواہ غلط ہی بولیں۔ مگر یہ ہمارے گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ سلوک داتا صاحبؒ سے بھی کیا جا سکتا ہے

ہم یہ ترجمہ پڑھتے جاتے تھے اور سوچتے جاتے تھے کہ یا اللہ ہم نے کشف المحجوب آگے بھی پڑھی ہے۔ بیان بدلا بدلا کیوں ہے؟ وہ بصیرت افروز باتیں جو ہم نے آگے اس باب میں پڑھی تھیں وہ کہاں گئیں۔ اور یہ نئے نئے بیان اس میں کب اور کیسے شامل ہو گئے۔

جب ہم نے اس ترجمہ کا دیباچہ پڑھا۔ تب ہم پر حقیقت حال روشن ہوئی۔ مترجم میاں طفیل محمد صاحب ہیں۔ دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے پوری کوشش کی ہے کہ مصنف بزرگوار کی استفادۂ عام کی کوئی بات رہ نہ جائے اور نہ کوئی بات اپنے اصل مفہوم سے سر مو ہٹنے پائے۔ البتہ خاص فلسفیانہ بحثوں اور مسائل کی صوفیانہ توجیہات کو میں نے چھوڑ دیا ہے۔ جو پرانے اسلوب نگارش کا حصہ تو ہیں۔ لیکن اصل مضمون اور مقصود بیان سے ان کا کوئی خاص تعلق نہیں۔ ان کے بجائے تین چیزوں کا میں نے اضافہ کیا ہے۔ ایک یہ کہ ان آیات اور حتی الامکان احادیث کے بھی حوالے دے دیئے ہیں۔ جن کو حضرت علی ہجویریؒ نے اپنی بات کے ثبوت اور وضاحت میں پیش فرمایا ہے۔

دوسرے جہاں مجھے ان آیات و احادیث اور اقوال کے علاوہ اسی مضمون کی کوئی اور آیت حدیث یا قول ملے ہیں تو انہیں بھی میں نے شامل کر دیا ہے تاکہ اصل مضمون زیادہ سے زیادہ خوبی اور مضبوط دلائل کے ساتھ ادا ہو جائے۔۔۔

اب اس بیان کی روشنی میں میاں طفیل محمد صاحب کی مینا کاری کی چند مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔ شروع کتاب میں داتا صاحبؒ نے بتایا ہے کہ انہوں نے استخارہ کیا اور اس کے بعد اس کتاب کا آغاز کیا۔ پھر انہوں نے استخارے کے باب میں کچھ باتیں کہی ہیں۔ میاں طفیل محمد صاحب نے اس پورے بیان میں اس طور کتر بیونت کی ہے کہ استخارے کا تذکرہ یکسر غائب ہو گیا۔ مگر جو باتیں انہوں نے کہی ہیں وہ تو سب استخارے کی بحث میں کہی ہیں۔ اس لئے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس پورے بیان کے ساتھ میاں طفیل صاحب کو کیا سلوک کرنا پڑا ہوگا۔

کشف المحجوب کے مختلف مباحث میں میاں طفیل محمد صاحب نے داتا صاحبؒ کے بیان کو ناکافی سمجھا اور اپنی طرف سے اس میں اضافے کئے۔ مگر ایسے بیان بھی ہیں جنہیں انہوں نے کافی سے زیادہ سمجھا اور اس میں تخفیف کرتے چلے گئے مثلاً جس بیان میں ایک حدیث درج کی گئی ہے۔ اس میں دو تین احادیث اور درج کر دی گئیں اور اپنی طرف سے کچھ عبارت بھی شامل کر دی گئی۔ مگر کسی بیان میں اگر چار حدیثیں درج نظر آئیں تو اس میں سے تین حذف کر دی گئیں اور ایک رہنے دی۔ مثلاً ایک باب میں جو چپ رہنے اور بولنے کے آداب سے متعلق ہے میاں طفیل محمد صاحب احادیث کو اور مختلف صوفیا کے اقوال کو جو اس میں درج تھے حذف کرتے چلے گئے۔ اور داتا صاحبؒ کے بیان میں بھی اچھا خاصا تغیر و تبدل کیا ہے۔ حالانکہ یہ ایسا باب ہے کہ خود میاں طفیل محمد اس کے مطالعہ سے چپ رہنے اور بولنے کے بہت سے قیمتی آداب سیکھ سکتے تھے۔

اسی باب میں داتا صاحبؒ نے یہ فرما رکھا ہے کہ "مرید کو چاہیئے کہ رہنماؤں کے کلام میں دخل نہ دے اور اس میں کچھ تصرف نہ کرے اور پریشان اور اوپری عبارت استعمال نہ کرے"۔ میاں طفیل محمد صاحب نے کم از کم اس بیان کو حذف نہیں کیا ہے۔ مگر اس پر دھیان [illegible] دیا۔ انہوں نے شیخ علی ہجویریؒ کے کلام میں دخل [illegible] اس میں تصرف بھی کیا۔ اور اس میں پریشان اور [illegible] عبارت بھی داخل کی ہے۔

پس زیر بحث ترجمہ کا متن مترجم کی اس [illegible] ناقابل اعتبار ہو گیا ہے۔ اس میں یہ پتہ نہیں چلتا [illegible] داتا صاحب نے کہی ہے اور کتنی بات اس میں [illegible] شامل کر دی ہے۔ اپنی طرف سے تو میاں صاحب نے [illegible] احسان ہی کیا ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں داتا صاحب [illegible] مضمون کو خوبی اور مضبوط دلائل کے ساتھ ادا [illegible] ہیں۔ پس انہوں نے داتا صاحب کو سہارا دیا ہے [illegible] کے کمزور بیان کو مضبوط بنایا ہے۔ میاں طفیل [illegible] کو یہ زعم مبارک رہے۔ مگر پڑھے لکھے آدمی [illegible] اتنی معمولی بات تو معلوم ہونی چاہیئے کہ کسی مصنف [illegible] بیان پر اگر کوئی اعتراض مقصود ہو یا اس میں تصحیح [illegible] کی ضرورت محسوس کی جائے تو وہ حاشیے میں کی جا[illegible] مصنف کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جاتا جو سکول [illegible] طلباء کی کاپیوں کے ساتھ کرتا ہے کہ اس کی عبارت [illegible] کاٹ پیٹ کرتے چلے گئے۔ جہاں جی چاہا فقرہ [illegible] جہاں جی چاہا فقرے اضافہ کر دیئے۔ علمی دنیا میں [illegible] میں خیانت کہتے ہیں۔

مسافر بسوں میں ریکارڈنگ

صوبہ پنجاب میں چلنے والی تقریباً تمام [illegible] بسوں کی طرح اب صوبہ سندھ اور خاص کر [illegible] کراچی کے درمیان چلنے والی بسوں میں ریکارڈنگ [illegible] بڑھتا جا رہا ہے۔ ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ اس [illegible] کی ضرورت آخر کیوں محسوس کی گئی۔ جو کہ تمام [illegible] کے لئے سوہانِ روح بنی ہوئی ہے۔ پرائیویٹ [illegible] ہر قسم کے لوگ مرد، عورتیں، بچے بوڑھے اور [illegible] کرتے ہیں۔ اور شریف عورتوں کے آگے اس [illegible] ریکارڈنگ کیا حق رکھتی ہے۔ میں گورنر سندھ سے [illegible] کرتا ہوں کہ خدارا عوام کو اس مصیبت سے فو[illegible] دلائی جائے۔ حال ہی میں بہاولنگر کے ڈسٹرکٹ [illegible] نے بسوں میں ریکارڈنگ کو قانوناً جرم قرار دے [illegible]

(حافظ محمد شریف لیاری کراچی [illegible]

مولانا محمد علی جالندھریؒ کے بارہ [illegible]

مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی [illegible]

خاص تاثرات

مئی کے "الحق" میں ملاحظہ فرمائیں جو ایڈیٹر الحق کی فرمائش [illegible] تحریر فرمائے ہیں۔ نیز اسی شمارہ میں قاری محمد طیب قاسمی [illegible] نہایت عارفانہ تقریر بھی ملاحظہ فرمائیں۔ سالانہ چند آٹھ [illegible] قیمت فی پرچہ ۷۰ پیسے۔ منیجر الحق دارالعلوم حقانیہ [illegible]

...ت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ کی وفات پر پورے ملک میں صف ماتم

...ریتی جلسے اور قراردادیں

...محمد علی مرحوم نے اسلام کی سربلندی اور ختم نبوت کی حفاظت

...کے لئے بیش بہا قربانیاں دی ہیں ——— مولانا عبید اللہ انور

...مرحوم کی وفات سے گذشتہ پچاس سال کی تحریک ختم ہوگئی۔ جانباز مرزا

...ی اکثر مساجد میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی ...لندھری کی وفات حسرت آیات پر قرار دادیں ...ئیں اور مولانا کے حالات زندگی اور جہاد حریت ...ت کے سلسلہ میں ان کی قربانیوں پر روشنی ڈالی ...مسجد شیرانوالہ میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس ...غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ لاہور نے ایک قرارداد ...قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مولانا محمد علی صاحب ...ک آزادی کے عظیم مجاہد تھے۔ جنہوں نے حضرت ...یت اور دوسرے احرار رہنماؤں کے ساتھ شب ...بشانہ اور انتھک کام کیا۔ مولانا بذات خود ...ر تھے اور ایک تحریک تھے۔ مولانا مرحوم کی وفات ...شتہ پچاس سال کی تحریک ختم ہوگئی۔ قرارداد میں ...ان سے اظہار ہمدردی اور مولانا کے لئے مغفرت ...کی گئی۔

...قرارداد کی تائید کرتے ہوئے جانشین شیخ التفسیر ...مولانا عبید اللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ...مرحوم کی دینی تبلیغ کے سلسلہ میں بیش بہا قربانیاں ...مانہ جد و جہد پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ ...مولانا نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند ...ارتداد کے انسداد اور سد باب کے لئے مولانا ...نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ آپ ہی کا حصہ ...مولانا نے علماء کرام اور عوام پر زور دیا کہ وہ مرحوم کو ...عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کے مشن اور پروگرام ...اور ٹھوس بنیادوں پر چلائیں۔

آپ نے افسردہ لہجے میں فرمایا۔ گو مولانا مرحوم ہم میں ...ہیں۔ تاہم اسلام کی سربلندی اور عقیدۂ ختم نبوت ...کی خاطر مولانا نے پوری زندگی جو قربانیاں دی ہیں ...انٹ نقوش اور روحانی اثرات صدقہ جاریہ کی ...ت میں ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے۔ آخر میں آپ نے ...فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مقامات عالیہ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (قاری محمد شریف قصوری)

ایک چراغ اور بجھا

مولانا محمد رمضان ملتانی کا تعزیتی بیان

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی وفات پورے ملک کے لئے ایک سانحۂ عظیم ہے۔ آپ کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے بظاہر اس کا پُر ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ آپ نے ملک و ملت اور قوم کے مفاد کی خاطر اپنی زندگی قربان کردی۔ اس وقت قوم کا فرض ہے کہ ان کی مغفرت ترقی درجات آخرت کے لئے جتنا کچھ ممکن ہو سکے کرنے میں کسر باقی نہ رکھے۔

۲۲ اپریل صبح کو مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم قاسم پور ملتان میں حضرت مجاہد ملت کے ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک پڑھنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے بعد مولانا محمد رمضان ملتانی مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم نے مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری کی روح کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے مذہبی، ملکی و ملی خدمات کو سراہا (منظور احمد ناظم مدرسہ ضیاء العلوم ملتان)

پشاور

مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات کی خبر سن کر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کے مقامی رہنماؤں مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ پشاور سٹی، الحاج ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر۔ مولانا محمد یونس صاحب۔ جناب عبدالعزیز صاحب فضل دین صاحب نے ایک مشترکہ بیان میں حضرت مولانا مرحوم کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے مولانا مرحوم کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ وہ پر ہونا مشکل ہے۔ آخر میں انہوں نے مولانا مرحوم کے پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا اور اللہ پاک سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین (عنایت اللہ معتمد دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

ڈسکہ

ڈسکہ کی جامع مسجد رحمانیہ میں نماز جمعہ کے موقع پر حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات سے تمام مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ جس وقت میں نے مولانا کی وفات کی خبر سنی، میں ڈسکہ کے سول ہسپتال میں زیر علاج تھا۔ یقین جانئے ساری رات بے قراری میں گذری۔ مولانا کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اس کا پُر ہونا مشکل دکھائی دیتا ہے۔ رفتہ رفتہ قابل قدر ہستیاں اس دنیا سے اٹھتی جا رہی ہیں۔

حضرت مولانا محمد فیروز خاں خطیب جامع مسجد رحمانیہ

مولانا محمد علی جالندھری کی وفات سے تمام مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے

(مولانا محمد سرفراز خاں صاحب)

نے بھی اپنے گہرے دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ مولانا مرحوم نے اپنی تمام زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ خاص کر تحفظ ختم نبوت کے لئے ناقابل فراموش قربانیاں دیں اور دین کی حمایت میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ آخر میں مولانا کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

سلیم الدین چوہان رکن جمعیۃ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ)

راولپنڈی

راولپنڈی۔ آج مورخہ ۲۲/۴/۷۱ دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ ورکشاپی محلہ راولپنڈی میں جمعیۃ علماء اسلام اور اراکین دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں بطل حریت خطیب اعظم حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مولانا مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی گئی اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ بعد ازاں حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب مہتمم دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ اور جمعیۃ کے رہنما حضرت مولانا فضل الحق صاحب خطیب جامع مسجد گنجمنڈی نے مولانا مرحوم کی سیاسی اور مذہبی زندگی پر روشنی ڈالی

سلطان احمد ہزاروی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی شہر)

جہلم میں زبردست خراج عقیدت

جہلم ۲۴ اپریل۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات پر یہاں کے دینی و سماجی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ جامع مسجد گنبد والی میں جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا عبد اللطیف صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں مرحوم کی دینی و ملی خدمات اور تحریک آزادی میں کارہائے نمایاں انجام دینے پر زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی موت کو عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔

ڈومیلی، چکوال، کالا گوجراں، دینہ، ٹاہلیانوالہ سرائے عالمگیر، پنڈ دادنخاں میں مرحوم کی قومی و ملی خدمات کو سراہا گیا۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا عبد اللطیف مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب، مولانا محمد اکرم صاحب کھیوڑہ مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مولانا مرحوم کی ختم نبوت کے سلسلہ میں شاندار خدمات اور عالمی سطح پر کوششوں کو ناقابل فراموش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سلسلہ میں ان کی وفات سے ایک عظیم خلاء پیدا ہو گیا ہے۔

جامع مسجد گنبد والی جہلم میں طلباء و مدرسین مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام نے بعد جمعہ قرآن حکیم کا ختم کیا اور مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا۔

(عماد الدین عباسی ناظم دفتر مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم)

جامعہ حمیدیہ میں قرآن خوانی

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مجلس ختم نبوت و صدر جامعہ حمیدیہ سرائے مغل کی وفات حسرت آیات سنتے ہی جامعہ حمیدیہ کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مرحوم کی قومی اور ملی خدمات کو سراہا گیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۱) کنور عبد الرحیم خاں صاحب نائب صدر جامعہ حمیدیہ سرائے مغل نے مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات حسرت آیات کو ایک قومی المیہ کہا۔ نیز ان کی قومی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

(۲) میاں محمد احمد صاحب بٹالوی ناظم اعلیٰ جامعہ حمیدیہ نے آپ کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۳) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات کی خبر سن کر جامعہ حمیدیہ کے تمام طلباء نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کی۔

کھیوڑہ میں مشترکہ تعزیتی اجلاس

بعد نماز جمعہ مجلس تحفظ ختم نبوت کھیوڑہ و جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد اکرم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سب ڈویژن پنڈ دادنخاں ہوا۔ جس میں قرآن خوانی کرائی گئی اور حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور مولانا کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

ایک قرارداد میں مولانا کی وفات پر اظہار رنج و غم کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان میں قرآن خوانی

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مرحوم کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کے لئے صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان لاہور میں قرآن خوانی کی گئی۔ ایک قرارداد میں مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کی دینی، ملی خدمات کو سراہا گیا۔ خصوصاً جو کام انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں کیا ہے۔ وہ انتہائی قابل قدر ہے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور جس کام میں وہ مگن تھے۔ اس کو اللہ تعالیٰ جاری و ساری رکھے۔

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع بہاولپور کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع بہاولپور کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت رانا محمد ظہیر الدین منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ کی وفات پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد پیش کی گئی۔ جس میں کہا گیا کہ مولانا کی وفات سے عالم اسلام کو ایک زبردست ٹھیس پہنچی ہے۔ مرحوم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ایک رفیق اور ہمدم تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی تحفظ ختم نبوت پر لگا دی۔ خداوند کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عنایت کرے۔

نیز اس اجلاس میں جمعیۃ طلباء بہاولپور کی طرف سے عربی کلاس کے اجراء کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کے لئے جامعہ تعلیمات اسلامیہ لائلپور کے فارغ شدہ عالم دین کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ (جاوید پراچہ غفرلہ بہاولپور)

عظیم حادثہ

مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری محمد شریف قصوری نے مولانا محمد علی جالندھری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملت اسلامیہ کے لئے ایک عظیم حادثہ اور ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ مولانا مرحوم نے پوری زندگی دین حق کی اشاعت و ترویج اور بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ و فروغ کی خاطر جو ناقابل فراموش قربانیاں مجاہدانہ کارنامے اور مثالی خدمات انجام دی ہیں، اور اس سلسلہ میں پیش آمدہ مختلف مصائب و مشکلات اور قید و بند کی صعوبتیں تک جس خندہ پیشانی سے برداشت کی ہیں۔ یہ ہماری قومی تاریخ کا سنہری باب ہے۔

عظیم رہنما کی وفات

ملتان سے صاحبزادہ سید فداء الرحمٰن بخاری نے مرحوم کی اسلامی خدمات پر زبردست خراج عقیدت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جالندھریؒ نے پوری زندگی کی سربلندی کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور مختلف ملی اور دینی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ برصغیر سامراج کا جنازہ نکالنے اور تحریک آزادی ملک بنیادوں کو مضبوط کرنے میں بھی مولانا نے مثالی کام انجام دیئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ملکی تاریخ کے اس مرحلہ پر مولانا کی شخصیت کے داغ مفارقت سے ملک دینی اور عوامی حلقوں میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے مستقبل میں اس کا پُر ہونا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام میرپور خاص کے اراکین کی رہائی کا مطالبہ

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی نے مارشل لاء حکام سے مطالبہ کیا کہ میرپور خاص کے گرفتار شدہ طلباء کو رہا کر دیا جائے کیونکہ وہ بالکل بے گناہ ہیں اور ان کا ان الزامات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو کہ ان پر لگائے گئے ہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام میرپور خاص (سندھ) کے خلاف عبد الرحمٰن اور اراکین عبد الحفیظ، شاہ عبد الحفیظ اور کاظمی کو پچھلے دنوں مارشل لاء ریگولیشن ۸-۱۶ کے تحت کیا گیا تھا۔ ان پر زبان کے مسئلے پر ہنگامے کرنے شراب کی دکان پر سنگ باری کرنے کا الزام ہے۔

سٹوڈنٹس یونین آف وطن کالج پنڈ دادنخاں کا انتخاب

مورخہ ۲۴-۴ کو زیر صدارت پرنسپل آف وطن کالج ایک اجلاس ہوا۔ تلاوت کلام پاک حافظ محمد احمد نے کی کے بعد یونین کے صدر اعجاز خان لودھی نے لڑکوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری اس یونین بنانے کے کچھ مقاصد اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرمائے۔ کہ کالج کی بہتری کے لئے لڑکوں کو آپس میں اتحاد رکھنا چاہیئے اور پوری دیانتداری سے کام کرنا چاہیئے۔ یہ ہماری تحصیل پنڈ دادنخاں ایک پسماندہ تحصیل ہے اور اس پوری تحصیل میں کوئی کالج ہے۔ اب یہ وطن کالج پانچ سال سے کام کر رہا ہے غریب بچوں کے لئے بڑا فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ تعالیٰ ہمارے پرنسپل جناب عطا محمد صاحب حیدری کی دراز کرے۔ جنہوں نے اس تحصیل میں تعلیمی لحاظ مستقبل کے معمار بنائے۔ اور اس خستہ حال تحصیل سے منور کیا۔

اللہ ان کو اس محنت کا اجر دے۔ آمین! اللہ وطن ڈگری کالج کو ہمیشہ آباد رکھے۔

یونین کا انتخاب گزشتہ شمارہ میں آچکا ہے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے جمعیۃ کے حساب کتاب کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی قائم کردی

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے حساب کتاب کی جانچ پڑتال کے لئے ایک نگران کمیٹی قائم کردی ہے۔ جو تمام شاخوں کے حسابات کی پڑتال کرے گی اور آئندہ کے حسابات کو باقاعدگی کے ساتھ مرتب کرنے میں تمام شاخوں کی راہنمائی کرے گی۔

اس کمیٹی کے نگران اعلیٰ قاری محمد اجمل خاں صاحب ساہیوال ہوں گے۔ کمیٹی کا دفتر چوک رنگ محل دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں قائم کردیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں عنقریب تمام شاخوں کو ایک گشتی مراسلے کے ذریعے حساب کتاب کا طریق کار سمجھا دیا جائے گا۔ اور گذشتہ حساب کی پڑتال کی تاریخ بھی بذریعہ خط مقرر کردی جائے گی۔ پتہ حسب ذیل ہے۔

نگران کمیٹی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور — فون نمبر ۶۷۷۱۵

اداریہ

نیات کی صورت میں گزشتہ بیس
وجود چلا آ رہا ہے۔ اور ملی وحدت
مستحکم کرنے کے لئے ختم نبوت کے عقیدہ
کی واضح تعریف کو اس ڈھانچہ میں

طرح انگریزوں کے رائج کردہ اقتصادی
داری و جاگیرداری کا خاتمہ کرکے
پاکستان میں حقیقی مساوات کی بنیاد

پاکستان کی پوری مسلمان قوم کو جہاد کے
کر کے پورے ملک کو مکمل فوجی طاقت
کر ڈالیں۔

نام کارروائی نہ تو کسی قدیم و جدید جمہوری
عمل کی محتاج ہے اور نہ کسی گروہ کو اقتدار
کی حاجت مند ہے۔

موجودہ تجربہ نے جو کچھ سکھایا ہے۔ اس کا
تقاضا ہے۔ اور اسے صدر یحییٰ خاں
کے مشیر ہی بخوبی انجام دے سکتے ہیں
اس کارروائی سے وہ ایک پاکستان اور ایک
مسلمان قوم کی حقیقی بنیادیں قائم کرسکتے ہیں
جو اس کے دشمنانہ عزائم و منصوبوں کے مقابلہ
میں قوم کو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا
کھڑا کرسکتے ہیں۔

اس کارروائی کے بعد عوام کو کسی غداری کا
خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ اور کوئی غداری کرنے
کی جرأت نہیں کرسکے گا۔

اس کارروائی کے نتیجہ میں موجودہ انتخابات
کو بھی آگے بڑھا کر دستوری و آئینی شکل
ڈھالا جا سکتا ہے۔

۲۲ر اسلامی نکات۔ ختم نبوت کا عقیدہ،
قرآن کی تعریف اور سرمایہ داری کے خاتمہ
کو بھی ایک دستوری ڈھانچہ دے کر صدر
کی حالیہ انتخابات کے نتائج کو برقرار رکھتے
ہوئے موجودہ اسمبلی کو پارلیمنٹ میں تبدیل کرسکتے
ہیں۔ جو ہر حالت میں اس ڈھانچہ کی پابند رہیگی
اسمبلی کے تحت صوبوں کی اسمبلیاں بھی اپنا
کام شروع کرسکتی ہیں۔

اس طرح کسی وقت کے بغیر موجودہ حالات
بہتر اور خوش آئند سمت پر ڈالا جا سکتا ہے
اور غیر ضروری بحث و تکرار سے بچا جا سکتا ہے

(کمال — ۲۹ر اپریل ۱۹۷۱ء)

[illegible] کی وجہ سے چند دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اب
۱۵ر ربیع الاول کو مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں جماعت کے
صدر حضرت مولانا لال حسین اختر سنگ کریں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے اور عہدوں کی انتخاب

مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ساہیوال منعقد ہوا جس میں مختلف اضلاع سے آئے ہوئے اراکین شوریٰ نے شرکت کی۔ اجلاس میں مجلس کے سابق امیر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ایک المناک حادثہ قرار دیا گیا۔ مرحوم کی دینی سیاسی اور ملی خدمات خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے جو خدمات سرانجام دیں کو سراہا گیا۔ اجلاس میں آپ کی ترقی درجات کے لئے دعا کی گئی اور لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپور، حضرت مولانا حمید اللہ صاحب ابن حضرت لاہوریؒ اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں۔ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لائلپور، حضرت مولانا خیر محمد صاحب ملتان، حضرت مولانا محمد اکرم صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

۲۔ اراکین مجلس نے حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کے مشن کو جاری رکھنے کا عزم کیا۔

۳۔ مندرجہ ذیل انتخاب چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر عمل میں لایا گیا۔

امیر	حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر
نائب امیر	حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ساہیوال
ناظم اعلیٰ	حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر
ناظم	حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری
ناظم تبلیغ	حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری
خازن	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

دارالمبلغین کا اجراء

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ دارالمبلغین کو یکم ربیع الاول کو شروع ہونے والا تھا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ صاحب کی وفات کے

مجھے اپنے تیس سالہ رفیق کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا ہے

— مولانا لال حسین اختر

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا لال حسین اختر نے کہا ہے کہ مجھے اپنے تیس سالہ ساتھی حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مرحوم کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا ہے ان کی وفات سے جو ملک گیر خلا پیدا ہوا۔ اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین شوریٰ اور مبلغین نے جماعت کی سربراہی کا جو بوجھ میرے ناتواں کندھوں پر ڈالا ہے۔ وہ میری ہمت اور طاقت سے کہیں زیادہ ہے۔ میں اس بوجھ کو اس صورت کو اٹھا سکوں گا۔ کہ تمام اکابر اور جماعت کے کارکن اور دیگر جماعتوں کے احباب اس کام میں میرے ساتھ تعاون کرینگے۔ اور میرا یہ بوجھ ہلکا کرنے میں میری امداد کرینگے۔

میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح وہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری مرحوم و مغفور کی زندگی میں جماعت کی ترقی کے سلسلہ میں کوشاں تھے۔ اسی طرح اب بھی کوشش کرینگے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فریضہ ہے

مشاہیر کے متعلق

احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم جگرانوی، حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رائے پوریؒ حضرت مولانا حامد اللہ ہالیجی شریفؒ، حضرت مولانا محمد انوریؒ حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتیؒ۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ سلیم پوریؒ (کندیاں شریف) حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے خطوط اور ان کے متعلق جو کچھ واقعات و حالات جانتے ہوں۔ اس سے باخبر کریں۔ مضمون مختصر اور جامع ہو

عبدالرشید ارشد (مرتب "میں بڑے مسلمان")
مکتبہ رشیدیہ ۳۲۔ اے شاہ عالم لاہور

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ "
سہ ماہی ۶/۰ "

ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور
مرتب ——— حافظ محمد حنیف سہارنپوری

خط و کتابت کا پتہ
ہفت روزہ ترجمان اسلام
چوک زنگ محل
فون نمبر ۷۱۵

جلد ۱۴ | جمعہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۷۱ء - قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ

بامقصد تجارت

آپ مکتبہ رشیدیہ لاہور کے حصص خریدنے کیلئے کیوں آمادہ ہیں؟

اسلئے

کہ یہ محض تجارت اور بچت کی سکیم نہیں بلکہ علوم دین، تشریحات کتاب وسنت اور تحفظ حرمت صحابہؓ و اسلافؒ کی اشاعت کی تحریک ہے تاکہ سائنٹفک طریقے سے ملحدانہ افکار اور مغربی نظریات کا مقابلہ کیا جائے

اور یہ علیحدہ بات ہے

کہ اس تحریک میں حصہ ڈال کر آپ معقول نفع بھی حاصل کریں گے۔ آپ مکتبہ کے حصص خریدیں تاکہ

- یہ علمی اشاعتی تحریک باوقار انداز میں آگے بڑھے اور یوں علم کی خدمت و اشاعت بھی آپ کا مقدر ہو اور معقول بچت بھی
- آپ حصص خرید کر اس کا نفع اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے جمع کریں۔
- تاجر یا مالدار حضرات اس لئے حصص خریدیں کہ ان کے اشتراک و تعاون سے اس پاکیزہ نصب العین کو وسائل فراہم ہوں۔

اور وہ اس کے نفع سے ذہین مگر غریب طلباء کی امداد کر سکتے ہیں۔ اگر چاہیں تو بچت سے مستقل مدارس عربیہ کی اعانت کر سکتے ہیں

یہ ایک ایسی بچت کی سکیم ہے جو سود سے قطعاً پاک رہے گی۔

آپ "بیس بڑے مسلمان" جیسی عظیم کتاب مرتب و شائع کرنیوالے دل، دماغ اور ہاتھوں پر دیانت، محنت اور سلیقہ شعاری کے بارے میں اعتماد کر سکتے ہیں۔ رقم منی آرڈر، ڈرافٹ یا چیک (کراس کردہ) کے ذریعہ بھیجئے۔ جوابی لفافہ بھیج کر قواعد و ضوابط اور حصص کے کوپن منگوا لیجئے (۲۳ اپریل کا شمارہ ملاحظہ کیجئے)

مکتبہ رشیدیہ ۳۲ اے شاہ عالم ——— لاہور

ترجمانِ اسلام لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

عالمی دعوت

مکتوب نبوی شاہ روم کے نام

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ عالمی دعوت ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے بادشاہ روم ہرقل کے نام ۔ سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیرو ہے اس کے بعد تجھ کو اسلام کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لے آؤ سلامت رہو گے اللہ تجھ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا، اور اگر تم نے نہیں مانا تو تیری تمام رعایا کا گناہ تیرے اوپر ہوگا

اے اہل کتاب!

آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے (وہ یہ کہ) ہم خدا کے سوا کسی کو نہ پوجیں اور نہ کسی چیز کو اس کا شریک بنائیں، اور ہم میں سے کوئی کسی کو رب نہ بنائے اور اگر اس کو نہیں مانیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو، اس بات کے کہ ہم لوگ فرمانبردار ہیں یعنی ایک خدا کے ماننے والے ہیں ۔

طلباء کا صفحہ

موجودہ نظام تعلیم کی خامیاں

نظام الدین وارنوی ناظم عمومی جمعیت طلبا اسلام صوبہ سرحد

ضروری گزارش :-

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں انسان بنایا اور عقل جیسی عظیم نعمت دی۔ اس عقل کے ذریعے عام مشاہدات حاصل کرنے کی توفیق دی۔ سوچ بچار اور فکر کا مادہ پیدا کیا اور نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت بخشی۔

ایک دردمند طالب علم کی حیثیت سے جب میں نے ملک کے نظام تعلیم پر نظر دوڑائی اور سوچا تو کچھ خلش اور تشنگی محسوس ہوئی مجھے کچھ ایسے خطرناک پہلو نظر آئے جو ایک مسلمان طالب علم کو اپنی منزل مقصود سے دور رکھنے اور غیروں کی گود میں جانے کا پتہ دے رہے تھے۔ چنانچہ احساس ہوا کہ ان کی نشاندہی ہونی چاہیئے۔

تاکہ مسلمان طالب علم ترقی اور کامرانی کے منازل طے کرتے ہوئے ان خارزاروں کو بھی سمجھیں جو پھولوں کے روپ میں بچھا دیئے گئے ہیں۔

یہ گزارشات عرض کرنے سے پہلے میں نے کسی قسم کا تحقیقی مطالعہ نہیں کیا صرف ذاتی تاثرات ہیں جو کہ دل کی دھڑکنوں میں جگہ نہ پاکر صفحہ قرطاس پر بکھیر دیئے گئے ہیں ہر ساتھی سے عرض ہے کہ وہ میرے ان معروضات کو پڑھنے کے بعد اپنے تاثرات سے لازمی طور پر آگاہ کریں۔ تاکہ بندہ کی اصلاح ہوتی رہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمیں سیدھی راہ دکھائے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

خاکسار نظام الدین وارنوی ناظم جمعیت طلبا اسلام
(صوبہ سرحد)

قارئین کرام کو معلوم ہے کہ آج سے تقریباً تیس برس پہلے برصغیر پاک و ہند انگریزوں کے قبضے میں تھا انگریز آئے انہوں نے ایک نظر پورے ملک پر دوڑائی ان کی دور رس نظروں نے پہلی ہی نظر میں بھانپ لیا کہ جب تک یہاں کے رہنے والوں کو مذہب سے برگشتہ کرکے ان کو عیسائی نہیں بنا لیا جائے گا ایک مستحکم حکومت کا قیام کسی حد تک محال سے نظر آتا ہے۔

ان عزائم کا اظہار انگریز جرنیلوں کی تحریروں اور تقاریر سے ہوتا ہے۔

چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لیے انہوں نے ملک بھر میں سینکڑوں علماء کرام کو شہید کیا، ان کو برف کے تودوں میں دبا دیا گیا، اور چونے کی بوریوں میں زندہ جلا دیا گیا انگریز رائٹر ہنٹر کی تحریر اسی بات کی گواہ [illegible]

لئے قرآن و حدیث اور دیگر علوم اسلامیہ کے تمام ذخیروں کو دریا برد کرنے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا مولانا محمد قاسم نانوتوی منظر عام پر آئے دار العلوم دیوبند کی بنیاد رکھی علماء کرام نے سوکھی روٹیوں اور چنے کی دال سے گزارہ کرکے قریہ قریہ اور گھر گھر اللہ کے دین کا پیغام پہنچایا ملک بھر میں مدارس عربیہ کا جال بچھایا۔

چنانچہ علماء کرام کی انہی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ انگریزوں کا تمام منفعوں دھرے کا دھرا رہ گیا۔

جب انگریزوں نے اس طرح سے دال گلتی نہیں دیکھی تو تورا بورا عیاری سے کام لیا شہد میں زہر دینے کے لیے لارڈ میکالے کو بلایا گیا اس نے ایک نظام تعلیم مرتب کیا اس نظام تعلیم کا بنیادی فلسفہ یہ تھا کہ اگر مسلمان نوجوان مکمل عیسائی نہیں بنتے تو کم از کم مسلمان نہ رہنے پائے یہ نظام تعلیم کوئی سو سال انگریزی راج میں رائج رہا۔ اور آزادی کے بعد پاکستان میں اب تک من و عن جاری ہے، اس نظام تعلیم کو رواج دینے سے انگریزوں کے جو عزائم پورے ہوئے وہ ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) مذہب سے بیزاری

اس نظام تعلیم کے تحت یہ تصور دیا گیا کہ مذہب چند مخصوص اور عبادات کا نام ہے، اس کا عملی زندگی یا باقی شعبہ ہائے حیات سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ جب زندگی کے دوسرے گوشوں میں دخل دیتا ہے، تو مادی ترقی کی رفتار رک جاتی ہے گویا مذہب ترقی میں عظیم روکاوٹ ہے

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مذہب کے متعلق یہ خام اور بے بنیاد تصور کچھ ایسا پختہ کرایا گیا کہ آج تعلیمیافتہ لوگ مذہب سے بیزاری اور لاپروائی کے ہولناک نتائج کو دیکھتے ہوئے بھی یہ سمجھنے پر تلی بیٹھی ہے کہ جب تک مذہب کو مسجد کے کونے یا پھر چند مخصوص رسومات تک محدود نہ کر دیا جائے مادی ترقی نہیں ہو سکتی لارڈ میکالے کے فرسودہ نظام تعلیم کا یہ پہلو کچھ ایسا دردناک اور عظیم نقصان کا حامل ہے کہ شاید اسکی تلافی مدتوں تک نہ ہو سکے۔

(۲) عقل پرستی کا رجحان

انگریزی نظام تعلیم کا دوسرا عظیم نقصان جو پہلے سے بھی زیادہ شدید ہے وہ یہ ہے کہ اس کے تخت مسلمان جوانوں میں یہ مادہ پیدا کرنے کی کوشش کر دی گئی کہ وہ ہر مسئلے کو یورپ امریکہ سے مستعار لی ہوئی عقل کے ذریعے پرکھیں۔

عقل پرستی کے اس رجحان کو اتنا تیز تر کر دیا گیا کہ ہر معمولی فرد بھی پکار اٹھتا ہے کہ میری عقل نہیں مانتی لہٰذا ایک مسلمان نوجوان کو آج خیال تک نہیں گزرتا کہ کسی مسئلہ کو پہلے بہترین کسوٹی قرآن و سنت میں پرکھے یہ حقیقت ہے اور اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ اسلام ہی وہ کامل و اکمل دین ہے جو فطرت اور عقل سلیم کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے لیکن اگر لنڈن و امریکہ کی یونیورسٹیوں سے حاصل کی ہوئی جھونڈی عقل کو لیکر اسلام کا تجزیہ کیا جائے تو لامحالہ اسلام میں بیشمار تضادات اور تضاد نظر آئے۔

کیونکہ اس عقل کی پرواز ہی چند ظاہری منزلوں تک ہوتی ہے۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مغرب کا کوئی فلسفی یا سائنس دان دعویٰ نہیں کر سکتا کہ کل اس کے نظریات کی تردید نہیں ہوگی۔ یہ دعویٰ اگر کر سکتا ہے تو مکے اور مدینے کی گلیوں سے حاصل کی ہوئی سینکڑوں سال پہلے کی مومن ہی کر سکتا ہے۔ ان حقائق کے باوجود مسلمان نوجوان مصر ہے کہ سطحی عقل کو ہی معیار حق و باطل قرار دیا جائے۔

(۳) مادہ پرستی کا رجحان

یہی حال مادہ پرستی کا ہے، بجائے اس کے کہ ہم کائنات کا وسیع مطالعہ کرکے خداوند قدیر کی عظیم قدرتوں کے قائل ہو جائیں۔

انگریزی نظام تعلیم نے ہمارے ذہنوں میں بٹھا دیا ہے کہ سب کچھ مادی ذرات کے الٹ پھیر سے ہوتا ہے قرآن و سنت سے لاکھ ثابت ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی جسد عنصری کے ساتھ ساتوں آسمانوں کو پار کرکے اللہ تعالیٰ سے ملاقی ہوئے تھے۔

مگر مرزا غلام احمد قادیانی کا مادہ پرست ذہن یہ سمجھنے پر تلا ہوا ہے کہ اوپر جا کر کیمن نہیں ملتی زہریلی طبقات آتے ہیں اس لیے آسمان تو کیا! چاند بلکہ بعض پہاڑوں کی چوٹیوں پر نہیں چلا جا سکتا۔ اب وہی مادہ جس پر اسے ناز تھا آج خود اس کے منہ پر طمانچے مار رہا ہے لیکن فرسودہ نظام تعلیم کا مارا ہوا وہی ذہن آج بھی اپالو گیارہ کی چاند پر پہنچنے کی خبر پڑھتا ہے۔ تو بے اختیار کہنا ہے "اب دین کا کیا ہوگا"۔

(۴) جدت پسندی کا رجحان

لارڈ میکالے کے غیر اسلامی نظام تعلیم کے مضر پہلوؤں میں سے ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس نے مسلمان نوجوانوں کے ذہن میں انتہائی پختگی سے یہ بٹھا دیا ہے کہ دنیا بہت آگے نکل چکی ہے۔ وقت اور حالات نئے تقاضے کرتے ہیں ان نئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اب ہمیں قدیم شعائر اسلامی قدیم ملی میراث اور اسلام کے چودہ سو سالہ قدیم ڈھانچے کو ڈھانا ہوگا۔ تب جا کر ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ زمانے کا ساتھ دے سکیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو زمانہ ہم کو پیچھے چھوڑ دے گا اور ہم وحشی اور جنگلی تصور کیے جائیں گے یہ خام اور بے بنیاد تصور کچھ ایسی ہوشیاری سے پختہ کر لیا گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

جلد ۱۴ —— شمارہ ۳
جمعہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ، ۱۵ جنوری ۱۹۷۱ء
قیمت —— ۴۰ پیسے

شذرات

اسلامی دستور سازی کا بنیادی خاکہ

دنیا کی تاریخ میں سب سے پہلی خالص دستوری حکومت اسلام کے ماننے والوں نے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سرزمین عرب پر قائم کی، جس کا صدر مقام شہر مدینہ تھا، اور جس کے پہلے سربراہ خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

خلیفۂ اوّل جناب صدیق اکبرؓ نے جنہیں امت نے شوریٰ کے ذریعہ اپنا سربراہ مقرر کیا تھا، صاف صاف یہ اصول مقرر کر دیا تھا کہ وہ اللہ کی کتاب، قرآن حکیم اور اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق حکومت کا نظام چلائیں گے۔

اس اصول کے مطابق سربراہ سمیت تمام مسلمان اور پورے باشندے قانون، حکومت اور نظام کی نظر میں مساوی ہوں گے۔

اس طرح اسلامی تاریخ میں پہلی بار ایک ایسی حکومت کا آغاز ہوا جو مکمل دستوری شورائی اور مساوی حقوق و فرائض پر مبنی تھی۔

پاکستان جو ایک مسلمان ملک ہے، اور اسلام کے نام کے تعلق کی اساس پر ایک علیحدہ مملکت کی حیثیت سے وجود میں آیا تھا، اس کے دستور کی تشکیل کے لئے اس بنیادی اصول کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے، جسے سب سے پہلی اسلامی حکومت نے حضرت صدیق اکبرؓ کی سربراہی میں اختیار کیا تھا۔

قرآن و سنت پر مبنی جس دستوری حکومت کی تشکیل حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمائی تھی، اس نے سب سے پہلے ان تمام موروثی مفادات و امتیازات کو کلیتہً رد کیا، جو ابھی تک کسی نہ کسی شکل میں دنیا کے دوسرے نظام ہائے حکومت میں چلے آ رہے تھے اور آج بھی بیشتر غیر اسلامی حکومتوں کے نظاموں میں موجود ہیں۔ خواہ وہ دستوری طرز کی حکومتیں ہی کیوں نہیں ہیں۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

احمد حسین کمال

چار عملی کے خطرہ سے ملک کو بچائیے

انتخابات کے بعد ملک کی سیاسی زندگی میں جس خوشگوار سکون اور ہمواریت کی امید تھی وہ ابھی تک ناپید ہے، اور اضطراب کی لہریں برابر اٹھتی اور بڑھتی جا رہی ہیں۔ سیاسی تصادم کے نئے امکانات نمودار ہو رہے ہیں اور مختلف فریق نئے مخالفانہ سیاسی زاویے بنانے میں منہمک ہیں۔

مغربی پاکستان میں اکثریت سے کامیاب ہونے والی جماعت کا رویہ تیز تر اور جارحانہ ہے۔ اور شکست خوردہ جماعتوں کے نقطۂ نظر میں تنگ دلانہ مایوسی روز افزوں ہے۔

مشرقی پاکستان کے حالات خون ریز کشاکش کی لپیٹ کے خطرہ میں ہیں۔

یہ صورتِ حال انتخابات کے نتائج سے پیدا ہونے والی جمہوریت طلب امیدوں اور آرزوؤں کے لئے اندیشوں اور خطرات سے خالی نہیں ہے۔

عوام تبدیلیوں کے انتظار میں امید و بیم کی کیفیت سے دوچار ہیں اور ماضی کے مفاد یافتہ طبقے، بہر صورت اپنے مفادات کے تحفظ کا سامان کرنا چاہتے ہیں۔

وہ افراد اور گروہ جو ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء سے پہلے اسلام ہی اسلام کے نام سے ایک ہمہ گیر مہم جاری کئے ہوئے تھے، یک لخت خاموش ہو کر بیٹھ گئے ہیں، اور اب ہر طرف سے علاقائی مسائل کی کشمکش کو زور و شور سے ہوا دینے کا جتن کیا جا رہا ہے، اور ملک کی معیشت کو تباہی کی طرف دھکیلنے کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔

اس وقت ملک میں ایک طرف مارشل لاء حکومت ہے، دوسری طرف مشرقی پاکستان میں غالب ترین اکثریت سے کامیاب ہونے والی عوامی لیگ ہے، تیسری طرف پنجاب اور سندھ سے کامیاب ہونے والی سب سے بڑی عوامی جماعت پیپلز پارٹی ہے اور چوتھی طرف سرحد و بلوچستان سے کامیاب ہونے والی جماعتیں (باقی صفحہ ۴ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

۱۹۵۶ء کے دستور میں دنیا کی جن حکومتوں کے نظام کو بطور نمونہ پیش نظر رکھا گیا تھا۔ وہ امریکہ، کناڈا، آسٹریلیا جنوبی افریقہ، آئرلینڈ اور جاپان کے دستور ہائے حکومت تھے، اور پڑوسی ملک بھارت کا دستور بھی یقیناً پیش نظر رہا ہے۔

ان تمام ملکوں کے دستور اور نظام ان ملکوں کے خاص معاشرتی، سیاسی، تاریخی حالات کے پس منظر کو رکھ کر ترتیب دیئے گئے ہیں اور وہاں مختلف گروہوں کے مابین مفادات میں تطبیق دے کر اور انہیں تحفظ کی ضمانت میں لیکر دستوروں کی تشکیل کی گئی ہے۔

ظاہر ہے کہ پاکستان کے لئے جو اسلام کے دعوے اور مسلمان قوم کے جداگانہ وجود کے نعرے پر حاصل کیا گیا تھا، اس کے لئے دستور سازی کا یہ طریق کار بالکل غلط تھا۔ اس طرح استحصال اور آمریت کے قیام کا راستہ خود بخود کھل گیا۔ یہاں امریکہ کی طرح کی بیسیوں ریاستیں تو تھی نہیں کہ ان کے درمیان توازن رکھنے کی خاطر امریکی دستور کی گاڑی کھینچتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے برعکس یہاں مختلف طبقوں کے مفادات کے تحفظ کی ضمانتوں پر مبنی دستور کے ذریعہ ان طاقتوں کا غلبہ پکڑ جانا یقینی امر تھا جو ان مفادات کے تحفظ کی ضامن قرار پائی تھیں۔ یعنی ملک کی نوکر شاہی، فوج اور جاگیردار و سرمایہ دار طبقہ۔

چنانچہ رفتہ رفتہ یہ ہی ہوا۔

ان حالات میں ہمارے نئے دستور ساز افراد کا فرض ہے کہ وہ ماضی کی اس غلطی کو نہ دہرائیں۔

دستور سازی کے لئے اوّلاً چند بنیادی اصولوں کا تعین کریں جن میں سرفہرست۔

قرآن و سنت کی ہدایات کو دستور سازی کا سرچشمہ رکھا جائے اور خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دستوری طریق کار کو نمونہ بنایا جائے۔

پاکستان کا بننے والا دستور، اسلامی دستور صرف اسی وقت ہی کہلا سکتا ہے جبکہ اس میں پوری صراحت کے ساتھ مندرجہ ذیل چار باتیں پائی جائیں۔

(۱) دستور کا ڈھانچہ، اسلامی اصولوں پر مبنی ہو۔

(۲) دستور کا طریق کار اور طریق نفاذ اسلامی طرز کا حامل ہو۔

(۳) دستور کا مقصد اور مطمح نظر اسلامی ہو۔

(۴) دستور میں بجائے خود یہ اہلیت پائی جائے کہ اس کے ذریعہ متذکرہ بالا تینوں باتیں انجام پاتی رہیں۔

یعنی دستور کے ذریعہ پارلیمنٹ کی انتظامیہ، قانون ساز ادارے اور عدالتیں اپنے عمل سے یہ نمایاں کرتی رہیں کہ ان کی تمام سرگرمیاں اسلام کے دائرے میں انجام پا رہی ہیں۔ اور ملک کا ہر قانون باشندہ یہ حق اور عملی موقعہ رکھتا ہے کہ ان چار باتوں کے خلاف کی جانے والی کسی بھی کارروائی کو عدالتوں میں [illegible] عوام میں چیلنج کر سکے۔

ان چار باتوں کی صراحت کے [illegible] بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

جب تک دستور کا ڈھانچہ جمہوری نہ ہو، دستور کا طریق کار جمہوری نہ ہو، دستور اپنے اندر جمہوریت کا مکمل انجام دینے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ دستور ایک خالص جمہوری نظام کے قیام کا ضامن نہیں بن سکتا۔ یہ ہی صورت حال اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے بھی ضروری ہے۔

کسی بھی ملک کے دستور کا ڈھانچہ مندرجہ ذیل باتوں پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔

(۱) ملک کی ہیئت ترکیبی اور اس کی حدود۔
(۲) ملک کے باشندوں کے بنیادی حقوق
(۳) حکومت کی پالیسی کے رہنما اصول
(۴) حکومت کی ہیئت ترکیبی۔
(۵) قانون ساز اداروں کا قیام
(۶) علاقائی حدود اختیارات
(۷) علاقائی قانون سازی کی حدود
(۸) قانون سازی کا طریق کار
(۹) ملک کے اقتصادی معاملات
(۱۰) قانون سازی کے اختیارات
(۱۱) انتظامیہ کے اختیارات
(۱۲) عدلیہ کے اختیارات
(۱۳) انتخابات کا طریق
(۱۴) ہنگامی حالات کا مسئلہ
(۱۵) ملک کا دفاع
(۱۶) دیگر متفرق امور
(۱۷) خارجہ پالیسی کے اصول

یہ سترہ امور جن میں دو چار کا اور اضافہ کیا جا سکتا ہے ایسے ہیں، جن کا کسی بھی دستور اور نظام حکومت کے ڈھانچہ میں شامل کیا جانا ضروری ہے۔

اب اگر اسلامی دستور بنانا ہے تو ان امور کا تعین قرآن و سنت کی ہدایات کی روشنی میں ہونا چاہیئے۔

اگر جمہوری دستور بنانا ہے تو جمہوریت کے مطابق ان کا تعین کیا جانا چاہیئے۔

بہرحال ہمارے دستور ساز حضرات کو یہ امور پیش نظر رکھ کر پاکستان کے آئندہ دستور کی تشکیل کے مسئلہ کو زیر غور لانا چاہیئے۔

ہم انشاء اللہ آئندہ کسی صحبت میں ان امور کے اسلامی و جمہوری پہلوؤں پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کریں گے۔

(یکم جنوری ۱۹۷۱ء)

---

۴۴ ملک کو ان عناصر کی سازشوں سے بچانے اور عوام کو نظام حکومت میں شریک کر کے مایوسی اور بددلی سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تبدیلیاں کے فوری اور مناسب اقدامات کئے جائیں۔

(یکم جنوری ۱۹۷۱ء)

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بقیہ — چار عملی کے خطرہ سے ملک کو بچایئے

جمعیۃ علماء اسلام، مسلم لیگ قیوم گروپ اور نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ) ہیں۔

اس صورت حال نے ملک کی سیاسی فکر کو چار زاویوں میں تقسیم کر ڈالا ہے۔ اور اس تقسیم سے پیدا ہونے والے مختلف رجحانات رفتہ رفتہ ملک میں "چار عملی" کیفیت پیدا کرنے کا موجب بن سکتے ہیں۔ اس سے کسی وقت بھی غیر متوقع اور شدید قسم کے سیاسی و معاشی بحران کا سلسلہ شروع ہو سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان خوش آئند امیدوں کو سخت دھکا لگے گا۔ جو موجودہ انتخابات اور ان کے نتائج سے پیدا ہوئی ہیں۔

ملک کو اس نازک بحران سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ جلد از جلد سیاسی صورت حال کو ایک متعین رخ پر ڈال دیا جائے۔ دستور سازی کا کام مقررہ وقت سے بھی جتنا پہلے ممکن ہو سکے شروع کر دیا جائے، اور مرکز و صوبوں میں کامیاب ہونے والی جماعتوں کے عددی تناسب کے مطابق مخلوط و ذمہ دار حکومتیں قائم کر دی جائیں۔ جو کم از کم ان تبدیلیوں کا آغاز کر دیں۔ جن پر تمام جماعتیں اتفاق کرتی ہیں اور جن کا ذکر ان کے منشوروں میں موجود ہے۔

عوام نے انتخابات میں زبردست دلچسپی صرف اس لئے لی تھی کہ وہ جلد از جلد اپنے حالات میں تبدیلیوں کے خواہاں ہیں۔

- کسان چاہتا ہے کہ وہ زمیندار اور جاگیردار کے جبر و بیگار سے جلد از جلد نجات حاصل کرے۔
- مزدور چاہتا ہے کہ کارخانہ دار اور سرمایہ کار کے ظلم و ستم سے اسے بہت جلد چھٹکارا مل جائے۔
- عام شہری چاہتے ہیں کہ انہیں نوکر شاہی کے ناروا رویہ اور سلوک سے آزادی حاصل ہو۔
- غریب عوام چاہتے ہیں کہ انہیں ضروریات زندگی آسانی سے اور ارزاں میسر آنے لگیں۔
- بے روزگار افراد روزگار کے انتظار میں ہیں، اور بے گھر لوگ رہائش کی کم سے کم سہولت کے آرزومند ہیں

غرضیکہ پاکستان کے عوام نے اپنی محرومیوں کے ازالہ کے لئے حالیہ انتخابات میں گہری دلچسپی لی ہے۔

اس کے لئے قطعی ضروری نہیں ہے کہ اولاً دستور سازی کا مرحلہ طے ہو جائے۔

ایک مخلوط قومی حکومت کا فوری قیام، عوام میں یہ احساس پیدا کر دے گا کہ اب ان کے نمائندوں کے ہاتھ میں زمام کار آگئی ہے اور یہ قومی حکومت، ایسے ابتدائی اقدامات کا آغاز کر دے گی جن سے ایک طرف عوام کو یہ اطمینان حاصل ہو جائے گا کہ ان کے مسائل کے حل کی کوشش شروع ہو گئی ہے اور دوسری طرف وہ مفاد یافتہ عناصر جو ملک میں نہ تو عوام کی نمائندہ حکومت کے قیام کے روادار ہیں، نہ عوام کی معاشی آزادی کو گوارہ کرتے ہیں اور جن کے کھلے اور چھپے روابط عالمی سامراجی اداروں و حلقوں کے ساتھ ہیں ۴۴

اسلامی آئین کی مخالفت پر باطل کو اسمبلی میں گریبان سے پکڑ کر گھسیٹا جائیگا

"ہم اسمبلی کو چھوڑ کر "جنرل اسمبلی" میں آجائیں گے — مفتی محمود

آئین کے لئے تمام جماعتوں کو متحد کرنے کی کوشش کی جائیگی

شیخوپورہ ۱۴ر جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام آئین سازی کا کام بہتر طور پر انجام دینے کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کو متحد کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کرے گی۔ اور اس سلسلہ میں پوری امید ہے کہ یہ کوششیں بار آور ثابت ہوں گی۔ انہوں نے آج دوپہر یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو اتفاق رائے سے ایسا آئین تیار کرنا چاہیئے جس کی بنیاد قرآن و سنت پر رکھی جائے اور جو ملک میں موجودہ ظالمانہ معاشی نظام کی جگہ اسلام کا عادلانہ نظام قائم کرنے کے سلسلے میں معاون ثابت ہو۔ مفتی محمود قومی اسمبلی کے انتخابات میں کامیابی کے بعد دورۂ پنجاب کے سلسلے میں پہلی بار شیخوپورہ پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والے عوام نے ان کی آمد پر مفتی اعظم فاتح بھٹو کے پرجوش نعرے لگائے گئے۔ مفتی محمود کو پروگرام کے مطابق جھنگ سے گیارہ بجے یہاں پہنچنا تھا لیکن راستہ میں متعدد مقامات پر عوام کے اجتماعات سے خطاب کرنے کی وجہ سے وہ ڈھائی گھنٹے کی تاخیر سے شیخوپورہ پہنچے۔ شیخوپورہ پہنچنے پر موڑ پیر بہار شاہ پر شہریوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا اور ایک جلوس کی صورت میں انہیں جلسہ گاہ چوک باغ میونسپل کمیٹی تک لایا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت جمعیۃ کے مقامی امیر شیخ محمد ابراہیم نے کی، اور سید امین گیلانی نے نظم پڑھی۔

مولانا مفتی محمود نے اپنی بیس منٹ کی تقریر میں کہا کہ اگر اسمبلی میں موجودہ پارٹیوں کے ارکان نے دستور میں اسلامی دفعات شامل کرنے سے انکار کر دیا تو ہم اسمبلی میں باطل کو گریبان سے پکڑ کر گھسیٹ ڈالیں گے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر ہماری تعداد زیادہ نہیں۔ لیکن حق و باطل کے اس معرکہ میں بارہ کروڑ عوام ہمارے ساتھ ہوں گے۔ اگر ہم اس قوت پر عزم کے باوصف اسلامی آئین نہ بنوا سکے تو ہم اسمبلی چھوڑ کر عوام کی "جنرل اسمبلی" میں آجائیں گے۔

انہوں نے کہا۔ اس وقت ملک کے سامنے اہم مسئلہ آئین سازی کا ہے۔ ہمارا ملک گذشتہ ۲۳ برس سے بغیر آئین کے چلا آرہا ہے۔ ایک قوم کے لئے اس سے بڑی اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے کہ آزاد ہونے کے باوجود اس کا کوئی دستور ہی نہ ہو۔ قومی اسمبلی کے نو منتخب ارکان کا اولین فرض یہی ہے کہ وہ ملک کو بہت جلد ایک ایسا آئین دیں۔ جو اس ملک کے مسلمانوں اور عوام کا صحیح ترجمان ہو۔ ہم چاہتے ہیں، کہ آئین سازی کے بعد یہاں عوامی حکومت قائم ہو۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا نشور پکار پکار کر کہہ رہا ہے، کہ ہم اس ملک میں قرآن و سنت کے منافی کوئی دوسرا آئین قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسا آئین بنے جو ظالمانہ معاشی نظام کی جگہ عادلانہ اقتصادی نظام اور کسی بیرونی عمل دخل سے آزاد خارجہ پالیسی کا ضامن ہو۔ ملک کو اچھا آئین دینے کے لئے ہماری ہر سیاسی پارٹی سے مفاہمت اور تعاون ہو سکتا ہے۔ اس وقت آئین سازی کا مرحلہ ایک دوسرے کی مخالفت سے دور رہ کر حل کر لینا چاہیئے۔ ورنہ تمام پارٹیوں کو سر جوڑ کر طے کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ملک کو اسلامی آئین دیں گی۔

مفتی محمود نے کہا کہ میں عوامی لیگ، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ کے تینوں دھڑوں نیپ کے چند منتخب ارکان اور علماء کے نمائندوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اسلامی جذبے کے تحت ملک کو بہتر آئین دیں۔ جہاں تک میرا یقین ہے کوئی بھی پارٹی ظلم و کفر کا آئین منظور نہیں ہونے دے گی۔

انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں ۳۱ علماء کے ۲۲ نکات کو بھی شامل کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس فارمولا پر ہر مکتبۂ فکر کے علماء متفق ہیں۔ اس لحاظ سے ان نکات کا دستور میں شمول ضروری ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ دوسری کسی پارٹی کے ساتھ ہماری مفاہمت نظم و نسق کے متعلق معاملات پر ہوگی جہاں تک اسلام کے قطعی اصولوں کا تعلق ہے وہاں ہم کسی سمجھوتے اور مفاہمت کے قائل نہیں۔

اسلامی ممالک کی کانفرنس

کراچی میں ہونے والی اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے مفتی محمود نے کہا کہ پاکستان کے لئے آزادی کشمیر کا مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ اس کانفرنس کے لئے لازم تھا کہ وہ ۲۳ سال سے الجھے ہوئے اس مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل کرتی۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہ کیا گیا اگر ہم فلسطین کے مسلمانوں کی آزادی اور عربوں کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھتے ہیں تو پھر کشمیر کے مسئلہ کو بھی تمام مسلمانوں کا مسئلہ سمجھنا چاہیئے۔ اس مسئلہ کو کانفرنس کے مجوزہ ایجنڈے میں شامل نہ ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ امریکہ کی سازش کا کرشمہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام اس ایجنڈے سے قطعاً مطمئن نہیں ہیں۔ جس میں کشمیر کا ذکر تک موجود نہیں۔

انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ مداخلت کر کے مسئلہ کشمیر کو حل کریں۔

روس مصر کو جدید آلات جنگ دے گا

روس کی حکومت نے مصر کو جدید ترین الیکٹرانک آلات جنگ دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

سزائے موت کو ممنوع قرار دیا جائے

اقوام متحدہ میں یہ تحریک کی گئی کہ ایک قرارداد حتمی طور پر منظور کرتے ہوئے جس میں تمام دنیا میں سزائے موت کو ممنوع قرار دیا گیا ہو۔

توحید تو یہ ہے

تم یونہی سمجھنا کہ فنا میرے لئے ہے
پر غیب سے سامانِ بقا میرے لئے ہے

پیغام ملا تھا جو حسینؓ ابن علیؓ کو
خوش ہوں وہی پیغام قضا میرے لئے ہے

میں کھو کے تری راہ میں سب دولتِ دنیا
سمجھا کہ کچھ اس سے بھی سوا میرے لئے ہے

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے

اے شافعِ محشر جو کرے تو نہ شفاعت
پھر کون وہاں تیرے سوا میرے لئے ہے

کیوں ایسے نبیؐ پر نہ فدا ہوں کہ جو فرمائے
اچھے تو سبھی کے ہیں، بُرا میرے لئے ہے

کیوں جان نہ دوں غم میں ترے جبکہ اسی سے
ماتم یہ زمانے میں بپا میرے لئے ہے

(مولانا محمد علی جوہر مرحوم)

فخرِ انسانیتؐ کی شان میں ایک ننگِ انسانیت کی دریدہ دہنی

برطانیہ سے کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کرنا چاہیئے

لندن ۱۴ جنوری، پاکستان پروگریسو موومنٹ کے چیئرمین مسٹر احسان الحق علوی نے مانچسٹر سے ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ لندن کے ایک پبلشر "تھنکرز لبکس لمیٹڈ" نے ڈاکٹر پنہاس بن نام نامی ایک شخص کی کتاب "ٹرکش آرٹ آف لو ان پکچرز" شائع کی ہے۔ جس کی قیمت پندرہ شلنگ ہے۔ اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر توہین کی گئی ہے اور قرآن مقدس کا اس قدر مذاق اڑایا گیا ہے جس کی مثال پوری اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ کتاب ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے جس میں پچاس سے زائد فحش تصویریں شامل ہیں۔ جن میں مرد اور عورت کو جنسی مباشرت کرتے دکھایا گیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۳۰ پر چوتھے باب میں "محمدؐ کی گیارہ بیویاں" کے عنوان سے ایک مضمون دکھایا گیا ہے۔ یہ مضمون دس صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ڈاکٹر پنہاس نے حضور اکرمؐ کی شانِ مقدسہ کے بارے میں ایسی دریدہ دہنی کی ہے اور ایسے ایسے الزامات لگائے ہیں کہ انہیں پڑھ پڑھ کر آنکھیں خون کے آنسو بہاتی ہیں۔ ڈاکٹر پنہاس نے جس انداز سے ہمارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کی بوچھاڑ کی ہے، ایک گرے سے گرا ہوا انسان بھی اسے بروئے کار نہیں لا سکتا۔ اس کتاب میں ایسی ایسی باتیں تحریر کی گئی ہیں کہ قلم اس بات کی متحمل نہیں کہ وہ سب کچھ احاطہ تحریر میں لایا جا سکے۔ اس کج فہم اور خبطی ڈاکٹر نے قرآن حکیم کا بھی بہت مذاق اڑایا ہے اور اپنی تحریر سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم آسمانی کتاب نہیں بلکہ حضور اکرمؐ کی اپنی لکھی ہوئی ہے (نعوذ باللہ) اس نے یہ بات بھی کھلے الفاظ میں لکھی ہے کہ حضورؐ نے (نعوذ باللہ) اپنی جنسی عیاشی اور خواہش کی توجیہات خود قرآن حکیم میں تحریر کی ہیں۔ ننگ انسانیت اس ڈاکٹر نے رسول اکرمؐ کی ازدواجی معاملات پر بھی مختلف قسم کے الزامات عائد کئے ہیں۔ اس نے قرآنی آیات کا ترجمہ توڑ مروڑ کر لکھا ہے اور کہا ہے کہ (نعوذ باللہ) قرآن مجید ایک جنسی کتاب سے زیادہ درجہ نہیں رکھتی۔ اس ڈاکٹر نے ترکی کے جنسی حالات لکھنے کے بہانے قرآن مجید اور نبی اکرمؐ کی اس قدر توہین کی ہے اور اس قدر کیچڑ اچھالی ہے کہ پوری تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس پوری کتاب میں قرآنی آیات کو توڑ موڑ کر اپنے ہی رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں کشش پیدا کرنے کے لئے کتاب کے سرورق کے علاوہ اندر کے صفحات میں جنسی تصاویر شائع کی گئی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کتاب کی طرف متوجہ ہوں، حالانکہ ان فحش تصاویر کا کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مراسلہ میں مسلمانانِ عالم سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے ممالک میں برطانوی ہائی کمشن پر دباؤ ڈالیں اور ان کو مجبور کریں کہ اس کتاب کو فوراً ضبط کرائیں اور اس چھاپہ خانہ کو بند کرائیں، جس نے مسلمانانِ عالم کی دل آزاری کی ہے۔

اس کتاب کے پبلشر اور مصنف ڈاکٹر پنہاس کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت حاصل ہو سکے اور آئندہ کوئی اور شخص اس گستاخی کا مرتکب نہ ہو۔ مراسلہ میں برطانوی حکومت سے کہا گیا ہے کہ اگر برطانوی حکومت نے ہماری اس اپیل کا نوٹس نہ لیا تو اس کے نتائج کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔

سرحد جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن متوجہ ہوں

ضمنی انتخابات سرحد میں ۱۴ جنوری کو ہونا قرار پائے ہیں، پشاور سے مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر اور مردان ہزارہ کی مشترکہ سیٹ سے مولانا پیر مبارک شاہ صاحب جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں سرحد جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ ہر دو حضرات کی کامیابی کے لئے بھرپور جدوجہد کریں اور ان علاقوں کے ہر ہر حصے میں پھیل جائیں اور عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

(مولانا) عبدالحکیم راولپنڈی
(نومنتخب ممبر قومی اسمبلی)
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن

اربابِ محبّت کو غم کے سانچوں میں بھی ڈھلنا پڑتا ہے

(شاعر حریّت علامہ انور صابری)

اربابِ محبّت کو غم کے سانچوں میں بھی ڈھلنا پڑتا ہے
جس راہ میں کانٹے ہوتے ہیں، اس راہ پہ چلنا پڑتا ہے

اے ہمسفرانِ جادۂ دل، ہر ایک قدم پر تا منزل
اُفتاد پہ اُفتاد آتی ہے، گر گر کے سنبھلنا پڑتا ہے

ساحل کی طرف بڑھنے والو! شاید یہ تمہیں معلوم نہیں
رُخ جانبِ طوفاں بھی اپنا، کشتی کو بدلنا پڑتا ہے

تعمیرِ چمن کے جذبوں کو، تا حدِّ چمن محدود نہ کر
خوشبوئے چمن کو گلشن سے، باہر بھی نکلنا پڑتا ہے

جو سنگِ گراں بن جاتا ہے تنظیمِ چمن کی راہوں میں
اپنا ہو کوئی یا بیگانہ، ٹھوکر سے کچلنا پڑتا ہے

جمہور کے خدمت گاروں کو، یہ راز بھی انور سمجھا دو
پروانوں کے جلنے سے پہلے، خود شمع کو جلنا پڑتا ہے

انتخابی اخراجات

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں سے اخراجات کے گوشوارے طلب کر لئے گئے

مقررہ حد سے زیادہ خرچ کرنے اور گوشوارے داخل نہ کرنے والوں کو سزا دی جائیگی

سید عطاء الرحمٰن جعفری (بی اے آنرز) آفس سیکرٹری انتخابات و پارلیمانی امور

الیکشن کمشن نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں حصہ لینے والے تمام امیدواروں سے اخراجات کے گوشوارے طلب کر لئے ہیں۔ اس سلسلہ میں الیکشن کمشن کی طرف سے خاص فارم جاری کئے گئے ہیں جو متعلقہ ریٹرننگ افسروں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ گوشوارے داخل نہ کرنا قانوناً جرم ہے۔ جس کے لئے سزا دی جا سکتی ہے۔

گوشوارے تیار کرتے وقت مندرجہ ذیل باتیں ملحوظ خاطر رکھیں:۔

ا۔ انتخابات کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۰ء کی دفعہ ۷۶ کے تحت انتخابات میں حصہ لینے والے تمام امیدواروں کے لئے یہ گوشوارے داخل کرنا لازمی ہے۔ چاہے وہ الیکشن جیتے ہوں یا ہارے ہوں۔

(ب) قومی اسمبلی کے امیدواروں کے لئے انتخابی اخراجات کی حد ۲۵ ہزار روپے اور صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کے لئے ۱۵ ہزار روپے مقرر ہے۔

(ج) اخراجات میں درخواست کے ساتھ فیس یا ضمانت جو آپ نے جمع کروائی ہے شامل نہیں کرنی چاہیئے۔

(د) انتخابی اخراجات کے لئے مقررہ حد سے زیادہ خرچ کرنا قانوناً جرم ہے۔ جس کے لئے دو سال قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

(س) اگر کسی وجہ سے امیدواروں کو مقررہ فارم نہ مل سکیں تو وہ اصل فارم کی ٹائپ شدہ نقول پر گوشوارے داخل کر سکتے ہیں۔

(س ے) اگر کسی امیدوار نے الیکشن ایجنٹ کا تقرر کیا تھا تو اس صورت میں الیکشن ایجنٹ یہ گوشوارے داخل کرنے کا مجاز ہوگا۔

اخراجات کے گوشوارے تیار کرتے وقت ان موٹے موٹے اخراجات کو نظر انداز نہ کریں:۔

(۱) فہرست رائے دہندگان کی قیمت اور فہرستوں کے نقول کے اخراجات۔

(۲) انتخابی مہم کے لئے اگر آپ نے جیپ یا کوئی گاڑی خریدی ہو یا کرایہ پر لیا ہو۔

(۳) پٹرول کے اخراجات

(۴) لاؤڈ سپیکر اگر آپ نے خریدا یا کرایہ پر لیا ہو۔

(۵) جلسوں اور جلوسوں کے انتظامات کے اخراجات۔

(۶) کاغذات کا خرچ

(۷) اشتہارات کا خرچ۔

(۸) اخبارات میں اپنی انتخابی مہم کی تشہیر کے اخراجات

(۹) اگر آپ نے الیکشن کے سلسلے میں دفتری کام کے لئے کوئی کلرک یا مددگار معاوضہ پر رکھا ہے تو اس کی تنخواہ وغیرہ کا خرچ۔

(۱۰) اگر آپ نے انتخابی مہم کے لئے دورہ کرنے کی غرض سے کوئی پارٹی مقرر کی ہو تو اس کے اخراجات۔

(۱۱) انتخابی اخراجات کے ضمن میں اگر آپ نے کسی سے قرض لیا ہے یا بطور ہدیہ کوئی رقم وصول کی ہے تو اسے بھی اخراجات میں شامل کیجئے۔

(۱۲) مذکورہ بالا اخراجات کے علاوہ ایک امیدوار ۲۰۰/- روپیہ تک اپنا ذاتی خرچ بھی دکھلا سکتا ہے (یہ خرچ گورنمنٹ کے مقرر کردہ خرچ کے علاوہ ہے)

(۱۳) ہر مد کے خرچ کی رسید ساتھ داخل کرنی ہوگی جس پر دستخط یا مہر ثبت ہو، اور اگر رسید چھپی ہوئی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ نیز یہ بھی نوٹ کر لیں کہ اگر کسی مد پر پچیس روپیہ یا اس سے کم خرچ ہوا ہو تو اس کی رسید داخل کرنا لازمی نہیں ہے۔

(اخراجات داخل کرنے کی آخری تاریخیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

صوبہ پنجاب	قومی اسمبلی	آخری تاریخ	۲۰ر جنوری ۱۹۷۰ء
" "	صوبائی اسمبلی	"	۳ر فروری ۱۹۷۰ء
صوبہ سرحد	قومی اسمبلی	"	۲۰ر جنوری ۱۹۷۰ء
" "	صوبائی اسمبلی	"	۳ر فروری ۱۹۷۰ء
صوبہ بلوچستان	قومی اسمبلی	"	۲ر فروری ۱۹۷۰ء
" "	صوبائی اسمبلی	"	۸ر فروری ۱۹۷۰ء
صوبہ سندھ	قومی اسمبلی	تمام حلقہ جات ماسوائے حلقہ این ڈبلیو ۱۲۱ کراچی نمبر ۲ جس کی آخری تاریخ ۲۶ر جنوری ۱۹۷۰ء ہے۔	۲۰ر جنوری ۱۹۷۰ء
" "	صوبائی اسمبلی		۳ر فروری ۱۹۷۰ء

سرحد میں چینی اور آٹے کی قیمت مقرر کر دی

سرحد کی حکومت نے گرانی کی روک تھام کے لئے خصوصی اقدامات کئے ہیں اور آٹے اور چینی کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ آٹا راشن ڈپو ہولڈر ۱۸/۵۰ روپے من اور چینی ایک روپیہ پچھتر پیسے فی سیر فروخت ہوگی

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں نے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے

مولانا عبید اللہ انور کا بیان

لاہور ۶ر جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے امیر مولانا عبید اللہ انور نے برطانوی مصنف کی دریدہ دہنی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانوی مصنف اور اخبارات آئے دن خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے رہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہماری حکومت اس سلسلہ میں کوئی مؤثر کارروائی نہیں کرتی۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ برطانیہ اور مغربی ممالک میں ایسی دل آزار کتابیں تصنیف کرنے کا سلسلہ بند نہ ہو۔ مولانا نے کہا، طلباء نے برطانوی مصنف کی دریدہ دلیری کے خلاف جو زبردست مظاہرہ کیا ہے۔ وہ ان کے عشق نبوی کی بین دلیل ہے مولانا نے کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ تمام غیر ملکی لٹریچر کی درآمد بند کر دی جائے۔

لاہور میں طلباء کا زبردست مظاہرہ

برطانوی قونصل خانہ جلا دیا

شراب کی دکانیں لوٹ لیں

لاہور۔ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں برطانیہ سے شائع ہونے والی دل آزار کتاب "ٹرکش آنٹ آف لیان پکچرز" کے خلاف لاہور میں طلباء نے برطانوی قونصل خانہ جلا کر راکھ کر دیا اور شراب کی دکانیں لوٹ لیں۔ مشتعل طلباء کی بوتلیں اٹھا اٹھا کر سڑک پر پھینک دیں۔ دوکان کی کھڑکیاں اور دروازوں کے شیشے توڑ دیئے۔ جوشیلے مظاہرین برٹش کونسل کے احاطہ میں کھڑی ہوئی تین کاروں کو نذر آتش کر دیا۔ پولیس نے رسیس کورس روڈ پر برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر پر یلغار کرنے والے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس اور شاک آور گیس کے گولے چھوڑے اور دونوں جانب سے سڑک کی ناکہ بندی کر کے مظاہرین پر لاٹھیاں برسائیں۔

لاہور کے علاوہ راولپنڈی، ڈھاکہ، کراچی، لائلپور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سرگودھا اور ملتان سے بھی مظاہرے کی اطلاعات ملی ہیں۔

قاری حافظ فیوض الرحمٰن ایم اے (عربی، علوم اسلامیہ، اردو، فارسی)
صدر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد

اسلامی آدابِ گفتگو

زبان

اسلامی زندگی میں زبان کے بول بڑی اہمیت رکھتے ہیں بعض آدمی ایک کڑوی بات کہہ کر دلوں کو ایسا زخمی کر دیتے ہیں کہ وہ زخم مندمل نہیں ہوتے۔ عرب کے ایک مشہور شاعر نے کہا ہے۔

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامُ
وَلَا يَلْتَامُ مَاجَرَحَ اللِّسَانُ

نیزوں کے زخم مندمل (اچھے) ہو جاتے ہیں اور زبان کے لگائے ہوئے زخم اچھے نہیں ہوتے۔

عربی کا ایک مشہور محاورہ ہے۔ اللِّسَانُ جِرْمُهُ صَغِيْرٌ وَجُرْمُهُ كَبِيْرٌ۔ جرم کے لحاظ سے زبان نہایت چھوٹی ہے۔ لیکن اس کے جرم چھوٹے نہیں ہوتے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت میں گفتگو کے سلسلہ میں خاص ہدایات دی گئی ہیں تاکہ مومن ان پر عمل کر کے لوگوں کے دلوں کو زخمی کرنے کے بجائے اپنی میٹھی، رسیلی اور محبت بھری باتوں سے انہیں رام کریں اور اگر کسی دوسرے کی زبان نے ان کے دلوں کو مجروح کر رکھا ہو، تو ان کی پیار بھری باتیں مجروح دلوں کے لئے مرہم ثابت ہوں۔

گفتگو نرمی سے کرو

آدابِ گفتگو میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ نرمی سے گفتگو کی جائے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو ہدایت ہوتی ہے کہ تم فرعون کے پاس جاؤ تو اس سے نرمی کے ساتھ باتیں کرو

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

(سورہ طٰہٰ آیت ۴۴)

"سو کہو اس سے بات نرم، شاید وہ سوچے یا ڈرے"

غور کرنے کا مقام ہے کہ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما جیسے جلیل القدر پیغمبر، معجزات کے ساتھ کافر فرعون سے ملنے کو جاتے ہیں، تو ان کو آدابِ گفتگو کی ہدایت ہوتی ہے کہ گفتگو نرمی سے کرو۔ ممکن ہے وہ اپنی سرکشی کو چھوڑ دے اور کچھ سوچ کر نصیحت حاصل کرے

جیسی بات کہو

پھر جو بات کہی جائے وہ بھی اچھی ہو، اچھا مقصد، اس کے کہنے میں اچھا دوسرے کا نفع ہو۔ اسی لئے فرمایا،

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ اور کہو سب لوگوں سے نیک بات

مولانا ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) اپنی تفسیر المظہری میں لکھتے ہیں:۔ وَهٰذَا شَامِلٌ لِكُلِّ كَلَامٍ مَحْمُوْدٍ۔ "قولِ حسن" کا اطلاق ہر اچھی اور بھلی بات پر ہوتا ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نیکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا ہے، یا معاشرت اور میل جول کے وقت نرم گفتگو، سچی شہادت مراد ہے۔ جس پر ثواب مل سکے"۔ (تفسیر المظہری جلد اول صفحہ ۹۰)

ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اس سے مسکراتے چہرے، نرم لہجے اور اچھے الفاظ میں بات کرے۔ بات چیت میں سختی، تندی اور سرد مہری کا اظہار نہ کرے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ۔ تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا بھی نیکی ہے"۔

طعن آمیز الفاظ سے بچا جائے

مجلس میں بیٹھیں تو ایسے الفاظ اور فقروں سے کلیتہً اجتناب کرنا چاہیے جن میں کسی پر کوئی طعن چھپا ہو یا کسی کی تحقیر مخفی ہو۔ یہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے تو کہتے۔ سَمِعْنَا (ہم نے سنا) اَفَلَا نَعْصِيْكَ (ہم آپ کی نافرمانی کریں گے) "رَاعِنَا" کے لفظ میں جب زبان دبا کر بولتے تو وہ "رَاعِيْنَا" بن جاتا اور معنی بالکل بدل جاتے (ہمارا گڈریا) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باز رکھنے کے لیے حکم فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا۔

اے مومنو! تم "رَاعِنَا" نہ کہو اور کہو "اُنْظُرْنَا"

یعنی مومنوں کو ایسے لفظ کے استعمال کرنے سے روکا جا رہا ہے جس سے دوسرے لوگ غلط مفہوم نکال سکتے ہوں

درست اور منصفانہ بات کرو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۭ

اے مومنو! ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی، کہ سنوارے تمہارے واسطے تمہارے کام اور بخش دے تم کو تمہارے گناہ، اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے اس نے پائی بڑی مراد (سورہ احزاب ۷۱، ۷۲)

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں "یعنی اللہ سے ڈر کر درست اور سیدھی بات کہنے والے کو بہترین اور مقبول اعمال کی توفیق ملتی ہے اور تقصیرات معاف کی جاتی ہیں۔ حقیقت میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ہی میں حقیقی کامیابی کا راز چھپا ہوا ہے۔ جس نے یہ راستہ اختیار کیا مراد کو پہنچ گیا"۔

آج اگر مسلمان صرف اس آیت کو سامنے رکھ لیں اور پورے طور پر عمل کرنے لگیں، تو لڑائی جھگڑا نام کو بھی نہ رہے۔ اور لوگوں میں باہمی عداوت و دشمنی مفقود ہو جائے۔ تمام جھگڑوں کی بنیاد عموماً غیر منصفانہ باتیں ہوتی ہیں۔ سیدھی بات میں کوئی پیچ نہیں ہوتا۔ اس لئے سیدھی بات سیدھی راہ پہ رکھتی ہے اور لڑائی جھگڑوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

عورتیں نامحرموں سے نزاکت آمیز لہجہ میں گفتگو نہ کریں

عورتوں کو جب نامحرم مردوں سے گفتگو کا اتفاق ہو تو انہیں نزاکت کے لہجہ میں ہرگز گفتگو نہیں کرنی چاہیئے "تاکہ سننے والوں کے دل میں بدی کا خیال نہ آنے پائے"۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:۔

"فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا"

"تو (اے نبی کی بی بیو) دبی زبان سے بات نہ کیا کرو پھر لالچ کرے کوئی جس کے دل میں روگ ہے اور کہو بات معقول"۔ (سورہ احزاب - ۳۲)

"یعنی اگر تقویٰ اور خدا کا ڈر دل میں رکھتی ہو تو غیر مردوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے (جس کی ضرورت خصوصاً امہات المومنین کو پیش آتی رہتی ہے) نرم اور دلکش لہجہ میں کلام نہ کرو۔ بلاشبہ عورت کی آواز میں قدرت نے طبعی طور پر ایک نرمی اور نزاکت رکھی ہے لیکن پاکباز عورتوں کی شان یہ ہونی چاہیئے کہ حتی المقدور غیر مردوں سے بات کرنے میں بہ تکلف ایسا لب و لہجہ اختیار کریں۔ جس میں قدرے خشونت (سختی) اور روکھا پن ہو اور کسی بدباطن کے قلبی میلان کو اپنی طرف جذب نہ کرے امہات المومنین کو اس بارہ میں اپنے مقام بلند کے لحاظ سے اور بھی زیادہ احتیاط لازم ہے۔ تاکہ کوئی بیمار اور روگی دل کا آدمی بالکل اپنی عاقبت تباہ نہ کر بیٹھے"۔

حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں:۔ "یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اس طرح کہو، جیسے ماں کہے بیٹے کو۔ اور بات بھی بھلی اور معقول ہو"۔

(مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

مفتی محمود کے قتل کی سازش میں زخمی ہونے والوں کا اب تک پرچہ درج نہیں کیا گیا

چنیوٹ ۵ر جنوری۔ مولانا خلیل الرحمٰن مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ نے ایک بیان میں امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی پریس کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ مفتی محمود پر قاتلانہ حملے کی سازش ناکام ہونے پر اب قادیان حضرات حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مولانا خلیل الرحمٰن نے کہا کہ مفتی محمود پر قاتلانہ حملہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا ختم نبوت کانفرنس سے قبل قادیانی حضرات نے اعلیٰ حکام دو سو سے زائد تاریں ارسال کی تھیں کہ ہمیں کانفرنس سے خطرہ ہے حالانکہ یہ کانفرنس گذشتہ ۲۲ سال سے چنیوٹ میں منعقد ہو رہی ہے اور کبھی کسی قادیانی کو اس سے نقصان نہیں پہنچا۔ یہ تاریں دراصل مفتی محمود پر حملے کی پیش بندی کے طور پر کی گئی تھیں۔ ربوہ سے آنے والی کار نے جیپ سے ٹکرانے کی کوشش کی تھی جسے جیپ ڈرائیور نے جس میں مفتی صاحب سوار تھے کمال ہوشیاری سے بچا لیا، لیکن پانچ دوسرے افراد زخمی ہو گئے۔ اس وقت تک زخمیوں کا پرچہ درج نہیں کیا گیا۔ اس کے برعکس مولانا منظور احمد، مولانا عبدالوارث وغیرہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے حالانکہ حادثہ کے وقت یہ دونوں حضرات جیپ میں سوار تھے۔

مولانا خلیل الرحمٰن نے الزام لگایا ہے کہ مقامی انتظامیہ واضح جانبدارانہ کارروائی کر رہی ہے۔

آئین پاکستان اور علماء کے بائیس نکات

(از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے آنرز آفس سیکرٹری انتخابات و پارلیمانی امور)

قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب ایم این اے نے فرمایا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف کسی سازش کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور کسی لادینی نظام کو نافذ کرنے والی پارٹی سے مفاہمت نہیں کریں گے۔ اور اگر انہوں نے محسوس کیا کہ بڑی پارٹیاں آئین میں علماء کے بائیس نکات کو شامل نہیں کر رہی ہیں تو اراکین جمعیۃ علماء اسلام اسمبلی سے باہر آ جائیں گے اور آئین شریعت کو عوام کی اسمبلی میں پیش کریں گے۔ اور عوام سے اس اسلامی آئین کی منظوری لیں گے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ حق و باطل کے اس معرکے میں وہ اکیلے نہیں ہوں گے بلکہ بارہ کروڑ فرزندان توحید ان کے ساتھ ہوں گے، جو دامے، درمے، قدمے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور آئین شریعت کے نفاذ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔

بائیس اسلامی نکات کی ترتیب کے لئے ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ر جنوری ۱۹۵۱ء کو کراچی میں زیر صدارت مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم علماء و دیگر حضرات کا اجتماع ہوا تھا۔ اور بالاتفاق ۲۲ر نکات طے ہوئے تھے۔ جن پر سبھی اسلامی فرقوں کے جید علماء نے دستخط ثبت کئے تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے مارچ ۱۹۶۹ء میں گول میز کانفرنس منعقدہ راولپنڈی میں مذکورہ بالا نکات کو باقاعدہ طور پر ارباب اقتدار اور سیاسی لیڈروں کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ لیکن لیڈران گول میز کانفرنس نے صدائے حق کا ساتھ نہ دیا اور اپنی دینی بے حسی کا ثبوت دے کر ایک زریں موقعہ ہاتھ سے کھو دیا ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اب بھی اگر ہم نیک نیتی سے اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور اپنے نفس کا محاسبہ کریں تو ہمیں یہ اندازہ لگانے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی کہ موجودہ انتشار اور افراتفری کا سبب صرف یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کے اساسی نظریہ کو پس پشت ڈال دیا ہے ہم اسلام کا نام تو بات بات پر لیتے ہیں، لیکن کے بنیادی اصولوں اور اس کی تعلیمات میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ ہمارا اسلام صرف نمائشی رہ گیا ہے۔ ہمارے عمل سے اس کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا ہے۔

اس سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں علاقائی اور لسانی عصبیتوں نے سر اٹھایا ہوا ہے۔ ان حالات میں اُن تمام لوگوں پر جنہیں اسلام اور پاکستان سے محبت ہے۔ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ عوام میں اسلامی جذبہ کو بیدار کریں۔ کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا رشتہ ہے جس سے علاقائی اور لسانی عصبیتوں کو ختم کیا جا سکتا ہے اور مختلف صوبوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کی جا سکتی ہے جس سے پاکستان ایک مضبوط اور خوشحال ملک بن سکتا ہے۔ اسلامی آئین کے نفاذ سے ہی عوام میں اسلامی جذبہ پیدا کیا جا سکتا ہے اور وطن عزیز کو صحیح معنوں میں پاکستان بنایا جا سکتا ہے۔ قائدین جمعیۃ علماء اسلام حب الوطنی اور حمیت دینی کے جذبہ سے سرشار ہو کر ایوان اسمبلی میں جا رہے ہیں تاکہ استحصالی قوتوں کا خاتمہ کر کے اسلام کی سربلندی اور ملک و قوم کی فلاح کے لئے ایک جامع اور مقدس آئین پیش کر سکیں۔ ایک بھٹکی ہوئی قوم کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کر سکیں۔ اور طلسم سامری کو توڑ کر مساوات محمدی قائم کر سکیں ؎

خواب سے بیدار ہوتا ہے محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی سامری
جادوئے محمود کی تاثیر سے چشم ایاز
دیکھتی ہے حلقۂ گردن میں سازِ دلبری
خونِ اسرائیل آ جاتا ہے آخر جوش میں
کوئی موسےٰ توڑ دیتا ہے طلسم سامری

ضمنی انتخابات کی وجہ سے مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۹ر جنوری کو ہوگا

چونکہ ۱۷ر جنوری کو ملتان اور لاہور میں ضمنی انتخابات ہو رہے ہیں، اس وجہ سے ۱۷ر جنوری کو مجلس شوریٰ کا اجلاس نہیں ہوگا۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود دامت برکاتہم کے حسب ہدایت اب مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۹ر جنوری اور ۲۰ر جنوری کی درمیانی شب کو ہوگا۔

تمام اراکین مجلس شوریٰ مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام تاریخ نوٹ فرما لیں۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(ادارہ)

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح

(از مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری خلیفہ مجاز شیخ الاسلام مولانا مدنی رح)

(۶)

ایک اور پادری صاحب نے سید صاحب (مراد سید ظہور الدین صاحب رح) کہتے تھے۔ میں نے پوچھا تم اس روز کچھ نہ بولے۔ انہوں نے کہا۔ ہم کیا بولتے، مولوی صاحب نے کونسی بات چھوڑی تھی جو ہم بولتے۔ ہمارے پادری فوس ہی کو جواب نہ آیا الخ

پادری اینگ کہتا ہے:۔

کیا پوچھتے ہو، ہم کو بہت سے ایسے جلسوں میں شامل ہونے کا اتفاق ہوا اور بہت سے علماء اسلام سے گفتگو کا اتفاق ہوا، پر نہ یہ تقریریں سنیں اور نہ ایسا عالم دیکھا الخ

آگے چل کر کہتا ہے کہ:۔

اگر تقریر پر ایمان لاتے تو اس شخص کی تقریر پر ایمان لے آتے۔ اور پھر یہ کہا کہ تقدیر کے مسئلہ کو پادری جب چھیڑا کرتے ہیں جب کوئی تدبیر غلبہ کی باقی نہیں رہتی۔ پادری فوس صاحب نے لاچار ہوکر یہ باتیں شروع کی تھیں پر اس شخص نے ایسا ان سب کو اڑایا کہ پتہ نہ لگنے دیا۔

ہندو حضرات تو یہاں تک کہتے تھے۔

کوئی اوتار ہوں تو ہوں الخ

(میلہ خدا شناسی صد ۴۰-۴۱)

مناظرہ رڑکی

یہ مناظرہ ۱۲۹۵ھ میں ہوا تھا۔ عیسائیوں کی دیکھا دیکھی پنڈت دیانند نے بھی اہل اسلام سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ رڑکی آیا اور مجمع عام میں اسلام پر اعتراض کر دیئے۔ جس وقت حضرت مولانا قدس سرہٗ تشریف لے گئے تو مناظرہ سے جان چرا کر راہ فرار اختیار کی اور منہ چھپا کر بھاگ گیا۔ پنڈت دیانند کے اعتراضات کا جواب حضرت مولانا قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ قبلہ نما میں دیا ہے عجیب کتاب ہے

تصانیف

حضرت مولانا کی متعدد تصانیف ہیں جو اپنے مرتبہ کی آپ ہی ہیں۔ حضرت مولانا تھانوی رح ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان کتابوں کا ترجمہ عربی میں کر دیا جائے اور نام نہ بتایا جائے تو یہی کہا جائے گا کہ یہ کتابیں امام رازی یا امام غزالی کی ہیں۔ (قصص الاکابر) آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں۔ تقریر دلپذیر، تحذیر الناس۔ آب حیات۔ انتصار الاسلام۔ تصفیۃ العقائد۔ حجۃ الاسلام وغیرہا۔ تحفہ حنفیہ۔ براہین شاہجہان پور۔ جمال قاسمی (مکتوبات) توثیق الکلام۔ مباحثہ انبیٹھہ وغیرہ

اگرچہ مذکورہ کتابیں زبان اردو میں ہیں۔ لیکن ان کا سمجھنا عوام تو عوام بعض علماء کے بس کا بھی نہیں ہے الفاظ اور زبان نہایت سہل ہے، مگر علوم نہایت مشکل مذکور ہیں۔

قیام مدارس

زمانہ طالب علمی میں حضرت مولانا قدس سرہٗ نے ایک خواب دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر ہوں اور چھت سے ہزاروں نہریں جاری ہو رہی ہیں۔ حضرت مولانا مملوک علی صاحب نے اس کی تعبیر علم دین کا فیض دی تھی۔

حقیقت یہی ہے کہ دنیا کی مسلم آبادی کا بیشتر حصہ مولانا قدس سرہٗ کی نہروں کا جرعہ نوش ہے۔ دار العلوم دیوبند (جس کا مستقل بیان آئندہ آتا ہے) آپ ہی پر وردہ ہے مظاہر علوم سہارنپور (جس کا بیان بھی آئندہ صفحات میں موجود ہے) بھی آپ ہی کے دست مبارک کے سنگ بنیاد پر قائم ہے) اس کے علاوہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔ مدرسہ اسلامیہ امروہہ سب ہی ان کے مرہون منت اور پرورہ ہیں

سلسلہ بیعت و خلفاء

حضرت مولانا قدس سرہٗ بیعت نہیں فرمایا کرتے تھے۔ متعدد حضرات نے بیعت کی درخواست کی ٹال دیتے تھے۔

حضرت مولانا تھانوی رح نے ایک واقعہ نقل کیا ہے اور "ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں شکر بطور ہدیہ پیش کی۔ اگلے دن آکر عرض کیا مجھے بیعت کر لیجئے۔ فرمایا، میں تو بیعت کرتا نہیں ہوں، کسی دوسرے کے پاس جاکر بیعت ہو جاؤ۔ اس نے سن کیا تو پھر میری شکر واپس کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ بھائی ان کی شکر لاکر دے دو۔ جب شکر آئی تو اس آدمی نے عرض کیا۔ میں تو اپنی وہی شکر لوں گا یا پھر مجھے بیعت کر لیجئے۔ تب حضرت مولانا قدس سرہٗ مجبوراً بیعت کر لیا الخ

(قصص الاکابر ملخصاً)

اسی طرح سے مولانا محمد صدیق صاحب مراد آبادی کا واقعہ ہے جس کو مولانا نسیم احمد صاحب فریدی نے اس طرح بیان کیا ہے:

حضرت قاسم العلوم قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی، حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس قابل کہاں؟ آپ فلاں فلاں بزرگوں میں سے کسی سے بیعت ہو جائیں۔ ان میں سے ایک نام شیخ محمد صاحب تھانوی رح کا بھی تھا۔ حکیم صاحب (مولانا محمد صدیق صاحب) نے ہر بار یہی عرض کیا کہ میں تو حضرت ہی سے بیعت ہوں گا۔ حضرت والا مرتبت نے آخر میں فرمایا کہ آپ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح سے بیعت ہو جائیں آپ نے پھر عرض کیا، میں تو آپ ہی سے بیعت ہوں گا۔ اس پر حضرت رح نے فرمایا کہ ان کا (مولانا رشید احمد گنگوہی رح) کا تو میں بھی معتقد ہوں۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ حضرت والا کے اعتقاد سے کیا مجھے تو اپنا اعتقاد کارآمد ہوگا۔ آٹھ روز تک حضرت نے بیعت نہیں کیا برابر ٹالتے رہے اور یہ بھی جمے رہے۔ آخر میں حضرت قدس سرہٗ نے از راہ انکسار فرمایا "یہ شیطان کا دھوکہ ہے، جب وہ کسی ہونہار کو دیکھتا ہے اور کچھ بن نہیں آتا تو ایسی جگہ پھنسا دیتا ہے، جسے کچھ نہ آتا ہو۔ غرض بڑی سفارشوں سے بمشکل ۱۴ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ (۲۳ مئی ۱۸۸۲ء) بیعت فرمالیا"۔

(دار العلوم فروری ۵۶ء)

جب حکیم صاحب اجازت کے قابل ہو گئے تو ان الفاظ میں اجازت مرحمت فرمائی۔

"حضرت حاجی صاحب کی طرف سے آپ کو بیعت کرنے کی اجازت ہے" الخ

آخر میں حضرت حاجی صاحب کی طرف سے بھی آپ کو اجازت مل گئی تھی۔ آپ کے خلفاء میں سے صرف دو ہی حضرات کے نام معلوم ہو سکے ہیں۔ یعنی حضرت مولانا احمد حسن صاحب محدث امروہوی اور دوسرے مولانا حکیم محمد صدیق صاحب مراد آبادی۔

(باقی آئندہ)

جمعیۃ علماء اسلام کا وفد مشرقی پاکستان جائیگا

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے مشرقی پاکستان کے دورے پر جا رہا ہے۔ وفد کے قائد قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ ہوں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی جن شاخوں کے پاس طوفان زدہ بھائیوں کے لئے رقم جمع ہے وہ فوراً دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر ارسال کریں۔

(ناظم دفتر)

ناطقہ سر بگریباں ہے .....

پاکستان دس کروڑ مسلمانوں کا ملک ہے۔ مسلمانوں کے اس سب سے بڑے ملک میں مغربی تہذیب اس قدر اثر انداز ہو چکی ہے کہ پاکستان کے مسلمان عیسوی سال شروع ہوتے ہی جشن مناتے ہیں۔ اس میں جو کچھ ہوتا ہے اس سے شرم و حیا بھی سر پیٹ کے رہ جاتی ہے

سال کے ختم ہوتے ہی اگلے سال کے جشن کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس میں جو کچھ ہوتا ہے کراچی کے سال نو کے جشن کی تقریبات میں دیکھ سکتے ہیں۔

"پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں سال نو کا جشن لندن، پیرس، نیویارک، ٹوکیو کی طرح رقص و سرود اور شراب و کباب کے ساتھ منایا گیا۔ مغربی طرز زندگی کے متوالے پاکستانیوں نے بھی غیر ملکیوں کی طرح دل کھول کر داد عیش دی۔ لہو و لعب پر جس طرح پانی کی طرح روپے خرچ کئے گئے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ کلبوں، ہوٹلوں اور نجی محفلوں میں لوگ ایک لاکھ روپے سے زائد شراب پی گئے۔ سال نو کو خوش آمدید کہنے کے لئے اس عروس البلاد میں گذشتہ دنوں سے چھوٹی بڑی تقریبات منائی جا رہی تھیں۔

اور دسمبر ۱۹۷۰ء کی رات کو شہر کے اعلیٰ درجہ کے ہوٹلوں اور نائٹ کلبوں میں ایک لاکھ روپے سے زیادہ کی شراب پی گئی۔ اعلیٰ افسروں، تاجروں اور صنعت کاروں نے پانچ بجے صبح تک رقص کیا۔ ان کے ساتھ ان کی بیگمات اور دلپسند خواتین بھی تھیں۔ رات کو ٹھیک بارہ بجے جب گھڑیال نے نئے سال کے آغاز کی منادی کی تو تمام کلبوں میں اور رقص و سرود کی محفلوں میں جہاں گل کر دی گئیں۔ اس موقع سے نئی تہذیب کے متوالوں نے خوب فائدہ اٹھایا، اور رقص و سرود کی مجلسیں صحیح معنوں میں عیش و نشاط کی مجلس بن گئیں۔ سال نو کے عیش کی تیاریاں بہت پہلے ہی سے شروع ہو گئی تھیں۔ بہت سے کلبوں میں خاص اس موقع کے لئے باہر سے رقاصائیں بلائی گئی تھیں۔ شہر کے تقریباً تمام نائٹ کلبوں میں برہنگی کا خاص خیال رکھا گیا تھا۔

ایک اطلاع کے مطابق شراب کے نشے میں دھت بہت سی ممتاز شخصیتیں سڑکوں پر بیہوش پائی گئیں۔ غالباً یہ لوگ کلبوں سے نکل کر اپنے گھروں کو جا رہے تھے مگر نشہ کا غلبہ اتنا شدید تھا کہ کچھ دور چلنے کے بعد گر پڑے۔ اسی حالت میں بعض عورتیں بھی پائی گئیں۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ سال نو کا جشن اس سال گذشتہ سالوں سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ سال نو کے جشن میں مختلف سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کے افسران کے علاوہ پولیس افسروں نے بھی بھاری تعداد میں شرکت کی۔"

ایجنٹ حضرات بل جلدی بھیجیں

ماہ دسمبر کے بل ارسال کر دیئے گئے ہیں، ایجنٹ حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ بل بھیجنے میں سستی نہ کریں۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے فوراً روانہ فرمائیں۔ جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ سابقہ واجب الادا ہے، اُن کو بار بار متوجہ کیا لیکن افسوس وہ اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہے جس سے ادارہ کو نقصان ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جب بلوں کی رقم نہیں آتی تو ادارہ کو مجبوراً ترجمان اسلام کے صفحات کم شائع کرنے پڑتے ہیں۔ کاغذ کی مہنگائی کے اس دور میں ایک ایسے پرچے کا چلنا کہ اس کا اور کوئی ذریعہ آمدنی نہ ہو بہت مشکل ہے۔ ادارہ ایجنٹ حضرات سے گزارش کرتا ہے کہ وہ سابقہ حساب بیباق کریں

قائد جمعیۃ کا شاندار استقبال

قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے پنجاب کے مختلف مقامات کا دورہ فرمایا اور ہر مقام پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۷۱ء کی صبح کو آپ لائلپور سے روانہ ہوئے۔ جہاں طے شدہ پروگرام کے مطابق آپ شاہ کوٹ پہنچے۔ شاہ کوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور ممتاز شہریوں نے بس سٹاپ پر آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے استقبالیہ ہجوم سے مختصر خطاب فرمایا۔

خطاب کے بعد آپ اسی وقت شیخوپورہ روانہ ہو گئے۔ شیخوپورہ لاہور روڈ پر ہزاروں ممتاز شہری، طلباء اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن پرچم نبوی لئے سڑک پر موجود تھے، جس وقت حضرت مفتی صاحب کی کار موڑ پر پہنچی تو آتشیں گولے چھوڑ کر آپ کا خیر مقدم کیا۔ اور حضرت مفتی صاحب کو ہار پہنائے۔ وہاں سے ایک بہت بڑا جلوس شہر کی طرف روانہ ہوا۔ جس نے مختلف بازاروں کا گشت کیا۔ شیخوپورہ کے ممتاز شہریوں نے آپ کو مختلف مقامات پر ہار پہنائے۔ جلوس جلسہ گاہ پر جا کر اختتام پذیر ہوا۔ آپ نے بعد ازاں بہت بڑے اجتماع سے تقریباً "بیس منٹ خطاب کیا۔

نماز ظہر ادا کرنے کے بعد حضرت مفتی صاحب گوجرانوالہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستے میں مختلف بستیوں میں وہاں کے باشندوں اور نوجوانوں نے سڑک پر آپ کا شاندار استقبال کیا۔ مرالی والہ بستی میں سڑک پر ایک خوبصورت دروازہ بنایا ہوا تھا۔ جہاں ہزاروں افراد جمع تھے۔ جہاں مفتی صاحب کو سہرا پہنایا گیا، اور مفتی صاحب نے تمام افراد سے فرداً فرداً مصافحہ فرمایا۔ گوجرانوالہ کے کارکن جیپوں، ویگنوں اور سکوٹروں پر پہلے ہی حضرت مفتی صاحب کا استقبال کرنے کے لئے گوجرانوالہ سے تقریباً دس میل باہر پہنچے ہوئے تھے۔ وہاں سے حضرت مفتی صاحب کو کاروں اور جیپوں کے ایک طویل جلوس کی صورت میں گوجرانوالہ لے جایا گیا جہاں مین روڈ پر ہزاروں افراد جمع تھے۔ ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ ٹریفک کا نظام معطل ہو کر رہ گیا۔

مین روڈ سے حضرت مفتی صاحب کو جلوس کی صورت میں شیرانوالہ مسجد میں لے جایا گیا۔ جہاں نماز عصر کے بعد مغرب تک مفتی صاحب نے خطاب فرمایا۔ نماز مغرب کے بعد حضرت مفتی صاحب جہلم تشریف لے گئے۔ وہاں بھی ہزاروں افراد نے آپ کا استقبال کیا رات کو بعد نماز عشاء آپ نے ایک بہت بڑے جلسہ سے خطاب کیا اور اگلے روز آپ راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

اس دورہ میں حضرت قائد جمعیۃ کے ہمراہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اجمل، خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ اور دوسرے حضرات بھی تھے۔ حضرت مفتی صاحب کا یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

گرانی کا سدباب کیا جائے

کلورکوٹ (ضلع میانوالی) جمیل احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ نے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے گرانی کے سدباب اور گئے پرعائد کردہ سرچارج کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ نیز قرارداد وں کے ذریعہ ٹاؤن کمیٹی کلورکوٹ، مارکیٹ کمیٹی کلورکوٹ سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ دکانداروں کی فلاح و بہبود کے پیش نظر چوکیدار ملازم رکھے۔ چونکہ شہر دو نواح میں چوریوں کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں۔ نیز کمیٹی سے یہ مطالبہ بھی دہرایا کہ لیڈی ہیلتھ سنٹر کو سٹہ کے اندر منتقل کیا جائے۔ چونکہ موجودہ جگہ سے شہری استفادہ حاصل نہیں کر سکتے۔

اجلاس میں جمعیۃ کے ارکان اسمبلی کو مبارکباد پیش کی گئی اور حافظ حمید الدین صاحب کی وفات حسرت آیات پر دعائے مغفرت بھی کی گئی۔

ضلع بنوں کے مسائل حل کئے جائیں

(مولانا صدرالشہید)

بنوں ۱۴ جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام کے منتخب رکن قومی اسمبلی مولانا صدرالشہید نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۳۰ سال تک برسر اقتدار طبقہ نے جو کچھ کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ملک کے عوام محروم ہوتے گئے اور چند خاندان امیر ہوتے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے عوام نے انقلاب کا تہیہ کر لیا ہے۔ بھٹو اور مجیب پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کریں ورنہ وہ بھی عوامی نمائندوں میں شمار نہیں ہوں گے بلکہ برطرف اقتدار گروہ کے نمائندے بن جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ قوم کو یہ انمول گھڑی نصیب ہوئی ہے تاکہ قرآن اور سنت کی روشنی میں اسلامی دستور بن سکے آخر میں انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ وہ ضلع بنوں کے دیرینہ مسائل کو حل کرے۔

(۱) ماڑی انڈس تک چھوٹی لائن کو بڑی لائن میں تبدیل کیا جائے تاکہ غریب عوام اور تجارت پیشہ لوگوں کو آمد و رفت میں آسانی ہو۔

(۲) بنوں، پشاور اور راولپنڈی کے درمیان ٹیلیفون کی سہولت کے لئے ڈبل لائن کا بندوبست کیا جائے۔ نیز نئے تار گھر کھولے جائیں۔

(۳) بنوں کے لئے وائرلیس آفس کھولا جائے۔

(۴) بنوں میں مردانہ کالج کی عمارت تعمیر کی جائے۔

(۵) بنوں میں ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، کمرشل انسٹی ٹیوٹ اور میڈیکل کالج قائم کیا جائے۔

(۶) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی نئی عمارت کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

(۷) بنوں شوگر ملز میں چینی کی ہزاروں بوریاں جو صادق برادران (پنڈی لاہور) کو ٹنڈر پر دی گئی ہیں وہ ضلع بنوں کو دی جائیں۔

(۸) علاقہ غیر میں ٹیوب ویل سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

(۹) بنوں فلور ملز کو گندم سپلائی کرنے کی بجائے سرکاری گندم راشن ڈپوؤں پر تقسیم کی جائے۔

(۱۰) محکمہ زراعت ضلع بنوں کے بیلداروں کی تخفیف بند کی جائے۔

(۱۱) الف سی (بارڈر پولیس) میں بنوچیوں کے لئے الگ پلاٹون مقرر کیا جائے اور محض بنوچی قوم سے تعلق رکھنے کی بناء پر ملازمت سے نکالے ہوئے بنوچیوں کو ملازمت پر بحال کیا جائے۔

ملتان کے ضمنی انتخاب میں
حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب حصہ لینگے

ملتان۔ ملتان کے ضمنی انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب حصہ لے رہے ہیں، ملتان اور گردونواح کے جمعیۃ کے تمام کارکن نہایت مستعدی اور محنت سے ملتان شہر میں کام کریں۔

بقیہ: شذرات

ایک انگریز اہل قلم کی تازہ دریدہ دہنی

"ٹرکش آرٹ آف لو" کے نام سے حال ہی میں ایک انگریز نے ایک مختصر سی کتاب لکھ کر شائع کی ہے اور اس میں تمام مسلمانوں کے منہ پر زناٹے کا طمانچہ رسید کیا ہے، جو برطانیہ و امریکہ کے ساتھ روس اور چین کے کمیونزم و انکار مذہب کے حوالہ سے دوستی اور رواداری کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور برطانیہ و امریکہ کے سیاسی نظاموں کو اسلام سے قریب تر بتاتے رہتے ہیں۔

یہ کتاب جس میں دل کھول کر دنیائے انسانیت کی سب سے زیادہ قابل احترام شخصیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بے بنیاد اور کذب و افترا سے پُر گستاخانہ باتیں لکھی گئی ہیں، شاید گندگی میں اپنی مثال آپ ہے اس کتاب نے بدنام زمانہ رنگیلا رسول پاکی کتاب کی دل آزار یاد تازہ کر دی ہے۔ اس انگریز مصنف نے ہر مسلمان اور ہر شریف انسان کا دل زخمی کر ڈالا ہے اور اس حقیقت پر مہر ثبت کر دی ہے کہ مسلمانوں کے اسلام کے، اسلام کی عزت و ناموس کے بدترین اور سب سے بڑے دشمن انگلینڈ، امریکہ اور ان کے زلہ ربا مغربی قومیں ہیں۔

کاش مسلمان ملک اس تلخ حقیقت کو محسوس کرتے اور ان اسلام دشمن سامراجی ملکوں سے اپنے روابط منقطع کر دیتے کہ اس دریدہ دہنی کا علاج صرف احتجاجات نہیں ہیں، بلکہ انقطاع اور جہاد ہے۔

کاش مسلمان ملت سامراجیت و سرمایہ داروں کے چنگل سے نجات حاصل کر سکے اور ایک قالب و یک جان بن کر اپنی عزت اور اپنے دین و پیغمبر کے ناموس کی حفاظت پر ہر وقت کمربستہ رہے

صرف اسی طرح ہی دریدہ دہنی کی روک تھام ہو سکتی ہے۔

قائد جمعیۃ حضرت مولانا محمود پر قاتلانہ حملہ
مرزائیوں کی سازش کیخلاف
پُرزور احتجاج

کلورکوٹ ضلع میانوالی

کلورکوٹ ۱۳ جنوری۔ آج کلورکوٹ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مدرسہ رحیمیہ میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں حافظ محمد طیب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ چنیوٹ کے قریب مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے نیز وہاں کے عملہ پولیس کے جانبدارانہ رویہ کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ مفتی محمود صاحب کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی آواز ہیں ان کی حفاظت گورنمنٹ کے ذمہ ہے اگر انہیں کوئی گزند پہنچی تو اس کا ردعمل ملک میں نہایت شدید ہوگا۔ آپ نے جماعت کے ارکان کو مشورہ دیا کہ نہایت تحمل و بردباری سے کام لیتے ہوئے جماعت کے پروگرام کو عوام تک پہنچائیں۔

جھنان سومرو

جمعیۃ علماء اسلام جھنان سومرو کے جنرل سیکرٹری صوفی غلام محمد خالد سندھی و مولوی محمد امیر جمعیۃ جھنان نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر چنیوٹ میں تازہ قاتلانہ حملہ کی شدت سے مذمت کی ہے اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ ملوث افراد کو سخت ترین سزائیں دی جائیں۔ تاکہ آئندہ ایسے حالات کا سدباب ہو سکے۔ انہوں نے چنیوٹ میں جمعیۃ کے گرفتار شدہ چار افراد کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے

کنڈیارو سندھ

یکم جنوری بروز جمعۃ المبارک دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا، جس میں ایک قرارداد پاس کی گئی:۔

جمعیۃ علماء اسلام کنڈیارو کا یہ اجلاس صدر پاکستان جناب آغا محمد یحییٰ خاں اور گورنر پنجاب جناب عتیق الرحمٰن سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جن مرزائیوں نے حضرت مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا ہے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ عوام کا اضطراب دور ہو۔

(محمد یٰسین قریشی جمعیۃ علماء اسلام کنڈیارو)

مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کراچی کے فیصلہ پر عملدرآمد ملتوی
کسی کارکن کے اخراج کا فیصلہ صوبائی بورڈ کراچی پہنچ کر کرے گا

کراچی کے مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے بعض ذمہ دار حضرات کو جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت سے خارج کیا ہے۔ ان حضرات نے صوبائی جمعیۃ علماء کے عہدہ داروں کے پاس اپیل کی ہے۔ اس پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام کے حکم سے کراچی کے مولانا محمد اسماعیل صاحب یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ صوبائی فیصلہ سے قبل کوئی تازہ کارروائی نہ کریں اور سابقہ کارروائی پر اس وقت تک عملدرآمد ملتوی سمجھا جائے۔ جب تک کہ صوبائی بورڈ کراچی میں آکر فریقین کے بیانات سننے کے بعد کوئی فیصلہ نہ کریں۔ (مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ) ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

اقتباسات ــــ اور ــــ تراشے

جمعیۃ کے عزائم

حالیہ انتخابات کے نتیجے میں شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں جو پارٹی پوزیشن سامنے آئی ہے اس کے پیش نظر اس بات کا امکان پایا جاتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام دونوں صوبائی حکومتوں میں شامل ہو سکے۔ جمعیۃ کے رہنما اس امکانی صورت حال کے باعث ان دنوں اپنے آئندہ پروگرام اور عزائم پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ اس ضمن میں اب تک انہوں نے جو باتیں کہی ہیں۔ ان میں سے بیشتر پسندیدہ اور لائق تحسین ہیں اور ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جماعت اپنے منشور پر عمل درآمد کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے بالخصوص انہوں نے اپنے زیر تسلط صوبوں میں دینی اقدار کے تحفظ اور احیاء، معروف کے فروغ اور منکر کے سدباب کے لئے جن عزائم کا اظہار کیا ہے، وہ خیر مقدم کے مستحق ہیں اسی طرح انہوں نے تعلیمات اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے بڑی تعداد میں مراکز قائم کرنے اور اسلام کے اقتصادی نظام کو عملاً برپا کرنے کا پختہ عزم ظاہر کیا ہے نئے دستوری ڈھانچے میں صوبائی حکومتوں کو وسیع اختیارات ملنا ایک طے شدہ امر ہے اور کوئی حکومت زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنے فکر اور ذوق کے مطابق تبدیلیاں لانا چاہے تو اس کے لئے اچھا خاصا میدان موجود ہوگا۔ جمعیۃ کے رہنما اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہو سکتے کہ دور حاضر میں فکر و نظر کے میدان میں تبدیلیاں لانے اور نئی نسل کو دینی آداب پر کاربند کرنے کے لئے حکیمانہ تدریج اور موعظت الحسنہ کی ضرورت ہے۔ ہر دور کا ایک مزاج ہوتا ہے اور اس کو نظر انداز کرنے سے نہ صرف مقصد حاصل نہیں ہوتا بلکہ الٹا پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں اور اصلاح کی کوششیں بعض اوقات حصول مقصد کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پیچیدگی کے لئے حقیقت پسندانہ منصوبہ بندی کی جائے اور اس ضمن میں جمعیۃ سے باہر کے باخبر اور صاحب تدبر مخلص حلقوں کا بھی پورا پورا تعاون حاصل کیا جائے۔ تاکہ اصلاح کا عمل مثبت اور فطری ہو۔ مصنوعی اور مصنوعی کسی وقت بھی نہ ہونے پائے دور حاضر کی زندگی انتہائی پیچیدہ ہے۔ اور روش عام سے ہٹی ہوئی کسی سمت پیشقدمی کرنا بہت زیادہ بصیرت، اجتہادی تابلیت اور حقیقت پسندی کا تقاضا کرتا ہے۔ جمعیۃ کی ذمہ داری ایک خاص سبب سے اور بھی زیادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ خالص دینی تنظیم ہے۔ جسے آئین کی تشکیل کے بعد ملک کے کسی صوبے میں اقتدار میں شرکت کا موقع مل سکتا ہے۔ اس تنظیم کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا اسلامی سماجی انصاف کے تقاضوں کی تکمیل میں کوئی ایسا قدم اٹھا دیا جو صوبہ کے عوام کی خوشدلانہ تائید حاصل نہ کر سکا، اور اس پر کوئی مخالفانہ ردعمل سامنے آگیا تو اس سے بحیثیت مجموعی دینی مقاصد کو نقصان پہنچے گا اور دینی خطوط پر اصلاح احوال کی کوششوں کے بارے میں بدظنی کی ایک فضا پیدا ہو جائے گی یہ چیز اس ملک میں اس کے مستقبل کے لئے خطرناک نتائج کی حامل ہو سکتی ہے اور اس سے بچنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیئے۔ جمعیۃ اپنی صفوں میں تجربہ کار اور منجھے ہوئے دینی و سیاسی کارکنوں کی ایک قابل لحاظ تعداد رکھتی ہے اور اس نے انتخابی معرکے میں بہت نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ بالخصوص صوبہ سرحد میں شدید مخالفت کے باوجود اس نے جو کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سے اس کی تنظیمی صلاحیت اور قوت کا اندازہ ہوتا ہے۔ توقع کی جا سکتی ہے کہ جدوجہد کے اگلے مرحلے سے بھی وہ کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہوگی۔

(نوائے وقت یکم جنوری ۱۹۷۱ء)

اسے روکئے

پٹنہ میں پچھلے دنوں عوامی لیگ کے ایک نومنتخب ایم پی اے کے افسوسناک قتل کے بعد کشیدگی پھیل گئی تھی، لیکن ذمہ دار رہنماؤں خصوصاً عوامی لیگ کے سربراہ کی مداخلت اور مقامی حکام کی مستعدی کی وجہ سے صورت حال پر قابو پا لیا گیا۔ لوگوں نے شکر ادا کیا کہ حالات نے خطرناک صورت اختیار نہیں کی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ سکون عارضی ثابت ہوا۔ چنانچہ اب جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں تشدد کی کئی وارداتیں ہوئی ہیں۔ جن میں بعض طلباء کو چھری بھونکنے اور طلباء کے حریف گروہوں کی جھڑپوں کے واقعات شامل ہیں۔ صورت حال کا قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ عام انتخابات کے موقعہ پر تشدد اور ہنگامی کا جو خطرہ محسوس کیا جا رہا تھا وہ غلط ثابت ہوا اور عام اندیشوں کے برخلاف انتخابات عام طور پر امن و سکون سے گذر گئے۔ لیکن پٹنہ میں پرامن انتخابات کے بعد تشدد کی یہ لہر افسوسناک ہی نہیں، بلکہ تشویشناک بھی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ تشدد کی موجودہ وارداتیں محدود ہیں۔ لیکن اس بارے میں کسی قسم کی تساہلی اور غفلت کو دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ذرا سی ڈھیل یا لاپروائی سے حالات بگڑ کر قابو سے باہر ہو سکتے ہیں۔

ہمیں اس بنیادی حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جمہوری سیاست میں کسی قسم کے تشدد اور امن سوز حرکتوں کو دخل نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ان باتوں کی یہاں گنجائش ہو سکتی ہے۔ تشدد اور امن سوز حرکتیں جس حلقے اور جس سمت سے بھی ہوں وہ سختی سے قابل مذمت ہیں۔ ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی ہونا چاہیئے۔ انہیں ہرگز کوئی پناہ نہیں دینا چاہیئے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کی رورعایت کرنا چاہیئے۔ تمام جمہوریت پسند عناصر کو خواہ وہ کسی جماعت یا گروہ سے تعلق رکھتے ہوں تشدد کے خلاف ایک مضبوط محاذ قائم کرنا چاہیئے۔ تشدد، تشدد کو جنم دیتا ہے۔ تشدد اور جوابی تشدد کا منحوس چکر چل نکلتا ہے تو اس کا دائرہ پھیلتا جاتا ہے۔ اور جیسے جیسے وہ پھیلتا ہے قومی اور ملکی مفاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔

(وطن ڈھاکہ ــ ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

غیر ضروری درآمدات کی ممانعت

غیر ضروری اشیاء کی درآمد پر پابندی لگا کر حکومت نے عوام کو نئے سال کا ایک قابل قدر تحفہ دیا ہے، جن اشیاء کی درآمد ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ان میں موٹر کاروں کے علاوہ گھریلو ایئر کنڈیشنر، کپڑا سینے کی مشینیں، اسلحہ اور گولہ بارود چینی کے برتن اور قیمتی گھڑیاں شامل ہیں۔ ہمارے ملک میں اس ستم ظریفی کا سلسلہ سالہا سال سے جاری رہا ہے۔ کہ ایک طرف تو کروڑوں آدمی پیٹ بھر کر کھانے، تن ڈھانپنے کو کپڑے، سر چھپانے کو مکان اور بیماری کے وقت دوا سے بھی محروم رہتے ہیں۔ دوسری طرف مٹھی بھر افراد اپنے عیش و عشرت کے لئے پانی کی طرح دولت بہاتے ہیں اور ہمارے زرمبادلہ کے محدود ذخائر کا ایک بڑا حصہ سامان تعیش کی درآمد پر ضائع ہو جاتا ہے۔

ہمارا بیش قیمت زرمبادلہ کس بے دردی سے خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ۷۰ - ۱۹۶۹ء کے مالی سال کے دوران میں کاروں کی درآمد پر پانچ کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کئے گئے تھے جس رفتار سے ہمارے ملک کے ارباب ثروت کی دولت میں اضافہ ہو رہا ہے، اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ کاروں کی درآمد بڑھ رہی تھی۔ حکومت کو ان کی اندھا دھند درآمد پر اس سے پہلے ہی پابندی لگا دینی چاہیئے تھی، دیر سے سہی لیکن حکومت نے بالکل صحیح قدم اٹھایا ہے۔ اس فیصلے پر اگر سختی کے ساتھ عمل کیا گیا اور لوگوں کو چور دروازے تلاش کرنے کی اجازت نہ دی گئی، تو قومی معیشت پر اس کا یقیناً بہت اچھا اثر پڑے گا۔

سرکاری اراضی

حکومت سندھ نے سرکاری اراضی ریٹائرڈ افسروں میں تقسیم کرنے پر پابندی لگا دی ہے ــــ یہ فیصلہ مستحسن ہے اور حکومت کی اس پالیسی کا حصہ ہے، جس کے تحت ایک برس پہلے پورے مغربی پاکستان میں سرکاری اراضی کا نیلام بند کیا گیا تھا اور یہ طے پایا تھا کہ آئندہ زمین صرف ہاریوں چھوٹے کاشتکاروں اور بے زمین مزاربوں ہی کو کم قیمت اور آسان قسطوں پر) دی جائے گی۔ مقصد یہ تھا کہ غیر حاضر زمینداروں کی تعداد بڑھنے نہ پائے۔ بے زمین کاشتکاروں کو زمین ملے، وہ زیادہ محنت اور ولولے سے کام کریں۔ جس سے ان کی اپنی حالت بھی بدلے اور زرعی پیداوار میں اضافہ بھی ہو۔ اس پالیسی کے تحت سب سے پہلے زمینوں کی

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

کرم ایجنسی کے قومی اسمبلی کے منتخب رکن حاجی صالح محمد خاں کو جمعیۃ علماء اسلام کا ممبر تسلیم کیا جائے

کرم ایجنسی سے ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

یہ بات آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آزاد قبائل کرم ایجنسی (ضلع کوہاٹ) سے منتخب شدہ قومی اسمبلی کے آزاد ممبر حاجی صالح محمد خاں کو اس شرط پر اس علاقے سے ووٹ دے کر منتخب کیا گیا ہے کہ وہ اسمبلی میں جمعیۃ علماء اسلام کو ووٹ دے گا، ورنہ بصورت دیگر اس سے ایک لاکھ روپے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

اس شرط کو اس نے تمام علماء کرام اور عوام وخواص کے سامنے نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ ایک لاکھ روپے کے دو ضامن بھی پیش کئے ہیں۔ لہٰذا وہ باقاعدہ جمعیۃ کا ممبر تسلیم کیا جائے ..... فقط

مرسلہ۔ قاضی نور افضل و مولانا سید رحمٰن

(اراکین جمعیۃ علماء اسلام)

موضع درانی کرم ایجنسی، ضلع کوہاٹ

ادارہ ترجمان اسلام حاجی صالح محمد خاں صاحب کو ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور ان کے اس جذبہ پر مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام جیسی حق وصداقت کی علمبردار جماعت کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حاجی صاحب اپنے اس وعدہ پر آخر وقت تک پکے رہیں گے اور پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

تبصرہ

نام کتاب — مواعظ حسنہ

مجموعہ تقاریر مبارکہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ و حضرت درخواستی مدظلہ

قیمت فی عدد ۶۰/- برائے مفت تقسیم ۴۰/- روپے سینکڑہ

اس مختصر سی کتاب میں علوم ومعارف کا ایک سمندر موجزن ہے اور شیخ الاسلام والتفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ الحدیث حضرت درخواستی مدظلہ کی شاندار الہامی تقاریر مجیب مربوط اور بہترین انداز میں ضبط کر کے شائع کی گئی ہیں اس کتاب کو پڑھتے وقت ان اکابر اہل اللہ کی موجودگی اور ان کی مبارک صحبت سے استفادہ کا بہت قوی احساس پیدا ہوجاتا ہے۔ اہل ذوق کے مطالعہ کے لئے بہترین چیز ہے کتابت وطباعت خوبصورت وعمدہ ہے۔

عصمت انبیاء وحرمت صحابہ

مقالہ گرانقدر از حضرت علامہ محمد یوسف البنوری مدظلہ

قیمت فی عدد ۴۰/- برائے مفت تقسیم ۳۰/- روپے سینکڑہ

حضرت علامہ محمد یوسف بنوری مدظلہ کی ذات گرامی علمی حلقوں میں اپنے وسیع علم وتجربہ کی بنا پر کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور علمی تحقیقی موضوعات میں آپ خداداد صلاحیت وفضیلت پر سب ماہرین کو اتفاق ہے۔ اس مختصر مقالہ میں حضرت بنوری نے فتنہ دور حاضر کی تردید پُرزور دلائل وبراہین سے کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت اور صحابہ کرام کی حرمت دونوں دین کے اہم اصولوں میں سے ہیں اور اس کی مخالفت دین حقہ سے انحراف کے مترادف ہے۔ کتابت وطباعت عمدہ و خوبصورت۔ ان کتابچوں کے ناشر مولانا احمد عبدالرحمٰن صدیقی ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین نوشہرہ ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ سے کتابچے حاصل کریں۔

مکتبہ حکمت اسلامیہ نوشہرہ ضلع پشاور

بقیہ — اقتباسات

تقسیم کا آغاز سندھ سے ہوا، مگر اولاً اس کی رفتار سست رہی۔ دوئم اس کے دائرے کو وسعت نہ دی جاسکی غلام محمد بیراج کے علاقے میں دو لاکھ ایکڑ اراضی میں سے صرف پچاس تا ساٹھ ہزار ایکڑ رقبہ بدستور افتادہ پڑا ہوا ہے۔ اندازے کے مطابق مغربی پاکستان میں ایسی افتادہ سرکاری اراضی کا رقبہ تین کروڑ ایکڑ کے لگ بھگ ہے، جو آباد ہوسکتی ہے جس اراضی کا ابھی سروے ہونا ہے۔ اس کا رقبہ قریباً دس کروڑ ایکڑ ہے۔ مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں میں ایک ایکڑ سے پانچ ایکڑ تک کی زمینوں کے مالک کاشتکاروں کی تعداد ۳۳ لاکھ سے بھی متجاوز ہے۔ بے زمین مزارعوں کی تعداد ان سے بھی زیادہ ہے۔ ان اعداد وشمار کے پیش نظر یہ فیصلہ کرنا چنداں مشکل نہیں کہ افتادہ سرکاری اراضی کن لوگوں کے تصرف میں آنی چاہیئے، ان کے تصرف میں جن کے پاس محنت کا جوہر ہے۔ یا ان اہل زر کے، جو محض سرمایہ محفوظ کرنے کی غرض سے زمینیں خریدتے ہیں، اور جنہیں زرعی پیداوار میں اضافے یا کمی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ماضی میں سرکاری اراضی افسروں کو نوازنے کی غرض سے تقسیم ہوتی رہی ہے۔ اس کے ساتھ "سرمائے کی فراہمی" کے نام پر اراضی کو نیلام کرنے کا طریق عمل بھی اختیار کیا گیا، اور یہ حقیقت نظر انداز کردی گئی کہ غیر حاضر بڑے زمیندار نہ زرعی پیداوار میں اضافے کی مہم کو کامیاب بنا سکتے ہیں اور نہ کسانوں کی معاشی حالت ہی بہتر بنانے میں ممد ہوسکتے ہیں۔ زرعی معیشت کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرنے اور دیہی آبادی کو پسماندگی کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے یہاں نظام مزارعت میں دور رس اصلاحات ہوں اور زمین سے کسان کا مضبوط اور پختہ رشتہ قائم کیا جائے۔

(امروز لاہور ۳ جنوری ۱۹۷۱ء)

چھ ماہ کے اندر اسرائیل سے جنگ کی تیاری

قاہرہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انور السادات نے کہا ہے کہ آئندہ چھ ماہ میں اسرائیل کے خلاف فیصلہ کن جنگ ہوگی انہوں نے کہا مصر کی مسلح افواج پوری طرح تیار ہیں۔

مولانا قصوری کی شادی

مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری محمد شریف قصوری کی شادی ۱۶ جنوری بروز ہفتہ خانیوال کے نواحی گاؤں نظام پور ہورہی ہے۔ ممتاز علماء شرکت کریں گے

اعلان داخلہ قاری کلاس

معہد القرآن الکریم مانسہرہ میں قاری کلاس کے لئے حفاظ طلباء کا داخلہ شروع ہے۔ کورس دو سال کا ہے نیز رائونڈ اور خورد ونوش کا انتظام مدرسہ میں ہے خوراک کا خرچہ طلباء کے ماہانہ وظیفہ سے مجرا ہوگا۔

نصاب: روایت حفص رح کے ہمراہ ترجمۃ القرآن اور ۳۱۳ احادیث ریاض الصالحین سے زبانی یاد کرائی جائینگی شرط صرف یہ ہے کہ طالب علم حافظ قرآن ہو، نیز کم از کم پرائمری پاس ہو۔ یا کسی مشہور دینی درسگاہ کا فارغ التحصیل ہو۔ خوراک کے لئے ۳۰/- روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائیگا۔ طلباء اپنی درخواستیں معہ کوائف مندرجہ ذیل پتہ پر صدر مدرس کے نام جلد از جلد روانہ کر کے داخلہ حاصل کریں طلباء اپنا بستر ہمراہ لائیں۔

المشتہر: قاری فضل ربی صدر مدرس معہد القرآن الکریم مانسہرہ ضلع ہزارہ

تجربات عباسی دواخانہ

امام طب رح دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے تجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے
قیمت فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری - مقوی اعصاب، مقوی ومحرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۲۰ گولی ۱/- روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

تاثیرِ قرآن

حافظ قاری فیوض الرحمٰن صاحب ایم اے (عربی، علوم اسلامیہ، اردو، فارسی)
صدر شعبۂ اسلامیات، گورنمنٹ کالج ——— ایبٹ آباد

★ عتبہ بن ربیعہ قریش کا بڑا بااثر آدمی تھا۔ بدر کی لڑائی میں مارا گیا۔ ایک مرتبہ اہل قریش کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الگ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ عتبہ اہل مجلس کے مشورہ کے مطابق آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا ارادہ یہ تھا کہ آپ کو مال وغیرہ کا لالچ دیکر دعوتِ اسلام سے باز رکھنے کی کوشش کرے۔ عتبہ اپنی تقریر ختم کر چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کی سورت کا کچھ حصہ تلاوت کر کے سنایا۔ عتبہ نے اپنے دونوں ہاتھ پس پشت لے جا کر ان پر ٹیک لگا لی۔ اور نہایت خاموشی سے سنتا رہا۔ سورۃ کی تلاوت کرتے کرتے آپ آیت سجدہ تک پہنچے۔ سجدۂ تلاوت کیا۔ اور پھر عتبہ سے یوں مخاطب ہوئے "ابوالولید! کیا اب بھی تم اپنے اسی خیال پر جمے ہوئے ہو؟" عتبہ یہ سن کر اپنے لوگوں میں واپس چلا آیا۔ لیکن قرآن مجید کی آیات کو سننے کا اثر اس کے چہرہ بشرہ سے ظاہر ہو رہا تھا۔ ارباب مجلس کے استفسار پر بتایا۔ خدا کی قسم! میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے کہ اس جیسا آج تک سنا ہی نہیں تھا۔ بخدا یہ کلام ہرگز ہرگز نہ شعر ہے، نہ کوئی جادو ہے۔ اور نہ کسی کاہن یا نجومی کا قول ہے۔ اے قریش والو! تم میری بات مانو۔"

(شرح زرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۸۸، ۹۹)

★ انیس — قبیلہ غفار کے چوٹی کے شاعر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا سن کر چوری چھپے مکہ مکرمہ آئے اور آپ کی زبان مبارک سے قرآن مجید کی کچھ آیتیں سنکر واپس چلے گئے۔ ان کے بھائی حضرت ابوذرؓ نے پوچھا کہ تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسا پایا؟ وہ بولے "لوگ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہیں۔ ساحر ہیں یا کاہن ہیں۔ لیکن میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے اور شعر کے اسلوب سے بھی واقف ہوں۔ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلام کو ان سب پر منطبق کر کے دیکھا۔ خدا کی قسم وہ ان سب سے بالکل الگ اور ایک اور ہی عجیب طرح کا کلام ہے۔ بخدا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے اور قریش کے لوگ جھوٹے ہیں۔"

(صحیح مسلم، اسلام و ابی ذر)

★ ولید بن مغیرہ بڑا صاحب ثروت اور قریش میں فصاحت کا امام تھا۔ ایک مرتبہ اس نے خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہو کر کچھ سنانے کی درخواست کی۔ آپ نے "اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ" والی آیت آخر تک [illegible] سنائی۔ ولید پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے [illegible] کرنے کی فرمائش کی۔ جب آپ دوسری مرتبہ [illegible] بولا۔ خدا کی قسم! اس کلام میں کچھ اور ہی شیرینی ہے۔ اور تازگی بھی نئی قسم کی ہے اس نخل کا اعلیٰ حصہ ثمر آور ہے اور اس کا زیریں حصہ مضبوط تنہ ہے۔ اور کوئی بشر اس جیسا کلام نہیں کر سکتا

(شرح زرقانی ص ۱۰۰)

★ شاہ حبش کے بارے میں مشہور ہے کہ جب اس کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے سورہ مریم کی تلاوت کی تو وہ اس درجہ متاثر ہوا کہ بے ساختہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر بولا "خدا کی قسم! یہ کلام اور انجیل دونو ایک ہی چراغ کے پرتو ہیں"۔

(مستدرک حاکم ج ۲ ص ۳۱۰)

★ قبیلہ ازد کے ایک شخص ضماد نامی جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ آئے۔ اور یہاں کے لوگوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نعوذ باللہ جنون ہو گیا ہے، ضماد یہ خیال کر کے کہ میں آپ کا علاج کروں گا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے مختصر سی حمد اور کلمۂ شہادت پڑھا۔ ضماد پر اس کا بہت گہرا اثر ہوا۔ اور تین آپ سے اس کا اعادہ کرایا۔ اور پھر کہا۔ میں نے کاہنوں، جادوگروں اور شاعروں میں سے ہر ایک کا کلام سنا ہے۔ لیکن آپ جیسے کلمات تو سنے ہی نہیں۔ یہ کلام تو سمندر کی گہرائیوں تک اتر جائے گا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔ (صحیح مسلم)

★ عمرو بن جموح — قبیلہ بنو سلمہ کے نامی گرامی سردار تھے۔ ان کے بیٹے معاذ اسلام قبول کر کے واپس آئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا کہ تم نے آپ سے کیا سنا ہے؟ معاذ نے سورہ فاتحہ الحمد للہ سے لیکر الصراط المستقیم تک پڑھ کر سنائی۔ عمرو بن جموح پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ کہنے لگے "یہ کلام تو بڑا ہی عمدہ ہے۔ اور خوب ہے۔ کیا آپ کا سب کلام ایسا ہی ہے۔ معاذ نے کہا "جی ہاں! بلکہ اس سے بھی عمدہ" اس کے بعد ان کے والد مسلمان ہو گئے۔

(شرح زرقانی ص ۱۰۲)

★ لبید — عرب کے مشہور شاعر ہیں۔ ان کا ایک قصیدہ سبعۂ معلقہ میں بھی شامل ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے شعر کہنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ صرف ایک دو شعر منقول ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ان سے شعر کہنے کی فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا "جب خدا نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران سکھائی تو اب مجھے شعر کہنا موزوں نہیں۔

★ ایک اعرابی نے کسی شخص سے قرآن پاک کی آیت فَلَمَّا اسْتَیْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا سنی تو بولا "میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی مخلوق اس جیسا کلام بولنے پر قادر نہیں ہے۔

★ ایک دفعہ عربی لغت کے مشہور امام اصمعیؒ نے ایک کم سن بچی کو دو شعر پڑھتے ہوئے سنا۔ شعر سن کر بولے "اللہ اکبر! یہ شعر کس درجہ فصیح و بلیغ ہیں" لڑکی بولی۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ (اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کو وحی بھیجی کہ تم اس کو دودھ پلاؤ، اور جب تم کو اس کے متعلق خوف ہو، تو اسے دریا میں ڈال دو، اور نہ خوف کرو نہ غم۔ ہم پھر موسیٰؑ کو تمہاری طرف لوٹا دینگے اور اس کو رسول بنائیں گے) کے بعد بھی کوئی کلام اس کا مستحق ہے کہ اسے فصیح کہا جائے۔ تم دیکھتے نہیں کہ اس ایک آیت میں کس خوبی سے اللہ نے دو امر ارضعیہ والقیہ دو نہی لا تخافی ولا تحزنی دو خبریں انا رادوہ اور جاعلوہ اور دو بشارتیں جمع کر دی ہیں۔

★ حضرت عمر فاروقؓ کے متعلق کون نہیں جانتا کہ جب انہوں نے انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں اپنی بہن فاطمہ سے سورہ سَبَّحَ لِلّٰہِ سنی تو سنتے ہی ان کا حال دگرگوں ہو گیا۔ ایک ایک لفظ دل پر تیر و سناں کا کام کرتا تھا۔ یہاں تک کہ جب فاطمہ "اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ" پر پہنچیں تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے۔ "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ"۔

★ حضرت عثمان بن مظعون نے جب سورہ نحل کی یہ آیت "ان اللہ یامر بالعدل" سنی تو انہوں نے فرمایا "اب اس وقت میرے دل میں ایمان جاگزین ہو گیا۔ اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگا۔

(مسند امام احمد ابن حنبلؒ ج ۱ ص ۳۱۰)

★ حضرت جبیر بن مطعم اسیرانِ بدر کو چھڑانے آئے تھے کہ آپ کی مبارک زبان سے سورۂ طور کی چند آیتیں سنیں تو ان کا دل اڑنے لگا۔

(صحیح بخاری تفسیر سورۂ طور)

★ حضرت طفیل بن عمرو دوسی کے کانوں میں اتفاقیہ قرآن کریم کی چند آیتیں پہنچ گئیں تو حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد)

★ حبش سے بیس آدمیوں کی ایک جماعت خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے ان کو قرآن مجید کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا تو ان کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو رواں ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ہشام)

(باقی ص ۱۲ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرتب و انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ — ۱۹ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۷۱ء قیمت ۴۰ پیسے

احمد حسین کمال

ناقابلِ شکست عزم و عہد

بھارت کے جارحانہ طرزِ عمل سے پاکستان کو اس وقت جو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں، ان کا تقاضا ہے کہ کوئی ایسی بات بھولے سے بھی نہ کی جائے جس سے یہ نمایاں ہوتا ہو کہ پاکستان میں کسی قسم کا اختلاف موجود ہے۔

اس وقت اسی عظیم ترین اتحاد و یک جہتی کے مظاہرہ کی ضرورت ہے، جو ستمبر ۱۹۶۵ء میں اختیار کیا گیا تھا اور دنیا پر یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ اپنے ہزاروں داخلی مسائل کے باوجود پاکستانی قوم ایک ناقابلِ شکست وحدت ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے ہمیشہ سے اس امر پر سب سے زیادہ زور دیا ہے کہ پاکستان کی سلامتی، وحدت اور استحکام کو تمام باتوں پر فائق رکھا جائے۔

اور اس کا یہ ایمان ہے کہ پاکستان کی ناقابلِ شکست وحدت کا راز صرف اسلام کے احکام و قوانین کے نفاذ میں پوشیدہ ہے چنانچہ اسی لئے اس کی تمام پالیسیوں اور پروگراموں کا محور ایک مکمل اسلامی نظام کے قیام کا جذبہ رہا ہے۔

اور پاکستان کے اتحاد و استحکام کی خاطر ہی اس نے اسلامی نظام کے نفاذ کے مطالبہ کو رائج الوقت سیاسی اختلافات کی آلودگی سے بالاتر رکھا ہے۔

یہ ہی وجہ ہے کہ اس نے کسی بھی سیاسی گروہ کے سیاسی موقف و پروگرام کی مخالفت اسلام کا نام لے کر نہیں کی، بلکہ بحسن طریق یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہماری تمام کوتاہیوں اور کمزوریوں کا واحد حل اسلام کے ساتھ وابستگی میں ہے۔

جمعیۃ کی ماضی کی کارگذاریاں گواہ ہیں کہ اس نے ہر مرحلہ پر ملک کو سیاسی اختلاف کے خلفشار اور حصول اقتدار کی کشمکش کے انتشار سے بچانے کی مصالحانہ و اعتدال پسندانہ کوششیں کی ہیں۔

صدر یحییٰ خاں نے جمہوریت کی بحالی کے لئے وقتاً فوقتاً جو اقدامات کئے، جمعیۃ نے اپنی ایسی پالیسی رکھی کہ ان اقدامات کو کوئی گزند نہ پہنچے اور صدر یحییٰ خاں اس نیک مقصد کے حصول میں کامیاب ہوں۔

انتخابی مہم کے دوران اس نے تمام انتہا پسندانہ کارروائیوں سے اجتناب کیا، اور سیاسی جماعتوں کے باہمی اختلافات میں فریق بننے اور انہیں ہوا دیتے رہنے سے گریز کیا۔

انتخابات کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال میں شروع سے آخر تک جمعیۃ علماء اسلام کی کوشش یہ ہی رہی کہ صدر یحییٰ خاں دستور سازی اور انتقال اقتدار کی جو سعی بلیغ کر رہے ہیں اسے کامیاب بنایا جائے اور پاکستان کی سلامتی و وحدت کو برقرار رکھنے کے لئے وہ جو قدم اٹھا رہے ہیں اسے نقصان نہ پہنچے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے کالعدم عوامی لیگ کے ۶ نکات جوں کے توں ماننے سے اس وقت انکار کر دیا تھا جبکہ حکومت کا رویہ ان نکات کے بارے میں خاموشی کا تھا۔ اور بعض سرکردہ پارٹیاں کالعدم عوامی لیگ کے رہنماؤں سے سمجھوتہ کرنے کے لئے مذاکرات کی پہل کر چکی تھیں، اور ۶ نکات کے زیادہ سے زیادہ قریب جانے کی پیشکش کر رہی تھیں۔

یہ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری جناب مفتی محمود صاحب تھے جنہوں نے برملا چھ نکات میں سے ۲ کو ناقابل قبول اور پاکستان کو تقسیم کرنے والا قرار دیا۔

یعنی صوبوں کے لئے براہ راست بیرونی امداد حاصل کرنے اور بیرونی تجارت بلا واسطہ کرنے کے اختیار کو پاکستان کی وحدت و سلامتی کے منافی بتایا۔

جب صدر محترم انتخابات کے بعد ڈھاکہ شیخ مجیب سے ملاقات کرنے گئے اور انہیں پاکستان کا وزیر اعظم کہا۔ نیز پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب بھٹو اپنے رفقاء کے ساتھ شیخ مجیب سے مذاکرات کرنے ڈھاکہ گئے اور واپسی پر امید مفاہمت کے امکان کا اعلان کیا اس کے بعد ہی جمعیۃ علماء اسلام نے یہ مناسب سمجھا تھا کہ شیخ مجیب سے مل کر انہیں اس پر آمادہ کیا جائے کہ وہ صدر صاحب کے مخلصانہ جذبات کا احترام کریں اور پیپلز پارٹی کے ساتھ اتحاد و اتفاق کی بات آگے بڑھائیں۔

اور جمعیۃ نے اسی احساس کے تحت کہ صدر یحییٰ کی آئینی مسائل کے حل کی کوششیں بارآور ہوں اور شیخ مجیب و بھٹو صاحب کے درمیان اختلافات ختم ہوں، لاہور میں اقلیتی پارٹیوں کے پارلیمانی نمائندگان کی ایک میٹنگ بلائی۔

ڈھاکہ کے آخری مذاکرات میں جمعیۃ کا یہ ہی رویہ رہا کہ صدر کی ان کوششوں کو کامیاب اور آسان بنایا جائے، جو وہ موجودہ پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لئے انجام دے رہے تھے۔ اور جب امید بر آنے کی کوئی صورت نظر نہیں آئی تو صدر صاحب سے صاف عرض کر دیا، کہ جمعیۃ کسی بھی ایسی صورت و حل کی ذمہ داری کے لئے تیار نہیں ہے جس سے پاکستان کی تقسیم [illegible]

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

شمعِ محمدیؐ کے چند جاں نثاروں کے شگفتہ تذکرے

مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری

حضرت سالمؓ

آپ حضرت ابوحذیفہ کے مولیٰ ہیں، قرآن شریف نہایت عمدہ پڑھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرأت چار شخصوں سے سیکھو۔ ان چار میں سے ایک بھی تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:۔

الحمد للہ الذی جعل فی امتی مثلک (بخاری)

اس خدا کی تعریف جس نے میری امت میں تجھ جیسا (قاری قرآن) پیدا کیا ہے۔

آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ جس کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے پیر اکھڑنے لگے ہیں تو فرمایا "افسوس! حضورؐ صلعم کے ہمراہ تو ہم ایسے نہ تھے" یہ کہہ کر انہوں نے اپنے لئے گڑھا کھود لیا اور آخر دم تک اس بہادری سے لڑے کہ کافروں کے دانت کھٹے کر دیئے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اس لڑائی میں اسلامی جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا کسی نے کہا۔ آپ جھنڈا کسی اور کو دے دیجئے آپ کی جان خطرے میں ہے تو انہوں نے فرمایا "میں حامل قرآن ہوں، میرے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔ جب ان کا دایاں ہاتھ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ سے جھنڈا تھام لیا۔ اور جب یہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو سینے سے چمٹا لیا۔ اور جیتے جی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلامی جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیا

ع کیا بہادر تھے محمد کے گھرانے والے

آخری وقت یہ آیت ان کی زبان پر جاری تھی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک رسول ہیں اور کتنے نبی ہیں کہ ان کے ہمراہ بہت سے اللہ والے شہید ہوئے۔

حضرت خبابؓ

ان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت ایذا دی گئی ہے اور بہت زیادہ ستایا گیا ہے۔ مکہ معظمہ کے ایک سردار وائل بن عاص چمان کا کچھ قرضہ چاہتا تھا۔ یہ اس کے پاس تقاضا کے لئے گئے۔ اس نے کہا کہ جب تک تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دامن نہ چھوڑو گے اور ان کا انکار نہ کرو گے میں تمہاری رقم نہیں دوں گا۔ انہوں نے جواب دیا "جب تو مر کر بھی دوبارہ زندہ ہوگا تو بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کروں۔ وائل بن عاص نے کہا کہ میں مر کر دوبارہ زندہ ہوں تو اپنی رقم تجھ

(تفسیر ابن کثیر ص ۱۲۵ ج ۳)

حضرت خبابؓ کو تحصیل علم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا بہت شوق تھا۔ کبھی کبھی رات رات بھر حضورؐ کے طریقہ عبادت کو دیکھتے رہتے تھے اور صبح کو اس کے متعلق استفسار کرتے تھے۔

مرض الموت میں ان کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی فرماتے ہیں "اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی دعا کے لئے نہ منع کیا ہوتا تو میں اپنی موت کے لئے دعا کرتا"۔

فراقِ محبوب میں حضرت حسانؓ

حضرت حسانؓ دربارِ رسالت کے شاعر ہیں۔ آپؐ کے وصال کے بعد حالت اضطراب اور شدت کرب سے فراقِ محبوب میں یہ چند اشعار کہے۔ جن کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے

جب مٹی نے آپؐ کو چھپا لیا تو مجھے صدمہ ہوا
ہائے افسوس میں کیوں نہ اس سے پہلے
قبر میں چھپ گیا ہوتا۔

میں تو وفات نبی کے بعد ہوش رفتہ بن گیا ہوں
کاش کوئی کالا سانپ آئے اور مجھے ڈس جائے
یا الٰہی آج ہی یا کل ہی آجائے یا قیامت بپا
ہو جائے کہ ہم حضورؐ سے جا ملیں۔

خدا تو خوب سنتا ہے۔ جب تک رہوں گا
آپ ہی پر روتا رہوں گا۔ اور خدا اور حاملین
عرش آپ پر درود بھیجتے رہیں گے۔ (غلامان اسلام)

فراق میں ستون کا رونا

مسجد نبوی میں پہلے منبر نہ تھا بلکہ آپ مسجد کے ستون سے جو کھجور کا ایک تنا تھا ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ بنی نجار کی ایک عورت نے اپنے غلام سے جو بڑھئی کے کام سے واقف تھا، ایک منبر بنوا کر خدمت اقدس میں پیش کیا جس وقت آپ پہلی مرتبہ منبر پر خطبہ دینے کے لئے تشریف لے گئے تو حاضرین نے اپنے کانوں سے سنا کہ ستون سے بلک بلک کر رونے کی آواز آرہی تھی۔ اس ستون بے روح و حیات کو بھی آپؐ کی جدائی گوارہ نہ تھی ؎

کوئی تم سے زیادہ پیارا نہیں ہے
جدائی تمہاری گوارا نہیں ہے

یہ دیکھ کر آپؐ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنا دست شفقت اس ستون پر رکھا۔ اس کو سینے سے لگایا تو وہ بچوں کی طرح سسکیاں لیتا ہوا خاموش ہو گیا۔

اس واقعہ سے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم الشان معجزہ ظاہر ہو رہا ہے وہاں یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ آپ سے ایک بے جان ستون کو کس طرح محبت تھی۔ یہ واقعہ حدیث کی متعدد کتابوں میں گیارہ صحابیوں سے منقول ہے ملاحظہ فرمائیے۔ بخاری شریف باب علامات النبوۃ، مسند احمد، ترمذی۔ ابویعلیٰ ابن ماجہ، دارمی، باب المعجزات النسائی باب خطبۃ الجمعہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں

حضرت عمرؓ اپنے خلافت کے زمانے میں ایک رات گشت کر رہے تھے کہ آپ نے ایک عورت کو روئی دھنکتے ہوئے یہ شعر پڑھتے سنا

علی احمد صلوٰت الابرار صلی علیہ الطیبون الاخیار
قد کان قوامًا بکی بالاسحار یالیت شعری المنایا اطوار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ابرار کے درود، اسلام اور آپ پر پاک اور نیک لوگ درود بھیج رہے ہیں۔

وہ قوراتوں کو جاگنے والے اور سحر کو رونے والے تھے۔ موت تو ہر بشر کی طرح آنی ہے۔ کاش کہ مجھے یقین ہو جائے کہ مرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ (جمۃ اللعالمین ص ۲۴۲ ج ۲)

حضرت عمرؓ یہ سن کر وہیں بیٹھ گئے اور دیر تک روتے رہے۔ بالآخر اس صدمہ کی وجہ سے چند دن صاحب فراش رہے۔ حضرت عبید اللہ بن یزید کہتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یاد آتے ہیں تو اپنے گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ اگر میں اپنی موت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کو یاد کر کے کہا کرتا ہوں "حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو جنت میں نہایت اعلیٰ مقام پر ہوں گے۔ میری وہاں تک کہاں رسائی ہو سکتی ہے"۔ اس کا ذکر ایک دن میں نے حضورؐ سے بھی کر دیا تو آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔ من یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم۔ الآیۃ۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ جن پر اللہ کا انعام ہوا۔

حضرت انسؓ

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں۔ بچپن ہی سے حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا کرتے تھے۔ آپؐ کے وصال کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ کی سیرت بڑی محویت اور استغراق کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے اور زار و قطار رویا کرتے تھے۔ سر پر لمبی لمبی زلفیں تھیں ان کو کبھی چھٹا نہیں کرایا۔ اس لئے کہ بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ کے سر پر دست مبارک پھیرا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے کسی عذر کی وجہ سے ارادہ بھی کر لیا تھا تو ان کی والدہ نے ان کو منع کر دیا کہ ایسا ہرگز نہ کرنا۔ ایک دن انہوں نے حلقہ درس میں بیان کیا کہ حضورؐ نے میرے ہاتھوں کا بوسہ لیا تھا تو ان کے شاگرد حضرت ثابت البنانی اٹھے اور عرض کی حضرت! مجھے اجازت دے دیجئے کہ میں بھی ان ہاتھوں کا بوسہ لے لوں جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا تھا۔

محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اہم خصوصیات

قرآن پاک کی روشنی میں

(امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ)

قرآن مجید میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی نبوت کے دلائل بھی مذکور ہیں اور اس قدر مذکور ہیں کہ اس سے زیادہ بسط و تفصیل کی حاجت کسی انسان کو نہیں ہو سکتی۔ سب سے پہلے چند وہ آیتیں نقل کی جاتی ہیں۔ جن میں آپ کی نبوت کا تذکرہ ہے۔

وما محمد الا رسول	نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول
قل انما انا بشر مثلکم	کہدو (اے نبی) کہ میں اس کے
یوحیٰ الیّ	نہیں کہ میں ایک بشر ہوں مثل

تمہارے، وحی نازل ہوتی ہے مجھ پر

انا ارسلنا الیکم رسولاً	بے شک ہیجا ہم نے ایک رسول
شاھداً علیکم کما ارسلنا	گواہی دینے والا اوپر تمہارے
الیٰ فرعون رسولاً	جس طرح بھیجا تھا طرف فرعون

کے ایک رسول۔

حتیٰ جاءھم الحق ورسولٌ	یہانتک کہ آگیا ان کے پاس حق
مبین وقال رسولٌ من	اور رسول ظاہر ایک رسول ہے
اللہ یتلوا صحفاً مطھرۃً	اللہ کی طرف سے جو پڑھتا ہے اوراق پاکیزہ
انک لمن المرسلین	بے شک تم ہو رسولوں میں سے
ولتنذر ام القریٰ	تاکہ ڈرائیں آپ ام القریٰ (یعنی
ومن حولھا	مکہ) اور (اس کے گرد کی بستیوں کو
لیکون للعالمین نذیراً	تاکہ ہو جائے وہ تمام عالم کے

لئے ڈرانے والا۔

وما ارسلناک الا کافۃ	اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو
للناس بشیراً ونذیرا	مگر تمام لوگوں کے لئے بشیر و

نذیر بنا کر

آپ کی نبوت کے دلائل

اب وہ چند آیتیں نقل کی جاتی ہیں جن میں آپ کی نبوت کے دلائل بیان کئے گئے ہیں اگرچہ اس بحث کا حق تو یہ تھا کہ پوری بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا جاتا اور شروع سے آخر تک قرآن کریم کا کامل تتبع کر کے تمام وہ آیتیں یک جا کر دی جاتیں جن میں آپ کی نبوت کے دلائل ذکر فرمائے گئے ہیں اور ہر قسم کے کس قدر جزئیات دکھائے گئے ہیں۔ لیکن اس وقت محض نمونے کے طور پر ایک خاکہ کھینچنا مد نظر ہے۔

واضح رہے کہ منجملہ بہت سے اقسام دلائل کے ایک قسم خوارق عادات ہیں۔ اور ایک قسم پیغمبر کے اوصاف حمیدہ ہیں اور ایک قسم انبیائے سابقین کی پیشین گوئیاں ہیں پیغمبر کے صفات حمیدہ میں ایک ان کا ذاتی چال چلن ہے۔ جس کو سیرت کہتے ہیں جو شامل ہے عبادات و معاملات کو اور دوسرے ان کی تعلیم کا اثر اور اس کا نتیجہ ہے۔ یہاں بوجہ تنگی مقام کے انہیں چند عنوانوں کے متعلق کچھ آیتیں نقل کی جاتی ہیں اور آخر میں کچھ آیتیں متعلق دفع شکوک مخالفین کے نقل کی جائیں گی۔

خوارق عادات

یعنی وہ امور جن کا ظہور انسان سے عادۃً ناممکن ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت ظہور میں آئے۔

قال اللہ تعالیٰ وان یروا	جب یہ لوگ کوئی نشانی (نبی
آیۃً یعرضوا ویقولوا سحر مستمرٌ	کے سچے ہونے کی) دیکھتے ہیں

تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے برابر جاری رہنے والا۔

ف۔ معلوم ہوا کہ نبوت کی سچائی کی یہ نشانی ایسی ہوتی تھی جس کو وہ از قسم جادو کہتے تھے اور چونکہ بکثرت پے در پے ان نشانیوں کا ظہور ہوتا تھا۔ اس لئے وہ اس کو مستمر کہتے تھے کہ اس کا سلسلہ برابر جاری و ساری ہے

بعض ملحد خوارق عادات کے منکر ہیں وہ اس قسم کی آیتوں کا کیا جواب دے سکتے ہیں وہ اس قسم کی آیتوں کو پیش کرتے ہیں۔ جن میں یہ مضمون ہے کہ کوئی معجزہ اس نے کیوں نہ دکھلوایا۔

قولہ تعالیٰ لولا انزل علیہ آیۃٌ	مگر یہ مثل

بالکل لانقترحوا الصلوٰۃ کی سی ہے۔ کیونکہ یہاں معجزہ سے مراد معجزات خاص ہیں۔ کافروں کی درخواست ہوئی کہ یہ خاص معجزہ دکھایئے کہ آپ قربانی کیجئے اور آگ آسمان سے آکر اس قربانی کو کھا جائے۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ کوئی ضرورت اس خاص معجزہ کی نہیں ہے۔ معجزے سب برابر ہیں۔ اس کا تذکرہ بہت سی آیات قرآنی میں ہے۔ چنانچہ آیت مذکورہ میں خود اس کی تخصیص موجود ہے

ذرا اور توضیح

خوارق عادات کے بھی بہت سے اقسام ہیں منجملہ ان کے معجزات عالم کلام میں عالم کلام کے معجزات میں قرآن مجید آپ کا زندہ معجزہ ہر وقت ہر شخص کی نظر کے سامنے ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وان کنتم	کہہ دو اگر ہو تم شک میں
فی ریب مما نزلنا علیٰ	اس چیز کی طرف جو ہم نے
عبدنا فاتوا بسورۃ	اپنے بندوں پر نازل کی،
من مثلہ	تو ایک سورت اس کے مثل

لے آؤ۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا	پس اگر نہ کیا تم نے اور ہرگز
قل لئن اجتمعت الانس	نہ کر سکو گے کہہ تو اگر متفق ہو
والجن علیٰ ان یاتوا بمثل	جائیں انسان اور جنات اس
ھذا القرآن لا یاتون	بات پر کہ بنالائیں مثل اس
بمثلہ ولو کان بعضھم	قرآن کا تو بھی نہ بنا سکیں گے
لبعض ظھیرا	مثل اس کے اگرچہ ہو جائے

ایک دوسرے کا مددگار۔

یہ معجزہ بہت زیادہ وضیح ہو جاتا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّی ہونے اور شق فصاحت و بلاغت مجموعے سے علیحدہ اور بے تعلق رہنے کا لحاظ کیا جاتا ہے

مثل قرآن سے صرف فصاحت و بلاغت ہی میں مثل ہونا مراد نہیں ہے۔ جیسا کہ اکثر عوام کا خیال ہے، بلکہ علاوہ فصاحت و بلاغت کے بہت سے معجزات قرآن کریم میں ہیں مثل عدم اختلاف اور علوم معارف و اخبار غیب وغیرہ کے۔

اور منجملہ خوارق عادات کے آپ کا تصرف کرنا ہے علوم علویات میں جیسے چاند ستاروں وغیرہ کے۔

اقتربت الساعۃ	قریب آگئی قیامت اور
وانشق القمر	پھٹ گیا چاند۔

اہل مکہ نے ایک مرتبہ آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے تو ہم آپ پر ایمان لائیں گے تو آپ نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر کے انہیں دکھا دیئے اور دونوں ٹکڑے اس قدر فاصلے سے ہو گئے کہ کوہ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان میں نظر آتا تھا۔

آپ کا تصرّف

فلم تقتلوھم	پس تم نے کافروں کو قتل نہیں
ولکن اللہ قتلھم	کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا،
وما رمیت اذ	نہیں پھینکی (خاک) تم نے
رمیت ولکن اللہ رمیٰ	اے نبی جبکہ پھینکی بلکہ اللہ

نے پھینکی۔

یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر میں بارگاہ الٰہی میں عرض و معروض کر رہے تھے کہ اے پروردگار اگر یہ چند مسلمان اس لڑائی میں ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت روئے زمین سے موقوف ہو جائے گی۔ پھر باشارہ جبرائیل علیہ السلام آپ نے یک مشت خاک کافروں کی طرف پھینکی وہ ایک کنکری تمام لشکر میں ہر ہر کافر کی آنکھ اور منہ اور نتھنوں میں پہنچی پس انہوں نے بھاگنا شروع کیا۔ بعد اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو

بڑے بڑے سرداران قریش قتل و قید ہوئے۔
(تفسیر مظہری بحوالہ بیہقی)

اس واقعہ کا خارق عادات ہونا اسی سے ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کا صدور آپ کی ذات سے نفی کر کے اپنی طرف منسوب فرمایا۔

اور منجملہ اُن کے معجزہ متعلق یہ ہوا ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءکم جنود فارسلنا علیھم ریحا وجنودا لم تروھا — اے ایمان والو یاد کرو احسان کا اپنے اوپر جبکہ آئے تمہارے پاس لشکر (کافروں کے) پس بھیجی ہم نے ان پر ہوا اور ایسی فوجیں کہ نہیں دیکھا تم نے ان کو۔

یہ معجزہ غزوۂ احزاب میں ظاہر ہوا اور اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں سب کافروں نے مل کر چڑھائی کی تھی۔ کفار قریش اور غطفان اور یہود و قریظہ و بنی نضیر یہ سب مل کر بارہ ہزار مردان جنگی تھے اللہ تعالیٰ نے ایک سخت ہوا ان پر مسلط کر دی، اور ایسا ہوا کہ اس ہوا کے باعث سے سردی ان کے یہاں سخت ہو گئی۔ اور ہوا اس قدر تیز تھی کہ گرد و غبار ان کی آنکھوں میں پڑتا تھا، اور ان کے خیمے اکھڑ گئے اور آگ بجھ گئی۔ المختصر ایسی سخت حالت طاری ہوئی کہ ان کے حواس بگڑ گئے اور ان کو بھاگتے ہی بن پڑا۔ اسی مضمون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور (اخرجہ البخاری)

اور منجملہ خوارق ان کے تصرف ہے حواس انسانی پر

ویقللکم فی اعینھم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا — اور کم دکھلاتا تھا اللہ تم کو ان کی آنکھوں میں تاکہ پورا کرے اللہ اس کو جو مقدر ہو چکا تھا۔

یہ معجزہ غزوۂ بدر میں ظاہر ہوا کہ کافروں کی تعداد مسلمانوں سے تگنی تھی۔ مگر حق تعالیٰ نے فریقین کی آنکھوں پر ایسا تصرف کیا کہ کافر مسلمانوں کو اپنے سے زائد دیکھتے تھے اور مسلمان ان کو اپنے سے کم دیکھتے تھے۔

اخبار بالغیب

اخبار غیب کی دو قسمیں ہیں۔

ایک یہ کہ گزشتہ زمانہ کی خبریں جو آپ نے بیان کیں۔ جن کا کچھ مجمل ذکر باب دوم میں آپ کے امی ہونے کے بیان میں گزر چکا ہے۔ دوسرے یہ کہ آیندہ زمانہ کی خبریں جو آپ نے بیان فرمائیں۔ جن کو پیشین گوئیاں کہتے ہیں۔ پیشین گوئیاں بھی قرآن میں بہت ہیں۔ جن کو پورا ہوتے ہوئے تمام عالم نے نمونے کے طور پر دس پیشین گوئیاں [illegible] ہیں۔

[illegible] واثابھم فتحا

(۲) متعلق عمرۃ القضاء۔ لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ میں۔

(۳) متعلق فتح فارس و روم، آیۃ واخری لم تقدروا علیھا اور ستدعون الی قوم اولی باس شدید میں۔

(۴) متعلق غلبۂ روم آیہ کریمہ۔ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون میں۔

(۵) متعلق دفع شر مرتدین۔ من یرتد منکم عن دینہ میں

(۶) متعلق اس کے کہ یہود تمنائے موت نہ کریں گے آیۂ کریمہ۔ لن یتمنوہ ابدا میں

(۷) متعلق حضرات خلفائے راشدین۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم

(۸) متعلق غلبۂ اسلام پر جمیع ادیان آیہ کریمہ لیظھرہ علی الدین کلہ میں۔

(۹) متعلق محفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واللہ یعصمک میں

(۱۰) متعلق حفاظت قرآن و متعلق جمع قرآن و متعلق ایفائے سلسلہ درس قرآن و متعلق توضیح مطالب قرآن کریمہ۔ انا لہ لحافظون وانا علینا جمعہ وقرانہ ثم ان علینا بیانہ میں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

خوارق عادات کا بیان ختم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ابھی قرآن ہی میں آپ کے خوارق عادات کا ایک بڑا حصہ باقی ہے۔ اور احادیث نبویہ میں تو ایک بڑا دفتر ہے۔ علمائے کرام نے مستقل کتابیں خاص آپ کے خوارق عادات ہی کے بیان میں تالیف کی ہیں جو روایتیں کہ صحت کے اعلیٰ رتبہ پر پہنچ گئی ہیں۔ اگر وہ روایتیں بھی اس مقام پر نقل کی جائیں تو میرے التزام کے خلاف نہ ہوتا۔ کیونکہ وہ تمام حدیثیں شرح بلکہ تتمہ اس آیہ کریمہ کی جس کو میں اوپر نقل کر چکا، حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو کس قدر بدیہی کر دیا ہے اور اس بدیہی کر دینے کے بعد ارشاد ہوتا ہے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی — نہیں ہے زبردستی کرنا دین میں (یعنی کسی کو جبراً مسلمان بنانا نہ چاہیئے۔ کیونکہ یہ تحقیق ظاہر ہو چکی ہدایت گمراہی سے (ممتاز ہو کر)

صفات حمیدہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا وہ جزو ہیں ایک ذاتی چال دوسرے تعلیم اور اس کا نتیجہ یہ دونوں جز قرآن کریم بمقدار کافی مذکور ہیں۔ (باقی آئندہ)

حضرت مولانا غلام ربانی صاحب کا بیان

آج مورخہ ۵/۴/۷۱ کو جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان کے ضلعی امیر حضرت مولانا غلام ربانی صاحب نے ایک بیان اخباری بیان میں کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی اجلاس جو ۲۹ اپریل بروز جمعرات ہو رہا تھا، وہ موجودہ حالات کے پیش نظر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حالات ٹھیک ہونے پر اجلاس دوبارہ بلایا جائے گا جس کی اطلاع تمام اراکین جمعیۃ کو دوبارہ دی جائے گی۔

بیان میں انہوں نے بھارت کی پاکستان کے داخلی معاملات میں جارحانہ مداخلت کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے اگر ایسا اقدام اٹھایا تو جمعیۃ علماء اسلام ملک کی سالمیت کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کرے گی۔ انہوں نے فرمایا کہ مشرقی پاکستان کا معاملہ پاکستان کا داخلی معاملہ ہے کسی دوسرے ملک کو یہ کیوں کر حق پہنچتا ہے کہ وہ پاکستان کے داخلی معاملات میں دخل دے۔ یہ سراسر بین الاقوامی اصولوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے بھارت کے آل انڈیا ریڈیو، وائس آف امریکہ اور بی۔ بی۔ سی لندن کے جھوٹے پروپیگنڈے کی بھی سخت مذمت کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ امریکہ اور بھارت پاکستان کے معاملات میں دخل نہ دے ورنہ انہیں سخت نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے پاکستان کے عوام سے متحد رہنے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ بھارت ۶۵ء کی طرح دندان شکن شکست دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور آپس کی سیاسی رنجشیں دور کر کے بھارت کے خلاف متحد ہو جانا چاہیئے۔

جمعیۃ طلباء اسلام گڑھی خیرو کا انتخاب

صدر عبدالمجید صاحب مڈل سکول
نائب صدر محمد خان صاحب باب الہدیٰ غلام سرور ہائی سکول۔ ناظم عمومی عبدالغفور صاحب مدرسہ باب الہدیٰ۔ ناظم غلام مصطفیٰ باب الہدیٰ محمد انور گڑھی خیرو۔ خازن عبدالجلیل آف شیخوپورہ ناظم نشر و اشاعت عبدالواحد صاحب باب الہدیٰ

مجلس شوریٰ کے ارکان

فتح محمد۔ عبدالقادر۔ محمد انور۔ عبدالرسول۔ واحد بخش۔ عبدالخالق۔ محمد بھائی۔ عبدالمالک۔ [illegible]

پیشگی بھیج کر بالاقساط بسہولت خرید سکتے ہیں

تفسیر عربی روح المعانی

پارہ ۴، ۵ جلد ۳ و پارہ ۶، ۷ جلد ۴ طبع ہو کر اس ہفتہ خریداروں کی خدمت میں ارسال ہے

ہدیہ مکمل سولہ جلد	اعلیٰ کاغذ مجلد	۳۳۶ —	فی جلد مجلد	۲۱ —
" " "	سفید گلیر کاغذ "	۲۶۴ —	" " "	۱۶ — ۵۰
" " "	نیوز پیپر جلد پارچہ	۱۹۲ —	" " "	۱۲ —

بشرطیکہ پچاس روپے مشکل [illegible]

مولانا عبدالمومن فاروقی لکھنوی

صحابہ کرامؓ اور قرآن حکیم

جمع و ترتیب اور نشر و اشاعت کے تاریخی اصول

دنیا میں کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جسے یہ نہیں معلوم کہ قرآن اسلامی تعلیم کا اصلی سرچشمہ باغ اسلام کا حقیقی گلدستہ اور مذہب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل الاصول ہے کسی کلمہ گو کا یہ اعتقاد نہیں کہ قرآن دین و ایمان کی جڑ ہے اور کون اس سے بے خبر ہے۔ ہم اہل اسلام کے نزدیک قرآن کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ قابل عمل اور لائق تقلید ہے اس کے ہر حکم کے آگے دنیا کے تمام احکام منسوخ، اس کی ہر دلیل کے سامنے عالم کے تمام اقوال بیکار۔ اللہ اللہ جس کتاب کی وقعت اس قدر مسلمانوں کے دلوں میں ہو۔ پھر کون مسلمان اس کی امکانی خدمت سے دریغ کر سکتا ہے، نہ کہ صحابہ کرامؓ جو کہ درحقیقت قرآن حکیم کے مخاطب اول اور دنیا میں اس کے امین و پاسبان تھے۔ یوں تو صحابہ کرام نے قرآن کی جس قدر خدمت کی۔ اس کی شہادت کے لئے آج تاریخ کے صفحات کافی و شافی ہیں۔ لیکن ان کی سب سے اہم اور نہایت عظیم الشان خدمت میں سے ترتیب قرآن اور اس کی نشر و اشاعت ہے کہ جس نے ان کو دنیا کے تمام دیگر اولوالعزم پیغمبروں کے اصحاب پر امتیاز و تفوق کے درجہ پر فائز کر دیا۔

اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب کو اپنے آخری نبی پر نازل فرما چکا ہے جو صور صلعم اس دنیائے فانی سے تشریف لے جا چکے ہیں۔ قرآن ایسی مقدس اور اہم کتاب لکڑیوں کے تختوں پر، کھجور کے پتوں پہ منتشر ہے۔ اور صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگوں کو کچھ سورتیں، کسی کو ربع قرآن کسی کو نصف اور کسی کو اس سے زائد یاد ہے۔ اور بعض ایسے خوش قسمت بزرگ ہیں جو آنحضرت کی زندگی میں کل کا کل قرآن پاک حفظ کر کے آپ کو سنا چکے ہیں۔ ان میں سے حضرت زید بن ثابتؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ عبداللہ بن مسعودؓ۔ سالمؓ اور معاذ بن جبلؓ وغیرہ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جیسا کہ خود بخاری شریف میں عمرو بن العاصؓ کے واسطہ سے روایت موجود ہے۔ وہ یہ کہ:

خذوا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعودؓ وسالمؓ و معاذؓ و ابی بن کعبؓ۔

(بخاری جلد ۲ باب القراء من اصحاب النبی صلعم)

یعنی چار حضرات سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعودؓ معاذؓ و سالمؓ اور ابیؓ سے

یہ سب کچھ تھا لیکن قرآن کا کوئی مجموعہ ایسا مرتب نہ ہو سکا تھا جس سے ہر خاص و عام ہر وقت فائدہ حاصل کر سکتا اور نہ اس میں کوئی خاص نظم و ترتیب تھی کہ جس سے پڑھنے میں سہولت ہوتی۔

خطابی نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ چونکہ ناسخ و منسوخ وغیرہ کا خیال تھا۔ اس لئے آنحضرتؐ نے اپنی زندگی میں اس کو مرتب نہیں کرایا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں تمام فضیلتوں سے سرفراز فرمایا تھا وہاں ایک جامع قرآن کی بھی فضیلت تھی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابوبکر رحمة الله علی ابوبکر هو اول من جمع کتاب الله (اتقان)

مصاحف میں سب سے زیادہ اجر کے مستحق ابوبکرؓ ہیں اللہ ان پر رحمت نازل کرے۔ وہ اللہ کی کتاب کے سب سے پہلے جمع کرنے والے ہیں۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب حضرت ابوبکرؓ سریر آرائے خلافت ہوئے تو یمامہ کی ایک بہت بڑی مہم پیش آئی۔ آپ نے صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت کو اس مہم کے سر کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ جو ستر حفاظ قرآن اور دیگر کبار صحابہؓ پر مشتمل تھی۔ سوء اتفاق وہ سب حفاظ قرآن شہید ہو گئے۔ تب حضرت عمرؓ کو قرآن پاک کے مدوّن کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ وہ خلیفۂ وقت سیدنا صدیق اکبرؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر لڑائیوں میں اسی طرح حفاظ قرآن شہید ہوتے گئے تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لئے میری رائے ہے کہ آپ قرآن کے جمع و ترتیب کا حکم صادر فرما دیجئے۔ چونکہ یہ ایسا کام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں کرایا نہ تھا۔ اس لئے پہلے پہل انہوں نے اس کی شدت کے ساتھ مخالفت کی۔ لیکن بالآخر حضرت عمرؓ کے اصرار سے وہ اس پر راضی ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے زیدؓ کو جو عہد نبوی کے ممتاز کاتب وحی تھے۔ اور ان کو یہ فخر حاصل تھا کہ آپ کی حیات مبارک ہی میں انہوں نے پورے قرآن کو ایک سے زائد بار سنا دیا تھا طلب فرمایا اور اس اہم خدمت کو ان کے سپرد کرنا چاہا۔ اولاً انہوں نے بھی شدت سے انکار کیا۔ آخر حضرت ابوبکرؓ کی طرح ان کو بھی شرح صدر کو شرف بخشا۔ انہوں نے اس ایمان و ہدایت کے ذہین ٹکڑوں کو ایک کر کے جمع کرنا شروع کر دیا۔

حضرت ابوبکرؓ کا حکم تھا کہ صرف وہ آیتیں اور سورتیں جمع کی جائیں جو لکھی ہوئی ہوں۔ یہی وجہ تھی کہ جب حضرت خزیمہ انصاریؓ نے سورت برأت کی آخری آیتوں کو پیش کیا تو آپ نے ان کے لکھنے میں تامل کیا۔

اس اہم کام کی ابتداء اس طرح کی گئی کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کا اور زید بن ثابتؓ کو حکم دیا کہ وہ مسجد کے دروازہ پر بیٹھ جائیں۔ اور جو لوگ قرآن شریف کی آیتیں پیش کریں۔ ان سے بغیر دو گواہ لئے ہوئے قبول نہ کریں۔

اس حکم پر اس قدر شدت سے عمل کیا گیا کہ ایک بزرگ نے آیت رجم پیش کی تو حضرت عمرؓ نے اس کو نہ لکھا کیونکہ اس کا کوئی گواہ نہ تھا (اتقان)

غرض اس احتیاط اور اہتمام سے یہ مقدس لوگوں کے سینوں سے لکڑیوں اور کھجوروں کی چھالوں سے جمع کیا گیا۔ جیسا کہ خود حضرت زید بن ثابتؓ کا بیان ہے کہ میں نے قرآن کی جستجو کی اور کھجور کی چھال لکڑیوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کیا۔

(بخاری جلد ۲)

لیکن اب بھی اس بات کی کمی رہ گئی کہ سورتیں مرتب نہیں ہونے پائی تھیں۔

جب یہ مجموعہ تیار ہو گیا تو اس کو حضرت ابوبکرؓ بہت ہی احتیاط سے اپنے پاس رکھے رہے۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ کے قبضے میں خلافت کے ساتھ یہ بھی آیا قرآن ایک حد تک مرتب ہو ہی چکا تھا۔ اس لئے آپ نے اس کی طرف کچھ زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہیں محسوس فرمائی بلکہ اس سے زیادہ اہم امر کی طرف آپ نے (اپنی کوششوں کی آگ کو پھیرا (یعنی قرآن کے حفظ و اشاعت کی طرف) تمام ممالک مفتوحہ میں اس کا درس جاری کرایا۔ معلموں اور حفاظ کی تنخواہیں اور وظائف مقرر کئے۔

ابوسفیان نامی ایک شخص کو چند لوگوں کے ساتھ قبیلہ قبیلہ اور دیہات دیہات پھرنے پر مقرر کیا، تاکہ وہ ہر شخص کا امتحان لے اور جس کو قرآن نہ یاد ہو اسے سزا دے۔

حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں صحابہؓ کے پانچ مشہور حفاظ قرآن موجود تھے۔ حضرت معاذؓ۔ ابیؓ۔ ابوایوبؓ عبادہ ابن صامتؓ اور ابوالدرداؓ۔

آپ نے ان سب کو بلوایا اور فرمایا کہ آپ لوگ شام جائیے اور وہاں کے مسلمانوں کو قرآن کی تعلیمات سے سرفراز فرمائیے۔ حضرت ابیؓ اور ابوایوبؓ نے بیماری کا عذر کیا اور بقیہ بزرگوں نے امیرالمومنین کے فرمان کو بخوشی قبول کر لیا۔ پہلے یہ لوگ حمص گئے

ترجمان اسلام لاہور

آزاد کشمیر حکومت کا استفسا[illegible]

قرآنی احکامات [illegible]

(از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفر[illegible]

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

منجانب ابی الزاہد

الیٰ محترم المقام جناب محمد یعقوب صاحب ہاشمی
سیکرٹری تعلیمات آزاد حکومت جموں وکشمیر صاحب

دام مجدکم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — مزاج سامی؟

آپ کا رجسٹری کردہ طویل نوازشنامہ موصول ہوا — یادآوری، کرم فرمائی، حسن ظنی اور ذرہ نوازی کا صد شکریہ اخبارات کے ذریعہ تو شیخ محمود احمد صاحب ناظم تعلیمات حکومت آزاد کشمیر کے بعض ملحدانہ نظریات کا چرچا اور واویلا کافی دنوں سے پڑھتے اور سنتے رہے، لیکن ان کی تقریر کا اصل متن سامنے نہ تھا۔ اس لئے یہ خیال بھی کبھی پیدا ہو جاتا تھا کہ ممکن ہے اقتدار کی کشمکش ہو اور کوئی صاحب پس پردہ ان پر یوں وار کرتے ہوں اور ان کو بدنام کر کے اپنا مفاد حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ لیکن آنجناب نے ان کی اصل تقریر ٹیپ ریکارڈ کے حوالہ سے ارسال کی ہے، اور شرعی لحاظ سے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس بات کو حقیقت نہ سمجھا جائے۔ کہ سچ مچ موصوف نے یہ تقریر کی ہے اور تأسف بالائے تاسف یہ ہے کہ کالج کے ماحول میں اور کالج بھی پھر ڈگری کالج اور سٹوڈنٹس یونین کے جلسہ حلف وفاداری کے موقع پر اس لحاظ سے موصوف کا جرم مزید بڑھ جاتا ہے کہ انہوں نے ایسے ماحول میں جہاں ذہن پہلے ہی قدرے بلکہ خاصا آزاد ہوتا ہے۔ جس کا رونا ایک روشن ضمیر گریجویٹ نے یوں رویا ہے کہ ؎

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی
(اکبر مرحوم)

ظاہر امر ہے کہ ایسے ماحول میں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ناظم تعلیمات کا اثر بعض نوخیز طبیعتوں پر کیا کچھ ہوا ہوگا؟ یا ہو سکتا ہے؟ گو بعض سنجیدہ اور ایمان سے بھرپور دلوں نے ان کے اس ناروا بیان پر ضرور کڑھن محسوس کی ہوگی۔ اور حکومت کے ایک ذمہ دار افسر اور ادارہ اور مجلس کا خیال ملحوظ رکھ کر دبے لہجہ میں اظہار ناراضگی ضرور کیا ہوگا۔ جس کا واضح قرینہ خود موصوف کے ان الفاظ سے ملتا ہے کہ میں ان الفاظ کے ساتھ اور اس خوف کے ساتھ کہ کہیں آپ کی کھانسی زیادہ سنگین صورت اختیار نہ کر جائے۔ میں آپ سے رخصت چاہتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کی تقریر کے دوران حاضرین مجلس نے کھانس کھانس کر ان کی غلطیوں پر ایک دوسرے کو خبردار کیا۔ اور ضبط وتحمل سے کام لیتے ہوئے اظہار ناراضگی کیا ہے۔ حکومت آزاد کشمیر اور اس کے نیک دل اور دیندار صدر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ [illegible] نے بروقت خطرہ محسوس کیا اور مسلمانوں کے دلوں [illegible] گونا کوشش کی۔ آم کھجور [illegible] کے تخم گوجم کے

ہیں کہ جس نوع کا تخم ہوتا ہے اس نوع کے درخت کا بھاری بھرکم وزن تنہ ٹہنیاں اور اس کے برگ وبار سب اس تخم میں مستور ہوتے ہیں، مناسب وقت آنے پر وہ سب نمودار ہوتے ہیں۔ اور وہی پودا جو ابتدائی مرحلہ میں ایک آدمی کے معمولی زور سے بھی بآسانی زمین سے باہر آ سکتا ہے۔ وہ جب اپنے کمال اور عروج تک پہنچتا ہے تو اچھی خاصی جماعت بھی اسے اکھاڑنے سے عاجز ہوتی ہے۔ جناب شیخ محمود احمد صاحب نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ اسی نوعیت کی باتیں ہیں۔ جس نوعیت کی باتیں مسٹر غلام احمد صاحب پرویز وغیرہ کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ جن کی تکفیر پر پاکستان کے ہر طبقہ اور ہر مکتب فکر کے ہزاروں علماء کرام متفق ہیں۔ شیخ محمود احمد صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر میں جو زہر اگلا ہے۔ اس کی مکمل تردید اور تفصیلی جائزہ کے لئے تو خاصا وقت اور بہت سے صفحات درکار ہیں۔ اور عدیم الفرصتی میں یہ مشکل کام ہے۔ لیکن نہایت اختصار کے ساتھ ہم ان کی تقریر کے بعض جملے انہیں کے اصل الفاظ میں (جو آپ نے ان کے ٹیپ ریکارڈ سے نقل کر کے برائے استفسار ارسال کئے ہیں) نقل کر کے ان کا بقدر ضرورت رد لکھتے ہیں۔ اور بعض جملوں کا خلاصہ نقل کر دیں گے۔ تاکہ حقیقت کی تہ تک پہنچنا آسان ہو اور بروقت ملحدانہ نظریات کا تدارک کیا جا سکے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

دوسرا مسئلہ دولت کی ناہموار تقسیم کا ہے اس کے متعلق میں آپ کی توجہ ایک چھوٹی سی آیت کی طرف دلاؤں گا۔ یسئلونک ماذا ینفقون قل العفوا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم۔ مقدر) یہ تم سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیا خرچ کریں اللہ کی راہ میں، تم انہیں کہدو جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے وہ خرچ کر دو بدقسمتی سے ہم نے زکوٰۃ کے تصور کو مرور ایام کے ساتھ ترقی نہیں دی۔ زکوٰۃ کا حکم قرآن میں بیسیوں جگہ موجود ہے شرح زکوٰۃ کہیں بیان نہیں ہوئی۔ اس میں اللہ پاک کی بہت بڑی حکمت تھی۔ کیونکہ اصول زکوٰۃ غیر متبدل چیز تھی۔ اس کا تو حکم دے دیا گیا۔ شرح زکوٰۃ ہو ہی نہیں کوئی ایسی سکتی جو غیر متبدل نہ ہو۔ اس لئے شرح زکوٰۃ بیان نہیں ہوئی۔ کیونکہ مرور ایام کے ساتھ حالات کے ساتھ زمانے کے ساتھ مختلف ماحول میں مختلف شرحیں معین فرمائیں۔ لیکن حضرت عمرؓ جس کی خلافت میں اور رسول پاک کے زمانے میں صرف اڑھائی سال حضرت ابوبکرؓ کی خلافت آتی ہے انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ کی شرح عائد کی جو حضور نے عائد نہیں کی۔ مال تجارت پر انہوں نے زکوٰۃ لگائی۔ جو حضور نے نہیں لگائی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عمرؓ یہ سمجھتے تھے کہ زکوٰۃ جو ہے۔ اس کی شرح ایک متبدل چیز ہے الخ۔

الجواب:۔ موصوف نے یہ جو کچھ کہا ہے یہ ان کے نارسا ذہن کی پیداوار یا ان کے ہم مشرب لوگوں کی کورانہ تقلید اور نرا جہالت کا پلندہ ہے۔ ہم اختصار سے اس کا تجزیہ کرتے ہیں۔ غور سے ملاحظہ کریں۔

۱۔ شیخ صاحب نے قرآن کریم کے ان جملوں کو ایک چھوٹی سی آیت کہا ہے۔ یہ ان کی قرآن کریم سے ناواقفی کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ کلمات ایک آیت کریم کا حصہ ہیں۔ جو یسئلونک عن الخمر سے شروع ہوتی ہے اور لعلکم تتفکرون پر ختم ہوتی ہے۔ اور یہ کلمات اس اصطلاحی آیت کا درمیانی حصہ ہے۔ ایک چھوٹی سی آیت نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں

۲۔ ترجمہ کرتے وقت موصوف نے اللہ کی راہ میں کا جملہ اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔ یہاں کوئی لفظ ایسا نہیں جو فی سبیل اللہ یا اس کا مرادف ہو جس کے معنی اللہ کی راہ میں ہوں۔ دوسری آیات کو پیش نظر رکھ کر یا شرعی قواعد کے مطابق تفسیر تو کی جا سکتی ہے۔ لیکن تحت اللفظ ترجمہ میں انتہائی احتیاط درکار ہے۔ جس کو موصوف نے نظر انداز کر دیا ہے۔

۳۔ موصوف کا یوں ترجمہ کرنا کہ۔ جو تمہاری ضرورت سے فاضل ہے وہ خرچ کر دو۔ اس سے بظاہر یہی متبادر ہوتا ہے۔ جیسا کہ سیاق وسباق سے ان کی مراد بھی یہی ہے کہ جو ضرورت سے فاضل ہے وہ سارا خرچ کر دو۔ حالانکہ آیت کے اس حصہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سارا ہی خرچ کر دو، بلکہ مطلب یہ ہے، کہ اپنی حاجات اور ضروریات سے جو بچا ہو، اس سے خرچ کرو۔ اگر اس سے مراد سارا ہی خرچ کرنا ہو۔ تو کیا زکوٰۃ صدقہ فطر، قربانی اور حج وغیرہ مالی عبادات کی کوئی

Scanned with CamScanner

...اور اس کا جواب

...ملحدانہ تاویل

...صفدر امیر جمعیۃ علماء علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ)

خارجی حقیقت باقی رہ جاتی ہے ؛ کیونکہ جب ضرورت سے زائد سب کچھ خرچ کر دینے کا حکم ہے تو پھر زکوٰۃ کس پر آئے گی ؛ حج فطرانہ اور قربانی کون کرے گا؟ کیونکہ جب سب کچھ خرچ کر دیا تو نصاب کہاں رہا ؛ سوال حول (سال کا گذرنا) کیسے متحقق ہوا ؟ اور کیا یہ سمجھ لیا جائے کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد حضرات صحابہ کرامؓ نے زکوٰۃ نہیں دی ؛ فطرانہ اور حج وغیرہ ادا نہیں کئے ؛ پھر قرآن کریم سب پر حج کیوں نہیں لازم کرتا ؛ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا کی قید کیوں لگاتا ہے ؟ اور حدیث شریف میں زاد وراحلہ (سفر خرچہ اور سواری) کی استطاعت رکھنے والے کی قید کیوں ہے ؟ اگر موصوف کا معنیٰ درست ہے، پھر تو یہ دعویٰ کرنا چاہیئے کہ ہر مسلمان پر زکوٰۃ اور حج فرض ہے اور یا کسی پر بھی فرض نہیں۔ کیونکہ جب ضرورت سے زائد سب کچھ خرچ کر ڈالا تو پاس رہا ہی کیا ؟ اور پھر اس صفر سے زکوٰۃ کس پر لازم ہے اور حج کس پر فرض ہے ؟ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ عربی زبان میں لفظ العفو کے معنی فاضل اور بچے ہوئے کے بھی آتے ہیں اور بعض مفسرین کرامؒ اور مترجمین نے یہ معنی کئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی کی مراد یہ نہیں ہے کہ فاضل سب خرچ کر دو، بلکہ یہی مراد ہے کہ اس فاضل سے خرچ کرو جہاں العفو کے معنی فاضل اور بچے ہوئے کے آتے ہیں، لغت عربی میں اس کے معنی آسانی کے بھی ہیں۔ اس لحاظ سے معنی یہ ہوں گے کہ جو تم آسانی سے خرچ کر سکتے ہو وہ خرچ کرو نہ یہ کہ سارا دے ڈالو۔

اسی جملہ کی تشریح میں مشہور مفسر قاضی بیضاویؒ لکھتے ہیں :۔

العفو نقیض الجهد ومنه يقال للارض السهلة العفو وهو ان ينفق ما تيسر له بلا له ولا يبخ منه المجهد الخ

(تفسیر بیضاوی ج ۱ ص ۱۴۵)

(ترجمہ) عفو مشقت کی نقیض ہے اور اسی محاورہ کے مطابق نرم زمین کو عفو کہا جاتا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی چیز خرچ کرے جو اس کے لئے آسان ہو اور جس کی وجہ سے اسے مشقت لاحق نہ ہو۔ اسی طرح اور مفسرین کرامؒ نے بھی یہ معنی کئے ہیں۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ اس کا معنی یوں کرتے ہیں :۔

"اور لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کتنا خرچ کیا کریں۔ آپ فرما دیجئے کہ جتنا آسان ہو۔"

لیجئے یہ معنی بھی موصوف اور ان کے اشتراکی دوستوں کے خلاف ہو گیا۔

۴۔ موصوف کا یہ کہنا کہ چونکہ اصول زکوٰۃ غیر متبدل ہیں۔ اس لئے اس کا ذکر قرآن پاک میں ہوا ہے، اور شرح زکوٰۃ متبدل ہے۔ اس لئے حکمت خداوندی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں نہ ہو (مفصلہ بھی ان کا سزا جاہلانہ تصور ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض اہم احکام وعبادات کے اصول بیان کئے ہیں اور ان کے فروع جزئیات اور تشریح نہیں بیان کی۔ لیکن اسی قرآن کریم میں بعض ضابطہ اور قاعدہ بھی بیان ہوا ہے کہ تم اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پابند ہو۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ اور جو کچھ آپ تمہیں دیں اس کو لو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو۔ اور جب تک تم آپ کو اپنا حکم تسلیم نہ کرو، تم مومن ہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ یہ سب ارشادات قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الآیۃ

ان صریح ارشادات کی روشنی میں جو اصول و ضوابط قرآن کریم میں ہیں ان کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور ان کی تشریح وتفسیر جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور بیان فرمائی، اس کا لینا اور اس پر عمل کرنا لازم اور ضروری ہے اور کتب حدیث میں باقاعدہ شرح زکوٰۃ موجود ہے اور کتب حدیث ہی میں ایسی صریح اور صحیح روایات موجود ہیں۔ جن سے صراحت سے یہ ثابت ہے کہ یہ شرح زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے از خود نہیں معین کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معین کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۵ میں شرح زکوٰۃ کی حدیث میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں

هذه فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي امر الله به رسوله صلى الله عليه وسلم الحديث

(ترجمہ) کہ یہ زکوٰۃ (کی شرح) کا وہ فریضہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر لازم قرار دیا ہے۔ اور یہ وہ فریضہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ شرح زکوٰۃ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر معین فرمایا، اپنی طرف سے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا امر اور حکم آپ کو دیا ہے۔ پھر آگے اسی حدیث میں اونٹوں بھیڑوں، بکریوں اور چاندی وغیرہ کا معین نصاب اور شرح موجود ہے۔ ایسی تصریحات کی موجودگی میں یہ دعویٰ کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں اپنے ماحول کے مطابق کچھ شرحیں معین فرمائیں۔ خالص افتراء اور سفید جھوٹ ہے۔ اگر کوئی شخص موصوف کے اس خود ساختہ اور تراشیدہ قاعدہ کو لے کر یوں استدلال کرے کہ نماز کا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیسیوں جگہ ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اپنی کمال حکمت کی وجہ سے رکعات کا ذکر نہیں فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا، کہ تہذیب وترقی کا ایک دور ایسا آئے گا کہ جس میں کارخانے مشینیں اور کل پرزے بکثرت ہوں گے۔ وقت کی پابندی کا خیال بہر کیف ملحوظ رکھنا ہوگا۔ بائیسکلوں، ٹرائیسکلوں اور دفتروں میں بابوؤں کے لئے وقت کی سخت پابندی ہوگی۔ اس لئے رکعات کا ذکر نہیں فرمایا کہ یہ غیر متبدل چیز ہے۔ فارغ مولوی اور صوفی منش آدمی کے لئے تو رکعات کی شرح اور ہوگی۔ مگر بابوؤں اور ڈرائیوروں کے لئے بجائے چار رکعات کے (غیر سفری حالت میں کیونکہ سفر میں دوگانہ باعث نزاع نہیں ہو سکتا) دو رکعتیں اور بجائے دو رکعتوں کے صرف ایک رکعت ہوگی، اور اگر اس سے بھی زیادہ جلدی ہو تو صرف رکوع وسجود ہی پر شاۃ اکتفاء ہو سکتی ہے۔ اگر رکعات غیر متبدل چیز ہوتی تو ضرور قرآن کریم میں اس کا ذکر آتا۔ جب نہیں آیا، تو معلوم ہوا کہ یہ متبدل چیز ہے۔ آیا یہ طریق استدلال صحیح ہے ؟ موصوف کے قاعدہ کے لحاظ سے تو اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ اور اسی طرح قرآن کریم میں اصولی طور پر بیت اللہ شریف کے طواف کا تو ذکر ہے۔ لیکن اس کا ذکر نہیں کہ کتنی مرتبہ طواف ہو اور کہاں سے شروع کیا جائے ؟ اور کہاں ختم کیا جائے ؟ وعلیٰ ہذا القیاس صفا اور مروہ کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے لیکن چکر لگانے کا ذکر نہیں۔ احادیث میں تو اس کی صراحت موجود ہے کہ سات مرتبہ طواف کرنا ہے اور حجر اسود سے شروع کرنا ہے اور یہیں آکر ختم کرنا ہے۔ سعی شروع کرنی ہے اور سات چکر

خواتین کیلئے

مولانا عبدالقادر آزاد امرتسری

اسلام کی اشاعت و ترویج میں

عورتوں نے قابل فخر کارنامے انجام دیئے ہیں

میرا ایک مضمون بعنوان "پیغمبر اسلام عورتوں کے حقوق کے سب سے بڑے علمبردار ہیں" مختلف اخبارات میں شائع ہوا، جس کو پاکستانی خواتین نے بیحد پسند کیا اور اس سلسلے میں مختلف مقامات پر سے مزید کچھ لکھنے کے مطالبات بھی کئے گئے۔ بنابریں مندرجہ ذیل چند سطور لکھی جا رہی ہیں۔ اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ پاکستانی خواتین کو تہذیب جدید کی مخرب اخلاق باتوں کی تقلید سے محفوظ فرمائے۔

قبول اسلام میں پہل کی سعادت ایک خوش نصیب خاتون کو نصیب ہوئی

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان بعثت کے بعد سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا فخر حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو حاصل ہوا۔ اور آپ نے صرف اسلام کو قبول ہی نہیں کیا بلکہ اپنی تمام تر دولت اسلام کی اشاعت و ترویج کے لئے وقف کر دی اور ہر آڑے وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتی رہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کو انہی صفات حسنہ کی وجہ سے بے حد خیال رکھتے تھے حتیٰ کہ جب آپ عالم فانی سے رحلت فرما گئیں تو مرحومہ کی سہیلیوں سے آپ کا برتاؤ بڑا مشفقانہ رہا اور جب بھی ان میں سے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت کدہ پر آتی، تو حضور ان کی خاطر خواہ مہمان نوازی فرماتے۔

حضرت عائشہؓ نے ایک دن عرض کی حضور آپ ان خواتین کی مہمان نوازی اور احترام کو بہت ملحوظ رکھتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ یہ خدیجۃ الکبریٰ کی سہیلیاں ہیں اور مرحومہ کی وجہ سے ان کا یہ حق ہے۔ جس کی ادائیگی میں کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے دن ہی حضرت خدیجہؓ نے نماز پڑھی۔ یہ نماز امت میں سب سے پہلی نماز تھی۔ جس کا شرف بھی ایک خاتون کو حاصل ہوا۔

اسلام میں شہادت کا شرف [illegible] کو نصیب ہوا

[illegible] ہو قربانیاں دیں [illegible] گئے

اس عنوان پر پوری دنیا میں بے شمار کتب حاصل ہو سکتی ہیں یہ زندہ جاوید حقیقت ہے کہ صرف شدائد و مصائب ہی برداشت نہیں کئے بلکہ شہادت میں اولیت کا شرف بھی حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل ہوا۔ ان کو تپتی ریت پر لٹایا جاتا۔ لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا۔ ایک روز اسی حالت میں گرمی اور دھوپ میں تڑپ رہی تھیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا، تو آپ نے فرمایا۔ صبر کرو، تمہارا ٹھکانا جنت میں ہے۔ لیکن کفار کو اس پر بھی اطمینان نہ ہوا۔ ابوجہل نے ان کو دو اونٹوں سے باندھ کر ان کو مخالف سمت دوڑاتے ہوئے اس مظلومہ کو برچھی مار کر شہید کر دیا اور زمین پہلے مسلمان کے خون سے رنگین ہوئی اور یہ سعادت ایک خاتون کو حاصل ہوئی کہ وہ اسلام پر قربان ہونے والی کہلائے۔

حضرت ام شریک بھی اسی قسم کے شدائد و مصائب سے دوچار ہوئیں۔ ایک دن مشرکین نے دھوپ میں کھڑے کر کے خوفناک اذیت پہنچائی۔ قریب تھا کہ آپ شہادت کا جام نوش فرما لیتیں۔ جب مشرکین نے آپ کو جاں بلب دیکھا، تو کہنے لگے۔ اب بھی عقیدہ توحید سے باز نہیں آئیگی آپ نے فرمایا، خدا کی قسم ابھی توحید کے عقیدہ پر قائم ہوں اور مرتے دم تک یہ کیفیت قائم رہے گی۔

حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ بنت خطاب نے جو شدید ایمانی اذیت اپنے بھائی کے ہاتھوں اٹھائی، وہ سب کے سامنے عیاں اور بیان ہے۔ اس کا صبر اپنا پھل لایا اور اذیت پہنچانے والے عمرؓ کے ایمان کا سبب بن گیا۔

عورتوں کی اسلام کے لئے قربانی اسلام کے لئے مشرک خاوندوں کو چھوڑ دینا اور اپنے حقوق وراثت سے دستبردار ہونا

ہجرت کے بعد اس قسم کے سینکڑوں واقعات رونما ہوئے کہ عورت مسلمان تھی۔ وہ اپنے مشرک کافر شوہر کو چھوڑ کر مکہ سے مدینہ آ گئی۔ اسی طرح مردوں میں سے بعض اپنی مشرک بیویوں کو مکہ چھوڑ آئے۔ صلح حدیبیہ کے زمانے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا تمسکوا بعصم الکوافر۔ کافر

اور بعض مقامات پر نیکی کرنے میں مردوں سے عورتیں سبقت لے گئیں

عورتوں سے تعلق نہ رکھو۔ عورت جس کا سرمایہ حیات ہی شوہر ہے۔ مدینہ منورہ کی مومن صحابیات نے اس حکم خداوندی کے پیش نظر اپنے خاوندوں کو قطعاً چھوڑ کر اسلام کے لئے عظیم قربانی دی۔ اس کے علاوہ یہ مسلمان عورتیں اپنے حقوق وراثت سے بھی اسلام کے لئے دستبردار ہو گئیں

ایک عورت کا اپنے بھائی کو اس کی شہادت پر مبارکباد دینا

عورت کو اپنے بھائیوں سے جس قدر محبت ہوتی ہے وہ کسی شخص سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ جب سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد اطہر کو جب ظالم لوگوں نے قیمہ قیمہ کر دیا اور جگر اور دل کو چبایا گیا تھا، تو ان کی مقدس بہن حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ میں بھائی کی لاش کی زیارت کر لوں۔ آپ نے اجازت دے دی تو یہ پاکیزہ خاتون اپنے بھائی کی لاش کو دیکھ کر نہ چیخی نہ روئی اور نہ واویلا کیا۔ بلکہ عجیب فقرہ کہا کہ "بھائی کعبہ کے رب کی قسم تو کامیاب ہو گیا"۔ یہ اتنا فکر انگیز جملہ تھا کہ رہتی دنیا تک کے شہداء کے وارثین کے اطمینان قلب کا سبب بن گیا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ حضرت صفیہؓ اپنے اس بھائی کے لئے کفن لائیں۔ آپ ابھی اپنے بھائی پر اس کو ڈالنے ہی والی تھیں کہ ایک انصاری کی لاش کو برہنہ دیکھا۔ بھائی کو چھوڑ کر وہ کفن اس انصاری پر ڈال دیا۔

ایک عورت کا اپنے بچوں کو شہادت کیلئے تیار کرنا

جنگ قادسیہ میں حضرت خنساء جو کہ ایک بوڑھی عورت تھی۔ وہ رات کو میدان جنگ میں رات کو اپنے چار بچوں کو نصیحت کرتی ہے کہ بچو! میں چاہتی ہوں کہ صبح جب مسلمانوں اور کفار کے لشکر کی آپس میں مڈبھیڑ ہو تو پہلی صف میں تم ہو۔ اور اگر اس معرکہ کفر میں تم چاروں شہید ہو گئے تو میں بارگاہ ایزدی میں سربسجود ہو کر اس کا شکر ادا کروں گی۔ صبح جب اس کے بچے میدان جہاد میں گئے تو وہ ان کی غیر حاضری میں دعائیں مانگتی رہی کہ

(باقی صلا پر)

بقیہ ـــــــ خواتین کے کارنامے

اے اللہ تو ان کو زیادہ سے زیادہ جہاد کرنے کی توفیق عطا فرما۔ شام کو قاصد بڑے دردناک لہجہ میں آکر عرض کرتا ہے کہ اے خدا رسیدہ عورت تیرے تمام بچے شہید ہو گئے ہیں۔ یہ پاکیزہ عورت نہ بین کرتی ہے اور نہ ماتم، بلکہ خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر عرض کرتی ہے۔ اے بار الٰہ میرے بچوں کے اس پاکیزہ خون کو قبول فرما، جو تیری رضا کے حصول کے لئے اس تیری زمین پر گرا ہے اور مجھے قیامت میں ان شہداء کے طفیل سرخروئی عطا فرمائیو!

ایک عورت کا پورے خاندان کی شہادت پر عشق رسول کا مظاہرہ

غزوہ احد کے خاتمہ پر جب مسلمان واپس ہوئے تو حضرت حمنہ بنت جحش شہر کے دروازے پر کھڑی ہر آنے والے سے یہ کہتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے مجاہدین اس کو کہتے ہیں کہ تجھے اپنے خاندان کی بھی خبر ہے۔ تیرے خاندان کے تمام سرکردہ لوگ شہید ہو گئے، حتیٰ کہ تیرا باپ، بھائی، بیٹے اور خاوند تک۔ اس پر اس اللہ والی نے کہا۔ تم مجھے حضورؐ کا حال بتاؤ۔ لوگوں نے کہا کہ بحمد اللہ وہ بعافیت ہیں۔ اس پر وہ بے صبر ہو کر کہنے لگی کہ مجھے حضورؐ کے پاس فوراً لے چلو۔ صحابہؓ لے گئے۔ جب یہ عورت حضورؐ کے پاس پہنچی تو قدم بوس ہو کر کہنے لگی کہ حضورؐ آپ زندہ ہوں تو میں تمام مصائب برداشت کرنے کو تیار ہوں۔

حضور کے عشق میں اپنے والد سے بے اعتنائی برتنا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو سفیانؓ کی دختر نیک اختر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک تھیں۔ ان کے والد فتح مکہ سے قبل جبکہ وہ ابھی ایمان کی دولت سے مشرف نہیں ہوئے تھے اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے مدینہ منورہ آئے، گھر میں داخل ہوئے تو ایک بستر بچھا ہوا تھا۔ اس پر بیٹھنے ہی والے تھے کہ حضرت ام حبیبہ نے دیکھ لیا، فوراً دوڑی ہوئی آئیں اور ابا کو بیٹھنے سے منع فرمایا اور بستر لپیٹ کر دوسری طرف رکھ دیا۔ باپ نے بڑے حیرت و استعجاب سے بیٹی سے دریافت کیا تم نے یہ کیا کیا؟ تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ابا یہ بستر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ مشرک ہیں، بنابریں آپ اس پاک بستر پر نہیں بیٹھ سکتے۔ باپ بیٹی کی اس عقیدت پر ششدر رہ گیا۔

توحید کی اشاعت و تبلیغ میں عورتوں کا حصہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک گھر میں استرا رکھا دیکھا، دریافت کیا کہ اس کو کیوں رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح بچہ جنوں سے محفوظ رہتا تھا۔ آپؓ نے اسے سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کے ٹوٹکے سخت ناپسند تھے۔

حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے نکاح کی درخواست کی تو جواباً حضرت ام سلیم نے فرمایا۔ ابو طلحہ کیا تم کو خبر نہیں کہ جس بت کو تم پوجتے ہو، وہ ایک درخت (یعنی لکڑی کا بت) جو زمین سے اگا ہے۔ اس کو فلاں حبشی نے گھڑ لیا ہے۔ بولے مجھے معلوم ہے تو فرمانے لگیں۔ کیا تمہیں اس کی عبادت کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہوتی؟

حضرت ہند بنت عتبہ جب ایمان لائیں تو ان کے گھر میں دیگر مشرکین کی طرح بت برائے عبادت نصب تھا۔ آپ نے اسے توڑ پھوڑ کر کہا کہ ہم تیری نسبت بڑے دھوکے میں تھے۔

یہ تھیں وہ عورتیں جو براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے مستفید ہو کر رہتی دنیا تک کے لئے اپنی زندگیوں کو مشعل راہ کے طور پر چھوڑ گئیں۔ خداوند قدوس سے دعا ہے کہ وہ ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو ان مقدس عورتوں کے مشن پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے تمام اراکین کے نام اکابر جمعیۃ کی

اپیل

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے تمام اراکین چاہے وہ جس علاقے سے بھی تعلق رکھتے ہوں، اکابر جمعیۃ نے اراکین جمعیۃ کے نام ایک گرامی نامہ میں میں اپیل کی ہے کہ وہ جمعیۃ کے دفتری اور دیگر اخراجات کے لئے دل کھول کر امداد کریں۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ کے صوبائی دفتر کا کوئی رکن ہر اہم مقامات پر پہنچے گا۔ کارکنان جمعیۃ اور علاقے کے علماء کرام و ذمہ دار حضرات اکابر جمعیۃ کی اپیل پر زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں۔ خط کا متن حسب ذیل ہے

محترم اراکین جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

جمعیۃ کا کارکن جناب کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے۔ اس وقت صوبائی جمعیۃ کا دفتر واقع لاہور شدید مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ دفتر کا کرایہ تین چار ماہ سے نیز دفتر کے غریب ملازمین کی تنخواہیں بھی تین چار ماہ سے ادا نہیں ہوئیں۔

جناب سے درخواست ہے کہ آپ فوری طور پر متوجہ ہو کر صوبائی جمعیۃ کی مالی مدد فرمائیں اور اس سلسلہ میں ہم خدام کا ہاتھ بٹائیں۔ خداوند کریم آپ کو اجر دے گا۔ والسلام!

محمود عفاء اللہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

محترم دوستو!

یہ کام نہ مفتی صاحب کا ہے نہ میرا۔ یہ آپ سب دوستوں کا کام ہے، اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے یہ خدمت آپ کے سپرد کی ہے ضرورت کے وقت اس کی امداد کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی اپیل کی قدر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام کی قدر کریں گے فقط

غلام غوث ہزاروی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

نوٹ:۔ براہ راست رقم مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں:۔

ناظم دفتر جمعیۃ بمعاید جہالت ست

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یعنی ذرہ برابر [illegible]
برابر شر ہو تو وہ [illegible]
[illegible]

روسی حکومت کی طرف سے موصول شدہ

مراسلہ پر نکتہ چینی

ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر حضرت مولانا امیر الزمان صاحب نے روسی حکومت کی طرف سے موصول شدہ مراسلہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے صدر پاکستان کے جرأت مندانہ اور دندان شکن جواب پر انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ روس کا مراسلہ جو طویل الذیل وعظ پر مشتمل تھا، اس میں روس کے صدر صاحب کو مشرقی پاکستان میں بہائے جانے والے خون کا ایک قطرہ بھی یاد نہ رہا۔ مگر خود روس نے اس طرف توجہ کو سینہ قتل عام تو یاد رہا۔ مگر خود روس نے اس طرف توجہ دینا دل نہیں کی کہ کیمونزم کا قیام کتنے نفوس کی ہڈیوں پر ہوا ہے۔ روسی مراسلہ کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے کسی حصہ پر کوئی بیرونی مداخلت ہو تو کسی سیاسی سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔

روسی مراسلہ اول سے آخر تک تکلیف دہ الفاظ پر مشتمل ہے، جس کی مذمت کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ روس کو چاہیئے کہ وہ بھارت کی ذلیل حکومت کو متنبہ کرے کہ وہ بیجا مداخلت سے باز آجائے۔

میرے ہموطن بھائیو! بھارتی درندوں نے آپ کی ملی غیرت کو للکارا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اس نازک ترین وقت میں اپنے اندرونی اتحاد کو باقی رکھتے ہوئے بھارت کے چیلنج کا جواب دینے کے لئے بنیان مرصوص بن کر ۱۹۶۵ء کی یاد پھر سے تازہ کر دیں۔ یہ بات واضح ہے کہ بھارت کا پاکستان پر تیسرا شرمناک اور گھناؤنا اقدام ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۹۶۵ء میں پاک سرحدات پر مسٹر شاستری نے ..... ہندی افواج کو جمع کر کے باقاعدہ حملے کی تیاری میں مصروف رہا، مگر وہ ان تیاریوں کو عملی جامہ پہنانے کی جسارت نہ کر سکا۔ پھر بھارت ۱۹۷۱ء میں مغربی پاکستان کی سرحدات پر مات کی تاریکی میں چوروں کی طرح بزدلانہ حملہ کر کے ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اور اب تیسری مرتبہ بڑی طاقتیں تغافل مجرمانہ برت رہی ہیں۔ مگر کل جب بھارت کو مار پڑے گی، تو یہی بڑی طاقتیں معصومانہ انداز میں مصالحت کی پیشکش کریں گی۔ حالات لحہ بہ لحہ متغیر و تبدل ہو رہے ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مستقبل کا سورج کن حالات میں طلوع ہوگا۔ ہمارا فرض ہے کہ شرمتی اندرا گاندھی کی اس سے بڑھ چڑھ کر جواب دیں۔ جو اس سے پہلے لال بہادر شاستری کو دیا تھا

ہمارے اکھنڈ کشمیری مجاہدین اسلام اور پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے لئے بھارتی درندوں کو دندان شکن جواب دینے کے لئے اب بھی تیار کھڑے ہیں۔

بقیہ ـــــ صحابہؓ اور قرآن حکیم

[illegible]

بقیہ ـــــ تاثیر قرآن

* طائف کے نصاریٰ حضرت خالد اللہ دالی نے آپ کی زبان سے سورۂ طٰہٰ سنی تو اسی وقت پوری سورۃ دل میں اتر تی چلی گئی اور وہ مسلمان ہو گئے۔"

(مسند امام احمد ج ۴)

"افراد و اشخاص کا کیا ذکر ہے صحابہ کرام کی تو جماعت کی جماعت ہی قرآن مجید کے اثر سے متاثر ہوئی۔ حضرت ابو عبیدہ ابن سلمہ، حضرت ارقم بن ابی ارقم اسی کتاب الٰہی کی حقانیت کی کشش سے کھنچ کر اسلام لائے تھے" (اسد الغابہ)

* نزان ٹراک روسو نے اپنی ایک تحریر میں قرآن مجید کی تاثیر اور اس کے اعجاز کا ذکر ایک عجیب پیرایہ میں کیا ہے "بعض لوگ جو عربی بولنے نام ہی جانتے ہیں وہ جب قرآن پڑھتے ہیں تو ہنسنے لگتے ہیں۔ لیکن اگر اس قسم کے لوگوں کو اس بات کا موقع مل جاتا کہ وہ براہ راست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس حد درجہ اثر انگیز اور دلوں میں گھر کرنے والی زبان کو سنتے تو بیشک یہ لوگ زمین پر سجدہ میں گر پڑتے۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکار کر کہتے کہ "اے نبی! آپ ہمارا ہاتھ پکڑ لیجئے پھر آپ کا جہاں جی چاہے ہم کو لے چلیئے، خواہ شرف و مجد کی طرف یا خطروں اور ہلاکتوں کی جانب۔ ہم تو اب آپ کی وجہ سے موت کو بھی محبوب رکھنے لگے ہیں۔"

(بحوالہ تاریخ اسلام عربی للدکتور حسن ابراہیم حسن مصری ص ۱۹۳)

کے شاگرد منتخب کئے گئے تو ان کی تعداد ۱۶ سو نکلی۔

حضرت عمرؓ نے قرآن کی اشاعت کے لئے اور بہت سی تدابیر اختیار فرمائی تھیں۔ چنانچہ عمال سلطنت کو لکھ بھیجا تھا کہ جو قرآن یاد کرے۔ اس کی تنخواہ مقرر کر دی جائے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی سال میں ناظرہ خوان کے علاوہ ۵۰ حفاظ کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ چنانچہ سعد ابن وقاصؓ نے حضرت عمرؓ کے ایک خط کے جواب میں اپنی فوج کے حفاظ کی تین سو بیان کی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تبلیغی کتابیں

۱- حضرت امیر معاویہؓ	نور الحسن شاہ صاحب	۱/-
۲- سیرت امیر معاویہؓ	غلام دستگیر نامی	۱/۰
۳- مجموعہ رسائل نامی	غلام دستگیر نامی	۰/۵۰
۴- مودۃ الغزل	محمود احمد قریشی	۰/۲۵
۵- جلاء الافہام	علامہ دوست محمد قریشی	۰/۲۵
۶- لفظ سنی و شیعہ کی تحقیق	مولانا عبدالشکور لکھنوی	۰/۳۷

دار الاشاعت پوسٹ بکس ۱۱۱ ملتان

بقیہ ـــــ اداریہ

[illegible] ہی صحیح ہے، ہم [illegible] دوسری اسلامی پارٹیوں کے نمائندوں نے بھی کیا، جس کا ذکر جناب صدر نے اپنی ۲۶ مارچ کی تقریر میں مسئلہ بیت کے ساتھ کیا ہے۔

صدر نے ملک کی سلامتی، وحدت اور تحفظ کے لئے جو اقدام کیا، جمعیۃ کے نمائندوں نے اس کی برملا حمایت کی۔

اور اب جبکہ بھارت نے پاکستان کے خلاف اپنی علانیہ جارحیت کا ارتکاب شروع کر دیا ہے، جمعیۃ کے قائدین نے اس کا بروقت اور صحیح ترین نوٹس لیا ہے۔ ہماری پابندیوں کی موجودگی میں اگرچہ بھارت کے خلاف عوامی احتجاج اور مظاہرہ نہیں کیا جا رہا لیکن اس امر کا اعلان ہم واشگاف الفاظ میں کرتے ہیں کہ بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے جمعیۃ کا ایک ایک فرد سر سے کفن باندھے تیار ہے۔

ہم اپنے خون کے آخری قطرہ سے بھی اپنی پاک سرزمین کے ایک ایک انچ کا تحفظ کریں گے۔ اور ملک کی سلامتی اور وحدت پر ذرا سی بھی آنچ نہیں آنے دینگے

یہ ہمارا عزم ہے اور اپنے پیارے وطن و عزیز ملت کے ساتھ ناقابل شکست عہد ہے۔ انشاء اللہ خدا پاکستان کی حفاظت کرے گا۔

(۲۸ اپریل ۷۱ء)

مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات سے درخواست

میرا بھتیجا نصر اللہ ولد محمد عمر جس کی عمر تقریباً ۱۵ سال ہے جو ہری برادرز ٹیلیفون فیکٹری مدرسہ تجوید القرآن میں پڑھتا ہے۔ عید قربان کی چھٹیاں گذارنے کے بعد ۱۵ ذی الحجہ کو گھر سے واپس تعلیم کے لئے گیا۔ مگر وہ مدرسہ میں جانے کی بجائے نہ معلوم کہاں چلا گیا ہے۔ تقریباً دو ماہ سے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اس لئے مہتمم حضرات مدارس عربیہ سے درخواست ہے۔ اگر وہ بچہ کسی کے علم میں یا مدرسہ میں زیر تعلیم ہے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

حلیہ:- قد اور جسم درمیانہ، چہرہ گول، آنکھیں اور پیشانی درمیانی۔ ناک قدرے چوڑی۔ رنگ گندمی، پنڈلی کی ہڈی پر صحت شدہ تازہ زخم کا نشان۔ سر پر بدامی یا سیاہ رنگ کی قراقلی ٹوپی، لباس سفید کرتہ اور شلوار یا شلوار رنگ کے پشاوری کھدر کا جوتا۔ بستر اور ایک ٹرنک جستی اس کے پاس ہے۔

پتہ:- حامد علی رحمانی امیر جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال، ضلع کیمبل پور

شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنیؒ کے ارشادات

خطبہ مسنونہ کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ابتدائی حالت اور پھر عروج و ترقی کا نقشہ اس آیت کریمہ میں کھینچا ہے:۔

(ترجمہ) "اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم قلیل تھے کمزور تھے۔ ملک میں تمہیں ڈر لگا رہتا تھا کہ لوگ تمہیں اچک لیں گے، پس ٹھکانا دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اور تمہیں اپنی نصرت اور امداد سے قوت بخشی اور پاکیزہ چیزوں کا رزق عطا فرمایا کہ شاید تم شکر گذار بن جاؤ۔" (سورۂ انفال)

یعنی ابتدا میں حالت یہ تھی کہ گنتی میں چند، دولت یا حکومت کے اقتدار سے تہی دست، حد درجہ کمزور۔ یہ کمزوری یہاں تک تھی کہ خوف رہتا تھا کہ دشمن تم کو اس طرح اچک لیگا، جیسا کہ باز چڑیا کو اچک لیتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان دیکھو۔ سب سے پہلے یہ کہ تم کو ایک ٹھکانہ اور پاؤں ٹیکنے کی جگہ دے دی۔ یعنی مدینہ طیبہ میں قیام کی سہولتیں عطا فرمائیں اس کو پناہ گاہ بنایا۔ پھر بدر وغیرہ کے موقعوں پر تمہاری مدد فرمائی۔ اپنی نصرت اور غیبی کمک کے ذریعہ۔ یہ دوسرا انعام ہوا، اور تیسرا احسان یہ کہ عمدہ عمدہ چیزوں کا رزق عطا فرمایا زرخیز علاقے تم کو عطا کئے جس سے غذائی مشکلات حل ہو گئیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کے تین احسانات ہیں، جن سے اس مٹھی بھر جماعت کو استقلال نصیب ہوا۔ اس کے بعد دوسری آیت میں مزید احسانات کا وعدہ ہے۔ یعنی یہ وعدہ ہے کہ ایسا اقتدار ہوگا جس سے پوری دنیا میں تمہاری دھاک بیٹھ جائے اور دنیا عزت و احترام کرتے ہوئے پیغام حق کے سننے پر مجبور ہو۔ ارشاد ہے

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اُن سے جو ایمان لائے تم میں سے اور عمل صالح کئے کہ ان کو دنیا میں اس طرح خلافت عطا کرے گا جیسے ان کو خلافت عطا فرمائی تھی جو پہلے گذر چکے ہیں اور ان کے اس دین کو اقتدار بخشے گا جس کو اس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے اور خوف و ہراس کے بعد امن و اطمینان عطا فرمائیگا (سورۂ نور)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کا وعدہ فرمایا ہے:۔

(۱) جس طرح پہلوں کو دنیا میں خلافت (اقتدار اعلیٰ یا بادشاہت) عطا ہوئی تھی، تم کو بھی اقتدار اعلیٰ عطا ہوگا۔

(۲) جو دین تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے یعنی دین اسلام، اس کو اقتدار حاصل ہوگا۔ اس کا کلمہ بلند ہوگا اور سارے عالم میں اس کا ڈنکا بجے گا۔

(۳) خوف و ہراس کے بدلہ میں تمہارا رعب داب قائم ہوگا۔ تمہاری دھاک دنیا میں بیٹھے گی۔ تم کسی سے نہ ڈرو گے دنیا تم سے خوف کھاتی رہے گی۔

محترم بزرگو! اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کی بنیاد دو چیزوں پر رکھی ہے۔ ایمان اور عمل صالح۔ عمل صالح وہی ہے۔ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ۲۳ سالہ دور حیات میں پیش فرمایا۔ اور دنیا کو دکھایا کہ وحشت و بربریت کی پسماندگیوں میں پڑی ہوئی قوم اس طرح تہذیب و تمدن بلند کردار اور اقتدار اعلیٰ کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ جاتی ہے۔

محترم بزرگو! عمل صالح کے لئے ہمیں کسی تفتیش و تحقیق کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار اور آپؐ کی سنت مبارک عمل صالح ہے اور دنیا شاہد ہے کہ جب تک مسلمان اس عمل صالح پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرماتا رہا۔ اسی ایمان اور عمل صالح کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہوا۔ بحر اٹلانٹک سے بحر اوقیانوس تک، سائبیریا سے ریگستان افریقہ تک اقتدار مسلم کے جھنڈے لہراتے رہے۔ اس ہندوستان میں بھی جو مرکز اسلام سے ڈھائی ہزار میل کے فاصلہ پر ہے آٹھ سو برس تک اقتدار کی باگ ڈور تمہارے ہاتھوں میں رہی یہ نتیجہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کا۔ یہی وہ عمل صالح تھا جس کی بدولت یہ عزت حاصل ہوئی تھی۔

محترم بزرگو! اللہ تعالیٰ نے جس طرح عروج و ترقی کے اصول بتائے تھے۔ یہ ضمانت بھی دے دی تھی کہ جب تک یہ عمل صالح باقی رہیں گے۔ عروج میں زوال نہیں آسکتا لیکن اگر تمہارے اعمال بدل جاتے ہیں تو زوال یقینی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

(ترجمہ) "کوئی نعمت جو اللہ تعالیٰ کسی کو عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ پیدا کر لیں" (سورہ انفال)

محترم بزرگو! ہم نے آہستہ آہستہ عمل صالح کو چھوڑا غیروں کی راہ اختیار کی۔ جب ہم نے اپنی بدقسمتی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو، آپ کی سنتوں اور آپ کے طریقوں کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے فضل و انعام کے اس سایہ کو اٹھا لیا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل میں عطا فرمایا تھا۔

محترم بزرگو! ہمارا اقتدار طفیل تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کا۔ ہم نے یہ مقدس [illegible] چھوڑا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دنیا میں ذلیل و خوار [illegible] آزادی کے بجائے غلامی ہمارے سر پڑ [illegible] اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس [illegible] عمل صالح اور ایمان [illegible] کی بنیاد رکھی گئی تھی [illegible] حرمت کی گ[illegible]

میرے بھائیو! ہمیں جو کچھ فخر حاصل ہوا ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس فخر باقی ہے۔ وہ سب صدقہ ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ آپ کے دامن سے وابستہ ہونے کا اور آپ کے طور و طریق پر عمل کرنے کا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی طفیل ہے کہ مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں قلیل مستضعفون فی الارض فرمایا تھا۔ یعنی قلیل اور اتنے قلیل کہ لوگ ان کو اس طرح اچک لیں، جیسے باز چڑیا کو اچک لیتا ہے۔ ان کو عظیم الشان سلطنتیں بخشیں۔ قلت کے بجائے ان کو کثرت سے نوازا۔ "نیویارک ٹائمز" نے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ستر کروڑ ہے اور میرا اندازہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ۸۰ کروڑ ہے۔

بہرحال یہ نتیجہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا۔ آپؐ سے محبت کا اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے کا مگر افسوس آج محبت رسولؐ اور محبت اسلام کے دعوے تو بہت ہیں مگر عمل کا یہ حال کہ ان کے طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں جو نہ صرف مسلمان بلکہ پورے اسلام کے دشمن ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ سے محبت کا معیار یہ ہے کہ ہر معاملہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے طور و طریق پر عمل کیا جائے۔ اور جو قدم بھی اٹھے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے طور و طریق پر عمل کیا جائے اور جو قدم بھی اٹھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہو۔

میرے بزرگو! اصل ترقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔ اگر آپ دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے ہیں اور آپ کی اتباع سے منہ موڑتے ہیں، تو پھر اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ آپ سے نہیں ہے وعدوں کا مدار ایمان اور عمل صالح ہے۔

اسلام صرف نام لینے کی چیز نہیں عمل کرنے کی چیز ہے۔ اسلام پر عمل کیجئے۔ اسلام بھی محفوظ رہے گا، اور آپ بھی زندہ ہو جائیں گے۔

میرے بزرگو! اللہ کے ذکر سے غفلت نہ برتو، جہاں تک ہو، اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو۔ یہی ذریعہ نجات ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب سے نجات دلانے والی نہیں ہے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ مجنوں کہنے لگیں"۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت ست
سعدی بشوئے لوح دل از عشق غیر حق
علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت ست

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یعنی [illegible] برابر شر ہو تو وہ [illegible]

حالات ــــ و ــــ واقعات

(زاہد الراشدی)

تھائی لینڈ میں مسلمانوں کی جنگ آزادی

بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی رائٹر کے مطابق تھائی لینڈ میں بسنے والے مسلمانوں نے اپنا علیحدہ ملک قائم کرنے کے لئے چھاپہ مار جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔ تھائی لینڈ، برما، لاؤس اور کمبوڈیا کے درمیان گھرا ہوا ایک چھوٹا سا ایشیائی ملک ہے۔ جہاں مسلمانوں کی آبادی کم و بیش سات لاکھ ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مسلمانوں نے آزادی کی یہ جنگ کسی سنجیدہ پروگرام اور منظم منصوبہ بندی کے تحت شروع کی ہے یا وقتی اور ہنگامی جوش و خروش کا نتیجہ ہے اور نہ ہی یہ پتہ چل سکا ہے کہ اس جنگ آزادی کا پس منظر کیا ہے؟ بہرحال کوئی بھی صورت ہو، دنیا کا سب سے بڑا مسلمان ملک اور نظریاتی اساس پر قائم ہونے والی واحد ریاست ہونے کی حیثیت سے پاکستان کا فرض یہ ہے کہ وہ تھائی لینڈ کے مسلمانوں کی جنگ آزادی کا بغور جائزہ لے اور اگر ان کے ایک الگ ریاست کے قیام کی کوئی معقول صورت نکل سکتی ہے۔ تو اس کے لئے ان مسلمان بھائیوں کی پوری پوری راہنمائی اور ان کی مکمل امداد کرے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت پاکستان اس سلسلہ میں ضرور دلچسپی لے گی۔

فولاد کا کارخانہ

سامراجی طاقتوں کی ستم ظریفی دیکھئے کہ بقول سابق وزیر تجارت جناب غلام فاروق خاں انہوں نے پاکستان کو فولاد سازی کی صنعت سے محروم رکھنے کے لئے کامیاب سازشیں کیں اور اب تک فولاد کا کارخانہ بننے نہیں دیا خدا خدا کر کے روس کے تعاون سے کراچی میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کا منصوبہ بنا ہے۔ اللہ کرے یہ منصوبہ جلد زیر عمل آئے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ دنوں ڈیرہ غازی خاں کے ایک ممبر قومی اسمبلی نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ فولاد کا کارخانہ ڈیرہ غازی خاں میں لگایا جائے۔ کیونکہ یہاں خام فولاد وافر مقدار میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ کالا باغ ضلع میانوالی کے ایک منتخب نمائندہ نے بھی کالا باغ کے علاقہ میں فولاد سازی کی صنعت قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ خام لوہا اس علاقہ میں کافی ہے۔ حکومت کے ایک ترجمان نے کالا باغ کے سلسلہ میں کہا ہے کہ حکومت وہاں کارخانہ قائم کرنے پر غور کر رہی ہے مگر ڈیرہ غازی خاں کے سلسلہ میں حکومت ہنوز خاموش ہے۔ ہمارے خیال میں کراچی میں کارخانے کے قیام کا منصوبہ اپنی جگہ پر قائم رکھتے ہوئے ایسے علاقوں کو بھی جہاں خام لوہے کے ذخائر ہوں [illegible] خواہ

نیوز پرنٹ کا مسئلہ

اخباری کاغذ کا بیشتر حصہ غالباً مشرقی پاکستان میں تیار ہوتا ہے۔ اسی لئے عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ جب بھی مشرقی پاکستان میں کوئی سیاسی بحران رونما ہوا یا مغربی اور مشرقی پاکستان کے مابین مواصلاتی نظام میں کسی وجہ سے کوئی گڑبڑ ہوئی، مغربی پاکستان کی اخباری صنعت کے لئے مشکلات پیدا ہو گئیں۔ اور اگر یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری رہا تو اخباری صنعت پر بحران کی سی کیفیت طاری ہو گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ گہرے غور و فکر کا طالب ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ یا تو مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں میں اخباری کاغذ کے ایسے محفوظ سٹاک رکھے، جہاں سے بوقت ضرورت مارکیٹ میں اخباری کاغذ کی کمی پوری کی جاتی رہے اور یا ملک کے اس خطہ میں بھی اخباری کاغذ کا کوئی بڑا کارخانہ لگایا جائے۔ جو مغربی پاکستان کی اخباری صنعت کی ضروریات کی کفالت کر سکے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت پاکستان اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرے گی۔

آدم خور بردہ فروش

منڈی بہاؤالدین میں بردہ فروشوں کے ایک گروہ کا سراغ لگایا گیا ہے۔ جس کے بعض افراد نے خود انکشاف کیا ہے کہ وہ بچوں کو نہ صرف اغوا کرتے ہیں بلکہ زیادہ شور مچانے اور بھاگنے کی کوشش کرنے والے بچوں کو بھون کر کھا بھی جاتے ہیں۔ معصوم بچوں کا اغوا ہی کچھ کم المناک اور شرمناک کام نہ تھا کہ اب اس مزید انکشاف سے انسان نما درندوں کی لرزہ خیز بہیمیت بھی منظر عام پر آئی ہے۔ خدا جانے اس گروہ اور اس جیسے کتنے دوسرے گروہوں نے اب تک کتنے ہی معصوم بچوں پر یہ ظلم و ستم ڈھایا ہو گا اور کس قدر بے گناہ بچوں کا انسانی گوشت ان بھیڑیوں کی آتش شکم کا ایندھن بنا ہو گا۔ اس چیز کا تصور کرتے ہوئے روح لرز جاتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل ہمارے حکام نے بڑے زور شور سے بیگار کیمپوں پر چھاپے مار کر بے شمار ایسے لوگوں کو جو اغوا کرنے والے ظالموں کے ظلم و تشدد کا شکار تھے ان درندوں سے نجات دلائی تھی۔ اور اغوا کے خلاف ایک مہم چلائی تھی [illegible] وقت گذرنے کے ساتھ ٹھنڈی پڑ گئی، مگر ظالموں کا [illegible] الافہام [illegible] جاری ہے۔ یہ ظلم اور درندگی ایسی نہیں، [illegible] جا سکے۔ ہم انتہائی دردمندی کے ساتھ [illegible] کرتے ہیں کہ خدا کے لئے انسانی لباس [illegible] دل سے قوم کے معصوم بچوں [illegible] شور و شغب اور ظاہری ٹیپ ٹاپ کی بجائے کوئی ایسا مؤثر قدم اٹھائیے، جس سے ایسے گروہوں کا کلیتہً قلع قمع ہو سکے۔

بازار حسن میں نہ بیٹھنے کی سزا

جڑانوالہ کے ایک بھڑوے نے ایک عورت پر تیزاب ڈال کر صرف اس لئے اس کا چہرا جھلسا دیا ہے کہ وہ اس کے کہنے پر بازار حسن میں بیٹھ کر آبرو لٹوانے پر تیار نہیں تھی۔ ملزم نے اس عورت کو کچھ دن پہلے اغوا کیا تھا اور اسے مجبور کیا تھا کہ وہ بازار حسن میں بیٹھے۔ مگر وہ اس پر تیار نہ ہوئی جس کے نتیجہ میں اسے یہ سزا بھگتنا پڑی۔

اول تو پاکستان جیسی اسلامی سلطنت میں بازار حسن کا وجود ہی ناقابل برداشت ہے اور پھر اس پر مستزاد جب فحاشی کے ان اڈوں کو چلانے کے لئے ایسے ہتھکنڈوں سے کام لیا جائے تو فحاشی اور بدکرداری کے ساتھ اور درندگی کا بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ نہ جانے بازار حسن میں بیٹھنے والی آبرو باختہ عورتوں میں کتنی ایسی ہو گی جو اس قسم کے بھڑووں کے ظلم و ستم کی تاب نہ لاتے ہوئے مجبوراً یہ دھندا چلا رہی ہوں گی۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان اڈوں کا جلد از جلد خاتمہ کرے۔ اور ان اڈوں میں بیٹھی عورتوں کو ظالموں سے پورا پورا تحفظ دے کر اس امر کی تحقیقات کرائے کہ انہیں کس کس طریقہ سے اس دھندے پر مجبور کیا گیا۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ تحقیقات حیرت ناک انکشافات پر ہو گی۔

بسوں میں ریکارڈنگ

ڈپٹی کمشنر ضلع بہاولنگر نے بس ڈرائیوروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ بسوں میں ریکارڈنگ کا سلسلہ ترک کر دیں کیونکہ اس سے حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اور تجربتاً بھی ریکارڈنگ کی وبا پھیلنے کے بعد حادثات میں اضافہ ہوا ہے۔

موصوف کا یہ اقدام لائق تحسین ہے۔ بسوں میں گانے بجانے اور فحش ریکارڈنگ سے نہ صرف حادثات میں اضافہ کا خطرہ سامنے آیا ہے۔ بلکہ بسوں میں سفر کرنے والے شرفاء اور حیادار خواتین کے لئے بھی بیحد مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ اس سلسلہ کو سختی سے بند کیا جانا چاہیئے۔ نہ صرف بہاولنگر میں، بلکہ پورے صوبہ میں ایسا قانون نافذ ہونا چاہیئے۔ جس سے اس فحش سلسلہ کا خاتمہ ہو سکے۔

رسالہ شباب صحت مفت حاصل کریں

جو لوگ قبل از وقت نحیف و نزار ہو چکے ہیں تو رسالہ شباب صحت (باتصویر) منگوا کر مطالعہ کریں۔ اس رسالہ کے اندر ایسے ایسے پوشیدہ راز مرقوم کئے گئے ہیں۔ جن کا جاننا ہر جوان کے لئے ضروری ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے لاکھوں انسان زندگی کے پرلطف لمحات گذار رہے ہیں۔ آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔ طلب کرنے کا پتہ:

دفتر پوسٹ بکس ۱۰۵ ملتان شہر

رسول اللہؐ نے فرمایا

ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے خطبے میں فرمایا،

"اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے"۔

اس فقرے کو آپ نے تین مرتبہ دوہرایا اور اس کے بعد گردن جھکا کر رونے لگے۔ یہ دیکھ کر مجلس کے سب لوگوں نے اپنا سر جھکا لیا اور سب کے سب رونے لگے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ کے چہرے پر بشاشت نظر آرہی تھی۔ ایک ایسی بشاشت جو ہم کو دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب تھی۔ آپؐ نے فرمایا "جو شخص بھی پانچ وقت کی نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ دے اور سات بڑے گناہوں سے بچتا رہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ بے خوف و خطر اس میں داخل ہو جاؤ"۔

اس حدیث میں "سات بڑے گناہوں" سے کیا مراد ہے اس کو سمجھنے کے لئے بخاری کی مندرجہ روایت کو اس کے ساتھ ملا لیجئے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"خدا کے رسول! وہ سات اعمال کون سے ہیں؟ آپ نے جواب دیا "خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادوگری ایسے شخص کو ناحق قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، میدان جنگ سے فرار، پاکباز مومن عورتوں پر بدکاری کا الزام لگانا"۔

ان دونوں حدیثوں میں مومن کی چند مثبت [illegible] صفات بتائی گئی ہیں۔ یعنی مومن کو کیسا [illegible] چاہیئے اور کیسا نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ محض [illegible] چند چیزیں نہیں ہیں بلکہ یہ مومن کی زندگی کے [illegible] ہوئے عنوانات ہیں۔ جو اس کی [illegible] کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک پھیلی ہوئی [illegible] کے چند نمایاں مظاہر ہیں۔ جو کسی کے [illegible] کی روح پیدا ہونے کے بعد اس کی زندگی میں [illegible] ہوتے ہیں۔

(۱) پانچ وقت کی نماز [illegible] اس طرح گذارنا کہ آدمی خدا [illegible]

ہو، اس کی یاد میں مشغول ہو۔ اس کے سامنے اپنی دعاؤں اور التجاؤں کو پیش کر رہا ہو۔ اپنی مصروفیتوں اور دلچسپیوں کو چھوڑ کر بار بار اس کی طرف پلٹتا ہو۔ روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنے کا مطلب یہی ہے

(۲) رمضان کے روزے رکھنا، جس کی روح یہ ہے کہ خدا کے حکم کو آخری حد تک اپنے اوپر طاری کیا جائے۔ حتیٰ کہ اگر کسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تقاضا سامنے آئے کہ اس کے لئے تمہیں اپنی ناگزیر ضروریات چھوڑ دینی ہیں تو اس سے بھی دریغ نہ کرے۔ روزہ یہی خصوصیت پیدا کرنے کے لئے فرض کیا گیا ہے۔

(۳) زکوٰۃ دینا۔ یعنی آدمی اپنے مال اور اپنی کمائی پر خدا کا حق تسلیم کرے۔ اس کے پاس جو کچھ مال و اسباب ہے اس کو اپنا نہ سمجھے۔ بلکہ خدا کا عطیہ سمجھے اور اسی کی مرضی کے مطابق اس میں تصرف کرے۔ یہی زکوٰۃ کی اصل روح ہے۔

یہ مومن کی تین مثبت صفات ہیں۔ اس کے مقابلے میں منفی صفات سات ہیں۔ جو کہ دراصل منفی صفات کی نمایاں ترین قسمیں ہیں۔ یہ سات نمایاں قسمیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کائنات میں خدا کے سوا جو چیزیں ہیں ان کو اس کے سوا کوئی حیثیت نہ دی جائے۔ جو خدا نے ان کی حیثیت قرار دی ہے۔ شرک خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کو وہ مقام دیتا ہے۔ جو دراصل خدا کا [illegible] ہے۔

۲۔ جادو [illegible] پرہیز۔ یعنی اس جھوٹے مظاہرے سے پرہیز کرنا کہ [illegible] دنیا کے سامنے اس شکل میں آئے گویا وہ کچھ غیر معمولی قوتوں کا مالک ہے اور ایسے کام کر سکتا ہے جن کا ذکر عام انسانوں کے بس سے باہر ہے۔

۳۔ ایسے شخص کو ناحق قتل نہ کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔ یعنی بندوں کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ نہ کرنا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو۔ کسی جان کو ناحق قتل کرنا، لوگوں پر ناحق دست درازی کی انتہائی شکل ہے۔

۴۔ سود نہ کھانا۔ یعنی معاش حاصل کرنے کے لئے خود غرضی اور لوٹ کھسوٹ کا طریقہ اختیار نہ کرنا بلکہ صحیح قسم کی معاشی جدوجہد کے ذریعہ اپنا رزق حاصل کرنا [illegible]

[illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible]

ترین وجود ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی حق تلفی دراصل حق تلفی کی بدترین قسم ہے۔

۶۔ میدان جہاد سے نہ بھاگنا۔ یعنی خدا کے دین کے لئے جب قربانی دینے کا سوال ہو تو اس سے بھاگا نہ جائے۔ جہاد کا موقع مومنین کی آزمائش کا نازک ترین وقت ہوتا ہے جو ایسے وقت میں ناکام رہا وہ بالکل ہی ناکام ہو گیا۔

۷۔ پاکباز مومن عورتوں پر بدکاری کا الزام نہ لگانا۔ یعنی دوسروں کو بدنام کرنے اور ان کو شکست دینے کے لئے ذلیل حرکتیں نہ کی جائیں اور ان پر جھوٹے الزامات نہ لگائے جائیں۔ بھولی بھالی پاکباز مومن عورتوں پر بدکاری کا الزام اس نوعیت کی سب سے گھناؤنی حرکت ہے۔

خلاصہ:۔ ان دو حدیثوں سے مومن کا جو نقشہ سامنے آتا ہے وہ یہ کہ وہ خدا کو ہر وقت یاد رکھنے والا اور اس کے آگے جھکنے والا ہو، وہ خدا کے حکموں کا پابند ہو، اور اس کے لئے آخری حد تک اپنے آپ کو قربان کر دینے کا جذبہ رکھتا ہو، وہ اپنی ساری چیزوں پر خدا کا حق تسلیم کرتا ہو، اور اس کی منشاء کے مطابق ان میں تصرف کرے۔ اسی کے ساتھ اس کا یہ حال ہو کہ وہ دنیا کی چیزوں میں سے کسی چیز کو بھی وہ مقام نہ دے جو دراصل خدا کا ہونا چاہیئے۔ وہ شعبدہ باز نہ ہو اور لوگوں کو فریب دے کر اپنی جھوٹی بڑائی کا اظہار نہ کرے، وہ انسانی جان کا احترام کرنے والا ہو، اور کسی کو ناحق آزار نہ پہنچائے۔ وہ سود نہ لے اور معاش کے حصول کے لئے اپنے دوسرے بھائیوں کا خون چوسنے کا جذبہ اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔ وہ ایسا نہ ہو کہ معاشرے میں جس کو کمزور پائے اس کے حقوق غصب کرنا شروع کر دے۔ وہ خدا کی [illegible] پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو۔

یہ صفات جس کے اندر پائی جائیں اس کے لئے خدا کے رسول نے خوشخبری دی ہے کہ ایسے شخص کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائینگے اور قیامت کے روز خدا کے فرشتے اس سے کہیں گے کہ بے خوف و خطر اس میں داخل ہو جاؤ۔

..... ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے

بدل اشتراک	رجسٹرڈ نمبر ۱۳۲	خط و کتابت کا پتہ
سالانہ ۲۰/۰ روپے	ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور	ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور
ششماہی ۱۰/۰ "	مرتب و انچارج ——— حافظ محمد حنیف سہارنپوری	فون نمبر ——— ۶۷۷۱۵
سہ ماہی ۶/۰ "		

جلد ۱۴ | جمعہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۷۱ء - قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۱۵

علماء کرام و طالبعلم بھائیوں کیلئے تحفہ

روغن آملہ خاص

جڑی بوٹیوں کا

جوہر

بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور سیاہی کو قائم رکھنے کے لئے روغن آملہ کے خواص مسلمہ ہیں۔ مقوی دماغ ہونے کے علاوہ خشکی کو دور کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے۔ عمدہ، خوشبودار اور پاکیزہ تیل ہے قیمت فی سیر ۱۰/۰ روپے

(علاوہ محصول ڈاک) ملنے کا پتہ

عزیزیہ دواخانہ کشمیری بازار لاہور

نیم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

ضرورت مدرس

درس نظامی کے لئے ایک مدرس صاحب کی ضرورت ہے۔ سابقہ تجربہ اور قابل قبول مشاہرہ کے متعلق درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم فرمائیں۔

محمد الیاس غفرلہٗ مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد چوٹیاں لوہاری منڈی لاہور

خوشخبری

کمالیہ میں مدرسہ دارالعلوم محمدیہ حنفیہ کا قیام

حضرت مولانا حافظ ولی محمد صاحب کے زیر اہتمام۔ اذیقعدہ سے جامع مسجد صدیقیہ کمالیہ میں مدرسہ دارالعلوم محمدیہ حنفیہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں قرآن پاک کے حفظ و ناظرہ کی بہترین تعلیم کے لئے تجربہ کار مدرسین کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ بیرونی طلباء کے قیام و طعام کا مکمل انتظام ہے۔ داخلہ تمام سال جاری رہے گا۔

خادم اسلام۔ محمد ضیاء الحق ناظم مدرسہ دارالعلوم محمدیہ حنفیہ مسجد صدیقیہ کٹڑا والی کمالیہ ضلع لائل پور

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

کحل فریدی — یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی مویابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/۰ روپے

حب عنبری — مقوی اعصاب مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/۰ روپے

طلاء عنبری — پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ طبعی امساک پیدا کرتا ہے کورس ۱۰/۰ روپے

لبوب کبیر — یہ لبوب قوت باہ، دل، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ فرحت بخش ہے۔ اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/۰ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ

۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

خوشخبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی مشغلہ جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں پچھلے سال سبز جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزا سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حب مقوی — ۲۵ روپے فی سینکڑہ، جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت — دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲۰/۰ روپے — سلاجیت گرنے پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں ہی سے مل سکتی ہے۔

نزلہ — عاضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں، دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/۰ روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھرا کہتے ہیں، اس کی مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/۰ روپے

نسخہ اولاد کی دوا — حمل سے ۲½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا ہے قیمت ۲۰/۰ روپے

بواسیر کی دوا — تین قسم کی۔ مجموعی قیمت ۱۵/۰ روپے

چنبل کی دوا — قیمت ۱۵/۰ روپے

دمہ کی دوا — مکمل ۲۵/۰ روپے

دل کمزوری اور دل کی [illegible] دواؤں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے ۵۰/۰ روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت [illegible] ۱۵/۰ روپے

ہیضہ — جریان، اسہال، تھکان کی [illegible]

راحت جان قیمت سو گولی ۵۰/۰ روپے

سرمہ مقوی بصر فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری [illegible] فرو، بارہ شیشی ۹/۰ روپے

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور پاکستان

تبرکات

مکاتیب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ روم کے نام

من محمد رسول اللہ الی صاحب الروم..... الخ

اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے بادشاہ روم کے نام۔ میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو وہ سارے مفاد تم کو حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کے لئے ہیں اور وہ ساری ذمہ داریاں تم کو ہوں گی جو ان پر ہیں اگر تم اسلام میں داخل نہیں ہوتے تو جزیہ دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اہل کتاب میں سے جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ نہ خدا پر (سچا) ایمان رکھتے ہیں نہ آخرت کے دن پر۔ نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسولؐ نے (ان کی کتاب میں) حرام ٹھہرایا ہے اور نہ سچے دین پر عمل پیرا ہیں۔ تو ان سے جنگ کرو۔ یہاں تک کہ وہ اپنی خوشی سے جزیہ دینا قبول کر لیں اور حالت ایسی ہو جائے کہ ان کی سرکشی ٹوٹ چکی ہو۔

الف اگر تم کو یہ منظور نہیں ہے تو تم اسلام اور اپنی رعایا کے درمیان حائل نہ ہو وہ لوگ چاہے اسلام میں داخل ہوں یا جزیہ دیں۔

کتاب و حکمت

آیات بینات

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ ..... تا ..... إِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝

وہ ہولناک دن جب کہ زمین کانپ اٹھے گی جب ایک جھونچال کے بعد دوسرا جھونچال آئے گا۔ جب انسان کے دل دھڑک اٹھیں گے اور جب اٹھی ہوئی نظریں جھک جائیں گی۔ اور کہیں گے کہ کیا ہم دنیا میں اس قدر ترقی کر کے اور آگے بڑھ کے، پھر دہشت و خرابی کی طرف لوٹائے جائیں گے (یقین کرو ایسا ہی ہونے والا ہے)

اِذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝

اے موسیٰ! فرعون کی طرف جاؤ کیونکہ وہ نہایت ظالم و سرکش ہو گیا ہے (یعنی خدا کے بندوں پر نہایت ظلم کرتا ہے (البلاغ ۱۱ فروری ۱۹۱۶ء ص ۱۲)

فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ۝ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝

پس جو شخص سرکش ہوا اور دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی۔ تو اس کا ٹھکانا صرف جہنم ہے لیکن جو شخص خدا سے ڈرا اور اپنے دل کو ان نفسانی خواہشوں سے روکا جو ظلم و تمرد اور طغیان و فساد کی طرف لے جاتی ہیں تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔

مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝

اس نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟ نطفہ سے پیدا کیا پھر اس کی تمام باطنی و ظاہری قوتوں کے لئے ایک اندازہ ٹھہرا دیا۔ پھر اس پر زندگی و عمل کی راہ آسان کر دی۔

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ ..... تا ..... مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝

انسان اپنی غذا پر نظر ڈالے (جو شب و روز اس کے استعمال میں آتی رہتی ہے) ہم پہلے زمین پر پانی برساتے ہیں۔ پھر اس کی روئیدگی سے طرح طرح کی چیزیں پیدا کر دیتے ہیں، اناج کے دانے اور انگور کی بیلیں اور سبزی ترکاری اور زیتون کا پھل اور کھجور کے خوشے اور درختوں کے جھنڈ اور قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کا چارہ (اور یہ سب کچھ کس لئے ہے؟) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ ..... تا ..... وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۝

اے غافل انسان! کیا ہے جس کے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنے والے آقا سے سرکش بنا دیا وہ پروردگار جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھیک درست کر دیا پھر تمہارے ظاہری و باطنی قویٰ میں اعتدال و تناسب ملحوظ رکھا۔ پھر جیسی صورت بنانی چاہی، اسی کے مطابق ترکیب دے دی (ترجمان القرآن جلد اول ص ۸) نہیں اصل یہ ہے کہ تمہیں اس کی حکومت کا یقین ہی نہیں، حالانکہ اس کی طرف سے تم پر ایسے زبردست نگران کار متعین ہیں جو تمہارے اعمال کا ہر آن کا احتساب کرتے رہتے ہیں اور تمہارا کوئی بھی فعل ان کی نظروں سے مخفی نہیں (یاد رکھو ہم نے کامیابی و ناکامی کی ایک تقسیم کر دی ہے) خدا کے اطاعت گذار بندے عزت و مراد اور فتح و کامرانی کے جلیل و نشاط میں رہیں گے اور بدکار و نافرمان خدا کی بادشاہی کے دن نامرادی اور ہلاکت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے جس سے کبھی نہ نکل سکیں گے۔ یہ خدا کی بادشاہی کا دن ہے۔ وہ دن جس میں کوئی کسی کے لئے کچھ نہ کر سکے گا اور اس دن صرف خدا ہی کی حکومت ہو گی۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ ..... تا ..... يُخْسِرُونَ ۝

یعنی (دین میں کمی کرنے والوں کے لئے کیا ہی تباہی و ہلاکت ہے جب وہ دوسروں سے لیتے ہیں تو وزن میں ٹھیک ٹھیک لیتے ہیں، پر دوسروں کو دینے کا وقت آتا ہے تو گھٹا گھٹا کر اور سجا سجا کر دیتے ہیں (الہلال ۲۹ جولائی ۱۹۱۳ء نیز الہلال ۱۱ جون ۱۹۱۳ء الہلال، اکتوبر ۱۹۱۲ء)

وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ ..... تا ..... أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

قرآن کی تکذیب وہی کرتے ہیں، جو ظالم اور گنہگار ہیں، انہیں جب ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں (الہلال ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء ص ۱۱)

ارشادات حکیمانہ

۱۱

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جو گوشت پوست اور جسم مال حرام سے بنا ہے اور حرام مال سے پرورش پائی ہے تو وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ اس کا ٹھکانا نار ہی ہے (ترمذی۔ ابو یعلی بزار۔ طبرانی)

۱۲

حضرت ابو ہریرہؓ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آجائے گا کہ لوگ حرام و حلال کی پروا نہ کریں گے (بخاری)

۱۳

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے تولنے اور ناپنے میں کمی کرنے والوں کو فرمایا تم ایسا کام کر رہے ہو جس سے پہلی اُمتیں ہلاک ہو چکی ہیں" (ترمذی)

۱۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم تولنے کم ناپنے سے قحط پڑ جاتا ہے۔ جس طرح زنا کی کثرت سے طاعون مسلط کر دیا جاتا ہے" (ابن ماجہ، بزار، بیہقی)

۱۵

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے" (مسلم)

۱۶

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوکھے گیہوں اوپر رکھ چھوڑے تھے اور گیلے اندر کر دیئے تھے۔ آپ نے ہاتھ سے اٹھا کر دیکھا اور فرمایا جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے" (مسلم ابن ماجہ)

۱۷

حضرت ابن مسعودؓ ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دھوکا اور فریب جہنم میں ہے" (طبرانی وغیرہ)

۱۸

حضرت حسنؓ بیان فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "دھوکہ، فریب، خیانت جہنم میں ہیں" (طبرانی وغیرہ)

۱۹

ایک شخص دودھ میں پانی ملاتا تھا۔ اس سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب قیامت میں تجھ سے دونوں کو علیحدہ کرنے کو کہا جائے گا تو تو کیا کرے گا۔ (بیہقی والاصبہانی مرقوفاً)

۲۰

حضرت واثلہ بن اسقع کی روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی نے عیب دار چیز کو بدون عیب ظاہر کئے فروخت کیا تو یہ ہمیشہ خدا کے غضب میں رہتا ہے اور اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں (ابن ماجہ)

۲۱

مسلم نے حضرت معمرؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ کو گرانی کے لئے نہیں روکتا مگر خاطی اور گنہگار۔ (ترمذی)

۲۲

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا "جس نے چالیس دن سے زیادہ غلہ کو روکا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے" (ابو یعلی، بزار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
جاری کردہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ
مطابق
۱۶ جولائی ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴
شمارہ ۲۷

بدلِ اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "
ششماہی ۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

فی پرچہ (ہوائی ڈاک سے) ۴۰ پیسے

ترسیلِ زر
آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ
(شعبۂ ادارت ترجمانِ اسلام)
بیرون لوہاری دروازہ ملتان
احمد حسین کمال

•• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحت ——— احمد حسین کمال

مرکزی اور صوبائی بجٹوں پر ایک نظر

مرکزی بجٹ کے بعد صوبوں کے بجٹ بھی پیش کر دیئے گئے ہیں
یہ بجٹ جن حالات میں پیش کئے گئے، ان کے پیش نظر یہ اعتراض کرنا تو مناسب نہیں ہوگا کہ ان میں ٹیکسوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور عوام پر مالی بوجھ زیادہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اس وقت پاکستان کے بقاء و تحفظ کا مسئلہ قوم کو درپیش ہے، اور اس مقصد کے حصول کے لئے یقیناً زیادہ سے زیادہ جانی و مالی قربانی کی ضرورت ہے۔

بلکہ ہم تو اس نقطۂ نگاہ سے جب مرکز اور صوبوں کے بجٹوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو انہیں کئی پہلوؤں سے ناکافی پاتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک اب قوم کے ایک ایک فرد کو مجاہد بنا کر کھڑا کر دینا ضروری ہے۔ تاکہ پاکستان کے دشمنوں کا پاکستان کو ختم کر دینے کا دیرینہ خواب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بکھر کر رہ جائے۔

اور سچی بات تو یہ ہے کہ آج سے ۲۴ سال پہلے برطانوی استعمار اور مسلمان دشمن ہندو عنصر کے گٹھ جوڑ سے ہندوستان کے مسلمانوں کے ملی مفادات کو پامال کرتے ہوئے جس قسم کی ناقص تقسیم عمل میں لائی گئی تھی، اس کا منطقی اور تاریخی تقاضا یہ ہے کہ ایک نہ ایک دن بھارت اور پاکستان کے درمیان وسیع پیمانہ پر تصادم عمل میں آئے گا۔ اور پاکستان کو پیشقدمی کر کے پانی پت کی چوتھی جنگ لڑنا ہوگی۔

اس کے لئے آج سے ہی پورے ملک اور پوری قوم کے ایک ایک فرد کو تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ۲۳ سال کی غفلت و تاخیر کا فوری ازالہ ضروری ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ۲۶۔ مارچ ۱۹۷۱ء کے صدر یحییٰ خاں کے اقدامات کے بعد کوئی وجہ جواز باقی نہیں رہ جاتی ہے کہ اس ملک میں خصوصی و انفرادی مفادات و رعایات کا دور دورہ اب بھی باقی رہے اور اسلام کی مجاہدانہ اخوت و مساوات کو عمل میں نہ لایا جائے۔

حالیہ تمام بجٹ ہمارے نزدیک اس اعتبار سے بہت ناکافی اور قابل اصلاح ہیں۔

ان بجٹوں کی تیاری میں ماضی کے سرمایہ دارانہ بجٹوں کے رشتہ کو اب بھی برقرار رکھا گیا ہے اور اگرچہ بجٹ پیش کرنے والوں کے اس جذبہ و ارادے کی قدر کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ وہ عام آدمی کو ٹیکسوں کے بوجھ سے بچانا چاہتے ہیں۔ لیکن امریکہ اور یورپی ملکوں کی لائنوں پر کچھ رد و بدل کر کے بجٹ تیار کرنے کا موجودہ طریقہ اور رواج پوری نیک نیتی رکھنے کے باوجود عوام دوستی کے اس مقصد کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دے سکتا۔

ٹیکسوں کی ہر شق کا بوجھ انجام کار عام آدمی پر ہی پڑتا ہے، اور طبقۂ امراء اپنے تحفظ کے راستے ڈھونڈھ نکالتا ہے۔

موجودہ حالات میں دو باتیں بجٹ میں بنیادی ہونی چاہیئے تھیں، تاکہ پاکستان کے دشمنوں کی طرف سے جن خطرات کا اندیشہ ہے ان سے مؤثر و کامیاب طریقے پر نمٹا جائے۔

ایک یہ کہ پاکستان کے اسلامی نظریہ کو پاکستان کے ایک ایک فرد کے دل میں اس طرح جاں گزیں کر دیا جائے کہ وہ اس نظریہ کے سوا کسی دوسرے نظریہ اور خیال کو سنتے ہی مسترد کر دے اور کسی شک و تذبذب کا شکار نہ ہونے پائے۔

ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لئے مرکزی اور صوبائی بجٹوں میں ایک مکمل منصوبہ موجود ہونا چاہیئے تھا، اور اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تمام ذرائع و وسائل اس کیلئے جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تھی۔

دوسرے یہ کہ ملت کے ہر فرد کو دفاع و اقدام کے لئے تیار کرنے کا ایک جامع..... پروگرام بجٹ میں موجود ہونا چاہیئے تھا۔ تاکہ دشمن کے ہر مکر اور ہر حربہ کا جواب پاکستان

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا۔

کے ہر فرد کی طرف سے مل سکے۔ ان دونوں باتوں کو بنیاد بنا کر اگر بجٹ تیار کیا جاتا۔ اور ان دونوں مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے بجٹ میں تمام پیداواری ملکی وسائل و آمدنیوں کو وقف کر دیا جاتا، تو ہر پاکستانی اس کو دل و جان سے قبول کر لیتا۔

ہو سکتا ہے کہ آئندہ چل کر حکومت کو ایسے اقدامات کرنا پڑیں اور موجودہ بجٹ اس منزل کی طرف بڑھنے کا پہلا قدم ہوں۔

لیکن اپنی موجودہ شکل میں تمام بجٹ ابھی بہت کچھ تشنہ ہیں۔ اور ان میں موجود ماضی کی غیر عوامی اور غیر اسلامی جھلک کا مکمل ازالہ باقی ہے۔

پھر بھی ان بجٹوں سے ایک تبدیلی کا آغاز ضرور ہو گیا ہے۔ اور اگر مفاد پرست عناصر نے حکومت و عوام کے درمیان اعتماد کو ضرب پہنچانے کی کوشش نہیں کی تو کچھ نہ کچھ اچھے نتائج حاصل ہو سکتے ہیں اور شاید آگے چل کر نظر ثانی کر کے ان بجٹوں میں زیادہ سے زیادہ اسلامی اور عوامی رنگ بھی بھر دیا جائے۔

(یکم جولائی ۱۹۷۱ء)

دوست نما دشمنوں سے نجات حاصل کر لیجئے

پاکستان کے بارے میں بھارت کا جو رویہ ہے اس ..... پر کسی تعجب کا اظہار اس لئے نہیں کیا جاتا کہ پاکستان بھارت کی نظر میں اول دن سے کھٹکتا چلا آرہا ہے۔

مشرقی پاکستان کے موجودہ حالات اور پاکستان کے خلاف بحران پر اگر بھارت نے پاکستان کے خلاف کھلا معاندانہ طرز عمل اختیار کیا ہے تو یہ متوقع تھا۔

ہاں اس سانحہ پر اگر خاموش رہتا تو یقیناً یہ قابل حیرت بات ہوتی۔

مگر سوال تو پاکستان کے ان مغربی دوستوں بلکہ حلیفوں کا ہے۔ جن کے ساتھ عرصہ دراز تک پاکستان کے نہایت مخلصانہ روابط رہے اور رسمی طور پر ابھی تک پاکستان ان کے ساتھ کئی بدنام زمانہ معاہدوں سے بندھا ہوا چلا آرہا ہے۔

مشرقی پاکستان کے حالات پر امریکہ اور برطانیہ نے نیز پاکستان کو امداد دینے والے کنسورشیم کے دوسرے ملکوں نے جو دوغلا رویہ اختیار کیا ہے۔ اسے کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

حتیٰ کہ برطانیہ کے پارلیمانی وفدوں کے ذمہ دار ارکان نے بھی پاکستان کے دورہ کرنے کے بعد باہر جا کر اپنے بغض کا ہی مظاہرہ کیا ہے۔ اور امریکی کانگریس اور سینیٹ کے بعض ممبران کا عناد کئی مرتبہ ابل ابل کر باہر آیا ہے۔

بہت سے دوسرے ملک ابھی تک گونگے شیطان کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہمارے پاس چشم بینا ہو تو اس المیہ کے بعد ہمیں پاکستان کے دوستوں اور دشمنوں کو سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیئے اور اپنی خارجہ پالیسی کے خطوط سرے سے تبدیل کر دینا چاہیئے تاکہ دوست نما دشمنوں کے گھیرے سے پاکستان ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔

ایشیا میں تبدیلی کا نیا موڑ

ویٹ نام سے مشرق وسطیٰ تک امریکی پالیسی مسلسل شکست و زوال کا شکار ہوئی ہے۔ اور اب وہ عرصہ سامنے آگیا ہے۔ جو کسی بڑی تبدیلی سے پہلے نمودار ہوا کرتا ہے۔

ایک مقام پر آن کر امریکہ کو ایشیا میں اپنی پالیسی کے قدم روکنا پڑ گئے ہیں۔ اور اب آگے بڑھنے کا مطلب امریکہ کی طرف سے تیسری عالمی جنگ چھیڑنے کے مترادف ہے۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد امریکہ نے اپنے اثر و رسوخ و غلبہ کو وسیع تر کرنے کے لئے جو پالیسیاں مرتب کی تھیں اور جن منصوبوں کو پروان چڑھایا تھا۔ وہ قدم قدم پر سیاسی تضادات کے الجھاؤ میں آکر ناکام ہوتے رہے ہیں۔

اور اب پورے ایشیا و افریقہ میں امریکہ اور اس کے حلیف ملکوں کی پالیسیوں کے درمیان کوئی ہم آہنگی نہیں رہی ہے۔

اس کے ساتھ ہی خوش آئند بات یہ بھی ہے کہ برطانیہ اور فرانس کا اثر و رسوخ بھی اس نہج میں زوال کی آخری منزل تک آگیا ہے۔

روس کا بڑھتا ہوا اثر بھی اب محدود ہو گیا ہے اور ایشیائی قوموں و ملکوں کے سامنے ایک ایسا مرحلہ آرہا ہے۔ جبکہ وہ مغربی اور غیر ملکی طاقتوں کے دباؤ سے اپنے آپ کو علیحدہ محسوس کرنے لگیں گی۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اس طرح جو خلا حاصل ہو گا۔ اسے انفرادی طور پر ایشیائی قومیں پر کر لیں گی یا خواہ مخواہ چند ایشیائی ملک جو مغربی طاقتوں کے جانشین بننے کے خواہاں ہیں۔ وہ ایشیا میں اپنی سامراجیت قائم کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے۔

دراصل اس وقت ایشیا کے چھوٹے ملکوں اور بالخصوص مسلمان ملکوں کو حالات کی ان تبدیلیوں کا احساس کرنا چاہیئے اور اپنے عوام کو ساتھ لے کر اس خلا کو پر کرنا چاہیئے۔ جو زود یا بدیر مغربی طاقتوں کے مکمل انخلاء سے پیدا ہونے والا ہے۔

ضروری تصحیح

گذشتہ شمارہ کے آخری صفحہ پر سید امین گیلانی کی نظم "رہنمایان جمعیۃ" کا چھٹا مصرعہ اس طرح پڑھا جائے

وہ خانِ محمدؐ، خدا آشنا
جو ہے رہبر راہِ صدق و صفا

(ادارہ)

ایجنسیوں کے بلوں کے بارہ میں

ترجمان اسلام کے ماہانہ بل ہر ماہ کی بیس تاریخ کے بعد تیار کئے جاتے ہیں۔ اس لئے جن ایجنسیوں کی رقمیں انگریزی کی بیس تاریخ تک وصول ہو جاتی ہیں وہ رقمیں تیار ہونے والے بلوں میں وضع کر دی جاتی ہیں۔

بیس تاریخ کے بعد وصول ہونے والی رقمیں حساب میں تو فوراً درج کر لی جاتی ہیں، لیکن بل تیار ہو جانے اور روانہ کر دیئے جانے کی وجہ سے ان میں سے وضع نہیں ہو پاتیں۔

ایسی تمام رقموں کی رسیدیں تو فوراً ایجنسیوں کو بھیج دی جاتی ہیں۔ لیکن وہ آئندہ ماہ کے بلوں سے وضع کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ایسے تمام ایجنٹ حضرات جن کی رقمیں بیس تاریخ کے بعد دفتر میں وصول ہوتی ہیں اور جاری کردہ بلوں میں ان رقموں کا اندراج نہیں ہے وہ اطمینان رکھیں، کہ یہ رقوم آئندہ ماہ کے بلوں میں وضع کر دی جائیں گی۔

(ترجمان اسلام)

تعزیت

مولانا دوست محمد صاحب خطیب جھنگ اور مولانا فضل اللہ صاحب ٹھٹھی خیر پور کے سانحۂ قتل پر مزید تعزیتی قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔ جن مقامات سے یہ قراردادیں موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام نواں جنڈانوالہ تحصیل بھکر۔ جمعہ کے اجتماع میں قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۲) محمد رمضان صاحب (کراچی) نے ایک بیان میں قاتلوں کو سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

(۳) حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے بھی قتل کے ان دونوں واقعات پر شدید غم کا اظہار کیا ہے اور تعزیت فرمائی ہے۔

تصحیح

کسی گذشتہ شمارے میں مدرسہ حسینیہ سلانوالی کا ٹیلیفون نمبر غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح نمبر ۲۸ (اٹھائیس) ہے۔

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کیلئے کتابچہ مفت طلب کریں۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/۲ روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور ممسک ہیں پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/۰ روپے

طلاء عنبری بالوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبعی امساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/۰ روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے قیمت ۲۵ تولہ ۲۵ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی عباسی دواخانہ
۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عمومی کے ارکان

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کی تقسیم کے بعد صوبہ پنجاب کے مجلس عمومی کے ارکان مندرجہ ذیل حضرات ہیں۔ (جنرل کونسل)

۱ — حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہور
۲ — مولانا محمد اجمل خاں صاحب "
۳ — مولانا سید حامد میاں صاحب "
۴ — مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی
۵ — ملک عبدالنبی صاحب "
۶ — مولانا حافظ محمد طیب صاحب "
۷ — مولانا قاری محمد امین صاحب "
۸ — مولانا غلام حیدر صاحب "
۹ — مولانا محمد داؤد صاحب "
۱۰ — قاری محمد ایوب صاحب "
۱۱ — مولانا حافظ غلام محمد صاحب "
۱۲ — مولانا عبدالمتین صاحب "
۱۳ — مولانا عبداللطیف صاحب جہلم
۱۴ — مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا
۱۵ — مولانا سعید احمد صاحب رائپوری "
۱۶ — حافظ نصراللہ خاں صاحب خاکوانی بہاولنگر
۱۷ — حضرت مولانا حاجی سراج احمد صاحب رحیم یار خاں
۱۸ — مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی
۱۹ — مولانا محمد رمضان صاحب بھکر "
۲۰ — مولانا محمد عبداللہ صاحب "
۲۱ — حضرت مولانا خان محمد صاحب "
۲۲ — مولانا عبدالعلیم صاحب لائل پور
۲۳ — مولانا عبدالحی صاحب کیمبل پور
۲۴ — مولانا عبدالرزاق صاحب "
۲۵ — مولانا نور محمد صاحب "
۲۶ — مولانا فضل الرحمٰن صاحب "
۲۷ — مولانا حامد علی شاہ صاحب "
۲۸ — مولانا حبیب اللہ صاحب "
۲۹ — مولانا امیر حسین شاہ صاحب "
۳۰ — قاری محمد اجمل خاں صاحب "
۳۱ — مولانا محمد یعقوب صاحب ربانی شیخوپورہ
۳۲ — مولانا قاری محمد امین صاحب "
۳۳ — علی محمد صاحب تاجر جھنگ
۳۴ — مولانا غلام یٰسین صاحب "
۳۵ — مولانا عبدالوارث صاحب "
۳۶ — مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی "
۳۷ — مولانا سرفراز صاحب گوجرانوالہ
۳۸ — مولانا زاہد الراشدی صاحب "
۳۹ — مولانا الطاف حسین صاحب "
۴۰ — مولانا محمد اسحاق صاحب "
۴۱ — مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی گوجرانوالہ
۴۲ — مولانا عبدالوحید صاحب "
۴۳ — چوہدری محمد افضل صاحب "
۴۴ — مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی گجرات
۴۵ — مولانا محمد زبیر صاحب "
۴۶ — مولانا نذیر اللہ خاں صاحب "
۴۷ — مولانا محمد لقمان صاحب مظفرگڑھ
۴۸ — مولانا شیر محمد صاحب "
۴۹ — مولانا غلام محمد صاحب ڈیرہ غازیخاں
۵۰ — مولانا محمد قاسم صاحب "
۵۱ — مولانا غلام فرید صاحب "
۵۲ — حافظ عبدالرحمان صاحب سیالکوٹ
۵۳ — مولانا بشیر احمد صاحب پسرور "
۵۴ — مولانا فیروز خاں صاحب "
۵۵ — مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی ملتان

ارکان شوریٰ

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی شوریٰ کے لئے مندرجہ ذیل حضرات ارکان مقرر کئے گئے۔

(ہر ضلع کی بعض سرکردہ شخصیتوں و علماء کو جو جمعیۃ علماء اسلام کے رکن ہوں، اعزازی طور پر شوریٰ میں مدعو کیا جاسکتا ہے)

لاہور۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب۔ مولانا محمد اجمل خاں صاحب۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب ہمدانی۔

سرگودھا۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب۔ مولانا محمد بخش صاحب

لائل پور۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب۔ مولانا محمد عمر صاحب

جھنگ۔ مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی

ملتان۔ مولانا نیاز احمد شاہ صاحب۔ قاری فدا الحق صاحب قریشی

کیمبل پور۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب ہبوی

مظفرگڑھ۔ چوہدری شوکت علی صاحب کوٹ ادو

گوجرانوالہ۔ مولانا الطاف حسین صاحب حافظ آباد

جہلم۔ مولانا عبداللطیف صاحب

ساہیوال۔ مولانا حبیب اللہ صاحب جامعہ رشیدیہ، مولانا حسین شاہ صاحب اوکاڑہ

رحیم یار خاں۔ مولانا حاجی سراج احمد صاحب دین پوری، مولانا غلام ربانی صاحب

بہاولنگر۔ مولانا محمد یوسف صاحب

بہاولپور۔ سیٹھ عبدالخالق صاحب

ڈیرہ غازیخاں۔ مولانا غلام محمد صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب ندیم

راولپنڈی۔ مولانا عبدالحکیم صاحب، مولانا محمد داؤد صاحب

سیالکوٹ۔ مولانا فیروز خاں صاحب ڈسکہ

میانوالی۔ مولانا محمد رمضان صاحب۔ حافظ قاری سراج احمد صاحب کلورکوٹ

شیخوپورہ۔ مولانا عبداللطیف صاحب شاہ کوٹ

گجرات۔ مولانا نذیر اللہ خاں صاحب

منظوری حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب

(مولانا) قاری عبدالسمیع صاحب نائب امیر جمعیۃ صوبہ پنجاب

(مولانا) محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی " "

(غلام اکبر سلیمانی ناظم صوبائی دفتر چوک دالگراں محل لاہور

آئین سازی اسلام کی بنیاد پر کی جائے

ایک پریس کانفرنس میں مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے کا بیان

یکم جولائی گذشتہ چند ماہ سے پاکستان کو جن سنگین اور نازک ترین حالات سے گذرنا پڑا ہے وہ ہماری تاریخ کا نہ بھلایا جانے والا حصہ ہے۔ اس مرحلہ پر ملک کے دشمنوں نے داخلی اور خارجی اعتبار سے کوئی کسر اس بات کی نہیں اٹھا رکھی کہ پاکستان کا وجود ہی سرے سے ختم ہو جائے۔ تاہم صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں صاحب کے بروقت فیصلے اور عزم صمیم نے ملک کو اس شدید بحران سے بچا لیا ہے اور مسلح افواج کے جرأت مندانہ اقدام نے دشمنوں کے ارادوں کو ملیامیٹ کر ڈالا ہے۔ ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان حالات سے نمٹنے کے بعد صدر صاحب نے ۲۸ جون کو اپنی تاریخی تقریر میں ان اقدامات کا خاکہ بھی پیش کر دیا ہے۔ جن کے نتیجہ میں آئین سازی اور اقتدار کی منتقلی ہوگی۔ صدر صاحب نے حالات کی سنگینی کے پیش نظر ملک کے لئے آئین سازی کی ذمہ داری خود لے لی ہے۔ اور قومی اسمبلی کے ارکان سے ان کا یہ حق اس اندیشہ کے پیش نظر واپس لے لیا ہے کہ ماضی میں آئین سازی کے ناکام تجربہ کا پھر اعادہ نہ ہونے پائے۔

پس جب صدر صاحب نے یہ فیصلہ کر لیا ہے تو اب آئین سازی کو اسلام کے مطابق بنانے کی ذمہ داری گویا خود انہوں نے اٹھالی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے قومی اسمبلی کے الیکشن میں بنیادی طور پر اسی لئے ہی حصہ لیا تھا کہ ملک کا آئین خالص اسلامی بنایا جاسکے۔ اب جبکہ صورت حالات بدل گئی ہے تو جمعیۃ علماء اسلام صدر صاحب سے کہے گی کہ وہ آئین کو خالص اسلامی اصولوں پر تیار کرائیں۔ اور اس مقصد کے لئے فی الفور جید علماء کی خدمات حاصل کریں۔ تاکہ آئین ساز کمیٹی کی اسلامی نظریات کے مطابق رہنمائی کی جاسکے۔

اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام ایک مہم بھی شروع کرنے والی ہے۔ اگر صدر صاحب نے قوم کو اسلامی آئین دے دیا تو وہ نہ صرف پاکستان کی تاریخ میں بلکہ اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے اپنا نام چھوڑ جائیں گے اور ان کا یہ کارنامہ تمام ممالک اسلامیہ کے لئے ایک روشن مثال ہوگا۔

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

محمد ظریف بی اے (علیگ)

تبوک میں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر حاضری

اور توبہ کا ایک رقت انگیز اور ایمان افروز واقعہ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا قصہ احادیث میں کثرت سے آیا ہے۔ وہ اپنی سرگذشت بڑی تفصیل سے سنایا کرتے تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں تبوک سے پہلے کسی لڑائی میں بھی آسانی سے مالدار نہیں تھا۔ جتنا کہ تبوک کے وقت تھا۔ اس وقت میرے پاس خود اپنی دو اونٹنیاں تھیں۔ اس سے پہلے کبھی بھی دو اونٹنیاں میرے پاس ہونے کی نوبت نہیں آئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ عادت شریفہ یہ تھی کہ جس طرف لڑائی کا ارادہ ہوتا تھا۔ اس کا اظہار نہیں ہوتا تھا، بلکہ دوسری جانبوں کے احوال دریافت فرماتے تھے۔ مگر اس لڑائی میں چونکہ گرمی بھی شدید تھی اور سفر بھی دور کا تھا۔ ان کے علاوہ دشمنوں کی بھی بہت بڑی جماعت تھی اس لئے صاف اعلان فرما دیا تھا، تاکہ لوگ تیاری کر لیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اتنی بڑی جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گئی کہ رجسٹر میں ان کا نام بھی لکھنا دشوار تھا اور مجمع کی کثرت کی وجہ سے کوئی شخص اگر چھپنا چاہتا کہ میں نہ جاؤں نہ پتہ چلے تو دشوار نہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی چل پک رہے تھے۔ میں بھی سامانِ سفر کی تیاری کا صبح ہی سے ارادہ کرتا۔ مگر شام ہو جاتی اور کسی قسم کی تیاری کی نوبت نہ آتی۔ لیکن میں اپنے دل میں خیال کرتا رہا کہ مجھے وسعت حاصل ہے۔ جب ارادہ پختہ کروں گا فوراً ہو جائیگا حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم روانہ بھی ہو گئے۔ اور مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ۔ مگر میرا سامانِ سفر تیار نہ ہوا۔ پھر بھی یہی خیال رہا کہ ایک دو روز میں تیاری کر کے جا ملوں گا۔ اسی طرح آج کل پر ٹلتا رہا۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں پہنچنے کا زمانہ قریب آ گیا۔ اُس وقت میں نے کوشش بھی کی مگر سامان نہ ہو سکا اب میں جب مدینہ طیبہ میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہوں تو عرف وہی لوگ ملتے ہیں۔ جن کے اوپر نفاق کا بدنما داغ لگا ہوا تھا۔ یا وہ معذور تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تبوک پہنچ کر دریافت فرمایا کہ کعبؓ نظر نہیں پڑتے کیا بات ہوئی۔ ایک صاحب نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے مال و جمال کی اکڑ نے روکا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلط کہا، ہم جہاں تک سمجھتے ہیں۔ وہ بھلا آدمی ہے۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سکوت فرمایا اور کچھ نہیں بولے۔ حتیٰ کہ چند روز میں میں نے واپسی کی خبر سنی۔ تو مجھے رنج و غم سوار ہوا۔ اور بڑا فکر ہوا۔ دل میں جھوٹے جھوٹے عذر آتے تھے کہ اس وقت کسی فرضی عذر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے جان بچا لوں۔ پھر کسی وقت معافی کی درخواست کر لوں گا۔ اور اس بارے میں اپنے گھرانے کے ہر سمجھدار سے مشورہ کرتا رہا۔ مگر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے ہی آئے تو میرے دل نے فیصلہ کیا کہ بغیر سچ کے کوئی چیز نجات نہ دے گی اور میں نے سچ سچ عرض کرنے کی ٹھان ہی لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اول مسجد میں تشریف لے جاتے، اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے اور وہاں تھوڑی دیر تشریف رکھتے کہ لوگوں سے ملاقات فرمائیں۔ چنانچہ حضورؐ حسب معمول تشریف فرما رہے اور منافق لوگ آ کر جھوٹے جھوٹے عذر کرتے اور قسمیں کھاتے رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ظاہر حال کو قبول فرماتے رہے اور باطن کو اللہ کے سپرد فرماتے رہے کہ اتنے میں میں بھی حاضر ہوا اور سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کے انداز میں تبسم فرمایا۔ اور اعراض فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض فرما لیا۔ میں خدا کی قسم نہ تو منافق ہوں، نہ مجھے ایمان میں کچھ تردد ہے۔

ارشاد فرمایا کہ یہاں آ۔ میں قریب ہو کر بیٹھ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے کس چیز نے روکا کیا تو نے اونٹنیاں نہیں خرید رکھی تھیں؟

میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں کسی دنیادار کے پاس اس وقت ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ میں اس کے غصہ سے معقول عذر کے ساتھ خلاصی پا لیتا کہ مجھے بات کرنے کا سلیقہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ لیکن آپؐ کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ اگر آج جھوٹ سے آپؐ کو راضی کر لوں تو قریب ہے کہ اللہ جل جلالہٗ مجھ سے ناراض ہوں گے۔ اور اگر آپؐ سے صاف صاف عرض کر دوں تو آپؐ کو غصہ آئے گا۔ لیکن قریب ہے کہ اللہ کی پاک ذات آپؐ کے عتاب کو زائل فرما دے گی۔ اس لئے سچ ہی عرض کرتا ہوں کہ واللہ مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ اور جیسا فارغ اور وسعت حال میں اس وقت میں تھا کسی زمانہ میں بھی اس سے پہلے نہیں ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ پھر فرمایا کہ اچھا اٹھ جاؤ، تمہارا فیصلہ حق تعالیٰ شانہٗ فرمائیں گے۔ میں وہاں سے اٹھا تو میری قوم کے بہت سے لوگوں نے مجھے ملامت کی کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔ اگر تو کوئی عذر کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغفار کی درخواست کرتا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار تیرے لئے کافی تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کوئی اور بھی ایسا شخص ہے۔ جس کے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہو لوگوں نے بتلا دیا کہ دو شخصوں کے ساتھ اور بھی یہی معاملہ ہوا کہ انہوں نے بھی یہی گفتگو کی جو تو نے کی، اور یہی جواب ان کو ملا جو تجھ کو ملا۔ ایک ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ دوسرے مرارۃ بن ربیع رضی اللہ عنہ۔ میں نے دیکھا کہ دو صالح شخص جو دونوں بدری ہیں (بدری وہ حضرات کہلاتے ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے) وہ بھی میرے شریک حال ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں سے بولنے کی ممانعت بھی فرما دی کہ کوئی شخص ہم سے کلام نہ کرے (یہ قاعدہ کی بات ہے کہ غصہ اسی پر آتا ہے جس سے تعلق ہوتا ہے اور تنبیہ اسی کو کی جاتی ہے۔ جس میں اس کی اہلیت بھی ہو۔ جس میں اصلاح و صلاح کی قابلیت ہی نہ ہو، اس کو تنبیہ ہی کون کرتا ہے) کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت پر لوگوں نے ہم سے بولنا چھوڑ دیا۔ اور ہم سے اجتناب کرنے لگے۔ اور گویا دنیا ہی بدل گئی حتیٰ کہ زمین باوجود وسعت کے مجھے تنگ معلوم ہونے لگی۔ سارے لوگ اجنبی معلوم ہونے لگے۔ در و دیوار اوپرے بن گئے مجھے سب سے زیادہ اس کا فکر تھا کہ میں اس حال میں مر گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی نماز بھی نہ پڑھیں گے، اور خدانخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ تو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایسا ہی رہوں گا۔ نہ مجھ سے کوئی کلام کرے گا نہ میری نماز پڑھے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کون کر سکتا ہے۔ غرض ہم لوگوں نے پچاس دن اسی حال میں گذارے۔ میرے دونوں ساتھی تو شروع ہی سے گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے میں سب میں قوی تھا چلتا پھرتا بازار میں جاتا۔ نماز میں شریک ہوتا۔ مگر مجھ سے بات کوئی نہ کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہو کر سلام کرتا اور بہت غور سے خیال کرتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک جواب کے لئے ہلے یا نہیں۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی کھڑے ہو کر نماز پوری کرتا اور آنکھ چرا کر دیکھتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے بھی ہیں یا نہیں جب میں نماز میں مشغول ہوتا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے اور جب میں ادھر متوجہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیتے اور میری جانب سے اعراض فرماتے

غرض یہی حالات گذرتے رہے اور مسلمانوں کا بات چیت بند کرنا مجھ پر بہت ہی بھاری ہو گیا، تو میں ابو قتادہؓ رضی اللہ عنہ کی دیوار پر چڑھا۔ وہ میرے رشتہ کے چچازاد بھائی بھی تھے اور مجھ سے تعلقات بھی بہت ہی زیادہ تھے۔ میں نے اوپر چڑھ کر سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے ان کو قسم دے کر پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت ہے انہوں نے اس کا بھی جواب نہ دیا۔ میں نے دوبارہ قسم دی اور دریافت کیا۔ وہ پھر بھی چپ ہی رہے۔ میں نے

تیسری مرتبہ پھر قسم دے کر پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ اللہ جانے اور اس کا رسولؐ۔ یہ کلمہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور وہاں سے لوٹ آیا۔ اسی دوران میں ایک مرتبہ مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ ایک قبطی کو جو نصرانی تھا اور شام سے مدینہ منورہ اپنا غلہ فروخت کرنے آیا تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ کوئی کعب بن مالکؓ کا پتہ بتا دو۔ لوگوں نے اس کو میری طرف اشارہ کر کے بتلایا۔ وہ میرے پاس آیا۔ اور غسان کے کافر بادشاہ کا خط مجھے لا کر دیا۔ اس میں لکھا ہوا تھا۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آقا نے تم پر ظلم کر رکھا ہے۔ تمہیں اللہ ذلت کی جگہ نہ رکھے اور نہ ضائع کرے۔ تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ ہم تمہاری مدد کریں گے (دنیا کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی بڑے کی طرف سے اگر چھوٹوں کو تنبیہ ہوتی ہے تو ان کو بہکانے والے اور زیادہ کھونے کی کوشش کیا کرتے ہیں اور خیر خواہ بن کر اس قسم کے الفاظ سے اشتعال دلایا ہی کرتے ہیں) کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ خط پڑھ کر انا للہ پڑھی کہ میری حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ کافر بھی مجھ میں طمع کرنے لگے اور مجھے اسلام تک سے ہٹانے کی تدبیریں ہونے لگیں۔ یہ ایک اور مصیبت آئی۔ اور اس خط کو لے جا کر میں نے ایک تنور میں پھونک دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اعراض کی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی کہ کافر مجھ میں طمع کرنے لگے۔ اسی حالت میں چالیس روز ہم پر گذرے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس حضورؐ کا یہ ارشاد لے کر آیا کہ اپنی بیوی کو بھی چھوڑ دو۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا منشاء ہے۔ اس کو طلاق دے دوں کہا۔ نہیں بلکہ علیحدگی اختیار کر لو۔ اور میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی ان ہی قاصد کی معرفت یہی حکم پہنچا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ تو اپنے میکے چلی جا۔ جب تک اللہ تعالیٰ شانہٗ اس امر کا فیصلہ فرمائیں وہیں رہنا۔ ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا کہ ہلالؓ بالکل بوڑھے شخص ہیں، کوئی خبر گیری کرنے والا نہ ہوگا تو ہلاک ہو جائیں گے اگر آپؐ اجازت دیں اور آپؐ کو گرانی نہ ہو، تو میں کچھ کام کاج اُن کا کر دیا کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضائقہ نہیں لیکن صحبت نہ کریں۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس چیز کی طرف تو اُن کو میلان بھی نہیں۔ جس روز سے یہ واقعہ پیش آیا۔ آج تک ان کا وقت روتے ہی گذر رہا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ مجھ سے بھی کہا گیا کہ ہلالؓ کی طرح تو بھی اگر بیوی کی خدمت کی اجازت لے لے تو شاید مل جائے۔ میں نے کہا وہ بوڑھے ہیں۔ میں جوان ہوں نہ معلوم مجھے کیا جواب ملے۔ اس لئے میں ہمت نہیں کرتا۔ غرض اس حال میں دس روز اور گذر گئے کہ ہم سے بات چیت میل جول چھٹے ہوئے پورے پچاس دن ہو گئے۔ پچاسویں دن کی صبح کی نماز اپنے گھر کی چھت پر پڑھ کر میں نہایت غمگین بیٹھا ہوا تھا۔ زمین مجھ پر بالکل تنگ تھی اور زندگی دوبھر ہو رہی تھی کہ سلع پہاڑ کی چوٹی پر سے ایک زور سے چلانے والے نے آواز دی کہ کعبؓ خوشخبری ہو تم کو۔ میں اتنا ہی سنکر سجدے میں گر گیا اور خوشی کے مارے رونے لگا اور سمجھا کہ تنگی دور ہو گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد ہماری معافی کا اعلان فرما دیا۔ جس پر ایک شخص نے تو پہاڑ پر چڑھ کر زور سے آواز دی کہ وہ سب سے پہلے پہنچ گئی اس کے بعد ایک صاحب گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگے ہوئے آئے۔ میں جو کپڑے پہن رہا تھا وہ نکال کر بشارت دینے والے کی نذر کر دیئے۔ خدا کی قسم ان دو کپڑوں کے سوا اور کوئی کپڑا اس وقت میری ملک میں نہ تھا۔ اس کے بعد میں نے دو کپڑے مانگے ہوئے پہنے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسی طرح میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی خوشخبری لے کر لوگ گئے۔ میں جب مسجد نبویؐ میں حاضر ہوا تو وہ لوگ بھی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ مجھے مبارک دینے کے لئے دوڑے اور سب سے پہلے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر مبارکباد دی اور مصافحہ کیا جو ہمیشہ ہی یاد گار رہے گا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا کر سلام کیا تو چہرۂ انور کھل رہا تھا اور انوار خوشی کے چہرے سے ظاہر ہو رہے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی کے وقت میں چاند کی طرح سے چمکنے لگتا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میری جائداد جو ہے، وہ سب اللہ کے راستہ میں صدقہ ہے (خیبر وغیرہ ہی اس مصیبت کا سبب بنی تھی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں تنگی ہوگی، کچھ حصہ اپنے پاس بھی رہنے دو۔ میں نے عرض کیا کہ بہتر ہے، خیبر کا حصہ رہنے دیا جائے۔ مجھے سچ ہی نے نجات دی۔ اس لئے میں نے عہد کر لیا کہ ہمیشہ ہی سچ بولوں گا۔

(حکایات صحابہؓ از شیخ الحدیث
حضرت مولانا جناب محمد زکریا صاحب
دامت برکاتہم)

فوری توجہ کی ضرورت

ملک بھر کی شاخوں اور جمعیۃ کے ہمدردوں سے ایک ضروری اپیل

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی دفتر اپنے بیشتر اخراجات کتابوں کی فروخت اور ہمدردوں کے عطیہ جات وغیرہ سے پورے کرتا ہے۔ گذشتہ سال انتخابی مہم کی وجہ سے جمعیۃ کی مقامی شاخوں و اضلاع کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے اور معاونین و مخیر حضرات اپنے اپنے مقامی حلقوں کے ان اخراجات کی تکمیل میں لگے رہے۔

مرکزی دفتر کی باقاعدہ اعانت و عطیہ جات کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اس دوران مرکزی دفتر کے اخراجات کا بار زیادہ تر کتابوں کی فروخت پر ہی رہا۔

لیکن عام انتخابات کے بعد یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے اور نہ تو نئی کتابیں طبع کرانے کے لئے سرمایہ ہے اور نہ مرکزی دفتر کے ضروری اخراجات جو کم و بیش ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہیں، پورا کرنے کے لئے کسی مد میں رقم موجود ہے۔

اس حالت میں آئندہ مرکزی دفتر کے اخراجات کس طرح پورے ہوں۔

اس کیلئے

ملک بھر کی جمعیۃ کی شاخوں، مخیر حضرات اور معاونین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے

جاری کردہ

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
بیرون لوہاری دروازہ، ملتان

بلاتبصرہ

ویت نام کے راز

نیویارک ٹائمز میں ویت نام کی جنگ کے بارے میں امریکی محکمہ دفاع کی خفیہ رپورٹ کے کچھ حصے شائع ہونے سے امریکہ میں ایک طوفان بپا ہوگیا ہے اور اس کے اثرات دنیا کے مختلف گوشوں تک پہنچے ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے ۲۳ جلدوں پر مشتمل رپورٹ کا ابتدائی حصہ شائع کیا تھا کہ امریکی حکومت نے اس کی اشاعت بند کرانے کے لئے عدالتی کارروائی شروع کردی، اس کارروائی کا نتیجہ کچھ بھی نہ ہو۔ ویت نام میں امریکی جرائم کے بارے میں ایک اہم دستاویزی ثبوت عالمی رائے کو مل گیا ہے، اس رپورٹ کی اشاعت شروع نیویارک ٹائمز نے نہ صرف اپنا صحافتی فرض ادا کیا ہے بلکہ دنیا کی امن پسند قوتوں کو تقویت پہنچائی ہے۔ اور امریکہ کے عوام کو ان کی حکومت کے مظالم سے آگاہ کرکے اپنے ہموطنوں پر احسان کیا ہے۔ اس تازہ ترین مثال سے ایک مرتبہ پھر یہ کلیہ ثابت ہوگیا ہے کہ کسی ملک میں کیسا ہی نظام حکومت رائج ہو، اخبارات کی جزوی آزادی بھی قوم کے حق میں کام آتی ہے۔ اس رپورٹ کی اشاعت پر امریکی حکمران طبقے کی بوکھلاہٹ غیر متوقع نہیں، کئی سال سے وہ امن و انصاف کے دیوتا کا روپ دھار کے ایک عظیم ایشیائی قوم کے قتل عام میں مصروف ہیں، اپنے ملک سے ہزارہا میل دور انہوں نے بغیر کسی جواز کے ایک چھوٹے ملک پر مہلک ترین بم برسائے ہیں۔ ایک پوری نسل کو امن اور اس کی نعمتوں سے محروم رکھا ہے، نہ صرف اپنے لاکھوں سپاہیوں کو انسانی اقدار کو پامال کرنے کے لئے استعمال کیا ہے بلکہ اپنے مجبور اتحادیوں کو اس ظلم میں ملوث کیا ہے۔ اور دنیا کی رائے عامہ کو خرید کرنے یا گمراہ کرنے کے لئے ایسے طریقے اختیار کئے ہیں کہ بیسویں صدی کے آخر میں انسانی ذہن خلفشار کا شکار ہوگیا ہے، انسانیت اور تہذیب کے خلاف اس گھناؤنے جرم پر غلط بیانی کا غلاف اس لئے چڑھایا گیا کہ اگر امریکی عوام کو حقائق کا ذرا بھی علم ہوگیا تو جنگجو اور اسلحہ بنانے والے سرمایہ داروں کا گٹھ جوڑ ناکام ہوجائے گا۔ لیکن اگر امریکی عوام کو خفیہ دستاویزوں کا علم نہ تھا تو ویت نام کی جنگ کے نتائج ان کی نظر سے پوشیدہ نہ تھے اور انہوں نے ان نتائج کی روشنی میں اپنا فرض بھی ادا کیا۔ اور یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ خفیہ رپورٹ کی اشاعت سے امریکی عوام کی جنگ سے نفرت میں اضافہ ہوگا۔ رپورٹ میں امریکی حکام کے قول و عمل کا تضاد واضح ہوگیا ہے۔ اور یہ فطری امر ہے کہ آئندہ امریکی عوام اپنے نمائندوں کے اعلانات پر اعتماد کرنے سے گریز کریں گے کیونکہ محکمہ دفاع کی اپنی رپورٹ کے مطابق ایوان صدر سے کہا کچھ جاتا تھا اور ویت نام میں عمل کچھ اور ہوتا تھا۔ ظاہر ہے کہ اب امریکہ کے انصاف پسند حلقے اپنی حکومت کے بھالی امن کے اعلانات پر اس وقت تک یقین نہیں کرسکیں گے جب تک امریکہ کی ویت نام سے واپسی کے شواہد ان کے سامنے نہ پیش کئے جائیں۔

اس واقعہ کا ایک بیک وقت دلچسپ اور افسوسناک پہلو یہ ہے کہ دنیا کے بعض حلقوں میں خفیہ رپورٹ کی اشاعت پر تعجب کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں، جنہیں اب معلوم ہوا ہے کہ امریکی صدر نے خلیج ٹونکن کے واقعات کو شمالی ویت نام کے خلاف جارحیت کے لئے بہانہ بنالیا ورنہ وہ اس اقدام کا فیصلہ پہلے ہی کرچکے تھے۔ بعض حضرات کو اب پتہ چلا ہے کہ ایک طرف مسٹر جانسن اپنے حریف بیری گولڈواٹر کو مہم باز جنگجو قرار دے کر اپنی کامیابی کی راہ ہموار کررہے تھے۔ اور دوسری طرف جنوبی ویت نام کی کٹھ پتلی حکومت کے ساتھ ساز باز کرکے پریس کانفرنس کو سبوتاژ کررہے تھے۔ دنیا کے عوام کی بہت بڑی تعداد بلکہ غالباً اکثریت کے لئے یہ راز کبھی بھی راز نہ تھے۔ ویت نام کے عوام کے لئے امریکی چال ڈھکی چھپی نہ تھی۔ انہیں معلوم تھا، کہ امریکہ اور اس کے حواری ویت نامی عوام اور شمالی ویت نام کی حکومت کے خلاف جارحانہ کارروائیاں کرکے انہیں اشتعال دلا رہا ہے اور جوابی کارروائیوں کو جنگ پھیلانے کا بہانہ بنا رہا ہے۔ ایشیا اور افریقہ کے عوام کو کبھی ویتنام کی صورت حال کے بارے میں غلط فہمی نہیں ہوئی۔ انہوں نے حتی المقدور دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی حق کی آواز پہنچانے اور عالمی رائے کو ویت نام میں امریکی جارحیت کے خلاف منظم کرنے کی کوشش کی، سالہا سال کی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں امریکی موقف کی حمایت کرنے والے صرف وہ حلقے ہیں۔ جن کا ضمیر وقتی مفاد کے احساس نے خاموش کردیا ہے یا جو امریکی اور دوسرے مغربی ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کو ہی قابل اعتبار سمجھتے ہیں۔ اور جو مشرقی عوام کی تحریک آزادی سے بوجوہ غفلت برتنے کے عادی ہوچکے ہیں۔ اگر انہیں امریکی محکمہ دفاع کی خفیہ رپورٹ سے ہی حقائق کا علم ہوجائے اور وہ اپنا رویہ تبدیل کرنے پر رضامند ہوجائیں تو نیویارک ٹائمز کا کارنامہ رائیگاں نہیں جائیگا

(امروز) — ۱۹ جون ۱۹۷۱ء

گندم کے کاشتکاروں کی مشکلات

زمیندار یا کاشتکار طبقہ شہری لوگوں کی نظروں میں خوشحال طبقہ تصور ہوتا ہے۔ لیکن ان کے اندرونی حالات سے شہری لوگ آشنا نہیں ہیں۔ جب حکومت گندم کی قیمت کا اعلان کرتی ہے تو زمیندار لوگ اپنی فصلوں کے اندازے لگانے شروع کردیتے ہیں۔ اگر گندم کی قیمت خرید ۱۷/- روپے فی من مقرر ہو تو زمیندار سمجھ لیتا ہے کہ اسے ۱۵/۵۰ روپے فی من کے حساب سے رقم ملے گی۔ زمیندار بیوپاریوں کے ہاتھوں لٹ جاتے ہیں۔ سرکاری مرکزوں میں جہاں گندم فروخت کیلئے لائی جاتی ہے۔ ان بیوپاری لوگوں کا بہت جمگھٹا ہوتا ہے وہ اپنے نمائندے اور "پٹے دار" وہاں بھیج دیتے ہیں۔ زمیندار کو اس جگہ پر بہت پریشان کیا جاتا ہے۔ صبح سے لائی ہوئی گندم کے تول کے لئے شام تک انتظار کرایا جاتا ہے۔ طرح طرح سے زمینداروں کو پریشان کیا جاتا ہے تاکہ وہ آئندہ از خود گندم فروخت کرنے کے لئے مرکز میں نہ آئیں۔ گندم کی چھنائی چھٹائی کرانے کے بعد تول کی نوبت آتی ہے تو فی بوری ۴/۴ سیر گندم زیادہ لے لی جاتی ہے۔ اس کا کوئی جواز نہیں پیش کیا جاتا اور کوئی پرسان حال نہیں۔ محکمہ خوراک کے بعض اہلکار بیوپاریوں کی ہمدردی تسلیم کرلیتے ہیں۔ ایک کسان بیچارا اپنی حق رسی کا کوئی راستہ نہیں پاتا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکاری مرکزوں میں زمینداروں سے ناروا سلوک کے سبب زمیندار بہت کم تعداد میں گندم فروخت کرنے آتے ہیں۔ بیوپاری لوگوں کو اس حالت سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ پھر وہ براہ راست زمینداروں کے پاس جاتے ہیں اور ان سے ۱۵/- روپے سے ۱۶/- روپے من تک تمام گندم کا سودا کرلیتے ہیں اور پھر خود سرکاری مرکزوں میں آکر فروخت کردیتے ہیں۔

زمینداروں کے سال کا آخر ہوتا ہے اور سرکاری مالیہ، آبیانہ کی ادائیگی کے خوف سے جلدی جلدی گندم کی فروخت سے فارغ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ادھر بیوپاری لوگ گندم کی خرید کے دنوں میں خوب منافع حاصل کرتے ہیں، اور آخری دنوں میں گندم کا ذخیرہ کرنا شروع کردیتے ہیں، جو بعد میں ۲۰/۲۲ روپے فی من تک فروخت کرتے ہیں۔ گندم زمیندار سے ۱۵/۵۰ فی من سے خرید کرکے کم از کم ۵/- روپے فی من منافع حاصل کیا جاتا ہے۔ عام لوگوں اور شہریوں کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ گندم کی مہنگائی یا آٹے کی قیمتوں میں اضافہ سے زمیندار فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن بیچارے زمیندار تو دل مار علیحدہ کھاتے ہیں اور انہیں گندم بہت سستے نرخوں پر فروخت کرنی پڑتی ہے۔ وہ گندم کو ذخیرہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ انہیں مالیہ، آبیانہ اور ٹیکسوں کی ادائیگی کے لئے گندم کو بہت جلد فروخت کرنا پڑتا ہے۔ زمیندار سے لے کر عام صارفین تک قیمت میں جو فرق ہوتا ہے یعنی کم از کم ۶/- روپے فی من یہ سب بیوپاری لوگوں کا حصہ ہے ورنہ اگر صارفین براہ راست زمیندار سے ۱۷/- روپے فی من گندم خریدیں۔ تو انہیں گندم سے آٹا بنانے میں ایک روپیہ فی من باربرداری اور پسائی کا خرچ ادا کرنا پڑے گا۔ اس طرح سے انہیں آٹا ۱۸/- روپے فی من ملے گا۔ لیکن بیوپاریوں کے ان ہتھکنڈوں سے عام صارفین کو ۲۲/- روپے فی من آٹا ملتا ہے۔

کاش شہری لوگ زمینداروں کی مشکلات کو سمجھیں اور اپنا فائدہ بھی دیکھیں۔ لیکن شہری لوگوں کو زمینداروں کی مشکلات سے کیا غرض۔ وہ خود رات ہی رات میں اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کردیتے ہیں۔ گندم خرید کرنے میں اگر تھوڑا بہت نقصان اٹھاتے ہیں تو عام صارفین پر بوجھ پڑتا ہے۔ زمیندار کو دوہرے میں خود شہری بیوپاریوں کا بہت حصہ ہوتا ہے۔

کی اس کسمپرسی سے بہت دیر تک فائدہ نہیں اٹھایا جا سکیگا حکومت کو احساس ہونا چاہیئے کہ زمینداروں کے ساتھ اس طرح کی بدسلوکی سے پیداوار میں کمی واقع ہوگی۔ زمیندار بھاری مالیہ اور ٹیکسوں کے بوجھ کے تلے آنے سے بچنے کے لئے گندم کی بجائے منافع بخش فصلوں کی کاشت کرینگے جس کی وجہ سے خوراک میں کمی واقع ہو جائے گی۔

اس وقت گندم کے معاملہ میں زمینداروں کو گندم کے مناسب دام نہیں ملتے ہیں۔ کیونکہ زمیندار سے خرید اور صارفین کے پاس فروخت کے داموں میں بہت فرق ہے گندم زمیندار سے ۱۵/۵۰ روپے فی من خریدی ہوتی ہے اور عام شہریوں ۲۲/ روپے فی من آٹا ملتا ہے۔ یہ فرق زمیندار کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس فرق کو دیکھ کر زمیندار کی حوصلہ شکنی ہوگی اور گندم کے موجودہ نرخوں کی بدولت گندم کاشت کرنے کی بجائے دوسری فصلوں کی طرف توجہ دینگے جن سے انہیں زیادہ آمدن ہو سکے۔ حکومت کو کوئی ایسا راستہ اختیار کرنا پڑے گا کہ بیوپاری لوگ زمینداروں اور صارفین کے درمیان سے ہٹ جائیں۔ تاکہ زمیندار بھی زیادہ قیمت حاصل کر سکیں اور صارفین کو بھی کم قیمت پر اناج مل سکے۔

اذکار احمد خان ۸۵۶ ڈی فرید ٹاؤن ساہیوال

(نوائے وقت ۱۵ر جون ۱۹۷۱ء)

امریکی محکمہ دفاع کے رازہائے درونِ خانہ

ماضی میں امریکی افواج اور امریکی محکمہ دفاع میں جب بھی تنظیم نو کی گئی ہے۔ اس کا مقصد یہی رہا ہے کہ بڑے بڑے سرمایہ داروں کے مفادات مجروح نہ ہونے پائیں اور ان کا تحفظ ہوتا رہے۔ ایسا ۱۹۴۹ء، ۱۹۵۳ء اور پھر ۱۹۵۸ء میں ہو چکا تھا اور اس مرتبہ یہی ہوا کہ امریکی صدر نے بڑے بڑے امریکی سرمایہ داروں کو دعوت دی کہ وہ محکمہ دفاع کے حالات کا مطالعہ کر کے اس میں تبدیلیوں کے بارے میں اپنی آراء پیش کریں۔

صدر نکسن کی مقرر کردہ اس کمیٹی سے ہتھیاروں کے مسئلے کسی غیر جانبدارانہ آراء کی توقع محض خوش خیالی ہے۔ کیونکہ اس کمیٹی کے سولہ اراکین میں سے ۹ ارکان ہتھیار سازی کی ۱۳ مختلف کمپنیوں کے اعلیٰ عہدہ دار ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ ۱۳ کمپنیاں ایک سال میں امریکی محکمہ دفاع کو تقریباً ۲ ارب ڈالر سالانہ کے ہتھیار سپلائی کرتی ہیں اور ان میں سے کئی ارکان ان کمپنیوں میں شمولیت اختیار کرنے سے قبل محکمہ دفاع میں ممتاز عہدوں پر فائز تھے۔ جس وقت فٹزنگ کو اس کمپنی کا چیئرمین نامزد کیا گیا، تو اس کی اپنی کمپنی میٹروپولیٹن لائف انشورنس کمپنی نے اسلحہ سازی کے ۲۴ اداروں کو ڈیڑھ ارب ڈالر کا قرض دیا ہوا تھا۔

اس کے علاوہ کمیٹی کا ایک ممبر جیکسن ایک اسلحہ ساز فیکٹری ریان ایرونائیکل کمپنی کا مالک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فیکٹری امریکہ میں اسلحہ ساز کارخانوں میں ۲۳ ویں نمبر پر ہے۔ اس فیکٹری کی پیداوار کے ۷۰ فیصد حصے کا خریدار امریکی محکمہ دفاع ہے۔ اس کے علاوہ جیکسن دفاعی سامان تیار کرنے والی اور کئی فرموں سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

کمیٹی کا ایک اور ممبر چمپئن بھی فوجی سامان تیار کرنے والی فرموں کے مفادات کی نگہداشت کرنے کی شہرت رکھتا ہے۔ اس کی اپنی فرم ٹریولرز انشورنس نے اسلحہ بنانے والی فیکٹریوں کو دو کروڑ ڈالر کے قرض دے رکھے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر کمپنیاں جن سے ان کا تعلق ہے اسلحہ سازی سے نزدیکی رشتہ رکھتی ہیں۔ ان کے علاوہ کمیٹی کے دیگر ممبران مٹلر، میک نیل، بلیکی، کلیمنٹس اور فلوک بھی بہت بڑے بڑے سرمایہ دار ہیں۔

صدارتی کمیٹی کے یہ ممبران تو سرمایہ دار تھے۔ لیکن باقی ممبر جو بذاتِ خود سرمایہ دار نہیں تھے۔ دفاعی امور سے یکسر نابلد تھے۔ مثال کے طور پر جریدہ ریڈر ڈائجسٹ کا صدر ایک خاتون وکیل ایک قصبے کے اسکول کی ایک استانی، وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا اسلحے اور جنگ کے متعلق کتنا علم ہوگا۔ اس کمیٹی میں ان کی شمولیت کا مقصد صرف یہ تھا کہ دنیا پر یہ ظاہر کیا جائے کہ یہ کمیٹی زندگی کے ہر شعبے کی نمائندہ ہے۔ چنانچہ ابتداء ہی سے اس کمیٹی پر اسلحہ ساز سرمایہ داروں اور وزارت کے اعلیٰ افسروں اور فوجی جرنیلوں کا اثر و نفوذ ہو گیا۔ یہ لوگ ایسی کسی حرکت کے خلاف تھے۔ جس سے ان کے مفاد کو زک پہنچتی ہو۔

اس کمیٹی نے گزشتہ سال جولائی میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں صدر نکسن کی اس ہدایت کا خاص طور پر خیال رکھا گیا تھا کہ یہ کمیٹی وزارت دفاع پر امریکی عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لئے تجاویز مشورے پیش کرے۔ چنانچہ اس کمیٹی نے امریکی فوج کی مدح سرائی اور رطب اللسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس کے علاوہ کمیٹی نے چند تجاویز بھی پیش کیں۔ جن پر عمل کر کے محکمہ دفاع کی کارکردگی میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا تھا

(آزاد لاہور)

اسرائیل سے امریکی سرمایہ داروں کے معاشی تعلقات

یوں تو امریکہ میں ایسے کروڑوں افراد ہیں جو اسرائیل کو ہر طرح کی امداد مہیا کرنے کے حامی ہیں تاکہ وہ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کے سامراجی عزائم کی تکمیل کے لئے مددگار ثابت ہو سکے۔ لیکن اگر ہم امریکہ کے اسرائیل نواز افراد کی ایک فہرست مرتب کریں تو نیویارک کے گورنر نیلسن راک فیلر کا نام سرفہرست ہوگا۔ نیلسن راک فیلر امریکہ کے امیر ترین افراد میں سے ایک ہے۔ یہ اسرائیل کی حمایت میں کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اور نہایت شد و مد سے اس کوشش میں مصروف رہتا ہے کہ اسرائیل کو ہر طرح کی اقتصادی و فوجی امداد بہم پہنچائی جائے۔ چنانچہ نیلسن راک فیلر اگر یہودیوں پر اتنا مہربان ہے تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مالی مفادات کے پیش نظر وہ اسرائیل اور صیہونیت کا زبردست حامی بن چکا ہے۔ وہ اس امر کو بخوبی جانتا ہے کہ گولڈا میئر موشے دایان اور ابا ایبان کی پالیسیاں مشرق وسطیٰ میں اس کے تیل کے مفادات کا تحفظ کریں گی۔ یاد رہے کہ مشرق وسطیٰ میں نیلسن راک فیلر کی تیل کمپنی راک فیلر اسٹینڈرڈ آئیل آف نیوجرسی کے نام سے وہاں کے تیل کا استحصال کرنے میں مصروف ہے اس تیل کی کمپنی سے راک فیلر کروڑوں ڈالر سالانہ کا منافع کما رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ راک فیلر مشرق وسطیٰ کے تیل سے دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹ رہا ہے۔ لیکن اس علاقے میں اس کے مفادات محض تیل کی پیداوار تک ہی محدود نہیں ہیں۔ اس علاقے میں اس کے بنک بھی قائم ہیں۔ چیئرمین ہٹن لہک جس کا سربراہ نیلسن راک فیلر کا بھائی ڈیوڈ راک فیلر ہے امریکہ کے مضبوط ترین بنکوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ بنک اسرائیلی حکومت کے جاری کردہ تمسکات اور ہنڈیاں بین الاقوامی طور پر فروخت کرتا ہے۔ عملی طور پر اسرائیل کے معاشی ڈھانچے کا کنٹرول اسی بنک کے ہاتھوں میں ہے۔ اسرائیل کے وزیر مالیات پنہاس سابر کے ایک بیان کے مطابق گذشتہ بیس سالوں کے دوران اس بنک نے امریکہ اور دیگر سرمایہ دار ممالک میں پندرہ کھرب ڈالر کے تمسکات اور ہنڈیاں فروخت کی ہیں۔ یہ بنک نہ صرف ان ہنڈیوں کو فروخت کرتا ہے بلکہ ان کے ضامن کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔

راک فیلر اور اسرائیل کے تعلقات کا ایک اور رخ بھی ملاحظہ ہو۔ یہ تعلقات صرف معاشی میدان تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان کا دائرہ سیاست کی وادی تک بھی وسیع ہے۔ امریکہ میں صیہونیوں کا مسلمہ لیڈر سینیٹر جیکب جاوئیس ریاست نیویارک سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کا گورنر نیلسن راک فیلر ہے۔ جیکب پیشے کے اعتبار سے وکیل ہے اور ماضی قریب میں اس نے راک فیلر خاندان کے مفادات کا تحفظ کیا تھا۔ اس کی گراں بہا خدمات کے پیش نظر اس کو راک فیلر کاروبار کا ایک حصہ دار بنا دیا گیا۔ اس طرح راک فیلر خاندان صیہونیوں اور اسرائیل کے قریبی تعلقات میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔

یہاں اس امر کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ امریکہ میں یہودیوں کی بے شمار تنظیمیں کام کر رہی ہیں جو اسرائیل کے لئے لوگوں سے چندہ جمع کرتی ہیں۔ ان تنظیموں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ان کے اندراج کے لئے چالیس صفحات کی ضرورت پڑتی ہے ان میں سب سے زیادہ فعال تنظیم عالمی صیہونی تنظیم (ڈبلیو، زیڈ او) ہے۔ یہ تنظیم گذشتہ صدی کے اواخر میں سوئٹزرلینڈ کے شہر بلیل میں قائم کی گئی تھی۔ بعد میں اس تنظیم کا صدر دفتر امریکہ میں منتقل کر دیا گیا۔

الداء والدواء — طبیب

صحت کے لئے بنیادی ضرورت صفائی اور طہارت کی ہے

صحت کی حفاظت اور بقاء کے لئے سب سے پہلی اور بنیادی چیز "صفائی" ہے صفائی ہی کا نام اسلام میں طہارت و نظافت ہے۔ اور اسلام نے اپنے پیروؤں کو پہلی ہدایت طہارت کی دی۔

صفائی اور طہارت کے بارے میں اسلام کی ہدایات کیا کیا ہیں۔ اس سلسلے میں احادیث نبوی سے کچھ اقتباسات ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

ــــــ صفائی کا اسلامی نظریہ ــــــ

صفائی اور طہارت کو ایک حدیث میں ایمان کا جزو کہا گیا ہے

- الطہور شطر الایمان (ترمذی) — طہارت نصف ایمان
- تنظفو بکل ما استطعتم فان اللہ تعالیٰ بنی الاسلام علی النظافۃ — زیادہ سے زیادہ صفائی کا خیال رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے صفائی پر ہی اسلام کی بنیاد رکھی ہے

ــــــ جگہ کی صفائی ــــــ

- نظفوا فنیتکم ولا تتشبہو بالیہود (ترمذی) — اپنے مکانوں کے باہر کے حصوں کو صاف رکھو، یہودیوں کی طرح مت بنو (مدینہ کے یہود گھر کا تمام کوڑا کرکٹ گھر کے باہر ڈال دیا کرتے تھے)

ــــــ جسمانی صفائی ــــــ

- طہروا ہذہ الاجساد طہرکم اللہ — اپنے جسموں کو صاف رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامل صفائی عطا فرمائے گا

ــــــ لباس کی صفائی ــــــ

- البسوا الثیاب البیض فانہا اطہر واطیب وکفنوا موتاکم (نسائی) — سفید لباس پہنا کرو، اس لئے کہ وہ سب سے زیادہ پاک و صاف ہوتا ہے اور سفید کپڑے میں ہی اپنے مردوں کو بھی کفنایا کرو

ــــــ سونے کی حالت میں صفائی کا خیال ــــــ

- الطاہر النائم کالصائم القائم — پاک و صاف ہو کر سونے والا آدمی ایسا ہے۔ جیسے دن میں روزہ رکھنے والا

ــــــ کھانے میں صفائی کا لحاظ ــــــ

- الوضوء قبل الطعام وبعدہ ینفی الفقر — کھانے سے قبل اور بعد ہاتھ اور منہ دھونے سے تنگی ختم ہو جاتی ہے۔
- طہور الطعام یزید فی الطعام والدین والرزق — کھانے میں صفائی سے، رزق میں، دین میں اور کھانے میں (خوشگواری) کا اضافہ ہوتا ہے۔

- حکم فرمایا کہ:۔ کھانا کھا کر خلال کرو، پھر کلی کرو، اس سے دانتوں میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہونے پاتی۔

غرضیکہ اسلام میں صفائی کے احکام و ہدایات آتی ہیں کہ احادیث اور فقہ کی کتابوں میں ہزارہا صفحات طہارت کے مسائل پر صرف ہوئے ہیں

چنانچہ صحت کے لئے ماحول کی صفائی، جسم کی صفائی، لباس کی صفائی، ذہن و سہن کی صفائی۔ کھانے پینے میں صفائی اولین شرط ہے اور اس کے بارے میں ہر شخص کو ضروری اور مناسب معلومات لازماً ہونی چاہئیں۔

بچوں کیلئے

معلومات

راکٹ

سب سے پہلے چین نے آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے ایجاد کیا تھا اور اسے سب سے پہلے ۱۲۳۰ء میں جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا، لیکن اسے شہرت دوسری جنگ عظیم میں ملی۔ جب جرمنوں نے دو سو میل تک مار کرنے والا راکٹ "وی گو" ایجاد کیا۔

لوہے کا پھیپھڑا

سب سے پہلے ڈاکٹر فلپ اور اس کے ساتھی ایل اے شانے ایجاد کیا اور اس کی مدد سے بہت سی قیمتی جانیں بچائی گئیں۔

دوربین

سب سے پہلے ہالینڈ کے سائنس دان ہانس لیپرشے نے ایجاد کی۔ لیکن بعد میں دوربین گلیلیو نے ایجاد کر لی۔ اس لئے دوربین کا موجد گلیلیو ہی سمجھا جاتا ہے۔

- یونان کے قدیم فلسفی تھیلز نے یہ دریافت کیا تھا کہ کہربا کو جب کسی کپڑے کے ساتھ رگڑا جائے تو وہ کاغذ اور گھاس بھوس کو کھینچ لیتا ہے۔

یونانی زبان میں کہربا کو "الیکٹرون" کہا جاتا ہے۔ اس لئے بجلی کا نام الیکٹرسٹی پڑ گیا۔

- سب سے پہلا کیمرہ ۱۶۷۰ء میں ایک شخص رابرٹ براٹل نے ایجاد کیا۔
- دوران خون کا نظریہ سب سے پہلے ایک مسلمان سائنسدان "ابن یونس" نے پیش کیا۔
- دنیا میں سب سے بڑی کتاب برطانیہ کے میوزیم میں ہے۔ یہ کتاب سات فٹ اونچی ہے اس پر چاندی کے قبضے ہیں۔ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر رکھنے کے لئے تین آدمیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔
- دنیا میں سب سے چھوٹی کتاب ایک انجیل ہے۔ اس کی لمبائی ۴۲ ملی میٹر اور چوڑائی ۲۷-۴۸ ملی میٹر ہے۔ اس میں ۸۷۶ صفحات ہیں۔
- مالٹا شیا میں ایک ایسا ہرن پایا جاتا ہے۔ جو پتیلی پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اس کو چوہا ہرن کہتے ہیں۔ یہ ہرن ایک گلاس کے برابر اونچا ہوتا ہے۔ اس کا سر چوہے کے سر سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ یہ بالکل بڑے ہرن کا چربہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بڑے ہرن کے مقابلے میں کہیں زیادہ خوبصورت اور نازک ہوتا ہے۔

ــــ دنیا میں سب سے بڑا

- عجائب گھر "برٹش میوزیم" لندن ہے۔
- گرم مقام "وادی موت" کیلی فورنیا ہے۔
- بحری جنگی جہاز "دی پرنس آف ویلز" برطانیہ کا ہے۔
- دریائے ایمزن کا طاس جنوبی امریکہ میں ہے۔
- گرم صحرا صحرائے اعظم افریقہ میں ہے۔
- اونچی عمارت "ایمپائر سٹیٹ" امریکہ میں ہے

- جنوبی امریکہ میں ایک ایسی مچھلی پائی جاتی ہے۔ جس کی چار آنکھیں ہوتی ہیں۔ دراصل یہ چار آنکھیں الگ الگ نہیں ہوتیں۔ بلکہ ہر آنکھ کے دو حصے ہوتے ہیں۔ آنکھ کے اوپر کا حصہ صرف پانی سے باہر کی چیزیں دیکھ سکتا ہے اور نیچے والا حصہ پانی کے اندر کا۔
- مرغابیوں کے شکار کے لئے ایک دلچسپ طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ لکڑی اور لوہے کے تاروں سے نقلی مرغابیاں بنائی جاتی ہیں۔ اگر ہم انہیں دور سے دیکھیں تو بالکل اصلی معلوم ہوتی ہیں۔

شکاری شکار کرتے وقت انہیں تالاب میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب اصل مرغابیاں انہیں دیکھتی ہیں تو وہ نیچے اترآتی ہیں اور شکاری خوب شکار کر لیتے ہیں۔

ہمارے نزدیک اسلام بھی زبردست قوت ہے اور اس میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے

قدرت بھی انہی لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جو آگے بڑھنے کا عزم لیکر اٹھتے ہیں — حضرت مولانا عبید اللہ انور

لاہور - جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کی مجلس عمومی کا اجلاس آج ۶ - جولائی کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل میں جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے لاہور جمعیۃ کے کارکنوں کو تلقین کی ہے کہ جمعیۃ کو مضبوط اور فعال بنانے کے لئے سرگرمی سے کام کریں تاکہ وہ ملک کے کٹھن حالات میں موثر کردار ادا کر سکے اور اسلام کا عادلانہ نظام قائم کرنے کی جدوجہد کو کامیابی کے ساتھ آخری منزل تک پہنچا سکے۔

انہوں نے ماضی کا ذکر کرتے ہوئے کہا - اگرچہ انتخابات میں جمعیۃ کو تمام صوبوں میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی، تاہم اس کے باوجود بھی وہ ملکی سیاست میں اپنے مثبت کردار اور ایثار پیشہ حامیوں کی بدولت سرخرو ہوئی ہے گذشتہ جدوجہد میں علماء حق نے اپنے عوام اور محب وطن نوجوانوں اور طلباء کا تعاون حاصل رہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم اپنے طلباء اور تعلیم یافتہ طبقے سے قطعاً مایوس نہیں ہیں - ان کو اعتماد میں لینے اور صحیح اسلام سے پوری طرح روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔

مولانا نے کہا کہ جمعیۃ اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام لانے کی جدوجہد کر رہی ہے - ہمارے نزدیک اسلام آج بھی زبردست قوت ہے اور اس میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے - بدقسمتی سے یہاں صحیح اسلام کو نافذ نہیں ہونے دیا گیا۔ ہماری معاشرتی زندگی پر سامراجی اثرات موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ اسلام کو نجی زندگی تک محدود رکھنے اور معاشی مسائل کے لئے دوسرے حل تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔

انہوں نے کہا۔ ہم مستقبل سے قطعاً مایوس نہیں آج وقت انقلابی رفتار سے گذر رہا ہے۔ قدرت بھی انہی لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جو آگے بڑھنے کا عزم لیکر اٹھتے ہیں۔ ہمیں گذشتہ تجربات سے بچنا ہوگا اور غلطیوں سے اجتناب کرنا ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کے ناظم اعلیٰ قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ ملکی حالات پر روشنی ڈالی اور اہم کردار ادا کرنے پر پاکستانی بہادر افواج کو خراج تحسین پیش کیا۔

اجلاس سے جانباز مرزا مدیر تبصرہ لاہور نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ عزم و ہمت سے اٹھیں اور ہر ہر حلقے میں جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط بنائیں۔ خان طاؤس خان نے بھی اس موقعہ پر خطاب کیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

قراردادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خان صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام فرقوں کے ۳۱ جید علماء کے متفقہ ۲۲ اسلامی نکات کو آئندہ نئے بننے والے دستور میں شامل کیا جائے اور ملکی آئین کی تدوین کے سلسلہ میں جو ماہرین قانون کی کمیٹی بٹھائی گئی ہے - اس کے سامنے اسلامی قوانین اور ۲۲ - اسلامی نکات کی وضاحت کے لئے جید علماء کو اس کمیٹی میں شامل کیا جائے - نیز اس کمیٹی میں جو غیر مسلم افراد شامل ہیں ان کو اس کمیٹی سے علیحدہ کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس صدر صاحب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے - قبل اس کے کہ ملک کا آئین تیار ہو، صدر صاحب اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے مارشل لاء آرڈیننس کے ذریعے وہ تمام اسلامی دفعات نافذ کی جائیں، جن کا تعلق انتظامی معاملات سے ہے - کیونکہ صدر صاحب خود بھی اور ملک کے عوام بھی پاکستان میں صرف اسلام کا قانون چاہتے ہیں - یہ اجلاس اس بات کی وضاحت بھی ضروری سمجھتا ہے کہ پاکستان کا استحکام اور سالمیت صرف اور صرف اسلامی آئین کے ذریعے ہی ممکن ہو سکتی ہے۔

(۳) یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا قاضی فضل اللہ صاحب سندھی اور مولانا دوست محمد صاحب جھنگ کے قاتلوں اور ان کے اصل سرپرستوں کا سراغ لگایا جائے - اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کی بڑھتی ہوئی مہنگائی پر فی الفور توجہ دی جائے - جس کے باعث ملک میں ابتری پھیل جانے کا ڈر ہے - یہ اجلاس انتظامیہ سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو روکنے کے لئے کارخانہ داروں نیز اشیائے خوردنی کی منڈیوں میں دکانداروں سے باز پرس کرے۔

تجویز

یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی تنظیم جدید کے سلسلہ میں کارکنوں و رہنماؤں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ملکی حالات کے پیش نظر جلد سے جلد اپنی تنظیم کو مکمل کریں، نیز اس سلسلہ میں حلقہ وار کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

صوبائی دفتر میں ہر اتوار کی شام کو امیر صوبائی حضرت مولانا عبید اللہ انور درس قرآن و حدیث دیا کرینگے

لاہور - جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی مجلس عمومی کے اجلاس میں طے پایا کہ ہر اتوار کو بعد نماز عصر جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ درس قرآن و حدیث دیا کریں گے نیز قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ ناظم عمومی شہری جمعیۃ اور ڈاکٹر داؤد احمد صاحب ہفتہ کے روز شام کو جناب عبدالحمید بٹ صاحب چوہدری محمد ریاض صاحب بدھ کے دن، خان طاؤس خان صاحب اور میاں عبدالرحمٰن صاحب جمعرات کے دن، مولانا حمید الرحمٰن و حکیم اعظم بیگ صاحب سوموار کے دن، مولانا محمد اسحاق صاحب حکیم محمد انور صاحب منگل کے دن اور مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ لاہور روزانہ مقامی دفتر کے انتظامات کے سلسلہ میں دفتر آیا کرینگے - کارکن حضرات مقامی تنظیم کے سلسلہ میں ان حضرات سے رابطہ قائم کریں۔

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کا درس ۲۵ جولائی سے شروع ہوگا۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۶، ۲۷، ۲۸ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۷، ۱۸، ۱۹ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ہونا قرار پایا ہے۔

(نوٹ) پہلا اعلان منسوخ سمجھیں۔ پہلے یہ جلسہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ستمبر کو ہونا قرار پایا تھا۔

(محمد شفیع غفرلہٗ مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان)

جمعیۃ علماء اسلام روجھان کا مطالبہ

جمعۃ المبارک کا یہ عظیم اجتماع جھنگ، کوٹ ادو اور سندھ وغیرہ میں علماء کے قتل اور ان کی گستاخی کو از حد نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکام بالا سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کے قاتلوں اور گستاخوں کو پوری پوری سزا دی جائے۔ وگرنہ یہ سفاکانہ کاروائیاں مہنگی پڑینگی

ابوالفداء محمد عبدالکریم نیاز ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام روجھان

عوامی مسائل

- کلاچی (ڈیرہ اسمٰعیل خاں) میں بجلی کے بلوں سے متعلق شکایات
- جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی سے سنیما کی کوششیں ناکام
- جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے وفد کی آئی، جی پولیس سندھ سے ملاقات

کلاچی (ڈیرہ اسمٰعیلخاں) میں بجلی کے بلوں سے متعلق شکایات

۲۵ جون کو جمعہ کے اجتماع میں حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب خطیب جامع مسجد نے بتایا کہ بجلی کے بلوں میں مغالطہ کے سلسلہ میں جو آواز آپ لوگوں نے گذشتہ جمعہ اٹھائی تھی معلوم ہوا ہے کہ جناب ایکسین صاحب نے اس سلسلہ میں غور فرمایا ہے۔ وہ یہاں کلاچی تشریف لائے تھے اور مولوی محمد زماں صاحب جنہوں نے یہ قرار دادیں ارسال کی تھیں ان کو ایک ملاقات میں یقین دلایا ہے کہ ایس، ڈی، او صاحب ان شکایات کو دور کرینگے۔ ہم کو امید ہے کہ آئندہ بلوں میں غلطی نہیں ہوگی۔

نیز میٹر پر متعین کلرک صاحبان کو ہدایت کی گئی ہوگی کہ وہ ہر ماہ کا بل باقاعدہ بھیجا کریں۔ اس کے ساتھ ہی ہم اپیل کرتے ہیں کہ،

کئی شکایتیں ایسی ہیں۔ جن کو یہاں بیٹھ والے رفع نہیں کر سکتے۔ مثلاً جن لوگوں سے میٹر کا روصولی ہو چکی ہے وہ بھجوا نہیں کر سکتے۔ یا جن سے میٹر لگنے سے پہلے کے بل وصول کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ان کی رسیدیں وہ کیسے مہیا کر سکتے ہیں۔ یا مثلاً بعد کے مہینوں کے بل وصول کر لئے گئے ہیں۔ اب گذشتہ رسیدیں انہوں نے اطمینان کرتے ہوئے محفوظ نہیں رکھیں۔ اس لئے صارفین بجلی کلاچی کا مطالبہ ہے کہ براہ کرم ایس، ڈی، او صاحب خود یا کوئی مجاز ماتحت افسر مہینہ کے آخر یا اول تاریخ کو ان شکایات کو سننے کے لئے کلاچی تشریف لاکر عوام کی تکلیف کو دور فرمائیں۔

(محمد زمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی سے سنیما کی کوششیں ناکام

علاقہ چھچھ ضلع کیمل پور کے سو کے گاؤں میں کوئی گاؤں ایسا نہیں ہے جہاں دو چار جید علماء نہ ہوں۔ قدرت نے اس اعتبار سے اس علاقہ کو اپنی خصوصی رحمت سے نوازا ہے کہ یہاں کے اکابرین اہل علم کا علمی فیض دور دور پھیلا۔ علماء کرام اس کثرت کا ہی نتیجہ ہے کہ یہ علاقہ دوسرے علاقوں کی نسبت بہت ساری برائیوں سے محفوظ ہے۔ الحمد للہ اب تک پورے علاقہ میں کوئی سنیما نہ تھا۔ لیکن کچھ عرصہ سے اس فحاشی و برائی کے اڈہ کو قائم کرنے کی غرض سے بعض لوگ کوشاں تھے۔ بالخصوص الیکشن کے بعد سیاسی پہلوان اس طریق سے عوام کی خدمت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔ ادھر جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین اور کارکن اپنی بے سروسامانی کے باوجود کوشاں تھے کہ علاقہ اس لعنت سے محفوظ رہے۔

بالآخر یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ ۲۵ر جون ۱۹۷۱ء بروز جمعہ صبح دس بجے کے قریب جناب کمشنر صاحب راولپنڈی ڈویژن معہ ڈپٹی کمشنر صاحب کیمل پور دورہ پر تشریف لائے۔ موصوف نے یونین کونسل کامل پور موسیٰ میں اجتماع عام منعقد کیا۔

حسن اتفاق سے جمعہ کو علی الصبح ہی شدید بارش شروع ہوگئی اور کافی دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے باوجود جمعیۃ علماء اسلام کے بیسیوں رضاکار اور کارکن موقعہ پر اور کمشنر صاحب موصوف کو اپنے تاثرات سے آگاہ کیا۔ کم و بیش دو اڑھائی صد افراد کے اس وفد کی قیادت امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمل پور مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمائی۔

وفد میں امیر صاحب موصوف کے علاوہ مولانا عبدالقدیر صاحب موسیٰ پور، مولانا رکن الدین صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب غورغشتی۔ مولانا عبدالرؤف صاحب بھبودی۔ مولانا غلام اکبر، مولانا غلام یحییٰ نرتوپہ۔ مولانا عبدالرؤف شاہ، ڈھیر، حافظ محمد زمرد صاحب سلیم خاں، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ولیسہ، مولانا غلام ربانی صاحب (امیر جمعیۃ رحیم یار خاں) بھبودی، مولانا محمد الیاس صاحب، حافظ محمد رفیع صاحب وغیرہ وغیرہ علماء شریک تھے۔

وفد نے کمشنر صاحب کو علاقہ کی خصوصی حیثیت سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اس علاقہ کو اس صورت حال سے محفوظ رکھیں۔ اور جو لوگ اس سلسلہ میں کوشاں ہیں ان کی مخفی دولت کی تحقیق کریں۔ اور انہیں مجبور کریں کہ وہ صنعتی ادارے بنائیں تاکہ غریب عوام کو مزدوری ملے اور ملک کا بھلا ہو۔

کمشنر صاحب وفد سے بڑے اچھے انداز سے پیش آئے اور موصوف نے فرمایا کہ آپ کی قرار دادیں ٹیلیگرافک وغیرہ ہمیں پہلے بھی ملے۔ اگر آپ لوگ نہیں چاہتے تو ہم بھی نہیں چاہتے۔ اور میں نے اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب سے گفتگو کر لی ہے۔

وفد نے موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں جمعہ کے اجتماعات میں پورے علاقہ میں قرار دادوں کے ذریعہ کمشنر صاحب اور ڈپٹی کمشنر صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا۔

خادم جمعیۃ
محمد سعید الرحمٰن علوی
خطیب جامع مسجد حضرو

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے وفد کی آئی، جی پولیس سندھ سے ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے وفد نے جس کی قیادت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ صوبہ سندھ کر رہے تھے۔ آئی، جی پولیس سندھ کے ساتھ ملاقات کی۔ وفد کے دوسرے ارکان یہ تھے (۱) جناب محمد اسمٰعیل بی، اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ (۲) مولوی علی محمد قصہ قندی رکن مجلس شوریٰ سندھ (۳) مولوی عزیز اللہ ناظم جمعیۃ سکھر۔

وفد نے آئی، جی پولیس سندھ کو ایک یادداشت پیش کی جس میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے صدر مولانا محمد شاہ امروٹی (سجادہ نشین امروٹ شریف) پر کندھ کوٹ پولیس کے تشدد پر سخت احتجاج کیا گیا تھا۔ اور یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ کندھ کوٹ کے ایس، ایچ، او علی گوہر کو فوراً معطل کیا جائے اور اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرا کر مرتکبین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

واقعہ یوں ہے کہ ۱۵ر جون ۱۹۷۱ء شام چار بجے سکھر بھٹہ محلہ میں کندھ کوٹ کا ایس، ایچ، او علی گوہر پولیس پارٹی کے ساتھ پہنچا اور مولانا امروٹی کو پستول اور بندوق دکھا کر مارا پیٹا اور بلا کسی وارنٹ اور جرم بتلائے جیپ میں بٹھایا اور کندھ کوٹ لے گئے اور راستہ بھر انہیں گالیاں دیں، لاٹھی کی اور کندھ کوٹ کے تھانہ میں ۱۶ر جون رات تین بجے تک حبس بیجا میں رکھا اور پھر ان کے ایک دوست کی مداخلت پر چھوڑا۔ اب مولانا کو دھمکا رہے ہیں کہ تمہارے خلاف مقدمہ دائر کیا جائے گا۔

اس مکروہ واقعہ پر پورے سندھ کے مسلمانوں میں شدید ردعمل ہوا ہے اور مولانا کے ہزاروں مریدوں اور جمعیۃ کے ارکان میں غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ جمعیۃ کے اراکین اور عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور حبیب آباد کے موجودہ ایس، پی کے بجائے کوئی غیر جانبدار ایس، پی تحقیق کرے۔ اور کندھ کوٹ کے ایس، ایچ، او کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ایسے واقعات پر سخت کارروائی نہ کی گئی تو آئندہ پولیس پر عوام کے اعتماد کو سخت ٹھیس لگنے کا اندیشہ ہے۔ اور شرفاء کو اپنی عزت ہر وقت خطرہ میں نظر آئے گی۔ جس سے پورے ملک کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

جناب آئی جی پولیس سندھ نے ان معروضات کو ہمدردی سے سنا اور وفد کو یقین دلایا کہ اس سلسلہ میں فوری کارروائی کی جائیگی اور ایس، پی کرائم برانچ کو تاکید کی کہ اس واقعہ پر فوری کارروائی کی جائے۔ وفد نے ایس، پی کرائم برانچ کے ساتھ بھی ملاقات کی۔ انہوں نے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا اور یقین دلایا کہ ایس ایچ او علی گوہر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی اور اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے گی۔

جماعتی کوائف

چکوال میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

چکوال۔ گذشتہ روز جامع مسجد دار العلوم حنفیہ میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں عبوری دور کے لئے تحصیل چکوال کی جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست	حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی
امیر	مولانا مسعود احمد ہزاروی صاحب
نائب امیر اول	حکیم حافظ غلام نبی خاں صاحب
نائب امیر دوم	مولانا شمس الدین صاحب
ناظم عمومی	حافظ عبدالرحمٰن قاسمی
ناظم ۱	حاجی خواجہ ریاض احمد صاحب
ناظم ۲	خادم القوم امیر علی صاحب
خازن	منشی نور محمد اور شیخ محمد اسحٰق صاحب

سالار جمعیۃ علماء اسلام مقرر ہوئے۔

عبدالرحمٰن قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چکوال

۲۲ اسلامی اصولوں پر آئین تیار کیا جائے

مردان۔ صوفی محمد کریم ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے ایک بیان میں صدر یحییٰ خاں سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں اسلامی آئین نافذ کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین علماء کے ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی ہونا چاہیئے۔ صوفی صاحب نے عوام سے مطالبہ کیا کہ سامراجی دشمنوں کو منہ توڑ جواب دینے کے لئے صدر کی اپیل پر ملک کی حفاظت خدمت کے لئے تن من دھن کی بازی لگائیں۔

● چکوال۔ جامع مسجد دار العلوم حنفیہ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئین کی بنیاد ملک کے ۳۱ علماء کرام کے مرتب کردہ ۲۲ نکات کی بناء پر رکھی جائے۔

مولانا غلام حبیب نے جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے عالیہ اجلاس کے فیصلوں کی پرزور حمایت کی اور جمعیۃ علماء اسلام کو یقین دلایا کہ اسلامی آئین کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کے لئے جو بھی قدم جمعیۃ اٹھائے گی وہ اور ان کی جماعت کسی بھی قربانی سے گریز نہیں کرینگے۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چکوال کے جنرل سیکرٹری حافظ عبدالرحمٰن قاسمی نے آخر میں دو قرار دادیں پیش کیں

(۱) جامع مسجد دار العلوم حنفیہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس خیر پور سندھ کے مشہور عالم دین مولانا قاضی فضل اللہ اور جھنگ کے جید عالم دین مولانا دوست محمد کے قتل پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کرام کے قاتلوں کے ساتھ کسی طرح بھی نرمی کا سلوک نہ کیا جائے۔

(۲) یہ اجتماع صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دستور ساز کمیٹی میں جس کا اعلان انہوں نے حالیہ اپنی نشری تقریر میں کیا ہے۔ اس میں ملک کے جید علماء دین کو شامل کیا جائے۔ تاکہ اسلامی آئین تیار ہو سکے۔

خریداران و ایجنٹ حضرات

سے گذارش ہے کہ جملہ شکایات، منی آرڈر، خبریں بیانات، مضامین مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔

شعبۂ ادارت ترجمان اسلام دفتر مرکزیہ پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیروں لوہاریگیٹ ملتان فون ۲۱۱۹

خوش خبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزاء سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حب مقوی ۲۵ روپے فی سینکڑہ، جسمانی طاقت، معدہ، جگر آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کیلئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت دو روپے تولہ، سیرت کی قیمت ۱۲/ روپے سلاجیت گرنے، پٹنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب، قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں سے مل سکتی ہے۔

نزلہ عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں۔ دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/ روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا تین سو گولی ۲/ روپے

نرینہ اولاد کی دوا حمل سے ۲½ ماہ بعد یا تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/ روپے۔

بواسیر کی دوا تین قسم کی، مجموعی قیمت ۱۵/ روپے

چنبل کی دوا۔ قیمت ۱۵/ روپے

دمہ کی دوا مکمل کورس۔ ۲۵/ روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا ایک ماہ کے لئے ۵۰/ روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا۔ قیمت سو گولی ۱۵/ روپے

ہیضہ، جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان۔ قیمت سو گولی ۵۰/ روپے

سرمہ مقوی بصر فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ بارہ شیشی ۹/ روپے

مقوی دماغ یہ دوا ایک قیمتی بوٹی اور بادام وغیرہ سے مرکب ہے۔ دماغ کے مجرب ہے تین تین ماشہ صبح سویرے پانی میں رگڑ کر چھان کر پی جائیں۔ یا دودھ میں ڈال کر پانی کے ساتھ کھائیں۔ پہلا طریقہ زیادہ مفید ہے۔ ۵ تولہ ۱۰/ روپے

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں۔

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارا میرا، مونگی

موٹھ، گوار، باجرہ، ایسبغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی، غرضیکہ ہر قسم کی اجناس کی تھوک و ساور کیلئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں

پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر، فون ۳۰۹

اخلاق و معاش — بقیہ صفحہ ۱۵

سے بہتر ثواب آخرت بھی عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے نیک عمل لوگ پسند ہیں۔

یعنی جو بھی ان مقدس نفوس کی طرح نیک اعمال بجا لائیگا اس کو اسی طرح دنیا اور آخرت میں ثواب ملے گا۔ یہاں یہ خیال ہے کہ ان نیک اعمال کا تعین ہی ہمارے درس و فکر سے خارج کر دیا گیا اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو سب کچھ سمجھ لیا گیا ہے۔ اور وہ اعمال جن کے نتیجے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کا ثواب بھی عطا فرمایا۔ اور آخرت کا بھی، ان کو نذر تغافل کر دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری دنیا تو برباد ہو گئی۔ آخرت کی خدا جانے۔

ہمارا سیاسی زوال اخلاقی زوال سے شروع ہوا

ہم خلافت راشدہ سے کیا محروم ہوئے کہ سیاسی و اخلاقی زوال ہمارے گلے کا ہار بن گیا۔ صرف اس لئے کہ اخلاقی و معاشی یا دین و دنیا کا ربط و توازن ٹوٹ گیا۔ ہم بے نظام، بے امام، بے مقصد اور بے شعور ہو گئے۔ باطل نظاموں کے ماتحت اور غیر اسلامی ماحول میں راحت و آسائش، آرام و سکون اور امن و عافیت کی زندگی بسر کرنے کے عادی ہو گئے۔

شاید ہمیں اسی کی سزا ملی ہے کہ اشتراکیت خدا کا عذاب بن کر ممالک اسلامیہ میں اثر و نفوذ حاصل کر رہی ہے اور زمانہ ٹھوکر لگا لگا کر ذمہ داران امت کو جگا رہا ہے کہ اب بھی وقت ہے کہ جاگیرداری اور سرمایہ داری پر لعنت بھیج کر متحد و متفق ہو جاؤ، اسلام کے معاشی احکام و قوانین پر خود عمل پیرا ہو کر دنیا والوں کو بتلاؤ کہ اسلام یوں دولت کی منصفانہ تقسیم کرتا، گرے ہوؤں کو اٹھاتا، ظلم و استحصال کی جڑ کاٹتا، معاشی انصاف دیتا اور امن و عدل قائم کرتا ہے۔ صرف دھواں دھار تقریریں کر دینے، ماہوانہ و مبصرانہ مضامین و مقالات اور کتابیں لکھ دینے، فلک شگاف نعرے لگانے اور کفر کے فتوے داغ دینے سے سوشلزم کا سیلاب ہرگز ہرگز نہیں رک سکے گا۔ بلکہ سوشلزم کو ان چیزوں سے اور زیادہ فروغ و تقویت مل رہی ہے۔

ہمارا وہ اخلاقی و سیاسی زوال جس کا رونا ہم دن رات روتے رہتے ہیں۔ اس کو صرف معاشی انصاف سے ہی روکا جا سکتا ہے۔ نیکی کے وعظوں سے وہ قیامت تک بھی نہیں رک سکتا جس معاشرے میں ہوس زر بے لگام ہو استحصالی قوتیں حکومت و عوام پر چھائی ہوئی ہوں، اور معاشی انصاف کا نام لینا جرم و کفر ہو۔ وہ معاشرہ ضرور ضرور اشتراکیت کے عذاب میں مبتلا ہو کر رہے گا۔ اس عذاب سے نجات کی صورت صرف معاشی انصاف ہے۔

ہمارے علمبردارانِ مذہب کو معلوم ہونا چاہیئے، کہ اسلامی نظام کے دو ستون ہیں۔ نماز اور زکوٰۃ۔ نماز میں اسلام کا تمام اخلاقی نظام سمایا ہوا ہے اور زکوٰۃ میں اسلام کا پورا معاشی نظام مخفی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں بار بار نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا زور دیا گیا ہے۔ یہ ارکان لازم و ملزوم ہیں۔ دونوں میں تفریق نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح انفرادی ملکیت کے ساتھ اخلاقی حس بھی لازم ہے کاش ہمارے بڑے اس حقیقت کو سمجھیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخیں یاد رکھیں

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان سے متعلقہ وہی خبریں ترجمان اسلام میں شائع کی جائیں گی جو کہ صدر دفتر لاہور کی وساطت سے موصول ہوں گی۔

صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان
۵۶، میکلوڈ روڈ — لاہور
(محمد اسلوب قریشی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان)

ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کا دورہ

جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے جمعیۃ طلباء اسلام کی تنظیم کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

۲۶، جن کو ہارون آباد پہنچے۔ رات کو جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ صبح تنظیمی امور پر میٹنگ ہوئی۔ ہارون آباد سے ساہیوال آئے۔ گورنمنٹ کالج میں طلباء سے ملاقاتیں کی گئیں۔ دوپہر کو جناب طارق صاحب نے جامعہ رشیدیہ میں دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں طلباء نے شرکت کی۔ وہاں سے لاہور مرکزی دفتر میں کاغذات اور ریکارڈ کی پڑتال کی۔ سید مطلوب علی زیدی صاحب کے ساتھ تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا اور پھر کوہاٹ چلے گئے۔

چیف آرگنائزر سرحد کے دورہ پر

جمعیۃ طلباء اسلام کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی صوبہ سرحد کے تنظیمی دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ پشاور، نوشہرہ، سوات اور سرحد کے دیگر مقامات پر تنظیمی امور پر طلباء سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے لئے اہم اعلان

(۱) تمام طلباء ممبر شپ کے فارم لے کر رکنیت سازی کریں

(۲) ہفتہ وار اور ماہوار اجلاس منعقد کر کے مرکزی دفتر کو اطلاع دیں۔

(۳) ضلعی صدر اپنے ضلع کی تمام شاخوں کا دورہ کر کے مرکز کو فوراً اطلاع دے۔

(۴) صوبہ بلوچستان جمعیۃ طلباء اسلام تنظیمی دورہ

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی کنونشن

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی تمام شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ صوبائی کنونشن ۲۴ ر ۲۵ر جولائی کو ڈگری ضلع میرپور خاص میں منعقد ہو رہی ہے۔ تمام شاخوں کو دعوت نامے اور تفصیلات سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی شخص کو دعوت نامہ موصول نہ ہوا ہو، تو وہ اس اعلان کو دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے شرکت کی تیاری کریں۔

کنونشن کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے صبح (۲۴ر جولائی) مدرسہ عربیہ اشاعت القرآن ڈگری ضلع میرپور خاص میں شروع ہوگا۔ (مقصود عالم ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام (ڈگری)

کے لئے مرکز سے فوراً رابطہ قائم کریں۔

(۵) پنجاب کے جن علاقوں میں دوروں کی ضرورت ہے مرکز کو اطلاع دیں۔

(۶) ہر شاخ تعطیلات کے دوران تعلیمی اداروں میں انتخابات کی تیاری کریں۔ (جاوید پراچہ ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ ساہیوال کا انتخاب

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ ساہیوال کا اجلاس ۲۰ر شام پانچ بجے منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں چوہدری عبدالمتین (ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب) نے تنظیمی امور پر خطاب کیا اور نئے سال کے لئے اپنی موجودگی میں انتخاب کرایا۔ اور تمام عہدیداروں سے حلف لیا کہ اس تنظیم کی سربلندی کے لئے دن رات کوشاں رہیں گے۔

صدر محمد لطیف حسن بی اے گورنمنٹ کالج صدر
نائب صدر منیر احمد گوہر بی اے " "
جنرل سیکرٹری محمد طارق مسعود متعلم جامعہ رشیدیہ ساہیوال
سیکرٹری قاری خالد صدیق ایف اے گورنمنٹ کالج صدر
خازن مقصود احمد " " "

جیل سے رہائی کے بعد (۲۰ر اپریل) کو ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب چوہدری عبدالمتین نے گورنمنٹ کالج کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ تحفظ ختم نبوت سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے نام پر ایک تبلیغی شعبہ قائم کیا جائے گا۔ جس کے ذریعہ کالجز میں پروفیسرز اور طلباء کو مفت لٹریچر تقسیم کیا جائے گا۔ اب اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں لٹریچر طلباء اور پروفیسرز میں تقسیم ہوتا ہے۔ پڑھنے کے بعد واپس لیکر دوسرے لوگوں تک اسے پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس ایسوسی کی ایک کمیٹی جو چوہدری عبدالمتین صاحب کی سرپرستی میں مندرجہ ذیل حضرات پر مقرر کر دی گئی ہے۔ منیر احمد گوہر بی اے، قاری خالد صدیق ایف اے، مسعود احمد مسعود ایف اے،

اخلاق و معاش

۔: محترم مولانا نذیر الحق صاحب میرٹھی :۔

اسلام ایک دین کامل ہے، جو زندگی کے تمام معاملات و مسائل کو صحیح طور پر حل کرتا انسان کو اعتدال و توازن کی راہ پر گام زن کرتا، زندگی کے ہر پہلو کو افراط و تفریط اور ظلم و فساد سے محفوظ کرکے امن و عدل اور ارتقائے انسانیت کی تمام راہیں کھول دیتا ہے۔ جس کا عملی ثبوت خلافتِ راشدہ کا عہد زریں ہے جو درحقیقت معراج انسانیت تھا۔ اسلام نے دنیا والوں کو عملاً دکھایا تھا کہ اسلام دنیا میں اس قسم کے انسان، اس طرز کا نظام، خلفائے راشدین جیسے حکمران صحابہؓ جیسے عوام اور ایسے شاندار نتائج پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے زندگی کے تمام معاملات و مسائل میں قوانین الٰہیہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ، مثالی نمونہ، انقلاب آفرین اور شاندار نتیجہ دوسرے لفظوں میں پورا اسلام مجسم ہوکر دنیا والوں کے سامنے آگیا خلافت راشدہ کا دور اس بات کا روشن، زندہ و تابندہ ثبوت تھا کہ اسلام اخلاق و معاش میں بڑا حسین و جمیل ربط و توازن قائم رکھتا، رہبانیت۔ دماریت دونوں تصوراتِ حیات کی جڑ کاٹتا ہوا دنیوی ترقی اور اخروی فلاح و نجات کی راہیں کھول دیتا ہے۔

قرآن کی ایک جامع دعا

قرآنی اور عقلی نقطہ نگاہ سے دنیا میں رہنے اور زندگی بسر کرنے کے صرف دو ہی طریقے یا تصورِ حیات ہیں ایک شاکرانہ اور دوسرا کافرانہ، نہیں ایک تو یہ کہ انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کا فرمان بردار اور شکر گزار بندہ بن کر رہے۔ دوسرا یہ اس کا نافرمان و باغی بن کر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں طریقوں کو اختیار کرنے کا شعور و اختیار دیا ہے جس کو جو سا طریقہ پسند ہو وہ اختیار کرے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے :۔

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (سورۃ البقرہ) کوئی تو ایسا ہے کہتا ہے اے ہمارے رب، ہمیں دنیا ہی میں سب کچھ دے دے۔ ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

ایک نہایت لطیف اور عجیب و غریب نکتہ

جو اسلام کی صداقت و عظمت کا بہت بڑا روشن اور زندہ ثبوت ہے وہ اس آیت مبارکہ میں پنہاں ہے۔ گویا قرآن نے آج سے چودہ سو سال پیشتر نوعِ انسانی کو یہ نکتہ سمجھا دیا تھا کہ دیکھو اے انسانو! اگر تم نے اسلام سے منہ موڑا، وحی و نبوت کی ہدایت و رہنمائی سے اغراض و انحراف برتا اور جاگیرداری و سرمایہ داری اور مادہ پرستی کی کافرانہ روش اختیار کی تو تمہیں آگ کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جبھی تو یہ دعا سکھائی گئی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں آگ کے عذاب سے بچا آگ کے عذاب کا سامنا دوزخ میں تو ہوگا ہی جس پر ہر مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیئے۔ مگر معلوم نہیں کہ یہ بات مسلمانوں کی نگاہوں سے کیوں اوجھل ہوگئی یا کردی گئی کہ اگر مسلمان خلافت راشدہ والے نظام اور جنتی معاشرے سے منہ موڑیں گے تمدن و سیاست اور معیشت و معاشرت میں گمراہ قوموں کے طور طریقے اختیار کریں گے اور یہود و نصاریٰ کا رنگ اختیار کرلیں گے تو ان کو آگ کے عذاب کا سامنا یعنی ہلاکت آفریں آلات کا سامنا ہوگا اور یہ موجودہ سائنٹفک دور اور سرمایہ داری ایٹم بم و ہائیڈروجن بم کی صورت بن کر ان کے سامنے آکھڑی ہوگی۔ سرمایہ دارانہ نظام ان پر اس بری طرح مسلط ہوگا کہ وہ اس کے خلاف کچھ سوچ سمجھ بھی نہ سکیں گے، دشمنانِ دین کے سامنے اپنے آپ کو ہر طرح مجبور و بے بس پائیں گے۔ دولت و اقتدار کی حرص و ہوس ان کو دشمنانِ دین کا محتاج و دست نگر بنا کر رکھ دے گی اگر انہوں نے اشتراکیت اور سرمایہ داری دونوں پر لعنت بھیج کر خالص اسلام کی راہ اختیار کی تو ان کا معاشرہ جنتی معاشرہ بن جائے گا، دین و اخلاق کی قدر و قیمت دو کوڑی بھی نہ رہے گی اور آگ کا عذاب ان کے سامنے آکھڑا ہوگا جیسا کہ انڈونیشیا میں ہوا۔ عراق و شام وغیرہ ممالک میں ہو رہا ہے اور جو اب پاکستان کی فضاؤں پر مسلط ہے۔

بھوک اور خوف کا عذاب

قرآن نے بھوک اور خوف کو دنیوی عذاب قرار دیا ہے، جو آج مسلمانانِ عالم پر مسلط ہے یہ ہماری ہی بداعمالیوں اور زر پرستیوں کا نتیجہ ہے یہ ہم پر اس لئے مسلط ہوا ہے کہ ہم نے خلافت راشدہ والے اسلام سے منہ موڑ کر جاگیردارانہ و سرمایہ دارانہ اسلام گھڑا حق پرستی کی جگہ شخصیت پرستی اختیار کی۔ اسلام کے نظامِ حیات کو اب تک نہ آنے دیا گیا۔ اسلام کا نام لے لے کر سرمایہ داری کو اپنا دین و ایمان بنایا گیا، ایمان و تقویٰ والی زندگی چھوڑ کر قیصر و کسریٰ والی زندگی اختیار کی، اس کو اسلامی رنگ دیا اور دولت و اقتدار کو اپنا مقصود و مطلوب بنالیا غضب بالائے غضب یہ کہ یہ جو کچھ بھی کیا اسلام کے نام پر کیا۔ اور اسلام کو دنیا میں ناحق بدنام و رسوا کیا۔

اس حقیقت کو قرآن یوں بیان کرتا ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ (سورہ ۱۶۔ رکوع ۱۴) اور اللہ تعالیٰ ایک بستی والوں کی حالت بیان فرماتے ہیں کہ وہ (بڑے) امن و اطمینان میں رہتے تھے اور ان کے کھانے پینے کی چیزیں بڑی فراغت سے ہر چار طرف سے ان کے پاس پہنچا کرتی تھیں سو انہوں نے خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کی بیقدری کی سو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان بداعمالیوں و حرکات کے سبب بھوک اور خوف کا عذاب چکھایا اگرچہ اس بستی سے مراد مکہ اور اہل مکہ ہیں جنہوں نے دین ابراہیمی کو چھوڑ کر اپنے کفر و شرک سے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی ناقدری کی لیکن اس کا اطلاق ہم مسلمانوں پر بھی ہوتا ہے کہ خلافت راشدہ تک مسلمانوں پر آسمان سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش برستی رہی، زمین اپنے خزانے اگل کر ان کے قدموں پر رکھتی رہی اور وہ اپنی مادی و اخلاقی طاقت سے دنیا پر چھائے رہے۔ لیکن جب مسلمانوں میں یہود و نصاریٰ کے عقائد و اعمال اور قیصر و کسریٰ کی جاگیرداری و سرمایہ داری آگئی تو یوں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری ہوئی اور ان پر بھوک و خوف کا عذاب مسلط ہوگیا۔

خلافتِ راشدہ تک مسلمانوں میں اسلام انفرادی و اجتماعی دونوں حیثیتوں سے اپنے عملی اور بے آمیز رنگ میں موجود رہا۔ اس کے بعد اسلام میں غیر اسلامی عقائد و اعمال کی ملاوٹ شروع ہوئی اور بادشاہوں، درباری و سرکاری مولویوں اور جھوٹے پیروں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری شروع کردی اور مسلمان اس حال کو پہنچ گئے جو آج دنیا کے سامنے ہے ؎

خندہ زن کفر است بر اسلام ما
چیست یاراں بعد ازاں تدبیر ما

پورے اسلام کو عملاً اختیار کرنے کا نتیجہ

خلافتِ راشدہ تک مسلمان انفرادی و اجتماعی دونوں حیثیتوں سے پورے اسلام کو اپنائے اور صراطِ مستقیم پر قائم رہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ خلافتِ راشدہ تک اخلاق و معاش ربط و توازن صحیح طور پر قائم رہا مسلمانوں نے اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور اپنی سیاست کو دین سے آزاد نہ ہونے دیا لیکن ملوکیت و ملائیت نے اس ربط، توازن کو توڑ دیا دنیا کو دین پر ترجیح دینے کا آغاز کیا اور دین و سیاست میں جدائی کو کے مسلمان عوام کو فقر و افلاس کے جہنم میں جھونک دیا اور بے دین سیاست آج تک مسلمانوں کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی۔ یہ جاگیرداری اور سرمایہ داری اسی بے دین سیاست کی پیداوار ہیں۔

ملوکیت و ملائیت نے عالم اسلام پر یہ غضب ڈھایا کہ اسلام کے حقیقی سیاسی و معاشی احکام و قوانین کو مسخ کرکے رکھ دیا، غیر اسلامی باتوں کو اسلامی رنگ دے دیا۔ اب حقیقی اسلام اور رواجی اسلام میں فرق و امتیاز کرنا سخت مشکل ہوگیا۔ اسلام کے اصل مقاصد و مطالبات تاویلات کے پردوں میں چھپا دیئے گئے۔ اسلام کو صرف پانچ ارکان میں محصور و مقید کردیا گیا۔ اس طرح کہ کتاب و سنت نے ان کی جو حقیقت و حکمت بتلائی تھی اس کو گم کردیا گیا۔ ورنہ سارا اسلام انہی ارکانِ خمسہ میں مخفی ہے بشرطیکہ ہم بنیاد ہی کو عمارت نہ سمجھ بیٹھیں یہ تو اسلامی زندگی کی بنیادیں تھیں تاکہ اسلامی زندگی۔

اسلامی زندگی کا منبع توحید و رسالت کا صحیح شعور و یقین اور ان کا اقرار و اعتراف ہے اور عبادات کے ذریعہ تعمیر سیرت کا کام سرانجام پایا ہے۔ مگر یہ تصور ہی باقی نہیں رکھا گیا۔ اس کے برعکس جب مسلمان انفرادی و اجتماعی دونوں حیثیتوں سے پورے اسلام پر عمل پیرا ہے تو اس کا نتیجہ خلافت راشدہ کا نظام تھا خلافت راشدہ کی بنیاد عہدِ نبوت نے رکھی تھی، عہدِ نبوت کے مسلمانوں نے اپنے ایمان و جہاد سے اس نظام کی بنیادیں استوار کیں۔ ان کے حق میں قرآن پاک نے فرمایا :۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (سورہ ۳۔ رکوع ۱۴)

آخر کار اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب بھی دیا اور اس (باقی صفحہ ۱۴ پر)

ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور رجسٹرڈ ایل ۷۱۳۲

سُہیل اکیڈیمی کی اوّلین علمی و فنی پیش کش

مِفتاح

کُنُوزُ السُّنَّۃ

تاریخ عالم میں حدیث کے باب میں اپنے عنوان پر واحد اور انوکھی کتاب جس کا مُقدّمہ مصر کے جلیل القدر عالم علامہ سیّد محمد رشید رضا مدیر المنار نے لکھا۔ یہ کتاب دیکھکر شیخ احمد مُحمّد شاکر محدّث اعظم مصر نے فرمایا:

"اگر مفتاح کنوز السنّۃ مجھے پہلے مل جاتی تو میری زندگی کا وُہ نصف حِصّہ جو میں نے حوالوں کی تلاش میں گزار دیا، کسی اور بہتر علمی خدمت میں صرف ہوتا۔"

مِفتاح کنُوز السُّنّۃ

- صحاح ستّہ اور دیگر کُتب احادیث کی جُملہ احادیث کا انڈکس ہے۔
- آپ اس کے ذریعے معلوم کر سکتے ہیں کہ کون کون سی حدیث کس کس کتاب میں کہاں کہاں موجود ہے
- حدیث کے طالب علموں اور حدیث پر کام کرنے والوں کے لیے ایسا انمول خزانہ، نادرۂ روزگار تحفہ اور قیمتی وقت بچانے کا بہترین ذریعہ ہے جس کی اہمیّت و افادیت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے پاس یہ کتاب ہو۔
- سائز ۲۰×۳۰/۸ ○ صفحات ۵۹۶ ○ کاغذ: ایمی ٹیشن آرٹ پیپر
- ہدیہ سنہری ڈائی دار چرمی جلد: ۳۶ روپے ○ غیر مجلد: ۳۲ روپے

پوری قیمت پیشگی بھیجنے والوں کے لیے ڈاک خرچ معاف۔ بیس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ مفت طلب فرمائیں۔ علمی، عربی، فارسی اردو، درسی غیر درسی، غیر ملکی اور مُلکی نادر و نایاب کتب کے لیے ہمارا تعاون حاصل کریں۔

ہماری مطبوعات اپنے قریبی اچھے بک سٹال سے طلب فرمائیے یا براہ راست ہمیں لکھیے:

سُہیل اکیڈیمی ○ ۴-بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

پاکستان میں تحفظ اسلام کا علمبردار

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان

العلماء ورثۃ الانبیاء

ماضی کی روشنی

احمد حسین کمال

۱۸۵۷ء کے بعد [illegible] انگریزوں [illegible]
اور غلبہ قائم ہو چکا تھا۔ ایک نئے سیاسی اور سماجی دور کا آغاز ہوا۔ اس دور
میں ہندوستان کے تاریک افق پر حرکت و عمل کی جو نئی لکیریں نمودار ہوئیں
ان کا مختصر سا ذکر تاریخ و سیاست سے دلچسپی رکھنے والے نئی نسل کے طالبعلموں
کے لئے افادہ سے خالی نہیں ہوگا۔

۱۸۷۰ء میں دارالعلوم دیوبند کے عظیم فرزند شیخ الہند حضرت
مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے، اپنے شاگردوں اور احباب
پر مشتمل ایک جماعت "ثمرۃ التربیت" کے نام سے قائم کی جس کے روح
رواں، مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم تھے۔

اس جماعت میں شیخ الہند کے مندرجہ ذیل خصوصی شاگرد شامل تھے
جو آگے چل کر علم و سیاست اور انقلابی تحریکات کے افق پر چاند و سورج
بن کر چمکے۔

(۱) مولانا عبید اللہ سندھی (۲) مولانا حسین احمد مدنی (۳) مولانا
مفتی کفایت اللہ صاحب (۴) مولانا منصور انصاری (۵) مولانا عبدالرحیم
صاحب پوپلزئی (۶) مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیری (۷) مولانا
محمد صادق صاحب کراچی (۸) مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی (۹) مولانا احمد علی
صاحب لاہوری (۱۰) مولانا عبدالوہاب صاحب دربھنگوی اور ان کے
متعدد جلیل القدر رفقاء رحمہم اللہ تعالیٰ۔

دسمبر ۱۸۸۵ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا اجلاس کلکتہ
کے مشہور وکیل ڈبلیو۔ سی۔ بونرجی کی زیر صدارت پونہ میں منعقد ہوا۔ اس
اجلاس میں متعدد مسلمان بھی شریک ہوئے جن میں بمبئی کے مشہور تاجر مسٹر
رحمت اللہ میانی بھی شامل تھے۔

کانگریس کے اس پہلے اجلاس میں درج ذیل قراردادیں منظور
کی گئیں (۱) ہندوستان کے انتظامی امور کی تحقیقات کے لئے ایک شاہی
کمیشن کا تقرر کیا جائے (۲) سیکرٹری اسٹیٹ ہند کی کونسل کو ختم کر دیا
جائے (۳) صوبوں کی کونسلوں میں منتخب ممبروں کی تعداد بڑھائی جائے اور
یوپی و پنجاب میں کونسلیں قائم کی جائیں۔ ان کونسلوں کے سامنے بجٹ پیش
کئے جایا کریں۔ (۴) سول سروس کے امتحانات، ہندوستان میں لئے جایا
کریں (۵) فوجی اخراجات میں اضافہ نہ کیا جائے۔ (۶) شمالی برما کا الحاق
نہ کیا جائے۔ یا اسے سیلون کی طرح ایک نوآبادی بنا دیا جائے۔

دسمبر ۱۸۸۶ء میں۔ محمڈن ایجوکیشنل کانگریس۔ علی گڑھ میں قائم ہوئی
جس کا نام آگے چل کر مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کر دیا گیا۔

اسی سال کلکتہ میں۔ کانگریس کا دوسرا اجلاس دادا بھائی نورو
بھائی (پارسی) کی صدارت میں کلکتہ میں منعقد ہوا۔

اس اجلاس کی قراردادیں مندرجہ ذیل ہیں

(۱) مقدمات کا فیصلہ، جیوری کے ذریعہ کرایا جایا کرے۔
(۲) انتظامیہ اور عدلیہ کے لئے افسران علیحدہ علیحدہ مقرر کئے جائیں
(۳) ملک کی حفاظت کے لئے ہندوستانیوں کو والنٹیر بنایا جائے۔

دسمبر ۱۸۸۷ء میں کانگریس کا تیسرا اجلاس مدراس میں منعقد ہوا
اس اجلاس کی صدارت بمبئی کے مشہور مسلمان تاجر بدرالدین طیب جی نے کی
اس اجلاس میں کافی تعداد میں مسلمان شریک ہوئے۔ ان میں آنریبل میر
ہمایوں جاہ، حاجی محمد عبدالشکور بادشاہ، حامد علی خان بیرسٹر لکھنؤ اور
حافظ عبدالرحیم صاحب وکیل علی گڑھ جیسے نامور افراد بھی شامل تھے

اس اجلاس کی منظور کردہ قراردادیں یہ تھیں۔

(۱) ہندوستانیوں کو فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے جائیں ہندوستان
میں بھی ایک فوجی کالج قائم کیا جائے۔ (۲) قانون اسلحہ میں ایسی ترمیم کی
جائے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہتھیار استعمال کرنے کا اختیار حاصل
ہو جائے (۳) ایک ہزار روپیہ سالانہ آمدنی سے کم پر انکم ٹیکس نہ لیا
جائے (۴) ہندوستان میں صنعتی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

اسی موقعہ پر لکھنؤ میں محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا دوسرا سالانہ
اجلاس ہوا۔ اور اسی موقعہ پر سرسید مرحوم نے لکھنؤ کے ایک عام جلسہ
میں کانگریس کی مخالفت کرتے ہوئے ان خدشات کا اظہار کیا جو کانگریس
کی اختیار کردہ پالیسی سے مسلمانوں کو پیش آسکتے تھے

اسی سال سرسید کو، سر کا خطاب ملا۔

یوپی کے گورنر، سر آکلینڈ کالون، مارچ ۱۸۸۸ء میں علی گڑھ کالج
دیکھنے آئے اور کالج کے طلباء کی تعریف کی۔ مسٹر ہیوم اور سر آکلینڈ کالون
کے درمیان کانگریس کی حمایت و مخالفت میں، نامہ و پیام ہوا۔

۱۸۸۸ء میں "یونائیٹڈ انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن" (متحدہ
انجمن محبان ہند) کا قیام بمقابلہ انڈین نیشنل کانگریس عمل میں آیا۔ جس
کے مقاصد درج ذیل تھے۔

(۱) انگلستان کے لوگوں کو بتانا کہ ہندوستان کی کل قومیں رؤساء
اور والیان ریاست کانگریس میں شریک نہیں ہیں۔ (۲) ہندوستان
میں برطانوی حکومت کو مضبوط تر بنانا اور کانگریس کے زہریلے اثرات
سے عوام کو بچانا۔

اس جماعت میں بلا امتیاز ہندو مسلم، نواب، راج، رؤسا اور
امراء شامل تھے۔ دسمبر ۱۸۸۸ء میں کانگریس کا چوتھا اجلاس الہ آباد
میں منعقد ہوا اس کی صدارت کلکتہ کے ایک اینگلو انڈین تاجر جارج
پول نے کی۔ اس سال ڈیلی گیٹ کی تعداد ۱۲۴۸ ہو گئی۔ مولوی ہدایت رسول
صاحب اور شیخ رضا حسین صاحب جیسے سرکردہ مسلمان اس میں
شامل ہوئے۔

اس اجلاس میں درج ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

(۱) شراب خوری کا سدباب کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں
(۲) تعلیم عام کرنے کے لئے اخراجات میں اضافہ کیا جائے۔
(۳) دوامی بندوبست قائم کیا جائے۔
(۴) نمک پر محصول اضافہ ختم کیا جائے۔

اس سال کانگریس میں شمولیت کے بارے میں مسلمانوں میں اختلافی
بحث جاری ہوئی۔

سرسید کی قیادت میں مسلمانوں کا ایک باوقار حصہ کانگریس
میں شمولیت سے شدید اختلاف کا اظہار کرنے لگا۔ اور بدرالدین
طیب جی، شیخ رضا حسین اور لدھیانہ کے مولانا عبدالقادر صاحب
مولانا محمد صاحب اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی جیسے حضرات
نے کانگریس میں مسلمانوں کی شمولیت کو درست قرار دیا۔ بمبئی کے ایک
اور تاجر علی محمد بھیم جی نے تو کانگریس کے حق میں ملک بھر کے
دورے بھی کئے۔

اس سال بنگال میں سید [illegible] نے کانگریس کی [illegible]
مسلمانوں کی جماعت محمڈن نیشنل کانفرنس [illegible] کے مواد کے [illegible]
کیا۔ ۱۸۷۹ء میں [illegible] محمڈن ایسوسی ایشن کے نام سے ایک جماعت
بنگال میں بنا بھی چکے تھے۔ پنجاب کے مسلمانوں نے بھی ایسی ایک جماعت
بنانے کی خواہش کی لیکن سرسید نے اس قسم کی جماعتوں کے قیام کی شدید
مخالفت کی۔

یہاں ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی حکومت کی پالیسیوں کا تھوڑا سا
ذکر نامناسب نہیں ہوگا۔

۱۸۶۱ء میں انگریزوں نے آئینی اصلاحات کا پہلا قانون جاری
کیا جس کی رو سے وائسرائے کی کونسل میں تین ہندوستانی ممبر نامزدگی
کے ذریعہ شامل کئے گئے۔

۱۸۸۲ء میں میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ قائم کئے گئے۔ جن
کے ذریعہ مقامی اور شہری انتظامات میں ہندوستانیوں کو شامل کرنے
کا آغاز ہوا۔

۱۸۹۲ء میں ہندوستانی کونسلوں کا قانون منظور ہوا جس کے
مطابق تجارتی اداروں، میونسپل کمیٹیوں، ڈسٹرکٹ بورڈوں اور
یونیورسٹیوں سے صوبوں کی کونسلوں میں ممبر لئے جانے لگے جنہیں کونسلوں
میں بجٹ پر بحث کرنے، ریزولیشن پیش کرنے اور سوالات کرنے
کے اختیار دیئے گئے تھے۔

۱۸۶۱ء کے بعد یہ آئینی اصلاحات کا دوسرا قانون یا دوسری
قسط تھی جو اکتیس سال بعد ہندوستان کو عطا کی گئی۔ ۱۸۸۳ء میں انگریز
حکمرانوں کے اشارے پر ہندوستان میں اصلاحات کی مخالفت
کرنے کے لئے ایک جماعت، اینگلو انڈین ڈیفنس ایسوسی ایشن قائم
کی گئی جس کا خصوصی مقصد، اصلاحات پسند وائسرائے لارڈ این کی
مخالفت تھا۔ اور لارڈ این کی لندن واپسی کے بعد یہ جماعت ختم ہو گئی

یہاں مختصراً ہندوستان میں انگریزوں کی آمد سے انیسویں صدی
کے خاتمہ تک کی سرگزشت پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے تو مناسب
رہے گا۔ ۱۶۰۸ء میں انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے
سورت میں اپنی تجارتی کوٹھی قائم کی۔

اس وقت جہانگیر ہندوستان کا حکمران تھا۔ ۱۷۰۷ء میں
اورنگ زیب کا انتقال ہوا اور ہندوستان میں مغلیہ سلطنت زوال
پذیر ہونے لگی۔ مغلیہ سلطنت کا استحکام تو اس وقت ہی متزلزل ہو
گیا تھا جب شاہجہاں کی موت کی افواہ عام ہوئی اور شاہجہاں کے
بیٹوں دارا شکوہ، مراد، اورنگ زیب وغیرہ کے درمیان حصول
سلطنت کے لئے طویل خون ریز جنگیں برپا ہوئیں۔

اسی دوران ہندوستان کی چھوٹی چھوٹی علاقائی طاقتوں نے سر
اٹھایا اور انگریزوں نے سازشیں شروع کر کے اپنے پیر جمانے شروع
کئے انہیں خطرات کے سدباب میں اورنگ زیب کی تمام عمر صرف ہو گئی
اس کے بعد تو مغلیہ سلطنت کا نظام سنبھل ہی نہیں سکا۔

۱۷۵۷ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی صوبہ بنگال کی مالک بن گئی ۱۷۹۹ء
تک جنوبی ہند اور دلی تک اس کا تسلط قائم ہو گیا۔ ۱۸۳۱ء میں سید احمد
شہیدؒ اور مولانا اسماعیل شہیدؒ کی تحریک جہاد ناکام ہو گئی۔ ۱۸۵۷ء میں

(باقی صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۲۵ رجب ۱۳۹۱ھ

مطابق

۱۷ ستمبر ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۳۶
فی پرچہ	۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان سے (ہوائی ڈاک)	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان سے (ہوائی ڈاک)	۱۳/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

شعبۂ ادارت ترجمانِ اسلام

چوک رنگ محل لاہور

• — جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولہا بین الناس

صراحت

احمد حسین کمال

قوم منتظر ہے

انتخابات کے بعد سے جن غیر یقینی حالات کا ملک کو سامنا ہے۔ ان میں پہلی خوش آئند تبدیلی کا آغاز مشرقی پاکستان میں ایک سول گورنر کے تقرر سے ہو گیا ہے۔

امید ہے کہ رفتہ رفتہ پورے ملک اور تمام صوبوں میں ایسی تبدیلیاں عمل میں آجائینگی اور ہر جگہ نمائندہ حکومتیں قائم کر دی جائینگی حکومت نے اخبارات پر سے سنسر شپ کی پابندیاں بھی ختم کر دی ہیں۔ اور اب صرف مارشل لاء کے اس ضابطہ کا اطلاق باقی رہ گیا ہے۔ جو سنسر شپ کے خاتمہ سے قبل نافذ کر دیا گیا تھا۔

اس طرح صحت مند سیاسی بحث و مباحثہ کی آزادی بھی حاصل ہو گئی ہے۔

مشرقی پاکستان میں ایک ایسے سول گورنر کے تقرر سے جو مشرقی پاکستان کے ہی باشندے ہیں۔ اور اچھی شہرت کے حامل رہے ہیں۔ وہاں کے عوام میں اعتماد کی بحالی تیز تر ہو جائے گی۔ اور گمراہ کن پروپیگنڈے کے بادل چھٹ جائینگے صدر کی طرف سے عام معافی کے تازہ اعلان سے حالات میں اور بہتر تبدیلیاں پیدا ہونے کی توقع ہے۔

لیکن ان تبدیلیوں کے ساتھ سب سے بڑی ضرورت اس بنیادی تبدیلی کی ہے کہ اسلامی نظام حیات کو فی الفور نافذ کر کے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ربط و تعلق کو مضبوط و مستحکم بنا دیا جائے۔

ملک اس وقت جس سب سے بڑی تبدیلی کا متقاضی ہے۔ وہ صرف اسلام کی تبدیلی ہے۔

اسلامی احکام و قوانین کا نفاذ، قرآن و سنت پر مبنی دستور کا اجراء اور ختم نبوت کے عقیدہ کی قانونی اساس صورت حال کو یکسر بدل سکتی ہے۔ پاکستان میں ناقابل شکست قومی اتحاد کے حصول کا واحد ذریعہ صرف یہی باقی رہ گیا ہے۔

اس تبدیلی کے تحت فوج، عوام اور سول انتظامیہ سب یک جان و یک قالب ہو کر اپنے ملک کی خدمت و حفاظت کا فریضہ انجام دینے کے قابل بن جاتے ہیں۔ اور تفریق کی کوئی خلیج بھی باقی نہیں رہ سکتی ہے۔

قوم کو اب اس کا ہی انتظار ہے کہ تلخ ترین تجربات اور ۲۲ سال کی مسلسل محرومیوں کے بعد اسے صدر یحییٰ خاں کی طرف سے کب ایک مکمل اسلامی دستور اور شرعی نظام ملتا ہے۔ (۵ ستمبر ۱۹۷۱ء)

اسلام پر مبنی عرب اتحاد کا آغاز

تین عرب ملکوں کے وفاق کا قیام عرب دنیا اور عالم اسلام کے لئے امیدوں کا ایک نیا پیغام ہے۔

مصر، شام اور لیبیا نے جن حقائق کو سامنے رکھ کر وفاق کی تشکیل کی ہے۔ اس سے یہ توقع پوری ہوتی نظر آتی ہے کہ مستقبل قریب میں ایک مضبوط عرب قوم ابھر سکے۔ جس کی اساس اسلام پر ہو اور جس کے دست و بازو خواص و امراء کے بجائے غریب عوام ہوں۔ اور آئندہ چل کر اس اساس پر ہی دوسرے مسلمان ملک بھی اس لڑی میں منسلک ہو جائیں۔

وفاق کے بارے میں جس دستور کو تینوں ملکوں نے اتفاق رائے سے منظور کیا ہے۔ اس کی تفصیلات تو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکیں۔ لیکن مصر، شام و لیبیا ریڈیو سے ہونے والی نشریات میں جو خاکہ دیا گیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس وفاق کی دستوری بنیاد اسلام پر ہے۔

چنانچہ اس خاکہ کی ایک دفعہ میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ:

"یہ وفاق روحانی قدروں پر زور دیتا ہے اور اسلامی شریعت کو قانون سازی کا بنیادی ماخذ قرار دیتا ہے"۔

ایک اور دفعہ میں کہا گیا ہے کہ:

"اس وفاق کی سربراہی اور اقتدار عوام کے لئے ہے"۔

ایک دوسری دفعہ میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ:

"وفاق کا نظام حکومت جمہوری اور اجتماعی ہوگا" جسے عربی زبان کی موجودہ اصطلاحات میں "الدیموقراطی الاشتراکی" کہا جاتا ہے۔

دستوریہ کی بقیہ دفعات بھی اسی اہمیت کی حامل ہیں۔

— وفاق کی زبان عربی ہوگی۔

— وفاق میں شامل اجزاء امت عربیہ کے جزو شمار ہوں گے۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ثقافتی اور تعلیمی نظام تشکیل میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے گا کہ اسلامیت، عربیت اور عوامیت کے رجحانات تعمیر پائیں۔

غرضیکہ وفاق کا موجودہ ڈھانچہ عربوں کی موجودہ ضروریات اور اسلام کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر تشکیل دیا گیا ہے۔

اس وفاق نے شام جیسے زرعی ملک، لیبیا جیسے تیل کی پیداوار والے ملک اور مصر جیسے صنعتی ملک کو ایک وحدت میں پرو دیا ہے۔ اگر آگے چل کر سوڈان بھی اس ملک میں شامل ہو جاتا ہے تو ساٹھ لاکھ مربع میل پر محیط یہ وفاق ایک عظیم عربی اسلامی مملکت کے قیام کی طرف شاندار قدم ہوگا۔ اور جمال عبدالناصر علیہ الرحمۃ کی ان خوابوں کی تعبیر کی تکمیل کی طرف لے جانے والا راستہ بنے گا جن کا مقصد ایشیا اور افریقہ پر مشتمل ایک عظیم تر عالم اسلام کی تعمیر تھا۔

(۳ ستمبر ۱۹۷۱ء)

پاکستان کے قابل اعتماد دوست
عرب ملک ہی ثابت ہوئے

نام نہاد بنگلہ دیش کے سلسلہ میں بین الاقوامی سطح پر بھارت کو تقریباً ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور دنیا بھر میں اب اس مسئلہ کے حقیقی پس منظر کو سمجھا جانے لگا ہے۔

اس سلسلہ میں عرب ممالک بالخصوص مصر و شام و لیبیا کے اس جرأت مندانہ کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے بھارتی موقف کو بالکل مسترد کر دیا ہے اور پاکستان کی علی الاعلان حمایت کی ہے۔

پیرس میں ہونے والے حالیہ بین الممالک پارلیمانی اجلاس میں جہاں پاکستان کی کوئی نمائندگی نہیں تھی، مشرقی پاکستان سے متعلق بھارتی نمائندہ کی مخالفانہ تجویز کی عرب ملکوں نے سخت مخالفت کی اور اسے پہلی دفعہ زبردست ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا، جبکہ مغربی ملکوں اور دوسرے پاکستان دوست دنیا کے ملکوں نے غیر حاضر رہ کر صرف اپنی غیر جانبداری ظاہر کی ہے۔ دوسری مرتبہ بھی اگرچہ تجویز منظور ہو گئی، لیکن عرب نمائندوں نے اس موقعہ پر بھی اپنا رویہ حسب سابق رکھا۔ اور بھارتی تجویز کی شدید مخالفت کی۔

عرب ملکوں کا یہ رویہ نہ صرف قابل قدر ہے۔ بلکہ عرب ملکوں سے تعلقات کے سلسلہ میں ایک نئے اور نہایت تعریفی دوستانہ رویہ کا متقاضی ہے۔

آج حالات ایسے ہیں کہ پوری عرب دنیا بالخصوص وہ عرب ممالک جن کے بارے میں ماضی میں غلط یا صحیح یہ تصور کیا جاتا رہا کہ وہ بھارت کے دوست ہیں۔ اس آزمائش کے موقعہ پر انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے ایک مسلمان برادر ملک پاکستان کے، بھارت کے مقابلہ میں حامی اور مددگار ہیں۔ آج تو امریکی پروپیگنڈے کی آنکھوں پر باندھی ہوئی وہ پٹیاں بھی اتر رہی ہیں کہ ۶ عرب ملک جن میں مصر، شام، سوڈان اور لیبیا سرفہرست رکھے گئے تھے کمیونسٹ، بے دین اور روس کے غلام ملک ہیں۔

واقعات نے بتا دیا ہے کہ وہ اسلام کے کتنے زبردست شیدائی ہیں۔ اور روس سے دوستی کے باوجود کمیونزم اور روسی اثر و رسوخ کے کتنے بڑے دشمن ہیں۔

مصر، سوڈان اور لیبیا وغیرہ میں روس کے حامی کمیونسٹ عناصر کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے۔ ہمارے یہاں اور امریکہ دوست ملکوں میں امریکہ پسند عناصر کے ساتھ اس قسم کے سلوک کا ابھی تک تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ابھی تک ان کے اثر و رسوخ کو چیلنج کرنا بھی ممکن نہیں ہو سکا ہے۔

غرضیکہ پاکستان کے حق میں عرب ملکوں کا رویہ اتنا واضح اور دوستانہ ہو کر سامنے آ گیا ہے کہ اس سے صرف نظر کرنا بھی ممکن نہیں ہو سکا ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس رویہ کو پائیدار شکل دی جائے۔ اور ایسے اقدامات کئے جائیں۔ جن کے ذریعہ آئندہ پاکستان اور عرب ملکوں کے درمیان روابط نہایت گہرے اور برادرانہ ہو جائیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے عربوں کے سامراج دشمن طرز عمل میں ان کی مکمل ہم آہنگی ضروری ہو گی۔

(۵ ستمبر ۱۹۷۱ء)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے
اجلاس کے موقعہ پر کرنے کے کام

اس ماہ سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا سالانہ اجلاس معمول کے مطابق شروع ہو جائے گا۔

بھارت اس اجلاس میں یقیناً اس امر کی کوشش کریگا کہ نام نہاد بنگلہ دیش کے مسئلہ کو کسی نہ کسی طرح چھیڑے۔ اور اس نے یہ کوشش شروع بھی کر دی۔ بھارت سے کئی وفود ایشیا، افریقہ، یورپ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کو روانہ کر دیئے گئے ہیں اور روانہ کئے جا رہے ہیں تاکہ وہاں نام نہاد بنگلہ دیش کے لئے حمایت حاصل کی جائے۔

اس سلسلہ میں پاکستان کی طرف سے جوابی اقدام میں کسی قسم کی کوتاہی سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

بھارت کی ان کوششوں کا مقابلہ کرنے اور اسے ناکام بنانے کے لئے ابھی سے ایک مکمل پالیسی بنانے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک طرف تو اس امر کی ضرورت ہے کہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں جو وفد پاکستان کی طرف سے شرکت کرے۔ وہ اعلیٰ درجہ کے اہل افراد پر مشتمل ہو۔ اور اس کی قیادت بین الاقوامی حیثیت کا کوئی فرد کرے۔ نیز اسمبلی کے اجلاس سے باہر بھی مفید دنیا اور مبصرین پر مشتمل ایسی بھرپور ٹیم موجود ہو، جو اخباری دنیا میں اس اجلاس کے موقعہ پر پاکستان کے موقف کی جرأت مندانہ ترجمانی کرتا رہے۔

دوسری طرف ابھی سے ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں پاکستان کے ایسے نمائندے بھیجے جائیں۔ جو پاکستان کے موقف کو ان کے ملکوں میں واضح طور پر عام کر سکیں۔ اور ان ملکوں کے ان وفود سے رابطہ قائم کر لیں۔ جو جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرینگے۔

تیسری طرف اسمبلی کے ایجنڈے پر جو مسائل رکھے گئے ہیں ان میں پاکستان کی پالیسی واضح طور پر ان ملکوں کے حق میں ہو۔ جو سامراجیت کے خلاف ہیں۔ اور سامراجی اثرات سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے بیشتر چھوٹے ممالک یہ چاہتے ہیں اور پاکستان کی طرف ان کی موافقت کی یقین دہانی انہیں پاکستان کی حمایت پر آمادہ کرے گی۔

اس طرح یقیناً بھارت کی تمام مخالفانہ کوششوں کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

(۵ ستمبر ۱۹۷۱ء)

چھٹی سالانہ عظیم الشان

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء

سیرت کانفرنس سرگودھا

بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام کمپنی باغ سرگودھا

جسمیں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور۔ شیخ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ۔ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ مولانا عبدالحکیم ایم این اے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی لائلپور۔ مولانا محمد رمضان بیمالوی۔ مولانا محمد اجمل لاہور۔ مولانا عبدالشکور دین پوری۔ مولانا قاری نورالحق قریشی ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ملتان۔ مولانا قاضی محمد ضعیف ملتان۔ مولانا عبدالمجید ندیم۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ شیخ محمد اجمل ایم پی اے۔ رانا رب نواز ایم پی اے۔ مولانا عبدالرحمن جامی خطیب شاہی مسجد لاہور۔ مولانا عبدالقادر آزاد۔ مولانا محمد سلیمان طارق۔ حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد ملاک نمبر ۱ سرگودھا۔ مولانا قاری جلیل الرحمن صدیقی خطیب جامع مسجد گول چوک سرگودھا وغیرہ وغیرہ شرکت فرمائینگے۔

سفیر لیبیا اور سردار عبدالقیوم صاحب صدر آزاد کشمیر کی شرکت بھی متوقع ہے۔

(شیخ حبیب احمد صدر۔ نسیم احمد شیخ ناظم دارالکین مجلس استقبالیہ سیرت کانفرنس سرگودھا)

زکوٰۃ، دین کا ایک اہم رکن

احکام زکوٰۃ ——— و ——— مسائل زکوٰۃ

قسط نمبر ۱

مولانا
عبدالجلیل انصاری
مدرس مظاہر العلوم کوٹ ادو

زکوٰۃ اسلام کا ایک ایسا رکن ہے جس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس دور میں بعض افراد تو زکوٰۃ دیتے ہی نہیں اور بعض دیتے ہیں۔ لیکن مسائل کی کم علمی کی وجہ سے ادائیگی میں قصور ہو جاتا ہے۔ اس لئے مناسب ہوا کہ چند آیات و احادیث کے ترجمے زکوٰۃ کی فضیلت اور تارکین پر وعید نیز کچھ مسائل تحریر کر دیئے جائیں۔ واللہ الموفق وھو یہدی السبیل۔ (محمد عبدالجلیل مدرس مظاہر العلوم کوٹ ادو)

(۱) ورحمتی وسعت کل شیئ فسأکتبھا للذین یتقون و یؤتون الزکوٰۃ والذین ھم بایٰتنا یؤمنون (پ ۹ رکوع ۸)

اور میری رحمت (ایسی عام ہے کہ) تمام چیزوں کو محیط ہے۔ پس اس کو ان لوگوں کے لئے (خاص طور پر) لکھوں گا جو (خدا تعالیٰ سے) ڈرتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

ف ۱۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت دنیا میں ہر شخص کے لئے ہے۔ خواہ بھلا ہو یا برا۔ لیکن آخرت میں یہ رحمت خاص طور پر متقی اور نیک افراد کے لئے ہے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ نیز اس کے تمام احکام کو تسلیم کرتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہیں۔

(۲) وما اٰتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون (القرآن)

اور جو کچھ تم اس غرض سے دو گے کہ سود بن کر لوگوں کے مال میں زیادتی کا سبب بنے۔ پس یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ زکوٰۃ دو گے۔ جس سے اللہ کی رضا مقصود ہو۔ تو ایسے افراد (اپنے دیئے ہوئے مال کو اللہ کے پاس) بڑھاتے رہتے ہیں۔

ف ۱۔ معلوم ہوا کہ جو ہدیہ و دعوت اور نذرانہ وغیرہ اس نیت سے دیا جائے کہ اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے۔ اس کا ثواب آخرت میں نہیں ملتا۔ جو لوگ زکوٰۃ وغیرہا کا مال دیکر یہ امید رکھیں کہ وہ ہمارے احسان مند رہیں۔ وہ اس بدنیتی کی وجہ سے ثواب میں کمی کرتے ہیں۔

(۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔ یعنی جس طرح مضبوط پل آمد و رفت کا ذریعہ اور سہولت کا سبب ہوتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے ذریعہ اسلام کی حقیقت تک پہنچتا ہے۔ یا اللہ جل شانہ کے دربار میں جانے کا پل ہے۔ گویا کہ زکوٰۃ دینے والا پل صراط پر سہولت سے گذر جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۴) حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(۵) آپ نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو۔ اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ جس کے دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ سانپ اس کے گلے میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا۔ جو اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں۔

ف ۱۔ شجاع سانپ مذکر ہوتا ہے۔ عند البعض وہ سانپ ہے جو دم پر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ گنجا اس لئے کہا کہ اس میں زہر زیادہ ہوتا ہے۔ دو نقطے ہونا بھی زہر کی زیادتی اور طویل عمر کی علامت ہوتی ہے۔

(۶) فرمایا۔ جو قوم زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

ف ۱۔ قحط کی دو اہم پیمائشی مسلط ہو رہی ہے کہ کوئی حد نہیں۔ ہزارہا تدبیریں اسے زائل کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ لیکن کوئی بھی کارگر نہیں ہوتی۔ شریعت نے اصل مرض کی تشخیص کی ہے۔ اس کا علاج ہونا چاہیئے۔ بعض احادیث میں زکوٰۃ نہ دینے پر بارش نہ ہونے کا ذکر ہے۔ اگر جانور وغیرہ نہ ہوں تو شاید ایک قطرہ بھی بارش نہ ہو۔

(۷) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ امرنا باقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ومن لم یزک فلا صلوٰۃ لہ۔ فضائل زکوٰۃ ص ۳۲۵ ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ اس کی نماز بھی نہیں۔

ف ۱۔ یعنی جو اجر و ثواب باری تعالیٰ کی طرف سے نماز کی ادائیگی پر مرتب ہوتا ہے۔ وہ نہیں ملے گا۔ اگرچہ فرض ادا ہو جائے۔ الغرض ترک زکوٰۃ پر مختلف افراد کے لحاظ سے مختلف صورتوں میں عذاب ہوتا ہے۔

مسائل

زکوٰۃ ہر اس عاقل و بالغ مسلمان پر ہے۔ جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی مالیت کا تجارتی سامان یا نقد روپیہ رکھتا ہو۔ عالمگیری ص ۱۷۸۔ مذکورہ مالیت رکھنے والے کو صاحب نصاب کہتے ہیں مذکورہ قسم کے نصاب پر چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ خیرات کرنا فرض ہے۔ عالمگیری ص ۱۷۹۔

مسئلہ ۱۔ زکوٰۃ سال بھر ہونے پر ہوتی ہے جو رقم پہلے ختم ہو جائے۔ اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ عالمگیری ص ۱۷۹)

مسئلہ ۱۔ اگر خالص چاندی ۵۲½ تولہ سے کم ہو۔ یا سونا ۷½ تولہ سے کم ہو، تو زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر کچھ چاندی یا نقد روپیہ وغیرہ تجارتی سامان ہو، تو تمام کی مجموعی رقم اگر ۵۲½ تولہ چاندی کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ ہے، ورنہ نہیں (عالمگیری ص ۱۷۹)۔

مسئلہ ۱۔ اگر سال کے اول و آخر میں صاحب نصاب ہے۔ اور درمیان سال میں نصاب سے کم رہا تو بھی زکوٰۃ ہے درمیان میں کم ہونے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔ (عالمگیری ص ۱۷۹) البتہ اگر سب مال جاتا رہے تو جب مال ملے اس وقت سے سال کا حساب ہوگا۔

مسئلہ ۱۔ قرضہ کی رقم نقد کر کے زکوٰۃ فرض ہوگی مثلاً کسی شخص کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے اور پانچصد روپیہ کا مقروض ہے تو پانچسو کی زکوٰۃ دی جائے۔ اگر قرض اتنا ہے کہ اس کے پاس کچھ نہیں بچتا۔ یا نصاب سے کم رہتا ہے تو زکوٰۃ نہ ہوگی۔ (قدوری ص ۶۱ ہدایہ ص ۱۶۶)

مسئلہ: چاندی سونے کا زیور ہو یا برتن ہو استعمال میں ہوں یا نہ ہوں۔ ہر صورت میں زکوٰۃ ہے۔ ان کے علاوہ دوسری اشیاء مثلاً لوہا، تانبا، پیتل، کپڑا، اناج وغیرہا اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ ہے ورنہ نہیں۔ عالمگیری ص ۱۷۹

مسئلہ ۱۔ سکونتی مکانات، استعمال کے آلات مثلاً ٹریکٹر، سائیکل، موٹر، پریس وغیرہا کی مالیت پر زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح کام کرنے یا دودھ وغیرہ کے لئے جو جانور ہوں، ان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ عالمگیری ص ۱۷۹ امداد الفتاوی ص ۳۸

مسئلہ ۱۔ تجارت کے لئے وہ مال کہلاتا ہے جو تجارت کی نیت سے خرید کیا ہو۔ اگر گھر میں استعمال کی نیت سے کوئی چیز خریدی اور بعد میں تجارت کا خیال کر لیا تو جب تک فروخت نہ ہوگا، زکوٰۃ نہ ہوگی۔ البتہ تجارت کی نیت سے خرید کئے ہوئے سامان کے متعلق محض استعمال کی نیت کرنے پر بھی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ فتح القدیر ص ۱۷۹

مسئلہ ۱۔ جو قرضہ آپ نے کسی کو دیا ہوا ہے۔ اگر مقروض اقراری ہے یا اس پر مضبوط گواہ موجود ہیں، تو عدالت کے ذریعہ بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ اس رقم کی بھی زکوٰۃ دی جائے۔ البتہ اگر وصولی کی امید ختم ہو گئی ہے تو وصول ہونے پر زکوٰۃ دی ہوگی۔ فتح القدیر ص ۱۷۹۔ رہا یہ سوال کہ صرف ایک سال کی زکوٰۃ ہے یا گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ دے۔ اس میں قرض کی مختلف صورتیں ہو جانے کی وجہ سے تفصیل ہے۔ بوقت ضرورت کسی معتمد عالم سے دریافت کر لیا جائے۔ مسئلہ ۱۔ اگر ملازم تنخواہ سے کچھ رقم پراویڈنٹ فنڈ میں خوشی سے جمع کراتا ہے تو اس جمع شدہ رقم کی ہر سال زکوٰۃ دینا ہوگی۔ البتہ اگر ملازم خوش نہیں بلکہ جبریہ جمع کی جاتی تو وصول ہونے پر زکوٰۃ ہوگی (فتاویٰ دار العلوم کراچی)

(باقی آئندہ)

اگر اسلام کے خلاف کوئی آئین بنا تو جمعیۃ علماء اسلام اور پاکستان کے عوام اسے قبول نہیں کریں گے

حیدر آباد سندھ کے جلسہ سے مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ایم این اے کا خطاب

حیدر آباد (سرفراز حسین کے قلم سے) جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے ناظم مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ایم این اے بذریعہ عوامی ایکسپریس نواب شاہ سے حیدر آباد تشریف لائے۔ مدرسہ قوۃ الاسلام میں دن بھر قیام فرمایا۔ عصر کے بعد حاجی کرامت اللہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور رات کو مدرسہ مفتاح العلوم میں جمعیۃ کے کارکنوں کے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔

"کوئی کسی کی راہنمائی نہیں کر سکتا، نہ امریکہ نہ چین نہ روس، صرف اسلام ہی واحد دین ہے جو ہر شخص کی ہر وقت مکمل راہنمائی کر سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے سوشلزم پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی، وہ رب جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان کو بھی پیدا کیا، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ وہ رب جس نے آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا، زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا۔ اور آسمان سے تمہارے لئے پانی اتارا۔ پھر اس پانی سے تمہارے لئے طرح طرح کے پھل سبزیاں گندم وغیرہ پیدا کیں۔ یہ سب کچھ انسان کے لئے بنایا۔ آخر انسان کس لئے بنا ہے؟ انسان صرف خدا کے لئے ہے تاکہ اس کی عبادت کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرے، اگر انسان صرف روٹی کپڑا اور مکان کے لئے ہے تو پھر یہ انسان نہیں بلکہ کھا دینے کی مشین ہے۔ جو ہر روز آدھ سیر کھاد پھینکتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ جو لوگ لیڈر بنتے ہیں۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ جو خود خدا کے حکموں کی نافرمانی کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں، نماز روزہ کی پابندی نہیں کرتے، جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ لوگ لیڈر بننے کے حقدار نہیں ہیں۔ وہ قوم کو کیا سیدھا راستہ دکھائیں گے۔ جو خود ہی ٹیڑھے راستے پر جا رہے ہیں

اس کے بعد آپ نے مسٹر مودودی پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل کے مجتہدین کے خیال میں اسلام مکمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں ترمیم چاہتے ہیں۔ مثلاً جبکہ معاشرہ مخلوط ہو، عورت مرد اکٹھے پھریں، چوری عام ہو، زنا عام ہو۔ ایسے وقت میں زنا کی سزا سنگسار کرنا چور کے ہاتھ کاٹنا ظالم ہے۔ یاد رکھو۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ دین مکمل ہو چکا ہے۔ اب اس میں کسی قسم کی لچک پیدا نہیں کی جا سکتی۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ اس کے بعد آپ نے صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خان کو وعدہ یاد دلایا کہ جب میں اور مفتی محمود صاحب صدر صاحب سے ملے تو ہم نے صدر صاحب سے کہا کہ آئین اسلامی ہونا چاہیئے۔ تو صدر صاحب نے فرمایا کہ اسلام کے بغیر تو گذارا ہی نہیں ہے۔ صدر صاحب اگر اسلام کے بغیر گذارا نہیں ہے تو پھر آئین بھی بالکل خالص اسلامی ہونا چاہیئے۔ اگر اسلام کے خلاف آئین بنا، تو جمعیۃ علماء اسلام اس آئین کو ہرگز قبول نہیں کرے گی۔

آخر میں مولانا نے حکام بالا حیدر آباد کو متنبہ کیا کہ کیا وجہ ہے کہ صرف حیدر آباد میں میری تقریر پر جلسہ عام پر پابندی عائد ہوئی ہے، حالانکہ کراچی، نواب شاہ میں کوئی پابندی عائد نہیں ہوئی۔ یہ صرف افسران ضلع کی شرارت ہے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ اگر غلط کہتا ہوں تو نشاندہی کی جائے تاکہ غلط بات نہ کی جائے۔ جلسہ ۱½ بجے ختم ہوا۔ آخر میں پاکستان کی بقاء اور سلامتی کے لئے دعا مانگی گئی

اکابر جمعیۃ علماء اسلام کی مشترکہ اپیل

جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے

خیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔

- ملک میں موجود الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں
- معاشرتی نظام میں بے حیائی، فحاشی، عریانی اور مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔
- معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔
- عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہیں

ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جد وجہد کی ضرورت ہے

علماء کرام مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں

اسلئے ہم اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر امداد فرمائیں۔ اپنے عطیات اور رجب، شعبان و رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ صدقات خیرات مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ——— خانپور
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی " ——— ملتان
عبید اللہ انور نائب امیر " ——— لاہور
غلام غوث ہزاروی ناظم " ——— راولپنڈی

جملہ رقوم ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان فون ۲۱۱۹ کے نام ارسال کریں

طلباء کا دو روزہ تربیتی کنونشن

(از قلم سید محمد اسلم بخاری صدر جمعیۃ طلباء اسلام ملتان)

جمعیۃ طلباء اسلام ملتان ڈویژن کے زیر اہتمام دو روزہ تربیتی کیمپ مورخہ ۴ و ۵ ستمبر ۱۹۷۱ء کو مدرسہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان میں منعقد ہوا۔ جس میں ملتان ڈویژن میں شامل اضلاع کے مختلف کالجوں اور دینی مدارس و سکولوں کے طالب علموں نے حصہ لیا۔ کنونشن سے علماء کرام اور جمعیۃ طلباء اسلام کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ اور طلباء کی ذہنی تربیت و اصلاح فرمائی

سب سے پہلا اجلاس ۴ ستمبر بعد از نماز جمعہ ہوا۔ نماز جمعہ سے قبل طلباء کرام تشریف لے آئے تھے۔ سب نے مل کر جامع مسجد قاسم العلوم میں نماز جمعہ ادا کی۔ اس کے بعد مدرسہ کے وسیع دار الحدیث میں پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جو جناب خواجہ محمد افضل صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید قاری فضل الرحمٰن صاحب نے کی۔ اس کے بعد جناب عبد المتین صاحب چوہدری نے مختصراً کنونشن کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ اور ان کے بعد خطیب بے بدل حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری نے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا۔ صحابہؓ کی محبت نبیؐ کی محبت ہے حضورؐ نے فرمایا کہ صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی تابعداری کروگے ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔ مولانا نے صحابہ کی شان اقدس میں گستاخی اور ان کی عیب جوئی کرنے والوں پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور فرمایا کہ میں مولانا مودودی سے کہتا ہوں کہ اپنی کتابوں میں صحابہ کی تنقید اور ان عیب جوئی جو آپ نے کی ہے اسے نکال دو اور سچی توبہ کرو۔ ورنہ قیامت میں کیا جواب دوگے۔

ان کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب صاحب قریشی نے جمعیۃ کی پالیسی اور لائحہ عمل پر مفصل تقریر کی۔ اس کے بعد نماز عصر کا وقت ہو گیا نماز کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس کی صدارت جمعیۃ کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب صاحب قریشی نے کی۔ قرآن مجید کی تلاوت جناب قاری محمد نعمت اللہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائپوری نے "دوست اور دشمن کی پہچان" کے موضوع پر انتہائی مدلل و مؤثر خطاب فرمایا۔

نماز مغرب سے نماز عشاء تک ٹائم تفریح و آرام کے لئے دیا گیا۔ جس میں مہمان طلباء کرام کو کھانا کھلایا گیا نماز عشاء کے بعد تیسرا اجلاس پرائمری سکول تسلیم العلوم کے ہال میں منعقد ہوا۔ صدارت جناب محمود الحسن صاحب عباسی نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب نے کی۔ تلاوت قرآن پاک جناب قاری فضل الرحمٰن صاحب نے کی، اس کے بعد جناب عبد المتین صاحب چوہدری نے تعلیمی پالیسی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ملک میں اسلامی نظام تعلیم کے رائج کرنے پر زور دیا۔

ان کے بعد مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱½ گھنٹہ مسئلہ ختم نبوت پر خطاب فرمایا اور وضاحت کی کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی و مرکزی مسئلہ ہے۔ اس کے بعد دین اسلام نامکمل ہے۔ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق تقریباً ۱۰۰ سے زائد آیات قرآنیہ موجود ہیں اور ۱۰۰ سے زائد احادیث نبویؐ ہیں علماء صحابہ کرام نے اپنے خون سے اس مسئلہ کی حفاظت کی اور منکرین ختم نبوت کا مقابلہ خلیفۂ اول حضرت ابوبکرؓ نے بزور شمشیر کر کے واضح کر دیا کہ اب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

مولانا کی تقریر کے بعد مجاہد کبیر حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ نظمیہ نے ماضی میں علماء کرام کے شاندار کارنامے کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ انگریز ملعون کے مشئوم ارادوں اور اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشوں کا مقابلہ جس طرح علماء ربانی نے مردانہ وار کیا۔ اس کا اجمالی خاکہ طلباء کرام کو سمجھایا اور بتایا کہ ہمارے اسلاف نے کس قدر تکالیف اور مصائب برداشت کر کے دین اسلام کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنایا۔

آخر میں حضرت شاہ صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام کو خراج تحسین پیش کیا۔

نماز فجر کے بعد قاسم العلوم پرائمری سکول کے ہال میں چوتھا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں استاذ المعقول والمنقول حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم نے درس قرآن مجید دیا اور حجیت حدیث کے موضوع پر طلباء کو معلومات بہم پہنچائیں۔ منکرین حجیت حدیث کے مختلف اعتراضات کے جواب دیئے۔

اس کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ملتان ایئر پورٹ پر خیر مقدم کیا۔ اور پھر مفتی صاحب کے ساتھ ناشتہ کیا۔

۹½ بجے پانچواں اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض جناب رانا شوکت علی طالب علم تاج اعظم میڈیکل کالج بہاولپور نے انجام دیئے۔ قرآن مجید کی تلاوت جناب قاری خالد صدیق صاحب نے فرمائی اور نظم جناب عبد الرحیم صاحب نیازی نے پڑھی۔

اس کے بعد حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائپوری نے کالج اور دینی طلباء کے اتحاد و اتفاق اور ان کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر کام کرنے کے موضوع پر خطاب فرمایا اور اس سلسلے میں جو روڑے راستے میں حائل ہیں ان کا حل پیش کیا۔

نماز ظہر کے بعد چھٹا اجلاس شروع ہوا۔ صدارت جناب محمد عارف صاحب صدر مسلم گوجرانوالہ نے کی۔ تلاوت حافظ محبوب احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد ملتان ڈویژن کے مختلف اضلاع کے کالجوں اور دینی مدارس و سکولوں کے طالب علموں کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ جن میں مندرجہ ذیل حضرات نے حصہ لیا۔

حافظ محمد طاہر صاحب میرک ناظم جمعیۃ طلباء اسلام چیچہ وطنی۔ جناب عبد الرحیم صاحب نیازی مولوی فاضل رکن جمعیۃ طلباء اسلام ملتان۔ قاری خالد صدیق صاحب ایف اے ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام ساہیوال۔ جناب احمد خان صاحب قریشی ایف اے متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ جناب سید محمد اسلم شاہ صاحب بخاری متعلم دورہ حدیث صدر جمعیۃ طلباء اسلام ملتان۔ جناب سید محمد اسلم شاہ صاحب بخاری متعلم دورہ حدیث صدر جمعیۃ طلباء اسلام ملتان۔ جناب قاری فضل الرحمٰن صاحب صاحبزادہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ۔ جناب محمد اسمٰعیل صاحب رکن جمعیۃ طلباء اسلام کبیر والہ۔

کارکنان و عہدیداران کے خطاب کے بعد حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نعمانی بوریوالہ نے نصائح اور اصلاح طلباء کے موضوع پر عصر تک خطاب کیا جس میں انہوں نے آئندہ مستقبل میں جس طرح کام کرنا ہے اور اس سلسلے میں جو انہیں دقتیں آئیں گی وغیرہ تمام امور کے بارے میں مفید مشورے اور نصیحتیں فرمائیں۔

عصر کی نماز کے بعد ساتواں اجلاس زیر صدارت جناب رانا شوکت علی صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب فرمایا۔ جو بالتفصیل انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

عشاء کی نماز کے بعد جمعیۃ کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب صاحب قریشی نے ہدایات جاری فرمائیں۔ اور الوداعی مختصر سا خطاب فرمایا۔ جناب عبد المتین چوہدری اور جناب محمد عارف صاحب نے بھی خطاب فرمایا

جمعیۃ طلباء اسلام ملتان کا انتخاب

صدر۔ جناب سید محمد اسلم شاہ صاحب بخاری

نائب صدر حفیظ الدین صاحب

جنرل سیکرٹری جناب احمد خان صاحب قریشی ایف اے

خازن جناب عبد الرشید صاحب

ناظم نشر و اشاعت جناب عبد الحکیم صاحب

اس کے بعد کارروائی ختم ہوئی اور جمعیۃ کی کامیابی کے لئے دعا مانگی گئی۔

سکھر میں طلباء کا کنونشن

ملتان ڈویژن کی کامیاب کنونشن کے بعد خیر پور ڈویژن کی دو روزہ کنونشن ۵ و ۶ ستمبر کو سکھر میں ہو رہا ہے

(باقی صفحہ پر)

اس کنونشن میں طلبہ کی تربیت کا انتظام ہوگا اور مختلف موضوعات پر طلبہ، علماء اور ماہرین تعلیم کی تقاریر ہوں گی اہم موضوعات یہ ہوں گے۔ "اسلامی نظام تعلیم"۔ "طلبہ اور پاکستان کا مستقبل"۔ "عقیدہ ختم نبوت"۔ "دوست اور دشمن کی پہچان" مذکورہ ذیل حضرات تقاریر فرمائیں گے۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولانا عزیز الحق صاحب۔ حضرت مولانا گل محمد صاحب۔ حضرت ابلیحی شریف اور حضرت اموٹ شریف۔ حضرت مولانا سعید احمد رائپوری حضرت مولانا بشیر احمد خان صاحب۔ محمد اسلوب قریشی۔ جاوید ابراہیم پراچہ۔ حافظ محمد حسن صدر صوبہ سندھ۔ بحرالدہ ہزاروی ناظم عمومی صوبہ سندھ و دیگر عہدیداران صوبہ سندھ۔ صدر دفتر کے ایک اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام پورے ملک میں ڈویژنل کنونشن منعقد ہوں گی۔

ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کو رہا کیا جائے

ساہیوال کی مختلف دینی، سماجی، معاشرتی اور سیاسی تنظیموں نے مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ مولانا موصوف ضلع کی اس کمیٹی کے ممبر اور معروف دینی شخصیت ہیں۔ مزید برآں وہ مسن رسیدہ اور پھیپھڑوں کے مریض ہیں۔ لہٰذا انہیں فوری رہا کیا جانا ضروری ہے۔ اور اب جبکہ صدر مملکت نے ایک اعلان کے ذریعہ مشرقی پاکستان کے بے شمار افراد کو معاف کر دیا ہے ایسے افراد کو رہا کرنا جن کا اوڑھنا بچھونا دینی تبلیغ و اشاعت ہے، یکسر دینی تقاضوں کو پورا کرنا ہے۔

گورنر پنجاب سے استدعا

جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز رہنما اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے ناظم مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی پچھلے دنوں مارشل لاء کے ضابطہ کے تحت گرفتار کر لئے گئے تھے۔ ملک کے دینی حلقوں میں ان کی گرفتاری پر بڑے رنج اور تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور تمام حلقوں نے مولانا کی رہائی کے لئے حکومت سے اپیل کی تھی۔ مولانا حبیب اللہ نے ملک میں امن و امان بحال رکھنے اور مختلف مذہبی گروہوں کے مابین ہم آہنگی قائم رکھنے کی ہمیشہ کوشش کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ موجودہ حالات میں فضا کو سازگار بنانے اور قوم کو متحد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ علماء حق کا عوام الناس سے رابطہ اور تعلق مضبوط ہو۔ ہاری گورنر پنجاب جناب لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن سے استدعا ہے کہ وہ مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی کی رہائی کے احکامات صادر فرما کر عوام الناس اور دینی حلقوں کا اضطراب دور فرمائیں۔

محمد ضیاء القاسمی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب
از شجاع آباد

ایک مراسلہ

امیر شریعت کے خلاف بدزبانی

کیا مضمون نگار قادیانی تو نہیں؟

مورخہ ۲۶ اگست ۷۱ء بروز جمعرات "نوائے وقت" میں ضیاء الاسلام کی تحریر نظر سے گذری جس میں خصوصاً امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی ذات مقدسہ پر ضیاء الاسلام نے اپنے ذاتی بغض و عناد کی بنا پر ناپاک اور رکیک حملے کئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ہر وہ مسلمان جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے شدید کرب محسوس کرتا ہے۔ چونکہ شاہ صاحب حضورؐ کے سچے عاشق تھے۔ انہوں نے حضورؐ کے دین و قانون کو بلند کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ انہوں نے ہر محاذ پر جیلوں اور ریلوں میں عدالتوں اور تھانوں میں اور ملک کے کونے کونے میں آواز حق اٹھائی۔ اور زندگی بھر انگریز سامراج اور ان کے پروردہ قادیانیوں سے جہاد کیا۔ اور ان کے ہر محاذ پر ذلت آمیز شکست دے کر مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد پیدا کیا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ موصوف اسلام کی ضیاء نہیں بلکہ قادیان کی تاریکی ہے۔ امیر شریعت کی مجاہدانہ زندگی و نمایاں کارناموں پر عالم اسلام کے مسلمان اور خصوصاً پاکستان کے سیاسی ماہرین و ارباب حکومت فخر کرتے ہیں اور ان کے ممنون ہیں۔ عالم اسلام کو ان بزرگوں سے بہت فیض پہنچا ہے۔ ان کو اپنے عزم سے کوئی طاقت نہ ہٹا سکی اور ان کا نام تا قیامت روشن رہیگا ان کے مشن کو ختم کرنے کے لئے بڑے بڑے جابر آئے لیکن سب مٹ گئے اور مٹتے رہیں گے۔

آیئے! حضرت امیر شریعت کی مجاہدانہ زندگی اور ان کے کارناموں پر پاکستان کے ماہرین سیاست اور ارباب حکومت کے ارشادات کی روشنی میں جائزہ لیجئے۔

(۱) جناب علامہ علاؤالدین صدیقی وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کا ارشاد:۔

"ہم آزادی کی فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ اگر شاہ صاحب جیسے لوگ اپنے آپ کو کٹھن امتحانوں میں نہ ڈالتے تو نہ جانے اس زندگی کی کیا صورت ہوتی"!

(۲) فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سابق صدر پاکستان:۔

"شاہ جی جنگ آزادی کے سپاہی اور اسلام کے بہت بڑے مجاہد تھے۔ قدرت نے انہیں علم و بیان کی نعمتوں سے نوازا تھا"۔

(۳) نواب افتخار حسین ممدوٹ:۔

"شاہ جی نہایت بزرگ تھے۔ انہوں نے نیک نیتی سے ملک و قوم کی خدمت کی۔ آپ بلند پایہ لیڈر تھے۔ ان کے پایہ کا لیڈر صدیوں ہی میں ملتا ہے"۔

(۴) میاں ممتاز دولتانہ کا ارشاد:۔

"شاہ جی جنگ آزادی کے بہادر جرنیل تھے۔ سیاسی اختلاف کے باوجود میں نے ہمیشہ ان کی خدمت کا اعتراف کیا اور ان کی قدر کی۔

(۵) شاعر مشرق علامہ اقبال کا ارشاد:۔

"شاہ جی اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں"۔ یہ صرف بطور ثبوت کے چند بیگانی سیاست دانوں و ارباب حکومت کی آراء پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ ہر ذی فہم انسان شاہ جی کے کارناموں کو سراہتا ہے۔

جناب قائد اعظم کے بارے میں شاہ جی کے نظریات کا جائزہ لیجئے۔

اے قادیانیو! اگر تم نبی مانے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر اس کے بغیر تم جی نہیں سکتے تو تم پھر ہمارے قائد اعظم کو ہی نبی مان لو۔ اسے مرد تو تھا۔ جس بات پر اڑا، پہاڑ کی طرح ڈٹ گیا۔ آہوں کے بادل اٹھے۔ اشکوں کی گھٹا چھائی۔ خون کی برکھا ہوئی۔ لاشوں کا سیلاب آیا۔ مگر کوئی چیز قائد اعظم کو عزم سے نہ ہٹا سکی۔ اس نے تاریخ کے اوراق کو پلٹ دیا۔ ملک کے جغرافیہ کو بدل کر رکھ دیا۔ تمام عمر گذار دی۔ انگریز کی نوکری نہ کی۔ حکومت سے خطاب نہ لیا۔ انگریز سے کوئی تمنا نہ کی۔

ملک کے اخبار شاہد ہیں تقسیم سے پہلے اور بعد میں جب کبھی کسی ہندو نے مسلمانوں کے خلاف زبان کھولی۔ نہرو نے پاکستان کو جنگ کی دھمکی دی تو شاہ جی نے سب سے پہلے منہ توڑ جواب دیا۔ لاہور کے علم الدین کو شاہ جی ہی نے تو غازی بنایا تھا۔ ملک و ملت کے لئے ان بزرگوں نے اذیت ناک تکلیفیں جھیلیں۔

ہم مسلمانان بھیرہ روزنامہ نوائے وقت کے ایڈیٹر سے سخت احتجاج کرتے ہیں کہ نوائے وقت کے کالم میں موٹی سرخی کے ساتھ شاہ صاحب کے خلاف توہین آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مضمون نگار قادیانی فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر واقعی مرزائی ہے تو یہ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے سخت تشویش کا باعث ہے۔ حکومت کو مرزائیوں کی ان سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے۔ ورنہ ہم بھی منہ زبان اور ہاتھ میں قلم رکھتے ہیں۔

ناچیز مرزا عبدالرشید ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت بھیرہ
کراچی خبر نیچر مارٹ بھیرہ
ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

کھیوڑہ :-

جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا، جس کی صدارت قاری دین محمد صاحب نے کی۔ اجلاس میں پرزور مطالبہ کیا گیا کہ فلم دیار پیغمبراں کو فی الفور بند کیا جائے اجلاس میں پاکستان کی بہادر افواج کو مشرقی پاکستان کے حالات پر قابو پانے پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا

مولانا اسفندیار کراچی کا تنظیمی دورہ

کراچی میں جمعیۃ کی تنظیم کا کام تیزی کے ساتھ جاری ہے مولانا محمد اسفندیار نے ماہ اگست میں ناظم آباد، بادانی چالی، فرنٹیئر کالونی کا دورہ کیا۔ ناظم آباد میں جمعیۃ کی تین شاخیں اور فرنٹیئر کالونی میں تین شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ ۴ اگست کو بلدیہ ٹاؤن کا دورہ کیا، جو بہت بڑا علاقہ ہے۔ وہاں سات شاخیں بن چکی ہیں۔ ایک شاخ کیماڑی میں اور ایک گھاس بندر اور ایک ہارون آباد میں بھی بن گئی ہے۔ ۱۸ اگست کو مولانا نے بڑا بورڈ، گولیمار اور بسم اللہ کمپاؤنڈ کا دورہ کیا۔ وہاں بھی ایک ایک شاخ قائم ہو چکی ہے

پنجہ غلام پشاور کا انتخاب

امیر حاجی عبدالحمید، نائب امیر ڈاکٹر محمد یونس فاضل دیوبند۔ ناظم عمومی جناب سمیع اللہ جان۔ ناظم ۱ سید عطاء اللہ شاہ صاحب۔ ناظم ۲ جناب رحمت اللہ خان۔ ناظم اطلاعات الطاف حسین صاحب۔ خازن ملک محمد بخشیش خان صاحب ممبران۔ محمد حنیف، محمد ادریس دلاور خان صفی اللہ جان محمد رفیق۔ محمد یونس، محمد ظفر، غلام فرید۔ قدرت اللہ، تاج محمد غلام مرتضیٰ، محمد علی، محمد بخش صاحبان

امیر شریعت کو خراج عقیدت

لائلپور جمعیۃ علماء اسلام نے بخاری مسجد میں کارکنان جمعیۃ نے قرآن خوانی کر کے حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال ثواب کیا مولانا محمد رفیق انور ناظم عمومی جمعیۃ لائلپور نے خطاب کیا۔

(محمد اکرام ناظم دفتر)

مرکزی ناظم نشریات کا دورہ ضلع ہزارہ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری اطلاعات و نشریات حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ممبر قومی اسمبلی نے ضلع ہزارہ کا تفصیلی دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں مولانا نے

قراردادیں بیانات انتخابات

جماعتی کارکنوں سے خطاب، معزز شہریوں سے ملاقات کی اور ضلعی عوام کی شکایتوں اور ان کے مطالبات سے واقفیت حاصل کی۔ مانسہرہ میں کارکنوں سے خطاب اور شنکیاری کے جلسہ عام میں تقریر کی۔ ایوبیہ میں علاقہ کے عوامی وفد سے ملاقات کر کے ان کے مطالبات سنے اور حکام بالا تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ ان کے مطالبات حسب ذیل ہیں :-

گلپات کے عوام برفباری کے موسم میں علاج معالجہ کی سہولتوں سے محروم رہتے ہیں۔ اور دور دراز کی مسافت طے کر کے ایبٹ آباد پہنچتے ہیں۔ وہاں فوری طور پر ہسپتال قائم کیا جائے۔ ڈاک خانہ قائم کیا جائے۔ نیز آمد و رفت کا نظام بہتر بنایا جائے۔ بعد ازاں مولانا نے بن سیر میں ایک سیرت کانفرنس میں شرکت کی۔ مولانا نے پھگوڑہ مڈل سکول و ڈسپنسری کے قیام اور ڈاک کا نظام بہتر بنانے کے لئے متعلقہ حکام سے پشاور میں ملاقات کی۔ اس کے بعد مولانا نے ڈاڈر ککھڑ تنگھ بڑموری اوگی وادی کاغان کے مختلف مقامات ناران جیسول کا دورہ کیا۔ بڑموری اوگی اور بن سیر میں عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کیا مولانا نے اوگی اور جیسول میں دفاتر جمعیۃ کا افتتاح بھی کیا اور پرچم نبوی لہرائے۔ مولانا کی تقریر کے بعد بٹگرام سب ڈویژن کے شہزادہ خان نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ وادی کاغان میں پارس مہاندری جرید میں عوام سے ملاقات کی اور ان کے مطالبات حکام بالا تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔

اسلام کی آواز جمعیۃ کی آواز ہے مولانا قاسمی

علماء ہی اسلام کا قانون نافذ کر سکتے ہیں قاری نور الحق

صدر مملکت آرڈیننس کے ذریعے اسلام نافذ کریں ـــــ مولانا غلام مصطفیٰ

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما چکوال تشریف لائے اور انہوں نے ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب کیا سب سے پہلے مولانا قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ناظم نشریات پنجاب جمعیۃ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جو اسلام کا قانون سچے دل سے چاہتی ہو۔ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خالص اسلام کا نظام چاہتی ہے۔ میں انگریزی پڑھا لکھا ہوں۔ مجھے کیا ضرورت تھی علماء کے قدموں میں بیٹھنے کی۔ صرف اس لئے کہ یہ عظیم تاریخ کے مالک ہیں۔ ان کا سلسلہ مولانا درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا ہزاروی سے چل کر مولانا احمد علیؒ امیر شریعتؒ مولانا مدنیؒ مولانا شیخ الہندؒ مولانا نانوتویؒ، شاہ ولی اللہؒ سے ملتے ہوئے صحابہ کرامؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ علماء ہی اسلام کا قانون نافذ کر سکتے ہیں۔

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری نے کہا کہ صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں صاحب کو اختیار ہے۔ وہ ایک آرڈیننس کے ذریعہ ملک میں اسلام کا قانون نافذ کر سکتے ہیں۔ پاکستان کے عوام خواہ ان کا تعلق مشرق سے ہو یا مغرب سے اسلام کا قانون چاہتے ہیں۔ میں صدر صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آرڈیننس کے ذریعے اسلام کا قانون نافذ کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے فرمایا کہ اسلام پاکستان کی بقا کا ضامن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہماری اسلام سے محبت اور وابستگی پختہ ہو جائے تو ہماری طرف دنیا کی کوئی طاقت نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اسلام کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں درد دل سے کہتا ہوں کہ اس ظلمت کدہ میں اسلام کی آواز جمعیۃ علماء اسلام کی آواز ہے۔ میں اہل چکوال سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اسلام کے قانون کے لئے جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔

قراردادیں جو منظور ہوئیں

ـــــ جمعیۃ علماء اسلام چکوال کا یہ عظیم الشان اجتماع اکابر جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی دامت برکاتہم کو عرب ممالک کے کامیاب دورہ پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور اکابر جمعیۃ کی ملی، ملکی اور اسلامی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

ـــــ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین ساز کمیٹی میں ملک کے جید علماء کرام کو شامل کیا جائے اور آئین کی بنیاد بائیس نکات کو بنایا جائے۔

ـــــ یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ کسی غیر مسلم کو آئین ساز کمیٹی کا رکن مقرر نہ کیا جائے۔

ـــــ یہ عظیم اجتماع مولانا حبیب اللہ صاحب رشیدی مہتمم جامعہ رشیدیہ ساہیوال کی فی الفور رہائی کی اپیل کرتا ہے۔ (عبدالرحمٰن قاسمی)

خانیوال

جمعیۃ تحصیل خانیوال کا اجلاس حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس مولانا قاسمی صاحب کے علاوہ حکیم محمد عالم جاوید نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس میں چند قراردادیں پاس ہوئیں۔ جن میں مطالبہ کیا گیا کہ آئین ساز کمیٹی میں علماء کو شریک کیا جائے۔ کبیر والہ سے تلمبہ براستہ مخدوم پور پختہ سڑک بنائی جائے۔ خانیوال ملتان روڈ کے پھاٹک پر پل تعمیر کیا جائے۔ آخر میں مرکزی صوبائی اور ضلعی تنظیموں کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا تقریباً ۴۳ نمائندوں نے شرکت کی۔

علماء دیوبند ملک میں دین کی اشاعت اور پاکستان کے تحفظ کیلئے مصروف عمل ہے

(مولانا اجمل)

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ناظم مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری نے کہا ہے کہ جمعیۃ کے اکابرین نے ہمیشہ دین کی سربلندی اور ملک کی حفاظت کے لئے کام کیا ہے۔ وہ جمعیۃ علماء اسلام پنجہ غلام کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کے جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔ جلسے کی صدارت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے کی۔ مولانا محمد اجمل نے کہا کہ رسول کریمؐ تمام عالم کے لئے رحمت اور آخری نبیؐ بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ان کی نبوت کسی ایک حصے تک محدود نہ تھی۔ بلکہ وہ عالمی نبی اور پیغمبرؐ بن کر آئے اور ان کی نبوت قیامت تک جاری رہے گی۔ ان کے بعد نہ کوئی نبی آیا اور نہ کوئی آئے گا۔ انہوں نے صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اونچی شان کے مالک تھے۔ انہوں نے جو مقام مسلمان ہو کر پایا۔ اس سے پہلے نہیں پایا تھا۔

آخر میں علماء دیوبند کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ علماء دیوبند نے ہمیشہ دین کی خدمت کی ہے۔ اور اسلام کی سرحدوں کو مضبوط بنانے کے لئے انہوں نے سالہا سال تک درس و تدریس اور قرآن کی خدمت کی، انہوں نے کہا کہ دیوبند ہزاروں اور لاکھوں علماء دین، مفسرین، مبلغین اسلام اور خطباء پیدا کر چکا ہے جو آج بھی ملک میں دین کی اشاعت اور ملک کی حفاظت کے لئے کام کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد میں جمعیۃ کی شاندار کامیابی کا سہرا صوبہ سرحد کے عوام کے سر پر ہے۔ انہوں نے انتخابات میں علماء کی شاندار کامیابی پر صوبہ سرحد کے عوام کا شکریہ ادا کیا۔ اور صوبہ سرحد کے عوام کو خراج تحسین پیش کیا

(سمیع اللہ۔ ناظم عمومی پنجہ غلام پشاور)

آزاد کشمیر

بیس بگلہ میں علاقہ کے عوام کا اجلاس صوبیدار علی بہادر نائب صدر جمعیۃ علماء حلقہ ملوٹ منعقد ہوا۔ اجلاس سے مولانا امیر الزمان ناظم عمومی جمعیۃ علماء آزاد کشمیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بیس بگلہ مندری چناٹ ڈھک سیری اور تھب یونین کے بالائی دیہات میں فصل ژالہ باری کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے حکومت آزاد کشمیر پر زور دیا کہ وہ اس علاقہ کو قحط زدہ قرار دینے، غلہ سستا کرنے، گندم کا بیج مفت مہیا کرنے پر زور دیا

تحصیل راجن پور

مولانا عبدالکریم صاحب نیاز ناظم جمعیۃ نے جمعیۃ کی تنظیم نو کے لئے راجن پور، فاضل پور اور مٹھن کوٹ کا دورہ کیا۔ عوام سے ملاقاتیں کیں اور تبلیغی پروگرام انجام دیا۔ مٹھن کوٹ میں ممبر سازی ہو چکی ہے۔

(عبدالخالق امیر جمعیۃ راجن پور)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال کے رہنماؤں کا طوفانی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ساہی وال نے اکابر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب حضرت مولانا عبیداللہ انور، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ کی ہدایت پر تنظیم نو کا کام تیزی سے شروع کر دیا ہے۔ جمعیۃ ساہیوال کا ایک وفد جس میں حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی مولانا محمد حسین رشیدی خطیب کمالیہ، مولانا فاروق احمد صاحب محمودی عارف والا شامل تھے۔ ضلع ساہیوال کے مختلف مقامات کا طوفانی دورہ کیا۔ وفد سب سے پہلے رینالہ خورد پہنچا۔ مولانا عبدالحمید انور نے کارکنوں کا اجلاس بلایا ہوا تھا وفد نے کارکنوں پر تنظیم نو کرنے کے لئے زور دیا۔ وہاں سے وفد بامہ بالا گیا۔ مولانا محمد اسحاق امیر حلقہ نے انتظام کیا ہوا تھا۔ کارکنوں نے تنظیم نو کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد قصبہ کوہلہ پہنچا۔ حافظ ولی محمد صاحب کے زیر انتظام جدید انتخاب ہوا۔ امیر مولانا نور محمد صاحب خطیب۔ نائب امیر حافظ ولی محمد، ناظم عمومی حافظ غلام نبی۔ ناظم مولوی فضل دین صاحب۔ خازن میاں قطب الدین صاحب۔

بعد ازاں قصبہ جوئیہ میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب تلمیذ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے بڑھاپے میں بھی کام کرنے کا عہد کیا۔ ۱۴ اگست کو کوٹ سلطان پور میں وفد گیا۔ مولانا محمد ثناء اللہ ناظم مدرسہ تعلیم القرآن و خطیب نے انتظام کیا ہوا تھا۔ رات کو خطاب ہوا اور انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر مولانا ثناء اللہ، ناظم عمومی مولوی محمد اکرم۔ ناظم ماسٹر تاج الدین۔ حاجی غلام نبی نائب امیر۔ خازن چوہدری محمد رفیق نمبردار۔ اجلاس میں مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے بعد قصبہ چندراکہ گیا وہاں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر حاجی چراغ دین صاحب خطیب۔ نائب امیر ماسٹر امیر علی۔ ناظم عمومی قاری الطاف الرحمٰن۔ خازن حاجی تاج الدین صاحبان۔ بوقت عصر قصبہ جبوکہ تحصیل اوکاڑہ میں مولانا محمد قاسم اور رانا فیض احمد نے سیرت کے جلسہ کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ وفد نے وہاں خطاب کیا۔ حسب ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔ امیر مولانا محمد قاسم۔ نائب امیر محمد انور صاحب۔ ناظم عمومی رانا فیض احمد، خازن ڈاکٹر اللہ دتہ صاحبان۔ ناظم چوہدری عبدالقیوم صاحب۔ وہاں سے وفد ۱۶ اگست کو چک نمبر ۲۴ جی، ڈی میں مولانا فاروق احمد مولانا محمد حسین رشیدی پہنچے۔ جمعیۃ کے کارکنوں سے ملاقات کی انہوں نے تنظیم نو کا وعدہ کیا۔ وہاں سے دونوں حضرات چک ۳۸/ج R حلقہ اوکاڑہ تشریف لے گئے۔ ظہر کے بعد کارکنوں سے خطاب کیا۔ حسب ذیل انتخاب ہوا۔ امیر مولانا خلیل احمد صاحب خطیب جامع مسجد قاسمی، ناظم عمومی مشتاق احمد ولد فضل دین۔ خازن شیر محمد دکاندار۔ مولانا حبیب اللہ صاحب کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ (باقی آئندہ)

عارف والہ

بعد میں جدید انتخاب ہوا۔ امیر مولانا حافظ عبدالقیوم صاحب قدوسی مدرس مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والہ۔ نائب امیر جناب قاری محمد حسین صاحب ضیاء۔ ناظم مدرسہ صدیقیہ سی بلاک عارف والا۔ ناظم اعلیٰ جناب چوہدری محمد شفیق صاحب۔ ناظم نشریات مولانا قاری غلام نبی صاحب صدر مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والہ۔ خزانچی، چوہدری عبدالغنی صاحب ناظم قاری صبغۃ اللہ مہتمم مدرسہ عثمانیہ غریب محلہ عارف والہ۔ سالار جناب شیخ عبدالجبار صاحب

ممبران مجلس عاملہ۔ شیخ محمد صدیق۔ شیخ محمد حفیظ صوفی جمال الدین۔ صوفی عبدالحمید۔ محمد اعظم۔ حافظ ریاض احمد شیخ محمد اشتیاق۔ چوہدری عبدالقیوم۔ محمد امین۔ محمود الحسن محمد منیر۔ محمد سلطان

چیچہ وطنی مدرسہ عربیہ پیر جی عبداللطیف صاحب سرپرست جمعیۃ ساہی وال میں مولانا عبدالعلیم صاحب صاحبزادہ اور ناظم مدرسہ نے تمام ارکان کو بلا کر بہترین اہتمام فرمایا رات عشاء کی نماز کے بعد بیان ہوئے۔ سہ رکنی وفد نے جمعیۃ کا موقف اور تحریک نو کی پرزور اپیل کی۔ مولانا حبیب اللہ صاحب امیر جمعیۃ ساہی وال کی گرفتاری پر اظہار افسوس اور مطالبہ کیا کہ مولانا کو فوراً رہا کر دیا جائے۔

اس کے بعد سہ رکنی وفد منڈی گگو پہنچا۔ وہاں چوہدری عبدالستار صاحب نے اہتمام کیا حسب ذیل انتخاب ہوا۔

امیر مولوی حافظ جان محمد صاحب مدرس مدرسہ عربیہ گگو۔ ناظم اعلیٰ چوہدری عبدالستار صاحب۔ خزانچی عبدالکریم صاحب دکاندار۔ سالار صوفی نذیر احمد صاحب

بعد دوپہر قصبہ کمیر مدرسہ تعلیم الاسلام میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مہتمم مدرسہ نے اہتمام فرمایا۔ اور پہلی تشکیل پر سب نے اتفاق کیا۔

وفد شام کو چک نمبر ۶۷ ای بی پہنچا۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح نے اراکین جمعیۃ کو جمع کیا۔ سب حضرات نے بیان کیا۔ صبح شاہ صاحب نے درس قرآن دیا۔ حسب ذیل انتخاب ہوا۔

امیر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح۔ ناظم اعلیٰ چوہدری غلام محمد صاحب۔ خزانچی چوہدری محمد عبداللہ صاحب۔ سیکرٹری چوہدری رحیم بخش صاحب۔ رات کے اجلاس میں مولانا حبیب اللہ صاحب کو فوراً رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اگلے روز وفد قبولہ پہنچا۔ نماز کے بعد مدینہ مسجد ہی میں خطاب کیا۔ بعد میں حسب ذیل انتخاب ہوا۔

امیر جناب حافظ فضل محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ حافظ سعید اللہ صاحب۔ خزانچی شیخ منیر احمد صاحب۔ ناظم چوہدری محمد حنیف صاحب۔

بعد ازاں منڈی عارف والا بعد نماز مغرب تمام ارکان جمعیۃ دفتر میں موجود تھے۔ ارکان کے علاوہ شہری ساتھی بھی کثرت سے موجود تھے اور اخباری نمائندے

بھی مدعو کئے گئے تھے۔ سارے ضلع میں منڈی عارف والہ دفتر جمعیۃ کی خاص شاہان شان ہے۔ شہر کے وسط میں بالائی منزل۔ پانی، ہوا، روشنی اور بیٹھنے کی سہولتیں، مہیا ہیں۔ اس کے علاوہ بعد نماز مغرب روزانہ تعلیم بالغاں کے لئے جناب قاری صبغۃ اللہ صاحب خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ہر وقت دفتر میں مطالعہ کے لئے کتب موجود ہیں۔

دفتر جمعیۃ عارف والہ اپنی مثال آپ ہے۔ ساتھی ہاتھ چندہ سے دفتر کی تمام ضروریات پوری فرماتے رہتے ہیں۔ ضلعی دفتر کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ تعاون فرماتے رہتے ہیں۔ اجلاس میں مولانا محمد حسین رشیدی نے قرارداد پیش کیں۔

(۱) مولانا حبیب اللہ صاحب امیر جمعیۃ ساہی وال کو رہا کیا جائے۔

(۲) منڈی عارف والہ میں جناح چوک پرنئی گول مارکیٹ تیار کی گئی ہے۔ اس سے قبل یہاں لکڑی وغیرہ کی بعض دوسنوں کی دوکانیں تھیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بولی پر ان کی رقم بڑھانا چاہتی ہے۔ جو کہ مستحقین کا استحصال ہے۔ لہذا ایسا کرنے سے مارکیٹ کمیٹی عارف والہ کو باز رہنا چاہیئے۔ تاکہ غریب لوگ بھی اپنا ذریعہ معاش باعزت قائم رکھ سکیں۔

(۳) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین سازی کے لئے علماء سے مشورہ لیا جائے اور آئین سازی میں شامل کیا جائے۔

(۴) گگو منڈی میں لاہور، ملتان روڈ پر عرصہ دراز سے غریب لوگوں نے مختلف قسم کے کاروبار کر کے اپنا ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔ یہ ساری جگہ کسی جاگیردار نے الاٹ کرالی ان کو بے دخلی کا نوٹس دلوا دیا۔ جس کی وجہ سے ساری منڈی گگو میں غریب عوام میں بے چینی اور اضطراب پھیل رہا ہے۔ اس کی کوشش کے لئے جناب چوہدری عبدالستار صاحب ناظم عمومی جمعیۃ گگو نے ایک وفد کی صورت میں ڈی سی ضلع سے ملاقات کر کے درخواست کی کہ گگو کے غریبوں کی پریشانی کو دور کیا جائے

اسی سلسلہ میں عارف والہ کے اجتماع میں احتجاج کیا گیا کہ یہ رقبہ غریبوں میں ہی کم قیمت پر تقسیم کیا جانا چاہیئے

بستی ڈاہرہ تحصیل کبیر والہ

جمعیۃ علماء اسلام بستی ڈاہرہ کا اجلاس مولانا محمد شفیع صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر مولانا محمد شفیع صاحب۔ نائب امیر جناب حافظ غلام محمد صاحب ملک۔ ناظم عمومی ڈاکٹر محمد لعل صاحب خازن جناب محمد رمضان صاحب۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ علاقہ ہذا کے اکثر زمیندار مزارعین کی جبری بے دخلی کر رہے ہیں۔ اس کو بند کیا جائے۔ موگہ ۲۶۲۰۰ کا پانی چند زمیندار جبری استعمال کر رہے ہیں۔ جس سے شاہ کے دیگر آب نوشان محروم کر دیئے گئے۔ اس کا تدارک کیا جائے موضع اہر بیلہ میں ایک پرائمری سکول بنام کھوکھر حجت قائم ہے اس کا نام تبدیل کر کے اہر بیلہ رکھا جائے۔ یہ اجلاس یہ بخل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملتان سے سالار واہن تک آنے والی بس موضع کھل نجیب تک آکر ختم ہو جاتی ہے۔ اس کو موضع ممراں تک چلایا جائے۔

عہدیدار انتخاب قادر پوراں

امیر الحاج میاں منظور احمد صاحب۔ نائب امیر الحاج میاں محمد بخش۔ ناظم عمومی حافظ محمد عبداللہ۔ خازن ملک فتح احمد راں۔ سالار جناب جمال الدین انصاری۔

چک نمبر ۲۲۰ E.B کربال تحصیل وہاڑی

امیر مولانا محمد یار صاحب ناظم عمومی مولانا محمد سلمان شاہ صاحب خازن میاں امیر محمد صاحب

(حکیم محمد عالم جاوید ناظم دفتر ضلع ملتان)

تحصیل لکی مروت کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت کا اجلاس جناب خلیفہ محمد کریم صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا لطف اللہ صاحب ناظم نشریات تحصیل نے جمعیۃ کے کام کو تیز کرنے پر زور دیا۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر مولانا سکندر خان عیسک خیل۔ نائبین مولانا گل جنان مولانا میر اکبر صاحبان غلام یٰسین صاحب۔ ناظم عمومی مولانا لطف اللہ اباخیل۔ نائبین مولانا سید محمد صابر شاہ، مولانا عبداللہ۔ خازن مولانا ہاشمی خان بیگو خیل۔ سالار مولانا سعداللہ شہباز خیل محتسب اعلیٰ خلیفہ محمد کریم صاحب۔

قراردادوں میں صدر یحییٰ خان صاحب پر زور دیا کہ ۲۲ اسلامی نکات آئین میں شامل کئے جائیں۔ لکی مروت کے لئے، سی کو تبدیل نہ کیا جائے۔ لکی کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے۔ اباخیل مڈل سکول، عیسک خیل مڈل سکول کو ہائی سکول کا۔ زنگی خیل پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دیا جائے۔ لکی سے براستہ بیگو، عیسک خیل نیز گمبیلہ سے تجوڑہ تک سڑک کو پختہ کیا جائے۔ نالہ چاٹی پر پل بنایا جائے۔ آب نوشی کے لئے جو تجاویز لکی مروت میں منظور ہوئیں۔ ان کی وضاحت ہو، اور عوامی نمائندوں کا مشورہ لیا جائے۔ سکول ماسٹروں کے لئے ناظرہ کورس کی مدت تین ماہ مقرر کی جائے۔

دیہات میں ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔ لکی مروت کے آفت زدہ علاقہ کو تقاوی بلا سود مہیا کئے جائیں۔ شیشے اور گتے کی فیکٹریاں بنائی جائیں۔ آباخیل آبنوشی کی نامکمل سکیم کو مکمل کیا جائے۔ تجوڑی کی ٹینکی کو درست کیا جائے نیز تتر خیل کے کنوئیں پر دو تالاب ہیں۔ آب نوشی کے لئے ٹیوب ویل لگایا جائے۔

مودودیت سے توبہ جمعیۃ میں شمولیت

میں عرصہ دس بارہ سال مودودی جماعت سے وابستہ رہا۔ حلقہ متفقین رینالہ کا ناظم رہا ہوں۔ میں اپنے مطالعہ کی بنا پر یہ سمجھا ہوں کہ مودودی جماعت دین اور سیاست کے لئے قطعاً مفید نہیں ہے۔ بلکہ محتاط الفاظ اگر یہ کہوں۔ کہ پاکستان میں سیاسی اور مذہبی انتشار کی ذمہ دار ہی یہ جماعت ہے تو بالکل حقیقت ہوگی۔ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر اس حقیقت پر پہنچا ہوں کہ اس جماعت میں سوائے مودودی پرستی کے نہ اخلاق ہے نہ دین نہ سیاست ہے۔ لہذا میں اس جماعت سے کلی طور پر علیحدہ ہو چکا ہوں اور جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کی مخلصانہ کارکردگی سے متاثر ہو کر جمعیۃ کا فارم رکنیت پُر کر کے جمعیۃ میں شامل ہو چکا ہوں اور میں ہر قسم کی خدمات جمعیۃ کے لئے پیش کرتا ہوں۔

(قاری عبدالسلام رینالہ خورد

مرسلہ عبدالحمید الور ناظم جمعیۃ رینالہ خورد

علماء سندھ و ارکان جمعیۃ کی خدمت میں

معزز علماء کرام! آپ حضرات کو معلوم ہے کہ ملک اس وقت کن نازک مراحل سے گذر رہا ہے ایسے وقت میں عوام کے جملہ طبقے اپنی تنظیم سے غافل ہیں اور دیندار طبقہ پر ہنوز جمود ہے۔ حالانکہ اس انحطاط پذیر معاشرے میں علماء کرام کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

علماء سندھ! آج بھی سرزمین سندھ آپ کو محمد بن قاسم کا جوش و ولولہ یاد دلا رہی ہے۔ اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے فیض اور برکات کے نقوش توجہ دلا رہے ہیں آج بھی مجاہد اعظم حضرت علامہ مولانا محمد صادق کراچوی کی علمی، سیاسی، ملی قربانیاں آپ کو متوجہ کر رہی ہیں۔ اور خانقاہ عالیہ امروٹ شریف کی تربیت گاہ کا وجود مسعود دعوت عمل دے رہا ہے۔

علماء کرام! اور ارکان جمعیۃ صوبہ سندھ! اس وقت ملک کی سب سے بڑی دینی و ملی اور تاریخی اہمیت کی حامل جماعت جمعیۃ علماء اسلام آپ کو دعوت دے رہی ہے کہ اپنے اسلاف کے مراکز کراچی، کھڈہ، ٹھٹھہ، اور شریف پیر جو گوٹھ، ہالیجی شریف کے علمی اور تاریخی مراکز کو دوبارہ آباد کریں۔ اور اپنے اسلاف کی قربانیوں کی یاد تازہ کریں۔ اور صوبہ سندھ جو تاریخ میں باب الاسلام کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کو جمعیۃ علماء اسلام کا مرکز بنائیں اور صوبہ سندھ میں جمعیۃ کی شاخیں ہر شہر، ہر قریہ، ہر گاؤں میں قائم کریں۔ علماء حق کی وارث جماعت کو از سر نو حیات اور جلا بخشیں۔ اور جمعیۃ کا پیغام ملک کے ہر باشندے تک پہنچا کر صوبہ سندھ میں اسلامی عظمت رفتہ کے نقوش تازہ کر دیں۔ فقط!

خادم العلماء والصلحاء

(محمد عثمان الوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن)

دعائے صحت

مولانا نظام الدین صاحب فاضل دیوبند صدر مدرس مدرسہ عربیہ نظامیہ علی پور تھہیہ والا جو حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ سے ہیں عرصہ دراز سے علیل ہیں قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے

(محمد رفیق علی پوری)

اسمائے گرامی مجلس شوریٰ جمعیۃ لائل پور شہر و انتخاب

چوہدری محمد اسلم امیر۔ مولانا عبدالرحمٰن، مولانا محمد یوسف نائب امیر۔ مولانا محمد رفیق ناظم عمومی۔ مولوی فضل محمد ناظم، مولانا محمد اکرم۔ محمد شفیق سالار جمعیۃ گارڈ۔ حاجی عبدالوحید، مستری عبدالرشید۔ مولانا عبدالعلیم جالندھری، ضیاء الدین، احمد یعقوب حاجی فیروز دین، عبدالمجید شاد۔ قاری محمد الیاس۔ مولوی محمد طفیل شیخ محمد رفیق۔ صوفی منظور الحق۔ مولوی حکیم انیس الدین مستری محمد اسمٰعیل، صوفی علی محمد۔ چودھری محمد علی۔ محمد حیات۔ محمد عشرت بھیا۔ قاری عبدالسلام مولوی خادم حسین خاں محی الدین خاں خادم حسین جھال خانوآنہ صوفی محمد اقبال۔ مولانا محمد احمد مولوی غلام حسن۔ مولوی محمد مشتاق جناب غلام نبی صاحب۔ حافظ محمد صابر علی، مقبول احمد، محمد اسلم وفا۔ مستری محمد اسلم۔ چوہدری تاج محمد۔ چوہدری محمد انور۔ (محمد اکرام ناظم دفتر)

نعمان پورہ آزاد کشمیر

جمعیۃ علماء نعمان پورہ کا اجلاس ہوا۔ مولانا قاری محمد انور نے صدارت کی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری کو رہا کیا جائے۔ مولانا پیر محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ صوبہ سندھ پر کئے گئے تشدد کی تحقیقات کرائی جائے آئین ساز کمیٹی میں علماء کو شامل کیا جائے۔ مولانا دوست محمد روڈو سلطان اور مولانا قاضی فضل اللہ کے قتل کی تحقیقات کرائی جائے۔ ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی اور عیاشی کا انسداد کیا جائے۔

بلوچستان میں میڈیکل کالج کے قیام کا مطالبہ

بلوچستان میں بڑھتے ہوئے تعلیمی رجحان کے پیش نظر یہاں میڈیکل کالج انجینئرنگ اور دیگر فنی اداروں کا قیام ناگزیر ہو گیا ہے۔ ان اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کو دوسرے صوبوں میں جانا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں بڑی دقت اور مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ طلباء ایک عرصہ سے اس چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔

ہم صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ یہ ادارے جلد از جلد قائم کر کے طلبہ کو ترقی کرنے اور ملک اور قوم کی خدمت کرنے کا موقعہ دے۔

(محمد خالد آفاقی ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام کوئٹہ)

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کوہاٹ کا اجلاس

مدرسہ انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کوہاٹ کا اجلاس مولانا احمد گل صاحب کی صدارت اور قاری شبیر حسین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا محمد نعیم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ اجلاس میں ایک تنظیمی کمیٹی مقرر کر دی گئی۔ جس کا کنوینر مولانا عبدالرؤف صاحب کو مقرر کر دیا گیا۔ ۱۷ افراد پر مشتمل ایک تنظیمی کمیٹی قائم کی گئی۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں

مولوی محمد جان صاحب کمر ڈھنڈ، حافظ فضل الرحمان مولوی محمد زرین صاحب بڑھ۔ ریشم گل، سورگل، محمد شاہ بانڈہ موسم خاں۔ سلیمان شاہ ڈھوڈہ۔ اشرف الدین متوغ بالا، سیف الرحمٰن گمبٹ۔ عبدالرحمٰن لاچی۔ حافظ سبحان اللہ لاچی گل احمد شادی خیل۔ محمد طاہر مالگین۔ عبدالہادی۔ عبدالرحیم شیخ۔ یار محمد نصرت خیل۔ معاون کنوینر شبیر حسین لعل محمد جنوپر مسعود شاہ جنگل خیل۔ صوبیدار حبیب صاحب شنو خیل۔

امیر جمعیۃ صوبہ سرحد کا خطاب

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے تنظیمی دورہ کے تحت جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی مجلس عمومی میں شرکت کی۔ امیر محترم ۱۰ بجے کوہاٹ پہنچے۔ مجلس عمومی میں شرکت کے بعد خصوصی مجلس مشاورت ہوئی جس میں ۱۳ ستمبر سے لے کر ۱۸ ستمبر تک کوہاٹ میں تنظیمی پروگرام کے لئے دورہ مقرر کیا گیا۔

امیر جمعیۃ صوبہ سرحد مولانا سید گل بادشاہ مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ بحمد اللہ کوہاٹ کا ضلع ایک مثالی ضلع ہے یہاں کے عامۃ المسلمین نے انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیا۔ بڑے بڑے کارخانہ دار اور لینڈ یہاں شکست کھا گئے۔ ضلع جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کے امیر اور مفتی اور دارالعلوم کوہاٹ کے صدر المدرسین مولانا نعمت اللہ صاحب جو علمی مذہبی حیثیت سے ضلع کوہاٹ میں ایک ممتاز ہستی ہیں۔ عظیم اکثریت سے قومی اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے اور صوبائی اسمبلی کے لئے مولانا حبیب گل بھی عظیم اکثریت سے منتخب ہوئے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین اس ملک میں شرعی نظام کا قیام ہے۔ پاکستان کی کامیابی اور ترقی اس میں ہے کہ پاکستان میں دین اسلام کا نظام رائج ہو۔ جمعیۃ یہ چاہتی ہے کہ پاکستان میں خدا کا قانون نافذ ہو۔ ملک سے بدامنی، بے چینی، بے انصافی دور ہو۔ میں آپ سے خصوصی اپیل کروں گا۔ کہ ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم جدید اور مسلمانوں کو دین کی طرف دعوت دینے کے لئے پھیل جائیں۔

ہم نے بار بار حکومت سے مطالبہ کیا ہے اور اب پھر کرتے ہیں کہ جنوبی اضلاع کی پسماندگی کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ سب سے پہلے انسانوں کے لئے اور حیوانات کے لئے آب نوشی کا انتظام کیا جائے۔ ملک میں دیگر تعمیرات اور ترقیاتی منصوبوں سے اولین کام انسانوں کے لئے پینے کے پانی کا انتظام کرنا ہے۔ اگر جنوبی اضلاع کے تعمیر کی طرف توجہ کی گئی تو پاکستان کے لئے بہترین کے مواد مہیا ہو سکتے ہیں

امیر محترم نے فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنماؤں مفتی محمود صاحب مولانا غلام غوث صاحب نے مشرق وسطیٰ کا دورہ کر کے بھارت اور طاغوتی طاقتوں کے پاکستان کے خلاف شیطانی پروپیگنڈے کو نیست و نابود کر دیا اور عرب ممالک کی پاکستان کے ساتھ ہمدردیاں بڑھ گئیں۔ (عنایت کل دفتر جمعیۃ سرحد)

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم کا اٹھارواں سالانہ جلسہ دستار بندی و تقسیم اسناد

بتاریخ ۲۹-۳۰ رجب مطابق ۲۰-۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز سوموار، منگل بمقام مدرسہ کے وسیع میدان واقع مدنی محلہ جہلم میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام خان پور۔ جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب۔ مجاہد اسلام مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے۔ مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ صوبہ سرحد۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا لال حسین صاحب اختر۔ مولانا عبدالقیوم صاحب گوجرانوالہ۔

قراء حضرات میں سے مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب شعراء میں سے مرزا غلام نبی جانباز۔ سید امین گیلانی وغیرہ شرکت فرما رہے ہیں۔ ہر روز دو اجلاس ہوں گے ایک بعد نماز ظہر، دوسرا بعد نماز عشاء۔ (عماد الدین عباسی)

الداعی (مولانا) عبداللطیف (صاحب) مہتمم مدرسہ ہذا جہلم۔ فون نمبر ۳۷۴۵)

قبول اسلام

مولانا صدر الدین خطیب مسجد فاروقیہ کمالیہ کے ہاتھ پر ایک عیسائی کنبہ جن کے نام بارو مسیح انور مسیح بیرو عیسائن نذیراں عیسائن ہیں اسلام قبول کیا ہے۔ ان کے اسلامی نام بالترتیب دین محمد، محمد انور، غلام فاطمہ، نذیراں بی بی رکھے گئے۔ (محمد علی جانباز مبلغ ختم نبوت سمندری)

قیوم گروپ نے قرآن پر نوٹ رکھ کر ووٹ لئے

جمعیۃ بلہگ بالا مانسہرہ کے ناظم عمومی قاری محمد سلیمان عباسی نے قیوم گروپ پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے گزشتہ انتخابات میں قرآن پر نوٹ رکھ کر ووٹ لئے اور اب خان قیوم علماء پر جھوٹے الزامات عائد کر رہا ہے۔

خطیب ہزارہ کی وفات پر تعزیت

مولانا محمد سلیمان نے حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب ہزارہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار اور دعائے مغفرت کی ہے

سپاسنامہ میں کتابت کی غلطی

گذشتہ شمارہ کے صفحہ ۶ پر جو سپاسنامہ چھپا ہے اس کی سطر انیسویں میں ایک لفظ سہواً تصحیح کرنے سے رہ گیا ہے۔ اس کو اس طرح پڑھا جائے۔

"آج اہل لاہور گہرے جذبات تشکر کے ساتھ ....."

ادارہ اہل لاہور سے اس صریح غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

عوامی مسائل

بنوں کے مسائل حل کئے جائیں

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام بنوں کے ضلعی اجلاس میں قراردادوں کی صورت میں بنوں کے مسائل پیش کئے گئے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان کو فوراً حل کیا جائے۔

• میونسپل کمیٹی بنوں نے شہر کے لئے جو صفائی ٹیکس کی تجویز پیش کی ہے۔ اسے واپس لے۔ کیونکہ عوام کے اصرار پر پہلے بھی معاف کر دیا گیا تھا۔ نیز بجلی کے بل صحیح بنائے جائیں اور داخلہ کا انتظام حسب سابق واپڈا کے حوالے کیا جائے

• گنے کے کاشتکاروں کو بقایا چینی دی جائے۔ نیز جن کا گنا باقی رہ گیا ہے۔ ان کو معاوضہ ادا کیا جائے اور پچیس پیسے ٹیکس جو حکومت نے معاف کیا واپس کیا جائے بنوں کو صوبائی بجٹ میں نظرانداز کرنے اور اہلیان بنوں کے احتجاج کے بعد حکومت کی جانب سے ۸۲ لاکھ روپے کی وضاحت بصورت سالانہ ترقیاتی پروگرام کو غیر تسلی بخش قرار دیا ہے۔ اجلاس نے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صوبائی بجٹ اور ضلع بنوں کے لئے ۸۲ لاکھ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تفصیل سے اس امر کی وضاحت کرے کہ بجٹ اور سالانہ ترقیاتی پروگرام دونوں میں کہاں تک امتیاز ہے۔

• آئندہ پنجسالہ منصوبہ میں یکصد ۱۰۰ ٹیوب ویلوں کی جو منظوری ہے۔ اس میں کچھ ٹیوب ویل اسی مالی سال میں لگائے جائیں۔

• اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ہوید روڈ۔ تجوڑی روڈ، ڈومہل سے لنڈی جالندھر۔ لکی مروت سے بیگو خیل اینڈ عیسک خیل بازار احمد خاں سے شہباز عظمت خیل، بزن خیل سے جھنڈو خیل تک کی سڑکوں کو جلد از جلد پختہ کیا جائے۔

• گورنمنٹ کالج بنوں کے لئے نئی بلڈنگ اور گورنمنٹ کالج لکی مروت کے لئے نئی بلڈنگ تعمیر کی جائے۔ نیز لکی کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے۔ اسی طرح مڈل سکول اباخیل۔ عیسک خیل کوہاٹی کا درجہ اور پرائمری سکول ہوید کمرکلہ، موسیٰ خیل ولیگئی کو مڈل کا درجہ دیا جائے۔

• تیل کمپنی کے دوبارہ آنے کی امید ہے۔ لہٰذا اس دفعہ کسی بھی خان کو اس کا ایجنٹ مقرر نہ کیا جائے۔ بلکہ حکومت خود اس کا انتظام کر کے نیز پانی کے لئے جو پائپ لگائے جائیں ان کو مستقلاً ہر حالت میں کامیابی و ناکامی کی صورت میں عوام کے فائدے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ عوام اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اسی طرح اباخیل و تجوڑی کے ٹینکوں کے نقائص کو دور کیا جائے۔

• مطالبہ کرتا ہے کہ بنوں کے لئے مجوزہ کارخانے۔ ٹیکسٹائل ملز، ماچس کا کارخانہ، شیشہ کا کارخانہ جلد از جلد بنوں میں قائم کیا جائے۔

• ڈپٹی کمشنر سے مطالبہ کرتا ہے کہ ویڈی رائفل تھری ناٹ تھری جن لوگوں کو پہلے دیئے تھے۔ ان سے واپس نہ لئے جائیں۔ اور ڈپٹی کمشنر اس کا انتظام پولیس سے واپس لے۔ کیونکہ پولیس ایک رائفل کو کئی آدمیوں تک تبدیل کرتی ہے۔ جو شخص کچھ رقم دے تو اس کو دیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ دھاندلی ختم کی جائے۔

جمعیۃ پاکستان کی سب سے بڑی دینی و سیاسی تنظیم ہے

(از مولانا محمد عثمان الوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر)

مولانا محمد عثمان الوری نے کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف بے بنیاد الزام تراشی کرنے والے عناصر ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ میں سدراہ ہیں۔ پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام واحد جماعت ہے جو ملک میں حقیقی اسلامی نظام کے لئے کوشاں ہے اور جمعیۃ پاکستان کی سب سے بڑی دینی و سیاسی تنظیم ہے۔ جو برصغیر کی ہر ملی و سیاسی تحریک میں مثالی کردار ادا کرتی ہے۔ خیبر سے لے کر چاٹگام تک جمعیۃ کی شاخیں ہر خطہ میں موجود ہیں۔ جمعیۃ نہ صرف پاکستان میں مصروف ہے بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی مقبول ہے جمعیۃ کے تقریباً پورے ملک میں تین لاکھ کارکن قرآن و سنت کے نظام کے لئے شب و روز جدوجہد کر رہے ہیں علماء، تجار، صنعت کار، قانون دان اور محنت کش طبقہ جمعیۃ سے والہانہ عقیدت رکھتا ہے۔ ہمیں حیرت ایسے لیڈروں پر ہے۔ جو اسلام کا نام لیتے ہیں۔ اور پھر اسلامی آئین کے لئے جدوجہد کرنے والی صف اول کی جماعت کے خلاف بہتان تراشی کرتے ہیں۔ جمعیۃ کے رہنماؤں کا دامن ایسے بے بنیاد الزامات سے بالکل پاک و صاف ہے۔ جمعیۃ کی ملک دوستی اور حب الوطنی میں شک کرنے والے ملک کے غدار ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں نے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں کیونکہ تحریک آزادی کا مقصد ہی دراصل فرنگی سے آزادی حاصل کرنا اور مسلمانوں کے لئے ایک خطہ حاصل کرنا تھا جس میں وہ اسلام کے بنائے ہوئے اصولوں پر اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر رہنماؤں کے حالیہ دورہ مشرق وسطیٰ نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے حقیقی دردمند اور بہی خواہ اور ملت اسلامیہ کے صحیح ترجمان صرف جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما ہی ہیں۔

گمشدہ صندوق

۴ ستمبر کو سرگودھا سے راولپنڈی آنے والی ریل کار میں ایک صندوق گم ہو گیا ہے جس میں صرف دینی کتابیں اور چند قلمی نسخے ہیں۔ جن صاحب کو ملا ہو وہ محمد شاہ معرفت مدرسہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی میں یا فون ۶۴۲۸۷ پر اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔

اعلانات

• — مدرسہ عربیہ حسینیہ شہداد پور کا سالانہ جلسہ ۱۲، ۱۳ شعبان المعظم بروز اتوار، پیر ہونا قرار پایا ہے۔

• — دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت کا سالانہ جلسہ ۲، ۳ اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں ملک کے اکابر علماء خصوصاً قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے مدظلہ اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ ایم این اے کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔

دعائے مغفرت کی درخواست

شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالغفار صاحب نقشبندی مولوی کتب خانہ صرافہ بازار ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی والدہ ماجدہ مورخہ ۲۶ اگست بروز جمعرات اس دار فانی سے انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بھر کے ہر فرد سے درخواست گذار ہے۔ کہ مرحومہ مغفورہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ کریم ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور شفاعت رحمۃ للعالمین نصیب ہو۔ آمین!

(ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد)

جمعیۃ کا دورکنی وفد مشرقی پاکستان کا دورہ کر کے واپس لاہور پہنچ گیا

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کا دورکنی وفد جو جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبیداللہ انور نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ اور حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے ناظم اطلاعات و نشریات کل پاکستان جمعیۃ پر مشتمل تھا، مشرقی پاکستان کا دورہ کر کے واپس لاہور پہنچ گیا۔ وفد نے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے امدادی رقوم پیش کی اور وہاں ضمنی انتخابات میں حصہ لینے کے لئے مشرقی پاکستان جمعیۃ کے عہدہ داروں سے تبادلہ خیالات کیا۔

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی

بمقام جامع مسجد حضرت حاجی بہادرؒ بتاریخ ۲۰، ۲۱، ۲۲ ستمبر ۱۹۷۱ء مطابق ۲۹، ۳۰ رجب، یکم شعبان بروز پیر، منگل، بدھ منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا درخواستی مدظلہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، مولانا عبدالشکور دین پوری مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا عبدالمجید ندیم۔ مولانا محمد امیر بجلی گھر، اور شعراء میں سے شریعت خان سائل و سلمان گیلانی نے دعوت قبول کر لی ہے۔

الحاج میاں محمد ابراہیم پراچہ جنرل سیکرٹری دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ۔ فون نمبر ۶۱۷

ترجمانِ اسلام کا

مشرق وسطیٰ نمبر

جیسا کہ گزشتہ شمارہ میں اعلان کیا جا چکا ہے، ترجمان اسلام کا مشرق وسطیٰ نمبر خوبصورت دیدہ زیب ٹائیٹل اور ۳۰×۲۰ ۱/۴ سائز کے ۳۲ صفحات پر مشتمل پوری آب و تاب سے منظر عام پر آ رہا ہے۔ نمبر کی کتابت شروع ہو چکی ہے۔ مکمل اعلان کا انتظار فرمایئے۔

اس سلسلہ میں ایجنٹ حضرات ادارہ ترجمانِ اسلام سے بھرپور تعاون کا مظاہرہ فرماتے ہوئے واجب الادا رقوم جلد از جلد ادا فرمائیں۔ نیز مشرق وسطیٰ نمبر کے متعلق اپنے آرڈر بھی جلد از جلد دفتر کو بھجوا دیں۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

موت العالِم، موت العالَم

دینی حلقوں میں یہ خبر نہایت غم و اندوہ کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب جو خطیب ہزارہ کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ حضرت مولانا مرحوم بہت بڑی علمی شخصیت اور ضلع ہزارہ کے سرخیل جید عالم دین تھے۔ مولانا نے بہت سے کارنامے انجام دیئے ہیں اور بہت سی تحریکوں میں حصے لئے ہیں۔ مولانا کی وفات حسرت آیات سے جو خلا محسوس کیا جا رہا ہے وہ بظاہر پورا نہیں ہوگا۔ ہم اس صدمہ جانکاہ میں حضرت مولانا مرحوم کے پسماندگان، ان کے عزیز و اقارب اور اہل ہزارہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین! قارئین ترجمان اسلام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

مولانا مجیب اللہ لسوندی جنوبی وزیرستان کی وفات

حضرت مولانا مجیب اللہ لسوندی صاحب جنوبی وزیرستان حضرت مولانا غورغشتی صاحب کے شاگرد خصوصی اور خلیفہ مجاز ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ قبل از نماز ظہر در نماز تحیۃ الوضو بقضائے الٰہی اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف ایک عالم باعمل تھے۔ تمام عمر رشد و ہدایت میں صرف کی۔ رات دن ریاضت اور یاد خداوندی میں مصروف رہتے۔ وطن کے ہر عوام و خواص آپ سے سیراب اور مستفید ہوتے رہے ہیں۔ نہایت سادہ مزاج انسان تھے۔ آپ کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ جہان فانی کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت گھر پر تشنگان علوم ظاہر و باطن اور ناشرین کا ہجوم رہتا تھا اور حضرت خود خدمت فرماتے۔ ایک مرد مجاہد ہونے کی بنا پر آپ کو حاجی میرزا علی خاں عرف اپی فقیر نے طیر وزیرستان کا خطاب دیا تھا۔ جس کے نعرۂ تکبیر سے برطانیہ جیسی جابر حکومت کے دل میں اب تک ناسور ہے۔ حضرت کا انتقال ایک عظیم نعمت کا زوال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر ان کا صحیح جانشین بنائے۔ اور خداوند کریم موصوف کی قبر کو روضۂ جنت بنا دیں اور ہزاروں نعمتوں کا نزول ہو۔

ہم ترجمان اسلام کے قارئین سے دعا کی اپیل کرتے ہیں۔ وہ دعا فرمائیں کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ ہم حضرت کے اہل و عیال خصوصاً صاحبزادہ محمود الحسن صاحب متعلم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(ارکان جمعیۃ طلباء اسلام دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

ادارہ ترجمان اسلام مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام اپنی خبریں ترجمان اسلام کے دفتر میں نہ بھیجیں بلکہ وہ "دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور" کے پتہ پر ارسال کریں۔ دفتر سے موصولہ خبریں ہی قابل اشاعت سمجھی جائیں گی۔ (ادارہ)

تعارف مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم جیسٹر ملتان

مدرسہ ضیاء العلوم ۱۹۶۵ء میں ملتان کے محلہ فرید آباد میں علماء کے جذبۂ اشاعت علم دین کے تحت معرض وجود میں آیا اور ایک کرایہ کے مکان میں خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی زیر سرپرستی اس کا آغاز ہوا۔ مدرسہ نے ابتدائی دنوں میں اپنی کارکردگی کی وجہ سے عوام کے قلوب میں جگہ حاصل کر لی چونکہ نیو ملتان سکیم کے تحت بیرون شہر آبادی بہت زیادہ بڑھنے لگی، تو قاسم پور کے عوام نے مدرسہ کو وہاں مستقل طور پر منتقل کرنے کی پیشکش کی۔ مدرسہ کی شوریٰ نے اس کا فیصلہ کر دیا۔ اب مدرسہ وہاں پر تقریباً دو برس سے محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کی زیر نگرانی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر درسگاہوں اور اساتذہ کی موجودہ تعداد ناکافی ہے۔ جو کہ مخیر حضرات کے تعاون سے پوری کی جا سکتی ہے۔ مدرسہ کے متعلق تعلیمی معائنہ کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری نے ان الفاظ سے اپنی رائے مبارک کا اظہار فرمایا ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ آج مولانا محمد رمضان صاحب صدر مدرس کی دیرینہ خواہش کی بنا پر مدرسہ ضیاء العلوم بیرون بوہڑ گیٹ (اس وقت وہ جہاں تھا) ملتان جانا ہوا۔ دیکھ کر دل خوش ہوا۔ اور دل سے دعا نکلی، کہ مدرسہ اگرچہ ابتدائی مرحلہ میں ہے۔ مگر مدرسین کا اخلاص اور جماعت طلباء کا رجوع اور طلباء کی رائش کی خستہ حالی اور درسگاہ کی حالت خانۂ خدا کے عدم موجودگی کی دیکھ کر دل گواہی دیتا ہے کہ دینی علوم کے طلباء کی یہی حالت عروج کا زینہ ہے۔ علوم دین کا پانی اسی جگہ بہتا ہے۔ جہاں پستی اور غربت ہوتی ہے۔ الدین غریب فطوبیٰ للغرباء وارد ہوا۔ مگر رفتہ رفتہ قطرہ قطرہ دریا ہو جاتا ہے۔ اور اخلاص میں ترقی ہوتی جاتی ہے، تو توں مقاصد حسنہ علوم دینیہ میں صعود و ترقی بتدریج ہوتی رہتی ہے انسان میں استقامت اور دوام اور صدق و اخلاص توکل علی اللہ اور استقامت من اللہ ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تھوڑے سے بہت اور چھوٹے سے بڑا کرنے پر قادر ہے۔ واللہ علیٰ کل شیئٍ قدیر نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ عوام اس کی اعانت، امداد اور خدمت دعا جان و مال سے کر کے مدرسہ پر احسان نہ رکھیں۔ بلکہ خدا کا احسان سمجھیں کہ اس نے ذخیرۂ آخرت بنانے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ جملہ امداد کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ اور مدرسہ کے اراکین کو ہمت دوگنی دے"۔ فقط۔

احقر خیر محمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان
۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۷ھ

(مدرسہ ہذا کو دیئے جانے والے عطیات حکومت کے اعلان کے مطابق انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں)

پتہ

مولوی محمد رمضان ملتانی مہتمم مدرسہ عربیہ
ضیاء العلوم جیسٹر قاسم پور کالونی بہاولپور روڈ ملتان

بقیہ:۔ ماضی کی روشنی (صدی سے آگے)

عام جنگ آزادی کا خاتمہ بھی ناکامی پر ہوا۔ اور پھر باقاعدہ برطانوی اقتدار پورے ہندوستان پر قائم ہوگیا۔ اس کے بعد بھی، شمالی ہند کی سرحدوں پر۔ آزادی کی جنگ جاری رہی۔ اس سلسلہ میں برطانوی حکومت کو ۱۸۵۸ء/۱۸۶۳ء اور ۱۸۶۸ء میں شمال سرحد پر مجاہدین سے زبردست جنگیں لڑنا پڑیں اور چونکہ ان مجاہدین کو مالی و دوسری امداد خفیہ طور سے ہندوستان کے اندر سے بہم پہنچائی جاتی تھیں۔ اس کے سدباب کے لئے انگریزی حکومت نے ۱۸۷۱ء سے ۱۸۸۴ء تک پانچ مقدمات سازش، مسلمانوں کے خلاف قائم کئے گئے۔

ان مقدمات کے نتیجے میں متعدد علماء اور کارکنوں کو املاک کی ضبطی سخت اور طویل قید کی سزائیں، پھانسیاں اور کالے پانی کی طرف جلاوطنی کے شدائد میں مبتلا ہونا پڑا۔ اس سلسلے میں علماء صادق پور پر سب سے زیادہ مصیبتیں ٹوٹیں۔

غرضیکہ ۱۸۸۵ء تک ملک میں کسی سیاسی تحریک کا نام و نشان نہیں تھا کانگریس کے قیام سے اس کا آغاز ہوا۔ البتہ اس دوران انقلابی جدوجہد اور تشدد کے بعض واقعات رونما ہوئے جن میں مسٹر رانڈ اور لیفٹیننٹ ایرسٹ دو انگریزوں کا بمبئی میں قتل کا واقعہ سرفہرست ہے۔ یہ واقعہ ۱۸۹۷ء میں پیش آیا۔ اس واقعہ کے الزام میں مشہور مرہٹہ لیڈر بال گنگا دھر تلک کو سزا دی گئی۔ بنگال میں نریندر ناتھ دت نے خفیہ تحریک آزادی کا آغاز کیا۔ نریندر ناتھ دت ہی دراصل سوامی وویکانند کے نام نہاد طور پر کام کرتے تھے۔ وہ ۱۹۰۲ء میں وفات پاگئے اور ان کے مشن کو برہمو سماج اور آریہ سماج نے جاری رکھا یہ ہی دونوں عیسائی ہندوستان کی خفیہ انقلابی تحریک کے سرگروہ تھے۔

غرضیکہ ایک طرف کانگریس کے سالانہ اجلاسوں کا سلسلہ جاری تھا جس میں جدید خیال کے ہندو مسلمان اور دوسری قوموں کے سرکردہ افراد حصہ لیتے تھے اور دوسری طرف مسلمانوں میں وقتاً فوقتاً نئی نئی جماعتیں تشکیل پارہی تھیں۔ جن کا بنیادی نقطہ نظر کانگریس کی مخالفت تھا۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے کہ ۱۸۸۸ء میں یونائیٹڈ انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن بنی پھر ۱۸۹۲ء میں محمڈن اینگلو اورینٹل ڈیفنس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

اقل الذکر میں وہ مسلمان اور ہندو شامل ہے، جو کانگریس کے مخالف اور اس کی اصلاحی مطالبات کی تجویزوں کے خلاف تھے ثانی الذکر میں وہ مسلمان اور انگریز شامل تھے۔ جن کو کانگریس کی پالیسی سے اختلاف اور انگریزی حکومت کی غیر مشروط کامل وفاداری پر ہی یقین رکھتے تھے۔

ان دونوں جماعتوں کے پس پردہ علی گڑھ کے کالج کے انگریز پرنسپر مسٹر بیک کا ہاتھ کارفرما رہا۔ ان کی یہ کوشش رہی کہ ہندوستانی امراء اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں کا انگریزوں کے ساتھ اشتراک عمل بڑھے اور خاص طور پر مسلمان انگریزوں کے ساتھ ربط و ضبط زیادہ بڑھائیں علاوہ ازیں یہ جماعتیں مسلمانوں کو سیاست سے کلیتہً پرہیز برتنے کا سختی کے ساتھ مشورہ دیتی تھیں۔

اس دوران یوپی میں، اردو۔ ہندی قضیہ شروع ہوا جسے خاص طور پر یوپی کے گورنر نے ہوا دی اور بلاکسی وجہ کے یوپی میں ہندی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دے دیا۔ فرقہ پرست ہندوؤں کو موقعہ ملا اور وہ ہندی زبان کے چیمپئن بن کر میدان میں آگئے۔

سیاست سے اجتناب کے اس خطرناک نتیجہ کو دیکھ کر، نواب وقار الملک مرحوم نے لکھنؤ میں حامد علی خان بیرسٹر کی کوٹھی پر ایک جلسہ اکتوبر ۱۹۰۱ء میں بلایا جس کی صدارت پٹنہ کے بیرسٹر سید محمد شریف الدین نے کی۔ اور "محمڈن پولیٹیکل آرگنائزیشن" کے نام سے مسلمانوں کی ایک سیاسی جماعت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا جس کے مقاصد فی الوقت کانگریس کے مقاصد سے مختلف رکھے گئے تاہم اس جماعت کی توسیع کا کام کامیاب نہیں ہوسکا۔ اس دوران بنگال میں، بعض امور کی بنا پر سیاسی ہیجان کی ابتداء ہوگئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ لارڈ کرزن جو اس وقت ہندوستان کے وائسرائے تھے انہوں نے محسوس کیا کہ بنگال سیاسی اعتبار سے بہت مضبوط ہوگیا ہے اور یہ آگے چل کر حکومت برطانیہ کے لئے مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے دسمبر ۱۹۰۳ء میں اعلان کیا کہ ان کا ارادہ ہے کہ چٹاگانگ، ڈھاکہ اور رنگپور کی کمشنریوں کو صوبہ بنگال سے نکال کر آسام میں شامل کردیا جائے تاکہ بنگال میں انتظامی سہولت پیدا کی جاسکے اور غیر قانونی عناصر پر قابو پانا آسان ہوجائے۔

لارڈ کرزن کی اس تجویز کے خلاف بنگالیوں نے ہنگامہ برپا کردیا۔ ہزارہا جلسے منعقد کرڈالے اور لاکھوں دستخطوں سے میموریلز لکھ کر بھیجے۔ اس صورت حال سے آزردہ ہوکر ۱۹۰۵ء میں لارڈ کرزن نے اپنی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی اور یہ کہا کہ تقسیم بنگالہ سے ان کا مقصد صرف حکومت بنگال کے انتظامی بوجھ کو ہلکا کرنا ہی نہیں تھا بلکہ ایسا ایک صوبہ بنانا ہے جس میں مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو بنگال کی تقسیم کا اعلان کردیا گیا اور اس تقسیم کی حمایت ڈھاکہ کے نواب سلیم اللہ خان نے کی۔ حالانکہ ۱۹۰۳ء کی لارڈ کرزن کی تجویز کردہ وحشیانہ کہہ کر رد کرچکے تھے۔ لیکن ان کے حقیقی بھائی عتیق اللہ خان نے اور سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ کے سیکرٹری امیر حسن خان نے اب بھی اس تجویز سے اختلاف کیا

تاہم عام مسلمانوں نے اس امید پر کہ انہیں اس علاقہ میں غلبہ حاصل ہوجائے گا۔ اور وہ ہندوؤں کے اقتصادی غلبہ سے نجات حاصل کرلیں گے۔ اس تقسیم کو قبول کرلیا۔ اس موقعہ پر بھی یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک وسیع تر آزاد سیاسی جماعت تشکیل دی جائے۔ اس سلسلہ میں وہ مشہور وفد شملہ جاکر وائسرائے سے ملا جس کی قیادت سر آغا خان نے کی تھی یہ وفد یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایڈریس پیش کیا۔

اس کے بعد نواب سلیم اللہ خان نے ڈھاکہ سے ایک تحریر جاری کی جس میں مسلم آل انڈیا کنفڈریسی، کے نام سے ایک سیاسی جماعت کے قیام کی تجویز پیش کی گئی تھی اور دسمبر ۱۹۰۶ء سے ڈھاکہ میں جمع ہونے کی دعوت دی گئی۔ اس موقعہ پر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بھی وہاں بلا لیا گیا۔ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو نواب وقار الملک کی صدارت میں وہ جلسہ ہوا۔ جس میں، آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا اور جس کے مقاصد درج ذیل قرار دیئے گئے۔ (۱) مسلمانان ہند کے سیاسی حقوق و فوائد کی نگہداشت (۲) مسلمانان ہند کے دل میں برٹش گورنمنٹ کی نسبت وفادارانہ خیالات کو ترقی دینا۔ (۳) مسلمانان ہند میں دوسرے فرقوں کی نسبت معاندانہ خیالات پیدا نہ ہونے دینا۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ اسی سال لاہور میں، آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا قیام عمل میں آیا اور اس کا اجلاس منعقد ہوا۔ دراصل بھارت مہامنڈل کے نام سے دربھنگہ کے راجہ کی صدارت میں ۱۹۰۰ء سے قائم ہی آرہی تھی اور اس کے ۶ اجلاس ہو چکے تھے اس منڈل کا مہاسبھا کے نام سے یہ ساتواں اجلاس لاہور میں ہوا۔

مسلم لیگ کا دوسرا سالانہ اجلاس دسمبر ۱۹۰۷ء میں کراچی میں ہوا آدم جی پیر بھائی نے اس کی صدارت کی تیسرا اجلاس دسمبر ۱۹۰۸ء سر علی امام کی زیر صدارت امرتسر میں منعقد ہوا۔

چوتھا اجلاس جنوری ۱۹۱۰ء سر آغا خان کی زیر صدارت دہلی میں ہوا لیگ کی پنجاب کی شاخ ۱۹۰۸ء میں ہی دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تھی ایک حصہ سر محمد شفیع کا تھا اور دوسرا حصہ سر میاں فضل حسین کا۔ ۱۹۱۰ء میں بعض اختلافات کی بنا پر لیگ کا صدر دفتر علی گڑھ سے لکھنؤ منتقل ہوگیا

انگریزی حکومت نے اس سال آئینی اصلاحات کی تیسری قسط نافذ کی جو ۱۹۰۹ء میں پاس ہوئی تھی۔ اس کی رو سے بذریعہ کونسلوں میں پہلی بار انتخاب کے ذریعہ ہندوستانیوں کے تقرر کا اعلان کیا گیا مرکزی اور صوبہ جاتی کونسلوں کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ صوبوں کی کونسلوں میں غیر سرکاری ارکان کی اکثریت کردی گئی۔

سیکرٹری آف سٹیٹ کی کونسل میں ایک ہندوستانی ممبر کا تقرر منظور ہوا۔ اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں بھی ایک ہندوستانی ممبر مقرر کرنے کی اجازت دی گئی۔

انتخاب کا طریقہ جداگانہ رکھا گیا۔

مسلم لیگ کا پانچواں اجلاس سید نبی اللہ بیرسٹر لکھنؤ کی زیر صدارت دسمبر ۱۹۱۱ء میں لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ سید نبی اللہ نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندو مسلم اتحاد کی تجویز پیش کی اور ایک اتحاد کانفرنس منعقد کرنے کی پیشکش کی جس کی تائید آغا خان اور سید امیر علی نے بھی کی۔

چنانچہ جنوری ۱۹۱۱ء میں ایسی ایک کانفرنس الہ آباد میں کانگریس کے جلسہ کے بعد ہوئی لیکن پنڈت مالویہ اور مسٹر لبشن نراین کی تقریریں مسلمانوں کو ناگوار گزریں اور کانفرنس بے نتیجہ ختم ہوگئی۔

دراصل اس اتحاد کی تجویز کے پیچھے یہ مقصد کارفرما تھا کہ شاہ برطانیہ اس سال ہندوستان کے دورہ پر آرہے ہیں اور دہلی میں دربار منعقد کررہے ہیں۔ اسے کامیاب بنایا جائے۔ اس سال ایک ایسا اہم واقعہ پیش آتا ہے جس نے مسلمان جماعتوں اور مسلم لیگ کی اس سیاسی پالیسی پر حرف غلط کی طرح قلم پھیر دیا جس کا منشاء برطانوی حکومت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کرنا تھا۔

بنگال کی تقسیم کے سوال پر مسلم لیگ نے اپنی قومی سیاست کانگریس کے خلاف تشکیل دی۔ کانگریس نے تقسیم کی مخالفت کی اور مسلم لیگ نے حمایت اور اس تقسیم کو ایک طے شدہ مسئلہ یقین کیا حتیٰ کہ وزیر ہند نے بھی اس کے طے شدہ ہونے کا واضح اعلان کردیا تھا۔

لیکن دسمبر ۱۹۱۱ء میں دہلی دربار میں خود بادشاہ برطانیہ نے اپانک یہ اعلان کیا کہ صوبہ بنگال کی تقسیم کو منسوخ کیا جاتا ہے یہ ایک ایسا غیر متوقع اعلان تھا کہ مسلمانوں پر بجلی بن کر گرا ذوالقار الملک مرحوم نے کتنے درد کے ساتھ لکھا ہے کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی بمنزلہ ایک توپ خانہ کی تھی جو مسلمانوں کی مردہ لاشوں پر سے گزر گیا۔ بدوں اس احساس کے کہ ان غریب لاشوں میں سے کسی میں کچھ جان بھی ہے اور ان کو اس سے کوئی تکلیف ہوگی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس واقعہ پر سر آغا خان کے بارے میں وقار الملک مرحوم لکھتے ہیں کہ ہمزبانی نفس سر آغا خان کو ہم ضرور بدگمانی کی نظر سے دیکھتے ہیں اس لئے نہیں کہ ان کا کوئی پرائیویٹ فعل ہمیں پسندیدہ نہیں بلکہ اس لئے کہ تقسیم بنگال کی منسوخی اور ڈھاکہ یونیورسٹی کو ان مسلمانان بنگال کے حق میں مفید بتاتے ہیں اور ان کی کوئی معقول وجہ بیان نہیں کرتے۔ تاہم وہ مسلمانوں کو گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

(وقار حیات سے ماخوذ)

تقسیم بنگال کی منسوخی کے صدمہ نے مسلمانوں کی سیاست کا رخ بدل دیا اور انہوں نے محسوس کرلیا کہ انگریزی حکومت اور اس کے خاص گماشتے انہیں صرف حکومت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرنے کے درپے

F No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L No. 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE price 70 Paise

ہیں اور ان کو بندوں سے ٹکرا کر اپنا الو سیدھا کیے رکھنا چاہتے ہیں۔

۱۸۵۷ء سے ۱۹۱۱ء تک اس سیاسی ماحول کے پس منظر میں ایک انقلابی تحریک اندر ہی اندر کام کر رہی تھی جس کی سرپرستی شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے مقدس ہاتھوں میں تھی۔

ثمرۃ التربیت کے نام سے حضرت موصوف نے جو مجاہدانہ جماعت قائم کی تھی۔ اس نے دور دور تک اپنے ذہنی ٹھکانے بنائے تھے۔ اس کی اجتماعی طاقت کا ظہور ۱۹۱۰ء میں اس وقت ہوا جب دارالعلوم دیوبند کا پہلا دستار بندی کا جلسہ منعقد ہوا۔ تقریباً تیس ہزار مسلمانوں نے تمام ہندوستان سے اس میں شرکت کی۔

اس موقعہ پر ہی ثمرۃ التربیت کی جگہ جمعیۃ الانصار قائم کی گئی جس کا پہلا اجلاس ۱۵، ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۱۱ء کو مراد آباد میں ہوا۔ جمعیۃ الانصار کے ناظم و منتظم، مولانا عبیداللہ سندھیؒ تھے۔ مولانا احمد حسن صاحب امروہوی نے جلسہ کی صدارت کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی نظارۃ المعارف کے نام سے ایک تربیتی ادارہ دہلی میں قائم کیا گیا، یہ ادارہ بھی مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے زیر انتظام تھا۔ اور یہ وہ تانا بانا تھا جس سے شیخ الہندؒ کی مشہور تحریک انقلاب ریشمی رومال نے تشکیل پائی جس کی تفصیلات بڑی طویل اور علیحدہ موضوع کی متقاضی ہیں۔ جنہیں بشرط زندگی و مہلت کبھی قلم بند کرنے کی کوشش کروں گا۔

اس مدت میں سیاسی اور انقلابی حرکت و عمل کے اور بھی دائرے ابھرے اور واقعات نے جنم لیا، ۱۹۰۵ء میں بنگال کی تقسیم کا اعلان ہوا اس کا ردعمل بنگال میں احتجاج کی صورت میں نمودار ہوا۔ سارے صوبہ میں جگہ جگہ شورشیں برپا ہوئیں۔ سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ انگریز افراد اور حکام پر حملے ہونے لگے ۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء کو مظفر پور کے جج مسٹر کنگسفورڈ کی گاڑی پر بم پھینکا گیا۔ جس سے دو انگریز مرد و عورت ہلاک ہو گئے۔

آسام میں بھی زبردست شورشیں برپا ہوئیں۔ مقدمات سازش برپا کا ریکارڈ اس کی شہادت دیتا ہے۔

بمبئی اور پونا میں بھی ہنگامے ہوتے۔

مدراس میں بھی شورشیں برپا ہوئیں تناولی کے الیکشن پر مسٹر ایشن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو قتل کر دیا گیا (۱۹۱۱ء)

پنجاب میں لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو ۱۹۰۷ء میں جلاوطن کر دیا گیا۔ بھائی پرمانند پر ۱۹۱۰ء میں مقدمہ چلا اور سزا ہوئی۔ دسمبر ۱۹۱۱ء میں وائسرائے لارڈ ہارڈنگ پر بم پھینکا گیا۔ اگرچہ لارڈ موصوف بچ گئے مگر ان کا اردلی ہلاک ہو گیا۔

۱۹۰۸ء کا بنارس سازش کیس کا واقعہ رونما ہوا۔ جنوبی ہند میں گنتی کے میلوں کے موقعوں پر یہ الفاظ پڑھے جاتے تھے۔ افسوس تم کو اپنی غلامی اور محکومیت کا ذرا احساس نہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ تم خودکشی کر کے بہت بیٹھ کر زمین پر بارگراں کیوں بنے ہوئے ہو۔ یہ ہندوستان ہے پھر اس پر انگریزوں کا تسلط کیوں ہے

ہردیال نامی ایک شخص نے ۱۹۰۸ء میں ایک انقلابی پارٹی بنائی مولوی برکت اللہ بھوپال نے ایک انقلابی تحریک کی داغ بیل ڈالی اس دور کے انقلابی کارکنوں میں۔ سید عبدالحفیظ۔ حکیم فہیم علی۔ علی احمد سعید اور حسن خاں کے نام سرفہرست ہیں۔ یہ تمام انقلابی تحریکیں جو علیحدہ علیحدہ چھوٹی چھوٹی آبجوؤں کی صورت میں اور فرقہ وارانہ انداز میں، زیر زمین اپنے راستے بنا رہی تھیں کہ ان سب کو شیخ الہندؒ کی عظیم انقلابی تحریک نے اپنے اندر جذب کر لیا۔ اور جہد انقلاب کا ایک وسیع تر محاذ تیار ہونے لگا۔

فروری ۱۹۱۵ء کی ایک تاریخ مکمل انقلابی عمل برپا کرنے کے لئے مقرر کر دی گئی اور اندرون ملک و بیرون ملک اس کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

ملک میں جو سیاسی بے چینی بڑھ رہی تھی اس میں مسلمان بھی پوری طرح شامل ہو گئے۔ تقسیم بنگال کی منسوخی نے انہیں مایوس کیا بعض واقعات نے اس مایوسی کو اضطراب و ہیجان میں بدلا

۱۲ مئی ۱۹۱۲ء کو دارالملک نے ایک مضمون میں لکھا کہ جس قسم کی یونیورسٹی ہمیں گورنمنٹ دے رہی ہے اسے دور ہی سے سلام ہے۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان چھڑ گئی تو ترکی کی مدد کے لئے جدید تقدیم مسلمان متحدہ طور پر سامنے آ گئے اور ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کا جذبہ زور پکڑ گیا۔

اسی سال مولانا شوکت علیؒ نے انجمن خدام کعبہ بنائی۔ مولانا محمد علیؒ کلکتہ سے دہلی آ گئے اور اپنا اخبار کامریڈ بھی لے آئے۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ نے بھی کلکتہ سے "الہلال" جاری کر دیا۔

نومبر ۱۹۱۲ء میں ڈاکٹر انصاری اپنا طبی مشن لے کر ترکی گئے

۱۳ اگست ۱۹۱۳ء کو کانپور میں مچھلی بازار کی مسجد کا ایک حصہ عرض سڑک کی خاطر انگریز حکومت نے بجبر گرا دیا۔ اور مسلمانوں پر گولی چلا دی۔ اس سے زبردست ہیجان پیدا ہوا۔ اور مولانا عبدالباری فرنگی محل بھی میدان میں آ گئے۔

ہی اگر تھانہ کی سطح پر ایڈمنسٹریشن منظم کیا جاتا تو بہت ہی بہتر ہوتا کیونکہ تخریب پسند عناصر تھانہ اور پولیس کے نہ ہونے کے باعث ان پڑھ کسانوں میں طرح طرح کا خوف پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور پولیٹیکل کے ذریعہ انہیں حکومت سے تعاون نہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اگر وہی علاقوں میں تھانے مضبوط ہوں تو ایسے عناصر دُم دبا کر بھاگتے ہوئے نظر آئیں گے۔

مغربی پاکستان کے باشندوں سے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا میں ابھی حال ہی میں مغربی پاکستان گیا ہوا تھا وہاں کے لوگوں کے جذبات بہت صادق ہیں۔ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں نفرت نہیں کرتے ہم نے مشرقی پاکستان کی صورت حال پر اپنے خیالات ان کے سامنے دہرائے ہیں اور بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں جو کچھ ہوا اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ہم اسلام کے راستے سے ہٹ گئے تھے۔ لیکن دوسری وجہ یہ ہے کہ مشرقی پاکستان کے لوگوں کو جو آج یہ دن دیکھنا پڑا یہ سب سامراجی ممالک کی سازش ہے

پیر محسن الدین مشرقی پاکستان میں جمعیت علماء اسلام کے رہنما ہیں۔ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہم اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کی روشنی میں اپنے اقتصادی و معاشی مسائل کا تجزیہ بھی کرتے ہیں۔ میں نے قطع کلام کرتے ہوئے پیر صاحب سے دریافت کیا "پیر صاحب یہ کہا تھا۔ درست ہے کہ آپ نے بھی شیخ مجیب الرحمٰن کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔!"

پیر صاحب مجھ پر کیا منحصر" مغربی اور مشرقی پاکستان کے تمام لوگوں نے بھی شیخ صاحب کے وزیر اعظم بننے پر مبارکباد بھی دی تھی۔ اور اپنی حمایت کا اعلان کیا تھا۔ میں نے تو صرف شیخ صاحب کی حمایت اس لئے کی تھی کہ ان کے وزیر اعظم ہونے کے بعد مشرقی پاکستان کو صوبائی خود مختاری مل جائے گی۔ لیکن جونہی میں نے دیکھا کہ وہ انتہا پسندی کی طرف مائل ہیں تو مجھے بڑی مایوسی ہوئی اور میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔ وہ نہ مانے۔ ہماری باتچیت ان سنی کر دیں اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔" اس مختصر جواب کے بعد میں نے دریافت کیا پیر صاحب یہ بات بھی کہاں تک صحیح ہے کہ آپ مولانا بھاشانی کے مطالبہ آزاد و خود مختار مشرقی پاکستان کے حامی تھے۔"

"کچھ وقت کے لئے ایسا تھا۔ لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ مولانا بھاشانی قرار داد لاہور کی بنیاد پر آزاد و خود مختار مشرقی پاکستان کا مطالبہ کرتے ہوئے آزاد بنگلہ دیش کا نعرہ لگانے لگے ہیں تو میں نے ان کی قیادت میں چلنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس وقت میں نے ان سے "سنترش" میں جا کر ملاقات کی ان کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کی لیکن انہوں نے کہا کہ آزاد بنگلہ دیش کی حکومت کمیونزم کی بنیاد پر قائم کی جائے گی جسے میں نے تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ میں مسلمان ہوں اسلام پر یقین رکھتا ہوں اور یہ نہیں چاہتا کہ ملک کا شیرازہ بکھر جائے کیونکہ اس کے لئے ہم نے بڑی بڑی قربانیاں دی تھیں چنانچہ میں نے دو ہفتے کے لئے ان سے علیحدگی اختیار کر لی اور خاموش تماشائی کی طرح مشرقی پاکستان کے بڑھتے ہوئے حالات کا جائزہ لیتا رہا۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما پیر محسن الدین سے انٹرویو [قسط نمبر ۲]

کو راہ راست پر لا سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ انہیں سخت سزا دینا پڑے گی۔ انہیں قانون کا سہارا لینا پڑے گا۔

پیر صاحب نے کہا کہ اس طرح کے جو نوجوان مکتی فوج کے پھندے میں پھنس گئے ہیں انہیں والدین ہی آزاد کرا سکتے ہیں۔ مولانا پیر محسن الدین نے دیہی علاقوں میں امن کمیٹی کے قیام پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ کہا کہ امن کمیٹیاں اپنے فرائض پورے کر رہی ہیں۔ مگر ساتھ

ترجمانِ اسلام لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جمعیۃ علماءِ اسلام کیا چاہتی ہے

- کتاب اور سنت رسول کا نفاذ
- اعلائے کلمۃ الحق کے فریضہ کی انجام دہی
- اسلامی وحدت اور ملی استحکام کی برقراری
- صحابہ کرام اور سلف صالحین کی تعلیمات کے اسلامی حکومت کا قیام
- دین میں تحریف اور ختم نبوت کا انکار کرنے والے فتنوں سے بچانا
- مسلمان عوام کو متحد اور بااختیار بنانے کے لیے جدوجہد کرنا۔
- سامراج اور مخالف اسلام فتنوں سے خبردار رکھنے کیلئے جدوجہد کرنا۔

Scanned with CamScanner

قسط ۳

فضائل درود شریف

محمد ظریف بی اے دلونیل

اللھم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ و صل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ و صل علی محمد کما امرت بالصلوٰۃ علیہ و صل علی محمد کما تحب ان یصلی علیہ و صل علی محمد کما ینبغی ان تصلی علیہ ۵

حضرت ابوالعباس احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوگیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے ہے۔

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت بری صورت دیکھی۔

انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے اس نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں انہوں نے پوچھا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے اس نے کہا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت (ہم میں سے کونسا ایسا شخص ہے جو ہر وقت بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے ان کی نحوست سے بچنے کے لیے درود شریف بہترین چیز ہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جتنا بھی ہو سکے دریغ نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ اکسیر اعظم ہے۔

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ

میرے پڑوس میں ایک آدمی مرگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کیا گزری اس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گزری اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی کیا میں اسلام پر نہیں مرا مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوگیا۔ اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی اس نے مجھے فرشتوں کے جوابات بتائے میں نے فوراً کہہ دیئے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرت درود شریف سے پیدا کیا گیا ہوں مجھے یہ حکم دے دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔

نیک اعمال بہترین صورت میں اور برے اعمال بری صورت میں آخرت میں متمثل ہوں گے جیسا کہ روایات میں آتا ہے۔

کہ مردہ کی لاش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف اور روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہونگے۔ اور جس طرف سے عذاب آئے گا وہ مدافعت یعنی اس کو منع کرتے ہیں اسی طرح سے برے اعمال خبیث صورتوں میں زکوٰۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآن پاک اور احادیث نبوی میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہوجاتا ہے اور قیامت تک اس کو ڈستا رہتا ہے نیز روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آدمی کے تین دوست ہیں مال۔ اہل عیال، اور اعمال مرنے کے بعد مال تو فوراً ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔

کیونکہ اب وہ دوسرے لوگوں کی میراث ہوگیا۔ اہل وعیال زیادہ سے زیادہ قبر تک ساتھ دیتے ہیں قبر کے اندر جانے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں ہوتا ہاں اعمال قبر میں بھی ساتھ دیتے ہیں۔ یہ قیامت تک ساتھ دیتے ہیں۔

اعمال ساتھ نہیں چھوڑتے نیک اعمال حسین صورتوں میں قبر میں دل بہلاتے رہتے ہیں۔

ایک بزرگ سے سنا کہ ایک مسلمان آدمی مرگیا اس کے لیے جب قبر تیار کرنے لگے تو وہاں بڑے بڑے بچھو ظاہر ہوئے ڈر کی وجہ سے اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ قبر کھودنے لگے وہاں بھی بچھو ظاہر ہونے لگ گئے غرضیکہ کئی جگہ قبر کھودنے پر بڑے بڑے بچھو ظاہر ہوئے آخر مجبور آخر میں مجبور ہو کر ایک اللہ والے سے پوچھا کہ کیا کیا جائے انہوں نے فرمایا کہ یہ اس میت کے برے اعمال ہیں جو بچھوؤں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس کو جہاں بھی دفن کرنے گے یہی حال ہوگا۔ لہٰذا اس کو ان بچھوؤں کے حوالے کردو۔

اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برے اعمال سے بچائے۔

ابوعلی حسن بن علی عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوطاہر نے حدیث پاک کے چند اجزا لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضور کے پاک نام کے بعد۔

صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً ۵ لکھا کرتے تھے میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔

میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا میں نے دوسری جانب حاضر ہو سلام عرض کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا میں تیسری دفعہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس لیے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔

اس وقت سے میرا یہ دستور ہوگیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً لکھتا ہوں۔

سبحان اللہ کتنی نیک بختی کی بات ہے خدائے پاک ہم سب کو نیک بختوں میں سے بنالے) آمین۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود شریف ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح وتہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے اس نے پوچھا تو کون ہے۔ میں نے کہا میں سفیان ثوری ہوں۔

اس نے کہا اگر تو نہ ملتے کا کیا تو نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا پھر اس نے کہا میں اور میرا باپ دونوں حج کو جارہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہوگیا اور میں اس کے علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہوگیا۔ اور ان کا منہ کالا ہوگیا میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور ان کا منہ کپڑے سے ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں کوئی نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ

مطابق

۱۹ فروری ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۷

قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

مرتب و انچارج

حافظ محمد حنیف سہارنپوری

مکتبہ نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

شذرات

احمد حسین کمال

خطرات کے نئے اُفق

ملک کی سطح پر سیاست کی جو رفتار ابھر کر آئی ہے، اس نے بہت سے نئے اندیشے پیدا کر دیئے ہیں ملک میں پہلی بار عام انتخابات منعقد ہوئے، اور پہلے ہی انتخابات نے عوام کے اس رجحان کو بالکل واضح کر دیا کہ وہ برطانوی دور کے ہر نظام کے بندھن کو توڑ دینا چاہتے ہیں۔

عوام کے اس فیصلہ نے تین طبقوں کو سخت پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔

★ نوکر شاہی کا طبقہ، جس کی ہمہ گیر مستبدانہ بالادستی ایک ایسے سیاسی نظام کی مرہون منت ہے جس میں پورے ملک اور ملک کے عوام کو ریوڑ کی طرح کی اکائی قرار دے کر پولیس اور فوج کے دباؤ اور ظالمانہ قوانین کے ذریعہ قابو میں رکھا جاتا ہے۔

★ معاشی لوٹ کھسوٹ کرنے والوں کا طبقہ جو پورے ملک کے وسائل اور پورے ملک کے عوام کی محنت کو اپنی مفاد کوشیوں کا آماجگاہ بنائے رکھتے ہیں اور اس مقصد کے لئے حکومت کے طاقتور وسائل کو استعمال کرتے رہتے ہیں۔

★ چھوٹے چھوٹے نام نہاد مذہبی گروپوں کا طبقہ جو عوام کی اکثریت کے دینی اور سیاسی حقوق کی تکمیل کی راہ میں قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی کرتے رہتے ہیں اور حکومتِ وقت اور مفاد پرست عناصر کا آلۂ کار بن جاتے ہیں۔

آج یہ تینوں طبقے اس سعی میں مصروف ہیں کہ انتخابی نتائج سے ملک میں جو سیاسی و اقتصادی صورتِ حال پیدا ہونی چاہیئے وہ پیدا نہ ہو سکے اور پے در پے ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں، جن کے نتیجہ میں ایک رسمی سا جمہوری نظام برسرِ عمل آجائے۔ نہ خالص اسلامی نظام جگہ لے سکے اور نہ عوامی سطح کی معاشی تبدیلیاں لائی جا سکیں۔ مضبوط مرکز کے نام سے نوکر شاہی اور اقتصادی استبداد کی گرفت بدستور باقی رہے۔ فوج کو ملکی دفاع سے زیادہ مفاد پرست عناصر کا محافظ و ضامن بنائے رکھا جا سکے۔ یا پھر مرکز کو بالکل ہی مضمحل کر کے اور فوج کی کارکردگی کو نہایت محدود کر کے علاقائی سطح پر لوٹ کھسوٹ و استبداد کا سلسلہ جاری کیا جائے۔

ان خطرات سے ملک و ملت کو نجات دلانے کے لئے ضروری ہے کہ انتخابات سے جو نتائج مرتب ہوئے ہیں ان کو ان کے منطقی تقاضوں کی راہ پر ڈالا جائے اور کسی بات کو ان تقاضوں کی تکمیل کی راہ میں آڑے نہ آنے دیا جائے۔ ورنہ ممکن ہے چند سال کے لئے پاکستان میں من مانی کرنے کا اور موقعہ مل جائے۔ لیکن اس کا عوامی ردِ عمل آئندہ ایسی بھیانک صورت میں نمودار ہوگا، جس کا اندازہ کرنا بھی فی الوقت مشکل ہے۔

جنوب ایشیا کی نئی صورتِ حال

لاؤس میں امریکہ کی تازہ فوجی مداخلت نے جنوب ایشیا کے علاقہ پر جنگ کے بادلوں کو گہرا کر دیا ہے۔ امریکہ کی اس کارروائی نے پھر سے ویٹ نام کے مسئلہ کو الجھا دیا ہے اور اسے پورے جنوب تک پھیلا دیا ہے۔ اب ایک طرف کمبوڈیا میں خونریز جنگ جاری ہے تو دوسری طرف لاؤس میں بھی خونریزی کا یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

کیا اس طرح امریکہ شمالی ویٹ نام کو زیر کرنے میں کامیاب ہو جائے گا؟ جنوب ایشیا کے حالات پر نظر رکھنے والا ہر شخص اس کا جواب نفی میں دے گا۔

جو لوگ اس علاقہ کی ماضی کی تاریخ سے واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ ویت نام سے تھائی لینڈ تک کا علاقہ ہمیشہ باہمی کشمکش کا میدان بنا رہا ہے اور ہمیشہ تاریخ نے شمال کے حصہ کا ساتھ دیا ہے۔ فرانس نے اس علاقہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اسے متعدد طبقوں میں تقسیم کر ڈالا تھا۔ لیکن اس کے باوجود انجام کار فرانس کو یہاں شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا۔

شاید امریکہ کے لئے بھی اس علاقہ میں ذلت آمیز شکست مقدر ہو چکی ہے۔ جو اسے ان تباہ کن کارروائیوں پر اکسا رہی ہے۔

یوگنڈا میں فوج کی حکومت

یوگنڈا کے سابق صدر جو دولت مشترکہ کی سنگاپور کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ اور نہایت سختی کے ساتھ برطانیہ کی اس دوغلی پالیسی کی مخالفت کر رہے تھے۔ جس کے تحت برطانیہ جنوبی افریقہ کی نسل پرست جنونی حکومت کو اسلحہ بہم پہنچاتا ہے۔ نیز انہوں نے سنگاپور کانفرنس میں دھمکی دی تھی کہ اگر برطانیہ نے جنوبی افریقہ کو اسلحہ کی سپلائی نہ بند کی تو وہ دولت مشترکہ سے اپنے ملک کو علیحدہ کر لیں گے۔ یہ دھمکی دے کر وہ ابھی سنگاپور سے روانہ ہوئے ہی تھے، کہ یوگنڈا میں فوجی انقلاب برپا ہو گیا اور سابق تنزانیہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ نئی فوجی حکومت نے سب سے پہلے برطانیہ کی پالیسی پر صاد کیا اور سابق صدر کے الٹی میٹم کو بے اثر بنا دیا۔

یہ کیفیت ہے ان ملکوں کی جو برطانوی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی ابھی تک برطانوی دولت مشترکہ سے وابستہ چلے آ رہے ہیں۔ برطانیہ کے ایک اشارۂ ابرو پر وہاں کیا کچھ ہو سکتا ہے۔ یوگنڈا کی اس داستان میں سیاسی عبرت کا یہ عظیم فکر انگیز باب پنہاں ہے۔

مشرق وسطیٰ میں جنگ بندی کی مزید توسیع

مصر نے مزید تیس دن کے لئے جنگ بندی میں توسیع منظور کر لی ہے جو اب ۷ مارچ ۱۹۷۱ء کو ختم ہو گی۔

مصر نے یہ توسیع روس، امریکہ اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری اوتھان، نیز متعدد مشرقی و مغربی ممالک کے پیہم اصرار پر کی ہے۔ اور اس طرح ایک اور بلکہ شاید آخری موقعہ فراہم کر دیا ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتیں مشرق وسطیٰ میں مستقل امن کے قیام و اسرائیل کے ساتھ تصفیہ کی ایک اور کوشش کر کے دیکھ لیں۔

جون ۱۹۶۷ء کی جنگ میں مصر کو صرف اس لئے ہزیمت اٹھانی پڑی تھی کہ امریکہ نے جدید الیکٹرونک اسلحہ کے ذریعہ اس کے تمام حربی اسلحہ و طیاروں کو جام و بے کار کر دیا تھا۔ جنگ کی یہ نئی ٹیکنیک جو بالکل خفیہ تھی۔ پہلی مرتبہ اسرائیل کے پس پردہ رہ کر امریکہ نے ساری دنیا کو بے خبر رکھ کر مصر کے خلاف تجربہ کی۔ جس طرح دوسری عالمی جنگ کے آخری دور میں امریکہ نے ایٹم بم کا استعمال جاپان کے خلاف بے خبری کے عالم میں اچانک اور دفعتہً کر ڈالا تھا۔

جاپان نے تو اس اچانک وار سے خوفزدہ ہو کر مکمل طور سے امریکہ کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے تھے اور خود کو امریکہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔

لیکن مصر نے صدر ناصر مرحوم کی قیادت میں "الیکٹرونک وار" کا خطرناک و تباہ کن زخم کھا کر پسپائی تو اختیار کی۔ لیکن نہ تو ہمت ہاری اور نہ شکست قبول کی۔

ایک سال تک تو اس راز پر حیرانی کا پردہ پڑا رہا کہ آخر اسرائیل نے کس طرح تین عرب ملکوں کو ایک ساتھ شکست دے دی۔ اور کیوں مصر کی افواج اپنی بری و فضائی طاقت پوری طرح مقابلہ میں نہ لا سکیں۔ اس سلسلہ میں نہایت بیرحمی کے ساتھ عربوں کو بزدل اور نااہلیت کا طعنہ دیا جاتا رہا۔ انہیں عیش پرست اور نکما ٹھہرایا جاتا رہا۔ اور جمال عبدالناصر مرحوم پر سوقیانہ طعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے رہے لیکن ۱۹۶۸ء میں ایک امریکی جنرل نے ہی یہ راز فاش کیا کہ جون ۱۹۶۷ء کی جنگ امریکہ کے بحری جہاز "لبرٹی" کے ذریعہ مصر کے خلاف الیکٹرونک ہتھیار کا استعمال کر کے مصر کو شکست دی گئی تھی۔ اور امریکی ماہوار رسالہ "ریڈرز ڈائجسٹ" میں یہ انکشاف ایک سائنسی مضمون میں کیا گیا۔

اس طرح یہ عقدہ کھلا کہ مصر کے بری و فضائی اسلحہ و سامان اچانک کیوں بیکار ہو گئے تھے۔

صدر ناصر مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی اس راز کو پا لیا تھا اور انہوں نے الیکٹرونک اسلحہ کی فراہمی و تربیت کی طرف پوری توجہ مبذول کر دی تھی۔

وہ اپنی وفات سے قبل مصر کو دوبارہ مسلح و طاقتور بنانے میں کامیاب ہو چکے تھے اور مصر کے افواج میں الیکٹرونک وار کا شعبہ قائم کر چکے تھے۔ اس دوران وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ لیکن ان کے جانشین اور مصر کے موجودہ صدر انور سادات نے ان کے مشن کو زور شور کے ساتھ جاری رکھا۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنی حالیہ تقریر میں مصری یونیورسٹیوں کے اساتذہ کے سامنے یہ اطمینان بخش اطلاع سنائی کہ:۔

"مصری افواج میں اب "الیکٹرونی جنگ" کا شعبہ مکمل طور سے کام کرنے لگا ہے اور اس کا ماہر ایک پورا دستہ تیار ہو چکا ہے۔ جس کی کمان ایک مصری کے ہی ہاتھ میں ہے"۔

بلاشبہ اس کے لئے روس نے مصر کو بیش از بیش امداد بہم پہنچائی ہے جس کا انور سادات نے برملا اعتراف کیا ہے۔

مصر کی تمام یونیورسٹیوں کے اساتذہ کے اجتماع میں جو قاہرہ یونیورسٹی کے ہال میں ۸ جنوری ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوا تھا۔ صدر سادات نے بہت سی ایسی باتیں بیان کیں جن سے مشرق وسطیٰ کے وسیع و عریض علاقے کی موجودہ رفتار سیاست پر روشنی پڑتی ہے اور ماضی کے ایسے حالات کی وضاحت ہو جاتی ہے جو مصر کی موجودہ پالیسی کی تشکیل کا موجب بنے ہیں۔

انور سادات نے بتایا کہ:۔

"جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے موقعہ پر امریکہ نے الیکٹرونک حملہ کے ذریعہ ہمیں پسپا کیا اور اسرائیل کی کامیابی کا راستہ ہموار کیا۔ حالانکہ ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ جنگ نہیں ہونے دی جائیگی"۔

"جنگ کے بعد ہمارے لئے اس کے سوا چارۂ کار نہیں رہا کہ ہم روس سے امداد حاصل کریں"۔

"تاہم ۱۹۶۹ء تک یہ امداد معمولی اور عام نوعیت کی رہی۔ اور اس دوران اسرائیل کے ہوائی حملے برابر جاری رہے۔ یہ حملے اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے تک جاری رہتے۔ حتیٰ کہ ۱۹۷۰ء کے شروع میں قاہرہ کے قریب فولاد کے کارخانہ پر بھی اسرائیل نے ہوائی حملہ کر دیا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر صدر ناصر خفیہ روس گئے اور روس سے فوجی امداد حاصل کی۔ چنانچہ دو ماہ بھی نہیں گذرے کہ روس سے میزائل آ گئے اور مختلف مقامات پر نصب کر دیئے گئے"۔

"جب امریکہ ہمیں مٹانے پر تلا ہوا ہے اور وہ اسرائیل کو ہر طرح کی مدد دے کر ہم پر حاوی کر دینا چاہتا ہے تو ہم مجبور ہیں کہ دو بڑی طاقتوں میں سے ایک طاقت سے بھرپور مدد حاصل کریں اور وہ طاقت صرف روس ہے"۔

"روس نے ہمیں کسی شرط و پابندی کے اسلحہ فروخت کیا اور اسلحہ کی امداد دی"۔

"امریکہ کے انکار کے بعد روس نے خوش دلی کے ساتھ اسوان بند کی تعمیر میں ہمارا ہاتھ بٹایا"۔

"۱۹۵۶ء کی جنگ میں بھی روس نے ہماری علانیہ مدد کی تھی اور ہمارا نقصان پورا کیا تھا"۔

"مصر میں ایک ہزار سے زیادہ کارخانے قائم کرنے میں روس نے ہمارے ساتھ کھلے دل سے تعاون کیا"۔

"اور اب الیکٹرونک جنگ کا سامان و ٹیکنیک بھی روس نے ہی ہمیں بہم پہنچائی ہے"۔

"روس نے یہ سب کچھ محض ایک دوست کی حیثیت سے کیا ہے اور ہم اس بے لوث دوستی کو یقیناً برقرار رکھیں گے۔

"مزید برآں روس نے مصر کے تمام دیہات میں بجلی پہنچانے کی ذمہ داری بھی لے لی ہے"۔

اس تمام اعانت کے بدلے روس نے ہم سے کچھ طلب نہیں کیا حتیٰ کہ ۱۹۶۸ء کے شروع میں جب روس نے ہم سے اسکندریہ میں اپنے بحری جہازوں کے لئے پینے کا پانی لینے کی خواہش ظاہر کی تو اس کی بھی اس نے قیمت ادا کی"۔

"ایک طرف امریکہ اسرائیل کا سب سے بڑا سرپرست بنا ہوا ہے۔ اس کو بھرپور امداد دے رہا ہے مشرق وسطیٰ کے کئی ملکوں کے وسائل استعمال کر رہا ہے اور ہمارے خلاف مورچہ لگائے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

Scanned with CamScanner

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

ابن سابا ط

جسے شیخ جنید بغدادی نے چور سے ولی بنا دیا

گرمیوں کا موسم ہے، آدھی رات گذر چکی ہے۔ مہینہ کی آخری راتیں ہیں۔ بغداد کے آسمان پر ستاروں کی مجلس شبینہ آراستہ ہے۔ مگر چاند کے برآمد ہونے میں ابھی دیر ہے۔ دجلہ کے پار کرخ کی تمام آبادی نیند کی خاموشی اور رات کی تاریکی میں گم ہے۔

اچانک تاریکی میں ایک متحرک تاریکی نمایاں ہوئی، سیاہ لبادے میں لپٹا ہوا ایک آدمی خاموشی اور آہستگی کے ساتھ جا رہا ہے۔ وہ ایک گلی سے مڑ کر دوسری گلی میں پہنچا اور ایک مکان کے سائبان کے نیچے کھڑا ہوا۔ اب اس نے سانس لی۔ گویا یہ مدت کی بند سانس تھی۔ جسے اب آزادی سے ابھرنے کی مہلت ملی ہے۔ پھر اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ یقیناً تین پہر رات گذر چکی ہے۔ وہ اپنے دل میں کہنے لگا۔ مگر کیا بدنصیبی ہے کہ جس طرف رخ کیا۔ ناکامی ہی ہوئی۔ ایک پوری رات اسی طرح ختم ہو جائے گی۔ یہ خوفناک ابن سابا ط ہے۔ جو دس برس کی طویل زندگی قید خانہ میں بسر کر کے اب کسی طرح نکل بھاگا ہے۔ اور نکلنے کے ساتھ ہی اپنا قدیم پیشہ از سر نو شروع کر رہا ہے۔ یہ اس کی نئی مجرمانہ زندگی کی پہلی رات ہے۔ اس لئے وقت کے بے نتیجہ ضائع جانے پر اس کا بے صبر دل پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ اس نے ہر طرف کی آہٹ لی۔ زمین سے کان لگا کر دور دور کی صداؤں کو جائزہ لیا اور مطمئن ہو کر آگے بڑھا۔ کچھ دور چل کر اس نے دیکھا کہ ایک احاطہ کی دیوار دور تک چلی گئی ہے اور وسط میں بہت بڑا پھاٹک ہے۔ کرخ کے اس علاقہ میں زیادہ تر امراء کے باغ تھے یا سوداگران کے گودام تھے۔ اس نے خیال کیا کہ یہ احاطہ یا تو کسی امیر کا باغ ہے یا کسی سوداگر کا گودام۔ وہ پھاٹک کے پاس پہنچ کر رک گیا اور سوچنے لگا، اندر کیونکر جائے۔ اس نے آہستگی سے دروازہ پر ہاتھ رکھا لیکن اسے نہایت تعجب ہوا کہ دروازہ اندر سے بند نہیں تھا۔ صرف بھڑا ہوا تھا۔ ایک سیکنڈ کے اندر ابن سابا ط کے قدم احاطہ کے اندر پہنچ گئے۔

اس نے دہلیز سے قدم آگے بڑھایا تو ایک وسیع احاطہ نظر آیا۔ اس کے مختلف گوشوں میں چھوٹے چھوٹے حجرے بنے ہوئے تھے اور وسط میں ایک نسبتاً بڑی عمارت تھی یہ وسیع عمارت کی طرف بڑھا۔ عجیب بات ہے کہ اس کا دروازہ بھی اندر سے بند نہ تھا۔ چھوتے ہی کھل گیا۔ گویا وہ کسی کی آمد کا منتظر تھا۔ یہ ایک ایسی بے باکی کے ساتھ، جو صرف مشاق مجرموں ہی کے قدموں میں ہو سکتی ہے، اندر چلا گیا اندر جا کر دیکھا تو ایک وسیع ایوان (ہال) تھا۔ لیکن سامان جائے و زینت میں سے کوئی چیز بھی نہ تھی۔ قیمتی اشیاء کا نام و نشان نہ تھا۔ صرف ایک کھجور کے پتوں کی چٹائی بچھی تھی، اور ایک طرف چمڑے کا ایک کیسہ پڑا تھا۔ البتہ ایک گوشہ میں پشمینہ کے موٹے کپڑے کے بہت سے تھان اس طرح بے ترتیب پڑے تھے، گویا کسی نے جلدی میں پھینک دیئے ہیں اور ان کے قریب ہی بھیڑ کی کھال کی چند ٹوپیاں پڑی تھیں اس نے مکان کی موجودات کا یہ پورا جائزہ کچھ تو اپنے اندھیرے میں دیکھنے والی آنکھوں سے لیا تھا اور کچھ اپنے ہاتھ سے ٹٹول ٹٹول کر، لیکن اس کا ہاتھ ایک ہی تھا۔ یہ بغداد والوں کی بول چال میں ایک ہاتھ کا شیطان تھا۔ جو اب پھر قید و بند کی زنجیریں توڑ کر آزاد ہو گیا تھا۔ دس برس کی قید کے بعد آج ابن سابا ط کو پہلی مرتبہ موقع ملا تھا کہ اپنے دل پسند کام کی جستجو میں آزادی کے ساتھ نکلے۔ جب اس نے دیکھا اس مکان میں کامیابی کے آثار نظر نہیں آتے اور یہ پہلا قدم بے کار ثابت ہوگا۔ اس کے تیز اور بے لگام جذبات سخت مشتعل ہو گئے۔ وہ دل ہی دل میں اس مکان کے رہنے والوں کو گالیاں دینے لگا۔ جو اپنے مکان میں رکھنے کے لئے قیمتی اشیاء فراہم نہ کر سکے۔ ایک مفلس کا افلاس خود اس کے لئے اس قدر درد انگیز نہیں ہوتا۔ جس قدر اس چور کے لئے جو رات کے پچھلے پہر مال و دولت تلاش کرتا پھرتا ہے۔ اس میں شک نہیں، پشمینہ کے بہت سے تھان یہاں موجود تھے اور وہ کتنے ہی موٹے اور (اصلی قسم کے کیوں نہ ہوں۔ مگر پھر بھی اپنی قیمت رکھتے تھے۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ ابن سابا تنہا تھا اور صرف تنہا ہی نہیں تھا بلکہ دو ہاتھوں کی جگہ صرف ایک ہاتھ رکھتا تھا۔ وہ ہزار ہمت کرتا مگر اتنا بڑا بوجھ اس کے سنبھالے سنبھل نہیں سکتا تھا۔ ہاتھ نوں کی موجودگی پر معترض تھا۔ ان کے وزن کی گرانی اور اپنی مجبوری پر متاسف تھا۔ اتنی وزنی چیز چرا کر لے جانا آسان نہ تھا۔

"ایک ہزار لعنت کرخ اور اس کے تمام باشندوں پر" وہ اندر ہی اندر بڑبڑانے لگا۔ "نہیں معلوم یہ کون احمق ہے۔ جس نے یہ ملعون تھان جمع کر رکھے ہیں ــــ" غالباً کوئی تاجر ہے۔ لیکن یہ عجیب طرح کا تاجر ہے جسے بغداد میں تجارت کرنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں ملی۔ اتنا بڑا مکان بنا کر اس میں گدھوں اور خچروں کی جھول بنانے کا سامان جمع کر دیا ہے"۔ اس نے ایک ہی ہاتھ سے ایک تھان کی ٹٹول ٹٹول کر پیمائش کی۔ بھلا یہ ملعون بوجھ کس طرح اٹھایا جا سکتا ہے۔ ایک تھان اٹھانے کے لئے گن کر دس گدھے ساتھ لانے چاہئیں۔ لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا۔ رات جا رہی تھی اور اب وقت نہ تھا کہ دوسری جگہ تاکی جاتی، اس نے جلدی سے ایک تھان کھولا اور اسے فرش پر بچھا دیا۔ پھر کوشش کی۔ زیادہ سے زیادہ جو تھان اٹھائے جا سکتے تھے اٹھا لئے۔ مشکل یہ تھی کہ مال کم قیمت مگر بہت زیادہ وزنی تھا۔ کم لیتا ہے تو بیکار ہے۔ زیادہ لیتا ہے تو لے جا نہیں سکتا۔ عجب طرح کی کشمکش میں گرفتار تھا بہرحال کسی نہ کسی طرح یہ مرحلہ طے ہوا۔ لیکن اب دوسری مشکل پیش آئی۔ صوف کا کپڑا بے حد موٹا تھا، اسے مروڑ دے کر گرہ لگانا آسان نہ تھا۔ دونوں ہاتھوں سے بھی یہ کام مشکل تھا۔ جہ جائیکہ ایک ہاتھ سے! بلاشبہ اس کے پاس ہاتھ کی طرح پاؤں ایک نہ تھا، دو تھے لیکن وہ پھاندنے میں تو دے سکتے تھے۔ صوف کی گٹھڑی باندھنے کے لئے سوا منہ نہ تھے۔ اس نے بہت سی تجویزیں سوچیں۔ طرح طرح کے تجربے کئے۔ دانتوں سے کام لئے۔ کئی رسی کہنی سے مدد لیا۔ لیکن کسی طرح بھی گٹھڑی میں گرہ نہ لگ سکی۔ وقت کی مصیبتوں میں تاریکی کی شدت نے اور زیادہ اضافہ کر دیا تھا۔ اندرونی جذبات کے ہیجان اور بیرونی فعل کی بے سود محنت نے ابن سابا ط کو بہت جلد تھکا دیا۔ وقت کی کمی، عمل کا قدرتی خوف، مال کی گرانی، محنت کی شدت اور فائدہ کی قلت اس کے دماغ کے لئے تمام مخالف تاثرات جمع ہو گئے تھے۔

اچانک وہ چونک اٹھا۔ اس کی تیز قوت سماعت نے کسی کے قدموں کی نرم آہٹ محسوس کی۔ ایک لمحہ تک خاموشی رہی۔ پھر ایسا محسوس ہوا۔ جیسے کوئی آدمی دروازہ کے پاس کھڑا ہے۔ ابن سابا ط گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ کوئی حرکت کر سکے، دروازہ کھلا اور روشنی نمایاں ہوئی۔ خوف اور دہشت سے اس کا خون منجمد ہو گیا۔ جہاں کھڑا تھا وہیں قدم گڑ گئے۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک شخص کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں شمعدان ہے اور اس نے اس طرح اونچا کر رکھا ہے کہ کمرے کے تمام حصے روشن ہو گئے ہیں۔

اس شخص کی وضع قطع سے اس کی شخصیت کا اندازہ کرنا مشکل تھا۔ ملگجے رنگ کی ایک لمبی عبا اس کے جسم پر تھی۔ جسے کمر کے پاس ایک موٹی سی رسی لپیٹ کر جسم پر چست کر لیا تھا۔ سر پر سیاہ قلنسوہ (اونچی دیوار کی ٹوپی) تھی، اور اس قدر کشادہ تھی کہ اس کے کنارے ابروؤں کے قریب پہنچ گئے تھے۔ جسم نہایت نحیف تھا۔ اتنا نحیف کہ صوف کی موٹی عبا پہننے پر بھی اندر کی ابھری ہوئی ہڈیاں صاف صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ اور قد کی درازی نے جس میں کمر کے پاس خفیف سی خمیدگی پیدا ہو گئی تھی یہ نحافت اور زیادہ نمایاں کر دی تھی۔ لیکن یہ عجیب بات تھی کہ جسم کی

اس غیر معمولی نحافت کا کوئی اثر اس کے چہرہ پر نظر نہیں آتا تھا۔ اتنا کمزور جسم رکھنے پر بھی اس کا چہرہ کچھ عجیب طرح کی تاثیر و گیرائی رکھتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہڈیوں کے ایک ڈھانچے پر ایک شاندار اور دلآویز چہرہ جوڑ دیا گیا ہے۔ رنگت زرد تھی۔ رخسار بے گوشت تھے۔ جسمانی تنومندی کا نام و نشان نہ تھا۔ لیکن پھر بھی چہرہ کی مجموعی ہیئت میں کوئی ایسی شاندار چیز تھی کہ دیکھنے والا محسوس کرتا تھا ایک نہایت طاقتور چہرہ اس کے سامنے ہے بخصوصاً اس کی آنکھیں ایسی روشن، ایسی مطمئن ایسی ساکن تھیں کہ معلوم ہوتا تھا، دنیا کی ساری راحت اور سکون انہی دو حلقوں کے اندر سما گیا ہے۔ چند لمحوں تک یہ شخص ٹکٹکی لگائے ابن ساباط کو دیکھتا رہا۔ پھر اس طرح آگے بڑھا گویا اسے جو کچھ سمجھنا تھا سمجھ چکا ہے۔ اس کے چہرہ پر ہلکا سا زیر لب تبسم تھا ایسا دلآویز اور شیریں تبسم جس کی موجودگی انسانی روح کے سارے اضطراب اور خوف دور کر سکتی ہے۔ اس نے شمعدان ایک طرف رکھ دیا اور ایک ایسی آواز میں جو شفقت و ہمدردی میں ڈوبی ہوئی تھی ابن ساباط سے کہا:

"میرے دوست! تم پر خدا کی سلامتی ہو، جو کام تم کرنا چاہتے ہو، یہ بغیر روشنی اور ایک رفیق کے انجام نہیں پا سکتا۔ دیکھو، یہ شمع روشن ہے اور میں تمہاری رفاقت کے لئے موجود ہوں۔ روشنی میں ہم دونوں اطمینان اور سہولت کے ساتھ یہ کام انجام دے لینگے"

وہ ایک لمحہ کے لئے رکا، جیسے کچھ سوچنے لگا ہے۔ پھر اس نے کہا:

"میں دیکھتا ہوں — تم بہت تھک گئے ہو، تمہاری پیشانی پسینہ سے تر ہو رہی ہے۔ یہ گرم موسم، بند کمرہ اور تاریکی اور تاریکی میں ایسی سخت محنت۔ افسوس انسان کو اپنے رزق کے لئے کیسی کیسی زحمتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ دیکھو! یہ چٹائی بچھی ہوئی ہے۔ یہ چمڑے کا تکیہ ہے۔ میں اسے دیوار کے سامنے لگا دیتا ہوں"۔

اس نے تکیہ دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ اب تم اطمینان کے ساتھ ٹیک کر یہاں بیٹھ جاؤ اور اچھی طرح سستا لو۔ اتنی دیر میں تمہارا ادھورا کام پورا کئے دیتا ہوں"۔

اس نے کہا اور ابن ساباط کے کاندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھ کر اسے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ پھر جب اس کی نظر دوبارہ اس کی عرق آلود پیشانی پر پڑی تو اس نے اپنی کمر سے رومال کھولا اور اس کی پیشانی کا پسینہ پونچھنے لگا جب وہ پسینہ پونچھ رہا تھا۔ تو اس کی آنکھوں میں باپ کی شفقت اور بہنوں میں بھائی کی محبت کام کر رہی تھی۔

صورت حال کے یہ تمام تغیرات اس تیزی سے ظہور میں آئے کہ ابن ساباط کا دماغ مختل ہو کر رہ گیا۔ وہ کچھ سمجھ نہ سکا کہ معاملہ کیا ہے۔ ایک مدہوشی اور بے ارادہ آدمی کی طرح اس نے دیکھا کہ اجنبی نے کام شروع کر دیا ہے اس نے پہلے وہ گٹھڑی کھولی جو ابن ساباط نے باندھی ہوئی تھی۔ مگر نہیں بندھ سکی تھی۔ پھر دو تھان کھول کر بچھائے اور جس قدر بھی تھان موجود تھے ان سب کو دو حصوں میں منقسم کر دیا۔ ایک حصہ میں زیادہ تھے ایک میں کم۔ پھر دونوں کی الگ الگ دو گٹھڑیاں باندھ لیں۔ یہ تمام کام اس نے اس اطمینان سے اور سکون کے ساتھ کیا گویا اس میں اس کے لئے کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ پھر اچانک اسے کچھ خیال آیا۔ اس نے اپنی عبا اتاری اور اسے بھی گٹھڑی کے اندر رکھ دیا۔ اب وہ اٹھا اور ابن ساباط کے قریب گیا۔

"میرے دوست! تمہارے چہرے کی پژمردگی سے معلوم ہوتا ہے کہ تم صرف تھکے ہوئے ہی نہیں ہو بلکہ بھوکے بھی ہو۔ بہتر ہوگا کہ چلنے سے پہلے دودھ کا ایک پیالہ پی لو۔ اگر تم چند لمحے انتظار کر سکو تو میں دودھ لے آؤں"۔

اس نے کہا جبکہ اس کے پرشکوہ چہرہ پر بدستور مسکراہٹ کی دلآویزی موجود تھی۔ ممکن نہ تھا کہ اس مسکراہٹ سے انسانی قلب کے تمام اضطراب محو نہ ہو جائیں۔ قبل اس کے کہ ابن ساباط جواب دے۔ وہ تیزی کے ساتھ لوٹا اور باہر نکل گیا۔

اب ابن ساباط تنہا تھا لیکن تنہا ہونے پر بھی اس کے قدموں میں حرکت نہ ہوئی۔ اجنبی کے طرز عمل میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس سے اس کے اندر خوف و ہراس پیدا ہوتا۔ وہ صرف متحیر اور مبہوت تھا۔ اجنبی کی ہستی اور اس کا طور طریقہ ایسا عجیب و غریب تھا کہ جب تک وہ موجود رہا۔ ابن ساباط کو تحیر و تاثر نے سوچنے سمجھنے کی مہلت ہی نہ دی۔ اجنبی کی شخصیت کی تاثیر سے اس کی دماغی شخصیت مغلوب ہو گئی تھی۔ لیکن اب وہ تنہا ہوا تو آہستہ آہستہ اس کا دماغ اپنی اصلی حالت پر واپس آنے لگا۔ یہاں تک کہ تمام دماغ کے خصائل پوری طرح ابھر آئے اور وہ اس روشنی میں معاملات کو دیکھنے لگا۔ جس روشنی میں دیکھنے کا ہمیشہ عادی تھا۔

وہ جب اجنبی کا متبسم چہرہ اور دل نواز صدائیں یاد کرتا تو شک اور خوف کی جگہ اس کے اندر ایک ایسا ناقابل فہم جذبہ پیدا ہو جاتا جو آج تک اسے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی جب وہ سوچتا کہ اس تمام معاملہ کا مطلب کیا ہے اور یہ شخص ہے کون؟ تو اس کی عقل حیران رہ جاتی اور کوئی بات سمجھ میں نہ آتی۔ اس نے اپنے دل میں کہا۔ یہ تو قطعی ہے کہ یہ شخص اس مکان کا مالک نہیں ہو سکتا۔ مکان کے مالک کبھی چوروں کا استقبال نہیں کیا کرتے۔

"..... پھر یہ شخص ہے کون ....؟"

اچانک ایک نیا خیال اس کے اندر پیدا ہوا۔ وہ سنسنا

"استغفر اللہ! میں بھی کیا احمق ہوں۔ یہ بھی کوئی سوچنے اور حیران ہونے کی بات تھی۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ تعجب ہے مجھے پہلے کیوں خیال نہیں ہوا؟ یقیناً یہ بھی کوئی میرا ہی ہم پیشہ آدمی ہے اور اسی نواح میں رہتا ہے۔ اتفاق سے آج ہم دونوں چوروں کو ایک ہی مکان میں قید کر دیا ہے چونکہ یہ اسی نواح کا آدمی ہے۔ اس لئے اس مکان کے تمام حالات سے واقف ہوگا۔ اسے معلوم ہوگا۔ کہ یہ مکان رہنے والوں سے خالی ہے اور یہ اطمینان کام کرنے کے لئے اسی لئے وہ روشنی کا سامان ساتھ لے کر آیا۔ لیکن جب مجھ سے پہلے پہنچا ہوا ہوں تو آمادہ ہو گیا کہ میرا ساتھ دے کر ایک حصہ کا حقدار بن جائے ..... وہ ابھی سوچ رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور اجنبی ایک لکڑی کا بڑا پیالہ ہاتھ میں لئے نمودار ہوا۔

"یہ لو میں تمہارے لئے دودھ لے آیا ہوں، اسے پی لو۔ یہ بھوک اور پیاس دونوں کے لئے مفید ہوگا"۔ اس نے کہا اور پیالہ ابن ساباط کو پکڑا دیا۔ ابن ساباط واقعی بھوکا پیاسا تھا۔ اس نے بلا تامل پیالہ منہ سے لگا لیا اور ایک ہی مرتبہ ختم کر دیا۔ اب اسے معاملہ کی فکر ہوئی۔ اتنے دیر وقفہ نے اس کی طبیعت بحال کر دی تھی۔

دیکھو! اگرچہ میں تم سے پہلے پہنچ چکا تھا اور ہاتھ لگا چکا تھا اور اس لئے ہم لوگوں کے قاعدہ کے موجب تمہارا کوئی حق نہیں۔ لیکن تمہاری ہوشیاری اور مستعدی دیکھ لینے کے بعد مجھے کوئی تامل نہیں کہ تمہیں بھی اس حال میں شریک کر لوں۔ اگر تم پسند کرو گے تو میں ہمیشہ کے لئے تم سے معاملہ کر لوں گا۔ لیکن دیکھو، یہ میں کئے دیتا ہوں کہ آج جو کچھ بھی یہاں سے لے جائیں گے۔ اس میں تم برابر کا حصہ نہیں پا سکتے۔ کیونکہ دراصل آج کا کام میرا ہی کام تھا

اس نے صاف آواز میں کہا۔ اس کی آواز میں اب تاثر نہیں تھا تحکم تھا۔ اجنبی مسکرایا۔ اس نے ابن ساباط پر ایک ایسی نظر ڈالی۔ جو اگرچہ شفقت و مہر سے خالی نہ تھی لیکن اس کے علاوہ بھی کوئی چیز تھی، جسے ابن ساباط سمجھ نہ سکا۔ اس نے خیال کیا۔ شاید یہ شخص اس طریق تقسیم پر قانع نہیں ہے۔ اچانک اس کی آنکھوں میں اس کی خوفناک درخشندگی چمک اٹھی۔ وہ غصہ سے مضطرب ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"بے وقوف! چپ کیوں ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ دودھ کا پیالہ پلا کر اور چکنی چپڑی باتیں کر کے تم مجھے احمق بنا لو گے تم نہیں جانتے میں کون ہوں؟ مجھے کوئی احمق نہیں بنا سکتا میں ساری دنیا کو احمق بنا چکا ہوں۔ بولو! اس پر راضی ہو یا نہیں؟ اگر نہیں ہو تو ....."

لیکن ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ اجنبی کے لب متحرک ہوئے۔ اب بھی اس کے لبوں سے اس کی مسکراہٹ نہیں ہٹی تھی۔

"میرے عزیز دوست! کیوں بلا وجہ اپنی طبیعت آزردہ کرتے ہو؟ آؤ یہ کام جلد نبٹا لیں جو ہمارے سامنے ہے۔ میں نے دو گٹھڑیاں باندھ لی ہیں۔ ایک چھوٹی، ایک بڑی، تمہارا ایک ہاتھ ہے۔ اس لئے تم زیادہ بوجھ نہیں سنبھال سکتے۔ لیکن میں دونوں ہاتھوں سے سنبھال لوں گا۔ چھوٹی گٹھڑی تم اٹھا لو۔ بڑی میں اٹھا لیتا ہوں۔ باقی رہا میرا حصہ جس کے خیال سے تمہیں اتنی آزردگی ہوئی ہے۔ میں بھی نہیں چاہتا کہ اس وقت اس کا فیصلہ کراؤں۔ تم نے کہا ہے ..... تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے فیصلہ کر سکتے ہو۔ مجھے ایسا ہی معاملہ پسند ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے معاملہ کر لو"۔

(باقی آئندہ)

حالات و واقعات

- جہاد کشمیر کا نیا دور
- مجیب بھٹو ملاقات
- سندھ کا لسانی جھگڑا

(احمد حسین کمال)

جہاد کشمیر کا نیا دور

کشمیر کی آزادی کے لئے بالآخر انقلابی جدوجہد کا آغاز ہو گیا ہے کشمیر کے دو جانبازوں نے اپنے پہلے وار سے ہی پوری دنیا کو چونکا دیا ہے اور وہ حلقے جو "معاہدۂ تاشقند" کی صورت میں یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اب کشمیر کا قضیہ ختم ہو گیا ان کی غلط فہمی یا خود فریبی کا پورا قلعہ مسمار ہو چکا ہے۔

دو حریت پسند کشمیریوں نے بھارتی طیارے کو گرفت میں لے کر اور اسے لاہور آنے پر مجبور کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آزادی کی جدوجہد نہ تشدد سے ختم کی جا سکتی ہے نہ کسی بین الاقوامی دباؤ یا نام نہاد معاہدوں سے۔

ان کشمیری جانبازوں کے اقدام کو بجا طور پر پاکستان کے عوام نے پرجوش انداز سے سراہا ہے اور پورا پاکستان ان کے ساتھ ہے۔

بھارت کے فوقیت پرست حکمران اگر بالفعل ہی عقل و دانش سے عاری نہیں ہو گئے ہیں تو انہیں ہوا کا رخ پہچان لینا چاہیئے۔

ایشیا بھر میں انقلابی سرگرمیاں شدت کے ساتھ ابھر رہی ہیں۔ مغربی ایشیا سے جنوب ایشیا تک عوام میں ایک زبردست ہیجان و اضطراب برپا ہے۔ وہ انگریزوں اور یورپین طاقتوں کی قائم کردہ حد بندیوں کو اب توڑ دینا چاہتے ہیں اور استعمار کے خلاف دو سو سال کی پیہم قربانیاں اب رنگ لانے والی ہیں۔ وقت کے اس دھارے کا منہ امریکہ، برطانیہ اور سامراجی طاقتوں کی کوئی بھی لی بھگت نہیں موڑ سکتی۔ بھارت کی نمائشی جمہوریت اور نام نہاد سیکولرزم آنے والے انقلاب کا رخ نہیں موڑ سکتے۔

کشمیر کے مسلمان آزاد ہو کر رہیں گے اور اپنے انقلابی کردار کے ذریعہ دنیا بھر سے اپنا حق آزادی تسلیم کرا کے رہیں گے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت اہل کشمیر کی اس جانبازانہ مہم کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے سے دریغ نہیں کرے گی۔

(۳۰ فروری ۱۹۷۱ء)

مجیب بھٹو ملاقات

انتخابات کے بعد ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس فوراً بلایا جاتا اور ایوان کے اندر دستور سازی کے کام کا آغاز کر دیا جاتا۔

جس جمہوری اصول و دعوے کے مطابق یہ انتخابات منعقد کرائے گئے تھے۔ ان کا پہلا اور کم سے کم تقاضا یہ ہی ہے۔

لیکن نہ جانے کیوں یہ ضروری سمجھا جا رہا ہے کہ اسمبلی کے انعقاد سے پہلے ہی دو بڑی پارٹیوں یا مختلف پارٹیوں کے درمیان دستور کے سلسلے میں سمجھوتہ ہو جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ طریقہ ساز باز کا رنگ پیدا کرنے والا ہے۔ اور ایک ایسی قوم جو ۲۳ سال سے سیاسی اقتصادی اور جمہوری حقوق سے محروم چلی آ رہی ہے۔ اس انداز کار پر شک و شبہ کرنے میں حق بجانب ہو سکتی ہے۔

دستور سازی کے لئے اگر سمجھوتہ واقعی ضروری تھا تو وہ انتخاب سے پہلے ہونا چاہیئے تھا۔ اب تو افہام و تفہیم اور ہر سمجھوتہ ایوان کے اندر اور عوام کے علم میں لا کر کیا جانا چاہیئے۔

جب پاکستان ایک ملک ہے اور مشرقی بازو دونوں کے عوام ایک ہی ملک، ایک ہی قوم اور ایک ہی ملت کے افراد ہیں تو اس سے آخر کیا فرق واقع ہوتا ہے۔ اگر اسمبلی میں اکثریت مشرقی پاکستان کے نمائندوں کی ہو یا مغربی پاکستان کے نمائندوں کی۔ پاکستان کی سالمیت سے، پاکستان کے استحکام سے، پاکستان کے مجموعی مفادات سے نہ مشرقی پاکستان غداری کر سکتا ہے نہ مغربی پاکستان کا کوئی صوبہ اس طرح اگر مرکزی حکومت کی تشکیل میں مشرقی پاکستان کو غلبہ حاصل رہتا ہے، تب بھی پاکستان کی وحدت کو کوئی آنچ نہیں آتی۔ جس طرح اب تک مغربی پاکستان کے غلبہ سے پاکستان کا وجود مجروح نہیں ہوا۔

ہمیں اگر اس ملک میں واقعی

- بے لاگ جمہوریت قائم کرنا مطلوب ہے۔
- فوجی شاہی کے غلبہ سے نجات حاصل کرنا مقصود ہے
- بار بار کے مارشل لاء کے نفاذ سے آئندہ محفوظ رہنا منظور ہے۔
- عوام کو حقیقتاً اقتصادی و معاشی خوشحالی سے ہمکنار کرنے کا پروگرام ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ یہاں اسلام کے غلبہ کی راہ ہموار کرنا ہے، تو سیاسی روایات کی پہلی اینٹ ساز باز یا خفیہ سمجھوتوں اور پس پردہ افہام و تفہیم کے بجائے دستور سازی کے ایوان میں بھرپور آئینی جمہوری و عوامی مشاورت کی رکھنی چاہیئے۔ صرف اس طرح سے ہی صحت مند سیاست کا آغاز ہو سکے گا۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ انتخابات سے ملک کو جو کچھ حاصل ہونے کی توقع ہو سکتی ہے وہ ایک بار پھر خطرہ میں پڑ جائے۔

(۲۰ فروری ۱۹۷۱ء)

سندھ کا لسانی جھگڑا

شرپسند عناصر نے بالآخر وہ کھیل شروع کر دیا جس کا اندیشہ تھا۔ پاکستان میں جیسے ہی عوامی جدوجہد کا آغاز ہوا اور یہ امکان ابھرنے لگا کہ عوام اپنے سیاسی و معاشی حقوق حاصل کرنے پر تل بیٹھے ہیں تو مفاد پرست طاقتوں نے بھرپور کوشش شروع کر دی کہ یہاں عوام کے درمیان کسی نہ کسی نام نہاد سوال پر تصادم شروع ہو جائے۔

انتخابی مہم کے دوران یہ خطرہ بارہا ابھرا تاہم پاکستان کے عوام انتخابات کے مقابلوں میں اس حربہ کا شکار نہیں بنائے جا سکے۔

لیکن افسوس ہے کہ انتخابات کے پرامن انعقاد کے بعد زبان کے مسئلہ پر سندھ میں یہ صورت حال بپا کر دی گئی ہے اور ایک ایسے مصنوعی نزاع کو ہوا دی گئی ہے جس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

سندھی، سندھ کی زبان ہے۔ اور یہ زبان اپنی صلاحیت کے مطابق سندھ کی تعلیم گاہوں میں، محکمہ جات میں اور دوسرے عوامی معاملات میں استعمال کئے جانے کا حق رکھتی ہے۔ اور جس حد تک بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا وہ ذریعہ بن سکتی ہے بنائے جانے کا اسے استحقاق حاصل ہے۔

سندھی زبان کا یہ حق اور استحقاق کسی طرح بھی اردو کا حریف نہیں ہے۔ ہر صوبہ اپنی زبان کو جتنی بھی ترقی دینا چاہے اسے اس کی اجازت ہونی چاہیئے۔

اردو اس سلسلہ میں ہرگز آڑے آنے والی نہیں ہے

اردو کا اصل جھگڑا انگریزی کے ساتھ ہے، اور ہم سمجھتے ہیں کہ اردو کے ساتھ صوبائی زبانوں کے مصنوعی نزاع کے پس پشت، انگریزی زبان کے مفادات کا منصوبہ کام کر رہا ہے۔ نیز جمہوریت کے قیام اور دستور سازی کی راہ میں رکاوٹ کھڑا کرنے کی سازش ہے۔

مفاد پرست طاقتیں چاہتی ہیں کہ اول تو موجودہ حالات بدلیں ہی نہیں بلکہ کوئی ایسا بہانہ ہاتھ آئے کہ جمہوریت کی بساط بچھنے ہی نہ پائے اور دستور سازی کا کام شروع ہی نہ ہو سکے۔ اگر ہو بھی تو عوامی مسائل پر یہ ہنگامی نزاعی مسائل غالب آ جائیں۔ کسانوں، مزدوروں اور غریب عوام کی بھلائی کے بجائے اور سامراجیت و جاگیرداری و سرمایہ داری کو ختم کرنے کی جگہ ان مسائل کو لایا جائے اور اس کے بعد انگریزی زبان کا سکہ جاری رکھا جا سکے کاش اس حقیقت کو ارباب کار سمجھ سکیں۔

(۲۰ فروری ۱۹۷۱ء)

ضرورت رشتہ اساتذہ
جامعہ حمیدیہ ہائی سکول برائے اہل ضلع لاہور کیلئے ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت ہے، جو تعلیمی خصوصیات کے علاوہ قاری یا حافظ یا کسی مدرسہ کے فارغ التحصیل ہوں۔
بشیر احمد چوہان معرفت فارن جنرل سٹور چوبرجی لاہور

اسلامی تعلیمات انسان کے فطر

اسلام بیگار کو لعنت

از مولانا محمد عبد

"تم یک سو ہو کر اپنا رخ دین کی طرف رکھو، اللہ کی وہ ہوئی فطرت کا اتباع کرو جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔
اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر ہم نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا بدل نہ دینا چاہیئے بس یہ سیدھا راہ بھی ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے"۔
(قرآن الحکیم)

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی و مجوسی جس طرح تمہارے ہاں جانور پیدا ہوتا ہے۔ کیا ان میں سے کوئی ناک کٹا ملتا ہے۔ تم ہی تو اس کے ناک اور کان کاٹ دیتے ہو"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا فرمان سے ثابت ہوا کہ ہر بچہ بوقت پیدائش فطرت پر ہی اس دنیا میں ظہور کرتا ہے۔ اس کے سرپرست اس سے ..... فطرتی نظام حیات کو چھین لیتے ہیں۔ اگر بچہ کو فطرت کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے اور وہ قدرت کی طرف سے عقل سلیم کا انعام لیکر اس دار المحن میں آیا ہو۔ تو وہ اپنی فطرت اور اعتقاد طبع سے خود بخود دین اسلام کو ہی اختیار کرے گا۔ اس دعویٰ کی تشریح کے لئے "اسلام کے نظام و عقائد و نظریات۔ نظام عدالت۔ نظام مالیات و معاشیات۔ نظام اجتماع و معاشرت اور نظام سیاست" کے چند اصول بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں

نظام عقائد و نظریات

اسلام میں عقائد کے طور پر تین باتوں کا تسلیم کرنا ضروری ہے۔ توحید۔ رسالت اور معاد۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان تینوں حقیقتوں کا فطرت کے ساتھ کیا ربط و تعلق ہے۔

۱۔ فطرت و توحید (اعتراف ربوبیت)

اس سے قبل کہ اسلام کے نظریۂ توحید پر نظر ڈالی جائے مناسب ہے کہ دنیا میں موجود دیگر مذاہب کے اس سلسلے میں نظریات کو مختصر طور پر دیکھ لیا جائے۔ جب تمام مذاہب کے نظریے سامنے ہوں گے تو عام آدمی کی سمجھ میں اسلام کا تفوق اور نظریۂ توحید کا فطری ہونا آسانی سے آسکیگا۔

مجوس کا خدا کے بارے میں نظریہ:۔

خالق دو ہیں۔ ایک اچھائی کا خالق اور دوسرا برائی کا۔ پہلے کا نام یزدان اور دوسرے کا نام اہرمن ہے۔

ہندو دھرم کا عقیدہ:۔

وہ چھتیس کروڑ دیوتاؤں کو خدائی کا حصہ دار ٹھہراتے ہیں۔ ہر حالت کے لئے الگ الگ خدا بنائے ہوئے ہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ ان کو خود بناتے ہیں اور پھر بنانے والے مخلوق بن جاتے ہیں۔ اور مخلوق کے ہاتھوں کے تراشیدہ گونگے، بہرے، اندھے پتھر خالق کی جگہ پر بٹھا دیئے جاتے ہیں۔

آریوں کا عقیدہ:۔

یہ خدا کو بھی مادہ اور روح کا محتاج سمجھتے ہیں اور ان کا کہنا یہ ہے کہ تخلیق عالم کے سلسلہ میں رب العلمین ان دونوں کا محتاج ہے۔

عیسائیوں کا عقیدہ:۔

یہ تثلیث کے قائل ہیں۔ اور ایک میں تین اور تین میں ایک کی عجیب منطق جس کو آجتک نہ یہ خود سمجھ سکے اور نہ دنیا کو سمجھا سکے کہ خدا بھی خدا۔ مسیح بھی خدا اور روح القدس بھی یہ تینوں علیحدہ علیحدہ و مستقل بالذات بھی خدا ہیں اور تینوں مل کر ایک بھی بن جاتے ہیں۔

یہود کا عقیدہ:۔

قرآن عزیز نے فرمایا کہ یہ عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں اور کہیں خدا وند قدوس کی یعقوب علیہ السلام سے کشتی کرا کر رب العلمین کو ہرا بھی دیتے ہیں۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو کتاب پیدائش باب ۳۲ آیت ۲۴ تا ۲۸

اس کی حکومت میں
غربت و افلاس کا
نام و نشان باقی نہیں رہتا

اسلام کا نظریۂ توحید

ہر انسان فطرتاً اس بات کا شعور و احساس رکھتا ہے کہ اس عالم کا کوئی ایسا موجد اور مدبر ضرور ہے۔ جو جہان میں ہر اعتبار سے اپنا منفرد وجود اور مستقل بالذات ہستی رکھتا ہے اسی کی طرف زمانہ جاہلیت کے ایک بدوی نے رہنمائی کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"مینگنی پتہ دیتی ہے اونٹ کا اور نشان قدم گزرنے والے کا، تو برجوں والا آسمان اور نشیب و فراز والی یہ زمین کسی لطیف و خبیر کی یہ کیوں نہ خبر دینگے"۔ (تفسیر کبیر امام رازی)

اب ہر شخص پر فطرت نے رب العلمین کی ذات بابرکات کو سمجھنے کے لئے دروازے کھول دیئے ہیں۔ سورج اور چاند کا اپنے وقت پر بغیر کسی تاخیر کے طلوع و غروب۔ زمین و آسمان کا بغیر ستونوں کے کھڑے رہنا۔ موسموں کی تبدیلی اور رات دن کی گردش۔ درختوں کی ہریالی ایک ہی درخت کے پھلوں میں باعتبار ذائقہ و رنگ اختلاف۔ پھلوں کی خوشبو یہ سب بغیر تنظیم و مدبر کے کیسے معرض وجود میں آسکتے ہیں۔ اسلام نے توحید سمجھانے کے لئے عقلوں کو بیدار کر کے انہیں آیات، آثار قدرت میں تفکر و تدبر کی دعوت دی ہے۔ آپ قرآن مقدس و حدیث مبارکہ کو جب بنظر غائر دیکھیں گے تو اکثر آیات میں ان عام فہم دلائل کو پائیں گے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب:۔

اگر توحید کوئی فطری چیز ہے تو اس میں دنیا میں اختلاف کیوں پایا جاتا ہے اور مختلف گروہوں نے اپنے معبودوں کے متعلق مختلف تصورات کیوں قائم کر رکھے ہیں اور وہ بھی اتنے مختلف کہ کسی ایک جماعت کا خدا دوسری جماعت کے خدا سے متحد و متفق نظر نہیں آتا۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ کم فہم انسان طبعاً محسوسات و مشاہدات پر یقین و اعتماد کرنے کا میلان رکھتا ہے اور جس چیز کی اس کے ذہن میں خاص شکل نہ ہو۔ نہ اس کی حدود و اقدار گھیری جاسکتی ہوں اس سے انکار کی جانب میلان رکھتا ہے۔

مثال کے طور پر قرآن عزیز میں قوم موسےٰ کا مطالبہ موسیٰ علیہ السلام سے کہ جب تک آپ ہمیں خدا دکھا نہیں دینگے۔ ہم نہیں مانیں گے۔ (سورہ بقرہ)

یہ بات تو سب عقلاً پر عیاں ہے کہ کسی چیز کا انکار اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کے نہ ہونے پر دلائل موجود

امن و سلامتی کیلئے اس

نہ ہوں۔ لیکن اس کے برعکس صرف اس لئے کہ انسانی اذہان اس کے تصور یا اس تک پہنچنے سے قاصر ہوں اور اسے اپنے دماغ و عقل کی محدود چار دیواری میں نہ لاسکتے ہوں تو اس کو کسی چیز کے نہ ہونے کی دلیل قطعی اور برہان قرار دینا ایک عاقل آدمی کے لئے تعجب خیز بات ہے۔ آج کل کے مدعیان علم میں سے اکثر اسی مادی مسلک کے قائل ہیں۔ جہاں کے نزدیک علم (یعنی جہالت) کی آخری حد ہے۔

اسلام نے حق تعالیٰ کے اوصاف و تعریف و اثبات میں جو چیز پیش فرمائی ہے وہ عین مقتضائے فطرت اور عقل سلیم کے مطابق ہے۔ مسئلہ توحید ہی اسلام کا طرۂ امتیاز ہے اور یہی دنیا کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ جب تک ایسی ہستی کو انسان تسلیم نہ کرے۔ جو حاکمیت، خالقیت، رزاقیت اور معبودیت

کسی ایسے موضوع پر جو ہمارے ادارہ سے متعلق ہو ہمارے قارئین ترجمان اسلام سے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے دعوت دیتے ہیں — ادارہ

...ری مطالبات کو پورا کرتی ہیں

...قرار دیتا ہے

...القادر صاحب آزاد

سے متصف ہو۔ اور جو ہر آن انسان کے ہر فعل پر نظر رکھتی ہو اور ان اعمال پر جو جزا و سزا بھی دے سکتی ہو۔ اس وقت تک دنیا امن و آشتی کا منظر نہیں دیکھ سکتی۔ اگر پوری دنیا اس حاکمیت اعلیٰ کو تسلیم کرے تو دنیا سے جرائم و معاصی ناپید ہو جائیں۔ دوسری طرف قدرت کی کرم نوازی ملاحظہ فرمایئے۔ کرمسئلہ کی اتنی اہمیت کے باوجود اسے اتنا آسان بنا دیا کہ ایک فلسفی اور ایک ادنیٰ مزدور دونوں سمجھنا چاہیں تو اپنے اپنے مقام پر بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ فلسفی ایک خوبصورت گھڑی سے جو بغیر موجد بن نہیں سکتی اور ایک مزدور جھونپڑے سے جو بغیر مزدور نہیں بنتا تو یہ آسمان و زمین کیسے بغیر خالق وجود میں آ گئے۔

مجھے ایک دفعہ ایک یورپین نومسلم سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ ایک قابل انجینئر تھا۔ اس نے اسلام قطعاً دنیاوی پونجی یا زر و مال یا کسی سیاسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ بے غرضی کے ساتھ اسلامی حقائق سے متاثر ہو کر اسلام لایا تھا۔ جب میں نے اس سے وجہ قبول اسلام پوچھی تو وفور جذبات میں آ کر کہنے لگا۔ مولانا کیا تم نے آیۃ الکرسی کو قرآن مجید میں نہیں دیکھا۔ میں اسی کو دیکھ کر مسلمان ہوا ہوں اور اب بھی روزانہ اس کو ہزار بار پڑھتا ہوں اور ہر بار پڑھنے کی آرزو دل میں سماتی ہے اور شوق میں زیادتی پیدا ہو جاتی

...سے بہتر کوئی نظام نہیں

ہے۔ اور کہنے لگا۔ یہ آیت رب العزت کے اوصاف سے متعلق ہے۔ ہم تمام دنیا کے مقتدایان مذہب اور شعراء و بلغاء اپنی وسعت معلومات فکاوت و ذہانت کے باوجود ایسی تعلیم پیش نہ کر سکے۔

دلیل وحدانیت:۔

معترض کہتا ہے کہ اگر علاقائی خدا ہوں یا دو وتین تو فرق کیا پڑتا ہے۔ قرآن عزیز کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

"اگر ہوتے اس کائنات میں دو خدا تو البتہ فساد ہو جاتا" (القرآن سورۃ انبیاء پارہ ۱۷) اگر ہوتے تو تقابل ہو جاتا لازماً ایک کمزور نکلتا، ایک طاقتور۔ اور جو کمزور ہوتا وہ خدا نہ رہتا۔ تو ان دو خداؤں کی لڑائی میں مخلوق ایک لمحہ میں برباد ہو جاتی۔ جیسے کوریا، روس اور امریکہ کی لڑائی میں تباہ ہوا۔

کبھی ان کی سورج نکلنے پر لڑائی ہوتی، کبھی چاند پر کبھی دن پر کبھی رات پر۔ پہلا کہتا میرا حکم چلے گا۔ دوسرا کہتا میرا۔

قدرت خداوندی پر ایک اعتراض اور اس کا جواب:۔

امام الانقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ جب روس کے دورہ پر گئے تو کسی دہریہ نے سوال کیا۔ کہ مولانا آپ کا خدا بقول قرآن ہر چیز پر قادر ہے کیا اپنے جیسا خدا پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ مولانا سندھی نے فرمایا۔ ہاں پیدا کر سکتا ہے پر پیدا جو ہوگا۔ وہ بہر حال مخلوق ہی ہوگا اور پیدا کرنے والا خالق اور مخلوق خدا نہیں بن سکتی۔ دہریے کو دندان شکن جواب ملا۔ دوبارہ اسے مولانا کے سامنے بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔

قرآنی اصولوں کے مطابق فطرت ہونے پر دشمن کو نظر اٹھانے کی جرأت نہیں ہو سکتی

نبوت اور فطرت

توحید کے سلسلہ میں منتظم حقیقی حاکم اعلیٰ رب العالمین کا وجود اور واحد ہونا ثابت ہوا۔ اسی منتظم و مدبر نے اپنی مخلوق کے لئے چند قوانین و نوامیس جاری کئے ہیں۔ تاکہ زندگی میں ضبط قائم رہے۔ انسان اپنی ہماہمی کی زندگی میں ان قوانین کو بھلا بیٹھتا ہے۔ دنیا کا دستور تو یہ ہے کہ اگر زمیندار اپنی زمین کا معاملہ پورا ادا نہیں کرتا تو گورنمنٹ اس کے نام وارنٹ جاری کرتی ہے اور کسی تحصیلدار وغیرہ کو سمجھانے کے لئے بھیجنا گوارا نہیں کرتی۔ لیکن الرحمٰن الرحیم خداوند قدوس کا دستور اس کے برعکس ہے۔ وہ اپنے نبی کو مبعوث فرماتا ہے تاکہ رب العٰلمین رب السمٰوات والارض کے احکام جو ابتدائے آفرینش میں اس کے ذمہ لگے تھے۔ ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرے۔ انبیاء علیہم السلام نے اس کام کو جس صبر بردباری سے انجام دیا۔ دنیا میں اس کی نظیر دوسرے طبقات میں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام دیگر انبیاء کی عزت و عظمت کی تلقین کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک عجیب واقعہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ صاحب نے اپنی کتاب ازالۃ الشکوک حصہ اول کے حاشیہ پر رقم فرمایا ہے

مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی کے پاس ایک یہودی مسلمان ہونے آیا۔ مولانا نے اسے فرمایا کہ بھئی عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لانا پڑے گا۔ اس بات پر وہ بھنا اٹھا۔ کہنے لگا اسی وجہ سے تو میں نے عیسائیت چھوڑی تھی اور یہودی ہوا تھا۔ مولانا نے فرمایا۔ بھائی ہم تجھے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہ بات نہیں سنواتے۔ جو عیسائی عقیدہ میں ہے کہ انہیں اللہ اور اس کا جز مانو، ہم تو تمہیں اسلامی عقیدہ کے تحت ان کی نبوت کا اقرار کرائیں گے۔ اور وہ نبوت کے ساتھ انسان ہوں گے۔ پھر قرآنی آیات سے عقیدہ مسیح سنایا اور فرمایا کہ بھائی جب تک تم تمام جماعت انبیاء سے سب نبیوں کو تسلیم نہیں کرو گے مسلمان نہ بن سکو گے۔ قرآن میں چونکہ تعلیم بالکل فطرت کے مطابق تھی۔ اس لئے اس نے فوراً قبول کر لیا۔ اسلام مسلمانوں کو ہر نبی کی عظمت پر ایمان لانے کا سبق دیتا ہے۔ اور کسی بھی نبی کی معمولی توہین کر کے کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم میں پورے چالیس سال بغیر کسی دعوے کے قیام پذیر رہے اور عام لوگوں کی سی زندگی بسر فرمائی۔ یہ سارا زمانہ کسی سے پڑھا نہ لکھا، یکایک الٰہیات معاشیات، اقتصادیات اور قوانین ملکی پر ایسی فصیح و بلیغ باتیں بتائیں اور فرامین سنائے کہ دنیا کے عقلاء و فلاسفر اس کے مقابلہ سے عاجز آ گئے۔

ان علمی حقائق کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے نکلنے کے بعد ایک عاقل کو تسلیم کرنا پڑے گا، کہ یہ تعلیم من جانب اللہ تھی۔ اور یہی نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ جس کے متعلق قرآن عزیز نے ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ "دنیا کے سب عقلاء مل کر میرے نبی پر جو وحی میری طرف سے ہوئی۔ اس کی نظیر پیش کرو"۔ آج قرآن عزیز کو نازل ہوئے چودہ سو سال گزرنے کو ہیں۔ لیکن آج تک تمام دنیائے کفر اس مقابلہ میں عاجز رہی اور قیامت تک رہے گی

قیامت

اسلام کا تیسرا عقیدہ قیامت ہے۔ دنیا کا یہ دستور ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز کسی کو دیتا ہے تو اس کا حساب بھی مانگتا ہے۔ بعینہٖ یہی نظام قدرت ہے۔ اس نے انسان کو جسم و جان خوراک رہن سہن کے لئے زمین و آسمان کا وسیع و عریض مکان عطا فرمایا ہے۔ پھر اس میں روشنی اور لذت کام و دہن کی ہر قسم کی آسائش مہیا فرمائی۔ پھر اپنے اس ملک میں رہنے کے چند قوانین بنا دیئے۔ اب اس نے ایک دن حساب کتاب کے لئے رکھا ہے۔ اسے یوم الدین قرآنی اصطلاح نے فرمایا۔ عرف عام میں اس کو قیامت کہا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو یہاں بوؤ گے وہاں پاؤ گے۔ ایک دوسرے مقام پر نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ "اللہ اور موت کو یاد رکھو، گناہ سے باز رہنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے"۔

مسئلہ۔ قیامت بھی عین فطرت ہے۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر اعتراض اور اس کا جواب کہ رب العالمین کیسے زندہ فرمائیں گے۔ بعض کم عقل لوگ اس اعتراض پر بڑے

بڑے حاشیہ چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ کاش کہ وہ پیدائش انسانی پر غور فرماتے۔ (باقی آئندہ)

دعائے صحت کی اپیل

مولانا شیر محمد صاحب خطیب جامع مسجد مدنی مستطاب ٹاؤن سرگودھا کی اہلیہ عرصہ چار پانچ ماہ سے علیل ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے اپیل ہے

عالمی خبریں

سندھی کے خلاف

حیدرآباد میں سندھ یونیورسٹی کے شعبۂ سندھی کو پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔ (امروز لاہور یکم فروری ۷۱ء)

اردو کے خلاف

سندھی کے حامی طلباء نے جام شورو میں یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کو نذر آتش کر دیا (امروز ۲ فروری ۱۹۷۱ء)

پیپلز پارٹی کا ردعمل

عبدالحمید پیرزادہ پیپل پارٹی سندھ کے لیڈر نے کہا کہ سندھی شعبہ کو جلانا پیپلز پارٹی کو اقتدار سے محروم کرنے کی سازش ہے۔

ہندوستان کی دھمکی

اگر کشمیری حریت پسندوں کا اغوا کیا ہوا جہاز اور حریت پسند ہمارے حوالہ نہ کئے گئے تو حالات سنگین ہو جائیں گے کشمیری نظر بندوں کا معاملہ ہمارا داخلی معاملہ ہے۔

بھارت نے اور فوج بھیج دی

بھارت نے کشمیر میں حریت پسندوں کی جدوجہد کے پیش نظر ایک ڈویژن فوج اور کشمیر کو بھیجدی ہے (خدا کشمیر کو سب کا قبرستان بنا دے)

سوا دو لاکھ ایکڑ زمین تقسیم

حکومت پنجاب نے سوا دو لاکھ ایکڑ زمین سرگودھا ساہیوال، لاہور اور ملتان میں ۱۲½ ایکڑ فی کاشتکار کے حساب سے پٹہ پر دی جائے گی۔ اور چار ایکڑ سے کم زمین والے کو اتنی دی جائے گی کہ وہ مجموعی طور پر ۱۲½ ایکڑ کے مالک ہو جائیں۔

سردار شوکت حیات خاں اور پنجاب

سردار شوکت حیات خاں صاحب نے ڈھاکہ میں جا کر کہا کہ یہ غلط ہے کہ پنجاب طاقت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی نمائندگی پورے ملک میں ۲۶ فیصد ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ چھ نکات باعث انتشار نہیں ہیں۔ میں مجیب کو مبارکباد دینے دوں گا (ہم بھی پنجاب والوں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ مدیر)

چین و امریکہ

ایک انجمن دنیا کی بڑی حکومتوں نے بنائی ہے جس میں تقریباً تمام دوسری حکومتیں بھی شامل ہو چکی ہیں۔ اس انجمن کا نام اقوام متحدہ ہے۔ اس کی ایک مجلس عاملہ ہے جس کو سلامتی کونسل کہتے ہیں۔ اس ادارے کا مقصد دنیا کی قوموں میں عادلانہ فیصلے کرنا اور عالمی امن کے لئے کوشاں رہنا ہے مگر اس انجمن اقوام متحدہ کی باگ ڈور امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے دم چھلے ممالک اس میں زیادہ ہیں۔ پہلے پہل روس اور اس کے اشتراکی ممالک کی امریکہ سے سخت مخالفت تھی عرصہ دراز سے ان میں سرد جنگ جاری تھی اور اب بھی ہے مگر چین و ہندوستان کے معاملہ میں دونوں کا نقطۂ نظر تقریباً ایک ہے۔ دونوں چین کی غیر معمولی ترقی اور آبادی کی کثرت سے خائف ہیں۔ اس ادارے کی حقیقت اسی سے معلوم ہو سکتی ہے کہ چین جیسے ستر کروڑ کی آبادی والا ملک اس کا ممبر نہیں ہے۔ اور تقریباً ہر سال یہ تحریک ہوتی ہے کہ چین کو اقوام متحدہ کا ممبر بنایا جائے۔ مگر امریکی گروپ کی کثرت سے وہ تحریک گر جایا کرتی ہے۔

اب رفتہ رفتہ امریکہ کو دنیا والے پہچاننے لگے ہیں اب ہر ایک ہر ایک امریکہ کا نہیں بلکہ اپنا اپنا مفاد دیکھتا ہے اور اسی لئے بہتوں نے امریکی منظوری کے بغیر ہی چین سے تجارتی یا سیاسی تعلقات جوڑ دیئے ہیں۔ اب معاملہ اور آگے بڑھ گیا ہے۔ اب خود امریکہ کے اندر ذمہ دار لوگ تحریک کر رہے ہیں کہ چین کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانا چاہیئے اور کو نہ اگلتے بنتی ہے نہ نگلتے۔

محمد افضل خاں بنگش اور نیشنل پارٹی

صوبہ سرحد میں محمد افضل خاں بنگش اونچے درجے کے ایڈوکیٹ ہیں کسان لیڈر ہیں۔ یہ پہلے نیشنل عوامی کے سرگرم رکن تھے۔ لیکن یہ سرگرمی ان کو راس نہ آئی۔ اور نیشنلسٹ عہدیداروں سے ان کا بگاڑ ہو گیا اور بالآخر بنگش صاحب اور نیشنل پارٹی میں تفریق ہو گئی۔ یہ تفریق اس لئے بھی لازمی تھی کہ بنگش صاحب سامراج کے سخت مخالف ہیں اور نیشنل پارٹی کے بارہ میں ان کا خیال یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ امریکہ سے راز و نیاز رکھ رہی ہے۔ اب کے انہوں نے اپنے ہفت روزہ پرچہ صنوبر مورخہ ۷ جنوری ۷۱ء میں ارباب سکندر خاں صاحب صدر نیشنل پارٹی سرحد اور امریکن قونصل (یا وکیل) سے خاص ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ جس کا شاید نیشنل پارٹی انکار نہیں کر سکتی۔

ہمیں ان باتوں سے خاص دلچسپی نہیں ہے۔ ہاں دو باتیں ضرور عرض کرتے ہیں کہ سرحد کے خدائی خدمتگاروں کی جماعت کو جو اب نیشنل پارٹی کہلاتی ہے سامراج سے کسی طرح ملنا مناسب نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی سامراج کے ذریعہ پختونستان کی بیل منڈھے چڑھانا ہے تو اس سے توبہ ہی بھلی۔ یوں بھی بیچارے پاکستان پر رحم کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو تفریق و تقسیم کی بجائے اتفاق و اتحاد کی راہ پر لگانا مفید اور ملک و ملت کی خدمت ہے۔

لیبیا

عرب ممالک میں سے لیبیا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ تقریباً پندرہ لاکھ کی آبادی ہے۔ وہاں ایک بادشاہ ادریس کی حکومت تھی۔ اور قسمت کی یاوری سے وہاں اتنا پٹرول نکلتا تھا۔ جو شاید کسی دوسرے ملک میں نہ نکلے۔ اس طرح وہ پٹرول سے اربوں روپے کماتے تھے اور اتنی دولت کا زیادہ حصہ شخصی حکومت اور بادشاہ کی ذاتی رائے اور زیادہ تر ذاتی اخراجات پر خرچ ہوتی تھی۔

مسیحی نمائندگی

پاکستان یونائیٹڈ کرسچین کے جنرل سیکرٹری چودھری نعیم شاکر ایڈوکیٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ آئین مرتب کرتے وقت تیس لاکھ مسیحیوں کو نمائندگی دی جائے۔

ایک ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کی ذیلی شاخوں کے نام

گذشتہ سال مرکزی دفتر ملتان سے رکنیت سازی کی دو ہزار ایک سو سینتالیس (۲۱۴۷) کاپیاں مختلف شاخوں کو بھیجی گئی ہیں۔ جن میں ایک لاکھ چودہ ہزار سات سو (۱۱۴۷۰۰) رکنیت کے فارم تھے۔ ان میں سے تقریباً نو سو (۹۰۰) کاپیاں دفتر جمعیۃ لاہور کی معرفت بھیجی گئی ہیں۔

چونکہ اب نئی رکنیت سازی جاری ہے اس لئے تمام شاخیں ان تمام کاپیوں کا آخری حصہ اور رکنیت فیس کی رقوم جلد از جلد مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام لوہاری دروازہ ملتان کے پتہ پر بھیجدیں۔ جن شاخوں نے رکنیت کی کاپیاں قیمت دے کر لی ہیں وہ قیمت کی رقم فیس رکنیت کی رقم سے وضع کر کے بقایا رقم بھیج دیں۔

رکنیت سازی کی نئی کاپیاں طبع ہو گئی ہیں۔ فی کاپی تین روپیہ ادا کر کے مرکزی دفتر ملتان سے منگوائی جا سکتی ہیں رکنیت سازی کی کاپیوں کی طباعت جاری رکھنے کے لئے بقایا جات کی رقوم کا مرکزی دفتر آنا نہایت ضروری ہے۔

بھارتی طیارہ بم سے اڑا دیا گیا

کشمیری حریت پسندوں نے ۴۸ گھنٹے کی مہلت دی تھی کہ بھارت حریت پسندوں کے اعزہ و اقارب کو اذیت نہ دے اور کشمیری نظر بندوں کو رہا کر دے ورنہ طیارہ بم سے اڑا دیا جائے گا۔ حکومت پاکستان نے ان کے یہ دونوں مطالبات بھارتی ہائی کمشنر کے ذریعہ بھارت تک پہنچا دیئے جس نے مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور حریت پسندوں نے ۴۸ گھنٹے گذرنے پر ہوائی جہاز کو بم سے اڑا دیا۔

الجزائر کا وفد روس کو

ریڈیو کی اطلاع ہے کہ الجزائر کا فوجی وفد وزارت دفاع کے سیکرٹری کرنل عبدالقادر صاحب کی قیادت میں ماسکو پہنچ گیا ہے۔ اس نے روس کے وزیر دفاع سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ غالباً یہ وفد روس سے اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

جموں کشمیر والے بھارتی شہری نہیں ہیں

بھارت گورنمنٹ نے پاکستان سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ دونوں حریت پسندوں کو واپس کر دے۔ حکومت پاکستان نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ جموں کشمیر کے باشندے بھارتی شہری نہیں ہیں۔ لہٰذا ان کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ایجنٹ حضرات

بقایا جات جلد از جلد روانہ کریں (ادارہ)

Scanned with CamScanner

علاقہ الائی کے عوام نے اپنے حقوق کی حفاظت کیلئے بفہ ہزارہ میں مرکزی انجمن قائم کردی

بفہ ضلع ہزارہ میں جدید ملحقہ علاقہ الائی، کوہستان سندھ کڑی کے پناہ گزین مظلوموں کے لوگوں کا نمائندہ اجلاس حاجی غلام رسول صاحب ساکن حال بفہ کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں مندرجہ بالا علاقہ کے مظلوم پناہ گزینوں نے اپنی قوم کے اوپر جابر و ظالم خوانین کے جبر و تشدد و غارت گری کی علانیہ و خفیہ ریشہ دوانیوں کے سدباب اور حکام اعلیٰ کو آزادانہ طریقہ پر توجہ دلانے اور اخبارات میں شائع کرانے کے لئے ایک مرکزی انجمن قائم کردی ہے۔ جس کا نام انجمن مظلومین الائی وغیرہ جدید پاکستان) رکھا۔

اس انجمن کا باقاعدہ انتخاب ہوا۔ جس کے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے:۔

صدر مولانا فضل الرحمٰن آف کرگ، الائی حال بفہ نائب صدر مولوی حضرت احمد ساکن نوگرام حال شنکیاری۔ نائب صدر دوم مولوی رفیق اللہ ساکن ترنگڑی۔ ناظم اعلیٰ میاں عبدالقیوم ساکن بت کول حال بفہ۔ ناظم مولوی عبدالقادر ساکن تیلوس حال بفہ۔ اجلاس میں صدر مملکت پاکستان اور گورنر سرحد، ڈپٹی کمشنر ہزارہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جنہوں نے علاقہ کے مظلومین کے وفد کو ملاقات کا موقعہ دے کر بالمشافہ ان کے حالات سنے۔ نیز مولانا عبدالحکیم و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبران قومی اسمبلی نے علاقہ الائی کے عوام کے خلاف جبر و تشدد کی طرف حکومت کی توجہ دلائی جس کی تائید مفتی محمود صاحب نے بھی فرمائی اور الائی کے جابر نواب محمد ایوب خاں جو ہزاروں مسلح غیر منظم فوج کا مالک ہے اور سابق صدر کا پشت پناہ ممبر قومی اسمبلی بھی رہ چکا ہے۔ اور موجودہ الیکشن میں شکست فاش کے بعد عوام سے انتقامی رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اس نواب محمد ایوب خاں علاقہ الائی کے تمام حالات سے صدر پاکستان آغا جنرل محمد یحییٰ خاں اور گورنر سرحد کو باقاعدہ متوجہ کرکے اپنی نمائندگی کا حق ادا کردیا۔ جس پر حکومت نے فوراً قیام امن کا اقدام کرکے غریب عوام کی حوصلہ افزائی کی

دوسری تجویز میں متعلقہ علاقہ کے پناہ گزینوں، مظلوموں، کو اپنی جدی جائیداد پر حق رسید کرنے کے لئے حکومت کو توجہ دلائی اور علاقہ الائی، کوہستان، سندھ کڑی وغیرہ میں مستقل قیام امن کے لئے فوری پولیس مختلف مقامات پر مقرر کرنے کا مطالبہ کیا۔ انجمن نے مطالبہ کیا کہ پولیس کی امداد کے لئے فوج کے دستے بھی قائم کرکے مستقل امن اور عوام کے مال و جان کی حفاظت کا مناسب انتظام کیا جائے۔ تمام کارروائی کی نقول صدر مملکت، گورنر سرحد، ڈپٹی کمشنر ہزارہ، مولانا عبدالحکیم، مولانا غلام غوث صاحبان ممبران قومی اسمبلی نمائندگان متذکرہ علاقہ کو بھی ارسال کی گئی۔

(عبدالقیوم ناظم اعلیٰ انجمن مظلومین ملحقہ علاقہ ہزارہ مقام بفہ)

بقیہ — شذرات

ہوئے ہے۔ لیکن روس کے ساتھ ہمارے ان تعلقات پر واویلا مچاتا رہتا ہے:"

"یہ کبھی ہمیں روس کی نوآبادی قرار دیتا ہے کبھی شور کرتا ہے کہ روس نے مصر میں اپنے اڈے بنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس کا یہ سارا شور و شغب سراسر غلط ہے۔ روس کے ساتھ ہمارے تعلقات صرف دوستانہ ہیں اور حق و انصاف پر مبنی ہیں۔"

"ہمارے ساتھ امریکہ کا ہر وعدہ ایک فریب ثابت ہوا۔ اس کے برعکس روس نے بلا شرط ہمیں سیاسی امداد بھی دی۔ اسلحہ بھی دیا۔ ہمارے آدمیوں کو فوجی تربیت بھی دی زراعت کی ترقی میں۔ صنعتیں لگانے میں تعلیم عام کرنے میں، بجلی اور پانی فراہم کرنے میں بھی بھرپور تعاون کیا۔"

"اور یہ سب کچھ آزادانہ و مساویانہ دوستی کے جذبہ کے ساتھ ہوا۔ اور عالمی امن کے قیام اور سامراجیت کے خاتمہ کے لئے ہوا۔"

آزاد کشمیر کی خبریں

• جمعیۃ علماء اسلام باغ کا ایک اجلاس مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب کی دعوت اور مولانا سید ثناء اللہ شاہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

یہ اجلاس شیخ محمود احمد ناظم تعلیمات آزاد کشمیر کے اس بیان کی جو طلبہ کی ایک میٹنگ میں کیا سخت مذمت کرتا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ زکوٰۃ کی شرح کوئی آخری شرح نہیں اس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

سرقہ کی سزا قرآن پاک نے قطع ید تجویز کی ہے لیکن اس معاملہ میں بھی شیخ صاحب کا بیان قرآنی آیات کی صریح انکار پر مبنی ہے۔ یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر سے اس کی برطرفی اور اس کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے اجلاس میں اخبار کوہستان کے اس مضمون کی سخت مذمت کی ہے جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔

• جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا امیر الزمان نے عید کے ایک اجتماع میں شیخ محمود احمد کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔

انہوں نے عید کے ایک اجتماع میں کشمیری حریت پسندوں کو بھارتی طیارہ اغوا کرنے پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور بھارت کی طرف سے طیاروں پر پابندی کی مذمت کی ہے۔

خوشخبری

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ قیمتی اور مجرب ادویات

کس کو معلوم نہیں کہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ ہسٹرڈ اور سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی و انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کردی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہوگئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کردیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورتمند حضرات رجوع کرسکتے ہیں۔ مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہوگئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی نسخوں سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کردی ہیں۔ ضرورت مند حضرات فائدہ اٹھائیں۔

حب مقوی پچیس روپے فی سینکڑہ۔ جسمانی طاقت، معدہ جگر آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت مصفیٰ دو روپے تولہ سیر کی قیمت ۱۲۰ روپے سلاجیت گرنے، پڑنے۔ زور لگنے ہڈی ٹوٹنے پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سڑی کے لئے مجرب ہے۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں سے مل سکتی ہے۔

نزلہ عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں دو قسم کی، دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے

اسقاط ہوجائے یا بچے پیدا ہوکر کچھ عرصہ میں مرجائیں اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے۔

اولاد نرینہ کی دوا حمل سے ۲½ ماہ کے بعد اور ۳ ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/- روپے

بواسیر کی دوا تین قسم کی۔ مجموعی قیمت ۲۵/- روپے

چنبل کی مجرب دوا۔ قیمت پندرہ روپے

دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۵ روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی ۱۵ تین ماہ کے لئے پچاس روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت سو گولی پندرہ روپے

ہیضہ جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں

حب راحت جان قیمت سو گولی ۵۰/- روپے

سرمہ مقوی بصر فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ۔ بارہ شیشی ۹/- روپے

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) اور جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی، دو پتوں سے مل سکتی ہیں

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاسِ عقیدت

منجانب
جمعیۃ علماء اسلام
سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاسِ عقیدت

بعالی جناب معلی الالقاب قائد جمعیۃ مفتی اعظم حضرت الحاج مولانا مفتی محمود صاحب دامت معالیکم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عام انتخابات کے بعد اسلامی دستور کی تدوین اور دیگر اہم ترین پیش آمدہ قومی وملکی مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں بے پناہ مصروفیت کے باوجود آنجناب کی سرگودھا میں تشریف آوری پر ہم تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب والا!

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد مختلف حکومتیں بنتی رہیں۔ اقتدار پر زیادہ سے زیادہ قابض رہنے کے لئے جوڑ توڑ ہوتے رہے۔ مگر نظریہ پاکستان یعنی نظام اسلامی کے قیام کی طرف کسی پارٹی نے توجہ نہ دی، بلکہ عوام کے حقوق کا اس بیدردی سے استحصال کیا گیا کہ ایک عام پاکستانی کو باعزت زندگی سے مایوسی ہوگئی۔ سرمایہ داروں اور جاگیرداروں نے ہر طرح سے ملک کی دولت کو سمیٹنا شروع کردیا۔ اور ہر قسم کی اخلاقی پابندیوں سے آزاد ہوکر عیاشی وفحاشی میں یورپ سے بھی چار قدم آگے نکل گئے۔ ایسے میں فلاکت وغربت کے مارے لوگ بھی اپنی مجبور زندگی کو سہارا دینے کے لئے جائز وناجائز ذرائع اختیار کرنے لگے۔ اس طرح پورا ملک افراتفری کا شکار ہوگیا اور دنیا میں سب سے بڑی مسلم مملکت کے عوام کی اخلاقی حالت تباہ ہوگئی۔

جناب والا!

ان حالات میں غربت زدہ عوام نے پیٹ کے مسئلہ کو زندگی کا واحد مسئلہ سمجھ کر اس کے حل کرنے پر اپنی تمام کوششیں لگادیں اور اس طرح قیام پاکستان کا نظریہ پس منظر میں چلا گیا عوام کی اس کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے سیاسی پارٹیوں نے خوش نما نعروں سے مزدوروں اور محنت کشوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کے لئے پرانے آزمودہ ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کردیئے اور ملک کی اکثریت دیوانہ وار لبیک کہہ کر ان کے پیچھے دوڑ پڑی۔ حد یہ کہ عوام کے ان رجحانات کو دیکھ کر بعض اسلام پسند جماعتوں نے بھی نہایت عیاری سے اپنے اساسی اصولوں میں تبدیلی پیدا کرلی۔

مخدوم ومحترم! ایسے پُرآشوب ماحول میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک واحد جماعت تھی۔ جس نے اپنے موقف پر انتہائی پختگی کے ساتھ قائم رہتے ہوئے اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کو تیز تر کردیا اور عوام کے سامنے اسلام کی روشنی میں ملک کی تمام مشکلات کا حل اسلامی منشور کی شکل میں پیش کردیا۔ اور پھر اسے ملک کے گوشہ گوشہ تک پہنچا کر جمعیۃ کے ہر ورکر نے بے مثال اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ بلاشبہ جمعیۃ کے ہر ممبر کا خلوص جماعت کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور جمعیۃ کو اس پر جائز طور پر فخر حاصل ہے۔ مگر کسی جماعت کو جب تک صحیح قیادت نہ ملے اس وقت تک جماعت کو کبھی استحکام اور حقیقی معنوں میں سیاسی مقام نصیب نہیں ہوتا۔

جناب محترم! حقیقت یہ ہے کہ آپ کی قائدانہ صلاحیتوں نے جمعیۃ علماء اسلام کو ملک کی ایک ممتاز دینی اور سیاسی جماعت کی حیثیت دی ہے آپ ہی کی سیاسی بصیرت تھی جس نے دور ایوبی سے لے کر اب تک جماعت کو ایسی صحیح لائنوں پر چلایا کہ قلیل مدت میں جمعیۃ ملک کی تیسری بڑی جماعت کی حیثیت حاصل کرچکی ہے اور بحمد للہ جمعیۃ کی اس حیثیت کو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔

مفتی اعظم!

آپ نے جمعیۃ کے پلیٹ فارم سے ہر موقعہ پر الحاد وبیدینی کو للکارا۔ اور ہمیشہ کفر وارتداد کے خلاف سینہ سپر رہے۔ عائلی قوانین کے خلاف قومی اسمبلی میں آپ کی طویل اور مدلل تقریر جس پر سپیکر کو فاضلانہ اور مدلل تقریر کا رولنگ دینا پڑا۔ اسمبلی کی تاریخ میں ایک یادگار تقریر تھی۔ جس پر آنے والے دور میں پوری ملت پاکستانیہ فخر کرتی رہے گی۔

(باقی صـ۱۳ پر)

بعالی خدمت سراپا برکت مجاہد اعظم حضرت الحاج مولانا غلام غوث صاحب ادام اللہ ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ملکی حالات کے پیش نظر انتہائی مصروفیت کے باوجود ہماری حقیر دعوت کو شرف قبولیت بخش کر سرگودھا میں تشریف ارزانی پر ہم آنجناب کے شکر گذار ہیں

مخدوما! آپ جس قافلۂ حریت کے پیش روؤں میں سے ہیں۔ اس کی ولولہ انگیز داستان تاریخ کا عظیم سرمایہ ہے۔ انگریز کے دور استبداد میں جبکہ آزادی کا نام لینا بھی موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ آپ نے اور آپ کے اسلاف نے باقاعدہ علم جہاد بلند کرکے برٹش گورنمنٹ کے اقتدار کو للکارا۔

فرنگی نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ جیل کی کال کوٹھڑی میں پابند سلاسل کرکے تختہ مشق بنایا۔ چکیاں پسوائیں۔ رسیاں بٹوائیں۔ جس سے قرآن وحدیث کو عقیدت ومحبت سے تھامنے والے ہاتھ لہولہان ہوگئے۔ گرم سلاخوں سے جسم کو داغا گیا۔ اور زخموں سے چور چور مجاہدوں کو برف پر لٹایا گیا۔ عبور دریائے شور کی سزا دے کر ملک بدر کیا گیا۔ بعض آزادی کے پروانوں کو تختہ دار پر کھینچا گیا اور کچھ مجاہد ایسے بھی تھے کہ انہیں سئور کی کھال میں زندہ سی کر فرنگی بربریت کا مظاہرہ کیا گیا۔ غرضیکہ وتشدد کے نئے نئے طریقے ایجاد کئے گئے اور حریت پسندوں پر آزمائے گئے۔

ان عظیم قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج برصغیر انگریز کے پنجۂ استبداد سے آزاد ہے اور ہم دنیا کی پانچویں بڑی مسلم مملکت پاکستان کے آزاد شہری کا شرف حاصل کئے ہوئے ہیں۔

مکرما! پاکستان بننے کے بعد برسر اقتدار طبقہ نے ملک کی دولت کو مال غنیمت سمجھتے ہوئے چار ہاتھوں لوٹنا شروع کیا۔ احباب واقارب کے لئے اعطاء وبخشش کے دروازے کھل گئے ذخیرہ اندوزی اور رشوت حکام وسرمایہ داروں کا حق قرار پایا۔ غریبوں پر ظلم وتعدی، جاگیرداروں اور مل اونروں کے لئے روز کا مشغلہ بن گیا۔ اور اس طرح پاکستان کا حقیقی مقصد یعنی اسلامی نظام کا قیام عوام کی نظروں سے اوجھل ہوتا گیا۔ ان حالات میں قوم کو آپ کے اسلاف کے عزم واستقامت کی تاریخ کو پھر دوہرانے کی شدید ضرورت محسوس ہوئی۔ اس موقعہ پر آپ نے پھر اسی جوش وولولہ کے ساتھ علماء حق کو ساتھ لے کر میدان عمل میں قدم رکھا اور جمعیۃ علماء اسلام کو پھر سے منظم کرکے طاغوتی طاقتوں سے ٹکرا گئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے چاٹگام کے ساحل سے لے کر درہ خیبر کی دیواروں تک گاؤں گاؤں سفر کیا۔ قریہ قریہ پہنچے ہر ہر پاکستانی کے گھر پر دستک دی۔ اور قوم کے خفتہ جذبات کو بیدار کیا۔ اس طرح ٹھوس نظریاتی بنیادوں پر جمعیۃ کو ایک مضبوط اور فعال جماعت بنا کر اور علماء حق کی منتشر طاقت کو جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر جمع کرکے ملک میں الحاد وبے دینی کے فتنوں کو روکنے کے لئے اور اسلامی نظام بپا کرنے کے لئے دینی قوتوں کو منظم کردیا۔

مجاہد اعظم!

اس سلسلہ میں آپ روحانی وجسمانی مصائب سے بھی دوچار ہوئے۔ ایک طرف اسلام دشمنوں نے آپ کے رشتہ حیات تک کو منقطع کرنے کی ناپاک کوشش کی اور دوسری طرف آپ کے اکابر کی طرف منسوب ہونے والوں نے کسی نادیدہ اشارے پر آپ کی راہ میں روڑے اٹکائے۔ مگر آپ پیشانی پر بل ڈالے بغیر راستے کے ان کانٹوں کو نہایت خوش اسلوبی سے ہٹاتے ہوئے اپنے مقصد کی جانب رواں دواں رہے اور آپ کے پائے استقلال میں ذرہ برابر لغزش تک نہ آئی حقیقت یہ ہے کہ آپ کے دبلے پتلے جسم کے اندر عزائم کا ایک کوہ گراں پنہاں ہے۔ جس سے ٹکرانے والی ہر طاغوتی طاقت پاش پاش ہوجاتی ہے اور اس کے ثبات میں کوئی فرق نہیں آتا۔

خطیب امت! آپ نے تحریر تقریر کے ذریعہ تحفظ اسلام کے سلسلہ میں جو عظیم

(باقی صـ۱۳ پر)

Scanned with CamScanner

بقیہ ——— سپاس عقیدت مولانا مفتی محمود

قائدِ جمعیۃ! آج ملک جس نازک دور سے گزر رہا ہے۔ قوم کو آپ کی علمی اور قائدانہ خدمات کی اشد ضرورت ہے۔ ملک کے لئے دستور کی تیاری کے سلسلہ میں قوم کے باشعور طبقہ کی پُر امید نگاہیں آپ کی جماعت پر لگی ہوئی ہیں۔ خدا کرے پاکستان کو بہت جلد ایک ایسا دستور میسر آجائے جس کے ذریعہ اسلامی اقدار زندہ ہوں۔ قرآن و سنت معیار قانون سازی قرار پائیں۔ ملکی سالمیت اور عوام کے حقوق کا تحفظ ہو۔

حضرت محترم! آخر میں پھر ہم آنجناب کی اصاغر نوازی و ارکان جمعیۃ علماء اسلام کی عزت افزائی پر صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ حق جل مجدہٗ آپ کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام کو اپنے اسلامی مقاصد میں کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

ہم ہیں
اراکین جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا
بروز جمعرات ۲۱ جنوری ۱۹۵۰ء مطابق ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ

بقیہ ——— سپاس عقیدت مولانا غلام غوث ہزاروی

عظیم خدمات انجام دی ہیں۔ وہ آنے والی نسلوں کے لئے یقیناً مشعل راہ ثابت ہونگی چند سال پیشتر جناب نے صوبائی اسمبلی میں عائلی قوانین کے خلاف ایمان افروز تقریر کرکے سوائے چند سیاہ بختوں کے پورے ہاؤس کو اسلام کے حق میں اپنا ہمنوا بنا کر اسمبلی کی تاریخ میں ریکارڈ قائم کیا۔ جمعیۃ کی ہی نہیں بلکہ اس طرح ملت پاکستانیہ کا سر افتخار بلند کیا

مجاہد ملت!

اسلامی نظام کے قیام کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی شکل میں دینی قوتوں کو منظم کرنے کے لئے آپ نے جو انتھک سعی بلیغ کی ہے صرف جمعیۃ ہی نہیں بلکہ پوری قوم کی گردنیں ان مساعی جلیلہ کے اعتراف کے طور پر جناب کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ جمعیۃ کے لئے مسلسل اور بے مثال خدمات کی وجہ سے قوم آپ کو مجسم جمعیۃ سمجھتی ہے اور ملک میں آپ کا اسم گرامی جمعیۃ کا عنوان بن چکا ہے۔

زعیم قوم!

آخر میں ہم پھر جناب کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہوئے انتہائی فرحت و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب العزت جل شانہٗ قوم کو جمعیۃ کے علم نبوی کے نیچے جمع ہونے کی سعادت نصیب کرے اور آپ کی رہنمائی میں جمعیۃ علماء اسلام کو ملک میں خلافت راشدہ کے نہج پر اسلامی نظام قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ہم ہیں
اراکین جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا
بروز جمعرات ۲۱ جنوری ۱۹۵۰ء مطابق ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

کحل فریدی - یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری - مقوی اعصاب مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۲۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

(بشکریہ خیر مقدم سرگودھا)

قائدِ جمعیۃ کا پیغام

مُسلم نوجوانوں کے نام

اخگر سرحدی

دشواریوں سے اور پریشانیوں سے کھیل
جینا اگر ہے تو تن آسانیوں سے کھیل

پیغام صد حیات ہے ہر اک نفس تیرا
تو اپنے ہر نفس کی گراں جانیوں سے کھیل

اک جہد مستقل ہے ہر اک لمحۂ حیات
دریا میں موج موج کی طغیانیوں سے کھیل

قلب و نظر کو سانچۂ عشق نبیؐ میں ڈھال
فکر و عمل کی سلسلہ جنبانیوں سے کھیل

مرگِ آفریں ہے تیرگیِ حجرۂ سکوں
جلوت کی کوندتی ہوئی تابانیوں سے کھیل

ایثار پیشگی سے وطن کا فروغ ہے
ایثار پیشگی کی فراوانیوں سے کھیل

دنیائے ہست و بود میں اپنا مقام ڈھونڈ
ہستیِ بے ثبات کی ارزانیوں سے کھیل

تو شمع دیں پہ اپنے دل و جاں نثار کر
پروانہ بن، فضا کی درخشانیوں سے کھیل

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

کراچی کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس گزشتہ روز دفتر جمعیۃ علماء اسلام کراچی میں ہوا۔ حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ نے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں اہم انتظامی امور پر غور کیا گیا۔ صدر اجلاس نے خطاب کرتے ہوئے اسلامی آئین کی ضرورت پر زور دیا اور توقع ظاہر کی کہ اسمبلی کے ارکان ملک میں صحیح اسلامی دستور کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں گے۔ اجلاس میں قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود پر مرزائیوں کے حملہ کی مذمت کی گئی اور ناظم دفتر حافظ عبدالستار صاحب کے والد بزرگوار صوفی عبدالغفور صاحب مرحوم کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کی۔

• جمعیۃ کراچی شہر کی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا قاری محمد عثمان صاحب بلوچ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صدر محمد یحییٰ خاں کے پیش کردہ پانچ اصولوں کا حل جمعیۃ علماء اسلام کے منشور میں موجود ہے۔

• مولانا محمد عثمان انوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے کہا ہے کہ پاکستان میں علماء حق کی سب سے بڑی تنظیم جمعیۃ علماء اسلام نے بروقت ملک کے کروڑوں عوام کی بے چینی اور پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے آئین ساز اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ کے مطابق جو راہنما اصول مرتب کئے ہیں۔ ان کو اپنا کر پاکستان ایک عظیم اسلامی مملکت بن سکتی ہے۔

• جمعیۃ علماء اسلام حلقہ لانڈھی کورنگی کا قیام قومی اسمبلی کے الیکشن کے دوران ہی عمل میں آیا۔ اس قلیل عرصہ میں یہاں کی جمعیۃ نے بے پناہ مقبولیت حاصل کر لی۔ دوران الیکشن حلقہ ہذا کے امیر جناب سراج الدین صاحب کی سرکردگی میں کارکنان جمعیۃ نے لوگوں کو جمعیۃ کا پیغام پہنچایا۔ دوسری جماعتیں سرمایہ کے بل بوتے پر بھی وہ مقام حاصل نہیں کر سکیں جو کارکنان جمعیۃ کی شب و روز محنت سے یہاں کی شاخ نے حاصل کیا ہے۔ الیکشن کے بعد پورے زور شور سے اس علاقہ میں کام شروع کر دیا ہے۔

• حلقہ لانڈھی کورنگی جمعیۃ کے ناظم عمومی نے ایک بیان میں لانڈھی کورنگی میں بسوں کی شدید قلت پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صبح اور شام کے اوقات میں بسوں کا اضافہ کیا جائے۔ علاقہ میں صفائی کا بہتر انتظام کیا جائے۔ سرکاری اسپتالوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور مراکز تعلیم بالغان اور مساجد میں مکتب اسکیم کی حکومت حوصلہ افزائی کرے۔

کوہاٹ کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کے قومی اسمبلی کے ممبر مولانا نعمت اللہ صاحب نے تحصیل کرک میں مندرجہ ذیل مقامات پر اجتماعات سے خطاب کیا۔

شمشی کے، ڈیلی میلہ۔ جندہ ری۔ کرک۔ بھرگارہ شوکاشر کلہ۔ یعقوبی بانڈہ۔ کری ڈنڈ۔ شاہ سلم۔ خونکی بانڈہ سولی خیل۔ تترخیل۔ زرخان کلہ۔ سیدادیں بانڈہ۔ سیفال کورونہ۔

مولانا نعمت اللہ صاحب کے ہمراہ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولانا قیام الدین اور امیر جمعیۃ علماء اسلام حاجی نوربت خاں بھی تھے۔

مولانا صاحب جہاں جہاں جاتے۔ عوام نے بندوقوں اور پٹاخوں سے استقبال کیا۔ شوکاشر میں مولانا محمد ممتاز نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہم اہالیان تحصیل کرک مولانا نعمت اللہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ وہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس مقصد کے لئے مولانا نعمت اللہ کامیاب ہوئے وہ مقصد پورا کریں گے۔ مولانائے محترم ہم خٹک قبیلہ آپ کے اشارہ کے منتظر ہیں۔ جب آپ حکم دیں گے ہمیں جہاد کے لئے تیار پائیں گے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی دستور جمعیۃ علماء اسلام کی کوششوں سے نافذ ہوگا۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلامی دستور کے سوا کوئی دستور قبول نہیں کریں گے۔

مولانا نعمت اللہ صاحب ممبر قومی اسمبلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ نیشنل اسمبلی میں ہم اسلامی دستور کا ایک مسودہ پیش کریں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ ممبران اسمبلی ہمارے مسودہ آئین کو متفقہ طور سے منظور کریں گے۔ کیونکہ تمام ممبران اسمبلی مسلمان ہیں اور مسلمان اسلامی دستور کے علاوہ کسی اور چیز کی منظوری نہیں دیں گے۔ خواہ مشرقی پاکستان کے ہوں یا مغربی پاکستان کے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام میں ہمارے تمام دکھ درد کا مداوا موجود ہے۔ جب اسلام میں علاج موجود ہے تو اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام شورکوٹ روڈ کا مطالبہ

شورکوٹ روڈ کی آبادی کو کنٹونمنٹ بورڈ سے علیحدہ کیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے حکومت پنجاب گورنر صاحب سے مطالبہ کیا ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کو ختم کیا جائے۔ ہم کنٹونمنٹ بورڈ کے ٹیکس اور آبادی پر بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر یکم مارچ تک مطالبہ منظور نہ ہوا تو شورکوٹ روڈ میں مکمل ہڑتال کی جائے گی۔ لہذا گورنر پنجاب سے التماس ہے کہ پرامن فضا میں اس عوامی امنگ کو پورا کیا جائے اور غریب آبادی پر احسان کیا جائے۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام چوہدری فیض محمد جنرل مرچنٹ
ناظم اعلیٰ " " شبیر احمد سکینر

ضلع سانگھڑ کی خبریں

• جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم شیخ محمد ادریس نے جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ متحد ہو کر اسلامی نظام کو نافذ کرانے کی جدوجہد کو تیز تر کر دیں۔ وہ گزشتہ روز شہداد پور جمعیۃ کے تنظیمی مشن پر پہنچے تھے۔

• جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ایک اجلاس شاہ پور چاکر میں مولانا محمد حسن صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل ضلعی انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر مولانا محمد حسن صاحب نائب امیر حافظ عبدالرشید صاحب نائب امیر مولانا تاج محمد صاحب ناظم اعلیٰ حاجی عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ۔ ناظم قاری ناظر حسین صاحب ناظم قاری بشیر احمد صاحب خازن محمد ابراہیم صاحب سالار اختر علی صاحب۔

اجلاس سے حکیم نواب دین ناظم صوبہ سندھ مولانا عبدالقادر لغاری مولانا محمد حسن صاحب اور قاری رحمۃ اللہ صاحب نے خطاب کیا۔

قرار دادیں

اجلاس میں چند قرار دادیں منظور کی گئیں۔

یہ اجلاس اپنے قدیم اور مخلص رفیق حاجی محمد اسمٰعیل نواب شاہ اور کراچی ڈویژن کے رہنما مولانا مفتی محمد عثمان بلوچ کی وفات کو ایک عظیم سانحہ تصور کرتا ہے۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

یہ اجلاس سندھ میں ہونے والے لسانی جھگڑے پر انتہائی غم و غصے کا اظہار کرتا اور شر پسند عناصر کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی حرکتوں کو بند کریں۔ اس قسم کے فساد اور باہمی منافرت ملک کے لئے نقصان دہ ہے۔

یہ اجلاس حالیہ انتخابات کے بعد سندھ میں چوریوں کی بڑھتی ہوئی واردات پر تشویش کا اظہار اور سندھ کے گورنر سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر اس کا سدباب کریں۔

یہ اجلاس ان شر پسند عناصر کی سخت مذمت کرتا ہے جو جمعیۃ کے حامی علماء کو مساجد سے اور مدارس سے نکال رہے ہیں۔ یہ اجلاس ان کو متنبہ کرتا ہے کہ ایسی کارروائیاں فوراً بند کی جائیں۔

Scanned with CamScanner

گزشتہ سے پیوستہ

اسلامی آداب گفتگو

حافظ فیوض الرحمٰن ایم۔ اے عربی، علوم اسلامیہ اردو فارسی)
صدر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

توجہ سبکی طرف ہونی چاہئے

جب چند لوگوں کے سامنے کوئی بات کہی جائے تو التفات ایک طرف ہی نہ رہے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر ہر ایک کی طرف متوجہ کیا جائے تاکہ دوسروں کو عدم التفات کی شکایت پیدا نہ ہو جائے۔

(آداب المفرد)

یعنی اگر مجلس میں کلام کرے تو باری باری سب کی طرف متوجہ ہو تاکہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی برا نہ مان جائے۔ گفتگو اخلاص کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ مبالغہ سے بچنا چاہیئے۔

کسی بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا یا اس کے درجہ سے گھٹانا مستحسن نہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ خلاف شریعت کوئی بات نہیں کہنی چاہیئے۔

سب سے زیادہ خوفناک چیز

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سب سے زیادہ خوفناک چیز میرے لیے کیا خیال فرماتے تو آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو۔ یعنی میں سب زیادہ خطرناک زبان کو سمجھتا ہوں۔

فاخذ بلسانہ فقال ھذا۔

سوچ سمجھ کر معقول بات کرنی چاہیے

بات کرتے وقت جذبہ سے مغلوب نہیں ہونا چاہیے۔

اسی طرح قہقہہ نہیں لگانا چاہیئے۔ بزرگوں سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کرنی چاہیئے۔

دوران گفتگو میں تھوکنا ناک صاف کرنا جمائی لینا، تھوکنا یا اور کسی چیز کے ساتھ کھیلنا اور کوئی خلاف تہذیب کام کرنا نہایت ہی برا ہے۔

عام راستوں یا گلی کوچوں یا کسی کے مکان کے سامنے کھڑے ہو کر باتیں کرنا یہ سب باتیں خلاف تہذیب ہیں۔

امام غزالی لکھتے ہیں:۔

یہ چھوٹا سا ٹکڑا اللہ تعالیٰ کی کاریگری کا عجیب و غریب نمونہ ہے۔

آنکھ، کان، ناک، کے دائرے محدود ہیں لیکن زبان کائنات کی سب چیزوں پر حاوی ہے۔ اور کوئی چیز بھی اس سے باہر نہیں۔

انسان زبان ہلانے میں بوجھ محسوس نہیں کرتا اس لیے اس کی حفاظت سے غافل رہتا ہے ہزاروں فتنے زبان کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

الغرض انسان کا اولین فرض یہ ہے کہ زبان کو قابو میں رکھے۔

آداب گفتگو، محاسن گفتگو، اور اصول گفتگو سے واقفیت ہونی چاہیئے۔

پہلا اصول یہ ہے:۔

کہ ہمیشہ خاموش رہے زیادہ باتیں نہ کرے۔ باتونی انسان کی وقعت لوگوں کے دلوں میں باقی نہیں رہتی

دوسروں کی بات کو نہایت خاموشی کے ساتھ سننا اور تولنا چاہیئے حضرت ابی رباح بن عطار رحمۃ اللہ کہتے ہیں۔

ان الرجل لیحدثنی بالحدیث فلامت له علی لما سمعه فطن قد سمعت به من قبلی انی لیولد

کہ جب کوئی آدمی مجھ سے بات کرتا ہے تو میں اس کو اس طرح سنتا ہوں جیسے میں نے اس پہلے کبھی نہ سنی تھی حالانکہ وہ بات میں نے اس کے پیدا ہونے سے پہلے سن رکھی تھی۔

دوسروں کی بات میں بے جا دخل نہیں دینا چاہیئے جھوٹ سے بچنا چاہیئے۔ جھوٹے غیر ذمہ دار لوگ معاشرے میں بے اطمینانی کا سبب بنتے ہیں جب کسی سے رائے میں اختلاف ہو تو بحث و تکرار سے اپنا دامن بچانا چاہیئے بحث و تکرار سے مسائل بہت کم حل ہوتے ہیں۔ بحث و تکرار کا نتیجہ عموماً خوفناک ہوتا ہے بغض بڑھ جاتی ہے۔

اور محبت اٹھ جاتی ہے۔ خلاف تہذیب ہنسی مذاق نہیں کرنا چاہیئے۔

کوئی کچھ بات کہہ جائے تو اس کو شرمندہ نہیں کرنا چاہیئے۔

بلکہ بہت خوبصورتی کے ساتھ اس کو ٹال دینا چاہیئے اپنی بات سے کسی پر چوٹ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس لیے کہ تلوار کا زخم بھر جاتا ہے مگر زبان کا کیا ہوا زخم کبھی مندمل نہیں ہوتا۔

جراحات السنان لھا التیام
ولا یلتام ما جرح اللسان

ترجمہ:۔ تلواروں کے زخم کیے ہوئے تو کبھی نہ کبھی مندمل ہو جاتے ہیں (بھر جاتے) ہیں مگر زبان کے زخم کیے ہوئے کبھی نہیں بھرتے۔

طریق کار

بولنے میں احتیاط رکھنی چاہیئے اگر کبھی کوئی بات خلاف شریعت ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینی چاہیئے۔ اگر کسی کو گالی دی ہو یا کسی سے تمسخر کیا ہو چغل خوری یا غیبت کی ہو تو توبہ کے بعد اس شخص سے بھی معافی مانگنے کی ضرورت ہے جس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی ہے اگر کسی وجہ سے معاف کرنا دشوار ہو تو ادنیٰ درجہ کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لیے اور اس کے ساتھ اپنے لیے اللہ سے استغفار کرتے رہیں۔

اللھم اغفرلنا ولہ۔ (اے اللہ ہماری اور اس کی مغفرت فرما) اپنے قیمتی اوقات قیمتی چیزوں کو اللہ کے ذکر اور کلام پاک کی تلاوت کے لیے وقف کر دینے چاہئیں۔

بات کرنے سے پہلے تھوڑی دیر سوچ لینا چاہیئے کہ میری اس بات سے اللہ تعالیٰ ناراض تو نہ ہوں گے۔

مزن بے تامل بگفتار دم
نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم

ملخص از اسلامی تعلیمات
برادر گرامی قدر مولانا قاضی
عبدالحی پنج پیر صاحب
(ص ۲۲۲)

WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
AHORE

سلام کا پیغام

صلح دامن وصبر وتسلیم ورضا دیتا ہوں میں
جو یہ جوہر لے اسے انساں بنا دیتا ہوں میں

نوع انساں سے محبت کی اگر ہے آرزو
دیدۂ پرنم دل درد آشنا دیتا ہوں میں

آہ کیا تھے اور اب کیا ہو گئے افسوس ہے
اپنی صورت دیکھ لو تم آئینہ دیتا ہوں میں

قافلے والو پھرو گے کب تک آخر در بدر
اس طرف آؤ کہ منزل کا پتا دیتا ہوں میں

تھک گئے سب ہو چکا بیمار روحوں کا علاج
دیکھئے! اپنے دامن کو ہوا دیتا ہوں میں

جس جگہ دامن کے ذروں کی جھٹک دوں ایک بار
اُس زمیں کا گوشہ گوشہ جگمگا دیتا ہوں میں

آج بھی ہیں میری محرابوں میں ضو افگن چراغ
آج بھی ظلمت کے ماروں کو ضیا دیتا ہوں میں

آج بھی فرعون ہے فرعون کے ساحر بھی ہیں
کون بنتا ہے کلیم اس کو عصا دیتا ہوں میں

نام حق کس طرح ہوتا ہے زمانے میں بلند
دیکھ لو، تم کو حدیثِ کربلا دیتا ہوں میں

سر جھکا دیتا ہے جب اس ایک کے در پر کوئی
اس کے در پر سارے عالم کو جھکا دیتا ہوں میں

سید امین گیلانی

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

قطب زماں شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

○

سرپرست و مدیر:

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

○

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

دعوت عمل

فرمودہ

حالات کا انقلاب

متعدد اور باحوصلہ باغبان کی شب و روز کی محنت سے لالہ و گل کا ایک جہاں آباد ہو چکا ہے۔ خزاں کی حیرہ دستیوں سے بے خبر لوگوں کو جاڑے اور لُو کی دستبرد سے بچانے کا اگر بندوبست نہ ہوا اور ان کی نشو و نما کی جانب مناسب توجہ نہ دی گئی۔ تو یہ نہیں کہ باغبان کا اور کچھ نہیں بلے گا بلکہ جرم غفلت کی پاداش میں موجودہ نعمتیں بھی اس سے چھن جائیں گی۔ نظام کائنات کا ضابطہ یہی ہے۔ موسم بدل گیا، نسیم سحر نیا پیام لائی ہے، حالات کا انقلاب جھنجھوڑ کر کہہ رہا ہے۔ صحن چمن میں بیٹھ کر فطرت کی مینا کاریوں کے نظارہ سے لطف اندوز ہونے کے لیے ضروری ہے کہ باغبان تغافل و کاہلی کے چھوڑے ہوئے بدصورت نشانات مٹانے کی تدابیر اختیار کرے۔ باغبان کو چاہیئے کہ جہد مسلسل سے کام لے۔ خشک، بددلی اور مایوسی کی ناپاک چادر کندھوں سے اتار کر جلا دے۔ عزم نو، اور ولولہ تازہ کے پاکیزہ لباس سے آراستہ ہو جائے اور خالق ارض و سما کے پاک ارشاد اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کی لافانی صداقتوں پر کامل ایمان رکھتے ہوئے محنت و مشقت کی پرخار راہ کا صبر آزما سفر اختیار کرے پھر لازم کہ پرکیف بہاریں سبزہ زاروں کی خوبصورتی گلوں کے حسن اور نازک بدن کلیوں کا تبسم ہمکنار کئے اس کے استقبال کو چلی آئیں۔

اگر منظور ہو تجھ کو خزاں نا آشنا رہنا
جہانِ رنگ و بو سے پہلے قطع آرزو کر لے

از مولوی عبدالرشید انصاری ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام لاہور

ایک مروّت کی قلم سے

ترجمان اسلام کی اشاعت کو بڑھائیے

جیسا کہ سب قارئین کرام کو معلوم ہے ترجمان اسلام ایک اہم دینی رسالہ ہے وطن عزیز میں حفاظت اسلام کا علمبردار ہے، اس کی اشاعت کو بڑھانا گویا کہ دین کی اشاعت کو بڑھانا ہے، جو صاحب بھی اس پرچہ کو لیتا ہے اور پڑھتا ہے اگر وہ اپنے ساتھ ایک اور پڑھنے والا یعنی ایک اور خریدار بنالے تو اس صورت میں دین اسلام کی خدمت کے ساتھ ساتھ ترجمان اسلام کی اشاعت بھی دگنی ہو جائے گی۔ مثلاً اس وقت اگر اس مؤقر جریدہ کی اشاعت (سرکولیشن) پچاس ہزار کی تعداد میں ہو تو قارئین کرام میں سے ہر ایک اپنے ساتھ ایک اور خریدار بنانے کی صورت میں اس کی اشاعت ایک لاکھ تک ہو جائے گی۔ امید ہے کہ ہر دوست و بزرگ جوان سطور کو ملاحظہ فرمائیگا اس طرف فوری توجہ دے گا نیز جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن حضرات اپنے اپنے شہروں میں ترجمان اسلام کے لیے اشتہارات بھی حاصل کریں اس سے مالی طور پر پرچہ مستحکم اور مضبوط ہو جائے گا امید ہے کہ اس طرف بھی توجہ کی جائے گی یہ معلوم کر کے کہ بڑے بڑے گاؤں بلکہ شہروں میں ترجمان اسلام کا پرچہ نہیں پہنچتا بڑا ہی افسوس ہوتا ہے جہاں تک راقم الحروف کی معلومات تعلق ہے، اکثر علماء حضرات اور ائمہ مساجد کو بھی یہ پرچہ نہیں پہنچتا دوسروں کا تو ذکر ہی کیا ان حالات میں ہر تحصیل اور ہر ضلع کی جمعیت کے ناظموں کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کی تفتیش کریں اور تمام ائمہ مساجد اور دوسرے پڑھے لکھے دیندار حضرات کو اس پرچہ کی خریداری پر آمادہ کریں۔ کم از کم علماء کرام میں سے تو کوئی بھی اس پرچہ سے محروم نہیں ہونا چاہیے ہو سکتا ہے کوئی ایسا علاقہ ہو جہاں کے حضرات اردو نہ جانتے ہوں وہاں تو مجبوری ہے لیکن غور کرنے سے وہاں بھی کئی متبادل صورتیں تجویز کی جا سکتی ہیں، نیز یہ بھی ممکن ہو سکتا کہ بعض علاقوں میں بعض حضرات ترجمان اسلام کا پرچہ خریدنا اور پڑھنا تو چاہتے ہوں مگر مالی مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکتے ہوں، اس مسئلہ کو تو ہر علاقے کے امیر اور ناظم حضرات خود سوچ اور حل کر سکتے ہیں۔

کیونکہ الحمدللہ صاحب استطاعت اور مخیر حضرات ہر جگہ موجود ہیں۔ لیکن علاقائی سطح پر اگر یہ مسئلہ حل نہ ہو سکے تو راقم الحروف کے ذہن ناقص کے مطابق اس علاقے کے ذمہ دار علماء حضرات ایسے حضرات کی ایک فہرست تیار کر لیں اور اگر فہرست مناسب نہ ہو تو ان کی صرف تعداد ترجمان اسلام کے ذریعے شائع کرا دیں۔

کہ فلاں علاقہ میں اتنے حضرات اس پرچہ کو خریدنا تو چاہتے ہیں لیکن مالی مجبوری مانع ہے پھر جو مخیر حضرات اللہ کی رضا کے لیے اس بوجھ اٹھانا چاہتے ہوں وہ ادارہ ترجمان اسلام کو خطوط کے ذریعے اطلاع دیں۔

بہر حال دل یہ چاہتا ہے کہ کم از کم علماء کرام میں سے تو کوئی اس پرچہ سے محروم نہ ہو اور دوسرے دین دار حضرات کو بھی یہ پرچہ پہنچنا چاہیے۔

اب اس سلسلہ میں جو کارروائی مناسب سمجھی جائے انشاء اللہ اس میں خیر ہو گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

مطابق

۱۹ مارچ ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۱۱

قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/- روپے

ششماہی ۱۰/- "

سہ ماہی ۶/- "

مرتب و انچارج

حافظ محمد حنیف سہارنپوری

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

شذرات

امداد حسین کمال

امید و بیم کا مرحلہ

پاکستان کے موجودہ حالات اتنے سنگین اور پیچیدہ ہو گئے ہیں کہ مستقبل کے بارے میں کوئی حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے عوام کو وحدت کی ایک لڑی میں پروئے رکھنا سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے اور یہ بات تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہے کہ فوجی شاہی یا مغربی جمہوریت کی زنجیر کے ذریعہ اس لڑی کو سلامت نہیں رکھا جا سکتا۔ جو لوگ کسی قسم کی بھی طاقت کو اس کا ذریعہ بنانے پر مصر ہیں انہیں حالات کے موجودہ عکس میں مستقبل کا رخ دیکھ لینا چاہیئے۔

وہ عناصر جنہوں نے گذشتہ ۲۳ سال تک عوام کو اور ان کے حقیقی و معاشی مسائل کو نظر انداز کر کے مجرد نظریاتی باتوں پر پاکستان کے اتحاد و سلامتی کے چتال پلاؤ پکائے۔ انہیں محسوس کر لینا چاہیئے کہ ان کے تمام ہوائی قلعے مسمار ہو چکے ہیں اور معاشی مسائل سے صرف نظر کر کے انہوں نے ایسے عناصر کو آگے بڑھنے کا کھلا موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ جو ملک کے اتحاد کو قائم رکھنے سے قاصر ہیں۔

پاکستان کے وہ عوام جو ۲۳ سال سے ایک طبقہ کے معاشی و سیاسی استبداد کا شکار بنے چلے آ رہے تھے، ان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ اس لوٹ کھسوٹ سے نجات حاصل کرنا تھا۔

لیکن افسوس کہ اس مقصد کے لئے جب بھی آواز بلند ہوئی اُسے نہ صرف حکمران طبقہ نے بلکہ ان کے حریف اہل سیاست و جمہوریت پسندوں نے بھی روکیا۔ بلکہ مذہب کا نام لے کر اسے ناروا ٹھہرایا۔

ایک جمعیۃ علماء اسلام تھی جس نے بروقت اس حقیقت کو سمجھا۔ لیکن افسوس کہ مذہب و جمہوریت کے مدعیوں نے اسے ناکام بنانے اور مطعون کرنے کے لئے اپنے تمام اختلافات کے باوجود پورا پورا اشتراک عمل کیا۔

جمعیۃ کے خلاف لاہور، کراچی اور ربوہ سے ایک سی ہی آوازیں بلند ہوتی رہیں اور تمام موقعہ پرست عناصر جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف برہنہ ہو کر بازاروں میں نکل آئے۔

جب معاشی مسائل کے حل کو اولیت دے کر معروف دینی اور سیاسی جماعتیں عوام کے سامنے نہیں آئیں بلکہ قلم اور زبان کا زور اس پر صرف کیا گیا کہ ان مسائل کی آواز بلند کرنا ہی اسلام کے خلاف ہے اور روٹی کا مسئلہ ایمان و دین کے تعفیض ہے۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام کا دین اس لئے مشکوک ٹھہرایا گیا کہ وہ معاشی مسائل کو اہمیت دیتی ہے تو اس کا نتیجہ بہرحال یہی نمودار ہوتا تھا کہ وہ جماعتیں عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں جنہوں نے چاہے علاقائیت کے نعرے پر اور چاہے اشتراکیت کے نام پر عوام کی معاشی لوٹ کھسوٹ کے خلاف آواز بلند کی۔ خواہ اس آواز کے پس پردہ مقاصد جو کچھ بھی تھے۔

ظاہر ہے کہ اگر آج سے تین چار قبل ہی جمعیۃ علماء اسلام کی طرح دوسری دینی و سیاسی جماعتیں بھی معاشی

مسائل کی اہمیت کو سمجھیں اور استحصالی عناصر کے خلاف خود بڑھ کر مورچہ لگا دیتیں تو وہ عناصر ہرگز آگے نہیں بڑھ سکتے تھے جو عوام کی معاشی لوٹ کھسوٹ کے خلاف آواز لگا کر نئے نئے میدان میں اترے تھے۔

ان عناصر کو اس غیر مآل اندیشانہ مخالفت سے زبردست فائدہ پہنچا۔ جو اسلام اور نظریۂ پاکستان کے نام سے ان کے خلاف کی گئی۔ اور وہ عوام کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو گئے کہ ان کی مخالفت مذہب اور پاکستان کے نام سے صرف اس لئے کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے عوام کو دوسرے علاقہ کی طبقاتی لوٹ کھسوٹ سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ اور کسانوں و مزدوروں پر سے سرمایہ داروں و جاگیرداروں کا استبداد ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

عوام کے لئے مذہب و سیاست کی نظری باتیں کوئی حقیقت نہیں رکھتی تھیں۔ مشرقی پاکستان کے بنگالی عوام کے لئے بنیادی مسئلہ یہ ہی تھا کہ وہ معاشی اعتبار سے پس ماندہ کیوں ہیں۔ سندھ کے عوام اور پنجاب کے عوام بھی یہ ہی محسوس کرتے تھے۔ اور سرحد و بلوچستان کے عوام کا بھی یہ ہی احساس تھا۔

عوام کے ان احساسات کو نہ سمجھنا اور ان کا ساتھ نہ دینا بدترین قسم کی سیاسی جہالت تھی اور اس کا نتیجہ وہی نکلتا تھا جو نکلا۔

ابھی تک ملک کے حالات ایسے مقام تک نہیں پہنچے ہیں کہ بالکل ہی ناامید ہو کر بیٹھ رہا جائے۔

پاکستان کو اس کی وحدت و سلامتی کو اور اس کی نظریاتی اساس کو اب بھی بچایا جا سکتا ہے۔

بشرطیکہ دین کے علمبردار اور جمہوریت پر یقین رکھنے والے عوامی مسائل کا واضح حل لے کر سامنے آئیں۔

بنگال کے عوام کو ان کے حقوق سے بہرہ ور کرنے کی آواز بلند کریں۔ سندھ کے عوام کو، پنجاب کے عوام کو سرحد و بلوچستان کے عوام کو ان طبقوں سے نجات دلانے کا واضح پروگرام بتائیں۔ جو کروڑوں افراد کی قسمتوں سے کھیلتے رہتے ہیں۔

عوامی حقوق اور معاشی انقلاب کو، مذہب کے حریف کا درجہ نہ دیں۔ چنانچہ اگر اب بھی پورے زور شور کے ساتھ اسلام اور جمہوریت کے مخلص عناصر عوامی کاز کو لے کر کھڑے ہو جائیں تو پاکستان کو بھی بچایا جا سکتا ہے۔ اور پاکستان میں اسلام کو بھی قائم رکھا جا سکتا ہے۔ دیکھئے اس حقیقت کا ادراک کب تک کیا جاتا ہے۔

مشرق وسطیٰ پر خطرات کے بادل پھر چھاتے جا رہے ہیں

۷ مارچ ۱۹۷۱ء اتوار کو رات ۱۲ بجے ۷ ماہ کی وہ جنگ بندی ختم ہو گئی جو مشرق وسطیٰ میں اسرائیل اور مصر کے درمیان چلی آ رہی تھی۔ مصر کے صدر جناب انور سادات نے گذشتہ مرتبہ جنگ بندی میں توسیع کرتے ہوئے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اگر اسرائیل نے اس دوران مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے اور ۱۹۶۷ء جون سے پہلے کی سرحدوں پر واپس چلے جانے کے پروگرام کا اعلان نہیں کیا تو مصر اس میعاد کے خاتمہ پر آئندہ کے لئے جنگ بندی میں توسیع نہیں کرے گا۔

اور جیسا کہ اندیشہ تھا، اسرائیل نے مصر کی اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی اور امریکہ کی سرپرستی کے نشہ میں وہ برابر شوخ چشمی پر قائم رہا۔

اس طرح مشرق وسطیٰ میں امن قائم رہنے کے امکانات پھر ایک بار معدوم ہو گئے ہیں۔

نہر سویز کے دونوں اطراف فوجیں اسلحہ بدست تیار کھڑی ہیں۔ اور اگر امریکہ کا منشاء یہ ہی ہوا کہ مشرق وسطیٰ کی زمین ایک بار پھر آگ اور خون کی بارش سے تر ہو جائے تو کسی وقت بھی اسرائیل کی طرف سے شرارت کا آغاز ہو سکتا ہے۔

جنگ بندی کے گذشتہ سات ماہ میں عرب دنیا دو سخت امتحانات سے گذری ہے۔

ایک امتحان عرب فدائی تنظیموں کے خلاف اردن کی حکومت اور افواج کا ظالمانہ اقدام تھا۔ جس نے عربوں کے ہاتھوں عربوں کو خاک و خون میں تڑپایا۔

اور دوسرا امتحان عربوں کے عظیم ترین قائد جمال عبدالناصر کی اچانک وفات کا سانحۂ عظمیٰ تھا۔

ان دونوں المناک واقعات نے گذشتہ بیس سال کی عرب سیاست کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور اس وقت عرب دنیا عربی وحدت کے جذبۂ اشتراک سے محروم ہو چکی ہے۔

غالباً عرب اسرائیل جنگ اب صرف مصر اسرائیل جنگ رہ گئی ہے۔ اس دوران عالمی طاقتوں نے اس تنازعہ کو امریکہ اور روس کے دائرۂ عمل کا تنازعہ بنا دینے میں بھی کامیابی حاصل کر لی ہے۔

اسرائیل کے ساتھ اس تنازعہ میں براہ راست تین عرب ملک شامل تھے۔ اردن، شام اور مصر۔ اور اگرچہ لبنان بھی اسرائیل سے ملحق ہے۔ لیکن وہاں کی حکومت نے اس مسئلہ کو کبھی بھی اتنی سنگین اہمیت نہیں دی۔ جتنی کہ مذکورہ بالا تین عرب ملکوں کے لئے ہے۔

جون ۱۹۶۷ء کے بعد کے حالات سے یہ بات نمایاں ہوتی چلی آئی ہے کہ اسرائیل کے خلاف ایک طرف اردن، شام و لبنان نے مصر سے جدا اپنے اپنے طور پر مختلف قسم کی سیاسی حکمت عملی اختیار کی اور دوسری طرف سعودی عرب، مراقش، تیونس عراق وغیرہ نے اس مسئلہ سے دھیرے دھیرے اپنے دامن کھینچنے اور خود کو براہ راست حصہ لینے سے علیحدہ رکھنے کا رویہ اختیار کیا۔

اور عملاً عرب اسرائیل تنازعہ کو مصر و اسرائیل تنازعہ تک محدود کر دینے کی پالیسی کو آگے بڑھایا گیا۔

سوڈان اور لیبیا نے مصر کی پالیسیوں کی حمایت کی۔ اور شام نے متوازی طور پر ساتھ دینے کا رویہ اختیار کیا۔

عراق اور الجزائر کا رویہ لفظی گورکھ دھندوں سے آگے نہ بڑھا۔ مراقش اور تیونس کا طرز عمل بھی مصر کے طرز عمل سے مختلف رہا۔ یمن کی دونوں حکومتوں کے لئے سعودی عرب کا خطرہ وبال بن کر آڑے آتا رہا اور خلیج فارس کی عرب ریاستوں نے بھی مالی امداد کے مواجس کا انحصار بھی یورپ کے بنکوں کی ادائیگیوں پر ہے مزید آگے قدم بڑھانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

ایران اور ترکی کی حکومتوں کے خوشگوار تعلقات اسرائیل کے ساتھ حسب سابق قائم رہے۔

چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر سات ماہ قبل مصر کے مرحوم صدر جناب جمال عبدالناصر نے بادل ناخواستہ راجرز پلان قبول کیا۔ عرب اتحاد و اشتراک سے مایوس ہو کر ایک نئی پالیسی وضع کی اور عالمی سفارتی کوششوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ بدبختی سے اردن کی حکومت نے فدائیوں پر حملے شروع کر کے شروع میں ہی اس نئی پالیسی کو ناکام کر دینے کا آغاز کر ڈالا۔ اور اس طرح عربوں کی عوامی و انقلابی جدوجہد کو خانہ جنگی کے رخ پر ڈال دینے کی کوشش کی

اگرچہ مرحوم جمال عبدالناصر نے اس اندوہناک و تباہ کن صورت حال پر قابو تو پا لیا۔ لیکن انقلابی اور سفارتی کوششوں کے درمیان ہم آہنگی رکھنے کا منصوبہ تتر بتر ہو کر رہ گیا۔ اور شاید اس سے دل شکستہ ہو کر ناصر اللہ کو پیارے ہو گئے

مصر کے نئے صدر نے حالات کی اس رفتار کو دیکھ کر ابتدا میں ہی یہ بات کہہ دی تھی کہ جمال عبدالناصر کے بعد مصر اجتماعی قیادت کے تحت آگے بڑھے گا۔ اور ان جیسی مضبوط ترین و موثر ترین شخصیت کے نہ رہ جانے کی وجہ سے معاملات کو نیا زاویہ دینا ہوگا۔

چنانچہ انور سادات نے مصر کی حیثیت و پوزیشن کو مقدم رکھ کر اسرائیل کے ساتھ تنازعہ کے معاملہ پر اپنی پالیسیاں وضع کیں۔

اور بڑی طاقتوں و عالمی رائے عامہ کے سامنے یہ مسئلہ نئے انداز سے اٹھایا۔

مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے لئے مصر کی طرف سے فراخدلانہ پیشکش کی اور اس اقدام سے امن و جنگ کی آئندہ ذمہ داری اسرائیل پر ڈال دی۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرحوم جمال عبدالناصر کی پالیسی اور حکمت عملی سے ہٹ گئے ہیں۔

لیکن معاملات کو غور سے دیکھنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ انہوں نے نئے حالات میں نئے انداز سے عبدالناصر مرحوم کی پالیسی کو ہی آگے بڑھایا ہے۔

اور آج ساری دنیا یہ تسلیم کر رہی ہے کہ اسرائیل ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہے۔ اور اسرائیل کی یہ ہٹ دھرمی امریکہ کی جا و بیجا سرپرستی کے زعم پر ہے۔ چنانچہ مشرق وسطیٰ میں آئندہ امن و جنگ کا انحصار اب امریکہ کے رویہ پر ہوگا۔

اب اگر سویز کے محاذ پر جنگ چھڑتی ہے تو اس کے نتائج خواہ مصر کے خلاف ہوں یا حق میں۔ یہ لڑائی تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ بن جائے گی۔ اس لئے کہ اب یہ معاملہ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں بحر روم، بحر ہند۔

(باقی صـ ۱۱ پر)

مقالہ خصوصی

احمد حسین کمال

اب بھی وقت باقی ہے

۱۵ جنوری ۷۱ء کے ترجمان اسلام کے شمارے میں "چار عملی کے خطرے سے ملک کو بچایئے" کے عنوان سے ہم نے عرض کیا تھا کہ:

"اس وقت ملک میں ایک طرف مارشل لاء حکومت ہے، دوسری طرف مشرقی پاکستان میں غالب ترین اکثریت سے کامیاب ہونے والی عوامی لیگ ہے، تیسری طرف پنجاب اور سندھ سے کامیاب ہونیوالی سب سے بڑی جماعت پیپلز پارٹی ہے اور چوتھی سرحد و بلوچستان سے کامیاب ہونیوالی جماعتیں جمعیۃ علماء اسلام مسلم لیگ قیوم گروپ اور نیشنل عوامی پارٹی اولی گروپ ہیں اس صورت حال نے ملک کی سیاسی فکر کو چار زاویوں میں تقسیم کر ڈالا ہے۔ اور اس تقسیم سے پیدا ہونے والے مختلف رجحانات رفتہ رفتہ ملک میں چار عملی کی کیفیت پیدا کرنے کا موجب بن سکتے ہیں۔ اس سے کسی وقت بھی غیر متوقع اور شدید قسم کے سیاسی و معاشی بحران کا سلسلہ شروع ہو سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان [illegible] امیدوں کو سخت دھکا لگے گا جو موجودہ انتخابات اور ان کے نتائج سے پیدا ہوئی ہیں۔ ملک کو اس نازک بحران سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ جلد از جلد سیاسی صورت حال کو ایک متعین رخ پر ڈال دیا جائے۔ دستور سازی کا کام مقررہ وقت سے بھی جتنا پہلے ممکن ہو سکے شروع کر دیا جائے اور مرکز و صوبوں میں کامیاب ہونے والی جماعتوں کے عددی تناسب کے مطابق مخلوط و ذمہ دار حکومتیں قائم کر دی جائیں۔"

ہم نے صاف صاف اس اندیشہ کے ساتھ اپنی معروضات پیش کی تھیں۔

"وہ مفاد یافتہ عناصر جو ملک میں نہ تو عوام کی نمائندہ حکومت کے روادار ہیں، نہ عوام کی معاشی آزادی کو گوارا کرتے ہیں اور جن کے کھلے اور چھپے روابط عالمی سامراجی اداروں و حلقوں کے ساتھ ہیں ملک کو ان عناصر کی سازشوں سے بچانے اور عوام کو نظام حکومت میں شریک کر کے مایوسی اور بددلی سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان تبدیلیوں کے فوری اور مناسب اقدامات کئے جائیں۔ کاش ارباب اقتدار اور متعلقہ جماعتیں و افراد دو اڑھائی ماہ پیشتر پیش کی گئی ہماری ان معروضات پر توجہ فرما لیتے تو آج ملک کو یقیناً موجودہ خطرناک بحران سے سابقہ پیش نہ آتا۔

اس عرصہ میں شکست خوردہ گروہوں اور مفاد یافتہ عناصر نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ صورت حال کلیتہً علاقائیت کے جذبہ کی زد میں آ گئی اور دونوں بازوؤں و مختلف علاقوں کے عوام کے درمیان کشیدگی بڑھتی چلی گئی۔

اور اب جا کر ہمارے ذمہ دار افراد کو یہ محسوس ہوا ہے کہ مسائل کے حقیقی حل کی کون سی راہ ہے۔

عوامی اور جمہوری انتخابات کے عمل کے بعد اقتدار کی منتقلی کے لئے کوئی قدم نہ اٹھانا، اس پورے عمل کو ناکامی کی طرف دھکیلنا ہے جس کا نتیجہ عوام میں شکوک و شبہات، مایوسی اور اضطراب اور ہیجان و انفجار برپا کرنے کا موجب ہی بن سکتا ہے۔

یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی ایسا دستور مرتب ہو سکے، جو ہر طبقۂ خیال کے گروہوں اور تمام افراد کے لئے یکساں طور پر قابل قبول اور مکمل اتفاق رائے کا حامل ہو۔

دنیا کی تاریخ میں انسانوں کے تیار کردہ کسی بھی دستور کیلئے ایسے اتفاق کی نظیر نہیں ملتی۔ پھر پاکستان میں دستور سازی کے لئے ایسے اتفاق کو شرط ٹھہرانا اگر بدنیتی نہیں تو حماقت ضرور ہے۔

انتخابات [illegible] اقتدار کی منتقلی تھا۔ یہ انتقال انتخابات کے فوراً بعد شروع ہو جانا چاہیئے تھا۔ ملک میں [illegible] رکھنے کا واحد طریقہ یہ ہی تھا اور اس کے ساتھ ہی دستور سازی کے کام کو جاری کر دینا چاہیئے۔

اس طرح عوامی نمائندے اقتدار کی ذمہ داریوں کے عملی تجربے سے نظریات کی ہٹ دھرم سطح چھوڑ کر عملی باتوں کے میدان میں اتر آئے اور اپنی آراء میں ہم آہنگی پیدا کر سکتے تھے اور کبھی ان کے درمیان اتنا بڑا بعد پیدا نہیں ہو سکتا تھا جیسا کہ اس وقت ہو گیا ہے۔

پس ہماری آج بھی یہی استدعا ہے کہ معاملات کو سمجھانے کے لئے عوام کو اعتماد میں لیجئے۔ ان کے نمائندوں کو امور مملکت انجام دینے کی ذمہ داریوں میں شریک کیجئے اور غریب عوام کسانوں و مزدوروں کے مسائل کے حل کو اولین اہمیت دیجئے۔

اس کے ساتھ ہی اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اسلام کے احکام و قوانین کو فوراً ملک میں نافذ کر دیجئے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس طرح ملک کو بچایا جا سکتا ہے اور اس کی وحدت و سالمیت کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے

بعد از خرابی بسیار ہی خدارا اس پر عمل کر لیجئے۔

۱۱ مارچ ۱۹۷۱ء

تحقیقی رپورٹ

قسط نمبر ۲

امریکی سازشیں اور ہتھکنڈے

جمعیۃ کی آئین شریعت کانفرنس لاہور کو ناکام بنانے کیلئے دو مسلح غنڈے کس نے بھیجے تھے؟

جوہر آباد کا ڈرامہ

جمعیۃ علماء اسلام کو بدنام کرنے اور الیکشن میں ناکام بنانے کے لئے امریکی والوں اور ایجنٹوں نے جوہر آباد کا ڈرامہ بھی اسٹیج کیا۔ اور اس میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک نوجوان عالم اور خطیب مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب پر الزام عائد کیا کہ ایک لنگڑا لولا لڑکا مولانا قاسمی کی اشتعال انگیز تقریر سے متاثر ہو کر مسلسل ایک مہینہ تک حالت اشتعال میں پھرتا رہا دن کا چین اور رات کا سکون چھن گیا۔ وہ بھائی پھیرو میں کوئی دن یتیم رہنے کے بعد لاہور اور پھر اچھرہ پہنچا۔ نماز عصر ادا کی۔ اور نماز کے فوراً بعد اپنے نیفے سے ڈیڑھ فٹ چھرا نکال کر مودودی صاحب کو قتل کرنے کے لئے لپکا اور بالآخر مودودی صاحب کا نورانی چہرہ دیکھ کر اپنے ارادۂ قتل سے باز آیا۔ اور خود کو مودودی صاحب کے حوالے کر دیا۔

جس وقت یہ ڈرامہ اسٹیج کیا گیا۔ عوام کا اس وقت بھی یہی تاثر تھا کہ یہ واقعہ محض ڈرامہ ہے۔ لیکن درحقیقت اس واقعہ کی تہہ میں بھی امریکی سازش کام کر رہی تھی۔ امریکن ایجنٹوں کو عام انتخابات میں اپنی شکست یقینی نظر آ رہی تھی۔ اور وہ عوام میں خود کو مقبول بنانے کے لئے نئے نئے منصوبے تیار کرتے رہتے تھے۔

آپ حیران ہوں گے کہ اس کو ڈرامہ کیوں کہا گیا۔ ایسا واقعہ رونما بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ کہ مولانا ضیاء القاسمی صاحب پورے ملک میں دورے کرتے اور بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کرتے ہیں لیکن پورے ملک میں کسی کو اشتعال نہیں آیا۔ اشتعال آیا بھی تو ایک لنگڑے لولے لڑکے کو۔ اور وہ بھی جوہر آباد میں۔ کیا جوہر آباد میں ہی مودودی صاحب کے مخالفین زیادہ ہیں۔ جوان کو قاسمی صاحب کی تقریر پر اشتعال آ گیا۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے اسی وقت بہت سی پریس کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ اور یہاں تک کہا کہ جوہر آباد کی حیثیت دوسرے بھانکوٹ کی ہے۔ اور وہ اس میں حق بجانب تھے۔ کیونکہ جوہر آباد کو مودودی جماعت کے نزدیک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ بھانکوٹ کا جماعتی مرکز بھی پاکستان بننے کے بعد جوہر آباد میں ہی منتقل ہو کر آ گیا تھا۔ اسی وجہ سے جوہر آباد کو اہمیت دی گئی اور وہیں سے یہ ڈرامہ تیار کیا گیا۔

جہاں تک امریکی سازشوں کا ملک میں تعلق ہے۔ ملک میں اب تک اکثر طاقتیں ایسے رونما ہوئے ہیں۔ جس میں امریکی سازشیں ہی کارفرما ہیں۔ الیکشن سے پہلے امریکی سفیر کا مولانا ہزاروی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے ملتے میں جانا یہ اس بات کا ثبوت مہیا کرتا ہے کہ امریکی سفیر جمعیۃ علماء اسلام کو کسی نہ کسی طریقے سے ناکام بنانا چاہتا تھا اس سلسلہ میں جوہر آباد کا ڈرامہ بھی امریکی سازشوں کی کڑی ہے

آئین شریعت کانفرنس کے خلاف سازش

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام وسیع پیمانے پر ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ جون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ایک عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا کانفرنس کے انتظامات کے لئے دو تین دن پہلے ہی شامیانے اور قناتیں لگانے کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ پہلے روز جب زور شامیانے اور قناتیں لے کر دہلی دروازہ میں گئے تو دو افراد ہاتھ میں پستول لہراتے ہوئے دہلی دروازہ پہنچے اور انہوں نے شامیانے تنانے سے منع کر دیا اور دھمکی دی کہ یہ سب سامان یہاں سے اٹھا کر لے جاؤ ورنہ یہاں خون خرابہ ہو جائیگا۔ اور یہ سارا سامان جلا کر راکھ کر دیا جائے گا۔ وہ اسی وقت دفتر جمعیۃ علماء اسلام آئے۔ وہاں سے مولانا محمد اکرم صاحب مرحوم نے بذریعہ ٹیلیفون انتظامیہ کو مطلع کیا۔ انتظامیہ نے اس سلسلہ میں ہاتھ بٹایا جس سے کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو سکا۔ لیکن اس واقعہ کی تشہیر اس لئے نہیں کی گئی کہ کارکنوں میں بددلی پھیل جانے سے کانفرنس ناکام نہ ہو جائے۔

اگرچہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن بزدل نہیں کہ وہ اس قسم کی دھمکیوں سے مرعوب ہو جائیں تاہم مصلحت اسی میں سمجھتے ہوئے صرف لاہور کی انتظامیہ کو اس طرف متوجہ کیا گیا۔

جو لوگ کانفرنس کو ناکام بنانا چاہتے تھے اور مسلح ہو کر وہاں پہنچے تھے وہ کون تھے اور کیوں آئے تھے۔ آنے والوں کی نیت خواہ کچھ ہو۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ دونوں امریکہ کے وظیفہ خوار تھے۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کانفرنس میں لیبیا کے سفیر نے تشریف لانے کا وعدہ کر لیا تھا۔ اور یہ خبر بھی اخبار میں آ چکی تھی کہ سفیر محترم آئین شریعت کانفرنس میں ایک اجلاس کی صدارت کریں گے۔

چونکہ لیبیا کے نوجوانوں نے کرنل معمر قذافی کی قیادت میں اور شاہت کا تختہ الٹ کر زمام اقتدار سنبھالی تھی اور اقتدار پر آتے ہی انہوں نے سب سے پہلی ضرب کاری انگریزی مفادات پر لگائی تھی۔ جس کی وجہ سے سامراجیوں کو وہاں سے اپنا بوریا بستر لپیٹنا پڑا۔ نیز پاکستان میں لیبیا کے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا گیا تھا کہ نئی حکومت کمیونسٹ ہے اور لیبیا میں اسلام کا مستقبل تاریک ہے۔

اگر لیبیا کے سفیر محترم عوام کے سامنے آ کر خطاب کرتے تو اس سے پاکستان میں امریکی پروپیگنڈا بیکار ہو کر رہ جاتا جو ایک عرصہ سے امریکہ عربوں کے خلاف کرا رہا ہے اس وجہ سے امریکن ایجنٹوں نے اس عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس کو ناکام بنانے کا منصوبہ بنایا تھا جس میں ان کو زبردست ناکامی ہوئی۔

عام صورت حال

امریکہ کا سفیر مسٹر فارلینڈ اور اس کا سارا عملہ اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ پاکستان کو اندرونی طور پر خانہ جنگی شروع کرا دی جائے تاکہ پاکستان میں جو آئینی بحران پیدا ہوا ہے اس کو دور نہ کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں فارلینڈ نے بہت سے سیاسی لیڈروں سے بات چیت بھی کی ہے۔ پاکستان میں اس وقت جو مختلف قسم کے جھگڑے رونما ہو رہے ہیں۔ اس کی پشت پناہی امریکی سفیر فارلینڈ اور اس کا عملہ کر رہا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ الیکشن سے پہلے یہ مطالبہ بڑی شدت سے کیا جا رہا تھا کہ امریکی سفیر کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ملک سے نکالا جائے۔ اس کے متعلق بہت سے انکشافات بھی ہوئے تھے کہ اس شخص نے انڈونیشیا میں سازشوں کا جال بچھا کر صدر سوئیکارنو جیسے محب عوام، محب وطن کو اقتدار سے محروم کر دیا۔ انڈونیشیا میں بغاوت کا بیج بویا اور سوارتو جیسے امریکن فوجی کو برسر اقتدار لے آیا۔ وہاں جب اس کا مقصد پورا ہو گیا تو اس کو پاکستان بھیج دیا گیا۔ تاکہ یہاں بھی بغاوت کا بیج بو یا جائے۔ اور ۲۳ سال کے عرصہ تک دستور سے محروم رہنے والے اس ملک کو آئندہ بھی دستور سے محروم رکھا جائے۔ چنانچہ پہلے تو اس نے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے رہنماؤں مولانا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی کے خلاف جہاں سوشلسٹ ہونے کا پروپیگنڈا کرایا اور دوسری طرف ان پر اپنے ایجنٹوں کے ذریعے حملے کرائے۔ اور جب ادھر سے مایوسی ہوئی۔ پھر اس نے اندرونی طور پر عوامی ہنگامے شروع کرا دیے

(باقی آئندہ)

گردشِ ایام

روزنامچہ

احمد حسین کمال

۶ مارچ ۱۹۷۱ء تا ۹ مارچ ۱۹۷۱ء

۶ مارچ ۱۹۷۱ء

آج دوپہر ۱۲ بجکر ۵ منٹ پر صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں نے ریڈیو سے قوم کو خطاب کیا۔

خطاب انگریزی زبان میں تھا

صدر صاحب نے قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کے لئے ۲۵ مارچ کی تاریخ کا اعلان کیا۔

مشرقی پاکستان کے ناخوشگوار حالات پر پاکستان کا ہر مخلص اور دردمند شہری سوگوار ہے۔

گذشتہ تباہ کن طوفانی ابتلاء کے گہرے اثرات ابھی باقی ہیں کہ مشرقی پاکستان کے عوام ایک ہفتہ سے نہایت افسوسناک اور دل دوز سیاسی ابتلا کا شکار ہیں

اس صورت حال کی ذمہ داری بعض حضرات کے نزدیک مسٹر بھٹو پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ اور یہ دھمکی دی کہ اگر ان کی شرکت کے بغیر اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا تو وہ کراچی سے خیبر تک عوامی تحریک چلائیں گے۔

بعض حضرات کے نزدیک اس کی ذمہ داری شیخ مجیب الرحمٰن صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے بھٹو صاحب کو نظر انداز کیا، اور اپنے نکات پر اصرار کر رہے ہیں

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اگر صدر صاحب مسٹر بھٹو اور شیخ مجیب کسی کی بھی پروا کئے بغیر انتخابات کے بعد جلد ہی قومی اسمبلی کا اجلاس بلا لیتے تو نہ شدید اختلافات پیدا ہوتے، نہ تعطل پیدا ہوتا، اور نہ مشرقی پاکستان میں ایسی ناخوشگوار صورت حال پیش آتی۔

دیکھئے! صدر صاحب کے آج کے اعلان پر شیخ مجیب الرحمٰن صاحب کا ایک طرف اور بھٹو صاحب کا دوسری طرف کیا ردعمل سامنے آتا ہے؟

یہ ردعمل ہی مستقبل کی کسی راہ کا تعین کرے گا۔

البتہ صدر صاحب کی تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ وہ اور فوج ملک کے اتحاد اور سالمیت کی ذمہ داری سے خود کو الگ نہیں کریں گے۔

اور وہ آئندہ اس مقصد کے لئے سخت اقدام سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ چنانچہ مشرقی پاکستان کا نیا گورنر جنرل ٹکا خاں کو مقرر کیا گیا ہے۔ جو ایک سخت گو سپاہ منتظم کی حیثیت سے معروف ہیں۔

آج رات گئے تک مغربی پاکستان کی بیشتر سیاسی جماعتوں کے قائدین نے ۲۵ مارچ کو ہونے والے قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں شریک ہونے پر رضامندی کا اعلان کر دیا اور صدر کے نشری بیان کا خیر مقدم کیا ہے سب سے پہلے پیپلز پارٹی کے چیئرمین بھٹو صاحب نے غیر مشروط شرکت کا اعلان کیا ہے۔

کیا مشرقی پاکستان کی سیاسی قیادت میں اختلاف رونما ہو جائے گا؟ اس مرحلہ پر یہ اندیشہ بھی ابھر رہا ہے

۷ مارچ ۱۹۷۱ء

آج صبح مختلف ملکوں کے ریڈیو اسٹیشنوں سے مشرقی پاکستان میں تصادم کے کئی ایک واقعات کی اطلاع نشر کی گئی۔

شیخ مجیب الرحمٰن کے اہم اعلان اور ردعمل کا انتظار ہے۔

نیشنل عوامی پارٹی ولی گروپ کا ردعمل بھی ابھی تک سامنے نہیں آیا ہے۔

ریٹائرڈ ایئر مارشل نور خاں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صرف تین آدمی پورے ملک کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں بنائے جا سکتے۔

— امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ بحرین میں امریکی فوجوں کا ہیڈ کوارٹر قائم کیا جائے گا۔ جہاں دو تباہ کن جہاز اور ایک طیارہ بردار جہاز رہے گا۔

اس ہیڈ کوارٹر کا دائرۂ عمل خلیج فارس کے خلوں بحیرہ قلزم، جنوب ایشیا اور مشرقی افریقہ تک جاری رہے گا۔

ایزائڈ مرل کے عہدہ کا امریکی فوجی اس ہیڈ کوارٹر کا حاکم اعلیٰ ہوگا۔

یہ فیصلہ خلیج فارس سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

کیا امریکہ کے اس فیصلہ میں ایران اور سعودی عرب کی حکومتوں کے ایماء کو بھی دخل ہے؟ اس لئے کہ گذشتہ کئی سال سے یہ دونوں حکومتیں خلیج فارس پر اپنے اپنے حق کا دعویٰ کر رہی ہیں۔ اور امریکہ کے ساتھ ان دونوں کے خصوصی تعلقات سب ہی جانتے ہیں۔

● شیخ مجیب الرحمٰن نے ڈھاکہ کے جلسۂ عام میں یہ مطالبات پیش کئے۔

(۱) مارشل لاء فوراً ختم کیا جائے۔

(۲) فوجوں کو بارکوں میں واپس بلایا جائے۔

(۳) حالیہ واقعات میں ہلاک ہونے والوں کے معاملہ کی تحقیقات کی جائے اور ان کے پس ماندگان کو معاوضہ دیا جائے۔

(۴) عوام کے منتخب نمائندوں کو اقتدار منتقل کر دیا جائے۔

ان چار مطالبات کی منظوری کے بعد وہ ۲۵ مارچ کو بلائے گئے قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کے مسئلہ پر غور کریں گے۔

ان مطالبات کو پیش کر کے شیخ صاحب نے ان لوگوں کے اندیشوں کو غلط ثابت کر دیا جو یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید وہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا اعلان کر دیں گے۔

اس طرح ایک بار پھر راہ عمل متعین کرنے کا معاملہ جناب صدر مملکت کے پاس آ گیا ہے۔

شیخ مجیب الرحمٰن نے ان چار مطالبات کے علاوہ یہ بھی مطالبات کئے ہیں:۔

(۵) مشرقی پاکستان میں متعین فوجوں میں اضافہ اور مغربی پاکستان سے فوجوں کی آمد فوراً بند کی جائے۔

(۶) بنگلہ دیش کے سرکاری محکموں میں فوجی حکام کی مداخلت بند کی جائے۔ اور سرکاری ملازمین کے خلاف انتقامی کارروائیاں روک دی جائیں۔

(۷) امن و امان برقرار رکھنے کی ذمہ داری صرف بنگالی پولیس ہو جس کی مدد حسب ضرورت عوامی لیگ کے رضاکار کرتے رہیں گے۔

شیخ مجیب الرحمٰن نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ مطالبات کی منظوری تک عدم تعاون کی تحریک جاری رہے گی۔

— مصر کے صدر جناب انور سادات نے جنگ بندی میں مزید توسیع سے انکار کر دیا ہے۔

اسرائیل حکومت نے اعلان کیا کہ وہ جنگ میں پہل نہیں کرے گی۔

اطلاعات کے مطابق اردن نے بھی اپنی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور اسرائیل نے شکایت کی ہے کہ شام نے بھی فوجی نقل و حرکت میں اضافہ کر رکھا ہے

۸ مارچ ۱۹۷۱ء

آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں اقلیتی پارٹیوں کے لیڈروں کو ملک کے موجودہ بحران پر غور کرنے کے لئے ۱۲ مارچ کو لاہور میں مذاکرات کی دعوت دی ہے۔

— مشرقی پاکستان میں مقیم برطانوی باشندوں کو جن کی وہاں تعداد کم و بیش ایک ہزار ہے۔ جس میں سے نصف ڈھاکہ میں مقیم ہیں۔ حکومت برطانیہ نے مشورہ دیا ہے کہ وہ وہاں کی حکومت ترک کر کے واپس آ جائیں۔

۹ مارچ ۱۹۷۱ء

مشرقی پاکستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نے مشرقی پاکستان کے نامزد گورنر ٹکا خاں سے حلف لینے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔

(باقی صـ۱۱ پر)

اقتدار کی منتقلی کا متفقہ طریق کار اجلاس سے پہلے طے ہو جانا چاہیئے

پانچ سیاسی جماعتوں کا مطالبہ

چھوٹے پارلیمانی گروپوں کا وفد صدر مملکت اور مجیب سے ملے گا!

لاہور ۱۳ مارچ۔ مغربی پاکستان سے قومی اسمبلی کے چھوٹے پارلیمانی گروپوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اکثریتی جماعت کے لیڈر شیخ مجیب الرحمٰن کو فوری طور پر "اپنی مرضی کے مطابق" حکومت بنانے کی دعوت دی جائے اور ۲۵ مارچ کو ڈھاکہ میں دستور ساز اسمبلی کا اجلاس شروع کرنے کے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیزی سے ضروری انتظامات کئے جائیں

پارلیمانی گروپوں نے شیخ مجیب الرحمٰن کے چاروں مطالبات کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ مارشل لاء کو ہٹانے اور اقتدار کی منتقلی کا کوئی متفقہ طریق کار ڈھونڈنے کے لئے بالترتیب صدر مملکت، شیخ مجیب الرحمٰن اور (اگر ضرورت پڑے تو) جناب ذوالفقار علی بھٹو سے بات چیت کی جائے۔ گروپوں نے مطالبہ کیا کہ دستور کی تیاری اور نفاذ تک کی عبوری مدت میں نہ صرف مرکز میں نمایندہ حکومت قائم کی جائے بلکہ صوبوں میں بھی اختیارات عوام کے منتخب نمائندوں کے حوالے کر دیئے جائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مولانا مفتی محمود کی دعوت پر پارلیمانی گروپوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس آج لاہور میں منعقد ہوا، اور اس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ) کے سوا قومی اسمبلی کے تمام پارلیمانی گروپوں کے لیڈر شریک ہوئے۔ مفتی محمود نے بتایا کہ عبدالولی خاں کو بھی ہمارے موقف سے اتفاق ہے لیکن انہیں چونکہ انہی دنوں ڈھاکہ جانا تھا اس لئے وہ میٹنگ میں شریک نہیں ہو سکے۔ ان کی جانب سے مردان سے قومی اسمبلی کے منتخب رکن امیرزادہ خاں صاحب کی شرکت متوقع تھی، لیکن وہ کسی وجہ سے لاہور نہیں پہنچ سکے۔

اجلاس میں مفتی محمود کے علاوہ جو کرسی صدارت پر تھے جمعیۃ علماء اسلام کے مولانا عبدالحکیم، کونسل لیگ کے میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ اور سردار شوکت حیات، جماعت اسلامی کے پروفیسر عبدالغفور، کنونشن لیگ کے خواجہ جمال محمد گوریجہ۔ جمعیۃ علماء پاکستان کے شاہ احمد نورانی، اور آزاد ارکان کے دو نمائندے سردار مولا بخش سومرو، اور ظفر احمد انصاری شریک ہوئے۔

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ کے مکان واقع میسن روڈ پر یہ اجلاس ساڑھے تین بجے شروع ہوا اور ساڑھے چھ بجے تک جاری رہا۔ اجلاس شروع ہونے سے کوئی ایک گھنٹہ قبل ایئر مارشل نور خاں آئے اور انہوں نے علیحدگی میں کوئی آدھ گھنٹہ مفتی محمود صاحب سے بات چیت کی۔ اجلاس میں تمام شرکاء نے ملک کی موجودہ صورت حال پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تین صفحات پر مشتمل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی قرارداد انگریزی میں تھی۔ ترجمہ یہ ہے:۔

"موجودہ بحران کے دوران جو ملک کے وجود ہی کے لئے خطرہ بن گیا ہے۔ ہر محب وطن کا پہلا اور واحد فریضہ قومی اتحاد اور ملکی سالمیت کا تحفظ ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے عوام کے اتحاد کے بغیر نہ تو پاکستان رہ سکتا ہے اور نہ تصور پاکستان کا نظری اور عملی جواز باقی رہتا ہے۔ اس اتحاد کی واحد بنیاد، وسیلہ اور تیقن یہ ہیں کہ لوگ بھائی چارے۔ رفاقت اور باہمی انصاف کی بنا پر آزادی سے مل جل کر رہنے کے متمنی ہوں۔ پاکستان کے ہر بازو اور فی الحقیقت ملک کے ہر حصے کے مفادات اور خواہشات کی حفاظت افہام و تفہیم۔ دلیل و برہان، سمجھوتوں اور معاہدوں سے ممکن ہے لیکن دھمکی، دباؤ، قوت آزمائی اور تشدد کا کوئی جواز نہیں۔ اور اگر کوئی ان خطوط پر سوچتا ہے تو وہ ہماری آزادی اور سالمیت کا دوست نہیں ہو سکتا۔

مجیب کی یقین دہانی

اس وقت ملک کو جس بحران کا سامنا ہے وہ آئینی یا سیاسی نہیں۔ عوام نے جو نمائندے منتخب کئے تھے ایک سو دن گذرنے کے باوجود ان کو مل بیٹھنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ مستقبل سے متعلق امور پر تبادلہ خیال اور افہام و تفہیم تو بعد کی بات ہے۔ دریں اثناء قومی اسمبلی میں ملک کے عوام کی اکثریتی جماعت کے لیڈر (شیخ مجیب الرحمٰن) نے کھلے عام یقین دلایا ہے کہ دستوریہ میں تمام معاملات پر بلا تعصب ہر رکن کا نکتہ نگاہ معلوم کیا جائے گا۔ اور ہر معقول تجویز پر سنجیدہ توجہ دی جائے گی۔ ایوان کے باہر جن سمجھوتوں پر اصرار کیا جاتا ہے یا جو سمجھوتے ہوتے ہیں۔ عوام کی تنقیدی نگاہ سے اوجھل ہونے کے باعث مطلوبہ آئینی مفاہمت سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے۔ ایسے سودے اقتدار سے حصہ لینے کے لئے ہو سکتے ہیں"۔

"گذشتہ پندرہواڑے میں جو پریشان کن واقعات رونما ہوئے ہیں المناک ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان سے ایسے خوف اور شکوک پیدا ہو گئے ہوں کہ عوام کے فیصلے کی نفی اور اکثریتی پارٹی کو وزن اور تاثیر سے محروم کرنے کے لئے غیر جمہوری چیرہ دستیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ہم سیاسی جماعتوں کے نمائندے اور مغربی پاکستان ایم این اے جو اس اجلاس میں جمع ہوئے ہیں۔ صاف طور پر یہ اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم ایسی کوششوں کا مقابلہ کرنے اور انہیں ناکام بنانے میں اپنے مشرقی پاکستانی بھائیوں کے ساتھ ہوں گے"۔

مجیب کی عالی ظرفی

"تاہم ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ موجودہ بحران بڑی حد تک غلط فہمیوں کا نتیجہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فوری طور پر جو قدم اٹھایا جا سکتا ہے یہ ہے کہ صدر پاکستان ڈھاکہ جائیں، اور شیخ مجیب الرحمٰن سے مل کر بلا تکلف یہ سارے شکوک و شبہات، خوف اور بدگمانیاں دور کریں۔ مشرقی پاکستان میں صورت حال کی تباہ کن سنگینی اور تخریبی قوتوں کو فائدہ پہنچانے والے جوش و خروش کے باوجود شیخ مجیب الرحمٰن نے چار مطالبات کر کے اپنی عالی ظرفی اور حب الوطنی کا وافر ثبوت مہیا کر دیا ہے۔ یہ چار مطالبات علاقائی یا گروہی نوعیت کے نہیں بلکہ قومی طرز فکر پر مبنی ہیں۔

عوامی لیگ کے مطالبات

"ہماری حتمی رائے یہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں فائرنگ کے واقعات کی تحقیقات اور فوجوں کی بیرکوں میں واپسی کے بارے میں عوامی لیگ کے مطالبات فی الفور تسلیم کئے جانے چاہئیں۔ مارشل لاء کے خاتمہ اور عوام کے منتخب نمائندوں کو اقتدار کی منتقلی کے مطالبات پوری قوم کے مشترکہ مطالبات ہیں اور نہ صرف عوام اس کے لئے دیر سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ بلکہ خود صدر مملکت نے ان کی تکمیل کی جانب شاندار اقدامات کئے ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی منتخب ہو چکی ہے اور اس کے سامنے بھی یہی مقصد ہے۔ لیکن بدلے ہوئے حالات کا تقاضا ہے کہ اس ضمن میں شیخ مجیب الرحمٰن کے مطالبات کو فوری طور پر عملی جامہ پہنایا جائے۔ اس ضمن میں دستور یہ جو بھی فیصلہ کرے گی وہ بعد میں دیکھا جائے گا لیکن ہم محسوس کرتے ہیں کہ شیخ مجیب الرحمٰن کو قومی اسمبلی کی اکثریتی جماعت کے لیڈر کی حیثیت سے آئین کی تیاری اور نفاذ سے قبل کی عبوری مدت کے لئے حکومت بنانے کی دعوت دی جانی چاہیئے۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ یہ تمام اقدامات تیزی سے کئے جائیں تاکہ قومی اسمبلی کا اجلاس طے شدہ پروگرام کے مطابق ۲۵ مارچ کو شروع ہو جائے"۔

ہم صدر مملکت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اجلاس میں شرکت کرنے والی جماعتوں اور ارکان اسمبلی کے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

Scanned with CamScanner

نثار احمد زبیری

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجلس دستور ساز میں ان کی ذمہ داریاں

ادارہ ترجمان اسلام کا مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں

مفتی محمود صاحب کا شمار ان علماء کرام میں ہے جنہیں ملک اور خصوصاً مغربی پاکستان میں اچھی طرح جانا پہچانا جاتا ہے۔ عام انتخابات سے پہلے وہ جہاں جاتے تھے "جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد" "مفتی محمود زندہ باد" کے نعروں سے استقبال ہوتا تھا۔ لیکن اس بار جو وہ لاہور پہنچے تو استقبالی نعروں میں ایک نیا نعرہ شامل تھا "فاتح بھٹو زندہ باد"۔ یہ نعرہ ایک ایسی حقیقت کی نشاندہی کر رہا تھا جس پر ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو پورے پاکستان میں سخت حیرت کا اظہار کیا جا رہا تھا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب ذوالفقار علی بھٹو نے مجلس دستور ساز کے لئے پانچ حلقوں سے انتخاب لڑا تھا۔ ان میں ملتان اور لاہور سے دو حلقے بھی شامل تھے۔ جن پر پورے مغربی پاکستان کی نظریں لگی ہوئی تھیں، خصوصاً لاہور نمبر ۳ کے لئے کچھ اخبارات اور کچھ افراد نے ایک طرح کا میدان کارزار گرم کر رکھا تھا۔ ایک طرف یہ نعرہ تھا کہ بھٹو آدھے ہی آدمی ہے، اور دوسری طرف کہا جا رہا تھا "اقبال کے لاہور میں جاوید اقبال کو ہرایا نہیں جا سکتا"۔

سیاسی طور پر گھمسان کا رن پڑا۔ اور ذوالفقار علی بھٹو شاندار اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ ملتان میں ان کے خلاف کئی پارٹیاں متحد ہو گئی تھیں۔ اس کے باوجود انہیں قابل رشک کامیابی ہوئی۔ اس کے علاوہ لاڑکانہ اور خیرپور کے مقابلے تو انہوں نے یوں جیت لئے۔ جیسے کوئی بات ہی نہیں تھی۔ اس طرح بھٹو ایک سیلاب اور ایک طوفان بن کر سامنے آئے۔ یہ سیلاب سندھ اور پنجاب، پورے دوصوبوں میں وراثت، برادری، پیری مریدی غرضیکہ ہر چیز کو بہا کر لے گیا۔ لیکن ڈیرہ اسماعیل خاں کے حلقے میں یہ طوفان اپنی حدود سے باہر نہ جا سکا۔ مفتی محمود کی شخصیت اور جمعیۃ علماء اسلام کے اثرات نے اسے حیرت انگیز طور پر محدود رکھا۔ اور دس ہزار ووٹوں سے کامیابی حاصل کر کے ثابت کر دیا کہ بھٹو صاحب انتخاب میں ناکام بھی ہو سکتے تھے۔

عام انتخابات کے اس عجیب واقعے نے مفتی محمود کی شخصیت کو ان لوگوں کے لئے بھی ہوا کو ریز بنا دیا جو ان سے صرف مخالفت کرتے آئے تھے۔ یہ لوگ ان کی انتخابی مہم جوئی کے بھی قائل ہو گئے اور ان کی سیاسی سوجھ بوجھ کے بھی اس طرح ان کا عالمانہ مرتبہ اور سیاسی مقام صحیح طور سے متعین ہوا۔

مفتی محمود صاحب سیاسی میدان کے بہت پرانے شہسوار ہیں۔ وہ ایک ایسے وقت میں دینی و سیاسی افق پر ابھرے تھے، جب ہندوستان میں آزادی کی ہزار شمعیں روشن ہو چکی تھیں اور جہاں تہاں قافلوں کی ترتیب کا کام جاری تھا۔ ابتداً وہ جمعیۃ علماء ہند میں شامل رہے لیکن حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی کی دعوت پر انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام ہی میں شرکت کی اور یوں اپنا وزن مسلم لیگ کے پلڑے میں ڈالا۔

قیام پاکستان کے بعد جمعیۃ علماء اسلام قبل تقسیم کی طرح فعال اور سرگرم نہیں رہی۔ لیکن پنجاب اور صوبہ سرحد میں مفتی محمود اور ان جیسے دوسرے زعماء کی وجہ سے وہ کسی نہ کسی طور کام کرتی رہی۔ یہ کام بہت کم سیاسی نوعیت کا تھا۔ زیادہ تر کام علاقے میں دینی مدارس کا جال پھیلانے اور فقہ، حدیث و تفسیر وغیرہ کی تعلیم عام کرنے سے متعلق تھا ۱۹۵۸ء میں مارشل لاء لگنے کے بعد جب سیاست بالکل ہی بے جان ہو گئی تو اس کام میں ان کا انہماک بڑھ گیا لیکن سیاسی میدان کی اہمیت ان کے ذہن سے محو نہیں ہوئی چنانچہ وہ دو دیہاتی کی اس قومی اسمبلی میں موجود تھے۔ جسے "بنیادی حقوق" کے بل کی منظوری دینی تھی۔ اور جس میں دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کے لئے وزیر قانون شیخ خورشید احمد کو سخت ترین مشکلات کا سامنا تھا۔ شاید وہ پہلا موقع تھا، جب مفتی صاحب کا نام ملک کے اہم ترین سیاسی مباحثے میں شامل ہوا۔ اور خدا جانے کن امور کی بنا پر ان کی نیک نامی کے خلاف پروپیگنڈا ہوا۔

اس کے بعد وہ روشنی میں اس وقت آئے جب سابق صدر ایوب کے خلاف تحریک چلی اور سیاسی معاملات پر عام مباحثہ شروع ہوا۔ اس دوران جمعیۃ علماء اسلام مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب پنجاب و سرحد کی اہم دینی و سیاسی شخصیات کے طور پر سامنے آئے۔ سیاسی افراتفری کا وہ دور بھی بہت عجیب قسم کا تھا۔ جمعیۃ کے مشہور لیڈروں میں مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب تھے۔

پیپلز پارٹی سے قربت کی بنا پر انہیں "کانگریسی مولوی" اور "نمبر شلشٹ مولوی" کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ اس دوران جناب محمود علی قصوری صاحب کی نسبت اس طرح کا جملہ بھی مشہور ہوا کہ میں نے جماعت اسلامی کے خلاف مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی کو لگا دیا ہے اور میرا یہ کوئی کارنامہ نہیں ہے۔

ان خطابات اور جلوسوں کی سچائی خواہ کچھ بھی ہو، جو بات نکھر کر سامنے آئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے انداز کار میں بڑی جان ہے۔ اور اس کے محترم رہنما مفتی محمود و مولانا غلام غوث ہزاروی سیاسی و دینی معاملات کی یکجائی کو کامیابی کے ساتھ ثابت کر سکتے ہیں۔ اب ان دونوں رہنماؤں میں مفتی صاحب اس بنا پر زیادہ اہمیت کے مالک ہیں کہ انہوں نے پیپلز پارٹی کے رہنما کو شکست دی ہے۔

انتخابات کے بعد

ملک کے پہلے عام انتخابات میں مفتی صاحب نے جو بیانات دیئے ہیں۔ ان میں سے چند باتوں کو چھوڑ کر بیشتر ایسی ہیں جنہوں نے مذہبی حلقوں کے زخموں پر مرہم رکھا ہے۔ اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ اب مجلس دستور ساز میں اسلامی نظام، اسلامی دستور اور اسلامی فعالیت کے بارے میں دین کی باریکیوں کو سمجھنے والے جو لوگ ہیں۔ ان میں مفتی صاحب کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مذہبی حلقوں کے لئے خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ خصوصاً مغربی پاکستان سے جو لوگ مجلس دستور ساز کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔ ان سے مفتی صاحب کے تعلقات اچھے رہے ہیں۔ اور اب بھی بہت اچھے ہیں۔ لہٰذا وہ حلقے اس بات کی امید کر سکتے ہیں کہ ایوان میں ان کے احساسات کی ترجمانی بھی ہو گی اور اسے سنجیدگی کے ساتھ سنا بھی جائے گا۔

۱۹۶۹ء سے لے کر اب تک مفتی صاحب نے جو کچھ کیا یا کہا ہے۔ اس کی بنا پر نہ تو انہیں کوئی کٹھ پتلی ملا کہہ سکتا ہے۔ نہ کوئی ان پر غیر ملکی امداد کا الزام عائد کر سکتا ہے۔ نہ کوئی یہ خیال کر سکتا ہے کہ وہ ایک معمولی اقلیت کے نمائندہ ہیں۔ ان کی جماعت کو قومی اسمبلی میں سات یعنی کونسل مسلم لیگ کے برابر نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ اور سرحد میں ان کی پارٹی بہت مستحکم حیثیت رکھتی ہے

ذمہ داریاں

مفتی صاحب کے لئے یہ دیکھنا قطعاً دشوار نہیں کہ مجلس دستور ساز میں خالص اسلامی نظام کے نام پر منتخب ہونے والے حضرات کی تعداد بیس پچیس کے لگ بھگ ہے۔ ان سب میں مفتی صاحب کی شخصیت نمایاں بھی ہے اور شہرت یافتہ بھی۔ اس لئے مذہبی حلقے ان سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ دستور سازی میں اسلام کی بنیادی اور کلیدی حیثیت کو ہمیشہ مدنظر رکھیں گے اور ہمخیال عناصر کو ساتھ لے کر چلیں گے۔

(باقی صلا پر)

Scanned with CamScanner

گارڈن ویسٹ نزد سندھ فلور ملز کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کی آمد

الایمان راجپوتانہ و مشرقی پنجاب کی جانب سے منعقدہ تقریب میں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم صاحب ممبران قومی اسمبلی اور مدیر تعبیر لاہور جانباز مرزا نے شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اس کے بعد شاعر جمعیۃ جناب جانباز مرزا نے ایک ولولہ انگیز نظم پیش کی، جسے بیحد پسند کیا گیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالحکیم صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی قربانیوں کا تذکرہ کیا اور جمعیۃ کی ملی و دینی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت اشد ضروری ہے کہ جمعیۃ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے اور جمعیۃ کے تنظیمی سلسلے کو وسیع تر کیا جائے۔

آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اسلام کے اقتصادی، سیاسی و معاشرتی پہلو پر بصیرت افروز خطاب فرمایا اور عالمانہ تقریر فرماتے ہوئے موجودہ سیاسی بحران کا پس منظر بتایا کہ یہ سب کچھ اسلامی آئین کا نفاذ نہ ہونے کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ اور آج مسلمانوں کو طاغوتی طاقتیں ہراساں اور پریشان کئے ہوئے ہیں اور اس کا واحد حل یہی ہے کہ حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح علماء کی نگرانی میں موجودہ مشکلات کا حل تلاش کیا جائے اور اسے تمام اسلامی مملکتوں میں نافذ کیا جائے تب ہی ہم مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔

مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اسلام کے علاوہ کسی آئین کو برداشت نہیں کرینگے۔ اور روسی، چینی، امریکی نظام کو نہیں چلنے دینگے۔ آخر میں مولانا نے پاکستان کے استحاد و اتفاق پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ملک کی سالمیت کے لئے ضروری ہے کہ سب لوگ باہمی رواداری کو قائم رکھیں۔ اور اسلامی آئین کے لئے بھرپور جدوجہد کرتے رہیں۔

تقریب میں علاقہ کے معززین نے شرکت کی اور جمعیۃ سے وابستگی کا اظہار فرمایا۔

(محمد عثمان الوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۱-۲۲-۲۳ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو منعقد ہوگا جس میں ایمرجنسی حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی تشریف لائیں گے۔ ان کے علاوہ مولانا ضیاء القاسمی صاحب، قاری فتح الرحمٰن ایڈووکیٹ، مولانا نیاز احمد تلمبہ اور مولانا محمد لقمان بھی شرکت کریں گے۔ پروگرام مفتی صاحب۔ ہفتہ کی رات بعد نماز عشاء۔ مولانا ہزاروی اتوار کی رات بعد از نماز عشاء۔ دعوت ناظم مدرسہ

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم کے والد ماجد حضرت مولانا محمد شاہ مان خاں صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

جہلم ۵ مارچ۔ حضرت مولانا سید عبداللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے والد ماجد حضرت مولانا حافظ محمد شاہ مان خاں صاحب آج صبح اپنے آبائی گاؤں کھینگر ممرال کلاں تحصیل گوجر خاں اپنے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک جید عالم دین اور حافظ قرآن تھے۔ ان کی پوری زندگی قرآن و حدیث کی اشاعت اور رفض و بدعت کے خلاف جہاد میں گذری۔ انہوں نے اپنی تمام اولاد کو دینی تعلیم دلائی۔ ان کی عمر وفات کے وقت ۸۳ سال تھی۔

نماز جنازہ میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب اور دیگر جہلم و چکوال اور گردو نواح سے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ادارہ ترجمان اسلام حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ اور مولانا کے بھائیوں اور دیگر پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ قارئین ترجمان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین و متفقین کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ وہ حضرت مولانا مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کریں۔

شریک غم۔ محمد حنیف سہارنپوری و اراکین
ادارہ ترجمان اسلام لاہور

۴ میں مفتی محمود کو صدر مملکت سے ملاقات کے لئے نمائندہ وفد ترتیب دینے اور اس کی قیادت کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ وہ آج رات ہی صدر مملکت سے رابطہ قائم کرینگے اور ان سے ملاقات کا وقت مانگیں گے۔ چونکہ مفاہمت کی کوششوں کے آگے بڑھنے کا دارومدار صدر مملکت کے نقطۂ نگاہ پر ہے۔ اس لئے ان سے بات چیت کے بعد ہی شیخ مجیب الرحمٰن کے پاس وفد بھیجا جا سکتا ہے اور تب ہی بھٹو صاحب سے بات چیت کی جا سکتی ہے۔

واحد اکثریتی جماعت

مفتی محمود نے اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اجلاس میں دستور سے قبل اقتدار کی منتقلی کے تین چار طریقے سوچے گئے۔ لیکن صدر مملکت کا عذر یہ معلوم کرنے سے قبل ان کا اظہار بے محل ہے مفتی صاحب نے کہا کہ شیخ صاحب ذمہ دار سیاسی راہنما ہیں۔ وہ اصلاح احوال کی تمام مخلصانہ کوششوں کو پسند کریں گے۔ جب مفتی صاحب سے پوچھا گیا کہ قرارداد کے الفاظ کے مطابق کیا ان کے نزدیک پاکستان میں دو اکثریتی پارٹیاں ہیں مفتی صاحب نے کہا کہ ہم اپنے بیانات میں جب دو اکثریتی پارٹیوں کا ذکر کرتے ہیں تو ہم محض دوسروں کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک پاکستان ایک ملک ہے اس لئے اس میں اکثریتی جماعت بھی ایک ہی ہو سکتی ہے۔

بقیہ پانچ سیاسی جماعتوں کا مطالبہ

ایک نمائندہ وفد کو ملاقات کا فوری موقع دیں تاکہ ہم مغربی پاکستان کے عوام کی جانب سے مشرقی پاکستان کے عوام سے اتحاد و اتفاق کر سکیں اور موجودہ بحران کو جلد از جلد دور کرنے کے بارے میں اپنی بے تابی کے اظہار کے علاوہ اسے دور کرنے کی تدابیر پر بھی بات چیت کر سکیں۔ اس مقصد کے تحت ہم ایک وفد ڈھاکہ بھیجنے اور شیخ مجیب الرحمٰن سے ملنے کے لئے ترتیب دیں گے۔ ہم مغربی پاکستان کے عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ تمام جمہوری طریقوں سے ملک کی سالمیت سے اپنے لگاؤ اور مشرقی پاکستان میں رہنے والے اپنے بھائیوں سے یگانگت کا اظہار کریں جو ہمارے ہم عقیدہ ہیں اور جن کی اور ہماری تقدیر ایک ہے۔ ساتھ ہی ہم امید کرتے ہیں کہ مشرقی پاکستان کے لیڈر بھی اعتدال پسندی کا یہی رویہ جاری رکھیں گے۔ جو شیخ مجیب الرحمٰن کے بیانات سے ظاہر ہوتی ہے۔"

مفتی محمود صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اقلیتی گروپوں کے اس اجلاس سے الگ رہنے کے بارے میں پاکستان مسلم لیگ کے خان عبدالقیوم خان کے موقف کا جائزہ لیا اور ان کے اس خیال کو بے محل قرار دیا کہ پیپلز پارٹی کو بھی اس اجلاس میں مدعو کرنا ضروری تھا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ خان صاحب نے غالباً اجلاس کے اغراض و مقاصد کا صحیح اندازہ نہیں کیا۔ ہمارا مقصد عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کے مابین اختلافات کی خلیج کو کم کرنا اور انہیں مفاہمت پر آمادہ کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ پیپلز پارٹی کو جو موجودہ نزاع میں ایک فریق کی حیثیت رکھتی ہے، اس اجلاس میں مدعو کرنے سے مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ فیصلے کرنے کا اختیار بڑی جماعتوں کو ہے۔ لیکن ملک کی سالمیت اور بقاء کے ضمن میں چھوٹے پارلیمانی گروپوں پر بھی یکساں ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اب جبکہ بعض عناصر نے عمداً یا بلا ارادہ ملک کو تباہی کے کنارے پر پہنچا دیا ہے ہم نے اصلاح احوال کے لئے مقدور بھر کوشش کی ہے۔ ہم بھی عوام کے نمائندے ہیں اور ہم سے بھی عوام نے کچھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔

میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے اجلاس میں ملک کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ۳ مارچ تک جو بحران تھا، وہ آئینی یا سیاسی تھا۔ لیکن اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہونے کے بعد جو صورت حال پیدا ہوئی۔ وہ ملک کی بقا کا سوال بن گئی ہے۔ بھٹو صاحب نے اب غیر مشروط طور پر قومی اسمبلی میں شرکت کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اگر وہ یہی رویہ پہلے اختیار کرتے تو ملک موجودہ خطرناک بحران سے دوچار نہ ہوتا۔ دولتانہ صاحب نے کہا کہ موجودہ بحران کے خاتمہ کا انحصار صدر مملکت اور شیخ مجیب الرحمٰن کی مفاہمت پر ہے

انتقال اقتدار کی تدابیر

اجلاس کے بعد قاضی محمد سلیم نے اخباری نمائندوں کو اجلاس کی روئیداد سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ میٹنگ

(باقی کالم ۲ میں)

کارکنان کراچی کے نام

(از حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دورہ کراچی کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ کراچی میں جمعیۃ کے کام کی رفتار اور احباب و کارکنانِ جمعیۃ کی جماعتی دلچسپی قابل تعریف ہے اس لئے ان کی اطلاع کے مطابق اسّی عدد کاپیاں ممبر سازی کی مزید بھیجی جا رہی ہیں جن حضرات کو لینی ہوں حضرت مولانا اسفندیار صاحب اور محترم مولانا حاجی دل مراد صاحب سے لے کر کام کریں۔ شاید پہلے کی کاپیاں حضرت مولانا الحاج حافظ محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس موجود ہوں۔ ان سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

چند دن پہلے بعض عہدہ داروں میں جو شکر رنجی یا غلط فہمی پیدا ہو کر اخباری مضامین تک نوبت پہنچ چکی تھی۔ اس کو میرے مشورہ سے یوں ختم کر دیا گیا تھا کہ سارے عہدہ دار بحال سمجھے جائیں اور نئے انتخابات تک کوئی رد و بدل نہ کیا جائے۔ نئے انتخابات میں ذمہ دار حضرات جیسے چاہیں حسب قانون انتخابات کر لیں۔ اس اثنا میں محترم حافظ محمد اسماعیل صاحب نے استعفےٰ بھی بھیجا۔ مگر اسے منظور نہیں کیا گیا۔ میں تمام کارکنوں اور خاص کر مندرجہ ذیل احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نزاکت وقت اور اسلامی تقاضوں کی اہمیت کے پیش نظر جماعتی تنظیم میں بیش از بیش کوشش فرمائیں۔ اور مرکزی امیر محترم حضرت مولانا درخواستی صاحب کے حکم کے مطابق ممبر سازی خوب زور سے کریں۔ اس کے بعد ہم ایک ناظم انتخابات مقرر کر کے تمام وارڈوں یا حصص کراچی اور ڈویژن کے انتخابات کرا دینگے۔ اس سے پہلے تمام عہدہ دار حسب سابق سمجھے جائیں۔ اور محض اسلام کی خاطر دینی کام کو ذاتی کام پر ترجیح دے کر جمعیۃ کے شایانِ شان کام کیا جائے۔ ان حضرات کے نام یہ ہیں:

(۱) مولانا عظیم الدین صاحب — امیر علاقہ کورنگی
(۲) مولانا عبدالصادق صاحب — امیر علاقہ شیر شاہ
(۳) حاجی دل مراد صاحب — امیر علاقہ چاکیواڑہ
(۴) مولانا نور الہدیٰ صاحب — امیر علاقہ ناظم آباد
(۵) مولانا غلام محمد صاحب — امیر علاقہ ہاؤسنگ سوسائٹی
(۶) مولانا الحاج حافظ محمد اسماعیل صاحب کھڈہ — امیر کراچی ڈویژن
(۷) مولانا اسفندیار صاحب — نائب امیر کراچی ڈویژن
(۸) مولانا غلام صمدانی صاحب لانڈی — نائب امیر کراچی ڈویژن
(۹) مولانا عبدالحق صاحب — ناظم اعلیٰ علاقہ بکرا پیڑی
(۱۰) مولانا عبدالرحمٰن صاحب — ناظم اعلیٰ لانڈی فیچر کالونی
(۱۱) مولانا محمد حسن صاحب — نائب امیر لانڈی
(۱۲) سعدی صاحب — ناظم دفتر کورنگی ایریا
(۱۳) صوفی عبدالحنان صاحب — ناظم اعلیٰ بلدیہ ٹاؤن
(۱۴) مولانا قاضی سید مصباح اللہ شاہ نیو ٹاؤن — رکن شوریٰ
(۱۵) مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب نیو ٹاؤن — رکن شوریٰ
(۱۶) جناب غلام نبی صاحب بلوچ — رکن شوریٰ
(۱۷) شیخ عبدالرحمٰن صاحب — رکن شوریٰ
(۱۸) جناب عبدالباسط صاحب — رکن شوریٰ
(۱۹) جناب فیض عالم صاحب — فیڈرل ایریا
(۲۰) قاضی عبدالوحید صاحب — صدر جناح اسکوائر
(۲۱) مولانا قطب الدین صاحب — کھوکھرا پار
(۲۲) جناب بھائی محمد صدیق صاحب — لیاقت آباد
(۲۳) جناب خالد بن علی کھڈہ — علاقہ کھڈہ
(۲۴) مولانا غلام مصطفیٰ صاحب — علاقہ اقبال کالونی
(۲۵) جناب مقام خاں صاحب — صدر فرنٹیئر کالونی
(۲۶) جناب مولانا عبدالقدوس صاحب — نگریا گیٹ لانڈھی
(۲۷) جناب مولانا اللہ ورایا صاحب — کھڈہ مدرسہ مظہر العلوم

بقیہ — مفتی محمود

یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اور خرابی یہ ہے کہ جن ارکان اسمبلی کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش انہیں کرنی ہوگی اس میں بریلوی مکتبِ فکر کے نو اور جماعت اسلامی کے چار ارکان بھی شامل ہیں۔ یعنی ایک تو وہ لوگ ہیں جن سے ان کا دیوبندی اور بریلوی والا اختلاف ہے اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن سے بہرحال ان کی کشیدگی رہی ہے۔ پیچیدگی یہ ہے کہ ان ارکان کو ساتھ ملائے بغیر آواز میں معمولی سا وزن بھی پیدا نہیں ہوتا اور انہیں ساتھ ملانا از حد دشوار بھی ہے۔

دشواری کا سبب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ذہن ایک دوسرے کے خلاف بیان بازیوں تقریروں اور الزامات وغیرہ سے بھرے ہوئے ہیں۔ اگر ذہن سے اس طومار کو نکالا نہ گیا تو شاید یہ نوبت بھی کبھی نہیں آئے گی کہ یہ لوگ ایوان کے باہر مل کر بیٹھ بھی سکیں گے۔

واحد راستہ

ان حالات میں مفتی محمود صاحب کے لئے عظمت اور بڑائی کا راستہ اختیار کرنا کچھ زیادہ آسان ہے۔ وہ اپنی تقاریر وغیرہ میں اسلامی نظام کا وعدہ کرتے رہے ہیں اس وعدے کی تکمیل میں انہیں کچھ افراد کی مدد مل سکتی ہے لیکن صرف اس طرح کہ وہ خالص اسلام کے نام پر انتخاب میں کامیاب ہونے والوں کو اپنے ساتھ ملا لیں اور اپنی آواز میں ملک کے دوسرے حصوں کے کچھ ارکان کی آوازیں بھی ملا لیں۔

اس لئے معاملہ فہمی، تدبر اور صلح کوشی کی جن صفات کی ضرورت ہے مفتی صاحب ان سے خالی نہیں۔ شاید یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اب انہیں اور ان کی جمعیۃ کو بہت زیادہ اہم اور مؤثر کردار ادا کرنا ہے۔ اور ان کے سیاسی مستقبل کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ کیا طریقہ کار طے کرتے ہیں۔

امیدیں

حالات کو دیکھتے ہوئے اس مرحلہ پر جو بات کہی جا سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ معاملہ قطعی طور پر صاف نہیں ہے مفتی صاحب کا سیاسی مقام اونچا بھی ہو سکتا ہے اور ایک جگہ ٹھہرا ہوا بھی رہ سکتا ہے

اگر ملک کے سیاسی حالات معمول پر رہتے ہیں تو اس پانچ سال کے دوران (یعنی ۷۵ء) تک جہاں اور بہت کچھ ہوگا۔ یہ بھی طے ہو جائے گا کہ مفتی صاحب کی جمعیۃ علماء اسلام کی اثر انگیزی بڑھتی ہے یا ایک ہی جگہ ٹھہری رہتی ہے۔ اس کا تعلق بڑی حد تک اس امر پر ہے کہ مفتی صاحب مجلس دستور ساز میں کیا کردار ادا کرتے ہیں

بقیہ — شذرات

مغربی و مشرقی ایشیا اور مغربی افریقہ کے درمیان امریکہ اور روس کے لئے طاقت کے توازن میں کمی و بیشی کا مسئلہ بن جائے گا۔ جس سے برطانیہ اور فرانس بھی بے تعلق نہیں رہ سکتے۔

اس کے ساتھ ہی جنوب ایشیا میں بھی جنگ کی آگ تیز تر ہو جائے گی جسے امریکہ نے لاؤس اور تھائی لینڈ کی سرحدوں تک پہنچا ہی دیا ہے۔ اور اب اس کا بڑھتے بڑھتے بحر ہند تک آ جانا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہا ہے۔ جہاں سے وہ خلیج فارس اور بحر احمر تک بہ آسانی پہنچ سکتی ہے اس صورت میں چین بھی خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ امریکی صدر نکسن کو اپنی خارجہ پالیسی کی رپورٹ میں مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کو دنیا کے امن کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دینا پڑا اور گذشتہ دن کی اپنی پریس کانفرنس میں بھی اسے کہنا پڑا کہ اب یہ معاملہ انتہائی خطرناک حدوں میں داخل ہو گیا ہے۔

بقیہ — روزنامچہ

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صدر آغا محمد یحییٰ خاں عنقریب ڈھاکہ جائیں گے۔

جنرل ٹکا خاں کو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے زون "بی" کا مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا ہے۔

صدر نے اعزازات تقسیم کرنے کی تقریبیں ملتوی کر دی ہیں۔

محمد علی کلے مقابلے میں ہار گیا۔

— خبر آئی ہے کہ سویز کے محاذ پر اسرائیل نے شرارت کا آغاز کر دیا ہے۔

آج اس کے طیارے نہر سویز کے مشرقی کنارے پر گشت کرتے ہوئے دیکھے گئے۔

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں اور تمام مسلمانوں سے اپیل

تمام مسلمان جانتے ہیں کہ اس وقت مسلمانانِ عالم کے لئے عظیم ابتلاء درپیش ہے۔

ایک تو عرب یہود کی جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں اور امریکہ سختی سے یہودیوں کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے اس وقت عربوں کو یہود سے نہیں بلکہ امریکی سامراج سے نمٹنا ہے دوسری طرف پاکستان میں عجیب بحران جیسی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اور اسلامی آئین کا سوال بھی درپیش ہے جسے بعض لیڈروں کے دل و دماغ قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ اسباب و ذرائع کے لئے پوری پوری جدوجہد اور ہر طرح کی تیاریوں اور مساعی کے باوجود اصلی نصرت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

اس لئے میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا شروع کر دیں امید ہے کہ ہمارے اجتماعی اور مسلسل عمل اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ضرور اجابت ہوگی۔ دعاؤں کو معمولی نہ سمجھیں اور عاجزی کے ساتھ اس کے سامنے گڑگڑائیں۔

محمود عفا اللہ عنہ
ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
(حال لاہور)

جاوید پراچہ کی عبدالمتین سے حوالات میں ملاقات

جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ جاوید پراچہ سانحہ ساہیوال کے دوران سبی، بلوچستان کے دورہ پر گئے۔ انہیں بذریعہ تار عبدالمتین ناظم جمعیۃ کی گرفتاری کی اطلاع دی گئی۔ انہوں نے فوراً ساہیوال پہنچ کر عبدالمتین اور انتظامیہ سے گفتگو کی۔

ضروری وضاحت

۲۲/۲/۷۱ کو نوائے وقت لاہور نے جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ شبیر احمد شبیر کے نام سے خبر شائع کی ہے کہ مطالبات تسلیم نہ کئے جانے کی صورت میں ہڑتال کی دھمکی، یہ الفاظ اخبار کے اپنے ہیں۔ لہٰذا بندہ نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا جس سے دھمکی ظاہر ہو۔

(شبیر احمد شبیر شورکوٹ روڈ)

سکرنڈ کا ماہانہ اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت جناب حکیم مہر اللہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد امیر جمعیۃ سکرنڈ شہر قاضی محمد اعظم صاحب نے ارکان جمعیۃ کو تنظیم کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت کی۔ اس کے علاوہ شہر کے ناظم اعلیٰ احمد خان صاحب اور جمعیۃ کے سرگرم کارکن عبدالستار صاحب نے بھی تقریر کی۔

اس کے بعد حضرت مولانا محمد شریف خطیب جامع مسجد مدینہ سکرنڈ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ نے ارکان جمعیۃ علماء اسلام کو موجودہ ملک کے سیاسی حالات اور ملک کی ایک مخصوص پارٹی جو کہ مغربی پاکستان میں لفظاً کا سبب بنی ہوئی ہے اس کی خطرناک پالیسی سے مکمل روشناس کرایا اور ارکان جمعیۃ کو ہدایت کرتے ہوئے مولانا نے کہا آپ کا تعلق ایک ایسی جماعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو جماعت اس ملک میں اسلام کی بالادستی کے سوا کچھ نہیں چاہتی۔ لہٰذا آپ متحد ہو کر شہروں اور بستیوں میں پھیل جائیں۔ اور ہر محاذ پر باطل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

آخر میں دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔ سکرنڈ میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔

پاکستان میں سنہ ہجری کو فروغ دیا جائے

محمد عثمان الوری

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن کے ناظم محمد عثمان الوری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان دنیا کی ایک عظیم اسلامی مملکت ہے جس کے قیام کا مقصد ہی یہ تھا کہ اس خطہ زمین پر مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کو فروغ دیا جا سکے اور اسلامی روایات کا احیاء کیا جا سکے۔ لیکن ۲۳ برس گذرنے کے بعد غلامانہ ذہنیت کی وجہ سے اسلامی سنہ ہجری کو رائج نہ کر سکے۔

الوری صاحب نے مسلمانوں کو ۱۳۹۱ھ کے اجراء پر مسلمانوں کو مبارکباد دی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامی سنہ کو سرکاری سطح پر سب سے پہلے حکومت کے محکمہ جات میں رائج کیا جائے۔ نیز اسلامی مہینوں کے مذہبی ایام کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر کا سالانہ جلسہ

۵، ۶ صفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲، ۳ اپریل ۱۹۷۱ء

بروز جمعہ، ہفتہ منعقد ہوگا جس میں حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نائب امیر مغربی پاکستان۔ مولانا احمد جان صاحب غزنی خیل (بنوں) مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر، مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا ڈویژن، میانوالی۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری (خانپور) مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ ملتان ڈویژن۔ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی شریک ہوں گے۔

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے قیمت فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے۔

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی دواخانہ
۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

سرخ نشان

جن خریدار حضرات کی چٹ پر سرخ نشان لگا ہوا ہے ان کی میعاد خریداری ختم ہے۔ اگر وہ آئندہ کیلئے جاری رکھنا چاہتے ہیں تو سالانہ چندہ ارسال کر دیں، ورنہ انتظار کے بعد دی پی روانہ کی جائیگی

دعاء برائے صحت

استاذ سندھ حضرت علامہ مولانا قطب الدین صاحب مدظلہ (ہالیجوی) شیخ الحدیث دارالعلوم ہنگو جو اکابرین جمعیۃ خصوصاً مفکر اسلام حضرت مفتی صاحب اور مولانا ہزاروی صاحب سے پوری طرح دلچسپی رکھتے ہیں۔ جو جمعیۃ کے سرگرم رکن ہیں۔ حضرت ہالیجوی اور مولانا عبدالکریم قریشی بیرائی کے خاص متعلقین ہیں جنہوں نے ساری زندگی اپنی حدیث مصطفیٰ صلعم پڑھانے کے لئے وقف کر دی ہیں۔ جن کا فقط سندھ بلکہ پورے مغربی پاکستان میں فیض پھیل چکا ہے۔ اب یہی شخصیت ایک مہینے سے علالت کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ لہٰذا قارئین خصوصاً موصوف کے شاگردوں سے دعا کی اپیل ہے۔

(احقر قاضی غلام اکبر بلوچ ستوئی)

دارالافتاء مفتی ضلع پونچھ راولاکوٹ

مسمات میم جان دختر فقیر محمد ساکن دھنگڑوں تحصیل پلندری۔ سائلہ

بنام

خلیل خاں ولد محمد قاسم خاں ساکن دھنگڑوں تحصیل پلندری پونچھ۔ مسئول علیہ

الزام فسخ نکاح بوجہ عدم ادائیگی نان و نفقہ

مقدمہ عنوان صدر میں بذریعہ سمن ہذا مسئول علیہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائلہ نے مسئول علیہ کے خلاف دعویٰ فسخ نکاح بوجہ عدم ادائیگی نان و نفقہ دائر کیا ہے جس کی سماعت جاری ہے۔

لہٰذا برائے پیروی و جوابدہی اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً بتقریر یکم اپریل ۱۹۷۱ء حاضر ہوئے۔ عدم حاضری و عدم تعمیل کی صورت میں کارروائی یک طرفہ عمل میں لا کر فتویٰ شرعی جاری کر دیا جائے گا۔ تحریر ۳/۳/۷۱

محمد عبدالمتین
مفتی ضلع پونچھ حکومت آزاد جموں کشمیر

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مشرقی پاکستان کے عالم دین کی وفات پر اظہار افسوس

سلہٹ مولوی بازار مدرسہ دارالعلوم میں محکمہ جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا علامہ مشاہد علی صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ مقررین نے مولانا کی زندگی کے حالات پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ ابو حنیفہ صاحب نے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کیں۔ یہ اجلاس فخر سلہٹ مجاہد اعظم سابق ممبر قومی اسمبلی الحاج حضرت مولانا مشاہد علی صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرم صاحب کی وفات پر رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور مرحومین کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے

یہ اجلاس چنیوٹ میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر چند مرزائیوں کے حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے

سلہٹ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام میں حضرت علامہ مولانا مشاہد علی صاحب کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مولانا کو ایصال ثواب کے لئے صحیح بخاری شریف کے تین ختم اور قرآن پاک کے متعدد ختم کئے گئے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب، حضرت مولانا اشرف علی صاحب، حضرت مولانا مزمل علی صاحب، حضرت مولانا حافظ نورالدین صاحب۔ مولانا شمس الاسلام صاحب۔ مولانا شیخ امین الدین صاحب، مولانا عبدالرحیم صاحب۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے مولانا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ایک قرارداد میں تمام مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ مولانا کی غیر مطبوعہ تصانیف چھاپنے کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔

آزاد کشمیر میں کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کو ہٹایا جائے

باغ مرکز چمن کوٹ آزاد کشمیر کے مرکزی خطیب مولانا قاری محمد سلیمان صاحب عباسی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ ورنہ یہاں کے عوام ایک پرزور تحریک چلائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرو فیروز کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ جمعیۃ علماء اسلام نوشہرو فیروز تحصیل کا اجلاس شوریٰ زیر صدارت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے مولانا عزیز اللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن نے خطاب کیا۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے پاس کی گئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس گورنمنٹ پاکستان اور قومی اسمبلی کی اکثریتی پارٹیوں کو اپنے قدیمی موقف سے آگاہ کرتے ہوئے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مملکت پاکستان کے لئے مکمل اسلامی آئین تیار کیا جائے۔

یہ اجلاس صوبہ سندھ میں لسانی مطالبوں کی آڑ میں ہر قسم کے تشدد اور فتنہ انگیزیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ علاقہ سندھ میں سندھ کے لئے خالص اور واحد سندھی زبان کو بلا شرکت غیرے قومی اور سرکاری زبان قرار دے کر نئی حکومت قائم ہونے سے پہلے تعلیمی اور انتظامی اداروں میں عملاً جاری کیا جائے۔

یہ اجلاس موجودہ لسانی اختلافات میں نوکر شاہی کی جانبدارانہ اور سندھی دشمن پالیسی کی سخت مذمت کرتے ہوئے ایسے بے لگام افسروں کو جلد از جلد معزول کر کے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجلاس داؤد، نواب شاہ، شاہ پور چاکر میں شاگردوں کے ساتھ انتظامیہ کی طرف سے کی ہوئی شرمناک زیادتیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ملوث افراد کو سبق آموز سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجلاس علاقہ سندھ کے گورنر سے مطالبہ کرتا ہے کہ سندھ کے دیہاتیوں سے یونین، ٹاؤن اور میونسپل اداروں کی طرف سے ان کے روزگار لکڑی، گھی، دودھ، گھاس اور اس طرح کی دیگر اشیاء شہروں میں بغرض فروخت لانے پر ان سے چنگی اور محصول لینا ختم کیا جائے اور شہروں میں تاجروں اور دکاندار کی طرف سے باہر سے منگائے ہوئے ایک ہزار اور اس سے کم رقم کے سامان پر سے شہری چنگی اور محصول لینا ختم کیا جائے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ سندھ میں ہر ساڑھے بارہ ایکڑ زمین اور اس سے کم زمین مالک سے لگان لینا معاف کیا جائے۔

یہ اجلاس صوبہ سندھ کو نہری پانی کے لئے ۱۹۳۵ والے دریائی معاہدے کی روشنی میں پانی دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجلاس واپڈا کے خلاف عام بجلی صارفین کی شکایت کے پیش نظر پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ بلوں اور کنکشنوں کے متعلق ہر قسم کی بدانتظامی کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔

یہ اجلاس علاقہ سندھ میں سب کچے راستوں کو جلد از جلد پکی سڑکیں بنانے کا پرزور مطالبہ کرتا ہے

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ سندھ میں چوری، ڈاکہ زنی خونریزی اور عام بدامنی کی ہر قسم کی وارداتوں کو جلد از جلد ختم کر کے غریب عوام کو سکون کی نیند سونے دیا جائے

یہ اجلاس گورنر سندھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ علاقہ سندھ سے جرگہ سسٹم ختم کر کے جرگہ کے مقدمات عدالتوں کے حوالے کئے جائیں۔ اور اس سے پہلے جرگوں کے ماتحت سزا یافتہ قیدیوں کی سزائیں ختم کر کے ان کو فوراً رہا کیا جائے

پاکستان کی عدالتوں میں جن ملزموں کو کچا عرصہ جیل میں رکھا جاتا ہے۔ ان کو فیصلہ وقت آزاد کرنے کی صورت میں مدت قید کا نقد معاوضہ دیا جائے۔ اور سزا دینے کی صورت میں ملزم کا کچا عرصہ سزا میں شمار کیا جائے۔

یہ اجلاس سندھ میں بیلے کھانے کی طرف سے غریب عوام کو بے جا تنگ کرنے کی سرگرمیوں کے پیش نظر مذکورہ کھاتے کو فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(احقر رفیق احمد میمن ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام نوشہرو فیروز)

وضاحتی اعلان

مورخہ ۱۸، ۱۹ فروری ۷۱ء کو جھنگ صدر میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ جس کی اشاعت خوب کی گئی تھی۔ بڑے بڑے پوسٹر شائع ہوئے اور اخبارات میں بھی خوب پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ قابل غور بات یہ ہے۔ کہ اشتہارات میں سرفہرست جلی حروف میں قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مفتی محمود صاحب کا اسم گرامی لکھا گیا تھا۔ لیکن جب مفتی صاحب سے جھنگ کے لئے رابطہ قائم کیا گیا کہ حضرت آپ جھنگ تشریف کب لائیں گے۔ تو قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب نے جواباً ارشاد فرمایا کہ مجھ سے تو کوئی پروگرام ہی نہیں نہیں لیا گیا۔ اور مجھے کوئی اطلاع ہی نہیں دی گئی ہے۔

ہم اراکین جمعیۃ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ جب تک مفتی صاحب یا کسی اور بزرگ سے تاریخ پختہ نہ لی جائے تو ان کا نام اشتہار یا اخبار میں ہرگز شائع نہ کیا جائے۔

(اعلان کنندہ، اراکین جمعیۃ علماء اسلام)

انتقال پر ملال

تحصیل خانپور بمقام ترنڈہ مولویاں کے فقیہ اعظم فدائے جمعیۃ یادگار سلف حضرت مولانا عبدالغفور صاحب ۱۹/۲/۷۱ کی مغرب کو اچانک جیپ کے حادثہ سے راہی اجل ہوئے مرحوم کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ شیخ الحدیث مخزن العلوم مولانا محمد ابراہیم نے پڑھائی۔ جنازہ میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ مرحوم کی عمر ۷۰/۷۵ کے لگ بھگ تھی شامی درمختار اور کتب میراث کے حافظ تھے اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ والہانہ عشق رکھتے تھے۔ ان کی وفات سے علاقہ ترنڈہ بے شمار برکات سے محروم ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (محمد عبدالکریم نیاز ناظم اعلیٰ جمعیۃ)

ادارہ ترجمان اسلام متوسلین اور متعلقین کے غم میں برابر شریک ہے اور قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے

عالمی خبریں ہفتہ رفتہ

مرتبہ رانا خلیل احمد قیصر

قومی اسمبلی کا اجلاس ۲۵ مارچ کو ہوگا

صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں نے اپنی نشری تقریر میں اعلان کیا ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس ۲۵ مارچ کو ہوگا۔ صدر نے کہا کہ جمہوری طرز زندگی کی طرف پرامن پیشقدمی ہی ہمارا مشترکہ مقصد تھا اور اب بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اسمبلی ٹوٹنے کے نوٹیفکیشن کے پیش نظر اجلاس ملتوی کیا تھا۔

پیپلز پارٹی شرکت کریگی

پیپلز پارٹی کے لیڈر مسٹر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ عوامی لیگ سے سمجھوتہ نہ ہونے کے باوجود پیپلز پارٹی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرے گی۔

مشرقی پاکستان کے نئے گورنر

صدر مملکت نے لیفٹیننٹ جنرل ٹکا خاں کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کیا ہے۔ ان کو ایس ایم احسن کی جگہ مقرر کیا گیا ہے

اسرائیلی افسر ہلاک

عرب مجاہدین نے ایک اسرائیلی خفیہ پولیس افسر کو ہلاک کر دیا ہے۔ جو برطانیہ کا یہودی تھا۔

امریکی سفارت خانہ پر حملہ

کولمبو میں ۲ سو سے زائد طلباء نے امریکی سفارت خانہ کی عمارت پر دھاوا بول دیا۔ سفارت خانہ کی عمارت اور متعدد گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ پولیس کے ایک سب انسپکٹر اور دو سپاہیوں کو بھی چھرا گھونپ دیا۔

صدر یحییٰ سے بھٹو کی طویل ملاقات

مسٹر بھٹو نے صدر یحییٰ خاں کی نشری تقریر سے ایک روز پہلے صدر صاحب سے پانچ گھنٹے تک طویل ملاقات کی۔ ملاقات میں پارٹی کے چند دوسرے لیڈروں نے بھی شرکت کی

مجیب الرحمٰن کی چار شرائط

صدر یحییٰ خاں کی نشری تقریر اور قومی اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ متعین کرنے کے بعد شیخ مجیب الرحمٰن صاحب نے اجلاس میں شرکت کے لئے چار شرائط پیش کی ہیں۔ مارشل لاء اٹھا لیا جائے۔ فوج بیرکوں میں واپس بھیجی جائے۔ مشرقی پاکستان میں حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کرائی جائے۔ اقتدار منتخب عوامی نمائندوں کے سپرد کیا جائے۔ شیخ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ اجلاس میں شرکت کے لئے پارٹی کی مجلس عاملہ مزید غور کرے گی۔

سابق صدر ایوب خاں بھی بولے

سابق صدر ایوب خاں نے کراچی کے اخبار جہاں کو ایک انٹرویو دیا ہے۔ اس میں ایوب خاں نے کہا ہے کہ میں ملک کے ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے صدارت سے علیحدہ ہو گیا۔ معاہدہ تاشقند کے متعلق کہا ہے کہ پاکستان معاہدہ تاشقند کا پابند نہیں۔ اس کی حیثیت ردی کے کاغذ کے برابر ہے اور نہ ہی اس میں کوئی راز کی بات ہے۔ البتہ بعض لوگوں نے اس کو راز کا نام دے کر فائدہ اٹھایا ہے۔ سابق صدر نے یہ بھی کہا کہ میرا ملک سے باہر جانے کا کوئی ارادہ نہیں اور نہ ہی باہر جانے کے لئے میرے پاس پیسے ہیں۔

اخباری نمائندے نے جب ایوب خاں کو کہا، کہ موجودہ حالات میں لوگ آپ کو یاد کرتے ہیں اور قوم کی نظریں آپ کی طرف اٹھ رہی ہیں تو اس پر ایوب خاں پہلے مسکرائے اور قہقہہ لگا کر کہا "ابھی اور یاد کریں گے"۔

مشرق اوسط میں غارضی جنگ بندی کا خاتمہ

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انور سادات نے کہا ہے کہ میرا ملک مشرق اوسط میں جنگ بندی میں مزید توسیع پر رضامند نہیں ہو سکتا۔ صدر نے اپنے دورۂ ماسکو کا بھی ذکر کیا۔ نیز کہا کہ ہمیں جنگ شروع کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ جنگ بندی کے خاتمہ کے ساتھ ہی سویٹ کے محاذ پر مصری فوجوں نے مشقیں شروع کر دی ہیں۔ شاہ حسین نے بھی اردنی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے ادھر گولان کی پہاڑیوں میں شامی فوجیں بھی جمع ہو رہی ہیں۔

دعائے صحت کی اپیل

چودھری برکت علی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ممتاز آباد کی والدہ ماجدہ عرصہ سے بیمار ہیں جس کی وجہ سے چودھری صاحب پریشان ہیں۔ قارئین سے دعائے صحت کی اپیل ہے (حکیم محمد عبدالرزاق امیر جمعیۃ ممتاز آباد ملتان)

جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ کا اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ کھیوڑہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں جناب مولانا محمد آدم صاحب امیر جمعیۃ تحصیل پنڈ دادنخاں نے جمعیۃ کے منشور سے تمام کارکنوں کو آگاہ کیا۔ بعد ازاں ایک کمیٹی تشکیل کی گئی جس کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

امیر	قاری دین محمد صاحب
نائب امیر	بابا راجولی
ناظم عمومی ملک محمد حنیف۔ ناظم	امیر باز ٹھیکیدار
سیکرٹری نشر و اشاعت	محمد بشیر
خزانچی	صوفی اللہ دتہ (قصاب)

علماء کرام و طالب علم بھائیوں کے لئے تحفہ

روغن آملہ خاص

جڑی بوٹیوں کا جوہر

بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور سیاہی کو قائم رکھنے کیلئے روغن آملہ کے خواص مسلمہ ہیں۔ مقوی دماغ ہونے کے علاوہ خشکی کو دور کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے۔ عمدہ اور خوشبودار اور پاکیزہ تیل ہے قیمت فی سیر ۱۰/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ

عزیزیہ دواخانہ کشمیری بازار لاہور

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

کاغذ پھر مہنگا ہو گیا، ایجنٹ حضرات توجہ دیں

مشرقی پاکستان میں نئے حالات کے پیش اخباری کاغذ پھر مہنگا ہو گیا۔ ایجنٹ حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ ترجمان اسلام کے بقایا جات جلد از جلد ادا کریں بخصوصاً کراچی، سکھر، بھکر سابقہ ایجنٹ (ضلع میانوالی) لائلپور (شمع) نواب شاہ، ساہیوال گوجرانوالہ کے ایجنٹ حضرات سے گذارش ہے کہ وہ ہمیں مزید کچھ لکھنے پر مجبور نہ کریں اور فوری طور پر ترجمان اسلام کی رقم ارسال کریں۔

مندرجہ بالا مقامات کے ذمہ داران جمعیۃ سے بھی اپیل ہے کہ وہ اس سلسلہ میں فوری قدم اٹھا کر ترجمان اسلام کی رقم نکلوائیں اور ادارہ کو مالی بحران سے بچائیں۔

(ادارہ)

Scanned with CamScanner

قرآن عزیز کی شان

از محمد ظریف بی۔اے موضع دلخیل (بنوں)

کلام اللہ شریف احکم الحاکمین کا کلام ہے۔ سلطان السلاطین کا فرمان ہے۔ اس سطوت و جبروت والے بادشاہ کا قانون ہے کہ جس کی ہمسری نہ کسی بڑے سے بڑے سے ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے جن لوگوں کو سلاطین کے دربار سے کچھ واسطہ پڑ چکا ہے وہ تو بخوبی سے اور جن کو سابقہ نہیں پڑا وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ سلطانی فرمان کی ہیبت قلوب پر کیا ہو سکتی ہے۔ کلام الٰہی محبوب و محکم کا کلام اس لیے دونوں آداب کا مجموعہ اس کے ساتھ برتنا ضروری ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ جب کلام پاک پڑھنے کیلئے کھولا کرتے تھے تو بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے اور زبان پر یہ جاری ہو جاتا تھا ھذا کلامُ ھذا کلامُ یہ میرے رب کا کلام ہے۔ یہ میرے رب کا کلام ہے)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب تمام رات یہ آیت پڑھتے پڑھتے گزار دی (ترجمہ) اے اللہ اگر اپ کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر مغفرت فرما دے تو آپ عزت و حکمت والے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ایک رات اس آیت کو پڑھتے پڑھتے صبح کر دی (ترجمہ) اور مجرمو! آج قیامت کے دن فرمانبرداروں سے الگ ہو جاؤ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

تم میں سے افضل اور بہتر وہ شخص جو قرآن کو سیکھے اور اور سکھائے۔ اس سے صاف ظاہر کہ قرآن کی مشغولی بہت بڑی طاعت ہے اور جو خوش نصیب حضرات اس کی تعلیم و تعلم میں مشغول ہیں وہ سب سے بہتر ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم لوگوں کو قرآن کی طرف ایسی توجہ نہیں ہے یعنی ہمارا رجحان اہل قرآن (علماء کرام۔ حفاظ و قراء۔ طلباء کے ساتھ ویسا نہیں جیسا اس حدیث کے بعد ہونا چاہیئے۔ یہ اعتقاد تو مسلمانوں کا ضرور ہوگا کہ اہل قرآن سب سے افضل ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں ان کو افضل فرمایا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی کا یہ اعتقاد بھی نہ ہو تو اس کو اپنے اسلام و ایمان کی خیر منانی چاہیئے مگر علماء اہل قرآن کو اپنے سے افضل تو کیا برابر بھی نہیں سمجھتے (الا ماشاء اللہ) چنانچہ مشاہدہ ہے قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کی لوگ کچھ بھی عظمت نہیں کرتے۔

عظمت تو اپنی جگہ رہی بہت سے لوگ ان کو (توبہ توبہ) حقیر سمجھتے ہیں۔ خدائے پاک پناہ میں رکھے یہ بہت بدبختی اور سیاہ بختی کی علامت ہے۔ اور ایک مہلک مرض ہے نفاق کا مرنے سے پہلے پہلے علاج ضروری ہے اہل قرآن (علماء اسلام و فضلاء) ہمارے مذہبی و روحانی پیشوا ہیں یہ اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست و محبوب ہیں لہٰذا ان حضرات کی تعظیم و تکریم ہم سب پر واجب ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اہل قرآن کی تذلیل توہین دراصل قرآن شریف کی توہین ہے۔

(العیاذ باللہ)

اور اس جرم پر چوسزا دنیا و آخرت میں مرتب ہوتی ہے وہ ہم سب کو معلوم ہے اور اگر کسی کو معلوم نہیں تو کسی جاننے والے سے اس کو ضرور معلوم کرنا چاہیئے۔

شرح احیاء العلوم میں ان لوگوں فہرست میں جو قیامت کے ہولناک دن میں عرش کے سایہ کے نیچے رہیں گے ان لوگوں کا بھی شمار کیا ہے جو مسلمانوں کے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں۔

نیز ان لوگوں کا بھی شمار کیا ہے جو بچپن میں قرآن شریف سیکھتے ہیں اور بڑے ہو کر اس کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں۔

سبحان اللہ کتنی فضیلت کی بات ہے۔

حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوا ہوگا اور اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جاویں گے کہ تمام دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ عرض کریں گے کہ یا اللہ یہ جوڑے کس عمل میں ہیں۔ تو ارشاد ہوگا کہ تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے عوض میں۔

اس فضیلت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی مسلمان اپنے بچوں قرآن شریف نہ پڑھائے تو نہایت حرمان اور بدنصیبی کی بات ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلاوے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جاوے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جاوے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جاوے گا۔ حتیٰ کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو۔

سبحان اللہ کتنی بڑی فضیلت اور شرف کی بات ہے۔ اس سے صرف عقلمند ہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ہم دیکھتے کہ جتنے اہل اللہ یا علماء حق اور مشائخ کرام ہیں نیز دوسرے جو دین دار لوگ ہیں وہ علم دنیا سے علم دین اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں ان کو حافظ و قاری بناتے ہیں ایسا بھی ہے کہ کسی کے بچے کے پاس اور چونک جاتے ہیں یا مسجد کے سب علم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہتر لی حافظ و قاری بھی ہو جاتا ہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کے دل میں قرآن شریف کا کوئی بھی حصہ محفوظ نہیں وہ بمنزلہ ویران گھر کے ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو قلب علوم پاک سے خالی ہوتا ہے شیاطین کا اس پر قبضہ ہوتا ہے کیونکہ ویران مشہور ہے

کوخانہ خالی را دیو می گیرد"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس گھر میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ ملائکہ اس گھر میں نازل ہوتے ہیں اور شیاطین اس سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں تلاوت قرآن پاک نہیں ہوتی اس میں تنگی اور بے برکتی ہوتی ہے۔ ملائکہ اس گھر سے چلے جاتے ہیں۔ شیاطین اس میں گھس جاتے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ سے منقول ہے اور بعض لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ خالی گھر وہ ہے جس میں تلاوت نہ ہوتی ہو۔ اگرچہ گھر میں مٹی میں افراد ہوں لیکن کوئی بھی تلاوت کلام اللہ شریف نہ کرتا ہو تو وہ گھر خالی اور ویران ہے اس وعید کے ہوتے ہوئے بھی مسلمان تلاوت نہ کریں تو یہ حد درجہ کی بدنصیبی ہوگی۔

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے شرح احیاء میں نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر قرآن شریف کھولے اور بقدر سو آیات کے پڑھے تمام دنیا کی تعداد اس کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

قرآن شریف کا دیکھ کر پڑھنا نگاہ کے لیے مفید بتلایا جاتا ہے۔

ابوعبیدہ نے حدیث مسلسل نقل کی ہے جس میں ہر راوی نے کہا ہے کہ مجھے آنکھ کی شکایت تھی تو استاد نے دیکھ کر قرآن شریف پڑھنے کو بتلایا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بارہا وقت عشاء کے بعد قرآن شریف کھولتے تھے اور صبح کی نماز کے وقت بند کرتے تھے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے۔ پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی صفائی کی کیا صورت ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا اس سے معلوم ہوا کہ گناہوں کی وجہ سے بھی دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ یعنی دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے سیاہ اور سخت دل میں پھر نیکی کی رغبت ہی نہیں رہتی۔

(باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

WEEKLY REGD.L. No. 7132
ترجمان اسلام
TARJUMANE ISLAM
AHORE
price ۴۰ Paise

قومی اسمبلی کے منتخب اراکین سے!

مَیں عوام کی طرف سے اِس نظم میں دستور ساز اسمبلی کے اُن اراکین سے مخاطب ہُوں جنہوں نے عوام سے یہ وعدہ کر کے کامیابی حاصل کی ہے کہ ہم اسلامی دستور بنائیں گے۔ غریب عوام اور مزدوروں کے لیے خوشحال زندگی کا بندوبست کریں گے۔

—— امین گیلانی شیخوپورہ

اگر اسلام کا دستور لاؤ گے تو ہم راضی
غریبوں، مفلسوں کے کام آؤ گے تو ہم راضی

مِلّیں اور کارخانے جن کے بَل بوتے پہ چلتے ہیں
تم اُن محنت کشوں کا حق دِلاؤ گے تو ہم راضی

مِلی ہیں جن کو غدّاری کے بَدلے میں وہ جاگیریں
تم ان سے چھین کر ہم کو دِکھاؤ گے تو ہم راضی

سمگلنگ، سُود، سِٹہ، دھوکے بازی، چور بازاری
نِشاں اِک اِک بُرائی کا مِٹاؤ گے تو ہم راضی

کٹیں چوروں کے ہاتھ اور زانیوں پر سنگ باری ہو
جو مَے خواروں کو تم دُرّے لگاؤ گے تو ہم راضی

زبانیں ان کی کھینچو، جو نہ گُستاخی سے باز آئیں!
بزرگوں کی اگر عِزّت بچاؤ گے تو ہم راضی

وہ کافر ہے کرے اِنکار جو ختمِ نبوّت کا!
کوئی قانون تم ایسا بناؤ گے تو ہم راضی

ہماری آرزوؤں کو اگر ٹھُکرا دِیا تم نے
اگر تم بے وفا نِکلے، اگر دھوکا دِیا تم نے

تو پھر سُن لو! ہم ایوانِ حکومت کو ہِلا دینگے
تمہاری عِزّت و تکریم مِٹی میں مِلا دینگے

—— شاعرِ اسلام سیّد امین گیلانی

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

پاکستان میں
حفاظت اسلام کا
علمبردار

صاحبزادہ مولانا عارض محمد

عفو و کرم کا اعلان

فتح مکہ کا دن آپہنچا۔ قریش اپنے گناہوں اور زیادتیوں کی وجہ سے خائف تھے اور یقین کے ہوئے تھے کہ ہم سب کی گردنیں ماردی جائیں گی۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔

"صنادید قریش کعبۃ اللہ میں اس یقین سے داخل ہوئے کہ تلوار ان کو معاف نہیں کرے گی۔"

جس وقت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے دروازہ پر آکر سوال کیا کہ تم میرے متعلق کیا خیال رکھتے ہو تو انہوں نے بیک زبان کہا آپ اپنے چچوں کے بردبار بھائی اور اپنے بھتیجوں کے مہربان چچا ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا:

"میں یوسف علیہ السلام کی طرح اعلان کرتا ہوں لاتثریب علیکم الیوم۔ آج تمہارے لئے کوئی سرزنش نہیں ہے اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے وہ بڑا رحم والا ہے۔"

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اس اعلان سے ان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور تمام صنادید قریش کعبہ سے اس طرح نکلے۔

"جیسے دو قیدیوں سے کھل کر نئی زندگی پانے پر خوش و خرم ہوں۔"

حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

فاضل حبیب اللہ فاضل رشیدی جالندھری

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن قدس سرہ دیوبندی واسیر مالٹا کے تلامذہ ارشد و شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کے ہم درس اور دار العلوم دیوبند کے فضلاء میں ایک گمنام و نامور اسم بامسمّٰی بزرگ شخصیت حضرت مفتی فقیر اللہؒ مفتی اعظم و صدر مدرس مدرسہ جامعہ رشیدیہ رائے پور حال ساہیوال، باہنیاں ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے اور رائے پور ضلع جالندھر میں تعلیم حاصل کی اور دار العلوم دیوبند حضرت شیخ الہند سے حدیث و سلوک کی تربیت حاصل کی۔ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے ساتھ درس حدیث و تفسیر کی تعلیمات سے مستفیض ہوئے۔

عشرۂ رمضان المبارک یوم شہدائے بدر اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری کا یوم وصال ۱۷ رمضان المبارک یوم شہادت حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ اور ۱۲ رمضان حضرت مفتی فقیر اللہؒ کا بھی یوم وفات ہے۔

ملک و ملت کے شاعر حضرت علامہ مطالوتؒ نے حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات حسرت آیات پر مندرجہ ذیل تعزیتی رباعی لکھی:۔

(قطعہ تاریخ)

فقیہہ و عالم حق مفتی فقیر اللہؒ
جو ہر خلاق شریعت پہ کرتے تھے تو بیخ
خدا کے خاص مقرب تھے حضرت والا
کہ خاص خاص سے نکلی وفات کی تاریخ
۱۳۸۲

حضرت مفتی فقیر اللہؒ

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم بانی مدرسہ جامعہ رشیدیہ رائے پور اور اسم بامسمّٰی حضرت مولانا الحاج حافظ محمد صالح صاحبؒ خلیفہ ارشد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ سے حاصل کی۔ حضرت مفتی صاحب نے ایک سہ ماہی میں قرآن شریف حفظ کیا۔ اور حضرت مولانا محمد صاحب کوٹ بادل خاں والوں سے بھی تعلیمات اور لدھیانوی علماء نیز مدرسہ نعمانیہ لاہور اور غزنوی حضرات سے بھی استفادہ حاصل کیا۔

دار العلوم دیوبند

آخر میں حضرت شیخ الہندؒ کی خدمت میں دیوبند پہنچے۔ حضرت شیخ الہند سے تلمذ اور بیعت سے مشرف ہوئے اور حضرت شیخ الہند سے مجاز بھی۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کے ساتھ حدیث پڑھی اور دار العلوم دیوبند کے عظیم جلسہ تقسیم اسناد میں حضرت شیخ الہند و حکیم الامت سے دستار بندی ہوئی جس میں اکابر ملت و مشائخ امت شریک تھے۔

سلوک و تصوف

آپ شیخ الہندؒ کے بیعت اور مجاز تھے اور حضرت گنگوہیؒ سے تشفی اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے عقیدت مندی اور حضرت رائے پوری کے ارادت مند تھے۔ حضرت خلیفہ مولانا غلام محمد صاحب دین پوری اور حضرت غزنوی و لکھوی بزرگوں سے متاثر تھے باوجودیکہ اونچے درجہ کے عالم باعمل متقی اور ولی اللہ تھے مگر کسی کو بیعت نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں تو فقیر ہوں پیر نہیں۔

جلالت و حق گوئی

اہل علم کے حلقہ میں آپ نہایت جلال مزاج کے عالم تھے۔ موحد و متبع سنت تھے۔ اور بدعات و رسوات سے بے حد نفور۔ آپ کی جلالت طبع کا ایک واقعہ لدھیانہ میں یوں پیش آیا کہ حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری لدھیانہ تشریف لائے کسی مسئلہ یا بات پر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ مرحوم (جو خود حضرت مفتی صاحبؒ کے شاگرد حبیب تھے) حسب عادت بے باکی اور آزادی سے گفتگو فرما رہے تھے۔ مفتی صاحب نے ایسی ڈانٹ ڈپٹ دی کہ مولانا مرحوم خاموش و متواضع ہو بیٹھے۔ اس پر علامہ انور شاہ صاحب کشمیری نے فرمایا:

جلال و جمال

مدرسہ جامعہ رشیدیہ رائے پور میں آپ جلالی تھے تو حضرت مولانا فضل احمد صاحبؒ مہتمم جمالی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کسی معاملہ میں جلالت کا اظہار کرتے تو حضرت مہتمم صاحب سراپا جمال بن جاتے۔ اور اگر کبھی حضرت مہتمم صاحب کسی انتظامیہ میں جلالت سے پیش آتے تو حضرت مفتی صاحب خاموش اور متواضع ہو جاتے۔

مدرسہ رشیدیہ کی کامیابی کا یہی راز تھا کہ آپس میں محبت و خلوص و تعاون سے بزرگ کام کرتے رہے آج بھی بفضلہ تعالیٰ انہیں روایات پر کام ہو رہا ہے اور جامعہ میں کوئی اختلاف و مخالفت کا سوال ہی نہیں ہے۔ انتظامیہ و کارکنان کمال محبت و معاونت سے خوب کام کر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے تعاون و اعتماد رکھتے ہیں

صبر و توکل و استغناء

آپ نے تقریباً پچاس سال تعلیمی و تدریسی خدمات سرانجام دیں اور ہمیشہ قرآن و حدیث و فقہ کی تعلیمات کا درس دیا۔ مگر پندرہ سے سترہ روپیہ تک مشاہرہ لیتے رہے۔ صدر مدرسی، افتاء اور حساب و کتاب نیز نظم و نسق کے جملہ امور آپ ہی سے متعلق تھے۔ رات دن کام کرتے تھے۔ راقم خادم جب دیوبند پڑھتا تھا۔ ان ایام میں مدرسہ رشیدیہ پر ابتلا آیا کہ چندہ ختم ہو گیا۔ مجھے دار العلوم خط لکھا۔ حضرت مہتمم صاحب نے فرمایا کہ مدرسہ میں پیسہ ختم ہو گیا اور رقم ندارد۔

تنخواہ کی امید نہ رکھیں۔ اور مجھے لکھا کہ میں نے حضرت مہتمم صاحبؒ سے کہدیا کہ میں بحمد اللہ قرآن و حدیث پڑھاؤں گا۔ کوئی فکر کی بات نہیں۔ جب تین ماہ گذر گئے اور رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نے ولایت پار سے سہ ماہی خرچ بھیج دیا تو حضرت مولانا فضل احمد صاحبؒ تین ماہ کے مشاہرات کی رقم لے کر آئے تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ مضٰی ما مضٰی، گذشت آنچہ گذشت تین ماہ عسر و یسر میں گذر گئے۔ آئندہ کی تنخواہ لوں گا اور اس میں بھی مبلغ دو روپے کی تخفیف فرما لیجئے۔ میں پندرہ روپے میں گذر اوقات کر لیا کروں گا یعنی مطالبۂ ترقی کی بجائے معاملہ تخفیف کر لیا گیا۔

ابتلاء و استقلال

جامعہ رشیدیہ دنگلگری میں ایک سال چندہ قریب الختم ہو گیا۔ راقم ناظم نے عرض کیا کہ دعا فرمائیے مدرسہ میں مالی بحران ہے اور اخراجات ہزاروں کی تعداد میں مستقل ہیں۔ صرف طلبہ کا راشن غلہ باقی ہے پیسہ ختم ہو رہا ہے اساتذہ کو مشاہرات بھی دینا ہے۔ بعد نماز عصر مجھے بلا کر فرمایا حبیب اللہ شہر کی کسی غریب آبادی میں جہاں قرآن کی تعلیم کی تعلیم کا مدرسہ نہ ہو کسی مسجد یا کرایہ کے مکان میں ایک حافظ قاری قرآن متعین کر کے قرآنی مدرسہ جاری کر دو۔ اور آج کل ہی یہ انتظام کر دو۔ میں نے عرض کیا حضرت! پیسے ویسے تو پہلے ہی ختم ہو رہے ہیں آپ مزید استاد اور جدید مدرسہ کا حکم فرماتے ہیں؟ جواب میں فرمایا تو بے وقوف ہے اور فارسی والا بے وقوف میں نے چندہ اور آمدن کی سبیل بتائی ہے۔ جتنا قرآنی تعلیم اور دینی خدمت اور اخلاص محنت کرو گے اللہ تعالیٰ اخراجات و آمدن کی صورت پیدا فرمائیں گے۔ پہلے کام کرو پھر معاوضہ

(باقی صفحہ ۲۴ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

بیادِ یکروزہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

۱۹ نومبر ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۴۴

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدلِ اشتراک

سالانہ ——— ۲۰ روپے

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ——— ۲۵ روپے

ششماہی ——— ۱۰ روپے

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ——— ۱۲ روپے

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ایڈیٹر احمد حسین کمال

مرتب و انچارج

محمد حنیف سہارنپوری

ترسیلِ زر، اور شکایات

و دیگر امور کے لئے پتہ

ترجمانِ اسلام

چوک رنگ محل لاہور

جواب طلب امور کے لئے جواب کارڈ، کفایہ یا

۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں

پیغامِ عید

- ملت اسلامیہ کا سب سے بڑا تقریبی مظہر، عید الفطر کا یوم مسرت و سعادت ہے۔ یہ دن مسلمانوں کے لئے یک وقت خدا کے حضور اظہارِ تشکر، اظہارِ عبدیت، اظہارِ مسرت اور مسلمانوں کے درمیان باہمی اعتماد، اتحاد، اشتراکِ عمل اور معاونت کے قیام کا دن ہے۔
- یہی دن اسلام کی حقیقی شوکت و عظمت کے اظہار کا بھی ہے۔
- اس دن اہل اسلام کو سب سے بڑی مسرت اس بات کی بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے پورے ایک ماہ تک دن کے روزوں اور رات کے قیام و سجود کے ذریعہ نہ صرف خود کو تمام دنیوی آلائشوں سے پاک و صاف کیا ہے بلکہ رب العالمین کے ساتھ براہ راست قرب و حضوری کی سعادت سے بھی بہرہ وری حاصل کی ہے، اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابتہ و اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق و خوش بختی بھی پائی ہے۔
- بلاشبہ اس دن کی مسرت کا استحقاق ان سعید و باصفا صاحبِ ایمان افراد کو ہی پہنچتا ہے۔ جنہوں نے ماہ رمضان کی راتوں کی تنہائیوں میں اپنے رب سے عہد و پیمان کی تجدید کی۔
- اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں پر اظہارِ ندامت کرتے ہوئے توبہ و استغفار کے آنسو بہائے
- اپنی راتوں کو تضرع و زاری کی خفیہ پکار سے زندہ رکھا
- اپنے رکوع اور سجود سے شب کی تاریکیوں کو آباد کیا۔
- خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قائم و غالب رکھنے کے لئے خدائے برتر و توانا سے ناقابلِ شکست حوصلہ و عمل کی توفیق طلب کی، اور
- نوعِ انسانی کی بھلائی بہبودی کے لئے اپنے دل و دماغ کو آمادہ و تیار کیا۔
- ان سعادت کوش و سعادت مند افراد کو ہی پہنچتا ہے کہ وہ آج کا دن پاکیزہ مسرت کی سرشاریوں میں گذاریں، جن کے دن روزہ کی بھوک میں اس احساس کے ساتھ گذرے کہ دنیا بھر کے بھوکے اور ننگے انسانوں کے لئے خوراک و لباس کا انتظام کس طرح کیا جائے۔
- جن کو شام کے افطار اور صبح کی سحری کے وقت تلاش رہی کہ ان کے گرد و پیش کوئی بھوکا اور پیاسا نہ رہ گیا ہو۔
- آج کے دن ان لوگوں کو ہی خوشی کا حق پہنچتا ہے، جنہیں ماہ رمضان کے دنوں اور راتوں نے نوعِ بشری کی مساوات کا وہ درس یاد کرا دیا ہے، جسے انسانیت کے نجات دہندہ خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی گلی کوچوں اور عرب کے ریگ زاروں میں قائم کر دیا ہے۔
- آج کے دن کی خوشی اس عہد و فا کو آئندہ نبھانے اور پورا کرنے کے عزم کا اظہار ہے۔ جو بندۂ مومن نے اپنی ذات کی اصلاح اور دنیا والوں کی بھلائی کے لئے رمضان کے پورے مہینے کے دنوں اور راتوں کو اپنے رب کے ساتھ بار بار کیا۔
- آج کے دن کی مسرت اس ولولہ کے اظہار کا آغاز ہے جس کی تازگی اس معرکہ حق و باطل کی یاد سے حاصل ہوتی ہے۔ جو آج سے چودہ سو سال قبل جناب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سربراہی میں جنگ بدر کے ماہ رمضان میں انجام پایا۔
- اس یاد سے ہر مسلمان کے دل میں جوشِ جہاد کا حوصلہ جاگ پڑتا ہے۔ اور شہادت کی آرزو سینوں میں انگڑائیاں لینے لگتی ہے۔
- غرضیکہ عید الفطر کا دن مسلمانوں کے لئے جس سرخوشی کا پیغام لے کر آتا ہے، وہ
  - * مسلمانوں کے درمیان اخوت و مساوات کے رشتوں کو تازہ کرنے والا
  - * جہاد و عمل کی روح کو بیدار کرنے والا
  - * اسلام کے لئے جینے اور مرنے کا جذبہ عطا کرنے والا
  - * مظلوم اور بیکسوں کے حق کو تسلیم کرانے والا، اور
  - * ظلم و ستم کو دنیا سے یکسر مٹا دینے والا

پیغام ہے

(کمال)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

امیر المومنین سیدنا عمر ابن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بچوں کی عید

عبدالمومن فاروقی

اقوام عالم جہل و ضلالت کی تاریکیوں میں پڑی بھٹک رہی تھیں۔ انسان نے تمرد سرکشی کی لعنت میں گرفتار ہو کر اپنے اس پیمان ازلی کو جو وہ رب العزت سے عالم ارواح میں باندھ چکا تھا۔ یکسر فراموش کر دیا تھا مگر ابلیس کے دل کے دل چاروں طرف سے امنڈا منڈا کر آ رہے تھے۔ زبردست زبردست آزاد اپنے ظلم و عدوان پر محجوب ہونے کے بجائے علانیہ فخر کرتے تھے اور خداوند قدوس کی یہ وسیع سرزمین بندہ و آقا اور غلام و شہریار کے مصنوعی اور غیر فطری تفوق و امتیازات سے معمور ہو رہی تھی اور اس وجہ سے عوام یعنی غربا و مساکین کے لئے جہنم زا بن چکی تھی۔ انسان اپنی آبائی شرافت کو یک قلم فراموش کر کے جنگلی درندوں اور وحشی جانوروں کے خصائل اختیار کر چکا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانیت تباہی کے عمیق غار میں بسرعت چلی جا رہی ہے۔ اس وقت ہاں اس وقت جبکہ یہ بیڑا تباہی کے بالکل قریب آن لگا تھا۔ ریگستان عرب کی آتش بار سرزمین سے ایک یتیم اور بظاہر بے یار و مددگار انسان نے اپنی آواز ان برائیوں کے خلاف بلند کی اور اس طرح حریت و آزادی اور اخوت و مساوات کا آفتاب کوہ فاراں سے طلوع ہوا اگرچہ ابتدا میں اس آفتاب کو چند سے گہن کی حالت میں رہنا پڑا۔

لیکن جلد ہی وہ وقت بھی آ گیا کہ جب اس نور ربانی کی عالمتاب شعاعیں ریگ زار عرب سے گزر کر خدا کی اس وسیع سرزمین میں چاروں طرف پھیلنے لگی۔ اور دشت و جبل کوہ و میدان، صحراو بیابان سے گزرتی ہوئی چار دانگ عالم کو منور کر گئیں۔ تمام وہ تفوق و امتیازات جو باطل کے قائم کئے ہوئے تھے۔ یک قلم موقوف کر دیئے تھے ہر برائی کا قلع و قمع کر کے نہ صرف انسان اور خدا کے مابین اصلی اور حقیقی تعلقات از سر نو قائم کر دیئے۔ نبی امی کی بعثت سے ایک صدی کے اندر اندر عرب سے لے کر وادی اطلانٹک اور قسطنطنیہ کی دیواروں سے لے کر دریائے گنگا کے کناروں تک صرف یہی ایک آواز سنائی دیتی تھی اور دنیا کے اس وسیع ترین خطہ کا گوشہ گوشہ حق و صداقت اور عدل و انصاف سے معمور ہو گیا۔

لیکن کس طرح؟ ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت جمہور عامۃ الناس کی تباہی و بربادی کے ذمہ دار صرف دو گروہ تھے۔ ایک تو مذہبی علما کا طبقہ دوسرا حکمران جماعت ہر ملک اور ہر خطہ میں ان دونوں گروہوں کے چند برسر اقتدار افراد ہر قسم کی بھلائی کو اپنے اور صرف اپنے لئے مخصوص کر لیتے تھے۔ اور اس خصوصیت کو حاصل کرنے کے لئے لعنت انگیز ذرائع اختیار کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ ہر دو گروہ کے افراد کا زعم باطل یہ تھا کہ یہ دنیا محض ان کے ہی عیش فراواں کو قائم رکھنے کے لئے عالم وجود میں آئی تھی۔ ان کو بھول کر بھی یہ خیال نہیں گزرتا تھا کہ خود ان کا وجود عوام الناس کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ چونکہ ظالم ہمیشہ ظالم کی مدد کرتا ہے۔ اس لئے ہر دو گروہ کے با اقتدار افراد ایک دوسرے کی امداد کرنے میں بیش از بیش مستعد نظر آتے تھے۔ تا آنکہ دنیا ان کے مظالم سے چیخ اٹھی اور ان کی یہ فریاد عرش عظیم تک جا پہنچی اس قادر قیوم نے اپنے کمزور بے بس بندوں کی فریاد کو سنا اور ان مظالم کے انسداد کے لئے پیغمبر آخر الزماں کو مبعوث فرمایا۔

اسلام دنیا میں آیا اور اولین پیروان اسلام کی عملی زندگی نے اندھی دنیا کی آنکھیں کھول دیں۔ اسلام کے ہمہ رس اثر نے جہاں اور بہت سی نعمات و برکات سے دنیا کو بہرہ ور کیا وہاں ان دو گروہوں کی بھی ایسی اصلاح کی کہ آج تک دنیا انگشت بدنداں ہے۔ اس بابرکت دور یعنی اسلام کے قرن اول میں علماء اور امرا طبقوں میں نفوس قدسیہ پیدا ہوئے کہ جن کی مثال بھی تاریخ اقوام عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ان میں سے ایک حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بھی ہیں۔ ان کے وجود پر اسلام اور مسلمان جتنا بھی فخر و ناز کریں بجا اور درست ہے

اس وسیع اور عظیم الشان مملکت پر اگرچہ اس وقت کہنے کو صرف ایک انسان کا حکم چلتا تھا۔ لیکن خود اس انسان کے اعمال و افعال خداوند تعالےٰ کے احکام کے تابع فرمان تھے اور یہ انسان فخر و تکبر اور ظلم و عدوان کا پیکر نہیں بلکہ عجز و انکسار اور نیاز و بندگی کا پتلا تھا۔ وہ اس سرزمین پر بسنے والوں کو خدا نہیں بلکہ خادم متصور ہوتا تھا اس لئے ہر طرف سکون و اطمینان اور امن و امان کا دور دورہ تھا

عیدوں اور تہواروں کے دن ان مسلمانوں کے اسلاف کی طرف سے جو آج افلاس و ناداری کے ہاتھوں تنگ ہیں صدقات و خیرات کے تقسیم کرنے کے لئے منادی گلیوں میں ندا دیتے پھرا کرتے تھے کہ ہے کوئی حاجت مند لینے والا۔ اور کسی حاجت مند کے نہ ملنے کی وجہ سے بارہا ان کو مایوس لوٹ جانا پڑتا تھا کیونکہ افلاس و ناداری کے ساتھ ساتھ عرس و طمع بھی مقبوضات خلافت اسلامیہ کی حدود سے باہر نکل چکی تھیں۔ فرائض کی ادائیگی کے احساس نے امرا کے قلب و دماغ کو تمام بیرونی اثرات سے آزاد اور تمام آلائشوں سے صاف کر کے آئینہ بنا دیا تھا۔ جس پر عمر بھر میں کبھی کوئی کدورت نہیں پڑتی تھی۔

عید کا چاند انتہائی فرحت و انبساط اور بے پایاں مسرت و خوشی کا پیغامبر بن کر پورے سو سال سے افق مغرب پر طلوع ہو رہا تھا۔ ہر نیا چاند نئی خوشیاں نئی امیدیں اور علم و عمل میں نئی فتوحات اپنے ساتھ لے کر آتا تھا۔ حسب معمول یہ چاند بھی ملت اسلامیہ کی آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کی صورت میں لے کر طلوع ہوا۔ کیونکہ یہ عید آپ کے عہد میمنت عہد کی اولین عید تھی۔

ایک حکمران فاتح اور عادل قوم کے افراد تمام کے تمام ہر ایک متنفس اپنے انتہائی عروج و اقبال کے دور میں اپنا سب سے بڑا تہوار منانے کی تیاری میں مشغول تھا۔ قوم کے تمام بچے اس صبح مسرت کا نہایت بے تابی سے انتظار کر رہے تھے نئے لباس رنگا رنگ پیراہن بیش قیمت ملبوسات نئی اشیاء نئے کھلونوں سے عروس الارض دمشق کے بازار پٹے پڑے تھے اور دھڑا دھڑ خریداری جاری تھی۔ مقبوضات خلافت اور دارالخلافہ کے تمام گھروں میں مسرت و خوشی کی ایک لہر دوڑ رہی تھی۔ جس سے قصر خلافت کی چار دیواری ہی کس طرح خالی رہ سکتی تھی امیر المومنین عمر بن عبدالعزیزؒ کے نو عمر صاحبزادگان خلیفہ بیگم فاطمہؓ کے لخت جگر جو خود ایک خلیفہ کی بیٹی دوسرے خلیفہ کی بہن اور تیسرے خلیفہ کی بیگم تھی۔ اپنے ہم عمر اور ہمجولیوں کے لباس فاخرہ اور رنگا رنگ ملبوسات کو دیکھ کر دوڑے دوڑے گھر آئے اور والدہ بیگم سے اصرار کرنے لگے۔

"اماں! ہم بھی نئے کپڑے پہنیں گے۔؟

جریر اور مغیث کے نئے کپڑے اماں تم نے نہیں دیکھے۔ دوسرے نے کہا اماں میں لاؤں جا کر تم دیکھو گی؟" چھوٹے نے ایک معصومانہ انداز کے ساتھ "ہاں، ہاں بیٹا! میں دیکھوں گی تو سہی لیکن امیر المومنین تمہارے والد بھی تو آتے ہیں۔ ان سے کہہ کر تمہارے لئے نئے کپڑے ابھی منگوا دوں گی۔

(باقی ص ۲۲)

صراحات

تلک الایام نداولھا بین الناس

احمد حسین کمال

مستقبل

بین الاقوامی حالات اب ایک بہت بڑی تبدیلی کے موڑ پر آ گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کا ادارہ جسے اب تک بین الاقوامی امن کے ضامن کی حیثیت حاصل تھی معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ اس کی یہ پوزیشن خاصی کمزور ہو جائیگی

اقوام متحدہ پر امریکی اجارہ داری ایک حد تک ختم ہو گئی ہے۔ اور دو طاقتوں کے بلاکوں کا تصور بھی ختم ہو چکا ہے۔ بنڈونگ کانفرنس کے بعد سے غیر جانبدار ملکوں کا جو بلاک سا بنا تھا، وہ نہرو، ناصر اور سوئیکارنو کے بعد ہی اپنی حیثیت کھو بیٹھا تھا۔

اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت سے بھی افریشیائی ملکوں کے کسی مضبوط بلاک کے بننے کی توقع نہیں ہے۔

امریکہ کی آئندہ پالیسی یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے توسط سے دوسرے ملکوں کو مالی امداد دینا قطعی ختم یا بہت کم کرے گا۔ اور امریکی سینٹ کی طرف سے بیرونی امداد کا بل مسترد کر دینا اور اس کی جگہ عارضی امدادی بل کا پیش کیا جانا، اس پالیسی کی طرف ہی جانے کا پیش خیمہ ہے۔

امریکہ آئندہ براہ راست امدادی پلان پر عمل کریگا اور اب وہ اس کی مکمل سیاسی سودے بازی کا ذریعہ بنائے گا۔

امریکہ آئندہ اقوام متحدہ کے ادارے کو محض بحث و گفتگو کے ادارے تک محدود کر دینا چاہتا ہے۔

برطانیہ مغربی یورپ کے ملکوں کی یورپی مشترکہ منڈی میں شمولیت کی تیاریاں کر رہا ہے اور آئندہ وہ پوری طرح سے یورپ کے معاملات میں خود کو ایک بااثر فریق کی حیثیت میں شامل کر دینا چاہتا ہے۔

فرانس روس کے ساتھ مل کر یورپین سیکیورٹی سکیم یعنی یورپ کی حفاظتی اسکیم کو کامیاب بنانا چاہتا ہے۔ تاکہ اسے یورپ میں نمایاں مقام حاصل ہو سکے۔

مغربی جرمنی کی موجودہ حکومت مشرقی جرمنی کے ساتھ تعلقات بڑھا کر ایک نئے جرمنی کی تعمیر کی طرف بڑھ رہی ہے

روس کی دلچسپیاں ایشیا میں ہندوستان کے ساتھ اضافہ پذیر ہیں۔ اور اس کی نظر جنوبی یمن کے ساحل سے سنگاپور کی آبی گذرگاہ تک بحر عرب اور بحر ہند تک ہے۔

امریکہ سعودی عرب کے تیل کے ذخائر پر اپنا تسلط برقرار رکھنے اور دوسرے عرب ملکوں سے تیل کے مفادات حاصل کرنے کے لئے اسرائیل کی پرورش کرتا رہے گا اور عرب ایران مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

اقوام متحدہ کے اندر امریکہ کی یہ کوشش ہوگی، کہ چین اور روس متفق نہ ہونے پائیں۔ اور سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر اکثر ایسے مسائل رہیں، جن پر چین اور روس کا رویہ ایک دوسرے کے مخالف ہو۔

چین کی پالیسی اگرچہ ابھی تک امن پسندانہ ہی ہے اور اس نے دوسرے ملکوں کے داخلی مسائل میں کوئی دخل نہیں دیا ہے۔ تاہم چین کا یہ نقطۂ نگاہ سب کو معلوم ہے کہ وہ روس کے ایشیائی حصہ کو تاریخی و جغرافیائی طور پر چین کا حصہ ہی سمجھتا ہے اور انڈونیشیا تک کے جزائر کی تاریخ کو وہ ماضی کے چین کا جزء تصور کرتا ہے۔

امریکہ آئندہ اس علاقہ میں چین اور جاپان کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا رکھنے کی پالیسی پر عمل کریگا۔

بدقسمتی سے ایشیاء و افریقہ کے ملکوں میں نہ تو جمہوریت کا نظام جڑ پکڑ سکا اور سوائے چین کے نہ صحیح معنی میں کسی جگہ اشتراکیت کو قائم کیا جا سکا۔

ان ملکوں میں یا تو موروثی حکمران ہیں یا فوجی حکومتیں ہیں یا ایک طبقہ کی حکمرانی ہے۔ چنانچہ ان ملکوں کے عوام کا سیاسی شعور ناپختہ اور منتشر حالت میں ہے۔

مسلمان ملکوں کا حال بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے اسلام جو ان کی بھی قسمت بدل سکتا تھا اور دوسرے ایشیائی و افریقی ملکوں کے لئے بھی دلیل راہ بن سکتا تھا۔ اس کو بطور نظام برپا کرنے کی کسی بھی مسلمان ملک کو توفیق نہیں ہو سکی ہے۔ اور نہ پورے عالم اسلام میں عوامی سطح پر اسلام کے لئے کوئی جاندار تحریک برپا کی جا سکی ہے۔

ہر جگہ طبقاتی اور معاشی مفادات کے حامل قلیل طبقے مسلمان عوام پر اپنی گرفت جمائے ہوئے ہیں۔ اور اسلام کے نام سے ہی ان کا بے دریغ استحصال کر رہے ہیں۔ عام مذہبی پیشوا اور علماء کے درمیان ہم خیالی و یک جہتی نہیں ہے۔ اور علماء حق کی جو ایک قلیل جماعت اسلام کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور کرتی رہی ہے۔ اس کا دائرۂ اثر اسلام کی نام نہاد مدعی جماعتیں کم سے کم تر کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں۔

مسلمان ملکوں میں اقتدار کے لئے سازشیں اب بھی دیکھنے میں آتی رہتی ہیں۔

اس طرح بدلتے ہوئے حالات میں مسلمان ملکوں کے کسی متفقہ رول اور اسلام کی سربلندی کے کردار کی توقع ابھی بہت بعید ہے۔

بہرحال بین الاقوامی صورت حال میں تبدیلی کے آثار نے بہت سے نئے اندیشوں اور نئے امکانات کے لئے گنجائش پیدا کر دی ہے۔

اور ان اندیشوں اور امکانات کے درمیان سے ہی ایشیا و افریقہ کے ملکوں کو اپنے اپنے راستے نکالنے ہیں یہ راستے انہیں باہمی تصادم کی طرف بھی لیجا سکتے ہیں۔ ایشیا میں نئے سامراجوں کی تخلیق کے سامان بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ اور نئے نئے سیاسی مدوجزر کے ساتھ ان کے لئے طوفان اور ہنگامے بھی کھڑے کر سکتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ ایشیا کے مستقبل کا بہت زیادہ انحصار اب چین اور پاکستان کے درمیان تعلقات پر ہے

اگر پاکستان اور چین کی دوستی آئندہ مستحکم اور گہری ہوتی رہتی ہے۔ اور بین الاقوامی و ایشیائی مسائل پر ان دونوں ملکوں کا نقطۂ نگاہ یکسانیت کا حامل رہتا ہے۔ نیز اس کے ساتھ ہی پاکستان اپنے اسلامی نظریہ پر نہ صرف سختی کے ساتھ کاربند رہتا ہے بلکہ اس کو پاکستان میں زیادہ سے زیادہ عملی شکل بھی دیتا چلا جاتا ہے۔ تو یقیناً چند سال کے اندر ہی اندر ایک نئے ایشیا کی تخلیق تعمیر ہو جائے گی۔ جس سے پاکستان اور اسلام کو بہت بڑی فوقیت حاصل ہو سکے گی۔

وقت کا حالیہ تغیر چین اور پاکستان کی روز افزوں دوستی سے ایک زبردست عالمی انقلاب میں بدل سکتا ہے اور آگے چل کر اشتراکی چین اسلام کی خوبیوں کو قبول کرنے کی پوزیشن میں بھی آ سکتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ گذشتہ دس سال کے حالات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ پاکستان کا مخلص دوست چین ثابت ہوا ہے۔ اور چین کے ساتھ مخلصانہ دوستی کا ثبوت پاکستان نے دیا ہے۔

اس وقت دنیا میں ان دونوں ملکوں کا، ان دونوں سے بہتر کوئی اور دوست نہیں ہے۔ جغرافیائی رشتہ بھی ان دونوں ملکوں کے درمیان بہتر قسم کا ہے اور دونوں کو ایک ہی قسم کے دشمنوں سے سابقہ درپیش ہے۔ ان حالات میں ان کے درمیان دوستی نہ صرف دونوں کے لئے ناگزیر ہے بلکہ ان کے مکمل مفاد میں بھی ہے اور اس علاقہ میں امن و استحکام کی ضامن بھی ہے۔

ان سطور کے لکھنے کے وقت یہ اطلاع نہایت خوش آئند آئی۔ کہ حکومت پاکستان نے جناب بھٹو کی قیادت میں ایک اعلیٰ فوجی اور سیاسی وفد چین کی دعوت پر چین بھیج دیا ہے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ دونوں ملکوں کو نئی صورت حال کا احساس ہے۔ اور وہ اپنے درمیان اتحاد کو مضبوط تر بنانے کی تدابیر پر عمل کر رہے ہیں۔

(۵ نومبر ۱۹۷۱ء)

بھٹو صاحب کی قیادت میں جانے والا وفد

بھٹو صاحب کی قیادت میں جو وفد چین گیا ہے، وہ پاکستان کے موجودہ بحران کے موقعہ پر فیصلہ کن اہمیت رکھتا ہے۔

اس وفد کی کامیابی بھارت کی پاکستان دشمنی کا سب سے بڑا جواب مہیا کر سکتی ہے۔ اور اگر بھٹو صاحب کی قیادت میں جانے والے اس وفد نے چین کی غیر مشروط اور مکمل حمایت علی الاعلان حاصل کر لی تو بھارت اور اس کے دوست ممالک کے لئے پاکستان کے خلاف جارحانہ کاروائیاں کرنا ناممکن ہو جائے گا اور بھارت کو شکست فاش کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا۔

صدر یحییٰ خاں نے بھٹو صاحب کو اس وفد کی قیادت سپرد کر کے نہایت دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔

بھٹو صاحب اور ان کی پارٹی پاکستان میں سوشلزم اور اشتراکی چین کے سب سے بڑے حامی ہیں۔ پاکستان کے عوام ویسے تو ستمبر ۱۹۶۵ء کے وقت سے ہی چین کے لئے نہایت احترام کے جذبات رکھتے ہیں۔ تاہم اشتراکی چین کے زبردست عوامی تعارف نے اور اشتراکی مدح سرائی نے زیادہ تر بھٹو صاحب اور ان کی پارٹی کی سرگرمیوں سے ہی فروغ پایا ہے۔ اور اب یہ جناب بھٹو کے لئے آزمائش کا موقعہ ہے کہ وہ پاکستان کے موقف کے لئے ہی نہیں بلکہ بھارت کی جارحیت کے خلاف چین کی مکمل حمایت اور عملی تعاون حاصل کر لیں۔

خود بھٹو صاحب کے سیاسی مستقبل کا انحصار بھی اب ان کے وفد کی کامیابی پر ہے۔ عوام اس وفد کی کامیابی اور اس کے پاکستان کے حق میں بہتر نتائج کا شدت سے انتظار کرتے رہیں گے۔

صدر یحییٰ خاں نے بھٹو صاحب کو ملک کے اعلیٰ ترین سرکاری و فوجی وفد کی سپرد کر کے اور اپنا خصوصی نمائندہ قرار دے کر ان کے مستقبل کی پوزیشن کا بھی غیر سرکاری تعین کر دیا ہے۔

امید ہے کہ بھٹو صاحب یحییٰ خاں کے سپرد کردہ مشن میں کامیاب ہوں گے۔ (۹ر نومبر ۱۹۷۱ء)

بھارتی وزیر اعظم کے دورہ کی ناکامی

بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی برطانیہ اور امریکہ سمیت کئی ملکوں کا دورہ کر کے اب فرانس پہنچ گئی ہیں یہاں سے وہ مغربی جرمنی جائیں گے۔

ابھی تک جو حالات سامنے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم کا یہ دورہ کامیاب ثابت نہیں ہوتا۔

ہو سکتا ہے کہ پس پردہ کچھ کامیابی ہوئی ہو۔ لیکن ظاہری صورت میں وہ بنگلہ دیش کے بارے میں اپنا موقف نہ تو برطانیہ سے تسلیم کرا سکیں اور نہ امریکہ سے

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف ان دونوں بڑے ملکوں میں اپنا کوئی اثر چھوڑ کر نہیں آئی ہیں۔ بلاشبہ وہ اپنے دورہ میں پاکستان کے خلاف بہت کچھ زہر ڈال کر یورپ و امریکہ سے واپس آئیں گی۔

وہ ان ملکوں کو پاکستان کے بارے میں حق بات کہنے سے باز رکھنے میں تو کم از کم کامیاب ہیں ہی۔

اس کے علاوہ ایک نیا اندیشہ یہ بھی بڑھ رہا ہے کہ امریکہ اور مغربی طاقتیں اس تنازعہ کو روس و چین کا تنازعہ بنا کر کھڑا نہ کر دیں اور بھارتی وزیر اعظم اپنے دورہ کی ناکامی کے بعد مغربی طاقتوں کی اس پالیسی کا آلہ کار بن جائیں۔

موجودہ حالات میں جبکہ عالمی سیاست میں ایک نیا تغیر آ رہا ہے۔ اور دوسری عالمی جنگ کے بعد امریکہ کی پالیسیاں بری طرح ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ امریکہ کے لئے یہ بات نہایت خوش آئند ہوگی کہ کسی ایشیائی مسئلہ پر روس اور چین ایک دوسرے کے زبردست حریف بن کر سامنے آ جائیں۔

اور اس مقصد کے لئے بنگلہ دیش کا نام نہاد مسئلہ اور پاک بھارت کشیدگی سے زیادہ اور بہتر معاون کون سا ہو سکتا ہے۔ (۹ر نومبر ۱۹۷۱ء)

اسلامی نظام کے قیام کی لیبیا کی حکومت کا اقدام

لیبیا کی حکومت نے ملک میں قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنانے کے لئے ایک اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی بنا دی ہے اور زکوٰۃ و عشر کی وصولی کا بھی ایک علیحدہ محکمہ قائم کر دیا ہے۔

یقیناً یہ اطلاع ان لوگوں کے لئے اطمینان و مسرت کا موجب ہوگی۔ جو مسلمان ملکوں میں اسلامی نظام کو غالب دیکھنا چاہتے ہیں۔

لیبیا میں انقلاب کے بعد ہی اسلامی نظام کے قیام کی طرف قدم اٹھنا شروع ہو گئے تھے۔

انقلاب کے فوراً بعد ہی وہاں شراب کی خرید و فروخت اور شراب نوشی کو ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔

امریکہ، برطانیہ اور اٹلی کے فوجی اڈوں و تجارتی اداروں کے خاتمہ کے ساتھ ہی وہاں مخنیات و منکرات کے اڈوں کا بھی خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

اب ملکی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے اور زکوٰۃ و عشر کا علیحدہ محکمہ قائم کر کے حکومت لیبیا نے مکمل اسلامی نظام کے قیام کی طرف قدم بڑھا دیا ہے۔ جو تمام دوسرے مسلمان ملکوں کے لئے قابل تقلید ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ لیبیا وہ عرب ملک ہے جس کو ہمارے ملک کے برخود غلط اسلام پسندوں نے ملحد سوشلسٹ ملک قرار دے رکھا ہے۔ اور ایک بڑے اسلام پسند کے فتوے کے مطابق وہ کافر عرب سوشلسٹ ملکوں میں سے ایک ہے۔

اب یہ ہی کافر سوشلسٹ ملک لیبیا سوشلزم کا لیبل اتارے بغیر اپنے ملک کے حکومتی ڈھانچہ کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھال رہا ہے۔ جبکہ دوسرے اسلام کے بڑی ملکوں میں کسی ایسے میں بھی اسلامی حکم کے نفاذ کی ہنوز الف، بے، تے بھی شروع نہیں کی جا سکی ہے۔ اور وہاں کی اسلام پسند جماعتیں و حلقے دوسروں پر رات دن ملحد و اشتراکی ہونے کا لعن طعن توڑتے رہتے ہیں۔ جبکہ خود نہ تو اپنے دائرے میں کسی اسلامی حکم کے نفاذ کو عملی صورت دیتے ہیں۔ نہ اس مقصد کے لئے کوئی عملی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ ایسی کوشش کرنے والوں کو سوشلسٹ نواز کا طعنہ دے کر ناکام بنانے کے جتن کرتے رہتے ہیں۔

(۳۰ر اکتوبر ۱۹۷۱ء)

بلا مقابلہ کامیابیوں کا منظر

مشرقی پاکستان میں ضمنی انتخابات کا جو پہلا منظر بلا مقابلہ منتخب ہونے والوں کا سامنے آیا ہے۔ اس سے انتخاب کی ایک رسمی کارروائی تو پوری ہو جاتی ہے لیکن شاید وہ اعلیٰ نتائج اس طرح حاصل نہ کئے جا سکیں، جو ضمنی انتخاب کا مقصود ہیں۔ اس سے پیچیدگیوں میں اضافہ ہونے کا ہی اندیشہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح چند شکست خوردہ جماعتوں کو قومی اسمبلی میں پوزیشن حاصل ہو جائے گی لیکن اس طرح کی قومی اسمبلی کیا مستقبل کے اقتدار کا وہ بوجھ سنبھال سکے گی۔ جسے موجودہ فوجی حکومت اسے منتقل کرنا چاہتی ہے؟ اس کا جواب اثبات میں دینا مشکل ہے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی قومی اسمبلی جو نہایت درجہ متضاد عناصر پر مشتمل ہو اور جس میں ایک بڑی تعداد ایسے ارکان کی ہو جو نامزدگی کے انداز پر بلا مقابلہ منتخب ہو کر آئے ہوں۔ کوئی سا بھی قومی مسئلہ حل کرنے میں یک جہتی اور فعالیت کا ثبوت نہیں دے سکتی ہے۔ پورے ملک کا اقتدار سنبھالنا اور جمہوریت کو قائم کر دکھانا تو بہت دور کی اور بہت بڑی بات ہے۔

اس وقت اس ساری پیچیدگی سے نکلنے کا واحد طریق کار یہ ہے۔ کہ صدر یحییٰ خاں نہایت جرأت کے ساتھ علماء کے مرتب کردہ ۲۲ نکات کو دستور کا ایسا بنیادی حصہ قرار دینے اعلان کر دیں۔ جس میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جا سکتی ہو۔ اور ملک کی چھوٹی بڑی عدالتوں کو قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کے مطابق فیصلے کرنے کا مجاز بنا دیں۔

ان اقدامات کے بعد یقیناً ایسی قومی اسمبلی سے کام چلایا جا سکتا ہے۔ جو متضاد اور غیر ہم آہنگ عناصر کا منصوبہ ہو۔ اور جس کی مکمل جمہوری نمائندہ حیثیت باقی نہیں رہی ہو۔

(۳۱ر اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(باقی صفحہ پر)

افریشیائی ممالک اور تاریخ کا یاموڑ

دوسری عالمی جنگ کے بعد چین میں اشتراکی انقلاب ایک ایسا ہی عظیم واقعہ تھا۔ جیسا کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد روس میں اشتراکی انقلاب کا واقعہ رونما ہوا تھا۔

فرق صرف اتنا ہے کہ روس کے اشتراکی انقلاب کا واقعہ یورپ میں رونما ہوا، اور اس کی سرحدیں وسط ایشیا تک پھیل گئیں۔ اور چین کے اشتراکی انقلاب کا واقعہ ایشیا میں رونما ہوا۔ جو وسط ایشیا سے جنوب مشرق میں بحرالکاہل کے پانیوں تک پھیلا ہوا ہے۔ پہلا یورپی اشتراکی انقلاب ہے۔ دوسرا ایشیائی اشتراکی انقلاب۔ روس کے اشتراکی انقلاب کے بارے میں امریکہ، برطانیہ وغیرہ سامراجی ملکوں نے ابتداء میں مخالفت کا جو رویہ اختیار کیا، وہی رویہ انہوں نے چین کے اشتراکی انقلاب کے متعلق بھی اختیار کیا۔ جس طرح سالہا سال وہ زار کی بچی کھچی فوجوں کو اس ایماء پر اشتراکی روس کے خلاف فوجی امداد دیتے رہے کہ کسی طرح یہ انقلاب ناکام ہو جائے اور زار کی کھوئی ہوئی شہنشاہیت پھر بحال ہو جائے۔ اسی طرح اشتراکی چین کے خلاف بھی امریکہ اور سامراجی ملکوں نے چیانگ کائی شیک ٹولے کو سہارا دیا اور بیس سال تک انتظار کرتے رہے کہ کب چین کا اشتراکی انقلاب ناکام ہو۔ اور کب ان کے پٹھو چیانگ کائی شیک کی حکومت پورے چین پر دوبارہ بحال ہو جائے۔

پھر جس طرح روس کے اشتراکی انقلاب کی ناکامی سے نا امید ہو کر زار شاہی کے بچے کھچے ٹولہ سے مدد کا ہاتھ کھینچ کر دس پندرہ سال کے بعد رفتہ رفتہ امریکہ، برطانیہ وغیرہ سب ہی سامراجی ملکوں نے اشتراکی روس کو تسلیم کرنا شروع کر دیا تھا اور آخر میں اسے جمعیۃ اقوام کا ممبر بھی بنا لینے پر راضی ہو گئے تھے۔ اسی طرح اب اشتراکی چین کے ساتھ بھی امریکہ اور سامراجی ملکوں نے اپنا رویہ بدلنا شروع کر دیا ہے۔

بیس سال کی مسلسل مخالفت کے بعد اب اشتراکی چین کو سامراجی اور سامراج دوست ممالک تسلیم بھی کر رہے ہیں اور اقوام متحدہ و سلامتی کونسل میں اسے نشست بھی دے دی گئی ہے۔

اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح اشتراکی روس کے خلاف داخلی سازشوں اور بیرونی جارحیتوں میں ناکام ہو جانے کے بعد امریکہ اور سامراجی ملکوں نے جرمنی میں جو پہلی عالمی جنگ میں شکست کھا کر ایک طرح سے سامراجی ملکوں کے بالواسطہ تسلط میں تھا ہٹلر کی نازی طاقت کو مستحکم کیا، تاکہ وہ علانیہ یورپ میں اشتراکیت کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکے اور روس کے خلاف محاذ بنائے۔ اسی طرح اب ایشیا میں اشتراکی چین کے خلاف بھی سامراجی طاقتیں جاپان کو طاقتور بنا کر پیش پیش لانے کی خفیہ مساعی میں مصروف ہیں۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد شکست خوردہ جرمنی نے نو امریکہ اور سامراجی طاقتوں کا آلہ کار بن کر اشتراکی روس کے خلاف محاذ بنانے کے لئے مہنوز آمادگی کا اظہار نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ فرانس اور برطانیہ سمیت یورپ کے تمام ممالک یورپ کی سرزمین کو تیسری عالمی جنگ کا اکھاڑہ کبھی نہیں بننے دینا چاہتے۔ اس لئے سامراجی ملکوں کے جنگجو و استعماری ٹولے کی نگاہ جاپان اور ایشیا کی سرزمین پر ہی اب مرتکز ہو کر رہ گئی ہے۔

اقوام متحدہ میں اشتراکی چین کی رکنیت اگرچہ ایک انقلاب انگیز واقعہ ہے۔ لیکن امریکی سامراج کے لئے یہ شکست فاش بھی ہے۔ اس لئے وہاں کا استعماری طبقہ اب یہ کوشش کرے گا کہ جمعیۃ اقوام کی طرح اقوام متحدہ کے ادارہ کو بھی ایک بے اثر اور بے معنی تنظیم میں تبدیل کر دے۔ ایشیا میں مسائل کو اتنا سنگین بنائے کہ ہر طرف کشمکش برپا ہو جائے۔ حالات دگرگوں اور ابتر ہونے لگیں اشتراکی چین اور اس کے ہمسایہ ملکوں کے درمیان تناؤ بڑھ جائے۔ جاپان ایک عظیم سامراجی طاقت کی حیثیت سے ابھرتا چلا جائے۔ اور بالآخر بحرالکاہل کے پانیوں سے ہمالہ کے دامنوں تک تیسری عالمی جنگ کا خرمن تیار ہو جائے۔ جب کسی بھی ادنیٰ سے واقعہ کی برق پاشی شعلوں میں بدل سکتی ہے۔

یہ محض خیالی اندیشہ نہیں ہے بلکہ ماضی کی تاریخ کا ایسا تجربہ ہے۔ جس کی سچائی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا افسوس ہے کہ ایشیائی ملکوں کے درمیان کسی قسم کی باقاعدہ ہم آہنگی موجود نہیں ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان ملکوں کے درمیان بھی جو ایشیا اور افریقہ میں طاقت کا توازن پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یکسانیت نہیں پائی جاتی

ایشیائی ملکوں میں بعض تو وہ ہیں جو خود سامراجی ملک بننے کے لئے پر تول رہے ہیں، جیسے بھارت وغیرہ۔ اسرائیل امریکہ کا اڈہ ہے۔ سعودی عرب، ملائشیا انڈونیشیا وغیرہ امریکی اقتصادیات کے آلہ کار ہیں۔ افریقہ میں بھی روڈیشیا اور جنوبی افریقہ مغربی سامراج کی کالونیاں ہیں۔ جنوب مشرق میں آسٹریلیا خود ایک سامراجی ملک ہے۔ ناصر مرحوم کی وفات کے بعد مصر کا وہ کردار ختم ہو چکا ہے۔ جو وہ ایشیا اور افریقہ کی سب سے موثر آواز کے طور پر انجام دیتا رہا ہے۔

ان حالات میں ایشیا کا مستقبل آنے والی کشمکش میں کیا رنگ اختیار کرے گا۔ اور مسلمان ملکوں کو کس مقام پر پہنچائے گا، ایک تشویشناک امر ہے۔

کاش ایشیائی ملکوں، بالخصوص مسلمان ملکوں میں یہ محسوس کیا جائے کہ عوام کی طاقت دراصل فیصلہ کن ہر خطرہ سے محفوظ کر دینے والی طاقت ہوتی ہے۔ اسے ہی آگے بڑھا کر عالمی عظمت اور کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر مسلمان ملکوں کے عوام کو چین کے عوام کی طرح طاقتور بننے کا موقعہ مل جائے۔ تو وہ مستقبل کے ہر چیلنج کا جواب مہیا کر سکتے ہیں۔ (۲۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

سیٹو، سینٹو جیسے معاہدوں سے الگ ہو جانا ضروری ہے

اقوام متحدہ میں اشتراکی چین کی شمولیت کے بعد سیٹو اور سینٹو جیسے معاہدے بالکل بے معنی اور بے سود بن کر رہ گئے ہیں۔

ان معاہدوں کی افادیت پہلے بھی مشکوک تھی اور ان معاہدوں سے متعلقہ ایشیائی ممالک کو امریکی سامراج کا آلہ کار بنے رہنے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوا۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ اشتراکی چین کی طرف سے کسی جارحیت کے اندیشے کو یہ معاہدے تحفظ فراہم کر سکتے تھے۔ لیکن اشتراکی چین نے اس پورے عرصہ میں جارحیت کا ایک بھی اقدام نہیں کیا۔ اور سوائے چین بھارت جنگ کے ایشیا میں کوئی ایسا تنازعہ رونما نہیں ہوا۔ جس میں اشتراکی چین براہ راست ملوث ہوا ہو۔

اقوام متحدہ میں شامل ہونے کے بعد تو چین کی طرف سے قطعی جارحیت کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔

ان معاہدوں سے ایشیائی ملکوں میں اشتراکیت کے رجحان کے فروغ میں بھی کوئی کمی نہیں آسکی۔

پاکستان کے لئے ان معاہدوں میں تو افادیت کا کوئی پہلو نہ پہلے تھا اور نہ اب ہے۔ بلکہ اس سے پاکستان کو نقصان ہی پہنچتا رہا ہے۔ امریکہ کے ساتھ پاکستان کے خصوصی فوجی معاہدوں نے بھی پاکستان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔

پاکستان کو سب سے بڑا اور پہلا و آخری خطرہ صرف اور صرف بھارت کی طرف سے ہے اور سینٹو، سیٹو اور امریکہ کے ساتھ کئے گئے خصوصی معاہدوں نے کسی موقعہ پر بھی بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کو ذرا سی بھی مدد نہیں پہنچائی۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ اس کا سب سے بڑا اور ناقابل تردید ثبوت ہے۔ بلکہ الٹی بھارت کی سرپرستی اور حمایت کی جاتی رہی۔

ان حالات میں اور بدلتی ہوئی موجودہ صورت میں ان معاہدوں کے ساتھ پاکستان کی وابستگی کا کوئی جواز باقی نہیں رہ گیا ہے۔ بلکہ اب جبکہ اشتراکی چین اقوام متحدہ میں شامل ہو گیا ہے۔ پاکستان کا ان معاہدوں کے ساتھ لٹکا رہنا مستقبل میں اس کی بہت سی محرومیوں کا باعث بن جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس کا اثر پاک چین تعلقات پر بھی مناسب نہ مرتب ہو۔

عالمی حالات اب جلد ہی ایک نیا رخ اختیار کر سکتے ہیں اور امن و جنگ کے بالکل ہی نئے امکانات پیدا ہونے والے ہیں۔ ان امکانات میں پاکستان اگر خصوصی مقام حاصل نہ کر سکا، تو نئی مشکلات سے بھرپور مستقبل سے دوچار پڑ سکتا ہے۔ اور یہ معاہدے خواہ مخواہ کے گلے کا طوق ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۲۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(باقی صفحہ پر)

فوجی عدالت میں ایم ایم احمد نے کیا بیان دیا ہے؟

صدر کے اقتصادی مشیر اعلیٰ ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں جس مبینہ ملزم کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اس کے مقدمہ کی روداد منظر عام پر نہیں ہے۔ تاہم یہ خبریں گشت کر رہی ہیں کہ ایم ایم احمد نے فوجی عدالت میں جو بیان دیا ہے۔ اس میں اپنے نانا مرزا غلام احمد کے نبی ہونے کی تصدیق کی ہے اور اس کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر بتایا ہے۔ "ظفر علی قریشی سیکرٹری انجمن تحفظ اسلام لائلپور" کی طرف سے ایک ٹائپ شدہ سائیکلوسٹائل ورق ایم ایم احمد کے اس بیان پر مشتمل ہمیں موصول ہوا ہے۔ اور شاید سارے ملک میں جگہ جگہ بھیجا گیا ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ یہ انجمن کن لوگوں نے قائم کی ہے اور لائلپور میں کس جگہ واقع ہے۔

تاہم معاملہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہے۔ یا تو اس بیان کی مختصر کاپی کی یہ تقسیم صحیح بیان پر مشتمل ہے اور یا یہ غلط ہے۔

اول صورت میں حکومت کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہ معاملہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ناموس کا ہے۔ جس کے بارے میں نہ صرف پاکستان کے ملکہ دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کے گہرے احساسات وجذبات ہیں اور اس بیان سے وہ مجروح ہوتے ہیں۔

دوسری صورت میں یعنی اگر یہ غلط ہے تو اس قسم کی غلط بات کی اشاعت ملک کی امن وسلامتی کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتی ہے۔

اس سلسلہ کے شکوک وشبہات صرف اس طرح رفع ہو سکتے ہیں کہ ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ میں ماخوذ ملزم کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ اور ایم ایم احمد کا واقعی بیان جو فوجی عدالت میں دیا گیا ہے اور اب تک کی عدالتی کارروائی کو منظر عام پر لے آیا جائے۔

ایم ایم احمد کو اپنے معتقدات کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ لیکن اپنے عقیدہ کے خلاف کروڑوں عامۃ المسلمین کو کافر قرار دینا کسی طرح سے بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بیان میں چودھری ظفر اللہ خاں کا قائد اعظم کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور بھارت کے مرزائی فرقہ کی علانیہ بنگلہ دیش کی حمایت وحکومت ہند کی تائید کا بھی ایم ایم احمد کی زبان سے ذکر موجود ہے۔

ظاہر ہے کہ اس کی تصدیق یا تردید ضروری ہے کہ یہ امور براہ راست پاکستان کی سالمیت سے تعلق رکھنے والے ہیں اس مقدمہ کو کھلی عدالت میں لانے کا مطالبہ جمعیۃ علماء اسلام اول دن سے کر رہی ہے۔ جمعیۃ علماء پاکستان کا بھی یہ ہی مطالبہ ہے اور ملک کی سب ہی دینی وسیاسی جماعتیں اس سے اختلاف نہیں کرینگی۔ امید ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں جلد توجہ دے گی۔ اور موجودہ حالات میں شک وشبہ کی فضا کو صاف کرنے میں تاخیر سے کام نہیں لے گی۔

ایم ایم احمد قادیانی کا اشتعال انگیز عدالتی بیان

عوام میں شدید اضطراب

کیا یہ بیان مسٹر ایم، ایم احمد کا ہے؟ حکومت وضاحت کرے

"میرا عقیدہ ہے کہ میرا دادا نبی تھا اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا، وہ کافر ہے اور اسی بنا پر چوہدری ظفر اللہ خاں نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ میں اپنی مرکزی تنظیم کو مالی امداد دیتا ہوں، جو باہر ملکوں کو بھیجی جاتی ہے بشمول ہندوستان۔ حالانکہ مجھے علم ہے کہ ہندوستان میں مقیم احمدی جماعت نے بنگلہ دیش کی حمایت کا اعلان کیا ہے میں نے انہیں روکنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کیونکہ جس ملک میں احمدی رہتے ہیں اسی ملک کے ہی وفادار ہوتے ہیں۔

میری کوشش رہتی ہے کہ لوگ ہمارے مذہب میں داخل ہوں۔ میں اپنے عقائد کسی سے نہیں چھپاتا۔"

(ماخوذ)

قارئین ترجمان اسلام اور ایجنٹ حضرات کو

ادارہ ترجمان اسلام

کی طرف سے

عید مبارک

آئندہ شمارہ

عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے شائع نہیں ہوگا

قارئین وایجنٹ حضرات آگاہ رہیں

(ادارہ)

گذشتہ شمارہ کا ٹائیٹل

ترجمان اسلام کا ٹائیٹل آفیسٹ پر چھپتا ہے اور اس کی کتابت بھی دوسرے ایک کاتب صاحب کرتے ہیں۔ ہم نے کتابت کے لئے مسود کاتب صاحب کو دے دیا۔ اور ان کو تاکید کر دی کہ کتابت شدہ صفحات جلد پہنچائیں۔

ہم نے منگل تک ان کا انتظار کیا، لیکن وہ نہ آئے اس وجہ سے ٹائیٹل پرانا لگا دیا گیا اور پرچہ بھی دیر سے بھیجا جا سکا۔ ادارہ اپنے قارئین سے معذرت چاہتا ہے۔ ادارہ نے اس شمارہ میں جو عید نمبر ہے۔ ۲۴ صفحات کر کے گذشتہ شمارے کی کمی پوری کر دی ہے

(ادارہ)

دعائے محمد ﷺ میں فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائل پور، ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب

یوں تو تمام یارانِ مصطفےٰ سرورِ کائنات کے حلقہ ارادت و عقیدت میں اگر ایک مثال جاوداں قائم کر گئے ہیں۔ مگر فاروقِ اعظمؓ کا دامنِ مصطفےٰ سے وابستہ ہونا اور نبیؐ آخر الزماں کی دلی دعاؤں کو پورا کرنا تو جریدہ عالم پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ثبت رہے گا، اس قدر قابلِ رشک ہے وہ مبارک شخصیت جسے رات کی تاریکیوں میں دردمندانہ لہجہ میں محبوب خدا دربارِ ایزدی سے طلب کر رہے ہیں۔ شہر کی فضا ساکت و جامد نظر آرہی ہے اپنے بیگانے محوِ استراحت ہیں۔ مگر قلبِ محمد مضطرب و بے چین ہے، کس کے لئے اور کیوں؟ یہ بیت اللہ میں کی ہوئی التجا ہی بتائے گی۔ شہر میں حزبِ مخالف کی پاس کردہ قرار داد حضور محمد مصطفےٰ سماعت فرما چکے ہیں۔ دینِ قیمؐ کے پاسبان کو ختم کرنے کی سازشیں مکمل ہو چکی ہیں، کفر کی دنیا ہمیشہ کے لئے مطمئن ہونے کی خواہش میں ظلم و ستم پر کمر باندھ چکی ہے، دینِ قیمؐ کا آخری تاجدار اسی سوچ بچار میں ہے کہ اب دینِ اسلام اسی طرح مظلوم رہے گا۔ کیا خدا کی عبادت پر اسی طرح پابندیاں عائد رہیں گی۔ کیا قرآن کی آواز اسی طرح مقید و محصور رہے گی؟ اور کیا حرم پاک کی مقدس سرزمین پر کھلے بندوں سرِ نیاز خم کرنے کو اسی طرح روکا جائیگا نہیں ہرگز نہیں، میں اپنے مالک سے ضرور اس کی شکایت کروں گا۔ اور میں اپنے درد بھرے نالے ضرور اس کے دربار میں پیش کروں گا، میں اپنا دامن پھیلا کر مالک سے ضرور ایک ایسا سہارا مانگوں گا۔ جس کے ہوتے ہوئے اسلام کو بے فکری سے عام کیا جا سکے گا۔ انہی تمناؤں اور آرزوؤں کو لے کر جنابِ رسالت مآب دربارِ احکم الحاکمین میں پہنچے۔ اور نہایت ہی نیاز مندانہ انداز میں دستِ دعا دراز کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ اے مالک ارض و سما اپنے رحم و کرم کے دروازے وا فرما تیرا دین تیرے بیت مقدس میں ہی مظلوم ہے اے دلوں کے مالک ان لوگوں کے قلوب اسلام کی طرف مائل فرما اور اسلام کے گلشن کو بہاروں سے مالا مال کر دے اے مظلوموں کے حامی دین کو ایک ایسی باوقار شخصیت عطا کر جو تیرے نبی کی عظمت و وقار کو سربلند کرے۔ ان الفاظ کے بعد نبوت کے مالک و مختار سے واشگاف الفاظ میں یوں کی التجا کی کہ

اللھم ایّد الاسلام اما بعمر بن الخطاب اما بعمر بن ھشام

نگاہ نبوت پہلے ہی مکہ کے دو جوان مرد چن چکی تھی۔ جو اپنی قوت و شوکت کے اعتبار سے غیر معمولی شہرت رکھتے تھے۔ مگر ان میں سے عمر بن خطاب کو دعا میں مقدم کر کے اپنی دلی تمناؤں کا اظہار کر دیا کہ اگر خطاب کا بیٹا دامنِ مصطفوی سے وابستہ ہو جائے تو چمنستانِ محمدی میں عجیب ہی بہاریں آ جائیں گی۔ مالک پہلے ہی اس چمن میں بہاریں دیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے محبوبؐ کے بہائے ہوئے آنسوؤں کو حسنِ قبولیت کا درجہ عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اے محبوب میرے دربار میں بہائے ہوئے آنسو رائیگاں نہیں جاتے۔ تیرے ان آنسوؤں کی قیمت عمر بن خطاب کی شکل میں ادا کی جاتی ہے۔ یہ ایسا عطا فرمانا ہے جس کی قدر و منزلت مستقبل خود بتا دے گا۔

سبحان اللہ کیا شانِ فاروقی ہے۔ خود مالک ارض و سماء نگاہ پسندیدگی سے خطاب کے بیٹے کو تاجدارِ انبیاء کا وزیر و مشیر بنا رہے ہیں۔ مگر عقل و فکر کے دشمن کو اب بھی ان کے تدین و تقویٰ پر شکوہ ہے ارے ایمان عمرؓ کا محاسبہ کرتے وقت نگاہ مصطفےٰ اور پسندیدگی خدا کا بھی محاسبہ کیا کر تاکہ متعصب دل کی پوری تسکین ہو جایا کرے۔ مقام فکر ہے کہ جسے محمد عربی خدا سے مانگیں اور رب محمد پسند کر کے دامنِ نبوت میں بھیج دے وہ اخلاص سے خالی ہو

انا للہ وانا الیہ راجعون!

معترض کے اعتراض سے ایمان عمر تو بعد میں مخدوش ہو گا لیکن الوہیت و رسالت کی پوزیشن پہلے ہی مخدوش ہو جائے گی۔ کیونکہ عمرؓ خود نہیں آیا کسی کا بھیجا ہوا آیا ہے اور خود نہیں پہنچا بلکہ مالک کے لیا ہے اس لئے اعتراض سے پہلے مقام کی نزاکت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ کہیں ایمانِ عمرؓ کو زیرِ بحث لاتے لاتے اپنے ایمان ہی سے دست بردار نہ ہونا پڑے۔

تصویر کا دوسرا رخ:۔ یتیم مکہ کی دعا قبول ہو چکی تھی۔ آپ مطمئن تھے کہ کفر کی سازش کو رات کی دعا نے ناکام بنا دیا ہے۔ مگر دوسری طرف حزبِ مخالف خوش و خرم تھی کہ آج عمر بن خطاب نئے مذہب کے بانی کا سر قلم کر لائیں گے۔ جس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سکون ہو جائے گا۔ مگر واللہ غالب علی امرہٖ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ حضرت عمرؓ بڑی شان و شوکت سے تلوار لئے نکلتے ہیں کچھ جوانی کا جوش اور کچھ پاسداری احباب راستہ میں بہن کے ایمان کی خبر مل گئی۔ سیدھے وہاں پہنچ گئے کسے معلوم تھا کہ بہن کا گھر ہی عمرؓ کے ارادوں کو تبدیل کر دے گا بہن کے گھر پہنچتے ہی ان پر شدید ستم ڈھائے مگر ایمان قلب میں نقش ہو چکا تھا کیسے ختم ہوتا خون کے فوارے جاری ہیں لیکن عمرؓ کے ہاتھ ابھی تک باز رہنے کو تیار نہیں ہیں۔

رات کی بیت اللہ میں کی ہوئی دعا آئی اور فاروقِ اعظمؓ کے بازو مضبوطی سے تھام لئے فاروقِ اعظمؓ کے دل و دماغ اس طرح سے متاثر ہوئے کہ بہن کے قدم پکڑنے پر مجبور ہوئے اے بہن مجھے معاف کر اور مجھے بھی اس کلام کا کچھ حصہ سنا جس نے تیرے دل و دماغ کو استقلال کی ایک عظیم قوت عطا کی ہے۔ طٰہٰ کی ابتدائی آیات فاروقِ اعظمؓ کے سامنے تلاوت کی جا رہی تھیں اور قلبِ عمرؓ قرآنی تاثیر سے مسحور ہو رہا تھا۔ بے خودی کے عالم میں آنسو بہاتے ہوئے وہ جبرئیلِ اعظم بہن سے مخاطب ہو کر بولا کہ اے بہن جس تاجدار کی غلامی تمہیں نصیب ہو چکی ہے۔ مجھے بھی اس کے دربار کی غلامی کا شرف بخشا جائے۔ سخت دل موم ہو جاتا ہے۔ وہی عمر جو ختم کرنے کے ارادہ سے باہر آئے تھے۔ اب ختم ہو کر ایک حقیقی زندگی کے حاصل کرنے کے لئے بیتاب و بے چین تھے۔ دربارِ رسالت میں پہنچنے کے لئے دولت سرا پر پہنچے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ سکیم کے مطابق عمرؓ سر لینے آ گئے ہیں۔ حضورؐ نے مسکرا کر فرمایا کہ دروازہ کھول دو! اب انشاء اللہ سر لینے نہیں دینے آئے ہیں دروازہ کھول دیا گیا حضرت فاروقِ اعظمؓ روتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروقؓ کو سینہ سے لگا لیا اور مراد پوری ہونے پر صحابہ کرامؓ نے مسرت سے تکبیر کے آوازوں سے فضا میں ارتعاش پیدا کر دیا۔

شاہ ولی اللہؒ کی نگاہ میں شانِ فاروقِ اعظمؓ

حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی نے اس تمام واقعہ کو صرف دو جملوں میں ادا فرما دیا کہ مرادِ بود مرید مخلص بود نہ مخلص . . . . ان دو جملوں میں حضرت محدث دہلویؒ دریا کو کوزے میں بند فرما گئے

مراد و مرید کی توضیح:۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ اس عظیم الشان علمی اشارہ کی توضیح کر دی جائے تاکہ حضرت کا اشارہ ایک روشن پہلو کی شکل میں آپ کے سامنے آ جائے۔ جس طرح نبوت کی زبان فیض ترجمان سے بعض لوگ متاثر ہو کر دامنِ نبوت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں نبوت خود خدا سے مانگ کر دینی بلندی اور ارتقاء کے لئے اپنے ساتھ وابستہ کرتی ہے۔ اول الذکر کو مرید نبی اور ثانی الذکر کو مراد نبی کے لفظوں سے تعبیر کیا جائے گا۔ مطلب یوں ہوا کہ نبوت کے دامن سے وابستہ ہونے والے دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک گروہ تو خود بخود نبوت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دے گا۔ جو مرید نبی کہلانے کا مستحق ہو گا، جسے دربار رب العالمین سے نبوت خود طلب کرے گی۔ اس گروہ کو مراد نبی کے نام سے یاد کیا جائے یہی وہ قسم ہے جو حضرت فاروقِ اعظمؓ پر صادق آتی ہے اور اسی وجہ سے فاروقِ اعظمؓ جمیع صحابہؓ سے چند خصوصی صفات کے حامل ہیں۔

باقی صفحہ ۱۶

فتح مکہ کا پس منظر

ڈاکٹر حمید اللہ ایم اے پی ایچ ڈی

۱۷ رمضان ۱۳ ق ھ کو شہر مکہ کے مضافات میں جبل نور کے غار حرا سے ایک بھلی کو ندی اور سینکڑوں ہزاروں سال سے حق کی تلاش میں انسان جس سرگردانی میں مبتلا تھا۔ اس سے اسے نجات مل گئی اور اپنے بنانے والے کے صحیح تعلقات اور اپنی زندگی کا مقصد معلوم کرنے کے سلسلہ میں وہ من مانی باتوں اور من گھڑت اوہام سے جس تاریکی در تاریکی میں گھسا چلا جا رہا تھا اور مختلف ادوار میں کسی روزن سے ہلکی سی روشنی نظر آنے کے باوجود وہ پھر جلدی ہی جس بھول بھلیاں میں پھنس جاتا تھا۔ اس سے باہر آنے کا اسے راستہ مل گیا اور اس نے یہ عجیب چیز معلوم کی کہ وہ اب تک غار کے دروازہ ہی میں تھا مگر اندر کی طرف مونہہ کئے کھڑا ہے۔ اس نے مونہہ دوسری طرف کیا اور توحید کے روشن میدان میں نکل آیا اولاً تو یہ راستہ ایک شخص نے دیکھا اور اس نے ساتھیوں کو آواز دی کہ پیٹھ پھیرو اور سامنے بڑھو۔ چند نے فوراً تعمیل کی اور چند نے ان باہر نکلنے والوں کو روکنا بلکہ پیچھے سے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کیا۔ لیکن پشت کی طرف پلٹنے والے کو فوراً روشنی نظر آ جاتی تھی۔ وہ اب کسی برخود غلط آدمی کے روکے کہاں رکتا تھا۔ برخود غلط آدمی دل سوزی سے راہ یاب کو روکتا اور کش مکش پر نوچتا کاٹتا اور پیٹتا تھا۔ اس پر رہبر اعظمؐ اور اس کے راہ یاب ساتھیوں نے انتہائی ایثار اور بے نفسی سے ان مصیبت زدہ، بلا رسیدہ اور برخود غلط حماقت پرداز لوگوں کو بزور تاریکی سے باہر نکالنے کی ٹھان لی۔ اس کوشش میں خود تکلیف اٹھائی مگر خوشی سے اسے گوارا کیا اور برخود غلط آدمیوں کی انتہائی ظالمانہ تکلیف دہی پر بھی اس رہبر اعظمؐ اور کوہ ثبات کی زبان سے نکلا بھی تو یہی نکلا رب اھد قومی فانھم لا یعلمون، خدایا میرے لوگوں کو ہدایت دے کہ وہ جانتے نہیں ہیں، غرض کسی کو پچکار کر، اور کسی کو زبردستی دھکیل کر باہر نکالا۔ یہاں تک کہ وہ ایک غار (عرب) پوری طرح خالی ہو گیا اور اس رہبر اعظمؐ کی زندگی بھی ختم ہو گئی۔ اب اس کے جانشینوں نے اپنے ناف ارض کے کھلے میدان سے دیکھ لیا کہ اطراف میں کتنے اور غار ہیں اور محسن اعظم کے اسوۂ حسنہ میں تمام غاروں کی مصیبت زدوں کی رہائی کی ٹھان لی اور یہی کام اب تک روز افزوں کامیابی سے جاری ہے۔

یہ کوئی افسانہ نہیں، حقیقت ہے۔ اس رہبر اعظمؐ کی اس بے نفسانہ کش مکش کے آخر منازل ہی فتح مکہ کی صورت پیش آئے اور اسی کی کچھ توضیح و تفصیل آج مطلوب ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداہ نے غار حرا میں حقیقت و صداقت کا راستہ شب قدر کو دیکھا تو گھر آ کر اہل و عیال کو پھر اہل خاندان کو پھر اہل شہر کو اس کی جانب متوجہ کیا۔ اس سے سب واقف ہیں کہ توحید، خدا پرستی اور صحیح انسانیت کی اس تعلیم و تبلیغ میں آپ کو کیا دشواریاں پیش آئیں اور کس طرح دس سال کی شبانہ روز تن من دھن کی کوشش کے باوجود بہت زیادہ لوگ ہم خیال نہ ہو سکے۔ کس طرح تبلیغ میں تکلیفیں سہنی پڑیں۔ کس طرح طائف میں جلاوطن ہونا پڑا۔ کس طرح چند مدینے والے اتفاقاً ملے اور اتباع قبول کی۔ کس طرح ان کی تائید اور وعدے پر سب مسلمان ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ چلے گئے اور ان مسلمانوں کے مال و متاع پر اہل مکہ نے غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ مدینہ پہنچتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے ساتھیوں کی رہائش کا انتظام کیا پھر ان مہاجرین اور مدنی مسلمانوں اور ہمدردوں میں تنظیم پیدا کر کے ایک شہری مملکت کی بنیاد ڈالی۔ شہر میں اب مہاجرین مکہ، مدنی مسلمان اور ان کے رشتہ دار غیر مسلم عرب اور یہودی قبائل تھے۔ ان سب کو اپنی سرداری میں ایک مرکز پر جمع کیا اور ایک وفاقی شہری حکومت قائم کی۔ خوش قسمتی سے اس وفاق کا دستور جو ۱ھ میں مرتب ہوا تھا اور جو پچاس ایک دفعات پر مشتمل ہے۔ تاریخ نے محفوظ رکھا ہے۔

اس دستور کے ذریعہ سے شہر کی حفاظت و مدافعت اور قریش سے مقابلہ کا انتظام شروع ہوا۔ ہجرت کو دو چار مہینے ہوئے تھے کہ ان امور سے فارغ اور اندرونی حفاظت و استحکام سے مطمئن ہونے کے بعد اطراف پر توجہ شروع ہوئی۔ مدینہ سے ساحل ینبوع کوئی پچھتر اسی میل ہوگا۔ اس علاقہ میں بنی ضمرہ، بنی مدلج وغیرہ قبائل بستے تھے۔ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیفی کی کہ ان پر کوئی حملہ کرے تو مسلمان ان کو مدد دیں گے اور مسلمانوں پر کوئی حملہ کرے تو یہ ان کی مدد کو آئیں گے۔ یہ معاہدات بھی تاریخ نے محفوظ رکھے ہیں

نقشے پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ اہل مکہ جو ہر سال تجارتی کارواں شام و مصر بھیجتے اور خشکی راہ سفر کرتے تھے۔ وہ بنی ضمرہ قبائل کے علاقہ سے گزرنے پر مجبور تھے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حلیفوں کی مدد سے قریش کا راستہ بند کر دیا اور ان پر معاشی دباؤ ڈال کر بدلہ لینے اور مغلوب کرنے کی کوشش کی۔ قریش نے جھنجھلا کر ماہ رمضان ۲ھ میں بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو گھیر لینے کی کوشش کی۔ مگر مونہہ کی کھائی اور ایک بہترین فوجی نظام سے تین سو مسلمانوں نے ایک ہزار کے لشکر کو تیتر بتر کر دیا۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے قریش نے پھر سال بھر تیاری کی اور شوال ۳ھ میں مدینہ پر چڑھ دوڑے اور شہر کے باہر احد کے میدان میں مقابلہ کیا اور مسلمانوں کی فوج کو اتفاقاً پسپا کر دینے کے باوجود لڑائی ملتوی کر

(بقیہ ص ۲۱)

نماز عید

عیدین کی نماز واجب ہے۔ جو شرطیں جمعہ کی ہیں۔ وہ سب عیدین کے لئے بھی ہیں۔ ہاں خطبہ عیدین کا فرض نہیں بلکہ نماز کے بعد سنت ہے اذان اور اقامت عیدین میں نہیں۔ عید کے روز غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے، خوشبو لگائے اور جانے سے پہلے صدقہ فطر دے پھر کوئی میٹھی چیز کھائے پھر سویرے سے عیدگاہ جائے۔ راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیریں کہتا ہوا جائے۔ عید کی نماز سے پہلے نوافل نہ پڑھے۔ عید کی نماز کی نیت یوں کرے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الضحیٰ کی مع چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے پھر اللہ اکبر کہہ ہاتھ باندھے پھر سبحانک اللھم الخ پڑھے پھر امام تین تکبیریں کہے۔ تکبیروں کے درمیان ہاتھ چھوڑے رکھے۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کے مقتدی بھی اسی طرح کریں۔ پھر امام اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر قرأت شروع کرے دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین تکبیریں کہے۔ درمیان میں ہاتھ نہ باندھے۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔

عید کی تکبیر:۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

فیاض حسن سجاد

حضرت مولانا عرض محمد رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عرض محمد صاحب بلوچستان کے ایک نامور عالم دین اور ہمعصر علماء میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ آپ ایک جید عالم دین تھے۔ تحریک آزادی میں آپ نے نمایاں حصہ لیا تھا۔ دین کی اشاعت و ترویج میں ہمہ تن مصروف رہے۔ آپ کے ہزارہا شاگرد بلوچستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی عمر ۷۸ سال کے قریب تھی، قلات ڈویژن کے شہر مستونگ کے قریبی قصبہ پڑنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم دیوبند سے دینی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۵ء میں بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ ارادہ تھا کہ بقایا زندگی بیت اللہ شریف میں بسر کریں۔ بیت اللہ شریف میں آپ کی ملاقات شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے ہوئی۔ جن کی آپ نے بیعت کی۔ حضرت مدنیؒ کو جب آپ کے بیت اللہ شریف میں رہنے کے ارادہ کا علم ہوا۔ تو انہوں نے آپ کو ہدایت کی کہ وہ ہندوستان جائیں اور دین کا کام کریں۔

بیت اللہ شریف میں آپ نے ایک خواب مبارک میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ذریعہ آپ کی جھولی میں باجرے کے دانے ڈالے اور کہا۔ جاؤ اپنے ملک میں جاکر تقسیم کرو۔ جس کی تعبیر یہ ہے کہ آج ملک کے کونے کونے میں آپ کے شاگرد موجود ہیں۔

آپ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز تھے

پہلے پہل آپ نے مستونگ میں دو مدرسے قائم کئے جن میں ایک مدرسہ نصیر یہ ہے۔ ۱۹۴۲ء میں کوئٹہ میں ایک عالی شان مدرسہ قائم کیا۔ جس کا نام مدرسہ مطلع العلوم ہے۔ جو بروری روڈ پر واقعہ ہے۔ اس مدرسے میں دین کے تمام شعبے حفظ، قرأت، دورہ حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔

مدرسہ میں زیر تعلیم طلباء جن کی تعداد ۱۲۵ کے قریب ہے تمام اخراجات مدرسہ برداشت کرتا ہے۔ مدرسہ میں دس اساتذہ کرام کی تنخواہیں وغیرہ مدرسہ ادا کرتا ہے

قیام پاکستان سے قبل بلوچستان کے مسلمانوں میں جذبہ آزادی پیدا کرنے کے لئے آپ نے بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ جنگ آزادی میں آپ جمعیۃ العلماء ہند کے پرچم تلے کام کرتے رہے۔ آزادی کی تحریک میں آپ نے صعوبتیں برداشت کیں اور کئی مرتبہ جیل گئے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی کئی مرتبہ قید کئے گئے اور ضلع بدر ہوئے۔ ریاست قلات میں شرعی قوانین اور اصلاحات کی بحالی بھی آپ کی تحریک کا حصہ تھا۔ خان آف قلات نے آپ کی اصلاحی تحریک کو ختم کرنے کے لئے کئی مرتبہ آپ کو قید کیا

بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے بانیوں میں سے ہیں۔ آپ نے جمعیۃ کے لئے انتھک کام کیا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں حلقہ قلات سے نیشنل عوامی پارٹی کے امیدوار شہزادہ کریم برادر خان آف قلات سے سخت مقابلہ کیا۔ لیکن کامیاب نہ ہوسکے۔ انتخابات کے دنوں میں آپ روزہ رکھ کر ساری ساری رات مولانا مفتی محمود مدظلہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے تھے۔ آپ کو اپنی کامیابی سے حضرت مفتی صاحب کی کامیابی کی زیادہ فکر تھی۔

آپ نے بلوچستان میں فرقہ باطلہ مرزائیت، عیسائیت، ذکریت، پرویزیت، فاکساریت کا مقابلہ کیا۔ الحمد للہ بلوچستان کا ایک ایک باشندہ راہ حق پر گامزن ہے۔ مولانا نے جس بے سروسامانی کی حالت میں بلوچستان میں پرچم توحید بلند کیا۔ وہ پورا ایک باب ہے۔

آپ کو عشق رسول تھا۔ قیام پاکستان سے قبل انگریزی دور میں ایک انگریز عورت نے حضور کی شان اقدس میں گستاخی کی۔ آپ نے جذبہ ایمانی کے جوش سے اس عورت کو اٹھا کر پٹخ دیا۔

آپ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ بہت صاف گو اور بے باک تھے۔ آپ چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزت و احترام کرتے تھے۔

آپ تصویر کشی کے سخت خلاف تھے۔ حتیٰ کہ جمعیۃ کے جلسوں یا پریس کانفرنسوں تک میں آپ فوٹو گرافروں سے بچتے رہے۔ بلوچستان کے تمام مکتبۂ فکر کے مسلمانوں سیاسی، غیر سیاسی لیڈروں نے ان کی موت کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔

فقیہہ امت حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قدس سرہ کے متوسلین متوجہ ہوں!

جن حضرات کے پاس فقیہہ امت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کے مکتوبات جو مسائل دینیہ یا تصوف سے متعلق ہوں یا حضرتؒ کے ملفوظات یا تقاریر تحلیمذ ہوں۔ وہ فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

(نوٹ) مکتوبات کی اصل کاپی بذریعہ رجسٹری ارسال کی جائے۔ ان کو نقل کرنے کے بعد واپس ارسال کر دیئے جائیں گے۔

(حضرت مولانا) عبدالسمیع مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم بلاک ۱ سرگودھا

داخلہ قاری کلاس گکھڑ

فن تجوید سیکھنے والے طلباء داخلہ کے لئے فوراً رجوع فرمائیں کورس دو سالہ۔ پختہ حافظ قرآن ہوں۔ کم از کم پرائمری تک مروجہ تعلیم ہو، یا اس قدر لکھنے پڑھنے کی لیاقت ہو۔ فوراً شرائط داخلہ طلب فرمائیں۔ یا

خود تشریف لاکر داخلہ حاصل کریں

المشتہر:۔ حاجی اللہ دتہ بٹ

مہتمم مدرسہ قاری کلاس گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ

جمعیۃ طلباء اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس

۲۸، ۲۹۔ نومبر بروز اتوار، پیر کو جمعیۃ طلباء اسلام مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کی مجلس عاملہ کا اجلاس صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶ میکلوڈ روڈ میں ہونا قرار پایا ہے۔ تمام حضرات کو دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو دعوت نامہ نہ ملا ہو۔ وہ اسی اطلاع کو دعوت نامہ تصور فرمائیں۔ اتوار کی صبح ۱۰ بجے پہلا اجلاس شروع ہوگا، لہٰذا اس سے قبل پہنچنا لازمی ہے۔ فقط

محمد اسلوب قریشی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

الجہاد ماضٍ الی یوم القیمۃ ○ الحدیث ○ جہاد قیامت تک جا

جمعیۃ علماء اسلام کے شعلہ نوا خطباء نے اہل لاہور کو جذبۂ جہاد اور

بخاریؒ کے بہادر سپاہی میدانِ عمل میں

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور کی صدارت میں فقید المثال جہاد کانفرنس

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کے شعلہ نوا خطباء اور مقررین کے کامیاب کنونشن کے بعد دوسرے روز دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے والے پلاٹ میں جس کو جمعیۃ کے کارکنوں اور رضا کاروں نے جمعیۃ پارک کا نام دیا تھا، ایک عظیم الشان اور کامیاب جہاد کانفرنس منعقد ہوئی۔

یوم بدر کے سلسلہ میں پورے لاہور میں ہی اس دن خاص گہما گہمی تھی۔ کئی جلوس نکلے اور کئی جلسے ہوئے۔ اور تقریباً تمام جلسے اور جلوسوں کا پروگرام بھی عین اسی وقت رکھا ہوا تھا۔ جس وقت جمعیۃ کی جہاد کانفرنس کا انعقاد تھا۔ اس لئے عام خیال اور تاثر یہی پایا جاتا تھا کہ کنونشن جلسوں کی وجہ سے شاید کانفرنس کامیاب نہ ہو سکے۔ اور چونکہ کانفرنس کے اشتہار بھی ایک دو دن پہلے ہی جہاں تہاں لگائے گئے تھے۔ اس وجہ سے بھی کانفرنس کی کامیابی کے آثار نظر نہیں آتے تھے۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک نو بجے کانفرنس کا آغاز کر دیا گیا۔ اس وقت تقریباً پانچ چھ سو آدمی پنڈال پلاٹ میں جمع ہو چکے تھے۔ لیکن جب مدرسہ تجوید القرآن لاہور کے ایک قاری بشیر احمد صاحب نے فصاحت و بلاغت اور سوز و گداز سے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی تو یوں محسوس ہونے لگا کہ لاہور شہر امڈ پڑا ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پلاٹ ایک سرے سے دوسرے سرے تک سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا۔

سامعین عشق نبوی ﷺ سے سرشار، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت سے معمور اور دلوں میں جذبۂ جہاد لئے ۹ بجے سے ظہر کی نماز تک پورے تین گھنٹے شعلہ نوا خطباء کی محبت نبوی ﷺ اور محبت صحابہ رضی اللہ عنہم سے معمور تقاریر سنتے رہے۔

جہاد کانفرنس کی خصوصیات

یہ جہاد کانفرنس ۱۷ رمضان المبارک کو ہو رہی تھی۔ اس دن اہل لاہور بدر کے ۳۱۳ جانثاران مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کر رہے تھے۔ اس سے ایک دن پہلے حضرت عائشہ صدیقہ حبیبۂ حبیب خدا، صدیقہ بنت صدیق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم وصال تھا۔ اور اسی دن لاہور کے اخبارات نے قطب زمانہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی یاد میں خاص ضمائم شائع کئے۔ اور لوگوں کو حضرت کی زندگی کے مختلف کارناموں اور ان کی جہادی اور انقلابی سرگرمیوں سے عوام کو روشناس کرایا۔ اور پھر یہ کانفرنس رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں منعقد ہو رہی تھی۔ اس طرح یہ کانفرنس ان چار وجوہات کی وجہ سے اہم کانفرنس بن گئی تھی۔ اس جہاد کانفرنس کے ذریعے نہ صرف یوم بدر ہی منایا گیا۔ بلکہ رمضان شریف کے تقدس کی وجہ سے جس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ پر قرآن کریم کا نزول فرمایا۔ یہ جمعیۃ علماء اسلام پر اپنی مقدس کتاب قرآن پاک کو لوگوں کو یاد کرانے کی وجہ سے "یوم قرآنی" دستور، حضرت ام المومنین کے یوم وفات کی وجہ سے "یوم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا" اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کے یوم وصال کی وجہ سے یوم احمد علیؒ بھی ساتھ ہی منایا گیا۔

یہ کانفرنس اپنے بلند مقاصد اور حاضری کے لحاظ سے ایک اہم اور عظیم الشان کانفرنس بن گئی تھی۔ اور اسی وجہ سے اہل لاہور نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں نہایت محبت و خلوص کا مظاہرہ کیا تھا۔

سامراجیوں اور پسندوں کو مایوسی

کانفرنس کے انعقاد سے ایک روز قبل سامراجیوں اور پسندوں کی طرف سے یہ خبر پھیلائی گئی تھی کہ کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے "بسں بانڈ" کے حمایتی نے اپنے غنڈے تیار کر رکھے ہیں۔ لیکن جمعیۃ کے ۳۱۳ جانثاران مصطفیٰ کی محبت بھرا اور رضا کارانہ جذبہ ان کے ارادوں پر مایوسی کا جذبہ پیدا کر رہا تھا۔ کانفرنس کے انتظامات پر مامور تھے۔ اگر کوئی سامراجی غنڈہ کانفرنس کی طرف بد نگاہ سے دیکھتا، تو وہ ۳۱۳ جمعیۃ کے بہادر رضا کاروں کی زد سے بچ کر نہیں جا سکتا تھا۔ لیکن اس بانڈ کی کوئی غنڈہ اتنی جرأت نہیں کر سکا۔ اور کانفرنس نہایت اطمینان سے آخر تک جاری رہی۔

حضرت قطب زمانہ کے مزار پر حاضری

خطباء کنونشن اور جہاد کانفرنس میں شریک علماء کرام نے کانفرنس کے افتتاح سے قبل قائد جمعیۃ پنجاب حضرت مولانا محمد عطیا و العلقمی، شعبۂ تبلیغ کے کنوینر حضرت مولانا محمد یقان صاحب علی پوری کی قیادت میں ایک عظیم قافلہ کی صورت میں قطب زمانہ حضرت لاہوریؒ، مفکر احرار چوہدری افضل حقؒ، حضرت شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ اور ماسٹر تاج الدین انصاری رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے مزارات پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی اور عہد کیا کہ ہم اپنے ان اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سربلندی اور اپنے وطن عزیز پاکستان کی حفاظت و بقاء کے لئے ہر قسم کی قربانی دینگے۔ حاضری دینے والوں میں حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا قاری نور الحق ایڈووکیٹ، مولانا زاہد الراشدی، جمعیۃ کے رضا کار اور دوسرے علماء و خطباء شامل تھے۔

کانفرنس کا افتتاح

۹ بجے کانفرنس جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ جنرل سیکرٹری کے فرائض مولانا زاہد الراشدی صاحب گوجرانوالہ نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد سب سے پہلے سٹیج سیکرٹری نے مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری کا اعلان کیا۔

مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری

آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ ہمارے وطن عزیز پاکستان کو دو دشمنوں سے خطرہ درپیش ہے۔ ایک دشمن اندرونی ہے اور دوسرا بیرونی۔ ہمیں ان دونوں دشمنوں سے اپنے ملک کو بچانا ہے۔ مولانا نے کہا کہ اندرونی دشمن قادیانی ہے۔ اور وہ لوگ ہیں جو علیحدگی کے نظریات کے حامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر اور نہری پانی کے مسئلہ کے ذمہ دار قادیانی ہیں۔ انہوں نے سر ظفر اللہ کی تحت یہ مسائل پیدا کئے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے وقت گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل نہیں ہو سکا۔ یہ اسی فرقہ کی سازش تھی۔ اور پھر یہ گروہ جہاد کا سخت مخالف اور منکر ہے۔ اس وقت جبکہ ہمارے وطن عزیز پاکستان کی سرحد پر ہمارے بیرونی دشمن انڈیا کا خطرہ درپیش ہے۔ اس فرقہ کی کارروائیوں کا سخت محاسبہ کیا جائے۔ مولانا نے مطالبہ کیا کہ ایم ایم احمد قادیانی پر قاتلانہ حملہ کے ملزم اسلم قریشی کے مقدمہ میں ایم ایم احمد کے بیان کو منظر عام پر لایا جائے اور اس کو چھپانے کی اجازت دی جائے۔

قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی

قاضی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان علماء کا گروہ منظم ہو چکا ہے اور اس نے تہیہ کر لیا ہے کہ ملکی سالمیت اور اسلامی نظام کے قیام کی تحریک کے خلاف کسی قسم کی سازش برداشت نہیں کی جائے گی۔ قاضی صاحب نے ۳۱۳ بدری صحابہؓ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور عوام کو ملکی حفاظت کے لئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔

مولانا امیر الزماں صاحب (آزاد کشمیر)

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے نمائندہ جناب مولانا امیر الزمان صاحب نے بھی جہاد کانفرنس سے خطاب کیا اور کہا کہ بھارتی سامراج کشمیر کے نہتے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ڈھا رہا ہے۔ ان مظالم کی داستان طویل اور ناقابل بیان ہے۔ مولانا نے کہا کہ بھارتی وزیر اعظم دنیا کا دورہ کر کے اپنی مظلومیت کی جھوٹی داستانیں بیان کرتا ہے۔ حالانکہ خود اس کا دامن لاکھوں کشمیریوں اور ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کے خون سے داغدار ہے۔ مولانا نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ کشمیر کے ہزاروں علماء اور عوام جہاد کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان کی حکومت اس سلسلہ میں جو قدم بھی اٹھائے گی۔ وہ اس کا بھرپور تعاون کریں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ کشمیر کے ہزاروں علماء اور

انشاء محمد حنیف سہارنپوری

...ن یوم القیمۃ ○ الحدیث ○ جہاد قیامت تک جاری رہے گا!

...ے شعلہ نوا خطباء نے اہلِ لاہور کو جذبۂ جہاد اور ولولۂ تازہ عطا کر دیا

بخاریؒ کے بہادر سپاہی میدانِ عمل میں

از
محمد حنیف
سہارنپوری

...حضرت قطب زمانہ کے مزار پر حاضری

خطباء کنونشن اور جہاد کانفرنس میں شریک علماء کرام ...ے کانفرنس کے افتتاح سے قبل قائد جمعیۃ پنجاب حضرت ...لانا محمد ضیاء القاسمی، شعبۂ تبلیغ کے کنوینر حضرت مولانا ...د لقمان صاحب علی پوری کی قیادت میں ایک عظیم ...فلہ کی صورت میں قطب زمانہ حضرت لاہوریؒ مفکر ...حرار چوہدری افضل حقؒ حضرت شیخ حسام الدینؒ ...ور ماسٹر تاج الدین انصاری رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے ...زارات پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی اور عہد کیا کہ ہم ...پنے ان اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی ...سربلندی اور اپنے وطن عزیز پاکستان کی حفاظت و ...بقاء کے لئے ہر قسم کی قربانی دینگے۔ حاضری دینے والوں ...میں حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا قاری نور الحق ایڈوکیٹ۔ مولانا زاہد الراشدی، جمعیۃ کے رضاکار اور دوسرے علماء و خطباء شامل تھے۔

...کانفرنس کا افتتاح

۹ بجے کانفرنس جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا زاہد الراشدی صاحب گوجرانوالہ نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد سب سے پہلے سٹیج سیکرٹری نے مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری کا اعلان کیا۔

مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری

آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ ہمارے وطن عزیز پاکستان کو دو دشمنوں سے خطرہ درپیش ہے۔ ایک دشمن اندرونی ہے اور دوسرا بیرونی۔ ہمیں ان دونوں دشمنوں سے اپنے ملک کو بچانا ہے۔ مولانا نے کہا کہ اندرونی دشمن قادیانی ہے۔ اور وہ لوگ ہیں جو علیحدگی کے نظریات کے حامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر اور نہری پانی کے مسئلہ کے ذمہ دار قادیانی ہیں۔ انہوں نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت یہ مسائل پیدا کئے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے وقت گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل نہیں ہو سکا۔ یہ اسی فرقہ کی سازش تھی۔ اور پھر یہ گروہ جہاد کا سخت مخالف اور منکر ہے۔ اس وقت جبکہ ہمارے وطن عزیز پاکستان کی سرحد پر ہمارے بیرونی دشمن انڈیا کا خطرہ درپیش ہے۔ اس فرقہ کی کارروائیوں کا سخت محاسبہ کیا جائے۔ مولانا نے مطالبہ کیا کہ ایم ایم احمد قادیانی پر قاتلانہ حملہ کے ملزم اسلم قریشی کے مقدمہ میں ایم ایم احمد کے بیان کو منظر عام پر لایا جائے اور اس کو چھاپنے کی اجازت دی جائے۔

قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی

قاضی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان علماء کا گروہ منظم ہو چکا ہے اور اس نے تہیہ کر لیا ہے کہ ملکی سالمیت اور اسلامی نظام کے قیام کی تحریک کے خلاف کسی قسم کی سازش برداشت نہیں کی جائے گی۔ قاضی صاحب نے ۳۱۳ بدری صحابہؓ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور عوام کو ملکی حفاظت کے لئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔

مولانا امیر الزماں صاحب (آزاد کشمیر)

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے قائد جناب مولانا امیر الزمان صاحب نے بھی جہاد کانفرنس سے خطاب کیا اور کہا کہ بھارتی سامراج کشمیر کے نہتے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ڈھا رہا ہے۔ ان مظالم کی داستان طویل اور ناقابل بیان ہے مولانا نے کہا کہ بھارتی وزیر اعظم دنیا کا دورہ کر کے اپنی مظلومیت کی جھوٹی داستانیں بیان کرتی ہے۔ حالانکہ خود اس کا دامن لاکھوں کشمیریوں اور ہند کے مظلوم مسلمانوں کے خون سے داغدار ہے۔ مولانا نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ کشمیر کے ہزاروں علماء اور عوام جہاد کے لئے تیار ہیں پاکستان کی حکومت اس سلسلہ میں جو قدم بھی اٹھائے گی۔ وہ اس کا بھرپور تعاون کرینگے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ کشمیر کے ہزاروں علماء اور عوام جہاد کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان کی حکومت جب بھی کشمیری علماء اور عوام کو دعوت دے گی۔ وہ فوراً لبیک کہیں گے۔

طالب علم راہنما جہانگیر شجاع

جمعیۃ طلباء اسلام کے راہنما اور شعلہ بیان مقرر جناب جہانگیر شجاع نے تقریر کرتے ہوئے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ملکی سالمیت کے لئے طلباء ہر قسم کی قربانی دینگے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بدر کے میدان میں صحابہؓ کرام کی قربانیوں کا اجمالی تذکرہ کیا اور ساتھ ہی عوام کو منکرین ختم نبوت اور مخالفین جہاد کی سرگرمیوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی۔

شاعر انقلاب مرزا جانباز

افتتاح کانفرنس کے وقت مرزا جانباز کی کمی کو شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا۔ وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے۔ جس وقت مرزا صاحب اپنی ولولہ انگیز نظم پیش کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے تو ان کا شاعر انقلاب زندہ باد کے نعروں سے شاندار استقبال کیا۔ بعد ازاں آپ نے اپنی ایمان افروز نظم سے سامعین کے دلوں کو گرمایا۔

جمعیۃ گارڈز کے سالار اعلیٰ سید فضل الرحمٰن احرار

مختصر تعارف

امام المجاہدین امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نوجوانوں کی جو جماعت تیار کی تھی۔ ان میں قربانی و ایثار اور جذبۂ جہاد کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب بھی بخاریؒ کی بہادر فوج کے ایک جانباز سپاہی ہیں۔ جنہوں نے جہاد آزادی کے لئے قربانیاں دیں اور قید و بند کی صعوبتوں سے گذرے۔ عمر کے لحاظ سے اب بڑھاپے میں قدم رکھ چکے ہیں۔ داڑھی میں سفیدی غالب ہے۔ لیکن عزم و استقلال کے لحاظ سے اب بھی جوان ہیں۔ کھدر کا لباس اور کلہاڑی ان کے امتیازی نشان ہیں۔ بہادری کا ان کا جوہر باطل کے لئے تیغ براں اور اپنوں کے لئے شفیق اور مہربان دوست۔ چھوٹا قد، پھرتیلا جسم۔ تقریر نہیں کرتے جہاد کی دعوت دیتے ہیں اپنے وطن عزیز پاکستان میں صحیح اسلام کے نفاذ کا عزم اور حل دفاع کا جذبۂ صادقہ رکھتے ہیں۔ انہی وجوہات کی بنا پر حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار کو جمعیۃ گارڈز کا سالار اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نے جمعیۃ گارڈز کا سالار مقرر ہونے کے بعد جہاد کانفرنس سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے تمام مسائل کا واحد حل اسلام ہے۔ اور اب ہمیں یہ بات قطعی طے کر لینی چاہیئے کہ ملک میں صرف اسلام کا نظام ہی نافذ ہوگا

مولانا قاری نور الحق قریشی ایڈوکیٹ

مولانا قاری نور الحق قریشی ایم اے ایڈوکیٹ ملتان جو جمعیۃ پنجاب کے ناظم نشر و اشاعت بھی ہیں۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر زور دیا کہ چونکہ بھارت جارحیت کے راستے پر گامزن ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ یا بھارت سے کھلی جنگ کی جائے یا ملک کے دونوں بازوؤں میں امن کی بحالی کے لئے سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ آپ نے مشرقی پاکستان میں شکست خوردہ جماعتوں کے نمائندوں کی بلا مقابلہ کامیابی پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ اس سے موجودہ بحران حل نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بہتر تھا کہ حکومت خود قابل افراد کو نامزد کر دیتی۔ قاری صاحب نے کہا کہ اس وقت پوری قوم جہاد کے لئے تیار ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی

حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے جہاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اس وقت جبکہ ملک پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں قادیانی جماعت مسلسل جہاد کے خلاف لٹریچر اور رسائل شائع کر رہی ہے۔ ان رسالوں میں یہ صاف موجود ہے

مقررین اور شرکاء کانفرنس

- مولانا غلام مصطفیٰ
- قاضی عبداللطیف اختر
- جہانگیر شجاع
- مولانا زاہد الراشدی
- قاضی محمد سلیم ایڈوکیٹ
- مولانا امیر الزمان
- مرزا غلام نبی جانباز
- مولانا فضل الرحمٰن احرار
- قاری نور الحق ایڈوکیٹ
- مولانا منظور احمد چنیوٹی
- مولانا عبدالمجید ندیم
- مولانا محمد لقمان علی پوری
- مولانا محمد ضیاء القاسمی
- مولانا محمد اجمل خاں

کو جہاد حرام ہے۔ آپ نے انکشاف کیا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ربوہ سے متعدد بار بھارتی طیاروں کو لائٹیں دی جس کے نتیجے میں اس وقت کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے ربوہ کی برقی لائن کٹوا دی۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ جہاد کے خلاف لٹریچر ضبط کیا جائے۔ آپ نے قادیانی جماعت کے عزائم کو ملک کی سالمیت و استحکام کے منافی قرار دیا اور ان کے سخت محاسبہ کا مطالبہ کیا۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم

حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم نے جہاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اس ملک میں جب تک خدا و رسول کے باغیوں اور ختم نبوت کے مسلمہ عقیدہ کے خلاف کام کرنے والوں کا محاسبہ نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک ہمیں خداوند قدوس کی حمایت حاصل نہیں ہو سکتی۔ غزوہ کے بدر کے ۳۱۳ مجاہدین کی قلت صرف اس لئے کفر کی کثرت پر غالب رہی کہ وہ خدا اور رسول کے وفادار تھے۔

مولانا محمد لقمان علی پوری (کنوینر شعبہ تبلیغ)

مولانا ندیم کے بعد شعبہ تبلیغ جمعیۃ علماء اسلام کے کنوینر حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری نے بدر کے میدان میں صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں انہوں نے شعبہ تبلیغ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مقصد اس شعبہ کے قیام سے ملک عزیز پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے لئے رائے عامہ کو ہموار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ یہ مبلغ ملک کے پیچے پیچے میں پہنچ کر اسلام کی خدمت کریں گے۔ انہوں نے کہا، کہ اس بازار کے کتے بھونکتے رہیں گے اور کاروان اسلام منزل حق کی جانب رواں دواں رہے گا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی لائلپوری

آخر میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے تقریر کی اور کہا کہ

"پوری قوم اپنی بہادر افواج کی پشت پر ہے اگر ضرورت پڑی تو قوم کے نوجوان افواج پاکستان کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لیں گے۔ آپ نے کہا کہ جہاد کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں اسلامی اقدار کا تحفظ کیا جائے اور آئین شریعت نافذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ بھی ہم نے محض اللہ کے بھروسے پر جیتی تھی اور اب بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم دشمن پر غالب آئینگے

مولانا نے بدر کے میدان کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا کہ جس وقت محسن کائنات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ۳۱۳ جانباز اور نہتے ساتھیوں کو لے کر پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ مقابلہ میں کفار کا لاؤ لشکر ہتھیاروں سے لیس کثرت کے ساتھ موجود ہے تو اس وقت آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی اللہ کے دربار میں جھکا دی۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ! میں اپنی تمام پونجی لے کر تیرے راستے میں جہاد کے لئے پہنچ گیا ہوں۔ اس تھوڑے سے تحفہ کو قبول فرمائے سیدنا صدیق اکبرؓ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھی تو سجدے کی حالت میں آپ سے لپٹ گئے اور فرمایا۔ پیارے حبیب سر کو اٹھائیے۔ اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو ناکام نہیں بنائیں گے۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم آج بھی اپنے اللہ سے لو لگا لیں تو انشاء اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت بیان کرتے ہوئے جمعیۃ کے ایک چھوٹے سے پرچم نبوی کو ہاتھ میں اٹھا کر لہرایا اور کہا۔ لوگو! بدر کے میدان میں آقائے کائنات نے حضرت عائشہؓ کے دوپٹے کو پرچم بنا کر لہرایا تھا۔ مولانا قاسمی نے کچھ اس انداز سے پرچم لہرایا کہ مجمع نعروں سے گونج اٹھا

کانفرنس سے قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ اور مولانا زاہد الراشدی نے بھی مختصر سا خطاب کیا

خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اقبال خاں صاحب بھی شروع سے آخر تک موجود رہے اور نوجوان علماء و خطباء کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ . . . . . .

. . . . . نماز ظہر کی اذان ہو چکی تھی۔ اس وجہ سے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے دعا فرمائی۔ اور یوں نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں اہل دل کے دلوں کو گرما کر اور جذبہ جہاد دے کر یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

رضا کاروں کی بھرتی

کانفرنس میں جمعیۃ کی رضا کار تنظیم جمعیۃ گارڈز میں تقریباً دو سو افراد نے اپنے نام بطور رضا کار لکھوائے اور جمعیۃ کے لئے کام کرنے کا عہد کیا۔

ضرورت ہے

برائے مدرسہ عربیہ حدیقۃ الاحسان رجسٹرڈ شاہی جامع مسجد شجاع آباد یادگار خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی

(۱) ایک مستند عالم دین جو کہ درس نظامی تک تدریس کے فرائض سرانجام دے سکے۔

(۲) ایک مستند قاری صاحب جو کہ بچوں کو قرآن کریم حفظ و ناظرہ با تجوید تک تعلیم دے سکے۔ بانی پی کو ترجیح دی جائیگی

(۳) ایک باورچی جو طلبۂ مدرسہ کا طعام تیار کر سکے۔

راسخ العقیدہ اور دیوبندی مکتبہ فکر سے متعلق ہوں۔ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت شرائط طے کریں۔ آنے جانے والوں کو کوئی خرچہ نہیں دیا جائے گا۔ خط و کتابت ۵ رشوال المکرم تک ہو سکے گی۔

واضح رہے کہ مدرسہ ہذا میں تین مدرسین پہلے ہی مصروف تعلیم و تعلم ہیں۔

المشتہر۔ قاضی عبداللطیف اختر خطیب و متولی شاہی جامع مسجد مہتمم مدرسہ حدیقۃ الاحسان رجسٹرڈ شجاع آباد ضلع ملتان

صوبہ پنجاب کی مانیٹرنگ جمعیتیں متوجہ ہوں

۲۸ نومبر کے کنونشن میں ضرور شرکت کیجئے

اکابر جمعیۃ مرکزیہ کے حکم کے مطابق صوبہ پنجاب کی تمام اضلاعی تحصیلی اور مقامی سطح پر تمام جماعتیں ۲۸ نومبر کے کنونشن کو کامیاب بنائیں۔

پنجاب کے تمام علماء خصوصاً لاہور کے نزدیکی مقامات کے علماء اور رضا کار کنونشن میں ضرور شرکت کریں۔ اگر رضا کار خاکی کھدر کا کرتہ اور سفید شلوار پہن کر کنونشن میں شرکت کریں تو یہ زیادہ مناسب ہے گا

(محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

داخلہ شروع ہے

مدرسہ عربیہ حدیقۃ الاحسان رجسٹرڈ میں حسب دستور سابق امسال بھی مندرجہ ذیل شعبوں میں ۵ رشوال المکرم ۱۳۹۱ھ تک جاری رہے گا۔ درجہ عربی فارسی صرف و نحو اصول فقہ ترجمہ قرآن کریم حفظ و ناظرہ مشق و کتب ہائے تجوید و قرأت۔

بیرونجات سے آنے والے طلبہ کے لئے قیام و رہائش کا اعلیٰ انتظام، علاج، حجامت صابن و ظائف و ہمہ قسم ضروریات کا مکمل بندوبست ہوگا۔

مدرسہ ہذا میں تجربہ کار اساتذۂ کرام نہایت محنت اور جانفشانی سے تعلیم دے رہے ہیں۔ داخلہ جلد لے لیں۔ محدود ہوگا۔

قاضی عبداللطیف اختر خطیب و متولی شاہی جامع مسجد مہتمم مدرسہ عربیہ حدیقۃ الاحسان رجسٹرڈ شجاع آباد ضلع ملتان

اعلان داخلہ

دار العلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ بوریوالہ میں مستند اور تجربہ کار اساتذہ کی نگرانی میں عربی و فارسی کی تعلیم موقوف علیہ دورہ تک ہوتی ہے۔ امتحان داخلہ یا ستہ ماہی امتحان میں درجہ کتب کے جو طلباء اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوں گے۔ ان کو خوراک، لباس اور ادویات وغیرہ کے علاوہ نقد وظیفہ بھی حسب استعداد دیا جاتا ہے۔ درجہ کتب یا حفظ و تجوید کا داخلہ ۲ رشوال تک کھلا رہے گا

درخواستیں مہتمم مدرسہ کے نام جلد از جلد بھیجئے

المعلن:۔ عبدالرحیم نعمانی مہتمم دار العلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ (رجسٹرڈ) بوریوالہ ضلع ملتان

عید رمضان

از جناب ڈاکٹر مصطفےٰ احسن علوی فاضل دیوبند ایم اے پی، ایچ، ڈی

اب سے لگ بھگ کوئی چودہ سو سال ادھر جب آدمیت گمراہیوں کی چادر میں لپٹی ہوئی روحانی موت سے دوچار تھی اور عالم انسانیت کے دلوں کی سیاہی کو شرما رہی تھی۔ حق بظاہر بیکس و بے سروسامان اور مظلوم تھا۔ اس سرزمین پر جس کے ہونٹوں پر پیاس سے خشکی کی پٹریاں جمی ہوئی تھیں اور اس تپتے ریگستان میں جو تہذیب و تمدن کے گہواروں سے بہت دور اور علم و دانش کے سبزہ زاروں سے الگ کجا الگ تھا۔ ماہ خورشید کو رُخِ انور سے شرمانے والے، کلاہ ہاشم کے گل تر، دامن قریش کے تابندہ گوہر، چمن عبودیت کے سرو آزاد اور کملی والے گدا نواز عرب و عجم کے رسولؐ کو بھیجا گیا۔ جو گو یتیم بے بس اور ان پڑھ تھا۔ لیکن سچائی کی روشنیاں سنسار میں پھیلانے کی امنگوں سے بھرپور ایک قوم نہیں، ایک قبیلہ نہیں ساری کائنات انسانی کو سدھارنے کے پہلو میں ولولے لئے ہوئے تھا۔ ایسی شخصیت پر لاکھوں درود، لاکھوں سلام۔ اس نے پھٹے ہوئے دلوں کو جوڑا۔ ابھری ہوئی عداوتوں کو بٹھایا۔ کشور انسانیت کی از سرِ نو تعمیر شروع کی۔ اور نیکیوں کا ایک ایسا لشکر ترتیب دیا جس نے صدیوں کی پھیلی ہوئی بدیوں اور جمی ہوئی گمراہیوں کی فوجوں کو شکست فاش دی۔ وہ فاران کی طرف سے اٹھنے والا ابرِ رحمت تھا۔ جو انسانیت کی سوکھی کھیتیوں کو بہلانے اور کائنات ارضی کی خوش بختی کی پیاس کو بجھانے کے لئے امڈا تھا۔ ایسی ذات پر این و آن قربان، بحر و بر قربان، حاصل بحر و بر قربان، لاکھوں درود، لاکھوں سلام۔ انسانی سعادت کا یہ مقدس پیغام اور اس کی تبلیغ عرب کے ایک ان پڑھ کے سپرد ہوئی۔ جس کے آگے عالم کی دانائیاں اور بینائیاں گم سم دانشین و بینشین ہکا و بکا، ششدر و حیران اور پہلے پہل جس مہینہ میں اس کی شروعات ہوئی وہ بھی بایمن و برکت، رمضان المبارک کا مہینہ تھا جسے آپ ابھی کل ہی الوداع کہہ چکے ہیں۔ اس مہینہ میں خدا اور اس کے بندوں کے درمیان ہجر و مفارقت کے بدلے وصل و محبت کے راز و نیاز شروع ہوئے تھے۔ ہاں یہی اور یہی مہینہ تھا جس میں ہدایتوں کے فرشتے پیغاموں پر پیغام لے کے اترے اور عرصہ تک خفا رہنے کے بعد پہلے پہل اسی مہینہ میں اللہ نے اپنے بندوں کو پیار کیا اور اس کے بندوں نے اسی مہینہ میں محبت کے جام پر جام لنڈھانے شروع کئے۔ دنیا نے ملکوں کی فتح پر خوشیاں منائیں اور استعماری ہوس رکھنے والی قوموں نے خوشی اور مسرت کی یادگاریں قائم کیں مگر غارِ حرا کے کملی پوش گوشہ نشین کا طرزِ عمل اس کے برعکس رہا۔ اس کے نزدیک دلوں کو مسخر اور روحوں کو مغلوب اور مہذب بنانے کے دن اصلی یاد رکھنے والے دن ہیں۔ انہیں کی یادگار اور انہیں کی خوشی منائی جائے۔ آج عید کا دن تھا۔ جو گذر گیا۔ ایشیا کیا یورپ کیا عرب کیا عجم کیا۔ کہاں کہاں اللہ کے پیاروں نے خوشیاں نہ منائی ہوں گی۔ . . . . . .

. . . . . .

. . . ادارے بند، دفاتر بند، کارخانے بند، یورپ ایشیا اور ان کی دارالحکومتوں ٹوکیو، ماسکو، پیکن، واشنگٹن، جاکرتا، پیرس، لندن، برلن کی مسجدوں میں کہاں کہاں کے لوگ وہ آشنا یا بیگانے اپنے کہ پرائے آج خوشی میں گلے نہ ملے ہوں گے۔ انہوں نے بڑھ چڑھ کے آپس میں مصافحے نہ کئے ہوں گے۔ کالوں گوروں کا اتحاد، عرب اور عجم کا اتفاق، مشرق و مغرب کی باہمی اخوت اور رواداری کے روح پرور نظارے آج آنکھوں کے سامنے گذرتے رہے۔ توبہ اور استغفار کی نادر گھڑیوں سے فائدے اٹھا چکنے والے، راتیں بستروں کی جگہ مصلوں پر گذارنے والے، پچھلے گناہوں کو یاد کر کے دلوں کو رُلانے والے، فرائض کے چھوٹنے پر کفاروں کی تدابیر کر کے سکھ پانے والے، مجبوریوں پر اپنے اپنے روزوں کا فدیہ ادا کرنے والے، راتوں کو جاگ جاگ کے دلوں کے ناصور بہانے والے، سحروں میں اٹھ اٹھ کے سینوں کے زخم شافی مطلق کو دکھانے والے، روٹھوں کو منانے والے، ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والے غیبت دل آزاری اور فسق و فجور سے زبانوں کو بالخصوص ان دنوں میں باز رکھنے والے ہم نے اور آپ نے آج دیکھا۔ کیسے خوش و خرم ہشاش و بشاش رہے۔ آج کے دن بچے خوش، بوڑھے خوش، نوجوانوں کے دل بلیوں اچھلے، نئے نئے ولولوں کے سمندر ٹھاٹھوں پر ٹھاٹھیں مارتے رہے۔ ایک نہیں دو نہیں۔ لاکھوں کالے نہیں گورے نہیں۔ بادہ توحید کے یہ مسرت اور مئے اسلام کے متوالے مختلف نسلوں اور خطوں کے سب ایک ہی کیف میں گرفتار اور ایک ہی نشہ میں سرشار مسجدوں میں بلا کا ازدحام، عیدگاہوں میں غضب کی کشمکش سڑکوں پر جوق در جوق دوگانہ ادا کرنے کے لئے جانے والوں کی قطاریں شاہراہوں پر نماز شکرانہ ادا کرنے کے لئے عیدگاہوں میں بروقت پہنچنے والوں کے ولولے، سواریوں کے ریلے پیلے، تانگوں، رکشوں اور موٹروں کے ہجوم، ٹریفک پر نامکمل کنٹرول، بچوں کی معصومانہ مسکراہٹیں اور ہنسیاں، بڑوں کی لاابالانہ خندگیاں، جوانوں میں آپس کی مبارکبادیاں، دوستوں اور عزیزوں کی بغل گیریاں اور بچوں بچوں کا عید ملاپ۔ اللہ اللہ آج کیسے کیسے منظر دیکھنے میں آئے۔ ملکوں ملکوں خیر سگالی اور تہنیت کے پیغامات آج ہی اخباروں میں نکلے اور پڑھے۔ آج دوستوں کے کارڈ پہنچے، لفافے ملے۔ مخلصانہ مبارکبادیوں کے تحائف اور رومال آپس میں بنے۔ نوکروں، چاکروں، پرچوں اور ڈوموں نے مبارکبادیاں دیں، تیوہاریاں پائیں۔ راجہ پرجا شاہ و گدا، حاکم و محکوم، حسب توفیق نئے نئے کپڑے زیب بدن کئے ہوئے، بالوں میں تیل لگا ہوا، کپڑوں میں عطر ملا ہوا اور احیاء سنت کی خاطر آنکھوں میں سرمے کی سلائیاں پھیرے ہوئے نئے نئے لباس، نئی نئی پوشاکیں۔ رنگین جبے قبے زریں دستاریں سادھے سادھے عمامے سروں پر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کے وقتاً فوقتاً وظیفے زیر لب، یہ مناظر عام تھے۔ ہاں خال خال غم کی جھلک بھی تھی۔ اس دورِ گرانی میں بھلا جسے نان شبینہ نہ ملی اس نے کیا جانی عید اور کیا جانی عید کی خوشی۔ جنہیں اقتصادی حالات نے شکستہ کر دیا انہوں نے کیا منائی عید۔ یتیم کیا منائے عید۔ آہ رانڈیں لٹے ہوئے سہاگوں والیاں کیا گائیں شادمانیوں کے گیت۔ ان کی مایوسیاں پریشانیاں، بیقراریاں اور تڑپ فضائے عالم پر چھائی ہوئی ہیں۔ ان کی آنکھوں میں آج آنسو نشتر بن کے چبھے ہوں گے۔ وہ بدبخت دلہنیں جن کے سہاگ قضا و قدر نے لوٹ لئے۔ آج یہ مسرتوں کی لہریں انہوں نے دیکھیں تو دکھیاریوں نے اپنے سہاگ کے دن عجب عجب انداز سے یاد کئے ہوں گے۔ اے ارحم الراحمین ان پر رحم کیجئے۔ اگر حقدار اور مستحق ہیں، تو رقم نظرہ کی یہ کیسی کچھ مستحق فطرہ واجب ہے۔ مسلمان پر اگر مالک نصاب ہو۔ روزے رکھے یا نہ رکھے۔ آج فطرے کی رقموں اور غلوں سے اہل دل نے جھولیاں اور کشکولیں بھر لیں۔ اے اللہ برکت دیجیو ان کے مال و دولت میں اور وہاں جن جن کی ثروت کی کھیتیاں اجڑ گئیں، دولتیں لٹ گئیں۔ ان کو اپنی دولت کے آج ساز و سامان ضرور یاد آئے ہوں گے۔ اپنے لٹنے پر انہوں نے آہیں ضرور کھینچی ہوں گی۔ اے اللہ تو ہی ان کا والی ہے۔

یتیمو! پڑھو لکھو جگ جگ جیو۔ آج نہیں تو کل خوشیاں منانا چین کی دیوار سے لے کے افریقہ کے صحرا تک۔ وادیوں، گھاٹیوں، دہشت و جیل میں رہنے والو ایشیا، یورپ، مصر، شام، حجاز، پاکستان اور افغانستان وغیرہ وغیرہ کے توحید کی زنجیر میں جڑے ہوئے تمام انسانو! مبارک تمہیں عید مبارک۔ اک اسی عید پر ہے کیا موقوف ایسی عیدیں ہزار دیکھو تم۔

اے رب العزت صدقہ اپنے جلال و کبریائی کا ان کے دلوں کو اخوت ہمدردی اور یگانگت کے جذبوں سے بھر دیجیو۔ ان کے کردار سے بیگانے بھی فائدے اٹھائیں۔ ان کے اخلاق اپنے اوپر پرایوں کے لئے بانگ درا بن کے رہیں۔ ان کا مروت و رواداری کا دامن غیروں کو بھی اپنے نیچے کھینچ لے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔

گل ہائے عقیدت

بحضور حبیبۂ حبیب خدا۔ صدیقہ بنت صدیقؓ۔ ام المومنین سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا

یہ اشعار قاضی صاحب موصوف نے "سیرت عائشہ صدیقہ کانفرنس میکلوڈ روڈ" میں حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ العلمائے اسلام صوبہ پنجاب کی تقریر سے قبل پڑھ کر سنائے اس جلسہ کی صدارت مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں نے فرمائی۔

جنابِ سیدہ تم ہو جنابِ طاہرہ تم ہو
جو یزداں کی نظر میں پاک ہے وہ عائشہؓ تم ہو

تمہارا احمدِ مرسل سے رشتہ کٹ نہیں سکتا
ارم میں بھی حبیبہ حبیبِ کبریا تم ہو!

محمدؐ کی طرح اللہ سے کتنا تعلق ہے
وہ محبوب خدا ہیں تو حبیب مصطفےٰ تم ہو

خلوص و خدمت و ایثار کی ہے ابتدا تم سے
حجاب و عفت و عصمت کی خود ہی انتہا تم ہو

صحابہ نے اگرچہ حل کئے ہیں سینکڑوں قضیے
مگر خلوت کی باتوں کی فقط مشکل کشا تم ہو

تمہارا سورۃ النور میں ذکر مبارک ہے
قرآن کی آیۂ تطہیر کا بھی مدعا تم ہو

وفاداری کی مظہر ہو حیاداری میں اکمل بھی
شریک باوفا ہو تم رفیقِ باحیاء تم ہو

تمہارے واسطے نازل ہوئی ہیں آیتیں کتنی
خدائے لم یزل کہتے ہیں جن کو طیبہ تم ہو

تمہارے نورِ ایماں سے منور ہے جہاں اب بھی
مصفّیٰ جس سے دنیا ہے وہ صدقِ باوفا تم ہو

خلوص و راستی پاکیزگی شیوہ ہے بس خورشید
نفاق و فتنہ و شورش کی دشمن بے شبہ تم ہو

قاضی خورشید عالم ایڈووکیٹ۔ بھکر

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں سے

اپیل

ترجمان اسلام جمعیۃ علماء اسلام کی آواز اور پاکستان کے غریبوں، مزدوروں اور کسانوں کا ترجمان ہے۔ چونکہ ایجنٹ حضرات ترجمان اسلام کی رقم روک کر نقصان پہنچا رہے ہیں

اس لئے

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہر کارکن اپنے اپنے حلقے میں ترجمان کے خریدار مہیا کرے۔

جمعیۃ کا جو رکن بیس خریدار مہیا کرے گا اس کے نام ایک سال کے لئے ترجمان اسلام اعزازی جاری کر دیا جائے گا

ادارہ ترجمان اسلام

بقیہ فاروق اعظمؓ

قرآنی مطالعہ سے واضح مراد نبیؐ کی خصوصیات ہوتا ہے کہ نبوت جس چیز کو خدا سے مانگتی ہے وہ چند خصوصیات کی حامل ہوا کرتی ہے۔ مثلاً حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کہ مانگا تو عرض کیا فهب لی من لدنك وليا يرثني ويرث من ال يعقوب واجعله رب رضيا۔ اے خداوند مجھے ایک ایسا والی عطا فرما جو ان صفات کا حامل ہو ۱ وارث نبی ۲ وارث آل نبی ۳ اور رضائے خدا کا طالب اسی تیسرے معنی کو بیان کرتے ہوئے صاحب تفسیر مظہری رقم طراز ہیں اے راضیا عند فی السراء والضراء۔ قرآن کی اس آیت نے تو ایک اٹل فیصلہ ہی کر دیا کہ مراد نبوت کا وارث نبی ۲ وارث آل نبیؐ ۳ رضی ہونا ضروری ٹھہرا۔ جب مراد ذکریا علیہ السلام کی یہ شان ہے تو مصطفےٰ بھی ان خصوصیات کی حامل ضروری ہو گی کیونکہ فبهداهم اقتده کے تحت مرادِ محمدؐ بھی وارث نبی ہے اور وارث آل نبی ہے۔ جس طرح حضرت زکریاؑ کی مراد میں تبدیلی ناممکن اسی طرح حضرت فاروق اعظمؓ کی کل صفات کا انکار ناممکن کیوں کہ:۔

دعائے محمدؐ ہیں فاروق اعظمؓ

ترجمان اسلام کی رقوم ملتان نہ بھیجئے

پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ ترجمان اسلام کی رقوم آئندہ ملتان نہ بھیجی جائیں لیکن بعض ایجنٹ پھر بھی ملتان رقم ارسال کرتے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ رقم بذریعہ منی آرڈر لاہور دفتر کے پتہ پر ارسال کریں۔

خریداران ترجمان اسلام سے گذارش

بعض خریدار حضرات کی میعاد خریداری ختم ہو چکی ہے۔ ان کو سرخ نشان کے ذریعے ختم خریداری کی اطلاع دی گئی ہے۔ اب ان کی خدمت میں وی پی ارسال کی جا رہی ہے جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔

خط و کتابت

کرتے وقت یا رقم بھیجتے وقت منی آرڈر فارم کے کوپن پر اپنا پتہ صاف تحریر کریں۔ اور ایجنسی۔ نمبر اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ادارہ

ماضی — کی — روشنی

احمد حسین کمالی

برصغیر پاک و ہند کی برطانوی دور کی تاریخ میں تحریک پاکستان ایک عظیم انقلابی تحریک تھی اور یہ تحریک ان محمد علی جناح کی سربراہی میں شروع ہوئی جن کی طرف سے ماضی میں دوبار ہندو مسلم اتحاد کی ایسی کوشش کی جا چکی تھی جس میں مجموعی طور پر مسلمان بجائے ایک مستقل قوم کے ایک اقلیتی فرقہ قرار دیئے گئے تھے۔

ایک بار ۱۹۱۶ء میں جب مسٹر جناح مسلم لیگ کے صدر تھے، اور لکھنؤ پیکٹ کے نام سے انہوں نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے ہندو مسلم اتحاد کا ایسا فارمولا پیش کیا تھا جس میں مسلمان پنجاب میں باوجود اکثریت کے مساوی درجہ پر آگئے اور بنگال میں اکثریت سے اقلیت میں تبدیل ہو گئے۔

دوسری بار ۱۹۲۹ء میں دہلی میں مشہور ۱۴ نکات کی صورت میں مسٹر جناح نے ہندو مسلم اتحاد کا فارمولا پیش کیا جس کی رو سے مرکزی اسمبلی میں مسلمانوں کی نمائندہ تعداد ۱/۳ تسلیم کی گئی تھی۔ اور صوبجاتی فارمولا حسب سابق تھا۔

اگر ہندوستان کا سیاسی تصفیہ ۱۹۱۶ یا ۱۹۲۹ میں ہو جاتا، تو ان فارمولوں کی بدولت مسلمان نہ جداگانہ قوم تسلیم کئے جاتے۔ نہ کسی صوبہ میں انہیں اکثریت کی حیثیت حاصل ہوتی اور نہ مرکز میں وہ موثر طاقت اختیار کر سکتے تھے۔

۱۹۴۰ء میں پہلی مرتبہ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے مسٹر جناح کی ہی صدارت میں مسلمانان برصغیر کے لئے علیحدہ مملکتوں کے قیام کا مطالبہ سامنے آیا۔ لیکن اس مطالبہ میں بھی مسلمانوں کو ایک فرقہ (کمیونٹی) ہی بتایا گیا تھا، ایک قوم نہیں۔ جیسا کہ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد مسلم لیگ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

لیکن اس کے بعد مسٹر جناح نے دو قومی نظریہ پر زور دینا شروع کیا اور وہ رفتہ رفتہ مسلمانان ہند کے قومی قائد مانے جانے لگے۔

برصغیر کے بدلتے ہوئے حالات میں بلاشبہ یہ ایک انقلابی فیصلہ اور انقلابی عمل تھا۔

لیکن فیصلہ برصغیر پاک و ہند کی ہزار سالہ اسلامی تاریخ کے تقاضوں کے مطابق نہیں تھا۔ بلکہ برطانوی ہند کی اس سو سالہ ڈپلومیسی کے نتائج کی بنا پر کیا گیا تھا جس نے ہندوستان کے مسلمانوں کو سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ہندوستان کے ہندوؤں اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں پست و کمزور تر بنا ڈالا تھا۔

ہزار سالہ اسلامی تاریخ کا تقاضا تو یہ تھا کہ پورے برصغیر پر مسلمانوں کو اثر و رسوخ حاصل رہتا۔ لیکن انگریزوں کے سو سالہ مکمل غلبہ کی وجہ سے صورت حال بدل چکی تھی۔ اس لئے یہ فیصلہ اس سو سالہ کے پس منظر کے تحت ہی کرنا پڑا۔

مگر یہ فیصلہ ان مسلمان حلقوں کے لئے پسندیدہ نہیں ہو سکتا تھا جن کے سیاسی رجحانات کا پس منظر ڈیڑھ سو سال کی آزادی کی وہ جدوجہد تھی۔ جو بیرونی حکمرانوں کے خلاف جہاد اور خفیہ انقلابی کوششوں کی صورت میں جاری رہتی چلی آ رہی تھی۔ اور جو اپنا رشتہ برصغیر کی ہزار سالہ اسلامی تاریخ سے کسی طرح منقطع کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ باوجودیکہ انگریزوں کی صد سالہ حکومت نے اس رشتہ کی اساس کو جگہ جگہ سے کمزور کر ڈالا تھا۔

بہرحال ان حلقوں کی طرف سے شدید مخالفت نہ صرف متوقع تھی بلکہ تاریخ کے عمل کی ایک ناگزیر کڑی تھی۔

لیکن اس مخالفت سے نہ تو تحریک پاکستان کمزور ہو سکتی تھی، نہ اپنی منزل سے برگشتہ کی جا سکتی تھی۔ اس لئے کہ یہ مخالفت اس گروہ کی ذاتی اغراض پر مبنی نہیں تھی اور اصول پرستی کے دائرے سے باہر نہیں جا سکتی تھی۔

اس قسم کی مخالفت کرنے والوں کے نزدیک پاکستان ان کی منزل مقصود کا ایک نہایت ہی ناقص اور معمولی سا ٹکڑہ تھا۔ اور وہ جس وسیع مقصود کو پیش نظر رکھے ہوئے تھے۔ تحریک پاکستان کو اس کے حصول میں رکاوٹ سمجھتے تھے۔

تاہم پاکستان کے وجود میں آتے ہی ان کی مخالفت کا خاتمہ ہو جانا ضروری تھا۔

اس لئے کہ ان کے مقصود کا ہی یہ تقاضا تھا کہ پاکستان کے لئے اب اپنی جانیں قربان کر دیں۔ تاکہ اسے نقطۂ آغاز بنا کر مکمل اسلامی ہند کے منصوبہ کی تکمیل کی طرف قدم اٹھائے جا سکیں۔

چنانچہ یہ ہی وجہ ہے کہ پاکستان کے بعد مخالفین کے اس حلقہ کے ان افراد نے بھی پاکستان کی بقاء و استحکام اور مضبوطی پر زور دیا۔ جن کے نام مخالفوں میں سرفہرست سمجھے جاتے تھے۔ اور جو مرتے دم تک بھارت میں ہی مقیم رہے۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ نے فرمایا کہ تحریک پاکستان کی مخالفت ایسی ہی تھی۔ جیسے کسی مسجد کی تعمیر سے پہلے مسجد تعمیر کرنے کی مخالفت کی جائے۔ لیکن جب مسجد تعمیر ہو جائے تو پھر مخالفت کرنے والے بھی اس کی حفاظت کو فریضہ سمجھتے ہیں۔ اب پاکستان قائم ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کی بقاء اور استحکام کا فریضہ ہم سب پر عائد ہوتا ہے۔" (شیخ الاسلام نمبر)

چند ماہ ہوئے۔ لاہور کے ایک روزنامہ شاید کوہستان میں میاں منظر بشیر صاحب کے حوالے سے ان کے والد ہماریوں بشیر صاحب سے یہ روایت شائع ہوئی تھی، کہ جب وہ ترکی میں پاکستان کے سفیر تھے۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد وہاں دورہ پر تشریف لائے تو انہوں نے جناب ہمایوں بشیر صاحب سے علیحدگی میں کہا کہ پاکستان کو ہر قیمت پر مستحکم و مضبوط بنایا جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ دو شخصیتیں ہی تحریک پاکستان کی سب سے بڑی مخالف مسلمان شخصیتیں تھیں اور مسلمانوں میں جو لوگ اس تحریک سے کسی قدر مخالفت رکھتے تھے۔ وہ ان دونوں بزرگ شخصیتوں کے واسطہ سے ہی ایسا کرتے تھے۔

جب ان دونوں شخصیتوں کا انداز فکر یہ تھا، تو ان کے ماننے والوں کا پوچھنا ہی کیا۔

دراصل اس انداز فکر کی وجہ وہ ہی ہے۔ جو ہم نے اوپر بیان کی کہ جس ذہنی پس منظر کے تحت انہوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ یعنی پورے ہندوستان پر مسلمانوں کے اثر و رسوخ کو قائم و باقی رکھنا۔ اب پاکستان کے وجود میں آ جانے کے بعد اس ذہنی پس منظر کا ہی یہ تقاضا تھا کہ پاکستان کے بقاء کی نہ صرف حمایت کی جائے بلکہ اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد سے بھی گریز نہ کیا جائے۔

پاکستان کے قائم رہنے، سلامت رہنے اور مستحکم بننے پر ہی اب یہ موقوف ہے کہ مستقبل میں اسلام کا غلبہ واہگہ اور خلیج بنگال سے گذر کر راس کماری اور آخر عرب تک وسیع ہو جائے۔

اس حلقہ کے لوگوں کے متحدہ ہندوستان کا یہ ہی مطلب تھا۔ لیکن تحریک پاکستان کے مخالفوں کے چند گروہ ایسے بھی ہیں۔ جن کی مخالفت کی وجوہات کچھ دوسری تھیں۔

پہلا گروہ انگریزی حکومت سے مراعات و مفادات پانے والے طبقہ کا ہے۔ اس طبقہ کا تجربہ ہے کہ غیر ملکی حکومت کی خدمت سے وہ ہر قسم کے ناجائز فائدے حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے اس طبقہ نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی کہ انگریزوں کی حکومت قائم رہے۔ اور یہ طبقہ اس کی خدمات سرانجام دے کر بیش از بیش فوائد حاصل کرتا رہے۔

اس طبقہ میں سرکاری ملازمین۔ خطاب یافتگان سرمایہ دار تاجر اور جاگیردار وغیرہ شامل ہیں۔

یہ طبقہ اپنے تاریخی کردار کی بنا پر پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد بھی ایسی کارروائیوں اور جوڑ توڑ میں مصروف رہا جس کا مقصد بیرونی ملکوں کا پاکستان میں اثر و رسوخ بڑھانا تھا کہ اس ذریعہ سے وہ اپنی سابقہ مخصوص پوزیشن بھی برقرار رکھ سکے اور آئندہ کے لئے بھی لوٹ کھسوٹ کرتا رہے۔

اس طبقہ سے نجات حاصل کرنے کا واحد طریقہ

یہ ہے کہ پاکستان کے غریب عوام کسانوں، مزدوروں اور اوسط درجہ کے افراد کو پاکستان کے سیاسی و اقتصادی معاملات پر کنٹرول دیا جائے اور مکمل عوامی اقتدار قائم کر دیا جائے۔

دوسرا گروہ جس نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی، نظریت پرستوں اور نظریاتی تحریکوں کے داعیوں کا ہے۔ ان لوگوں نے بلا استثناء اور بے لچک تحریک پاکستان کی مخالفت کی۔ اسلام کے نام پر، اصول کے نام پر اور نظریہ کے نام پر، چنانچہ ایسے لوگوں کی قیام پاکستان سے قبل کی تحریریں دیکھ لی جائیں تو ان تحریروں میں تحریک پاکستان سے ان کی مخالفت کسی سیاسی یا تاریخی وجوہات کی بنا پر نہیں ملے گی۔ بلکہ یہ مخالفت ان کے خود ساختہ نظریہ کا تقاضا ہوگی۔

ظاہر ہے کہ نظریاتی مخالفت کبھی ختم نہیں ہوتی، تاوقتیکہ آدمی اس نظریہ سے ہی دست بردار نہ ہو جائے حالات کی مجبوری سے یہ گروہ منافقت کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ اور کوشش کرتا رہتا ہے کہ کسی طرح وہ ماحول برباد ہو جائے جس کی وجہ سے اس کا نظریہ باطل ثابت ہو گیا ہے۔

وہ اچانک چولہ بدل لیتا ہے۔ اور موافقت کا ایسا روپ اختیار کرتا ہے۔ جیسے کہ کبھی اس نے مخالفت کی ہی نہیں تھی۔ بلکہ گھڑ گھڑ کر ایسے شواہد پیش کرنے لگتا ہے کہ وہ تو خود اس مطالبہ اور تحریک کا داعی و خالق ہے اور سب سے بڑا حامی۔ لیکن اس کی فکری و عملی کوشش یہ رہتی ہے کہ ذہنی انتشار بڑھتا رہے اور مختلف حلقوں کے تصادم میں اضافہ ہوتا رہے۔ اس منافقانہ ٹیکنیک سے وہ ایسے نظریہ کے ابطال کا انتقام لیتا رہتا ہے۔

اسلام کی تاریخ اس قسم کے گروہوں کے طرز عمل سے بھری پڑی ہے اور مسلمانوں میں فرقہ بندیوں کی اصل حقیقت یہ ہی ہے کہ نظریت پرستوں کی ناکامی کے انتقام نے ملت اسلامیہ میں بے شمار فرقے جنم دیئے کسی تحریک کی مخالفت کے سیاسی و تاریخی وجوہات بدل سکتے ہیں۔ اور ان وجوہات کی بنا پر مخالفت کرنے والے سب سے بڑے حامی ثابت ہو سکتے ہیں اور ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن ذاتی اغراض اور خود ساختہ نظریوں کی بنا پر ہونے والی مخالفت، مخلصانہ حمایت میں نہیں بدل سکتی۔

دنیا کی تاریخ کا یہ ایسا تجربہ ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

پاکستان آج جن مشکلات کی گرفت میں آیا ہوا ہے۔ اس کا سبب۔

ایک تو اس کے وہ حامیان اول ہیں جنہوں نے پاکستان کے وجود میں آتے ہی اپنی ذاتی اغراض پوری کرنا مقدم سمجھ لیا تھا۔

دوسرے برطانوی حکومت کے مراعات یافتہ طبقے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مفادات کے لئے بیرونی اثر و رسوخ کا دروازہ کھولا۔ اور پاکستان کی معیشت کو سرمایہ داری کے چنگل میں دے دیا۔

تیسرے تحریک کے وہ نظریاتی مخالف ہیں، جن کے نظریے پاکستان کے وجود میں آنے سے باطل ہو گئے۔ لیکن اب وہ انتقامی ذہن کے ساتھ پاکستان میں ذہنی و فکری انتشار کو بڑھائے چلے جا رہے ہیں

آج پاکستان کی بقاء و سلامتی کا انحصار یا تو فوج کے استحکام پر ہے۔ یا پھر وہ حلقے اس کی سالمیت و استحکام کے لئے مصروف عمل ہیں۔ جنہیں ماضی میں اس خطہ زمین کو انگریزی حکومت سے آزاد کرانے کی جدوجہد کا تاریخی اور مقدس ورثہ حاصل ہوا ہے

آج قائد اعظم مرحوم کے پاکستان کے یہ لوگ سچے محافظ اور خادم ہیں۔

فخر سرحد کا پیر سنگ علاقہ خلیل میں خطاب

پیر سنگ علاقہ خلیل میں ایک عظیم الشان تبلیغی اجتماع میں جو مولانا فضل مولیٰ صاحب امیر تحصیل پشاور جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا تھا۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان کی سلامتی اور ترقی پاکستان میں محمدی نظام کے نفاذ میں ہے۔ افسوس کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ اور اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک اب تک کافرانہ نظام جاری ہے۔ ایسی صورت میں دنیا کی کافر طاقتیں پاکستان کے خلاف متحدہ محاذ بنا رہی ہیں۔ اور انسانیت دشمن بھارت پاکستان کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ پاکستان میں خدا کا قانون جاری کرنا خدا کی امداد کا ضامن ہوگا۔ پاکستان کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت پاکستان میں اسلامی قانون محمدی نظام کا پرزور مطالبہ کر رہی ہے۔

اگر پاکستان میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ نہیں کیا گیا۔ تو اس نازک وقت میں پاکستان کا دشمنوں سے بچانا مشکل ہوگا۔ ایک مسلمان کی کامیابی اور فتح اللہ کی امداد اور نصرت میں ہے۔

اسلامی قانون میں عدل، انصاف، خدائے کریم کی رضا اور امداد و رحمت پاکستان کے شامل حال ہوگا اور کافرانہ قانون میں ظلم، ناانصافی اور خدا کی ناراضگی ہوگی۔ جو ملک میں فساد اور تباہی اور قہر الٰہی کا موجب ہو سکتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام الحمد للہ ملک میں شرعی نظام کے لئے شب و روز مصروف عمل ہے

امیر محترم نے فرمایا۔ موجودہ حالات خطرناک ہیں دشمنان اسلام بڑی فرعونی طاقتیں پاکستان کے خلاف متحدہ محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔ ہم سب سے اول صدر پاکستان کو ایک مسلمان کی حیثیت سے مشورہ دیتے ہیں کہ پاکستان میں فوری طور پر شرعی قانون نافذ کرو۔

اور آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ خدا کی بندگی اطاعت تقویٰ، آپس میں محبت و پیار و احسان۔ نماز کی پابندی رزق حلال کے لئے کوشش۔ تمام منکرات سے پرہیز ملک کی وفاداری اور سلامتی کے لئے کوشاں رہو۔

عبد القدوس امیر جمعیۃ پیر سنگ علاقہ خلیل

مدرسہ اشرف المدارس کا داخلہ

لائلپور کی قدیم و عظیم دینی درسگاہ مدرسہ اشرف المدارس رجسٹرڈ کا جدید داخلہ یکم شوال سے ۱۵ شوال تک جاری رہیگا دورۂ حدیث حضرت مولانا علامہ جمال الدین سابق شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان پڑھائیں گے۔ عربی، فارسی دورہ حدیث اور حفظ و ناظرہ تعلیم القرآن کے درجات میں داخلہ کے خواہشمند طلباء مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں دورۂ حدیث کے طلبا کو خصوصی وظائف دیئے جائینگے

مہتمم محمد یحییٰ لدھیانوی محلہ اشرف المدارس رجسٹرڈ گورونانک پورہ گلی نمبر ۴ لائلپور

تصحیح

گذشتہ شمارہ میں ص۲ پر شمارہ نمبر غلط چھپ گیا ہے۔ اصل میں شمارہ نمبر ۴۳ ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

اعلان داخلہ

مدرسہ عربیہ قادریہ تلمبہ (جو کہ گذشتہ سترہ سال سے نہایت احسن طریقہ سے تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور جس میں تین نہایت قابل ترین اساتذہ تندہی سے کام کر رہے ہیں) کا داخلہ ۷ شوال سے شروع ہوگا۔ درجہ کتب موقوف علیہ تک کے محنتی طلباء بروقت اطلاع دیں داخلہ محدود ہے۔ قیام و طعام وظیفہ کا انتظام مدرسہ کی جانب سے ہوگا۔

سید نیاز احمد شاہ گیلانی مہتمم مدرسہ قادریہ تلمبہ ضلع ملتان

۲۸ر نومبر کے

تاریخی کنونشن

میں

لاہور پہنچئے

کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما حکومت کے سامنے مُلکی دستور سے متعلق جمعیۃ کے آخری موقف کا اعلان کرینگے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے ملک کو درپیش مسائل ملکی دفاع، خصوصاً قرآن وسنت پر مبنی اسلام کا عادلانہ نظام قائم کرنے اور آئین کے بارہ میں اپنے موقف کا قطعی اعلان کرنے کے لئے **۲۸ر نومبر** کو اپنے پانچہزار اراکین اور علماء کا کنونشن بلا لیا ہے۔ جس میں جید علماء شامل ہوں گے۔

یہ کنونشن لاہور میں صبح **۹ بجے** موچی دروازہ میں شروع ہو جائے گا پورے ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داران اپنے اپنے اضلاع کی جماعتوں کو کنونشن کی تیاری اور نمائندے بھیجنے کی طرف متوجہ کریں۔ ہر ہر ضلع سے علماء کرام اور جمعیۃ کے رضا کار کثیر تعداد میں لاہور پہنچیں۔

ترجمان اسلام کے اعلان کو دعوت نامہ تصور کریں، دعوت نامے ارسال کرنیکی حتی الامکان کوشش کی جارہی ہے ممکن ہے دعوت نامہ نہ مل سکے۔ اس لئے تمام جماعتیں اور علماء کرام اس اعلان کو ہی دعوت نامہ تصور کریں۔ فقط والسلام

● (حافظ الحدیث حضرت مولانا) محمد عبداللہ (صاحب) (درخواستی) امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)

● (مفتی اعظم حضرت مولانا) مفتی محمود (ایم این اے) ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)

● (مجاہد اسلام حضرت مولانا) غلام غوث ہزاروی (ایم این اے) ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (راولپنڈی)

● (جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا) عبیداللہ انور نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (لاہور)

● (حضرت مولانا) عبدالحکیم (ایم این اے) ناظم نشریات کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (راولپنڈی)

رپورٹ کارگذاری

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب

جاگ اُٹھا پنجاب!

از
حضرت مولانا
محمد ضیاء القاسمی ناظم
عمومی علماء اسلام پنجاب

پنجاب کے مرکزی اجلاس میں فیصلہ ہوا تھا کہ جماعت کی صوبائی سطح پر تنظیم زیادہ سے زیادہ فعال اور موثر بنائی جائے۔ مرکزی اجلاس کے فیصلہ کے ۔۔۔۔ مطابق راقم الحروف اور مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے پنجاب کے ۱۸ اضلاع کا دورہ کیا۔ جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انتہائی کامیاب رہا۔۔۔۔ اراکین جمعیۃ علماء اسلام نے ہر مقام پر تنظیمی وفد کی حوصلہ افزائی کی، جماعت کی تنظیم کے لئے بھرپور جد وجہد کے وعدے کئے۔ اور ممبر سازی کی مہم کے لئے اپنی کوششوں کو تیز تر کر دیا۔ ورکرز میٹنگیں ہوئیں۔ پریس کانفرنسوں اور رات کے تبلیغی اجلاسوں کا اہتمام کیا گیا۔ عوام میں پھر سے اس احساس کو بیدار کر دیا گیا کہ پاکستان میں اگر کوئی جماعت حقیقی اسلام کی جدوجہد اور محنت کر رہی ہے تو وہ صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ حضرت درخواستی مدظلہ۔ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے ان کے دیئے ہوئے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے دن رات کام کرنے کے فیصلے کئے گئے۔ تمام اضلاع کے ذمہ دار راہنما، اراکین، ورکر نہایت محبت و اشتیاق سے دور دراز کے سفر کر کے ضلعی مرکزی مقام میں تشریف لائے۔ اور اپنی جماعت کے تنظیمی پروگرام کو سمجھنے کے بعد ضلع بھر میں پھیل کر جماعتی کام کو منظم کرنے میں مصروف ہو گئے۔

تنظیمی وفد میں بعض اکابر اور رفقاء کی بعض اوقات شرکت نے اور بھی جان ڈال دی۔ اور جماعتی تنظیم کو اور بھی مؤثر بنا دیا۔ بعض مقامات پر جن اکابر اور احباب نے اپنی شرکت سے ہماری محنت کو اور بھی ثمر آور بنا دیا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور صوبائی امیر۔ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب۔ قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ۔ قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری۔ مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری۔ مولانا محمد مکی صاحب حجازی۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب۔ شیخ محمد یعقوب صاحب چودھری شوکت علی صاحب۔ مولانا زاہد الراشدی صاحب

جن اضلاع کا دورہ ہوا

(۱) ضلع کیمل پور (۲) ضلع راولپنڈی (۳) ضلع جہلم (۴) ضلع گوجرانوالہ (۵) ضلع سیالکوٹ (۶) ضلع لاہور (۷) ضلع ساہیوال (۸) ضلع ملتان (۹) ضلع مظفر گڑھ (۱۰) ضلع ڈیرہ غازی خاں (۱۱) ضلع رحیم یار خاں (۱۲) ضلع بہاولپور (۱۳) ضلع بہاولنگر (۱۴) ضلع لائلپور (۱۵) ضلع جھنگ (۱۶) ضلع میانوالی (۱۷) ضلع سرگودھا (۱۸) ضلع شیخوپورہ۔

اضلاع میں رابطہ عوام کمیٹیاں اور کنوینر حضرات کے اسماء گرامی:

ضلع راولپنڈی:۔ مولانا عبدالستار صاحب۔ مولانا قاری محمد امین صاحب۔ مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب

ضلع جہلم:۔ مولانا عبداللطیف صاحب

ضلع گوجرانوالہ:۔ شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صفدر تحصیل وزیر آباد:۔ مولانا محمد اسحاق علی پور تحصیل حافظ آباد:۔ مولانا محمد الطاف صاحب تحصیل گوجرانوالہ علامہ محمد احمد صاحب لدھیانوی۔

شہر گوجرانوالہ۔ مولانا احمد سعید صاحب۔ نگران زاہد الراشدی صاحب

سیالکوٹ:۔ مولانا فیروز خاں، حافظ عبدالرحمٰن مولانا محمد یحییٰ صاحب۔ مولانا صاحبزادہ امداد الحسن صاحب نعمانی۔

ضلع لاہور۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔

شہر لاہور۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ تحصیل قصور مولانا سید طیب شاہ ہمدانی۔ تحصیل چونیاں۔ مولانا حکیم محمد شریف صاحب۔

ضلع ساہیوال۔ مولانا امیر حسین شاہ صاحب۔ مولانا محمد حسین صاحب۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب۔ مولانا محمد فاروق صاحب۔

ضلع ملتان۔ مولانا نیاز احمد صاحب۔ شیخ محمد یعقوب صاحب۔ مولانا محمد شریف جالندھری۔ حکیم محمد عالم صاحب

ضلع مظفر گڑھ۔ مولانا عبدالمجید صاحب۔ چوہدری شوکت علی صاحب۔ مولانا محمد لقمان تحصیل علی پور

ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ تحصیل قوشہ، مولانا غلام فرید تحصیل ڈیرہ سردار حاجی غلام قاسم خاں۔ تحصیل جامپور سید رحیم بخش صاحب۔ تحصیل راجن پور مولانا عبدالکریم صاحب نیاز۔

ضلع رحیم یار خاں۔ مولانا غلام ربانی۔ مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی۔ مولانا قاری محمد مکی صاحب حجازی مولانا قاری شفیق احمد صاحب۔

ضلع بہاولپور۔ مفتی عبدالقدوس صاحب۔ خان غلام سرور۔

ضلع بہاولنگر۔ مولانا محمد شریف صاحب۔ مولانا محمد یوسف صاحب۔ مولانا محمد یوسف صاحب ہارون آبادی مولانا محمد قاسم صاحب۔

ضلع لائلپور تحصیل لائلپور۔ مولانا عبدالعلیم صاحب مولانا محمد اکرام صاحب۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مولانا محمد عمر صاحب

تحصیل کمالیہ۔ مولانا محمد اقبال صاحب۔ تحصیل جڑانوالہ مولانا احمد شفیع صاحب۔ حکیم بابا سلطان صاحب

ضلع جھنگ:۔ تحصیل جھنگ۔ مولانا غلام مصطفیٰ شاہ صاحب۔ مولانا محمد یاسین صاحب۔ ملک علی محمد صاحب۔ مولوی محمد فاروق صاحب۔ تحصیل شورکوٹ مولانا عبدالکریم صاحب روڈ سلطان۔ مولانا بشیر احمد صاحب شورکوٹ۔ تحصیل چنیوٹ۔ مولانا منظور احمد صاحب مولانا عبدالوارث صاحب۔

ضلع میانوالی۔ تحصیل میانوالی۔ سرپرست حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ۔ مولانا محمد رمضان صاحب حلقہ منکیرہ۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ حلقہ کلورکوٹ حافظ سراج الدین صاحب۔

ضلع سرگودھا۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب۔ مولانا حافظ محمد صادق صاحب۔

ضلع شیخوپورہ۔ مولانا عبداللطیف صاحب شاہکوٹ مولانا محمد یعقوب ربانی۔

کنوینر حضرات سے درخواست

آپ حضرات نے جس ولولے اور جوش سے تنظیمی وفد کا استقبال کیا۔ اسی جوش اور ہمت سے ممبر شپ کی مہم کو تیز تر کر دیجئے۔ اپنے دورے اور کام کی تفصیلات کی رپورٹ صوبائی دفتر کو ارسال کریں۔ جمعیۃ گارڈ کے قیام کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اپنے حلقے کے اراکین جماعت کو اس کی ہدایات جاری کر دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس میں شرکت کے لئے تیار کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جدوجہد کو قبول فرمائے۔ اور آپ کو اس ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

استاذ المحدثین کے عقیدتمندوں سے

"میں حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح مرتب کرنا چاہتا ہوں۔ اس سلسلے میں علمائے کرام سے خصوصاً اور ان کے متعلقین سے عموماً درخواست ہے کہ وہ میرے ساتھ مواد کے بارے میں علمی تعاون فرمائیں۔ مجھے جس جس بزرگ کے ذریعہ ان کی جو جو باتیں ملے گی۔ انشاء اللہ باحوالہ لکھوں گا"۔ والسلام

قاری فیض الرحمٰن ایم اے
صدر شعبۂ اسلامیات، گورنمنٹ کالج
ایبٹ آباد

بقیہ: فتح مکہ کا پس منظر

دی۔ اور مکہ واپس ہو گئے۔ مسلمانوں نے بہت جلد اپنا وقار دوبارہ حاصل کر لیا اور ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا انتظار مدینے کے جنوب و مشرق میں نجد کی طرف بڑھا لیا اور قریش کے ساحلی راستہ کی طرح عراق وغیرہ جانے کا صحرائی راستہ بھی بند کر دیا۔ پھر مکہ کے اطراف کے قبائل سے معاہدات دوستی کئے اور ان کو اپنی مدد کا یقین دلایا اور قریش سے تعلقات منقطع کر لینے پر آمادہ کیا پھر مدینہ کے شمال کی طرف توجہ کی اور وہ منا البندل کے اہم مقام تک (جو شام اور عراق جانے والے تجارتی کاروانوں کا بھگشن تھا۔ اپنے اثرات پھیلا دیئے اور قریش کے تجارتی تعلقات شمال سے بالکل بند کر دیئے۔ اسی اثناء میں مدینہ کے یہودی مسلمانوں سے لڑ کر اپنے کئے کی سزا پا چکے تھے اور مدینہ سے جلا وطن ہو کر خیبر وغیرہ میں آباد ہو گئے تھے اور یہودیوں کے ورغلانے اور ساتھ دینے کا یقین دلانے پر قریش نے ایک انتہائی کوشش کی۔ اپنے تمام حلیف قبائل کو جمع کیا۔ یہودی اور یہودیان خیبر کے حلیف قبائل غطفان وغیرہ کو بھی لوٹ کی طمع دلائی۔ غرض دس ہزار کے جم غفیر سے مدینہ پر حملہ کیا۔ خود مدینہ کے مابقی یہودی بھی بغل گھونسہ بننے کی دھمکی دینے لگے۔ یہ شوال ۵ھ کا واقعہ ہے اپنے تین ہزار سپاہیوں کی مدد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر کے غیر محفوظ سمت پر پندرہ دن کے عرصہ میں خندق کھدوائی اور عین اس وقت فارغ ہوئے۔ جب دشمن سر پر آ پہنچے۔ محاصرہ کنندہ متحدین میں سے چند قبائل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداً توڑ لینے کی کوشش کی اور مدینہ کے باغات کی تہائی کھجور لے کر چلے جانے پر وہ آمادہ بھی ہو گئے لیکن اہل مدینہ نے اس قدر کثیر معاوضہ منظور نہ کیا۔ پھر اسی اثنا میں یہودیوں اور اہل مکہ میں باہم بد اعتمادی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے کارندے دعایہ کاری میں اتنے کامیاب ہوئے کہ قریش نے دل برداشتہ ہو کر محاصرہ اٹھا لیا اور مکہ واپس ہو گئے اور غطفان وغیرہ بھی اکیلے کیا کرتے وہ بھی نوراً رفو چکر ہو گئے۔

اب انتہائی مشرق یمامہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر پھیل گیا اور ۶ھ کے آغاز میں وہاں کے بعض سرداروں کے اسلام لانے سے غلہ کی برآمد مکہ کے لئے بند ہو گئی۔ اسی سال اتفاق سے عرب میں قحط بھی پڑا۔ تجارت کے بالکل رک جانے غلہ وغیرہ کی منڈیوں کا راستہ بند ہو جانے اور پے در پے ناکامیوں سے قریش بے بس ہو چکے تھے۔ اگر ان کی فوجی قوت ابھی نہ ٹوٹی تھی۔

اس وقت مسلمانان مدینہ کی یہ حالت تھی کہ شمال میں غطفان اور خیبر کے یہودی خار کھائے بیٹھے تھے اور جنوب میں اہل مکہ تھے۔ جو خانت کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جو کرنے کو تیار نہ تھے۔ مسلمانوں کی قوت اتنی نہ تھی کہ وقت واحد میں دونوں پر اقدامی حملہ کر کے دونوں دشمنوں سے نجات حاصل کر لیتے۔ کسی ایک ہی سے مقابلہ ممکن تھا۔ لیکن جیسا کہ پانچویں صدی ہجری کے مشہور سیاستدان سر ہنگنے لکھا ہے کہ اگر مدینہ والے خیبر پر حملہ کرتے تو خوف تھا کہ شہر کو فوج سے خالی پا کر مکہ والے نہ چھوڑیں اور نہ لوٹ لیں۔ اگر جنوب میں مکہ کی طرف جائیں تو یہی خوف شمال یعنی خیبر سے تھا کیونکہ مدینہ کا محل وقوع خیبر اور مکہ کے بیچ میں ہے۔ ان حالات میں ذیقعدہ ۶ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ مکہ یا خیبر دونوں میں کسی ایک سے صلح کر لینی چاہیے اور اس غرض کے لئے آپ نے مکہ کا انتخاب کیا اور اس کی چند در چند وجوہ تھیں۔

اس سے پہلے آپ نے پانچسو اشرفیاں مکہ کے سردار ابو سفیان کو بھیجیں کہ وہاں قحط زدہ لوگوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ اس کی خبر مکہ میں پھیلی تو ظاہر ہے کہ اہل مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شریف دشمن سمجھنے اور کہنے لگے۔

اس کے بعد حج کے موسم میں جب قریش لڑائی کو حرام سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نصف فوج مدینہ میں چھوڑ کر ۱۵۰۰ سولہ سو آدمیوں کے ساتھ حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے تاکہ قریش کو گھبراہٹ نہ ہو اور مزید اطمینان دلانے کے لئے لڑائی کے پورے ہتھیار بھی ساتھ نہ رکھے۔ حدیبیہ پہنچکر جو مکہ سے دس میل پر واقع ہے، آپ نے قریش سے گفت و شنید کی اور قریش کی موٹہ مانگی شرطیں منظور کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ ایک زبردست دشمن سے بارہا انتقائی کوشش کے باوجود زیر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ خود موٹہ مانگی شرطیں منظور کر رہا تھا۔ قریش نے خیال کیا اور کیا چاہیے۔ صلح منظور کی اور یہ طے کیا کہ آئندہ دس سال تک قریش اور ان کے حلیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے حلیفوں سے نہیں لڑیں گے اور ہر ایک دوسرے کی جنگوں میں غیر جانبدار رہے گا اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا تجارتی راستہ کھولدیں گے اور یہ کہ کوئی مسلمان مکہ آئے

، تو وہ گرفتار کر لیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مکہ والا مدینہ آئے تو اہل مکہ کی خواہش پر اس کی تحویل عمل میں آئے گی۔

یہ آخری شرط قریش نے اپنی بڑائی دکھانے کے لئے منظور کرائی۔ جس سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا لیکن مسلمانوں کی لڑائیوں میں غیر جانبداری منظور کر کے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا موقع دیا کہ آپ خیبر کی قوت توڑ دیں۔ اور یہ عظیم الشان غلطی کی کہ یہود سے تعلقات نہ رکھ کر آئندہ اس قوی حلیف کی مدد سے محروم ہو جائیں اور مسلمانوں کے واحد ہدف بنیں۔

حدیبیہ میں قریش کو یہودیوں کے متعلق غیر جانبدار رہنے پر آمادہ کر دینا وہ زبردست سیاسی اور سفارتی کامیابی تھی کہ اس کے متعلق قرآن مجید کا دیا ہوا نام "فتح مبین" ذرا بھی مبالغہ آمیز نہیں ہے۔ حدیبیہ سے فارغ ہو کر مدینہ آکر دو ہی ہفتوں کے بعد خیبر کی طرف کوچ بول دیا گیا اور ایسی تدابیر اختیار کی گئیں کہ خیبر والوں کو کوئی مدد نہیں آیا۔ یہاں تک غطفان کے حلیف بھی اپنے گھروں میں بیٹھے تماشہ دیکھتے رہے اور حسب توقع بہ آسانی اس خطرہ کا ہمیشہ کے لئے ازالہ کر دیا گیا۔

باقی ص۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقیر بھی مودودی عقائد و نظریات کو غلط سمجھتا ہے اور اس فرقہ کو گمراہ تصور کرتا ہے

ارشاد ہادی شریعت و طریقت حضرت مولانا عبدالہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف دامت برکاتہم

حال وارد بھوربن (کوہ مری)

تمام جماعت دین پور شریف و دیگر احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے تمام اکابرین نے مودودی صاحب کو افہام و تفہیم سے سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر مودودی صاحب اپنے غلط خیالات اور عقائد کی تشہیر سے باز نہ آئے۔ اس کے بعد ہمارے اکابرین نے کھل کر مودودی عقائد کی مخالفت شروع کی اور عوام الناس کو ان کے گمراہ کن عقائد سے آگاہ کیا۔ فقیر بھی مودودی عقائد و نظریات کو غلط سمجھتا ہے اور اس فرقہ کو گمراہ فرقہ تصور کرتا ہے۔ ہمارے لئے لازم تو یہ ہے کہ اپنے فاضل اکابر کی اندھی تقلید کریں اور اگر خود بھی عمیق نظر سے مودودی عقائد و خیالات کا مطالعہ کیا جائے تو بھی اس فرقہ کو راہ راست سے کوسوں دور پائیں گے۔

خاص طور پر موجودہ دور میں بچوں کی تربیت کا مسئلہ بڑا اہم ہے۔ کیونکہ بچپن میں جو اثرات ذہن پہ مرتب ہوتے ہیں۔ وہ بہت دیرپا ہوتے ہیں۔ لہٰذا بچوں کی تعلیم و تربیت کسی صحیح العقیدہ عالم و حافظ سے کرائی جائے۔ تاکہ بچپن میں ذہن پر اچھے اثرات مرتب ہوں۔ لازم ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت مودودی عقائد کے استاد سے نہ کرائی جائے۔ تاکہ نئی پود اس گمراہ فرقہ کا اثر قبول نہ کرے اور نہ ہی ان کی مالی امداد کی جائے۔ فقط

عاکف باب اللہ الہادی
عفی عنہ
الفقیر عبدالہادی

بقیہ:- بچوں کی عید

"اماں! امیر المومنین کو بلا لاؤں؟"

"دیکھو، وہ خود ہی! ابھی آئے جاتے ہیں"

اتنے میں امیرالمومنین بھی تشریف لے آئے۔ بیگم نے دبی زبان سے عرض کیا۔ عید آ رہی ہے عید کے دن تمام امت کے بچے اور بڑے بھی نئے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔ لیکن امیرالمومنین کے بچوں کے پاس کوئی نیا لباس نہیں ہے۔ بچے اصرار کر رہے ہیں کہ ہم ان پرانے کپڑوں میں عید کی نماز پڑھنے نہیں جائیں گے۔ اس کے جواب میں امیرالمومنین نے کہا "فاطمہ مجھے اپنی کوئی دنیاوی چیز ان بچوں سے زیادہ پیاری نہیں۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ تمہیں معلوم ہی ہے اس کے علاوہ میرے سر پہ ذمہ داری کا بھاری بوجھ بھی ہے۔ تم نے ابھی ملت کے عام افراد کی خوشی کا ذکر کیا تھا فاطمہ جمہور رعایا اور عامۃ المسلمین اسی وقت تک خوش اور مسرور رہ سکتے ہیں جب تک میں خود اپنی مثالی سے اپنے امرا و عمال کو اس اختیاری فقر و فاقہ پہ قائم اور ان کو جائز حدود کے اندر رکھوں اور دیگر تمام باتوں کو چھوڑ کر صرف ایک اہم ترین فرض خدمت و حفاظت خلق کی بجا آوری میں دن رات لگا رہوں۔ اگر آج میں اپنے نفس یا اپنے اہل خاندان کے لئے اسوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہو جاؤں تو میرے عمال میری پیروی کریں گے اور یہ مسرت و خوشی جو آج چاروں طرف تمہیں نظر آ رہی ہے۔ یک قلم کافور ہو جائے گی۔ فاطمہ میں تو نبی امیہ کے سابقہ مظالم کا ہی کفارہ ادا نہیں کر سکا۔ چہ جائے کہ اپنی طرف سے مزید بار ملت کی گردن پر رکھنے کا باعث بنوں۔!"

"امیرالمومنین درست فرماتے ہیں مگر بچے تو اس بات کو نہیں سمجھتے۔ ان کے لئے تو کم از کم نیا لباس ہو خواہ کم قیمت ہی سہی۔

بے شک تمہارا یہ کہنا بھی ٹھیک ہے میں ابھی بیت المال کے خزانچی کو ایک رقعہ لکھتا ہوں کہ اس ماہ کا میرا ماہواری وظیفہ اس رقعہ مجھے پیشگی دے دیا جائے۔ تم اس موقعہ سے بچوں کے کپڑے اور دیگر ضروریات کی چیزیں خرید لینا۔"

"بہتر ہے جیسا امیرالمومنین خیال فرمائیں۔"

جب رحمت کی گھٹا اٹھتی ہے تو کوہ و دشت کچھ نہیں دیکھتی۔ باران رحمت کا پانی پستی و رفعت سب کو سیراب کر جاتا ہے۔ جب افق مشرق سے آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کی روشنی جہاں پہاڑ کی چوٹیوں کو منور کرتی ہے۔ وہاں پست وادیاں بھی اس کے فیض سے محروم نہیں رہتیں۔ جب کسی قوم کے اقبال کا زوج کا دور ہوتا ہے تو پھر اس میں صادق دکنی اور جعفر بنگالی نہیں پیدا ہوتے۔ بلکہ ان میں ہر شخص خالدؓ و ابوعبیدہؓ ہوتا ہے وہ سب کے سب ایک ہی رنگ میں رنگے جاتے ہیں "صبغۃ اللہ و من احسن من اللہ صبغۃ" جس مملکت کا حکمراں امیرالمومنین عمر بن عبدالعزیزؒ ہو اس کے بیت المال کا امین کوئی بے ایمان اور خوشامد خورہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ امیرالمومنین کے رقعہ کا جواب خزانچی کی طرف سے جلد ہی موصول ہو گیا۔

خزانچی نے لکھا تھا۔ تعمیل حکم سے انکار نہیں۔ لیکن کیا امیرالمومنین کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت ہے کہ وہ اس ماہ ضرور زندہ رہیں گے اور ملت کی خدمات بجا لا کر سالم ماہ گزرنے کے بعد اس وظیفہ کے مستحق ہو جائیں گے۔ اگر اس امر کی کوئی ضمانت نہیں تو پھر بھلا پیشگی وظیفہ کس طرح بیت المال سے دیا جا سکتا ہے۔ بارک اللہ فاطمہ تم نے پڑھ لیا۔ خزانچی بیت المال نے سچ لکھا ہے۔ اس نے مجھے ایک بڑی بھاری غلطی سے بچا لیا۔" اس کے بعد فاطمہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کے پرانے کپڑے دھو کر پہنا دیئے۔ جب خود بادشاہ وقت کا یہ حال تھا تو بھلا دنیا مسرت سے معمور کیوں نہ ہوتی۔

صدقہ فطر

صدقہ فطر ہر مسلمان عاقل بالغ صاحب نصاب پر واجب ہے۔ اپنی اور اپنی اولاد اور اپنے غلاموں کی طرف سے ادا کرے۔ اولاد سے مراد چھوٹی اولاد ہے۔ ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا ساڑھے تین سیر جو یا کشمش یا چھوہارے یا ان کی قیمت دی جائے۔

ایک شخص کا صدقہ فطر کئی آدمیوں کو یا کئی آدمیوں کا ایک آدمی کو دینا دونوں باتیں جائز ہیں۔ اگر چاول یا جوار یا باجرہ دیں تو اسی قدر دیں کہ اس کی قیمت پونے دو سیر گندم کے برابر ہو یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت کے برابر۔

انتباہ:- بیوی اور اپنی بڑی اولاد کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں ہے۔ صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے۔ صدقہ فطر کسی سید کو یا صاحب نصاب کو دینا جائز نہیں ہے۔

بقیہ:- فتح مکہ کا پس منظر

اس کامیابی سے اس بات کا موقع ملا کہ مزید دوستیاں بڑھائی جائیں۔ چنانچہ اسی زمانہ میں بحرین اور عمان کی ایرانی نوآبادیاں زیادہ تر سفارتی کوششوں سے اپنے مرکز سے ٹوٹ کر مدینے سے جڑ گئیں اور قریش کا سوائے ان کے اپنے چند ہزار افراد کے کوئی مددگار نہ رہا۔ اور جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہوئے معاہدہ کی کچھ خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کے ایک حلیف قبیلہ کے خلاف چھپ کر اپنے حلیف قبیلہ کو کچھ مدد دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوجی طاقت کا مقابلہ کرنے کی اب ان میں کوئی طاقت نہ تھی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر خون بہائے مکہ پر قبضہ کر لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ نگار عرصہ سے مکہ میں تھے۔ اور دشمن کی ہر نقل و حرکت کی بروقت اطلاع دے دیا کرتے تھے۔ ان پیشگی اطلاعوں سے احد اور خاص کر خندق کی جنگ میں بڑی مدد ملی تھی۔ ورنہ خندق کے معرکہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے انتہائی شمال میں گئے ہوئے تھے اور بروقت اطلاع کے باعث آدھے راستے سے مدینے واپس آ کر پورے دو ہفتہ خندق کی تیاری اور دیگر حفاظتی کارروائیوں میں صرف کرنے کے قابل ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ اپنی نقل و حرکت کی خبروں پر پورا قابو تھا۔ چنانچہ مکہ کی طرف دس ہزار صحابہ کرامؓ کے لشکر نے کوچ کیا اور راستوں کی بندش کے باعث اہل مکہ کو اس وقت تک اس کی خبر نہ ہو سکی۔ جب تک کہ مکہ کے پہاڑوں کے عین نیچے ان دس ہزار سپاہیوں کا لشکر نہ پہونچ گیا۔ اس وقت وہ بالکل مجبور تھے مکہ کو خاموشی کے ساتھ مسلمانوں کے حوالہ کر دینے کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی چارہ کار نہ تھا اور یہی انہوں نے کیا اور مکہ پر کسی خونریزی کے بغیر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔

(بقیہ صفحہ ۲)

کی امید رکھو۔ دین کے لیے محنت کرو۔ قرآن کی خدمت کرو۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے چندہ آئے گا۔ یہ نسخہ ہمارے بزرگوں کا مجرب ہے۔

چنانچہ اسی دن ایک محلہ کی مسجد میں ایک حافظ صاحب کو معلم القرآن مقرر کر کے کام شروع کر دیا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ آئندہ سہ ماہی میں آمدنی شروع ہو گئی اور عجیب اتفاق کہ ضلع جالندھر کے ایک حافظ صاحب نور محمد نامی سابق متعلم جامعہ رشیدیہ نے ولایت سے ایک خطیر رقم حضرت مفتی صاحب کے نام بھیج دی۔

آپ کی کرامت صادقہ

آپ کا وصال ۲۱ رمضان المبارک یوم شہادت حضرت علیؓ ہے آپ کا مزار آپ کے چھوٹے فرزند ارجمند حضرت قاری لطف اللہ شہید فی سبیل اللہ مرحوم کے پہلو میں بنایا گیا۔ پورے ۲۲، ۲۳ ماہ بعد حضرت مفتی صاحب کی پائنتی ایک قبر حاجی شیخ فتح محمد مرحوم کے لیے کھودی گئی تو آپ کی قبر پاؤں کی طرف سے کھل گئی۔ قبر کھودنے والوں نے دیکھا کہ قبر کے اندر سے خوشبو آ رہی تھی۔ اندر کی مٹی سونگھتے تو خوشبو آتی۔ قبر میں جھانک کر دیکھا تو حضرت مفتی صاحبؒ کا جسم اور کفن دونوں صحیح سالم ہیں حالانکہ آپ کے وصال کو تقریباً دو سال ہو رہے تھے۔ یہ واقعہ چشم دید ہے اور دیکھنے والے گواہ اب بھی ساہی وال میں زندہ ہیں۔ اور یہ بات زبان زد خلائق ہے۔

مدرسہ جامعہ رشیدیہ

حضرت مولانا فضل احمد صاحبؒ مہتمم اوّل جامعہ رشیدیہ رائے پور اساتذہ حضرت مولانا فخر الدین صاحبؒ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند، حضرت گنگوہی کے شاگرد اور بیعت تھے اور بانیٔ اول حضرت مولانا محمد صالح صاحبؒ تو حضرت گنگوہیؒ کے خلفاء میں سے تھے جیسا کہ تذکرۃ الرشید میں ذکر ہے)۔

ان حضرات نے حضرت گنگوہیؒ سے مدرسہ رشیدیہ کے نام کی اجازت حاصل کی تھی اور حضرت گنگوہی کو سنگ بنیاد کے لیے دعوت دی تھی۔ مگر آپ بیمار ہو گئے اور معذور۔ آپ نے حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری کو اپنی جگہ سنگ بنیاد کے لیے بھیجا تھا۔

مدرسہ رشیدیہ رائے پور کا پہلا جلسہ آپ کے مواعظ القرآن سے ہوا تھا۔ پھر حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ ہمیشہ سرپرستی فرماتے رہتے تھے۔ بزرگوں کا یہ شجرہ طیبہ آج بھی ساہی وال میں جامعہ رشیدیہ کے نام سے ثمر آب و بار آور ہے یہ جامعہ رشیدیہ ساہی وال حضرت مفتی صاحبؒ کا صدقہ جاریہ ہے۔

تلامذہ عظام علمائے کرام

حضرت مفتی صاحبؒ کے تلامذہ میں مندرجہ ذیل حضرات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:۔

۱۔ حضرت مولانا رشید احمد سلفی مدینہ منورہ۔
۲۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری
۳۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی
۴۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری
۵۔ حضرت مولانا عبد الجبار حصاروی
۶۔ حضرت مولانا محمد انوری لائلپوری
۷۔ حضرت مولانا عزیز الدین عظامی ہوشیارپوری
۸۔ حضرت قاری تاج محمد صاحب سلمہ (عبد الحکیم)

اولاد میں تین لڑکے اور لڑکیاں جو قرآن کے حفاظ اور سب لڑکوں کو دینی علوم بھی پڑھوائی۔ ایک لڑکی کو دینی تعلیم دی۔ چھوٹے لڑکے حافظ قاری لطف اللہ شہید فی سبیل اللہ مشہور واعظ خوش بیان مقرر۔ ملک و ملت کے جری خطیب اور بہترین متکلم تھے۔ آپ کے خلف الرشید اکبر حضرت الحاج مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب مدظلہ، سابق استاذ حدیث خیر المدارس حال شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ صحیح معنی میں اپنے والد کے جانشین ہیں۔ اور الولد سر لابیہ کے مصداق

اعلاء کلمۃ اللہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر پوچھا:۔ (یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱) ایک شخص نام و نمود کے لئے جنگ میں شریک ہوتا ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی مدح و ستائش کی امید پر لڑائی میں حصہ لیتا ہے۔

(۳) ایک شخص اپنی بہادری ظاہر کرنے کے لئے تلوار سے کھیلتا ہے۔ اور جنگ میں داد شجاعت دیتا ہے۔

(۴) ایک شخص صرف مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے۔

ارشاد فرمایا جائے ان میں سے کس کو جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب ملے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کس کو ثواب نہیں ملے گا۔ جہاد کا ثواب صرف اس شخص کو ملتا ہے "جو صرف اس نیت سے جنگ کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو بس یہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے

اپیل

مدرسہ تجوید القرآن رجسٹرڈ، تجوید و قرأت کا بنوں میں واحد ادارہ ہے جس میں اسی طریقہ سے قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوا۔ مدرسہ میں جن طلباء کو داخل کیا جاتا ہے ان کی رہائش وغیرہ کا خرچہ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔ مدرسہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں اس لیے خیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اپنے عطیات، صدقات و زکوٰۃ وغیرہ میں مدرسہ کی امداد و اعانت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ مدرسہ کی طرف سے اس رمضان شریف میں کوئی سفیر مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔

نوٹ:۔ مدرسہ کا داخلہ ۳۰ شوال تک جاری رہے گا۔ تجوید و قرأت پڑھنے کے لیے مکمل حافظ قرآن ہونا ضروری ہے۔ حفظ کے درجہ میں داخلہ محدود ہے۔

ترسیل زر و خط و کتابت کرنے کا پتہ:۔ قاری حضرت گل مہتمم مدرسہ تجوید القرآن۔ بنوں

F No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE price

ایک اہم اپیل

حضرت درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا لاہوری اور دیگر مشائخ و علماء

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ یہاں خالص اسلامی دستور اور نظام نافذ ہو اور اس دستور و نظام کو چلانے والے وہ لوگ ہوں جو قرآن، حدیث اور اسلامی قانون و فقہ پر عبور رکھتے ہوں۔ جب تک ایسا نہیں ہو جاتا، پاکستان کا مستقبل ہی خطرات کی زد میں رہے گا۔

پاکستان کی وحدت، سالمیت، بقا، استحکام کے لئے اور دشمنوں کی سازشوں داخلی شرپسندوں، علیحدگی چاہنے والوں اور غیر اسلامی نظریات کے حامیوں سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کو پاکستان کی دستوری، قانونی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اساس مقرر کیا جائے۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ان مقاصد کے حصول کے لئے ہی برابر جدوجہد کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور آج جب کہ پاکستان کیلئے اور پاکستان میں اسلام کی بقا کے لئے فیصلہ کن وقت آ پہنچا ہے۔ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیوں کو تیز تر ہو جانا چاہیئے تاکہ اسلامی مطالبات کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

لیکن اس کا انحصار مسلمان عوام و خواص کے تعاون پر ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان جمعیت علماء اسلام کی اس جدوجہد میں شریک ہو جائے اور اسے درے قدمے سخنے اس جدوجہد میں حصہ لے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل دین اور اسلام کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر قسم کے عطیات، زکوٰۃ، خیرات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء اسلام کے بیت المال میں جمع کرائی جائیں۔ جنہیں شرعی احکام کے مطابق صرف میں لا کر پاکستان کی سلامتی اور اسلام کی سربلندی کے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل اسلام اور اپنے سے وابستہ افراد سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وقت کی سب سے بڑی اس اسلامی خدمت میں حصہ لے کر دنیا اور آخرت کا بہترین اجر اور خدا و رسول کی خوشنودگی حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہی تمام کاموں کے کارساز ہیں

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب۔ حضرت مولانا مفتی محمود ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام (حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف حضرت مولانا عبدالہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف۔ حضرت مولانا اسعد صاحب ہالیجی شریف سکھر۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب پیر شریف لاڑکانہ۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلی والے شجاع آباد۔ حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب (مدظلہ) قصبہ عبدالحکیم۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (مدظلہ) وائے پوری، خلیفہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے مشائخ عظام نیز حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (مدظلہ) حضرت مولانا عبدالمتین صاحب ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) اکوڑہ خٹک اور اس پایہ کے دیگر جلیل القدر علماء کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے وابستگان، تلامذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام کی معاونت کے لئے اپنے اپنے حلقہ اثر کو آمادہ کریں گے۔

امداد عطیات، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کی رقوم بھیجنے کا پتہ

مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام، مرکزی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر

نوٹ

حضرت امیر اور حضرت ناظم عمومی کی جانب سے ملک بھر میں جمعیت کے کارکنوں، عہدیداروں اور جمعیت سے وابستہ افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے اپنے اپنے حلقوں میں مرکز کے لئے امداد، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ کی وصولی اور فراہمی کے کام میں لگ جائیں اور یہ مہم پورے ماہ شعبان ماہ رمضان کے زبردست سرگرمی کے ساتھ جاری رہے۔

ترجمانِ اسلام

یاد کیئے

○ جمعیۃ علماء اسلام، ایک رسمی سی، مذہبی یا سیاسی جماعت نہیں ہے

○ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد محض کسی سیاسی منزل تک پہنچنا یا اقتدار میں شریک ہونا نہیں ہے

○ جمعیۃ علماء اسلام ایک دعوت کی امین اور ایک حقیقت کی ترجمان ہے

○ یہ دعوت اللہ کے دین کی دعوت ہے اور یہ حقیقت اسلام کے احکام حق کی حقیقت ہے

○ جمعیۃ علماء اسلام انسانوں کو شیطان کی بندگی سے نکال کر رحمان کے آستانہ پر سربسجود کرا دینا چاہتی ہے

○ جمعیۃ علماء اسلام انسان پر سے انسان کے جبر و تسلط کا خاتمہ چاہتی ہے ○ جمعیۃ علماء اسلام اسلام کی اس تاریخ کو زندہ کرنے کی ایک کڑی مسلسل ہے جس کے نعرہائے تکبیر سے ایک ہزار سال سے زیادہ تک بحر و بر کوہ و صحرا اور شہر و ویرانے گونجتے رہے ○ جس کی صدائے تسبیح و تہلیل میں زمین و آسمان کی وسعتیں گم ہو گئیں ○ جمعیۃ علماء اسلام مسلمان ملت کے منتشر قافلہ کو پھر اس سیل رواں میں تبدیل کر دینا چاہتی ہے جس کے ریلے نے دنیا کے ہر شداد و فرعون کو اپنے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا تھا ○ کفر و الحاد اور بے یقینی و مایوسی کی تاریک فضاؤں میں جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت ہی روشنی کا ایسا مینار ہے جو انسانیت کے قافلہ کو منزل مراد تک پہنچا سکتا ہے ○ اور انسانیت کو صداقت صدیقی و عدالت فاروقی کا بھولا ہوا سبق یاد دلا سکتا ہے

ایشیا میں نئے حالات کے امکانات پر ایک نظر

(احمد حسین کمال)

امریکہ اور چین کے درمیان مصالحتی تعلقات کا آغاز، واقعات کے ایک ایسے پس منظر میں ہو رہا ہے، جبکہ، ایشیا اور افریقہ کے بیشتر حصے میں واضح طور پر سیاسی عدم استحکام برپا ہے اور علاقائی کشمکش و تصادم کے خطرات ہر جگہ منڈلا رہے ہیں دراں حالیکہ یورپ میں نسبتاً بہتر سیاسی حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ مغربی یورپ اور مشرقی یورپ کے ملکوں کے بھی درمیان مفاہمت بڑھ رہی ہے۔ حتیٰ کہ مغربی جرمنی اور مشرقی جرمنی تک ایک دوسرے کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ لاطینی امریکہ کے ملکوں میں ہی ایک حد تک حالات پُرسکون ہو گئے ہیں اور اشتراکی اثر و نفوذ کیوبا تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

اگر امریکہ اور چین کے درمیان تائیوان (فارموسا) کے مسئلہ پر مفاہمت ہو گئی، جس کا بہت قوی امکان موجود ہے تو مشرق بعید میں چین اور امریکہ ایک دوسرے کے مفادات کے لئے زیادہ سے زیادہ مراعات قبول کر لیں گے۔ اور دونوں کی کوشش یہ ہو گی کہ روس کا اس علاقہ میں اثر و نفوذ نہ پھیلے۔

نقشے پر ایک نظر ڈالیئے تو مشرق بعید میں آسٹریلیا، انڈونیشیا، فلپائن، ملائیشیا، جاپان، سنگاپور، تھائی لینڈ اور کمبوڈیا تک بحرالکاہل کے یہ تمام ملک امریکی اثر اور امریکی سیاسی و اقتصادی نظام کی ایک لڑی میں منسلک نظر آئیں گے۔ درمیان میں کوریا، ویت نام اور لاؤس کے چھوٹے چھوٹے خطے ہیں جو امریکہ چین اور روس کے درمیان کشمکش کا باعث نظر آتے ہیں۔

کوریا کا امریکی اثر و نفوذ والا خطہ غیر اہم بنتا چلا جا رہا ہے اور اشتراکی کوریا میں کم ال سنگ کی قیادت، ایک نئی اشتراکیت کا روپ اختیار کر رہی ہے جس کو چین خوش آمدید نہیں کہہ سکتا، اس لئے کہ وہ مستقبل میں ایک حریف قیادت ثابت ہو سکتی ہے۔ شمالی ویت نام میں۔ ہوچی منہ کی وفات کے بعد، ایسی اشتراکی قیادت باقی نہیں رہی ہے جو چین کے لئے مستقبل میں دردِ سر بن جائے لاؤس کے اشتراکی حصے میں کوئی جاندار قیادت سرے سے موجود ہی نہیں ہے اب اگر اس خطہ میں روس کا اثر ختم ہو جائے تو یہ چھوٹے چھوٹے اشتراکی خطے بہر حال چین کے زیر حمایت زندہ رہنے پر مجبور ہونگے اور اس طرح امریکہ کے لئے چین سے مفاہمت کے بعد، مشرق بعید کے بقیہ مذکورہ بالا ممالک پر اپنا سیاسی اور اقتصادی کنٹرول قائم رکھنا آسان ہو جائے گا۔

مشرق قریب میں ترکی، ایران اور پاکستان کے ساتھ تو امریکہ کے تعلقات خوشگوار ہیں ہی، چین کے ساتھ امریکہ کے بہتر تعلقات کی صورت میں ترکی اور ایران، چین کے ساتھ سفارتی روابط دوستانہ تعلق قائم کر رہے ہیں اور یوں یہ خطہ بھی ایک حد تک امریکہ کا مخالف محاذ نہیں بننے پائے گا بلکہ امریکہ اور چین کے درمیان بہتر تعلقات کا واسطہ بنا رہے گا۔ البتہ بھارت کا معاملہ مختلف نوعیت کا ہے مستقبل میں بھارت اور برطانیہ کے روابط گہرے ہو جانے کا امکان ہے اب بھی برطانیہ کی پالیسی ایک حد تک بھارت کے حق میں جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں اگر امریکہ نے دو رخی پالیسی نہ برتی اور بھارت کو بھی خوش رکھنے کی منافقانہ چالوں سے کام نہ لیا تو شاید برطانیہ کے ساتھ بھارت کی پینگیں کچھ زیادہ کارگر ثابت نہ ہوں۔ تاہم اگر چین اور امریکہ نے باہم مل کر، مشرق بعید اور مشرق قریب میں ایک دوسرے کے ساتھ عدم مداخلت کی پالیسی پر اتفاق کر لیا تو آئندہ بھارت، برطانیہ اور شاید روس بھی ایک مشترکہ پالیسی اپنائیں سیلون اور برما اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے ایک عرصہ تک الگ تھلگ اور غیر جانبدار بنے رہیں اور یہ ہی پوزیشن نیپال کی بھی ہو سکتی ہے۔ خلیج فارس کی ریاستوں کا معاملہ بھی ایک حد تک پیچیدہ ہے اگر یہ ریاستیں ایک وفاق بنانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو اپنے تیل کے مفادات کی خاطر یہ امریکہ کی سرپرستی کو مفید سمجھیں گی! اور اگر یہ وفاق بنانے میں ناکام رہیں۔ یا وفاق ہی ناکام ہو گیا تو پھر ان کا مسئلہ، ایران اور عرب ملکوں بالخصوص عراق کے درمیان کشمکش و تصادم کا موجب بنے گا ایسی صورت میں پاکستان اور اردن شاید ایران کی علانیہ حمایت کریں اور پھر یہ مسئلہ ان واسطوں کے ساتھ امریکہ اور روس کے درمیان ایک نئی کشمکش کا سبب بن سکتا ہے اور بھارت بھی اس میں گہری دلچسپی لے سکتا ہے یمن کی دونوں حکومتیں بھی اس کشمکش سے دور نہیں رہ سکتیں مشرق وسطیٰ کے موجودہ حالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آگے چل کر اسرائیل کے ساتھ عرب ملکوں کا تنازعہ طے ہو جائے اور خود یہ عرب ملک تین بلاکوں میں تقسیم ہو کر کچھ امریکہ کے زیر اثر چلے جائیں کچھ پر روس کا اثر رہے اور کچھ کی ڈور برطانیہ کے ہاتھ میں ہو۔

اسرائیل کے ساتھ سمجھوتہ کی راہ میں اب صرف روس کا اثر حائل ہے مصر میں، پھر سوڈان میں جو واقعات حال ہی میں رونما ہوتے ہیں اور روس دوست عناصر کے خلاف جو سخت اقدامات عمل میں لائے گئے ہیں وہ اس بات کا پیش خیمہ ہیں کہ روس کے اثر کو کم سے کم کر دیا جائے تاکہ اسرائیل کے ساتھ مفاہمت میں روسی مفادات آڑے نہ آ جائیں۔ غرضیکہ چین اور امریکہ کے درمیان تعلقات کے آغاز سے پورے ایشیا میں دور رس تبدیلیوں کے امکانات ہیں۔ اور یہ تبدیلیاں بہت سے موجودہ منصوبوں کا خاتمہ کر دیں گی اور بہت سی نئی خلاف توقع صورتیں برپا کر ڈالیں گی۔ جو بالآخر ایک نئے ایشیا کی تشکیل پر منتج ہوں گی۔

چین اور امریکہ کے درمیان تعلقات سے ایشیا میں چین اور امریکہ کے درمیان مسابقت کا ایک نیا دور بھی شروع ہو جائے گا۔ اس دور کے آغاز سے وہ کشمکش جنم لے گی، جو بالآخر ایک کی مکمل کامیابی اور دوسرے کی مکمل ناکامی پر منتج ہو سکتی ہے۔ یا پھر دونوں کو ہی اتنا کمزور بنا سکتی ہے کہ تیسری طاقت کو جو روس ہی ہو سکتا ہے پیر جمانے اور فروغ پانے کا موقعہ مل جائے امریکہ کے ساتھ چین کے تعلقات استوار ہونے کے بعد، چین کے انقلابی جذبے میں کافی کمی آ سکتی ہے اور انقلابی پالیسی میں اختلاف پیدا ہو سکتا ہے امریکہ کا در پردہ مقصد یہی ہے کہ جس طرح اس نے لگاتار کوششوں سے روس اور چین کو ایک دوسرے کا حریف بنا دیا۔ اس طرح چین کے ساتھ دوستی کے بعد، چین کی انقلابی پالیسی میں بھی وہ تفریق کے بیج بونے کے قابل ہو سکے گا۔ اور چین کی یہ کوشش ہو گی کہ اپنی سماجی و اقتصادی کامیابیوں کو زیادہ سے زیادہ فروغ دے کر امریکہ کے اثرات ایشیا میں محدود اور کم کر دے ان دونوں میں سے کون کامیاب ہوتا ہے۔ اس کا فیصلہ تاریخ کی قوتیں ہی کر سکیں گی لیکن ایک بات بالکل واضح ہے کہ عوامی اور جمہوری قوتیں اپنی جد و جہد جاری رکھیں گی اور جو بھی ان کو رام کرے گا مستقبل اس کا ہو گا۔ تاہم سوال یہ ہے کہ مستقبل کا جو نقشہ بننے والا ہے اس میں مسلمانوں کا بحیثیت اسلام کے پیروکاروں اور داعیوں کے کیا کردار اور مقام ہو گا۔ ظاہر ہے کہ جہاں تک مسلمان ملکوں کی حکومتوں کا تعلق ہے وہ حالات کے دباؤ سے بے نیاز نہیں رہ سکتیں۔ اور ان کے فیصلے وہی ہوں گے جیسے کہ حالات متقاضی ہوں گے۔ البتہ اسلامی دعوت کے حاملوں اور داعیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بدلتے ہوئے حالات میں، اسلام کی دعوت کو وہ جاذبیت دے دیں کہ ایشیا کی عوامی و جمہوری قوتوں کے لئے ولولہ انگیز اور پرکشش ثابت ہو سکے۔

اس وقت جبکہ امریکی سامراجیت اور چینی اشتراکیت کی کشمکش ایشیائی عوام کے لئے سنگین مسئلہ بن رہی ہو۔ اور وہ دونوں کے اقتصادی و سماجی دباؤ و دلفریبی کے دائرے سے تنگ آ کر نئی فضا میں سانس لینا چاہیں تو اسلام انہیں یہ فضا مہیا کرنے کا ضامن نظر آئے۔

دراصل اس وقت ایشیا میں اسلامی دعوت کی ایک بھرپور زوردار اور نئے تقاضوں کو سمیٹنے والی تحریک کی ضرورت ہے جو مستقبل کے چین امریکہ کے اتحاد اور روس، برطانیہ و بھارت کے گٹھ جوڑ سے پیدا ہونے والے حالات و چیلنج کا سامنا کر سکے۔ اگر ایسا ہو گیا تو ایشیا کے عوام اور جمہور اسلامی دعوت کو لبیک کہنے میں پس و پیش نہیں کریں گے اور اس نکتہ پر مسلمان عوام اور اسلامی ملکوں کا اتحاد بھی حاصل کر لینا ممکن ہو جائے گا۔ دیکھئے آنے والے وقت کے اس تقاضے کو کون سمجھتا ہے۔ جبکہ نئی نقش گری کے امکانات بالکل واضح ہوتے جا رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جاری کردہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ
مطابق
۲۰ اگست ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۳۲
فی پرچہ	۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر
آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ
شعبۂ ادارت ترجمانِ اسلام
چوک رنگ محل لاہور

• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

اشارات

تلک الایام نداولہا بین الناس

احمد حسین کمال

سیاسی پارٹیوں کے نقطۂ نظر اور رجحان میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے

پاکستان کے موجودہ حالات میں سیاسی جماعتوں کے کام کی نوعیت کچھ بدل گئی ہے

ابھی تک تو یہ تخیل کارفرما تھا کہ الیکشن میں اکثریت سے کامیاب ہونے والی جماعت مکمل طور پر اقتدار کی مالک بن جائے گی، اور وہ اپنے منشور و وعدوں کے مطابق پاکستان کے سیاسی، سماجی و اقتصادی نظام میں تبدیلیاں کر گذرے گی۔

دستور سازی سے لے کر نظام حکمرانی تک ہر چیز پر اکثریتی پارٹی کا کنٹرول ہوگا۔ اور وہی تمام پالیسیاں وضع کرے گی۔

لیکن ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء سے جو ہنگامی واقعات پیش آئے اور ملک کی سلامتی و وحدت کے لئے خطرات کا ظہور ہوا۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ کوئی سی بھی سیاسی جماعت خواہ اسے مکمل اکثریت ہی کیوں حاصل نہ ہو گئی ہو، ملک کو بیرونی و اندرونی خطرات سے محفوظ رکھنے اور ملک کی سلامتی و سالمیت کو برقرار رکھنے میں تنہا کامیاب نہیں ہو سکتی اور نہ اس سلسلے میں مجرد اس پر انحصار کیا جا سکتا ہے۔

اس کی وجہ درحقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں کسی بھی جماعت کی جڑیں عوام میں گہرائی تک اتری ہوئی نہیں ہیں۔ ہر جماعت کا زور زیادہ تر نعروں اور سطحی و جذباتی باتوں تک ہے۔ غالباً سنگین حقائق سے مقابلہ کرنے کی تاب کسی بھی جماعت میں نہیں پائی جاتی۔

مذہبی جماعتیں یقیناً عوام سے بہت قریب ہیں۔ لیکن ان میں تربیت یافتہ کارکنوں اور منظم قیادت کی بڑی کمی ہے، اور ان کے پروگراموں میں عوامی مسائل کو اکثر ثانوی بلکہ بسا اوقات آخری حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ جماعتیں ان بین الاقوامی پیچیدگیوں کو بھی اہمیت کے ساتھ سمجھنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی باقاعدہ اور منصوبہ بند کوشش نہیں کرتیں، جن سے موجودہ زمانہ میں ہر ملک کے داخلی و خارجی مسائل متاثر ہوتے ہیں۔

غیر مذہبی جماعتوں کا محور زیادہ تر سستی نعرہ بازی، جذباتیت اور سطحیت ہے۔

یہ ہی وجہ ہے کہ کوئی بھی جماعت ۲۵ مارچ سے پہلے تک ان خطرات کو پوری طرح نہیں سمجھ پائی جو پاکستان کو پیش آنے والے تھے اور کسی بھی سنجیدہ اقدام کی تدابیر کی طرف وہ ۲۵ مارچ تک متوجہ نہ ہو سکی۔

اس سلسلہ میں یقیناً جمعیۃ علماء اسلام کو مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ شروع سے ہی جمعیۃ کے رہنماؤں نے پاکستان کو پیش آنے والے خطرات محسوس کرنا شروع کر دیئے تھے۔

یہ مفتی محمود صاحب تھے، جنہوں نے اغوا شدہ بھارتی طیارے کے فراڈ کو فوراً سمجھا چنانچہ اس واقعہ کے وقت کے اخبارات میں ان کا یہ بیان اب بھی پڑھا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اس طیارہ کے اغوا کو صاف صاف بھارت کی سازش کہا تھا۔

پھر یہ بھی الیکشن کے فوراً بعد پشاور کی ایک پریس کانفرنس میں مفتی محمود صاحب کا ہی بیان تھا کہ شیخ مجیب کے چھ نکات میں سے دو نکات پاکستان کو تقسیم کرنے کے مترادف ہیں۔ اور ان نکات کو من و عن قبول نہیں کیا جا سکتا۔

جمعیۃ نے ہی حالات کے خراب ہونے سے بہت پہلے تمام جماعتوں پر مشتمل گول میز کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی تھی۔

اور یہ بات تو الیکشن سے پہلے بھی اور الیکشن کے بعد بھی متعدد بار جمعیۃ کے لیڈروں نے دوہرائی ہے کہ خود صدر یحییٰ ۲۲۔ اسلامی نکات پر مبنی دستور نافذ کر کے ایک آئینی ڈھانچہ قائم کر دیں تاکہ کوئی بھی اس سے باہر نہ جا سکے۔

مفتی محمود صاحب نے یہ مطالبہ ایوب خاں کی بلائی ہوئی گول میز کانفرنس میں بھی کیا تھا، جسے ہمارے بعض برخود غلط لیڈر صاحبان نے عقل سے بعید قرار دیا تھا۔ حالانکہ یہ وہ بنیاد تھی،

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا۔

کہ اگر اس وقت تمام جماعتیں اس پر اتفاق کر لیتیں تو نہ ملک میں دوسرا مارشل لاء نافذ کرنے کی نوبت آتی، نہ دائیں اور بائیں بازوؤں کے انتہا پسندانہ نعروں پر انتخابی کشمکش برپا ہوتی۔ نہ علیحدگی پسند اور تخریبی عناصر کو شہ ملتی، نہ وہ اختلال اور انتشار رونما ہوتا جس سے پاکستان کا مشرقی بازو متاثر ہوا۔ نہ فوج کو ملک کے بچانے کے لئے غیر معمولی اقدامات کرنے پڑتے۔ نہ بھارتی خطرہ اتنا قریب آسکتا۔ اور نہ قوم و ملت آج جمہوریت سے دور تر ہوتے۔

بہرحال اس قسم کی پیش بینی کا شعور بدقسمتی سے اور جماعتوں کی طرف سے کسی بھی نازک موقعہ پر ظاہر نہ ہوسکا اور وہ سب اپنی عددی، مالی یا کاغذی برتری کے نشہ میں مخمور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کارگزاریوں میں مگن رہیں۔

جمعیۃ کی مشکل مادی وسائل کی کمی ہے۔ جس کی بنا پر وہ اپنے صحیح تجزیہ و موقف کو وسیع پیمانہ پر عوام تک بروقت نہیں پہنچا سکتی۔

مارچ کے وسط میں ہی مولانا غلام غوث صاحب نے اس رائے کا اظہار کر دیا تھا کہ ملک کی سالمیت برقرار رکھنے کے لئے فوجی اقدام ناگزیر ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ تمام باتیں ۲۵ر مارچ کے بعد آہستہ آہستہ دوسری جماعتوں کی سمجھ میں آئیں اور آرہی ہیں۔

چنانچہ ان حالات کے پس منظر میں یہ کہنا غیر ضروری نہیں سمجھا جائے گا کہ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کو اپنے فکر و شعور کے انداز میں بنیادی تبدیلی کر کے پاکستان کو درپیش حالات کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ بنانا ہوگا اور قومی سالمیت کا ایسا گہرا شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہوگی جو منفی رجحانات سے یکسر پاک ہو اور قومی تقاضا کو بروقت جان لینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

ہمیں نہیں معلوم کہ صدر محترم پاکستان کے لئے جماعتی ڈھانچہ تیار کرنے [illegible] مناسب نہیں سمجھا جائے گا۔ کہ اس آئینی خاکہ کی اصلاح ایسی ہونی چاہیئے جس میں اقتدار اعلیٰ کی باگ ڈور کلیتہً کسی ایک پارٹی کے ہاتھوں میں نہ جانے پائے اور غالب آنے والی پارٹی پاکستان کی اسلامی حیثیت اور عوام کے بنیادی حقوق پر حاوی نہ آسکے۔

بلکہ بھرپور عوامی نمائندگی کے واسطے سے پارٹیاں اکثریت حاصل کرنے کے بعد اقتدار کی حقدار سمجھی جائیں۔ اور ان کا سیاسی اقتدار پاکستان کی سالمیت و تحفظ کے تقاضوں کے ساتھ کامل طور پر ہم آہنگ ہو۔ اس میں ہرگز ایسا رخنہ پیدا ہونے کا ذرہ برابر امکان نہ چھوڑا جائے جس سے وہ صورت حال ابھر آئے۔ جو حال ہی میں مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کے اس موقف کی وجہ سے رونما ہوئی۔ جس کا تعاون فوج کے وطن کی حفاظت کے فریضہ سے ہو گیا

پاکستان کی وحدت و سالمیت کا تحفظ جس کا انحصار تمام تر فوج پر ہی ہے۔ اور عوامی نمائندگی پر مبنی سیاسی اقتدار جس کی حامل سیاسی پارٹیاں ہی ہو سکتی ہیں۔ اس طرح یک جان ہوں کہ کسی مرحلہ پر بھی ان کے درمیان تضاد سر نہ اٹھا سکے۔

چنانچہ اسی وجہ سے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ پاکستان کی سیاسی پارٹیاں اپنے انداز فکر اور اپنے رویہ پر موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نظر ثانی کریں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ایک دوسرے پر ملک دشمنی کے الزامات تھوپنے کے کردار کو ترک کر کے وطنی سالمیت کے اس نقطۂ نظر کو مشترکہ طور پر قبول کر لیں۔ جو پاکستان کو ہمیشہ کے لئے داخلی انتشار سے محفوظ کر دے اور خارجی خطرات کے مقابلہ میں سب کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دے۔

آخر کب تک ایک سے زیادہ نظریات کی گاڑی چلائی جاتی رہے گی۔

ملک کا نظریہ بہرحال ایک ہونا چاہیئے۔ چاہے سیاسی اقتصادی اور انتظامی پروگراموں میں کتنا ہی اختلاف ہو اور امید ہے کہ اسی نظریہ کو آئین کی صورت میں صدر صاحب ملک کو مہیا کر دینگے۔

(۷ر اگست ۱۹۷۱ء)

حالات کا نیا رُخ

اور ذمہ داریاں

قرطاس ابیض کی اشاعت اور کالعدم عوامی لیگ کے قومی اسمبلی کے ایک سو کے قریب ارکان کی رکنیت کی برقراری کے اعلان کے بعد سیاسی صورت حال نے اگلے بڑھنے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

قرطاس ابیض کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کالعدم عوامی لیگ کے [illegible] قابل اعتراض نہیں تھے۔ بلکہ انتخابات کی آڑ میں علیحدگی پسندوں کا وہ رویہ ایک چیلنج بن کر نمودار ہوا تھا جس سے پاکستان کی سالمیت کو شدید خطرہ تھا اور جس کی وجہ سے لاکھوں بے گناہ افراد ہلاکت و تشدد کا نشانہ بن گئے۔

کالعدم عوامی لیگ کے قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان کی بیشتر تعداد کی رکنیت برقرار رکھنے کے اعلان سے یہ بھی عیاں ہو گیا ہے کہ الیکشن سے پہلے اور الیکشن کے بعد جن خطوط پر سیاسی تبدیلیوں کے پروگرام چل رہے تھے، پاکستان کی وحدت و سالمیت کو برقرار رکھنے کے وہ آئندہ بھی جاری رہیں گے۔ مستقبل کے لئے اب غیر یقینی صورت حال باقی نہیں رہی ہے۔ اور جنرل آغا محمد یحییٰ خاں صدر پاکستان عوام کے ذمہ دار نمائندوں کو اقتدار منتقل کرنے کے اپنے پروگرام پر حسب سابق عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ وہ نہ تو انتخابات کو کالعدم قرار دینے کے حق میں ہیں، نہ قومی اسمبلی کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ نہ مشرقی پاکستان کے کالعدم عوامی لیگ کے منتخب شدہ ممبران اسمبلی کی رکنیت قطعی منسوخ کر کے ان کی جگہیں مقابلہ میں ہارے ہوئے امیدواروں کو الاٹ کرنے کی تجویز کو معقول سمجھتے ہیں اور نہ کوئی اپنا نیا سیاسی و اقتصادی فارمولا مسلط کرنا چاہتے ہیں صدر کے سامنے آئینی طور پر دستور کا نفاذ، قومی اسمبلی کا قیام اور ان دونوں کی وساطت سے عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کو ایک اور متحدہ پاکستان کے اندر جلد سے جلد اقتدار کی منتقلی کا پروگرام ہے۔

جن ارکان کی رکنیتیں منسوخ کی گئی ہیں۔ وہ قانونی طور پر خود جداری جرائم کے ارتکاب کے نتیجہ میں کی گئی ہیں۔

اس طرح صدر صاحب نے ایک بہت بڑے بحران کے پیش آجانے کے باوجود جمہوری اقتدار کے قیام کے منصوبہ کی تکمیل کی طرف قدم بڑھا دیئے ہیں۔

صدر کی اس پیشقدمی کے بعد سیاسی جماعتوں کی ذمہ داریوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدر محترم کے ان اقدامات میں مثبت اور تعمیری انداز کا تعاون شروع کریں اور ایک دوسرے کے خلاف اپنی حریفانہ کد و کاوش کا خاتمہ کر دیں۔

جو جماعتیں اقتدار سنبھالنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں انہیں آج سے ہی اپنی تمام صلاحیتیں ایک بہتر اپوزیشن بننے میں صرف کرنا شروع کر دینا چاہیئے اور حالات کے تعمیری تجزیہ کا خود کو اہل بنانا چاہیئے۔ اور

جو جماعتیں صوبوں میں اور مرکز میں اقتدار سنبھالنے کی پوزیشن میں آسکتی ہیں۔ ان کو دوگونہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے تیاری کرنا چاہیئے۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ مشرقی پاکستان میں پیش آمدہ حالات کی روشنی میں اپنے انتہا پسندانہ رویہ میں اصلاح کے ساتھ ساتھ عوام کو از سر نو اپنے اعتماد میں لیں، اور ان کے مسائل کا بھرپور تجزیہ کر کے اپنے آئندہ پروگرام کی ایسی پوزیشن کریں جس سے بغیر کسی ابہام کے یہ واضح ہو جائے کہ وہ پاکستان کو متحد و مضبوط رکھتے ہوئے اور پاکستان کے اسلامی نظریہ کو کسی قسم کا گزند پہنچائے بغیر عوام کے سماجی و اقتصادی مسائل کو حل کرینگے۔ ملک سے سامراجی اثرات

(باقی صفحہ ۹ پر)

ماتحت جماعتیں متوجہ ہوں

صوبائی مجلس شوریٰ منعقدہ ۳۰ر جون ۱۹۷۱ء میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے صوبائی دفتر کے اخراجات کا کچھ بار تمام اضلاع پر ڈالا جائے۔ جس کے لئے پچاس روپے ماہانہ کی رقم کا تعین کیا گیا ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے اس فیصلے کی تعمیل میں ماہ جولائی ۱۹۷۱ء کی رقم جلد از جلد غلام اکبر سلیمانی ناظم صوبائی دفتر چوک رنگ محل لاہور کے نام ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں اس اعانت کا ارسال کرنا بہت ضروری ہے۔

محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام پنجاب لاہور

حالات و واقعات

زاہد الراشدی

غیر ممالک میں وفود بھیجنے کی ضرورت

مشرقی پاکستان کے حالیہ واقعات اور سیاسی بحران کے بارہ میں بھارت اور اس کے مغربی ممنوعہ جو گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اس کی تردید اور گمراہ کن پروپیگنڈہ نسبتاً زیادہ منظم اور گمراہ کن ہے۔ چنانچہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے جو تادم تحریر مدینہ منورہ میں مقیم ہیں مدیر ترجمان اسلام کے نام ایک مکتوب میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ عرب ممالک میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب اور حاجی غلام محمد صاحب کا دورہ بے حد کامیاب رہا ہے اور اخبارات کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان راہنماؤں کی تقاریر اور بیانات سے عرب عوام کی غلط فہمیاں کافی حد تک دور ہو گئی ہیں۔ لیکن صرف اسی پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے حکومت پاکستان کو علماء کرام کے مزید وفود بھی اسلامی ممالک میں بھیجنے چاہئیں۔ اس مقصد کے لئے ہمارے پاس الحمدللہ ایسے علماء کرام کی کمی نہیں۔ جو پوری شرح و بسط کے ساتھ عالمی رائے عامہ کو غلط فہمیوں کے دائرہ سے نکال سکتے ہیں۔ حضرت مولانا شمس الحق افغانی حضرت مولانا محمد یوسف بنوری۔ حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی۔ حضرت مولانا پیر محسن الدین اور دیگر اکابر علماء کرام اس سلسلہ میں خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

مغربی ممالک کا معاندانہ رویہ

مغربی ممالک کی اقتصادی امداد کے بارہ میں ہماری شروع سے یہ رائے رہی ہے کہ اس امداد کے ذریعہ وہ اپنا تسلط ترقی پذیر ممالک پر قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پاکستان کے حالیہ سیاسی بحران کے دوران برطانیہ اور اس کے ہمنواؤں نے اپنی امداد کو مشرقی پاکستان کے حالات کو معمول پر لانے کی سیاسی شرط کے ساتھ مشروط کر دیا تھا۔ اور مغربی جرمنی وغیرہ نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔ اب امریکہ کی کانگرس نے بھی پاکستان کی امداد کو اسی شرط کے ساتھ مشروط کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس سے واضح ہو گیا ہے کہ ہماری رائے درست تھی۔ صدر مملکت کا یہ اعلان جرأت مندانہ اور حوصلہ افزا ہے کہ مشروط امداد دینے والوں کی رقم ان کے منہ پر مار دی جائے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قومی سطح پر ایسے اقدامات بھی کرنے چاہئیں۔ جن کے ذریعہ ہم مغربی ممالک کی اس نام نہاد امداد کے جھنجھٹ سے کلیتہً نجات حاصل کر سکیں۔

سید عطاء المہیمن بخاری کو سزا

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند مولانا سید عطاء المہیمن بخاری کو چیچہ وطنی کیس میں چھ ماہ قید پانچ کوڑوں اور تین ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی ہے۔ ہم اس سزا پر کوئی تبصرہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ البتہ اتنی گذارش ضرور کرنا چاہتے ہیں کہ چیچہ وطنی کیس کی مخصوص نوعیت کے لحاظ سے امیر شریعتؒ کے فرزند کو یہ سزا ملنے پر بے شمار پاکستانی عوام کے دل دکھیں گے ہمیں امید ہے کہ مارشل لاء حکام سید صاحب موصوف اور ان کے دو ساتھیوں کی سزا معاف کرنے کا جلد اعلان فرما دینگے۔

خفیہ قحبہ خانے

ایک اخباری اطلاع کے مطابق گلبرگ لاہور کی نواحی بستیوں قاسم پورہ اور گاندھی پارک کے بارہ میں عوام کو شکایت ہے کہ وہاں خفیہ قحبہ خانے موجود ہیں۔ جو متعدد درخواستوں کے باوجود ابھی تک زور شور کے ساتھ قائم ہیں۔ حتیٰ کہ اب ان کے مالک شکایت کرنے والے عوام اور افراد کو طرح طرح کی دھمکیاں بھی دے رہے ہیں۔ لیکن پولیس کے اہلکار ہیں کہ وہ عوام کی شکایات پر کان دھرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ صورت حال انتہائی المناک ہے۔ اور یہ صرف لاہور کے گلبرگ میں نہیں بلکہ نہ جانے ملک میں ایسے کتنے ہی گلبرگ اور قاسم پورہ موجود ہیں۔ جہاں فحش و بدکاری کا کاروبار کھلے بندوں جاری ہے۔ حکام بالا کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ آخر ایسی برائیوں کا سدباب بھی تو انہیں کا فرض ہے۔

سرکاری افسروں کے شاہانہ اخراجات

ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت سرکاری افسروں کے اخراجات کے بارہ میں تحقیقات کر رہی ہے۔ کیونکہ یہ انکشاف ہوا ہے کہ بڑے بڑے افسران فرضی اخراجات کے نام پر بے شمار رقم وصول کر لیتے ہیں۔ اور یہ رقم کروڑوں تک پہنچتی ہے۔ اس سے قبل ایک خبر یہ بھی آئی تھی کہ ایک تھانیدار کا بیٹا جعلی ملازمت کے نام پر سرکاری خزانہ سے دو سال تک تنخواہ وصول کرتا رہا ہے۔ جب تھانیدار کا یہ حال ہے تو بڑے آفیسرز کا کیا عالم ہوگا، یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کو اقتصادی طور پر موجود سطح پر لانے میں بہت بڑا حصہ اعلیٰ افسروں کے ان چونچلوں کا بھی ہے۔ اگر ذکر شاہی کے یہ کل پرزے ملکی مفاد کے پیش نظر کفایت شعاری کو نصب العین بنائیں اور سرکاری خزانہ کو قوم کی امانت سمجھ کر شیر مادر کی طرح ہضم کرنے کا سلسلہ ترک کر دیں تو ہمارے خیال میں قومی سرمایہ کا ایک بڑا حصہ ضائع ہونے سے بچ سکتا ہے۔

پنجاب میں ۲۰ لاکھ بے روزگار

ایک سرکاری اندازہ یہ ہے کہ صرف پنجاب میں اس وقت کم و بیش بیس لاکھ بے روزگار افراد ہیں۔ جن میں سے تیرہ ہزار (۱۳۰۰۰) کوئی ہنر نہ جاننے کی وجہ سے صرف کلرکی کے خواہشمند ہیں۔ یہ سرکاری اندازہ کوئی خوش آیند خبر نہیں ہے۔ بے روزگار افراد کو روزگار فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ عوامی سطح پر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے اور روزگار کے دیگر ذرائع کو عام کرنے کے لئے بھرپور اور منظم اقدام اٹھایا جائے۔ اللہ کرے مارشل لاء گورنمنٹ اس مسئلہ پر بھی توجہ دے سکے۔

دو لاکھ کا مال خرد برد

باغبانپورہ لاہور پولیس نے محکمہ زراعت کے ایک سٹور کے نگران کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس پر الزام یہ ہے کہ اس نے سٹور سے دو لاکھ روپے کا مال اڑا لیا ہے اس کا ایک اور ساتھی بھی ہے جو مفرور ہے۔

اس قسم کی خبریں وقتاً فوقتاً اخبارات کا عنوان بنتی رہتی ہیں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ سرکاری خزانہ اور گوداموں سے مالوں کا یہ ضیاع اس قدر وبا کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ الامان والحفیظ، گوداموں کی حفاظت اور سرکاری رقوم کے صرف کی مدات کی جانچ پڑتال کے لئے کوئی موثر نظام قائم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری مالی حیثیت ایسی نہیں کہ ہم ایسے نقصانات آسانی کے ساتھ برداشت کر سکیں۔

پاکستان میں غیر ملکی کلب

صوبائی اسمبلی کے تین ارکان رانا بھول محمد، مسٹر محمد عاشق اور ملک محمد علی نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں موجود غیر ملکی کلبوں اور لاجوں پر پابندی لگائی جائے۔ کیونکہ ان کی سرگرمیاں پاکستان کے مفاد کے منافی ہیں۔ غیر ملکی کلبوں اور لاجوں کے بارہ میں اس سے قبل بھی مختلف بیانات اور تفصیلات اخبارات میں آتی رہی ہیں اور فری میسن لاج کے سابق ممبر اور الاسد کے کنوینر رانا صفدر جنگ نے اس سلسلہ میں گھر کے بھیدی کی حیثیت سے جو باتیں منظر عام پر پیش کی ہیں وہ انتہائی پریشان کن ہیں۔ مگر معلوم نہیں ہمارے حکام اس نوعیت کی سرگرمیوں کا نوٹس لینا کیوں ضروری نہیں سمجھتے ہمارے خیال میں حکومت کو ایک کمیشن بٹھا کر اس قسم کے اداروں کی سرگرمیوں کی جانچ پڑتال کرانی چاہیئے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ سرگرمیاں ملک کے مفاد کے خلاف ہیں تو انہیں خلاف قانون قرار دینے میں کوئی تاخیر و تامل نہیں ہونا چاہیئے۔

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

قصیدۃ فی المجاھد الاعظم الوالی للبیا المعروف بالقذافی

(از علامہ مقصود خیرآبادی مدظلہ)

قذافی فی میادین القتال — بفرسان الفروسۃ بالجیاد
کان الشیخ عاد الی الشباب — لتجنید المواطن للجھاد
بھذا الفذ من ایدالقدیر — شیوخ العرب فی شوریٰ اجتھاد
یعز تقاۃ قوم من نقاۃ — ویدفن کل باغ فی الرماد
فقد وتنا لشیخ الاقتداء — علی عزم الجھاد باعتداد
فقوموا واسرعوا نحو العراک — ونصرۃ ربنا فی الاحتداد
فلا یبقی الفرنج ولا الیھود — ولا کید الھنود ومکر عادی
علو وارتفاع للخزاۃ — وارض اللہ فی ارث الھوادی
ھم الورثاء فی شم الجبال — وھم امناء فی سبل الرشاد
رایت الفتح من طعن الحوالی — علی فوج العدیٰ بقریٰ العباد
صواعق محرقات من سماء — علی المغضوب فی مکر الفساد

معمر قذافی خدا اس کو رکھے
خدا کا مجاہد ابھی نوجواں ہے
خدا نے وہ رتبہ دیا اس جواں کو
کہ یہ عالم پیر حیرت کناں ہے
قذافی ہے سالار ہم متقدی ہیں
یہ اسلام کا تیز رو کارواں ہے
اٹھو چل پڑو ساتھ اس قافلہ کے
خدا کی مدد سے رواں اور دواں ہے
یہود اور نصاریٰ کی جڑ کاٹ دے گا
یہ وہ قافلہ ہے یہ وہ کارواں ہے
نہ ہندو رہے گا نہ افرنگ قائم
ہمارا ثباتِ قدم جاوداں ہے
مجاہد ہے جو بس وہی متقی ہے
خدا کی زمیں کا وہی پاسباں ہے
خدا کی زمیں کا مجاہد ہے وارث
کوئی اور دعویٰ؟ محض داستاں ہے!

(خالد)

فقیری میں بادشاہی

حافظ محمد نذیر امجد ہزاروی تہکال بالا پشاور

سرکار دو عالم فخر بنی آدم امام الانبیاء و خاتم الانبیاء رسول الثقلین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا سے اتر کر قوم قریش کی طرف آئے اور ایک نسخہ کیمیا ساتھ لائے جس میں ان کی کامل و اکمل سیرت کا ہر ہر پہلو واضح اور نمایاں ہے۔ جیسا کہ کسی نے حضرت عائشہ رضؓ سے آپ کی سیرت کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپؓ نے جواب دیا کہ کیا آپ قرآن شریف نہیں پڑھتے ہیں"۔ مطلب یہ تھا کہ آپ کی پوری زندگی خداوند کریم کی بھیجی کتاب قرآن مجید کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔

حضورؐ کی سیرت مطہرہ اپنے ظاہری و باطنی وسعتوں اور پہنائیوں کے لحاظ سے کوئی شخصی یا انفرادی سیرت نہیں جو صرف ان کی ذات تک ہی موقوف و ملزوم ہو۔ یا جس کا دار و مدار کسی ایک شخص کی دستور زندگی تک منحصر ہو۔ یا جو کسی قوم و ملت کے لئے خاص ہو۔ بلکہ یہ ایک ایسی عالمگیر و بین الاقوامی سیرت جو تمام عالم و امت کے لئے مشعل راہ اور تمام حیوانوں اور چوپایوں کے لئے سراپا رحمت ہے اور جن کی ذات اور سیرت پر امت مسلمہ کو ناز اور فخر ہے اور پوری امت ان کے احسانات و اکرامات کی مرہون منت ہے۔ کیونکہ اس ہستی نے ایک بے راہ اور گمراہ قوم کو کفر و شرک کے ظلمات سے نکالا، اور رشد و ہدایت کی طرف مدعو کیا۔ اب بھی اگر کوئی بدبخت اور شقی القسمت قوم ایسے رہبر کی سیرت کو نہ اپنائے۔ اور ان کے وجود و آمد کو اپنے لئے باعث صد افتخار نہ جانے، تو پھر ازلی و ابدی گمراہوں کے حال پر خداوند کریم ہی رحم فرمائے۔

رسول اللہؐ کے زمانے کے بعد جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جائے گا، اسی حد تک بنی نوع انسان کو انسانی زندگی کی استواری و ہمواری کے لئے سماوٹ و بناوٹ کے لئے جانچنے اور پرکھنے کے لئے سیرت مقدسہ کی ضرورت شدید سے شدید تر اور لازم سے لازم تر ہوتی جائے گی اور انسان

(باقی صـ۱۲ پر)

عوامی مسائل

رشوت

از مولانا اسماعیل ذبیح راہجوروی، نواں شہر ہزارہ

رشوت ایک ایسی بلا ہے جو جائز و ناجائز کا امتیاز اٹھا دیتی ہے۔ قانون کو بے اثر بنا کر رکھ دیتی ہے۔ اور عدل و انصاف کے سامنے ایک ناقابل عبور آہنی دیوار بن کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس کے طفیل قاتل سزا سے بچ جاتے ہیں۔ ڈاکو اور بدمعاش دندناتے پھرتے ہیں۔ وطن دشمنوں کے وارے نیارے ہوتے ہیں۔ سازشیں پروان چڑھتی ہیں۔ ملکوں میں انقلابات آتے ہیں اور حکومتوں کا تختہ الٹا پلٹتا رہتا ہے۔ اس کی برکت سے کچھ لوگ راتوں رات لکھ پتی بن جاتے ہیں۔ اور کچھ اپنے جائز حق سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ میں نے خود اپنے دیس (پاکستان) میں دیکھا اور سنا ہے کہ مہاجرین کو ان کے جائز حق کے عوض میں زمینیں تب مل سکیں کہ یا تو متعلقہ اہلکاروں کی جھولیاں بھر دی گئیں یا حقدار رشتہ داروں کی طرح انہیں زمینوں کا حصہ دیا گیا۔ اور یہ صورت بھی دیکھی کہ دعاوی اور استحقاق سے زائد ہزار ہا کنال رقبہ رشوت کی برکت سے الاٹ ہوا۔ فروخت ہوا، اور قانون حرکت میں نہ آسکا ضلع ہزارہ میں دفتر آبادکاری کے متعلقہ رجسٹرات اس حقیقت کے شاہد ہیں۔ ایسی مثالیں بھی سننے میں آتی رہی ہیں کہ کسی آدمی کو سر بازار قتل کیا گیا۔ لیکن رشوت کی برکت سے پولیس نے اس کیس کو تحقیقات کے درمیان بے جان بنا کر رکھ دیا۔ اور اسی طرح کی باتیں بھی بارہا سننے میں آتی رہیں کہ پولیس کچھ کرتی بھی ہے تو رشوت کی برکت سے ڈاکوؤں رہزنوں کچھ کا کچھ بنا دیتی ہے۔ اور اگر ان مراحل سے گذر کر کوئی کیس عدالت تک پہنچ بھی جاتا ہے۔ تو رشوت وہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔ وہاں بھی اس کی رسائی ہو جاتی ہے۔ غرض رشوت تمام جرائم اور بدعنوانیوں کی جڑ ہے۔ بلیک مارکیٹ اور سمگلنگ کا سدا کاروبار اسی کی بدولت چلتا ہے۔ ملک میں قتل اور واردائیں اسی کے سہارے ہوتی ہیں۔ اور اب صورت حال کچھ اس طرح کی ہو گئی ہے کہ جس کے پاس دینے کے لئے رشوت نہ ہو۔ اسے ترچھی ناپسندیدہ اور غصہ بھری نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ رشوت جس ملک میں بھی پھیلتی ہے۔ وہاں جان، مال، عزت و آبرو کسی کی کوئی چیز محفوظ نہیں رہتی۔ رشوت آتما ہی بری تو ہے جبھی تو اس کائنات کے سب سے بڑے پیغمبر اور عظیم و جلیل مصلح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الراشی و المرتشی کلاھما فی النار رشوت کھانے والا اور کھلانے والا دونوں جہنمی ہیں۔ افسوس ہے کہ اب اسلام کے نام لیوا بھی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو بھول چکے ہیں۔ اور وہ بھی رشوت جیسی لعنت میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہیں۔

رشوت کیوں دی جاتی ہے؟

ہمارا دفتری نظام کچھ اس طرح کا بن کر رہ گیا ہے کہ جب تک کسی اہلکار یا افسر کو رشوت نہ دی جائے کسی آدمی کا کام مشکل سے ہی بنتا ہے۔ اور وہ جب دفتری چکروں سے تنگ آجاتا ہے تو رشوت دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ناجائز کام کرانے کے لئے رشوت دی جاتی ہے۔ کیونکہ رشوت کی برکت سے جائز و ناجائز کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔ اور اب تو یہ رشوت خود ملازمین کا ایک حق اور معاشرہ کا کاروبار بن کر رہ گئی ہے۔

محکمہ انسداد بدعنوانی کے ہوتے ہوئے رشوت کی گرم بازاری

باوجود اس بات کے کہ حکومت نے انسداد بدعنوانی (اینٹی کرپشن) وغیرہ قسم کے محکمے قائم کئے ہوئے ہیں تاکہ اس طرح کی برائیوں کو روکا جا سکے۔ مگر ان محکموں کے ہوتے ہوئے بھی وہی کچھ ہوتا ہے۔ جو ان کے نہ ہونے کی صورت میں ہوتا اس کی وجہ ظاہر ہے کہ انسداد بدعنوانی کا عملہ بھی تو ہمارے معاشرہ کا حصہ ہے۔ وہ خود رشوت کے اثرات سے کیسے بچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کسی رشوت خور افسر کو پکڑنا بھی چاہیں تو اسے آسانی سے پکڑا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ رشوت اب ایک منظم فن کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ جو سائنٹفک طریقوں کے مطابق لی جاتی ہے۔ کوئی بھی افسر یا اہلکار براہ راست رشوت خوری کی بہت کم جرأت کرتا ہے۔ بلکہ رشوت دینے والے عوام اور رشوت خور افسروں کے درمیان ایک اور طبقہ رابطہ کے طور پر وصولی رشوت کا دھندا کرتا ہے اور اسی کے ذریعہ متعلقہ افسر تک رشوت پہنچتی ہے۔ اور اس طرح یہ رشوت خور افسر انسداد بدعنوانی اور سی۔ آئی۔ ڈی کے احتساب سے بچ نکلتے ہیں۔

رشوت کے دلال

یہ وہ طبقہ ہے جو عوام اور افسروں کے درمیان رشوت کی فراہمی کا کام کرتا ہے۔ یہ بالعموم چپراسیوں، چوکیداروں گھریلو ملازموں اور ماتحت ملازمین وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے جس آدمی نے کوئی کام کرانا ہو۔ وہ جب بھی متعلقہ محکمہ میں جائیگا تو رشوت کے یہ دلال اس سے اظہار ہمدردی کریں گے۔ اور اسے کامیابی کا گر بتائیں گے۔ اور پھر دلال کی برکت سے متعلقہ آدمی کی رسائی افسر تک ہو جاتی ہے اور اس کا کام بن جاتا ہے۔ افسران متعلقہ کی نظر کرم بھی ان دلالوں کی طرف رہتی ہے۔ کیونکہ یہ ان کے لئے فضل ربی کا سبب ہوتے ہیں

دلالوں کا ایک اور گروہ

ان کے علاوہ دلالوں کا ایک اور گروہ بھی ہے۔ جسے ہم ممبر یا کھڑپینچ کہہ سکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ملازم نہیں ہوتے بلکہ پبلک میں سے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کا کوئی ذاتی کام بھی دفتروں سے متعلق نہیں ہوتا۔ مگر جب دیکھو، یہ افسروں کی طرف گھورتے نظر آئینگے۔ ان میں سے اکثر آدمیوں کا کوئی باقاعدہ ذریعہ معاش نہیں ہوتا۔ مگر یہ ٹھاٹھ کی زندگی گذارتے ہیں اور جونک کی طرح غریب لوگوں کا خون چوستے ہیں اور افسران متعلقہ کو بھی ان کا خون پلاتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی سے چھپے نہیں ہوتے۔ گمان سے پوچھا نہیں جاتا کہ تمہارا ٹھاٹھ باٹھ پورا کرنے کے لئے من و سلویٰ کہاں سے نازل ہوتی ہے۔ یہ لوگ پولیس، جھنگلات، مال اور آبادکاری کے ملازمین کے سائے سائے کی طرح چمٹے نظر آتے ہیں۔

رشوت تحفہ اور ڈالی کی شکل میں

بعض ہوشیار لوگ جنہیں کسی اہلکار یا افسر سے کوئی کام متعلق ہوتا ہے۔ بعض اوقات تحفہ کے طور پر کسی نہ کسی طرح کوئی چیز پہنچا دیتے ہیں۔ یا متعلقہ افسر کے کسی صاحبزادے یا قریبی عزیز کو کچھ رقم تھما دیتے ہیں۔ بعض اوقات متعلقہ افسر کی دعوتیں پکاتے ہیں۔ اور اس طرح مقربین بارگاہ بن جاتے ہیں۔ اور پھر جس طرح چاہتے ہیں اپنا مقصد پورا کرا لیتے ہیں۔

رشوت کیسے بند کی جا سکتی ہے

رشوت بند کرنے کے سلسلہ میں حکومت اور عوام دونوں کی ملی جلی کوششوں کی ضرورت ہے۔ تاہم چونکہ عوام مجبوری اور ضرورت کے سبب رشوت دیتے ہیں۔ نہ دیں تو ان کا کام نہیں بنتا۔ اور اہلکاروں یا افسروں پر صرف حکومت ہی کنٹرول کر سکتی ہے۔ اس لئے اس وقت تک رشوت کے بند کرنے کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ جب تک حکومت اس سلسلے میں کوئی خاص اقدامات نہ کرے۔ یہ اقدامات کیا کیا ہوں۔ ان کی فہرست حکومت ہی مرتب کر سکتی ہے۔ پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ مندرجہ ذیل اقدامات

باقی صفحہ ۱۲ پر

ارباب بصیرت کے لئے لمحہ فکریہ

رپورٹ کارگذاری جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

کوٹ ادو

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم چودھری عبدالمتین صاحب ملتان ڈویژن کا دورہ کرتے ہوئے یہاں پہنچے شام کو انہوں نے طلباء سے خطاب کیا۔ بعد میں نیا انتخاب کرایا گیا۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔

صدر۔ حافظ نصر الدین نائب صدر عبدالحمید جنرل سیکرٹری۔ ملک محمد اسلم جاوید بھٹی۔ ناظم نشریات ظفر اقبال۔ خازن رحیم الدین۔

اس کے علاوہ عبدالمتین صاحب نے ایک عام اجلاس سے خطاب کیا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام کو وضاحت سے پیش کیا گیا۔ اس اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے صاحبزادے سید عطاء المہیمن اور ان کے ساتھیوں کی سزا معاف کرنے کے لئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ سانحہ سوات کے شہدا کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی۔ آخر میں پاکستان کی سلامتی کے لئے بھی دعا کی گئی۔

ضلع راولپنڈی کی تمام شاخوں کا اجلاس

ضلع راولپنڈی کی تمام شاخوں کا اجلاس گذشتہ دنوں راولپنڈی میں ہوا جس کی صدارت راولپنڈی کے کنوینر سید افضال احمد صاحب نے کی۔ تبلیغی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا اور آئندہ کام کو تیز کرنے کا عزم کیا گیا۔ اس کے علاوہ مشہور طالب علم راہنما عبدالرشید شیخ جو کہ دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور صدر جمعیۃ راولپنڈی چودھری محمد سلیم صاحب جو کہ سکوٹر پر ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ دونوں کی علالت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور دونوں حضرات کی صحت کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔ قارئین کرام سے بھی دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام کی پریس کانفرنس

کوئٹہ ۲۸ جولائی۔ محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے جمعیۃ طلباء اسلام کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپنی تنظیم کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ محمد اسلوب قریشی صوبہ بلوچستان کے تنظیمی دورے پر ایک روز قبل ہی کوئٹہ پہنچے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ صوبہ بلوچستان کا تنظیمی دورہ کریں گے اور مختلف مقامات پر طلباء اور معززین شہر کے اجتماعات میں پارٹی کا پروگرام پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ طلباء کے مسائل سے واقفیت حاصل کریں گے اور حکام بالا تک پہنچائیں گے۔

محمد اسلوب قریشی نے تنظیمی پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس تنظیم کے قیام کا مقصد طلبہ کے ذہنوں کی تعمیر اسلامی اصولوں کے مطابق کرنا ہے۔ کیونکہ یہی وہ طلبہ ہیں جنہوں نے مستقبل میں اس ملک کی باگ ڈور سنبھالنا ہے۔ اگر آج تعلیمی اداروں میں ان کے ذہن اسلامی اصولوں کے مطابق بنا دیئے گئے۔ تو آئندہ مستقبل میں اس ملک میں اسلامی قوانین کے مطابق حکومت کر سکیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تنظیم اس ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ، غریب طلباء کی مالی اعانت کرنا۔ لادینی ازموں کی روک تھام کرنا اور طلباء کے مسائل کو حل کرنا اس تنظیم کے پروگرام میں شامل ہے۔ اس کے لئے درس قرآن، اجتماعات مجالس مذاکرہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تنظیم اس صوبہ میں دینی شعور پیدا کرنے کے لئے دارالمطالعہ اور لائبریریاں قائم کرے گی اور وسیع پیمانے پر لٹریچر تقسیم کرے گی۔

انہوں نے کہا کہ اس تنظیم کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس تنظیم میں کالج، یونیورسٹی، ہائی سکول کے طلبا کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کے طلباء بھی شامل ہیں، تاکہ انگریز کے پیدا کردہ مسٹر اور ملاں کے فرق کو عملی طور پر ختم کیا جائے۔

انہوں نے حکومت بلوچستان سے مطالبہ کیا کہ اس صوبہ میں میڈیکل کالج، لاء کالج، انجینئرنگ یونیورسٹی، فنی تعلیم کے ادارے اور زرعی یونیورسٹی کا قیام فوری طور پر عمل میں لایا جائے تاکہ ان علوم کو حاصل کرنے کے لئے طلباء کو دوسرے صوبوں میں نہ جانا پڑے۔ جو کہ مالی مشکلات کے باعث ممکن نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بلوچستان کی حکومت کو طلباء میں وظائف تقسیم کرتے وقت مقامی اور غیر مقامی طلباء کے فرق کو روا نہ رکھنا چاہیئے۔ بلکہ ہر طالب علم کو قابلیت کی بنیاد پر وظیفہ دینا چاہیئے۔ خواہ وہ مقامی ہو یا غیر مقامی۔

اس کانفرنس میں سبی اور کوئٹہ کے کافی طلبا موجود تھے

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے صدر جناب شوکت علی خاں صاحب نے گذشتہ دنوں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا دورہ کیا اور وہاں کی تنظیم کی کارگذاری دیکھی۔ نیز کارکنان سے ملاقات کی۔ آپ نے جناب فضل الٰہی صاحب نائب صدر صوبہ سرحد کو ہدایت کی کہ وہ ٹانک اور کلاچی کا دورہ کریں۔

آپ نے ہفت روزہ "مخلص" کے ایڈیٹر سے ملاقات کی اور ایک انٹرویو میں جمعیۃ طلباء اسلام کے موقف کی تشریح کی۔ نیز ایڈیٹر "مخلص" نے وعدہ کیا کہ وہ جمعیۃ طلباء اسلام کی خبروں کے سلسلے میں مکمل تعاون کریں گے۔

—— جمعیۃ طلباء اسلام کا صوبائی دفتر عنقریب پشاور میں چوک نمک منڈی سرکی روڈ میں قائم کیا جائے گا۔ فی الحال تمام کارکن اس پتہ پر رجوع کریں۔

(۱) دفتر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد نزد یونائیٹڈ بنک پریٹی گیٹ بنوں۔

(۲) شوکت علی خاں معرفت مسلم میں سٹور چوک بازار بنوں

صوبہ سندھ کا دو روزہ کنونشن

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی دو روزہ کنونشن میں جو کہ ۲۴، ۲۵ جولائی کو ڈگری ضلع میرپور خاص میں منعقد ہوئی، کراچی یونیورسٹی، سندھ یونیورسٹی، لیاقت میڈیکل کالج۔ انجینئرنگ یونیورسٹی جام شورو۔ زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام کے علاوہ میرپور خاص، ڈگری، شکارپور، لاڑکانہ پنو عاقل۔ پیر جو گوٹھ۔ بھنڈہ شریف۔ کندہ کوٹ اور سجاول کے کالجز، ہائی سکول اور دینی مدارس کے مندوبین و مبصرین نے شرکت کی۔ اس کنونشن میں محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام کل پاکستان نے شرکت کی کنونشن کے آخر میں صوبہ سندھ کی مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران کا چناؤ کیا گیا۔

صدر حافظ محمد حسن لیاقت میڈیکل کالج جام شورو

نائب صدر۔ عبدالحمید کراچی یونیورسٹی

نائب صدر۔ نظام دین مدرسہ مدینۃ العلوم پنو عاقل

ناظم عمومی۔ بحر اللہ صاحب کراچی یونیورسٹی

ناظم۔ مقصود احمد زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام

ناظم۔ عبدالغفور شاہ بھیرہ شریف

ناظم نشر و اشاعت۔ عبدالواحد مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد

خازن۔ صدر الدین شیخ انجینئرنگ یونیورسٹی جام شورو

اس کے بعد حافظ محمد حسن نے مجلس شوریٰ کی نامزدگی کی۔ مجلس شوریٰ کے ارکان درج ذیل ہیں۔

محمد اقبال سکھر۔ حزب اللہ خیرپور۔ عبدالغفور لاڑکانہ انور حسین انجینئرنگ یونیورسٹی۔ فضل اللہ لیاقت میڈیکل کالج جام شورو۔ عبداللہ حیدرآباد۔ سید اصغر علی شاہ پیر جو گوٹھ، محمد اسلم شیخ میرپور خاص۔ قمر الدین کندہ کوٹ۔ محمد صالح سجاول۔ محمد افضل ڈگری۔ خدا بخش پنو عاقل۔

انتخابات کی نگرانی محمد اسلوب قریشی صاحب نے کی۔

دو روزہ کنونشن کی تفصیلات

کنونشن کا پہلا اجلاس ۲۴ جولائی کو بعد از دوپہر ڈھائی بجے ڈگری میں شروع ہوا (ضلع میرپور) صوبہ سندھ کے اکثر مقامات سے مندوبین اور مبصرین پہنچ چکے تھے۔ اس اجلاس کی صدارت محمد اسلوب قریشی نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مجلس انتظامیہ کے ناظم اعلیٰ جناب مقصود احمد نے شرکاء اجلاس کو خوش آمدید کہا۔ اور کنونشن کی تفصیلات بتائیں۔ تمام شاخوں کے نمائندوں نے اپنی سابقہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ جن شاخوں کے نمائندوں نے رپورٹ پیش کی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

کراچی۔ جام شورو، بھیٹہ، پیر جو گوٹھ۔ پنو عاقل، میرپور کندہ کوٹ۔ سجاول۔ شکارپور۔ حیدرآباد۔

اس کے بعد محمد اسلوب قریشی صاحب نے تنظیم کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اسی دن بعد از نماز عشاء ایک جلسہ عام ہوا۔ جس کی صدارت جناب بحرالعلوم ہزاروی صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد امین گیلانی نے نظم پیش کی۔ حافظ محمد حسن نے تنظیم کے پروگرام پر مفصل تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا سعید احمد رائے پوری نے سیرت النبی پر تقریر فرمائی۔

۲۵ جولائی۔ اس کنونشن کا تیسرا اجلاس صبح ۹ بجے حافظ محمد حسن صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ایجنڈا کے مطابق صوبائی انتخابات کے بارے میں تمام مندوبین سے اپنی تفصیلی آراء پیش کیں۔ طویل غور و خوض اور مشورے کے بعد انتخاب عمل میں لایا گیا محمد اسلوب قریشی صاحب نے تنظیم کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک واضح طریق کار سے شرکاء اجلاس کو آگاہ کیا۔ اور تنظیمی امور سے متعلق مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کا طریقہ بتایا۔ اس کنونشن کا چوتھا اجلاس ۲½ بجے بعد از نماز ظہر حافظ محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ جماعت اسلام ڈگری کی صدارت میں ہوا۔ مولانا ضیاء القاسمی نے خصوصی خطاب فرماتے ہوئے جہاد اسلامی کے جذبہ پر زور دیا اور طلبہ سے کہا کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے قانون کے نفاذ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اس کو ذریعہ نجات سمجھیں۔ آخر میں محمد اسلوب قریشی نے اختتامی تقریر کی۔ تمام مندوبین و مبصرین، علماء کرام اور مجلس استقبالیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اسی دن بعد از نماز عشاء محمد اسلوب قریشی کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ بعد از تلاوت کلام پاک عبدالواحد ناظم نشر و اشاعت صوبہ سندھ نے تنظیم کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ گیلانی صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد قریشی صاحب نے اپنے صدارتی خطبے میں تنظیم کے پروگرام کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ اور علاقہ کے معززین اور قوم کے ذمہ دار افراد سے اپیل کی کہ وہ اپنی ان ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ جو کہ طلباء کے لئے ہو سکتی ہیں۔

اس کے بعد مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے عالمانہ و فاضلانہ تقریر فرمائی۔

جامعہ عربیہ مفتاح العلوم ملہووالی کا سالانہ جلسہ و دستار بندی

بتاریخ ۸ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۱ء بروز پیر زیر صدارت پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ اسمائے گرامی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ پنجاب۔ الحافظ حضرت مولانا محمد ریاض صاحب۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین صاحب۔ خوشخبری:۔ آئندہ سال بھی سالانہ دستور کے مطابق دورہ حدیث شروع ہوگا۔ (ناظم عبداللہ دامت برکاتہم)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کی تمام شاخوں کے امیر اور ناظم حضرات توجہ فرمائیں

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب کے حکم پر لاہور کی ضلعی جمعیۃ کو مضبوط اور مؤثر بنیادوں پر منظم کرنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ اس لئے ضلع لاہور کی تمام شاخوں کے امیر اور ناظم حضرات اپنے اپنے حلقے میں جماعتوں کی تشکیل و تنظیم کے کام پر بھرپور توجہ دیں۔ اور حلقہ وار انتخاب کی فہرست صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام رنگ محل لاہور کو اولین فرصت میں ارسال فرمائیں تاکہ ضلعی سطح پر جماعتی میٹنگ کا فوری اہتمام ہو سکے۔ دیگر معلومات کے لئے لکھیں۔

(قاری محمد شریف قصوری ناظم جمعیۃ ضلع لاہور)

حضرت پیر سید خورشید احمد شاہ صاحب کے لئے دعا کی درخواست

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے رکن شوریٰ اور جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن کے ناظم محمد عثمان انوری نے اطلاع دی ہے کہ حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد شاہ ہمدانی خلیفہ اعظم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب فراش ہیں۔ الحمدللہ اپریشن کامیاب ہو چکا ہے۔ لیکن ہنوز کافی نقاہت ہے۔ پیرانہ سالی کی وجہ سے کافی کمزور ہیں۔ چنانچہ جمیع مسلمین سے اور خصوصاً حضرات علماء دیوبند کے متعلقین سے دعاؤں کی گذارش ہے حضرت پیر صاحب موصوف مدرسہ محمودالعلوم کے مہتمم ہیں اور جمعیۃ کے مرکزی سرپرستوں میں سے ہیں۔ اور اس وقت آپ کی عمر ایک سو سال ہے۔

(محمد عثمان انوری)

محکمہ اوقاف کی توجہ کے لئے

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ کے رکن اور جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن کے ناظم محمد عثمان انوری نے کہا ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمہ اوقاف کے سربراہ جناب قطب علی شاہ صاحب کو جامع مسجد ٹنڈو آدم اور سندھ کے دیگر شہروں کی مساجد کی جانب فوراً توجہ دینی چاہیئے جہاں چند شرارت پسند عناصر مساجد میں فساد اور شرارت کر رہے ہیں۔ اور دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء کرام کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ محکمہ اوقاف کے سربراہ کو چاہیئے کہ وہ ملک کی موجودہ صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان عناصر کے خلاف تادیبی کارروائی کرے۔ خاص طور پر جامع مسجد ٹنڈو آدم جو مسلک دیوبند کے مسلمانوں کی تعمیر کردہ ہے اور رجسٹرڈ شدہ ہے۔ اور ماضی میں علماء دیوبند کے خطیب ہی مسجد مذکورہ سے تعلیمی، تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

بقیہ — صراحات

اور سرمایہ داری اور جاگیرداری کا خاتمہ کر دیں گے، اور کسانوں، مزدوروں و غریب عوام کو سیاسی و معاشی اعتبار سے ان کا مستحق مقام مہیا کریں گے۔

انجام کار پاکستان میں ایک ایسی حکومت کا قیام لابدی امر ہے۔ جس کا تمام قانونی ڈھانچہ قرآن و حدیث کے احکام پر مبنی ہو۔ اور جس کا دائرۂ اقتدار آبادی کے ۹۹ فیصد حصے غریب عوام کی حقیقی نمائندگی و بالادستی کا حامل ہو۔

بالفاظ دیگر ملک کے کسان، مزدور اور غریب عوام کے مختلف طبقوں کو آگے بڑھا کر ہی ایک نئے اسلامی عوامی پاکستان کی تعمیر کا کام انجام دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ملک کی تمام پارٹیوں کو سارا زور اس حقیقت کے روبعمل لانے پر ہی صرف کرنا چاہیئے۔ نیز آئندہ اقتدار کی تشکیل بھی ان ہی خطوط پر ہونی چاہیئے اور اپوزیشن کا ڈھانچہ بھی اسی خمیر سے تعمیر پانا چاہیئے۔

صرف اس طرح ہی صدر کے اقتدار کی منتقلی کے مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے اور سیاسی پارٹیاں مناسب حال رول ادا کر سکتی ہیں۔

جس نئی صبح کے طلوع کے آثار پھر سے ہویدا ہونا شروع ہوئے ہیں۔ انہیں گروہ بندانہ و حریفانہ سیاست کی گرد سے دوبارہ دھندلانے کی کوشش پاکستان کے عوام کے ساتھ غداری کے مترادف ہے، جسے مستقبل کی تاریخ ہرگز معاف نہیں کرے گی۔

یہ عجیب و غریب المیہ ہے کہ ملک کا صدر اور فوج کا سربراہ بار بار عوام کے نمائندوں کو اقتدار کی منتقلی کے اقدامات کرے۔ لیکن سیاسی جماعتوں کی حریفانہ کشمکش ان اقدامات کے لئے سدراہ ثابت ہو۔ اور ملک کی سلامتی و وحدت کو خطرہ میں ڈال دے۔

(۸ اگست ۱۹۷۱ء)

سالانہ جلسہ

دارالعلوم عربیہ نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کا اکیسواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۹ ر ۲۰ ر ۲۱ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۰ ر ۱۱ ر ۱۲ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ہو رہا ہے۔ جس میں ملک بھر کے شاہیر امت علماء کرام مشائخ عظام تشریف لا رہے ہیں۔ علم دوست عوام وطن تاریخیں نوٹ فرمالیں۔ (ناظم مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ)

اختر صدیقی صاحب کمالیہ منتقل ہو گئے

بندہ محمد اختر صدیقی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور، لائلپور سے کمالیہ منتقل ہو گیا ہے۔ لہٰذا ہمہ قسم کی خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

(محمد اختر صدیقی مہتمم مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ ضلع لائلپور)

جمعیۃ ڈسکہ کا جدید انتخاب

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام ڈسکہ کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت امیر جمعیۃ ڈسکہ مولانا محمد فیروز خاں صاحب نے کی۔ اجلاس میں نئے سرے سے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر مولانا محمد فیروز خاں صاحب۔ ناظم عمومی حاجی عبدالعزیز صاحب۔ ناظم ۱ سلیم الدین۔ ناظم ۲ حبیب اللہ ناظم نشریات رؤف عابد بھٹی۔ خازن حکیم سلیم اللہ۔

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ گورنر پنجاب سے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے صاحبزادے عطاء المہیمن کی سزا معاف کرنے اور رہائی کی اپیل کی گئی۔

(رؤف عابد بھٹی)

جمعیۃ ضلع جھنگ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کا ایک اجلاس جامع مسجد شیخ لاہوریؒ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں تینوں تحصیلوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں حضرت مولانا حافظ دوست محمد شہیدؒ جو کہ ضلعی جمعیۃ کے نائب امیر اور مخلص راہنما تھے کے سانحہ قتل کے بارے میں غور وخوض کیا گیا۔ فیصلہ ہوا کہ مقدمہ قتل کی پیروی جمعیۃ علماء اسلام کرے گی اور جمعیۃ روڈو سلطان کے ناظم عمومی و مدعی مقدمہ اور مولانا مرحوم کے بھائی مولانا حکیم عبدالکریم صاحب مدظلہ کی معاونت کے لئے سات اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی (مجلس مشاورت) نامزد کی گئی۔ تاکہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں پوری پوری کوشش کرے۔

اجلاس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ غلام عباس جو کہ چنیوٹ کی ایک سیاسی جماعت کا چیئرمین ہے۔ محلہ لاہوری گیٹ کے ایک معروف شخص شیر محمد کو قتل کا نشانہ بنا کر شہر کی پرامن فضا کو مکدر کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ اجلاس غلام عباس کی اس قبیح حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کیس کو مارشل لاء عدالت کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ مجرم غلام عباس کو قرار واقعی سزا مل سکے۔

(محمد یاسین ناظم جمعیۃ جھنگ)

چکوال

مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی نے عوام سے اور خصوصاً سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سالکین سے اپیل کی ہے کہ وہ علماء حق کی سب سے بڑی جماعت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر اسلام کے قوانین کے نفاذ میں تعاون کریں، اور جمعیۃ کی دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح بھرپور امداد کریں۔

جمعیۃ لائل پور شہر کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام لائلپور شہر کا اجلاس جامع مسجد غلام محمد آباد میں صوبائی ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی زیر صدارت اور قاری محمد صادق کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ اجلاس میں محلہ وار شاخوں کے نمائندے امیر و ناظم شریک ہوئے۔ فیصلہ ہوا کہ شہری جمعیۃ کا دفتر ضلعی دفتر سے علیحدہ بنایا جائے۔ نیز محلہ وار کام کو آگے بڑھانے کا فیصلہ بھی ہوا۔ اجلاس سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے تنظیمی سلسلہ میں کارکنوں سے خطاب کیا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کو آئین کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ مولانا قاضی مفضل اللہؒ مولانا دوست محمدؒ کے قاتلوں کو سخت سزا دی جائے۔

یہ اجلاس صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا پیر محمد شاہ صاحب امروٹی مدظلہ پر کندہ کوٹ پولیس کے ظالمانہ رویہ کی مذمت اور ایس۔ ایچ۔ او کے خلاف تحقیقات اور ملزم کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجلاس شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی حضرت مولانا سید محمود جہاجرمدنیؒ اور حضرت مولانا خدا بخش ملتانیؒ کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار، دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ اجلاس میں بھارت اور برطانیہ کی مذمت نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سیٹو اور سنٹو سے علیحدگی اختیار کرے۔ نیز یہ اجلاس جاگیرداروں مل مالکوں کی مذمت کرتا ہے جو مزارعین اور مزدوروں پر تشدد کر رہے ہیں اور اپیل کرتا ہے کہ مزدوروں اور کسانوں سے تشدد ختم کیا جائے۔

(محمد اکرام ناظم دفتر)

خان قیوم نے کہا تھا کہ جغرافیائی حالات کے پیش نظر چھ نکات کو تسلیم کر لینا چاہیئے

(مولانا عبدالحکیم ممبر قومی اسمبلی)

ایبٹ آباد۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری اطلاعات اور قومی اسمبلی کے ممبر مولانا عبدالحکیم نے ایبٹ آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ کے رہنماؤں نے کبھی بھی چھ نکات کی حمایت نہیں کی، بلکہ مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی متعدد بار چھ نکات کی مخالفت کر چکے ہیں۔ مولانا عبدالحکیم نے قیوم لیگ کے سربراہ خان عبدالقیوم کی ضلع ہزارہ کے مختلف مقامات پر تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ خان قیوم کا یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں نے مجیب کے چھ نکات کی حمایت کی تھی۔ مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ خان قیوم شاید بھول گئے ہیں کہ جب وہ ۲۲۔ مارچ کو ڈھاکہ جا رہے تھے تو انہوں نے کراچی کے ہوائی اڈہ پر کہا تھا کہ "جغرافیائی حالات کے پیش نظر چھ نکات کو تسلیم کر لینا چاہیئے"۔

خان موصوف کا یہ بیان اے پی پی کے ذریعہ ۲۳۔ مارچ کے اخبارات میں شائع ہوا تھا اور اس کی اب تک انہوں نے تردید نہیں کی۔ اسی طرح وہ یہ بھی بھول گئے ہیں کہ انہوں نے مدرسہ فرقانیہ میں میری موجودگی میں مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کے مشرقی پاکستان کے حالات کے متعلق کیا باتیں کی تھیں۔ مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ اس وقت جبکہ ہمارا ملک ایک نازک دور سے گذر رہا ہے اور ملک میں قومی یک جہتی اور اتحاد کی سخت ضرورت ہے، خان قیوم اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو بدنام کرنے میں مصروف ہیں اور ان سے بے پناہ باتیں منسوب کر کے سیاسی تلخی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں خان قیوم نے حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ جیسی بزرگ اور قابل احترام شخصیت کو بھی معاف نہیں کیا حالانکہ آج بھی مشرقی اور مغربی پاکستان میں حضرت مدنیؒ کے لاکھوں عقیدت مند موجود ہیں۔ مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ مرحوم بزرگوں پر الزام تراشی کرنا بزدلوں اور قبیہ سے معافی مانگنے والوں کا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ خان قیوم پرانی یادیں تازہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی بھی ایک یاد تازہ کر دی جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ آل انڈیا کانگرس کے ڈپٹی لیڈر کی حیثیت سے انہوں نے ہندوؤں کے اشارے پر نہ صرف تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی بلکہ پاکستان اور بانی پاکستان کے خلاف "گولڈن گرو" نامی کتاب بھی لکھی تھی۔ بعد میں جب انہیں یقین ہو گیا کہ پاکستان بننے والا ہے۔ اور مسلم لیگ کے برسر اقتدار آنے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں تو۔ اچانک کانگرس چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈروں نے قرآن وسنت کے قانون اور ملک کی وحدت کے سوا کسی اور تجویز کی حمایت نہیں کی۔ البتہ خان قیوم مغربی پاکستان کے واحد لیڈر ہیں۔ جنہوں نے چھ نکات کی حمایت کی ہے۔ مولانا نے کہا کہ مولانا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی صدر یحییٰ خاں کے ایماء پر مجیب سے بات چیت کرنے ڈھاکہ گئے تھے۔ اور مغربی پاکستان کے لیڈروں کی مجیب سے بات چیت کا ذکر صدر یحییٰ خاں اپنی پریس کانفرنس اور نشری تقریر میں کر چکے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ان دنوں بھی جمعیۃ کے یہ دو ممتاز رہنما مشرقی وسطی کے دورے میں نام نہاد بنگلہ دیش کے متعلق بھارتی پروپیگنڈا کی قلعی کھولنے میں مصروف ہیں جبکہ خان قیوم ملک میں غلط بیانی سے کام لے کر دوسروں پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ اقتدار کی ہوس نے خان قیوم کو اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ ان کا اپنی زبان پر کنٹرول نہیں رہا۔ وہ اپنے بیانات سے ملک کی پرامن فضا کو مکدر بنا رہے ہیں۔ ان کے بیانات مارشل لاء کی بعض دفعات کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔

مولانا عبدالحکیم نے خان قیوم کو خبردار کیا کہ وہ شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر نہ پھینکیں۔ اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(عبدالقیوم ناظم نشر واشاعت)

ہفت روزہ "زندگی" لاہور کی جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف بدباطنی

ہفت روزہ اخبار زندگی لاہور کی اشاعت ۱۹ر جولائی میں "زندگی" کے نامہ نگار ظفر احمد نے "مولوی روح اللہ ساکن اتمان زئی کی راہنمائی میں تنگی کے خوانین پر زمین تنگ ہو گئی" کے عنوان سے اپنے تبصرہ میں مندنی کے متعلق جو گذشتہ دنوں میں پولیس اور مزارعین کے درمیان تصادم ہوا تھا جمعیۃ علماء اسلام کے رکن مولانا فضل احمد صاحب کے بارے میں یہ بے بنیاد خبر اور شر انگیز تبصرہ شائع کیا ہے۔ کہ مولوی فضل احمد صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ خوانین کا مال حلال ہے اور انہیں حاصلات مت دو۔

واضح رہے کہ کسان پارٹی کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے ارکان کا قطعاً کوئی تعلق نہیں اور نہ مولوی فضل احمد صاحب نے اس قسم کا کوئی فتویٰ دیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے ارکان نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ مالک و مزارع کا مسئلہ شرعی نقطۂ نظر سے حل ہو۔ اور دونوں طبقات کے درمیان ہمیشہ پرامن مصالحت ہو۔

چونکہ اخبار زندگی کا تعلق مودودی جماعت سے ہے اور مولوی روح اللہ ساکن اتمان زئی بھی جمعیۃ علماء اسلام کے مخالفین سے ہے۔ اس بنا پر مولوی فضل احمد صاحب پر بے بنیاد الزام لگایا گیا ہے۔

(عنایت گل دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد)

کہروڑ پکا میں جمعیۃ علماء اسلام کا جدید انتخاب

السید جناب مولانا نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے زیر صدارت ایک اجلاس میں مقامی جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب جدید عمل میں لایا گیا اور باتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہو گئے۔

صدر — الحاج جناب حکیم حبیب احمد صاحب صدیقی
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد یوسف صاحب سرحدی مدرس باب العلوم
خزانچی — الحاج جناب اشتیاق علی صاحب قریشی
سالار جمعیۃ — الحاج جناب جمال محمد صاحب وبخارہ

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا (ملتان)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی شاخوں کے نام

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری جان نے جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے ضلعی ناظم اعلیٰ حضرات کو ہدایت کی ہے کہ وہ آخر اگست تک اپنے اضلاع کی سرگرمیوں، ممبر سازی اور رابطہ عوام مہم کے متعلق مکمل رپورٹ صوبائی دفتر کو روانہ کریں ضروری تاکید ہے۔

صاحبزادہ عبدالباری جان ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد

کوشگرام میں جمعیۃ کے دفتر کا قیام

ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا عبدالقوی صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن کوشگرام میں ۲۰ ۷/۷۱ مطابق ۲۶ر جمادی اول کو منعقد ہوا۔ جناب مولوی حمد اللہ صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ خطبہ کے دوران مولانا نے صوبہ سرحد میں جمعیۃ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا۔

پھر حضرت مولانا فقیہ الزمان عبدالرزاق صاحب نے تلاوت کے بعد تقریر کی اور مندرجہ ذیل قراردادیں بھی جلسہ ہذا نے منظور کر دیں۔

(۱) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی منظور کردہ سابق قراردادوں کی تائید۔

(۲) آئین سازی جمعیۃ علماء اسلام کے ۲۲ نکات پر مبنی ہو

(۳) ملک میں شرعی قانون نافذ کیا جائے۔

— کوشگرام میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام قائم ہوا۔ ارکان کمیٹی مندرجہ ذیل منتخب کی گئی ہے۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام کوشگرام مولانا عبدالقوی صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن کوشگرام۔ نائب امیر حضرت الفاضل القاری الحافظ صدر مدرس مولانا عبداللہ صاحب کوشگرام۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کوشگرام سعید الرحمٰن ناظم نمبر ۲ مولوی حمد اللہ صاحب، خزانچی مولوی سمیع اللہ صاحب

(سعید الرحمٰن ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم القرآن کوشگرام)

سلہٹ میں امن کمیٹی کا اجلاس

۷ ۷/۷۱ بمقام مدرسہ دارالعلوم شبوناتھ بصدارت حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب زیر اہتمام شبوناتھ امن کمیٹی ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خصوصی مہمان لشکر کمانڈر مجاہدین مولانا محمد سالم خاں صاحب ضلع دیر مغربی پاکستان نے شرکت کی مجاہد اعظم حضرت مولانا سالم خاں صاحب نے بنگلہ زبان میں جہاد کے مضمون پر ایک شعلہ انگیز تقریر فرمائی۔ دوران تقریر سامعین کے پاکستان زندہ باد، اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

مولانا نے فرمایا کہ ہم مسلمان ہیں، برطانوی حکومت کے عروج میں بھی ہم آزاد تھے۔ اب ہم اور آپ آزاد پاکستانی ہیں۔ ہم دنیا کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ دنیا کی ساری اسلام دشمن مملکتیں مل کر بھی ہمیں غلام بنانا چاہیں تو ہرگز ہرگز نہیں بنا سکتیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم صحیح پاکستانی اور صحیح مسلمان بن جائیں۔ سارے کفار مل کر ہماری ایک انچ زمین بھی نہیں لے سکتے۔

مولانا نے فرمایا کہ خواہ مشرقی پاکستان کا رہنے والا ہو یا مغربی پاکستان کا۔ سب کلمہ توحید میں شریک ہیں، آپ کی عزت اور پاکستان کی ہر انچ زمین کی خاطر آزاد قبائل علاقہ کا ۳۲ لاکھ مجاہدین ہمیشہ تیار ہیں۔

اجلاس میں مولانا اشرف علی صاحب مہتمم مدرسہ بشوناتھ ناظم امن کمیٹی اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا کہ پاکستان کی حفاظت حقیقت میں اسلام کی حفاظت ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان سچے دل سے پاکستان کے لئے جانی و مالی قربانی کریں۔ حسب ذیل قراردادیں پاس ہو کر جلسہ برخاست ہوا

(۱) یہ اجلاس وحشی ہندوستان کے غیر قانونی مداخلت پر شدید غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) ۲۸ر جون کی صدر مملکت پاکستان جناب یحییٰ خان صاحب کی تقریر کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اسلامی قوانین پر دستور بننے کے اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے

(۳) ہم پاک فوج کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے ہندوستانی حملہ کا جواب عبرت انگیز طریقہ سے دیا۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے ٹریننگ کے لئے رائفل اور ضروری اسلحہ ٹریننگ کی درخواست کرتے ہیں تاکہ ہر صحیح پاکستانی اپنے ملک کے دفاع کے لئے ایک پختہ مجاہد بن جائے۔

(نوٹ) حضرت مولانا سالم خاں صاحب ضلع دیر مغربی پاکستان کے جذبہ جہاد کی تقریر سے متاثر ہو کر تقریباً سو آدمیوں نے ٹریننگ کے لئے اپنے اپنے نام درج کرائے ہیں

(محمد صادق الرحمٰن غفر اللہ مدرس مدرسہ دارالعلوم عالیہ بشوناتھ سلہٹ۔ مشرقی پاکستان)

راولپنڈی شہر کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی شہر کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا غلام حیدر صاحب منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ملکی حالات اور تنظیمی امور پر غور کیا گیا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) راولپنڈی میں فحاشی اور جسم فروشی کا مشہور اڈہ سرائے بیلی رام عرصہ سے حکومت نے بند کیا ہوا تھا اور قانونی طور پر اب بھی بند ہے۔ مگر اس کے باوجود اب پھر سے جسم فروشی کا کاروبار جاری ہے۔ بعض اوقات کھلے بندوں ترغیب گناہ کی دعوت دی جاتی ہے اور فحش اشارہ بازی ہوتی ہے۔ یہ اجلاس متعلقہ حکام خصوصاً گورنر صاحب پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور اس گھناؤنے کاروبار کا سدباب کریں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ اجلاس مولانا محمد عثمان صاحب امام جامع مسجد المظفر سٹلائٹ ٹاؤن و صدر مدرس مدرسہ فرقانیہ مدینہ کوہاٹی بازار کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(منشی سلطان احمد ہزاروی ناظم نشریات راولپنڈی شہر)

مظفر گڑھ

مظفر گڑھ جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں مولانا دوست محمد صاحب روڈو سلطان کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ مولانا کے قاتلوں اور سرپرستوں کو سخت سزا دی جائے۔

(حبیب الرحمٰن جھنگوی)

امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی پریس کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی نے ۴ اگست ۱۹۷۱ء ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئین سازی میں ملک کے ممتاز جید علماء کرام کو شامل کیا جائے، اور پاکستان کا آئندہ آئین اسلامی ۲۲ نکات پر مبنی ہونا چاہیئے

امیر جمعیۃ صوبہ سندھ نے کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام شروع ہی سے مضبوط مرکز کی حامی ہے اور جمعیۃ نے ہمیشہ علیحدگی پسندی کے رجحانات کی مخالفت کی ہے۔ اس لئے کہ مضبوط مرکز کے ساتھ ہی استحکام پاکستان ممکن ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر نے کہا۔ جو لوگ آج کل ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہے ہیں وہ ملک اور قوم کی کوئی خدمت انجام نہیں دے رہے ہیں۔ میں تمام سیاسی لیڈروں سے کہوں گا۔ کہ وہ آپس کے فروعی اختلافات ختم کر کے فوج کے ہاتھ مضبوط کریں۔ تاکہ بھارت کو منہ توڑ جواب دیا جاسکے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ہر کارکن ملک کی سالمیت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ جمعیۃ صوبہ سندھ کے امیر سید محمد شاہ امروٹی نے مزید کہا کہ سندھ میں جرائم کی رفتار بڑھ رہی ہے جس کی واضح مثال ۱۹۔ اپریل ۱۹۷۱ء کو رستم میں ایک شخص نور محمد برڑہ کا قتل اور چوری کا واقعہ ہے۔ مگر قاتل دندناتے پھر رہے ہیں اور ان پر کوئی ہاتھ نہیں ڈالتا۔ ٹرکوں پر لوٹ مار، کہ زنی کی وارداتیں جاری ہیں۔ میں سندھ کے گورنر صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ فوری مداخلت کریں اور جرائم کو بڑھنے سے روکیں۔ دیگر سکھر شہر میں اضافی بستی کا مسئلہ جوں کا توں ہے۔ سنا گیا ہے۔ ڈائرکٹروں کی آپس کی چپقلش نے شہریوں کو ابھی تک زمین کے الاٹمنٹ سے محروم کر رکھا ہے۔ حالیہ بارش میں سکھر میں کئی مکانات گر چکے ہیں۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ سکھر کے شہریوں کے اس اہم مسئلہ کی طرف فوری توجہ دے۔ سندھ میں ظالم زمیندار انتخاب میں اپنی مخالفت کا بدلہ چکانے کے لئے بڑے ظلم کر رہے ہیں۔ ہاریوں اور مقامی آبادی پر اور بالخصوص جمعیۃ کے کارکن ان کے ستم کا نشانہ سب سے زیادہ ہیں۔ جیسا کہ ضلع حیدرآباد میں ایک ظالم سردار علی نواز نے صاحبی مولا بخش جونیجو پر جھوٹا مقدمہ قائم کر کے ان کو ستایا جا رہا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام مطالبہ کرتی ہے کہ اے، ڈی، سی اور ایسے دوسرے محکمے جن کو مرکزی حکومت ختم کرنا چاہتی ہے۔ ان کے تمام ملازمین کو جن کو نکالا جا رہا ہے کوئی دوسری متبادل جگہ دی جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام یہ سمجھتی ہے کہ مشرقی پاکستان کی طرح سندھ کے ہندو بھی یہاں کی معیشت کو تباہ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں جیسا کہ ضلع تھرپارکر کا ٹھاکر لچھمن سنگھ جمع کروڑوں روپے کے فرار اور حال ہی میں گھوٹکی ضلع سکھر کے سابق چیئرمین کا ۔۔۔ کہ جائداد کا فروخت کرنا شامل ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام یہ کہتی ہے کہ سندھ کے ہندوؤں پر کڑی نظر رکھی جائے تاکہ سندھ بھی مشرقی پاکستان کی طرح اقتصادی بحران میں مبتلا نہ ہو۔ (ابوالخیر محمد شاہ امروٹی)

صوبہ سندھ کی ضلعی شاخوں کے نام

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی مدظلہ العالی کی ہدایت کے مطابق مولانا مولانا محمد ایوب صاحب بندھانی مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۷۱ء سے پورے صوبہ کے پندرہ روزہ تنظیمی دورے پر روانہ ہو چکے ہیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۵۔ اگست	جیکب آباد	۲۳۔ اگست	سجاول ضلع ٹھٹھہ
۱۶۔ "	شکارپور	۲۴ "	حیدرآباد
۱۷ "	لاڑکانہ	۲۵ "	میرپورخاص
۱۸ "	دادو	۲۶ "	سانگھڑ
۱۹ "	کراچی	۲۷ "	دن ٹنڈو آدم
۲۰ "	"	۰	رات ٹنڈو الہ یار
۲۱ "	"	۲۸	نواب شاہ ۲۹ خیرپور میرس
۲۲ "	"	۳۰ اگست	واپسی سکھر

(شیخ محمد ادریس ناظم دفتر جمعیۃ صوبہ سندھ)

مسودہ آئین کی اسلامی حیثیت پر علماء کرام کی رائے کو مقدم سمجھا جائے

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی کا بیان

بعض اخبارات کی اس اطلاع پر کہ صدر مملکت کی مقرر کردہ کمیٹی نے آئین کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے نائب امیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اصل کام صرف آئین کا مسودہ تیار کر لینا نہیں بلکہ پاکستان کے مزاج کے عین مطابق اسلامی آئین کا مسودہ بنانا ہے۔ اور نہ یہ کہ صرف اس کو اسلام کا نام دے دینا کافی ہے بلکہ اس کو قرآن و سنت کے عین مطابق بنانا اور ماہرین اسلام کا اس کو اسلامی آئین تسلیم کر لینا ضروری ہے ورنہ ۵۶ء کے نام نہاد اسلامی آئین کی طرح یہ بھی نامقبول رہے گا۔

آپ نے کہا۔ مناسب یہ ہے کہ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی آئینی کمیٹی کے مرتب کردہ مسودہ آئین سے پوری فراخدلی سے استفادہ کیا جائے۔ اور ساتھ ہی ۵۶ء کے دستور کے غیر اسلامی دفعات پر جمعیۃ علماء اسلام کی مقرر کردہ کمیٹی کی تنقیدات بھی پیش نظر رہنی چاہیئے۔

آپ نے کہا۔ قوم نے جن علماء اسلام کو قومی اسمبلی میں آئین سازی کے لئے منتخب کر دیا ہے۔ آئین کی اسلامی حیثیت پر ان کی رائے کو خاص طور پر اہمیت دینی چاہیئے

اطلاع

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر میں فون لگ گیا ہے۔ فون کا نمبر ۷۰۶ ہے۔

اظہار تشکر

کوہاٹ۔ جاوید ابراہیم پراچہ کے والد بزرگوار اور کوہاٹ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد الحاج محمد ابراہیم پراچہ لیاقت ہسپتال کوہاٹ سے فارغ ہو گئے ہیں۔ جن احباب نے خطوط یا تاروں کے ذریعہ تیمارداری کی تھی یا خود تشریف لائے ہیں۔ ترجمان اسلام کے ذریعہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں

(جاوید ابراہیم پراچہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ)

قریشی عبدالغفور صاحب کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کے ناظم جناب قریشی عبدالغفور صاحب کی والدہ طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد سو سال کی عمر میں بتاریخ ۲ اگست ۱۹۷۱ء بروز سوموار شام ۵ بجے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ سادہ اور نیک دل خاتون تھیں۔ نماز جنازہ سات کو ساڑھے نو بجے مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے پڑھائی جنازہ میں جمعیۃ کے کارکنوں کے علاوہ کافی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ جمعیۃ کے ایک ہنگامی اجلاس میں قرارداد تعزیت منظور کی گئی اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

مدرسہ حنفیہ اشرف العلوم کا داخلہ

مدرسہ حنفیہ اشرف العلوم ہرنولی ایک دینی مدرسہ ہے جس میں شعبہ طالبات حفظ و ناظرہ بیرونی اور شہری کے علاوہ پرائمری کا شعبہ بھی ہے۔ ماہ رمضان المبارک کے بعد تمام شعبہ جات میں داخلہ مشروع ہے۔ شعبہ کتب میں محمد یعقوب مہتمم مدرسہ ہذا ابتدائی کتب کے فرائض سرانجام دینگے ـــــ المشتہر۔ مولوی محمد یعقوب خادم مدرسہ حنفیہ اشرف العلوم ہرنولی ضلع میانوالی

قبول اسلام

بروز جمعہ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب خطیب موتی مسجد میانوالی کے دست حق پرست پر تین عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔ جن کے نام یہ ہیں۔ صادق مسیح۔ مزار مسیح وحید مسیح۔ حضرت مولانا نے بالترتیب اسلامی نام مندرجہ ذیل رکھے ہیں۔ محمد صادق، عبدالرحمٰن۔ عبدالوحید۔ تمام بھائیوں سے التماس ہے کہ ان نو مسلم بھائیوں کے لئے استقامت اور سعادت دارین کی دعا کریں۔

(احمد سعید ناظم جمعیۃ میانوالی)

حضرت مولانا محمد عثمان کی وفات پر اظہار افسوس

مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی کے صدر مدرس مولانا محمد عثمان کے ایصال ثواب کے لئے دارالعلوم اشاعت القرآن گوجرخان کے اساتذہ مولانا عبدالمتین صاحب اور مولانا محمد عارف صاحب اور طلباء نے قرآن پاک پڑھا اور مولانا کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ (شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم اشاعت القرآن حیات سرود گوجرخان)

اکابر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کا ملتان ڈویژن کا تنظیمی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے راہنماؤں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے، حضرت محمد ضیاء القاسمی صاحب نے مورخہ ۷ اگست سے ۱۰ اگست تک ملتان ڈویژن کا دورہ کیا تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)

بقیہ — فقیری میں بادشاہی

کو اپنی زندگی اسی سیرت کے ڈھانچے میں پوری طرح ڈھالنا ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں حاکم تھے۔ رہبر تھے، رہنما تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہادیٔ مذہب و روح روان اسلام بھی تھے۔ وہ بڑی طاقت و عظمت کے مالک تھے۔ مگر یہ طاقت و عظمت دنیاوی وسائل و اسباب کی نہ تھی۔ بلکہ یقین محکم عمل پیہم کی یزدانی طاقت تھی۔ جو انہوں نے خطہ عرب میں پھیلائی۔ دیہاتوں اور بیابانوں میں بیان فرمائی۔ گمراہوں اور بے راہوں کے کانوں تک پہنچائی۔ سرمایہ داروں اور نوابوں کے ایوانوں میں جس کی صدا گونجنے لگی۔ اور جس کے اثر و کشش سے ایک عالم حلقۂ بگوش اسلام ہوا۔

دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ دولت و ثروت، اقتدار و حکومت، جلال و عظمت حاصل ہو جانے کے بعد انسان کی داخلی و خارجی، سماجی و سیاسی، معاشی و اقتصادی زندگی میں فطرتی انقلاب آجاتا ہے۔ اس کا بوریا مسند و قالین میں۔ اس کی کملی شال و دوشالے میں۔ اور اس کا بوسیدہ و خستہ حال مسکن محلوں اور ایوانوں میں۔ اس کی افلاس عیش و عشرت میں، اس کی جو کی روٹی مرغن اور لذیذ کھانوں میں بدل جاتی ہے۔ لیکن دنیا میں ایک ایسا آنے والا بھی آیا کہ خطۂ عرب پر اقتدار اعلیٰ، عزت و عظمت حاصل ہو جانے کے بعد بھی اس کی سیدھی و سادہ زندگی میں سر مو فرق نہ آیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس درِ یتیم نے اور اس کے بعد اس کے خلفاء راشدین نے ریاست و امت کی اس ذمہ داری کو کس طرح پورا کیا اور کس طرح اس سے عہدہ برآ ہوئے۔ "فقیری میں بادشاہی" کا جو نمونہ آمنہ کے اس لعل نے پیش کیا ہے۔ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ کی زبانی ان کی "فقیری میں بادشاہی" کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے:

فرماتے ہیں (حضرت انسؓ) کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیڑ بکریوں کا اتنا بڑا گلہ آیا ہوا تھا جو مدینہ منورہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان پھیلا ہوا تھا ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یہ گلہ مجھے دے دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام بھیڑ بکریاں اس شخص کو عطا فرما دیں۔ وہ شخص ساری بکریاں ہانکتا ہوا اپنی قوم کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا "اے میری قوم تم سب دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ خدا کی قسم محمدؐ اتنے بڑے سخی اور دینے والے ہیں کہ بڑی سے بڑی دولت بھی بخشتے وقت ان کے دل میں ذرہ برابر بھی خیال نہیں آتا کہ وہ خود بھی بے سرمایہ اور غریب ہو جائیں گے۔ (مسلم)

حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بے بہا دولت دے

(باقی صـ ۱۴ پر)

مراسلہ

شدید احتجاج

ہفت روزہ "نصرت" میں صاعقہ کی برہنہ شرمگاہ

مکرمی۔ تسلیم!

پاکستان کی اکثریتی پارٹی (پیپلز پارٹی) کا مؤقر جریدہ "نصرت" ۲۵ اپریل تا ۲ مئی ۱۹۷۱ء ایک کرم فرما کی نظر سے گذرا۔ جس کے آخری ورق پر پاکستانی مشہور و معروف ایکٹرس "صاعقہ" کی حیاسوز برہنہ تصویر کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے اور مذکورہ ایکٹرس کی شرمگاہ کو نہایت تزئین سے دکھایا گیا ہے۔

ایک اسلامی مملکت میں اس قدر بے حیائی اور تہذیب مغرب کی اندھا دھند تقلید داعیان اسلام اور دختران اسلام کے لئے باعث ننگ و عار ہے سب سے بڑھ کر حیران کن بات یہ ہے کہ عرصہ تقریباً تین ماہ ہو چکا ہے۔ مگر مذکورہ جریدہ کے خلاف نہ تو حکومت پاکستان اور نہ ہی پاکستان کے کسی باشعور شہری نے اس دیدہ دلیری کے خلاف کوئی آواز اٹھائی ہے۔

ہم صدر پاکستان اور ارباب اقتدار سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ حدود اسلامیہ کی صریحاً خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔ اور اس حیاسوز تصویر کی اشاعت کرنے والے ادارے کے اس جریدہ کو قانونی طور پر ضبط کر لیا جائے۔

اس جریدے کی تفصیل یہ ہے:۔

ہفت روزہ نصرت لاہور۔ شمارہ نمبر ۱۳۴ - تاریخ اتوار ۲۵ اپریل تا ۲ مئی ۱۹۷۱ء - رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۸۷ فون نمبر ۶۲۲۵۸ - فوٹو آخری صفحہ پر تصویر صابر مصور

منجانب: (۱) چوہدری بابو مولا بخش صاحب نمبردار چک نمبر ۴۶ ج تحصیل و ضلع سرگودھا

(۲) حاجی محمد صدیق صاحب چک ۴۶ ج تحصیل و ضلع سرگودھا

(۳) حافظ سید شوکت علی صاحب ہاشمی " " "

(۴) ماسٹر بشیر احمد عامر " " "

(۵) گلزار احمد صاحب طالب علم سال چہارم

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ (رجسٹرڈ) کوٹ ادو

اس مدرسہ میں قرآن پاک اور حدیث شریف، فقہ حنفیہ کے علاوہ متداولہ علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کی بنیاد بحکم شیخ التفسیر و حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ میں چند مخلص اور دینی جذبہ رکھنے والے احباب نے رکھی۔ اس مدرسہ نے حضرت العلامہ مولانا محمد مسعود صاحب کے زیر اہتمام جو ترقی کی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ چنانچہ اس سال ہی ابتدائی فارسی سے لے کر ہدایہ اخیرین اور مشکوٰۃ شریف مختصر معانی شرح عقائد تک پینتیس طلباء فیض حاصل کر رہے ہیں۔ ۴۰ طلباء درجہ قرآن مجید میں حفظ و ناظرہ کی صورت میں سیراب ہو رہے ہیں۔ دار الافتاء کے اہم کام کو حضرت مہتمم مولانا محمد مسعود صاحب مدظلہ ایسی سنجیدگی کے ساتھ فی سبیل اللہ سرانجام دیتے ہیں۔ جس کی بدولت ضلع بھر کے فتاوے یہاں سرانجام پاتے ہیں۔ مدارس عربیہ کے دستور کے مطابق ادارہ چلانے کے لئے دو مجلسیں قائم ہیں (۱) مجلس انتظامیہ (۲) مجلس شوریٰ۔ مجلس انتظامیہ کو مدرسہ ہذا کے سرمایہ املاک اور نظم و نسق کے اختیارات حاصل ہیں اور مجلس شوریٰ مدرسہ ہذا کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور انتظام کو بحال رکھنے کے لئے مہتمم ناظم اعلیٰ جیسے اہم ارکان کو منتخب کرتی ہے۔ مدرسہ کا مسلک و مشرب عقائد اہلسنت والجماعت فقہ حنفی کے مطابق اور فکر و عمل وہی ہے۔ جو اکابر علماء دیوبند کا ہے۔ مدرسہ عالیہ دار العلوم مدنیہ دین کا ایک اہم ترین مرکزی ادارہ ہے۔ جس میں نہایت خلوص اور دیانت کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین امسال اہل خیر حضرات کے تعاون سے مدرسہ کے واسطے بائیس مرلے زمین بقیمت ساڑھے تیرہ ہزار روپیہ خرید کر کے قبضہ لے لیا ہے ساڑھے چھ ہزار نقد دے دیا ہے اور سات ہزار روپے کا مدرسہ عالیہ مقروض ہے۔ لہٰذا دینی جذبہ رکھنے والے حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس سال بڑھ چڑھ کر اس قرض کے اتارنے میں تعاون کر کے صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرمائیں۔ نیز اطلاع دی جاتی ہے کہ اس زمین میں سنگ بنیاد حضرت شیخ التفسیر و حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی پانچ رجب بروز جمعہ اپنے ہاتھوں سے رکھ رہے ہیں۔ لہٰذا اس مبارک اجتماع میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

زمین کے واسطے جو حضرات رقم بھیجتے ہیں۔ اس کو زمین پر ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ تاکہ تعاون کرنے والے حضرات کا دائمی ثواب کا مقصد پورا ہو سکے۔ اپنے عطیات و صدقات واجبہ، زکوٰۃ و چرم ہائے قربانی مدرسہ میں بھیج کر دوہرا ثواب حاصل کریں۔

ترسیل زر کا پتہ

محمد مسعود مہتمم مدرسہ دار العلوم مدنیہ کوٹ ادو

محمد مسعود مہتمم مدرسہ دار العلوم مدنیہ کوٹ ادو

کو اس فہرست میں خصوصی اہمیت کا حامل سمجھنا چاہیئے

(۱) دلالوں کے گروہ کو جو کھٹ پیچ اور ممبر وغیرہ کی قسم کے ہیں۔ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں رکھتے۔ اور ان کا فقاتر میں کوئی ذاتی کام نہ ہو۔ حکومت انہیں گرفتار کر کے جیل کی کوٹھڑیوں میں ڈال دے۔

(۲) وہ ملازمین جو اپنے معیار اور آمدنی سے بلند تر زندگی گذارتے ہوں۔ انہیں بغیر کسی مزید رشوت کے ثبوت کے ملازمت سے برطرف کر دیا جائے۔

(۳) جن ملازموں نے کوٹھیاں، زمین یا اور جائداد پیدا کی ہو۔ اور ان کی آمدنی کا واحد ذریعہ صرف ملازمت ہو جس سے یہ تصور نہ کیا جا سکتا ہو کہ ملازم متعلقہ کے اخراجات ذاتی وضع کر لینے کے بعد اس طرح کی کوئی جائداد بن سکتی ہو۔ ایسی جائدادوں کو بحق سرکار ضبط کر لیا جائے۔ اور ایسے ملازمین کو ملازمت سے علیحدہ کر دینے کے بعد رشوت خوری کے جرم میں سنگین سزا دی جائے کیونکہ ان کی پیدا کردہ جائیداد رشوت خوری کا واضح ثبوت ہے۔ جس کے ہوتے کسی مزید شہادت کی ضرورت نہیں

(۴) جن ملازمین کی شہرت اچھی نہ ہو۔ اور وہ رشوت خوری یا بدعنوانی کے سلسلہ میں بدنام ہوں۔ انہیں بد شہرتی کی وجہ سے بھی ملازمت سے برطرف کر دیا جائے اس لئے کہ زبان خلق نقارۂ خدا ہوتی ہے۔ اور ملازم طبقہ کے لئے نیک شہرت ہونا بھی ضروری بات ہے۔

(۵) دیانتدار ملازمین کی حوصلہ افزائی کی جائے ان کی دیانتداری کو سراہا جائے۔ اور صلاحیتوں کے اعتبار سے انہیں ترقیوں سے نوازا جائے۔

(۶) نچلے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں کو بڑھا دیا جائے کہ جس سے ان کے عیال کی آبرومندانہ کفالت ہو سکتی ہو۔ اور وہ تنگی کی وجہ سے رشوت لینے پر مجبور نہ ہوں۔ ان کی بجائے بڑے افسروں کی تنخواہوں کو کم کر دیا جائے۔ تاکہ ادنیٰ ملازمین کی تنخواہوں کے اضافہ سے خزانہ پر جو بوجھ پڑے۔ وہ پورا ہو جائے۔

(۷) رشوت اس لئے دی جاتی ہے کہ اس کے دیئے بغیر متعلقہ آدمی کا جائز کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دفتری عملہ کو قانونی اور انتظامی دباؤ کے تحت مجبور کیا جائے۔ کہ ہر آدمی کا جائز کام جلد تر ہو سکے۔ اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کسی آدمی کا کام عرصہ سے اٹکا ہوا ہے۔ تو عملہ سے اس کا ایکشن لیا جائے۔

(۸) حکومت ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ ججوں کی سطح کے دیانتدار اور اعلیٰ کردار کے افراد پر مشتمل ایک با اختیار اعلیٰ اسٹنڈنگ بورڈ قائم کرے۔ یہ بورڈ ملک سے رشوت کو ختم کر دینے کی جدوجہد کرے۔ اور راشی ملازمین کی تطہیر کا کام سرانجام دے۔

خط و کتابت کرتے
وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

اکابر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کا دورہ بہاولپور ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، ناظم نشریات و اطلاعات کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے، حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی مندرجہ ذیل تاریخوں میں بہاولپور ڈویژن کا تنظیمی دورہ فرمائیں گے۔

۲۱ ستمبر	بروز منگل	بہاولنگر
۲۲ "	بروز بدھ	رحیم یار خاں
۲۳ "	بروز جمعرات	بہاولپور

ضلعی عہدہ داران جمعیۃ سے گذارش ہے کہ وہ اس مرقعہ پر ضلعی اجلاس، کارکنوں سے خطاب پریس کانفرنس اور رات کو جلسہ کا اہتمام فرمائیں۔

(غلام اکبر سلیمانی ناظم صوبائی دفتر پنجاب لاہور)

جمعیۃ کے ممتاز رہنماؤں کی چیف محکمہ اوقاف سے ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم صاحب ایم اے جمعیۃ پنجاب کے ناظم عمومی مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مزدور رہنما خان طاؤس خان پر مشتمل ایک وفد نے مورخہ ۱۲ اگست کو محکمہ اوقاف پنجاب کے چیف ایڈمنسٹریٹر سے ملاقات کی۔ اور مساجد اوقاف کے خطیبوں اور اماموں کے مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ علماء کرام نے علماء کو درپیش مختلف مشکلات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔ چنانچہ چیف صاحب نے خطباء و ائمہ مساجد کی فلاح کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کا وعدہ فرمایا۔

اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملاقات

قومی اسمبلی کے رکن مولانا عبدالحکیم صاحب ایم اے اور جمعیۃ پنجاب کے ناظم عمومی مولانا ضیاء القاسمی حافظ حنیف بہاولپوری نے تمام اہم اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملاقات فرمائی۔ اور انہیں جمعیۃ کی سرگرمیوں سے مطلع فرماتے ہوئے اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔

اعلان

ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامع رحمانیہ لاہور بتاریخ ۲۲ اگست بعد نماز عشاء جامع مسجد پختہ غلام تحصیل و ضلع پشاور میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔

(محمد حنیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پختہ غلام)

بقیہ — فقیری میں بادشاہی

رہے ہیں۔ بذات خود مشرف باسلام نہ ہوا تھا۔ مگر آنحضرتؐ کی شفقت و عنایت ملاحظہ فرمایئے کہ ایک غیر مسلم پر کس قدر شفیق و مہربان ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ خود خداوند کریم نے آپ کا لقب رحمۃ للعالمین تجویز فرمایا ہے۔

آپؐ کے بعد آپؐ کے صحابہؓ ہیں۔ جنہوں نے آپؐ کے نقش قدم پر چل کر فقیری میں بادشاہی کی زندگی گذاری اور ان کی سنت مبارکہ کو اپنے سینوں سے لگائے رکھا۔ اور اس سے سرمو انحراف نہیں کیا۔

یہ تھے ان کے تربیت یافتہ صحابہؓ جنہوں نے ان کی سنت مطہرہ و مقدسہ کو تھامے رکھا۔ اور اس سے ذرہ برابر بھی انحراف نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ خداوند کریم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء راشدین المحدثین کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ واز واجہ و ذریتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

مولانا عبداللطیف صاحب کی طرف سے مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے امیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے جمعہ کے عظیم الشان اجتماع میں دو قراردادیں پیش فرمائیں۔ جو باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) حضرت مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی سجادہ نشین امروٹ و امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی گرفتاری اور مجمع عام میں پولیس کی طرف سے گالی گلوچ اور تھپڑ مارنے کی مبلغہ زیادتی کی شدید مذمت کی گئی۔

(۲) مولانا سید حافظ عطاء المہیمن شاہ صاحب بخاری کے لئے چیچہ وطنی کیس کے سلسلہ میں جو چھ ماہ قید اور تین ہزار روپیہ جرمانہ اور پانچ کوڑوں کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ ماتحت اللہ حکام سے اپیل کی ہے کہ نظر ثانی کر کے اس سزا کو منسوخ فرمائیں

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، پیلیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/ روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور مسکن میں بے نظیر۔ ۲۰ گولی ۱۰/ روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبی مساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/ روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ قیمت ۵ تولے ۲۵ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ
۹ ر ای شاہ عالم مارکیٹ نگ محل لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظریۂ پاکستان، نصابِ تعلیم اور ہم

(نور محمد بانی، رحمۃ و مسلم کیمپس چوک)

کسی قوم کے لئے وہی نصاب تعلیم صحیح ہو سکتا ہے جو کہ اس قوم کے ذوق طبعی کے موافق ہو اور دونوں کے درمیان مناسب ہم آہنگی پائی جاتی ہو۔ دراصل تعلیم ان مخفی قوتوں کے اظہار کا نام ہے جو فطرت نے انسانی طبیعت میں ودیعت کی ہیں اور تعلیم کی بنیاد یہ ہے کہ نقد و انتخاب و توسیع معلومات کے ذریعے سے انسانی قویٰ کو ترقی دی جائے۔

تعلیم کے متعلق مندرجہ بالا رائے مولانا آزاد نے مسلمانانِ ہند اور گورنمنٹ کی تعلیمی حکمتِ عملی کے تحت ۱۱ جولائی ۱۹۴۲ء میں بصراحت فرماتے ہوئے پیش کی۔

تعلیم کے متعلق ایک یورپی مفکر ہربرٹ اسپنسر (متوفی ۱۹۰۳ء) نے کہا تھا کہ آج کل تعلیم کے جو طریقے رائج ہیں ان کے اتباع نے یورپ کو بڑی سخت غلطی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ غلطی ہی نہیں وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ہے ایک طرف تو وہ اعلیٰ درجے کے علوم و فنون و صنائع میں ترقی کر کے فلک العرش پر پہنچ گیا ہے اور دوسری طرف وہ تعلیم طبعی کی وہ بنیاد ہی کھو بیٹھا ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ سب کو ایک تعلیم دینی چاہیئے اور سب کی تعلیم ان کے ذوق طبعی کے موافق ہونی چاہیئے۔ اور تعلیم صحیح ایک ایسے درخت کے مشابہ ہے جو کسی نہر کے کنارے اپنی تازگی و سرسبزی کی بہار دکھا رہا ہو۔ یہ درخت کس چیز سے پیدا ہوا؟ ایک ننھے اور حقیر سے بیج نے اس کو درخت بنا دیا ہے جو درخت کے تمام افعال و خواص پر حاوی ہے اور اس وقت خاک میں چھپا ہوا ہے انسان بھی اسی درخت کے مشابہ ہے۔ بچوں میں دیکھو، وہی تمام قوتیں مخفی و مستور ہیں جو اس کی زندگی میں نمایاں ہوتی ہیں۔ انسان کی تہذیب صرف ادبی اور اخلاقی حالت کا نتیجہ ہے اور کچھ نہیں۔

علامہ اقبال کی رائے

[illegible] تعلیم کی مندرجہ بالا آ[illegible] کی روشنی میں ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہمارا نظامِ تعلیم کہاں تک ہماری اس [illegible] ہے۔ اقبال کے ہم زورِ تعلیم سے آراستہ ہونے کے بعد ایک کامل مسلمان بنتے ہیں ہر پاکستانی ایک قوم ہیں جس کی تشکیل آج سے چودہ سو سال پہلے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی جس کی اساس کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ [illegible] رسالت (اقرار نبوت) اور اصول اس کلمہ کی اساس بھی خود نبی کی حیثیت تسلیم کرنے کے بعد ہی کسی بقول علامہ اقبال مرحوم "اسلام بحیثیت دین خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریمؐ کی شخصیت کا مرہونِ منت ہے" [illegible]

زمانہ گزرتا گیا حتیٰ کہ بیسویں صدی عیسوی آ گئی جس میں کہ ایک دفعہ پھر حق و باطل کے معرکے کو بپا ہونا تھا۔ آخر علامہ اقبال نے اپنے کلام، خطبات اور خطوط کے ذریعہ اس مردہ قوم میں جان ڈالی اور فرمایا کہ قوم وطن سے نہیں بلکہ عقائد و نظریات کی ہم آہنگی کی وجہ سے وجود میں آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا جو کچھ قرآن سے میری سمجھ میں آیا ہے اس کی رو سے اسلام محض انسان کی اخلاقی اصلاح ہی کا داعی نہیں بلکہ بشریت کی اجتماعی زندگی میں ایک قدریں گویا سیاسی انقلاب بھی چاہتا ہے جو اس کے قومی اور نسلی نقطۂ نگاہ کو یکسر بدل کر اس میں خالص انسانی ضمیر کی تخلیق کرے۔ (خطبات اقبال مرتبہ شورش کاشمیری) دنیا کے سامنے علامہ موصوف نے جو نظریہ پیش کیا کہ مسلمان ہندوؤں سے ایک علیحدہ قوم ہیں جو تمام پاکستان بنا ہے وہ انہوں نے اپنے پیشروؤں سے اخذ کیا تھا۔ [illegible] اور یہ بات ان کے کلام میں روزِ روشن کی طرح بالکل واضح ہے کہ ملت کی اساس نبوت پر ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہر اس نظریہ کو اور ہر اس الہام کو جو ملت میں پھوٹ ڈالے کفر قرار دیا ہے۔

ع ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

ان کا یہ فرمان آج [illegible] مسلمانوں نے نہیں سمجھا یا دانستہ جھٹلا دیا ہے۔ انہوں نے اس اصول کو پس پشت ڈالے رکھا، اب بھی علامہ اقبال [illegible] روح مرسلؐ تڑپ کر فرزندانِ اقبال کو صدا لگا رہی ہے کہ اس نظریہ کو اور اس اصول کو معاشرہ پر عملاً نافذ کیا جائے ان کا قول تھا۔

ع قوموں کی تباہی ہے مرکز سے جدائی۔

اور وہ نبوت کو ہی مسلمان قوم کا مرکز قرار دیتے تھے۔

مقصد و نظریہ

ہمیں یہاں منطقی دلائل سے نہیں بلکہ عقیدے کے طور پر یہ بات جان لینی چاہیئے کہ کسی قوم کو دنیا کی دوسری قوموں کی صف میں اپنی حیثیت منوانے کے لئے دلائلی طور پر، اس نظریہ کو عملی طور پر اپنے اوپر لاگو کرنا ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے وہ ظہور میں آئی ہو۔ قوم پر ہر ایک پہر قربان کی جا سکتی ہے مگر نظریہ و اصول کی بقا کی خاطر قوم اپنی جان کی بازی لگا کر بھی ان کو زمانہ میں سربلند رکھتی ہے کیونکہ اسی اصول و نظریہ کی وجہ سے منتشر افراد کو قوم کی تشکیل دیتے ہیں۔ اب کوئی قوم اس نظریہ سے غداری کرتی ہے (خواہ وہ کتنے بندوں پر مشتمل ہو یا کچھ ہی پہنچے) تو وہ حال ایک دن ایک دن اس کا وجود نامسعود صفحۂ ہستی سے [illegible] مٹ جاتا ہے [illegible] فطرت کا ہے۔

ہماری قابل احترام گورنمنٹ اب اس طرف توجہ مبذول ہوئی فقرہ آ[illegible] ہے کہ جتنا جلدی اور جس طرح بھی ہو سکے نظریۂ پاکستان [illegible] اپنے [illegible] مطابق بنایا جائے جیسا کہ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر صاحبان کے اجلاس منعقدہ زیرِ صدارت سیکرٹری تعلیم جناب زیڈ اے سلہری فرمایا ہے کہ نصابِ تعلیم کو جلد از جلد نظریۂ پاکستان کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے گا۔ رپورٹ پ[illegible] مورخہ ۲ جولائی ۱۹۴۸ء

گورنمنٹ کے اس فیصلہ کو قوم تحسین کی نظروں سے دیکھتی ہے اور امید رکھتی ہے کہ اب کی بار گورنمنٹ خلوصِ نیت و نظریات کی پابندی کرے گی اور وہی نسخہ کیمیا استعمال کرے گی جس کو علامہ اقبال نے آج سے چند [illegible]

[illegible] پس پشت قوم [illegible] دیا تھا، کوئٹ [illegible] چاہیئے [illegible] جانتی [illegible] قوموں کو [illegible] حضرت محمد [illegible] الاعلین [illegible] جاسکتا [illegible] نہیں رکھتی اور [illegible] جو قومیں یا افراد نظریۂ پاکستان کے خلاف [illegible] پاکستان کے [illegible] صرف پاکستان کی [illegible] کا خواہ [illegible] ہے بلکہ پاکستان کو مملکت [illegible] دیا ہے [illegible] کا سورج [illegible] ہی [illegible] کی وجہ سے [illegible] قوم [illegible] پر [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] ہیں [illegible] کوئی [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

WEEKLY
ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
LAHORE

قائدین جمعیت نے بھارتی پروپیگنڈے کے تمام تاروپود بکھیر دیئے

مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی کا عرب ممالک کا کامیاب دورہ

[illegible] کے مطابق ہمدرد لیبیا کے آزاد اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ جمعیۃ کے قائدین حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے اپنا دورہ مکمل کر لیا ہے [illegible] بھارتی پروپیگنڈے نے [illegible] کو [illegible] سے مکمل طور پر بے نقاب کر دیا ہے۔

عرب اخبارات نے ریڈیو و ٹیلی ویژن نے ان دونوں حضرات کے دورہ کو نشر کیا۔ اور بھارت کی چیرہ دستیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ حضرات جلد ہی اپنا دورہ مکمل کر کے وطن واپس آ رہے ہیں۔

فوری توجہ کی ضرورت

ملک بھر کی شاخوں اور جمعیۃ کے ہمدردوں سے ایک ضروری اپیل

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی دفتر اپنے پیشتر اخراجات کتابوں کی فروخت اور ہمدردوں کے عطیہ جات وغیرہ سے پورے کرتا ہے۔ گذشتہ سال انتخابی مہم کی وجہ سے جمعیۃ کی مقامی شاخوں و اضلاع کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے اور معاونین و مخیر حضرات اپنے اپنے مقامی حلقوں کے ان اخراجات کی تکمیل میں لگے رہے۔

مرکزی دفتر کی باقاعدہ اعانت و عطیہ جات کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اس دوران مرکزی دفتر کے اخراجات کا بار زیادہ تر کتابوں کی فروخت پر ہی رہا۔ لیکن عام انتخابات کے بعد یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے اور نہ تو نئی کتابیں جمع کرانے کے لئے سرمایہ ہے اور نہ مرکزی دفتر کے ضروری اخراجات بوجھ و بیش ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہیں پورا کرنے کے لئے کسی مد میں رقم موجود ہے۔

اس حالت میں آئندہ مرکزی دفتر کے اخراجات کس طرح پورے ہوں

اس کے لئے ملک بھر کی جمعیۃ کی شاخوں مخیر حضرات اور معاونین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے

جماری کردہ

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان
فون نمبر ۲۱۱۹

خدام الدین

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

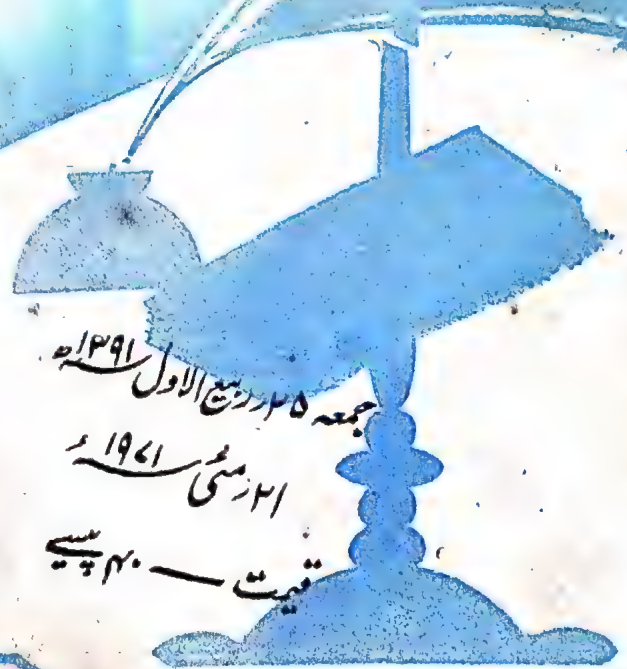

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

جمعہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

۲۱ مئی ۱۹۷۱ء

قیمت — ۴۰ پیسے

قیمت ۴۰ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

کوئی یہ سمجھ لے میں دین کو مٹا دوں گا، سن لو!

میں کہتا ہوں یہ نہیں مٹے گا، خدانخواستہ اگر یہ مٹ گیا تو تم سب مٹ جاؤ گے

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تقریر مدرسہ قادریہ تلمبہ ضلع ملتان کے سالانہ جلسہ میں کی، جسے مولانا محمد یوسف فیروزپوری ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام نواں جنڈانوالہ نے قلمبند کیا ہے۔ اصل تقریر میں تھوڑے سے تغیر و تبدل کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ)

(محمد حنیف سہارن پوری)

بعد از خطبہ مسنونہ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ (الآیہ)

یہ جلسہ دینی عربی مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہے جو ہر سال ہوا کرتا ہے۔ آپ بھی اور میں بھی ہر سال اس میں تیرکت ہوتے ہیں۔ میں اس وقت پہلے قرآن پاک کی آیت کریمہ کا مطلب اور پھر چند باتیں عرض کروں گا۔

آیت کریمہ کا مفہوم:۔

قرآن پاک کی اس آیت کریمہ میں یہ بیان کیا گیا کہ اس امت (امت محمدیہ) کا درجہ اعلیٰ ہے۔ ہر نبی کی امت ہوتی ہے اور ہر پیغمبر کو ماننے والے اس پیغمبر کی امت کہلاتے ہیں۔ اس کو میں یوں سمجھاتا ہوں، جو کسی آدمی کے گھر پیدا ہوں وہ اس کے بیٹے اور چچا کے بھتیجے کہلاتے ہیں۔

اسی طرح جو شخص کسی (سچے) پیغمبر کو مان لے وہ اس کا امتی ہوتا ہے۔ جتنے پیغمبر بھی آئے ہیں، جس نے ان کو مان لیا۔ وہ اس کی امت ہیں۔ بعض پیغمبر ایسے بھی تھے۔ جن کو بڑی کوشش کے باوجود کسی نے نہیں مانا اور ساری قوم نے انکار کر دیا۔ بہرحال جتنی امتیں بھی گذری ہیں۔ ان سب سے بڑی شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی ہے۔

دلیل:۔

اگر صرف اتنی بات ذکر کر کے چھوڑ دی جاتی اور آگے دلیل پیش نہ کی جاتی تو ہم یہ سمجھتے کہ ہمارے پیغمبر کا درجہ چونکہ سب سے اعلیٰ اور شان بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء سے زیادہ ہے تو تمام امتوں سے حضورؐ کی امت کی شان اعلیٰ ہوگی۔ لیکن قرآن پاک میں یہ وجہ بیان نہیں کی گئی۔ بلکہ دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔

جب تک اللہ تعالیٰ دنیا میں نبی بھیجتے رہے تو نبی ہی دین کی حفاظت کرتے۔ جب ایک پیغمبر چلے جاتے تو دوسرا پیغمبر آکر دین کی حفاظت کرتا۔ جب وہ جاتے تو تیسرے کو اللہ تعالیٰ بھیج دیتے۔ وہ حفاظت دین کا سلسلہ جاری رکھتا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بتلا دیا کہ یہ آخری پیغمبر ہیں۔ ان کے بعد (اور خود) نبی تو بہت بنتے رہیں گے۔ لیکن خدا کی طرف سے کوئی نبی نہیں آئیگا کسی نے ایک مولوی صاحب سے مسئلہ پوچھا کہ کیا بے وضو نماز ہو جاتی ہے تو مولوی صاحب نے کہا کہ نہیں، تو اس آدمی نے کہا کہ میں ہمیشہ بے وضو پڑھتا رہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ آپ بے وضو ہزار بار پڑھیں نماز نہیں ہوگی اسی طرح اب کوئی ہزار دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں لیکن وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوگا۔ بہرحال جب پیغمبروں کا بھیجنا بند ہوا تو پھر سوال پیدا ہوا کہ کیا اب دین کی ضرورت نہیں، جو کہ نبیوں کا سلسلہ بند ہو گیا، حالانکہ دین کی ضرورت ہے۔ لیکن اب اس کی حفاظت امت کے سپرد ہوئی ہے۔ جیسے ہم روٹی اور کھانا کھاتے ہیں۔ اصل قورمہ ہے کہ سالن اور دال کے ساتھ کھائی جائے لیکن اگر دال نہ ہو تو پیاز اور چٹنی وغیرہ سے کھائی جائے۔ اب یہ پیاز چٹنی وغیرہ اصل نہیں۔ اصل دال ہی ہے۔ اسی طرح حفاظت دین کی اصل ڈیوٹی پیغمبر کی ہوتی ہے۔ دوسرے درجہ میں امت کی ہوتی ہے۔ اب حضور علیہ السلام تشریف لے گئے اور بعد میں کوئی نبی نہ آئے گا۔ نبی کا جو کام اور ڈیوٹی تھی وہ امت کے ذمہ لگا دی گئی۔ امت نبی تو نہ بنے گی۔ لیکن نبیوں کا کام اس کے سپرد کر دیا گیا ہے یہ ہوتا رہتا ہے۔ نماز پڑھانے کے لئے ایک امام خاص اور معین ہوتا ہے۔ اور اگر وہ نہ ہو تو بعض دفعہ مؤذن بھی نماز پڑھا دیتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ مؤذن، مؤذن ہی رہتا ہے۔ امام نہیں بن جاتا۔ اسی طرح امت نبی تو نہ ہوگی، لیکن نبیوں والا کام کرے گی۔ اس لئے یہ امت باقی امتوں سے اعلیٰ شان کی ہے

ایک اور مثال:۔

ایک اور مثال پیش کرتا ہوں۔ ایک کام اصل ہوتا ہے ایک کسی دوسرے کی جگہ کرتا ہے۔ مرد کا کام یہ ہے کہ مزدوری کر کے کمائے۔ عورت کا کام یہ ہے کہ روٹی پکائے۔ گھر کی حفاظت کرے۔ اگر عورت کا خاوند فوت ہو جاتا ہے تو اب وہ مردوں کا کام بھی کرتی ہے اور اپنے کام بھی کرتی ہے اور سارا دن مزدوری بھی کرتی ہے تو کیا یہ عورت مرد ہو جائے گی۔ اسی طرح ایک مرد کی عورت نہ رہے تو وہ مرد جس طرح دوکانداری مزدوری کرتا ہے۔ اسی طرح روٹی بھی پکاتا ہے۔ اب یہ عورت کا کام تھا نہ کہ مرد کا۔ لیکن عورتوں کا کام کرنے سے وہ عورت نہ بن جائے گا۔ اسی طرح جب پیغمبروں کا آنا بند ہوا، تو اس کا کام امت نے کر لیا۔ یہ کام فقط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوا۔ باقی کسی امت میں یہ نہیں ہوا۔ کہ امت کے ذمہ یہ سپرد ہو۔ تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ اچھی باتوں کا حکم کرنا بری باتوں سے روکنا یہ دین ہے اور دین کی تبلیغ ہے اسی وجہ سے اس امت کا درجہ بڑھا ہوا ہے کہ دین کی تبلیغ کی ڈیوٹی اس امت کے سپرد ہوئی۔

دین کی تبلیغ کی صورتیں:۔

دین کی تبلیغ کی کئی صورتیں ہیں۔ مدارس میں پڑھانا بھی دین کی حفاظت ہے۔ گلیوں میں چل کر بتلانا جس طرح تبلیغی جماعت کا کام ہے۔ یہ بھی دین کی حفاظت ہے۔ جلسہ میں وعظ کرنا بھی دین کی حفاظت ہے۔ صبح و شام درس دینا بھی دین کی حفاظت ہے۔ یہ سب دین کی تبلیغ ہے۔ بعض گھر جا کر تبلیغ کرتے ہیں۔ بعض بلا کر تبلیغ کرتے ہیں۔ جیسے کہ ایک آدمی سر پر اٹھا کر گلیوں میں چل کر سودا دیتا ہے۔ ایک آدمی دکان پر سودا رکھتا ہے لوگ اس کے پاس آکر سودا لیتے ہیں۔ تو در اصل تبلیغ دین نبی کا کام تھا۔ لیکن امت کے سپرد ہوا۔ کسی کی ڈیوٹی کرنے سے آدمی وہی نہیں بن جاتا۔ مرد عورت کا کام کرنے سے عورت نہیں بن جاتا۔ اور عورت مرد کا کام کرنے سے مرد نہیں بن جاتی۔ اسی طرح امت نبیوں والا کام کرے گی۔ لیکن نبی نہیں بنے گی۔ کوئی لکھے کہ میں تبلیغ کرتے کرتے نبی بن گیا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ عورت مرد کا کام کرتے کرتے مرد بن گئی ہو۔ یہ بیوقوف و احمق ہے۔ اسی طرح جو کہے کہ میں تبلیغ دین کرتا کرتا نبی بن گیا۔ یہ بیوقوف و احمق ہے۔ جو ان کا اعتبار کرے وہ بھی بیوقوف ہے۔

ہندو شردھانند کا واقعہ:۔

اب میں نے چند موٹی موٹی باتیں کرنی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس واقعہ کو تیئیس سال ہوئے ہیں۔ ایک ہندو شردھانند تھا۔ اس نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کی کوشش کی اور اس علاقہ کے لوگوں کو ہندو بنایا، جن کو کچھ علم نہ تھا سوائے اس کے کہ ہم مسلمان ہیں وہ

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۷۱ء قیمت ۴۰ پیسے

ایک ہی حال میں ایک ہی خدا

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

کچھ عرصہ پہلے روس اور امریکہ دنیا کی دو متحارب یا متقابل طاقتیں تھیں اور ان کا آپس میں عالمی اقتدار اور کمزور اقوام کے انتخاب پر نزاع تھا امریکہ روس کی ناکہ بندی کرتا اور روس امریکہ کو چاروں طرف سے گھیرنے کی کوشش کرتا رہا۔ کیوبا (جنوبی امریکہ) میں روس کا اثر اور ٹرکی میں امریکی ہوائی اڈوں کا وجود اسی رقیبانہ جد و جہد کے آثار ہیں۔

ان کے اس مشاجرہ و مقابلہ میں کمزور اقوام کو خامرہ پہنچ رہا تھا اسی اثناء میں چین ایٹمی طاقت بنا، تو روس و امریکہ دونوں نے اپنے لئے خطرہ محسوس کیا۔ اور غالباً امریکہ کے قرب و تعاون نے بھارت کو چین سے بھی دور کر دیا، جبکہ پہلے چینی ہندی بھائی بھائی کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ اتنے میں بھارت نے پاکستان پر ۱۹۶۵ء میں جارحانہ حملہ کر دیا۔ جس میں اس کو منہ کی کھانی پڑی۔ مگر اس جنگ میں امریکہ کی پاکستان دشمنی اور چین کی پاکستان دوستی بالکل واضح ہو گئی۔ مگر ایوب خانی سیاست امریکی فریب سے نہ نکل سکی اور آخکار اسی نے اس کا بیڑا ڈبو دیا۔ اور آج پھر ایوب خان علاج کے لئے امریکہ ہی تشریف لے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کرے کہ ماں ان کی آنکھیں اچھی ہو جائیں بلکہ کھل جائیں۔ بہرحال سات سال کے بعد پھر بھارت نے ہمارے داخلی مسائل میں مداخلت شروع کر کے بین الاقوامی مسائل میں تموج و تہیج پیدا کر دیا ہے۔ ہم ایک کشمیر کے لئے پریشان تھے کہ خود ہمارے ملک کے ایک حصہ میں اب بھارت نے دخل در معقولات شروع کر دیا ہے۔

ہمارے حال میں یہ بھی نتیجہ اسی سیاست کا ہے، جس کے تحت مشرقی یا چھوٹے ممالک اندرون ملک بڑی طاقتوں کے عمل دخل کی اجازت دے دیتے ہیں۔ غرض ملکی ہائی سکول، کالج، ہسپتال، مشنریاں، مبصرین ریڈ کراس، فری میسن اور سفارتی عملے کی آزادی سب اسی ذمرے میں داخل ہیں۔ ان کے سوا ملک کے اندر بعض فرقے پارٹیاں اور بعض افراد غیر ملکی حکومتوں سے خیر ملکی تعلق رکھ کر ملک اور ملکی حکومت کے لئے ایک مسئلہ بن جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض لوگ دوسرے ملکوں کی شہریت قبول کر کے بھی ہمارے بنے رہتے بلکہ یہاں حکومت کے اعلیٰ محکموں پر قبضہ کے خواب دیکھتے ہیں۔

مشرقی اقوام جب تک جرأت مندانہ اقدامات کر کے اس صورت حال کا خاتمہ نہ کریں گی۔ اس وقت تک ان کے مسائل الجھے رہیں گے۔

بھارت کے موجودہ رویہ کے بعد خود ہی امریکہ میں عجیب انقلاب آیا اور صدر نکسن نے چین کے دورے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ امریکی دوست ممالک میں سے ایران نے شہزادیاں تعلقات بہتر بنانے یا سیاسی دوری ختم کرنے کے لئے چین بھیجیں۔ ٹرکی نے بھی بہتر تعلقات چین سے قائم کرنے کا اعلان کیا۔ یہی حال انڈونیشیا کا ہوا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ سیلون لنکا کی حکومت کے خلاف عام بغاوت ہو گئی جبکہ اس نے پاکستانی ہوائی جہازوں پر ڈھاکہ آنے جانے کے لئے کوئی پابندی عائد کر کے بھارت کو خوش نہ کیا۔

بہرحال اب چند دن کے اندر اندر عالمی روابط و تعلقات میں خلاف توقع تبدیلیاں رونما ہو گئیں۔ بظاہر اس کی وجہ ویٹ نام میں امریکہ کی پٹائی۔ عرب ممالک میں امریکی سیاست کی بدنامی، اور چین کی غیر معمولی رفتار ترقی کے سوا یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ بقاد باہمی کی منافقانہ مفاہمت و معاہدہ میں روس بحر ہند اور بحیرہ روم میں امریکی بحری بیڑے کے مقابلے میں زبردست بحری بیڑہ لے آیا، اور مشرق وسطیٰ میں امریکی سیاست کو کامیابی سے بہت دور کر کے الجھا دیا۔ اور اب بھارت و پاکستان کی کشمکش میں چین کا پاکستان کے حق میں کھلم کھلا اعلان بھی خاص بات ہے۔ دیکھئے امریکہ چین کو ہماری امداد سے پیچھے ہٹاتا ہے یا چین امریکہ کو انگلیوں پر نچاتا ہے۔ کل جو بات ناممکن نظر آتی تھی آج وہ واقع ہو گئی۔ اور یہ حقیقت کھل کر سامنے آ گئی کہ اللہ تعالیٰ ہی الآن کما کان ہیں، باقی ہر شے کو تغیر بلکہ فنا لازم ہے۔

مشرق وسطیٰ میں امریکی وزیر خارجہ کی آمد

امریکہ کے وزیر خارجہ ولیم راجرز انقرہ میں منعقد ہونے والے سینٹو کے اجلاس میں شرکت کے بعد مشرق وسطیٰ کے دورہ پر پہنچ گئے ہیں۔

"سینٹو" اس دفاعی خونی تنظیم و معاہدہ کا نام ہے جو ۱۶ سال پہلے معاہدۂ بغداد کے خاتمہ کے بعد اس کے بدل کے طور پر قائم کی گئی تھی اس معاہدہ میں پاکستان، ایران، ترکی، برطانیہ اور امریکہ شامل ہیں۔

انقرہ میں اس تنظیم کا سولھواں سالانہ جلسہ ہوا جس میں ان پانچوں ملکوں کے نمائندے جمع ہوئے تھے۔

اس اجلاس سے قبل ترکی کے کئی صوبوں میں انقرہ سمیت مارشل لاء لگا دیا گیا تھا ——— اس اجلاس سے دعائیں حاصل کر کے ولیم راجرز

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

مشرق وسطیٰ روانہ ہوئے۔ اور سب سے پہلے سعودی عرب گئے، جہاں انہوں نے شاہ فیصل سے ملاقات اور گفتگو کی۔

ریاض سے وہ اردن گئے ہیں اور عمان میں شاہ اردن اور ان کے مشیروں سے ملاقات و گفتگو کر رہے ہیں اردن میں ان کی آمد پر زبردست حفاظتی انتظامات عمل میں لائے گئے۔

اس طرح راجرز یکے بعد دیگرے لبنان، متحدہ عرب جمہوریہ اور سب سے آخر میں اسرائیل کا دورہ کریں گے۔

مشرق وسطیٰ میں ان کے دورہ کا مقصد نہر سویز کے کھولنے کے بارے میں حالات کا جائزہ لینا اور اسرائیل عرب تنازعہ کے ممکنہ حل کا مطالعہ کرنا ہے

دراصل جون ۱۹۶۷ کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد مصر نے جو نئی پالیسی اختیار کی۔ اس کے نہایت دور رس نتائج اب ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

عرب اسرائیل تنازعہ کے بارے میں جون ۱۹۶۷ء تک مغربی ملکوں اور پریس کی طرف سے یہ پروپیگنڈا بڑے منظم طریقہ پر اور وسیع پیمانہ پر کیا جاتا رہا ہے کہ عرب ملکوں بالخصوص مصر نے اسرائیل کے خلاف سرمایہ پرست عرب ملکوں کے خلاف اور امریکہ، برطانیہ و مغربی بلاک کے خلاف جارحانہ اور پرعناد رویہ اختیار کر رکھا ہے۔

مصر نہ تو اسرائیل کے ساتھ کوئی مفاہمت کی راہ ہموار کرنے دیتا ہے۔ نہ فلسطین کے مسئلہ کا کوئی حل سوچنے دیتا ہے۔

مسلمان ملکوں میں عربوں اور مصر کے خلاف اس پروپیگنڈے کو خوب ہوا دی گئی کہ وہ نااہل ہیں، بددیانت ہیں۔ خود غرض ہیں، باہم لڑتے رہتے ہیں۔ عیاش ہیں نکمے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مصر کے خلاف تو بے دین ہونے تک کا بھی پروپیگنڈا کیا جاتا رہا۔

اس طرح امریکہ اور مغربی ملکوں نے اسرائیل کو مضبوط تر اور محفوظ تر بنا دیا۔

اور ہر بار اسرائیل کے ذریعہ عرب علاقوں پر تاخت و تاراج کی اور توسیع پسندی کا ثبوت دیا۔ لیکن الزام تمام تر عربوں پر اور مصر پر عائد کیا جاتا رہا۔

جون ۱۹۶۷ء تک اپنے اور پرائے سب عربوں کو ملامت کرتے رہے اور مصر کو مطعون بناتے رہے۔

مصر کے لئے جون ۱۹۶۷ء کی جنگ ایک زبردست چیلنج اور آزمائش تھی۔ مصر نے جمال عبدالناصر رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں اس آزمائش اور چیلنج کا بھرپور مقابلہ کیا۔

اس کے بعد ایسی پالیسی اختیار کی۔ جس کے نتیجہ میں دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ فلسطین کے مسئلہ کی تمام ذمہ داری امریکہ اور اس کے حلیفوں پر ہے اور اصل جارح اسرائیل ہے۔ جس کو امریکہ کی اعانت و سرپرستی حاصل ہے۔

یہ پالیسی دو سال کے اندر ہی اتنی کامیاب رہی کہ دنیا نے اسرائیل و امریکہ سے مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام اور فلسطین کے مسئلہ کے حل کا مطالبہ شروع کر دیا۔ اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو بتانا پڑا کہ اس مسئلہ کو امریکہ و اسرائیل کا رویہ خطرناک بنا رہا ہے

چنانچہ دنیا کی رائے عامہ کو گمراہ کرنے اور عربوں میں ایک نیا خلفشار برپا کرنے کے لئے امریکی وزیر خارجہ ولیم راجرز نے ہی مشرق وسطیٰ میں جنگ بندی کا ایک پلان اس امید پر پیش کر دیا کہ مصر اسے رد کر دے گا۔ اور ایک بار پھر امریکہ و اسرائیل دنیا سے یہ کہہ سکیں گے کہ دیکھو! یہ مصر ہے جو امن نہیں چاہتا۔ جو تصفیہ نہیں چاہتا۔

لیکن صدر ناصر نے نکتہ چینیوں کی پرواہ کئے بغیر فوراً اس پلان کو منظور کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور واضح طور پر بتا دیا کہ یہ ایک چال ہے جسے ہم ان کے ہی منہ پر مار رہے ہیں۔

راجرز پلان کی منظوری کے بعد ساری ذمہ داری امریکہ پر آن پڑی۔

اس موقعہ پر اردن اور فلسطینی فدائیوں کے درمیان جنگ کرا کر یہ بھی کوشش کی گئی کہ عرب دنیا میں ایسی خانہ جنگی چھیڑ دی جائے۔ جس میں مصر بھی الجھ کر رہ جائے اور ایک بار پھر دنیا کو عربوں اور مصر کے بارے میں دھوکہ دیا جا سکے۔

لیکن صدر جمال عبدالناصر مرحوم نے بے مثال تدبر و تحمل سے کام لے کر یہ حربہ بھی ناکام بنا دیا۔ اور مصر کو ہی نہیں بلکہ تمام عرب ملکوں کو اس الجھاؤ سے بچا لیا۔

ناصر کی وفات کے بعد ان کے جانشین انوار السادات نے پوری استقامت کے ساتھ صدر ناصر کی پالیسی کو اپنائے رکھا، اور اسے ایک نیا زاویہ اور نئی شکل دی

اسرائیل اگرچہ واویلا کرتا رہا اور کر رہا ہے لیکن امریکہ کے لئے ایسا عالمی اخلاقی دباؤ پیدا ہو گیا ہے جس کی بنا پر وہ اب اس مسئلہ کو زیادہ دیر تک تعویق میں ڈالے نہیں رکھ سکتا۔

بات بالکل واضح اور دو ٹوک ہے۔

راجرز پلان کے مطابق اسرائیل مقبوضہ عرب علاقہ خالی کرے اور فلسطینی مہاجروں کو ان کے حقوق واپس کرے۔ عارضی طور پر نہر سویز کھولنے کے حالات پیدا کرے یا پھر امریکہ اعلان کرے کہ وہ اسرائیل کے سامنے بے بس ہے اور اس تنازعہ میں فریق نہ بنے تاکہ مصر خود آگے بڑھ کر اسرائیل سے نمٹے۔

ورنہ اب یہ مسئلہ تیسری عالمی جنگ کا قریبی پیش خیمہ بننے والا ہے۔ جس کی ذمہ داری امریکہ اور صرف امریکہ پر ہو گی۔

ولیم راجرز امریکہ کی اسی مشکل کے پیش نظر مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یا تو کسی نئی چال کی تلاش میں ہیں یا پھر اپنے پیش کردہ پلان کو روبہ عمل لانے پر مجبور ہیں

(کمال — ۳ مئی ۱۹۷۱ء)

شذرات — احمد حسین کمال

اسلام کا نفاذ ملک کی سب سے بڑی ضرورت ہے

اس مرتبہ میلاد النبیؐ کی تقریبات ایک ایسے ماحول میں ہوئی ہیں جبکہ مشرقی پاکستان کے حالات سے متعلق پاکستان کے عوام میں گہری تشویش اور غم موجود ہے اور پاکستان اپنے دشمنوں کے مکروہ عزائم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔

اس کے باوجود یہ تقریبات جس جوش اور ولولہ سے منائی گئیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس قوم کے وجود کو مٹانے کی ہر سازش ناکام ہو گی۔ اور ملت بد سے بدتر حالات کا مقابلہ پورے عزم و ثبات کے ساتھ کرتی رہے گی۔

اس موقعہ پر صدر مملکت سے لے کر قوم کے چھوٹے بڑے سب ہی لیڈروں نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا ہے کہ پاکستان کی بقا و سلامتی کا انحصار خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہنے پر ہے۔ اور سب نے قوم کو یہ دعوت دی ہے کہ وہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے نمونہ بنائے۔ اور اسلامی اصولوں کے مطابق تمام علاقائی نسلی و لسانی تعصبات سے اپنے آپ کو پاک و صاف اور بلند کرے۔

پاکستان کی ۲۳ سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسلام کے ساتھ گہری وابستگی قائم کرنے کی ضرورت کا احساس ہر پاکستانی کے اندر پیدا ہوا ہے۔ اور ملک کے حکومتی اور اعلیٰ حلقے بھی یہ ماننے پر مجبور ہوئے ہیں کہ پاکستان کی سلامتی، بقا و استحکام کا راز اسلام پر صحیح طور سے عمل کرنے اور اسلامی اخوت و مساوات کے رشتہ کو مضبوط تر بنانے میں ہی پوشیدہ ہے۔

ملک کے موجودہ بحران اور مشرقی پاکستان کے پرخطر حالات کے احساس نے اگر حکومتی حلقوں اور قوم کے تمام طبقات میں اسلام کے ساتھ عملی وابستگی اختیار کرنے کا گہرا اور نہ مٹنے والا شعور پیدا کر دیا ہے۔ تو یہ نقصان کچھ زیادہ مہنگا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور اس تلخ تجربہ کو ایک خوش آیند سبق تصور کرنا چاہیئے۔

اگر اب بھی پاکستان کی بنیادیں سچی اور خالص اسلامیت پر استوار کر لی جاتی ہیں تو سمجھ لیجئے کہ کچھ نہیں بگڑا ہے۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی آزمائش کو ہم نے بھلا دیا تھا اور وہ جنگ جس میں ہم نے اپنے رب کے ساتھ عہد و پیمان باندھ کر لڑی اور جیتی تھی اسے جلد ہی اپنی ہوا و ہوس کی نذر کر دیا۔ اور اختلافات کی دلدل میں پھنستے چلے گئے خدائے رحیم و کریم کی عطا کردہ اس مہلت کو ضائع اور اسلام کی طرف پیشقدمی کرنے سے گریز کرتے رہے۔

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

مقالہ خصوصی

احمد حسین کمال

اقتدار کی منتقلی

مشرقی پاکستان میں جو تباہ کن حالات رونما ہوئے اور حکومت نے ان سے نمٹنے کے لئے جو غیر معمولی اقدامات کئے۔ اس کے بعد امید تھی کہ پاکستان کے مختلف سیاسی و سماجی حلقے آئندہ سب سے زیادہ زور قومی اتحاد کی کارروائیوں پر دیں گے۔ اور کچھ مدت کے لئے اپنی تمام سیاسی و جماعتی اغراض پس پشت ڈال دیں گے۔

لیکن افسوس ہے کہ مغربی پاکستان میں دائیں اور بائیں بازوؤں کے رجحانات رکھنے والی جماعتوں نے ایک دوسرے کے خلاف عیب جوئی و نکتہ چینی کا جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اور جو روز بروز شدت پکڑتا جا رہا ہے وہ کسی طرح بھی موجودہ سنگین حالات میں وطن و قوم کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔

پاکستان گزشتہ سولہ سترہ سال سے سول سروس اور فوج کے زیر انتظام چلا آ رہا ہے اور گذشتہ تیرہ برس سے تو اس کی ذمہ داری بیشتر فوج کے کاندھوں پر ہے — اس نازک مرحلہ پر بھی فوج ہی نے ہر قسم کی ذمہ داریاں اٹھا رکھی ہیں

حالات کے اس طویل پس منظر میں ان سیاسی تلخیوں اور آویزشوں کے جاری رکھنے کا کوئی جواز موجود نہیں ہے جن کا تعلق قیام پاکستان کے قبل اور بعد کے چند سالوں تک رہا ہے۔

ملک کے لئے ایک نئے سیاسی و جمہوری دور کے آغاز کی ضرورت ہے۔ جس کی بنیاد ناقابل شکست قومی و وطنی اتحاد اور یکجہتی پر ہونی چاہیئے۔ اور جو ملک کو مضبوط ترین دماغی قوت کا سرچشمہ بنا دینے والی ہو۔

یہ وقت ایسا تھا کہ ملک کے تمام سیاسی حلقے اپنی ماضی کی تمام چپقلشیں یکسر فراموش کر کے ایک جگہ بیٹھتے اور ملک کے لئے ایک ایسا سیاسی فارمولا وضع کرتے جو ملک میں مکمل سیاسی استحکام کا ضامن بن سکتا اور جس کے فروغ سے ان حالات کے وقوع پذیر ہونے کے امکانات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہو سکتے جن کا سامنا حال ہی میں مشرقی پاکستان میں کرنا پڑا ہے۔

عوام کے نام سے سیاسی جماعتوں میں کسی ایک یا چند جماعتوں کو اور صوبوں کو اقتدار کی منتقلی کا مطلب یہ ہی تو ہے کہ ملک غلام محمد کے وقت سے سول سروس کا جو راج پاکستان پر چلا آ رہا ہے اور جنرل محمد ایوب خاں کے وقت سے فوج کی جو بالادستی ملک پر قائم ہے، وہ ختم ہو اور منتخب ممبران اسمبلی کی طرف اقتدار منتقل ہو جائے۔

صدر یحییٰ خاں نے حالیہ انتخابات اس مقصد کے لئے ہی تو کرائے تھے۔ لیکن اچانک ملکی سالمیت کو چیلنج کرنے والی رکاوٹیں نمودار ہو گئیں اور صدر اس مقصد کی تکمیل نہیں کر سکے۔

اگر صاحبانِ سیاست اور سیاسی جماعتیں بیرونی سازشوں کا سدباب نہیں کر سکتے۔ اور کوئی مشترکہ سیاسی فارمولا اپنے لئے وضع نہیں کر پاتے، تو وہ کس طرح یہ امید کرتے ہیں کہ غیر مستحکم اور غیر یقینی حالات کی موجودگی میں فوج اقتدار کی ذمہ داریوں سے علیحدہ ہو جائے گی۔

بیرونی حملے کے خطرہ سے دفاع، اندرونی سازشوں اور تخریب کاریوں سے تحفظ، ملکی سالمیت کا اہتمام، داخلی امن و امان کا قیام اقتصادی حالت کا بچاؤ اور مواصلاتی نظام کی بحالی جیسے اہم کام تو فوج انجام دے اور سیاسی جماعتوں کو جبکہ وہ ایک دوسرے کا گریبان پھاڑنے اور خود اپنے اپنے اندرونی تضاد اور اختلاف پر باہمی سر پھٹول میں مصروف ہیں اقتدار منتقل کر دے۔

کیا اس سے زیادہ بھی خطرناک ملک دشمنی کوئی اور ہو سکتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یا تو تمام سیاسی جماعتوں کو مل بیٹھ کر ان مشترکہ امور کا تعین کر کے ان پر اتفاق کرنا چاہیئے۔ جن کے ذریعہ ملک کی نظریاتی، جغرافیائی اور قومی وحدت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھا جا سکتا ہے اور ایسے سیاسی نظم و استحکام کا ثبوت بہم پہنچانا چاہیئے۔ جس کے بعد فوج مستقبل کے کسی بھی خطرے کے اندیشے کے بغیر اقتدار عوام کے نمائندوں کو منتقل کر سکے۔

یا صدر مملکت کو خود پہلے ایسے امور کا تعین کر دینا چاہیئے، جس سے ملک کی وحدت و سالمیت محفوظ و باقی رہے۔ اور ملک دشمن عناصر سے ہمیشہ کے لئے تحفظ حاصل ہو سکے۔

اس سلسلے میں ہمارے نزدیک ملک کی سلامتی و تحفظ کے لئے اور مستقبل کے تمام خطرات کے سدباب کے لئے صحیح راہ یہ ہے کہ صدر محترم، ان ۲۲ اسلامی نکات کو ملک کی دستوری اساس قرار دے دیں۔ جن پر پاکستان کی پوری ملت اسلامیہ کا اتفاق ہے اور جو پاکستان کا وہ پہلا دستوری خاکہ ہے، جسے بیس سال قبل تمام مسلمان فرقوں کے نمائندہ علماء نے متفقہ طور پر پیش کیا تھا۔

اس خاکہ پر ہی موجودہ منتخب شدہ اسمبلی کو آئین سازی کی دعوت دیں اور جب ایک ایسا دستور تیار ہو جائے جس کے ذریعہ اس خاکہ کا بے لاگ اطلاق کیا جا سکے، تو اس پر مبنی مرکزی و صوبائی حکومتیں تشکیل دے کر اقتدار کو منتقل کر دیا جائے۔

فوج کے لئے اقتدار منتقل کرنا اسی وقت ممکن ہو سکے گا، جب ملک میں پوری طرح سیاسی استحکام موجود ہو۔ سیاسی جماعتوں کی تنظیمیں ہمہ گیر ہوں۔ ان کی باہمی آویزشیں مفتنانہ اور دشمنانہ نہ ہوں بلکہ خالص اصولی ہوں۔ وہ خود بھی اندرونی خلفشار سے پاک ہوں اور اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہوں، اور ان کا ڈھانچہ بھی مکمل جمہوری و عوامی ہو۔

(باقی ص ۱۵ پر)

گورنر صوبہ سندھ کی خدمت میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے وفد کی یادداشت

زیر قیادت حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ صوبہ سندھ

جناب حضرت آب گورنر صاحب صوبہ سندھ کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب والا!

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ علاقہ سندھ کے عوام کاشتکار اور زراعت پیشہ ہیں۔ اور صوبہ سندھ سے غلہ کی پیداوار ہمیشہ سے مملکت پاکستان کو خوراک کے نازک مسئلہ میں خود کفیل بنانے میں ممد و معاون رہی ہے۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ زمین کی پیداواری میں نہری پانی کو اتنا ہی دخل ہے۔ جیسا کہ جسم کی زندگی کے لئے روح کو دخل ہے۔ بالخصوص سندھ جیسے غیر بارانی علاقہ میں تو نہری پانی کی اور ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ مزید برآں جبکہ علاقہ سندھ کی سرزمین کا زیر زمین پانی کڑوا بھی ہے تو اس صورت میں ٹیوب ویلوں کی اسکیم بھی مطلوبہ ضرورت کے مطابق نہری پانی کا بدل نہیں بن سکتی۔ مذکورہ جملہ حقائق کے بعد نہر سندھ میں موسم سرما کے پانی کا ذکر ہی کیا۔ موسم گرما میں (اس کا پانی کنڑی سے باہر ہو جاتا ہے) نچلے کی زمین جو دریا کے کنارے پر ہوتی ہے وہ بھی سیراب ہو نہیں پاتی۔ جس کی اراضی تیس لاکھ ایکڑ بتائی جاتی ہے۔

جناب والا! ہونا تو اس طرح چاہیئے تھا کہ پریذیڈنٹ صاحب کی نہری پانی کی تقسیم کے لئے مقررہ فضل اکبر کمیٹی کی رپورٹ تک علاقہ سندھ کو کم از کم اتنا پانی تو دیا جاتا، جو سابق صدر ایوب کے دور میں دیا جاتا تھا۔ فریاد بر فریاد یہ بھی ہے کہ اب گرمیوں کی وجہ سے جو تھوڑا سا پانی زیادہ کھولا بھی گیا ہے۔ تو وہ بھی سڑے ہوئے قسم کا کالے یا نیلے رنگ کا ناقابل استعمال پانی ہے اس وقت نئی فصل خریف کی کاشت کا وقت سر پر آگیا ہے۔ اگر حسب ضرورت پانی میسر نہ ہوا اور فصل رہ گیا تو آج سے چھ سات ماہ بعد یعنی سال کے آخر میں گرانی غلہ کا وہ خطرناک اور ناقابل حل مسئلہ پیش آئے گا جسے سلجھانے کے لئے انوکھے پاپڑ بیلنے پڑیں گے اور نہ زمہ پانی کے مسئلہ کو دائمی طور پر حل کرنے کے لئے ہم ۱۹۴۵ء کے نہری معاہدہ کو منصفانہ حل سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ معاہدہ سندھ و پنجاب کا تسلیم کیا ہوا معاہدہ بھی ہے۔

دوسرے نمبر پر سندھ کے آباد کاروں پر جو کروڑ آبیانہ لگا ہوا ہے۔ وہ بھی کم از کم اس مہنگائی کے دور میں ناقابل برداشت ہے خصوصاً جبکہ زمین سیم و تھور جیسے مرض میں لپٹی ہوئی ہے۔ ہمیں بخوبی یاد ہے کہ کچھ زمانہ پہلے پانچ چھ روپے فی ایکڑ لگان لیا جاتا تھا۔ اب سترہ اٹھارہ روپے فی ایکڑ یا اس سے بھی زیادہ لگان لیا جاتا ہے جبکہ فی ایکڑ پیداوار کا تناسب تقریباً پہلے ہی جیسا ہے۔ ایسی صورت میں لگان پہلے کی حد سے بڑھا کر لینا سراسر ناانصافی ہوگی۔ لگان کی وصولیوں میں بعض انتظامی نقائص نے تو آبادکاروں کے لئے اور مشکلات پیدا کر دی ہیں مثلاً آباد اراضی نمبر شماری اور جمع بندی کے لئے پہلے ریونیو کے پٹواری ہوتے تھے۔ اور بعد میں وصولیاں بھی ان کے ذمہ ہوتی تھی۔ اب نمبر شماری اور جمع بندی کے لئے جدا پٹواری رکھے گئے ہیں۔ اور وصولیوں کے لئے جدا۔ سندھ کے عوام کی کمائیوں پر پٹواریوں کا ناجائز حصہ جو سندھی عوام کو قرض کی طرح ادا کرنا پڑتا ہے وہ بھی پہلے سے دوہرا ہو گیا ہے۔ ہم اس سلسلے میں لگان کے متعلق کم از کم موجودہ شرح کے نصف برابر لگان لینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور پٹواریوں کی لوٹ کھسوٹ کو بھی موثر طرح سے ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

تیسرے نمبر پر صوبہ سندھ میں بدامنی اور لاقانونیت نے غریب و شریف عوام کا جینا بھی مشکل کر دیا ہے اور کسی بھی شہری کی جان و مال۔ عزت و آبرو محفوظ نہیں چوری ڈاکہ تو کیا انسان کا خون تک محفوظ نہیں۔ آج غریب اور شریف کا یہ جرم تصور کیا جاتا ہے کہ وہ غریب کیوں ہے وہ شریف کیوں ہے۔ وہ پیدا کیوں ہوا ہے؟

جناب والا! آج غریب کے لئے اس کی بیٹی کا خوبرو ہونا وبال جان بنا ہوا ہے۔ اور غریب کے گھر میں خوبرو بیٹی کا پیدا ہونا اس کے لئے پیغام ہلاکت بن گیا ہے۔ اس کی ذمہ داری افسر شاہی اور وڈیرہ شاہی پر عائد ہوتی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ وڈیرہ یا سرمایہ دار غریب کو اپنی ناجائز غلامی پر مجبور کرتا ہے۔ اور اس کی غلامی سے نکلنے پر یا تو اس کی چوری کراتا ہے یا اسے قتل کراتا ہے۔ یا اپنے رسوخ سے اس کو ہسٹری شیٹر قرار دلا کر اس کی زندگی جیلوں کے حوالے کراتا ہے۔ یا پھر وہ مظلوم مجبوراً عادی مجرم بن جاتا ہے۔ اور افسر شاہی وڈیرے یا سرمایہ داری کے ان غریب کش اقدام پر قانون کو جنبش میں نہیں لایا جاتا۔ کیونکہ وہ مالدار بذریعہ رشوت اس کا ضمیر خرید لیتا ہے۔ جس سے وہ قانونی کارروائی کرنے پر مامور ہے۔ ہم جناب والا سے نہایت دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ اس دھرتی کو ظلم سے پاک کر کے بے سہارا مظلوموں کی دعاؤں سے رب تعالیٰ کے پاس مستحق اجر و مغفرت ہوں۔

چوتھے نمبر پر ملکی عدالتوں میں کئی کئی برس معمولی سے معمولی تک مقدمات سرد خانے میں پڑے رہتے ہیں اور ان مقدمات میں ماخوذ جو ابدار جیل میں ہوتے ہیں۔ دو دو تین تین یا چار پانچ سال تک کچا عرصہ اندر پڑے رہتے ہیں، کیونکہ کئی غریب لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کا ضامن تک نہیں ہوتا۔ اور اگر انہیں عدالت سے بالآخر بسزائل جائے تو اس کا کچا عرصہ بھی سزا میں شمار نہیں کیا جاتا اس صورت میں گویا ملزم دوگنی سزا کاٹتا ہے اور مقدمات کی طوالت بھی غریب عوام پر اخراجات کا وہ بوجھ لاتی ہے جس کے وہ ہرگز متحمل نہیں ہوتے اور فیصلوں کے لئے یہ لازمی ہے کہ افسران عوام کے صحیح صحیح حالات سے واقف ہوں۔ تاکہ فیصلہ واقع کے عین مطابق دینے میں آسانی ہو۔ اور ہمارے ہاں تو حکمران اور عوام میں مشرق و مغرب کے فاصلہ سے بھی زیادہ فاصلہ نظر آتا ہے۔ افسروں پر عوام کے قریب رہنے کا فرض ہے لیکن وہ عوام سے قریب ہونے میں اپنا توہین سمجھتے ہیں اور عوام خود ملنا چاہیں تو درمیان میں ایسی رکاوٹیں حائل نظر آتی ہیں کہ غریب مارے مارے پھرتا ہی رہتا ہے۔

اس کی کہیں فریاد رسی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی غریب کسی بڑے صاحب تک کسی صورت میں اپنی فریاد پہنچا بھی دے تو وہ بڑا صاحب فریاد کو چھوٹے صاحبوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کی خبر تک نہیں لی جاتی۔ اور چھوٹے صاحبوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ زیادہ تر اس غریب کے مقابل خصم وڈیروں کے غلہ پر پلتے ہیں اور ان کی بھینسوں سے دودھ پیتے ہیں تو وہ بڑے صاحب کو صرف کاغذی کارروائی سے مطمئن کرا دیتے ہیں اور ظاہر میں کوئی قدم نہیں اٹھاتے تو غریب اس طرح سے تباہ ہوتا جاتا ہے۔ ہم اپنے ہمدرد اور غریب پرور گورنر سے امید رکھتے ہیں کہ آپ غریب عوام کے لئے انصاف کو سستے سے سستا اور سہل بنانے کے لئے انقلابی قدم اٹھا کر عوامی زندگی کو چین اور سکون مہیا کریں گے۔

پانچویں نمبر پر گیارہ اپریل اتوار اور پیر کی درمیانی رات کو ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے ایک عیسائی پادری سے تقریر کرائی گئی جس میں اس پادری نے قرآن حکیم سے ثابت شدہ عقیدے رفع عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف اور موت عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرنے کی شرمناک کوشش کی ہے۔

جناب والا! جبکہ ایک طرف موجودہ حالات میں گورنمنٹ کا یہ آرڈر بھی جاری کیا ہوا ہے کہ اسلام پاکستان اور قائد اعظم کے خلاف ہر قسم کی تقریر و تحریر پر سات سال سزائے قید بامشقت دی جائے گی اور دوسری طرف ریڈیو افسران کی یہ جرأت کہ ایک کافر سے ریڈیو جیسے قومی ادارے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

اخبار الجمعیۃ

جمعیۃ کی اصل منزل اسلامی قوانین کے ذریعے عوام کی معاشی بدحالی کو دور کرنا ہے

• ——— چوہدری شوکت علی

جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ کا ضلعی اجلاس کوٹ ادو میں مولانا محمد مسعود صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم مدنیہ منعقد ہوا۔ حافظ برکت اللہ صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی بعد ازاں چوہدری شوکت علی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کی اصل منزل اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے ذریعہ عوام کی معاشی بدحالی کو دور کرنا ہے۔ جو اسلام اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہمیں دیا ہے، اللہ کی عبادت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور مخلوق خدا کی خدمت جمعیۃ کا نصب العین ہے۔ اجلاس میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ علاقے میں عوام کی فلاح اور ان کو سرمایہ داروں کے ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لئے رابطہ عوام کمیٹیاں بنائی جائیں۔ جسے بالاتفاق منظور کر لیا گیا۔ اور ضلعی شاخوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ ہر جگہ رابطۂ عوام کمیٹیاں بنا کر ضلعی جمعیۃ کو مطلع کریں۔ ایک ضلعی کمیٹی بنائی گئی جس کے اراکین درج ذیل ہیں:۔

میاں اعجاز احمد قریشی صدر، شیخ عمر، مولانا عبدالمجید چوک منڈا۔ حافظ محمد احمد مظفر گڑھ، شیخ غلام محمد اور میاں فیض محمد کروڑ، چوہدری جان محمد شہر سلطان، حاجی شیر محمد جتوئی، مولانا مشتاق احمد علی پور، میاں تاج محمد قریشی چوک تھانہ قریشی، چوہدری شوکت علی کوٹ ادو۔ شہری اور دیہی کمیٹیوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک جیپ رکھی گئی ہے۔ تمام شاخوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سابقہ ممبر سازی کی فیس اور کاپیوں کی واپسی تک ممبر سازی مہم کو تیز کر دیں۔ پیر عبدالرزاق شاہ صاحب اور مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کے والد ماجد کی وفات پر ایصال ثواب کیا گیا۔

اللہ بخش ناظم اعلیٰ کوٹ ادو

اسلامی آئین کی جدوجہد جاری رکھیں

• ——— مولانا فیروز خان

ڈسکہ۔ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کے نائب امیر حضرت مولانا محمد فیروز خاں صاحب نے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کی تمام شاخوں اور کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ جمعیۃ کا قیام اسلام کے قوانین کے نفاذ کے لئے عمل میں لایا گیا تھا۔ ہمارے اکابر حضرت درخواستی مولانا ہزاروی اور حضرت مفتی محمود صاحب اسی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر ہر گاؤں، قصبوں اور شہروں میں جمعیۃ کی تنظیم مضبوط بنائیں۔ (سلیم الدین رکن جمعیۃ ڈسکہ)

جمعیۃ علماء اسلام منگ آزاد کشمیر

جمعیۃ علماء اسلام منگ آزاد کشمیر کا ایک اجلاس الحاج سردار محمد عالم خاں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور سرانجام پائے:۔

اجلاس کا آغاز حافظ محمد سلیم کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں جمعیۃ کی منگ شاخ کا انتخاب ہوا۔ مولوی محمد نذیر صاحب منگ امیر مولوی محمد یٰسین صاحب نائب امیر مولوی محمد عبید اللہ فاروقی ناظم عمومی۔ مولوی عبدالرشید ناظم۔ مولوی محمد ادریس ناظم نشر و اشاعت صوبیدار معظم شاہ خازن۔

ممبر مجلس عاملہ

مولوی محمد اشرف۔ حاجی محمد عالم حوالدار محمد عظیم۔ سید نذیر حسین شاہ، قاری سعید الرحمٰن، صوفی عبدالمجید، سردار محمد اکبر۔

ہرن پور میں پانی کا انتظام کیا جائے

مولانا عبدالکریم نے ہرن پور میں بعد نماز عشاء درس قرآن پاک دیا۔ اس موقعہ پر مندرجہ ذیل مطالبات کئے گئے

• ہرن پور مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دیا جائے ۵ پانی کی قلت دور کر کے عوام کو پریشانی سے نجات دلائی جائے

۲۸ مارچ کو مولانا نے کھیوڑہ میں درس قرآن دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ کھیوڑہ سالٹ مائن کی یونین کے کڑوے پانی سے نجات دلانے والے مطالبہ کی حمایت کرے۔

صدر محترم پاکستان میں شرعی قانون کے لئے خصوصی فرمان جاری کریں

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا خطاب

دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام شہر پشاور کی طرف سے منعقدہ خصوصی مجلس دعا میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء صوبہ سرحد نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ پاکستان کی سلامتی صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتی ہے کہ اسلام کو پاکستان میں سرکاری سرپرستی حاصل ہو اور پاکستان میں اللہ ذوالجلال کی حاکمیت قبول کی جائے۔ خدا سے باغی اور اسلام کے عظیم دشمنوں نے انسان کو ظلم اور عدوان پر آمادہ کرنے کے لئے سوشلزم، کمیونزم، ڈیموکریسی اور جمہوریت کے طریق وضع کئے ہیں۔ اسی جمہوریت نے نام نہاد، مہذب قوم برطانیہ کو حرامکاری اور لواطت کو جائز قرار دیا۔ اسی جمہوریت نے اکثریت کے بل بوتے پر شیخ مجیب کو یہ جرأت دی کہ وہ پاکستان میں انتشار پیدا کرے۔ اس جمہوریت نے ہر قسم کی بدکاری، بے انصافی خود غرضی، ذاتیات پرستی کو قانوناً اجازت دی۔ لعنت ہو اس ملعون جمہوریت پر اور لعنت ہو سوشلزم اور کمیونزم پر۔

اسلام انسانیت کے لئے رحمت ہے جس میں عدل و انصاف۔ امانت و دیانت پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخٰسرین۔ جس شخص نے اسلام کے سوا کسی دوسرے نظام یا راستہ کو اختیار کیا تو اس کا انجام خراب ہوگا۔ اس وقت پاکستان عظیم آزمائش اور ابتلاء میں ہے۔ ہم صرف اللہ کی امداد سے بچ سکتے ہیں۔ دنیا کی تمام طاغوتی طاقتیں پاکستان کے خلاف متحدہ محاذ بنائے ہوئے ہیں۔ ہماری قوم اپنے تعیش میں لگی ہوئی ہے میں صدر پاکستان کو دینی مشورہ دیتا ہوں کہ پاکستان میں شرعی قانون قرآن و سنت کے قانون کا خصوصی فرمان جاری کرے۔

امیر محترم نے خطاب میں لیڈروں سے اپیل کی کہ ۲۶ اپریل سے پہلے کے واقعات میں کسی واقعہ کو موضوع بحث بنانا اور کسی فرد یا جماعت کو کالعدم عوامی لیگ کے ساتھ جوڑنا پاکستان کے دشمنوں کو پروپیگنڈا مواد مہیا کرنا ہے۔

۲۶ مارچ سے قبل شیخ مجیب سے ملاقات اور گفتگو مفاہمت میں صدر مملکت اور دوسری پارٹیوں نے مساوی طور پر حصہ لیا۔ اس سلسلہ میں کسی پر بھی مجیب نوازی کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ اس وقت تمام اختلافات کو پس پشت ڈال کر ملک کی سالمیت کے لئے اور بھارت کے جارحانہ عزائم کو ناکام بنانے کے لئے متحدہ کوشش کرنی چاہیئے۔

سیاسی راہنماؤں اور علماء دین پر مشتمل ایک وفد تمام مسلمان ملکوں اور ہمسایہ غیر مسلم ممالک کا دورہ کریں۔ جو بھارت کی ریشہ دوانیوں سے ان کو آگاہ کریں۔

چین نے اس موقع پر بھارت کے جارحانہ اقدام کی مذمت کی ہے وہ قابل تحسین ہے سلامتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ اٹھایا جائے بھارت کے صوبہ حیدرآباد، جوناگڑھ وغیرہ پر غاصبانہ قبضہ کو بھی دوبارہ چیلنج کیا جائے۔ بھارت کے مسلمانوں کے ساتھ بھارت کی حکومت جو درندگی کر رہی ہے اس سے بھی دنیا کو آگاہ کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما صدر پاکستان سے آشاہ پاکر محب الرحمن سے ملاقات کرنے

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی دامت برکاتہم کا عظیم الشان تنظیمی و تبلیغی دورہ

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم، این، اے ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے ۶ مئی سے ۱۰ مئی تک اتراء (متصل فاروآباد) سرگودھا لائلپور، شاہ کوٹ، لاہور، جہلم اور چکوال کا تبلیغی و تنظیمی دورہ فرمایا۔ مولانا کا یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ اور ہر ہر مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن نئے ولولے اور عزم کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا دامت برکاتہم ۶ مئی کو لاہور سے بذریعہ ریل کار علی الصبح سرگودھا پہنچے۔ اسٹیشن پر جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے مولانا کا استقبال کیا۔ اسی وقت آپ جامعہ عربیہ سراج العلوم تشریف لے گئے۔ مقامی جمعیۃ کے کارکنوں نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کے ملفوظات سے مستفیض ہوتے رہے

اتراء (متصل فاروآباد)

نماز ظہر کے بعد آپ بذریعہ کار اتراء کے لئے روانہ ہوئے۔ اس سفر میں آپ کے ہمراہ حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا، حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ سرگودھا ڈویژن اور سرگودھا شہر کی ممتاز شخصیت اور جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے مخلص رکن و ہمدرد جناب نسیم صاحب بھی تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ مختصر سا قافلہ حضرت مولانا ہزاروی کی راہنمائی میں سہ پہر کے قریب اتراء پہنچا۔ وہاں کے مخلص کارکن مستری علی محمد صاحب اور دوسرے حضرات نے آپ کا استقبال کیا تھوڑی دیر مستری علی محمد صاحب کی بیٹھک میں قیام فرمایا کثیر تعداد میں کارکنان جمعیۃ اور وہاں کی معزز شخصیتوں نے آپ سے ملاقات کی۔ بعد ازاں نماز عصر سے قبل ہی مسجد میاں حاجی محکم الدین صاحب میں درس قرآن پاک دیا۔ فصلوں کا موسم ہونے کے باوجود مسجد بھری ہوئی تھی آپ نے درس قرآن پاک میں انبیاء علیہم السلام کی دعوت، مقام صحابہؓ، جہاد کی فضیلت، انسان کے مقصد تخلیق اور ضمناً جمعیۃ علماء اسلام کے موقف اور پروگرام پر روشنی ڈالی۔ درس قرآن میں کارکنان جمعیۃ میں نئے افراد بھی شامل تھے۔ جو مولانا کے درس قرآن پاک سے مستفیض ہوئے۔

فقیہ الامت رحؒ کے مزار اقدس پر حاضری

نماز عصر سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا دامت برکاتہم گنجال تشریف لے گئے۔ جو اتراء سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں پہنچتے ہی فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ بعد ازاں حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب شیخ الحدیث جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا سے ملاقات کی۔ اس کے فوراً بعد آپ سرگودھا کے لئے روانہ ہوگئے۔ راستے میں مغرب کی نماز جوہر آباد میں ادا کی۔ صوفی جیون خاں جو جوہر آباد میں جمعیۃ کے مخلص کارکن ہیں۔ انہوں نے اور دوسرے ساتھیوں نے ملاقات کی۔

سرگودھا میں آمد

نماز عشاء سے تھوڑی دیر قبل جمعیۃ کا یہ قافلہ سرگودھا پہنچ گیا۔ سرگودھا میں حاجی محمد یونس صاحب سٹیٹ ایجنٹ ہاؤس نے مولانا کے اعزاز میں ایک پر تکلف عشائیہ دیا۔ جس میں شہریوں کے علاوہ کثیر تعداد میں جمعیۃ کے کارکنوں اور عہدہ داروں نے شرکت کی۔ نماز عشاء حاجی محمد یونس صاحب کے مکان پر باجماعت ادا کی گئی۔

سرگودھا میں خصوصی اجلاس

رات کو بعد نماز عشاء سرگودھا کی مقامی جمعیۃ نے امین بازار میں ایک بڑے ہال کے اندر خصوصی اجتماع کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ جس میں پورے ضلع کے کارکن اور عہدہ دار اور خصوصاً امیر ضلع حضرت مولانا مولا بخش صاحب جھاوریاں حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ نے بھی شرکت کی۔

مولانا نے خصوصی اجتماع میں کارکنوں کو جمعیۃ کے کام اور ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد کو تیز کرنے کا مشورہ دیا۔ ملک میں جمعیۃ کے خلاف جو پروپیگنڈا اہم کی جارہی ہے۔ اس کا جواب دیا۔ یہ خصوصی اجتماع دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ نے رات کو قیام مدرسہ سراج العلوم میں کیا۔ رات گئے تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

لائلپور میں تشریف آوری

جمعہ کے دن علی الصبح بذریعہ کار سرگودھا سے لائلپور کے لئے روانہ ہوئے۔ حاجی محمد ابراہیم اور حاجی عبدالوحید صاحب کی رہائش گاہ واقع جناح کالونی میں آپ نے قیام فرمایا۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا مجاہد الحسینی صاحب مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا محمد عمر صاحب اور دوسرے جمعیۃ کے اراکین نے مکانی دیر تک آپ سے ملاقات اور تبادلہ خیال کیا۔

جامعہ فاطمیہ میں ارکان جمعیۃ کا اجتماع

جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کی طرف سے جامعہ فاطمیہ غلام محمد آباد میں ارکان جمعیۃ کے ایک خصوصی اجتماع کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ جو دس بجے شروع ہوا۔ حضرت مولانا نے اس خصوصی اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اجتماع سے حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ تمام کارکنوں نے جمعیۃ کے کام کی رفتار تیز کرنے کا عہد کیا

پچاس ہزار کے اجتماع سے خطاب

نماز جمعہ آپ نے مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی مسجد میں ادا کی۔ نماز جمعہ سے قبل آپ نے پچاس ہزار کے عظیم اجتماع سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے اس موقعہ پر ملت پاکستانیہ کو مصائب و آلام سے نجات و خلاصی کے لئے اپنے مقصد حیات پر غور کرنا چاہیے۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کو زندگی میں علماء اپنانا چاہیئے۔ مولانا نے کہا کہ صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں نے

(باقی صفحہ ۱ پر)

اتراء میں درس قرآن

سرگودھا میں خصوصی اجلاس

لائلپور میں کارکنوں اور جمعہ کے پچاس ہزار اجتماع سے خطاب

شاہ کوٹ میں سیرت النبیؐ پر تقریر

جہلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے جلسہ سے خطاب

العلوم حنفیہ چکوال کے سالانہ جلسہ میں شرکت

رپورٹ نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام

مولانا سید عبدالمجید ندیم کا

رنگ پور بگھور میں درس قرآن پاک

رنگ پور بگھور ضلع سرگودھا تحصیل خوشاب میں مورخہ ۲۷ مئی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مدنی جامع مسجد اہلسنت والجماعت میں فاضل نوجوان مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم مولانا سید تاری عبدالکریم شاہ صاحب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر درس قرآن و حدیث دیں گے۔ تمام اہل علاقہ بزرگوں حضرات کے ایمان افروز خیالات سے مستفیض ہوں۔ رنگ پور بگھور، سرگودھا کے کلورکوٹ جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ کلورکوٹ سے بھی سیدھی بسیں رنگ پور بگھور کے لئے جاتی ہیں۔

شیخ التفسیر حضرت علامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ کی علالت

دعائے صحت کی اپیل

ایک اطلاع کے مطابق سابق وزیر معارف قلات اور جامع اسلامیہ بہاولپور کے شیخ التفسیر حضرت علامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ اس دن سے علیل ہیں جس دن وہ حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں شرکت کے لئے ملتان تشریف لائے تھے۔ حضرت مولانا مدظلہ کی علالت کے ساتھ ساتھ کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ گھر سے باہر نہیں نکل سکتے۔ جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق تمام اکابر علماء، کارکن، تمام مسلمانوں اور قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ وہ مولانا مدظلہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مدظلہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

(ادارہ)

...ستان سے اشارہ پاکر مجیب الرحمٰن سے ملاقات کرنے ڈھاکہ گئے تھے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف وہ لوگ پروپیگنڈا کر رہے ہیں جو از خود شیخ مجیب سے ملتے رہے

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ۸ مئی کو مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلسہ سے خطاب کرنے کے لئے جہلم پہنچے۔ وہاں ایک اخباری نمائندہ نے مولانا سے کچھ سوالات کے جوابات طلب کئے۔ جس کو ہم افادۂ عام کے لئے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

ایک اخباری نمائندے سے خصوصی ملاقات میں مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا کہ اس وقت ان بحثوں میں الجھنا کہ موجودہ بحران کا اصل ذمہ دار کون ہے؟ جہاں تک شیخ مجیب الرحمٰن اور اس کی پارٹی کا تعلق ہے۔ حالات و واقعات بتا رہے ہیں کہ ان کو بھارت اور بعض دوسرے بیرونی ممالک کی ہمدردی حاصل تھی۔ ظاہر ہے کہ سامنے اختلافات کی بنیاد چھ نکات ہی تھے۔ اس کے سوا اگر مغربی پاکستان کی سیاسی جماعتیں ان حالات کی ذمہ داری ایک دوسرے کے سر تھوپیں تو یہ ملک و ملت کی کوئی صحیح خدمت نہیں۔ کیونکہ مشرقی پاکستان میں الجھاؤ کے بعد اگر مغربی پاکستان میں بھی کسی قسم کا الجھاؤ پیدا ہوا تو یہ ملکی سالمیت کے لئے نقصان دہ ہوگا۔

اس لئے جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے صدر یحییٰ خاں صاحب کے اقدامات جو انہوں نے لائلپور وغیرہ میں غنڈہ گردی کے خلاف کر کے خانہ جنگی کو روکنے کے لئے کئے وہ مستحسن ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کا موقف اس سلسلہ میں بالکل واضح ہے۔ اس کے راہنما ایک بار صدر پاکستان کا اشارہ پاکر شیخ مجیب الرحمٰن سے ملے اور اس سے مفصل گفتگو کی۔ اس کے بعد صدر محترم کی دعوت پر مولانا مفتی محمود صاحب ڈھاکہ دوبارہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں مجیب الرحمٰن کی علیحدگی پسندی کے رجحانات و تحریکات کے خلاف صدر صاحب کو مشورہ دے کر واپس آ گئے۔

مولانا ہزاروی نے فرمایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف وہ لوگ غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں جو از خود مجیب سے جا جا کر ملتے تھے اور اس کو بڑا بھائی کہتے تھے ان میں بعض نے ۵½ نکات تک اور بعض نے پورے کے پورے چھ نکات مان لینے کی تجویز پیش کی تھی جیسا کہ اخباری بیانات سے ظاہر ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ چھ نکات کو مان لینا مجیب الرحمٰن کو مکمل اختیارات منتقل کر دینے کے مترادف تھا ہم گڑھے مُردوں کو اکھیڑنا مناسب نہیں سمجھتے۔ ان لیڈروں کو اپنے کردار کے پیش نظر ملک پر رحم کرتے ہوئے دوسروں پر کیچڑ اچھال کر فضا کو مکدر کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

اس سوال کے جواب میں کہ موجودہ حالات میں بعض صوبوں میں انتقال اقتدار کی تجویز ملکی مفاد کے حق میں ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے خیال میں یہاں جمہور کی نمائندہ اور ذمہ دار حکومت کی یقین دہانی بیرونی ممالک کو ہونی چاہیئے ملکی مفاد کے حق میں ہے۔ اور یہ نمائندہ حکومت چاہے عارضی کیوں نہ ہو۔ صوبوں اور مرکز میں بیک وقت قائم کی جا سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تمام منتخب نمائندوں کی باضابطہ آئینی حکومت نہیں کہلائی جا سکتی۔ لیکن منتخب نمائندوں میں ملک کے دونوں حصوں میں سے بہت سے آدمیوں کو عبوری حکومت کے لئے آگے لایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے ملک کا آئین بننے تک عارضی مختصر آئین بھی تیار کیا جا سکتا ہے اگر ایسا ہو تو یہ صرف اسلام کی روشنی میں کیا جانا چاہیئے ورنہ لیگل فریم ورک اس کام کے لئے بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

انہوں نے صدر مملکت سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک کی سالمیت کی خاطر تمام غیر ملکی اداروں کو بند کریں۔ اور ملک کے دونوں حصوں میں اسلامی اقدار کے نفاذ کے لئے آگے بڑھیں۔ اس طرح صحیح طور پر یک جہتی کی روح پیدا ہو سکتی ہے۔

غیر ملکی امداد کے سلسلہ میں ایک سوال کے جواب میں مولانا موصوف نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی اس بارے میں قطعی رائے ہے کہ حکومت کو کسی بھی ملک سے معاہدات کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن کوئی سیاسی جماعت حکومت سے بالا بالا غیر ملکی امداد حاصل کرے یا اس سے خفیہ تعلق ہی رکھے یہ غداری کے مترادف ہے

جمعیۃ علماء اسلام کے آئندہ پروگرام کے بارے میں

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

- اتراء میں درس قرآن
- سرگودھا میں خصوصی اجلاس
- لائلپور میں کارکنوں اور جمعہ کے پچاس ہزار اجتماع سے خطاب
- شاہ کوٹ میں سیرت النبیؐ پر تقریر
- جہلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے جلسہ سے خطاب
- ...العلوم حنفیہ چکوال کے سالانہ جلسہ میں شرکت
- رپورٹ نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام

کیا ہوا تھا۔ جو دس بجے شروع ہوا۔ حضرت مولانا نے اس خصوصی اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اجتماع سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ تمام کارکنوں نے جمعیۃ کے کام کی رفتار تیز کرنے کا عہد کیا

پچاس ہزار کے اجتماع سے خطاب

نماز جمعہ آپ نے مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی مسجد میں ادا کی۔ نماز جمعہ سے قبل آپ نے پچاس ہزار کے عظیم اجتماع سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے اس مقصد کہ ملت پاکستانیہ کو مصائب و آلام سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنے مقصد حیات پر غور کرنا چاہیئے۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کو زندگی میں عملاً اپنانا چاہیئے۔ مولانا نے کہا کہ صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں نے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

مولانا سید عبدالمجید ندیم کا رنگ پور بگھور میں درس قرآن پاک

رنگ پور بگھور ضلع سرگودھا تحصیل خوشاب میں مورخہ ۲۹ مئی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مدنی جامع مسجد اہلسنت والجماعت میں فاضل نوجوان مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم مولانا سید قاری عبدالکریم شاہ صاحب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر درس قرآن و حدیث دیں گے۔ تمام اہل علاقہ ہر دو حضرات کے ایمان افروز خیالات سے مستفیض ہوں۔ رنگپور بگھور سرگودھا سے کلور کوٹ جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ کلور کوٹ سے بھی سیدھی بسیں رنگپور بگھور کے لئے چلتی ہیں۔

...برکاتہم کا عظیم الشان ...رہ

سرگودھا میں آمد

نماز عشاء سے تھوڑی دیر قبل جمعیۃ کا یہ قافلہ سرگودھا پہنچ گیا۔ سرگودھا میں حاجی محمد یونس صاحب مغل ٹینٹ ہاؤس نے مولانا کے اعزاز میں ایک پر تکلف عشائیہ دیا۔ جس میں شہریوں کے علاوہ کثیر تعداد میں جمعیۃ کے کارکنوں اور عہدہ داروں نے شرکت کی۔ نماز عشاء حاجی محمد یونس صاحب کے مکان پر باجماعت ادا کی گئی۔

سرگودھا میں خصوصی اجلاس

رات کو بعد نماز عشاء سرگودھا کی مقامی جمعیۃ نے امین بازار میں ایک بڑے ہال کے اندر خصوصی اجتماع کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ جس میں پورے ضلع کے کارکن اور عہدہ داران خصوصاً امیر ضلع حضرت مولانا مولا بخش صاحب جھاوریاں حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ نے بھی شرکت کی۔

مولانا نے خصوصی اجتماع میں کارکنوں کو جمعیۃ کے کام اور ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد کو تیز کرنے کا مشورہ دیا۔ ملک میں جمعیۃ کے خلاف جو پروپیگنڈا مہم کی جا رہی ہے۔ اس کا جواب دیا۔ یہ خصوصی اجتماع دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ نے رات کو قیام مدرسہ سراج العلوم میں کیا۔ رات گئے تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

لائلپور میں تشریف آوری

جمعہ کے دن علی الصبح بذریعہ کار سرگودھا سے لائلپور کے لئے روانہ ہوئے۔ حاجی محمد ابراہیم اور حاجی عبدالوحید صاحب کی رہائش گاہ واقع جناح کالونی میں آپ نے قیام فرمایا۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا مجاہد الحسینی صاحب مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا محمد عمر صاحب اور دوسرے جمعیۃ کے اراکین نے کافی دیر تک آپ سے ملاقات اور تبادلہ خیال کیا۔

جامعہ قاسمیہ میں ارکان جمعیۃ کا اجتماع

جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کی طرف سے جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد میں ارکان جمعیۃ کے ایک خصوصی اجتماع کا اہتمام

بقیہ ـــــ تنظیمی و تبلیغی دورہ

شیخ مجیب الرحمٰن کو راہ راست پر لانے کے لئے بہتر کوششیں کیں۔ لیکن بے سود ثابت ہوئیں اور مجبوراً انہیں ہنگامی اقدامات کرنے پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو بچانے والی چیز صرف اسلام ہے۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اگر یہاں اسلام رہا تو پاکستان محفوظ رہے گا۔ کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے۔

مولانا نے کہا کہ اگر اسمبلی کا اجلاس ہوا تو ہم شریک ہو کر اسلام کی نمائندگی کریں گے۔ اگر کسی گروہ یا پارٹی نے طاقت اور قوت کے بل بوتے پر غیر اسلامی نظام مسلط کرانے کی کوشش کی تو ہم ان مفاد پرست عناصر کو عوام میں بے نقاب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ یہ الزام لگا رہے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما اقتدار کی خاطر مجیب سے ملنے گئے۔ انہوں نے کہا۔ یہ غلط ہے۔ ہم نے صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں کا اشارہ پا کر مجیب سے ملاقات کی تھی

حضرت مولانا ہزاروی کی یہ تقریر بڑی اہم اور بصیرت افروز تھی۔ جمعہ کے بعد نماز مغرب تک آپ نے لائلپور میں ہی قیام فرمایا۔

شاہ کوٹ (ضلع شیخوپورہ)

نماز مغرب کے بعد حضرت مولانا ہزاروی مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ کی دعوت پر شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ تشریف لے گئے۔ رات کو بعد نماز عشاء جامعہ اشرفیہ کی جامع مسجد میں درس قرآن پاک دیا جس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالی۔ رات شاہ کوٹ میں قیام کرنے کے بعد آپ بذریعہ بس لاہور تشریف لے آئے۔

جہلم میں جلسۂ سیرت النبیؐ سے خطاب

لاہور سے دو بجے بذریعہ بس حضرت مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیۃ جہلم و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کی دعوت پر جہلم تشریف لے گئے۔ رات کو جامع مسجد حنفیہ گنبد والی میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام کا اہتمام تھا۔ اس سے پہلے آپ نے مولوی محمد شفیع صاحب جو جمعیۃ کے مخلص ارکان میں سے ہیں کے مکان پر قیام فرمایا، کارکنوں سے ملاقاتیں اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب سے جماعتی مسائل پر تبادلہ خیال کیا

جلسۂ سیرت النبیؐ رات کو تقریباً ۹ بجے شروع ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت اور نعتوں کے بعد سب سے پہلے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا ہزاروی دامت برکاتہم کا خطاب ہوا۔

آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کی استحکام کے لئے پیغمبر دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسوۂ حسنہ کو اپنانا ضروری سمجھتی ہے۔ اسلام کے بغیر ملکی استحکام کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا کہ ملکی وحدت کو ختم کرنے اور دو اسمبلیوں کی تجاویز ملنے سے جمعیۃ نے انکار کر دیا تھا۔ مگر جمعیۃ کے راہنماؤں کے خلاف طرح طرح کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت اور فوج کے ساتھ ہیں۔ ہم ملک کی بقاء چاہتے ہیں۔ یہ ملک ہمارا ہے۔ ہم اس کے نگہبان ہیں۔ جو ہمیں غدار کہتا ہے وہ خود غدار ہے۔ حب الوطنی پر کسی پارٹی کی اجارہ داری نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان کے بعض لیڈروں نے چھ نکات کو من و عن تسلیم کر لیا تھا۔ جبکہ ہم نے انہیں ٹھکرا دیا تھا اور کوشش کی تھی کہ ان میں لچک پیدا کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار کی منتقلی کی باتیں یہ لیڈر کر رہے ہیں اور الزام ہمیں دیتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ مناسب وقت پر تمام حقائق افشا کریں گے۔ کہ بڑے اور چھوٹے بھائی اقتدار کے لئے کیا کیا کرتے رہے۔

اس وقت ساری توجہ قومی یک جہتی اور ملکی سالمیت پر صرف ہونی چاہیئے۔ اور کوشش کی جائے کہ آئندہ قانون اسلام پر ہو۔ جو امن و سلامتی کا پیغام دیتا اور خوشحالی و انصاف کی ضمانت دیتا ہے۔

دارالعلوم حنفیہ چکوال کے سالانہ جلسہ میں شرکت

حضرت مولانا ہزاروی دامت برکاتہم نے رات جہلم میں ہی قیام فرمایا۔ اگلے روز ۱۱ بجے جہلم سے چکوال کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں دور دراز سے آئے ہوئے جمعیۃ کے کارکنوں اور دارالعلوم حنفیہ کے مہتمم مولانا حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی نے نعرہ ہائے تکبیر ختم نبوت زندہ باد مجاہد اسلام زندہ باد اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں آپ کا استقبال کیا:

رات کو آپ نے بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ اور اگلے روز دارالعلوم حنفیہ کا معائنہ کرنے کے بعد آپ راولپنڈی تشریف لے گئے۔

دارالعلوم حنفیہ کے سالانہ جلسہ میں حضرت مولانا ہزاروی کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے راہنماؤں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ممبر قومی اسمبلی حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور، حضرت مولانا محمد اکرم صاحب کھیوڑہ مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب راولپنڈی وغیرہ نے شرکت کی۔ سید سلیمان گیلانی نے نظمیں پڑھیں۔ (چکوال میں حضرت مولانا ہزاروی کی مفصل تقریر کسی آئندہ اشاعت میں پیش کی جائے گی)

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ

کے عنوان سے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کراچی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا ایک اہم اور مفصل مضمون موصول ہوا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم اس کو قسط وار شائع کریں ایک ہی اشاعت میں دینا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا مفصل مضمون شائع ہوگا۔ آپ آج ہی اپنے لئے پرچہ محفوظ کرا لیجئے

بقیہ ـــ امریکہ اور چین کے درمیان مفاہمت

جنوب ایشیا میں سنگاپور سے نیوزی لینڈ تک کا علاقہ جس میں ملائشیا اور آسٹریلیا بھی شامل ہیں امریکہ کی سرپرستی میں منظم کیا جا چکا ہے۔ انڈونیشیا بھی اب امریکہ کی سرپرستی میں آگیا ہے۔ اور فلپائن سے جاپان تک کا علاقہ پہلے سے ہی امریکہ کے زیر اثر ہے۔ اور آثار یہ بتا رہے ہیں کہ جنوبی کوریا، جنوبی ویت نام، لاؤس کا بڑا حصہ اور کمبوڈیا بھی مستقبل قریب میں ایک مشترک تنظیم میں شامل ہو کر امریکہ کی غائبانہ سرپرستی قبول کر لیں گے۔

اس طرح یہ پورا علاقہ چین کی دست برد سے محفوظ بنا لیا گیا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں ترکی سے ایران تک اور سعودی عرب و اردن سے مراکش تک کا علاقہ بھی امریکی اثرات کے کنٹرول میں ہے۔

بھارت سے سیلون تک بھی امریکی اثر و رسوخ کام کر رہا ہے۔

اس کے بعد چین ہر چہار طرف سے اپنے علاقہ تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اور انڈونیشیا و کمبوڈیا کی مثالوں نے اس کا یہ امکان ختم کر دیا ہے کہ چین کے انقلابی اثرات مشرقی ملکوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ چین کے لئے اب مناسب و محفوظ راستہ یہ ہی رہ گیا تھا کہ وہ اس حقیقت حال کو تسلیم کرے اور ایشیا و افریقہ میں اپنے انقلابی اقدامات سے دستبردار ہو کر اپنے وجود و انفرادیت کو تسلیم کرائے۔

امریکہ کے لئے بھی اب اس کے سوا کوئی راہ نہیں رہی تھی کہ چین کے انقلاب کو جو ایک جیتی جاگتی حقیقت ہے مان لے اور چین کے ساتھ مفاہمت کر کے اپنے سے متعلق ایشیائی ملکوں میں اپنے مفادات کا تحفظ کرے

یہ ہے اس وہ آشتی کی وہ راہ جو چین اور امریکہ کی یکساں ضرورت ہے۔

(کمال، ۴ مئی ۱۹۷۱ء)

دعائے صحت کی درخواست

میری ساس صاحبہ عرصۂ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

(حافظ مقبول احمد نواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی)

دعائے مغفرت کی درخواست

مولوی محمد شفیع صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ مظفر گڑھ کے والد اجداد اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔

بقیہ ——— مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے سوالات

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کا آئندہ پروگرام وہی ہے۔ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار خدا کے برگزیدہ پیغمبروں کا متفقہ پروگرام ہے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام اس مشن کی کامیابی کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہی ہے اور جمعیۃ اسی طریقہ کار کو ملک و قوم کی کامیابی کی ..... ضمانت سمجھتی ہے۔ اور اگر ثقافت کے دوسرے غلط طریقوں کی بجائے اس اسلامی ذہنیت کو اجاگر کیا جاتا تو ملک میں بنگالی غیر بنگالی، سندھی، پٹھان اور پنجابی کے سوالات کبھی پیدا نہ ہوتے۔

آزاد کشمیر میں اسلامی اصلاحات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام انہیں بنظر استحسان دیکھتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں آئندہ جہاں بھی اس قسم کا کوئی اقدام ہوگا۔ اس کا کریڈٹ آزاد کشمیر کے موجودہ صدر سردار عبدالقیوم خاں کو ملے گا۔ ان سے ہماری ایک ہی درخواست ہے کہ وہ اپنے دینی رجحانات کو بروئے کار لانے میں علماء دین کے مشورہ کو لازمی سمجھیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے صوبہ سرحد کے گورنر جناب اظہر خان صاحب سے ایک اپیل میں کہا کہ وہ جس دیانتداری سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ اوروں کے لئے قابل تقلید ہے۔ صرف ان کے ملک کے اندر کی خامیوں کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے گورنر صاحب موصوف سے گذارش کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ سرحد میں عام دکانداروں سے محکمہ خوراک کے افسر فونے لے جاتے ہیں اور ملاوٹ کی تحقیقات کے سلسلہ میں انہیں بے جا پریشان کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں متعلقہ کارخانوں کی جہاں چیکنگ ضروری ہے۔ جو یہ مال تیار کرتے ہیں اور بلیک کرتے ہیں۔ ایک آرڈیننس کے ذریعے سارے صوبے میں اس بے چینی کو دور کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ اس طرح کے فونے نے جانا رشوت کے دروازے کھولنے کا عظیم سبب بنے گا انہوں نے پنجاب میں بسوں و موٹروں میں ریکارڈنگ کی ممانعت کی تعریف کی اور گورنر سرحد سے اپیل بھی کی کہ وہ بھی اس سلسلہ میں فوری قدم اٹھا کر ہزاروں جانیں ضائع ہونے سے بچائیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہی حال ڈرائیوروں کے سامنے لگے بڑے آئینے کا ہے۔ جس کے باعث پیچھے بیٹھے ہوئے تمام مرد و خواتین نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ بعض اخباروں کی خبروں کے واقعات سے ظاہر ہے۔ بعض ایکسیڈنٹ اس آئینہ کے باعث بھی ہوتے ہیں۔

گورنر صاحب سرحد کو تیسری بات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈوڈیال تحصیل مانسہرہ کی اراضی سیراب کرنے کے لئے جو نہر لائی گئی ہے۔ اس کی چوڑائی ناسمجھی وجہ کی بنا پر ڈوڈیال کے قریب کم کر دی گئی ہے۔ جس کے باعث ہزاروں ایکڑ زمین سیراب ہونے سے محروم ہو گئی ہے۔ گورنر کی ذرا سی توجہ ان مشکلات کا سدباب کر سکتی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ علاقہ اگرور کے بعض نوابین نے جنگلات کی تباہی کی طرف حکومت کو متوجہ کیا جس پر حکومت نے توجہ کی یا نہ کی۔ لیکن پولیس اور محکمہ جنگلات کے افسروں نے عوام کو بالن (ایندھن) اور عمارتی لکڑی کے سلسلہ میں تنگ کرنا شروع کر دیا جس سے سارے علاقہ میں سخت پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر خان یوسف خاں آف چھجرسابق صدر ڈسٹرکٹ عوامی لیگ کا بیان صحیح ہے تو حکومت سرحد کو جنگلات کی طرف توجہ کرنی چاہیئے لیکن عوام کو ستانے اور ایندھن و عمارتی لکڑی وغیرہ کے سلسلہ میں انسداد بہت ضروری ہے۔ جس سے خواہ مخواہ حکومت سرحد کو بدنام کر دیا گیا ہے۔

رانا رب نواز صاحب ایم پی اے کو صدمہ

کہروڑ پکا سے جمعیۃ علماء اسلام کے نومنتخب ممبر صوبائی اسمبلی جناب حاجی رانا رب نواز صاحب نون کی والدہ ماجدہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ میں شرکت کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ممبر قومی اسمبلی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور جناب صوفی احمد یار صاحب راہنہ داہن بھی تشریف لائے تھے۔ کہروڑ پکا سے جمعیۃ کے کارکن حضرات بھی بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔

حضرت مفتی صاحب نے رانا صاحب سے اظہار تعزیت فرمایا اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

ادارہ ترجمان اسلام رانا صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ادارہ)

مولانا سراج الدین جیمس آباد کی تردید

مولانا سراج الدین ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام جیمس آباد ضلع تھرپارکر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میرے متعلق جمعیۃ سے علیحدگی کا پروپیگنڈا بالکل غلط ہے۔ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ادنیٰ خادم ہوں اور ادنیٰ رضاکار کی حیثیت سے جمعیۃ کے لئے کام کرنا باعث نجات سمجھتا ہوں۔ موجودہ سیاست میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا کردار ہماری تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ ہمارے قائدین کی بدولت اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام رائج ہوگا۔

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کیونکہ

ترجمانِ اسلام

- جمعیۃ علماء اسلام کا آرگن ہے
- ہر ہفتے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتا ہے
- لاکھوں افراد اس کا مطالعہ کرتے ہیں
- مشرقی و مغربی پاکستان کے ہر قابل ذکر شہر میں اس کی ایجنسیاں موجود ہیں۔
- دور دراز دیہات میں اس کے خریدار ہیں
- پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی پڑھا جاتا ہے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ

آپ کی فرم مشہور ہو اور آپ کی تجارت کو فروغ ہو تو یقیناً ترجمان اسلام بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اشتہار دینے کے لئے آپ آج ہی مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔ نرخنامہ اشتہارات درج ذیل ہے۔

نرخنامہ اشتہارات ترجمان اسلام

آخری صفحہ پورا	۳۰۰/۰ روپے
آخری نصف صفحہ	۱۷۵/۰ "
صفحہ ۲ ٹائیٹل پورا	۲۰۰/۰ "
نصف صفحہ ۲ ٹائیٹل	۱۲۵/۰ "
صفحہ ۳ ٹائیٹل پورا	۲۰۰/۰ "
" " نصف	۱۲۵/۰ "
اندرونی صفحہ پورا	۱۵۰/۰ "
" نصف	۸۰/۰ "
عام نرخ فی انچ سنگل کالم	۵/۰ "

مستقل اشتہارات کے لئے مناسب رعایت دی جائے گی۔ معلومات کے لئے رجوع کریں

شعبۂ اشتہارات ہفت روزہ ترجمانِ اسلام
چوک رنگ محل لاہور ——— فون نمبر ۶۷۷۱۵

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

— مدرسہ دارالفیوض کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد سندھ کے اساتذہ وطلباء نے حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی وفات پر سخت رنج والم کا اظہار کیا ہے۔ ایک اجلاس میں مولانا کے لئے ایصال ثواب کیا گیا۔ مولانا عمر الدین نائب مہتمم مدرسہ ہذا نے مولانا کی وفات کو ملک وملت کے لئے ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔

— جنوں موم۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام جنوں موم نے جمعیۃ کے اجتماع میں حضرت مولانا کی وفات پر رنج والم کا اظہار کیا اور مولانا کی شاندار خدمات اور ختم نبوت کے سلسلے میں ان کی مساعی پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

— سٹوڈنٹس یونین وطن ڈگری کالج پنڈ دادنخاں کے ایک تعزیتی اجلاس میں مولانا کے لئے قرآن خوانی کی گئی

— جمعیۃ علماء اسلام شہداد پور کا خصوصی اجلاس ہوا جس میں مولانا کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور مولانا کے لئے دعائے مغفرت کی۔

جمعیۃ علماء اسلام شکارپور کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام تعلقہ شکارپور ضلع سکھر کے نئے عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔ اس موقعہ پر جمعیۃ کا ایک خصوصی اجلاس حضرت مولانا محمد عالم صاحب سجادہ نشین درگاہ جرار پھوڑ کی صدارت میں ہوا۔ مولوی غلام قادر صاحب نے تلاوت کلام پاک کی۔ مولوی محمد امین ناظم دفتر و مبلغ جمعیۃ نے تقریر کی اور پروگرام پیش کیا بعد ازاں ناظم عمومی مولانا قادر صاحب نے ملکی حالات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد نائب امیر مولانا عبدالحی صاحب نے تعلقہ شکارپور کے عہدہ داروں کی فہرست پیش کی، جو بالاتفاق منظور کر لی گئی۔

مولانا محمد عالم صاحب جرار پھوڑ امیر۔ سید جعفر شاہ نور محمد شجرہ نائب امیر۔ مولانا غلام حسین شامل سدایہ نائب امیر۔ مولانا غلام قادر صاحب ناظم عمومی شکارپور مولوی عبدالحمید ناظم۔ خان پور وڈیرہ ملک شاہ صاحب بروہی ناظم۔ سالار مولوی غلام رسول صاحب بدھو مرڑو خازن عبدالعزیز شکارپور

سندھ میں لیسوں میں ریکارڈنگ بند کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام شہداد پور کے ناظم محمد ابراہیم صاحب لاکھو نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ جب سے لیسوں میں ریکارڈ وغیرہ لگائے گئے ہیں۔ حادثات بڑھتے جا رہے ہیں۔ میں حکام بالا سے اپیل کرتا ہوں۔ جس طرح پنجاب میں لیسوں میں ریکارڈنگ پر پابندی لگائی گئی ہے۔ سندھ میں بھی پابندی لگائی جائے۔

کیچڑ مت اچھالئے

جمعیۃ علماء اسلام ڈسکہ کے ایک کارکن سلیم الدین چوہان نے ان شر پسندوں کی سخت مذمت کی ہے۔ جو علماء پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ملک کے موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ آپس میں اتحاد اور یک جہتی کی فضا پیدا کی جائے۔

ہم اکابر کی توہین برداشت نہیں کریں گے

شور کوٹ روڈ سے جمعیۃ کے کارکن شہیر احمد شبیر نے مساوات اخبار وغیرہ کی سخت مذمت کی ہے۔ جس میں علماء کرام خصوصاً حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی توہین کی گئی ہے۔

عبدالمتین چوہدری رہا ہو گئے

عبدالمتین چوہدری ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کو ۲۶ اپریل کو بہاولپور جیل سے رہا کر دیا گیا۔ جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور نے ان کی رہائی پر بہاولپور یونیورسٹی میں ایک استقبالیہ دیا جس میں سینکڑوں طلباء نے شرکت کی۔ عبدالمتین چوہدری نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اپنے اس عزم کو دہرایا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میں اپنی جان بھی کر سکتا ہوں۔

عبدالمتین چوہدری بہاولپور سے ملتان روانہ ہو گئے جہاں انہوں نے امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا محمد علی جالندھریؒ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی اور ان کے رفقاء کار سے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔

ساہیوال ریلوے اسٹیشن پر طلبہ اور شہریوں نے شاندار استقبال کیا اور بعد میں ایک استقبالیہ بھی دیا گیا یاد رہے کہ عبدالمتین چوہدری اور چند دیگر طالب علموں کو گذشتہ دنوں جیجہ وطنی فائرنگ کیس کے خلاف ساہیوال میں ایک جلوس کی قیادت کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ عبدالمتین چوہدری پر مارشل لاء کے تحت مختلف نوعیت کے الزامات لگائے گئے تھے اور جو عدالت نے چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی تھی۔ بوجہ میں تخفیف کر کے ایک ماہ کر دی گئی تھی۔

اظہار تعزیت

۲۹ اپریل شب جمعہ کو جمعیۃ الطلباء اسلام مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں اراکین جماعت نے مولانا محمد علی جالندھری صاحب مرحوم کی اچانک موت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ اجلاس میں مولانا کو ایصال ثواب کیا گیا اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی۔

اعلان لاتعلقی

مدرسہ فاروق اعظم کے مبلغ مولوی عبدالحفیظ مدرسے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اطلاعاً عرض ہے۔ (سید محمد قاسم شاہ بخاری مہتمم مدرسہ دارالعلوم فاروق اعظم بی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

بقیہ — یادداشت

پالیسی ناپاک تقریر کرتے ہیں جس سے پوری امت کے مذہبی جذبات شدید زخمی ہوئے ہیں۔ اور تقریر گرفٹ کے مذکورہ آرڈر کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اس لئے ہم صاف طور سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ آرڈر کی روشنی میں پادری اور ریڈیو کے مجاز منتظمہ افسران پر مقدمہ چلایا جائے مستقبل میں ہم امید رکھتے ہیں کہ ملک کے ریڈیو جیسے قومی ادارے سے اس طرح کی خلاف شریعت کفریات کی نشریات کا مکمل سدباب کر کے حکومت اپنے قول وعمل میں تطابق کا ثبوت مہیا کرے گی۔ فقط والسلام!

الحاج میر محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ
نور محمد غفرلہ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ
محمد اسماعیل غفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ
احقر عزیز احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن

علاقہ الائی کے ایک لاکھ قبائلی پٹھان جہاد کے لئے تیار ہیں

علاقہ الائی کے پٹھان قبائل کی جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم اجتماع بمقام آبجیانہ بصدارت مولانا غلام حیدر صاحب منعقد ہوا جس میں علاقہ اور ہر قبیلہ کے نمائندگان نے شرکت کی اس موقعہ پر جمعیۃ الائی کے امیر مولانا حاجی محمد ایوب صاحب اور ناظم عمومی غلام سرور صاحب نے حالات حاضرہ پر تقریر کی انہوں نے صدر پاکستان اور گورنر سرحد کا علاقہ الائی میں امن وامان قائم کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پوری پٹھان قوم اور ملحقہ قبائل کے قریباً ایک لاکھ نوجوان جہاد خصوصاً گوریلا جنگ کے لئے اپنی خدمات صدر صاحب کو پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ پٹھان قوم جہاد کے لئے تیار ہے۔ صدر صاحب جہاد کا حکم دیں۔ انہوں نے بھارتی شر انگیز پروپیگنڈا کی مذمت کی۔ اس موقعہ پر جمعیۃ کے اکابر پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور اپنے حلقہ کے منتخب قومی اسمبلی کے ممبر اور جمعیۃ کے راہنما حضرت مولانا عبدالحکیم کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ مولانا کی کوششوں سے علاقہ میں امن امان ہوا اور عوام کو ظلم وستم سے نجات ملی۔ نیز اجتماع میں طے پایا کہ علاقہ الائی میں تنازعات کا فیصلہ الیس ایچ او کی موجودگی میں شریعت کے مطابق علماء کا بورڈ کرے گا۔ علاقہ کے افسران سے درخواست کی گئی کہ وہ یہاں کے مسائل کے حل اور عوام کو مشکلات سے نجات دلانے کے لئے عوامی نمائندوں سے رابطہ قائم کریں۔ اجلاس میں پاکستان کی بہادر افواج کو بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے پر خراج تحسین پیش کیا اور ملک کی سلامتی واستحکام کے لئے دعا کی گئی۔ اجلاس میں چند قرار دادیں پاس ہوئیں۔ جمعیۃ کا یہ اجتماع صدر پاکستان اور گورنر سرحد کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے علاقہ میں امن قائم کیا۔ پاکستان کے اندرونی معاملات میں بیرونی مداخلت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اور اس کی مذمت کرتا ہے صدر پاکستان اور گورنر سرحد کو علاقے کے ایک لاکھ مجاہدین

بقیہ۔ شذرات

اب مارچ ۱۹۷۱ء میں ایک دوسرا اور پاکستان کی تاریخ کا سب سے زیادہ نازک اور سنگین مرحلہ آیا۔ اور پھر قدرت نے ایک اور مہلت عطا کردی ہے کہ ہم اپنی اسلامیت کا ثبوت مہیا کردیں۔

اس حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہا جاتا کہ پاکستان کے عوام خواہ وہ مشرقی پاکستان کے ہوں یا مغربی پاکستان کے۔ پاکستان کے روز اول سے اس بات کے آرزو مند چلے آرہے ہیں کہ یہ سرزمین اسلام کے حکم و قانون کا مہبط بنے۔ لیکن ہمیشہ برسر اقتدار طبقہ نے ان کی اس دیرینہ آرزو کا خون کیا۔ اور جھوٹے وعدوں و تغافل سے عوام کو مایوس کرتا رہا۔

اسلام کے نام سے حاصل کی جانے والی سرزمین جس کے لئے لاکھوں، کروڑوں مسلمانوں نے جان و مال اور عزت و آبرو کی عظیم ترین قربانیاں دیں۔ اس سرزمین پر مغربی تہذیب، لادینیت، فحاشیت، استحصال اور بے دینی کے رجحانات نے اپنے پنجے گاڑ دیئے۔ حتیٰ کہ اسلام کے گھلے بندوں تحریف و تغیر کی کارروائیاں عمل میں آنے لگیں۔ اور اس ناپاک کام میں ماضی کی حکومتوں کے بیشتر وسائل بھی ملوث ہوتے رہے۔

غریب مسلمان عوام کے خون سے حاصل کردہ اس ملک میں غریب عوام کو ہی ذلیل و خوار سمجھا گیا اور ان کی غربت و فلاکت میں اضافہ کیا جاتا رہا۔ غریبی اور امیری کا بھیانک فرق پیدا کیا گیا۔ اور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا غالب ترین حصہ زندگی کی بیشتر سہولتوں سے محروم رکھا گیا۔

یہ اسباب تھے جس نے اسلام کی شیدائی اس قوم کو ایسے رہنماؤں کے پھندے میں پھنس جانے پر آمادہ کردیا۔ جو علانیت و اشتراکیت کے نقیب تھے

آج جبکہ صدر یحییٰ خاں اور حکومت کے اعلیٰ حلقوں نے نظریۂ پاکستان یعنی اسلام کی اساس پر زور دیا ہے اور اسے پاکستان کی بقاء کا ضامن بتایا ہے۔ نیز مشرقی پاکستان کے حالیہ واقعات نے بجائے خود اس حقیقت کو محسوس کرادیا ہے کہ اس ملک کا بقاء صرف اسلام کے ساتھ وابستگی میں ہے تو امید کرنی چاہیئے کہ اب حکومت کی طرف سے جلد از جلد ایسے ٹھوس اقدامات کا سلسلہ شروع کردیا جائے گا۔ جو اسلامی احکام کی سربلندی اور برتری کے ضامن ہوں گے۔

پاکستان کو باقی رکھنے کے لئے اسلام کو مشعل راہ بنایا جائے گا۔ اور اقتدار اعلیٰ صرف اسلام کے قانون کے سپرد کردیا جائے گا۔

پاکستان کے عوام ہر قسم کی علاقائی مصلحت کے حملے سے اس دن ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے جس دن اس ملک میں اقتدار اعلیٰ صرف اسلام کے احکام و قوانین کو حاصل ہو جائے گا۔

اور وہ پہلا دن ہوگا، جب سچی پاکستانی مسلم قومیت پاکستان کی حقیقی روح بن جائے گی۔ اور عوام کیسر بھول جائیں گے۔ کہ وہ سوائے پاکستانی ہونے کے کچھ اور بھی ہیں۔

یہ کام اگر صدر یحییٰ آج انجام دے دیتے ہیں تو عہد حاضر کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا کارنامہ ہوگا جس کے آگے مجھوریت و اشتراکیت کے سارے انقلابات ہیچ نظر آئیں گے۔

کیا ہم امید کریں کہ میلاد النبی کے روز سعید کی یاد میں آج جس حقیقت کا احساس کیا گیا ہے۔ اسے مخلصانہ طور پر روبعمل لانے کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ اور اس سرزمین کو اسلام کا گہوارہ بنانے میں اب تاخیر و غفلت کو روا نہ رکھا جائے گا۔

امریکہ اور چین کے درمیان مفاہمت دونوں کی ضرورت ہے

امریکہ اور چین نے ایک دوسرے کی جانب التفات کا جو رویہ شروع کیا ہے۔ وہ اگرچہ بہت زیادہ توقعات کا حامل نہیں ہے تاہم اس تبدیلی کا خیر مقدم ضرور ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے بدترین دشمن ملک اب ایک دوسرے کے قریب آنا چاہتے ہیں۔ ان دونوں ملکوں کے عوام نے التفات کے اس آغاز کا جس گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف ان دونوں ملکوں کی حکومتیں تعلقات میں تلخیوں کو کم کرنا چاہتی ہیں بلکہ ان ملکوں کے عوام بھی اپنے درمیان زیادہ سے زیادہ خوشگوار روابط کے خواہاں ہیں۔

امریکہ اور چین کے رویوں میں یہ تبدیلی دراصل اُن سیاسی حالات کا تقاضا ہے۔ جو اس وقت ایشیاء افریقہ، یورپ اور لاطینی امریکہ میں پیدا ہوگئے ہیں۔

امریکہ اور چین دونوں نے ہی گذشتہ ۲۲ سال میں یہ کوشش کی ہے کہ کسی طرح بین الاقوامی معاملات میں ایک دوسرے کو زک پہنچادیں۔ لیکن وہ ایسا کرنے میں قطعی کامیاب نہیں ہوسکے ہیں

۱۹۴۸ء کے اشتراکی انقلاب کے بعد چین کی اولین کوشش یہ تھی کہ اپنے داخلی حالات پر مکمل قابو پالے۔ اور بیرونی دنیا سے اپنا وجود تسلیم کرالے۔

انقلاب کے وقت اس کا واحد سہارا روس تھا، جس نے یقیناً چین کو عظیم الشان امداد بہم پہنچائی۔ بیرونی دنیا میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اقتصادی، فنی اور فوجی اعتبار سے اسے مضبوط اور توانا بنایا۔ اور جلد ہی چین کو اس قابل کردیا کہ وہ اپنی آزادی اور انقلاب کی پوری طرح حفاظت کرسکے۔ چین کی عظیم قوم نے بھی اس موقعہ سے زبردست فائدہ اٹھایا۔ مسلسل اور انتھک محنت سے کام کیا۔ عوام، سپاہ آزادی اور ماہرین کھل کر گئے اور ترقی و استحکام کی طویل و بعید منزلیں مختصر سے وقفے میں طے کرڈالیں۔

چند سال میں ہی چین اپنے پیروں پر کھڑا ہوگیا۔

دنیا بھر کی قوموں بالخصوص ایشیائی قوموں کے لئے اس کا انقلاب ایک مثالی نمونہ بن گیا، اور قدرتی طور پر اس کے اندر یہ خواہش ہویدا ہوئی کہ وہ روس کی سرپرستی سے آزاد ہوکر دنیا بھر میں بالخصوص ایشیا و افریقہ میں اپنا اثر و وسیع تر کرلے۔

اس طرح کی پالیسیاں بہ یک وقت امریکہ اور روس کی پالیسیوں سے ٹکرانے لگیں۔

دوسری عالمی جنگ کے دوران ہی امریکہ اور روس یورپ اور ایشیا و افریقہ میں اپنا اپنا دائرہ اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششوں میں لگ گئے تھے اور جنگ کے فوراً بعد مشرقی یورپ کے ملکوں میں اشتراکی انقلابات کی پذیرائی نے روس کو آدھے یورپ پر چھا جانے کا موقعہ فراہم کردیا تھا۔

چین میں چیانگ کائی شیک کی قوم پرست حکومت کا زوال اور ماؤزے تنگ کی اشتراکی حکومت کا قیام، ایشیا میں بھی روس کی بہت بڑی کامیابی کا مظہر تھی، اور پورے ایشیا میں کمیونزم کے پھیل جانے کے خطرہ کی علامت تھی

امریکہ، برطانیہ اور فرانس وغیرہ ممالک نے جن کا ایشیائی و افریقی ملکوں کے ساتھ صدیوں سے حاکمانہ اور اقتصادی بالادستی کا تعلق تھا، اس خطرہ کے تدارک پر متوجہ ہوئے

انہوں نے نوآزاد و نیم آزاد ایشیائی و افریقی ملکوں میں ایسے افراد و گروہوں کو حکمرانی قائم کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا، جو اپنے اپنے ملکوں کو بلاچون و چرا ان کی اقتصادی گرفت میں رہنے دیں۔ اپنے اپنے ملکوں میں عوامی تحریکوں کو ابھرنے نہ دیں اور بین الاقوامی طور پر امریکی بلاک کی پالیسیوں کے تابع بنے رہیں۔

لیکن یہ علاج بہرحال عارضی تھا، اور عوامی شعور کی ترقی کے ساتھ اس کا ناکام ہوجانا یقینی تھا۔

اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ چین اور روس کو ایک دوسرے کا حریف بنادیا جائے۔

چنانچہ یہ تدبیر کارگر ہوئی اور چین ایشیا میں روس کے اثر و رسوخ کو امریکہ سے زیادہ اپنے لئے خطرناک تصور کرنے لگا۔

چین کو ایشیا میں اپنے سب سے بڑے ملک ہونے کا احساس ہے۔ چنانچہ وہ نہ تو بھارت کی یہ پوزیشن ماننے کے لئے تیار تھا، اور نہ روس کو ہی ایشیا کی طاقت تسلیم کرنے پر راضی تھا۔

روس و چین کی اس آویزش نے امریکہ اور مغربی بلاک کو یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ روس کے اثر و رسوخ کو ایشیا میں مشرق وسطیٰ کے ایک حصہ سے آگے نہ بڑھنے دیں، اور افریقہ میں اس کے اثرات کو دور تک نہ پھیلنے دیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایشیا و افریقہ میں چینی انقلاب کے اثرات پر بھی متعدد حربوں سے کام لے کر روک لگادی اور جن ملکوں میں چینی انقلاب کا خطرہ تھا، جیسے انڈونیشیا وغیرہ وہاں بھی جوابی انقلاب کے ذریعہ چین کے اثرات کا راستہ روک دیا۔

بیس سال کے بعد آج ایشیا کی صورت حال یہ ہے کہ

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء اسلام خوشکی کا اعلان

جمعیۃ علماء اسلام خوشکی کے امیر مولانا سید علی نائب امیر حافظ نور الحق حاجی محمد علی، ناظم اعلیٰ مولانا گل شیر نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بھارتی فوجیوں کو منہ توڑ جواب دینے اور پاکستان کے تحفظ کے لئے پانچ سو مجاہدین دینے کو تیار ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام پیر گوٹھ

۵۔اپریل ۱۹۷۱ء کو جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ محمدیہ اشاعت اسلام پیر گوٹھ ضلع خیر پور کی جانب سے اس سال حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہونے والے شہریوں کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا جس میں معززین شہر نے کافی تعداد میں شرکت کی۔

سید اصغر علی شاہ صدر اور حافظ محمد حسن ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہماری یہ تنظیم سکول، کالج اور دینی مدارس کے طلباء پر مشتمل ہے۔ اور اس کا مقصد طلبہ کے ذہن کو نرنگی نظام کی بجائے اسلامی نظام میں ڈھالنا ہے۔ ہمارے اس پروگرام پر لاکھوں طلباء نے لبیک کہا ہے۔ اور مشرقی و مغربی پاکستان میں ۴۰۰ یونٹ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ انہوں نے موجودہ نظام تعلیم کو بدل کر اسلامی نظام تعلیم کے قیام کا مطالبہ کیا

شہریوں کی طرف سے ڈاکٹر عبدالحمید نے خطاب کرتے ہوئے اس تنظیم کے پروگرام کو سراہا اور یقین دلایا کہ طلبہ اسلامی نظام کے قیام کے لئے جو کوششیں کریں گے ہم ان کا بھرپور تعاون کریں گے۔ اس موقع پر تمام حاضرین مجلس اور معززین شہر نے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے

صدر آزاد کشمیر کو خراج تحسین

مولانا منظور احمد چنیوٹی خطبہ جمعہ کے دوران صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خاں صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے نظام اسلامی کے نفاذ کے سلسلے انقلابی اقدامات مستحسن اقدامات ہیں۔ جو آپ کے پختہ اور صحیح مسلمان ہونے کی روشن مثال ہے۔ آپ نے اسلام اسلام کی سربلندی کی خاطر آزاد کشمیر میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کے لئے جس جذبۂ ایمانی سے اعلان کیا ہے اس پر پوری دنیا کے مسلمانوں کو فخر ہے۔ ہم آپ کو دلی پیار کیا پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آزاد کشمیر کو ایک مثالی حکومت بنانے کی جو آپ کی نیک خواہشات ہیں ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بھرپور امداد فرمائیں۔ مولانا موصوف نے صدر آزاد کشمیر کو اسی قسم کا ایک تاریخی ارسال کیا ہے۔

مولانا نے مزید اپنے بیان میں فرمایا جبکہ آزاد کشمیر میں جمعہ کی چھٹی، نماز باجماعت کی پابندی اور درس قرآن کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ تو اسلام کی سب سے بڑی مملکت پاکستان میں بھی ایسے تمام قوانین نافذ ہونے چاہئیں

میرے خلاف غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے

(قاری محمد سلیمان)

قاری محمد سلیمان عباسی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بلاگ بالا مانسہرہ ہزارہ نے تحریری بیان میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ بعض حلقوں میں یہ پروپیگنڈا پایا جاتا ہے کہ میں جمعیۃ سے علیحدہ ہو چکا ہوں۔ آپ نے اس امر کی نہایت شدت سے تردید کی ہے۔ آپ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میں ۱۹۶۷ء میں جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوا تھا اور آج تک جمعیۃ میں ہی ہوں۔ آپ نے کہا کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ کچھ عرصہ قبل میں مختلف جماعتوں میں بھٹکتا رہا۔

آپ نے کہا کہ موجودہ دور میں میرے نزدیک دینی و سیاسی جماعت واحد حق پرست صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اور میں جمعیۃ کے تمام اکابر خصوصاً حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب پر کامل اعتماد رکھتا ہوں۔

آپ نے کہا کہ میں صرف اکیلا ہی جمعیۃ میں داخل نہیں ہوا بلکہ بعد سینکڑوں افراد برادری کے شامل ہوا ہوں اور (ان شاء اللہ) جمعیۃ علماء اسلام کا خادم رہوں گا۔ قاری محمد سلیمان عباسی مرکز چمن کوٹ آزاد کشمیر میں خطیب ہیں۔ آپ نے کہا کہ باوجود مسافت دور ہونے کے میں نے موجودہ الیکشن میں جو کام کیا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اگر حلفیہ بیان کے بعد بھی کسی کو تسلی نہ ہو، تو مانسہرہ کے دفتر سے دریافت کر لیں

(محمد سلیمان عفی عنہ)

مولانا نے صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خاں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ موجودہ ملکی حالات میں قرآن و سنت کے مطابق دستور بنا کر آرڈیننس کے ذریعہ جلد از جلد نافذ کریں تاکہ پاکستان کے باشندے مزید پریشانیوں سے بچ سکیں کیونکہ کیونکہ الیکشن سے قبل تمام پارٹیاں قرآن و سنت کے آئین پر متفق تھیں۔ پاکستان کی وحدت اور سالمیت بھی صحیح اسلامی دستور پر منحصر ہے۔

مولانا نے دوران خطبہ بہاولنگر کے ڈی سی کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اس نے جو بس ڈرائیوروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ بسوں میں ریکارڈنگ کا سلسلہ ترک کر دیں، حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سلسلہ کو سختی سے فوراً بند کرائیں کیونکہ گانے بجانے اور فحش ریکارڈنگ سے نہ صرف یہ کہ شرفاء اور دیندار خواتین کو پریشانی اور کوفت ہوتی ہے۔ ٹریفک کے حادثات میں بڑا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور انسانی جانوں کے ضیاع کا شدید خطرہ لاحق ہے۔ حکومت کو پورے صوبہ میں ایسا قانون نافذ کرنا چاہیئے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ساتھ ارسال ضرور فرمائیں

اس ماہ کا "تبصرہ" شائع نہیں ہوگا

ہمیں یہ اعلان کرتے ہوئے بے حد قلق ہو رہا ہے کہ تبصرہ کی گذشتہ بارہ سالہ مسلسل اور باقاعدہ زندگی میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ کاغذ کی پریشان کن گرانی کے باعث ماہ رواں کا تبصرہ شائع نہیں ہو سکا آئندہ حسب سابق انشاء اللہ یکم جون کو شائع ہوگا۔ جو کہ مئی اور جون کا مشترک شمارہ سمجھا جائے۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

تصحیح کر لیں

پچھلے سے پچھلے شمارہ میں ایک طبی کتاب خلاصۃ المطب تصنیف استاذ الحکماء مولانا عبدالرسول صاحب خلیفہ اعظم خانقاہ کندیاں شریف کا تعارف کرایا گیا تھا۔ مگر پتہ میں کچھ لفظی غلطی ہو گئی تھی۔ مولوی حکیم محمد امیر صاحب مقام بھکر لکھا گیا ہے۔ اصل میں مقام بکھر یا رڈاکخانہ صدر شاہ پور ضلع سرگودھا ہے۔

وفیات

جمعیۃ علماء اسلام کالنجر پایاں کے سرگرم رکن سرزمین خاں وفات پا گئے۔ مرحوم غیر شادی شدہ تھے۔ الیکشن میں جمعیۃ کے کام میں بہت زیادہ دلچسپی لی۔ مولانا محمد شعیب ناظم اعلیٰ قاضی شفیع الدنائب امیر مولانا عبدالرؤف نائب امیر نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی ـــــ محمد اقبال ناظم دفتر جمعیۃ کوٹلہ آدو کے والد ماجد انتقال فرما گئے۔ قارئین سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی۔ یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری۔ مقوی اعصاب، مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری۔ پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر۔ یہ لبوب کبیر قوت باہ، دل و دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کے لئے اچھا ٹانک ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/- روپے

ملنے کا پتہ

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی عباسی دواخانہ

۹ سرائی شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

بقیہ — مولانا محمد علی جالندھری کی ایک تقریر

وہاں وہاں کام نہ کر سکا جہاں مدارس تھے۔ دیکھو چند چور آئیں، ایک بوڑھا بھی کھانسے تو چور بھاگ جاتے ہیں لیکن اگر مقابلہ ہو جائے تو بوڑھے میں اتنی طاقت نہیں کہ ان چوروں کا مقابلہ کر سکے۔ اسی طرح اگر بچہ بھی روئے تو بھی چور بھاگ جاتے ہیں تو جب گھر والا کمزور بھی جاگے رچور بھاگ جاتے ہیں۔ اسی طرح جن علاقوں میں مدارس تھے۔ اگرچہ غریب اور کمزور تھے وہاں وہ کام نہ کر سکا کیونکہ یہ جاگ رہے تھے اور اس نے وہاں کام کیا جو بالکل نہ جاگے تھے۔ جہاں کے مسلمان بھی ایسے تھے جو لال سنگھ جیسے اپنے نام رکھتے تھے۔ اس کی کوشش سے تین لاکھ ہندو مسلمان ہوا تھا۔ اس بات کے سوا کہ ہم مسلمان ہیں ان کو کوئی علم نہ تھا۔ اس علاقے میں دو آدمی تھے، جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملنے والے تھے تبلیغ کرنے گئے۔ انہوں نے پہلے نماز کے لئے اذان دی۔ اس اذان کہنے پر انہوں نے گاؤں سے نکال دیا۔ اذان دینے والوں نے کہا۔ ہم مسلمان ہیں۔ بستی والوں نے کہا کہ اگر تم مسلمان ہو تو ہو ہو کیوں کیا اور یہاں بھی جو کہے اس کو گھر نہیں رہنے دیتے۔ انہوں نے کہا تھا کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ آج کہا جاتا ہے تم وہابی ہو۔ سو بات یہ ہے کہ دین صرف مدارس کا نام ہے اور دین مدارس کی وجہ سے باقی ہے۔ آج کل یہ ہے کہ ایک مقرر سوچ لیتا ہے کہ میری تقریر اچھی ہو جائے۔ نعرے لگ جائیں لیکن میں مسجد میں باوضو بیٹھ کر کلمہ پڑھ کر کہتا ہوں

دینی مدارس کا فیض

اگر سو سال انگریز کے زمانے میں ٹوٹے پھوٹے مدارس نہ ہوتے تو شاید اس ملک میں کلمہ پڑھنے والا ایک بھی نہ ہوتا۔ تم کو مولوی اچھے لگیں یا نہ لگیں جس طرح بھی ہم ہیں۔ تمہارا تعلق ہمارے ساتھ ہے۔ لڑکا اعلیٰ تعلیم پڑھ کر اگرچہ صدر بن جائے پھر بھی جٹی کا لڑکا ہے اور وہ جٹی اس کی ماں ہے۔ ہندوستان و پاکستان کا مسلمان لاکھ لاکھ شکر ادا کرے مولویوں کا، لیکن پھر بھی پورا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ جنہوں نے مانگ مانگ کر مدارس قائم کئے۔ ان مدارس کی وجہ سے آج ہم یہاں تقریر کر رہے ہیں۔ سوتیلی ماں مخالف ہو جائے تو وقت گذارنا آسان ہے۔ لیکن سگی ماں مخالف ہو جائے تو وقت گذارنا مشکل ہو جاتا ہے۔ سوتیلی ماں اگر ایک تھپڑ مارے گی تو دوسرا تھپڑ مارتے ڈرے گی۔ لیکن سگی ماں کسی سے نہیں ڈرتی۔ وہ کہتی ہے کہ مجھے کون کہہ سکتا ہے وہ بہت مارتی ہے۔ انگریز کے ساتھ وقت گذارنا آسان تھا اب اپنے لوگ ہیں۔ ان کے ساتھ وقت گذارنا آسان نہیں ہے۔ انگریز نے اتنا نہیں کیا جتنا اپنے کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انگریز سیاستی اور چالاک بہت تھا اور یہ کملے مست ہیں۔ انگریز نے جانا کہ پورا اسلام ختم بھی نہ ہو جائے کہ کمیونزم نہ آ جائے۔ اور پورا اسلام باقی بھی نہ رہے تاکہ میں رہ سکوں۔ ہماروں کو اس کا بھی علم نہ ہوا

اس وقت اگر اسلام کو بچانے کا راستہ دینی مدارس ہی ہیں تو اب بھی اسلام کو بچانے کا راستہ دینی مدارس ہی ہیں اس لئے ہر ہر بستی میں مدارس بنا دو۔ جہاں سے گذریں قرآن کی آواز آئے۔ وہ بھی لوگ دنیا میں ہیں کہ لڑکی کی بدنامی سن لیں تو مر جاتے ہیں یا لڑکی کا سر اڑا دیتے ہیں۔ اور وہ بھی لوگ دنیا میں ہیں جو خود دیکھتے ہیں بات صرف غیرت کی ہے۔ اسی طرح اگر قدر ہے تو دین پر مرینگے، قدر نہ ہوئی تو بیچ دیں گے۔ ایک بات یہ ہے کہ کوئی شیخی نہ کرے کہ میں دین کو مٹا دوں گا۔ سن لو! میں کہتا ہوں۔ یہ نہیں مٹے گا۔ خدانخواستہ اگر یہ مٹ گیا تو تم سب مٹ جاؤ گے۔ ایک آدمی خواہ کتنا ہی امیر ہو۔ وہ بھی پھٹا ہوا کپڑا سی لیتا ہے۔ غریب ٹاکیاں لگا لیتا ہے۔ وہ تب پھینکتا ہے جبکہ ٹکڑا لگانے کی جگہ نہ ہو۔ اسی طرح جوتی اس وقت تک ہے۔ جب تک گانٹھی جا سکے۔ جب یہ ہی نہ ہو تو پھینک دی جاتی ہے۔ اسی طرح جب دین ہے تو ہم بھی ہیں۔ لیکن جب دین نہ رہا۔ تو ہم مرمت کے قابل ہی نہ رہیں گے اور ہم ختم ہو جائینگے دین کو مٹانے والے اپنی آخرت کو خراب کریں گے۔ بہرحال جس طرح آج سے سو سال قبل دین کی حفاظت کے لئے دینی مدارس بنائے گئے۔ اب بھی وقت آ رہا ہے جو پہلے سے بھی مشکل ہے۔ تیرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ یا تو خود تیرنا آتا ہو اور جس کو خود تیرنا نہ آتا ہو، تو اس کے لئے یہ صورت ہے کہ بھینس وغیرہ کی دم پکڑ لی جائے۔ وہ دریا پار کر جائے گا۔ اسی طرح جس نے دینی مدارس کو پکڑ لیا وہ بچ گیا۔

مظفر گڑھ میں جامعہ مدنیہ کا قیام

مظفر گڑھ۔ جامعہ مدنیہ بیادگار شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ قائم کر دیا گیا ہے جس کا سنگ بنیاد ۱۰ مارچ بروز بدھ مفتی اعظم قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنے دست مبارک سے رکھا،

۲۳ اپریل بروز جمعۃ المبارک شیخ التفسیر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ مہتمم قاسم العلوم ملتان نے تعلیمی افتتاح فرمایا۔ اس وقت تقریباً پانچ پختہ کمرے تیار ہو چکے ہیں۔ دکانیں زیر تعمیر ہیں۔ مسجد تشنہ تکمیل ہے۔ تقریباً چالیس ہزار روپے صرف ہو چکے ہیں تعلیمی سلسلہ شروع ہے۔ حضرت قاری عبدالغفور صاحب درجہ حفظ و ناظرہ کے صدر ہیں اور مولانا محمد احمد صاحب درجہ کتب کے مدرس ہیں

(محمد شفیع عفا اللہ
مہتمم جامعہ مدنیہ
ڈی جی خاں روڈ
مظفر گڑھ)

ورنہ یہ کہ ایک طرف اسلام کا دعویٰ ہے اور دوسری طرف خود اپنی جماعت کا نظم غیر اسلامی طریقوں پر مبنی ہے اور اسلام سے بے بہرہ یا کم واقف اشخاص کے ہاتھوں میں قیادت ہے۔

یا ایک طرف سرمایہ داری و جاگیرداری کی مخالفت ہے لیکن دوسری طرف جماعت کے مناصب و عہدے اور پالیسی سازی پر سرمایہ دار و جاگیردار قابض و متصرف ہیں۔

یا ایک طرف عوامی اتحاد کا نعرہ ہے اور دوسری طرف خود جماعت شدید اختلاف کا شکار ہے۔

اس قسم کے تضاد، بے اصولی اور غیر حقیقت پسندی کے ہوتے ہوئے کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ فوج اقتدار انہیں دے دے گی۔

ہماری بعض سیاسی جماعتیں تو ابھی اس کھیل سے ہی فراغت نہیں حاصل کر سکی ہیں کہ ۱۹۴۷ سے قبل و بعد کے سیاسی تنازعات کے فرضی حوالے سے ایک دوسرے کو ملک دشمن بلکہ اسلام دشمن بتاتے رہیں اور جس مسلم لیگ کی قبر خود کھودتے رہے ہیں اس کا نام لے لے کر دوسروں پر الزام تراشیاں کرتے رہیں۔

پاکستان کے لئے اپنی نظریاتی اجارہ داری کا دعویٰ کرنے والے یہ حلقے خود اتنے نالائق ثابت ہوئے، کہ پاکستان کے بقا و تحفظ کا کام اس سول سروس اور فوج کو براہ راست اپنے ہاتھوں میں لینا پڑا جس کا سیاست سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا اور جس نے برطانوی حکومت کی ماتحتی میں تربیت پائی تھی۔

اور آج بھی یہ حلقے اسی نام نہاد آویزش کو ہوا دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک پاکستان اور متحد و مضبوط پاکستان کے نظریہ پر اپنے سیاسی استحکام کا یہ سیاسی جماعتیں ثبوت بہم پہنچائیں۔ اور اپنے آپ کو اس لائق ثابت کریں کہ اگر فوج انہیں اقتدار منتقل کر دے گی تو وہ ملک کو متحد رکھ سکیں گے۔ عوام کے ساتھ انصاف کر سکیں گے۔ دشمن کی سازشوں کو ناکام بنا سکیں گے۔ ملک کو خطرات کی زد میں نہیں آنے دینگے۔ اور اسلام کا بول بالا کرنے والے بنیں گے

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارامیرا

مونگی، موٹھ، گوارہ، باجرہ، اسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی غرضیکہ ہر قسم کی اجناس کی تھوک دساور کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں۔

پروپرائٹر:- حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون نمبر ۳۰۹

سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ "
سہ ماہی ۶/۰ "

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام
چوک رنگ محل لاہور
فون نمبر ۶۷۷۵

جلد ۱۴ | جمعہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۷۱ء - قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۲۰

کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حافظ الحدیث

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی پشاور میں آمد

ہوائی اڈہ پر شاندار استقبال

۶ مئی جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ ۱½ بجے ہوائی جہاز سے پشاور پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد عبدالعزیز خاں، فضل دین خاں، عنایت احمد، خلیل الرحمٰن بالاکوٹی، جاوید پراچہ، مولانا قیام الدین ناظم کوہاٹ اور دیگر کارکنان نے استقبال کیا۔ ہوائی اڈہ سے دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد میں تشریف لائے۔ کثیر التعداد کارکنان فوراً جمع ہو گئے۔ امیر قوم نے تمام ساتھیوں کے ساتھ انتہائی محبت و شفقت سے ملاقات کی۔ ہر ایک کو اپنے مبارک ہاتھ سے مدینہ منورہ کے تبرکات کھجور دیئے۔ جمعیۃ اور ساتھیوں کے لئے دعا کی۔

رات دفتر میں گزاری۔ صبح ۶ بجے مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی کی عیادت کے لئے لیڈی ریڈنگ ہسپتال تشریف لے گئے اور حضرت مفتی صاحب کی صحت کے لئے دعا کی اور ماء زمزم سے بیت اللہ شریف کے پاس لکھے ہوئے تعویذ دیئے۔ نو بجے پشاور سے نوشہرہ روانہ ہوئے۔ رات نوشہرہ میں سیرت النبی کانفرنس میں تقریر کی۔ حضرت کی تقریر سننے کے لئے مردان، صوابی، چارسدہ، تخت بھائی، پشاور سے ہزاروں لوگ بسوں، گاڑیوں میں آئے تھے۔ امیر قوم نے ۳ گھنٹے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ ٹھیک ۱۲½ بجے رات کوہاٹ روانہ ہوئے۔ ۷ مئی کو کوہاٹ میں کیڈٹ کالج میں دوسرا قرآن دیا۔ اور کوہاٹ سے پھر کیمبل پور روانہ ہوئے۔

ماتحت جمعیتیں اور قارئین ترجمانِ اسلام متوجہ ہوں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کی حسب ہدایت ماتحت جمعیتوں اور قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام اور ترجمان اسلام کی فائل مکمل کرنے کے لئے اس کی ابتدائی اشاعت سے لیکر ۱۹۶۱ء تک کے تمام پرچے درکار ہیں۔ جن کے پاس شروع کی مکمل فائل موجود ہو ان سے گذارش ہے کہ وہ دفتر کے لئے ابتدائی سالوں کی فائل مہیا کریں۔

ادارہ ترجمان اسلام ان کی کل قیمت لگا کر اتنے ہی عرصہ کے لئے ترجمان اسلام مفت جاری کرے گا۔ امید ہے کہ ماتحت جماعتیں اور قارئین ترجمان اسلام اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے۔ (نوٹ) جس کے پاس مکمل فائل ہو پہلے وہ دفتر کو مطلع کرے اور ہماری اطلاع آنے پر پرچے روانہ کرے۔ (ادارہ)

خوشخبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہو گئے۔ اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں۔ اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزاء سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حب مقوی - ۲۵ روپے فی سینکڑہ۔ جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت - دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲۰/۰ روپے۔ سلاجیت گرنے پڑنے زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں ہی سے مل سکتی ہے۔

نزلہ، عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں۔ دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/۰ روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/۰ روپے۔

نرینہ اولاد کی دوا - حمل سے ۲½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/۰ روپے

بواسیر کی دوا - تین قسم کی مجموعی قیمت ۱۵/۰ روپے

چنبل کی دوا - قیمت ۱۵/۰ روپے

دمہ کی دوا - مکمل کورس ۲۵/۰ روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے ۵۰/۰ روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت سو گولی ۱۵/۰ روپے

ہیضہ، جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان - قیمت سو گولی ۵۰/۰ روپے

سرمہ مقوی بصر - فی شیشی ایک روپیہ، دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ بارہ شیشی ۹/۰ روپے

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

ترجمان اسلام

دعوت اسلام

اسلامی آداب گفتگو

میں نے کہا کہ اب بیٹھ جائیے میں نے اسے باندھ رکھا
جب وہ سوار ہوئیں تو یہ آیت پڑھی
سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین ۝
وانا الی ربنا لمنقلبون ۝

من سیئۃ تسؤھم ۔

جو بھی میں تکلیف پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں

ہو جاتی ہیں جب وہ بچتے ہیں

ایک صاحب ان میں کھانا لینے کے لیے چلا گیا، اور
کھانا لے آیا اور میرے سامنے رکھ دیا۔ میں نے اس سے
کہا کہ کلوا واشربوا ھنیئا بما اسلفتم فی الایام
الخالیۃ ۝

کیا تو ہم نے کر لیا اس کا جو آگے بھیج چکے ہو پہلے
دنوں میں ۔ میں نے کہا آپ کا یہ کھانا مجھ پر حرام ہے۔
جب آپ مجھے پڑھنے کے بارے میں یہ نہیں بتائیں گے
یہ قرآنی جملے کیوں بولتی ہیں، اور اپنی زبان میں کوئی لفظ
کیوں نہیں بولتیں۔ انہوں نے کہا یہ تمہاری دلداری ہے
گفتگو کر رہی ہیں۔ اور کوئی دوسرا لفظ نہیں بولتیں
خوف سے کہ زبان میں غلطی کر جائیں اور ناراض
ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو قادر ہے اس پر جو چاہتا
ہے میں نے کہا یہ تو اللہ کا فضل ہے، اور اللہ بڑے فضل والے
ہیں۔ (ص ۳۳)

بولی ایک آیت ۔ یفعلون ما یؤمرون ۔ (التحریم ۶)
پڑھی اور اس ایک آیت نے اسکی پوری زندگی بدل کر
رکھ دی اللہ کے نگہبانوں اور نگرانوں کا خیال آیا تو اپنی
زبان بھول گئیں۔

ع جو شئی ان کی زبان تو اپنی زبان بھول گئے۔ ان
بزرگوں کو اپنی گفتگو سے بچنے کا کس قدر خیال ہوتا ہے ان
کے احتیاط کی داد دیجئے اور پھر قرآن کریم کی تلاوت کا اشتیاق
دیکھئے اور قرآنی جملوں پر انکی نظر دیکھئے کہ کس طرح خود بخود بغیر کسی
تکلف کے موقعہ و محل کے عین مطابق قرآنی آیات انکی زبان پر جاری
ہو جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس دور کی کاوشوں میں بھی نصیب فرمادیں اور
فضولیات سے بچنے کیلئے احتیاط برتنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

لہ فقرہ ہے ۔ لقد اتیت خیرا کثیرا ۔ اس سے دو قول
مفہوم نکل سکتے ہیں کہ مجھے خیر کثیر سے حصہ دیا گیا ہے حضرت
سہل رضی اللہ عنہ کی تفسیر قرآن و سنت کے زیادہ علم کی
اور دوسرا مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کو خیر کثیر سے حصہ ملا ہے
ہر ہر موقعہ و محل کی مناسبت سے قرآن کریم کی آیات پڑھنا
خیر کثیر نہیں ہے تو اور کیا ہے ۔ یہ مفہوم اوپر بھی دیا
گیا ہے ۔

(باقی آئندہ)

جلد ۱۴
شمارہ ۴
قیمت ۴۰ پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

مرتب و انچارج: محمد حنیف سہارنپوری

جمعہ ۲۵ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۰ھ
مطابق
۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۷۱ء

شذرات

جمعیۃ علماء پاکستان کے بزرگ رہنماؤں کو فوراً رہا کیا جائے

جمعیۃ علماء پاکستان کے کئی قابل احترام رہنما حال ہی گرفتار کر لئے گئے ہیں ان کی گرفتاریاں اس احتجاجی جلوس نکالنے کے سلسلے میں عمل میں لائی گئی ہیں جو گزشتہ دنوں ایک دریدہ دہن یورپی مصنف کی قابل ہزار نفرت کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں ہوئی۔

ہمیں نہیں معلوم کہ ان محترم شخصیتوں کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ذمہ دار حضرات کسی قسم کی توڑ پھوڑ اور تخریب کاری کے تو مرتکب ہو نہیں سکتے تھے اور جہاں تک اس بدنام زمانہ کتاب و مصنف کے خلاف احتجاجی جلوس نکالنے اور احتجاجی آواز بلند کرنے کا تعلق ہے تو ان کا یہ اقدام ایک جائز حق تھا۔

مسلمانوں کی محبوب ترین متاع، ان کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ناموس ہے اور اس ناموس کے تحفظ کی ابتدائی ذمہ داری علماء دین کی ہے۔ انہوں نے اپنا یہ فرض ادا کیا ہے۔ ارباب اختیار کو چاہیئے تھا کہ ان کے احتجاج کو سمجھتے اور امریکہ و برطانیہ کی حکومتوں کو اس قسم کی دل آزار تحریروں کی اشاعت مستقلاً روکنے کے انتظامات کرنے پر توجہ دلاتے۔ نہ کہ الٹا احتجاج کرنے والے علماء کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مسلمانوں کی ایک دل آزاری اس ملعون کتاب کی اشاعت سے ہوئی اور اب دوسرا رنج ان علماء کی گرفتاریوں سے پہنچ رہا ہے۔

یہ صورت حال پاکستان کے مسلمانوں کے لئے بڑی مایوس کن ہے اور ان کے مذہبی جذبات کی ایک طرح سے حق تلفی ہے۔

بے شک جن لوگوں نے توڑ پھوڑ کی کارروائیاں کی ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ کام صرف شر پسند افراد ہی کر سکتے ہیں، انہیں قرار واقعی سزائیں دی جائیں۔ لیکن علماء کرام اور بے گناہ افراد کی محض کسی شبہ کی بنا پر گرفتاریاں مناسب اقدام نہیں ہے ان سب کو فوراً رہا کر دینا چاہیئے، تاکہ مسلمان عوام مزید اضطراب میں مبتلا نہ رہیں۔

شیخ مجیب الرحمٰن پر قاتلانہ حملہ

احمد حسین کمال

مشرقی پاکستان میں قتل اور خنجر زنی کی جن وارداتوں کا سلسلہ حال ہی میں شروع ہوا ہے، شیخ مجیب الرحمٰن صاحب پر قاتلانہ حملہ کی ناکام کوشش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ملزم بروقت گرفتار کر لیا گیا اور ایک ایسا سانحہ و المیہ ہوتے ہوتے رہ گیا جو ملک کی پوری سیاست کو تہ و بالا کر کے رکھ دیتا۔

انتخابات کے نتائج نے برطانوی دور سے چلے آنے والے جابرانہ سیاسی و معاشی نظام کے خلاف پاکستان کے عوام کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ اس فیصلہ کو عمل میں آنے سے روکنے کی بھرپور کوشش وہ طاقتیں آخر دم تک کریں گی۔ جن کے سیاسی، حکومتی، اقتصادی اور معاشرتی مفادات، برطانیہ کے دیئے ہوئے نظام سے قائم چلے آئے ہیں۔

ان طاقتوں نے انتخابات کے دوران پورا پورا زور صرف کر ڈالا کہ مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں بھٹو صاحب کی پیپلز پارٹی مفتی محمود صاحب کی جمعیۃ علماء اسلام، ولی خاں کی نیشنل عوامی پارٹی وغیرہ کامیاب نہ ہوں اور انتخابات کے نتائج ان افراد و جماعتوں کے حق میں نکلیں جو ان کے دیرینہ مفادات کا مذہب و سیاست کے نام پر تحفظ کر دیں۔ پاکستان کا رشتہ امریکی سامراج سے جوڑے رکھیں اور نوکر شاہی ظالمانہ نظام کو مزید مضبوط بنا دیں۔ لیکن انتخابی نتائج ان طاقتوں کی توقعات کے برعکس نکلے۔ اور اب وہ اپنا مستقبل نہایت تاریک دیکھ رہی ہیں۔ چنانچہ یہ چاہتی ہیں کہ ان انتخابات سے ابھر کر آنے والی نمایاں شخصیتوں کسی حادثہ و سانحہ کا شکار بنا دی جائیں اور ملک میں توڑ پھوڑ کے ہنگاموں، تشدد کی وارداتوں کا بے پناہ سلسلہ شروع کر کے آنے والی تبدیلیوں کا راستہ روک دیا جائے۔

چنانچہ ۱۰ جنوری میں مفتی محمود صاحب کی زندگی کے لئے خطرہ پیدا کیا گیا اور مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن صاحب پر قاتلانہ حملہ کی ناکام کوشش عمل میں لائی گئی۔ (ورق الٹیئے)

ملک فوراللہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے ستیانہ والہ لاہور سے شائع کیا

لیکن یہ طاقتیں بھول رہی ہیں، وہ ان محرکوں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتیں اور خود اپنے انجام کو اور زیادہ قریب لا رہی ہیں۔ وقت نے جب ان کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے تو اب یہ فیصلہ ان کے خلاف ہی رہے گا۔ اسے بدلا نہیں جا سکتا۔

بھارتی مقبوضہ کشمیر میں
ظلم و ستم کی نئی لہر

بھارتی حکومت کے اشارہ پر مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت نے شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں و کشمیری کانگریس کے خلاف ایک نئی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔

یہ مہم دراصل پاکستان میں متوقع سیاسی تبدیلیوں کو ناکام کرنے کی سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے۔

۲۳ سال کے بعد حالیہ انتخابات نے پاکستان میں ایسے امکانات پیدا کئے ہیں کہ صحیح عوامی حکومت کا قیام عمل میں آئے اور پاکستان کے عوام اپنے داخلی لیڈروں و ستم رانوں سے کلی نجات حاصل کر کے ایک مضبوط قوم کی حیثیت سے ابھر آئیں۔

اس کا مطلب بھارتی سامراج کے لئے ناقابل شکست چیلنج ہوگا۔

موجودہ حالات میں اگر کشمیر کے مسلمانوں پر بھارتی ہندوؤں کی ظالمانہ یلغار شروع ہوتی ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ اس کے ساتھ ہی بھارت کے اقلیتی مسلمانوں کو بھی جگہ جگہ تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا جائے گا تو پاکستان کے عوام اور ان کے رہنماؤں کی توجہ یقیناً اپنی داخلی تبدیلیوں کی کوششوں سے ہٹ کر کشمیر اور بھارتی مسلمانوں کے مسئلہ کی طرف مبذول ہو جائے گی۔ ادھر اندرون ملک پاکستان میں تشدد اور ہنگاموں کا سلسلہ شروع کرا ہی دیا گیا ہے۔ چنانچہ حالات ایسا رخ اختیار کر سکتے ہیں کہ عوام بنیادی، سیاسی و معاشی تبدیلیوں سے محروم رکھ دیئے جائیں۔ اور تبدیلی اقتدار کی سلمی کارروائی عمل میں لا کر سامراجی اثر و رسوخ کو پھر سے محفوظ کر دیا جائے۔

لیکن بھارتی سامراج اور اس کے ہوا خواہوں کی یہ بھول ہے تاریخ پاکستان کے عوام کے ساتھ ہے۔ اس کا تقاضہ نہ صرف یہ کہ سامراجیت کے اثرات سے پاکستان کی مکمل نجات ہے بلکہ پورا ایشیا۔ پیچ کے اس تقاضہ کو پورا کرنے والا ہے۔

چنانچہ بھارتی سامراج اور اس کی سرپرست سامراجی طاقتوں کے تمام ہتھکنڈے بالآخر ناکام ہو کر رہیں گے۔

یہ سلسلۂ دستور سازی

علماء اسلام کے متفقہ ۲۲ نکات، عوامی لیگ کے ۶ نکات دوسری سیاسی پارٹیوں کے معاشی پروگراموں کا متفقہ حصہ، ختم نبوت کے عقیدہ کی اساس پر مسلمانوں کی تعریف اور مارشل لاء حکومت کے ۵ اصول وہ بنیادی اجزاء ہیں، جنہیں پاکستان کے مرتب کئے جانے والے دستور میں کسی نہ کسی طرح سمونا اور انہیں اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ بنانا کہ پاکستان کی وحدت و سالمیت محفوظ رہے۔ دستور سازی کا اہم ترین مرحلہ ہے۔

اگر آئندہ دستور اس طرح مرتب کر لیا جاتا ہے تو ملک کے خوش آئند مستقبل کا آغاز ہو جائے گا۔ ورنہ کشمکش اور اضطراب کے متعدد پہلو باقی رہ جائیں گے۔ جو آئندہ اشاعت ہوئے بغیر نہیں رہیں گے اور قوم و ملت کے لئے نئی آزمائشوں کا موجب ثابت ہوں گے۔

علماء کے ۲۲ نکات سب ہی جانتے ہیں۔ ان نکات پر اگر بغور نظر ڈالی جائے تو یہ کسی طرح بھی عوامی لیگ کے ۶ نکات اور دوسرے پروگراموں سے متصادم نہیں ہوتے بلکہ ان نکات کے اطلاق اور تفصیل کے لئے رہنما اصول کا کام دیتے ہیں اور انہیں اس قرارداد مقاصد کا جزء بنا دینا چاہیئے، جسے پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں مرحوم کے عہد میں اتفاق رائے سے منظور کر چکی ہے۔ اس کے ساتھ جب مسلمان کی وہ تعریف بھی شامل کر لی جائے۔ جس میں صراحت کے ساتھ، صاحب قرآن حکیم حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے خاتمہ اور دین کے کامل ہونے کا اعلان و اقرار موجود ہو تو دستور کے اسلامی ہونے کا مقصد تمام و کمال پورا ہو جاتا ہے۔

نیز اس طرح مارشل لاء حکومت اور صدر کے تجویز کردہ ۵ اصول کا تقاضا بھی پورا ہو جاتا ہے۔

اب اس کے بعد دستور میں اس ڈھانچہ کی دفعات کا تعین باقی رہ جاتا ہے۔ جن کا ذکر ہم اپنے سابقہ مضمون میں کر چکے ہیں۔

یہاں دستور سازی کے لئے عوامی لیگ کے ۶ نکات اور دوسری سیاسی پارٹیوں کے معاشی پروگراموں کے متفقہ حصہ کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔

اس ضمن سب سے پہلے عوامی لیگ کے ۶ نکات ملاحظہ کر لیجئے۔

- نکتہ نمبر ۱۔ پاکستان ایک فیڈریشن ہوگی جس کی اساس قرارداد پاکستان لاہور پر ہوگی۔
  حکومت پارلیمانی طرز کی ہوگی۔ جو مقننہ کے سامنے جوابدہ ہوگی۔
  اقتدار اعلیٰ مقننہ کے پاس ہوگا، جو بالغ رائے دہی کے اصول پر براہ راست انتخاب کے ذریعے تشکیل پائے گی۔
- نکتہ نمبر ۲۔ وفاقی (مرکزی) حکومت کے پاس صرف دو موضوعات یعنی دفاع اور امور خارجہ ہوں گے باقی تمام موضوعات وفاق میں شامل یونٹوں (صوبوں) کے پاس ہوں گے۔
- نکتہ نمبر ۳۔ ملک کے دونوں بازوؤں کے لئے جداگانہ اور آزادانہ کرنسیاں رائج ہوں گی جو ایک دوسرے کے ساتھ قابل تبادلہ ہوں گی۔
  یا ملک کے لئے ایک ہی کرنسی رکھی جائے۔ لیکن مشرقی پاکستان سے مغربی پاکستان کو سرمایہ کی منتقلی کے سدباب کے ضامن اقدامات کئے جائیں۔ مشرقی پاکستان کے لئے الگ بینکنگ ریزرو اور علیحدہ مالی پالیسی اختیار کرنا بھی لازمی ہے۔
- نکتہ نمبر ۴۔ ٹیکس لگانے اور مالیہ وصول کرنے کا اختیار مرکز کی بجائے صوبوں کو ہوگا۔
  وفاقی حکومت اپنے اخراجات کے لئے صوبوں سے مقررہ حصہ لے گی اور اس سے مجموعی وفاقی فنڈ قائم ہوگا۔
- نکتہ نمبر ۵۔ ملک کے دونوں حصوں کے لئے غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی کے الگ الگ کھاتے رکھے جائیں گے اور ان کا کنٹرول متعلقہ صوبائی حکومت کے ہاتھ میں ہوگا
  وفاقی حکومت کو جو زرمبادلہ درکار ہوگا۔ وہ ملک کے دونوں حصے مساوی یا مقررہ شرح کے مطابق ادا کریں گے۔
  مقامی طور پر تیار ہونے والی مصنوعات کی بین الصوبائی نقل و حمل پر ڈیوٹی نہیں لگے گی۔
  صوبائی حکومتوں کو بیرونی ممالک سے تجارتی تعلقات استوار کرنے اور وہاں تجارتی مشن قائم کرنے کا آئینی اختیار حاصل ہوگا۔
- نکتہ نمبر ۶۔ مشرقی پاکستان کے پاس ملیشیا یا علاقائی فوج ہوگی۔ جو اس حصہ کا دفاع کرے گی۔

(ماخوذ امروز لاہور ۸ نومبر ۱۹۷۰ء)

ہفت روزہ ایڈیشن

یہ ہیں وہ ۶ نکات جنہیں عوامی لیگ اور شیخ مجیب الرحمن صاحب پاکستان کے دستور میں شامل کرانا چاہتے ہیں۔

پشتو حصہ ترجمان اسلام
آئندہ شمارہ میں
ملاحظہ فرمائیں

اعصاب کی طاقت کیلئے بہترین دوا

حب سلاجیت کمپونڈ خالص سلاجیت، کشتہ فولاد، اور دیگر قیمتی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔ اعصاب کو بے پناہ طاقت دیتی ہیں۔ کمر، پٹھوں اور جوڑوں کے درد کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتی ہیں۔ بلغم، کھانسی معدے و جگر کی خرابی کا علاج ہیں۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہیں اور پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ تبخیر معدہ کو دور کرتی ہیں۔ بوڑھوں کے وٹ کا علاج ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض میں حد درجہ مفید ہیں۔ قیمت سو گولی ۱۰/- ارپے۔ پچاس گولی ۵/- روپے علاوہ محصول ڈاک۔ خالص سلاجیت مصفی ۲ روپے تولہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم مختار احمد الحسینی گولڈ میڈلسٹ
معیاری دواخانہ، پانی والا تالاب ـــ لاہور

مسائل و افکار

احمد حسین کمال

— برطانوی اہل قلم کی اسلام دشمنی — صحافیوں کی بھوک ہڑتال — گرانی کا روگ

— مشرق وسطیٰ اور روس — مشرق بعید میں نئی سامراجی چال — دستور سازی کی سیاسی راہ

— سیاسی پارٹیوں میں زیادہ سے زیادہ اشتراک کی ضرورت

— جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ مضبوط کیجئے

اس ہفتہ بہت سے واقعات ایسے ہوئے ہیں، جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اور ان کے دور رس نتائج کسی اعتبار سے بھی خوشگوار نہیں ہو سکتے۔

برطانوی اہل قلم کی اسلام دشمنی

ایک انگریز مصنف نے اپنے خبث باطن کے اظہار کے لئے اس ہستی کو اپنی لاف زنی کا ہدف بنایا جو مسلمانوں کے لئے تو قبلۂ دیں اور کعبۂ ایماں ہے ہی، لیکن پوری انسانیت کے لئے بھی اس ہستی کے سوا کوئی دوسرا قابل صد احترام نہیں۔ آج دنیا جس حریت فکر اور حریت رائے کی قدردان بنی ہوئی ہے۔ یہ اسی ہستی کا فیض ہے ورنہ انسان پر انسان کے استبداد کے ایسے بوجھل طوق لدے ہوئے تھے، جنہیں ابھی تک اسلام سے دور رہ کر پوری طرح مسمار نہیں کیا جاسکا ہے۔

یہ انگریز جو آج اپنی ترقی پسندی اور آزاد روی کا شہرہ بلند کرتے رہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے رومنوں کے ادنیٰ چاکر اور غلام تھے۔ اسلام کی تاریخ سے بڑھتے ہوئے سیلاب نے اس نیم وحشی اور ذلیل قوم کو انسانیت کا پہلا سبق سکھایا اور یورپ صرف اندلس کی اسلامی حکومت کے صدیوں کے فیضان سے اس قابل بنی کہ آج اپنے آپ کو مہذب سمجھنے لگی ہے

لیکن افسوس کہ ان بد اخلاق قوموں کی دنی فطرت ابھی تک ان کی رگ و پے میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اور مسلمانان عالم کے خلاف ان کی سیاسی و معاشی سازشوں و حربوں کے ساتھ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں بھی ان کا اس ناپاک فطرت کا اظہار گاہ بگاہ ہوتا رہتا ہے۔

دشمنان اسلام کی اس دریدہ دہنی کا صحیح علاج یہ ہے کہ مسلمان اپنے کو سامراجیت کے سیاسی و معاشی اثرات سے پاک کریں۔ اور اخوت و مساوات کے مضبوط شیرازہ میں منسلک ہو کر اپنی جہادی قوت کو بلند و بالا کریں۔ تاکہ دریدہ دہنی کا مسکت جواب دیا جاسکے۔

ورنہ اس قسم کے احتجاجات پر برطانیہ کے غیار سیاستدان اظہار افسوس کر دیا کرتے ہیں اور معذرت کر دیتے ہیں کہ برطانوی حکومت کو پریس اور تصنیف و تالیف پر کوئی اختیار نہیں ہے جیسا کہ اس موقعہ پر بھی انہوں نے کہا ہے۔

صحافیوں کی بھوک ہڑتال

پی، پی، ایل ورکرز یونین کے صدر جناب صفدر میر نے پی، پی، ایل کی انتظامیہ کے خلاف فیصلہ کن اقدام کا آغاز کر دیا ہے۔ ان سطور کے لکھتے وقت وہ اور ان کے دوسرے رفقاء بھوک ہڑتال کرتے ہوئے پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو چکے ہیں اور ان کے جانشین بھوک ہڑتال کیمپ میں پہنچ گئے ہیں۔

ہمارے ملک میں صحافت کی مٹی جس طرح پلید کی گئی ہے۔ اس کی مثال شاید ہی کسی دوسری جگہ مل سکے۔

پاکستان جو دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے اور جہاں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسلامی اقدار، دنیا کی تمام قدروں سے فائق و اعلیٰ ہیں۔ وہاں صحافت ملکی حکمرانوں کی لونڈی اور دولت مندوں کی حاشیہ بردار بن کر رہ گئی ہے۔ اور یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت عمل میں آیا ہے۔ صفدر میر اور ان کے ساتھیوں نے صحافت کی آزادی کے لئے ایک بڑا ہی جانبازانہ قدم اٹھایا ہے۔ خدا کرے کہ وہ کامیاب ہوں۔ دراصل ان کی قربانی و جد و جہد کے نتائج پر پوری قوم کی نظر لگی ہوئی ہے۔ مستقبل کی ہوا کے رخ کا اندازہ ان نتائج سے لگایا جاسکے گا۔

اگر واقعی اس ملک میں آئندہ جمہوریت، انصاف اور مساوات کا دور دورہ ہونے والا ہے تو صفدر میر اور ان کے ساتھیوں کی سعی و کاوش بار آور ہوگی اور اصحاب اقتدار بروقت اقدام کر کے نیشنل پریس ٹرسٹ کو توڑ دینگے پی، پی، ایل کی انتظامیہ میں مناسب رد و بدل کر دیا جائیگا اور صحافیوں کے مطالبات تسلیم کر لئے جائینگے۔

اگر ایسا نہیں ہوا، تو پھر جمہوریت و انصاف کی امیدیں ابھی دیر تک گرد آلود رہتی سمجھی جائیں گی اور عوامی جد و جہد کے کسی بڑے سیلاب کا انتظار و انتظام کرنا ہوگا۔

گرانی کا روگ

پاکستان میں اقتصادی استحصال کا ایک بڑا ذریعہ آئے دن کی گرانی ہے۔ گرانی کا یہ عمل تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ جس کا سب سے بڑا شکار، مزدور، ادنیٰ اور اوسط درجہ کے ملازم پیشہ افراد اور معمولی کاروباری لوگ ہوتے ہیں۔

قیام پاکستان کے وقت کی اور ۲۳ سال بعد اس وقت کی قیمتوں میں زمین و آسمان کا تفاوت ہو چکا ہے صرف دو سال کے اندر ہی اندر اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ بیس سے ساٹھ فیصد تک ہو چکا ہے۔ حالانکہ ایک غریب اور عام آدمی کی اوسط آمدنی معمولی سے فرق کے ساتھ وہی ہے جو قیام پاکستان کے وقت تھی۔ سو سے پانچسو روپیہ تک کی ماہوار آمدنی والے لوگ جن کے افراد خانہ چار سے دس تک ہوتے ہیں کسی طرح بھی پوری طرح گذر اوقات نہیں کر سکتے۔

شہروں میں دو کمروں کا معمولی مکان بمشکل سو روپیہ ماہوار پر ملتا ہے۔ بچوں کے تعلیمی اخراجات سو روپیہ ماہانہ بن جاتے ہیں۔ بنا بتی گھی جس کا ۵ سیر کا ڈبہ دس سال قبل ۱۵ روپیہ میں مل جاتا تھا اب ۲۵ روپیہ میں بمشکل ملتا ہے دودھ ایک روپیہ سیر سے کم نہیں۔ آٹا، چینی، تیل، لکڑی کوئلہ، ایندھن، پانی اور بجلی کے بل، بیماری ہاری پر ادویات و معالج کی فیس۔ یہ تمام بنیادی ضروری اخراجات ایک عام آدمی کے مقدور سے باہر ہوتے جارہے ہیں۔ لباس وغیرہ اور خوشی غمی کے اخراجات تو کہیں دور رہے۔

کیا ان حالات میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ عوام پورے اطمینان، ردل جمعی کے ساتھ ملک کی تعمیر میں لگے رہیں گے۔ جبکہ وہ اپنی ان تمام محرومیوں کے ساتھ دوسری طرف ایک مختصر سے طبقہ کو جس کے ہاتھ میں اقتدار یا دولت کی کنجیاں ہیں، برابر پھلتا پھولتا اور بھرپور عیاشیاں کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔

ملک کی اقتصادی اور معاشی منصوبہ بندی اور دولت کی تقسیم کا بیشتر انتظام حکومت کے ہاتھوں میں ہوتا ہے گرانی پر بھی حکومت ہی قابو پا سکتی ہے۔ آمدنیوں میں توازن پیدا کرنا اور اشیاء کی قیمتوں کو عوام کی قابل رسائی رخ تک رکھنا، حکومت کا ہی فرض ہے۔ حالات نہایت ابتر ہوتے جارہے ہیں۔ کم آمدنی والے کروڑوں افراد اپنے حال سے تنگ اور مستقبل سے مایوس ہو جانے کو ہیں۔ یہ امر نہ تو ملک و ملت کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے، نہ اصحاب اقتدار و صاحبان ثروت کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے۔

مشرق وسطیٰ اور روس

مشرق وسطیٰ میں حالات کی رفتار ابھی تک غیر یقینی ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ بصورت حال ایک اور خطرناک جنگ کا پیش خیمہ بن جائے۔ عرب ملکوں کی سب سے بڑی مشکل ان کا داخلی انتشار ہے۔ موروثی حکمرانوں، بادشاہوں اور شیوخ کی مفاد پرستانہ رفتار جیسی پہلے تھی ویسی ہی اب بھی ہے۔ تیل کی بے پناہ آمدنی نے ان کی ننگ رلیوں کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ وہ اس مفاد کی خاطر امریکہ و برطانیہ کی سرپرستی اور تحفظ کا جوا اپنی گردن سے اتارنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور مغرب کے سیاسی شاطروں کی ہر نئی چال کا تنکا بننے پر آمادہ رہتے ہیں۔

چند عرب ملکوں نے عرب عوام کی طاقت مستحکم و مضبوط کرنے کے لئے جان کی بازی لگا رکھی ہے۔ جن میں مصر

پیش پیش ہے، لیکن تاحال۔ وہ موجودہ حالات میں اپنے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں پاتے کہ روس سے زیادہ سے زیادہ امداد حاصل کریں اور اسرائیل کے خطرہ کا مقابلہ کرتے رہیں۔

ڈاکٹر یارنگ نے مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کے حل کے لئے دوڑ دھوپ پھر شروع کر دی ہے۔

جہاں تک ان عرب ملکوں کا تعلق ہے جو تجارتی، اقتصادی اور فوجی اعتبار سے برطانیہ و امریکہ سے براہ راست رابطہ رکھتے ہیں۔ جیسے سعودی عرب وغیرہ۔ وہ اسرائیل کے ساتھ امریکہ کے جانبدارانہ رویہ میں کوئی پیدا کرنے سے قاصر رہے ہیں اور امریکہ اپنے ان دوست عرب ملکوں کے بارے میں مطمئن ہے کہ اس کی اسرائیل نواز پالیسیوں کے باوجود یہ عرب ممالک اس کے ساتھ تجارتی، اقتصادی، حتیٰ کہ فوجی روابط برقرار رکھیں گے اور انہیں بگاڑیں گے نہیں امریکہ کا یہ ہی اطمینان اسے اور اسرائیل کو عرب مطالبات کے سامنے جھکنے پر آمادہ نہیں ہونے دیتا۔

ان حالات میں مصر وغیرہ مجبور ہیں کہ روس کی زیادہ سے زیادہ پشت پناہی حاصل کر کے امریکی پالیسی میں لچک اور جھکاؤ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

درحقیقت اس وقت مشرق وسطیٰ میں سیاسی حکمت عملی کی کشاکش اب امریکہ اور روس کے درمیان ہو رہی ہے۔

ناصر مرحوم نے یہ صورت حال پیدا نہیں ہونے دی تھی وہ آخر دم تک اس مسئلہ کو عرب دنیا تک محدود رکھنے کی کوشش میں رہے۔ اور چونکہ وہ پوری عرب قوم کے مسلمہ ترجمان بن چکے تھے۔ اس لئے عرب کے بادشاہوں و شیوخ کو ان کی آواز اور موقف کا کسی نہ کسی حد تک لحاظ کرنا پڑتا تھا۔ وہ روس سے امداد ضرور لیتے تھے لیکن اسے بحر روم کے علاقہ میں بااثر اور فیصلہ کن طاقت نہیں بننے دے رہے تھے۔ لیکن عرب اتحاد کا مقصد پوری طرح ان کی زندگی میں بھی حاصل نہیں ہو سکا تھا۔ اس لئے ان کی پالیسی پر حرف بہ حرف گامزن رہنا ان کے جانشینوں کے لئے مشکل تر ہو گیا ہے۔

امریکہ اپنے دوست عرب ملکوں کے مفادات کا محافظ بن کر مشرق وسطیٰ میں اپنے اثر و رسوخ کو برقرار رکھنے کی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہے اور اسرائیل کا سب سے بڑا سہارا بنا ہوا ہے تو روس سے امداد لینے والے عرب ملکوں کے لئے بھی جوابی اقدام یہ ہی ہے کہ وہ امریکہ کے مقابلہ میں روس کی طاقت کو کھل کر مشرق وسطیٰ میں لے آئیں۔

اب حالت یہ ہے کہ اردن فدائین کو کچلنے کی کارروائیاں برابر جاری رکھے ہوئے ہے۔ لبنان کے دروازے فدائیوں پر بند ہو رہے ہیں۔ عراق کے لئے ایران کے ساتھ تنازع ایک مشکل مسئلہ بنا ہوا ہے۔ خلیج فارس کی ریاستوں کو برطانیہ ایک مسلح طاقت کا روپ دے کر عراق و مصر کے مقابلہ پر لانا چاہتا ہے۔

ابوظہبی جیسی چھوٹی سی ریاست جس کی کل آبادی پندرہ بیس ہزار کے لگ بھگ ہے ٹینک شکن اسلحہ کے نظام کا خریدار بنا ہے۔ ادھر خلیج فارس کا مسئلہ بھی کم سنگین نوعیت نہیں رکھتا۔

ان حالات میں بحر روم کے کنارے اور بحر ہند کے دامن تک روس کے اثر و نفوذ کا بڑھتا چلا جانا حیرت انگیز نہیں ہے۔ جبکہ قدیم یمن اور نوآزاد جنوبی یمن بھی اپنی آزادی برقرار رکھنے کے لئے روس کی حمایت حاصل کرنے پر مجبور رہیں۔

مشرق بعید میں نئی سامراجی چال

برطانوی دولت مشترکہ کا موجودہ اجلاس سنگاپور میں منعقد ہو رہا ہے اور ان سطور کی اشاعت تک منعقد ہو کر ختم ہو چکا ہوگا

دراصل مشرق بعید کے نسبتاً جنوبی علاقہ میں ملائشیا اور سنگاپور سے آسٹریلیا تک کسی نہ کسی طرح برطانیہ کا اثر و نفوذ ابھی تک باقی چلا آ رہا ہے۔ اس علاقہ میں برطانیہ اور مغربی سامراج کو چیلنج کرنے والی قوت سوئیکارنو مرحوم کی تھی، جو سامراجی سازشوں کا شکار ہو کر کبھی کی ختم ہو چکی ہے۔

ملائشیا، برطانیہ کا بندۂ بے دام ہے۔ آسٹریلیا خود برطانیہ کا ہی ایک حصہ ہے۔ سنگاپور برطانیہ کی نوآبادی ہے۔ سوہارتو صاحب کے طفیل اب انڈونیشیا بھی برطانیہ کے سایہ تلے آ گیا ہے۔ لیکن خود برطانیہ اپنی قدیم عظمت کھو رہا ہے۔ اور اتنے بڑے علاقہ کو کنٹرول کرنا اس کے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے۔

امریکہ ویت نام کی جنگ میں الجھ کر اس قابل نہیں رہا کہ آگے بڑھ کر اس پورے علاقہ کو اپنے زیر اثر لے سوئیکارنو مرحوم کے زوال کے وقت یہ امید تھی کہ ویت نام کا تیا پانچہ بھی جلد ہو جائے گا اور آسٹریلیا سے ویت نام کا تیا پانچہ بھی جلد ہو جائے گا اور آسٹریلیا سے ویتنام تک امریکی استعمار میں بندھا ہوا یہ پورا علاقہ چین کے خلاف جنوبی جھتا بن جائے گا لیکن ویت نام کی سخت جانی نے سارا کھیل بگاڑ دیا اور اب اس کے لئے ایک نیا منصوبہ عمل میں لایا جا رہا ہے۔ برطانیہ آسٹریلیا کو اپنا جانشین بنا کر ملائشیا اور انڈونیشیا و سنگاپور کو اس کی تحویل میں دے دینا چاہتا ہے اور آپ صرف پانچویں طاقت کی حیثیت سے اس محاذ کا سرپرست بننے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

سنگاپور میں دولت مشترکہ کی کانفرنس اس منصوبہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے ہی منعقد کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان اور بھارت کو اپنے ساتھ ملانا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ پہلے کناڈا کے وزیراعظم اور ان کے بعد دوسرے دن ہی برطانیہ کے وزیراعظم پاکستان آئے اور پھر دہلی روانہ ہو گئے۔

اس منصوبہ پر پاکستان کی حکومت کا ردعمل کیا ہے اس بارے میں قوم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتی۔ لیکن بھارت کے بارے میں یہ یقین ہے کہ اگر کناڈا اور برطانیہ نے اسے

از مولانا محمد عبدالقادر آزاد

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے حقوق کے سب سے بڑے علمبردار ہیں

- ماں احترام کی مستحق ہے
- بہن احسان کی سزاوار ہے
- بیوی انصاف کی حقدار ہے
- بیٹی رحم کے لائق ہے

عورتوں کے حقوق کے سلسلہ میں دنیا کی مختلف جماعتیں اور متفرق مذاہب اس وقت بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن جب آپ بنظر غائر تاریخ عالم کا مطالعہ فرمائیں گے تو لازمی طور پر اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ تاریخ انسانی میں پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ صنفِ نازک کو مرد کی ظالمانہ دستبرد سے محفوظ کرا کر اعلیٰ مقام تک پہنچانے میں کوئی نام پیش نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی تشریف آوری سے قبل ہندومت نے اپنے مقدس ترین قانون منو شاستر کے اصول و ضوابط کے مطابق عورت کو شودر اور اچھوت اقوام سے بھی ناقص جان کر اس کو جانوروں سے بھی بدتر درجہ دے رکھا تھا۔ عورت کی مکمل زندگی اس مرد کے تصرف میں ہوتی جس کے پنجۂ استبداد میں وہ بقضا تقدیر سے پھنس جاتی تھی۔ حتیٰ کہ اگر اس کا بوڑھا کھوسٹ خاوند اس عورت کے عالم شباب میں مر جائے تو مجبوراً اس جواں سال عورت کو اپنی زندگی اس خاوند کی لاش کے ساتھ نذر آتش کرانی پڑتی تھی۔ یہ اسلام ہی کی برکت تھی کہ ـــــ اسلام کی روشن اور منور تعلیمات کی روشنی میں ہندومت کے علمبرداروں کو اس انسانیت سوز فعل کو قانوناً ممنوع قرار دینا پڑا۔ عیسائیت نے اپنی محرف اور مبدل (انجیل متی) میں یہاں تک لکھ دیا کہ "عورت موت سے زیادہ تلخ ہے۔ خدا کا محبوب اس کو ہاتھ نہ لگائے"۔

اس کے علاوہ انجیل کی روشنی میں یہ شرعی قانون بنا دیا گیا کہ ایک دفعہ شادی کے بعد عورت سوائے زنا کے جرم کے اور کسی صورت میں اپنے خاوند سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی۔

جس طرح ہندوؤں نے اسلام کی روشنی میں اپنی سابقہ روایات میں ردوبدل کر کے اسلامی اصولوں کے مطابق عورت کو خلافِ فطرت موت کے پنجہ سے نکلوا دیا۔ بالکل اسی طرح عیسائی مفکرین کو اپنے غیر آسمانی نظریہ میں اسلام کے طلاق اور خلع کے قوانین سے مدد لے کر ترمیم کرنا پڑی۔

یہود کے ہاں ذرا ذرا سی لغزشوں پر عورت کو گھر سے نکال باہر کرنا اور ایام خصوصی میں عورت سے ہمکلام ہونا قطعی حرام سمجھتے تھے۔ موجودہ دور میں نظریاتِ جدیدہ کے علمبردار بھی عورت کا معاشرہ میں صحیح مقام متعین نہ کر سکے۔

عرب کے لوگ اپنی روایاتِ قدیمہ کے مطابق بچی کی پیدائش کو نحوست کی علامت سمجھتے تھے۔ اور پیدائش کے فوراً بعد اس کو قتل اور زندہ درگور کرنا باعث عزو افتخار سمجھا جاتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مجلس میں صحابہ سے استفسار فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے اپنے خاص خاص واقعات سناؤ۔

اجتماع میں سے ایک آدمی نے اپنا واقعہ اس طرح سنایا، کہ میری بیوی حاملہ تھی۔ مجھے سفر پر جانا پڑا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے بعد اگر لڑکا پیدا ہو تو زندہ رکھنا اور اگر لڑکی پیدا ہو تو زندہ درگور کر دینا۔ چنانچہ میں یہ اور اسی قسم کی دوسری ہدایات دے کر سفر پر روانہ ہو گیا۔ عرصہ دراز کے بعد جب سفر سے واپسی ہوئی، تو معلوم کرنے پر بیوی نے بتایا کہ ایک بچہ مرا ہوا پیدا ہوا تھا۔ جو دفن کروا دیا گیا تھا۔ گفتگو اسی پر ختم ہو گئی۔ چند دن میں نے ایک خوبصورت بچی کو گھر میں آتا دیکھا۔ تو بیوی نے پوچھنے پر بتایا کہ یہ ہمسایہ کی بچی ہے۔ میں اس لڑکی کو تحفے تحائف لا کر دے دیا کرتا۔ جب بیوی نے اس بچی پر مجھ کو مہربان پایا تو کہنے لگی۔ اگر ایسی خوبصورت بچی ہماری ہو تو کیسی رہے گی میں نے کہا کہ یہ بچی تو بڑی پیاری ہے، خوبصورت اور شریف ہے اور مجھے بہت پسند ہے۔ جب میری بیوی نے یہ سنا تو کہنے لگی، مبارک ہو یہ بچی آپ کی ہے میں تو آپ کے ڈر کی وجہ سے آپ کو بتاتی نہ تھی۔ بس یا رسول اللہ! میں نے جب یہ بات سنی تو حمیت جاہلیہ عود کر آئی۔ اور میں نے غصہ میں آگ بگولہ ہو کر بچی کو بازو سے پکڑا اور کدال لے کر دامن کوہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ بچی راستہ میں مجھے بار بار پوچھتی کہ ابا ہم کہاں جا رہے ہیں۔ میں غصہ کی وجہ سے کچھ جواب نہ دیتا۔ ایک مقام پر پہنچ کر میں نے کدال سے زمین کھودنی شروع کر دی۔ جب گڑھا کھودا گیا۔ تو میں نے اپنی بچی کو اس گڑھے میں دے پٹخا۔ جب میں اس بچی پر پتھروں کی بارش کر رہا تھا تو بچی چیخ چیخ کر پوچھتی کہ ابا میرا قصور تو بتاؤ، میں اس کو کوئی جواب نہ دیتا۔ حتیٰ کہ وہ بیچاری اسی حالت میں آخری سسکی لے کر ابدی نیند سو گئی۔ اس کے دوپٹے کا ایک کونہ پتھروں سے باہر رہ گیا۔ جسے میں آج تک نہ بھلا سکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ سنا، تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

یہ اور اسی قسم کے سینکڑوں واقعات جو کتب احادیث و تاریخ میں بالتفصیل موجود ہیں۔ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ زمانہ قبل از اسلام میں عورت کو مخلوق کا سب سے گھٹیا طبقہ گنا جاتا تھا۔ تا آنکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور بعثت کے بعد جہاں آپ نے دیگر چیرہ دستیوں اور مظالم کا قلع قمع فرمایا۔ وہاں بیٹی کی پیدائش پر چہروں کے سیاہ ہو جانے کو کفار کی مکروہ ترین عادت کے طور پر بیان کر کے اس کی مذمت فرمائی اور مسلمانوں کو اس عادت سے کنارہ کش ہونے کا سختی سے حکم فرمایا۔

قرآنی تبلیغ و تلقین کے بعد احادیث مقدسہ میں بیٹی کی پیدائش پر خوشی اور اس کی پرورش پر جنت کی بشارت دی، چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے۔

(۱) جو شخص لڑکیوں کی خدمت کرے گا، دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو گی۔

ایک دوسرے مقام پر آپ یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۲) کہ جس شخص نے دو بیٹیوں کی خدمت کی اور بلوغ تک ان کی نگہداشت کی۔ آخرت میں وہ میرے ساتھ اس طرح ہو گا جس طرح دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں"۔

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں

(۳) "جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ اسے زندہ نہ گاڑے نہ اسے ملامت کرے اور نہ دوسرے بچوں سے اس کے مقابلہ میں بہتر سلوک کرے، خدا اسے جنت میں داخل کرے گا"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کے حقوق اور ان کی زندگی کو تلف ہونے سے بچانے میں پوری قوت صرف فرمائی۔ اور اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے گوشت کا ٹکڑا فرمایا۔

یہ عرب کے معاشرہ کی پہلی آواز تھی۔ جس نے اس مظلوم جنس کے حق میں دستور زمانہ سے بے نیاز ہو کر یہ نعرہ بلند کیا اور واقعی گھناؤنے اور پُر معصیت دور میں بیٹی کو اپنے جسم کا ٹکڑہ کہنا صرف اور صرف آپ کی ذات ستودہ صفات ہی کا کام تھا۔ آپ کی ان مقدس تعلیمات کا ہی نتیجہ تھا کہ مصر کے لوگ جب اپنے معمول کے مطابق

دریائے نیل کے خشک ہوجانے پر ایک نوجوان بے گناہ بچی کو ذبح کرکے نیل کے سپرد کرنے لگے تو اس وقت کے گورنر مصر حضرت عمرو بن العاصؓ نے موقع پر پہنچ کر بڑی سختی سے اس بری رسم پر اس کے ادا کرنے والوں کو ڈانٹا اور فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل انسانی کو ختم کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں نہ کہ اس کو فروغ دینے کے لئے۔ میں قطعاً اس مظلوم کو تلف نہیں ہونے دوں گا اور اگر کسی نے یہ نازیبا حرکت کی تو اس کو پوری سزا دوں گا مصری امراء کہنے لگے۔ کہ جناب پھر کوئی تدبیر کریں کہ دریا کا پانی جاری ہوجائے۔ گورنر موصوف نے امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظم کی خدمت میں اس عنوان کا خط لکھا کہ میں نے یہاں یہ مکروہ رسم دیکھی ہے۔ مصریوں کا کہنا ہے۔ کہ اگر نوجوان لڑکی کو ذبح کرکے ہم دریا کی نذر نہ کریں تو دریا پانی نہیں دیتا۔ میں نے مصریوں کو بڑی شدت سے اسے باز رکھا ہے۔ اب ان کا مطالبہ ہے کہ اس طرح بے گناہ جان کو ضائع نہیں کرینگے لیکن دریا کا پانی آپ جاری کرادیں، میں آپ سے اس سلسلہ میں ملتجی ہوں کہ کوئی تجویز فرمائیں تاکہ دریا پانی دینے لگے۔

حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کے نام اس مضمون کا خط لکھا کہ اگر تو خداوند قدوس کے حکم سے چلتا ہے تو چل، کیونکہ اس کا ایک بندہ تجھے اس کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر تو اپنی مرضی سے چلتا ہے تو پھر تیرے پانی کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اور حکم دیا کہ اس خط کو نیل میں ڈال دو۔

جب اس خط کو گورنر مصر نے دریائے نیل کے سپرد کیا تو دریا ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ اور ایسا چلا کہ آج تک رواں دواں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کے حقوق بیان فرمائے اس طرح آپ نے بیوی کے حقوق کے بارہ میں متعدد مقامات پر اپنے مختلف خطبات میں امت کو جو تلقین فرمائی۔ ان میں سے چند فرامین قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں

(۱) تم میں سے بہترین انسان وہ ہے، جس کا سلوک اپنی بیوی سے اچھا ہے۔

(۲) آپ نے مشہور عالم خطبہ حجۃ الوداع میں بیویوں کے حقوق کی تلقین فرمائی۔

(۳) ایک دن ارشاد فرمایا "کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ بہترین نیکی کیا ہے؟ بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنی لڑکی کے ساتھ جب اسے خاوند طلاق دے کر واپس بھیج دے تو نرمی سے پیش آؤ"۔

(۴) آپ ہر شخص پر ظلم، زیادتی کی مخالفت فرماتے تھے لیکن عورتوں کے ساتھ بالخصوص ظلم اور زیادتی کو بہت برا سمجھتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"طلاق اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز ہے۔ آپ نے جہاں بیوی کے حقوق بیان فرمائے، وہاں بیوی کو بھی تاکید کردی ہے کہ وہ خاوند کی اطاعت کو اپنا فریضہ سمجھے"۔

(۵) جب عورت پانچوں وقتوں کی نماز ادا کرتی ہے ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہے۔ پاکدامن ہے اور خاوند کی نافرمانی نہیں کرتی تو اُسے کہہ دو کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے"۔

(۶) ارشاد ہوتا ہے:۔

"اے عورتو! میں نے جہنم میں تم لوگوں کو بہت دیکھا ہے۔ انہوں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ تم شوہروں کی نافرمانی اور ناشکری بہت کرتی ہو"۔

بیوی کے حقوق کے بعد اب ذرا والدہ کے حقوق بھی سن لیجئے:۔

قرآن عزیز میں والدین کے حقوق اور آداب کا ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر فرمایا کہ ان کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ اور جب ان سے کوئی بات کرو تو بڑے اچھے پیرائے میں، اور جب ان کے لئے دعا مانگو، تو بارگاہ ایزدی میں یوں کہو:۔

"اے اللہ! میرے والدین پر ایسے ہی رحم فرما، جیسے کہ انہوں نے میری بچپن میں پرورش کی تھی"۔

احادیث نبوی میں آتا ہے:۔

(۱) جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

(۲) آپ نے مسائل کے جواب میں تین دفعہ ماں کا حق باپ سے زیادہ فرمایا۔ چوتھی دفعہ باپ کا ذکر کیا۔ قرآن عزیز بھی اس سلسلہ میں فرماتا ہے:۔

"ہم نے انسان کو تعلیم دی کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اس کی والدہ نے حمل کے زمانہ میں بھی اس کو تکلیف سے اٹھایا اور اس کو جننے کے وقت بھی تکلیف اٹھائی"۔

رسالتمآب کا اپنا واقعہ ہے کہ صحابہ کرامؓ ایک مجلس میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک ضعیفہ تشریف لائیں آپؐ اس کے احترام میں سر قد کھڑے ہوگئے اور اپنی پاکیزہ چادر اس کے قدموں میں بچھادی اور نہایت ادب و احترام سے اس سے گفتگو کرتے اور بڑے فرمانبردارانہ انداز میں جواب دیتے رہے۔ جب ضعیفہ چلی گئی۔ تو آپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ بوڑھی عورت کون تھی؟ صحابہ نے لاعلمی کا اظہار کیا تو فرمایا:۔

"یہ میری دایہ بی بی حلیمہ سعدیہ تھیں جنہوں نے مجھے دودھ پلایا تھا"۔

صحابہ کرامؓ اس ضعیفہ کی قسمت پر رشک کرتے تھے۔

عورت کی زندگی کے چار روپ ہیں۔

ماں ، بہن ، بیٹی ، بیوی

بیٹی رحم کی مستحق ہے، بیوی انصاف کی، ماں احترام کی اور بہن احسان کی مستحق ہے۔ عورت کو اس کی زندگی کے ان چاروں مراحل میں جو راحت و آرام ملا ہے وہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ کے فیض سے ہی ملا ہے، اور جہاں اس سے کوئی ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ وہ آپؐ کی تعلیمات سے بغاوت کا نتیجہ ہے۔

جب ہماری بہنوں کی تمام تر عزت حضور علیہ السلام ہی کے دین سے حاصل ہوتی ہے تو ان کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے محسن اور محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے ضابطہ حیات کو زندگی کے ہر موڑ پر مستعمل راہ بنائیں اور اپنا ہر عمل اسی طریق نبوی کے مطابق سرانجام دیں اور اسی دین کی سرفرازی و سربلندی اور ترقی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔

اگر اسلامی قوانین نافذ نہ ہونے پر جمعیۃ کے اکابر نے استعفیٰ دیا تو میں بھی ان کیساتھ ہی مستعفی ہوجاؤنگا

آزاد قبائل سے قومی اسمبلی کے منتخب رکن ملک جہانگیر خان کا اعلان

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام میر علی اڈہ میں زیر صدارت مولانا حبیب الرحمٰن جلسہ عام منعقد ہوا جس میں شمالی وزیرستان ایجنسی کے قومی اسمبلی کے لئے منتخب کردہ آزاد ممبر ملک جہانگیر خان نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا باقاعدہ اعلان کیا۔ اس سے پہلے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا، اور فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ قبائلیوں نے ملک جہانگیر خان جیسے تعلیم یافتہ اور قابل شخص کو اسمبلی کے لئے منتخب کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ ملک جہانگیر خان ہماری توقعات پر پورا اتریں گے اور اسمبلی میں آئین شریعت کا نعرہ بلند کریں گے۔

ملک جہانگیر خان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اور اعلان کیا کہ یقین کرو کہ اگر ایک طرف اسمبلی میں صدارت کا عہدہ ہو، اور دوسری طرف مفتی محمود صاحب اور ہزاروی صاحب کی معیت میں اسلامی قانون کا مسئلہ درپیش ہو، تو میں صدارت کو لات مار کر ٹھکرادوں گا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر اسمبلی کی رکنیت سے مفتی صاحب اور ہزاروی صاحب نے استعفیٰ دے دیا تو ان کی حمایت میں استعفیٰ دینے والا تیسرا فرد میں ہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ بعض مفاد پرست لیڈر ایجنسیوں کو ختم کرکے ضلعوں میں شامل کرنے کا پروگرام بناتے ہیں، لیکن میں بتادینا چاہتا ہوں کہ ایسی ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا۔

انہوں نے اعلان کیا کہ شمالی وزیرستان ایجنسی کے معاشی اقتصادی صورت حال کو بدلنے کے لئے میں آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ پانی کا مسئلہ ٹیوب ویلوں کے ذریعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے۔ چونکہ ہماری ایجنسی میں سیمنٹ، پیتل، الماس اور دیگر صنعتیں کافی مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ ان کو بروئے کار لاکر یہاں کارخانے قائم کئے جائیں گے۔

اس سے قبل جب ملک جہانگیر خان میر علی پہنچے، تو لاکھوں قبائلیوں نے ان کا استقبال کیا، اور امیر رضاکاران مولانا جنت میر صاحب کے حکم پر انہیں ہوائی فائرنگ سے قومی سلامی دی گئی۔ بعد میں دفتر میں پُرتکلف چائے پلائی گئی۔ جلسہ عام سے مولانا دیندار صاحب نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، مولانا جنت میر امیر رضاکاران مولانا آصل دین، مولانا نور محمد وغیرہ اور جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے صدر شوکت علی خان اور سنیٹر نعمت خان وغیرہ نے بھی شرکت کی۔

محمد عابد اسعد ڈیروی

ڈیرہ اسماعیل خاں میں الیکشنی دور کی چند جھلکیاں

- مسٹر بھٹو نے جب ڈیرہ اسماعیل خاں کے حلقہ سے انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا تو حضرت مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ ڈیرہ اسماعیل خاں مسٹر بھٹو کا سیاسی قبرستان بنایا جائے گا۔ مردِ قلندر کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو مولائے کریم نے رد نہیں فرمایا۔ چنانچہ پیپلز پارٹی ڈیرہ اسماعیل خاں سے قومی اور صوبائی دونوں سیٹوں سے ہاتھ دھو بیٹھی۔
- مخالفین نے حضرت مفتی صاحب کی بے پناہ بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیئے۔ چنانچہ ایک اشتہار جس میں گیارہ الزامات لگائے گئے تھے شہر میں پھیلا دیا گیا۔ جمعہ کے روز حضرت مفتی صاحب نے چیلنج کیا کہ مجھ پر لگائے گئے الزامات میں سے اگر ایک الزام بھی ثابت کر دیا جائے، تو میں ایک ہزار روپیہ بطور انعام دوں گا، کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ اس کا جواب دے سکے۔
- منگل کے روز عید الفطر تھی، لوگ عموماً آپس میں عید ملنے کے بعد کہتے کہ انشاء اللہ اگلے منگل کو اسی طرح جشنِ محمود کی خوشی میں ملیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا
- الیکشن سے چند روز قبل آخری انتخابی جلسہ تھا۔ حضرت مفتی صاحب نے واشگاف الفاظ میں فرما دیا کہ جو لوگ اسلام کے لئے ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ تو مجھے ووٹ دیں۔ اور جو شخص مجھ سے غیر اسلامی خدمات کی توقع رکھتا ہو وہ مجھے قطعاً ووٹ نہ دے، چونکہ میں فقط پاکستان ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نظام کا بول بالا کرنا چاہتا ہوں۔ اور اگر ممکن..... ہوا تو میں نکسن و ولسن کی بھی ٹانگ پکڑ کر کھینچوں اور کہوں گا۔ ظالمو! اللہ کی زمین سے ظلم کو ختم کرو، اب اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون چلایا جائے گا۔
- ۸ دسمبر کی صبح کو خواجہ محمد زاہد کے مکان پر حضرت مفتی صاحب تشریف فرما تھے۔ اچانک چند آدمی ہاتھوں میں ہار لئے ہوئے آئے اور کہا کہ حضرت ڈی سی نے اطلاع دی ہے کہ ایک سو پولنگ اسٹیشنوں کے نتائج مکمل ہو گئے ہیں اور پندرہ اسٹیشنوں کے باقی ہیں اور آپ اتنی اکثریت سے جیت چکے ہیں کہ اگر باقی ماندہ پولنگ اسٹیشنوں پر تمام ووٹ مسٹر بھٹو ہی لے جائے۔ تب بھی آپ کامیاب ہیں۔ آپ فوراً بارگاہ خداوندی میں سربسجود ہو گئے۔ اور فرمایا۔ بھائی اللہ کا شکر ادا کرو۔

چنانچہ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حاضرین پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ نہایت ہی درد انگیز الفاظ میں آپ نے فرمایا ——— الٰہی آپ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الٰہی اب آپ ہی مجھے اس عظیم ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور مجھ سے وہی کام لے۔ جس میں اسلام اور پاکستان کی سربلندی ہو۔ حاضرین کے چہرے مسرت سے کھل گئے۔ اور اس کے بعد آپ مدرسہ نعمانیہ تشریف لے گئے۔

- سارے شہر میں عجیب فضا تھی۔ مدرسہ نعمانیہ جہاں حضرت مفتی صاحب مقیم تھے۔ لوگ جوق در جوق مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہو رہے تھے۔ ایک دوسرے کو اس طرح مل رہے تھے۔ جیسے عید ہو۔ ہر کسی کی زبان شکر خداوندی ادا کر رہی تھی۔ لوگ اپنی خوشیوں کا مختلف طریقوں سے اظہار کر رہے تھے کہیں نماز شکرانہ ادا کی جا رہی ہے تو کہیں مٹھائی تقسیم کی جا رہی ہے۔ رات کو بعض لوگوں نے چراغاں کیا ———
- تقریباً دس بجے مسٹر اے۔ بی اعوان مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہوئے جو حضرت مفتی صاحب کے مقابل تھے۔ حضرت مفتی صاحب نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ مسٹر اے۔ بی اعوان نے کہا کہ اگر آپ کے دل میں کوئی ناراضگی ہو تو مجھے معاف فرما دیں۔ آپ نے نہایت وسعت قلبی سے فرمایا کہ بھائی یہ تو ایک جمہوری چیز ہے ——— میں نے سب کو معاف کر دیا۔
- مغرب کے بعد ایک شخص اپنی آٹھ سالہ بچی کو لے کر آیا اور کہا کہ حضرت یہ روزانہ آپ کی کامیابی کے لئے ایک قرآن پاک ختم کرتی ہے۔ آپ نے بچی کے سر پر دست شفقت پھیرا۔
- مبارکباد کے پیغامات، ٹیلیفونوں، تاروں اور خطوط کے ذریعے سے بے حد موصول ہو رہے تھے۔ بہت لوگ خود حاضر ہوئے۔ چنانچہ مولانا عبید اللہ صاحب انور و قاری محمد اجمل صاحب کی آمد پر ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس میں حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ بھائی الیکشن ہو چکا، اور جن لوگوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا، میں ان کا بھی اسی طرح نمائندہ ہوں، جس طرح ان لوگوں کا جنہوں نے مجھے ووٹ دیا ہے۔ اور میں سب کا شکر گذار ہوں۔ اب میری نظر میں آپ تمام اہل ڈیرہ برابر ہیں۔ آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف درپیش آئے۔ آپ مجھے مطلع کر دیں۔ میں انشاء اللہ حتی الوسع اس کو دور کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور جس شخص نے الیکشن کے دوران میرے متعلق کسی قسم کی کوئی بات کی ہے، میں نے سب کو معاف کر دیا ہے۔

اس کے بعد قاری محمد اجمل صاحب نے نہایت ولولہ انگیز تقریر کی اور کہا کہ میں عوام ڈیرہ کی زیارت کرنے آیا ہوں۔ ڈیرہ والو! تم سب کے فاتح ہو۔ اس لئے پنجاب اور سندھ کا فاتح تمہارا مفتوح ہے۔ تم سب سے زیادہ مبارکباد کے مستحق ہو۔

نصرتِ خداوندی بھی ہر موقع پر شاملِ حال رہی۔ ایک مرتبہ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ تین دن بغیر بریک کے گاڑی چلاتے رہے لیکن اللہ نے محفوظ رکھا۔

چھوٹی چھوٹی بچیاں قرآن پاک کا ختم کر کے مفتی صاحب کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتی رہیں

آئین شریعت محمدیہ کے نفاذ اور اسلام کے تحفظ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو مضبوط بنائیے

فضائل درود شریف

(از محمد ظریف بی اے ولوخیل (بنوں))

سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر درود شریف کی کوئی فضیلت بھی نہ ہوتی۔ تب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک پڑھتا وہ کم تھا، چہ جائیکہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے لطف وکرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر وثواب اور احسانات فرما دیئے۔ علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے مجملاً ان انعامات کو ذکر کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

اللہ جل شانہٗ کا بندہ پر درود بھیجنا اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اس پر درود بھیجنا اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے۔ اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب کا لکھا جانا اور قیراط بھی وہ جو اُحد پہاڑ کے برابر ہو اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تلنا اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت ہونا اور خطاؤں کو مٹا دینا اور اس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کے دن اس کے لئے شاہد و گواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ کی رضا اور اس کی رحمت کا نازل ہونا اور اس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا۔ اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا اور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور پلصراط پر سہولت سے گزر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا اور جنت میں بہت ساری بیویوں کا ملنا اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادار کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے، اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ اور اس کی برکت سے نہ صرف حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں۔ اور عبادت تو ہے ہی۔ اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور مجالس کے لئے زینت ہے، اور فقر کو اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کئے جاتے ہیں۔ اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ اور اس کی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور وہ بے شک نور ہے، اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے۔ اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے۔ اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں۔ ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو..... غرضیکہ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیاء اللہ کا صبح شام کا مستقل معمول رہا ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے درود شریف کو کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ اس کی برکت سے انسان اپنی گمراہی سے نکل آتا ہے۔

(باقی آئندہ)

شاعر اسلام سید امین گیلانی عرصہ تین ماہ سے جگر کی خرابی اور بواسیر کے موذی مرض کا شکار ہیں۔ پچھلے دنوں میں ان کی عیادت کے لئے سٹیفن پور گیا تو ان کے بچوں نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے ہاں گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے بیٹھک میں بٹھایا اور خود انہیں بلانے کے لئے چلے گئے۔ بیٹھک میں ان کے بستر پر بہت کتابیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے وقت گزاری کے لئے یونہی ایک کتاب اٹھائی تو اس کتاب میں ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک تازہ غزل ملی۔ غزل پڑھ کر میرے دل پر ایک زبردست چوٹ لگی۔ میں نے وہ کاغذ ایک اضطراری کیفیت کے تحت جیب میں ڈال لیا۔ سید امین گیلانی متعارف تعارف نہیں ہیں۔ ان کے حریت پرور راہ ایمان افروز نعتیہ کلام سے تقریباً کم از کم تیس برس سے تمام ہندوستان اور تقسیم کے بعد مغربی پاکستان کے گوشہ گوشہ میں گونج رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اہل حق کے گروہ میں شامل رہ کر اپنے فکر انگیز اشعار، جذبۂ خلوص اور پرسوز آواز سے مسلمانوں کی بیداری اور جادۂ حق کے راہ پیماؤں کی ہمت افزائی میں بیش از بیش حصہ لیا۔ وہ شخص جو کبھی مایوس ہونا نہ جانتا تھا مایوس ہونے دیا۔ آج بستر علالت پر تقدیر کے ہاتھوں یا نا قدریٔ زمانہ اور احباب کی سرد مہری کے باعث ایک دکھ بھری آواز بن گیا ہے۔ میں اپنے اور ان کے احباب اور بزرگوں کو توجہ دلانے کے لئے وہ غزل ترجمان اسلام میں شائع کر رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی سید صاحب سے غزل کی چوری اور اشاعت کے اضطراری جرم کی معافی چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یہ بھی احساس ہے کہ میرے اس فعل سے بہت ممکن ہے ان کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچے۔ اے کاش! میرے اس اقدام سے کسی صاحب بصیرت کی آنکھ سے ہمدردی کے دو آنسو ٹپک پڑیں اور کسی درد دل رکھنے والے کے دل میں ایثار کا جذبہ پیدا ہو جائے ——— (محمد حنیف سہارنپوری)

دکھ بھری آواز

کوئی باعث نہ کوئی وجہ بتاؤ مجھ کو — تم مرے اپنے ہو بے عذر ستاؤ مجھ کو
میں نے کب تم سے کہا ہے کہ اٹھاؤ مجھ کو — گر پڑا ہوں، کوئی ٹھوکر تو لگاؤ مجھ کو
میں نے اس دور میں کیوں ساز انا الحق چھیڑا — میں ہوں منصور تو سولی پہ چڑھاؤ مجھ کو
دوستو لطف الٰہی کا طلبگار ہوں میں — مہربانی ہو، جو نظروں سے گراؤ مجھ کو
آزمانا ہے ذرا صبر کے مرہم کا اثر — جور کی تیغ سے کچھ زخم لگاؤ مجھ کو
رحم آئیگا یونہی میرے خدا کو مجھ پر — دوستو، اور ابھی اور رلاؤ مجھ کو
کام دیتے نہیں تدبیر کے پتوار یہاں — لے چلا ہے کہیں قسمت کا بہاؤ مجھ کو
زخم دل کے ہیں دکھاتا نہیں تم کو یارو — اپنی صورت تو کبھی آ کے دکھاؤ مجھ کو
زیست کے خواب کی دہشت سے برا حال تو ہے — مرے بس میں نہیں کہہ دل کو جگاؤ مجھ کو
کہیں آنسو نہ چھلک جائیں مری آنکھوں سے — شکریہ! آپ کا یارو، نہ ہنساؤ مجھ کو
بھرے بازار میں بے گور و کفن لاش ہوں میں — نیک لوگو! کہیں مٹی میں چھپاؤ مجھ کو
مجھ کو نسبت ہے امیر حضرت لاہوری سے — کھینچ سکتے نہیں دنیا کے بناؤ مجھ کو

لمحۂ فکریہ

اراکین قومی اسمبلی کیلئے

پاکستان کے آئین کی اساس

علماء کے بائیس اسلامی نکات

از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے آنریری آفس سیکرٹری پارلیمانی امور

مستقبل قریب میں آئین ساز اسمبلی کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ اراکین اسمبلی کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے۔ کیونکہ مملکت خداداد پاکستان میں صرف اسلامی آئین ہی کامیابی کی کامل ضمانت ہو سکتا ہے۔ اراکین قومی اسمبلی کو عوامی امنگوں کے پیش نظر ایسا جامع اسلامی آئین تیار کرنا ہے جو قرآن و سنت کا محافظ ہو جس میں غریبوں کے مسائل کا حل اور موجودہ معاشی ناہمواری کا حل موجود ہو۔ جو سامراجی اثرات کو ملک سے ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

اگر اراکین نے اسلامی دفعات کو نظر انداز کر دیا، اور قوم کو کوئی غیر اسلامی آئین دیا تو قوم اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی اور پائے استحقار سے ٹھکرا دے گی۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

قوم صرف علماء کے مرتب کردہ بائیس اسلامی نکات پر مبنی آئین کو منظور کرے گی۔

قیام پاکستان کے سلسلہ میں لاکھوں فرزندان توحید نے اپنی جانیں محض اسلام کی سربلندی کے لئے قربان کی تھیں یہ خطۂ پاک اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ وہاں ہم آزادی کے ساتھ اسلامی نظام حیات کو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھیں یہاں بسنے والے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر چل کر پاکستان کو دنیا کے سامنے ایک ایسی اسلامی فلاحی مملکت کے طور پر پیش کر سکیں۔ جہاں کے باسی حقوق اللہ اور حقوق العباد کے نقیب ہوں۔ جہاں ہم اپنے تمام مسائل اس نور ہدایت و آئین شریعت کی روشنی میں حل کر سکیں جس نے صدیوں پہلے عرب کے راہگذاروں میں رحمت کے چشمے جاری کئے تھے

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا

پاکستان کا قیام اس سرزمین اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی طرف پہلا قدم ہے۔ اس کا وجود اس ناقابل تردید حقیقت کا مظہر ہے کہ اس سرزمین کے مسلمان اگرچہ مختلف علاقوں میں رہتے ہیں جدا جدا زبانیں بولتے ہیں اور بہت سی نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ ایک قوم ہیں۔ کیونکہ ان کی قومیت کی بنیاد ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن پر رکھی گئی ہے پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ محض ایک نعرہ نہیں ہے۔ یہ ایک مکمل اور منفرد طرز زندگی کا بھی مظہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اگرچہ ۹ سال قبل معرض وجود میں آچکا ہے۔ لیکن یہ نعرہ اپنی تمام حرارت کے ساتھ آج بھی زبان زد خاص و عام ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام اسی نعرہ کو عملی جامہ پہنانا چاہتی ہے جمعیۃ کا پیغام اسلام کے عالمگیر دستور العمل پر مبنی ہے۔ یہ دستور العمل انسانیت کی سربلندی اور نجات کا واحد ذریعہ ہے

اوفوا بعھدی اوف بعھدکم۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ ہمیں مملکت عطا کی۔ جمعیۃ علماء اسلام مسلمانوں کو دعوت دیتی ہے کہ آؤ اب ہم اپنا وعدہ پورا کریں اور اس مملکت میں خدا کا آئین نافذ کریں۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

جمعیۃ اسلامیان پاکستان کی اس صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کر رہی ہے جس گذرگاہ پر ہمیں اپنے ان رہنماؤں کے قدموں کے نشان ملتے ہیں جنہوں نے تاریخ کے مختلف ادوار میں اسلامیان ہند کے سینوں میں عزت آزادی اور اسلام کی سربلندی کے لئے تڑپ اور ولولے بیدار کئے تھے وہ نیک دعائیں جو ہماری آزمائش اور ابتلاء کے ایام میں ان کے لبوں پر تھیں اور وہ حسین سپنے جن کی تعبیر کے لئے انہوں نے اپنا خون پسینہ اور آنسو پیش کئے تھے۔ اس قافلہ کی سب سے بڑی متاع تھے جس نے بالآخر پاکستان کو اپنی منزل مقصود قرار دیا۔

آزادی کا وہ پرچم جو برطانوی سامراج کے خلاف ہم نے شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، شیخ الاسلام مولانا مولانا حسین احمد مدنیؒ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہرؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی قیادت میں بلند کیا تھا

. . . . . .

اُن جھنڈوں سے مختلف نہ تھا، جو کبھی پانی پت، کبھی پلاسی، کبھی سرنگاپٹم اور کبھی بالاکوٹ کے شہیدوں نے اٹھائے تھے، پھر اس کے بعد وہ فرزندان ملت جو پاکستان کی منزل کا رُخ کر رہے تھے، اپنے اُن بزرگوں کی آرزوؤں حوصلوں اور ولولوں کے امین تھے جنہوں نے ماضی کی تاریکیوں میں بڑھتے ہوئے قافلے کو مستقبل کی روشنی دکھلائی تھی، جمعیۃ کی آواز اسی قافلے کی صدائے بازگشت ہے۔

اراکین قومی اسمبلی کو جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر لبیک کہنی چاہیئے کیونکہ یہ وطن عزیز اسلام کے نام پر بنایا گیا اور اسلام کی بدولت ہی قائم رہ سکتا ہے۔ اراکین قومی اسمبلی پورے عزم و یقین اور خلوص کے ساتھ اس جادۂ مستقیم پر قائم رہنے کا عہد تازہ کریں۔ کیونکہ اسلام کی بدولت ہی ہم ماضی کی ہولناک طغیانیوں سے نکل کر پاکستان کے ساحل مراد تک پہنچے تھے۔

آج ہماری سب سے بڑی دانائی نیکی اور سعادت یہی ہو سکتی ہے کہ ہم پاکستان کے مستقبل کی منازل ماضی کے انہی چراغوں کی روشنی میں متعین کریں۔ جن کی بدولت ہم پاکستان کی منزل تک پہنچے تھے۔ اور اپنی اجتماعی حیات کے سوتوں کو عارضی ہنگامی مصلحتوں اور غیر ملکی ازموں کے گرد و غبار سے آلودہ نہ ہونے دیں ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

آیئے خداوند قدوس کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہوئے عہد کریں۔ کہ جس عظیم مقصد کے لئے یہ خطۂ پاک حاصل کیا گیا تھا، ہم اسے پورا کریں گے۔ اور پاکستان میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کے سالانہ اجلاس کے اہم فیصلے

جمعیۃ کی مرکزی پالیسی پر اعتماد کا اظہار، آئندہ کے لئے مکمل جدوجہد کا عزم

ڈھاکہ ۵ جنوری: معین الدین چوہدری میموریل ہال ڈھاکہ میں مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مجلس عمومی کے اراکین کے علاوہ بہت سے اکابر علماء اور کارکنان نے شرکت کی۔ اجلاس میں کل دو نشستیں ہوئیں۔ دونوں نشستوں میں صوبائی جمعیۃ کے امیر پیر محسن الدین احمد صاحب نے اجلاس کی صدارت کی۔ نشستیں تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئیں۔

پہلی نشست میں مختصر افتتاحی تقریر کے بعد باقاعدہ ایجنڈے پر بحث شروع ہوئی۔ صوبائی جمعیۃ کے ناظم عمومی مولانا شمس الدین قاسمی نے سالانہ رپورٹ اور حسابات پیش کیے۔ بعدہٗ نائب امیر کی خالی نشست میں جناب مولوی رشید الحسن صاحب (ریٹائرڈ جج) کو نائب امیر منتخب کیا گیا۔

سیلاب زدہ علاقوں میں جمعیۃ کی طرف سے جو امدادی مہم چلائی گئی۔ اس کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے صوبائی امیر نے طوفان زدہ علاقوں کی تباہ کاری پر ایک موثر تقریر فرمائی اور تجویز کے مطابق امدادی مہم جاری رکھنے کے لئے ایک ریلیف کمیٹی کی تشکیل دی گئی۔ سرد ست کمیٹی ریلیف کی مہم جاری رکھے گی اور متاثرہ علاقے کی ہلاک شدہ مساجد، مکاتیب اور مدارس کی فہرست تیار کرکے ان کی تعمیرات کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری امداد بھجوانے کی جدوجہد جاری رکھے گی۔ نیز صوبائی گورنر سے ملاقات کرکے لوگوں کی آبادکاری کے سلسلے میں اپنی سفارشات پیش کریگی

موجودہ انتخابات کے پس منظر پر صوبائی امیر، ناظم عمومی اور دیگر اکابر نے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ پہلی نشست ختم ہوئی۔

دوسری نشست میں انتخابات کے بعد پیدا شدہ ملکی صورت حال زیر بحث آئی۔ اجلاس نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور اس ملک سے سامراجی اثرات سرمایہ دارانہ نظام اور استحصال کا خاتمہ کرکے مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اور تمام اراکین نے اس عہد کی تجدید کی کہ جب تک ملک بھر سے سامراجی اثرات ختم نہیں ہوتے اور سرمایہ دارانہ نظام و استحصال کا خاتمہ ہوکر مکمل اسلامی نظام قائم نہیں ہوتا۔ اس وقت تک جمعیۃ جدوجہد جاری رکھے گی۔

ملک سے استحصال کے خاتمہ کی تحریک کو تیز تر کرنے کی خاطر جمعیۃ کے منشور کی روشنی میں ایک پروگرام مرتب کرنے اور جمعیۃ کے تنظیمی امور کے لئے سفارشات پیش کرنے کی خاطر فوراً ارکین پر مشتمل ایک سب کمیٹی عمل میں لائی گئی ہے۔

جمعیۃ کے عمومی اجلاس نے ایک اعلان کے ذریعہ نومنتخب شدہ اراکین اسمبلی کو انتباہ کیا ہے کہ موجودہ الیکشن میں عوام نے استحصال کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ جو اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ اگر نومنتخب شدہ اراکین اسلامی دستور نافذ نہیں کرتے یا خلاف اسلام قوانین جاری کرنے کی جرأت کرتے ہیں تو عوام اسے ہرگز قبول نہیں کرینگے اور جمعیۃ اس کے خلاف بغاوت کرکے ملک بھر میں تحریک شروع کردے گی۔

(محمد عبدالحی فرقانی ناظم دفتر مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ۳، مولانا شوکت علی روڈ ڈھاکہ)

مذہبی اور قومی رہنماؤں کی جانیں بچائی جائیں

(مولانا امیر الزمان خاں ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر)

چنیوٹ ختم نبوت کانفرنس میں قومی اسمبلی کے نومنتخب رکن اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک ان ملزمان کو گرفتار نہیں کیا گیا اور نہ ہی کوئی مؤثر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ ہم ان غنڈہ عناصر کی شدید مذمت کرتے ہوئے جناب آغا محمد یحییٰ خاں صاحب صدر حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اصلی ملزمان کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزائیں دلائی جائیں۔

ضلع سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

بحکم امیر ضلع حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب مدظلہ ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس مورخہ ۱۲ جنوری بروز اتوار صبح دس بجے جامع مسجد پسرور میں طلب کیا گیا ہے۔ تمام اراکین مجلس شوریٰ کی خدمت میں عرض ہے کہ وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔ جن دوستوں نے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے بطور امیدوار الیکشن میں حصہ لیا ہے وہ بھی تشریف لائیں۔ اگر کسی دوست کو خط نہ ملے تو ترجمان اسلام کی اطلاع کو کافی سمجھے۔

(حافظ عبدالرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

انڈسٹریل ایریا ہری پور ہزارہ

جمعیۃ علماء اسلام انڈسٹریل ایریا ہری پور کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا سعید الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا مفتی محمود پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی گئی اور حکومت سے تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

بدل اشتراک

سالانہ ——— ۱۲ روپے

ششماہی ——— ۶ ″

سہ ماہی ——— ۳ ″

——— ترسیل زر کا پتہ ———

ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

فون نمبر ۶۷۷۱۵

حسن ابدال میں احتجاجی جلوس

مورخہ ۸ جنوری بعد از نماز جمعہ، جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال کے زیر اہتمام برطانوی یہودی مصنف کی اشتعال انگیز تصنیف کے خلاف ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ جو چوک بازار سے شروع ہوکر امین بازار، پنجہ چوک اور ہائی سکول سے ہوتا ہوا اڈہ لاریاں پر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کی قیادت باوجود صاحب فراش ہونے کے مولانا حامد علی رحمانی امیر جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال نے کی۔ یاد رہے مولانا رحمانی اکتوبر ۱۹۷۰ء کے آخری عشرہ میں انتخابی مہم کے سلسلہ میں پیر کامران کے ہمراہ جیپ کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے تھے

حیدرآباد

آج جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر چنیوٹ میں قاتلانہ حملے پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ مجرمین کو سخت ترین سزا دی جائے اور بس پردہ ہاتھ کو ظاہر کیا جائے۔

کیمبلپور شہر میں جمعیۃ کا اجلاس

کیمبلپور (ڈاک سے) آج بعد از نماز جمعہ جامع مسجد جمعیۃ علماء اسلام محلہ عالی جاہی کیمبلپور شہر میں اراکین جمعیۃ علماء اسلام کیمبلپور شہر کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب منعقد ہوا متفقہ طور پر سال ۱۹۷۱ء کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا حافظ محمد یعقوب
نائب امیر	میاں عبدالمالک
ناظم اعلیٰ	نسیم ہمدانی

ناظم محمد یونس ناظم نشر و اشاعت حافظ عبدالستار مقرر ہوئے۔ مجلس عاملہ

صوفی سلطان احمد، حاجی کرم دین۔ مولوی عبداللہ خان محمد یوسف خان، شیخ شمشاد احمد، حافظ محمد سعید۔

بعد از انتخاب مولانا اشرف ہمدانی نے اراکین سے خطاب کیا

بقیہ ـــــ مسائل و افکار

اس کی منہ مانگی رعائتیں دیں تو وہ اس منصوبہ سے کچھ زیادہ اختلاف نہیں کرے گا۔

ظاہر ہے کہ یہ منصوبہ چین کے خلاف تو ہے ہی۔ اس سے مشرق بعید کے ملکوں کے عوام کی ابھرتی ہوئی قوتوں و تحریکوں کو بھی کچلا جا سکے گا۔ اور مشرق بعید کے چھوٹے ملکوں کو خوفزدہ کر کے ان کو مغربی سامراج پالیسی سے ہم آہنگ کیا جا سکے گا۔

دستور سازی کی سیاسی راہ

عوامی لیگ کے محترم صدر شیخ مجیب الرحمٰن صاحب کی ۳ جنوری کی تقریر کے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ پاکستان کے آئندہ دستور میں ان چھ نکات کی پوری پوری رعائت کرنا نہایت ضروری ہوگا۔ جس پر بنگال کے عوام کی غالب ترین اکثریت نے ووٹ کے ذریعہ اپنی حمایت و تائید کی مہر ثبت کر دی ہے۔

عوامی لیگ کے منتخب نمائندے اور شیخ صاحب محترم مشرقی پاکستان کے عوام سے ان نکات پر زبردست تائید حاصل کرنے کے بعد اس سے منحرف نہیں ہو سکتے اور اب مشرقی پاکستان کے عوام اس دستور پر ہی مطمئن کئے جا سکتے ہیں، جس میں صراحت کے ساتھ ۶ نکات شامل ہوں۔

چنانچہ ان ۶ نکات پر مغربی پاکستان کے منتخب کردہ عوامی نمائندوں کو طے شدہ مخالفانہ نقطہ نظر کے بجائے سنجیدگی کے ساتھ اور ہمدردانہ غور کرنا ہوگا۔

اگر ملک کو آئندہ کے سیاسی بحرانوں اور آمریت کے خطرات سے بچانا ہے، جمہوریت کا احیاء و نشوونما مطلوب ہے اور پاکستان کو متحد رکھنا ضروری ہے تو عوامی لیگ کے ۶ نکات کا از سر نو مطالعہ کر کے انہیں وسیع تر قومی مفادات سے ہم آہنگ بنانا اور ملک کے دستور میں شامل کرنا ہوگا۔

بلاشبہ ملک کی سالمیت اور حفاظت کے لئے ایک مضبوط مرکز کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ مرکز صوبوں کے اختیارات اور عوام کی سیاسی اور معاشی آزادیوں کی قیمت پر اب قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ اب مضبوط مرکز عوام کی خوشحالی اور صوبوں کی خود مختاری کو مضبوط بنا کر قائم کیا جا سکتا ہے۔

قرآن و سنت کے احکام و قوانین کے رشتے میں عوام کو اور تمام صوبوں کو یکجا رکھنے کی واحد کوشش ہی اس کا پائیدار حل ہے۔

اس مشترکہ قانونی و دستوری اساس پر ملک و ملت کی وحدت و سالمیت کو یکجا کیا جا سکتا ہے۔ جو مختلف صوبوں کے بنیادی امور ہیں اور جنہیں وہ اپنے اپنے دائرہ میں آزادانہ و خود مختارانہ طور پر انجام دے سکتے ہیں۔

سیاسی پارٹیوں میں زیادہ سے زیادہ اشتراک کی ضرورت ہے

۲۰ سال کی محرومیوں اور پابندیوں کے بعد پاکستان کے عوام نے انتخابات میں پرجوش طور پر حصہ لے کر اور اپنی پسند کے نمائندے چن کر امیدوں کے نئے چراغ روشن کئے ہیں۔

عوام نے حالیہ انتخابات میں جن جماعتوں اور نمائندوں کو ووٹ دے کر کامیاب بنایا ہے۔ ان کے بارے میں ایک سے زائد رائیں ہو سکتی ہیں اور ان کے پروگراموں سے اختلاف کرنے کا ہر گروہ و شخص کو حق حاصل ہے۔

لیکن انتخاب کے نتیجہ میں جن سیاسی و معاشی تبدیلیوں کا موقعہ نمودار ہوا ہے اور عوام جن جمہوری حقوق کی بازیابی کی آس لگائے ہوئے ہیں، ان کو ناممکن الحصول بنانے کے منصوبے کسی طرح بھی قابل برداشت نہیں کہے جا سکتے۔

ملک و ملت کے لئے اس سے بڑی دشمنی اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ تقریروں اور تحریروں میں ایسی باتیں کی جائیں جن سے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان بُعد بڑھے، کامیاب ہونے والی پارٹیوں کے درمیان اشتراک عمل مشکل تر ہو جائے۔ عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی ایک دوسرے کی بدترین حریف بن جائیں۔ ملک کے معاشی حالات ناگفتہ بہ ہو جائیں۔ اور عوام ایک بار پھر انتشار و مایوسی کے چکر میں پھنس جائیں۔

بدقسمتی سے بعض اطراف سے ایسی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ جو اوپر بیان کی ہوئی صورت حال پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ کامیاب ہونے والی جماعتیں اپنی فتحمندی کے دل آزار مظاہروں سے گریز کریں اور شکست یافتہ پارٹیاں اپنے زاویۂ نظر میں تبدیلی لائیں۔ اختلافات اصول تک محدود رہیں اور جن امور پر اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ انہیں کامیاب کرانے کی کوششوں میں تعاون پیدا کیا جائے۔

ورنہ ملک ایسی ناقابل بیان پیچیدگیوں اور بحرانوں میں گرفتار ہو جائے گا۔ جن کا ابھی اگرچہ اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن محسوس ضرور کیا جا سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ مضبوط کیجئے

وقت آگیا ہے کہ اسلام کے سچے اور حقیقی بہی خواہ اپنی ماضی کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے ہاتھ پکڑتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ مضبوط کریں۔

مستقبل میں ملک کے اندر جو تبدیلیاں متوقع ہیں ان میں اسلامی روح پیدا کرنے اور اسلامی احکام و قوانین کو بالادست و خوش بنانے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اسمبلیوں میں جانے والے جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں کے ساتھ باہر کا مکمل اور پرجوش تعاون موجود ہو۔

جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندے واضح اور دو ٹوک طور پر یہ کہہ چکے ہیں کہ وہ دستور ساز اسمبلی میں اسلامی آئین کا خاکہ پیش کریں گے اور اسے منظور کرانے کی ہر ممکن کوشش کام میں لائیں گے۔ دستور ساز اسمبلی کو خلاف اسلام کوئی قانون نہیں بنانے دیں گے۔

ان کا یہ عزم راسخ، پاکستان کے تمام مسلمانوں کے لئے امیدوں کا روشن مینار ہے۔

یہ مینار بلند تر اور مضبوط تر ہو سکتا ہے۔ اگر وہ تمام حلقے اور افراد جمعیۃ علماء اسلام کے محاذ کو بے غرضانہ طور پر مستحکم اور طاقتور بنانے کے لئے اپنی جدوجہد وقف کر دیں۔ جو ماضی میں اسلام کی بالادستی کے نعرے بلند کرتے رہے ہیں۔

جمعیۃ اگر اسلام کی بالادستی اور اسلامی نظام کے قیام کے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ تو یہ ان سب مسلمان جماعتوں، حلقوں، اداروں اور افراد کی ہی کامیابی ہوگی۔ جو مخلصانہ طور پر اس ملک میں اسلام کے نظام کا قیام چاہتے ہیں۔ لیکن کسی وجہ سے ماضی میں جمعیۃ علماء اسلام سے دور رہے ہیں یا جمعیۃ کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار بن گئے تھے۔

ضروری گذارش

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل ارشاد ناممکن ہوگی۔

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے، علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے فی شیشی ۵/۰ روپے۔

حب عنبری۔ مقوی اعصاب مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۲۰ گولی ۱۰/۰ روپے

طلاء عنبری۔ پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/۰ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی دواخانہ ۹، ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

غیر اسلامی قانون بنانے والوں کو اقتدار کی کرسی سے محروم کر دیا جائیگا

جمعیۃ علماء اسلام ۲۲ نکات پر کسی جماعت سے سودے بازی نہیں کریگی

(مفتی محمود)

جہلم ۲۰ر جنوری۔ مولانا مفتی محمود ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کے تمام خطوں کے لوگ صحیح مسلمان ہیں۔ اس لئے اگر مجیب یا بھٹو میں سے کسی نے بھی ملک کا آئین غیر اسلامی بنانے کی کوشش کی تو یہ مسلمان انہیں نہ صرف اقتدار کی کرسی سے محروم کر دیں گے بلکہ ان کا حشر بھی ایوب خان سے مختلف نہیں رہنے دینگے۔

مولانا مفتی محمود نے مزید کہا کہ ملک اس وقت شدید آئینی بحران سے دوچار ہے۔ یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ ۳۹ سال گذرنے کے باوجود ایک آزاد ملک و قوم کو ایک قابل عمل آئین نہیں مل سکا۔ جو ہماری امنگوں و آرزوؤں کا آئینہ دار ہوتا۔ مولانا مفتی محمود جہاں مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام میں ایک جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے۔

مولانا مفتی محمود نے مزید کہا کہ اگر میں ایسا آئین تیار کرانے میں کامیاب ہو گیا جو قرآن و سنت کا محافظ ہو۔ جس میں غریبوں کے مسائل کا حل اور موجودہ معاشی ناہمواری کا سدباب ہو، اور سامراجی اثرات کو ملک سے ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو یقیناً میں خود کو ملک کا خوش نصیب فرد تصور کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی ایک سب کمیٹی اسلامی آئین کا مسودہ تیار کرنے میں مصروف ہے جو علماء کے مرتب کردہ ۲۲ نکات پر مشتمل ہوگا۔ مولانا مفتی محمود نے قومی اسمبلی کے تمام ممبروں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ کسی قسم کی نفرت یا تلخی لے کر ایوان اسمبلی میں نہ جائیں۔ انہوں نے اکثریتی پارٹیوں یا کم تعداد میں کامیاب جماعتوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اسلامی آئین بنانے میں جمعیۃ علماء اسلام علماء کے مرتب کردہ ۲۲ اسلامی نکات یا کسی اسلامی دفعہ پر کسی قسم کی سودے بازی یا سمجھوتہ نہیں کرے گی۔

مولانا عبداللطیف ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے چنیوٹ میں مولانا مفتی محمود پر مرزائیوں کی طرف سے قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس حملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبدالوارث فتح محبوب الرحمان رہا کر دیئے گئے

پولیس نے ملزم کو مدعی بنا دیا، عدالت میں وکیل صفائی کا موقف

چنیوٹ ۲۱ر جنوری۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چودھری بشیر حسین طاہر کی عدالت سے مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبدالوارث اور کمالیہ کے ایک نوجوان صوفی محبوب الرحمن کو دس دس ہزار روپے کی ضمانتوں پر رہا کیا گیا۔ ملزموں پر الزام تھا کہ انہوں نے گذشتہ دنوں مفتی محمود کی چنیوٹ میں آمد پر ان کا استقبال کرتے وقت ربوہ سے آنے والے ایک مرزائی محمد شریف کی کار کو نقصان پہنچایا۔ اور ایک دوسرے احمدی عبدالرحمن کی پگڑی کمبل اور پچاس روپے چوری کر لئے۔ ملزموں کی طرف سے میاں محمد سکندر حیات ایڈووکیٹ اور نعیم اختر چوہدری ایڈووکیٹ عدالت میں پیش ہوئے اور دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملزموں پر عائد کردہ الزامات ثابت نہیں ہیں۔ استغاثہ کی کہانی من گھڑت ہے۔ دراصل محمد شریف مدعی مقدمہ نے استقبالیہ جلوس میں گھس کر اپنی کار کے نیچے کئی افراد کچل دیئے تھے۔ پولیس نے محمد شریف کو ملزم کی بجائے مدعی بنا دیا۔ حالانکہ محمد شریف مدعی کے خلاف غفلت، لاپرواہی اور ارادہ قتل کے تحت کار چلاتے ہوئے ارادتاً استقبالیہ جلوس میں گھس کر متعدد افراد کو زخمی کرنے کے الزام میں مقدمہ درج ہونا چاہیئے تھا۔

الیکشن کے بعد مرزائیت جس نئے انداز سے سامنے آئی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنی تنظیم پر از سر نو غور کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کے شعبۂ تبلیغ کو مضبوط بنائیں تاکہ اس موڑ پر بھی کفر کو شکست دی جا سکے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد کو تیز کیا جا سکے لہٰذا مسلمانان پاکستان سے اپیل ہے کہ

چرم ہائے قربانی

جمعیۃ علماء اسلام

کو دے کر اسے مالی اعتبار سے مضبوط بنائیں

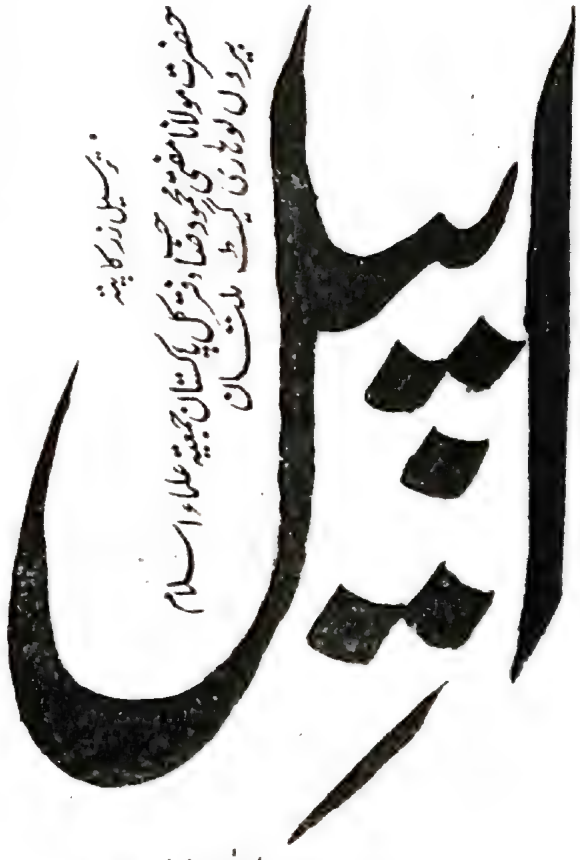

(مولانا) عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

طلبا کا صفحہ

موجودہ نظام تعلیم کی خامیاں!

نظام الدین ورانوی ناظم عمومی
جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد

کب اگر ہزار بار ثابت کر دیا جائے کہ اسلام ہر وقت ہر زمانے اور ہر قسم کے حالات کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے، لیکن لارڈ میکالے کے خراد پر چڑھا ہوا عقل ہرگز ہرگز تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا

(۵) اسلامی تہذیب سے بیزاری

اس ناقص نظام تعلیم کے بہت دیگر نقصانات کے ایک نقص یہ ہے کہ اس نے اسلامی تہذیب کے بخیے ادھیڑ دیئے ہیں۔

آج کا جدید تعلیم یافتہ نوجوان اسلامی وضع قطع اسلامی لباس، اسلامی معاشرت، اسلامی رسوم و رواج اور دیگر اسلامی آداب سے نہ صرف یہ کہ انہیں اپناتا نہیں بلکہ اس کے دل میں اسلام کے ان تمام تر امتیازی آداب کے خلاف تمسخر اور استہزا کے جذبات پائے جاتے ہیں اس کے دل میں کوٹ پتلون اور ٹخنائی کے لیے کافی توقیر موجود ہے، مگر اسلامی طرز کے لباس کو وہ مجذوبوں کا لباس سمجھتا ہے

غیر اسلامی وضع کو ذاتی وجاہت بڑھانے کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ جبکہ اسلامی وضع قطع کو وقار اور شرافت کا نقصان۔

کھڑے ہو کر کھانے کو مہذب اور ترقی جب کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز میں بیٹھ کر کھانے کو دقیانوسی خیال کرتا ہے، ایسی سینکڑوں مثالیں دی جا سکتی ہیں جو کہ انگریزی نظام تعلیم کی خاص پیداوار ہیں

(۶) علمبرداران دین سے بیزاری

مسلمان نوجوان میں خاص طور پر جس کمی کو پیدا کرنے کے لیے پورے نظام تعلیم کو ترتیب دیا گیا ہے وہ سٹر اور مولانا کا وسیع امتیاز ہے میں اگر لکھ دوں کہ پورے نظام تعلیم کا زور صرف اس نکتے پر دیا گیا ہے تو شاید بے جا نہ ہوگا۔

اس نظام تعلیم کے تحت چند سال گزار کر مسلمان طالب علم کے دل میں دین کے علمبرداروں سے کچھ ہنسنے کے جذبات کچھ ایسے شدت سے پیدا ہو جاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے، اور یہی وہ حربہ ہے جس کے ذریعے وہ مسلمان طلبا کو اسلام سے دور رکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں، آج کے مسلمان طالب علم میں مذہب سے دلچسپی اور مذہب پر مر مٹنے کا جذبہ موجود ہوتا ہے مگر یہ نظام تعلیم پورے دس سال یا بارہ چودہ سال بالکل علمائے کرام اور بزرگان دین سے دور رکھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اسلامی بصیرت اور اسلامی کردار جو ایک مسلمان کے لیے ضروری ہوتا ہے اور جو علما کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ اس سے بالکل عاری اور ناآشنا رہ جاتا ہے۔

(۷) مغرب سے مرعوبیت

ناقص نظام تعلیم کا ایک غیر اسلامی پہلو یہ ہے کہ یہ ایک مرعوب ذہن پیدا کرتا ہے چاہیے تو یہ تھا کہ یہ طلبا کی انفرادی صلاحیتوں کو ابھار کر اور ان کو جلا دیکر تخلیق اور ریسرچ کے نت نئے راہوں پر لگاتا۔

مگر اس نظام تعلیم کا سارا زور مغرب کے علمی کمالات اور اپنی کم مائیگی کے ذکر پر ہی ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معصوم ذہن یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جو کچھ ہے وہ مغرب کے پاس ہے ـــــ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں۔

ہم کبھی بھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ مغرب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کو علمی میدان میں چیلنج کر سکیں۔

حالانکہ مغرب کی لائبریریوں کو اگر تلاش کیا جائے تو مسلمان محققین کی تصنیفات سے پر ملیں گی مغرب سے مرعوبیت کا یہ حال ہے کہ آج ادنیٰ سے ادنیٰ طالب علم سے لیکر اونچے درجے کے سکالر کو دیکھا گیا ہے کہ جب تک وہ اپنی تقریر یا تحریر میں مغرب کے کسی رائٹر کا حوالہ نہ دیں، وہ اپنے بیان کو نامکمل سمجھتا ہے"

۸ شاندار اسلامی ورثے سے غفلت

انگریزوں کے جاری کردہ اس نظام تعلیم کے تحت جو نقاب بھی مرتب ہوا ہے آپ اس کو اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو کہیں بھی مسلمان محققین کے شاندار علمی کارناموں کا ذکر نہیں ملے گا، ریاضی کا کوئی مسئلہ ہوگا اس پر بحث کرتے فیثاغورث اقلیدس وغیرہ یونانی ریاضی دانوں کا ذکر ہوگا اس کے فوراً بعد جدید یورپین ریاضی دانوں کا نام ہوگا۔ اور یہ کبھی نہیں بتایا جائے گا کہ مسلمانوں میں بھی محمد بن موسیٰ الخوارزمی، ثابت بن قرۃ، اور عمر خیام وغیرہ جیسے عظیم محقق، ریاضی دان گزرے ہیں میرے خیال میں قصداً علمی خیانت سے کام لیتے ہوئے وہ مسلمان طلبا و طالبات کو یہ تصور دینا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی تحقیقی یا علمی کام کیا ہے تو صرف اور صرف غیر مسلموں نے کیا ہے۔

مسلمان اس لحاظ سے بالکل کورے ہیں اور یہی ناقص نظام تعلیم کا وہ دردناک پہلو ہے جس کو دیکھ دل خون ہو جاتا ہے!!

ایسے بے شمار نقائص ہیں جو خالص انگریزی نظام تعلیم کی پیداوار ہیں، یہاں شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ ان پہلوؤں کو ابھارنے اور موجودہ تعلیمیافتہ طبقہ میں غیر اسلامی اقدار پیدا کرنے میں نہ صرف نظام تعلیم ملوث ہے بلکہ باقی شعبہ ہائے حیات نے بھی یہ عظیم نقصانات پیدا کرنے میں مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ میں اس خیال کی کبھی تائید نہیں کروں گا۔ انگریز آئے تو ہر چیز اسلامی بنیادوں پر استوار تھی زندگی کے ہر گوشہ کا اساس اسلام تھا، مسلمانوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز اسلامی تھے۔

اگرچہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ غفلت کم ہمتی لاپرائی کا دور دورہ تھا۔

تمام تر وہ اوصاف مفقود تھے جو کسی قوم کو ترقی کے اعلیٰ منازل طے کرانے کے لیے اسلام پیش کرتا ہے مگر اس کے باوجود اسلام سے گہری عقیدت کے جذبات موجود تھے۔

ترقی اور وسیع النظری کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے کے یہ انداز بالکل ناپید تھے یہ انداز اگر پیدا کر دیئے گئے تو اور کسی بھی شعبہ حیات میں تبدیلیاں لانے سے نہیں بلکہ نظام تعلیم کو کیسر بدلنے سے پیدا کر دیئے گئے ایک دفعہ جب یہ عاجز شکست خوردہ اور مرعوب قوم تیار ہو گیا۔

تو رفتہ رفتہ باقی شعبے بھی متاثر ہونے لگے اور آخر کار انگریزوں نے جاتے جاتے کچھ ایسا نظام زندگی چھوڑا جس کے تحت اسلام کو ازلی اور ابدی مسرتوں سے ہمکنار ہونا تقریباً ناممکن ہو گیا۔

میری ان گزارشات کا مطلب یہ ہے کہ انگریزوں اور انگریزوں کے قدم پر چلنے والے پاکستانیوں نے مذکورہ بالا رجحانات اگر پیدا کر دیئے تو صرف اور صرف نظام تعلیم کو غیر اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے سے ہی پیدا کر دیئے اور اب بھی اگر ہم چاہتے ہیں کہ پورے نظام زندگی کو خالص اسلامی بنیادوں پر استوار کریں)

(باقی آئندہ)

WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
AHORE

مردِ مومن سے خطاب

از عبد الغنی منیب ایرانی بلوچ کراچی

اٹھ اے مومن خدا کا نام لیکر
دو رنگا پرچم اسلام لیکر

ستمگاروں کو نیست کا حق دے
سنان و تیغ خون آشام لیکر

مظالم دیدہ قوموں کو سنا دے
فلاح و امن کا پیغام لیکر

جہاں کے گوشہ گوشے میں پہنچ جا
پیام راحت و آرام لیکر

تنزل کی طرف جو جا رہے ہیں
ترقی کا خیال خام لیکر

انہیں مقصود کا رستہ دکھا دے
چراغ مصطفیٰ سے کام لیکر

صدائے حق سے باطل چیخ پا ہے
اٹھا ہے کوشش ناکام لیکر

تیرے پیچھے لگے ہیں اہل باطل
سلاح تہمت و الزام لیکر

کوئی ہے لشکر حق سے صف آرا
جنود عاجز اصنام لیکر

کوئی بہکا رہا ہے راہ حق سے
فرنگی ماڈرن اسلام لیکر

چھپانا چاہتے ہیں نور حق کو
ہجوم ظلمت اوہام لیکر

وہ صیاد کہن بھی آ گئے ہیں
فریب و افترا کا دام لیکر

جھپٹ جا اہل باطل پر جھپٹ جا
سلاح عزم و استحکام لیکر

شکست فاش دے اہل دجل کو
مجاہد حیدری صمصام لیکر

حصار کفر کو مسمار کر دے
خدائے وحدہ کا نام لیکر

بشارت ہو کہ آیا مرغ شب خوان
نوید صبح نیک انجام لیکر

ضرورت ہے جہاں کو تیری مومن
نکل گوشے سے فیض عام لیکر

بنا دے خلق کو سرشار توحید
مئے حق کا چھلکتا جام لیکر

نکل تو بھی منیب احباب کے ساتھ
سراغ بخت خوش فرجام لیکر

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

اتحاد کیلئے جمعیت کے پانچ نکات اور چھٹی شرط

(۱) اشتراک کرنے والی پارٹی مرکزی اسمبلی میں آئین کے مسئلہ پر جمعیت علماء اسلام کا ساتھ دے گی۔

(۲) صوبائی قوانین کو اسلامی ضابطوں کے مطابق ڈھالنے کیلئے علماء اور ماہرین قانون کے ایک بورڈ کی حمایت کی جائے گی۔

(۳) اسلامی تعلیمات رائج کرنے کیلئے ایک بورڈ قائم کیا جائے گا۔ (طلبہ اور عوامی تربیت کا پروگرام اس میں داخل ہے)

(۴) اسلامی قوانین کے مطابق جاگیرداری اور سرمایہ داری کے نظام کے ذریعہ ہونے والے استحصال کے خاتمہ کی تجاویز پیش کرنے کیلئے ایک ایسا بورڈ قائم کرنے کی حمایت کی جائے گی (۵) صوبہ میں پانی بجلی اور حفلات کے مسائل سے پورا پورا فائدہ ہے۔ عوامی حالت بہتر ہوگی اور شرط کو جمعیت کے ہاتھوں میں ہوگی اور اسمبلی میں پارٹی جمعیت اور دیگر اسلامی جمعیت علماء اسلام کا ہوگا۔

جمعیتہ علمائے اسلام کا تنظیمی وفد راولپنڈی میں

از مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب

ضلع راولپنڈی میں بیداری کی لہر دوڑ گئی

راولپنڈی پاکستان کا دارالحکومت ہونے کی وجہ سے خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں کے دفاتر موجود ہیں۔ آئے دن مختلف جماعتوں کے مرکزی اور صوبائی لیڈر وہاں پریس کانفرنسوں اور دیگر تقریبات میں اپنی جماعتوں کے موقف اور پالیسی کو بیان کرتے رہتے ہیں۔ جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی رہنما حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے کا قیام بھی یہیں پر ہے۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے بھی راولپنڈی میں ہی قیام پذیر ہیں اور ایک مدت سے راولپنڈی کے محلہ آثار پور میں خطبہ جمعہ اور درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ فرقانیہ مسلک دیوبند کی ایک عظیم درسگاہ ہے۔ جس کے اہتمام کی ذمہ داریاں بھی آپ کے سپرد ہیں۔

آپ ماشاءاللہ خوب مستعد اور جمعیتہ کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ مولانا موصوف کے مشورہ کے مطابق ۱۷ اگست کا دن راولپنڈی ضلع کی تنظیم نو کیلئے مقرر کیا گیا۔ ضلع بھر کے علمائے کرام اور ہمدردان جمعیتہ کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے۔ مولانا قاری نورالحق صاحب قریشی سیکرٹری اطلاعات پنجاب اور راقم الحروف ۱۷ اگست کو جب دارالعلوم فرقانیہ پہنچے تو بہار کا سا سماں تھا۔ علمائے کرام کی چہل پہل تھی۔ دور دراز سے سفر کر کے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسلامی نظام کو پاکستان کا دستور دیکھنے والے علمائے کرام نہایت ذوق و شوق کے ساتھ تشریف لا چکے تھے۔ نماز ظہر کے بعد اجلاس شروع ہوا۔

اراکین کا اجلاس خصوصی

نماز ظہر کے بعد ضلع بھر کے علمائے کرام کا ضلعی اجلاس حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب امیر ضلع کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے ضلع میں کام کی رفتار پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ پنڈی کے علماء مرکز میں قیام پذیر ہونے کی وجہ سے پاکستان بھر کی امیدوں کا مرکز ہیں۔ آپ کی ذمہ داریاں سب سے زیادہ ہیں۔ آپ اگر میدان میں آجائیں تو پاکستان بھر میں بیداری کی لہر پیدا ہو جائے۔ مولانا نے پنڈی کے علماء کو خصوصیت سے جمعیتہ کی جدوجہد تیز کرنے پر زور دیا۔ آپ کے بعد قاری نورالحق صاحب ایڈووکیٹ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے آئین کی تدوین اگر اسلام کے مطابق نہ ہوئی تو آپ حضرات کو ایک عظیم امتحان سے دوچار ہونا ہوگا۔ جمعیتہ علماء اسلام جب خالص اسلامی نظام کی داعی ہے تو اس کی ذمہ داری بھی زیادہ ہے۔ آپ حضرات مل کر جمعیتہ سے تعاون کریں تاکہ ایک دن یہ ملک اسلام کا گہوارہ بن سکے! آخر میں آپ نے طلباء وکلاء کسان اور مزدور اور محنت کش عوام میں جمعیتہ کے اراکین کو کام کرنے پر زور دیا۔

قاری صاحب کے بعد راقم الحروف نے علماء حق کی تاریخ اور ان کی تحریک آزادی میں بے مثال قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے تمام احباب سے اپیل کی کہ اکابر کے نقش قدم پر چل کر پاکستان میں اسلامی اقدار کی سربلندی کے لئے کام کیا جائے۔

رابطہ عوام کمیٹی

ضلع راولپنڈی میں تنظیم نو اور ممبر سازی کے کام کو تیز کرنے کے لئے ایک ضلعی رابطہ کمیٹی قائم کر دی گئی جس کے کنوینر قاری سعید الرحمٰن صاحب ہیں۔

پریس کانفرنس

عصر کے بعد پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمام اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے نہایت تفصیل کے ساتھ جماعت کی پالیسی اور ملکی مسائل کے حل کرنے کے لئے جماعت کے رہنماؤں کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ عبدالقیوم خاں جو ایک عرصہ سے جمعیتہ علماء اسلام کو بدنام کرنے کے لئے دن رات مصروف ہیں ان کی صوبہ سرحد میں دھاندلی اور اسلام دشمنی، اور اپنی کتاب گولڈ اینڈ گلٹنز میں قائد اعظم دشمنی کو بے نقاب کیا۔ عصر کے بعد کاروان جمعیتہ چکوال کے لئے روانہ ہوگیا چکوال میں جمعیتہ کے سرگرم کارکن جناب عبدالرحمٰن صاحب نے جلسہ عام کا اہتمام کر رکھا تھا۔ رات کے جلسہ میں مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے اور مولانا قاری نورالحق صاحب قریشی ناظم نشریات اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاول پوری نے نہایت ولولہ انگیز خطاب فرمائے

شوکائے اجلاس راولپنڈی

مولانا محمد داؤد صاحب امیر ضلع زیر صدارت۔ مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ: قاری سعید الرحمٰن خلف الرشید حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب شیخ الحدیث۔ مولانا فضل حق صاحب، مولانا محمد رمضان، منشی غلام صادق ناظم شہری جمعیتہ، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، حافظ محمد طیب صاحب، محمد حسین آزاد، مولانا عبدالمالک اسلام، چوہدری محمد نذیر، محمد اختر صاحب سہارنپوری، ملک محمد امین صاحب، قاری محمد امین صاحب مری۔ محمد اسمٰعیل صاحب کوہ نور ملز راولپنڈی۔ روشن دین ٹیکسلا سلاح الدین صاحب ٹیکسلا۔ عبدالعزیز، محمد طیب، پولس ٹیکسلا۔ محمد رفیق، شیخ خدا بخش، محمد انعام خاں تمنا، وحید احمد، حضرت مولانا عبدالحکم صاحب ایم این اے۔ حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب، حضرت مولانا عبدالستار صاحب۔

علمائے راولپنڈی سے گزارش

آپ حضرات چونکہ پاکستان کے مرکزی شہر میں قیام پذیر ہیں اس لئے آپ کی ذمہ داری ہم سب سے زیادہ ہے۔ آئے دن دین حنفہ کے خلاف جو فتنے اٹھتے ہیں ان کا آغاز یہیں کے ملحدین کرتے ہیں جو پھر کسی نہ کسی طرح سرکاری سرپرستی حاصل کر کے ملک بھر کے مسلمانوں کے لئے ایک المیہ بن جاتے ہیں۔ خدارا بیدار ہو جایئے جمعیتہ علماء اسلام کے پلیٹ فارم کو مضبوط بنایئے۔ آپ کی معمولی سی توجہ بھی ملک بھر کے دوستوں کے لئے آب حیات کا کام دے گی۔ دارالعلوم فرقانیہ کے اساتذہ اور طلباء بالخصوص قاری زرین صاحب کا تشکریہ ادا کرتا ہوں جن کی شبانہ روز محنت سے راولپنڈی کا اجلاس نہایت کامیاب رہا۔

کاروان جمعیتہ حضرت دین پوری کی خدمت میں

حضرت دین پوری جو جمعیتہ علمائے اسلام کے سرپرست اور پاکستان کے عظیم دینی اور روحانی پیشوا ہیں۔ وہ ایک عرصہ سے مری کے قریب بغرض علاج قیام پذیر تھے احباب نے فیصلہ کیا کہ حضرت دین پوری مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پنجاب کے دورہ کی تفصیلات عرض کر دی جائیں اور ساتھ ہی حضرت سے مزید ہدایات اور دعائیں حاصل کی جائیں۔ یہ شوق و محبت کا راستہ بہت ہی آسانی سے طے ہوا۔ حضرت کی خدمت میں شام کے وقت ہم حاضر ہوئے۔ آپ نہایت ہی شفقت اور محبت سے پیش آئے۔ حضرت جو بیماری کی وجہ سے کافی کمزور نظر آرہے تھے۔ نہایت خندہ پیشانی سے ہماری گزارشات کو سماعت فرماتے رہے۔ اور بار بار دعائیں دیتے رہے مغرب کی نماز کے بعد ہم نے اجازت چاہی تو آپ نے کھانے کے لئے اصرار فرمایا۔ مگر اس وقت کا کھانا کسی اور جگہ کھانا تھا اس لئے صبح کا وعدہ کر کے واپس آگئے صبح حضرت کی خدمت میں پھر حاضر ہوئے حضرت ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ ایک کھجور کی چٹائی بچھونے کا کام دے رہی تھی۔ چہرے پر نورانیت اور آنکھوں میں سحر خیزی کا خمار اور پیشانی پر سجدوں کے نشان دیکھنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ یکم رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

مطابق

۲۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۴۰

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان سے (ہوائی ڈاک) ۲۵/ "

ششماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان سے (ہوائی ڈاک) ۱۳/ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

شعبۂ ادارت ترجمان اسلام لاہور

چوک رنگ محل لاہور

• ۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحت

احمد حسین کمال

جمعیۃ کے ساتھ نہیں یہ اسلام اور پاکستان کے ساتھ دشمنی ہے

گزشتہ چند ہفتوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین بالخصوص جناب مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کے خلاف باقاعدہ مخالفانہ مہم کا سلسلہ شروع ہے اور وہ حلقے جو بزعم خویش اسلام و پاکستان کے بلاشرکت غیرے ٹھیکیدار بنے رہنے کے مدعی ہیں، اس مہم میں پیش پیش نظر آرہے ہیں۔ ان کے اخبارات میں مخصوص مضامین و مراسلے قائدین جمعیۃ کے خلاف شائع ہو رہے ہیں۔ اور ادارتی نوٹ تک لکھے جا رہے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک گروہ تو ان مخالفین کا ہے، جن کے قلم و زبان، معاشی مجبوریوں اور تقاضوں کے تحت جمعیۃ کی مخالفت کے لئے وقف ہو گئے ہیں یا خرید لئے گئے ہیں۔

کچھ دنوں اس گروہ کے سرخیلوں کا یہ خیال رہا کہ جمعیۃ کے ذریعہ وہ عوام کے مذہبی جذبات سے فائدہ اٹھا کر بیش بہا مادی منفعت، سیاسی عظمت اور عوامی شہرت حاصل کر لیں گے۔ چنانچہ اس گروہ کے لوگ ایک عرصہ تک جمعیۃ کے گرد و پیش جمع رہے۔ لیکن جب اس باب میں انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا اور جمعیۃ کی ہمنوائی کرنے میں انہیں کسی قسم کا اپنا مفاد پورا ہوتا نظر نہیں آیا بلکہ جمعیۃ والوں کی طرح ہر موڑ پر تہی دستی، قربانی اور آزمائش کے سخت مراحل ہی دکھائی دیئے۔ تو انہیں اپنے اشہبِ توقعات کی باگیں دوسری طرف موڑنی پڑ گئیں۔ اور وہاں ان کی توقعات کی تکمیل کی ایک ہی شرط تھی کہ جمعیۃ کے خلاف جو بھی نازیبا سے نازیبا بات وہ کر سکتے ہیں کریں اور حریفانِ جمعیۃ کی آشیرباد حاصل کریں۔ چنانچہ یہ گروہ جمعیۃ کے خلاف نگاہ ہو کر میدان میں آ گیا۔

پس اس گروہ کا طرزِ عمل جمعیۃ اور اس کے قائدین کے لئے کبھی بھی لائقِ اعتناء نہیں رہا۔

اس گروہ کی الزام تراشیاں اور دشنام طرازیاں اس کے ذوقِ کثیف کے بدنما اظہار سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتیں، جن کی طرف ادنیٰ توجہ دینا بھی شرافت پر بار ہے۔

یہ گروہ جن حلقوں کو خوش کرنے کے لئے جمعیۃ کے خلاف دروغ بافی اور بدگوئی کا ریکارڈ قائم کرتا ہے، اس سے اگرچہ شرافت کو گھن ضرور آتی ہے۔ لیکن حقائق کو منہ چڑانے سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

جمعیۃ کے مخالفین کا دوسرا گروہ ان گنے چنے لوگوں پر مشتمل ہے، جنہیں یہ زعم ہے کہ پاکستان کے حقیقی مالک وہی ہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اسی کا نام اسلام ہے۔

یہ گروہ جمعیۃ اور قائدینِ جمعیۃ پر بے بنیاد اور مہمل اعتراض کرتا رہتا ہے کہ انہوں نے تحریک پاکستان کی حمایت نہیں کی تھی، قطع نظر اس امر کے کہ اس الزام کی حقیقت و اصلیت کیا ہے۔ خود ان معترضین کے بارے میں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ ان کے پاس تحریک پاکستان کی حمایت کا کیا ثبوت ہے؟

یقیناً ان معترضین میں سے کوئی بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ اس نے خود بھی تحریک پاکستان میں کوئی حصہ لیا تھا، اور اس کے دفترِ اعمال میں کوئی ادنیٰ سا حصہ بھی تحریک پاکستان کی حمایت میں ابتلاء و آزمائش سے گذرنے کا ہے تحریک پاکستان تو بہت بعد کی چیز ہے اور حصولِ آزادی کی تحریک کا ایک حصہ ہے۔ جمعیۃ کے مخالفین کا یہ گروہ تو اپنے نامۂ اعمال میں ایک عمل بھی ایسا پیش نہیں کر سکتا جس سے معلوم ہو سکے کہ انگریزی حکومت اور استعماریت کے خلاف اس گروہ کے افراد نے کبھی کچھ دیر کے لئے ہی سہی، اپنے لب کھولے ہوں۔

تحریک خلافت ہو، تحریک سول نافرمانی ہو، تحریک آزادیٔ کشمیر ہو، تحریک حریتِ وطن و ملت ہو، مزاحمت کے خلاف جہاد ہو کسی معرکہ میں بھی اس گروہ کے افراد کا نام و نشان نہیں ملے گا۔ اگر ان کا نام و نشان کہیں ملے گا، تو انگریزی عہد کے گماشتوں کی فہرست میں یا تحریک آزادی کے مخالفوں کے رجسٹر میں، یا لندن میں تربیت پانے والوں کی صف میں ——— ہمیں نہیں معلوم کہ ان دو گروہوں کے علاوہ وطن و ملت کے حقیقی ہی خواہوں میں سے کوئی

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بھی جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے محترم قائدین کے خلاف کسی قسم کی شکایت رکھتا ہو۔

اور ان مخالفین کے پاس بھی سوائے دشنام طرازی اور فسانہ سازی کے جمعیۃ کے خلاف کوئی ٹھوس بات کہنے کی ہے ہی نہیں۔

اسلام کے بارے میں ان مخالفین کا مبلغ علم اتنا بھی نہیں ہے کہ یہ کسی جاہل کو بھی دین کی الف بے تے پڑھا سکیں۔ اس لئے اسلام کے حوالہ سے جمعیۃ اور اس کے قائدین کی مخالفت مضحکہ خیزی سے زیادہ کسی اہمیت کی حامل نہیں ہے۔ اور اس کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک خوانچہ فروش، ہائیکورٹ کے وکیلوں کی قانون دانی کو ناقابل اعتماد قرار دینے کی کوشش کرے۔

نظریۂ پاکستان جس کی آج تک جمعیۃ کے مخالفین کوئی باقاعدہ تشریح نہیں کر سکے، اس کے حوالہ سے جمعیۃ کی مخالفت، اپنی جہالت کو مزید آشکارا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

جمعیۃ کے قائدین پر تحریک پاکستان کی مخالفت کا جھوٹا الزام ایسے لوگوں کی زبان سے جو تحریک پاکستان میں اپنی شمولیت یا حمایت کا ادنیٰ سا ثبوت بھی پیش نہیں کر سکتے۔ یا جو خود تحریک پاکستان کے سرکردہ مخالفین رہے ہوں، ایک کھلے فریب سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور پاکستان کی بہی خواہی کے جذبہ سے یکسر خالی ہے۔

ان مخالفین کے پاس لے دے کے ایک ہی الزام ہے جس سے وہ سادہ لوح اور ناواقف لوگوں کو مسلسل فریب دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ جمعیۃ نے سرحد میں نیپ سے اتحاد کر لیا ہے اور بلوچستان میں پیپلز پارٹی سے اشتراک کر رہی ہے۔

اس بات کو بھول جایئے کہ ابھی ۴ سال کا عرصہ گذرا ہے، سابق صدر ایوب خاں کے دور میں ان مخالفین کے ممدوحوں نے اسی نیپ سے غیر مشروط اتحاد و اشتراک کیا تھا، اور پھر دو سال قبل بھی ایوب خاں کے آخری دور میں ولی نیپ کے ساتھ ان کے ممدوحین نے اشتراک کیا اور آج بھی اسی قسم کے عناصر کے ساتھ مشرقی پاکستان میں ان کے ممدوح گروہ کے افراد نے دزارتی سطح پر غیر مشروط اشتراک کر رکھا ہے۔ لیکن جمعیۃ ان کے نزدیک گردن زدنی ہے کہ وہ ایک صوبہ میں ایسا کیوں کرنے لگی ہے۔

دھڑے بندی کے تعصب کی اس سے بدتر مثال شاید ہی کہیں مل سکے گی۔

سوال یہ ہے کہ اسلام پر مبنی واضح ۵ نکاتی فارمولے اور کابینہ میں جمعیۃ کی سربراہی کی اساس پر اگر نیشنل عوامی پارٹی اور پیپلز پارٹی جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ صوبہ سرحد میں اشتراک و تعاون کرتی ہیں، تو اس میں اعتراض و ملامت کا کون سا پہلو ہے۔ جمعیۃ کے ساتھ ذاتی و گروہی بغض و عناد کے سوا کوئی بات بھی ایسے اشتراک و تعاون پر قابل اعتراض قرار نہیں دی جا سکتی۔

اس وقت ملک جن نازک حالات سے گذر رہا ہے۔ کا تقاضہ ہے کہ ملک کے ہر حصہ میں زیادہ سے زیادہ یک جہتی، اشتراک اور تعاون پیدا کیا جائے۔

جمعیۃ کے فارمولے کی بنیاد پر اشتراک و تعاون کی تجویز نے صوبہ سرحد و بلوچستان میں قومی یک جہتی کے زیادہ سے زیادہ امکانات پیدا کر دیئے ہیں اور اسلام کے غلبہ کی راہ صاف کر دی ہے۔

اگر جمعیۃ کے ساتھ بغض معاویہؓ کارفرما نہ ہو، تو جمعیۃ کا یہ اقدام پورے ملک کے لئے نیک شگون کا حامل ہے اور ہر اعتبار سے لائق تحسین اور قابل قدر ہے۔

چنانچہ پاکستان کی بقاء و سلامتی کے ساتھ جسے گہری دلچسپی ہوگی اور پاکستان میں اسلامی احکام کے نفاذ کے مسئلہ سے جس شخص کے دل میں گہری وابستگی کا جذبہ موجود ہوگا، وہ جمعیۃ کے اس اقدام کو خوش آمدید کہے بغیر نہیں رہے گا۔

سیاسی سطح پر اس ملک میں یہ پہلی اسلامی کامیابی ہے، جس پر ہر مخلص مسلمان خوش اور مطمئن ہے لیکن افسوس کہ ان مخالفین کے لئے اسلام اور پاکستان کے مفاد سے زیادہ جمعیۃ کی مخالفت اہمیت رکھتی ہے کہ اتنے بے مثال و عظیم کارنامہ کو ہدف ملامت بنانا ضروری سمجھ رہے ہیں

جو لوگ ماضی میں مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے اس قسم کے ایک بھی اسلامی نکتہ کی منظوری حاصل نہیں کر سکے اور ۲۴ سال کی پاکستانی سیاست کے کسی موڑ پر اسلامی مقاصد کے لئے اس سے ۱/۱۰ حصہ بھی پیشقدمی نہیں کر سکے، انہیں احساس ندامت سے خاموش ہی رہنا چاہیئے تھا، لیکن افسوس کہ وہ اپنی ناکامیوں اور کوتاہیوں کے احساس کمتری میں مبتلا ہو کر قومی یک جہتی، ملکی سالمیت اور اسلام کی سربلندی کے اہم تقاضوں کو بھی پامال کرنے سے باز نہیں آ رہے ہیں۔

یہ طعنہ کتنا بچکانہ بلکہ سوقیانہ ہے اور مخالفین کے اندرونی پیچ و تاب کا مظہر ہے کہ الیکشن کے دوران نیپ اور پیپلز پارٹی کے بعض رہنماؤں نے چونکہ جمعیۃ کے قائدین پر نازیبا الفاظ میں حملے کئے تھے۔ اس لئے ان کے ساتھ موجودہ اشتراک کی پیشکش غیرت کے خلاف ہے قطع نظر اس امر کے ان مخالفین نے جمعیۃ کو لعن طعن کرنے کا جو ریکارڈ قائم کیا ہے۔ وہ نیپ اور پیپلز پارٹی کی الیکشن کے دوران کی زبان درازیوں سے کہیں بلند و بالا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی ذاتی رنجشوں کا احساس وہی لوگ پال سکتے ہیں، جن کے ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔ قوم و ملت کے مخلص خادموں اور اسلام کے سچے پیروکاروں کے لئے اس قسم کی باتیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔

کوئی بھی سچا مسلمان ایسے کافر کے قبول اسلام کو رد نہیں کر سکتا، جس نے کبھی اس کی توہین کی ہو۔ خاتم النبیین رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی سنت ہے۔

اگر نیپ اور پیپلز پارٹی اسلامی احکام کے نفاذ میں جمعیۃ کے ساتھ اشتراک و تعاون کرتے ہیں، تو ماضی میں ان کی طرف سے دی گئی تمام گالیاں قابل فراموش ہیں۔

افسوس تو ان مخالفین پر ہے جو ایک طرف اسلام اور نظریۂ پاکستان کا نام لے کر پاکستان کے مسلمان عوام کو فریب بھی دیتے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف اسلام پر مبنی جمعیۃ کے فارمولے کو قبول کرنے سے گریز کر رہے ہیں

جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین نے تو اتحاد و اشتراک کے لئے اسلامی نکات میز پر رکھ دیئے ہیں۔ جو بھی ان نکات کو تسلیم کرے گا، جمعیۃ اس کے اشتراک و تعاون کو خوش آمدید کہے گی۔

وہ پارلیمانی سطح پر اسلام کے لئے جو بڑے سے بڑا اقدام کر سکتی تھی۔ وہ یہ ہی ہو سکتا تھا، اس اقدام سے ملک میں یک جہتی کی فضا میں بھی اضافہ اور استحکام ہو سکتا ہے

تعجب ہے کہ "نیپ" جسے لادینیت کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ وہ تو ان اسلامی نکات کو تسلیم کر لے۔ لیکن یہ مخالفین نہ صرف یہ کہ ان اسلامی نکات میں شامل ہونے سے سراسیمہ گریز کریں۔ بلکہ اسلام کی واضح کامیابی کے راستے میں رکاوٹ بن کر بھی کھڑے ہو جائیں۔ اور ملک میں یک جہتی کی فضا قائم ہونے کی راہ میں آڑے آئیں۔

شاید جمعیۃ کے مخالفین کی اسلام پسندی اور نظریۂ پاکستان دوستی اسی کا نام ہے۔ غالب نے سچ ہی تو کہا تھا۔ ع

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

اسلام اور نظریۂ پاکستان کے ان سے بڑھ کر نادان دوست اور کیا ہوں گے۔

سچ تو یہ ہے کہ یہ دشمنی جمعیۃ کے ساتھ نہیں، اسلام اور پاکستان کے ساتھ ہے۔ جسے بزعم خویش یہ سمجھا اور سمجھایا جا رہا ہے کہ یہ اسلام اور پاکستان کی بڑی خدمت ہے۔

سیاسی پابندیوں کے خاتمہ کا آغاز

مارشل لاء کے نئے ضابطہ ۱۴ کے نفاذ کے ساتھ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۱ء سے سیاسی سرگرمیوں پر عائد پابندیاں ختم کر دی گئی ہیں۔ اور سابقہ ضابطہ ۷۶ منسوخ کر دیا گیا ہے ملک میں اس اعلان کو خوش آمدید کہا جائے گا۔ اگرچہ بے لگام اور بھرپور سیاسی سرگرمیاں نئے ضابطہ کے تحت بھی قابل مواخذہ ہیں۔ تاہم عوامی سطح پر سیاسی سرگرمیوں کا اجراء ممکن ہو گیا ہے۔

ملک اس وقت جس بیرونی جارحیت کے خطرہ کی زد میں ہے۔ اس کا تقاضہ ہے کہ سیاسی سرگرمیاں خالص تعمیری اور مثبت عمل کی حامل ہوں۔

ہمیں افسوس ہے کہ ملک میں سیاسی جماعتوں کی رقابتی کشیدگی میں، حالات کی اتنی بڑی افتاد سے بھی کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اور سیاسی جماعتیں وسیع تر قومی و ملی اشتراک کے مخلصانہ جذبہ سے اب بھی دور ہیں۔ تاہم امید ہے کہ اس اجازت کو محتاط طریقے سے عمل میں لایا جائیگا سیاست دانوں کو وقت ایک اور مہلت عطا کر رہا ہے۔ قومی اور ملی تعمیر کا یہ موقعہ اگرچہ ایک نقطۂ آغاز ہی مہیا کرتا ہے۔ لیکن ماضی کے تلخ بلکہ ایک حد تک تباہ کن

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ماضی ـــ کی ـــ روشنی

(احمد حسین کمال)

نیا سیاسی دور

۱۸۵۷ کے ہنگاموں کے بعد ہندوستان کے مختلف مقامات پر محدود دائرے میں مختلف قوموں کی چھوٹی چھوٹی غیر سیاسی تنظیمیں قائم ہونے لگی تھیں۔

یہ تنظیمیں زیادہ تر اصلاحی، تعلیمی اور تبلیغی قسم کی تھیں ملک گیر سطح پر مسلمانوں کی ایسی تنظیم دسمبر ۱۸۸۶ء میں محمڈن ایجوکیشنل کانگرس کے نام سے علی گڑھ میں قائم ہوئی۔ بعد میں اس کا نام معمولی ردوبدل کے ساتھ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کر دیا گیا۔

انڈین نیشنل کانگرس ۱۸۸۵ء میں قائم ہو چکی تھی، اور وہ بہرحال ایک سیاسی جماعت تھی۔

انڈین نیشنل کانگرس کے مقابلہ میں "یونائیٹڈ انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن" کے نام سے ایک جماعت ۱۸۸۸ء میں علی گڈھ میں قائم کی گئی۔ اور جس طرح انڈین نیشنل کانگرس میں ہندوستان کی تمام قومیں مسلمان، ہندو وغیرہ شامل ہو سکتے تھے، اسی طرح اس دوسری جماعت میں بھی تمام قومیں شامل کی گئی تھیں۔ اور اس کا واحد مقصد کانگرس کی مخالفت تھا۔ چنانچہ اس کو "اینٹی کانگرس" جماعت بھی کہا جانے لگا۔

علی گڈھ کے انگریز پروفیسر

اس جماعت کی سکیم تو علی گڈھ کالج کے پرنسپل مسٹر بیک کے دماغ کی اختراع تھی۔ لیکن انجمن میں شرکت کی دعوت کے خطوط میں سرسید کا نام بھی لکھا جاتا تھا، اس جماعت کی ایک شاخ لندن میں بھی قائم کی گئی جس کا دفتر ایک انگریز مسٹر ماریسن کے مکان پر بنایا گیا، جو آگے چل کر مسٹر بیک کے بعد علی گڈھ کالج کے پروفیسر اور پرنسپل مقرر ہوئے۔

یہ جماعت کچھ زیادہ کامیاب نہیں رہی۔ باوجود مسلمان اور ہندو امراء و رؤسا کے متحدہ محاذ کے اس جماعت سے کانگرس کا بڑھتا ہوا اثر زائل نہیں ہو سکا۔

چنانچہ مسٹر بیک نے ہی دسمبر ۱۸۹۳ء میں ایک اور جماعت محمڈن اینگلو اورینٹل ڈیفنس ایسوسی ایشن آف اپر انڈیا بنا ڈالی۔ اور اس طرح کانگرس کے خلاف انگریزوں عیسائیوں اور مسلمانوں کا ایک متحدہ محاذ کھڑا کر دینا چاہا

نئی جماعتوں کا مقصد

اس انگریز نے علی گڈھ میں قائم مسلمانوں کی جدید تعلیم گاہ میں بیٹھ کر اور سرسید کا نام لے کر جو نہایت ضعیف ہو چکے تھے۔ اور گوناگوں جسمانی و دماغی امراض کا شکار تھے یکے بعد دیگرے دو ایسی جماعتیں تشکیل دیں جن کا مقصد

(۱) انگریزوں کی غیر مشروط اور مکمل وفاداری تھی۔

(۲) کانگرس اور ہندوؤں سے مخالفت تھی اور

(۳) اس ملک میں جمہوریت کا اجراء روکنا تھا۔

مذکورہ بالا جماعت کی تشکیل کے وقت مسٹر بیک نے جو افتتاحی تقریر کی تھی۔ اس میں صاف صاف یہ کہا تھا کہ:۔

> "چند سال سے دو قسم کی شورشیں ملک میں بڑھ رہی ہیں۔ ایک نیشنل کانگرس کی اور دوسری گاؤکشی روکنے کی۔ پہلی تحریک سراسر انگریزی حکومت کے خلاف ہے۔ اور دوسری مسلمانوں کے خلاف ہے.... اس لئے مسلمانوں اور انگریزوں کو اتحاد کر کے ان دونوں تحریکوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور اس ملک میں جمہوری طریق سلطنت کے اجراء کو روکا دینا چاہیئے ..... ہمیں حقیقی وفاداری اور اتحاد عمل پر زور دینا چاہیئے"

سید امیر علی نے بنگال میں "نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن" کے نام سے ایک جماعت بنائی تھی۔ جو صرف مسلمانوں کی بعض شکایات و ضروریات گورنر بنگال کے سامنے پیش کر دیتی تھی۔ اس جماعت نے ۱۸۸۸ء میں سرکاری ملازمتوں کے حصول کے لئے ایک عرضداشت پیش کی تھی تو سرسید نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ یہ بات خودداری اور وقار کے خلاف ہے۔ لیکن اب مسٹر بیک کی بدولت مسلمانوں کو سرسید کے نام سے ہی مطلقاً انگریز حکومت کے رحم و کرم پر چھوڑ دینے کی تجویز ہو رہی تھی۔

وقار الملک نواب مشتاق حسین مرحوم کی سوانح "وقار حیات" میں سرسید کے نام سے چلائی جانے والی مسٹر بیک کی پالیسیوں پر اشارتاً لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ محسن الملک مولانا حالی اور خود نواب وقار الملک اس صورت حال کے خلاف ایک سلسلۂ مضامین کی اشاعت پیسہ اخبار لاہور میں شروع کرنے والے تھے کہ سرسید کی رحلت ہو جانے کی وجہ سے اسے ترک کر دیا گیا۔

مسٹر بیک ستمبر ۱۸۹۹ء میں فوت ہوئے۔ اور ان کی وفات کے ساتھ ان کی قائم کردہ جماعت بھی ختم ہو گئی۔ لیکن ان کے بعد ان کے قائمقام مسٹر ماریسن نے ان کی پالیسی کو جاری رکھنے کی کوشش کی۔

سرسید کی وفات کے بعد علی گڈھ کالج کے کرتا دھرتا حضرات جن میں نواب محسن الملک نواب وقار الملک وغیرہ پیش پیش تھے، چاہتے تھے کہ مسلمانوں میں ایک سیاسی جماعت کی تشکیل ضروری ہے۔ لیکن مسٹر ماریسن برابر یہ کوشش کرتے رہے کہ مسلمانوں میں کوئی سیاسی جماعت نہ بنائی جائے۔ بلکہ مسلمانوں کو اپنی قسمت انگریز گورنروں کے ہی ہاتھوں میں رہنے دینی چاہیئے۔

سیاست، جمہوریت، انتخاب وغیرہ تمام باتوں کو اس انگریز نے بھی مسلمانوں کے مفاد کے خلاف بتا کر انہیں قومی زندگی سے الگ تھلگ رکھنے اور انگریزی حکومت کا خاموش وفادار بنائے رکھنے کی کوشش جاری رکھی۔

مسلمانوں میں سیاسی جماعت کی تشکیل

نواب وقار الملک بہرحال اس پالیسی کے نقصانات کا اندازہ سرسید کی زندگی میں ہی لگا چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اکتوبر ۱۹۰۱ء میں "محمڈن پولٹیکل آرگنائزیشن" کے نام سے علی گڈھ کے بجائے لکھنؤ میں ایک سیاسی جماعت کی داغ بیل ڈال ہی دی۔ اس مقصد کے لئے مسٹر حامد علی خاں بیرسٹر کی کوٹھی میں جلسہ ہوا۔ اور بدرنہ کے سید محمد شریف بیرسٹر نے اس کی صدارت کی۔

علی گڈھ کالج کے انگریز پروفیسروں مسٹر بیک اور ان کے بعد مسٹر ماریسن نے مسلمانوں کو سیاست سے اتنا خوفزدہ بنا دیا تھا کہ وقار الملک کی یہ کوشش کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہوئی۔ اور انگریزی حکام نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ ۱۹۰۵ء میں ماریسن علی گڈھ سے چلے گئے اور ان کی جگہ تیسرے پرنسپل مسٹر آرچبولڈ لندن سے مقرر ہو کر آئے۔

بنگال کی تقسیم

اس دوران ہندوستان میں ایک ایسا واقعہ ہوا، جس نے مسلمانوں کی ایک سیاسی جماعت کا قیام خود انگریز حکومت کے لئے ضروری بنا دیا۔

اور وہ واقعہ وائسرائے ہند لارڈ کرزن کی اسکیم "تقسیم بنگال" تھا۔

اس تقسیم کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار ہوا۔ اور ہنگامے برپا ہونے لگے۔ تو لارڈ کرزن نے اپنی اس انتظامی اور انتقامی سکیم کو مسلمانان بنگال کے مفاد کا نام دینا شروع کر دیا۔ چنانچہ اس زمانہ کے اخبار "اسٹیٹس مین" میں تقسیم بنگال کے مقاصد اس طرح بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) اہل بنگال کی اجتماعی قوت توڑنا

(۲) کلکتہ کی سیاسی برتری کم کرنا۔

(۳) بنگال کے مشرقی حصہ میں مسلمانوں کی طاقت بڑھانا اور ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی طاقت پر روک لگانا۔

مسلمانوں کی طرف سے تقسیم کی حمایت

اس نئے سیاسی پس منظر میں مسلمانان ہند کے نام سے

وہ مشہور وفد ترتیب دیا گیا، جس نے سر آغا خاں کی سرکردگی میں ۱۹۰۶ء میں شملہ جاکر وائسرائے ہند کی خدمت میں سپاسنامہ اور عرضداشت پیش کی، اور پھر جس کے بعد ڈھاکہ میں نواب ڈھاکہ سلیم اللہ خاں کی قیامگاہ پر مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

تقسیم کی منسوخی کا حادثہ اور مسلمان

افسوس کہ انگریزی حکومت کی سیاسی مصلحتوں نے ۶ سال بعد بنگال کی اس تقسیم کو جسے مشرقی بنگال کے مسلمانوں کے لئے نہایت مفید بتایا تھا منسوخ کر دیا اور ہندوستانی مسلمانوں کو ایک ایسے سیاسی ویرانے میں لاکر کھڑا کر دیا۔ جہاں بظاہر مسلمان انگریزی حکومت کا ہے جاں آلۂ کار اور ہندوؤں کے شکست خوردہ حریف نظر آنے لگے

وفادارانہ پالیسی کا صلہ

چنانچہ نواب وقار الملک کو جو ۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ کے قیام کے روح رواں اور سیکرٹری تھے۔ اور مسلم لیگ کے قیام کے وقت انہوں نے مسلم لیگ کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ:۔

"ہماری قطعاً دوسری قوموں کے ہندوستان میں ایک حس ہے۔ اب اگر کسی وقت ہندوستان میں خدانخواستہ انگریزی حکومت نہ رہے، تو ہمیں ہندوؤں کا محکوم ہو کر رہنا پڑے گا۔۔۔ ۔۔۔ اگر کوئی تدبیر ان خطروں سے محفوظ رہنے کی ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے تو وہ یہی ہے کہ انگریزی حکومت ہندوستان میں قائم رہے۔ ہمارے حقوق کی حفاظت تب ہی ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہم گورنمنٹ کی حفاظت پر کمربستہ رہیں۔ ہمارا وجود اور گورنمنٹ کا وجود لازم و ملزوم ہے۔ انگریزوں کے بغیر ہم عزت و آسودگی کے ساتھ نہیں رہ سکتے"

(رسالہ نواب وقار الملک کی اسپیچ مسلمانان ہند کی پالیٹکس پر)

اظہار رنج و غم

بنگال کی تقسیم کی منسوخی کے بعد یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ "گورنمنٹ کی یہ پالیسی بمنزلہ ایک توپ خانے کے تھی، جو مسلمانوں کی مردہ لاشوں پر سے گذر گیا۔ بدوں اس احساس کے کہ ان غریب لاشوں میں سے کسی میں کچھ جان بھی ہے، اور ان کو اس سے کوئی تکلیف ہوگی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون"

(وقار حیات صہ ۶۹۹)

اور نواب سلیم اللہ خاں ڈھاکہ جنہوں نے ۳۰ مارچ ۱۹۱۲ء کو کلکتہ میں مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کی اپنی تقریر میں صاف صاف کہا کہ:۔

"یہ منسوخی بلا ہم سے مشورہ یا اطلاع کے کی گئی مگر ہم نے بوجہ وفاداری ضبط رکھی"

اس کے ساتھ ہی نواب صاحب نے سر آغا خاں کے کردار پر بھی نکتہ چینی کی کہ:۔

"ہز ائی ٹس سر آغا خاں کو ہم ضرور بدگمانی کی نظر سے دیکھتے ہیں"

نواب سلیم اللہ خاں تقسیم بنگال کی منسوخی کے واقعہ سے اسی قدر متاثر ہوئے۔ کہ چند ماہ بعد انتقال کر گئے

انگریز استادوں کا پیدا کردہ سیاسی ذہن

حقیقت یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد علی گڈھ سے مسلمانوں کے نام پر جس نئی سیاسی روش کی ابتدا کی گئی، اس کی تشکیل و تصنیف ان تین انگریز پرنسپلوں کی مرہون منت ہے۔ جو لندن سے سرسید کے قائم کردہ کالج کے پرنسپل و استاد مقرر ہو کر یکے بعد دیگرے آئے۔ یعنی مسٹر بیک مسٹر ہارلین اور مسٹر آرچبولڈ جو ۱۸۷۵ء سے ۱۹۱۰ء تک مسلسل پچیس سال علیگڈھ کالج کے کرتا دھرتا بنے رہے

مسٹر بیک تو سرسید کی حیات میں ہی مسلسل پندرہ سال تک علیگڈھ کالج اور وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے ذہن کے خالق بنے رہے۔

پھر پانچ سال مسٹر ہارلین نے۔ اور ان کے چلے جانے کے بعد پانچ سال مسٹر آرچبولڈ نے علیگڈھ کالج کی تعلیمی اور ذہنی سرپرستی کا کام انجام دیا۔

ان تینوں انگریزوں نے علیگڈھ کالج میں بیٹھ کر وہاں مسلمانوں میں جس سیاسی ذہن کی آبیاری کی۔ وہ یہ تھا کہ

(۱) مسلمان اپنے آپ کو ہندوستان میں ایک بے بس اقلیت تصور کریں۔

(۲) اپنی زندگی، عزت، آبرو اور مذہب وغیرہ کا حقیقی محافظ انگریزوں کو سمجھیں۔

(۳) انگریزی حکومت کی غیر مشروط وفاداری پر کاربند رہیں۔

(۴) ہندوؤں کو اکثریت میں سمجھ کر ان سے خوفزدہ رہیں

(۵) اپنے لئے انگریزوں کی طرف سے از خود ملنے والی رعایات کو ہی غنیمت جانیں۔

(۶) اپنے آپ کو انگریزی تہذیب، تمدن، معاشرت اور فکر و نظر کے سانچے میں ڈھالتے رہیں۔

پنجاب اور یو۔ پی

انگریزی حکومت نے یہ مقاصد پنجاب کے مسلمانوں میں ایک جعلی نبوت کے ذریعہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور یو۔ پی میں علیگڈھ کالج کے ان انگریز پروفیسروں کی وساطت سے حاصل کرنے چاہے۔

یہ دوہری علاقے مسلمانوں کے معاملے میں قابل ذکر تھے بنگال میں نواب سلیم اللہ خاں جیسے حضرات پر انگریزوں کا جادو حاوی تھا۔

چنانچہ ان تینوں انگریزوں کی کوششوں اور کاوشوں سے مسلمانان ہند کی سیاست کا اصل الاصول یہ احساس کمتری بن گیا کہ وہ یہاں ایک بے اثر اقلیت میں ہیں اور ہندو ان کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

ایک طرف اس سیاسی ذہن کی تشکیل مسلمانوں میں کی گئی اور دوسری طرف تقسیم بنگال اور بعد میں ان کی منسوخی سے ان کے اندر رہا سہا احساس شکست خوردگی بھی پیدا کر دیا گیا۔

علماء کی راہنمائی کام آئی

تاہم ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ خوش قسمتی تھی کہ علماء دین کا رویہ اس سے مختلف رہا۔

انہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے باوجود ہار نہیں مانی۔

وہ مسلمانوں کو ایک بے اثر اقلیت ماننے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

اور پورے ہندوستان پر مسلمانوں کے سیاسی غلبہ کے از سر نو قائم ہونے کا مقصد ہمیشہ ان کے پیش نظر رہا انہوں نے شمال کی سرحدوں پر جہاد کی سرگرمی کو قائم و دائم باقی رکھا۔

انہوں نے اندرون ملک دینی مدارس کا جال بچھا کر ہر جگہ انگریزوں کے ثقافتی اور معاشرتی غلبہ کو روکنے کی سعی بلیغ کی۔

اور جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ خفیہ انقلابی تحریکات کی بھی وہ آبیاری کرتے رہے۔

جس کا واضح انکشاف و اعتراف ۱۹۱۹ء میں راست کمیٹی کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔

چنانچہ علماء کی ان کوششوں کا ہی نتیجہ تھا کہ ۱۹۱۲ء کے تقسیم بنگال کی منسوخی کے بدترین اور مایوس کن سیاسی واقعہ کے بعد بھی انہوں نے تحریک خلافت میں مسلمان عوام کو پورے ہندوستان کی سیاست پر حاوی کر دیا اور ہندوؤں سے کہیں آگے پہنچا دیا۔ بلکہ ان دونوں قوموں کے درمیان جو تلخی اور بد اعتمادی انگریزوں نے پیدا کر دی تھی، اسے بھی دور کر دیا۔

کمتری اور خوف زدگی کا ذہن

غرضیکہ ۱۸۵۷ء کے بعد نیا سیاسی ذہن تو وہ پیدا کیا گیا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور جس ذہن کا بنیادی عنصر یہ تھا کہ مسلمان ایک حقیر اقلیت ہے جسے ہندوستان کی ہندو اکثریت کھا جائے گی۔

غلبہ و اقدام کا ذہن

اور ایک ذہن وہ تھا جس کے علماء چار صدیوں سے وارث چلے آرہے تھے کہ پورا برصغیر مسلمانوں کی ملک ہے اور مسلمان یہاں کی واحد اکثریت ہے یا دوسری بڑی اکثریت ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ عبدالعزیز، حضرت سید احمد شہید، حضرت مولانا اسمٰعیل شہید، حضرت مولانا قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا شیخ الہند رحمہم اللہ علیہم اجمعین

(باقی صہ ۱۳ پر)

ملکی سالمیت اور تحفظ کے لئے حکومت جو قدم اٹھائیگی ہم اس کا خیر مقدم کرینگے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

سندھ کے حکام کا رویہ افسوسناک ہے

سکھر۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اور قومی اسمبلی کے ممبر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے سکھر میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے تمام سیاسی پارٹیوں سے کہا ہے کہ وہ ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ یہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اسلامی اقدار اور اسلامی معاشرے کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کو بیرونی جارحیت کا خطرہ درپیش ہے۔ اس لئے فوج کی تمام تر توجہ سرحدوں کی طرف ہونی چاہیئے اور داخلی انتظامات سول حکومت کے سپرد ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بڑی سے بڑی امداد کے عوض بھی اپنے ملک میں غیر ملکی مداخلت برداشت نہیں کرنی چاہیئے۔ ان سے ہمیں ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے۔

انہوں نے کہا۔ مشرقی پاکستان میں صدر یحییٰ خاں کے عام معافی کے اعلان سے کچھ لوگ جز بز ہو رہے ہیں اور شیخ مجیب کی سیٹ خالی قرار نہ دینے پر بھی جز بز ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہ افراد خود غرض ہیں۔ صدر یحییٰ خاں نے عام معافی کا اعلان کر کے بہت اچھا اقدام کیا ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عمر بھر کے دشمنان اسلام کو عام معافی دے کر اسلامی اشاعت کا دروازہ کھول دیا تھا۔ ہمارے سامنے اس وقت سب سے اہم کام مشرقی پاکستان میں باہمی اعتماد کو ترقی دینا اور ملکی سالمیت کی حفاظت کرنا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت جو بھی قدم اٹھائے۔ ہم اس کا خیر مقدم کریں گے

انہوں نے کہا مشرقی پاکستان میں جب وزیروں کو انتخاب لڑنے کی اجازت ہے۔ تو اس کا معنی یہ ہے کہ حکومت انتخاب لڑ رہی ہے۔ یہ بات حکومت کی غیر جانبدارانہ پالیسی کے خلاف ہے۔ موجودہ کابینہ مشرقی پاکستان میں شکست خوردہ لوگوں کی کابینہ ہے۔ جن کو عوام میں کوئی اعتماد حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ وہاں زیادہ ضرورت اعتماد پیدا کرنے کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت کہتی ہے کہ ملک میں کوئی نیم فوجی تنظیم نہ ہو۔ مگر مودودی پارٹی نے مشرقی پاکستان میں بدر کے نام سے ایسی تنظیم قائم کر رکھی ہے۔ عوام کو پہلے بھی ان کے خلاف عام شکایات ہیں کہ وہ اپنے مخالفوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں معلوم نہیں حکومت ان کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کرتی اس لئے پاکستان کے عوام، خواص کو مودودیوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ عوام کو دھوکہ ہو جائے کہ ہم سب کا خاتمہ ان کے آلہ کار ہیں۔ ساتھ ہی مسلمانوں کو صحابہ کرام کی تنقیص اور انبیاء علیہم السلام پر تنقید کرنے والوں سے بچنا ضروری ہے

انہوں نے کہا۔ سندھ میں حکام کا رویہ نہایت افسوسناک ہے وہ ایک پارٹی کو جلسہ کی اجازت دیتے ہیں اور دوسری کو نہیں دیتے یہ طریقہ کار پاکستان گورنمنٹ کو بدنام کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ان گندے افسروں کی سخت نگرانی کرنی چاہیئے۔ جو سندھ، سرحد میں پنجابی، غیر پنجابی سوال کا سبب بنتے ہیں۔ یہ افسر تین سو روپیہ تنخواہ لیتے ہیں اور تیس ہزار روپے ماہانہ کماتے ہیں۔ یہ عوامی ذہن پر پنجابیوں کو بدنام کرنے اور حکومت پاکستان کے بارہ میں غلط تصور دینے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ مکمل اوقاف عامہ اور دوسرے اداروں سے بدعنوانی، بدنظمی، رشوت ستانی، بیجا طرفداری اور اقربا پروری کا خاتمہ کرے۔ جیسے خود جناب غلام قمر صاحب کے افسر کے ہیں۔ (رپورٹ مقامی نامہ نگار اطلاعات و نشریات بحیثیت مبصر)

جمہور علماء اسلام نے مودودی تحریک کو اسلام کے خلاف ایک فتنہ قرار دیا ہے

مولانا سید گل بادشاہ مدظلہ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ نے سناکوٹ مالاکنڈ میں ایک تبلیغی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی پاکستان میں اسلامی نظام کی داعی جماعت ہے۔ اور یہ کہ پاکستان کی سلامتی و کامیابی صرف اسلامی نظام میں مضمر ہے۔

انہوں نے جمعیۃ، نیپ، پی پی پی اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری دوستی اور کسی سے مخالفت اسلام کے لئے ہے۔ ہم نے ان جماعتوں کے سامنے اسلام اور صوبہ کے مفاد کے تحت پانچ شرائط رکھی ہیں۔ اگر وہ ان پانچ نکات اور چھٹی شرط کو تسلیم کرتے ہیں تو یہ اتحاد باعث مسرت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی باطل پروپیگنڈے سے مرعوب نہیں ہوں گے۔ ہمارا خدا پر مکمل اعتماد اور یقین ہے۔ انشاء اللہ اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوگی۔

آخر میں امیر محترم نے فرمایا کہ مودودی پارٹی سے اہلسنت والجماعت کا بنیادی اختلاف ہے۔ تمام اہلسنت مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے کہ وہ مودودی عقائد و تحریک سے الگ رہیں۔

مولانا نے فرمایا کہ جمہور علماء اسلام اور جماعت مسلمہ نے مودودی کے عقیدہ اور تحریک کو اسلام کے خلاف فتنہ قرار دیا ہے۔

(عنایت احمد ناظم دفتر جمعیۃ صوبہ سرحد پشاور)

صوبہ سندھ میں عوام کے سکون کو تباہ و برباد ہونے سے بچایا جائے

مولانا محمد اسماعیل

سکھر۔ صوبہ سندھ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا حافظ محمد اسماعیل نے ایک جلسہ عام میں صوبہ سندھ کے مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت صوبہ سندھ کے لئے سب سے اہم مسئلہ پانی کا ہے۔ اگر اس مسئلہ کو فوری حل نہ کیا گیا۔ تو سندھ کی معیشت متزلزل ہو جائے گی۔ پانی نہ ملنے کی وجہ سے ایک فصل پہلے متاثر ہو چکی ہے۔ موجودہ فصل خریف کو بھی خطرہ لاحق ہے اور آئندہ فصل ربیع بھی غیر یقینی حالات سے دوچار ہے۔ اس مسئلہ کا فوری حل کیا جائے۔ اس طرح کہ کسی بھی صوبہ کی حق تلفی نہ ہو۔

حافظ صاحب نے سندھ میں قتل و غارت، چوری، ڈاکہ اور اغوا کی بڑھتی ہوئی وارداتوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ان جرائم پر فوری قابو پایا جائے۔ انہوں نے گورنر سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ پولیس اور انتظامیہ کو خصوصی ہدایات جاری کریں تاکہ وہ سماج دشمن عناصر کا قلع قمع کرے۔

(سید کبیر احمد کاظمی سیکرٹری نشریات صوبہ سندھ)

اظہار تشکر

میرے والد محترم حکیم جمال الدین مرحوم کے انتقال پر ملال کے موقعہ پر جن علماء کرام، خطباء مساجد اور مختلف اضلاع سے جمعیۃ کے رہنماؤں نے تعزیتی خطوط اور پیغامات ارسال کئے ہیں۔ میں ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں

عمزدہ حکیم محمد عالم جاوید چوک سنگلا (والہ خانیوال)

یادِ رفتگان

مولانا قاری لطف اللہ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب رشیدی ساہیوال)

۱۴ اگست ۱۹۵۷ء کی صبح وہاڑی کے قریب ایک بس کے حادثہ میں شہید ہونے والوں میں اردو فارسی مجاہد قاری لطف اللہ جالندھری اور مولانا شیخ احمد ناظم مدرسہ عربیہ اسلامیہ بوریوالہ معروف قابل تذکرہ صالح نوجوان ایسے تھے کہ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

قاری لطف اللہ، جادو بیان مقرر، فصیح اللسان واعظ۔ قادر الکلام متکلم، لحن داؤدی کے مالک، قرآن کریم پڑھنے میں حضرت امیر شریعت بخاریؒ کے تابع اور بینظیر خطیب تھے۔ تقریر و بیان کا ملکہ آپ نے اپنے استاد شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سے سیکھا۔ شیخ الاسلام علامہ عثمانی نے بطور خاص ان کی تربیت فرمائی تھی اور علامہ عثمانی مرحوم کو قاری لطف اللہ شہید پر بہت اعتماد تھا۔

جنوری ۱۹۲۱ء مقام مدرسہ رشیدیہ رائے پور ضلع جالندھر میں ولادت ہوئی۔ حضرت قاری لطف اللہ کے والد ماجد استاذ العلماء فقیہہ العصر مولانا حافظ مفتی فقیر اللہ قدس سرہٗ رائے پوری مفتی اعظم پنجاب و صدر مدرس مدرسہ رشیدیہ رائے پور حال جامعہ رشیدیہ منٹگمری (ساہیوال) تھے۔

مفتی فقیر اللہؒ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ دیوبندی اسیر مالٹا کے تلمیذ خاص تھے اور پنجاب کے اکابر علماء کے استاذ الکل تھے۔ آپ نے پچاس سال قرآن و حدیث، فقہ و علوم اسلامی کی خدمات سرانجام دیں اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں وصال فرمایا۔ مفتی صاحب مرحوم کی کرامت کا عینی شاہد اور صحیح واقعہ ساہیوال میں زبان زد خلائق ہے کہ ۲۲ ماہ کے بعد آپ کی قبر کے اظہار سے جسم مبارک صحیح و سالم حتیٰ کہ کفن بھی ٹھیک ٹھاک اور قبر کی مٹی سے خوشبو آ رہی تھی۔ جبکہ مفتی صاحبؒ کی پہلی صاحبزادی شیخ محمد مرحوم کی قبر کھودتے ہوئے حضرت مفتی صاحب کی قبر کھل گئی۔ اور تقریباً متعدد افراد نے یہ ماجرا دیکھا۔

انہی بزرگ مفتی صاحب کے صاحبزادے قاری لطف اللہ مرحوم نے قرآن کریم چھوٹی عمر میں حفظ کر لیا تھا۔ حافظ جان محمد مشہور استاذ القرآن تھے۔ ابتدائی کتب مدرسہ رشیدیہ رائے پور اپنے والد ماجد اور مولانا الحاج عبدالعزیز مدظلہ رائے پوری سے پڑھیں اور اپنے برادر بزرگ الحاج حافظ محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ سے بھی تعلیم حاصل کی۔ متوسطات کی تعلیم کے لئے آپ مدرسہ خیر المدارس جالندھر مولانا خیر محمد صاحب کی خدمت میں جا داخل ہوئے۔ آپ نے جملہ علوم و فنون کی تحصیل خیر المدارس جالندھر میں مولانا خیر محمد اور مولانا محمد علی جالندھریؒ سے کی۔ ابتدائی تعلیم کے لئے آپ مظاہر العلوم سہارن پور پہنچے۔ اور مولانا عبدالرحمٰن مرحوم۔ مولانا اسعد اللہ مرحوم۔ مولانا عبدالشکور مرحوم اور مولانا عبداللطیف مرحوم سے اکتساب علوم و فیوض کیا۔ دارالعلوم دیوبند میں جمعیۃ طلباء پنجاب کے صدر و امیر رہے۔ جمعیۃ طلباء پنجاب کا سالانہ اجتماع مفتی کفایت اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی تھے۔ اس اجتماع میں قاری لطف اللہؒ نے بھی خطاب کیا علامہ عثمانیؒ نے تعریفی الفاظ اور دعائیہ کلمات سے نوازا، اور قاری صاحب مرحوم ایسے منظور نظر ہوئے کہ علامہ عثمانی انہیں ڈابھیل ساتھ لے گئے۔ تکمیل علوم کے لئے ڈابھیل کے جامعہ میں داخل ہوئے۔ اور مولانا سید محمد یوسف بنوری سے علم حدیث حاصل کیا۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے مادر علمی مدرسہ رشیدیہ رائے پور سے تعلیمی و تبلیغی کام شروع کیا اور علاقہ بھر میں تبلیغی دورے کر کے ان من البیان لسحرا کا ثبوت دیا اور بستی شیخاں جالندھر کی جامع مسجد میں آپ نے خطابت کے فرائض انجام دیئے۔

پاکستان میں قاری لطف اللہ رحمۃ اللہ نے اپنے استاد علامہ عثمانی کی دعوت پر جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے کام کا آغاز کیا۔ اور ہم دونوں بھائیوں نے منٹگمری (ساہیوال) میں جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس، اوکاڑہ جہاد کانفرنس اور چیچہ وطنی ختم نبوت کانفرنس میں قاری لطف اللہ اور مولانا ضیاء الدین خطیب اوکاڑہ کی مساعی جمیلہ کار فرما تھیں۔ بعد ازاں قاری صاحب نے خود کو تنظیم اہلسنت کے لئے وقف کر دیا۔ سارے ملک میں تبلیغی دورے کئے۔ (اور تحفظ ختم نبوت مشن کے لئے آپ نے جو خدمات سرانجام دیں اور اپنے تن من دھن کو ختم نبوت محمدیہ کے لئے جس طرح پیش کیا وہ آپ ہی کا حصہ اور حصہ بہ تھا۔ آپ نے حضرت مولانا جالندھری مرحوم کے ساتھ سندھ اور پنجاب کے دورے کئے۔ خصوصاً توحید و رسالت و ختم نبوت و مقام صحابہ و اہلبیت عنوانات پر آپ بہتری خطاب فرمایا کرتے تھے۔

اس سلسلہ میں آپ کو متعدد بار جیل جانا پڑا منٹگمری جیل اور میانوالی جیل میں سال بھر نظر بند رہے۔ میانوالی جیل سے رہا ہو کر ابھی گھر پہنچ کر والدہ صاحبہ سے تسلیمات و دعوات لے رہے تھے اور بیٹھے بھی نہ پائے تھے کہ اچانک گرفتار کر کے دوبارہ میانوالی جیل عید کے روز واپس پہنچائے گئے۔ پھر تقریر بوریوالہ کے سلسلہ میں گرفتاری ہوئی۔

اسی تقریر کی یاد آئش میں وہاڑی تاریخ پر جا رہے تھے کہ موٹروں کی مسابقت اور مقابلہ بازی سے موٹر الٹ گئی۔ اور آگ لگ جانے سے اکثر و بیشتر سواریاں ختم ہو گئیں مولانا شیخ احمد مرحوم مہتمم مدرسہ اسلامیہ بوریوالا بھی آپ کے ساتھ تھے۔

قیام پاکستان کے بعد آپ نے مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی بہاولنگر دو سال تبلیغ کا کام کیا۔ اور مولانا فضل محمد مہتمم مدرسہ کے ساتھ طوفانی دورے کئے۔ مدرسہ فاروقیہ شارع والا کی رونق درسگاہ آپ کی ہی مرہون منت ہے۔ اپنے مسلمانان علاقہ کی بہت بڑی خدمات سرانجام دیں۔ مدرسہ کو چار چاند لگائے۔ بعد ازاں اہل کمالیہ نے مدرسہ نعمانیہ کے لئے آپ کو تکلیف دی۔ آپ نے کمالیہ کی بھی کمال ہی خدمت کی اور مدرسہ کو فروغ دیا۔ آپ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے بانیوں سے تھے۔ اور جامع کے مبلغ اعظم خطیب اکبر اور جامع کے روح رواں تھے۔ آپ کا مزار جامعہ رشیدیہ کے قریب واقع ہے۔

پس ماندگان

میرے والد ماجد مرحوم تو آپ کو جا ملے۔ والدہ ماجدہ اور دونوں بڑے بھائی حافظ محمد عبدالرشید شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ اور فاضل حبیب الرشیدی الحسینی ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ ہیں۔

مرحوم قاری صاحب کی بیوہ بیگم اور تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ بڑے دونوں لڑکے جامعہ رشیدیہ ماڈل سکول میں معلمین ہیں اور چھوٹا لڑکا کتابت کرتا ہے۔ قاری صاحب مرحوم کی باقیات الصالحات عربی مدارس خصوصاً جامعہ رشیدیہ ساہیوال ہے۔ قاری صاحب جامعہ الصفات شخصیت کے مالک تھے اور مجاہد ختم نبوت اور شہید فی سبیل اللہ۔ ؎

بناکردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(تحریر سنٹرل جیل ساہیوال)

ایک غلط خبر کی تردید

"ترجمان اسلام" مشرق وسطیٰ نمبر میں صفحہ ۲۵ پر ایک مضمون بعنوان "پاک عرب تعلقات بگاڑنے کی کوشش" چھپا ہے۔ ہم نے جب فکر و نظر ماہ جولائی میں وہ مضمون دیکھا تو اس میں عربوں کے متعلق قطعاً کوئی نامناسب بات نہ تھی۔ یوں لگتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے معزز و قابل قدر ڈائرکٹر صاحب کے خلاف کچھ لوگوں کو ذاتی کد ہے اور وہ اپنا خبث باطن نکالنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال ہم اس بیہودہ مضمون کے ترجمان میں دیکھ ہو جانے پر ڈائرکٹر صاحب سے معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

مودودیوں کی حواس باختگی

(از حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی)

یہ امر مسلم ہے کہ جس طرح مچھلی خشکی میں اور انسان پانی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ بعینہٖ اسی طرح کوئی قوم اور ملک دستور اور آئین کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ ایک المیہ ہے کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا چوبیس برس تک صحیح اسلامی دستور سے محروم رہا جس کے نتیجہ میں قدرتی طور پر تباہی کے کنارے تک پہنچ گیا۔ یہ صورت حال ملک کے ہر بہی خواہ کے لئے سوہانِ روح ہے۔ اس غیر یقینی حالات نے کاروبار کو معطل کر دیا۔ ملک اقتصادی بدحالی کا شکار ہوا۔ سیاسی ابتری ناگفتہ بہ حد تک پہنچ گئی جس سے ہر ذی حس کا پریشان ہونا غیر اختیاری اور طبعی امر ہے۔ لیکن مثل مشہور ہے کہ بلی کو اندھیرا بھاتا ہے چوروں اور ڈاکوؤں کو تاریکی سے پیار ہوتا ہے۔ ملک کی بدقسمتی سے پاکستان میں بھی مطلب پرست خود غرض امریکی ایجنٹوں کا ایک مخصوص گروہ ہے۔ جس کو اپنے اغراض مذمومہ اور ہوس اقتدار کے سوا کسی سے سروکار نہیں ملک بنتا ہے یا بگڑتا ہے، ان کی بلا سے۔ انہیں صرف ایک ہی چیز پیاری ہے کہ امریکہ ان سے بات کرے اور ہو سکے تو کسی چور دروازے سے انہیں مسند اقتدار پر براجمان کر دے۔ ان کی وفاداری اور غداری کے پیمانے دیکھنے ہوں تو خان قیوم۔ نوابزادہ نصر اللہ خاں اور احتشام الحق تھانوی وغیرہ کی صورت میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ برا ہو، ہوسِ اقتدار کا کہ کیسے کیسے دوستوں کو دشمن اور دشمنوں کو یار غار بنا دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ (افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ) کا صحیح مصداق اگر دیکھنا ہو، تو جماعت اسلامی کے روپ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ انہیں اپنے اغراض مذمومہ کے سوا کسی سے دوستی اور دشمنی نہیں۔ اشخاص تو اپنی جگہ وہ حضرات تو اتباع ہوا میں اصول دین قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں فرماتے۔ اور مطلب برآری کے لئے قطعی احکام کو ابدی اور غیر ابدی میں تقسیم کر کے چور دروازہ بنا لیتے ہیں ؎

ناوک نے تیری صید نہ چھوڑا زمانے میں

یہ ٹولہ ملک کو آئینی بحران سے نکل کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ تاریخ پاکستان سے باخبر لوگ اس حقیقت سے ناآشنا نہیں کہ جب کبھی ملک میں آئین کے نفاذ ہونے کا وقت قریب آیا، اور اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہونے لگی، تو ان امریکی ایجنٹوں جنہوں نے اپنے اوپر اسلام ..... کا لیبل لگا رکھا ہے کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور بارانی مینڈکوں کی طرح ہر طرف سے ایسا شور و غل مچا دیتے ہیں کہ خدا کی پناہ پھر اس طوفانِ بدتمیزی میں جھوٹ، تہمت، افترا، بدزبانی اور جو کچھ زبان پر آیا کہنے سے نہیں شرماتے، بلکہ ایک سنجیدہ اور شریف انسان بسا اوقات یہ خیال کرنے لگتا ہے کہ شاید کہنے والا خود بھی نہیں جانتا کہ کیا کہہ رہا ہے

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بدنصیبی سے آج پھر ملک اسی آزمائش سے دوچار ہے جب سے صدر مملکت جنرل یحییٰ خاں نے دستور کے نفاذ کے ارادے کا اعلان کیا ہے۔ اور ملک میں اسلامی جمہوریت کی امیدیں لگی ہیں۔ یہ بیچارے عجیب غصے میں مبتلا ہو گئے اور نہیں جانتے کہ کس کو کس زبان سے فضاحتیں سنائیں کبھی جمعیۃ علماء اسلام اور نیپ کو ہدف بنانے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی خان قیوم اور دولتانہ کے خلاف تیر آزمائی ہوتی ہے۔ قل موتوا بغیظکم

بحمد اللہ اب ملک کے بچہ بچہ کے سامنے امریکی سازشوں کا جال جمعیۃ علماء اسلام کی کوششوں سے بے نقاب ہو چکا ہے۔

؎ بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

اگر اللہ تعالیٰ چاہا، تو اب ملک کے برے دن ختم ہونے کو ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب حقیقی اسلامی دستور نافذ ہو کر رہے گا۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون
نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے امیر اور ناظم عمومی کے کامیاب دورے

مولانا محمد حنیف امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں و مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں و مولانا صدر الشہید ممبر قومی اسمبلی و مولانا محمد یعقوب ممبر صوبائی اسمبلی و مولانا سکندر خاں امیر تحصیل لکی و مولانا لطف اللہ ناظم تحصیل لکی، خلیفہ محمد کریم، مولانا محمد نواز و مولانا غلام یٰسین وغیرہ کل پچیس اراکین پر مشتمل وفد بعد از نماز عصر بیگو خیل روانہ ہوا۔ چھ بجے بیگو خیل میں جہاں خانصاحب فیض اللہ خاں، خانصاحب محمد عظیم خاں و خان سیف اللہ خاں ایڈووکیٹ، اسلم خاں، غلام داؤد خاں وغیرہ کافی ہجوم نے استقبال کیا۔ اور زعماء جمعیۃ علماء اسلام کو جلوس کی شکل میں غلام داؤد خاں کے مکان پر گئے۔ فیض اللہ خاں جمعیۃ کی مشاورتی کمیٹی کے رکن و محمد عظیم خاں وغیرہ نے ساڑھے چار سو لوگوں کے قیام و طعام کا انتظام کیا۔ بعد نماز عشاء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظریہ پاکستان اور آئین اسلامی کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ مولانا احمد جان کی دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

پیر کو چاء کے بعد عبداللہ خان کی دعوت پر تمام افراد عیسک خیل روانہ ہوئے۔ اسلم خاں عیسک خیل کے مکان پر پندرہ منٹ وقفہ کے بعد عبداللہ خان کے مکان پر قافلۂ جمعیۃ نے آرام کیا۔

ظہر کی چائے کے بعد باقی تمام لوگ واپس ہوئے اور آٹھ رکنی قافلہ نے مستی خیل، دلت خیل، کھٹہ خیل احمد خیل، شاہ حسن خیل کا کامیاب دورہ کر کے لکی پہنچے۔ ممبران اسمبلی اور دیگر اراکین تو واپس چلے گئے، لیکن مولانا محمد حنیف امیر ضلع اور مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم ضلع بنوں نے اپنا پروگرام جاری رکھا۔ آٹھ ستمبر کو دلو خیل میں حاجی عبداللہ خان و برادرش ماسٹر شائستہ خان بالمقابل عبدالغفار و برادرش امان اللہ کے درمیان حاجی فضل الرحمٰن و خلیفہ خان سردار اباخیل کی موجودگی میں تمام نزاعی امور رفع کر کے باہمی معانقہ، مصافحہ کرا کے دعا پر اختلافات ختم کرا دیئے۔ امیر ضلع اور ناظم ضلع نے تحصیل بنوں کے شورائی اجلاس میں شرکت کی۔ رات کو نار جعفر خاں کے جلسۂ عام سے خطاب، ۱۲ ستمبر کو سرائے نورنگ و علاقۂ نار کے خواص سے ملاقات کی۔ امیر ضلع ناظم ضلع بمعہ مولانا گل جنان تجوڑی دفتری پڑتال شوریٰ میں شرکت، رات کو مسجد کلاں میں شرکت اور خطاب کیا جس میں مولانا احمد جان، مولانا گل سردار، مولانا عمر خان مولانا سکندر خاں، خلیفہ محمد کریم سالار ضلع، مولانا غلام نبی بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد لکی واپس ہوئے۔

ضلع تھرپارکر کا انتخاب

امیر حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب جونیجو مہتمم و صدر مدرس مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد عالم پلی، عمرکوٹ۔ نائب امیر حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب بھرگڑی جیمس آباد۔ نائب امیر نمبر ۲ سید اصغر علی شاہ صاحب کھاروڑہ سید۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب ساند، صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم العربیہ ویسٹ عمرکوٹ۔ ناظم حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن صاحب میرپور خاص۔ نائب ناظم حضرت مولانا الحاج عبدالکریم صاحب تحصیل ڈگری۔

خازن۔ گل محمد صاحب کونجیلی

صوبہ سندھ کی تمام ضلعی، شہری ابتدائی جماعتیں اور کارکن حضرات متوجہ ہوں

امیر اور ناظم عمومی جمعیۃ صوبہ سندھ کا فرمان

(۱) صوبہ سندھ جمعیۃ کی تمام ضلعی اور شہری ابتدائی جماعتوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے حصہ کی رقومات فی الفور صوبائی دفتر میں بھیجوا دیں۔ نیز صوبہ سندھ کے تمام کارکن جمعیۃ اور معاونین حضرات سے التماس ہے کہ وہ صوبائی دفتر وغیرہ کے اخراجات کے لئے خصوصی طور سے مالی امداد فرمائیں

(۲) صوبہ سندھ کی تمام ابتدائی جمعیتوں، معاونین کرام اور کارکن حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ زکوٰۃ، خیرات چرم قربانی اور دیگر مرکز کی امدادی رقوم انفرادی طور پر ہرگز نہ بھیجیں بلکہ مرکز کی امدادی تمام رقوم صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام سندھ اسٹیشن روڈ سکھر کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ تاکہ جمعیۃ کے دستور کے مطابق صوبہ تمام رقومات جمع کر کے مرکز کو بھیج دے۔

(۳) صوبہ سندھ کی ابتدائی ضلعی شہری جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ صوبائی دفتر سے فی الفور رابطہ قائم کریں۔ اور اپنی ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ صوبائی دفتر سکھر کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

کبیر احمد کاظمی
(سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ)

جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی

علماء دیوبند کا صحیح ترجمان اور قرآن وحدیث کے علوم کا مرکز جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی ملک کی مشہور دینی درسگاہ ہے۔ جامعہ فرقانیہ مدنیہ کے ۲۱ کمرے بن چکے ہیں ملک کے مایہ ناز اساتذہ کی سرپرستی میں علوم نبوت کا فیضان جاری ہے۔ مدرسہ اس وقت مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ مدرسے کی زمین کی قیمت بھی ادا کرنا باقی ہے عملہ کی تنخواہ، طلباء کے مطبخ اور کتب خانہ اور تعمیر کا قرضہ ہے۔

مدرسہ ہذا کا سالانہ مستقل خرچہ ۹۰ ہزار روپیہ اس کے علاوہ ہے۔ مدرسہ کے ذمہ سابقہ قرضہ تقریباً ۳۵ ہزار روپیہ ہے۔

مخیر حضرات اور قرآن وسنت کے فیض کو جاری رکھنے کے عاشق اصحاب کو چاہیئے کہ وہ اپنی زکوٰۃ، خیرات وعطیات جامعہ فرقانیہ مدنیہ کو خاص طور پر عنایت کر کے صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(مولانا) عبدالحکیم
ممبر قومی اسمبلی پاکستان
ومدیر جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی، فون نمبر ۶۴۰۴۵

مودودی اخبار "جسارت" کراچی کا جھوٹ

اخبار جنگ کراچی مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۱ء میں عبدالقدوس بہاری صدر رہاجور لیف کمیٹی کا ایک بیان نظر سے گذرا، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ مفتی محمود نے لاڑکانہ سے سکھر پہنچ کر ہندوؤں کی حمایت میں بیان دیا ہے مفتی محمود نے اس قسم کا کوئی بیان نہیں دیا۔ یہ جسارت کراچی کے مقامی نمائندہ کا دجل ہے۔ جو یہ حضرات اپنی عادت کے مطابق اپنے مخالف رہنماؤں پر اکثر لگاتے رہتے ہیں مفتی محمود کی پریس کانفرنس کے دوران جسارت کے نمائندے نے سندھ کے ہندوؤں کے متعلق سوال کیا تھا جس پر مفتی محمود صاحب نے جواب دیا کہ آپ ہمارے صوبہ سندھ کے امیر سید محمد شاہ امروٹی سے اس بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔ مجھے یہاں کے حالات کا علم نہیں اور جہاں میں رہتا ہوں وہاں کوئی ہندو نہیں۔ جس پر ان صاحب نے اپنی صحافتی بددیانتی کا یہ ثبوت دیا کہ مفتی محمود پر ہندوؤں کی حمایت کا الزام لگا دیا۔ اگر ان حضرات میں ذرا بھی صحافت کے پیشے کی حرمت ہوتی تو وہ اس قسم کے غلط بیانات کبھی نہ شائع کرتے۔ وہی پریس کانفرنس ملک کے دوسرے اخبارات میں چھپی ہے۔ اس میں کہیں بھی ہندوؤں کی حمایت کا ذکر نہیں ہے۔ خدا جانے نمائندہ جسارت نے یہ خبر کہاں سے گھڑلی۔

(سید کبیر احمد کاظمی)

سعودی سفیر "باگڑ" میں

صدر انجمن پاک سعودی عرب دوستی میاں محمد یٰسین آف باگڑ کی دعوت پر عزت مآب سعودی سفیر ہز ایکسی لینسی محمد عبداللہ المطلق موضع باگڑ سرگانہ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان تشریف لے گئے وہاں علاقہ کے ہزاروں افراد جامع مسجد باگڑ میں جمع تھے۔ پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ اہالیان علاقہ کی طرف سے مولانا قاضی شمس الدین صاحب ہزاروی نے عربی زبان میں ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کا موزوں جواب سعودی سفیر کبیر نے عربی میں دیا۔ پھر ان کے سیکرٹری مسٹر حسن نے سفیر کبیر کی تقریر کا اردو ترجمہ سنایا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد سفیر صاحب نے دو تین گھنٹے آرام کیا۔ اور بعد نماز عصر پانچ بجے شام واپس راولپنڈی تشریف لے گئے۔

اجلاس رشیدیہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کی سالانہ تعلیمی موتمر اور تبلیغی اجتماع ۳ر ۴ر ۵ر دسمبر ۱۹۷۱ء تجویز ہوا ہے۔

حضرات علماء عظام و احباب کرام نوٹ فرمالیں

فاضل رشیدی جالندھری مدیر و ناظم اعلیٰ
جامعہ رشیدیہ ساہی وال

ضرورت اساتذہ

ادارہ جامعہ رشیدیہ رجسٹرڈ ساہی وال کو اپنے ہائی سکول و مدارس و مکاتب کے لئے ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ایس وی، جے وی، پی ٹی سی

معلمین و معلمات حضرات کے لئے ضروری ہے کہ استاد کی طرح صورۃً و سیرۃً صحیح المسلک، پختہ عقائد کے مسلمان ہوں۔ ریٹائرڈ حضرات بھی رابطہ قائم فرما سکتے ہیں۔

فاضل حبیب الدین جامعہ رشیدیہ و ناظم اعلیٰ
محمودیہ ہائی سکول ساہی وال

فرمایا! راہنمایانِ جمعیۃ علماء اسلام نے

حضرت مولانا عبدالحکیم ایم، این، اے اور دوسرے رہنماؤں کا مختلف مقامات پر خطاب

مدرسہ جامعہ قاسمیہ لائلپور میں جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالحکیم ایم، این، اے ناظم مرکزی اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے فرمایا۔ جمعیۃ کی انقلابی تحریک کو عوام تک پہنچانے کے لئے شب و روز محنت کریں۔ ہم مزدوروں، کسانوں، طالب علموں اور اسلامی آئین کی تحریک میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ مولانا نے مشرقی پاکستان میں گورنر کی صوبائی کابینہ پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ اس کابینہ کو توڑ کر غیر جانبدار افراد کو کابینہ میں لیا جائے۔

خان قیوم پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا۔ کہ خان صاحب کو جھوٹے الزام لگانے کی پرانی عادت ہے خود خان صاحب ۱۹۴۶ء تک کانگرس میں رہے قائداعظم اور پاکستان کے خلاف زہر اگلتے رہے۔ جبکہ ہمارے قائدین جمعیۃ میں سے کوئی فرد بھی کانگرس کا ابتدائی رکن بھی کبھی نہیں رہا۔

سہ فریقی اتحاد کے بارے میں مولانا نے کہا کہ صوبہ سرحد میں نیپ نے جمعیۃ کا پانچ نکاتی فارمولا تسلیم کر لیا ہے پیپلز پارٹی سے بات چیت جاری ہے۔ جمعیۃ مزدوروں کسانوں، طالب علموں عوام کے مسائل حل کرنے کی پوری جدوجہد کرے گی۔

آخر میں جمعیۃ پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی اور نائب امیر مولانا قاری عبدالسمیع نے بھی خطاب کیا۔

عوام سے خطاب

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم ایم، این، اے نے جامع مسجد گول غلام محمد آباد لائلپور میں نماز جمعہ کے اجتماع میں عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بھارت نے پاکستان کو کمزور ملک خیال کرتے ہوئے حملہ کرنے کی حماقت کی تو ہم پاک فوج کے ساتھ مل کر ۱۹۶۵ء کی طرح ہندوستان کو شکست فاش دینگے۔ کیونکہ مسلمان قرآن پر ایمان رکھتے ہوئے جذبہ جہاد و شہادت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے جبکہ ہندو بنیا سامراج ہوس ملک گیری کے لئے مرتا ہے اس لئے فتح اسلام اور پاکستان کی ہوگی۔ آخر میں عوام سے پرزور الفاظ میں اپیل کی کہ جمعیۃ کی اسلامی اور انقلابی تحریک میں بھرپور حصہ لیں اور کہا کہ ہم پاکستان میں کسی غیر اسلامی تحریک کو کامیاب نہیں ہونے دینگے۔

آخر میں جمعیۃ صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی نے بھی عوام کے بھاری اجتماع سے خطاب کیا۔ (محمد اکرام ناظم دفتر جمعیۃ لائلپور)

خانیوال میں

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات و نشریات اور منتخب رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ برصغیر کی تقسیم کا مقصد اسلامی نظام عدل کا نفاذ اور اسلامی تہذیب و تمدن کو فروغ دینا تھا تاکہ عالم اسلام کے لئے عملی نمونہ پیش کیا جا سکے۔ مگر افسوس کہ چوبیس سال تک لادینی مسلم لیگ نے تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور تمام وعدوں کو نظر انداز کر دیا جس کے لازمی نتیجہ میں کئی قسم کی خرابیاں اور برائیاں پیدا ہوئیں۔

انہوں نے کہا کہ فرنگی طرز معیشت نے محنت کش طبقے کو اتنی بری طرح استحصال کی چکی میں پیسا کہ مزدور صدائے احتجاج بلند کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اسی طرح فرنگی نظام تعلیم نے ملک کی اخلاقی حالت کو تباہ کر دیا، اور نئی پود اسلام کی بجائے ملحدانہ و مشرکانہ نظریات کو قبول کرنے لگی۔ ملکی قانون ایکٹ ۱۹۳۵ء کی بنیاد پر بنا نوکر شاہی طبقے نے اپنی موروثی عادت کے مطابق ظلم و ستم ڈھائے۔ اقربا پروری، رشوت ستانی اور دھاندلیوں کی انتہا کر کے عوام کو ذہنی بغاوت پر آمادہ کیا۔ جس کا نتیجہ موجودہ بحران ہے۔ ابن الوقت لیڈروں نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے علاقائی، لسانی، صوبائی مصلحتوں کو ابھار ابھار کر ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کے لئے راستہ ہموار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس پر تاریخ گواہ ہے کہ اسلام اپنے سنہری اصولوں کے مطابق ان تمام خرابیوں کو ختم کر کے مسلمان قوم کو ہر قسم کے بحران سے بچانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام آج بھی اس حقیقت کا اعادہ کر رہی ہے کہ پاکستان کو مضبوط اور متحد اور ہر قسم کے بحران سے بچانے کے لئے فوراً قرآن و سنت پر مبنی اسلامی نظام اجتماعیت نافذ کر دیا جائے۔

مولانا شمس الدین صاحب قاسمی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان نے اپنی مختصر سی تقریر کے دوران فرمایا کہ ملک کے دونوں حصوں میں آب و ہوا، رنگ نسل اور وسیع جغرافیائی اختلاف کے باوجود اسلام ہی کے باعث باہمی اتحاد، اتفاق کی زندگی بسر ہو سکتی ہے موجودہ بحران اسی دینی رشتہ کو کمزور اور نظر انداز کر دینے کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری ہم پر سالہ برسر اقتدار طبقہ پر عائد ہوتی ہے۔ ہمیں اب پورے خلوص کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ مشرقی پاکستان کے تمام تر جائز حقوق پورے کئے جائیں اور وہاں کے عوام کو اعتماد میں لینے کے لئے مغربی پاکستان کی تمام جماعتوں اور عوام کو لازم ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کے تمام تر جائز مطالبات کے لئے آواز اٹھائیں اور حکومت کو کہیں کہ ہمارے ان بھائیوں کے جائز حقوق پورے کریں۔ اس طرح وہاں کے عوام کا اعتماد بحال ہو سکتا ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اور طلباء ملک کے دونوں حصوں میں اپنے وطن کا اتحاد قائم رکھنے کے لئے یہ کام شروع کر چکے ہیں۔

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) خانیوال کے قبرستان کے احترام کے پیش نظر اس کی حفاظت، صفائی اور وقار کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی فوری طور پر قدم اٹھائے۔

(۲) لاؤڈ اسپیکر پر پابندی کے قانون کے باوجود سنیما والے اور دیگر لاؤڈ اسپیکر کے مالکان شہر اہم شاہراہوں کے علاوہ گلی محلوں میں نحش قسم کی ریکارڈنگ کرتے ہیں، ان کو بند کیا جائے۔

(۳) ریلوے کراسنگ خانیوال ملتان روڈ پر پل تعمیر کرایا جائے۔

(۴) چوک بلاک ۱ کو پختہ کیا جائے۔

(محمد عالم جاوید ناظم دفتر جمعیۃ خانیوال)

نواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی میں

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے نے پیغمبر اسلام کی زندگی کا نقشہ پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل کوئی افریقی تھا، کوئی حبشی و رومی تھا۔ کوئی عربی و عجمی تھا کوئی مصری و شامی تھا اور کوئی فارسی۔ لیکن جب اسلام آیا اس نے انما المومنون اخوۃ کا سبق دیا۔ لعل و جواہر کا سوال، امیر و غریب کا فرق۔ مالک و مزارع کا جھگڑا حاکم و رعایا کا فرق ختم ہو گیا۔ میرے بزرگ آج تک یہی کہتے آئے ہیں کہ اسی طرح اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کر دو۔ کالج کا معاشرہ درست کر دو۔ عربی و اسلامی تاریخ کو لازم کر دو۔ تو پھر ملک میں نسبتوں کا جو جھگڑا ہے بنگالی کہتے ہیں کہ بنگال ہمارا ہے۔ پنجابی کہتے ہیں پنجاب ہمارا ہے۔ سندھی کہتے ہیں سندھ ہمارا ہے۔ اسلام ان سب نسبتوں کے جھگڑوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے دراصل قائداعظم کے داؤ تان نے ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

آپ نے فرمایا۔ آج ملک بہت خطرناک حالات سے گذر رہا ہے ۱۹۶۵ء میں ہندوستان نے فقط حملہ ہی کیا تھا پاکستان کے خلاف غیر ممالک میں پروپیگنڈا نہیں تھا لیکن آج بیرونی تمام ممالک، امریکہ کا ریڈیو، اس کا پریس ہوس

اور برطانیہ کے حالک بی بی سی لندن تک پاکستان کو مجرم قرار دیتے ہیں۔ اس پروپیگنڈا کو ختم کرنے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آج اس ملک میں جو فحاشی و بدمعاشی، شراب خانے و چکلے ہیں سود در رشوت کا بازار گرم ہے۔ معاشی و اقتصادی حالت بہت کمزور ہے۔ یہ تمام قحبے ان پارٹیوں کی طرف سے ابھرے ہیں جو چوبیس برس میں حکمران رہی ہیں اور ملزم علماء کو کہا جاتا ہے۔ آپ نے پاکستان کی مالی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان حکمران پارٹیوں نے اپنے عیش و عشرت میں ملک کو اتنا مقروض کر دیا ہے کہ تین نسلیں اس قرض کو ادا نہیں کر سکتیں۔ آخر میں اپیل کی کہ خلافت راشدہ کے نفاذ کے لئے اس ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ جڑ جائیں،

مولانا عبدالحکیم مدرسہ مدینۃ العلوم نواں جنڈانوالہ کے سالانہ جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے اپنے شاہانہ خطاب میں حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کو بیان فرمایا اور فرمایا کہ اگر جمعیۃ علماء اسلام برسر اقتدار آگئی۔ تو شراب خانے بند ہو جائینگے زنا بند ہو جائے گا۔ چکلے توڑ دیئے جائینگے۔ سود بند رشوت بند، قتل و غارت کا خاتمہ ہوگا۔ چوری و ڈاکے کا نام تک سننے میں نہ آئے گا۔ اور بادشاہ وہ ہوگا، جو دن کو فیصلے کرے گا۔ رات کو عمر فاروقؓ کی طرح گلیوں میں گشت لگائے گا۔ اور جو طاقت اسلام سے ٹکرائے گی ہم جمعیۃ کا پرچم اٹھا کر پاؤں کی ٹھوکر سے اڑا دینگے۔

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم پنجاب کا بہت بڑا دینی ادارہ ہے۔ جو حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ مجاز قطب زمانہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں نہایت احسن طریقے سے قرآن و حدیث اور علوم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہا ہے۔ مدرسہ ہذا جہلم شہر کے مدنی محلہ میں واقع ہے۔

مدرسہ ہذا میں ہر سال طلباء کا ایک جم غفیر علوم نبویؐ سے سیراب ہوتا ہے۔ سینکڑوں حفاظ قرآن مدرسہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔

اس سے قبل یہ مدرسہ جامع مسجد گنبد والی میں قائم تھا۔ لیکن طلباء کی کثرت کی وجہ سے مدنی محلہ میں جگہ خرید کر کے اس کی جدید تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ جو ابتدائی مراحل میں ہے۔ مدرسہ کے صحن میں ایک خوبصورت اور وسیع و عریض جامع مسجد بھی زیر تعمیر ہے۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ کی کوششوں، ان کے رفقاء کار، اہل خیر اور مدرسہ کے خصوصی معاونین کی توجہ سے مدرسہ اور مسجد کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔

مدرسہ ہذا کے زیر اہتمام ہر سال ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ بھی منعقد ہوتا ہے جس میں ملک بھر کے تمام چیدہ چیدہ جید علماء خصوصاً اکابر جمعیۃ علماء اسلام شرکت کرتے ہیں۔ حسب سابق امسال بھی مدرسہ کے وسیع پنڈال میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ایم، این، اے ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے ناظم اطلاعات و نشریات کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، مخدوم حدحضرت مولانا سید کمال الدین صاحب امیر جمعیۃ صوبہ سرحد، شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خاں صاحب مدظلہ۔ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر امیر کل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ چکوال حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور اور دیگر بہت سے مقامی علماء نے شرکت فرمائی۔

مدرسہ حنفیہ جہلم کا یہ اجتماع جہلم کی تاریخ میں امتیازی روایات کا حامل اور دینی اصلاح و ارشاد کا نقیب سمجھا جاتا ہے جس میں گرد و نواح کے دیہات اور دیگر اضلاع سے بے شمار افراد شرکت کرتے ہیں۔ اور اپنی دینی پیاس بجھاتے ہیں۔

جلسہ کے دوسرے روز قائد جمعیۃ مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بھی جہلم تشریف لے گئے۔ چونکہ اس روز کا پروگرام کوہاٹ دیا ہوا تھا۔ اس وجہ سے آپ تھوڑی دیر جہلم قیام فرما کر کوہاٹ تشریف لے گئے۔

جمعیۃ طلباء اسلام

جاوید پراچہ کا بہاولپور میں قیام

جمعیۃ طلباء اسلام کے راہنما جاوید ابراہیم پراچہ صاحب نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں داخلہ لے لیا ہے۔ ٹیلیفون نمبر ۲۲۲۸ پر دن کے ۲ بجے تک رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ ڈویژن بہاولپور کی شاخیں جامعہ اسلامیہ کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

جمعیۃ طلباء گوٹھ کلواری کا انتخاب

محمد مقصود ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ اور محمد اطہر نائب صدر ڈگری نے تحصیل جیمس آباد سندھ کا تنظیمی دورہ کیا۔ گوٹھ کلواری کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

صدر	غلام احمد
نائب صدر	محمد صدیق
ناظم عمومی	شیر محمد
ناظم	عبدالرحمن
خازن	ارباب علی

محمد یاس، محمد رمضان، محمد اسماعیل، شیخ احمد، غلام فرید، عبدالصمد، جمیل احمد نے رکنیت اختیار کی۔ (محمد اکمل ناظم دفتر ڈگری)

ضلع لائلپور کے لئے کنونینگ کمیٹی کا قیام

لائلپور۔ مدرسہ جامعہ قاسمیہ لائلپور میں جمعیۃ کے ضلعی و شہری کارکنوں کے اجتماع میں جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نائب امیر جمعیۃ پنجاب نے خطاب کیا۔ لائلپور کے جدید انتخاب کے لئے ایک کنونینگ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

سرپرست حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی صاحب لائلپور۔ کنوینر حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب چالندھری

اراکین کمیٹی

مولانا محمد اکرام لائلپور۔ مولانا محمد عمر ٹوبہ۔ مولانا محمد اقبال کمالیہ۔ مولانا صاحبزادہ احمد شفیع تاندلیانوالہ۔ مولانا محمد افضل سمندری۔ مولانا محمد نواز جڑانوالہ حکیم بابا سلطان احمد جڑانوالہ

کمیٹی نے اکتوبر سے ضلع لائلپور کا دورہ شروع کر دیا ہے

(محمد اکرام ناظم دفتر)

علاقہ کمالیہ میں اہلسنت والجماعت کی مشہور دینی درسگاہ

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کا داخلہ

بیرونی طلباء کے لئے خصوصی وظائف

• درجہ کتب مشکوٰۃ تک، درجہ حفظ کے لئے ۲۰ رمضان المبارک تک طلباء سے درخواستیں مطلوب ہیں • درخواست دہندہ یہ کوائف ضرور مہیا کرے۔ نام سن ولدیت، عمر، اصل وطن خط و کتابت کا پتہ اب تک کیا پڑھا کس درجہ میں داخلہ لینا ہے • درخواستیں مہتمم مدرسہ کے نام آنی چاہئیں۔ درخواست دہندگان کا ۱۰ شوال تک مدرسہ پہنچنا لازمی ہے • مدرسہ کے مہتمم مشہور عالم دین کہنہ مشق مدرس۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے راہنما مولانا محمد اختر صدیقی ہیں • مدرسہ کا عملہ قابل، محنتی، ماہر اساتذہ پر مشتمل ہے • مدرسہ کی طرف سے بیرونی طلباء کے لئے قیام، طعام، دوا کے علاوہ خصوصی وظائف (عمر ۱۴ سال تک ۲ روپے، ۱۸ سال تک ۲½ روپے ۱۸ سے زائد اور درجہ مشکوٰۃ کے طلبہ کیلئے ۵ روپے ماہوار۔ کمالیہ لائلپور چیچہ وطنی روڈ پر واقعہ ہے۔ داخلہ چونکہ محدود ہے اس لئے درخواستیں تاریخ مقررہ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ نعمانیہ ریسٹ ہاؤس کمالیہ۔ ضلع لائلپور

انتخابات شاخہائے جمعیۃ علماء اسلام

سرائے نورنگ ضلع بنوں

امیر — مولانا محمد ثمر صاحب محمد خیل
نائب امیر — مولانا عبدالحکیم کوٹلہ شادی خاں مرمنڈی
ناظم عمومی — مولانا صاحب جان
ناظم — مولانا محمد رفیق سرائے نورنگ
ناظم نشر و اشاعت — عبدالحکیم بنوی

سرائے نورنگ کا اجلاس منیاری مسجد میں مولانا محمد حنیف صاحب امیر ضلع بنوں کی صدارت میں ہوا

کراچی میں جمعیۃ کی سرگرمیاں تیز ہوگئیں

حضرت مولانا محمد اسفندیار صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام اور عبدالباسط مرزا ناظم عمومی حلقہ ڈرگ ملیر نے اولڈ ایریا کراچی ایرپورٹ، کھوکھراپار اے ایریا کا دورہ کیا۔ علاقے کی شاخ کا مولانا قطب الدین کو امیر چنا گیا وہاں سے جمعیۃ کا وفد جناح اسکوائر پہنچا۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر — محمد صدیق صاحب
نائب امیر — احسان اللہ صاحب
ناظم عمومی — قاضی عبدالوحید صاحب
ناظم — حافظ اصغر علی صاحب
ناظم نشر و اشاعت — عبدالقادر صاحب
سالار — شبیر حسین مجاہد اور خازن حافظ عبدالجبار صاحب

اس کے بعد وفد نے کورنگی میں جدید ممبر سازی کا جائزہ لیا۔

انتخاب اورنگ آباد

حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب خطیب اورنگ آباد کی دعوت پر حضرت مولانا اسفندیار صاحب اورنگ آباد تشریف لے گئے۔ احباب کا اجلاس بلایا گیا۔ اجلاس علاقے کے مشہور عالم دین مولانا نورالہدیٰ صاحب نے بھی شرکت کی مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر — مولانا شفیق الرحمٰن صاحب
نائب امیر — موسیٰ خاں صاحب
ناظم عمومی — محمد اشرف صاحب
ناظم — غلام نبی صاحب
سالار — گل اکبر بادشاہ
خازن — محمد زبیر صاحب
ناظم نشریات — محمد اقبال صاحب

بعد ازاں بادانی چالی میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا اسفندیار اور مولانا نورالہدیٰ صاحب نے خطاب کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص سندھ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کا اجلاس ہوا۔ اجلاس میں حاجی کرامت اللہ صاحب ناظم و محاسب انتخابات نے بھی شرکت کی۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر — مولانا عبدالحفیظ صاحب
نائب امیر — حاجی عبدالغفور صاحب
ناظم عمومی — مولانا سعید احمد صاحب
ناظم و ناظم دفتر — جناب بنیاد علی صاحب
ناظم — جناب احمد حسین صاحب
خازن — حاجی رحمان گل صاحب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کا جدید انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا عمومی اجلاس مدرسہ قوۃ الاسلام محلہ غریب آباد حیدرآباد میں ہوا۔ حضرت پیر مولانا عبدالقدوس صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ مندرجہ ذیل جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — حضرت مولانا پیر عبدالقدوس صاحب مہتمم مدرسہ قوۃ الاسلام۔ نائب امیر مولانا محمد معروف صاحب میٹاری ناظم عمومی مولانا محمد عرس صاحب پلیانی پوسٹ آفس کوٹ ناظم مولانا محمد عیسیٰ صاحب ٹنڈو الہ یار۔ ناظم مولانا عبدالقیوم صاحب نیو سعید آباد۔ خازن حاجی کرامت اللہ صاحب حیدرآباد۔ سالار حاجی محمد ابراہیم صاحب ٹنڈو الہ یار

حیدرآباد شہر کے عہدیداران کا چناؤ

حضرت پیر عبدالقدوس صاحب کی زیر صدارت شہری جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

نگران۔ مولانا عبدالرؤف صاحب صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم
امیر۔ مولانا عبدالمتین صاحب خطیب وحدت کالونی
نائب امیر۔ مولانا عبداللہ جان صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم و مولانا حبیب اللہ صاحب بوری کیماؤنڈ
ناظم عمومی۔ حاجی کرامت اللہ صاحب ٹنڈو یوسف روڈ
ناظم۔ مولانا شمس الدین مدرس مدرسہ مفتاح العلوم و مولانا حبیب اللہ صاحب بوری کیماؤنڈ
خازن۔ حاجی عبدالسلام صاحب ریواڑی سویٹ ہاؤس
سالار۔ حاجی عبدالجبار صاحب بوری کیماؤنڈ۔

(سرفراز حسین ناظم دفتر)

جمعیۃ شہر ڈیرہ غازیخاں کا انتخاب

دفتر جمعیۃ ڈیرہ غازیخاں میں اراکین شہری جمعیۃ کا اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر — حضرت حاجی غلام قاسم خاں صاحب
ناظم عمومی — مولانا عبدالواحد صاحب
خازن — حاجی محمد ظفر صاحب

عہدیداران کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات مجلس عاملہ کے رکن منتخب ہوئے۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب مولانا عبدالمالک صاحب مولانا محمد مزمل صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب، جناب شیر زمان خاں، جناب عبدالشکور جناب مراد بخش صاحب۔ اجلاس میں جناب عبدالستار صاحب کے لئے دعائے صحت اور حافظ نور محمد صاحب کے والد کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر باغ کا انتخاب

صدر — سید ثناء اللہ صاحب خطیب جامع مسجد باغ
نائب صدر — مولانا جمیل الرحمٰن غازی آباد و مولانا فضل الرحمٰن جھگلوئی۔
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد خاں خطیب چھتر ۲
ناظم — مولانا سید اسمٰعیل شاہ ڈھلی
ناظم نشر و اشاعت — عبدالجبار صاحب باغ
خازن — مولوی محمد اکبر خاں صاحب باغ

قاسم آباد ڈھوک کھیہ کا انتخاب

محلہ قاسم آباد ڈھوک کھیہ راولپنڈی کی شاخ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا عبدالستار صاحب توحیدی نے کی۔ قاری فاروق احمد قاری حسین علی نے تلاوت کلام پاک کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر — مولانا محمود الحسن صاحب خطیب جامع مسجد قاسم آباد ڈھوک کھیہ
ناظم عمومی — مسٹر آصف رضا صاحب
ناظم نشریات — مسٹر سلیم بٹ
خازن — محمد شریف چشتی

کراچی کی شاخہائے جمعیۃ سے گذارش

خبریں، مضامین یا بیانات علیحدہ کاغذ پر صاف، خوشخط لکھ کر بھیجیں۔ کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔ ادارہ کے نام خط وغیرہ علیحدہ کاغذ پر تحریر کریں اور خبر دفتر جمعیۃ کے پیڈ پر تحریر کر کے بھیجی جائے (ادارہ)

بقیہ — ماضی کی روشنی

یکے بعد دیگرے اس ذہن کے وارث اور داعی ہوئے اور جماعت علماء و عام مسلمانوں کی طرف اس ذہن کو منتقل کرتے رہے۔ تقسیم بنگال کی منسوخی کا جو شدید مایوس کن ردعمل ہندوستان کے مسلمانوں میں ہوا۔ اندیشہ تھا کہ مکمل ملی موت کا باعث بن جاتا جیسا کہ انگریزوں کا در پردہ منشاء تھا۔

لیکن علماء کی مساعی کام آئیں۔ غلبہ و اقدام کے سیاسی ذہن کی پرورش علماء کرتے چلے آرہے تھے۔ چنانچہ اسی ذہن نے آگے بڑھ کر تحریک خلافت برپا کردی اور مسلمانان ہند مایوسی کی گہری دلدل سے باہر نکل آئے۔

اب وہ سیاسی میدان میں انگریز کو بھی چیلنج کر رہے تھے اور ہندو سے بھی برابر کی حیثیت سے بات کرتے جا رہے تھے۔

بقیہ ـــــ صراحت

تجربہ نے اگر ارباب سیاست کی فکر و دانش پر ذرا سا بھی اثر ڈالا ہے تو انہیں ملک و ملت کے مستقبل کے اندیشے سے بے پروا ہو کر اپنی سیاسی سرگرمیاں شروع نہیں کرنا چاہئیں۔

پاکستان میں جمہوریت اور اسلام کے مستقبل بلکہ ملک کا مستقبل اس نئی مہلت کے بہتر استعمال پر منحصر ہے۔ اور ایسی ملی یک جہتی کا متقاضی ہے۔ جو ہزار سیاسی اختلافات کے باوجود قائم و موجود رہے۔

ماضی میں ملی یک جہتی کی تمام اساسیں درہم برہم ہو چکی ہیں۔ اور اب نئی بنیادیں فراہم کرنی ہیں اور پیش آنے والے نئے چیلنجوں کا جواب دینا ہے۔

ایک طرح سے سیاسی جماعتوں اور سیاست دانوں کے لئے پھر ایک نئے اور شاید آخری امتحان کا موقعہ آ پہنچا ہے۔

خدا کرے کہ وہ اس میں پورے اتریں۔ ہر جماعت کے سیاسی زاویے تعمیری ہوں۔ اسلام کی منزل کی طرف لے جانے والے ہوں۔ اور پاکستان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھنے والے ثابت ہوں۔

مطالعہ و تبصرہ

ماہنامہ "منبر الاسلام"

سالانہ چندہ مغربی پاکستان سے ۶/۰ روپے
مشرقی پاکستان سے ۷/۰
بیرون پاکستان ۱۵ شلنگ
فی پرچہ ۵۰ پیسے مغربی پاکستان ۶۰ پیسے مشرقی پاکستان
پتہ:۔ دفتر "منبر الاسلام" ۵ پہلی منزل عیدگاہ شاہ ولی اللہ روڈ کراچی ۲

حافظ محمد اسماعیل صاحب کی ادارت میں کراچی سے یہ نیا ماہنامہ شائع ہونا شروع ہوا ہے۔

اس کا پہلا شمارہ اس وقت سامنے ہے اور اپنی ظاہری و معنوی شکل میں ایک نہایت خوش آئند مستقبل کی نوید دے رہا ہے۔

علاوہ ان خیر مقدمی پیغامات کے جن کے بھیجنے والوں میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور حضرت عبد الحکیم صاحب جیسے جلیل القدر علماء و راہنمایان ملت ہیں۔ اس پہلے شمارہ کے مضامین ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ احباب فکر و نظر کے لئے ایک نئی دعوت دید و شنید کا آغاز ہو رہا ہے۔

پاکستان ہی کو نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو اس وقت جن فکری مسائل کا سامنا ہے۔ ان کا حل اور تجزیہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت اور مطالبہ ہے۔

مضامین کی ترتیب یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ رسالہ اس ضرورت کو کما حقہٗ پورا کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

معاشی مسائل اس عہد کے سنگین اور انقلابی مسائل ہیں۔ ان پر اسلام کی تعلیمات کو اس طرح واضح کر دینا کہ عہد حاضر کے ہر دو جاری و ساری نظام سرمایہ داری و اشتراکیت کا طلسم پاش پاش ہو جائے، وقت کا سب سے بڑا جہاد ہے۔

مولانا محمد طاسین صاحب ناظم مجلس علماء کراچی کا مضمون جو غالباً پہلی قسط ہے۔ اس امر کی توقع دلاتا ہے کہ اس اہم مسئلہ کو اسلام کی روشنی میں مکمل طور پر واضح کر دیا جائیگا اور اس رسالہ کی یہ ایسی خدمت ہوگی جس پر موجود اور آئندہ مسلمان نسلیں اظہار احسان مندی کریں گی۔

امید ہے کہ اہل علم اور اسلام کے بہی خواہ اس رسالہ کی کامیابی میں بھرپور تعاون کریں گے۔

(کمال)

ایک مراسلہ

ڈیرہ غازیخاں کے غریب عوام کی فریاد

جناب عالی!

• ـــ دریائے سندھ کے تباہ شدہ غریب عوام کی ہر ممکن امداد فرمائی جائے اور گرانٹ سسٹم کا اجرا کیا جائے۔

• ـــ قصبہ سمینہ اور ملحقہ آبادیات کو دریا کے کٹاؤ سے بچایا جائے۔

جملہ عوام کی جانب سے خدمت عالیہ میں استدعا ہے کہ دریائے سندھ عرصہ ۵ سال سے مسلسل اپنی گذرگاہ غربی کنارے رکھ کر بربادیاں کرتا چلا آ رہا ہے۔ جس سے کہ درج ذیل مواضعات تباہ و برباد ہو چکے ہیں اور کروڑوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

سکھیرہ ارائیں، جیا پتافی، کچی پتافی، گجہ بہاء، مندوس والہ نور پور۔ رکھ مندوس والہ، نواں شہر، کوٹلہ سکھانی جنوبی موضع چوٹالہ وغیرہ اور سمینہ واقعین تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں۔

غریب عوام کی اراضیات و مکانات، باغات دریا کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ اور دریا کے مصیبت زدہ لوگ معہ بال بچوں کے دربدر مارے مارے پھرتے ہیں۔ ٹھکانے کو جگہ نہیں ملتی۔

غریبوں کو نہ کاشتکاری کے لئے کوئی جگہ ملتی ہے اور نہ ہی سر چھپانے کے لئے جائے مکان اور نہ مویشیوں کے لئے گھاس و چارہ اور نہ ہی پیٹ کی روزی۔

استدعا ہے کہ امدادی فنڈ کی صورت میں ستم زدہ دریائے سندھ کی ہر ممکن امداد فرمائی جائے اور انسداد کے لئے گرانٹ سسٹم کا اجرا کیا جائے۔

قصبہ سمینہ ضلع ڈیرہ غازی خاں کا بلحاظ آبادی بڑا وسیع قصبہ ہے۔ اس قصبہ کی آبادی تقریباً ۵ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ دریا اس قصبہ سے ایک میل اور دہگانہ لنک ۱ سے ایک فرلانگ باقی رہ گیا ہے۔ دہگانہ لنک ۱ کے ساتھ ساتھ قصبہ سمینہ کو بھی سخت خطرہ لاحق ہے جو فوری توجہ کا محتاج ہے۔

(فدویان متاثرہ دریائے سندھ)

مولانا سلطان محمود ہزاروی کو صدمہ

شالامار ٹاؤن لاہور جمعیۃ کے ناظم مولانا سلطان محمود صاحب کے والد صاحب مولانا محمد یحییٰ صاحب خواجگان مانسہرہ ہزارہ انتقال فرما گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں

(حافظ عبد القیوم خواجگان مانسہرہ ہزارہ)

مدرسہ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام رجسٹرڈ چوک منڈا، ضلع مظفر گڑھ

مدرسہ ہذا جو الحمد للہ علاقہ بھر میں مرکزی درسگاہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ چند دینی جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوانوں کی ہمت کا ثمرہ ہے۔ تھل کا قدیمی ویران علاقہ جو دینی و دنیوی اعتبار سے پسماندہ ترین علاقہ تصور کیا جاتا تھا۔ بحمد اللہ دنیوی طور پر خاصی ترقی کر چکا ہے۔ مگر دینی طور پر بے حد تشنہ رہا۔ حضرت حافظ الحدیث شیخ التفسیر حضرت درخواستی مدظلہ کی سرپرستی اور دعاؤں سے شوال ۱۳۸۶ھ مطابق جنوری ۱۹۶۷ء میں مدرسہ ہذا کی بنیاد جدید رکھی گئی۔ مولانا عبد المجید صاحب سابق نائب مہتمم و مدرس مدرسہ عربیہ دار العلوم کبیر والہ مدرسہ میں تشریف لائے اور مدرسہ کی ترقی میں دن رات کوشش کی جس کے نتیجہ میں پہلے سال ہی بفضل خدا علوم و فنون کی درجہ علیا کی کتب کا درس دیا گیا۔ اس اثنا میں مشکوٰۃ شریف جلالین حماسہ حسامی وغیرہ کتب مدرسہ میں پڑھائی گئیں۔ مدرسہ ہذا میں مندرجہ شعبہ جات میں تعلیم دی جاتی ہے۔ قرآن مجید حفظ و ناظرہ بمعہ تجوید، فارسی عربی تا مشکوٰۃ شریف و ہدایہ آخرین۔ پرائمری اردو بمعہ ناظرہ قرآن مجید و مسائل نماز وغیرہ امسال بھی ۱۷ اساتذہ کی زیر نگرانی ۱۲۵ طلباء مدرسہ میں داخل ہو کر زیور تعلیم سے آراستہ ہوتے رہے مدرسہ میں اس مختصر عرصہ میں ۵ پختہ اور ۷ خام خوشنما ہوادار کمرے تعمیر ہو چکے ہیں۔ ایک خوبصورت جامع مسجد بھی زیر تکمیل ہے۔ جہاں دو سال سے جمعہ پڑھا جاتا ہے۔

مسجد کی تکمیل کے لئے تقریباً ۵۰۰۰/- روپے کی ضرورت ہے۔ عربی درسگاہوں کی بھی اشد ضرورت ہے۔ مدرسہ میں اس وقت سالانہ ۱۵۰۰۰/- روپے نقد اور ۷۵ من گندم کا مصرف ہے۔ مدرسہ میں مقیم ساٹھ مسافر طلباء کی اکثر ضروریات کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ پنجاب کے مختلف اضلاع سرگودھا لائلپور ڈیرہ غازیخاں کے علاوہ سرحد و بلوچستان کے طلباء بھی مدرسہ میں مقیم رہتے ہیں۔ ادارہ ہذا رجسٹرڈ ادارہ ہے۔ دو سالہ روئیداد طبع ہو چکی ہے جو طلب پر مفت روانہ کی جاتی ہے مدرسہ کی طرف سے کوئی سفیر وغیرہ مقرر نہیں۔ محض توکل بر خدا کام چل رہا ہے۔ کار خیر میں حصہ دار بن کر دارین کی کامیابی حاصل کریں۔ ترسیل زر کا پتہ:۔

عبد المجید صدر مدرس و ناظم اعلیٰ مدرسہ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک منڈا۔ ضلع مظفر گڑھ

غدار کون ہے؟

از حضرت مولانا صدر الشہید صاحب ممبر قومی اسمبلی بنوں

قیوم گروپ کے سربراہ خان عبدالقیوم خان اپنے بیانات اور تقاریر کے ذریعے یہ کہتے نہیں تھکتے کہ میری پارٹی واحد جماعت ہے جس نے ۶ نکات کی مخالفت کی تھی اور میری شخصیت ہی پاکستان میں ایسی شخصیت ہے جس نے ۶ نکات کی مخالفت میں دھڑا دھڑ بیانات دیئے۔ اور رائے عامہ کو ہموار کیا۔

خان قیوم اپنے بیانات میں اس وقت جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں۔ وہ حقیقت کے بالکل برعکس اور پاکستانی عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے

جب ڈھاکہ میں صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خان صاحب دوسری جماعتوں کے رہنماؤں کے ساتھ مل کر مصالحتی کوششیں جاری رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت خان صاحب اقتدار کے غم میں پگھلے جارہے تھے۔ اس وقت خان صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کے درمیان مندرجہ ذیل مکالمہ بھی اس بات کی واضح شہادت پیش کرتا ہے کہ خان صاحب مجیب سے ملاقات کیلئے پریشان تھے تاکہ مجھے بھی کسی نہ کسی صورت میں اقتدار میں شریک کرلیا جائے۔

مولانا ہزاروی۔ میرا خیال ہے کہ شیخ مجیب جناب بھٹو کو اقتدار میں حصہ نہیں دینا چاہتے۔

خان قیوم۔ وہ (شیخ مجیب) دوسرے رہنماؤں کو دعوت کیوں نہیں دیتے؟

مولانا ہزاروی۔ اس سلسلے میں آپ انہیں خط لکھیں

خان قیوم۔ میں بات چیت کیلئے کیسے پہل کرسکتا ہوں۔

مولانا ہزاروی۔ کیا انہوں (شیخ مجیب) نے اب تک آپ کو دعوت نہیں دی۔

خان قیوم۔ سلیمی (کالعدم عوامی لیگ مغربی پاکستان کے نائب صدر) نے مجھے ایک تحریری پیغام بھیجا تھا۔ کہ میں شیخ مجیب سے ملاقات کروں مگر میں کیسے جاسکتا ہوں اور ان (سلیمی) کے کہنے پر ان (مجیب) سے کیسے ملوں

مولانا ہزاروی۔ آپ کو شیخ مجیب سے پوچھنا چاہیئے کہ آیا سلیمی نے ان کی (مجیب) آمادگی کا پیغام بھیجا ہے۔

خان صاحب مجیب سے ملاقات کے لئے یہاں تک پریشان تھے کہ اپنے بیانات میں تبدیلیاں کرتے رہے اور بالآخر ۲۲ مارچ کو کراچی پہونچکر ۶ نکات کی حمایت تحت ۶ نکات کو تسلیم کرلینا چاہیئے۔

آج تک خان صاحب نے اس بیان کی تردید نہیں کی بلکہ جب اخبار یہاں کراچی کے نمائندے نے خان صاحب سے سوال کیا کہ کیا آپ نے ۲۲ مارچ کو یہ بیان دیا ہے تو خان صاحب اس سوال کو ٹال گئے اور خاموشی اختیار کرلی۔ اس سے قبل صوبہ سرحد قیوم لیگ کے جنرل سیکرٹری میاں محمد اقبال نے بھی ایک بیان دیا جو ۱۹ مارچ کے اخبارات میں شائع ہوا۔ اس میں صاف طور پر کہا گیا تھا کہ اقتدار مجیب کو منتقل کیا جائے گا یہ بیان خان قیوم کی مرضی کے بغیر دیا جاسکتا ہے۔

(ان دونوں بیانات کے عکس مضمون ہذا کے ساتھ لگائے جارہے ہیں)

قارئین خود فیصلہ کریں کہ خان صاحب آج کل جو دوسروں کو غدار قرار دے رہے ہیں وہ اس میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ بلکہ ان سے تو صاف طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خان صاحب بھی اس سلسلہ میں برابر کے مجرم ہیں۔

جمعیت علماء اسلام اور قرطاس ابیض

خان صاحب نے اپنے بیانات میں جمعیت علماء اسلام کو پیش پیش رکھا ہوا ہے حالانکہ مشرقی پاکستان کے حالات پر مشتمل حکومت کی طرف سے جو قرطاس ابیض شائع ہوا ہے اس میں جمعیت علماء اسلام سمیت اگلے تمام لیڈروں اور سیاسی جماعتوں کی کوششوں کو سراہا گیا ہے جو انہوں نے حالات کو معمول پر لانے کے لئے صدر یحییٰ کے ساتھ مل کر انجام دیں۔

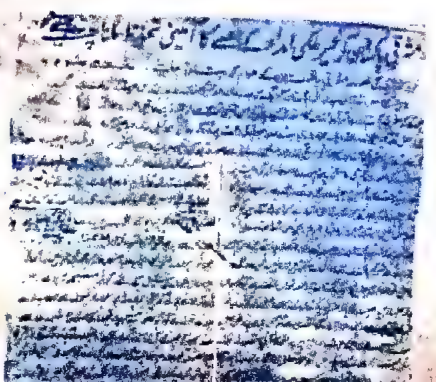

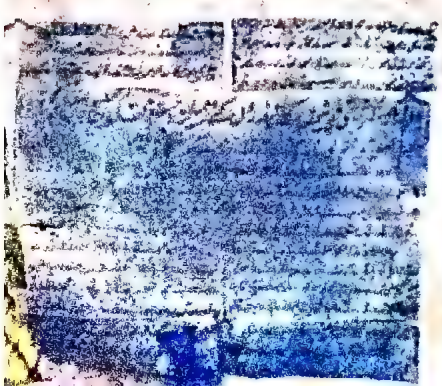

مشرقی پاکستان دیدو کشمیر لے لو

خان صاحب تو یہاں تک محب وطن ہیں کہ انہوں نے دارالعلوم سرحد میں علماء کے سامنے کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کے بدلے کشمیر کا سودا کرلیا جائے جس کا خان صاحب نے ابھی تک انکار نہیں کیا۔ دوسروں پر الزامات عائد کرکے اپنی پوزیشن کو بہتر بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔

بقیہ راولپنڈی سے

راقم الحروف نے پنجاب کے اضلاع میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کی سرگرمیاں اور تنظیم نو کے سلسلے میں کاروان جمعیۃ کے سفر کی پوری روئیداد تفصیل سے حضرت کو سنائی حضرت نے سن کر بہت ہی دعائیں دیں اور فرمایا کہ میں نے جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ارکان اور اپنے تمام دوستوں کو اپنی پنج وقتی دعاؤں میں شامل کررکھا ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ ملک میں وہ دن خداوند قدوس جلد لائیں۔ جب ہم اس ملک میں اسلام کا نظام نافذ ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ پائیں۔ دیر تک حضرت دعائیں دیتے رہے۔ اور آخر میں مجھے قریب کرکے فرمایا کہ تمہاری کوششیں چونکہ دشمن کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ ہیں اس لئے انا نجعلک فی نحورھم الخ اس کا ورد اس ترکیب سے کرتے رہا کرو خدا تمہارا حامی وناصر ہو۔ کھانے کے بعد حضرت رائے پوری کے خلیفہ مولانا آزاد صاحب جو وہیں پر قیام پذیر تھے۔ ان کے ہاں چائے پر حاضری ہوئی۔ حضرت مولانا آزاد صاحب بھی بڑی تپاک محبت اور شفقت سے ملے۔ اور بہت دیر تک حضرت اکابر کے مجاہدانہ واقعات سے ہمارے ایمان کو گرماتے رہے۔ مفید مشورے اور دین تعلیم کے نفاذ کے لئے ہمیں جدوجہد کو تیز کرنے کی ترغیب دیتے رہے آخر میں ایک پرسوز اور دل سے نکلی ہوئی دعا پر یہ مجلس ختم ہوئی۔ آنکھیں سب کی اشک بار تھیں ان دونوں بزرگوں کی مجلس سے سکون اور طمانیت کی دولت حاصل کرکے یہ کاروان براستہ راولپنڈی لاہور کے لئے روانہ ہوگیا۔

F.N. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

ایک اہم اپیل

حضرت درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا لاہوری اور دیگر مشائخ و علماء

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ یہاں خالص اسلامی دستور اور نظام نافذ ہو اور اس دستور و نظام کو چلانے والے وہ لوگ ہوں جو قرآن، حدیث اور اسلامی قانون و فقہ پر عبور رکھتے ہوں۔ جب تک ایسا نہیں ہو جاتا، پاکستان کا مستقبل ہی خطرات کی زد میں رہے گا۔

پاکستان کی وحدت، سالمیت، بقاء، استحکام کے لئے اور دشمنوں کی سازشوں داخلی شرپسندوں، علیحدگی چاہنے والوں اور غیر اسلامی نظریات کے حامیوں سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کو پاکستان کی دستوری، قانونی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اساس مقرر کیا جائے۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ان مقاصد کے حصول کے لئے ہی برابر جدوجہد کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور آج جب کہ پاکستان کیلئے اور پاکستان میں اسلام کی بقا کے لئے فیصلہ کن وقت آ پہنچا ہے۔ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیوں کو تیز تر ہو جانا چاہیئے تاکہ اسلامی مطالبات کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

لیکن اس کا انحصار مسلمان عوام و خواص کے تعاون پر ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان جمعیت علماء اسلام کی اس جدوجہد میں شریک ہو جائے اور دامے درمے قدمے سخنے اس جدوجہد میں حصہ لے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل دین اور اسلام کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر قسم کے عطیات، زکوٰۃ، خیرات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء اسلام کے بیت المال میں جمع کرائی جائیں۔ جنہیں شرعی احکام کے مطابق صرف میں لا کر پاکستان کی سلامتی اور اسلام کی سربلندی کے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل اسلام اور اپنے سے وابستہ افراد سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وقت کی سب سے بڑی اس اسلامی خدمت میں حصہ لے کر دنیا اور آخرت کا بہترین اجر اور خدا و رسول کی خوشنودگی حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہی تمام کاموں کے کارساز ہیں

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب۔ حضرت مولانا مفتی محمود ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام (حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف حضرت مولانا عبدالہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف۔ حضرت مولانا اسعد صاحب ہالیجی شریف سکھر۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف لاڑکانہ۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلی والے شجاع آباد۔ حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب (مدظلہ) قصبہ عبدالحکیم۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (مدظلہ) رائے پوری خلیفہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے مشائخ عظام نیز حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (مدظلہ) حضرت مولانا عبدالحق صاحب ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) اکوڑہ خٹک اور اس پایہ کے دیگر جلیل القدر علماء کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے وابستگان، تلامذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام کی معاونت کے لئے اپنے اپنے حلقہ اثر کو آمادہ کریں گے۔

امداد عطیات، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کی رقوم بھیجنے کا پتہ

مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام، مرکزی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر

نوٹ

حضرت امیر اور حضرت ناظم عمومی کی جانب سے ملک بھر میں جمعیت کے کارکنوں، عہدیداروں اور جمعیت سے وابستہ افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے اپنے اپنے حلقوں میں مرکز کے لئے امداد، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ کی وصولی اور فراہمی کے کام میں لگ جائیں اور یہ مہم پورے ماہ شعبان، ماہ رمضان زبردست سرگرمی کے ساتھ جاری رہے۔

16

خدام اسلام

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

جمعہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۱ء

۲۶ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ

قیمت ۴۰ پیسے

قیمت ۴۰ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

بھارت کی پاکستان دشمن کارروائیوں کے مقابلہ کیلئے جہاد کی تیاری کیجئے

ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی سے دشمن فائدہ اٹھائے گا

۱۱ اپریل کو منعقدہ پریس کانفرنس (ملتان) میں مفتی محمود صاحب کا بیان

"پاکستان کے خلاف بھارت کے معاندانہ اور کینہ پرور عزائم بالکل بے نقاب ہو کر سامنے آگئے ہیں اور اس کی دشمنی کا کوئی گوشہ بھی چھپا ہوا نہیں رہ گیا ہے۔ ان پر خطر حالات میں ضروری ہے کہ پاکستان کا ہر فرد اور ہر گروہ اپنے فرائض اور ذمہ داری کو سمجھے اور انہیں پوری طرح انجام دینے کی کوشش کرے۔ تاکہ بھارت کے پاکستان دشمن عزائم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناکام بنا دیا جائے اور دنیا پر یہ ثابت کر دے کہ پاکستان کا بچہ بچہ اپنے عزیز ترین وطن کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک نچھاور کر دے گا۔ اللہ کا شکر ہے کہ پاکستان کے عوام نے اس موقعہ پر پوری یک جہتی کا ثبوت دیا ہے۔ اور ملکی سالمیت کے سلسلہ میں بھارت کے خلاف ہر اقدام کی پورے جوش کے ساتھ تائید و حمایت کی ہے۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ اس نازک ترین قومی مرحلہ پر کسی قسم کے بھی خلفشار یا اختلاف کو نمایاں نہ ہونے دیا جائے۔ چاہے وہ پارٹی بازانہ چشمک ہی کیوں نہ ہو۔

۲۶ مارچ سے پہلے کے واقعات میں سے کسی واقعہ کو موضوع بحث بنا کر کسی فرد یا جماعت کو خواہ مخواہ کا نعام عوامی لیگ کے ساتھ جوڑنا، پاکستان کے دشمنوں کو پروپیگنڈا مواد مہیا کرنے کے مصداق ہے۔ ۲۶ مارچ ۷۱ء سے پہلے شیخ مجیب کو راہ راست پر لانے کے لئے خود صدر مملکت نے زبردست کوشش فرمائی۔ اور شیخ مجیب کو مستقبل کا وزیر اعظم کے نام تک سے خطاب کیا۔ بھٹو صاحب بھی اپنے ساتھیوں سمیت شیخ صاحب سے مفاہمت کرنے کے لئے ڈھاکہ گئے۔ ان کے ۶ نکات میں سے ۵ کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ اور چھٹے نکتہ پر بھی افہام و تفہیم کی پیشکش کی مفاہمت کے اسی مقصد کے لئے بھٹو صاحب نے شیخ صاحب کو اپنا بڑا بھائی تک کہا۔ اور شرکت اقتدار کا فارمولا پیش کیا۔ چنانچہ صدر محترم کی مخلصانہ مساعی اور بھٹو صاحب کی ان کوششوں کی روشنی میں ہی دوسری پارٹیوں نے بھی شیخ مجیب کو سیدھی راہ پر لانے کے لئے اپنا قومی فریضہ ادا کیا۔ تاہم ان پارٹیوں نے اور جمعیۃ علماء اسلام نے اول دن سے آخر دن تک اس بات پر اپنا اصرار جاری رکھا کہ وہ کسی بھی ایسی تجویز کو ہرگز قبول نہیں کریں گے، جس سے پاکستان کے تقسیم ہونے کا ذرا سا بھی خدشہ ہو چنانچہ صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں نے اپنی ۲۶ مارچ کی تاریخی تقریر میں ان پارٹیوں کے اس نقطۂ نظر کو صاف صاف ذکر فرما دیا ہے۔ اس واضح ذکر کے بعد کوئی وجہ جواز موجود نہیں ہے کہ کسی بھی فرد اور پارٹی پر خواہ مخواہ مجیب نوازی کا الزام عائد کیا جائے۔ درآنحالیکہ ۲۶ مارچ سے پہلے شیخ مجیب سے ملاقات، گفتگو، مفاہمت وغیرہ کے عمل میں صدر صاحب نے، بھٹو صاحب نے اور دوسری پارٹیوں نے یکساں طور پر حصہ لیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں کسی پر بھی کوئی الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ حب الوطنی کسی شخص اور پارٹی کی اجارہ داری نہیں ہے اور کسی کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ محض جماعتی اغراض بروئے کار لانے کے لئے کسی کی حب الوطنی پر شک کر کے اس کو زیر بحث لایا جائے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس نازک ترین موقعہ پر اپنے حقیقی اختلافات اگر کوئی ہیں بھی تو ختم کر دیئے جائیں نہ کہ خیالی و اختراعی الزامات کے ذریعہ دشمن کو یہ موقعہ بہم پہنچایا جائے کہ وہ دنیا میں ہمارے ان مصنوعی اختلافات کا افسانہ تراشتا پھرے چنانچہ میں ہر پارٹی سے دردمندی کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس وقت حریفانہ چشمکوں سے ہرگز کام نہ لیں اور سب کے سب ایک آواز ہو کر ملکی سالمیت کے لئے صدر مملکت کی کوششوں کو کامیاب بنانے کے لئے میدان عمل میں نکلیں اس وقت نہ صرف یہ کہ مغربی پاکستان کی تمام جماعتیں اور رہنما متحدہ طور پر بھارت کی پاکستان دشمن کارروائی کا مقابلہ کریں بلکہ مشرقی پاکستان کے وحدت پسند عناصر کو اپنا مکمل تعاون پیش کریں تاکہ وہ پوری قوت کے ساتھ مشرقی پاکستان سے علیحدگی پسندی کے جراثیم کا قلع قمع کر ڈالیں بے بنیاد الزام تراشیوں سے بالاتر رہ کر ہمیں متحدہ طور سے اسلامی ملکوں کو بھی اپنے مکمل اعتماد میں لینا چاہیئے۔ اور ان سے بھی بھارت کے جارحانہ رویوں کی مذمت کرانا چاہیئے۔ میرے نزدیک اس وقت بھارت کی شر انگیزیوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دینے کے واسطے ضروری ہے کہ بھارت سے ہر قسم کے سفارتی تعلقات منقطع کر دیئے جائیں۔ اور پاکستان کے عوام کو جہاد کے لئے منظم کیا جائے۔

سیاسی رہنماؤں اور علماء دین پر مشتمل ایک وفد یا چند وفود تمام مسلمان ملکوں اور غیر مسلم ہمسایہ ملکوں میں بھیجے جائیں۔ جو وہاں کی حکومتوں اور عوام کو مشرقی پاکستان کے صحیح حالات، بھارت کی سازش اور ریشہ دوانی سے مکمل طور پر آگاہ کریں۔ چین نے اس موقعہ پر جس طرح بھارتی روش کی مذمت کی ہے۔ وہ قابل تحسین اور لائق شکریہ ہے۔ اس معاملہ میں چین کی مکمل اور مزید ہمدردی حاصل کرنے کی تدبیر اختیار کی جائے۔

امریکہ، برطانیہ، روس، فرانس وغیرہ بڑے ملکوں پر بھی واضح کر دیا جائے کہ پاکستان کے لئے بھارت کیا کیا خطرات پیدا کر رہا ہے۔ اور کس کس طرح ان بڑے ملکوں کو پاکستان کے بارے میں گمراہ و بدظن کرنے کے جتن کرتا رہتا ہے۔

سلامتی کونسل میں پورے زور و شور کے ساتھ نہ صرف کشمیر کا مسئلہ اٹھایا جائے بلکہ حیدر آباد اور جونا گڈھ وغیرہ مسلمان ریاستوں پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ کو دوبارہ چیلنج کیا جائے۔ میزو و ناگا قبائل کی آزاد حکومتوں کو تسلیم کیا جائے۔

بہرحال بھارت کے متعلق اب پاکستان کو آخری فیصلہ کرنا ہے اور اپنے اس اصلی دشمن کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دینا ہے۔ اس مقصد کے لئے ملک کا داخلی اتحاد اولین شرط ہے۔ جسے ہر صورت میں برقرار رکھا جائے۔ اور اپنے تمام قریبی ہمسایوں و مسلمان ملکوں کی رائے عامہ کو مکمل طور پر اپنا ہمنوا بنایا جائے

حفاظت اسلام اور بقائے پاکستان
جمعیۃ کے اہم مقاصد ہیں

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر کے ناظم محمد ن الوری نے ایک بیان میں کہا کہ ملک اس وقت نازک ترین حالات سے گذر رہا ہے۔ اور بعض شر پسند عناصر ایسے وقت میں بھی نئے نئے فتنے کھڑے کرنے میں مصروف ہیں۔ ایسے وقت میں بھی پاکستان کی عظیم دینی اور سیاسی جماعت جمعیۃ علماء اسلام موثر کردار ادا کر رہی ہے۔ جو کہ ناقابل فراموش ہے۔ اور پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔

جمعیۃ کے پیش نظر دو اہم مقاصد ہیں وہ حفاظت اسلام اور بقائے پاکستان ہیں۔ اس وقت ملک میں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ اس کو صرف اخوت اسلامی کے جذبہ سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرتب و انچارج
حافظ محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۲۶ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۷۱ء

شذرات — احمد حسین کمال

بھارت کے جھوٹ کی حقیقت

بھارت نے اپنے مذموم اور شر انگیز پروپیگنڈے کی بنیاد دو جھوٹی باتوں پر رکھی ہے۔

ایک یہ کہ صدر یحییٰ خاں اور پاکستانی افواج نے بحالی جمہوریت کے خاتمہ کے لئے مشرقی پاکستان میں حالیہ سخت اقدام کیا ہے۔

دوسرے یہ کہ مغربی پاکستان مشرقی پاکستان پر اپنا اقتدار قائم رکھنا چاہتا ہے۔

بھارت کے اس پروپیگنڈے کی قلعی ویسے تو اب دنیا کے سامنے کھلتی جا رہی ہے، لیکن بعض باتیں اتنی واضح ہیں کہ جن پر بھارت کا کوئی جھوٹ بھی پردہ نہیں ڈال سکتا۔

مثلاً یہ کہ صدر یحییٰ خاں نے تمام مشکلات کے باوجود دو سال سے بھی کم عرصہ کے اندر بالغ رائے دہی کی اساس پر قطعی آزادانہ غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے۔

صدر نے ون یونٹ کا خاتمہ کیا اور صوبوں کو بحال کیا۔

تمام سیاسی جماعتوں کو آزادانہ کام کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔

اور انہیں انتخابات میں کھل کر حصہ لینے کی اجازت دی۔

انتخابات کے بعد اس کے نتائج کو صدر نے قبول کیا۔ اور پیشقدمی کرکے اکثریت سے کامیاب ہونے والی جماعتوں کے قائدین سے جا کر ملاقات کی

صدر نے ڈھاکہ جا کر شیخ مجیب سے ملاقات کی اور ان کو پاکستان کے ہونے والے وزیر اعظم کے نام سے پکارا۔

لاڑکانہ میں بھٹو صاحب سے ملاقات کے لئے صدر گئے

کیا یہ سارے اقدامات اس بات کی بین شہادت نہیں دے رہے ہیں کہ صدر یحییٰ خاں شروع سے آخر تک اس امر کے لئے کوشاں رہے کہ ملک میں جمہوریت بحال ہو جائے، اور انتخابات کے نتیجہ میں کامیاب ہونے والی پارٹیاں انتظام سنبھال لیں۔

اس سلسلے میں سب سے زیادہ اکثریت سے کامیاب ہونے والی موجودہ غیر قانونی عوامی لیگ کے قائد کی طرف صدر کی طرف سے پیشقدمی کا پہل ان کے مخلصانہ ارادوں کی واضح طور پر آئینہ دار ہے۔

اس کے ساتھ ہی مغربی پاکستان کے دو صوبوں میں اکثریت سے کامیاب ہونے والی پارٹی کے رہنما جناب بھٹو اپنے رفقاء سمیت ڈھاکہ شیخ مجیب سے ملاقات اور گفتگو کے لئے گئے۔ اور ان کے ۶ نکات میں سے ۴ نکات کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ نیز طلباء کے گیارہ میں سے ۹ نکات کو مان لینے پر آمادگی کا اظہار کیا۔

صدر صاحب کی طرف سے شیخ مجیب کو راضی کرنے کی کوشش اور مسٹر بھٹو کی طرف سے ان کے ساتھ سمجھوتہ کی سعی کے بعد مغربی پاکستان کی دوسری جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی بھاگ دوڑ کی کہ صدر صاحب کی کوششیں کامیاب ہوں اور شیخ مجیب صحیح راہ پر آ جائیں۔

حتیٰ کہ مارچ کے وسط میں صدر یحییٰ خاں پھر ڈھاکہ تشریف لے گئے اور مذاکرات کے ذریعہ ہر ممکن کوشش اس امر کی کی کہ انتخابات کے نتیجہ کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

اس مقصد کے لئے مغربی پاکستان کے دوسرے رہنماؤں نے اور بھٹو صاحب نے بھی ڈھاکہ کا سفر کیا اور شیخ مجیب کو راہ راست پر لانے کی کوششیں جاری رکھیں۔

ان واقعات سے بھارت کے اس جھوٹے اور شر انگیز پروپیگنڈے کی تردید ہو جاتی ہے کہ صدر یحییٰ خاں اور مغربی پاکستان والے جمہوریت کی بحالی اور اکثریتی پارٹی کو اقتدار کی منتقلی میں مخلص نہیں تھے۔

۲۴ مارچ تک کے واقعات تو یہ ثابت کر رہے ہیں کہ شیخ مجیب الرحمان کو زیادہ سے زیادہ رعایت دینے اور ان کو زیادہ سے زیادہ قریب کرنے میں صدر یحییٰ خاں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور نہ مسٹر بھٹو نے کوئی دقیقہ باقی چھوڑا۔ حتیٰ کہ مسٹر بھٹو نے شیخ مجیب الرحمٰن کو اپنا بڑا بھائی بھی کہا۔ خان عبدالقیوم خاں نے بھی ڈھاکہ جاتے ہوئے شیخ مجیب کے ۶ نکات کی حمایت کا اعلان کیا۔ اس سے زیادہ صدر صاحب بھٹو صاحب، خان عبدالقیوم خاں اور مغربی پاکستان کے دوسرے راہنما اور کیا کر سکتے تھے؟

لیکن جمہوریت کی بحالی اور اقتدار کی منتقلی کے لئے پاکستان کو تقسیم اور ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیا جا سکتا تھا۔

یہ ہی وہ نکتہ تھا جسے مغربی پاکستان کا کوئی لیڈر تسلیم کرنے کے لئے قطعی تیار نہیں تھا اور صدر صاحب اس کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

چنانچہ بھارت کا یہ الزام اور پروپیگنڈا قطعی غلط اور گمراہ کن ہے کہ صدر صاحب اور مغربی پاکستان کے سیاسی قائدین جمہوریت کی بحالی اور اقتدار کی منتقلی سے گریزاں تھے۔

شیخ مجیب کو ہموار کرنے میں سب سے زیادہ کوشش خود صدر یحییٰ خاں نے کی، اور جناب بھٹو نے کی۔ چھوٹی پارٹیاں اپنی حد تک درجہ میں جو کچھ کر سکتی تھیں۔ انہوں نے بھی معاملات کو سلجھانے کی کوشش کی۔ لیکن جب بات نہیں بنی تو پاکستان کو بچانے کی ذمہ داری صدر یحییٰ خاں نے انجام دی، اور اس مقصد میں مغربی پاکستان کی چھوٹی

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

سے چھوٹی پارٹی ان کی ہمنوا ہے اور اب تو مشرقی پاکستان کی بھی کم و بیش تمام سیاسی جماعتوں نے صدر کے اقدام کی حمایت کر دی ہے۔

ان حالات میں ہندوستان کا تمام پروپیگنڈا بالکل بے بنیاد اور جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔

(۹۔ اپریل ۱۹۷۱ء)

بھارتی پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب جاری رکھنا چاہیئے

امریکہ، برطانیہ، روس اور بھارت پاکستان کے معاملہ میں ہرگز مخلص نہیں ہیں۔ یہ حقیقت موجودہ بحران میں بالکل واضح ہو گئی ہے۔ بھارت کی پاکستان دشمن حرکتیں تو سب کے سامنے ہیں لیکن برطانیہ اور امریکہ کے نشریاتی ذرائع نے پاکستان کے بارے میں جو رویہ اختیار کیا۔ وہ بھی پاکستان دشمنی میں بھارت سے کچھ کم نہیں ہے اور روس کے صدر کا مراسلہ یہ واضح کر دیتا ہے، کہ بھارت کے مذموم مقاصد میں وہ بھی حصہ دار ہے

صدر نے روس کے مراسلہ کا حقیقت آفریں و مناسب جواب دے کر پاکستان کے شایان شان اقدام کیا ہے۔ حکومت پاکستان کو برطانیہ و امریکہ پر بھی اسی طرح واضح کر دینا چاہیئے، کہ ہم کسی بھی ملک کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہمارے معاملات کا نگران و خود ساختہ مشورہ دینے والا بنے۔ اور کسی کی کسی بھی دھمکی کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔

اس سلسلہ میں خصوصی طور پر مسلمان ملکوں میں بھارت کے پروپیگنڈے کا توڑ پاکستان کو کرنا چاہیئے۔

ویسے یہ اللہ کا شکر ہے کہ ابھی تک کوئی مسلمان ملک بھارت کے حالیہ شر انگیز پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہوا ہے۔ تاہم ان برادر ملکوں کو پاکستان کے صحیح حالات سے باخبر رکھا جائے اور وہاں کے مسلمان عوام کو بھارتی پروپیگنڈے کے اثر میں نہ آنے دیا جائے۔

(۹۔ اپریل ۱۹۷۱ء)

مسلمان ملت کا استحکام

اجزائر فلپائن سے انڈونیشیا تک دنیا کے نقشہ پر جتنے بھی مسلمان ملک موجود ہیں وہ اپنے گرد و پیش کے خطرات و حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے وجود و بقا کو اپنے عوام کے عزم و ثبات اور اپنی مسلح افواج کی برتری کی بناء پر ہی قائم رکھے ہوئے ہیں۔

اس وقت جبکہ دنیا سامراجی جمہوریت اور تخریبی اشتراکیت کی لپیٹ میں آئی ہوئی ہے مسلمان ملکوں کی سلامتی کا راز ان کی فوجی طاقت کے روز افزوں اضافے کی کوششوں میں ہی مضمر ہے۔

چنانچہ مسلمان ملکوں میں کسی بھی نظام کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں عوام اور افواج کے درمیان مکمل ہم آہنگی موجود رہے۔

یہ بات مسلمان ملکوں کی سلامتی اور مستقبل کے لئے سخت ضرر رساں ثابت ہوگی، اگر مغربی جمہوریت یا اشتراکیت کی ہو بہو نقل پر مبنی کوئی نظام ان ملکوں میں رائج کر دیا جائے۔

مسلح افواج کی طاقت کو عوامی دھارے سے بالکل علیحدہ کر دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ مسلمان ملکوں کی ہمسایہ بڑے بڑے غیر مسلم ملکوں کی حکومتوں کو یہ موقعہ بہم پہنچا دیا جائے کہ وہ مغربی طرز کے سیاسی ذرائع کو اپنا آلۂ کار بنا کر ریشہ دوانیاں کر سکیں، اور مسلمان ملکوں کی وحدت و سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ملکوں میں ایک ایسا نظام بروئے کار لے آنا چاہیئے جس کے نتیجہ میں پوری مسلمان قوم، ایک فوجی طاقت بن جائے اور فوج و عوام کی تفریق باقی نہ رہے۔

مسلمان ملکوں کا ہر شہری فوجی ہو اور ہر بچہ اول دن سے فوجی تربیت کا حامل بنایا جائے۔ اور اسی اساس پر پورے ملک کا نظام ترتیب دیا جائے۔

اس طرح نہ صرف یہ کہ مسلمان ملکوں کے تمام داخلی اختلافات ختم ہو جائیں گے بلکہ وہ ان مسائل سے بھی نجات حاصل کر لیں گے، جو وقتاً فوقتاً ان ملکوں کی سلامتی کے لئے چیلنج بن جاتے ہیں

حالیہ تلخ تجربہ کے بعد کم از کم پاکستان کو اس امر کی طرف یقیناً توجہ دینی چاہیئے۔ اور اپنے ہر شہری کو مسلح فوجی بنا دینے کے پروگرام پر عملدرآمد شروع کر دینا چاہیئے۔

مسلمان ایک مجاہد قوم ہے۔ اس کے مسائل کا حل صرف جہاد میں ہے۔ اس لئے اس قوم کا ہر فرد فوجی ہونا چاہیئے۔

ملت کے استحکام کا راز اسی حقیقت میں پوشیدہ ہے۔ (۹۔ اپریل ۱۹۷۱ء)

مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی علالت

مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ فروکہ اور ساہوکالی تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے ساہوکالی میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ دوران تقریر ہی آپ کو دل کا دورہ پڑا۔ اس وقت مولانا ملتان ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ وہ مولانا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

دار المبلغین ختم نبوت کا گوجرانوالہ میں اجراء

الحمد للہ اس سال دار المبلغین ختم نبوت کا اجراء ۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ سے گوجرانوالہ شہر میں ہو رہا ہے۔ شرکاء کے قیام و طعام، کاغذ، قلم کا انتظام مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ہوگا۔

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب درس ہوں گے۔ دو ماہ کا کورس ہوگا۔ مرزائیت، عیسائیت کے متعلق تیاری کرائی جائے گی۔ شائقین حضرات اپنی شرکت سے ۲۵ صفر تک مولانا محمد خان شوکت شوگیکڈی اندرون سیالکوٹی دروازہ گوجرانوالہ شہر کے پتہ پر مطلع فرمائیں

(عزیز الرحمان ناظم دفتر تحفظ ختم نبوت ملتان)

اسلامی کیلنڈر اڑھائی روپیہ سینکڑہ

اسلامی سال ۱۳۹۱ھ کا رنگین کیلنڈر جس پر قرآنی آیات اور بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی عطیہ کردہ دعا برائے خیر و برکت کے بلاک طبع ہے۔ سنہ ہجری کے فروخ کے لئے اصل لاگت صرف اڑھائی روپے فی سینکڑہ کے حساب سے فوراً منگوائیں۔ ڈاک خرچ معاف۔ اور کارڈ پر طبع شدہ چھ روپے سینکڑہ۔ محصول ڈاک ایک روپیہ وی پی نہیں ہوگا۔

التقوم مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر۔ جاکیواڑہ کراچی ۱۰ سندھ

رسالہ "مومن کی پہچان" مفت

دور حاضر میں مروجہ خلاف اسلام رسومات کی تردید میں مفید رسالہ المعروف بہ "مومن کی پہچان" ڈاک خرچ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔ اس کے ہمراہ جملہ علماء اسلام سے متعلق دیگر لٹریچر بھی ہم مفت روانہ کریں گے

حافظ محمد شریف معرفت حافظ اسٹور

حکیم فتح محمد سیوہانی روڈ۔ بی داد لین کراچی ۱

(سندھ)

بقیہ — شذرات

ایک پاکستان کی اساس صرف اسلام ہے

اب وقت آگیا ہے کہ ایک پاکستان کے تصور کو ان تمام رخنوں سے پاک کر دیا جائے جو اس تصور کے لئے کسی وقت بھی چیلنج بن سکتے ہیں اور ایک ایسی عملی صورت حال پوری مضبوطی کے ساتھ قائم کر دی جائے۔ جس کی موجودگی میں کسی فریق کے لئے ممکن نہ رہے کہ وہ ایک پاکستان کے تصور کو مجروح کر سکے۔

اس سلسلہ میں تاریخی حقائق ہی فیصلہ کن عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ برعظیم پاک و ہند کی تاریخ میں مسلمانوں کے لئے بنیادی مسئلہ ان کی ملی وحدت کے قیام و بقا کا تھا۔

ہزار سال کی تاریخ بتاتی ہے کہ انہیں اس سرزمین پہ قائم و باقی رکھنے والی معنوی طاقت صرف اسلام کی تھی۔

وہ یہاں اپنے وجود کا ثبوت ہمیشہ اسلام کے ساتھ وابستگی کے دعووں کی صورت میں دیتے رہے ہیں۔

اور انگریز کے دو سو سالہ غلبہ کے دوران ہندوستان کے مسلمانوں نے ہر جدوجہد اور تحریک کے موڑ پر اپنے وجود کا ثبوت بحیثیت مسلمان ہونے کے ہی پیش کیا ہے۔

خواہ یہ ثبوت اٹھارویں صدی کے آخر میں سلطان ٹیپو نے جنوبی ہند کے معرکہ ہائے آزادی کی صورت میں دیا۔ خواہ اٹھارویں صدی کے تیسرے اور چوتھے عشرے میں سید احمد شہید اور مولانا اسمٰعیل شہید نے شمالی ہند میں اور مولانا شریعت اللہ اور نثار میاں ٹیٹو نے مشرقی ہند (بنگال) میں جہاد و حریت کی شکل میں پیش کیا۔ خواہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں پورے ہندوستان کے مسلمانوں نے علماء اور سپہ سالاروں کی بے مثال قیادت میں خاک و خون میں لوٹ کر دیا اور خواہ عہد انگلشیہ میں تحریک خلافت، تحریک احرار، تحریک خاکسار اور تحریک پاکستان کی مہمات کی صورت میں پیش کیا۔

حتیٰ کہ قیام پاکستان کے بعد بھی بھارتی جارحیت و چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستان کے مسلمانوں نے اپنے وجود و اتحاد ملی کا ثبوت بحیثیت مسلمان کے ہی دیا تھا۔

یہ تمام تاریخی حقائق اس امر کے شاہد ہیں کہ اولاً تو ساری دنیا میں اور بالخصوص برعظیم پاک و ہند میں مسلمانوں کے ملی وجود کا انحصار خالصتاً اسلام کے ساتھ وابستگی کے دعوے کا حامل رہا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے صرف خطرات کے موقعوں پر ادا کردہ بھی صرف دعووں کی حد تک اسلام کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کیا جاتا رہا۔ اور عملاً ہمیشہ ہی اسلام سے دوری اور بعد کو اپنایا گیا۔ چنانچہ اس کا نتیجہ علاقائیت کے فتنوں کی صورت میں نمودار ہوا اور پاکستان و مسلمانوں کے دشمنوں کو ویسے فتنے ہوا دینے کے مواقع میسر آئے۔

مشرقی پاکستان میں پیش آنے والے حال کے واقعات کا قابل غور پہلو یہ ہی ہے کہ گزشتہ ۲۳ سال سے جس امر کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ وہ اسلام ہے۔ جبکہ تنہا اسلام کا حصار ہی پاکستان کے وجود، بقا اور تحفظ کا ضامن ہے۔

اسلام کو عملی زندگی اور نظام مملکت سے خارج کرنے کا نتیجہ وہی نکلنا تھا جو مشرقی پاکستان کے حالیہ المیہ کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

پاکستان کی تاریخ کا یہ سنگین ترین حادثہ تھا جس پر صرف خوف ہی قابو پا سکتی تھی۔ اور صدر یحییٰ خاں کے انتہائی وفیصلہ کن اقدام نے اس شاخ کو ٹوٹنے سے بچا لیا ہے۔

چنانچہ اس تلخ اور اندوہناک تجربہ کے بعد ضروری ہو جاتا ہے کہ پاکستان کے مستقبل کو ہمیشہ کے لئے محفوظ اور ناقابل چیلنج بنانے کے لئے مملکت کی تمام سرگرمیوں کے لئے صرف اسلام کو ہی اساس بنایا جائے۔

اور اس اساس پر ایک پاکستان کے تصور کو پختہ تر کیا جائے۔

اسلام کو اساس بنانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ پاکستان کی مسلمان اکثریت کے عقائد و روایات کے مطابق حکومت و ریاست سے متعلق اسلامی احکام کو تمام شعبوں میں نافذ کر دیا جائے۔

پاکستان کے ساتھ مسلمان عوام کے گہرے اور دلی تعلق کا رشتہ، اسلامی احکام و قوانین کے نفاذ میں مضمر ہے۔ یہ رشتہ ایک پاکستان کے تصور کو مستحکم بنائے گا اور کسی قسم کے بھی سیاسی طوفان کی لہریں اس استحکام کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔

اسلام کے رشتہ میں بندھ کر پاکستان کی پوری قوم کو ایک قوم کی صورت میں رکھا جا سکتا ہے۔ اور یہ رشتہ ہر قسم کے علاقائی تفرقوں پر غالب آسکتا ہے۔

فوج کے لئے اور صدر یحییٰ خاں کے لئے اب اگر کوئی کام کرنے کا ہے تو یہ ہے۔

۱۵ر اپریل ۱۹۷۱ء)

چین اور امریکہ کے تعلقات

حال ہی میں دو اہم واقعات سامنے آئے ہیں۔ ایک یہ کہ امریکہ نے پہلی مرتبہ اپنے ملک کے باشندوں پر سے چین جانے کی پابندی اٹھا لی ہے۔ دوسری طرف چین نے امریکہ اور بعض کمیونسٹ دشمن مغربی ملکوں کی کھلاڑی ٹیموں کو چین آنے کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ امریکہ کے کھلاڑیوں کی ایک ٹیم اب چین پہنچ چکی ہے جبکہ کی بڑی آؤ بھگت ہو رہی ہے اور صدر ماؤ سے اس کی ملاقات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

یہ بھی خبر آئی ہے کہ جینوا میں سفارتی سطح پر امریکہ اور چین کے نمائندوں کے درمیان غیر رسمی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔

ادھر یہ خبر بھی کم اہم نہیں ہے کہ ایران کی شہزادی اشرف جو شاہ ایران کی ہمشیرہ ہیں پاکستان سے ہو کر چین گئی ہیں۔ شہزادی صاحبہ کی سفارتی اہلیت معروف ہے

ان واقعات پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ چین اور امریکہ ایک دوسرے کے قریب آرہے ہیں اور غالباً چین اس عوامی انقلاب کی عملی جد و جہد سے کنارہ کش ہو رہا ہے۔ جس سے امریکہ، برطانیہ اور مغربی ممالک خائف رہتے تھے

چین اب اپنے کو دنیا کی پانچویں بڑی طاقت اور ایشیا کی سب سے بڑی طاقت تسلیم کرانے کی سفارتی تگ و دو میں مصروف ہے۔ اگر امریکہ اس کی یہ حیثیت تسلیم کر لیتا ہے تو امریکہ کے ساتھ اس کے شدید اختلاف کا باب ختم ہو جائے گا۔

چین ماسکو اور بھارت سے سب سے بڑا جھگڑا یہ ہی ہے کہ وہ روس کو تو سرے سے ایشیا کی طاقت ہی تسلیم نہیں کرنا چاہتا۔ اسی نزاع پر ماضی میں الجزائر میں منعقد ہونے والی افرایشیائی کانفرنس منعقد نہیں ہو سکی تھی۔

اسی طرح چین بھارت کو ایشیا کی سب سے بڑی اور نمائندہ طاقت ماننے کے لئے تیار نہیں، جیسا کہ بھارت کا دعویٰ ہے۔

چین کے اس موقف کی پاکستان سمیت کئی ایشیائی ملک حمایت کرتے ہیں۔ اور اب ممکن ہے امریکہ بھی یہ بات تسلیم کر کے چین کے ساتھ قریبی تعلقات قائم کر لے۔ اور اس طرح ایشیا میں کمیونزم کے فروغ پر رکاوٹ کھڑی کرنے کی تدبیر کرے۔

چین کے ساتھ امریکہ کے خوشگوار تعلقات کے پیدا ہونے کے آثار اس امر سے بھی بخوبی ظاہر ہیں کہ صدر امریکہ مسٹر نکسن کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ امریکہ غیر جنگی سامان کی تجارت بھی چین کے ساتھ شروع کر رہا ہے اور چین کے متعلق عائد بہت سی پابندیاں اٹھا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی امریکی ٹیم کے اعزاز میں دی جانے والی ایک دعوت میں چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے بھی امریکہ کے ساتھ خوشگوار تعلقات کے فروغ کی امیدوں کا اظہار کیا ہے۔

چین نے برطانیہ کے ساتھ اپنی ٹیلیفون سروس بھی بحال کر دی ہے۔

غرضیکہ چین کی پالیسی میں یہ اہم تبدیلیاں دور رس نتائج پیدا کریں گی۔

پالیسی کی اس تبدیلی سے عالمگیر انقلاب کی چینی مہم بھی متاثر ہوگی اور انڈونیشیا و کمبوڈیا جیسے ممالک جو ماضی میں چین سے توقعات کی وجہ سے بحرانوں کا شکار رہے۔ ایسی صورت حال اب ایشیا و افریقہ کے کسی ملک میں رونما نہیں کرائی جا سکے گی۔

(۱۵ر اپریل ۱۹۷۱ء)

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ایجنٹ حضرات سے گذارش ہے کہ بقایا جات جلد از جلد روانہ کریں۔ کاغذ کی مہنگائی اور دفتری اخراجات کی وجہ سے ہمیں سخت مالی بحران سے دوچار ہے

(ادارہ)

حالات — و — واقعات

غیر ملکی ماہرین اور ہمارے ترقیاتی پروگرام

انجینئرنگ کانگریس کے سالانہ جلسہ منعقدہ لاہور میں مختلف مقررین نے پاکستان کی ترقیاتی منصوبوں میں غیر ملکی ماہرین کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ملکی ترقی کے لئے غیر ملکی ماہرین پر زیادہ انحصار کی پالیسی غلط ہے۔ کیونکہ یہ ماہرین ہماری مخصوص ضروریات اور جغرافیائی و طبعی حالات سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے۔ جس کی وجہ سے منصوبہ بندی میں ایسی خامیاں رہ جاتی ہیں۔ جن کا احساس بعد میں ہوتا ہے۔ اور اس طرح ملکی ذخیروں کے لئے نئی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں مقررین نے بہت سے منصوبوں کا حوالہ دیا ہے۔ جن کی تکمیل کے بعد اس قسم کی الجھنیں سامنے آتی ہیں۔

غیر ملکی ماہرین کے بارہ میں یہ رائے خالص نقطۂ نظر کے تحت ماہرین فن کی طرف سے ظاہر کی گئی ہے۔ اس لئے اس پر اعتماد نہ کرنے کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس سے پہلے ہم متعدد بار اس خیال کا اظہار کر چکے ہیں کہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں "غیر ملکی ماہرین" کی اتنی بڑی کھیپ کی موجودگی بجائے خود محل نظر ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بعض سامراجی ممالک نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت پاکستان کی ترقیاتی منصوبہ بندی کو ان "ماہرین" کے ہاتھوں کا کھلونا بنا کر رکھ دیا ہے۔

ہمیں "ترقی" اور غیر ملکی مشیروں کے بل پر "ترقی" کی پالیسی سے قطعاً اتفاق نہیں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ملکی وسائل اور ملکی افرادی قوت کو ہی ترقی کی بنیاد قرار دیا جائے۔ وسائل و ذرائع کی کمی کو تو کسی حد تک تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے باعزت اور معقول بنیادوں پر غیر ملکی امداد کا حسب ضرورت حصول بھی گوارا ہے، مگر ہم ملک میں افرادی قوت کی کمی کی منطق کو کسی طرح قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر "احساس کمتری" اور "احساس مرعوبیت" سے پیچھا چھڑا کر ہر شعبہ میں ذہین اور محنتی افراد کی تلاش کی جائے تو یقیناً ہمیں غیر ملکی ماہرین کا رہین احسان بننے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ہم حکومت پاکستان سے التجا کرتے ہیں کہ اس معاملہ پر گہری سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

ویسٹرن ریلوے پر خسارے کی پرچھائیں

ویسٹرن پاکستان ریلوے جو اب سے کچھ سال پہلے غالباً ملک کا سب سے زیادہ نفع بخش ادارہ سمجھا جاتا تھا اب خسارہ کی زد میں ہے۔ اور ریلوے حکام خسارہ کے اثرات پر قابو پانے کے لئے بچت کے نام سے مختلف اقدامات کر رہے ہیں، عام طور پر محکمہ ریلوے کے تنزل کی دو وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ ریلوے کے حکام اپنے مسافروں اور کاروباری اداروں کو پابندی وقت کی ضمانت اور کم سے کم مدت میں زیادہ سے زیادہ سفر کا اعتماد دلانے میں ناکام رہے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس روڈ ٹرانسپورٹ نے ان دو باتوں کی بنیاد پر مسافروں اور کاروباری اداروں کی توجہ کو کافی حد تک اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ دوم یہ کہ محکمہ کے مصارف کے شعبہ میں بہت سی مدات اور ملازمین خصوصاً آفیسروں کی متعدد اسامیاں ایسی پیدا کر لی گئی ہیں۔ جن کا مصرف بعض افراد کو کھپانے اور رقم کے ضیاع کے سوا کچھ نہیں۔ یہ دو بنیادی وجہیں ہیں۔ جنہیں دور کئے بغیر محض بچت سکیموں سے دور رس اور بہتر نتائج کی توقع فضول ہے۔ ریلوے حکام کو چاہیئے کہ وہ خندہ پیشانی سے اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں اور ماضی کے تجربات سے سبق حاصل کر کے ان دو خامیوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں، تاکہ یہ اہم قومی ادارہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے عوام کا اعتماد حاصل کر سکے

بین الصوبائی ٹرانسپورٹ کو قومیانے کی تجویز

گورنر سرحد جناب اظہر خاں نے فرمایا ہے کہ گورنروں کی آئندہ کانفرنس میں بین الصوبائی ٹرانسپورٹ کو قومی ملکیت میں لینے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ اس موقع پر ہم اس گذارش کو ضروری سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر غور کرتے وقت یہ پہلو بھی سامنے رکھا جائے کہ قومی ملکیت قرار دینے کے بعد ٹرانسپورٹ کا اتنے بڑے حصہ کو ویسٹرن ریلوے کے سے جنرے سے بچانے کا بھی کیا کوئی معقول بندوبست ہو سکتا ہے؟ اگر اس کا کوئی پختہ انتظام ہے تو نہ صرف بین الصوبائی ٹرانسپورٹ بلکہ اس پورے شعبہ کو قومیانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اور اگر غفلت، نااہلی اور غلط بخشی کے جراثیم کا سدباب ممکن نہیں، تو بجائے زیادہ کرم ٹرانسپورٹ کو نجی سیکٹر میں ہی رہنے دیا جائے۔ کیونکہ اگر روڈ ٹرانسپورٹ کو بھی ویسٹرن ریلوے کے نقش قدم پر چلا دیا گیا، تو غریب مسافروں کا کون پرسان حال ہوگا؟

آزاد کشمیر حکومت کا مناسب فیصلہ

آزاد کشمیر کی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ریاست کے تمام سرکاری و نیم سرکاری تعلیمی اداروں میں ہفتہ وار تعطیل اتوار کی بجائے جمعہ کے دن ہوگی۔ یہ فیصلہ انتہائی مناسب اور مستحسن ہے۔ اتوار کے دن کی تعطیل فرنگی دور کی منحوس یادگاروں میں سے ہے۔ اس دن میں مسلمانوں کے لئے کوئی کشش اور دلچسپی نہیں۔ اس کے برعکس جمعۃ المبارک قرآن و سنت کی روشنی میں ہفتہ کے سات دنوں میں سے افضل اور مبارک دن ہے۔

ہم آزاد کشمیر گورنمنٹ کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی فرنگی

راہد الراشدی

کی یادگاروں کو ختم کرنے کے لئے جلد از جلد مناسب اقدام اٹھائے۔ مثلاً فرنگی زبان، فرنگی لاء، فرنگی کے مخصوص سانچہ میں ڈھلی ہوئی سول سروس، فرنگی مفادات کی بنیاد پر استوار کیا گیا نظام تعلیم اور فرنگی کا یوم تعطیل وغیرہ یہ سب چیزیں ایسی قابل ہیں کہ ؎

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

اللہ کرے۔ ہمارے "بڑے" ملی و قومی اقدار کے فروغ کا احساس کرتے ہوئے فرنگی کے تسلط سے قوم کو چھڑا سکیں۔

ناقص گوشت پر پابندی

بلدیہ گوجرانوالہ کے چیئرمین نے مذبح خانوں میں بیمار جانوروں کے ذبح کرنے پر پابندی لگا دی ہے اور اعلان کیا ہے کہ مارکیٹ میں ناقص گوشت فروخت کرنے والوں کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

آپ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ناقص گوشت کی فروخت پر بروقت شکایت کر کے بلدیاتی حکام سے تعاون کریں۔

بدقسمتی سے اشیائے خورد و نوش ہمارے بازاروں میں اس حد تک مضر صحت فروخت ہو رہی ہیں کہ عام انسانی صحت تہ و بالا ہو کر رہ گئی ہے۔ گوشت فروخت کرنے والے قصابوں کی الا ماشاء اللہ عموماً یہ کوشش ہوتی ہے کہ ذبح کرنے کے لئے کوئی کمزور اور بیمار جانور نہ مل جائے۔ جس کی قیمت کم ادا کرنی پڑے اور بازار میں اس کے دام پورے وصول ہو جائیں۔ اسی ہوس منافع خوری میں اس بات کا مطلقاً خیال نہیں رکھا جاتا ہے کہ بیمار جانوروں کے گوشت سے انسانی صحت پر کتنا اثر پڑیگا خصوصاً بڑے شہروں میں یہ رجحان عام ہو گیا ہے۔

بلدیہ گوجرانوالہ کے چیئرمین اگر اس سخت انتباہ پر قائم رہیں تو وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ دوسرے شہروں کے حکام کو بھی چاہیئے کہ وہ اشیاء خورد و نوش پر کڑی نگرانی کر کے اس بات کی کوشش کریں کہ حتی الامکان کوئی ناقص اور مضر صحت چیز مارکیٹ میں فروخت نہ ہو سکے۔

عبدالمتین چودھری کی گرفتاری

پچھلے دنوں ساہیوال کے مشہور طالب علم رہنما اور جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عبدالمتین چودھری کو مارشل لاء حکومت نے ساہیوال سے گرفتار کیا تھا۔ ان پر ایک بلوے کی قیادت کا الزام تھا۔ اس کے علاوہ ایک مرزائی نصیر باجوہ جو کہ جماعت احمدیہ ساہیوال کا امیر ہے اس کے مکان کو لوٹنے کا الزام بھی تھا۔ آخر کار پچھلے ۲۷ کو سمری ملٹری کورٹ نے عبدالمتین چودھری اور دیگر آٹھ طلباء کو چھ چھ ماہ قید کی سزا دی۔ آخری اطلاع کے مطابق مارشل لا حکومت نے سزا میں ۵ ماہ کی تخفیف کر دی ہے اب عبدالمتین صاحب ۲۱ اپریل کو بہاولپور جیل سے رہا ہو رہے ہیں

محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اہم خصوصیات

قرآن پاک کی روشنی میں

امام اہلسنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی

(۲)

اور علاوہ قرآن مذکور ہونے کے تمام دنیا آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ انصاف کو ہاتھ سے نہ دے کر کوئی ذی عقل نہیں کہہ سکتا کہ یہ صفات حمیدہ آپ سے پہلے کسی انسان میں تھے یا آپ کے بعد کسی انسان میں ہوئے ؎

افحمن کان ادمن قال لیکت کاحمد نظام لھا او مثال لیحذو
حتی یبدف الداجی البھیم جبینہ یلمع مثل مصباح الدجی المتوقد

عبادات

یعنی حق تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں آپ کس قدر کامل تھے حقوق خداوندی میں سب سے بڑا حق خدا کی حمد و ثنا اور اس کی توحید ہے۔ ان دونوں چیزوں کے لئے تو کسی خاص آیت کا حوالہ دینا نہ چاہیئے۔ کیونکہ تمام قرآن ان دونوں چیزوں سے مالا مال ہے۔ خلاصہ سب کا اس آیت میں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ انی وجھت میں نے سامنے کر دیا اپنا رخ وجھی للذی فطر السموات اس ذات کے جس نے پیدا کیا ہے والارض حنیفاً وما انا آسمانوں کو اور زمین کو درآنحالیکہ من المشرکین ان علاقہ کر میں یکسو ہونے والا ہوں بیشک نسکی و محیای و مماتی نماز میری اور قربانی میری اور للہ رب العالمین لاشریک موت میری اللہ ہی کے لئے لہ وبذلک امرت ہے۔ جو رب ہے تمام عالم کا وانا اول المسلمین کوئی اس کا شریک نہیں مجھے اسی کا حکم ملا ہے۔ اور میں سب سے پہلے فرمانبردار نہیں ہوں۔

پھر عبادات میں سب سے اعلیٰ رتبہ نماز کا ہے تو اس کی یہ کیفیت تھی کہ علاوہ پنج وقتی نمازوں کے رات کبھی ایک تہائی کبھی بقدر دو تہائی کے نماز میں صرف ہوتی تھی

انّ ربک یعلم انک بیشک آپ کا پروردگار جانتا ہے تقوم ادنیٰ من ثلثی اللیل کہ آپ کھڑے رہتے ہیں ونصفہ وثلثہ وطائفۃ (نماز تہجد میں) (کبھی) قریب دو ثلث رات کے اور کبھی نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب کی اور ایک گروہ آپ کے ساتھ والوں میں سے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کیسا سچا مضمون نظم کیا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ عنا خیرا بجزاء ؎

بیت یجافی جنبہ عن فراشہ اذا استثقلت بالمشرکین المضاجع

نماز سے روکنے کے لئے کفار مکہ نے کس قدر آپ کو ستایا کیسی کیسی ایذائیں دیں مگر آپ نے سب گوارا کیا مگر نماز نہ ترک کی۔ یہاں تک آپ ستائے گئے کہ غضب الٰہی کو جوش آیا اور ان مؤذیوں کو سخت تہدید کی گئی جو خود کئی معجزات پر متضمن ہے

ارأیت الذی ینھیٰ کیا دیکھا تو نے اس شخص کو جو روکتا عبداً اذا صلّیٰ ہے (ہمارے) بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے)

(الیٰ ان قال) الم یعلم بان اللہ یری کیا نہیں جانتا وہ کہ اللہ دیکھتا ہے۔ کلاّ لئن لم ینتہ ہرگز نہیں اگر وہ نہ باز آئیگا لنسفعاً بالناصیۃ کاذبۃ تو ضرور ضرور گھسیٹیں گے ہم اس خاطئۃ فلیدع ناصیۃ کو پیشانی کے بل وہ پیشانی جو ندع الزبانیۃ پیشانی جو جھوٹی اور خطاکار ہے

پس چاہیئے کہ بلائے اور وہ اپنی حمایت کے لئے، اپنی جماعت کو ہم بھی بلاتے ہیں زبانیہ۔

نماز کے بعد صدقات کا رتبہ ہے۔ صدقہ کی دو قسمیں ہیں مفروضہ جس کو اصلاح شریعت میں زکوٰۃ کہتے ہیں اور نفل جس کو عرف میں خیرات کہتے ہیں۔ زکوٰۃ تو مالداری پر ہوتی ہے جس سے حق تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا تھا۔ رہی خیرات اس میں آپ کی حد یہ تھی کہ آپ کے جود و سخا کی مثال ہی نہیں بیان کی جاسکتی۔ نوبت یہ پہنچی کہ خود حق تعالیٰ نے آپ کو اس قدر کثرت سے منع فرمایا۔

ولا تبسطھا کل البسط۔ نہ کشادہ کیجئے اپنا ہاتھ پوری کشادگی سے۔ قربانی حج و دیگر عبادات کا حال۔ آیہ انی وجھت سے ظاہر ہے۔ اب آپ کے معاملات کی حالت بالاجمال بیان کی جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات نے بھی میدانِ جہاد میں مردوں کے شانہ بشانہ جہاد کیا

صحابیاتؓ کے جوش خدا کاری کا جو عالم تھا۔ اس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ قبیلہ بنی سلیم کی ایک بوڑھی عورت نے جب اپنے پیارے بچوں کو جنگ پر جانے کے لئے روانہ کرنا چاہا تو ان جوشیلے الفاظ میں مختصر سی تقریر کی۔

"پیارے بچو! تم اسلام لائے ہو پھرے نہیں۔ تم نے ہجرت کی۔ تم کو کسی نے ملامت نہیں کی۔ تمہارا وطن تمہارے ناموافق نہ تھا نہ تم پر قحط پڑا تھا۔ تم نے اپنی بوڑھی ماں کو اپنے ساتھ لاکر اہل فارس کے سامنے ڈال دیا۔ خدا کی قسم تم اپنی ہی ماں کی اولاد ہو جاؤ اور شروع سے آخر تک خوب جی توڑ کر لڑو۔"

لڑکے خوب جی توڑ کر لڑے اور کامیاب ہوئے۔ عہد صدیقی میں مشرکین کے مقابلہ جو جنگ ہوئی تھی۔ وہ اس سے بھی حیرت انگیز ہے۔ کفار کا مقابلہ کرنے کے لئے جو مسلمانوں کی فوج گئی تھی وہ اس قدر کم تھی کہ دیکھنے والوں کو یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ مسلمان لڑنے کے لئے آئے ہیں۔ کفار نے جب مسلمانوں پر حملہ کیا تو اولاً مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے۔ عورتوں نے جب یہ رنگ دیکھا تو ان میں سے خولہؓ اٹھیں اور ایک مختصر سی شعلہ انگیز تقریر کی جس کا ہر ہر لفظ اسلام کی محبت اور قوم و مذہب کی حمایت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

بھنو! کیا تم یہ غیرت گوارا کر سکتی ہو کہ مشرکین دمشق کے قبضہ میں آجائیں؟ کیا تم شجاعت عرب کو داغدار بنانا چاہتی ہو؟

خواتین کیلئے

قسط (۲)

مولانا عبد المومن فاروقی لکھنوی

میرے نزدیک تو اس ذلت سے مرنا بدرجہا بہتر ہے۔

یہ الفاظ تھے تیر تھے جو مسلمان عورتوں کے دلوں میں پیوست ہو گئے۔ وہ فوراً اٹھیں اور ٹڈی دل دشمنوں کی مسلح فوج پر بجلی کی طرح ٹوٹ پڑیں۔ اور آن کی آن میں ۳۰ جواں مرد بہادر دشمنوں کو خاک و خون میں تڑپتا چھوڑ آئیں۔

اسی طرح جنگ یرموک میں جبکہ مسلمانوں کی ۴۰ ہزار بے سروسامان فوج رومیوں کی دو لاکھ مسلح اور باقاعدہ فوج سے مقابلہ کے لئے میدان میں اتری تھی تو صحابیات کا بھی ایک معتدبہ حصہ شریک کار تھا۔ رومیوں نے اس زور کا حملہ کیا کہ مسلمان ثابت قدم نہ رہ سکے۔ یہ دیکھ کر مسلمان عورتوں کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ فوراً خیموں سے باہر نکل آئیں اور رومیوں پر اس زور کا حملہ کیا کہ زمین و آسمان لرز اٹھے مسلمان یہ دیکھ کر کہ پھر آگے بڑھے اور زبردست حملے کرنے لگے۔

اس موقعہ پر حضرت معاویہؓ کی ماں ہندؓ مردوں کو مخاطب کر کے یہ کہتی تھیں:۔

یا معشر العرب انا مرد بن جاؤ انا مرد یا اے عربو! بزدل ہو جاؤ بزدل۔ اور حضرت خولہؓ یہ شعر پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو غیرت دلاتیں:۔

یا ھاربا عن نسوۃ تقیات رمیت باسنتھم والمتیات

اے بھاگنے والے پاکدامن عورتوں سے تم موت اور تیر کے نشانہ بنو

اسی طرح ایک اور خطرناک موقع پر حضرت ام سنانؓ دین و ملت کی خاطر لڑتی جاتی تھیں اور یہ رجز پڑھ پڑھ کر فوج کو جوش دلاتی جاتی تھیں جس سے اسلامی فوج کے اندر برق رفتار قوت پیدا ہو گئی تھی۔ (م) ان فاطلبی تبالۃ مولی علیھم مولۃ

انت اذا قد ضیع جمع القوم من ذاک۔ ام ربان قوا پنا بدلے لے اور ان پر بے تحاشہ حملے کئے جا۔ رومی تیروں سے چیخ اٹھے (فتوح البلدان)

بامقصد تجارت

کئی سالوں کی سوچ بچار کے بعد تقریباً پونے چار سال قبل حضرت مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جیسے اکابر کی دعاؤں کے ساتھ انہی کی سرپرستی میں توکلاً علی اللہ مکتبہ رشیدیہ کا لاہور میں اجراء ہوا اور حضرت مولانا محمد یوسف دھلویؒ کا تذکرہ شائع کر کے دینی کتب کی نشر و اشاعت کے مبارک کام کا آغاز کیا گیا اور الحمد للہ آج تک اس قلیل مدت میں

النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم (تین ایڈیشن) تذکرہ مولانا محمد یوسفؒ ایک ایڈیشن ختم (دوسرا زیر طبع)
آثار القرآن ——— (ایک ایڈیشن) نصیحت نامہ ——— (تین ایڈیشن)
تذکرہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ (ایک ایڈیشن) مسائل بہشتی زیور ——— (ایک ایڈیشن)

بیس بڑے مسلمانہ (ہزار صفحات سے زائد) پہلا ایڈیشن چھ ماہ کی قلیل مدت میں ختم ہو کر اب دوسرا ایڈیشن بھی کافی نکل چکا ہے اس کے مرتب و شائع کرنے پر ادارہ کو فخر ہے اور اس فخر و سعادت میں پوری جماعت شریک ہے الحمد للہ اتنی عظیم و ضخیم سوانح کا شائع ہو کر ہاتھوں ہاتھ بکنا ان حضرات کی کرامت ہے جن کا اس میں ذکر ہے۔ تفسیر عربی روح المعانی (مشتمل ۱۳۴ صفحات) جو سولہ جلدوں میں مکمل ہو گی اس کی چار جلدیں چھپ چکی ہیں اور پانچویں تیار ہے۔

——— الحمد للہ کہ چار صد روپے کے ہدیہ کی اس عظیم تفسیر کے ساڑھے چار صد خریدار بن چکے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اتنی بڑی کتاب کی اشاعت کا فیصلہ مکتبہ رشیدیہ نے کیا۔ ہماری آبلہ پائی نے کئی دوسرے اداروں کو بھی عزم و ثبات کا موقع فراہم کیا (والفضل للمتقدم) اور اس کے ساتھ ادارہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح کی کتاب لمعات التنقیح عربی شرح مشکوٰۃ المصابیح بھی چھاپ رہا ہے جو ساڑھے تین صد سال سے مخطوطہ کی شکل میں تھی اور اب کئی دوسری نوادرات اور علمی کتب کی اشاعت کا منصوبہ زیر تکمیل ہے جس کا افشار فی الحال مناسب نہیں بروقت کر دیا جائے گا۔

——— پونے چار سال میں محض اللہ کے فضل و کرم سے آنا کچھ کرنے اور آئندہ کے وسیع اشاعتی پروگرام کے پیش نظر ہمارا خیال ہے کہ اس کام کو ذاتی سطح پر کرنے کی بجائے جماعتی سطح پر استوار کیا جائے تاکہ دوسرے حضرات بھی اس کے دینی اور دنیوی منافع میں شریک ہو سکیں خصوصاً ایسے احباب جو کمی وسائل اور عدم تجربہ کی بنا پر تنہا کوئی تجارتی کام نہیں کر سکتے وہ ترقی پذیر ادارے میں حصہ دار بن کر ہم خرما و ہم ثواب نفع بھی کمائیں اور دینی کتب کی اشاعت میں شریک ہو کر ثواب بھی حاصل کریں اور اس طرح باہمی تعاون و اعتماد سے بامقصد تجارت کو فروغ دیا جائے شرکت کی تفاصیل و شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

حصّے داری ایک حصہ کم از کم سو روپے کا ہو گا زیادہ حصے ڈالنے پر کوئی پابندی نہیں اپنے نام یا اولاد یا بہن بھائی کسی کے نام پر بھی حصہ ڈالا جا سکتا ہے

نفع کی تقسیم مشترکہ اجراء کار (یکم ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ) کے بعد جتنی کتب شائع ہوں گی ان کی مطبوعہ قیمت سے (کمیشن تا اجراء) چالیس فیصد اور ضروری اخراجات مکتبہ و لاگت کتب کے بعد بچت متصور ہو گی۔ جو پچاس فیصد کی شرح سے تمام حصہ داروں پر سال بہ سال تقسیم ہوا کرے گی،

پالیسی مسلک اہل سنت اور سلف صالحین کے خلاف کوئی کتاب شائع نہیں کی جائے گی اور اس بارے میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رح۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مجموعی مشرب و مذاق کو مدنظر رکھا جائے گا۔

اصول کار مکتبہ کے ناظم عبد الرشید ارشد ہوں گے جو مجلس منتظمہ کی رائے سے پورے کام کی نگرانی کریں گے۔ لیکن ہر حصے دار ایک ہفتہ کی تحریری اطلاع سے حساب چیک کرا سکے گا۔ ایک ماہ کے نوٹس پر حصہ مع نفع واپس ہو سکے گا۔ لیکن ایک سال کی مدت سے قبل یہ عمل جاری نہیں ہو گا۔

مجلس منتظمہ عبد الرشید ارشد، مولانا حبیب اللہ ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال، مولانا حافظ شاہ محمد مظاہری اکاؤنٹنٹ و آڈیٹر جامعہ رشیدیہ ساہیوال، حکیم حافظ محمد اسلم جالندھری، مولانا حافظ مقبول احمد نائب مہتمم جامعہ رشیدیہ ساہیوال پر مشتمل ہو گی جو جملہ کاروبار کے انتظام و انصرام کی نگران اور ذمہ دار ہو گی،

حصّہ بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۹ ربیع الاوّل ۱۳۹۱ھ تاہم حصص کی مقررہ تعداد پوری ہونے کے بعد کوئی رقم قبول نہیں کی جائے گی

مکتبہ رشیدیہ ۲۲۲۔ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

آزاد کشمیر حکومت کا استفسار اور اس کا جواب

از شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خاں صفدر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

(۲)

موصوف کے قاعدہ کے مطابق یوں ہو سکتا ہے کہ یہ طواف اور سعی متبدل چیز ہے جبھی تو اس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے۔ جوان اور قوی جسم کے آدمی کے لئے تو سات طواف اور چکر ہوں اور بوڑھے ضعیف اور معروف ترین انسان کے لئے ایک دو مرتبہ بھی شاید کفایت کر جائے۔ جب زکوٰۃ کی شرح میں یہ تغیر اور تبدل ہو سکتا ہے تو نماز، طواف اور سعی میں کیوں نہیں ہو سکتا؟ آخر اسی قرآن کریم میں ان کے اصول بھی مذکور ہیں۔ لیکن شرح موجود نہیں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ زکوٰۃ میں تو یہ تبدل ہو جائے اور بدقسمتی کے دائرہ سے نکل کر قسمت اور بخت جاگ اٹھے اور نماز و طواف اور سعی میں یہ نہ ہو سکے۔ آخر وجہ فرق کیا ہے؟

(۵) موصوف کا یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے گھوڑوں پر زکوٰۃ کی شرح عائد کی جو کہ حضور علیہ السلام نے عائد نہیں کی۔ یہ بھی ان کی جہالت ہے۔ اولاً اس لئے کہ شرح زکوٰۃ کے تغیر و تبدل کے سلسلہ میں اس کو پیش کرنا غیر متعلق امر ہے۔ ثانیاً گھوڑے کی زکوٰۃ کے بارہ میں اختلاف ہے۔ جو حضرات گھوڑے کی زکوٰۃ کے قائل ہیں۔ ان کا استدلال حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث سے ہے جو بخاری وغیرہ میں ہے:۔

ورجل ربطها تغنيا وتعففا ثم لم ينس حق الله عز وجل في رقابها ولا ظهورها۔ (بخاری ج ۲ ص ۴۰۱)

(ترجمہ) جس شخص نے گھوڑا اس لئے رکھا اور باندھا کہ اس کے ذریعہ اپنی ضرورتیں پوری کرے گا اور لوگوں سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ پھر اس کی گردن میں اللہ تعالیٰ الساحق (یعنی زکوٰۃ) نہ بھولا اور نہ اس کی سواری میں۔

اس حدیث کی تائید اور تشریح وہ روایت کرتی ہے جو دارقطنی اور بیہقی وغیرہ میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الخيل السائمة في كل فرس دينار (الدرایہ علی الھدایہ ص ۱۷۱) یعنی چرنے والے گھوڑوں میں ہر گھوڑے پر ایک دینار زکوٰۃ ہے۔ الغرض قطعیت کے ساتھ یہ دعویٰ کرنا کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لگائی حضرت عمرؓ نے لگائی ہے محض سعید زوری ہے۔

(۶) موصوف کا یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے مال تجارت پر زکوٰۃ لگائی جو کہ حضور نے نہ لگائی (محصلہ) قلت تدبر اور دین سے ناواقفی کی دلیل ہے۔ مال تجارت پر زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بامر اللہ تعالیٰ کما مر) لگائی ہے حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں:۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۸ و دارقطنی ص ۲۱۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اس مال سے بھی زکوٰۃ ادا کریں جو خرید و فروخت (تجارت) کے لئے ہم تیار کرتے ہیں۔ اور حضرت ابوذرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کپڑوں میں بھی زکوٰۃ کا حکم دیا ہے (مسند احمد دارقطنی و مستدرک حاکم و فی الدرایہ علی الہدایہ ص ۱۷۶ باسناد حسن) ان روایات سے صاف طور پر ثابت ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگائی ہے نہ کہ حضرت عمرؓ نے، علاوہ ازیں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ موصوف کو دعویٰ اور دلیل کی مطابقت کا علم بھی نہیں ہے دعویٰ ان کا یہ ہے کہ شرح زکوٰۃ متبدل ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کی شرح اور تھی۔ مثلاً اڑھائی فیصد اور بعد کو اس کی شرح یہ بن گئی مثلاً پانچ فیصد اور اس دعویٰ کی دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں مال تجارت پر زکوٰۃ نہ تھی اور نہ آپ نے لگائی ہے۔ بلکہ یہ حضرت عمرؓ کی کارروائی ہے۔ اس کو شرح زکوٰۃ کی کمی بیشی سے کیا تعلق ہے؟ ہاں اگر ان کا دعویٰ یہ ہوتا کہ آپ کے زمانہ میں بعض چیزوں پر زکوٰۃ نہ تھی اور بعد کو عاید کی گئی، تو پھر دعویٰ اور دلیل کی مطابقت ہوتی۔ مگر موصوف کو اس سے کیا غرض وہ تو اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کالج کی نوخیز طبیعتوں پر اپنا اختراعی نظریہ ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ کسی کا ایمان رہے یا نہ رہے ؎

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

موصوف نے حضرت علیؓ کا ایک قول بھی اپنے دعویٰ میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ کا ایک قول ہے زکوٰۃ کے متعلق بڑا معنی خیز قول ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی معاشرے میں احتیاج باقی نہ ہو، تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہاں زکوٰۃ نہیں دی جا رہی۔ گویا زکوٰۃ کسی شرح سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ایک نتیجے سے وابستہ ہے۔ اگر احتیاج مٹ گئی ہے۔ جس بھی شرح سے وہ مٹ سکتی ہو، وہ شرح شرح زکوٰۃ ہوگی۔ کیونکہ اس کی وابستگی شرح سے نہیں نتیجے سے ہے۔

الجواب: مشہور ہے کہ موسم ساون میں جو اندھا ہو جائے۔ اس کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے۔ اور صفراوی مزاج آدمی جب بخار میں مبتلا ہو جائے تو اس کو کھانڈ اور شہد بھی کڑوا لگتا ہے۔ اور بھینگے آدمی کو ایک چیز کی دو نظر آتی ہیں (جیسے ڈاکٹر برق صاحب کو ایک اسلام کے دو اسلام اور ایک قرآن کے دو قرآن نظر آتے ہیں) کیونکہ جب زاویہ نگاہ بدل جاتے تو قدرتی طور پر کچھ کا کچھ نظر آئے گا۔ اور فتور چشم کا یہ لازمی نتیجہ ہے ؎

جب پیٹوا آنکھ کا دبتا ہے تو
ایک سالم شے نظر آتی ہے دو

یہی حال شیخ محمود احمد صاحب کا ہے کہ حضرت علیؓ کے صاف اور صریح قول سے جو صرف نفس زکوٰۃ سے وابستہ ہے ان کو شرح زکوٰۃ بھی نظر آتی ہے اور شاید ایسے موقعہ کے لئے ایک نہ شد دو شد کا محاورہ مستعمل ہے

موصوف کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت علیؓ کا ارشاد اپنی جگہ بالکل واضح اور صاف ہے اور وہ گویا سے شرح اور تفسیر کا بالکل محتاج نہیں ہے اور نہ حضرت علیؓ نے اپنے دور خلافت میں شرح زکوٰۃ بڑھا کر اس کا کوئی ثبوت دیا ہے۔ ان کا ارشاد بالکل معنی خیز اور صریح ہے کہ اگر کسی معاشرے میں احتیاج باقی ہو تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہاں زکوٰۃ ہی نہیں دی جا رہی۔ مطلب صاف ہے کہ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دے کر معاشرے کی احتیاج کو مٹانا چاہیئے۔ گویا کہہ کر جو تشریح شیخ محمود احمد صاحب نے کی ہے۔ یہ مطلب ان کی اپنی اختراع اور ایجاد بندہ ہے جو بالکل قابل التفات ہی نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ کے اس قول کا یہ مطلب نہ تو خود حضرت علیؓ کو سمجھ آیا ہے۔ اور فقہاء کرامؒ اور محدثین عظامؒ کو جن کی بصیرت بھی مسلم ہے اور زاویہ نگاہ بھی درست تھا۔ اب چودھویں صدی میں اگر مغربیت زدہ اور فاسد المزاج لوگوں کو اس کے معنی کچھ کے کچھ نظر آتے ہیں تو وہ اپنے مزاج کی اصلاح کریں

قرآن کریم کے معانی کا تغیر و تبدل

شیخ محمود احمد صاحب نے پہلے ایک تمہید باندھی ہے اور لکھتے ہیں کہ مجھے کوئی دعویٰ قرآن دانی کا بھی نہیں۔ میں ایک طالب علم ہوں۔ بجا کہا آپ نے قرآن دانی اور قرآن فہمی کے لئے سالہا سال کی محنت شاقہ اور متعدد علوم عربیہ کے علاوہ کتب حدیث و تفسیر اور اصول تفسیر پر بہت گہری نگاہ درکار ہے۔ اور اس سے بڑھ کر خدا خوفی درکار ہے کہ کہیں غلط ترجمہ اور معنی نہ ہو جائے۔ اور آپ کی تقریر صاف بتاتی ہے کہ آپ ان جملہ امور سے تہی دست

ہیں، پھر آپ قرآن کریم کے معانی کرنے کے مجاز کیسے ہیں؟ اور معانی بھی پھر بالکل نئے اور خود تراشیدہ۔ لائسنس آپ کے پاس سرے سے موجود نہیں ہے اور گاڑی چلانے پر مصر ہیں۔ آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں

اس کے بعد شیخ محمود احمد صاحب علامہ اقبال مرحوم کے جاوید نامہ صفحہ ۷۲، ۷۳ کے چند اشعار پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ذرا دو تین اشعار پہلے آپ کو سناؤں گا

چوں مسلماناں اگر داری جگر — در ضمیر خویش و در قرآن نگر
صد جہاں تازہ در آیات اوست — عصرہا پیچیدہ در آیات اوست
یک جہانش عصر حاضر را بس است — گیر اگر در سینہ دل معنی رس است
بندۂ مومن ز آیات خداست — ہر جہاں اندر بر او چوں قباست
چوں کہن گردد جہاں در پیش — مے دہد قرآن جہاں دیگرش

ان اشعار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کی نظریہ کہہ رہی ہے کہ قرآن کے معانی اور مفہوم جو ہیں مرور ایام کے ساتھ نئے پیدا، نئی ضرورتوں کے مطابق، نئے پیدا ہونگے اور قرآن کے معانی کی کیفیت اقبال کہتا ہے بالکل اس طرح ہے جیسے آپ کے جسم پر لباس جب ایک لباس آپ کا پھٹ جاتا ہے پرانا ہو جاتا ہے تو آپ نیا لباس بنا لیتے ہیں تو ضرورت کے مطابق قرآن نئے معانی پیدا کرنے کی گنجائش رکھتا ہے الخ۔

الجواب: شیخ محمود احمد صاحب نے اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کالج کے طلبۂ کرام کو علامہ اقبال مرحوم کے اشعار سے جو مغالطہ دینے کی بے جا سعی کی ہے وہ بجائے خود قابل صد نفریں ہے اور کئی وجوہ سے باطل ہے

اولاً اس لئے قرآن کریم کے معانی اور مفہوم کی تبدیلی کے جواز پر حضرات صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، فقہاء کرامؒ، محدثین عظامؒ اور معتبر و مستند مفسرینؒ اور ائمہ دینؒ کا صریح حوالہ درکار ہے۔ علامہ اقبالؒ کے مجازانہ اشعار سے یہ مشکل مسئلہ حل نہیں ہو سکتا اور نہ مجاز کے اس پل سے حقیقت کی کٹھن منزل طے ہو سکتی ہے۔

ثانیاً علامہ اقبال مرحوم کی عملی زندگی خواہ کیسے ہی گذری ہو، عقیدہ اور ذہن کے لحاظ سے وہ بڑے پختہ مسلمان تھے۔ اور اصلی صوفیاء کرامؒ کے علوم کے وارث ہونے پر وہ فخر کرتے تھے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ:

مرا بنگر کہ در ہندوستان دیگر نمی بیند
برہمن زادۂ دانائے رمز روم و تبریز است

لیکن وہ برائے نام مولویوں اور نام نہاد صوفیوں کی قرآن کریم میں بے جا تاویلات پر سخت نالاں تھے۔ اور ان کی ایسی ہی تاویلات کے بارے میں وہ فرماتے ہیں ؎

ولے تاویل شاں در حیرت انداخت
خدا و جبرائیل و مصطفیٰ را

اور وہ اصولی طور پر اس کے قائل تھے کہ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو قرآن کریم کے تابع بنائے نہ یہ کہ قرآن کریم کو اپنے ماحول پر فٹ کرے۔ ؎

خویش را تاویل کن نے ذکر را

علامہ مرحوم کی ایسی تصریحات کی موجودگی میں یہ دعویٰ کہ وہ قرآن کریم کے معانی اور مفہوم میں تبدیلی کے حق میں تھے۔ اور اس بے بنیاد دعویٰ میں ان کو اپنا ہمنوا سمجھنا بلکہ ان سے اس باطل مقصد پر استدلال کرنا سراسر ظلم ہے

ثالثاً۔ قرآن کریم چونکہ ایک جامع اور اکمل کتاب ہے اور اس کی ابدی تعلیمات اور احکامات ہر قوم اور ہر ملک کے لئے تا قیامت جاری و ساری ہیں اور ہر دور اور ہر زمانہ میں اہل علم نے اس سے اپنی تشنگی بجھائی ہے۔ اور کوئی زمانہ بھی اس کے اصول و ضوابط سے محروم نہیں رہا اور ہر عہد اور ہر دور کی ضروریات کا حل اس میں اصولی طور پر موجود ہے۔ اور اس کے عجائبات کبھی ختم ہونے میں نہیں آتے (لا تنقضی عجائبہ) اور یہ ایک ایسا سمندر ہے۔ جس کا کوئی ساحل اور کنارہ ہی نہیں۔ اور ایک ایک آیت کی شرح میں رموز و اسرار کے دفتر موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ اپنے ایک کشف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ قرآن کی ہر آیت اور ہر حدیث گویا بحر مواج ہے اسرار و رموز کا۔ اور اگر میں ان میں سے ایک کی بھی شرح لکھنے بیٹھوں تو جلدوں کی جلدیں لکھی جائیں اور پھر بھی اس کا حق ادا نہ ہو۔ نیز میں نے دیکھا کہ قرآن اور سنت کے اشارات میں بڑے بڑے پوشیدہ اسرار ہیں اور مجھے یہ معلوم کر کے بڑا تعجب ہوا (مشاہدات و معارف ترجمہ فیوض الحرمین صفحہ ۱۵۶ طبع لاہور) اس تفصیل کے پیش نظر علامہ اقبال مرحوم کے ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ قوموں اور ملکوں کے حالات مثلاً سو پلٹے بھی کھائیں تو قرآن کریم کی ہدایات اور اصلاحات ان کے لئے بھی موجود ہیں اور کوئی دور قرآنی ہدایت سے محروم نہیں رہتا۔ اگر زمانے کا ایک ماحول بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ تو دوسرا آنے والا ماحول بھی قرآنی ہدایات پر فٹ بیٹھتا ہے۔ اگر ذہن اسلامی ہو تو دور جدید کی ترقی اور سائنس وغیرہ کی حیرت انگیز ایجادات پر بھی اس سے اصولی روشنی پڑتی ہے۔ جب نئے حوادث اور مسائل پیش آتے ہیں تو پہلے تو آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ ان کو کیسے حل کیا جائے۔ لیکن صاحب بصیرت عالم اور قرآن و حدیث کو خالص اسلامی ذہن کے ساتھ سوچنے والا دماغ جس کو دینی بصیرت بھی حاصل ہو قرآن و حدیث کے قواعد و ضوابط کو ان پر چسپاں پاتا ہے۔ اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ یہ بھی اس کا شان نزول ہے الغرض جس طرح قرآن کریم کے الفاظ نئے نہیں پیدا کئے جا سکتے۔ اسی طرح قرآن کریم کے وہی تعبیر و مفہوم اور معانی حق ہیں۔ جو سلف صالحینؒ سے منقول ہیں۔ اور وہی اپنی جگہ پر رہ کر ہر دور کے تقاضوں پر منطبق ہیں۔ اگر ایک تقاضا اور ماحول بدل جاتا ہے تو وہی معانی اور مفہوم دوسرے تقاضا اور ماحول پر بھی حاوی ہیں۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ قرآن کریم کے مفہوم اور معانی میں تبدیلی کی جائے (جیسا کہ شیخ محمود احمد صاحب کا باطل دعویٰ ہے) تو تب قرآن کریم نئے تقاضوں پر پورا اترے اور اگر پرانے معانی اور مفہوم کو سامنے رکھا جائے تو اس ماحول پر وہ پورا نہ اترے۔ کیونکہ معاذ اللہ ایسا تصور کرنے سے یہ لازم آتا ہے کہ قرآن کریم جامع اور مکمل کتاب نہیں ہے اور نہ قیامت تک کی اقوام کے لئے اس میں ہدایت و رشد موجود ہے۔ ایسا تصور اسلامی روح کے بالکل خلاف ہے۔ اور کوئی مسلمان اس کو قبول نہیں کر سکتا

قطع ید

شیخ محمود احمد صاحب نے پہلے تو یہ تمہید باندھی ہے کہ قرآن کریم کے مفہوم اور معانی میں ضرورت وقت کے مطابق تبدیلی کا امکان ہے اور جاوید نامہ کے مذکورہ بالا اشعار اس پر انہوں نے پیش کئے ہیں۔ جس کی بحث پہلے ہو چکی ہے۔ اس کے بعد السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا کی آیت نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ضد اول معنی اس کے یہی ہیں کہ چور کا ہاتھ کاٹ دو۔ لیکن مجھے اس میں کچھ عملی دقت نظر آتی ہے۔ وہ یہ کہ مثلاً ایک چوری جس میں برائی کی ایک اکائی ہو، اور ایک چوری جس میں ہزار اکائیاں ہوں۔ ان دونوں کی مشترک سزا (کہ دونوں میں ہاتھ کاٹا جائے) طبیعت کو سمجھ نہیں آئی۔ میں نے فقہ کی مشہور کتاب ھدایہ باب الحدود نکال کر پڑھنا شروع کیا تو حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ اس میں کوئی تیس چالیس استثناؤں کی فہرست تھی کہ فلاں چوری میں بھی ہاتھ نہیں کاٹنا اور فلاں میں بھی نہیں کاٹنا۔ اگر کوئی صاحب یا خواہ وہ کتنے ہی ممتاز فقیہہ یا قاضی یا مفتی کیوں نہ ہوں۔ اگر کلام پاک کے حکم میں مستثنیات کر سکتے ہیں تو کوئی اور قاضی اور فقیہہ چالیس اور استثنیات کیوں نہیں کر سکتے (اگر صاحب ہدایہ کو قرآن کریم کے ایک حکم اور آیت میں استثناؤں کا حق ہے تو حکومت آزاد کشمیر کے ناظم تعلیمات شیخ محمود احمد صاحب کو یہ حق کیوں حاصل نہیں ہے؟) اس کے بعد لکھتے ہیں۔ میں نے لغت کی کتاب منجد نکال کر ید کا معنی دیکھا تو اس میں ید کے معنی انعام و اکرام بھی مل گئے۔ اور کہتے ہیں کہ منجد والے نے کہا ہے اکثر استعمالہ اس کا اکثر استعمال ان معنوں میں ہوگا، تو اب ساری الجھن دور ہو گئی اور حقیقت روشن ہو گئی۔ اور منجد کے اس معنی کی روشنی میں مطلب یہ ہوگا کہ معاشرے اور سوسائٹی نے جو انعام و اکرام اس شخص پر کیا تھا۔ اس کو اس سے محروم کر دو اور یوں اس کو کاٹ کر کے رکھ دو۔ قطع ید بھی ہو گیا اور تکلیف بھی ہوئی۔ اس کو کہتے ہیں نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی۔ (محصلہ) یہ ان کے استدلال کا خلاصہ ہے۔ جو ہم نے اپنے الفاظ میں درج کر دیا ہے۔ لیکن یہ جو کچھ انہوں نے کہا۔ سراسر مردود ہے۔ ذیل کے امور پر غائر نگاہ ڈالیں

(۱) حضرات صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعین، فقہاء کرامؒ و محدثین عظامؒ وغیرہ میں سے کسی نے قرآن کریم کی اس آیت کریم میں قطع ید کے یہ معنی نہیں کئے، جو شیخ محمود احمد صاحب نے کئے ہیں۔ اس لئے یہ قرآن کریم کی خالص تحریف ہے۔ جو ان کے منہ پر دے مارنے کے قابل ہے۔ کیونکہ بالرائی کا حرام اور گناہ ہونا اسلامی قواعد کے تحت ایک مسلم امر ہے۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

بقیہ — آزاد کشمیر حکومت کا استفسار

(۲) ان کا یہ کہنا کہ صاحب ہدایہ نے جب استثناؤں کی بھرمار کردی ہے تو مجھے بھی حق حاصل ہونا چاہیئے۔ یہ شیخ محمود احمد صاحب کی سخت جہالت ہے جو ان کی عقل کا رونا رو رہی ہے کیونکہ صاحب ہدایہ نے ان اکثر استثناؤں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح حدیثیں نقل کی ہیں کہ فلاں چیز میں قطع ید اس لئے نہیں کہ آپ نے فرمایا ہے۔ اس میں قطع ید نہیں۔ مثلاً حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کے زمانہ میں معمولی چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹے جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرندوں کی چوری کرنے میں قطع ید نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ درختوں پر پھلوں کی چوری کی جائے تو اس میں قطع ید نہیں ہے۔ اور اسی طرح کھجور کا گابھا یا پودا چرایا جائے۔ تو اس میں قطع ید نہیں ہے۔ اور نیز آپ نے فرمایا کہ ہاتھ سے اچک کر لے جانے والے پر اور لوٹ مار کرنے والے پر اور خائن پر قطع ید نہیں ہے وغیرہ وغیرہ الغرض صاحب ہدایہ جیسے ممتاز فقیہہ نے از خود استثناؤں کی فہرست تیار نہیں کی بلکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نقل کرتے ہیں۔ اور جن استثناؤں میں حدیثیں نقل نہیں کرتے۔ وہاں یہ دلائل ساتھ ہی ساتھ بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ ان اشیاء پر لغت اور عرف کے لحاظ سے لفظ سرقہ بولا گیا ہے۔ لیکن اصطلاح شریعت میں جو سرقہ ہے۔ جس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ وہ ان پر صادق نہیں ہے۔ کیونکہ کسی میں شرعی سرقہ کے معنی سے کمی پائی جاتی ہے کسی میں زیادتی تو گویا یہ وہ سرقہ بھی نہیں ہے جس کی سزا قطع ید ہے۔ یہ نہیں کہ شرعی سرقہ تو متحقق ہے لیکن اس کی سزا قطع ید نہیں۔ جیسا کہ شیخ محمود احمد صاحب نے نادانی سے یہ سمجھ رکھا ہے اور بقول خود صاحب ہدایہ کی استثناؤں کی فہرست کو دیکھ کر لنگوٹ کس لی ہے اور قرآن کریم کے متداول معنی کی تحریف پر کمربستہ ہو گئے ہیں۔ ان معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ انتہائی نازک مقام ہے۔

ع نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

(۳) شیخ صاحب کی خوش قسمتی دیکھئے کہ ان کو عربی لغت کی بے شمار کتابوں میں صرف منجد ہی دستیاب ہوئی۔ جس کا مصنف انگریز ہے۔ اور جو خود علم لغت کی گہرائیوں سے ناواقف ہونے کے ساتھ متعصب بھی ہے۔ اور بعض اسلامی اصطلاحات ہی کو دجل و فریب سے بدلنے کے درپے ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ میں مکہ مکرمہ فتح کیا، تو اذن عام فرما دیا کہ انتم الطلقاء (اور یہ لفظ الطلقاء بخاری ج ۲ ص ۶۲۱ وغیرہ میں موجود ہے) یعنی تم آزاد ہو، نہ تمہیں غلام بنایا جائے گا اور نہ قتل اور قید کیا جائے گا۔ لیکن منجد والا الطلقاء کے معنی کرتا۔ الذین ادخلوا فی الاسلام کرھاً۔ یعنی وہ لوگ جو اسلام میں جبراً داخل کئے گئے ہوں۔ یہ الطلقاء کا معنی ہو رہا ہے (ملاحظہ ہو ص ۴۷۸) لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور المسیح کا معنی کرتا ہے۔ لقب الرب یسوع ابن اللہ المتجسد (منجد ص ۸۱۷) ایسا محسوس ہوتا ہے کہ منجد والا بجائے لغت کی خدمت اور تحقیق کے اسلام پر وار کرتا ہے اور عیسائیت کا مبلغ ہے۔

(۴) بیشک لغت میں ید کے متعدد معنے آتے ہیں لیکن السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما کی آیت کریمہ میں صرف اور صرف ہاتھ ہی مراد ہے۔ اور دوسرا کوئی معنی مراد نہیں ہے۔ نہ سلف صالحینؒ میں سے کسی نے یہ کیا ہے اور نہ مراد خداوندی یہ ہے۔ شیخ محمود احمد کو اپنی پیاری منجد ص ۱۰۲۷ میں ید کے معنی قوت بھی تو ملے ہونگے تو انہوں نے اس آیت کا یہ معنی کیوں نہ کر دیا کہ چور مرد اور چور عورت کی جنسی قوت (قوت مردمی) اور قوت تولید ختم کر دو، اور ان کو خصی کر دو کہ آئندہ معاشرہ اور سوسائٹی میں چوروں کی نسل ہی پیدا نہ ہو تاکہ یہ محاورہ بھی پورا ہو جائے۔ کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری اور یہ مثال بھی پوری ہو جائے کہ برے کو نہ مارو برے کی ماں کو مارو کہ برائی ہی نہ جنم لے۔ یہ بھی خیال رہے کہ منجد والے کی عبارت کا صحیح معنی ہی شیخ صاحب نہیں سمجھے۔ منجد ص ۱۰۲۷ میں لکھا ہے۔ واکثر استعمال الایادی بمعنی النعم کہ لفظ ایادی کا (جو ید کی جمع ہے) اکثر استعمال نعمتوں کے معنی میں ہوا ہے اور جو ید بمعنی ہاتھ کے ہے جس کی جمع ایدی آتی ہے۔ اور جو قرآن کریم میں چوری کے حکم میں مذکور ہے۔ اس کے بارے میں منجد والا یہ نہیں لکھ رہا کہ ایدی کا اکثر استعمال انعام و اکرام کے معنی میں ہے۔ ہم نے جو حوالہ دیا ہے۔ یہ اصلی اور عربی منجد کا ہے۔ الغرض جمع کی وجہ سے مفرد کے معنی میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ جیسے عین کی جمع عیون ہو تو پانی کا چشمہ ہوتا ہے اور اعین جمع ہو تو آنکھ کے معنی میں ہے۔ اور بیت کی جمع بیوت ہو، تو گھر اور مکان کے معنی میں ہے اور ابیات ہو تو شعر اور نظم کے معنی میں ہے۔

(۵) کیا شیخ محمود صاحب کو منجد میں صلوٰۃ کے معنی دعا کے نہیں ملے (ملاحظہ ہو ص ۴۴۷) اور صلی کے معنی حرک الصلوین (یعنی اس نے اپنے دونوں چوتڑ ہلائے کشاف ج ۱ ص ۴۰) کے بھی آتے ہیں۔ تو کیوں نہ ہو، کہ صلوٰۃ اور نماز کا معنی دعا کے یا چوتڑ ہلانے کے کر دیا جائے۔ کہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے آدمی چوتڑ ہلاتا رہے، نہ استنجا کرنے کی حاجت اور نہ وضو کرنے کی ضرورت اور نہ قیام و رکوع اور سجود کرنے کی زحمت۔ کیونکہ بقول شیخ صاحب قرآن کریم میں ضرورت کے مطابق نئے معانی اور نئے مفہوم کی گنجائش ہے۔ اور نماز کا پرانا معنی اور مفہوم تو پرانے لباس کی طرح بوسیدہ ہو گیا ہے (معاذ اللہ) اب پرانے اور ڈھیلے لباس کی جگہ نیا اور چست لباس کیوں نہ پہنا دیا جائے۔ ملازم پیشہ حضرات اور دفتری لوگوں کے لئے کیوں یہ سہولت اور گنجائش نہ نکالی جائے تاکہ قرآن کریم کی آیت اور قد تو اپنی جگہ رہے۔ لیکن اس کا معنی اور لباس نیا ہو جائے۔

الغرض شیخ محمود احمد صاحب کے یہ جملہ نظریات خالص ملحدانہ اور سراسر غیر اسلامی ہیں۔ حکومت آزاد کشمیر کا فرض ہے کہ وہ ان کو فوراً اس عہدہ سے الگ کر کے مسلمانوں کے اسلامی جذبات کی قدر کرے اور تحریف کے دروازہ کو بند کرے اور ان پر مقدمہ چلائے، تاکہ آئندہ کسی ملحد کو تحریف کی جرأت نہ ہو۔

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگفتم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

تفسیر روح المعانی عربی

کی

تیسری اور چوتھی جلد بھی طبع ہو چکی ہے

طباعت عکسی ٹائپ

کاغذ دو قسم کا ہے (۱) پاکستانی امی ٹیشن آرٹ (۲) سفید گلیز

پہلی جلد غیر مجلد	امی ٹیشن آرٹ	۲۰/۰	سفید گلیز ۱۶/۰
دوسری جلد "	"	۲۰/۰	" ۱۶/۰
تیسری جلد "	"	۲۲/۰	" ۱۸/۰
چوتھی جلد "	"	۲۲/۰	" ۱۸/۰

نوٹ:۔ اگر مجلد درکار ہو تو فی جلد ۴/۰ مزید شامل فرمالیں

مکتبہ امدادیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

علمائے کرام کے لئے

علوم جدیدہ کی کلاس کا اجراء

ملک و ملت کی انتہائی اہم ضرورت کی تکمیل کے سلسلہ میں جامعہ ربانیہ ملتان نے دورۂ حدیث کے فارغ التحصیل علماء کے لئے ایک خصوصی کلاس کا اجراء کیا ہے جس میں دو سال میں میٹرک کی تیاری کرائی جائے گی۔ اردو، انگریزی، ریاضی، سائنس، معاشرتی علوم۔ مذاہب اور تحریکات کا تقابلی مطالعہ اور طب پڑھائے جائیں گے۔ نیز اردو میں تقریر و تحریر کی مشق کرائی جائے گی۔

امسال صرف دس حضرات کے لئے داخلہ کی گنجائش ہے۔ داخلہ کی درخواستیں ۱۲ مئی تک مہتمم صاحب کے نام آجانی چاہئیں۔ جن میں تعلیمی کوائف مفصل درج ہوں

انٹرویو ۱۴ مئی کو ہوگا

امیدوار اپنی سندات اور مہتمم صاحب کی تصدیق ہمراہ لائیں۔

مہتمم جامعہ ربانیہ معصوم شاہ روڈ ملتان

بدل اشتراک	رجسٹرڈ اہل نمبر ۱۳۲	خط وکتابت کا پتہ
سالانہ ۲۰/- روپے ششماہی ۱۰/- " سہ ماہی ۶/- "	ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور مرتب و انچارج ——— حافظ محمد حنیف سہارنپوری	ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور فون نمبر ——— ۶۷۷۱۵

جلد ۱۴ | جمعہ ۲۶ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۳ / اپریل ۱۹۷۱ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۱۶

کاغذ کی قلت اور مہنگائی

جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے اس وقت کاغذ مشرقی پاکستان کے حالات کی وجہ سے مہنگا بھی ہے اور کمیاب بھی۔ اس وجہ سے بامر مجبوری ترجمان اسلام اس دفعہ ۱۲ صفحات پر شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت حسب معمول ۴۰ پیسے ہے۔ صفحات کی یہ کمی مستقل نہیں عارضی ہے (ادارہ)

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کیجئے علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب مقوی دماغ محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلا عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی املاک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لعوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دل، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کے لئے اچھا ٹانک ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵ روپے

نمبر ۱ طب سید ہاشم علی شاہ عباسی عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ چوک رنگ محل لاہور

علماء کرام و طالب علموں کے لئے تحفہ

جڑی بوٹیوں کا جوہر

روغن آملہ خاص

بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور سیاہی کو قائم رکھنے کے لئے روغن آملہ کے خواص مسلمہ ہیں۔ مقوی دماغ ہونے کے علاوہ خشکی کو دور کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے

قیمت فی سیر ۱۰/- روپے ——— علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

عزیزیہ دواخانہ کشمیری بازار لاہور

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

اعلان مسرت

بذل المجہود مکمل طبع ہو رہی ہے۔ جلد اول بازار میں آ گئی ہے۔

بذل المجہود جلد اول قسم اعلیٰ ۳۵/- روپے

کوثر النبی مولانا عبدالعزیز پرہاروی قیمت ۳/- روپے

صرف گھوڑی از مولانا جمال الدین قیمت ۳/۵۰ روپے

بیس بڑے مسلمان ۲۰/- روپے

بہشتی زیور عکسی اعلیٰ معیاری کتابت ۲۰/- روپے

مرقات شرح مشکوٰۃ ۲۴/- روپے

مکمل فہرست مفت طلب کریں

مکتبہ قاسمیہ سول ہسپتال ملتان شہر

خوشخبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں۔ اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں۔ اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزا سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورتمند اصحاب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حب مقوی ۔ ۲۵ روپے فی سینکڑہ۔ جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲۰/- روپے۔ سلاجیت گرتے پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں ہی مل سکتی ہے۔

نزلہ۔ عاضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں۔ دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے

نرینہ اولاد کی دوا۔ حمل سے ۲½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/- روپے

بواسیر کی دوا۔ تین قسم کی، مجموعی قیمت ۱۵/- روپے

چنبل کی دوا ۔ قیمت ۱۵/- روپے

دمہ کی دوا ۔ مکمل کورس ۲۵/- روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے ۵۰/- روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت سو گولی ۱۵/- روپے

ہیضہ، جریان، اسہال، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان ۔ قیمت سو گولی ۵۰/- روپے

سرمہ مقوی بصر۔ فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ بارہ شیشی ۹/- روپے

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی، دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

ترجمان اسلام

پاکستان کی سلامتی و استحکام کا راز

پاکستان کی ملی وحدت کا انحصار اسلامی وحدت کے رشتہ پر ہے، جسے پاکستان کے غریب عوام، کسانوں، مزدوروں اور عام شہریوں کے عقیدہ و عمل کی وابستگی کی ضمانت حاصل ہو اور جس کا رشتہ انتظام عوام کے ہاتھوں میں ہو وقت کے سب سے بڑے اور ناگوار ترین تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کا اتحاد و استحکام نہ تو مغربی جمہوریت کی اساس پر پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے نہ اشتراکیت کے کسی نمونہ کو عام کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے تو صرف عقیدہ و نظریہ کی وحدت ضروری ہے جو پاکستان کے عام و اکثریتی مسلمانوں کی روایت کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کے رشتہ میں بندھی ہوئی عقیدہ و نظریہ کی وحدت اور قرآن و سنت و عمل صحابہؓ کے احکام کے نفاذ کی ڈوری میں منسلک اتحاد کی لڑی سے ہی پاکستان میں مکمل یک جہتی کی کامیاب اساس رکھی جا سکتی ہے جسے حوادث کی بڑی سے بڑی طوفانی لہر بھی جنبش نہیں دے سکے گی اور جب اس وحدت و اتحاد کے پاسبان پاکستان کے کروڑہا غریب مسلمان عوام، کسان و مزدور بنا دیئے جائیں گے تو دنیا میں کونسا مائی کا لال ہو گا جو اس قوم و ملت کو چیلنج کر سکے گا پس آج جب قوم ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے ارباب کار کو سمجھ لینا چاہیے کہ ان کا ہر قدم اسلام کی طرف اور عوام کی سربلندی کی جانب اٹھے صرف اسی میں ہی پاکستان کی سلامتی و استحکام کا راز ہے

آیات بینات — ارشادات حکیمانہ

احکام و شرائع

جہاں تک احکام و شرائع کا تعلق ہے بلاشبہ اس نے یہ نہیں کہا کہ دشمنوں کو پیار کرو کیوں کہ ایسا کرنا حقیقت نہ ہوتی۔ مجاز ہوتا لیکن اس نے کہا کہ دشمنوں کو بھی بخشش دو اور جو دشمن کو بخش دینا سیکھے گا۔ اس کا دل خود بخود انسانی بغض و نفرت کی آلودگیوں سے پاک ہو جائیگا

اَلْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
(۳ : ۱۳۴)

غصہ ضبط کرنے والے اور انسانوں کے قصور بخش دینے والے اور اللہ کی محبت انہی کیلئے ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝
(۱۳ : ۲۲)

اور جن لوگوں نے اللہ کی محبت میں تلخی و ناگواری برداشت کرلی، نماز قائم کی، خدا کی دی ہوئی روزی پوشیدہ و علانیہ اس کے بندوں کیلئے خرچ کی اور برائی کا جواب برائی سے نہیں نیکی سے دیا، تو (یقین کرو) یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا بہتر ٹھکانا ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝
(۴۲ : ۴۳)

اور (دیکھو) جو کوئی برائی پر صبر کرے اور بخش دے تو یقیناً یہ بڑی ہی اولوالعزمی کی بات ہے۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝
(۴۱ : ۳۴-۳۵)

اور (دیکھو) نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی (اگر کوئی برائی کرے تو) برائی کا جواب ایسے طریقے سے دو جو اچھا طریقہ ہو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تم دیکھو گے کہ جس شخص سے تمہاری عداوت تھی، یکایک تمہارا دلی دوست ہو گیا ہے البتہ یہ ایسا مقام ہے جو اسی کو مل سکتا ہے۔ جو بدسلوکی سہہ لینے کی برداشت رکھتا ہو اور جسے نیکی و سعادت کا حصہ وافر ملا ہو۔

بلاشبہ اس نے بدلہ لینے سے بالکل روک نہیں دیا اور وہ کیوں کر روک سکتا تھا جبکہ طبیعت حیوانی کا یہ فطری خاصہ ہے اور حفاظت نفس اس پر موقوف ہے لیکن جہاں بھی اس نے اس کی اجازت دی ہے۔ ساتھ ہی عفو و بخشش اور بدی کے بدلے نیکی کرنے کی مؤثر ترغیب بھی دے دی ہے اور ایسی مؤثر ترغیب دی ہے کہ ممکن نہیں ایک خدا پرست انسان اس سے متاثر نہ ہو۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝
(۱۶ : ۱۲۶)

اور (دیکھو) اگر تم بدلہ لو تو چاہیئے جتنی اور جیسی کچھ برائی تمہارے ساتھ کی گئی ہے اسی کے مطابق ٹھیک ٹھیک بدلہ بھی لیا جائے۔ یہ نہ ہو کہ زیادتی کر بیٹھو لیکن اگر تم برداشت کر جاؤ اور بدلہ نہ لو تو زیادہ بہتر ہے برداشت رکھنے والوں کے لئے برداشت کر جانے ہی میں بہتری ہے۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ
(۴۲ : ۴۰)

اور برائی کیسے ویسا ہی اور اتنا ہی بدلہ ہے جیسی اور جتنی برائی کی گئی ہے۔ لیکن جس کسی نے درگذر کیا اور معاملہ کو بگاڑنے کی جگہ سنوار لیا تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔

(۲۳)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "غلہ روکنے والا ملعون ہے" (ابن ماجہ)

کسی گاؤں میں غلہ پیدا ہوا اور باہر سے آتا ہو۔ اگر اس گاؤں میں غلہ آنے میں تاخیر ہو تو وہاں کے سوداگروں کو غلہ روکنا نہیں چاہیئے اور گرانی کی غرض سے خدا کی مخلوق کو بھوکا نہیں رہنا چاہیئے بلکہ جن سوداگروں کے پاس غلہ موجود ہو۔ ان کو فروخت کر دینا چاہیئے۔

(۲۴)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا "جو شخص غلہ کی گرانی میں سودا کرتا ہے اور نرخ میں دخل دے کر غلہ کا بھاؤ مہنگا کر دیتا ہے تو ایسا شخص اس قابل ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو جہنم کی تہ میں ڈال دے۔" (طبرانی)

اگرچہ یہ صورت ہندوستان میں اب موجود نہیں ہے لیکن اگر کوئی گاؤں ریل سے دور ہو اور وہاں ایسی صورت پیدا ہو جائے تو ایک شخص کے فائدے کے لئے تمام گاؤں کو تباہ نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲۵)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شدید ضرورت کے وقت غلہ کو روکے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا کریگا۔ (ابن حبان)

(۲۶)

حضرت حکیم بن حزامؓ کی روایت میں مرفوعاً آیا ہے کہ بائع اور مشتری جب سچ بولتے ہیں تو برکت ہوتی ہے جب کچھ چھپاتے اور جھوٹ بولتے ہیں تو برکت مٹ جاتی ہے۔ جھوٹی قسم سے مال تو بک جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۷)

حضرت عبید بن رفاعہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجار قیامت میں فاجر ہو کر آئیں گے مگر جس نے تقویٰ اختیار کیا اور سچ بولا۔" (ترمذی)

(۲۸)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرتا ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھے گا۔ (بخاری)

(۲۹)

حضرت سلمانؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بوڑھا زناکار، جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرنے والا، فقیر متکبر اس قابل نہیں ہیں کہ خدا ان کو رحمت کی نظر سے دیکھے۔" (طبرانی)

بعض روایتوں میں "عصر کے بعد" کا لفظ بھی آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عصر کے بعد خرید و فروخت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے لوگ اس وقت بہت قسمیں کھا کھا کر مال بیچتے ہیں۔

(۳۰)

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے کہ حضورؐ ایک شخص پر گذرے جو غلہ بیچ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیوں کر فروخت کرتا ہے۔ آپ پر وحی آئی کہ اس کے ڈھیر میں ہاتھ ڈال کر دیکھو۔ آپ نے غلہ کے ڈھیر میں ہاتھ داخل کر دیا تو وہ غلہ اندر سے تر نکلا۔ آپؐ نے فرمایا جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" (ابوداؤد)

(۳۱)

بزار اور احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ اوپر اچھا غلہ تھا اور جب ہاتھ ڈالا تو نیچے سے پرانا نکلا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو علیحدہ فروخت کرو اور اس کو علیحدہ، جو شخص دھوکہ بازی کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ

مطابق

۲۳ جولائی ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۲۸

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "

ششماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

فی پرچہ (ہوائی ڈاک سے) ۴۰ پیسے

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

(شعبۂ ادارت ترجمان اسلام)

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل

لاہور

• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

تلک الایام نداولہا بین الناس

صراحت

احمد حسین کمال

پاکستان کے مسلمان ہر چیلنج کا مقابلہ کر سکتے ہیں

پاکستان کے بارے میں بھارت کا طرز عمل زیادہ سے زیادہ جارحانہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور مشرقی پاکستان سے متعلق اس کے عزائم ڈھکے چھپے نہیں رہے ہیں۔

اس سلسلے میں اس نے نہ صرف یہ کہ دنیا بھر میں پاکستان کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ مہم جاری کی، اور دنیا بھر کی حکومتوں کو پاکستان کی طرف سے بدظن کرنے کی کوشش کی بلکہ اب وہ علانیہ حملے کرنے پر اتر آیا ہے۔ حتیٰ کہ ہوائی حملوں سے بھی گریز نہیں کر رہا۔

جہاں تک دنیا بھر کی حکومتوں کا تعلق ہے، ان کا رویہ کسی طرح بھی پاکستان کے لئے اطمینان بخش نہیں ہے۔ بالخصوص امریکی برطانوی بلاک صاف صاف بھارت کے حق میں جانیوالی بات کرتا ہے اور پاکستان کے خلاف مہم سے اتفاق رکھتا ہے۔

ایشیاء و افریقہ کے دوسرے ممالک غیر جانبداری یا پاکستان کے موقف کی اخلاقی حمایت سے آگے نہیں بڑھ سکتے، اس لئے کہ خود ان ملکوں کے مسائل اور ان کے گرد و پیش کے حالات، نیز ان پر مغربی ملکوں کا دباؤ انہیں بھارت کے رویہ کے خلاف کھل کر میدان میں آنے نہیں دے رہا۔

چین نے بلاشبہ پاکستان کی کھل کر حمایت کی ہے اور امداد بھی دی ہے۔ لیکن کیا وہ بھارت کی اس جارحانہ روش کے خلاف جس کی پشت پناہی امریکی برطانوی بلاک علانیہ کرے گا پاکستان کی بھرپور مدد کرنے کے قابل ہو سکے گا۔ اس بات کا صحیح اندازہ ارباب اقتدار ہی کر سکتے ہیں۔

حالات جیسے جیسے آگے بڑھ رہے ہیں، امریکی برطانوی بلاک کی یہ سازش واضح ہوتی جا رہی ہے کہ جنوب ایشیا کے اس علاقہ میں ایسی صورتیں پیدا کر دی جائیں، جن کی موجودگی میں اس سمت میں چین پر دباؤ زیادہ ہو جائے۔

کوریا، ویٹ نام اور لاؤس کی جنگ کے ناکام اور مایوس کن تجربہ کے بعد مغربی بلاک کے جنگ بازوں نے جنوب ایشیا کا یہ علاقہ منتخب کیا ہے۔

بھارت کے علاقہ مغربی بنگال میں عرصہ سے تخریب کارانہ حالات کی نشو و نما کی جاتی رہی ہے۔ اب اس لپیٹ میں مشرقی پاکستان کو بھی لے لیا گیا ہے۔

اس وقت جنوب ایشیاء کے اس علاقہ میں تھائی لینڈ سے انڈونیشیا بلکہ آسٹریلیا تک جتنے بھی ملک ہیں وہ سب چین کے نظریاتی و سیاسی مخالف اور مغربی بلاک کے دوست و حامی ہیں۔

صرف مشرقی پاکستان کا علاقہ ہے جو تھائی لینڈ اور سنگاپور کے درمیان کی اینٹی چائنا کڑی کو توڑتا ہے۔ اگر کسی طرح اسے بھی پاکستان سے الگ کر لیا جائے، تو چائنا کے خلاف جنوب ایشیاء میں محاذ مکمل ہو جاتا ہے۔ اس لئے تھائی لینڈ اور سنگاپور کے درمیان مشرقی پاکستان کی حد فاصل باقی نہیں رہتی۔ اور پورا علاقہ جس میں بھارت، سنگاپور ملائشیا، انڈونیشیا، آسٹریلیا وغیرہ شامل ہیں، کڑی در کڑی اینٹی چائنا محاذ بنتے چلے جاتے ہیں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے، اس خطہ کا امن طویل عرصہ تک برباد رکھا جا سکتا ہے اب پاکستان کو مغربی جنگ بازوں کے اس خطرناک منصوبہ سے نمٹنا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مغربی طاقتیں پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی برداشت نہیں کر سکتیں اور مشرقی پاکستان کے واقعات سے وہ پاکستان کے خلاف جتنا بھی فائدہ اٹھا سکیں، اٹھا لینا چاہتی ہیں۔ بھارت کے لوگوں کو اکھنڈ بھارت کا خواب دکھلا کر پاکستان کے خلاف ان کی دیرینہ خلش کو بروئے کار لانا بڑا آسان ہے۔ (ورق الٹیئے)

اور آج یہ سارا کھیل بڑی ہوشیاری کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔ بھارت میں بسنے والے کروڑوں مسلمان اور مقبوضہ کشمیر کے لاکھوں مسلمان ہندو فرقہ پرستوں کے نرغے میں بطور یرغمال گھرے ہوئے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں بنگالی اور غیر بنگالی کے فتنے نے مسلمان کو مسلمان کا دشمن بنا دیا تھا۔ مغربی پاکستان میں بھی مختلف سیاسی پارٹیوں کے انتہا پسندانہ رویہ نے کشمکش کو زبردست ہوا دے دی تھی۔

چنانچہ مغرب کے سیاسی شاطر اور بھارت کے پاکستان دشمن عناصر مل کر ان حالات کو اپنی سازشیں بروئے کار لانے کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔

ان حالات میں پاکستان کے اصحاب دانش و بینش کو ان معاملات پر گہری نظر ڈالنا چاہیئے اور مستقبل میں پیش آنے والے خطرات سے پاکستان کو محفوظ رکھنے کے لئے فکری و عملی یک جہتی سے کام لینا چاہیئے۔

اس کے ساتھ ہی ارباب اقتدار کو بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ اس مسئلہ کے بین الاقوامی پہلوؤں پر وہ تنہا قابو نہیں پا سکیں گے۔ اور اس کے لئے ایک وسیع تر اور ہمہ گیر محاذ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ وقتی اور عارضی طریقوں سے اسے حل کرنا ممکن نہیں رہا ہے۔

ہمارے نزدیک سب سے پہلے اس امر کی ضرورت ہے کہ:-

پاکستان کو ایک مکمل اسلامی ملک بنا دیجئے۔ اس کے قوانین، تعزیرات اور نظام عدل، قرآن و سنت و فقہ اسلامی کے ماتحت کر کے ملی وحدت کی بنیادیں مستحکم کیجئے۔ اور جلد سے جلد اس معاشی و سیاسی نظام کی گرفت سے باہر آ جایئے۔ جو دو سو سال سے انگریزوں سے متوارثاً چلا آ رہا ہے۔ اور واضح طور پر اسلامی ہدایات کی اساس پر اس کی تعمیر نو کا کام شروع کر دیجئے۔

اس داخلی تبدیلی کے ساتھ ہی خارجی معاملات میں ان تمام معاہدوں سے کلیتہً علیحدگی اختیار کر لیجئے جو ملک غلام محمد و سکندر مرزا کی گورنر جنرلی اور چوہدری محمد علی صاحب کی وزارت عظمیٰ و ایوب خاں کی صدارتی دور میں مغربی ملکوں امریکہ، برطانیہ وغیرہ کے ساتھ کیئے گئے تھے۔ اور موجودہ حالات میں چین کے ساتھ مکمل دفاعی معاہدہ کیجئے۔ اگر وہ جارحیت کے ہر خطرہ پر کھل کر ساتھ دینے کے لئے تیار ہو۔

مشرقی پاکستان میں کئے گئے حالیہ اقدامات اور تبدیل شدہ حالات کا یہ منطقی تقاضا ہے۔

ورنہ جوں جوں وقت گذرے گا مغربی طاقتوں کی سازشیں گہری ہوتی چلی جائیں گی۔

وہ پاکستان کو پہلے اقتصادی مار دینا چاہتے ہیں اور معاشی تنگ حالی کے حالات سے عوام میں بددلی پھیل جانے کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔

چنانچہ اس مسئلہ پر صرف ایک متوازن بجٹ سے قابو نہیں پایا جا سکے گا۔ سب سے پہلے عوام میں سے اس اقتصادی تفاوت کو دور کرنا ضروری ہے۔ جس نے کروڑوں انسانوں کو چند لاکھ کے مقابلہ میں پست حال بنا رکھا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انتظامی معاملات میں عوام کی شرکت و دخل بھی ضروری ہے تاکہ ہر فیصلے کو عوام اپنا فیصلہ سمجھیں۔

جوں ہی پاکستان کے عوام (مسلمان) یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب پاکستان میں ان کے مذہب کا قانونی و عملی نظام قائم ہو گیا ہے۔ وہ سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ تسلط سے ہمیشہ کے لئے نجات پا گئے ہیں اور ملک کے معاملات کی باگ ڈور ان کے ہاتھوں میں ہے تو یہ ۱۳ کروڑ انسان ایک ایسی سیسہ پلائی دیوار بن جائیں گے۔ جس سے ٹکرا کر دشمن کی ہر یورش ناکام ہو جائے گی۔ اور یہ تیرہ کروڑ مجاہد اس بیسویں صدی کے آخر میں بھی خالد بن ولید، ابو عبیدہ، سعد بن وقاص اور عمرو بن عاص وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کارناموں کی تجدید کرنے کے قابل ثابت ہو سکیں گے

(۵ر جولائی ۱۹۷۱ء)

برطانوی سامراج اور مسلمان

برطانیہ تاریخی اعتبار سے اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ انگریزوں نے ہی اسلام دشمنی کے صلیبی جنگوں والے کردار کی وراثت سنبھالی تھی اور یہ موقع سے روی عیسائیوں نے جس اسلام دشمن جنگ کا آغاز کیا تھا۔ وہ چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود انگریز کے دم سے زندہ ہے۔

گذشتہ تین سو سال سے عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے میں مغربی طاقتوں نے جو شرمناک و ذلیل کردار ادا کیا ہے۔ ان کا پیش رو اور نمائندہ انگریز تھا۔

راقم الحروف نے کسی وقت یہ لکھا تھا کہ انگریز سامراج کی مسلمان دشمنی اشتراکی ملکوں سے ہزاروں گنا زیادہ ہے۔ پاکستان کے خلاف برطانیہ کے موجودہ طرز عمل نے اس دو ٹوک حقیقت کا جیتا جاگتا تازہ ثبوت مہیا کر دیا ہے۔ روس کا بحران میں چین جیسا اشتراکی ملک تو پاکستان کا کھلم کھلا حامی ہے۔ لیکن برطانیہ جیسا جمہوریت نواز اور اسلامیت و مذہب دوستی کا مدعی ملک پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت کر رہا ہے۔

غرضیکہ ماضی و حال کی تاریخ کے ہر تجربہ نے مسلمانوں کو یہی سبق دیا ہے کہ سب سے زیادہ جس دشمن سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ وہ انگریز اور اس کے اتحادی سامراجی ہیں۔

یہ سبق ہندوستان میں پلاسی، سرنگاپٹم، میسور اور دہلی کے یکے بعد دیگرے زوال نے جو انگریزوں کی عیارانہ مکاریوں اور سفاکیوں کی دو سو سالہ داستان ہے پاک و ہند کے مسلمانوں کو دیا

اور یہی سبق عرب دنیا کی غلامی کے دو سو سال، ترکی خلافت کے زوال اور اسپین کے مسلمانوں کی مکمل تباہی کے پس منظر سے بھی ملتا ہے۔

لیکن حیرانی ہے کہ مسلمان قائدین نے ہر مرحلہ پر اس تلخ تجربہ کے بعد انگریز کے پروپیگنڈے کا خود کو شکار بنایا۔

اور دنیا میں ان کو اپنا دشمن بنایا جن کو انگریز نے دشمن قرار دیا اور ان کو دوست ٹھہرایا، جن کی وفاداری انگریز کے دربار سے وابستہ رہی۔ آج پھر تاریخ نے ایک تجربہ واضح طور پر ہمارے آگے رکھ دیا ہے۔

اور انگریز اور اس کے اتحادیوں کا کردار کھل کر سامنے آ گیا ہے۔

دوست اور دشمن میں پوری طرح تمیز ہو گئی ہے کیا اس کے بعد بھی اس پر اصرار کیا جائے گا کہ مذہب اور جمہوریت کی آزادی کے مدعی یہ ممالک بہر حال قابل تشجیع ہیں۔

کاش تاریخ کا یہ تازہ تجربہ مسلمانوں کے قائدین و مفکرین کے لئے تازیانۂ عبرت ثابت ہو۔ اور وہ اپنی سوچ کا دھارا حقائق کی طرف موڑنے کے قابل ہو سکیں۔

غلط سفر و ضلالت اور خوش آئند توقعات کے جال سے باہر آ کر ملت کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ایسے صحیح و مناسب اقدامات کر سکیں۔ جو عصر حاضر کے تقاضوں اور عوامی امنگوں کے ساتھ مطابقت رکھنے والے ہوں۔ اور اسلام کو نام نہاد مغربی جمہوریت کے خوش نما غلاف و سرمایہ داری کے ظالمانہ لباس میں دیکھنے کی آرزو سے اپنے منصوبوں کو پاک کر لیں۔

آج بھی مسلمانوں کی اولین سیاسی و سماجی ضرورت انگریز کے اثر سے مکمل آزاد ہو جانا ہے۔

اس حقیقت کو نہ صرف عالم اسلام کے تمام شہدائے آزادی نے اپنے خون سے رقم کیا ہے بلکہ پاک و ہند میں بھی شہیدان بالاکوٹ، اسیران مالٹا اور ستم زدگان فرنگ نے ہر موقعہ پر اپنی جانیں قربان کر کے اس حقیقت کی گواہی دی ہے۔

چنانچہ آج اسے تسلیم کرنے اور اس پر عمل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اور تاریخ پھر ایک فیصلہ کی منتظر ہے۔

(۷ر جولائی ۱۹۷۱ء)

دستور کی اسلامی حیثیت کا تعین کیسے ہو

محترم صدر پاکستان نے ۲۸ر جون کی نشری تقریر میں واضح طور پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ پاکستان کا آئین اسلامی نظریہ پر مبنی ہوگا۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ انہوں نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جو آئین تیار کر رہی ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ اس کمیٹی میں کس صلاحیت اور علم کے حامل افراد ہیں۔ جن سے ایک ایسے آئین کی تیاری کی امید کی جا سکے۔ جو اسلامی نظریہ پر مبنی ہو۔

تاہم یہ توقع بے جا نہیں سمجھی جائے گی کہ آئین کی تیاری کے بعد اس کے نفاذ سے پہلے اس کی صحیح اسلامی حیثیت کا تعین ان علماء دین سے کرا لیا جائے گا جن کو دستور سازی کے لئے قوم نے منتخب کیا تھا۔

(باقی صفحہ پر)

ہمیں ایسا آئین چاہیئے جو اسلامی ہو اور جس سے عوام استحصال سے بچ سکیں

ڈیرہ اسمٰعیل خان (۵ جولائی نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری اور منتخب قومی اسمبلی کے ممبر مولانا مفتی محمود صاحب نے ایک تحریری بیان میں کہا ہے کہ صدر مملکت نے خود آئین دینے کا جو اعلان کیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ ہمارے ملک میں آئین سازی کی تاریخ ہوا۔ دشکن رہی ہے۔ بار بار آئین بنے اور منسوخ ہوئے عوامی مزاج کے مطابق آج تک پاکستان کو آئین نہیں مل سکا۔ خدا کرے کہ صدر مملکت ایک خالص اسلامی آئین قوم کو دینے میں کامیاب ہوں۔ تاکہ اسلامی اصول کی روشنی میں یہ ملک اور یہاں کے غریب عوام سرمایہ داروں کے استحصال سے نجات پا سکیں۔ لیکن اس اعلان کے بعد وہ عوامی نمائندے جنہوں نے گذشتہ انتخابات کے دوران قوم سے بہتر سے بہتر آئین بنانے کے وعدے کئے تھے اور جن کا وعدہ آئین سازی کے لیگل فریم ورک آرڈر کے عین مطابق تھا۔ آج ان پر اعتماد کرنے والے عوام کافی حد تک مایوس ہوگئے ہیں۔ ایک حق جو صدر مملکت نے ان کو عطا کیا تھا۔ ان سے واپس لے لیا گیا ہے بہرحال اگر صدر مملکت نے قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق قابل قبول آئین دیا۔ تو قوم کی مایوسی دور ہو جائیگی اور قوم اس آئین کا خیر مقدم کرے گی۔ صدر مملکت نے جو یہ فیصلہ دیا ہے کہ گذشتہ انتخابات کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا اور دوبارہ انتخابات کرانے کو خارج از بحث قرار دیا ہے۔ اس سے عوام اور حکومت دونوں کو ایک بڑے بوجھ سے بچا لیا گیا ہے۔ صدر مملکت نے بیرونی امداد کے سلسلہ میں کسی بھی شرط کو قبول نہ کرنے کا جو جرأت مندانہ قدم اٹھایا ہے۔ پوری قوم صدر کے اس فیصلہ کو جرأت مندانہ قدم سمجھتی ہے۔

(روزنامہ شہباز پشاور ۶ جولائی ۱۹۷۱ء سے ماخوذ)

مرسلہ ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

مولانا ضیاء القاسمی ۲۱ جولائی کو لاہور پہنچیں گے

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا ضیاء القاسمی بدھ ۲۱ جولائی کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔ آپ اسی دن شام کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل میں بعد نماز عشاء خطاب بھی فرمائیں گے۔ لاہور اور گرد و نواح کے کارکنوں سے شرکت کی استدعا ہے۔ دفتر میں خطاب عام ہوگا۔

(مفتی محمود)

حضرت مولانا عبید اللہ انور اور مولانا ضیاء القاسمی کا دورۂ روڈ سلطان

مولانا دوست محمدؒ کے قتل کی تحقیقات دوسرے ضلع کی پولیس سے کرائی جائے (مولانا ضیاء القاسمی)

گذشتہ سے پیوستہ روز کو جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد علیلاتی دھوپ اور شدت کی گرمی میں روڈ سلطان ضلع جھنگ کے دورہ پر گیا۔ حضرت امیر صوبائی مولانا عبید اللہ انور مدظلہ اور قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور سے تقریباً ساڑھے نو بجے روانہ ہوئے۔ بارہ بجے کے قریب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کے مکان پر پہنچے۔ جہاں مقامی جمعیۃ کے کارکنوں نے حضرت امیر صوبائی مدظلہ کا استقبال کیا۔ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرنے کے بعد صوبہ پنجاب جمعیۃ کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کو ہمراہ لیا اور جھنگ روانہ ہوگئے۔ جھنگ میں جمعیۃ کے صوبائی اسمبلی کے ممبر جناب شیخ محمد اقبال صاحب اور دوسرے سرکردہ حضرات نے استقبال کیا۔ ظہر کی نماز وہیں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد شیخ محمد اقبال صاحب ایم پی اے، مولانا عبدالحلیم صاحب مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ صاحب، مولانا محمد یٰسین صاحب بلال زبیری صاحب بھی وفد کے ہمراہ ہوگئے

ڈیڑھ گھنٹے کے بعد یہ قافلہ روڈ سلطان پہنچا جہاں کم و بیش چار ہزار افراد نے وفد کا استقبال کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما جامع مسجد مولانا دوست محمد شہید رحمۃ اللہ علیہ میں پہنچے۔ مسجد بھی عوام سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔

یہ ہزاروں انسانوں کا اجتماع اس شدت کی گرمی میں حضرت مولانا دوست محمد شہیدؒ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے جمع ہوا تھا۔

تلاوت قرآن پاک اور نظموں و نعتوں کے بعد سب سے پہلے قاضی محمد سلیم نے خطاب فرمایا۔ اور عوام کو یقین دلایا، کہ مولانا دوست محمد صاحب کے قتل کا آپ حضرات کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ ہم اس غم میں آپکے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ بعد ازاں قاضی محمد سلیم صاحب نے جائے واردات کا معائنہ کیا

جھنگ سے جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی اسمبلی کے منتخب ممبر جناب شیخ محمد اقبال صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اہلسنت حضرات سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ پرامن رہیں اور صبر سے کام لیں۔ مولانا دوست محمد شہیدؒ کے قتل کی تحقیقات ہو رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ جناب شیخ صاحب نے کہا کہ اگر آپ لوگوں کو کسی طرف سے کسی قسم کی تکلیف پہنچے میرا دروازہ چوبیس گھنٹے کے لئے کھلا ہے۔ میں علاقہ کے عوام سے ہر طرح کا تعاون کروں گا۔

جناب شیخ محمد اقبال کے بعد جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ مولانا دوست محمدؒ نے شہید ہو کر اپنے رب کے ہاں بلند درجات حاصل کر لئے ہیں۔ میں قاتلوں اور ان کے سرپرستوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا حضرت مولاناؓ کو شہید کر کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، خلیفہ اول بن گئے ہیں؟ وہ پہلے بھی چوتھے خلیفہ تھے اور اب بھی چوتھے خلیفہ ہیں۔ کیا یہ جرم کر کے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مصلے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ ایک دوست محمد نہیں ہزاروں دوست محمد بھی شہید ہو جائیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے خلیفہ ہی رہیں گے ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق نے جو بلند مقام دیا ہے۔ اس کو دنیا کی کوئی طاغوتی طاقت نہ پہلے چھین سکی ہے اور نہ آئندہ چھین سکے گی۔ آپ نے رقت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ مولانا دوست محمد شہید کا جرم صرف یہی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کا نام کیوں لیتے تھے۔ قاتلوں کو یہ معلوم نہیں کہ اہلسنت کا بچہ بچہ صحابہ کرامؓ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے مولانا قاسمی نے کہا کہ مولانا دوست محمد شہید کے قتل کی تحقیقات دوسرے ضلع کی پولیس کے سپرد نہ کی جائے انہوں نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو اور ان کے سرپرستوں کو قرار واقعی سزا دے کر پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے اور آئندہ کے لئے ضلع جھنگ میں قتل و غارت گری کا بازار بند کرایا جائے۔ آخر میں حضرت مولانا عبید اللہ انور نے حضرت مولانا دوست محمد شہیدؒ کے لئے دعائے مغفرت کی۔

مجربات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں، علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور مسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری بالوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی مسک زور کرتا ہے کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے قیمت ۲۵ تولے ۲۵ روپے

نمبر ۲ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ ۹۔ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

محمد ظریف صاحب بی اے دلو خیل

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ تبوک کے بعض اہم پہلو

اس واقعہ پر غور سے سوچنے پر چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً

(۱) آدمی کتنا ہی دیندار اور مخلص کیوں نہ ہو، لیکن اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کی تعمیل میں بغیر کسی شرعی عذر کے اگر وہ ذرہ بھی سستی کرے تو وہ کسی بڑی آزمائش میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اب ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنی حالت میں خود سوچ سکتا ہے کہ سستی تو اپنی جگہ رہی۔ اللہ جل شانہٗ کے کتنے احکام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے طریقے ہیں جو ہم سے بالکل چھوٹے ہوئے ہیں۔ ایمان کے بعد سب سے بڑا حکم نماز کا ہے ہم میں سے کتنے ہیں۔ جو اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اذان سنتے ہیں۔ لیکن گھر سے یا دوکان اور دفتر وغیرہ سے اٹھ کر مسجد تک جانے کی تکلیف گوارہ نہیں کرتے۔ اور پھر جو اس حکم کی تعمیل یعنی نماز پڑھتے ہیں۔ ان میں کتنے ہیں جو صحیح طریقہ سے پڑھتے ہیں۔ خشوع و خضوع سے پڑھتے ہیں۔ رکوع و سجود اطمینان سے ادا کرتے ہیں۔ احقر کے ناقص اندازہ کے مطابق شاید ہزار مسلمانوں میں کوئی ایک خوش نصیب ایسا ہوگا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نماز پڑھنے والا ہو۔ باقی زکوٰۃ اور حج کا تو پوچھنا ہی کیا کہ اس میں تو مال بھی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اتنی بڑی کوتاہیوں کے باوجود جب ہمارے اوپر کوئی مصیبت آتی ہے، تو نہایت سادگی سے ہم کہتے ہیں۔ خدا جانے یہ مصیبت کس گناہ کی وجہ سے ہمارے اوپر آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک فہم درست نہ ہو۔ اس وقت تک تک آدمی اپنا نفع اور نقصان سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اور فہم درست ہوتا ہے اللہ جل شانہٗ کے احکام کی تعمیل اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلنے سے۔ اور ان احکام اور طریقوں پر سہولت کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے علماء حق اور مشائخ کرام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور ان حضرات کی صحبت اختیار کرنے سے۔ اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو فہم سلیم اور علم و عمل مستقیم نصیب فرمائے۔

(۲) دوسری بات اس قصہ سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ عقل مند انسان وہ ہے۔ جو اپنے اللہ جل شانہٗ کے ساتھ معاملہ درست رکھے۔ ہر حال میں اپنے اللہ سے چمٹا رہے مشکل کشا اور حاجت روا صرف خدائے پاک کی ذات عالی کو یقین کرے۔ نفع و نقصان، عزت و ذلت، صحت و بیماری، غمی و خوشی کو اللہ کی ذات سے سمجھے۔ اپنے اللہ کی رضا کے مقابلہ میں ساری دنیا کے لوگوں کی ناراضی اس کے سامنے کچھ وقعت نہ رکھتا ہو۔ جیسا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں:۔ ؎

یا الٰہی تو نہ چھوٹے تیرا پھٹنا ہے غضب
یہ مجھے منظور ہے سارا زمانہ چھوڑ دے

اور ان سب چیزوں کا دار و مدار یقین پر ہے جتنا یقین پختہ ہوگا، اللہ کے ساتھ تعلق بھی پختہ ہوگا۔ اور یقین بنتا ہے قرآن و حدیث میں غور و تدبر کرنے سے نیز یقین والے حضرات یعنی علماء حق و مشائخ کرام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور ان کی صحبت اختیار کرنے سے قرآن کریم میں بے شمار واقعات ہیں۔ جن پر غور کرنے سے یقین بننے میں دیر نہیں لگتی۔ مثلاً:

(ا) حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا۔

(ب) حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں رکھنے کے باوجود اللہ رب العزت نے زندہ رکھا۔

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا۔ عزیز مصر کی بیوی نے اُن کو خریدا۔ جیل میں ڈالا گیا۔ لیکن چونکہ اللہ کے ساتھ تعلق درست تھا اللہ پاک نے اُن کو ساری گھاٹیوں سے پار کرا کر مصر کے خزانوں کا مالک بنا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اللہ سے ڈرتا ہے اور صبر اختیار کرتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں فرماتے۔

(د) نمرود اور اس کی مردود قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا۔ لیکن خدائے پاک کی ذات نے آگ کو اس پر گلزار بنا دیا۔ یقین بنا ہوا ہو، تو اللہ کی طرف سے ایسا معاملہ ہوتا ہے۔

(ذ) اصحاب کہف جو کہ نوجوان اولیاء اللہ تھے غار میں تقریباً تین سو نو برس پڑے رہے۔ اللہ نے ان پر نیند طاری کر دی۔ ان کو دائیں بائیں کروٹ بدلاتے رہے۔ اتنے طویل زمانہ میں ان کو ذرہ برابر بھی تکلیف نہ پہنچی۔ یہ سب بنے ہوئے یقین کی برکت تھی۔

(ر) حضرت مریم علیہا السلام کا واقعہ عجیب ہے نوجوان کامل ولیہ تھیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام کس عجیب شان سے انسانی شکل میں متمثل ہو کر ان کے پاس آئے۔ اللہ کے حکم سے ان کے گریبان میں پھونک ماری۔ حمل بغیر باپ کے ٹھہرا۔ دردِ زہ کے وقت کتنی پریشان تھی بچے کی پیدائش کی تکلیف سے بھی اور لوگوں کی تہمت کے ڈر کی وجہ سے بھی۔ کیسے اللہ نے ان کی خاطر کھجور کے خشک درخت کو ہرا بھرا اور پھلدار بنایا۔ اور ان کے لئے پانی کا چشمہ جاری فرمایا اور پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو باوجود شیر خوار بچہ کے اللہ نے کیسی گویائی نصیب فرمائی اور سب سے پہلی بات جو انہوں نے فرمائی وہ یہ تھی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ سبحان اللہ!

(ز) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات کیسے عجیب ہیں۔ فرعون نے کتنا سخت اور مضبوط جاسوسی کا محکمہ قائم کیا تھا اور کتنے پہرے قائم کئے تھے۔ لاکھوں معصوم بچوں کے گلے کاٹے۔ صرف اس خوف سے کہ حکومت ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ جیسا کہ نجومیوں نے ان کو بتایا تھا۔ جناب حضرت موسیٰ علیہ السلام جن کے ہاتھوں اس کی حکومت کا تختہ الٹنا مقدر تھا، کو اپنے گھر اور گود میں پالا۔ گویا کہ اللہ جل شانہٗ نے بتایا کہ جسے میں رکھوں اسے کون چکھے۔ ؏

عدو شود سبب خیر چوں خدا خواہد

اور پھر کیسے اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو دریا سے پار کر دیا اور فرعون اور اس کی مردود قوم کو کیسے غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ سفر کا واقعہ کیسا عجیب، نصیحت آموز اور ایمان افروز واقعہ ہے۔

(ح) حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سو سال مردہ رکھا۔ اس سو سال کے طویل عرصہ میں ان کی لاش کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ نیز اتنے طویل عرصہ میں ان کا کھانا خراب نہ ہوا۔ جیسے پہلے روز تازہ تھا۔ سو سال کے بعد بھی ویسے ہی تازہ پڑا تھا۔ دوسری طرف رب العزت نے ان کے گدھے کو مار دیا۔ اور اس کی ہڈیاں گوشت ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں مل گیا۔ لیکن اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عزیر علیہ السلام کے روبرو ان کے گدھے کو زندہ فرما دیا۔ ان کے سامنے اس کی ہڈیوں کو بنایا اور ہڈیوں کے اوپر گوشت پوست چڑھا کر صحیح سالم بنا دیا

غرضیکہ قرآن عزیز میں ایسے بیسیوں واقعات ہیں جن پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے سے ایک مومن آدمی کا یقین ضرور پختہ اور مضبوط بن جاتا ہے۔ جب یہ یقین ہو جائے کہ ساری طاقتوں کا سرچشمہ اللہ رب العزت کی ذات عالی ہے۔ اور جو کچھ ہوتا ہے اللہ پاک کی مشیت سے ہوتا ہے بغیر اس کی مشیت اور ارادہ کے پوری کائنات کی کوئی چیز بھی ادھر سے ادھر نہیں ہو سکتی۔ تو ایسا شخص گمراہ کیوں رہے گا۔ نافرمان کیوں بنے گا۔ اللہ پاک کی ذات کو چھوڑ کر دوسروں سے کیوں تعلق جوڑے گا۔ نیز ایسا آدمی ہرگز ہرگز پریشان اور سرگردان نہیں ہو سکتا۔ جب یقین یہ ہو جائے کہ اگر خدا نہ چاہے تو بھری دنیا کی پوری مخلوق مجھے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ ایسے ہی اگر ساری دنیا کے لوگ مجھے نقصان پہنچانا چاہیں لیکن خدا نہ چاہے تو ذرہ برابر بھی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ایسی حالت میں اور ایسے یقین کے ساتھ پریشانی کیسے نزدیک آ سکتی ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک درخت کے نیچے سایہ میں آرام فرما رہے تھے۔ تلوار درخت سے لٹکائی ہوئی تھی۔ ایک یہودی دشمن نے موقع پا کر تلوار کو ہاتھ میں لیا۔ اور جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو کافر نے کہا۔ اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

الکفر ملۃ واحدۃ

مولانا سعید الرحمٰن صاحب علوی جامع مسجد حضرو

پاکستان اور دنیائے کفر

قومی زندگی کے کسی بھی شعبہ میں کافروں پر اعتماد تباہی کا پیش خیمہ ہے

پاکستان کے موجودہ حالات میں یہ حقیقت اب منہ بولتی ہوئی تصویر کی طرح سامنے آگئی ہے۔ اس لئے وقت کی انتہائی اہم ضرورت ہے کہ حکومت کے ذمہ دار لوگ اندرونی اور بیرونی طور پر اپنی تمام تر پالیسیوں پر نظر ثانی کریں بالخصوص خارجہ پالیسی اور زندگی کے ہر شعبہ میں کافروں پر اعتماد کرنے کی روش کو بدلیں۔

اگر ہم لوگ پے در پے ٹھوکریں کھانے کے بعد اور اس قیامت صغریٰ سے دوچار ہونے کے بعد بھی اسلام کا نام لیتے ہوئے شرماتے ہیں تو پھر ہمارا خدا ہی حافظ ہے اور نہ معلوم ہچکولے کھانے والی یہ ناؤ کس وقت زیر آب چلی جائے (اللہ تعالیٰ ایسا نہ کریں آمین)

ہمیں یہ بات تسلیم کر لینی چاہیئے کہ ہماری پچھلی حکومتوں کی غلط خارجہ پالیسی اور دوست دشمن کی پہچان نہ کرنے کی روش نے یہ تمام مسائل ہمارے لئے پیدا کئے اور ایک طرف مغربی طاقتوں نے ہمیں اپنا بے دام غلام سمجھا، تو دوسری طرف ہماری ہی روش کے پیش نظر ترقی پسند اقوام بالخصوص ایشیا و افریقہ کی اٹھتی ہوئی مسلم حکومتیں ہم سے دور ہوتی چلی گئیں اور ہم مخلص لوگوں کی ہمدردیوں سے محروم ہو گئے۔

آج حسن اتفاق سے بنیاد راج کی حقیقی ذہنیت بے نقاب ہو گئی ہے اور ترقی پسند اقوام ہمیں اپنی ہمدردی کا مستحق سمجھ رہی ہیں۔ نیز دوست دشمن کھل کر تقریباً سامنے آگئے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ خدائی نظام کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ اس سلسلہ میں قرآن نے ہمیں کیا تعلیم دی۔ اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

ع شاید کہ اتر جائے کسی دل میں مری بات

تنبیہ

مغربی چشمہ کی روشنی سے قرآن فہمی کا مدعی طبقہ اپنی کور باطنی کے سامنے ہر جگہ سخت ٹھوکریں کھا رہا ہے اور اس جگہ بھی یار لوگوں کا وہی حال ہے کہ وہ خوف خدا اور اندیشۂ آخرت سے بے نیاز ہو کر رکیک تاویلیں کرتا ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ آخر قرآن نازل فرمانے والے نے اس کا جو مفہوم متعین کیا اور جس کو مہبط وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوامع الکلم میں واضح کر دیا۔ اس کے برعکس تاویلات کرنا کتنی شدید غلطی ہے اور کتنے سخت مواخذہ کا سبب

اس طبقہ نے اس مرحلہ پر قرآنی تعلیمات کو ایسا گڈمڈ کیا کہ پناہ بخدا۔ انہوں نے موالات، مروت، حسن سلوک رواداری اور عدل و انصاف کو ایک ہی حقیقت کے مختلف عنوان قرار دیا۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ یہ مختلف حقیقتوں کے عنوان ہیں۔ قرآن کریم منزل من اللہ ہے اور خدائے برتر و توانا اور علیم و خبیر نے موقعہ و محل کی نزاکت کے اعتبار سے خود ہی مختلف احکامات دیئے ہیں اب مختلف مواقع اور وقتی ضروریات کے لئے نازل ہونے والے احکامات کو اس طرح خلط ملط کرنا آخر کہاں کی دانشمندی ہے۔ مثلاً جہاں تک صلح اور عہد و پیماں کا تعلق ہے۔ اسلام نے صفائی سے اجازت دی کہ اگر اہل اسلام مصلحت سمجھیں تو ہر کافر سے مشروع طریق سے صلح کر سکتے ہیں۔

وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ انہ ھو السمیع العلیم (انفال)

ترجمہ:۔ اور اگر وہ (کافر) جھکیں صلح کی طرف تو تو بھی جھک اسی طرف اور بھروسہ کر اللہ پر۔ بے شک وہی ہے سننے والا جاننے والا۔ (حضرت شیخ الہند)

حضرت العلام مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم فرماتے ہیں

"مسلمانوں کی طیاری اور مجاہدانہ قربانیوں کو دیکھ کر بہت ممکن ہے کہ کفار مرعوب ہو کر صلح و آشتی کے خواستگار ہوں تو آپ کو ارشاد ہے کہ حسب صوابدید آپ بھی صلح کا ہاتھ بڑھائیں۔ کیونکہ جہاد سے خونریزی نہیں۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور دفع فتنہ مقصود ہے۔ اگر بدون خونریزی کے یہ مقصد حاصل ہو سکے۔ تو خواہی نخواہی خون بہانے کی کیا حاجت ہے۔

اگر یہ احتمال ہو کہ کفار صلح کے پردہ میں ہم کو دھوکا دینا چاہتے ہیں، تو کچھ پرواہ نہ کیجئے۔ اللہ پر بھروسہ رکھئے وہ ان کی نیتوں کو جانتا ہے اور ان کے اندرونی مشوروں کو سنتا ہے۔ اس کی حمایت کے سامنے ان کی بدنیتی نہ چل سکے گی۔ آپ اپنی نیت صاف رکھیئے۔

(ص ۲۳۸ کا حاشیہ ۷ مطبوعہ کراچی)

مولانا مرحوم نے کس خوبی سے بیان فرما دیا کہ اپنی طیاری بہر حال ہونی چاہیئے۔ ہاں کوئی دست صلح بڑھائے تو اسے مایوس نہ کریں۔ کیونکہ جہاد کا مقصد خونریزی نہیں اعلاء کلمۃ اللہ اور دفع فتنہ ہے اور یہ مقصد بدون خونریزی حاصل ہو تو خونریزی کی ضرورت نہیں۔ اپنی نیتوں کو صاف رکھیں۔ صلح کے پردہ میں کوئی دھوکا کرے گا تو منہ کی کھائے گا۔ کتنی اونچی ہے اسلام کی تعلیم!

کاش خواب غفلت میں مدہوش مسلمان آنکھیں کھولتے اور جہاں تک عدل و انصاف کا تعلق ہے شرعی نقطہ نظر سے اس میں کافر و مسلم، اپنے بیگانے کی کوئی تخصیص نہیں

ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا۔ الآیہ (مائدہ)

ترجمہ:۔ اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔ عدل کرو۔

محقق عثمانیؒ فرماتے ہیں:۔

"عدل کا مطلب ہے کسی شخص کے ساتھ بدون افراط و تفریط کے وہ معاملہ کرنا جس کا وہ واقعی مستحق ہے۔ عدل و انصاف کی ترازو ایسی صحیح اور برابر ہونی چاہیئے کہ عمیق سے عمیق محبت اور شدید سے شدید عداوت بھی اس کے دونوں پلوں میں سے کسی پلہ کو جھکا نہ سکے"۔

(حاشیہ ص ۱۴۵ ۱۱)

مروت، حسن سلوک اور رواداری کے معاملہ میں اسلام کا دامن رحمت اتنا وسیع ہے کہ باید و شاید۔

قرآن کریم ان کافروں سے رواداری کی اجازت دیتا ہے۔ جو جماعت اسلام کے مقابلہ میں عناد و دشمنی کا مظاہرہ نہ کریں۔

لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین (ممتحنہ)

ترجمہ:۔ اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان لوگوں سے جو لڑے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تم کو تمہارے گھروں سے کہ ان سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک بے شک اللہ چاہتا ہے انصاف والوں کو۔

(اسیر مالٹا شیخ الہند دیوبندیؒ)

مولانا عثمانی اپنے معرکۃ الآراء تفسیری فوائد میں صـ۱۷۱ حاشیہ ۵ کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

"مکہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو آپ مسلمان نہ ہوئے اور مسلمان ہونے والوں سے عناد اور پرخاش بھی نہیں رکھی۔ نہ دین کے معاملہ میں ان سے لڑے اور نہ ان کو ستانے اور نکالنے میں ظالموں کے مددگار بنے۔ اس قسم کے کافروں کے ساتھ بھلائی اور خوش خلقی سے پیش آنے کو اسلام نہیں روکتا۔ جب وہ تمہارے ساتھ نرمی اور رواداری سے پیش آتے ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور دنیا کو دکھلا دو کہ اسلامی اخلاق کا معیار کس قدر بلند ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ نہیں کہ اگر کافروں کی ایک جماعت مسلمانوں سے برسرپیکار ہے تو تمام کافروں کو بلاتمیز ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا شروع کر دیں۔ ایسا کرنا حکمت و انصاف کے خلاف ہوگا۔ ضروری ہے کہ عورت، مرد، بچے، بوڑھے، جوان اور معاند و مسالم میں ان کے حالات کے اعتبار سے فرق کیا جائے۔

تنبیہ کے ضمن میں صلح، عدل و انصاف اور مروت و رواداری کے متعلق مختصر تشریح سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ رب العزت ان چیزوں سے نہیں روکتے۔ البتہ ممانعت موالات سے ہے۔ یعنی دوستانہ اعتماد اور برادرانہ مناصرت و معاونت

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء (مائدہ)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو دوست بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست۔

(حضرت شیخ الہند محمود حسن دیوبندیؒ)

یعنی اولیاء ولی کی جمع ہے۔ ولی دوست کو بھی کہتے ہیں قریب کو بھی ناصر اور مددگار کو بھی۔ غرض یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ بلکہ تمام کفار سے جیسا کہ سورۂ نساء میں تصریح کی گئی ہے۔ مسلمان دوستانہ تعلقات قائم نہ کریں۔ اس موقعہ پر یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ موالات مروت، حسن سلوک، مصالحت، رواداری اور عدل و انصاف یہ سب چیزیں الگ الگ ہیں۔ اہل اسلام اگر مصلحت سمجھیں تو ہر کافر سے صلح اور عہد و پیمان مشروع طریقہ پر کر سکتے ہیں۔ وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ (انفال)

عدل و انصاف کا حکم جیسا کہ گذشتہ آیات سے معلوم ہو چکا مسلم و کافر ہر فرد بشر کے حق میں ہے۔ مروت اور حسن سلوک یا رواداری کا برتاؤ ان کفار کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ جو جماعت اسلام کے مقابلہ میں دشمنی اور عناد کا مظاہرہ نہ کریں۔ جیسا کہ سورۂ ممتحنہ میں تصریح ہے باقی موالات یعنی دوستانہ اعتماد اور برادرانہ مناصرۃ و معاونت تو کسی مسلمان کو حق نہیں کہ یہ تعلق کسی غیر مسلم سے قائم کرے۔ البتہ صدری موالات جو الا ان تتقوا منھم تقاۃ کے تحت میں داخل ہو وہ عام تعاون جس کا اسلام اور مسلمانوں کی پوزیشن پر کوئی برا اثر نہ پڑے اس کی اجازت ہے۔ (محقق عثمانی)

مولانا مرحوم نے زیر بحث آیت کے ضمن میں اسلامی تعلیمات کے مختلف گوشے بڑی خوبی واضح فرمائے ہیں (جزاہم اللہ احسن الجزاء)

اس آیت میں محض یہود و نصاریٰ کا تذکرہ ہے جو اہل کتاب ہونے کے باوصف محض عند و عناد سے پیغمبر اسلام اور اسلام کی مخالفت کرتے اور اس طرح اپنی ہی کتابوں کی تکذیب کرتے۔ دراصل ان کا ذہن تھا کہ نبوت و رسالت ہماری موروثی ہے جبکہ قرآنی نقطہ نظر سے وہ محض عطیہ الٰہی ہے۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (انعام)

(باقی آئندہ)

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے عہدیداران کا تنظیمی دورہ

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے نائب صدر محمود الحسن عباسی، ناظم عبدالمتین چوہدری، ناظم نشرواشاعت رانا محمد اشرف پر مشتمل ایک وفد ۲۲ر جولائی سے ملتان ڈویژن کے دورے پر روانہ ہوا ہے تفصیلی پروگرام درج ذیل ہے۔

۲۲ر جولائی	جمعرات	شام ۵½ بجے	کوٹ ادو
۲۳ "	جمعۃ المبارک	صبح ۹ بجے	تونسہ شریف
۲۳ "	"	شام ۵½ "	ڈیرہ غازیخان

(کوٹ ادو کے چوہدری وسیم ہمراہ ہوں گے)

۲۴ر جولائی	ہفتہ	شام ۵½ بجے	مظفر گڑھ
۲۵ "	اتوار	صبح نو بجے	شہر سلطان
۲۵ "	"	شام ۵½ "	علی پور

(خازن پنجاب محمد شفیع ہمراہ ہوں گے)

۲۶ر جولائی	سوموار	شام ۵½ بجے	ملتان شہر
۲۷ "	منگل	صبح ۹ بجے	شجاع آباد
۲۷ "	"	شام ۵½ "	کہروڑ پکا
۲۸ "	بدھ	صبح نو بجے	لودھراں
۲۹ "	جمعرات	صبح نو بجے	کبیر والہ
"	"	شام ۵½ بجے	خانیوال
۳۰ "	جمعہ	صبح نو بجے	میاں چنوں
۳۰ "	"	شام ۵½ "	تلمبہ

(محمد حفیظ صاحب ہمراہ ہوں گے)

۳۱ر جولائی	ہفتہ	شام ۵½ بجے	پتوکی وطنی
یکم اگست	اتوار	صبح نو بجے	منکیرا نس
یکم "	"	شام ۵½ "	پاک پتن
۲ "	پیر	صبح نو بجے	اوکاڑہ
۲ "	"	شام ۵½ "	ساہیوال
۳ "	منگل	" "	بورے والہ

(پتوکی وطنی کے حافظ محمد طاہر رضا ہمراہ ہوں گے)

تعزیتی قراردادیں

جمعیۃ طلباء اسلام کھیوڑہ و ہارون آباد نے جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے نائب صدر عبدالرحمٰن نیازی کے والد محترم صوفی نثیر محمد صاحب کی وفات پر تعزیتی قراردادیں پاس کی ہیں۔ انہوں نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

ہر گز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(از قلم محمد امین صفدر قادری حسب الحکم حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نقشبندی قادری پسروری خلیفہ مجاز قطب زمانہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ)

مورخہ ۹ر جمادی الاول ۱۳۹۱ھ بمطابق ۳ر جولائی ۱۹۷۱ء میاں چنوں اور اس کے مضافات میں بہت بارش ہوئی۔ جس سے قطب زماں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری نور اللہ مرقدہٗ کا مزار مبارک بھی متاثر ہوا۔ اور پاؤں کی طرف سے نصف قبر بیٹھ گئی۔ اس پر حضرت مولانا رشید احمد صاحب فرزند اکبر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحبؒ۔ حافظ محمد حنیف صاحب خادم خاص حضرت والا اور جناب محمد انور صاحب ہیڈ ماسٹر نے دس پندرہ رفقاء کے ساتھ مزار مبارک کی کھدائی کی۔ نماز مغرب کے قریب نعش برآمد کر لی گئی۔ حضرت کی وصال کو گیارھواں مہینہ تھا۔ لیکن ابھی تک جسد اطہر کی نورانیت افزوں تر تھی اور مسکراتے ہوئے ہونٹ ڈاکٹر اقبال کے اس شعر کی ترجمانی کر رہے تھے ؎

نشانِ مردِ مومن با تو گویم — چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

کفن اگرچہ پانی سے بھیگ گیا تھا۔ مگر اس پر بھی پوسیدگی کا کوئی اثر نہ تھا۔ لحد کو خشک کرنے کے بعد قریباً ۱½ بجے رات حضرت کی نعش مبارک کو دوبارہ سپرد خاک کر دیا گیا۔

برحمت حضرت مولانا الحاج مفتی احمد صاحب فاضل دیوبند چک ۳۸/۲ نزد اوکاڑہ

بہلوال کے طالب علم کا رجوع

اس طالب علم نے ایک خط لکھا تھا۔ جس میں پروردگار سے تنگ آکر ہندو ہونے کا اظہار تھا۔ جس کا جواب لکھ کر میں نے ترجمان اسلام میں شائع کر دیا تھا۔ اس کے بعد اسی نام سے ایک غلط قسم کا خط آیا تھا۔ جس کا میں نے جواب نہیں دیا، نہ شائع کیا نہ ضرورت تھی۔

ہمیں ہمیشہ ایسے خطوط ملتے ہیں اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسی طالب علم کے نام سے اب یہ دل خوش کن خط موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح کی توفیق دوسرے مسلمانوں کو بھی عنایت فرمائیں کہ وہ ہمیشہ اپنی چھوٹی بڑی غلطیوں کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں۔ ہم میں سے کون ہے جو خطا، نسیان اور غلط کام سے محفوظ رہا ہو۔ مگر خطا کاروں میں سے بہترین وہ ہے جو رجوع کرے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ یہی حدیث شریف کا مضمون ہے۔ فقط۔

(غلام غوث ہزاروی
ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام)

از بہلوال (پیپلز کالونی)

۷۱ - ۶ - ۱۹

جناب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب
سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام

السلام علیکم!

کے بعد عرض ہے کہ جناب زمانے کی ٹھوکروں نے مجھے اتنا بے بس، مجبور، مایوس، جذباتی اور انتہا پسند کر دیا، کہ جذبات کی رو میں بہہ کر کفر کے کلمات لکھ دیئے۔ میں اللہ تعالیٰ اور رسول پاکؐ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں مسلمان ہوں،
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں مسلمان ہوں
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں مسلمان ہوں،
مسلمان ہی رہوں گا اور مسلمان ہی مروں گا۔

جناب میں آپ سے بھی معافی مانگتا ہوں۔ آپ ہمارے بزرگ ہیں اور ہم غلام ہیں۔ غلاموں سے غلطیاں ہوتی ہیں تو آقا معاف کر دیتے ہیں۔ امید ہے معاف فرمائینگے اور خط کا جواب ضرور دینگے تاکہ دل کو تسلی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ آپ قوم کی خدمت کر سکیں۔ آمین ثم آمین!

آپ کا محمد اقبال
معرفت حکیم شمس الدین، شمس دواخانہ پیپلز کالونی
بہلوال ضلع سرگودھا

جناب اس خط کو رسالہ ترجمان اسلام میں شائع کر دیں مہربانی ہوگی اور میں آپ کا بہت مشکور ہوں گا۔

آئندہ سے ترجمان اسلام کی ڈاک و رقوم

لاہور کے پتہ پر ہی بھیجیں

گذشتہ حسابات کی درستگی اور نئے انتظام کی خاطر عارضی طور پر تمام ڈاک اور رقوم کی ترسیل مرکزی دفتر ملتان کے پتہ پر منتقل کر دی گئی تھی۔

اب تقریباً تمام انتظامات درست ہو گئے ہیں، اس لئے اپنے آرڈر، بلوں کی اور خریداری کی رقمیں وغیرہ اور دیگر ڈاک لاہور کے پتہ پر ہی بھیجا کریں تاکہ اندراج اور تعمیل میں تاخیر نہ ہو ——— (دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کا دفتر

عارضی طور پر صوبہ سندھ کی جمعیۃ کا دفتر حیدر آباد سے سکھر منتقل کر دیا گیا ہے۔

آئندہ سے تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے
"دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ، اسٹیشن روڈ سکھر (سندھ)

البتہ رقوم بھیجنے کا پتہ حسب سابق ہے یعنی
حاجی کرامت اللہ صاحب، ٹنڈو یوسف روڈ
حیدر آباد سندھ

رقم اس پتہ پر بھیج کر ایک اطلاعی کارڈ سکھر کے پتہ پر بھیج دیا کریں۔

حافظ محمد اسماعیل
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ

ایجنٹ حضرات کا شکریہ

ہماری بار بار کی اپیلوں سے جن ایجنٹ حضرات نے متاثر ہو کر اپنے واجبات ادا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ ہم ان کے بہت بہت مشکور ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ اپنا تعاون بدستور جاری رکھیں گے۔

لیکن جن ایجنٹ حضرات نے ابھی تک توجہ فرمانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ان کے نام، پتے اور مطلوبہ رقم کی تعداد جلد ہی شائع کر دی جائے گی۔

البتہ ایک آخری موقعہ انہیں اور دیا جاتا ہے۔

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

چکوال میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح

چکوال کے چھپر بازار میں واقع دفتر جمعیۃ علماء اسلام کی عمارت پر ۳ جولائی کو بعد نماز عصر حضرت مولانا غلام حبیب صاحب مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم علم نبویؐ لہرا کر رسم افتتاح ادا کی۔ پرچم کشائی سے قبل دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نے جمعیۃ کے عہدیداروں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ قربانیوں سے بھرپور ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں علماء اکابر کے مفصل حالات بیان کئے۔ اور کارکنوں کو تلقین فرمائی کہ کسی واہ واہ یا کسی کی مخالفت و موافقت کی پروا کئے بغیر جمعیۃ کا کام کریں۔

آپ نے درد انگیز لہجے میں دعا فرمائی۔ کہ الٰہی ہمیں علماء حق کے جوتوں کے طفیل قبول فرما لے۔ ہمارا خاتمہ اسی جماعت حقہ کے ساتھ ہو۔

(حافظ عبدالرحمٰن قاسمی)

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما مشرق وسطیٰ کے دورہ پر روانہ ہو گئے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور مرکزی ناظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ۱۲ جولائی بروز اتوار رات ۱۱ بجے بذریعہ ہوائی جہاز مشرق وسطیٰ کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ اس وفد میں حاجی غلام محمد صاحب صوبہ سرحد جمعیۃ کے ناظم بھی شامل ہیں۔

یہ دورہ جامعہ ازہر کی اسلامی امور کی کونسل کے ڈائرکٹر کی دعوت پر کیا گیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اکابر جمعیۃ قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں کچھ دن قیام کرنے اور وہاں کے سرکردہ رہنماؤں سے ملاقات کرنے کے بعد سوڈان، لبنان، کویت، اردن، سعودی عرب کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ روانگی سے قبل حضرت مفتی صاحب نے بتایا کہ ہم اس دورہ میں عرب ممالک کو یہ یقین دلائیں گے کہ نام نہاد اسرائیل کے مقابلہ میں عرب ممالک جو جدوجہد کر رہے ہیں اس جدوجہد میں پاکستان کے عوام آپ کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ بھارت پاکستان کے خلاف جو مذموم پروپیگنڈا کر رہا ہے عرب راہنماؤں کو اصل صورت حال سے آگاہ کرینگے۔ اکابر جمعیۃ کا عرب ممالک کا دورہ تین ہفتے جاری رہیگا بعد ازاں زیارت حرمین شریفین کے بعد واپسی ہوگی۔

بقیہ ـــــ صراحت

اس وقت قومی اسمبلی کے ارکان میں ایسے جید علماء کی ایک معقول تعداد موجود ہے اور ہر مکتب فکر کے علماء اس میں شامل ہیں۔ بالخصوص پاکستان کے اکثریتی مسلمانوں کے دونوں گروہوں کی نمائندگی کرنے والے جید، فاضل اور قوم کے معتبر ترین علماء قومی اسمبلی کے ارکان کی حیثیت سے موجود ہیں۔

ان علماء کے درمیان اسلامی آئین کے بارے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے اور ۱۹۷۲ء اسلامی نکات اور مسلمان کی ایسی تعریف پر جو ختم نبوت کے عقیدہ کی حامل ہو، پوری طرح اتفاق رکھتے ہیں۔

اس لئے آئین کے بارے میں ان علماء کی رائے اور تصویب، اسلامی نمائندگی کی مکمل علمبردار ہو سکتی ہے چنانچہ پاکستان کے لئے تیار ہونے والے ایسے آئین کا جو اسلامی نظریہ کا حامل ہو، یہ کم سے کم تقاضا ہے جسے پورا کرنا اس آئین کے استحکام کے لئے ضروری ہے موجودہ قومی اسمبلی کے انتخاب، دستور سازی کے لئے ہی ہوئے تھے۔ اس لئے تصویب کی اس کم سے کم حد تک دستور سازی میں ان کی شرکت ایک قومی تقاضے کی آئینی تکمیل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما

عرب کے دورے پر

حکومت مصر کی دعوت پر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے دو ممتاز رہنما حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ، مصر تشریف لے گئے ہیں۔

حکومت مصر کی جانب سے یہ دعوت کئی ماہ ہوئے آئی تھی۔ لیکن ملک کے خاص حالات میں ان دونوں رہنماؤں کی مصروفیات اتنی زیادہ تھیں کہ اب جا کر باہر جانے کی فرصت میسر آئی ہے۔

علاوہ ازیں اس امر کی شدید ضرورت بھی تھی، کہ پاکستان سے جید ایسے معروف و ممتاز افراد عرب ملکوں میں جائیں۔ جن کی دینی و سیاسی حیثیت مسلمہ ہو اور وہ عرب ملکوں کے رہنماؤں کو پاکستان کے موجودہ حالات و موقف سے صحیح طور پر آگاہ کر سکیں۔ اور بھارت کے پروپیگنڈہ کا مؤثر جواب مہیا کر دیں۔

ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لئے ان ہر دو حضرات سے زیادہ موزوں اور کون ہو سکتا تھا۔

ایک صحیح مذہبی اور استعمار دشمن جماعت کی حیثیت سے جمعیۃ علماء اسلام کا ایک زبردست تاریخی مقام ہے جس سے ساری دنیا ء اسلام اور بالخصوص عرب ملکوں کے خواص و عوام بخوبی آگاہ ہیں

پھر یہ دونوں رہنما اپنی علمی حیثیت میں بھی اتنے ممتاز ہیں کہ عرب کے علماء و خواص میں احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔

نیز ان دونوں رہنماؤں کی سیاسی جد و جہد اور عربوں کے سیاسی جد و جہد اور عربوں کے سیاسی موقف کی حمایت میں ان کی مساعی بجائے خود انہیں عرب دنیا میں معزز و محترم بنانے کے لئے کافی ہیں۔

اس طرح یقیناً ان دونوں حضرات کا یہ دورہ پاکستان کے حق میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد سے ۱۹۶۲ء تک عرب ملکوں کا رویہ پاکستان کے بارے میں سرد مہرانہ رہا ہے۔

اور آج عرب ملکوں میں پاکستان کے لئے جو خیر سگالی و موافقت کی فضا پائی جاتی ہے۔ اس میں بہت زیادہ دخل مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ان دوروں کا ہے۔ جو انہوں نے ۱۹۶۳ء سے اب تک کئی بار کئے اور مصر و شام و سعودی عرب گئے۔

اس ضمن میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے علمی اثر و رسوخ و وجاہت کے ذریعہ کئی عرب حکومتوں کے سفراء و نمائندوں کو پاکستان کے صحیح موقف سے باخبر کیا، اور ہندوستان کے مقابلہ میں پاکستان کے وقار کو عربوں کی نظروں میں بلند تر کیا۔

افسوس ہے کہ پاکستان کی سابقہ حکومتوں نے ان عظیم ترین شخصیتوں کے دینی و علمی اثر و رسوخ سے عرب دنیا میں کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی اور کبھی باقاعدہ طور پر ان کی خدمات عرب دنیا کے لئے حاصل نہیں کیں۔ اس کے برعکس ان حضرات کے دورے ہمیشہ عرب ملکوں کی دعوتوں پر ہی ہوئے۔

جیسا کہ یہ دورہ بھی مصر کی دعوت پر ہو رہا ہے اور اس صورت میں بھی ان حضرات نے اپنے عزیز وطن پاکستان کی اتنی بہتر نمائندگی کی کہ آج عرب ملکوں کا رویہ بیشتر پاکستان کے حق میں ہے اور بھارت اس پر ماتم کناں ہے۔

تلاش گم شدہ

ایک لڑکا جس کا نام محمد فاروق ولد محمد صادق متوطن ڈیرہ اسماعیل خاں ہے، عمر تقریباً بارہ سال رنگ گندمی نیلی پاپلین کی قمیص سفید شلوار اور سر پہ کالی دھاری والا رومال اوڑھے ہوئے ہے۔ جو پانچ جولائی سے اچانک لاپتہ ہو گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے یا اس کا پتہ ہو، یا کسی دینی مدرسہ میں داخلہ لے لیا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

قاری خادم حسین جامع مسجد نہر والی باٹا پور لاہور

بقیہ ـــ واقعہ تبوک کے بعض اہم پہلو

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ! یہ سن کر وہ کافر تھر تھر کانپنے لگا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو اٹھایا۔ اور فرمایا، اب تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ اس کافر نے کہا کہ آپ ہی اگر مجھے معاف فرمائیں تو بچ سکتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرما دیا۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور میں تشریف فرما تھے۔ اور غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بنایا اور کبوتری نے جالے کے اوپر انڈے دیئے۔ اس وقت کفار غار کے منہ کے پاس کھڑے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ نیچے کو دیکھ لیں۔ تو ہم کو دیکھ لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھبرائیے نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں طائف تشریف لے گئے تو وہاں کے کافر سردار بہت برے طریقہ سے پیش آئے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ رنج اور تکلیف پہنچائی۔ رب العزت نے اسی وقت پہاڑوں پر مقرر فرشتہ خدمت اقدس میں بھیج دیا۔ فرشتے نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ فرمائیں تو میں ان مردار وں کو پہاڑوں کو آپس میں ٹکرا کر ان کو بیچ میں پیس دوں۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ شاید ان کے اصلاب سے کوئی مومن پیدا ہو جائیں۔

دعائے مغفرت

حافظ مقبول احمد صاحب جنڈ انوالہ کی خوش دامن ۱۹ر جون کو رحلت فرما گئی ہیں۔ قارئین سے دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ (محمد یوسف فیروزپوری)

دعائے صحت

حافظ محمد زکریا صاحب مدرس مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلور کوٹ کے لئے صحت کاملہ کی دعا کی درخواست ہے (محمد یوسف فیروزپوری)

مولانا قاری سید عبدالکریم کا دورۂ سندھ

خطیب شعلہ بیان مولانا قاری سید عبدالکریم شاہ صاحب ڈیرہ غازی خاں ۳۰ر جولائی کو میرپور تحصیل ٹھل ضلع حیدر آباد ۳۱ر جولائی کو مورو ضلع نواب شاہ ۱۸ر اگست سے ۲۲ر اگست تک خلاقہ گھوٹکی، عادل پور، ماچھی گوٹھ ۲۳ر اگست کو واپس پنجاب۔ یکم اگست سے ۴۔ اگست تک ڈیرہ اسمٰعیلخان پہاڑ پور کا دورہ کریں گے۔

بشکریہ ماہنامہ بینات کراچی

قسط نمبر (۱)

حضرت عمارؓ کی شہادت

کتاب "خلافت و ملوکیت کی حقیقت" کی ایک بحث

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی شیخ الحدیث

فیصلہ کن جنگ:

مودودی صاحب جنگ صفین کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس جنگ کے دوران ایک واقعہ ایسا پیش آگیا جس نے نص صریح سے یہ بات کھول دی کہ فریقین میں سے حق پر کون ہے اور باطل پر کون۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ جو حضرت علیؓ کی فوج میں شامل تھے حضرت معاویہؓ کی فوج سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضرت عمارؓ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحابہ میں مشہور و معروف تھا اور بہت سے صحابیوں نے اس کو حضور کی زبان مبارک سے سنا تھا کہ:

تقتلك الفئة الباغية — تم کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ (ص ۱۳۶)

کئی سطروں میں حدیث کے حوالے دینے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"متعدد صحابہ و تابعین نے جو حضرت علی و حضرت معاویہؓ کی جنگ میں مذبذب تھے حضرت عمارؓ کی شہادت کو یہ معلوم کرنے کے لئے ایک علامت قرار دیا کہ فریقین میں سے حق پر کون ہے اور باطل پر کون" (ص ۱۳۷)

پھر ایک صفحہ کے بعد لکھتے ہیں:۔

"اور ظاہر ہے کہ ان کو قتل حضرت معاویہؓ کے گروہ نے کیا تھا نہ کہ حضرت علیؓ کے گروہ نے (ص ۱۳۹)

حدیث کی صحت میں ہمیں کوئی کلام نہیں ہے لیکن یہ بات کہ یہ حضرت معاویہؓ اور ان کی جماعت کے باغی ہونے پر نص صریح ہے بالکل غلط ہے۔ یہ دعویٰ صرف اس وقت ثابت ہو سکتا ہے جب یہ ثابت ہو جائے کہ انہیں حضرت معاویہؓ کے گروہ نے قتل کیا تھا یہ دعویٰ صرف "ظاہر ہے" کہہ دینے سے ثابت نہیں ہو جاتا کیا اس کے لئے بھی کوئی نص صریح ہے؟ اگر نہیں تو آپ نے یہ کیسے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ کا باطل پر ہونا نص صریح سے ثابت ہو گیا؟ نص صریح ثبوت حکم اعتبار سے قطعی الدلالۃ ہوتی ہے۔ مگر اپنے مصداق پر قطعی الدلالۃ صرف اس وقت ہوتی ہے جب مصداق کا مصداق ہونا قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ جب تک یہ بات یقینی نہ ہو کہ اس کا مصداق فلاں ہے اس وقت تک اس "فلاں" کے لئے حکم نص ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً قصاص کا حکم منصوص ہے۔ لیکن اگر زید پر الزام لگایا گیا کہ اس نے عمرو کو قتل کر دیا ہے تو محض اس الزام کی بناء پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ زید سے قصاص لینا نص صریح سے ثابت ہے یہ اسی وقت کہہ سکتے ہیں جب دلیل شرعی سے زید کا قتل ہونا بھی ثابت ہو جائے اسی طرح اس حدیث سے یہ تو صراحۃً ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عمارؓ کو جو گروہ قتل کرے گا وہ باغی ہو گا لیکن اس سے یہ بات کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتی کہ حضرت معاویہؓ کا گروہ فئہ باغیہ تھا یا باطل پر تھا۔ یہ صرف اس وقت ثابت ہو سکتا ہے جب دلیل شرعی سے یہ بات بھی ثابت ہو جائے کہ اسی گروہ نے انہیں قتل کیا تھا۔ یہ کہنا کہ نص صریح سے یہ بات کھل گئی کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر، حدود سے تجاوز اور قول باطل ہے جو قائل کی کم علمی و کم فہمی کی دلیل ہے۔ یہ دعویٰ کہ انہیں حضرت معاویہؓ کے گروہ نے قتل کیا تھا، ہرگز ظاہر نہیں ہے۔ انشاء اللہ چند سطروں کے بعد آپ اس کی بحث دیکھیں گے تو آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ یہ بہتان خالص ہے اس مقام پر دو تنقیحات فیصلہ کن ہیں ایک یہ کہ حضرت عمارؓ کو حضرت معاویہؓ کے گروہ نے قتل کیا یا نہیں؟ اور اگر نہیں کیا تو ان کا قاتل کون گروہ ہے؟

دوسری اہم تر بحث یہ ہے کہ آیا نفس حدیث مذکور کے مقتضیٰ کے پیش نظر حضرت معاویہؓ کے گروہ کو اس کا مصداق بنایا بھی جا سکتا ہے یا نہیں؟

دوسری تنقیح اہم تر بھی ہے اور اس کی روشنی میں پہلی تنقیح کا مرحلہ بھی آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے اس لئے آغاز بحث اسی سے مناسب ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جس میں کسی شک و ریب کی گنجائش نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کوئی فضول اور غیر مفید بات نہیں نکل سکتی۔ جو بات بھی آنحضورؐ نے ارشاد فرمائی اس میں کوئی نہ کوئی حکمت و منفعت ہے غیر مفید اور لایعنی بات سے آپ کی ذات اقدس بلند و برتر ہے۔ اس عقیدہ صحیحہ کی روشنی میں حدیث مذکور پر غور کیجئے کہ اس ارشاد سے آنحضور کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ فی نفسہ یہ اطلاع کہ تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا ایک خبر ہے جس میں کوئی بھی افادیت نہیں ہے۔ جب حضرت عمارؓ شہید ہو گئے۔ تو انہیں اس سے کیا کہ انہیں کس نے شہید کیا ہے؟ اگر عالم آخرت میں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ جس گروہ نے انہیں شہید کیا ہے وہ باغی ہے تو اس سے انہیں کیا نفع پہنچ سکتا تھا؟ باغیوں کے ہاتھ سے قتل ہونا کوئی خاص فضیلت کی چیز بھی نہیں ہے جو یہ کہا جا سکے کہ اس کا بیان فرمایا گیا ہے۔ شہادت یقیناً فضیلت ہے لیکن وہ کافروں کے ہاتھ سے ہو یا باغیوں کے ہر دو صورت میں فضیلت ہے مخصوص طور سے باغیوں کے ہاتھ سے قتل ہونا کوئی فضیلت کی چیز نہیں ہے۔ اگر آنحضورؐ کا مقصد بشارت دینا یا ان کی فضیلت بیان فرمانا ہوتا تو صرف شہادت کی بشارت دیتے۔ فئہ باغیہ کے ذکر کی کیا ضرورت تھی؟

اگر یہ کہا جائے کہ مقصد دوسرے لوگوں کو آگاہ کرنا تھا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوسروں کو بھی بتانے سے کیا فائدہ تھا؟ کسی عاقل کی خبر سے محض خبر مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس سے مقصود انشاء ہوتی ہے صرف یہ بات معلوم ہو جانا کہ حضرت عمارؓ کا قاتل گروہ باغی ہے بالکل بیکار اور غیر مفید ہے۔ جب تک اس علم سے کوئی حکم شرعی نہ عائد ہونا ہو یہ حکم یہاں بالکل ظاہر ہے قرآن مجید میں صاف اور صریح طور پر مذکور ہے۔

وقاتلوا التی تبغی حتی تفیئ الی امر اللہ۔ الآیۃ — اور باغی گروہ سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کریں)

اسے سامنے رکھئے تو ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد واضح ہو جاتا ہے یعنی آنحضور اس گروہ کو جو حضرت عمارؓ کو قتل کرے باغی قرار دے رہے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو ان سے جنگ کرنے کا حکم دے رہے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کریں جیسا کہ قرآن مجید کا ارشاد ہے دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جب حضرت عمارؓ کی شہادت اس امر کی یقینی دلیل تھی کہ جو گروہ ان کا قاتل ہے وہ شرعاً باغی ہے اور یہ روایت عام طور پر صحابہ کرام و تابعین کو معلوم تھی اس کے ساتھ بقول مودودی صاحب یہ بھی سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں حضرت معاویہؓ کے گروہ نے قتل کیا ہے تو اس کا تقاضا یہ تھا کہ جتنے صحابہ و تابعین اس واقعہ سے پہلے فریقین کے قتال کو "فتنہ" سمجھ کر غیر جانبدار تھے اور دونوں سے بے تعلق ہو کر خانہ نشینی اختیار کئے ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب حضرت علیؓ کے معاون اور حضرت معاویہؓ کے خلاف شمشیر بکف ہو جاتے۔ اگر تابعی نہیں تو کم از کم صحابہؓ کرام سے تو یہ توقع یقینی تھی کہ وہ بقول مودودی صاحب "اس نص صریح سے" حضرت معاویہؓ کا باغی ہونا ظاہر ہونے کے بعد ضرور آیت موصوفہ پر عمل کرتے اور ان میں یکایک ہل چل مچ جاتی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان حضرات کو اس واقعہ کے بعد بھی کوئی حرکت نہ ہوئی۔ نہ یہ غیر جانبداری کی روش سے ہٹے نہ انہوں نے حضرت معاویہؓ کے خلاف کوئی محاذ بنایا نہ ان کے مقابلہ میں حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل ہوئے تاریخ سے کہیں اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ ان حضرات نے حضرت علیؓ کی اعانت کی ہو اور حضرت معاویہؓ کے خلاف صف آرا ہو گئے ہوں حالانکہ اس سے تو پوری دنیائے اسلام میں ہیجان عظیم پیدا ہو جانا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے پیدا ہو گیا تھا خصوصاً اس سے کہ ان کی شہادت کا حادثہ یہ سب حضرات اور مسلمانان عالم اسلامی دیکھ چکے تھے اور ان کے خلاف بغاوت کو فرو نہ کرنے کے نتائج بھی دیکھ رہے تھے۔ اس تجربہ سے عبرت حاصل کر کے انہیں تو بہت جلد ادھر توجہ کی ضرورت تھی۔ یقیناً اگر اس سے کوئی ہیجان پیدا ہوا ہوتا اور حضرت معاویہؓ کے خلاف جذبات کا طوفان امڈا ہوتا تو یہ واقعہ تواتر کے ساتھ منقول ہوتا لیکن یہ کیا بات ہے کہ تاریخ کے اوراق اس کے تذکرے سے یکسر خالی ہیں یہاں تک کہ اعوان و انصار کی قلت کی وجہ سے حضرت علیؓ بھی دوبارہ شام پر حملہ نہ کر سکے۔ خود مودودی صاحب کا بیان ہے کہ واقعہ تحکیم کے بعد حضرت علیؓ نے دوبارہ شام پر چڑھائی کرنا چاہی مگر عراق کے لوگ ہمت ہار چکے تھے اور خوارج کے فتنے نے حضرت علیؓ کے لئے مزید ایک دردسر پیدا کر دیا تھا (ص ۱۴۵)

گویا ان کے پاس اب اتنی فوج نہ تھی کہ وہ دو محاذوں پر جنگ کر سکتے۔ لیکن یہ وقت پیش ہی کیوں آتی اگر غیر جانبدار صحابہ کرام ان کے ساتھ ہو جاتے۔ ان حضرات کی تعداد بھی خاصی تھی۔ پھر ان میں سے ایک ایک کا ہزاروں مسلمانوں پر اثر تھا ان کے ساتھ ہوتے ہی لاکھوں کا لشکر ان کے جھنڈے تلے جمع ہو جاتا اور وہ دونوں محاذوں پر جنگ کر کے فتح حاصل کر سکتے تھے۔

غیر جانبدار صحابہ و تابعین کا یہ سکون و سکوت حضرت عمارؓ کی شہادت اور حدیث مذکور کے علم کے باوجود آخر کیوں تھا؟ ان میں اور عامہ مسلمین میں ہیجان کیوں نہ پیدا ہوا؟ اس کی توجیہہ میں چار باتیں کہی جا سکتی ہیں۔

اول: اس حدیث کا انہیں علم نہ تھا مگر یہ غلط ہے خود مودودی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ حدیث معروف و مشہور اور بمنزلہ متواتر تھی اور سب کو معلوم تھی (باقی آئندہ)

WEEKLY
REGD. No. 7132
TARJUMANE ISLAM
L. AHORE

سوئٹزرلینڈ کے بنک سرمایہ داروں کی پناہ گاہیں

سالہا سال سے دنیا کے مختلف ممالک کے ہزاروں کروڑ پتی اپنی بے پناہ آمدنی کو ٹیکس سے بچانے کے لئے اسے سوئٹزرلینڈ کے کسی بنک میں جمع کرا رہے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں انکم ٹیکس کی ادائگی چونکہ جرم نہیں ہے اس لئے یہ آمدنی وہاں جوں کی توں محفوظ رہتی ہے۔

کروڑ پتی افراد کے ان خفیہ خزانوں کے محافظوں کو سوئٹزرلینڈ میں "گوفر آف زیورچ" کہتے ہیں۔ دوسروں کی بھاری رقوم کی حفاظت اور ان کی رازداری نے ان محافظوں کو جہاں ٹیکس سے بچنے والوں کا دوست بنا دیا ہے وہاں ان کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک کے انکم ٹیکس کے حکام خاصے پریشان ہیں۔

کروڑ پتی فلمی اداکار ہوں یا ڈکٹیٹر، تاجر ہوں یا صنعت کار سب ہی ان محافظوں کی قدر کرتے ہیں اور انہیں ان پر مکمل اعتماد ہے۔

اس وقت سوئٹزرلینڈ کے مختلف بنکوں میں دنیا کے کئی ممالک کا ایک ارب پونڈ سے زائد سرمایہ ہر قسم کے ٹیکسوں سے مستثنیٰ پڑا ہوا ہے ان بنکوں کا سارا کاروبار چونکہ انتہائی رازداری پر چلتا ہے اس لئے کسی کو یہ نہیں پتہ چل سکتا کہ ان میں کس کا کتنا پیسہ جمع ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں چونکہ آمدنی پر انکم ٹیکس نہ دینا جرم نہیں ہے اس لئے ان بنکوں میں جمع شدہ رقوم کی تفصیلات کبھی بھی منظر عام پر نہیں آسکتیں۔ بفرض محال اگر بنک کا کوئی ملازم ان تفصیلات کا راز فاش کر بھی کر دیتا ہے تو قانونی طور پر اسے یا تو چھ ماہ کی قید بامشقت بھگتنی پڑتی ہے یا ۱۵۰ پونڈ کا جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں جس شخص کے بنک اکاؤنٹ کی تفصیلات ظاہر کی گئی ہوں وہ اپنے نقصان کی تلافی کے لئے بنک کے ملازم پر مقدمہ بھی دائر کر سکتا ہے۔

بے نام بنک

سوئٹزرلینڈ کے کئی بنکوں میں کاروباری رازداری کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے ناموں کی تختیاں تک دروازوں پر نہیں لگاتے بعض اوقات یہ عام مکان سا ہوتا ہے جس میں بنکاری کا سارا کاروبار جاری رہتا ہے۔ ان بنکوں میں جمع شدہ رقوم کے مالک کئی ایسے افراد ہیں جو گمنام رہنا چاہتے ہیں۔ انہیں بنک کی طرف سے ایک نمبر دیا جاتا ہے جس کے بارے میں بنک کے صرف چند سینئر حکام کو ہی مطلع کیا جاتا ہے رقم جمع کرانے والا اس نمبر کے ذریعہ بنک سے لین دین کرتا ہے یہ نمبر دراصل اس کے دستخطوں کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کا نمبر دس ہے تو وہ بنک سے رقم نکلواتے وقت چیک پر اپنے دستخط کرنے کے بجائے اس پر صرف دس لکھ دے گا۔

کسی شخص کے لئے اگر اس کے بنک اکاؤنٹ کی تفصیلات بذریعہ ڈاک بھیجنا ناگزیر ہو تو اس صورت میں تفصیلات کو سادہ لفافوں میں اس شخص کے کسی ایجنٹ کے پاس بھیج دیا جاتا ہے۔

جرمنی میں نازی دور حکومت کے ابتدائی سالوں میں لوگوں کو غیر ممالک کے بنکوں میں اپنی جمع شدہ رقوم کو ظاہر کرنا پڑتا تھا۔ اس سلسلہ میں گسٹاپو کے اراکین یہودیوں کو سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں ان کی جمع شدہ رقوم کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے سخت اذیتیں دیا کرتے تھے۔

گسٹاپو کے اراکین نے کئی بار سوئٹزرلینڈ کے بنکوں سے بھی یہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کے حکام نے انہیں بڑی چالاکی سے بے وقوف بنایا۔ بنکوں کے حکام نے اپنے سٹاف کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ کسی کے سامنے اپنی زبان نہ کھولیں۔

یہودیوں کی زندگی اور رقوم کو بچانے کے لئے ہی ۱۹۳۴ء میں سوئیز بنکنگ ایکٹ نافذ کیا گیا۔ اس ایکٹ کے مطابق بنک کا کوئی ملازم اگر بنک میں جمع شدہ رقوم کی تفصیلات ظاہر کر دیتا تو اسے سخت سزا دی جاتی۔

ان دنوں کئی ممالک یہ جاننے کے لئے کہ ان کے کسی باشندے نے سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں کتنی رقم جمع کر رکھی ہے اس کے نام سے ان بنکوں میں خود رقم جمع کراتے ہیں لیکن "خفیہ نمبر" کی وجہ سے انہیں عام طور پر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ارجنٹائن کے ڈکٹیٹر جان پیرون نے سوئٹزرلینڈ کے ایک بنک میں تین کروڑ پچاس لاکھ پونڈ (تقریباً ۷۵ کروڑ روپے) جمع کئے تھے ۱۹۴۷ء میں جب اس کی پہلی بیوی ایوا نے یورپ کا دورہ کیا تو اس نے بنک سے یہ ساری رقم نکلوا لی۔

غیر متوقع منافع

سوئٹزر بنکوں کے قانون کے مطابق جس رقم کا کوئی دعویدار باقی نہیں رہتا وہ بنک کی ملکیت بن جاتی ہے اس قانون کے مطابق اب تک لاکھوں پونڈ کئی بنکوں کی ملکیت بن چکے ہیں۔ ان رقوم کے مالک افراد اپنی جمع شدہ رقوم کا راز بتائے بغیر انتقال کر گئے اس لئے بنکوں نے ان رقوم کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

یہ بنک لاوارث رقوم کے بارے میں خود کچھ نہیں کہتے البتہ اگر ان رقوم کے مالک افراد مرنے سے پہلے کسی کو اپنا اکاؤنٹ نمبر بتا دیں تو وہ اس نمبر کی مدد سے بڑی آسانی سے یہ رقوم نکال سکتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے ان پراسرار بنکوں میں زیادہ تر ان افراد کی رقوم جمع ہیں جو انکم ٹیکس سے بچنا چاہتے ہیں لیکن یہاں ایسی رقوم بھی رکھی جاتی ہیں جو ناجائز ذرائع سے حاصل کی گئی ہوں۔

کہا جاتا ہے کہ ایک برطانوی باشندے نے انکم ٹیکس کے حکام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے اپنے پندرہ ہزار پونڈ سوئٹزرلینڈ کے ایک بنک میں جمع کرائے تھے۔ اس بنک کے ایک افسر نے یہ سوچ کر کہ اس رقم کا مالک انکم ٹیکس کے حکام کو اپنی ناجائز آمدنی کے بارے میں کسی بھی صورت میں مطلع نہیں کرے گا بڑی آسانی سے اس کی رقم ہتھیا لی لیکن عام طور سے ایسا بہت کم ہوتا ہے کیونکہ ان بنکوں کو اپنا کاروبار وسیع کرنے کے لئے بہرحال دوسروں کا اعتماد حاصل کرنا ہی پڑتا ہے اور اعتماد حاصل کرنے کے لئے ایمانداری پہلی شرط ہے۔ (روزنامہ امروز)

گندم، چنے، جو، سرسوں
تارا میرا، مونگی، موٹھ،
گوارہ، باجرا، اسپغول، گڑ، شکر
کھانڈ دیسی، مونگ پھلی
غرضیکہ
ہر قسم کے اجناس کی تھوک وساور کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں
پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی
غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاول نگر
فون نمبر ۳۰۹

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر اور ایجنسی نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے اس سے تعمیل ارشاد میں جلدی ہو سکے گی۔

(ادارہ)

إن الدين عند الله الإسلام

ترجمان الإسلام

أو

العلماء ورثة الأنبياء

ماضی کے روشن چراغ

احمد حسین کمال

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے سیاسی زوال کے بعد سب سے پہلی اصلاحی اور عوامی تحریک بنگال میں شروع ہوئی۔ اور اس تحریک کی بنیاد ایک عالم دین نے رکھی۔

مولانا شریعت اللہؒ حاجی بہادر پور ضلع فرید پور بنگال کے رہنے والے تھے۔ حجاز مقدس جا کر وہاں ۲۰ سال مقیم رہے۔ آپ جناب شیخ عابد مکی شافعی سے علمی استفادہ کیا۔ ۱۸۰۰ء میں ہندوستان واپس آئے اور ۱۸۰۴ء میں "فرائضی" جماعت بنائی۔ اس جماعت میں پیر اور مرید کی اصطلاح کے بجائے۔ استاد اور شاگرد کی اصطلاح استعمال کی جاتی تھی۔

اس جماعت کے ۴ مقاصد تھے۔

(۱) مسلمان عوام میں مذہبی فرائض کی تبلیغ کرنا اور انہیں ان فرائض کا پابند بنانا۔

(۲) عزباء کے درمیان باہمی تعاون اور ہمدردی کے جذبات پیدا کرنا اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی تلقین کرنا۔

(۳) غریب کاشت کاروں کو زمینداروں اور جاگیرداروں کے ظلم و ستم سے نجات دلانا۔

(۴) رفتہ رفتہ انگریزوں سے ملک کو نجات دلانا۔

مولانا شریعت اللہ کے بعد ان کے بیٹے دودھو میاں ان کے جانشین ہوئے اور انہوں نے اپنی جماعت و تحریک کا صدر مقام بہادر پور کو قرار دیا۔ جہاں آگے چل کر انگریزوں کے ساتھ اسی جماعت کی خون ریز جنگیں ہوئی

افسوس کہ مشرقی ہندوستان کی اسی عظیم اسلامی اصلاحی اور عوامی تحریک پر انگریزی حکومت کی ڈپلومیسی نے تاریکی کے گہرے پردے ڈال دیئے۔ اور بہت تھوڑے حالات بعض قدیم انگریزی یادداشتوں دفتروں میں ملتے ہیں۔

میں نے اس تحریک کا تھوڑا بہت ذکر ایک قدیم انگریز یادری ٹائیٹلر کی کتاب مذاہب ہند کی تحقیقات میں پڑھا۔

دوسری اصلاحی تحریک شمالی ہند میں مولانا سید احمد شہید کی سرکردگی میں جاری ہوا۔ جو آگے چل کر مولانا اسماعیل شہید آف دہلوی کی تحریک جہاد میں شامل ہوگئی۔

اس تحریک سے متعلق کافی مواد، اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

تیسری تحریک ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کی تھی۔ اور یہ تحریک جو پورے ہندوستان پر محیط تھی۔ علماء کی کوشش ہی سے شروع ہوئی تھی جیسا کہ دہلی، لکھنؤ، بریلی، رام پور، خیر آباد، جھانسی، عظیم آباد، فیض آباد، فتح پور، حیدرآباد، کے علماء عظام نے کیا۔ بہادر شاہ ظفر کے علماء مدارس کے علماء اور مشائخ نے کیا۔ اسی طرح شاملی، تھانہ بھون، گنگوہ، دیوبند، سہارنپور، نانوتہ کے علماء دہلی کے علماء آگرہ اور بریلی کے علماء، الہ آباد

جرأت سے کام لیا۔ ۱۰۰ نقد و بیع سے

سرسید نے مختلف تصنیفات سے یہ تاثر مسلمانوں اور انگریزوں کو فکری اور معاشرتی اعتبار سے ایک دوسرے سے قریب تر کر دیا جائے، اور انگریزی علوم و افکار و انگریزی طرز زندگی مسلمانوں میں قابل قبول بنا دیا جائے۔

ان کے نزدیک مسلمانوں کی بقاء اور ترقی کا واحد ذریعہ یہی تھا۔ چنانچہ ان کی تعلیمی تحریک اس ہی خطوط پر استوار ہوئی اور آگے چل کر ان کا سیاسی نقطہ نظر بھی یہی بنا کہ مسلمانوں کو ہر حال انگریزوں کا وفادار دوست بن کر رہنا چاہیئے۔ اور حقوق طلبی کی سیاسی مہم میں خود کو فریق نہیں بنانا چاہیئے، چنانچہ اسی بنا پر وہ کانگریس کے شدید مخالف ہوئے۔ اور اس میں مسلمانوں کی شمولیت کو سخت نقصان دہ بتاتے رہے

انگریزوں کے ساتھ کامل وفاداری اور تعاون کے اسی نقطہ نظر نے آگے چل کر جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ایک بڑے حصہ میں ایسی تحریکوں اور تنظیموں کو فروغ دیا جو سیاسی اعتبار سے مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے روکتی تھیں،

سرسید دسمبر ۱۸۷۰ء میں انگلستان کی سیر سے واپس آئے تو انہوں نے دو کمیٹیاں قائم کرنے کا اعلان کیا،

ایک کمیٹی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان" جس کا مقصد تھا، کہ انگریزی حکومت سے جو تعلیم کے فائدے عام لوگ اٹھا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی علیحدہ طور پر ایسے فائدے حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

دوسری کمیٹی "خزینۃ البضاعۃ" کے نام سے تعلیمی مقاصد کے لیے چندہ جمع کرنے کے لئے قائم کی،

چنانچہ چندہ جمع ہونا شروع ہوا پہلے سر ولیم میور گورنر یوپی نے ایک ہزار روپیہ دیا، پھر وائسرائے لارڈ ناتھ براک نے دس ہزار روپیہ دیا، رام پور کے نواب اور دوسرے رؤسا نے بھی چندے دیئے، چنانچہ ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء کو جو کہ ملکہ برطانیہ وکٹوریہ کی سال گرہ کا دن تھا۔ علی گڑھ میں، مدرسۃ العلوم علی گڑھ، کا افتتاح کیا گیا" یہ ہی مدرسہ بعد میں مشہور کالج اور مشہور یونیورسٹی علی گڑھ کالج کا سب سے پہلا پرنسپل ایک انگریز مسٹر لنس تھا۔ اس کے بعد نومبر ۱۸۸۳ء میں دوسرا انگریز تھیوڈور بیک پرنسپل مقرر ہوا۔

مورخین اس بات پر بڑے تعجب اور حیرانگی کا اظہار کیا کرتے ہیں، کہ انگلینڈ کے ایک معمولی سے تجارتی ادارہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایشیا کے اتنے بڑے علاقے ہندوستان پر کس طرح اپنا فوجی قبضہ جمایا تھا، یہ علاقہ جو چین کی سرحدوں سے ملاکا اور افغانستان کے پہاڑوں سے برما تک بیس لاکھ مربع میل سے زیادہ پر محیط تھا، سات سمندر پار سے آنے والے ایک تجارتی ادارہ کے افراد کے لئے کتنی آسانی کے ساتھ شکارگاہ بن کر رہ گیا تھا حالانکہ ان اجنبیوں کی زبان، تہذیب ثقافت، طرز رہائش، سب ہی کچھ اس علاقہ کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۳ شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ

مطابق

۲۴ ستمبر ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۳۷
فی پرچہ	۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے)	۱۳/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

شعبہ ادارت ترجمان اسلام

چوک رنگ محل لاہور

• — جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحت ——— احمد حسین کمال

اعتیاج سے مکمل آزادی حاصل کیجئے

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کو امداد دینے والے کنسورشیم کا اجلاس پھر تین ماہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ اطلاع درست ہے تو پاکستان کو بیرونی امداد کے سلسلہ میں ایک فیصلہ کن قدم اٹھانا ہوگا۔

کنسورشیم کا یہ التواء اور پچھلا التواء سراسر بھارت کے پروپیگنڈا اور اثر کا نتیجہ ہے اور ایک قسم کا خالص سیاسی دباؤ ہے۔

اس دباؤ کے امکان کو اب ہمیشہ کے لئے مسترد کر دینا چاہیئے۔

پاکستان کے اپنے وسائل اگر مفاد پرست حلقوں کے قبضہ سے لے کر عوامی مفاد میں استعمال کئے جانے لگیں تو پاکستان کو ذرا سی بھی بیرونی اقتصادی امداد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ہمارے پاس زراعت کے لئے ۴ فی زمین ہے۔ اگر یہ زمین انگریزوں کے دور کے دوہرے اور تہرے جاگیردارانہ نظام سے نکال کر خالص زراعت پیشہ افراد کے حوالے کر دی جائے، تو آج ملک کی خوراک کا مسئلہ حتمی طور پر حل ہو جاتا ہے اور ہمیں ایک دانہ غلہ لینے کی باہر سے ضرورت نہیں پڑے گی۔

اسی طرح دوسرے وسائل کا معاملہ ہے۔ صنعتیں، سرمایہ داری کے غلبہ سے آزاد کرا لی جائیں تو آج پیداوار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح نظام حکومت کا نوکر شاہی ڈھانچہ بدل کر اس میں زیادہ سے زیادہ عوام کو شریک کر لیا جائے تو بدنظمی بدعنوانی اور رشوت خوری کا نوے فیصد قلع قمع ہو سکتا ہے اور کئی گنا اہلیت کار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۲۳ سال کے کئی تلخ تجربوں اور خطرات کے بعد ضرورت ہے کہ اس قسم کے انقلابی اقدام کر کے ملک کو بیرونی اور اندرونی تمام مفاد پرستیوں سے پاک کر دیا جائے۔ تاکہ عوام خوشحال اور متحد ہو کر پاکستان کے دشمنوں کا بھرپور مقابلہ کر سکیں۔ اور ان پر فتح حاصل کر سکیں۔

برطانوی دولت مشترکہ سے علیحدہ ہونے میں تاخیر کیوں؟

گذشتہ دنوں حکومت پاکستان نے کئی بار اس حقیقت کا اعادہ کیا ہے کہ برطانیہ نے موجودہ بحران کے موقع پر علانیہ پاکستان کے خلاف فضا بنانے کی کوشش کی ہے اور دولت مشترکہ کے کم و بیش سب ہی ملکوں نے پاکستان کے خلاف اس مہم میں کسی نہ کسی درجہ میں حصہ لیا ہے۔

حکومت پاکستان نے یہ بھی وضاحت کر دی تھی کہ وہ اب دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جانے پر غور کر رہی ہے۔

ان اعلانات کو کافی دن گذر گئے ہیں، لیکن برطانوی دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کرنے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ماضی کی نوکر شاہی ذہنیت اس فیصلے میں آڑے آ رہی ہے۔

پاکستان کے ساتھ برطانیہ کی کھلی دشمنی، بنگلہ دیش کی حمایت، برطانیہ میں بنگلہ دیش مشن کا قیام، بنگلہ دیش کا برطانوی اخبارات میں پروپیگنڈا اور اسی قسم کی دوسری سرگرمیاں و حوصلہ افزائیاں اب بھی جاری ہیں۔ پاکستان کو ملنے والی بیرونی امداد میں بھی برطانوی اثرات ابھی تک رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ دولت مشترکہ کے دوسرے ممالک بھی نام نہاد بنگلہ دیش کے بارے میں پاکستان کے موقف کے حامی نہیں بنے ہیں۔ اس لئے برطانوی دولت مشترکہ سے پاکستان کے علیحدہ ہو جانے کا اس سے بڑا موقعہ اور کب آ سکتا ہے۔

لیکن نہیں معلوم کیوں فیصلے میں تاخیر کی جا رہی ہے۔ حالانکہ قومی عزت و وقار کا یہ اولین مطالبہ ہے کہ جن ملکوں نے نام نہاد بنگلہ دیش کے حامیوں کو آسانیاں فراہم کر رکھی ہیں، ان سے سفارتی تعلقات بھی منقطع کر لئے جائیں۔

اس سلسلے میں یہ امر بھی افسوسناک ہے کہ سینٹو اور سیٹو کی تنظیموں نے بھی ابھی تک مشرقی پاکستان کے بارے میں پاکستان کے موقف کی حمایت اور بھارت کے موقف کی مذمت کا اعلان نہیں کیا ہے۔ حالانکہ پاکستان کی سالمیت کے لئے اس کی بڑی ضرورت تھی۔

ان تنظیموں میں پاکستان کی شمولیت کا آخر کیا فائدہ ہے؟ جبکہ وہ نہ تو ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستان کی مدد کو آئی تھیں کہ اس کے

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

حق میں آواز بلند کر سکیں اور نہ اس موقعہ پر جبکہ بھارت مشرقی پاکستان کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ پاکستان برطانوی دولت مشترکہ، سنٹو اور سیٹو سے کنارہ کش ہو جائے ؟

عوامی جمہوریہ چین کی قابل تعریف پالیسی

یوم دفاع کے موقعہ پر پاک چین دوستی کی انجمن کے جلسہ میں جو کراچی میں منعقد ہوا، چینی قونصل جنرل نے کہا کہ۔

"ہم نے کبھی کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کی۔ چنانچہ ہم کسی ملک کے داخلی معاملات میں، بیرونی مداخلت کے مخالف ہیں۔ پاکستان کے معاملات میں بھی کسی بیرونی طاقت کو مداخلت کا حق نہیں ہے"

(اخبارات ۹ ستمبر ۱۹۷۱ء)

چینی قونصل جنرل کے یہ الفاظ فی الحقیقت ان کے ملک کی اس پالیسی کا اظہار ہیں جس پر عوامی جمہوریہ چین گذشتہ بیس سال سے سختی کے ساتھ پابند چلا آ رہا ہے۔ اور اس کی اس پالیسی نے اسے پاکستان کی نظر میں باوقار بنایا ہے اور امریکہ تک کو احساس ہو گیا ہے کہ کمیونسٹ چین کے متعلق ابتداء میں اسے جس جارحیت کا اندیشہ تھا وہ بے بنیاد ثابت ہوا ہے۔

کم از کم دو موقعے ایسے آئے ہیں کہ اگر چین ... مداخلت کی پالیسی پر عمل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔

ایک موقعہ انڈونیشیا میں کمیونسٹ انقلاب کی کوشش کا تھا۔ جب انڈونیشیا کی کمیونسٹ پارٹی نے جو دنیا کی سب سے بڑی اور تیس لاکھ سے زیادہ ارکان پر مشتمل تھی اور کمیونسٹ چین کی زبردست حامی تھی، علی الاعلان انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی۔ مگر انڈونیشیا کی فوج کے ایک عنصر نے جنرل سوہارتو کی سرکردگی میں اس انقلاب کو ناکام بنا دیا حالانکہ انڈونیشیا کے ہر دلعزیز صدر ڈاکٹر احمد سوئیکارنو مرحوم کمارجحان بھی کمیونسٹ چین کی طرف تھا۔ بلکہ اس کے ایماء پر انہوں نے اپنے ملک کو اقوام متحدہ سے علیحدہ کر لیا تھا۔

لیکن اس کے باوجود چین نے فوج کی اس کارروائی پر اظہار ناپسندیدگی کے سوا کسی قسم کی مداخلت نہیں کی، جبکہ امریکہ جنرل سوہارتو کے اس جوابی اقدام میں گہری دلچسپی لے رہا تھا۔

دوسرا موقعہ کمبوڈیا کے انقلاب کا تھا۔ کمبوڈیا میں جو ویٹ نام کے مسئلہ پر امریکی پالیسیوں کا سخت مخالف تھا اور ملک میں کمیونسٹ اصلاحات جاری کی جا رہی تھیں کہ اچانک امریکی امداد کے بل بوتے پر کمبوڈیا کے فوجی جنرلوں نے شہزادہ سہانوک کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور آنجہانی شہزادہ صاحب چین کے دورہ پر تھے۔

اس موقعہ پر بھی چین نے کمبوڈیا میں کوئی مداخلت نہیں کی اور صرف شہزادہ موصوف کو اپنے یہاں پناہ دیکر کمبوڈیا کی فوجی کارروائی پر شدید اظہار ناراضگی کر دیا۔

حالانکہ یہ دونوں موقعے مداخلت کے لئے نہایت موزوں تھے اور چین کو اس میں کامیابی بھی حاصل ہو سکتی تھی۔ لیکن وہ دوسرے ملکوں کے معاملات میں عدم مداخلت کی پالیسی پر سختی کے ساتھ کاربند رہا۔ چاہے اسے اس سلسلہ میں اپنے کمیونسٹ مفادات کو بھی قربان کرنا پڑا۔

چنانچہ چین کی اس عدم مداخلت کی پالیسی کا اثر ہے کہ امریکہ اور اس کے حلیف ممالک دھڑا دھڑ انڈونیشیا کے ساتھ چین سے دوستانہ تعلقات استوار کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہ مطمئن ہیں کہ چین، ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں اپنی عدم مداخلت کی پالیسی کی وجہ سے ان کے لئے عملی چیلنج نہیں بنے گا۔ اور اس نقطہ میں ان کے قائم کردہ اسوہ کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

لاہور جمعیۃ کا ضلعی اجلاس

۲۹ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ہوگا

جمعیۃ لاہور کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حسب ارشاد امیر سعد بائی حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب و ناظم عمومی جمعیۃ صوبائی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لاہور جمعیۃ کا ضلعی اجلاس بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز بدھ صبح نو بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام (پنجاب) چوک رنگ محل لاہور میں منعقد کیا گیا ہے۔ اجلاس میں ضلعی انتخاب تنظیم و دیگر اہم امور زیر غور لائے جائینگے۔ اگر کسی شاخ جمعیۃ یا رکن کو معروف نامہ موصول نہ ہو سکے تو اطلاع پاتے ہی دعوت نامہ تصور کر کے وقت معینہ پر تشریف لائیں۔ غلام اکبر سلیمانی ناظم دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے

اکابر جمعیۃ کی مشترکہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام خاص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔

* ملک میں موجود الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔
* معاشرتی نظام میں بے حیائی، فحاشی، عریانی اور مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔
* معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے
* عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے

ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جد و جہد کی ضرورت ہے

علماء کرام مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر امداد فرمائیں۔ اپنے عطیات اور واجب، شعبان و رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ، صدقات، خیرات مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیروں لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

محمد عبداللہ درخواستی	امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام	خانپور
محمود عفاء اللہ عنہ	ناظم عمومی	ملتان
عبید اللہ انور	نائب امیر	لاہور
غلام غوث ہزاروی	ناظم	راولپنڈی

جملہ رقوم ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیروں لوہاری گیٹ ملتان فون نمبر ۲۱۱۹ کے پتہ پر ارسال کریں

صدر پاکستان نے اپنی تقریر اور خاص کر قرطاس ابیض میں جمعیتہ کی پوزیشن صاف کر دی تھی

سرکاری عہدہ دار اور ملازم خان قیوم کی تقریروں اور دھمکیوں سے قطعاً مرعوب نہ ہوں

اکوڑہ خٹک میں مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے کا خطاب

گذشتہ دنوں مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم ناظم کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے۔ انہوں نے وہاں کارکنان جمعیۃ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

ہمارا نصب العین

آپ نے فرمایا۔ ہمارا نصب العین اسلام اور صرف اسلام ہے۔ ہم صرف وہ پروگرام پیش کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے کم و بیش ایک لاکھ ۲۴ ہزار برگزیدہ پیغمبروں نے پیش فرمایا جس کی تکمیل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اس نصب العین میں تمام مسلمان اور تمام پارٹیاں شریک ہیں۔ کاش کہ وہ اس کے نفاذ میں مخلص ہوتیں۔

عبدالقیوم خاں

عبدالقیوم خاں صاحب نے سرحد میں سالہا سال حکومت کی مگر شریعت اسلامیہ کا نفاذ تو کیا کرتے ۱۹۴۸ء میں پشاور میں نفاذ شریعت کانفرنس پر عین وقت پر دفعہ ۱۴۴ لگا کر شریعت کے خلاف کیا۔

اب یہ جا بجا جمعیۃ علماء اسلام کے ذمہ داروں پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ مجیب الرحمٰن سے ملے ہوئے تھے حالانکہ پاکستان کے صدر محترم آغا محمد یحییٰ خاں صاحب نے اپنی تقریر اور خاص کر قرطاس ابیض میں جمعیتہ کی پوزیشن صاف کر دی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ خاں صاحب موصوف ۲۴ مارچ کے جنگ کراچی میں اور دیگر اخبارات کی رپورٹوں کے مطابق مجیب الرحمٰن کے چھ کے چھ نکات تسلیم کر رہے تھے جبکہ ملک کے کسی لیڈر اور کسی پارٹی نے یہ جرأت نہیں کی

خاں صاحب اقلیتی پارٹیوں کے اجلاس کی برائیاں بیان کرتے اور اس آڑ میں جمعیۃ علماء اسلام کو کوستے ہیں۔ مگر اقلیتی پارٹی کے ایک اہم رکن جناب دولتانہ صاحب سے اتحاد کرنے کے لئے جیسوں پاپڑ بیلتے ہیں انہوں نے اس کو مسترد کر دیا۔ اور یہ دولتانہ صاحب کی دوربینی تھی۔ وہ ان کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں ان خفیہ باتوں کو منظر عام پر لانا مناسب نہیں سمجھتا۔ جو خان صاحب موصوف نے پشاور میں یوسف علی شاہ صاحب کے مکان میں کہی تھی۔ لیکن اس بات کا اظہار ضروری ہے کہ سرکاری عہدہ دار اور ملازم خان صاحب کی تقریروں اور دھمکیوں سے قطعاً مرعوب نہ ہوں۔ نہ اس کے حق میں غلط استعمال ہوں۔ ان کو نہ وزیر بننا ہے نہ وزیر بن سکتے ہیں۔ بلکہ صوبہ سرحد سے کسی صوبائی سیٹ پر ان کی کامیابی بھی مشکل ہے۔ سنا جاتا ہے کہ کاگان ہزارہ کے ممبر مزمل شاہ ان کی خاطر استعفاء دینگے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ سیٹ بھی ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ علماء دین کے خلاف جو ڈرامے خاں صاحب فرما رہے ہیں۔ ان سے عوام سخت متنفر ہیں۔ انہوں نے اسی طرح علماء اسلام کے خلاف سخت باتیں مسٹر ہزارہ میں کہی تھیں۔ جن سے ان کے امیدوار صوبائی ممبری کی جنگ میں ناکامیاب ہو گئے۔

انتقال اقتدار

اس وقت تک صدر محترم بار بار اعلان کر چکے ہیں کہ وہ اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کر دینگے۔ اور دوبارہ انتخابات وہ ہرگز نہ کرائیں گے۔ مگر بعض لیڈر اپنی ناکامیوں یا دوسروں کی کامیابی سے اتنے پریشان ہیں کہ وہ صدر محترم کے بار بار کے اعلانات کے باوجود وہی رٹ لگائے جا رہے ہیں مگر جمعیۃ علماء اسلام عوامی اور اسلامی نظام حکومت پر یقین رکھتے ہوئے اور جلد از جلد انتقال اقتدار کی حامی ہوتے ہوئے بھی ملک کے امن و امان اور بحران کے کامل خاتمے نیز دفاعی انتظامات کو اہم و اقدم تصور کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں ملک صدر کے ساتھ ہے اور حالات کے معمول پر آجانے کے سلسلہ میں ہم ان پر اعتماد کر کے ضمنی انتخابات کی تائید کرتے اور اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔

عربوں کے جذبات

عرب ممالک کے دورے سے ہمارا تاثر یہ ہے کہ وہاں کے عوام و خواص پاکستان کے استحکام اور وحدت کو عالم اسلام کی کامیابی سمجھتے ہیں۔ اور باوجودیکہ وہ خود یہودی فتنے سے دوچار ہیں۔ مگر وہ پاکستان دوستی کو نظر انداز نہیں کرتے۔ ہمارے وفد نے عربوں کو بتا دیا ہے کہ ہنود اور یہود کے فتنے لفظاً و معناً ایک ہی طرح کے ہیں۔ ان کو ہم نے ملک کے صحیح حالات سے روشناس کرا دیا ہے وہاں اسلامی جذبات ہم سے بھی زیادہ ہیں۔ اسی لئے وہ غیر ملکی ایجنٹ اور کارخانہ داروں کے تنخواہ خور جو عرب ممالک کو کافر ملک کہتے تھے اور صدر ناصر کو یہودیوں کا ایجنٹ کہتے تھے۔ اب خاموش ہیں۔ بلکہ عوام میں وہ اپنی ساکھ قطعاً ختم کر چکے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کی سالمیت، نفاذ اسلام اور عربوں کی فتح کے لئے دعا مانگا کریں۔ اب مغربی بڑی طاقتوں کی اسلام دشمنی سامنے آ چکی ہے۔ اب ان کے ایجنٹوں کو چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیئے۔

حکومت سے استدعا

میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ اعلیٰ کارکنان ملازمین اور دوسرے اہم اشخاص پر نگرانی رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی مار آستین ہو اور وہ در پردہ کسی اور کا نمک خوار ہو۔

اس میں شک نہیں کہ پاکستان کی سی آئی ڈی دنیا کی بہترین سی آئی ڈی ہے۔ مگر خارجی اثرات سے ہمارا ملک پاک نہیں ہے۔ اس لئے اس کی سختی سے نگرانی کی ضرورت ہے۔

پریس اور ریڈیو

ایک بات جو حکومت کے نوٹس میں لانی ضروری ہے یہ ہے کہ ہماری خبروں اور خاص کر عرب ممالک کے دوروں کی رپورٹیں شائع کرنے میں پریس اور پریس نے جس کوتاہ نظری اور بے پرواہی کا ثبوت دیا اس سے شک پڑتا ہے کہ ان اداروں میں کوئی بیرونی ایجنٹ اگر ایسا نہ ہو تو پھر ان اداروں کا فرض ہے کہ وہ غلط عجلت سے کام نہ لیں۔ اور فرقہ وارانہ جذبات کے خلاف کر خود اس کا شکار نہ بنیں۔

بیرونی امداد

آپ نے کہا کہ صدر یحییٰ خاں نے مشروط امداد قبول کرنے سے انکار کر کے قوم کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ ہم ہر اس امداد کو لعنت سمجھتے ہیں۔ جو ہماری آزادی پر اثر ڈالے ؎

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

مولانا نے اکوڑہ خٹک میں جمعیۃ طلباء اسلام کے جلسہ معراج النبیؐ سے بھی خطاب کیا۔

زکوٰۃ، دین کا ایک اہم رکن

احکام زکوٰۃ ——— و ——— مسائل زکوٰۃ

قسط ۲

مولانا
عبدالجلیل انصاری
مدرس مظاہر العلوم کوٹ ادّو

مسئلہ: صاحب نصاب شخص پیشگی بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ حساب کرتا رہے۔ اگر کئی سال کی دے دی ہو تو جس سال مال زیادہ ہو تو اس کی زیادتی کی زکوٰۃ دینی ہوگی (عالمگیری ج ۱ ص ۹۰)

مسئلہ: سال تمام ہونے پر زکوٰۃ دینے سے قبل کل مال چوری ہو جائے یا خیرات کر دیا تو زکوٰۃ معاف ہوگئی۔ اگر کچھ چوری ہوا تو اسی حصے کی معاف ہوئی (ہدایہ اول ص ۱۷۴) البتہ اگر خود ضائع کر دے۔ مثلاً دریا میں ڈال دیا یا آگ لگا دی، تو زکوٰۃ معاف نہ ہوگی۔

مسئلہ: سال گذرنے پر جتنی جلدی ہو جائے۔ زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیئے۔ نیک کام میں کیا دیر۔ اچانک موت آجاتی ہے۔ (عالمگیری ص ۸۷ ج ۱)

مسئلہ: جس وقت زکوٰۃ دی جائے یا زکوٰۃ کی رقم علیحدہ رکھی جائے کسی ایک وقت زکوٰۃ کی نیت ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (فتح القدیر ص ۲۹۳ ج ۱) البتہ اگر وہ چیز مخلوط ہے صرف نہ کی ہو۔ پھر بھی زکوٰۃ کی نیت کی جا سکتی ہے (عالمگیری ص ۸۸ ج ۱)

مسئلہ: نیت ضروری ہے۔ تبلانا ضروری نہیں بلکہ بعض افراد شرم کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں لیتے حالانکہ محتاج ہوتے ہیں۔ انہیں بغیر بتلائے دینا ہی اچھا ہے (عالمگیری ص ۸۸ ج ۱)

مستحقین زکوٰۃ

جو شخص ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی مالیت کا تجارتی یا ضرورت سے زائد سامان یا نقد روپیہ و زیور نہ رکھتا ہو وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے۔ البتہ حضرت علی حضرت عباس حضرت عقیل وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اولاد کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔ ان حضرات کی امداد اپنے دوسرے مال سے کی جائے۔ یہی حکم دوسرے صدقات واجبہ کا ہے۔ اسی طرح باپ دادا، پردادا، ماں، نانی وغیرہ جن کی اولاد میں خود داخل ہے۔ اور لڑکا لڑکی ان کی اولاد در اولاد کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ خاوند اور بیوی بھی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ ان کے علاوہ دوسرے تمام رشتہ دار مثلاً بھائی بہن، چچا اور ان کی اولاد وغیرہ اگر غریب ہوں۔ تو انہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ (عالمگیری ص ۹۷ ج ۱) بلکہ فرض کی ادائیگی کے علاوہ صلہ رحمی کا ثواب بھی ملے گا۔

مسئلہ: اگر لڑکا لڑکی نابالغ اور غریب ہوں اور ان کا باپ مالدار ہے تو ان بچوں کو زکوٰۃ دینی درست نہیں۔ البتہ اگر بالغ ہوں اور غریب ہیں تو جائز ہے۔ اگرچہ باپ کتنا ہی امیر و کبیر کیوں نہ ہو۔ یا چھوٹے غریب بچوں کا باپ بھی غریب ہے تو یہ بھی زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ماں اگرچہ مالدار ہو۔ (عالمگیری ص ۹۷ ج ۱)

مسئلہ: مقروض زکوٰۃ کا مستحق ہو، تو اسے قرضہ میں دی ہوئی رقم زکوٰۃ میں نہیں دی جا سکتی۔ (احسن الفتاوی ص ۲۱۱) البتہ اگر اپنے پاس سے اور رقم زکوٰۃ میں دی جائے تو اسے قرضہ میں وصول کرنا جائز ہے (امداد الفتاوی ص ۳۷ ج ۲)

مسئلہ: سفر شرعی میں اگر خرچ ختم ہو جائے۔ یا مال چوری ہو جائے تو ایسے مسافر کو بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے اگرچہ یہ گھر میں صاحب نصاب بھی ہو (ہدایہ ص ۱۸۵ ج ۱)

مسئلہ: جب تک فقیر یا اس کا ولی وغیرہ قبضہ نہ کرے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی (عالمگیری ص ۹۷ ج ۱)

مسئلہ: اگر کسی شخص پر آپ کا قرضہ ہو، تو اگر مستحق زکوٰۃ کو وصول کرنے پر مقرر کر دیا جائے اور زکوٰۃ کی نیت کر لی تو درست ہے (عالمگیری ص ۸۸ ج ۱)

مسئلہ: مستحق زکوٰۃ کو اتنی رقم دینا مکروہ ہے جس سے وہ صاحب نصاب ہو جائے۔ البتہ اگر وہ صاحب عیال ہے تو ہر ایک کے حصہ میں اگر نصاب سے کم رقم آتی ہے تو مکروہ نہیں (عالمگیری ص ۹۶ ج ۱) کم از کم اتنی رقم دینا مستحب ہے جو ایک یوم کے لئے کافی ہو جائے (عالمگیری ص ۹۶ ج ۱)

مسئلہ: زکوٰۃ کے اولین مستحق بھائی، بہن، ان کی اولاد، پھر چچا، پھوپھی۔ ان کی اولاد، پھر ماموں، خالہ ان کی اولاد۔ پھر اور رشتہ دار بعد ہ پڑوسی، ہم پیشہ، پھر بستی والے ہیں (عالمگیری ص ۹۷ ج ۱)

مسئلہ: دوسرے شہر میں زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے البتہ اگر رشتہ دار ہوں یا وہ زیادہ محتاج ہوں۔ یا وہ متقی پرہیزگار ہوں تو مکروہ نہیں۔ (عالمگیری ص ۹۷ ج ۱)

مسئلہ: زکوٰۃ میں جگہ کا اعتبار مال سے ہوتا ہے۔ خواہ رہائش اور جگہ ہو۔ اور صدقہ فطر میں رہائش کا اعتبار ہے۔ مال جہاں کہیں بھی ہو (عالمگیری ص ۹۷ ج ۱)

مسئلہ: ربے سمجھ نابالغ کے ہاتھ میں دینے سے زکوٰۃ نہ ہوگی۔ جب تک اس کا ولی سرپرست قبضہ نہ کرے البتہ اگر وہ عاقل سے تو قبضہ کافی ہے (عالمگیری ص ۹۰ ج ۱)

ضروری

اس دور میں جہاں اور افراد زکوٰۃ کے مستحق ہیں وہاں دینی مدارس عربیہ بھی مستحق ہیں۔ جن میں غریب اور مسافر طلباء علم دین حاصل کر رہے ہوں کہ اس میں فرض کی ادائیگی بھی اور صدقہ جاریہ بھی ہوتا ہے۔ جب تک تعلیم کا یہ سلسلہ چلتا رہے گا، ثواب ملتا رہے گا۔ البتہ رقم دیتے وقت مہتمم یا ناظم مدرسہ کو واضح طور پر بتلا دیا جائے کہ یہ زکوٰۃ وغیرہ کی رقم ہے تاکہ وہ شریعت کی روشنی میں اس کے مصرف میں خرچ کرے۔ کیونکہ اس رقم کو تعمیر مسجد و عمارت مدرسہ اور اجرت اذان یا امامت وغیرہا میں خرچ کرنا جائز نہیں (احکام القرآن ص ۱۱)

ف:۔ عام طور پر مدارس عربیہ کے ہر طالب علم کو زکوٰۃ کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اس میں مندرجہ ذیل تفصیل ہے جو طلباء اپنے گھر سے شرعی مسافت یعنی اڑتالیس میل یا زیادہ دور تعلیم حاصل کرتے ہوں۔ ان پر زکوٰۃ صرف ہو سکتی ہے۔ بالغ ہوں یا نابالغ۔ اور گھر میں وہ خود یا ان کے والدین کتنے ہی مالدار کیوں نہ ہوں۔ اگر اپنے پاس بقدر نصاب مالیت ہے تو زکوٰۃ کے مستحق نہیں اور اگر شرعی مسافت سے کم دور ہیں، تو بالغ طلباء پر اس صورت میں زکوٰۃ صرف ہو سکتی ہے کہ وہ خود مدرسہ یا گھر میں صاحب نصاب نہ ہوں۔ والدین کا کوئی اعتبار نہیں۔ نابالغی کی صورت میں اپنے علاوہ اگر باپ بھی مالدار ہو تو زکوٰۃ کے مستحق نہیں ماں کا اعتبار نہیں۔ گویا نابالغ پر زکوٰۃ اس صورت میں صرف ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خود یا اس کا باپ مالک نصاب نہ ہو عام طور پر مدارس میں تملیک کی جو صورت رائج ہے اس میں تفصیل ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح نے بھی جواز کی ایک صورت تحریر فرمائی ہے جو بوقت ضرورت معلوم کی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ملتان کنونشن کی قراردادیں

جناب عبدالمنعم ناظم جمعیۃ طلباء اسلام تونسہ شریف کے خلاف الیکشن کے دوران جو مقدمہ قائم ہوا تھا وہ واپس لیا جائے جبکہ دوسرے طلباء کے ایسے مقدمات واپس لے لئے گئے ہیں۔ اجلاس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رح صوبہ پنجاب جمعیۃ کے نائب صدر عبدالرحمٰن میانی کے والد محترم ضلع جہلم کی جمعیۃ کے صدر ممتاز پاشا کے والد محترم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار اور دعائے مغفرت کی گئی۔

ایک قرارداد میں حادثہ سوات میں شہید ہونے والوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ اور دعائے مغفرت کی گئی۔ نیز حکومت سے مولانا حبیب اللہ جالندھری اور سید عطاء المہیمن کی رہائی کی اپیل کی گئی۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ نظام تعلیم شاہ ولی اللہ کے فلسفہ کی روشنی میں مرتب کیا جائے۔ صوبہ پنجاب میں ہر تحصیل کی سطح پر گورنمنٹ کالج قائم کئے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

صرف اسلامی مفادات کی اساس پر ہی جمعیۃ اور دوسری پارٹیوں کے درمیان تعاون ممکن ہے

جو پارٹی جمعیۃ کے پیش کردہ ۵ اسلامی نکات تسلیم کرتی ہے اور جمعیۃ کی رہنمائی قبول کرتی ہے صرف اسکے ساتھ ہی اشتراک ہو سکتا ہے

اسلامی مفاد کے مقصد کے بغیر جمعیۃ وزارت سازی کے بجائے مخالف بینچوں پر بیٹھنا پسند کرے گی

صوبہ سرحد میں جمعیۃ، نیپ اور پیپلز پارٹی کے درمیان

مذاکراتِ اشتراک پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا توضیحی بیان

انگریز کی ملعون پالیسی نے دین اور علماء دین سے ملک بھر میں نفرت کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی ظاہر ہے کہ اس میں اس کو سو فیصد کامیابی نہ ہو سکی، لیکن حکومت پرست افراد کی کمی نہیں ہوا کرتی۔ اس نے سرکاری اور نیم سرکاری لوگوں سے اس کام میں خوب مدد لی، اور اب یہ خدمت وہی لوگ انجام دے رہے ہیں جو ڈرتے ہیں کہ شراب بند نہ ہو جائے، کہیں ڈانس پر پابندی نہ لگ جائے۔ کہیں رشوتوں کو نہ روک دیا جائے۔ کہیں اسلامی قوانین نافذ ہو کر ان کی خرمستیوں کا خاتمہ نہ کر دیں۔ چنانچہ ایسے لوگ ہمیشہ سے علماء حق کے خلاف پروپیگنڈا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور جب بھی ان کو کوئی ذریعہ پروپیگنڈا کا ہاتھ لگتا ہے تو یہ بات کا بتنگڑ بنا کر عوام کو الو بنانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔

سرحد میں حکومت سازی کی باتیں

حال میں صوبہ سرحد کے اندر آئینی حکومت کا راستہ صاف کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام، نیشنل عوامی پارٹی اور پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے آپس میں انفرادی اور غیر رسمی باتیں کیں۔ کوئی باضابطہ اور رسمی اعلان نہیں ہوا۔ مگر یار لوگوں نے اپنی طرف سے سرخیاں جمائیں اور گویا ایک قطعی فیصلہ ہو جانے کی خبر دے دی۔ جس پر امریکی پٹھوؤں اور رجعت پسند عناصر نے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف مکروہ پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ ہمارے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے کتنی صحیح بات فرمائی ہے کہ:۔

"جب تک ہمارے اپنے اخبار ترجمان اسلام میں کوئی اعلان نہ ہو اس کو قطعی نہ سمجھا جائے"۔

واقعات کی رفتار

الیکشن میں ہر پارٹی نے دوسروں کے خلاف باتیں کیں۔ الیکشن ختم ہونے کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ صوبہ سرحد میں وزارت سازی کے لئے کس پارٹی سے تعاون کیا جائے اس میں جمعیۃ کے ارکان میں دو رائیں تھیں۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے مشاورتی اجلاس بلایا۔ جس میں گرما گرم بحثوں کے بعد ایک کمیٹی تشکیل کی گئی جس کو آخری فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی پاس کر دیا کہ جمعیۃ کا تعاون حاصل کرنے کے لئے پانچ نکات تسلیم کرنے ہوں گے۔ خدا کی شان ہے کہ سرحد میں قیوم گروپ اور دلی گروپ ایک دوسرے کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔ دونوں نے ہی جمعیۃ کے پانچوں نکات تسلیم کر لینے کی اطلاع باضابطہ طور پر کر دی۔ اب قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اعلان کیا کہ جمعیۃ اگر وزارت میں شریک ہو کر اپنی اقدار نافذ نہ کر سکے تو اس سے اپوزیشن میں بیٹھنا زیادہ اچھا ہے اور جمعیۃ اپنی پالیسی تب ہی کامیاب کر سکتی ہے کہ پالیسی بنانے اور نافذ کرنے کا اختیار اس کا ہو۔ بالفاظ دیگر وزیر اعلیٰ جمعیۃ کا ہو۔

جب کچھ عرصہ گذرا نیشنل عوامی پارٹی تو خاموش رہی لیکن عبدالقیوم خاں نے کراچی سے لے کر کاغان کی چوٹیوں تک علماء دین اور جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف زہر افشانی بہتان طرازی شروع کر دی۔ اور طرح طرح سے جمعیۃ کو بدنام کرنے کی سعی کی۔ اس سے پہلے پیپلز پارٹی کے حق میں تھی۔ اور اشارۃً عبدالقیوم خاں سرکاری افسروں کی حمایت کا تصور بھی عوام کو دے رہے تھے۔ ہم نے ہر چند ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے اور حوصلہ کیا، مگر وہ باز نہ آئے۔ حتیٰ کہ جن اضلاع کے ارکان جمعیۃ کی رائے اس کے حق میں تھی وہ بھی اس کے خلاف اسلام دشمنی سے بیزار ہو گئے۔

اس اثنا میں پیپلز پارٹی اور نیشنل عوامی پارٹی کے ارکان نے جمعیۃ کے عہدہ داروں سے تعاون کی بات چیت شروع کر دی۔ جمعیۃ نے اپنے پانچ نکات اور چھٹی شرط پارٹی لیڈر کی پیش کی۔ بحث آگے بڑھی۔ اتنے میں قیوم خاں نے عادت سے مجبور ہو کر پیپلز پارٹی کو بھی ناراض کر دیا۔ جبکہ قومی اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کرنے میں یہ بھٹو کے گیت گا رہے تھے۔ اب مندرجہ بالا تینوں جماعتوں کی گفتگو آگے بڑھی اور مذاکرات کے نتیجہ میں متحدہ محاذ کے امکانات نظر آنے لگے۔ جبکہ کوئی رسمی فیصلہ یعنی باقاعدہ جماعتوں کی منظوری سے کوئی اعلان نہیں ہوا تھا۔ لیکن اخبارات نے اس کو قطعی فیصلے جیسا رنگ دے دیا۔ اور اس پر مخالفین اسلام کو عوام میں گمراہی پھیلانے کا موقعہ ہاتھ لگ گیا۔

جمعیۃ کے پانچ نکات اور چھٹی شرط

مناسب ہے کہ میں پہلے پانچ نکات اور چھٹی شرط کا ذکر کر دوں۔ یکم جنوری ۱۹۷۱ء کے ترجمان اسلام میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ان پانچ نکات کا ذکر فرمایا ہے جس کو اخبار نے چھ نمبروں میں ذکر کر دیا ہے۔ پانچ نکتے یہ ہیں:۔

(۱) (اشتراک کرنے والی پارٹی) مرکزی اسمبلی میں آئین کے مسئلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دے گی۔

(۲) صوبائی قوانین کو اسلامی ضابطوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے علماء اور ماہرین قانون کے ایک بورڈ کی حمایت کی جائے گی۔

(۳) اسلامی تعلیمات رائج کرنے کے لئے ایک بورڈ قائم کیا جائے گا (طلبہ اور عوامی تربیت کا انتظام اسی میں داخل ہے)

(۴) اسلامی قوانین کے مطابق جاگیرداری اور سرمایہ داری کے نظام کے ذریعہ ہونے والے استحصال کے خاتمہ کی تجاویز پیش کرنے کے لئے ایک اور بورڈ قائم کرنے کی حمایت کی جائے گی۔

(۵) صوبہ میں پانی، بجلی اور ہنگلات کے وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا کر عوامی حالت بہتر بنائی جائیگی۔

ان نکات کے ساتھ چھٹی شرط یہ تھی کہ پالیسی جمعیۃ

(باقی صفحہ ۱ پر)

کاروانِ جمعیۃ ضلع مظفر گڑھ میں

از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب

۱۴ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام کا کاروان صبح سویرے مظفر گڑھ کے لئے روانہ ہوا۔ چوہدری شوکت علی صاحب اور شیخ محمد یعقوب صاحب کی کوشش اور توجہ سے سواری کا انتظام ہو چکا تھا۔ مظفر گڑھ اڈہ پر اراکین جمعیۃ اور متعدد خیر خواہ خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ پروگرام کے مطابق کاروان جمعیۃ کو مدرسہ احیاء العلوم لے جایا گیا۔ جہاں مدرسہ کے اساتذہ اور طلباء نے حضرت مولانا محمد عمر صاحب کی قیادت میں کاروان جمعیۃ کا استقبال کیا۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم اے نے بڑی تفصیل سے کارکنوں سے خطاب کیا اور جماعت کی پالیسی اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے جماعت کی جدوجہد کا تذکرہ فرمایا۔ اراکین کو جماعت کی تنظیم کے لئے سعی کرنے کی ترغیب دی۔ مولانا عبدالحکیم صاحب کے ولولہ انگیز خطاب سے کارکنوں کے حوصلے بڑھ گئے اور ایک تازہ ولولہ پیدا ہو گیا۔ دوپہر کو کوٹ ادو پہنچا تھا، وہیں ضلع کے رہنما اور کارکن پہنچے ہوئے تھے۔ مظفر گڑھ سے کوٹ ادو کا سفر دوپہر کے وقت ہوا۔ کوٹ ادو چوہدری شوکت علی صاحب اور دیگر جماعتی احباب کی وجہ سے جمعیۃ کے کام میں ضلع بھر میں امتیازی مقام رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی کو اسی حلقہ سے قومی اسمبلی کے لئے جماعت نے نامزد کیا تھا۔ جنہوں نے ایک معقول تعداد ووٹوں کی حاصل کی تھی۔

دوپہر کو کاروان جمعیۃ کوٹ ادو پہنچا۔ مدرسہ مظاہر العلوم میں رائٹرز کا انتظام تھا۔ ظہر کے بعد کارکنوں کا اجلاس ہوا ——— تلاوت قرآن مجید سے کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے ناظم اخروٹ نے جماعت کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی، اور برصغیر میں علماء حق کے کارناموں کا تذکرہ کیا۔

حضرت مولانا نیاز احمد شاہ صاحب نے اپنے خطاب میں کارکنوں پر زور دیا کہ جمعیۃ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اس ملک میں خلافت راشدہ کا نظام عدل نافذ کرنا چاہتی ہے اس لئے آپ حضرات کو جمعیۃ سے بھرپور تعاون کرنا چاہیئے شاہ صاحب کی پرزور اپیل پر تمام حاضری دوستوں نے کام کرنے کا وعدہ کیا۔

مولانا عبدالحکیم صاحب ایم اے نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں فرمایا کہ آپ کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اس سے پہلے دور میں آپ کے صرف دو ممبر تھے۔ اب سات ممبر ہیں۔ جو قومی اسمبلی میں جمعیۃ علماء اسلام کی آواز کو بلند کریں گے۔ کوئی طاغوتی طاقت آپ کی حق و صداقت کی آواز کو دبانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی انسان، مزدور، محنت کش اور غریب عوام کے مسائل حل کرانے کے لئے بھرپور جدوجہد کی جائے گی اور یہ ثابت کیا جائیگا کہ اس ملک کے تمام مسائل کا حل اسلامی دستور کے نفاذ میں ہے۔ آپ نے کارکنوں کو فرمایا کہ علاقہ کے مسائل کو حل کرانے کے لئے دن رات کوشش کیجئے۔ اگر نوکر شاہی اور وڈیرے اپنی باہمی سازشوں سے آپ کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کریں تو مجھے اطلاع کیجئے۔ میں حکام بالا تک آپ کی آواز کو پہنچاؤں گا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب کے خطاب سے کارکنوں اور دوستوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ عصر کی نماز کے بعد مدرسہ دارالعلوم مدنیہ جو مولانا محمد مسعود صاحب کی زیر نگرانی چلتا ہے، جمعیۃ کا وفد تھوڑی دیر کے لئے وہاں گیا۔

جمعیۃ گارڈز زندہ باد

لائلپور کی طرح کوٹ ادو میں بھی جمعیۃ گارڈز کے نام سے نوجوانوں کی ایک فعال، مستعد اور بہادر تنظیم موجود ہے جو اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے شب و روز محنت کر رہے ہیں۔ جمعیۃ گارڈز کے کارکنوں نے کاروان جمعیۃ کو مغرب کے بعد استقبالیہ دیا۔ نوجوان جو ایک خاص عربی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ دفتر کے سامنے قطاروں میں کھڑے تھے۔ جونہی کاروان جمعیۃ دفتر کے سامنے پہنچا تو انہوں نے معزز مہمانوں کو سلامی دی۔ جمعیۃ گارڈز کے اراکین نے نعرہ ہائے تکبیر سے فضا میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ دفتر میں استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ سالار گارڈز نے پہلے سپاسنامہ پیش کیا۔ سپاسنامے کا جواب راقم الحروف نے دیا۔ جس میں نوجوانوں کی خدمات کو سراہا گیا اور انہیں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے اپنی جدوجہد تیز کرنے کی ترغیب دی گئی۔ مولانا عبدالحکیم ایم اے نے جمعیۃ گارڈز کے مستعد اور بہادر نوجوانوں کی اس تنظیم کو دیکھ کر بہت ہی مسرت کا اظہار کیا اور نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں مستقبل کا معمار قرار دیا۔ مولانا نے فرمایا کہ اگر آپ حضرات نے اپنی قوت کو اسی طرح جمع کیا تو یقیناً ایک دن ایسا آئیگا۔ کہ اس ملک میں اسلام بلدر نظام حیات آگے رہے گا۔

مولانا سید نیاز احمد شاہ نے تقریر فرماتے ہوئے نوجوانوں کو متحد ہونے اور علماء سے تعاون کرنے کی تلقین فرمائی۔ نوجوانوں نے ارکان وفد کو بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور ہر ممکن قربانی دینے کے لئے آمادگی کا اظہار کیا۔ دعا پر نوشگوار اجلاس ختم ہوا۔

اجلاس سیرت النبیؐ

رات کو شہر میں سیرت کانفرنس تھی۔ شہر سیلاب کی لپیٹ میں آ گیا۔ عجیب رونق تھی۔ پبلک پارک اپنی تمام وسعتوں کے باوجود تنگ نظر آتا تھا۔ ہر طرف انسان ہی انسان نظر آتے تھے سردی محسوس ہوتا تھا۔ کہ کوٹ ادو کے مسلمان آج اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے عہد نو کرنے آئے ہیں۔ عوام میں ایک ولولہ اور شوق تھا۔ اجلاس میں بار بار نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے۔ اس طرح سامعین اپنے شوق و ذوق کا اظہار کر رہے تھے۔ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ نے نہایت ولولہ انگیز خطاب فرمایا اور عوام پر زور دیا کہ جمعیۃ علماء اسلام سے بھرپور تعاون کیا جائے تاکہ اس ملک میں اسلامی نظام جیتا کی جدوجہد کو تیز کیا جا سکے۔

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم اے نے نہایت خاصا تقریر فرمائی۔ علاقہ کے زمینداروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مزارعین پر ظلم و تشدد بند کیا جائے۔ اور غریبوں کی بہو بیٹیوں کی عزت و آبرو لوٹنے پر شدید احتجاج فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جونہی جمعیۃ علماء اسلام برسر اقتدار آئی تو نوکر شاہی وڈیرہ شاہی اور ظالم صنعت کاروں کے ظالمانہ ہتھکنڈوں سے غریب عوام کو نجات دلائی جائے گی۔ آپ کی تقریر سے غریب عوام کے حوصلے بڑھ گئے۔ ظالم وڈیروں کے نظام

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد ضلع سوات کے دورہ پر۔ انجمن شکور پہنچے حافظ خیر محمد صاحب نائب امیر ضلع کی قیادت میں ارکان جمعیۃ استقبال کے لئے موجود تھے۔ ۱۰½ بجے جامع امان اللہ میں خصوصی اجتماع ہوا۔ اس کے بعد ۲ بجے ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ اجلاس میں تمام ضلع کے علاقائی ارکان موجود تھے۔ اجلاس سے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے خطاب کیا جس میں جماعتی تنظیم، جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام، رائیلہ عوام پر روشنی ڈالی اور تمام ارکان کو خصوصی طور پر اس طرف توجہ دلائی

اجلاس میں ایک ضلعی تنظیم کمیٹی کی تشکیل کی گئی، جو تمام ضلع میں تنظیمی امور کا جائزہ لے گی۔ کمیٹی کے ارکان مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نائب امیر صوبہ۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع سوات۔ حاجی شیر زاد صاحب ٹھیکیدار حاجی عبدالستار صاحب ناظم اعلیٰ۔ ڈاکٹر محمد ستان صاحب

جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور منظم کیا جائے

پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سراجیہ کندیاں کی

اپنے متوسلین اور جمیع مسلمانان پاکستان سے اپیل

جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام کے عادلانہ نظام حیات کو ملک میں نافذ کرنے اور ممالک اسلامیہ کو باہم متحد کرنے کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ کسی سے چھپی ڈھکی نہیں، انتخابات میں جمعیۃ نے نیک اور اہل امیدوار کھڑے کر کے وقت کا سب سے بڑا اسلامی فریضہ ادا کیا۔ الحمد للہ کہ جمعیۃ کے نمائندوں کی اچھی تعداد اسمبلیوں کے لئے منتخب ہو گئی۔ اسمبلیوں میں حق کی آواز بلند ہو گی اور جمعیۃ علماء اسلام کے درویش صفت اور مجاہد علماء اسمبلیوں میں باطل کی ہر سازش کو ناکام بنائیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور منظم کیا جائے۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی، کہ صوبائی راہنماؤں کا ایک وفد جمعیۃ کی تنظیم نو کے لئے اضلاع کا دورہ کر رہا ہے میں اپنے احباب اور ملنے والوں کو تاکید کرتا ہوں اور جمیع مسلمانان پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہر جگہ اس وفد کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور جمعیۃ کی تنظیم نو میں اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لا کر اپنا دینی فریضہ ادا کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو اپنے نیک اور بلند مقاصد میں کامیاب فرمائے، اور باہمی شکر رنجیوں سے محفوظ فرما کر اخلاص ہمت سے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(حضرت مولانا) فقیر خان محمد عفی عنہ

(سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سراجیہ کندیاں شریف)

آئین کے نفاذ کے لئے عہد نو کرنے آئے ہیں۔ عوام میں ایک ولولہ اور شوق تھا۔ اجلاس میں بار بار نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے۔ اس طرح سامعین اپنے شوق و ذوق کا اظہار کر رہے تھے۔ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ نے نہایت ولولہ انگیز خطاب فرمایا اور عوام پر زور دیا کہ جمعیۃ علماء اسلام سے بھرپور تعاون کیا جائے تاکہ اس ملک میں اسلامی نظام حیات کی جدوجہد کو تیز کیا جا سکے۔

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این نے نہایت فاضلانہ تقریر فرمائی۔ علاقہ کے زمینداروں کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مزارعین پر ظلم و تشدد بند کیا جائے۔ اور غریبوں کی بہو بیٹیوں کی عزت و آبرو لوٹنے پر شدید احتجاج فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جونہی جمعیۃ علماء اسلام برسر اقتدار آئی تو نوکر شاہی و ڈیرہ شاہی اور ظالم صنعت کاروں کے ظالمانہ ہتھکنڈوں سے غریب عوام کو نجات دلائی جائے گی۔ آپ کی تقریر سے غریب عوام کے حوصلے بڑھ گئے۔ ظالم وڈیروں کے مظالم

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

کاروانِ جمعیۃ صوبہ سرحد، ضلع سوات میں

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد ضلع سوات کے دورہ پر ۱۰ بجے منگورہ پہنچے حافظ خیر محمد صاحب نائب امیر ضلع کی قیادت میں ارکان جمعیۃ استقبال کے لئے موجود تھے۔ ۱۰½ بجے جامع امان اللہ میں خصوصی اجتماع ہوا۔ اس کے بعد ۳ بجے ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ اجلاس میں تمام ضلع کے علاقائی ارکان موجود تھے۔ اجلاس سے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے خطاب کیا جس میں جماعتی تنظیم، جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام، رابطہ عوام پر روشنی ڈالی اور تمام ارکان کو خصوصی طور پر اس طرف توجہ دلائی

اجلاس میں ایک ضلعی تنظیمی کمیٹی کی تشکیل کی گئی، جو تمام ضلع میں تنظیمی امور کا جائزہ لے گی۔ کمیٹی کے ارکان مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نائب امیر صوبہ۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع سوات۔ حاجی شیرزاد صاحب ٹھیکیدار حاجی عبدالستار صاحب ناظم اعلیٰ۔ ڈاکٹر بحر بوستان صاحب مولانا امین الحق صاحب۔ راجہ امیر احمد صاحب، حاجی درویش خان صاحب۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب۔ حاجی عبدالکریم صاحب ناظم مالیات۔ حافظ خیر محمد صاحب۔ رحمان گل صاحب شجاعت شاہ صاحب۔ مولانا شاہین صاحب۔ راجہ میر احمد صاحب امیر سلطان خان۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب ہیں۔

کمیٹی کے ناظم مولانا حافظ ڈاکٹر خیر محمد صاحب مقرر کئے گئے۔ نیز ضلع میں تمام تنظیمی امور اور دفتری امور کے نگران مقرر کئے گئے۔ علاقائی تنظیموں کی مکمل تنظیموں کی نگرانی بھی ان کے ذمہ ہوگی۔ ۶ بجے سے ۸ بجے تک خصوصی ملاقاتیں ہوئیں اور رات کو جامع شیرداد خان میں ایک عظیم الشان سیرت کا جلسہ ہوا۔ امیر محترم سید گل بادشاہ صاحب نے تقریر کی جلسہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

۵ ستمبر ۸ بجے حاجی عبدالستار ناظم اعلیٰ کے قیامگاہ پر منگورہ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا خصوصی اجتماع ہوا۔ جس میں امیر محترم حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے خصوصی ہدایات دیں۔ ۱۱ بجے جمعیۃ کا قافلہ چار باغ روانہ ہوا۔ چار باغ میں ۲ بجے جامع مسجد میاگان میں عظیم الشان جلسہ سیرت ہوا۔ جس میں امیر محترم نے تقریر کی۔ جلسے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی خصوصی مجلس مشاورت ہوئی۔ جس میں جمعیۃ کی ترقی اور تنظیم کے لئے خصوصی مشورے ہوئے اور مقامی جمعیۃ کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

۵ بجے قافلہ بلوگرام روانہ ہوا اور نماز عصر کے بعد نماز مغرب تک ایک عظیم الشان اجتماع میں امیر محترم نے خطاب کیا۔

نماز مغرب کے بعد قافلہ خوازہ خیلہ روانہ ہوا۔ وہاں جمعیۃ کے رفقاء نے استقبال کیا۔ اور بعد نماز عشاء جامع چار بابا میں عظیم الشان اجتماع کو امیر محترم نے خطاب کیا اور خطاب کے بعد مقامی جمعیۃ کی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ جس میں تنظیمی امور کا جائزہ لیکر خصوصی ہدایات دیں۔

۶ ستمبر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سوات کی طرف سے یوم دفاع کے موقعہ پر جامع مسجد خونہ گل میں ایک عظیم الشان اجتماع کا اعلان تھا جس میں امیر محترم نے دفاع اور جہاد پر تقریر کی۔ ۴ بجے منگورہ کا بخور روڈ پر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کے جدید دفتر کا افتتاح ہوا۔ امیر محترم نے پرچم کشائی کی۔

نماز عصر کے بعد جمعیۃ کا قافلہ علاقہ نیکسی خیل روانہ ہوا اور رات کو جامع مسجد کوزہ بانڈو میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔

۷ ستمبر علاقہ نیکسی خیل جمعیۃ کا ایک خصوصی اجتماع قاضی سعید الزمان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ کے تنظیمی پروگرام مرتب ہو کر ۸ ستمبر کو کمیٹی کے دورہ کا فیصلہ ہوا۔ ۸ ستمبر کو امیر محترم حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب واپس پشاور پہنچے۔

(عنایت گل معتمد دفتر جمعیۃ صوبہ سرحد)

سوات مجلس شوریٰ کی قراردادیں

یہ اجلاس حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع سوات میں آپس کے فیصلے بعض تو رواج کے تحت ہوتے ہیں اور بعض قانون کے تحت۔ رواج کے منتظمہ افسر ناواقف ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر سب ڈویژن میں باقاعدہ ایک جج بھی مقرر کیا جائے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مکانات کی آبادی کے لئے حسب سابق قانون ریاست باقاعدہ دیا جائے ملک میں وسیع جنگلات ہونے کی بنا پر بہت زیادہ سیلپر ہیں۔ اس لئے حکومت باشندگان سوات کے مکانات کی تعمیر کے لئے سیلپر مہیا کرے اور قومی حق کو باقی رکھے

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ سڑک میں جو زمینیں شامل کرائی گئی ہیں۔ اس کا مالکان زمین کو باقاعدہ معاوضہ دیا جائے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ فنی اداروں میں سوات کے طلباء کا کوٹہ برقرار رکھنے کے ساتھ اس میں اضافہ کیا جائے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع کے تمام ہسپتالوں میں قطعاً دوائی نہیں۔ عوام کو سخت تکلیف ہے۔ ہسپتالوں میں مکمل دواؤں کا انتظام کیا جائے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ زمینوں میں مالکان زمین کے جو درخت ہیں۔ درختوں کی شاخ کٹائی کی اجازت مالکان زمین کو دی جائے۔

محکمہ جنگلات کی دھاندلیوں، بے انصافیوں سے سوات کے عوام کو نجات دلائی جائے۔

منگورہ میں سوختنی لکڑیوں کا بندوبست کیا جائے

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں یوم دفاع

مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالتجوید جامع مسجد غلہ منڈی میں یوم دفاع پاکستان منایا گیا اور قرآن خوانی کے بعد سالمیت پاکستان اور استحکام کے لئے دعا مانگی گئی۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو بیرون اور اندرون ملک کے دشمنوں سے محفوظ رکھے۔ ہندو، یہود اور انگریزوں کو پاکستان دشمنی سے ناکام اور خائب و خاسر کرے۔ اور پاکستان میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی امنگوں کے مطابق اور جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبے کے موافق شرعی قانون نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد اشرف خاں
جامع مسجد غلہ منڈی
ڈیرہ اسمٰعیل خاں

جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور منظم کیا جائے

پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سراجیہ کندیاں کی

اپنے متوسلین اور جمیع مسلمانان پاکستان سے اپیل

جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام کے عادلانہ نظام حیات کو ملک میں نافذ کرنے اور ممالک اسلامیہ کو باہم متحد کرنے کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ کسی سے چھپی ڈھکی نہیں، انتخابات میں جمعیۃ نے نیک اور اہل امیدوار کھڑے کر کے وقت کا سب سے بڑا اسلامی فریضہ ادا کیا۔ الحمد للہ کہ جمعیۃ کے نمائندوں کی اچھی تعداد اسمبلیوں کے لئے منتخب ہو گئی۔ اسمبلیوں میں حق کی آواز بلند ہوگی اور جمعیۃ علماء اسلام کے درویش صفت اور مجاہد علماء اسمبلیوں میں باطل کی ہر سازش کو ناکام بنائیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور منظم کیا جائے۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی، کہ صوبائی راہنماؤں کا ایک وفد جمعیۃ کی تنظیم نو کے لئے اضلاع کا دورہ کر رہا ہے میں اپنے احباب اور ملنے والوں کو تاکید کرتا ہوں اور جمیع مسلمانان پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہر جگہ اس وفد کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور جمعیۃ کی تنظیم نو میں اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لا کر اپنا دینی فریضہ ادا کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو اپنے نیک اور بلند مقاصد میں کامیاب فرمائے، اور باہمی شکر رنجیوں سے محفوظ فرما کر اخلاص ہمت سے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(حضرت مولانا) فقیر خان محمد عفی عنہ
(سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سراجیہ کندیاں شریف)

بقیہ ——— توضیحی بیان

کے ہاتھ میں ہو۔ یعنی پارٹی لیڈر اور وزیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کا ہوگا۔

جمعیۃ کے ذمہ دار حضرات نے ان دونوں پارٹیوں سے مل کر کام کرنے کے لئے اس فارمولے اور شرائط کو ملحوظ رکھا۔

اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے اگر کوئی پارٹی جمعیۃ کا ساتھ دیتی ہے تو اسے مسترد نہیں کیا جا سکتا

اب اگر کوئی جماعت صوبہ میں اسلامی قوانین کے نفاذ میں جمعیۃ سے تعاون کرے اور ارٹی کی قیادت بھی جمعیۃ کے حوالے کرے تو کیا اس کو یہ کہہ کر دھتکار دیا جائے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ جاؤ! اسلامی قوانین کی حمایت مت کرو۔ نہ جمعیۃ کو اس کی ضرورت ہے۔

ہم نے یہ امور دونوں پارٹیوں کے سامنے رکھے۔ نیشنل عوامی پارٹی سرحد نے اپنا صوبائی اجلاس کر کے ان امور کو قبول کر لیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام پشاور کے دفتر میں ان کے صدر ارباب سکندر خان صاحب نے باقاعدہ تحریری اطلاع کر دی۔

پیپلز پارٹی کے سامنے یہ امور دیر سے آئے۔ زبانی طور پر ان کے لیڈروں نے یقین دلایا ہے کہ وہ ان امور کو تسلیم کر لیں گے۔ لیکن جب تک وہ باضابطہ اجلاس میں اس کو پیش کر کے فیصلہ نہ کریں کوئی رسمی اور قانونی اعلان نہیں ہو سکتا۔

۲۲ ستمبر کو تینوں پارٹیوں کا مشترکہ اجلاس اسی لئے ملتوی کیا گیا کہ ۲۳ ستمبر کو کوئٹہ میں ان کا مرکزی اجلاس ہے۔ وہ نہ ۲۲ ستمبر کے اجلاس میں شریک ہو سکتے تھے نہ وہ اس مرکزی اجلاس کے بعد صوبائی فیصلے سے پہلے اس پوزیشن میں ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام نے بھی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ اور صوبجات کے ذمہ دار حضرات اور صوبہ سرحد کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس بلا لیا تھا۔ لیکن وہ بھی اسی لئے ملتوی کر دیا کہ دوسری پارٹی کا قطعی جواب ملنے کے بعد جمعیۃ اس پر غور کرنے کے لئے اجلاس بلا سکے۔

کھوکھلے اور بودے اعتراضات

اس سلسلے میں پروپیگنڈے کے جواب کے لئے چند امور عرض ہیں:۔

(۱) دوسری پارٹیاں بے دین ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ اسلامی قوانین کا نفاذ مان لیں اور جمعیۃ کی قیادت تسلیم کر لیں تو پھر کونسی بات باقی رہ جاتی ہے۔ کیا ہم ان افراد کے سامنے جھک جائیں جو علماء اسلام کو برا بھلا کہنے اور دین کا مذاق اڑانے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور جن کا کردار دنیا بھر کو معلوم ہے۔

(۲) دیکھو جی کل جن کو برا کہتے تھے آج ان سے مل گئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ پارٹیاں اسلامی قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتی ہیں تو کیا ہم کل کی مخالفت کو ہی یاد رکھیں گے۔ کیا عمر بھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے والے آپ کے خون کے پیاسے اسلام کے دشمن جب مسلمان ہوئے تو آپ نے ان کو دھتکار دیا تھا؟ ہم تو ان پارٹیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ ہاں ان کی غلط بات کو غلط کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے۔

(۳) ان لوگوں نے مرزائیوں کو ٹکٹ دیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلم لیگ نے ماضی میں مرزائیوں کو ٹکٹ دیئے۔ حتیٰ کہ شہید ملت لیاقت علی خان نے بھی دیئے۔ بخاری شاہ صاحب مرحوم نے ان سیٹوں میں سخت مخالفت کرتے ہوئے باقی سیٹوں میں تعاون کیا۔

——— اس اعتراض کا دوسرا جواب یہ ہے کہ کیا ہم کاٹ کر اور کافر بنا کر اصلاح کر سکتے ہیں یا مناسب ذرائع اختیار کر کے ان کو اسلامی اقدار ذہن نشین کرا کے اسلامی نظام کے نفاذ کی منزل کے قریب لا سکتے ہیں؟

——— تیسرا جواب یہ ہے۔ کیا مسلم لیگی حکومتوں نے اور موجودہ حکومت نے مرزائیوں کو ذمہ دار اور کلیدی اسامیوں پر مقرر نہیں کیا؟ کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم اس غلطی کی بنا پر اعلان جنگ کر دیں یا بغاوت کر دیں یا ملکی سالمیت کے لئے تعاون ترک کر دیں؟ اگر مخالف اس لوح پر ہیں وہ ہمارے ... اعلان کرنے کی جرأت کریں۔ ہم تو اس کا علاج صرف تبلیغ اور آئینی ذرائع کے استعمال ہی سمجھتے ہیں

——— (چوتھا جواب) چوتھا جواب خود پانچ نکات خاص کر پہلے نکتہ میں دیکھ لیں۔

——— (پانچواں جواب) ہم نے پشاور میں ذوالفقار علی خان صاحب سے پہلا سوال ہی کیا تھا۔ انہوں نے صدر نہیں کی تھی بلکہ ایک تاویل کر دی تھی۔ پھر جب ہم نے کلیدی آسامیوں پر غیر مسلم کے تقرر کے خلاف دلائل سے بات کی تو انہوں نے مصطفیٰ صاحب کھر کو یہ بات نوٹ کرا دی۔ بہرحال ہم ہر غلطی کی اصلاح کی کوشش کریں گے اور مقصد کے لئے مذکورہ بیان ہی کافی ہے۔

آخری فیصلہ

میں ذمہ داری سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ صوبائی اجلاس کے موقعہ پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جو فارمولا پیش فرمایا اور جو چھٹی شرط عائد فرمائی۔ جمعیۃ علماء اسلام اس سے ایک انچ ادھر ادھر نہیں ہو سکتی۔

اور اگر یہ باتیں مان لی جائیں تو آخری فیصلہ خود کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کرے گی جس کا اجلاس حضرت درخواستی کے مشورہ سے بلایا جا سکے گا یا پھر صرف مرکزی عہدہ داروں کے احکام پر عمل ہوگا۔

اب تک جو مکالمات ہوئے ان سے مکالمات کی کامیابی کی امید ہے۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ جمعیۃ کو کسی مسلم لیگ سے مخالفت نہیں ہے۔ لیکن ہم عبدالقیوم جیسے آدمی کو قوم پر مسلط کرنا پاکستان کے مفاد کے خلاف اور دین کی توہین سمجھتے ہیں۔ زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر عبدالقیوم کو چھوڑ کر دوسرے مسلم لیگی دوست بھی یہ شرائط مان لیں تو وہ بھی تعاون میں شریک ہو کر ملکی یک جہتی، سالمیت اور اسلام کی سربلندی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہیں گے۔

(غلام غوث ہزاروی)

قرض ادا نہ کرنے والے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ افسران

کی کاریں اور بنگلے فوراً ضبط کر لئے جائیں

حیدرآباد۔ یہ مطالبہ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے امیر پیر سید عبدالقدوس نے ایک حالیہ بیان میں کیا ہے۔ پیر صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ غلام محمد ہراج پر وحیکٹ اے ڈی سی حیدرآباد کے تمام گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ افسران (بشمول ڈویژنل اکاؤنٹنٹس) نے گورنمنٹ کے تمام فنڈز مختلف عنوانات مثلاً اسکوٹر ایڈوانس، کار ایڈوانس اور بلڈنگ ایڈوانس کے تحت قرض لے رکھے ہیں۔ اور عرصہ دراز سے ان کی ادائیگی کا نام تک نہیں لیا جاتا، اکثر قرضوں کے کاغذات بھی غائب کئے جا چکے ہیں۔ اس طرح کئی کروڑ روپے کی رقمیں ادھار کھاتے پہ موجود ہیں۔ ان کی واپسی کے لئے نہ تو نوٹس جاری کئے جاتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کی وصولی کی کوئی توقع کی جا سکتی ہے۔

پیر صاحب نے اے، ڈی، سی کے فنڈز کی بربادی کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا، کہ اکثر یہ ہوا ہے کہ قرض لینے والے افسر نے اپنے ہی دستخط سے اپنے لئے قرض منظور کر لیا اور رقم وصول کر لی۔ پھر افسر بندوبست کا تبادلہ ہو جاتا۔ اور وہ دوسرے شہر چلا جاتا۔ نتیجہ میں رقم کی ادائیگی کا معاملہ کھٹائی میں پڑ جاتا۔ اس طرح تقریباً ہر افسر کا معاملہ ہے۔ ایک افسر نے دوسرے افسر کے خلاف کارروائی اس لئے نہیں کی کہ وہ خود بالعموم اسی معاملہ میں ملوث ہوتا تھا۔ پیر عبدالقدوس نے مزید بتایا کہ ان افسران نے دراصل رشوتوں کے ذریعہ کمائی ہوئی دولت کو چھپانے کے لئے سرکاری رقم قرض لینے کے ساتھ بنکوں سے بھی قرضے لے رکھے ہیں۔ اور جب بھی حکومت ایسے افسر کے خلاف انکوائری کرتی ہے تو وہ یہ بتا دیتے ہیں کہ ان کی کار اور کوٹھی سرکاری قرضے یا بنک کے قرضے سے بنی ہے۔

اسلام — اور — جہاد

شمس القمر قاسمی

جہاد کا مادہ جہد ہے۔ اس کے لغوی معنی انتہائی سعی و کوشش اور محنت کے ہیں۔ مراد ہے ایسی کوشش جو ملکی استحکام و سالمیت کی حفاظت اور بیرونی حملہ آوروں کی مدافعت کے ساتھ ساتھ اسلام کی راہ میں مزاحم ہونیوالی قوتوں کی سرکوبی کے لئے کی جائے۔

اسلام کی نظر میں جہاد کی مختلف قسمیں ہیں۔

جہاد بالنفس — سے مراد قلب و ضمیر کی تطہیر ہے۔ کیونکہ ہر کام کی تکمیل نیک نیتی پر مبنی ہے۔ نفس پر غالب آنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ اپنے دل و دماغ کو اسلامی قوانین کے سانچے میں ڈھال لیا جائے۔ یہی جہاد اکبر ہے

• نبی اکرمؐ نے میدان جنگ سے لوٹنے والے صحابہؓ سے فرمایا کہ تمہارا آنا مبارک۔ تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہو۔ کیونکہ ہوائے نفس سے لڑنا جہاد اکبر ہے (حدیث)

• بہترین جہاد یہ ہے کہ تم اپنے نفس اور خواہش سے جہاد کرو۔

• المجاھد من جھد نفسہ۔ اپنے نفس سے جہاد کرنے والا مجاہد ہے

جہاد باللسان — مخالفین اسلام کی جانب سے اسلام پر کئے گئے بے بنیاد اور لچر اعتراضات کے جوابات دینے کے لئے جلسے، جلوس، اجتماعات اور کانفرنسیں منعقد کر کے مدلل تقاریر کی جائیں۔ تاکہ فرزندان اسلام ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔

• تم میں سے جسے برائی نظر آئے تو ۔۔۔ اس کے لئے اپنی زبان سے کام لو — (حدیث)

بلغ ما انزل الیک (قرآن) پہنچا دیجئے جو آپ کی طرف نازل کیا۔

جہاد بالقلم — دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام پر جو اعتراضات وقتاً فوقتاً تحریر میں لائے جاتے ہیں۔ کتابوں، پمفلٹوں، رسائل و جرائد اور اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ ان کا دندان شکن جواب دیا جائے۔ اس پر اکابر امت کی بے شمار تصانیف و تالیفات شاہد ہیں۔

جہاد بالمال و جان — اسلام اور ملک دشمن طاقتوں کی بیخ کنی کے لئے اسلحہ اشد ضروری چیز ہے اور یہ مال کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ پھر اسلحہ کے استعمال کے لئے مجاہدوں اور فدائیوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو اس کے لئے ارشاد خداوندی ہے

• ان الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے۔ پھر ہجرت کی اور اپنے جان و مال سے وانفسھم فی سبیل اللہ (انفال — ۱) جہاد کیا۔

• الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ (النساء ۷۶) وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں۔

• تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ۔۔۔ (الصف ۲) ایمان لاتے ہیں اللہ اور رسولؐ پر اور اللہ کی راہ میں جان و مال کے ساتھ جہاد کرتے ہیں۔

• ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص (الصف — ۱) بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے راستے میں سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بن کر قتال کرتے ہیں۔

• الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم (التوبہ — ۲۰) وہ ایمان والے جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا۔

داخلی جہاد — اسلامی معاشرے میں جنم لینے والی برائیوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ضروری اور موثر اقدام اٹھائے جائیں۔ کیونکہ یہ دعوت و تبلیغ کی راہ میں حائل ہونگی جس کے بین الاقوامی اثرات تباہ کن ثابت ہوں گے۔

• تم میں سے جو کوئی بھی برائی کو دیکھے۔ اسے ہاتھ سے روک دے۔ اگر نہیں تو زبان سے رد کرے۔ اور اگر اس پر بھی قادر نہیں تو دل میں برا جانے۔ یہ ایمان کا سب سے نچلا درجہ ہے۔ (حدیث)

دفاعی جہاد — اس جہاد کا تعلق اسلام لانے والوں سے ہوتا ہے کہ کہیں کفار انہیں مسلمان ہونے کی پاداش میں یا مرتد ہونے پر مجبور کریں۔ نومسلم افراد کو ان خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہی قریش آزادانہ حیثیت میں اس جہاد کا گہوارہ بنا رہا ہے۔

اقدامی جہاد — جب غیر مسلم ممالک مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے سے روکیں تو اقدامی جہاد عمل میں آتا ہے۔

دائمی جہاد — یہ جہاد تا دم آخر ہر مسلمان پر ہر وقت، ہر جگہ، ہر گھڑی اور ہر لمحہ کرنا فرض ہے

اہمیت — دین اسلامی کو غالب کرنے کے لئے جہاد ایک بہترین ذریعہ ہے۔ جس کی اہمیت درج ذیل احکامات سے واضح ہوتی ہے

* کتب علیکم القتال (البقرہ) تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے۔

* نکلو خواہ تم ہلکے پھلکے ہو یا بوجھل اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ (التوبہ)

* ہر امیر کے تحت تم پر جہاد فرض ہے۔ خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ (ابوداؤد)

ابو امامہؓ راوی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نہ جہاد کیا نہ مجاہدین کو سامان پہنچایا اور نہ ہی مجاہدین کے بچوں کی نیک نیتی سے دیکھ بھال کی وہ قیامت کے دن شدید آفت سے دوچار ہوگا۔

• جاھدوا فی اللہ حق جھادہ (سورہ حج) اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کرو، جیسا کہ اس کا حق ہے۔

• نبی اکرمؐ نے فتح مکہ کے دن یہ فرمایا۔ اب ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں کہ مسلمان کو ہجرت کر کے مدینہ آنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے اور جب تم کو جہاد کے لئے پکارا جائے تو نکل پڑو (بخاری و مسلم)

مقاصد:

جہاد کا مقصد شور و ہنگامہ، بدنظمی و انتشار، لوٹ مار تباہ کاری، بدعہدی، قتل سیئر، قطع اعضاء یا قتل اسیران جنگ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قوانین و ضوابط کی بلندی، ملکی استحکام و سالمیت کی حفاظت اور پھیل کرنے والے دشمن عناصر کی سرکوبی۔ اس کا بنیادی اور اولین مقصد ہے جیسا کہ درج ذیل احکام سے ظاہر ہوتا ہے۔

• **اعلاء کلمۃ اللہ** — وہ شخص جو صرف اللہ کے قانون کو نافذ کرنے کے لئے اٹھتا ہے۔ اسی کو فی سبیل اللہ جہاد کہتے ہیں۔

خدا پرستی کا اظہار — جن لوگوں سے جنگ کی جاتی انہیں لڑائی کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مظلوم ہوتے ہیں۔ اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ افراد ہیں۔ جو اپنے گھر بار سے نکالے گئے۔ اور ان کا صرف یہ قصور تھا کہ وہ "اللہ ہمارا پالنہار ہے" کہتے تھے۔ (القرآن)

• **فتنہ کا انسداد** — "اور انہیں قتل کرو جہاں پاؤ انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے"۔ (القرآن)

• **دین کا قیام** — "ان سے یہاں تک قتال کرو کہ فتنہ ختم ہو جائے اور اللہ کا دین قائم ہو جائے"۔ (القرآن)

• **مظلوم کی حاجت روائی** — "اور کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو، جو کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں۔ اور ہمارے واسطے اپنے ہاں سے کوئی حمایتی کر دے"۔ (القرآن)

"اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو، جو تم سے لڑیں، اور زیادتی نہ کرو، اور بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ (القرآن)

ترک جہاد پر درج ذیل وعیدیں نازل ہوئی ہیں۔

"اگر تم جہاد سے گریز کرو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا۔ اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو اٹھا دے گا۔ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (التوبہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ جہاد چھوڑ بیٹھیں گے تو ان پر ابتلاء عظیم مسلط کر دی جائے گی اور جب تک وہ اپنے دین کی طرف رجوع نہ کریں گے اس وقت تک وہ اس آزمائش سے نہ نکلنے پائیں گے۔

(مسند احمد)

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ طلباء اسلام

جمعیۃ طلباء اسلام ملتان ڈویژن کے اجلاس سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا خصوصی خطاب

اللہ تعالیٰ نے علم والوں کی تعریف فرمائی اور سعود صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ آپ فرمادیں کہ کیا عالم اور غیر عالم برابر (ہو سکتے) ہیں۔ اس آیت میں علم کی فضیلت بیان ہوئی۔ انسان علم کے بغیر حیوان ہوتا ہے۔ جس طرح حیوانوں کی حاجات ہیں۔ اسی طرح انسان کی بھی ہیں۔ امتیاز پیدا کرنے والا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا۔ اور اپنی نیابت سے نوازا۔ اس کی وجہ ہی اس کی صفت علم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے کہا "انی جاعل فی الارض خلیفۃ"۔ یہ فرشتوں کا امتحان تھا۔ فرشتوں نے یہ سمجھ کر محسوس کیا کہ ہم کیوں نہ خلیفہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مستحق خلافت کیوں نہیں ٹھہراتے وہ بھی خلافت کے امیدوار بن گئے۔ انہوں نے انسان کے بارے میں کہا کہ یہ تو زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ اپنے متعلق کہا کہ نحن نسبح بحمدک ونقدس لک"۔ یعنی ہم ہر وقت آپ کی تحمید و تقدیس کرتے ہیں۔ آپ کا ہر حکم مانتے ہیں۔ لہذا ہم خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے مشورے کو قبول نہ فرمایا، اور فرمایا۔ انی اعلم مالا تعلمون یعنی تمہیں معلوم ہی نہیں کہ خلافت کے استحقاق کے لئے کونسی صفت کی ضرورت ہے۔ یہاں تو علم کی ضرورت ہے چنانچہ آدم علیہ السلام کا مقابلہ فرشتوں سے علم میں کرایا اس کے بعد فرشتوں نے اپنی عاجزی کا اعتراف کیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ علم کون سے ہیں جو آدم علیہ السلام کو دیئے گئے اور فرشتوں کے پاس نہیں تھے تمام مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو رہن سہن کے طریقے، گھر کے برتنوں کے نام، کاشت کے طریقے بتائے۔ اور آلات کاشت وغیرہ کا علم دیا۔ اسے دنیا کا علم کہا جاتا ہے۔ علم دین نہیں کہا جاتا۔ لہذا نیابت الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ ضروریات زندگی اور دنیا کی تمام چیزوں کا علم نائب کے پاس ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ احکام الٰہی کا بھی اسے پورا پورا علم حاصل ہو۔ اور ان تمام علوم پر خدا کے بتلائے ہوئے طریقوں کے مطابق عمل کرے اور کرائے۔

اس وقت لوگوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک علم دین پڑھنے والے وہ طلباء جو دین کے مبادیات پڑھتے ہیں۔ حلال و حرام کے مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس طبقے کو ضروریات زندگی کا بہت کم علم حاصل ہوتا ہے۔ اکثر طلباء علوم زراعت، تجارت، صنعت و حرفت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ اور معاشرتی علوم پر بھی ان کو عبور حاصل نہیں ہوتا۔

چونکہ خلافت کے لئے ان علوم کی بھی سخت ضرورت ہے۔ اسی لئے آدم علیہ السلام کو انسانی ضروریات کی تکمیل اور رہن سہن کے طریقے بتاتے گئے۔ لہذا صرف نماز پڑھنے پڑھانے یا اللہ تعالیٰ کی زیادہ عبادت کرنے سے خلافت نہیں ملتی۔ ورنہ تو فرشتے زیادہ مستحق تھے

ان طلباء کو بھی دنیا کے علوم سے واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ قرآن نے انہیں اس سے روکا نہیں ہے دیکھئے نوح علیہ السلام نبی مرسل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا۔ واصنع الفلک باعیننا۔ کہ ہمارے سامنے کشتی بناؤ۔ یہ صنعت و حرفت کا فن ہے۔

اسی طرح داؤد علیہ السلام زرہیں بناتے تھے۔ خدا نے اس کا بھی ذکر قرآن میں کیا ہے۔ جب یوسف علیہ السلام مصر پہنچے تو فرمایا کہ "اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم"۔ مجھے نگران بناؤ میں خزانوں کی نگرانی کر سکتا ہوں۔ اب یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ جو علم ریاضی سے واقف ہو۔ بغیر حساب دانی کے یہ کام مشکل ہے معلوم ہوا کہ وہ علم ریاضی جانتے تھے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق کے بارے میں اطلاع دے کر کائنات کے علم کے علوم کی طرف توجہ دلائی۔ اور تحقیقات عالم کے بارے میں غور و خوض کرنے کی ترغیب دی۔ اس ترغیب میں سائنس، جغرافیہ، تاریخ اور تمام علوم کی طرف اشارہ ہے

ہمارے یہاں علم کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) نفع بخش علم (۲) ضرر رساں علم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ نفع بخش علم عطا فرما اور ضرر رساں علم سے محفوظ رکھ۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم کی دو قسمیں ہیں مندرجہ بالا تمام علوم نفع بخش ہیں۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو صرف ان دنیاوی علوم کو حاصل کرتے ہیں اور دینی علوم سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں۔ خالق و مخلوق کے درمیان جو فرق ہے۔ اور خالق نے اپنی اپنی مخلوق پر جو احسان فرمائے ہیں۔ ان چیزوں کا علم ان کو قطعاً نہیں ہوتا۔ وہ ہر چیز کو محض اپنی عقل کے تابع خیال کرتے ہیں۔ اور صرف اپنی ہی کوششوں پر سو فیصد بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ مالک کائنات نے کن کن چیزوں کے استعمال سے روکا ہے اور کن کن چیزوں کے استعمال کی اجازت دی ہے۔ غرضیکہ یہ لوگ بھی نیابت الٰہی کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ یہ لوگ کسی ملک کے صدر، بادشاہ یا وزیر اعظم تو بن سکتے ہیں۔ لیکن خلیفۃ اللہ نہیں ہو سکتے۔

انگریز نے جو ہمیں بنیادی پٹی پڑھائی۔ اس کے نتیجے میں ہم تقسیم ہو گئے۔ اور منشاء اس کا یہی تھا کہ ہمیشہ کے لئے خلافت کے راستے سے بے بہرہ رہیں۔ بعض حضرات کو سکولوں و کالجوں کی طرف بھیجا جو دین سے بالکل بے بہرہ ہیں (اس کے لئے نصاب تعلیم بھی ایسا تشکیل دیا کہ جسے پڑھ کر دین سے نفرت پیدا ہو) اور کچھ لوگوں کو دنیا سے بالکل ناواقف رکھ کر دینی مدرسوں میں مقید کرنے کی کسی حد تک کامیاب کوشش کی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ دینی مدارس کے طلبہ تو حکومت پر آ نہیں سکتے اور ان لوگوں کو دنیاوی علوم کی واقفیت بھی حاصل نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اختلاف و بحران کا خطرہ ہے۔ اس سے بچاؤ کی ایک ہی صورت ہے کہ جو فنی علوم پڑھتے ہیں۔ انہیں ان طلباء عربیہ سے ملا دیا جائے۔ قرآن و حدیث سے جوڑ دیا جائے اور یہ لوگ جو فرشتوں کی مانند ہیں۔ یعنی عابدین، ذاکرین و شاکرین۔ ان کو دنیا والوں سے ملا دیا جائے تو استعمار و انگریز کے تمام منصوبے خاک میں مل سکتے ہیں۔

میری تمام ہمدردیاں "جمعیۃ طلباء پاکستان" کے ساتھ ہیں۔ اس لئے کہ ان کا مقصد بھی ان دونوں طبقوں کو ساتھ ملا کر اسلامی انقلاب کے لئے کام کرنا ہے۔

(محمد اسلم بخاری صدر جمعیۃ طلباء اسلام ملتان)

سکھر میں مولانا ہزاروی کا طلباء کو خطاب

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ایم اے ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ طلباء اسلام سکھر کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تنظیم کے لئے ضروری ہے کہ امیر کی اطاعت کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس نازک دور میں جبکہ بے دینی کا سیلاب بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ جمعیۃ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر دین کی خدمت کا جو عزم آپ نے کیا ہے وہ بہت نیک کام ہے۔ اجلاس مدرسہ محمودیہ میں منعقد ہوا۔ محمد اقبال شیخ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ (محمود الحسن ناظم دفتر)

• ـــ جمعیۃ طلباء اسلام ہیر شریف سندھ کا جدید انتخاب مندرجہ ذیل ہوا ہے:۔

صدر حافظ محمد موسیٰ۔ نائب صدر محمد عیسیٰ۔ ناظم عمومی حافظ عبدالستار۔ ناظم سعید احمد خازن حبیب اللہ، ناظم نشر و اشاعت خان محمد۔

• ـــ محمد سلیم کنوینر ضلع راولپنڈی نے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی کی ہدایت پر کمل پور، حضرو، بہبودی اور ٹیکسلا کا تنظیمی دورہ کیا۔ حالات کا جائزہ لیا۔ ان کے ہمراہ اور ساتھی بھی تھے۔ وہ جلد ہی ڈویژن راولپنڈی کا دورہ کر کے ڈویژنل کنونشن کے انعقاد کا انتظام کریں گے۔

• ـــ سکھر۔ صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ حافظ محمد حسن (لیاقت میڈیکل کالج) سکھر تشریف لائے۔ اپنے جمعیۃ کے کارکنوں کو خطاب کیا۔ آخر میں حافظ صاحب کو عصرانہ دیا گیا (محمود الحسن ناظم دفتر)

بقیہ — کاروانِ جمعیۃ ضلع مظفر گڑھ میں

ہے جو مزارعین تنگ آچکے ہیں۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے۔ مولانا عبدالحکیم کی تقریر علاقہ کوٹ ادو کے لئے ایک غیبی نصرت ثابت ہوئی۔ عوام و خواص مولانا کے پاس اپنی شکایات لئے آرہے تھے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ عوام کی امیدوں کا مرکز اب جمعیۃ ہی ہے اور عوام و خواص اب اس جماعت کو ہی اس ملک میں اسلامی آئین کا علمبردار سمجھتے ہیں۔ آخر میں راقم الحروف نے خطاب کیا اور جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

کنوینر کمیٹی کا قیام

ضلع کا تنظیمی دورہ کرنے کے لئے کنوینر کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ شیخ محمد یعقوب صاحب کی تجویز پر مولانا عبدالمجید صاحب اور چوہدری شوکت علی صاحب کو کنوینر مقرر کیا گیا اور طے پایا کہ یہ حضرات دیگر اراکین کے تعاون سے ضلع کا دورہ کریں گے اور تنظیم نو کے لئے جدوجہد تیز تر کر دیں گے۔

جمعیۃ کوٹ ادو زندہ باد

کوٹ ادو اگرچہ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ مگر یہاں کی جمعیۃ ضلع بھر میں مثالی اور امتیازی شان رکھتی ہے۔ چوہدری شوکت علی صاحب اور دیگر احباب کی توجہ سے علاقہ بھر میں جمعیۃ کو بہت وسیع پیمانے پر کام ہوا ہے۔ حضرت العلامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشی اسی علاقہ سے جمعیۃ کے قومی اسمبلی کے لئے نامزد امیدوار تھے۔ آپ نے ۲۵ ہزار کے لگ بھگ ووٹ حاصل کر کے علاقہ میں اپنی عظیم طاقت کا مظاہرہ کیا۔ اگر جمعیۃ کے مخلص اراکین نے اپنی جدوجہد کو جاری رکھا۔ تو انشاء اللہ یہ زمین جمعیۃ کے لئے زرخیز ثابت ہوگی۔ اسی طرح مولانا عبدالمجید صاحب نے شبانہ روز محنت کر کے جمعیۃ کے مشن کو سربلند و سرفراز کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کے پاس ایک جیپ تھی۔ راقم الحروف کی اپیل پر جماعت نے یہ جیپ صوبائی دفتر کے لئے عنایت فرمادی جو جماعت کے تنظیمی اور تبلیغی امور کے لئے کام آئے گی کوٹ ادو کی جماعت کا یہ کارنامہ ملک کی تمام جماعتوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ اگر صوبہ کے دفتر کو اسی طرح وسائل مہیا کئے جائیں تو جماعت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گی میں چوہدری شوکت علی صاحب، حاجی شیر محمد صاحب مولانا عبدالمجید صاحب مولانا محمد مسعود صاحب اور دیگر علماء کرام کا اور کارکنان جمعیۃ کوٹ ادو کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی شبانہ روز محنت سے ضلعی اجلاس کو کامیاب کیا مولانا محمد لقمان کی غیر حاضری کو اراکین وفد نے بڑی شدت سے محسوس کیا۔ اے کاش! وہ ان کی اور جماعتی امور کو تمام امور سے مقدم سمجھیں۔ اور اپنی غداداد صلاحیتوں سے جماعت کی ترقی کا باعث بنیں۔

شرکاء اجلاس کے اسمائے گرامی

چوہدری شوکت علی صاحب۔ خان شیر محمد صاحب جتوئی، مولانا عبدالمجید صاحب۔ مولانا مسعود احمد۔ سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب۔ مولانا احمد یار خاں صاحب خان گڑھ محمد یعقوب غزلی۔ بشیر احمد کوٹ ادو ناظم جمعیۃ محمد حامد بیٹ انگہ، شاہی احمد محمد قاسم، حبیب اللہ صاحبان چوک منڈا قادر بخش خانگڑھ حافظ عبدالشکور گجرات۔ مولانا نور احمد کوٹ ادو۔ سید سراج الحق گجرات، سید محمد مقبول صاحب ڈاکٹر محمد ظفر و محمد یعقوب گنبھر، مولانا عبدالعلیم، عبدالکریم و نذیر احمد صاحبان گورمانی عبدالغفور دھوری والے۔ محمد اقبال کوٹ ادو۔

پروگرام دورہ تنظیمی وفد

مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے و مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ پنجاب

۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ء	رائے ونڈ
۲۲ " "	تحصیل احمد پور شرقیہ
۲۳ " "	بہاول پور شہر
۲۴ " "	لائل پور
۲۵ " "	سرگودھا
۲۶ " "	نواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی
۲۷ " "	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۲۹ " "	لاہور

ضلع بھر کے ورکروں سے خطاب، پریس کانفرنس اور سیرت کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا جائے۔

صوبہ سندھ جمعیۃ علماء اسلام کا جدید انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی کونسل کا ایک اجلاس مورخہ ۱۲ ستمبر ۷۱ء کو دارالعلوم قوۃ الاسلام محلہ غریب آباد حیدرآباد میں حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ امروٹ شریف کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں پورے صوبہ سے تقریباً ۵۰ نمائندوں نے شرکت کی اور اجلاس میں صوبہ سندھ کے تین سالہ جدید انتخاب ہوئے۔

امیر — حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی سجادہ نشین خانقاہ امروٹ شریف ضلع سکھر۔

نائب امیر ۱ — حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی سجادہ نشین پیر شریف ضلع لاڑکانہ

نائب امیر ۲ — حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول والے ٹھٹہ

ناظم اعلیٰ	حافظ محمد اسماعیل صاحب	کراچی
ناظم ۱	حاجی کرامت اللہ خان صاحب	حیدرآباد
ناظم ۲	حکیم نواب الدین صاحب	"
ناظم نشریات	سید کبیر احمد صاحب کاظمی	سکھر
خازن	مولانا اسفندیار صاحب	کراچی
سالار	حافظ محمد شفیع صاحب ڈگری ضلع میرپور خاص	
ناظم دفتر	شیخ محمد ادریس صاحب	سکھر

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے مولانا حامد علی رحمانی کو صدر مبلغ مقرر کر دیا

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے مولانا حامد علی رحمانی لدھیانوی امیر جمعیۃ علماء اسلام حق ابدال کو پنجاب کی جمعیۃ کا صدر مبلغ مقرر کر دیا ہے۔ وہ ہر ضلع میں تحصیل وار دورہ کریں گے۔ لہٰذا ضلعی امراء و نظماء صاحبان اپنے پروگرام مرتب کرلیں، دورہ کا اعلان ترجمان اسلام میں یا خط کے ذریعہ کر دیا جائے گا

(حضرت مولانا) محمد ضیاء القاسمی (صاحب)
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب

دورہ

مولانا حامد علی رحمانی صدر مبلغ جمعیۃ ۲۴ ستمبر بروز جمعہ سے یکم اکتوبر بروز جمعہ تک ضلع کیمل پور۔ ۲ اکتوبر بروز جمعہ تا ۵ اکتوبر ضلع راولپنڈی اور ۲۲ اکتوبر تا ۲۹ اکتوبر ضلع جہلم کا تنظیمی و تبلیغی دورہ کریں گے۔

غلام اکبر سلیمانی ناظم دفتر پنجاب جمعیۃ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی تمام شاخوں کو ضروری ہدایات

(۱) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی کونسل کے اجلاس میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صوبہ سندھ کا مستقل دفتر سکھر میں ہوگا۔ اسی لئے تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ صوبہ سندھ کے دفتر سے رابطہ قائم کریں جس کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ اسٹیشن روڈ سکھر

(۲) ابتدائی ممبر سازی کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے اب آخری تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ چنانچہ تمام ابتدائی جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے انتخابات کرا کر ضلعی دفتر کی معرفت صوبہ سندھ کے دفتر کو مکمل رپورٹ بھیجیں۔ (شیخ محمد ادریس ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ سکھر)

ایک ضروری اعلان

حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے لائل پور شہر میں مدرسہ مخزن العلوم کے چندہ کے لئے حاجی منظور الحق صاحب (منظور اینڈ کو گول بازار لائلپور) کو مقرر کیا ہے۔ رسید بک ان کی دکان پر موجود رہتی ہے۔

معاونین حضرات اسی پتہ پر چندہ جمع کرا سکتے ہیں۔

ناظم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم
عیدگاہ خان پور

اجلاس مجلس عمومی جمعیۃ ضلع سیالکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس عمومی کا اجلاس دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ میں زیر صدارت مولانا فیروز خان نائب امیر ضلعی جمعیۃ ضلع سیالکوٹ منعقد ہوا۔ درج ذیل کارروائی ہوئی

محرم ۱۳۹۰ھ سے جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ تک کا حساب آمد و خرچ پیش کیا گیا اور منظوری دی گئی۔ بعض اراکین جنہوں نے ماہانہ چندہ نہیں ادا کیا ان کو ادا کرنے کی تاکید کی گئی۔ کہ جلد ادا کریں۔

ماتحت شاخوں کو حکم دیا کہ ہم ارشعبان تک رکن سازی کرکے انتخابات مکمل کریں۔ ضلعی جماعت کے لئے نمائندے مقرر کریں۔ جو کہ دس ابتدائی ارکان میں سے ایک ہوگا۔ تمام کارروائی مکمل کرکے ضلعی دفتر کو اطلاع دیں۔ کام کو آسان بنانے اور جلد نمٹانے کے لئے تحصیل کی سطح پر جملہ علیہ ذمہ دار آدمیوں کو مقرر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ تمام کارروائی جلد کروائیں۔

تحصیل ڈسکہ میں حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مولانا عبدالحق صاحب تحصیل پسرور میں مولانا رشید احمد صاحب مولانا محمد رفیق صاحب تحصیل نارووال میں مولانا نذیر احمد صاحب مولانا محمد یحییٰ صاحب تحصیل سیالکوٹ میں مولانا سلطان محمود صاحب، مولانا محمد اسماعیل صاحب تحصیل شکرگڑھ میں مولانا امداد الحسن صاحب مولانا عبدالرحیم صاحب کو مقرر کر دیا گیا ہے۔ رکنیت فارم بھی ان حضرات کو بھیجدیئے ہیں۔ مزید ضرورت پر ضلعی دفتر کو لکھیں۔

قرار دادیں

—— یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دولت مشترکہ سے بلا تاخیر علیحدگی اختیار کرے۔

—— ملک کا آئین علماء کرام کے مرتب کردہ بائیس نکات کے مطابق بنائے۔

—— مولانا حبیب اللہ ساہیوال اور حضرت امیر شریعتؒ کے صاحبزادے حافظ عطاء المہیمن صاحب کو بمعہ رفقاء رہا کیا جائے۔

—— حضرت مولانا امیر صاحب بندیالوی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

—— آئے دن بسوں کے حادثات کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

—— بسوں کی ریکارڈنگ بند کی جائے۔

(عبدالرحمٰن ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ)

بقیہ —— اسلام اور جہاد

• سامراجی و استعماری طاقتوں کا تسلط

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ اے ثوبان اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر دوسری اقوام مجھ اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح تم کھانے کے لئے کھانے کے برتن پر ٹوٹ پڑتے ہو۔ حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ کیا ایسی حالت قلت تعداد کے باعث ہوگی؟ فرمایا نہیں۔ تعداد میں تو تم ہی زیادہ ہوگے۔ لیکن تمہارے قلوب میں کمزوری اور بزدلی گھر کر جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ کمزوری سے کیا مراد ہے؟ فرمایا۔ دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر جہاد سے جی چرانا تمہاری کمزوری ہے۔ (ابوداؤد)

دنیاوی اغراض کیلئے جہاد پر عذاب

—— نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ جو شخص مال اور شہرت کے لئے لڑتا ہے۔ اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔

—— جس کسی نے بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے وقت ایک اونٹ باندھنے کی رسی کی بھی نیت کر لی۔ بس اس کو وہی رسی ملے گی اور کچھ ثواب نہ ملے گا۔ (مسند احمد)

—— آپؐ سے دریافت کیا گیا۔ ایک شخص بہادری، حمیت قومی یا نام و نمود کے لئے لڑتا ہے۔ ان میں سے کون سی جنگ کو جہاد کہا جا سکتا ہے؟ فرمایا۔ صرف اس شخص کی جنگ جہاد ہے۔ جو محض اللہ کے قانون کی بقا کی خاطر لڑا جائے۔ (بخاری و مسلم)

• شہید کا مقام۔ خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے مر جانے والے فرد کو شہید کہتے ہیں اور اس کی موت کو شہادت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسلام نے جو انہیں مقام دیا ہے۔ وہ قرآن کی زبان میں پڑھئے۔

• "جو راہ خدا میں مارے گئے۔ ان کو مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔" (بقرہ)

• جو راہ خدا میں مارے گئے۔ ان کو مردہ گمان نہ کرو۔ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں پروردگار کی طرف سے روزی دی جا رہی ہے۔ (آل عمران)

پھر جنہوں نے اپنے گھروں کو چھوڑا اور گھر بار سے نکالے گئے۔ اور میرے راستے میں ستائے گئے لڑے اور مارے گئے۔ میں ان کے گناہوں کو ان سے اتار کر جنت الفردوس میں داخل کروں گا۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ (القرآن)

اجنیانوالہ میں مولانا ندیم کی تقریر

خطیب اہلسنت مولانا سید عبدالمجید صاحب ندیم یکم اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء بمقام اجنیانوالہ ضلع شیخوپورہ (بلستہ چک چٹھہ حافظ آباد) میں تقریر فرمائینگے بعنوان نعت خواں صوفی احمد بخش چشتی بھی شریک ہونگے (ذوالفقار سندی)

سکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ

خواجہ محمد اسلام کی طبع شدہ مشہور عام کتابیں

تبلیغی نصاب مکمل	۱۶/۵۰	فضائل نماز	۱/۶۰
فضائل صدقات مع فضائل حج	۱۶/۵۰	فضائل قرآن مجید	۱/۶۰
		فضائل رمضان	۱/۶۰
اسلام کیا ہے؟ بلا جلد	۳/۰۰	فضائل تبلیغ	۰/۷۵
نفیس بہشتی زیور	۲۵/۰۰	مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج مرنے کے بعد کیا ہوگا کی بجائے موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا	۰/۷۵
مسنون دعائیں	۱/۵۰		
ایمان پر اخلاقی جرائم کا اثر	۰/۷۵		
حکایات صحابہؓ	۳/۶۰		
فضائل ذکر	۳/۶۰		
فضائل درود شریف	۳/۰۰		

طلب کریں۔ مجلد ۰/۷۵، بلا جلد ۶/۰

یہ کتابیں دنیا بھر کے کسی بھی کتب خانہ سے طلب فرمائیں

تھوک خریدنے کے لئے

مکتبہ تنویر القرآن اردو بازار لاہور (پاکستان)

ناشر خواجہ محمد اسلام کھڈیاں خاص ضلع لاہور (پاکستان)

مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر کا سالانہ جلسہ

۲۵، ۲۶ ستمبر ۷۱ء کو ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب جامعہ مدنیہ لاہور حضرت مولانا سید عبدالکریم صاحب ڈیرہ غازیخان اور محمد بخش صاحب چشتی جھنگ تشریف لا رہے ہیں۔

(سید صادق حسین مہتمم مدرسہ ہذا)

فتاویٰ عالمگیریہ مترجم

جزء ۳ بھی شائع ہو گیا

سلیس اردو، مع عربی متن نمبروار احکام کئی تعلیمی اداروں کے لئے منظور شدہ کاغذ اعلیٰ سفید، طباعت آفسٹ

پتہ

محمد صادق ناظم سہگل آباد ضلع جہلم

مدرسہ تعلیم الاسلام چنیوٹ عوم کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۵، ۲۶ رشعبان مطابق ۱۶، ۱۷ اکتوبر بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ ملک کے مشہور و معروف علماء کرام شرکت فرمائینگے۔ (عبدالرحمٰن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور چنیوٹ ضلع سیالکوٹ)

زوروں سے مختلف تھا۔ لیکن ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوجوں نے نہایت آسانی سے بنگال تقسیم کیا، مغلوں کی مختلف حکومتوں کو شکستیں دیں، مرہٹوں کو ناکام بنایا، میسور پر فتح حاصل کی، اور پنجاب میں سکھوں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ غرضیکہ صرف سو سال کے اندر اندر مشرقی ہندوستان، مغربی ہندوستان، جنوبی ہندوستان اور شمالی ہندوستان یعنی پورے ہندوستان پر انہیں تصرف حاصل ہو گیا۔

اس کے سیاسی، سماجی، فوجی اور انتظامی وجوہات پر مختلف مورخین نے اپنے اپنے نقطۂ نظر سے بڑی بڑی اور طویل بحثیں کی ہیں، تاہم یہ بات پھر بھی حیرت ناک بنی رہی ہے کہ دور دراز ملک اور سمندر پار سے آئے ہوئے ایک نہایت تجارتی ادارے کے افراد کو اتنی بڑی کامیابی کیسے حاصل ہو گئی۔

حالانکہ یہ ہی انگریز یورپ میں انگلستان سے آگے چند قدم بھی نہ بڑھا سکے، اور اپنی سلطنت کو وسیع نہیں کر سکے۔ اگرچہ یورپ میں ۶ سو سال سے زیادہ عرصہ تک جنگیں لڑتے رہے۔ افریقہ اور ایشیا کے دوسرے علاقوں میں بھی انہیں ایسی کامیابی نصیب نہیں ہوئی، اور بعد میں ان کی سلطنت کی وسعت یا تو امریکہ و افریقہ میں ان کی نوآبادیوں کے قیام کی مرہون منت تھی، یا ہندوستان پر مکمل قبضہ کے بعد وہ مشرق وسطیٰ کے چھوٹے چھوٹے ملکوں پر اپنا قبضہ قائم کرنے کی راہ پیدا کر سکے تھے۔ جنوب ایشیا کے بعض ملکوں میں بھی ان کامیابی ہندوستان پر قابض ہو جانے کے نتیجہ میں ہی ہوئی۔

غور کیجئے [illegible] ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی اس کامیابی [illegible] یہ تھی، کہ اس سرزمین پر کوئی قومی و ملی وحدت [illegible] نہیں تھی، مختلف اور متضاد نسلوں کا یہ ایک [illegible] کسی قسم کی ہم آہنگی نہیں پائی جاتی تھی۔

چنانچہ یہ ہی وجہ تھی کہ ہندوستان میں علماء کی اول دن سے آخر دن تک یہ کوشش رہی کہ کسی طرح اس ملک کو اسلام کی رسی میں باندھ کر ایک وحدت بنا دیا جائے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ سے لے کر شاہ ولی اللہؒ تک ملک پر قابض مغل حکومت اور دوسرے مسلمان سربراہان سلطنت پر یہ زور دیا جاتا رہا، کہ وہ خالص اسلامی نظام برپا کر کے اس ملک کو ایک اسلامی ملک بنا دیں، تاکہ اس کی وحدت ایک حقیقت بن جائے۔ اور تمام قومیں اس میں ضم ہو جائیں۔

یہ ہی کوشش بعد میں، مولانا شریعت اللہؒ کی فرائض تحریک اور مولانا سید احمد شہیدؒ مولانا اسماعیل شہیدؒ کی تحریک جہاد نے انجام دی۔

لیکن بدقسمتی سے مسلمان بادشاہوں نے اور امراء و رؤسا نے علماء کے اس منصوبہ کو کوئی اہمیت نہیں دی، اور وہ اس ملک میں ایک معمولی گروہی خاندانی قوت سے زیادہ کوئی حلقہ اثر پیدا نہیں کر سکے۔

علماء کی یہ خواہش و کوشش، انگریزوں کے مکمل قبضہ کے بعد بھی جاری رہی، اور اس سلسلہ کی آخری جدوجہد شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک ریشمی رومال اور مولانا ابوالکلامؒ کی تحریک حزب اللہ تھیں، جن کا مطمح نظر ترکی میں قائم، خلافت اسلامیہ کو پورے ایشیا و افریقہ پر محیط کر دینا، اور انگریزی سلطنت پر اسے غالب لے آنا تھا۔

پہلی عالمی جنگ (۱۹۱۸-۱۹۱۴) میں ترکوں کی شکست کے بعد پورے ہندوستان میں تحریک خلافت کا جو ہنگامہ برپا ہوا، اس کا اصلی محرک بھی علماء کی اس سعی و کاوش و خواہش و آرزو کی صدائے بازگشت تھی۔

لیکن ترکی میں خلافت کے خاتمہ کے بعد، اس قسم کی کوشش کیلئے اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی تھی۔

بہرحال گذارش یہ کرنا ہے کہ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی غیر معمولی کامیابی کی وجہ، اس خطہ زمین میں کسی ملی وحدت کے وجود کا فقدان تھا۔

اور یہ خلاء علماء اسلام کے ذریعہ پر کرنا چاہتے تھے جسے ملک کے بادشاہوں و امراء نے کامیاب نہیں ہونے دیا۔

انگریزوں کے قبضہ کے بعد جو موقعہ باقی رہ گیا تھا، اس میں علماء کی کوششیں اس لئے بارآور نہیں ہو سکیں، کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ پوری سرگرمی سے انگریزوں کے ساتھ دوستی اور تعاون بلکہ وفاداری کی تلقین کرنے لگا تھا اور اس مقصد کے لئے وہی طبقہ کوشاں تھا جو انگریزوں کے تسلط کے بعد ملک میں نوابیوں، جاگیرداریوں اور حاکموں کی خوشنودی کا مستحق قرار پایا تھا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی، ہندوستانی قومیت کے جذبہ کا پہلا اظہار تھی بعد میں، انگریزی حکومت کے خلاف حقوق طلبی اور آزادی کی تحریکوں میں اسی جذبہ کو کارآمد بنانے کی کوشش کی گئی، چنانچہ علماء نے بھی اس ہتھیار کو ہاتھ میں لینا ضروری سمجھا تاکہ مسلمان کہیں عہد جدید کی سیاسی جنگوں میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں، اور انہوں نے انگریزی طرز زندگی کا بائیکاٹ کر کے، مسلمانوں کی دینی و ملی وحدت کو بھی برقرار رکھنے کی کوشش کی جب کہ مسلمانوں کا جدید تعلیم یافتہ اور مادی اعتبار سے بہتر اور وہ طبقہ مسلمانوں کو سیاسی جدوجہد میں حصہ لینے سے سختی کے ساتھ روک رہا تھا اور انگریزوں کے ساتھ مکمل وفاداری بلکہ آنکھیں بند کر کے انگریزوں کی پیروی اختیار کرنے کی تلقین کر رہا تھا۔

یہ ہے وہ پس منظر جس نے آگے چل کر خلافت تحریک میں کانگریس اور مسلم لیگ کو یکجا کیا، ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد ڈالی، اور کچھ عرصہ کے لئے، ہندوستانی قومیت کی اساس پر قومی تحریک کا ایک دھارا متعین کر دیا، جس کے پہلے سرگرم مبلغ مسلمانوں میں مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مسٹر محمد علی جناح اور اسی پایہ کے دوسرے بڑے بڑے مسلمان تھے۔

مولانا عبیداللہ انور کے نام جمعیت علماء آزاد جموں و کشمیر کے ناظم اعلیٰ کا مکتوب

گذشتہ دنوں راولاکوٹ آزاد کشمیر میں جمعیت علماء آزاد کشمیر کے زیر اہتمام علماء کشمیر کا ایک نمائندہ کنونشن منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم نے جمعیت علماء آزاد کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا امیر الزمان خان صاحب کو ایک مکتوب میں کنونشن کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس کی کامیابی کی دعا فرمائی تھی۔ حضرت والا کے اس مکتوب کے جواب میں مولانا امیر الزمان خان نے جواب دوبارہ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے ناظم اعلیٰ منتخب ہو گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا ہے (زاہد الراشدی)

بخدمت گرامی قدر مولانا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت والا کا نوازش نامہ باعث مسرت ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ! راقم الحروف نے ۲۸ مارچ ضلع پونچھ راولاکوٹ کے مرکزی مقام پر علماء کو دعوت دی تاکہ اپنی قدیمی تنظیم جمعیت علماء کے بارہ میں غور کیا جائے۔ چنانچہ پونچھ کے علماء نے اس تنظیم کو از سر نو منظم کرنے کا پختہ تہیہ کیا۔ پلندری تعلیم القرآن کے سالانہ اجلاس میں علماء کی ایک شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ سالانہ کنونشن طلب کیا جائے۔ راولاکوٹ کے مرکزی مقام پر ۵-۶ اگست کو آزاد کشمیر کے اضلاع میرپور، مظفر آباد، پونچھ اور مغربی پاکستان میں مقیم کشمیری علماء کا عظیم الشان اجتماع ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ صد علماء تشریف لائے۔ الحمدللہ یہ کام خلوص سے شروع ہوا تھا۔ اور آپ کی دعاؤں سے اجتماع بہت ہی کامیاب رہا۔ اور علماء پر مکتب فکر نے اس اجتماع میں شرکت کی اور تنظیم جدید میں اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر پیش کیا ..... راقم الحروف کو مثل سابق اب بھی ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ اللہ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے ہی عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔ بہرحال اب ایک فعال جماعت کی حیثیت سے میدان عمل میں نکل آئی ہے۔ امیر جمعیت حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری منتخب ہوئے ہیں اور سابق دستور میں موجودہ حالات کے مطابق ترامیم کی گئی ہیں جو طبع ہونے کے بعد انشاء اللہ ارسال خدمت ہوگی۔ جملہ احباب کی جانب سے ہدیہ تسلیم قبول فرمائیں۔ والسلام

آپکا خادم محمد امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیت علماء آزاد جموں و کشمیر

زیر اہتمام
انجمن تحفظ ناموس صحابہ "بھکر"
بمقام کمیٹی پارک بھکر
حبیبہ حبیب خدا، محسنہ کائنات
صدیقہ بنت صدیق ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی سیرت طیبہ پر خطیب پاکستان حضرت مولانا
محمد ضیاء القاسمی صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب
خطاب فرمائیں گے، الدعی الی الخیر،
حافظ ممتاز علی صدر انجمن تحفظ ناموس صحابہ "بھکر" ضلع میانوالی

ایک اہم اپیل

حضرت درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا لاہوری اور دیگر مشائخ علماء

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ یہاں خالص اسلامی دستور اور نظام نافذ ہو اور اس دستور و نظام کو چلانے والے وہ لوگ ہوں جو قرآن، حدیث اور [illegible] کو ذہن میں رکھتے ہوں۔ جب تک ایسا نہیں ہو جاتا، پاکستان کا مستقبل بھی خطرات کی زد میں رہے گا۔

پاکستان کی وحدت، [illegible] حکام کے [illegible] اور دشمنوں کی سازشوں داخلی شر پسندوں، بیمار ذہن کے چند لوگوں اور بیرونی سامراجی نظریات کے حامیوں سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کو پاکستان کی دستوری، قانونی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اساس مقرر کیا جائے۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام اس مقصد کے حصول کے لئے برابر جدوجہد کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور آج جب کہ پاکستان کے لئے اور پاکستان میں اسلام کی بقا کے لئے فیصلہ کن وقت آ پہنچا ہے، کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیوں کو تیز تر ہو جانا چاہئے، تاکہ اسلامی مطالبات کو جلد سے جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

لیکن اس کا انحصار مسلمان عوام کے تعاون پر ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان جمعیت علماء اسلام کی اس جدوجہد میں شریک ہو جائے۔ اور دامے، درمے قدمے، سخنے اس جدوجہد میں حصہ لے۔

ہم پاکستان کے تمام [illegible] اور اسلام کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر قسم کے عطیات، زکوٰۃ، خیرات، صدقات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء اسلام کے بیت المال میں جمع کرائی جائیں۔ شرعی احکام کے مطابق صرف میں لا کر پاکستان کی سالمیت اور پاکستان میں اسلام کی سربلندی کے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

ہم پاکستان کے تمام [illegible] اسلام اور اپنے سے وابستہ افراد سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وقت کی سب سے بڑی اس اسلامی خدمت میں حصہ لے کر آخرت کا بہترین اجر اور خدا اور رسول کی خوشنودگی حاصل کریں۔"

اللہ تعالیٰ ہی تمام کاموں کے کارساز ہیں۔

(حضرت مولانا) **محمد عبداللہ درخواستی** (مدظلہ، امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام)۔ (حضرت مولانا) **عبیداللہ انور** (مدظلہ، امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب)۔ (حضرت مولانا مفتی) **محمود** (مدظلہ، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام)۔ (حضرت مولانا) **غلام غوث** ہزاروی (مدظلہ، ناظم کل پاکستان جمعیت علماء اسلام)۔ (حضرت مولانا) **خان محمد صاحب** (سجادہ نشین کندیاں شریف)۔ (حضرت مولانا) **عبدالہادی** صاحب (سجادہ نشین دین پور شریف) (حضرت مولانا) **اسعد صاحب** (ہالیجی شریف سکھر) حضرت مولانا **عبدالکریم صاحب** (بیروالی لاڑکانہ) حضرت مولانا **عبداللہ صاحب** (بھلی والے شجاع آباد) حضرت مولانا پیر **خورشید احمد صاحب** (مدظلہ، قصبہ عبدالحکیم) حضرت مولانا **عبدالعزیز صاحب** مدظلہ، رائے پوری خلیفہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے مشائخ عظام نیز حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ، اکوڑہ خٹک اور اس پایہ کے دیگر جلیل القدر علماء کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے وابستگان، تلامذہ سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام کی معاونت کے لئے اپنے اپنے حلقۂ اثر کو آمادہ کریں گے۔

عطیات، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ رقوم بھیجنے کا پتہ

مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ● مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر

نوٹ حضرت امیر اور حضرت ناظم عمومی کی جانب سے ملک بھر میں جمعیت کے کارکن عہدہ داروں اور جمعیت سے وابستہ افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے اپنے اپنے حلقوں میں مرکز کے لئے امداد، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ کی وصولی اور فراہمی کے کام میں لگ جائیں اور یہ مہم پورے ماہ شعبان، ماہ رمضان زبردست سرگرمی کے ساتھ جاری رہے۔

ہفت روزہ **ترجمان اسلام** لاہور رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

ان الدين عند الله الاسلام

ترجمان اسلام

العلماء ورثة الانبياء

کتاب و حکمت

آیات بینات

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ ..... تا ..... وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝

سورج اور اس کی حرارت و نورانیت اور چاند جو اس کے بعد ضیا گستر ہوتا ہے، روز روشن جو رات کی تاریکی پر پردہ چاک کر دیتا ہے، رات کی ظلمت جو دن کی روشنی کو چھپا لیتی ہے آسمان کی اور اس کی عجیب و غریب بناوٹ، زمین اور اس کا حسرت انگیز پھیلاؤ، پھر مادہ عالم کے ان تمام مظاہر و شیوں کے بعد روح انسانی اور اس کا وہ قادر مطلق جس نے اس پر ایسی مناسب، موزوں، مستقیم اور عادلہ فطرت صالحہ رکھی۔ بالآخر خیر و شر، حق و باطل، صحت و سقم، عدل و اسراف، نور و ظلمت دونوں راہوں کو اس پر کھول دیا۔ پس اب کامیاب وجود وہ ہے جس نے اپنی قوت محتسبہ کے عمل سے اپنی فطرت صالحہ کو بالکل پاک اور بے آمیزش رکھا اور نامراد انسان وہ ہے جس نے اسے ضائع کر دیا۔

دنیا کا نظام فطرت تین جزوں سے مکمل ہوتا ہے۔ مادہ، قوت اور ان دونوں سے بالآخر ایک ذی شعور طاقت جو ان دونوں میں ربط و اتحاد پیدا کرتی ہے اور وہ فطرت صالحہ و سلیمہ ہے جو اصلاً خود انسان کے اندر موجود ہے۔ خدا تعالیٰ نے نظام عالم کی ان تین لڑکیوں کا ذکر بہ ترتیب اس سورۃ میں کیا ہے۔

قرآن حکیم نے آخرت کے وجود کا اذعان جن جن دلائل سے پیدا کیا ہے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے وہ کہتا ہے دنیا ہر چیز پر اپنا کوئی نہ کوئی متقابل وجود یا مثنیٰ ضرور رکھتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ دنیوی زندگی کے لئے بھی کوئی متقابل و مثنیٰ زندگی ہو، دنیوی زندگی کی متقابل زندگی آخرت کی زندگی ہے چنانچہ بعض سورتوں میں انہیں متقابل مظاہر سے استشہاد کیا ہے، مثلاً سورہ والشمس میں فرمایا، والشمس وضحٰہا والقمر اذا تلٰہا والنہار اذا جلّٰہا واللیل اذا یغشٰہا والسماء وما بنٰہا والارض وما طحٰہا۔

○

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝ ..... تا ..... وَالْاُنْثٰی ۝

قسم ہے رات کی جب کہ اس کی تاریکی کائنات کی تمام اشیاء کو چھپا دیتی ہے اور روز روشن کی قسم جب کہ آفتاب کی تجلی تمام کائنات کو روشن کر دیتی ہے اور دراصل اس خالق کی قسم جس نے تخلیق عالم کے لئے نر اور مادہ کا وسیلہ پیدا کیا ہے۔

○

اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ۝ ..... تا ..... وَالْاُوْلٰی ۝

بلاشبہ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم رہنمائی کریں اور یقیناً آخرت اور دنیا دونوں ہمارے لئے ہیں (ترجمان القرآن) قرآن کا عام اسلوب بیان یہ ہے کہ خدا کے ٹھہرائے ہوئے قوانین و اسباب سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں، انہیں براہ راست خدا کی طرف نسبت دیتا ہے۔ مثلاً اس کا ایک قانون یہ ہے کہ لوگ سمجھ سے کام لینے کی جگہ اندھی تقلید کرنے لگتے ہیں، رفتہ رفتہ ان کی عقلیں ماری جاتی ہیں۔ قرآن اس حالت کو یوں تعبیر کرے گا کہ خدا نے ان کی دلوں پر مہر لگا دی، یعنی یہ صورت حال خدا کے ٹھہرائے ہوئے قانون کا قدرتی نتیجہ ہے۔

○

ارشادات حکیمانہ

(۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے حریف کو) پچھاڑ دینے سے کوئی شخص پہلوان نہیں ہو جاتا، دراصل پہلوان وہی ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(۲)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ انسان اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس خوش نما ہو، اس کا جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بات بھی تکبر میں شمار ہوگی) آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھا جائے۔

(۳)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ اسے بے یار و مددگار نہ چھوڑے اور نہ اس سے جھوٹ بولے۔ نہ اس پر ظلم کرے اور بے شک تم میں سے ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے اگر اس میں کوئی (اخلاقی یا جسمانی) گندگی دیکھے تو اسے زائل کر دے۔

(۴)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی ایذا رسانیوں کو برداشت کرتا ہے اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں سے ملاپ نہیں رکھتا اور ان کی ایذا رسانیوں پر صبر نہیں کر سکتا۔

(۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے کہا ہم میں مفلس وہ شمار ہوتا ہے۔ جس کے پاس پیسہ نہ ہو نہ سامان۔ آپؐ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ کا انبار لے کر خدا کے حضور پہنچے گا (لیکن اس کا حال یہ ہوگا کہ اس کے خلاف نالش کرنے کے لئے بیسیوں مظلوم آن کھڑے ہوں گے) کسی کو اس نے گالی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کا مال اڑایا۔ کسی کا خون بہایا کسی کو زد و کوب کیا۔ اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم ہو جائیں گی۔ اس کی نیکیوں کے تقسیم ہو جانے کے باوجود اگر پھر بھی اس کے ذمے حقوق باقی رہ گئے تو مظلومین کے گناہ اس کے سر پر لاد دیئے جائیں گے اور یہ نمازی صاحب دوزخ کی آگ کا مزا چکھیں گے۔

○

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

پڑھیئے

- سامراجی اور مخالف اسلام فتنوں سے خبردار رہنے۔
- دین میں تحریف اور ختم نبوت کے منکروں سے بچنے اور قوم کو بچانے۔
- صحابہؓ کرام و سلف صالحینؒ کی تعلیمات کے مطابق اسلام کو سمجھنے۔
- اسلامی وحدت اور ملی استحکام کو برقرار رکھنے۔
- اعلاء کلمۃ اللہ کا فریضہ انجام دینے۔
- کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے احکام کے نفاذ اور جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت کو سمجھنے کے لئے ہفت روزہ "ترجمان اسلام" پڑھیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ یکم جمادی الاول ۱۳۹۱ھ

مطابق

۲۵ جون ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۲۴

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۲۵/۰ "

ششماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فی پرچہ ۴۰ پیسے

(ہوائی ڈاک سے)

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ:

(شعبۂ ادارت ترجمانِ اسلام)

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ ملتان

احمد حسین کمال

• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

صراحات ——— احمد حسین کمال

اجتماعی احساس و عمل کو فروغ دیجئے

بھارت کی یہ کوششیں ابھی تک جاری ہیں کہ مشرقی پاکستان کے واقعات کو ایک ایسا بین الاقوامی معاملہ بنا دے جس میں دنیا کی تمام بڑی طاقتیں اُلجھ جائیں۔

مجرد پناہ گزینوں کا مسئلہ ہی وہ اس طرح اچھال رہا ہے کہ رفتہ رفتہ اس میں بعض بڑی طاقتیں دلچسپی لے رہی ہیں۔

علاوہ ازیں اس خطرہ سے بھی صرف نظر نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستان کے فرقہ پرست عناصر اور جنگجو طاقتیں ایک بار پھر بھارت کو پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کرنے میں مصروف ہیں۔

نام نہاد بنگلہ دیش کا سیکنڈل بھی بھارت کا خاص موضوع بنا ہوا ہے۔

بھارتی پارلیمنٹ میں جس قسم کا اظہار خیال عام ارکان کی طرف سے کیا گیا ہے۔ وہ سراسر پاکستان کے خلاف بھارت کے جارحانہ رویہ کا آئینہ دار ہے۔

بھارت کے حالیہ بجٹ میں ارب ہا روپیہ کی دفاعی مد بجائے خود اس کے جنگی عزائم کی غماز ہے۔

نیز نام نہاد پناہ گزینوں کے مسئلہ پر بیرونی ممالک سے بھارت کی امداد طلبی کا مقصد بھی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اس طرح خوراک و ادویات و دیگر ہنگامی امداد کا سامان زیادہ سے زیادہ جمع کر لیا جائے۔ اور پھر پاکستان کے خلاف جارحانہ اقدام کے وقت اس سامان کو استعمال میں لایا جائے۔

اس کے ساتھ ہی اس تلخ حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ امریکہ و برطانیہ اور ان کی حلیف مغربی طاقتوں کا رویہ ابھی تک ذو معنی اور پُر اسرار ہے۔

بے شک انہوں نے ابھی تک بھارت کی خواہشات کے مطابق مشرقی پاکستان کے معاملہ پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے دو ٹوک طور پر بھارت کو مایوس بھی نہیں کیا ہے ایشیا، افریقہ اور یورپ و لاطینی امریکہ کے دوسرے ملکوں کا رویہ بھی کچھ زیادہ صاف نہیں ہے سوائے عرب ملکوں کے، البتہ چین نے پاکستان کی دو ٹوک حمائت کی ہے۔

ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا یہ ضروری نہیں ہو گیا ہے کہ پاکستان اپنی داخلی و خارجی پالیسی کے تمام پہلوؤں پر از سر نو غور کر کے اپنے لئے ایک ایسا راستہ متعین کر لے، جو مستقبل کے تمام اندیشوں و خطروں سے تحفظ کی ضمانت دے سکے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ملک ایک سنگین خطرہ کی زد میں آکر بچ نکلا ہے۔ اور گویا حیاتِ نو کے دور میں داخل ہوا ہے۔ لیکن یہ دور بھی تو بجائے خود مشکلات سے بھرپور ہے اور ہر اعتبار سے مکمل یک جہتی کا کامل حصول ہی وقت کا اہم ترین تقاضا اور تمام داخلی و خارجی خطرات اور چیلنجز کا جواب ہے۔

ضرورت ہے کہ ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر اس مقصد کو حاصل کیا جائے۔ اور یک جہتی کے تمام عوامل و عناصر کو جو اس وقت مختلف دائروں میں منتشر ہیں، یک جا کر لیا جائے۔

پاکستان کی اولین اساس اسلام ہے۔ جس کو عملی شکل میں نافذ کر کے مکمل ملی یک جہتی کی بنیاد ڈالی جا سکتی ہے۔ اور اس بنیاد پر اقتصادی، سیاسی، تعلیمی و معاشی تعمیر کر کے پاکستان کو ایک ایسے مضبوط ترین قلعہ کی شکل دی جا سکتی ہے، جسے حوادث اور زلزلوں کی کوئی ضرب بھی ہلا نہیں سکتی۔

اسلام کو اختیار کرنے کے لئے اب کسی تردد کی ضرورت نہیں رہ گئی ہے اور اگر اتنے بڑے ہلاکت خیز تجربہ کے بعد بھی تردد کیا جاتا ہے، تو پھر ہمارا خدا ہی حافظ ہے۔

ماضی کے تمام اختلافات سے ہمیں صرف نظر کرنا ہوگا۔ عوام کو مکمل طور سے اپنے اعتماد میں لینا ہوگا۔ اور اسلام کی صاف، واضح اور دو ٹوک لائن اختیار کرنا ہوگی۔

ہم اجتماعی طور پر ۲۳ سال سے برابر غلطیاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ کسی کو بھی موردِ الزام بنائے بغیر سب کے سب مل کر اللہ کی رسی یعنی اسلام

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بلا تبصرہ — تراشے

گرانی — اصل مجرم

جوں جوں نئے بجٹ کے اعلان کا وقت قریب آرہا ہے اشیائے صرف کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار تیز ہوتی جا رہی ہے۔ بجٹ سے چند ہفتے قبل منڈی میں مختلف اشیاء کے نرخوں میں اضافہ نئی بات نہیں۔ لیکن اس سال قیمتوں میں اضافے کی شرح معمول سے زیادہ ہے اور اس رجحان کا دائرہ معمول سے وسیع تر ہے۔ اخباری اطلاعات اور خوردہ فروش حلقوں کے مطابق چینی، چاول، بناسپتی گھی تیل بنولہ، تیل سرسوں، صابن وغیرہ کی قیمتوں میں دس سے بیس فیصد تک اضافہ ہوگیا ہے۔ اگر یہی حالت رہی، تو گرانی کے نازک شکل اختیار کرنے کا خطرہ نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ روزمرہ کے استعمال کی اشیاء بالخصوص اشیائے خوردنی کی پیداوار، تقسیم اور ان کی قیمتوں کا نظام ایسا ہونا چاہیئے کہ مہنگائی کا اثر ان پر کم سے کم ہو۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے ہاں معاملہ بالکل الٹا ہے اور منافع خور کارخانہ داروں، تاجروں اور ذخیرہ اندوزوں کی توجہ سب سے زیادہ انہی اشیاء کی طرف رہتی ہے۔ ہر موقع پر اور ہر ممکن بہانے سے ایسی اشیاء کے دام بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے جو عام لوگ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً اس وقت چینی، چاول، بناسپتی گھی، اور صابن وغیرہ کی قیمتوں میں اضافے کا بجز اس کے کوئی جواز نہیں ہے کہ کارخانہ دار اور تاجر نئے بجٹ میں نئے ٹیکسوں کے نفاذ کی توقع کر رہے ہیں اور اس کا انتظار کرنے کی بجائے انہوں نے ابھی سے دام بڑھا دیئے ہیں۔ جن اشیاء کے نرخ بڑھ رہے ہیں۔ ان کی پیداوار میں کمی کے ذمہ دار بھی خود کارخانہ دار ہیں۔ یہ امر توجہ طلب ہے کہ طلب و رسد میں عدم توازن کی وجہ سے اگر مانگ کے مقابلے میں مال کم ہوا ہے تو کارخانوں کی صلاحیت کار میں کمی کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔ اس امر کی تفصیلی وضاحت زیادہ مناسب ہوگی مطلب یہ ہے کہ اگر ایک طرف بناسپتی گھی اور چینی تیار کرنے والے کارخانہ دار مانگ میں کمی کا عذر پیش کرکے پیداوار میں کمی کا عذر پیش کرکے پیداوار میں کمی اور مزدوروں کی برطرفی کے ساتھ ساتھ دام بھی بڑھا رہے ہیں تو وہ دوہرے جرم کے مرتکب ہیں۔ بناسپتی گھی اور چینی کے کارخانہ داروں سے گفت و شنید کے ذریعے قیمتیں کم کرانے کی کوششیں گذشتہ پانچ برس سے جاری ہیں اور حکومت اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ یہ کارخانہ دار ہر بار حکومت کے اعتماد کو مجروح کرتے رہے ہیں۔ اس لئے اب یہ ضروری ہے کہ ان کے معاملات کی تحقیقات کرائی جائے، اور ان کا محاسبہ بھی ان کے جرم کے مطابق ہو۔

ہم یہاں یہ گذارش کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں، کہ اشیائے صرف کی قیمتوں میں تیزی کے اس رجحان کی ذمہ داری پرچون فروشوں پر نہیں ہے۔ پرچون فروش تو انسدادی کارروائی کے شکار ہوتے ہیں اور بالعموم ملاوٹ اور گرانی کے الزام میں خواہ مخواہ دھر لئے جاتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ان کو ہراساں کرنے کی بجائے اصل مجرموں کو گرفت میں لینا ضروری ہے۔ جب تک ان لعنتوں کے خاتمے کے لئے برائی کی جڑ پر وار نہیں کیا جاتا، مسائل حل نہیں ہوسکتے۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ ملاوٹ اور گراں فروشی کے جرائم میں آج تک اصل مجرم شاذ ہی پکڑے گئے ہیں۔ البتہ ایسے سینکڑوں افراد قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ جن کو اپنی روزی کمانے کے لئے ناقص اور مہنگا مال خریدنا اور بیچنا پڑتا ہے۔ انتظامیہ اور مارشل لاء کے حکام کا کام یہ ہے کہ وہ قیمتوں میں اضافے کے موجودہ رجحان پر قابو پانے کے لئے خرابی کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ فراعی اقدامات سے صورت حال کا سنبھلنا مشکل ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر متعلقہ حکام نے اس لہر کو روکنے کی کوشش نہ کی تو اس کے نتائج انتہائی سنگین ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ عام لوگوں میں اب گرانی کا مزید بوجھ اٹھانے کی سکت باقی نہیں ہے۔

(روزنامہ آزاد - ۳ جون ۱۹۷۱ء)

ضروری اشیاء کے نرخ

جون کا مہینہ تاجروں اور دکانداروں کے لئے منافع خوری اور گراں فروشی کا ایک زرّیں موقع مہیا کر دیتا ہے ٹیکسوں میں متوقع اضافے کا سہارا لے کر بازار سے بعض چیزیں یا تو غائب کر دی جاتی ہیں۔ یا ان کی زائد قیمت وصول کی جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں بہت دنوں سے یہ رواج چلا آرہا ہے کہ کسی چیز کی پیداوار یا رسد میں چاہے جتنا اضافہ ہو جائے اور حکومت اس کے تیار کنندگان کو چاہے جتنی سہولتیں مہیا کرے۔ اس کی قیمت ایک بار بڑھنے کے بعد دوبارہ کم نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ پیداوار میں اضافے کے باوجود گرانی روز بروز شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

مصارف زندگی میں یہ اضافہ عوام اور انتظامیہ دونوں کے لئے یکساں طور پر پریشان کن ہے۔ گرانی جوں جوں بڑھ رہی ہے۔ عوام کے لئے گزارہ کرنا اتنا ہی مشکل ہوتا جا رہا ہے اور اسی تناسب سے غریب اور امیر کے درمیان خلیج وسیع تر ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ قیمتوں میں اضافے کے باعث حکومت کے ترقیاتی مصارف بھی مسلسل بڑھ رہے ہیں اور ان زائد اخراجات کو پورے کرنے کے لئے حکومت نئے ٹیکس لگانے پر مجبور ہو جاتی ہے نئے ٹیکس لگنے کے بعد قیمتوں میں مزید اضافہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ غرض یہ ایک ایسا چکر ہے جو وقت گذرنے کے ساتھ شدید تر اور وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ جسے ختم کرنے کے لئے غیر معمولی تندہی سے کام لینے اور جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کوشش کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ایک طرف تو افراط زر سے پیدا ہونے والی گرانی کو روکا جائے اور دوسری طرف یہ مہم شروع کی جائے کہ ترقیاتی منصوبوں کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔ ان کے اخراجات میں ہر ممکن کفایت کی جائے اور اسراف کے تمام چور دروازے بند کر دیئے جائیں۔

قیمتوں میں اضافہ پیچیدہ اقتصادی عوامل کا نتیجہ ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں اس وقت جو اقتصادی نظام نافذ ہے اس میں حکومت کے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ اپنے اقدامات سے بازار کے رجحانات میں کوئی فوری تبدیلی لے آئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جا سکتی کہ ہمارے ملک میں محض اقتصادی عوامل کے زیر اثر قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا جاتا، اکثر اوقات قیمتیں کسی جواز کے بغیر بھی بڑھا دی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے روز افزوں گرانی ہمارے ملک کا محض ایک اقتصادی مسئلہ نہیں رہی اس نے ایک انتظامی اور معاشرتی شعبوں میں ایک ساتھ موثر اور منظم جدوجہد کرنا ہوگی۔

یہ ایک واضح اور سیدھی سادی حقیقت ہے کہ روز افزوں گرانی کو موثر طور پر ختم کرنے کے لئے ہمیں اپنے معاشی نظام میں بنیادی اور دور رس اصلاحات نافذ کرنا ہوں گی۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اس مسئلہ کو اطمینان بخش طور پر حل کرنے کے لئے ہمیں اپنا اقتصادی نظام کلیتاً تبدیل کرنا ہوگا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے، کہ جب تک ہم کوئی نیا اقتصادی نظام قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ گرانی سے جزوی طور پر نجات پانا بھی ناممکن ہے۔ خاص طور پر اجارہ داری اور تجارتی بدعنوانیوں کو ختم کرنے کے قانون کے نفاذ کے بعد حکومت کے لئے اب زیادہ آسان ہوگیا ہے کہ وہ عوام کو اجارہ داری، کاروباری گٹھ جوڑ اور تجارتی مسابقت کے مکمل فقدان سے نجات دلانے کے لئے موثر مداخلت کر سکے۔

اس سال کے اوائل میں یہ خوشخبری سنی گئی تھی کہ عوام کو ضروری اشیاء معقول نرخوں پر مہیا کرنے کی غرض سے ملک میں بہت سے سٹور قائم کئے جائیں گے۔ جنہیں چلانے کے لئے دس بارہ بڑے شہروں میں خاص کارپوریشنیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن ابھی تک اس منصوبے کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس فیصلے کے بعد ملک کو غیر متوقع بحرانی حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ اور حکومت کو اپنی تمام توجہ پاکستان کے اتحاد اور سالمیت کو محفوظ رکھنے کی مساعی پر مرکوز کرنا پڑیں لیکن ملک کے تاجروں اور صنعت کاروں نے ارباب حکومت

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مقالۂ خصوصی

خطرہ کا احساس ضروری ہے

پاکستان کے موجودہ حالات میں بیرونی طاقتوں نے بیش از بیش دلچسپی لینا شروع کر دی ہے۔

یہ دلچسپی فی الحال مشرقی پاکستان میں بے گھر افراد کی امداد کے نام پر اور بھارت چلے جانے والے لوگوں کی واپسی وغیرہ کے امور کے سلسلہ میں شروع کی گئی ہے۔

اقوام متحدہ کے سرکردہ مندوبین پاکستان اور مشرقی پاکستان و مغربی بنگال کے دورے کرنے لگے ہیں اور برطانوی پارلیمنٹ کے وفود نے بھی اس قسم کے دورے شروع کر دیئے ہیں۔

اپنے ان اقدامات کو وہ انسان دوستی کا نام دے رہے ہیں

اس مرحلہ پر ہم بیرونی طاقتوں کی اس بڑھتی ہوئی دلچسپی پر کسی قسم کی تفصیلی گفتگو سے احتراز کرتے ہوئے صرف اتنا عرض کریں گے کہ ۱۹۴۸ء سے اب تک ایشیا و افریقہ کے متعدد ملکوں میں عالمی طاقتوں نے انسانیت اور پناہ گزینوں کے نام پر جس قسم کی دلچسپی کے کردار کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے متعلقہ ملکوں کے مصائب میں اضافہ اور معاملات میں ناقابل حل پیچیدگیاں پیدا کی ہیں۔

فلسطین اور وہاں کے لاکھوں عرب مہاجرین، کانگو اور وہاں کے بیشمار بے گھر افریقی عوام، بیافرا اور وہاں کے لاکھوں مصیبت زدہ و فاقہ کش لوگوں کی مثالیں اس تلخ حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں، کہ بڑی طاقتوں کی دلچسپی کے کیا معنی ہوا کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے بارے میں یورپ و امریکہ کی ان بڑی طاقتوں کا معاندانہ رویہ ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اور ہم اس شبہ کے اظہار پر مجبور ہیں کہ یہ طاقتیں پاکستان کے موجودہ مصائب کو کم ہوتا دیکھنا پسند نہیں کریں گی

اس بارے میں نہ ہم یورپ کے سرمایہ دار ملکوں سے بہتری کی توقع رکھتے ہیں اور نہ اشتراکی ملکوں سے۔ یورپ اور امریکہ کی کوئی طاقت بھی مسلمانوں کے عروج و قوت کی ہرگز خواہشمند نہیں ہو سکتی، اور یہ بات ذہن ایشیا و افریقہ کی غیر مسلم طاقتوں میں پیدا کرنے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ اس لئے آج سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کی اسلامی حیثیت، اور اس کی وحدت و سالمیت کا دو ٹوک اعلان کر کے جلد سے جلد ایسے حالات پیدا کئے جائیں۔ جس میں کسی بیرونی امداد کی ضرورت لاحق نہ رہے۔

اپنے دین اور اپنے ملک کی بقاء و تحفظ کے لئے پاکستان کے مسلمان ایک وقت فاقہ کر کے بھی زندگی بسر کرنے کے لئے تیار ہیں اور وہ سادہ سے سادہ معاشرت اختیار کر سکتے ہیں، بشرطیکہ تمام کافرانہ معاشی امتیازات ختم کر کے حکام، عوام اور دولت مند و غریب کو ایک دوسرے کے قریب تر کر دیا جائے۔

اگر یہ دونوں باتیں عمل میں لے آئی جاتی ہیں، تو نہ تو کسی بیرونی امداد کی محتاجی رہے گی اور نہ بیرونی طاقتیں پاکستان پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے کی جسارت کریں گی۔ اور ملک خفیہ و اعلانیہ دشمنوں سے محفوظ رہیگا

ہمیں سختی کے ساتھ اپنے پیروں پر آپ کھڑے ہو جانے کے اصول کو اپنا لینا چاہیئے۔

پاکستان کی تاریخ کے اس عظیم تر بحران سے اگر ہم یہ سبق بھی نہ لے سکے اور یہاں اسلام کی بالادستی و معاشی انصاف قائم نہ کر سکے، تو ہم سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔

بہرحال بیرونی طاقتوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کے خطرہ سے ہر وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ کمال - ۱۲ر جون ۱۹۷۱ء

کرنسی کا بحران اور وقت کا تقاضا

زیادہ مالیت کے نوٹوں کی تنسیخ کے مختلف پہلوؤں پر حکومت کی طرف سے وضاحت کی جا چکی ہے اور اس پر کسی قسم کے اضافہ کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے بنیادی مسئلے دو ہی ہیں۔ ایک اس کی نظریاتی حیثیت کا مسئلہ ہے اور ایک اس کی اقتصادی حیثیت کا مسئلہ ہے۔

بلکہ یہ دونوں مسئلے ایک دوسرے کے ساتھ گہرے طور پر وابستہ ہیں۔ اگر پاکستان کو ایک اسلامی ملک بنانا مطلوب ہے تو بلا کسی تاخیر اور تذبذب کے اس ملک کے نظم و نسق اور عدل و سیاست کی اساس اسلامی احکام کو قرار دے دینا چاہیئے۔ اور اسی کی مناسبت کے ساتھ اقتصادی دائرے میں بھی مکمل اسلامی تبدیلیاں فی الفور لے آنا چاہیئے۔

مگر نہ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر مغربی طرز کے موجودہ سرمایہ دارانہ ڈھانچہ کو برقرار رکھ کر اقتصادی تغیرات کئے جاتے رہے تو کچھ زیادہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکیں گے۔ اور پھر بڑھتے ہوئے اقتصادی عدم توازن کو دور کرنے کے لئے اشتراکیت کی طرف قدم بڑھنے لگیں گے

جاری کرنسی کے بعض حصوں کی تنسیخ جدید سرمایہ دارانہ نظام کا ایک جزء ہے، اور مقررہ حد سے زیادہ کرنسی کو بینکوں اور خزانوں میں محصور کر دینا سوشلسٹ معیشت کا ابتدائی قدم ہے۔

ان دونوں اقدامات سے عارضی طور پر موجود مشکلات کا بار تو ہلکا کیا جا سکتا ہے، لیکن ملک کی بگڑی ہوئی پوری اقتصادیات کو بنیادی تبدیلیاں لائے بغیر سنبھالا نہیں دیا جا سکتا۔

اور جب حکومت ہر شعبہ میں ملک کے نظریہ اور سالمیت کے تقاضوں کے تحت اہم اور غیر معمولی اقدامات کر رہی ہے، تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ شریعت اسلامیہ کے نفاذ اور اسلامی احکام معیشت کے اجراء میں تاخیر و تذبذب سے کام لے۔

چنانچہ یہ ہی وقت ہے کہ پاکستان کو ایک مکمل اسلامی حکومت بنا ڈالا جائے۔ کمال - ۱۴ر جون ۱۹۷۱ء)

مولانا عبدالحکیم ایم، این، اے ناظم نشریات مقرر کر دیئے گئے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود صاحب نے فوری طور پر محترم مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ناظم نشریات و اطلاعات مقرر فرما دیا ہے۔

منجانب مرکزی دفتر، ملتان — احمد حسین کمال

مولانا تاج محمود صاحب کی علالت

مولانا تاج محمود صاحب مدیر لولاک لائلپور کافی عرصہ سے علیل ہیں اور اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ (جانباز مرزا مدیر ہفت روزہ لاہور)

مسائل و افکار

ہماری ملی اور قومی زبان عربی ہے

قسط نمبر ۲

باقی رہا یہ مسئلہ کہ اگر ذریعۂ تعلیم وہ زبان ہونی چاہیئے جو مطالب کے اظہار کا سہل اور فطری وسیلہ بن کر معلومات کو مخاطب تک فطری سہولت سے پہنچا سکے"۔ یہ اعتراض میرے خیال میں لفظوں کے گورکھ دھندے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے صاف اور سادہ سی بات اتنی ہی ہے کہ جب کوئی زبان کسی علاقے کی قومی زبان بن جائے اور وہاں کی بول چال میں استعمال ہونے لگے تو پھر فطری وسیلۂ اظہار ہی بن جاتی ہے۔ چنانچہ جہاں عربی کو قومی زبان کی حیثیت حاصل ہے۔ یعنی مصر و شام، عراق، سعودی عرب، لیبیا، طیونس مراکش، الجزائر وغیرہ، وہاں مطالب کے اظہار کا سہل اور فطری وسیلۂ اظہار عربی ہی ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں زبان بڑی تیزی سے پھیلنے لگتی ہے اور سہل بھی ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے اس سلسلے میں بعض حلقوں کی طرف سے یہ تشویش ظاہر کی جائے۔ کہ عربی ایسی وسیع زبان پر عبور حاصل کرنے کے لئے اہل پاکستان کو مدتیں درکار ہونگی تو کیا اہل پنجاب کے لئے اردو پر کمال دسترس حاصل کرنا آسان ہے۔ ہمارے پنجاب کے بیشتر بزرگ اردو ادیب ایسے ہیں کہ ان کو بذات خود اعتراف ہے۔ ان کا شین قاف درست نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ اردو ادب کی سالہا سال کی خدمات و تدریس کے باوجود اہل لسان تو ان کے اردو محاورۂ زبان کو مستند ماننے کے لئے تیار ہی نہیں۔ سندھی اور پشتو والوں کی اردو شناسی خصوصاً سلسلہ تذکیر و تانیث اور جمع و واحد کی غلطیاں تو ضرب المثل ہیں۔

اجتماعی زبان کا مسئلہ

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مقالہ میں یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ "کیا عربی زبان پاکستان یا کسی بھی غیر عرب ملک کی اجتماعی زبان بن بھی سکتی ہے"؟ ڈاکٹر صاحب ایسے عربی کے جید عالم اور بلند پایہ استاد سے بڑھ کر کون شخص اس حقیقت سے آگاہ ہو سکتا ہے کہ کیا مراکش، الجزائر، ٹیونس، لیبیا، مصر، شام، اردن، فلسطین اور عراق کی اصل زبان عربی تھی؟ آج بھی اہل عرب اپنے تو اعد لسان میں ان تمام ممالک کو غیر عرب متصور کرتے ہوئے مصرف و غیر مصرف کی تمیز کرتے ہیں۔ چونکہ اصل عرب علاقے تو حجاز، نجد اور یمن پر ہی مشتمل تھے۔ لیکن اسلام کے بعد جب یہ تمام علاقے اہل اسلام کی قلمرو میں آئے تو وہاں کے باشندوں کی کان عربی سے کیا شناسائی تھی کہ ان کی گونگی زبانوں پر عربی کے نغمے اور زمزمے جاری ہو گئے۔ بلکہ عربی زبان ان کے رگ و ریشہ میں رچ بس گئی۔ چنانچہ اب ان تمام عجمی ممالک کی قومی زبان عربی مبین ہے۔ عہد صحابہؓ کے دوران مسلمانوں کے جہاں بھی قدم پہنچے، عربی زبان ان کے ساتھ ساتھ پہنچی۔ اور وہاں کی سرکاری زبان عربی قرار پائی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جبل الطارق سے لیکر سمرقند و تاشقند اور بخارا تک پوری مسلمہ بیضا ایک ہی وسیلۂ اظہار کی لڑی میں پیوست تھی۔ تمام اہالیان اسلام کی دلوں کی دھڑکنیں ایک ساتھ محسوس کی جاتی تھیں۔ چنانچہ پوری ملت عظمت و یگانگت اور آب و تاب کے ساتھ مدینہ کے آفتاب کی شعاعوں سے مستنیر ہوئی تھی اور پورے عالم اسلام کے تار مدینے کے بجلی گھر سے ملے ہوئے تھے۔ ملت مسلمہ کی وحدت ملی اور قومی یگانگت کو صرف ایک زبان نے یک جان بنا رکھا تھا۔ چنانچہ صدار اسلام میں جہاں ایک طرف غازیان اسلام نے طاغوتی لشکروں کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا تھا، وہاں عربی زبان نے وہاں کی تہذیبوں اور ثقافتوں کو پاک و منزہ کر کے توحید الٰہی، اسلامی ثقافت اور تہذیب و تمدن سے سرفراز کر دیا تھا۔ اگرچہ شروع شروع میں اعداء اسلام نے اسلامی یلغار کے بارے میں یہی سوچا تھا کہ رومی و ایرانی یلغار کی آندھیوں کی طرح اسلام کی آندھی بھی تھپیڑے ہی وہاں کے قدیم عقائد و نظریات ہوں کے توں ابھر آئینگے لیکن عربی زبان نے غیر اسلامی اور عجمی تہذیبوں اور ثقافتوں پر آندھی کی بجائے جو کہ آکر اوپر سے گذر جاتی ہے سیلاب کا کام دیا۔ اور وہاں کی رگ و پے میں اسلامی تہذیب و ثقافت کو سمو دیا۔ یہی وجہ ہے کہ گریونانیوں اور رومیوں نے دنیا کے ایک وسیع علاقے پر اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے تھے۔ لیکن یہ تہذیبیں مفتوحہ علاقوں میں زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکیں۔ لیکن اسلام کے قدم جہاں بھی پہنچے وہاں پر ہی وہ جم کر رہ گئے۔ ماسوائے سپین کے اور اس کی وجہ بھی کہ وہاں سے اسلام کیوں کر بے دخل کیا گیا۔ اس پر کسی اور وقت قلم اٹھاؤں گا) وہاں کے باشندوں کے قلوب میں گھر کر لیا۔ وہاں کی تہذیب و تمدن کی بساطیں لپیٹی چلی گئیں اور ان کی جگہ اسلام کی لازوال اور عالمگیر ثقافت و تہذیب نے لی۔ علماء عمرانیات نے قوموں کی تہذیب و تمدن اور ثقافت کی بقاء کے اسباب و عمل کا تجزیہ کیا تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ دراصل کسی ملت و مذہب کی وہی تہذیب و ثقافت اپنی اصلی حالت میں باقی اور زندہ رہ سکتی ہے۔ جن کی اصلی زبان باقی و زندہ رہ جائے چنانچہ تاریخی واقعات اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ جس قوم کو غیر ملکی ثقافت و تہذیب سے محفوظ رہنا ہو، اور اپنی تہذیب و ثقافت کو زندہ رکھنا ہو۔ اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی زبان کو کبھی نہ چھوڑے اسی طرح عظیم فاتح اقوام مفتوح اقوام پر ابدی فتح و ظفر حاصل کرنے کی غرض سے ان کی زبان چھڑا کر اپنی زبان دے دیتی ہیں۔ اس امر کے ثبوت کے لئے ذیل میں یورپ کے ایک عظیم مورخ و مستشرق کی کتاب عربوں کی تاریخ سے ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں کہ:

"عربوں کی شاندار اور ابدی فتوحات اور مستحکم حکومتوں کا راز محض اس حقیقت میں پنہاں تھا کہ انہوں نے اپنے اعداء پر نہ صرف میدان جنگ میں ہی فتح پائی بلکہ انہوں نے مفتوح اقوام کو ہمیشہ کے لئے مسخر رکھنے کے لئے لسانی میدان میں بھی مات دے دی۔ حالانکہ دنیا کی تاریخ میں صرف لسانی میدان ہی ایسا ہوتا ہے جس میں مفتوح اقوام فاتح قوم کی سب سے زیادہ مزاحمت کرتی ہیں چنانچہ مفتوح اقوام اپنی مذہبی اور سیاسی وفاداریاں تو تبدیل کر لینے پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن لسانی وفاداری بدلنے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں ہوتیں"۔

اس سے آگے موصوف نے عربی زبان کے بارے میں بڑی پتے کی بات کہی ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔ کہ ۸۰۰ء میں بغداد، بصرہ اور کوفہ کے شہر جب بازنطینی ایرانی اور ہندوستانی جدید خیالات و افکار کی آماجگاہ بن گئے تو عربی زبان جو پہلے کبھی بھی سائنسی مقاصد کے لئے وسیلۂ اظہار کے طور پر استعمال نہ کی گئی تھی اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت کی علامت اور ذریعۂ اظہار کا کام دیتی تھی"۔

چنانچہ ماہرین عمرانیات و لسانیات اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ جب کسی ملک میں غیر زبان فاتح زبان کی حیثیت میں داخل ہوتی ہے تو وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب و ثقافت بھی لاتی ہے۔ اور یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ زبان تو کسی علاقے میں اثر و نفوذ اختیار کر لے۔ لیکن اپنی تہذیب و ثقافت کے اثرات نہ چھوڑے۔

اسلامی تاریخ سے ثبوت

اگرچہ قوموں کے تشخص کی تشکیل و تعمیر کے بارے میں زبانوں کی اثر آفرینی بلکہ عہد آفرینی کا مذکورہ بالا نظریہ چند صدی پیشتر ہی پایہ ثبوت کو پہنچ سکا ہے۔ لیکن افضل البشر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تلمیذ رشید جناب فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس حقیقت کو آج سے تقریباً چودہ سو سال پیشتر ہی بھانپ لیا تھا۔ جبکہ انسانی تحقیق اور عمرانیات سے شاید ابھی تک جنم بھی نہیں لیا تھا، اور انسانی تہذیب ابھی تک گھٹنوں کے بل چل رہی تھی۔ چنانچہ اگرچہ اسلام میں عربی زبان کو اس لئے بھی اہمیت حاصل ہے کہ قرآن اور لسان نبوت کی زبان عربی تھی

لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں اسلام غیر عرب علاقوں میں پھیلنا شروع ہوا اور وہاں کی علاقائی زبانوں کا عربی سے واسطہ پڑا تو مسئلہ پیدا ہوا کہ ان زبانوں کی کیا حیثیت ہونی چاہیئے۔ اگر اس وقت عربی زبان کی مرکزیت اور اہمیت کو کسی قدر کمتر حیثیت دی جاتی، تو شاید آج چودہ سو سال کے بعد عربی اور قرآن جاننے والوں کا وہی حشر ہوتا جو کہ اس وقت انجیل کی زبان کا ہوا ہے۔ یعنی انجیل کی زبان جاننا تو درکنار کوئی شخص حتمی طور پر یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ بائبل کی اصل زبان کیا تھی۔ اسی اندیشہ کو جناب فاروقؓ کی اس فراست نے محسوس کر لیا جس کی تصدیق بارہا وحی الٰہی اور زبانِ نبوت سے بھی ہو چکی تھی۔ چنانچہ آپؓ نے صرف عربی کو اسلام کی مرکزی زبان برقرار رکھنے کے سلسلے میں فرمایا۔ تعلموا العربیہ فانھا من دینکم۔ آپ نے عربی کی مرکزیت ہی برقرار رکھنے کا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ عربی سیکھو چونکہ یہ تمہارے دین کا جزو ہے۔ اسی بنا پر آج بھی ہم اسلام کے دعویداروں سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ اگر وحدت ملت جیسا کو باقی رکھنا ہے تو ایک بار پھر پورے عالم اسلام کو عربی زبان کی لڑی میں پیوست کر دو۔ چونکہ تاریخی شواہد سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جونہی اہل اسلام عربی سے دور ہٹے لگے غیر اسلامی افکار و خیالات کی یلغار کے ساتھ ساتھ الحادی طاقتوں نے اسلام کے عقائد و ارکان کو بھی اپنی ناپاک سرگرمیوں اور سازشوں کی آماجگاہ بنا دیا۔ مسلمانوں کی وحدت ملی کو پارہ پارہ کرنے کی اہل کفر کی سازش جب کامیاب ہو گئی۔ تو پھر ملت اسلامیہ کی وحدت ملی و قومی بھی افتراق و تشتت کی شکار ہو گئی۔ زبان کی بیگانگی جذبات کی بیگانگیت اور مغائرت کو جنم دینے لگی۔ پھر لادینی غیر اسلامی اور قومی اور علاقائی تعصبات کے کابوس نے ملت اسلامیہ کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا۔

عربی مشکل نہیں

عربی کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں دوسرا سوال یہ اٹھایا ہے کہ اگر عربی مشکل نہ ہوتی، تو ہزار برس گذشتہ میں بھی عربی ہندوستان کی سرکاری زبان ہوتی"۔

دراصل ڈاکٹر صاحب ہمارے بزرگ ادیبوں میں سے ہیں خصوصاً ان ادیبوں میں سے جن کی فکر پر اسلامی چھاپ ہوتی ہے۔ اور یہ امر ہر اس شخص کے لئے باعث طمانیت و مسرت ہے۔ جس کے سینے میں اسلام کا درد موجود ہے۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض دفعات اسلامی فکر کے حاملی افراد کس قدر زبردست غلط تاریخی باتیں کہہ جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب سے عرض کروں گا کہ ہندوستان میں ہزار برس کی اسلامی حکومت کب اور کہاں سے شروع ہوئی اور کہاں تک ختم ہوئی؟ غالباً ڈاکٹر صاحب نے محمد بن قاسم کے حملے سے ایک بنیاد کی مدت شمار کرنی شروع کی ہوگی۔ تو اس کے جواب میں تاریخی حقیقت تو یہ بتاتی ہے کہ جب تک ہندوستان پر عربوں کے پہلے حملے سے لے کر وہاں اسلامی حکومت قائم رہی وہاں کی سرکاری زبان عربی رہی۔ لیکن فلک کج رفتار نے مرد عظیم محمد بن قاسمؒ کو جب سیاسی سازش کا نشانہ بنا کر واپس بلا لیا۔ تو اس کے بعد ہندوستان میں کوئی ایسا طاقتور مسلمان جرنیل اس کا جانشین نہ آیا جس کی طرف سے اسلامی سلطنت کی توسیع اور فتوحات کا وہی سلسلہ جاری رہتا۔ جو ابن قاسم نے چلایا تھا۔ چنانچہ اسلامی حکومت کے کمزور پڑتے ہی ہندوؤں کی ریاستوں کا زور بڑھ گیا۔ جنہوں نے مل کر اور انفراداً ہندوستان میں پہلی اسلامی عربی سلطنت کی بساط لپیٹ دی۔ اس کے بعد دکن میں جو بعد میں مسلمانوں کی حکومتیں قائم ہوئیں۔ وہ سب غیر عربوں کی حکومتیں تھیں اور عربی ریاست و اقتدار کے انقطاع کے بعد معرض وجود میں آئی تھیں۔ اس کے بعد محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کے حملوں کے بعد ہندوستان میں جو اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں۔ وہ براہ راست فارسی زبان اور تہذیب و تمدن والی تھیں۔ اس لحاظ سے عربی کا تو ہندوستان میں تسلط ہی بہت قلیل عرصے کے لئے قائم ہوا تھا اور جب وہ ختم ہوا، تو اس کے بعد ہندوستان میں مستعرب ہندو ریاستیں قائم ہوئیں۔ جنہوں نے چن چن کر ہندوستان میں عربی اور اسلامی آثار مٹائے۔ اور پھر دو بارہ تقریباً تین سو سال بعد فارسی حکومتیں قائم ہوئیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ عربی ہزار برس تک یہاں کی زبان نہ بن سکی، قطعی طور پر غلط اور بے معنی اور گمراہ کن ہے۔

حالانکہ اس کے برعکس مصر و شام، عراق، لیبیا، تونس مراکش، فلسطین، الجزائر، اردن وغیرہ میں بہت ہی قلیل عرصے میں عربی زبان رچ بس گئی تھی۔ یہی کہ انڈونیشیا ملایا اور جنائر مالدیپ میں عربی سمجھنے اور بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ باوجود اس کے کہ وہاں کبھی کوئی عربی حکومت قائم نہیں ہوئی۔ بلکہ صرف عرب تاجروں کے اثر و نفوذ سے عربی زبان کا اتنا عمل دخل ہے۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ پہلے [redacted] ۱۹۶۳ء کے دوران انڈونیشیا سے ایک ثقافتی طائفہ پاکستان آیا تھا، تو اس وقت راقم الحروف گورنمنٹ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھا کہ جب اس طائفے کے ایک رکن جو کہ قاری بھی تھا، نے وہاں عربی میں اس طرح تقریر کی تھی گویا عربی انڈونیشیا کی قومی زبان ہے۔ اس وقت ترجمانی کے فرائض پروفیسر عبدالحکیم شعبہ عربی نے انجام دیئے۔ (باقی آئندہ)

قارئین کیا کہتے ہیں

کچھ ہماری بھی سنئے

جیسا کہ اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کا ایک وفد نام نہاد بنگلہ دیش کی حمایت حاصل کرنے کیلئے بے پناہ کوشش زائن کی قیادت میں مشرقی وسطیٰ گیا ہے۔ ہندوستان کا یہ وفد مسلمان ملکوں سے امداد حاصل کرنے اور ساتھ ہی چھوٹے پروپیگنڈے سنانے گیا ہے۔ میں اپنی حکومت سے گذارش کروں گا۔ کہ جب ہندوستان جیسا بداخلاق ملک اتنی جرأت کر سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ملک کو مسلمان ملکوں میں جا کر بدنام کرے تو کیا ہم اپنا ایک وفد جس میں علماء کرام بھی شامل ہوں نہیں بھیج سکتے۔ تاکہ ساتھ ساتھ ہی جھوٹے پروپیگنڈے پر پانی پھیر دیا جائے۔

(سلیم الدین چوہان رکن جمعیۃ علماء اسلام ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ملک کی موجودہ پریشانیوں کا واحد حل ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ میں مضمر ہے۔ چونکہ پاکستان کی بنا اور بقاء اسلام ہی سے وابستہ ہے۔ ۱۹۶۵ء میں جب پاکستان سے سہ گنا طاقت ور ملک بھارت نے حملہ کیا۔ تو صرف اسلامی جذبۂ جہاد کی برکت سے یہ ملک محفوظ رہا۔ اب پھر ہندو سامراجیت اپنے ناپاک عزائم سے نت نئے فتنوں کو جنم دے رہا ہے۔ ہم ہندو سامراج کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان کو نشانہ الدکوئی گزند نہیں پہنچا سکے گا اور پاکستانی عوام پوری قوت سے ان کو منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں

(محمد عثمان ادریس — کراچی)

مولانا محمد ضیاء القاسمی جلسۂ سیرت النبیؐ سے خطاب فرمائیں گے

بتاریخ ۲۹ جون بروز منگل بعد نماز عشاء جامعہ فاروقیہ مدینہ کالونی والٹن لاہور میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب سیرت النبیؐ پر تقریر فرمائیں گے مدینہ کالونی کے لئے ۲۵ نمبر بس اسٹیشن یا چوک میو سپتال سے حاصل کریں بسوں اسٹاپ پر اتریں۔

(احسان اللہ خان فاروقی ناظم مدرسہ ہذا)

بقیہ — ناقابل فراموش تاثر

انجام دے رہے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ مودودی صاحب نے فرمایا،

بھائی! اصل کام تو وہ ہے جو علماء حق کر رہے ہیں۔ اس وقت قوم کی مسلم قیادت علماء حق کے ہاتھ میں ہے اور مستقبل قریب میں انہی کے پروگرام کو پذیرائی حاصل ہوگی۔ میں تو بگڑتے ہوئے حالات دیکھ رہا ہوں اور کہتا ہوں بچ کر شکم میری کا سامان کر رہا ہوں۔ آپ حضرات کو واقعی ان علماء حق کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیئے۔"

مودودی صاحب سے دریافت کیا گیا۔ آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے ترجمان الجمعیۃ کی ادارت [redacted] کیوں چھوڑی؟ اگر وہ علماء حق ہیں تو آپ نے ان کا ساتھ کیوں چھوڑا؟ اور تحریک آزادی میں حصہ لینے والی جماعتوں کے نظام کار کو آپ طاغوت کے بنیادوں پر قرار دیتے ہیں۔ مودودی صاحب نے جواب

اس صفحہ میں شائع شدہ مضامین سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ مدیر

جماعتی کوائف

مولانا لال حسین اختر اور مولانا ضیاء التقاسمی کا دورۂ گوجرانوالہ

(رپورٹ ــــ حماد سواتی)

گوجرانوالہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ جو ان دنوں جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر گوجرانوالہ تشریف لائے۔ نماز جمعہ سے قبل آپ نے جامع مسجد مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ میں تقریر کی اور نماز عصر کے بعد دفتر جمعیۃ میں کارکنوں سے خطاب کیا کارکنوں کی طرف سے شہری جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ علامہ محمد احمد رحیالوی نے مولانا کا خیر مقدم کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کے تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا لال حسین اختر نے خطاب کرتے ہوئے دینی جماعتوں اور کارکنوں میں اتفاق و اتحاد اور باہمی تعاون کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے مشن میں جمعیۃ کے بزرگ اس سے قبل بھی ہماری سرپرستی فرماتے رہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی ہم ان بزرگوں کی سرپرستی میں ہی اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اور ہم ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

رات کو عشاء کی نماز کے بعد آپ نے گوجرانوالہ چھاؤنی (راہوالی) میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے ایک جلسۂ عام سے بھی خطاب فرمایا۔ جلسہ کی صدارت مقامی یونین کمیٹی کے چیئرمین جناب پہلوان رحیم بخش صاحب نے کی اور مولانا زاہد الراشدی نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

مولانا لال حسین اختر نے اپنے دورۂ یورپ و افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ سارے بڑی مسلمان ریاست پاکستان میں عیسائیوں کے سات تبلیغی مشن اور چار کالج ہیں۔ لیکن لندن یا پیرس میں مسلمانوں کا ایک بھی کالج نہیں۔ آپ نے دنیا بھر کے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے تبلیغی جماعتوں کو مضبوط بنائیں۔

۱۷ جون کو جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد ضیاء القاسمی گوجرانوالہ کے دورہ پر تشریف لائے۔ مدرسہ انوار العلوم میں کچھ دیر آرام فرمایا، اور سہ پہر ہم بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں جماعتی کارکنوں کے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مولانا زاہد الراشدی نے کی اور شہر و ضلع کے مختلف حصوں سے تقریباً ۵۰ کارکن شریک ہوئے۔

مولانا قاسمی نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کی تنظیم نو کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا کہ ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے محاذ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور منظم کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ نے کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے، جس نے گذشتہ انتخابی مہم کے دوران نامساعد حالات سے بے پروا ہو کر ملک کے ہر شہر اور بستی میں حق کی آواز کو پہنچایا، اور دین اسلام کی اس تعبیر کو قوم کے سامنے پیش کیا۔ جو صحابہ کرام اور سلف صالحین سے منقول چلی آ رہی ہے۔ آپ نے کہا ہماری سرگرمیاں صرف سیاسی میدان میں ہی محدود نہیں رہنی چاہئیں۔ بلکہ دینی سیاست کے داعی ہونے کی حیثیت سے ہمیں تبلیغی اخلاقی اور خدمت خلق کے میدان میں بھی اپنے منتخبوں کو منظم کرنا چاہیئے۔ آپ نے کارکنوں کو تنظیم کی کہ وہ جمعیۃ کی تنظیم کو وسیع اور مضبوط بنانے کے لئے دن رات محنت کریں۔

بعد میں صدر اجلاس نے حاضرین کی طرف سے مولانا قاسمی کو یقین دلایا کہ ہم جماعتی تنظیم و ترقی کے لئے ان کی ہدایات کی پوری پابندی کریں گے۔ اور اکابر جمعیۃ کے ارشادات کی تعمیل میں کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔

اجلاس سے فراغت کے بعد مولانا ضیاء القاسمی تھوڑی دیر کے لئے جامع مسجد فاروقیہ گلی نمبر ۱ کرشن نگر میں احباب سے ملاقات کے لئے ٹھہرے۔ اور اس کے بعد علی پور چٹھہ میں انجمن اسلامیہ کے دو روزہ جلسہ عام میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

تعزیت

ایبٹ آباد ــــ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے نائب امیر مولانا نور محمد صاحب ناظم تعلیم نواب دین و دیگر اراکین نے ایک مشترک بیان میں مولانا محمد فضل اللہ صاحب بانی و رئیس دار الہدیٰ ٹھیٹری کے بے گناہ قتل کو ایک سفاکانہ تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے مرحوم کے پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں مولانا عبد المتین صاحب خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدر آباد کی والدہ ماجدہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ (مکرم نواب دین)

دورہ اور ہدایات

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے عہدیداروں پر مشتمل ایک وفد حالیہ سکھاطانی میں طلباء ڈویژن کا دورہ کرنے والا ہے۔ پنجاب کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں عبد المتین چیمہ ری ناظم صوبہ پنجاب ۲۶۹ جی فرید ٹاؤن ساہیوال کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ خطوط کی تیاری کیلئے جواہی نعاذ انجمن (محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب)

اخبار ــــ و ــــ احوال

روز و شب

قارئین سے معذرت

گذشتہ شمارہ نئے حالات اور خصوصاً کاغذ کا کوٹہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا ادارہ اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہے ــــ (حافظ خلیل احمد قیصر ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور)

فرمودات ــــ رہنمایانِ جمعیۃ

(اخبارات سے ماخوذ)

پاکستان کے خلاف بھارت کی تمام سازشیں ناکام بنا دی جائیں گی ــــ مفتی محمود

ــــ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"جمعیۃ علماء اسلام ایک عظیم مقصد کے لئے کام کر رہی ہے۔ پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اس کا نصب العین ہے جس کے حصول کے لئے جمعیۃ ہر دور میں جدوجہد کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی اپنی کوشش جاری رکھے گی۔

آپ نے بھارت کے پروپیگنڈے کی مذمت کرتے ہوئے کہا "بھارت نے پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ پیدا کیا اور صفائی پیش بھی پاکستان کے خلاف سازش کی لیکن بھارت کو ہر محاذ پر منہ کی کھانی پڑی۔ آئندہ بھی پاکستان کے خلاف بھارت کی تمام سازشیں ناکام بنا دی جائیں گی

حملہ کی صورت میں بھارت کو پہلے سے زیادہ ذلت آمیز شکست ہوگی ــــ مولانا غلام غوث ہزاروی

ــــ منصورہ سے جاری کردہ ایک بیان میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولانا غلام غوث ہزاروی نے فرمایا ہے کہ۔

"بھارت پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی ناکام کوشش کے بعد اب دھمکیوں پر اتر آیا ہے مشرقی پاکستان میں حالات کو معمول پر آجانا بھارت کے شیطانی منصوبوں کو یہ صرف شکست ہے بلکہ اس سے خود بھارت کے حالات پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس نازک مرحلے پر ہمیں اپنی صفوں میں مکمل اتحاد قائم رکھنا چاہیئے

معاشی حالات کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دینا ضروری ہے ــــ پیر محسن الدین

ــــ کراچی کی ایک پریس کانفرنس میں مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا پیر محسن الدین صاحب نے فرمایا کہ۔

"مشرقی پاکستان میں سیلاب سے متاثرہ حالات کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ حالات معمول پر آجانے کے بعد اقتدار دونوں صوبوں میں بیک وقت منتقل کیا جائے ــــ

ٹھیری ضلع خیرپور کے مولانا فضل اللہ کے قتل پر ــــ مفتی محمود صاحب کا بیان

میں نے یہ دردناک اطلاع سخت افسوس اور غم کے ساتھ سنی ہے کہ ٹھیری ضلع خیرپور سندھ کے مشہور عالم دین مولانا فضل اللہ صاحب کو کسی بدبخت اور شقی القلب نے قتل کر دیا ہے۔ مولانا فضل اللہ صاحب سندھ کے جید علماء میں سے تھے، جن کی قدر و منزلت پورے پاکستان میں کی جاتی تھی۔ وہ افسوس کے پیشوا تھے ٹھیری کے مشہور و قدیم دینی و عربی مدرسہ کے مہتمم و مدرس اعلیٰ تھے۔

ٹھیری میں آج سے چند سال قبل ایک فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا کہیں یہ قتل بھی اسی کا شاخسانہ نہ ہو مجھے مولانا کے قتل کا سخت صدمہ ہے اور میں حکومت سندھ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس قتل کے مرتکبین و محرکین کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے اور ایک عالم دین

اخبار ـــــ و ـــــ احوال

روز و شب

قارئین سے معذرت

گذشتہ شمارہ نئے حالات اور خصوصاً کاغذ کا کوٹہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا، ادارہ اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہے ـــــ (حافظ خلیل احمد قیصر ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور)

فرمودات ـــــ رہنمایانِ جمعیۃ

(اخبارات سے ماخوذ)

پاکستان کے خلاف بھارت کی تمام سازشیں ناکام بنادی جائینگی ـــــ مفتی محمود

ـــــ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"جمعیۃ علماء اسلام ایک عظیم مقصد کے لئے کام کر رہی ہے۔ پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اس کا نصب العین ہے جس کے حصول کے لئے جمعیۃ ہر دور میں جدوجہد کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی اپنی کوشش جاری رکھے گی۔

آپ نے بھارت کے پروپیگنڈے کی مذمت کرتے ہوئے کہا "بھارت نے پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ پیدا کیا اور سفارتی سطح پر بھی پاکستان کے خلاف سازش کی لیکن بھارت کو ہر محاذ پر منہ کی کھانی پڑی۔ آئندہ بھی پاکستان کے خلاف بھارت کی تمام سازشیں ناکام بنادی جائیں گی

حملہ کی صورت میں بھارت کو پہلے سے زیادہ ذلت آمیز شکست ہوگی ـــــ مولانا غلام غوث ہزاروی

ـــــ مانسہرہ سے جاری کردہ ایک بیان میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولانا غلام غوث ہزاروی نے فرمایا ہے کہ:۔

"بھارت پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی ناکام کوشش کے بعد اب دھمکیوں پر اتر آیا ہے۔ مشرقی پاکستان میں حالات کا معمول پر آجانا بھارت کے شیطانی منصوبوں کو نہ صرف شکست ہے بلکہ اس سے خود بھارت کے حالات پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس نازک مرحلے پر ہمیں اپنی صفوں میں مکمل اتحاد قائم رکھنا چاہیئے ـــــ

معاشی حالات کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دینا ضروری ہے ـــــ پیر محسن الدین

ـــــ کراچی کی ایک پریس کانفرنس میں مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا پیر محسن الدین صاحب نے فرمایا کہ:۔

"مشرقی پاکستان میں مداخلت کا خطرہ ٹل چکا ہے اور اب معاشی حالت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ حالات معمول پر آجانے کے بعد اقتدار دونوں صوبوں میں بیک وقت منتقل کیا جائے ـــــ

ٹھیری ضلع خیرپور کے مولانا فضل اللہ کے قتل پر ـــــ مفتی محمود صاحب کا بیان

میں نے یہ دردناک اطلاع سخت افسوس اور غم کے ساتھ سنی ہے کہ ٹھیری ضلع خیرپور سندھ کے مشہور عالم دین مولانا فضل اللہ صاحب کو کسی بدبخت اور شقی القلب نے قتل کر دیا ہے۔ مولانا فضل اللہ صاحب سندھ کے جید علماء میں سے تھے، جن کی قدر و منزلت پورے پاکستان میں کی جاتی تھی۔ وہ اہلسنت کے پیشوا تھے اور ٹھیری کے مشہور و قدیم دینی و عربی مدرسہ کے مہتمم و مدرس اعلیٰ تھے۔

ٹھیری میں آج سے چند سال قبل ایک فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا کہیں یہ قتل بھی اسی کا شاخسانہ نہ ہو۔ مجھے مولانا کے قتل کا سخت صدمہ ہے اور میں حکومت سندھ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس قتل کے مرتکبین و محرکین کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے اور ایک عالم دین کے خون کو رائیگاں نہ جانے دے۔

میں مولانا کی شہادت پر ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں اور ان کے اس غم میں برابر کا شریک ہوں۔ میں جمعیۃ سندھ کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ مولانا کے قاتلوں کی گرفتاری میں حکومت کی امداد کریں اور ان کے متعلقین کا پورا پورا ساتھ دیں۔

مجھے امید ہے کہ سندھ کے آئی جی پولیس اس معاملہ کی جلد از جلد تفتیش کرینگے۔ اور ملک بھر کے علماء کی بے چینی کو دور کرینگے۔ میں نے فوری تحقیقات کے لئے گورنر سندھ اور آئی جی پولیس سندھ کو بھی تار دیئے ہیں

اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو
کوئی طاقت تمہیں نہیں مٹا سکتی

خویشگی پایاں میں سیرت النبی ﷺ کے اجتماع سے مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ صوبہ سرحد نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہم نے اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو کوئی طاقت ہمیں نہیں مٹا سکتی۔ آپ نے حکومت سے اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے دونوں کو ملانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اس ملک میں شرعی نظام نافذ کیا جائے۔ انہوں نے بیرونی ممالک کو علماء کا وفد بھیجنے کا بھی مطالبہ کیا۔

(گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی)

جمعیۃ صوبہ سرحد کے رہنماؤں کے دورہ کا پروگرام

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد، مولانا عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد ۵ جون سے جنوبی اضلاع ٹانک کلاچی، درابن، ڈیرہ اسمٰعیلخان، بنوں، شمالی وزیرستان کا دورہ کر رہے ہیں۔

(عنایت احمد معتمد دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد)

خویشگی تحصیل نوشہرہ میں امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی آمد

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد خویشگی تحصیل نوشہرہ حسب پروگرام تشریف لائے۔ خویشگی، بالا اور پایاں میں ان بزرگوں کے متعلقین سے دعاء تعزیت کی۔ جو حال ہی میں وفات پا گئے تھے ہر دو قصبات میں سات مقامات کے رفقاء جمعیۃ سے خطاب اور تبادلہ خیال کیا۔ رات نو بجے خویشگی پایاں میں جامع مسجد ملکاں میں درس قرآن و حدیث کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا

دعائے صحت

جمعیۃ طلباء اسلام ساہیوال کے ناظم اعلیٰ محمد طارق عارضہ قلب کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے۔ قارئین صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان)

۳۰ جون کو امراء و نظماء جمعیۃ کے اجلاس کو کامیاب بنائیے

ـــــ (مولانا عبید اللہ انور)

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے پنجاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ضلعی امراء و نظماء کو ہدایت کی ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو پنجاب میں مستحکم اور مضبوط بنانے کے سلسلے میں اہم مشورے کرنے کے لئے ۳۰ جون کے اجلاس کو کامیاب بنائیں، اور تجاویز پیش کریں۔ تاکہ ان تجاویز کی روشنی میں جمعیۃ کے کام کو تیز تر کیا جائے۔

مولانا نے کہا کہ ہمیں اسلام کی سربلندی، عوام کی فلاح و بہبود اور ملکی استحکام و سالمیت کے لئے اپنی تمام تر خدمات وقف کر دینی چاہئیں

نوٹ:۔ اجلاس ۳۰ جون کو نو بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب چوک رنگ محل لاہور میں شروع ہو جائے گا۔

چکوال میں جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر قائم کر دیا گیا
دینی حلقوں میں جمعیۃ کے قیام اور حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی کی شمولیت کا زبردست خیر مقدم

چکوال سلسلہ نقشبندیہ کے روحانی پیشوا الحاج پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی کی سرپرستی میں چکوال میں جمعیۃ علماء اسلام کے قیام کے بعد تحصیل چکوال کے دینی حلقے زبردست مسرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں اخباری نمائندوں کی پریس کانفرنس میں مولانا مسعود احمد ہزاروی، مولانا شمس الدین اور حافظ عبدالرحمٰن قاسمی مرکزی صدر کاروان طلباء اسلام پاکستان نے بھی جمعیۃ علماء اسلام میں اپنی شمولیت کا اعلان کیا، جماعت کا دفتر قائم کرنے کے بعد اب رکن سازی کا کام شروع ہے۔ الحمد للہ عوام نہایت مسرت کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو رہے ہیں۔ گذشتہ روز جامع مسجد دارالعلوم حنفیہ میں نماز جمعہ کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی نے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا اور فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل علماء کرام کا سلسلہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہو کر شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، پھر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا، مولانا حسین احمد مدنیؒ اور قطب زمان حضرت لاہوریؒ سے ملتا ہے اس لئے عوام کو ان علماء حق کے ساتھ وابستہ ہو کر نہ صرف اسلامی نظام کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنی چاہئیں بلکہ اپنی آخرت بھی اسی صورت میں بنا سکتے ہیں۔ آخر میں حضرت نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون کی اپیل کی۔

اخلاق و عمل

نبیؐ کی زندگی نبوت سے پہلے

○ امانت ○ دیانت ○ حسنِ سلوک ○ حسنِ معاملہ

★ عبداللہ ابن ابی الحمساء ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ بعثت سے پہلے میں نے حضورؐ سے خرید و فروخت کا ایک معاملہ کیا تھا، کچھ معاملہ ہو چکا تھا، کچھ باقی تھا، میں نے وعدہ کیا کہ پھر آؤں گا۔ پھر اتفاق سے تین دن تک مجھے اپنا وعدہ یاد نہ آیا۔ تیسرے دن جب میں موقعہ پر پہنچا تو حضورؐ کو اسی جگہ منتظر پایا۔ نہ آپ کی پیشانی پر اس وعدہ خلافی کی وجہ سے کوئی بل تھا۔ نہ زبان پر کسی قسم کی شکایت، البتہ صرف اتنا فرمایا۔ "تم نے مجھے تکلیف دی، میں اس جگہ تین دن سے موجود ہوں"۔

(سیرت النبیؐ جلد اوّل)

★ حضرت سائب نامی ایک صحابی جب مسلمان ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے ان کی تعریف کی کہ یہ بڑے اچھے آدمی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ سائب کو تم سے زیادہ میں جانتا ہوں۔ سائب بولے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ میرے شریک تجارت تھے۔ میں نے ہمیشہ آپ کو معاملہ کا صاف پایا۔ فکنت لا تداری ولا تماری۔

(سیرت النبی ص۱۷۴)

"امین" (امانت دار) یہ حضورؐ کی وہ صفت ہے جو نبوت سے پہلے مکہ مکرمہ کے بچے بچے کی زبان پر تھی۔ حضورؐ کی یہ مرکزی صفت دراصل ایک صفت نہیں، آپ کی بہت سی صفات کا سرچشمہ ہے، بہت سی اخلاقی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ دوست دشمن سب آپ کو اپنے مالوں کا بہترین محافظ سمجھتے تھے، لیکن اس میں اس امر کا اعلان تھا کہ ایک وقت وہ آنے والا ہے جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی جانیں اور مال، ان کے حقوق و املاک اور ان کی دنیا اور آخرت مکہ کے امین کی سپردگی و حفاظت میں دے گا۔ اور یہ ان سب چیزوں کی ایسی حفاظت کرے گا۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے شہنشاہ تعجب سے دانتوں میں انگلیاں دینگے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر پیغمبر نے اپنی قوم کو یقین دلایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے امین بنایا ہے۔ میں جھوٹا اور فریبی نہیں ہوں۔ جو تمہارے فکر و عمل کی دنیا کو برباد کر دوں میں نہایت معتبر رسول ہوں۔ جو پوری ذمہ داری سے خدا کے احکام سے تمہیں باخبر کرتا ہوں۔

خدا تعالیٰ نے نبوت سے پہلے محمدؐ کو امین کہلوایا تاکہ زمانہ نبوت میں جب آپ کے بدترین مخالفین آپ کی نبوت سے انکار کریں تو انہیں یہ کہہ کر قائل کیا جائے کہ جس شخص نے تمہارے روپے پیسے میں آج تک کبھی خیانت نہیں کی، وہ خدا کے احکام اس کے بندوں تک پہنچانے میں کمی بیشی کیسے کر سکتا ہے؟

خدا تعالیٰ نے اسی لئے اپنی شریعت کو "امانت" کہا ہے:۔

انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان (احزاب ۹)

(ترجمہ) "ہم نے امانت آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا"۔

انبیاء سابقین میں قوم عاد کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام نے ان الفاظ میں اپنی امانت داری کا اعلان فرمایا:۔

ابلغکم رسالت ربی وانا لکم ناصح امین۔ (اعراف ۹)

"پہنچاتا ہوں تم کو پیغام اپنے رب کے اور میں تمہارا خیر خواہ اطمینان کے لائق ہوں"۔

حضرت یوسف علیہ السلام جب شاہ مصر کے پاس آئے اور شاہ نے ان سے بالمشافہ بات چیت کی تو دل میں یوسفؑ کی عظمت کچھ تو پہلے ہی سے موجود تھی۔ اب سیاسی اور اقتصادی معاملات پر ان کی مدبرانہ گفتگو نے شاہ کو اپنا گرویدہ کر لیا۔ اور اعلان کیا۔

فلما کلمہ قال انک الیوم لدینا مکین امین۔ (سورۂ یوسف ۸)

"پھر جب بات چیت کی اس سے کہا واقعی تو نے آج سے ہمارے پاس جگہ پائی معتبر ہو کر"۔

حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام نے جن الفاظ میں اپنے "امین" ہونے ہونے کا اعلان کیا۔ وہ سورۂ شعراء میں قرآن نے اس طرح نقل کیا ہے:۔

انی لکم رسول امین فاتقوا اللہ واطیعون (سورۂ شعراء)

"میں تمہارے پاس پیغام لانے والا ہوں معتبر سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شیخ مدین کی عفت مآب بیٹی نے تو ان الفاظ میں امین کا خطاب دیا ہی تھا۔

"ان خیر من استاجرت القوی الامین"

لیکن خود نبوت کے بعد حضرت موسیٰ نے بھی ان الفاظ میں امین ہونے کا دعویٰ کیا:۔

ان ادوا الی عباد اللہ انی لکم رسول امین۔ (سورۂ دخان ۱)

"حوالے کرو میرے بندے خدا کے میں تمہارے پاس آیا ہوں بھیجا ہوا معتبر"۔

★ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا جامع تبصرہ:۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے کی مبارک زندگی کے آثار و علامات پر حضرت امام ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ کے آخر میں ایک نہایت ہی جامع اور مختصر تبصرہ فرمایا ہے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

اسی طرح خدا تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو اس قسم کے اوصاف حمیدہ پر پیدا فرماتا ہے اور فطری طور پر پاکیزہ عادات و اطوار کی طرف ان کا میلان ہوتا ہے۔

حضورؐ کی والدہ نے حالت حمل میں یہ خواب دیکھا کہ ایک نور ان کے اندر سے نکلا جس سے تمام زمین روشن ہو گئی۔ معبروں نے اس خواب کی تعبیر دی اور کہا تمہارے بطن سے ایک بابرکت لڑکا پیدا ہوگا جس کا دین مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گا۔

جنات نے حضورؐ کی ولادت باسعادت کی خبریں دیں۔ نجومیوں اور کاہنوں نے آپ کی جلالت قدر کی بشارتیں سنائیں۔ واقعات عالم مثلاً کسریٰ کے محل کے کنگروں کے ٹوٹنے وغیرہ نے پیدائش کی اہمیت پر دلالت کی، آپ کے وجود مسعود سے نبوت کی دلیلیں آشکارا ہوئیں۔ جیسے ہرقل روم نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ آپ کی ولادت اور رضاعت کے زمانہ میں لوگوں نے برکت کے آثار دیکھے فرشتوں نے ظاہر ہو کر آپ کے سینۂ مبارک کو شک کیا اور آپ کے دل میں ایمان و حکمت کی روشنی بھر دی شق صدر کا یہ واقعہ عالم شہود اور عالم مثال کے درمیان پیش آیا۔ اسی لئے شق صدر سے آپ ہلاک نہیں ہوئے البتہ سینہ پر ہلکا نشان باقی رہا۔

یہی صورت پیش آیا کرتی ہے ان تمام واقعات میں جن میں عالم مثال اور عالم شہود دونوں کے اثبات جمع ہو جاتے ہیں۔

حضورؐ جب حضرت ابوطالب کے ساتھ شام کے سفر میں تشریف لے گئے تو ایک مشہور راہب نے آپ کے چہرے پر اور آپ کے حالات میں نبوت کی علامات پا کر آپ کی نبوت کا اقرار کیا۔

جب حضورؐ جوانی کے کمال کو پہنچے تو آپ میں ملکیت

(باقی ص۱۳ پر)

جسے بھلایا نہ جاسکا

میری زندگی کا ناقابل فراموش تاثر

تحریر: یوسف مرزا مدنی

مودودی صاحب نے مجھے علماء حق کے پاس بھیج کر راہ حق دکھائی تھی

غالباً ۱۹۳۹ء کا واقعہ ہے، میں ان دنوں ریاست کپورتھلہ کی سب سے بڑی تحصیل اور ابراہیم لودھی کے تاریخی شہر سلطانپور لودھی کی انجمن تعلیم القرآن کے مدرسہ اسلامیہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ایک روز شہر میں منادی کرائی گئی کہ نماز جمعہ کے وقت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی "اسلام" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے

مودودی صاحب کی ذات کے بارے میں اس وقت زیادہ معلومات نہ تھیں، صرف اتنا تعارف تھا کہ ترجمان القرآن کے نام سے ان کا ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے اور ان کی مشہور کتابیں مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش اور الجہاد فی الاسلام وغیرہ میری نگاہ سے گذر چکی تھیں۔

مودودی کے صرف نام سے شناسائی تھی۔ اسی مناسبت سے اشتیاق پیدا ہوا کہ ان کا خطاب ضرور سننا چاہیئے۔ اس سے پہلے سید عطاء اللہ شاہ بخاری قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری مولانا عبدالعزیز خطیب لاہور چھاؤنی وغیرہ حضرات کی تقاریر ہو چکی تھیں انجمن تعلیم القرآن کے سالانہ جلسہ پر سن چکا تھا۔ ان میں مودودی صاحب کا نام اکثر مقرر کی حیثیت سے سامنے آیا تھا۔

اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے اور مودودی صاحب کی تقریر سننے کے لئے سلطانپور کی سب سے بڑی مسجد عیدگاہ میں ذرا جلدی پہنچ گئے۔

نماز جمعہ کی اذان ہو چکی تھی اور لوگ مودودی صاحب کو ایک نگاہ دیکھنے اور ان کی تقریر سننے کے لئے سراپا انتظار بے تابی کا اظہار کر رہے تھے!

کہ مسجد عیدگاہ کے مشرقی دروازہ سے چند عقیدتمندوں کے جلو میں گوری چٹی شیڈول جسم، سیاہ ٹوپی، اچکن، فرارہ نما کھلا پاجامہ پہنے شخصیت نمودار ہوئی جیب مسجد میں پہنچے تو حاضرین سراپا حیرت و استعجاب بن کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

یہ کیسے مولانا صاحب ہیں، جن کی داڑھی منڈھی کٹی ہوئی ہے اور علماء کرام کے مذہبی لباس سے ہٹ کر انہوں نے کھلے پائنچوں کا فرارہ نما پاجامہ پہن رکھا ہے چونکہ اس وضع قطع کا پہلی بار مقرر عالم دین دیکھنے کا موقع ملا تھا جس نے فی البدیہہ تقریر کرنے کی بجائے کاغذات پر لکھی ہوئی تقریر پڑھ کر سنائی۔ اس لئے تقریر کے دوران زیادہ وقت اس قسم کی چہ میگوئیوں میں صرف کیا۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب تقریر سے فارغ ہوئے تو انجمن تعلیم القرآن کے ناظم چوہدری فتح محمد کمبوہ حکیم محمد محسن، شیخ عبدالحمید اور دوسرے لوگوں نے اس تقریر پر خوب داد دی۔

(یہ تقریر بعد میں "الاسلام" کے نام سے اور پھر "سلامتی کا راستہ" کے عنوان سے پمفلٹ کی صورت میں شائع ہوئی۔ اور جماعت اسلامی کے حلقوں میں اسے زبردست اہمیت حاصل ہے)

الغرض نماز جمعہ کے بعد صحن مسجد کے باہر پیپل کے درخت کی چھاؤں میں مودودی صاحب کے لئے استراحت کا موقع فراہم کیا گیا۔ ماحول اور عقیدتمندوں کی خاصی تعداد وہاں جمع تھی۔ معززین شہر کی راحت کا احساس کرتے ہوئے حاضرین سرگوشی کی صورت باہمد گر محو گفتگو تھے۔

نماز عصر کا وقت قریب ہوا تو چوہدری فتح محمد کمبوہ نے مودودی صاحب اور معززین شہر کے لئے چائے کا اہتمام کیا۔ اور مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن کے ایک کشادہ کمرہ میں کام و دہن کا سامان فراہم کیا گیا۔

دسترخوان پر بیٹھے تھے کہ انجمن تعلیم القرآن کی ایک بانی شخصیت حکیم سید محمد محسن شاہ صاحب مرحوم (برادر اکبر سید انور علی شاہ ملتانی) حکیم جان محمد اور شیخ عبدالرحمٰن نے بعض مسائل کے بارے میں سید ابوالاعلیٰ مودودی سے تبادلہ خیال شروع کیا

حکیم سید محمد محسن شاہ نے مودودی صاحب سے دریافت کیا۔

مولانا! آپ کے رسالہ ترجمان القرآن کی جاندار تحریروں سے اسلامی انقلاب کی عجیب و غریب ذہنی فضا پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت بھی ہے۔ کہ ہندوستان سے انگریز حکمرانوں کو نکال باہر کرنے کے لئے فکری انقلاب کی سخت ضرورت ہے، محض جذباتی انداز میں کام کرنے سے کچھ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

مودودی صاحب نے سیاہ فریم والی سفید عینک درست کرتے ہوئے پورے اعتماد کے ساتھ جواب دیا

"میری نگاہ میں اصل چیز کفر یا طاغوت ہے اور جب تک طاغوت کی ہر چیز خواہ وہ حکومت ہو یا اس سے متاثر نظام کار ان سب کا انکار کر کے صرف اور صرف اللہ

بھائی! اصل کام تو وہ ہے جو علماء حق کر رہے ہیں۔ اس وقت قوم کی مسلمہ قیادت علماء حق کے ہاتھ میں ہے اور مستقبل قریب میں انہی کے پرگرام کو پذیرائی حاصل ہو گی، میں بکائو پوچیارا ہوں اور کتابیں بیچ کر شکم پری کا سامان کر رہا ہوں، آپ کو علماء حق کے ساتھ ہی کام کرنا چاہیئے

احکم الحاکمین کی حکمرانی کو عملاً تسلیم نہ کر لیا جائے۔ اس وقت تک کوئی شخص حقیقی معنیٰ میں مسلمان نہیں بن سکتا۔

"کفر یا طاغوت" کی تشریح بیان کرتے ہوئے مودودی صاحب نے ہندوستان کی تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کے نظام کار کو طاغوتی (شیطانی) قرار دیا اور فرمایا:

"اس دور کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے خواہ ان کی قیادت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے یا ہندو اور سکھوں کے سب کے سب طاغوت کے نظام سے متاثر ہیں۔ اور وہی طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں جو طاغوت چاہتا ہے۔"

حکیم سید محسن صاحب نے مودودی صاحب سے مزید تشریح طلب کرتے ہوئے سوال کیا کہ ہندوستان کی تمام جماعتوں کے نظام کو اگر طاغوت شیطانی قرار دے دیا جائے تو آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والی مختلف جماعتوں کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے؟

مودودی صاحب نے جواب دیا۔ ہم لوگ دوسروں کے اعمال کے جوابدہ نہیں بلکہ اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ ہماری تمام سیاسی جماعتوں کا نظام سراسر طاغوتی ہے۔ یہ انگریزی طریق کار اور مغربی طرز پر استوار ہونے والا جماعتوں کا پورا نظام طاغوت نہیں تو اور کیا ہے!

حکیم محمد محسن صاحب نے پھر دریافت کیا کہ علماء حق جو اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لئے خدمات

(باقی صفحہ ۷ پر)

مسائل و احکام

قاری فیوض الرحمٰن صاحب ایم، اے
ایبٹ آباد

آدابِ طہارت

(۳)

جسم انسانی کے بعض حصوں میں پیدا ہونے والے بالوں کے بڑھنے سے نفاست پسند اور لطیف مزاج آدمی کی سلیم فطرت اسی طرح منقبض اور مکدر ہوتی ہے جس طرح کہ حدث سے (یعنی گندگی کے جسم سے خارج ہونے سے ہوا کرتی ہے) بغل میں اور ناف کے نیچے پیدا ہونے والے بالوں کا بھی یہی حال ہے۔ اسی لئے ان کی صفائی سے سلیم الفطرت آدمی اپنے قلب و روح میں ایک نشاط اور انشراح کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ جیسے کہ یہ اس کی فطرت کا خاص تقاضا ہے۔ اور بالکل یہی حال ناخنوں کا بھی ہے۔ اور ڈاڑھی کی نوعیت یہ ہے کہ اس سے چھوٹے اور بڑے کی تمیز ہوتی ہے۔ اور وہ مردوں کے لئے شرف اور جمال ہے۔ اور اسی سے ان کی مردانہ ہیئت کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور وہ سنتِ انبیاء ہے۔ اس لئے اس کا رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا صاف کرانا مجوس و ہنود وغیرہ اکثر غیر مسلم قوموں کا طریقہ ہے۔ نیز چونکہ بازاری قسم کے اور نیچی سطح کے لوگ عموماً ڈاڑھیاں نہیں رکھتے ہیں۔ اس لئے ڈاڑھیاں نہ رکھنا گویا اپنے کو ان ہی کی صفوں میں شامل کرنا ہے۔

اور مونچھوں کے بڑھانے اور لمبا رکھنے میں کھلا ہوا ضرر یہ ہے کہ منہ تک بڑھی ہوئی مونچھوں میں کھانے پینے کی چیزیں لگ جاتی ہیں۔ اور ناک سے خارج ہونے والی رطوبت کا راستہ بھی وہی ہے۔ اس لئے صفائی اور پاکیزگی کا تقاضا یہی ہے کہ مونچھیں زیادہ بڑی نہ ہونے پائیں۔ اس واسطے مونچھوں کے ترشوانے کا حکم دیا گیا ہے اور کلی اور پانی کے ذریعہ ناک کی صفائی، اور مسواک سے منہ کی صفائی اور پانی سے استنجا اور اہتمام سے انگلیوں کے ان جوڑوں کو دھونا جن میں میل کچیل رہ جاتا ہے صفائی اور پاکیزگی کے نقطۂ نظر سے ان سب چیزوں کی ضرورت و اہمیت کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔

ڈاکٹر آرنلڈ کا ایک قول

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

خوبی وہ ہے جس کی شہادت دشمن دیں۔ ہمارے اس دور میں اپنے اسلاف کے جتنے بھی اقتباسات نقل کر دیئے جائیں۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کی پیاس نہیں بجھتی، وہ برابر اہلِ مغرب (انگریزوں) کے اقتباس کے منتظر رہتے ہیں۔ "پریچنگ آف اسلام" کے مؤلف ڈاکٹر آرنلڈ لکھتے ہیں۔ "اسلامی طہارت اور طریق طہارت سے جداگانہ ہے۔ جو ہم لوگوں میں رائج ہے، اور بلاشبہ اسلامی طہارت ہی صحتِ جسم اور صفائی روح کے لئے ایک ضروری غذا ہے۔ بے شک ہر استنجا کے بعد پانی اور مٹی کا استعمال۔ ہر وضو میں ہاتھ، منہ، ناک، چہرہ۔ پھر کہنیوں تک ہاتھ، پھر سر کا مسح، پھر پاؤں کا غسل (دھونا) اور مسواک، اور دن میں کئی کئی بار علی العموم پانچ پانچ مرتبہ اس کا عمل جاری رکھنا۔ یہ وہ زبردست صفائی ہے جس کی مثال کسی اور قانون اور کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔" (بحوالہ خطبات احمدیہ ج ۲ ص ۲۷۲)

ان کے علاوہ طہارت و نظافت کی اور صورتیں بھی ہیں، جن کی آپ نے تعلیم دی اور فرمایا:۔

"جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے تو جب تک اپنے ہاتھ کو تین بار نہ دھو لے اس کو برتن میں نہ ڈالے۔ کیونکہ سونے کی حالت میں معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ کس جگہ پڑا تھا۔" (مسلم، کتاب الطہارت)

(باقی آئندہ)

بچوں کیلئے

مصیبت کے وقت پچھلی نیکیاں کام آتی ہیں

ایک مرتبہ دو آدمی سفر کو روانہ ہوئے۔ راستے میں رات ہو گئی۔ رات کو دونوں آدمی ایک پہاڑ کے غار میں ٹھہر گئے۔ ابھی یہ لوگ غار میں تھے کہ پہاڑ سے ایک پتھر گرا جس نے غار کا دروازہ بند کر دیا۔

اب یہ لوگ اس غار میں قید تھے۔ نجات کی کوئی صورت نہ تھی۔ موت ان کے سامنے کھڑی تھی۔ لیکن اللہ پر ان کا ایمان تھا۔ اس کی رحمت سے وہ ناامید نہ تھے۔ انہوں نے آپس میں گفتگو شروع کی۔ ہم کو اس پتھر سے نجات نہ ملے گی۔ آؤ! ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی زندگی کے بہترین اعمال کا حوالہ دے کر دعا مانگیں۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ دعائیں قبول ہوں، پتھر ہٹ جائے اور ہم کو اس غار سے نجات ملے۔

پہلے آدمی نے کہنا شروع کیا: "میرے والدین بوڑھے تھے۔ میں ان کی خدمت کرتا تھا۔ رات کو جب تک ان کو دودھ نہ پلا لیتا، نہ خود پیتا اور نہ اپنے بچوں کو پلاتا۔ میرا ہر روز کا یہی معمول تھا۔ ایک دن میں اپنے جانوروں کے لئے چارہ لینے گیا۔ واپسی میں دیر ہو گئی۔ رات ہو چکی تھی۔ میرے بوڑھے ماں باپ سو چکے تھے۔ میں نے ان کے لئے دودھ دوہا۔ لیکن وہ سو رہے تھے۔ میں نے ان کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اور یہ بھی مجھے بھلا نہ معلوم ہوا کہ میرے بوڑھے ماں باپ بھوکے سوتے رہیں۔ اور میں خود دودھ پی لوں یا اپنے بچوں کو پلا دوں۔ میرے بچے بھوک کی شدت میں میرے قدموں پر پڑے ہوئے بلک رہے تھے۔ دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا۔ اور میں نے اپنے بوڑھے والدین کے جاگنے کے انتظار میں رات گذار دی۔ اور میں اسی حال میں کھڑا تھا۔ اب صبح کی روشنی چمک رہی تھی۔ بچے اسی طرح میرے قدموں پر پڑے بلک رہے تھے اور اب میرے بوڑھے ماں باپ نیند سے بیدار ہوئے اور دونوں نے اپنا شام کا دودھ پیا۔" اے اللہ! اگر یہ میں نے تیری رضا اور خوشی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا، تو پتھر گر جانے کی وجہ سے جس مصیبت میں ہم گرفتار ہو گئے ہیں۔ اس سے ہم کو نجات عطا فرما۔

پہلے شخص کی دعا ختم ہوئی تو پتھر تھوڑا سا اپنی جگہ سے کھسک گیا۔ لیکن ابھی یہ لوگ نکل نہیں سکتے تھے۔ دوسرے آدمی نے کہنا شروع کیا:۔

"اے اللہ! میں نے اپنے یہاں مزدور لگائے تھے۔ میں نے سب کی مزدوری دے دی تھی۔ ایک مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کی مزدوری کے پیسوں کو تجارت میں لگا دیا۔ تجارت میں برکت ہوئی۔ مال بہت بڑھ گیا۔ اب مدت بھی کافی گذر گئی۔ عرصے کے بعد وہ مزدور میرے پاس آیا۔ اس نے کہا: "اے اللہ کے بندے میری مزدوری دے۔"

میں نے اس سے کہا: "یہ بکریاں، گائیں، اونٹ جو کچھ تم دیکھتے ہو، سب تمہاری مزدوری کا مال ہے۔ ان سب کو تم لے جاؤ۔"

وہ مذاق سمجھتے ہوئے بولا:۔

"اے اللہ کے بندے مجھ سے مذاق نہ کر۔" میں نے پھر کہا۔ "میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔" وہ سب کو ہکا کر لے گیا اور ایک جانور بھی نہ چھوڑا۔

"اے اللہ! اگر یہ میں نے تیری رضا اور خوشی حاصل کرنے کے لئے تھا۔ تو پتھر گر جانے کی وجہ سے ہم جس مصیبت میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اس سے ہمیں نجات عطا فرما۔"

اب پتھر بالکل ہٹ گیا اور دونوں شخص غار سے نکل آئے اور چل دیئے۔ چنانچہ اس مصیبت میں ان کی پچھلی نیکیاں کام آئیں۔

(آفتاب احمد، طٰہٰ احمد — ملتان)

حالات و واقعات

زاہد الراشدی

○ ——— پنجاب میں سرکاری زمینوں کی تقسیم
○ ——— طلباء کو حلیے درست کرنے کی ہدایت
○ ——— مجاہد اوّل کا مجاہدانہ اقدام
○ ——— شراب خانہ خراب کے ہاتھوں

پنجاب میں سرکاری زمینوں کی تقسیم

پنجاب میں سرکاری زمینوں کی تقسیم کا کام شروع ہو گیا ہے اور ہر جگہ پر اس سلسلہ میں کمیٹیاں مقرر کر دی گئی ہیں۔ جو اس سلسلہ میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں گی۔ اور اراضی کی تقسیم کی نگرانی کریں گی۔ ہر کمیٹی دس افراد پر مشتمل ہے۔ جس میں زمینداروں، کاشتکاروں، ائمہ مساجد اور سکول ماسٹروں کو نمائندگی دی گئی ہے۔ اس بات کا اعلان ریونیو بورڈ کے ممبر جناب محمد مسعود صاحب آئی ایس، پی نے کیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کا یہ اقدام انقلابی اور ہدیۂ صد ہزار تبریک و تحسین کا مستحق ہے کہ اس نے بے زمین کاشتکاروں میں سرکاری اراضی کی تقسیم کا فیصلہ کر کے ایک دیرینہ عوامی مطالبہ اور خواہش کی تکمیل کی طرف جرأت مندانہ قدم بڑھایا ہے اور جناب ایم مسعود بھی لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے نگران کمیٹیوں میں ائمہ مساجد اور سکول ماسٹروں کی نمائندگی کا اعلان کر کے قومی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھنے والے ان دو مظلوم طبقوں کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ دینی نظام تعلیم میں ائمہ مساجد اور عصری نظام تعلیم میں سکول اسٹر قوم کی تعلیم و تربیت اور نئی نسل کی ذہنی نشوونما میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں خصوصاً دیہات میں ان کا کردار اور زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن یہی دو طبقے ہیں جو سب سے زیادہ معاشی بدحالی کا شکار ہیں اور معاشی تفکرات ان کے فرائض منصبی کی تکمیل کی راہ میں ہر وقت رکاوٹ بنے رہتے ہیں۔ ان حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس رائے کے اظہار پر مجبور ہیں کہ ان دو طبقوں کو محض کمیٹیوں میں نمائندگی دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ بے زمین کاشتکاروں کی طرح ائمہ مساجد اور سکول ماسٹروں کو بھی زمین کی تقسیم میں حقدار قرار دیا جانا چاہیے۔ اور کم از کم ہر خاندان کو گذارہ یونٹ ضرور ملنا چاہیے۔ تاکہ وہ معاشی تفکرات سے فارغ ہو کر اپنے منصبی فرائض کی تکمیل میں پوری توجہ اور دلجمعی کے ساتھ محنت کر سکیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جناب ایم مسعود، ریونیو بورڈ کے دیگر ارکان اور حکومت پنجاب ہماری گذارشات پر گہری ہمدردی کے ساتھ غور فرمائیں گے

طلباء کو حلیے درست کرنے کی ہدایت

ایک اخباری اطلاع کے مطابق گورنر پنجاب کی ہدایت پر صوبائی محکمہ تعلیم نے تعلیمی اداروں میں ہپی فیشن بال رکھنے اور نامناسب لباس پہننے پر پابندی لگا دی ہے اور اعلان کیا ہے کہ اس ہدایت کی پابندی نہ کرنے والے طلباء کو جرمانوں کی سزا دی جائے گی بدقسمتی سے مغرب کی تقلید کا رجحان ہم پر اس قدر چھا چکا ہے کہ وہاں کسی کونے میں کوئی نئی بات شروع ہو، خواہ اس سے انسانی اقدار و روایات ہی کیوں نہ پامال ہوتی ہوں۔ ہمارا معاشرہ اسے قبول کرنے میں حد سے زیادہ فراخدلی سے کام لیتا ہے۔ خصوصاً بڑے لوگوں کا وہ طبقہ جس کے ہاتھ میں عملی طور پر قوم کی باگ ڈور ہے۔ اس معاملہ میں حیرت انگیز حد تک "فراخ دلی" واقع ہوا ہے۔ بڑے لوگوں کے اس تقلیدی رجحان کے اثرات نئی پود پر پڑنے ناگزیر ہیں اور یہی اثرات تعلیمی اداروں میں اس قدر دست یاب ہو چکے ہیں کہ گورنر پنجاب کو اس سلسلہ میں یہ اقدام اٹھانا پڑا ہے۔ ہم اس اقدام کو انتہائی مستحسن سمجھتے ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو، اگر ہمارے حکمران مغرب کی تقلید کے رجحان کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر کام کر سکیں۔ اس وقت اس بات کی بے حد ضرورت ہے کہ فکر و نظر اور پیروی و اتباع کی باگیں لندن، پیرس اور واشنگٹن سے موڑ کر ان کا رخ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف کر دیا جائے کیونکہ مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا سرچشمہ یہی ہے اور اسی سرچشمہ سے فیضیاب ہو کر مسلمان دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

مجاہد اوّل کا مجاہدانہ اقدام

آزاد کشمیر کے صدر مجاہد اول سردار عبدالقیوم صاحب نے اپنی ریاست میں اسلامی اصلاحات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو بارآور فرمائے اور انہیں ان حاسدوں اور سازشیوں کے شر سے محفوظ رکھے جو ان کے مشن کو سبوتاژ کرنے کے لئے ریاست میں رات دن سرگرم عمل ہیں۔ سردار صاحب موصوف نے جو اصلاحات نافذ کی ہیں۔ ان میں رمضان المبارک کا قانونی احترام، قومی اور سرکاری لباس کا تعین، اردو کو سرکاری زبان قرار دیا جانا اور سرکاری اداروں میں قرآن حکیم کے درس کا اجراء خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اب تازہ ترین اطلاع کے مطابق سردار صاحب موصوف نے اعلان فرمایا ہے کہ ریاست میں آئندہ کسی سینما کی تعمیر کی اجازت نہیں دی جائے گی اور جو سینما اس وقت تعمیر ہو رہے ہیں۔ ان کے لائسنس منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ ان عمارتوں میں اب تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں گے۔ عیاشی و فحاشی کے اس دور عروج میں عیاشی کے ان اڈوں پر پابندی لگانا بڑا جرأت مندانہ اور مجاہدانہ اقدام ہے۔ جو بلاشبہ مجاہد اول ہی کا حصہ ہو سکتا ہے مجاہد اول چونکہ آزادی کی جنگ لڑنے والی ایک مسلمان قوم کے سالار قافلہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور مجاہدانہ عزائم رکھنے والے دل و دماغ کے حامل ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس رمز کو بروقت پالیا ہے کہ رقص و سرود اور عیاشی و فحاشی کی حیثیت اس لوری کی سی ہے جو قوموں کو میٹھی نیند سلا کر جہد و عمل سے غافل کر دیا کرتی ہے۔ سامراجی قوتوں نے ہر دور میں مظلوم و مجبور اقوام کی رہی سہی قوت دست و بازو کو مفلوج کرنے کے لئے اس لوری کا استعمال کیا ہے۔ آج بھی مظلوم تو موں خصوصاً ملت اسلامیہ کو جہد و عمل کے میدان سے دور رکھنے کے لئے سامراجی قوتوں کا سب سے بڑا ہتھیار یہی ہے۔ سردار صاحب موصوف بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس سامراجی ہتھیار کے خلاف وار کرنے میں پہل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے مسلم حکمرانوں کو بھی توفیق دیں کہ وہ سردار صاحب موصوف کے نقش قدم پر چل کر ایک مسلمان کی حیثیت سے مسلم قوم کی فلاح و بہبود کے بارے میں سوچ سکیں۔

شراب خانہ خراب کے ہاتھوں

تصویر میں شراب کی ایک چلتی پکڑی گئی ہے اور اس سلسلہ میں ایک پولیس کانسٹیبل اور دوسرے افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ خبر کوئی نئی نہیں بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف جگہوں سے شراب کی چلانے پکڑے جانے کی خبریں اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ شراب کو اسلامی تعلیمات میں ام الخبائث (برائیوں کی ماں) کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس کی حرمت پر قرآن کریم، سنت رسولؐ اور اجماع امت کے قطعی اور ناقابل انکار شواہد و دلائل موجود ہیں۔ اس ام الخبائث کے طبی نقصانات بھی ہر ذی ہوش پر واضح ہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ منحوس چیز معاشرہ میں اپنا جال وسیع تر کرتی چلی جا رہی ہے

(باقی صفحہ پر)

بقیہ — اخلاق و عمل

کے آثار ظاہر ہونے لگے اور فرشتوں کے ساتھ مناسبت و تعلق پیدا ہونے لگا۔ اس کا اظہار کبھی اس طرح ہوتا کہ کوئی نیک خواب دیکھتے اور کبھی اس طرح ہوتا کہ کوئی فرشتہ جسمانی صورت میں دکھائی دیتا۔

حضورؐ جب جوان ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے آپ کے انسانی جذبات پورا کرنے کی یہ سبیل نکالی کہ حضرت خدیجہ کبریٰ کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی۔ اور ان میں آپ کے ساتھ ہمدردی کا خیال پیدا ہو گیا۔ حالانکہ حضرت خدیجہ مکہ کی مالدار عورتوں میں سے تھیں (اور آپ غریب تھے)

خدا تعالیٰ کا دستور بھی یہی ہے کہ جب وہ اپنے کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو اس کا معین و مددگار بنا دیتا ہے۔

تعمیر کعبہ کے موقع پر جب آپ نے اپنا تہبند اتار کر کندھے پر ڈالا، اور اس سے آپ کا ستر کھلا تو آپ اس سے بے ہوش ہو گئے۔ اور بیہوشی کی حالت ہی میں آپ نے منع فرمایا کہ کہیں طرح ستر عیاں ظاہر نہ ہو جائے۔ یہ نبوت کی ایک لغت تھی۔ نفس کے مواخذہ کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے۔

اس کے بعد آپ خلوت پسند فرمانے لگے۔ مقام حراء میں تشریف لے جاتے اور اس میں کئی کئی رات تک گوشہ نشین رہتے۔ جب خدا ختم ہو جاتی تو گھر واپس آ جاتے اور پھر کھانا ساتھ لے کر چلے جاتے۔

غلبۂ روحانیت نے دنیا سے آپ کی توجہ کو ہٹا دیا تھا اور بہتر آپ کا رخ اس فطرت کی طرف پھیر دیا تھا جس پر خدا تعالیٰ نے انسانوں کو تخلیق فرمایا ہے۔

منصب نبوت پر فائز ہونے سے قبل سب سے پہلے آپ پر [illegible] میں انکشاف کا سلسلہ شروع ہوا، جو خواب آپ دیکھتے۔ اس کی تعبیر اس طرح واضح طور پر آپ کے سامنے آ جاتی۔ جس طرح صبح کی روشنی۔

یہ بھی نبوت کی علامت کا ظہور تھا۔ اس کے بعد پھر باقاعدہ نزول وحی کا سلسلہ [illegible] ہو گیا۔

(قصص الانبیاء جلد دوم ص ۲۰۵)

بقیہ — تراشے

کی مصروفیت، سے جس طرح نا جائز فائدہ اٹھا کر عوام پر مصارف خدمگی کا مزید بوجھ ڈالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ انتہائی افسوسناک ہے۔

قیمتوں میں تازہ ترین اضافہ بڑی حد تک ضروری اشیاء کی فراہم اندوزی اور بلیک مارکیٹ بازی کی وجہ سے ہوا ہے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے مؤثر، منظم اور مربوط کارروائی کریں تاکہ قیمتوں میں نہ صرف استحکام پیدا ہو سکے بلکہ وہ موجودہ سطح سے نیچے بھی آ جائیں۔

(مشرق — ۲۳ جون ۱۹۷۱ء)

بقیہ — حالات و واقعات

اور نہ جانے کس "مصلحت" کے تحت ہماری حکومت نے بھی اس کے بارے میں دو رخی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ ایک طرف تو اعلیٰ سطح پر شراب سازی کی سرپرستی کی جاتی ہے اور غیر ممالک سے شراب کی درآمد پر کروڑوں روپے کا زر مبادلہ صرف کر دیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف نچلی سطح پر چھوٹی موٹی بھٹیوں پر چھاپے مار کر انہیں چلانے والوں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ ظاہر اسی دو رخی پالیسی کی وجہ سے شراب، خانہ خراب کے عام استعمال پر کنٹرول نہیں کیا جا سکا۔ حالانکہ ایک مسلمان ملک کی حیثیت سے پاکستان میں سب سے پہلے یہ کام ہونا چاہیے کہ قرآن و سنت نے جن چیزوں کو قطعی طور پر حرام کیا ہے۔ کسی بھی طبقہ کی رعایت کئے بغیر ان پر فی الفور پابندی لگا دی جائے کیا ہم اپنے حکام سے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ شراب کے بارہ میں دو ٹوک پالیسی اختیار کر کے قوم کو اس خانہ خراب سے نجات دلائیں گے۔

بقیہ — صراحات

اور دین مبین کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں، اور اپنی اپنی مخصوص و علیحدہ سطحوں سے اتر کر اخوت و یک جہتی کے میدان میں اکٹھے ہو جائیں۔

بھرپور مساوی اجتماعی احساس و عمل کے بغیر ہم کسی منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور بکھراؤ در بحران سلسلہ سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

آیئے! ایک بار ماضی کی تمام تلخیوں اور تفریقوں کو مٹا دیں۔ اور بندہ و مولا، آقا و غلام۔ حاکم و محکوم امیر و غریب کا امتیاز مٹا کر ایک مکمل مسلمان پاکستانی قوم میں تبدیل ہو جائیں۔

اس کے لئے آج سے زیادہ موزوں وقت شاید پھر کبھی نہ آئے۔

(۱۶ جون ۱۹۷۱ء)

گندم

چنے، جو، سرسوں، تارامیرا، مونگی، موٹھ، گوارہ، باجرا اسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی غرضیکہ ہر قسم کی اجناس کی تھوک و ساور کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں۔

پروپرائیٹر

حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی

ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔ فون ۳۰۹

نقد و نظر

۰ — تعارف قرآن

۰ — سورۂ حجرات

— تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہے۔ سطحی کتابیں تبصرہ کے لائق سمجھی جائیں گی۔ جن کا مواد خلاف اسلام اور خلاف اخلاق نہ ہو۔

پتہ:۔ (شعبۂ ادارت ترجمان اسلام لاہور) مرکزی دفتر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لاہر دروازہ ملتان (احمد حسین کمال)

(۱) تعارف قرآن — اسّی صفحے کا ایک خوبصورت کتابچہ ہے، جسے حافظ قاری فیوض الرحمٰن صاحب ایم اے صدر شعبۂ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد نے الف، اے اور بی، اے اسلامیات کے طلبہ کے لئے تحریر فرمایا ہے۔

کتابچہ نہ صرف ان طلباء کے مطالعہ کے لئے قیمتی مواد مہیا کرتا ہے۔ بلکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ہے اور پاکستان بک سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور سے دستیاب ہے۔

(۲) سورۂ حجرات — اس کتابچہ میں سورہ حجرات کی تشریح کی گئی ہے۔ اور بی، اے بی، ایس سی کے طلبا کی ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

قاری فیوض الرحمٰن صاحب ایم، اے اور قاری محمد عارف صاحب ایم، اے کی مشترکہ کوششوں کا حاصل ہے۔

قیمت باسٹھ (۶۲ پیسے) پتہ:۔ پاکستان بک سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور ہے۔

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کیجئے۔ علاوہ خرچ ڈاک۔

کحل فریادی یہ سرمہ ضعف بصارت، مویتابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری۔ مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/۰۰ روپے

طلاء عنبری۔ پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبیعی امساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر۔ یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/۰ روپے

نسیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ

۹، ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

قسط اوّل

اسلامی معاشرت

شیخ الاسلام مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مسلمانوں کے لئے اسلامی وضع قطع ضروری ہے

ا۔ ہر نظامِ سلطنت و سیاست میں مختلف شعبوں کے لئے کوئی نہ کوئی یونیفارم مقرر ہے، پولیس کا یونیفارم اور ہے، فوج کا اور ہے، سوار کا اور ہے، پیادے کا اور ہے، بری فوج کا اور ہے، بحری فوج کا اور، ڈاک خانہ کا اور ہے، ریلوے کا اور، پھر افسروں کا اور ہے ماتحتوں کا اور، اور پھر اس پر مزید سختی اور تاکید یہاں تک ہے کہ ڈیوٹی ادا کرتے وقت اگر یونیفارم میں کوئی ملازم نہیں پایا جاتا تو مستوجب سزا شمار کیا جاتا ہے خاص بادشاہی فوجوں کا اور ہی یونیفارم ہے، گدّا اور وزراء مقربین کا اور، یہ حال تو صرف ایک ہی سلطنت کا ہے کہ اس کے مختلف شعبوں میں علیحدہ علیحدہ یونیفارم رکھا جاتا ہے، جس طرح ڈیوٹی دینے والا بغیر یونیفارم مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی دوسرے شعبہ کا یونیفارم پہن کر آجائے، اور افسروں کو اطلاع ہو جائے تو بھی اسی طرح یا اس سے زائد مجرم قرار دیا جاتا ہے، جس طرح بغیر یونیفارم آنے والا ملازم مجرم قرار دیا جاتا ہے اور جس طرح یہ امر ایک نظامِ سلطنت و حکومت میں ضروری خیال کیا جاتا ہے اسی طرح اقوام و ملل میں بھی ہمیشہ اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

قوموں اور ملتوں کا نشانِ امتیاز

اگر آپ تفحص کریں گے تو انگلینڈ، فرانس، جرمنی، اٹلی اسٹریا، امریکہ وغیرہ وغیرہ کو پائیں گے، وہ اپنے اپنے نشانات جھنڈے، یونیفارم علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں، واقف کار شخص ہر ایک کے سپاہی کو دوسرے سے تمیز کر سکے گا، اور اسی سے میدان جنگ اور ملکی و سیاسی مقامات میں امتیاز کیا جاتا ہے، ہر قوم اور ہر ملت اپنے اپنے یونیفارم اور نشان کو محفوظ رکھنا از حد ضروری سمجھتی ہے، بلکہ بسا اوقات اس میں خلل پڑنے سے سخت سے سخت وقائع پیش آجاتے ہیں، کسی حکومت کے جھنڈے کو گرا دیجئے کوئی توہین کر دیجئے، کہیں سے اکھاڑ دیجئے، دیکھئے کس طرح جنگ کی تیاری ہو جاتی ہے یہ یونیفارم اور نشان صرف لباس ہی میں نہیں ہوتا، بلکہ کبھی کبھی جسم میں بھی بعض بعض علامتیں رکھی جاتی ہیں، بعض قوموں میں ہاتھ یا جسم میں کوئی گودنا گودا جاتا ہے، بعض میں سر پر چوٹی رکھی جاتی ہے، الغرض یہ طریقہ امتیاز شعبہائے مختلفہ اور اقوام حکومت و ملل کا ہمیشہ سے ہے، اور تمام اقوام میں اطرافِ عالم میں چلا آتا ہے اگر یہ نہ ہو تو کوئی محکمہ کوئی حکومت اور کوئی قوم دوسرے سے ممیز نہ ہو سکے، ہم کو کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوجی ہے یا ملکی ہے، پولیس ہے یا ڈاکیہ، ریلوے کا ملازم ہے یا بحری جہازوں کا افسر یا ماتحت جرنیل ہے یا میجر، اسی طرح ہم.... کس طرح جان سکتے ہیں کہ یہ شخص روسی ہے یا فرانسیسی، امریکن ہے یا اسٹرین وغیرہ وغیرہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں اس کا لحاظ ضروری سمجھا گیا ہے اور سمجھا جاتا ہے۔

معاشرتی امتیاز ملی بقاء کے لئے ضروری ہے

ب۔ جو قوم اور جو ملک اپنے یونیفارم کی محافظ نہیں رہی وہ بہت جلد دوسری قوموں میں منجذب ہو گئی، حتیٰ کہ اس کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا۔ اسی ہندوستان میں یونانی آئے، افغان آئے، آریہ آئے، تاتار آئے، ترک، مصری اور سوڈانی آئے مگر مسلمانوں سے پہلے جو قومیں بھی آئیں۔ آج ان میں سے کوئی ملت اور قوم متمیز ہے؟ کیا کسی کی بھی ہستی علیحدہ بتائی جا سکتی ہے سب کے سب ہندو قوم میں منجذب ہو گئے وجہ صرف یہی تھی کہ انہوں نے اکثریت کے یونیفارم کو اختیار کر لیا تھا، دھوتی، چوٹی، ساڑھی رسم و رواج وغیرہ میں ان ہی کے تابع ہو گئے اس لئے ان کی ہستی مٹ گئی، باوجود اختلافِ عقائد سب کو ہندو قوم کہا جاتا ہے، اور کسی کی قومی ہستی جس سے اس کی امتیازی شان ہو نہیں باقی رہی ہاں جن قوموں نے امتیازی یونیفارم رکھا وہ آج اپنی قومیت اور ملیت کا تحفظ اور امتیاز رکھتے ہیں، پارسی قوم ہندوستان میں آئی، ہندو قوم اور راجاؤں نے ان کو ہضم کرنا چاہا، عورتوں کا یونیفارم بدلوا دیا بعیشت اور زبان بدلوا دی، مگر مردوں کی ٹوپی نہ بدلی گئی، بالآخر آج وہ زندہ قوم اور موجودہ ممتاز ملت ہے۔ سکھوں نے اپنی امتیازی وردی قائم کی۔ سر اور ڈاڑھی کے بال کو محفوظ رکھا، آج ان کی قوم امتیازی حیثیت رکھتی ہے اور زندہ قوم شمار کی جاتی ہے، انگریز سولہویں صدی کے آخر میں آیا۔ تقریباً ڈھائی سو برس گذر گئے ہیں۔ نہایت سرد ملک کا رہنے والا ہے مگر اس نے اپنا یونیفارم کوٹ پتلون، ربڑ بوٹ ہمالہ کی اس گرم ملک میں بھی نہ چھوڑا، یہی وجہ ہے کہ اس کو پینتیس کروڑ قوم والا اپنے میں ہضم نہ کر سکا، اس کی قوم دولت علیحدہ ملت ہے، اس کی ہستی دنیا میں قابلِ تسلیم ہے، مسلمان اس ملک میں آئے اور تقریباً ایک ہزار برس سے زائد ہوتا ہے، جب سے آئے ہیں اگر وہ اپنی خصوصی یونیفارم کو محفوظ نہ رکھتے تو آج اسی طرح ہندو قوم میں نظر آتے، جیسے کہ مسلمانوں سے پہلی قومیں ہضم ہو کر اپنا نام و نشان مٹا چکیں، آج تاریخی صفحات کے سوا ان کا نشان کرۂ زمین پر نظر نہیں آتا، مسلمانوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ اپنا یونیفارم محفوظ رکھا، بلکہ یہ بھی کیا کہ اکثریت کے یونیفارم کو ملا کر اپنا یونیفارم بنانا چاہا، چند ہزار تھے اور چند کروڑ ہو گئے، صرف یہی نہیں کیا کہ پاجامہ کرتا، ٹوپی، قبا، عمامہ وغیرہ محفوظ رکھا، بلکہ مذہب، اسماء الرجال، تہذیب و کلچر رسم و رواج زبان و عمارت وغیرہ وغیرہ جملہ اشیاء کو محفوظ رکھا، اس لئے ان کی مستقل ہستی ہندوستان میں قائم رہی، اور جب تک اس کی مراعات ہوتی رہے گی، رہیں گے۔

قومی ترقی کے لئے بنیادی ذریعہ

ج۔ ہر قوم نے جب بھی ترقی کی ہے تو اس کی کوشش کی ہے کہ اس کا یونیفارم اس کا کلچر، اس کا مذہب اس کی زبان دوسروں پر غالب اور دوسرے ممالک و اقوام میں پھیل جائے، آریہ قوم کی تاریخ پڑھو، فارسیوں کے کارنامے دیکھو..... کلدانیوں اور عبرانیوں کی تاریخ کا مطالعہ کرو، یہودیوں اور عیسائیوں کے انقلابات کو غور سے دیکھو، دور کیوں جاتے ہو، عربوں اور مسلمانوں کے اولوالعزم اعمال آپ کے سامنے موجود ہیں، زبان عربی صرف ملک عرب کی زبان تھی، عراق، سیریہ، فلسطین، مصر، سوڈان، الجیریا، ٹیونس، مراکش، فارس صحرائے لیبیا وغیرہ میں..... کوئی شخص نہ عربی زبان سے آشنا تھا، نہ مذہب اسلام سے نہ اسلامی رسم و رواج سے، مگر عربوں نے ان ملکوں میں اس طرح اپنی زبان، اپنا کلچر، اپنی تہذیب..... جاری کر دی، کہ وہاں کے غیر مسلم اقوام آج بھی اسلامی یونیفارم اسی کلچر، اسی تہذیب اور اسی زبان کو اپنی چیزیں سمجھتے ہیں، اسرائیلی قومیں، کلدانی نسلیں، عبرانی خاندان، ترکی برادریاں، بربری ذاتیں وغیرہ وغیرہ ان دیار میں سب کے سب عربوں میں منہضم ہو گئی ہیں، اگر کسی کو اپنی ذات اور خاندان کا علم بھی ہے تو وہ بھی مثل خواب و خیال ہے سب کے سب اپنے کو عرب ہی سمجھتے ہیں، اور عربیت ہی کے دعوے دار ہیں، انگلستان کو دیکھئے، یہ اپنے جزیرہ سے نکلتا ہے، کینیڈا، آسٹریلیا، امریکہ، نیوزی لینڈ..... کیپ کالونی، ساؤتھ افریقہ وغیرہ وغیرہ میں پوری جد وجہد کر کے اپنی زبان، اپنا کلچر، اپنی تہذیب، اپنا مذہب، اپنا لباس وغیرہ پھیلا دیتا ہے، جو لوگ اس کے مذہب میں داخل بھی نہیں ہوتے، وہ بھی اس کی تہذیب اور فیشن وغیرہ میں منجذب ہو جاتے ہیں، اور یہی حال ہندوستان میں روز افزوں ترقی پذیر ہے۔

ہندو قوم کا طرزِ عمل

ہندو قوم اسی سیلاب کو دیکھ کر اپنی وہ مردہ زبان سنسکرت جس کو تاریخ کبھی کسی طرح عام زبان ہندوستان یا کم از کم آریہ نسل کی نہیں بتا سکتی، آج اس کی اشاعت کی پوری کوشش کر رہی ہے، اس کا لٹریچر کھڑا ہوتا ہے، اور فیصدی پچاس یا اس سے زائد الفاظ سنسکرت کے ٹھونس کر اپنی تقریر کو غیر قابلِ فہم بنا دیتا ہے، خود اس کی قوم ان الفاظ کو نہیں سمجھ سکتی اور بالخصوص اس کا مذہبی واعظ تو بالکل رہا، آئندہ،

REGD. L. No. 7152
WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
L AHORE
F No. 4779
সপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
পাকিস্তান

زاویے

اہم مسائل اور معلومات

پوری دنیا کے لئے موت کا خطرہ

بڑی طاقتیں جراثیمی جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں

جراثیم کی نسل

جراثیم میں شرح پیدائش دنیا کے ہر جاندار سے زیادہ ہے۔ چند منٹوں میں جراثیم دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اگلے چند منٹ میں بالغ ہو کر ایک بار پھر دو دو ٹکڑوں میں بٹ جاتے ہیں اس طرح جراثیم دو سے چار، چار سے آٹھ اور آٹھ سے سولہ بننے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔ تیزی سے نسل بڑھانے والا ایک جرثومہ ۲۴ گھنٹوں میں ۱۷۰ کھرب من جراثیم پیدا کر سکتا ہے۔ جراثیم بہت ننھی منی مخلوق ہے۔ سوئی کی نوک پر بیسیوں جراثیم سما سکتے ہیں۔ ایک من کے ڈھیر میں کھربوں جراثیم ہوتے ہیں۔ اگر صرف ایک ہی جرثومہ کو نسل بڑھانے کا موقعہ دیا جائے تو چند دنوں میں ساری دنیا پر جراثیم کی کئی فٹ موٹی تہ چڑھ جائے گی اور دنیا میں جراثیم کے سوا کچھ بھی باقی نہ بچے۔

جراثیم کی پرورش

جراثیم کو دریافت ہوئے تقریباً تین صدیاں گزر چکی ہیں۔ ہر دور میں انسان نے ضرر رساں جراثیم کے خلاف اپنی جنگ جاری رکھی ہے۔ بیسویں صدی میں ان جراثیم کے دن بھی پھر گئے ہیں اب سائنسدان جراثیم کو کھربوں کی تعداد میں پال رہے ہیں یہ جراثیم پہلے بھی ہماری تجربہ گاہوں میں پرورش پاتے تھے لیکن انہیں پالنے کا مقصد مختلف تھا۔ عام طور پر یہ جراثیم انسان کے مختلف اعضاء سے حاصل کئے جاتے ہیں انہیں تجربہ گاہ میں مناسب غذا فراہم کی جاتی ہے جب ان کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے تو یہ پتہ لگانا آسان ہو جاتا ہے کہ جراثیم کس قسم کے ہیں اس طرح بیماری کی تشخیص کرنے اور موثر دوا تجویز کرنے میں سہولت رہتی ہے لیکن امریکہ اور روس میں جراثیم جس مقصد کے تحت پالے جا رہے ہیں وہ سراسر تخریبی ہے۔ یہ جراثیم نسل انسانی کی تباہی کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ ان تجربہ گاہوں میں بہت وسیع پیمانے پر جراثیم کی پرورش کا انتظام ہے تاکہ وقت آنے پر ساری دنیا میں جراثیم کی بارش کی جا سکے۔

جراثیمی بادل

جراثیم بادلوں کی صورت میں فضا میں معلق کئے جائیں گے۔ ایک خصوصی ہوائی جہاز کی ٹینکی میں جراثیم کا ذخیرہ ہوگا۔ یہ جراثیم کے ایسے مائع ہوں گے۔ جو چھڑکاؤ کے بعد جھاگ کی شکل اختیار کرے گا۔ جھاگ جنگی جراثیم کے لئے بہترین پناہ گاہ ہے۔ اس میں ان کا جسم جلدی خشک نہیں ہوتا یہ جلدی زمین پر نہیں گر سکتے۔ جھاگ بہت دیر تک ہوا میں معلق رہتی ہے۔ اس عرصے میں ہوا اسے اٹھا کر بہت دور دور تک لے جائے گی۔ مختصر سے علاقے میں معلق کیا جانے والا جھاگ کا بادل سینکڑوں میل دور تک مار کر سکے گا۔ بادل ہوا کے دوش پر سفر کرتا رہے گا۔ اور جھاگ میں موجود جراثیم جھڑ جھڑ کر تباہی پھیلاتے رہیں گے۔ یہ جھاگ صابن کے جھاگ سے بہت مختلف ہوگا۔ یہ نہایت حسین بلبلوں پر مشتمل ہوگا۔ جنگی سائنسدانوں نے تحقیقات سے پتہ چلایا ہے کہ اگر بلبلے زیادہ بڑے ہوں تو یہ ناک کے بالوں میں اٹک سکتے ہیں اس طرح جراثیم سانس کے ذریعے پھیپھڑوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ مہین بلبلے بالوں میں سے گزر کر پھیپھڑوں کے اندر داخل ہو سکیں گے۔ یہ بلبلے بہت چھوٹے بھی نہیں ہونے چاہئیں ورنہ جب متاثرہ شخص سانس باہر نکالے گا تو اکثر جراثیم بھی واپس آ سکیں گے۔ جراثیم کی ہلاکت آفرینی بڑھانے کے لئے سائنسدان ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

تباہ کن منصوبہ

جراثیمی جنگ کے ماہرین جانوروں اور فصلوں کو معاف کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ ایسے جراثیم بھی پالے جا رہے ہیں جو ان علاقوں میں موجود مویشیوں، گھوڑوں، بھیڑوں بکریوں اور مرغیوں کو بھی ہلاک کر دیں تاکہ مقامی لوگوں کی زندگی مکمل طور پر مفلوج ہو جائے۔ ایسے لنگس بھی پالے جا رہے ہیں جو مختلف فصلوں کو تباہ کر سکتے ہیں اس طرح ان ممالک کی معیشت کو بھی تباہ کیا جا سکے گا۔ شاید اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اگر کچھ لوگ زندہ بچ رہے تو وہ انہی بڑی طاقتوں سے غلے کی بھیک مانگیں گے۔ (ماخوذ)

- جو انسان زیادہ ہنستا ہے، اس کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔
- جو دوسروں سے دل لگی زیادہ کرتا ہے، وہ خفیف ہو جاتا ہے۔
- جو باتیں زیادہ کرتا ہے، وہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو جاتا ہے۔
- جس کا اتقاء یعنی پرہیزگاری اور تقویٰ کم ہو جاتا ہے، اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔
- جب کوئی مسلمان بھائی ملے تو اس کو سلام کرو۔
- جب کوئی مسلمان کسی مجمع میں آئے تو اس کے بیٹھنے کے لیے جگہ مہیا کرو۔

ترجمانِ اسلام لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

دعوتِ عمل

از مجاہد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (ممبر قومی اسمبلی)

میں ارکان جمعیۃ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے تکلیف اٹھا کر اور قربانی کر کے فرنگی کی پیدا کردہ دو صد سالہ گندی ذہنیت کا خاتمہ کر دیا اور آپ سب کے لیے یہ خوشی کا مقام ہے کہ قومی اسمبلی میں ایسے بزرگوں کی خاصی تعداد پہنچ گئی ہے جن کی وجہ سے دو سال کے بعد ایوانِ حکومت میں حق کی صدا گونجے گی۔

اب کام کا وقت ہے۔ زمین نرم ہو گئی ہے۔ رحمت کی بارش ہو گئی۔ انتخابات کے ہل چلائے گئے۔ اب حق کی تخم ریزی ضروری ہے۔ اٹھو اور خدا کا نام لیکر ممبر سازی اور تنظیم کا کام نئے ولولے سے شروع کرو باہمی ٹکر رنجیوں کو چھوڑ دو۔ اپنے ان بزرگوں کی سرپرستی کو غنیمت سمجھو۔ جن کے اخلاص للہیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ حضرت صاحب دین پوری حضرت صاحب درخواستی۔ حضرت مفتیٔ اعظم مفتی محمود صاحب، حضرت حضرت ہالیجی شریف،

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب، حضرت مولانا سید پیر خورشید احمد شاہ صاحب، حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب بہلوی، حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف بزرگ اور اللہ والے رہنما کس کو میسّر

اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے ہم کو ان حضرات کی سرپرستی میں اپنے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی،

(غلام غوث بقلم خود)

Scanned with CamScanner

قسط ۴

فضائل درود شریف

معمد ظریف بی اے دلوخیلے

تیزی سے قدم بڑھاتے چلے آرہے ہیں انہوں نے میرے باپ کے منہ سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہوگیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے انکا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مغفرت میں احسان فرمایا۔

وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا جب اس پر یہ عبتلا نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے (سبحان اللہ اور درود شریف کی کتنی بڑی فضیلت اور برکت ہے۔ گناہ گار تو ہر شخص ہوتا ہے۔

(الا ماشاء اللہ) ان گناہوں کی وجہ سے عذاب سے بچنے کی ایک مؤثر صورت یہی ہے کہ آدمی فخر موجودات سرور کائنات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھے یہ کام اتنا مشکل نہیں جتنا کہ نفع اس کا زیادہ ہے خدائے پاک ہم سب مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

نزھتہ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے ان کی نزع کی حالت تھی ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی لگ رہی ہے انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہو رہا۔

اس لیے کہ میں نے علمائے حق سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

نزھتہ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو حبس بول (پیشاب کا بند ہونا) ہوگیا انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان رحمۃ اللہ کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی تو انہوں نے آگے سے فرمایا کہ

تو تریاق مجرب سے کہا غافل ہے یہ درود شریف پڑھا کر:۔

اللھم صل وسلم وبارک علی ذوح سید نا محمد فی الارواح وصل وسلم علی قلب سیدنا محمد فی القلوب وصل وسلم علی جسد محمد فی الاجساد وصل وسلم علی قبر سیدنا محمد فی القبور۔

خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے مسواک کو کثرت سے پڑھا اور اس سے ان مرض زائل ہوگیا۔

احقر راقم الحروف قارئین کرام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اگر آپ ان تمام فضائل درود سے مستفید ہونا چاہتے ہیں جو اس مضمون میں بیان ہوئے ہیں تو براہ کرم آج ہی سے ان دو کاموں کا پختہ ارادہ کر لیں اور اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کی جلد سے جلدی کوشش فرمادیں کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔

جانے موت کس وقت آجائے۔

(۱) حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپوری کی تالیف کی ہوئی کتاب "فضائل درود شریف" ضرور خرید لیجئے اور روزانہ تھوڑا سا وقت نکال کر اس کا وظیفہ کے طور پر تھوڑا سا مطالعہ فرمالیجئے۔

کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے۔

علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور (ہدیہ کتاب دو روپے کے لگ بھگ ہے)

(۲) کتاب "دلائل الخیرات" ضرور خرید لیجئے اور اس کو کسی عالم باعمل جو کہ جامع شریعت و طریقت ہو اس سے سبقاً سبقاً پڑھ لیجئے اور ان سے اجازت حاصل کر کے روزانہ باقاعدہ ایک ایک منزل کا وظیفہ کیجئے۔ اس کتاب میں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عمدہ درودوں کو جمع کیا ہے کوئٹہ کے حضرات کی خدمت میں التماس عرض ہے کہ وہ اس کتاب کے پڑھنے کی اجازت حضرت مولانا جناب محمد منیر الدین صاحب دامت برکاتہم خطیب سنہری مسجد کوئٹہ سے حاصل کر سکتے ہیں اور اس کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے۔

نور محمد مالک کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی (ہدیہ کتاب کا تین روپے کے لگ بھگ ہے)

زمانہ ہے۔ ایمان کی دولت کو بچانا بہت مشکل ہے۔ جہاں تک ہو سکے علمائے حق اور مشائخ کرام سے قریب رہیے ان حضرات کا احترام۔ ادب اور ان کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لیجئے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی کتابی ذہین و فہیم کیوں نہ ہو۔ اس کو اس وقت تک ٹھیک سمجھ اور بصیرت نصیب نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ اللہ والوں کی صحبت اختیار نہ کرلے۔

عادت اللہ کچھ یوں ہی جاری ہے شیطان کے بہکاوے میں آکر کے ان حضرات کی ہرگز ہرگز توہین و تنقیص نہ کیجئے ان سے ہرگز ہرگز بغض و عداوت نہ رکھئے۔ کیونکہ یہ بات سوء خاتمہ (یعنی بے ایمان ہو کر مرنے) کا قوی خدشہ ہے چنانچہ بعض روایات میں آتا ہے کہ جو شخص کسی قسم (عام) کو اذیت پہنچائے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائے اس نے اللہ جل جلالہ کو اذیت پہنچائی۔ نیز یہ بھی وارد ہے کہ حاملین قرآن (حضرات حفاظ و علمائے حق) اللہ کے ولی ہیں جو شخص ان سے دوستی کرتا ہے وہ اللہ سے دوستی کرتا ہے۔ اور جو شخص ان سے دشمنی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی کرتا ہے۔

نیز یہ بھی وارد ہے جو شخص میرے کسی ولی کو ستائے اس کو میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ ان روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ علمائے حق و مشائخ کو جب رب العزت نے معزز و محترم بنایا ہے تو ہم کو بھی چاہیے کہ ان کے اعزاز و اکرام میں کوئی کمی نہ کریں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ اور اللہ والوں کے ساتھ محبت نصیب فرمائے اور اس محبت کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

حضرات قارئین کرام کی خدمت میں ایک عرض یہ بھی ہے کہ تبلیغی جماعت والوں کے ساتھ ضرور رابطہ رکھئے ان سے ملتے رہیے۔ مقامی تعلیم۔ مقامی گشتوں میں ضرور ان کے ساتھ شرکت کیجئے۔ اور جو نصاب ہے اس کام کا اس کے نہائے کا حتی الوسع کوشش کیجئے۔ یعنی اپنی پوری زندگی میں اللہ کے دین کو سیکھنے اور سیکھانے کیلئے چار مہینے۔ اللہ کے راستہ میں جماعت کے ساتھ نکل کر لگانا سال میں ایک چلہ (چالیس دن) لگانا۔ مہینہ میں تین دن اور ہفتہ میں دو گشت ایک اپنے محلہ میں ایک دوسرے محلہ میں۔ روزانہ کی تعلیم میں باقاعدہ شریک ہونا۔ شب جمعہ کا اجتماع وغیرہ وغیرہ۔ تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ اس کام میں لگنے سے خدائے پاک اصلاح کی توفیق نصیب فرماتے ہیں۔ ایمان و یقین میں پختگی اور رسوخ پیدا ہوتا ہے۔ اخلاق کا کچھ یہ کام بین الاقوامی سطح پر پھیلا ہوا ہے اور یہ سب کچھ علماء حق و مشائخ کرام کی دعاؤں اور توجہات نیز رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلوص و للہیت کی برکت ہے حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں یہ ایک عظیم فریضہ ہے اور جہاد اکبر ہے کہ خانقاہ و مدرسہ کی حضرات سے رفیق محبت کو ہمکنار جزوات ہے تو زیادہ سے زیادہ وقت اس جماعت کے ساتھ عرف ہے۔

ہم تمام نہایت عاجزی کے ساتھ حضرات علماء و مشائخ کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ آپ حضرات اس مضمون کو کسی بھی قسط میں کسی بھی جگہ سے کوئی غلطی یا کمی محسوس فرمائیں تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ ہم آئندہ اس کی اصلاح کر سکیں۔ ہم آپ کی نصائح کے بہت زیادہ محتاج ہیں۔ ہم آپ کی دعاؤں کے طلبگار ہیں۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ

مطابق

۲۶ فروری ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴
شمارہ ۸
قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ "
سہ ماہی ۶/۰ "

مرتب و انچارج
حافظ محمد حنیف سہارنپوری

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اسمٰعیل حسین کمال

زرعی نظام میں تبدیلی کی ضرورت

پاکستان اس وقت ایک شدید قسم کے معیشتی بحران سے گذر رہا ہے اور مکمل طور پر اقتصادی عدم توازن کی گرفت میں آگیا ہے۔ یہ صورت حال ۲۳ سال کی ان بے اعتدالیوں کا نتیجہ ہے۔ جو پاکستانی معیشت کے ہر شعبہ میں اختیار کی جاتی رہیں۔

یہ خطہ بنیادی طور پر زرعی معیشت پر انحصار رکھتا ہے۔ لیکن زراعت کی ترقی کو ہی زیادہ سے زیادہ پس پشت ڈالا گیا، اور اسے جاگیرداروں، غیر حاضر بڑے بڑے زمینداروں، مراعات یافتہ سول و فوجی افسروں اور بعض صنعت کاروں کے مفادات و لوٹ کھسوٹ کے لئے وقف رکھا گیا۔

۱۹۶۵ء میں شائع شدہ اعداد و شمار کے مطابق مغربی پاکستان میں زرعی زمین کا رقبہ بیس کروڑ ایکڑ کے قریب ہے اور مشرقی پاکستان میں چار کروڑ ایکڑ کے قریب۔

اس میں سے جو رقبہ مغربی پاکستان میں سروے نہیں کیا گیا ہے وہ دس کروڑ ایکڑ کے لگ بھگ ہے اور مشرقی پاکستان میں ساڑھے بیالیس لاکھ ایکڑ۔

سروے کردہ رقبہ میں سے بھی مغربی پاکستان میں ناقابل کاشت بنجر پڑا ہوا رقبہ سوا تین کروڑ ایکڑ، مشرقی پاکستان میں سات لاکھ ایکڑ، مغربی پاکستان میں جنگلات پر مشتمل رقبہ ۳۰ لاکھ ایکڑ، مشرقی پاکستان میں سوا سولہ لاکھ ایکڑ۔ قابل کاشت لیکن بنجر چھوڑا ہوا رقبہ مغربی پاکستان میں تین کروڑ پانچ لاکھ ایکڑ اور مشرقی پاکستان میں پانچ لاکھ ایکڑ کے قریب۔ اور وہ رقبہ جو قابل کاشت ہے، لیکن غیر مزروعہ چھوڑ دیا جاتا ہے، مغربی پاکستان میں ساڑھے چھ کروڑ ایکڑ اور مشرقی پاکستان میں ۲۶ لاکھ ایکڑ ہے۔

چنانچہ وہ رقبہ جو زیر کاشت رہتا ہے مغربی پاکستان میں ۴ کروڑ ایکڑ کے قریب بنتا ہے اور مشرقی پاکستان میں ۲ کروڑ ایکڑ کے قریب، جس میں نہری پانی کا رقبہ مغربی پاکستان میں ڈھائی کروڑ ایکڑ کے قریب ہے اور مشرقی پاکستان میں سوا تیرہ لاکھ ایکڑ ہے۔ بارش اور کنوؤں وغیرہ سے سیراب ہونے والا رقبہ مغربی پاکستان میں ڈیڑھ کروڑ ایکڑ سے کچھ زیادہ اور مشرقی پاکستان میں پونے دو کروڑ ایکڑ سے کچھ اوپر ہے۔

زرعی زمین کے ان اعداد و شمار کی روشنی میں اندازہ لگائیے کہ مغربی پاکستان میں ابھی تک صرف نصف زرعی زمین یعنی دس کروڑ ۴۵ لاکھ ایکڑ کا سرکاری سروے ۱۹۶۵ء تک ہو سکا تھا۔ ظاہر ہے کہ اب اس میں دس بیس لاکھ کا اور اضافہ ہو گیا ہوگا اور مشرقی پاکستان میں ۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ایکڑ کا سروے کیا جا سکا۔

سروے کے کام کی اس غفلت نے دونوں حصوں میں نصف کے قریب زرعی زمین کو تاریکی میں ڈال رکھا ہے، جس سے بدعنوان متعلقہ سرکاری کارکنان اور مقامی جاگیردار وغیرہ نجی مفاد اٹھاتے رہتے ہیں۔

مغربی پاکستان میں قابل کاشت زرعی اراضی میں تین کروڑ ایکڑ سے کچھ زیادہ سرکاری زمین ہے جبکہ بقیہ ۵ کروڑ ایکڑ کے قریب زرعی زمین کے مالک اڑتالیس لاکھ ۶۰ ہزار افراد ہیں۔ اس میں سے ساڑھے سات لاکھ کے قریب افراد کے پاس ایک ایکڑ سے بھی کم زمین ہے۔ ساڑھے آٹھ لاکھ کے قریب افراد

(ورق الٹیے)

کے پاس ایک ایکڑ اور اس سے زیادہ لیکن ڈھائی ایکڑ سے کم زمین ہے۔ آٹھ لاکھ افراد کے پاس ڈھائی ایکڑ اور اس سے اوپر لیکن ۵ ایکڑ سے کم زمین ہے۔ ۱۰ لاکھ افراد کے پاس ۵ ایکڑ سے ۷ ایکڑ تک۔ ۷ لاکھ سات لاکھ افراد کے پاس ۷½ ایکڑ سے ۱۲ ایکڑ تک۔ سوا سات لاکھ افراد کے پاس ۱۲½ سے ۲۵ ایکڑ تک۔ تین لاکھ افراد کے پاس ۲۵ ایکڑ سے ۵۰ ایکڑ تک۔ ایک لاکھ افراد کے پاس ۵۰ سے ڈیڑھ سو ایکڑ تک۔ اور ڈیڑھ ایکڑ سے اوپر زمین کے مالکان کی تعداد تقریباً چودہ ہزار کے قریب ہے جن کے پاس بچاس لاکھ ایکڑ زمین ہے۔ جنہوں نے اس میں سے صرف بیس لاکھ ایکڑ کے قریب زمین کو آباد کر رکھا ہے۔

ان اعداد و شمار سے یہ بات سمجھ آ سکتی ہے کہ زمین کا بہت بڑا حصہ گزارہ پوٹ سے نیچے کے کاشتکاروں میں تقسیم ہے جس کے نتیجہ میں زرعی پیداوار میں کسی بڑی ترقی اور حسب ضرورت اضافے کا امکان نہیں ہو سکتا

مغربی پاکستان میں ایسے کاشتکار جو زمین کے مالک نہیں ہیں، بیس لاکھ ہیں۔ اور ایسے خاندان جو کچھ اپنی زمین پر اور کچھ دوسروں کی زمین لے کر کاشت کرتے ہیں آٹھ لاکھ سے کچھ زیادہ ہیں۔ ان کے علاوہ کھیت مزدوروں کی بھی ایک بہت بڑی تعداد ملک میں ہے۔ ہر تہ زمین کے مالک ہیں نہ حصہ دار اور نہ ٹھیکہ کاشت کار اور نہ ہی کچھ زمین کے مالک ہیں۔ یہ کھیت مزدور مغربی پاکستان میں سات آٹھ لاکھ کی تعداد میں ہیں اور مشرقی پاکستان میں ۳۰ لاکھ کے قریب ہیں۔

اس تفصیل سے یہ بات بخوبی سمجھ آ سکتی ہے کہ ہمارے ملک میں زرعی زمین کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن اس کا فائدہ عوام کو اس لئے نہیں پہنچ رہا کہ اس کے بہت کم حصے سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اور بیشتر فائدہ ان زمینداروں کے ہاتھ میں جا رہا ہے جو زمین کے مالک ہیں۔

بڑی زمینداری کے کھل کر سامنے آنے سے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زرعی فاضل پیداوار کے بڑھنے میں کیا رکاوٹیں ہیں اور ان دور کرنے کی کیا تدابیر ہو سکتی ہیں۔

بڑی زمینداری کے ہوتے ہوئے زرعی پیداوار کا حال یہ ہے کہ ملک کی پوری آبادی کے لئے کفایت نہیں کرتی۔ ۱۹۶۹ء تک ۵ لاکھ ٹن غذائی اجناس ہر سال درآمد کی جاتی رہیں۔

اس سال بھی صرف گندم دس لاکھ ٹن درآمد کی جا رہی ہے۔ جو پی۔ ایل ۴۸۰ کے تحت ہم سے آئے گی۔

نیز پاکستان کی گرتی ہوئی معیشت کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ زرعی نظام کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا جائے

— معیشت میں زراعت کو سب سے زیادہ اہمیت اور اولیت دی جائے۔

— زرعی رقبوں کی تقسیم زیادہ سے زیادہ خوراک کے حصول کی جائے۔

— گندم کا پوائنٹ کو بڑھا کر سولہ روپے کیا جائے اور دوسرے کاشتکاروں کو بھی اس سے مستثنیٰ ہونا

— زمین کی پیداوار بڑھانے کا طریقہ آٹم بمبس کے طریقے کے مطابق ہونا چاہئے۔

— آب رسانی کو آسان تر بنایا جائے اور آبیانہ کی شرح بہت کم کر دی جائے۔

— جدید زرعی آلات کاشتکاروں کو سستے یا کم قیمت اور آسان قسطوں پر فراہم کئے جائیں۔

— اجناس کی مارکیٹ کمیٹیوں میں کسانوں کو بہتر فیصلہ نمائندگی دی جائے اور ان کے سالانہ انتخابات ہوا کریں۔

— بیکار اور کھاد کی قرضی بھی اجناس کے بجائے کسانوں کے کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ کی جائے۔

— زمین کو سیم و تھور سے محفوظ کرنے کے لئے ایکسٹیوب ویل، زمین دوز نالیاں اور پختہ واٹر کورسی تعمیر کئے جائیں۔

— افسروں کو الاٹ کردہ اور غیر آباد مالکان کی زمینیں منسوخ کر کے کاشتکاروں کو دے دی جائیں۔

— شرعی طور پر جو شریعت رکھنے والے مالکان زمین کے مالکانہ حقوق کا تحفظ کر کے مزارعین کو مزروعہ زمینوں کا مستقل و موروثی قابض قرار دیا جائے۔

— اس کے علاوہ دیہی آبادی کو صحت و تعلیم و سماجی سہولتوں کی مکمل بہم پہنچائی جائیں۔

کسی بھی ملک کی معیشت میں استحکام لانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی زراعت کو استحکام کرنے کا بہتر انتظام کیا جائے۔ قدرتی ذرائع کو اعلیٰ طریقہ پر استعمال میں لایا جائے۔ ان ذرائع سے زیادہ سے زیادہ طریقہ پر کام لیا جائے جو ہیں۔ نیز ایسی سماجی حالات کو ایسا بنایا جائے جس سے معیشت میں ترقی ہو اور ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ پھر ہر کام کی حالات پر جدید ترین سائنٹیفک تحقیق کرنے کا انتظام کیا جائے۔

مگر ہمارے ملک میں ہے کہ صنعت و تجارت تک خوشحالی تیزی سے اور خوشحالی اور ترقی کے ثمرات بالکل غریب طبقوں پر ضرور کم تر ہیں اور پوری معیشت کی منصوبہ بندی اس خطوط پر کی جانی چاہیئے۔

پاکستانی معیشت پر ایک نظر

روپیہ کی قیمت کا مسئلہ

آج کل روپیہ کی قیمت کا مسئلہ اچانک زور سے بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ ایک طرف اس رائے کا اظہار کیا جاتا ہے کہ پاکستانی روپیہ کی قیمت میں ہر گز کمی نہ کی جائے اور اس سلسلے میں مختلف خطرات کو نقد نذری کی جا رہی ہے۔ دوسری طرف بعض حضرات تجویز کر رہے ہیں کہ پاکستانی روپیہ کی قیمت کم کر دی جائے۔ اس لئے کہ موجودہ اقتصادی عدم توازن صرف اسی طرح دور کیا جا سکتا ہے۔

علاوہ اس وقت جو اقتصادی بدحالی پائی جا رہی ہے اس کا بہت کچھ تعلق روپیہ کی قیمت میں کمی کرنے یا نہ کرنے سے ہے۔

صنعت و تجارت کا سرمایہ دارانہ ڈھانچہ جو ہمارے خود ساختہ تمام خرابیوں کا ذمہ دار ہے اور جس کے بغیر ہمارے نہیں چل سکتا، خواہ روپیہ کی قیمت میں کمی کی جائے یا نہ کی جائے کوئی فرق واقع نہیں ہو سکتا۔

موجودہ افراط زر اور شدید دور افتادہ گرانی کا سبب بھی یہ سرمایہ دارانہ ڈھانچہ ہی ہے اور اس ڈھانچہ کو برقرار رکھنے و مستحکم بنانے کے لئے آج سے ۱۰ سال پہلے بانس و دوجرز کی اسکیم کا نفاذ کیا گیا جو جس نے اجارہ دار سرمایہ داری کو فروغ دیا اور بیشتر ملک کی مالیات پر قابض و متصرف ہو گئے۔

اس بانس و دوجرز سکیم کی بدولت عملاً پاکستانی روپیہ کی قیمت دو تہائی تک گر چکی ہے اور اس کی کھلی مارکیٹ میں پاکستانی سو روپیہ ۳۳ روپے کے برابر رہ گیا ہے۔

بر آمدی بونس کی شرح ابتداء میں فیصد رکھی گئی تھی۔ لیکن اب بڑھ کر ۱۰۰ فیصد کر دی گئی ہے اور دسمبر ۱۹۶۸ء میں بونس واؤچر کی قیمت ۳۰ روپے تک پہنچ گئی تھی۔

افراط زر میں اضافہ کی رفتار کا حال یہ ہے کہ دسمبر ۱۹۶۰ء میں زر کی مجموعی مقدار دو ہزار چھ سو بیس (۲۶۲۰) کروڑ روپیہ تھی۔ لیکن دسمبر ۱۹۶۸ء میں یہ رقم دو ہزار دو سو اٹھاون کروڑ (۲۲۵۸) ہو گئی۔ یعنی ایک سال میں دو سو بارہ کروڑ روپیہ کا اضافہ کر دیا گیا اور صرف جنوری ۱۹۶۹ء میں چھبیس کروڑ روپیہ کا اضافہ کر کے زر کی مجموعی تعداد دو ہزار دو سو اٹھاسی کروڑ روپیہ کر دی گئی ہے۔

جب اس رفتار سے نوٹوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا تو شدید افراط زر پیدا ہو جانا ایک فطری بات ہے اور اسی مناسبت سے اشیاء کی قیمتیں بھی لازماً بڑھ جائیں گی۔

یہ افراط زر بھی سرمایہ داری کو سہارا دینے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اضافہ شدہ روپیہ کی گردش عوام تک نہیں پہنچتی اور وہ چیزوں کے اندر چند سرمایہ داروں کے کھاتہ میں اضافہ کی صورت میں درج ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا بوجھ گرانی اور مہنگائی کی شکل میں غریب عوام پر پڑ جاتا ہے۔

گذشتہ بیس سال کے جائزہ سے یہ بات بہت زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کبھی بھی عین طلب و رسد کی مناسبت سے نہیں ہوا۔ بلکہ ہر دفعہ قیمت میں خرچہ کے اضافہ کی وجہ سے ہوا۔ جبکہ ہر سال وہ ایک مرتبہ پر بازار میں مصنوعی قلت پیدا کر کے قیمتوں میں اضافہ کر لیا جاتا ہے۔

صرف ایک بناسپتی گھی کی مثال لے لیجئے۔ آج سے دس سال پہلے اس کی تیاری پر جو لاگت آتی تھی اس میں شاید ہی اس فیصلی کا اضافہ ہوا ہو۔ لیکن قیمت دوگنی سے تقریباً سہ فیصلی زیادہ کی گئی ہے۔ اور یہ رفتہ رفتہ اور بتدریج بڑھائی جاتی رہی ہے۔ یہی حال دوسری اشیاء صنعوعات کا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

شذرات

احمد حسین کمال

جمعیۃ علماء اسلام کی شاندار کامیابی

یہ اطلاع نہایت خوش آیند ہے کہ پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب ذوالفقار علی بھٹو نے مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب سے ملاقات کے دوران جمعیۃ علماء اسلام کی پیش کردہ تمام باتوں سے اتفاق کر لیا ہے۔

پیپلز پارٹی کو یہ منظور ہے کہ پاکستان میں

(۱) قرآن و سنت کے مطابق قانون سازی ہو۔

(۲) دستور میں مسلمان کی تعریف کا تعین ہو۔

(۳) ارتداد کا دروازہ بند کر دیا جائے۔

مغربی پاکستان کی سب سے بڑی پارٹی کی طرف سے ان باتوں کو تسلیم کر لینے کے بعد یہ امید اب کافی روشن ہو گئی ہے، کہ پاکستان میں جلد ہی اسلامی نظام کے قیام کا مبارک سورج طلوع ہونے والا ہے۔

جمعیۃ اس سے پہلے صوبائی سطح پر یہ ہی باتیں قیوم لیگ اور نیشنل عوامی پارٹی ولی گروپ سے بھی تسلیم کرا چکی ہے۔

گویا جمعیۃ کی اسلامی تجویزوں پر مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کی نمائندہ جماعتوں نے صاد کر دیا ہے۔

یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے جمعیۃ کے رہنماؤں کو عطا فرمائی ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے اسلام کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی حقیقی اور مخلصانہ وابستگی کا۔

مفتی محمود صاحب اور جمعیۃ کے دیگر اکابر اس ماہ کے آخر میں ڈھاکہ جا رہے ہیں۔ اور جناب مجیب الرحمان سے بھی ملاقات کریں گے۔ امید ہے کہ وہ ان باتوں سے متعلق مجیب صاحب اور عوامی لیگ کی بھی تائید حاصل کر لیں گے، اور اس طرح پاکستان کی سیاست کا گم کردہ راہ قافلہ پھر ایک بار اسلام کی منزل کی طرف چل پڑے گا۔

نیز وہ اختلافات بھی جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کی مساعی کی بدولت رفع ہو جائیں گے۔ جو اس وقت دیگر اہم مسائل کے سلسلہ میں پاکستان کی دو بڑی پارٹیوں کے درمیان نمودار ہو گئے ہیں۔

ایک متحدہ اسلامی پاکستان، جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین ہے جو انشاء اللہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

ہم سوال یہ ہے کہ کیا اس کا یہ طرز عمل تاریخ کے تقاضوں کے مطابق ہے؟ یا کسی گہرے منصوبہ کی تکمیل کا پیش خیمہ ہے؟ مستقبل ہی اس سوال کا جواب دے گا

پیپلز پارٹی کا فیصلہ

بھٹو صاحب اور ان کی پارٹی کا یہ فیصلہ کہ وہ قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس شرط پر شرکت کریں گے کہ دستور سازی میں انہیں بھی شریک کیا جائے اور ان کی بات کو سنا اور قبول کیا جائے، ملک کی سیاست میں کسی حد تک سنسنی خیز ثابت ہوا ہے۔

پیپلز پارٹی کی موجودہ پوزیشن بڑی پیچیدہ سی بن گئی ہے۔ وہ ایک ہی وقت میں اکثریتی پارٹی بھی ہے اور اقلیتی پارٹی بھی۔

مغربی پاکستان میں اسے واضح اکثریت حاصل ہے۔ جبکہ کل پاکستان سطح پر وہ محض ایک اقلیتی پارٹی کا درجہ رکھتی ہے۔ جو مخلوطہ جمہوری ڈھانچے میں ایک مضبوط لیکن بے اثر حزب اختلاف بن کر رہ جاتی ہے۔

پیپلز پارٹی کی یہ پوزیشن نہ صرف دستور سازی کے مرحلہ پر بے معنی بن رہی ہے بلکہ آئندہ کے مستقل پارلیمانی مرحلہ میں بھی وہ یہ ہی حیثیت اختیار کئے رہے گی۔ وہ دستور سازی کے بعد پنجاب میں ایک مؤثر حکومت بنا سکتی ہے اور سندھ میں بھی اسے حکومت بنانے کا موقعہ مل جائے گا لیکن کل پاکستان سطح پر اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی بالخصوص ایسے حالات میں جبکہ ملک کا دستور، عوامی لیگ کے ۶ نکات کی بنیاد پر بنتا ہے تو وہ مرکز میں مؤثر حزب اختلاف اور پارلیمنٹ کی متبادل بڑی پارٹی کا رول بھی ادا کرنے کے قابل نہیں رہے گی۔

ان دور رس مضمرات کے پیش نظر پیپلز پارٹی کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ جاتا کہ وہ مرسرے سے دستور سازی میں ہی شرکت ہی نہ کرے۔

یہ صورت حال کچھ اس طرح کی پیش آگئی ہے جیسی کہ ۱۹۴۶ء کے مشترکہ ہندوستان میں کانگرس کے مقابلہ میں مسلم لیگ کو پیش آگئی تھی۔ اور مسلم لیگ نے بھی ہندوستان کی منتخبہ دستور ساز اسمبلی میں شرکت سے انکار کر دیا تھا۔

مسلم لیگ کے اس فیصلہ کی وجہ تو ملک کی تقسیم تھی۔ جس کا مطالبہ ہندوستان کے مسلمان کر رہے تھے اور مسلم لیگ کے سامنے یہ مقصد موجود تھا۔

لیکن پیپلز پارٹی کے سامنے تو ایسا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اس کے برعکس وہ تو ایک مضبوط مرکز کے قیام کے نام پر ایسا کر رہی ہے ۴۴

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

گجوال۔ بروز عید الاضحیٰ کمیٹی باغ گجوال مسلمان اہلسنت والجماعت کا یہ اجتماع قومی اسمبلی پاکستان کے منتخب مسلم ممبران سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آئین ساز اسمبلی میں سرکار دو عالم رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایمانی وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے منکرین ختم نبوت یعنی مرزائی پارٹی (قادیانی و لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر منصب ختم نبوت کے قانونی تحفظ کا دینی و ملی فریضہ سرانجام دیں۔

احساسِ جمیل

اطہر سلیمی

دل کو خیالِ گلشنِ لعلحا ہے آج کل
پیشِ نظر حضورؐ کا روضہ ہے آج کل

سینہ سے تا بہ ذہن اندھیرا نہیں رہا
گرد و نواحِ دل میں اُجالا ہے آج کل

ہر گام مل رہی ہے نئی زندگی مجھے
ہر پل خیالِ گنبدِ خضرا ہے آج کل

میں پھر رہا ہوں خاکِ مدینہ میں ان دنوں
نظروں میں، ہیچ اوجِ ثریا ہے آج کل

ہے منبعِ حیا، مری آنکھوں کی روشنی
مجھ کو بھی تیری دید کا دعویٰ ہے آج کل

اے نائرانِ وادیٔ فاران کچھ کہو
اطہر کہ وقتِ دید تھا کیسا ہے آج کل

---

(۲) اہل اسلام کا یہ اجتماع آزادیٔ کشمیر کے دو مجاہد نوجوانوں محمد ہاشم اور محمد شریف قریشی کو ان کے اس تاریخی مجاہدانہ عظیم الشان کارنامہ پر مبارکباد دیتا ہے۔ جو انہوں نے بھارت جیسے ظالم دشمن کے طیارہ کو قبضہ میں لانے اور اس کو تباہ کرنے کے سلسلے میں سرانجام دیا ہے۔

عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر خدام اہلسنت والجماعت ضلع جہلم نے مندرجہ بالا دو قرار دادیں پیش کیں۔ جو تمام مسلمانان اہلسنت والجماعت نے بالاتفاق منظور کر لیں۔

دفتر جمعیۃ طلباء اسلام میں قرآن خوانی

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے حلقوں میں یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جہلم کے صدر ممتاز پاشا صاحب کے والد محترم کے انتقال پر مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے صدر دفتر لاہور میں قرآن خوانی کی گئی۔ اراکین جمعیۃ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

Scanned with CamScanner

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

ابن سباط

جسے شیخ جنید بغدادیؒ نے چور سے ولی بنا دیا

(۲)

"ہاں اگر یہ بات ہے تو پھر سب کچھ ٹھیک ہے۔ تمہیں ابھی معلوم نہیں میں کون ہوں؟ پورے ملک میں تمہیں بہتر کوئی سردار..... نہیں مل سکتا۔" اس نے بڑی گٹھڑی اٹھانے میں اجنبی کو مدد دیتے ہوئے کہا۔

یہ گٹھڑی اس قدر بھاری تھی کہ ابن سباط اپنی حیرانی نہ چھپا سکا۔ وہ اگرچہ اپنے نئے رفیق کی زیادہ جرأت افزائی کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ پھر بھی اس کی زبان سے بے اختیار نکل گیا۔

"دوست! تم دیکھنے میں تو بڑے دبلے پتلے ہو لیکن بوجھ اٹھانے میں بڑے مضبوط نکلے۔"

ساتھ ہی اس نے اپنے دل میں کہا۔

"یہ جتنا مضبوط ہے اتنا عقلمند نہیں ہے۔ ورنہ اپنے حصے سے دستبردار نہ ہو جاتا۔ اگر آج یہ احمق نہ مل جاتا تو مجھے سارا سامان چھوڑ کر صرف ایک دو تھان پر قناعت کرنی پڑتی۔"

اب ابن سباط نے اپنی گٹھڑی اٹھائی۔ جو بہت ہلکی تھی۔ اور دونوں باہر نکلے۔ اجنبی کی پیٹھ جس میں پہلے سے خم موجود تھا۔ اب گٹھڑی کے بوجھ سے بالکل ہی جھک گئی تھی رات کی تاریکی میں اتنا بھاری بوجھ اٹھا کر چلنا نہایت دشوار تھا لیکن ابن سباط کو قدرتی طور پر جلدی تھی۔ وہ بار بار حاکمانہ انداز سے اصرار کرتا کہ تیز چلو اور چونکہ خود اس کا اپنا بوجھ بہت ہلکا تھا۔ اس لئے وہ خود تیز چلنے میں کسی طرح کی دشواری محسوس نہیں کرتا تھا۔ اجنبی تعمیل حکم کی پوری کوشش کرتا لیکن بھاری بوجھ اٹھا کر دوڑنا انسانی طاقت سے باہر تھا۔ اس نے پوری کوشش کرنے پر زیادہ تیز نہیں چل سکتا تھا کئی مرتبہ ٹھوکریں کھائیں۔ ایک بوجھ گرتے گرتے رہ گیا۔ ایک مرتبہ اتنی سخت چوٹ کھائی کہ قریب تھا گر جائے۔ پھر بھی اس نے رکنے کا اور سستانے کا نام نہ لیا۔ گرتا پڑتا اپنے ساتھی کے ساتھ بڑھتا ہی گیا۔ لیکن ابن سباط اس پر بھی خوش نہ تھا۔ اس نے پہلے تو ایک دو مرتبہ اسے تیز چلنے کا حکم دیا۔ پھر بے تامل گالیوں پر اتر آیا۔ ہر لحظہ کے بعد اسے ایک سخت گالی دیتا اور کہتا۔ تیز چلو اتنے میں ایک پل آ گیا۔ یہاں چڑھائی تھی۔ جسم کمزور اور تھکا ہوا۔ بوجھ بے حد بھاری۔ اجنبی سنبھل نہ سکا اور بے اختیار گر پڑا ابھی وہ اٹھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اوپر سے ایک سخت لات پڑی۔ یہ ابن سباط کی لات تھی۔ اس نے غضبناک ہو کر کہا۔

"اگر اتنا بوجھ سنبھال نہیں سکتا تھا تو لاد کر لایا کیوں؟"

اجنبی ہانپتا ہوا اٹھا۔ اس کے چہرے پر درد و نقاہت کی جگہ شرمندگی کے آثار پائے جاتے تھے۔ اس نے فوراً گٹھڑی اٹھا کر پیٹھ پر رکھی اور پھر روانہ ہوا۔

اب یہ دونوں شہر کے کنارے پر ایک ایسے حصے میں پہنچ گئے۔ جو بہت ہی کم آباد تھا۔ یہاں ایک ناتمام عمارت کھنڈر بنا اور شکستہ احاطہ تھا۔ ابن سباط اس احاطہ کے جانب پہنچ کر رک گیا۔ اور اجنبی نے باہر سے دونوں گٹھڑیاں اندر پھینک دیں۔ اس کے بعد اجنبی بھی کود کر اندر ہو گیا۔ عمارت کے نیچے ایک پرانا سرداب (تہ خانہ) تھا۔ جس میں ابن سباط نے قید خانے سے نکل کر پناہ لی تھی۔ لیکن اس وقت وہ سرداب میں نہیں اترا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اجنبی پر ابھی اس درجہ اعتماد کرے کہ اسے اپنا اصلی مقام محفوظ دکھا دے۔

جس جگہ یہ دونوں کھڑے تھے۔ دراصل وہ ایک ناتمام ایوان تھا۔ یا تو اس پر پوری چھت پڑی ہی نہ تھی تو امتداد وقت سے شکستہ ہو کر گر پڑی تھی۔ ایک طرف بہت سے پتھروں کا ڈھیر تھا۔ ابن سباط انہی پتھروں میں سے ایک پر بیٹھ گیا دونوں گٹھڑیاں سامنے دھری تھیں۔ ایک گوشہ میں اجنبی کھڑا ہانپ رہا تھا۔

کچھ دیر تک خاموشی رہی۔

یکایک اجنبی بڑھا اور ابن سباط کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اب رات ختم ہونے کو تھی پچھلے پہر کا چاند درخشاں تھا۔ کھلی چھت سے اس کی شعاعیں ایوان کے اندر پہنچ رہی تھیں ابن سباط کو تاریکی میں ایک درخشاں چہرہ، ایک نورانی تبسم نے ایک ایسے عالم کی جھلک دکھا دی، جو اب تک اس کی نگاہوں سے پوشیدہ تھی۔ اس کی ساری زندگی گناہ اور سیہ کاری میں بسر ہوئی تھی۔ اس نے انسانوں کی نسبت جو کچھ دیکھا سنا تھا۔ وہ یہی تھا کہ انسان خود غرضی کا پتلا اور نفس پرستی کی مخلوق ہے۔ وہ فطرت سے منہ پھیر لیتا ہے، بے رحمی سے ٹھکرا دیتا ہے۔ سخت سے سخت سزائیں دیتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ محبت بھی کرتا ہے۔ اور اس میں فیاضی بخشش اور قربانی کی روح ہو سکتی ہے۔

بچپن میں اس نے بھی خدا کا نام سنا تھا اور لوگوں کو خدا پرستی کرتے دیکھا تھا۔ لیکن جب زندگی کی کشاکش کا میدان سامنے کھلا تو اس کا عالم ہی دوسرا تھا۔ اس نے قدم اٹھایا اور حالات کی رفتار جس طرف لے گئی بڑھتا گیا نہ تو خود اسے کبھی مہلت ملی کہ خدا پرستی کی طرف متوجہ ہوتا اور نہ انسانوں نے کبھی اس کی ضرورت محسوس کی کہ اسے خدا سے آشنا کرتے، جوں جوں اس کی شقاوت اس کی

گئی۔ سوسائٹی نے اپنی سزا بھی بڑھا دی۔ سوسائٹی کے پاس اس کی شقاوت کے لئے بے رحمی تھی۔ اس لئے یہ بھی دنیا کی ساری چیزوں میں سے صرف بے رحمی کا خوگر ہو گیا۔

لیکن اب اچانک اس کے سامنے سے پردہ ہٹ گیا۔ آسمان کے سورج کی طرح محبت کا بھی ایک سورج ہے۔ یہ جب چمکتا ہے تو روح اور دل کی ساری تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اب یکایک اس سورج کی پہلی ابن سباط کے دل کے تاریک گوشوں پر پڑی اور وہ ایک گہری تاریکی سے نکل کر روشنی میں آ گیا۔ اجنبی کی شخصیت اپنی پہلی ہی نظر میں اس کے دل تک پہنچ چکی تھی۔ لیکن وہ جہالت و گمراہی سے اس کا مقابلہ کرتا رہا اور حقیقت کے نہر کے لئے تیار نہیں ہوا۔ لیکن جونہی اجنبی کے آخری الفاظ نے وہ پردہ ہٹا دیا، جو اس نے اپنی آنکھوں پر ڈال لیا تھا حقیقت اپنی پوری شانِ تاثیر کے ساتھ بے نقاب ہو گئی۔ اور اب اس کی طاقت سے باہر تھا کہ اس تیر کے زخم سے سینہ بچا لے جاتا۔

اس نے اپنی جہالت سے پہلے خیال کیا تھا کہ اجنبی بھی میری ہی طرح کا ایک چور ہے اور اپنا حصہ لینے کے لئے میری رفاقت و اعانت کر رہا ہے۔ اس کا ذہن یہ تصور ہی نہیں کر سکتا تھا کہ بغیر غرض اور فائدہ کے ایک انسان دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کر سکتا ہے۔ لیکن جب اجنبی نے چلتے وقت بتایا کہ وہ چور نہیں بلکہ اسی مکان کا مالک ہے جس کا مال و متاع غارت کرنے کے لئے وہ گیا تھا۔ تو اسے ایسا محسوس ہوا، جیسے یکایک ایک بجلی آسمان سے گر پڑی ہے۔ "وہ چور نہیں تھا۔ مکان کا مالک تھا۔ لیکن اس نے چور کو پکڑنے اور سزا دینے کی جگہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ اس نے کیا سلوک کیا؟ کا جواب اس کی روح کے لئے ناسور اور اس کے دل کے لئے ایک دھکتا ہوا انگارا تھا۔ وہ جس قدر سوچتا روح کا زخم گہرا ہوتا جاتا اور دل کی تپش بڑھتی جاتی اس تمام عرصہ میں اجنبی کے ساتھ جو کچھ گذرا تھا۔ اس کا ایک ایک واقعہ ایک ایک حرف یاد کرتا اور ہر بات کی یاد کے ساتھ ایک تازہ زخم کی چبھن محسوس کرتا۔ پر اسرار انداز نگاہ کی دلآویزی سامنے ہے۔ میرے دوست اور رفیق! اجنبی نے اپنی اسی دلنواز اور شیریں آواز میں جو دو گھنٹہ پہلے ابن سباط کو بے خود کر چکی تھی کہنا شروع کیا۔

"میں نے اپنی خدمت پوری کر لی ہے۔ اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ اس کام کے کرنے میں مجھ سے جو کمزوری اور سستی ظاہر ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے بار بار تمہیں پریشان خاطر ہونا پڑا۔ اس کے لئے میں بہت شرمندہ ہوں اور تم سے معافی چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے تم معاف کر دو گے۔"

اس دنیا میں ہماری کوئی بات بھی خدا کے کاموں سے اس قدر ملتی جلتی نہیں ہے جس قدر یہ بات کہ ہم ایک دوسرے کو معاف کر دیں اور بخش دیں۔ لیکن قبل اس سے کہ میں تم سے الگ ہوں تمہیں بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں وہ نہیں ہوں جو تم نے خیال کیا ہے۔ (باقی)

Scanned with CamScanner

مراسلات

علماء کرام کو جدید زرعی اور معاشی مسائل کا مطالعہ کرنا چاہیئے

کیا ہاری رپورٹ اور اس کا اختلافی نوٹ اسلام کی صحیح تعلیمات کے مطابق ہے؟

کیا اسلام زمیندارہ نظام کی اجازت دیتا ہے؟ ایک اہم مسئلہ

ادارہ ترجمان اسلام کے نام جناب یوسف عزیز مدنی کا فکر انگیز مکتوب

مکرمی ایڈیٹر صاحب ترجمان اسلام لاہور!

جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستان میں اسلام کا صحیح نظام رائج کرنے کے لئے جو بھرپور جدوجہد کی ہے محتاج بیان نہیں یہی وہ جماعت ایسی ہے، جس نے عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق عوام کی صحیح رہنمائی کا حق ادا کیا ہے۔ خصوصاً موجودہ دور کی غیر اسلامی اقتصادی تحریکوں کے مقابلہ میں اسلام کا صحیح اقتصادی نظام پیش کرکے پاکستان کو سوشلزم اور کمیونزم کی دست برد سے بچانے کی بھرپور سعی کی ہے۔

یہ حقیقت محتاج وضاحت نہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ اس کی ترقی کا تمام تر انحصار زرعی پیداوار میں اضافے اور خوراک کفیل ہونے پر ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی انتہائی کوشش یہ رہی ہے کہ تمام مسائل کا اسلام کی روشنی میں حل پیش کرکے پاکستان کو ایک مثالی مملکت کا درجہ عطا کیا جائے۔

مسئلہ زراعت کے بارے میں بہت سے لوگوں نے اظہار خیال کیا ہے۔ بعض لوگ جن میں سرودی صاحب اور مرزا بشیر الدین محمود قادیانی شامل ہیں۔ موجودہ زمیندارہ اور جاگیردارہ نظام کی بھرپور حمایت کرتے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں انہوں نے مسئلہ ملکیت زمین پر کما بیں لکھ کر بڑے بڑے جاگیرداروں سے خوب دولت حاصل کی ہے

جہاں تک علماء حق کا تعلق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے مکتب فکر نے جن میں مولانا عبید اللہ سندھیؒ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ اور دیگر اکابر شامل ہیں موجودہ جاگیرداری نظام کی سخت مخالفت کی ہے۔ اسی سلسلہ کی صدائے بازگشت کے طور پر ہاری کمیٹی کی رپورٹ پر اختلافی نوٹ اب عوام کے سامنے آیا ہے۔

پاکستان کے بعض اردو اور انگریزی اخبارات نے اس اختلافی رپورٹ کو قسط وار شائع کیا ہے۔ مجھے اس کا بغور مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس کے مرتب محمود مسعود صاحب نے قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ زمین اس کی ملکیت ہو سکتی ہے جو کاشت کرے اور جو رقبہ کاشت نہ ہو، بلکہ بیکار پڑا بنجر بن جائے اسے واپس کرکے زمین کاشتکاروں کو دے دینا چاہیئے۔

اس رپورٹ کے مندرجات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام انفرادی ملکیت کا حق ضرور عطا کرتا ہے، لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ بڑے بڑے سرمایہ دار اور جاگیردار اپنی دولت و سرمایہ کے بل بوتے پر ہزاروں ایکڑ زمین حاصل کرلیں اور انفرادی ملکیت کا سہارا لیکر اسے بیکار پڑا رہنے دیں۔ جیسا کہ ہمارے ملک میں ہو رہا ہے۔ یہ لوگ اپنی دولت کو بنکوں میں جمع کرنے کی بجائے زمین پر لگا دیتے ہیں اور عملاً اسے سیونگ بنک ہی کا درجہ دیتے ہیں۔

یہ صورت حال اسلام کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے علماء کرام خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ ہاری رپورٹ اور اس کے اختلافی نوٹ کا گہری نگاہ سے مطالعہ کریں۔ کیونکہ پاکستان کی نئی زرعی پالیسی مرتب کرتے وقت اسے پیش نظر رکھنا ضروری ہے اور جبکہ اس میں زرعی مسئلہ حل کرنے کے لئے قرآن و سنت اور تعامل صحابہؓ کو ملحوظ رکھا گیا ہو تو علماء کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ اس مسئلہ پر توثیق و تصدیق یا اختلاف کا اظہار کریں۔

میری نگاہ میں ہاری کمیٹی کے اختلافی نوٹ نے جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں یہ تاثر عام کیا ہے کہ سوشلزم اور کمیونزم کے مقابلہ میں اسلام کا اقتصادی نظام زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز ہے۔ لیکن یہ فیصلہ علماء کرام کے ذمہ ہے کہ جو نظام پیش کیا جا رہا ہے۔ واقعی وہ اسلام کی صحیح تعلیمات کے مطابق ہے یا نہیں! اسلام کے نظام معیشت پر گہری نگاہ رکھنے والے حضرات کو اس پر ضرور توجہ دینی چاہیئے۔ اور اس مسئلہ میں اسلام کی روشنی میں صحیح رہنمائی کرکے عوام کو مطمئن کرنا چاہیئے۔ والسلام!

(یوسف عزیز مدنی — فائل پور)

بقیہ متذرات

درآمدی لائسنس فیس و محصولات کے ذریعہ باہر سے آنے والی اشیاء تین سو فیصدی سے ۱۲ سو فیصد گراں ہو جاتی ہیں۔

ان حالات میں روپیہ کی قیمت کم کرنے یا نہ کرنے سے صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جا سکتی۔

جہاں تک زرمبادلہ کا تعلق ہے پاکستانی روپیہ کی سرکاری شرح تبادلہ چار روپیہ ستر پیسے فی ڈالر ہے۔ لیکن پاکستان کے اندر چور بازار میں ایک ڈالر پاکستانی ۱۲ روپیہ میں ملتا ہے بعض حالات میں تو بیرونی ملکوں میں زرمبادلہ کے لئے پاکستانی روپیہ اسّی فیصد کم قیمت پر جاتا ہے۔

چنانچہ روپیہ کی قیمت میں استحکام پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ درآمدی برآمدی تجارت میں اجارہ داری اور بونس سکیم کا خاتمہ کیا جائے۔ حکومت مناسب برآمدی و درآمدی محصول جو کسی حالت میں پچاس فیصد سے زائد نہ ہو، عائد کرکے آزادانہ تجارت کا راستہ کھولے۔ بیرونی قرضہ جات ختم کئے جائیں۔ خوراک کی اجناس ملک میں زیادہ سے زیادہ پیدا کرنے کا پروگرام بنایا جائے۔ اس کے بعد پاکستانی سکہ کی قیمت کا جائزہ لیا جائے کہ وہ کھلے بازار میں کس قدر پر چل رہا ہے اور آئندہ کے لئے وہی اس کی قیمت مقرر کر دی جائے۔ ورنہ بصورت دیگر قیمتوں کا بحران بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

اندرون ملک گردش زر کا انتظام اس طرح ترتیب دیا جائے کہ وہ نوٹ سے زیادہ عوام کے ہاتھوں سے گذرتا ہوا جائے۔ بینکوں کے کھاتوں میں اور ایک طبقہ کے اندر محصور ہو کر نہ رہ جائے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ جس نقد سے زر میں اضافہ کیا جائے۔ اسی کی مناسبت سے محنت پیشہ افراد کے الاؤنسوں میں بھی اضافہ کیا جائے۔ قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کے لئے رسد و طلب میں توازن و موافقت پیدا کی جائے۔ بیرونی قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے پچاس ہزار سے زائد آمدنی پر خصوصی ٹیکس لگائے جائیں اور تمام بیرونی سرمایہ ضبط کر لیا جائے۔

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت۔ ابتدائی موتیابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/ روپے

حب عنبری مقوی اعصاب مقوی و محرک باہ اور مسکن ہیں۔ پیکنگ ۴ گولی ۱۰/ روپے

طلاء عنبری بالوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ طبعی اسماک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/ روپے

نمبرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

تحصیل بٹگرام ضلع ہزارہ میں کیا ہوا؟

حکومت علاقہ کے مسائل فوراً حل کرے

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب
ممبر قومی اسمبلی
(ضلع ہزارہ)
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
راولپنڈی ڈویژن سے
ایک اہم
گفتگو

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مدظلہ ممبر قومی اسمبلی گذشتہ دنوں لاہور تشریف لائے تو احقر نے مولانا سے ان کی کامیابی کی وجوہات دریافت کیں۔ مولانا نے جو کچھ فرمایا، اس کو انہی کے الفاظ میں مضمون کی صورت میں قارئین ترجمان کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے ——— محمد حنیف

میرا حلقۂ انتخاب تحصیل بٹگرام ضلع ہزارہ اور اس سے ملحقہ قبائلی علاقوں پر مشتمل ہے۔ جہاں صدیوں سے ایک طبقہ وہاں کے غریب عوام پر مسلط چلا آرہا ہے۔ وہ طبقہ سیاسی اور اقتصادی برتری، سرمایہ کی کثرت کے بل بوتے پر ہمیشہ ظلم و ستم روا رکھتا رہا اور وہاں کے غریب عوام اس سیاسی گرفت اور اقتصادی برتری کی وجہ سے نہایت کس مپرسی کی زندگی گذارتے رہے۔

وہاں کے عوام اس صبح کے منتظر تھے۔ جس صبح ان کو سرمایہ داروں کی غلامی سے نجات ملے اور وہ ایک آزاد شہری کی طرح زندگی گذار سکیں۔

بدقسمتی سے گذشتہ ۲۳ سال کے عرصہ میں ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ تاآنکہ صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خاں نے ایوبی آمریت کا خاتمہ کر کے ملک میں عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔ اور ملک کو از سر نو جمہوریت کے راستے پر ڈال دیا۔ اس طرح اس علاقہ کے عوام کو بھی اپنی رائے استعمال کرنے کا حق ملا۔

ایوبی دور کے بی ڈی نظام سے قبل وہاں نوابوں نے اپنے چاپلوس قسم کے لوگوں کی ووٹ بنوائی تھی جس میں وہاں کے ملک جو ان کے زیر اثر اور اکثر ملازم تھے اپنا ووٹ ڈالتے تھے۔ بی ڈی سسٹم میں بھی جو لوگ ممبر اور چیئرمین منتخب ہوئے۔ ان میں ۸۰ فیصد ایسے بھی لوگ منتخب ہوتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں وہاں کے عوام اقتصادی سیاسی تعلیمی غرض ہر لحاظ سے محروم رہے۔

بالغ رائے دہی کی بنیاد پر یہاں کے عوام کو پہلی مرتبہ آزادانہ طور پر اپنی رائے استعمال کرنے کا موقع ملا اور انہوں نے ہر قسم کے خوف و خطر، لالچ اور دباؤ سے بے نیاز ہو کر اپنی رائے کا استعمال کیا۔

حالانکہ میرے حریف دونوں امیدواروں نے لاکھوں روپیہ اپنی انتخابی مہم کے دوران خرچ کیا۔ ووٹروں کو باقاعدہ کھانا مہیا کیا۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ بعض مقامات پر روپیہ بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ ان کے پاس اپنی ملیشیا طرز کی دیسی پولیس بھی موجود ہے اور پورے حلقۂ انتخاب میں سرمایہ دار لینڈ لارڈ اور بااثر وڈیرے اور ان کے طرفدار لوگ ان دونوں امیدواروں کے ساتھ تھے۔ لیکن جب ۹ دسمبر کو میرے حلقہ کے نتائج کا اعلان ہوا، تو یہ لوگ ششدر و حیران رہ گئے۔ کیونکہ وہاں کے عوام نے مجھے اپنی نمایندگی کا شرف بخشا، جس پر میں ان کا ممنون ہوں۔ انشاء اللہ میں ان کی توقعات پر ہر ممکن پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔

کامیابی کی وجوہات

میری کامیابی سرمایہ کی کثرت، موٹروں کی بہتات کی رہین منت نہیں۔ سرمایہ کی قلت میرے ہمیشہ سدراہ بنی رہی کار یا جیپ وغیرہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں ہر طرف موٹریں تڑاتی نظر آتی ہوں اور سرمایہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہو۔ وہاں میرا کامیاب ہو جانا یہ محض تائید ایزدی اور جمعیۃ علماء اسلام کا کتاب و سنت پر مبنی پروگرام تھا۔ جس پر لوگوں نے لبیک کہتے ہوئے مجھے ووٹ دے کر کامیاب کیا

علاقہ کے ضروری مسائل

اس کے علاوہ علاقہ کے عوام کو بہت سے ضروری مسائل بھی درپیش تھے۔ جن کی وجہ سے وہاں کے عوام نے سرمایہ داروں کو ٹھکرا دیا، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) تحصیل بٹگرام کا ۲/۳ حصہ ۱۹۵۴ء سے آج تک انتظامیہ کے کنٹرول سے محروم رکھا گیا۔ یعنی پولیس چوکیاں قائم نہیں ہونے دی گئیں (درہ الائی اور کوہستان میں)

(۲) جنگلات کے مالکوں کو اپنے اپنے جنگل فروخت کرنے اور آمدنی حاصل کرنے کا موقعہ نہیں دیا گیا (۳) بہت بڑے بڑے علاقوں میں ترقیاتی اسکیموں کو نیست و نابود کر دیا گیا۔

(۴) دریا، ندی، نالوں پر پلوں کی تعمیر کا سلسلہ جان بوجھ کر روکا گیا۔

(۵) سلسلہ مواصلات، سڑکیں، تار گھر، ٹیلیفون کی سہولتیں مہیا نہیں کی گئیں۔ بلکہ ترقیاتی فنڈ کی وصولی کے لئے جہاں جہاں سڑکوں کی ابتدا کی گئی تھی۔ آج ۱۵ سال کے بعد وہ اسی طرح پڑی ہوئی ہیں۔

(۶) چھوٹے چھوٹے مالکان کے قطعات اراضی سڑکوں وغیرہ کے لئے قبضہ کئے گئے۔ اس وقت تک ان کا معاوضہ ادا نہیں کیا گیا۔

(۷) قریباً ۴، ۵ لاکھ کی آبادی کے لئے صرف دو ہائی سکول بنائے گئے۔ اس کے علاوہ اکثر علاقے علم کی روشنی سے محروم ہیں۔ کہیں کہیں پرائمری یا مڈل سکول قائم کئے تھے تو ۱۵ سال بعد وہ اسی حالت میں ہیں۔ ان بچوں کی تعلیم آگے بڑھانے کے لئے کچھ بھی انتظام نہیں کیا گیا۔ میٹرک پاس کر کے کالج کی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں جس کے نتیجہ میں میٹرک پڑھ کر بھی لڑکا مال مویشی چراتا ہے۔ جنگل سے لکڑیاں لا کر بیچتا ہے یا کراچی کے کارخانوں میں مزدوری کرتا ہے

(۸) اسی علاقے میں جو دو ڈھائی ہزار مربعہ میل میں پھیلا ہوا ہے عوام کے حفظان صحت کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ علاقے میں کوئی ہسپتال نہیں۔ جس میں مریضوں کو علاج معالجے کی سہولتیں میسر ہوں۔ بیماروں کو چارپائیوں پر اٹھا کر اور جیپوں میں لاد کر ایبٹ آباد یا راولپنڈی لایا جاتا ہے

(۹) سابقہ دور کے ان بااثر وڈیروں اور لینڈ لارڈوں کے پاس اپنی اپنی جیپیں ہوتی ہیں۔ جو بٹگرام سے آگے تک ٹیکسی کے طور پر چلتی ہیں۔ تقریباً بیس میل کا کرایہ ۵/- یا ۶/- روپے فی سواری وصول کرتے ہیں اور سواری کو بیٹھنے کے لئے سیٹ نہیں دی جاتی۔ بلکہ تجارتی مال کی پیٹیوں یا بوریوں پر کھڑا رہنا پڑتا ہے۔

اب میری کوشش اور بار بار کی درخواستوں اور کمشنر اور دیگر اعلیٰ افسروں سے ملاقاتوں کے نتیجہ میں ۱۰ جنوری سے چھ پبلک بسیں اور ایک جی۔ ٹی۔ ایس کی بس بٹگرام تک چلنے لگی ہے۔ جس کا کرایہ ایک روپیہ باسٹھ پیسے ہے

(۱۰) حکومت کی طرف سے تعلیمی وظائف، چینی، اناج جو کنٹرول ریٹ پر ملتا تھا۔ اس سے عوام محروم رہتے ہیں سرکاری اہلکار مقامی بااثر چند گھرانوں کے زیر تسلط رہ کر ان ہی کے مشورے پر کام کرنے کے لئے مجبور ہیں ورنہ ان کو تنگ کیا جاتا ہے۔

اس دھاندلی کی وجہ سے غریب عوام کے لئے انصاف کے دروازے بند ہیں۔

ان مذکورہ اسباب کی بنا پر خفیہ رائے دہی کے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر عوام نے اپنا ووٹ میرے حق میں استعمال کیا۔ اس لئے کہ میں ایک چپہ زمین کا یا کسی دوسری جائداد کا مالک نہیں۔ میرے ساتھ یا میرا کوئی عزیز ظاہری طاقت اور رعب داب کا مالک نہیں جو عوام کو ڈرا سکے۔ اس لئے کہ ان تمام مشکلات سے میں خود بھی واقف ہوں اور میرا کنبہ انہی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Scanned with CamScanner

اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے!

طالب سہانوی

مدتوں تم نے ڈھائے ہیں ہم پر ستم
آجتک جانے کتنے کئے سر قلم
یاد ہے وہ تمہاری نگاہِ کرم
عمر بھر ہم نہ بھولیں گے اے قاتلو
اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے

قوم کا تم نے جی بھر کے چوسا لہو
بیچ دی دیس کی عزت و آبرو
عیش میں مست پھرتے رہے چار سُو
ظالمو، مُلک و ملّت کے سوداگرو
اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے

تم نے لُوٹے ہیں اب تک کئی کارواں
ثبت ہیں راستوں پہ تمہارے نشاں
جاؤ گے ہم سے بچ کر بھلا تم کہاں
اے لباسِ خضر میں چھُپے ڈاکوو
اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے

تم نے چھینا ہے مزدور کا حق سدا
اپنی حالت پہ دہقان روتا رہا
ان پہ جبر و ستم تم نے رکھا روا
خان زادو، ملوں کے بڑے مالکو
اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے
اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے

سب گئیں رائیگاں اپنی قربانیاں
بارہا تم کو بخشیں جہاں بانیاں
تم نے کیں آجتک اپنی من مانیاں
سامراجی خداؤں کے لے پالکو
اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے

ہم سے وعدے کئے تم نے جتنے حسیں
آج تک کوئی پُورا ہُوا ہی نہیں
کون کر پائے گا اب تمہارا یقیں
دے دیا فیصلہ ہم نے حیلہ گرو
اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے

تم نے مذہب سے کی آپ پہلو تہی
خود ہی پھیلائی اس دیس میں گمرہی
چور بازاری، رشوت، فحاشی بڑھی
گمرہو، دینِ اسلام کے باغیو
اب ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے

کل جو تم بھی غلط راستوں پہ چلے
کھیلنے پائے لوگوں کے جذبات سے
عہد و پیماں جو اپنے نہ پورے کئے
تو سُنو قوم کے اے نئے رہبرو
پھر ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے
پھر ہماری تمہاری کھلی جنگ ہے

خوشخبری

مولانا غلام غوث ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ مولانا غلام غوث ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ اور سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی۔ اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورتمند حضرات رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزا سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورتمند حضرات فائدہ اٹھائیں۔

حب مقوی پچیس روپے فی سینکڑہ، جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے

اصلی سلاجیت مصفّیٰ دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ایک سو بیس روپے۔

سلاجیت گرنے پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب ہے۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں سے مل سکتی ہے۔

نزلہ عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں، دو قسم کی دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/- روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/- روپے۔

نرینہ اولاد کی دوا حمل سے ۲½ ماہ کے بعد اور ۳ ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا قیمت ۲۰/-

بواسیر کی دوا تین قسم کی مجموعی قیمت ۲۵/- روپے

چنبل کی دوا قیمت پندرہ روپے

دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۵/- روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے پچاس روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت سو گولی ۱۵/- روپے

ہیضہ، جریان، امساک، تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان قیمت سو گولی ۵۰/- روپے

سرمہ مقوی بصر فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ۔ بارہ شیشی ۹/- روپے

یہ مکمل دوائیں

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

اور

(۲) جامع مسجد بھوسہ صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

Scanned with CamScanner

اسلام بیگار کو لعنت قرار دیتا ہے

(از مولانا عبدالقادر صاحب آزاد)

(قسط ۲)

اسلام کا نظام عدالت اور فطرت

چوری کا جرم اور اس پر اسلام کی فطرتی سزا

سیاست کی تعلیم اس سلسلہ میں بڑی عجیب ہے۔ چنانچہ انجیل متی باب ۵ آیت ۴۰ میں مذکور ہے (اور اگر تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتہ لینا چاہے تو تو اسے چوغہ بھی لینے دے) اس پر آج کل کا عیسائی دین خوب عمل پیرا ہے۔ فرانس نے الجزائر پر جو کچھ کیا تھا، کیا اسی فرمان کے مطابق تھا یا قبرص کا پادری قبرص میں جس پالیسی پر عمل پیرا ہے یا دنیا کے قزاق یہودی مشرق وسطیٰ میں جو انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے ہیں۔ اس حکم کے تحت ہے۔ اگر کوئی چھوٹا چور ہے تو اس کو اپنے رحم و کرم سے ڈاکو بنا دو تاکہ دنیا میں کسی کو چین سے نہ بیٹھنے دے۔ اس کے برعکس اسلام فرماتا ہے کہ اگر کوئی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دو تاکہ آئندہ اس فعل قبیح کا احتمال ہی ختم ہو جائے۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں سورۂ مائدہ پ ۴ ع ۱۰۔

اگر عالم انسانیت اسلام کے اس اصول فطرت کو اپنا لے تو دنیا سے یہ فعل قبیح ابدالآباد کے لئے ختم ہو جائے۔

خاتمہ ظلم کے لئے اسلام کی فطرتی سرزنش

عیسائیوں کی آسمانی کتاب کہتی ہے کہ اگر کوئی تیرے گال پر طمانچہ رسید کرے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے، دیکھئے متی باب ۵ آیت ۳۹۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں اگر یہ فلسفہ اخلاق دنیا میں رائج ہو جائے تو کسی بھی شریف آدمی کی عزت محفوظ رہے گی؟ اس کے برعکس اسلام فرماتا ہے کہ اگر کوئی کسی کو تھپڑ مارتا ہے تو اسلامی عدالت اس مجرم کو مضروب مظلوم سے تھپڑ لگوائے گی۔ اس سزا کے بعد ظالم کو معلوم ہو جائے گا کہ تھپڑ مارنے سے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ قرآن عزیز نے سورۂ مائدہ پ ۶ آیت ۱۱ میں بالتفصیل ظالم سے اس کے ظلم کے برابر بدلہ لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ تاکہ ظلم کا پہلا ہاتھ ہی روک دیا جائے۔ اور اسے دوبارہ اس حرکت کے ارتکاب کی جرأت نہ ہو۔ یہاں بھی الٰہی تعلیم اپنے دین فطرت ہونے کا ثبوت فراہم کر رہی ہے۔

حقوق العباد اور اسلام کا فطرتی حکم

انجیل متی میں باب ۵ آیت ۴۱ میں فرمان عیسوی اس طرح پر منقول ہے کہ اگر کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے تو اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ اس فرمان پر اگر عمل کیا جائے تو تمام دنیا کے بچے بھوک سے مر جائیں اور والدین بیگار ہی میں اپنی زندگی برباد کر دیں۔ لیکن اسلام نے بیگاری کو لعنت قرار دیا۔ سورۂ جمعہ پ ۲۸ میں مذکور ہے یہ کہ جب فارغ ہو تم نماز سے پھیل جاؤ زمین میں رزق تلاش کرو۔ یعنی نماز جب ادا ہو جائے تو حقوق العباد کی طرف لگ جاؤ۔

نظام مالیات و معاشیات

کمیونزم امراء کی دولت چھین لیتا ہے اور سرمایہ دارانہ نظام غریب کو گور کے کنارے پہنچا دیتا ہے۔ عیسائیت امراء کو خدا کی حکومت اور بادشاہی میں داخلے کے قابل ہی نہیں سمجھتی۔ اسلام نے نظام زکوٰۃ قائم کیا تاکہ امیر اپنی دولت اپنے پاس رکھتے ہوئے غریب کا حق اسے پہنچاتا رہے۔ نظم و ضبط کے ساتھ اگر زکوٰۃ غربا میں پہنچتی رہے تو عام معاشی مشکلات حل ہو جائیں۔ اور ہر اگلے سال پچھلے سال والا مستحق زکوٰۃ اس قسم سے کاروبار کر کے خود زکوٰۃ ادا کرنے والا بن کر معاشرہ میں قوم کی سربلندی کا سبب بن سکتا ہے۔ بھیک مانگنے کو اسلام نے گھٹیا کام قرار دیا ہے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب ابتدا اسلام میں اس پر عمل کیا گیا، تو اسلامی دنیا میں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ملتا تھا۔ غربت دنیا چھوڑ گئی تھی۔ امراء بھی فتنہ کا سبب تب بنتے ہیں جب وہ نافرمان ہوں اور جب وہ مکمل اتباع اور فرمانبرداری کا پیکر ہوں گے تو ان سے وہ حضرات پیدا ہی نہیں ہوں گے، جو کہ غیر مسلم امراء سے ہو سکتے ہیں۔

اسلام کا نظام اجتماع و معاشرہ

دنیا میں کوئی قوم اس وقت تک کامیاب و کامران نہیں ہوتی۔ جب تک اس میں ڈسپلن نہ ہو۔ اسلام نے صلوٰۃ کا نظام رکھ کر قوم کو باقاعدگی سکھائی اور ساتھ ساتھ اجتماعیت کا سبق پڑھایا۔ پانچ وقت محلوں کے لوگ آپس میں اکٹھے ہوں اور ایک دوسرے کی تکالیف کا مداوا کریں۔ محلہ کی تکالیف کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ پھر ہفتہ میں ایک دن جمعۃ المبارک کو جامع مسجد میں اجتماع ہو اور شہر کی تکلیف کے خاتمہ کا پروگرام مرتب کیا جائے۔ اسی طرح عیدین پر اکٹھے ہو کر علاقے کی فلاح و بہبود کی سوچ بچار کریں۔ اسی طرح عالمی طور پر تمام دنیا کے مسلمانوں کا مرکز کعبۃ اللہ قرار دیا۔ وہاں اکٹھے ہو کر مسلمانان عالم کی تکالیف کے متعلق سوچ بچار کیا جائے۔ جب خلیفہ وقت چپڑاسی اور مزدور تک ملے گا تو تکالیف جلد رفع ہوں گی۔ اس طرح خلیفہ اسلام جسموں پر نہیں دلوں پر حکومت کرے گا۔ امام جماعت، امام جمعہ، امام عیدین، عامل زکوٰۃ، امیر حج، حاکم وقت یہی اسلام میں مقرر ہیں۔

اسلام کا فطری نظام سیاست و مملکت

اسلامی حکومت کے ذمہ رعایا کے متعلق مندرجہ ذیل حقوق ہیں کہ وہ عوام الناس اور رعایا کے لئے روٹی کپڑا مکان علاج اور تعلیم مہیا کرے۔ تحفظ مذہب تو بحیثیت اسلامی سلطنت اس کے ویسے ہی فرائض میں داخل ہے۔ اس کے بعد جب یہ بنیادی انسانی ضرورتیں پوری ہوں گی تو عوام مملکت کے تحفظ پر مرمٹنا اپنا نصب العین سمجھنے لگیں گے۔ پھر بغاوت کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی شرعی حکم سے رعیت کا کوئی فرد بغاوت اور سرتابی کرے تو وہ قابل گردن زدنی ہوگا۔

سورۂ مائدہ پارہ ۶ رکوع ۹ میں ہے کہ اس قسم کی فلاحی دینی مملکت پر دشمن کو نظر اٹھانے کی کبھی جرأت نہ ہوگی دنیا کا ہر ملک اس قسم کے نظام کو اپنائے گا اور ایسا ملک قابل تقلید ہوگا۔

اسلام کے داعی انقلاب کے لئے اصولی فطرت

اسلام کا داعی انقلاب پہلے اپنی ذاتی زندگی میں دستور الٰہی کے مطابق تبدیلی لائے۔ اس کے بعد اس کی سعی بلیغ کا مرکز اس کا گھر ہو۔ اور جب گھر میں انقلاب لے آئے تو پھر انقلابی سوسائٹی کی بنیاد ڈالیں۔ ان افراد میں جب ذاتی اور ماحول کا انقلاب آ جائے تو ملکی انقلاب کے لئے کوشاں ہو جائیں تو پھر بین الاقوامی انقلاب لانے کے لئے اپنی جد و جہد کو بروئے کار لائے۔ یہی طریق امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ لہٰذا جو شخص عالمگیر انقلاب کی ہمت نہیں رکھتا وہ اسلام میں امتیازی شان حاکمیت کا قطعاً مستحق نہیں اس لئے کہ وہ اسلام میں عادلانہ نظام کے مقابلہ میں جو کہ اللہ تعالیٰ رب العلمین نے رہتی دنیا تک کی بہتری، امن و سلامتی کے لئے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ خلفائے راشدین کی تعلیمات اور زندہ جاوید کارناموں کی عملی شکل میں بھیجا ہے کسی دوسرے نظام کی برتری کو قبول کرنے کا روادار نہیں بلکہ دنیا کے سب نظام مشاہدہ اور تجربہ سے ناقص ثابت ہو چکے ہیں۔

افسوسناک موت

حضرت مولانا عبدالجبار صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم النساء چشتیاں ضلع بہاولنگر کے صاحبزادے مولانا محمد ہارون الرشید صاحب چونتیس ۳۴ سال کی عمر میں اپنے بزرگ والد ماجد اور جمعیۃ علماء اسلام کے تمام کارکنوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ ان کی وفات سے نہ صرف ان کے اہل و عیال اور سرپرستوں کو صدمہ ہوا ہے بلکہ تمام سماجی اور مذہبی کارکنوں کو دھکا لگا ہے۔

ہم کو حضرت مولانا عبدالجبار صاحب اور تمام پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل اور مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

(غلام غوث ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

Scanned with CamScanner

جمعیۃ چنیوٹ کا جدید انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اعلان کے مطابق چنیوٹ میں ممبر سازی کی مہم مکمل کرنے کے بعد شیخ اشتیاق علی صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں کثرت رائے سے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی
نائب امیر	چودھری حافظ نور محمد صاحب
نائب امیر دوم	شیخ حاجی محمد صادق صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد عبدالوارث صاحب
نائب ناظم اول	میاں سکندر حیات ایڈووکیٹ
نائب ناظم دوم	مسٹر محمد عمر صاحب ایم اے
خازن	حافظ محمد اشرف صاحب ممبر بی ڈی
ناظم نشر و اشاعت	ماسٹر بشیر حسین چمن
سالار اول	خواجہ محمد فاروق صاحب
سالار دوم	نور محمد صاحب
قانونی مشیر	محمد نعیم چودھری ایڈووکیٹ
پروپیگنڈہ سیکرٹری	چودھری محمد ابراہیم صاحب

آخر میں امیر جمعیۃ مولانا منظور احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اسلام کے عادلانہ نظام کو رائج کرانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینگے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ آئندہ میونسپل کمیٹی کے الیکشن میں حصہ لیں گے اور ہر وارڈ میں اپنا کونسلر کھڑا کریں گے۔

مولانا محمد عبدالوارث صاحب ناظم عمومی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کو جماعت حقہ سمجھتے ہیں۔ جمعیۃ اور اکابرین جمعیۃ کی عزت و توقیر اور اسلام کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی دینگے۔

دریا خاں مسوک کا انتخاب

مدرسہ تعلیم القرآن دریا خاں مسوک میں زیر صدارت جناب قاری محمد موسیٰ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام دریا خاں مسوک میں جلسہ منعقد ہوا اور حاضرین نے جمعیۃ میں شمولیت اور تعاون کا یقین دلایا۔ مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی۔

امیر	جناب قاری محمد موسیٰ صاحب
نائب امیر	" حاجی محمد یوسف صاحب
ناظم اعلیٰ	" انیس احمد صاحب
نائب ناظم	" قاری محمد رحیم صاحب
خازن	" محمد رمضان صاحب
سالار	" محمد ہاشم صاحب

تبدیلی پتہ

میرے احباب آئندہ مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

غلام اکبر قاسمی بلوچ محمود میڈیکل سٹور بڈھ، معرفت مولوی محمد اعظم صاحب دکاندار۔ نزد مارکیٹ بھاگ ضلع کچھی بلوچستان

شیخ محمود ناظم تعلیمات آزاد کشمیر کو برطرف کر دیا گیا

شیخ محمود ناظم تعلیمات آزاد کشمیر کو عوامی مطالبات کے پیش نظر ان کے عہدہ سے برطرف کر دیا گیا اور ان کی جگہ یعقوب ہاشمی صاحب کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ شیخ محمود نے زکوٰۃ اور قطع ید جیسے اسلامی مسائل پر تنقید کی تھی۔ مولانا امیر الزمان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر نے صدر آزاد کشمیر کے فیصلہ کو مستحسن قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ شیخ محمود کی برطرفی کا مطالبہ جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے رہنماؤں نے کیا تھا۔

عالمی خبریں

چھ نکات پر مبنی آئین ہی قبول کیا جائیگا عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ ہم سنگین تلے بھی ۶ نکات سے ہٹ کر کوئی آئین قبول نہیں کریں گے۔ چھ نکات کے مخالف جمہوریت کے دشمن ہیں۔ ہم اکثریت میں ہیں اور اکثریت کے فیصلہ کا احترام ہونا چاہیئے۔ ہم کثرت کے باوجود تعاون چاہتے ہیں۔ شیخ مجیب صاحب نے کہا کہ صدر یحییٰ سازشیوں کے جھانسہ میں نہ آئیں بلکہ سازشی عناصر کو کچل دیا جائے۔

بھٹو کی طرف سے اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ پیپلز پارٹی کے سربراہ مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی چھ نکات میں تبدیلی اور مفاہمت کے بغیر اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہوگی۔ ہم صرف اس لئے ڈھاکہ نہیں جانا چاہتے کہ عوامی لیگ کے تیار کردہ آئین کی توثیق کر دیں۔ اگر آئین سازی کی جائے، ہمارے نظریات سنے جائیں۔ ہماری معقول بات تسلیم کی جائے تو میں شرکت کے لئے تیار ہوں۔

ایک دن واپس بھی آنا ہے مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر ایسے حالات میں مغربی پاکستان کے لیڈر اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے ڈھاکہ جاتے ہیں تو وہ اپنی ذمہ داری پر جائیں ایک دن انہیں واپس بھی آنا ہے۔

قومی اسمبلی مغربی پاکستان کا مقتل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے قومی اسمبلی کے ارکان اجلاس میں شرکت کے لئے ڈھاکہ نہیں جائیں گے۔ موجودہ حالات میں قومی اسمبلی دراصل ایک "مذبح" ہوگی۔ جہاں مغربی پاکستان کو قتل کیا جائے گا۔

لاہور کے محاذ پر فوجوں کا اجتماع مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں کسی وقت بھی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ میری معلومات کے مطابق لاہور کے محاذ پر ہندوستان نے اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں۔ پاکستان نے بھی اپنے دفاع کے لئے فوجیں بھیجی ہیں اس وقت دونوں فوجیں لاہور کے محاذ پر آمنے سامنے کھڑی ہیں۔

مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی کو مصر کے دورے کی دعوت

لاہور ۱۹ فروری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر نے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی کو اسلامی امور کی سپریم کونسل کی طرف سے مصر کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے انہوں نے کہا ہے کہ جمعیۃ کے رہنماؤں کے دورہ کے دوران انہیں سپریم کونسل کے طریقہ کار کو سمجھنے میں پوری مدد دی جائے گی۔ اور مصر کے دانشوروں سے ملاقات کا اہتمام کیا جائے گا۔

صدارتی کابینہ کا اجلاس راولپنڈی میں صدارتی کابینہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مجیب بھٹو اختلافات دور کرانے پر غور کیا گیا۔

عوامی لیگ مملکت کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھے گی — امروز کے نامہ نگار مقیم ڈھاکہ کی اطلاع کے مطابق عوامی لیگ اپنے دستوری مسودہ میں مملکت کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھنے اور معروف اسلامی دفعات آئین میں شامل کرنے پر غور کر رہی ہے۔

فدائین اور عمانی فوجوں میں جھڑپیں اردن کے دائرہ حکومت عمان میں دوبارہ باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اس وقت شاہی محل اور ہوائی اڈہ کے درمیان گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی حفاظت کے لئے درجنوں ٹینک گشت کرتے دیکھے گئے ہیں۔

جمعیۃ علماء پاکستان کے رہنماؤں کی مفتی محمود سے ملاقات — جمعیۃ علماء پاکستان کے رہنما مولانا شاہ احمد نورانی ممبر قومی اسمبلی اور مولانا محمود رضوی نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے لاہور میں آئینی اور ملکی مسائل پر ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیال کیا۔

صدر یحییٰ سے ملاقات صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ سے ملک میں نئی پیدا شدہ صورت حال پر بات چیت کی۔

ہم پاکستانی بھائیوں کے ساتھ ہیں چینی وزیر مواصلات مسٹر یانگ چیہہ نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین کے ستر کروڑ عوام دشمنوں کے خلاف اپنے پاکستانی بھائیوں کے دوش بدوش جنگ لڑینگے دنیا کی کوئی طاقت دونوں ملکوں کی دوستی میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔

Scanned with CamScanner

جہلم کی خبریں

جہلم۔ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا عبداللطیف صاحب نے چیپ بورڈ فیکٹری جہلم کی انتظامیہ کی طرف سے مبینہ طور پر ہڑتالی مزدوروں پر فائرنگ کی شدید مذمت کی ہے۔

مولانا موصوف نے جامع مسجد گنبد والی میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ چیپ بورڈ کی انتظامیہ مرزائی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ مزدور یونین کے صدر مسٹر تاج محمد نے مولانا موصوف سے ایک بلاقات میں بتایا کہ فیکٹری کے مرزائی مینیجنگ ڈائرکٹر منیر احمد اور بعض کرائے کے غنڈوں نے اچانک بندوقوں اور پستولوں سے نہتے مزدوروں پر ہڑتالی کیمپ میں فائرنگ کی جس سے دس مزدور زخمی ہو گئے۔ مولانا نے حکام ضلع سے مطالبہ کیا کہ وہ اس واقعہ کی تحقیقات کرائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔

ملتان کی خبریں

ممتاز آباد۔ بروز جمعۃ المبارک بر مکان جناب ملک صدیق احمد صاحب ایک خصوصی اور انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ مجلس شوریٰ اور دیگر ہمخیال ارکان نے اجلاس میں شرکت کی۔ قاری محمد شفیع صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مختصر تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ کے پیغام اصول و ضوابط اغراض و مقاصد اور جمعیۃ کے مذہبی اور سیاسی نصب العین پر بحث کی۔ خطاب کے بعد نئے سال کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ قاری محمد شفیع صاحب سرپرست۔ حکیم عبدالرزاق امیر [illegible] صاحب نائب امیر، چودھری برکت علی صاحب ناظم عمومی، مولانا محمد اسحاق ناظم۔ حافظ محمد وقیع صاحب ناظم نشر و اشاعت جناب محمد حسین صاحب خازن مقرر ہوئے۔ سات ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ بنائی گئی۔

ہزارہ کی خبریں

حویلیاں میں سینما کی تعمیر روک دی جائے

معلوم ہوا ہے کہ حویلیاں ضلع ہزارہ میں مسجد کے قریب ایک سینما گھر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جس سے مسلمانان حویلیاں ہزارہ بہت پریشان ہیں۔ چنانچہ ۲۷ جنوری کو اس قبیح فعل کے خلاف پورے شہر میں مکمل طور پر ہڑتال رہی اور حویلیاں شہر اور مضافات میں احتجاجی جلسے بھی کئے گئے۔ جمعۃ المبارک ۲۹ تاریخ کو علاقہ کے معززین کا ایک وفد مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم صاحب کے پاس راولپنڈی آیا۔ مذکورہ دونوں بزرگوں نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے سینما کو تعمیر نہیں ہونے دینگے۔ دونوں بزرگوں نے گورنر صوبہ سرحد سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ مسجد کے قریب سینما کی تعمیر فوری طور پر روک دیں۔

(عزیز الرحمان ہزاروی سابق صدر جمعیۃ طلباء مدارس عربیہ راولپنڈی)

ضلع جیکب آباد کی خبریں

ضلع جیکب آباد کے اراکین جمعیۃ علماء اسلام نے صوبہ سرحد اور بلوچستان کے غیور مسلمانوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے جمعیۃ کے نمایندے کامیاب کرنے پر زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

روجھان (ڈیرہ غازیخاں)

اہالیان روجھان نے بھی ایک قرارداد کے ذریعہ سرحد اور بلوچستان کے عوام کو مبارکباد اور سلام پیش کیا ہے۔

کراچی

کورنگی کے ایریا میں جمعیۃ کی ممبر سازی کی مہم زور شور سے شروع کر دی گئی ہے۔ اس وقت تک پچاس سے زائد افراد نے جمعیۃ کے ممبر سازی کے فارم پر کئے ہیں۔ جناب سراج الدین صاحب امیر جمعیۃ اور قاری محمد یونس صاحب

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ ترجمان اسلام کے پندرہ خریدار بنائے ہیں۔

بنوں کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بیگوخیل تحصیل لکی مروت ضلع بنوں کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت تحصیل مشاورتی کمیٹی کے رکن خان فیض اللہ خان منعقد ہوا۔ خان صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں اکابر جمعیۃ مولانا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی، مولانا نعمت اللہ، مولانا صدر الشہید کی آئین بنانے کے سلسلہ میں خدمات کو سراہا۔ اجلاس سے جمعیۃ کے رکن محمد اطلس خان حاجی در محمد خان صاحب نے بھی خطاب کیا۔

آخر میں چند قراردادیں منظور کی گئیں۔ یہ اجلاس سیکرٹری اور ڈائرکٹر محکمہ تعلیم سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ بیگوخیل کے مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دیا جائے۔ اس سے اس علاقہ کے عوام کو بہت فائدہ ہوگا۔ پینے کے پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے بیگوخیل میں ٹانچی لگائی جائے۔ بیگوخیل جیل میں سول ہسپتال اور لکی سے بیگوخیل تک پانچ میل کے راستے پر پختہ سڑک بنائی جائے عوام کی سہولت کے لئے دریائے کرم، کمبیلا پر پل بنایا جائے۔

طلباء کی خبریں

جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخوں کے نام

جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام ذمہ دار عہدہ داران حضرات سے گذارش ہے کہ وہ براہ راست دفتر ترجمان اسلام میں کوئی خبر نہ بھیجیں۔ وہ ہرگز شائع نہیں کی جائے گی وہی خبر شائع کی جائیگی جو دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور کے واسطے سے ادارہ کو موصول ہوگی۔ (ادارہ)

دارالعلوم مدنیہ ڈھاکہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کا انتخاب

صدر محمد ابراہیم صاحب اسلام آباد، نائب صدر محی الدین فرید پوری۔ ناظم عمومی حافظ محمد اخیر الدین سلہٹ۔ ناظم محمد شمس الحق فرید پوری۔ خازن محمد عبدالجبار کھلنا۔ ناظم نشر و اشاعت محمد مجیب الرحمٰن فرید پوری۔

محراب پور

دفتر جمعیۃ طلباء اسلام محراب پور میں جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا۔ آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر جناب سردار علی صاحب مغل۔ ناظم اعلیٰ حافظ محمد اکرم کمبوہ۔ ناظم عبدالخالق وٹو۔ سیکرٹری زین العابدین مغل۔ خازن محمد رفیق مہاجر۔ پروپیگنڈا سیکرٹری محمد ادریس کمبوہ۔ علاوہ ازیں حافظ ظہور احمد عبداللطیف محمد موسیٰ میمن شاہ نواز محمد اکبر، محمد طارق، گلزار احمد، محمد یعقوب، بشیر احمد، محمد اکرم ارائیں کو مجلس شوریٰ کا رکن نامزد کیا گیا

ملتان میں تازہ ترجمانِ اسلام ملنے کے پتے

- صاحبزادہ محمد عبدالسلام صاحب الفتح بک سٹال چوک گھنٹہ گھر ملتان شہر
- کوہستان بک سٹال حرم گیٹ ——— ملتان شہر
- صوفی عبدالستار صاحب جامع مسجد سراجان ملتان شہر
- مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان شہر۔ فون ۲۱۱۹

Scanned with CamScanner

منگ آزاد کشمیر کی خبریں

منگ آزاد کشمیر میں عید کے موقعہ پر ہزاروں عوام میں مطالبہ کیا گیا کہ ناظم تعلیمات آزاد کشمیر زکوٰۃ جیسے اہم اسلامی مسئلہ کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے پر اس کو برطرف کیا جائے۔ آزاد کشمیر میں کلیدی آسامیوں پر مرزائی عناصر قابض ہیں۔ ان کو کلیدی آسامیوں سے معزول کیا جائے۔ علاقہ منگ ہر کہ کا ہنڈی اور باراں ماہ غلہ کی خرید ہوتی ہے یہاں کے سول سپلائر ڈپو میں صرف ایک ہزار من غلہ دیا جاتا ہے ہر کہ علاقہ کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے اس ڈپو کے ایجوکیشن میں اضافہ کیا جائے۔ حریت پسندوں ناظم اور اشرف کو جانبازانہ کارنامہ انجام دینے پر سپاس گذاری دی گئی۔ یہ قرار دادیں آزاد کشمیر جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اور مدرسہ اشاعت العلوم منگ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد اشرف نے پیش کیں۔ اجتماع سے مولانا عبدالرشید اور مولانا یاسین مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم منگ نے بھی خطاب کیا۔

کھیوڑہ کی خبریں

مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۷۱ء کی شام کو زیر صدارت حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کھیوڑہ سکول کی چار دیواری جلد از جلد تعمیر کرے۔ اور بچوں کے لئے ایک گراؤنڈ بنوائے اور پینے کے پانی کا خاص انتظام کرے۔

(۲) حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کھیوڑہ کی نمک کی کان کے مزدوروں کو پورا معاوضہ دے۔ اور جو گندہ نمک ڈمپیر، پی، آئی، ڈی، سی کھیوڑہ کی سوڈا فیکٹری کو مفت دیتی ہے۔ وہ اس سے رقم لے۔ اور اس گندے نمک کی قسم مائن کے مزدوروں کو دے۔

(۳) پنڈ دادنخاں میں جو ابھی ابھی انٹر کالج بنا ہے اسے جلد ڈگری کالج کیا جائے۔

(۴) مودودی کے ایسے لٹریچر پر پابندی لگائی جائے جس میں مودودی نے صحابہ کرامؓ اور انبیاء کرام کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔

سبی بلوچستان میں سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۹۔ ذی الحجہ تا ۲۔ محرم مطابق ۲۶ تا ۲۸ فروری مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم رجسٹرڈ سبی بلوچستان کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر قومی اسمبلی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی لائلپور مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا محمد لقمان علی پوری۔ قاضی عبداللطیف شجاع آبادی۔ مولانا شریف اللہ حیکب آباد شرکت کریں گے شرکت کی استدعا ہے۔

(جان محمد ناظم مدرسہ ہذا سبی بلوچستان)

ایک اور چراغ بجھ گیا

حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب بلوچ کی وفات پر مولانا ہزاروی کا اظہار تعزیت

خدا کی شان ہے کہ آئے دن دیندار حضرات عموماً اور باخدا اور بہی خواہان ملک وملت بزرگ خصوصاً دنیا سے اٹھتے جاتے ہیں۔ ماضی قریب میں کتنے ہی اہل اللہ داصل ہو گئے۔ اب سندھ کراچی کے مشہور عالم، دیرینہ خادم ملک وملت اور غیور وجسور رہنما حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب بلوچ بھی ہم سے جدا ہو گئے۔ ہم سب کو جانا ہے۔ خدا کرے کہ نئی پود کے نوجوانوں کو بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ہو۔ اور وہ دینی خدمت اور اعلاء کلمۃ اللہ کا کام انہی سے سنبھال لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مفتی محمد عثمان صاحب کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر واجر عطا فرمائے۔ آمین!

(حضرت مولانا) غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

ایک بزرگ عالم دین کی وفات

گوجرانوالہ کے ایک مشہور بزرگ اور مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد شیرانوالہ کے قدیمی مدرس مولانا حافظ نور اللہ صاحب گذشتہ دنوں کم وبیش اسّی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم ایک خدا ترس بزرگ اور سینکڑوں علماء کرام کے محترم استاذ تھے۔ انہیں ان کے آبائی گاؤں پنڈ سلطانی ضلع کیمبلپور میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ادارہ ترجمان اسلام مرحوم کے لواحقین اور تلامذہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ (ادارہ)

مولانا عبدالجبار صاحب چشتیاں کو صدمہ

مولانا عبدالجبار صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم النساء منڈی چشتیاں کے بڑے صاحبزادے ہارون الرشید مجاہد، مذاہجہ بقضائے الٰہی اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔

مرحوم جمعیۃ کے مخلص کارکنوں میں سے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام علاقہ چشتیاں میں انہی کی محنت سے ہی ثمر آور ہوئی تھی مرحوم کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند قدوس مغفرت فرما کر فردوس بریں میں جگہ عطا کرے۔

حضرت مولانا محمد اختر صاحب صدیقی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور اور حاجی غلام مجتبیٰ صاحب ناظم جمعیۃ چشتیاں نے موصوف کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(ادارہ)

متفرق خبریں

مملکت سعودی عربیہ سے قادیانیوں کا اخراج

حکومت سعودی عربیہ میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے کیونکہ وہ باتفاق امت کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مولانا منظور احمد چنیوٹی کی اطلاع پر حکومت سعودی عرب نے شیخوپورہ کے عبدالرحمٰن ایس، ڈی، او محکمہ بجلی۔ اس کی بیوی مسمات آمینہ اور بہن مسمات بشریٰ جو کہ مدینہ منورہ میں کنگ ہسپتال میں بطور نرس کام کرتی تھیں۔ ان تینوں قادیانیوں کو مملکت سے نکال دیا ہے۔ مزید قادیانیوں کی تلاش جاری ہے۔ اگر کسی صاحب کو سعودی عرب میں رہنے والے یا جانے والے کسی قادیانی کے متعلق صحیح معلومات ہوں تو وہ مولانا منظور احمد کو فوری اطلاع دے۔

چنیوٹ میں مباہلہ کانفرنس

۲۶، ۲۷۔ فروری کو چنیوٹ میں حسب سابق سالانہ مباہلہ کانفرنس پورے تزک واحتشام سے منائی جا رہی ہے۔ جس میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور، مولانا قاری محمد اجمل۔ علامہ دوست محمد قریشی — عبدالرحمٰن جامی خطیب شاہی مسجد لاہور، مولانا تاج محمود ایڈیٹر ہفت روزہ "لولاک"۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ دیگر علماء کرام بھی شرکت فرما رہے ہیں۔ شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی بھی

اطلاع مظہر ہے

کہ تحفظ ختم نبوت چنیوٹ کے زیر اہتمام ہونے والی کانفرنس سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جب خطاب کرنا تھا تو مرزائیوں نے منصوبے کے تحت جو جلوس کے اندر کار گھسا دی تھی۔ اس مقدمہ کے اندر حضرت مولانا منظور احمد صاحب پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ اور حضرت مولانا عبدالوارث صاحب اور محمد محبوب صاحب کے خلاف چالان ہو چکا تھا تو اب ۲۶۔ فروری تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ مزید اس مرزائی محمد شریف جو کہ کار کا ڈرائیور اور مالک بیان کیا جاتا ہے اس کے بھی خلاف پرچہ دفعہ ۳۲۷ پولیس نے کاٹ لیا ہے — شیخوپورہ۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کے خلاف دفعہ ۱۲ پبلک آرڈر نس ایکٹ پاکستان کے تحت چودھری وقار احمد مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں کیس چل رہا ہے۔ جس کی آئندہ تاریخ ۲۴۔ فروری قرار پائی ہے۔ جس میں استغاثہ کے گواہ طلب کئے جائینگے۔

دعائے مغفرت کی درخواست

میرا ماموں زاد بھائی محمد عرفان عید سے پہلے فوت ہو گیا ہے۔ اس لئے ترجمان اسلام کے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ میرے بھائی کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے

(احقر حافظ محمد احمد آفس سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ ماڈن)

مشرقی پاکستان میں پاک و ہند کے یگانۂ ناز عالم دین حضرت مولانا مشاہد علی صاحب جلال آبادی انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ڈھاکہ۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق پاک و ہند کے ممتاز عالم دین فخر العلماء زعیم ملت حضرت مولانا مشاہد علی صاحب جلال آبادی گذشتہ ۲۰ر فروری کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم نے دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ آپ کٹانی گھاٹ مدرسہ دارالعلوم کے بانی تھے۔ اپنے دور کے بہت بڑے محدث اور بزرگ تھے۔ آپ کی ذات پر علماء کو فخر تھا۔ سیاستدان اور مفکر تھے۔ آپ کی وفات حسرت آیات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ بظاہر اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ آپ نے اپنے پس ماندگان میں چار لڑکے اور چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین!

آپ کی رحلت کی خبر ملتے ہی دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان میں تعزیتی اجلاس بلایا گیا۔ جس میں مرحوم کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

—— ادارہ ترجمان اسلام ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور اپنے قارئین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مولانا مرحوم کے لئے قرآن خوانی کرکے ایصال ثواب فرمائیں —— (ادارہ)

پاکستان طبی بورڈ کو توڑنے کا مطالبہ شکست خوردہ طبی جماعتوں کی اختراع ہے

انجمن اطباء مغربی پاکستان کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب لقمان حکیم حافظ محمد طیب صاحب منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ سرکاری طبی بورڈ اور پاکستان طبی کانفرنس جس کے صدر جناب الحاج حکیم شفاء الملک قرشی صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

پاکستان طبی بورڈ ایک سرکاری ادارہ ہے۔ جس کا کنٹرول براہ راست حکومت پاکستان کی تحویل میں ہے۔ پاکستان طبی کانفرنس جس کے صدر جناب شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی صاحب ہیں، پاکستان کے تمام طبیبوں اور ویدوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ طبی بورڈ کو توڑنے کا مطالبہ صرف وہ جماعتیں کر رہی ہیں۔ جن کو گذشتہ سال انتخابات میں سو فیصدی شکست ہوئی۔ شکست خوردہ جماعتوں کو پاکستان کی سیاسی جماعتوں کی طرح اپنی شکست تسلیم کرکے کامیاب جماعت کے ساتھ مفاد عامہ کی خاطر فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے موجودہ سرکاری طبی بورڈ اور پاکستان طبی کانفرنس کے ساتھ تعاون کرکے اطباء کے حقوق کے لئے مشترکہ طور پر جدوجہد کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ شکست خوردہ طبی جماعتیں نہ تو اپنی شکست تسلیم کرتی ہیں اور نہ ہی فن طب کی ترقی کے لئے کوئی کام کرتی ہیں۔ انجمن اطباء مغربی پاکستان لاہور کے صدر جناب لقمان حکیم حافظ محمد طیب صاحب نے شکست خوردہ طبی جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے جزوی اختلافات ختم کرکے فن طب کے حقوق کے لئے جدوجہد کریں۔

جاوید پراچہ کا دورۂ سرحد

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے ناظم عمومی اور بہاولپور یونیورسٹی کے صدر جاوید پراچہ نے دورۂ بنوں کے دوران ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام نظام تعلیم کو مکمل طور پر اسلامی خطوط پر استوار کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کی کوشش ہے کہ نظام تعلیم میں واضح طور پر ختم نبوت کا اعلان ہو۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کے پروگرام میں جہاں انگلیتی فرقوں کا تحفظ ہے۔ وہاں یہ بھی مطالبہ ہے کہ مغربی اور مشرقی پاکستان میں ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کردی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام کا مطالبہ ہے کہ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان میں ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کردی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان کے تعلیمی اداروں میں بنگالی یا عربی کو مشرقی پاکستان کے تعلیمی اداروں میں اردو یا عربی کو لازمی قرار دیا جائے اس طرح ۵ سال کے اندر عربی پاکستان کی قومی زبان بن جائیگی

انہوں نے مطالبہ کیا کہ دینی مدارس سے سند یافتہ طلباء کو مولوی فاضل کی ڈگری دی جائے۔ نیز میٹرک کے طلباء کے لئے کتابیں مہیا کی جائیں۔

انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ تمام تعلیمی اداروں میں اتوار کی بجائے جمعہ کو تعطیل دی جائے۔

انہوں نے بنوں کالج کے لئے نئی عمارت، کوہاٹ کالج کے لئے نئے اسٹاف اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کالج کے لئے پروفیسروں کی تعداد بڑھانے کا بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے طلباء کو یقین دلایا۔ کہ جمعیۃ طلباء اسلام آخر دم تک ملک میں اسلامی نظام تعلیم کے لئے جدوجہد کرے گی۔

ایجنٹ حضرات فوری توجہ فرمائیں

ماہ فروری کے بل تیار کئے جا رہے ہیں، اس لئے ایجنٹ حضرات سے گذارش ہے کہ ماہ جنوری کے بل فوراً ارسال فرمائیں۔

محمد حنیف سہارنپوری

گارڈن پارٹی میں اچانک اذان گونج اٹھی

سبی گورنمنٹ ہاؤس میں پہلی بار نماز کا اہتمام

سبی۔ سبی کے گورنمنٹ ہاؤس کی تاریخ میں سرکاری طور پر دی جانے والی گارڈن پارٹی میں پہلی بار نماز عصر ادا کی گئی۔ اس پارٹی کا اہتمام گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل ریاض حسین نے میلہ مویشیاں کے خاتمے پر معززین شہر کے اعزاز میں کیا تھا، جس میں بلوچستان سے صوبائی اسمبلی کے منتخب رکن اور جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر مولانا محمود شمس الدین کے علاوہ صوبائی اسمبلی کے ایک اور رکن مولانا عبدالحق نے بھی شرکت کی۔ واقعات کے مطابق اس تقریب میں مولانا محمود شمس الدین نے نماز عصر کے وقت اچانک اذان دے کر حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا۔ بالآخر حاضرین نے مولانا عبدالحق کی امامت میں نماز ادا کی۔ ہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ انگریز حکمرانوں کے وقت سے لے کر قیام پاکستان کے بعد بھی اس قسم کی سرکاری طور پر نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا اور نہ ہی کسی شخص نے گورنر صاحبان کی موجودگی میں نماز کے وقت اذان دینے کی جرأت کی۔ گورنر سندھ نے مولانا محمود شمس الدین کے اس جرأت مندانہ اقدام کو سراہا اور ان کی تعریف کی

جمعیۃ بلوچستان کے رہنماؤں کی گورنر بلوچستان سے ملاقات

حکومت بلوچستان کے گورنر لیفٹیننٹ سید ریاض حسین صاحب کی دعوت پر جمعیۃ علماء اسلام کے نومنتخب ممبر حضرت مولانا عبدالحق صاحب ممبر قومی اسمبلی، مولانا سید محمود شمس الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی اور مولانا صالح محمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی سبی تشریف لے گئے۔ وہاں بتاریخ ۱۶ر فروری مولانا سید محمد شمس الدین صاحب نے اپنے کمشنر کوئٹہ ڈویژن نصر من اللہ صاحب سے تقریباً ایک گھنٹہ تک عوام کے مفاد کے لئے بات چیت کی۔ اس کے بعد گورنر صاحب سے تقریباً ۱½ گھنٹہ قومی مسائل پر مصروف گفتگو رہے۔ جس میں گورنر صاحب کو یہ یاد دہانی دی گئی۔ کہ جب آپ فورٹ سنڈیمن تشریف لائے تھے۔ تو وہاں لوگوں کی درخواست پر آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میں جلد از جلد بجلی گھر کی توسیع کے لئے جنریٹر مہیا کروں گا۔ اب بھی انہوں نے فرمایا۔ میری کوشش ہے کہ جلد از جلد یہ کام ہو جائے۔ دوسرے نمبر پر انہیں روڈ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ ہائے روڈ پر کبھی کام نہیں ہوا ہے۔ اب کے جو صرف۔ ایا ۱۲ میل پختہ ہوئی ہے۔ اس کے لئے مزید گنجائش کی جائے۔ انہوں نے روڈ کے متعلق بھی یہ فرمایا کہ میں کوشش کروں گا کہ کچھ اور بھی اس سال ہو جائے۔ اسی طرح ہسپتال، پانی کے مسائل پر بھی غور ہوا جس میں گورنر صاحب نے فرمایا کہ فی الحال ہم نے۔ الا کھ روپے کی ادویہ منگوائی ہیں جو پہنچ چکی ہیں اور دوائیاں بھی آ رہی ہیں۔ تیسرے نمبر پر عوام کی بہبود کے لئے یہ تجویز پیش کی کہ فورٹ سنڈیمن میں ہمال انڈسٹریز کارپوریشن کا دفتر کھولا جائے تاکہ یہاں کے عوام چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو فروغ دے سکیں۔ اس کے لئے بھی انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی۔

حالات و واقعات

زاہد الراشدی

پارٹی سسٹم کی بنیاد پر الیکشن

لاہور میں قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کے منتخب ممبران کے اعزاز میں دیے گئے ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے انکشاف فرمایا ہے کہ مغربی پاکستان کے دو بڑے صوبوں پنجاب اور سندھ میں قطعی اکثریت حاصل کرنے والی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی نے اس خطے سے جو ووٹ حاصل کیے ہیں وہ پول ہونے والے کل ووٹوں کا تیس فی صد ہیں گویا مغربی پاکستان دو ثلث کی ۷۰ فی صد اکثریت نے پیپلز پارٹی کے خلاف ووٹ دیے لیکن اس کے باوجود وہ اکثریتی جماعت ہے۔ اشخاص، افراد کی بنیاد پر ہونے والے انتخابات میں سب سے بڑی خامی یہی ہے کہ اس میں زیادہ تر وہ لوگ منتخب ہوتے ہیں جو اپنے حلقۂ نیابت کے ووٹروں کی اکثریت کی بجائے اولیت کے فائندے ہوتے ہیں یہ خامی ایسی ہے جس سے جمہوریت کی روح تباہ ہو جاتی ہے اور جسے کسی طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اسی لیے مکتوبر ۱۹۶۹ء میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی جنرل کونسل نے سرگودھا کے اجلاس میں قوم کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ انتخابات افراد و اشخاص کی بجائے پارٹیوں کی بنیاد پر کرائے جائیں۔ اور جو پارٹی ملک بھر میں جس نسبت سے ووٹ حاصل کرے اسی نسبت سے اسمبلی میں اسے نشستیں دے دی جائیں اس طریقہ کو اپنانے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہو سکتے تھے (۱) موجودہ طریق انتخاب میں پارٹیاں ہر حلقۂ نیابت میں اپنا نائندہ اہلیت اور قابلیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ مالی حیثیت اور اثر و رسوخ سے جیتی ہیں۔ لیکن پارٹی سسٹم کی بنیاد پر انتخابات کے بعد پارٹیوں کو جو نشستیں ملیں گی اس پر ہر پارٹی کی کوشش یہ ہو گی کہ زیادہ سے زیادہ قابل اہل علم اور سنجیدہ افراد سے یہ نشستیں پر کی جائیں اس طرح اسمبلی کی کارکردگی کا معیار بہت بہتر ہو جائے گا (۲) موجودہ طریق انتخاب میں ووٹروں کی ایک بہت بڑی تعداد نمائندگی سے محروم رہ جاتی ہے۔ جب کہ پارٹی سسٹم "نظم و نا انصافی" سے کافی حد تک پاک ہے (۳) ہر جگہ مقامی جھگڑوں اور لوکل سیاست کی بنیاد پر جو گروپ بن جاتے ہیں اشخاص و افراد کی بنیاد پر ہونے والے الیکشن میں یہ گروپ بندیاں قومی سیاست پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ جب کہ پارٹی سسٹم میں اسکا امکان بہت کم اور محدود ہے۔ (۴) موجودہ طریق انتخاب میں دو ووٹروں کے سامنے امیدوار کی شخصیت اور اثر و رسوخ کا سوال بھی نہیں ہوتا جب کہ پارٹی سسٹم میں شخصیات کی بجائے پارٹیوں کا پروگرام مدنظر ہے گا اور اس طرح عام ووٹروں کا سیاسی شعور اور سوجھ کا معیار بہتر سے بہتر ہوتا جائے گا اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد ہیں جو پارٹی سسٹم کے ذریعہ حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

جمعیۃ کی طرف سے اس مطالبہ اور تجویز کے نشر عام پانے کے بعد بہت سی سیاسی جماعتوں مثلاً پاکستان پیپلز پارٹی جماعت اسلامی اور شعبۂ پولیٹیکل پارٹی کی طرف سے کھل کر اس کی حمایت کی گئی بعد ازاں جمعیۃ کے راہنماؤں نے ایک وفد کی صورت میں صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان سے ملاقات کر کے انہیں بھی اس مطالبہ کی اہمیت سے آگاہ کیا مگر یہ مطالبہ شرف قبولیت حاصل نہ کر سکا۔ اور انتخابات اشخاص و افراد ہی کی بنیاد پر ہی ہوئے۔

اب چونکہ دستور سازی کا مرحلہ درپیش ہے اس لیے جمعیۃ علماء اسلام اور دوسری جماعتوں کے راہنماؤں کو چاہیے کہ وہ حالیہ انتخابات کے تجربات کی بنیاد پر پوری قوت ایمانی و اخلاص کے ساتھ اس تجویز کی اہمیت اور فوائد پر ہی جماعتوں کے راہنماؤں اور دستور ساز اسمبلی کے ارکان کے ذہن نشین کرائیں تاکہ دستور میں "پارٹی سسٹم کی بنیاد پر الیکشن" کے اصول کو شامل کرایا جا سکے۔

اشیاء خوردنی میں ملاوٹ

بعض سیاسی راہنماؤں کی طرف سے اخبارات میں یہ مطالبہ شائع ہوا ہے کہ غلوروں سے جو آٹا عوام میں فروخت کیا جا رہا ہے وہ انسانی صحت کے لحاظ سے بے حد ناقص اور گوناگوں امراض کا موجب ہے اس لیے آٹے کا معیار بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں یہ قصہ صرف آٹے تک محدود نہیں بلکہ دیگر اشیاء خوردنی ہر بازار میں عام فروخت ہو رہی ہیں۔ وہ صحت کے لحاظ سے انتہائی مضر اور بعض اوقات مہلک بیماریوں کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔

حکومت نے اس قسم کی حرکات کو روکنے کے لیے خاص عملہ بھی مقرر کر رکھا ہے جو وقتاً فوقتاً چھاپے مار کر ملاوٹ کی چھان بین کرتا رہتا ہے مگر عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اس عملہ کی کارکردگی بہت کم ہے اور اس کے چھاپے بہت کم پڑتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ اس عملہ کی تعداد بڑھائے اور ان کی کارکردگی کا معیار بہتر بنائے۔ ملاوٹ کرنے والے اصل مجرم ہیں ان کو سزا دلانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو شخص اس لعنت پر تلا ہوا ہے وہ قوم کو نہ صرف بیماریوں سے دوچار کرتا ہے بلکہ اس کے ہاتھ انسانی خون سے بھی رنگے ہوئے ہیں۔

ہنگامی کا ذمہ دار کون ہے؟

۱۷ جنوری کے انتخابات میں نئے تاجروں اور صنعتکاروں کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ ٹیکس میں ہوشربا ہنگامی اور اضافی اسمال سے اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ حکومت کی غلط مالی پالیسی ہے ہم اس کے ذمہ دار نہیں ذمہ دار کوئی بھی ہو اس بات سے تو قطعاً انکار کی گنجائش نہیں کہ ملک میں ہنگامی کا دور ہے عام استعمال کی چیزوں کی قیمتیں اس قدر زیادہ ہو چکی ہیں کہ غریب بلکہ تو ایک طرف رہا متوسط طبقہ کے افراد کے لیے بھی سفید پوشی کا بھرم قائم رکھنا بے حد مشکل ہو چکا ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ان ہوشربا گرانیوں کم ہونے کا کوئی امکان بھی دکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ روز بروز اضافہ کی خبریں مل رہی ہیں۔

ایسے حالات میں غریب آدمی کمر کیا کرے؟

یہ بات درست ہے کہ اس گرانی کی ذمہ داری کا تعین ہونا چاہیے۔ کہ آخر کون لوگ ہیں جو قوم پر ایسی مصیبت لانے کے ذمہ دار ہیں؟

لیکن اصل کام اس وقت میں وقت ضائع کرنے کے بجائے یہ ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جس سے قیمتیں معمول پر آ سکیں۔ یہ حکومت اور ارباب صنعت دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی ذمہ داری پر توجہ دیں گے۔

حکومت آزاد کشمیر کا مستحسن فیصلہ

پچھلے دنوں آزاد کشمیر کے ناظم تعلیمات ایک تقریب میں اسلام کے بنیادی احکام پر تبصرہ کرتے ہوئے منکرین حدیث کے موقف کی ترجمانی کرنے کی کوشش کی تھی اس پر آزاد کشمیر اور پاکستان کے علمی و دینی حلقوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی تھی خصوصاً اس لیے کہ یہ بات سردار عبدالقیوم خان جیسے متدین حاکم کی گورنمنٹ کے ایک ذمہ دار افسر کی طرف منسوب کی جا رہی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے مذکورہ افسر کو رخصت پر بھیج دیا ہے

اور اعلان کیا ہے کہ رخصت کے اختتام پر موصوف کو دوبارہ ملازمت پر نہیں لیا جائے گا۔

ہم سردار صاحب کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ موصوف آزاد کشمیر میں الحاد و بے دینی کی اسی طرح حوصلہ شکنی کرتے رہیں گے۔

WEEKLY
সাপ্তাহিক
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর AHORE

زنداں کی اوٹ میں بھی غزل خواں رہے ہیں ہم

جانباز مرزا سدیر تبصرہ لاہور

تا غم زندگی سے گریزاں رہے ہیں ہم
یعنی قضا سے دست و گریباں رہے ہیں ہم

فکرِ معاش ہم کو پریشاں نہ کر سکی
لیکن غمِ جہاں میں پریشاں رہے ہیں ہم

مرغوب کر سکی نہ چمن میں بہارِ گل
اپنے چمن میں آپ بہاراں رہے ہیں ہم

گرچہ بجھے رہے ہیں تمناؤں کے چراغ
لیکن عدو کے گھر میں فروزاں رہے ہیں ہم

ہم پہ گلہ رہا ہے ہمیشہ بہار کو
کیوں فصلِ گل میں رونقِ زنداں رہے ہیں ہم

دار و رسن سے پوچھئے، زنداں سے پوچھئے
کس کس طرح سے وقت کا عنواں رہے ہیں ہم

لات و منات در پہ ہمارے جھکے رہے
پوچھو صنم کدوں سے کہ نیرداں رہے ہیں ہم

پابندیٔ قفس کبھی حائل نہ ہو سکی
زنداں کے اوٹ میں بھی غزلخواں رہے ہیں ہم

کرتے رہے بلند ہیں توحید کا علم
اور ختمِ مرسلین کے نگہباں رہے ہیں ہم

یوں بحرِ زندگی کے شناور تو ہیں مگر
ساحل پہ بھی خرابیٔ طوفاں رہے ہیں ہم

جانبازؔ اپنی قوتِ ایماں تو دیکھئے!
اس کفر کے جہاں میں مسلماں رہے ہیں ہم!

Scanned with CamScanner

خُرجانِ اسلام

زبان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

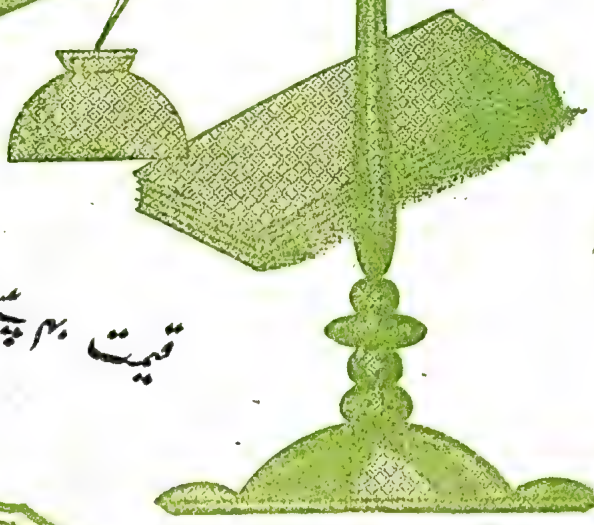

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

قیمت ۴۰ پیسے

قیمت ۲۰ پیسے

ادارہ مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

Scanned with CamScanner

"ہم سب کو مرنا ہے"

استاذ علی الطنطاوی

ترجمہ: حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم اے (عربی، علوم اسلامیہ، اردو، فارسی) صدر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

کیا تم نے کسی دن کوئی جنازہ دیکھا؟ جانتے ہو کون تھا؟ چلتا تو زمین ہل جاتی۔ بات کرتا تو لوگوں کے کان کھڑے ہو جاتے۔ اور غصہ ہوتا تو سب لوگ ہیبت کھا جاتے تھے۔ لیکن کیا ہوا؟ اس پر یہ وقت آیا، تو وہ بے روح جسم اور ایک لاشہ بن کر رہ گیا کہ مکھی اس پر بیٹھ جائے، تو ہٹا نہیں سکتا، اور کتا گھسیٹ کر لے جائے تو اپنے تئیں بچا نہیں سکتا۔

اور تم نے سنا کہ یہ لڑکی حسین و جمیل تھی۔ اس کو دیکھ کر لوگ اس پر فریفتہ ہو جاتے۔ حسن و جمال میں یہ یکتائے روزگار تھی، آج اس پر بھی ایسی گھڑی آگئی کہ اس کا جسم بے روح رہ گیا۔ مردہ۔ گل سڑ جانے والا جسم۔ آج اس کے جسم میں خاک ہے۔ یہ کیڑوں کی آماجگاہ ہے۔ کل تک جو لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے اس کا حسن و جمال خریدتے تھے۔ آج وہ اس بدبودار بے جان کے قریب کھڑا ہونا تک گوارہ نہیں کرتے۔ اور کیا تم نے کتابوں میں اس سرکش و جبار کے متعلق پڑھا جس کے نام سے بڑے بڑے بہادر کانپتے تھے اور جس کی ہیبت سے مردانِ کارزار تک خوفزدہ رہتے تھے کہ ؎

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

وہ جس کی طرف کسی کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی سکت تھی نہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کا یارا، وہ بات کرتا تو لوگ غور سے سنتے۔ حکم دیتا تو اس کی تعمیل کرتے۔ اس کا جسم آج مٹی میں مل گیا جسے پیر روندتے ہیں اور اس کی قبر کی یہ حالت ہے کہ بچے اس پر کھیلتے اور لوگ گندگی ڈالتے ہیں۔

کیا کبھی ایسی جگہوں سے گذرے ہو۔ جہاں چھوٹی چھوٹی گھاس اگی ہو اور پتھروں کے نشانات سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ قبریں ہیں۔ پھر ان واقعات و مشاہدات کے بعد بھی تمہیں یقین نہیں آتا کہ یہ دنیا فانی ہے اور ایک نہ ایک دن مرنا ہے۔ تم وعظ سن کر اور ڈرنے والی باتیں پڑھ کر کیوں یہ سمجھتے ہو کہ ساری باتیں تمہارے لئے نہیں بلکہ ان کے مخاطب کوئی اور لوگ ہیں۔

اور جب تم جنازے گذرتے ہوئے دیکھتے ہو، تو ان کے پیچھے چلتے ہو، مگر ایسے غمگین ماحول میں بھی تم دنیا کی باتیں کرتے اور طرح طرح کی آرزوؤں میں کھوئے رہتے ہو۔ تمہیں جیسے موت سے کبھی پالا ہی نہیں پڑے گا۔ یہ نہیں سوچتے کہ جن کو تم کاندھا دے کر چل رہے ہو، اب سے پہلے یہ بھی تمہاری طرح زندہ تھے۔ ان کے دل بھی ارمانوں اور آرزوؤں کی آماجگاہ تھے۔ اور ان کے قلب میں بھی تمہاری طرح خواہشات اور تمنائیں جوش مارا کرتی تھیں۔

بادشاہ کیوں اپنی بادشاہت پر ناز کرتا ہے؟ کیوں سرکشی کرتا، ظلم ڈھاتا اور ناحق خون بہاتا ہے؟ کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وقت ہمیشہ یوں ہی رہے گا؟ یہ دنیا کبھی بھی کسی کی نہیں بنتی۔ اگر بنی ہوتی تو پہلے آنے والے باقی رہتے اور موت کا لقمہ نہ بنتے۔ دیکھو! اس زمین کو بڑے بڑے سرکشوں اور بڑے بڑے اولوالعزم بادشاہوں نے روندا مگر انجام؟ .... زمین نے ان کو اپنے پیٹ میں چھپا لیا اور لوگ ان کے نام تک سے ناآشنا ہیں۔ امیر کو اپنی امارت پر ناز ہے۔ بہادر کو اپنی بہادری پر۔ جوان کو اپنی جوانی پر۔ تندرست و توانا کو اپنی صحت پر، اور ہر شخص یہی گمان کرتا ہے کہ یہ چیزیں ہمیشہ برقرار رہیں گی، لیکن ہائے ..... کوئی ایسی چیز ہے جو موت سے بچی ہو؟

بڑی سے بڑی عمارت تک ایک دن ٹوٹ پھوٹ کر مٹی میں مل جاتی ہے۔ بڑے بڑے تناور درخت سوکھ جاتے ہیں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ایندھن کا کام دیتے ہیں۔ وہ شیر جن کی دھاڑ سے جنگل گونج اٹھتا ہے ایک نہ ایک دن وہ بھی موت کی نیند سو جاتے ہیں، اور کتے ان کی بوٹی بوٹی نوچ کر کھا جاتے ہیں۔

پھر اس دنیا پر ایسا وقت آئے گا کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ اور چاند تارے ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ اللہ کی ذات کے سوا اور کوئی بھی نہیں رہے گا۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

اس دن پکارنے والا پکارے گا۔ لمن الملک الیوم؟ آج کس کی حکومت ہے؟ کسی طرف سے کوئی آواز نہیں آئے گی۔ آخر میں خود حق تعالیٰ ہی فرمائیں گے للہ الواحد القہار۔ ایک اللہ کی جو زبردست ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کو زیادہ یاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا موت کو یاد کرو تاکہ طمع و حرص کے جال سے نکلو، اور دل کی قساوت و سختی سے نجات پاؤ۔ اور نرم دل، ہاتھ کے سخی اور وعظ و نصیحت سے اثر قبول کرنے والے بنو۔

موت کو یاد رکھو تاکہ اس کی تیاری کر سکو۔ دنیا تو ایک سرائے ہے۔ اس میں اترتے ہو تو دیکھو، سفر سر پر سوار ہے۔ آگے چلنے کی تیاری کرتے رہو۔ کیا معلوم کب پیغام اجل آجائے۔ اور اگر تیار رہو گے۔ ساز و سامان پلے ہوگا۔ تو حکم پر تیار ہو جاؤ گے اور خوش رہو گے، اور اگر سامان منتشر اور کپڑے ادھر ادھر بکھرے رہے۔ تو بے سروسامان ہی جانا پڑے گا۔ نہ کوئی توشہ پلے ہوگا نہ سامان، لہٰذا اپنے تمام حقوق پورے کرو، ظلم سے بچو۔ تاکہ لوگوں سے تمہارا معاملہ درست رہے، اور توبہ کے ساتھ موت کی تیاری کرو، کہ یہ کثافتوں کو دھو ڈالتی ہے۔

یاد رکھو! کبھی یہ نہ کہو۔ میں جوان ہوں، کبھی یہ نہ کہو، میں بڑا ہوں۔

کبھی یہ نہ کہو میں امیر ہوں۔ اس لئے کہ عزرائیل علیہ السلام کی نظر میں بوڑھے اور جوان، چھوٹے اور بڑے۔ غریب اور امیر سب برابر ہیں۔ اور کیا معلوم وہ تمہارے دروازے پر پہنچ کر کب دستک دے دیں؟

مولانا جہلمی مدظلہ کو صدمہ

اکابر جمعیۃ کا مشترکہ تعزیتی بیان

حضرت مولانا الحاج عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم کے والد ماجد حضرت مولانا شادان خان صاحب کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ہی کے برکات تھے کہ حضرت مولانا عبداللطیف کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت میں لگا دیا، جو حضرت مفسر قرآن، قطب زمان مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ کے خلیفہ ہونے کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے ذمہ دار عہدہ دار ہیں۔ مرحوم بڑے نیک حامی سنت و ماحی بدعت بزرگ تھے۔

تمام احباب سے عرض ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین!

العبد۔ غلام غوث ہزاروی ایم این اے ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔
محمود عفاء اللہ ایم این اے (ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حال لاہور
عبدالحکیم راولپنڈی (ممبر قومی اسمبلی)

بیگوخیل ضلع بنوں کا انتخاب

امیر ملک محمد اسلم خاں، نائب امیر حاجی در محمد خان ناظم اعلیٰ نعمت اللہ خاں۔ ناظم امیر نواز خاں، خازن خیر محمد خاں۔ ناظم دفتر عمر دراز خاں ناظم نشر و اشاعت نعیم خاں۔ سالار رحمت اللہ خاں علاوہ ازیں وکیل خاں مولوی عبدالرحمٰن (ہاتھی خاں) غلام جان محمد اطلس خاں مجلس شوریٰ کے رکن منتخب ہوئے۔

Scanned with CamScanner

جمعہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ
۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور

مرتب و انچارج ـــ حافظ محمد حنیف سہارنپوری

جلد ۱۴
شمارہ ۱۲
قیمت ۴۰ پیسے

شذرات ـــ احمد حسین کمال

مستقبل کے سیاسی امکانات

اس وقت پاکستان میں جو سیاسی تعطل جاری ہے وہ اب چند واضح صورتوں میں تقسیم ہو کر سامنے آرہا ہے۔

عوامی لیگ مشرقی پاکستان کی مکمل خود مختاری کی منزل کے قریب پہنچ گئی ہے اور پیپلز پارٹی اقتدار کی تقسیم کے مطالبہ کی منزل تک آگئی ہے۔

ان دو پارٹیوں کے علاوہ مغربی پاکستان کی بیشتر اقلیتی پارٹیاں واحد اکثریتی پارٹی کی حکومت کا نقطۂ نظر پیش کر رہی ہیں۔

گویا اب پاکستان کا سیاسی مستقبل تین امکانات کی طرف بڑھ رہا ہے (۱) دونوں بازوؤں کی مکمل علیحدگی (۲) دونوں بازوؤں کے درمیان کنفیڈریشن (میثاقِ وفاق) کا رابطہ یا (۳) پارلیمانی جمہوریت کے اصول کے مطابق اکثریتی پارٹی عوامی لیگ کو مکمل اقتدار کی منتقلی یا پھر ایک چوتھا امکان جو کسی قدر دھندلا سا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ موجودہ مارشل لاء حکومت یحییٰ حکومت سختی کے ساتھ اس صورت حال پر قابو پانے کی کوشش کر ڈالے، اور ایک طویل مدت کے لئے ملک کی سیاسی زندگی کو معطل کر دے۔

ان میں سے کسی بھی امکان کے رونما ہونے کا انحصار اب صدر یحییٰ کے فیصلہ اور اقدام پر ہے۔

آج ۱۵ مارچ کی صبح تک نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ صدر آئندہ کیا فیصلہ کریں گے، صدر کے گذشتہ دو سال کے طرزِ عمل اور جمہوریت نوازی سے تو یہ ہی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ پارلیمانی جمہوریت کے قیام کے امکان کو ہی آگے بڑھائیں گے اور اکثریتی پارٹی کی طرف اقتدار کی منتقلی کے عمل کا آغاز کریں گے۔

تاہم پیپلز پارٹی کے اس مطالبہ سے بھی صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا کہ اقتدار کی منتقلی مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کو اور مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی کو کی جائے۔ اس طرح دونوں بازوؤں کے کنفیڈریشن کی طرف پیش قدمی عمل میں لائی جائے، شیخ مجیب الرحمٰن بھی اس سے پہلے کچھ ایسی ہی بات کہہ چکے ہیں کہ مشرقی پاکستان کا آئین علیحدہ بنایا جائے اور مغربی پاکستان کا آئین علیحدہ

مغربی پاکستان کی اقلیتی پارٹیوں کا طرزِ عمل جس کی سربراہی اس وقت جمعیۃ علماء اسلام اور مفتی محمود صاحب کو حاصل ہے، جمہوریت کے قیام اور استحکام کی طرف ہے اور یحییٰ خاں کے دو سال کے طرزِ عمل سے منطقی طور پر ہم آہنگ ہے۔

اب آئندہ کے چند روز ہی یہ بتائیں گے کہ سیاست کا بگڑا ہوا یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

عوام مضطربانہ اور امید و بیم کی حالت میں منتظر ہیں کہ صدر یحییٰ خاں کیا آخری قدم اٹھاتے ہیں۔ اور یہ انتظار ساری دنیا کو ہے۔

ترکی کا سیاسی بحران

ترکی میں افواج کے سربراہوں کی طرف سے ترکی کی جمہوری حکومت کے نام نوٹس اور فوج کی طرف سے ترکی کی جمہوری حکومت کے نام نوٹس اور فوج کی طرف سے اقتدار سنبھال لینے کی دھمکی معمولی حیثیت کا واقعہ نہیں ہے بلکہ کسی ملک کی جمہوری سیاست میں فوج کی علی الاعلان مداخلت کی ایک تشویشناک مثال ہے۔

اس مثال سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے اگر ایک ملک کا سیاسی نظام ایسا ہو جس میں اقتدار اور اختیار ایک ہی دائرے میں مرکوز کر دیا جائے تو شہری و فوجی سرد و سرنگا دخل و عمل قوی تر ہو جاتا ہے اور وہ کسی وقت بھی پارلیمنٹ، کابینہ، وزیر اعظم اور صدر کی پروا کئے بغیر اپنے اثر و رسوخ کا مظاہرہ کر سکتی ہیں صحیح جمہوری و عوامی نظام کے لئے یہ صورت حال ہمیشہ خطرناک بنی رہتی ہے۔

ایک ایسا سیاسی نظام جس میں عوام کی بالادستی مضبوطی کے ساتھ قائم ہو صرف

(باقی صفحہ پر)

ملک نور الٰہی کے تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بقیہ ——— ترکی کا سیاسی بحران

صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ انتخابات کی تقسیم زیادہ سے زیادہ عوامی اُمیدوں میں کر دی جائے۔

ترکی میں فوجی سربراہوں کی اس مداخلت کو حال ہی کے اس حادثہ سے جس میں ۴ امریکی فوجیوں کو اغوا کر لیا گیا تھا بے تعلق نہیں رکھا جا سکتا۔

ترکی میں امریکی فوجی اڈوں اور امریکی فوجوں کی موجودگی ترک عوام کے لئے تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے اور وہاں کے عوام بالخصوص طلباء امریکی اثر کے خلاف سخت احتجاج کر رہے ہیں۔

امریکہ اپنے بین الاقوامی مفادات اور اشتراکی ملکوں کے خلاف اپنی موثر محاذ آرائی نیز ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں اپنے اقتصادی اثر و رسوخ کی برقراری اور اسرائیل کی حفاظت کے لئے ضروری سمجھتا ہے کہ ترکی کی سرزمین پر اس کے فوجی ٹھکانے بنے رہیں اور ترکی میں ایسی ہمہ گیر عوامی لہر نہ اٹھے۔ جو اس کے مفادات کو پاش پاش کر دے

ترکی، مغربی یورپ کے ملکوں کی فوجی تنظیم نیٹو کا بھی رکن ہے۔ اور فرانس کے الگ ہو جانے کے بعد اس تنظیم میں ترکی کے شامل رہنے کی ضرورت امریکہ کی نظر میں اور بڑھ گئی ہے۔

حالات کے اس پس منظر میں ترکی کا موجودہ سیاسی بحران امریکہ کی شہ سے خالی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ موجودہ پارلیمنٹ اور فوج کے کافی عرصہ سے ٹکراؤ چلی آ رہی ہے۔ متعدد مرتبہ پارلیمنٹ کے ممبران نے فوج کی مداخلت پر نکتہ چینی کی ہے۔

چنانچہ موجودہ بحران میں اس بات کا بھی کافی دخل ہے۔ آج ۱۵ مارچ تک اس بحران کے حل کی کوئی سبیل نہیں نکالی جا سکی ہے۔

اس وقت عالمی سیاسی رفتار ایسی ہے کہ فوج کا براہ راست اقتدار سنبھالنا اور اسے جاری رکھنا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہر جگہ عوام میں انقلابی رجحانات تیزی کے ساتھ ابھر آتے ہیں۔

چنانچہ اس اندیشہ کے پیش نظر فوج یہ چاہتی ہے کہ ترکی میں ایسی حکومت برسر اقتدار آئے۔ جو سویلین ہو۔ لیکن فوج کے نقطۂ نظر و اثر کی حامی بھی ہو۔ اور اسی کے لئے اب دوڑ دھوپ جاری ہے۔

ہم ترکی کے بھی خواہ ہونے کی حیثیت سے اس بات کے شدت سے خواہاں ہیں کہ وہاں ایک مستحکم حکومت قائم ہو۔ ترک عوام متحد اور مضبوط رہیں۔ امریکی اثرات کا وہاں سے خاتمہ ہو۔ اور ملت اسلامیہ کی یہ عظیم و قدیم قوم دنیا میں سربلند و خوشحال ہو کر زندگی بسر کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے تمام اراکین کے نام

اکابر جمعیۃ کی اپیل

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے تمام اراکین چاہے وہ جس علاقے سے بھی تعلق رکھتے ہوں اپیل ہے کہ وہ جمعیۃ کے دفتری اور دیگر اخراجات کے لئے دل کھول کر امداد کریں۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ کے صوبائی دفتر کا کوئی رکن ہر اہم مقامات پر پہنچے گا اور اس کے پاس اکابر جمعیۃ کا خط ہوگا جس کا متن حسب ذیل ہے۔ کارکنان جمعیۃ اور علاقے کے علماء کرام و ذمہ دار حضرات اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں۔

محترم اراکین جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس۔ جمعیۃ کا کارکن جناب کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے۔ اس وقت صوبائی جمعیۃ کا دفتر واقع لاہور شدید مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ دفتر کا کرایہ تین چار ماہ سے نیز دفتر کے غریب ملازمین کی تنخواہیں بھی تین چار ماہ سے ادا نہیں ہوئیں۔

جناب سے درخواست ہے کہ آپ فوری طور پر متوجہ ہو کر صوبائی جمعیۃ کی مالی مدد فرمائیں اور اس سلسلہ میں ہم خدام کا ہاتھ بٹائیں۔ خداوند کریم آپ کو اجر دے گا۔ والسلام!

محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

محترم دوستو!

یہ کام نہ مفتی صاحب کا ہے نہ میرا۔ یہ آپ سب دوستوں کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے یہ خدمت آپ کے سپرد کی ہے۔ ضرورت کے وقت اس کی امداد کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی اپیل کی قدر کریں اللہ تعالیٰ آپ کے کام کی قدر کریں گے۔ فقط

غلام غوث ہزاروی

(ناظم عمومی جمعیۃ اسلام مغربی پاکستان)

امیر جمعیۃ علماء اسلام خوشکی کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام خوشکی کے امیر مولانا سید علی شاہ صاحب کے والد بزرگوار انتقال فرما گئے۔ مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ خوشکی حافظ نور الحق نائب امیر نے ایک تعزیتی بیان میں کہا ہم شاہ صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان خصوصاً شاہ صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ خوشکی)

Scanned with CamScanner

گردشِ ایام

احمد حسین کمال

روزنامچہ

۱۰ مارچ ۱۹۷۱ء سے ۱۵ مارچ ۱۹۷۱ء تک

● —— ۱۰ مارچ ۷۱ء

پیپلز پارٹی کے چیئرمین بھٹو صاحب نے عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن صاحب کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ:

"میں فوراً ڈھاکہ آنے اور آپ سے ملنے کو تیار ہوں"

—— بھاشانی صاحب نے شیخ مجیب سے ملاقات کی۔

—— عوامی لیگ کے صدر نے ایک بیان میں الزام لگایا ہے کہ بنگلہ دیش میں دہشت ناک فضا پیدا کی جا رہی ہے

—— غیر بنگالیوں کا انخلاء بنگلہ دیش کے ترجمانی کاموں کو معطل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ فوج میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

● شیخ صاحب نے کہا کہ بنگلہ دیش پر عوام کا راج ہے اور حکومت کے تمام شعبے عوامی لیگ کے احکامات بجا لا رہے ہیں۔

● شیخ مجیب الرحمٰن کی شرائط کی حمایت، مغربی پاکستان کے ان افراد اور جماعتوں نے بھی کر دی ہے جنہوں نے انتخابات سے قبل اور انتخابات کے دوران انہیں ملک دشمن اور بھارت کا ایجنٹ قرار دیا ہے۔

● پنجاب عوامی لیگ کے صدر ایم خورشید نے صدر یحییٰ سے ملاقات کی اور اس کے بعد ڈھاکہ روانہ ہو گئے

● مولانا بھاشانی نے ایک جلسۂ عام میں جو ڈھاکہ میں منعقد ہوا کہا کہ میں عدم تشدد پر یقین نہیں رکھتا — یہ اسلام کے خلاف ہے۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے کوئی سمجھوتہ کیا تو عوام ان سے بھی بری طرح پیش آئینگے۔

—— حکومت ارواح نے مشرق وسطیٰ میں پر امن تصفیہ کی خواہش و عزم کا اعلان کیا۔

● —— ۱۱ مارچ ۱۹۷۱ء

● مشرقی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے ایک انتباہی حکم میں کہا ہے کہ فوجی نقل و حمل میں رکاوٹ پیدا کرنے والی کارروائیوں کو جارحانہ تصور کیا جائے گا اور فوج اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے سخت کارروائی کرے گی۔

● سلہٹ اور جیسور وغیرہ مقامات پر ان فوجی دستوں کو عوام نے روک دیا تھا، جو خوراک وغیرہ اشیاء لے جا رہے تھے۔

● حکومت پاکستان نے بھارتی طیارے کے اغوا کی عدالتی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔

● سابق ایئر مارشل اصغر خاں نے کراچی کی پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر فوراً اقتدار شیخ مجیب الرحمٰن کو منتقل نہ کیا تو پھر شیخ صاحب بھی ملک کو متحد رکھنے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

● ولی خاں (نیشنل عوامی پارٹی) شیخ مجیب سے ملنے ڈھاکہ جا رہے ہیں۔

● مشرقی پاکستان میں عدم تعاون تحریک جاری ہے اور صوبہ کا تمام کاروبار عوامی لیگ کے کنٹرول میں ہے۔

● —— ۱۲ مارچ ۱۹۷۱ء

—— ترکی میں مسلح افواج کے تینوں سربراہوں نے موجودہ ترکی حکومت کو ختم کرنے کا نوٹس دے دیا ہے۔ اور ملک کے انتظام و پالیسیوں میں بعض تبدیلیوں کا مطالبہ کیا ہے بالخصوص بیرونی کی موجودہ فضا دور کرنے اور اقتصادی حالات سدھارنے پر زور دیا ہے۔

—— بھارت میں کانگریس (جگ جیون رام گروپ) بھاری اکثریت کے ساتھ انتخابات میں جیت رہی ہے۔

—— فلسطینی فدائیوں نے شمالی بحر طبریہ کے قریب ایک یہودی بستی پر حملہ کر کے متعدد یہودیوں کو ہلاک کر دیا اور تمام فدائی بہ سلامتی اپنے اڈے پر واپس آ گئے۔

—— جنوبی لاؤس میں امریکی حملہ کے خلاف حریت پسندوں کو ایک بار پھر زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

متعدد پہاڑی کا پٹر مار گرائے گئے۔ کئی مورچوں پر حریت پسندوں نے قبضہ کر لیا۔

—— کمبوڈیا میں بھی شمال مشرقی محاذ پر حریت پسندوں اور سرکاری فوجوں میں گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی ہے۔

● سابق ایئر مارشل اصغر خاں نے بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں قومی پرچم صرف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے دفتر پر لہرا رہا ہے۔

● مشرقی پاکستان کے سی، ایس، پی اور پی سی ایس افسروں نے شیخ مجیب کی ہدایات پر عمل کرنے کا اعلان کیا

● صدر یحییٰ خاں ڈھاکہ جانے کے لئے آج کراچی پہنچ گئے ہیں۔

● —— ۱۳ مارچ ۱۹۷۱ء

● جمعیۃ علماء اسلام کی بلائی ہوئی انتخابی پارٹیوں کے پارلیمانی نمائندوں کی میٹنگ نے جو لاہور میں منعقد ہوئی، شیخ مجیب الرحمٰن کی چار شرائط کی منظوری کا اعلان کیا۔ اور صدر مملکت سے درخواست کی کہ وہ فوراً ڈھاکہ جا کر شیخ صاحب سے ملیں اور بحران حل کریں۔

● چاٹگام (مشرقی پاکستان) میں گودی کے مزدوروں نے عوامی لیگ کی ہدایت کے مطابق ایک اسلحہ سے بھرا جہاز سے اسلحہ اتارنے سے انکار کر دیا ہے۔

● مشرقی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے حکم جاری کیا ہے کہ فوجی حساب میں تنخواہ پانے والے سول ملازمین پیر سے کام پر حاضر ہو جائیں ورنہ انہیں ملازمتوں سے برخاست کر دیا جائے گا۔ اور ان کے خلاف حکم عدولی کے جرم میں فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

● —— ۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء

● شیخ مجیب الرحمٰن نے مارشل لاء کے اس حکم پر جو فوج کے سول ملازمین کے بارے میں جاری کیا گیا ہے سخت نکتہ چینی کی ہے اور عوام کے لئے اسے اشتعال انگیز قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان کے عوام ان باتوں سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گے۔

● شیخ صاحب نے خان عبدالولی خاں سے ملاقات کے بعد کہا ہے کہ جب صدر یحییٰ ڈھاکہ آئیں گے تو وہ ان سے ملاقات کریں گے۔

● مغربی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے بشمول پیپلز پارٹی شیخ مجیب الرحمٰن اور عوامی لیگ کی حب الوطنی کو تسلیم کر لیا ہے اور اب ہر گروہ ان کے موقف و شرائط کو کم و بیش مان رہا ہے۔ اس بارے میں ان کے سیاسی شدید مخالفین مودودی جماعت والے، پی، ڈی، پی والے سب ہی حمایت کر رہے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

● ——

مسٹر بھٹو نے کراچی کے جلسۂ عام میں اپنی پارٹی کے جس موقف کا اعلان کیا ہے۔ اس کے مطابق اگر دستور کی تشکیل اور اسمبلی کے اجلاس سے قبل اقتدار منتقل ہوتا ہے تو پھر یہ اقتدار مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کو اور مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی کو منتقل ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ اپنے اپنے بازوؤں میں یہ دونوں پارٹیاں اکثریت رکھتی ہیں۔

بھٹو صاحب کا کہنا ہے کہ ۶ نکات کے تحت واحد اکثریتی جماعت کا اقتدار غیر منطقی ہے۔

یا تو عوامی لیگ اپنے ۶ نکات منسوخ کرے تو اسے اقتدار منتقل کرنا درست ہوگا۔

بھٹو صاحب نے بتایا کہ ۶ نکات تسلیم کرنے سے پنجاب اور سندھ بنگلہ دیش کے ۱۳۱ ارب روپیہ کے مقروض ہو جاتے ہیں اور مسئلہ کشمیر سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔

بھٹو صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ملک دو حصوں میں بٹ جاتا ہے تو پھر جمہوری اصول کا اطلاق درست نہیں رہے گا۔

● بھٹو صاحب کی اس تقریر کے بعد پاکستان کی موجودہ سیاست تقسیم سے قبل کی ہنگامی سیاست کا نمونہ بن گئی ہے۔ جبکہ ایک طرف کانگریس تھی۔ دوسری طرف مسلم لیگ اور درمیان میں برطانوی حکومت۔ اب بھی پوزیشن یہ بن رہی ہے کہ ایک جانب عوامی لیگ ہے دوسری جانب پیپلز پارٹی اور درمیان یحییٰ خاں کی حکومت ہے اور ہر آن پاکستان کی تقسیم کا خطرہ بڑھ رہا ہے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

Scanned with CamScanner

ممبران اسمبلی

تعارف

حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب

مولانا نعمت اللہ صاحب آج سے ۴۵ سال پہلے ضلع کوہاٹ تحصیل کرک کے ایک دور دراز علاقہ (درانہ) میں ایک مشہور علمی خاندان میں پیدا ہوئے جو اس وقت مرجع خلائق تھا۔ مولانا صاحب کا خاندان اپنے علاقہ میں فیاضی اور علمی مرکز رہا۔ سینکڑوں تشنگان علوم مولانا کے خاندان سے فیض حاصل کرتے رہے۔ مولانا نے ابتدائی تعلیم (قرآن) میں مولانا عبدالغنی صاحب مرحوم سے حاصل کی اور ساتھ ساتھ اسکول میں بھی پڑھتے رہے۔ آپ نے ہمیشہ اسکول کے امتحان میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی اور وظیفہ لیا۔ آپ نے نمبر میں مڈل پاس کر کے تمام توجہ دینی کتب پڑھنے کی طرف کر دی۔ آپ کا اپنے علاقہ کے ذہین ترین طلباء میں شمار ہونے لگا۔ مولانا صاحب ۱۹۳۵ء میں ہندوستان چلے گئے۔ مختلف مدارس میں اپنی علمی پیاس بجھائی۔ دہلی میں مدرسہ فتح پوری سے سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۴۲ء میں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد دنیائے اسلام کی مادر علمی دارالعلوم دیوبند چلے گئے۔ اور اس مادر علمی کے عظیم مربی الشیخ شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز سے ترمذی شریف پڑھی مولانا محترم حضرت مدنی کے نادیدہ حاشیوں میں سے تھے۔ اور ترمذی فقط مدنی سے ربط پیدا کرنے کے لئے شروع کی تھی۔ آج تک مولانا محترم کی زبان پر مدنی کا ذکر خیر جاری ہے۔ مولانا صاحب منشی فاضل، مولوی فاضل، ادیب فاضل بھی ہیں۔ دیوبند سے واپسی پر اپنے گھر پر درس شروع کیا سینکڑوں طلباء اس درس میں شریک ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں آپ کوہاٹ کے مشہور مرکز علوم مدرسہ دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن میں بحیثیت مدرس دوم تعینات ہوئے۔ آج اسی مدرسہ عالیہ میں صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے فرائض کئی سال سے انجام دے رہے ہیں۔ مولانا کوہاٹ کے مفتی اعظم سے پہچانے جاتے ہیں۔ کوہاٹ میں اس مرد درویش کے فتووں سے فیصلے ہوتے ہیں۔ مولانا صاحب اس وقت علمی لحاظ سے کوہاٹ میں مرجع خلائق ہیں۔ پشتون قوم میں وزیرستان، بونیر، سوات، افغانستان اور خصوصاً ضلع کوہاٹ میں مولانا کے ہزاروں شاگرد موجود ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں ضلع کوہاٹ سے جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر انتخاب لڑا۔ اپنے مدمقابل جو کہ پاکستان کے ۳ ٹیس خاندان میں سے ایک خاندان سے ہے یوسف خٹک سے ۲۳ ہزار ووٹ زیادہ حاصل کر کے بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ اس کے علاوہ نیشنل عوامی پارٹی ولی گروپ کے رہنما ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے صوبہ سرحد کے امیر مین الدین اور عوامی لیگ کے امیدوار عادل بادشاہ کی ضمانتیں ضبط کرائیں۔ مولانا صاحب ایک درویش صفت انسان ہیں۔ مولانا صاحب چشتیہ طریق میں مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتی مرحوم سے بیعت ہیں مولانا صاحب انگریز دشمنی میں بہت آگے ہیں۔ اور ایوبی آمریت کے خلاف کوہاٹ میں امام اور قائد کی حیثیت رکھتے تھے۔ چنانچہ کوہاٹ میں جمہور مجلس عمل کے صدر مقرر ہوئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کے امیر بھی ہیں۔ آپ کے والد مولانا عبدالٹہ صاحب بحمداللہ اب بھی بقید حیات ہیں۔ مولانا صاحب کے چار بچے ہیں جو کہ تین حافظ قرآن اور قاری ہیں اور ساتھ ہی ساتھ تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ اور دینی علوم میں بھی فقہ، اصول، صرف، نحو کی کتب پڑھ چکے ہیں۔ (حررہٗ قیام الدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا
سیّد میاں محمد حسن شاہ صاحب

بلوچستان کے علماء میں حضرت مولانا سید میاں محمد حسن شاہ صاحب کا اعلیٰ مقام ہے۔ آپ عرصہ ۵۰ سال سے درس و تدریس کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی علامہ سید تھا۔ بلوچستان کے مقام ضلع ژوب میں اپوزئی نامی موضع میں آپ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ پشاور کے دینی مدارس میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ جن سے آپ نے فیض حاصل کیا۔ اساتذہ العلماء حضرت سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مولانا شبیر احمد عثمانی کے نام قابل ذکر ہیں۔ آپ نے فرنگی سامراج کے خلاف عملی جہاد میں حصہ لیا۔ اور انگریزوں سے کوہاٹ کے مقام ٹھل میں جنگ لڑی۔ آپ نے دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہندوستان کے ان مشہور مدارس میں درس دیا۔ جن کے نام یہ ہیں:۔ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی۔ مدرسہ رحیمیہ دہلی۔ مدرسہ شاہجہانپور، مدرسہ فیض عام۔ مدرسہ خلیلیہ۔ اب ۱۹۴۷ء سے بلوچستان کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ میں درس دے رہے ہیں۔ جس جگہ سے آپ ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوئے۔ اس علاقہ میں پشین سے کچھ میل دور مزکی میں آپ نے ۱۸ سال درس دیا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں شاید ایسے واقعات نہ ملیں کہ ان انتخابات میں جبکہ ہر امیدوار ہزارہا روپیہ اپنی انتخابی مہم میں خرچ کر رہا تھا۔ کاروں، ٹیکسیوں اور لاؤڈ اسپیکروں کا شمار نہیں تھا۔ لیکن حضرت مولانا سید محمد حسن شاہ صاحب نے ایک روز میں نو، دس میل پیدل سفر کیا۔ اور اپنی جمعیۃ کے منشور سے عوام کو آگاہ کیا۔ علاقہ پشین، برشور کے، شوارگذار علاقوں میں بسوں میں سفر کر کے اپنے منشور کی وضاحت کی۔ مولانا سید محمد حسن شاہ صاحب کے پاس انتخابات میں کار نہ تھی اور نہ ہی کوئی زادہ اکٹھا کر استعمال کیا۔ اور نہ ہی ان کو دینا قرار دیتے تھے کہ یہ کیا انتخاب لڑنے کے لئے ان کے مخالفین نے ان کے حلقہ میں تقریباً دس لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ حضرت مولانا سے پوچھا کہ انہوں نے کتنا خرچ کیا ہے کہا کہ میں غریب ہوں اپنی خدمت کرتا ہوں۔ میرے پاس سوائے دین اسلام کے کوئی دولت نہیں تھی۔ لیکن جمعیۃ کے بہی خواہوں نے میرے لئے تقریباً دو ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پشین کے غیور مسلمانوں کا جذبہ ایمانی تھا کہ انہوں نے گھر گھر جا کر ووٹ دے کر کامیاب کروایا۔

مولانا سید محمد شمس الدین صاحب

مولانا سید محمد شمس الدین جن کے والد صاحب کا اسم گرامی سید محمود زاہد جو عرصہ ۴۰ سال سے ژوب میں درس نظامی کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا شمس الدین ژوب ضلع کے تمام ممبران اسمبلی سے کم عمر ہیں۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ دارالعلوم معقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور، مدرسہ نعمانیہ کراچی، مدرسہ مخزن العلوم خانپور، مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں دینی علوم حاصل کرتے رہے۔ آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ، حضرت مولانا یوسف بنوری مدظلہ۔ مولانا عبدالحق حقانی۔ حضرت مولانا مفتی فرید خان صاحب مدظلہ سے فیض حاصل کیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کے ناظم عمومی سب سے پہلے آپ مقرر ہوئے۔ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے حکم پر آپ نے جمعیۃ طلباء اسلام سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین نے ان کو صوبائی اسمبلی کا ٹکٹ دیا۔ آپ کے مقابل اسی علاقہ کے نوابزادہ سے اور کئی سرمایہ دار انتخاب میں حصہ لے رہے تھے۔ بلوچستان اسمبلی کے پارلیمنٹری بورڈ کے آپ لیڈر ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے یہ خدمات بلا معاوضہ انجام دی تھیں۔ آپ نے بھی اپنے اکثر انتخابی حلقے کا سفر پیدل اور بسوں میں کیا۔ آپ نے اپنے انتخاب میں صرف دو صد روپیہ اپنی جیب سے خرچ کیا۔ اور اپنے مخالفین سے ۷۵ ہزار زائد ووٹ زیادہ حاصل کئے۔

انتخابی دور میں آپ نے خورٹ سنڈیمن میں سردار عطاء اللہ مینگل کا مقابلہ کیا۔ جماعت مودودی کے جلسے میں جا کر مودودی کے پرخچے اڑا دیئے۔ ان وجوہات کی بنا پر آپ پر کئی مقدمات قائم ہوئے۔ لیکن حکام کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ آپ کو گرفتار کر سکیں۔ کیونکہ بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام میں سب سے زیادہ مشہور اور علماء میں صرف لیڈر ہیں

فیاض حسن سجاد

تعزیتی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام جیم یار خان کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ مولانا غلام ربانی صاحب نے صدارت کی۔ اس اجلاس میں جمعیۃ کے مخلص کارکن جناب محمد ادریس صاحب کی والدہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

بھارت سیاست کے نئے موڑ پر

بھارت گذشتہ کئی سال سے دو قسم کے انتہا پسندانہ رجحانات کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔

ایک رجحان فرقہ پرستی کا ہے۔ جس کی پشت پر بھارت کے وہ طبقے ہیں جو ماضی سے مخصوص مفادات کے حامل چلے آ رہے ہیں اور جن کی واضح نشاندہی جواہر لال نہرو نے اپنی کتاب "میری کہانی" میں کی تھی۔

برطانوی حکومت کی دوسری عالمی جنگ کے دوران کی مخصوص پالیسیوں نے ان طبقوں کو اتنا مضبوط اور توانا کر دیا تھا کہ بعد از جنگ کی ہندوستانی سیاست کے حقیقی کرتا دھرتا یہ ہی طبقے بن گئے تھے۔

ہندوستان میں فرقہ پرستی کے عفریت کی پرورش کرنے والے یہ ہی طبقے ہیں۔

دوسرا رجحان تخریب کاری کا ہے۔ جو ہندوستان کی قدیم ترین تاریخ سے موجود چلا آ رہا ہے۔ اور جسے عہد حاضر کے تخریب پسند نظریات نے تیز تر اور انقلابی بنا دیا ہے۔

تقسیم کے بعد ایک طرف فرقہ پرستی کے غلبہ کی جدوجہد نے اور دوسری طرف انقلاب کوشی کی کوششوں نے بھارت کی پوری سیاست کو متعدد پہلوؤں سے متاثر کرنا شروع کیا۔ اور کانگریس کی اعتدال پسندانہ طاقت کمزور ہوتی چلی گئی۔

بھارت متعدد نسلوں، قومیتوں، مذہبوں اور علاقوں کا ایک وسیع ترین جزیرہ ہے۔ جس کے امن و سلامتی کا انحصار اعتدال پسندانہ سیاسی رویہ کی کامیابی پر ہے۔

کانگریس اول دن سے اس نقطۂ نظر کی حامی چلی آ رہی ہے اور اگرچہ ۱۹۳۰ء کے بعد اس کی عمومی قیادت پر ہندو فرقہ پرستوں کو غلبہ حاصل ہوتا چلا گیا۔ تاہم اپنے اصول و نظریات کی صورت میں وہ اعتدال پسندانہ سیاسی نقطۂ نظر کی دعویدار بنی رہی۔

تقسیم کے بعد کے شدید فرقہ پرستانہ دباؤ کی وجہ سے پارلیمنٹ میں غالب ترین اکثریت رکھنے کے باوجود وہ اپنی اعتدال پسندانہ سیاست کو کامیاب نہیں بنا سکی۔ اور رفتہ رفتہ کمزور ہوتی گئی۔ فی الحقیقت عرصہ دراز تک اس کی کامیابی کا راز مولانا آزاد مرحوم کی مدبرانہ رہنمائی اور پنڈت نہرو کی بلند و بالا سیاسی شخصیت میں پنہاں تھا۔ نیز اس کا طویل حریت پسندانہ ماضی بھی سالہا سال تک اسے مکمل تباہی کے گڑھے میں گر جانے سے بچاتا رہا۔

مولانا آزاد مرحوم کے بعد کانگریس کی صفوں میں خلفشار اور بھارت کی مضبوط سیاسی حیثیت میں انتشار رونما ہونا شروع ہو گیا تھا۔

پنڈت نہرو اگرچہ مولانا آزاد کے بعد کئی برس زندہ رہے اور وہ ملک کے وزیر اعظم، کانگریس کے سب سے بڑے قائد اور پورے ملک کے واحد بڑے رہنما بھی بنے رہے۔ لیکن نہ تو وہ کانگریس کی گرتی ہوئی ساکھ کو بچا سکے۔ نہ ہمسایہ ملکوں سے دوستی برقرار رکھ سکے اور نہ بین الاقوامی معاملات پر زیادہ دنوں تک اثر انداز رہ سکے۔

ان کی وفات کے بعد رہا سہا بھرم بھی ختم ہونے لگا۔ اور تقریباً ایسا دکھائی دینے لگا تھا کہ بھارت ٹکڑوں میں بٹ جائے گا۔ فرقہ پرستی کا عفریت پورے ملک کی جڑیں ہلا دے گا۔ ہندوستانی قومیت ختم ہو جائے گی اور بین الاقوامی دنیا میں کوئی اسے پوچھنے والا نہ ہوگا۔

مسلمانوں کے لئے تو تقسیم کے بعد بھارت مقتل بن ہی گیا تھا۔ اب اس سیاسی زوال کی تکمیل کے بعد جہنم بن جاتا

گذشتہ انتخابات کے نتیجہ میں یہ آثار پوری طرح نمایاں ہونے لگے تھے۔

کانگریس بہت معمولی اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوئی تھی اور اس میں بھی دو گروپ بننا شروع ہو گئے تھے۔

کئی صوبوں میں مخالف کانگریس حکومتیں قائم ہو گئی تھیں علاقائی تخریب کاروں نے زور پکڑنا شروع کر دیا تھا اور نت نئے مطالبات کی فصل ہر جگہ اُگ رہی تھی۔ حتیٰ کہ کانگریس دو گروپوں میں تقسیم ہو گئی۔ اور آئندہ انتخابات میں اس کی ناکامی مقدر نظر آنے لگی تھی۔

کانگریس کے ایک گروپ کی رہنمائی و پالیسی سازی کی باگ ڈور پنڈت نہرو کی صاحبزادی اندرا گاندھی کے ہاتھوں میں تھی۔ اور وہی ملک کی وزیر اعظم بھی تھیں۔

کانگریس کے دوسرے گروپ کی علیحدگی کے بعد پارلیمنٹ میں انہوں نے اپنا اقتدار کمیونسٹ گروپ کی حمایت حاصل کر کے بچا تو لیا، لیکن مستقبل تشویشناک نظر آتا تھا۔

انہوں نے یہ اندیشہ محسوس کرتے ہوئے کہ کسی وقت بھی ان کی وزارت عدم اعتماد کا شکار بن سکتی ہے اور حریف گروہوں کو ایک بار ملک پر اقتدار جمانے کا موقعہ ہاتھ آ سکتا ہے۔ سوچا کہ کیوں نہ خود ہی پہل کر کے پارلیمنٹ تڑوا دی جائے اور از سر نو انتخابات کرا کے قسمت آزمائی کر لی جائے۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

ان کے اس فیصلہ کو دنیا بھر میں شک و شبہ کی نظر سے دیکھا گیا اور بہت کم لوگوں کو یہ امید رہی تھی کہ وہ کانگریس کی حیثیت کو آئندہ پارلیمنٹ میں برقرار رکھ سکیں گی۔

اس لئے کہ ان کے مقابلہ میں کانگریس کا جو گروپ سرگرمی دکھا رہا تھا۔ وہ کانگریس کے ان کہنہ و جغادری لیڈروں پر مشتمل تھا۔ جو کانگریس میں اگر ان کے والد کے درجہ سے زیادہ نہیں تھے تو کچھ بھی نہیں تھے۔

پھر اس گروپ کے ساتھ راجگوپال آچاریہ جیسے پرانے باوقار اور منجھے ہوئے سیاستدان کی پارٹی بھی تھی۔

اس کے ساتھ ہی بھارت کی طاقتور فرقہ پرست جماعت جن سنگھ کا بھی گٹھ جوڑ ہو گیا تھا۔

اور ایک موثر سوشلسٹ جماعت بھی اس گروپ کی ساتھی بن گئی تھی۔

ایسے متحدہ محاذ کے مقابلہ میں جگ جیون رام اور اندرا گاندھی کے کانگرسی گروپ کی کامیابی بظاہر مشکوک سی نظر آتی تھی

امید و بیم کے ایسے ماحول میں کشاکش اور دوڑ دھوپ شروع ہوئی اور انتخابات کا مرحلہ آ گیا۔

دوران انتخابات بھی کسی قسم کی دو ٹوک پیشین گوئی مشکل رہی۔ یہ ہی اندیشہ رہا کہ کانگریس کامیاب نہیں ہوگی اور چونکہ کانگریس کے متبادل کوئی دوسری جماعت کی قیادت موجود نہیں ہے۔ جو پورے ملک کی اکثریتی نمایندگی کر سکے اس لئے بھارت کی سیاست میں انتشار برپا ہو جانا لازمی ہے

لیکن انتخابات کے نتائج نے امیدوں کے بجھتے ہوئے تمام چراغ روشن کر دیئے ہیں۔

کانگریس نے دو تہائی اکثریت سے زیادہ کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اور ایک بار پھر پورے بھارت کو مشترکہ قیادت میسر آ گئی ہے۔

بے شک اندرا گاندھی کی یہ زبردست جمہوری و پارلیمانی کامیابی ہے اور اس کامیابی نے بھارت کو انتشار کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیا ہے۔

نیز ایک بار پھر بھارت میں اعتدال پسندانہ سیاسی طاقت کی جیت ہوئی ہے۔

ایسا کیوں ممکن ہوا۔ اس کی وجہ عہد حاضر کا وہ انقلابی رجحان ہے۔ جو تمام دنیا کی قوموں میں سرایت کر گیا ہے۔ اور جس کا تقاضا قدیم کے مقابلہ میں جدید کو آگے لانا ہے

اندرا گاندھی نے وقت اور تاریخ کے اس رجحان و تقاضے کو سمجھا اور اپنے گروپ میں نیا اور نوجوان خون داخل کیا۔

انتخابی نتائج کی کامیاب فہرست کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اندرا گاندھی کانگریس کے بیشتر کامیاب افراد نئے ہیں اور اکثر پرانے افراد باوجود معروف و مشہور ہونے کے ناکام ہو گئے ہیں۔

پاکستان میں بھی حالیہ انتخابات کے نتائج اسی صورت میں نمودار ہوئے ہیں۔

اس انتخابی کامیابی کے بعد یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اب بھارت میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

دراصل اس قسم کی واضح کامیابی بہت بڑا چیلنج بھی ہوا کرتی ہے اور کامیاب ہونے والی جماعت پر تمام ذمہ داری اس طرح آ پڑتی ہے کہ اس کے لئے پہلو تہی کرنا اور معاملات کو ٹالتے رہنا ممکن نہیں رہتا۔

اس کے ساتھ ہی حالات میں پیچیدگیاں حد سے زیادہ پیدا ہو جاتی ہیں۔

بھارت جیسے ملک میں یہ پریشانیاں کافی سر اٹھا سکتی ہیں اندرا گاندھی کانگرس کی اس کامیابی کے بعد ۲۴ سال کی بگڑی ہوئی فضا کو درست کرنے کا جانگسل مرحلہ آئیگا۔

(باقی صـ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

پاکستان کا موجودہ سیاسی

مغربی پاکستان میں عوامی جد وجہد کا گزشتہ تین چار سالہ دور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بے نتیجہ ثابت ہوگا اور مستقبل کے لئے ایک نئے دور کا آغاز کرنا ہوگا۔

اس دور کے بے نتیجہ گزر جانے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ اگرچہ اس سوال کا جواب دینے کا ابھی وقت نہیں آیا ہے، تاہم اس پر غور و فکر ضروری ہے اور اس سلسلہ میں ان تمام سیاسی جماعتوں کے طرز عمل کا جائزہ لینا لازمی ہے جو کسی نہ کسی زاویہ سے عوامی جد وجہد کے اس تین چار سالہ عمل میں حصہ لیتی رہی ہیں۔ بالخصوص جناب بھٹو اور ان کی پیپلز پارٹی کے کردار کا گہرا تجزیہ بہت ضروری ہے۔

مشرقی پاکستان نے مغربی پاکستان سے ہٹ کر اپنے معاملات کا تعین کرنے کا آغاز پاکستان کی تشکیل کے وقت بلکہ کچھ پہلے سے ہی کر دیا تھا۔

مشرقی پاکستان میں سیاسی رجحان کی نشو و نما کا جداگانہ زاویہ

تقسیم کے وقت مسلم لیگ اور اس کی قیادت سے مسٹر سہروردی کے اختلاف کی کچھ نہ کچھ بنیاد بہت سوں کو ہوگی۔

— اور یہ بات بھی بہت سوں کو معلوم ہے کہ ۱۹۴۸ء میں ہی زبان کے مسئلہ پر مشرقی پاکستان کی نمائندہ رائے ظاہر ہو گئی تھی۔ جس نے قائد اعظم کے مشورہ کو بھی اہمیت نہیں دی تھی۔ حتیٰ کہ یہ اختلاف تھوڑے ہی عرصہ بعد سنگین نزاع بن گیا اور متعدد جانوں کے اتلاف پر منتج ہوا۔

بالآخر بنگالی زبان کو بھی اردو کے ساتھ پاکستان کی قومی زبان تسلیم کرنا پڑا۔

اس طرح مشرقی پاکستان نے ہر معاملہ میں اپنی جداگانہ حیثیت کے دعوے کو جاری رکھا

۱۹۵۶ء کے دستور میں مساوات کی اساس پر اس سیاسی نزاع کو حل کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔

اور پھر اس مساوات کو فوجی حکومت کے ذریعہ قائم کرنے کا راستہ بعض ناعاقبت اندیش افراد کو سوجھا۔

لیکن مشرقی پاکستان کے بنگالی عوام اپنی جداگانہ حیثیت کی فہم کو آگے ہی بڑھاتے چلے گئے۔

ایوب خاں نے آخر میں اگرتلہ سازش کیس کے عنوان سے اس مہم کو ہمیشہ کے لئے کچل ڈالنے کی تدبیر کی لیکن یہ تدبیر بھی الٹی پڑ گئی۔ جو ایوب خاں کی علیحدگی اور دوسرے مارشل لاء کے نفاذ کا موجب بنی

نئے مارشل لاء کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ مشرقی پاکستان کی اکثریت تسلیم کر کے اور مغربی پاکستان میں ون یونٹ توڑ کر حالات کو ایک نیا رُخ دے دے۔ تاکہ مشرقی پاکستان اپنی پارلیمانی بالادستی کی حد پر آکر رک جائے۔ لیکن شیخ مجیب کے نکات پورے مشرقی پاکستان کی واحد آواز ثابت ہوئے۔

اور حالات کا یہ نیا رخ بھی مطلوبہ نتیجہ نہیں پیدا کر سکا آج مشرقی پاکستان اپنی جداگانہ حیثیت کے قیام کی منزل کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور اب ایک کمزور وفاق کے رشتہ کے ساتھ ہی اسے مغربی پاکستان کے ساتھ منسلک رکھا جا سکتا ہے۔ جس کی تلاش میں ہمارے ملک بھر کے مدبرین سرگرداں ہیں۔

مغربی پاکستان میں سیاسی رفتار کی نیرنگیاں

اس کے برعکس مغربی پاکستان اور اس کے ذریعہ حکومت پاکستان کی سیاسی رفتار، یکسانیت سے معرا اور متضاد ہچکولے کھاتی ہوئی موجودہ گمبھیر مقام پر پہنچی ہے۔

مغربی پاکستان میں ایک طرف ایسے نام نہاد مذہبی گروہوں نے سر اٹھانے کی بے تحاشا کوشش کی۔ جن کے پاس کوئی واضح نصب العین اور پروگرام نہیں تھا۔ صرف جوشیلے نعروں اور خوش آئند و ناقدانہ تقریروں اور تحریروں پر ان کی سرگرمیوں کا دارومدار تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام جیسی عوام دوست و حقیقت پسند سیاسی جماعت ایک عرصہ تک یہاں کے سیاسی پس منظر میں گم رہی۔ اور مذہب و دین کے نام پر وضعی تحریکیں عوام کو بہکانے کی کوشش میں لگی رہیں۔

مفاد پرست عناصر کا غلبہ

اس صورت حال نے مفاد پرست عناصر کو بیش از بیش مفادات سمیٹنے کا سنہری موقعہ مہیا کیا۔

ایک طرف جاگیرداروں نے اپنی گرفت میں اضافہ کی تدبیریں اختیار کیں۔

دوسری طرف سرمایہ داری کے نئے عنصر نے اپنے پیر پھیلانے شروع کئے۔

تیسری طرف نوکر شاہی (بیوروکریسی) نے جس کا حکومتی غلبہ پاکستان کے تمام صوبوں اور مرکزی حکومت پر تھا، مزید پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے۔

اس تگڈم (جاگیرداریت، سرمایہ داریت اور نوکر شاہیت) کو بیرونی سامراجی طاقتوں بالخصوص امریکی سامراج نے اپنے لئے نہایت سازگار فضا پیدا کرنے والا پایا تو وہ بھی اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کے لئے آ پہنچا۔

اس طرح مغربی پاکستان مفاد پرستوں کا گڑھ بنتا چلا گیا۔ اور مشرقی پاکستان کے عوام میں محرومی کا احساس بڑھتا رہا۔

لیاقت علی خاں کے قتل کے وقت سے ایوب خاں کی علیحدگی تک مغربی پاکستان اور پاکستان کی حکومتوں کی سیاست گٹھ جوڑ کا مرقع بنی رہی۔ جو اوپر کے محلات کی سازشوں سے چل کر تھانوں اور تحصیلوں کی ٹی بھگت تک آ گئی۔

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کا سیاسی فرق

مشرقی پاکستان کے عوام محرومی کے احساس پر اپنی سیاست استوار کرتے رہے۔

جبکہ مغربی پاکستان کی سیاسی گٹھ جوڑوں میں کبھی اسلام کا نعرہ بلند ہو جاتا۔ کبھی ون یونٹ کا شور اٹھنے لگتا اور کبھی کسی گوشے سے اشتراکیت کی آواز بھی آنے لگتی، چنانچہ سرمایہ داروں، جاگیرداروں، اقتدار پرستوں اور سامراجیوں کی بن آئی۔ وہ مغربی پاکستان اور اس کی وساطت سے پورے پاکستان کے اجارہ دار بن گئے۔

اور اس اجارہ داریت کے جلو میں یہاں اسلامی نظام کے قیام کے نعرے لگے۔ جمہوریت کی دیوی کی پرستش کے ہنگامے کھڑے ہوئے اور اندھیروں پر اندھیرے چھاتے چلے گئے۔

تاریکیوں میں روشنی کا مینار

اس بھرپور تاریکی میں ایک ٹمٹماتی لو صرف جمعیۃ علماء اسلام کی تھی۔ جو خالص اسلام کی منزل کی نشاندہی کر رہی تھی۔ اور غریب عوام کے حقوق کی بات کرتی تھی۔ لیکن اس کا سخت پسندانہ طرز عمل، مفاد پرست عناصر پر گراں گزرتا تھا۔ اور اسے مطعون کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تھے۔

جمعیۃ کے خلاف ناعاقبت اندیشانہ محاذ آرائی

کتنی حیران کن اور عجیب بات ہے کہ جو عناصر بیرونی و اندرونی مفاد پرستوں کا آلہ کار بنے ہوئے تھے۔ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی حق پسند و عوام دوست پالیسی کو سوشلزم کا نام لے کر رد کرنے میں لگے رہے۔

انہیں کوتاہ اندیشیوں، نادانیوں اور وقت ناشناسیوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ مغربی پاکستان کے عوام کی جدوجہد کا مرکز نوزائد اور مخصوص سیاسی شخصیتوں کی طرف پوری طرح مڑ گیا۔

مغربی پاکستان میں عوام کا ردعمل

وہ کم و بیش ۲۰ سال سے سیاست و اقتدار کے رنگ برنگے کھیل دیکھ دیکھ کر اکتا چکے تھے اور قدیم سیاست کاروں سے انہیں کسی خیر کی امید باقی نہیں رہی تھی۔ مذہب اور جمہوریت کے نعروں کی آخری تان انہیں کسی نہ کسی سامراجی طاقت کے حق میں ٹوٹتی صاف صاف دکھائی دیتی تھی۔ اور سوشلزم کی اس انداز کی مخالفت انہیں شک و شبہ اور مخصوص مفاد حاصل کے حصول کی کوشش سے خالی نظر نہیں آتی تھی۔ بہرحال اقتدار اعلیٰ کی آمریت اور تمام نہاد حزب اختلاف کی کشمکش میں کسی جانب سے انہیں عوام کی ہمدردی اور دوستی کا سراغ نہیں ملتا تھا۔ بلکہ یہ جنگ صاف صاف دو

Scanned with CamScanner

...ران کس طرح پیدا ہوا؟

احمد حسین کمال

سرمایہ دار، مفاد پرست اور سامراج پسند دھڑوں کی صورت میں نمایاں ہو کر برپا ہو رہی تھی۔

جمعیۃ علماء اسلام وسائل کی شدید کمی اور ہر چہار طرف سے مخالفتوں کی بوچھاڑ میں گھر جانے کی وجہ سے مغربی پاکستان کے تمام عوام تک اپنی آواز نہ پہنچانے سے قاصر رہی۔

بھٹو صاحب کا ظہور

ان حالات میں دفعتاً بھٹو صاحب کی شخصیت نمودار ہوئی اور مغربی پاکستان کے عوام کی امیدوں کا مرکز بنتی چلی گئی۔

انہوں نے نہایت زوردار الفاظ میں عوام کی بدترین اقتصادی حالت کا چرچا شروع کیا۔ انہوں نے ۲۲ سرمایہ دار خاندانوں کا بار بار تذکرہ کر کے عوام دشمنی کا ہدف متعین کر دیا وہ آٹھ سال تک ایوب خاں کے حامی و ناصر رہنے کے بعد ایوبی آمریت کے بدترین دشمن کا روپ بھر کر عوام کے سامنے آئے۔ وہ امریکی سامراج پر گرج گرج کر برسے۔ انہوں نے بھارت کی پاکستان دشمنی کو مسلسل چیلنج کیا۔ وہ پاکستان کے ساتھ چین کی دوستی کے رویہ کو اچھال اچھال کر پاک چین دوستی کے چیمپئن بنتے رہے۔ اور روس پر امریکی سامراج سے گٹھ جوڑ کا الزام عائد کر کے نئے ماغیانہ اشتراکی رجحانات بکھیرتے رہے۔ انہیں نام نہاد دائیں بازو کے عناصر کی بے ڈھنگی مخالفت نے عوام میں ہر دلعزیز بنا دیا۔ اور ان کی مقبولیت میں جو کسر باقی رہ گئی تھی، اسے ۱۱۲ کے فتوے نے پورا کر دیا۔

جمعیۃ کا بروقت دانشمندانہ ردعمل اور مخالفین کی کوتاہ اندیشی

اس طوفان کو جمعیۃ علماء اسلام کی مدبرانہ اور ٹھنڈی پالیسی ہی روک سکتی تھی۔ لیکن ظالموں نے جوش مخالفت میں اندھے ہو کر جمعیۃ کو ہی سوشلزم اور بھٹو دوستی کے الزامات سے نوازنا شروع کر دیا۔ جس کا اثر بالخصوص پنجاب اور سندھ کے عوام پر پڑا۔ اور وہ جمعیۃ کی حقیقت پسندانہ پالیسی کے سمجھنے سے قاصر رہے۔

تاہم سرحد و بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام اس طوفان کے سامنے بند باندھنے میں کامیاب ہو گئی۔ جبکہ پنجاب اور سندھ میں اس طوفان کا ریلا تمام پچھلی بنیادوں کو بہا کر لے گیا اور بھٹو صاحب پنجاب اور سندھ کی عوامی جدوجہد کو اپنے حق میں استعمال کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

—— بھٹو صاحب نے ان دونوں صوبوں میں اسلام پسندوں اور پرانے اشتراکیت دوستوں کو شکست فاش دی اور جمعیۃ علماء اسلام بھی ان دونوں صوبوں میں کامیابی حاصل نہ کر سکی

مغربی پاکستان میں سیاسی یک جہتی کا فقدان

چنانچہ انتخابات کے بعد پاکستان کا مغربی حصہ سیاسی یکجہتی سے محروم رہا۔ جبکہ پاکستان کا مشرقی حصہ پوری طرح سے ایک ہی سیاسی قیادت کے سایہ میں آگیا۔

اسباب و علل

درحقیقت پاکستان کے مغربی حصہ میں کئی سال تک جو سیاسی یک جہتی نظر آتی تھی وہ مصنوعی طور پر پیدا کردہ تھی اور ون یونٹ کے توڑ دیئے جانے کے بعد سیاسی یک جہتی کا مصنوعی دھانسٹی خول بھی اتر گیا۔ اور وہ سیاسی تضاد بالکل نمایاں ہو گیا جو مشرقی پاکستان کی عوامی جدوجہد اور مغربی پاکستان کی سیاسی رفتار میں اول دن سے موجود چلا آرہا تھا

مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کے درمیان بھی یہ سیاسی تضاد موجود تھا جو ظاہر ہوا۔ بلکہ بہاولپور کا سیاسی رجحان بھی علیحدہ اور مختلف صورتوں میں نمایاں ہوا۔

اندیشے

یہی وجہ تھی کہ انتخابات کے نتائج سامنے آنے کے بعد سیاسی حقائق پر نظر رکھنے والے یہ اندیشہ محسوس کرنے لگے تھے۔ کہ کسی وقت بھی ایک بڑا سیاسی بحران اور آئینی تعطل رونما ہو سکتا ہے۔

ترجمان اسلام کے صفحات پر اس خطرہ کی نشان دہی جنوری میں ہی کر دی گئی تھی۔

اس بحران کے بارے میں یہ ہی گمان ہوتا تھا کہ کہیں اس کی ابتدا بھٹو صاحب کے کسی رویہ سے نہ ہو جائے۔ اور بعد میں یہ گمان صحیح نکلا۔

بھٹو صاحب کی کمزور و پیچیدہ پوزیشن

ہم سمجھتے ہیں کہ انتخابات کے بعد اگرچہ بھٹو صاحب کی سیاسی پوزیشن نہایت عجیب و غریب اور پیچیدہ سی ہو گئی۔ اس لئے کہ ان کے دعوے، عزائم اور پروگرام کا تعلق پورے پاکستان کی قیادت اور سربراہی سے تھا۔ اور وہ ان کی تکمیل اسی صورت میں کر سکتے تھے کہ تمام پاکستان پر حاوی آجائیں لیکن انتخابات کے نتائج نے انہیں صرف پنجاب اور نصف سندھ کا رہنما بنا کر رکھ دیا۔ ادھر شیخ مجیب الرحمٰن پورے مشرقی پاکستان کے قائد بن کر ابھر آئے۔

—— بھٹو صاحب کے یہاں ایک اور کمی بھی موجود تھی۔ ان کی تمام انتخابی کامیابی ان کی سرگرم اور زوردار شخصیت کا نتیجہ تھی۔ اور ان کی پارٹی کے نام پر کامیاب ہونے والے بیشتر افراد اپنی کوئی ذاتی سیاسی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔

بھٹو صاحب نے عوامی تحریک چلا کر اپنے آپ کو تو بنایا۔ جماعتی تنظیم کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی۔ بیشتر سیاسی کارکن کی وجہ سے عام افراد کو آگے بڑھایا۔ اور اپنی شخصیت کو ہی پیش لاتے رہے۔

علی احمد تالپور اور محمود علی قصوری جیسے لوگ جنہیں سیاسی ادراک حاصل ہے، پیپلز پارٹی میں خال خال ہی ہیں اور انہیں بھی اتنا قرب حاصل نہیں جتنا غلام مصطفیٰ کھر معراج محمد خاں اور پیرزادہ عبدالحفیظ کو ہے۔ اس طرح سیاسی اقدامات متعین کرنے کا سارا عمل بھٹو صاحب ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اور ان کی پارٹی اوپر سے نیچے تک ان کی شخصیت ہی کے اردگرد گھومتے رہنے پر مجبور ہے۔

چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ وہ اپنی پیچیدہ اور عزائم سے کم تر پوزیشن کو بڑھانے کے غلط رخ کی طرف متوجہ ہو گئے اور حالات کا صحیح اندازہ نہیں کر سکے۔

پیپلز پارٹی کے قلمکاروں کی تنگ ظرفی

ان کے قلمکاروں کی نگارشات میں مسائل کے تجزیہ کے بجائے دوسروں پر کیچڑ اچھالتے رہنے کا مواد بڑھنے لگا۔ اور جتنا یہ مواد بڑھا۔ پیپلز پارٹی کے ہمدردوں کا دائرہ محدود تر ہوتا چلا گیا۔

حالانکہ بھٹو صاحب اور ان کے حامیوں کو انتخابات کے بعد کی اپنی کمزور پوزیشن کا مکمل احساس کر کے اپنی سیاسی حکمت عملیوں کا پروگرام مرتب کرنا چاہیئے تھا۔

پیپلز پارٹی کے پے در پے غلط اقدامات

وہ معاشی و اقتصادی تبدیلیوں کا پروگرام لے کر اٹھے تھے۔ انہیں زیادہ زور اس پروگرام کی تفصیل پر دینا چاہیئے تھا اور دوسری کامیاب ہونے والی پارٹیوں کے پروگراموں سے اپنے پروگرام کو ہم آہنگ بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تھی

انہیں مغربی پاکستان کی دوسری پارلیمانی پارٹیوں سے مشورہ کئے بغیر شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ خود بڑھ کر گفتگو کا آغاز نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اسی طرح دوسروں کو اعتماد میں لئے بغیر اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کے التوا کا اعلان بھی مسائل کو سمجھنے اور سیاسی دانائی سے بعید تر تھا۔

سچ تو یہ ہے کہ الیکشن میں شاندار کامیابی کے فوراً بعد ان کے فاتحانہ جلوسوں، جلسوں سے کر صدر سے بار بار ملاقاتیں کرنے، ڈھاکہ شیخ مجیب الرحمٰن سے گفتگو کے لئے جانے۔ اسمبلی کے التوا کا مطالبہ کرنے تک ان کا ہر قدم غلط اندازوں، غلط اندیشیوں اور سیاسی ناپختگیوں کا افسوسناک اور غیر متوقع نمونہ رہا۔

حیرت ہے کہ ان کی پارٹی میں کسی شخص نے بھی ان اقدامات کے ممکنہ خطرناک مواقب کی طرف بھٹو صاحب کو متوجہ نہیں کیا۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کا مکتوب گرامی

احقر محمد حنیف سہارنپوری کے نام

محترم حافظ محمد حنیف صاحب!

السلام علیکم! اخبار ترجمان اسلام اشاعت تاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۷۱ء صفحہ ۹ پر ایک مضمون بعنوان "حضرت مولانا مفتی محمود صاحب" شائع ہوا ہے۔ اس میں بعض غلط باتیں لکھی گئی ہیں اور بعض غلط باتیں اچھالی گئی ہیں اور بعض غلط نظریے پیش کئے گئے ہیں۔ ایسا مضمون ہمارے اخبار میں آئندہ شائع نہ کیا جائے۔ جو مضمون کسی رسالے یا کتاب یا اخبار سے نقل کیا جائے۔ اس کو پورا دیکھ لینا چاہیئے۔ مضمون شروع ہونے سے پہلے یہ نوٹ لکھ دیا گیا ہے کہ ادارہ ترجمان اسلام کا مضمون سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ ہم نے ترجمان اسلام کو محض صحیح نظریات کی اشاعت کے لئے جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ مفسر قرآن حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ہے۔ اس میں صرف وہی مضمون شائع ہو جو جماعتی پالیسی اور ادارہ ترجمان اسلام کی رائے سے بالکل متفق ہو۔

غلام غوث ہزاروی (ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

حقیقت پسندی سے گریز

حالانکہ اگر وہ ذرا سی سیاسی دانشمندی سے کام لیتے تو سمجھ سکتے تھے کہ ان کے یہ تمام اقدامات شیخ مجیب الرحمٰن اور دوسروں کے لئے چیلنج ثابت ہوں گے اور شیخ صاحب و دوسروں کو اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کا موقعہ دے دینگے۔

بے شک آنے والا بحران ناگزیر تھا۔ لیکن اگر وہ تحمل اور دانائی سے کام لیتے تو اس بحران کا آغاز شیخ صاحب کے اقدامات سے ہوتا۔

بھٹو صاحب نے الیکشن اگر ۶ نکات کی حمایت میں نہیں لڑا تھا تو مخالفت میں بھی نہیں لڑا تھا۔ اس لئے ان کا شیخ مجیب کے ۶ نکات کے مقابلہ میں فریق بن جانا قطعی سیاسی دانائی نہیں تھی۔

عوامی لیگ کے ۶ نکات

مجیب کے ۶ نکات سے پاکستان کی وحدت متاثر ہوتی ہے تو یہ خالص سیاسی مسئلہ تھا۔ جس کے لئے اسمبلی میں استثناءات اور تحفظات تلاش کئے جا سکتے تھے اور مجیب صاحب کے سامنے رکھے جا سکتے تھے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ۶ نکات کی براہ راست زد ملک کے اس نوکر شاہی نظام پر پڑتی ہے۔ جو ایک صدی سے زیادہ سے انگریزوں اور ان کے جانشینوں کے ہمہ گیر استعماری اقتدار کا ذریعہ بنا ہوا ہے اس لئے ۶ نکات کے خلاف کھلی محاذ آرائی بدنام زمانہ اور ظالم نوکر شاہی کو تحفظ دینے کا شبہ پیدا کرتی ہے۔

بھٹو صاحب کو جو انقلابی لیڈر ہونے کے مدعی ہیں اپنے آپ کو اس شبہ کی زد میں نہیں لانا چاہیئے تھا

کیا کرنا چاہیئے تھا؟

انہیں تو چاہیئے تھا کہ وہ انتخابات کے فوراً بعد کسی سے بھی ملاقاتوں و گفتگوؤں کا سلسلہ شروع کئے بغیر قومی اسمبلی کا افتتاحی اجلاس جلد سے جلد بلانے کا مطالبہ کرتے صوبوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل صوبوں میں نمائندہ عبوری حکومتوں کے قیام کا مطالبہ کرتے۔ اور مرکز میں تمام نمائندوں پر مشتمل شہری حکومت کی بحالی کا مطالبہ کرتے۔

اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کی عوامی تائید حاصل کر لیتے بلکہ مشرقی پاکستان کے عوام کو بھی ایک بڑی حد تک متاثر کرنے کی پوزیشن میں آجاتے۔ اور اپنی پوزیشن ہر طرح کے شک و شبہات سے بچا لے جاتے۔

ہم نے ان اقدامات کی طرف ۱۵ جنوری کے ترجمان اسلام میں توجہ بھی دلائی تھی۔

اب اگر بحران پیدا ہوتا تو شیخ مجیب الرحمٰن صاحب کے رویہ سے پیدا ہوتا۔ اور وہ مغربی پاکستان پر کسی قسم کا اعتراض کرنے کی پوزیشن میں آج نہیں ہوتے اور نہ مغربی پاکستان کی کوئی سیاسی جماعت بھٹو صاحب کے موقف سے اختلاف کرنے کی پوزیشن میں رہتی۔

لیکن افسوس کہ وہ آخر تک سیدھے راستہ سے کترا کر چلتے رہے۔

دوسروں کو کوسنے سے مسائل حل نہیں ہوتے

ان کے لئے اور ان کے چند قلمکار حامیوں کے لئے یہ تو آسان ہے کہ وہ اپنے سے اختلاف کرنے والوں کو سامراج دوست، اسلام پسند، دھوکہ باز، غدار، ترمیم پسند اور الابلا کہتے اور لکھتے رہیں۔ لیکن اس سے نہ بگڑتی ہوئی فضا سازگار ہوگی اور نہ بحرانی مسائل حل ہو سکیں گے۔

غلطیوں کا نتیجہ

وہ خود سوچیں کہ کس طرح تمام معاملہ ان کے ہاتھوں سے اور پورے مغربی پاکستان کے ہاتھوں سے نکل کر شیخ مجیب الرحمٰن کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے اور اب صدر کو پیشقدمی کر کے شیخ صاحب سے معاملات حل کرنے کی کوشش کرنا پڑ رہی ہے

کیا وہ اس صورت حال کے پیدا ہو جانے کی ذمہ داری سے خود کو بری قرار دے سکتے ہیں؟ یا اپنے مخالفین پر بری کردہ اور ان کے پیرو اہل قلم اس نقصان و افتاد کی تلافی کر سکتے ہیں؟

مغربی پاکستان کا کوئی لیڈر اس پوزیشن میں نہیں رہا کہ شیخ صاحب سے رد و کد کر کے کوئی بات منوا سکے۔ حالانکہ اگر اسمبلی کا اجلاس شروع ہو جاتا تو ایسا کرنا ہر رکن کے لئے آسان ہوتا۔ اور شیخ صاحب کو اپنے نکات پر اسمبلی میں اصرار جاری رکھنے کے بارے میں بار بار سوچنا پڑتا۔ اور بحران پیدا کرنے کی ذمہ داری لینے سے وہ ہزار بار گریز کرتے۔

پاکستان کی وحدت کا مسئلہ

نیز یہ کہ ۶ نکات سے پاکستان بالکل ختم نہیں ہو رہا تھا ایک کمزور وفاق ہی سہی، بہرحال قائم ہو جاتا۔ علاوہ ازیں صوبوں پر یہ شبہ ان کی حب الوطنی کی توہین کے مترادف ہے کہ وہ بیرونی امداد اور بیرونی تجارت کے معاملات میں پاکستان کے مجموعی مفادات سے غداری کے مرتکب ہوں گے۔ آخر پاکستان ان صوبوں سے ہی تو عبارت ہے۔ پھر غداری کا کیا سوال ہے آگے چل کر اس وفاق کے مضبوط تر ہو جانے کے ہزارہا امکانات موجود تھے۔

سیاست کوئی جامد شے نہیں ہے کہ جو کچھ آج طے پا جائیگا کل اس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہوگی۔ تجربہ کچھ عرصہ میں ہی راہ راست پر ڈال سکتا ہے اور ڈال دیتا ہے۔

امریکہ کی ۱۳ ریاستوں نے جب وفاق بنایا تھا تو وہ کتنا کمزور تھا کہ برطانوی سیاست دانوں کی ایک جماعت مدتوں اس کے ٹوٹ جانے کی منتظر رہی۔ لیکن تجربہ نے نہ صرف اس وفاق کو طاقتور بنا دیا۔ بلکہ آج امریکہ کا وفاق پچاس ریاستوں تک پھیل چکا ہے۔

مسلمانوں میں تو اشتراک عمل کے امکانات ہر قوم سے زیادہ ہیں، بشرطیکہ انہیں بروئے کار آنے دیا جائے۔

بہرکیف حالات کا موجودہ دھارے تک پہنچنا ملک کی بدقسمتی ہے۔ اور بھٹو صاحب اور پیپلز پارٹی پر کوئی الزام عائد کئے بغیر یہ کہنا پڑے گا کہ اس میں ان کی معاملہ فہمی کی غلطیوں کا بڑا دخل ہے۔

مفاد پرست اور شکست خوردہ عناصر کی بن آئی

مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں کہ شکست خوردہ اور مفاد پرست طبقوں نے حالات کو الجھانے میں زبردست کردار ادا کیا ہے۔ لیکن یہ کہے بغیر بھی نہیں رہا جا سکتا کہ ان کو یہ موقعہ بھٹو صاحب کے غیر مآل اندیش اور عاجلانہ اقدامات نے بہم پہنچایا۔

اور شاید اس طرح ان اقتصادی تبدیلیوں کا خواب بھی ادھورا ہی رہتا نظر آتا ہے۔ جس کے دعووں کی اساس پر بھٹو صاحب نے اپنی تحریک برپا کی تھی۔

یقیناً ان کے حامی اخبار اور اصحاب قلم کی تلخ نگارشات اس افسوسناک ناکامی کی تلافی نہیں کر سکتیں جو دوست و دشمن اور صحیح و غلط میں تمیز کرنے سے عاری ہیں۔

کاش یہ سطور بھٹو صاحب اور پیپلز پارٹی کو حقیقت پسندی کی راہ پر ڈال سکیں۔

۱۶ مارچ ۱۹۷۱ء

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

رحیم یار خاں ضلعی امیر کا پیغام

حضرت مولانا غلام ربانی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں نے دفتر جمعیۃ سے اپنے خصوصی پیغام میں ضلعی شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تحصیلوں میں مندرجہ ذیل حضرات سے جماعتی توسیع و تنظیم کے لئے تعاون کریں۔ تشکیلات جاری رکھیں۔ اجلاس باقاعدگی سے کریں، اور کارروائی دفتر میں بھیجیں۔

تحصیل لیاقت پور

مولانا محمد یکی صاحب حجازی ناظم ضلع۔ جناب سید حامد علی شاہ صاحب فیروزہ۔ چودھری خورشید احمد صاحب امین آباد۔

تحصیل خانپور

مولوی منظور احمد صاحب مدرسہ احیاء الاسلام ظاہر پیر مولوی فداء الرحمٰن صاحب درخواستی۔ منظور الحق صاحب سہجہ

تحصیل صادق آباد

میر عبدالرحیم صاحب۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب۔ مولوی عبدالکریم صاحب

تحصیل رحیم یار خاں

مولوی محمد اسماعیل صاحب۔ مولوی عطاء الدصاحب وارثی۔ حاجی فاضل محمد صاحب لڈ گامن

ان مذکورہ افراد کے ساتھ معاونت کریں اور حلقہ وار جدید تشکیلات شروع کریں اور کارروائی اجلاس باقاعدگی سے کریں اور کارروائی کی نقول ضلعی دفتر میں فوراً روانہ کریں۔ (جمیل اختر وٹو ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں

جمعیۃ علماء اسلام بلہگ بالا ہزارہ

قاری محمد سلیمان صاحب عباسی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بلہگ بالا مانسہرہ ہزارہ نے اپنے حلقہ میں مختلف دیہات کا دورہ کیا اور عوام کی غنہ کایات سنیں۔ قاری محمد سلیمان صاحب عباسی نے تمام عوام الناس کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ہر قسم کا تعاون جمعیۃ سے کیا تھا۔

"قاری صاحب نے عوام کو تلقین کی کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ رکن سازی کی مہم شروع رکھیں۔ مختلف جلسہ گاہوں میں یہ قرارداد بھی پاس کی گئی۔ حکومت صوبہ سرحد سے کہ ان غریب عوام کے مطالبے پورے کئے جائیں۔ جن کے پاس زمین، جائداد بلکہ جو مکان کے سایہ بھی محروم ہیں۔ جو کئی پشتوں سے جاگیرداروں کے غلام ہے ہیں۔ جن کو انگریز کے دور سے لے کر آج تک زمین اور مکان سے محروم رکھا گیا ہے۔ عوام اپنے حقوق مانگتے ہیں۔ (محمد سلیمان عفی عنہ)

کھیوڑہ

بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت مولانا محمد اکرم امیر جمعیۃ علماء اسلام سب ڈویژن پنڈ دادنخاں ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) کھیوڑہ کا بسوں کا اڈہ بازار سے باہر منتقل کیا جائے۔ کیونکہ بازار میں حادثہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۲) تحصیل پنڈ دادنخاں میں جلالپور سے لیکر للہ تک نہر کا اجرا فوراً کیا جائے۔

(۳) لالہ موسے سے خوشاب تک جو گاڑی یکم اپریل سے بند کی جارہی ہے۔ اس کے برعکس للہ تک ریل کار چلائی جائے۔ یا پھر گاڑی بند نہ کی جائے۔

(۴) جامع مسجد میں جمعہ کے وقت قرار داد پاس ہوئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ چیچہ وطنی کے واقعات کی تحقیق کا معاملہ ہائیکورٹ کے کسی مسلمان جج کے سپرد کیا جائے اور اس حادثہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے ورثاء کو خوں بہا ادا کیا جائے اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے

(۵) کھیوڑہ نمک کان کی یرمین کا یہ مطالبہ فوراً منظور کیا جائے کہ ڈبلیو۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی جو کروڑ اپانی سوڈا کمپنی کو مفت دیتی ہے۔ سوڈا کمپنی اس کا معاوضہ دے۔ اس کے مفت دینے سے خود گورنمنٹ کو ۲۰ لاکھ روپے سالانہ کا نقصان ہو رہا ہے۔

(امیر جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ ضلع جہلم)

رستم تحصیل سکھر میں امن کمیٹی کا قیام

قصبہ رستم میں جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی جمیلہ سے بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۷۱ء کو امن کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ کمیٹی کے عہدیدار درج ذیل ہیں:۔

(۱) مولانا محمد یعقوب صاحب صدر (۲) حکیم عبدالقادر صاحب نائب صدر (۳) مسٹر عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری (۴) مولوی عبدالحق ناظم نشرواشاعت (۵) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب خازن (۶) اختر حسین، عبدالعزیز آڈیٹرز۔

عہدیداروں کے علاوہ ۱۵ آدمی مقامی و جماعتوں سے (ارکان مجلس شوریٰ کے بھی منتخب کئے گئے۔ باقی بہت تعداد میں ممبران کمیٹی بنائے گئے۔ اور ہر شہری کو ممبر بننے کا حق دیا گیا۔ جو کمیٹی کے احکام کا پابند ہوگا۔ کمیٹی کے عہدیداروں و ارکان خصوصی ممبران سے حلف لیا گیا کہ شہر میں امن و اصلاح کی فضا پیدا کرنا اور ہر نسلی و ملکی امتیاز کو دور کرنا اور قانونی حدود کے اندر اپنے فیصلے کمیٹی کے حوالے کرنا۔ آخر میں کمیٹی نے اتفاق رائے سے چند قرار دادیں پاس کیں۔ وہ یہ ہیں:۔

(۱) امن کمیٹی رستم کے عہدیدار و ارکان ڈویژنل کمشنر و ڈی سی سکھر سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ رستم سے شکارپور جانے والی۔ اسپیل کچی سڑک پر بڑی مقدار میں مٹی جون کے مہینے سے پہلے ڈالی جائے۔ پلیں ٹوٹی ہوئی بعد بنائی جائیں۔ نہروں میں پانی آنے کی وجہ سے سڑک و پلیوں کا کام نہ ہو سکے گا۔ سڑک ڈوب جائے گی۔ آمد و رفت معطل ہو جائے گی۔

(۲) رستم میں دیہی شفاخانہ و زچہ خانہ جلد مقرر کیا جائے

(۳) رستم کو بجلی کی مشہور روڈ واقع فیضو بنگلہ سے تین میل کے فاصلہ سے فراہم کی جائے۔ تین میل کے فاصلے پر دو اور گاؤں ہیں۔ جن کو بجلی کی ضرورت ہے۔ یہ کام بھی جون کے مہینہ سے پہلے پہلے شروع کیا جائے تاکہ پانی آنے کی وجہ سے رکاوٹ نہ ہو۔

کمیٹی نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ واپڈا سکھر والے ہمیشہ رستم کے علاقہ کو نظر انداز کیا ہے جبکہ ہر سال وعدہ کرتے ہیں کہ اس سال رستم کو بجلی فراہم کی جائے گی۔ اس لئے ہم حکام بالا سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کی تحقیقات کرائی جائے۔

سرحد میں صوبائی دفتر کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی تمام اضلاعی شاخوں اور جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے وابستہ حضرات کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا نیا دفتر سرکی روڈ پشاور چوک نمک منڈی میں قائم ہے۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا فون نمبر ۴۶۵۳ ہے۔

تمام اضلاع اور قبائلی شاخیں براہ راست صوبہ دفتر سے رابطہ قائم رکھیں۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے خطوط بھی دفتر کے پتہ پر آنے چاہئیں جو جماعتی امور سے متعلق ہوں۔

صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ صوبہ سرحد)

دینی مدارس کے طلباء کے لئے خوشخبری

اعلان داخلہ

مدرسہ عربیہ رحمانیہ جامع مسجد چوہدری الہ داد مرحوم جہانیاں منڈی ضلع ملتان میں محکمہ اوقاف کی زیر تحویل دوبارہ اشاعت علوم دینیہ کے لئے طلبہ کا داخلہ شروع ہے۔ جس میں جناب ناظم اعلیٰ اوقاف لاہور نے ۲۵ روپے ماہانہ فی طالب علم بیس وظائف منظور کئے ہیں۔ نیز رہائش وغیرہ کا انتظام مدرسہ مذکور میں مستقل طور پر موجود ہے۔ لہٰذا قرأت و تجوید حفظ قرآن مجید عربی علوم حاصل کرنے والے طلبہ اپنی درخواستیں برائے داخلہ معہ کوائف درج ذیل پتہ پر ہفتہ کے اندر روانہ کر دیں۔

محمد عارف الدخطیب جامع مسجد
چوہدری الہ داد جہانیاں منڈی
ضلع ملتان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے جنرل سیکرٹری قاضی عبداللطیف صاحب اور جمعیۃ کے ایک رکن حاجی شیر زمان خاں برہ خیل کی گرفتاری اور ضمانت پر رہائی

مورخہ ۱۰ کلاچی کی مقامی پولیس نے جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری قاضی عبداللطیف صاحب اور جمعیۃ کے ایک رکن حاجی شیر زمان صاحب کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی اور توڑ پھوڑ اور آتشزدگی کے الزام میں گرفتار کر لیا جن کو بعد ازاں اے سی صاحب کلاچی نے چھ ہزار روپے کی حاضر ضمانت پر رہا کر دیا۔ تاہم شہر میں کافی اضطراب اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ شیعہ فرقہ جن کی تعداد کلاچی معدودے چند افراد سے زیادہ نہیں۔ ۱۹۷۱ء کو بغیر کسی منظوری کے خلاف معمول اچانک اپنا تعزیہ بازار میں پھرایا۔ جس کے ردعمل کے طور پر سنیوں میں یک دم اشتعال پھیل گیا۔ اور ہوتے ہوتے ایک بہت بڑے جلوس کی شکل اختیار کی۔ جس نے مقامی انتظامیہ اور فرقہ مذکور کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ جلوس کے اختتام پر معززین شہر کے ایک وفد نے قاضی صاحب موصوف کی سرکردگی میں اے سی صاحب سے ملاقات کر کے لوگوں کے جذبات کی ترجمانی کی۔ جس کے نتیجہ میں مذکورہ ہر دو حضرات کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ یاد رہے کہ دوسری جانب سے تاہنوز کسی کی گرفتاری کی یقینی اطلاع نہیں۔ اس سلسلے میں آج جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس مختصر نوٹس پر بلایا گیا جس میں شہر کے معززین کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے نائب امیر مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے کی۔ آپ نے ملکی بحران کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے حالات میں بھی انتظامیہ کی غفلت اور لاپرواہی سے ملک کے لئے اور زیادہ مشکلات پیدا کرنا انتہائی غیر دانشمندانہ اقدام ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا یہ اہم اجتماع ۱۰ محرم عاشورہ کو کلاچی میں اہل تشیع کی جانب سے اشتعال انگیز طریقہ پر بلا لائسنس تعزیہ نکالنے پر انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہوا حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ موقعہ کے مجسٹریٹ اور انتظامیہ سے سخت باز پرس کرے کہ ایسے حالات میں جبکہ ملک میں امن برقرار رکھنے کی شدید ضرورت ہے کیونکر ایسے اقدام پر چشم پوشی کی گئی جس کو عام طور پر شہر میں انتظامیہ کی اشتعال انگیزی کرنے والوں کے ساتھ خفیہ سازباز سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ اس اجتماع کو تعجب ہے کہ جبکہ گزشتہ سال کا واقعہ بھی سامنے تھا۔ اور ان لوگوں کے خلاف امن سرگوشیاں شہر بھر میں گشت کر رہی تھیں اور ۷ محرم ۱۹۷۱ء کے جمعوں میں یہاں کے خطیب صاحبان نے صاف الفاظ میں کہہ بھی دیا تھا کہ اگر انتظامیہ یہ چاہتی ہے کہ یہاں حسب سابق امن برقرار رہے تو اسے ان لوگوں کی حرکات پر خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ پھر نہ معلوم ان تمام اعلانات کے باوجود انتظامیہ کیوں خواب خرگوش میں محو رہی۔ اور یہ حالات پیدا کرنے کی اجازت دی جس کی وجہ سے عامۃ المسلمین میں اشتعال پیدا ہوا۔ حاصل یہ کہ یہ اہم اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ:

(۱) اشتعال انگیز طریقہ پر بلا لائسنس تعزیہ نکالنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔

(۲) اور یہ کہ کلاچی انتظامیہ کے خلاف فوری تحقیقات کی جائے۔

(۳) نیز ساتھ ہی شہر کے معزز عالم دین اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ کے جنرل سیکرٹری مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اور شہر کے ایک معزز تاجر حاجی شیر زمان خاں برہ خیل جنہوں نے عوام کو بڑی حد تک تصادم سے بچایا پر جو مقدمہ چلایا گیا ہے وہ فوری طور پر واپس لے کر عامۃ المسلمین کو مطمئن کیا جائے۔

نیز اس موقعہ پر تنظیم اہلسنت والجماعت کی فوری تشکیل بھی کی گئی۔ جس کے صدر حاجی محمد افضل خاں صاحب نائب صدر عبدالرحیم خاں شیخی ناظم اعلیٰ محمد نواز صاحب اور نائب ناظم امان اللہ خاں شیخی منتخب ہوئے۔

نیز اجلاس میں ایک وفد کی تشکیل ہوئی جو ڈی سی صاحب اور کمشنر صاحب ڈیرہ سے ملاقات کرے گا۔

بھلوال میونسپل ڈگری کالج میں جمعیۃ طلباء اسلام کی عظیم الشان کامیابی

گزشتہ ماہ میونسپل ڈگری کالج بھلوال کی سٹوڈنٹس یونین کے انتخابات ہوئے۔ جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے مندرجہ ذیل حضرات نے عظیم الشان کامیابی حاصل کی۔

وائس پریذیڈنٹ چودھری عابد حسین۔ جنرل سیکرٹری چودھری محمد سلطان بھلوانہ۔ جائنٹ سیکرٹری چودھری محمد افضل آفتاب۔ فسٹ امیر نائنہ۔ محمود الحسن۔ تھرڈ امیر چودھری مکند حیات صاحب

یاد رہے بھلوال میں جمعیۃ طلباء اسلام کے قیام اور تنظیم کا کام جناب عبدالستار صاحب نے دن رات کیا اور ان کی کوشش سے جمعیۃ طلباء اسلام نے کامیابی حاصل کی۔ (محمد صادق از سرگودھا)

اعلان جلسہ

۱۸ صفر بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جامع مسجد مدرسہ کاشف العلوم رجسٹرڈ جوہر آباد میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت شیخ الکل مولانا محمد رسول خاں صاحب مدظلہ جانشین حضرت حکیم الامت منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب کے علاوہ اور علماء بھی تشریف لا رہے ہیں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(عبداللطیف عفی عنہ مہتمم)

بقیہ — بھارت سیاست کے نئے موڑ پر

اور اندرا کو متعدد انقلابی جرأت کے اقدامات کرنے ہونگے جن کے لئے انتخابات میں شاندار کامیابی نے مواقع مہیا کر دیئے ہیں۔

لیکن عوام کی امیدیں بڑھ جائیں گی اور نئے تضادات بھی ابھریں گے۔ اور ان پر قابو پا کر ہی اس کامیابی کو خوش آیند نتائج تک لے جایا جا سکتا ہے۔

آئندہ کی کانگریسی حکومت کے سامنے بیرونی مسائل میں اہم ترین پاکستان کے ساتھ تعلقات اور چین کے ساتھ روابط کے معاملات ہیں۔

داخلی طور پر فرقہ پرستی، تخریب کاری اور بڑھتی ہوئی اجارہ دارانہ سرمایہ داریت کے مسائل ہیں۔

اگر اندرا گاندھی ان تمام خارجی و داخلی مسائل پر خوش اسلوبی کے ساتھ قابو پا لیتی ہیں تو وہ نہ صرف بھارت کو مستقبل کے انتشار سے بچا لیں گی بلکہ کانگریس کے وقار و اثر کو دوبالا کر دیں گی۔ اور آزاد ہندوستان کی تاریخ میں یہ ان کا سب سے زیادہ روشن کارنامہ شمار کیا جائے گا جس کے انجام دینے سے ان کے والد بھی بے بس ہو گئے تھے کیا وہ اس آزمائش میں پوری اتریں گی؟ اب بھارت کی سیاست کے لئے یہی سوالیہ نشان رہ گیا ہے۔

درس قرآن پاک

مورخہ ۴ بروز اتوار امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری دفتر تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ بالمقابل شاہ محمد غوث ۹½ بجے صبح درس قرآن پاک دیں گے۔ تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

الداعی: ناظم دفتر تحفظ ختم نبوت لاہور

مجربات عباسی دواخانہ

امام طب دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/- روپے۔

حب عنبری مقوی اعصاب مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتا ہے طبعی امساک پیدا کرتا ہے کورس ۱۰/- روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ
۹-ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

امریکی سازشیں اور ہتھکنڈے

محمد حنیف سہارنپوری

چیچہ وطنی کا المناک سانحہ

ملک میں جبکہ آئینی تعطل کو دور کرنے کے لئے سوچ بچار جاری ہے۔ عین اسی موقعہ پر چیچہ وطنی میں ایک مسلمان کو مرزائیوں نے اپنے گھر میں بلاکر شہید کردیا۔ میں اس سلسلہ میں کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ تحقیقاتی عدالت اس کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ تاہم اتنی بات ضرور عرض کروں گا کہ یہ مرزائیوں کی سوچی سمجھی سازش معلوم ہوتی ہے اور اس واقعہ کے پس منظر میں بھی امریکی سازش ہی کارفرما ہے۔

ایم ایم احمد جو اب تک کئی عہدوں پر فائز رہ چکا ہے اس کی سرگرمیاں اور خفیہ منصوبے بھی قابل توجہ ہیں۔ ایم ایم احمد اور اس قسم کے جتنے بھی اعلیٰ افسر رہ چکے ہیں۔ وہ اس وقت اس تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں کہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے علیحدہ کردیا جائے اور اس طرح مغربی پاکستان میں مرزائی حکومت کے قیام کا راستہ ہموار ہوسکے جس کا وہ ایک عرصہ سے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں کونسل مسلم لیگ کے راہنما ایئر مارشل نور خاں کے حالیہ بیان کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ انہوں نے مسٹر ایم ایم احمد کا نام لیکر کہا ہے کہ

"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے غلط حکمت عملی سے مشرقی پاکستان سے دور کردیا ہے۔ ایئر مارشل نور خاں نے الزام لگایا کہ حکومت سے متعلق بعض افراد موجودہ آئینی بحران میں براہ راست مداخلت کرتے رہے ہیں اور بعض سیاسی جماعتوں کو ہدایت دیتے رہے ہیں"۔

(روزنامہ آزاد لاہور ۳ مارچ ۷۱ء)

میں نے اس سے قبل عرض کیا تھا کہ انگریز نے برصغیر میں مخصوص مفادات کی حفاظت کے لئے مرزائی فرقے کو جنم دیا تھا۔ اسی لئے اب مرزائی فرقہ اس ملک میں گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ اور چیچہ وطنی میں ایک مسلمان کی شہادت اور پھر پولیس کا بے دردی کے ساتھ تین چار مسلمانوں کا شہید کرنا ملک کو خانہ جنگی کے راستہ پر ڈالنے کی ایک سازش ہے۔ ایئر مارشل نور خاں نے اپنے بیان میں ایم ایم احمد کا نام لے کر جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس میں ایک وجہ انہوں نے یہ بھی بتائی ہے کہ اس قسم کے لوگوں کی غلط حکمت عملی نے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے دور کردیا ہے۔ اس کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ مشرقی پاکستان میں ایم ایم احمد کے متعلق باقاعدہ مظاہرے ہوچکے ہیں اور اس کو برطرف کرنے کا مطالبہ بھی کیا جاچکا ہے۔ مشرقی پاکستان کے عوام ایم ایم احمد کی غلط حکمت عملی کے سخت خلاف ہیں

ربوہ پاکستان کا امیر ترین قصبہ

مغربی پاکستان میں ربوہ پاکستان کے دوسرے شہروں کی بہ نسبت ایک امیر ترین قصبہ ہے، جو ایم ایم احمد کی خاص نظر عنایت کا نتیجہ ہے۔ ابھی چند روز ہوئے، ایک اخبار میں لائلپور کے ایک صاحب کا بیان شائع ہوا تھا۔ جس میں اس نے کہا تھا کہ سوئی گیس جس سے لائل پور چنیوٹ اور سرگودھا جیسے اہم صنعتی شہر محروم ہیں لیکن لاکھوں روپے کی لاگت سے پائپ لائنیں بچھاکر ربوہ کو سوئی گیس مہیا کی گئی ہے۔

کیا سوئی گیس سے بڑے بڑے شہروں کو ابھی تک محروم رکھ کر اور ربوہ کو دے کر ایم ایم احمد نے اپنے منصب سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور کیا ایم ایم احمد جو رول ادا کر رہا ہے وہ بقول ایئر مارشل نور خاں کے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے دور کرنے کی سازش یا پھر مرزائی حکومت کے قیام کا راستہ ہموار کرنا ہے اور مفتی محمود صاحب کو شہید کرنے اور چیچہ وطنی بلکہ جہلم میں مزدوروں پر مرزائیوں کی فائرنگ یہ سب اسی سازش کی کڑیاں ہیں۔

ہفت روزہ "شہاب" کی شہادت

کیا چیچہ وطنی کے حادثہ میں امریکی سازش ہے؟ اس سلسلہ میں ہفت روزہ شہاب ۴ مارچ ۷۱ء کے شمارہ میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ

"واقعہ کے اگلے ہی روز ساہیوال کینال ریسٹ ہاؤس امریکی سفیر "فارلینڈ" اور اس کے پورے عملہ کے لئے ریزرو کرایا گیا۔ فارلینڈ کے بجائے اگلے دن اس کے دو سیکرٹری آئے اور انہوں نے سارا دن شہر میں گھوم پھر کر گذارا۔ اس دوران انہوں نے مسٹر احمد کمال، سہیل اقبال سوائے زمانہ سی آئی اے ایجنٹ کے بھائی سے خفیہ ملاقات کی اور ہڑپہ دیکھنے کے بجائے چیچہ وطنی کی جانب روانہ ہوگئے"۔

"شہاب" کی تحریر کی روشنی میں میری اس بات کی تصدیق ہوگئی، کہ چیچہ وطنی کے واقعہ کے پس منظر میں امریکی سازش کام کررہی ہے۔ لیکن ہفت روزہ شہاب نے اس حادثہ کے اصل مجرم یعنی مرزائیوں کو معاف کردیا ہے اور اس کی تمام تر ذمہ داری امریکہ کے توسط سے صرف مودودیوں پر ہی ڈالی ہے۔ میں شہاب کے اداریہ نگار اور رپورٹر کے ایمان پر تو شبہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اس نے اپنے اداریہ میں ہی ختم نبوت کا اقرار کرلیا ہے۔ اگرچہ وہ بالکل غیر مبہم ہے کیونکہ اس میں لکھا گیا ہے۔

"ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ ان کی شریعت آخری شریعت ہے۔ ان کی خاتمیت قرآن کی نص ہے۔ قرآن کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا"

اب مرزائیوں سے پوچھئے تو وہ بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور بایں معنیٰ آخری نبی ہیں کہ ان کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہیں پیدا ہوگا۔ خاتمیت کا بھی اقرار کرتے ہیں بایں معنیٰ کہ حضور کی مہر سے نبی بنیں گے اور مرزا قادیانی شرعی نبی نہیں بلکہ تابع یا ظلی بروزی نبی ہیں۔

شہاب کے اداریہ نگار کی اس مبہم عبارت کے بعد بھی ہم اس کے ایمان پر شبہ نہیں کرتے۔ تاہم اتنا ضرور عرض کرینگے کہ وہ کھلے لفظوں میں مرزا قادیانی کی تکذیب کریں۔

کیا اس واقعہ کے صرف مودودیے ہی ذمہ دار ہیں؟

شہاب کے رپورٹر اور اداریہ نگار نے اس واقعہ کے اصل محرک امریکن سیکرٹریوں اور مودودیوں کو قرار دیا ہے اور اس میں نام لئے بغیر امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کی ہے۔

کوئی سمجھدار انسان اس بات کی تصدیق نہیں کرسکتا کیونکہ ایک مسلمان شہید تو مرزائیوں کے گھر میں ہو اور اس کے ذمہ دار مودودیے ہوں۔

معلوم ہوتا ہے کہ اداریہ نگار نے مولانا کوثر نیازی کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھاکر مرزائیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ اگر مولانا موجود ہوتے تو شاید اداریہ نگار ایسی جرأت نہ کرتا۔ بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر یہ بھی ممکن ہے کہ خود کوثر نیازی صاحب کی ہی ہدایت ہو کہ وہ مرزائیوں کو معاف کرکے چیچہ وطنی کے واقعہ کی ساری ذمہ داری صرف مودودیوں پر ہی ڈالے کیونکہ پیپلز پارٹی اور مرزائیوں کی آج کل گہری دوستی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ اصل مجرم کون ہے اور امریکیوں کے اشارے پر یہ کھیل کیوں کھیلا گیا، تو ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے انگریز سے پرانے اور گہرے تعلقات کی بنا پر اور خود مرزا قادیانی کی تحریری شہادتوں کی روشنی میں واضح طور پر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے اصل مجرم مرزائی ہیں اور یہ سب کھیل مرزائیوں نے امریکیوں کے اشارے پر کھیلا ہے اور اگر شہاب کی بات سچی مان لی جائے تو اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ امریکیوں، مودودیوں اور مرزائیوں تینوں کی مشترکہ سازشوں سے کھیلا گیا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

(باقی پھر)

تین لاکھ کا عظیم الشان تعمیری منصوبہ

جامع مسجد دارالعلوم تعلیم الاسلام (رجسٹرڈ) شنکیاری کی تعمیر جدید

مقام شنکیاری تحصیل و ضلع ہزارہ میں ایک مشہور پرفضا قصبہ ہے۔ جسے علاقہ بھر میں ہر حیثیت سے مرکزیت حاصل ہے۔ اس مقام کے شایان شان جامع مسجد نہ ہونے کی وجہ سے اجتماعات جمعہ و عیدین میں بارش اور شدید گرمی و سردی کی وجہ سے جو تکلیف ہوتی تھی۔ اس کے پیش نظر ادارالعلوم تعلیم الاسلام نے دو منزلہ عالیشان جامع مسجد برلب دریائے سرن تعمیر جدید کا کام شروع کر دیا ہے۔ جس کی نچلی منزل کی دیواریں تیار ہو چکی ہیں۔ چھت باقی ہے۔ اس منصوبہ پر تین لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ اور مسجد ہذا ضلع ہزارہ میں اپنی مثال آپ ہوگی

اپیل

مخیر اور اہل دل حضرات کے لئے یہ سنہری موقع ہے کہ وہ اپنی حلال کمائی میں سے جامع مسجد کی تعمیر میں بھرپور حصہ لے کر اپنے ماں باپ اور اقربا کے لئے ایصال ثواب کے علاوہ جنت الفردوس میں عظیم الشان محلات تعمیر کرائیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے اللہ کے لئے مسجد بنوائی۔ اللہ پاک اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔ لہٰذا تمام مخیر مسلمان بھائیوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ تعمیر مسجد کے اس عظیم الشان منصوبہ میں دل کھول کر امداد اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو اس صدقہ جاریہ میں شرکت کی ترغیب دے کر آل علی الخیر کفا علیہ کا مصداق بنیں۔ نقدی کے علاوہ سریہ اور سیمنٹ کی تعمیر کے لئے اشد ضرورت ہے۔

امید ہے کہ ناظرین کرام اس دردمندانہ اپیل پر خصوصی توجہ فرما کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں گے۔

ترسیل زر و اشیاء مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں

السید ابوطاہر نواب حسین شاہ منتظم اعلیٰ و خطیب جامع مسجد دارالعلوم تعلیم الاسلام شنکیاری ضلع ہزارہ)

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام چہلم کا سالانہ جلسہ ملتوی

ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام چہلم کے سالانہ جلسہ کا اشتہار شائع ہوا تھا، ملکی حالات کے پیش نظر سالانہ جلسہ ملتوی ہو گیا ہے نئی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(مہتمم مدرسہ ہذا)

تنقید و تبصرہ

خلافت و ملوکیت، تاریخی و شرعی حیثیت

مصنف:۔ صلاح الدین یوسف
قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۷۵/ ۱۲ روپے
سستا ایڈیشن ۵۰/ ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ:۔ جامع مسجد اہلحدیث مصطفےٰ آباد لاہور

مودودی صاحب نے خلافت و ملوکیت کے نام سے بہت عرصہ ہوا ایک کتاب شائع کی تھی۔ جس کو پہلے تو بالاقساط ترجمان القرآن میں شائع کیا۔ پھر نئے اضافوں کے ساتھ اس کو کتابی صورت میں لے آئے۔ یہ کتاب جو مودودی صاحب نے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے تحریر کی تھی شیعہ فرقہ میں بہت مقبول ہوئی۔ کیونکہ کتاب کا اصل مقصد بھی شیعہ حضرات کو خوش کرنا تھا۔ کتاب کی تصنیف کے بعد بھی مودودی صاحب کو شیعہ حضرات سے وہ مقاصد حاصل نہ ہو سکے جو وہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ شیعہ حضرات نے اپنی سیاسی توجہ بجائے مودودی جماعت کے تمام کی تمام پیپلز پارٹی کی طرف مرکوز کر دی۔ مودودی صاحب نے شیعہ حضرات کو خوش کر کے دوسرے تمام فرقوں جن میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث حضرات شامل ہیں ناراضگی مول لے لی۔ میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ کتاب میں اہلحدیث حضرات کی نمائندگی کی گئی ہے۔

اس کتاب کے سب سے پہلے جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام نے قسط وار جواب لکھا۔ اور ان کے بعد اہلسنت کے مایۂ ناز عالم دین حضرت مولانا سید ذوالحسن شاہ صاحب بخاری نے عالمانہ دفاع کے نام سے ایک تحقیقی کتاب تصنیف کی جس نے بہت زیادہ مقبولیت حاصل کی۔

اہلحدیث حضرات میں اگرچہ دو گروپ ہیں۔ ایک احسان الٰہی ظہیر کا ہے۔ جو سیاسی طور پر مودودی صاحب کا دم چھلا ہے۔ جس کا تمام تر سیاسی جھکاؤ مودودی صاحب کے پلڑے میں ہے۔

میرے خیال میں جناب صلاح الدین یوسف صاحب جنہوں نے مودودی صاحب کی شیعہ نواز کتاب خلافت و ملوکیت کا جواب لکھا ہے۔ ان کا تعلق دوسرے گروپ سے ہے جس کا مودودی صاحب سے اختلاف ہے جناب صلاح الدین یوسف صاحب نے مودودی صاحب کی کتاب کا جواب لکھ کر اہلحدیث حضرات کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا ہے۔

کتاب پر زیادہ تبصرے کی ضرورت نہیں۔ کتاب کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ کتاب کا مقدمہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ کے ایک مضمون کو بنایا ہے۔ جو مولانا نے صحابہ کرامؓ کے دفاع میں شائع فرمایا تھا۔ کتاب طباعت و کتابت

بقیہ روزنامچہ

مفتی محمود صاحب (ڈ... / اسلام) نے مسٹر بھٹو کی اس تقریر پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسٹر بھٹو کی طرف سے مغربی پاکستان کی اصطلاح بار بار استعمال کرنا گمراہ کن ہے۔ اس لئے کہ اب مغربی پاکستان موجود نہیں ہے۔ ون یونٹ ٹوٹ جانے کے بعد یہاں چار صوبے ہیں۔ سرحد، بلوچستان، پنجاب اور سندھ۔ بھٹو صاحب کو پنجاب اور سندھ میں اکثریت حاصل ہے۔ اور وہ ان دو صوبوں کی نمائندگی کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ لیکن سرحد و بلوچستان میں انہیں نمائندگی حاصل نہیں۔ وہ اس کا دعویٰ کرنے میں حق بجانب نہیں اور اس طرح ان کا یہ دعویٰ جمہوری اعتبار سے بالکل غلط ہے کہ وہ مغربی پاکستان کی اکثریتی پارٹی کے سربراہ ہیں اور مغربی پاکستان میں اقتدار انہیں منتقل کیا جائے۔

— نرمی میں ابھی تک بحران جاری ہے۔

— مشرق وسطیٰ کے حالات خطرناک ہیں۔ تاہم ایسے خفیف آثار نمایاں ہو رہے ہیں کہ جنگ کا خطرہ ٹالا جا سکے

کے لحاظ سے بہت معیاری اور عمدہ ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ کاغذ کی قیمت انتہا کو پہنچی ہوئی ہے قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے۔

میں ان تمام حضرات جو اس موضوع سے دلچسپی رکھتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو ضرور خریدیں، اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔ ہر مصنف کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے۔ کتاب ہذا کے مصنف نے اپنے انداز میں مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت کا جواب خوب لکھا ہے

(ندیم راؤ)

معیاری دواخانہ کی مجرب اور آزمودہ دوائیں

پھلبہری (برص) کے مکمل خاتمہ کے لئے چالیس دن کا کورس ہے۔ اس دوا کے استعمال سے بے شمار لوگ پھلبہری کے موذی مرض سے نجات پا چکے ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۱۵/۰ روپے۔

جریان و احتلام کے موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرب دوا، قیمت مکمل کورس ۱۵/۰ روپے۔

سیلان الرحم (لیکوریا) کے لئے مکمل کورس قیمت ۱۵/۰ روپے

(نوٹ) آپ اپنے حالات مرض لکھ کر بذریعہ خط و کتابت مشورہ بھی حاصل کر سکتے ہیں

حکیم مختار الحسینی گولڈ میڈلسٹ ناظم معیاری دواخانہ پانی والا تالاب لاہور

قرآنِ عزیز کی شان

محمد ظریف بی اے موضع دلاخیل — بنوں

بلکہ ہر وقت برائی کی طرف مائل ہوتا ہے ایک گناہ کا سبب بنتا ہے دوسرے گناہ کا اور پھر شنیدہ شنیدہ دل بالکل سخت ہو جاتا ہے اور حس بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ ایسا انسان صورت کے لحاظ سے تو بے شک انسان ہی نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں وہ حیوان اور درندہ ہے بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔

راقم حقیر کی نظر سے کہیں گزرا کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ عمامہ کو سر پر اس طور پر رکھتے تھے، کہ آنکھیں چھپی رہتی تھیں کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے وہ عمامہ اس آدمی کے سر پر رکھا۔

چنانچہ اس کو بہت سے انسان جو کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ اور وضع قطع میں بہت حسین تھے، انسانوں کی شکل میں نظر نہیں۔ بلکہ کوئی کتے کی شکل میں نظر آیا۔ کوئی سور اور خنزیر کی شکل میں۔ یہ ہے گناہوں کی نحوست، خدائے پاک ہم سب کو فہم سلیم اور علم و عمل مستقیم عطا فرمائے۔

قطب الاقطاب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کا ملفوظ شریف ہے:۔

اللہ والوں کے جوتوں کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بنایا جائے تو باطن کی بینائی حاصل ہوتی ہے۔ پھر انسانوں میں سے کوئی سؤر کوئی کتا اور کوئی بھیڑیا نظر آتا ہے۔

ایک مجذوبہ کی حکایت ہے کہ وہ برہنہ پھرا کرتی تھی کسی نے کہا، انسانوں سے شرم نہیں آتی، کہنے لگی بیشک پردہ ضروری ہے مگر انسانوں سے نہ کہ حیوانوں سے۔ ہاں جب کوئی نیک بزرگ کا وہاں سے گزر ہوتا تھا تو فوراً کپڑے پہن لیا کرتی تھی۔

ایسے ہی ایک حکایت ہے کہ ایک بزرگ نے شیطان کو خواب میں دیکھا کہ لوگوں کے بیچ میں ننگا پھر رہا ہے بزرگ نے فرمایا، تجھے شرم نہیں آتی۔ کہنے لگا یہ انسان تھوڑے ہیں کہ ان سے شرم کروں۔ بہرحال قرآن عزیز کی یہ شان ہے کہ اس کی تلاوت کی برکت سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے۔ دوسرے معنوں میں دل روشن ہو جاتا ہے اور جب دل روشن ہو تو انسان کے اوپر دنیا کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت کھل جاتی ہے اور پھر ایک باعمل کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ گویا وہ جنت کے راستہ پر چلنا شروع کر دیتا ہے۔ خدائے پاک ہم سب مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تلاوت کلام پاک کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

نیز گناہوں سے چھٹکارا پانے کا ایک مجرب طریقہ یہ بھی ہے کہ آدمی علماء حق میں سے کسی جامع شریعت و طریقت بزرگ کے ساتھ تعلق بیعت قائم کرلے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب میں نے حق تعالیٰ شانہٗ کی خواب میں زیارت کی تو پوچھا، کہ سب سے بہتر چیز جس سے آپ کے دربار میں تقرب ہو کیا چیز ہے۔ ارشاد ہوا کہ احمد میرا کلام ہے۔ میں نے عرض کیا سمجھ کر یا بلا سمجھے۔ ارشاد ہوا کہ سمجھ کر پڑھے یا بلا سمجھے دونوں طرح موجب تقرب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ بغیر سمجھے کے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں وہ نہایت سخت غلطی پر ہیں۔

دعا کے اجزا کا اگر پتہ نہ بھی ہو پھر بھی اس کی جو خاصیت ہے کھانے سے ضرور اس کا اثر مرتب ہوتا ہے۔ زہر کو اگر حلوہ میں بھی ملا دیا جائے اس کی جو ہلاک کرنے والی خاصیت ہے وہ ضرور مرتب ہوتی ہے (الا ماشاء اللہ) بالکل اسی طرح کلام اللہ شریف کے پڑھنے کا بغیر معنی سمجھے بھی ضرور اثر مرتب ہوتا ہے اور بے حد ثواب ملتا ہے۔ آخر جس کی (اللہ تعالیٰ کی) رضا کی خاطر ہم تلاوت کرتے ہیں۔ اس کا تو اپنا ہی کلام مبارک ہے۔ وہ اپنے کلام مبارک پڑھنے اور سننے سے بے حد خوش ہوتے ہیں اور بے حد اجر و ثواب عنایت فرماتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم کو معنی سیکھنے کی ضرورت نہیں معنی کو ضرور سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اس تحریر سے مقصد اس غلطی کا رفع کرنا تھا کہ بلا سمجھے قرآن شریف کا کوئی فائدہ نہیں۔

تورات سے احیاء میں نقل کیا ہے کہ حق سبحانہٗ و تقدس ارشاد فرماتے ہیں:۔

اے میرے بندے تجھے مجھ سے شرم نہیں آتی تیرے پاس راستہ میں کسی دوست کا خط آجاتا ہے تو چلتے چلتے راستہ میں ٹھہر جاتا ہے۔ الگ بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ میری کتاب تجھ پر گزرتی ہے۔ میں نے اس میں سب کچھ واضح کر دیا ہے۔ بعض اہم امور کا بار بار تکرار کیا ہے تاکہ تو اس پر غور کرے۔ مگر تو بے پروائی سے اڑا دیتا ہے۔ کیا میں تیرے نزدیک دوستوں سے (نعوذ باللہ من ذالک) ذلیل ہوں۔ اے میرے بندے تیرے بعض دوست تیرے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ تو ہمہ تن اس طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ گمان رکھتا ہے۔ عذر کرتا ہے۔ کوئی بیچ میں تجھ سے بات کرنے لگتا ہے تو اشارہ سے اسے دیکھتے ہے۔ کہتا ہے۔ میں تجھ سے اپنے کام کے ذریعہ سے باتیں کرتا ہوں۔ اور تو ذرا متوجہ نہیں ہوتا۔ کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی زیادہ (العیاذ باللہ) ذلیل ہوں۔ اس شکوہ الٰہی سے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی مسلمان قرآن عزیز کی تلاوت نہ کرے، اس میں غور و تدبر نہ کرے۔ اس کے معنی نہ سیکھے تو مقام درجہ کی بہت قبائلی اور بے مروتی ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی نے اپنی کتاب، فضائل قرآن کے صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بعض مرتبہ تلاوت کرتے ہوئے تمام تمام رات گزر جاتی تھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض مرتبہ وتر کی ایک رکعت میں وہ تمام قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ایک رکعت میں تمام قرآن شریف پورا فرمالیا کرتے تھے۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے دو رکعت میں مجمع کے اندر تمام قرآن شریف پڑھا۔

ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ دن رات میں ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے۔ اور اسی طرح ابوہریرہ بھی۔ ابوشیخ ہنائی کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات میں دو کلام مجید پورے اور تیسرے میں سے دس پارے پڑھے۔ اگر چاہتا تو تیسرا بھی پورا کر لیتا۔ صالح بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ جب حج کو گئے تو راستہ میں اکثر ایک رات میں دو کلام مجید پورے کرتے تھے۔ منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ الضحیٰ میں ایک کلام مجید اور دوسرا ظہر سے عصر تک پورا کرتے تھے اور تمام رات رکوع میں گذارتے تھے اور آثار تھے کہ عمامہ کا شملہ تر ہو جاتا تھا۔ اسی طرح اور حضرات بھی جیسا کہ محمد بن نصر نے قیام اللیل میں تخریج کیا ہے۔

شرح احیاء میں لکھا ہے کہ سلف کی عادات ختم قرآن شریف میں مختلف رہی ہیں۔ بعض حضرات ایک ختم روزانہ کرتے تھے۔ جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ غیر رمضان المبارک میں روزانہ ایک ختم کرتے تھے۔ اور بعض دو ختم روزانہ کرتے تھے۔ جیسا کہ منقول حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول رمضان المبارک میں تھا۔ اور یہی معمول اسود اور صالح بن کیسان سعید بن جبیرؒ اور ایک جماعت کا تھا۔

بعض کا معمول تین ختم روزانہ کا تھا۔ چنانچہ سلیم بن عزؒ جو بڑے تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح مصر میں شریک تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تفصص کا امیر المومنین کے تھا۔ ان کا معمول تھا کہ ہر شب میں تین ختم قرآن شریف کے کرتے تھے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب التبیان میں نقل کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ تلاوت کی جو انتہا میں یہ کو پہنچی ہے وہ ابن اسکتیہ کا معمول تھا کہ دن رات میں آٹھ قرآن شریف روزانہ پڑھتے تھے۔ ابن قوام رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اس کی کوئی تحدید نہیں۔ پڑھنے والے کے نشاط پر موقوف ہے۔

ابن تاریخ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ رمضان شریف میں اکسٹھ قرآن شریف پڑھتے ایک دن کا ایک رات کا اور ایک تمام رمضان شریف میں تراویح کا۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین سے کم میں ختم کرنے والا سمجھ نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے ابن حزم وغیرہ نے تین دن سے کم میں ختم کرنے کو حرام بتلایا ہے (باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
رجسٹرڈ ایل ۷۱۳۲

خط و کتابت کا پتہ
ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور
فون نمبر ۶۷۷۱۵

جلد ۱۴ | جمعہ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء - قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۱۲

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا پریس کانفرنس سے خطاب

انتقالی اختیارات میں افسوسناک تاخیر

ہم تو ساری دنیا میں ورنہ جہاں ہمارا بس چلے اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کے سوا کسی بھی چیز کو صحیح نہیں سمجھتے۔ مگر عالمی رجحان کے تحت پاکستان میں بھی جمہوریت جمہوریت کی اتنی رٹ لگائی گئی کہ ہر کہ ومہ اسی کو باعث نجات سمجھنے لگا ہے۔ ہم نے بھی سوچا کہ پاکستان کی مسلم اکثریت یقیناً اسلام ہی کو چاہے گی اس لئے جمہوریت کے نعرے پر اظہار ناراضگی نہیں کیا، مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ ۱۹۶۹ء میں مارشل لاء گورنمنٹ قائم ہوئی اور صدر یحییٰ خان صاحب نے اختیارات جمہور کو منتقل کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور بالآخر عام انتخابات کا اعلان بھی کر دیا۔ جو کامیابی سے ختم بھی ہو گئے۔ مگر مہینوں سے زائد ہو رہے ہیں کہ ابھی تک نہ اسمبلی کا اجلاس ہوا، نہ ہی اختیارات منتقل ہوئے۔ جبکہ جماعت میں ہمارے انتخابات کے نتائج برآمد ہونے کے بعد پارلیمنٹ [illegible] بات کے نتائج باقی ہیں کہ وہاں ۱۹ مارچ کو بجٹ پارلیمنٹ کا اجلاس بلا لیا گیا۔

محترم ذوالفقار علی بھٹو کا رویہ

اس سلسلہ میں بڑی رکاوٹ یہ ہوئی کہ محترم شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات میں سے بعض کو مسٹر بھٹو نے ترک کرنے کا مطالبہ کر دیا اور نہ ترک کرنے کی صورت میں اسمبلی کے اجلاس کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔ جبکہ چھ نکات کے حسن و قبح پر مکمل بحث اسمبلی کے اندر کی جا سکتی تھی آج مسٹر بھٹو نے غیر مشروط طور پر اجلاس میں شرکت کا اعلان کر دیا ہے۔ کاش کہ وہ پہلے ہی شرطیں نہ لگاتے اور صدر پاکستان کو اجلاس کے التواء کا اعلان نہ کرنا پڑتا۔ جس کے نتیجہ میں مشرقی پاکستان میں جانی و مالی نقصان ہو کر اسباب بُعد میں اور اضافہ ہو گیا۔ آج مسٹر بھٹو شیخ مجیب سے بلا شرط اجلاس میں شرکت چاہتے ہیں۔ جبکہ پیشگی شرائط کا راستہ انہی نے کھولا۔

شیخ مجیب کے چار شرائط

محترم شیخ مجیب کی چار شرائط میں سے مارشل لاء اٹھانا اور اختیارات منتقل کرنا عوام کے دلوں کی آواز ہے۔ آخر انتخابات کے بعد کیوں یہ ملک عوامی حکومتوں سے محروم رہے۔ اسی لئے ہم نے چھوٹی جماعتوں کے اجلاس میں اس خیال کا اظہار کیا ہے۔

مغربی پاکستان کے حقوق

ہم جس طرح مشرقی پاکستان کے شکوک اور غلط فہمیاں حقوق کے بارہ میں دور کرنے اور اسمبلی کے اندر اور باہر ان سے برادرانہ مکالمات کے ذریعہ پاکستان کی سالمیت اور مشرقی پاکستان کا ہر جائز حق دینے اور تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح ہم مغربی پاکستان کے مفادات کو بھی کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے بلکہ جمعیۃ علماء اسلام عزیز وطن کی ترقی، بقاء و استحکام کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہے۔ اور ملک کے دونوں حصوں میں منافرت اور مخالف سالمیت محرکات سے بچتے ہوئے ہمارا اندرونی فریضہ ہے کہ مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کے اتحاد، استحکام اور سیاسی و اقتصادی ترقی کے لئے سرتوڑ کوشش اور اس میں اسلامی اقدار کے نفاذ کے لئے مقدور بھر جدوجہد کریں۔

لیکن جمعیۃ علماء اسلام آج کے اخبارات میں مسٹر بھٹو کی طرف منسوب ان باتوں کا معنی نہیں سمجھی اور نہ اسے ماننے کے لئے تیار ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں اکثریتی پارٹیوں کو اقتدار منتقل کر دیا جائے۔ مشرقی پاکستان میں اکثریتی پارٹی تو جمہوری آئین کی رو سے سارے پاکستان کی اکثریتی پارٹی ہے۔ مرکز میں اس کو یعنی اکثریتی پارٹی کو دعوت حکومت دینا تو آئین کے اندر کی بات ہے۔ مگر مغربی پاکستان میں اکثریتی پارٹی کو اختیارات منتقل کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ ظاہر ہے کہ اب نہ ون یونٹ ہے نہ مغربی پاکستان ایک صوبہ ہے۔ اس طرح مغربی پاکستان میں کوئی اکثریتی پارٹی نہیں ہے۔ البتہ پنجاب اور سندھ میں پیپلز پارٹی اکثریت کی پارٹی کہلا سکتی ہے اور صرف انہی صوبجات کی نمائندگی یا حکومت کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ شاید محترم بھٹو صاحب کے ذہن میں وہی پرانا خیال ون یونٹ والی مغربی پاکستان گورنمنٹ کا خیال چٹکیاں لے رہا ہے۔ اور شاید اسی پرانے زمانے کے حالات کے تحت انہوں نے فرمایا ہے کہ مفتی محمود کے مقابلہ میں میرا بیلٹ بکس توڑا گیا۔ حالانکہ اس الیکشن میں بکس ایک ہی ہوتا تھا۔ علیحدہ علیحدہ بیلٹ بکس نہیں تھے۔

عہدوں کی جنگ

بعض لیڈروں نے محترم شیخ مجیب کے حوالہ سے محترم بھٹو صاحب پر صدارت وزارت خارجہ وغیرہ عہدوں کی خواہش اور اسی پر اتحاد کرنے کا الزام لگایا ہے۔ میں مسٹر بھٹو کو عہدوں کے لئے کوشش کرنے کا حق دیتا ہوں۔ لیکن اگر اس میں کامیابی نہ ہو، تو اس کی وجہ سے ملکی سالمیت اور مفادات کو نقصان پہنچانے والی بات ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔

اور اگر وہاں کامیابی نہیں ہوئی تو اب سارے مغربی پاکستان کے اختیارات کو پیپلز پارٹی کو منتقل کرنے کا مطالبہ جیسے کہ بعض اخبارات نے لکھا ہے، خود بخود دو پاکستان بنانے کے مترادف اور مغربی پاکستان کے صوبوں کے حقوق پر حملہ کرنے کے ہم معنی ہے۔

میں محترم بھٹو صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ اپنی بہترین صلاحیتوں سے ملک کے مفادات کی حفاظت کریں، نہ وہ مشرقی پاکستان سے دوری کی باتیں کریں نہ مغربی پاکستان کے صوبوں کے نمائندوں سے تعلقات کو کشیدہ کریں۔

آخر میں میں تمام جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دوسرے آئینی مسائل میں پڑ کر اسلامی آئین کو بھول نہ جائیں۔ مسلمان کا مقصد حیات ہے۔ جس کے لئے جمعیۃ علماء اسلام آخری حد تک جدوجہد کرتے رہنے کا عہد کرتی اور اللہ تعالیٰ سے امداد کی دعا کرتی ہے۔

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

۱۲-۸-۷۱ء

ایوان صدر
مظفر آباد

آزاد حکومت
ریاست جموں کشمیر

سردار عبدالقیوم صدر آزاد کشمیر کی جانب سے
جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے ناظم عمومی کے نام ایک مکتوب

محترمی جناب قاسمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا گرامی نامہ جناب صدر کو موصول ہوا۔ ان کے لئے آپ نے جن نیک جذبات کا اظہار کیا ہے ان کا بہت بہت شکریہ،

" تحریک آزادی کشمیر کے لئے آپ نے جن خدمات کی پیش کش فرمائی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء دے اور اس میں عملی حصّہ لینے کی توفیق عطاء فرمائے۔

والسلام
مخلص

بنام
جناب مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام پنجاب

بشیر احمد (قریشی)

چوک رنگ محل لاہور

غازی جمال عبدالناصرؒ سے ایک یادگار ملاقات

محسن برنی

ماہنامہ حکایتے لاہور نے اپنے وقائع نگار خصوصی جناب محسن برنی کی غازی جمال عبدالناصر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مختلف ملاقاتوں کی ایک مختصر رپورٹ اگست ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں شائع کی ہے غازی مرحوم آج دنیا میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کے متعین کردہ اصول آج بھی عرب عوام کے لئے مشعلِ راہ ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ ہم ماہنامہ حکایتے لاہور کے شکریہ کے ساتھ یہ رپورٹ قارئین ترجمانِ اسلام کے نذر کر رہے ہیں (ادارہ)

ساری دنیا کی نگاہیں مصر کے مردِ آہن جمال عبدالناصر اور سر اینتھنی ایڈن پر لگی ہوئی تھیں۔ ایڈن نے بیان دیا تھا کہ "برطانیہ کی یہ لڑائی مصر کے عوام سے نہیں بلکہ براہ راست ناصر کی ذات سے ہے۔" آگے چل کر دنیا نے دیکھا کہ ایڈن کے اس بیان سے برطانیہ کے وقار کو بہت ٹھیس لگی مگر اس وقت دنیا بھر کے سیاسی مبصرین نے یہ اندازہ خوب لگا لیا تھا کہ مشرقِ وسطیٰ میں جنگ کے شعلے خوب بھڑکیں گے۔ جس دن ایڈن کا یہ بیان اخبارات میں چھپا، میں فرانسیسی ایئر فورس کے ایک طیارے سے پیرس ہوتا ہوا پورٹ سعید کی جانب اڑا جا رہا تھا۔

پورٹ سعید پہنچنے سے پہلے مجھے چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر قبرص اترنا پڑا۔ معلوم ہوا کہ قاہرہ کا ہوائی اڈہ بند ہے۔ میں نے سوچا سوڈان سے مصر کی جانب کوئی راہ نکالوں مگر تجربے سے سود یہ راستے بھی حفاظتی اقدامات کے تحت بند کر دیئے گئے تھے۔

میرے سامنے صرف ایک ہی راستہ تھا کہ بحری راستے سے پورٹ سعید جا لگوں۔ مصر کی یہ بندرگاہ میری سرگرمیوں کا ایک اہم مرکز تھی۔ آگ اور خون کے اس دریا کو پار کر نا بھی جنگی وقائع نگار کی حیثیت سے میرا ایک فرض تھا۔ گولیوں کی بوچھاڑ میں برطانیہ کے ایک تباہ کن بحری جہاز کے ذریعے میں پورٹ سعید کے ساحلی علاقے میں پہنچ گیا جہاں پر گولیاں چل رہی تھیں اور توپوں کے دہانے آگ اگل رہے تھے۔ میں اب کسی پناہ گاہ کی تلاش میں تھا۔ سامنے مجھے ایک تنگ سی گلی نظر آئی۔ میں اس گلی کی طرف دوڑا۔ مجھے یہ خطرہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ میں فوجیوں کے علاوہ کسی بھی شہری کی گولی کا نشانہ بن سکتا ہوں۔ اس سوچ کو ذہن میں لیے میں اس گلی کی سمت بھاگ ہی رہا تھا کہ ایک گولی سنسناتی ہوئی میرے ہاتھ کو چیرتی گزر گئی اور ہاتھ سے خون بہنے لگا۔ معاً میری نگاہ ایک مصری کنبے پر پڑی جو کسی پناہ گاہ کی تلاش میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ جس طرف وہ دوڑ رہے ہیں۔ انہیں ادھر پناہ گاہ تو نہ ملے گی۔ البتہ موت یقیناً مل جائے گی۔

میں اپنے زخم کو بھول کر اس کنبے کی مدد کو لپکا۔ تین بچے آگے کی طرف نکل گئے تھے لیکن ان کے والدین پیچھے تھے۔ میں ان بچوں کی طرف دوڑا اور انہیں بازوؤں میں دبوچ کر ایک محفوظ مقام پر لے آیا۔ بچوں نے اپنے قریب اپنے والدین کو نہ پا کر رونا شروع کر دیا۔ انہیں روتا دیکھ کر میں ان کے والدین کو ان کے پاس لانے کے لئے ایک مرتبہ پھر اس طرف جا نکلا جہاں آگ برس رہی تھی وہ مجھے قریب ہی مل گئے۔ ان کو بچوں کے پاس چھوڑ آیا۔ چلتے چلتے میں نے انہیں کہا کہ وہ جنوبی علاقے کی طرف بھاگ جائیں۔

اب میں ایک مرتبہ پھر پورٹ سعید کے اس علاقے کی جانب چلا جا رہا تھا جہاں تنگ زوروں پر تھی اور جہاں میرا ہاتھ زخمی ہوا تھا۔ میں اس جگہ پر جب پہنچا تو میں نے دیکھا کہ برطانوی فوجی گولیاں برساتے ہوئے پورٹ سعید کے رہائشی علاقے کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ ساتھ ہو لیا اچانک دیکھا کہ وہی مصری کنبہ بھاگتے بھاگتے جنوبی حصے کو جانے کے بجائے ہماری طرف نکل آیا ہے۔ برطانوی فوجیوں نے ان پر سنگین گنیں تان لیں۔ اس سے پہلے کہ سنگین گنوں کی گولیاں تین بچوں اور ان کے ماں باپ کو چھلنی کر دیں میں ان کے سامنے آگیا اور برطانوی سپاہیوں سے سخت لہجے میں کہا۔ "تم ان پر گولی نہیں چلا سکتے۔ یہ بیچارے پناہ کی تلاش میں ہیں۔ اگر ان کو مارنا چاہتے ہو تو پہلے میرے سینے کو چھلنی کر دو تاکہ ساری دنیا کے لوگوں کو یہ احساس ہو جائے کہ ایک جنگی وقائع نگار کی حیثیت سے میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔"

میری بات سن کر ان میں سے ایک سپاہی بولا۔ "یہ جنگ ہے اور ہم مصریوں سے لڑ رہے ہیں۔ یہیں جو بھی مصری نظر آئے گا ہم اسے ہلاک کرتے چلے جائیں گے۔"

میں ان سے پھر الجھ پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس بحث و مباحثہ کے دوران وہ مصری کنبہ بھاگ کھڑا ہوا اور اس طرح ان کی جان بچی۔

جنگ زوروں پر تھی اور میں نہر سویز کے محاذ کی طرف بڑھ رہا تھا اور ساری دنیا کو جنگ کی خبریں بھیجا کر رہا تھا۔ ایک ایک لمحہ میرے لئے کڑے امتحان کا لمحہ تھا۔ ایسا امتحان جس کا نتیجہ موت کی شکل میں بھی ظاہر ہو سکتا تھا۔

اور پھر جنگ ختم ہو گئی اور میں اپنے غیر ملکی صحافیوں کے ہمراہ قاہرہ کے ریسٹورنٹ میں اپنے زخمی ہاتھ سے مصری قہوہ پی رہا تھا اور اس آدھے رنگ کے قہوہ کی پیکیوں میں سرخ خون سے بھری ان تصویروں کو یاد کر رہا تھا جو صرف جنگ کی کوکھ سے پھوٹتی ہیں۔

پردہ سیمیں کی طرح جنگ کے شعلے میرے تصورات کی دنیا میں بھڑک رہے تھے کہ میرے ساتھیوں نے مجھے کہا۔ "مسٹر برنی تم جانتے ہو کہ آج ہم سب یہاں کیوں جمع ہوئے ہیں؟" تمہیں ایک اعزازی پلیٹ دینے کے لئے تم دنیا کے پہلے صحافی ہو جس نے سویز کے محاذِ جنگ سے دنیا بھر کو صحیح خبریں فراہم کی تھیں۔"

اور میرے ساتھیوں نے مجھے ایک پلیٹ دی جسے میں نے اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے سوچا کہ کیوں نہ یہ پلیٹ ناصر کو لوٹا دی جائے۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک میری نگاہ مشرقِ وسطیٰ کے ایک ملک کے سفیر پر پڑی۔ میں ان کی طرف بڑھا اور میں نے ان سے کہا کہ یہ پلیٹ برائے مہربانی میری طرف سے ناصر کو پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ تمہاری سرزمین میں میں نے جو جنگی وقائع نگاری کی ہے اس میں حقیقت پسندی کے سارے تقاضے موجود تھے اور میری اس حقیقت پسندی کا ثبوت وہ غریب کنبہ تھا جس کی جان میں نے آگ کے دریا میں کود کر بچائی تھی اور ناصر سے کہنا کہ تمہیں اس پلیٹ میں وہ مصری کنبہ ایک نئی زندگی سے مسکراتا نظر آئے گا۔

جنگ آئی اور گزر گئی۔ وقت تیزی سے آگے کی طرف بھاگتا رہا اور میں گردشِ زمانہ کے کئی ادوار سے گزرتا ہوا ناصر کے سامنے پہنچا۔

مصر کا ہیرو مجھے پہچان چکا تھا اور مجھ سے کہہ رہا تھا۔ "مسٹر برنی! تم نے انتہائی اہم بات کہی ہے کہ ۱۹۵۶ء مصر کی تاریخ میں ایک نئے دور کا حامل ہے۔"

جمال عبدالناصر مسکرا رہے تھے۔ ان کی مسکراہٹوں میں سنجیدگی کی لہریں امنڈ رہی تھیں۔ میں بولنے کی جسارت کر ہی رہا تھا کہ ان کے پرکشش لب ہلے۔ "برنی! ۱۹۵۶ء میں تم نے بھی تو مصر کو دیکھا ہے اور وہاں مجھے مراکش کے سفیر نے تمہاری وہ پلیٹ بھی دی تھی کہ جسے تم نے مجھے دینے کے لئے کہا تھا میں تم سے ناراض ہوں۔ اب تم جب کبھی بھی قاہرہ آؤ تو مجھے تم صرف ٹیلیفون کر دینا کہ اہرامِ مصری اپنی تاریخ کو کبھی نہیں بھولتے ـــ ـــ

* * * * * * * * * * * *

ہاں ایسی ہی تاریخ ہم نے ۱۹۵۶ء میں بھی بنائی ہے کہ اس تاریخ میں ہمارا خوب خون بہا۔ مگر مصری اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔ انہیں نہر سویز مل گئی۔ سوئز ڈیم کی تعمیر شروع ہو گئی۔ مشرقِ وسطیٰ میں عرب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تھے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ مشرقِ وسطیٰ کی کوئی قوم فرانسیسیوں، انگریزوں اور اسرائیلیوں سے لڑ بھی سکتی ہے اور اپنا حق بھی چھین سکتی ہے۔"

مصر کا مردِ آہن کہہ رہا تھا: "۱۹۵۶ء نے مصری قوم کو خود اعتمادی عطا کی ہے۔ مصری قوم کا اصل سفر اسی سال سے شروع ہوا ہے اس طویل سفر میں ہم کہیں پر کسی مقام پر بھی شکست کھا سکتے ہیں مگر اس شکست کے یہ معنی نہیں ہوں گے کہ ہم فتح کے حق سے دستبردار ہو گئے ہیں بلکہ شکست کے اسباب پر غور کر کے اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو دور کر کے ہم پھر فتح کے سفر پر نکل کھڑے ہوں گے۔

ناصر خاموش ہو گئے تھے اور غالباً کچھ سوچ رہے تھے کہ میں نے اس خاموشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔ "آپ کے متعلق ایک حلقہ یہ خیال ہوتا ہے کہ آپ کو اپنوں سے محبت ہے اور غیروں سے نفرت۔ لفظ اپنوں سے میری مراد عرب ممالک کے عربی نسل کے باشندے اور غیروں سے مطلب ایسے انسان جن کا تعلق دوسری نسلوں سے ہے کیا یہ سچ ہے؟"

ناصر نے جواب دیا: "اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ میں نسلی امتیاز برتتا ہوں۔ عرب نسل کے باشندوں کے علاوہ باقی انسانوں کو میں انسان نہیں سمجھتا یا پھر عربوں کو دوسروں پر فوقیت دیتا ہوں تو یہ بے بنیاد اور گمراہ کن ہے میرے خیال میں آپ کا اشارہ اس طرف ہے کہ میں عرب ممالک کو ہم خیال اور ہم عقیدہ بنانا چاہتا ہوں تو پھر اس میں کوئی برائی نہیں ہے بلکہ یہ بہت ضروری ہے خصوصاً ایسے دور میں جب مشرقِ وسطیٰ میں عرب ممالک کے لئے اسرائیل ایک پیچیدہ اور خطرناک مسئلہ بنتا چلا جا رہا ہے۔ جب تک علاقائی طور پر سارے ملک متحد اور ہم خیال نہ ہو جائیں اس وقت تک عرب ممالک شمالی زندگی نہیں گزار سکتے۔ متحد ہونے کا مقصد اول یہ ہے کہ:-

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۴ رجب ۱۳۹۱ھ

مطابق

۲۷ اگست ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۳۳

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "

ششماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

شعبہ ادارت ترجمانِ اسلام

چوک رنگ محل لاہور

• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحات — احمد حسین کمال

لمحۂ فکریہ

ایشیا کے حالات میں فوری اور دور رس تبدیلیوں کے امکانات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑی طاقتیں پس پردہ بعض فیصلے کر چکی ہیں، جنہیں جامۂ عمل پہنانے کے لئے ان کی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔

جس طرح امریکہ اور چین کے درمیان راہ و رسم کا آغاز اچانک ہوا۔ اسی طرح روس اور بھارت کا حالیہ خصوصی معاہدہ بھی دنیا کے سامنے دفعتاً آیا ہے۔ اور یہ سمجھنا غلط نہیں ہوگا کہ ان دونوں اہم ترین دور رس واقعات کا تانا بانا پس پردہ بنا جاتا رہا ہے۔

یہ امکان اب رد نہیں کیا جا سکتا کہ مستقبل میں ایشیائی محاذ دو منطقوں میں تقسیم ہو جائیگا ایک منطقہ امریکہ اور چین کی مشترکہ پالیسیوں کا محور ہوگا۔ جس میں جاپان بھی شامل ہو سکتا ہے۔ اور دوسرا منطقہ روس اور بھارت کی ساز باز کا حامل ہوگا، جو بحر عرب سے بحر روم تک وسیع ہو سکتا ہے برطانیہ اور فرانس کی دلچسپیاں اب زیادہ تر یورپ پر ہی مرکوز ہوتی جا رہی ہیں۔ البتہ ان کی پالیسیوں کا کسی قدر دخل افریقی ملکوں کے معاملات تک ہو سکتا ہے۔ لیکن ایشیا میں ان کے عمل و دخل اور اثر و رسوخ کی میعاد ختم ہو رہی ہے، اور سوائے اپنے چند اقتصادی و معاشی مفادات کے تحفظ کے وہ آئندہ ایشیا میں کوئی فیصلہ کن کردار ادا کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

چنانچہ مستقبل قریب میں پیش آنے والی اس نئی صورت حال میں ایشیا کے چھوٹے ملکوں بالخصوص مسلمان ملکوں کا کیا مقام اور کیا کردار ہوگا۔ بلکہ ان کی قسمت کیا رخ اختیار کرے گی۔ سیاسیات کے ہر طالب علم کے لئے نہ صرف گہری دلچسپی کا موجب ہے بلکہ بڑی حد تک تشویش کا باعث بھی ہے۔

ایشیا کے چھوٹے ملکوں کے معاملات جن میں سرفہرست تمام مسلمان ملک ہیں، انتہائی پیچیدہ ہیں وہ داخلی اعتبار سے بھی غیر مستحکم مراحل سے گذر رہے ہیں اور خارجی اعتبار سے بھی ان کو کسی نہ کسی جانی دشمن سے خطرہ درپیش ہے۔

ترکی سے انڈونیشیا تک اور پاکستان سے الجزائر تک مسلمان ملکوں کے حالات و واقعات پر ایک نظر ڈال لیجئے۔ ان کی گوناگوں مشکلات کا فوراً اندازہ ہو جائے گا۔

مسلمان ملکوں میں زندہ رہنے کا عزم بلاشبہ بھرپور پایا جاتا ہے۔ لیکن اس عزم کا انحصار بیشتر مقامی فوجی و حکومتی طاقت پر ہی ہے۔ ایک ہمہ گیر عوامی طاقت سے ابھی تک یہ ملک محروم ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ مسلمان ملک مضبوط باہمی اتحاد کی دولت سے بھی عاری ہیں۔ علاوہ ازیں مسلمان ملکوں میں کوئی ایسی ہمہ گیر اسلامی تحریک بھی عوامی سطح پر موجود نہیں ہے۔ جو تمام مسلمان ملکوں کو اپنے مضبوط ترین رشتے میں جکڑے ہوئے ہو۔ حتیٰ کہ دینی تعلیم کا بھی کوئی مربوط دائرہ تمام مسلمان ملکوں میں پھیلا ہوا نظر نہیں آتا۔ حالانکہ اتحاد و یک جہتی کا یہ کم سے کم رشتہ، چودھویں صدی ہجری کے ربع اول تک باقی تھا۔

یقیناً اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمان ملکوں کے زعماء اس تلخ صورت حال کی طرف متوجہ ہوں۔

ایشیا میں امریکہ اور چین کی قربت اور روس و بھارت کا قرب مسلمان ملکوں اور ان کے عوام کی بکھری ہوئی طاقت کے لئے کسی وقت بھی ایک چیلنج ثابت ہو سکتا ہے۔ یا کم از کم وہ ان دونوں محاذوں کی کشمکش کے درمیان گھر کر مستقبل کے بعض ناقابل بیان خطرات کی زد میں آ سکتے ہیں

ایک طرف امریکی جمہوریت اور چینی اشتراکیت کا میل جول اور دوسری طرف روسی اشتراکیت اور بھارتی جمہوریت کا گٹھ جوڑ، ہرگز اصول پرستی کا آئینہ دار نہیں ہو سکتا۔ ان کی قربت و یگانگت صرف اپنے اپنے مفادات کے لئے ہی عمل میں آئی ہے اور عمل میں آئے گی۔

یہ مفادات آگے چل کر بہ ہر حال چھوٹے ملکوں کی قیمت پر ہی حاصل کئے جائیں گے۔ اور ان چھوٹے

ملکوں میں، اکثریت مسلمان ملکوں کی ہے۔

ماضی میں جب تک سامراجی اور اشتراکی قوتوں کے درمیان میل جول کے امکانات نمایاں نہیں ہوئے تھے ایک حد تک ان پالیسیوں کو حق بجانب کہا جاسکتا تھا۔ جن میں مروجہ قوتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ وابستگی اختیار کی جاتی تھی۔ لیکن موجودہ حالات میں یہ پالیسیاں نہ صرف بے فائدہ ہوگئی ہیں۔ بلکہ مسلمان ملکوں کے مستقبل کے لئے زبردست خطرات کا موجب بھی بن سکتی ہیں۔

اب نہ سامراجی ملکوں کی خصوصی دوستی سے کوئی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور نہ اشتراکی ملکوں کے ساتھ خاص وابستگی کوئی نفع پہنچا سکتی ہے۔ موجودہ گٹھ جوڑ اور محاذ آرائی کے وقت آگے چل کر اس قسم کی دوستی اور وابستگی، ان طاقتوں کا آلۂ کار بن جانے کا سبب بنے گی۔

اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان ملکوں میں نہ تو نظریاتی سطح پر اور نہ عوامی سطح پر ایسے رجحانات کو فروغ پانے دیا جائے جو سامراجیت یا اشتراکیت کے لئے تقویت کا موجب بنتے ہوں۔ اور نہ ان سیاسی رشتوں کو باقی رہنے دیا جائے۔ جن کے سہارے ان دونوں نظاموں سے ملتے ہوں۔

خالص اسلام کی اساس پر عالم اسلام کی عوامی طاقت کو یکجا کرکے ہی تمام مسلمان ملک اپنے داخلی معاملات و خارجی خطرات پر قابو پاسکتے ہیں۔ اور ان نظریات و دعوتوں سے اپنا دامن چھڑا سکتے ہیں۔ جو سامراجی غلبہ کے وقت سے مغربی جمہوریت، اشتراکیت یا نام نہاد اسلام کے نام سے ان میں جاری و ساری چلی آرہی ہیں۔

مسلمان عوام خواہ کسی بھی مسلمان ملک کے رہنے والے ہوں۔ اسلام کے ساتھ والہانہ شیفتگی رکھتے ہیں۔ جبکہ ان کے مسائل بھی یکساں ہیں۔ وہ مغربی غلبہ کے دور کی لعنت سرمایہ داری سے نجات حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ تاکہ اسلام کے عطا کردہ حق مساوات کے سایہ میں ایک ملت بن سکیں۔

آج اسی امر کی ضرورت ہے۔ اور اسلام کے زعماء و مفکرین کے لئے یہی فکر یہ ہے۔

اشتراکیت اور جمہوری قوتوں کی ملی جگت سے وہ اسی طرح عہدہ برآ ہوسکتے ہیں۔ کہ اپنے عوام کو طاقتور بنائیں اور انہیں بلند تر کریں۔ ان کو پیش پیش لائیں۔ اور ان کی اجتماعی قیادت کو بروئے کار فرمائی کا موقعہ دیں۔

مشرقی پاکستان میں ایک عالم دین کا خون

مشرقی پاکستان کے حالیہ بحران میں بے شمار بے گناہ شہریوں کا خون بہا ہے۔ اور شر پسند عناصر نے ہزارہا جانوں کو ضائع کرنے کی مذموم کارروائیاں کی ہیں۔ حال ہی میں اس خون میں ایک عالم دین مولانا سید مصطفیٰ الحمد المدنی کا خون بھی شامل ہوگیا ہے۔ مولانا کو ایک مجمع عام میں تقریر کرتے ہوئے کسی شر پسند نے گولی کا نشانہ بنایا اور پھر شر پسند اپنے ساتھیوں سمیت فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

اس اطلاع سے ہر مسلمان کو صدمہ پہنچا ہے۔ اور یہ اطلاع بجائے خود اس امر کو واضح کرتی ہے کہ مشرقی پاکستان کے شر پسند عناصر کے انتقام کا سب سے بڑا نشانہ علماء دین ہیں۔

مشرقی پاکستان میں بحران کے آغاز سے ہمیں مسلسل یہ اطلاعات ملتی رہی ہیں کہ شر پسند عناصر علماء بالخصوص جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کے خلاف زیادہ سرگرم عمل ہیں۔

اس واقعہ نے ان اطلاعات کی تصدیق کردی ہے لیکن مشرقی پاکستان کے موجودہ بحران نے جو بے اعتمادی اور نفرت پیدا کی ہے۔ اسے صحیح طور پر علماء دین ہی رفع کرسکتے ہیں اور مسلمان عوام کو علاقائیت کے تباہ کن فتنے سے نجات دلانے کی سعی جاری رکھ سکتے ہیں علماء کی کوششوں سے ہی اسلامی اخوت کا رشتہ از سر نو استوار ہوسکتا ہے اور پاکستان کی وحدت کا نظریہ مستحکم بنایا جاسکتا ہے۔ مولانا المدنی کا قتل اگرچہ المناک ہے۔ لیکن انشاء اللہ اس سے علماء کی جدوجہد تیز تر ہوگی۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ سرگرمی سے کام کرکے موجودہ فتنہ کو درست کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

اس خون سے مشرقی پاکستان کے عوام میں شر پسندوں کے خلاف زبردست جذبات جنم لیں گے جو بالآخر پاکستان کی وحدت و سالمیت کو قوی تر بنانے کا موجب ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قائدین جمعیۃ کا کامیاب دورہ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب اپنا عرب ملکوں کا دورہ مکمل کرکے وطن واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جمعیۃ کے ان دونوں عظیم رہنماؤں نے اپنے اس دورہ میں وطن عزیز پاکستان کی جو خدمت انجام دی ہے وہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی فراموش نہیں کی جاسکتی۔

پاکستان کے یہ دونوں دینی راہنما ایسے وقت عرب ملکوں کے دورہ پر روانہ ہوئے تھے۔ جبکہ بھارت اپنے اثر و رسوخ کے ذریعہ کوشش کر رہا تھا کہ موجودہ بحران کے سلسلے میں وہ عرب ملکوں کی حمایت حاصل کرلے۔ اس کی سفارتی اور غیر سرکاری بھاگ دوڑ جاری تھی۔

ٹھیک ایسے موقعہ پر جمعیۃ کے یہ دونوں محترم قائدین قاہرہ پہنچ گئے۔ اور کم و بیش بیس دن متحدہ عرب جمہوریہ میں سرگرم عمل رہے۔ مصر کی مختلف جماعتوں، تنظیموں اور اداروں کے ذمہ دار افراد سے انہوں نے ملاقاتیں کیں۔ متعدد اجتماعات میں شرکت کی۔ اور مختلف مقامات کے دورے کئے۔ اور جلسوں سے خطاب کیا جس میں پاکستان کے حالیہ بحران کے اصل حقائق عرب بھائیوں کے سامنے رکھے۔ بھارت کی پاکستان دشمنی کا حال ان پر واضح کیا۔ اور اس سلسلہ میں پاکستان کے خلاف برطانوی رویہ کو بھی واشگاف کیا۔

جمعیۃ کے راہنماؤں کا یہ دورہ محض چند گنے چنے سرکاری یا نیم سرکاری افراد کی ملاقاتوں تک محدود نہ تھا

اس دورہ میں انہوں نے براہ راست مصر کے مزدوروں کسانوں، طالب علموں اور عام شہریوں سے ملاقاتیں کیں انہیں پاکستان کے مسائل سے آگاہ کیا۔ کشمیر کے مسئلہ سے واقف کرایا۔ فلسطین کے بارے میں پاکستان کی بے لوث حمایت کو واضح کیا۔ اور ان رشتوں کو نمایاں کیا، جو پاکستان کے مسلمانوں اور عرب کے مسلمانوں کے درمیان موجود ہیں۔

عرب عوام کے ساتھ اس براہ راست رابطے کا یہ نتیجہ تھا کہ مصر، لیبیا، سوڈان وغیرہ ملکوں کے عوام خواص اصل حقائق سے باخبر ہوگئے۔ اور ہندوستان کے پروپیگنڈے کے تمام تار و پود بکھر کر رہ گئے۔

آج سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے مسلمان عوام اور مسلمان ملکوں بالخصوص عرب ممالک کے مسلمان عوام ایک دوسرے کے قریب تر آئیں۔ ایک دوسرے کے حقیقی مسائل سے واقف ہوں اور ان میں ملی وحدت و یگانگت کا رشتہ قوی تر ہو۔ قائدین جمعیۃ کے دورہ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے کام کا آغاز کیا ہے۔ اور مستقبل کے لئے بہتر نتائج کی تخم ریزی کردی ہے۔

لیکن ضرورت اس کی ہے کہ اس قسم کے اور دورے کا وسیع تر اہتمام کیا جائے۔ اور خود حکومت پاکستان اس کا انتظام کرے۔

قائدین جمعیۃ نے تو یہ دورہ مصر اور لیبیا کی دعوت اور ان کے انتظام و اہتمام کے تحت کیا تھا۔ پھر بھی پاکستان کے موقف کے اثبات کے لئے یہ سب سے زیادہ موثر دورہ رہا ہے۔ اور اس کی مثال کم از کم عرب ملکوں کے کسی سابقہ دورہ میں نہیں ملتی۔

لیکن اگر حکومت پاکستان اس کی اہمیت کو محسوس کرکے ایسے دورے کا باقاعدہ انتظام کرے تو جمعیۃ کے متعدد رہنما، جن کا مذہبی و علمی اثر عرب ملکوں میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان اور عرب ملکوں کے درمیان روابط کو اور زیادہ عام و مستحکم کرسکتے ہیں۔ اور بھارت کے بدعزائم کو ان پر فاش کرسکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اپنے اس دورہ

(باقی صفحہ پر)

قیوم نے کشمیر کے عوض مشرقی پاکستان بھارت کے حوالہ کرنے کی تجویز پیش کی تھی

وہ عوامی لیگ کے ۶ نکات تسلیم کرنے کے حق میں تھے

خان قیوم چار روپے کے اسٹامپ پر اپنے کرتوتوں سے توبہ نامہ لکھ کر دیں!

مولانا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی کی پریس کانفرنس

مختلف صوبوں کی یکجہتی کے لئے عربی کو قومی زبان بنانے کی تجویز

کراچی۔ خان عبدالقیوم خاں نے کشمیر کے عوض مشرقی پاکستان بھارت کے حوالے کرنے کی تجویز پیش کی تھی اور وہ عوامی لیگ کے چھ نکات کو تسلیم کر لینے کے حق میں بھی تھے۔ لیکن اب وہ اپنے موقف سے پھر گئے ہیں اور اقتدار حاصل کرنے کے لئے دوسرے لیڈروں پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ یہ انکشاف آج یہاں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری مولانا مفتی محمود اور جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری مولانا غلام غوث ہزاروی نے مقامی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ دونوں راہنما مصر، لیبیا اور سعودی عرب کے دورے کے بعد گزشتہ روز کراچی پہنچے تھے۔ مفتی محمود نے اپنے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ عرب ممالک پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے خواہاں ہیں۔ اور ملک کے حالیہ بحران کے دوران پاکستان نے جو موقف اختیار کیا ہے۔ عرب ملکوں کے عوام اس کی مکمل طور پر حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے اس دورے میں عرب عوام کو انہوں نے پاکستان کی صحیح صورت حال سے آگاہ کیا۔ جس سے ان کے شکوک و شبہات دور ہو گئے۔ اور سعودی عرب میں مقیم مشرقی پاکستانیوں سے بھی ملاقات کی اور جب انہیں حقائق سے آگاہ کیا گیا تو وہ بھی مطمئن ہو گئے۔ اور بھارت و دیگر ملکوں کے گمراہ کن پروپیگنڈا سے انہوں نے جو اثر لیا تھا، وہ ختم ہو گیا۔ مفتی محمود نے تجویز پیش کی کہ ملک کے مختلف صوبوں کے اتحاد اور قومی یکجہتی کے لئے ضروری ہے کہ عربی زبان کو پاکستان کی سرکاری زبان کے طور پر اپنایا جائے۔

انہوں نے کہا کہ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ پوری قوم کی ایک سرکاری زبان ہوگی۔ اور دوسرے یہ کہ تمام صوبے اس پر متفق ہوں گے اور کسی کو اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ مفتی محمود نے کہا کہ اس سلسلے میں انہوں نے مصر اور لیبیا کے حکام سے بھی بات چیت کی تھی۔ جنہوں نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ اگر حکومت پاکستان نے اس خواہش کا اظہار کیا تو یہ دونوں حکومتیں اپنے خرچ پر عربی زبان کے اساتذہ کو پاکستان بھیجنے کے لئے تیار ہے تاکہ پاکستان میں عربی تعلیم عام ہو سکے۔

ایک سوال کے جواب میں مفتی محمود نے کہا کہ وہ صدر یحییٰ سے ملاقات کے دوران جس کا جلد ہی امکان ہے اس مسئلہ پر بھی بات چیت کریں گے۔

ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام اور شرعی قوانین نافذ کرنا چاہتی ہے اور اس معاملے میں وہ تمام جماعتوں سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

● ـــ جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (قیوم گروپ) کے سربراہ خان عبدالقیوم خاں عوامی لیگ کے چھ نکات کو تسلیم کر لینے کے حق میں تھے اور انہوں نے گذشتہ ۲۲ مارچ کو کراچی سے ڈھاکہ جاتے وقت یہ بیان دیا تھا کہ جغرافیائی حالات کے پیش نظر چھ نکات کو مان لینا چاہیئے۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ یہ کوئی مفروضہ نہیں ہے۔ بلکہ خان قیوم کا یہ بیان ۲۳ مارچ کے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے آج شام مقامی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس کے دوران اخبار نویسوں کو یہ بھی بتایا کہ گزشتہ فروری کے مہینے میں دارالعلوم سرحد میں ان کی خان عبدالقیوم خان سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور اس وقت جناب مفتی محمود بھی موجود تھے۔

مولانا ہزاروی نے کہا کہ اس ملاقات کے دوران خان عبدالقیوم خان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ بھارت اگر کشمیر پاکستان کو دے دے تو پاکستان کو چاہیئے کہ وہ مشرقی پاکستان کی بھارت کے حوالے کر دے۔

انہوں نے کہا کہ خان قیوم نے پاکستان کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اتنا نقصان کسی نے نہیں پہنچایا۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ یہ قیوم ہی تھے جنہوں نے ۱۹۴۸ء جبکہ وہ سرحد کے وزیر اعلیٰ تھے پشاور میں نفاذ شریعت کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی تھی اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کرتے ہوئے کہا تھا کہ پہلے کشمیر فتح کرو بعد میں شریعت جاری کرو۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ قیوم نے ہمیشہ شریعت کا مذاق اڑایا ہے اور یہ وہی خان قیوم ہیں۔ جنہوں نے چارسدہ میں گولی چلا کر اٹھارہ سو افراد کو ہلاک کیا تھا۔ اور جسے باڑہ فائرنگ سے یاد کیا جاتا ہے۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ مسلم لیگی لیڈر خان قیوم نے حال ہی میں اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان عوام نے نہیں بنایا۔ بلکہ مسلم لیگ نے بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خان قیوم نے یہ بیان دے کر نہ صرف برصغیر ہند و پاک کے مسلمانوں کی بلکہ مسلم لیگ کی بھی توہین کی ہے۔ کیونکہ اس سے ایک تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ پاکستان کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے کوئی قربانی نہیں دی اور دوسرے یہ کہ مسلم لیگ کے ساتھ عوام نہیں تھے۔ انہوں نے کہا کہ خان قیوم خان اقتدار کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں لیکن میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ ان کی گاڑی کو چلنے نہیں دینگے۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا ہزاروی نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا خان قیوم کی مسلم لیگ سے اس وقت کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ جب وہ چار روپے کے اسٹامپ پر اپنے کرتوتوں سے توبہ لکھ کر دیں۔ انہوں نے مودودی پر نکتہ چینی کی۔ اور مسٹر بھٹو کی عیادت کے سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہم صرف انسان کی عظمت کو دیکھ کر عیادت کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام پارٹیاں متحد ہو کر ملک کے استحکام اور بیرونی جنگ کے لئے کام کریں۔ (روزنامہ جنگ کراچی)

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجرّبات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں۔ علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، موتیابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی۔ ۵ روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور مسکن ہیجان۔ پیکنگ۔ ۴۰ گولی۔ ۱۰/ روپے

طلاء عنبری بچوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/ روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے قیمت ۲۵ تولے ۲۵ روپے

نمبر ۵ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ

۹۔ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

امیر شریعتؒ کا شہر

نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا

از قلم مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

ایجنٹ حضرات ترجمان اسلام کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ (ادارہ)

مقالہ خصوصی

ماضی کی روشنی

احمد حسین کمال

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ۱۸۵۷ء کا سال ایک فیصلہ کن سال تھا، جس نے اس خطۂ زمین سے مسلمان حکومت کا کلیتہً خاتمہ کردیا اور انگلستان کے صلیبی عیسائیوں کی حکمرانی پورے برصغیر پر قائم کردی۔

اور یہ نتیجہ تھا اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد کے ان تاریخی عوامل و حالات کا جن سے یہ خطۂ زمین گذرا۔

۱۸۵۷ء سے ہندوستان میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اس دور میں حکمران گروہ کی پالیسیاں تمام تر انگلستان کے مفاد کے لئے وقف ہوگئیں، جبکہ ہندوستان میں بسنے والے کروڑوں باشندوں کے درمیان کوئی ایسا علاقہ باقی نہیں رہا۔ جو اختلاف قومیت و مذہبیت کے باوجود انہیں متحد رکھ سکتا۔

اس دور میں ہندوستان کی ہر قوم کے سامنے ایک ہی راہ رہ گئی تھی کہ غالب حکمرانوں سے وفاداری اور اعتماد کی سند حاصل کرے اور اس طرح ان کے دربار میں زیادہ سے زیادہ رسوخ حاصل کرکے، اپنی تباہ حالت کو سنوارے۔

اس سلسلے میں مسلمانوں کو چند در چند مشکلات کا سامنا تھا۔ ۱۸۵۷ کے انقلاب نے سب سے زیادہ انہیں ہی تباہ کیا تھا اور وہی انگریز حکمرانوں کی نظر میں مغضوب تھے۔

مسلمان ہی گذشتہ دو سو سال سے انگریزوں کے بڑھتے ہوئے غلبہ کے براہ راست مدمقابل تھے۔ سراج الدولہ، سلطان ٹیپو اور سید احمد شہید کی جہاد کی تحریکیں مسلمانوں میں سے ہی برپا ہوئیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے پیش رو بھی مسلمان ہی تھے۔

بلاشبہ بعض ہندوؤں نے بھی اس راہ میں جاں بازی کے جوہر دکھائے۔ لیکن یہ محدود پیمانہ پر تھا، اور محض چند عالی ہمت افراد کی کاوشوں تک محدود تھا

لیکن مسلمانوں کی معرکہ آرائی من حیث القوم تھی۔ اگرچہ ان میں بعض مستثنیات ایسی بھی تھیں، جنہوں نے ہر مرحلہ پر انگریزوں سے ہی تعاون کیا۔ اور ان کی رضا کے حصول کو ہر بات پر مقدم رکھا

چنانچہ مسلمان ۱۸۵۷ کے بعد ایک ناگفتہ بہ حالت میں مبتلا ہو گئے۔ بدقسمتی سے مسلمان صدیوں سے جاگیردارانہ نظام میں مبتلا چلے آ رہے تھے۔ اس لئے تمام قومی فیصلے ایک محدود گروہ کے نقطۂ نظر کے مطابق ہوتے تھے۔ اس بنا پر مقابلہ کی ہر جد و جہد ناکام ہوتی رہی عوام سے براہ راست رابطہ صرف علماء کا ہوتا تھا۔ وہ ہر موقعہ پر مسلمان عوام کو میدان عمل میں لے آتے، لیکن سیادت چند جاگیردار اور امراء و نوابان کے ہاتھوں میں ہوتی، اس لئے فیصلے محدود مفادات کے مطابق ہوتے۔ اس طرح دو سو سال کی تمام جد و جہد ناکام ہوگئی۔ اور ہندوستان انگریزوں کا غلام بن گیا۔

انگریزوں کی مکمل حکمرانی قائم ہو جانے کے بعد مسلمانوں میں تین قسم کے رجحانات نمایاں ہوئے۔

ایک رجحان تو ان لوگوں کا تھا، جو اب بھی انگریزی حکومت کے خلاف مہم جاری رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن یہ مہم اب خفیہ طور پر ہی جاری رکھی جا سکتی تھی۔ اور ظاہر ہے کہ اس مہم سے عوام وابستہ نہیں ہو سکتے تھے۔ نہ یہ مہم کسی عوامی مطالبے اور تحریک کی اساس بن سکتی تھی۔ چنانچہ یہ مہم الگ تھلگ رہی اور سرپھرے دیوانے افراد اس سے وابستہ ہوتے اور اپنی جانیں قربان کرتے رہے۔

دوسرا رجحان ان لوگوں کا تھا، جو انگریزی حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کے حامی تھے۔ اور اس تعاون میں اس حد تک آگے بڑھ گئے تھے کہ انگریزی کلچر اور اقدار تک اختیار کرنے پر اصرار کرتے تھے۔ دراصل اس رجحان کے حامل افراد ۱۸۵۷ء سے پہلے ہی انگریزوں کے حامی چلے آ رہے تھے۔ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارندوں کی حیثیت سے کام کر کے انگریزوں کی خوشنودی حاصل کر چکے تھے۔ ان لوگوں نے ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کی بھی مخالفت کی اور اسے شرپسندوں کی کارروائی قرار دیا۔ وہ ۱۸۵۷ء سے پہلے کی طوائف الملوکی اور جنگ و جدل کے مقابلہ میں انگریزی حکومت کو امن آفریں اور مہذب سمجھتے تھے۔ اور انگریزی تہذیب، زبان و کلچر کو ایک اعلیٰ تمدن کا مظہر خیال کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں کو یہ ہی مشورہ دیا کہ وہ انگریزی تعلیم حاصل کریں۔ انگریزی زبان سیکھیں۔ بود و باش کے انگریزی طریقے اپنائیں، اور اپنے آپ کو انگریزی افکار و تہذیب میں ضم کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اسلام کا نام بھی برقرار رکھا مسلمانوں کو اسی نسبت سے ایک قوم کہا۔ لیکن اسلام کی تعبیر اور قرآن کی تشریح اس طرح کی کہ وہ انگریزوں کے خیالات و تمدن کا آئینہ دار نظر آنے لگے۔

اس رجحان کے لوگ یو۔پی میں سرسید کے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے تھے۔ بہار و بنگال میں مشہور مؤرخ امیر علی کے نقطۂ نظر سے وابستگی رکھنے والے تھے۔ اور پنجاب و شمالی ہند میں مرزا غلام احمد قسم کے افراد کے ساتھ عقیدت مندی کے حامل تھے

تیسرا رجحان ان لوگوں کا تھا، جو انگریزی حکومت کے غلبہ کو تسلیم کرتے ہوئے اس دائرے میں اپنے قومی و ملی حقوق کی تکمیل کے لئے کوشاں تھے۔

اس رجحان کے حامل افراد انگریزی علوم و فنون اور زبان کے حاصل کرنے پر تو آمادہ تھے، لیکن انگریزی تہذیب، کلچر، خیالات و افکار کو اپنانے پر تیار نہیں تھے۔ اور وہ اپنی ماضی کی روایات و عقائد کو برقرار رکھ کر ہی نئے حالات کے ساتھ چلنے کے حق میں تھے۔

اس رجحان کے علم برداروں میں پیش پیش بلا امتیاز و تفریق تمام مذہبی طبقوں کے افراد تھے۔

پہلا رجحان انقلابی جدوجہد کے عنوان سے کبھی تیز اور کبھی کمزور صورت میں جاری رہا۔ اور ۱۸۸۰ء تک یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ رجحان کسی وقت بھی ہمہ گیر تشدد کی صورت میں ظاہر ہو کر انگریزی حکومت کے خرمن کو جلا کر خاک کر دینے والی ثابت ہو سکتی ہے۔

چنانچہ اسی احساس کو مدنظر رکھتے ہوئے لبرل خیال کے انگریزوں نے ہندوستان میں آئینی ڈھنگ کے سیاسی اداروں کی ضرورت محسوس کی۔ اور ان کے قیام کی ہمت افزائی کرنی شروع کر دی۔

ابھی تک غیر سیاسی قسم کے بعض ادارے محدود دائرے میں انگریزی حکومت کے ساتھ مکمل وفاداری کے اظہار کے لئے وجود میں آ چکے تھے۔ لیکن کل ہند بنیاد پر کسی قدر آزاد خیالی کا حامل کوئی ادارہ نہیں بن پایا تھا۔

انڈین نیشنل کانگرس کی صورت میں اس قسم کا ادارہ پہلی مرتبہ ۱۸۸۲ء میں وجود میں آیا۔ اور زیادہ تر قانون پیشہ افراد، وکیل، بیرسٹر وغیرہ اس ادارے کے ساتھ وابستہ ہوئے۔

کانگرس میں ایک طرف گوکھلے اور تلک جیسے سرپرآوردہ ہندو شامل تھے تو دوسری طرف مسٹر جناح اور سیٹھ طیب جیسے مسلمان بھی اس کے ساتھ تھے۔

اور اس طرح ہندوستان میں آئینی جدوجہد کا قومی بنیادوں پر آغاز ہوا۔

نیز ہندوستان کے بکثرت مذہبی فرقوں کے ماحول میں کانگرس پہلا ادارہ تھا۔ جو غیر مذہبی اور خالص قومی و وطنی نظریات کا حامل تھا۔

چنانچہ اس پلیٹ فارم پر بہ یک وقت ہندو مسلمان، عیسائی، پارسی، سکھ جمع ہو سکتے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی مختلف ذاتوں کے افراد بھی اکٹھے رہ سکتے تھے۔

ابتداء میں اس کا ڈھانچہ اس طرح کا تیار ہوا۔ حتیٰ کہ یہ جگہ خالص مذہبی اور خالص غیر مذہبی افراد کا بھی سنگم بن گیا۔

لیکن کانگرس کا پلیٹ فارم ان طبقوں کے لئے پوری طرح سازگار نہیں تھا۔ جن کے طبقاتی مفادات قدیم جاگیردارانہ روایات سے وابستہ تھے۔

مسلمان رؤسا اور جاگیردار اور ہندو راجے اور زمیندار اس نئے اسٹیج پر آ کر اپنی انفرادیت برقرار نہیں رکھ سکتے تھے۔ اور نہ انہیں کوئی اہمیت حاصل ہو سکتی تھی۔

دیہات کی عام آبادی میں جو اس وقت ملک کی ۹۰ فیصد سے زیادہ آبادی تھی۔ مسلمان عوام کا مرکز و مرجع، مسلمان جاگیردار و رؤسا ہوتے تھے۔ اور ہندو عوام کا مرکز و مرجع۔ ہندو راجا و ہندو زمیندار ہوا کرتے تھے۔

نئے حالات میں ان کو اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے جداگانہ طور پر اپنے اپنے عوام سے وابستہ رہنا ضروری تھا۔ اس لئے ہندو امراء و رؤسا نے اپنا پلیٹ فارم الگ بنایا۔ اور مسلمان امراء و رؤسا نے علیحدہ بنایا۔

ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کی تشکیل اس پس منظر میں ہوئی۔ جن لوگوں نے بھی ان جماعتوں کی ابتدائی تاریخ و کارروائیوں کا گہرا مطالعہ کیا ہوگا۔ وہ اس کی شہادت دینگے کہ ان کے تشکیلی عناصر، جاگیردار اور خاندانی امراء و رؤسا پر مشتمل تھے۔ اور بہت عرصہ تک وہی اس کے کرتا دھرتا رہے۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو جو وفد سر آغا خاں کی قیادت میں شملہ جا کر وائسرائے سے ملا تھا۔ اس وفد میں شامل افراد بیشتر اپنے خاندانی و پشتینی مفادات کے حامل اور نمائندہ تھے۔ اور مسلمانوں کی نمائندگی کے دعوے کے حامل اس بنا پر بن گئے تھے کہ اس میں پنجاب سے بنگال تک کے مسلمان رؤسا کو شامل کر لیا گیا تھا جن کی تعداد ۳۵ تھی۔ اس وفد نے جو یادداشت پیش کی، اور وائسرائے کے سامنے تجویزیں رکھیں۔ ان میں مسلمان عوام کے مفادات کے بجائے یہ کہا گیا تھا کہ:۔

"مسلمان ممبران کو چننے کے لئے مسلمان زمینداروں، تاجروں۔ اہم مفادات کے نمائندوں۔ صوبائی کونسلوں کے نامزد مسلمان ممبران اور یونیورسٹیوں کے نامزد شدہ مسلمان فیلوز کو انتخابی اہلیت استعمال کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تجویز خود بتا رہی ہے کہ خصوصی مفادات کے حامل افراد اپنے مفادات کے تحفظ کے نظریہ کے ساتھ اپنی اجتماعی قوت بنانا چاہتے تھے۔

ان تجاویز میں ایک عجیب مطالبہ یہ بھی تھا کہ:۔

"کونسل میں مسلمان نمائندوں کی تعداد فرقے کی آبادی کی بنیاد پر نہ مقرر کی جائے بلکہ ان کی نسبت ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی غیر مؤثر اقلیت نہ بننے پائے"۔

اس مطالبہ نے ہندوؤں کو مسلمان اکثریت کے صوبوں میں اپنی آبادی کی تعداد کی مناسبت سے زیادہ نمائندگی حاصل کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا۔ جہاں وہ پہلے ہی سے معمولی اقلیت رکھتے تھے۔ جبکہ مسلمان اقلیت کے صوبوں میں آبادی کی مناسبت سے دوگنا اور تین گنا نمائندگی حاصل کرنے کے باوجود مسلمان غیر مؤثر اقلیت ہی رہے۔ اور ہندو اکثریت کا مقابلہ کرنے کے لئے یورپی ممبران کی حمایت کی محتاج بن گئے۔

غرضیکہ ۱۸۵۷ کے بعد مسلمانوں میں یہ دو رجحان اپنے اپنے دائرہ میں نشوونما پاتے رہے۔

ایک رجحان کی سربراہی مسلمانوں کا جاگیردار اور امیر طبقہ کر رہا تھا۔ وہ مسلمان فرقہ کے مفادات کے نام سے اپنے دیرینہ مفادات کے تحفظ کی تدبیروں میں سرگرم عمل ہوا

دوسرے رجحان کی سرپرستی علماء دین کے طبقہ کے پاس تھی۔ جو کسی صورت میں بھی انگریزی کلچر اپنانے کا روادار نہ تھا۔ ان خطوط پر دونوں رجحانات کا الگ الگ ارتقاء ہوتا رہا۔

حتیٰ کہ تحریک خلافت اور عدم تعاون کے معرکہ میں ان دونوں رجحانات کے حامل افراد ایک متحدہ پلیٹ فارم پر آ گئے۔ اور یہ پلیٹ فارم اتنا وسیع بن گیا کہ کانگرس بھی اس میں شامل ہو گئی۔

تحریک خلافت جس مقصد کے لئے شروع ہوئی تھی، یعنی ترکی میں خلافت کے نظام کا برقرار رہنا۔ وہ مقصد ناکام ہو گیا۔ خود ترکوں نے خلافت کی قبا کو چاک کر کے پھینک دیا۔

اس کے نتیجہ میں خلافت تحریک کے اثرات کوئی مثبت اور متحدہ رخ پیدا نہیں کر سکے۔

ہندو مسلم اتحاد بھی دیرپا ثابت نہیں ہوا۔ اور خود مسلمانوں کا سیاسی محاذ انتشار کی نذر ہو گیا اور تحریک خلافت کے خاتمہ کے بعد عرصہ تک ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاست تعطل کا شکار رہی۔ حتیٰ کہ مسٹر جناح کی قیادت میں تحریک پاکستان کے آغاز سے نئی سیاسی لہر پیدا ہوئی۔ جس میں پیش پیش سرسید مکتب فکر کا رجحان رکھنے والے افراد تھے۔

تحریک پاکستان میں اسلام، قومی تشخص کے تعین کا ذریعہ بنایا گیا۔ عقاید و روایات کا اسلام سیاسی میدان سے ہٹ گیا

انتقال پر ملال

مورخہ ۱۴ اگست۔ بروز ہفتہ علی الصبح جنرل ہسپتال لاہور میں مولانا محمد علی جانباز مبلغ تحفظ ختم نبوت حلقہ سمندری کی بچی کا انتقال ہو گیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بچی کے درجات بلند کرے اور لواحقین اور والدین کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت
سمندری ضلع لائلپور

جمعیۃ کی جدید ممبر سازی شروع ہو گئی

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن کے صدر دفتر سے جاری شدہ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ کراچی شہر میں جمعیۃ کی از سر نو ممبر سازی شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے جمعیۃ سے وابستہ حضرات کو چاہیئے کہ وہ صدر دفتر کراچی سے رابطہ قائم کر کے اپنے اپنے علاقہ جات میں ممبر سازی کا کام تیز تر کر دیں۔

واضح ہو کہ جمعیۃ علماء اسلام کا صدر دفتر نزد غریب شاہ نیو کمہار واڑہ روڈ پر واقع ہے اور روزانہ سوائے جمعرات کے عصر تا مغرب کھلتا ہے۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام حمیدہ منزل نزد غریب شاہ نیو کمہار واڑہ روڈ کراچی ۱)

محترم حکیم محمد عالم جاوید نے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کرتے ہی مقامی طور پر بڑی جانفشانی اور تندہی سے کام کیا۔ اور اپنی خداداد صلاحیتوں کے ذریعہ ملک کے دور دراز علاقوں میں نہایت پُر مغز اور علمی تقاریر کیں۔ ان ہی مساعی جمیلہ کے پیش نظر انہیں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا ناظم دفتر مقرر کیا گیا، حکیم صاحب نے اپنی اس ذمہ داری کو طبعاً ہمہ تن مصروف اور یکسو ہو کر نبھانے کے لئے جمعیۃ کی خاطر شب و روز بڑی گرم جوشی اور سرگرمی سے کام کیا۔ ان کی مساعی مسلسل ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج وہ شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ایک اہم رکن ہیں ——— (ادارہ)

میں جمعیۃ میں کیوں شامل ہؤا؟

(حکیم محمد عالم جاوید خانیوال)

چند دن قبل میں نجی کام کے لئے لاہور گیا جب عقیدت نے کروٹ لی اور محبت نے رہنے نہ دیا تو دفتر "ترجمان اسلام" پہنچا احباب حسب معمول مصروف کار تھے۔ جن میں محترم حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری کی شخصیت نمایاں تھی۔ حافظ صاحب خلاف توقع بڑی گرمجوشی اور تپاک سے ملے۔ مختصر سی گفت و شنید کے بعد حافظ صاحب نے بحیثیت مرتب و انچارج "ترجمان اسلام" یہ ارشاد فرمایا کہ آپ "ترجمان اسلام" کے لئے ایک تحریر بعنوان "میں جمعیۃ میں کیوں شامل ہؤا" عنایت فرما دیں تو عین نوازش ہوگی۔

میں نے دل میں سوچا کہ خالصتاً یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔ اور جماعت میں شمولیت کے بعد ذاتی خیالات کی کوئی قدر و منزلت اور وقعت نہیں ہوتی۔ بہتر یہ تھا کہ اس مسئلہ کو میرے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو جاتے اور حساب کے دن ہی حساب ہوتا۔ کیونکہ اس کا موزوں اور مناسب مقام وہی ہے۔ لیکن ؏

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

اسی وعدہ کے پیش نظر اور اس کے ایفا کے لئے یہ چند سطور ضبط تحریر کر رہا ہوں۔

قارئین کرام! جب انسان اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کسی مستقل اقدار کی داعی جماعت میں رہ کر شعبہ ہائے زیست کے لئے راہنمائی حاصل کر رہا ہو، اور فرد واحد کسی ایک شعبہ میں دین سے ہٹ کر رہنمائی کرنے لگے۔ اور پوری جماعت اس میں بہہ نکلے۔ اور سلیم العقل انسان اپنے دین اور اسلاف ہی کے نقوش کے مطابق تھوڑی سی ترمیم کر کے چل نکلے تو ماہرین نفسیات کے مطابق اس علیحدگی اور تبدیلی کے پیچھے بڑے وزنی و قوی دلائل دلائل اور محرکات کارفرما ہوتے ہیں۔ جس میں کئی لکڑیاں یکے بعد دیگرے مختلف عرصوں کے ساتھ ملتی رہتی ہیں اور بالآخر ایک زنجیر بن جاتی ہے۔ بعینہٖ یہی حال میرا ہے۔

تعارف

میں ایک حدیث خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ یہ میرے بزرگوں ہی کی کوششوں کا ثمر ہے کہ خانیوال میں جماعت اہلحدیث وجود میں آئی۔ میرے ہی بزرگوں کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ کہ ۱۹۴۷ء سے قبل مرزائیوں کو خانیوال چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا۔ مہاجر احباب گواہ ہیں اور بخوبی جانتے ہیں کہ اس وقت خانیوال میں ایک مرزائی بھی ڈھونڈھے سے نہ ملتا تھا۔ میں نے ہوش سنبھالتے ہی بزرگوں کے لگائے ہوئے پودے کو اپنے خون اور پسینے سے سینچا۔ اجر کی توقع رب کائنات سے کی اور بس۔

وضاحت

میں یہ واضح کر دینا از حد ضروری سمجھتا ہوں کہ میں جمعیۃ میں شامل ہونے سے قبل بھی اہلحدیث مسلک رکھتا تھا اور اب بھی اسی پر قائم ہوں۔ نہ ہی آئندہ اس کو چھوڑنے کا تصور ذہن میں ہے۔ اور نہ ہی کبھی جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر نے مجھے مجبور کیا نہ ہی قواعد و مقاصد میں یہ بات نظر سے گذری۔

ہاں تو میری جمعیۃ میں شمولیت کا ظاہری اور فوری سبب ملک کے موجودہ انتخابات تھے۔ کیونکہ انتخابات ایسے دلائل مبینہ اور ایسی کسوٹی ہوتے ہیں۔ جن سے کھرے اور کھوٹے کی پہچان با آسانی اور بہت جلد ہو جاتی ہے حالیہ انتخابات میں جماعت اہلحدیث، جمعیۃ اہلحدیث اور غربا اہلحدیث نے بطور جماعت حصہ لیا۔ یہ اپنی تعداد کے لحاظ سے اس قابل تو نہ تھی کہ ملک کی ہر نشست سے انتخاب لڑا جاتا۔ اور نہ ہی اس کے لئے تگ و دو کی گئی۔ اگر کوشش اسلاف کے نقوش کے مطابق کی جاتی تو ممکن تھا کہ نتائج بہتر نکلتے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت اہلحدیث نے اپنے بنیادی اصولوں سے صرف نظر کر کے دوسری جماعتوں سے سودا بازی کی اور انتخابات میں حصہ لیا۔ یہ ایک ایسی غلطی تھی۔ میں نے دینی شعبہ سیاسیات کو بری طرح مجروح کیا۔ پھر دیکھا نہیں کہ مودودی جماعت سمیت یہ سودا بازی آگے نہ چل سکی اور جلد ہی اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ ان وجوہ کے باعث مجھے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کرنی پڑی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ انتخابات میں مودودی جماعت سے سودا بازی کوئی حادثہ نہ تھی۔ بلکہ یہ سب کچھ طے شدہ اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہؤا۔ واضح رہے کہ حافظ محمد صاحب گوندلوی مدظلہ امیر جمعیۃ اہلحدیث اور محترم میاں فضل حق صاحب ناظم جمعیۃ اہلحدیث دونوں ایسے بزرگ ہیں کہ جن کا خلوص شبہ سے بالاتر ہے۔ مگر ایک مرد عیار جماعت کی صفوں میں کچھ اس انداز سے داخل ہؤا کہ جماعت اہلحدیث انتخابات میں بھی ہار گئی اور دو سو سالہ سامراج دشمنی اور جنگ آزادی میں کارہائے نمایاں پر بھی پانی پھیر دیا۔

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ اور حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفیؒ دونوں عبقری انسان تھے انہوں نے اپنی عمریں جماعت کو منظم کرنے اور اس کی سیاسی و دینی میدانوں میں قیادت کرنے میں تیاگ دیں۔ انہوں نے مودودی جماعت سے متعلق اپنے دینی اور بنیادی اختلافات کی نشاندہی فرما کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اتحاد و اتفاق کا دروازہ بند کر دیا۔ لیکن ایک ناعاقبت امپورٹڈ مرد عیار نے جماعت کو اسی کی جھولی میں اس ڈھب سے ڈالا کہ نتیجہ سوائے ذلت کے کچھ نہ نکلا۔ اسی اتحاد، بنیادی اصولوں سے انحراف اور مودودی جماعت کی ترجمانی اپنے وسائل و جرائد میں کرنی شروع کر دی۔ جمعیۃ اہلحدیث سے علیحدگی کی بنیادی اور پہلی وجہ تو یہ سیاسی اختلاف بنا۔ دوسری وجہ مقامی جمعیۃ اہلحدیث کے ارباب حل و عقد کی مبغضانہ روش اور قول و فعل میں تضاد۔ اور وہ یہ کہ اگر اپنے ہی ہم مسلک شخص یا اس کی اولاد سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو پورے شہر میں اس کی منادی ہر کس و ناکس کے سامنے اس کی بدنامی۔ اس پر طعن توڑنے اور پھبتی کسنے کے ساتھ ساتھ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا ان کی دستار فضیلت ہے۔ اور اگر اپنی ہی اولاد یا بذات خود اپنی راتیں جام و سبو کی نذر کر دیں۔ محلے کی بہو بیٹیوں کے آبگینہ ہائے عصمت کو چکنا چور کر دیں۔ لوگوں کی عزتوں سے کھیلیں۔ جؤا ان کا مشغلہ ہو، اور اشیاء خرید و فروخت میں ملاوٹ ان کی امتیازی شان ہو، تو سب روا ہے۔ کیوں؟ رہی قول و فعل میں تضاد کی بات تو عوام تو درکنار ائمہ و خطباء کا یہ عالم ہے کہ تقریر تو یہ ہو کہ سود حرام ہے۔ لیکن خود من و سلویٰ سمجھ کر کھائیں۔ ہمیں یہ سبق سکھائیں کہ تین دن سے زیادہ کسی

باقی ص ۹ پر

ایک اہلحدیث کی کہانی خود اس کی زبانی!

ہمارا ایمان ہے کہ اسلام کے بغیر یہاں استحکام نصیب نہیں ہو سکتا

ترنگ زئی میں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان سے مولانا سید گل بادشاہ کا خطاب

ترنگ زئی تحصیل چارسدہ میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے جمعیۃ علماء اسلام کے پانچ سو ارکان کو خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا حضرات کرام! مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوں۔ ترنگزئی ایک تاریخی مقام ہے۔ برطانوی سامراج کے عظیم مخالف اور مجاہد حضرت حاجی صاحب ترنگ زئی اس تاریخی قصبہ کے رہنے والے تھے۔ حاجی ترنگ زئی نے صوبہ سرحد میں تبلیغ اسلام کی تحریک چلائی ہزاروں دینی مدارس قائم کئے۔ اصلاح معاشرہ، غیر اسلامی رسم و رواج اور مغربی تہذیب کے خلاف برسرپیکار رہے مجھے فخر ہے کہ میرے خاندان کی بزرگ شخصیتیں حاجی صاحب ترنگ زئی کے ساتھ انگریز کے خلاف صف آرا رہیں۔

اس وقت انگریز ... علماء کو گرفتار کر کے پشاور سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں جیل تک زنجیریں پہنا کر پا پیادہ لے گئے شیخ الہند کی شروع کی ہوئی تحریک آزادی ریشمی خطوط اور خلافت کی تحریک کے صوبہ سرحد میں حاجی ترنگ زئی صاحب نمایندے تھے۔ اس تاریخی مقام کے مسلمان قدیم دور سے علماء حق کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں جمعیۃ علماء اسلام کی مقبولیت اور جمعیۃ کے ساتھ مسلمانوں کی وابستگی تمام صوبہ سرحد میں ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کو یہاں تمام پارٹیوں سے زیادہ ووٹ ملے ہیں۔ سب سے بڑی مسرت مجھے اس پر ہے کہ یہاں نوجوان مسلمان کثیر التعداد ہیں جمعیۃ علماء اسلام کے دھاری دار جھنڈے کے نیچے جمع ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں ایک عظیم مفکر اسلام علماء کے استاذ حضرت علامہ شمس الحق افغانی سابق استاذ دارالعلوم دیوبند اس تاریخی مقام کے رہنے والے ہیں۔ جن کی علمی قابلیت صرف پاکستان میں نہیں بلکہ تمام مسلم دنیا میں مسلّم ہے۔

حضرات! پاکستان ایک عظیم مسلم مملکت ہے، جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی۔ افسوس کہ پاکستان کا چوبیسواں سالگرہ منایا گیا۔ لیکن اب تک اسلام نافذ نہیں ہوا۔ ہماری مکمل خوشی اس وقت ہوگی کہ پاکستان میں اسلام کا قانون نافذ ہو۔ اسلام کے نام پر بنا ہوا عظیم مسلمان ملک اسلام کے قانون سے محروم ہے۔ اور کفر کا قانون اب تک یہاں جاری ہے۔ کئی لوگ اس ملک میں برسر اقتدار رہے۔ کئی سیاسی پارٹیاں اس ملک میں صاحب حکومت رہیں لیکن اسلام کا قانون انہوں نے جاری نہیں کیا۔ وہ پھر عوام کے سامنے اسلام اسلام کے نعرے لگا رہے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہاں اسلام کے قانون کے بغیر استحکام حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس ملک میں اسلام نافذ نہ کرنے کے ذمہ دار وہ لوگ ہیں۔ جو اب تک اس ملک کے سیاہ و سپید کے مالک رہے ہیں۔

آزمائشی دور

اس وقت ہم ایک عظیم آزمائش سے گذر رہے ہیں تمام کافر طاقتیں پاکستان کے خلاف متحدہ محاذ بنائے ہوئے ہیں۔ خدائے کریم نے پاکستان کو کافروں کی سازشوں سے بچایا۔ گذشتہ دنوں میں مشرقی پاکستان کے خلاف

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

بقیہ — میں جمعیۃ میں کیوں شامل ہوا؟

سے قطع تعلق نہ رکھے، لیکن خود سالہا سال گذار دیں، کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت
کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

جمعیۃ اہلحدیث کی سیاسی پالیسی اور مقامی احباب کی روش سے بددلی کے بعد مجھے اپنی دینی، سیاسی تربیت دینے کے لئے مستقل اقدار کی ضرورت تھی۔ ملک میں اس وقت کئی جماعتیں سیاسی پلیٹ فارم پر سرگرم عمل تھیں۔ میں نے ہر ایک جماعت کا مشاہدہ کیا۔ دیکھا، پرکھا، جانچا اور تولا اور ان کے منشور پر نظر غائر ڈالی۔ قائدین اور زعماء کا تجزیہ کیا۔ لیکن قول و فعل میں تضاد پایا۔ کسی جماعت کو دیکھا کہ وہ غریب عوام کی حمایت کا دم بھرتی ہے۔ لیکن قیادت وڈیروں، جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو ایرکنڈیشنڈ کمروں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ انہیں کیا احساس کہ غربت و افلاس کس بلا کا نام ہے۔ ایک اسی جماعت بھی دیکھنے میں آئی کہ منشور تو اسلامی لیکن ٹکٹ ہندو امیدوار کو دے رکھا ہے۔ (یہ چیز بوالعجبی است

کئی لیڈر دیکھے کہ ان کی ہر پارٹی اور مجلس کا آغاز "شاہد و شراب" سے ہوتا ہے۔ ایسے زعماء بھی تھے جن پر اغوا، آبروریزی اور ڈاکہ زنی کے کئی ایک مقدمے زیر سماعت تھے۔ صرف ایک جماعت نظر آئی کہ جن کے قائدین اور زعماء کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ تھا۔ ان کے منشور میں دین خداوندی کو اس ملک میں نافذ کرنے کا عزم عیاں، ان کے دل غریب عوام کے درد سے معمور ان کی آنکھیں بیوہ ماؤں اور بے سہارا یتیموں کے لئے اشک بار تھیں۔ کسان ہو یا مزدور۔ غریب ہو یا نادار، سب کے لئے ان کے سینوں میں تڑپ موجود ہے۔ ان کے منشور کا کوئی لفظ شریعت مطہرہ کے خلاف نہیں۔ سرمایہ دار پر ایسی تمام حدود و قیود لگانے کا عزم ہے جو خلافت راشدہ کے دور میں تھیں۔ غریب کو وہ تمام حقوق دلانے کا ضابطہ قوانین ہے۔ جو فاروق اعظمؓ کے دور میں رائج تھا۔ آقائے نامدارؐ کی ناموس اس کے اصحاب کی آبرو کا تحفظ اور مسئلہ ختم نبوت پر یقین ان کے منشور کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

اسی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی حالات پر نظر بروقت تنقید۔ بامقصد تاثیر اکا بر جمعیۃ کی سیاسی بصیرت کا شاہکار ہیں۔ مغربی تہذیب اور اس کے دلدادوں سے بیزاری۔ فرنگی سامراج سے نفرت اور عربوں کی بے لوث حمایت ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ ان صفات نے مجھے ان درویشوں کی رہنمائی میں سیاسی تربیت حاصل کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور تحدیث نعمت سے کہتا ہوں کہ یہی وہ مقام ہے جس پر میرے اسلاف اہلحدیث رواں دواں تھے۔ اسی لاٹھی سے زدوکوب ہو رہا ہوں جو میرے اکابر پر برسیں۔ انہیں سے دوستی ہے۔ جن سے ان کو تھی۔ وہی دشمن میرے ہیں۔ جو ان کے تھے۔

آخر میں دعا گوں ہوں کہ خالق کائنات مجھ جیسے گنہگار سے ملک، قوم اور اپنے دین کی خدمت لینے کے لئے میرے عزم میں استقامت بخشے۔ اور حوصلے کو مزید بڑھائے۔

اگر کسی بزرگ، دوست یا عزیز کو میری یہ باتیں محسوس ہوں یا غلط ہوں تو ان کی نشاندہی فرمادیں۔ انشاء اللہ میں ان کی پوری پوری تسلی و تشفی کرنے کی کوشش کروں گا۔

لیکن قائدین جمعیۃ اہلحدیث! اگر میں آپ کو اپنا سمجھ کر آپ کی شان میں یہ گستاخی کروں۔ تو یقیناً آپ محسوس نہ کریں گے کہ جن کو آج تک مشرک اور بدعتی کہتے رہے ان کے ساتھ پینگیں کیوں بڑھیں؟ اکابر اہلحدیث جن کا شمار منکرین حدیث میں کر گئے۔ ان سے انتخابات میں تعاون کیوں لیا؟ بے دین اور ابن الوقت لوگوں سے رشتہ محبت کیوں استوار ہوا؟ یہ عین کا تقاضا تھا یا کہ سات سمندر پار کی سازش؟

جواب! جواب!! جواب!!!

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

بقیہ — مولانا سید گل بادشاہ کا خطاب

ہندوؤں کی سازشیں اور اس کی پشت پناہی انگریز، امریکہ روس کر رہے تھے۔ ان سازشوں پر پاکستانی مجاہد فوج کا قابو حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ اللہ کی خصوصی مہربانی ہے۔

پاکستان کے محترم صدر نے خود پاکستان کے لئے آئین تیار کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ہماری اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ آئین فرد واحد بنائے یا کوئی جماعت۔ ہم تو پاکستان کے لئے مکمل قرآن و سنت پر مبنی اسلامی قانون چاہتے ہیں۔ اور ہم نے بار بار صدر محترم کو یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ پاکستان میں مکمل اسلامی قانون نافذ کر کے یہاں کے غریب عوام کے الجھے ہوئے مسائل کو حل کرو۔

صوبہ سرحد میں جمعیۃ کی پوزیشن

خدا کے فضل و کرم سے صوبہ سرحد کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ ہے گذشتہ انتخابات میں سب سے زیادہ ووٹ جمعیۃ علماء اسلام نے حاصل کئے۔ تمام اضلاع، تحصیلوں، حلقہ جات میں جمعیۃ کی باقاعدہ تنظیمیں قائم ہیں۔ اور عامۃ المسلمین سے مضبوط روابط ہیں۔ جمعیۃ کے ارکان جمعیۃ کے دینی پروگرام کو نہایت خلوص سے چلا رہے ہیں۔

حضرات! صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام نے حکومت کے بارے میں اس وقت تک کسی پارٹی سے معاہدہ نہیں کیا وقت آنے پر جمعیۃ دیکھے گی۔ تاہم اگر دین کے لئے صوبہ سرحد جمعیۃ کے نزدیک حکومت لینا مفید ہوا۔ تو جمعیۃ صوبہ سرحد میں حکومت بنانے میں ضرور حصہ لے گی۔ تمام سیاسی پارٹیوں کو جمعیۃ کے وزن کا علم اور احساس ہے۔

قیوم خاں

اس وقت مسٹر عبدالقیوم عوام پر جادو ڈال رہے ہیں اور پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ حکومت میری پارٹی قائم کرے گی صوبہ سرحد کے باشندے انتظار کریں۔ مسٹر قیوم خاں کی جوشیلی تقریروں سے متاثر نہ ہوں۔ مسٹر عبدالقیوم خان ایک جذباتی آدمی ہیں اور وہ بیچارے دل اور عقل دونوں کے مریض ہیں اس کا جوش اس کے ہوش پر غالب ہے۔ اسی لئے وہ جمعیۃ کے خلاف جھوٹ، بہتان، افترا پردازی میں انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ لیکن حقیقت میں جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف وہ جو کچھ کہتا ہے۔ اس کا ضمیر خود اس کو ملامت کرتا رہتا ہے۔ انتخابات کے بعد تین دفعہ اس نے اپنے خاص ایجنٹ سر شمس الحق صاحب کو ہمارے پاس بھیجا خود بھی تین بار جمعیۃ کے اکابر سے ملا۔ مشرقی پاکستان اور مجیب کے بارے میں مسٹر قیوم خاں نے جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ وہ ایک مخلص پاکستانی کی شان کے مناسب نہیں تھا۔ لیکن مسٹر عبدالقیوم خان جلد ہی اپنے قول سے منکر ہو جاتا ہے۔ مسٹر قیوم کے نزدیک ہر وہ شخص پاکستان سے غدار ہے۔ جو اس کی بے اصولی باتوں کو نہ مانے۔ حالانکہ

مسٹر قیوم خاں اقتدار کے وقت جبر و تشدد، پارٹی کے مخالف سیاستدانوں کو ظلم کا نشانہ بنانا، غیر جمہوری حرکات کرنا، اور جب پھنس جاتا ہے تو قیادت چھوڑ کر معافی مانگنا اس کے خصوصی امتیازات ہیں۔ ہم مسٹر قیوم خاں کو بتانا چاہتے ہیں۔ اگر تم کو جمعیۃ علماء اسلام سے اختلاف ہے بے شک حدود انسانیت میں رہ کر بادلیل اختلاف کرو، لیکن علماء حق کی مقدس جماعت پر رکیک حملے کرنا، جھوٹ بہتان باندھنا چھوڑ دو۔

ہمارا نصب العین

جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین یہ ہے کہ پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بنے اور پاکستان میں اسلام کا قانون نافذ ہو، اور پاکستانی مسلمان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح تابعدار بن کر تمام دنیا کے لئے اسلام کے ترجمان بنیں۔ اسی نصب العین کے لئے جمعیۃ مصروف عمل ہے

(عنایت گل معتمد دفتر جمعیۃ صوبہ سرحد۔ پشاور)

جمعیۃ علماء اسلام کا تنظیمی وفد حضرت دین پوری دامت برکاتہم کی خدمت میں

راولپنڈی۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے راہنماؤں کا وفد جو ضلع راولپنڈی کے تنظیمی دورہ پر تھا۔ ہادی شریعت و طریقت حضرت الحاج مولانا خیاں عبدالہادی صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین و رگاہ عالیہ دین پور شریف کی خدمت میں بغرض زیارت و ملاقات کوہ مری گیا۔ وفد میں ناظم نشریات و اطلاعات کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مولانا عبدالحکیم ایم۔ این۔ اے۔ پنجاب جمعیۃ کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی۔ جمعیۃ پنجاب کے اطلاعات و نشریات کے سیکرٹری مولانا قاری نور الحق ایڈووکیٹ، مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری شامل تھے۔

وفد نے جمعیۃ کے تنظیمی دورہ کی تمام تفصیلات پیش کیں۔ حضرت نے دلی مسرت کا اظہار فرمایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اسلام کے معاملہ میں جمعیۃ علماء اسلام ہی واحد جماعت ہے جو ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ میں جمعیۃ کے اکابر کو اسلام کے مسئلہ میں مخلص سمجھتا ہوں اور پنج وقتہ دعاؤں میں اکابر جمعیۃ اور کارکنان جمعیۃ کو یاد رکھتا ہوں۔

حضرت نے تنظیمی وفد کے لئے اس وقت خشوع و حضور سے دعا بھی فرمائی اور مزید ارشاد فرمایا کہ آپ حضرات ہمت اور استقامت سے اسلامی آئین کے نفاذ اور جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے کام کریں۔

حضرت نے صوبائی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کو خصوصی ہدایات بھی دیں اور مزید فرمایا کہ آپ شر اعداء سے بچنے کے لئے اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم کثرت سے پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو، اور آپ کو دشمن کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین!

کوائف مدارس عربیہ مغربی پاکستان

ملک کے ہر سکول کالج بلکہ کارخانے اور فیکٹری کے بھی حالات مل جاتے ہیں، لیکن دینی مراکز مدارس عربیہ کے بارے میں کسی قسم کی معلومات کہیں سے نہیں ملتی ہیں۔ اس بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مسلم اکادمی محمد نگر لاہور کی طرف سے ایک ضخیم کتاب مرتب کی جا رہی ہے۔ اس میں مغربی پاکستان کے تمام دینی مدارس کے حالات جمع کئے جا رہے ہیں۔ خواہ ان کا تعلق کسی بھی مکتب فکر سے ہو جملہ دار العلوم اور مکاتب و مدارس کے مہتمم حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مطلوبہ کوائف جلد بھیجنے کی زحمت فرمائیں۔

حافظ نذر احمد جنرل سیکرٹری مسلم اکادمی۔ محمد نگر
علامہ اقبال روڈ ـــــ لاہور

دعائے صحت

چوہدری برکت علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء آباد کوٹ دارہ محترمہ کافی عرصہ سے علیل ہیں اور اس وقت نشتر ہسپتال ملتان زیر علاج ہیں۔ قارئین ترجمان سے دعائے صحت کی درخواست ہے

محمد شریف جالندھری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان

کسانوں کا کنونشن بلایا جائے گا

خانیوال۔ شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے رکن حکیم محمد عالم جاوید نے کہا کہ ملک کے ۸۵ فیصدی عوام دیہات میں بستے ہیں۔ جب تک ان کے مسائل قرآن و سنت کی روشنی میں حل نہ کئے جائیں۔ اس وقت تک ملک میں اسلامی انقلاب نہیں لایا جا سکتا۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ عنقریب کسانوں، کھیت مزدوروں اور دیہات میں بسنے والے غیر شہری افراد پر مشتمل ایک کنونشن طلب کر رہی ہے۔ جس میں کسانوں کی تنظیم بنائی جائے گی اور ان کے جائز مطالبات کو آخری شکل دے کر باقاعدگی سے جدوجہد شروع کر دی جائے گی۔

اعلان داخلہ

جامعہ عربیہ چنیوٹ کی تعطیلات ختم ہو گئی ہیں۔ درس نظامی کے علاوہ ادب عربی۔ عالم عربی فاضل عربی اور میٹرک کی باقاعدہ تیاری ہوتی ہے۔ محنتی اور تجربہ کار اساتذہ بہترین ماحول قیام طعام کتب کا بلا معاوضہ انتظام۔ جامعہ کے پانچ طلباء کو گولڈ میڈلسٹ (سنہری تمغہ) ملا ہے۔ لہٰذا شائقین حضرات جلد رجوع کریں۔ اس ماہ کے آخر تک داخلہ جاری ہے گا

(منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ)

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

کاروان جمعیۃ ساہیوال میں

(از حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

ساہیوال کئی اعتبار سے مشہور و محبوب ہے اور ہر فرد اپنی پسند کی مناسبت سے اس شہر سے محبت کرتا ہے مجھے اس شہر سے محبت کا باعث جامعہ رشیدیہ ہے۔ جامعہ رشیدیہ ملک کی قابل فخر دینی اسلامی درسگاہ ہے۔ ساہیوال کا جب نام آتا ہے تو جامعہ رشیدیہ کی بے مثال درسگاہ کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ درس قرآن۔ درس حدیث۔ فقہ و تفسیر کی تدریس کے مناظر ایمان کی جلاء اور روح کی بالیدگی کا ایک عجیب سماں باندھتے ہیں۔

جامعہ رشیدیہ وہ ادارہ ہے جس نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

جامعہ رشیدیہ وہ ادارہ ہے جس کے تمام اساتذہ اور اکثر طلباء نے تحریک ختم نبوت میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

جامعہ رشیدیہ کو مخدومنا المکرم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب جیسا بے نظیر محدث اور مجاہد جلیل مولانا حبیب الله جیسا بے باک اور انتہائی مدبر مدیر و منتظم اور مولانا مقبول احمد صاحب جیسا جانثار، رفیق اور علامہ غلام رسول اور مولانا مختار احمد جیسے جید علماء کی ایک کھیپ میسر ہے۔ یہ حضرات جہاں تدریس و تعلیم سے طلباء کو علمی دولت سے بہرہ ور فرماتے ہیں۔ وہیں جمعیۃ علماء اسلام کے لئے بھی شب و روز ایک کرکے عوام و خواص میں روح پھونکتے ہیں۔ اور اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے ہر میدان میں سینہ سپر رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طلباء جامعہ ہر وقت علماء حق کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جان کی بازی تک لگانے سے دریغ نہیں کرتے۔

صوبائی جمعیۃ کے دفتر سے جب یہ اعلامیہ جاری ہوا کہ اکابر جمعیۃ کا ایک وفد جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو کے لئے ضلع ساہیوال کا دورہ کرے گا ضلعی اراکین جمعیۃ کے ساتھ جامعہ رشیدیہ کے اساتذہ اور طلباء بھی نہایت اضطراب سے ۷۔ اگست کا انتظار کرنے لگے۔ اور اجلاس کو کامیاب کرنے کے لئے شب و روز کام ہونے لگا۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب اور مولانا مقبول احمد صاحب نے علاقہ بھر کے اراکین کو جمع کرنے کی شبانہ روز محنت شروع فرمادی۔

۷۔ اگست کو اکابر جمعیۃ کا یہ قافلہ محترم قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ کی کار میں لاہور سے روانہ ہوا۔ اس قافلہ میں مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے۔ حافظ محمد حنیف سہانپروی اور قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ شامل تھے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور اس کاروان کی قیادت فرما رہے تھے۔ یہ حضرات پنجاب میں اسلامی نظام حیات کے نفاذ کی کوشش کرنے والی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور مخلص ساتھیوں کو ایک لڑی میں پرونے اور انہیں از سر نو منظم کرنے کے لئے ایک عزم اور حوصلہ لے کر نکلے تھے۔ اوکاڑہ اس قافلہ کی پہلی منزل تھا۔ جہاں جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال کے عظیم راہنما اور مجاہد خطیب حضرت مولانا امیر حسین صاحب ناظم ضلع نے اپنے ساتھیوں اور اراکین جمعیۃ کے ساتھ اس قافلے کو خوش آمدید کہنا تھا۔ سچ یہ ہے کہ مولانا امیر حسین شاہ صاحب ضلع ساہیوال جمعیۃ کی جان ہیں۔ انہوں نے تحصیل اوکاڑہ کے اراکین کو دور دراز سے اوکاڑہ بلوالیا تھا۔ تاکہ اکابر جمعیۃ کے خیالات اور پروگرام سے آگاہ ہوسکیں۔ اوکاڑہ میں جونہی یہ قافلہ پہنچا۔ خواص و عوام نے دیدہ و دل فرش راہ کردیئے۔

مولانا عبدالحکیم نے تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے اراکین کو جو کوفت ہوئی تھی، اس کی اشک شوئی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دوستو! اسلامی دستور کے نفاذ کا وقت اسی طرح قریب لایا جاسکتا ہے کہ ہم پہلے کی نسبت اپنے آپ کو اور منظم کریں۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو پر زور دیا۔ اور مولانا عبیداللہ صاحب انور نے اپنے مخصوص انداز میں سب کے لئے دعا فرمائی۔

وہاں سے قافلہ ساہیوال کے لئے روانہ ہوا۔ اوکاڑہ سے مولانا امیر حسین شاہ صاحب ضلعی ناظم اور دیگر احباب بھی حضرت مولانا عبیداللہ انور کی قیادت میں کاروان جمعیۃ میں شامل ہوکر چار بجے ساہیوال پہنچے۔ ساہیوال میں ضلعی جمعیۃ کے اراکین، جامعہ رشیدیہ کے اساتذہ و طلباء راقم الحروف اور مولانا قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ناظم نشریات پنجاب نے اس کاروان کو خوش آمدید کہا۔ پہنچے ضلعی ارکان کا اجلاس تھا۔ اجلاس تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ راقم الحروف نے اس وفد کی آمد کے اغراض و مقاصد تفصیل سے پیش کئے اور ضلع کے اراکین کو زیادہ سے زیادہ جماعت کے کام کو آگے بڑھانے کی طرف متوجہ کیا۔ نوجوان علماء کو بالخصوص جماعت کا کام کرنے کی اپیل کی۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے جماعتی پالیسی اور ملک کے موجودہ بحران میں جماعت کی کوششوں کو تفصیل سے پیش کیا۔ عصر کے بعد شہر میں پریس کانفرنس تھی اور ابھی جماعتی تنظیم کا کام باقی تھا۔ اس لئے کام کو تقسیم کرلیا گیا۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے، قاضی محمد سلیم صاحب پریس کانفرنس میں تشریف لے گئے۔ راقم الحروف اور مولانا قریشی نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ضلعی اجلاس میں شریک رہے اور ضلع میں تنظیمی کام کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ارکان کے ساتھ کارروائی میں شامل رہے مختلف حضرات نے جماعت کی تنظیم نو کے لئے مختلف تجاویز رکھیں۔ حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب نے تجویز رکھی کہ ضلع بھر میں جماعتی تنظیم کرنے کے لئے ایک وفد تشکیل کیا جائے۔ جو ضلع کے تمام اہم مقامات کا دورہ کرکے جماعت کو منظم کرے۔ چنانچہ آپ کی اس تجویز کو تمام ارکان نے پسند کیا اور تنظیمی امور طے کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل کی گئی۔ جو ضلع کا دورہ کرے گی۔

تنظیمی کمیٹی کا قیام

تنظیمی امور کے لئے ضلع کا دورہ کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی۔ اس کے کنوینر مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب مقرر کئے گئے۔ اور آپ کا معاون حضرت مولانا محمد حسین صاحب کو مقرر کیا گیا۔ انشاء اللہ یہ نوجوان خون جماعت کی تنظیم کے لئے بھرپور کوشش کرے گا۔ مولانا اسمٰعیل ذبیح عارف والا اور مولانا فاروق صاحب بھی ان حضرات کے ساتھ دورہ کریں گے۔

کنوینر صاحب کو اختیار دیا گیا کہ ضلع کی تمام تحصیلوں میں کمیٹیاں مقرر کرکے ان کے سپرد تنظیم کا کام کیا جائے۔ آخر میں محمد عاشق صاحب نے تمام احباب سے انتخابی رنجشوں کو بھلا کر کام کرنے کے لئے متوجہ فرمایا۔

مولانا حبیب اللہ صاحب کی بیماری

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب جو عرصہ سے بیمار ہیں۔ اچانک بیماری کی شدت کی وجہ سے مری تشریف لے گئے جن کی عدم شرکت کی وجہ سے لوگوں میں ایک حیرت اور اداسی سی رہی۔ مولانا حبیب اللہ صاحب جو اپنی شخصیت کی وجہ سے ہر جماعت میں محبوبیت کا درجہ رکھتے ہیں، جمعیۃ کے احباب بھی انہیں دل و جان سے چاہتے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے ہر وقت دعا گو ہیں۔ جس وقت یہ تحریر لکھ رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ مولانا حبیب اللہ صاحب گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ خبر سنکر نہایت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ موصوف

کو اپنے مجاہدانہ عزائم میں کامیاب فرمائے اور متعلقہ حکام کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

جمعیۃ طلباء اسلام ساہیوال زندہ باد

رات کو بعد از نماز عشاء جامعہ رشیدیہ کی مسجد میں جمعیۃ طلبائے اسلام نے اکابر جمعیۃ کو طلباء سے خطاب کا پروگرام رکھا ہوا تھا جس میں مدارس عربیہ اور کالج اور سکولوں کے طلباء کو مدعو کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عطاء الرحمٰن صاحب نے نظم پڑھی اور وفد کو یقین دلایا کہ اکابر جمعیۃ علماء اسلام اسلامی نظام کے لئے جو قدم اٹھائیں گے۔ نوجوان طلباء ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانی دینگے۔ آپ کی نظم کے بعد متین چوہدری نے طلباء کی طرف سے علماء کو بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب قریشی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے نوجوان طلباء کو اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوشش کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب ایم این اے نے طلباء کو اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کے لئے فرمایا۔ اور تاریخ دیوبند اور اکابر کے کارناموں کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا۔ اس کے بعد راقم نے طلباء سے عرض کیا کہ جونہی سیاسی پابندیاں اٹھائی گئیں تو میں انشاء اللہ دس ہزار نوجوانوں کا کنونشن بالاکوٹ بلواؤں گا۔ جن کو اسلامی نظام کے احیاء اور ملکی سالمیت کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار کیا جائے گا نوجوان طلباء کو یہ تجویز نہایت پسند آئی۔ اس لئے سب نے اس کی پرزور تائید کی۔ اور متین چوہدری اور عزیزم طارق صاحب نے طلباء کی طرف سے ہزاروں طلباء سمیت اس اجتماع میں شرکت کا یقین دلایا۔

آخر میں حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے دعا فرمائی اور طلباء کو بہت سی مجاہدانہ نصیحتوں سے نوازا۔

شرکاء اجلاس ضلع ساہیوال

مخدومی حضرت مولانا پیر جی عبد اللطیف صاحب۔ مولانا مقبول احمد صاحب۔ مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب اوکاڑہ۔ مولانا فاروق احمد صاحب اوکاڑہ۔ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب تحصیل پاکپتن۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب چک ۶۷ تحصیل پاکپتن۔ چوہدری غلام محمد صاحب عارف والا۔ مولانا عبد القیوم صاحب عارف والا۔ مولانا رحمت اللہ صاحب اوکاڑہ۔ جناب محمد منشی خان صاحب چک ۵۳ اوکاڑہ، جناب حاجی دین محمد صاحب چک ۳۰ E-B عارف والا۔ مولانا محمد حنیف صاحب ملک ہانس۔ مولانا حکیم بشیر احمد صاحب پاکپتن۔ مولانا خلیل احمد صاحب چک ۳۸ متصل اوکاڑہ مولانا محمد یوسف صاحب خطیب چک ۲۴ اوکاڑہ۔ مولانا محمد قاسم صاحب خطیب جیوکہ۔ جناب سید مقبول حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ رینالہ خورد۔ مولانا محمد شریف صاحب چک ۲۰ رینالہ خورد۔ جناب محمد انور صاحب چوہدری جیوکہ حلقہ اوکاڑہ۔ حافظ رحمت اللہ صاحب رینالہ۔ مولانا عبد الحمید صاحب علاقہ رینالہ خورد۔ مولانا مقبول احمد صاحب اور مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب نے جس محنت اور خلوص سے اس اجلاس کو کامیاب کرایا۔ اس کے لئے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید استقامت سے کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ صبح کو یہ قافلہ ملتان کے لئے عازم سفر ہو گیا۔

سیالکوٹ کی جمعیتیں متوجہ ہوں

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری امیر ضلعی جمعیۃ نے ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس ۵ ستمبر بروز اتوار صبح ۱۰ بجے جامعہ مدنیہ ڈسکہ میں بلایا ہے۔ تمام شاخوں کے نظماء جمعیۃ اپنے حلقہ کے نمائندوں کو بروقت پہنچنے کی اطلاع دیں۔

عبد الرحمٰن ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ سیالکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے راہنماؤں کا دورہ
میانوالی، شاہ کوٹ، لائلپور

مولانا قاسمی لاہور میں

۲۴ اگست بروز منگل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی پنجاب جمعیۃ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات کے لئے ملتان تشریف لے جائینگے مشرق وسطیٰ کے دورہ کے حالات اور جماعتی امور کے سلسلہ میں ضروری مشورہ کے بعد ۲۵ اگست بروز بدھ لاہور تشریف لائیں گے اور لاہور میں جمعیۃ کی تنظیم نو کے سلسلہ میں کارکنوں اور علماء سے خطاب فرمائیں گے۔

۲۸ اگست، شاہ کوٹ

۲۸ اگست کو شاہ کوٹ میں ضلعی جمعیۃ شیخوپورہ کے اراکین کا خصوصی اجلاس جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ میں ہوگا۔ مولانا عبد الحکیم ایم این اے، مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مولانا قاری عبد السمیع صاحب مولانا زاہد الراشدی، حافظ محمد حنیف شرکت فرمائیں گے۔ شاہ کوٹ میں پریس کانفرنس اور رات کو مدرسہ جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسہ میں سیرت النبی ﷺ پر خطاب فرمائیں گے۔

میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے راہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی مولانا قاری عبد السمیع اور مولانا عبد الحکیم صاحب ایم این اے ۱۱ ستمبر کو میانوالی جائیں گے۔ ضلعی جمعیۃ کے اراکین کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرینگے اور رات کو مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی کے جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ تمام ضلعی جمعیۃ کے نمائندوں اور مجلس شوریٰ کے اراکین بروقت میانوالی پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

لائل پور

۲۴ ستمبر جمعہ کو جمعیۃ کا وفد لائلپور جائے گا جس میں مولانا عبد الحکیم صاحب ایم این اے، مولانا قاری عبد السمیع صاحب مولانا محمد صادق سرگودھا شامل ہیں۔ جمعہ جامع مسجد غلام محمد آباد پڑھائیں گے اور کارکنوں کے اجلاس سے خطاب فرمائینگے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب بھی اس موقعہ پر لائلپور میں ہی تشریف فرما ہونگے

بقیہ صراحت

سے پاکستان کی جو خدمت انجام دی ہے۔ وہ برسوں کی سفارتی کوششوں سے بھی کہیں زیادہ اور کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

اس دورہ کے تفصیل حالات انشاء اللہ ترجمان اسلام کی اگلی اشاعتوں میں پیش کئے جائینگے۔

اس وقت ہم جمعیۃ علماء اسلام کے ہر دو قائدین کی واپسی کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ان کے کامیاب دورہ پر انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پاکستان کے مسلمان ان کی اس خدمت جلیلہ کے شکر گذار ہیں۔ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو وحدت ملی میں پروئے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان اور مسلمان ملکوں کے درمیان اتحاد کے رشتے مضبوط بنائے اور تمام مسلمان ملکوں کو ان کے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ کا سالانہ جلسہ و دستار بندی

بتاریخ ۱۲/۱۳ رجب ۱۳۹۱ھ مطابق ۳/۴ ستمبر بروز جمعہ و ہفتہ زیر صدارت پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف جس میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ حضرت مولانا عبد الحق صاحب ایم این اے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب ایم این اے۔ مولانا عبد العزیز صاحب ساہیوال۔ مولانا محمد اجمل صاحب کامور۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی شہر و ڈویژن کے سب علماء کے علاوہ قراء حضرات میں سے قاری سعید الرحمٰن صاحب قاری تقی الاسلام، قاری عبد المالک۔ شعراء میں سے سید امین گیلانی۔ حافظ محمد شریف منچن آبادی۔ حافظ عبد الحمید تلہ گنگ شریک ہوں گے۔

(اشتہار)

قاری محمد امین ناظم اعلیٰ مدرسہ دار العلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں

خبریں

قراردادیں

بیانات

بس کے حادثہ میں جمعیۃ کے دو کارکنوں کی شہادت

ایمن آباد موڑ کے قریب جی ٹی روڈ پر دو بسوں کے خوفناک حادثہ میں کم و بیش ۱۰ افراد جاں بحق اور ۷۰ سے زیادہ زخمی ہوئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں جمعیۃ علماء اسلام محلہ رسول پورہ گوجرانوالہ کے دو مخلص کارکن اور انتھک ورکر مستری احمد حسن اور محمد یامین بھی شامل ہیں۔

اس حادثہ کی خبر سن کر اور خصوصاً دو ساتھیوں کی المناک شہادت پر گوجرانوالہ کے جماعتی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی امیر جمعیۃ ضلع گوجرانوالہ شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں نے تعزیتی بیان میں اس المناک حادثہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔

دونوں کارکنوں کی نماز جنازہ ۱۲ راگست کو صبح نو بجے مولانا احمد سعید ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع گوجرانوالہ نے پڑھائی جناب مولانا مفتی عبدالواحد، مولانا زاہد الراشدی اور مولانا محمد یوسف عثمانی کے علاوہ کثیر تعداد میں شہریوں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ ۱۳ راگست کو نماز عشاء کے بعد مدرسہ زینت القرآن محلہ رسول پورہ میں ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد اسحاق کھٹانہ نائب امیر جمعیۃ ضلع گوجرانوالہ خطیب علی پور چٹھہ منعقد ہوا۔ مولانا سید عبدالمجید صاحب ندیم مولانا احمد سعید، مولانا زاہد الراشدی اور سالار حلقہ محمد یونس صابر نے خطاب کیا۔ ایک قرارداد میں حادثہ پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جاں بحق ہونے والوں کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔

قرارداد میں ٹریفک کے پے در پے حادثات پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ان حادثات کی روک تھام کے لئے مؤثر قدم اٹھائے۔ بعد میں مولانا محمد اسحاق نے شہداء کے لئے دعاء مغفرت کی۔

(رپورٹ محمد یونس صابر)

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ کا شنکیاری میں ورود مسعود

ایک ہزار افراد کی حضرت کے ہاتھ پر بیعت

حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم نے سرزمین شنکیاری پر تشریف لا کر مشتاقان دیدار کو مشرف فرمایا۔ ۳½ بجے سہ پہر حضرت اقدس راولپنڈی سے ۷½ بجے شنکیاری پہنچے۔ راستہ میں ایبٹ آباد، مانسہرہ اور دیگر مقامات پر کارکنان جمعیۃ علماء اسلام اور شمع رسالت کے پروانوں کی کثیر تعداد حضرت درخواستی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے موجود تھی۔ جوں ہی حضرت شنکیاری پہنچے شنکیاری کی فضا نعرہ ہائے تکبیر و تحسین اور خوش آمدید سے گونج اٹھی۔ پروگرام کے مطابق اس روز رات کو حضرت درخواستی مدظلہ نے آرام فرما کر اگلے روز نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا۔ درس قرآن کی یہ تقریب ۲½ گھنٹے حاضرین کے قلب و جگر کو سیراب کرتی رہی۔ بعد ازاں نماز عصر کے بعد عوام الناس کے شدید تقاضا کی وجہ سے حضرت درخواستی نے لوگوں کو بیعت کر کے اپنے حلقہ ارادت میں داخل کیا۔ ایک اندازہ کے مطابق کم و بیش ایک ہزار آدمی حضرت مدظلہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ چونکہ وقت کم تھا، اور بیعت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لئے کئی چادروں کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھ کر ایک لمبا رسہ تیار کیا گیا۔ جس کا ایک سرا حضرت اقدس کے ہاتھ میں تھا اور باقی حصہ حاضرین نے پکڑ کر حضرت سے بیعت کی۔ حضرت مدظلہ نے بیعت سے قبل تین شرائط رکھیں (۱) جب تک زندہ ہیں کسی کے آگے سر نہیں جھکائینگے (۲) جب تک زندگی ہے نبی کریم کو آخری نبی تسلیم کرینگے (۳) جو شخص صحابہ کرام رض کی بے ادبی کرے اس کا ساتھ نہ دینگے۔ ان شرائط کے ساتھ حضرت نے حاضرین کو بیعت فرمایا۔ وہ گھڑی انتہائی قابل دید اور رقت آمیز تھی۔ جبکہ ہر شخص دیوانہ وار فرط محبت سے آگے بڑھ کر رسی سے چمٹ جاتا تھا۔ اس وقت مسلمانان علاقہ کے اس شوق اور ولولہ کو دیکھ کر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کا مفہوم ذہن میں آیا اور اتحاد و اتفاق کی برکت کا نقشہ ذہن میں پیوست ہو گیا کہ اگر مسلمان اسی شوق و ولولہ سے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو ہلا نہ سکے۔ بلکہ آنکھ تک اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ کر سکے۔

سلسلہ بیعت کی اس برکت سے علاقہ پکھلی کی بیشتر آبادی بالواسطہ جمعیۃ میں داخل ہو گئی۔ کیونکہ حضرت درخواستی مدظلہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ تن من مال و دولت سب کچھ اسلام کی سربلندی کے لئے نچھاور کر دیا جائے۔ اور یہی ہے مقصد جمعیۃ علماء اسلام کا۔ اسی روز بعد از نماز عشاء پھر حضرت اقدس نے ایک طویل ترین پر تاثیر خطاب سے اہل علاقہ کو نوازا۔ یہ خطاب رات کے گیارہ بجے سے ۲½ بجے تک جاری رہا، اور حضرت درخواستی مدظلہ مسلسل ۳½ گھنٹوں تک توحید و رسالت کے موتی بکھیرتے رہے۔ اس دوران پروانگان درخواستی بے حس و حرکت ایک پتھر جامد کی طرح ٹکٹکی باندھے حضرت کے چہرۂ انور کو دیکھتے اور ارشادات عالیہ سے مستفیض ہوتے رہے۔ سامعین کے خلوص کا اظہار کبھی کبھی آنسوؤں کی زبان سے اور کبھی نعرۂ تکبیر کی گونج سے ہوتا تھا۔ یہ نورانی مجلس رات کے ۲½ بجے تک جاری رہی اور حضرت درخواستی انوار قرآن کی بارش برساتے رہے۔

دعا سے قبل حضرت مدظلہ نے دارالعلوم تعلیم الاسلام کے شعبہ حفظ سے تین اور شعبہ تجوید سے دو فارغ شدہ طلبہ کی دستار بندی اور سند عنایت فرمائی۔ نیز اساتذہ کو بھی اعزازی دستار مرحمت فرمائی۔ علاوہ ازیں دارالعلوم تعلیم الاسلام شنکیاری کے مہتمم اور خطیب مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب کو ان کی اعلیٰ دینی خدمات کے صلہ میں ایک دستار فضیلت فرمائی، اور شاہ صاحب موصوف کو ان کی بہترین صلاحیتوں کے پیش نظر علاقہ کا قاضی مقرر فرمایا۔ اور فرمایا کہ شاہ صاحب نے مجھے شنکیاری میں دو دن روک کر شکار کیا۔ میں نے اس کے سر پر پگڑی باندھ کر اسے شکار کر لیا۔ اب ان کے سر پر ذمہ داری اور بھی بڑھ گئی ہے۔ آخر میں حضرت اقدس دامت برکاتہم نے دارالعلوم تعلیم الاسلام کی ترقی اور واجب الادا قرض کی ادائیگی نیز دارالعلوم کی زیر تعمیر جامع مسجد کے ۲½ لاکھ روپیہ کے منصوبہ کی تکمیل کے لئے دعا فرمائی۔ رات شنکیاری ہی میں قیام فرما کر اگلے روز صبح سویرے ہزاروں عقیدتمندوں کو تڑپتا چھوڑ کر حضرت واپس تشریف لے گئے۔

دارالعلوم کے اس عظیم تاریخی جلسہ میں حضرت درخواستی مدظلہ کے علاوہ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا قاری نور الحق ملتان۔ مولانا محمد اجمل لاہور مولانا احمد علی چارسدہ، مولانا مہدی زمان کاغان۔ مولانا قاضی خلیل احمد بالاکوٹ۔ مولانا غلام نبی شاہ جیوڑی اور خان حق نواز خان ایڈووکیٹ ممبر صوبائی اسمبلی نے بھی شرکت کی۔ تمام مقررین نے قرآن کی اہمیت، حدیث مصطفیٰ ﷺ کی ضرورت، صحابہ رض کی عظمت اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

جلسہ تین دن رات جاری رہ کر ۱۱ جولائی ۲½ بجے رات ختم ہوا

(حافظ تاج محمود۔ شنکیاری)

جمعیۃ تحصیل کبیر والہ کا اجلاس

کبیر والہ - ۲۹ جولائی - جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کبیر والہ کا ایک نمائندہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا ظہور الحق صاحب امیر تحصیل کبیر والہ میں منعقد ہوا - جس میں کبیر والہ کے مضافات سے کثیر تعداد میں نمائندگان نے شرکت کی - ممبر سازی کی مہم پورے عزم کے ساتھ شروع کرنے پر زور دیا گیا - اسی سلسلہ میں فارم رکنیت تقسیم کئے گئے اور مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں -

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان ایک وفد تشکیل دے جو کہ ضلع بھر کے دیہات کا دورہ کرے اور جمعیۃ کی تنظیم نو کے لئے فضا سازگار کرے -

(۲) مولانا دوست محمد روڈو سلطان اور قاضی فضل اللہ صاحب سندھ کے لئے قرارداد تعزیت منظور ہوئی تحقیقات اور مجرموں کو پکڑنے کا مطالبہ کیا گیا -

(۳) مرکزی قیادت پر پورے اعتماد کا اظہار اور ملک کی آئین ساز کمیٹی میں علماء دین کو شامل کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا - (ناظم ضلعی دفتر خانیوال)

ریڈیو پاکستان کے رویہ پر اظہار افسوس

قاری محمد سلیمان صاحب عباسی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بلہگ بالا نے حکومت پاکستان سے سخت احتجاج کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے راہنما مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جو کہ مشرق وسطیٰ کے دورے پر گئے ہوئے ہیں - اور بھارت کے تمام غلط پروپیگنڈا کا پول کھول رہے ہیں - اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ ان کی تمام کارکردگی کو ریڈیو، اخبارات، ٹی وی میں نشر کیا جائے - تاکہ ان کے کروڑوں عقیدت مند مطلع ہو سکیں جو کہ شدت سے منتظر ہیں -

قاری محمد سلیمان صاحب عباسی نے پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خان کی اس تقریر کی مذمت کی جس میں کہ شعائر اسلام حضور کی سنت داڑھی مبارک پر تنقید کی اور اس سے مذاق کیا -

ضلع ساہیوال میں جمعیۃ کی تنظیم نو کا آغاز

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب اوکاڑہ، مولانا محمد حسین صاحب رشیدی پاک پتن - مولانا فاروق احمد صاحب مبلغ ساہی وال اور مولانا محمد اسماعیل صاحب ذبیح عارف والا کو ضلع ساہیوال جمعیۃ کی تنظیم نو کا کام سپرد کیا ہے - جمعیۃ ساہی وال کی تمام شاخیں ہر چہار حضرات سے بھرپور تعاون کریں -

حضرت امیر صوبائی جمعیۃ کا دورہ تحصیل وزیر آباد

حضرت جانشین شیخ التفسیرؒ مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب اور حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام پنجاب ۱۳ ستمبر بروز پیر نماز ظہر سے قبل وزیر آباد شہر پہنچیں گے - جہاں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل وزیر آباد کی جنرل کونسل کے اجلاس میں شرکت فرمائیں گے - اور شام کو علی پور چٹھہ تشریف لے جائیں گے - جہاں کارکنوں کے ایک اجلاس سے خطاب کریں گے - اور رات کو مدرسہ انوار الاسلام جامع مسجد مہاجرین کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت فرمائیں گے

(زاہد الراشدی)

اکابر جمعیۃ کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے کارکنوں کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں مولانا سید عبدالمجید ندیم کی زیر صدارت منعقد ہوا - جس میں فیصلہ کیا گیا کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی دورۂ مشرق وسطیٰ سے واپسی پر گوجرانوالہ میں ان کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ دی جائے گی - مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد یوسف عثمانی - حافظ حبیب الرحمٰن - محمد اشرف صمدانی - محمد صدیق راہی اور جناب شیخ عبدالستار پر مشتمل مجلس استقبالیہ قائم کر دی گئی ہے - یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ان بزرگوں کی آمد کے موقع پر سیرت النبیؐ کے سلسلہ میں جلسۂ عام کا اہتمام بھی کیا جائے گا

حج پالیسی پر نظر ثانی کیجئے

حج بیت اللہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے - ہمارے ملک میں ہزاروں مسلمان سالہا سال سے حج کی درخواستیں ہاتھ میں لئے ہوئے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں - ان کو کامیابی کی کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی - بلکہ بعض بیچارے یہ حسرت اپنے دل میں لئے ہوئے بے نیل و مرام اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں - ملک کی موجودہ اقتصادی مشکلات کا ہمیں پورا احساس ہے - لیکن حج جیسا دینی فریضہ ان سب سے اہم ہے - اگر ایک مسلمان اپنے دینی فریضہ کی ادائیگی کے لئے عمر بھر کی پونجی قربان کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے تو اسلامی دنیا کی سب سے بڑی مسلمان مملکت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ چند کروڑ روپے کا زرمبادلہ قربان کر کے ہزاروں مسلمانوں کے اہم دینی فریضہ میں تعاون کرے اندازہ یہی ہے کہ کوٹہ کی پابندی ختم کرنے کی صورت میں درخواست دہندوں کا ہجوم ایک دو سال بعد ختم ہو جائے گا - لہٰذا مرکزی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ امسال حج پالیسی پر نظر ثانی کر کے کوٹہ کی پابندی ختم کرے اور تمام امیدواروں کی حج درخواستیں منظور کر کے ان کے ثواب حج اور ان کی دعاؤں میں حصہ دار بنیں -

نیز توقع ہے کہ اخبارات و رسائل - دینی اور سیاسی جماعتیں، ادارے اور دیگر احباب بھی حکومت کو اس مشترکہ دینی مقصد کی طرف متوجہ کر کے اپنا فرض ادا کریں گے -

(فیض احمد مجلس اشاعت المعارف ملتان شہر)

مولانا عطاء المہیمن کو رہا کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام چیچہ وطنی کا اجلاس زیر صدارت امیر جماعت صوفی محمد صدیق صاحب چیچہ وطنی منعقد ہوا - جس میں متفقہ طور پر حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے صاحبزادے حافظ عطاء المہیمن صاحب بمعہ رفقاء کے بارے حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ ان کی سزا معاف کی جائے -

چیچہ وطنی

چیچہ وطنی سٹوڈنٹس انصاف پارٹی چیچہ وطنی کا پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوا - جس میں سابقہ کارروائی کے علاوہ نئے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ ۲۱ اگست ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ کو جامع مسجد میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمۃ کی برسی کے موقعہ پر قرآن خوانی کی جائے گی یہ اجلاس محمد عباس نجمی طالب علم راہنما کی صدارت میں منعقد ہوا - اجلاس کے مختصر سے وقت میں عبداللطیف خالد نے طلبہ سے خطاب کیا - اس کے بعد متفقہ رائے سے انتخاب عمل میں آیا -

صدر	محمد عباس نجمی
نائب صدر	قاسم علی
ناظم اعلیٰ	عبداللطیف خالد
سالار	صلاح الدین
نائب ناظم	محمد اعظم
ناظم نشر و اشاعت	محمد عاطف

آخر میں متفقہ رائے سے گورنر پنجاب اور مارشل لاء حکام سے پرزور اپیل کی گئی - کہ حضرت امیر شریعتؒ کے صاحبزادے عبدالمہیمن صاحب اور دیگر ساتھیوں کی سزاؤں کو معاف کیا جائے -

تنظیم اہلسنت کے اجلاس کی قرارداد

تنظیم اہلسنت کی مجلس مبلغین کا یہ اجلاس حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب روڈو سلطان ضلع جھنگ اور حضرت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب مہتمم دارالہدیٰ ٹھیڑی سندھ کے دردناک قتل پر انتہائی رنج و الم اور تشویش و اضطراب کا اظہار کرتا ہے - ہر دو شہداء کے متعلقین و پسماندگان سے قلبی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور متعلقہ حکام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہر دو شہدا کے قاتلوں کو مارشل لاء سے عبرت ناک سزا دلوائی جائے اور اس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے - اجلاس کی صدارت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے کی

المرسل - غلام قادر سربراہ تنظیم اہلسنت پاکستان
مرکزی دفتر نواں شہر
ملتان

داستانِ عشقِ رسولؐ کا ایک گمشدہ ورق

"غازی عبدالقیوم شہیدؒ"

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین ایمان ہے مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن اللہ کے رسولؐ کی شانِ اقدس میں ادنیٰ گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ آج تک جس شخص نے بھی ادنیٰ گستاخی کی۔ اُسے انہوں نے معاف نہیں کیا اور اس شخص کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر ہی چھوڑا۔ لاہور کے ایک ہندو راجپال نے ایک گستاخانہ کتاب "رنگیلا رسول" لکھی تو اس وقت لاہور ہی کے ایک غیرت مند نوجوان غازی علم الدین آگے بڑھے اور اس ہندو کو اس کی گستاخی کا مزہ چکھا دیا۔ راجپال کو قتل کرنے کے "جرم" میں اس عاشقِ رسولؐ کو عدالتِ عالیہ سے سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ انہوں نے اللہ کے رسولؐ کی عزت و حرمت پر جان دے کر ابدی زندگی حاصل کر لی۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

غازی علم الدین شہیدؒ کی محبت اور زبانوں پر اس مردِ مجاہد کے تذکرے ہیں لیکن غازی عبدالقیوم کا کارنامہ (جو غازی علم الدین شہیدؒ کے کارنامہ سے کسی صورت کم نہیں بلکہ بڑھ کر ہے) عوام و خواص کی نظروں سے اوجھل ہے۔ ان کے نام سے بہت کم لوگ واقف ہیں اور ہماری نئی نسل تو خیر انہیں کیا جانے گی آج کی اس نشست میں ہم "غازی عبدالقیوم شہیدؒ" کا تذکرہ کرتے ہیں

نام ..... عبدالقیوم خان
والد کا نام ..... عبداللہ خان
قوم ..... پٹھان
ساکن ..... غازی، ضلع ہزارہ
تاریخ پیدائش ۱۲-۱۹۱۱ء

ابتدائی زندگی و تعلیم

غازی عبدالقیوم خان کو بچپن ہی سے مذہبی تعلیم کا شوق تھا چھٹی جماعت پاس کر کے گاؤں کے علمائے کرام سے پڑھنا شروع کر دیا۔ اکثر قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہتے۔ سکول چھوڑ کر قرآنِ مجید کی تعلیم کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گئے، صوم و صلوٰۃ کی آخری وقت تک پوری پابندی کرتے رہے۔

والد کا انتقال

۱۹۳۲ء میں ان کے والد عبداللہ خان صاحبؒ انتقال کر گئے ان کی چھ بہنیں تھیں جو کہ اچھے گھرانوں میں بیاہی گئیں، ایک بھائی جو اُن سے بڑے ہیں ان کا نام ہمایوں خان ہے جو محکمہ امداد باہمی میں بحیثیت ہیڈ کلرک، سپرنٹنڈنٹ ملازمت کر کے ریٹائر ہو چکے ہیں اور بقید حیات ہیں۔

شادی

جب ان کی عمر ۲۱، ۲۲ سال کی ہوئی تو ۱۹۳۴ء میں ان کی شادی کرا دی گئی۔ شادی کے چند ماہ بعد ان کو کراچی جانے کا شوق پیدا ہوا، وجہ یہ تھی کہ ان کے حقیقی چچا رحمت اللہ خان وہاں پہلے سے مقیم تھے اور وکٹوریہ گاڑیوں کا کاروبار کرتے تھے۔ چنانچہ یہ کراچی چلے گئے اور اپنے چچا کے ہاں ٹھہرے، وہاں بھی ان کا زیادہ تر وقت صدر کی مسجد میں تلاوتِ قرآن، ذکر اللہ اور نوافل وغیرہ عبادات میں گزرتا تھا۔ اسی دوران انہوں نے مسجد میں چسپاں ایک اشتہار پڑھا، واقعات پڑھ سن کر ان کو جوش آ گیا۔ دوسرے ہی دن بازار سے ایک چاقو خریدا اور نتھو رام ہندو کی آئندہ پیشی کا انتظار کرنے لگے۔"[1]

"روزگارِ فقیر" کے مؤلف فقیر سید وحید الدین صاحب اس واقعہ کی پوری تفصیل ان الفاظ میں لکھتے ہیں:۔

یہ ۱۹۳۳ء کے اوائل کا ذکر ہے، جب سندھ صوبہ بمبئی میں شامل تھا، ان دنوں آریہ سماج حیدرآباد (سندھ) کے سیکرٹری نتھو رام نے "ہسٹری آف اسلام" کے نام کی ایک کتاب شائع کی، جس میں آقائے دو جہاں، سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شانِ اقدس میں سخت دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا گیا، مسلمانوں میں اس کتاب کی اشاعت کے سبب بڑا اضطراب پیدا ہوا، جس سے متاثر ہو کر انگریزی حکومت نے کتاب کو ضبط کیا اور نتھو رام پر عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ جہاں اس پر معمولی سا جرمانہ ہوا اور ایک سال قید کی سزا سنائی گئی عدل و انصاف کی اس نرمی نے نتھو رام کا حوصلہ بڑھا دیا اور اس نے وی ایم فیرس جوڈیشل کمشنر کے یہاں ماتحت عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی۔ کمشنر کی عدالت نے اس گندہ دہن، شاتمِ رسولؐ کی ضمانت منظور کر لی۔ اس سے مسلمانوں کو بہت صدمہ ہوا۔ وہ بہت مضطرب اور فکر مند تھے کہ توہینِ رسولؐ کے اس فتنے کا سدِ باب آخر کس طرح کیا جائے۔ ہزارے کا رہنے والا عبدالقیوم نام کا ایک نوجوان تھا جو حافظ قاری فیوض الرحمٰن ڈیل ایم اے گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد کراچی میں وکٹوریہ گاڑی چلاتا تھا۔ جو نامارکیٹ کی کسی مسجد میں اس نے اس واقع کی تفصیل سنی اور یہ معلوم کر کے کہ ایک ہندو نے حضور سرورِ کائناتؐ کی توہین کی ہے، اس کے غم و اضطراب اور اندوہ و ملال کی کوئی حد نہ رہی۔ ستمبر ۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے کہ مقدمہ اہانتِ رسولؐ کے ملزم نتھو رام کی اپیل کراچی کی عدالت میں سنی جا رہی تھی، عدالت دو انگریز ججوں کے بینچ پر مشتمل تھی۔ عدالت کا کمرہ وکیلوں اور شہریوں سے بھرا ہوا تھا۔ غازی عبدالقیوم نہایت اطمینان کے ساتھ دوسرے تماشائیوں کے ساتھ وکلاء کی قطار کے پیچھے نتھو رام کی برابر والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ عین مقدمے کی سماعت کے دوران وہ اپنا تیز دھار چاقو لے کر نتھو رام پر ٹوٹ پڑا اور اس کی گردن پر دو بھرپور وار کئے۔ نتھو رام چاقو کے زخم کھا کر زور سے چیخا اور زمین پر لڑکھڑا کر گر پڑا۔ غازی عبدالقیوم نے پولیس کی گرفت سے بچنے اور فرار ہونے کی ذرہ برابر کوشش نہیں کی۔ اس نے نہایت ہنسی خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ انگریز جج نے ڈائس سے اتر کر اس سے پوچھا۔

تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا؟

غازی عبدالقیوم نے عدالت میں آویزاں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ۔ یہ تصویر تمہارے بادشاہ کی ہے۔ کیا تم اپنے بادشاہ کی توہین کرنے والے کو موت کے گھاٹ نہیں اتار دو گے۔ ؟ اس ہندو نے میرے آقاؐ اور شہنشاہؐ کی شان میں گستاخی کی ہے جسے میری غیرت برداشت نہ کر سکی۔

غازی عبدالقیوم پر مقدمہ چلا۔ اس نے اقبالِ جرم کیا۔[1] آخر کار سیشن جج نے سزائے موت کا حکم سنایا، غازی عبدالقیوم نے فیصلہ سن کر کہا۔

جج صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے موت کی سزا دی۔ یہ ایک جان کس گنتی میں ہے، اگر میرے پاس لاکھ جانیں بھی ہوتیں تو ناموسِ رسولؐ پر نچھاور کر دیتا۔" اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی، دیندار مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ غازی عبدالقیوم کا قانونی دفاع کرنے کے لئے سامنے آ گیا، سید محمد اسلم[2] بار ایٹ لاء کو عبدالقیوم کی پیروی کی سعادت حاصل ہوئی، لیکن اس مردِ مجاہد (عبدالقیوم) نے پہلی ہی ملاقات میں اپنے قانونی مشیر پر واضح کر دیا کہ میں نے ماتحت عدالت میں جو اقبال بیان دیا ہے، اس کے خلاف کچھ کہہ کر اپنی عاقبت خراب نہیں کروں گا۔ سید محمد اسلم نے مقدمے کی تیاری جاری رکھی اور شہادتوں کے سلسلے میں علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خان، اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے ملک کے ممتاز علماء کو بطور گواہ طلب کرانے کی درخواست کی تاکہ وہ اسلامی نقطۂ نظر واضح کر سکیں، لیکن عدالت نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ مقدمہ صفائی کی ساری بنیاد اس نکتے پر رکھی گئی تھی کہ:۔ (باقی آخر پر ملاحظہ فرمائیں)

---

[1] ڈاکٹر شیر بہادر خان صاحب نے "تاریخ ہزارہ" کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے اس کتاب میں ہزارہ کے اس مایۂ ناز فرزند کا کوئی تذکرہ نہیں میں نے ایک ملاقات میں ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی تو انہوں نے اعتراف کیا کہ واقعی مجھ سے تساہل ہوا ہے اور میرے پاس مواد نہ تھا اب ریڈر ڈائجسٹ جولائی ۱۹۷۱ء میں ان کا تعارف آیا ہے لیکن وہ بھی حقیقت پر مبنی نہیں ہے میں نے ان کے بڑے بھائی اور دیگر احباب سے واقعات کی چھان بین کروائی ہے تاکہ ان کا صحیح تعارف پیش کیا جا سکے۔

[1] یہاں تک کے حالات واقعات بھائی امانت علی صاحب کے توسط سے مجھے معلوم ہوئے، انہوں نے بڑی کوشش سے غازی عبدالقیوم شہید کے بڑے بھائی ہمایوں خان اور بھانجے لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر حق نواز خان (ریٹائرڈ) سے دریافت کر کے مجھے مہیا کئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

[1] ان کے کئی رشتہ داروں اور دوستوں نے انہیں اقبالِ جرم سے سختی سے روکا مگر انہوں نے صاف صاف بیان دے دیا کہ میں نے خود اسے مارا ہے۔ (ماخوذ از گھریلو یادداشت)

[2] سابق اٹارنی جنرل رائل امیر فورس۔

F No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE Price 75 Paise

بقیہ: داستانِ عشقِ رسولؐ کا ایک گمشدہ ورق!!

"یہ ایک مسلمان کا ایمان و عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص ناموسِ رسولؐ پر حملہ کرے تو وہ اسے موت کے گھاٹ اتار دے"

اپیل کی سماعت جسٹس دادیبا مہتہ (DA DIBA MEHTA) اور ۹ ارکان جیوری کے سامنے شروع ہوئی۔ جیوری چھ انگریزوں، دو پارسیوں اور ایک گوانی عیسائی ممبر پر مشتمل تھی۔ عدالت کے باہر مکمل وپیش ۲۵ ہزار مسلمانوں کا ایک بڑا ہجوم فیصلے کا منتظر تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل کے بعد غازی عبدالقیوم کے پیروکار سید محمد اسلم نے صفائی کا موقف پیش کیا۔ انہوں نے مقدمے کے بنیادی نکات اور اقدام قتل کے محرکات پر تین گھنٹے تک مدلل بحث کی۔ ان کی تقریر کے بعض حصے اتنے راسخ تھے کہ انہیں قانون و انصاف کی تاریخ میں ہمیشہ زریں حروف میں لکھا جائیگا

انہوں نے "اشتعال" کے قانونی مفہوم کو بیان کرتے ہوئے یہ نکتہ پیش کیا ——— "سوال یہ نہیں ہے کہ عبدالقیوم کا اقدام ملک کے قانون کے خلاف ہے۔ سوال یہ ہے کہ عبدالقیوم نے یہ اقدام انتہائی اشتعال کے عالم میں کیا ہے تو کیوں نہ اسے وہ کم سے کم سزا دی جائے جس کی اجازت دفعہ ۳۰۲ کے تحت قانون نے دے رکھی ہے۔ اگر موجودہ قانون زمین کے چھوٹے سے ٹکڑے، یا کسی عورت کے معاملہ میں قاتل کو "اشتعال" کی رعایت دیتا ہے تو رعایت کا یہ اصول عبدالقیوم کے مقدمے میں کیوں قابلِ قبول نہیں ہے جبکہ ایک مسلمان کے لئے ناموسِ رسولؐ پر حملے سے زیادہ اور کوئی اشتعال انگیز نہیں ہو سکتی"

وکیل صفائی کی تقریر کے دوران میں جج نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ کیا آپ کے اس اظہارِ خیال سے فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ نہیں ہوگا؟ سید محمد اسلم نے اس موقع پر جواب دیا:

"جناب والا! مسلمان ۔ حکومت اور ہندو اکثریت کو یہ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے ہیں کہ ان کے لئے رسولؐ اللہ کی محبت کیا حیثیت رکھتی ہے اور اس بارے میں مسلمانوں کے جذبات کیا ہیں مگر ان دونوں نے ذرا توجہ نہیں دی۔ اب مجھے عدالت میں یہ واضح کرنے کا موقع مل رہا ہے کہ جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے، وہ ناموسِ رسالتؐ کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز اور قوت کو ختم کر کے رہے گا۔ اس معاملے میں مسلمان کو تعزیراتِ ہند کی پروا ہے نہ پھانسی کے پھندے کی"۔ غازی عبدالقیوم کے پیروکار سید محمد اسلم نے اقدام قتل کے لئے اشتعال کے مفہوم کی اہمیت پر جو قانونی نکتہ پیش کیا تھا، اگر وہ تسلیم کر لیا جاتا تو ناموسِ رسالتؐ پر حملہ کرنے کی مذموم تحریک ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی اور آئندہ کوئی اس جسارت کا تصور بھی نہ کر سکتا۔ لیکن عدالتِ عالیہ نے یہ اپیل خارج کر دی۔ غازی عبدالقیوم کے لئے سزائے موت بحال رہی۔ پرجوش اور مضطرب مسلمانوں کے لئے یہ وقت بڑی آزمائش کا تھا۔ بالآخر فروری ۱۹۳۶ء میں کراچی کے مسلمانوں کا ایک وفد حکیم الامت علامہ اقبال کی خدمت میں لاہور بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ وفد جس میں مولوی ثناء اللہ، عبدالخالق اور حاجی عبدالعزیز شامل تھے، لاہور پہنچا اور میکلوڈ روڈ والی کوٹھی میں علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر ہو کر اس مقدمے کی روداد تفصیل کے ساتھ سنائی۔ اس کے بعد عرض کیا کہ آپ وائسرائے سے ملاقات کریں، اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لائیں اور انہیں اس پر آمادہ کریں کہ غازی عبدالقیوم کی سزائے موت عمر قید سے بدل دی جائے۔ وفد نے اصرار کے ساتھ کہا کہ آپ نے سنی تو توجہ فرمائی تو پوری توقع ہے کہ غازی عبدالقیوم کی جانب سے رحم کی اپیل حکومت ہند ضرور منظور کرے گی"۔

علامہ وفد کی یہ گفتگو سن کر دس بارہ منٹ تک بالکل خاموش رہے اور گہری سوچ میں ڈوب گئے۔ وفد کے ارکان منتظر اور مضطرب تھے کہ دیکھئے، علامہ کیا فرماتے ہیں۔ توقع یہی تھی کہ جواب اثبات میں ملے گا کہ عاشقِ رسولؐ کا معاملہ دوسرے عاشقِ رسولؐ کے سامنے پیش ہے۔ اس سکوت کو پھر علامہ اقبال ہی کی آواز نے توڑا۔ انہوں نے فرمایا "کیا عبدالقیوم کمزور پڑ گیا ہے؟"

ارکانِ وفد نے کہا "نہیں"، اس نے تو ہر عدالت میں اپنے اقدام کا اقبال اور اعتراف کیا ہے اس نے نہ تو بیان تبدیل کیا اور نہ لاگ لپیٹ اور ایچ پیچ کی کوئی بات کہی۔ وہ تو کھلے خزانے کہتا ہے کہ میں نے شہادت خرید لی ہے۔ مجھے پھانسی کے پھندے سے بچانے کی کوشش مت کرو"!

وفد کی اس گفتگو کو سن کر علامہ کا چہرہ تمتما گیا۔ انہوں نے برہمی کے لہجے میں فرمایا "جب وہ کہہ رہا ہے کہ میں نے شہادت خرید لی ہے تو میں اس کے اجر و ثواب کی راہ میں کیسے حائل ہو سکتا ہوں؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں ایسے مسلمان کے لئے وائسرائے کی خوشامد کروں، جو زندہ رہا تو غازی ہے اور مر گیا تو شہید ہے"۔

علامہ کے لہجے میں اس قدر تیزی اور سختی تھی کہ وفد کے ارکان اس سلسلے میں پھر کچھ اور کہنے کی جرأت نہ کر سکے۔ وفد کراچی واپس ہو گیا۔

غازی عبدالقیوم کو جس دن پھانسی دی گئی ہے، کراچی کی تاریخ میں وہ دن مسلمانوں کے جوش و اضطراب کا یادگار دن تھا۔ دلوں میں یہ جذبہ موجزن تھا کہ کاش، یہ شہادت[1] ہمیں میسّر آتی۔

لاہور میں غازی علم الدین اور کراچی میں غازی عبدالقیوم کے ان واقعات کا علامہ اقبال نے بہت زیادہ اثر قبول کیا تھا اور اپنے اس قلبی تاثر کو تین شعروں میں بیان فرما دیا۔ یہ اشعار لاہور اور کراچی کے عنوان سے "ضربِ کلیم" میں شائع ہو چکے ہیں مگر غازی عبدالقیوم کے لئے رحم کی درخواست کے اس واقع کی روشنی میں ان اشعار کا مفہوم کچھ اور زیادہ ابھرتا ہے۔

لاہور اور کراچی

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیور
موت کیا شے ہے؟ فقط عالمِ معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مردِ مسلمان، تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ

(اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو مدد اور عبادت کے لئے مت پکار)

علامہ اقبال کے ان اشعار میں کس قدر عزیمت و استقامت پائی جاتی ہے۔ تیسرے شعر میں توحیدِ خالص کو کتنے دلنشیں انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان اشعار سے اس کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ اس قسم کے واردات و معاملات میں علامہ کا انداز فکر کیا تھا۔ لاہور اور کراچی میں عشقِ رسولؐ کی ان زریں مثالوں کے لئے یہ اشعار زندہ جاوید خراجِ عقیدت ہیں ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

(روزگارِ فقیر ج ۲ صفحہ ۳۲ تا ۳۹)

لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں نے وقتِ جنازہ جلوس نکالے۔ لاکھوں نے ان کے نمازِ جنازہ میں شرکت کی، ناموسِ رسولؐ پر اپنی جان نچھاور کرنے والے اس شہید کو بڑی عزت و تکریم کے ساتھ میوہ شاہ کے علاقہ قبرستان میں ایک خاص چار دیواری کے اندر دفن کیا گیا

؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

غازی عبدالقیوم کا خاندان

ان کے بڑے بھائی کے لڑکے محمد سعید واہ فیکٹری میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں غازی عبدالقیوم کے ایک بھانجے پاکستان آرمی میں میجر ہیں جبکہ ایک دوسرے بھانجے لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر حق نواز خان حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں اور اب غازی میں پریکٹس کرتے ہیں، ماشاء اللہ بڑے دین دار، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور متشرع ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے طفیل ہمارے اوپر بھی رحم فرمائے ہمیں بھی غازی عبدالقیوم خان شہیدؒ کی طرح ناموسِ رسالت پر مرمٹنے والا بنائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

[1] ہر آدمی کے واسطے دار و رسن کہاں۔

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر اور ایجنسی
کا حوالہ ضرور دیں

خدام الدین

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

جمعہ

۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

۲۸ مئی ۱۹۷۱ء

قیمت ۔ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

آئینۂ ایام

مولانا زاہد الراشدی

حالات و واقعات

* مزارعین کی بے دخلی کا مسئلہ
* سامان تعیش کی درآمد
* غیر منصفانہ اقتصادی نظام
* پولیس تشدد کا ایک اور مظاہرہ
* آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں
* اساتذہ کی خالی آسامیاں

مزارعین کی بے دخلی کا مسئلہ

حالیہ انتخابات میں ناکامی کے بعد بڑے بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں نے مزارعین کے خلاف انتقامی کارروائیوں کا وسیع سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اس ظلم و ستم کو روکنے کے لئے پنجاب کی حکومت نے اور غالباً سندھ کی حکومت نے بھی کچھ اقدامات کئے ہیں لیکن صوبہ سرحد میں غریب مزارعین کو ظالم خوانین کے پنجہ سے نجات دلانے اور شکست خوردہ خوانین کے ظلم و ستم سے بچانے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ان خوانین کا سلسلہ ظلم و ستم اور جابرانہ تسلط بہت سخت اور ناقابل برداشت ہے۔ ہم حکومت سرحد سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ صوبہ سرحد میں غریب مزارعین کی بے دخلیاں روکنے کے لئے موثر کارروائی کرے۔

سامان تعیش کی درآمد

مشرقی پاکستان کے حالیہ سیاسی بحران کے نتیجہ میں اقتصادی طور پر جو مشکلات ہوئی ہیں۔ ان پر قابو پانے کے لئے مرکزی حکومت نے درآمدی برآمدی پالیسی پر نظر ثانی کی ہے اور بہت سی اشیاء کی درآمد پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ پابندی چونکہ ملکی حالات کے پیش نظر ناگزیر ہے اس لئے اسے خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کرنا ہی قومی مفاد کا تقاضا ہے۔ مگر اتنی گذارش ہم اپنے حکمرانوں کی خدمت میں ضرور کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں بعض ضروری اشیاء پر پابندی قومی مفاد کا تقاضا ہے۔ وہاں غیر ملکی شراب اور سامان تعیش پر پابندی لگانا بھی بے حد ضروری ہے۔ سامان تعیش اور شراب پر کروڑوں روپے کا زرمبادلہ خرچ آتا ہے اور زرمبادلہ کے اس بحران میں محض عیاشی پر کروڑوں روپے ضائع کر دینا عقلمندی نہیں ہے

ہم حکومت پاکستان سے ملتمس ہیں کہ وہ قومی مفاد کے پیش نظر شراب اور سامان تعیش کی درآمد پر پابندی لگا کر کروڑوں روپے کے زرمبادلہ کو قومی مصارف میں لگائے۔

غیر منصفانہ اقتصادی نظام

گورنر پنجاب لیفٹننٹ جنرل عتیق الرحمٰن صاحب نے لاہور میں ملک کے تیسرے سٹاک ایکسچینج کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ موجودہ اقتصادی نظام غیر منصفانہ ہے اور عوام اب اس نظام کو برداشت نہیں کریں گے۔

گورنر صاحب کا یہ ارشاد موجودہ نظام کی تباہ کاریوں کے بارہ میں ملک کی ایک ذمہ دار سرکاری شخصیت کی طرف سے اعتراف حقیقت کی حیثیت رکھتا ہے اور موصوف ہدیۂ صد تبریک کے مستحق ہیں، کہ انہوں نے موجودہ نظام کی برائیوں کا برملا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فوجی

(باقی صفحہ ۶ پر)

کتاب و حکمت

• عسیٰ ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف کان تعملون (قرآن الحکیم، الاعراف)

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری دشمن قوتوں کو ختم کر دے اور تمہیں زمین میں اقتدار سونپ دے، تاکہ دیکھے کہ تم کیسے کارنامے انجام دیتے ہو۔

• اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (قرآن الحکیم)

جب تم عوام کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرو

* قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ اللہ سے قریب شخص، انصاف کرنے والا حاکم ہوگا۔ اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت اور اللہ سے سب سے زیادہ دور ظلم کرنے والا حاکم ہوگا۔ (الحدیث)

* جاہے کوئی شخص دس آدمیوں پر ہی حاکم ہو، قیامت کے دن اسے ہتھکڑی لگا کر خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ پس اگر وہ عدل و انصاف کرنے والا ہے تو رہا کر دیا جائے گا، اور اگر ظلم و ناانصافی کرنے والا ہے تو سخت عذاب میں مبتلا کر دیا جائیگا۔ (الحدیث)

جلد ۱۴ — شمارہ ۲۱ — ۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۷۱ء یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ مغربی پاکستان میں ۴۰ پیسے — مشرقی پاکستان میں ہوائی ڈاک سے ۵۰ پیسے

بدل اشتراک — سالانہ ۲۰/۰ روپے — ششماہی ۱۰/۰ روپے

رقوم، چیک یا ڈرافٹ وغیرہ کے بجائے صرف منی آرڈر کے ذریعہ یا دستی بھیجئے۔ رقوم، شکایات، آرڈر خریداری، ایجنسیز، مضامین، خبریں وغیرہ بھیجنے کے لئے آئندہ پتہ ذیل یاد رکھئے:

شعبۂ ادارت ترجمان اسلام، دفتر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان (ٹیلیفون نمبر ۲۱۱۹)

مرتب و مدیر — احمد حسین کمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۷۱ء قیمت ۴۰ پیسے

رپورٹ

۱۶ مئی ۱۹۷۱ء کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس شیرانوالہ لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ملکی حالات اور جمعیۃ کی کارگذاریوں سے متعلق ایک مختصر مگر جامع رپورٹ پیش فرمائی۔

آج کے شذرات میں یہ ہی رپورٹ پیش خدمت ہے ——

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ مسنونہ:۔

حضرات! ضرورت تو اس امر کی تھی کہ مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس بلایا جاتا، لیکن موجودہ حالات میں یہ ممکن نہیں تھا۔ اس لئے مرکزی شوریٰ کے اجلاس پر اکتفا کرنا پڑا۔

جون ۱۹۷۰ء کے آخر میں مجلس عمومی کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ اس کے بعد ملک میں انتخابات کی بھرپور مہم کا مرحلہ آ گیا، اور جمعیۃ علماء اسلام نے بھی اپنے منشور کی اساس پر ان انتخابات میں حصہ لیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اور نصب العین صرف ایک ہی ہے کہ پاکستان میں کتاب و سنت کی حکمرانی کا نظام قائم ہو اور پاکستان کے مسلمان عوام اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ اپنی مملکت کا انتظام کریں۔

اس مقصد اور نصب العین کی تکمیل کے لئے جمعیۃ نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ ملک کی وحدت و سالمیت کو برقرار رکھا جائے۔ ملک کے مختلف صوبوں اور علاقوں کے درمیان مکمل ہم آہنگی قائم کی جائے اور ملک کے دونوں بازوؤں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے مابین زیادہ سے زیادہ یک جہتی کو فروغ دیا جائے۔

جمعیۃ کے نزدیک اس مقصد و نصب العین کا حصول مکمل طور سے صحیح اسلام نافذ کرنے پر منحصر ہے۔

صحیح اسلام کے ذریعہ ہی عوام کے حقوق کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ اور تنہا اسلام ہی ایسی حکمرانی کے نظام کا ضامن بن سکتا ہے جس کی ذمہ داری عوام کے پاس ہو اور جو بلا امتیاز عوام کے ساتھ انصاف کر سکے۔

اسلامی ملک ہونے کی حیثیت سے پاکستان کے تمام سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی مسائل کا حل خالص اسلام میں ہے۔

اس دعوت کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام نے انتخابات کے میدان میں قدم رکھا تھا۔

انتخابات کے فوراً بعد ملک کی فضا میں غیر معمولی صورت حال رونما ہونی شروع ہو گئی۔

اور نہ صرف جیتنے و ہارنے والی پارٹیوں کے درمیان اختلافات سنگین ہونے لگے، بلکہ کامیاب پارٹیوں کے درمیان بھی اختلاف تیزی کے ساتھ ابھرنے لگا۔

انتخابات کے بعد جمعیۃ تو اپنے وعدوں اور اعلانات کے مطابق ایسے دستوری خاکہ کی تیاری میں مصروف ہو گئی جو اسلامی اصولوں کا حامل ہو۔ تاکہ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں اسے پیش کر کے جمعیۃ اپنے وعدوں اور ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے۔

اس سلسلے میں جمعیۃ کے سامنے پہلے سے علماء کے متفقہ ۲۲ اسلامی نکات کا خاکہ موجود تھا۔ جسے ختم نبوت کے عقیدے پر مبنی مسلمان کی تعریف کے ساتھ میں نے سابق صدر ایوب خان کی طلب کردہ گول میز کانفرنس میں جمعیۃ کی طرف سے پیش کر دیا تھا۔

ان ہی خطوط پر بحمداللہ تعالیٰ ہم نے اسلامی نظام پر مبنی دستوری خاکہ تیار کیا۔ جسے ہم اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ہی پیش کرنے والے تھے۔ لیکن اس دوران تیزی کے ساتھ ملک کے سیاسی حالات تغیر پذیر ہونے لگے۔ مشرقی اور مغربی بازوؤں کی دو سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے سے متضاد رویہ اختیار کرتی چلی گئیں۔

حتیٰ کہ ایک پارٹی نے ۳ مارچ کو بلائے جانے والے اسمبلی کے اجلاس کے التواء کا بھی مطالبہ کر دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام نے محسوس کیا کہ یہ سیاسی اختلاف ملک میں کسی بڑے بحران کا باعث بن سکتا ہے۔

چنانچہ اس نے کوشش کی کہ یہ اختلافات رفع ہوں اور پاکستان کی وحدت کے ضامن کسی سیاسی فارمولے پر تمام سیاسی پارٹیاں متفق ہو جائیں۔ میں نے اور جمعیۃ کے دوسرے ذمہ دار حضرات نے انتخابات کے بعد ہی یہ بات واضح کر دی تھی کہ عوامی لیگ کے چھ نکات جوں کے توں تسلیم نہیں کئے جا سکتے۔

جیسا کہ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۰ء کی پریس کانفرنس میں جو پشاور میں منعقد ہوئی تھی۔ میں نے اس کا واشگاف اعلان کر دیا تھا۔ جو اخبارات

ملک نورالٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

شائع ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ بات بھی صاف صاف کہہ دی تھی کہ پاکستان کی تقسیم کے کسی فارمولے سے ہم ہرگز اتفاق نہیں کریں گے۔

صدر مملکت نے جب ہمیں ملاقات کے لئے بلایا تو ہم نے ان کے سامنے بھی اپنا یہ واضح موقف پیش کر دیا اس موقف کی روشنی میں ہی ہم نے جناب بھٹو سے بھی گفتگو کی، جب وہ ہم سے ملنے پشاور آئے۔

اور یہی موقف لے کر ہم کالعدم عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب سے ملنے گئے۔ تاکہ انہیں ان کے بعض نکات کے خطرات سے آگاہ کریں۔ اور انہیں آمادہ کریں کہ وہ اپنے سخت اور یک طرفہ موقف میں ترمیم کر لیں۔

جمعیۃ نے صدر صاحب کو یہ بھی تجویز پیش کی کہ وہ ایک گول میز کانفرنس سیاسی پارٹیوں کے قائدین اور سیاسی و اقتصادی امور کے ماہرین کی طلب کر کے اس صورت حال کو درست کرنے کی کوشش فرمائیں

جمعیۃ نے عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کے درمیان مفاہمت کے مواقع پیدا کرنے اور صدر مملکت کے لئے دستور ساز اسمبلی کے انعقاد کی آسانی بہم پہنچانے کے لئے لاہور میں دو متحارب پارٹیوں کو چھوڑ کر مغربی پاکستان کی تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈروں کا اجلاس بلایا۔ جس نے ان دونوں پارٹیوں اور حکومت سے اپیل کی کہ وہ جلد از جلد حالات کو بہتر اور قابل مفاہمت بنانے کی کوشش کریں۔

مارچ ۱۹۷۱ء کا آخری عشرہ شروع ہونے سے قبل صدر ڈھاکہ گئے۔ اور مجھے بھی دوسرے پارلیمانی لیڈروں سمیت دعوت دے گئے کہ ڈھاکہ آ کر مذاکرات میں حصہ لوں۔

چنانچہ میں ڈھاکہ گیا۔ وہاں جا کر اور صدر سے ملاقات پر معلوم ہوا کہ قومی اسمبلی کو دو حصوں میں تقسیم کر دینے کی تجویز زیر غور ہے۔

ہم نے محسوس کیا کہ یہ تجویز ملک کی تقسیم کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ چنانچہ ہم نے شیخ مجیب پر بھی اور صدر یحییٰ خاں پر بھی یہ بات واضح کر دی کہ اس تجویز سے پاکستان دو حصوں میں بٹ سکتا ہے۔ اور ہم اس کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

غرضیکہ ہماری ہر ممکن کوشش یہ ہی رہی کہ صدر یحییٰ خاں کو جمہوریت کے قیام کے اپنے وعدوں کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ سہولت بہم پہنچائی جائے۔

کالعدم عوامی لیگ کو آمادہ کیا جائے کہ وہ ۶ نکات پر اپنا اصرار ترک کر دے۔ متحدہ پاکستان کو اولیت دے اور پیپلز پارٹی و صدر مملکت کے ساتھ کسی سمجھوتے پر پہنچے۔ تاکہ اسمبلی کے تیار کردہ دستور آئین کے ذریعے قندار مرکز اور صوبوں کو منتقل ہونے کی راہ ہموار ہو سکے

یہاں اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ عوامی لیگ کو نکات پر اصرار ترک کرنے پر آمادہ کرنے میں ہمارے سامنے سب سے بڑی مشکل پیپلز پارٹی کے اس رویہ نے پیدا کی کہ اس نے مغربی پاکستان کی دوسری پارٹیوں سے صلاح و مشورہ کئے بغیر ڈھاکہ پہنچ کر عوامی لیگ کے رہنماؤں سے مذاکرات شروع کر دیئے اور ۶ نکات میں سے ۴ نکات اور بعد میں ۵ نکات تسلیم کرنے اور چھٹے نکتے پر بھی مفاہمت ہو جانے کے امکان کا بار بار اعلان کیا خان عبدالقیوم خاں نے ڈھاکہ جاتے ہوئے پریس کو بیان دے دیا کہ ۶ نکات تسلیم کر لینے چاہئیں۔ اس طرز عمل نے عوامی لیگ کے رہنماؤں کو ۶ نکات پر مضبوطی سے اڑ جانے کا موقعہ دے دیا اور انہوں نے مغربی پاکستان کے دوسرے لیڈروں کی بات ماننے سے گریز اختیار کیا۔

اگر مذاکرات کے لئے ڈھاکہ جانے سے پہلے مغربی پاکستان کی تمام پارٹیوں سے مشورہ لیا جاتا اور مغربی پاکستان کی تمام پارٹیوں کی طرف سے متفقہ مذاکرات کے لئے ڈھاکہ جایا جاتا تو شاید کالعدم عوامی لیگ کے لئے اپنی بات پر اڑے رہنے کی زیادہ گنجائش نہ رہتی۔

بہرحال جمعیۃ آخر وقت تک اس امر کے لئے کوشاں رہی کہ عوامی لیگ، پیپلز پارٹی اور صدر صاحب کے درمیان ایک متحدہ پاکستان پر مبنی مفاہمت کی کوئی صورت نکل آئے۔

ملک کے اس سیاسی بحران سے پاکستان کی دشمن طاقتوں نے جن میں سرفہرست بھارت ہے، فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور مشرقی پاکستان کو اپنی تخریب کاریوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔

ان حالات میں صدر یحییٰ خاں اور فوج نے بھارت کی تخریب کاریوں اور علیحدگی پسند عناصر کی سازشوں سے ملک کو بچانے کے لئے مارشل لاء، سنسر اور سیاسی پابندیوں کے نئے اقدامات کئے۔

آج ملک کو بھارت کی پاکستان دشمنی کے اس نئے چیلنج کا سامنا ہے۔ جمعیۃ اس سلسلے میں بھارتی سازشوں کے خلاف فوج کے اقدامات کی حمایت کرتی ہے اور بھارت کو منہ توڑ جواب دینے کے لئے اپنی تمام خدمات وقف کر چکی ہے۔

یہ ہے جمعیۃ کی کارگذاریوں کا مختصر سا خاکہ جو انتخابات کے وقت سے لے کر اب تک اس نے انجام دی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان جلد ہی تمام خطرات سے نجات حاصل کر لیگا اس کی وحدت و سلامتی کو ذرہ برابر آنچ نہیں آنے دی جائے گی اس کے دشمنوں کے عزائم ناکام ہوں گے اور اسلامی نظام ملک میں نافذ ہو کر رہے گا۔

ان معروضات کے بعد میں چاہتا ہوں کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی حسابات بھی آپ کے سامنے پیش کر دوں۔

گذشتہ حسابات ۲۷ جولائی ۱۹۷۰ء کو لاہور میں منعقدہ مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں پیش کئے گئے تھے۔ جو ۳۰ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۶ جون ۱۹۷۰ء تک کے آمد و خرچ پر مشتمل تھے۔ اب ۳۰ صفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۷۱ء تک حسابات حسب ذیل ہیں

یکم ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ سے ۳۰ صفر ۱۳۹۱ھ تک (باقی ص ۱۳)

فیصلے

مرکزی مجلس شوریٰ کے لئے نامزدگی

حضرت مولانا محمد اکرم صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات سے مرکزی مجلس شوریٰ کی ایک نشست خالی ہو گئی تھی۔ امیر محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے اس نشست کو پر کرنے کے لئے مولانا محمد شریف صاحب۔ منچن آباد (بہاولنگر) کو نامزد فرمایا ہے۔

صوبہ پنجاب کے لئے جمعیۃ کے عہدہ دار

حضرت امیر مرکزی نے صوبہ پنجاب کے لئے تا انتخاب مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا تقرر فرمایا:۔

امیر — حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب — لاہور
نائب امیر ۱ — حضرت مولانا سراج احمد صاحب — دین پور
" ۲ — قاری عبدالسمیع صاحب — سرگودھا
ناظم عمومی — حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب — لائلپور
ناظم ۱ — حضرت مولانا محمد رمضان صاحب — میانوالی
ناظم ۲ — حضرت مولانا محمد اجمل صاحب — لاہور
خزانچی — حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب — لاہور

اب مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی جگہ چاروں صوبوں کی تنظیمیں کام کریں گی

مرکزی مجلس عمومی کے گذشتہ اجلاس میں طے کیا گیا تھا کہ انتخابات کے بعد مغربی پاکستان کی جمعیۃ ختم کر دی جائے گی اور اس کی جگہ چاروں صوبوں کی جمعیتیں اپنے اپنے حلقوں میں کام شروع کر دیں گی۔

چنانچہ اس فیصلہ کی روشنی میں مرکزی مجلس شوریٰ نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تنظیم کو ختم کر دیا ہے۔ اور اس کی جگہ صوبہ سرحد، صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان کی جمعیتوں نے لے لی ہے۔

مرکز میں نئے ناظم کا تقرر

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ بسلسلہ تبلیغ زیادہ تر بیرونی ممالک چلے جاتے ہیں۔ اس سے مرکزی نظامت کے بعض کاموں کی تکمیل رک جاتی ہے۔ اس وجہ سے امیر مرکزی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے ان کی جگہ پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کا تقرر فرمایا ہے۔

مقالہ خصوصی

احمد حسین کمال

پاکستان کے دوست اور دشمن

آج پاکستان میں امریکی اور مغربی سامراج کیخلاف ایک سرے سے دوسرے سرے تک شدید جذبات کا دور دورہ ہے اور اس کے ساتھ ہی اشتراکی چین کے ساتھ دوستی اور عزت و قدردانی کے احساسات کے اظہار کا پورے پاکستان میں غلغلہ برپا ہے۔

امریکہ کی مخالفت اور چین کے ساتھ دوستی کے اظہار میں اب وہ حلقے بھی سب سے زیادہ پیش پیش ہیں۔ جو ہمیشہ جمہوریت کے حوالے سے امریکہ کی دوستی کو نہایت ضروری اور پاکستان کی بقاء کے لئے لازمی قرار دیتے تھے۔ اور چین کو ایک خطرناک ہوّا بتاتے رہتے تھے۔

امریکہ کے ساتھ وفادارانہ بلکہ فرمانبردانہ حد تک دوستی کا آغاز صرف پاکستان کے سابقہ حکمرانوں کی ہی پالیسی کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ ملک کے بہت سے سیاسی، سماجی، مذہبی اور صحافتی حلقے بھی اس دوستی کے شدت کے ساتھ حامی تھے۔ اور ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ تک علانیہ و برملا حامی بنے رہے۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک چین اور روس کی اشتراکی یلغار سے پاکستان کو محفوظ رکھنے کا واحد راستہ امریکہ کی سرپرستی تھا۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ نے آنکھیں کھولیں کہ جس امریکہ کی سرپرستی کو پاکستان کے تحفظ کا ضامن سمجھا جا رہا تھا، اور اس دوستی کے لئے اشتراکی ملکوں چین و روس کی دشمنی مول لینے میں بھی کوئی باک نظر نہیں آتا تھا۔ وہ دوستی سراسر فریب ثابت ہوئی اور پاکستان کے لئے اصل خطرہ تو سامراجی ملکوں کے ساتھ دوستی ہی نکلی۔ اور چین جیسا بدنام زمانہ اشتراکی ملک جس سے ملک کے عوام کو متعدد بہانوں سے خوفزدہ کیا جاتا رہا، ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے نازک موقعہ پر پاکستان کا بے غرض دوست و حامی نظر آ رہا ہے۔ اور پاکستان کے دشمن بھارت کو چیلنج دے رہا ہے۔

اس کے بعد بھی بہت سے سیاسی حلقوں کی طرف سے چین دوستی پر شک کا اظہار کیا جاتا رہا، اور کسی نہ کسی نہج سے مغربی سامراج کے ساتھ دوستانہ رشتوں کی تلاش رہی۔ حتیٰ کہ ان حلقوں کو برملا ملامت و تنقید کا نشانہ بنایا گیا، جنہوں نے چین کے بارے میں خیر سگالی کا رویہ اختیار کیا۔ یاد ہوگا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو بالخصوص مطعون کیا جاتا رہا۔ اور اس کے ایک محترم رہنما حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کو صرف اس لئے الزامات کا نشانہ بنایا گیا کہ انہوں نے چین کے سفیر کو دیئے گئے ایک عصرانہ میں شرکت کر کے خیر سگالی کا اظہار کر دیا تھا۔ لیکن آج ساری قوم خیر سگالی و شکریہ کا بار بار اعلان کر رہی ہے۔ امریکہ کی دوستی پر شک و شبہ کا اظہار بھی سب سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام نے کیا تھا اور اشتراکیت کے الزام کا مورد بنی تھی لیکن اب سارا ملک امریکہ کی دوستی سے بدظن ہے۔

مارچ ۱۹۷۱ء میں ایک بار پھر ملک کو بھارت کی طرف سے سازش و یورش کا خطرہ لاحق ہوا، اور امریکہ سمیت مغربی ملکوں کی بھارت دوستی و پاکستان دشمنی کے آثار کھلے بندوں ظاہر ہونے لگے۔

تو ایسا مرحلہ پر بھی اشتراکی چین ہی پاکستان کی سیاسی اخلاقی اور مادی پشت پناہی کرتا ہوا نظر آیا اور پاکستان کے خلاف جب سے بڑے بین الاقوامی منصوبہ کو ناکام بنانے کے لئے مردانہ وار آگے بڑھا۔

چنانچہ پھر ایک بار پاکستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک چین کے حق میں اظہار تشکر کیا جانے لگا ہے اور صرف اس کی دوستی کو ہی قابل اعتماد قرار دیا جا رہا ہے۔

سپاسنامہ

بخدمت جناب حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

منجانب جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے آفتاب رسالت سے کائنات کو منور فرمایا اور سعادت ان لوگوں کے لئے ہے جو قابل اعتماد واسطوں سے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے لئے یہ امر بہت مسرت و انبساط کا موجب ہے کہ آج ہم میں آپ جیسی شخصیت موجود ہے۔ جن کی اسلامی فکر پورے ملک کے لئے روشنی کا مینار ہے۔

جہاں تک جمعیۃ طلباء اسلام کی زندگی و مساعی کا تعلق ہے۔ ہم حضرت والا کی خدمت میں تحدیث بالنعمت کے طور پر عرض کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی ۱۲ سالہ کوششوں سے طلباء میں روح اسلام پھونکنے اور ان کی اسلامی حمیت بیدار کرنے کے لئے اہم ملکی اور ملی موضوعات پر اکابر علماء، زعماء ملت اور اقتصادی دانشوروں کے خطابات کا اہتمام کیا ہے۔ مختلف موضوعات پر پمفلٹ شائع کئے اور تربیتی کیمپ لگائے۔ ہمارے تربیتی کیمپوں میں صوبہ بلوچستان، صوبہ سندھ، صوبہ سرحد اور پنجاب کے ہر ضلع سے طلباء شریک ہوتے رہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کے طلباء مالی مشکلات کی وجہ سے ہمیں میزبانی کا شرف نہ بخش سکے۔ انشاء اللہ جونہی حالات نے اجازت دی میں مشرقی پاکستان کا دورہ کروں گا۔ اور اپنے طالب علم بھائیوں سے ملاقات کروں گا۔

جمعیۃ طلباء اسلام نے مغربی و مشرقی پاکستان کی ہر یونیورسٹی، کالج، ہائی سکول اور دینی مدارس میں طلباء کو اس مقصد خیر سے متعارف کرایا۔ اور ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کے طلباء کی یہی ایک جماعت ہے۔ جو زمانے کے موجودہ تقاضوں کے پیش نظر نئی نسلوں کو اسلام کی روشنی سے منور کر سکتی ہے۔

جناب والا! اس وقت ہمارا ملک جن نازک مراحل سے گذر رہا ہے۔ آپ جیسے علماء حق کی شاندار قیادت ہی ہمارے راستے کی روشنی ہے۔ ہمارا ملک جن ہنگامی حالات سے دوچار ہے اور خصوصاً مشرقی پاکستان میں جن مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ہم طالب علموں کو اس پر گہری تشویش ہے۔ مشرقی پاکستان کی خراب صورت حال کو بہتر بنانے اور امن و سکون کی فضا کو بحال کرنے میں آپ نے اور آپ کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام نے جو شاندار کردار ادا کیا ہے، جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین اسے بہت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بے شک مشرقی پاکستان میں ہمیں ایک عظیم نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ مشرقی پاکستان کے ان افسوسناک اور پر خطر واقعات نے اگر ارباب اقتدار اور قوم کے تمام طبقات میں اسلام کے ساتھ عملی وابستگی اختیار کرنے کا ایک گہرا شعور بیدار کر دیا ہے تو یہ نقصان کچھ زیادہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور اس تلخ تجربہ کو ایک خوش آئند سبق تصور کرنا چاہیئے۔ اگر اب بھی ہم اسلام سے عملی وابستگی پیدا کر لیں اور پاکستان کی بنیادیں خالص اسلامیت پر استوار کر لیں تو کچھ نہیں بگڑا۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کا باہمی اتحاد اگر عزیز ہے تو خدا کا بنایا ہوا قانون نافذ کرنا ہوگا۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے مزدور، کسان، محنت کش، طالب علم اور عوام

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بقیہ ——— صدر قذافی

پڑھیئے۔ اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا ہے "تم یقیناً دو مرتبہ زمین میں فساد پھیلاؤ گے۔ اور تمہیں اس کی سزا ملے گی"۔ لیکن ایک دن آئے گا، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بھیجے گا جو تمہاری گوشمالی کریں گے۔ اور مسجد اقصیٰ میں اسی طرح داخل ہوں گے جس طرح ایک بار پہلے داخل ہوئے تھے اور تمہارا غرور خاک میں ملا دینگے۔ سورۃ کا خاتمہ ان الفاظ پر ہوتا ہے "شاید ہمارا خدا تم پر رحم فرما دے۔ لیکن اگر تم نے تیسری مرتبہ بھی نافرمانی کی۔ تو پھر تمہیں سزا دینے پر اتر آئیں گے اور ہم سرکشی کرنے والوں کے لئے دوزخ کو قید خانہ بنا دینگے۔

کرنل قذافی عرب کی انتہائی شکل پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ لیبیا، مصر اور شام کے مجوزہ وفاق کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں تینوں ملکوں کے درمیان اختلافات سنگین نوعیت کے نہیں۔

(بحوالہ امروز ۲۲ مئی ۷۱ء)

روزنامہ کوہستان راولپنڈی کے ایک تبصرہ پر

مولانا عبدالحکیم صاحب کا اظہار خیال

روزنامہ کوہستان راولپنڈی نے ۲۰ اپریل کی اشاعت میں خاکسار جماعت کے ہفت روزہ الاصلاح کے حوالے سے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کو مطعون کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے صوبائی اسمبلی کے رکن اور جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی نے فرمایا کہ یہ طرز عمل سخت قابل افسوس ہے اور یہ فعل اس صورت میں اور بھی گھناؤنا ہو گیا ہے کہ الاصلاح کے حوالے بھی غلط دیئے گئے ہیں غلط بیانی کر کے اسلام کی خدمت نہیں کی جا سکتی

اظہار تعزیت

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ترجمان اسلام کے نام تعزیتی خطوط کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ذیل میں صرف ان حضرات کے اسمائے گرامی دیئے جا رہے ہیں۔ جنہوں نے تعزیتی خطوط ارسال کئے ہیں۔

- حضرت مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد مدینہ سکونڈ ٹنڈ ضلع نواب شاہ سندھ
- محمد حسین نیازی سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت اسنگورا کہ ضلع سرگودھا راکین مجلس ختم نبوت
- سیرت النبی کمیٹی مانسہرہ و جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ
- قاری محمد سلیمان عباسی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بلیگ بالا، لوئر تناول مانسہرہ ہزارہ

خط و کتابت کرتے وقت
اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

بقیہ ——— حالات و واقعات

حکام کو یہ توفیق بخشے کہ وہ ملک کو غیر اسلامی اور غیر منصفانہ نظام سے نجات دلا کر منصفانہ و عادلانہ اسلامی نظام کا نفاذ کر سکیں۔

پولیس تشدد کا ایک اور مظاہرہ

محکمہ پولیس کے افسروں اور کارندوں کی تربیت نہ جانے کس ڈھب پر ہوتی ہے کہ انہیں ابھی تک آزاد مملکت کے آزاد اور باعزت شہریوں کے ساتھ برتاؤ کا سلیقہ بھی نہیں آیا۔ اور وقتاً فوقتاً ان کی بے راہ روی اور عوام پر ان کے بے جا تشدد کی مثالیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ دھاڑی کیس، کھڑیانوالہ کیس، گجرات کیس اور کھاریاں کیس اس حقیقت کی زندہ و تابندہ شہادتیں ہیں۔ اور ابھی ان کیسوں کی یاد ذہنوں سے محو نہیں ہوئی۔ کہ "گکھڑ پولیس کیس" ظلم و تشدد کی ایک نئی داستان لئے سامنے آ گیا ہے۔ گکھڑ میں ٹال ٹیکس چونگی پر متعین ایک اے، ایس آئی اور اس کے ساتھی کانسٹیبل نے غلہ منڈی کے ایک دکاندار سے ناشستہ لیا۔ لیکن پیسے ادا نہ کئے۔ دکاندار کے اصرار پر اسے نہ صرف وہاں زدوکوب کیا۔ بلکہ پولیس چوکی میں لے گئے۔ اور وہاں بھی دل کی بھڑاس نکالی اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس ظلم سے روکنے پر ایک بی، ڈی ممبر کی بھی تواضع کر دی۔ غلہ منڈی کے دوکانداروں نے اس تشدد کے خلاف بروقت احتجاج کیا اور ہڑتال کر دی۔ اب یہ دونوں پولیس اہلکار گرفتار ہیں۔ لیکن عوام کا مطالبہ یہ ہے کہ اس کیس کو مارشل لاء کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ ملزم اپنے کئے کی سزا بھگت پاسکیں۔ نیز محکمہ پولیس میں آئے دن اس قسم کے پیش آنے والے واقعات کی تحقیقات کے لئے عدالتی کمشن مقرر کر کے ان کا سدباب کیا جائے۔

آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں

آزاد کشمیر کے صدارتی انتخابات میں عوام دوست اور وطن دوست شخصیت سردار عبدالقیوم صاحب کی کامیابی سے ملک بھر کے دینی حلقوں میں مسرت و انبساط کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اور اب بھی ان کی اسلامی اصلاحات بہتر مستقبل کی طرف غمازی کر رہی ہیں۔ لیکن دینی حلقوں کی مسرت کے ساتھ ہی ساتھ دین دشمن عناصر نے بھی آزاد کشمیر کے نیک دل صدر کے اقدامات کو ناکام بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور وہ بزعم خویش انتہائی کامیابی سے سازشوں کے جال بن رہے ہیں سب سے پہلے آزاد کشمیر کے ناظم تعلیمات نے مظفر آباد کالج میں ملحدانہ نظریات کا اظہار کر کے دینی فضا کو مکدر کرنا چاہا۔ پھر یہ خبر منظر عام پر آئی کہ سردار عبدالقیوم صاحب کی کابینہ کے دو وزیر ڈاکٹر سلام الدین نیاز اور شیخ بشارت احمد اور اسمبلی کے سپیکر منظر مسعود مرزائی ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر کے ایڈووکیٹ جنرل نے اسمبلی کے اجلاس میں تلاوت کی جانے والی قرآن کریم کی آیہ کریمہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون کے بارے میں یہ گمراہ کن ریمارکس دیئے ہیں کہ یہ آیت فرسودہ تصورات کی حامل ہے۔ اور اس سے اسمبلی کی توہین ہوتا ہے اس لئے اسے اسمبلی کے ریکارڈ میں درج نہیں ہونا چاہیئے (العیاذ باللہ العلی العظیم) یوں محسوس ہوتا ہے کہ آزاد کشمیر میں دین دشمن عناصر پوری طرح منظم اور اپنی ملحدانہ تحریک میں پوری طرح سرگرم عمل ہیں۔ اور انہوں نے طے کر لیا ہے کہ اسلامی نظام کے سلسلہ میں سردار عبدالقیوم صاحب کے پروگرام کو پوری طرح سبوتاژ کر دیا جائے۔ یہ صورت حال خاصی پریشان کن ہے۔ اور آزاد کشمیر کے غیور علماء کو گہرے غور و فکر اور سنجیدہ اقدامات کی دعوت دے رہی ہے ہم علماء آزاد کشمیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ دین دشمن عناصر کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے سردار عبدالقیوم صاحب کی اسلامی اصلاحات کو پوری طرح کامیاب بنائیں اور اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے اپنی خدمات منظم اور متحد ہو کر سردار صاحب کے سپرد کر دیں۔ تاکہ دین دشمن عناصر سردار صاحب جیسے نیک دل سربراہ ریاست کو گھیرے میں لینے کی گھناؤنی سازش میں ناکام و نامراد ہوں

اساتذہ کی خالی اسامیاں

ایک اخباری اطلاع کے مطابق صرف راولپنڈی ریجن کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی اٹھارہ سو اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ اور اساتذہ کے فقدان کے باعث ۵۵ تعلیمی ادارے بند ہیں۔ اگر صرف ایک ریجن کی حالت یہ ہے تو دوسرے علاقوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

محکمہ تعلیم کے ذمہ دار افراد کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ ملک میں خواندگی کی شرح پہلے ہی خاصی محدود ہے۔ اور اس پر مستزاد تعلیمی اداروں کی یہ حالت بلا مبالغہ "مقام گریہ" ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے تعلیمی حکام اس سلسلہ میں فوری اور مؤثر قدم اٹھائیں گے۔

دعائے صحت کی درخواست

ترجمان اسلام کے قارئین سے التماس ہے کہ امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شورکوٹ روڈ چوہدری فیض محمد جنرل مرچنٹ کے والد صاحب بیمار ہیں۔ تمام دینی احباب سے گذارش ہے کہ بزرگوار کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

مصر کا بحران

جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد مصر میں تین رجحانات پیدا ہو گئے تھے۔ ایک رجحان یہ ابھرا کہ مصر کو اپنے تمام معاملات وطن کی حد تک محدود کر لینا چاہیئے۔ اور

یہ خیال ترک کر دینا چاہیئے کہ تمام عرب ملکوں کو متحد کیا جا سکتا ہے یا اسرائیل کے ساتھ جنگ میں مصر کو پوری عرب دنیا سے بھرپور اعانت حاصل ہو سکتی ہے۔

آئندہ مصری قومیت اور وطنیت کی اساس پر ہی مسائل کا حل ممکن ہے۔ اور مصر کی عافیت اسی میں ہے۔

یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ اسی ذہن کے دباؤ سے عبدالحکیم عامر نے جمال عبدالناصر کے خلاف جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے فوراً بعد منصوبہ بنایا تھا۔ جس پر بروقت قابو پا کر صدر ناصر نے اس رجحان کو بار آور ہونے سے روکا۔ اور اس وقت بھی بہت سے سرکردہ افراد اس منصوبہ میں ملوث پائے گئے تھے۔

دوسرا رجحان یہ ابھرا تھا۔ کہ مصر کو غیر جانبداری کی پالیسی ترک کر کے اشتراکی بلاک کا مکمل ہمنوا بن جانا چاہیئے۔

اسرائیل کا معاملہ در اصل امریکی و سامراجی بلاک کا معاملہ ہے اور اس سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ اس بلاک کے مخالف بلاک اشتراکی روس سے پوری طرح ہم آہنگ ہو کر اسرائیل کے ساتھ جنگ لڑی جائے۔

اس رجحان کی طرف جھکاؤ علی صابری جیسی شخصیت سے تھا، اور ظاہر ہے کہ اس سے حکومت کے حلقہ میں بھی بہت سے لوگ متاثر ہونگے

صدر ناصر مرحوم نے حکمت عملی کے ساتھ اس رجحان پر قابو پائے رکھا۔ اور علی صابری و ان کے ہمنواؤں کو زیادہ آگے بڑھنے کا موقعہ نہیں پانے دیا گیا۔

صدر ناصر کی عظیم ترین اور عالمی اثر و رسوخ رکھنے والی شخصیت نے ان دو رجحانات کو زیادہ ابھرنے کی راہ نہیں دی، اور یہ انداز فکر محض نجی گفتگوؤں تک محدود رہا۔

تیسرا رجحان وہی تھا جو اب ہے کہ عربوں کو اور عرب ملکوں کو متحد کرنے کی کوششیں جاری رکھی جائیں۔ مصر کی غیر جانبداری کی پالیسی برقرار رہے۔ اور فلسطین کے مسئلہ کو عالمی سطح پر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

راجرز پلان کے وقت سے اس رجحان میں اور سابقہ دونوں رجحانات میں فرق و اختلاف نمایاں تر ہوا۔ لیکن صدر ناصر کی شخصیت نے اس میں توازن برقرار رکھا۔

صدر ناصر کی اچانک وفات ایک عظیم ترین حادثہ اور سانحہ تھا۔ ان کے بعد آپ کی ہی پالیسی کو برقرار رکھ کر اسرائیل اور امریکہ سے نمٹا جا سکتا تھا۔

اس لئے مصری قوم نے ان کے جانشینوں میں انہیں ہی فوقیت و قبولیت بخشی، جو مصر کی غیر جانبدارانہ پالیسی، عرب اتحاد اور ترقی پسندی کے نظریات کے حامل تھے۔ اور اشتراکی بلاک میں مدغم ہو جانے یا صرف مصری قومیت کو اساس بنا کر عرب دنیا سے بے تعلق ہو جانے کی پالیسی کو غلط و تباہ کن سمجھتے تھے۔

تاہم سابقہ دونوں رجحانات زندہ تھے اور مصر، لیبیا و شام کے وفاق کی حالیہ تشکیل کو وہ صحیح نہیں سمجھتے تھے بلکہ پالیسی میں مکمل تبدیلی چاہتے تھے۔

اس طرح وہ بحران رونما ہوا، جسے انور سادات نے چائے کی پیالی میں طوفان سے تعبیر کیا ہے

عرب دنیا اور مصر کے لئے ابھی صدر ناصر مرحوم کی متعین کردہ پالیسی ہی مقاصد کے حصول کی ضامن ہے۔

مصر نہ اشتراکی بن سکتا ہے۔ اور نہ مصری قومیت کے تنگ حلقے میں محصور ہو سکتا ہے۔

اس نے گذشتہ پندرہ سال میں عرب عوام کو خود شناسی، اتحاد اور حمیت کا عظیم ترین شعور دیا ہے اور صدیوں کے بعد بین الاقوامی دنیا میں عرب کی آواز کو بلند کیا ہے۔ اسنے ابھی اس فرض کی مزید تکمیل کرنا ہے۔ جو اب وفاق کی شکل میں آگے بڑھے گا۔

یہ بحرانی مرحلہ ناگزیر تھا۔ جس سے مصر خیر و خوبی کے ساتھ گذر گیا۔ اور مستقبل کے لئے راہ زیادہ صاف ہو گئی ہے۔

(کمال)

۲۱ مئی ۱۹۷۱ء

کھلے دل سے قرآن حکیم کا مطالعہ کرنیوالی ہر قوم اسلام قبول کر لیگی

ہمارا اقتصادی نظام اسلامی عقائد پر مبنی ہے ——— صدر قذافی

کراچی ۲۱ مئی۔ لیبیا کے صدر معمر القذافی اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ لوگ جن میں روس کے کمیونسٹ بھی شامل ہیں۔ اگر قرآن حکیم کا غور و فکر اور وسعت قلب کے ساتھ مطالعہ کریں تو اسلام قبول کر لیں۔

لیبیا کے ۳۱ سالہ صدر نے ان خیالات کا اظہار فرانس کے کثیر الاشاعت روزنامہ "لی ماند" کے نامہ نگار سے ایک انٹرویو کے دوران کیا۔ صدر قذافی نے انٹرویو کی ابتدا ان الفاظ سے کی:۔

"آپ قرآن کو ایک بار پڑھیں یا دو بار پڑھیں آپ کو اپنے تمام سوالات کے جواب مل جائینگے"۔ انہوں نے کہا۔ عرب اتحاد، سوشلزم، حقوق و وراثت، معاشرے میں عورت کا مقام، سلطنت روم کا زوال اور ایٹم بم کی ایجاد کے بعد کرۂ ارض کی تباہی ان تمام باتوں کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ بشرطیکہ کوئی قرآن کا مطالعہ کرنا چاہیئے اپنے نقطہ نگاہ کی وضاحت کے لئے کرنل قذافی نے اپنے ڈیسک پر رکھے ہوئے قرآن حکیم کے متعدد نسخوں میں سے ایک اٹھایا اور اس کے کئی ایک حصے پڑھے۔ اس کے بعد ایک آیت کا ترجمہ کرنے کے لئے حوالہ جات کی ایک کتاب دیکھی۔ اور نامہ نگار سے مخاطب ہو کر کہنے لگے "یقین جانو۔ اگر کوئی قوم خواہ وہ روسی کمیونسٹ ہی کیوں نہ ہوں۔ قرآن حکیم کا غور و فکر اور کھلے دل سے مطالعہ کرنے کی فرصت پائیں تو اسلام قبول کر لیں۔

"لی ماند" کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جب میں کرنل قذافی کے کمرے میں جانے لگا۔ تو انہوں نے مجھے قرآن کا ایک نسخہ دیا اور کہا کہ اس کی سترھویں سورۃ بنی اسرائیل

(باقی صـ۶ پر)

قـــــــ

...ـــرار دادیں

...ی نے ۱۶ و ۱۷ مئی ۱۹۷۱ء کو لاہور میں منعقدہ اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں مکمل اتفاق رائے کے ساتھ منظور کیں۔

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۶ مئی ۱۹۷۱ء بروز اتوار شیرانوالہ لاہور میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس دو دن جاری رہا۔ مجلس شوریٰ کے ارکان درج ذیل حضرات ہیں:۔

مشرقی پاکستان سے

(۱) حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب
(۲) " " ابوالحسن صاحب
(۳) " " شمس الدین صاحب
(۴) " " شیخ عبدالکریم صاحب
(۵) " " صفی اللہ صاحب
(۶) " " محی الدین صاحب
(۷) " " عبدالجبار صاحب
(۸) " " معتصم باللہ صاحب

مغربی پاکستان سے

(۱) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
(۲) " " سید گل بادشاہ صاحب مردان
(۳) " " قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی
(۴) " " محمد اسماعیل صاحب کراچی
(۵) " " عبدالکریم صاحب پیر شریف سکھر
(۶) " " محمد عمر صاحب قلات
(۷) " " محمد اجمل صاحب لاہور
(۸) " " محمد شریف صاحب منچن آباد
(جنہیں مولانا محمد اکرم صاحب مرحوم کی جگہ نامزد کیا گیا)

مرکزی عہدہ داران

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی — امیر
(۲) " " عبیداللہ انور صاحب — نائب امیر
(۳) " " بشیر احمد صاحب باگہا — نائب امیر
(۴) " " مفتی محمود صاحب — ناظم عمومی
(۵) " " غلام غوث صاحب ہزاروی — ناظم (جنہیں مولانا عبدالواحد کی جگہ نامزد کیا گیا)
(۶) " " عارف ربانی صاحب — ناظم
(۷) جناب حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی

کورم پورا ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن حکیم اور حضرت امیر مرکزی کے افتتاحی کلمات کے بعد ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے سالانہ رپورٹ سنائی اور گذشتہ حسابات پیش کئے۔

انتخابات کے بعد سے اب تک کے ملکی حالات و تغیرات کا جائزہ لیا گیا۔

دوسرے دن کے اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے امیر و رکن مجلس شوریٰ پیر محسن الدین صاحب نے مشرقی پاکستان کے حالات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔

شرپسند عناصر کی مذموم کارروائیوں سے مجلس کو آگاہ کیا اور ان کے ازالہ و دفعیہ کے لئے حکومت اور فوج نے جو بروقت کام کئے ان کے اثرات و نتائج کے بارے میں مجلس کو بتایا۔

نیز شروع دن سے ہی حالات کو معمول پر لانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان نے جو انتھک کام کیا، اس کی تفصیلات بیان کیں۔

اس کے علاوہ اجلاس نے مغربی پاکستان کی جمعیۃ کی تنظیم کو ختم کر کے صوبوں کی تنظیموں کو مکمل ذمہ داریاں سنبھالنے کی ہدایت کی۔

صوبہ پنجاب کی جمعیۃ بحال اور عہدہ داروں کا تقرر کیا گیا۔

اس طرح دو دن تک اجلاس جاری رہا اور ۱۷ مئی کی شام کو اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔

(نوٹ) حضرت مفتی صاحب کی پیش فرمودہ رپورٹ، مجلس شوریٰ میں منظور کردہ قراردادیں اور اجلاس کے دوسرے فیصلے و ہدایات ترجمان اسلام کے اسی شمارہ میں مختلف صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

اور روس کے رویہ کو بھی افسوسناک خیال کرتا ہے مجلس شوریٰ حکومت پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر قسم کے بیرونی دباؤ کو قطعاً رد کرے۔

عوامی جمہوریہ چین کا شکریہ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ عوامی جمہوریہ چین کے پرخلوص رویہ اور پاکستان کی غیر مشروط حمایت کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

چین نے جس طرح ستمبر ۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کے ساتھ اپنی حمایت کا اعلان کر کے پاکستان دشمنوں کو مایوس کیا تھا۔ اس موقعہ پر بھی اس نے اپنی دوستی کا برملا ثبوت دیا اور پاکستان کے دشمنوں کے عزائم کو پست کرنے میں مدد دی ہے۔

پاکستان کے عوام چین کی اس مخلصانہ دوستی کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام عوامی جمہوریہ چین کی اس قابل قدر دوستی کو خراج تحسین پیش کرتی ہے

بیرونی ملکوں میں علماء کے وفود بھیجے جائیں

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ اس امر کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے کہ بھارت پاکستان کے خلاف زبردست گمراہ کن پروپیگنڈا میں مصروف ہے۔ اور دنیا بھر کو پاکستان سے بدظن کر دینے میں لگا ہوا ہے اس کے اس پروپیگنڈے کو ناکام بنانے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت پاکستان ملک کے مقتدر اور معروف حضرات کو بالخصوص علماء کو عرب ملکوں اور دیگر ایشیائی و افریقی ملکوں میں بھیجے۔ تاکہ وہاں کے عوام اور سرکردہ افراد کو تفصیل کے ساتھ یہ بتا سکیں کہ پاکستان کے موجودہ حالات حقیقتاً کیا ہیں۔ بھارت کا پروپیگنڈہ کتنا جھوٹ اور لغو ہے۔ پاکستان کے خلاف بھارت کے عزائم کیا کیا ہیں۔ شروع سے اب تک پاکستان کے خلاف بھارت کا رویہ کس قسم کا رہا ہے۔ اور دنیا کی بعض بڑی طاقتیں بھارت کی بے جا ناز برداری کر کے پاکستان کے لئے کیا کیا مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔

انشاء اللہ اس طرح بھارت کے پروپیگنڈہ کا سارا اثر زائل ہو کر رہ جائے گا۔

نیز یہ اجلاس حکومت پاکستان سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سفارتی سطح پر بھارت کے پروپیگنڈہ کے دفاع کے لئے سفارت خانوں کو مستعد ہونے کا حکم دے

جہاد کی تیاری کا نظام قائم کیا جائے

پاکستان کے وجود میں آنے کے وقت سے اب تک بھارت کی طرف سے متعدد بار پاکستان کے لئے سنگین خطرات پیدا کئے گئے۔ اور پاکستان کے وجود کو ختم کرنے کی سازشیں کی جاتی رہیں۔ ۲۳ سال کا تجربہ واضح کرتا ہے کہ بھارت کی ہندو قوم مسلمانوں کے اس ملک پاکستان کو مٹانے کی ہمیشہ درپے رہی ہے۔ اس سنگین اور نہایت پرخطر حالت کی موجودگی میں جمعیۃ علماء اسلام یہ محسوس کرتی ہے کہ پاکستان کی بقاء اور تحفظ کے لئے پاکستان کی پوری مسلمان قوم کو جہاد کی تیاریوں کے سلسلہ میں مربوط کر دیا جائے۔ بغیر کسی جھجک کے پاکستان کو خالص اسلامی سلطنت قرار دیا جائے۔

نیز پاکستان کے مسلمانوں کو فوجی تربیت دے کر پاکستان کا محافظ اور جانباز سپاہی بنا دیا جائے۔

صرف اسی طرح ہی بھارت کے پاکستان دشمن عزائم کو ہمیشہ کے لئے خاک میں ملایا جا سکتا ہے۔

کسانوں، مزدوروں اور غریب عوام کی حالت بہتر بنانے کی طرف بھی توجہ دی جائے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ یہ محسوس کرتی ہے کہ ملک کے عوام موجودہ اقتصادی نظام کی وجہ سے سخت پریشان اور بدحال ہیں۔

کسانوں اور مزدوروں کی معاشی حالت روز بروز ابتر ہو رہی ہے۔ اشیاء صرف گراں تر ہوتی جا رہی ہیں ان حالات میں ضروری ہے کہ موجودہ حکومت اپنے اختیارات سے کام لے کر ایسے اقدامات عمل میں لائے۔ جس سے بیروزگاری کا خاتمہ ہو اور نرخوں کی گرانی دور ہو سکے۔

یہ اجلاس اس امر پر اظہار تعجب کرتا ہے کہ پنجاب وغیرہ میں حکومتوں نے بے دخلیاں روکنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔ لیکن صوبہ سرحد اور بعض دوسرے مقامات پر بے وجہ بے دخلیوں سے عوام کا برا حال ہو رہا ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ دستور و قانون بننے تک کسانوں کی بے دخلیاں روکی جائیں۔ مزدوروں کی چھانٹی اور برطرفی کو روک کر عوام کا اضطراب دور کیا جائے۔

تعزیت

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اسے قوم و ملت و دینی حلقوں کا زبردست اور ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی
نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد

آہ! مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

قافلہ شد و اپسی ما ببیں　　اے کسِ ما بیکسی ما ببیں

قافلہ چلا گیا ہماری قابل رحم واپسی کو دیکھئے۔ اے ہمارے دستگیر ہماری بیکسی پر رحم کیجئے

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مدرسہ عربی خیر المدارس جالندھر حال ملتان کے روح رواں پاکستان کی جنگ آزادی کے نڈر سپاہی سادگی کا عجیب مرقع اور خلوص و ایثار کی اپنی نظیر آپ، حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے سفر آخرت سے خدایان ختم نبوت علماء حق اور ملت پاکستانیہ کے لاکھوں مسلمانوں کو جو دھکا لگا ہے اس کے اثرات یقیناً عرصہ دراز تک محسوس ہوتے رہیں گے دینی اسلامی عربی مدارس کے سالانہ جلسے سالہا سال تک آپ کے فقدان پر روتے رہیں گے۔ کفر و ارتداد، الحاد و مرزیت کے مقابلہ میں ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے مبلغین اپنے آپ کو مدت تک بے یار و مددگار سمجھتے رہیں گے۔ دین کی خدمت ہوتی رہے گی - دینی تعلیم کی اہمیت بیان کی جاتی رہے گی۔ کفر و ارتداد سے مقابلے اور مناظرے بھی ہوتے رہیں گے۔ الجھے ہوئے حالات میں بحث و تمحیص اور مشورے بھی کئے جاتے رہیں گے۔ مگر اندازہ یہ ہے کہ محمد علی جیسا کونہ پاکر ایک طویل مدت تک یہ سب خدام دین اداس رہیں گے اور انہیں بہت بڑی خلا محسوس ہوتی رہے گی اور بزبان حال سب کہہ رہے ہوں گے ؎

خالی ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

امام العصر علامہ زمان حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر کہا جاتا ہے کہ جب احاطہ مولسری دارالعلوم دیوبند (زادہا اللہ عزا و شرفا و دواما و استحکاما) میں حضرتؒ کا جنازہ رکھا گیا اور طلباء بے اختیار رو رو کر نڈھال ہو رہے تھے تو سنا یوں ہے کہ شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ کو نے درخت کا سہارا لیتے ہوئے طلباء سے فرمایا۔ کم عقلو تم کیوں رو رہے ہو۔ تمہیں تو استاد مل جائیں گے۔ رونا علماء کو چاہیئے جنہیں انور شاہ جیسا استاد دوسرا نہیں مل سکے گا۔

الحاد و دہریت اور ارتداد و پرویزیت کے مقابلہ میں عوام میں کام کرنے والے علماء کی صف میں مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی پوزیشن بھی کچھ اس ہی طرح کی تھی۔ عوام کو سمجھانے والے ایک حد تک مل جائیں گے۔ لیکن خود اس قسم کے مبلغین کو افہام و تفہیم کا طور و طریق سمجھانے والا محمد علیؒ اب غالباً نہیں مل سکے گا۔ افہام و تفہیم کا جو سلیقہ اور ایک حد تک الہامی طریقہ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم پر قدرت کی طرف سے القاء کیا گیا تھا۔ اس پر بڑے بڑے اکابر کو بھی رشک آتا تھا۔

(۱) دارالعلوم ثمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ایک دفعہ مولانا مرحوم کو تقریر کرنی تھی۔ ماہ و شما کی بات نہیں حضرت مولانا عبدالحنان صاحب رحمۃ اللہ علیہ آل انڈیا جمعیۃ علماء ہند کے ناظم آخر جنہیں چالیس کروڑ کی آبادی میں دہلی عروس البلاد کے دفتر سے اکابر جمعیۃ علماء ہند نے کام پر متعین کیا تھا۔ ان کی شخصیت معمولی تو نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن راقم الحروف کا عینی مشاہدہ ہے کہ مولانا عبدالحنانؒ نے پوچھا۔ دیکھئے مولانا محمد علی صاحب کی تقریر تو شروع نہیں ہوئی۔ جب انہیں علم ہوا کہ مولانا تقریر فرما رہے ہیں تو فوراً سامعین کی صف میں جا کر شریک ہو گئے اور بڑے ہی غور و خوض سے کان لگا کر آخر تک سنتے رہے۔

(۲) مولانا لطف اللہ صاحب جالندھری مرحوم کو ایک دفعہ بندہ نے ایک مجلس میں اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے سنا۔ بھائیو پرویز کا فتنہ بڑھ رہا ہے اب اس فتنہ کے مقابلہ میں ہمیں کام کرنا چاہیئے۔ مولانا محمد علی صاحب سے فوری طور پر اس موضوع پر ایک دو تقریریں کرا لینی چاہئیں تاکہ پورے ملک میں ہم انہیں پھیلا دیں۔ اب ظاہر ہے۔ مخلص کارکنوں کو جب بھی کسی فتنہ کی سرکوبی کے لئے کام کرنا ہوگا۔ تو یقیناً انہیں مولانا محمد علی صاحب کے فقدان پر دو آنسو بہانے ہی پڑینگے۔ ؎

اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لیکر

(۳) ملک کے موجودہ ممتاز سیاسی راہنما جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی اور مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے پشاور میں ایک مجلس کے دوران کتنا صحیح فرمایا تھا کہ لوگ حضرت شاہ صاحب بخاریؒ کو خطیب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ سید ہیں۔ ہزاروں سے متجاوز مسلمانوں کے پیر ہیں۔ حسین اور خوبرو ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ لحن داؤدی کے مالک ہیں۔ ان کی باتیں اگر کیوں نہیں سنی جائیں گی سیادت جاذبیت پیری اور مشیخیت موجب توجہ، خلائق خوبروئی اور خوشبودار قی میں کشش، غضب کی خوش آوازی دلوں کی مقناطیس۔ آپ نے فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں عہد حاضر کا سب سے بڑا خطیب مولانا محمد علی جالندھریؒ ہیں۔ آپ اپنے قول کے مطابق ایک کاشتکار کے بیٹے ہیں۔ پیر ہونے کا ان پر گمان تک نہیں کیا جا سکتا بشکل صورت میں بلال ثانی۔ خوش آوازی کا ان کے ملق سے گذر تک نہیں ہوا۔ لمبی چوڑی تقریر میں بھی بہت ہی تھوڑا احادیث النبویہ اور آیات قرآنیہ کا حوالہ دیتا شعر و اشعار کے نام سے بھی ناواقف ہیں۔ مگر نہ صرف عوام بلکہ خواص بھی نہ صرف علماء بلکہ تعلیم یافتہ بھی گھنٹوں تک آپ کی تقریر میں محو استماع رہیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ درحقیقت خطیب انہیں کہنا چاہیئے۔

(۴) مدرسہ عالیہ سراج العلوم بنوں میں ایک دفعہ سالانہ جلسہ پر مولانا مرحوم نے سات کو نو بجے تقریر شروع کی اور ایک بجے ختم کی مسلسل چار گھنٹے اللہ کا دین بیان کیا۔ چار موضوعات لئے۔ اور ہر ایک پر گھنٹہ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ ایک گھنٹہ تعلیم دین پر زور دیا۔ ایک گھنٹہ مرزائیت کے پرخچے اڑائے اور ایک گھنٹہ پرویزیت کی تردید فرمائی۔ اور آخری گھنٹہ مودودیت کے بیان پر صرف فرمایا۔ مجمع ہمہ تن گوش بنا رہا۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اسٹیج پر بیٹھے ہوئے علماء کرام کی آنکھیں بار بار بے قابو ہو جاتی تھیں اور چشم اشکبار سے آپ کی فصاحت و بلاغت معنوی اثرات اور روحانی تاثرات پر داد و تحسین دے رہے تھے۔

(۵) اسی مجلس میں فرمایا تھا۔ میری تقریر دو صورتوں میں بن جاتی ہے۔ جب میں سفر پر جاتا ہوں اور شاہ صاحب بخاریؒ کو حالات کے ناسازگار ہونے کی وجہ سے میری فکر ہو۔ ایسی صورت میں تقریر خوب بن جاتی ہے دوسری صورت یہ ہے کہ مجمع میں کوئی صوفی اللہ کا نیک بندہ موجود ہو۔ تو بھی طبیعت قدرتاً کھل جاتی ہے اور خوب بیان ہوتا ہے۔

(۶) بنوں سے واپسی پر ڈیرہ آتے ہوئے بس میں حضرت مولانا مرحوم نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی کچھ باتیں سنائیں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بھی ساتھ تھے۔ اسی ضمن میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ کا ذکر خیر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم نے درخواست دی کہ ہمارے بچوں کو ہم سے ملنے کی اجازت ملنی چاہیئے حضرت شیخ التفسیرؒ سے بھی عرض کیا گیا کہ حضرت آپ اس سلسلہ میں درخواست پر دستخط فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت کی خودداری نے یہ درخواست دینے میں گرانی محسوس کی۔ ہمارے بار بار کہنے سے بھی نہیں مانے۔ مولانا جالندھریؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ اکیلے میں نے آپ کو پا کر عرض کیا۔ حضرت اس میں کیا حرج ہے۔ بچوں کی خیریت دیکھ کر تسلی ہو جائے گی۔ چونکہ بالکل اکیلے تھے حضرت نے فرمایا۔ مولانا پتہ چل ہی جاتا ہے۔ بحمد اللہ وہ سب بخیریت ہیں۔ میں نے اندازہ لگایا کہ حضرت کو کشف سے ان کی خیریت معلوم ہو جاتی ہے۔ اس

لئے آپ بلا ضرورت حکام کا احسان نہیں لینا چاہتے۔ لیکن فرماتے ہیں۔ میں نے اس پر بھی عرض کیا کہ حضرت آپ کو تو اطمینان ہے۔ لیکن ان لوگوں کو تو آپ کی زیارت کر کے ہی اطمینان ہو سکتا ہے۔ مولانا جالندھریؒ نے فرمایا۔ اس پر حضرت نے تھوڑا سکوت فرمایا۔ اور شاید یہ بھی کہا کہ کچھ آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ اس وقت مولانا انور صاحب اور دوسرے بچے گھر نہیں ہیں مقصد یہ تھا کہ اگر درخواست دے دی جائے اور منظور بھی کر لی جائے۔ تو جب ان کو بلایا جائے گا اور وہ گھر پر نہیں ہوں گے تو ملاقات تو ہو گی نہیں۔ اور ان کا مفت احسان ہو جائے گا۔ مولانا جالندھریؒ نے فرمایا۔ بعد میں تحقیق کی گئی۔ تو معلوم ہوا کہ واقعی صاحبزادگان گھر پر تشریف نہیں رکھتے تھے۔ گویا حضرت کا کشف صحیح نکلا

(۷) حضرت مولانا مرحوم کی خصوصیات میں سے یہ بات بھی تھی کہ آپ کے دلائل میں بڑا وزن ہوتا تھا اور بات بڑی اعتماد سے فرمایا کرتے تھے۔ دو ٹوک بات کہنے کی ایک مثال پندرہ سال گذر جانے کے باوجود بھی نہیں بھول رہا۔

۱۹۵۶ء میں ملتان میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی دعوت پر علماء کی کنونشن ہو رہی تھی۔ امارت اور صدارت کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ متعدد حضرات نے اس پر اظہار خیال فرمایا۔ مولانا نے فرمایا۔ اکابر... سے میں پوچھتا ہوں کہ صدارتی طریق جائز ہے یا ناجائز۔ اگر یہ جائز ہی نہیں تو بات ہی ختم ہے۔ اس میں سوال و جواب کی گنجائش ہی نہ رہی۔ اور اگر جائز دونوں ہیں طریق صدارت بھی اور طریق امارت بھی، تو پھر ہم بحث کریں گے۔ یہ آخری جملہ کچھ اس طرح بھرپور اعتماد سے فرمایا۔ جن سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ اگر سارا ہاؤس بھی اس کے خلاف ہو تو بھی آپ پورے اطمینان سے بحث فرمائیں گے۔ اور گویا یہ یقین کئے بیٹھے ہیں کہ میں بحث میں سب پر غالب آؤں گا۔

(۸) معاملہ فہمی بھی آپ کا وصف خاص شمار کیا جاتا تھا۔ معاملہ کی تہ تک پہنچنے میں آپ کو زیادہ دیر نہیں لگتی تھی اسی ۵۶ء کے اجتماع میں جداگانہ اور مخلوط انتخابات کا مسئلہ چھڑ گیا۔ جب اس پر بحث شروع ہونے لگی اور بعض حضرات نے اس پر زور دیا کہ یہ مسئلہ ضرور زیر بحث ہی آجانا چاہیئے۔ تو مولانا مرحوم ہی تھے جنہوں نے شدت سے فرمایا۔ اس مسئلہ کو نہ چھیڑو۔ ورنہ اتنا شدید اختلاف رونما ہونے کا خطرہ ہے کہ کنونشن ہی خدانخواستہ ناکام نہ ہو جائے۔ اور اگر لامحالہ یہ مسئلہ چھیڑنا ہی ہے تو (انتہائی درد سے فرمایا) پھر خدا کے لئے اسے ہاؤس میں زیر بحث نہ لائیں۔ سب کمیٹی بنا لیں وہ بند کمرے میں اس پر خوب فراخدلی سے بحث و تمحیص کر لے اور پھر آخری فیصلہ کے لئے اسے ہاؤس میں لایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ فیصلہ یہی ہوا کہ اس وقت اس مسئلہ پر بحث کو ملتوی کر دیا گیا۔ اور پھر جمعیۃ کے قریبی ہی اجلاس میں اس کا بہترین حل نکلا کہ جداگانہ اور مخلوط دونوں طریق انتخاب احکام شرعیہ کے خلاف ہیں۔ ایک اسلامی ملک کی با اختیار دستور ساز اسمبلی میں صرف مسلمان ہی ممبر بن سکتا ہے اور بس یعنی جداگانہ اور مخلوط دونوں کے مقابلہ میں اسلامی انتخاب کی تجویز باتفاق آراء پاس ہوئی۔ اور اہل حق میں اختلاف کا کوئی خطرہ ہی باقی نہ رہا۔

(۹) یہ بات دیکھنے کی سعادت تو نصیب نہیں ہوئی۔ لیکن مؤثق ذرائع سے سنا گیا ہے کہ جب ۵۳ء میں مرزائیوں کے خطرناک ارادوں کے پیش نظر ملک و ملت کے اس شدید فتنہ کے خلاف مسلمانوں میں اختلافات یکسر ختم کر لے اور مضبوط ترین اتحاد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ سنا ہے کہ یہی مولانا محمد علی صاحب مرحوم طویل و عریض اور شدید اختلافات کے باوجود مولانا ابوالحسنات صاحب مرحوم کے دروازہ پر چل کر گئے۔ انہیں اپنے دروازے پر اپنے کسی شدید مخالف کو دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ مولانا مرحوم نے فرمایا۔ حضرت ختم نبوت کے دشمن سازشیں کر رہے ہیں۔ ہمارے اختلافات سے وہ بہت بڑا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میں آپ کے دروازے پر آیا ہوں۔ آپ سے صاف کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس وقت آپ نے دشمنان ختم نبوت کے مقابلہ میں ہم لوگوں کی خدمات حاصل کرنے سے انکار کیا اور خدانخواستہ تاج و تخت ختم نبوت کو کوئی بھی تکلیف پہنچی تو میدان حشر میں سرور کائنات فخر موجودات شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آپ کا دامن پکڑ کر عرض کروں گا کہ حضرت میں ان کے دروازے پر گیا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمت لینے سے اعراض کیا تھا۔

کہتے ہیں مولانا ابوالحسنات مرحوم مولانا محمد علی جالندھریؒ کے ان پُر درد کلمات سے اتنے متاثر ہوئے کہ آنسو جاری ہو گئے۔ اور پھر عملاً جو کچھ کیا۔ وہ دنیا کے سامنے ہے مجلس عمل کی صدارت سنبھالی۔ مرزائیت کے فتنہ کو عالم آشکارا ہونا پڑا۔ دس ہزار نوجوانوں کو لاہور میں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ سنی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی مقلد اور غیر مقلد سب ہی کو تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ایک ہی سٹیج پر دیکھا گیا اور دشمنان دین کے در و دیوار پر لرزہ طاری ہوا۔ اس عظیم عمارت کی بنیاد میں آپ نے سن لیا کہ مولانا جالندھری ہی کے ان پر سوز کلمات اور آپ کے اس دینی جذبہ اور جوش عمل کو بہت بڑا دخل تھا۔ فرحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ اس وقت جبکہ ختم نبوت کے دشمن نئے نئے بھیس بدل کر ملک و ملت کے لئے خطرہ بن رہے ہیں کاش! کوئی محمد علی نکل آتا جس کا جذبہ حق اور جوش عمل مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی تخم پاشی کر کے ملت اسلامیہ پاکستانیہ کی ہچکولے کھاتی ہوئی کشتی کو ساحل مراد پر پہنچا دینا

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

(باقی آئندہ)

نرخنامہ اشتہارات ترجمان اسلام لاہور

آخری صفحہ پورا	۳۰۰/۰ روپے
آخری نصف صفحہ	۱۷۵/۰ "
صفحہ ۲ ٹائیٹل پورا	۲۰۰/۰ "
نصف صفحہ ٹائیٹل ۲	۱۲۵/۰ "
صفحہ ۳ ٹائیٹل پورا	۲۰۰/۰ "
" " " نصف	۱۲۵/۰ "
اندرونی صفحہ پورا	۱۵۰/۰ "
" " نصف	۸۰/۰ "
عام فی انچ سنگل کالم	۵/۰ "

مستقل اشتہارات کے لئے مناسب رعایت دی جائے گی۔ معلومات کے لئے رجوع کریں۔

مدرسوں اور جلسوں کے دو سطری اعلان کے لئے پانچ روپے پیشگی آنا لازمی ہے۔

شعبۂ اشتہارات ترجمان اسلام لاہور
دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان
فون نمبر ۲۱۱۹

جڑی بوٹیوں کا جوہر
علماء کرام و طالب علم بھائیوں کیلئے تحفہ
روغن آملہ خاص

بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور سیاہی کو قائم رکھنے کے لئے روغن آملہ کے خواص مسلمہ ہیں۔ مقوی دماغ ہونے کے علاوہ خشکی کو دور کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے عمدہ، خوشبودار اور پاکیزہ تیل ہے۔ قیمت فی سیر ۱۰/- روپے (علاوہ محصولڈاک) ملنے کا پتہ:-

عزیزیہ دواخانہ کشمیری بازار لاہور
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارامیرا

مونگی، موٹھ، گوارہ، باجرہ، ایسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی غرضیکہ ہر قسم کی اجناس کی تھوک و ساور کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں

پروپرائیٹر: حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر — فون نمبر ۳۰۹

بقیہ ۔۔۔ سپاسنامہ

سکے درمیان اگر کوئی قدر مشترک ہو سکتی ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ پاکستان کی وحدت کو برقرار رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ ہے ۲۲ نکات پر مبنی اسلامی آئین کا نفاذ۔

جناب والا! یہ وطن عزیز ہمارا ہے۔ اس پر ہے کو لاکھوں مسلمانوں نے اپنے خون سے سینچا ہے۔ پاکستان کی اساس صرف اسلام ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے اور وطن عزیز کی وحدت کو برقرار رکھنے کے لئے آپ جو بھی قدم اٹھائیں گے۔ ہم ہر میدان میں آپ کے ساتھ ہوں گے

حضرت والا! ہمارے طلباء اور نوجوانوں میں اسلامی بیداری، ملی احساس اور اسلام سے والہانہ وابستگی کی کمی نہیں۔ طلباء کی قربانیاں ہر موقعہ پر اسلام کی تاریخ کو گلنار کرتی رہی ہیں۔ لیکن یہ ضرورت نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ ہماری قوم کے زعماء اور مفکرین کو طلباء کی حوصلہ افزائی اور ان کی صحیح اسلامی خطوط پر رہنمائی کریں۔ ہماری قوم اس ذمہ داری میں بہت پیچھے ہے نئے نظریات اور جدید افکار کے حامل طلبہ اپنی ہم مسلک تنظیموں کی تائید سے بہت جلد سوسائٹی میں مقام پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے حق پرست طلبہ اس اخلاقی اور عملی تائید میں اب بھی منتظر نگاہوں سے اپنے بزرگوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اکثر والدین کی توجہ اپنی اولاد کی مادی زندگی کی تعمیر کی طرف ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی نسبت زیادہ ہے۔ کئی اساتذہ ہی تعلیم کو ایک معاشی مصروفیت سے زیادہ درجہ نہیں دیتے۔ اس ملک گیر بلکہ عالمگیر احساس نے نوجوانوں کو بہت اداس کر رکھا ہے۔ ان کے اخلاقی جذبات اور ان کی روحانی قدریں اکثر ابھرتے ہی دب کر رہ جاتی ہیں۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ قوم کے اکثر رہنما جب سیاست کو تجارت بنا کر آگے بڑھتے ہیں تو یہ تلخی اور بھی ابھر کر ہمارے سامنے آجاتی ہے اور ہماری اس ذمہ داری کو جو اسلام کی سرپرستی میں ہم پر عائد ہوتی ہے اور بھی للکارتی ہے۔ اس للکار کے سائے میں آج ہم اپنی صورت حال آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آپ جس طرح ملک کی بڑی ذمہ داریوں کے وسیع خاکے میں اسلام اور عوامی بہبود کا رنگ بھر رہے ہیں۔ طلبہ اور اپنی قوم کے نسلوں کو بھی اپنی عظیم رہنمائی سے کرام یہ فرمائیں گے۔ اور پورے ملک خصوصاً مشرقی پاکستان کے لوگوں کو اس ضرورت کا احساس دلائیں گے کہ طلباء اور نوجوانوں کے بارے میں قوم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہم نے اپنی بساط کے مطابق یہ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے کہ طلباء پر قوم کی طرف سے کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ لیکن ہم یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ قوم پر طلبہ کی طرف سے کیا ذمہ داری ہے اور اسے کس طرح نبھایا جا سکتا ہے۔

میں آخر میں آپ کی وساطت سے اراکین جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے مشرقی پاکستان کے طلبہ اور عوام کی خدمت میں بہترین جذبات و احساسات پہنچانے کا متمنی ہوں۔ اور پھر یقین دلاتا ہوں کہ اسلام کے کسی ہونہار اور وقت کی کسی ضرورت پر آپ ہمیں پیچھے نہ پائیں گے ہم اسلاف کی حقانیت پر یقین رکھتے ہیں۔ اور آپ اکابرین علماء کرام کے خدام ہیں۔ تعلیم و تربیت کا احساس ہماری اساس۔ اسلام کے لئے کاوش ہمارا عمل۔ طلبہ کی خدمت ہماری فکر۔ خدمت خلق ہماری راہ اور بزرگوں کا اعتماد ہمارا سرمایہ ہے۔

دعا ہے کہ رب العزت ہمیں اور سب طلبہ کو ان سب ذمہ داریوں کا اہل بنائے جو زمانہ مستقبل میں ہمارے کندھوں پر رکھنے والا ہے۔ اور ہم اپنے اسلاف کے جانشین ثابت ہوں۔

(محمد اسلوب قریشی ناظم اعلیٰ و چیف آرگنائزر)
جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان)

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کیجئے۔ علاوہ ڈاک خرچ)

کحل فریدی۔ یہ سرمہ ضعف بصارت، ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/۰ روپے

حب عنبری۔ مقوی اعصاب، مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں۔ پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/۰ روپے

طلاء عنبری۔ پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/۰ روپے

لبوب کبیر۔ یہ لبوب کبیر قوت باہ، دل و دماغ اور تمام اعضاء کو قوت بخشتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کے لئے اچھا ٹانک ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/۰ روپے

ملنے کا پتہ

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی، عباسی دواخانہ
۹ رای شاہ عالم مارکیٹ زنگ محل لاہور

رسالہ شباب صحت

مفت حاصل کریں

جو لوگ قبل از وقت نحیف و نزار ہو چکے ہیں تو رسالہ شباب صحت (با تصویر) منگوا کر مطالعہ کریں۔ اس رسالہ کے اندر ایسے ایسے پوشیدہ راز مرقوم کئے گئے ہیں۔ جن کا جاننا ہر جوان کے لئے ضروری ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے لاکھوں انسان زندگی کے پرلطف لمحات گذار رہے ہیں آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔ طلب کرنے کا پتہ:

دفتر پوسٹ بکس ۱۰۵ ملتان شہر

نادہند ایجنٹ حضرات سے

ہم نے نادہند ایجنٹ حضرات سے بار بار اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بقایا جات فوری طور پر ادا کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ اس اپیل پر کوئی توجہ نہیں دے رہے جس سے پرچہ کا معیار دن بدن گرتا جا رہا ہے۔ جس کی ذمہ داری سراسر نادہند ایجنٹ حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

اب تک ادارہ نادہند ایجنٹ حضرات کے نام شائع کرنے سے بامر مجبوری گریز کرتا رہا ہے کہ شاید وہ رقم ارسال کر دیں۔ لیکن ان کی مکمل لسٹ تیار کر لی گئی ہے۔ ہم نادہند ایجنٹوں کو پھر متنبہ کرتے ہیں کہ وہ بقایا جات مکمل ادا کریں۔ ورنہ ان کے نام شائع کر دیئے جائیں گے۔

اور جن ایجنٹوں نے ایجنسیاں بند کر دی ہیں۔ اگر انہوں نے رقم ارسال نہیں کی تو ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ (ادارہ)

آئندہ رقم بھیجنے کا پتہ
شعبۂ ادارت ترجمان اسلام مرکزی دفتر
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
پیروں لوہاری دروازہ ملتان۔ فون ۲۱۱۹

(نوٹ) رقم بھیجتے وقت ایجنسی نمبر ضرور تحریر کریں کوپن پر مکمل پتہ اور رقم کا اندراج کریں۔ رقم بنک کے ذریعہ نہ بھیجیں۔ بذریعہ منی آرڈر یا دستی ارسال کریں

دعوی تنسیخ نکاح عدم ادائیگی

نان و نفقہ

مسمات زینب بی بی دختر عبدالعزیز سکنہ حال مہاجرہ پلندری ۔ سائلہ

بنام

عبدالغنی ولد غلام محمد قوم منگرال سکنہ بانڈی چیچیاں مقبوضہ کشمیر ۔ مسئول علیہ

مقدمہ عنوان صدر میں بذریعہ اخبار ترجمان اسلام مسئول علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کے خلاف سائلہ مسمات زینب بی بی نے شرعیت میں بوجہ عدم آبادی و عدم ادائیگی نان و نفقہ دعوی تنسیخ نکاح دائر کیا ہے۔ اس لئے مسئول علیہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ ۹ رجون ۱۹۷۱ء کو بغرض پیروی دارالافتاء راولاکوٹ میں حاضر آوے۔ عدم حاضری کی صورت میں کارروائی یک طرفہ عمل میں لاکر فتوی شرعی جاری کر دیا جائے گا۔ تحریر ۱۵/۵

(محمد عبدالمتین مفتی ضلع پونچھ حکومت آزاد جموں و کشمیر)

حضرت مولانا اسلام کے انتھک سپاہی تھے۔ بلند پایہ عالم دین تھے اور دین و ملت کے مخلص و بے لوث خادم تھے۔ وہ اپنی آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خدمت میں منہمک رہے اور اس مقدس تحریک مقصد کی تکمیل کے لئے اپنی تمام زندگی و جد و جہد وقف رکھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ اور ان کے مشن و مقصد کو جاری رکھے۔ آمین!

یہ اجلاس ان کے لواحقین بالخصوص فرزندوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ادارہ تحفظ ختم نبوت کے اراکین کے اس غم و نقصان میں برابر کا شریک ہے۔ اور یقین دلاتا ہے کہ مولانا مرحوم کے مشن کو جاری رکھنے کے لئے ادارہ مذکور جو جد و جہد کریگا جمعیۃ حسب سابق اس کی مکمل حمایت کرتی رہے گی۔

حضرت درخواستی مدظلہ کی ٹوبہ میں آمد

مورخہ ۲۸ مئی بروز جمعۃ المبارک صبح شاہین ایکسپریس کے ذریعہ ٹوبہ تشریف لائیں گے اور مسجد قادری محلہ اسلام پورہ میں نماز جمعہ پڑھائیں گے۔ حضرت کے ہمراہ مولانا عبدالمجید صاحب ندیم بھی ہوں گے۔

رات بعد نماز عشاء گوجرہ میں درس قرآن دینگے

۲۹ مئی بروز ہفتہ لائلپور میں قیام کرینگے۔

(محمد عمر لدھیانوی مہتمم مدرسہ
جامعہ مدنیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

سرگودھا میں چھٹی سالانہ سیرت کانفرنس

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے جماعتی احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

ان تاریخوں کی منظوری حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے دے دی ہے۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

سرگودھا میں حافظ الحدیث حضرت امیر مرکزیہ کی تشریف آوری

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۷۱ء بروز اتوار شام کو سرگودھا تشریف لا رہے ہیں۔

آپ جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب کرنے کے علاوہ درس قرآن مجید بھی دینگے۔

(محمد صادق ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

قرارداد تعزیت صوبائی مجلس شوریٰ

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مہتمم خیر المدارس ملتان نیز حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کی وفات کو بھی ملک و ملت کا عظیم نقصان قرار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ ان کی دینی خدمات قبول فرما کر ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ اور ان کے جانشینوں اور علماء کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور مخلصانہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔

نیز یہ اجلاس حضرت مولانا عبدالدیان صاحب ساکن دامان علاقہ چھچھ ضلع کیمبل پور کی وفات حسرت آیات اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جہلم کے والد ماجد حضرت مولانا محمد شادمان خاں صاحب کے حادثہ موت پر اپنے دلی تاسف کا اظہار کرتا اور ان کے لئے جزائے خیر اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ اجلاس حضرت مولانا محمد طاؤس صاحب ساکن ککہ شنگ علاقہ بنگرام ہزارہ کی اچانک موت کو قبائلی علاقہ کے ایک کارکن اور زندہ دل عالم دین سے محروم ہو جانے کو عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ جنہوں نے ہمیشہ ظالم خانوں کا مقابلہ اور عام مسلمانوں کی نصرت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

میانوالی میں اسلامیہ پرائمری سکول کا اجراء

میانوالی انجمن مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام موتی مسجد کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۱ء سے اسلامیہ پرائمری اسکول کا اجراء ہو چکا ہے۔ تا حال تیس پینتیس بچے داخل ہو چکے ہیں۔ مزید داخلہ شروع ہے۔

خصوصیات اسکول ہذا

(۱) مروجہ نصاب تعلیم کی تکمیل
(۲) قرآن پاک ناظرہ مکمل ختم کرایا جائے گا۔
(۳) تعلیم الاسلام مکمل پانچوں حصے مؤلفہ مفتی کفایت اللہ صاحب پڑھائے جائیں گے
(۴) نماز و آخری دس سورتیں اور ضروری دعائیں با ترجمہ پڑھائی جائیں گی۔
(۵) اخلاقی تربیت اور نماز کی پابندی کا خاص خیال رکھا جائے گا۔

لہٰذا دینی شوق اور جذبہ رکھنے والے تمام دوستوں سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کو اسلامیہ پرائمری سکول موتی مسجد میں داخل کرا کر صحیح تعلیم و تربیت کا انتظام کر کے فلاح دارین حاصل کریں۔

(احمد سعید ناظم مدرسہ ہذا)

بقیہ ——— رپورٹ

مطابق
۷ جون ۱۹۷۰ء سے ۲۶ اپریل ۱۹۷۱ء تک

کل آمد معہ سابقہ بقایا	۱۷ — ۷۷۷۱ — ۵ روپے
کل اخراجات	۶۶ — ۵۵۸۸۵ "
باقی	۵۱ — ۱۸۸۵ "

اس میں مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کو دی گئی امداد

۰ — ۲۰۲۹۲

بیس ہزار دو سو بانوے روپیہ ہے

بقیہ — پارلیمنٹری کمیٹی صوبہ سرحد کا اجلاس

اور قوم کو متوجہ کرتا ہے کہ اس وقت وہ ملکی سالمیت کی جد و جہد میں شریک ہوں۔

یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ سے سفارش کرتا ہے کہ وہ اس قرارداد کو منظور کرے۔

(۲) یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام پر مکمل اعتماد کرتا ہے اور اس کو اس پر مبارکباد دیتا ہے کہ اس نے جہاں مجیب کے چھ نکات کی حمایت نہیں کی وہاں اس نے دو آئین ساز اسمبلیوں کی تجویز رد کر کے ملکی سالمیت کے لئے بہتر کردار ادا کیا جس کا اعتراف صدر محترم نے ۲۶ مارچ کی نشری تقریر میں بھی کیا۔

یہ اجلاس لیڈروں کے کردار پر حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ خود مجیب کے چھ نکات ماننے کا اعلان کرنے کے باوجود جس کا معنی مجیب کو اقتدار منتقل کرنے کے مترادف ہے، جمعیۃ علماء اسلام کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔

یہ اجلاس ملک کی موجودہ بحرانی کیفیت کے نام پر ملک کے تمام لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ تمام پروپیگنڈوں اور اقتدار کی خواہش سے علیحدہ ہو کر ملکی سالمیت کی مساعی میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ یہ اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ سے سفارش کرتا ہے کہ اس تجویز کو منظور کرے۔

اجلاس میں یہ طے کیا گیا کہ پارلیمنٹری کمیٹی صوبہ سرحد کے ارکان مندرجہ ذیل ہوں گے۔

(۱) مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد (۲) قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب (۳) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی (۴) مولانا صدر الشہید صاحب (۵) مولانا نعیت اللہ صاحب (۶) مولانا عبدالحق صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان (۷) مولانا لطف الرحمٰن صاحب مردان (۸) مولانا عبداللطیف صاحب خلجی (۹) مولانا مفتی سرحد عبدالقیوم صاحب پبلیسٹی (۱۰) مولانا غلام سرور صاحب مانسہرہ (۱۱) مولانا فقیر محمد خاں صاحب بنگرام مانسہرہ (۱۲) مولانا غلام حبیب صاحب امیر ضلع ہنوں صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ۔

پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاس میں قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان بھی شریک ہوں گے۔ (صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ صوبہ سرحد)

مسائل و احکام

قاری فیوض الرحمٰن ایم اے
ایبٹ آباد

آداب طہارت

(قسط نمبر ۱)

اہمیت

تہذیب و شائستگی کی باتوں میں سب سے اہم چیز طہارت و پاکی ہے۔ گو کہ اسلام ایک ایسے ملک میں ظاہر ہوا۔ جہاں پانی نسبتاً بہت کم تھا۔ پھر بھی اس نے بعض خاص حالات میں غسل کرنا فرض قرار دیا۔ فرمایا:۔ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (مائدہ) اور اگر تم جنبی (ناپاک) ہو تو نہا کر پاک ہو۔

کپڑے شرعی طور سے پاک ہوں۔ فرمایا:۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (المدثر) اور اپنے کپڑے پاک کر۔ اگر پاکی کے لئے پانی نہ مل سکے یا بیماری کے سبب پانی استعمال کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کرنا چاہیے۔ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا۔ تو پاک مٹی سے تیمم (قصد) کرو (المائدہ)

جب نماز پڑھنا چاہیں تو پہلے وضو کرلیں۔ ارشاد فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ اے مومنو! جب نماز کا ارادہ کرو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ (المائدہ)

ان احکام سے معلوم ہوگا کہ اسلام میں طہارت اور صفائی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ بلکہ وہ اللہ کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور پاک و صاف رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے (بقرہ)

(سیرۃ النبی بتغیر یسیر)

اور قبا کی بستی میں رہنے والے اہل ایمان کی تعریف میں قرآن مجید کا ارشاد ہے

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ اس میں ہمارے ایسے بندے ہیں۔ جو بڑے پاکیزگی پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک، وصاف رہنے والے بندوں سے محبت کرتا ہے (توبہ ع ۱۳)

پاکی اور صفائی اسلام کے زریں اصولوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو طہارت کو پسند کرتے ہیں۔ ظاہر کی صفائی کا باطن کی صفائی پر اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے آپ نے صفائی کو دین کی بنیاد فرمایا ہے

(اسلامی تعلیمات ص۱۵ حضرت مولانا قاضی عبدالحی چند پوری)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی بے نظیر کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے یہ حقیقت سمجھا دی ہے کہ فلاح و سعادت کی جس شاہراہ کی طرف دعوت دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت ہوئی (جس کا نام شریعت ہے) اگرچہ اس کے بہت سے ابواب (ہیں۔ اور ہر باب کے تحت سینکڑوں ہزاروں احکام ہیں۔ لیکن اپنی بے پناہ کثرت کے باوجود سب کے سب ان چار اصولی عنوانوں کے تحت آجاتے ہیں۔ طہارت۔ اخبات۔ سماحت۔ عدالت پھر شاہ صاحب نے ان میں سے ہر ایک کی حقیقت بیان کی ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ بلاشبہ ساری شریعت ان چار نصوں ہی میں منقسم ہے۔ ہم یہاں اس حصہ کا خلاصہ درج کرتے ہیں جس میں انہوں نے طہارت کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"ایک سلیم الفطرت اور صحیح المزاج انسان جس کا دل بہیمیت کے سفلی تقاضوں سے مغلوب اور ان میں مشغول نہ ہو۔ جب وہ کسی نجاست سے آلودہ ہو جاتا ہے یا اس کو پیشاب یا پاخانہ کا سخت تقاضا ہوتا ہے۔ یا وہ جماع وغیرہ سے فارغ ہوا ہوتا ہے تو وہ اپنے جی میں ایک خاص قسم کا انقباض اور گھٹن، تکدر و گرانی و بے لطفی اور طبیعت میں سخت ظلمت کی ایک کیفیت محسوس کرتا ہے۔ پھر جب وہ اس حالت سے نکل جاتا ہے۔ مثلاً پیشاب یا پاخانہ کا جو سخت تقاضا تھا۔ اس سے فارغ ہو جاتا ہے اور اچھی طرح استنجا و طہارت کر لیتا ہے یا اگر وہ جماع سے فارغ ہوا تھا تو غسل کر لیتا ہے۔ اور صاف ستھرے کپڑے پہن لیتا ہے اور خوشبو لگا لیتا ہے تو نفس کے انقباض و گھٹن، تکدر و بے لطفی اور طبیعت کی ظلمت کی وہ کیفیت جاری رہتی ہے اور اس کے بجائے وہ اپنے نفس میں وہ ایک انشراح و انبساط اور سرور و فرحت کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔

پس دراصل پہلی کیفیت اور حالت کا نام حَدَث (ناپاکی) اور دوسری کا نام طہارت (پاکی و پاکیزگی) ہے۔ اور انسانوں میں جن کی فطرت سلیم اور جن کا وجدان صحیح ہے اور وہ ان دونوں حالتوں اور کیفیتوں کے فرق کو واضح طور پر محسوس کرتے ہیں۔ اور اپنی طبیعت و فطرت کے تقاضے سے "حَدَث" کی حالت کو ناپسند اور دوسری کو یعنی طہارت کی حالت کو پسند کرتے ہیں۔

اور نفس انسانی کی یہ طہارت کی حالت ملائکۃ اللہ کی حالت سے بہت مشابہت و مناسبت رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ دائمی طور پر بہیمی آلودگیوں سے پاک صاف اور اپنی نورانی کیفیات سے شاداں و فرحاں رہتے ہیں۔ اور اسی لئے حسب امکان طہارت و پاکیزگی کا اہتمام و دوام انسانی روح کو ملکوتی (فرشتوں جیسے) کمالات حاصل کرنے اور الہامات کے ذریعہ ملاءِ اعلیٰ یعنی ملائکۃ اللہ سے استفادہ کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ اور اس کے برعکس جب آدمی ناپاکی کی حالت میں ڈوبا رہتا ہے۔ تو اس کو شیاطین سے ایک مناسبت و مشابہت حاصل ہو جاتی ہے اور شیطانی وسوسوں کی قبولیت کی ایک خاص استعداد اور صلاحیت اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی روح کو ظلمت گھیر لیتی ہے۔

(حجۃ البالغہ ص۵۲ ج ۱ بحوالہ معارف الحدیث)

شاہ صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پاکی و ناپاکی دراصل انسانی روح اور طبیعت کی مذکورہ بالا دو حالتوں کا نام ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ طہارت و پاکیزگی شریعت کا اہم حصہ ہے۔ (باقی آئندہ)

حضرت مولانا غلام حبیب صاحب کا جمعیۃ علماء اسلام میں شمول

حضرت مولانا غلام حبیب صاحب جو عرصہ سے چکوال ضلع جہلم میں خاموشی سے دینی اور سلوک کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے دارالعلوم حنفیہ چکوال کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ اور دیگر علماء کے فرمانے سے جمعیۃ میں شمول اور اس کی سرپرستی قبول فرمالی ہے۔ آپ اپنی جماعت کو جمعیۃ کا کام کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ آپ کے فرزند مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب صدر کارکنان طلباء اسلام نے بھی جمعیۃ میں کام کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت لے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ علماء دیوبند اپنی روایات کے مطابق الحاد و ارتداد کے فتنوں کے مقابلہ میں سد سکندری بن کر کام کریں۔ آمین!

شہر لائلپور کا جدید انتخاب

۱۷ مئی بروز جمعہ مولانا ہزاروی اور مولانا قاسمی کی نگرانی میں کارکنوں کا اجلاس جامعہ قاسمیہ چوہڑ ماجوا میں ہوا

تلاوت مولانا فضل امین نے کی بعد میں مولانا ہزاروی نے خطاب کیا اور مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر شہر جمعیۃ۔ چوہدری محمد اسلم صاحب کو بطور ہورزی جناح کالونی لائلپور۔ نائب امیر۱ مولانا محمد یوسف خطیب جامع مسجد طارق آباد لائلپور۔ نائب امیر۲ مولانا عبدالرحمٰن خطیب شہری مسجد بادل روڈ لائلپور ناظم عمومی شہر۔ مولانا محمد رفیق انور خطیب بخاری مسجد جناح کالونی لائلپور۔ ناظم۱ مولوی فضل محمد فضل ہورزی جناح کالونی لائلپور۔ خازن حاجی عبدالوحید صاحب سوتر منڈی لائلپور۔ ناظم نشر و

نہایت ضروری ہدایات

مرکزی مجلس شوریٰ نے ماتحت جمعیتوں کے نام مندرجہ ذیل ہدایات جاری کی ہیں اور ان پر سختی کے ساتھ کاربند ہونے کی تاکید کی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تنظیمی ذمہ داریاں

(الف) ہر ضلع کا امیر یا ناظم جمعیۃ ضلع کا دورہ کرے۔ ہر ہر جگہ مقامی کارکنوں کی میٹنگ بلا کر ان سے تبادل خیالات کرے۔

(ب) ابتدائی ممبر سازی کا کام شروع کرے اور اس کے ابتدائی لوازم اگر موجود نہ ہوں تو مہیا کرائے۔

(ج) ڈویژنل جمعیتوں کے عہدہ دار پھر صوبائی جمعیتوں کے عہدہ دار اضلاع کا دورہ کر کے ضلعی عہدہ داروں کو کام پر لگائیں۔

(د) ہر ضلع کے عہدہ دار اپنے صوبہ کے دفتر میں ضلع بھر کی جمعیتوں کی فہرست اور ان کے موجودہ عہدہ داروں کے نام ارسال کر دیں۔

(نوٹ) یاد رہے کہ صوبجات مغربی پاکستان میں صوبہ سرحد، صوبہ پنجاب صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان ہیں۔ ہر ضلع اپنے صوبہ کو فہرست روانہ کرے

(ھ) یہ سارے کام ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ کے آخر تک ختم ہو جانے چاہئیں ورنہ جواب طلبی ہوگی۔

توسیع ترجمان اسلام

(الف) ترجمان اسلام کے لئے ہر ہر ضلع جماعتی خبریں ملتان شہر لوہاری دروازہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے پتہ سے ارسال کریں۔

(ب) اگر کسی جمعیۃ کی جماعتی خبر شائع نہ ہو تو اس کی شکایت متعلقہ صوبائی جمعیۃ سے کی جائے۔

(ج) ہر شاخ جمعیۃ علماء اسلام میں ترجمان اسلام کا پہنچنا ضروری ہے۔

(د) کوشش کی جائے کہ ہر عربی مدرسہ اور انجمن اور لائبریری میں ترجمان اسلام پہنچا کرے۔ اس طرف کارکن خاص توجہ کریں

(ھ) ہر ضلع کے عہدہ دار اخبار کی توسیع کے لئے ضلع کا دورہ کریں۔ ایجنسیاں قائم کریں

(و) ہر ایجنسی میں قابل اعتماد آدمی رکھے جائیں۔ جماعتی دوستوں کو ترجیح دی جائے اور ہر جمعیۃ ایجنسی سے اخبار کا بقایا دلانے میں کوشش کرے۔

(ز) ہر ضلع فی الحال بیس مزید اخبار کے خریدار پیدا کرے۔ اگرچہ اس سلسلے میں دوڑ دھوپ تکلیف دہ ہے۔ مگر جماعتی زندگی کے لئے یہ لازم ہے۔

بیت المال

(الف) جمعیۃ کا مرکزی بیت المال ملتان میں ہے۔ اس کے تحت صوبائی و ضلعی جمعیتوں کا فنڈ بھی مرکزی بیت المال ہی شمار ہوتا ہے جس سے دستور کے مطابق مختلف درجات کی جمعیتوں کا حصہ ادا کیا جاتا ہے۔ بہرحال اس فنڈ کے حساب و کتاب کے چیکنگ (پڑتال) کے لئے مرکز انتظام کرے گا۔ ذیلی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلے میں مرکزی ہدایات کے مطابق کام کریں۔

(ب) فنڈ کے سوا بھی باقی دفتری کارروائی صحیح طور پر رکھی جائے۔ اور مرکز کی ہدایات کے مطابق انجام دی جائے۔

(ج) ہر جمعیۃ اپنے ہمخیال افراد و اداروں کے عملہ سے کم از کم سو روپے آمدنی پر ایک روپیہ چندہ ادا کرنے کی ترغیب دے اور وصولی کا انتظام کرے۔

(د) اس کے سوا معاونین کے رجسٹر کھولے اور مخیر مسلمانوں سے ماہانہ امداد حاصل کرنے کا نظام قائم کیا جائے۔

(ھ) جمعیۃ کے دستور کے مطابق صدقات واجبہ چرم قربانی اور عطیات وصول کئے جائیں۔ اور خاص طور پر جمعیۃ کے کارکن اپنی صدقات کا زیادہ حصہ جمعیۃ کو دیں۔ اور صدقات واجبہ بغیر تملیک کے خرچ نہ کی جائیں۔

(و) ہر جمعیۃ کوشش کرے کہ جماعتی لٹریچر زیادہ سے زیادہ خریدا جائے

رابطہ عوام

(الف) آپ کو معلوم ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے لاکھوں ممبر ہوتے ہیں۔ یہ ایک عوامی جماعت ہے جس کے عہدہ داروں میں زیادہ عنصر علماء کرام کا ہوتا رہا ہے۔ دوسرے حضرات بھی اس کے عہدہ دار ہیں اور ہو سکتے ہیں۔ اور عام اہل اسلام علماء دین سے وابستگی کو سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے بعض لوگ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام صرف علماء کی جماعت ہے۔ جبکہ یہ عام مسلمانوں کی جماعت ہے۔ جو علماء اسلام کے مشوروں سے کام کرتی ہے اس لئے ہر ہر جمعیۃ رابطہ عوام کے سلسلہ میں کام کرے اور ذمہ دار حضرات علاقہ کے مختلف افراد سے مل کر جمعیۃ کے مقاصد پیش کریں۔ اور ان کو جمعیۃ میں آنے کی ترغیب دیں۔

(ب) ظاہر ہے کہ اسلامی اصول و ارکان سے بڑھ کر کوئی چیز بابرکت نہیں ہو سکتی اس لئے جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں اور کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ مسجد و عیدگاہ نیز دوسرے مجامع میں اسلامی شعائر پر عمل کرنے اور کرانے میں ساعی رہیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کے دکھ درد میں شریک ہوں۔

(ج) جہاں جہاں آسانی سے ممکن ہو، مساجد میں درس نیز تعلیم بالغاں کے ذریعہ تعلیم کو عام کیا جائے۔ اور اسلامی تعلیمات ہی کے ذریعہ سارے مسلمان ایک سلسلہ میں منضبط ہوں۔

(د) ہر جگہ جہاں ممکن ہو، جمعیۃ کے علماء مختلف مساجد میں کسی نہ کسی وقت درس قرآن یا وعظ و تلقین کرتے رہیں۔

خدمت خلق

اسلام نے مسلمانوں کی بھلائی اور خدمت کو بھی عبادت قرار دیا ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام ہر جگہ خدمت خلق کا شعبہ قائم کرے۔ یہ رضاکار ہر کام میں مسلمانوں کا ہاتھ بٹائیں اور اجتماعات میں خدمت اور قیام امن کی کوشش کریں۔

تلاش گمشدہ ایک آدمی عمر تقریباً تیس سال ڈیڑھ سال سے گم ہے، ناظم حافظ شیر محمد رنگ گورا، ایک پاؤں کٹا ہوا۔ لکڑی کی گھوڑی پر چلتا ہے۔ ان کے گھر والے بہت پریشان ہیں اگر کسی صاحب کو معلوم ہو یا حافظ صاحب خود اسے پڑھیں تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔

تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خاں علاقہ پڑوان شرقی معرفت حافظ غلام محمد بلوچ خواہ غلام رسول خاں برسد۔

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ | ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور | رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

گوجرانوالہ میں مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات پر اظہار رنج و غم

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تعزیتی تقریر

(رپورٹ: حماد سواتی)

گوجرانوالہ۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی وفات حسرت آیات پر یہاں کے دینی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ شہر کے بیشتر دوست جنازہ کے لئے ملتان پہنچے۔ وفات کے دوسرے روز دفتر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ میں جماعتی کارکنوں کا ایک بڑا اجتماع ہوا۔ جس میں مقامی اور ضلع بھر کے کارکنوں نے شرکت کی۔ اجتماع میں مولانا مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے قرآن کریم ختم کیا گیا۔

بعد میں مولانا مرحوم کے قدیمی رفیق اکابر کی آخری یادگار جہادِ آزادی کے نامور سرخیل حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے گلوگیر لہجہ میں حضرت جالندھریؒ کی قومی و ملی خدمات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا۔ مولانا جالندھریؒ کا تعلق سرفروشوں کے اس گروہ سے ہے جس نے پنجاب جیسی سخت اور فرنگی کے لئے زرخیز و مردم خیز زمین کو آزادی کے لئے تیار کیا۔ جو پنجاب فرنگی کے لئے فوج بھرتی کا سب سے بڑا مرکز تھا اس پنجاب میں جنگ آزادی کی قیادت کی۔ اس قافلہ کے سرخیل چوہدری افضل حق، سید عطاء اللہ بخاری، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہم اللہ تعالیٰ پہلے ہی ہم سے رخصت ہو چکے ہیں۔ ان کی آخری نشانی حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی صورت میں ہمارے پاس موجود تھی۔ آج وہ بھی ہم سے رخصت ہو گئے۔ گویا آج پنجاب میں مجلس احرار اسلام نے اپنا دور ختم کر لیا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ مولانا جالندھریؒ کی وفات میرے جیسوں کے لئے پیغام سفر ہے مولانا مرحوم اگرچہ عمر میں مجھ سے کچھ کم تھے لیکن پہلے رخصت ہو گئے۔ اب ہماری باری ہے کامیابی ان لوگوں کے لئے ہے جو اس زندگی میں کچھ کام کر گئے۔ آخر میں مولانا ہزاروی مدظلہ نے مولانا جالندھریؒ کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

مورخہ ۲۰ مئی کو جامع مسجد شیرانوالہ میں جمعیۃ کی مقامی شوریٰ کا اجلاس مولانا قاضی عبدالرحمٰن خادم کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں علامہ محمد احمد لدھیانوی نے مولانا جالندھریؒ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ بعد میں ایک تعزیتی قرارداد کے ذریعہ مولانا مرحوم کی ملی و دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

شہر میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں مولانا جالندھریؒ کی خدمات پر روشنی ڈالی گئی خطیب شہر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید اختر نے مدرسہ نصرۃ العلوم میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جالندھری کی وفات سے دینی حلقوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ جامع مسجد شیرانوالہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ناصر الدین نے، جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں حافظ عزیز الرحمٰن ایم اے نے مولانا جالندھریؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور دعا کی۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی پارلیمنٹری کمیٹی کا اجلاس

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی تقریریں

۱۳ مئی دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی پارلیمنٹری کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد، قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا عبدالہادی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد، مولانا نعمت اللہ صاحب ایم، این، اے، مولانا صدر الشہید صاحب ایم، این، اے، مولانا حبیب گل صاحب ایم، پی، اے، مولانا عبدالقیوم صاحب ایم، پی، اے، مولانا لطف الرحمٰن صاحب مردان، مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث ایم، پی، اے اکوڑہ خٹک، مولانا عبدالحنان صاحب امیر ضلع ڈیرہ، قاضی عبداللطیف صاحب ڈیرہ، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب شمالی وزیرستان، مولانا غلام سرور صاحب مانسہرہ، مولانا فقیر محمد صاحب بنگلام ہزارہ، مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے شرکت کی۔ مفتی محمود صاحب نے ملکی حالات پر تبصرہ کیا۔ مولانا ہزاروی صاحب، مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ اور دوسرے حضرات نے بھی اظہار خیال کیا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی پارلیمنٹری پارٹی کا یہ اجلاس صوبہ سرحد کے سرحدی وزارت کے سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان سے سرحد کی مختلف سیاسی پارٹیوں نے بات چیت کی۔ اس میں شک نہیں کہ ملکی نظم و نسق کو عوامی نمائندوں کو منتقل کرنا اصولاً انتہائی ضروری ہے۔ جو جلد از جلد حالات کے رو بہ اصلاح ہوتے ہی ہو جانا چاہیئے۔ اور صدر محترم بھی وعدے کے مطابق اقتدار منتقل کرنے کے لئے فکر مند ہیں۔ مگر چونکہ ہمارا وطن عزیز اس وقت ایک عظیم ابتلاء سے دوچار ہے۔ اور ہماری فوج اور حکومت ملکی سالمیت کی حفاظت کے لئے ہمہ تن مصروف ہے۔ جس سے تعاون تمام قوم کا قومی فریضہ ہے۔ اور اس وقت ذمہ داران حکومت کو کسی اور مہم میں الجھانا کسی طرح مناسب نہیں، اس لئے یہ اجلاس صوبائی وزارت کی تشکیل کی بحث کو بے وقت قرار دیتا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۳ پر)

نہایت ضروری

آئندہ سے ترجمان اسلام کی خریداری کے لئے، ایجنسیز کے حسابات کے لئے، رقوم کی ترسیل کے لئے، اور جملہ قسم کی شکایات کے ازالہ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر ملتان کے پتہ پر رابطہ قائم کیا جائے۔

مضامین، خبریں، اطلاعات وغیرہ کی اشاعت کے لئے بھی پہلے ملتان کے پتہ پر ہی سارا مواد بھیجا جائے۔ پتہ نوٹ کر لیجئے

شعبۂ ادارت ترجمان اسلام، مرکزی دفتر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، بیرون لوہاری دروازہ ملتان (ٹیلیفون نمبر ۲۱۱۹)

رقوم چیک یا ڈرافٹ کے ذریعہ ہرگز نہ بھیجیں۔ اس لئے کہ ترجمانِ اسلام کا حساب کسی بنک میں نہیں ہے

پتہ بالا پر براہِ راست منی آرڈر کے ذریعہ یا دستی روانہ فرمائیے

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ہدیہ عقیدت

اختر کاشمیری

بخدمت قائد جمعیت حضرۃ مولانا مفتی محمود صاحب

شکر ہے اللہ کا خود اس نے ساماں کر دیا
حضرتِ محمود کو دین کا نگہباں کر دیا

شاد باش اے رہنمائے کاروانِ اہلِ حق
تیری "جی داری" نے باطل کو پریشاں کر دیا

تو نے سب آئین جو بندوں کے تھے رد کر دیئے
اور انکے سامنے دستورِ قرآں کر دیا

تیرے اشکوں نے بڑھا دی آب و تابِ گلستاں
تو نے ہر اک پھول کو رشکِ گلستاں کر دیا

جو بھی ہیں اہلِ بصیرت وہ ترے ممنون ہیں
تو نے ہر ماحول میں حق کو نمایاں کر دیا

میں اکیلا ہی نہیں ہر دیدہ ور ہے جانتا!
کس کے اشکوں نے اندھیروں میں چراغاں کر دیا

شاعری کے فن سے میں واقف نہ اختر مگر
مجھ کو گیلانی[1] کے نغموں نے غزل خواں کر دیا

[1] سید امین گیلانی

اسلامی آدابِ گفتگو

حافظ قاری فیوض الرحمٰن۔ ایم۔ اے (عربی، علوم اسلامیہ اردو فارسی)
صدر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد

اب اسی سلسلہ کی چند احادیث نقل کی جاتی ہیں۔

اچھی بات کہو یا خاموش رہو

آپ نے ارشاد فرمایا:۔

من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت "

جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے کی قید کے ساتھ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا ادھر اشارہ کرتا ہے کہ ہم اپنے عمل کی جزا سے غفلت نہ کریں، کیونکہ جب ہم بری بات بولیں تو اس کی جزا بھی پائیں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان بحوالہ ریاض النبیؐ)

جو خاموش رہا نجات پا گیا

حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

" ما النجاۃ؟ فقال املک علیک لسانک من وسعت بیتک "

نجات کا ذریعہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھو جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

ایک اور روایت میں ہے طوبی لمن ملک لسانہ جس نے زبان پر قابو پایا اس کے لیے راحت ہے بے قابو زبان گوناگوں آفتیں لاتی ہیں اس لیے بے لگام بولنے سے خاموشی ہزار بہتر ہے۔

انگریزی زبان کا محاورہ ہے

"Hold your tongue"

اپنی زبان قابو میں رکھو۔

ہم شاید یہ سمجھتے ہوں یہ حکیمانہ باتیں فرنگی کی عقل کی بدولت ہمارے ہاتھ آئی ہیں حدیث کے الفاظ املک علیک لسانک۔ کا ہو بہو ترجمہ ہے معلوم ہوا کہ جس شخص کو جو بھی کچھ بات ملی ہے وہ دربار رسالت ہی سے ملی ہے۔

؎ اللہ فیوض در مصطفےٰ کا کیا کہنا
بشر کو جو بھی سعادت ملی یہیں سے ملی۔

بہتر مسلمان

آپ سے سوال کیا گیا کہ کونسا مسلمان بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا "

من سلم الناس من لسانہ ویدہ تمام انسان اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ ہوں ایک اور حدیث میں آیا ہے، آپ نے ان الفاظ میں مسلمان کی تعریف کی ہے۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

اسلام سرتاسر سلامتی اور امن ہے اپنے ماننے والوں کو سلامتی ہی کا سبق دیتا ہے پس کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے عام طور پر اذیت ان ہی دو اعضاء سے پہنچائی جاتی ہے، آج مسلمان دوسرے مسلمان سے محفوظ نہیں، غیبت، چغلی، جھوٹ، بہتان، مار پیٹ، قتل و غارت اور ابروریزی ہم میں کس قدر عام ہو چکی ہے ان جرائم کی بنا پر دنیا جہنم کا نمونہ بنی ہوئی ہے اور ان سب کا سبب عام طور پر زبان ہی ہوتی ہے۔

زبان کی حفاظت پر جنت کی ضمانت

حضرت سہلؓ بن سعد سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

من یضمن لی ما بین لحییہ وبین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ "

یعنی جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (بخاری شریف)

زبان درازی اور شہوت رانی ہی اکثر گناہوں کا سبب بنتی ہیں، جو ان کے فتنہ سے محفوظ رہا وہ جنت کا حق دار ہو گیا اس کے جنت میں داخلے کی گارنٹی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

جہنم میں لے جانے والی دو چیزیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آپ نے صحابہ سے پوچھا "

اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل النار الاجوفان۔ الفم والفرج —

کیا تم جانتے ہو زیادہ تر جنت میں جانے کا سبب کیا چیز ہے، وہ خدا کا خوف اور اچھے اخلاق ہیں اور زیادہ تر دوزخ میں لے جانے کا باعث دو اجوف یعنی زبان اور شرمگاہ ہیں۔

اچھی یا بری بات اور اس کے نتائج

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "

ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لہا بالا یرفعہ اللہ بہا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم (رواہ البخاری) وفی روایۃ لہا یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب

کہ بندہ اللہ کی رضا کی بات کہہ جاتا ہے جس کا اسے دھیان نہیں ہوتا اور اللہ اس سے (اس کے) درجے بلند کر دیتا ہے، اور بندہ اللہ کی ناخوشی کی بات کہہ جاتا ہے جس کا اسے دھیان نہیں ہوتا وہ اس سے جہنم میں گرے گا۔ بخاری نے اس کی روایت کی ہے اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ اس سے آگ میں گرے گا مشرق و مغرب کے فاصلے سے جو بڑھ کر دور تر ہوگا۔

حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ہمیشہ سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے مبادا زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکل جائے جس کی پاداش جہنم ہو۔

اس حدیث کے معنی مفہوم میں جتنی وسعت ہے وہ "

[illegible] کے محاورہ میں کہاں!

حضرت بلال بن حارثؓ کی روایت کردہ ایک اور حدیث میں کلمہ خیر اور کلمہ شر کے الفاظ آئے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے کبھی انسان ایک نیک بات کہہ جاتا ہے کہ خود اس کی قدر منزلت نہیں جانتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اپنی رضا اپنے ملنے تک لکھ دیتا ہے اور کبھی زبان سے بری بات نکالتا ہے جس کی حقیقت نہیں جانتا مگر خدا تعالیٰ اس بری بات کی وجہ سے تا قیام قیامت اس پر اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔

لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کہنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا "

ان العبد لیقول الکلمۃ لا یقول لہا الا لیضحک بہ الناس یہوی بہا ابعد ما بین السماء والارض لا یزال یزل عن لسانہ اشد مما یزل عن قدمیہ "

ایک آدمی لوگوں کو صرف ہنسانے کی خاطر کوئی بات کہہ دیتا ہے مگر وہ اس کی وجہ سے زمین و آسمان کے اندازہ دوری پر جا گرتا ہے اور زبان کا پھسلنا قدموں کے پھسلنے سے زیادہ سخت ہے) (باقی آئندہ)

جلد ۱۴
شمارہ ۵
قیمت ۴۰ پیسے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
مرتب و انچارج: محمد حنیف سہارنپوری

جمعہ ۲ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ
مطابق
۲۹ جنوری ۱۹۷۱ء

شذرات

احمد حسین کمال

سیاسی تلخیوں کو ماضی کے ساتھ ہی دفن کر دیجئے

۱۷ جنوری کو منعقد ہونے والے ضمنی و بقیہ انتخابات کے بعد اب پاکستان میں انتخاب کے سیاسی عمل کی تکمیل ہوگئی ہے۔ ضمنی انتخابات میں پارٹیوں کی پوزیشن حسب سابق رہی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ مشرقی پاکستان کے بقیہ انتخابات بھی عوامی لیگ کے حق میں ہی گئے ہیں۔

انتخابات کے اس آخری مرحلہ کے مکمل ہو جانے کے بعد اب اس جذباتی کشاکش کی فضا کو ختم کر دینا چاہیئے جو انتخابی مقابلوں کا فطری نتیجہ تھی۔

جو پارٹیاں کامیاب ہو چکی ہیں وہ اب اس ملک کے نفع و نقصان کی ذمہ دار بننے والی ہیں اور جن پارٹیوں کو کسی درجے میں بھی ناکامی اٹھانا پڑی ہے انہیں صبر کے ساتھ حالات کا تجزیہ کر کے ملک و عوام کی خدمت کا ایک نیا اور مفید تر پروگرام تجویز کرنا اور میدان عمل میں آنا چاہیئے۔ اس طرح دونوں فریق کو خالص تعمیری انداز سے اپنے اپنے عہد نو کا آغاز کرنا چاہیئے۔

کامیاب ہونے والوں کا ماضی کیا تھا، اس بات کو بار بار زیر بحث لا کر ملک کی سیاسی فضا میں کشیدگی کو ہوا تو دی جا سکتی ہے لیکن کوئی خدمت انجام نہیں دی جا سکتی اب تو ان کے موجودہ و آئندہ اقدامات اور پالیسیوں کو نقد و نظر کا موضوع بنانا چاہیئے

اسی طرح ناکام ہو جانے والوں کو تنقیص و تضحیک کا نشانہ بنائے رکھنے سے بھی ہرگز کوئی فائدہ ملک و ملت کو نہیں پہنچایا جا سکتا ہے بلکہ ایسا کرنا کشمکش کو بڑھا کر بدترین الجھنیں پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ملک کی تعمیر نو پر ہر گروہ کمر بستہ ہو۔ انتخابات سے سیاسی آزادی و جمہوری حقوق کا جو دروازہ کھلا ہے اور جو راستہ نمودار ہوا ہے اب اسے بند نہیں ہونے دینا چاہیئے بلکہ اسے اور زیادہ کشادہ اور زیادہ روشن و واضح تر بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے، اب جنگ ملک و ملت کی تعمیر نو کے لئے اور ایک دوسرے پر عوامی خدمت میں سبقت لے جانے پر ہونی چاہیئے نہ کہ ماضی کی غلط و صحیح باتیں کریدتے رہنے اور ایک دوسرے پر طعن و ملامت کے تیر برسانے کا مشغلہ جاری رکھا جائے۔ ان انتخابات کے بعد دستور سازی، انتقال اقتدار اور عوام کی نمائندگی پر مبنی مرکزی و صوبائی حکومتوں کے قیام کا مرحلہ آ رہا ہے۔ اس مرحلہ کو قریب تر اور بخیر و خوبی تکمیل تک لے آنے کے لئے تمام سیاسی جماعتوں و کارکنوں کو نظم و ضبط و صبر و عزم سے کام لینا چاہیئے اور انتخابات سے قبل و انتخابات کے دوران جو سیاسی تلخیاں پیدا ہوئی ہیں انہیں ماضی کے ساتھ ہی دفن کر دینا چاہیئے۔

شیخ مجیب اور مسٹر بھٹو سے صدر کی ملاقات

صدر مملکت نے اپنے ڈھاکہ کے حالیہ دورے کے موقعہ پر واضح طور سے یہ اشارہ کر دیا ہے کہ عوامی لیگ کے سربراہ جناب شیخ مجیب الرحمٰن ملک کے آئندہ وزیر اعظم بننے والے ہیں اور آئندہ کے جمہوری اقتدار کو سنبھالنے کی ذمہ داری شیخ صاحب کے حوالے کی جا رہی ہے۔

صدر مملکت نے لاڑکانہ جا کر بھٹو صاحب سے بھی ملاقات کی ہے۔ اس ملاقات میں جنرل عبد الحمید اور لیفٹننٹ پیرزادہ نے بھی تھوڑی دیر کے لئے شرکت کی تھی،

..... اس ملاقات سے ظاہر ہے کہ مغربی پاکستان کی سب سے بڑی پارٹی کی حیثیت سے بھٹو صاحب کی پیپلز پارٹی کا کردار بھی اہم ترین ہوگا۔ اور مستقبل کی تمام ذمہ داریاں ان دونوں جماعتوں یعنی عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی پر ہی عائد ہونے والی ہیں، خواہ پیپلز پارٹی اقتدار میں حصہ دار بنے یا حزب اختلاف

(باقی صفحہ ۴ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

کا رول ادا کرے۔

اس تبدیلی اقتدار کے موقعہ پر شیخ مجیب الرحمٰن صاحب کی حیثیت تو ایک عظیم عوامی قائد کی حیثیت سے ہی آگے آئے گی اور ان کے سامنے صرف اپنا اور اپنی پارٹی کا داخلی کا سیاسی عمل اور سیاسی پروگرام ہوگا۔ لیکن بھٹو صاحب کی حیثیت اس سے بالکل جداگانہ ہے۔

بھٹو صاحب صرف ایک عوامی قائد کی حیثیت سے ہی جمہوری اقتدار کی تشکیل میں حصہ لینے والے نہیں، بلکہ ۱۹ سال تک وہ پاکستان کی حکومت کے مرکزی کرداروں میں بھی شامل رہے ہیں۔

وہ اکتوبر ۱۹۵۸ء سے لیکر ۱۹۶۶ء تک ایوب خان کی قائم کردہ فوجی و آمرانہ حکومت کا ایک اہم ترین پرزہ تھے ان کے علم میں اس دوران کے وہ تمام فیصلے ہیں جن کی نوعیت فوجی بھی ہے، سیاسی بھی اور بین الاقوامی بھی اور وہ ان تمام معاہدوں سے بھی باخبر ہیں جنہیں ایوب خان اور ان کے رفقاء نے غیر ممالک بالخصوص امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین کے ساتھ کئے ہیں۔

ان کے علم میں معاہدہ بغداد، اسٹینو پیکٹ اور اسی قسم کے تمام دوسرے خفیہ و نیم خفیہ معاہدہ و مواعید بھی ہیں

غرضیکہ وہ ان تمام پیچیدگیوں اور اسرار و رموز سے پوری طرح باخبر ہیں بلکہ ان میں ایک شریک کار کی حیثیت سے دخیل رہے ہیں جو ایوب خان کے دور میں داخلی و خارجی پالیسیوں کے طور پر وقتاً فوقتاً پذیر ہوئے اور ایوب خان سے پہلے کی حکومتوں نے انجام دیئے۔

شیخ مجیب الرحمٰن یقیناً ان تفصیلات سے باخبر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ صدر مملکت کی بھٹو صاحب سے ملاقات کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے

آنے والا جمہوری اقتدار، لیاقت علی خاں کے قتل کی سازش کے وقت سے لے کر، ایوب خاں کی علیحدگی تک کے سالہا سال کے حکومت کے اندرونی و خفیہ معاملات کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتا ہے اور ان باتوں کا کون سا و کتنا حصہ منظر عام پر لانا ملک کے لئے مضر ہوگا اور کون سا و کتنا حصہ مضر ثابت نہیں ہوگا۔ سول انٹیلیجنس نے اب تک جو کردار انجام دیا ہے اور فوج جو پوزیشن اب تک اختیار کئے رہی ہے، انتقالِ اقتدار کی صورت میں ان کو کیا حیثیت دی جائے گی۔ غیر ممالک سے جو معاہدے کئے جا چکے ہیں اور جن امور کو تحفظات دیئے گئے ہیں، ان کے بارے میں کیا رویہ ہونا چاہیئے، یہ سب باتیں ایسی ہیں، جن کے اندرونی پس منظر سے بھٹو صاحب پوری طرح واقف ہیں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ بھٹو صاحب ان امور پر ایک متعین پالیسی کے ساتھ شیخ مجیب الرحمٰن سے ملاقات کریں تاکہ اقتدار کی منتقلی سے اچانک کوئی داخلی اور بین الاقوامی پیچیدگی نمودار نہ ہو جائے۔

شیخ مجیب الرحمٰن صرف ایک سیاسی عوامی جماعت کے قائد اور اپنے خالص پروگرام کے ساتھ پاکستان کا اقتدار سنبھالنے جا رہے ہیں۔

جبکہ جناب بھٹو داخلی کی پاکستانی حکومت کے تمام ساتھیوں کے ایسے اور بہت سے کاموں میں شریک رہنے والے کی حیثیت کے ساتھ اقتدار کی آئندہ تبدیلی کے عمل میں حصہ لیں گے۔

ان دونوں فریق کی ذمہ داریوں و اقدامات میں جو فرق ہے اور اس کے نتیجہ میں جو پیچیدگی رونما ہو سکتی ہے غالباً صدر یحییٰ خاں اسے دور کرنے کی مساعی میں مصروف ہیں اور واقعی یہ ایک اہم معاملہ ہے۔ جس پر قوم کی بھی نظریں لگی ہوئی ہیں۔

یہ سلسلہ دستور سازی

پاکستان کو ایک "اسلامی وفاقی جمہوریہ"
ISLAMIC Federal Republic
بنانے کی دستور کے سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات و مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

— "اسلامی"۔ اس اعتبار سے کہ علماء کے تجویز کردہ ۲۲ نکات اور ختم نبوت کے عقیدہ پر مبنی مسلمان کی تعریف، دستور کے رہنما اصولوں میں شامل کئے جائیں۔

— "وفاقی"۔ اس لحاظ سے کہ پاکستان کے صوبوں کو یکساں اختیارات دے کر ان کے باہمی رضامندانہ اشتراک پر مبنی ایک مضبوط مرکز بنایا جائے، اور

— "جمہوریہ"۔ اس حیثیت سے کہ ملک کا سیاسی نظام و اقتدار عوام کے براہ راست منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعہ تشکیل دیا جائے۔

صرف اس طرح ہی پاکستان کے مسلمانوں کے دینی، ملی و وطنی تقاضوں کی تکمیل کی جا سکتی ہے۔

۲۲۔ اسلامی نکات سب کے جانے پہچانے ہیں، ان نکات پر سُنی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سب ہی متفق ہیں اور ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ سے بھی کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ اس لئے ان سب کو آئندہ دستور میں رہنما اصول کا درجہ دے دینے سے کوئی اختلاف نہیں کرے گا۔

اس طرح حکومت کا نظام اسلام کے قالب میں بآسانی ڈھالا جا سکے گا۔

صوبے اپنی موجودہ حدود کے اندر موجودہ شکل میں قائم رکھتے ہوئے، تقسیم کردہ اور فاضل اختیارات کے ساتھ مرکزی نظام کے بنیادی اور خود مختار اجزاء قرار دیئے جا سکتے ہیں، جو یکساں اشتراک سے ایک مرکز کی تشکیل کریں گے

مرکزی اشتراک کن کن امور میں اور کن کن حدود میں ہونا چاہیئے۔ اور اس پر مبنی اقتدار کی ہیئت ترکیبی کیسی ہو یہ ہے وہ معاملہ جسے پوری توجہ اور دانشمندی کے ساتھ طے کیا جانا چاہیئے۔

عوامی لیگ کے ۶ نکات میں دفاع اور امور خارجہ تک مرکزی اشتراک کو محدود رکھا گیا ہے اور چند شرائط کے ساتھ سکہ (کرنسی) کو بھی اس میں شامل کر دینے پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے

غور کیجئے تو مرکزی نظام کے لئے یہ تینوں شعبے بھی کم نہیں ہیں، بشرطیکہ انہیں مکمل تقاضوں کے ساتھ انجام دینے کا اختیار مرکز کے ہاتھ میں ہو۔

مرکز جب صوبوں کے، اور براہ راست منتخب کردہ عوامی نمائندوں کے اشتراک سے تشکیل پائے گا تو اس کے بعد یہ اندیشہ ہی باقی نہیں رہے گا کہ کسی ایک علاقہ کے چند افراد پر مرکز پر تعاقب ہو کر کسی دوسرے علاقہ یا پورے ملک کا استحصال کر سکیں گے۔

نیز جب صوبے سیاسی اور اقتصادی پالیسیاں آزادانہ طور پر خود وضع کریں گے تو ان کے اشتراک سے قائم ہونے والا مرکز ان پالیسیوں سے باہر جا ہی نہیں سکتا۔ اور اس کے لئے اصل مسئلہ سے تعرض کرہ ملک کے مجموعی مفادات کا تحفظ ہوگا جس میں سرفہرست یقیناً دفاع اور امور خارجہ کے معاملات ہی رہ جاتے ہیں۔ لیکن ان دونوں معاملوں کو صحیح، مکمل اور نتیجہ خیز طور پر انجام دینے کے لئے مرکز کے پاس پورے پورے ذرائع ہونا چاہیئے۔

چنانچہ مرکز کو جب یہ دو امور تفویض کئے جائیں گے تو ان کی انجام دہی کے لئے وہ تمام ذرائع بھی مرکز کی تحویل میں دینا ضروری ہو جائے گا جن پر دفاع اور امور خارجہ کے معاملات کی صحیح تکمیل کا انحصار ہے۔

بس عوامی لیگ کا یہ نکتہ کہ مرکز کے پاس صرف دفاع اور امور خارجہ کے معاملات رہیں، بالواسطہ اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ ان دونوں شعبہ جات کے انتظام کے لئے ذیلی طور پر جن ذرائع کی ضرورت ہے وہ بھی مرکز کی تحویل میں دے دیئے جائیں۔ اور یہ بات ۶ نکات میں کسی ترمیم کے بغیر افہام و تفہیم سے طے پا سکتی ہے۔

دراصل مرکز ہو یا صوبے، اصل مسئلہ سرکاری اختیارات کی حد بندی اور ان کے استعمال کے طریق میں ایسی تبدیلیوں کی ضرورت کا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کسی سرکاری افسر کو کسی کو عوام پر بے جا فوقیت حاصل نہ ہونے پائے اور وہ سوائے سرکاری مقاصد کی تکمیل کے کسی حالت میں بھی اپنے اختیارات کو استعمال کرنے کی پوزیشن میں نہ رہے

غور کیجئے تو سرکاری اختیارات کا غلط اور بے جا استعمال سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام کی وجہ سے ہے اس نظام سے ایک طبقہ کو جو خصوصی مفادات و امتیازات حاصل ہو گئے ہیں۔ ان کا حصول ہر سرکاری کارکن و افسر کا مقصد بن جاتا ہے۔ اور رشوت و بدعنوانی کو ذریعہ بنا کر وہ اپنے لئے بھی ان مفادات و امتیازات کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس بنا پر ان کے اور سرمایہ دار و جاگیردار طبقہ کے درمیان گٹھ جوڑ دلی بھگت جاری رہتی ہے۔

چنانچہ جیسے ہی سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام ختم ہوگا سرکاری اختیارات کا استعمال صرف سرکاری فرائض کی انجام دہی تک محدود ہو جائے گا۔

اس وقت پاکستان میں کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو علانیہ سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام کے خاتمہ کی مدعی نہ ہو۔ اس لئے پاکستان کے دستور میں واضح طور پر اس لعنت کو ختم کر دینے کا اعلان ہو جانا چاہیئے۔

ملک کے وسائل معیشت پر پاکستان کے ہر شہری کو بلا امتیاز اور بلا تخصیص یکساں حقوق حاصل ہوں۔ آمد و خرچ کے طریقے، اسلام کے احکام حرام و حلال کے پابند

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

سپاسنامہ

۲۰ جنوری ۱۹۷۱ء کی شام کو جمعیۃ علماء اسلام شہر لاہور کی طرف سے پارک لگژری ہوٹل کے لان میں جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کو ایک استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں پانچ سو سے زیادہ شہر کے علماء و معززین نے شرکت کی اس موقعہ پر مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور موجود ممبران اسمبلی کو جو سپاسنامہ پیش کیا گیا وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے

بخدمت قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب و جمیع ممبران جمعیۃ صوبائی اسمبلی و قومی اسمبلی پاکستان

حمد لامحدود پروردگار عالم کے لئے ہے جس نے کائنات کو وجود بخشا اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور جمیع انبیاء و مرسلین پر درود و سلام ہو جو کرۂ ارض پر مالک کی رضا کے نشان اور دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کے لئے خدا کی برہان تھے۔ خصوصاً سرتاج انبیاء مکین گنبد خضرا ساقی کوثر شافع روز محشر رحمۃ للعالمین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ صفحۂ ارضی پر کوئی اور امت آسمانی ہدایات لیکر ابھرے گی۔ پھر حضورؐ کے وسیلہ سے حضورؐ کے جمیع اصحابؓ کرام پر خدا کی رضا و رحمت جو آسمان ہدایت کے درخشندہ ستارے اور اس آخری امت کے لئے خیر امت اور معیار حق ہیں خصوصاً خلفاء راشدینؓ اور حضرات اہل بیتؓ پر جو ذات رسالت سے خصوصی نسبتوں کے حامل اور اقامت دین کی جدوجہد کرنے والوں کے لئے روشنی کے مینار ہیں اور پھر دعائے رحمت اس امت کے جمیع مجتہدینؒ کرام اور اولیائے عظام کے لئے جن کی کوششوں سے اسلام کا سایۂ رحمت اب بھی مسلمانوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے

مسلسل اسلام کا یہی قافلہ اب پھر اقامت دین کے لئے میدان عمل میں گامزن ہے اور آپ حضرات اپنے اسلاف کی پیروی میں اسلام کے جانباز سپاہی بن کر آگے بڑھے ہیں، جمعیۃ علماء اسلام آپ کو مبارکباد کہتی ہے۔ رب العزت نے آپ کو اسلام کے لئے کام کرنے اور اسمبلی کے ایوانوں میں خدا اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی کا موقع عطا فرمایا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے علمی خاندان نے جس اسلامی زندگی کی روح پھونکی تھی، جسے آگے بڑھانے کے لئے حضرت شیخ الہندؒ انگریزوں کے زیر عتاب رہے اور جس پیغام کو لیکر حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے پوری دنیا کی بادیہ پیمائی کی، آج اس الٰہی نظام کو بروئے کار لانے کا وقت آگیا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ حالیہ ملکی انتخابات میں جمعیۃ اکثریت میں نہیں آسکی، تاہم اس عارضی کمی و نقصان سے ہم دل برداشتہ نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اسلام کے جامع نظام حیات کے سوا کسی نظام کو ثبات نہیں اور نہ کسی انسانی فکر کے لئے بقاء و دوام ہے۔ انسانی تجربات کی لہریں آسمانی ہدایت کے سامنے بالآخر خاموش ہو کر رہیں گی۔

حالیہ انتخابات نے جس طرح ذوات اور برادری کے بت توڑ دیئے ہیں۔ اسی طرح انسانی نظاموں کا بت بھی اسلام کے نظام فطرت کے آگے گھٹنے ٹیک کر رہے گا۔

مغربی پاکستان میں سرحد اور بلوچستان کے صوبے مزید لائق تبریک ہیں کہ انہوں نے جید علماء کرام کا انتخاب کیا ہے۔ اس کی وجہ ان کا جمعیۃ علماء اسلام پر مکمل اعتماد تھا۔ امید ہے کہ تجربات و مشاہدات کے بعد مستقبل قریب میں صوبجات سندھ و پنجاب کے اہل اسلام بھی جمعیۃ علماء اسلام کی قیادت میں اسلامی انقلاب لانے کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

افسوس ہے کہ بعض نام نہاد اسلامی تنظیموں نے پانی کی طرح روپیہ بہا کر بھی کچھ نہ کیا بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی اسلام دوستی کو بظاہر بدنام کرنے کا سبب بنے۔ مگر ہم مایوس نہیں ہیں۔ اگر یہاں کے سب حق پرست آج بھی جمعیۃ کی دینی قیادت پر متفق ہو جائیں اور سب مل کر سامراج اور ہر انسانی نظام حیات کے مقابل نبرد آزما ہوں تو آخری فتح اسلام اور صرف اسلام کی ہوگی۔

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ملک میں دینی جدوجہد اور اسلام کے فروغ کے لئے ضروری سمجھتی ہے کہ ہم فروعی اور معمولی اختلافات سے بالاتر ہو کر مکمل اسلام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کریں۔ مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا کرنے والے اختلافات کو نظر انداز کر کے اسلام کی سرحدوں کا پہرہ دیں، اور جو لوگ ختم نبوتؐ، خلافت راشدہ اور مسلم بزرگان دین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں، سامراج، امریکی مداخلت اور غیر اسلامی نظریات کو ملک و ملت کے لئے عظیم خطرہ سمجھتے ہیں۔ وہ سب جمعیۃ کے اسلامی نظریۂ حیات کو بروئے کار لائیں۔

جمعیۃ یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ ملک کے اندر بڑھتی ہوئی آوارگی، فحاشی، منکرات اور مخرب اخلاق و دائر کو بدلنے کے لئے ملک میں عسکری تنظیم، خدمت خلق اور جمعیۃ گارڈ باقاعدہ عمل میں لائی جائے۔ اور عوامی سطح پر جہاد کے روح پرور جذبات نہ صرف کشمیر لے کر رہیں گے بلکہ ہمارا پرمضبوط قلعۂ اسلام بالآخر یہودی صیہونیت کا بھی خاتمہ کر کے رہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب تک ہم اسلامی اساس پر مضبوط نہ ہوں، بھارت کے متعصب ہندو مسلمانان ہند پر اپنی ظالمانہ کارروائیوں کو نہ روکیں گے۔ ہم کشمیری مہاجرین کی مکمل آبادکاری اور ان کے لئے پاکستانی مسلمانوں کی طرح حقوق کی حمایت کرتے ہیں اور یہ ہماری اخوت کا شدید تقاضا ہے۔

ہم اپنے اکابر اور رہنماؤں کی خدمت میں یہ گذارش کرتے ہیں کہ جمعیۃ جہاں بھی کسی اقتدار میں دخیل ہو، وہاں مزدوروں، محنت کشوں، کسانوں اور چھوٹے طبقے کی عوامی بہبود کو جمعیۃ کے منشور کی روشنی میں بہرصورت مقدم رکھا جائے۔ اس طبقہ کی خوشحالی کے بغیر ہم زندگی کے کسی میدان میں ترقی نہیں کر سکتے۔ ہوش ربا مہنگائی نے ہماری کمریں توڑ کر رکھ دی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام اپنے اکابر کی ہدایت کے ماتحت اسلامی مساوات کی ہر اس کوشش سے تعاون کرے گی، جسے قرآن و سنت کے اصول پر علماء حق کی تائید حاصل ہو۔ اور اگر اسلامی مساوات کے نام پر کوئی غیر ملکی نظریہ ہم پر مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم اپنے اکابر کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ العزیز قربانی کے ہر مرحلہ پر سر بکف ہوں گے۔ اور پاکستان کی تاریخ کا یہ ورق اپنے خون سے لکھنے پر ہمیں فخر ہوگا۔ ہم سب مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت اور پاکستان کی سلامتی و استحکام کی ہر کوشش کا خیر مقدم کریں گے۔

ہم جس طرح اصطلاحات کے لفظی نزاع میں کسی طبقے کو کافر نہیں کہتے۔ اسی طرح اسلام کے عنوان پر ہم کسی کفر کو بھی اسلام قرار نہیں دینگے اور قبول نہ کریں گے۔ ہمیں اپنے بزرگوں کی دینی، علمی، ملکی اور ملی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔ اور یہ آپ حضرات کے تدبر و خلوص کا ایک کھلا نشان ہے کہ جمعیۃ اپنی چند سالہ محنت کے ساتھ محض تائید ایزدی سے ایک عظیم طاقت بن کر ابھری ہے۔

مفاہمت اور تعاون کے جذبے کے تحت آئین کے مسئلہ میں ہم تمام پارٹیوں سے تعاون

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

حلقہ سرائے نورنگ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ سرائے نورنگ ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت امیر حلقہ مولانا محمد حنیف چشتی دیوبندی منعقد ہوا جس میں علاقہ نار کے علماء اراکین جمعیۃ اور بااثر غیور پشتونوں نے شرکت کی۔ ضلعی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا حمید اللہ خاں نے بھی خصوصی دعوت پر شرکت کی، جمعیۃ کے تنظیمی کام کو وسعت دینے کے لئے وفود بھیجنے تبلیغی دوروں اور فراہمی فنڈ پر زور دیا گیا۔ مولانا محمد حنیف نے حاضرین پر زور دیا کہ وہ کام کو تیزی کے ساتھ آگے بڑھائیں اور علماء اور عوام میں ربط پیدا کریں۔ مولانا محمد صدیق شاہ مولانا محمد مشیر اور صاحبزادہ عزیز الرحمان نرکوڑی نے بھی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ ضلعی ناظم اعلیٰ نے خصوصی خطاب فرمایا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

یہ اجلاس قائد جمعیۃ پر مرزائیوں کے قاتلانہ حملوں کی مذمت کرتا اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے

یہ اجلاس حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے کہ نہر لکوٹ میں پانی کی کمی کی وجہ سے علاقہ نار میں مکئی چاول کی فصل خشک ہو کر ضائع ہو گئی ہے اور گندم کے لئے بغیر سیرابی کے زمینیں بنجر پڑی ہیں۔ نیز نالہ درانہ اور نہر قصوریہ کے تحت زمین بھی خشک پڑی ہے اس لئے حکومت علاقہ سے پانی کی مشکلات دور کرے۔ سرائے نورنگ شوگر ملز کا منیجر مزدائی ہے۔ جس نے تین سو پرانے ملازمین کو نکال دیا ہے۔ ملازمین کو بحال کیا جائے، اور مرزائی منیجر کو تبدیل کیا جائے۔ نورنگ سے لکی جانے والی سڑک براستہ سنجی والہ پختہ کیا جائے۔ علاقہ قلی خاں کی زمینیں سیم کی وجہ سے بے کار ہو گئی ہیں۔ جس سے ساٹھ شکاروں پر کافی نکان جمع ہو گیا ہے۔ علاقہ شاخ قلی خاں کے کاشتکاروں سے مالیہ معاف کرے تقاوی قرضہ دیا جائے سرائے نورنگ کی دکانوں کا کرایہ بیس روپے سے زائد نہ لگایا جائے اور غریب دکانداروں کو تنگ نہ کیا جائے۔

بہاولنگر

جمعیۃ بہاولنگر کا ضلعی اجلاس مولانا فضل محمد صاحب نائب امیر ضلعی جمعیۃ منعقد ہوا۔ اجلاس میں حالیہ انتخابات پر عمومی فیصلہ کی روشنی میں غور کیا گیا۔ ایک پانچ رکنی کمیٹی بنائی گئی جو جمعیۃ کی کارکردگی کا جائزہ لے گی اور ضلعی اجلاس میں رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی کے صدر خلیفہ حضرت اقدس لاٹ پیر صاحب، مولانا محمد یحییٰ صاحب دین پوری ہوں گے۔ نائب ناظم مفتی عبدالباقی صاحب بہاولنگر اور حاجی محمد یوسف صاحب ہارون آباد۔ مولانا محمد رفیق سنجن آباد، مولانا عزیز الرحمن چشتیاں، حاجی شاہ محمد حاجی والہ کمیٹی کے رکن ہوں گے

اجلاس میں قائد جمعیۃ پر مرزائیوں کے حملہ کی مذمت بہاولنگر میں قیوم گروپ کی طرف سے جمعیۃ کے کارکنوں کے خلاف مقدمہ واپس لینے کا مطالبہ اور برطانیہ میں چھپنے والی رسوائے زمانہ کتاب کے خلاف نفرت کا اظہار کیا گیا۔

ایک قرارداد میں ضلع میں نہری پانی کی کمی کا بندوبست کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

جمعیۃ نوشہرہ فیروز کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ فیروز (ضلع نواب شاہ) کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا حبیب الرحمان منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز اللہ ناظم جمعیۃ ڈویژن خیرپور نے فرمایا کہ محض الیکشن لڑنا ہمارا مقصود نہیں بلکہ جب تک اس ملک میں خالص قرآن و سنت کا قانون نافذ نہیں ہوتا، ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اجلاس سے مولانا نظام الدین اور قاری ایوب علی صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

جمعیۃ کا یہ اجلاس قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود پر جنیوٹ میں مرزائیوں کی طرف سے بزدلانہ قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حملہ آوروں کو سخت سزا دی جائے۔ اجلاس میں قومی پریس، ریڈیو پاکستان کی جانبدارانہ پالیسی پر سخت نفرت کا اظہار کیا گیا۔

یہ اجلاس قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں صوبہ سرحد و بلوچستان سے علماء کی کامیابی پر مذکور صوبوں کے غیور عوام کو ان کے جذبۂ ایمانی پر عظیم مبارکباد پیش کرتا ہے

یہ اجلاس برطانیہ میں شائع ہونے والی کتاب پر نفرت کا اظہار کرتا ہے اور برطانیہ سے سفارتی اور اقتصادی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجتماع گزشتہ دنوں کراچی میں عالم اسلام کی مسلم وزرائے خارجہ کانفرنس کے ایجنڈے میں کشمیر کے مسئلہ کو شامل نہ کرنے پر سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

(احقر فیض احمد فیض ناظم عمومی نوشہرہ فیروز)

جمعیۃ علماء اسلام بٹل کا انتخاب

مورخہ ۲ جنوری بروز جمعرات جامع مسجد بٹل منڈی میں جمعیۃ علماء اسلام علاقہ کوہستان کا ایک عمومی اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا پیر سید شاہ صاحب نے کی اور سال نو کے لئے مندرجہ ذیل انتخاب متفقہ طور پر بٹل میں لائے گئے۔

امیر	حاجی محمد فیروز خان صاحب رئیس بٹل
ناظم اعلیٰ	قاری عمر خطاب صاحب بٹل
نائب امیر	سید غلام حیدر شاہ صاحب
نائب ناظم	مظفر شاہ صاحب
ناظم نشر و اشاعت	قاری محمد یعقوب صاحب بٹل
نائب " "	قاری فتح محمد صاحب بٹل
خزانچی	محمد اسلم خان اہل

اس کے علاوہ چھ ارکان پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی گئی جو کہ علاقہ کے عوام کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریگی۔

(۱) حاجی محمد فیروز خان صاحب بٹل (۲) قاری عمر خطاب صاحب بٹل (۳) قاضی عبدالرحمن صاحب بٹل (۴) سید رحیم شاہ صاحب چنار کوٹ (۵) مولوی عبدالحی صاحب بل کوٹ (۶) مولوی عبدالحی صاحب جانگلی۔

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کو صدمہ

حاجی محمد اسماعیل تاجر شہر نواب شاہ کے اچانک ایک حادثہ کے ذریعہ انتقال ہونے سے اگرچہ شہر کے بہت بڑے حصے کو رنج ہوا ہے مگر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ آپ کے اس ناگہانی انتقال سے بے حد متاثر ہوئی ہے کیونکہ آپ جمعیۃ کے انتہائی مخلص اور بے لوث رکن تھے۔ آپ نے جمعیۃ کی انتخابی مہم کے سلسلے میں دامے، درمے قدمے سخنے تعاون کیا اور ہمہ وقت جمعیۃ کے مفاد کے لئے سوچتے رہتے تھے۔ اب آپ کی جگہ کا پُر ہونا دشوار نظر آتا ہے۔ جمعیۃ نے ایک قرارداد کے ذریعے آپ کی تعزیت کی ہے اور دعا کی ہے کہ خداوند قدوس آپ کو جنت الفردوس میں مرحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

ڈیرہ اسمٰعیل خاں جمعیۃ کے عہدہ داروں کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے عہدیدار مولانا عبدالقدوس، مولانا صلاح الدین، شیخ عزیز الرحمن، حافظ عبدالقیوم نے ایک مشترکہ بیان میں برطانیہ میں شائع ہونے والی سلم آزار کتاب کی اشاعت کی پرزور مذمت کی۔ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ الفاظ تحریر کئے ہیں۔

انہوں نے کہا۔ ہم اس مذموم حرکت کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حکومت برطانیہ کو اس بات پر مجبور کرے کہ ایسی نابینا حرکات کرنے والے مصنف کو سخت ترین سزا دی جائے۔

جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر کا داخلہ

امسال مدرسہ جامعہ رحیمیہ شیخ ناہوری جھنگ صدر میں درجات حفظ و ناظرہ، فارسی، عربی، تجوید، اردو و دینیات میں داخلہ، ماہ شوال سے جاری ہے۔ بیرونی مسافر طلباء کی جملہ ضروریات کا انتظام انعام جامعہ ہذا کی طرف سے مفت کیا جاتا ہے۔ شائقین تفصیلات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

(قاری ذوالمحمد غضنفر مہتمم جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر)

Scanned with CamScanner

فضائل درود شریف

از محمد ظریف بی اے داؤدخیل (میانوں)

(قسط نمبر ۲)

اور اس کے اعمال صاف ستھرے ہو جاتے ہیں۔ اس کی امیدیں بر آتی ہیں اور اس کا کاسب سرور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی رضا حاصل ہو گی اور قیامت کے سخت ترین دہشتناک دن میں امن نصیب ہو گا۔

جاننا چاہیئے کہ سب سے زیادہ افضل درود شریف یہی ہے۔ جس کو ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب روضہ میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس نماز میں پڑھے جانے والے درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں۔ مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بد دعا ہے اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے۔ نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے اور کسی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ اس کے بارہ میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں اور یہ کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا دین (سالم) نہیں اور یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے اٹھیں تو ایسا ہے جیسا کہ کسی سڑے ہوئے جانور سے اٹھے ہوں۔ یعنی ایسی گندگی محسوس ہو گی۔ جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے۔ پس چاہیئے کہ جہاں ہم اپنی مجالس میں دنیا بھر کی باتیں کرتے ہیں۔ وہاں تھوڑا بہت اللہ جل شانہٗ اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بھی کیا کریں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ ابتداء کرے۔ ایسی حمد و ثنا جو اس کی شایان شان ہو، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد دعا مانگے۔ بس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہو گا۔ اور مقصد کو پہنچے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے، فرشتے اس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے۔ اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا۔ جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بخل نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو برص کا مرض ہوا۔ یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے انتقال کے بعد ان کے شاگرد امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بولے۔ مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ جنت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے فرمایا۔ وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

شیخ زرد ق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف کتاب وقائی الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا۔ فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا، اور مغفرت کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا۔ یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا۔

(باقی آئندہ)

آئے ہیں پیارے مفتی اعظم

۲۰ جنوری کو پاک نگر (میانوں) کے مجلس استقبالیہ میں ایک بچہ نے بچہ محمد اعظم نے مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت کے طور پر پیش کئے۔

دل کے سہارے مفتی اعظم
آنکھ کے تارے مفتی اعظم
آنکھ تمہاری دید کو ترسے
دل یہ پکارے مفتی اعظم
تن، من، دھن سب تم پر قرباں
تم ہو ہمارے مفتی اعظم
دین حق کی شمع فروزاں
نور کے دھارے مفتی اعظم
کیوں نہ بٹھائیں سر آنکھوں پر
آئے ہیں پیارے مفتی اعظم
قوم کی خاطر تم نے چمن کے
پھول سنوارے مفتی اعظم
کفر کی زد سے کشتی بچا کر
لائے کنارے مفتی اعظم
قوم کے رہبر، فاتح بھٹو
بنے ہمارے مفتی اعظم
بھٹو، ولی خاں اور مودودی
سب سے نیارے مفتی اعظم
اسلم ہم ہیں جن پر شیدا
وہ ہیں ہمارے مفتی اعظم

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی

تجاویز

۱۹-۲۰ جنوری کی درمیانی شب جمعیۃ علماء اسلام لاہور میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مندرجہ ذیل تجاویز اور قراردادیں منظور ہوئیں

تجویز ۱

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس کشمیر کے بارہ میں برطانیہ کے حالیہ بیان پر اظہار افسوس کرتا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ برطانیہ کی سامراجی پالیسیوں کی وجہ سے دولت مشترکہ سے علیحدگی کا اعلان کردے۔

تجویز ۲

یہ اجلاس اشیاء ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے اور اور عام مہنگائی پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا اور اس کو سرمایہ داروں کی عادت مستمرہ کا مظاہر سمجھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں فوری سدباب کے ضوابط نافذ کرے اور عوام کو مطمئن کرے۔

تجویز ۳

یہ اجلاس ملک بھر میں کاشتکاروں کی عام بیدخلیوں اور مزدوروں کی برطرفی پر گہری تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نئے آئین کے مرتب ہونے تک تمام بیدخلیاں ملتوی کرائے اور مزارعین کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے۔

تجویز ۴

یہ اجلاس مشرقی پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں اور اپنے مشرقی پاکستانی بھائیوں کی مصیبت پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتا اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امدادی مشن کو مشرقی پاکستان بھیجنے اور ان کی مالی ہمدردی کرنے کو نظر تحسین دیکھتا اور حکومت کو متوجہ کرتا ہے کہ ان کی زیادہ سے زیادہ امداد فراہم کرنا اسلامی اور سرکاری فریضہ ادا کرے۔

تجویز ۵

یہ اجلاس مغربی پاکستان کے تمام صوبوں میں چوری اور قتل غارت کی وارداتوں کی کثرت اور خاص کر ٹیکسٹائل کے بعد ان کی غیر معمولی بہتات کو ملک وملت کے لئے تباہ کن اور اخلاق کے لئے انتہائی مخرب قرار دیتا اور اس کو حالیہ انتخابات کے سلسلہ میں وہاں کے سرمایہ داروں کے انتقامی کارروائیوں کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ جس سے پولیس بھی بے بس ہے۔ اور پولیس نے بدنام زمانہ فرنگی پروردہ ظالموں کو غریبوں کی عزتوں سے کھیلنے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

یہ اجلاس صوبائی گورنروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس تباہی کے انسداد کے لئے مضبوط اقدام کریں۔

قراردادیں

قرارداد ۱

یہ اجلاس برطانیہ کے یہودی مصنف کی اس ناپاک کتاب کی اشاعت پر شدید احتجاج کرتا ہے۔ اور اس کا علاج صرف کتاب کی ضبطی اور مصنف کی سزا نہیں تصور کرتا بلکہ متعلقہ گورنمنٹ سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کی خاطر سیاسی اور سفارتی تعلقات توڑ دینا ضروری سمجھتا ہے۔ اور ساتھ ہی پاکستان کے اندر انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ اور اہل بیت کی شان میں تنقیص وتوہین والی کتابوں کو بھی ضبط کیا جائے اور ان کے مصنفین کو قرار واقعی سزا دی جائے نیز اس سلسلہ میں تمام گرفتار شدگان کو بلا تفریق رہا کیا جائے۔

قرارداد ۲

یہ اجلاس وادیٔ کشمیر سے شیخ محمد عبداللہ اور مجاز رائے شماری کے صدر مرزا افضل بیگ کے اخراج اور سینکڑوں افراد کی گرفتاری سے پیدا شدہ موجودہ صورت حال کو امن عالم کے لئے عظیم خطرہ تصور کرتا ہے اور یہ اجلاس وہاں کے مسلمانوں پر مظالم کے خلاف حکومت پاکستان کو ٹھوس اور مضبوط قدم اٹھانے کے لئے اپیل کرتا ہے

یہ اجلاس کشمیری مسلمانوں کو اپنی مکمل ہمدردی اور تعاون کا یقین دلاتا اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہے۔

قرارداد ۳

یہ اجلاس صوبہ سرحد وصوبہ بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے کامیاب ممبران قومی وصوبائی اسمبلی اور ذمہ دار کارپردازان جمعیۃ کی پالیسی اور کسی بھی پارٹی سے تعاون کے لئے پانچ نکاتی فارمولا پر اظہار اطمینان کرتا اور یہ اعلان کرتا ہے کہ جمعیۃ کی تمام ہمدردیاں صرف اور صرف اسلامی مفادات سے وابستہ ہیں

قرارداد ۴

یہ اجلاس ضلع ہزارہ کے ملحقہ قبائلی علاقہ کی بدامنی اور وہاں کے خوانین کی انتقامی کارروائیوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔

اور ساتھ ہی حکومت نے ۱۹۵۴ء کے فیصلے کے بعد سے اب تک جو وہاں پولیس کا انتظام نہیں کیا۔ اس کو گذشتہ افسروں کی بدنیتی پر محمل کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وہاں کی رعایا کی جان ومال اور آبرو کی حفاظت کے لئے فوری اقدامات کرے۔

یہ اجلاس مقامی حکام کے اس عذر پر انتہائی تعجب کرتا ہے کہ ان کے پاس مناسب مقدار میں پولیس کی نفری نہیں ہے۔

قرارداد ۵

یہ اجلاس ملک میں عموماً اور بلوچستان میں خصوصاً جرگہ سسٹم کی موجودگی پر اظہار تشویش کرتا اور جرگہ داروں اور دیگر سرداروں کے طرز عمل کو حق وصداقت کے منافی قرار دیتا ہے۔ جو عوام کو اور خاص کر جمعیۃ علماء اسلام کے حامیوں کو دھمکیاں دیتے اور انتقامی کارروائیاں کرتے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سرکاری جرگوں میں زیر سماعت کیسوں اور مقدمات کی سماعت کو نئی حکومت بننے تک ملتوی کردے۔

قرارداد ۶

یہ اجلاس مغربی پاکستان میں ماتحت حکام کے خاص طرز عمل کو مارشل لاء گورنمنٹ کی بدنامی کا سبب قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ سابق صدر ایوب خاں کے دور کا ایک کیس سرگودھا شہر کے اندر ابھی تک موجود ہے جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے چھ کارکنوں کے خلاف کیس بنایا ہوا ہے اور اسی طرح رحیم یار خاں میں حضرت مولانا غلام ربانی صاحب کی گرفتاری عین ایسے موقعہ پر جبکہ صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خاں کے حکم سے مارشل لاء کے قیدی رہا کئے جارہے تھے۔ حکام ضلع کے غلط طریق کار کا نتیجہ تصور کرتی ہے۔ اور اس بات کا بین ثبوت یہ ہے کہ ڈی ایس پی رحیم یار خاں اور دیگر پولیس افسر جو موقعہ پر موجود تھے حکام ضلع کے الزام کے حق میں گواہی نہیں دے رہے ہیں

قرارداد ۷

یہ اجلاس مغربی پاکستان کے صوبجات پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان کے ان مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اسلامی آئین کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام سے انتخابات میں مکمل تعاون کیا۔ اور ہر طرح کی مشکلات کے

...س شوریٰ کا اجلاس

قراردادیں

...کستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ ...ستی دامت برکاتہم کی صدارت میں ہوا، جس میں

باوجود حق کے لئے ڈٹے رہے۔

یہ اجلاس ان مسلمانوں کے ایک ایک قدم کو اسلام کی خدمت تصور کرتا اور ان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اسلام کی سربلندی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو اور زیادہ مضبوط کر کے باطل کو بتادیں کہ اس ملک میں صرف اور صرف اسلامی نظام ہی کامیاب ہوگا جس کے اندر ہر طبقہ کے مسائل کا حل موجود ہے۔

قرارداد ۸

یہ اجلاس نارتھ لاء گورنمنٹ کو اس فرض کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ:۔

(۱) ضلع ہزارہ کے جنگلات کو بعض افسروں اور ٹھیکہ داروں کی ملی بھگت سے عظیم نقصان پہنچا ہے۔

(۲) تحصیل بالنسہرہ و بشگرام میں جو سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ ان اراضی کا معاوضہ عرصہ آٹھ سال سے ادا نہیں کیا گیا۔

(۳) علاقہ الائی وغیرہ میں اب تک سڑکوں کی تعمیر پر توجہ نہیں کی گئی۔

یہ اجلاس نارتھ لاء حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انتقال اضتیارات سے پہلے پہلے ان امور پر توجہ کر کے اپنا فرض ادا کرے۔

قرارداد ۹

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ڈیرہ اسماعیل خاں، بنوں، کوہاٹ اور ضلع پشاور کے علاقہ خشک کے اکثر عوام کا پینے کے پانی سے اس وقت تک محرومی پر اظہار ہمدردی کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایمرجنسی طور پر ان لوگوں کے پاس حتی الامکان پانی پہنچانے کا انتظام کرے۔ اس سرد موسم میں یہ لوگ نہ تو نقل مکانی کر کے کسی جگہ پانی کے کنارہ پر جھونپڑیوں میں خود وقت گذار سکتے ہیں۔ اور نہ مال مویشی کو وہاں رکھ سکتے ہیں۔

ایسے حالات میں حکومت سرحد تمام وسائل کو بروئے کار لا کر اس مہم کو سرانجام دے۔

نیز یہ اجلاس حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں چشمہ رائٹ لنک کینال اور گمل ڈیم کی اسکیموں کو جلدی عملی جامہ پہنائے، تاکہ وہاں کے لاکھوں ایکڑ خشک زمین سیراب ہو کر صوبہ کو خوراک میں خود کفیل بنانے میں مدد دے۔

نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ نہر گمبیلا سے جو پانی تیل کمپنی بذریعہ پائپ پہاڑ کے سرے تک لے جا رہی تھی اب تیل کمپنی کے ناکام ہونے کی صورت میں پانی کے پائپ کو وہاں سے نہ ہٹایا جائے تاکہ دس پندرہ دیہات کو اس پائپ کے ذریعہ سے پینے کا پانی مہیا ہو سکے۔

قرارداد ۱۰

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ معاملاتی عدالتوں کے حالیہ اضتیارات فوراً منسوخ کر دیے جائیں تاکہ یونین الیکشن کے انتظام میں اپنے ذموم ارادے پورے نہ کر سکیں اور غریب عوام ان کے ظالمانہ دسترس سے نجات حاصل کر سکیں۔

قرارداد ۱۱

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تربیلہ ڈیم کے متاثرین کو حکومت معقول معاوضہ دے اور ان کے لئے متبادل رہائش کی سہولتیں مہیا کرے۔

قرارداد ۱۲

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پٹرول پر ایک روپیہ زائد ڈیوٹی کو فوراً منسوخ کرے اور کفایت شعاری کے سابقہ کرایوں کو بحال کر کے عوام کی اس تکلیف کو ختم کرنے کے لئے مضبوط قدم اٹھائے۔

نیز یہ اجلاس پی۔ ٹی۔ ایس کے ملازمین کے مطالبات کی تائید کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جی۔ ٹی۔ ایس کے غریب ملازمین کے مطالبات کو منظور کر کے ہڑتال کو ختم کرائے۔

قرارداد ۱۳

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ

(۱) بلوچستان میں تمام کچی سڑکوں کو پختہ کرایا جائے۔ اور چونکہ پانی کی قلت بلوچستان میں ہے۔ اس کے لئے جو تجویزیں پیش کی تھیں۔ یعنی کشمور نہر سے پانی کا انتظام کیا جائے۔ اور سوئی گیس جو کہ بلوچستان کی پیداوار ہے۔ بلوچستان کی ضرورت کو اولاً پوری کر کے پھر دوسرے علاقوں میں تقسیم کی جائے۔ اور پہاڑی لکڑیوں پر جدید سکیمیں تیار کر کے علاقہ چاغی میں حکومت کی طرف سے رکھی گئی ہیں وہ ہٹائی جائیں۔

(۲) بلوچستان میں تمام ہسپتالوں میں ادویہ کے مفقود ہونے پر لوگ بڑے بے چین ہیں، ہسپتالوں میں مکمل انتظام کیا جائے۔ جبکہ وہاں پٹی تک زخمیوں کے لئے نہیں ملتی۔

آپ کی زکوٰۃ وصدقات اور چرمہائے قربانی کا بہترین مصرف

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رجسٹرڈ فقیر والی ضلع بہاولنگر

جہاں ابتدائی عربی سے لیکر بشمول دورہ حدیث شریف تمام علوم وفنون عربیہ اور حفظ القرآن تجوید القرآن کے علاوہ میٹرک تک علوم عصریہ کی تعلیم کا معقول اور بہترین انتظام ہے بتعلیم کے علاوہ طلباء کو علمی، حال کے مناسب دستکاریاں بھی سکھلائی جاتی ہیں۔ ایک لاکھ روپے سے زائد نقد اور ایک ہزار من کے قریب گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ جو علم دوست اور مخیر حضرات کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔ اب چونکہ عید قربانی کا موقعہ آتا ہے۔ اس لئے جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے ــــ کہ قربانی کی کھالوں یا اس کی قیمت سے مدرسہ کی خود بھی امداد فرمائیں اور احباب کو بھی توجہ دلائیں۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

نوٹ:۔ مدرسہ کا سالانہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ ۲۹ محرم، ۱، ۲ صفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۷، ۲۸، ۲۹ مارچ ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ، اتوار، پیر ہوگا۔

بندہ فضل محمد مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی، ضلع بہاولنگر مغربی پاکستان

Scanned with CamScanner

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

(از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے آنرز آفس سیکرٹری انتخابات و پارلیمانی امور)

چوبیس سالہ محلاتی سازشوں اور آمرانہ دور دورہ کے بعد خدائے قدوس نے صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں کو یہ توفیق ارزانی فرمائی کہ انہوں نے بالغ رائے دہندگی کی بنا پر انتخابات کرا کے ملک میں ایک صاف ستھری سیاست کی بنیاد رکھ دی ہے ؎

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

صدر صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور عوام کی حکومت، عوام کے فائدے کے لئے اور عوام کے منتخب نمایندوں کے ذریعے" کے نعرہ کو عملی جامہ پہنایا۔ اب عوام کے نمایندوں کا فرض ہے کہ وہ قوم کو اسلامی آئین دیں تاکہ وہ نظریۂ پاکستان کے مطابق اپنی زندگی بسر کر سکیں

نظریہ پاکستان اُن اصولوں کا نام ہے۔ جس کی بنیاد پر مملکت قائم ہوئی اور صدر مملکت کے مجوزہ قانونی ڈھانچہ کی اہم دفعہ ہے۔ جس کے بغیر صدر آئین کی منظوری نہیں دیں گے۔ اور مارشل لاء بدستور نافذ رہے گا۔ اس لئے اراکین قومی اسمبلی کو تدوین آئین کے سلسلہ میں نظریہ پاکستان کی اہم دفعات کو مدنظر رکھنا ہوگا اور وہ اس کو نظر انداز کرنے کے مجاز نہیں۔

پاکستان کی تحریک اس بنیاد پر تھی۔ کہ مسلمان اپنے دین و مذہب کی اساس پر ایک الگ قوم ہیں۔ ان کا نظام فکر، نظام معاش، نظام سیاست اور نظام حیات جداگانہ ہے۔ قرآن حکیم میں اس کے حدود موجود ہیں۔ چنانچہ مسلمان ہندوستان کو تقسیم کر کے الگ وطن بنانا اور اس میں اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتے تھے۔

—— پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور اسلام ہی اس کا نصب العین ہے۔ یہی وجہ تھی کہ تحریک پاکستان کے دنوں میں پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہوتا رہا۔ اور مسلمان یہی سمجھتے رہے کہ ہم اسلامی معاشرہ کے فرد، اسلامی مملکت کی رعایا اور اسلامی حکمرانوں کو منتخب کرنے والے ہیں۔ اسی نعرہ کی بدولت ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے لاکھوں مہاجرین کے خاک و خون میں غلطاں قافلے پاکستان کی سرحدوں میں داخل ہوتے رہے اور خدا کا شکر بجا لاتے رہے کہ وہ ایک ایسے دیس میں داخل ہو رہے ہیں۔ جہاں اسلام کے اصولوں کے مطابق حکومت ہوگی۔ وہ یہ حقیقت سمجھتے تھے کہ

روٹی، کپڑا اور مکان، سب کا ضامن ہے قرآن

وہ اس اسلامی سلطنت میں ایک نئی صبح کے طلوع کے منتظر تھے۔ جو اسلام کے تابندہ اصولوں کی نوید عام ہو۔

آج جب ہم ربع صدی قبل کے واقعات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ایک گونہ حیرت ہوتی ہے کہ مسلمان کس طرح ہندو اور انگریز کی مشترکہ قوت کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے۔ ہمیں یہ کامرانی صرف اس لئے حاصل ہوئی کہ ہم نے آزادی کی جنگ کسی علاقے یا زبان کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے نام پر لڑی تھی ؎

کیا ہوا اگر مٹ گئے اپنے وطن کے واسطے
بلبلیں قربان ہوتی ہیں چمن کے واسطے

آزادی کی صبح خون میں نہا کر طلوع ہوئی تھی۔ لاکھوں آنکھیں اپنے چہیتوں اور جگر گوشوں کی دائمی جدائی پر خون کے آنسو ضرور رو رہی تھیں۔ لیکن انہوں نے اپنی آنکھوں کے تاروں کی قربانی اس احساس اور علم کے ساتھ دی تھی کہ سحر ہمیشہ خون صد ہزار انجم سے پیدا ہوتی ہے۔ آفتاب عالمتاب طلوع ہوتا ہے تو ظلمتیں کافور ہو جاتی ہیں۔

علماء حق مفتی محمود صاحب ایم این اے کی قیادت میں میدان عمل میں آ گئے ہیں۔ اور وہ کارہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنے کا سہرا انہی علماء حق کے سر پر ہوگا۔ یہ علماء گلشن اسلام کے سچے عاشق ہیں یہ ان بوریہ نشین سلف صالحین کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ جنہوں نے قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے تھے ان کی زندگیاں گو سادہ ہیں۔ لیکن ان کے خیالات کی بلندی کو کون پہنچ سکتا ہے۔ یہ کھادی کا موٹا لباس زیب تن کرتے ہیں اور سادہ خوراک کھاتے ہیں۔ لیکن مت بھولئے کہ ؎ نان جویں پر ہے مدار قوت حیدری

ان کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں خلافت راشدہ کا نظام قائم کیا جائے۔ تاکہ عدل، اخوت اور مساوات کے اصولوں پر اسلامی معاشرہ استوار ہو سکے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جمعیۃ ایک با اصول جماعت ہے۔ جمعیۃ صدارت یا وزارت کے لئے عملی سیاست میں حصہ نہیں لے رہی۔ وہ تو وطن عزیز میں ترقی پسند اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اراکین جمعیۃ علماء اسلام اسلامی اقدار کو بلند کرنے اور آئین شریعت کے نفاذ کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ان کی سعی بلیغ سے تحریک آئین شریعت انجام کار اسلام کی سربلندی پر منتج ہوگی اور وطن عزیز اسلام کی ضیا پاشیوں سے جگمگا اٹھے گا ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

تصحیح گذشتہ سے پیوستہ شمارہ میں قائد جمعیۃ کی آمد کے سلسلہ میں ایک لفظ رہ جانے کی وجہ سے خبر بگڑ گئی۔ اصل میں خبر یوں تھی جب مفتی صاحب قافلہ کی صورت میں مرالی والہ پہنچے۔ جہاں مفتی صاحب کو سہرا نما ہار پہنایا گیا

حافظ عبدالحلیم کلاچوی

شیخ الحدیث
مولانا عبدالحق صاحب کی کامیابی پر

عبدِ حق تو نے گرایا نیپ کا گرگِ کہن
فضلِ حق کا ہاتھ جب تجھ پہ ہوا سایہ فگن

عبدِ حق تجھ سے کھلا ہے سو شلسٹوں کا بھرم
حضرتِ حق نے کیا تجھ پر اچانک جب کرم

عبدِ حق تجھ کو مبارک ہو کہ چمکا حق ترا
ہے دعا میری کہ چمکے عمر بھر تک حق ترا

نصف صدی سے قرآن پاک تیرا مشغلہ
نصف صدی سے حدیثِ یارؐ تیرا غلغلہ

شیخ مدنی کے فیوض و علم کا تو ہے امین
تو حدیثِ یارؐ کا اس ملک میں کامل مبین

عبدِ حق تو اب تلک تھا منبر و محراب میں
اب گرج ہوگی تری آئین کے ابواب میں

چاہتا ہے رب کہ اب تو حدیثِ یارؐ کو
جا کے بتلا دے حکومت کے در و دیوار کو

ہے دعا میری یہ ہر نظم میں منثور میں
ہو ترے حق کا اُجالا مجلسِ دستور میں

Scanned with CamScanner

اسمائے گرامی شرکاء اجلاس مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ممبر قومی اسمبلی۔
حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ممبر قومی اسمبلی۔
حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ گوجرانوالہ
حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نائب امیر مغربی پاکستان
حضرت مولانا محمد اجمل ناظم صوبائی جمعیۃ لاہور
حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خازن صوبائی لاہور
حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔
حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا۔
حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی
حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی ممبر قومی اسمبلی
حضرت مولانا محمد شریف صاحب مچھ آباد
حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب لاہور
حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب ساہیوال
حضرت مولانا حافظ نصر اللہ صاحب خاکوانی
حضرت مولانا سید محمد طیب صاحب قصور
حضرت مولانا عبدالکریم صاحب لودھرانی
حضرت مولانا محمد حسن صاحب سانگھڑ
حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل نواب شاہ
حضرت مولانا حاجی سید احمد شاہ صاحب کندکوٹ
حضرت مولانا حبیب گل صاحب (ٹل) کوہاٹ
حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہبودی کمیل پور
جناب حاجی کرامت اللہ صاحب سالار صوبائی حیدرآباد
حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب لائلپور
حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ہیلم
حضرت مولانا محمد عمر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ
مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم صوبہ سرحد مردان
مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع مردان
مولانا عبدالقدوس صاحب ناظم ضلع مردان
مولانا محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ ضلع پشاور
جناب حکیم عبدالسلام صاحب ہری پور ہزارہ
مولانا قیام الدین صاحب کوہاٹ
قاری محمد نواز صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں
حضرت مولانا عبدالغفور صاحب امیر جمعیۃ کوئٹہ
حضرت مولانا غلام حیدر صاحب
حاجی شیر محمد صاحب
حاجی محمد رفیق صاحب
محمد اجان صاحب

حضرت مولانا احمد شاہ صاحب جیکب آباد
حضرت مولانا محمد شریف صاحب سکرنڈ
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب
حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب ٹانڈلیانوالہ
قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور
مولانا محمد یعقوب صاحب چوہڑ کانہ

جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کی قرار دادیں

جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے اراکین کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا امیر الزمان صاحب ناظم کل جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر لاہور میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ایسا قانون حکومت ملک بھر میں نافذ کرے جو ناموس رسالت کے تحفظ کا ضامن ہو اور غیر مسلم حکومتوں سے توہین آمیز مواد شائع کرنے کے سلسلہ میں سفارتی تعلقات منقطع کرے۔

جمعیۃ کا یہ اجلاس علماء پر لاٹھی چارج کو شرمناک قرار دیتا ہے۔

پاکستان میں آئے دن سیاسی اور مذہبی راہنماؤں پر غنڈہ عناصر کی طرف سے جو مسلسل حملے ہو رہے ہیں ان کی روک تھام کر کے امن دشمن عناصر کو سزا دی جائے

جمعیۃ کا یہ اجلاس بھارتی حکومت کے متشددانہ رویہ اور مظالم کی پرزور مذمت کرتا ہے جو حریت پسندوں پر مقبوضہ کشمیر میں ڈھائے جا رہے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم خاں صاحب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سرینگر میں آنے والے کئے جانے والے مظالم کے خلاف اپنی فیصلہ کن پالیسی کا اعلان کریں۔ شرکاء اجلاس مولانا امیر الزماں صاحب کے علاوہ مولوی محمد طیب، محمد اسماعیل فاروقی مولوی اعظم۔ مولانا قاری سیف الدین۔ مولوی محمد یونس خاں اور راجہ محمد انصر خاں وغیرہم نے شرکت کی۔

انتقال پُر ملال

حضرت مولانا صابر علی صاحب اختر انبالوی سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے والد جو دھری نصیر الدین چک شاہاں ۵۸ خانیوال ضلع ملتان بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص اور سرگرم کارکن تھے۔ میں بارگاہ ایزدی میں مرحوم کی مغفرت کے لئے دست بدعا ہوں کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مولانا انبالوی کو اور مرحوم کے دوسرے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(شریک غم۔ محمد عبدالخالق صدیقی)

مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کی شرکت

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں جمعیۃ کے مندرجہ ذیل کامیاب ممبران نے بھی شرکت کی۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مظاہر ممبر قومی اسمبلی اکوڑہ خٹک
حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب کوہاٹ ممبر قومی اسمبلی
حضرت مولانا صدر الشہداء صاحب بنوں " "
حضرت مولانا عبدالحق صاحب بلوچستان " "
حضرت مولانا صالح محمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی
حضرت مولانا شمس الدین صاحب " "
حضرت مولانا محمد حسن شاہ صاحب " "
حضرت مولانا حبیب گل صاحب کوہاٹ " "
حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب بنوں " "
حضرت مولانا عبدالصمد صاحب بنوں " "
جناب شیخ محمد اقبال صاحب جھنگ صدر " "
جناب نواز صاحب فون کھروڑ پکا " "

امداد سیلاب زدگان

جمعیۃ علماء اسلام ہیلم نے سیلاب زدگان مشرقی پاکستان کے لئے ۲ ہزار روپیہ کا عطیہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود صاحب کی وساطت سے بھیجا ہے۔ یہ رقم مولانا مفتی محمود صاحب کو ان کی حالیہ آمد ہیلم کے موقع پر پیش کی گئی۔

یاد رہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد جلد ہی مشرقی پاکستان جا رہا ہے۔ جہاں وہ مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جمع کردہ رقم سیلاب زدگان میں تقسیم کرنے کے علاوہ سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ بھی کریگا

اعصاب کی طاقت کے لئے بہترین دوا

حب سلاجیت کمپونڈ خالص سلاجیت، کشتہ فولاد اور دیگر قیمتی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔ اعصاب کو بے پناہ طاقت دیتی ہیں۔ کمزوریوں، اور جوڑوں کے درد کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتی ہیں۔ بلغم، کھانسی معدہ سے وجگر کی خرابی کا علاج ہیں۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہیں اور پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ تبخیر معدہ کو دور کرتی ہیں۔ بوڑھوں کے دق کا علاج ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض میں اکسیر جو مفید ہیں قیمت سو گولی ۷ روپے پچاس گولی ۴/ روپے علاوہ محصولڈاک۔

خالص سلاجیت

دو روپے تولہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم مختار احمد الحسینی گولڈ میڈلسٹ

معیاری دواخانہ — پانی والا تالاب لاہور

ٹنڈو آدم میں چوریوں کی کثرت پر اظہار تشویش

ٹنڈو آدم ۷ جنوری مقامی جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں ٹنڈو آدم میں حالیہ روزمرہ کی چوریوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے مقامی انتظامیہ کی لاپرواہی یا ملی بھگت قرار دیا۔ ایک قرارداد میں ڈپٹی کمشنر ضلع سانگھڑ، ایس پی صاحب سانگھڑ اور ڈی آئی جی پولیس حیدرآباد ڈویژن سے اپیل کی ہے کہ وہ شہر میں آئے دن کی چوریوں کا پورا پورا انتظام فرما کر شہر کے عوام کے خوف وہراس کو ختم کریں۔ ایک قرارداد میں ایک غریب مزدور کی محنت ومشقت کی پونجی ۸ بکرے جو اس نے عیدالاضحیٰ پر کچھ منافع کمانے کے لئے پال رکھے تھے اور محمد صدیق کلاتھ مرچنٹ کا تقریباً دس ہزار روپے کی مالیت کا کپڑا اور عبدالشکور کاٹھیاواڑی کا تقریباً ۱۵ ہزار روپے کی چوری پر اظہار افسوس کیا گیا۔ گورنر سندھ سے اپیل کی گئی کہ وہ چوری، زنا، فحاشی کو ختم کرنے پر دلی توجہ دیں

جامعہ رشیدیہ بھکر کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۹، ۲۰، ۲۱ فروری ۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا جس میں حافظ الحدیث حضرت درخواستی مدظلہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ممبر قومی اسمبلی، جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور مدظلہ، مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر قومی اسمبلی۔ مولانا نعمت اللہ صاحب کوہاٹ ممبر قومی اسمبلی مولانا عبدالحکیم صاحب ممبر قومی اسمبلی۔ مولانا محمد سرفراز خاں صاحب گوجرانوالہ۔ مولانا لال حسین اختر، علامہ قریشی دوست محمد صاحب۔ مولانا عبداللطیف صاحب جہلم، مولانا حبیب اللہ صاحب۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبدالشکور دین پوری مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ مولانا قائم الدین مولانا محمد سلیمان طارق۔ مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا قاسمی محمد حنیف ملتان، مولانا محمد اشرف ہمدانی اور دیگر حضرات شرکت فرمائیں گے۔

(حافظ ممتاز علی مہتمم مدرسہ ہذا)

بقیہ سپاسنامہ

کریں گے، جو اسلام کے زریں اصول پر مبنی ہو، اور جس میں غریب عوام کو موجودہ سرمایہ دارانہ نظام سے نجات حاصل ہو سکے اور جس میں ملک کی آزاد خارجہ پالیسی کا ایسا تحفظ ہو کہ تمام سامراجی طاقتوں سے محفوظ رہ سکے۔

ہمیں یقین ہے کہ پاکستان میں تمام سیاسی پارٹیاں اس قسم کے آئین کی ترتیب وتدوین میں جمعیۃ کے مشوروں کو قبول کریں گی۔ اور یہی عوامی میدان حقیقت میں ہمارا دائرۂ عمل ہے۔ اور ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ پاکستان کے اور مسلمان ہمارا ساتھ دے کر تمام باطل قوتوں کو شکست دینگے۔

خدا کرے کہ ہماری جمعیۃ کے بانی حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے قرارداد مقاصد ترتیب دے کر جو سنگ بنیاد رکھا تھا، اور جس کے خطوط وحدود کا تعین اکتیس ۳۱ مختلف زعماء وعلماء نے کیا تھا اور جس اسلامی نظام حیات کی صدا آپ نے گول میز کانفرنس میں اٹھائی تھی اب آپ حضرات اس کی عملی بہاروں سے پورے ملک کو سرشار فرمائیں گے۔ ع

ایں دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد

محمد اجمل

صدر مجلس استقبالیہ جمعیۃ علماء اسلام لاہور

رسالہ شبان صحت

مفت حاصل کریں

جو لوگ قبل از وقت نحیف ونزار ہو چکے ہیں، تو رسالہ شبان صحت (پاتصویر) کو منگوا کر مطالعہ کریں۔ اس رسالہ کے اندر ایسے ایسے پوشیدہ راز مرقوم کئے گئے ہیں۔ جن کا جاننا ہر نوجوان کے لئے ضروری ہے۔

رسالہ ہذا کے مطالعہ سے لاکھوں انسان زندگی کے پر لطف لمحات گذار رہے ہیں۔ آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔ طلب کرنے کا پتہ

دفتر پوسٹ بکس ۱۰۵ ملتان شہر

بقیہ — شذرات

ہوں۔ محنت کو نظام معیشت میں فوقیت حاصل ہو دولت کی گردش اس طرح تنظیم دی جائے کہ وہ سرکاری اور غیر سرکاری کسی ایک دائرے میں محصور نہ رہے اور اوپر سے نیچے تک یکساں طور پر حرکت کرتی رہے۔ افراد ملت کے درمیان معیشت کے تفاوت کی حدود اتنی ہی رکھی جائیں جتنی کہ اسلام اجازت دیتا ہے اور جسے قرآن حکیم نے فضلنا بعضکم علیٰ بعض سے تعبیر کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "کم وبیش"۔ نہ کہ لاکھوں کروڑوں افراد محتاج وتنگ دست ہوں اور چند ہزار بلکہ صرف چند خاندان لکھپتی کروڑپتی، ارب پتی بنتے رہیں۔

غرضیکہ معیشت کا نظام، اسلامی احکام کو سامنے رکھتے ہوئے۔ اگر صحیح اور عوامی خطوط پر ترتیب دے دیا جائے اور اس ایک انقلاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دستور میں واضح دفعات شامل کر لی جائیں تو اس سے انگریزی دور کے نوکر شاہی نظام کو بھی عوامی خدمت کے نظام میں تبدیل کر دینا آسان ہو جائے گا اور صوبوں وعلاقوں کے درمیان اس تلخی وبعد کو ختم کرنا بھی ممکن ہو سکے گا جن کے نتیجہ میں آج صوبائی اختیارات اور مرکز کی حیثیت کا مسئلہ وجۂ تشویش ونزاع سمجھا جا رہا ہے۔

پس اگر علماء دین کے مرتبہ ۲۲ نکات اور ختم نبوت کے عقیدہ پر مبنی مسلمان کی تعریف کو دستور کے رہنما اصولوں میں شامل کر لیا جائے۔ اقتصادی نظام کو سرمایہ داری وجاگیرداری کے اثرات سے پاک کر کے اسلامی احکام حلال وحرام کے [illegible] کا فارمولا دستور میں داخل کر دیا جائے۔ ملک اور صوبوں کا عدالتی وقانونی نظام شریعت کے مطابق کر دیا جائے اور عالمی اسلامی اخوت پر مبنی آزاد وغیر جانبدارانہ خارجہ پالیسی بطور اصول کے اختیار کر لی جائے تو پاکستان کی وحدت وسالمیت کی حقیقی اساس مہیا ہو جاتی ہے۔

اس طرح عوامی لیگ کے ۶ نکات و ۱۱ نکات اور دوسری جماعتوں کے منشوروں کے بنیادی اجزاء، دستور کی متفقہ تشکیل میں آڑے نہیں آسکیں گے اور ان کی ایسی تشریح ممکن ہو سکے گی۔ جس سے ملک کی سالمیت ووحدت کا ضامن مرکز بھی وجود میں آجائے اور صوبوں وعلاقوں کے اختیارات بھی ان کی منشاء ومفاد کے مطابق برقرار رہیں۔ اس طرح "اسلامی وفاقی جمہوریہ" بنا کر ہم پاکستان کو ایشیا میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ایک مثالی مملکت کے طور پر پیش کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

بچوں کی تعلیم کے لئے اگر کوئی صاحب خدمات حاصل کرنا چاہیں تو وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ لائلپور اور گرد ونواح کے حضرات ہی اطلاع دیں۔

حافظ محمد الیاس حبیب چوک مین بازار محلہ منصور آباد لائلپور

مجربات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ طلب کیجئے، علاوہ ڈاک خرچ،

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت ابتدائی موتیا بند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/۰ روپے

حب عنبری مقوی اعصاب مقوی ومحرک باہ اور ممسک ہیں پیکنگ ۲۰ گولی ۱۰/۰ روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔ کورس ۱۰/۰ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی عباسی، عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

ایجادج پښتو حصه
قاری حضرت گل
(بنوی)

بسم الله الرحمن الرحیم

هفت روزه ترجمان اسلام لاهور

د سفارتی تعلقاتو ختمولو اعلان ډاډه کړه شی

تیرو څو کالونو نه په یورپین ملکونو په رسنیو او په کتابونو کښې داسې مواد شائع کیږی. چې په هغو کښې د اسلام، قرآن او د حضور اکرم صلی الله علیه وسلم توهین کیږی. په دې رسنیو او کتابونو کښې خوځله بناوټی او خیالی تصویرونو هم شائع کیږی. او دې د خلاف د پاکستان مسلمانانو مظاهرې هم کړیدی. او د حکومت پاکستان په شدید دباؤ د غه ملکونو د خپل خلاصولو د پاره د معافی لفظ زده کړې دې. تیرې ورځې کښې د یو یهودی مصنف یو کتاب شائع شوې دې. چې په هغې کتاب کښې په قرآن پاک او په حضور اقدس صلی الله علیه وسلم باندې رکیک حملې کړیدی. او د دنیا مسلمانانو زړونو ته ئې سخته صدمه اورسولې دې. او په دې نتیجه کښې په ډنمارک پاکستان کښې مظاهرې، هنګامې، او د ماتو لوګیدو او کاروائیانو شروع شوې. لهذا مونږ نه یو طرفته کنډې نه دې پکار. بلکه د دې شی په اثراتو هم غور کول پکار دی. چې یورپین قومونه د مسلمانانو خلاف د لې داسې لیکل کوی؟ او دومره د چا اومقصد خو دې؟ زما په خیال کښې به اسلام، قرآن او په حضور اقدس صلی الله علیه وسلم باندې د رکیک حملو کولو د یورپین ملکونو صرف یو مقصد دې. او هغه داد چې خپلو خلقو ته دا وښایی او د سالمې ملکونو نه رسی. نو هلته به د دې خلاف مظاهرې، هنګامې او د ماتو لوګیدو او کاروائیانې شروع شی. او دې سره باب د پاره به پولیس په حرکت کښې راځی او چې له پولیس سره د مسلمانانو ټکر اوشی. نو لازماً به لاټیهی چارج او آنسو ګیس به استعمالیږی. او بیا به د ګولیو چلولو نوبت راځی. او بیا به نو ځ راځی. او په دې طریقه به اسلامی ملکونو کښې خون دیزی، شروع شی. او مسلمان عوام به د حکومت خلاف شی. او د غسې به یو اسلامی حکومت هم مضبوط او مستحکم نشی. او نه به مسلمان عوام له حکومت نه خو ښحالهږی. او دې د کتابونو شائع کولو مقصد داد. لهذا مونږ خپل حکومت نه دیو ځ سائی او مؤثره طریقې سبود لو جسارت کوو. هغه داد. چې حکومت د فوری طور دا اعلان اوکړی، که آئنده په کوم ملک کښې د اسلام، قرآن او حضور اقدس صلی الله علیه وسلم خلاف هرڅه شائع شی. نو له هغې ملک سره به مونږ سفارتی تعلقات ختم کړو. نو مونږ به یقین سره ویلې شو. چې په دې اقدام به هیڅ دیاره دې کتابونو شائع کولو سلسله ختمه شی.

---

۴ په کوم. او که چرې مفتی صاحب او هزاروی صاحب له اسمبلی نه بهر دا اوځی نو زه به له دوئی سره دا اوځم.

ملک صاحب بیا اوویل. چې د اسلامی آئین نه علاوه مونږ هیڅ غیر اسلامی آئین هرګز قبول نه کړو. دوئی اوویل. چې د قبایلی علاقو شپیڅ لوړ د اسمبلی ممبران به هم په اسمبلی کښې د جمعیت د آئین سوداے مکمل حمایت کوی.

اعلان ادارہ "ترجمان اسلام" نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ اخبار مذکور میں پشتو زبان میں بھی حصہ شائع ہوا کرے گا۔ اسلئے پشتو کے تمام ادیبوں، شاعروں اور علماء کرام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنے مضامین اور کلام پشتو زبان میں ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

پتہ:
قاری حضرت گل خطیب جامع مسجد حق نواز خان بنوں شہر

په مفتی محمود صاحب باندې د قاتلانه حملې کولو خلاف د بنوں او شمالی وزیرستان خلقو احتجاجی جلسه

په تیرو ورځو کښې په مفتی محمود صاحب قاتلانه حمله اوکړې شوه. مفتی صاحب چې بنوں ته د ختم نبوت کانفرنس کښې د شرکت د پاره تشریف وړې وو. هلته په جلوس کښې د یو فرقې سړي د موټر په ذریعه په مفتی صاحب حمله اوکړه. د اخو د خدائ فضل وو. او د هغه ځائ د مسلمانانو د ایمانی جذبې اندازه وه. چې هغو خپلو خانونو پرده نه اوکړه. او موټر ئې لحظه تک نه پرې نه بنود. او په دې وجه یو څو مسلمانان زخمیان شول. د دې قاتلانه حملې خلاف په جناح پارک بنوں کښې یوه عظیم الشانه احتجاجی جلسه منعقد کړې شوه. په دې جلسه کښې د شمالی وزیرستان قبایلو سره د خیل امیر مولانا حبیب الرحمن صاحب او د قومی اسمبلی ممبر ملک چانګیز خان شرکت اوکړه. په دې جلسه کښې ملک چانګیز خان اعلان اوکړه. چې د مارشل حکومت د فوری طور د دې واقعې تحقیقات اوکړی. او مجرمانو ته دې ډیر مناسب سزا ورکړی. او د جمعیت علماء اسلام کارکنان مولانا منظور احمد صاحب چنیوټی، مولانا عبد الوارث صاحب او صوفی محبوب الرحمن صاحب د فوراً خلاص کړی. ملک صاحب مزید اوفرمائیل. چې په دې خبرې سره د قبایلی مسلمانانو په زړونو کښې اور اوکلیدې وله چې احمله په مفتی صاحب باندې نه وه. بلکه په اسلام باندې حمله وه. دوئی اوویل. چې د قبایلی مسلمانانو خو د دې د بډه په طرف د تنګ اداره کړې وه. لیکن مونږ فی الحال منع کړل. دوئی اعلان اوکړو. که آئنده هرچا د جمعیت په لیډرانو یا کارکنانو نه نقصان اورسولو نو مونږ به د هغوئی په کور کښې..... سلام اچولو د پاره حاضر شو. دوئی دغه اعلان هم اوکړو. چې د جمعیت علماء اسلام سره یو. او په اسمبلی کښې به د جمعیت د آئین سودے حمایت م

اِرشادات

(اول قسط)

سیّدنا شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمہ

ذِکر

"د آسام تقریر"

مترجم قاری حضرت گل بزد ★

بسم الله الرحمن الرحيم، نحمده و نستعينه و نستغفره و نتوب اليه. و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادي له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله صلى الله عليه وسلم صلوة دائمة ابدا كلما ذكره الذاكرون و كلما غفل عن ذكره الغافلون.

★

باسنې خطبې مسنونه پس حضرت محترم د سورۀ زمره دا آیت کریمه تلاوت اوفرمایه:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (ترجمه) اے ایمان والو! د الله ذکر په کثرت سره کړئ. او سحر ماښام د ده تسبیح کړی..... دده آیت تفسیر شیخ الاسلام اوفرمایل.

د الله تعالی مشاء دا ده. چې بې حده ذکر دی نه شپې اوه دمې قید نشته. د سحر او ماښام قید نشته. طهارت او غیر طهارت قید نشته. جائے که بڼه وی او که نه وی بڼه هیڅ قید نشته. مطلب دادے چې هر وخت، هره لحظه او په هر حالت کښې د الله په ذکر کښې اخته اوسئ.

په دویم آیت کښې وی. وَذَاكِرُوا اللَّهَ وَتَحْمُدُوا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ ترجمه:- د الله ذکر کوئ په ولاړه، په ناسته او په اړخونو بدلو کښې. یعنی چې کوم حالت وی په هر حال کښې الله الله کوئ.

په اولنی آیت کښې له ذکر سره د تسبیح ذکر هم دے.

حضرت علامه اوفرمایل: په شریعت کښې چې څومره عبادتونه دی. مثلاً نماځونه، روژه، حج او زکواة، په دغو کښې دهریو، یو یو حد دے. مثلاً د نماځ متعلق د الله فرمان دے.

أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ - ترجمه. لږ تر لږه تاسو ځینې دوړې د ورځې دوارو طرفونه. او د شپې په څو حصه کښې.

د فرض ده زون د پاره په دو لسو (۱۲) میاشتو کښې یوه میاشت مقرره ده..... زکواة په څو کال کښې یو ځل فرض دے. او د غسې حج هم په کال کښې نه بلکه په څو عمر کښې یو ځل دد ے او البته مطلوب دے. لیکن د الله ذکر د پاره هیڅ حد نشته.

دے نه معلومه شوه. چې د الله تعالی مرضی داده. چې بنده د بے شماره او بے تحداده ذکر په کړي. په ولاړ ے ناسته په هر حال کښې جاری کړی. څرنګه چې حضرت عایشه رضی الله عنها د یو حدیث نه معلومیږی. حدیث داد ے. كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ احْيَانِهِ (ترجمه) د رسول الله صلی الله علیه وسلم په هر حالت کښې د الله تعالی ذکر جاری ساته.

رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائی. چې د الله تعالی ذکر د دومره کوئ چې خلق تاسو ته لیونی اوائی. د ذکر انتفاد مرغوبیت مقصود دے..... الله تعالی داغواری. چې حُسنِ بنده د ذیات نه ذیات مایا وی.

د مسلم روایت دے. چې له ابن حضرت صلے الله علیه وسلم نه سوال اوکړے شو. چې کوم سړے د الله په لار ذیاتے مړے والا دے، حضور اوفرمایل:- اَلذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ یعنی ذکر کوونکی سړی او ذکر کوونکی ښځې، په دے سره خلق ته شک ورپریوت چې د جهاد کوونکو مرتبه ذیاته پکاره ده. ولے چې له پټولو نه لویه قربانی د جهاد کوونکو ده. هغو له ذاکرین منه ذیات کمان ستړے کړیدے. او مال ے قربان کړیدے. نو د رسول الله صلی الله علیه وسلم اوفرمایل. چې له مجاهدینو نه هم د ذاکرینو درجه لویه ده. وَلَوْ خَضَّبْتُ امْدَادَهُمْ وَنُهِبَتْ اَمْوَالُهُمْ (اوکما قال صلی الله علیه وسلم)

یعنی مجاهدین چې د چا د جوډونه په وینو نګیدلی وی. او د هغو مالونه لټ کړی شوی وی. له هغونه هم د ذاکرینو درجه لویه ده.

(جاری)

حضرت محمد صلی الله علیه وسلم

طاهر کاپوی

چې صفت ئے کیدائے نشی هغه نام د محمد ﷺ — چې بلند د له هرچا هغه مقام د محمد ﷺ

په دادین کښې ذیات له هرچا د مولا په پاک دربار کښې — احترام د محمد ﷺ، احترام د محمد ﷺ

خزانه د حقیقت ده، میخانه د معرفت ده — که کردار د محمد ﷺ، که کلام د محمد ﷺ

د یثرب نه مکے ته ولے دومره لوے عزت حاصل دے — سبب دادے په دا زمکه کښې قیام د محمد ﷺ دے

چې قرآن ئے خلق ته د اکلام د پاک مولا دے — او اسلام چې ودته والی د اپیغام د محمد ﷺ دے

له زمین او له فلکه له کرسۍ نه او له عرشه — چې بالاځی لامکان ته هغه کام د محمد ﷺ دے

له اوله تر آخره، بے مثال دے اے طاهره!

که آغاز د محمد ﷺ دے که انجام د محمد ﷺ دے

طلبہ کا صفحہ

موجودہ نظام تعلیم کی خامیاں

نظام الدین ورانوی ناظم عمومی جمعیت طلباء اسلام صوبہ سرحد

تو انگریزوں کا جاری کردہ یہ ناقص اور فرسودہ نظام تعلیم ختم کرنا ہوگا، اور اس کے بجائے ایک ایسا نظام تعلیم رائج کرنا ہوگا جو ایک طرف دنیا و مافیہا سے آگاہی دلائے تو دوسری طرف دین کے تمام جزئیات سے علم بہم پہنچائے، جہاں مادے اور اس کے اثرات کا پتہ دے وہاں ساتھ ساتھ خداوند علیم و خبیر کی عظیم قدرتوں میں سے درس بصیرت دے، اور جو ایسے افراد پیدا کرے جو بیک وقت سائنسدان، فلسفی، ریاضی دان ادیب اور مؤرخ ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم مفسر، محدث فقیہہ ہو اور زاہد و عابد ہو۔

میری ان گزارشات کے بعد جس فرد کے دل میں بھی اسلام کی ہلکی سی رمق باقی ہے۔

کچھ پاس ہے اس اقرار کا جو ہم کلمہ طیبہ میں کرتے ہیں اور ایمان کی بجھی بجھی کرنیں ابھی باقی ہیں تو اس کے ذہن میں لازمی طور پر خیال آنا چاہیئے کہ ہم کیا ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ اور موجودہ نظام تعلیم ہمیں کہاں لے جا رہا ہے؟ مجھے امید ہے کہ ایک دردمند اور حساس ذہن جب انہی سوالات پر سوچے گا تو اس کے دل میں یہ ولولہ اور جذبہ لازمی طور پر پیدا ہوگا کہ اس صورتحال کو بدلنا چاہیئے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم موجودہ تعلیمی صورت حال کو بدلنے میں کیسے کامیاب ہوں گے، یا بدلنے کی کیا صورتیں ہیں۔

تو مشورے کے طور پر عرض کر رہا ہوں کہ دو ہی صورتیں ہیں، یا تو ہم طلباء منظم ہو کر پورے شد و مد سے مطالبہ کریں کہ موجودہ نظام تعلیم ہمیں اپنی منزل مقصود سے بہت دور لے جا رہا ہے اس کو بدل دیا جائے یا پھر انفرادی طور پر ہر طالب علم کوشش کرے کہ انگریزوں کے جاری کردہ اس نظام تعلیم کے مضر اثرات سے اپنے آپ کو بچائے۔

الحمد للہ جمعیۃ طلباء اسلام طلباء کے سامنے یہی دو صورتیں رکھتی ہیں جمعیۃ طلباء اسلام جہاں ایک طرف پاکستان بھر کے طلباء کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کر کے موجودہ نظام تعلیم سے ٹکر لینا چاہتی ہے، وہاں ساتھ ساتھ طلباء کو ایسے مواقع فراہم کرتی رہتی ہے جس کے ذریعے طلباء اس قابل ہو سکیں کہ وہ اپنے گرد و پیش کا جائزہ لے سکیں اور حق و باطل میں تمیز کر کے حق کو اپنائیں اور باطل کو ٹھکرائیں۔

یہاں جمعیۃ طلباء اسلام کا مختصر تعارف پیش کرنے سے پہلے ایک بنیادی نکتے کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، کہ ایک ہی فرد کی مختلف لحاظ سے مختلف حیثیتیں ہوتی ہیں متعدد ملکی اعتبار سے ہم سب پاکستانی ہیں۔ نسلی یا لسانی اعتبار سے ہم میں کوئی پٹھان ہے تو کوئی سندھی بلوچی، پنجابی وغیرہ اسی طرح پیسے کے اعتبار سے کوئی طالب علم، کوئی ڈاکٹر، مزدور کسان وغیرہ لیکن ان تمام حیثیات سے بالاتر ہماری ایک اور حیثیت ہے،

وہ ہے مسلمان ہونے کی حیثیت اور یہ ہر فرد کی اولین حیثیت ہونی چاہیئے، باقی جتنی بھی حیثیات ہیں وہ سب ثانوی نوعیت کی ہیں، یعنی ہم سب کو چاہیئے کہ ہم پہلے اپنے آپ کو مسلمان سمجھیں اس کے بعد پاکستانی پٹھان اور طالب علم وغیرہ سمجھیں یہاں پر میں کہا کرتا ہوں کہ بحیثیت مسلمان ہونے کے اور کلمہ طیبہ پڑھ کر اللہ کی بندگی اور رسول کے امتی ہونے کی بنا پر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی تمام تر حیثیات بھول کر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کے مصداق بنیں اور اگر خدانخواستہ زندگی کے کسی موڑ پر ہماری پہلی اور ثانوی حیثیات میں تصادم آجائے تو ہمیں چاہیئے کہ تمام تر ثانوی حیثیات کو ٹھوکر لگائیں اور اپنی مابین حیثیت کو برقرار رکھیں۔

یہی نکتہ جمعیۃ طلباء اسلام کی اساس ہے پاکستان میں جتنی بھی طلباء کی تنظیمیں ہیں وہ طلباء کی ثانوی حیثیات کو جلا دیتی ہیں اور ان کی ثانوی حیثیت کو مستحکم کرنے کی فکر میں ہیں۔

مگر جمعیت طلباء اسلام کی اول دن سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ طلباء کو اسلام کی صحیح تعبیر اور روح سے آگاہ کریں تاکہ ہم پاکستانی طلباء مسلمان بن کر زندہ رہیں اور مسلمان بن کر ہی مریں اور قیامت کو اٹھیں تو مسلمانوں کے گروہ میں اٹھیں اور یہاں ہے وہ نکتہ۔ قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔

اتنا کچھ عرض کرنے کے بعد مجھے ڈر ہے کہ ہمارے قوم پرست یا صوبہ پرست قسم کے طلبہ یہ سمجھ بیٹھیں اور یہ غلط فہمی قائم کریں کہ جمعیت طلباء اسلام تمام تر ثانوی حیثیات کی منکر ہے یا پھر اسے کفر کا ہم پلہ قرار دیتی ہے میں ذمہ داری کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ جمعیت طلباء اسلام کے نزدیک یہ بات کبھی صوبہ پرستی یا صوبائی تعصب میں شامل نہیں کہ ملک کے کسی گوشے کے طلباء کے ساتھ زیادتی اور ظلم ہو ان کے حقوق غصب کیے جائیں اور وہ اپنے حقوق کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور پورے شد و مد کے ساتھ اپنے حقوق کی بحالی کا مطالبہ کریں یاد رکھنا چاہیئے کہ جمعیت طلباء اسلام کے نزدیک یہ جہاد ہے کیونکہ فقہی مسئلہ ہے جو اپنے مال اور آبرو کے لیے لڑتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے، جمعیت طلباء اسلام اس جد و جہد کو جو اپنے حقوق کے لیے کیا جائے کفر و اسلام کی کشمکش نہیں قرار دیتی اور جمعیت طلباء اسلام اس قسم کی تحریکوں میں برابر کی شریک ہوگی۔

اس قدر بیان کرنے کے بعد ایک بنیادی شبے کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس کا کسی جگہ اور کسی بھی وقت احتمال ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اب تک جن امور کا ذکر کرتے آئے ہیں ان کا تذکرہ اکثر و بیشتر طلبا کی ایک دوسری تنظیم "اسلامی جمعیت طلبہ" بھی کرتی رہتی ہے اس شبے کا جواب دینے سے بیشتر آج کل کے ایک متفقہ اصول کا بیان ضروری سمجھتا ہوں۔

آج کے اس ایٹمی دور میں بنیادی اصول یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلق رائے قائم کرنے سے پہلے اس کے متعلق ضروری مشاہدات کئے جاتے ہیں، پھر یہ سوچا جاتا ہے اور پھر کچھ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے پھر اس نتیجہ کو عملی اقدامات کے ذریعے تجربات میں لایا جاتا ہے تجربے سے اسکی تصدیق ہوتی ہے تو صحیح ورنہ غلط قرار دیا جاتا ہے اس اصول کو اپنا کر جب ہم اسلامی جمعیت طلبہ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو درذیل حقائق سامنے آجاتے ہیں (۱) اسلامی جمعیت طلبہ خود ان کے رہنماؤں کے قول کے مطابق گذشتہ بائیس سال سے قائم ہے اور کام کر رہی ہے۔

(۲) اس وقت پاکستان میں ان کی سینکڑوں کی تعداد میں شاخیں کام کر رہی ہیں۔

(۳) ان کے لیڈروں کی تقریروں اور تحریروں کے مطابق پاکستان میں اب تک لارڈ میکالے کا نظام تعلیم رائج ہے اور اب تک تیس برس میں ذرا بھر بھی ردّ و بدل نہیں ہوا۔

جب یہ تینوں امور مسلمات میں سے ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی ملک گیر تنظیم بائیس سال کے مدت دراز میں اتنا کچھ بھی نہ کر سکی کہ غیر اسلامی نظام تعلیم میں ذرا بھر بھی تبدیلی آجائے گویا عملی طور پر وہ اپنے مقصد میں بالکل ہی ناکام ہو گئے ہیں، تو اب شرافت و مروت کا تقاضا ہے کہ وہ طلباء کی نمائندگی سے باز آجائیں اور مزید طلباء کو دھوکے میں نہ رکھیں۔

آخر میں میں جمعیت طلباء اسلام صوبہ سرحد کے ناظم عمومی کی حیثیت سے پوری طالب علم برادری سے اپیل کرونگا کہ وہ میرے درد بھرے دل کی پکار سنیں اور ایک دفعہ پھر ان معروضات کو پڑھیں اور سوچیں کہ ہم کونسا مقصد لیکر اس دنیا میں آئے ہیں اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ پل بھر کے لیے پھر سوچیں کہ اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے میں نے کیا کچھ کرنا ہے اور ساتھ ساتھ اپنے گرد و پیش پر نظر دوڑائیں کہ موجودہ ماحول میرے زندگی کے نصب العین کے حصول کیلئے صحیح راستہ متعین کرنے میں کہاں تک ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے اگر حالات ہمارا گرد و پیش ساتھ نہیں دے رہا تو ہم نے حالات کو اپنے حق میں موڑنے کیلئے کیا کچھ کرنا ہے یہی سوالات ہیں جو ہم میں سے ہر مسلمان کو اپنے ضمیر سے کرنے چاہئیں اور انتظار کرے کہ ضمیر کیا جواب دیتا ہے؟

No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE-ISLAM
লাহোর AHORE

الیکشن کے بعد مرزائیت جس نئے انداز سے سامنے آئی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان اپنی تنظیم پر از سر نو غور کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کے شعبۂ تبلیغ کو مضبوط بنائیں تاکہ اس موڑ پر بھی کفر کو شکست دی جا سکے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد کو تیز کیا جا سکے لہٰذا مسلمانان پاکستان سے اپیل ہے کہ

چرمہائے قربانی

جمعیۃ علماء اسلام

کو دیکر اسے مالی اعتبار سے مضبوط بنائیں

(حافظ الحدیث حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی

امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(مفکر اسلام حضرت مولانا) مفتی محمود ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

تعمیل زر کا پتہ:-
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری گیٹ ملتان فون ۲۱۱۹

کتبہ حقانی

ترجمان اسلام
لاہور

پاکستان میں
حفاظت اسلام کا
علمبردار

اسلامی حکمران کا لائحہ عمل

۶۱

مزاج شناس رسولؐ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واصل محمد صدیقی بی اے ایل ایل بی
ایم اے ایل ایس سی
ڈیرہ اسمٰعیل خاں

یوں تو ظاہری کمالات و خوبیاں رکھنے والے دنیا میں اور بھی گذرے ہیں۔ مگر جو حقیقی کمالات اور ظاہری و باطنی عروج و ترقی جناب امام الانبیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فیوضات مستفیض شدہ اور نورانی تعلیمات سے تعلیم یافتہ اور انوار نبوت سے منور شدہ مقدس جماعت صحابہ کرام خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک عہد میں رونما ہوئے ان کی نظیر دنیا کی تاریخ میں مشکل بلکہ محال ہے۔ جس کو یورپین مورخ بھی نہایت حیرت و استعجاب سے نقل کرتے ہیں۔ کہن لکھتا ہے۔

نصف صدی سے کم مدت میں یہ لوگ بڑی بڑی سرسبز و شاداب حکومتوں پر غالب آگئے۔ ان تمام کامرانیوں اور کامیابیوں کا اصل راز صحابہؓ و خلفائے راشدین کا اپنے مالک و مولا جل شانہٗ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی فرماں برداری اور حقیقی جانثاری کے جذبہ میں باہمی اتفاق و اتحاد اور اخوت اور محبت ہی تھا۔ جو کہ ان حضرات کو دنیا و آخرت میں بلند مقامات اور اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کا موجب بنا۔ اس تھوڑی سی تمہید کے بعد حضرت ابوبکر امام المشارق والمغارب کے بارہ میں کچھ عرض کرتا ہوں۔ آج ۲۲ جمادی الثانی کو اس عظیم المرتبت ہستی کا یوم وصال ہے جس نے نبوت کی نورانی شعاعوں کو سب سے پہلے اپنی آغوش صداقت میں لیا اور دنیا والوں پر نبی کے دعویٰ کی پہلی دلیل بنے قرآن نے اسے یوں فرمایا ہو الذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون (زمر ۳۳) اور وہ (محمدؐ) جو سچائی کو لایا اور جو (صدیقؓ) اس کی تصدیق کرتا ہے۔ یہی متقی ہیں (تفسیر مجمع البیان شیعہ جلد ۴ ص ۴۹۲) میں بھی یہی درج ہے کہ صدق بہ ابوبکر ہیں۔ گویا ؎

صدیق کا وجود نبوت کا ہے ثبوت
اور خود رسول پاک ہیں توحید کا مدار

بخاری شریف میں آیا ہے کہ حضور صلعم فرماتے ہیں ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابوبکر صدقت واساسنی بنفسہ ومالہ فھل انتم تارکوا لی صاحبی

یقین جانو خدا نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے کہا جھوٹ کہتے ہو مگر ابوبکرؓ نے مرد صحیح ہونے کی تصدیق کرنے کے علاوہ مالی جانی قربانی دی۔ کیا تم میرے ساتھی کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو (ترمذی شریف) ؎

اے مرد وفادار وفا کار
ہر ثانی سرکار بہر خلق، بہر کار

خاندانی وجاہت

خلیفہ اول تاریخ میں متعدد ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں۔ عتیقؓ (نام میں) ابوبکرؓ اور صدیقؓ کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی ہے آپ کے دو نام اور بھی ہیں عتیقؓ اور عبداللہ آٹھویں پشت میں مرہ بن کعب پر آپ کا نسب حضور علیہ السلام سے مل جاتا ہے۔ مرہ کے دو بیٹے تھے۔ کلاب اور تیم۔ کلاب کی اولاد میں نبی کریم علیہ السلام اور تیم کی اولاد میں حضرت ابوبکرؓ آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دو سال اور چند ماہ بعد ہوئی وفات بھی دو برس تین ماہ اور چند دن بعد ہوئی ۱۳ھ عمر ۶۳ سال اور دن سوموار شام اور عشاء کے درمیان ان روضہ اقدس میں دفن ہوئے ؎

پہلوئے مصطفےٰ میں ملا آپ کو مزار!
پہنچی... وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا

آپ کی ہم پشتی صحابی ہیں۔ اور یہ مقام کسی نبی کے کسی صحابی کو بھی حاصل نہیں ہوا۔ آپ جد اعلیٰ آپ کے والد ابوقحافہ والدہ ام الخیر سلمیٰ آپ کے صاحبزادے اور بیٹیاں۔ عبداللہ۔ عبدالرحمٰن محمد اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اسماء اور آپ کے پوتے سیدنا محمد جن کا لقب عتیق ہے شامل ہیں گویا آپ کا تمام خاندان حضور کے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوا۔

ابوبکر صدیق قبل از اسلام بھی اہل مکہ میں فائز المرام تھے زمانہ جاہلیت میں بھی سردار ان قریش تنازعات آپ کے پاس لاتے اور آپ حق و صداقت سے فیصلہ فرماتے۔ علم الانساب پر آپ کو کامل عبور تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی برائی کے پیچھے نہ لگے۔ کبھی شراب نہ پی بہت خلیق اور انصاف پسند تھے آپ کی ذاتی سچائی اور دیانت داری ضرب المثل تھی۔ تاجر، بہادر، صاحب عزیمت اور مستقل مزاج تھے۔ سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا علی مرتضیٰؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ نے بھی ان کی اس عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا (طبرانی)

ہم جس نیکی کی طرف چھپٹے اس میں ابوبکر ہم سے سبقت لے گیا۔ اور پیغمبر خدا نے فرمایا۔ میں نے سب کے احسانوں کا بدلہ دیا۔ مگر ابوبکر میں کا احسان ہمارے ذمہ ہے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا۔ اور کبھی کسی کے مال نے وہ نفع مجھ کو نہیں دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا (ترمذی) شیعہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۲ پر درج ہے۔ ان اول من اسلم بعد خدیجۃ ابوبکر، حضرت خدیجہ کے اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے جناب ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔ اعلان نبوت کے وقت ابوبکر تجارت کے سلسلہ میں مکہ سے باہر تھے۔ واپسی پر جب آپ نے سنا تو سیدھے درد رسالت پر حاضر ہو کر قبول حق کا اعلان بھی کیا اور دوسروں کو بھی دعوت اسلامی دی۔ حضرت عثمان۔ زبیر۔ طلحہ۔ عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ان ہی کی ترغیب سے اسلام لائے اور بیشمار غلاموں کو بھی کافروں کے ظلم سے آزاد کرایا جن میں بلال حبشیؓ بہت مشہور ہیں۔

جناب صدیق اکبر کے اسلام و ایمان کی جو شان جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ نے اپنی خلافت کے دور میں بیان فرمائی قابل غور ہے۔ نہج البلاغہ کی شرح مصنفہ معتبر ابن میثم بحرانی جزو ۲ صفحہ ۲۴۲ میں حضرت علی کا فرمان شائع نقل کرتا ہے۔ وکان افضلھم فی الاسلام کما تعلمہ افضلھم اللہ والرسولہ۔ خلیفہ رسول اللہ صلعم صدیق سب سے اسلام میں افضل اور اللہ و رسول کے لئے سب سے زیادہ مخلص و خیر خواہ تھے۔

مزاج شناس رسولؐ

یہ اسی خلوص عشق و محبت کا تعلق تھا۔ کہ یار غار آقا کی بات کو بغیر کہے پالیتے جب رسول مقبول صلعم نے خدا کی طرف سے خوشخبری سنائی "آج تمہارا دین مکمل ہو گیا۔ مزاج شناس رسول کی آنکھوں میں آنسو آگئے کہ وہ وقت آپہنچا جب حبیب خدا جدا ہونا چاہتا ہے۔ کیونکہ تکمیل کام کے بعد ان کی موجودگی کی ضرورت نہیں رہتی اور پھر ایک بار جب مسجد نبوی کی ایک محفل میں حضور نے فرمایا اللہ نے اپنے ایک بندہ کو اس کا حق دیا کہ وہ دنیا اور یہاں کی نعمتیں کو یا آخرت اور وہاں کی نعمتوں کو یعنی ان دو میں سے ایک کو اختیار کرنے دیئے تو اللہ کے اس بندے نے اللہ کے پاس کی نعمتوں کو ترجیح دی اور اس کو پسند کر لیا۔ اور صدیق مطلب پا گئے" اور عرض کیا "حضرت! اس کے بدلے میں ہم اپنی اولاد کی جانیں فدیہ دے دیتے ہیں۔ اس وقت دوسرے صحابہؓ متعجب ہوئے اور بعض نے کہا۔ دیکھو اس شیخ کو تو دیکھو کہ رسول اللہ کو عہد مختار بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنی اولاد اور اپنی اولاد کی جانیں آپ کے معاوضہ میں فدیہ دیتے ہیں۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ اگر اس وقت ہم اس بات کو نہ پا سکے لیکن بعد میں ہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جاری کردہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ
مطابق
۲۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء

جلد	۱۴
شمارہ	۴۱
فی پرچہ	۴۰ پیسے

بدلِ اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے	۲۵/۰ "
ششماہی	۱۰/۰ "
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے	۱۳/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر
آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ
شعبۂ ادارت ترجمان اسلام لاہور
چوک رنگ محل لاہور
• جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ کا ضرور ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحت ——— احمد حسین کمال

مستقبل کی سیاسی و آئینی راہ

صدر مملکت نے ۱۲ نومبر ۱۹۷۱ء کی اپنی تقریر میں تین باتیں واضح طور پر قوم کے سامنے پیش کر دی ہیں۔
اول یہ کہ پاکستان کے خلاف ہندوستان کا رویہ بنیادی طور پر اور ابتداء سے ہی معاندانہ اور جارحانہ ہے اور اس کی کوشش ہے کہ پاکستان کمزور رہے اور ختم ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے وہ ہر موقعہ کو استعمال کرنے سے باز نہیں رہتا۔ چنانچہ ہندوستان کے ان ارادوں اور منصوبوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان کے عوام کو ہر وقت اپ ٹو ڈیٹ اور تیار رہنا چاہیئے۔

دوسرے یہ کہ صدر ماہرین کی ایک جماعت کے ذریعہ پاکستان کا دستور تیار کر کے قوم کے سامنے اور قومی اسمبلی میں پیش کر دینگے۔ جس میں بعض شرائط کے ساتھ قومی اسمبلی سادہ اکثریت سے ترمیموں کی سفارش کر سکتی ہے۔ اور ان ترمیموں کو اگر وہ پاکستان کی سالمیت اور نظریۂ پاکستان پر اثر انداز نہ ہوتی ہوں، تو صدر منظور کر کے دستور کو ملک میں باقاعدہ نافذ کر دینگے۔ جس کے بعد صوبوں میں نمائندہ حکومتیں قائم کر دی جائیں گی۔

تیسرے یہ کہ قومی اسمبلی کے انعقاد کے فوراً بعد مرکز میں مخلوط حکومت بھی قائم کر دی جائے گی

صدر کی یہ تقریر پاکستان کے سیاسی مستقبل کا ایک ایسا خاکہ ہے جس میں متعدد رنگ بھرے جانے کے امکانات موجود ہیں۔

ماہرین جو دستور تیار کر رہے ہیں۔ اس کے خدوخال کیا ہوں گے۔ اس کے بارے میں فی الحال پیش قیاسی صحیح نہیں ہوگی۔ اس دستور کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ صوبائی خود مختاری کے ساتھ مضبوط تر مرکز کا مقصد کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ یہ بات دستور کی اشاعت کے بعد ہی مطالعہ میں آسکے گی۔

اور یہ کہ دستور نظریۂ پاکستان کی کیا تشریح کرتا ہے۔ اور اس نظریہ کو بروئے کار لانے کے لئے کون سی تدابیر تجویز کرتا ہے۔ اس کا علم بھی دستور سامنے آنے کے بعد ہی ہوگا۔

اس دستور میں اسلام کو کیا مقام حاصل ہوگا۔ اور پاکستان کے غریب عوام مزدور، کسان اور عام محنت کار جو ملک کی ۹۹ فیصد آبادی ہے۔ ان کو دستور میں کیا حیثیت اور کیا استحقاقات دیئے جائینگے۔ ان دونوں امور کی وضاحت پر ہی یہ اندازہ لگایا جا سکے گا کہ آئندہ پاکستان کے اس تیسرے دستور کی کتنی عمر ہو سکتی ہے۔

رہیں نہیں معلوم کہ جو ماہرین دستور بنا رہے ہیں، سوائے ایک کے وہ کس علم و فضل کے حامل ہیں۔ اور ان کی مہارت کا کیا معیار ہے۔

وہ ایک صاحب یعنی جناب کارنیلیس تو برطانوی طرز کے آئینی تصورات میں قوان کی مہارت مسلمہ ہو سکتی ہے لیکن پاکستان کی مسلمان قوم اور پاکستان کے جغرافیائی حالات کے تقاضوں سے ان کا مکمل بہرہ ور ہونا ثبوت طلب ہے اور جہاں تک دستور کے لئے براہ راست قرآن و سنت اور اسلامی فقہ و اسلامی تاریخ میں مکمل ورک کا تعلق ہے اس اعتبار سے قوان کو کوئی حیثیت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

اگر اسی معیار کے دوسرے ماہرین بھی ہوئے تو دستور کے اسلامی پہلو کو قابل اعتناء نہیں سمجھا جا سکے گا۔

جسٹس صاحب نے مسٹر بھٹو کی نکتہ چینی پر اپنا استعفا پیش کر دیا ہے۔ اگر صدر اسے قبول کر لیتے ہیں، تو کم از کم اب بھی دستور ساز کمیٹی کی سربراہی کے لئے ایک جید اور مستند عالم دین کا انتخاب اس کمی کو پورا کر سکتا ہے

بہرحال صدر نے مستقبل کے لئے ایک سیاسی و آئینی راہ متعین کر دی ہے۔ اور موجودہ حالات میں یہ بھی بڑا ہی غنیمت ہے۔

(۱۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

ایجنٹ حضرات کو انتباہ

بعض ایجنٹ حضرات کو بذریعہ خط مطلع کیا جا چکا ہے۔ اب مزید انتباہ کیا جاتا ہے کہ ترجمانِ اسلام کی بقایا رقوم جلد از جلد ادا کریں — (ادارہ)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا، اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

شیخ التفسیر حضرت مولانا
احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ماہِ رمضان

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت

لوح محفوظ سے قرآن حکیم کا نزول رمضان المبارک میں ہوا۔ سارا قرآن حکیم ایک ہی مرتبہ آسمان دنیا پر نازل ہوا، اس کے بعد وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ ہر قوم میں ایک قاعدہ ہے کہ جس دن اس پر کوئی نعمت نازل ہو۔ اس کی یاد تازہ کرنے کے لئے سالگرہ مناتے ہیں۔ مثلاً یہود میں عاشورہ کا روزہ۔ عیسائیوں میں نزول مائدہ آسمانی کا دن۔ مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس لئے اس کی سالگرہ رمضان میں منائی جاتی ہے۔ چنانچہ سارے رمضان المبارک مسلمان رات کو قرآن حکیم سنتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نعمتِ عظمیٰ کے شکر میں دن کو روزہ رکھتے ہیں کیونکہ شکر نعمت میں روزہ رکھنا بھی سابقہ امتوں میں رائج تھا کہ اس دن فرعون غرق ہوا۔ اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تھی۔

تمام امتوں میں روزہ

قرآن حکیم میں ارشاد ہے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم۔ تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں بھی روزہ اسی طرح رکھا جاتا تھا۔ کہ روزہ کے دن کھانا پینا اور مباشرت کرنا حرام تھا۔ روزے کا یہ طریقہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت تک یوں ہی رہا۔ چنانچہ ابتداء میں جب مسلمانوں پر روزہ فرض ہوا۔ اور اس کے شرائط کا انہیں علم نہیں تھا، تو اہل کتاب کی طرح روزہ رکھنا شروع کیا کہ افطار کے بعد سونے سے پہلے پہلے کھانے پینے وغیرہ سے فراغت پالیتے سونے کے بعد پھر دوسرا روزہ شروع ہو جاتا۔ کچھ عرصہ کے بعد احل لکم لیلۃ الصیام والی آیت نے اس طرز کو منسوخ کیا۔

علم تاریخ کی ورق گردانی سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزہ کے اوقات ہر دور میں علیحدہ علیحدہ تھے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام پر ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ فرض تھا حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ روزہ دار ہوتے تھے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔ یہود پر عاشورہ کے علاوہ چند دن اور بھی فرض تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے تھے۔ لیکن جب انہیں سخت گرمی اور سخت سردی کے روزے میں وقت محسوس ہوتی تو یہ فیصلہ کیا کہ موسم ربیع میں تیس کی بجائے بچاس روزے رکھا کریں گے۔

روزہ بغیر روح

ہر عقلمند کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کوئی کام کرتا ہے اس کا فائدہ پہلے سوچ لیتا ہے۔ وہ فائدہ اس کام کی روح اور جان ہے۔ لہٰذا روزے کا بھی ایک صورت ہے اور دوسری اس کی روح۔ صورت تو یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانا پینا ترک کر دیا جائے لیکن اس کے اندر روزے کا مقصد نہ پایا جائے تو بے کار ہے چنانچہ دربار نبوت سے ارشاد ہوتا ہے کہ۔

"جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی پروا نہیں"۔

یعنی روزہ سے قرب الٰہی اور خوشنودی مولیٰ کے حصول کا جو نتیجہ مرتب ہونا چاہیئے وہ نہ ہوگا۔

اور دوسری روایت میں ہے۔

"بلکہ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے"۔

اس سے معلوم ہوا کہ روزے کی حالت میں جس طرح مذکورہ بالا افعال ناجائز ہیں۔ اسی طرح دوسرے کی نسبت جو زبان کا جرم ہے وہ بھی ممنوع ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ روزے کا مقصد فقط کھانے پینے سے رکنا ہی نہیں بلکہ اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔

روح روزہ

تعلیم مذہب کا خاصہ ہے کہ اس سے انسان کے اندر اخلاق حسنہ پیدا ہوں۔ اور وہ صفات حمیدہ سے آراستہ ہو۔ یا اخلاقی رذائل سے نفرت ہو۔ نواہشات نفس پر قابو پائے ضبط نفس اور تحمل کا خوگر ہو۔ فتنہ انگیزی سے باز آئے، شرارت نہ کرنے پائے۔ ان تمام خوبیوں کے پیدا کرنے کے لئے بہترین علاج یہی ہے کہ انسان کے اندر سے حیوانی زہر کو نکال دیا جائے۔ اور اس زہر کے نکالنے کا بہترین تریاق روزہ ہے۔ انسان کے اندر تمام خرابیاں قوت حیوانی کی شدت سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر اس قوت کو کمزور کر دیا جائے تو بہت سی برائیوں سے انسان یقیناً رک جائیگا چنانچہ اسی قاعدے سے اسلامی شریعت میں نوائمین روزہ کو پرکھا جائے تو یقین ہو جاتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزے کے ذریعے اپنی امت کو اخلاق کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کی سعی فرمائی ہے۔

احادیث نبویہ اور ان کی حکمتیں

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ روزہ دار نہ عورتوں سے میل جول کی باتیں کرے۔ اگر اسے کوئی گالی بھی دے یا لڑائی کرے تو اس کے لئے مقابلے میں کچھ نہ کرے۔ صرف اتنا کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں"

اس حدیث میں اقوال و افعال شہوانی سے روکنا درندوں کی طرح شور و فعل سے منع کرنا مطلق بے کار یا روک تھام اور تادیب ہے۔

روزہ دار جب کسی بیہودہ گو ظالم اور جاہل کی طرف سے حملہ ہو تو اتنا کہہ دے (بشرطیکہ اس کہنے سے اس کی طبیعت میں ریا نہ آجائے) کہ میں روزہ سے ہوں۔ اس لئے میں تمہارا مقابلہ کرنے سے معذور ہوں۔ بعض شارحین حدیث کا خیال ہے کہ زبان سے کہنا بھی ضروری نہیں بلکہ دل میں روزے کا خیال کر کے مقابلے سے باز رہے۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہوتا ہے، "روزہ ڈھال ہے" ڈھال کے ذریعے انسان دشمن کے وار سے بچتا ہے۔ پہلی حدیث میں جو بیان ہوا ہے کہ روزہ دار اقوال و افعال اور درندگی سے اپنے آپ کو بچائے۔ فتنہ و فساد کی آگ کو بجھائے (کیونکہ اگر گالی اور لڑائی کا جواب اسی طرح دیتا تو فتنہ بپا ہوتا۔ اب روزہ کے سبب سے وہ آگ بجھ گئی) حاصل کلام یہ کہ اس نے گویا روزے کی ڈھال سے شیطان اور نفس کے وار کو روکا۔

پچھلی احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ روزہ دار کے اخلاق کا معیار بلند ہو جائے گا۔ ضبط نفس اور تحمل اس میں آئے گا۔ شرارت اور فتنہ سے اپنے آپ کو بچائے گا دنیا میں اعلیٰ درجہ کا امن پسند اور مہمان نواز شریف نظر آئے گا۔ اس کے ساتھ ہی معاشرتی اصلاح بھی ہو جائیگی جب ہر ایک مسلمان ان اوصاف حمیدہ سے مزین ہوگا، تو معاشرتی تعلقات میں کبھی بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہر سال ماہ رمضان میں روزہ رکھانے کی غرض ہے کہ سال کے بعد پھر اس نصاب کی یاد تازہ ہو جائے۔

سیاسی فائدہ

دنیا میں ہمیشہ وہی قوم عزت سے زندہ رہ سکتی ہے جس کے پاس قومی پابندی کے لئے اعلیٰ اصول ہوں۔ اور ان کی پابندی کے لئے ہر مصیبت کو جھیلنے اور ہر مشقت کے سامنے سینہ سپر ہو۔ روزے میں مسلمان دوسری چیزیں تو درکنار ضرورت کے وقت پانی پینے اور کھانا کھانے بغیر دن اور رات کے چوبیس گھنٹے مسلسل کام کر سکتا ہے۔ اور اس بات کا عادی ہے کہ ان مصیبتوں میں وہ کسی پر احسان نہیں کر رہا۔ بلکہ اسے محض اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب ہے۔ فتوحات اسلامی میں اس قسم کے واقعات ملتے ہیں کہ مسلسل چوبیس گھنٹے لڑائی جاری رہی۔ دشمنان اسلام کے لشکر یکے بعد دیگرے آتے رہے اور مسلمان اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے۔ جب تک میدان جیت نہیں لیا۔

(باقی آئندہ)

ملک کے گذشتہ حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ صرف اسلام کے نام ہی سے پاکستان قائم نہیں رہ سکتا

(مفتی محمود)

ہم آخر دم تک اسلامی نظام کے قیام کے لئے کوشش کریں گے

(مولانا ہزاروی)

سلہٹ۔ یہاں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کے کارکنوں کے ایک بہت بڑے ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود نے کہا کہ ملک کے گذشتہ حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ صرف اسلام کے نام ہی سے یہ ملک باقی نہیں رہ سکتا بلکہ مکمل اسلامی آئین اور قوانین کا نفاذ ہی ملک کو متحد اور زندہ رکھ سکتا ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ بجز اسلام کے مشرقی اور مغربی پاکستان کو متحد رکھنے والی اور کوئی بھی قوت نہیں ہے۔ لہٰذا اسلام کا رشتہ کا رشتہ یہاں جتنا مضبوط ہوگا۔ پاکستان اتنا ہی مضبوط ہوگا۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ چونکہ ۵۶ء اور ۶۲ء کے آئین میں بھی اسلام برائے نام کے تھا۔ لہٰذا یہ دونوں آئین نہ تو مسائل کا حل پیش کر سکے اور نہ ہی عوام نے اسے قبول کیا۔ بلکہ عوام اسے مسترد کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ صدر یحییٰ ۱۹۷۱ء کا جو آئین دینے والے ہیں۔ وہ مکمل اسلامی ہوگا۔ مگر خدانخواستہ اگر اس آئین کی ابھی کوئی دفعہ اسلام کے مطابق نہ ہو۔ جو جمعیۃ اس کے خلاف تحریک چلائے گی۔ مفتی صاحب نے صوبہ سرحد کا بھی ذکر کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ وہاں اسلامی قوانین ایک سال کے اندر اندر جاری ہو جائے گا۔ اور نیپ، پیپلز پارٹی نے جمعیۃ کے پانچ نکاتی شرائط کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔

مفتی صاحب نے بھارتی جارحانہ حملہ کی شدید مذمت کی۔ اور فرمایا کہ اندرا گاندھی جیسی عورت ہمیں دھمکیاں دیتی ہے کہ وہ پاکستان پر حملہ کر دے گی۔ میں کہتا ہوں کہ ذرا کر کے تو دیکھ لو۔ پاکستان ایسا ہی جواب دے گا۔ جیسا کہ ۶۵ء میں دے چکا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اسلام سے دور چلے گئے ہیں۔ اس لئے بھارت جیسا ملک بھی ہمیں دھمکیاں دلاتا ہے۔ اگر ہم سچے مسلمان بن جائیں تو بھارت تو کیا روس امریکہ اور برطانیہ اور دنیا کی سب طاقتیں اکٹھی ہو کر ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ مفتی صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ غلط باتوں کا پرچار نہ کریں۔ اور جھوٹے پروپیگنڈوں میں کان نہ دیں۔

اجلاس سے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے بھی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ اور اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہٰذا اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے جمعیۃ آخر دم تک کوشش کرے گی۔

آپ نے فرمایا کہ اگر پاکستان کا آئین خراب ہو گیا تو ہم اسے بدل سکتے ہیں۔ لیکن پاکستان کو نہیں بدل سکتے۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ اگر گذشتہ عام انتخابات میں جمعیۃ کو اکثریت حاصل ہو جاتی۔ تو اس کا فرض ہوتا کہ اسلامی دستور مرتب کرے اب ہم پر فریضہ عائد نہیں ہوتا۔ بلکہ اب اللہ نے ہم کو پہریدار بنا دیا ہے۔ اگر قومی اسمبلی کے کسی رکن نے غیر اسلامی آئین بنانے کی کوشش کی۔ تو ہم اس کی زبان کو روک لیں گے۔ ان کے گریبان اور ہمارے ہاتھ ہوں گے۔ ہم دلائل سے ان کے خلاف لڑیں گے۔

بعد میں حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ آئندہ ضمنی انتخابات میں وہ جمعیۃ کو کامیاب بنائیں گے۔ رات کے وقت جمعیۃ کے خصوصی اجلاس سے بھی مفتی صاحب اور ہزاروی صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور طے پایا کہ آئندہ ضمنی انتخابات میں جمعیۃ حصہ لیگی۔

تمام اجلاسوں کی صدارت نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مولانا شیخ بشیر احمد صاحب نے فرمائی۔

لاہور میں خطباء کی کنونشن طلب کر لی گئی

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی تنظیم نو اور شعبۂ تبلیغ کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ۶ نومبر ۱۹۷۱ء بمطابق ۱۷ رمضان المبارک پاکستان بھر کے خطباء کا ایک کنونشن طلب کر لیا گیا ہے۔ جس میں پاکستان کے نامور خطیب شرکت فرمائیں گے اور جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کو زیادہ سے زیادہ منظم کرنے اور مرکزی جمعیۃ کے زیر قیادت اور رہنمائی میں شعبۂ تبلیغ کا احیاء کیا جائے گا۔ دعوت نامے جاری کر دیئے اور کنونشن کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔

محمد ضیاء القاسمی

ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

علاقہ کمالیہ میں اہلسنت والجماعت کی مشہور دینی درسگاہ

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کا داخلہ

بیرونی طلباء کے لئے خصوصی وظائف

• درجہ کتب مشکوٰۃ تک۔ درجہ حفظ کے لئے ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ تک طلباء سے درخواستیں مطلوب ہیں • درخواست دہندہ یہ کوائف ضرور مہیا کرے۔ نام مع ولدیت، عمر، وطن خط و کتابت کا پتہ۔ اب تک کیا پڑھا کس درجہ میں داخلہ لینا ہے • درخواستیں مہتمم مدرسہ کے نام آنی چاہئیں۔ درخواست دہندہ کا ۱۰ شوال تک مدرسہ پہنچنا لازمی ہے • مدرسہ کے مہتمم مشہور عالم دین، کہنہ مشق مدرس جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے راہنما مولانا محمد اختر صدیقی ہیں • مدرسہ کا عملہ قابل محنتی ماہر اساتذہ پر مشتمل ہے • مدرسہ کی طرف سے بیرونی طلبہ کے لئے قیام، طعام، دوا کے علاوہ وظائف (عمر ۱۴ سال تک ۲ روپے، ۱۸ سال تک ۳ روپے ۱۸ سال سے زائد اور درجہ مشکوٰۃ کے طلبہ کیلئے ۵ روپے ماہوار۔ کمالیہ لائلپور بھیجہ وطنی روڈ پر واقع ہے۔ داخلہ چونکہ محدود ہے۔ اس لئے درخواستیں تاریخ مقررہ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

شعبہ نشر و اشاعت

مدرسہ عربیہ نعمانیہ رجسٹرڈ کمالیہ ضلع لائلپور

لاہور میں سردی کا تحفہ

سوات کا خالص شہد، سلاجیت خالص، سواتی اور کاغانی لوئیاں۔ چترالی چنے۔ کوٹ کی پٹی رعائتی نرخوں پر پتہ ذیل سے حاصل کریں۔

محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور

گورنمنٹ کالج مری کے پرنسپل کی قرآن مجید کے خلاف زہر افشانی

۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو رات کے نو بجے ایمبیسڈر ہال مری میں گورنمنٹ کالج مری کی طرف سے مشاعرہ ہوا جس کا آغاز پروفیسر حافظ محمد عبداللہ گورنمنٹ کالج مری نے مشاعرہ کی مناسبت سے سورۃ الشعراء کی آخری آیات اور ان کے مستند ترجمہ سے کیا۔ پرنسپل گورنمنٹ کالج مری نے تردید میں کہا کہ ان آیات میں جاہلی شعراء کی آخری مذمت مقصود ہے۔ جدید شعراء اس زمرے میں نہیں آتے۔

دوسرے روز یعنی ۱۰ اکتوبر کو کالج کے سٹاف کے روم میں درجن بھر بے حس پروفیسروں کے روبرو پرنسپل صاحب نے حافظ محمد عبداللہ سے کہا:۔

پرنسپل:۔ حافظ صاحب! آپ نے گذشتہ رات قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمے سے ہمارے جلسے کو تارپیڈو کرنے یعنی خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔

حافظ:۔ جناب ایسا نہیں ہے۔ تمہاری رنگ رلیوں سے جلسہ خراب نہیں ہوتا اور قرآن مجید کی آیات سے جلسہ خراب ہوتا ہے۔

پرنسپل:۔ تم نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت ہمارے جلسے میں قرآن کی ان آیات کے ذریعے فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تم قرآن کو Exploit کرتے ہو۔ یعنی ذاتی اغراض و فوائد کے لیے ناجائز استعمال کرتے ہو۔

حافظ:۔ ہرگز ایسا نہیں ہے، جناب! بلکہ قاعدہ ہے کہ تقریب اور جلسہ کی مناسبت سے تلاوت کی جاتی ہے معراج کے لیے میں معراج والی آیات، بانی پاکستان محمد علی صاحب جناح کی وفات کا دن وغیرہ منانے کے لیے صبر و تلقین والی آیات اور راشد منہاس کی شہادت پر شہادت والی آیات سے جلسے کا آغاز کیا جاتا ہے۔ پچھلی مرتبہ بھی اپنے اس مشاعرہ کا آغاز میری طرف سے انہی آیات کی تلاوت سے ہوا تھا۔

پرنسپل:۔ (انگریزی میں) (GET OUT) یعنی دفعہ ہو جاؤ۔ میرے کالج میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں تمہیں یہاں نہیں رکھنا چاہتا۔ بہتر ہے تم اپنی پسند کے کالج میں تبادلہ کرا لو۔ ورنہ میں تمہیں ایسی جگہ پھینکوا دوں گا مثلاً بھوچھال کلاں وغیرہ جہاں تم . . . . .

حافظ:۔ جناب! میں ہر جگہ حق بات کہتا رہوں گا۔ آپ بے شک میرا تبادلہ کرائیں۔

پرنسپل:۔ تین مہینے کے بعد پرنسپل، پروفیسروں کی (Confidential Deposit) یعنی پوشیدہ اور مخفی رپورٹ لکھتا ہے۔ میں تمہاری رپورٹ خراب لکھوں گا۔

حافظ:۔ جناب والا! اس کی مجھے پروا نہیں ہے۔ میرا تعلق جن بزرگوں سے ہے۔ اور جن سے میں نے علم دین حاصل کیا ہے۔ انہوں نے سالہا سال جیل کاٹی اور بڑی بڑی مشکلات برداشت کی ہیں۔ میں بھی حق کی راہ میں تلخ نتائج کو Face کرنے یعنی مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اللہ جل شانہ مجھے استقامت بخشے۔

پرنسپل:۔ میں تم سے Sermon (دینی اور مذہبی لیکچر کا) ہفتہ وار پیریڈ لے لیتا ہوں اور آئندہ تلاوت وغیرہ کے لیے سٹیج پر نہیں آنے دوں گا۔

حافظ:۔ آپ کی مرضی۔ آپ جیسے مناسب سمجھیں کر گزریں۔

پرنسپل:۔ اگر تمہیں اس رات سٹیج سے دھکا دے دیتا تو پھر . . .

حافظ:۔ اگر اس قسم کی مجرمانہ جرأت تھی تو اس کا مظاہرہ کر دیتے۔ آپ کو کس نے روکا تھا۔

پرنسپل:۔ اگر تبلیغ کا شوق ہے تو نوکری چھوڑ دو۔ پرائیویٹ تبلیغ کرو۔

حافظ:۔ جناب عالی! میں انہی اداروں میں رہ کر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے، تم جیسے لوگوں کے سینوں پر مونگ دلنا چاہتا ہوں۔

پرنسپل:۔ (ایک دوسری مجلس میں فرمایا) تم نے ان آیات سے میرے مہمان شعراء کی بے عزتی کی ہے۔

حافظ:۔ قرآن تو عزت و سرداری کا سامان ہے۔ یہ سراپا نور ہے۔ سرچشمۂ ہدایت و موعظت ہے۔ اس سے سکون و اطمینان اور عزت نصیب ہوتی ہے۔ نہ کہ بے عزتی دراصل خدا و رسول کا حکم توڑنے میں بے عزتی و رسوائی ہے۔ آپ دیکھیں کہ کیا مخلوط تعلیم سے خرابی، بے عزتی اور بے حیائی کا رواج نہیں ہوتا؟ میں تو چار سال سے برابر کوشش کر رہا ہوں۔ یہاں کے عوام کو سمجھاتا رہتا ہوں۔ کہ مخلوط تعلیم بالعموم مسلمانوں کے لیے اور بالخصوص حضرت عباسؓ سے تعلق رکھنے والے یہاں کے عبور کوہستانیوں کے لیے کسی صورت بھی مفید اور باعث عزت نہیں۔

ڈیرہ غازی خان کے ناظم نشر و اشاعت کا تقرر

ڈیرہ غازی خان دفتر جمعیت کا اہم اجلاس ہوا جس میں مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیت علماء اسلام سے ناظم نشر و اشاعت کی تجویز پیش کی اجلاس نے متفقہ طور پر مولانا عبدالمالک صاحب شیرپوری کو اس عہدہ کیلئے منتخب کر لیا اور اجلاس نے طے کیا کہ آئندہ کوئی خبر یا بیان یا قرارداد ناظم نشر و اشاعت کی معرفت پریس میں جانی چاہیے۔

ڈی۔ سی جھنگ کی پہلی مہربانی

ڈی۔ سی جھنگ نے مولانا منظور احمد چنیوٹی کی جمعہ کی ایک تقریر پر زیر دفعہ ۱۶ پبلک ۱۹۶۰ء پرچہ کر دیا ہے۔ مولانا نے سیشن جج جھنگ سے قبل از گرفتاری عبوری ضمانت کرا لی ہے۔

جمعہ پر جمعیت علماء اور اسلام کی طرف سے تمام مساجد میں ڈی سی صاحب کے اس اقدام اور مردانی نواز پالیسی کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ ان سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا کے خلاف اس مقدمہ کو فوری طور پر واپس لیکر بڑھتے ہوئے اضطراب کو ختم کریں۔

جمعیت علماء اسلام ڈیرہ غازی خان کے دفتر کا قیام

جمعیت علماء اسلام ڈیرہ غازیخان کیلئے ایک عظیم الشان دفتر قائم کر دیا گیا ہے یہ دفتر نیو کالج روڈ پر واقع ہے مولانا محمد مزمل صاحب کو ہمہ وقتی ناظم دفتر مقرر کر دیا گیا ہے مولانا نے نہایت سرگرمی سے جمعیت کا کام شروع کر دیا ہے اور عنقریب ضلع کی تمام شاخوں سے مکمل اور مستقل رابطہ قائم کر دیا جائے گا آئندہ ماہ اہم افراد پر مشتمل ایک وفد تمام ضلع کا دورہ کرے گا۔

آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں

چند تلخ حقائق و واقعات

از مولانا محمد اسحاق خان صاحب ناظم
جمعیت علماء آزاد کشمیر

آزاد کشمیر میں سردار عبدالقیوم صاحب کے برسر اقتدار آجانے کے بعد ہمیں کچھ توقع ہو چکی تھی۔ کہ یہ ریاست اسلامی قوانین کے احیاء و نفاذ میں مثالی کردار ادا کرے گی، اسی لیے ہم نے اپنے کالموں میں، وقتاً فوقتاً آزاد کشمیر کے علماء کرام اور عوام کو ان سے غیر مشروط تعاون کی اپیل کرتے رہے ہیں اور کچھ دردِ پردہ سازشوں کے آثار کی طرف ان کو توجہ دلاتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد اسحاق صاحب ناظم جمعیۃ علماء آزاد کشمیر نے چند تلخ حقائق پر سے پردہ اٹھایا ہے۔ ان کا مضمون قارئین کی آگاہی کے لیے پیش کیا جا رہا ہے اگر سردار عبدالقیوم خان صاحب اس بارہ میں وضاحت کرنا چاہیں تو ترجمان اسلام کے صفحات حاضر ہیں۔

(ادارہ)

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے جماعتی ترجمان، ہفت روزہ "ترجمان اسلام لاہور" نے اپنی ۲۸ مئی کی اشاعت میں "آزاد کشمیر سازشیوں کی زد میں" کے عنوان یک مختصر اداریہ شذرہ شائع کیا ہے جس میں پچھلے کچھ رہے سے آزاد کشمیر میں رونما ہونے والے بعض ان انتہائی درجہ دلآزار، اور دکھ دہ واقعات کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے دینی حلقوں کو نہایت ہی دکھ پہنچایا ہے، اور ان کے تذکرے کے بعد کالم نویس نے انتہائی دلسوزی کے ساتھ علماء آزاد کشمیر اور دوسرے دیندار عوام کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔ یہ صورت حال خاصی پریشان کن ہے اور آزاد کشمیر کے غیور علماء کو گہرے غور و فکر اور سنجیدہ اقدامات کی دعوت دے رہی ہے، ہم علماء آزاد کشمیر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ دین دشمن عناصر کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے سردار عبدالقیوم صاحب کی اسلامی اصلاحات کو پوری طرح کامیاب بنائیں، اور اسلامی آئین کے نفاذ کے سلسلہ میں اپنی خدمات منظم اور متحد ہو کر سردار صاحب کے حوالے کریں، تاکہ دین دشمن عناصر سردار صاحب نیک دل سربراہ ریاست کو گھیرے میں لینے کی گھناؤنی سازش میں ناکام و نامراد ہوں" اس اقتباس سے بظاہر یہ تاثر قائم ہوتا ہے کہ صدر حکومت تو اسلامی نظام حیات کے قیام کے سلسلہ میں مصروف جدوجہد ہیں لیکن علماء آزاد کشمیر کی طرف سے انہیں، تعاون حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ان کی کوششیں کامیاب نہیں ہو رہی ہیں۔ اس لیے حقیقت حال کی وضاحت اور صحیح مکالمی کیلئے ذیل میں اس بارہ کچھ ضروری مواد نہایت اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

تاکہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے کروڑوں درد مندانِ ملت ٹھنڈے دل اور گہری غور و فکر سے کام لیکر صحیح نشاندہی کر سکیں کہ قصور کس کا ہے اور کتنا۔ صدر موصوف کا یا عوام و علماء کا حکومت نے کیا کردار ادا کیا اور علماء کرام نے کیا اور کتنا و کونسا بھی ذمہ دار اور دیندار شخص علماء کی اس بارکس کوتاہی کی نشاندہی کرے میں پوری ذمہ داری سے اس کا ذمہ اٹھانے کیلئے تیار ہوں، بلکہ میں اس شخص کے انتہائی ممنون احسان اور شکر گزار ہوں گے، اور اس کے منتظر بھی رہیں گے جو اس بار ہماری کسی کوتاہی اور فرد گزاشت کی نشاندہی کرے، کیونکہ یہ آزاد کشمیر کی بالخصوص اور پوری ملت اسلامیہ کی تاریخ کا بالعموم ایک نازک ترین دور ہے، جس کا اندازہ آپ ان آئندہ تفصیلات سے بخوبی لگا سکیں گے جو ہم نہایت اختصار سے پیش کریں گے۔

آزاد کشمیر کے حالیہ انتخاب

موجودہ صدر حکومت سردار محمد عبدالقیوم خان صاحب اپنی ظاہری شکل و صورت اور اسلامی نظام حیات کے قیام سے متعلق اعلانات کے باعث عموماً اسلامیان ملت کے دلوں میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامیان ریاست کے حالیہ صدارتی انتخابات میں دوسرے صدارتی امیدواروں کو مسترد کرتے ہوئے ان کا بھرپور ساتھ دیا، اور ان کی کامیابی کے لیے ہر قسم کی قربانی کے جذبہ سے کام لیا، اگر یہ کہا جائے کہ سردار صاحب اٹھانوے فی صد کامیابی اسی جزبہ صادقہ اور اسلامی نظام حیات کے قیام کی دلی خواہش کا نتیجہ تھی تو اس میں کوئی مبالغہ قطعاً نہ ہوگا، مگر افسوس صد افسوس کہ کم و بیش سات ماہ کی اس کارکردگی سے ان سادہ لوح عوام کو سخت افسوس اور دکھ سے ہمکنار ہونا پڑا۔ جس کا کچھ اجمالی تذکرہ آئندہ کی سطور میں آئے گا۔

علماء کا تعاون

انتخابات میں بھرپور تعاون کے علاوہ صدر منتخب ہونے کے بعد بھی صدر موصوف کو علماء کی جانب سے ہر قسم تعاون کی پیشکش کی گئی، بلکہ بعض ایسے علماء اور دیندار لوگ جو کسی بھی وجہ سے انتخابات کے دوران صدر موصوف کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے۔ انتخابات کے بعد انہوں نے بھی ہر قسم کے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور اسلامی نظام کے قیام کے سلسلہ میں ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا بھرپور وعدہ کیا، جلسوں جلوسوں میں اعلانات کیے، خطوط بھیجے، تار دیئے، اور وفود ملے، وغیرہ وغیرہ، خود راقم الحروف نے اپنی ملاقات کے دوران بڑے ادب و احترام سے پوری دلسوزی کے ساتھ عرض کیا کہ جناب! آپ کی کامیابی جہاں ہمارے لیے خوشی کا باعث ہے۔ وہاں انتہائی کڑی آزمائش بھی ہے، کیونکہ آپ اگر اپنے دورِ اقتدار میں ٹھوس بنیادوں پر اسلام کے لیے کچھ کر سکے تو یہ باعث خیر و برکت ہوگا ہمارے لیے بھی اور پورے ملک کیلئے بھی اور ایک زبردست کارنامہ ہوگا۔ آپ کا اور صنری یادگار بھی اور اگر بالفرض آپ کا یہ دور بھی رائیگاں چلا گیا اور اسلامی حیات کے سلسلہ میں اگر خدانخواستہ اس دور میں بھی کچھ نہ کیا جا سکا تو یہ ایک اتنا بڑا عظیم المیہ ہوگا کہ آئندہ ہمارے راستے بند ہو جائیں گے، اس وقت لوگ ہم سے یہ کہیں گے کہ ہمارا ایک مولوی صدر بنا تھا۔ اس نے کیا کیا جو ہم سے مطالبہ کرتے ہو، اس وقت ہمارے لیے بڑی پریشان کن صورت حال پیدا ہو جائیگی تو امید ہے کہ صورت حال کی یہ نزاکت آپ کے سامنے ہوگی اور آپ اس بارہ پوری سنجیدگی سے ٹھوس بنیادوں پر کام کرنے کے لیے ضرور بالضرور سوچ رہے ہوں گے، اور ہم اس معاملہ میں جانی و مالی ہر دو تعاون کریں گے جو، ہمارے بس میں ہوا، صدر موصوف نے جواباً ارشاد فرمایا کہ آپ نے بالکل بجا کہا ہے اور ہم اس بار پوری کوشش کریں گے اور آپ لوگوں کا تعاون بھی حاصل کریں گے۔

شیخ محمود کی کفریات

۱۹ جنوری ۱۹۷۱ء کو مظفر آباد ڈگری کالج میں سٹوڈنٹس یونین کی حلف وفاداری کی تقریب میں محکمہ تعلیم کے ناظم مسٹر شیخ محمود نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران کہا (الف) زکوٰۃ کی کوئی ایسی غیر شرعی ہو ہی نہیں ہو سکتی جو تمام ازمنہ و امکنہ کے لیے قابل قبول ہو، بلکہ حالات و واقعات کے مطابق اسے حسب ضرورت تبدیل کیا جا سکتا ہے، اسی لیے قرآن میں زکوٰۃ کی تشریح بیان نہیں کی گئی۔ حضور نے اپنے زمانے کے لیے ایک تشریح مقرر کی تھی ہم اپنے حالات

(باقی آئندہ)

ناظم عمومی صوبہ سندھ نواب شاہ جیکب آباد میں

جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب روہڑی ایکسپریس کے ذریعے کراچی سے نواب شاہ پہنچے جماعتی کارکنوں مقامی عہدیداروں اور معززین شہر کے کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کیا اور ان کو تنظیمی اور مالی امور کی طرف توجہ دلائی شہر کے خواص سے خصوصی خطاب فرمایا جماعتی کارکردگی پالیسی اور جماعت کی تنظیم بنانے پر روشنی ڈالی شام کو بذریعہ تیز گام خیرپور پہنچے اور کارکنوں سے ملاقات کرکے سکھر پہنچے جہاں آپ نے شہر کے معززین سے خصوصی ملاقاتیں کیں اور جماعتی کارکنوں سے تبادلہ خیالات کیا اخباری نمائندوں سے بات چیت کی رات کو جلسہ عام سے خطاب کیا اور رات کو ضلع جیکب آباد کے دورے پر روانہ ہوگئے جہاں انہوں نے کارکنوں سے خطاب کیا اور ان کی توجہ جماعتی تنظیم کی طرف مبذول کرائی معززین شہر سے ملاقات کی اور ان کو جماعتی اہمیت پر خطاب کیا بعد ازاں واپس کراچی تشریف لے گئے۔

پاکستان میں آئینی بحران اور سیاسی تعطل کی ذمہ داری مسلم لیگ پر عائد ہوتی ہے

باغ آزاد کشمیر = مولانا امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء آزاد جموں و کشمیر نے ... ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان کی آزادی اور پاکستان کے حصول کے لئے مسلمانوں نے بہت قربانیاں دیں تحریک آزادی میں علماء کرام کی قربانیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ برصغیر کی آزادی کے امکانات کے بعد حصول پاکستان کے لئے مسلم لیگ نے مثالی جدوجہد کی مسلم لیگ کو عامۃ المسلمین کے علاوہ علماء کرام اور مشائخ کی پوری پوری حمایت حاصل رہی۔ بالآخر خدا کے فضل و کرم سے پاکستان بن گیا اور زمام کار مسلم لیگ کے ہاتھ آئی اور مسلم لیگ کو بجا طور پر اس کا حق تھا۔ لیکن ۲۴ برس تک مسلم لیگ پاکستان کو آئین نہ دے سکی مسلم لیگ پر مفاد پرستوں کا غلبہ انتشار اور افراتفری دراصل پاکستان میں آئینی بحران اور سیاسی تعطل کی اصل وجہ ہیں جاہ پسند اور اقتدار پرست لوگوں کی وجہ سے مسلم لیگ کا شیرازہ منتشر ہوتا گیا اور نوبت بایجا رسید کے مسلم لیگ کا وجود بالکل بے معنی ہو کر رہ گیا جس جماعت نے پاکستان حاصل کیا تھا۔ اس کی راہ روی سے پاکستان میں بے شمار مسائل پیدا ہوگئے۔ اور پاکستان ایک مسائلستان بن گیا۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ کالعدم عوامی لیگ بھی مسلم لیگ سے ہی نکلی اور پاکستان کی سالمیت تک کو خطرے میں ڈال دیا۔

مولانا امیر الزمان نے اس امر پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خان عبدالقیوم خان آج تک علماء کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اور ایسے نازک وقت میں دور از کار اور بوسیدہ سیاسی اختلاف کو از سر نو تازگی بخش رہے ہیں۔ جن کے چھڑنے سے افتراق و انتشار کے سوا اور کوئی حاصل نہیں ہوگا مولانا امیر الزماں نے خان قیوم سے کہا کہ وہ مولانا سید حسین احمد مدنی کو ہرگز موضوع بحث نہ بنائیں۔

بیانات و مطالبات اور خبریں

بھیرہ کے مولانا جلال الدین امیر جمعیت علماء اسلام نے صدر مملکت جناب یحییٰ خان صاحب سے مسلمانان بھیرہ کی طرف سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں خالص اسلامی قانون نافذ کیا جائے پاکستان کے دستور میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی دفعہ شامل نہ کی جائے۔ سابقہ دستور کی طرح محض لفظ اسلامی کا پیوند لگا دینا قابل قبول نہ ہوگا۔

مولانا جامع مسجد نور میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا جلال الدین نے تمام سیاسی لیڈروں سے اور تمام مذہبی پیشواؤں و علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مخالفت کی بجائے ملک و ملت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور ملک کا داخلی انتشار ختم کرنے کے لئے موثر کردار ادا کریں۔

اجلاس مجلس عاملہ لکی مروت دفتر جمعیت علماء اسلام میں تحصیل لکی مروت کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت امیر تحصیل مولانا سکندر خان صاحب منعقد ہوا جس میں جمعیت کے مختلف پروگراموں اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل پر غور و خوض کیا گیا ہے۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیت علماء اسلام تحصیل لکی مروت کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل لکی مروت کا کالج ۱۹۶۳ء سے عارضی طور پر چل رہا ہے اس کو فوراً مستقل کیا جائے۔

(۲) تحصیل لکی مروت کے کالج کی بلڈنگ تاحال نہیں ہے نہایت مجبوری ..... ہے۔ پڑھانے کے لئے کمرے نہیں ہیں۔ اسی طرح استادوں کے لئے جگہ نہیں لہٰذا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ کالج ہذا کی تعمیر کے لئے فوراً ہنگامی بجٹ منظور کرکے کالج کے لئے بلڈنگ تعمیر کی جائے۔

(۳) تحصیل لکی مروت کے لئے جو ٹیوب ویلیں اور تالابیں منظور ہیں۔ بعض پر کام شروع ہے اور بعض تاحال عالم عدم میں پڑے ہیں۔ حالانکہ اس علاقہ کے عوام پریشانی کے عالم میں مبتلا ہیں اور پینے کے پانی کا ایک قطرہ کے لئے لوگ ترس رہے ہیں۔ لہٰذا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ان ٹیوب ویلوں اور تالابوں پر فوراً کام تیزی کے ساتھ شروع کریں اور عوام کو پریشانی سے نجات دلائیں۔

ڈرگ کالونی کراچی کا انتخاب

جناب ثناء اللہ صاحب امیر ڈرگ کالونی ۱ء ۳ کراچی منشی عبدالغفور نائب امیر مولانا غلام مصطفیٰ خطیب جامع مسجد ریتہ پلاٹ ناظم اعلیٰ و نشر و اشاعت قاری عطاء اللہ صاحب ناظم جناب عابد حسین صاحب سالار محمد اسماعیل صاحب خازن عہدیداروں کے علاوہ مفتی نعمت اللہ صاحب محمد اسماعیل صاحب مچھلی والے عزیز الدین صاحب محمد نعیم صاحب منصور الٰہی صاحب محبوب الٰہی صاحب پر مشتمل مجلس شوریٰ بنائی گئی۔ ڈرگ کالونی میں نمائندگان کا اجتماع ریتہ پلاٹ میں ہوا جمعیۃ کو مضبوط بنانے اور فراہمی فنڈ پر بھی غور کیا گیا۔

شرم تجھ کو مگر نہیں آتی!

از خطیب پاکستان حضرت مولانا
محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور

آغا شورش کاشمیری گالی دینے کپڑا اچھالنے اور بہتان بکنے میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ غالباً اس نے سب وشتم اور الزام تراشی میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے مولانا ظفر علی خاں کی حمایت میں تھا۔ تو ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے مخالف ہوا تو دنیا بھر کی گندی سے گندی گالی انہیں دے ڈالی۔ مولانا اختر علی خاں نے معمولی سا اختلاف کیا تو وہ کونسی گالی ہے جس سے ان کو نہ نوازا گیا ہو۔

مولانا محمد علی جالندھری کی تعریف میں آیا تو انہیں قرون اولیٰ کا مسلمان لکھا اور مخالفت ہوئی تو ان کی لائق احترام شخصیت پر وہ چھینٹے اڑائے کہ شرافت سر پیٹ کے رہ گئی۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور مارٹر تاج الدین انصاری کبھی تو شورش کی آنکھ کا تارا تھے مگر مخالفت ہوئی تو اسے نہ ہی مولانا حبیب الرحمٰن کا علم و تقدس یاد رہا اور نہ ہی ماسٹر صاحب کی شرافت و بردباری یاد رہی وہ گالیاں سنائیں کہ لکھنو کی بھٹیارنیاں بھی مات کھا گئیں۔

سیاسی رہنماؤں یا مذہبی و دینی مقتداؤں یا روحانی جس کی اس نے ایک دفعہ تعریف کی ہے اس کو ضرور گالی دے کر اپنے قلم کو گندا کیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ایک زمانہ تھا جب شورش کاشمیری پیپلز پارٹی کے رہنما جناب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی تعریف میں قصائد لکھتا تھا۔ اور ان سے سیاسی اختلاف رکھنے والوں کو وادی سیاست کے جاہل اور اقتصادیات سے بے خبر قرار دے کر حسب عادت گالیوں اور مطاعن کی گردان کہہ ڈالتا تھا۔ کراچی جب رہا ہوا تو نصرت بھٹو کو ملنے ان کی قیام گاہ پر گیا اور کراچی سے لاہور تک ہر اسٹیشن پر مسٹر بھٹو کی صفائی دیتا رہا مگر جب اختلاف کیا تو مسٹر بھٹو کو ماں بہن بیٹی تک کی گالی دی گئی۔ ایک وقت تھا کہ حضرات درخواستی۔ مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی اسے احمد بن حنبل رح کے وارث نظر آتے تھے۔ اور اس دور میں انہیں علم و تقویٰ کی صحیح تصویر قرار دیا۔ آئین شریعت کانفرنس لاہور میں ان کے ساتھ جینے اور مرنے کا عہد و پیمان اور آرزو۔ مگر اب یہی حضرت درخواستی مدظلہ۔ مفتی محمود صاحب مدظلہ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ہیں جن کو مسلسل گالیاں دیتا آرہا ہے۔ چٹان کا کوئی شمارہ ایسا نہیں جس میں اکابر جمعیت علمائے اسلام کو اس نے اپنی دریدہ دہنی اور یاوہ گوئی کا نشانہ نہ بنایا ہو۔ مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی کو گالیاں دینا انہوں نے اپنا ڈلیفنر بنا لیا ہے۔ گویا چٹان اگر کسی شمارے میں ان حضرات کے بارہ میں خاموش ہو گا تو آئندہ شمارہ میں اس کی تلافی کی جائے گی۔ اس صورت حال کو ہم نے مسلسل دیکھا مگر صبر و تحمل سے برداشت کئے رکھا۔

مگر اب جب کہ مدیر چٹان نے الزام تراشی کی حد کر دی اور وہ جھوٹ جمعیت علمائے اسلام کے اکابر اور جماعت کے ذمہ لگائے جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں۔ بلکہ مدیر چٹان نے اپنی جھوٹ کی پٹاری سے نکال کر سوانگ رچایا ہے اور اپنے تماشائیوں سے بھرپور داد وصول کرنے کی ایک مکروہ چال چلی ہے مدیر چٹان کی مسلسل یاوہ گوئی کے بعد ضروری ہوا ہے کہ اس کے ان الزامات کا نوٹس لیا جائے اور اس کی ان لن ترانیوں کا محاسبہ کیا جائے: اگرچہ اب بھی ہم ان کی طرح گالیاں دینے سے معذور ہوں گے کیونکہ وہ اس مسلہ میں ملک بھر میں "سپیشلسٹ" قرار دیئے گئے ہیں اور وہ کئی اداروں اور جماعتوں سے تمغات حاصل کر چکے ہیں انہی کا حق ہے اور ہم انہی کے لئے مخصوص کئے رکھتے ہیں۔ مگر میں شورش سے چند سوالات پوچھتا ہوں امید ہے وہ مجھے مایوس نہیں کرے گا۔

اولاً تو اس بات پر روشنی ڈالیں کہ جن لوگوں کی تعریف میں تو زمین آسمان ایک کر دیتا ہے وہ یکدم اتنے بڑے اور گندے کیسے ہو جاتے ہیں، کہ وہ تمام خوبیاں ان کی یکسر معدوم ہو جاتی ہیں۔ جن کا تو خود اقرار کر چکا ہوتا ہے۔ کیا تیری غلط رائے کو نہ ماننا اور تجھ سے اختلاف کرنا ہی بڑے بھلے کی کسوٹی ہے۔ تجھ سے اتفاق رکھنے والا تو قرون اولیٰ کا مسلمان قرار دیا جائے اور جو تیرے جھوٹ اور کذب افترا کو نہ مانے تو اسے ابوجہل اور مردود قرار دیا جائے۔ کیا اسی کا نام اسلام اور شرافت اور حیا ہے جس کا تو آئے دن ڈھنڈورا پیٹتا رہتا ہے۔ کیا تو نے اللہ کے ہاں جواب نہیں دینا۔ یا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو یقین دلا دیا ہے۔ کہ جو منہ میں آئے بکتے رہو تمہاری نجات اور مغفرت یقینی ہے؟

ثانیاً۔ تو آئے دن بکتا ہے کہ جمعیت علمائے اسلام کا قادیانیوں کے ساتھ سمجھوتا اور معاہدہ ہو چکا ہے۔ اور تو نے اس شمارے میں بھی اپنے قلم سے گند گی پھینکی ہے۔ کہ جمعیت قادیانی پیپلز پارٹی ایک ہیں بتا! (اگر تجھ کو آجزت یاد ہے) کہ جمعیت نے قادیانیوں سے کب اور کہاں اور کس وقت سمجھوتا یا کوئی معاہدہ کیا ہے۔ آنجہانی بابچی شائیں نہ کر، بلکہ وہ تمام معاہدے اور سمجھوتے کی دستاویز شائع کی جائیں ورنہ جھوٹے پر خدا کی لعنت و پھٹکار کے لئے تیار ہو جاؤ۔

ثالثاً۔ تو نے ۱۱ اکتوبر کے شمارہ میں لکھا ہے (جزائی ہے حضرت مولانا مفتی محمود بالتابہ صحاح ستہ کی تمام جلدیں اپنی بغل میں داب کے لاڑکانہ شریف میں بہ نفس نفیس چیئرمین ..... کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے ہیں۔ یہ خبر پی پی آئی کی ہے ہم نے پچھلے شمارہ میں عرض کیا تھا کہ جمعیت علماء اسلام (برعکس نہند نام زنگی کافور) بھٹو کے بغیر بے بول کی صدا ہے یا واؤ مجہول یہ لوگ مشرقی پاکستان میں بایاں بازو کے

باقی آئندہ

مسائل و افکار

کالج کے ایک نوجوان کا مشہور منکر حدیث مسٹر غلام احمد پرویز کے نام

کھلا خط

از طرف نور محمد ہانی بی۔ ایس۔ سی اسلامیہ کالج پشاور

آپ اکثر و بیشتر اپنے خطبات و مقالات میں اپنے مخصوص طرز فکر کے لحاظ سے پاکستانی قوم کو موجودہ تنزل و بربادی کے عمیق گڑھے سے باہر نکال کر ترقی کے راستے پر گامزن کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور آپ اپنی کوششوں کو اسی مقصد کے حصول کے لئے صرف کر رہے ہیں کہ قوم کو عروج و ترقی حاصل ہو۔ آپ ان اسباب و علل کی طرف بھی قوم کی توجہ مبذول کراتے رہتے ہیں کہ جن کی وجہ سے قوم موجودہ ذلت و پستی کے گرداب میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ (بزعم خود) اپنی بصیرت کے مطابق قرآن کے اصولوں سے استفادہ حاصل کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ علامہ اقبالؒ اور قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی "تشریحات و ملفوظات" سے بھی مستفید ہو کر قوم کو ترقی کی صراط مستقیم دکھلاتے ہیں آپ قوم کی موجودہ ذلت و نامرادی کی اصل وجہ مروجہ تعلیم (نظام و نصاب تعلیم) گردانتے ہیں۔ اور زیادہ زور (بلکہ تمام زور جس کی تشریح آگے آ رہی ہے) اسی نقطہ پر دیتے ہیں کہ نظام تعلیم و نصاب تعلیم کو نظریہ پاکستان کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے۔ اور ساتھ ہی ساتھ پرانی نسل کی کچھ یوں ترجمانی کرتے ہیں کہ ان کا احترام ہمارے دلوں سے بالکل خارج ہو جائے۔ اور قوم کو اس طرف متوجہ کرنے میں برابر کوشاں رہتے ہیں کہ جتنا جلدی اور جس طرح بھی ہو سکے قوم کو ان "ملاؤں" کے بے رحم چنگل سے آزاد کرایا جائے۔ مذہب (عقلی ہیرا پھیری میں آ کر) کی گرفت ان پر سے کمزور بلکہ ختم کر دی جائے۔ اور جس اسلام کو وہ صدیوں سے اپنے سینوں سے لگائے آ رہے ہیں۔ اس کو چھوڑ کر میری طرف توجہ دیں۔

آپ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کالج کے طالب علموں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ چونکہ میں خود ایک طالب علم ہوں۔ اس لئے طالب علموں کی کمزوریوں کو (جو کہ ان کو اپنے دین سے عقیدت کی بنا پر پیش آتی ہیں) خود ان کے اندر رہ کر جان چکا ہوں اور اس طرح ہر ذی ہوش طالب علم ان لوگوں کی نفسیات سے ایک حد تک واقفیت حاصل کر کے ان کے مذموم عزائم سے واقف ہو چکا ہے۔ جو کہ کالج کے طالب علموں کو اپنا شکار بنا رہے ہیں یا ماضی میں ان کو شکار بنایا گیا۔

جہاں تک طالب علموں کا تعلق ہے۔ وہ خود اس مروجہ نظام و نصاب تعلیم سے تنگ آ چکے ہیں۔ اور ان میں سے اکثریت اس بات سے متعارف ہو چکی ہے کہ ہم کو کیوں کر یہ مخصوص تعلیم دلائی گئی یا دلائی جا رہی ہے۔ بہرحال کالج کا نوجوان اس تعلیم سے اپنی بیزاری کا اعلان کر چکا ہے۔ بلکہ اب تو قوم کا ہر بہی خواہ اس بات کا زبان قال و حال سے اظہار کر رہا ہے کہ قوم کو غلامی کی اس لعنت سے نجات دلائی جائے (ظاہر ہے یہ کام صرف اور صرف حکومت ہی سرانجام دے سکتی ہے) لیکن چونکہ حکومت کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھوں میں رہی۔ جن کی علمی، عقلی اور عملی تربیت ان اداروں میں ہوئی۔ جن کے متعلق خود علامہ اقبالؒ مرحوم نے کہا تھا ؎

شکایت ہے خداوندا مجھے یاران مکتب سے
سبق شاہین بچوں کو دیتے ہیں خاکبازی کا

اور ہاں اکبر الہ آبادی مرحوم کو بھی بالآخر کہنا پڑا۔

؎ یوں قتل پہ بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

؎ طفل میں بو آئے کیا ماں باپ کے اطوار کی
دودھ تو ڈبے کا ہے اور تعلیم ہے سرکار کی

(ان دونوں حضرات میں سے نہ تو کوئی مسجد کا امام تھا اور نہ ہی کوئی ملاں)

گستاخی معاف! آپ کی معلومات کے لئے اتنا عرض کر دوں کہ "ملاں" اس وقت بھی جبکہ یہ نظام نصاب تعلیم قوم کو ایک مصلح کی طرف سے دیا جا رہا تھا، نہ تو اس نظام و نصاب تعلیم کو جاری کرنے کا خواہاں تھا اور نہ ہی اس نے اپنے ہاتھوں سے اس مروجہ تعلیم کو رواج دیا۔ بلکہ اس نے اپنی خداداد بصیرت کے تحت علی الاعلان کہا تھا کہ یہ تعلیم مسلمان قوم کے لئے تباہی کا ایک سبب ثابت ہوگی۔ "ملاں" کے مخالفین آج زبان قال و حال سے اس پیشگوئی کی تصدیق کر رہے ہیں کہ قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

"ملاں" اس مروجہ تعلیم کے روز اول سے لے کر آج تک اس کے محرکات و مضمرات سے قوم کو آگاہ کرتا رہا ہے اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اس نے اس کام کے لئے تاریخ کو اپنے خون سے رنگینی بھی بخشی۔

(غیر یہ تو اسے نظر آتا ہے جو آنکھیں کھول کر تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے۔ جن لوگوں نے تاریخ سے آنکھیں بند کر دیں تو پھر اللہ تعالیٰ زمانہ کے حادثات سے ان کی آنکھوں پر مکے مار کر آنکھیں کھلواتا ہے)

حکمرانوں کے مندرجہ بالا ٹولہ نے وقت کی اہم ترین ضرورت کو پس پشت ڈالے رکھا۔ آزادی کے بعد چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہمارے حکمران اس فضا کو یکسر ختم کر کے صحیح اسلامی فضا پیدا کرتے۔ گورے انگریز کے زمانہ میں تو صرف کالج کی فضا ہی خراب تھی۔ گمان کا لے انگریزوں نے (جن کو صرف اپنے اقتدار سے غرض تھی، آج کل کی سیاست ہمارے دعویٰ کی زبان حال سے تصدیق کر رہی ہے۔ کیونکہ دیوار بنیاد پر ہی جاتی ہے اور پھل درخت سے جدا نہیں ہوتا) نہ صرف کالج کی فضا کو بدستور خراب رکھا۔ بلکہ اس کے ساتھ مزید دیگر قسم کی بے حیائیوں اور سماجی برائیوں کو عام کیا۔ مثلاً سینما، سرکاری جوا۔ ریس کورس۔ سودی کاروبار، جم خانے، مینا بازار اور اب ٹی وی کے گندے اور مغرب اخلاق پروگرام۔ الغرض اس قسم کی دیگر سرگرمیاں جاری کیں جس سے کالج ہی کے نہیں بلکہ کالج سے باہر کے نوجوانوں کے بھی اخلاق بری طرح متاثر ہوئے۔ یہ تمدن اور معاشرے کے خلاف ایک گھناؤنی سازش تھی۔ جس کا مقصود یہ تھا کہ پاکستانی قوم کو موجودہ تمدن سے پیچھے دھکیل کر تمدن کے اس وحشی دور میں لے جایا جائے کہ جس میں انسان مادر زاد ننگا رہا کرتا تھا۔ اور جس میں ماں بہن کی کوئی تمیز نہ تھی تاکہ اس طرح متوازن معاشرے کو ڈانواں ڈول اور

( ) معاشرہ میں تبدیل کر کے انسان کو انسان سے لڑایا جا سکے۔ تاکہ ہمارے سفلی جذبات کی تکمیل و تسکین ہو سکے۔ یہ برائیاں بقول

کا کام دے رہی ہیں۔ اور میرے نزدیک تو طالب علموں نے اخلاق کو مزید خراب کرنے کے لئے عمل انگیز کا کام دے رہی ہیں۔ اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ ان برائیوں کو معاشرہ میں ثقافت جیسی پاک و مقدس اصطلاح قرار دیا گیا۔ جس نے اس زہر ہلاہل کے اوپر مٹھاس کا کام دیا۔ جب اس سازش کی تہہ میں جاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان سماجی برائیوں اور بے حیائیوں کو "ثقافت" کہنے والے نہ تو "ملاں" ہیں اور نہ ہی "ملاں زدہ" بلکہ ان برائیوں کے موجد اور سرپرست نہ صرف وطن عزیز میں "ملاں" کی مخالفت کرتے رہے بلکہ بیرون وطن سات سمندر پار جا کر (اپنے آقاؤں اور محسنوں کے پاس) بھی اسی "ملاں" کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ کیا ہمارے سابق صدر محمد ایوب خاں صاحب نے امریکہ میں یہ بیان نہیں داغا تھا کہ پاکستان کو "ملا ازم" سے خطرہ ہے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے (خواہ وہ آزادی سے پہلے کی ہو یا بعد کی) کہ حکمرانوں نے "ملاں" کو اپنے تیغ ستم کا نشانہ بنایا اور معاشرہ میں ایک ایسا طبقہ پیدا کرنے کی کوشش کی جو "ملاں" کا مذاق اڑایا کریں۔

میری ان باتوں سے "ملاں" کا دفاع کرنا مقصود نہیں بلکہ ان باتوں سے میرا مقصد و صرف اتنا ہے کہ مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان معاشرتی برائیوں کے پس منظر کو سامنے لانا ہے اور جن سے طلبہ تنگ آ چکے ہیں اور جن کے وجود نے طلبہ کی زندگیوں کو اجیرن بنا کر رکھ دیا ہے۔

آپ اکثر اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں (اور لیڈران

کرام سے بھی اس بات کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی آپ کے ہمنوا بن جائیں) کہ قرآن کے نزدیک نہ تو جداگانہ انتخابات صحیح ہیں اور نہ ہی مخلوط انتخابات اور قومی اسمبلی یا اس قسم کے دوسرے کلیدی اداروں میں صرف اور صرف مسلمانوں کو حق نمائندگی حاصل ہے۔ دیگر قومیں (جو پاکستان میں بس رہی ہیں) نہ تو یہ حق رکھتی ہیں کہ ان کو مسلمانوں جیسی شہریت دی جائے اور نہ ہی ان کو ملک کی کلیدی آسامیوں پر متمکن کیا جا سکتا ہے۔ اور آپ کے نزدیک پاکستانی قوم کی سیاسی تباہی کی یہی مرکزی وجہ ہے۔ چونکہ آپ (بقول آپ کے) صحیح بات کہنے سے نہیں چوکتے اور ایک منصلح کی طرح بات صاف صاف قوم کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اس لئے کیا آپ ملک کے نوجوان طبقہ کو یہ بات بتلائیں گے کہ ملک و قوم اور نظریۂ پاکستان کے ساتھ سب سے پہلے کس شخص نے ایسی غداری کی کہ اس نے ملک و قوم کے لئے انتخابات کا مخلوط یا جداگانہ طریقہ تجویز کیا۔

آپ مروجہ نظام و نصاب تعلیم کو بدلنے پر تو زور دیتے ہیں۔ مگر مذکورہ بالا سماجی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے ابھی تک آپ کی طرف سے کوئی اقدام نہیں کیا گیا، نہ زبانی نہ تحریری (جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں) ہم بھی اس مروجہ تعلیم سے تنگ آ چکے ہیں۔ ان "سماجی و ثقافتی اداروں" میں دلچسپی لیکر (بلکہ دلچسپی دلا کر) نہ صرف ہمارے قیمتی وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ بلکہ ہم سے والدین کے گاڑھے پسینے کی کمائی بھی بے تحاشا دبے دریغ ان مروجہ کاموں پر خرچ کرائی جا رہی ہے دوسرا ان "اداروں" سے ہمارے ذہن داخلی طور پر بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ ان کی کیفیت یہ ہے کہ ہمیں نہ تو باہمی زندگی میں سکون ملتا ہے اور نہ ہی گلاس روم میں ہمارا دل لگتا ہے۔ بس یہی جی چاہتا ہے کہ .....

یورپین لوگ ہپی اسی لئے بنتے ہیں کہ وہ زندگی سے فرار چاہتے ہیں۔ نوجوانوں میں خودکشی کی وارداتیں ان ہی "سماجی و ثقافتی اداروں" کا منطقی نتیجہ ہیں۔ اس طرح جب ہمارے ساتھی جائز و ناجائز طریقوں سے امتحان پاس کر کے عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو ان کی کیفیتوں سے آپ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ یہ آئے دن کی ڈکیتیاں، قتل و اغوا اور اسی قسم کی دوسری غیر قدرتی وارداتیں جو معاشرہ میں عام ہو چکی ہیں (جن کا اخبارات میں ذکر آتا رہتا ہے۔ بلکہ اب تو وہ اخبار، اخبار ہی نہیں کہلا سکتا۔ جس میں اس قسم کی وارداتوں کے پانچ، دس واقعات تفصیل سے تحریر نہ کئے گئے ہوں) ان ہی اداروں کی وجہ سے تو ظہور پذیر نہیں ہوتیں اور کون سے محرکات ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ واقعات رونما ہوتے ہیں؟ ہو سکتا ہے کوئی دانشور یہ کہے کہ جو لوگ ایسے برے فعل سرانجام دیتے ہیں۔ وہ ان اداروں سے اچھے نتائج اخذ نہیں کر سکتے۔ اگر فی الواقعہ ایسا ہی ہے تو معاشرہ کو کیوں ان گورکھ دھندوں میں چلنا پڑا رہا ہے۔ جن کو کہ وہ سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ اگر چند ایک لوگ ان کو "سمجھنے" کی صلاحیت رکھتے بھی ہیں تو کیا کسی ترقی پذیر ملک کے لئے ان فضول کاموں کے لئے رقم موجود ہوتی ہے اور وقت ان لوگوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہے۔

کہ وہ ان کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔ یہ معاشرے کے ساتھ سراسر ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ ان فلموں ہی کی وجہ سے گلی گلی عاشقوں کی جو کھیپ تیار ہو کر معاشرہ کو ناکارہ اور مفلوج بنا رہی ہے۔ اگر اسی طرح یہ سلسلہ (عاشق فیکٹریاں) چلتا رہا۔ تو کیا ایسی نسل جس نے فلمی ستاروں پر کمند ہی ڈالنا اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا ہو۔ اپنی بڑی زندگی کو باطل کے خلاف (غیر تمدنی سرگرمیوں کے خلاف) مسلسل جدوجہد میں صرف کرنے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کرنے کے قابل بنا سکے گی (جہاد) پہلے تو سینما گھر کے نوجوانوں کے لئے محض ایک شغل تھا اور فضولیات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا۔ مگر اب سرکار کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی وجہ سے یہ لعنت کالج لائف کے لئے ایک مستقل ضرورت بن گئی ہے۔ چھ سات روز کی بات ہے کہ دو لڑکوں نے (جو کہ فلموں کے شوقین تھے) جن کی عمر بالترتیب ۱۶ سال اور گیارہ سال ہے۔ دن دہاڑے دارالحکومت (راولپنڈی) کے بھرے بازار سے (اس دیدہ دلیری کے ساتھ کہ نہ تو ان کو آگے کی فکر تھی اور نہ پیچھے کا کوئی ہوش) ایک گھوڑا ٹانگہ بھگا کر حسن ابدال لے آئے۔ کیا اس طرح فلموں کے ذریعہ نئی نسل کو دشمن کے طیاروں کو اغوا کرنے کی مشق تو نہیں کرائی جا رہی ہے۔

گھر معاشرہ میں اکائی کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ اکائی میاں بیوی کے درمیان نکاح کے ذریعہ وجود میں آتی ہے۔ اور طلاق کے ذریعہ ختم ہو جاتی ہے۔ کتنے ہی گھر (معاشرے کی اکائیاں) ہوں گے۔ جو ان فلموں کی وجہ سے برباد ہو رہے ہوں گے۔ ابھی پچھلے ہی دنوں فلمسٹار اعجاز اور مغنیہ نور جہاں کو اسی المناک مرحلہ سے گذرنا پڑا۔ اعجاز نے نور جہاں کو طلاق دے دی۔ اس طلاق کے اسباب و محرکات پر نہ صرف فلمی دنیا کی صحافت نے بلکہ ملک کی قومی صحافت نے بھی اپنے اپنے تئیں شائع کئے۔ تفصیلات میں جائے بغیر کہ جو بھی اس واقعہ کا محرک ہو۔ بہرحال فلم کو اس میں بڑا دخل ہے۔ کیا اسی طرح ان فلموں کو معاشرے میں جاری و ساری رہنے دیا جائیگا۔ تاکہ معاشرہ کے سکون و امن کو برباد کیا جا سکے۔ اور معاشرہ طرح طرح کی تمدنی برائیوں سے دوچار ہوتا رہے۔ کیا قرآن معاشرہ کو برباد کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے (اور یقیناً نفی میں ہوگا) تو پھر آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ آپ نے ان "سماجی و ثقافتی اداروں" کے بے رحم وجود کو معاشرہ سے ختم کرنے کے لئے کیا خدمات سرانجام دی ہیں۔

ان اداروں اور مروجہ تعلیم کے درمیان بالکل ایسا ہی تعلق ہے۔ جو ایک درخت اور اس کے پھل میں ہوتا ہے۔ پھل درخت کا حاصل ہوتا ہے۔ اور جس طرح پھل درخت سے مختلف نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ ادارے بھی اس مروجہ تعلیم سے مختلف نہیں ہیں۔ اور یہ ادارے اس تعلیم کا حاصل ہیں۔ اس وقت مروجہ نظام تعلیم و ثقافت ایک رائے (کی حیثیت) تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ معاشرے میں عملاً نافذ ہو کر بار آور ہو چکا ہے۔ کیا اس وقت صرف اور صرف تعلیم کی تبدیلی پر زور دینے سے معاشرہ کی تمام برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ ہرگز نہیں۔ اب آپ ہی اندازہ لگائیں کہ جو لوگ اس قسم کے پھلوں سے ہر وقت اور ہر طرح لطف اندوز ہو رہے ہوں۔ کیا وہ ایسا درخت کو جڑ سے کاٹ دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے نہیں۔ تو پھر اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تاکہ قوم معاشرتی و تمدنی لحاظ سے ترقی و عروج پر پہنچ جائے۔ ہم سب کو بیک آواز ہو کر ان "سماجی و ثقافتی اداروں" کے قلع قمع پر توجہ دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی ساتھ مروجہ تعلیم کو بدلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر بالفرض مروجہ تعلیم کو بالکل اسی طرح مرتب کیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ آپ سمجھ رہے ہیں۔ اس سے تو صرف ان طلبہ کو فائدہ پہنچے گا اور صرف ان ہی کے اخلاق درست ہوں گے۔ کہ جو نئے نصاب کے تحت تعلیم حاصل کریں گے۔ لیکن ان ہزاروں بلکہ لاکھوں نوجوانوں کے اخلاق کے متعلق آپ کا کیا فیصلہ ہوگا کہ جو نئے نصاب تعلیم کے تحت حاصل نہیں کر سکے۔ کیا ان کو ان "سماجی و ثقافتی اداروں" کی تہذیب و زینت کے لئے وقف کر دیا جائے گا۔ جو قوم کے "رہنماؤں" نے ان کو عطا کئے ہیں۔ اگر آپ کی طرف سے ان اداروں کو ختم کرنے کی کوشش نہ کی گئی اور نوجوان صرف اور صرف مروجہ تعلیم کو بدلنے کی رٹ لگاتے رہے تو لامحالہ وہ یہی سمجھیں گے کہ آپ کو فی الواقعہ نہ تو اس مروجہ تعلیم سے کوئی عناد ہے اور نہ ہی اس کے پھل کو آپ معاشرے کے لئے تباہ و بربادی سمجھتے ہیں۔ اگر صرف تعلیم پر زور دیا جاتا رہا۔ تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی۔ جو لڑائی کے وقت اپنے دشمن کو ختم کرنے کے لئے دبے ہوئے پتھر کو ہاتھ ڈالتا ہے۔ مگر اس کی تمام کوشش عبث و بیکار جاتی ہے۔ اور دشمن اس پر خود اسی کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے قابو پا لیتا ہے۔

آپ نے "طلوع اسلام" کے شمارہ ستمبر ۱۹۷۱ء میں صفحہ ۱۷ پر "رنگینیٔ خونِ شہداء" عنوان کے تحت لمبے چوڑے مقالہ کے ذریعہ اپنے مافی الضمیر کو اپنے قارئین تک پہنچانے کے لئے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ مگر حضرت علامہ اقبالؒ کے اشعار کا آدھا مطلب بیان کرنا اور آدھے کو حذف کر جانا کسی طرح بھی اچھا فعل نہیں گردانا جا سکتا۔ کیا علامہ اقبالؒ کی کئی "یا" کا یہی مطلب ہے کہ ان کے کلام کے اس حصہ کو خوب اچھالا جائے۔ جس سے کہ اپنے مقاصد پورے ہو سکیں۔ اور اس حصہ کو (آنکھوں کے ہوتے ہوئے بھی) حذف کر دیا جائے جس سے اپنے مقصد بیان پر زد پڑتی ہو۔ اس طرح کے عمل سے دوسرے لوگ کیا اندازہ لگا سکتے کہ علامہ مرحوم کے کلام (جو کہ باطل کے خلاف ایک نعرۂ مستانہ تھا) کی عداری کی پٹاری سے زیادہ وقعت نہیں ہے۔ جس میں سب کچھ موجود ہے۔ بس ضرورت صرف ایک عداری کی ہے۔ جو اس پٹاری سے مختلف اوقات میں مختلف چیزیں نکال نکال کر لوگوں کو مسحور و محظوظ کر کے اپنا الو سیدھا کرتا رہے۔ میرا مطلب اس مقالہ کے

صفحہ ۳۵ پر لکھے ہوئے اس شعر سے ہے کہ ؎

تمدن، تصوف، شریعت، کلام
بتانِ عجم کے پجاری تمام

آپ اپنے مقالہ میں "تصوف" اور "شریعت و کلام" پر خوب برسے۔ مگر جس چیز نے فی الواقعہ معاشرہ کو ناکارہ اور مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ اس کے خلاف آپ نے ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ جو گھن کی طرح معاشرہ کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔ اور وہ چیز مروجہ تمدن ہے۔ اسی مروجہ تمدن کی وجہ سے قوم کے نوجوانوں کے اخلاق بڑی حد تک تباہ ہو چکے ہیں۔ اور ان کے اخلاق کا دیوالیہ نکل چکا ہے۔ حالانکہ تمدن انسان میں اخلاق ہی ایک ایسی کسوٹی ہوتی ہے۔ جس سے انسان کو پرکھا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے۔ حضرت نبی اکرمؐ کی بعثت کا مقصد قرآن یہی بتاتا ہے کہ وہ انسانیت کی تکمیل کے لئے اس دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ قرآن کہتا ہے کہ

تخلقوا باخلاق اللہ۔ (اپنے اندر اخلاق خداوندی (سچائی، راست بازی، حریت، رحمت، شفقت وغیرہ) پیدا کرو۔

لیکن موجودہ تمدن نے ان سماجی اور ثقافتی اداروں کی وجہ سے سچائی کا جنازہ نکالا۔ راست بازی عنقا کر دی گئی۔ حریت برائے نام بھی باقی نہیں چھوڑی۔ اس معاشرہ میں رحمت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور شفقت کو ایسا ذلیل کیا گیا ہے کہ شفقت کا نام لینا معاشرہ میں گناہ سمجھا جانے لگا۔

بقیہ مسائل و افکار

اختر کاشمیری

جوابِ آں غزل

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تحریکِ آزادی کے بہت بڑے علمبردار تھے

مضمون ہذا "نوائے وقت" کو بھیجا گیا، لیکن شائع نہیں کیا گیا۔ جو قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

۲۱ر اگست کے نوائے وقت میں شائع ہونے والے میرے ایک مضمون پر ۲۶ر اگست کے "نوائے وقت" میں ایک مضمون نگار نے قدم اٹھایا ہے۔ اختلاف رائے کا ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ لیکن مضمون نگار نے اخلاقی قدروں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جس مخصوص لب و لہجہ میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ کی بے داغ شخصیتوں پر چھینٹے لگانے کی کوشش کی ہے۔ وہ کسی شریف آدمی کا کام نہیں۔ مضمون نگار اس قابل نہیں تھا کہ اس کی کسی بات کا نوٹس لیا جاتا۔ لیکن بعض احباب کے تقاضوں اور اس خیال نے مجھے جواباً قلم اٹھانے پر مجبور کیا کہ مضمون نگار صاحب ہماری خاموشی اور شرافت سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے علماء کی توہین و تذلیل کو اپنا شعار بنا لیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ شاید دنیا میں مجھے کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ موصوف باور کریں کہ میدانِ محشر میں ان سے جو محاسبہ ہوگا سو ہوگا۔ لیکن دنیا میں بھی محاسبہ کرنے والے لوگ موجود ہیں۔ موصوف گھر بیٹھ کر تو ذوقِ تسکین کر سکتے ہیں۔ لیکن کھلے بندوں اس کام کی جسارت کرنا لوہے کے چنے چبانے سے کم نہیں شاید انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہو کہ میں علماء کی تنقیص کر کے کسی خاص گروہ سے داد حاصل کر لوں گا۔ لیکن میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کسی مخصوص محفل میں اس قسم کے مقالے پڑھیں تو ممکن ہے کہ آپ کے ہمخیال دوستوں کے سرہائے مبارک جوش میں آ کر فرطِ حیرت سے جھومنے لگیں اور مرحبا و سبحان اللہ کے نعرے بلند ہوں۔ لیکن عملی دنیا میں آپ ایسے بے پایاں خواب دیکھنے کی کوشش نہ کریں۔ مضمون نگار نے کہا ہے:۔

(۱) اس قسم کی تحریریں نظریہ پاکستان کے سخت منافی ہیں۔

(۲) مولانا بخاریؒ، مولانا مدنیؒ، مولانا آزادؒ، صاحب ایمان نہ تھے۔ نعوذ باللہ۔

(۳) مولانا بخاریؒ نظریہ پاکستان کے خلاف تھے۔

(۴) میں نے (اختر نے) اندھا مقلد ہونے کی وجہ سے بخاریؒ کی تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے

(۵) مولانا بخاریؒ قائد اعظم پر بازاری قسم کے فقرے چست کیا کرتے تھے

(۶) ان لوگوں کو کانگریس نے بھاری قیمت کے عوض خرید رکھا تھا۔

اب یہ فیصلہ منصف مزاج اربابِ بصیرت ہی کر سکتے ہیں کہ کونسی تحریریں اور کس کی تحریریں نظریۂ پاکستان کے مقاصد کے منافی ہیں۔ مضمون نگار جس تاریک دنیا میں بستے ہیں۔ شاید وہاں ان کی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بارے میں استعمال کردہ حیا سوز اور شرافت سے عاری تراکیب، منافقت، عیاری، کفن چور، ہندو کانگریس کا ایجنٹ، درویشی بہروپ، سیاسی بھانڈ، بے ایمان وغیرہ کو نظریۂ پاکستان کے مقاصد کے عین مطابق سمجھا جاتا ہوگا مضمون نگار کا اپنی مادری زبان میں یہ شریفانہ اندازِ تحریر اور طرزِ تکلم ان کے عقل و خرد کے دیوالیہ پن، ذہنی افلاس اور فکری کج روی کی برہنہ تصویر ہے ؎

یکے دزد باشد کہ نامش دبیر

ہمیں اپنی کمزوری کا شدید احساس ہے کہ مضمون نگار کے مضمون میں استدلال کی جستجو کے باوجود ہمیں بیجا عصبیت اور اندھی جذباتیت کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔ نئی روشنی کے اندھیرے میں پروان چڑھنے والے اس مضمون نویس کو ان کلمات کے ادا کرنے میں جھجک تک محسوس نہیں ہوئی۔ جن کی ادائیگی سے زبانِ کفر بھی یقیناً لکنت کھا جاتی۔ رندانِ مے پرست سیاہ مست ہی سہی۔ اے دوست! گفتگو تو شریفانہ چاہیئے۔ رہا یہ کہ میں اندھا مقلد ہوں۔ ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی دھوپ چھاؤں کی پیداوار کسی قحبہ خانے سے نکلتے ہی ایسی مجذوبانہ بڑ ہانکنے لگے۔ تو اہلِ خرد ماننے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ مضمون نگار نے نشہ میں یہاں تک کہہ دیا ہے کہ مولانا بخاریؒ، مولانا مدنیؒ اور مولانا آزادؒ صاحبِ ایمان نہ تھے اب ان سے کون پوچھے کہ اگر یہ لوگ صاحبِ ایمان نہ تھے۔ جنہیں آسمان نے خاک چھان کر پیدا کیا تھا تو کیا قحبہ خانوں کی تاریکیوں میں جنم لینے والے اور عشرت کدہ حیوانیت میں پھلنے پھولنے اور پروان چڑھنے والے خاندان کی ناپاک ذریت ہی مسلمان ہے۔ تعفن آ رہی ہے تیرے نصرانی طریقوں سے۔ خدا جانے کہاں یورپ سے تیری نسل ملتی ہے (اختر) مضمون نگار نے اپنے فحاش اور فاش طرزِ تخاطب کے ضمن میں "عجمی متنبی" کی امت کا منافقانہ انداز اختیار کرتے ہوئے قائد اعظم علیہ الرحمۃ کا نام بھی لیا ہے۔ ہمارے خیال میں اس قسم کے شرافت سے عاری لوگوں کو قائد اعظمؒ کا نام زبان پر نہیں لانا چاہیئے۔ کیونکہ شیروں کا تذکرہ بھیڑوں کے منہ سے اچھا نہیں لگتا۔

مضمون نگار نے یہ بھی کہا ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نظریۂ پاکستان کے مخالف تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو موصوف نظریۂ پاکستان کے پس منظر سے لاعلم یا مجاہدین آزادی کی دشمنی میں تجاہلِ عارفانہ کا ارتکاب فرما رہے ہیں۔ کیونکہ تحریکِ آزادیٔ ہند اور اس کے نتیجہ میں ہندوستان سے انگریزوں کا انخلاء نظریۂ پاکستان، تحریکِ پاکستان، تقسیمِ مملکت، وجودِ پاکستان یہ مختلف چیزیں ہیں۔ جہاں تک تحریکِ آزادیٔ ہند کا تعلق ہے تو اس میں حصہ لینے والا ہر مسلمان نظریۂ پاکستان اور قیامِ پاکستان کا حامی تھا۔ گویا تحریکِ آزادیٔ ہند قیامِ پاکستان کی طرف پہلا قدم تھا۔ اگر ہندوستان آزاد نہ ہوتا، تو قیامِ پاکستان کا خواب کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکتا تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء نے تحریکِ آزادیٔ ہند میں سب سے بڑھ کر قربانیاں دی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ سرزمینِ ہند میں بسنے والے لوگوں میں سے کوئی شخص مکتبِ دیوبند کے فضلاء سے بڑھ کر حریت پسند ہونے کا عملی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس باب میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا کردار سب سے منفرد تھا۔ وہ اپنے وقت میں تحریکِ آزادی کے سب سے بڑے مذہبی علمبردار تھے۔ انگریز دشمنی کو اگر تقسیم کر لیا جائے تو دس میں سے

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی وفد کا دورہ سندھ

حضرت امیر اور حضرت ناظم عمومی کی ہدایت پر مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی اور شیخ محمد یعقوب صاحب پرنسپل جمعیۃ علماء اسلام کا ایک مرکزی وفد مرکزی فنڈ کے سلسلے میں ۳۰ اکتوبر سے ۱۱ نومبر (۱۰ رمضان المبارک تا ۲۲ رمضان المبارک) تک سندھ کے مختلف مقامات کا دورہ کرے گا۔

سندھ کی صوبائی اور تمام اضلاع کی ضلعی و مقامی شاخوں کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے تیاری کر کے وفد کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور دورہ کو کامیاب بنائیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:

۳۰ اکتوبر رات کو ملتان سے روانگی۔ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر، سکھر اور خیرپور (مقامی جمعیۃ اور صوبائی جمعیۃ پہلے سے پروگرام بنالے) ۲ و ۳ و ۴ نومبر ضلع نواب شاہ (صوبائی جمعیۃ کا کوئی عہدہ دار ہمراہ ہو، اور مقامی جمعیۃ پہلے سے پروگرام بنالے۔ ۵ و ۶ نومبر حیدرآباد (۵ نومبر کو جمعہ ہے) مولانا عبدالقادر قاسمی حیدرآباد میں جمعہ کی نماز پڑھائیں گے۔ مقامی جمعیۃ پہلے سے پروگرام بنالے۔ ۷، ۸، ۹، ۱۰ نومبر کراچی شہر۔ مقامی جماعتیں باہمی مشورہ کر کے پہلے سے پروگرام بنالیں۔ ۱۱ نومبر۔ ملتان کے لئے واپسی

ماہنامہ منبر الاسلام کی افتتاحی تقریب

کراچی۔ ماہنامہ منبر الاسلام کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں شہر کے معززین اور بعض اہل قلم حضرات نے شرکت کی۔ رسالہ کا افتتاح مہمان خصوصی جناب شیخ عبداللہ صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلسٹی نے کیا۔ تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مدیر رسالہ جناب حافظ محمد اسماعیل نے رسالہ کی غرض وغایت و مدعا بیان کیا۔

آخر میں مہمان خصوصی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ آج کے اس فتنوں کے دور میں ایسے اہم رسالہ کا وجود از حد ضروری ہے۔ انہوں نے اس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ اس دور میں مختلف قسم کے فتنے سر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور نوجوان طبقہ اس سے خاص طور پر متاثر ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے رسالے منظر عام پر آئیں۔

حلقہ لاجپت نگر میں جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شاہدرہ لاہور کے زیر اہتمام جامعہ قاسمیہ نئی آبادی میں ایک بڑا کامیاب جلسہ ہوا جس میں تحصیل شاہدرہ کے عوام اور علماء حضرات مولانا محمد ابراہیم صاحب اور حضرت مولانا حمید الرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا اغراض و مقاصد پر والہانہ انداز میں تقریر فرمائی۔ اور ایک انتظامیہ کمیٹی کی تشکیل دی۔

(محمد شفیع غوری حلقہ شاہدرہ)

لاہور میں ممبر سازی کی مہم

جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کی شاخ نے ممبر سازی کی مہم شروع کر دی ہے۔ اور عوام بڑے شوق سے فارم رکنیت پُر کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھاٹی گیٹ میں ۲ اکتوبر کو چوہدری عبدالکریم صاحب کے مکان پر ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت مولانا محمد فاضل صاحب اور حمید الرحمٰن صاحب عباسی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام سے متعارف کروایا، اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ بعد میں عوام نے بڑے شوق سے جمعیۃ کے فارم رکنیت پُر کئے۔ اور اتفاق رائے سے علاقہ کی ممتاز شخصیت جناب حاجی محمد بشیر صاحب کو کنوینر منتخب کیا۔

کاتب ترجمان اسلام کو صدمہ

ترجمان اسلام کی کتابت جاری تھی کہ اچانک اطلاع ملی کہ ترجمان اسلام کے کاتب چودھری سراج الدین صاحب کی ہمشیرہ انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین! ادارہ کاتب صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

—— اس اچانک وفات سے کاتب صاحب دفتر تشریف نہیں لا سکے۔ جس کی وجہ سے طباعت میں تاخیر ہوئی اور دوسرے کاتبوں نے کتابت بھی اچھی نہیں کی۔

۹/۱۰ حصے تنہا شاہ جی کے حصہ میں آئی ہے اور باقی ایک حصہ دوسرے لوگوں میں تھا۔ وہ انگریز کو دنیا کے کسی خطہ میں دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ نصف صدی تک وہ انگریز کے خلاف بغاوت کی چنگاریوں کو ہوا دے کر ہندوستان کے طول و عرض میں آگ بھڑکاتے رہے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جو کام تحریک آزادی کی نقیب تحریکوں کے تمام لیڈروں کی تقریروں اور تحریروں سے نہ ہو سکتا تھا، وہ بخاریؒ کی ایک ہی تقریر کر دیتی تھی مستقبل کا غیر متعصب مورخ جب تاریخ حریت لکھے گا، تو کتاب حریت کا کوئی ورق بخاریؒ کے تذکرہ سے خالی نہ رہ سکے گا۔ تاریخی حقائق کی روشنی میں ہمارے اس دعویٰ کو غلط نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کہ مسلمانان ہندوستان کو سب سے پہلے جس شخص نے درس حریت دیا۔ وہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھا۔ مضمون نگار کو شاید یہ معلوم نہ ہو کہ جب ہند و آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے۔ مسلمان اس وقت خواب غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کے بدترین دشمن نہرو کو بے تاج بادشاہ کا لقب مل چکا تھا۔ انگریز ملک چھوڑنے پر مجبور ہو چکے تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سب سے پہلا مبلغ اسلام تھا۔ جس نے مسلمانان ہندوستان کو خواب خرگوش سے بیدار کرتے ہوئے کہا تھا کہ "ہندوستان کے مردہ مسلمانو! تم کون سے صور اسرافیل کے منتظر ہو؟ ہندو آزادی مانگ رہا ہے اور تم بے حس و حرکت پڑے ہو۔ یاد رکھو۔ ہندو انگریز سے زیادہ کمینہ خصلت دشمن ہے۔ اگر تم اس کے غلام بن گئے، تو مٹے جاؤ گے۔ اگر تم غلام ہی رہنا چاہتے ہو، تو موجودہ قفس میں کون سی برائی ہے۔ قفس تو بہر حال قفس ہی ہے۔ خواہ وہ انگریز عیار کا ہو، خواہ ہندو مکار کا۔ پس اگر تم اپنے رشتہ فلاح میں بدبختی اور غلامی کی گرہ نہیں لگانا چاہتے ہو، تو کسی صور اسرافیل کا انتظار کئے بغیر اپنے ایک اکلوتے ملک کے حصول کے لئے جنگ آزادی لڑو، ہندوؤں سے زیادہ تو تم کو وطن کی ضرورت ہے۔ ہندو اپنے تمام مردے ایک گڑھے میں ڈال کر جلا سکتا ہے لیکن تم ایسا نہیں کر سکتے۔ اسے صرف زندہ رہنے کے لئے زمین کی ضرورت ہے۔ لیکن مسلمانوں کو زندہ رہنے کے لئے دو فٹ اور مرنے کے لئے چھ فٹ زمین کی ضرورت ہے۔

غرض مولانا بخاریؒ نظریہ پاکستان کے قطعاً مخالف نہیں تھے۔ بلکہ مملکت کے طریق تقسیم کے مخالف تھے۔ مولانا بخاریؒ۔ مولانا مدنیؒ، مولانا آزادؒ کا نظریہ یہ تھا کہ موجودہ تقسیم جن خطوط پر کی جا رہی ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے مفید نہیں۔ انہوں نے جس اندیشہ کا اظہار کیا تھا۔ وہ صحیح ثابت ہوا۔ تقسیم ہند کی جو راہ اس وقت نکالی گئی تھی، وہ درست نہ تھی۔ اس انوکھی تقسیم کے نتیجہ میں آج مشرقی و مغربی پاکستان میں اس قدر فاصلہ حائل نظر آتا ہے اور موجودہ بحران بھی اسی غلط تقسیم کے نتیجہ میں رونما ہوا ہے۔

مضمون نگار کا یہ کہنا کہ مولانا بخاریؒ، مولانا مدنیؒ، مولانا آزادؒ کو کانگریس نے بھاری قیمت کے عوض خرید رکھا تھا تاریخ کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش ناکام کے سوا اور کچھ نہیں کیونکہ ان لوگوں نے اپنے پیچھے کوئی اثاثہ نہیں چھوڑا۔ بخاریؒ کے قبیلہ میں تو اپنی آخری آرامگاہ کے لئے دو گز زمین کا ٹکڑا بھی نہ تھا۔ ایسے شخص کے متعلق کوئی اندھا متعصب ہی اتنا گھناؤنا الزام گھڑ سکتا ہے۔ رہے مولانا مدنیؒ اور مولانا آزادؒ، تو ان کی زندگی بھی کھلی کتاب کی طرح سب کے سامنے ہے۔ رہا یہ کہ مولانا بخاریؒ قائداعظم پر بانداز قسم کے فقرے چست کیا کرتے تھے۔ یہ بھی اتنا سنگین جھوٹ ہے کہ شاید مضمون نگار کے علاوہ شیطان بھی ایسا جھوٹ گھڑنے کی جسارت نہ کر سکے گا۔ شاہ جی نے جس زبان سے قرآن پڑھا ہے۔ اس زبان سے کبھی گالی نہیں دی۔ انگریز کی معنوی اولاد جس کے خلاف جہاد کرتے کرتے شاہ جی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کو بھی کبھی گالی نہیں دی قائداعظمؒ تو ایک عظیم انسان تھے۔

اختر کاشمیری

ناظم اعلیٰ تنظیم علماء اسلام پاک و کشمیر

جمعیت طلبا اسلام

انتخابات جمعیۃ طلباء اسلام

خان پور رحیم یار خان میں طلباء کا اجتماع ہوا طلباء نے جمعیت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔ صدر محمد عبداللہ ماجد آزاد نائب عبدالوہاب صدیقی ناظم عمومی عبدالعزیز بھٹی محمد یوسف ہزاروی، ناظم نشریات محمد صادق، خان پور خازن امین شریف چارسدہ پشاور۔ جمعیۃ طلباء اسلام کا اجلاس سعید شاہ صاحب کی زیر صدارت ہوا جس میں گورنمنٹ کالج چارسدہ کے طلباء کے علاوہ پشاور یونیورسٹی کے سید ہمایوں شاہ صدر جمعیۃ پشاور نے شرکت کی حفظ الرحمن نے چار نکاتی منشور پیش کیا درج ذیل انتخاب ہوا۔ صدر شجاعت خان نائب صدر رحمت شاہ، نادر شاہ ناظم عمومی حمید اللہ خان ناظم ظہور احمد خان نشتر ناظم نشریات جان بادشاہ خازن عبدالصمد۔

—— سمندری ضلع لائل پور۔ صدر شیخ محمد سعید، نائب صدر محمد عاشق، ناظم عمومی محمد مشتاق، ناظم شوکت علی ناظم نشریات ضیاء الرحمن، فاروقی اور حافظ محمد شفیع خازن ریاض احمد۔

—— کوٹلہ مغلاں (ڈیرہ غازی خان) صدر عبدالوہاب صدیقی نائب صوفی نور محمد ناظم عمومی مسٹر فدا حسین ناظم امان اللہ ساقی خان محمد اسماعیل ورکھان۔

جیکب آباد

جمعیۃ طلباء اسلام جیکب آباد کنونشن کنڈہ کوٹ میں ہوا۔ تعارفی اجلاس اور نئی بننے اجلاس عبدالستار سندھی کی صدارت اور قاری میر محمد نائب ناظم جمعیۃ کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئے عمرالدین ناظم جمعیۃ کنڈہ کوٹ نے اغراض و مقاصد بیان کئے آخری تقریر عبدالستار سندھی نے کی تیسرا تنظیمی اجلاس۔

جمعیۃ طلباء اسلام کنڈہ کوٹ کے زیر اہتمام شام کو ساڑھے چار بجے کیفے الرشید میں مفتی اعظم پاکستان، قائد جمعیۃ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہ عالیہ نے طلبا اور معززین کے اجتماع سے خصوصی خطاب فرمایا۔

مفتی صاحب نے خلافت اور نیابت کے موضوع پر طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے انسان کی تخلیق کا مقصد سمجھایا۔ اور طلبا کو انگریز کی اس سازش سے آگاہ کیا جس سازش پر عمل کرتے ہوئے انگریز نے طلباء کے اندر مسٹر اور ملا کا فرق پیدا کیا۔ مفتی صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام کے وجود کو پاکستان کے طلبا کے لیے ایک نیک فال قرار دیا۔ اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جمعیت طلباء اسلام کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

اس کنونشن میں تقریباً ۳۰ طلباء نے ضلع جیکب آباد سے مہمرین و مندوبین کی حیثیت سے شرکت کی۔

(بندہ محمود الحسن)

کنوینر جمعیت طلباء اسلام سکھر

جمعیت طلباء اسلام سکھر کے پانچ کارکن۔

جناب عبدالستار چنہ، ضیاء الدین سومرو، محمد اقبال شیخ محمد یونس بھٹی اور شفیع محمد سومرو، نے انٹرسائنس میں شاندار کامیابی حاصل کی یہ سب ہائی کلاس فسٹ ڈویژن لیکر کامیاب ہوئے ہیں۔

ان حضرات کے اعزاز میں جمعیت طلباء اسلام سکھر کی طرف سے ایک شاندار عشائیہ دیا گیا جس میں تقریباً ۲۰ طلبا نے شرکت کی۔

حافظ عبدالستار صاحب کی تلاوت کے بعد محمد اقبال شیخ نے طلباء سے خطاب کیا۔

(محمود الحسن سکھر)

مطالبہ

جمعیت طلباء اسلام پیر جو گوٹھ (ضلع خیرپور) کے ایک اجلاس میں سیکنڈری تعلیم صوبہ سندھ سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول پیر جو گوٹھ میں تعلیمی نظام بہت ہی گھٹیا ہے اساتذہ بہت کم ہیں اور ان میں سے بھی اکثر غیر حاضر رہتے ہیں لہٰذا اس سکول کے معیار تعلیم کو بڑھانے کی طرف خاص توجہ دی جائے۔

انہوں نے یہ بھی بتلایا کہ اس کے علاوہ دوسرے سکولوں میں طلبا کی تعداد بھی کم ہے اور اساتذہ کی تعداد کافی ہونے کے ساتھ ساتھ معیار تعلیم بھی کافی بہتر ہے اس سلسلے میں گورنمنٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی بارہا حکام بالا کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے لیکن کوئی بھی اصلاحی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

علی پور کالج یونین کے انتخاب

جمعیت طلباء اسلام علی پور یونین کالج کے انتخابات میں حصہ لے رہی ہے۔ جمعیت طلبا اسلام علی پور کے صدر جناب چوہدری مسٹر محمد سرور کالج، یونین علی پور کی صدارت کا انتخاب لڑ رہے ہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام ساہیوال کے زیر اہتمام درس قرآن کی ایک نشست میں مولانا منظور احسن صاحب محمودی خطیب مسجد شہدائے خطاب فرمایا۔

جمعیۃ طلبا اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ

—— کا اجلاس ——

جمعیۃ طلبا اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس سکھر میں عبدالحمید نور صاحب، نائب صدر صوبہ سندھ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ بحراللہ ہزاروی ناظم عمومی صوبہ سندھ، نظام الدین نائب صدر سندھ مقصود احمد ناظم سندھ۔ اقبال شیخ سکھر۔ اصغر علی شاہ پیر گوٹھ اور حزب اللہ شکارپور اجلاس میں شریک ہے۔ اس کے علاوہ محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلبا اسلام پاکستان اجلاس کے دوران موجود رہے اور کارروائی کا جائزہ لیتے رہے۔ محمد اسلوب قریشی خیرپور ڈویژن کی دو روزہ کنونشن میں شرکت کے لیے سکھر آئے تھے۔ اس اجلاس میں صوبہ سندھ کی تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ اور سندھ کی تمام شاخوں کے لیے ایک واضح پروگرام ترتیب دیا گیا جس کا اعلان خیرپور ڈویژن کی کنونشن کے آخری اجلاس میں کر دیا گیا تھا اور تمام شاخوں کو بذریعہ خطوط مطلع کر دیا گیا ہے۔ اجلاس کے اہم فیصلے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱:۔ صوبہ سندھ کا صوبائی دفتر کراچی میں ہوگا۔ عنقریب اس دفتر کے لیے جگہ حاصل کی جائے گی۔

۲:۔ سندھ کی تمام شاخیں براہ راست مرکزی دفتر سے خط و کتابت کی بجائے صوبائی عہدیداران سے رابطہ قائم رکھیں گی۔

۳:۔ عبدالواحد ناظم نشر و اشاعت سندھ کو تنظیمی میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے بنیادی رکنیت سے خارج کر دیا گیا اور ان کی جگہ محمد اقبال شیخ سکھر کو ناظم نشر و اشاعت مقرر کیا گیا۔

۴:۔ محمود الحسن سکھر کو رکن شوریٰ نامزد کیا گیا۔

جمعیۃ طلبا اسلام صوبہ سندھ کی مجلس عاملہ کے ایک فیصلہ کے مطابق بحراللہ ہزاروی ناظم عمومی صوبہ سندھ نے ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر کو حیدرآباد ڈویژن کا دورہ کیا۔ مقصود احمد ناظم سندھ ان کے ہمراہ رہے۔ نومبر کے آخر میں کراچی اور حیدرآباد ڈویژن کی مشترکہ کنونشن کی تیاریوں کی طرف یہ دورہ ایک قدم ہوگا۔

جاوید پراچہ ناظم عمومی جمعیۃ طلبا اسلام صوبہ پنجاب نے صوبہ سندھ جمعیۃ کی خصوصی دعوت پر خیرپور ڈویژن کی کنونشن منعقدہ ۲۵-۲۶ ستمبر بمقام سکھر شرکت کی اس کنونشن کے بعد انہوں نے کنڈہ کوٹ۔ جیکب آباد۔ شکارپور۔ خان پور۔ ٹنڈو عاقل۔ خیرپور۔ سکھر کا دورہ کیا۔ طلبہ کے خصوصی اجتماعات سے خطاب کے علاوہ عوامی اجتماعات سے بھی خطاب کیا۔

(باقی آئندہ)

کو تسلیم کرنا پڑا کہ صدیقؓ صحیح سمجھے تھے اور یہ اختیار رسول اللہ صلعم کو دیا گیا تھا۔

نیابت رسولؐ

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا جاں گداز واقعہ پیش آیا۔ جانِ نثار صحابہؓ نے یہ اندوہناک خبر سنی۔ اور ہوش کھو بیٹھے۔ امیر علی اپنی مشہور کتاب ہسٹری آف سارا سن ص۱۱ میں لکھتا ہے کہ صحابہ عالم تحیر میں تھے۔ جو جس کے منہ پر آتا کہتے کہ وہ اتنے عظیم الشان ہستی کے مالک تھے جس نے ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں تمام عالم کا نقشہ بدل دیا۔ وہ بھی رفیق اعلیٰ سے جا ملے اتنے میں مزاج شناس رسول آگئے اور حجرہ عائشہ صدیقہ میں داخل ہوئے۔ رسول کریم کے چہرہ مبارک پر غور سے دیکھا۔ اور پھر بوسہ دیا اور کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ حیات و ممات دونوں میں خوش حال ہیں۔ جب حجرہ سے باہر نکلے ہجوم کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ اندوہ الم کا ایک پہاڑ ہے جو ان پر ٹوٹ پڑا اور عمرؓ ہیں کہ شمشیر برہنہ لئے قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نہیں مرے جو شخص کہے گا۔ کہ آنحضرت مر گئے ہیں اس کا سر اڑا دوں گا آپ نے عمر کو آواز دی اے قسمیں کھانے والے ٹھہر جا۔ جلدی نہ کر اور فرمایا۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبل الرسل ..... لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا پردہ اٹھ گیا۔ یہ اسی مزاج شناس رسول کی شخصیت تھی۔ جس نے اس موقع پر جس صبر و تحمل اور جس ضبط و بصیرت سے اس نازک مرحلہ پر قوم کو بھٹکنے سے بچایا اور سہارا دیا۔ سقیفہ بنی سعدہ میں جمع انصارؓ نیابت رسول کے مسئلہ پر بحث و تمحیص کر رہے تھے اور یوں ایک ایسا فتنہ اٹھتا نظر آتا ہے جو مسلمانوں کی صفوں میں انتشار و افتراق کی راہیں کھول دیتا اس موقعہ پر بھی صدیق اکبرؓ مرکز امت کو قائم رکھتے ہیں یہی وہ وقت ہے جب حضرت عمرؓ نے انت ثانی اثنین کہتے ہوئے بیعت کی اور بعد میں باقی اصحاب پیغمبر نے بیعت کی۔ احتجاج طبرسی کے ص۵۲ مطبوعہ اشرف مصنفہ احمد بن ابی طالب طبرسی نے لکھا ہے۔

یعنی پھر حضرت علیؓ مرتضیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی۔ بخاری شریف میں آتا ہے۔ فرمایا کہ اے صدیق جب حضور اکرم صلعم نے آپ کو دین (نماز) میں ہمارا امام مقرر فرمایا ہے۔ تو ہم آپ کو دنیا میں بھی اپنا امام (خلیفہ) مقرر کرتے ہیں احتجاج طبرسی نے ص۵۶ میں لکھا ہے قال اسامہ لہ ... . تاریخ بخاری میں ہے ایک عورت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی مسئلہ پوچھا جب وہ واپس جانے لگی۔ تو اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر پھر کبھی آؤں تو آپ نہ ملیں تو کس سے مسئلہ دریافت کروں حضور نے فرمایا اگر تم مجھ کو نہ پاؤ تو ابوبکرؓ سے دریافت کر لینا۔

قرآن و حدیث میں مقام

سورۂ توبہ نور النساء میں بیشتر مقام پر اور کتب احادیث میں سیدنا ابوبکرؓ صدیق کے فضائل و احادیث میں ۳۱۶ تین سو سولہ مقام میں ایک سو اکیاسی ۱۸۱ احادیث احادیث صرف آپ کے فضائل کے متعلق ہیں ۱۸۸ احادیث ایسی ہیں جن میں صدیقؓ و فاروقؓ کی فضیلت کا بیان ہے ۱۷ احادیث میں مجموعی طور پر خلفائے ثلاثہؓ کے فضائل کا ذکر ہے چودہ احادیث ہیں خلفائے اربعہ کے فضائل مجموعی طور پر ہیں اور ۱۶ احادیث ایسی ہیں جن میں خلفائے اربعہ کے علاوہ دیگر صحابہؓ کرام کے فضائل بھی مذکور ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا مرتبہ اولاد علیؓ کی نگاہ میں

محمد بن علیؓ ابو طالب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون افضل ہے۔ آپ نے فرمایا "ابوبکرؓ" (بخاری)

(۲) حضرت امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ و عمرؓ رسول خدا کے بہت قریب تھے (۳) حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ کہ ابوبکرؓ و عثمانؓ، دونوں امام عادل تھے۔ ان کے دشمن بہت ہیں لیکن ہم ان کے دوست ہیں۔

(۴) حضرت امام باقرؓ نے فرمایا جو لوگ ابوبکرؓ و عمرؓ سے تبرا کرتے ہیں۔ ان سے بری ہوں حضرت امام جعفر مترجم ص۲۶۶

(۵) حضرت جعفر صادق نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ میرے نانا ہیں کیا کوئی شخص اپنے آباؤ اجداد پر سب و شتم کرتا ہے

(۶) حضرت زین العابدین نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر کے مرتبہ کے متعلق فرمایا کہ ان دونوں کا حضور کے نزدیک وہی مرتبہ ہے جو اس وقت گنبد خضرا میں قربت کا (امام محمدؒ)

اولیات صدیقی

آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے (۲) آپ کو سب سے پہلے حضورؐ نے حجاج کے قافلے کا امیر اور حضرت علیؓ کو معلم مقرر فرمایا۔ (۳) حضورؐ نے اپنی عین حیات میں آپ کو نماز کا امام مقرر فرمایا اور حضورؐ کی موجودگی میں ۲۷ نمازیں پڑھائیں (۴) حضورؐ کے ساتھ ہجرت کا شرف صرف آپ کو ہوا (۵) ثانی اثنین کا خطاب اور لاتحزن کا تمغہ آپ کے لئے تھا (۶) سورۃ زمر میں اللہ نے سب سے پہلے آپ کو مصداق قرار دیا (۷) سب سے پہلے صرف آپ نے نبی آخر الزمان کے ساتھ نماز پڑھی (۸) صحابہ میں صرف آپ کے خاندان ۴ پشتوں میں صحابی ہوئے (۹) سب سے پہلے آپ میں جن کے سینہ میں حضور نے وحی کو نچوڑ دیا (۱۰) ہر غزوہ میں نبیؐ کے دوش بدوش کفار سے برسر پیکار رہے اور کسی غزوہ میں غیر حاضر نہیں تھے (۱۱) حضرت علیؓ کو سب سے پہلے آپ ہی نے فاطمۃ الزہرا کے رشتہ کی درخواست کا کہا (۱۲) حضرت فاطمۃ الزہرا کو آخری وقت تجہیز و تکفین آپ کی بیوی کے ہاتھوں ہوئی اور یہ شرف بھی انہیں ملا (۱۳) آیت استخلاف کا وعدہ زبانی انہی پر پورا ہوا کیونکہ خلیفہ بلا فصل حضور کے یہی تھے (۱۴) سب سے پہلے آپ نے بیت مال قائم کیا۔ (۱۵) سب سے پہلے مرتدین کے خلاف جہاد کیا۔ (۱۶) سب سے پہلے مسلمہ کذاب اور منکر دین کا قلع قمع کیا۔ (۱۷) اسلام میں سب سے پہلے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنائی اور مسجد نبوی کی توسیع کرائی (۱۸) سب سے پہلے گنبد خضرا میں حضور کے پہلو میں جگہ پائی (۱۹) حضورؐ کے بعد سب سے پہلے آپ کی قبر کو قیامت کے وقت کھولا جائے گا (۲۰) سب سے پہلے انبیاء کے بعد جنت کے ہر دروازے سے آپ کو بلایا جائے گا۔ اقبال نے فرمایا۔

آن امن الناس بر مولائے ما — آں حکیم اول سینائے ما
ہمت او کشت ملت را چو ابر — ثانی اسلام و غار بدر و قبر

علم کی فضیلت

تدریس علم

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تازہ رکھے اللہ اس بندہ کو۔ یعنی، باعزت اور خوش رکھے۔ جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھا۔ اور اس کو ہمیشہ یاد رکھا۔ اور پہنچایا اس کو لوگوں تک پس بعض حامل فقیہہ (یعنی علم دین کے حامل یا دینی بات کے محافظ) سمجھدار نہیں ہوتے۔ اور بعض حامل فقیہہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں۔ جن میں مسلمانوں کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک تو عمل کا خاص طور پر خدا کے لیے کرنا دوسرے مسلمانوں کو بھلائی کی نصیحت کرنا اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ اس لیے کہ جماعت کی دعا۔ اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔

(شافعی، بیہقی، در مدخل، اور احمد ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ دارمی)

تبلیغ دین

ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ تازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سنا اور جس طرح سنا تھا۔ اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے۔ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

اچھی بات

ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فائدہ دینے والی بات عقل مند آدمی کا مطلوب ہے۔ پس جہاں وہ اس کو پائے اس کا وہ مستحق ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عالم دین

ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک فقیہہ (عالم دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدوں سے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

منافق کی دو نشانیاں

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اکرم نے دو عادتیں ایسی ہیں جو منافق میں یکجا نہیں پائی جاتیں۔ ایک تو خلق نیک اور دوسری دینی سمجھ (ترمذی)

طالب علم

انسؓ کہتے ہیں۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص علم کو حاصل کرنے کے لیے (گھر سے) نکلے۔ وہ اس وقت تک کہ (گھر) واپس نہ آجائے۔ خدا کی راہ میں ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

F. No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY Regd. No. 7132
ترجمان اسلام TARJUMAN'E ISLAM
لاہور LAHORE

ایک اہم اپیل

حضرت درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا لاہوری اور دیگر مشائخ و علماء

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ یہاں خالص اسلامی دستور اور نظام نافذ ہو اور اس دستور و نظام کو چلانے والے وہ لوگ ہوں جو قرآن، حدیث اور اسلامی قانون و فقہ پر عبور رکھتے ہوں۔ جب تک ایسا نہیں ہو جاتا، پاکستان کا مستقبل ہی خطرات کی زد میں رہے گا۔

پاکستان کی وحدت، سالمیت، بقاء، استحکام کے لئے اور دشمنوں کی سازشوں داخلی شرپسندوں، علیحدگی چاہنے والوں اور غیر اسلامی نظریات کے حاملوں سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کو پاکستان کی دستوری، قانونی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اساس مہیا کیا جائے۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ان مقاصد کے حصول کے لئے ہی برابر جدوجہد کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور آج جب کہ پاکستان کیلئے اور پاکستان میں اسلام کی بقا کے لئے فیصلہ کن وقت آ پہنچا ہے۔ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیوں کو تیز تر ہو جانا چاہیئے تاکہ اسلامی مطالبات کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

لیکن اس کا انحصار مسلمان عوام و خواص کے تعاون پر ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان جمعیت علماء اسلام کی اس جدوجہد میں شریک ہو جائے اور دامے درمے قدمے سخنے اس جدوجہد میں حصہ لے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل دین اور اسلام کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر قسم کے عطیات، زکوٰۃ، خیرات وغیرہ کی رقوم جمعیت علماء اسلام کے بیت المال میں جمع کرائی جائیں۔ جنہیں شرعی احکام کے مطابق صرف میں لا کر پاکستان کی سلامتی اور اسلام کی سربلندی کے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

ہم پاکستان کے تمام اہل اسلام اور اپنے سے وابستہ افراد سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ وقت کی سب سے بڑی اس اسلامی خدمت میں حصہ لے کر دنیا اور آخرت کا بہترین اجر اور خدا اور رسول کی خوشنودگی حاصل کریں۔"

اللہ تعالیٰ ہی تمام کاموں کے کارساز ہیں

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور (مدظلہ) امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب۔ حضرت مولانا مفتی محمود ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام (حضرت مولانا **غلام غوث ہزاروی** ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) ناظم کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ حضرت مولانا **خان محمد** صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف حضرت مولانا عبدالہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف۔ حضرت مولانا اسعد صاحب بالیجی شریف سکھر۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب پیر شریف لاڑکانہ۔ حضرت مولانا **عبداللہ** صاحب ہلی والے شجاع آباد۔ حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب (مدظلہ) قصبہ عبدالحکیم۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (مدظلہ) وائے پوری خلیفہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے مشائخ عظام نیز حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (مدظلہ) حضرت مولانا **عبدالحق صاحب** ایم۔ این۔ اے (مدظلہ) اکوڑہ خٹک اور اس پایہ کے دیگر جلیل القدر علماء کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے وابستگان، تلامذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام کی معاونت کے لئے اپنے حلقہ اثر کو آمادہ کریں گے۔

امداد عطیات، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کی رقوم بھیجنے کا پتہ

مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام، مرکزی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام پیر محمد لوہاری دروازہ ملتان شہر

نوٹ

حضرات امیر اور حضرات ناظم عمومی کی جانب سے ملک بھر میں جمعیت کے کارکنوں عہدیداروں اور جمعیت سے وابستہ افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آج سے اپنے اپنے حلقوں میں مرکز کے لئے امداد، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ کی وصولی اور فراہمی کے کام میں لگ جائیں اور یہ مہم پورے ماہ شعبان ماہ رمضان زبردست سرگرمی کے ساتھ جاری رہے۔

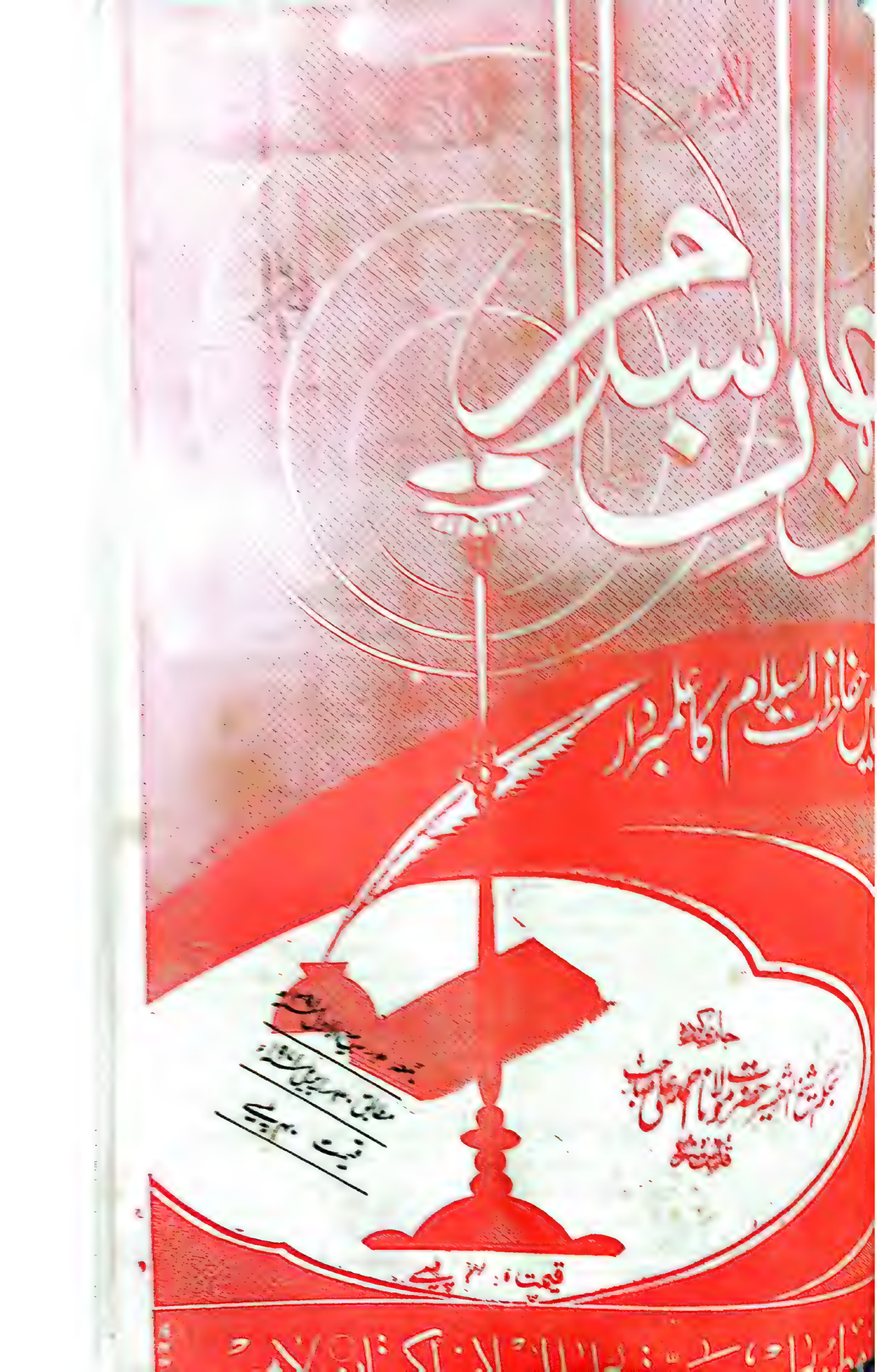

...ان اسلام

...یں حفاظت اسلام کا علمبردار

جائزہ کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

جمعہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء

قیمت ۴۰ پیسے

قیمت: ۳ پیسے

مطبوعہ ... پبلشرز ... لاہور

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر قومی اسمبلی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام

مغربی پاکستان کا ایک اہم اخباری بیان

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے یہ بیان پشاور میں ایک پریس کانفرنس میں دیا تھا، جس کے بعض حصے روزناموں میں شائع ہو چکے ہیں، جس کو من و عن قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

قومی یک جہتی کی ضرورت

اسلام نے اتفاق و اتحاد اور قومی یک جہتی پر پورا پورا زور دیا ہے۔ قرآنی ارشاد ہے:

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

حکم ہے کہ آپس میں نہ جھگڑو (ورنہ) بزدل اور (کمزور) ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ نے خاص انداز سے تین امور کا حکم دیا ہے۔ یک جہتی قائم رکھو۔ کمزوری اور بزدلی کو قریب نہ آنے دو۔ اور اپنا وقار و اقتدار قائم رکھو، تمہاری ہوا نہ اکھڑنے پائے نہ دشمن تم کو کمزور سمجھے۔ مگر تینوں باتوں سے پہلے خدا و رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہماری یک جہتی اور قوت و رعب کا صحیح ذریعہ اسلامی احکام کی پابندی ہے۔

مشرقی پاکستانی بھائیوں سے

مشرقی پاکستان کے بھائیوں سے جن کی غالب اکثریت اسلام کے مقابلہ میں کسی اور چیز کو ترجیح نہیں دیتی یہ عرض ہے کہ مسلمانوں کا اتحاد، مرکزی حکومت سے وابستگی اسلام کا صریح حکم ہے۔ ایسی کوئی حرکت یا اقدام جس سے غیر مسلم ہمسایہ کو مسلمانوں کے مقابلہ میں جرأت پیدا ہو۔ اسلام کے خلاف ورزی ہے۔ دشمنانِ اسلام کے موہوم سبز باغوں اور ان کے زیر اثر اقتدار سے خود مسلمانوں کا اتحاد اور یک جہتی ہزار درجہ بہتر ہے۔

موجودہ حالات و اقدامات کی ذمہ داری

میں مشرقی پاکستان کے مسلمانوں پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام نے مشرقی و مغربی پاکستان کے مسلمانوں میں امتیاز یا ان کے حقوق کے خلاف کبھی نہیں سوچا۔ ہم نے چاہا اور صدر محترم پاکستان کی بھی یہی خواہش تھی کہ منافرت کی بجائے محبت، علیحدگی کے جذبات کی جگہ یک جہتی اور سخت اقدامات کی بجائے مفاہمت کی کوئی صورت نکل آئے۔ اور اس سلسلہ میں جمعیۃ کا وفد شیخ مجیب الرحمٰن سے ڈھاکہ جا کر ملا بھی۔ اور ہم نے یہاں تک کہا کہ جب مرکزی حکومت خود آپ کی بننے والی ہے تو آپ کو مرکزی اختیارات کم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر آپ مفاہمت کی خاطر کسی اور کو اقتدار میں شریک کر لیں تو بالیسی اور اقتدار آپ کے پاس ہونے کی صورت میں آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اب مشرقی پاکستان کے بھائیوں کو خود سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ بات صحیح نہ تھی کہ شیخ مجیب علیحدگی پسندی اور جذبات منافرت سے علیحدہ ہو کر سارے ملک کے وزیر اعظم اور پاکستان کے کرتا دھرتا بن جاتے اور اس طرح وہ مشرقی پاکستان کی معاشی اقتصادی اور تجارتی حالات اچھی طرح سنوارتے۔ عوام کو روزگار مہیا کرتے۔ اور استحصال کے تمام ذرائع کو باختیار خود بند کر دیتے۔ یہ اچھا تھا، یا ضد اور ہٹ دھرمی کر کے حکومت کو موجودہ اقدامات کے لئے مجبور کر کے اپنی قوم کو ابتلاء اور آزمائش میں ڈال دینا جس سے بھارت اور بعض دوسری اسلام دشمن طاقتوں کو ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کا موقعہ مل گیا۔

مشرقی بھائیوں کے لئے لمحہ فکریہ

مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کے لئے اب بھی سب سے اہم سوچنے کی بات یہ ہے کہ ان دو باتوں میں سے کون سی بات ملک و ملت اور اسلام کے لئے مفید ہے۔

ایک یہ کہ دشمن کی مداخلت جاری رہے۔ وہ ملک کے امن کو تباہ کرتے رہیں اور حکومت کو قیام امن اور بقائے ملک کی خاطر کڑی نگرانی کرنی پڑے۔ اس طرح دشمن ہم کو اکساتے لڑاتے اور خراب کرتے رہیں۔

دوسرے یہ کہ ہم حکومت سے تعاون کر کے بیرونی مداخلت کا قلع و قمع کر دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کیلئے

میں مشرقی پاکستان کی جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ارکان و علماء سے عرض کروں گا کہ وہ ملکی حالات کو معمول پر لانے پاکستان کے بقاء و استحکام اور بیرونی مداخلت کو ختم کرنے کے لئے پوری قوت صرف کر دیں۔ اس طرح ہم سرکاری ذرائع سے مشرقی پاکستان کے تکلیف دہ بھائیوں کی پریشانیاں رفع کرنے میں زیادہ کامیاب ہو سکیں گے۔

مشرقی پاکستان کے ارکان اسمبلی سے

میں مشرقی پاکستان کے قومی اور صوبائی ممبروں سے درخواست کروں گا کہ جن جن حضرات نے [illegible] ملکی تقسیم اور باہمی منافرت کی باتیں نہ تھیں اور انہوں نے صرف استحصال کے خاتمے اور مشرقی پاکستان کی [illegible] درست کرنے کی نیت سے شیخ مجیب کا ساتھ دیا، وہ صفائی سے بیانات دے کر حکومت اور عوام کو [illegible] میں لیں۔ اور اس طرح ملک بھر میں آئینی نظام [illegible] لانے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ خود غرضانہ مقاصد کی خاطر یہ غلط فہمی [illegible] کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اقتدار [illegible] دوڑ دھوپ کرتی رہی۔ یہ بالکل غلط ہے۔ جمعیۃ کے [illegible] کی بالادستی کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ صوبہ [illegible] کی وزارت و حکومت کے سلسلہ میں خود ہمارے [illegible] کے اندر دو رائیں تھیں۔ اور وہ بھی محض دین [illegible] کے لئے۔ مگر آخر کار ہم سب اس پر متفق ہو گئے [illegible] ارکان کی کمیٹی جو فیصلہ کرے گی۔ اس پر عمل ہو [illegible] کے سوا کسی بیان اور کسی رائے کا کوئی اعتبار نہیں [illegible] جمعیۃ نے ابھی تک قیوم اور ولی میں سے کسی سے [illegible] قطعاً کوئی فیصلہ نہیں کیا اور نہ جمعیۃ کسی غیر اسلامی [illegible] والے اقتدار کا دم چھلا بننا چاہتی ہے۔ جمعیۃ کا [illegible] ہر ہر جگہ وہ فرد یا گروپ حاصل کر سکتا ہے۔ جس سے [illegible] کی خلاف ورزی نہ ہونے کا یقین حاصل ہو سکے۔

چین اور پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام دوسرے ممالک کے نظریات سے [illegible] علیحدہ ہو کر اور غیر اسلامی نظریات کے مخالف [illegible] پاکستان کے لئے سیاسی طور پر چین سے بہتر [illegible] سمجھتی ہے اور خود غرض اور سرمایہ پرست اور گروہ [illegible] اس قسم کے مولویوں نے بھی ہماری شدید مخالفت [illegible] ہم اپنے نظریے پر جمے رہے۔ آج نازک حالات [illegible] چین نے ثابت کر دیا کہ سیاسی نقطۂ نظر سے [illegible] قابل اعتماد پڑوسی صرف چین ہے۔ ہم چو [illegible] کے اعلان پر چینی عوام کا شکریہ ادا کرتے [illegible] یقین دلاتے ہیں کہ مسلمان عہد اور بات کا پکا [illegible] اور ایشیا میں پاکستان کی دوستی اس کو کبھی [illegible]

مبارکبادی کے پیغامات کا شکریہ

میری شادی خانہ آبادی کی تقریب سعید کے سلسلہ [illegible] حضرات خطباء مساجد، مدارس عربیہ کے اساتذہ و منتظم [illegible] جمعیۃ علماء اسلام و جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے رہنما [illegible] اور دیگر دوستوں نے مبارکبادی کے پیغامات بھیجے ہیں [illegible] حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں (قاری محمد [illegible] خطیب مسجد [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرتب و انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۳ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء قیمت ۴۰ پیسے

شذرات — احمد حسین کمال

مستقبل کا تحفظ کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

پاکستان کی ۲۴ سالہ تاریخ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے ... کی حفاظت، داخلی خطرات سے تحفظ اور اندرونی طور پر پیدا ہونے ... بحرانوں سے نجات فوجی اقدامات اور فوج کی بر وقت مداخلت ... ہی ممکن ہو سکی ہے۔

تقسیم کے وقت ۱۹۴۷ء میں جب لاکھوں کی تعداد میں لٹے پٹے ... بھارت سے پاکستان پہنچ رہے تھے تو ان کی حفاظت کا مشکل ... فوج کے دستے ہی انجام دے رہے تھے۔

پاکستان کے قیام کے فوراً بعد بھارت نے پاکستان کی سرحدوں ... خطرات پیدا کئے اور کشمیر پر تاخت و تاراج شروع کی تو اس ... بھی فوج نے ہی اس کا کامیاب مقابلہ کیا۔

اس کے بعد بارہا ایسے مرحلے آئے کہ بھارت نے پاکستان کے ... نہ کسی حصہ پر یورش کرنے کا منصوبہ بنایا، لیکن فوج نے فوراً ... ناکام بنا دیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۶۵ء کا باقاعدہ حملہ بھی فوج کی مجاہدانہ پیشقدمی ... ہی پسپا کر دیا تھا۔

داخلی اعتبار سے بھی مہاجر و مقامی کی نزاع، فرقہ وارانہ فساد، ... بائی و علاقائی تعصبات سے پیدا شدہ خون ریزیوں کے سدباب کے لئے ... فوج نے ہی فیصلہ کن اقدامات کئے۔ اور حال ہی میں مشرقی پاکستان ... علیحدگی پسند عناصر کی خوفناک سازش اور بھارت کی مداخلت کا منہ ... جواب بھی فوج کے جرأت مندانہ اقدام نے ہی دیا۔

ورنہ سیاسی اعتبار سے یہاں پہلے دن سے ہی کوئی پارٹی بھی ملک کی ... وحدت و سلامتی کا خاطر خواہ رول ادا نہیں کر سکی

پاکستان کو ورثہ میں ملنے والی سب سے بڑی سیاسی جماعت مسلم لیگ نے پہلے دن سے ہی جو خود غرضانہ گل کھلائے۔ اس کی عبرتناک داستانوں سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے۔

اور ۱۹۵۸ء سے پہلے اور گذشتہ دو سال کے اندر بیشتر با اثر سیاسی پارٹیوں نے جس قسم کی سیاسی ہلڑ بازی کا مظاہرہ کیا، وہ پورے ملک کو شرمسار کر دینے کے لئے کافی ہے۔

یہ عبرتناک مثال پاکستان کے ہی حصہ میں آئی ہے کہ ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت جسے ملک کے سب سے بڑے حصہ نے غالب اکثریت سے انتخاب میں کامیاب بنایا۔ اس کے نامۂ اعمال میں ملک سے غداری کا جرم فہرست لکھا گیا۔

اس کے بعد کسی بھی دوسری جماعت و گروہ پر پاکستان کے عوام کا اعتماد کس طرح باقی رہ سکتا ہے۔ اور سیاسی و جمہوری عمل سے وہ کیونکر بہتری کی امیدیں باندھ سکتے ہیں۔ ۲۳ سال کے واقعات سے تو یہ ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ یہاں سیاست نے گمراہی کے راستے کھولے اور پاکستان کی سلامتی و تحفظ کی ضمانت ہر مرحلہ پر فوج نے دی

چنانچہ پاکستان کی بقاء، سلامتی اور وحدت کی اساس سیاست نہیں بلکہ فوج ہے۔ اور ملک کی تمام تر تعمیر فوجی نقطۂ نظر کی محتاج ہے۔

پاکستان کو ایک فوجی ملک اور پاکستان کے عوام کو مکمل فوجی بنا کر ہی پاکستان کو باقی، قائم اور سلامت رکھا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں فوجی نظام کی اساس عوام پر ہونا چاہیئے۔ برطانوی طرز کا فوجی نظام جس میں فوج اور عوام ایک دوسرے سے علیحدہ رکھے جاتے ہیں ختم کر کے عوام اور فوج کے رشتوں کو براہ راست اور مضبوط تر بنا دینا چاہیئے۔ پاکستان کا ہر شہری بجائے خود فوجی ہو، اور فوج کا براہ راست تعلق و ربط پاکستان کے عوام سے ہو۔ ملک کے تمام شعبوں کی کارکردگی کا نظم فوج کے نظم کی طرح ترتیب دیا جائے تاکہ یہ امتیاز ہی نہ کیا جا سکے کہ پاکستان کی فوج اور عوام دو جداگانہ چیزیں ہیں۔

اسلام نے اسی لئے تمام مسلمانوں پر جہاد فرض کیا ہے اور ہمیں ۲۳ سالہ تلخ تجربوں و حالیہ شرپسندانہ واقعات کے بعد خالص جہاد کے اصول پر ملک کی تعمیر تو کرنا چاہیئے اور فوجی قوت کو عوامی قوت سے مربوط کر کے داخلی و خارجی تمام خطرات کا قلع قمع کر ڈالنا چاہیئے اور آئندہ اس اساس پر ہی اپنے ملک کی سیاست کا آغاز کرنا چاہیئے

جنوب مشرقی ایشیا کے سامراج نواز ملکوں کا نیا دفاعی نظام

پچھلے دنوں جب دولت مشترکہ کے ملکوں کا اجلاس سنگاپور میں ہوا تھا، اس وقت ہی ہم نے اس امر کی نشاندہی کر دی تھی کہ اس اجلاس کے ذریعہ جنوب مشرقی ایشیا میں کسی نئی فوجی تنظیم کی تیاریوں کا راستہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ اس علاقہ سے برطانیہ اپنا

... الٰہی نے تعلیم پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

براہ راست فوجی تعلق ختم کرنا چاہتا ہے۔

اب لندن سے خبر آئی ہے کہ دولتِ مشترکہ کے پانچ ملکوں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ملائشیا، سنگاپور اور برطانیہ کے درمیان اسی علاقہ کے لئے ایک نیا دفاعی معاہدہ طے پا گیا ہے، جس کی رو سے بیرونی حملے کی صورت میں پانچوں ملک ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور فوجیں طیارے و جنگی جہاز بھیجیں گے۔

یہ معاہدہ برطانیہ اور ملائشیا کے درمیان موجود اس معاہدہ کی جگہ بھی لے لے گا۔ جو چودہ سال قبل ملائشیا کے قیام کے وقت طے پایا تھا اور اس سال یکم نومبر کو ختم ہونے والا ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے اس معاہدہ میں انڈونیشیا کو شامل نہیں کیا گیا، حالانکہ وہ ان تمام ملکوں کا قریب ترین علاقہ ہے۔ غالباً انڈونیشیا کو براہ راست امریکہ کے دفاعی نظام برائے جنوب مشرقی ایشیا سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔ اور سیلون کے قریب جزیرہ گریشیا میں قائم ہونے والی امریکی بحری و فوجی مرکز کے ساتھ اس نظام کو منسلک کر کے ہر دو نظاموں کے درمیان رابطہ کی کڑی بنا دیا جائیگا

اگر امریکہ کے ساتھ چین کے تعلقات اعتدال پر آ جاتے ہیں۔ جس کے واضح آثار نمایاں ہوتے جا رہے ہیں تو جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ میں ان دفاعی معاہدوں اور تنظیموں و نظاموں کے ذریعہ امریکہ اور مغربی ممالک اقتصادی مفادات حاصل کرتے رہیں گے۔ اور عوام کی انقلابی جدوجہد کو ناکام کرنے کی کوشش کرینگے۔

امریکہ اور مغربی یورپ کے نقطۂ نگاہ سے جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ کو سرخ چین سے ہی خطرہ ہو سکتا تھا۔ جب سرخ چین اور امریکہ ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں، تو یہ خطرہ باقی نہیں رہتا۔ اس کے باوجود اس علاقہ میں برطانیہ و امریکہ کی سرپرستی میں فوجی و دفاعی معاہدہ اور متعدد ملکوں پر مشتمل دفاعی تنظیمات کا مقصود اس کے سوا اور کیا رہ جاتا ہے کہ اس علاقہ کے پیداواری وسائل اور عوام کا نو بہ نو طریقوں سے استحصال کیا جاتا رہے۔

سیلون کی بغاوت میں کس کا ہاتھ ہے

سیلون کی حالیہ بغاوت پر سیلون کی حکومت قابو پانے میں کامیاب ہوتی جا رہی ہے۔

ابھی تک یہ عقدہ نہیں کھل سکا ہے کہ اس بغاوت اور تخریب کاری کے پس پردہ محرکات کیا تھے۔

شمالی کوریا پر اس قیادت کے ساتھ تعلق کے شبہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ لیکن شمالی کوریا جیسا چھوٹا سا ملک جو سیلون سے بہت زیادہ فاصلہ پر واقع ہے اتنی بڑی دلچسپی کا حامل نہیں بن سکتا تھا۔

شمالی کوریا کے لئے اس کا اپنا علاقہ جنوبی کوریا ہی اس قسم کی کارروائی کے لئے کافی ہے اور اتحاد و آزادی کا منتظر ہے۔ سیلون میں بغاوت پیدا کر کے آخر شمالی کوریا کیا مقصد حاصل کر سکتا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ سی آئی اے کی کارستانی ہے۔ سی، آئی، اے نے ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے چھوٹے بڑے سب ہی ملکوں میں اس قسم کے تخریب کارانہ سیل بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے بنا رکھے ہیں۔ سیلون میں بھی مدت سے یہ تیاری جاری ہوگی۔ جو بالآخر اچانک پھوٹ پڑی۔

مشرقی پاکستان میں بھی اسی قسم کے عنصر نے تخریب کاری کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ جو علیحدگی پسندوں کا معاون بن گیا تھا۔

سی، آئی، اے کا سب سے بڑا مقصد یہ رہا ہے کہ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں میں سیاسی استحکام پیدا نہ ہو۔ اور وہ کسی نہ کسی افراتفری کا شکار بنے رہیں۔

یہ بات بڑی معنی خیز ہے کہ مشرقی پاکستان میں بھی اور سیلون میں بھی تخریب و بغاوت کا یہ سلسلہ جمہوری انتخابات کے بعد اس وقت شروع ہؤا۔ جب انتخابات کے پاکستان کی سیاست پر بھارتی اور امریکی اثرات کے چھا جانے کے خلاف جدوجہد جاری ہوئی، اور عین اسی وقت سیلون میں بھی بغاوت ہوئی۔ جبکہ وہ پاکستان کے دونوں حصوں کو ملانے والے مواصلاتی نظام کی مخالفت پر تیار نہ ہؤا۔

الجزائر نے فرانس کے اقتصادی دباؤ سے نجات حاصل کر لی

فرانس نے الجزائر کے ساتھ اپنے خصوصی تعلقات ختم کر دیئے ہیں، اور یہ اس لئے کیا گیا ہے، کہ الجزائر نے یک طرفہ طور پر اپنے تیل کی قیمت مقرر کر دی اور اپنے ملک میں واقع فرانسیسی افراد کے مقبوضہ انگوروں کے باغات جن سے شراب کشید کی جاتی تھی، جلا کر ان میں غلہ کاشت کرنے کا منصوبہ بنا ڈالا ہے۔

درحقیقت آزادی کے حصول کے وقت، فرانس نے الجزائر میں اپنے مفادات کے تحفظ کا خاطر خواہ انتظام کر لیا تھا۔ اور یہ ٹیکنیک برطانیہ سمیت سب ہی [illegible] مقبوضہ علاقوں کو سیاسی آزادی دینے [illegible] برتی۔

مفادات کے اس تحفظ کا نتیجہ یہ [illegible] آزاد ہو جانے کے باوجود ان ملکوں کے [illegible] کی قسمت تاریک ہی رہی اور یہ ملک [illegible] اعتبار سے مغربی ملکوں کے محتاج تر [illegible] اس سے چھٹکارا پانے کا اس کے [illegible] کیا راستہ ہے کہ جرأت کے ساتھ مشر[illegible] ایسے ہی اقدامات کریں۔ جیسا کہ الجزائر نے [illegible] مغربی ملکوں کے اقتصادی شکنجے سے [illegible] حاصل کرنے کا یہ طریقہ سب سے پہلے [illegible] کے صدر ناصر نے اختیار کیا تھا۔ اور اس [illegible] مصر کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔

امید ہے کہ ایشیا اور افریقہ کے [illegible] ملک بھی اس قسم کی بے جا مراعات کا خا[illegible] مغربی ملکوں کے اقتصادی تسلط سے چھٹکا[illegible] کی سعی کریں گے۔

چین امریکہ دوستی اور انقلاب

امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ چین کے [illegible] تعلقات کی تجدید کا جو نیا دور شروع ہؤا [illegible] وہ ان افراد و گروہوں کے لئے یاس و [illegible] موجب بن رہا ہے جنہوں نے اپنی انق[illegible] سرگرمیوں کا ذہنی ناطہ نئے چین اور اس [illegible] قائدین کے ساتھ جوڑ رکھا تھا۔

چین سے پہلے ایسے گروہوں کا جو [illegible] رشتہ روس کے ساتھ رہا۔ لیکن چین کے تعلق نے ان کی نظر میں روس کو تر[illegible] بنا دیا تھا۔

وہ روس کو اس بات پر ہی ملامت کرتے تھے کہ اس نے امریکہ و یورپ [illegible] طاقتوں کے ساتھ بقائے باہم کے [illegible] دوستانہ مراسم قائم کر رکھے ہیں۔

لیکن اب چین نے بھی یہ ہی [illegible] کرنا شروع کر دی ہے۔ دیکھئے اس [illegible] پسندی بھی روس کی طرح ان افراد و گرو[illegible] لئے ناقابل قبول ہوتی ہے یا اس کو [illegible] کر لیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر ملک میں [illegible] انقلاب کی راہ خود وہاں کے عوام [illegible] کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ محض موقعہ [illegible] اور بے عمل ہؤا کرتے ہیں، جو کسی بیر[illegible] سے اپنے ملک کے انقلاب کے لئے وابستہ کر لیا کرتے ہیں۔

انقلاب عوامی آزادی، عوامی جمہو[illegible] عوامی انصاف کا فطری نتیجہ ہے۔

(باقی ص ۱۵)

آہ! مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

اس دنیا میں کس کو دوام و بقا حاصل ہے جو آیا اس کو جانا ہے۔ کامیاب ہے، جس نے حیات مستعار کو مقصد حیات اور رضاء الٰہی میں خرچ کر ڈالا نے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے تگ و دو کی۔ جس نے اسلام کی سربلندی کے کوششیں کیں۔ جس نے کفر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جس نے منکرین اسلام جنگ کی۔ جو دین کو بچانے کے لئے ملحدین و مرتدین کے سامنے سینہ سپر ا۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ان گنے چنے بزرگوں میں سے تھے نہوں نے مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کو زندگی کا مقصد بنا لیا تھا جنہوں نے اس سلسلہ میں فی سبیل اللہ جد و جہد کی اور بیت المال قائم کیا۔ جنہوں نے ختم نبوت کے لئے ملتان میں دفتر ختم نبوت کے نام سے عالیشان بلڈنگ تعمیر کر دی۔ جنہوں نے دیہات تک میں فتنۂ ارتداد کی مسلسل سرکوبی کی اور تبلیغ کا میدان سرگرم کر رکھا۔ جنہوں نے تمام نئے اور پرانے مخلص مبلغین اسلام کو جوڑے رکھا۔ لوگوں نے ان کی دیانت و امانت میں بھی کیڑے نکالے۔ مگر آج مولانا محمد علی ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اور ہم ان کی جگہ ان جیسا دیانتدار امانتدار اور قابل اعتبار عالم و مبلغ نہیں پیدا کر سکتے نہ کسی جگہ سے پا سکتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب عارضہ قلب سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا کی وفات مجھ جیسوں کے لئے بھی پیغام مرگ ہے۔ مولانا عمر میں مجھ سے کم تھے۔ مگر اس لعل بے بہا کو حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حاصل کیا۔ اور ان کی جوہر دار شمشیر تبلیغ کو بروئے کار لا کر کفر و ارتداد کے راستے بند کر دیئے۔ مولانا مرحوم نے مجلس احرار اسلام میں فرنگی استبداد کے خلاف عرصہ تک جہاد کیا۔ آخر کار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست بن کر تحفظ مسئلہ ختم نبوت کے لئے وقف ہو گئے اور ان کے وصال کے بعد ان کی جانشینی کا حق ادا کیا (فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء) آپ کا روحانی تعلق حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری قدس سرہٗ سے تھا۔ آپ مجلس احرار اسلام کے دوسرے درجہ کے بزرگوں میں سے تھے۔ احرار اسلام کے صف اوّل کے رہنماؤں میں سے پہلے چودھری افضل حق صاحب رخصت ہوئے۔ پھر حضرت مولانا حبیب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ داغ مفارقت دے گئے۔ آخر کار امیر شریعت بخاری شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا جس سے مجلس احرار اسلام کے اندر سے گویا روح نکل گئی۔ ان کے بعد محترم شیخ حسام الدین صاحب رونق بزم احرار بنے آخر وہ بھی راہی بقا ہو گئے۔ پھر ایک ٹمٹماتا چراغ سحری محترم ماسٹر تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب تھے، جن کو کل کر یا دیکھ کر تسلی کر لی جاتی تھی۔ وہ بھی اپنے رب کو پیارے ہو گئے اور اس طرح مجلس احرار اسلام کے صف اول کے عظیم رہنما اپنا اپنا فرض ادا کر کے عالم جاودانی کو رخصت ہو گئے۔

صف دوم کے اکابر علماء میں سے محترم قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل مکانی میں پہل کی۔ اور اب مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ ان کے پیچھے چل دیئے۔ اس طرح یہ مجاہدوں، مبلغوں، حق و صداقت کے علمبرداروں کا قافلہ خیر و خوبی سے سفر ختم کر کے آخری منزل کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

دنیا کا مسلّم آئین ہے کہ یہاں نہ فرد کو دوام ہے نہ جماعت کو۔ مجلس احرار اسلام اپنے وقت میں اپنا کام پورا کر چکی ہے۔ اب نئے حالات کی ذمہ داری نئے ذمہ داروں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو گذرے ہوئے بزرگوں کے نقش اقدام پر چلنے کی توفیق دے اور ہم کو ایمان کے ساتھ ان سے ملائے۔

غم زدہ: غلام غوث ہزاروی

ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ ایم۔ این۔ اے

سٹوڈنٹس یونیسٹ وطن کالج پنڈ دادنخاں کا انتخاب

صدر	اعجاز خاں لودھی
نائب صدر	حافظ محمد احمد
سیکرٹری جنرل	چودھری غلام رسول
جائنٹ سیکرٹری	شیدائے محمد

روغن آملہ خاص

بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور سیاہی کو قائم رکھنے کے لئے روغن آملہ کے خواص مسلمہ ہیں۔ مقوی دماغ ہونے کے علاوہ خشکی کو دور کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے۔ قیمت فی سیر ۱/- روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

عزیز یہ دواخانہ کشمیری بازار لاہور

تبلیغی کتابیں

(۱) حضرت امیر معاویہؓ	نور الحسن بخاری	۱/- روپیہ
(۲) سیرت امیر معاویہؓ	غلام دستگیر نامی	۱/- "
(۳) مجموعہ رسائل نامی	" "	۰/۵۰ "
(۴) مودۃ القربیٰ	محمود احمد قریشی	۰/۲۵ "
(۵) جلاء الافہام	علامہ دوست محمد قریشی	۰/۲۵ "
(۶) تحقیق الرضیہ فی تحقیق لفظ شیعہ امام اہلسنت عبدالشکورؒ		۰/۵۰ "

دار الاشاعت پوسٹ بکس ۱۰۱ ملتان

زاہد الراشدی

ذمہ دار لیڈروں کی غیر ذمہ دارانہ باتیں

مشرقی پاکستان کے حالیہ سیاسی دوران مختلف جماعتوں کے درمیان بعض امور پر اختلاف اور بعض پر اتفاق ایک فطری بات تھی۔ کیونکہ جمہوری عمل میں اختلاف و اتفاق ایک ناگزیر امر ہے۔ جس کے بغیر ایوب خاں کی "مستحکم جمہوریت" تو شاید چل سکتی ہو۔ مگر عوامی جمہوریت ایک قدم بھی نہیں چل سکتی۔ لیکن اختلاف رائے میں متشددانہ رویہ اور دوسروں پر اپنی پالیسی اور پروگرام ٹھونسنے کی کوششیں جمہوریت کے پھل آور درخت کو کھوکھلا کر کے رکھ دیتی ہیں۔ شاید اسی خدشہ کے پیش نظر جیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے عوامی لیگ کو کالعدم قرار دیتے وقت دوسری پارٹیوں کی سرگرمیوں پر بھی اس حد تک پابندی عائد کر دی تھی کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف منافرت نہیں پھیلائیں گی اور اس مقصد کے لئے انہوں نے مارشل لاء کا ضابطہ بھی جاری کیا ہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ بعض جماعتیں اور لیڈر صدر مملکت کے اس اشارہ کو نہیں سمجھ سکے اور ان کا لب و لہجہ اور طرز گفتگو ابھی تک اسی انداز پر ہے۔ جس پر انتخابی مہم کے دوران تھی۔ اور انہوں نے اپنی سیاسی مخالفین پر الزام تراشی توہین آمیز بیانات اور اجارہ دارانہ رعب و داب قائم رکھنے کا سلسلہ ابھی تک ترک نہیں کیا۔ مثلاً پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خاں صاحب اور ان کے ایک رفیق جناب یوسف خٹک صاحب نے چند دن ہوئے مارشل لاء کے مذکورہ بالا ضابطہ کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے مغربی پاکستان کی اقلیتی پارٹیوں کے رہنماؤں کے خلاف بیان بازی اور ان کے خلاف کارروائی کے مطالبات کا آغاز کیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں یہ مفروضہ قائم کیا تھا کہ ان لیڈروں نے شیخ مجیب الرحمان کے چھ نکات کی حمایت کی تھی۔ حالانکہ یہ سراسر بہتان ہے۔ اقلیتی گروپوں کی لاہور کانفرنس میں شریک ہونے والی جماعتوں میں سے کسی نے بھی کبھی چھ نکات کی حمایت نہیں کی۔ ہاں اسمبلی میں شرکت کے لئے شیخ مجیب الرحمان کی پیش کردہ چارٹر اٹ کی مشروط اور محتاط حمایت انہوں نے ضرور کی تھی۔ لیکن اس مسئلہ میں مسٹر بھٹو بھی ان کے ساتھ شریک تھے۔ کیونکہ انہوں نے واشنگاف الفاظ میں ان چار نکات کی حمایت کا اعلان کیا تھا اب خان عبدالقیوم خاں صاحب کی جو غالباً بار ایٹ لاء بھی ہیں چابکدستی دیکھئے کہ انہوں نے چار نکات کی حمایت کو چھ نکات کی حمایت کے ہمزاد قرار دے کر از خود ان پارٹیوں کے غدار ہونے کا فیصلہ بھی کر لیا اور اس بنیاد پر یہ مطالبہ بھی داغ دیا کہ اقلیتی گروپوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ خان اعظم کی "روانگی" گھن گرج ابھی ٹھنڈی نہیں پڑی تھی کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو بھی میدان میں کود پڑے اور کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قیام پاکستان کی مخالف پارٹیوں پر پابندی لگائی جائے۔ اور سیاسی جماعتوں کے ۲۳ سالہ کردار پر قرطاس ابیض شائع کیا جائے۔ اس کے علاوہ بھٹو صاحب نے خان عبدالقیوم خاں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اقلیتی پارٹیوں نے شیخ مجیب کے ساتھ سازش کی تھی۔ اب معلوم نہیں یہ سازش کیسی تھی۔

صدر مملکت نے اپنی نشری تقریر میں ان راہنماؤں کے بارے میں وضاحت سے فرمایا تھا کہ وہ شیخ مجیب کے پروگرام سے متفق نہ تھے۔ حتیٰ کہ صدر صاحب نے مجیب کے پروگرام کو مغربی پاکستانی لیڈروں کی رضامندی کی شرط پر قبول کر لیا تھا۔ مگر یہ راہنما اس پروگرام کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوئے۔ اس امر کا اعتراف بھٹو صاحب کے نائب خصوصی میاں محمود علی قصوری نے اپنی لاہور کی پریس کانفرنس میں کیا ہے۔ مگر بھٹو صاحب کے ذہن رسا کی داد دیجئے کہ صدر مملکت اور اپنے نائب خصوصی کے اعترافات کو پس پشت ڈالتے ہوئے محض "خان اعظم" کی پیروی کے شوق میں یہ راگ الاپے جا رہے ہیں کہ اقلیتی لیڈروں نے شیخ مجیب سے سازش کر لی تھی۔ اور ان پارٹیوں پر پابندی لگائی جائے۔

قصہ دراصل یہ نہیں۔ اور اگر بھٹو صاحب کی عرق آلود پیشانی پر شکنیں نمودار نہ ہوں تو ہم عرض کئے دیتے ہیں کہ ان راہنماؤں کا اصل قصور یہ نہیں کہ انہوں نے مجیب سے ساز باز کر لی تھی۔ بلکہ ان بیچاروں کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے مسٹر بھٹو کو مغربی پاکستان کا بے تاج سیاسی بادشاہ کیوں نہیں سمجھا۔ اور ان کے آستانہ عالیہ پر سر نیاز جھکا کر یہ گذارش کیوں نہیں کی کہ بادشاہ سلامت آپ جو چاہیں کریں۔ ہم آپ کے بے دام غلام ہیں۔ اور پھر ان لیڈروں کا یہ "قصور" ہے کہ انہوں نے بھٹو صاحب کے اس دعوے کو چیلنج کر دیا تھا کہ پیپلز پارٹی مغربی پاکستان کی اکثریتی جماعت ہے اور کہا تھا کہ بھٹو صاحب کو سرحد اور بلوچستان کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں۔ حالانکہ ایسی باتیں کرنے سے مغربی پاکستان کی سیاسی بادشاہت کے لئے بھٹو صاحب کا خواب ادھورا رہ جاتا ہے۔

ان لیڈروں کا یہ تصور واقعی مسلّم ہے اور شاید ان میں سے کسی کو بھی اس تصور سے انکار نہ ہو۔ مگر بھٹو صاحب کی ذہانت کی داد دیجئے کہ انہوں نے پیپلز پارٹی کی اجارہ داری قبول نہ کرنے کے "جرم" کو کون سا جرم قرار دینے کے لئے کہاں کہاں سے نکتے ڈھونڈے اور کیسے کیسے گڑھے مردے اکھاڑے۔ انہیں خام پاکستان کا منظر بھی یاد آگیا اور اس کی مخالفت کرنے والی جماعتیں بھی انہوں نے تلاش کر لیں اور پھر انہیں ان جماعتوں کو خلاف قانون قرار دلوانے کا ناقابل فہم بھی ہوا۔ البتہ ایسا کرتے ہوئے ان سے اتنی چوک ضرور ہو گئی کہ وہ یہ نہ سوچ سکے کہ قیام پاکستان کی مخالفت کے فرسودہ الزامات کو عوام رد کر چکے ہیں۔ اور جن لیڈروں پر بھٹو صاحب نے یہ پھبتی کسی ہے۔ ان کا قومی اسمبلی کے لئے منتخب ہونا ہی اس فرسودہ الزام کے رد ہو جانے کا واضح ثبوت ہے۔ اگر بھٹو صاحب اور ان کے ساتھی ناراض نہ ہوں تو ہم یہ درخواست کریں گے کہ قیام پاکستان کی مخالف جماعتوں پر پابندی لگانے کے مطالبہ کے درست ہونے یا نہ ہونے کی بحث تو اپنی جگہ پر ہے اور اس کا فیصلہ عوام کریں گے۔ مگر بھٹو صاحب کو اپنا مطالبہ ادھورا اور نامکمل نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ قیام پاکستان کے مخالفین کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے وقت تحریک آزادی کے مخالفین کو نہیں بھولنا چاہیئے اور یہ مطالبہ بھی کرنا چاہیئے کہ جن گروہوں اور طبقوں نے تحریک آزادی سے غداری کر کے فرنگی سامراج کا ساتھ دیا ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اور فرنگی نے جن خاندانوں کو وفاداری کے صلہ میں جاگیریں دی تھیں وہ فی الفور ضبط کی جائیں۔ بھٹو صاحب اپنے سینہ کے بائیں طرف ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمائیں کہ کیا وہ تحریک آزادی کے ان مخالفین کے خلاف کارروائی کے لئے آواز اٹھانے کو تیار ہیں اگر تیار ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ تشریف لائیے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اور اگر ایسی آواز اٹھانے سے موصوف کی کوئی مخفی رگ دکھنے لگ پڑی ہو، تو پھر ہم تحریک آزادی کے مخالفین کو معاف کر کے قیام پاکستان کے مخالفین کے خلاف کارروائی کے اس مطالبہ کو موقع پرستی اور سیاسی انتقام کی ایک بھونڈی شکل کے سوا کیا سمجھیں؟ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

یہ گذارشات ہم کرنا نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ ملک کے حالات اس قسم کی بحثوں کی اجازت نہیں دیتے مگر "خان اعظم" اور "بھٹو صاحب" جیسے ذمہ دار لیڈروں کی غیر ذمہ دارانہ باتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ ہم ان کے جارحانہ بیانوں کو نوٹس لیں۔

اس کے ساتھ ہی ہم دونوں لیڈروں سے گذارش کرتے ہیں کہ خدارا کے لئے غیر ذمہ دارانہ بیانات سے گریز کریں۔ کیونکہ اس سے ملک کے اتحاد میں مدد ملنے کی بجائے افتراق و انتشار بڑھے گا۔

خط و کتابت
کرتے وقت اپنا خریداری نمبر
لکھنا نہ بھولئے

حقیقت کھل کر سامنے آگئی

پاکستانی عوام کو سوچنا چاہیئے

پاکستانی عوام کو غلط راہ پر ڈالنے کی کوششیں ہر وقت کی جاتی رہی ہیں۔ افسوس بعض لوگ اپنے غلط مقاصد کے لئے حق گو علماء یا صحیح امور کی مخالفت پر تل جاتے ہیں۔ علماء اسلام کے خلاف تو ذرا سا بہانہ مل جائے تو امریکی ایجنٹ فوراً میدان میں آتے ہیں۔ پچھلے دنوں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے بیان سے بھارتی جہاز کے سلسلے میں بھارتی سازش کی طرف اشارہ تھا تو امریکہ نوازوں نے حضرت صاحب کے خلاف کہنا اور لکھنا شروع کر دیا۔

ہمارے سردار عبدالقیوم صاحب (غازی کشمیر) صدر آزاد کشمیر نے لکھا تو ان کے پیچھے پڑ گئے۔ مگر بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ بھارت نے ہماری جہاز رانی کے بند کرنے کے لئے بہانہ تجویز کیا تھا۔ اور اب تو سرکاری کمیشن نے بھانڈا ہی پھوڑ دیا کہ دونوں ہوا بھارت کے جاسوس ہیں۔ جن سے مسٹر بھٹو نے بھی خاص ملاقات کی تھی۔ ہمارے مخالفین چاہتے ہیں کہ وہ امریکہ کے حق میں یا بھارت کے حق میں اندھا دھند استعمال نہ ہوں۔ ہم حکومت سے بھی عرض کریں گے کہ اگر وہ پاکستان سے بیرونی سازشوں کا قلع قمع کرنا چاہتی ہے تو غیر ممالک کے کالج سکول، ہسپتال، مبصر اور ایڈ سب بند کر دے تاکہ ہمارا کسی بھی قیمت پر بیرونی دسیسہ کاریوں کے لئے استعمال نہ ہو سکے۔

مفتی محمود صاحب کے بیان کی نقل

پشاور ۱۱ فروری (پ پ ل) جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود نے بھارتی طیارہ کے اغوا اور اسے نذر آتش کئے جانے کے واقعہ کو بھارت اور سامراجی طاقتوں کی سازش قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ دراصل ایسے واقعات سے سامراجی طاقتیں برصغیر کے اندر کشیدگی میں اضافہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں ..... مفتی محمود نے بھارتی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ خود ہی عام انتخابات کے موقعہ پر بھارتی عوام کی حمایت حاصل کرنے کی غرض سے طیاروں کے اغوا کو انتخابی سٹنٹ کے طور پر استعمال کر رہی ہے

مفتی محمود نے کہا کہ مغرب کی سامراجی طاقتیں چاہتی ہیں کہ پاکستان کے مغربی اور مشرقی حصے ایک دوسرے سے جدا رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں حصوں کے درمیان کشیدگی پھیلانے کی غرض سے غلط فہمیاں پیدا کی جا رہی ہیں

(امروز — ۱۲ فروری ۱۹۷۱ء)

مولانا محمد علی جالندھریؒ کے جنازے کا آنکھوں دیکھا حال

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کا آنکھوں دیکھا حال اور تعزیتی جلسہ میں امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب اور خواستگار امت کا ہم قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، مولانا حبیب اللہ فاضل جالندھری، مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا محمد لقمان علی پوری کا خطاب آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)

طیارے کا اغوا بھارتی سازش کا نتیجہ تھا

ہاشم اور اشرف بھارت کے محکمہ سراغرسانی کے ایجنٹ ہیں

اسلام آباد ۲۰ اپریل (اپ پ) بھارتی طیارے "گنگا" کے اغوا کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے کہا ہے کہ اس وارث میں بھارت کے محکمہ سراغرسانی کا ہاتھ تھا۔ کمیشن کی رپورٹ کے مطابق ۳۰ جنوری کو انڈین ایرلائنز کے نوکر طیارے کو سرینگر سے اغوا کر کے لاہور کے ہوائی اڈے پر لانے کا اہتمام بھارت کی حکومت کے ایماء پر کیا گیا تھا تاکہ دونوں ملکوں میں کشیدگی اور تصادم کی فضا پیدا ہو جائے۔ کمیشن نے کہا کہ دسمبر ۱۹۷۰ء میں تیری گجھ اور پاکستان کے دوسرے محصور علاقوں پر بھارت کے حملے مقبوضہ کشمیر کے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کی جلاوطنی اور نئی دہلی میں بھارتی ہائی کمیشن سے پاکستان کے فرسٹ سیکرٹری کے اخراج کا حکم اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں تھیں۔ کمیشن نے کہا ہے کہ طیارے کا اغوا اس وقت عمل میں آیا۔ جبکہ عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کے لیڈروں کے درمیان باہمی اختلافات رفع کرنے کے لئے بات چیت ہو رہی تھی۔ اس اقدام کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ملک کے دونوں حصوں کے درمیان آمد و رفت اور نقل و حمل کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے۔ تاکہ علیحدگی پسندوں کے موقف کو تقویت ملے۔ اس منصوبے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ پاکستان کو مالی نقصان پہنچا کر اسے اقتصادی لحاظ سے کمزور کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ ہاشم اور اشرف کے پاس جو ریوالور اور دستی بم تھا وہ بھی نقلی تھا۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کا قیام اس حقیقت کا اعتراف تھا کہ مسلمان ہندوؤں سے الگ قوم ہیں۔ ہماری سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ ہم نے اسلامی قومیت کے تصور کو پس پشت ڈال دیا جس کے نتیجے میں ہم علاقہ پرستی کا شکار ہو گئے۔

کمیشن کو تحقیقات کے دوران اس بات کا ثبوت مل گیا ہے کہ طیارہ اغوا کرنے والا ہاشم قریشی بھارت کی بارڈر سکیورٹی فورس اور بھارت کے محکمہ سراغرسانی (انٹیلی جنس بیورو) میں ملازم تھا۔ اور اس مہم پر بھیجنے سے پہلے وہاں ایک عرصہ تک اس کی کڑی نگرانی کی جاتی رہی۔ سندھ بلوچستان ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس نور العارفین کی قیادت میں صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ اور کمیشن کے ذمہ یہ کام سپرد کیا تھا کہ طیارہ کے اغوا کے محرکات اور اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کا پتہ چلایا جائے۔ اس کمیشن نے ہاشم قریشی اور محمد اشرف قریشی کے علاوہ دیگر کئی گواہوں کے بیانات قلمبند کئے۔ اور ۱۵ اپریل کو اپنی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کر دی۔

کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ طیارہ کے اغوا کی ذمہ داری کسی طرح بھی پاکستان پر عائد نہیں ہوتی اور نہ اس واقعہ سے حکومت پاکستان کا کوئی تعلق ہے۔ جونہی یہ طیارہ لاہور کے ہوائی اڈے پر اترا حکومت پاکستان نے جہاز اس کے عملہ اور مسافروں کو بچانے کی ہر ممکن تدبیر اختیار کی۔ اور بھارتی ہائی کمیشن کے ارکان کو عملہ اور مسافروں سے ملنے کی پوری آزادی دی۔ انہیں بحفاظت جہاز سے نکال کر بھارت واپس بھیجا۔ کیونکہ ہاشم اور اشرف کے بارے میں یہ پتہ چلا تھا کہ وہ دستی بم اور ریوالور سے مسلح ہیں۔ اور دوسرے اغوا کی خبر کے بعد ہوائی اڈے پر عوام کے بے پناہ ہجوم کے سبب امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا۔ جب ۲ فروری کو ہاشم اور اشرف کو طیارے سے نکالنے کے لئے ان کا محاصرہ سخت کر دیا گیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ پاکستانی حکام ان کو طیارے سے نکال کر اسے بھارت کے سپرد کرنے والے ہیں تو انہوں نے بھارتی سازش کی ناکامی کے خطرہ کے پیش نظر طیارے کو تباہ کر دیا۔ اور طیارے کی تباہی کے بعد پتہ چلا کہ ان کے ہتھیار نقلی ہیں۔

(نوائے وقت ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء)

محمد یوسف فیروز پوری۔ جنڈانوالہ

معجزات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

حسنِ یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سید الکونین نبی المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات لامحدود ہیں۔ بطور نمونہ چند معجزات کا ذکر نہایت اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

* جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے غزوہ خندق کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ گھر میں فقط ساڑھے تین سیر جو اور ایک بکری کا بچہ تھا۔ میں نے جو کا آٹا تیار کیا اور بکری کا بچہ ذبح کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ آپ فقط چند ساتھیوں کے ساتھ تشریف لے آئیں۔ میں نے کھانے کا انتظام کیا ہے۔ آپ نے تمام لشکر میں اعلان کر دیا کہ آج جابر کے ہاں تمہاری دعوت ہے۔ اور جابرؓ فرماتے ہیں۔ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں نہ آٹا پکانا اور نہ ہانڈی اتارنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے اپنا لعاب مبارک گوندھے ہوئے آٹے میں اور ہانڈی میں ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ پکانے والی کو بلاؤ۔ اور ہانڈی چولھے پر ہی رہے اور شوربا نکال نکال کر دیتے جاؤ اور کھلاتے جاؤ۔ جابرؓ کہتے ہیں، کہ لشکر نے پورے تین دن سے کچھ بھی چکھا نہ تھا۔ خدا کی قسم ایک ہزار آدمی تھے۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھایا آٹا بھی (تنا ہی باقی تھا اور ہانڈی بھی اسی طرح جوش مار رہی تھی۔ (مسلم شریف)

---

* جابرؓ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاسے ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوٹے سے وضو فرمایا۔ صحابہ نے پانی کے نہ ہونے کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو لوٹے میں رکھا اور آپ کی پانچوں انگلیوں سے پانی جوش مارنے لگا سب نے پیا اور وضو کیا۔ جابرؓ سے پوچھا گیا۔ تم کتنے تھے فرمایا کہ وہ پانی اتنا تھا۔ اگر لاکھ بھی ہوتے تو بھی کافی تھا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔ (صحیحین)

---

* ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میری والدہ مشرکہ تھیں ایک دفعہ میں نے اسلام کی طرف اس کو دعوت دی۔ اس نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کی باتیں کیں۔ مجھے ناگوار ہوا اور میں روتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے کہا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو ہدایت کرے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کر۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سن کر خوش ہوتا ہوا گھر آیا۔ دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سن کر کہا۔ اے ابو ہریرہ وہیں ٹھہرو، اور میں نے پانی کی آواز سنی۔ میری ماں نے غسل کیا، اور کپڑے پہن کر دروازہ کھولا۔ اور کہا۔ اے ابو ہریرہ! اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ میں شدت خوشی سے روتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی ماں کے اسلام کی خبر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی۔ (مسلم شریف)

---

* حضرت ابن منکدرؓ سے روایت ہے۔ حضرت سفینہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ روم کی زمین میں لشکر سے پیچھے رہ گئے اور راستہ بھول گئے۔ حیران تھے کہ اچانک سامنے سے ایک شیر آیا۔ حضرت سفینہ نے فرمایا۔ اے شیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں اور راستہ بھول گیا ہوں وہ شیر دم ہلاتا ہوا حضرت سفینہ کے آگے آگے ہو لیا راستہ میں جب کوئی خطرے کی آواز آتی تو شیر اس آواز کی طرف جاتا اور تسلی کر کے پھر حضرت سفینہ کے ساتھ ہو جاتا۔ حضرت سفینہ جب لشکر کو مل گئے، تو شیر واپس ہو گیا۔ (مشکوٰۃ)

---

* حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن جنگل میں جا رہے تھے کہ ایک ہرنی نے بڑی دردناک آواز سے پکارا کہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے۔ ہرنی نے کہا کہ مجھے اس بدوی نے شکار کیا ہے۔ اور اس پہاڑی میں میرے دو چھوٹے چھوٹے دودھ پیتے بچے ہیں۔ آپ صرف اتنی مہلت دلا دیں کہ میں انہیں جا کر دودھ پلا آؤں۔ بدوی سویا ہوا تھا۔ آپ نے ہرنی کے گلے سے رسی نکال دی بعض روایات میں ہے کہ ہرنی نے جا کر اپنے بچوں کو سارا قصہ سنایا تو بچوں نے کہا کہ جب تک تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے چلے گی، ہمیں تیرا دودھ پینا حرام ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں وہ ہرنی بچوں سمیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔

آپ نے رسی اس کے گلے میں ڈال دی۔ اتنے میں بھی نیند سے جاگا۔ آپ نے سفارش فرما کر ہرنی کو ہرنی خوشی میں اچھلتی کودتی جا رہی تھی اور کہتی جاتی دیتی ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے اور گواہی دیتی ہوں میں کہ آپ خدا کے معزز ہیں۔ (خیر المواہب)

---

* حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کو قضاء حاجت کی ضرورت پیش آئی۔ آپ کھلے میدان میں تشریف لے گئے۔ لیکن پردہ چیز نہ تھی۔ میدان کے دونوں کناروں پر دو درخت آپ ایک درخت کے قریب تشریف لے گئے اور کی شاخ پکڑ کر فرمایا کہ فرمانبرداری کر۔ وہ درخت کی طرح آپ کے ساتھ ہو لیا۔ پھر آپ نے دوسرے درخت کو اسی طرح فرمایا۔ وہ بھی آپ کے ساتھ پھر آپ نے دونوں درختوں کو فرمایا مل جاؤ! وہ گئے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ میں جھانکا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو دونوں اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ (مشکوٰۃ)

---

* حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ سفر کے وقت سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ حضور صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ لا تحزن ان اللہ معنا۔ غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے کے لئے بد دعا فرمائی۔ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے آہ و زاری کی اور کہا، اب دعا کرو، میں نجات پاؤں تو قسم کھاتا ہوں واپس چلا جاؤں گا اور تمہیں تلاش کرنے والوں کو ٹھکانے آپ نے دعا فرمائی۔ اس کا گھوڑا زمین سے نکل اور وہ واپس چلا گیا۔ (صحیحین)

---

* حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور چند صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی زمین میں نکلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جس درخت ڈھیلے اور پتھر یہ گذر ہوتا۔ وہ آپ کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔ (خیر المواہب)

دعائے صحت کی اپیل

جامع مسجد نیلہ گنبد لاہور کے خطیب مولانا علی صاحب کے صاحبزادے سیڑھیوں سے گر کر شدید ہو گئے تھے۔ گو اب وہ روبصحت ہیں۔ تاہم سے کلی صحت کے لئے خصوصی دعا کی درخواست

(قاری محمد شریف قصوری
خطیب کتاری بازار لاہور

ہمارے اسلاف

امام انقلاب شیخ الہند

حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

زبدۃ المکاملین خاتم المحدثین راس الاتقیا امام العلماء حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا ذوالفقار علی صاحب ایک نہایت معزز اور ذی وجاہت عالم تھے۔ مدت تک مدرسہ کے ڈپٹی انسپکٹر رہے۔ حضرت شیخ الہندؒ کا تولد ۱۲۶۸ھ میں بریلی میں ہوا۔ والد ماجد ملازمت کی وجہ سے اسی جگہ مقیم تھے۔

ایام طفولیت اور تعلیم

حضرت شیخ الہندؒ ایام طفولیت میں کبھی دیوبند میں رہتے اور کبھی اپنے والد ماجد کے پاس، والد ماجد کا تبادلہ بریلی سے میرٹھ ہو گیا تھا۔ غدر کے زمانہ میں آپ کی عمر سات آٹھ سال تھی۔ قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی کتب ایک دیندار بزرگ حضرت میانجی منگلوری سے پڑھیں اور عربی کی ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولوی مہتاب علی صاحب سے حاصل کی۔ ۱۲۸۳ھ میں دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی۔ حضرت مولانا محمد قاسمؒ اس درسگاہ کے بانی مبانی اور سرپرست تھے۔ حضرت شیخ الہند نے اس عظیم الشان درسگاہ کے سب سے پہلے طالب علم ہیں۔ حضرت شیخ الہند نے حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر جملہ علوم اسلامی کی تکمیل فرمائی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے ظاہری و باطنی تمام علوم کی امانت حضرت شیخ الہندؒ کے سپرد کر دی۔ ۱۲۹۰ھ میں آپ کو دستار فضیلت اور سند تکمیل حاصل ہوئی۔ اگرچہ شیخ الہند فراغت تحصیل سے قبل ہی بطور معین المدرسین وقتاً فوقتاً درس دیا کرتے تھے۔ مگر ۱۲۹۲ھ میں باقاعدہ دارالعلوم دیوبند میں مدرس چہارم مقرر ہو گئے۔ اور علوم دینی کی تعلیم دینی شروع کی۔

حج بیت اللہ

۱۲۹۴ھ میں ہندوستان کے بزرگوں کا مشہور قافلہ زیارت حرمین اور حج بیت اللہ کے عزم سے ہندوستان سے روانہ ہوا۔ اس قافلہ میں حضرت مولانا کے استاد و مرشد حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضرت مولانا محمد یعقوبؒ اور ان کے علاوہ اور بہت سی سعید روحیں شامل تھیں۔ یہ قافلہ ان مقامات کے فیوض سے مشرف ہو کر بعافیت تمام چھ ماہ بعد واپس آیا۔

دارالعلوم دیوبند کی خدمات

۱۲۹۷ھ میں حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔ حضرت شیخ الہند کو سخت صدمہ ہوا۔ کچھ مدت بعد حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ بھی اس دار فانی سے چل بسے۔ ۱۳۰۵ھ میں اتفاق آراء سے حضرت شیخ الہند صدر مدرس تجویز ہوئے۔ ۱۳۰۵ھ سے لے کر تادم حیات یعنی متواتر چالیس سال حضرت شیخ الہند قال اللہ و قال الرسول کی نشر و اشاعت فرماتے رہے۔ حضرت شیخ الہند اگرچہ تمام علوم اسلامی میں دستگاہ رکھتے تھے۔ مگر علم حدیث اور فنون حدیث میں خاص خصوصیت تھی۔ وہ ان علوم میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ حدیث پڑھنے کے لئے دنیا کے ہر اسلامی ملک سے طلباء علم کھنچ کر آتے تھے۔ مکہ، مدینہ، موصل، بصرہ، بخارا، ہرات، سرحد غرضیکہ ہر جگہ کے طلبائے علم آپ کے حلقۂ درس میں موجود ہوتے۔ دنیا میں آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ حضرت مولانا ایام جوانی میں شب و روز کے اکثر اوقات درس و تدریس میں صرف کرتے تھے۔ لیکن آخر زمانے میں صرف سنن ترمذی اور بخاری شریف کے اسباق آپ کے ذمہ رہ گئے تھے۔ عذب البیانی اور شیریں لسانی اور کلام کے جامع و مانع ہونے میں آپ کو ایک خاص تفوق حاصل تھا

فیوض باطنی

حضرت شیخ الہند ظاہری علوم کے ساتھ باطنی علوم و فیوض سے بھی مالا مال تھے۔ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد قاسمؒ اور حضرت مولانا رشید احمدؒ ان سب بزرگوں سے آپ کو باطنی فیض حاصل تھا اور ان کی وفات کے بعد ان سب بزرگوں کی آپ یادگار رہ گئے تھے۔ آپ کے مریدین کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء دیار و امصار سے آپ سے باطنی و روحانی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے۔

؎ در کف جام شریعت، در کف سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند، جام و سندان باختن

باوجودیکہ آپ مجدد حدیث و فقہ اور امام تفسیر و کلام تھے۔ مگر اپنے آپ کو کبھی علماء میں شمار نہ ہونے دیا۔ اپنی زندگی نہایت فروتنی اور کسر نفسی سے گذاری۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحمل اور حوصلہ اس قدر عطا فرمایا تھا کہ واقفان حال دنگ رہ جاتے تھے۔ آپ کے حلقۂ ارادت میں ہر طبقہ کے لوگ شریک ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایسے لوگ بھی آپ کے پاس آتے جن کا ظاہر خلاف شریعت ہوتا تھا۔ مگر حضرت مولانا کی جبین پر کبھی تغیر پیدا نہیں ہوتا تھا۔ تنگ نظر احباب مولانا کے اس تحمل و ضبط کو مداہنت پر محمول فرماتے۔ حالانکہ حضرت مولانا تعہد اصلاح کی بنا پر ایسا کرتے تھے۔ غرضیکہ آپ علم و طریقت اور ظاہر و باطن کے جامع تھے

اسلامی تڑپ

حضرت شیخ الہند کی ہمت صرف درس و تدریس اور دعوت و اصلاح تک ہی محدود نہ تھی بلکہ ان کا عزم اس سے کہیں بلند تھا۔ آپ کے قلب میں اسلامی ہمدردی، انسانی غیرت اور قومی جذبات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔ اس وادیٔ پرخطر میں آپ کو طرح طرح کی تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ مگر مردانہ وار تمام مصائب کو جھیلا اور اف تک نہ کی۔ اس راہ میں نہ آپ کو عزت کا خیال تھا نہ راحت کا۔ نہ عزیز و اقارب کی فکر تھی، نہ مال و دولت کی ہوس۔

جنگ بلقان میں اور طرابلس میں جو واقعات پیش آئے تھے۔ انہوں نے مولانا مرحوم کو سخت بے چین کر دیا تھا۔ حضرت مولانا اپنے استاد و مرشد مولانا محمد قاسمؒ کے حسب طریقہ مدرسہ بند کروا دیا۔ طلباء کے وفود بھیجے اور مسلمانوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کروایا۔ فتوے چھپوائے اور تقریریں کیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہ دستور تھا۔ یہ زمانہ ایسا تھا کہ سیاست کی طرف آنکھ اٹھانا بھی جرم عظیم سمجھا جاتا تھا۔ آزادی کا خواب بھی اگر کسی کو دکھائی دیتا تو اس کا پتا پانی ہو جاتا۔ حکومت بالخصوص دارالعلوم دیوبند کو خطرناک سمجھتی تھی۔ بلکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد تمام ہندوستان کے حصص کے قلوب حکومت نے سر کر لئے۔ مگر صرف دیوبند کی سرزمین ہی باقی رہ گئی تھی۔ جہاں سے جہاد کی بو حکومت کے اسباب بست و کشاد کو برابر آتی تھی۔ حضرت مولانا نے ایسے خطرناک زمانے میں ہندوستان کے مسلمانوں کے مستقبل کی بنیاد رکھ دی۔ بنیاد کا رکھنا ہی درحقیقت ایک مشکل کام ہے۔ پھر مکان تعمیر کرنا آسان ہوتا ہے۔

جنگ عظیم اور مولانا کا سفر حجاز

جنگ عظیم کی ابتداء میں دو مرتبہ حکومت کی طرف سے فتاویٰ دربارہ عدم استحقاق خلافت ترکی مولانا کے پیش کئے گئے۔ یہ فتاویٰ مولانا عبدالحق صاحب حقانی نے حکومت کے ایماء پر تحریر کئے تھے۔ مولانا نے دونوں مرتبہ ان فتاویٰ کو رد کر دیا۔ بلکہ جنہوں نے ان کی حمایت کی تھی ان کے حق میں سخت کلمات استعمال کئے۔ حکومت پہلے ہی سے بدظن تھی۔ ... بدخواہوں کو مولانا کے خلاف حکومت کے کان بھرنے کا موقع مل گیا۔ ادھر جنگ کے واقعات مولانا مرحوم پر اثر ڈال رہے تھے۔ ادھر حکومت

زیر قانون تحفظ ہند تمام چیدہ چیدہ لوگوں کو اسیر کر رہی تھی مولانا کا وجود بھی ہر وقت معرض خطرہ میں رہتا تھا۔ مولانا کا عرصہ سے حجاز کا قصد تھا۔ مولانا نے یہ وقت سفر حجاز کے لئے نہایت مناسب سمجھا۔ چنانچہ ۱۰ ذیقعد کو بمعہ چند رفقاء کے جہاز پر سوار ہو کر بمبئی سے جدہ کو روانہ ہو گئے۔ اور بعافیت تمام مکہ معظمہ پہنچ کر مناسک حج ادا کئے۔

قیام حجاز اور شریف حسین کی کارستانیاں

حضرت مولانا مکہ معظمہ سے اپنے رفقاء سمیت مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ مدینہ منورہ میں آپ کا مدت سے انتظار ہو رہا تھا۔ مولانا حسین احمد مہاجر مدنی نے آپ کا پر جوش استقبال کیا۔ چھ ماہ مدینہ منورہ میں گذارے۔ آپ کا قیام مولانا حسین احمد کے مکان پر تھا۔ وہیں حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ اس درس میں علماء مدینہ اور دیگر طلباء شریک ہوتے تھے۔ اسی اثناء میں انور پاشا اور جمال پاشا مدینہ تشریف لائے۔ تاکہ بادشاہ دوجہاں خلاصۂ کائنات وسیلۂ دنیا و آخرت کی زیارت سے مشرف ہوں۔ حضرت مولانا نے بھی دوسرے علماء کی طرح ان قائدین اسلام سے ملاقات کی۔ چونکہ بغاوت کی افواہیں اڑ رہی تھیں اور راستوں کے بند ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے حضرت مولانا حج کے قصد سے عازم مکہ معظمہ ہو گئے۔ گرمی کا موسم تھا اور ابھی حج میں بھی چار ماہ کی دیر تھی۔ اس لئے حضرت مولانا مرحوم موسم گرما کو بسر کرنے کے لئے طائف شریف تشریف لے گئے شریف نے ترکوں سے بغاوت کر دی۔ طائف شریف کا شدید محاصرہ ہو گیا۔ حضرت مولانا اور ان کے رفقاء بھی محصورین میں سے تھے۔ ترکوں نے اہل شہر کو باہر جانے کی اجازت دے دی۔ مولانا مرحوم بھی مکہ معظمہ آ گئے اور وہیں مقیم ہو گئے۔

شریف حسین کی طرف سے مولانا کی خدمت میں ایک فتویٰ پیش ہوا جس میں شریف حسین کی بغاوت کو برحق ثابت کیا گیا تھا اور ترکوں کو کافر و فاسق ٹھہرایا گیا تھا حضرت مولانا نے نہایت دلیری و جرأت سے اس فتویٰ کی تصدیق سے انکار کر دیا۔ شریف حسین کے دل میں مولانا کی طرف سے بغض و عناد پیدا ہو گیا۔ دوسری طرف سرکار برطانیہ حضرت مولانا مرحوم کو اپنا مجرم سمجھ کر طلب کر رہی تھی چنانچہ حضرت مولانا اور ان کے رفقاء مکہ معظمہ سے نظر بند کر کے جدہ بھیجے گئے اور حکومت انگریزی کے حوالے کئے گئے۔ خفیہ پولیس جہاز سے برابر مولانا کی نقل و حرکت اور ان کی نشست و برخاست کی ڈائری ہندوستان بھیجتی رہی۔ حکومت انگریزی نے مولانا اور ان کے رفقاء کو قاہرہ کی جیل میں تین ماہ تک قید تنہائی میں رکھا۔ وہاں کے جنگی دفتر میں حضرت مولانا اور ان کے رفقاء سے اظہار و بیانات لئے گئے۔ زمین و آسمان کی باتیں جن کا نہ سر تھا نہ پیر پوچھی گئیں۔ مگر سب نے نہایت متانت اور استقلال سے جواب دیا۔ حضرت مولانا سے انگریز افسر کے جو سوال و جواب ہوئے۔ اس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

انگریز افسر۔ آپ کو شریف نے کیوں گرفتار کیا؟

مولانا۔ اس کے محضر پر دستخط نہ کرنے کی بنا پر۔

انگریز افسر۔ آپ نے اس پر کیوں دستخط نہ کئے؟

مولانا۔ خلاف شریعت تھا۔

انگریز افسر۔ آپ کے سامنے ہندوستان میں مولوی عبدالحق حقانی کا فتویٰ پیش کیا گیا تھا؟

مولانا۔ ہاں جانتا ہوں۔

انگریز افسر۔ کہاں ہیں؟

مولانا۔ انہوں نے دیوبند میں مجھ سے پڑھا تھا۔

انگریز افسر۔ اب کہاں ہیں؟

مولانا۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں عرصہ ڈیڑھ سال سے حجاز میں ہوں۔

افسر۔ ریشمی خط کی کیا حقیقت ہے؟

مولانا۔ مجھے اس کا کچھ علم نہیں۔ نہ میں نے دیکھا ہے

افسر۔ مولوی عبیداللہ لکھتا ہے کہ آپ اس کی سیاسی سازش میں خلاف برطانیہ شریک ہیں اور آپ فوجی کمانڈر ہیں؟

مولانا۔ وہ اگر لکھتا ہے تو اپنے لکھنے کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ بھلا میں اور فوجی کمانڈری۔ حالت ملاحظہ فرمایئے اور پھر عمر کا اندازہ کیجئے۔ میں نے تمام عمر مدرسہ کی مسندی میں گذاری۔ مجھ کو فنون حربیہ اور فوج کی کمان سے کیا مناسبت؟

افسر۔ اس نے دیوبند میں جمعیۃ الانصار کیوں قائم کی تھی؟

مولانا۔ مدرسہ کے مفاد کے لئے۔

افسر۔ پھر علیحدہ کیوں کیا گیا؟

مولانا۔ آپس کے اختلافات کی وجہ سے۔

افسر۔ کیا اس کا اس جمعیۃ سے کوئی سیاسی مقصد نہ تھا؟

مولانا۔ نہیں۔

افسر۔ غالب نامہ کی کیا حقیقت ہے

مولانا۔ غالب نامہ کیسا؟

افسر۔ غالب پاشا گورنر حجاز کا خط جس کو محمد میاں حجاز سے لیکر گیا ہے اور آپ نے غالب پاشا سے اسے حاصل کیا ہے؟

مولانا۔ آپ ہی فرمائیں کہ غالب پاشا گورنر حجاز اور میں ایک معمولی آدمی میرا وہاں تک کیسے گذر ہو سکتا تھا؟ پھر میں ناواقف شخص نہ زبان ترکی جانوں اور نہ ترکی حکام سے ربط و ضبط، غالب پاشا حجاز کا اگر گورنر تھا لیکن میری وہاں تک رسائی نہ حج سے پہلے ہو سکتی تھی۔ نہ حج کے بعد۔ یہ بات غیر معقول اور صریح بہتان ہے۔

افسر۔ آپ نے انور پاشا اور جمال پاشا سے ملاقات کی؟

مولانا۔ بے شک! جب وہ مدینہ میں ایک دن کے لئے آئے تھے تو صبح کے وقت انہوں نے مسجد نبوی میں علماء کا مجمع کیا۔ مجھ کو بھی حسین احمد اور وہاں کے مفتی اس مجمع میں لے گئے اور اختتام مجمع پر انہوں نے دونوں وزیروں سے معانقے کرا دیئے

افسر۔ پھر کچھ انور پاشا نے آپ کو دیا؟

مولانا۔ ہاں اتنا معلوم ہے کہ حسین احمد کے مکان پر ایک شخص پانچ پانچ پونڈ لے کر انور پاشا کی طرف سے آئے تھے۔ میں نے حسین احمد کو دے دیئے تھے۔

افسر۔ ان کاغذات میں لکھا ہے کہ آپ سلطان ترک اور ایران و افغان میں اتحاد کرانا چاہتے ہیں۔ پھر ایک اسلامی حملہ ہندوستان پر کرا کے ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کرانا چاہتے ہیں اور انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں؟

مولانا۔ میں تعجب کرتا ہوں۔ کیا آپ گمان کر سکتے ہیں کہ میری آواز بادشاہوں تک پہنچ سکتی ہے۔ اور پھر کیا ممکن ہے کہ ان کی سالہا سال کی عداوتوں کو میں دور کرا سکوں گا؟ اور اگر ان کی عداوتیں زائل بھی ہو جائیں تو کیا ان میں ایسی قوت ہے کہ ہندوستان کی حدود تک پہنچا دیں۔

افسر۔ فرمائیے تو آپ سچ ہیں مگر ان کاغذات میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اچھا بتایئے شریف کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

مولانا۔ وہ باغی ہے۔

غرضیکہ مولانا مرحوم کی مطبوعہ ڈائری اس انگریز افسر کے پاس تھی۔ اور اس قسم کے بہت سے سوالات ہوئے مولانا کے رفقاء سے بھی اس قسم کے سوالات ہوئے سب نے عدیم النظیر استقلال و جرأت سے جوابات دیئے۔ تین ماہ تک وہاں رکھا گیا۔ ہر قسم کی اذیتیں وہاں پہنچائی گئیں۔ مگر ان فداکاران اسلام کے پائے استقلال ذرہ بھر بھی نہ ڈگمگائے۔

جزیرہ مالٹا میں نظر بندی

تین ماہ کے بعد حضرت مولانا اور ان کے رفقاء کو جزیرہ مالٹا میں بھیج دیا گیا۔ اس جگہ بعض ترکی اور جرمن افسر بھی نظر بند تھے۔ یہ افسر حضرت مولانا کے وجود بابرکت کو اپنے لئے سعادت دارین سمجھتے تھے۔ ان میں سے اکثر حلقہ بیعت میں بھی داخل ہو گئے۔ مولانا نے اس زمانہ اسارت میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ بخاری کے ابواب و تراجم کی شرح لکھی۔ مگر افسوس ناتمام رہی۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا کو اس جگہ سامان راحت مہیا کر دیئے۔ مذہبی فرائض نہایت پابندی اور آزادی سے ادا کرتے تھے۔

ہندوستان کی طرف مراجعت

۱۳۳۸ھ میں حضرت مولانا کو رہا کر کے اسکندریہ پہنچایا گیا۔ وہاں سے آپ سویز پہنچے اور جہاز پر سوار ہو گئے۔ آپ نے ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ مطابق ۸ جون ۱۹۲۰ء کو سرزمین ہند پر قدم رکھا۔ مشتاقان زیارت ہزاروں کی تعداد میں استقبال کے لئے بمبئی پہنچے ہوئے تھے۔ بمبئی آپ دیوبند پہنچے۔ عظیم الشان مجمع نے آپ کا استقبال کیا آپ براہ راستہ دارالعلوم پہنچے اور آبدیدہ ہو کر بیٹھے تمام مجمع کے ساتھ آبدیدہ ہو کر دعائے خیر فرمائی۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

اور لیڈروں کو ملک کی سالمیت
حفظ کے لئے متحدہ کوشش کرنی چاہیئے

سید گل بادشاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء
اسلام مغربی پاکستان و امیر سرحد کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے نائب امیر اور جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے یہ بیان میں فرمایا۔ پاکستان ایک عظیم آزمائشی دور سے گزر رہا ہے۔ مغربی سامراجی طاقتیں امریکہ وغیرہ یہود ہنود متفقہ طور پر مسلمانوں کو تباہ کرنے کے منصوبے بنا رہی ہیں۔

بدقسمتی سے ملک کے بعض اقتدار پرست عوام کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس نازک وقت میں جبکہ دشمن ہر قسم کے حربے ہماری تباہی کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ سب سے اولین فریضہ ہمارا یہ ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح وفادار بنیں۔ قوم اور لیڈر متفقہ طور پر خدا سے بغاوت کے اعمال چھوڑ دیں۔

اخبارات کی فائلوں میں اقتدار پرست لیڈروں کے بیانات محفوظ ہیں۔ جن میں ان اقتدار پرست لیڈروں نے مجیب کے چھ نکات کی تائید میں مراعات طلب کیں۔ شیخ مجیب سے کچھ لو اور کچھ دو کے اصول طے کئے۔ جبکہ علماء اسلام نے یقیناً ایسا نہیں کیا۔ اور شیخ مجیب کے چھ نکات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور واضح طور پر مرکز کی خارجہ، دفاع، خارجہ امور، تجارت و کرنسی پر قطعاً سمجھوتے کے لئے تیار نہیں ہوئے

اس نازک دور میں مسلمانوں کو ٹھیک طور پر اللہ کا وفادار بننا چاہیئے۔ تاکہ اللہ کی امداد ہمارے شامل حال ہو۔

مولانا محمد علی صاحب جالندھری مرحوم کا
ارسال کردہ آخری اعلان

امسال یکم ربیع الاول ۱۳۹۱ھ سے گوجرانوالہ میں دارالمبلغین کے اجراء کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن بعض انتظامی مجبوریوں کی بنا پر یہ فیصلہ تبدیل کرنا پڑا۔ اور اب دارالمبلغین کا افتتاح یکم ربیع الاول ۱۳۹۱ھ سے دفتر ختم نبوت کوئلہ تولے خان ملتان شہر میں ہوگا۔ لہٰذا تمام رفقاء و نصاب دارالمبلغین کو چاہیئے کہ وہ دفتر مرکزیہ ملتان میں تشریف لائیں اور آمد سے قبل دفتر کو مطلع کریں۔

(مولانا) محمد علی جالندھری
امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
ملتان

بقیہ — مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علالت اور وفات حسرت آیات

۱۳۳۹ھ میں حضرت مولانا بعارضہ پیچش و بخار کے مریض ہو گئے۔ اسی حالت میں آپ نے جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڑھ کی اپنے مقدس ہاتھوں سے بنا رکھی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کو بظاہر صحت ہو گئی تو آپ... لمعالجے کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی میں قیام فرمایا۔ شاہانہ معالجات ہوئے مگر وقت آپہنچا تھا۔ ۱۸۔ ربیع الاول روز سہ شنبہ دن کے آٹھ بجے تین مرتبہ اللہ اللہ پکارا۔ اس کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ دیوبند پہنچایا گیا۔ اگلے روز یہ آفتاب علوم ظاہری و باطنی مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ کے مزار کے قریب روپوش ہو گیا۔

اولاد

افسوس کہ حضرت مولانا نے نرینہ اولاد بطور یادگار نہیں چھوڑی۔ تین لڑکیاں اور نواسے وغیرہ موجود ہیں۔ مگر معنوی اولاد جو دنیا کے ہر گوشے میں موجود ہے۔

تصانیف

آپ کی تصانیف بھی شائع ہو چکی ہیں۔ ایضاح الادلہ احسن القریٰ۔ جہد المقل۔ ابواب و تراجم بخاری اور ترجمہ قرآن شریف۔

حضرت مولانا اردو، فارسی اور عربی تینوں زبانوں کے اعلیٰ درجہ کے شاعر بھی تھے۔ بڑے بڑے نامی شعراء آپ کے کلام کو سن کر عش عش کر جاتے تھے۔

مفتی سرحد مولانا عبد القیوم صاحب ہزاروی
کی صحت کیلئے دعا

مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ صوبہ سرحد کی استدعا

مفتی سرحد حضرت مولانا عبد القیوم صاحب ہزاروی لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں صاحب فراش ہیں۔ حضرت مفتی صاحب صوبہ سرحد کے مایۂ ناز عالم دین عظیم مبلغ حق جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے عظیم رہنما ہیں۔ تمام مسلمانوں سے اور خصوصی طور پر رفقاء جمعیۃ علماء اسلام سے اپیل ہے کہ مفتی صاحب کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔

لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے مشہور معالج ڈاکٹر سراج احمد صاحب مفتی صاحب کے معالج ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے دست شفاء سے اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو صحت عطا فرمائیں۔

بقیہ — شذرات

یہ کسی دوسرے ملک کی تقلید یا پیروی سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

ایک قوم کے لئے سب سے پہلی ضرورت اپنی آزادی، خود مختاری اور سالمیت کا تحفظ ہے۔ اس کے ساتھ ہی اپنی ماضی کی بہتر روایات کا بقا اور تسلسل ہے۔ اس طرح انقلاب کا جو عمل آگے بڑھتا ہے۔ وہی پائیدار، پرامن اور خوشگوار نتائج مرتب ہوتا ہے۔

آزاد ملک کے آزاد عوام ہی کسی بیرونی تعاون کے بغیر اپنے اتحاد و عزم سے اپنے لئے آزاد انقلاب کی تعمیر کر سکتے ہیں۔

فلسطینی فدائیوں کیساتھ
حکومت اردن کا سلوک

اردن نے ایک بار پھر فلسطینی فدائیوں کو سخت امتحان میں ڈال دیا ہے اور اس مسئلہ پر عرب ملکوں میں اختلاف کی نئی رو پیدا کر دی ہے۔

اردن فلسطینی فدائیوں کے بارے میں بیزاری کی حد تک حساس کیوں ہو گیا ہے۔ اس کا سبب کچھ زیادہ ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

اور عرب ملک اس مسئلہ پر اردن کے خلاف کیوں کوئی سخت قدم اٹھانے سے ہچکچا رہے ہیں۔ اس کی وجہ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

عرب ملکوں کی بیشتر تعداد فلسطین کے مسئلہ کو اسرائیل سے ملحقہ عرب ملکوں کے مسئلہ تک محدود کر دینا چاہتے ہیں۔ اور اپنی ہمدردیاں صرف اخلاقی اور مالی امداد تک رکھنا چاہتے ہیں

اب اسرائیل کے معاملہ میں اصل حریف و فریق، امریکہ اور روس ہیں اور اصل جھگڑا اسرائیل اور مصر کے درمیان ہے۔ اردن اگر فلسطینی فدائیوں سے چھٹکارا حاصل کر لے تو فلسطین کے مسئلہ اور اسرائیل کے ساتھ اس کے تنازع کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اسرائیل کے مقابلہ میں اردن کو تحفظ دینے کے لئے امریکہ اور برطانیہ ہر وقت تیار ہیں۔ اگر فلسطینی فدائی درمیان میں نہ ہوں تو اردن اور اسرائیل کے درمیان امن جلد سے جلد قائم کرایا جا سکتا ہے۔

یہ ہی پوزیشن لبنان کی ہے۔ امریکہ کی ضمانت پر اسے بھی اسرائیل سے تحفظ حاصل ہو سکتا ہے۔ سعودی عرب کو بھی اس سلسلہ میں امریکہ کی حفاظت و ضمانت حاصل ہے اسرائیل کے براہ راست مدمقابل صرف شام اور مصر رہ جاتے ہیں۔ اور فلسطینی مہاجروں کا مسئلہ بھی ان دونوں ملکوں بالخصوص مصر کی ذمہ داری رہ جاتی ہے۔

یہ ہے حالات کا تاریخ۔ جس سے مشرق وسطیٰ کا مسئلہ دوچار ہے اور اردن فلسطینی عربوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

۱۵ر اپریل ۱۹۷۱ء
(کمال)

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

ہفت روزہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

ترجمانِ اسلام لاہور

مرتب و انچارج ـــــ حافظ محمد حنیف سہارنپوری

خط و کتابت کا پتہ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام

چوک رنگ محل لاہور

فون نمبر ۶۷۷۱۵

جلد ۱۴ | جمعہ ۳ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۱۷

گندم

چنے، جو، سرسوں، تارامیرا، مونگی، موٹھ، گوارہ باجرہ، ایسپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی۔ غرضیکہ ہر قسم کی اجناس کی تھوک دساور کے لئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت کا موقع دیں۔

پروپرائیٹر۔ حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر

طبیبوں کے لئے خاص تحفہ

خلاصۃ المطب (فارسی)

خلاصۂ مطب خاص و طرز عمل و قواعد تشخیص استاذ الاطباء حکیم حافظ حاجی مولانا مولوی عبدالرسول صاحب بھکروی یہ کتاب طبیبوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے گی۔ قیمت ۳/۰ روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد امیر ولد حکیم محمد مظہر صاحب ساکن بھکر بار تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا

مجرّبات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طب کیجئے علاوہ ڈاک خرچ۔

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت ابتدائی موتیابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے۔ فی شیشی ۵/۰ روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی و محرک باہ اور ممسک ہیں پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/۰ روپے

طلاء عنبری پٹھوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک پیدا کرتا ہے کورس ۱۰/۰ روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دل، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کیلئے اچھا ٹانک ہے۔ قیمت ۲۵ تولہ ۲۵/۰ روپے۔

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی عباسی دواخانہ ۹ رای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ایجنٹ حضرات سے گذارش ہے کہ بقایاجات جلد از جلد روانہ کریں ـــ کاغذ کی مہنگائی اور دفتری اخراجات کی وجہ سے ادارہ سخت مالی بحران سے دوچار ہے۔

(ادارہ)

خوش خبری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عرصہ پچاس سال سے طبی شغل جاری رکھا۔ آپ رجسٹرڈ سند یافتہ طبیب ہیں۔ پچھلے سال بھر سے جماعتی اور انتخابی مصروفیتوں کی وجہ سے آپ نے معالجات کی طرف توجہ کم کر دی تھی اب یہ مراحل ختم ہو گئے اور آپ نے دواخانہ فیض عام کے نام سے مطب شروع کر دیا ہے۔ یوں تو ہر بیماری کے لئے ضرورت مند حضرات رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر چند مشہور ادویہ ذیل عام طور پر مجرب ہیں اور سالہا سال سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نرخوں کی گرانی کی وجہ سے ادویہ بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور خاص کر مولانا نے قیمتی اور اصلی اجزا سے مخصوص افراد کے لئے ادویہ تیار کر دی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حب مقوی۔ ۲۵ روپے فی سینکڑہ۔ جسمانی طاقت، معدہ، جگر، آنتوں اور مثانہ کی کمزوری کے لئے مجرب اور دردوں کا علاج ہے۔

اصلی سلاجیت۔ دو روپے تولہ۔ سیر کی قیمت ۱۲۰/۰ روپے۔ سلاجیت گرنے پڑنے، زور لگنے، ہڈی ٹوٹنے، پیشاب کی کثرت، ضعف اعصاب اور سردی کے لئے مجرب۔ قابل اعتبار سلاجیت آپ کو مولانا کے ہاں ہی سے مل سکتی ہے

نزلہ۔ عارضی یا دائمی کے لئے مجرب گولیاں۔ دو صد گولیوں کی قیمت ۱۵/۰ روپے

اسقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر کچھ عرصہ میں مر جائیں اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کی مجرب دوا۔ قیمت تین سو گولی ۲۰/۰ روپے

نرینہ اولاد کی دوا۔ حمل سے ۲½ ماہ بعد اور تین ماہ ختم ہونے سے پہلے استعمال شروع کرنا۔ قیمت ۲۰/۰ روپے

بواسیر کی دوا۔ تین قسم کی۔ مجموعی قیمت ۱۵/۰ روپے

چنبل کی دوا۔ قیمت ۱۵/۰ روپے

دمہ کی دوا۔ مکمل کورس ۲۵/۰ روپے

دل کی کمزوری اور دل کی عام بیماریوں کی قیمتی دوا تین ماہ کے لئے ۵۰/۰ روپے

نئی اور پرانی پیچش کی دوا قیمت سو گولی ۱۵/۰ روپے

ہیضہ، جریان، امساک۔ تھکان کی مجرب گولیاں

راحت جان۔ قیمت سو گولی ۵۰/۰ روپے

سرمہ مقوی بصر۔ فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، کمزوری نگاہ وغیرہ۔ بارہ شیشی ۹/۰ روپے

یہ مکمل دوائیں (۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور (۲) جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی دونوں پتوں سے آپ کو مل سکتی ہیں

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

ایک پاکستان

کی اساس صرف اسلام ہے

اب وقت آگیا ہے کہ ایک پاکستان کے تصور کو ان تمام رخنوں سے پاک کر دیا جائے جو اس تصور کیلئے کسی وقت بھی چیلنج بن سکتے ہیں اور ایسی عملی صورتحال پوری مضبوطی کے ساتھ قائم کر دی جائے جس کی موجودگی میں کسی فریق کے لئے ممکن نہ رہے کہ وہ ایک پاکستان کے تصور کو مجروح کر سکے۔ پاکستان کے مستقبل کو ہمیشہ کیلئے محفوظ اور ناقابل چیلنج بنانے کیلئے مملکت کی تمام سرگرمیوں کیلئے صرف اسلام کو ہی اساس بنایا جائے اور اس اساس پر ایک پاکستان کے تصور کو پختہ تر کیا جائے اسلام کو اساس بنانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ پاکستان کی مسلمان اکثریت کے عقائد و روایات کے مطابق حکومت و ریاست سے متعلق اسلامی احکام کو تمام شعبوں میں نافذ کر دیا جائے۔ پاکستان کے ساتھ مسلمان عوام کے گہرے اور دلی تعلق کا رشتہ، اسلامی احکام و قوانین کے نفاذ میں مضمر ہے۔ یہ رشتہ ایک پاکستان کے تصور کو مستحکم بنا دے گا اور کسی قسم کے بھی سیاسی طوفان کی لہریں اس استحکام کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ اسلام کے رشتہ میں پرو کر پاکستان کی پوری قوم کو ایک قوم کی صورت میں رکھا جا سکتا ہے اور یہ رشتہ ہر قسم کے علاقائی تفرقوں پر غالب آسکتا ہے فوج کیلئے اور صدر یحییٰ خان کیلئے اب اگر کوئی کام کرنے کا ہے تو یہ ہے

حضرت عمارؓ کی شہادت

کتاب "خلافت وملوکیت کی حقیقت" کی ایک بحث

از حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی

(قسط دوم)

دوم :۔ علم تھا لیکن وہ شہادت سیدنا عمارؓ کو فئہ باغیہ ہونے کی علامت نہیں سمجھتے تھے اس صورت میں کوئی بحث ہی باقی نہیں رہتی اور مخالف کا مدعا خود بخود عنقا ہو جاتا ہے۔

سوم :۔ انہوں نے دیدہ دانستہ نصرت حق سے پہلو تہی کی لیکن یہ توجیہہ صرف شیعہ ہی کر سکتے ہیں کسی سُنّی کی زبان سے ایسی لغویات نہیں نکل سکتی۔

ان تینوں توجیہوں کی غلطی ثابت ہونے کے بعد یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان حضرات خصوصاً صحابہؓ کو ہرگز اس کا یقین نہیں تھا کہ حضرت عمارؓ کو حضرت معاویہؓ کے گروہ نے قتل کیا ہے۔ وہی نہیں بلکہ عام مسلمان بھی جو غیر جانبدار تھے وہ بھی ان کے گروہ کی جانب اس کی نسبت کو صحیح نہیں سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ اس خبر کے سننے اور حدیث مذکور معلوم ہونے کے باوجود ان کے دل میں حضرت علیؓ کی حمایت ونصرت اور حضرت معاویہؓ کی مخالفت کا کوئی جذبہ نہیں پیدا ہوتا۔ اس کے علاوہ کوئی دوسری توجیہ ان کے اس رویہ کی نہیں کی جا سکتی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مقتضائے حدیث پر نظر کرتے ہوئے حضرت معاویہؓ کے گروہ کو ہرگز اس کا مصداق نہیں بنایا جا سکتا اور یہ ہماری رائے نہیں ہے بلکہ اس زمانہ کے ان کثیر التعداد صحابہ کرام تابعین اور عامۃ المسلمین کی رائے یہی تھی۔ جو غیر جانبدار تھے اور واقعات کا علم ہم سے زیادہ رکھتے تھے اور جنہوں نے حدیث مذکور کی وجہ سے حقیقت حال معلوم کرنے کی کوشش بھی کی ہوگی۔ یہ بات نہایت حیرت انگیز ہے کہ مندرجہ بالا حضرات جو اس زمانہ میں موجود تھے۔ جنہیں تحقیق وتفتیش کے وہ وسائل حاصل تھے۔ جو بعد کے لوگوں کو حاصل نہیں تھے۔ اس بات پر مطمئن نہیں ہوئے کہ حضرت عمارؓ کو حضرت معاویہؓ کے گروہ نے قتل کیا ہے اور اس کا انہیں یقین نہیں ہوا۔ مگر علماء متاخرین مثلاً علامہ ابن کثیر وعلامہ ابوبکر جصاص وامثالہم کو اس کا یقین حاصل ہو گیا؟ آخر ان حضرات کو وہ کون سا ثبوت ایسا میسّر ہو گیا۔ جو حضرات متقدمین کو نہ مل سکا تھا۔ روشن بات ہے کہ ان حضرات صحابہ وتابعین اور زمان حادثہ کے عامہ مسلمین کے سکوت کے بعد ان علماء متاخرین کے آراء کا کوئی اعتبار اور وزن نہیں باقی رہتا ہے۔ ان کی رائے کا ماخذ ومستند صرف طبری واقدی وغیرہ کی روایتیں ہیں۔ ان کے غیر معتمد علیہ ہونے سے قطع نظر ان روایات سے نتیجہ اخذ کرنے کا جس طرح حافظ ابن کثیر وامثالہم کو حق ہے اسی طرح ہمیں بھی حق ہے اس بارے میں انہیں ہم پر کوئی امتیاز وترجیح نہیں ہے۔ اس سے ان کی رائے کو بطور حجت نہیں پیش کیا جا سکتا۔ اسی سلسلہ میں مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

"جنگ جمل سے حضرت زبیرؓ کے ہٹ جانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد تھا اور انہوں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ کے لشکر میں حضرت عمارؓ بن یاسر موجود ہیں" (ص ۱۳۸) گذشتہ صفحات میں ہم اس پر بحث کر چکے ہیں اور ثابت کر چکے ہیں کہ یہ محض جعلی روایت ہے۔ جو شیعوں نے گڑھی ہے حضرت زبیرؓ جنگ جمل سے ہٹے ہی نہ تھے لیکن بالفرض اگر یہ واقعہ صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت زبیرؓ تو حضرت عمارؓ کو حضرت علیؓ کا طرفدار پا کر ہی پیچھے ہٹ گئے لیکن صحابہ کرام کی اکثریت اور تابعین کی کثیر جماعت، خصوصاً خود ان کے معتقدین کو کیا ہو گیا تھا کہ وہ شہادت عمارؓ کا واقعہ دیکھ کر بھی حضرت علیؓ کی حمایت اور حضرت معاویہؓ کی مخالفت میں شمشیر بکف نہ ہوئے؟ اور قتال اہل یعنی کے بارے میں صریح نص قرآنی کی (معاذ اللہ) صریح خلاف ورزی کی؟ خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ انہیں اعوان وانصار کی شدید حاجت تھی اور فوج کی قلت کی وجہ سے وہ پریشان تھے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ کو جب یقین ہو گیا تھا کہ حضرت علیؓ حق پر ہیں کیونکہ انہوں نے حضرت عمارؓ کو ان کا حامی ومددگار پایا تھا تو میدان جنگ سے ہٹ جانے کے بجائے انہوں نے ان کی نصرت کیوں نہ کی؟ اور ان کی صفوں میں کیوں نہ شامل ہوئے؟ میدان سے ہٹ کر حمایت حق کے فریضہ سے کیوں گریز فرمایا؟ اس سے عیاں ہے کہ اگر جنگ سے ان کی کنارہ کشی کی غلط اور موضوع روایت کو صحیح بھی فرض کر لیا جائے۔ تو بھی اس کی یہ توجیہہ صحیح نہیں ہے اس کی وجہ کوئی دوسری ہوگی حضرت عمارؓ کو حضرت علیؓ کا معاون دیکھنا اس کا سبب نہیں ہو سکتا۔ اہل "غربتا" کا عمل بھی اس سلسلہ میں قابل توجہ ہے طبری سے منقول ہو چکا ہے کہ یہ وہ لوگ تھے جو حضرت علیؓ کے معتقد تھے لیکن اس خانہ جنگی میں غیر جانبدار رہنا چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان معاملہ صاف اور یکسو ہو جائے۔ محمد بن ابی بکرؓ کی غلط پالیسی نے انہیں برہم کر دیا تھا۔ تاہم انہوں نے کوئی بغاوت نہیں کی۔ نہ خلیفۃ المسلمین کے خلاف اہل شام کی امداد کی طبری ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ دس ہزار آدمی میدان جنگ میں لا سکتے تھے۔ اتنی بڑی تعداد نے حضرت عمارؓ کی شہادت کا واقعہ سنا۔ حدیث "تقتلك الفئة الباغية" سے بھی واقف تھے لیکن ان میں سے دس بیس نے بھی اس واقعہ کے بعد حضرت علیؓ کا ساتھ نہ دیا بلکہ اس کے برعکس حضرت معاویہؓ کے طرفدار ہو گئے اور مصر پر حملے میں ان کے شریک رہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اتنی بڑی تعداد میں کیا دو چار بھی ایسے صالح افراد نہ تھے جو اس حدیث کی روشنی میں شہادت عمارؓ پر نظر کرتے اور حضرت معاویہؓ کو باغی سمجھ کر ان کے خلاف حضرت علیؓ کی امداد کرتے؟ خود مصر میں حضرت معاویہؓ کے حامی کثیر تعداد میں نظر آتے ہیں انہیں کی امداد سے وہ مصر پر قابض ہوئے ان میں سے بھی کسی کو اس حادثہ کے بعد حدیث مذکور یاد نہ آئی؟ اور ان میں سے ایک بھی ایسا نہ نکلا جو بقول مودودی صاحب اس نص صریح کی بنا پر انہیں باغی سمجھ کر ان کے خلاف کھڑا ہو جاتا؟ اسی طرح شام کی وسیع وعریض سرزمین اور کثیر آبادی میں چند نفوس بھی ایسے نہ نکلے جو حضرت معاویہؓ پر نکیر کرتے اور کہتے کہ آپ از روئے نص صریح باغی قرار پا چکے ہیں۔ ہم آپ کا ساتھ نہ دیں گے؟ عجیب تو یہ ہے کہ حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما کے ایسے جلیل القدر صحابی وہاں موجود تھے مگر وہ بھی اس واقعہ کے علم کے باوجود غیر جانبدار ہی رہے۔ امہات المؤمنین خصوصاً ام المومنین سیدنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں کوئی خط نہ تحریر فرمایا۔ حالانکہ آں معظمہ سیاسی امور کی بھی ماہر تھیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی بہت شائق تھیں۔

جس شخص کے ذہن کو اللہ تعالیٰ نے ادنیٰ نور بصیرت سے اور قلب کو معمولی انصاف پسندی سے بھی نوازا ہے وہ ان حالات کو دیکھ کر صرف اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اس حادثہ کے وقت اور اس کے بعد ایک عرصہ تک (کم از کم حضرت علی کے زمانہ خلافت میں) عام طور پر حضرت معاویہؓ کے گروہ کو حضرت عمارؓ کا قاتل نہیں سمجھا جاتا تھا غیر جانبدار صحابہ وتابعین اور عامۃ المسلمین ان کا قاتل کسی اور کو سمجھتے تھے حضرت معاویہؓ کے گروہ کو اس جرم سے بری جانتے تھے یہ بات روز روشن سے زیادہ روشن ہے کہ زمانہ حادثہ مذکورہ کے صحابیؓ اور غیر صحابی مسلمانوں کو اس سے واقف ہونا چاہیے تھا اس لئے کہ وہ جنگ وصلح کے واقعات کو بہت قریب سے دیکھنے والے تھے اور ان کے پاس صحت واقعہ معلوم کرنے کے جو ذرائع اور وسائل تھے وہ ہمارے پاس موجود نہیں ہیں جب ان کے نزدیک حضرت معاویہؓ کے گروہ کا قتل عمارؓ میں ملوث ہونا ثابت نہیں ہو سکا۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے گروہ پر یہ الزام قطعاً غلط اور یقیناً بہتان ہے۔ ان کا گروہ ہرگز اس حدیث کا مصداق اور فئہ باغیہ نہیں تھا۔ حیرت ہے کہ بعد میں آنے والے بہت سے سنی تاریخ نگاروں نے مندرجہ بالا کیفیت پر بالکل نظر نہیں کی اور شیعہ راویوں کے اس بیان پر صاد کر دیا کہ حضرت عمارؓ کو حضرت معاویہؓ کی فوج نے شہید کیا تھا اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ اس بات کے کہنے والوں نے خود حضرت علی مرتضیٰؓ کے طرز عمل پر بھی نظر نہیں کی حالانکہ یہ واقعہ بہت ہی اہم اور فیصلہ کن حیثیت کا حامل ہے کہ انہوں نے حضرت عمارؓ کی شہادت سے حضرت معاویہؓ کی بغاوت پر استدلال نہیں فرمایا، کتب تاریخ میں ہمیں کوئی ایسی قابل قبول روایت نہیں ملتی ہے جس سے ثابت ہو کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ کو اس حادثہ کے بعد بقول مودودی صاحب نص صریح کی بنا پر باغی قرار دیا ہو۔ دو خطبے جو آں ممدوح کی جانب منسوب ہیں اور شہادت سیدنا عمارؓ کے بعد کے ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب میں نقل کئے ہیں جن کے متعلق بحث آئندہ صفحات میں انشاء اللہ نظر سے گذرے گی لیکن ان میں بھی اس ..... حادثہ اور اس کی بنا پر حدیث مذکور سے استدلال کا کوئی نشان نہیں ہے ان مبینہ خطبوں میں وہ عوام اور اپنے لشکر والوں کو شام پر حملہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور مخالفین کی غلط روی کو واضح کرتے ہیں لیکن کس قدر حیرت انگیز بات ہے کہ وہ ان کے خلاف قوی ترین دلیل سے کام نہیں لیتے اور اس کی طرف اشارہ تک نہیں کرتے حالانکہ فطری طور پر انہیں اس موقع پر اس سے کام لینا چاہیئے تھا وہ اسے پیش کر کے غیر جانبدار صحابہ وغیر صحابہ مسلمانوں کو اہل شام کے خلاف صف آراء کر سکتے تھے اور رائے عامہ کو ان کے خلاف متحد کر کے ان کی قوت مقاومت کو پاش پاش کر سکتے تھے اور خود شام میں ان کے خلاف بغاوت پیدا کر سکتے تھے گویا سیاسی، حربی دینی انتظامی ہر قسم کی مصلحتوں کا تقاضہ یہ تھا کہ وہ اس حادثہ کو پوری دنیائے اسلام میں زیادہ سے زیادہ مشہور کرتے اور حدیث مذکور پیش کر کے تا بہ امکان ہر مسلمان تک یہ بات پہنچا دیتے کہ از روئے حدیث مذکور حضرت معاویہؓ کا باغی ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے اس لئے حکم الٰہی "وقاتلوا التی تبغی" پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض علی الکفایہ ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں کیا۔ اس کی پبلسٹی تو بجا وہ تو اشارۃً بھی اس کا تذکرہ (باقی صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

مطابق

۳۰ جولائی ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴

شمارہ ۲۹

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۲۵/۰ "

ششماہی ۱۰/۰ "

مشرقی پاکستان (ہوائی ڈاک سے) ۱۳/۰ "

فون نمبر ۶۷۷۱۵

ترسیل زر

آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے پتہ

(شعبۂ اذارت ترجمان اسلام)

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

تلک الایام نداولھا بین الناس

صراحات

احمد حسین کمال

صدر محترم سے ایک درخواست

اس وقت پاکستان کی سب سے بڑی ضرورت اس کا داخلی اتحاد ہے اور اس اتحاد کے ذریعہ ہی پاکستان اپنے دشمنوں کے عزائم ناکام بنا سکتا ہے۔

بدقسمتی سے ملک میں بحث و تمحیص کا جو انداز جاری ہے۔ وہ کسی طرح بھی اتحاد کے مقصد کو تقویت پہنچانے والا نہیں ہے۔

ہر جماعت دوسری جماعت کے بارے میں بدگمانیوں کو ہی ہوا دے رہی ہے اور ایک نہایت ہی مایوس کن فضا ملک میں پھیلتی جا رہی ہے۔

ایسے متضاد مطالبات کا اظہار ہو رہا ہے۔ جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گویا پاکستان میں نہ تو صحیح اسلامی نظام کے قیام کی ضرورت باقی رہی ہے، نہ جمہوریت کی بحالی سے کوئی دلچسپی موجود ہے اور نہ عوام کو استحصال سے نجات دلانے کی کارروائیوں کی ضرورت ہے۔

اصل کام صرف یہ ہی رہ گیا ہے کہ اپنے حریفوں کو ناکام بنایئے۔

کیا اس صورت حال کو کسی صورت بھی ملک کے لئے اور خود ان جماعتوں کے مستقبل کے لئے مفید کہا جا سکتا ہے۔ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہے۔

سوال یہ ہے کہ پھر اس دل آزار اور ملک و ملت کو نقصان پہنچانے والے اس نازیبا کھیل کا تدارک کس طرح ہو؟

ہمارے نزدیک اس کے علاج کے لئے صدر یحییٰ خاں کو ہی پیشقدمی کرنا ہوگی۔

وہ اس پوزیشن میں ہیں کہ تمام جماعتوں کے ذمہ دار رہنماؤں کو ایک جگہ بٹھا کر ان پر واضح کر دیں کہ ملک جس نازک صورت حال سے گذر رہا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے اختلافات کی شدت کو کم سے کم کریں اور ملک کے تحفظ و بقاء کے لئے ایک مشترکہ پروگرام پر عمل پیرا رہیں۔

یہ مشترکہ پروگرام صدر اور ان کے رہنماؤں کے باہمی مشورہ سے ترتیب دیا جا سکتا ہے اور اپنی تلخ سیاسی بحثوں کو اس وقت تک روک دیں جب تک ملک دشمنوں کے خطرہ پر مکمل قابو نہیں پا لیتا۔

امید ہے کہ جناب صدر کے اس اقدام سے فضا میں بہت کچھ خوش گواری آ جائے گی اور بہت سی غلط فہمیاں رفع ہو سکیں گی۔

عوامی خدمت کے بے شمار کام ہیں جنہیں یہ جماعتیں اس وقت تک انجام دے سکتی ہیں، جب تک ملک سیاسی ردو کد کی فضا کا متحمل نہیں بن جاتا۔

بہر حال پاکستان کے اتحاد کو اس وقت کسی قسم کا ادنیٰ سا بھی گزند نہیں پہنچنے دینا چاہیئے

مراقش کی افسوسناک صورت حال

مراقش میں جو کچھ ہوا ہے، کوئی بھی مسلمان اس پر افسوس کئے بغیر نہیں رہے گا۔

دنیا بھر کے مسلمان اس وقت دوہری سامراجی سازشوں کی لپیٹ میں ہیں۔ اور ہمارے نزدیک مراقش کے اس افسوسناک واقعہ میں بھی سی، آئی، اے کی سازشوں کا ہاتھ ہے۔

سامراجی قوتوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ مسلمانوں کو مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کرتے رہیں گے۔ اور گزشتہ ۲۵ سال کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہر مسلمان ملک میں یہ کھیل کھیلا گیا ہے مسلمانوں کے سرکردہ اور ذہین افراد بعض دوسرے سرکردہ اور ذہین مسلمان افراد کے ہاتھوں قتل کرائے گئے۔ اور ہر جگہ ایک ہی قوم کو ظالم و مظلوم طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اس وقت جبکہ دنیا بھر کے غیر مسلم ممالک جمہوریت و عوامیت کی مختلف منازل طے کر رہے ہیں، مسلمان ملت ہر جگہ جبر و تصادم کے سلطانی ادوار سے ہی گذر رہی ہے خدا کرے کہ پاکستان جلد اپنے موجودہ بحران سے نکل کر ایک سچے اسلامی نظام کے تحت جمہوری عوامی حکومت قائم کرنے کے قابل بن جائے۔ تاکہ یہ ایک مثال دوسرے مسلمان ملکوں کے لئے معیار و نمونہ ثابت ہو، اور وہ موجودہ خلفشار سے نجات پاکر اتحاد و استحکام و رواداری کی منزل کی طرف گامزن ہو سکیں۔

ورنہ درۂ دانیال سے بحر الکاہل تک کے مسلمان ملکوں کی داخلی کشمکش نے ان کے مستقبل کو اندیشناک بنا رکھا ہے اور سامراجی سازشیں انہیں انتشار کے عمیق گڑھے کی طرف دھکیلے چلی جا رہی ہیں۔

(۱۳ر جولائی ۱۹۷۱ء)

بھٹو صاحب کا دورۂ ایران

مسٹر بھٹو کے دورۂ ایران کے بارے میں جو چہ میگوئیاں ہوئیں، وہ پاکستان کے موجودہ حالات میں خوش آئند نہیں کہی جا سکتیں۔

ان نازک حالات میں ذمہ داری کا احساس ہر فریق کو ہونا چاہیئے۔

پیپلز پارٹی اور اس کے قائد و رہنماؤں کو بھی اپنا ہر قدم تول کر بڑھانا چاہیئے۔ تاکہ پاکستان کے دشمن ان کی کسی لغزش سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں اور ملک میں حالات کے اعتدال پر آنے میں زیادہ تاخیر کے امکانات نہ بڑھ جائیں۔

اسی طرح پیپلز پارٹی اور مسٹر بھٹو کے ناقدین کو بھی چاہیئے کہ وہ نکتہ چینی کے وقت ایسا انداز اختیار نہ کریں جس سے پاکستان کے دشمن دنیا بھر میں یہ پروپیگنڈا کرنے کے قابل بن جائیں کہ پاکستان میں یک جہتی و ہم آہنگی کی کوئی اساس موجود نہیں ہے۔

بھٹو صاحب کے دورۂ ایران کے موقعہ پر ان کی بیان کردہ ایک بات دور اندیشی کے احساس سے خالی نظر آتی ہے۔

"مساوات" کی ایک رپورٹ کے مطابق بھٹو صاحب نے بتایا ہے کہ خلیج فارس کے مسئلہ کے بارے میں انہوں نے حکومت ایران کو یہ یقین دلایا ہے کہ وہ اور ان کی پارٹی، اس کے نقطۂ نظر سے اتفاق رکھتی ہے۔

ان کا یہ اظہار خیال ہرگز مدبرانہ نہیں کہا جا سکتا۔ خلیج فارس کے معاملات، ایران اور عرب ملکوں کے درمیان متنازعہ فیہ مسائل میں سے ہے اور ان معاملات میں پاکستان کا رویہ، فریقین کے درمیان مصالحت کا ہونا چاہیئے جانبدار کا نہیں۔ ورنہ بصورت دیگر پاکستان کو گوناگوں مشکلات پیش آ سکتی ہیں

ہمارے لئے ایران بھی برادر ملک کا درجہ رکھتا ہے اور عرب ممالک بھی۔ اور ان کے درمیان کسی قسم کی بھی کشمکش ہمارے لئے خوشی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ اس قسم کے یک طرفہ بیان سے پاکستان کی پوزیشن کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ امید ہے کہ بھٹو صاحب اور ان کی پارٹی ہماری ان معروضات پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔

(۱۳ر جولائی ۱۹۷۱ء)

دولت مشترکہ سے علیحدگی کے فیصلہ میں تاخیر نہ کیجئے

پاکستان دولت مشترکہ سے علیحدہ ہونے کے مسئلے میں سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہا ہے۔ اس سرکاری اطلاع کو جو ریڈیو پاکستان سے نشر ہوئی ہر وہ شخص خوش آمدید کہے گا۔ جسے عالم اسلام اور مشرقی اقوام کے خلاف فرنگی استبداد کی ۳ صد سالہ تاریخ کا معمولی سا بھی علم ہوگا۔

حکومت پاکستان اگر دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کر لیتی ہے تو یہ اس کا تاریخی فیصلہ ہوگا۔ اور اس کے قریب رس اور دور رس اثرات ایشیا اور مسلمان ملکوں پر خوشگوار پڑیں گے۔

اس موقعہ پر حکومت پاکستان کو نہ صرف دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ بلکہ جملہ یورپ اور امریکہ سے بھی اپنے تعلقات پر نظر ثانی کر کے ایسے تمام معاہدوں سے باہر نکل آنا چاہیئے جو کسی قسم کا بھی فوجی، اقتصادی و سیاسی اثر، پاکستان پر پڑنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

سیٹو اور سینٹو میں پاکستان کی موجودگی امریکہ کے ساتھ پاکستان کا خصوصی فوجی معاہدہ اور دوسرے معاہدات جو پچھلی حکومتوں کی خود غرضیوں اور نادانیوں کی بدولت پاکستان پر لاد دیئے گئے ہیں۔ پاکستان کے لئے ادنیٰ درجہ میں بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کی وجہ سے ملک کا داخلی اتحاد و استحکام خطرہ میں پڑا، قوم اسلام سے دور ہوئی، جمہوریت کا حصول اس کے لئے جوئے شیر لانے سے بھی مشکل تر ہو گیا۔ بیرونی خطرات بڑھ گئے۔ عوام پر استحصالی عناصر غالب آ گئے اور حال و مستقبل تشویشناک بن گئے۔

امید ہے کہ حکومت دولت مشترکہ سے علیحدگی پر سنجیدگی سے غور ہی نہیں کرتی رہے گی بلکہ اسے فی الفور عملی جامہ پہنا کر برطانیہ اور مغربی طاقتوں کو اپنے عزم صمیم سے آگاہ کر دے گی۔ اس کا یہ فیصلہ تاریخ کے ان فیصلوں میں سے ایک ہوگا۔ جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا

(۱۵ر جولائی ۱۹۷۱ء)

امریکہ کے صدر کا دورۂ چین

سیاسی حلقوں میں ایک عرصہ سے جو یہ خیال گردش کر رہا تھا کہ امریکہ اور چین کے درمیان خفیہ سلسلہ جنبانی جاری ہے، امریکی صدر کے دورۂ چین کے اچانک اعلان نے اس خیال کی تصدیق کر دی ہے۔

چین اور امریکہ کو ایک دوسرے سے قریب لانے میں پاکستان نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور اگر یہ بات صحیح ہے کہ امریکی صدر کے خاص مشیر مسٹر کیسنجر حالیہ پاکستان کے دورہ کے وقت خفیہ طور پر پیکنگ گئے تھے تو اس سے بھی پاکستان کے اہم کردار کا اظہار ہوتا ہے دونوں فریق امریکہ اور چین نے، ایک دوسرے کے قریب آنے کے لئے پاکستان پر اعتماد کیا۔ اور پاکستان نے آخر وقت تک ان کے اس اعتماد کو ذرا بھی گزند نہیں پہنچنے دیا۔

امریکہ اور کمیونسٹ چین کے درمیان تعلقات کی بحالی اگرچہ ایک خوشگوار عالمی واقعہ ہوگا۔ لیکن اس سے دنیا کے معاملات پر کوئی بہتر اثر پڑے گا اور انسانیت کو مجموعی طور پر امن و فلاح نصیب ہو جائے گا۔ ہمیں اس میں شبہ ہے۔

اس لئے کہ یہ تعلقات کسی اصول پر سمجھوتے کا نتیجہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ دونوں کی چند ایک مجبوریوں کی وجہ سے عمل میں آ رہے ہیں۔

امریکہ کی یہ مجبوری بالکل واضح ہے کہ ایشیا میں چین دشمنی کی بیس سالہ امریکی پالیسی معمولی طور پر بھی کامیاب نہیں ہو سکی۔ اور معاملات جہاں ۱۹۵۲ء میں تھے وہیں آج بھی ہیں۔

کمیونسٹ چین کے مقابلہ میں بھارت کو آگے بڑھانے والی امریکی پالیسی میں بالکل ناکام ہو چکی ہے۔ چیانگ کائی شیک کی خارموسا کی حکومت بھی امریکہ کے مقاصد پورے نہیں کر سکی۔ اور ایشیا میں سوشلزم و کمیونزم کا دباؤ بھی کم نہیں ہوا۔ بلکہ اکثر جگہ اس میں اضافہ ہوتا رہا۔

علاوہ ازیں ایشیا میں جتنی حکومتیں امریکہ کے سہارے قائم ہوئیں۔ وہ سیاسی عدم استحکام، عوامی بے چینی، حاکمانہ جبر و تشدد اور وسیع تخریب کاری کا شکار رہیں اور کسی بھی امریکہ دوست ملک میں رائے عامہ باوجود وسیع تر پروپیگنڈے کے امریکہ کے حق میں ہموار نہیں کی جا سکی

اس تلخ ناکامی و مایوسی کے بعد امریکہ کے سامنے اس کے سوا کیا چارۂ کار رہ گیا تھا کہ کسی قابل اعتماد دوست کے ذریعہ چین کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کی کوشش کرے۔

چین کی مجبوری بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ انقلاب کے بعد چین میں جو بے مثال ترقی ہوئی۔ اسے ایشیا کے تمام ملکوں نے بے حد سراہا۔ لیکن چین کے طرز پر انقلاب کو اپنے ہاں اپنانے میں کسی نے بھی خوشی آمدید نہیں کہا۔ انڈونیشیا کے المناک واقعات کے بعد تو چینی انقلاب کی پیشقدمی کے بیشتر امکانات ختم ہو گئے تھے۔ اور ایشیا میں چین کے دوست اور چین کے دشمن سب ہی بہت زیادہ احتیاط برتنے لگے تھے۔

ایشیائی ملکوں میں رائے عامہ اگرچہ امریکہ کے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

محمد ظریف صاحب بی اے دلوخیل

اہلِ حق کے ایمان پرور واقعات

اب چند حکایات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشقوں اور پیروکاروں کے عرض کئے دیتا ہوں۔

پچھلے دنوں پرچہ خدام الدین میں قطب الاقطاب شیخ التفسیر حضرت مولانا لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کے ایک بزرگ خلیفہ نے ایک واقعہ بیان فرمایا تھا کہ ایک دفعہ جناب حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے غالباً سندھ کے کسی علاقہ میں سفر پر تشریف لے جا رہے تھے رات کے وقت ایک ایسے اسٹیشن پر اترے کہ اس سٹیشن پر اور کوئی بھی مسافر نہ اترا۔ اسٹیشن سے تقریباً چار پانچ میل کے فاصلہ پر ایک بستی آئی۔ جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے گذر رہے تھے تو تقریباً چار پانچ موٹے موٹے کتے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔ جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہوا کہ یہ مجھے بغیر کاٹے نہیں چھوڑینگے تو صرف اتنا کہہ اللہ۔ یہ فرماتے کے ساتھ ہی وہ موٹے موٹے کتے فوراً زمین میں دھنس گئے۔۔۔ احقر کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کافر کو جو ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے پوچھ رہا تھا کہ اب آپؐ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف "اللہ" فرمایا تھا۔ اور اس واقعہ میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صرف "اللہ" فرمایا تھا۔ گویا کہ ایسے سخت وقت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کو زندہ کرنے کا قصد فرمایا تھا۔ واللہ اعلم۔

قطب العالم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ انگریزوں کے خلاف جہاد کے دوران بعض محبین و مخلصین کے اصرار پر تین دن کے لئے روپوش ہوئے۔ تین دن گذرنے کے بعد پھر کھلے بندوں پھرنے لگے۔ کسی کے پوچھنے پر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غار ثور میں صرف تین دن رات کے لئے روپوشی فرمائی تھی۔ گویا کہ یہاں بھی ایسے سخت حالات میں اپنی جان کی فکر نہ تھی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کو زندہ کرنے کا قصد فرمایا تھا۔

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ بلخ و بخارا کی عظیم الشان سلطنت کے بادشاہ تھے۔ جب دل پر چوٹ لگی تو سلطنت کو خیرباد کہہ کر خدا کے راستہ کی فقیری اختیار کی۔ ولایت میں ابدال کے درجہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ ایک روز کسی سفر کی وجہ سے کشتی میں سوار تھے۔ اسی کشتی میں چند آزاد اور عیش پرست قسم کے اور آدمی بھی سوار تھے۔ وہ لوگ ڈھولک بجاتے ہوئے اور گاتے ہوئے ناچ کوچ کے دوران کبھی کبھی حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی اور سر کے بال پکڑتے تھے۔ رب العزت کو اپنے ولی کی تحقیر و توہین ناپسند ہوئی۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ کے دل میں یہ بات ڈال دی گئی کہ اگر آپ چاہیں تو ان سب گستاخوں کو پل بھر میں غرق کر دوں۔ عرض کیا کہ الٰہی جیسے آپ ان کو غرق کرنے پر قادر ہیں ویسے ہی آپ ان کو ہدایت بھی دے سکتے ہیں۔ الٰہی ان کو گمراہی سے نکال کر ہدایت نصیب فرما۔ دراصل یہ بیچارے جانتے ہی نہیں۔ چنانچہ اللہ جل شانہٗ نے ان سب کو ہدایت نصیب فرمائی۔ اور جب ان کے دل کی آنکھیں کھل گئیں اور حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ پہچانا تو سب ان کے قدموں میں گر کر معافی کے خواستگار ہوئے۔۔۔ معلوم ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت زندہ کرنے کا قصد فرمایا تھا۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ الٰہی یہ میری قوم کے لوگ جانتے نہیں ان کو ہدایت نصیب فرما۔

حضرت سرمد رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ گذرے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

سرمد گلہ اختصار می باید کرد
یک کار ازیں دو کار می باید کرد
یا تن برضائے دوست می باید داد
یا قطع نظر ز یار می باید کرد

مطلب یہ کہ بات کو مختصر کر دینا چاہیئے۔ دو کاموں میں سے ایک کام کرنا چاہیئے۔ یا تو اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ کے سپرد کر دینا چاہیئے یا پھر اس اللہ کو چھوڑ کوئی دوسرا اللہ تلاش کر لینا چاہیئے۔ مطلب یہ کہ یہ بات غلط ہے کہ اللہ کو ماننے کا بھی دعویٰ ہو۔ اور پھر غیر اللہ پر بھی نظر ہو۔ کیونکہ شک کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ اور ادھر ادھر دیکھنے والا کبھی واصل نہیں ہوتا۔

مذکورہ بالا سب واقعات اور حکایات اللہ کی ذات پر کامل یقین کے ذیل میں بیان کر دی گئیں بات غیر ارادی طور پر لمبی ہو گئی۔ ترجمان اسلام کے محدود صفحات کا بھی خیال ہے اور محترم ادارے کی ناراضگی کا بھی فکر۔ اور یہ سب واقعات و حکایات حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے درج ذیل بیان کی وجہ سے احقر کے ذہن میں آئیں۔

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔ آپ کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ اگر آج جھوٹ سے آپؐ کو راضی کر لوں تو قریب ہے کہ اللہ جل جلالہٗ مجھ سے ناراض ہوں گے اور اگر آپؐ سے صاف صاف عرض کر دوں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غصہ آئے گا۔ لیکن قریب ہے کہ اللہ کی پاک ذات آپؐ کے عتاب کو زائل فرما دے گی۔ اس لئے سچ ہی عرض کرتا ہوں"۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی فلاح کا دارومدار یقین پر ہے۔ اگر یقین صحیح ہے تو دنیا میں بھی راحت و چین، قبر میں بھی چین اور آخرت میں بھی چین رہے گا قطب الاقطاب حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ ایک قبرستان سے گذر رہے تھے تین قبریں برابر برابر تھیں۔ ارشاد فرمایا۔

"تینوں نیک آدمی ہیں لیکن درمیان والے کا درجہ بلند ہے۔ اس کا عقیدہ توحید میں بہت پختہ ہے"۔

تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ کامل ایمان و یقین کی دولت یقین والے حضرات یعنی علماء حق اور مشائخ کرام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور ان کی صحبت اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح پہچان کی توفیق نصیب فرمائے۔ برے بھلے اور کھرے کھوٹے کی تمیز نصیب فرمائے اور ہم کو برگزیدہ حضرات کی مسلک پر چلائے۔ اور ہم سب مسلمانوں کا خاتمہ کامل ایمان و یقین پر فرمائے۔ آمین! ثم آمین!!

قیمتی نسخہ

جب سے ترجمان اسلام میں ایک قیمتی نسخہ کے عنوان سے جو سم الفار کا نسخہ شائع ہوا ہے بے شمار خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ کیا یہ دوا تیار صورت میں بھی مل سکتی ہے؟ فرداً فرداً ان خطوط کا جواب دینا نہایت مشکل ہے گذارش ہے کہ یہ نسخہ تیار صورت میں بھی مل سکتا ہے۔ اور مزید تفصیلات بھی ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر معلوم کی جا سکتی ہیں۔

احمد حسین کمال
رجسٹرڈ معالج درجہ اول QH-۵۴۳۶-A
مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

ترجمان اسلام کے صفحات کی کمی

ترجمان اسلام کے لئے کاغذ کا کوٹہ بہت تھوڑا منظور ہوا ہے جس کی وجہ سے ادارہ ترجمان اسلام کے صفحات میں کمی پر مجبور ہوا ہے۔ جونہی کاغذ زیادہ دستیاب ہونے لگا۔ ترجمان اسلام کے صفحات زائد کر دیئے جائینگے۔

خلیل احمد قیصر
ناظم دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

پاکستان اور عرب ملکوں

عرب اخبارات کے نام مفتی محمود صاحب کی رپورٹ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث کا حال تو آئندہ اشاعتوں میں قارئین کی نذر کیا جائے گا۔ یہاں ہم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اس بیان کو دشمنی، برطانیہ کی عناد پروری اور مغربی طاقتوں کی کینہ توزی سے متعلق عرب دنیا کے اخبارات کو دیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ ایک بار پھر مجھے اور میرے رفیق سفر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو عرب ملکوں کے دورہ کا موقعہ نصیب ہوا ہے، اور اپنے عرب بھائیوں سے ملاقات کا شرف ملا ہے

تاریخی رشتے

پاکستان کے مسلمان عوام کے لئے عرب ملکوں کے عوام سب سے زیادہ قریب ترین افراد ہیں۔ دینی اور تاریخی رشتوں نے ان کے درمیان کبھی منقطع نہ ہونے والی اخوت کو مستحکم بنا دیا ہے

یکساں دشمن اور یکساں حالات سابقہ

دونوں جگہ کے مسلمان عوام کو ایک ہی قسم کے دشمن سے مقابلہ درپیش ہے۔ اور وہ مغربی استعمار ہے جس نے صدیوں تک ایشیا کے عرب ممالک، مسلمان ملکوں اور پاکستان کو لوٹا کھسوٹا ہے اور ناقابل بیان جبر و تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔

آج اگر عرب ملکوں کے لئے مغربی سامراج نے اسرائیلی سامراج کا زخم پیدا کر رکھا ہے تو پاکستان کے لئے ہندو سامراج کا چرکہ بھی اسی کا لگایا ہوا ہے۔

مغربی سامراج کے پروردہ اسرائیل نے اگر عرب ملکوں کے لئے سخت مشکلات و آزمائشیں کھڑی کر رکھی ہیں۔ اور ان میں ہر روز نت نئے اضافے ہوتے رہتے ہیں تو اسی مغربی سامراج نے پاکستان کے لئے بھی ہندو سامراج کی آبیاری کی ہے۔ اور پاکستان کے لئے ایک عظیم خطرہ بنا رکھا ہے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ مصر، شام، لیبیا، سوڈان عراق اور الجزائر وغیرہ عرب ملکوں کی اسرائیل کے مقابلہ میں جو ملک حمایت و امداد کر رہا ہے وہ اشتراکی روس ہے اسی طرح بھارت کے خطرات کے مقابلہ میں پاکستان کی حمایت میں آواز بلند کرنے والا ایک دوسرا اشتراکی ملک چین ہے۔

غرضیکہ ماضی و حال کی تاریخ کے لئے بے شمار پہلو ایسے ہیں۔ جن کی رو سے پاکستان اور عرب ملکوں کے حالات کے درمیان گہری یکسانیت پائی جاتی ہے اور اس اعتبار سے غالباً مستقبل کی تاریخ کا فیصلہ بھی دونوں علاقوں کے لئے ایک ہی قسم کا ہوگا۔

صحیح حقائق

چنانچہ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے موجودہ حالات کے بارے میں صحیح حقائق سے اپنے عرب بھائیوں کو آگاہ کر دوں، اور اس فتنہ سے باخبر کر دوں، جو ابھی تو مشرقی ایشیا میں پاکستان کے خلاف پروپرزے نکال رہا ہے۔ لیکن جس کے استعماری عزائم مغربی ایشیا بلکہ کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے کوشاں ہیں۔

پاکستان میں حالیہ انتخابات کے بعد جو اشتعناک سیاسی بحران رونما ہوا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے پاکستان کی تاریخ کا مختصر سا جائزہ ضروری ہے۔

ماضی پر ایک نظر

پاکستان ایک علیحدہ مملکت کی حیثیت سے اگست ۱۹۴۷ء میں وجود میں آیا تھا۔

برصغیر ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد بالکل اسی طرح ہوئی تھی۔ جس طرح عرب مجاہد شام، عراق، مصر اور روم میں گئے تھے۔ اور پھر یہ تمام خطے اسلامی بن گئے تھے۔ ہندوستان بھی سات سو سال سے زیادہ تک ایک مسلم مملکت بنا رہا۔

انگریز برصغیر میں

لیکن انگریز تاجروں نے یہاں پہنچ کر مسلمانوں کی فراخدلانہ مہمان نوازیوں سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اور اس وسیع مسلمان ملک کے خلاف سازشیں کر کے اس پر اپنا تسلط جمانے کی کوشش کی۔ یہاں کی غیر مسلم آبادی کے بعض عناصر سے ساز باز کر کے مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ کیا اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا

ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی آزادی کے تحفظ کے لئے انگریزوں کے کئی جنگیں لڑنی پڑیں جو بعض تاریخی عوامل کی وجہ سے ناکام رہیں۔

برطانوی تسلط کے خلاف مسلمانوں کی جنگ

ان جنگوں میں ۴ نہایت اہم اور فیصلہ کن تھیں،

پہلی جنگ ۱۷۷۰ء میں بنگال کے اس علاقہ میں لڑی گئی جو اب مشرقی پاکستان اور بنگال کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ میں بنگال کے مسلمان حکمران سراج الدولہ کو ایک خفیہ سازش کی وجہ سے شکست ہوگئی۔ اور بنگال میں انگریزوں کا اقتدار مضبوط ہوگیا۔

انگریزوں نے اس کے بعد سے مشرقی پاکستان کے علاقہ میں مسلمانوں کے خلاف شدید پالیسی اختیار کی اور غیر مسلموں کو ان پر مسلط کرنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں کو ہر شعبہ زندگی (اقتصادی، تعلیمی، معاشی اور سماجی اعتبار سے بالکل پست و ذلیل بنا ڈالا۔ اور ان کے خلاف جبر و تشدد کا برتاؤ آزادی کے دن تک جاری رکھا۔

— دوسری جنگ ۱۷۹۰ء میں جنوبی ہند میں سلطان ٹیپو کے خلاف لڑی گئی۔ اور یہاں بھی خفیہ سازش کے ذریعہ مسلمانوں کا اقتدار مٹا دیا گیا۔

— تیسری جنگ ۱۸۳۰ء میں برپا ہوئی۔ جس کی قیادت ہندوستان کے علماء کر رہے تھے۔ یہ علماء حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے اور مدرسہ سے تعلق رکھنے والے تھے۔

انہوں نے اسلامی جہاد کے اصولوں پر یہ جنگ لڑی اور بعض ناگزیر اسباب کی بنا پر ناکام ہوگئی۔ تاہم اس جنگ نے پورے ہندوستان کے مسلمانوں میں مذہبی بنیاد پر جنگ آزادی کے لڑنے کا ولولہ پیدا کر دیا۔

— چوتھی جنگ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف عام بغاوت کی شکل میں رونما ہوئی اور اس کی باگ ڈور بھی علماء کے طبقہ کے ہاتھوں میں تھی۔

۱۸۵۷ء سے انگریز مکمل طور پر ہندوستان پر قابض ہوگئے۔ تاہم آزادی کی خفیہ تحریک جاری رہی۔

حصول آزادی کے لئے دیوبند کی تحریک

دیوبند کا مدرسہ اس تحریک کا خفیہ مرکز تھا علماء دیوبند اس کے قائد تھے۔ جن میں چند ایک عرب دنیا اور اسلامی دنیا میں معروف ہیں۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ، مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ۔ مولانا شیخ الہند محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ۔ مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ۔ مولانا کفایت اللہ صاحب دہلویؒ۔ مولانا عبید اللہ صاحب سندھیؒ۔ مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ

کا سود و زیاں ایک ہے

صاحب ہزاروی گذشتہ ہفتہ مصر اور عرب ملکوں کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ ان حضرات کے دورہ کی مفصل سرگزشت
بیان کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ جو آپ نے قاہرہ پہنچ کر پاکستان کے موجودہ حالات، بھارت کی پاکستان
(کمال)

- پاکستان کے قیام کے تاریخی محرکات
- بھارت کی پاکستان دشمنی
- برطانیہ اور عرب ملکوں کا پُرعناد رویہ
- عرب ممالک اور پاکستان

مولانا انور شاہ صاحب کاشمیریؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانیؒ۔ ان کے علاوہ اس تحریک کے ساتھ بعض دوسرے مسلمان عمائدین بھی وابستہ تھے۔ مثلاً مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا شوکت علیؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ۔ مولانا حسرت موہانیؒ، مولانا ظفر علی خاںؒ وغیرہم۔

عوامی سیاسی جنگ

خلافت تحریکات کے بعد انگریزوں کے خلاف مسلمانوں نے آزادی کی سیاسی عوامی جنگ بھی جاری رکھی بنسبت ۱۹۲۰ء کی عدم تعاون کی مشہور سیاسی جنگ اور ہجرت کی تحریک جدوجہد آزادی کا ہی حصہ تھیں۔

انگریز نے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو کھڑا کیا

انگریزوں نے مسلمانوں کو بے اثر کرنے اور پورے ہندوستان سے ان کو بے دخل کرنے کی خطرناک چالیں چلیں۔ جن میں سے سب سے اہم ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف علانیہ تیار کرنا تھا۔

چنانچہ ہندوؤں نے ہر جگہ مسلمانوں کو چیلنج کرنا، اور انہیں جانی و مالی نقصان پہنچانا ..... شروع کر دیا۔ گاندھی اور نہرو جیسے ہندو لیڈر اپنی قوم کو مسلمان دشمنی سے باز رکھنے میں ناکام رہے۔ اور ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں نے علیحدہ وطن کی تحریک شروع کر دی۔ جس میں پیش پیش بنگال (مشرقی پاکستان) کے مسلمان تھے۔

مسلم لیگ اور جمعیۃ علماء اسلام

مسلم لیگ کے قائد اعظم مسٹر جناح اور جمعیۃ علماء اسلام کے بانی راہنما مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی قیادت میں پاکستان کے نام سے علیحدہ وطن کی تحریک ۱۹۴۷ء تک جاری رہی اور جب انگریزوں نے پورے ہندوستان کو آزاد کیا تو بنگال اور پنجاب کو تقسیم کر کے پاکستان کی صورت میں علیحدہ کر دیا۔

پاکستان کے خلاف برطانوی سازش

اس کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمانوں کو شدید ابتلاء سے گزرنا پڑا۔ اور انگریزوں نے اول دن سے ہی سازش برداں چڑھائی، کہ پاکستان کمزور اور غیر مربوط رہے پنجاب اور بنگال کو تقسیم کرنا اور کشمیر کے ایک بڑے حصہ پر بھارت کا ناجائز قبضہ کرانا، انگریزوں کی اس سازش کا اہم جزء تھا۔ گاندھی کو ایک نوجوان ہندو نے مسلمان دوستی کا الزام لگا کر قتل کر دیا۔ اور اس کے بعد بھارت میں مسلمان دشمن ہندو غالب آتے چلے گئے جن کا مقصد بھارت میں رہ جانے والے کروڑوں مسلمانوں کا خاتمہ اور پاکستان کے وجود کو مٹانا ہے۔

پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت

کشمیر پر بھارت کے قبضہ کا مقصد بھی یہی ہے، اور اس مقصد کے لئے ستمبر ۱۹۶۵ء میں بھارت نے مغربی پاکستان پر حملہ کیا۔ جسے اللہ کے فضل سے پاکستان کی فوج اور عوام نے ناکام بنا دیا۔

اس کے بعد بھارت نے اپنی پاکستان دشمن مہم کا رخ مشرقی پاکستان کی طرف موڑ دیا۔ اور اس وقت سے مشرقی پاکستان کا علاقہ بھارتی سازشوں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ پاکستان کے عوام کو بجا طور پر شبہ ہے کہ اس اس سازش میں برطانیہ کا بھی ہاتھ ہے۔ اور جیسی سازش اس نے عربوں کے خلاف اسرائیل کو وجود میں لانے اور ۱۹۵۶ء میں اسرائیل کے ساتھ مل کر مصر پر حملہ کرنے میں کی تھی۔ ایسی ہی سازش وہ پاکستان کے خلاف بھی کر رہا ہے۔

بھارت اور برطانیہ آج پاکستان کے خلاف جو مکروہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اس کا پس منظر تو یہ ہے اور اس پس منظر کے رہین منت مشرقی پاکستان کے حالیہ واقعات اور پاکستان کا موجودہ بحران ہے۔

موجودہ حکومت کا قابل تعریف کارنامہ

پاکستان میں پہلے عام انتخابات نہایت پرامن اور غیر جانبدار ہوئے۔ اس سلسلے میں صدر یحییٰ خان کی حکومت کا کردار بڑا ہی قابل تعریف رہا۔

اور جمہوری حکومت کا قیام قریب تر نظر آنے لگا میری پارٹی جمعیۃ علماء اسلام جو پاکستان کی ایک بانی جماعت بھی ہے اور پاک و ہند میں تحریک آزادی کی قدیم ترین نمائندہ جماعت ہے۔ انتخابات کے بعد اس کی کوشش رہی کہ مناسب مصالحت کے ساتھ جمہوری اقتدار پاکستان میں قائم ہو جائے۔ پاکستان کے صدر نے بھی اس سلسلے میں کئی اقدامات کئے

جمہوریت کی راہ میں رکاوٹیں

لیکن بدقسمتی سے انتقال اقتدار کا وہ فارمولا، جسے مشرقی پاکستان کے صوبہ کی ..... اکثریتی جماعت عوامی لیگ پیش کرتی تھی، وہ پاکستان کی مرکزی حیثیت کو نہایت کمزور کر دینے والا تھا۔ اور اس کی اساس تمام تر علاقائیت پر مبنی تھی۔

سیاسی حالات میں بگاڑ

مغربی پاکستان کی جماعتوں کے سب ہی رہنماؤں نے بار بار عوامی لیگ کے رہنماؤں اور شیخ مجیب الرحمٰن صاحب کی توجہ اس طرف دلائی۔ اور سب کے لئے قابل قبول مصالحتی فارمولا مان لینے پر زور دیا۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

بھارت اور علیحدگی پسند

یہیں سے سہ طرفہ کشمکش کا آغاز ہوا۔ بھارت کے لئے یہ حالات بڑے غنیمت تھے۔ اس نے مشرقی پاکستان کے علیحدگی پسند عناصر کو ابھارنا شروع کیا۔ اور نام نہاد بنگلہ دیش کا فراڈ کھڑا کر دیا۔

مشرقی پاکستان میں نظم و نسق معطل ہونے لگا وہاں کے مقامی، مہاجر اور غیر مقامی باشندوں میں شدید کشمکش شروع ہو گئی اور پاکستان کی مرکزی حیثیت کمزور ہوتی چلی گئی۔

اس کے باوجود عوامی لیگ کسی مصالحت پر آمادہ نہیں ہوئی۔ چنانچہ فسادی عنصر نے گڑبڑ پھیلا دی۔ تمام مشرقی پاکستان میں ایک وقت ایسا آ گیا کہ کوئی رسول حکومت باقی نہیں رہی۔

ناگزیر چارۂ کار

ان حالات میں صدر کے سامنے اور فوج کے سامنے کیا راستہ باقی رہ گیا تھا۔ اس کو سمجھنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص اپنے وطن کو اس طرح مٹتا ہوا دیکھنا پسند نہیں کر سکتا۔ اور اس موقعہ پر ملک کو بچانے کے

(باقی صـ پر)

لئے جتنا بھی سخت سے سخت قدم اٹھانا ممکن ہوگا۔ اس سے گریز نہیں کر سکتا۔

معمہ

عوامی لیگ سا ایک مضبوط مرکزی حکومت کے قیام کو جس میں مشرقی پاکستان کو اکثریت مل رہی تھی، کیوں قبول کرنے پر تیار نہیں ہوئی۔ یہ بات مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے عوام کے لئے ابھی تک معمہ بنی ہوئی ہے مغربی پاکستان کے عوام اور سیاسی جماعتوں نے مشرقی پاکستان کی اکثریتی حیثیت کو تسلیم کرنے سے کبھی انکار نہیں کیا۔ اور ان کو اپنی عددی تعداد کی بناء پر جو بھی سیاسی اقتصادی و معاشی حقوق حاصل ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انہیں مان لیا گیا تھا۔ لیکن عوامی لیگ کے رہنما پھر بھی مصالحت کے لئے تیار نہیں ہوئے

بھارت کھل کر پاکستان کے خلاف میدان میں آگیا

اس دوران بھارت اور برطانیہ کے نشریاتی اداروں نے پاکستان کے اس داخلی معاملہ سے جو گہری دلچسپی لینا شروع کی، اور مفروضہ باتوں کو اچھالنا شروع کیا۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ علیحدگی پسند عناصر کو ان کی شہ حاصل تھی۔

پاکستان کو بچانے کے لئے فوجی کارروائی کے بعد تو بھارت کھل کر پاکستان کے خلاف میدان میں آگیا اور برطانیہ نے بھی بھارت کا کھل کر ساتھ دیا۔

اس لئے اہل پاکستان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ مشرقی پاکستان کے موجودہ حالات اور پاکستان کا حالیہ بحران بھارت اور برطانیہ کی ملی بھگت کا نتیجہ ہیں۔ جس میں اسرائیل کا ہاتھ بھی شامل معلوم ہوتا ہے۔

بھارت عالمی سطح پر پاکستان کے خلاف جس قسم کی سفارتی کارروائیاں کر رہا ہے، اور برطانیہ اس کے لئے سہولتیں بہم پہنچا رہا ہے۔ وہ سراسر پاکستان دشمنی اور پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت ہے۔ پاکستان نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ کسی قسم کا بیرونی دباؤ قبول نہیں کریگا اور بھارت و برطانیہ کے ناپاک عزائم کو ناکام بنائے گا۔

عرب بھائیوں کا شکریہ

پاکستان کے عوام اپنے عرب بھائیوں کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے بھارتی پروپیگنڈا کو رد کر دیا اور بھارت نے اپنے نمائندوں کے ذریعہ انہیں متاثر کرنے کی جو کوشش کی تھی اسے قبول نہیں کیا۔

مجھے امید ہے کہ میری طرف سے واقعات کی اس وضاحت کے بعد عرب عوام پاکستان کے بارے میں پوری طرح مطمئن ہو جائینگے۔ بھارت کے جھوٹ کو اور برطانیہ کی شاطری کو سمجھ جائینگے۔ پاکستان اور عربوں کے درمیان اتحاد بڑھے گا اور ہم سب مل کر اپنے دشمنوں اور سامراج کو شکست فاش دینگے۔

مفتی محمود
جنرل سیکرٹری آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

آئندہ سے ترجمانِ اسلام کی ڈاک رقوم

لاہور کے پتہ پر ہی بھیجیں

گذشتہ حسابات کی درستگی اور نئے انتظام کی خاطر عارضی طور پر تمام ڈاک اور رقوم کی ترسیل مرکزی دفتر ملتان کے پتہ پر منتقل کر دی گئی تھی

اب تقریباً تمام انتظامات درست ہو گئے ہیں اس لئے اپنے آرڈر، بلوں کی اور خریداری کی رقمیں وغیرہ اور دیگر ڈاک لاہور کے پتہ پر ہی بھیجا کریں تاکہ اندراج اور تعمیل میں تاخیر نہ ہو ——— (دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور)

چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا دورۂ سرحد

چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان محمد اسلوب قریشی نے ۲۹ جون یا ۳۰ جون سرحد کے شمالی اضلاع اور راولپنڈی کا تنظیمی دورہ کیا۔ انہوں نے اس دورے میں راولپنڈی، نوشہرہ، پشاور، سوات اور دیر میں تنظیم کے عہدیداران سے خصوصی ملاقات کر کے تنظیمی کام پر تبادلہ خیال کیا اور آئندہ کے لئے ضروری ہدایات دیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے معززین شہر اور اکابر علماء حق سے ملاقات کی اور اپنی تنظیم کے پروگرام کی اہمیت و افادیت سے آگاہ کیا صوبہ سرحد کے ناظم نشر و اشاعت قبلہ ایاز خان بھی نوشہرہ اور پشاور میں ہمراہ تھے۔

انہوں نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ پر مستقبل میں قوم کی طرف سے بھاری ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ اس لئے ان سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہونے کے لئے ابھی سے تربیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کو یہ جاننا چاہیئے کہ اسلام کے قوانین کے عملی نفاذ کے لئے اسلام کی سیاسی برتری ضروری ہے۔ اور اسلام کے عملی نفاذ کے بغیر ہمارے معاشی، تعلیمی اور دیگر مسائل کا حل ممکن نہیں۔ اس کے لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اسلام کا گہرا مطالعہ کریں اور دوسرے طلباء کی بھی ذہنی تربیت اسلام کے مطابق کرنے کے لئے اس تنظیم کے دائرہ کو وسیع کریں۔ کیونکہ اس تنظیم کا مقصد طلباء میں اسلامی ذہنی انقلاب برپا کرنا ہے اس طریقے سے مستقبل میں ایک دیندار تعلیم یافتہ طبقہ ہو سکے گا۔ جو کہ غیر اسلامی اور نام نہاد اسلامی قوتوں کا سیاسی اور ہر میدان میں مقابلہ کر کے ان کو شکست فاش دے گا اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے راہ ہموار کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ طلباء کو بین الاقوامی سیاست کا مطالعہ بھی کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ دیگر ممالک خصوصاً یہود و نصاریٰ کی پالیسی پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ قرآنی تعلیمات کے مطابق یہود و نصاریٰ ہمارے سب سے بڑے دشمن ہیں انہوں نے ہمیں سیاسی پھر معاشی اور اس کے بعد فکری غلامی میں مبتلا کر دیا ہے۔ انہوں نے قوم کے ذمہ دار افراد خصوصاً علماء حق اور دیندار طبقہ سے درخواست کی کہ وہ اپنی سرپرستی میں کالج و یونیورسٹی کے طلباء کی اسلامی ذہنی تعمیر کے پروگرام ترتیب دیں۔ یہ طلباء آپ کے دست و بازو ہیں۔ اور اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے تیار ہیں۔ طلبہ کی تربیت اسلامی تعلیمات کے مطابق کر دی گئی تو قوم ایک شاندار قیادت کی حامل ہوگی۔ اور اس ملک میں دین کا غلبہ ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس اگر کالج و یونیورسٹی کے طالب علموں کو نظر انداز کر دیا اور ان کی سرپرستی نہ کی گئی اور وہ اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ رہے اور انہیں ان کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وسائل مہیا نہ کئے گئے تو اس کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہوگا۔ قوم و ملک کا مستقبل تاریک اور اسلامی نظام کے عملی قیام کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

انہوں نے بتایا کہ وہ ستمبر میں صوبہ سرحد کا دورہ کرنے کی کوشش کرینگے اور انشاء اللہ مستقبل قریب میں مشرقی پاکستان کا تفصیلی دورہ ہوگا جس کے لئے ضروری انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی کل پاکستان کنونشن اکتوبر میں لاہور میں ہوگی اس کنونشن کے انعقاد اور مفصل پروگرام کا حتمی اعلان صوبائی عہدیداروں سے صلاح و مشورہ کے بعد ہی کیا جائے گا۔

تقریری مقابلہ

۲۵ جولائی بروز اتوار صبح دس بجے صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام میں اسکولوں کے طلباء کا تقریری مقابلہ ہوا جس کا عنوان تھا "پاکستان کیوں بنا" کارروائی کا آغاز تلاوت کلام سے کیا گیا۔

جہانگیر شجاع اسلامیہ ہائی اسکول بھاٹی گیٹ، مشتاق احمد وطن ہائی اسکول اور رضوان حسین کے، جی اسلامیہ ہائی اسکول خزانہ گیٹ نے بالترتیب اول، دوم اور سوم انعامات حاصل کئے۔ ان کے علاوہ تمام مقررین کو حوصلہ افزائی کے بھی انعامات دیئے گئے۔ انعامات جناب مولانا سید محمد نفیس شاہ صاحب نے تقسیم کئے

حجیت حدیث پر کامیاب مناظرہ

منکرین حدیث کو شکست فاش

ملتان۔ بستی نوشہرہ منچن آباد ضلع بہاولنگر کے قریب واقع ہے۔ کفایت اللہ ایم، اے منکر حدیث وہاں کے باشندے ہیں۔ آج کل لاہور میں منکرین حدیث کی کسی مسجد میں امام اور ان کے مبلغ ہیں۔ بستی مذکور میں آمد و رفت پر وہاں کے عوام کو اپنے خود ساختہ دین کی تبلیغ کرتے تھے۔ ان کی انتہائی کوشش تھی کہ غریب عوام کسی نہ کسی طرح حدیث سے انکار کر کے دین محمدی سے منحرف ہو جائیں۔ وہاں کے عوام اس کی بڑھتی ہوئی شر انگیزی اور چیلنج بازی کا نوٹس لینا اپنا ایمانی فریضہ سمجھتے ہوئے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر تشریف لائے۔ انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خدا بخش صاحب اور جناب صابر علی صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر سے ملاقات کر کے ان کو اپنے نیک جذبات سے آگاہ کیا۔ اور گذارش کی کہ کفایت اللہ کی چیلنج بازی کا انسداد تام اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ حضرات کسی ایسے جید عالم دین کو لائیں۔ جو اس سے مناظرہ کر کے ایسے شکست دے۔ جسے وہ قیامت تک ..... نہ بھول سکے۔ مولانا خدا بخش اور جناب صابر صاحب نے ان کو اپنی اور مجلس کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ مجلس اپنا فرض سمجھتے ہوئے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر آپ حضرات کو مطمئن کرے گی۔

جناب مولانا خدا بخش صاحب نے دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان را بطہ قائم کیا۔ جناب ناظم دفتر نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ بین الاقوامی مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر منچن آباد والوں کے منتظرین کی معیت میں ... نوشہرہ جگہ متعین پر پہنچے۔ کفایت اللہ نے شرائط نامہ لکھ کر بھیج دیا جس کی اہم شرطیں یہ تھیں کہ موضوع حجیت حدیث ہوگا۔ مدعی اہلسنت والجماعت کے نمائندہ ہوں گے۔ قرآن مجید کے علاوہ کوئی حوالہ پیش نہیں ہوگا مولانا نے شرائط نامہ کو بصد خوشی من وعن قبول کر لیا۔ مولانا کی فراخدلی اور بہادری پر عوام عش عش کر رہے تھے۔ ۱۰ جولائی کی رات پونے دس بجے فریقین کے منتخب شدہ صدر مولانا فضل الرحمن صاحب کی زیر صدارت مناظرہ شروع ہوا۔ حضرت لال حسین اختر نے قرآن مجید کی پندرہ آیات سے اتباع رسول پر استدلال کیا جس کا وہ کوئی صحیح جواب نہ دے سکا۔

مولانا نے دوبارہ اسے چیلنج کیا اور قرآن مجید کی آیت واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول سے حجیت حدیث پر استدلال کیا۔ اس نے کہا کہ الرسول سے مراد قرآن مجید ہے نہ کہ حضور علیہ السلام۔ مولانا لال حسین صاحب اختر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو قرآن مجید میں محمد الرسول اللہ فرمایا ہے۔ لیکن القرآن رسول اللہ نہیں فرمایا۔ سارے قرآن مجید سے کسی جگہ قرآن میں رسول اللہ دکھا دیں تو یکصد روپیہ انعام دوں گا۔

دوسرا چیلنج کرتے ہوئے مولانا نے وافیدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم ویرید اللہ ان یحق الحق بکلمۃ ویقطع دابر الکفرین پڑھ کر فرمایا کہ اس آیت میں جس وعدہ کا ذکر ہے — وہ سارے قرآن مجید میں کہیں مذکور نہیں تو ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی حضور پر وحی نازل ہوئی تھی جس میں یہ وعدہ دیا گیا ہے اور وہ وحی حدیث ہے۔ اگر آپ اسے جھٹلا دیں تو یکصد روپیہ انعام دوں گا۔ اور مناظرہ میں اپنی شکست تسلیم کر لوں گا۔ وہ تو بجائے خود اس نیلی چھت کے نیچے کوئی ایسا ماں کا لال نہیں۔ جو مولانا کے اس چیلنج کا جواب دے۔ مولانا نے ان کے تمام سوالات کا ایسا مسکت اور دندان شکن جواب دیا کہ اس کے حواس باختہ ہو گئے۔ حتیٰ کہ قرآن مجید کی آیت بھی غلط سلط پڑھتا۔ آخر کار پونے بارہ بجے مولانا فضل الرحمن صاحب صدر مناظرہ نے اٹھ کر فرمایا کہ اب حق واضح ہو چکا ہے عوام صحیح فیصلہ کرنے پر پہنچ چکے ہیں۔ اب اس لئے مناظرہ ختم ہونا چاہیئے۔ چنانچہ مولانا لال حسین صاحب اختر حسب ضابطہ آخری تقریر کی اور اپنے سوالات و چیلنج کو دہرایا وہاں کے عوام کا کہنا ہے کہ مولانا کے حجیت حدیث پر قرآنی دلائل کا پرویزی مناظر کوئی جواب نہ دے سکا اسے نہایت ذلت آمیز شکست ہوئی۔ مولانا نے بار بار اسے چیلنج کیا۔ اس کی قابلیت کو للکارا۔ مگر وہ ایسا لاجواب ہوا کہ قیامت تک نہیں بھولے گا۔ عوام مولانا کی عدیم المثال کامیابی و کامرانی پر شادماں تھے، خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے اور بدل و جان مولانا لال حسین صاحب اختر کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ (عزیز الرحمن)

مولانا عبدالستار تونسوی کو صدمہ

وکیل اہلسنت حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی کے والد گرامی قدر قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ اور نہایت ہی نیک سیرت بزرگ تھے۔ آپ کی وفات سے حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی کو جو صدمہ پہنچا ہے جمعیۃ علماء اسلام کا ہر فرد اس میں برابر کا شریک ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مرحوم کے لئے ایصال ثواب کریں۔

محمد ضیاء القاسمی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب
ادارہ ترجمان اسلام مولانا عبدالستار صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے

حضرت لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز کی مدرسہ انوار القرآن میں آمد

لاہور ۵ جولائی، قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے ممتاز ترین خلیفہ مجاز حضرت مولانا مفتی محمد بشیر صاحب پسروری مدرسہ حنفیہ انوار القرآن کوچہ چابک سواراں لاہور میں تشریف لائے۔ طلباء کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیکر جہتم ادارہ قاری غلام محمد کی خدمات کو بیحد سراہا گیا۔ طلباء کی روز افزوں تعداد کے پیش نظر مزید معاون اساتذہ کے تقرر اور مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل فرمائی۔ حاضرین کے پرزور اصرار پر فاضلانہ درس ارشاد فرمایا۔ شرکاء مجلس بیحد محظوظ ہوئے

مجربات عباسی دواخانہ

امام طبؒ دہلوی سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی کے مجربات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں، علاوہ ڈاک خرچ

کحل فریدی یہ سرمہ ضعف بصارت، موتیابند اور آنکھ کے دوسرے امراض میں مفید ہے فی شیشی ۵/- روپے

حب عنبری مقوی اعصاب، مقوی محرک باہ اور جسمک ہیں پیکنگ ۳۰ گولی ۱۰/- روپے

طلاء عنبری بالوں کی ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے طبعی امساک دور کرتا ہے۔ کورس ۱۰/- روپے

لبوب کبیر یہ لبوب قوت باہ، دماغ اور تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے قیمت ۲۵ تولے ۲۵ روپے

نبیرہ امام طب سید ہاشم علی شاہ عباسی عباسی دواخانہ
۹-ای شاہ عالم مارکیٹ رنگ محل لاہور

گندم، چنے، جو، سرسوں، تارامیرا، مونگی، موٹھ، گوارہ، باجرا
السپغول، گڑ، شکر، کھانڈ دیسی، مونگ پھلی — غرضیکہ
ہر قسم کی اجناس کی تھوک وساور کیلئے ہمارے پچیس سالہ تجربہ سے اٹھائے ہوئے خدمت کا موقعہ دیں
پروپرائیٹر:- حاجی محمد یوسف فرم حاجی اینڈ کمپنی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر

اقتباس

ایک دردمند مسلم لیگی کے تاثرات

ظہیر نیاز بیگ

اگر برسر اقتدار آنے والے مسلم لیگی لیڈر شروع ہی میں ہوش و خرد سے کام لے کر ان بداندیشوں کی تطہیر کا اہتمام کر لیتے تو آج انہیں یہ براون دیکھنا نصیب نہ ہوتا بلکہ قوم و وطن کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ لیکن بدقسمتی سے انہیں ہوس اقتدار نے ایسا اندھا کر دیا کہ یہ بھلے برے کی تمیز ہی کھو بیٹھے اور اپنے کردار و عمل سے اپنی جماعت کے انتشار اور قوم کے نقصان کا موجب بن گئے۔ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ یہ مسلم لیگی تین طبقوں میں بٹ گئے۔ پہلا طبقہ تو ان عام غریب مخلص وفادار کارکنوں کا تھا۔ جن کے گوشت پوست اور ہڈیوں پر تعمیر پاکستان ہوئی جو ہمیشہ انجام سے بے نیاز ہو کر ملک و ملت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہے۔ مسلم لیگی لیڈر وقت وقت پر انہیں استعمال تو کرتے رہے۔ مگر ان کی کسی بات کو کسی رائے کو اور کسی کام کو پرکاہ جتنی بھی وقعت نہ دی۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر و بیشتر کارکن ان سے دور ہٹتے چلے گئے۔

دوسرا طبقہ ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جنہوں نے آزادیٔ قوم و وطن کے بعد زندگی کے تمام آداب و اصول بالائے طاق رکھ دیئے۔ اور اپنی ہر قسم کی بدعنوانی اور من مانی سے کام لے کر اپنی قیمت وصول کر لی۔ اور شب و روز دولت جمع کرنے اور عیش و عشرت سے زندگی بسر کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ان کی بلا سے ملک و ملت رہے نہ رہے انہیں اس کی قطعاً پرواہ نہیں۔

تیسرا طبقہ ان طالع آزما بڑے لوگوں کا ہے جو صرف حصول اقتدار اور قوم پر حکومت کرنے کے لئے ہر وقت مختلف کوششوں میں سرگرداں ہے۔ اس کا کام سوائے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے اور کوئی نہیں۔ اس کے علاوہ اس طبقہ کے نزدیک زندگی کا اور کوئی مقصد نہیں۔

خیال تھا کہ گردش لیل و نہار سے ان کے دماغ درست ہو گئے ہوں گے اور یہ اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہونگے مگر وائے برحال ما۔ ایسا نہیں ہونا تھا، نہیں ہوا۔ ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ اب قوم میں ان کی وہ اہمیت نہیں رہی جو کبھی اس سے پیشتر ہوا کرتی تھی۔ اور یہ بات انتخابات سے ثابت ہو چکی ہے۔ ان کو اپنی تمام غلطیاں دور کر دینی چاہئیں۔ اور انہیں نوشتہ دیوار پڑھنے اور سمجھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر انہوں نے اب بھی اپنے ظاہر و باطن کو صاف کر کے جلد سنبھلنے کا اہتمام نہ کیا تو پھر تاریخ میں ان کا کوئی مقام نہیں رہے گا۔

ان تینوں مسلم لیگوں کا گٹھ جوڑ جو پھر بلا امتیاز نیک و بد ہو رہا ہے اور ان آزمائے ہوئے خود غرض ظالم لوگوں کو جنہیں قوم و وطن کے نیک و بد سے کوئی سروکار نہیں۔ جن کی دھاندلیوں سے قوم تباہی کے کنارے پر پہنچ چکی ہے۔ ان کو آج خوشی خوشی پھر اعتماد میں لینے کے لئے لیڈران قوم بھرپور کوشش میں مصروف ہیں۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ سوشلزم اس ملک و ملت کے لئے مقدر ہو چکا ہے جس کے سیلاب کو ان حالات میں کسی صورت میں بھی نہیں روکا جا سکے گا۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اپنی ملت کی بھلائی اور بہتری اس کے پورے اتحاد ہی میں مضمر ہے۔ لیکن آزمائے ہوئے خود غرض ظالموں کے ساتھ نہیں ہرگز نہیں۔ کسی صورت میں نہیں۔ کاش ہمارے قائدین آج یہ بات بھول نہ جاتے کہ مخلص مسلمان قلت میں بھی ہوں تو وہ تائید ایزدی سے ظالموں کی کثرت پر بھی غالب آ جایا کرتے ہیں۔

(نوائے وقت ۱۸ جولائی ۱۹۷۱ء)

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ امیر صوبائی و حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ صوبہ پنجاب کے نام حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی کا مکتوب گرامی

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی کسی مجبوری کی وجہ سے صوبائی جمعیۃ کے اجلاس منعقدہ ۳۰ جولائی کو شریک نہیں ہو سکے۔ انہوں نے امیر صوبائی حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ اور حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب مدظلہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں صوبائی اجلاس کے فیصلوں کو سراہا ہے۔ مکتوب درج ذیل ہے۔ (محمد حنیف)

مکرم و محترم جناب مولانا صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معروض آنکہ بندہ کسی خاص مجبوری کی بنا پر صوبائی اجلاس میں شریک نہیں ہو سکا لہذا محسوس نہ فرمائیں۔ ہمارے ضلعی ناظم اعلیٰ حافظ سراج دین صاحب شریک اجلاس ہوئے تھے۔ ان سے تمام حالات اجلاس کے معلوم کئے۔ بندہ ہر طرح جماعت کے فیصلے اور پروگرام پر عمل کریگا اور پوری طرح نبھانے کی کوشش کریگا۔ (ناظم مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی)

منجانب مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلعی جمعیۃ میانوالی

بقیہ ـــــ صراحات

خلاف رہی۔ لیکن ان ملکوں میں سے بیشتر کی حکومتیں مضبوطی کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنائے۔

یہ ہیں وہ اسباب جن کی بنا پر یہ دونوں باہم دشمن ملک ایک دوسرے کو مدعو کر رہے ہیں۔

ان تعلقات کا ایک ہی نتیجہ نکلے گا کہ امریکہ کی ظاہری اشتراکیت دشمنی کم ہو جائے گی اور چین کی سامراج دشمنی میں کمی آ جائے گی۔ اور دو بڑے ملکوں کو اپنے تعلقات معمول پر لا کر انہیں برقرار رکھنے کے لئے اپنے اپنے موقف سے نیچے اترنا پڑے گا۔ لیکن اس کا اثر ایشیاء کے دوسرے ملکوں پر جہاں کے عوام سامراجیت کے پرانے بندھنوں سے آزاد ہونے کی جانگسل جدوجہد میں مصروف ہیں کیا پڑے گا؟ اس پر کوئی مثبت اندازہ فی الحال پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور بے جا خوش فہمیاں کبھی بھی تکمیل پذیر نہیں ہو سکی ہیں۔

انسانی تاریخ میں ہمیشہ ایسے ہی مواقع نہایت نازک ثابت ہوئے ہیں۔ جب دنیا کی دو بڑی دشمن قوتوں نے کسی مشترک اساس کے بغیر ایک دوسرے کو بظاہر خوش آمدید کہا ہے۔ اس سے نہ صرف چھوٹی قوموں کو ایک بڑے اور غیر متوقع ابتلاء سے دوچار ہونا پڑا ہے بلکہ امن عالم کو قائم رکھنے والا توازن بھی درہم برہم ہو گیا ہے۔

قدیم دور کو چھوڑیئے۔ زمانہ حال کی دو عظیم جنگوں سے ذرا پہلے کے حالات پر نظر ڈالئے۔ کس طرح بعد کی متحارب قوتیں اس وقت ایک دوسرے سے پینگیں بڑھا رہی تھیں۔ اور اعتماد و دوستی کے پردے میں اچانک ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑنے کی تیاری میں لگی ہوئی تھیں۔

(۱۷ جولائی ۱۹۷۱ء)

عزیزیہ دواخانہ کا تیار کردہ

روغن آملہ خاص

جڑی بوٹیوں کا جوہر

بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور سیاہی کو قائم رکھنے کے لئے روغن آملہ کے خواص مسلمہ ہیں۔ مقوی دماغ ہونے کے علاوہ خشکی کو دور کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے، عمدہ، خوشبودار اور پاکیزہ تیل ہے۔

قیمت فی سیر ۱۰/- روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

عزیزیہ دواخانہ کشمیری بازار لاہور

و

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

بقیہ:۔ حضرت عمارؓ کی شہادت

نہیں فرماتے ہیں آخر کیوں؟ رفع مصاحف کے وقت انہیں کہنا چاہیئے تھا کہ از روئے حدیث نبوی تم لوگ باغی قرار پا چکے ہو اب کسی دوسرے فیصلہ کی کیا ضرورت ہے؟ شیعیوں کا جو گروہ جنگ بندی پر اصرار کر رہا اور نہ ماننے پر ان کے خلاف بغاوت پر آمادہ تھا جو بعد کو خارجی کہلائے اس کے سامنے بھی انہیں شہادت عمارؓ کا واقعہ اور حدیث مذکور کو بطور حجت پیش کرنا چاہیئے تھا اور فرمانا چاہیئے تھا کہ یہ لوگ از روئے حدیث "فئۃ باغیہ" ہیں اور ان سے قتال از روئے قرآن واجب ہے مگر انہوں نے یہ حجت کیوں نہ پیش کی؟ اس سے مہر نیمروز کی طرح عیاں ہے کہ حضرت علیؓ کو ہرگز اس بات کا یقین و اطمینان کیا ظن غالب بھی نہ تھا کہ حضرت عمارؓ کو حضرت معاویہؓ کے گروہ نے قتل کیا ہے اور وہ انہیں ہرگز حدیث مذکور کا مصداق نہیں سمجھتے تھے

اس کے معنی یہ ہیں کہ از روئے مقتضائے حدیث مذکور سیدنا حضرت معاویہؓ کے گروہ کو سیدنا عمارؓ کا قاتل قرار دینا کسی طرح صحیح اور جائز نہیں ہے ایک سنی کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے کیونکہ وہ اگر تسلیم کرتا ہے کہ ان کا قاتل حضرت معاویہؓ کا گروہ تھا تو اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس زمانے کے غیر جانبدار صحابہ سے جن کی تعداد کثیر تھی دیدہ دانستہ سخت کوتاہی ہوئی ان کے علاوہ جو صالحین امت غیر جانبدار تھے وہ بھی اس معصیت میں ان کے شریک ہیں یہاں تک کہ خود حضرت علیؓ نے بھی اشاعت علم و معروف کا فریضہ ترک کیا یعنی اس حجت شرعی اور حدیث نبوی کو پیش کر کے غیر جانبدار حضرات صحابہؓ و غیر صحابہ کو باغیوں کے خلاف جنگ کے لئے نہیں ابھارا۔ ظاہر ہے کہ ایک سنی کسی حالت میں بھی ان زہریلے اور تلخ نوالوں کو حلق سے نہیں اتار سکتا اور ان باتوں کا ایک لمحہ کے لئے بھی قائل نہیں ہو سکتا اس لئے اسے ماننا پڑے گا کہ حضرت عمار کو اہل شام نے ہرگز قتل نہیں کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو حضرات مذکورہ کو اس کا علم ضرور ہوتا اور علم ہوتا تو وہ یقیناً حدیث مذکور کے مقتضاء پر عمل کرتے۔

اصل قاتل

ایک اہم سوال یہ ہے کہ جس واقعہ کا علم زمانہ وقوع کے باخبر حضرات بلکہ عشر کا عشیر بھی نہ ہو سکا اس کا علم برس ہا برس کے بعد طبری و واقدی ابو مخنف وغیرہ کو کیسے ہو گیا؟ اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ ان لوگوں نے اخبار نگاری نہیں کی ہے بلکہ اخبار سازی کی ہے۔ خود ان لوگوں نے یا ان کے پیشرو اور مقتدا ہمنواؤں نے اپنے کارخانہ دروغ بافی اور بہتان سازی میں حضرت معاویہؓ کے گروہ پر یہ غلط اور جھوٹا الزام تیار کیا اور مزید جلا کر کے اس کی پبلسٹی بعد کے آنے والے ان نام نہاد مورخین نے کی جو شیعہ ہونے کی وجہ سے صحابہ کرام کے خلاف بہتان طرازی اور افترا پردازی کو کارِ ثواب سمجھتے تھے۔ شیعی پروپیگنڈے کا کمال دیکھو کہ ایک عرصہ کے بعد سنی علماء و مورخین بھی انہیں کی آواز میں آواز ملانے لگے اور اس قتل کا الزام اہل شام کے سر تھوپنے میں انہیں شیعہ مصنفین کے ہمنوا بن گئے ان حضرات نے حضرت معاویہؓ کی طرف سے دفاع بھی کیا اور ان کے طرز عمل کو اجتہادی غلطی قرار دے کر حدود معصیت سے خارج کر دیا۔ لیکن کاش وہ کچھ وقت اس مسئلہ پر بھی غور کرنے میں صرف کرتے کہ اس واقعہ کی نسبت ان کے گروہ کی جانب صحیح بھی ہے یا نہیں؟ مگر بات یہ ہے کہ شیعہ ان حضرات کو دھوکہ دینے میں صرف اس وجہ سے کامیاب ہوئے کہ حضرت عمارؓ حضرت علیؓ کے شریک اور حضرت معاویہؓ کے مخالف صفوں میں تھے، یہ حضرات شیعی تکنک اور سبائی ہتھکنڈوں سے واقف نہ تھے اس وجہ سے ان کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو گئے اور ظاہر کو حقیقت سمجھ بیٹھے الزام مذکور کا یہ ثبوت کسی درجہ میں صحیح بھی کہا جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ اہل شام کے ذمہ دار اس کا انکار نہ کرتے مگر وہ انکار اور اس الزام سے اپنی برأت کا اظہار کر رہے ہیں، ایسی صورت میں دنیا کی ہر عدالت کے نزدیک یہ ظاہری ثبوت شکوک و شبہ ہو جاتا ہے اور بار ثبوت مدعی پر جسب سابق باقی رہتا ہے لیکن شیعی پروپیگنڈے کا اثر دیکھئے کہ ان کے انکار کو تاویل کا جامہ پہنایا جاتا ہے، مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مگر جب حضرت عمارؓ کے شہید ہونے کی خبر حضرت معاویہؓ کے لشکر میں پہنچی اور حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص نے اپنے والد حضرت معاویہؓ دونوں کو حضورؐ کا یہ ارشاد یاد دلایا تو حضرت معاویہؓ نے فوراً اس کی یہ تاویل کی کہ کیا ہم نے عمارؓ کو قتل کیا ہے؟ ان کو تو اس نے قتل کیا جو انہیں میدان جنگ میں لایا" (ص ۱۳۸، ۱۳۹)

انصاف کی بات یہ ہے کہ انکار کو تاویل سمجھنے کی غلطی صرف انہیں سے نہیں ہوئی ہے بلکہ اہلسنت بھی اس میں مبتلا ہوئے ہیں، یہاں تک کہ سنی علماء کی کثیر تعداد نے بھی نادانستہ اس کا ارتکاب کیا ہے، مگر ان کی بے چین شیعیت کو ترجیح دینے تصرف کر کے دیانت کا فرض بسہل دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ ملاحظہ ہو طبری کی اصل عبارت "انما قتل عمارا من جاء به" جس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ حضرت عمارؓ کو اس شخص نے قتل کیا ہے جو انہیں لے آیا، معلوم نہیں۔ انہوں نے میدان جنگ کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے؟ اسے ایجاد بندہ نصرت ہے جا اور ترجمہ میں خیانت کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

اس کا مقصد یہ مغالطہ دینا ہے کہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کو اس قتل کا ذمہ دار قرار دے رہے ہیں اس لئے کہ وہ حضرت عمارؓ کو اپنے ہمراہ لائے اس طرح بالواسطہ ان کے قتل کا سبب بنے اور ظاہر ہے کہ یہ تاویل ہی ہے۔ اس طرح اس جملہ میں انکار کا پہلو پوشیدہ اور تاویل کا پہلو واضح ہو جاتا ہے۔ اس غلط مقصد کے پیش نظر چودھویں صدی کے ان داعی خلافت نے میدان جنگ میں کے الفاظ اپنی طرف سے اضافہ فرما دیئے واہ ری دیانت!

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ کوئی تاویل نہیں کر رہے ہیں بلکہ ان کے قتل سے اپنے گروہ کی برأت کا اظہار اور اس غلط الزام کا صاف انکار فرما رہے ہیں اس کے ساتھ وہ اصل قاتلوں کی نشاندہی بھی فرما رہے ہیں "من" کا لفظ یہاں اپنے اصل معنی یعنی عموم کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے اس سے حضرت علیؓ یا کوئی شخص خاص مراد نہیں ہے ان کے مندرجہ بالا قول کا صحیح ترجمہ اور حقیقی مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ انہیں اپنے ساتھ لائے انہیں نے قتل کیا ہے۔ لغۃً "من" کا لفظ عام ہے جو اردو لفظ "جو یا" جس کے مرادف ہے جس طرح یہ دونوں لفظ عام ہیں اور ان سے بغیر کسی قرینہ کے فرد معین نہیں مراد ہو سکتا اسی طرح "من" سے بھی بغیر قرینہ شخص معین نہیں مراد لیا جا سکتا، اور یہاں قرینہ مفقود ہے۔ اس کے علاوہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت نے بات بالکل صاف کر دی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اتحن قتلناہ؟ انما قتله الذین جاءوا به (البدایہ والنہایہ جلد ہفتم بیان شہادت حضرت عمارؓ)	کیا ہم نے قتل کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ انہیں ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو انہیں لے کر آئے تھے۔

ان کی مراد یہ ہے کہ ہمارے لشکر والوں نے ان کو نہیں شہید کیا ہے بلکہ خود انہیں کے لشکر کے سبائیوں نے انہیں قتل کر کے ہم پر جھوٹا الزام لگایا ہے، مودودی صاحب پر تو کوئی تعجب نہیں وہ تو حضرت معاویہؓ کی مخالفت پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں، لیکن مجھے بڑی حیرت بعض علماء اہلسنت جیسے علامہ ابن کثیرؒ و علامہ ابن اثیر و اشالہم پر ہے کہ انہوں نے اس صاف و صریح انکار کو تاویل کیونکر سمجھا؟ سوا اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ شیعی پروپیگنڈے نے اس غلط بات کو اس قدر شہرت دی کہ اچھے اچھے مخلص اہل علم بھی دھوکہ میں مبتلا ہو گئے اور اس کذب و بہتان خالص کو صحیح سمجھنے لگے واضح بات ہے کہ تاویل تو کسی الزام کے اقرار کے بعد کی جاتی ہے کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟" یہ استفہام انکاری ہے اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہم نے انہیں نہیں قتل کیا ہے۔ انکار کے بعد تاویل کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

علامہ ابوبکر جصاص حنفی رحمہ اللہ نے جو روایت نقل کی ہے اس نے تو بات کو روز روشن سے بھی زیادہ روشن کر دیا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے حضرت معاویہؓ سے اس معاملہ میں گفت گو کی تو انہوں نے فرمایا:

انما قتله من جاء به فطرحه بین اسنتا (احکام القرآن ج ۳ تفسیر سورۂ حجرات)	درحقیقت انہیں تو ان کے لانے والوں نے قتل کیا ہے پس (یعنی قتل کے بعد) انہوں نے انہیں ہمارے نیزوں کے درمیان ڈال دیا۔

اس ممدوح کا مطلب یہ ہے کہ سبائیوں نے انہیں شہید کیا اور ان کی لاش کو چپکے سے ہمارے لشکر میں لا کر ڈال دیا تاکہ دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ انہیں لشکر شام نے شہید کیا ہے وہ یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ انہیں ساتھ لانے والے ان کے قتل کا سبب بنے بلکہ صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ ان کے لانے والے ہیں انہیں نے خود انہیں قتل کیا ہے اور ان کی لاش ہمارے لشکر میں ڈالدی۔ ایک سلیم الفہم شخص کے نزدیک اس صراحت کے بعد تاویل کا احتمال ہی سرے سے باقی نہیں رہتا ہے اور اس کے بعد دنیا کی ہر عدالت میں انکے لشکر پر اس الزام کے لگانے والوں کا دعوے مشکوک و مشتبہ ہو جاتا ہے اور بار ثبوت ان پر عائد ہو جاتا ہے اور حق یہ ہے کہ اگر سبائیوں کے اولین و آخرین بھی جمع ہو جائیں تو اپنے جھوٹے الزام کو ثابت نہیں کر سکتے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ امیر المومنین سیدنا حضرت معاویہؓ کے اس بیان کو معاذ اللہ غلط سمجھنا ایسی جرأت ہے جس کا ارتکاب کسی سنی سے ناممکن ہے۔ لیکن جن لوگوں کی عقلوں میں شیعیت کا زنگ لگ چکا ہے ان پر اتمام حجت کے لئے ہم وہ دلائل ذکر کرتے ہیں جن سے آں ممدوح کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے ہم اپنے دعویٰ کو مکرر واضح الفاظ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے اور ہم پورے جزم اور وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ:۔

F- 177 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. No 7152
তরজুমানেইসলাম TARJUMANEISLAM
লাহোর LAHORE

فوری توجہ کی ضرورت

ملک بھر کی شاخوں اور جمعیتہ کے ہمدردوں سے ایک ضروری اپیل

کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کا مرکزی دفتر اپنے بیشتر اخراجات کتابوں کی فروخت اور ہمدردوں کے عطیہ جات وغیرہ سے پورے کرتا ہے۔ گذشتہ سال انتخابی مہم کی وجہ سے جمعیتہ کی مقامی شاخوں و اضلاع کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے اور معاونین و مخیر حضرات اپنے اپنے مقامی حلقوں کے ان اخراجات کی تکمیل میں لگے رہے۔

مرکزی دفتر کی باقاعدہ اعانت و عطیہ جات کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اس دوران مرکزی دفتر کے اخراجات کا بار زیادہ تر کتابوں کی فروخت پر ہی رہا لیکن عام انتخابات کے بعد یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے اور نہ تو نئی کتابیں طبع کرانے کیلئے سرمایہ ہے اور نہ مرکزی دفتر کے ضروری اخراجات جو کم و بیش ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہیں پورا کرنے کیلئے کسی مد میں رقم موجود ہے

اس حالت میں آئندہ مرکزی دفتر کے اخراجات کس طرح پورے ہوں۔

:- اس کے لئے :-

ملک بھر کی جمعیتہ کی شاخوں، مخیر حضرات اور معاونین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

جاری کردہ

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان
فون نمبر ۲۱۱۹

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا
علمبردار

اسلام کا قانونِ مساوات

شمارہ ۶۴

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

[illegible]

ترجمہ: اللہ کی حدیں ہر تیز اور نزدیک سب پر جاری کرو اور اس سلسلہ میں تم کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ مت کرو۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک دفعہ سفیر بن کر قیصر روم کے دربار میں تشریف لے گئے اور آپ نے ایک موقعہ پر وہاں برجستہ فرمایا:

"ہمارا سردار ہم میں کا ایک فرد ہے۔ اگر ہمارے مذہب کی کتاب اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کرے تو ہم اس کو اپنا سردار باقی رکھیں گے اور اگر ان کے سوا وہ کسی اور چیز پر عمل کرے تو اسے معزول کر دیں گے ——————

- اگر چوری کرے تو ہاتھ لگائیں گے۔
- اگر زنا کرے تو سنگسار کریں گے۔.....
- وہ ہم سب سے چھپ کر پردہ میں نہیں بیٹھتا۔
- وہ ہم سے غرور نہیں کرتا۔
- مالِ غنیمت میں اپنے کو ہم پر ترجیح نہیں دے سکتا۔
- وہ ہم میں ایک معمولی آدمی کا رتبہ رکھتا ہے۔"

درسِ قرآن

مقامِ صحابۂ کرامؓ

قرآن و حدیث سے!

- اے اصحابِ رسولؐ! تم بہترین جماعت ہو اور تمہاری جماعت ظاہر کی گئی ہے لوگوں کے لیے تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو، بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔
- خیرات تو ان حاجت مندوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں ملک میں کسی طرف کو (جانا چاہیں) تو جا نہیں سکتے جو شخص ان کے حال سے بے خبر ہیں وہ ان کی خودداری کی وجہ سے ان کو غنی سمجھتا ہے۔ لیکن (اے مخاطب) تو ان کو دیکھے تو ان کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے (کہ محتاج ہیں مگر ہاں) لپٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔
- جو لوگ لڑائی میں زخم کھانے کے بعد خدا و رسول کے بلاوے پر چل کھڑے ہوئے ایسے نیکوکار اور متقیوں کے لیے بڑے اجر ہیں۔
- یہی وہ لوگ ہیں جن کو لوگوں نے آکر خبر دی کہ مخالفین نے تمہارے ساتھ لڑکے کے لیے بڑی بھیڑ جمع کر رکھی ہے۔ ذرا ان سے ڈرتے رہنا (تو بجائے) اس کے کہ اس کو سن کر اسلام کی طرف سے شک کرتے وہ اپنے ایمان میں اور سخت ہو گئے اور پکار اٹھے کہ ہم کو اللہ بس ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔
- لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ اللہ پر ایمان لائے ہیں، ان سب نے اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کیے ہیں جن کے لیے (دنیا اور آخرت کی سب) خوبیاں ہیں اور آخر کار یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

درسِ حدیث

- آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے دو وزیر آسمان پر ہیں اور دو وزیر زمین پر۔ آسمان کے دونوں وزیروں کا نام جبرائیل و میکائیل ہے اور زمین کے دونوں وزیروں کا نام ابوبکرؓ و عمرؓ ہے
- میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں ان میں سے جس کسی کی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔
- میرے اہلبیت کی عزت و تکریم کرو کیونکہ ان سے میری عزت وابستہ ہے۔
- میرے انصار کا خیال رکھنا۔ دنیا میں سب چیز مہیا ہو جائے گی مگر اے لوگو! میرے انصار اب نہ پیدا ہوں گے۔
- میرے بعد میری امت میں سب سے بہتر ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں۔
- خدا کی راہ میں لڑنے والے بڑے محبوب بندے ہیں اگر یہ مارے جاتے ہیں تو سیدھے خدا کی بارگاہ قدس میں پہنچ جاتے ہیں اور زندہ میدان سے لوٹ آئیں تو دنیا میں ہمیشہ ان پر رحمت الٰہی برسا کرتی ہے۔
- مجھے عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب عائشہ ہیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ پس جو شخص ان (صحابہ) کو گالی دے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی لعنت ہو اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔
- دوسری جگہ ارشاد ہے جس نے میرے صحابیوں کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔

- البتہ خدا نے پیغمبر اور مہاجرین و انصار پر جنہوں نے تنگ دستی کے وقت میں پیغمبر کا ساتھ دیا۔ اپنا بڑا بھاری فعل کیا۔
- اور جو مہاجرین و انصار ایمان لائے ہیں سب سے مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کیساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہو اور وہ سب اللہ سے راضی ہوتے۔

(بقیہ آخری)

بقیہ مسلمان اپنے دورِ حکومت میں

فرات یقیناً پاک دامن و امین ہے۔

غلام! ان حضرات کو داروغۂ زنداں کے پاس لے جاؤ کہ وہ ان میں سے ہر ایک کی پیشانی پر بیس بیس کوڑے لگائے دانتوں پر کوڑے نہ لگنے پائیں۔ بس اتنی رسوائی ان کے لیے کافی ہے۔"

اس کے بعد آپ نے ان سے ضمانت طلب کر لی، تاکہ فرات ان سے اپنا حق وصول کر سکے۔ یا تو انہیں معاف کرے یا اپنا حق وصول کر لے۔ عفو و درگزری ہی تقوے سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سامانِ تقرب ہے۔

دوسرے سال ولید چند رؤسائے قنسرین کے ساتھ آپ کے پاس وارد ہوا تو آپ نے فرات کو بلوا بھیجا۔ فرات آئے اور آپ کے تخت کے پیچھے بیٹھ گئے۔ اس اثناء میں رؤسائے قنسرین آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے، تو آپ نے ان سے کہا:۔

"بولو! اپنے امیر کے یہاں تک پہنچنے میں تم نے کیا کیا سامانِ سفر اس کے لیے مہیا کیا تھا؟"

انہوں نے پوچھا:۔

"کیا وہ یہاں آئے ہوئے ہیں؟"

آپ نے فرمایا:۔

"تمہارا کیا خیال ہے؟"

انہوں نے کہا:۔

"امیر المومنین! ہمارے خیال میں تو وہ یہاں نہیں آئے۔"

اس کے بعد آپ ولید کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا:۔

"ولید! ایک شخص جو قنسرین اور سرزمین قنسرین کا مالک و مختار ہو۔ اپنی مملکت میں سفر کرتا ہو، یہاں تک اس حالت میں پہنچا ہو کہ اس کا علم کسی کو نہ ہو۔ اس نے کسی قسم کا تزک و احتشام اختیار نہ کیا ہو۔ یقیناً وہ عفیف و پاکدامن ہوگا۔"

ولید نے کہا:۔

"ہاں بخدا اے امیر المومنین! وہ پاک دامن ہیں اور میں ظالم ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے طالب مغفرت و عفو ہوں۔"

آپ نے فرمایا:۔

"کتنا حسین ہے یہ اعتراف۔ خوب!"

اور اس کے بعد دونوں کو اپنے اپنے عہدہ پر آپ نے واپس کر دیا۔

ولید نے ایک مرتبہ آپ کے یہاں لکھا:۔

"میں نے اپنے شہریہ کا اندازہ لگایا ہے تو پتہ چلا کہ یہ اپنی ضرورت سے زیادہ ہے۔ لہٰذا اگر امیر المومنین چاہیں تو اس قدر شہریہ سے کم دیں۔"

یہ ایک ریاکاری کا اظہار تھا جو آپ سے پوشیدہ نہ رہ سکا چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"ولید نے اپنی پاکیزگی نفس کا ایک مظاہرہ کیا ہے۔ اگر میں ظن و تخمین کی بنیاد پر کسی کو معزول کر دیا کرتا تو میں یقیناً اسے اس کے عہدے سے معزول کر دیتا۔"

آپ نے اس کا شہریہ اسی قدر کم کر دیا اور یزید بن عبدالملک کو جو ولی عہد تھے لکھا:۔

"ولید ابن ہشام نے میرے یہاں ایک خط بھیجا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے اندر اس نے اپنے خطوط خمدار کی نمائش کی ہے۔ اگر ظن کی بنیاد پر آپ کا قول تھا۔ ہمارے خیال میں کسی امام کو تجارت نہ کرنی چاہیے اور نہ کسی اہل کار کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے حدودِ کار میں کسی طرح کی تجارت کرے۔ اس لیے کہ اہل کار جب بھی تجارت کرے گا خواہ وہ کتنا ہی ضبط سے کام لے مگر خود غرضی یا ظالمانہ طریقوں کو اختیار کرنے پر مجبور سا ہو جائے گا۔"

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا تھا:۔

"ناپ تول میں کچھ ایسے مقامات بھی آتے ہیں جنہیں ظالمانہ تصور کیا جاتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ تمام دنیا میں ناپ تول کا ایک ہی معیار ہونا چاہیے۔"

یحییٰ ابن معین کا بیان:۔

"عمر بن عبدالعزیز نے مجھے افریقیا کے صدقات کے محکمہ پر بھیجا۔ میں نے وہاں پہنچ کر صدقات کی رقم وصول کی اور پھر مستحقین کو تلاش کرنے لگا تو ایک بھی نہ ملا۔ بالآخر میں نے ان صدقات سے کچھ غلام خریدے اور انہیں آزاد کر کے ولایت کا حق تمام مسلمانوں کو سونپ دیا۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جاری کردہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ
۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۷۱ء

جلد ۱۴
شمارہ ۴۸
فی پرچہ ۳۰ پیسے

بدل اشتراک
سالانہ ۱۵/۰ روپے
ششماہی ۸/۰ "
سہ ماہی ۵/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

مرتب و انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ترسیل زر، آرڈر، شکایات و دیگر امور کے لئے
ترجمان اسلام
چوک رنگ محل لاہور

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ۲۵ پیسے کے ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

تلک الایام نداولہا بین الناس

صراحت

بدر بین المیہ

۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک ایسے المیہ کا دن ہے، جس سے مسلمانوں کی ۱۴ سو سالہ تاریخ بالکل ناآشنا ہے۔

اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا المناک، دردناک، شرمناک اور اندوہناک دن ہے جس دن اسلام کے نام پر لڑنے والی فوج نے اور فوج کے سربراہوں نے شکست نہیں کھائی بلکہ غیر مشروط طور پر دشمن کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے۔

اسلام کی تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا مسلمانوں کو تاریخ میں بڑی بڑی شکستوں سے دوچار ہونا پڑا ہے، لیکن ان کے چھوٹے سے چھوٹے فوجی دستہ نے بھی اپنی جان دے کر دشمن کو ایک ناکام قسم کا موقعہ تو دیا ہے، لیکن خود کو شکست خوردہ قرار دے کر دشمن کے حوالے کبھی نہیں کیا۔

اس برصغیر کی تاریخ میں سراج الدولہ نے، سلطان ٹیپو نے، بالاکوٹ کی جماعت شہداء نے ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے جانبازوں نے اپنی ملت کی تاریخ خون کے جلی عنوانات سے رقم کر دی، لیکن ہتھیار ڈال کر خود کو دشمن کے سامنے سرنگوں نہیں کیا۔ حتیٰ کہ دہلی کے آخری، بے بس اور اسی سال کے بوڑھے و ناتواں شہنشاہ ظفر تک نے دھوکہ میں آکر دشمن کی قید سلاسل تو گوارہ کر لی، لیکن میدان میں اپنی تلوار دشمن کے سامنے نہیں رکھی۔

برصغیر سے باہر ۱۹۱۸ء میں خلافت عثمانیہ ترکیہ کا سقوط ہوا، لیکن وہاں بھی عساکر نے ہتھیار نہیں ڈالے، بلکہ مرحوم مصطفےٰ کمال کی قیادت میں انگورہ کی پہاڑیوں کو اپنا مستقر بنا کر فاتح اقوام یورپ و امریکہ سے اپنا وطن ترکی آزاد کرایا، اور سمرنا میں اتحادیوں کے محبوب حلیف یونان کو شکست فاش دی

جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے امریکہ کے بل بوتہ پر مصر، شام اور اردن پر بے پناہ یلغار کر ڈالی اور مصر کی افواج کو بری طرح پامال کر ڈالا۔ لیکن مصر کے ان جیالوں نے موت قبول کی، تباہی کا سیلاب عبور کیا، لیکن ہتھیار ڈال کر شکست قبول نہیں کی۔

اسلام کی تاریخ میں تاتاریوں کا سیل بے پناہ کروڑوں مسلمانوں کو آگ و خون میں دھکیلتا ہوا مرکز خلافت بغداد پر ٹوٹ پڑا لیکن اسلام کے فرزندوں نے جوق در جوق ہتھیار نہیں ڈالے۔

وہ کفر سے ٹکراتے رہے، حتیٰ کہ اللہ کی مدد نازل ہوئی اور مصر و شام کے میدانوں میں کفار تاتار کو شکست فاش کھا کر پسپائی کی ذلت اٹھانی پڑی اور پھر ان میں سے بیشتر نے اسلام کے آغوش میں پناہ لی۔

صلیبی جنگوں میں شام و فلسطین کے بہت بڑے حصہ پر یورپ کے صلیب پرست عیسائیوں

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

کانوں آشام تسلط قائم ہوا، لیکن مسلمان عساکر آخر دم تک نبرد آزما رہے۔ ہتھیار ڈالنے کا تصور بھی نہ کر سکے اور بالآخر سلطنت پرستوں کو اپنی سرحدوں سے باہر دھکیلنے میں کامیاب ہوئے۔

اندلس کی تاریخ شہادت دیتی ہے کہ مسلمان متحدہ یورپ کی طاقت سے برسہا برس نبرد آزما رہے۔ ہر طرف سے پسپائی و امداد منقطع ہو جانے کے باوجود لڑتے رہے، لڑتے رہے۔ حتیٰ کہ اپنا آخری فرد، آخری سانس اور آخری قطرۂ خون بہا کر سرخرو ہوئے۔ لیکن دشمن کے آگے ہتھیار ڈالنے کی ذلت گوارہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔

مگر افسوس، صد افسوس! قلم آج یہ لکھنے پر مجبور ہوا ہے کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو مشرقی پاکستان میں متعدد جرنیلوں سمیت ہزارہا کی تعداد میں پاکستانی فوجی [illegible] کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ [illegible] دسمبر ۱۹۷۱ء کو پاکستان کے صدر جنرل یحییٰ خاں نے بھی جو ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء اور ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو اپنے نشریوں میں قوم کو آخری دم تک جہاد کرنے کی ترغیب دیتے رہے، چپکے سے جنگ بندی قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

تبصرہ، تجزیہ اور تاریخ کا قلم حیران و پریشان ہے کہ یہ کیوں کیسے اور کس طرح ہوا۔

اسلام پر کوئی غلبہ حاصل نہیں کر سکتا اور مسلمان جس کا مقصد زندگی خدا کے لئے مرنا اور جینا ہے اور جو شوقِ شہادت میں جیتا اور مرتا ہے، ہرگز ہتھیار ڈالنے کی ذلت گوارا نہیں کر سکتا۔

پھر یہ کیا ہوا کہ اس نے ایک ایسے دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے جس کی سفاکی اور عیاری کا ذکر بڑے جوش کے ساتھ ایک دن پہلے صدر یحییٰ خاں نے اپنی نشری تقریر میں کیا اور کہا کہ آخری فتح تک جنگ جاری رہے گی۔

سچ تو یہ ہے کہ تاریخ کے اس سب سے بڑے سانحہ پر یقین کرنے پر آج بھی دل آمادہ نہیں ہے۔

آج بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ فریب ہے اور دشمن کا پھیلایا ہوا فریب۔

پاکستان کے شیر دل مجاہد آج بھی محاذوں پر دلیرانہ جنگ میں مشغول ہیں۔ لیکن نہیں حقیقت کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔

پاکستان کے مسلمان عوام نے نہیں۔ شہروں کے باشندوں نے نہیں، دیہات کے کسانوں نے نہیں، کارخانوں کے مزدوروں نے نہیں، فوج کے سپاہیوں نے نہیں، ملک و ملت کے کارکنوں نے نہیں، اس لئے کہ

یہ سب تو دن رات دشمن کی بمباریوں کا نشانہ بنتے رہے۔ مرتے اور اجڑتے رہے۔ لیکن ان کے جوش و جذبہ میں ذرا بھی کمی نہیں آئی۔

یہ جنگ یحییٰ خاں نے، ان کے پشت پناہوں نے اور ان کے ملکی اور غیر ملکی سرپرستوں نے ہاری ہے۔

دشمن کے سامنے انہوں نے ہتھیار رکھے ہیں۔

یہ ہار اسلام کی اور پاکستان کے عوام کی ہار نہیں ہے بلکہ ان غاصب و ظالم طاقتوں کی ہار ہے۔ جنہوں نے جنگ سے پہلے ایک دن بھی پاکستان کے عوام کو شہری آزادی کا سانس لینے کا موقعہ نہیں دیا۔ اور ان کی بندوقوں کی نالیاں ہمیشہ پاکستان کے عوام کے سینوں پر تنی رہیں۔

اس بدنصیبی کا آغاز پاکستان کے قیام کے بعد ٹھیک اس دن سے ہو گیا تھا جس دن اس ملک کے ایک صوبہ کی آئینی و جمہوری وزارت کو برطرف کر کے ایک غیر آئینی اور مستبدانہ وزارت کے قیام کا قدم اٹھایا گیا اور پاکستان کی کابینہ میں دو غیر نمائندہ اور غیر پسندیدہ نوکر شاہی کے افراد، ملک غلام محمد اور سر ظفر اللہ خاں کو وزارت مالیات اور وزارت خارجہ کے اہم ترین منصب سپرد کئے گئے۔

اس روایت نے [illegible] انیوں کے [illegible] شروع کیا۔

لیاقت علی خاں کا قتل، ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کی تحریک کا کچلا جانا، ملک غلام محمد کی جانب سے دستور ساز اسمبلی کی برطرفی، سکندر مرزا کی گورنر جنرلی اور صدارت، اکتوبر ۱۹۵۸ء کا مارشل لاء اور ایوب خاں کی آمریت، مارچ ۱۹۶۹ میں یحییٰ خاں کا برسر اقتدار آنا، مارچ ۱۹۷۱ کو مشرقی پاکستان کے متعلق یحییٰ خاں کا یک طرفہ فیصلہ، ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ کو پاکستان کے مشرقی حصہ کا کھویا جانا، فوجوں کا ہتھیار رکھنا اور یحییٰ خاں کی طرف سے جنگ بندی کا حکم، المیوں کے اس سلسلہ کی وہ کڑیاں ہیں کہ جو بدترین انجام تک پہنچیں یہ انجام پاکستان کے عوام کے لئے نہیں ہے، اسلام کے فرزندوں کے لئے نہیں ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کے عوام ان منحوس سایوں سے کلی نجات حاصل کر لیں۔ اور ایک ایسی جدوجہد کا آغاز کریں۔ جس کی تمام ذمہ داری اور منصوبہ بندی خود ان کے ہاتھوں میں ہو۔

کسی ایک فرد یا چھوٹے سے گروہ کو نہ تو ان کے نام پر جنگ شروع کرنے کا اختیار ہو اور نہ جنگ ختم کرنے کا۔

یحییٰ خاں کے جنگ بند کرنے سے یہ جنگ بند نہیں ہوئی ہے۔ پاکستان کے مسلمان عوام جنگ جاری رکھیں گے اب وہ ان زنجیروں کو توڑ دیں گے، جنہوں نے آج تک انہیں بے بس بنائے رکھا۔ پاکستان کے مزدور، پاکستان کے کسان، پاکستان کے طالب علم، پاکستان کے سپاہی سب مل کر ایک نئی جنگ کا آغاز کریں گے۔ اور یہ جنگ اندر و باہر اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک مکمل فتح حاصل نہیں ہو جاتی۔

نقشہ بدلے گا، صرف پاکستان کا نہیں پورے برصغیر کا، اور یہ نقشہ وہ ہوگا، جس کے لئے پلاسی کے میدان میں سراج الدولہ نے سرنگاپٹم کے قلعہ کے نیچے سلطان ٹیپو نے بالاکوٹ کی وادی میں، سید احمد شہیدؒ، مولانا اسماعیل شہیدؒ اور ان کے رفقاء نے، اور برصغیر پاک و ہند کے شہروں دیہاتوں، سڑکوں، گلیوں، محلوں، بازاروں، جنگلوں اور دریاؤں میں آزادی کے متوالوں نے اپنی قیمتی جانیں قربان کیں، اور اپنا گرم گرم خون بہایا۔

یہ نقشہ وہ ہوگا، جس کے شیخ الہندؒ اور ان کے عظیم ساتھیوں نے جلاوطنی، اسیری اور جزائر انڈیمان کی قید و مصیبت قبول کی تھی۔

یہ نقشہ ہوگا، جسے اسلام کے گمنام سپاہی ایک ہزار سال سے خاک ہند پر رقم کرتے چلے آرہے ہیں۔

پاکستان کے مسلمان صرف ایک مخلص قیادت کے منتظر ہیں۔

(کمال)

۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء

ایک دور کا خاتمہ اور
ایک نئے دور کا آغاز

آج ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو یحییٰ خاں نے جناب ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل کر دیا ہے۔

بھٹو صاحب نے یہ اقتدار ایسے حالات میں سنبھالا ہے جبکہ پاکستان کی سالمیت، اتحاد اور وقار سب کچھ یحییٰ خاں نے گنوا دیا ہے۔ اور ایک عظیم ترین امتحان میں قوم کو ڈال دیا ہے۔

یحییٰ خاں کی علیحدگی سے اس تاریک دور کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ جس کا باقاعدہ آغاز ایوب خاں کے برسر اقتدار آنے سے ہوا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے وجود میں آتے ہی یہ مملکت سازشی ذہن کے افراد کے ہتھے چڑھ گئی تھی، اور یہ سازشیں یکے بعد دیگرے اس طرح پروان چڑھتی رہیں کہ بے گناہ اور مخلص افراد قوم کی سیاسی زندگی سے نوچ نوچ کر مصائب کے گڑھے میں پھینکے جاتے رہے اور پردہ طاقتوں کے آلہ کار افراد ہیرو بن کر قوم کے کندھوں پر سوار ہوتے رہے۔

یحییٰ خاں غالباً اس سازش کی آخری کڑی کا اہم ترین فرد ہے۔

بھٹو صاحب نے ان سے یہ اقتدار عوامی نمائندے کی حیثیت سے لیا ہے۔

اور اب انہیں اس بدنصیب ملک میں عوامی نمائندگی کے دائرے کو وسیع و مستحکم بنانے اور مستقبل کی سازشوں سے ملک و عوام کو بچانے کا کٹھن مرحلہ طے کرنا ہے۔ یہ قوم آزمائشوں سے گھبرانے والی نہیں ہے۔ اگر بیس سال سے زیادہ عرصہ تک یہاں کے عوام خود غرض، مکار، سفاک، عیار، عیاش اور دھوکہ باز قیادت کا جوا اپنی گردنوں میں بخوشی ڈال کر ملک و ملت کی تعمیر میں منہمک رہ سکتے ہیں تو ایک مخلص و ہمدرد قیادت کے زیر کمان وہ یقیناً اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لانے میں پس و پیش نہیں کریں گے۔

بھٹو صاحب کے اقتدار کے ساتھ جس دور کا آغاز ہوا ہے۔ اگر وہ اخلاص کی راہ پر گامزن رہا، تو نہ صرف پاکستان کی بقاء و سلامتی کو استحکام نصیب ہوگا، بلکہ وہ اپنے تمام کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

(کمال)

۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

سانحہ مشرقی پاکستان کے بارے میں تحقیقات کے لئے کونسل قائم کی جائے

مارشل لاء ختم کر کے ملک میں پارلیمانی نظام نافذ کیا جائے

حضرت مولانا مفتی محمود کا مطالبہ

لاہور ۱۹ دسمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا مفتی محمود نے زور دیا ہے کہ کل آئینی فارمولا نافذ کر کے مارشل لاء حکومت ختم کر دی جائے۔ اور ملک میں پارلیمانی جمہوری نظام قائم کیا جائے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ موجودہ حالات میں قومی اسمبلی صرف مغربی پاکستان کے منتخب ارکان پر مشتمل ہونی چاہیے۔ اور اکثریتی پارٹی کے لیڈر مسٹر بھٹو کو کابینہ بنانے کی دعوت دی جائے اور ملک کا آئینی سربراہ مشرقی پاکستان کے کسی نمائندے کو بنایا جائے۔ جو اس صوبے کے ارکان اسمبلی کی عدم موجودگی میں مشرقی پاکستان کے حقوق و مفادات کا نگران بھی ہو۔ انہوں نے یہ بات آج یہاں ملتان سے اسلام آباد جاتے ہوئے نمائندہ مشرق سے ایک ملاقات میں کہی۔

مفتی محمود نے کہا کہ مشرقی پاکستان کا سقوط عالم اسلام کا ایک عظیم المیہ ہے۔ لیکن قوم کو صبر و تحمل سے معقول رویہ اختیار کر کے حالات پر قابو پانا چاہیے۔ اور موجودہ حالات میں پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کے نمائندوں کی حکومت قائم کرنی چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ چاروں صوبوں کے گورنر صوبائی اسمبلیوں کے مشورے سے مقرر ہونے چاہئیں۔ اور مرکز میں دو ایوانی مقننہ قائم کی جائے تاکہ چھوٹے صوبوں کے مفادات محفوظ ہو جائیں۔ قومی اسمبلی کو آئین میں ترامیم یا ضروری دفعات شامل کرنے کا حق ہونا چاہیے اور مرکزی حکومت کے قیام کے فوری بعد چاروں صوبوں کی اسمبلیوں میں اکثریتی پارٹیوں کو حکومت سازی کی دعوت دی جائے۔

جمعیۃ کے سربراہ نے مطالبہ کیا کہ صدر یحییٰ خان کے مستعفی ہونے کے ساتھ ہی ان کے مشیر بھی استعفے دے دیں اور نئی حکومت معتمد جرنیلوں اور عوامی نمائندوں پر مشتمل ایک تحقیقاتی کونسل قائم کرے۔ جو اسلامی تاریخ کے اس المناک سانحہ کے اسباب اور ان کے پس پردہ سازشوں کی تحقیقات کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مشرقی پاکستان میں ایک لاکھ فوج اور ایک لاکھ مسلح رضاکاروں کی موجودگی میں ہتھیار کیوں ڈالے گئے اور مغربی محاذ پر پیشقدمی روکنے والا خفیہ ہاتھ کون تھا؟ کونسل کی سفارش پر مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے نئی حکومت پر زور دیا کہ نیشنل عوامی پارٹی پر پابندی ختم کرے کیونکہ یہ جماعت محب وطن ہے اور محترمہ فاطمہ جناح کے انتخاب اور جمہوری مجلس عمل میں کام کر چکی ہے۔ (مشرق لاہور)

راولپنڈی ۲۱ دسمبر۔ مولانا مفتی محمود نے اقتدار جناب ذوالفقار علی بھٹو کو سونپنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر مملکت کو یقین دلایا ہے کہ ملک کو مضبوط تر بنانے، استحصال کا خاتمہ کرنے اور اسلامی اور جمہوری اقدار کے احیاء کے سلسلے میں وہ انہیں ہر ممکن امداد دیں گے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس بلا تاخیر بلایا جائے۔ ملک کے نئے آئین کی منظوری قومی اسمبلی سے لی جائے۔ اور آئین کی بنیاد قرآن و سنت پر رکھی جائے۔

یحییٰ خان پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا کہ ان کے تمام مشیروں کو برطرف کر دیا جائے۔ مفتی صاحب نے حالیہ جنگ میں شکست کے انعام میں سات جرنیلوں کو ریٹائر کرنے کے فیصلہ کو سراہا اور کہا کہ صوبوں میں سول گورنر مقرر کئے جائیں جو صوبائی انتظامیہ کو بہتر بنا سکیں۔

مفتی صاحب نے مشرقی پاکستان کے ضمنی انتخابات کے نتائج کو منسوخ کرنے کا خیر مقدم کیا اور اس توقع کا اظہار کیا کہ مستقبل میں ڈکٹیٹر شپ کے آثار مٹانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ صدر بھٹو وہ تمام وعدے پورے کریں گے۔ جو انہوں نے اپنی پہلی نشری تقریر میں کئے ہیں۔

نیشنل عوامی پارٹی پر پابندی ختم کرنے پر صدر کو مبارکباد دیتے ہوئے مولانا نے اسے جمہوری اقدام قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں فوجوں کے ہتھیار ڈالنے کے اسباب معلوم کرنے کے لئے تحقیقاتی کونسل قائم کی جائے۔ اس سازش کے حقائق عوام کے سامنے رکھے جائیں۔ اس سازش میں ملوث تمام افراد کو غدار قرار دے کر سزائیں دی جائیں۔

لیفٹیننٹ جنرل اے اے کے نیازی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک بہادر اور دلیر سپاہی ہیں۔ انہیں ایک سازش کے تحت ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا گیا۔ میں مشرقی پاکستان میں ان سے ملا تھا جس کے بعد مجھے یقین تھا کہ بھارت ہمیں اس محاذ پر کبھی شکست نہیں دے سکے گا۔ جنرل نیازی نے بتایا تھا کہ اول تو دشمن حملہ کی جرأت نہیں کرے گا۔ اگر اس نے یہ حماقت کی تو ہم اس کے علاقہ پر یقیناً قبضہ کر لیں گے۔

مولانا نے کہا کہ فوجی افسروں اور جوانوں کو اعزاز دیکر ان کے حوصلے بلند کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک سے باہر روپیہ بھیجنے پر پابندی سے ملکی معیشت کی تعمیر میں مدد ملے گی

اخبارات سے ماخوذ

اور عوام بائیس خاندانوں کے شکنجے سے آزاد ہو جائیں گے۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ ملکی اتحاد کے لئے مشرقی پاکستان کے رہنماؤں سے بات چیت کی جائے۔

(امروز لاہور)

بھٹو کی آواز — قوم کی آواز

تھانوی

کراچی ۲۲ دسمبر (پ پ ا) .....

احتشام الحق تھانوی نے مسٹر بھٹو کی نشری تقریر کی تعریف کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ یحییٰ خان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ اور مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کا قتل عام بند کرایا جائے۔ انہوں نے کہا، صدر کی تقریر عوام کی آواز ہے اور قومی تعمیر نو اور قوم کا وقار بحال کرنے کے لئے میں حکومت کے ساتھ پورا تعاون کروں گا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۲ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز بدھ — لاہور ایڈیشن)

مدرسہ ضیاء العلوم رجسٹرڈ ملتان کا

تعلیمی داخلہ

۸ شوال المکرم سے شروع ہو چکا ہے۔ مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم صحیح اہلسنت والجماعت کا تعلیمی و تربیتی ادارہ ہے۔

مدرسہ ہذا میں درجۃ القرآن میں حفظ و ناظرہ کی با تجوید تعلیم کے علاوہ اردو، دینیات، فارسی، عربی کے جملہ علوم مدرسہ کے نصاب میں شامل ہیں۔

مدرسہ ہذا علاقہ بھر سے مقامی طلبہ کے ساتھ غریب الدیار طلبہ کے علاوہ ان کے قیام، طعام، لباس جملہ ضروریات کا خود کفیل ہے۔ طلبہ کا اہلسنت والجماعت حنفی المذہب ہونا شرط ہے۔ شائقین علوم فوراً رجوع کریں۔

محمد رمضان مہتمم مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم

قاسم پور کالونی بہاولپور روڈ ملتان

آہ! میرے آخری استاد بھی دارِ فانی سے چل بسے

از مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ایم این اے ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

پیغمبر اللہ تعالیٰ کے رازداں ہوتے اور وہ حقائق کا علم رکھتے ہیں، ان کی نگاہ ہر وقت حقیقت پر رہتی ہے۔ جب کسی صحابیؓ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے لئے کوئی فرش بنا دیں۔ یہ اس وقت کہا تھا جب آپ کے بدن مبارک پر چٹائی کے نشانات لگے ہوئے دیکھے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا لگاؤ۔

مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا ـــــ مجھے دنیا سے کیا ہے۔

پھر فرمایا۔ میری مثال تو اس طرح کی ہے جو کسی درخت کے سایہ میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جائے

واقعہ یہ ہے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جس نے دائمی مسرتیں اور ابدی راحتیں، نعیم جنت اور رضاء الٰہی کو چند روزہ آسائش دنیا پر قربان کر دیا۔

انما ھذہ الحیوٰۃ الدنیا لھو ولعب و
ان الدار الاٰخرۃ لھی الحیوان

یہ دنیا تو لھو ولعب کا نام ہے اور پچھلا گھر (آخرت) کی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔

اس آیت کریمہ پر ایمان رکھنے والے کیسے اس دنیا سے دل لگا سکتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ علماء ترک دنیا سکھاتے اور اسلام کی خدمت سے الگ کر دیتے ہیں۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ جب آدمی کو دنیا کا سچ ہونا اور اصل مقصد حاصل ہو جائے۔ تو پھر وہ تھوڑی سی زندگی میں جلدی جلدی وہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ مجسم تیز اور عمل پیہم بن جائیگا

بہرحال اس دنیائے فانی میں کسی کو دوام نہیں ہے۔ علماء اہلسنت علماء حق اور ہمارے بزرگوں کا ایک طبقہ تھا حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ وغیرہم حضرات پر ختم ہو گیا۔

دوسرے طبقہ کی رخصتی شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ اسیر مالٹا کی وفات سے شروع ہوئی۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہانپوریؒ، حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم (دہلی) حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نائب مہتمم، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ نے کروڑوں مسلمانوں کو داغ مفارقت دیا۔ حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف، قطب عالم حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ استاذ العلماء حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتیؒ۔ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائے پوریؒ۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب بہبودیؒ بھی رخصت ہو گئے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحبؒ استاذ الاساتذہ دیوبند، جامع معقول و منقول حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاویؒ، حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ شیخ الادب والفقہ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا عبد السمیع صاحبؒ۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ۔ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب ناظم تعلیمات دیوبند، نمونۂ اسلاف علامۂ بے بدل حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیریؒ امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی واصل بحق ہو گئے۔

اسی طرح مشرقی اور مغربی پاکستان کے سینکڑوں اجلۂ علماء اس دوسرے طبقہ والوں نے دنیا سے پردہ فرما لیا۔ ہمارے استادوں میں سے ایک اور صرف ایک نشانی بزرگوں کی باقی تھی۔ یعنی جامع معقول و منقول خلیفہ حضرت تھانویؒ حضرت مولانا رسول خاں صاحبؒ۔

آہ! وہ آخری چراغ بھی گل ہو گیا۔ آپ نے رمضان المبارک ہی میں سفر آخرت فرمایا۔

ایک سال پہلے جب آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدا جانے لگا، تو آپ نے فرمایا کہ اچھا موٹا تازہ جانور لینا، میری یہ آخری قربانی ہے۔ جب آپ اس سال وفات کے قریب پہنچے تو فرمایا کہ میرا ایک ہفتہ رہ گیا۔ جب پچھلی رات رہی، تو آپ نے فرمایا کہ اب میری ایک رات دنیا میں رہ گئی ہے وفات کی صبح بھی نماز وضو کر کے پڑھی۔ حالانکہ وضو میں تکلیف ہوتی تھی۔ اس رات مغرب کے وقت نماز کا کہا، تو ایک بچے نے تکلیف کی وجہ سے کہہ دیا کہ آپ نے مغرب کی نماز پڑھ لی ہے۔ آپ غصہ ہوئے اور اس کو قسم دی کہ واقعی میں نے مغرب کی نماز ادا کر لی ہے؟ وہ بچہ ڈر گیا۔ بہرحال آپ کو اٹھایا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا اور نماز ادا کی۔ اس بچے سے کہا۔ تم میری تکلیف کا خیال کرتے ہو، نماز جیسی چیز کا خیال نہیں کرتے۔

وفات سے چند گھڑیاں پہلے دریافت فرمایا۔ آج کونسا دن ہے۔ کہا گیا سوموار۔ آپ نہ سمجھے۔ پھر کہا گیا۔ پیر کا دن پس آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور آخر میں پڑھا۔ فاللہ خیر حافظاً وھو ارحم الراحمین۔

بس یہ آخری جملہ تھا اور روح مبارک پرواز کر گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ سے پہلے حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ ملتان، حضرت مولانا خدا بخش صاحبؒ ملتان۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحبؒ میاں چنوں، حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ جالندھری حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادیؒ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانویؒ، حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنویؒ بھی اس جہان رنگ و بو کو چھوڑ گئے۔

آخری دنوں میں حضرت مولانا رسول خاں صاحب اور کوئٹہ کے حضرت مولانا عرض محمد صاحب رخصت ہوئے۔ ایبٹ آباد کے حضرت مولانا محمد اسحاق صاحبؒ میرے ہم عصر تھے۔ حضرت جالندھریؒ اور قاضی صاحب شجاع آبادی بہت متاخر تھے۔

اب میں ان سے ملنے کا انتظار کرتا ہوں۔ تمام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ان تمام بزرگوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور احقر کے حسن خاتمہ اور اخلاص و توفیق عمل کے لئے بھی دعا کریں۔

حضرت مولانا رسول خاں صاحبؒ کی وفات کی تار ملی تو ساتھ ہی معلوم ہوا کہ جنازہ کل دس بجے صبح ہوگا۔ موٹر نہ اپنی تھی نہ اور کوئی انتظام ہو سکا۔ بس میں جنازہ کو پہنچنا مشکل تھا۔ قہر درویش بجان درویش۔ دعاؤں پر اکتفا کیا اور عید الفطر کے بعد تعزیت کے لئے قصبہ اچھڑیاں جا کر حضرت مرحوم کے نواسے سے ملا۔ اور بھی دوست تھے۔ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب خالد خطیب جامع مسجد المنہرہ اور مولوی غلام سرور صاحب تاجر المنہرہ بھی ہمراہ تھے۔ دعا کر کے بصد یاس و حسرت اچھڑیاں سے واپس ہوئے۔

(غلام غوث ہزاروی)

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم کا

داخلہ

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم (رجسٹرڈ) ٹنڈو آدم عرصہ گیارہ سال سے دینی تعلیمی، تبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں درجہ حفظ و ناظرہ و تجوید کا بھی مکمل انتظام ہے۔

درس نظامی کی جملہ کتب موقوف علیہ تک پڑھائی جاتی ہیں۔ ہر سال قابل قابل اساتذہ کا تقرر کیا جاتا ہے، امسال بھی قابل قابل اساتذہ کا تقرر ہے۔ مدرسہ میں طلباء کا داخلہ ۱۰ شوال سے ۱۰ ذوالقعدہ تک جاری رہیگا۔

خادم۔ حافظ عبدالحق (مہتمم) مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم)

ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

عوام عزم و ہمت سے کام لے کر مشکلات پر قابو پالیں گے ۔ مولانا فدا خواستی

سابق صدر کے تمام مشیروں کو برطرف کر دیا جائے ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

لاہور (ترجمان اسلام) جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور خواستی دامت برکاتہم نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں قوم کو جو المیہ پیش آیا ہے اس سے ہم سب کو صدمہ ہوا ہے۔ انہوں نے قرآن مجید اور حدیث نبوی کے حوالے پیش کرتے ہوئے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ صبر و ہمت سے کام لیں تو وہ تمام مشکلات پر قابو پالیں گے۔

مولانا فدا خواستی جمعیۃ کے عہدیداروں اور کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔ اجلاس جمعیۃ کا یہ اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ملک کی موجودہ صورت حالات پر غور کیا گیا۔ مولانا فدا خواستی نے کہا کہ صدر کے مستعفی ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے ہماری آدھی گواہی ہے کہ پاکستانی جنرل مسلمان ہیں انہوں نے اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمنوں پر فتح پائی۔ اب بھی فتح انشاء اللہ ہماری ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کوتاہیوں کی سزا دی ہے تاکہ ہم غلطیوں کا ازالہ کریں اور صحیح راہ اختیار کریں۔

جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا مفتی محمود نے کہا کہ یہ مقام مسرت ہے کہ نامزد حکومت قائم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ جمعیۃ کا بعض مسائل میں عوامی لیگ سے اختلاف ہے اور ان کی پارٹی سے اختلافات ہیں لیکن ان کا اس نازک وقت میں صدارت کے عہدے کو قبول کرنا ملک بھر میں سراہا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے صوبوں کو صدر سے بعض قومی مسائل پر بنیادی اختیارات کے بارے میں استفسار کیا تھا۔ میرے علم کے مطابق صدر نے صوبائی خود مختاری کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے مشیروں کو برطرف کر دیں۔ ان کے بعض مشیروں کے بارے میں ہمارے تحفظات ہیں۔ ہم نے صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے مشیروں کو برطرف کر دیں۔ ان کے بعض مشیروں کے بارے میں ہمارے تحفظات ہیں۔

انہوں نے مشرقی پاکستان کے المیہ پر افسوس کرتے ہوئے ریڈیو کے مرہون احسانات ہونے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مشرقی پاکستان میں حالات ٹھیک ہیں تو وہاں کے اخبارات کو صدارت سے کیوں روکا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں اپنا کھویا ہوا اعتماد بحال کرنے کے لئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں امید ہے کہ جنگ جاری رہے گی۔ اگر اس اعلان کو ۲۴ گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے کہ جنگ بندی کا اعلان کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ نئی کابینہ ایک ہفتہ کے اندر اندر تشکیل پا جائے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ ہمیں ان مسائل کو اجلاس میں بحث کرنے کے بجائے آپس میں بیٹھ کر طے کر لینا چاہئے۔ ہم نے صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے مشیروں کو برطرف کر دیں۔ ان کے بعض مشیروں کے بارے میں ہمارے تحفظات ہیں

صدر کی تقریر کے اقتباسات

ہم بھارت سے انتقام لیں گے

پاکستان میں اسلام کا بول بالا ہوگا

پاکستان کے نئے صدر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا قوم کے نام پہلا نشری پیغام

راولپنڈی ۲۰ دسمبر۔ پاکستان کے نئے صدر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ بھارت نے پاکستان میں جو فوجی کارروائی کی ہے اس کا انتقام لیا جائے گا انہوں نے کہا کہ میں ایک پاکستان پر یقین رکھتا ہوں، اور مشرقی پاکستان پاکستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں بھارت سلم بنگال پر اپنا فوجی تسلط برقرار نہیں رکھ سکتا۔ انہوں نے مشرقی پاکستان کے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ ہمت اور حوصلے سے مشکلات برداشت کریں۔ ہم اکٹھے جئیں گے اور اکٹھے مریں گے۔ مشرقی پاکستان کے بارے میں ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی دوسرا ملک فوجی قوت کے بل بوتے پر پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ ہم اپنی غلطیاں خود درست کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمیں اس کی مہلت دی جائے میں مشرقی پاکستان کے لیڈروں اور عوام کے ساتھ ملوں گا۔ ہم مشرقی پاکستان کے ساتھ لچکدار وفاق قائم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس کے لئے ایک شرط ہے یہ ایک پاکستان کے ڈھانچے کے اندر ہونی چاہیئے۔

انہوں نے پاکستان کی سرزمین پر بھارت کے قبضے پر انتہائی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کاش میں یہ دن دیکھنے کے لئے زندہ نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فوج کی شکست نہیں ہے یہ قیادت کی شکست ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کا فوجی بہادری میں ثانی نہیں رکھتا۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ بعض فوجی جرنیلوں کو آج سے ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مشرقی پاکستان کے بارے میں سیاسی فتح حاصل ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ۱۰۴ ارکان کی بھاری اکثریت نے ہمارے موقف کی حمایت کی ہے، بھارت کو عارضی طور پر فوجی فتح حاصل ہو گئی ہے جو آنی جانی ہے۔ سیاسی فتح مستقل فتح ہے۔ بھارت نے پناہ گزینوں کا بہانہ بنا کر پاکستان پر حملہ کیا ہے۔ حالانکہ ہم نے پناہ گزینوں کو واپس لینے سے کبھی انکار نہیں کیا۔ مشرقی پاکستان پر بھارت بھی اسی طرح فوجی تصفیہ مسلط کرنے میں ناکام رہے گا جس طرح ہم ناکام رہے ہیں۔ صدر بھٹو نے کہا کہ بھارت کو عارضی فوجی فتح پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم ملک کی عزت، وقار سالمیت اور آزادی کے لئے لڑیں گے۔

انہوں نے بھارتی وزیر جنگ مسٹر جگ جیون رام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یا تو حق و انصاف کی بات تسلیم کر لو یا پھر پاکستان کی مستقل دشمنی کے لئے تیار رہو، حوصلے اور جرأت کو فتح نہیں کیا جا سکتا۔

صدر بھٹو نے کہا کہ اگرچہ میں نے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے یہ عہدہ سنبھالا ہے، لیکن جتنی جلد ممکن ہوا ملک میں جمہوریت بحال کر دی جائے گی۔ میں اس حیثیت میں ضرورت سے ایک سیکنڈ بھی زیادہ نہیں رہوں گا۔ ہم قوم کو جمہوری آئین دینگے اور نظریۂ پاکستان ہماری تمام پالیسیوں کا روح رواں ہوگا۔ ہمارے آئین کی بنیاد اسلام ہوگا۔ صدر بھٹو نے کہا کہ انتظامیہ کو رشوت، بدعنوانیوں اور اقربا پروری سے پاک کیا جائے گا۔ یہاں کسی کی سفارش نہیں چلے گی۔ اگر میری بیوی اور بچے بھی میری حیثیت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے تو انہیں بھی قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ زرعی اور صنعتی اصلاحات نافذ کی جائینگی انہوں نے کسانوں اور صنعت کاروں پر زور دیا کہ وہ پیداوار میں اضافہ کریں۔ جو صنعت کار اصلاحات کو ناکام بنانے کی کوشش کریں گے۔ ان کی صنعتوں کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے گا۔

صدر بھٹو نے زور دے کر کہا کہ جن لوگوں نے روپیہ ملک سے باہر بھیجا ہوا ہے وہ از خود وہ روپیہ واپس لائیں۔ میں ذاتی طور پر انہیں جانتا ہوں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہیں ملک سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ جمہوریت کی بحالی کے بعد سب سے اہم مسئلہ اقتصادی و سماجی نظام ہے۔ اس سلسلے میں میں نے عوام سے جو وعدے کئے ہوئے ہیں، ان کو پورا کیا جائیگا، آپ اس کے لئے مجھے وقت دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کو قائد اعظم کا پاکستان بنائیں گے۔ عام آدمی کو تحفظ دیا جائیگا اور اس کا اقتصادی بوجھ کم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی حمایت کے لئے طلباء کا ممنون ہوں اور کہا کہ میں ان کی سیاست میں دخل نہیں دوں گا۔

صدر بھٹو نے اس یقین کا اظہار کیا کہ مشرقی پاکستان کے عوام کبھی نظریۂ پاکستان کو فراموش نہیں کریں گے۔ ہم مشرقی پاکستان کے عوام سے پورے مسئلے پر بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت مشرقی پاکستان میں سیاسی تصفیے پر زور دیتا تھا۔ لیکن اب خود اس نے مشرقی پاکستان پر اپنا فوجی حل مسلط کر دیا ہے۔ ہم بھارت کو مشرقی پاکستان پر فوجی حل مسلط کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ بھارت کو مشرقی پاکستان خالی کر دینا چاہیئے۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ ہم پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان منصفانہ تصفیہ چاہتے ہیں، جس کی بنیاد عوام کی امنگوں اور خوشحالی پر ہو۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ اگر مشرقی پاکستانی عوام ہم سے ناراض ہیں تو وہ ہمیں معاف کر دیں۔

طلباء سیاست میں ملوث نہ ہوں۔ صدر بھٹو

صدر بھٹو نے قوم کے نام اپنے خطاب میں طلباء کو سخت الفاظ میں تلقین کی کہ وہ سیاست میں ملوث نہ ہوں ان کے تمام مسائل حل کئے جائینگے اور ان کی شکایات دور کر دی جائیں گی۔ مگر انہیں متعدد اصلاحات کرنی ہیں اور بے شمار غلط فہمیاں دور کرنی ہیں۔ اس لئے انہیں تعلیمی اصلاحات کے لئے کچھ وقت دیا جائے۔ صدر بھٹو نے کہا۔ طلباء کی کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ جن میں بیرونی مداخلت نہیں ہوگی۔ مگر طلباء بھی سیاست کا شکار نہ ہوں۔ مسٹر بھٹو نے کہا۔ وہ خود دو بڑی طاقتوں کا شکار ہو گئے تھے مگر عوام نے انہیں منتخب کر لیا اور صحیح راستے پر لے آئے۔

صدر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مشرقی پاکستان کے ضمنی انتخابات کے نتائج کو کالعدم قرار دیدیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتخابات قوم کی توہین کے مترادف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان کے جائز ذریعہ سے منتخب صرف دو ارکان قومی اسمبلی مسٹر نورالامین اور چکمہ قبیلہ کا سردار ہیں۔ چکمہ سردار اس وقت ملک سے باہر ہیں، میں نے ان کو واپس طلب کر لیا ہے اور بہت ان سے صلاح مشورہ کروں گا۔

جنرل یحییٰ، حمید، پیرزادہ، عمر، خداداد خاں، کیانی اور مٹھا کو ریٹائر کر دیا گیا

صدر مملکت اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مسٹر بھٹو نے اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد، آج رات قوم سے خطاب کرتے ہوئے اپنے جس اولیں اہم فیصلہ کا اعلان کیا۔ اس کے تحت کئی فوجی جرنیلوں کو فوری طور پر ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ ان میں چیف آف سٹاف جنرل عبدالحمید خاں۔ جنرل ایس ایم پیرزادہ، جنرل عمر، میجر جنرل کیانی، جنرل خدا داد خاں اور جنرل ابوبکر عثمان مٹھا شامل ہیں سابق صدر اور کمانڈر انچیف جنرل یحییٰ خاں کو بھی جو پہلے ہی مستعفی ہو چکے ہیں بطور کمانڈر انچیف ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ صدر بھٹو نے بتایا کہ فوج کے ان جرنیلوں کو عوام کی خواہشات کے مطابق اور باقاعدہ صلاح مشورہ کے بعد اور باعزت طور پر سبکدوش کر دیا گیا ہے۔

صدر بھٹو نے کہا کہ ان جرنیلوں کو اس لئے فوری طور پر ریٹائر کیا گیا ہے تاکہ فوجی وقار بحال رہ سکے۔ بعد ازاں صدر بھٹو نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ فوجی جرنیلوں کے خلاف کوئی معمولی اقدام نہیں اٹھایا گیا بلکہ موٹے تازے جرنیلوں کے خلاف غیر معمولی کارروائی کی گئی ہے۔ یہ لوگ مسلح افواج کے ڈویژن رہے تھے۔

آپ حوصلہ رکھیں ہم آپ کے ساتھ ہیں

صدر بھٹو نے پاکستان کی بہادر افواج کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری شیر دل افواج مشرقی پاکستان میں بڑی بہادری سے لڑی ہیں۔ ہمارے دل ان کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے مشرقی پاکستان میں اپنی فوجوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ حوصلہ نہ ہاریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ مشکلات آتی ہیں۔ آپ کی عزت ہماری عزت ہے اور ہم جب تک آپ کو واپس نہیں لائیں گے ہم ایک لمحہ بھی صبر نہیں کریں گے۔

نیشنل عوامی پارٹی سے پابندی ختم کر دی گئی

صدر پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج رات قوم سے خطاب کرتے ہوئے نیشنل عوامی پارٹی سے پابندی ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

ملک سے باہر منتقل کی ہوئی دولت

رضا کارانہ طور پر واپس لے آؤ

صدر و چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کو انتباہ کیا ہے کہ وہ ملک سے باہر منتقل کی ہوئی دولت اپنے آپ واپس لے آئیں ورنہ ان کے اہل و عیال اور کنبوں کو یرغمال کے طور پر قید کر دیا جائے گا۔ اور جب تک ملک کی دولت واپس نہیں آئے گی انہیں نہیں چھوڑا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ دار اور صنعت کار ملک کی دولت شرافت کے ساتھ ملک کو واپس کر دیں۔ کیونکہ ملک کو اس کی بڑی ضرورت ہے۔ ہماری فوج کو ٹینکوں، توپوں اور ہیلی کاپٹروں کے لئے یہ دولت درکار ہے۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ میں حسابات کی پڑتال کے لئے کمشن نہیں بٹھاؤں گا۔ مجھے پتہ ہے کہ ملک سے باہر دولت منتقل کرنے والے کون ہیں۔ اگر وہ رضا کارانہ طور پر دولت واپس نہ لائے اور میرے حکم کی پرواہ نہ کی تو چند دن میں ٹھوس اقدامات جاری کئے جائینگے۔

پاکستان میں اسلام کا بول بالا ہوگا

صدر مملکت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قوم کو یقین دلایا ہے کہ پاکستان کا بول بالا ہوگا۔ پاکستان کو صحیح معنوں میں قائد اعظم کا پاکستان بنا دیا جائے گا۔ جمہوریت اور قانون کی بالادستی بہت جلد بحال کر دی جائے گی، اور عوام کو ان کی خواہشات کے مطابق آئین دیا جائے گا۔ صدر نے کہا کہ وہ خود آئین نہیں بنائینگے۔ انہوں نے گاؤں گاؤں قریہ قریہ پھر کر عوام کے مسائل کا جائزہ لیا ہے ملک کے آئندہ آئین کو پوری قوم کی منظوری حاصل ہوگی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ آئندہ آئین عوام کا آئین ہوگا۔ اور نظریہ پاکستان کی بنیاد پر ہوگا۔

مسٹر بھٹو نے کہا۔ وہ بطور مسلمان اور بطور پاکستانی قوم سے مخاطب ہیں۔ وہ عوام کے تعاون اعتماد اور حمایت سے ان کی خواہشات کی تکمیل کریں گے۔ تاہم انہوں نے اپیل کی کہ انہیں اپنی اہم ذمہ داریاں اور وعدے پورے کرنے کے لئے کچھ وقت دیں۔ وہ جلد از جلد ملک میں جمہوریت بحال کر دیں گے۔ انہوں نے کہا، صحیح جمہوریت جمہوری اداروں اور جمہوری اقدار پر مبنی ہوتی ہے۔ تمام جمہوری اداروں اور اقدار کو بحال کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے اصلاحات اور تبدیلیوں کی ضرورت ہوگی۔ جو جلد کی جائیں گی۔ صدر بھٹو نے اعلان کیا کہ وہ جلد زرعی اور لیبر اصلاحات نافذ کرینگے۔ تاکہ مزدوروں اور کارکنوں کے حقوق اور مفادات کا تحفظ ہو سکے۔ تاہم انہوں نے صنعت کاروں اور زمینداروں کو انتباہ کیا کہ وہ مزدوروں اور کارکنوں کے خلاف کارروائی نہ کریں اور مزارعین کو بیدخل نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ لوگ ہی دراصل قومی دولت کماتے ہیں اور پہلے کی سی ناقابل برداشت صورت حال کو ہرگز برقرار نہیں رکھا جائے گا۔ ہم شدید بحران سے دوچار ہیں۔ ہمیں اس پر قابو پانا اور ایک نیا پاکستان تعمیر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء صرف اسی وقت تک نافذ رکھا جائے گا۔ جب تک اس کی ضرورت ہوگی ضرورت ختم ہوتے ہی ایک سیکنڈ بھی مارشل لاء برقرار نہیں رکھا جائے۔

جنرل گل حسن کمانڈر انچیف بنا دیئے گئے

صدر بھٹو نے آج قوم کے نام اپنی تقریر میں بعض جرنیلوں کی سبکدوشی کا فیصلہ سناتے ہوئے لیفٹننٹ جنرل گل حسن کو پاکستانی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ صدر بھٹو نے کہا کہ لیفٹننٹ جنرل حسن اپنے موجودہ عہدہ پر ہی کمانڈر انچیف ہوں گے کیونکہ ہمارا غریب ملک ترقیوں کی عیاشی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے جنرل گل کو فوج کی قیادت کی ذمہ داری اس لئے سونپی ہے کہ وہ سیاست میں ملوث ہونا پسند نہیں کرتے مستقل مزاج اور مجسمۂ ایثار ہیں۔ صدر نے امید ظاہر کی کہ جنرل گل حسن فوج کی نئے اور مستحکم خطوط پر تنظیم نو کریں گے۔

سفارش اور اقربا پروری ختم کر دی جائیگی

پاکستان کے نئے صدر نے قوم کے نام اپنے پیغام میں یقین دلایا ہے کہ ملک سے سفارش اور اقربا پروری کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اور ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جائے گا جس میں لیاقت اور ذہانت ہی انتخاب کا واحد معیار ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس معیار کا اطلاق میرے اپنے بچوں پر بھی ہوگا اور ان کے ساتھ بھی عام شہریوں جیسا سلوک کیا جائے گا۔

جنوری کا تبصرہ شائع نہیں ہوگا

ملک کے موجودہ حالات و واقعات کے پیش نظر ماہ جنوری ۱۹۷۲ء کا تبصرہ شائع نہیں ہوگا۔ فروری کا شمارہ انشاء اللہ اپنے وقت پر قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ ایجنٹ اور قارئین حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر ماہنامہ تبصرہ لاہور)

دار العلوم حسینیہ حنفیہ سلانوالی کی صدر معلمہ انتقال کر گئیں

سلانوالی۔ مولانا حکیم شریف الدین کرنالی کی خالہ اور مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کے زنانہ مستقبلہ کی صدر معلمہ ۱۸ شوال ۱۳۹۱ھ مطابق ۷ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل صبح ۵ بجے اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی ۷۰ سال تھی۔ مرحومہ نے سینکڑوں بچیوں کو قرآن پاک حفظ اور ہزارہا بچیوں کو ناظرہ ختم کرایا۔ جو کہ ملک کے مختلف شہروں میں کام کر رہی ہیں۔ مرحومہ کی دو صاحبزادیاں جو قرآن کی حافظہ ہیں دو سو سے شہروں میں کام کر رہی ہیں اور دو صاحبزادے حاجی شیر احمد اور محمد رفیق پیچھے چھوڑے ہیں۔ مولائے کریم مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائیں۔

خبریں

مرکزی کابینہ نے حلف اٹھالیا

دس ارکان پر مشتمل مرکزی کابینہ نے حلف اٹھالیا۔ وزراء کے نام یہ ہیں:۔ بے، لے رحیم، صدارتی امور نہری منصوبہ بندی۔ میاں محمود علی قصوری قانون اور پارلیمنٹری امور۔ ڈاکٹر مبشر حسن خزانہ، اقتصادی امور اور ترقیات۔ سابق جسٹس فیض اللہ کنڈی اسٹیبلشمنٹ۔ غلام مصطفیٰ جتوئی سیاسی امور، مواصلات اور قدرتی وسائل۔ ملک معراج خالد خوراک، زراعت اور غیر ترقی یافتہ علاقوں سے متعلق امور۔ عبدالحفیظ پیرزادہ تعلیم، اطلاعات ونشریات۔ رانا محمد حنیف لیبر، تعمیرات، بلدیات۔ راجہ تری دیو رائے اقلیتی امور۔ شیخ رشید سماجی بہبود، صحت اور خاندانی منصوبہ بندی، تجارت وصنعت۔ قبائلی امور اور امور کشمیر کے وزیر بعد میں مقرر ہوں گے۔ بلوچستان اور سرحد سے ایک ایک وزیر لیا جائے گا۔

صوبائی گورنر

صدر پاکستان مسٹر بھٹو نے صوبہ سرحد کے لئے حیات محمد شیر پاؤ۔ پنجاب کے لئے مصطفےٰ کھر اور سندھ کے لئے ممتاز علی بھٹو کو گورنر مقرر کیا ہے۔ بلوچستان کا گورنر غوث بخش رئیسانی کو بنایا ہے۔

۲۲ امیر ترین خاندانوں کے پاسپورٹ ضبط

صدر بھٹو نے ملک کے ۲۲ امیر ترین خاندانوں کے غیر ممالک کے پاسپورٹ ضبط کر لئے ہیں۔ قبل ازیں یہ ہدایت بھی جاری کی گئی ہے کہ جن لوگوں کا سرمایہ غیر ممالک میں محفوظ ہے اس کی فوری اطلاع دی جائے۔ ایک اطلاع کے مطابق امیر ترین خاندانوں کی تعداد اب ۲۲ ہو گئی ہے۔

والیانِ ریاست کی مراعات ختم

صدر نے تمام ریاستوں کے حکمرانوں کو تمام مراعات، سول اور فوجی اعزازات سے محروم کر دیا ہے۔ نواب جونا گڈھ کی مراعات بھی واپس لے لی گئی ہیں۔

بحری فوج کے کمانڈر ریٹائر

صدر بھٹو نے پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل، چیف آف سٹاف، رشید احمد وغیرہ کو ریٹائر کر دیا ہے اور کموڈور حسن حفیظ احمد کو تاحکم مقام کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔

ضلعی سربراہوں کو عوام سے ملنے کا حکم

گورنر پنجاب جناب مصطفیٰ کھر نے تمام ڈپٹی کمشنروں اور پولیس سپرنٹنڈنٹوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دن میں ایک گھنٹہ کے لئے دفتروں سے باہر بیٹھ کر عوام سے ملاقات کریں اور ان کے مسائل سنیں۔

نائب صدر

مشرقی پاکستان کے معمر رہنما جناب نورالامین کو صدر پاکستان نے نائب صدر مقرر کیا ہے

سابق صدر کے مشیروں کو بھی سبکدوش کیا جائے

مولانا عبیداللہ انور اور مولانا ضیاء القاسمی کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے صدر اور سیکرٹری جنرل مولانا ضیاء القاسمی نے ایک مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ سابق صدر یحییٰ خاں کے مشیروں کو بھی ان کے عہدوں سے سبکدوش کیا جائے کیونکہ وہ بھی عوام کو دھوکہ دینے کی سازش میں ملوث تھے۔ انہوں نے سات جرنیلوں کی سبکدوشی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس فیصلے سے فوجی کمان پر عوام کا اعتماد بحال کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے صدر بھٹو کو یقین دلایا کہ جمعیۃ ملک میں انصاف پر مبنی اسلامی نظام نافذ کرنے میں بھرپور تعاون کرے گی۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس

راولپنڈی ۳۰ دسمبر۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم کی صدارت میں ہوا۔ صوبہ سرحد میں نیپ اور پیپلز پارٹی کے تعاون سے مخلوط حکومت کے قیام کے بارے میں غور کیا گیا۔ اجلاس میں مرکزی وصوبائی اسمبلی کے علاوہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں موجودہ ملکی صورت حال پر بھی غور کیا گیا

جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر کے دفتر کا افتتاح

جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر برائے پاکستان کے ناظم مولانا محمد اشرف نے راولپنڈی میں مرکزی دفتر برائے پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ کشمیری نوجوان جو اس وقت پاکستان میں مقیم ہیں اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اس سلسلہ میں وہ جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر برائے پاکستان کے مرکزی دفتر بمقام صدر ریلوے روڈ بالمقابل سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے رابطہ قائم کریں۔

(ایم الطاف ناظم نشریات جمعیۃ راولپنڈی)

ضروری اعلانات

ترجمانِ اسلام اخباری سائز پر شائع ہوگا

کاغذ کی قلت کے پیش نظر ترجمانِ اسلام آئندہ اخباری سائز پر شائع ہوا کرے گا۔ اس سلسلے میں ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

قیمت فی پرچہ ——— ۳۰ پیسے

(۲) ضروری انتظامات کی وجہ سے آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا ———

(۳) جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ ترجمانِ اسلام کا بقایا چلا آرہا ہے۔ وہ جلد از جلد لاہور دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ (ادارہ)

دنیا کیا کہتی ہے

۱۹ دسمبر کو بی بی سی نے پاک بھارت صورت حال پر طویل تبصرہ کیا۔ جس کی ابتداء صدر یحییٰ خاں کے استعفیٰ سے ہوئی۔ بی بی سی نے کہا کہ سیاست دانوں کے مسلسل مطالبہ اور مشرقی پاکستان میں فوج کے ہتھیار ڈال دینے پر صدر یحییٰ پاکستان میں زبردست مظاہروں کے بعد صدر یحییٰ مستعفی ہوگئے ہیں اور ۲۰ دسمبر کو اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل ہو جائے گا۔ صدر یحییٰ اگرچہ مستعفی ہوگئے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور پاکستانی قوم کی تذلیل کی مکمل ذمہ داری اُن پر عائد ہوتی ہے ایوب خاں کی علیحدگی کے بعد ملک میں مارشل لاء برقرار رکھنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اگر اسی مرحلہ پر عوام کے برگزیدہ نمائندوں پر مشتمل عبوری حکومت قائم کر کے فوج الگ ہو جاتی، تو آج یہ حالات نہیں ہوتے۔ انہوں نے انتخابات کا ایک ایسا سلسلہ چھیڑا جس میں نظریاتی اختلافات کو تقویت ملی اور عوامی لیگ مشرقی پاکستان اور پیپلز پارٹی مغربی پاکستان میں اکثریتی جماعت کی حیثیت سے ابھری۔ ان دونوں میں کسی کو ملک کے دوسرے حصے میں کوئی نشست نہیں ملی تھی۔ یحییٰ خاں پر ہی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے مشرقی پاکستان میں فوج بھیج کر تند و کو ہوا دی اور پھر جب پاک بھارت جنگ چھڑی تو ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے کشمیر میں پاکستانی فوج کی پیشقدمی روک دی اور پاکستانی فضائیہ کو کھل کر بھارتی فضائیہ سے مقابلہ نہ کرنے دیا۔ بلکہ اسے سرگرم عمل ہونے کی ممانعت کر دی۔ اور جب مشرقی پاکستان میں ہتھیار ڈال دیئے گئے تو انہوں نے اعلان کیا کہ وہ مشرقی پاکستان کو مکمل داخلی خود مختاری دے رہے ہیں۔ یہ اتفاقہ اعلان اس حصے کے متعلق ہرا جہاں کے باشندے سے پاکستان سے اپنا تعلق توڑ کر آزادی کا اعلان کر چکے تھے۔

اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کے بعد یہ پہلا جھگڑا تھا، اور یہ جھگڑا چین کے لئے ایک امتحان و آزمائش کا درجہ رکھتا تھا۔ پھر چین کے لیڈر بہت عرصے سے پاکستان کی دوستی کا دم بھر رہے ہیں اور بار بار یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ پاکستان کے ساتھ ہیں اور اس کی ہر ممکن مدد کرنے کو تیار ہیں۔ دراصل برصغیر میں روس کا بڑھتا ہوا اثر چین اور امریکہ دونوں کے لئے تشویشناک ہے۔ پاکستان سے چین کی دوستی پیکنگ کے برصغیر میں قدم جمانے کا موقع دیتی ہے اور یہ بات قطعی واضح تھی کہ اگر چین سے پاکستان کو مدد نہ ملی تو مشرقی پاکستان پر بھارت کا قبضہ ہو جائے گا لیکن اس امداد کا مطلب قطعی یہ نہیں تھا کہ چین اپنی فوجوں کو لڑنے کے لئے پاکستان بھیج دے گا۔ ہمارے سامنے ویتنام کی مثال موجود ہے۔ جہاں چین نے ہر طرح کا اسلحہ و دیگر امیوں کو فراہم کیا تھا۔ لیکن پاکستان کے معاملے میں اسے بڑی دشواریوں کا سامنا تھا۔ ایک تو دونوں ملکوں کے درمیان بلند و بالا پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ جس پر برفباری نے سپلائی کے تمام راستے بند کر دیئے تھے۔ دوسرے چین کی شمالی اور جنوبی سرحدوں پر روس کی ایک بہت بڑی فوج جدید اسلحہ سے لیس حملے کو تیار کھڑی ہے۔ روس مشرق میں اس ابھرتے ہوئے حریف پر حملہ کرنے کے بہانے کا متلاشی ہے اور چین ابھی اسے موقع نہیں دینا چاہتا۔ لیکن اس متوقع حملے کے پیش نظر چین کے بڑے بڑے شہروں میں جگہ جگہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کی پناہ گاہیں تعمیر کر دی گئی ہیں اور اسی سال چین نے زیر زمین ریل کا نظام اپنایا ہے۔ دراصل چین ابھی تک سوشلزم کے ابتدائی دور سے آگے نہیں بڑھا۔ اور اس کے لئے سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ اس نظام کو کس طرح آگے بڑھایا جائے۔ جب تک وہ اس کشاکش سے باہر نہیں نکلتا اس وقت تک وہ جنگ کو اپنی سرحدوں سے دور رکھے گا یہی وجہ ہے کہ جب دوسرے ملکوں کے معاملے میں عملی مداخلت کا مسئلہ آتا ہے تو چین کا کردار بڑا محدود ہو جاتا ہے۔

امریکہ کا ردعمل

خلیج بنگال میں روسی بیڑے کی موجودگی امریکہ کو پسند نہیں اور اگرچہ پاک بھارت تنازعہ میں امریکہ بھی روس سے ٹکر لینے سے گریز کرتا رہا ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کی علیحدگی عالمی سیاست پر بڑے اہم اثرات مرتب کرے گی اور اب بھارت روس کی مدد سے مغربی پاکستان کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنائے گا۔ اس وقت امریکہ اور چین دونوں اپنے عالمی مفادات کی خاطر حرکت میں آنے پر مجبور ہو جائیں گے موجودہ جنگ میں امریکہ کی خاموشی کی بڑی وجہ وہ کامیاب بھارتی پروپیگنڈہ ہے جس نے امریکی رائے عامہ کو بہت متاثر کیا تھا اور ان کی ہمدردیاں مشرقی پاکستان کی علیحدگی پسند تحریک اور بھارت سے ہو گئی تھیں۔ دوسرے روسی بیڑے کا سمر سمندروں سے باہر نکلنا امریکہ کے لئے اس اعتبار سے سود مند ہے کہ انہیں آئندہ کسی بھی موقع پر روسی بیڑے سے ٹکرانے اور اسے رگیدنے کا موقع نہ مل جائے گا۔

بھارت کے اثرات

اس پاک بھارت جنگ کے دو اثرات ہندوستان پر مرتب ہوئے ہیں۔ ایک یہ کہ روس کے ساتھ فوجی معاہدے کے بعد اس کی غیر جانبداری مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے اور اب وہ مغربی حالک کی ہمدردیوں کا مستحق نہیں رہا۔ دوسرے بھارت اب وہ پسماندہ ملک نہیں رہا جس نے ۱۹۶۲ء میں چین اور ۱۹۶۵ء میں پاکستان سے ٹکر لے کر اپنی فوجیں کا منہ کالا کیا تھا۔ بھارت اب ایک بڑا جارح ملک ہے جو چھوٹے ملکوں کی صف میں کھڑا تو ہو سکتا ہے لیکن بڑے ملکوں کی اداء کا طلبگار نہیں ہو سکتا۔

بنگلہ دیش

دشمنوں کی لڑائی کے بعد اگرچہ جنگ بندی ہو چکی ہے لیکن بنگلہ دیش کا مستقبل بڑا غیر یقینی ہے اور دونوں متحارب کارروائیوں کا جو سلسلہ جاری ہے۔ اس کا فیصلہ کے بعد اصل مسائل سر اٹھائیں گے۔ اس وقت بھی بعض اشارے بالیاتی اور تجارتی شعبوں پر خود و فکر کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ مغربی پاکستان سے ان کی جو ضرورتیں پوری ہوتی تھیں اُن کے لئے کیا انہیں بھارت کا دست نگر ہونا پڑے گا۔ اور کیا بھارت ان کی ضرورتیں پوری بھی کر سکے گا یا نہیں کر سکے گا ——— اس وقت سب سے بڑا مسئلہ کرنسی کا ہے اور بنگلہ دیش کے لیڈر بھارتی کرنسی اپنانے پر ہچکچا رہے ہیں۔ دوسری طرف بنگلہ دیش کے جن لیڈروں نے کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچنا تھا ان کی آمد بھی مسلسل تاخیر ہو رہی ہے اور پروگرام مسلسل تبدیل ہو رہا ہے اس تعطل کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ اس علاقے سے بھارتی فوجوں کا انخلاء کب مکمل ہوگا۔ اور حقیقت میں بنگلہ دیش کی حکومت کب وجود میں آئے گی۔ اس کے متعلق یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بھارتی فوج کے اعلیٰ حکام نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ امن و امان بحال کرنے اور بھارتی فوج کے انخلاء میں کئی مہینے لگ جائیں گے۔ ادھر بھارت کے وزیر جنگ جگ جیون رام نے اعلان کیا ہے کہ ہم جب چاہیں گے مقبوضہ پاکستانی علاقوں سے اپنی فوجیں نکالیں گے اور کوئی ہم پر اس کے لئے دباؤ نہیں ڈال سکتا۔

بدامنی، قتل و غارتگری

ریڈیو آسٹریلیا نے اطلاع دی ہے کہ مشرقی پاکستان سخت بدامنی کا شکار ہے۔ مکتی باہنی کے آدمی جیپوں میں سوار ہو کر گلی گلی محلے محلے گشت کر رہے ہیں۔ اور ان رضاکاروں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر رہے ہیں، جنہوں نے پاک بھارت جنگ میں پاکستان کا ساتھ دیا تھا۔ نعشوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے، سروں کو بالوں پر لٹکانے اور ان کا جلوس نکالنے کی بہیمانہ حرکات ہو رہی ہیں۔ بھارتی فوج نے چونکہ ان رضاکاروں کو جنگی قیدیوں میں شامل نہیں کیا، اس لئے ان کے لئے کوئی پناہ نہیں اور یہ سب کے سب مسلمان مکتی باہنی کا شکار ہو رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان کے کئی سیاسی لیڈر بھی اپنی جانیں بچاتے پھر رہے ہیں۔ ان خونخواروں نے کئی مقامات پر پاکستانی فوج کے زخمیوں اور اکا دکا فوجیوں کو بھی اپنے ظلم کا نشانہ بنایا اور ان کی تذلیل و بے حرمتی کی ہے۔ بھارتی فوج کی طرف سے ان کے نام

ہتھیار جمع کرنے کی مسلسل اپیلیں بے سود ثابت ہوئی ہیں۔ بہت جلد مشرقی پاکستان میں ایک اور خونریز ڈرامہ کھیلا جائے گا۔ اور یہ ڈرامہ مکتی باہنی اور بھارتی فوج کی ٹکر کے بعد شروع ہوگا۔

مغربی پاکستان

ریڈیو جوہنسبرگ نے اپنی ۱۹ دسمبر کی نشریات میں کہا کہ پاکستان کی ساٹھ فیصد آبادی پچیس برس کے کم عمر نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان مذہب کی بنیادوں پر اتحاد کا رشتہ منقطع ہونے کے بعد مغربی پاکستان کے نوجوانوں کی اکثریت بنگالیوں سے علیحدگی کی حامی دکھائی دیتی ہے اور وہ ایک طرف صدر یحییٰ کے خلاف ہیں کہ اس نے جنگ میں ان کی تذلیل کرائی، دوسری طرف وہ بنگالیوں کی غارت گری، خونریزی اور مغربی پاکستان کے باشندوں سے نفرت کو بڑی شدت سے محسوس کرتے اور یہ کہنے کے ساتھ ساتھ بنگالیوں سے کوئی تعلق رکھنے کو تیار نہیں کہ اب ان علیحدگی پسندوں کو بھارت کی غلامی کا مزا اٹھانا ہے۔ ان نوجوانوں کے جذبات جتنے مشتعل ہیں۔ ان کے پیش نظر پاکستان کی آئندہ حکومت کو ہر قدم بڑا سوچ سمجھ کر اٹھانا ہوگا ورنہ مغربی پاکستان میں بھی قومی بنیادوں پر تحریک اٹھ کھڑی ہوگی۔

وائس آف جرمنی نے اپنی بیس دسمبر کی نشریات میں کہا کہ مشرقی پاکستان میں وسیع پیمانے پر ہنگامے اور فسادات ہو رہے ہیں۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے اور اس کی خونریزی پر پردہ ڈالا جا رہا ہے۔ تمام اطلاعات صرف ڈھاکہ شہر کے متعلق موصول ہو رہی ہیں اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ ہنگامے صرف ڈھاکہ شہر تک محدود ہیں۔ جنگ کے دوران پچاس ہزار کے لگ بھگ رضاکار مشرقی پاکستان کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے تھے۔ انہیں چن چن کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اور مکتی باہنی کے دس دس بیس بیس فوجی کسی ایک رضاکار کو پکڑ کر اسے سخت اذیتیں پہنچاتے بازاروں میں دوڑاتے چھوٹے چھوٹے زخم لگاتے اور پھر بڑی بیدردی سے سر بازار ذبح کر دیتے ہیں۔ رضاکاروں کی کچھ ٹولیاں دلدلی اور پہاڑی علاقوں اور جنگلوں کی طرف سے نکل گئی ہیں۔ اور مکتی باہنی کے چھتے ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ یہ ڈرامہ سارے مشرقی پاکستان میں کھیلا جا رہا ہے۔ بھارتی فوج تشدد کی ان بڑھتی ہوئی وارداتوں کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ اور ڈھاکہ شہر میں انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل میں جو غیر جانبدارانہ زون قرار دیا گیا تھا۔ مکتی باہنی نے اس کی بھی ناکہ بندی کر لی تھی۔ اس ہوٹل میں مشرقی پاکستان کے گورنر ایم ایم مالک، ان کی ساری کابینہ، اعلیٰ سرکاری افسر، پی آئی اے کے ملازمین مغربی پاکستان پولیس کے افسر اور اخباری نمائندے پناہ گزین تھے۔ انہیں بھارتی فوج یہاں سے نکال لے گئی ہے۔ اور ڈھاکہ سے باہر ایک خاردار تاریں لگا کر انہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کیمپ کے باہر بھارتی فوج کا پہرہ ہے۔ اس طرح کے کئی اور نظر بندی کیمپ بھی قائم کئے گئے ہیں جہاں پاکستان کی فوج کے بیالیس ہزار افراد کو رکھا گیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ ان کیمپوں پر بھی مکتی باہنی کے حملے ہوں گے۔ مشرقی پاکستان کے کئی سیاسی کارکن سابق وزراء اور ان کی جماعتوں کے سرگرم ارکان محفوظ علاقوں میں پناہ لینے کے لئے بھاگ رہے ہیں۔ لیکن ان کی جانیں بھی محفوظ نہیں ہیں

آسٹریلیا ریڈیو نے بیس دسمبر کو اپنی نشریات میں کہا کہ جنگ بندی اور پاکستانی فوج کی بھاری تعداد کا لڑائی کے بغیر ہتھیار ڈالنا ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے اور مغربی پاکستان میں ہر طبقے اور شعبے کے افراد اس کے خلاف شدید جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ مظاہروں اور جلسوں میں یحییٰ خاں پر غداری کا مقدمہ چلانے کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ ان حالات میں یحییٰ خاں نے اقتدار نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کو منتقل کر دیا ہے۔ جو مغربی پاکستان میں اکثریتی جماعت پیپلز پارٹی کے لیڈر ہیں۔ اس وقت ملک جس بحران سے دوچار ہے۔ اسے سنبھالنا کسی دوسرے سیاسی لیڈر کے بس کی بات نہیں اور بھٹو ہی ایک ایسے سیاسی لیڈر ہیں جو عوام کو متحد کر سکتے ہیں اور ملک کو اس بحران سے نکال سکتے ہیں۔

بی بی سی ریڈیو نے اپنی بیس دسمبر کی نشریات میں صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر کا دو حصہ نشر کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کے دونوں حصے ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔ اور وہ ایک پاکستان کی بنیاد پر مشرقی پاکستان کے لیڈروں سے بات چیت کو تیار ہیں۔ اس کے بعد بی بی سی نے یحییٰ خاں پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاک بھارت جنگ میں یحییٰ خاں کی ناکامی پر ملک بھر میں زبردست مظاہرے ہوئے ہیں۔ ان کی علیحدگی اور ان پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا گیا۔ مغربی پاکستان میں بڑھتے ہوئے غیض و غضب کے پیش نظر مسٹر بھٹو سے فوراً واپس پہنچنے کی درخواست کی گئی اور ... واپس پہنچنے کے دو گھنٹے بعد وہ وزیر خارجہ سے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بن گئے۔ اختیارات سنبھالتے ہی مسٹر بھٹو نے اعلیٰ سول اور فوجی افسروں سے بات چیت کی سفارتی نمائندوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ادھر بھارت کے وزیر جنگ جگ جیون رام نے ان کی کامیابی پر انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ مسٹر بھٹو حالات کا صحیح روشنی میں جائزہ لیں گے اور [illegible]

طالبانِ علومِ عربیہ کو پیغامِ مسرت

مغربی پاکستان کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی میں جدید داخلہ شروع ہے۔ مدرسہ میں ابتدائی عربی سے بشمول دورۂ حدیث شریف تمام علوم و فنون عربیہ کا اور پہلی جماعت سے لے کر میٹرک تک علوم عصریہ کا، نیز درجہ حفظ و ناظرہ و تجوید القرآن کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ علاوہ ازیں فاضل عربی فاضل فارسی وغیرہ کی تیاری بھی کرائی جاتی ہے۔

دورہ حدیث شریف کے لئے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب ہزاروی سابق مدرس مدرسہ آگرہ و راولپنڈی کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ علوم عربیہ کے شائقین جلد از جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں۔

فضل محمد مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم
فقیر والی، ضلع بہاولنگر

بقیہ ـــــ دنیا کیا کہتی ہے

بنگلہ دیش کی شہری حکومت

بی بی سی نے اپنے اسی نشریے میں بتایا کہ بھارت کے اعلیٰ سرکاری افسر ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے نئی حکومت قائم کرنے کے انتظامات شروع کر دیئے ہیں۔ چند دن تک شہریوں کی حکومت قائم ہونے کی توقع ہے۔ لیکن انتقامی کارروائیوں کا سدباب ممکن نہیں اور اندیشہ یہی ہے کہ ابھی بڑے پیمانے پر قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری رہیگا

برطانیہ اور امریکہ

وائس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایتھر امریکہ پہنچ رہے ہیں۔ وہ برمودا میں دوسرے امور کے علاوہ صدر نکسن سے پاک بھارت حالات پر بھی تبادلۂ خیال کرینگے۔

وائس آف امریکہ نے اپنی ۲۱ دسمبر کی نشریات میں کہا کہ مغربی پاکستان پر بھارت کا حملہ متوقع ہے۔ امریکہ کے صدر نکسن اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایڈورڈ ہیتھ کے درمیان مذاکرات کا آخری دور مکمل ہوا تو مختلف امور پر دونوں رہنماؤں میں اختلاف موجود تھا۔ پاک بھارت تنازعے کے متعلق صدر نکسن کا موقف یہ تھا کہ بنگلہ دیش کے لیڈروں کے ساتھ کلکتہ میں حکومت پاکستان کی خفیہ بات چیت جاری تھی اور سیاسی تصفیہ کے امکانات روشن تھے۔ کچھ عالمی طاقتیں بھی ان مذاکرات میں حصہ لے رہی تھیں کہ بھارت نے مشرقی پاکستان پر حملہ کر کے اس پر امن بات چیت کو ختم کر دیا۔ اگر بھارت کو پر امن تصفیے کی خواہش ہوتی تو تصفیہ تو کلکتہ کے مذاکرات میں ہونا یقینی تھا۔ البتہ اس طرح پاکستان کے دو ٹکڑے نہیں ہوتے تھے اور بھارت نے مشرقی پاکستان پر حملہ کر کے صرف اس ملک کو مٹانے کی دیرینہ خواہش پوری کی ہے۔ اس وقت اگر بھارت مشرقی پاکستان پر سے اپنا براہ راست کنٹرول ہٹا بھی لے تو بھی وہ بالواسطہ کنٹرول رکھے گا۔ اور آہستہ آہستہ اسے بھی بھارت میں ضم کر لیا جائے گا۔ کیونکہ مشرقی پاکستان کی اقتصادی اور صنعتی حالت اتنی خراب ہو گئی ہے کہ اسے بھارت کا محتاج ہونا پڑے گا۔ اور اس طرح پہلے چائے اور پٹ سن پر بھارت کی اجارہ داری ہو گی اور پھر دوسری چیزوں پر، مشرقی پاکستان پر قبضہ کرنے سے بھارت کا مشن پورا نہیں ہوتا بلکہ ان کا مشن ان بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قائد اعظم نے دو اقوام کا جو نظریہ پیش کیا تھا۔ اس کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا تھا۔ آج ایک حصہ آزاد ہوا ہے اور آزادی کی یہ تحریک جاری رکھی جائے گی۔ بھارت کے اس مشن میں تو مغربی پاکستان کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنے شامل ہو جاتے ہیں۔ امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ بھارت مغربی پاکستان پر حملہ کا بہانہ ڈھونڈ رہا ہے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایڈورڈ ہیتھ کا موقف یہ تھا کہ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات سے جو حالات پیدا ہوئے ان میں اگر بے گھر افراد بھارت میں پناہ نہ لیتے تو بھارت کی طرف سے مداخلت نہیں ہونا تھی۔ بے گھر افراد کے مسئلہ کا جب کوئی حل نہ ہو سکا، اور بھارت کی اپنی معیشت ان کی وجہ سے تباہ ہونے لگی تو اس نے آواز اٹھائی [illegible] بے گھر افراد کسی سیاسی تصفیے کے بغیر واپس مشرقی پاکستان [illegible] تھے۔ چنانچہ بھارتی حکومت کو ان کا ساتھ دینا پڑا۔ ان بے گھر افراد کے قیام کا ایک ایک دن بھارت پر بار تھا۔ جبکہ حکومت پاکستان تصفیے کو بلا وجہ طول دے رہی تھی اور بھارت کے اقتصادی ڈھانچے کو تباہ کر رہی تھی۔ ان حالات میں بھارت نے اپنی معیشت کو بچانے کے لئے مجبوراً فوجی کارروائی کی۔ اس کی اس مداخلت سے مشرقی پاکستان کا بحران ختم ہو گیا ہے۔ بے گھر افراد واپس اپنے وطن آ گئے ہیں۔ اس کے اقتصادی نظام پر اب ان کا بار نہیں رہا۔ بھارت کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اس لئے مغربی پاکستان پر اس کے حملے کی کوئی گنجائش نہیں۔

ادھر برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ہیوم اور امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ولیم راجرز کے درمیان مذاکرات میں اس قسم کا اختلاف موجود تھا۔ ان دونوں نے شیخ مجیب الرحمٰن کے انجام پر بھی تبادلہ خیالات کیا۔ لیکن انہیں شیخ مجیب الرحمٰن کے متعلق ایسی کوئی معلومات نہیں تھیں، کہ وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں؟

مجیب کی رہائی

ریڈیو آسٹریلیا نے اپنی ۲۱ دسمبر کی نشریات میں انکشاف کیا کہ کالعدم عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن کو اسی ہفتے رہائی مل جائے گی۔ پاکستان کے نئے صدر مسٹر بھٹو ان سیاسی غلطیوں کا ازالہ کرنے میں مصروف ہیں جو پاکستان کی فوجی حکومت سے سرزد ہوئی تھیں۔ انہوں نے نیشنل عوامی پارٹی پر سے پابندی اٹھا کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔ مسٹر نور الامین کو انہوں نے نائب صدر کے عہدے کی پیشکش کی ہے۔ نور الامین کا تعلق مشرقی پاکستان سے ہے اور وہ عام انتخابات میں واحد امیدوار تھے۔ جنہیں عوامی لیگ کے مقابلے میں کامیابی ہوئی۔ نور الامین مشرقی پاکستان کو زیادہ اختیارات دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن وہ یہ اختیارات ایک پاکستان کے دائرے میں چاہتے تھے۔ اس کے علاوہ مسٹر نور الامین اس طبقے کی بھی نمائندگی کرتے ہیں جو کٹر مذہبی ہے۔ مسٹر بھٹو کے یہ دونوں ابتدائی اقدام بڑے موثر اور دانشمندانہ ہیں۔ ادھر بنگلہ دیش میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو قتل کرنے کے بعد مکتی باہنی نے کہیں کہیں ہتھیار جمع کرانے شروع کر دیئے ہیں بھارتی فوج کو یہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ سرپھرے اس سے بھی نہ ٹکرانا شروع کر دیں۔ چنانچہ وہ ان پر مسلسل دباؤ ڈال رہی ہے اور ان سے ہتھیار لے رہی ہے۔ لیکن کئی علاقوں میں مکتی باہنی نے ہتھیار [illegible] کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی فوج کو یہ امید ہے کہ مکتی باہنی سے ہتھیار لینے کے بعد مشرقی پاکستانیوں کا قتل عام بند کروا سکے گی۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان ڈاک کی ترسیل شروع ہو گئی ہے۔ کل جیسور میں اس کا افتتاح ڈاک کے تھیلوں کے تبادلے سے [illegible] بھارتی وزارت ٹرانسپورٹ بنگلہ دیش اور بھارت کے درمیان دریائی راستوں کی ٹرانسپورٹ کا بندوبست کر رہی ہے یہ دریائی ٹرانسپورٹ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بند ہو گئی تھی بھارت کا محکمہ شہری ہوابازی ڈھاکہ، چاٹگام، جیسور اور سلہٹ کے لئے پروازوں کا بندوبست کر رہا ہے۔

جنگ ختم نہیں ہوئی

بی بی سی نے اپنی ۲۱ دسمبر کی نشریات میں کہا کہ پاکستان کے نئے صدر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ملکی حالت بہتر بنانے کے لئے ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے ہیں اور انہوں نے برطانوی ہائی کمشنر سے ملاقات کی جس میں برطانیہ اور پاکستان کے تعلقات بہتر بنانے پر غور کیا گیا اور اس معاملہ پر بھی غور ہوا کہ کیا برطانیہ بنگلہ دیش کی حکومت کو تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یا نہیں۔ اور اگر اس نے یہ اقدام کیا۔ تو اس کا پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات پر کیا اثر پڑے گا۔ مسٹر بھٹو نے صدر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد قوم سے خطاب کیا تھا۔ اس پر بھارت میں کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا گیا، البتہ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے بھارتی عوام کو خبردار کیا ہے کہ انہیں یقین نہیں کہ پاکستان کے ساتھ جنگ ختم ہو گئی ہے۔ مسز اندرا گاندھی کا یہ بیان اس اعتبار سے بڑا اہم ہے کہ یہ پاکستان کے موجودہ حالات پر بھارت کا عدم اعتماد ظاہر کرتا ہے۔ مسز اندرا گاندھی نے منصوبہ بندی کمشن سے خطاب کرتے ہوئے ڈھائی فیصد سرچارج لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ وقتی طور پر فوجی جنگ ختم ہو گئی ہے۔ لیکن اقتصادی محاذ پر جنگ جاری ہے۔ بھارت کو ایک آزاد اور خود مختار بنگلہ دیش کو برقرار رکھنے کے لئے اس کی اقتصادی امداد کرنا ہے۔ مغربی بنگال کا صوبہ پہلے ہی بھارت پر اک بار تھا اب تو مشرقی بنگال کی بھی ذمہ داری بھارت پر آ پڑی ہے ادھر پاکستانی بحریہ کی ایک گن بوٹ ملائشیا پہنچ گئی ہے اور اس پر مشرقی پاکستانی سوار تھے۔ اس گن بوٹ کے افسروں نے بتایا ہے کہ ملائشیا کی حکومت جتنی دیر تک انہیں یہاں ٹھہرنے دے گی وہ قیام کرینگے۔

روس پر نکتہ چینی

پیکنگ ریڈیو نے اپنی ۲۱ دسمبر کی نشریات میں روس پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ مشرقی پاکستان پر بھارت کا حملہ روس کی شہ پر ہوا۔ اقوام متحدہ کے ایک سو پچیس رکن ملک میں سے ۱۰۴ پاکستان کے حامی تھے۔ لیکن بھارت اور روس نے دنیا بھر کے عوام کی خواہشات کو ٹھکرا کر ننگی جارحیت کا ڈرامہ کھیلا۔ اس جارحیت کے درمیان روسی سفارت [illegible] بھارتی وزارت خارجہ کے درمیان [illegible]

بقیہ — صراحات

نئے صدر کا حرفِ آغاز

ملک کی صدارت سنبھالنے کے فوراً بعد جناب بھٹو نے قوم کے نام جو پیغام نشر کیا ہے اور ریڈیو پر ایک گھنٹہ تقریر کی ہے، ملک کے بدلے ہوئے حالات میں ایک نئے موڑ اور منزل کی نشاندہی کرتی ہے۔

بھٹو صاحب کی یہ تقریر ان کی حکومت کی پالیسیوں کا حرفِ آغاز بھی ہے۔

بے شک قوم کو آج ایسی بھرپور قیادت و رہنمائی کی ضرورت ہے۔ جو اس کے دردناک زخموں کے لئے مرہم تلاش کر سکے اور اس کو لاحق بیماریوں کے اصل اسباب کا کھوج لگا کر ان کا صحیح صحیح اور مکمل مداوا کر سکے۔

بھٹو صاحب نے اپنی تقریر میں ملک و ملت کو درپیش موجودہ تمام مسائل کا ہی ذکر کر دیا ہے۔ اور ان کے حل کے سلسلے میں اپنے مجوزہ اقدامات کی نشاندہی بھی کر دی ہے لیکن جیسا کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ یہ سب کچھ عارضی ہے اور عارضی طور پر کیا جا رہا ہے۔

تمام مسائل کا مستقل حل تو اس اصل سبب کو جاننے اور اسے پوری طرح رفع کر دینے کے بعد ہی ممکن ہے جس نے ابتداء سے ہی اس مملکت کی جڑوں پر کلہاڑا چلانا شروع کر دیا تھا۔

ہمارے نزدیک اس کے واضح اور حقیقی اسباب دو ہی ہیں۔ اور ان کو سمجھنا اور انہیں دور کرنا اولین اور سب سے بڑی ضرورت ہے۔

پہلا سبب اسلام کے اصولوں سے بُعد و بیگانگی ہے جس کی وجہ سے قوم کا تمام سماجی ڈھانچہ انارکی اور معاملگی کی گندگیوں سے لبالب بھر چکا ہے۔ اسلام کے صحیح عقائد اور صحیح اعمال کو پورے پیمانہ پر قوم کے اندر رائج و نافذ کئے بغیر اس سبب کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کے بغیر ملی اتحاد کا گم شدہ مقصود ہاتھ نہیں آ سکتا۔

دوسرا سبب ملت کے عوام میں سیاسی اور اقتصادی نابرابری کا دور دورہ ہے۔ جس نے پورے نظام کو مفلوج سا بنا کر رکھ دیا ہے۔ مٹھی بھر افراد کے ہاتھوں میں ملک کی سیاسی باگ ڈور چلی آ رہی ہے اور وہ ایک دوسرے کو رک دے کر یہ باگ ڈور ایک دوسرے سے چھیننے کے ذلیل و شرمناک کھیل میں مصروف رہے ہیں۔ جس کا انجام بد آج ہمارے سامنے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں آیا ہے۔ اسی طرح چند کنبوں کو ہر جگہ عوام پر اقتصادی برتری بلکہ معاشی تسلط حاصل ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام روز افزوں ظلم و ستم سے بھرپور زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

ان کی معاش تنگ کر دی گئی ہے۔ ان کی عزتیں برباد کر دی گئی ہیں۔ اور ان کو پستی و مایوسی کی بھیانک دلدل میں پھینک دیا گیا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ قوم وحدتِ ملی سے محروم ہوتی جا رہی ہے۔

بھٹو صاحب کی حکومت اگر ان دونوں اسباب کو دور کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو یقیناً ایک نئے اور عظیم تر پاکستان کی تعمیر کا شاندار تاریخی کارنامہ انجام دے گی جسے کبھی بھی تاریخ کے صفحات سے محو نہیں کیا جا سکے گا۔ اور قوم ۲۴ سال کے بعد حقیقی پاکستان میں سانس لینے کے قابل ہو جائے گی۔

(کمال)

۲۱ دسمبر ۷۱ء

ٹانک میں جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم تاریخی جہاد کانفرنس

(یہ کانفرنس اس دوران ہوئی تھی جبکہ ہندوستان نے پاکستان کی سرحدوں پر حملہ کر دیا تھا)

ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بھارت کے انتہائی بہیمانہ رویہ کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ضلع کے ہزاروں عمائدین کے علاوہ قبائل کے بے شمار سرفروشوں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے سٹیج سیکرٹری مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے فرمایا۔

یہ کانفرنس اس لئے منعقد کی گئی ہے کہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور قبائل کے لاکھوں جانبازوں کو جہاد کی شرعی حیثیت بتلا کر انہیں ذلیل دشمن کے جارحانہ اقدام کے مقابلہ میں سرفروشانہ طور پر تیار کیا جائے۔ اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کی راہیں پیدا کر کے انہیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنائی جائے جس کی وجہ سے دشمن کے مذموم عزائم ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں۔

آپ کے بعد ضلع کے نامور اور جید علماء دین نے کمینے ہندو کے خلاف جہاد کرنے کی شرعی حیثیت پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے نائب امیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی مدظلہ نے فرمایا۔

مسلمانو! یہ ملک کسی فرد واحد کا نہیں ہے۔ اس پر کسی لینڈ لارڈ کی اجارہ داری قائم نہیں ہے۔ یہ ملک اُن شہداء اور غازیانِ اسلام کا ہے جنہوں نے اس خطۂ پاک کو معرضِ وجود میں لانے کے لئے جامِ شہادت نوش کیا ہے اب مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ اُن شہداء کے خون کو رائیگاں ہونے سے بچائیں۔ اُن شہداء کی روحیں آج آپ کو پکارتی ہیں کہ آپ اس مقدس سرزمین کو اسلامی آئین کے نفاذ کی خاطر ظلم و استبداد کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاتے ہوئے اسلامی تاریخ کو دہرائیں اور اسلامی تاریخ میں اس زریں باب کا اضافہ کر دیں کہ آنے والوں کے دلوں سے آپ کی یاد کبھی محو نہ ہو سکے

آپ کے بعد ڈیرہ اسماعیل خاں کے مشہور عالم دین مولانا علاؤالدین نے حضرت قاضی صاحب کی تقریر سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ ملک اس وقت حالت جہاد میں ہے پاکستان کے بچہ بچہ پر اس وقت یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس سرزمین کی حفاظت کے لئے سر ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ کارزار کے لئے سرگرم عمل رہے۔ خدا تمہارا حامی و ناصر ہے

اس عظیم کانفرنس سے جنوبی وزیرستان کے روحانی اور مذہبی پیشوا حضرت مولانا نور محمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۸ نومبر کو لاہور میں ملک کے ہزاروں علماء نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت میں بھارت کے خلاف جہاد کا جو فتویٰ صادر فرمایا ہے قبائل کے لاکھوں نوجوان اس فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتے ہوئے ہر قسم کی خدمات حکومت کو پیش کرتے ہیں۔ قبائل کے ہزاروں مندوبین نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر سرزمین پاکستان پر مرمٹنے کا عہد کیا۔

اجتماع سے [illegible] خاندان کے پیر عبداللہ جان اسماعیل کے مشہور بزرگ احمد علی شاہ، وزیرستان کے [illegible] اور کلاچی کے الحاج سردار عنایت اللہ خان نے بھی خطاب کیا اس عظیم اجتماع میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع لاہور کنونشن میں بھارت کے خلاف جہاد کے شرعی فتویٰ دینے کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ اس وقت بھارت کے خلاف جنگ کرنا جہاد ہے۔

(۲) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ختم نبوت مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ اس لئے مرزائیت کو دوسرے فرقوں کی طرح اقلیت قرار دیا جائے۔ اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

(۳) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہر ٹانک میں موسم گرما میں لوگوں کی کثرت ہو جاتی ہے۔ ادھر غلے اور آٹے کی بالکل قلت ہے۔ اس لئے براہ مہربانی ڈپوؤں پر کافی تعداد میں غلہ فراہم کیا جائے۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ نیا بننے والا آئین علماء کے متفقہ بائیس نکات کی بنیاد پر رکھا جائے۔ ورنہ پاکستان کے مسلمان ۵۶ء اور ۶۲ء کے دستور کی طرح اس کو بھی ٹھکرا دیں گے۔ (مرسلہ) حافظ عبدالحلیم کلاچوی

آئندہ

ترجمانِ اسلام کا بدل اشتراک

سالانہ	۱۵-۰ روپے
ششماہی	۸-۰ "
سہ ماہی	۵-۰ "
فی پرچہ	۳۰ پیسے

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ
دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور